الله
رسول
محمد

جہانگیری

جامع ترمذی شریف

1

تصنیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

786

نام کتاب ____ جامع ترمذی شریف 1

مترجم ____ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

پروف ریڈنگ ____ ملک محمد یونس

کمپوزنگ ____ ورڈز میکر

باہتمام ____ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ____ مارچ 2011ء

سرورق ____ اے ایف ایس ایڈورٹائزر

طباعت ____ اشتیاق اے مشاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ____

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر، ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شرفِ انتساب

خواجۂ خواجگان، قبلۂ عالمیان

حضرت خواجہ بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

برسرِ کوئے تو، دانم، کہ سگاں بسیار اند
لیک بنمائی وفادار تر از من دگرے

نیازمند

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم حدیث کی ترویج و اشاعت اور درس و تدریس کرنے والوں کے لیے

دُعاءِ نبوی

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ

اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جو ہم سے کوئی بات سن کر اسی طرح آگے پہنچا دے جیسے سنی تھی

الحدیث

اخرجه الترمذي، بهذا اللفظ في "جامعه" كتاب العلم، باب: ماجاء في الحث على تبليغ السماع، رقم الحديث 2657 (وفی معناه) ابوداؤد 3660، ترمذی 2656، 2658، ابن ماجہ 230، 231، 232، مسند احمد 4157، 16784 دارمی 229، 230، معجم اوسط 5179، 5392، 7004، 9444، شعب الایمان 1736، مجمع الزوائد 582، 583، 584، 588، 589، 591، کنز العمال 29165، 29166، 29200، 29375

اس روایت کے طرق کی وضاحت کے بارے میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے، جس کا نام "جزء فیہ قول النبی ﷺ نضر اللہ امرأ" ہے اس کے مؤلف شیخ ابوعمرو احمد بن محمد اصبہانی مدینی ہیں۔ یہ رسالہ "دار ابن حزم" بیروت لبنان سے 1994ء میں شیخ بدر بن عبداللہ البدر کی تحقیق کے ہمراہ شائع ہوا تھا۔

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کیلئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے، جس نے ہمیں یہ ہمت، توفیق اور نعمت عطاء کی ہے کہ ہم اُس کے سب سے محبوب اور برگزیدہ پیغمبر کے لائے ہوئے دین کی تعلیمات کی نشر واشاعت کے حوالے سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ پر بے حد وشمار درود وسلام نازل ہو! آپ ﷺ کے ہمراہ، آپ ﷺ کی اُمت کے تمام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، جنہوں نے آپ کی تعلیمات کو اپنایا، اُن پر ایمان لائے، اُنہیں دوسروں تک پہنچایا۔

•••——•••——•••

آپ کا ادارہ شبیر برادرز، ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر واشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے، پہلے ہم نے کتبِ فتاویٰ کے مختلف مجموعہ جات شائع کیے، جنہوں نے عوام وخواص سے بھرپور خراجِ تحسین حاصل کیا، اُس کے بعد ادارہ کی انتظامیہ نے جب علمِ حدیث سے متعلق کتب کی نشر واشاعت کا فیصلہ کیا تو بہت سی کتبِ حدیث، بہت سی ظاہری وباطنی خوبیوں سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آئیں۔

آپ کے ادارہ کو یہ امتیازی خصوصیت حاصل ہے کہ اس نے بعض ایسی کتبِ حدیث بھی اُردو ترجمہ کے ساتھ شائع کرنے کا شرف حاصل کیا ہے، جو اس سے پہلے اُردو زبان میں منتقل نہیں کی گئی تھیں، ان میں مسند امام زید، مسند امام شافعی، سنن دارمی، مستدرک حاکم وغیرہ کے نام نمایاں ہیں۔

اس کے ساتھ آپ کے ادارہ نے بعض ایسی کتبِ احادیث کے تراجم شائع کرنے کی سعادت حاصل کی، جن کے تراجم اس سے پہلے شائع ہو چکے ہیں، لیکن آپ کے ادارہ کی پیشکش دیگر تمام اداروں سے نمایاں اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے، آپ ''موطأ امام مالک'' کے اُردو میں شائع شدہ تمام نسخے ایک طرف رکھیں، خواہ وہ کسی بھی مکتبہ فکر یا کسی بھی ادارہ کی طرف سے شائع ہوئے ہوں، اور شبیر برادرز کی طرف سے شائع شدہ ''موطأ امام مالک'' کا نسخہ اُس کے مقابلہ میں رکھیں، آپ کا ذہن خود فیصلہ کرے گا، کہ شبیر برادرز کی طرف سے شائع شدہ نسخے کی امتیازی خصوصیات کیا ہیں؟

اسی طرح علمِ حدیث کی سب سے مستند کتاب ''صحیح بخاری'' کا ترجمہ بہت سے اداروں نے شائع کیا ہے، لیکن آپ کے ادارہ کی طرف سے جو خدمت پیش کی گئی ہے، وہ بلاشبہ بے نظیر و بے مثال ہے۔

•••——•••——•••

آپ کے ادارہ کی طرف سے علمِ حدیث سے متعلق جو کتب شائع ہوئیں' اُن میں سے زیادہ تر کتب کے ترجمہ کی خدمت ہمارے محترم دوست حضرت ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے سرانجام دی ہے' اس وقت ہم آپ کے سامنے علمِ حدیث کی تیسری مستند ترین کتاب ''جامع ترمذی'' کا ترجمہ پیش کررہے ہیں۔

اس کتاب کا ترجمہ بھی حضرت استاذِ زمن واقفِ اسرار آیات وسنن ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر ادامہ اللہ تعالی معالیہ وبارك ایامہ ولیالیہ نے تحریر کیا ہے' لیکن اس نسخے کی خصوصیت یہ ہے کہ اُنہوں نے ''جامع ترمذی'' کے متن کے موضوعات کو ذیلی سرخیوں کے ذریعہ نمایاں کردیا ہے' ہم اب تک یہی سمجھتے آئے تھے' اور عام طور پر بھی یہی سمجھا جاتا ہے کہ ''جامع ترمذی'' کیونکہ حدیث کی کتاب ہے' اس لیے اس میں صرف احادیث مذکور ہوں گی' لیکن یہ نسخہ دیکھنے کے بعد ہمیں پتہ چلا کہ علمِ حدیث کی اس مشہور کتاب میں احادیث کے متن کے ساتھ' مشہور فقہاء کے فقہی اقوال' احادیث کے راویوں کی توضیح' اُن پر نقد وتبصرہ اور اس جیسی دوسری بہت سی معلومات بھی درج ہیں۔ ہم یہ اعتراف کرسکتے ہیں کہ ''جامع ترمذی'' کی اس نوعیت کی خدمت شاید کسی بھی عربی' فارسی' اُردو' انگریزی نسخہ میں سرانجام نہیں دی گئی۔ اور یہ چیز علمِ حدیث سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کیلئے یقیناً معلومات میں اضافہ کا باعث ہوگی نیز عام قارئین کے ساتھ اساتذۂ کرام اور دورۂ حدیث کے طلباء بھی اس سے استفادہ کریں گے۔

•••———•••———•••

ہم سے جو خدمت ہوسکتی تھی وہ ہم نے کردی ہے' اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ علمِ حدیث کے ان انوار سے خود بھی فیض یاب ہوں اور انہیں دوسروں تک منتقل کرنے کی بھی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول کرے! آمین

اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے' آپ کتاب کے مصنف' مترجم کے ہمراہ' ادارہ کی انتظامیہ اور دیگر متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے دین کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطاء کرے! آمین

آپ کا مخلص

ملک شبیر حسین

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کیلئے ہر طرح کی حمد و ثناء مخصوص ہے‘ جو اس کائنات کا خالق و مالک ہے‘ جو اُس دن لوگوں کا ''جامع'' ہے‘ جس دن کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔ جس نے انسانیت کی دنیاوی و اُخروی فلاح و بہبود کیلئے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث کیا اور نبی آخرالزماں ﷺ کی بعثت کے ذریعہ انبیاء کرام کی بعثت کے سلسلہ کو ختم کر دیا۔

حضرت محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں! جو انبیاء کرام کی بعثت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں‘ جن کی لائی ہوئی ہدایت اور بتائی ہوئی تعلیمات‘ قیامت تک‘ بنی نوع انسان کی ہدایت و راہنمائی کیلئے کافی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے تمام اصحاب‘ آپ کی اُمت کے اہلِ علم اور عام افراد پر‘ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں‘ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کو حاصل کیا اور پھر اسے دوسرے لوگوں تک پہنچایا۔

•••——•••——•••

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم نے جب کتبِ احادیث کے ترجمہ کی خدمت کا آغاز کیا تو اس بارے میں اسباب و وسائل میسر آتے چلے گئے‘ یہ خدمت بہت سے افراد تک پہنچی اور اُن لوگوں کی دعاؤں کی برکت کی وجہ سے ہمیں مزید خدمت کرنے کا شرف اور موقع حاصل ہوا۔ اسی مزید خدمت کا ایک حصہ ''جامع ترمذی'' کے اس ترجمہ کی شکل میں‘ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

•••——•••——•••

اگرچہ اس کتاب کے تراجم دیگر اداروں کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں‘ تاہم ہمارے اس نسخے میں چند امتیازی خصوصیات پائی جاتی ہیں‘ جن کا اجمالی تذکرہ درج ذیل ہے:

عام طور پر ''جامع ترمذی'' کو ''علمِ حدیث'' کی کتاب سمجھا جاتا ہے اور یہ گمان کیا جاتا ہے کہ اس میں صرف احادیث مذکور ہیں‘ بہت کم افراد اس بات سے واقف ہوں گے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں احادیثِ مبارکہ کے ساتھ‘ ساتھ دیگر معلومات بھی نقل کی ہیں۔

ہم نے ان معلومات کو ذیلی سرخیوں کے ذریعہ نمایاں کر دیا ہے اور اس کیلئے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ یہ ذیلی سرخیاں اُردو رسم الخط میں خط کشیدہ طور پر نمایاں کی جائیں‘ تاکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے اصل متن اور ہماری طرف سے شامل کی جانے والی اضافی سرخیوں کے درمیان امتیاز باقی رہے۔ ان ذیلی سرخیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) سند حدیث: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کتاب میں عام طور پر کوئی بھی روایت نقل کرنے سے پہلے اس کی سند ذکر کرتے ہیں' اُس کے بعد روایت کے الفاظ آتے ہیں' ہم نے اس سرخی کے ذریعہ روایت کے متن اور سند کے درمیان فرق واضح کر دیا ہے۔ بعض مقامات پر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے متن میں حدیث کی بجائے کوئی اثر نقل کیا ہے' لیکن ہم نے اپنی کتاب کی عام ترتیب کے مطابق اُس کی سند سے پہلے لفظ ''سند حدیث'' ہی رہنے دیا ہے۔

(ii) متن حدیث: اس سے مراد روایت کا وہ حصہ ہے' جسے سند کے ساتھ نقل کرنا مقصود ہے' ایسا ہو سکتا ہے کہ روایت کے الفاظ میں پہلے کسی صحابی کا واقعہ ذکر کیا گیا ہو' اور پھر اُس واقعہ کے ضمن میں اُس صحابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے الفاظ ذکر کیے ہوں' لیکن ہم نے اس سرخی کو اصل واقعہ کے آغاز میں شامل کر دیا ہے۔

(iii) حکم حدیث: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کوئی بھی روایت نقل کرنے کے بعد اُس کی تکنیکی حیثیت کے بارے میں حکم بیان کرتے ہیں' تاکہ یہ پتہ چل جائے کہ روایت کا مرتبہ ومقام اور حیثیت کیا ہے؟

(iv) فی الباب: اس عنوان کا مطلب یہ ہے کہ سابقہ سطور میں جو حدیث ذکر کی گئی ہے' اُس کے نفسِ مضمون سے متعلق بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(v) مذاہب فقہاء: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جب کوئی ایسی روایت نقل کرتے ہیں' جس میں مذکور مسئلہ کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہو تو وہ اُس روایت کے بعد فقہاء کے اختلاف کی نشاندہی کرتے ہیں' اس سرخی کے ضمن میں بعض اوقات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار بھی منقول ہوتے ہیں۔

(vi) آثارِ صحابہ: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کتاب کے متن میں' باقاعدہ روایت کے طور پر اور بعض اوقات متابع یا شاہد کے طور پر' بعض اوقات فقہاء کے مذاہب بیان کرتے ہوئے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

ان آثار سے مراد یا کسی صحابی کی ذاتی رائے ہوتی ہے' یا کسی صحابی کا وہ واقعہ ہوتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے ظاہری طور پر پردہ کر لینے کے بعد پیش آیا۔

(vii) قولِ امام بخاری: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں مختلف مقامات پر' احادیث اور رجال کی تکنیکی حیثیت کے بارے میں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال نقل کیے ہیں۔

☆ ہم نے یہ ذیلی سرخی اس لیے قائم کی ہے' تاکہ اپنے قارئین کی توجہ اس نقطہ کی طرف مبذول کروائیں کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے جتنے بھی اقوال نقل کیے ہیں' اُن سب کا تعلق احادیث اور رجال کی تکنیکی حیثیت کے ساتھ ہے۔

☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے پوری جامع ترمذی میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ''کوئی ایک فقہی رائے'' نقل نہیں کی ہے۔ اس کے برعکس اُنہوں نے امام شافعی' امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم کی بہت سے فقہی آراء نقل کی ہیں۔

☆ یہ نقطہ اُن حضرات کیلئے یقیناً لمحۂ فکریہ ہوگا' جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مخاصمانہ جذبات سے مغلوب ہو کر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ''فقیہہ'' ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(viii) قوالِ امام ترمذی: اگرچہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے اقوال جامع ترمذی میں منقول ہیں' جو رجال پر نقد و جرح'

احادیث کی فنی حیثیت' افراد کے تعارف اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق ہیں۔ تاہم' ہم نے اس عنوان کے تحت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے صرف اُن اقوال کو نمایاں کیا ہے' جن کے ذریعہ اُنہوں نے فقہاء کے مختلف مذاہب میں سے کسی ایک رائے کو ترجیح دی ہے' یا حدیث کے الفاظ کی توضیح وتشریح کی ہے۔

(ix) توضیح راوی: یہ ایک وسیع موضوع ہے' جس کے تحت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بعض اوقات کسی راوی کا نسب بیان کرتے ہیں' اُس کے طبقہ کی وضاحت کرتے ہیں' اسمِ منسوب کا ذکر کرتے ہیں' دو ہم نام راویوں کے درمیان فرق واضح کرتے ہیں' راوی کے بارے میں نقد وجرح کا تذکرہ کرتے ہیں' وغیرہ۔ ہم نے ان تمام موضوعات کو ایک ہی سرخی کے تحت ذکر کر دیا ہے۔ کیونکہ ان سب کو الگ الگ طور پر ذکر کرنے سے کتاب کا حجم بہت زیادہ ہو جاتا۔

(x) اسنادِ دیگر: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بعض اوقات کسی روایت کو نقل کرنے کے بعد اُس کی دوسری سند کا بھی ذکر کر دیتے ہیں۔

(xi) حدیثِ دیگر: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کوئی روایت نقل کرنے کے بعد فقہاء کے مذاہب ذکر کرتے ہوئے ضمنی طور پر بعض اوقات کوئی دوسری روایت بھی نقل کر دیتے ہیں' لیکن کتاب کے شائع شدہ نسخوں میں اُس روایت کو باقاعدہ طور پر الگ سے نمبر نہیں دیا گیا۔ اس لیے ہم نے اس سرخی کے ذریعہ اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ یہاں ضمنی طور پر یہ حدیث بھی مذکور ہے۔ اگرچہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اُس روایت کی باقاعدہ سند نقل نہ کی ہو۔

(xii) اختلافِ سند: بعض اوقات امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی سند کے بارے میں مذکور اختلاف کی وضاحت کرتے ہیں' ایسا عموماً اُس وقت ہوتا ہے جب کسی راوی نے کسی روایت کو دوسرے راوی سے نقل کیا ہو' اور کسی دوسری سند میں اُن دونوں راویوں کے درمیان کسی تیسرے شخص کا بھی ذکر ہو۔

(xiii) اختلافِ روایت: ایسا عام طور پر اُس وقت ہوتا ہے' جب حدیث کے لفظ نقل کرنے میں کسی راوی نے کوئی لفظ یا جملہ مختلف نقل کیا ہو' یا کسی ایک راوی نے کسی روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہو' جبکہ دوسری سند کے ہمراہ وہی روایت ''موقوف'' حدیث کے طور پر منقول ہو' یا کسی راوی کو کسی روایت کو ''متصل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہو' جبکہ دوسری سند کے ہمراہ وہی روایت ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہو۔

•••——•••——•••

ہم نے جامعہ نعیمیہ' لاہور میں' جامع ترمذی کا درس حضرت شیخ الحدیث مفتی محمد عبداللطیف نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ سے لیا' جو حضرت جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر شاگرد ہیں۔ مفتی صاحب موصوف کے حوالہ سے اس کتاب کی سند کا ذکر ہم نے آئندہ صفحات میں کر دیا ہے۔

•••——•••——•••

اس کتاب کا انتساب ہم نے حضرت خواجہ بدرالدین اسحاق چشتی فریدی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کیا ہے' جو سلسلہ چشتیہ کے مشہور صوفی بزرگ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر خلیفہ اور داماد ہیں۔ آپ کا مزارِ مبارک پاک پتن میں قبلۂ حاجاتِ خلائق ہے۔

•••—•••—•••

ترجمہ کے دوران جامع ترمذی کے مختلف نسخے ہمارے سامنے رہے' تاہم اس کتاب کی تخریج کونقل کرنے کے لیے ہم نے جس نسخہ کو سامنے رکھا' وہ بیروت سے شائع شدہ نسخہ کا عکس تھا' یہ نسخہ عربی شرح کے ہمراہ تھا اوراس پر تحقیق کی خدمت علی محمد معوض' عادل احمد عبدالموجود نے سرانجام دی ہے۔ ہم نے ان دونوں حضرات کی تحریر کردہ تخریج کو من وعن نقل کردیا ہے۔

•••—•••—•••

کتاب کے ترجمہ کے دوران جن احباب کا تعاون شاملِ حال رہا' ہم اُن سب کے شکرگزار ہیں' جن میں سرفہرست برادر محترم خرم زاہد ہیں' جنہوں نے تصنیف وتالیف کیلئے سازگار ماحول فراہم کیا اوراس کام کی تکمیل کے لئے مسلسل اصرار کرتے رہے۔ ملک محمد یونس' جنہوں نے مسودہ پڑھنے میں ہماری بہت مدد کی۔ مدثر اصغر اعوان' جنہوں نے کتاب کی تصحیح میں ہمارا ساتھ دیا۔ علی مصطفیٰ' فیصل رشید' محمد عمران' کاشف عباس' فرخ احمد' محمد فاروق' ریحان علی' جنہوں نے نہایت سرعت کے ساتھ مسودہ کمپوز کیا' مخدوم قاسم شاہد' جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا۔ شبیر احمد' جنہوں نے کتاب کا سرورق ڈیزائن کیا۔ منصور' جنہوں نے اپنی نگرانی میں یہ کام کروایا۔ خلیفہ مجیب احمد اور عرفان حسین' جنہوں نے خوبصورت جلد بندی کی' اور برادرم ملک شبیر حسین' جنہوں نے اس کتاب کی تیز رفتار نشر واشاعت کا بندوبست کیا۔

تشکر کے ان جذبات میں ایک بڑا حصہ ہمارے اساتذہ ومشائخ' قارئین' والدین اور بہن بھائیوں کیلئے ہے' جن کی دعاؤں کے طفیل ہم اس خدمت کو سرانجام دینے کے لائق ہوئے۔

•••—•••—•••

سب سے آخر میں غلام محمد قاصر کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسبِ حال ہے:

کروں گا کیا جو محبت میں ہو گیا ناکام
مجھے تو اور کوئی کام بھی نہیں آتا

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے!)

ترتیب

طہارت کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

نماز کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

اذان سے متعلق ابواب

عیدین کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

سفر کے ابواب

روزہ کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

روزہ کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

حج کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

جنائز کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

نکاح کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

رضاعت (کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کا) مجموعہ

طلاق اور لعان کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

علمِ حدیث کی اس اہم کتاب کے مصنف' امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک ترمذی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ علمِ حدیث کے اُن ماہرین میں سے ایک ہیں علمِ حدیث میں جن کی پیروی کی جاتی ہے۔

اُن کی تصنیف ''جامع ترمذی'' کو علمِ حدیث کا تیسرا بڑا ماخذ سمجھا جاتا ہے۔

اگرچہ بعض محققین نے سنن ابوداؤد کو جامع ترمذی پر ترجیح دی ہے' تاہم عام طور پر اہلِ علم کے نزدیک صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بعد جامع ترمذی ہی علمِ حدیث کی سب سے مستند کتاب ہے۔

پیدائش

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ 209ھ میں وسطِ ایشیاء کے شہر ''بلخ'' کے نواحی قصبہ ''ترمذ'' میں پیدا ہوئے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا ''اسم منسوب'' اُن کے اسی وطن مالوف کی نسبت سے ہے۔

اساتذہ ومشائخ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے علمِ حدیث کی طلب میں عراق' خراسان' حجاز کے مختلف بلاد وامصار کا سفر کیا اور اپنے زمانے کے تمام اکابر محدثین سے اخذ واستفادہ کیا۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے چند ایک کے اسماء درج ذیل ہیں:

(i) امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (صحیح بخاری کے مؤلف)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''جامع'' میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے 50 روایات نقل کی ہیں۔

(ii) امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری (صحیح مسلم کے مؤلف)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''جامع'' میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے صرف ایک روایت نقل کی ہے۔

(iii) امام ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی (سنن الدارمی کے مؤلف)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں امام دارمی کے حوالے سے 59 روایات نقل کی ہیں۔

ان کے علاوہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر بہت سے مشائخ سے استفادہ کیا ہے۔

[1] امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات درج ذیل ماخذ سے معلوم کیے جاسکتے ہیں:

تذکرۃ الحفاظ (۲/۶۳۳)۔ العبر (۲/۶۲)۔ الوافی بالوفیات (۴/۲۹۴)۔ وفیات الاعیان (۴/۲۷۸)۔ البدایۃ والنہایۃ (۱۱/۶۶)۔ تہذیب التہذیب (۹/۳۸۷)۔ سیراعلام النبلاء (۱۳/۲۷۰)۔ النجوم الزاھرۃ (۳/۸۸)۔ خلاصۃ الخزرجی (۳۵۵)۔ شذرات الذہب (۳/۱۷۴)۔ تہذیب الکمال (۳/۱۲۵۵)۔ تقریب التہذیب (۲/۱۹۸)۔ الثقات (۹/۱۵۳)۔ الاکمال (۴/۳۹۶)

تلامذہ ومسترشدین

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک خلقِ کثیر نے استفادہ کیا۔

امیر المؤمنین فی الحدیث امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری نے بھی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے بعض احادیث کا سماع کیا ہے جس کی تصریح خود امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع ترمذی میں کی ہے۔

کتاب التفسیر بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَشْرِ رقم الحدیث:**3225**

کتاب المناقب بَاب مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رقم الحدیث**3661**

(مذکورہ بالا نمبر جامع ترمذی کے اسی نسخے کے ہیں جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے)۔

اس کے علاوہ ابوحامد احمد بن عبداللہ مروزی احمد بن یوسف نسفی ابوحارث اسد بن حمدویہ داؤد بن نصر بزدوی محمد بن مکی محمد بن منذر ہروی اور دیگر بہت سے افراد امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی صف میں شامل ہیں جن کا ذکر حافظ ابن حجر نے "تہذیب التہذیب" میں کیا ہے۔

ثنائے علماء

اکابر محدثین نے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

امام حاکم عمر بن علک کا یہ بیان کرتے ہیں: جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے خراسان میں علم پرہیزگاری زہد میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے پایہ کا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔

شیخ ادریسی فرماتے ہیں: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اُن ائمہ میں سے ایک ہیں علمِ حدیث میں جن کی پیروی کی جاتی ہے۔

تصانیف

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں جن کا اجمالی تعارف درج ذیل ہے:

(i) جامع ترمذی: علمِ حدیث کا مشہور ماخذ جس کا تعارف اگلے صفحات میں آرہا ہے۔

(ii) کتاب العلل: اس میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کے سند یا متن میں موجود خفیہ علتوں کی نشاندہی کی ہے اس نام سے مصنف نے دو کتابیں مرتب کی ہیں: العلل الکبیر اور العلل الصغیر۔

(iii) الشمائل المحمدیہ: یہ کتاب "شمائل ترمذی" کے نام سے مشہور ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل سے متعلق روایات اکٹھی کی گئی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح نگاروں نے اُن کی بعض دیگر تصانیف کا بھی ذکر کیا ہے جن کے بارے میں ہمیں آگاہی حاصل نہیں ہوسکی۔

وفات

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال **70** سال کی عمر میں **13** رجب المرجب **279**ھ میں ترمذ میں ہوا اور وہیں آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔

جامع ترمذی

جامع ترمذی کے نام کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' بعض حضرات اسے ''الجامع'' اور بعض حضرات اسے ''السنن'' کا نام دیتے ہیں۔

☆ اس کتاب میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہی ابواب کی ترتیب کا خیال رکھا ہے۔

☆ اس کتاب میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا اسلوب یہ ہے' وہ پہلے حدیث کی سند نقل کرتے ہیں' اُس کے بعد متن ذکر کرتے ہیں' اگر حدیث کے متن میں مذکور مسئلہ کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہو' تو اُس کی نشاندہی کرتے ہیں' اور اس بارے میں اہلِ علم کے مذاہب کا ذکر کرتے ہیں۔

فقہاء کے اقوال میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے زیادہ تر امام شافعی' امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق بن راہویہ کے اقوال کا تذکرہ کیا ہے۔

☆ اپنی کتاب ''العلل'' میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے خود اس بات کی صراحت کی ہے کہ میں نے اس کتاب ''جامع ترمذی'' میں صرف وہ روایات نقل کی ہیں' جو کسی نہ کسی امام (یعنی فقہ کے امام) کا مذہب ہو' البتہ دو روایات اس سے مستثنیٰ ہیں۔

(جامع ترمذی کے شارحین نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ ان دو روایات کی بھی ایسی تاویل کی جاسکتی ہے' جو بعض فقہاء کے مذہب کے مطابق ہو)

☆ حدیث نقل کرنے کے بعد امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اُس کے بارے میں یہ وضاحت کرتے ہیں' تکنیکی اعتبار سے اس روایت کا مرتبہ کیا ہے؟ یہ حسن' صحیح' غریب میں سے کیا ہے؟

☆ اس کے بعد امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ' اس بات کی وضاحت کرتے ہیں' اس باب' یعنی اس موضوع سے متعلق کون کون سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں؟

☆ بعض اوقات امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول کسی حدیث کو اُس کے فوراً بعد ہی نقل بھی کر دیتے ہیں۔

☆ اگر کسی حدیث کی سند یا متن میں کوئی اضطراب پایا جاتا ہو' تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اُس کی وضاحت ضرور کرتے ہیں۔

☆ اگر کوئی روایت منقطع ہو' یا اُس میں کوئی اور علت پائی جاتی ہو' یا کوئی روایت دیگر اسناد کے حوالے سے ''مرفوع'' یا ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہو' تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اُس کی بھی صراحت کر دیتے ہیں۔

☆ بعض اوقات امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کسی حدیث کی دوسری سند بھی بیان کر دیتے ہیں اور اگر سند کے کسی راوی کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں اُس کے شاگردوں نے اختلاف کیا ہو' تو اُس کی تصریح کر دیتے ہیں۔

☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اسلوب ہے اگر روایت کا کوئی راوی ضعیف ہو تو اُس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔
☆ اگر کسی روایت کا کوئی راوی اپنی کنیت کے حوالے سے مشہور ہو تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اُس کا نام ذکر کر دیتے ہیں۔
☆ اگر کسی راوی کا نام کسی دوسرے مشہور راوی سے مشابہت رکھتا ہو تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اُس کا نسب بیان کر دیتے ہیں یا اُس کے اسمِ منسوب کے حوالے سے دونوں کے درمیان فرق کی وضاحت کر دیتے ہیں۔
☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض مقامات پر بعض روایات کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تکنیکی آراء شامل کی ہیں۔
☆ بعض مقامات پر انہوں نے امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی تکنیکی آراء بھی نقل کی ہیں۔
☆ بعض مقامات پر انہوں نے فقہاء کا اختلاف نقل کرنے کے بعد کسی ایک مؤقف کے حق میں اپنی ذاتی رائے بھی ذکر کی ہے۔
☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں چند رموز و اصطلاحات ذکر کی ہیں، تاہم اُن کی مراد اور مفہوم کے بارے میں "جامع ترمذی" کے شارحین نے اختلاف کیا ہے۔
☆ جامع ترمذی میں موجود روایات کی تعداد **3891** ہے۔
تاہم اس تعداد کو حتمی قرار نہیں دیا جا سکتا، کیونکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کے متن کے درمیان میں بھی متابع اور شواہد کے طور پر بعض روایات کا ذکر کیا ہے۔
اسی طرح انہوں نے کتاب کے متن کے درمیان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد کے زمانوں کے اہلِ علم کے آثار بھی ذکر کیے ہیں۔
جامع ترمذی کی بہت سی شروح تحریر کی گئی ہیں، جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:
عارضۃ الاحوذی - قوت المغتذی - العرف الشذی - المنقح الشذی - شرح ترمذی -

جامع ترمذی کے ناقلین

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کتاب کو شیخ ابوالعباس محمد بن احمد بن فضل محبوبی (**249 - 346**ھ) نے روایت کیا ہے۔
محبوبی سے اس کتاب کو شیخ ابومحمد عبدالجبار بن محمد مرزبانی (**331 - 410**ھ) نے روایت کیا ہے۔
مرزبانی سے اس کتاب کو شیخ ابوعامر محمود بن قاسم ازدی (**400 - 487**ھ) نے نقل کیا ہے۔
ازدی سے اس کتاب کو شیخ ابوالفتح عبدالملک بن عبداللہ ہروی (متوفی **548**ھ) نے روایت کیا ہے۔
اس کے بعد اس کتاب کو بہت سے افراد نے روایت کیا اور اس کے نسخے چار دانگ عالم میں پھیل گئے۔
اردو زبان میں اس کتاب کا ترجمہ کم و بیش ڈیڑھ صدی پیشتر ہوا اب اس کتاب کے کئی تراجم دستیاب ہیں۔ ہمارے اس نسخہ کی بنیادی خصوصیات کیا ہیں؟ اس کا تذکرہ ہم نے "حدیث دل" میں کر دیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ تک امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے

مترجم کی سند حدیث

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''جامع ترمذی'' میں ایک حدیث ایسی نقل کی ہے جس میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان تین واسطے ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت (آپ کے ہاتھ میں موجود نسخہ کے رقم حدیث) **2186** کے تحت نقل کی ہے۔

اُسی سند کے اعتبار سے ہم امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے نبی اکرم ﷺ تک اپنی سندِ حدیث ذکر کر رہے ہیں۔

- امام الانبیاء فخر آدم و بنی آدم افضل الخلق شافع حشر نبی اکرم ﷺ
- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
- امام عمر بن شاکر رحمۃ اللہ علیہ
- امام اسماعیل بن موسیٰ فزاری رحمۃ اللہ علیہ

•••——•••——•••

- امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
- امام ابومحمد عبدالجبار بن محمد مرزبانی رحمۃ اللہ علیہ
- امام ابوعامر محمود بن قاسم ازدی رحمۃ اللہ علیہ
- امام ابوالفتح عبدالملک بن عبداللہ ہروی رحمۃ اللہ علیہ
- امام عمرو بن طبرزد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
- امام فخر الدین بن بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- امام عمر بن ابوالحسن مراغی رحمۃ اللہ علیہ
- امام عزیز الدین عبدالرحیم بن محمد قاہری رحمۃ اللہ علیہ
- امام الاسلام ابویحییٰ زکریا انصاری رحمۃ اللہ علیہ
- امام نجم الدین محمد بن احمد غیطی رحمۃ اللہ علیہ
- امام شہاب الدین احمد بن خلیل سبکی رحمۃ اللہ علیہ
- امام سلطان مزاحی رحمۃ اللہ علیہ

- امام ابراہیم بن حسن کردی کورانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
- امام ابوطاہر محمد عبدالسمیع بن ابراہیم کردی مدنی رحمۃ اللہ علیہ
- امام شاہ احمد ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
- امام شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
- امام مخدوم شاہ آلِ رسول قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ
- امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- امام حامد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- امام سردار احمد محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ
- امام جلال الدین شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ
- امام مفتی عبداللطیف نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور)

محمد محی الدین (اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

...—...—...

محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی سندِ حدیث درج ذیل مشائخ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

- صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
- شیخ عمر حمدان رحمۃ اللہ علیہ
- شیخ محمد تیجانی رحمۃ اللہ علیہ

...—...—...

- مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
- مفتی عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ
- مفتی علی احمد سندیلوی (دامت برکاتہم العالیہ)

مذکورہ بالا ان تین مشائخ نے بھی مترجم عفی عنہ کو اپنی اسناد عطا کی ہیں۔اس اعتبار سے ان حضرات' اور ان کے مشائخ کے توسط سے' مترجم عفی عنہ کی سند' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوتی ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔

...—...—...

العقد الثمین من کلامِ محی الدّین

عرض کی گئی: ہمارے زمانے میں کچھ لوگ احناف کو''اہل الرائے'' کہتے ہیں۔
ارشاد فرمایا: اس میں آپ کے زمانے کی کوئی خصوصیت نہیں ہے' پہلے زمانے میں بھی کچھ لوگ احناف کو''اہل الرائے'' کہا کرتے تھے۔
عرض کی گئی: اس کی وجہ کیا ہے؟
ارشاد فرمایا: وجہ کے بارے میں تو ہم بعد میں جائیں گے' پہلا سوال یہ ہے کہ دینی معاملات میں''رائے'' پیش کرنا کیسا ہے؟
عرض کی گئی: چلیں ہم یہ سوال کر لیتے ہیں' دینی معاملات میں رائے پیش کرنا کیسا ہے؟
ارشاد فرمایا: دینی معاملات میں رائے دو میں سے کسی ایک قسم کی ہوگی۔
(i) وہ رائے کسی حدیث کے مقابلہ میں ہوگی۔
(ii) وہ رائے کسی ایسے مسئلہ کے بارے میں ہوگی جس کے بارے میں کتاب وسنت کا کوئی حکم نہ ہو۔
عرض کی گئی: ہم یہاں پہلے اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ آیا کسی ایسے مسئلہ کے بارے میں اپنی رائے پیش کی جاسکتی ہے' جس کے بارے میں کتاب وسنت کا کوئی حکم موجود نہ ہو؟
ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں اپنی ذاتی رائے پیش کرنے کو کوئی بھی''غلط'' قرار نہیں دے سکتا۔
کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے سامنے یہ عرض کی تھی' اگر مجھے کسی مسئلہ کے بارے میں کتاب وسنت میں حکم نہ مل سکا تو میں اپنی رائے کے ذریعہ حکم بیان کروں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی' یعنی دوسرے لفظوں میں آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی تعریف کی تھی۔
اسی طرح صحابہ کرام سے بہت سے فتاویٰ اور اقوال موجود ہیں' جنہیں عرف میں''آثارِ صحابہ'' کہا جاتا ہے اور لازمی سی بات ہے کہ یہ آثار اُن مسائل کے بارے میں ہیں جن کے بارے میں کتاب وسنت کا کوئی واضح حکم موجود نہیں ہے۔
اگر کوئی شخص یہ کہے: کسی بھی مسئلہ کے بارے میں اپنی ذاتی رائے بیان کرنا غلط ہے' تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ صحابہ کرام کے ان تمام آثار کو غیر ضروری قرار دیا جائے اور یہ بات بدیہی طور پر غلط ہے۔
عرض کی گئی: لیکن سوال یہ ہے کہ ان ذاتی آراء کی بنیاد کیا ہوتی ہے؟

ارشاد فرمایا: احادیث کے مستند مجموعہ جات کون سے ہیں؟

عرض کی گئی: صحاح ستہ، مسند احمد بن حنبل، صحیح ابن حبان، معجم طبرانی اور دیگر بہت سے مجموعہ جات ہیں۔

ارشاد فرمایا: تو اگر احادیث سے ہی استفادہ کرنا ہے تو پھر ہمارے اُن مہربانوں کو، جو خود کو "اہلِ حدیث" کہتے ہیں، اُنہیں "مجموعہ فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ" کو نذرِ آتش کرنے کا تو ہم نہیں کہتے، لیکن کم از کم دریا بُرد تو ضرور کر دینا چاہیے۔

عرض کی گئی: یہ بہت اہم نکتہ ہے، اگر ذاتی آراء اتنی ہی غلط ہوتی ہیں تو شیخ ابن تیمیہ کے فتاویٰ میں بھی تو اُن کی ذاتی آراء ہی نقل کی گئی ہیں اور انہیں یہ لوگ "شیخ الاسلام" اور نہ جانے کیا، کیا کہتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: یہاں ایک دوسرا پہلو بھی ہے، آپ کہتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ "متبع حدیث" تھے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کسی کے مقلد نہیں تھے بلکہ "متبع حدیث" تھے، تو ہمارا سوال صرف اتنا سا ہے کہ "جامع ترمذی" کون سے موضوع کی کتاب ہے؟

عرض کی گئی: ہر شخص جانتا ہے کہ جامع ترمذی علمِ حدیث کی مستند کتاب ہے۔

ارشاد فرمایا: تو سوال یہ ہے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو کیا ضرورت پیش آئی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے ساتھ، ساتھ، شافعی، احمد، اسحاق ابن راہویہ، سفیان ثوری، وکیع بن جراح اور ان جیسے دوسرے فقہاء کے اقوال اور مذاہب ذکر کریں۔

"متبع حدیث" کو تو صرف حدیث ذکر کر دینی چاہیے اور بس!

عرض کی گئی: یہ بات کچھ واضح نہیں ہوئی، اس کی مزید وضاحت کریں!

ارشاد فرمایا: میں آپ کے سامنے یہ نکتہ لانا چاہتا ہوں۔

جامع ترمذی علمِ حدیث کی کتاب ہے۔

اس کے مؤلف نے کسی موضوع سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث نقل کر دی۔

حدیث پڑھنے والے کو شرعی حکم کا پتہ چل گیا۔

جب شرعی حکم کا پتہ چل گیا تو اب کیا ضرورت ہے کہ آپ یہ بیان کریں کہ اس بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بھئی جب ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا پتہ چل گیا ہے تو پھر ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم امام شافعی، امام اسحٰق بن راہویہ، امام احمد بن حنبل (رحمۃ اللہ علیہم) یا کسی اور کے قول کی طرف التفات کریں۔

عرض کی گئی: یہ بہت اہم سوال ہے کہ آخر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ کے ساتھ فقہاء کے اقوال کیوں نقل کیے ہیں؟

ارشاد فرمایا: مزید لطف کی بات یہ ہے کہ ہمارے زمانے کے بعض مہربان "امام بخاری" کو مجتہد ثابت کرنے کیلئے، زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں، اور بخاری کے جلیل القدر شاگرد، جو بعض احادیث میں اُن کے استاد بھی ہیں، اور جو بخاری کے ممتاز معاصر اور علمِ حدیث کے بڑے ماہر ہیں، اُنہوں نے اپنی اس کتاب "جامع ترمذی" میں احادیث کے تکنیکی پہلوؤں کے حوالے سے،

رجال کے مستند ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے اقوال نقل کیے ہیں۔
لیکن جب فقہی اقوال کو بیان کرنے کا موقع آتا ہے تو وہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ایک قول بھی ذکر نہیں کیا گیا۔
آخر کیوں؟
کیا وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو امام شافعی امام احمد امام اسحق وغیرہ کی طرح فقیہ نہیں سمجھتے تھے؟
اگر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اُنہیں فقیہ سمجھتے تھے تو پھر اُنہوں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی اقوال کیوں نہیں نقل کیے؟
جہاں وہ بعض اوقات ''اہلِ کوفہ'' اور ''اہل الرائے'' کا ذکر خیر کر دیتے ہیں وہاں اُنہیں ''امیر المؤمنین فی الحدیث'' کی فقہی آراء کو بھی ذکر کرنا چاہیے تھا۔
اور اگر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو علمِ حدیث کا جلیل القدر ماہر سمجھتے ہیں لیکن اُنہیں اُس پایہ کا فقیہ نہیں سمجھتے جو مرتبہ امام شافعی امام احمد امام اسحق (رحمۃ اللہ علیہم) وغیرہ کو حاصل ہے تو پھر ہمارے اُن ''دوستوں'' کا کیا بنے گا جن کے نزدیک ''امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ'' ہی تو فقیہ ہیں؟
عرض کی گئی: یہ بہت اہم پہلو ہے کہ بعض لوگ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں تنقیص کرنے کیلئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ان سے عدمِ روایت یا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نظریاتی اختلاف کو دلیل بناتے ہیں اور پھر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں تنقیص شروع کر دیتے ہیں۔
ارشاد فرمایا: جہاں تک عدمِ روایت کا سوال ہے تو ہم کئی مرتبہ یہ سوال اُٹھا چکے ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے لائق و فائق شاگرد امام ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیری رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح مسلم'' میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے کوئی ایک بھی روایت نقل نہیں کی۔ آخر کیوں؟
اسی طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے صرف **50** روایات نقل کی ہیں۔
صرف **50** روایات!
کس سے نقل کی ہیں؟
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے!
کون امام بخاری؟
جو ''امیر المؤمنین فی الحدیث'' ہیں!
جنہیں کئی لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں!
عرض کی گئی: لیکن ہو سکتا ہے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات اس لیے نقل نہ کی ہوں کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی کتاب موجود ہے لوگ اُس سے استفادہ کر لیں گے۔
ارشاد فرمایا: ہم آپ کی بات مان لیتے ہیں۔

کیا آپ نے دوسرے پہلو پر غور کیا؟

عرض کی گئی: وہ دوسرا پہلو کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: ہم مان لیتے ہیں کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث اس لیے روایت نہیں کی' کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی کتاب موجود تھی۔

اس صورت میں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ایسی کوئی روایت نقل نہ کرتے جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ "صحیح بخاری" میں درج کر چکے ہوں۔

لیکن ایسا نہیں ہے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی بہت سی روایات نقل کی ہیں جنہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی "صحیح بخاری" میں نقل کر چکے ہیں۔

جب لوگ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی "صحیح بخاری" سے خود ہی استفادہ کر سکتے ہیں تو پھر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو اُن روایات کو اپنی کتاب میں نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

کیا وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مستند نہیں سمجھتے تھے؟

عرض کی گئی: یہ تو نہیں ہو سکتا' کیونکہ اگر وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مستند نہ سمجھتے تو اُن کے حوالے سے احادیث کیوں نقل کرتے؟

ارشاد فرمایا: اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ امام مسلم' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مستند نہیں سمجھتے تھے' کیونکہ اُنہوں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے کوئی ایک بھی روایت نقل نہیں کی۔

عرض کی گئی: اللہ ہی بہتر جانتا ہے' ہم کیا کہہ سکتے ہیں!

ارشاد فرمایا: اگر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد صرف اُمت تک "صحیح احادیث" پہنچانا تھا تو اُنہیں "صحیح بخاری" میں احادیث کو تکرار کے ساتھ ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا۔

عرض کی گئی: لیکن اُنہوں نے تکرار کے ساتھ جو احادیث ذکر کی ہیں' اُن کی سند یا الفاظ میں کوئی فرق اور اختلاف ضرور ہوگا' اس حوالے سے وہ تکرار فائدہ سے خالی نہیں ہوگی۔

ارشاد فرمایا: پھر تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو چاہیے تھا کہ وہ امام مسلم کی طرح ایک ہی مقام پر سند اور متن کا تمام تر اختلاف نقل کر دیتے۔

عرض کی گئی: لیکن جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "صحیح بخاری" تالیف کی تھی' اُس وقت "صحیح مسلم" تالیف نہیں ہوئی تھی۔

ارشاد فرمایا: اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ امام مسلم' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ سمجھدار مصنف ہیں' کیونکہ اُنہوں نے اپنی کتاب کی تالیف میں جو طریقہ اختیار کیا ہے' اُس میں تمام ضروری معلومات' ایک ہی مقام پر اکٹھی کر دی گئی ہیں۔

عرض کی گئی: ہم اس بارے میں کیا کہہ سکتے ہیں؟

ارشاد فرمایا: یہی ہم بھی کہتے ہیں' ائمہ کی جو انفرادی آراء ہیں' اُن سے جو تسامحات سرزد ہوئے' بشری تقاضوں کے تحت اُن سے جو بھول چوک' کمی بیشی ہوئی' ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ ہم اُن کے بارے میں فیصلہ دینے شروع کر دیں۔

شیخ ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ تحریر کرتے ہیں:[1]

ومن ظن بابی حنیفة او غیرہ من ائمة المسلمین انھم یتعمدون مخالفة الحدیث الصحیح لقیاس او غیرہ فقد اخطأ علیھم وتکلم اما بظن واما بھوی ۔

''اور جو شخص ابوحنیفہ یا مسلمانوں کے دوسرے کسی بھی امام کے بارے میں یہ گمان کرے کہ ان حضرات نے قیاس یا کسی اور وجہ سے حدیثِ صحیح کی مخالفت کی ہوگی' تو اُس نے ان حضرات کے بارے میں غلط سمجھا اور اس کا یہ کلام (یعنی سوچ) یا گمان کی وجہ سے ہوگی یا خواہشِ نفس (کی پیروی) کی وجہ سے ہوگی''۔

ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ ہم ائمہ متبوعین کے بارے میں زبانِ طعن دراز کریں۔

اس کے بعد شیخ ابن تیمیہ نے اس موضوع پر تفصیلی بحث کی ہے کہ ائمہ متبوعین نے اگر کسی مقام پر کسی منقول روایت کے مطابق فتویٰ نہیں دیا تو اُس کی ممکنہ وجوہات کیا ہوسکتی ہیں؟ اور ساتھ میں انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ انہوں نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ تحریر کیا ہے' جس کا نام ''رفع الملام عن ائمۃ الاعلام'' ہے۔

عرض کی گئی: ہماری گفتگو ''اہل الرائے'' سے شروع ہوئی تھی۔

ارشاد فرمایا: میں نے آپ کو یہ بتایا تھا کہ ''اہل الرائے'' کی ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ کوئی فقیہہ کسی ایسے مسئلہ کے بارے میں اپنی رائے پیش کرے جس کے بارے میں کتاب وسنت کا کوئی حکم موجود نہ ہو' اور یہ بات نبی اکرم ﷺ کے اُسوۂ مبارک اور صحابہ کرام کے طرزِ عمل سے ثابت ہے۔

اپنی ذاتی رائے پیش کرنے کی دوسری صورت یہ ہے کہ آپ کسی حدیث کے مقابلے میں ''رائے'' پیش کریں۔

عرض کی گئی: عام طور پر احناف کے بارے میں' اُن کے نظریاتی مخالفین' یہ سمجھتے ہیں کہ احناف کی بیشتر آراء ''احادیث کے مقابلہ'' میں ہوتی ہیں۔

ارشاد فرمایا: پھر تو ہمیں یہ سوال اُٹھانا ہوگا کہ کسی حدیث کے مقابلہ میں ذاتی رائے پیش کی جاسکتی ہے' یا نہیں؟

عرض کی گئی: کون مسلمان یہ سوچ سکتا ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی کسی حدیث کے مقابلہ میں ''اپنی ذاتی رائے'' پیش کرے گا۔

ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ

عرض کی گئی: کیا مطلب؟

ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سوچ سکتے ہیں' بلکہ اُنہوں نے یہ سوچا ہے' اور صرف سوچا ہی نہیں اُس پر عمل بھی کیا ہے۔

عرض کی گئی: کیا سوچا ہے؟ اور کس پر عمل کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: اُنہوں نے حدیث کے مقابلہ میں ''اپنی ذاتی رائے'' پر عمل کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' جب ان کے سامنے سیّدہ فاطمہ بنت قیس نے یہ بات بیان کی کہ جب ان کے شوہر نے انہیں طلاقِ بتہ دی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں (عدت کے دوران) رہائش اور خرچ (شوہر کی طرف سے ملنے)

[1] حرانی' ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ'' مجموع الفتاویٰ'' جزء: ۲۰ (باب) صحۃ مذہب اہل المدینہ

کا حق نہیں دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا:

لا نترك كتاب الله وسنة نبينا لقول امرأة [1]

''ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے حکم کو ایک عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے''۔

حالانکہ سیّدہ فاطمہ بنت قیس نے اپنے بیان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا ہی ذکر کیا تھا' لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا کہ وہ سیّدہ فاطمہ کی بیان کردہ حدیث کو ترجیح نہ دیں اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے الفاظ سے ثابت ہونے والے حکم یا دیگر روایات سے ثابت ہونے والے حکم کو ترجیح دیں۔

عرض کی گئی: بات کچھ اُلجھ گئی ہے' اس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی بھی شخص حدیث کے مقابلہ میں اپنی ذاتی رائے پیش کرسکتا ہے۔

ارشاد فرمایا: بظاہر تو یہی محسوس ہوتا ہے۔

عرض کی گئی: تو پھر اس کی اصل صورت کیا ہوگی؟

ارشاد فرمایا: اب آپ صحیح مقام پر پہنچے ہیں۔

آپ نے غور کیا! امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرچکے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس شخص کا ساتھ دے گا؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے اس شخص کے ساتھ نماز ادا کرلی۔

اس بارے میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے علاوہ تابعین میں سے کئی اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: جس مسجد میں باجماعت نماز ادا کی جاچکی ہو وہاں ایک اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرلی جائے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے''۔

پھر اُس کے بعد وہ یہ واضح کرتے ہیں:

''بعض دیگر اہلِ علم نے یہ رائے دی ہے: ایسے لوگ الگ، الگ نماز ادا کریں گے۔

امام سفیان، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے ان حضرات نے الگ،

---

[1] صحیح مسلم: کتاب الطلاق' باب المطلقة ثلاثا لانفقة لها' رقم الحدیث: **1480**

سنن نسائی: کتاب الطلاق' باب الرخصة فی خروج المبتوتة' رقم الحدیث: **3549**

سنن نسائی کبریٰ: کتاب الطلاق' باب الرخصة فی خروج المبتوتة' رقم الحدیث: **5743**

سنن دارقطنی: کتاب الطلاق والخلع والایلاء

سنن بیہقی: کتاب العدد' مقام المطلقة فی بیتها' رقم الحدیث **15256**

الگ نماز ادا کرنے کو اختیار کیا ہے'' ۔[1]

اس کا مطلب یہ ہوا بعض مسائل اور احکام ایسے ہیں کہ جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مختلف طرح کی روایات نقل کی گئی ہیں' اور بعد میں آنے والے اہلِ علم نے اُن روایات کے درمیان ''ترجیح'' کے حوالے سے اختلاف کیا ہے۔

کسی نے ایک روایت کو ترجیح دیتے ہوئے اُس کے مطابق فتویٰ دے دیا۔

دوسرے نے دوسری روایت کو ترجیح دیتے ہوئے اُس کے مطابق فتویٰ دیدیا۔

اور کم از کم امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تو اُن دونوں کے فتاویٰ نقل کر دیئے ہیں۔

دوسرے ائمہ نے بھی کیے ہیں۔

عرض کی گئی: اُن دوسرے ائمہ میں کون حضرات شامل ہیں؟

ارشاد فرمایا: ''موطأ امام مالک'' اُٹھا کر دیکھ لیں' اُس میں صحابہ کرام' تابعین عظام اور بعد کے زمانوں کے اہلِ علم کی ''ذاتی فقہی آراء'' منقول ہیں۔

''مصنف ابن ابی شیبہ'' میں احادیثِ نبویہ کے ساتھ آثارِ صحابہ اور بعد کے زمانوں کے اہلِ علم کے اقوال و آراء درج ہیں۔

بلکہ خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تراجمِ ابواب میں مختلف اہلِ علم کے اقوال و فتاویٰ درج کیے ہیں۔

لازمی بات ہے کہ یہ فتاویٰ ایسے نہیں ہیں کہ ساری اُمت نے صرف اُن فتاویٰ کی پیروی کو اختیار کر لیا ہو' یا ان کے مقابلہ میں کسی دوسرے صاحبِ علم نے کوئی ''ذاتی فقہی رائے'' پیش نہ کی ہو۔

تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا کیا؟

اُن کے نزدیک جو رائے قابلِ ترجیح تھی' اُسے اُنہوں نے اپنی کتاب میں شامل کر لیا۔

بعض مصنفین نے اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ اُنہوں نے کسی بھی ایک موضوع سے متعلق تمام' یا بیشتر فقہی آراء کو ایک ہی مقام پر جمع کر دیا۔

عرض کی گئی: اس کا مطلب یہ ہے کہ ''رائے'' کا تصور ہمارے اسلاف کے درمیان موجود ہے۔

ارشاد فرمایا: جب ''رائے'' کا تصور اسلاف میں موجود ہے تو پھر اسلاف کے پیروکاروں کے اندر بھی ہونا چاہیے۔

عرض کی گئی: لیکن سوال یہ ہے کہ پھر یہ لوگ احناف کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

ارشاد فرمایا: آپ کہاں رہتے ہیں؟

عرض کی گئی: پاکستان میں!

ارشاد فرمایا: یعنی ایک ایسے خطۂ اراضی میں' جسے تاریخ میں برصغیر پاک و ہند کہا جا سکتا ہے۔

عرض کی گئی: بالکل ایسا ہی ہے!

---

[1] حدیث نمبر 204 صفحہ 236 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور (یہ اسی جلد کا حوالہ ہے)

ارشاد فرمایا: سوال یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں ''احناف'' کی مخالفت اور ''شریعت'' اور ''حدیث'' کی پیروی کا آغاز کب ہوا؟
عرض کی گئی: شاہ اسماعیل دہلوی سے' جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے پوتے تھے' اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے بھتیجے تھے۔
ارشاد فرمایا: سوال یہ ہے کہ آپ نے شاہ ولی اللہ کو بھی اور شاہ عبدالعزیز کو بھی ''محدث دہلوی'' کے لقب سے یاد کیا ہے' ان دونوں ''محدث'' صاحبان کو علماءِ احناف میں ''حدیث کی مخالفت'' کیوں نظر نہ آئی؟

جو شاہ اسماعیل اور اُن کے پیروکار حضرات کو نظر آ گئی؟

- اسی سوال کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ ہندوستان میں ''حدیث کی اتباع'' کا رواج آخر اُس وقت کیوں ہوا' جب ہندوستان میں انگریز کی حکومت مستحکم ہو چکی تھی؟

عرض کی گئی: ''کب'' اور ''کیوں'' کا تو ہمیں نہیں پتا' لیکن وہ کہتے تو ٹھیک ہیں۔
ارشاد فرمایا: کیا ٹھیک کہتے ہیں؟
عرض کی گئی: یہی کہ جب ہم لوگ ''صحیح بخاری'' کو علمِ حدیث کی سب سے مستند کتاب مانتے ہیں تو پھر اُس کی احادیث پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

ارشاد فرمایا: اچھا سوال ہے!

ایک سوال میں بھی کروں؟

عرض کی گئی: جی ضرور!

ارشاد فرمایا: نماز پڑھنا فرض ہے؟
عرض کی گئی: ہر شخص جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے' ہر مسلمان پر نماز پڑھنا فرض ہے۔
ارشاد فرمایا: صحیح بخاری پڑھنا فرض ہے؟
عرض کی گئی: کوئی بھی شخص اس بات کا قائل نہیں ہو سکتا کہ صحیح بخاری یا حدیث کی دوسری کوئی بھی مخصوص کتاب پڑھنا فرض ہے۔
ارشاد فرمایا: سوال یہ ہے کہ پھر ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ نماز کیسے پڑھی جائے؟
عرض کی گئی: ظاہر ہے صحیح بخاری یا حدیث کی دوسری کوئی کتاب پڑھ کر پتہ چلے گا کہ نماز کیسے پڑھنی ہے؟
ارشاد فرمایا: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ **194** ہجری میں پیدا ہوئے' اُن کا انتقال **256** ہجری میں ہوا' یعنی صحیح بخاری **210** ہجری سے **250** ہجری تک کے درمیانی عرصے میں لکھی گئی۔

صحیح بخاری کی تصنیف اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے پردہ کرنے کے درمیان **200** برس سے زیادہ کا فرق ہے۔

اس دوران جو مسلمان آئے' اُن پر بھی تو نماز پڑھنا فرض تھا۔

پھر وہ کیسے نماز پڑھتے تھے؟

اور اب تو صحیح بخاری' شائع شدہ عام مل جاتی ہے' آپ کے والد بزرگوار نے تو یقیناً صحیح بخاری پڑھے بغیر نماز پڑھنا شروع کی

ہو گی کیونکہ اس وقت تو عام لوگ صحیح بخاری نہیں پڑھتے تھے۔
پھر ایک پہلو یہ بھی ہے کہ صحیح بخاری کے ترجمہ کی روایت کا آغاز ڈیڑھ صدی پیشتر ہوا' اُس سے پہلے کے لوگ کس طرح نماز پڑھتے تھے۔
ایک اور سوال یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوا' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح بخاری'' لکھی اور اُن کی زندگی میں ایک ''بڑے پبلشر'' نے اُسے شائع کر کے چاردانگ عالم میں پھیلا دیا۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح بخاری کو چند مخصوص افراد نے نقل کیا تھا۔ اور ان نقل کرنے والوں میں سے کوئی ایک بھی ''صحاح ستہ'' کے مؤلفین یا حدیث کے ''کسی مستند مجموعہ'' کے مؤلفین کی صف میں شامل نہیں ہے۔
بہر حال ہم بات یہ کر رہے تھے کہ دُنیا کے اکثر مسلمان ''صحیح بخاری'' نہیں پڑھتے اور نماز پڑھ لیتے ہیں۔ آخر کیسے؟
عرض کی گئی: ظاہری سی بات ہے کہ وہ لوگ اپنے گھر میں' اپنے بڑوں کو' مسجد میں دوسرے بزرگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں اور پھر اُسی طریقے کے مطابق نماز ادا کرنے لگتے ہیں۔
ارشاد فرمایا: یہی وہ سوال ہے جو احناف اپنے نظریاتی مخالفین کے سامنے پیش کرتے ہیں' نماز ایک ایسا عمل ہے جس کے ساتھ روزانہ انسان کا پانچ مرتبہ واسطہ پڑتا ہے اور ہر شخص اپنے دائیں بائیں افراد کو دیکھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ سیکھتا ہے اور پھر اُس کے مطابق خود اس عبادت کو بجا لاتا ہے۔
اس لیے آپ صحیح بخاری کو بنیاد بنا کر ہم پر اعتراض نہیں کر سکتے۔
عرض کی گئی: لیکن ہمارا سوال پھر اپنی جگہ برقرار رہے گا کہ جب آپ صحیح بخاری کو سب سے مستند کتاب سمجھتے ہیں تو پھر اُس کے مطابق عمل کیوں نہیں کرتے؟
ارشاد فرمایا: صحیح بخاری زیادہ مستند ہے یا قرآنِ مجید؟
عرض کی گئی: ظاہر ہے قرآنِ مجید زیادہ مستند ہے۔
ارشاد فرمایا: قرآن کہتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى (النساء:۴۳)

''اے ایمان والو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ''۔
اس آیت سے دو حکم ثابت ہوئے:
(I) ایمان والے نشہ کر سکتے ہیں۔
(II) نشے کے دوران نماز معاف ہے۔
عرض کی گئی: لیکن یہ حکم تو منسوخ ہے' اور اُس وقت کے بارے میں ہے' جب شراب کی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔
ارشاد فرمایا: احناف بھی یہی کہتے ہیں کہ وہ صحیح بخاری کی جن روایات پر عمل نہیں کرتے' اُن کا حکم منسوخ ہے۔

عرض کی گئی: اگراُن کا حکم منسوخ ہے تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کی ناسخ روایات کو کیوں نقل نہیں کیا؟
ارشادفرمایا: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''ذاتی ترجیح'' کے مطابق روایات نقل کی ہیں۔
احناف کے نقطۂ نظر کی مؤید روایات کیونکہ اُن کی ''ذاتی ترجیح'' کے معیار پر پوری نہیں اُترتی تھیں' اس لیے اُنہوں نے اُن روایات کو نقل نہیں کیا۔
عرض کی گئی: اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ دین ''ذاتی ترجیح'' کی بنیاد پر نقل کیا گیا ہے؟
ارشادفرمایا: یہاں آپ غلطی کر رہے ہیں' ہم نے ''روایات'' کی بات کی ہے' دین کی بات نہیں کی۔
عرض کی گئی: دین اور روایات میں فرق کیا ہے؟
ارشادفرمایا: ہم اسے ایک مثال کے ذریعے واضح کرتے ہیں۔
''اہل تشیع'' اس بات کے قائل ہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا ''مذہبی وسیاسی خلیفہ'' نامزد کیا تھا۔
آپ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں؟
عرض کی گئی: ہرگز نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی معین فرد کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا۔
ارشادفرمایا: آپ کس بنیاد پر یہ بات کہہ رہے ہیں؟
عرض کی گئی: ان تمام احادیث وآثار کی بنیاد پر جن میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی ایک متعین فرد کو ''خلیفہ'' مقرر نہیں کیا تھا۔
ارشادفرمایا: اس کے برعکس ''اہل تشیع'' وہ روایات پیش کردیتے ہیں' جن میں اس بات کا ذکر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ''خلیفہ'' مقرر کیا تھا۔
عرض کی گئی: وہ روایات درست نہیں ہیں۔
ارشادفرمایا: ہمارا موضوع بحث یہ نہیں ہے کہ دونوں طرح کی روایات میں سے درست کون سی ہیں؟
ہم تو اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں۔
ان کے بڑوں نے اپنی ''ترجیحی'' روایات نقل کردی ہیں۔
آپ کے بڑوں نے اپنی ''ترجیحی'' روایات نقل کردی ہیں۔
عرض کی گئی: ان کی روایات جھوٹ کا پلندہ ہیں۔
ارشادفرمایا: یہی بات وہ آپ کی روایات کے بارے میں بھی کہہ سکتے ہیں۔
لیکن میں سرِدست آپ کے سامنے یہ بات رکھ رہا ہوں کہ روایات نقل کرنے میں ''ترجیح'' کو بڑا دخل رہا ہے۔
اب کس کی ''ترجیح'' ٹھیک تھی اور کس کی ''غلط'' تھی' یہ ایک الگ بحث ہے۔

اس بات کا ایک اور پہلو سے جائزہ لیتے ہیں۔رفع یدین کا ترک حدیث سے ثابت ہے۔آپ اس کو حدیث مانتے ہیں؟

عرض کی گئی: یہ حدیث ''ضعیف'' ہے۔

ارشاد فرمایا: میں نے یہ سوال نہیں کیا کہ یہ حدیث ''ضعیف'' ہے یا نہیں' میں نے تو یہ پوچھا ہے' آپ اس حدیث کو مانتے ہیں یا نہیں مانتے؟

عرض کی گئی: بھئی یہ حدیث ''ضعیف'' ہے اور ''صحاح ستہ'' میں نہیں ہے۔

ارشاد فرمایا: آپ کے اس جملے کا یہ مطلب ہوا۔

(i) جو حدیث ''ضعیف'' ہو' آپ اسے نہیں مانیں گے۔

(ii) جو حدیث ''صحاح ستہ'' میں نہ ہو' آپ اسے بھی نہیں مانیں گے۔

عرض کی گئی: یہ میں نے کب کہا ہے؟

ارشاد فرمایا: چلیں میں اپنا سوال بدل لیتا ہوں' آپ ''ضعیف'' حدیث کو مانتے ہیں؟

عرض کی گئی: دیکھیں! جب ''صحیح حدیث'' موجود ہے تو پھر ہمیں ''ضعیف'' حدیث لینے کی کیا ضرورت ہے؟

جب ''صحاح ستہ'' میں ہمیں ایک حدیث مل جاتی ہے تو پھر ہم کسی اور کتاب کی طرف رجوع کیوں کریں؟

ارشاد فرمایا: میں آپ کی بات مان لیتا ہوں۔

آپ ''صحاح ستہ'' کو مستند سمجھتے ہیں؟

عرض کی گئی: جی ہاں! بالکل میں انہیں مستند سمجھتا ہوں۔

ارشاد فرمایا: آپ ''صحاح ستہ'' کو مستند کیوں سمجھتے ہیں؟

عرض کی گئی: کیونکہ ان کے مصنفین علم حدیث کے بڑے ماہرین شمار ہوتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: یعنی آپ ان کتابوں کے مصنفین' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام نسائی کی وجہ سے مستند مانتے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں آپ ان کتابوں میں مذکورہ ''احادیث'' کو ان چھ حضرات ائمہ محدثین کی وجہ سے ''قابلِ ترجیح'' قرار دیتے ہیں۔

تو اگر ہم امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ترجیح دینے کی وجہ سے کسی ایک حدیث کو دوسری حدیث پر ترجیح دیتے ہیں تو پھر آپ کو اس پر اعتراض کیوں ہے؟

عرض کی گئی: دیکھیں ان حضرات محدثین نے جن احادیث کو ترجیح دی ہے' وہ ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔

ارشاد فرمایا: یہ آپ نے اہم نکتہ اٹھایا ہے۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

47-حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ الْمَنْجُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّه يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ایمان اور احتساب کے ہمراہ' کسی مسلمان کے جنازے میں شریک ہو اور اس وقت تک ساتھ رہے جب تک (اس مرحوم کو) نمازِ جنازہ ادا ہو جانے کے بعد اسے دفن نہ کر دیا جائے (ایسا شخص اس پورے عمل سے فارغ ہو کر) جب واپس آتا ہے تو اسے دو قیراط (کے برابر) اجر عطا کیا جاتا ہے۔ (اور ان دو قیراط میں سے) ہر ایک قیراط ''اُحد'' پہاڑ کے مساوی ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص صرف نمازِ جنازہ ادا کر کے دفن سے پہلے لوٹ آئے تو اسے ایک قیراط (کے برابر ثواب) عطا کیا جاتا ہے۔

اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے ''صحیح بخاری'' کا حوالہ دیا جاتا ہے' کیوں؟

کیونکہ عام رواج یہ ہے: حوالہ دیتے ہوئے صحاح ستہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

عام رواج یہ ہے: صحاح ستہ کا ترجمہ چھاپا جاتا ہے' اسے خریدا جاتا ہے' پڑھا جاتا ہے۔

عام رواج یہ ہے: مدارس میں صحاح ستہ ہی پڑھائی جاتی ہے۔

حالانکہ اسی حدیث کو امام بخاری کے استاد امام احمد بن حنبل نے بھی اپنی ''مسند'' میں نقل کیا ہے۔

اسی حدیث کو امام احمد بن حنبل کے ساتھی ''اسحاق بن راہویہ'' نے بھی اپنی ''مسند'' میں نقل کیا ہے۔

اسی حدیث کو امام بخاری کے استاد امام عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بھی اپنی ''مسند'' میں نقل کیا ہے۔

اسی حدیث کو امام بخاری کے ''استاذ الاستاذ'' امام عبدالرزاق نے اپنی ''مصنف'' میں بھی ذکر کیا ہے۔

اسی حدیث کو صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

لیکن عام رواج کیا ہے؟

جب ''صحیح بخاری'' کا حوالہ آ گیا تو آپ خاموش ہو جائیں گے اور مزید کسی حوالے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

عرض کی گئی: آپ کی بات کا مفہوم کچھ واضح نہیں ہوا۔

ارشاد فرمایا: میں آپ کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں' کتب احادیث اور ان کے مؤلفین کے درمیان مراتب کے اعتبار سے باہمی تفاوت' ان کی خوبیاں و خامیاں' مثبت و منفی پہلوؤں سے قطع نظر ایک زمینی حقیقت یہ بھی ہے کہ مسلم معاشرے میں ''رواج'' کیسے حاصل ہوا؟

عرض کی گئی: آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جس طرح مسلم معاشرے میں ''صحاح ستہ'' اور ان کے مؤلفین کو علمِ حدیث میں رواج کے

ل (بخاری' ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل' ''الجامع الصحیح'' ''کتاب الایمان' باب: اتباع الجنائز من الایمان' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور' رقم الحدیث: **47**)

حوالے سے قبولیتِ عامہ حاصل ہوئی اسی طرح علمِ فقہ کے چار ماہرین، جنہیں ''ائمہ اربعہ'' کہا جاتا ہے کو قبولِ عام نصیب ہوا۔

ارشاد فرمایا: جی بالکل۔ میں یہی بات آپ کے سامنے واضح کرنا چاہتا ہوں۔
رواج اور قبولِ عام کسی بھی معاشرتی حقیقت کا جائزہ لینے کے لئے بہت اہم حیثیت رکھتے ہیں۔

عرض کی گئی: آپ اس نقطے کو مزید واضح کریں گے؟

ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ کی اُمت کا سب سے بڑا ''عالم'' کون ہے؟

عرض کی گئی: کیا کہہ سکتے ہیں؟
علمِ فقہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بڑے ہیں۔
علمِ حدیث میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا جاسکتا ہے۔
علمِ تفسیر میں ابن جریر طبری قابلِ ذکر ہیں۔

ارشاد فرمایا: آپ نے اپنے اس جواب پر غور کیا؟
علمِ فقہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ کا ذہن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف متوجہ نہیں ہوا۔
علمِ حدیث کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر پہلے نہیں کیا۔
اور علمِ تفسیر کا تذکرہ کرتے ہوئے نہ ''ائمہ اربعہ'' کا خیال آیا اور نہ ہی ''صحاح ستہ'' کے مؤلفین کی طرف توجہ مبذول ہوئی۔

عرض کی گئی: بالکل ایسا ہی ہے۔

ارشاد فرمایا: اب ذرا مزید غور کریں۔
میں نے آپ سے یہ سوال کیا تھا اُمت کا سب سے بڑا ''عالم'' کون ہے؟
اس کے جواب کے لیے آپ کے ذہن میں مختلف ائمہ کا خیال آیا۔
آپ نے ایک لمحے کے لیے بھی یہ نہیں سوچا کہ آپ اُمت کا سب سے بڑا عالم اُس شخص کو قرار دیں جو ''باب مدینۃ العلم'' ہے۔

عرض کی گئی: آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں؟

ارشاد فرمایا: جی بالکل۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ کیا سوچ سکتے ہیں؟
وہ ایک بہت بڑے بہادر آدمی تھے۔ بڑے بڑے شہزور اُن کے مقابلے میں آنے سے کتراتے تھے۔
وہ نبی اکرم ﷺ کے چچازاد تھے۔ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کے والد تھے۔
اہلِ تشیع ان کے بارے میں کچھ غلط نظریات رکھتے ہیں۔

یہ تین نکات کیا ہیں؟

یہ آپ کا فوری ردِّعمل ہے۔

یہ ردِّعمل اس خاص ماحول اور معلومات کا نتیجہ ہے جس کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کے ذہن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا تصور موجود ہے۔

عرض کی گئی: آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جس طرح امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر سننے کے ساتھ ہی ذہن فوری طور پر "فقیہہ" کے تصور کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ "محدث" یا "مفسر" کا خیال ذہن میں نہیں آتا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام سننے کے ساتھ ہی "علمِ حدیث" کی طرف توجہ مبذول ہو جاتی ہے۔ ذہن کے کسی دور دراز گوشے میں بھی "علمِ تفسیر" کا خیال نہیں ہوتا۔

یہ سب صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم اپنے آس پاس ان حضرات کا تذکرہ اِسی حوالے سے سنتے ہیں' کتابوں میں اِسی پہلو سے پڑھتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں۔

آپ کسی راہ چلتے ہوئے آدمی کو ایک لمحے کے لئے روکیں وہ ایک ایسا شخص ہو جو اہلِ سنت مکتبۂ فکر سے تعلق رکھتا ہو۔ آپ اس سے پوچھیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کا سب سے بڑا ولی کون ہے؟

اس کا جواب کیا ہوگا؟

عرض کی گئی: حضور غوثِ اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ۔

ارشاد فرمایا: آپ کسی راہ چلتے ہوئے آدمی کو ایک لمحے کے لئے روکیں وہ ایک ایسا شخص ہو جو اہلِ حدیث مکتبۂ فکر سے تعلق رکھتا ہو۔ آپ اس سے پوچھیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کا سب سے بڑا "مؤحد" کون ہے؟

اس کا جواب کیا ہوگا؟

عرض کی گئی: شیخ محمد بن عبدالوہاب "نجدی"۔

ارشاد فرمایا: آپ نے غور کیا پوری اُمت میں توحید کے سب سے بڑے دعویدار' رکھوالے' محافظ "شیخ نجدی" سمجھے جاتے ہیں۔

عرض کی گئی: آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے مذہبی تصورات میں مخصوص مسلک سے تعلق رکھنے کی وجہ سے' مخصوص نظریات پائے جاتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: میں یہی بات آپ کے سامنے واضح کرنا چاہتا ہوں۔

آپ اہلِ حدیث مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے کسی بھی شخص سے دریافت کریں:

"داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ" کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

اُس کا جواب کیا ہوگا؟

عرض کی گئی: استغفر اللہ! میرے بھائی "داتا" صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
آپ انہیں سیّد علی ہجویری کہیں۔

ارشاد فرمایا: حالانکہ شرعی حکم کے اعتبار سے دیکھا جائے تو "سیّد علی ہجویری" کو "ربّ" بھی کہا جائے تو آپ اسے مطلق طور پر "شرک" یا "حرام" قرار نہیں دے سکتے۔

عرض کی گئی: وہ کیسے؟

ارشاد فرمایا: کیونکہ قرآن نے لفظ "ربّ" کو "غیر اللہ" کے لئے استعمال کیا ہے۔
سورۂ یوسف میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ
"اے میرے قید خانے کے ساتھیو! تم دونوں میں سے ایک اپنے ربّ کو شراب پلائے گا"۔
یہاں حضرت یوسف علیہ السلام نے "غیر اللہ" یعنی عزیز مصر کے لئے لفظ "ربّ" استعمال کیا ہے۔
حضرت یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں وہ کوئی شرکیہ جملہ یا لفظ کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟

عرض کی گئی: بالکل ٹھیک۔ اگر داتا صاحب کو ربّ کہنا مطلق طور پر "شرک" یا "حرام" نہیں ہے۔
تو "داتا" کہنا تو بدرجۂ اولیٰ شرک یا حرام قرار نہیں دیا جائے گا' کیونکہ قرآن وسنت میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ "داتا" استعمال نہیں ہوا۔

ارشاد فرمایا: بہرحال میں آپ سے دریافت کر رہا تھا' اہل حدیث مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والا ایک عام فرد داتا صاحب' خواجہ صاحب' بابا صاحب اور ان جیسے دیگر صوفیائے کرام کا تذکرہ اتنے ادب واحترام کے ساتھ نہیں کرے گا' جتنے احترام کا مظاہرہ وہ شیخ نجدی کا ذکر کرتے ہوئے کرے گا۔

عرض کی گئی: اس کی وجہ کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: اس کی وجہ بہت صاف ہے' اُس نے جس مسجد میں امام کا خطاب یا درس سنتے ہوئے' دین کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں' وہ امام یا درس دینے والی شخصیت' یا خطاب کرنے والی شخصیت یا کسی پروگرام میں کسی سوال کا جواب دینے والی شخصیت ایک مخصوص فکری پسِ منظر کی مالک تھی اور اپنی اس سوچ کو اُس شخصیت نے "اسلام" کے روپ میں لوگوں کے سامنے پیش کیا اور سننے والے سادہ لوح افراد نے اسے بھی "دین کا حصہ" سمجھ لیا۔

عرض کی گئی: یہ بہت اہم مسئلہ ہے' ہمارے زمانے میں ذرائع ابلاغ بہت ترقی کر گئے ہیں' کیمرے کے سامنے بیٹھا ہوا ایک شخص جو خود کو دینی عالم ظاہر کرتا ہے وہ جو بات بیان کر دیتا ہے سننے والے اسے "اسلام" سمجھ لیتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: میں آپ کے سامنے صرف یہ پہلو رکھنا چاہتا ہوں کہ ہر مکتبۂ فکر اور ہر مسلک کا عالم آپ کے سامنے اپنے مخصوص مسلک کے مطابق شرعی حکم کی تعبیر پیش کرے گا اور اس نے خود بھی اس موضوع پر باقاعدہ تحقیق نہیں کی ہوگی بلکہ اپنے مسلک کے کسی

بڑے کی کوئی ایک کتاب پڑھ کر اپنا فرض ادا کرلیا ہوگا۔

عرض کی گئی: لیکن یہی بات تو اہلسنّت کے بارے میں بھی کہی جاسکتی ہے۔

ارشاد فرمایا: اہلسنّت اور ان کے نظریاتی مخالفین دونوں پر یہ حقیقت صادق آتی ہے لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ ہم جس خطے میں رہ رہے ہیں، بلکہ تمام اسلامی ممالک میں پہلے زمانے کے لوگ وہ تمام معمولات سرانجام دیا کرتے تھے، جو ہمارے یہاں اہلسنّت کا معمول ہیں۔

اہلسنّت کے ان معمولات کو "شرک، بدعت، حرام" قرار دینے کا رواج بعد میں پیدا ہوا۔ اس لئے وہ لوگ جو اہلسنّت کے ان معمولات کو خلافِ شریعت کہتے ہیں انہیں اس بات کا جائزہ ضرور لینا چاہیے کہ وہ اور ان کے اکابرین "متنازعہ" مسئلے کے بارے میں کسی غلط فہمی کا شکار تو نہیں ہیں؟

جیسا کہ میں نے ابھی آپ کے سامنے یہ مثال پیش کی کہ لوگ سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو "داتا" کہتے ہوئے گھبراتے ہیں۔

ہمارے زمانے کے بڑے مذہبی مسائل میں سے ایک بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہر "بے ریش" شخص کو دانشور نہیں سمجھا جاتا لیکن ہر "باریش" شخص کو "علامہ" ضرور سمجھا جاتا ہے۔

اگلا مسئلہ یہ سامنے آتا ہے کہ آپ کو اپنے گھر یا دفتر کے قریب کسی مسجد کے امام کا خطاب پسند آتا ہے اور آپ باقاعدگی سے اسے سننا شروع کردیتے ہیں یا کسی عوامی خطیب، یا کسی ٹیلی ویژن پروگرام میں مدعو کسی علامہ صاحب کا کوئی بیان سنتے ہیں اور اس سے متاثر ہوجاتے ہیں۔

اس کے بعد آپ کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ اب تک جس مسلک پر عمل پیرا تھے، جن معمولات کو درست سمجھتے تھے وہ سب خلافِ شریعت ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کو "عید" کہنا غلط ہے، گیارہویں شریف کا ختم دلانا بدعت ہے، کوئی فوت ہوجائے تو چہلم نہیں کیا جائے گا وغیرہ

اور پھر آپ یہ نظریہ اختیار کرلیتے ہیں کہ ان سب چیزوں کو غلط سمجھنا "دین" ہے۔

یہ صرف آپ کا، یا آپ کے پسندیدہ علامہ صاحب کا اخذ کردہ نتیجہ بھی ہوسکتا ہے۔

قرآن نے ایسے لوگوں کی اجتماعی نفسیات پر کیا خوب تبصرہ کیا ہے:

اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝

"یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیاوی زندگی میں کی جانے والی کوششیں، گمراہی کا شکار تھیں اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ وہ اچھائی کررہے ہیں"۔ (سورۂ کہف: ۱۰۴)

•••——•••——•••

كِتَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طہارت کے بارے میں' نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

باب 1: طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

(1) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ح وحَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ قَالَ هَنَّادٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِلَّا بِطُهُوْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ

توضیح راوی: وَّاَبُو الْمَلِيْحِ بْنُ اُسَامَةَ اسْمُهٗ عَامِرٌ وَّيُقَالُ زَيْدُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور حرام مال میں سے صدقہ (قبول) نہیں ہوتا۔

ہناد نے اپنی روایت میں لفظ ''اِلَّا بِطُهُوْرٍ '' نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں یہ حدیث ''اصح'' اور ''احسن'' ہے۔

اس بارے میں ابوالملیح نے اپنے والد سے (ان کے علاوہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام زید بن اسامہ بن عمیر الہذلی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ

باب 2: طہارت کی فضیلت

(2) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ

1- اخرجه مسلم 104۔ نووی): كتاب الطهارة: باب: وجوب الطهارة للصلاة' حديث (224/1)؛ واحمد(51/2, 73)؛ وابن ماجه(100/1)؛ كتاب الطهارة وسننها: باب: لا صلاة بغير طهور' حديث (272)؛ وابن خزيمة (8/1)؛ حديث (9)؛

ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ اَوْ نَحْوَ هٰذَا وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَّدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَهُوَ حَدِيْثُ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ صَالِحٍ وَّالِدُ سُهَيْلٍ هُوَ اَبُوْ صَالِحٍ السَّمَّانُ وَاسْمُهٗ ذَكْوَانُ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اخْتُلِفَ فِىْ اسْمِهٖ فَقَالُوْا عَبْدُ شَمْسٍ وَّقَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَهٰكَذَا

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ الْاَصَحُّ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَثَوْبَانَ وَالصُّنَابِحِيِّ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَسَلْمَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

توضیح راوی: وَالصُّنَابِحِىُّ الَّذِىْ رَوٰى عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ لَيْسَ لَهٗ سَمَاعٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُسَيْلَةَ وَيُكْنٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ رَحَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُبِضَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِى الطَّرِيْقِ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ

وَالصُّنَابِحُ بْنُ الْاَعْسَرِ الْاَحْمَسِىُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ الصُّنَابِحِىُّ اَيْضًا

حدیث دیگر: وَّاِنَّمَا حَدِيْثُهٗ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متن حدیث: اِنِّىْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِىْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب بندہ مسلم (راوی کو شک ہے) یا شاید بندہ مؤمن وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے میں سے ہر ایک وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اس نے اپنی دونوں آنکھوں کے ذریعے دیکھا تھا' پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ' یا شاید اس کی مانند کوئی اور الفاظ ہیں' اور جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے دونوں بازوؤں میں سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کی طرف اس نے دونوں ہاتھ بڑھائے تھے' پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ' یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

2- اخرجه مالك فى الموطا (32/1): كتاب الطهارة: باب: جامع الوضوء' حديث (31)' و مسلم (134/2- نووى) كتاب الطهارة: باب: خروج الخطايا مع ماء الوضوء' حديث (244/32): احمد (303/2): والدارمى (183/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: فضل الوضوء' وابن خزيمة (5/1): حديث (4):

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اسی حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سہیل کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ابوصالح، سہیل کے والد ہیں یہ ابوصالح سمان ہیں ان کا نام ذکوان ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا نام عبد شمس ہے بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا نام عبداللہ بن عمرو ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی بات بیان کی ہے اور یہی زیادہ درست ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

صنابحی جنہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "سماع" ثابت نہیں ہے۔

ان کا نام عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہے اور ان کی کنیت "ابوعبداللہ" ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوئے تھے لیکن یہ ابھی راستے میں ہی تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث نقل کی ہیں۔

صنابح بن اعسر احمسی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں انہیں بھی صنابحی کہا جاتا ہے۔

ان سے یہ حدیث منقول ہے یہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر امتوں کے سامنے فخر کروں گا اس لئے تم میرے بعد آپس میں قتل و غارت گری نہ شروع کر دینا"۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ

باب 3: طہارت، نماز کی کنجی ہے

(3) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيّ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ شَىْءٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ

توضیحِ راوی: وَاَحْسَنُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ هُوَ صَدُوْقٌ وَّقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ كَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَالْحُمَيْدِىُّ يَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ

3- أخرجه احمد (123/1, 129)، وابو داؤد (63/1): كتاب الطهارة: باب: فرض الوضوء، حديث (61)، وابن ماجه (101/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: مفتاح الصلاة الطهور، حديث (275)، والدارمي (175/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: مفتاح الصلاة الطهور،

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ .

◆◆ امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وضو نماز کی کنجی ہے۔ تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے' اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں یہ حدیث ''اصح'' اور ''احسن'' ہے۔

(اس کا ایک راوی) عبداللہ بن محمد بن عقیل ''صدوق'' ہے۔ ان کے بارے میں بعض اہلِ علم نے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' اسحٰق بن ابراہیم اور حمیدی' عبداللہ بن محمد بن عقیل کی حدیث سے استدلال کیا کرتے تھے۔ (یعنی اسے مستند سمجھتے تھے)

امام محمد (بن اسماعیل بخاری) فرماتے ہیں: یہ شخص ''مقارب الحدیث'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(4) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ الْبَغْدَادِىُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنْ اَبِىْ يَحْيَى الْقَتَّاتِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الْوُضُوْءُ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت کی کنجی نماز ہے' اور نماز کی کنجی وضو ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

باب 4: جب آدمی بیت الخلاء میں داخل ہو' تو کیا پڑھے؟

(5) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ

قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ اَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

4- اخرجه احمد (340/3) 5- اخرجه البخاری (292/1): کتاب الصلاة: باب: مایقول عند الخلاء' حدیث (142): وفی الادب المفرد (203): حدیث (699): ومسلم (306/2۔ نووی): کتاب الحیض: باب: مایقول اذا اراد دخول الخلاء' حدیث (375/122): و ابو داؤد (48/1): کتاب الطهارة: باب: مایقول الرجل اذا دخل الخلاء' حدیث (4): وابن ماجه (109/1): کتاب الطهارة وسننها: باب: مایقول الرجل اذا دخل الخلاء' حدیث (298): والنسائی (20/1): کتاب الطهارة: باب: القول عند دخول الخلاء' حدیث (19)' واحمد (282, 101, 99/3): من طریق عبدالعزیز بن صهیب عن انس به۔

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَجَابِرٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ اَصَحُّ شَىْءٍ فِى هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ

وَحَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فِىْ اِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ رَوٰى هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِىُّ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَقَالَ سَعِيْدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَالَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِىُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَمَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ فَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ يُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ قَتَادَةُ رَوٰى عَنْهُمَا جَمِيْعًا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

شعبہ نامی راوی نے ایک مرتبہ یہ (مذکورہ بالا) الفاظ نقل کئے ہیں اور ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کئے ہیں (جو درج ذیل ہیں)

''میں خباثت اور خبیث چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ''خبیث مذکر جنات اور خبیث مونث جنات (سے تیری پناہ مانگتا ہوں)''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں ''اصح'' اور ''احسن'' ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے اسے قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

سعید بیان کرتے ہیں: یہ قاسم بن عوف شیبانی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ہشام دستوائی بیان کرتے ہیں: یہ قتادہ کے حوالے سے' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

شعبہ اور معمر نے اس حدیث کو قتادہ کے حوالے سے' حضرت نضر بن انس سے نقل کیا ہے۔

شعبہ کہتے ہیں: یہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جبکہ معمر کہتے ہیں: یہ حضرت نضر بن انس نے اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہاں یہ احتمال ہوسکتا ہے: قتادہ نے ان دونوں حضرات سے اس روایت کو نقل کیا ہو۔

(6) سندِ حدیث: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّىُّ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے' تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں خبائثوں اور خبیث چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

باب 5: جب آدمی بیت الخلاء سے باہر آئے' تو کیا پڑھے؟

(7) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِیْ مُوْسٰى اسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْعَرِیُّ

وَلَا نَعْرِفُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ اِلَّا حَدِيْثَ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ پڑھتے تھے:

''غفرانك'' میں تیری مغفرت طلب کرتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے، ہم اس حدیث کو صرف اسرائیل نامی راوی کی حدیث کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں جو یوسف بن ابوبردہ کے حوالے سے منقول ہے۔ ابوبردہ بن ابوموسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری' ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس باب میں ہمیں صرف سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث کا علم ہے۔

بَابُ فِی النَّهْیِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ

باب 6: پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ کرنے کی ممانعت

7- اخرجه البخاري في الادب المفرد (203)، حديث (700)، وابو داؤد (55/1): كتاب الطهارة: باب: مايقول الرجل اذا خرج من الخلاء، حديث (30)، وابن ماجه (110/1): كتاب الطهارة وسننها: باب مايقول اذا خرج من الخلاء، حديث (300)، واحمد (155/6)، وابن خزيمة (48/1): حديث (90)، والدارمي (174/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: مايقول اذا خرج من الخلاء،

(8) سندِحدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَّلَا بَوْلٍ وَّلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوا قَالَ اَبُوْ اَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ وَمَعْقِلِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ وَيُقَالُ مَعْقِلُ بْنُ اَبِي مَعْقِلٍ وَّاَبِي اُمَامَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيثُ اَبِي اَيُّوبَ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ اَيُّوبَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ وَّالزُّهْرِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ وَكُنْيَتُهُ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ اَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَّلَا بِبَوْلٍ وَّلَا تَسْتَدْبِرُوهَا اِنَّمَا هٰذَا فِي الْفَيَافِي وَاَمَّا فِي الْكُنُفِ الْمَبْنِيَّةِ لَهُ رُخْصَةٌ فِي اَنْ يَّسْتَقْبِلَهَا وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ

وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِنَّمَا الرُّخْصَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَّاَمَّا اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ فَلَا يَسْتَقْبِلُهَا كَاَنَّهُ لَمْ يَرَ فِي الصَّحْرَاءِ وَلَا فِي الْكُنُفِ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ

◆◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم بیت الخلاء میں آؤ' تو قبلہ کی طرف رخ نہ کرو' پاخانہ کرتے ہوئے اور نہ ہی پیشاب کرتے ہوئے' اور نہ ہی اس کی طرف پیٹھ کرو' بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ شام آئے' تو وہاں ہم نے ایسے بیت الخلاء پائے جو قبلہ کی سمت میں بنے ہوئے تھے' تو ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی' حضرت معقل بن ابوالہیثم' ایک قول کے مطابق یہ معقل بن ابومعقل ہیں' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں "احسن" اور "اصح" ہے۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا نام خالد بن زید ہے۔

8- اخرجه البخاری (295/1): كتاب الوضوء: باب: لا تستقبل القبلة بغائط او بول' الا عند البناء: جدار او نحوه' حديث (144): ومسلم (155/2- نووی): كتاب الطهارة: باب: الاستطابة' حديث (264/59): وابو داؤد (49/1): كتاب الطهارة: باب: كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' حديث (9): وابن ماجه (115/1): كتاب الطهارة: وسننها: باب: النهى عن استقبال القبلة بالغائط والبول' حديث (318): والنسائى (22/1): كتاب الطهارة: باب: النهى عن استدبار القبلة عند الحاجة' حديث (21): واخرجه احمد (416/5, 421): والدارمی (170/1): كتاب الصلاة والطهارة: (187/1): حديث (378)

زہری رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ ہے ان کی کنیت "ابوبکر" ہے۔

ابوالولید المالکی بیان کرتے ہیں: امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرو"۔ یہ حکم کھلی جگہ کے بارے میں ہے، بیت الخلاء جو اسی مقصد کے لئے بنائے گئے ہوں ان میں اس بات کی رخصت ہے کہ قبلہ کی طرف رخ کیا جاسکتا ہے۔

اسحاق بن ابراہیم (بن راہویہ) نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پاخانہ یا پیشاب کرنے کے لئے قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی رخصت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، جہاں تک رخ کرنے کا تعلق ہے تو اس کی طرف رُخ نہیں کیا جاسکتا ہے (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) گویا کہ ان کے نزدیک صحرا میں یا بیت الخلاء کے اندر قبلہ کی طرف رخ کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 7: اس بارے میں رخصت ہونے کے حوالے سے، جو کچھ منقول ہے

9 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَيْتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ بِعَامٍ يَّسْتَقْبِلُهَا

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ وَعَآئِشَةَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ فِیْ هٰذَا الْبَاب حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا تھا۔ ہم پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کریں، آپ کے وصال سے ایک سال پہلے، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے (پیشاب کرتے ہوئے) قبلہ کی طرف رخ کیا ہوا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں حدیث "حسن غریب" ہے۔

10 وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ (۱)

9- اخرجه ابو داؤد (50/1): كتاب الطهارة: باب: الرخصة فی استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' حديث (13): وابن ماجه (117/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: الرخصة فی ذلك فی الكنيف' واباحته دون الصحاری' حديث (325): وابن خزيمة (34/1): حديث (58): واخرجه احمد (360/3):

(۱) اخرجه احمد (300/5)

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ

حکمِ حدیث: وَحَدِيثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ

توضیحِ راوی: وَابْنُ لَهِيعَةَ ضَعِيفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ہمیں یہ حدیث قتیبہ نے سنائی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث، ابن لہیعہ سے منقول (دوسرے والی حدیث) سے زیادہ مستند ہے۔

ابن لہیعہ علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک ضعیف ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر محدثین نے اس کے حافظے کے حوالے سے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

11 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: رَقِيتُ يَوْمًا عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شام کی طرف رُخ کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا' آپ کی پیٹھ خانہ کعبہ کی طرف تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

باب 8: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

12 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ

11–اخرجه مالك فى الموطا (193/1, 194): كتاب القبلة: باب: الرخصة فى استقبال القبلة لبول او غائط' الحديث (3): البخارى (297/1): كتاب الوضوء: باب: من تبرز على لبنتين' حديث (145): ومسلم (155/2, 156): كتاب الطهارة: باب: الاستطابة' حديث (266/61): وابو داؤد (50/1): كتاب الطهارة: باب: الرخصة فى ذلك' حديث (12): وابن ماجه (116/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: الرخصة فى ذلك فى الكنيف' واباحته دون الصحارى' حديث (322): والنسائى (23/1, 24): كتاب الطهارة: باب: الرخصة فى ذلك فى البيوت' حديث (23): واحمد (41/2): والدارمى (171/1) كتاب الصلاة والطهارة: باب: الرخصة فى استقبال القبلة' وابن خزيمة (34/1, 35): حديث (59) عن طريق محمد بن يحيى بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن ابن عمر به۔

12–اخرجه احمد (136/6, 192): والنسائى (26/1): كتاب الطهارة: باب: البول فى البيت جالسا' حديث (29): وابن ماجه (112/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: فى البول قاعدا' حديث (307):

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ

حدیث دیگر: وَحَدِيْثُ عُمَرَ اِنَّمَا رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبُوْلُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَتَكَلَّمَ فِيْهِ

آثار صحابہ: وَرَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ اَسْلَمْتُ

حکم حدیث: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ وَحَدِيْثُ بُرَيْدَةَ فِي هٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

قول امام ترمذی: وَمَعْنَى النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا عَلَى التَّاْدِيْبِ لَا عَلَى التَّحْرِيْمِ

آثار صحابہ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ تَبُوْلَ وَاَنْتَ قَائِمٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو تمہیں یہ بتائے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو تم اس کی تصدیق نہ کرو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''احسن'' اور ''اصح'' ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث عبدالکریم بن ابوالمخارق کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا میں کھڑا ہوکر پیشاب کررہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالکریم بن ابوالمخارق نے اس حدیث کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ یہ علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک ضعیف راوی ہیں۔ ایوب سختیانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اور اس کے بارے میں کچھ گفتگو کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے' میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔

یہ روایت عبدالکریم کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اس بارے میں حضرت بریدہ کی روایت محفوظ نہیں ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) کھڑے ہوکر پیشاب کی ممانعت کا مطلب ادب سکھانا ہے حرام قرار دینا نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: جفاء (زیادتی) میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم کھڑے ہوکر پیشاب کرو۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 9: اس بارے میں رخصت کا بیان

13 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْءٍ فَذَهَبْتُ لِاَتَاَخَّرَ عَنْهُ فَدَعَانِیْ حَتّٰی كُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يُّحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الْاَعْمَشِ ثُمَّ قَالَ وَكِيْعٌ هٰذَا اَصَحُّ حَدِيْثٍ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْحِ وَسَمِعْتُ اَبَا عَمَّارٍ الْحُسَيْنَ بْنَ حُرَيْثٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا فَذَكَرَ نَحْوَهٗ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَهٰكَذَا رَوٰی مَنْصُوْرٌ وَّعُبَيْدَةُ الضَّبِّیُّ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ الْاَعْمَشِ

حدیثِ دیگر: وَرَوٰی حَمَّادُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَصَحُّ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی الْبَوْلِ قَائِمًا

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَعَبِيْدَةُ بْنُ عَمْرٍو السَّلْمَانِیُّ رَوٰی عَنْهُ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِیُّ وَعَبِيْدَةُ مِنْ كِبَارِ التَّابِعِيْنَ يُرْوٰی عَنْ عَبِيْدَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَسْلَمْتُ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَنَتَيْنِ

وَعُبَيْدَةُ الضَّبِّیُّ صَاحِبُ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ عُبَيْدَةُ بْنُ مُعَتِّبٍ الضَّبِّیُّ وَيُكْنٰی اَبَا عَبْدِ الْكَرِيْمِ

◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم (محلے) کے کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے اور آپ نے وہاں کھڑے ہوکر پیشاب کیا' میں آپ کے لیے وضو کا پانی لے کر آیا' میں پیچھے ہٹنے لگا' تو آپ نے بلایا' یہاں تک کہ میں آپ کے عقب میں کھڑا ہوگیا (بعد میں) آپ نے وضو کیا' اور آپ نے اپنے دونوں موزوں پر مسح کر لیا۔

13- اخرجه البخاری (391/1, 392, 393, 394): كتاب الوضوء: باب: البول قائما وقاعدا' وباب: البول عند سباطة قوم' حديث (224-226): ومسلم (167/2۔ نووی) ' كتاب الطهارة: باب : المسح على الخفين' حديث (273/73): والنسائي (25/1): كتاب الطهارة: باب: الرخصة فی البول فی الصحراء قائما' حديث (26-28): وابو داؤد (53/1): كتاب الطهارة: باب : البول قائما' حديث (23): وابن ماجه (111/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء فی البول قائما' حديث (305, 306): واخرجه احمد (382/5): والدارمی (171/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب : فی البول قائما' وابن خزيمة (36/1): حديث (61): واخرجه الحميدی (210/1): حديث (442) من طريق ابی وائل عن حذيفة به۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے جارود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: میں نے (وکیع) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے اس حدیث کو اعمش کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

پھر (وکیع) نے یہ بات بیان کی مسح کرنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول احادیث میں یہ سب سے مستند حدیث ہے۔

میں نے ابوعمار حسین بن حریث کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے (وکیع) کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس کے بعد انہوں نے حسب سابق ذکر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: منصور اور عبیدہ ضبی نے ابووائل کے حوالے سے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اعمش کی روایت کی مانند حدیث ذکر کی ہے۔

جبکہ حماد بن ابوسلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابووائل کے حوالے سے' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کی ہے۔

ابووائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ زیادہ مستند ہے۔

اہلِ علم کی ایک جماعت نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت دی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبیدہ بن عمرو سلمانی سے امام ابراہیم نخعی نے احادیث نقل کی ہیں۔

عبیدہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں' عبیدہ سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے دو سال پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔

ابراہیم نخعی کے ساتھی عبیدہ ضبی' یہ عبیدہ بن معتب ضبی ہیں ان کی کنیت ''ابوعبدالکریم'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِسْتِتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

باب 10: قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا

14 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

حدیثِ دیگر: وَرَوٰى وَكِيْعٌ وَّاَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ

حکمِ حدیث: وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ مُرْسَلٌ

توضیحِ راوی: وَيُقَالُ لَمْ يَسْمَعِ الْاَعْمَشُ مِنْ اَنَسٍ وَّلَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَظَرَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّي فَذَكَرَ عَنْهُ حِكَايَةً فِي الصَّلٰوةِ وَالْاَعْمَشُ اسْمُهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ

14- اخرجه ابو داؤد (1/50): كتاب الطهارة: باب: كيف التكشف عند الحاجة' حديث (14)

مِهْرَانَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْكَاهِلِيُّ وَهُوَ مَوْلًى لَهُمْ قَالَ الْاَعْمَشُ كَانَ اَبِیْ حَمِيلًا فَوَرَّثَهُ مَسْرُوْقٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کرنے لگتے تھے' تو اپنے کپڑے کو اس وقت تک نہیں اٹھاتے تھے' جب تک زمین کے قریب نہیں ہو جاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن ربیعہ نے اعمش کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

وکیع بیان کرتے ہیں: حضرت ابو یحییٰ حمانی نے اعمش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کرنے لگتے تھے' تو اپنا کپڑا اس وقت تک نہیں اٹھاتے تھے' جب تک زمین کے قریب نہیں ہو جاتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ دونوں احادیث ''مرسل'' ہیں' کیونکہ یہ بات بیان کی گئی ہے: اعمش نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث نہیں سنی ہے' بلکہ انہوں نے کسی بھی صحابی رسول سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہوئی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

اعمش نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نماز پڑھنے کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے۔

اعمش کا نام سلیمان بن مہران ابو محمد کاہلی ہے یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

اعمش بیان کرتے ہیں: میرے والد کو (بچپن میں) اٹھا کر لایا گیا تھا' تو مسروق نے انہیں (اپنا) وارث بنایا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

باب 11: دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے

15 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْمَكِّیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ

فی الباب: وَفِیْ هٰذَا الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَسَلْمَانَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْاِسْتِنْجَآءَ بِالْيَمِيْنِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے:

15- اخرجہ البخاری (304/1 - 306): کتاب الوضوء: باب: النهی عن الاستنجاء بالیمین' باب: لا یمسك ذكره بیمینه اذا بال' حدیث (154, 153): مسلم (161/2, 162۔ نووی): کتاب الطهارة: باب: النهی عن الاستنجاء بالیمین' حدیث (63 /267): (64, 65 /267): وابو داؤد (55/1): کتاب الطهارة: باب: كراهية مس الذكر بالیمین فی الاستبراء' حدیث (31): والنسائی (25/1): کتاب الطهارة: باب: النهی عن مس الذكر بالیمین عند الحاجة' حدیث (25,24): وابن ماجه (113/1): کتاب الطهارة وسننها: باب: كراهية مس الذكر بالیمین' والاستنجاء بالیمین' حدیث (310): والدارمی (172/1): کتاب الصلاة والطهارة: باب: النهی عن الاستنجاء.

آدمی اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو چھوئے۔

اس باب میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کا نام "حارث بن ربعی" ہے۔

عام اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' ان کے نزدیک دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔

بَاب الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

باب 12: پتھر سے استنجاء کرنا

16 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ

متن حدیث: قَالَ قِيْلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَائَةَ فَقَالَ سَلْمَانُ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَّاَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ يَّسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَّجَابِرٍ وَّخَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ سَلْمَانَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَاَوْا اَنَّ الْاِسْتِنْجَآءَ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ وَاِنْ لَّمْ يَسْتَنْجِ بِالْمَآءِ اِذَا اَنْقَى اَثَرَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان (فارسی رضی اللہ عنہ) سے کہا گیا: آپ لوگوں کو آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کی تعلیم دی ہے' یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی سکھایا ہے حضرت سلمان (فارسی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے: ہم پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کریں' یا دائیں ہاتھ سے استنجاء کریں' یا کوئی شخص تین سے کم پتھروں کے ذریعے استنجاء کرے' یا ہم گوبر یا ہڈی کے ذریعے استنجاء کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، خلاد بن سائب کی ان کے والد کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سلمان (فارسی رضی اللہ عنہ) کی حدیث اس باب میں "حسن صحیح" ہے۔

16- اخرجه مسلم (154/2۔ نووی): كتاب الطهارة: باب: الاستطابة' حديث (262/57): وابو داؤد (49/1): كتاب الطهارة: باب: كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' حديث (7): والنسائي (39,38/1): كتاب الطهارة: باب: النهي عن الاكتفاء في الاستطابة باقل من ثلاثة احجار' حديث (41): وابن ماجه (115/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: الاستنجاء بالحجارة والنهي عن الروث والرمة' واخرجه احمد.

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والوں میں سے اکثر اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں: ان کے نزدیک صرف پتھر کے ذریعے استنجاء کرلینا جائز ہے اگرچہ پانی کے ذریعے استنجاء نہ کرے جبکہ وہ پتھر پاخانے یا پیشاب کے اثر (یعنی غلاظت) کو صاف کردے۔

ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق (رحمۃ اللہ علیہم) نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ

باب 13: دو پتھروں کے ذریعے استنجاء کرنا

17 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ فَقَالَ الْتَمِسْ لِيْ ثَلَاثَةَ اَحْجَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّهَا رِكْسٌ

اسنادِدیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا رَوٰى قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيْلَ

وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَّعَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

وَرَوٰى زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

وَرَوٰى زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اضْطِرَابٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ لَا

قولِ امام دارمی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَيُّ الرِّوَايَاتِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اَصَحُّ فَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَّكَاَنَّهٗ رَاٰى حَدِيْثَ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَشْبَهَ وَوَضَعَهٗ فِيْ كِتَابِ الْجَامِعِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثُ اِسْرَآئِيْلَ وَقَيْسٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لِاَنَّ اِسْرَآئِيْلَ اَثْبَتُ وَاَحْفَظُ لِحَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحٰقَ مِنْ هٰؤُلَآءِ وَتَابَعَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ مَا فَاتَنِي الَّذِيْ فَاتَنِيْ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اِلَّا لِمَا اتَّكَلْتُ بِهٖ عَلٰى اِسْرَآئِيْلَ لِاَنَّهٗ كَانَ يَاْتِيْ بِهٖ اَتَمَّ

17- اخرجه احمد (365,388/1) من طريق ابى اسحاق عن ابى عبيدة عن عبدالله بن مسعود به.

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَزُهَيْرٌ فِيْ اَبِيْ اِسْحٰقَ لَيْسَ بِذَاكَ لِاَنَّ سَمَاعَهُ مِنْهُ بِاٰخِرَةٍ

قَالَ: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتَ الْحَدِيْثَ عَنْ زَائِدَةَ وَزُهَيْرٍ فَلَا تُبَالِي اَنْ لَّا تَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِهِمَا اِلَّا حَدِيْثَ اَبِيْ اِسْحٰقَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ اِسْحٰقَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّبِيْعِيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ وَلَا يُعْرَفُ اسْمُهُ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے آپ نے فرمایا: میرے لیے تین پتھر تلاش کر کے لاؤ' میں دو پتھر اور ایک مینگنی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے دونوں پتھروں کو لیا اور مینگنی کو پھینک دیا اور فرمایا: یہ ناپاک ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قیس بن ربیع نے اس روایت کو'ابواسحاق کے حوالے سے' ابوعبیدہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے' جیسا کہ اسرائیل نے نقل کیا ہے۔

معمر اور عمار بن زریق نے ابواسحاق کے حوالے سے' علقمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

زہیر نے ابواسحاق کے حوالے سے، عبدالرحمٰن بن اسود کے حوالے سے، ان کے والد اسود بن یزید کے حوالے سے، حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اسے نقل کیا ہے۔

زکریا بن ابوزائدہ نے' ابواسحاق کے حوالے سے، عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے، حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اسے نقل کیا ہے۔

اس حدیث (کی سند میں) میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے ابوعبیدہ بن عبداللہ سے دریافت کیا' کیا آپ کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے (اس بارے میں) کوئی روایت یاد ہے' انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (دارمی) سے دریافت کیا: اس حدیث میں ابواسحاق کے حوالے سے کون سی روایت زیادہ مستند ہے؟ تو انہوں نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔

میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے اس بارے میں سوال کیا' تو انہوں نے بھی اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔

گویا ان کی یہ رائے تھی: زہیر نے ابواسحاق کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن اسود سے، ان کے والد سے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے' وہ زیادہ مناسب ہے' اور انہوں نے (یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے) اپنی کتاب (صحیح بخاری) میں بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک اس بارے میں سب سے زیادہ مستند اسرائیل کی روایت ہے' اور قیس کی روایت ہے' جو ابواسحاق کے حوالے سے، ابوعبید کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: ابواسحاق سے نقل کرنے کے حوالے سے' اسرائیل سب سے زیادہ مستند اور سب سے بہترین حافظے والے

ہیں' دیگر تمام محدثین کے مقابلے میں' اور اس بارے میں قیس بن ربیع نے ان کی متابعت کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے ابواسحاق کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں' ان میں سے جو مجھے یاد نہیں رہیں اس کی وجہ یہی ہے: میں نے ان روایات میں اسرائیل پر بھروسہ کیا' کیونکہ وہ اسے زیادہ مکمل طور پر نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابواسحاق کے حوالے سے نقل کرنے میں زہیر کی یہ حیثیت نہیں ہے' کیونکہ زہیر نے ابواسحاق سے آخر میں (یعنی ان کی عمر کے آخری حصے میں احادیث کا) سماع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے احمد بن حسن ترمذی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' جب تم کسی حدیث کو سنو جو زائدہ کے حوالے سے اور زہیر کے حوالے سے منقول ہو' تو تمہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہئے کہ اگر تم نے وہ حدیث ان دونوں کے علاوہ اور کسی سے نہ سنی ہو' ماسوائے اس روایت کے جو ابواسحاق سے منقول ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ابواسحاق کا نام عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی ہے۔

ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔ ان کے نام کا علم نہیں ہوسکا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجَى بِهِ

باب 14: کن چیزوں کے ذریعے استنجاء کرنا مکروہ ہے؟

18 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهُ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَلْمَانَ وَجَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرُهُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهُ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ

حکمِ حدیث: وَكَاَنَّ رِوَايَةَ اِسْمٰعِيْلَ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

18- اخرجه النسائي في السنن الكبرى (72/1): كتاب الطهارة، باب: ذكر نهي النبي صلى الله عليه وسلم عن الاستطابة بالعظم والروث، حديث (2/39): من طريق علقمة عن عبد الله بن مسعود به.

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

◄► حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مینگنی اور ہڈی کے ذریعے استنجاء نہ کرو' کیونکہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی حدیث کو اسماعیل بن ابراہیم اور دیگر راویوں نے' داؤد بن ابوہند کے حوالے سے شعبی کے حوالے سے' علقمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' سے نقل کیا ہے:

جنات (سے ملاقات کی رات) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

اس کے بعد پوری حدیث ہے۔ شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مینگنی کے ذریعے یا ہڈی کے ذریعے استنجاء نہ کرو' کیونکہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے"۔

گویا اسماعیل کی روایت حفص بن غیاث کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَآءِ

باب 15: پانی کے ذریعے استنجاء کرنا

19 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ الْبَصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَّسْتَطِيْبُوْا بِالْمَآءِ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ وَاَنَسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ الْاِسْتِنْجَآءَ بِالْمَآءِ وَاِنْ كَانَ الْاِسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ عِنْدَهُمْ فَاِنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْاِسْتِنْجَآءَ بِالْمَآءِ وَرَاَوْهُ اَفْضَلَ

وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خواتین سے فرمایا: تم (دوسری) خواتین کو یہ ہدایت کرو' وہ پانی کے ذریعے پاکیزگی حاصل کریں کیونکہ مجھے مردوں سے (یہ بات کہتے ہوئے) حیاء آتی ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (یعنی پانی

19- اخرجه احمد (113/6, 114, 171)، والنسائی (43,42/1): كتاب الطهارة: باب: الاستنجاء بالماء' حديث (46) من طريق معاذة بنت عبدالله العدوية عن عائشة به۔

کے ذریعے استنجاء کرتے تھے)

اس باب میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے پانی کے ذریعے استنجاء کرنے کو مختار قرار دیا ہے اگرچہ ان کے نزدیک پتھر کے ذریعے استنجاء کرنا بھی درست ہے لیکن وہ پانی کے ذریعے استنجاء کرنے کو مستحب سمجھتے ہیں اور اسے زیادہ فضیلت والا عمل سمجھتے ہیں۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

باب 16: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے دور تشریف لے جایا کرتے تھے

20 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَاَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ قَالَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي قُرَادٍ وَّاَبِي قَتَادَةَ وَجَابِرٍ وَّيَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ وَاَبِي مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَرْتَادُ لِبَوْلِهِ مَكَانًا كَمَا يَرْتَادُ مَنْزِلًا

توضیحِ راوی: وَّاَبُوْ سَلَمَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ

◆ ابوسلمہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو آپ دور تشریف لے گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابوقراد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت یحییٰ بن عبید کی ان کے والد کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

20- اخرجه ابو داؤد (1/47): كتاب الطهارة: باب: التخلي عند قضاء الحاجة' حديث (1): والنسائي (1/18,19) كتاب الطهارة: باب: الابعاد عند ارادة الحاجة' حديث (17): وابن ماجه (1/120) كتاب الطهارة وسننها: باب: التباعد للبراز في الفضاء'

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ پیشاب کرنے کے لئے بھی اسی طرح جگہ تلاش کرتے تھے' جیسے پڑاؤ کرنے کے لئے جگہ تلاش کیا کرتے تھے۔

ابوسلمہ (نامی راوی) کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

باب 17: غسل کرنے کی جگہ پر پیشاب کرنا مکروہ ہے

21 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى مَرْدَوَيْهِ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّبُوْلَ الرَّجُلُ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ وَقَالَ اِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ لَهٗ اَشْعَثُ الْاَعْمٰى

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبَوْلَ فِي الْمُغْتَسَلِ وَقَالُوْا عَامَّةُ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ يُقَالُ اِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ فَقَالَ رَبُّنَا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ وُسِّعَ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ اِذَا جَرٰى فِيْهِ الْمَاءُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْاٰمُلِيُّ عَنْ حِبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی غسل کرنے کی جگہ پر پیشاب کرے' آپ فرماتے ہیں: عام طور پر اس کی وجہ سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں نبی اکرم ﷺ کے ایک اور صحابی سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اشعث بن عبداللہ کی روایت کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر جانتے ہیں انہیں "اشعث اعمٰی" بھی کہا جاتا ہے۔

اہلِ علم کے ایک طبقے نے غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: عام طور پر اس سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں' تاہم بعض اہلِ علم نے اس بارے میں رخصت دی ہے' جن میں سے ایک ابن سیرین ہیں۔

ان سے یہ کہا گیا: عام طور پر اس سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمارا پروردگار ہے اس کا کوئی

21- اخرجه ابو داؤد (54/1): کتاب الطهارة: باب: فی البول فی المستحم' حدیث (27): والنسائی (34/1): کتاب الطهارة: باب: کراهية البول فی المستحم' حدیث (36): وابن ماجه (111/1): کتاب الطهارة وسننها: باب: کراهية البول فی المغتسل' حدیث (304): واخرجه احمد (56/5): وعبد بن حميد (181): حدیث (505): من طریق الاشعث بن عبدالله عن الحسن عن عبدالله بن مغفل به۔

شریک نہیں ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر غسل خانے میں پانی بہہ جاتا ہو تو وہاں پیشاب کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: احمد بن عبدہ آملی نے ابن حبان کے حوالے سے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السِّوَاكِ

باب 18: مسواک کا بیان

22 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: وَحَدِيْثُ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا عِنْدِىْ صَحِيْحٌ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا صَحَّ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

قولِ امام بخاری: وَاَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ فَزَعَمَ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَصَحُّ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَعَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّحُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَتَمَّامِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَبِىْ مُوْسٰى

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا، تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احادیث نقل کی ہیں، یہ دونوں روایات میرے نزدیک "صحیح" ہیں، کیونکہ یہ دونوں روایات دیگر حوالوں سے

22- اخرجه البخاری (435/2): كتاب الجمعة: باب: السواك يوم الجمعة، حديث (887)، و مسلم (144//2- نووی) كتاب الطهارة: باب: السواك، حديث (252/42): وابو داؤد (59/1): كتاب الطهارة: باب: السواك، حديث (46)، والنسائي (12/1): كتاب الطهارة: باب: الرخصة في السواك بالعشي للصائم، حديث (7): من طريق ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة به، واخرجه ابن ماجه (105/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: السواك، حديث (287) من طريق ابى سعيد المقبرى عن ابى هريرة به، واخرجه احمد (258/2, 287, 399, 429) من طريق ابى سلمة عن ابى هريرة به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ''صحیح'' قرار دیا گیا ہے' کیونکہ یہ دیگر راویوں سے بھی منقول ہے۔

جہاں تک امام محمد بن اسماعیل (بخاری کا تعلق ہے) تو وہ یہ کہتے ہیں: ابوسلمہ کی حدیث جو انہوں نے حضرت زید بن خالد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ' حضرت تمام بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہما' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا' حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

23 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَّلَاَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ

قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَّشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِى الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلٰى اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اُسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰى مَوْضِعِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ابوسلمہ' حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کی ہدایت کرتا' اور میں عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات (گزر جانے) تک موخر کر دیتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ تمام نمازوں میں مسجد میں شامل ہوا کرتے تھے' اور ان کی مسواک ان کے کان پر ہوتی تھی' جہاں کاتب قلم رکھتے ہیں' اور وہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو مسواک کر لیا کرتے تھے' پھر اسے واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا

باب 19: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو' تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں نہ ڈالے جب تک اسے دھو نہ لے

23- اخرجه ابو داؤد (59/1): كتاب الطهارة: باب: السواك' حديث (46): وابن ماجه (225/1, 226): كتاب الصلاة: باب: وقت صلاة العشاء' حديث

24 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ يُقَالُ هُوَ مِنْ وَّلَدِ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّعَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاُحِبُّ لِكُلِّ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ قَائِلَةً كَانَتْ اَوْ غَيْرَهَا اَنْ لَّا يُدْخِلَ يَدَهُ فِيْ وَضُوْئِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا فَاِنْ اَدْخَلَ يَدَهُ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهَا كَرِهْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَلَمْ يُفْسِدْ ذٰلِكَ الْمَاءَ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى يَدِهٖ نَجَاسَةٌ

وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ وَضُوْئِهِ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهَا فَاَعْجَبُ اِلَيَّ اَنْ يُّهْرِيْقَ الْمَاءَ

وَقَالَ اِسْحٰقُ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِيْ وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص رات کے (بعد صبح) بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک نہ ڈالے جب تک اس ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی نہ انڈیل لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے: ہر نیند سے بیدار ہونے والے شخص کو ایسا کرنا چاہیے خواہ وہ دوپہر کے وقت سو کر اٹھا ہو یا اس کے علاوہ ہو یعنی اسے وضو کے پانی میں اس وقت تک ہاتھ داخل نہیں کرنا چاہیے جب تک اسے دھو نہ لے لیکن اگر وہ اس کو دھونے سے پہلے برتن کے اندر داخل کر دیتا ہے تو یہ بات اس کے لئے مکروہ قرار دیتا ہوں البتہ اس کے نتیجے میں وہ پانی فاسد نہیں ہوگا جبکہ اس کے ہاتھ پر کوئی نجاست نہ لگی ہو۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص رات کے (بعد صبح) نیند سے بیدار ہو اور وہ ہاتھ دھونے سے پہلے اسے وضو کے پانی میں داخل کر لے تو مجھے یہ پسند ہے کہ وہ اس پانی کو بہا دے۔

24- اخرجه البخاری (316/1): كتاب الوضوء، باب: الاستجمار وترا' حديث (162): ومسلم (181/1- نووی): كتاب الطهارة: باب: كراهة غمس المتوضىء وغيره يده المشكوك فى نجاستها فى الاناء قبل غسلها ثلاثا' واخرجه مالك فى الموطا (21/1): كتاب الطهارة: باب: وضوء النائم اذ قام الى الصلاة' حديث (9): واحمد (465/2): والحميدى (422/2، 423): حديث (952): من طريق ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة به' واخرجه النسائى (6/1): كتاب الطهارة: باب: تاويل قوله عزوجل: (اذا قمتم الى الصلاة فاغسلوا وجوهكم' وايديكم الى المرافق) حديث

اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص رات کے وقت یادن کے وقت نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک وضو کے پانی میں داخل نہ کرے جب تک اسے دھو نہ لے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

باب 20: وضو سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھنا

25 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِيْ ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَّا اَعْلَمُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثًا لَهٗ اِسْنَادٌ جَيِّدٌ

مذاہب فقہاء: وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَامِدًا اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَاِنْ كَانَ نَاسِيًا اَوْ مُتَاَوِّلًا اَجْزَاَهٗ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اَبِيْهَا وَاَبُوْهَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَّاَبُوْ ثِفَالٍ الْمُرِّيُّ اسْمُهٗ ثُمَامَةُ بْنُ حُصَيْنٍ وَّرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حُوَيْطِبٍ مِّنْهُمْ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حُوَيْطِبٍ فَنَسَبَهٗ اِلٰى جَدِّهٖ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ اَبِيْ ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهٖ بِنْتِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

◆◆ رباح بن عبدالرحمٰن اپنی دادی کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو وضو سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں مجھے ایسی کسی حدیث کا علم نہیں ہے، جس کی

25- اخرجه ابو داؤد (83/1): كتاب الطهارة: باب: في التسمية على الوضوء' حديث (101):(102): وابن ماجه (139/1، 140): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في التسمية في الوضوء' حديث (397): والدارمي (176/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: التسمية في الوضوء' واخرجه احمد (41/3) من طريق رباح بن عبدالرحمن بن ابي سعيد الخدري عن ابيه عن جده به' ومن طريق رباح بن عبدالرحمن بن حويطب عن جدته عن ابيها اخرجه ابن ماجه (140/1): كتاب الطهارة وسننها: باب ما جاء في التسمية في الوضوء' حديث (398): واحمد (70/4): (381/5)، (382/6)-

سند جید ہو۔

اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص جان بوجھ کر "بسم اللّٰہ" چھوڑ دے تو وہ دوبارہ وضو کرے گا' لیکن اگر کوئی بھول کر یا تاویل کرتے ہوئے' اسے چھوڑ دے' تو یہ اس کے لئے جائز ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس باب میں سب سے زیادہ مستند حدیث وہ ہے' جسے رباح بن عبدالرحمٰن نے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رباح بن عبدالرحمٰن نے' اسے اپنی دادی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس خاتون کے والد حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ ہیں۔

(اس روایت کے راوی) ابوثقال مری' کا نام ثمامہ بن حصین ہے۔

رباح بن عبدالرحمٰن' یہ ابوبکر بن حویطب ہیں۔

بعض محدثین نے اس حدیث کو نقل کیا ہے' اور انہوں نے ابوبکر بن حویطب سے نقل کیا ہے' انہوں نے ان کی نسبت ان کے دادا کی طرف کر دی ہے۔

رباح بن عبدالرحمٰن نے' اپنی دادی جو حضرت سعید بن زید کی صاحب زادی ہیں' کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

باب 21: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

26 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّجَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَثِرْ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ قَالَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَلَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّأَبِي هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَنْ تَرَكَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ إِذَا تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوْءِ حَتّٰى صَلّٰى أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَرَأَوْا ذٰلِكَ فِي الْوُضُوْءِ وَالْجَنَابَةِ سَوَاءً

وَّبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ أَحْمَدُ الْإِسْتِنْشَاقُ أَوْكَدُ مِنَ

27- اخرجه النسائی (41/1): کتاب الطهارة: باب: الرخصة فی الاستطابة بحجر واحد' حدیث (43): وابن ماجه (142/1): کتاب الطهارة وسننها: باب: المبالغة فی الاستنشاق والاستنثار' حدیث (406): واخرجه احمد (339,313/4): والحمیدی (378/2): حدیث (856): من طریق هلال بن یساف عن سلمة بن قیس به' واخرجه ابن خزیمة (41/1): حدیث (75) من طریق ابی ادریس الخولانی عن ابی هریرة به۔

الْمَضْمَضَةِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُعِيْدُ فِي الْجَنَابَةِ وَلَا يُعِيْدُ فِي الْوُضُوْءِ

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

وَقَالَتْ طَائِفَةٌ لَّا يُعِيْدُ فِي الْوُضُوْءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ لِاَنَّهُمَا سُنَّةٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَجِبُ الْاِعَادَةُ عَلٰى مَنْ تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوْءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ

وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ فِي اٰخِرَةٍ

◆◆ حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم وضو کرو تو ناک میں پانی ڈالو اور جب تم پتھر (کے ذریعے استنجاء کرو) تو طاق تعداد میں کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ کی حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: جو شخص کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے کو چھوڑ دیتا ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص ان دونوں کو وضو میں چھوڑ دے' اور نماز پڑھ لے' تو اسے دوبارہ نماز پڑھنا پڑے گی۔

یہ حضرات اس بات کے قائل ہیں: وضو اور غسل جنابت دونوں میں اس کی حیثیت برابر ہے۔ ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ، عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کلی کے مقابلے میں ناک میں پانی ڈالنے کی زیادہ تاکید ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: وہ غسل جنابت میں (کلی یا ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کرنے کے نتیجے میں نماز) دوبارہ پڑھے گا' لیکن وضو میں (ترک کرنے کی وجہ سے) دوبارہ نہیں پڑھے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اہلِ کوفہ کی یہی رائے ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: وضو میں ترک کرنے کی وجہ سے یا غسل جنابت میں ترک کرنے کی وجہ سے وہ نماز دوبارہ نہیں پڑھے گا' کیونکہ یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں' اس لئے جو شخص وضو میں یا غسل جنابت میں انہیں ترک کر دیتا ہے' تو اس پر نماز دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہوگا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا آخری قول یہی ہے۔

بَاب الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ

باب 22: ایک ہی ہتھیلی (چلّو) کے ذریعے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

27 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى مَالِكٌ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى وَلَمْ يَذْكُرُوْا هٰذَا الْحَرْفَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ وَّاِنَّمَا ذَكَرَهُ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ يُجْزِئُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تَفْرِيقُهُمَا اَحَبُّ اِلَيْنَا

وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنْ جَمَعَهُمَا فِي كَفٍّ وَّاحِدٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَّاِنْ فَرَّقَهُمَا فَهُوَ اَحَبُّ اِلَيْنَا

◆◆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے ایک ہی چلو کے ذریعے کلی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا' آپ نے ایسا تین مرتبہ کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ اور کئی محدثین نے اس حدیث کو عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی چلّو کے ذریعے کلی کی تھی اور ناک میں پانی ڈالا تھا۔

اس بات کو خالد بن عبداللہ نے ذکر کیا ہے' اور علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک خالد بن عبداللہ' ثقہ اور حافظ ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایک ہی چلو کے ذریعے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جائز ہے۔ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ان دونوں کو الگ' الگ چلو کے ذریعے کرنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

28- اخرجه البخاری (355/1، 356): كتاب الوضوء: باب: من مضمض واستنشق من غرفة واحدة' حديث (191): ومسلم (123/2- النووی): كتاب الطهارة: باب: فی وضوء النبی صلی الله عليه وسلم: حديث (235/18): وابو داؤد (77/1، 78): كتاب الطهارة: باب صفة وضوء النبی صلی الله عليه وسلم: حديث (118): وابن ماجه (149/1، 150): كتاب للطهارة و سننها: باب: ماجاء فی مسح الراس' حديث (434): والنسائی (71/1): كتاب الطهارة: باب: حد الغسل' حديث (97): واخرجه مالك فی الموطا (18/1): كتاب الطهارة' باب: العمل فی الوضوء' حديث (1): واحمد (38/4، 39، 40): والحميدی (202/2): حديث (417): واخرجه ابن خزيمة (88/1): حديث (173): من طريق يحيي بن عمارة عن عبدالله بن زيد به

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ایک ہی چلو میں ان دونوں کو جمع کر لے تو یہ جائز ہے لیکن اگر وہ ان دونوں کو الگ الگ کرے تو یہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ

باب 23: داڑھی کا خلال کرنا

28 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِی الْمُخَارِقِ اَبِیْ اُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ

متنِ حدیث: قَالَ رَاَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّاَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِيْ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِی الْبَاب عَنْ عُثْمَانَ وَعَآئِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ اَبِیْ اَوْفٰى وَاَبِیْ اَيُّوْبَ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ اِسْحٰقَ بْنَ مَنْصُوْرٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَسْمَعْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ مِنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ حَدِيْثَ التَّخْلِيْلِ

◆◆ حسان بن بلال بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنی داڑھی کا خلال کیا' ان سے کہا گیا (راوی کو شک ہے یا شاید حسان یہ کہتے ہیں) میں نے ان سے کہا: آپ نے اپنی داڑھی کا خلال کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں کیوں نہ کروں' جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی داڑھی کا خلال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اسحاق بن منصور کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن عیینہ فرماتے ہیں: عبدالکریم نے حسان بن بلال سے "خلال کرنے" والی حدیث نہیں سنی ہے۔

29 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

28- اخرجه ابن ماجه (148/1): كتاب الطهارة وسننها؛ باب: ماجاء في تخليل اللحية' حديث (429)؛ والحميدي (81/1): حديث (146) من طريق حسان بن بلال عن عمار بن ياسر به.

29- اخرجه ابو داؤد (75/1): كتاب الطهارة: باب: صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم: حديث (110)؛ وابن ماجه (148/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في تخليل اللحية' حديث (430)؛ والدارمي (178/1، 179) كتاب الصلاة والطهارة: باب: في تخليل اللحية' واخرجه احمد (57/1) وابن خزيمة (78/1): حديث (151): من طريق شقيق بن سلمة عن عثمان بن عفان به.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَالَ بِهٰذَا اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَاَوْا تَخْلِيْلَ اللِّحْيَةِ

وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ سَهَا عَنْ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنْ تَرَكَهٗ نَاسِيًا اَوْ مُتَاَوِّلًا اَجْزَاَهٗ وَاِنْ تَرَكَهٗ عَامِدًا اَعَادَ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سب سے زیادہ مستند روایت عامر بن شقیق کی ہے' جوانہوں نے ابووائل کے حوالے سے' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اوران کے بعد آنے والے اکثر اہلِ علم نے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیا ہے' ان کے نزدیک (وضو کے دوران) داڑھی کا خلال کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص داڑھی میں خلال کرنا بھول جائے' تو یہ بات جائز ہے۔

اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص بھول کر اسے چھوڑ دے' یا تاویل کرتے ہوئے چھوڑ دے' تو یہ اس کے لئے جائز ہے' لیکن اگر کوئی جان بوجھ کر چھوڑ دے' تو اسے دوبارہ وضو کرنا ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَسْحِ الرَّاْسِ اَنَّهٗ يَبْدَاُ بِمُقَدَّمِ الرَّاْسِ اِلٰى مُؤَخَّرِهٖ

باب 24: سر پر مسح کا بیان' سر کے آگے والے حصے سے شروع ہو کر پیچھے کی طرف لے جایا جائے گا

30 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ وَعَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ

مذاہب فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سرِ مبارک کا مسح کیا آپ دونوں ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے' آپ نے پہلے آگے والے حصے کا مسح کیا' پھر اسے گدی کی طرف لے گئے پھر ان دونوں کو واپس وہیں لے آئے' جس جگہ سے آپ نے مسح کا آغاز کیا تھا' اس کے بعد آپ نے اپنے دونوں پاؤں دھو لئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں ''اصح'' اور ''احسن'' ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يَبْدَاُ بِمُؤَخَّرِ الرَّاْسِ

باب 25: سر کے پچھلے حصے سے (مسح کا) آغاز کرنا

31 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّتَيْنِ بَدَاَ بِمُؤَخَّرِ رَاْسِهٖ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهٖ وَبِاُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُوْرِهِمَا وَبُطُوْنِهِمَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَصَحُّ مِنْ هٰذَا وَاَجْوَدُ اِسْنَادًا

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ

◆◆ سیّدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا' آپ نے سر کے پچھلے حصے سے آغاز کیا' پھر آگے کی طرف لے آئے' پھر آپ نے اپنے دونوں کانوں کا' ان کے باہر والے حصے اور اندر والے حصے کا مسح کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے' جبکہ عبداللہ بن زید کی حدیث اس سے زیادہ مستند ہے' اور اس کی سند زیادہ بہتر ہے۔

بعض اہلِ کوفہ اس حدیث پر عمل کرتے ہیں' جن میں سے ایک وکیع بن جراح ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ مَسْحَ الرَّاْسِ مَرَّةً

باب 26: سر کا مسح ایک مرتبہ کیا جائے گا

31- اخرجه ابو داؤد (79/1): كتاب الطهارة: باب: صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم: حديث (126): وابن ماجه (138/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: الرجل يستعين على وضوئه فيصب عليه' حديث (390): وفي (150/1): كتاب الطهارة وسننها:

32 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ

متنِ حدیث: اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ قَالَتْ مَسَحَ رَاْسَهُ وَمَسَحَ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّجَدِّ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ الرُّبَيِّعِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَسَحَ بِرَاْسِهِ مَرَّةً

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ رَاَوْا مَسْحَ الرَّاْسِ مَرَّةً وَّاحِدَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّيُّ

قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مَسْحِ الرَّاْسِ اَيُجْزِئُ مَرَّةً فَقَالَ اِىْ وَاللّٰهِ

◆◆ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک کا مسح کیا' آپ نے آگے والے حصے کا مسح کیا' پھر پیچھے والے حصے کا مسح کیا' آپ نے دونوں کنپٹیوں اور دونوں کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا کی حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سر کا مسح کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام جعفر بن محمد (امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ)، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے ان حضرات کے نزدیک سر پر ایک مرتبہ مسح کیا جائے گا۔

محمد بن منصور بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: میں نے امام جعفر بن محمد (امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ) سے سر پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا، کیا ایک مرتبہ مسح کرنا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں ہے۔ اللہ کی قسم!

32- اخرجه ابو داؤد (80/1): كتاب الطهارة: باب: صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم: حديث (129) واخرجه احمد (359/6) من طريق محمد بن عقيل عن الربيع بنت معوذ ابن عفراء به.

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يَاْخُذُ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا

باب27: سر پر مسح کے لئے نئے سرے سے پانی لینا

33 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَرَوَى ابْنُ لَهِيعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ

حکمِ حدیث: وَرِوَايَةُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ اَصَحُّ

حدیثِ دیگر: لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّغَيْرِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ رَاَوْا اَنْ يَّاْخُذَ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا

◆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' آپ نے اپنے سرمبارک کا مسح اس پانی سے کیا' جو بازو دھونے سے بچنے والے پانی کے علاوہ تھا۔ (یعنی آپ نے مسح کے لیے نئے سرے سے پانی لیا تھا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابن لہیعہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ حبان بن واسع کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' اور آپ نے اپنے سرمبارک کا مسح کیا' اس پانی کے علاوہ پانی سے' جو بازو دھونے سے بچا ہوا تھا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) عمرو بن حارث نے حبان کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ زیادہ مستند ہے' کیونکہ یہی روایت بعض دیگر اسناد سے بھی منقول ہے' جو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے مسح کے لئے نئے سرے سے پانی لیا تھا۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' ان کے نزدیک سر پر مسح کرنے کے لئے' نئے سرے سے پانی لیا جائے گا۔

33- اخرجه مسلم (124/2. نووی): كتاب الطهارة: باب: في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم : حديث (236/19)، و ابو داؤد (78/1): كتاب الطهارة: باب: صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم : حديث (120)، والدارمي (180/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يا خذ لراسه ماء جديدا' واخرجه احمد (39/4، 40، 41)' وابن خزيمة (79/1، 80): حديث (154)' من طريق حبان بن واسع عن ابيه عن عبدالله بن زيد به.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

باب 28: دونوں کانوں کے باہر والے اور اندر والے حصے پر مسح کرنا

34 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مَسْحَ الْاُذُنَيْنِ ظُهُوْرِهِمَا وَبُطُوْنِهِمَا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک اور دونوں کانوں پر' ان کے باہر والے حصے پر اور اندر والے حصے پر' مسح کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ربیع رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان کے نزدیک دونوں کانوں پر مسح کیا جائے گا' ان کے باہر والے حصے پر بھی اور اندر والے حصے پر بھی (مسح کیا جائے گا)

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّاْسِ

باب 29: دونوں کان' سر کا حصہ ہیں

35 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ

متنِ حدیث: تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَّا اَدْرِيْ هٰذَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ اُمَامَةَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ الْقَائِمِ

34- اخرجه ابو داؤد (1/81, 82): كتاب الطهارة: باب: الوضوء مرتين' حديث (137): وابن ماجه (1/151): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في مسح الاذنين' حديث (439): والنسائي (1/74): كتاب الطهارة: باب: مسح الاذنين مع الراس' وما يستدل به على انهما من الراس' حديث (102): واخرجه ابن خزيمة (1/77)' حديث (148): من طريق عطاء بن يسار عن ابن عباس به۔

35- اخرجه ابو داؤد (1/81): كتاب الطهارة: باب: صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم: حديث (134): وابن ماجه (1/152): كتاب الطهارة وسننها: باب: الاذنان من الراس' حديث (444)' واخرجه احمد (5/258, 264, 268): من طريق شهر بن حوشب عن ابي امامة به۔

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّاْسِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَا اَقْبَلَ مِنَ الْاُذُنَيْنِ فَمِنَ الْوَجْهِ وَمَا اَدْبَرَ فَمِنَ الرَّاْسِ قَالَ اِسْحٰقُ وَاَخْتَارُ اَنْ يَّمْسَحَ مُقَدَّمَهُمَا مَعَ الْوَجْهِ وَمُؤَخَّرَهُمَا مَعَ رَاْسِهٖ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ هُمَا سُنَّةٌ عَلٰى حِيَالِهِمَا يَمْسَحُهُمَا بِمَاءٍ جَدِيْدٍ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' آپ نے اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازو تین مرتبہ دھوئے' اپنے سر کا مسح کیا' اور ارشاد فرمایا: دونوں کان' سر کا حصہ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قتیبہ فرماتے ہیں: حماد نے یہ بات بیان کی ہے: مجھے نہیں معلوم یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے؟ یا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اس کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے' اور بعد والے اہلِ علم میں سے' اکثر کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' یعنی دونوں کان' سر کا حصہ ہیں۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: کانوں کا آگے والا حصہ' چہرے کا حصہ شمار ہوگا اور پیچھے والا حصہ سر کا حصہ شمار ہوگا۔

اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس بات کو اختیار کرتا ہوں' کان کے آگے والے حصے کو چہرے کے ساتھ مسح دھولیا جائے اور پیچھے والے حصے کا سر کے ساتھ مسح کرلیا جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں سنت ہیں اور ان دونوں پر نئے پانی سے مسح کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

باب 30: انگلیوں کا خلال کرنا

36 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ

قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّالْمُسْتَوْرِدِ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ الْفِهْرِيُّ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

36- اخرجه النسائی (79/1): كتاب الطهارة: باب: الامر بتخليل الاصابع' حديث (114) وابن ماجه (153/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: تخليل الاصابع' حديث (448)' ابو داؤد (83, 82/1): كتاب الطهارة: باب: فی الاستنثار' حديث (142): واخرجه احمد (33/4) من طريق ابی هاشم عن عاصم بن لقيط بن صبرة عن ابيه به۔

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يُخَلِّلُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ فِى الْوُضُوْءِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ اِسْحٰقُ يُخَلِّلُ اَصَابِعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فِى الْوُضُوْءِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ هَاشِمٍ اسْمُهٗ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ الْمَكِّىُّ

◆◆ عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم وضو کرو تو اپنی انگلیوں کا خلال کرلیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت مستورد (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ ابْنُ شَدَّادٍ الْفِهْرِىُّ ہیں، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا: وضو کے دوران پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا وضو کے دوران خلال کرے گا۔

ابوہاشم (نامی راوی) کا نام اسماعیل بن کثیر مکی ہے۔

37 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّهُوَ الْجَوْهَرِىُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلْ بَيْنَ اَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرلیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

38 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِىِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِىِّ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ دَلَكَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ

37- اخرجه ابن ماجه (153/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: تخليل الاصابع' حديث (447)' واخرجه احمد (287/1)' من طريق صالح مولى التوامة عن ابن عباس به.

38- اخرجه ابو داؤد (85/1): كتاب الطهارة: باب: غسل الرجلين' حديث (148)' وابن ماجه (152/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: تخليل الاصابع' حديث (446)' واخرجه احمد (229/4) من طريق ابى عبدالرحمن الحبلى عن المستورد بن شداد به.

◆◆ حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ نے وضو کیا' تو آپ نے اپنی چھوٹی انگلی کے ذریعے پاؤں کی انگلیوں کو ملا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

باب 31: ''(بعض) ایڑھیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے''

39 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ قَالَ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ هُوَ ابْنُ جَزْءٍ الزُّبَيْدِىُّ وَمُعَيْقِيْبٍ وَّخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَشُرَحْبِيْلَ ابْنِ حَسَنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَيَزِيْدَ ابْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ قَالَ

مذاہبِ فقہاء: وَفِقْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمَا خُفَّانِ اَوْ جَوْرَبَانِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (بعض) ایڑھیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ، یہ حارث معیقیب ہیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی روایت ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (وضو کے دوران سوکھی رہ جانے والی) ایڑھیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے لئے جہنم کی بربادی ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں فقہ کی بات یہ ہے: اگر پاؤں پر موزے یا جرابیں نہ ہوں' تو پاؤں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے (بلکہ انہیں دھونا فرض ہے)۔

39- اخرجه مسلم (131/2، نووی): كتاب الطهارة: باب: وجوب غسل الرجلين بكما لهما' حديث (252/30)' وابن ماجه (154/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: غسل العراقيب' حديث (453)' واخرجه احمد (2، 282، 389)' وابن خزيمة (84/1): حديث (162): من طريق ابن صالح عن ابيه عن ابى هريرة به.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَّرَّةً

باب 32: - (اعضاءِ وضو) ایک ایک مرتبہ دھونا

40 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّهَنَّادٌ وَّقُتَيْبَةُ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح قَالَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَّرَّةً

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّبُرَيْدَةَ وَاَبِىْ رَافِعٍ وَّابْنِ الْفَاكِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَّغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَّرَّةً قَالَ وَلَيْسَ هٰذَا بِشَيْءٍ

وَّالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى ابْنُ عَجْلَانَ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَّسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک، ایک مرتبہ وضو کیا۔

اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن فاکہہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث اس باب میں "احسن" اور "اصح" ہے اور دیگر حضرات نے اس حدیث کو ضحاک کے حوالے سے، زید بن اسلم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک، ایک مرتبہ وضو کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے صحیح روایت وہ ہے جسے ابن عجلان ہشام بن سعد، سفیان ثوری اور عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم کے حوالے سے، عطاء بن یسار کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

باب 33: دو، دو مرتبہ اعضائے وضو دھونا

41 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتٍ

40- اخرجه البخاری (311/1): كتاب الوضوء: باب: الوضوء مرة مرة' حديث (157): وابو داؤد (82/1): كتاب الطهارة: باب: الوضوء مرة مرة' حديث (138)' والنسائی (62/1): كتاب الطهارة: باب: الوضوء مرة مرة' حديث (80): وابن ماجه (143/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء فی الوضوء مرة مرة' حديث (411): والدارمی (177/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: الوضوء مرة مرة' واخرجه احمد (336, 332, 233/1): وعبد بن حميد (233, 232): حديث (702): من طريق عطاء بن يسار عن ابن عباس به۔

بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ هُوَ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ وَهُوَ اِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیث دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى هَمَّامٌ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو، دو مرتبہ وضو کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف ابن ثوبان کے حوالے سے عبداللہ بن مفضل کے حوالے سے جانتے ہیں اور یہ سند ''حسن صحیح'' ہے۔

ہمام نے اسے عامر احول کے حوالے سے، عطاء کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین، تین مرتبہ وضو کیا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

باب 34: تین، تین مرتبہ اعضائے وضو دھونا

42 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي حَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَآئِشَةَ وَالرُّبَيِّعِ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِي اُمَامَةَ وَاَبِي رَافِعٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّمُعَاوِيَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوُضُوْءَ يُجْزِئُ مَرَّةً مَّرَّةً وَّمَرَّتَيْنِ اَفْضَلُ

41- اخرجه ابو داؤد (81/1): كتاب الطهارة: باب: الوضوء مرتين' حديث (136): واخرجه احمد (288/2, 364): من طريق عبدالرحمن بن هرمز الاعرج عن ابي هريرة به.

42- اخرجه ابو داؤد (76/1): كتاب الطهارة: باب: صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم ' حديث (611): وابن ماجه (150/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في مسح الراس' حديث (436)' والنسائي (70/1, 71): كتاب الطهارة: باب: عدد غسل اليدين' حديث (96): واخرجه احمد (120/1, 125, 127, 148) من طريق ابي حية عن علي بن ابي طالب به

وَاَفْضَلُهُ ثَلَاثٌ وَّلَيْسَ بَعْدَهُ شَيْءٌ

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا اٰمَنُ اِذَا زَادَ فِي الْوُضُوْءِ عَلَى الثَّلَاثِ اَنْ يَّاْثَمَ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يَزِيْدُ عَلَى الثَّلَاثِ اِلَّا رَجُلٌ مُبْتَلًى.

◄◄ ابواسحاق، ابوحیہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین، تین مرتبہ وضو کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ربیع رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں ''احسن'' اور ''اصح'' ہے کیونکہ یہ کئی حوالوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

عام اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' یعنی ایک، ایک مرتبہ وضو کرنا جائز ہے دو، دو مرتبہ کرنا بہتر ہے' اور تین مرتبہ کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس سے زیادہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص تین سے زیادہ مرتبہ وضو کرے مجھے اندیشہ ہے: وہ گنہگار ہوگا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تین سے زیادہ مرتبہ وہی وضو کرے گا' جو وہم یا شک میں مبتلا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَّمَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا

باب 35: ایک، دو، یا تین مرتبہ وضو کرنا

43 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَّرَّةً وَّمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَّرَّةً قَالَ نَعَمْ

اسنادِ دیگر: وَحَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ وَّقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا عَنْ ثَابِتٍ نَحْوَ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ

توضیحِ راوی: وَّشَرِيْكٌ كَثِيْرُ الْغَلَطِ وَثَابِتُ بْنُ اَبِيْ صَفِيَّةَ هُوَ اَبُوْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ

43- اخرجه ابن ماجه (143/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في الوضوء مرة مرة' حديث (410) من طريق ثابت بن ابي صفية الثمالي عن جعفر عن جابر بن عبدالله به.

◆◆ ثابت بن ابوصفیہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوجعفر یعنی امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ کو یہ حدیث سنائی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک، ایک مرتبہ اور دو مرتبہ دو مرتبہ اور تین، تین مرتبہ وضو کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

وکیع نے اس حدیث کو ثابت بن ابوصفیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوجعفر (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) سے دریافت کیا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے آپ نے یہ حدیث سنی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک، ایک مرتبہ وضو کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: "جی ہاں"۔

قتیبہ اور ہناد نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے وہ دونوں یہ بیان کرتے ہیں: وکیع نے ثابت بن ابوصفیہ کے حوالے سے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت شریک کی حدیث سے یہ زیادہ مستند ہے' کیونکہ یہ کئی حوالوں سے' ثابت سے منقول ہے' جو وکیع کی روایت کی مانند ہے' جبکہ شریک بکثرت غلطی کرتے ہیں۔

ثابت بن ابوصفیہ' ابوحمزہ ثمالی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّتَوَضَّأُ بَعْضَ وُضُوْئِهٖ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهُ ثَلَاثًا

باب 36: جو شخص کچھ (اعضاءِ) وضو دو مرتبہ اور کچھ تین مرتبہ دھوئے

44 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ ذُكِرَ فِىْ غَيْرِ حَدِيْثٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ بَعْضَ وُضُوْئِهٖ مَرَّةً وَّبَعْضَهٗ ثَلَاثًا

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ ذٰلِكَ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بَعْضَ وُضُوْئِهٖ ثَلَاثًا وَّبَعْضَهٗ مَرَّتَيْنِ اَوْ مَرَّةً

◆◆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' آپ نے اپنے چہرۂ مبارک کو تین مرتبہ

44- اخرجه البخاری (347/1): كتاب الوضوء' باب: مسح الراس كله' حديث (38)' و مسلم (123/2 نووی): كتاب الطهارة' باب: فی وضوء النبی صلی الله عليه وسلم ' حديث (235/18)' وابو داؤد (78/1): كتاب الطهارة' باب: صفة وضوء النبی صلی الله عليه وسلم ' حديث (119)' وابن ماجه (142/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: المضمضة والاستنشاق من كف واحد' حديث (405)' والنسائی (71/1, 72): كتاب الطهارة' باب: صفة مسح الراس' حديث (98)' والدارمی (177/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: الوضوء مرتين مرتين' واخرجه مالك فی الموطا (18/1): كتاب الطهارة' باب: العمل فی الوضوء' حديث (1)' واحمد (38/4, 40)' وابن خزيمة (80/1)' حديث (155)' والحميدی (202/1)' حديث (417)' من طريق عمرو بن يحيی عن ابيه عن عبدالله بن زيد به.

دھویا دونوں بازوؤں کو دو، دو مرتبہ دھویا ایک مرتبہ سر پر مسح کیا' اور دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

دوسری حدیث میں یہ بات ذکر کی گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض وضو ایک مرتبہ کیا' اور بعض تین مرتبہ کیا۔

بعض اہل علم نے اس کی رخصت دی ہے' ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: کوئی شخص بعض وضو کو تین مرتبہ کرے اور بعض کو دو یا ایک مرتبہ کرے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ

باب 37: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرنے کا طریقہ کیا تھا؟

45 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ (۱)

متنِ حدیث: رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّا فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالرُّبَيِّعِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ وَّعَآئِشَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ حَيَّةَ

اختلافِ روایت: اِلَّا اَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ

قَالَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُوْرِهٖ اَخَذَ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ بِكَفِّهٖ فَشَرِبَهٗ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ رَوَاهُ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ وَعَبْدِ خَيْرٍ وَّالْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَّقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثَ الْوُضُوْءِ بِطُوْلِهٖ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قَالَ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ فَاَخْطَاَ فِي اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ

(۱)- اخرجه ابو داؤد (144,143/1): كتاب الطهارة' باب: صفة وضوء النبى صلى الله عليه وسلم' حديث (113,111)' وابن ماجه (142/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: المضمضة والاستنشاق من كف واحد' حديث (405)' والنسائى (68/1): كتاب الطهارة' باب: غسل الوجه' حديث (92)' والدارمى (178/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: فى المضمضة' واخرجه احمد (110/1, 113, 123, 135)' وابن خزيمة (76/1)' حديث (147)' من طريق عبد خير عن على بن ابى طالب به.

قَالَ :وَرُوِيَ عَنْ اَبِي عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ

قَالَ :وَرُوِيَ عَنْهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ مِثْلُ رِوَايَةِ شُعْبَةَ وَالصَّحِيْحُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ

◆◆ ابوحیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا انہوں نے دونوں ہاتھ دھوئے انہیں اچھی طرح صاف کیا' پھر تین مرتبہ کلی کی' پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' پھر چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر سر پر ایک مرتبہ مسح کیا'' پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے' پھر وہ کھڑے ہوئے اور وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا۔انہوں نے کھڑے ہو کر اسے پیا' پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: میں یہ چاہتا تھا' تمہیں دکھاؤں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ربیع رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایات منقول ہیں۔

قتیبہ اور ہناد نے اس روایت کو ابواحوص کے حوالے سے ابواسحاق کے حوالے سے عبد خیر سے نقل کیا ہے' انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ابوحیہ کی حدیث کی مانند نقل کیا ہے' تاہم عبد خیر یہ بیان کرتے ہیں: جب آپ رضی اللہ عنہ وضو کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے اپنے وضو سے بچا ہوا پانی اپنے ہاتھ میں لیا اور پی لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث جسے ابواسحاق ہمدانی نے ابوحیہ، عبد خیر اور حارث کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اس روایت کو زائدہ بن عوانہ اور دیگر حضرات نے خالد بن علقمہ کے حوالے سے عبد خیر کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' جو وضو سے متعلق طویل حدیث ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' انہوں نے ان کے نام اور ان کے والد کے نام میں غلطی کی ہے۔انہوں نے یہ کہا ہے: اسے مالک بن عرفطہ نے عبد خیر کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ابوعوانہ کے حوالے سے اب خالد علقمہ کے حوالے سے عبد خیر کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

وہ فرماتے ہیں: اسی حدیث کو ان سے مالک بن عرفطہ کے حوالے سے شعبہ کی روایت کی مانند نقل کیا ہے' تاہم صحیح خالد بن علقمہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب 38: وضو کرنے کے بعد (شرمگاہ پر) پانی چھڑکنا

46 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ السَّلِيْمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا

46- اخرجه ابن ماجه (157/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: ماجاء في النضح بعد الوضوء' حديث (463)' من حديث عبدالرحمن الاعرج عن ابي هريرة به.

اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَائَنِىْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِى الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

توضیح راوی: وَقَالَ بَعْضُهُمْ سُفْيَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَوِ الْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ وَاضْطَرَبُوْا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جبریل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! جب آپ وضو کرلیں (تو اپنی شرمگاہ پر) پانی چھڑک لیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا (اس حدیث کے ایک راوی) حسن بن علی ہاشمی "منکر الحدیث" ہیں۔

وہ فرماتے ہیں: اس باب میں ابوحکم بن سفیان، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

بعض حضرات نے راوی کا نام سفیان بن حکم بیان کیا ہے اور بعض نے حکم بن سفیان بیان کیا ہے ان حضرات نے اس حدیث کی سند میں اضطراب بیان کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

باب 39: اچھی طرح وضو کرنا

47 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ

اسنادِ دیگر: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ نَحْوَهُ

اختلافِ روایت: وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِىْ حَدِيْثِهٖ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ثَلَاثًا

47- اخرجه الامام مالك فى الموطا (161/1): كتاب قصر الصلاة فى السفر' باب: انتظار الصلاة والمشى اليها' حديث (55)' ومسلم (142/2- النووى): كتاب الطهارة' باب: فضل اسباغ الوضوء على المكاره' حديث (251/41)' واخرجه النسائى (144,143/1): كتاب الطهارة' باب: الفضل فى اسباغ الوضوء' حديث (143)' واحمد (235/2, 277, 301)' وابن خزيمة (6/1)' حديث (5) من طريق العلاء بن عبدالرحمن بن يعقوب عن ابيه عن ابى هريرة به.

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبِيْدَةَ وَيُقَالُ عُبَيْدَةُ بْنُ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيِّ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَّالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوْبَ الْجُهَنِىُّ الْحُرَقِىُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اس کی وجہ سے درجات کو بلند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: جب ناپسند ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا، دور سے چل کر مسجد کی طرف آنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ حضرت قتیبہ اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کرتے ہیں: "یہی تیاری ہے، یہی تیاری ہے، یہی تیاری ہے۔ یعنی یہ الفاظ تین مرتبہ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ، ایک قول کے مطابق حضرت عبیدہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبدالرحمٰن بن عائشہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں "حسن صحیح" ہے۔

علاء بن عبدالرحمٰن، ابن یعقوب جہنی ہیں اور یہ علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّمَنْدُلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب 40: وضو کے بعد رومال استعمال کرنا

48 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعِ بْنِ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ اَبِىْ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ (۱)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ شَىْءٌ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ مُعَاذٍ يَقُوْلُوْنَ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

فی الباب: قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا تھا آپ وضو کے بعد اس کے ذریعے جسم خشک کیا

(۱)- صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مستند نہیں ہے اور اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی چیز منقول نہیں ہے۔

محدثین فرماتے ہیں: ابومعاذ نامی راوی سلیمان بن ارقم ہے اور یہ علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

49 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ (۱)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّاِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ

توضیح راوی: وَرِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ الْاَفْرِيْقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي التَّمَنْدُلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

وَمَنْ كَرِهَهُ اِنَّمَا كَرِهَهُ مِنْ قِبَلِ اَنَّهُ قِيْلَ اِنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ

وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَالزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنِّيْ وَهُوَ عِنْدِيْ ثِقَةٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اِنَّمَا كُرِهَ الْمِنْدِيْلُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ لِاَنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور پھر اپنے کپڑے کے کنارے سے چہرے کو پونچھ لیا۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے اس کی سند ضعیف ہے۔ رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم میں سے ایک گروہ نے اس کی رخصت دی ہے: وضو کے بعد رومال استعمال کیا جائے۔

جن حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے انہوں نے اس حوالے سے مکروہ قرار دیا ہے کیونکہ یہ بات روایت کی جاتی ہے وضو (سے بچے ہوئے پانی) کا وزن کیا جاتا ہے۔

یہ بات سعید بن مسیّب اور امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

(۱)- صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ جیسا کہ تحفۃ الاشراف کے مصنف نے یہ بات بیان کی ہے۔ ملاحظہ ہو تحفۃ الاشراف 11335'406/8

محمد بن حمید نے جریر کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: علی بن مجاہد نے میرے ہی حوالے سے مجھے یہ حدیث سنائی ہے اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہے انہوں نے ثعلبہ کے حوالے سے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وضو کے بعد رومال استعمال کرنا مکروہ ہے کیونکہ وضو (کا پانی) وزن کیا جاتا ہے۔

بَابُ فِيمَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب 41: وضو کے بعد کیا پڑھا جائے؟

50 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ قَدْ خُوْلِفَ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَّغَيْرُهٗ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُمَرَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ اضْطِرَابٌ وَّلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَبِيْرُ شَيْءٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَبُوْ اِدْرِيْسَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ شَيْئًا

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور پھر یہ پڑھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں شامل کر دے اور مجھے اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں شامل کر دے''۔

50- اخرجه مسلم (120,119/2۔ نووی): کتاب الطهارة' باب: الذکر المستحب عقب الوضوء' حدیث (234/17)' وابو داؤد (92,91/1): کتاب الطهارة' باب: مایقول الرجل اذا توضا' حدیث (169)' وابن ماجه (159/1): کتاب الطهارة وسننها' باب: مایقال بعد الوضوء' حدیث (469)' والنسائی (93,92/1): کتاب الطهارة' باب: القول بعد الفراغ من الوضوء' حدیث (148)' واخرجه احمد (145/4, 153)' وابن خزیمة (111,110/1)' حدیث (223,222) من طریق عقبة بن عامر عن عمر بن الخطاب به۔

تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں زید بن حباب نامی راوی کے حوالے سے اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن صالح اور دیگر محدثین نے معاویہ بن صالح کے حوالے سے ربیع بن یزید کے حوالے سے ابوادریس کے حوالے سے عقبہ بن عامر کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ نیز ابوعثمان کے حوالے سے جبیر بن نفیر کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کو نقل کیا ہے۔

اس حدیث کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی چیز منقول نہیں ہے۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ابوادریس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

بَابُ فِي الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

باب 42: ایک مد (پانی کے ذریعے) وضو کرنا

51 وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَبِي رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَفِيْنَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ رَيْحَانَةَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَطَرٍ

مذاہب فقہاء: وَّهٰكَذَا رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ بِالْمُدِّ وَالْغُسْلَ بِالصَّاعِ وقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَيْسَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلَى التَّوَقِّي اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ اَكْثَرُ مِنْهُ وَلَا اَقَلُّ مِنْهُ وَهُوَ قَدْرُ مَا يَكْفِيْ

◆◆ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور ایک صاع کے ذریعے غسل کرلیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

51–اخرجه مسلم (240/2۔ نووی): كتاب الحيض' باب: القدر المستحب من الماء' حديث (326/53)' وابن ماجه (99/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: ماجاء في مقدار الماء للوضوء والغسل من الجنابة' حديث (267)' والدارمي (175/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: كم يكفي في الوضوء من الماء' واخرجه احمد (222/5) من طريق ابي ريحانة عن سفينة به.

ابوریحانہ نامی راوی کا نام عبداللہ بن مطر ہے۔

بعض اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں: وضو ایک مد پانی کے ذریعے ہوگا اور غسل ایک صاع پانی کے ذریعے ہوگا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے: پانی کی یہ مقدار مقرر کی گئی ہے اس سے زیادہ یا اس سے کم استعمال کرنا درست نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے: اتنی مقدار میں پانی کافی ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاِسْرَافِ فِي الْوُضُوْءِ بِالْمَآءِ

باب 43: وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا مکروہ ہے

52 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُّقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَآءِ

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّا لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَيْرَ خَارِجَةَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهٗ وَلَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ

توضیحِ راوی: وَّخَارِجَةُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ

◆◆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وضو کے لئے ایک مخصوص شیطان ہے، جس کا نام "ولہان" ہے اس لئے تم پانی کے وسوسے سے بچو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث "غریب" ہے اس حدیث کی سند علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک قوی اور صحیح نہیں ہے کیونکہ ہم خارجہ کے علاوہ ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہیں، جس نے اس کی سند بیان کی ہو۔

اس حدیث کو دیگر حوالوں سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا گیا ہے، کہتے ہیں: اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بھی چیز مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

خارجہ نامی راوی ہمارے اصحاب یعنی (علم حدیث کے ماہرین) کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

52- اخرجه احمد (136/5)، وابن ماجه (146/1)، كتاب الطهارة وسننها، باب: ماجاء في القصد في الوضوء و كراهية التعدي فيه، حديث (421)، وابن خزيمة (64/1)، حديث (122)، من طريق الحسن عن عتي بن ضمرة عن ابي بن كعب به۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ

باب 44: ہرنماز کے لئے وضو کرنا

53 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ اَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءًا وَّاحِدًا (۱)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَالْمَشْهُوْرُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسٍ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَانَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَى الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ اسْتِحْبَابًا لَّا عَلَى الْوُجُوْبِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہرنماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے' آپ پہلے سے وضو کی حالت میں ہوں یا وضو کے بغیر ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ لوگ کیا' کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم ایک ہی مرتبہ وضو کر لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ اس حوالے سے ''حسن غریب'' ہے علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک مشہور روایت وہ ہے' جسے عمرو بن عامر انصاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک ہرنماز کے لئے وضو کرنا مستحب ہے' واجب نہیں ہے۔

54 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قُلْتُ فَاَنْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَحَدِيْثُ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ حَدِيْثٌ جَيِّدٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ

◆◆ عمرو بن عامر الانصاری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہرنماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے' میں نے دریافت کیا: آپ لوگ کیا' کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم تمام نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کر لیتے تھے' جب تک ہم بے وضو نہیں ہوتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

(۱)۔ صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بہترین ہے لیکن "غریب" اور "حسن" ہے۔

55 وَقَدْ رُوِیَ فِیْ حَدِیْثٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰی طُھْرٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِہٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ (۱)

سندِ حدیث: قَالَ وَرَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ الْاَفْرِیْقِیُّ عَنْ اَبِیْ غُطَیْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ الْوَاسِطِیُّ عَنِ الْاَفْرِیْقِیِّ وَھُوَ اِسْنَادٌ ضَعِیْفٌ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ ذُکِرَ لِھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ فَقَالَ ھٰذَا اِسْنَادٌ مَشْرِقِیٌّ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ یَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ بِعَیْنِیْ مِثْلَ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْقَطَّانِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو ہونے کے باوجود وضو کرے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا۔

اس حدیث کو افریقی نے ابوغطیف کے حوالے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حسین بن حریث مروزی نے اس حدیث کو محمد بن یزید واسطی کے حوالے سے افریقی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ سند ضعیف ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں: ہشام بن عروہ اس حدیث کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ سند مشرقی ہے۔

(یعنی اہلِ مدینہ نے اِس حدیث کو روایت نہیں کیا بلکہ اہلِ کوفہ و بصرہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(میں نے احمد بن حسن کو یہ بیان کرتے ہوئے سناوہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے اپنی آنکھوں کے ذریعے یحییٰ بن سعید قطان کی مانند کوئی شخص نہیں دیکھا۔)

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّہٗ یُصَلِّی الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ

باب 45: کئی نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کرنا

56 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ

(۱)– اخرجه ابو داؤد (63/1)؛ كتاب الطهارة، باب: فرض الوضوء، حديث (62)، واخرجه ابن ماجه (170/1)؛ كتاب الطهارة وسننها؛ باب: الوضوء على الطهارة حديث (512)، واخرجه عبد بن حميد (272, 271)، حديث (859)، من طريق ابى غطيف الهذلى عن ابن عمر به.

56– اخرجه مسلم (179/2 ـ نووى)؛ كتاب الطهارة باب: جواز الصلوات كلها بوضوء واحد، حديث (277/86)، وابو داؤد (93/1)؛ كتاب الطهارة، باب: الرجل يصلى الصلوات بوضوء واحد، حديث (172)، وابن ماجه (170/1)؛ كتاب الطهارة وسننها، باب: الوضوء لكل صلاة والصلوات كلها بوضوء واحد، حديث (510)، والنسائى (86/1)؛ كتاب الطهارة، باب: الوضوء لكل صلاة، حديث (133)، والدارمى (169/1)؛ كتاب الصلاة والطهارة، باب: ماجاء فى الطهور، واخرجه احمد (350/5, 351, 358)، وابن خزيمة (10/1)، حديث (13)، من طريق سليمان بن بريدة عن ابيه به.

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ فَعَلْتَهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَّرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَزَادَ فِيْهِ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَّرَّةً قَالَ

اختلافِ روایت: وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

وَّرَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُّحَارِبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّغَيْرُهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ يُصَلِّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ اسْتِحْبَابًا وَّاِرَادَةَ الْفَضْلِ

حدیثِ دیگر: وَيُرْوٰى عَنِ الْاَفْرِيْقِيِّ عَنْ اَبِىْ غُطَيْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ

حکمِ حدیث: وَّهٰذَا اِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ

فی الباب: وَّفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ

◆◆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو کے ذریعے ادا کیں اور آپ نے موزوں پر مسح بھی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ نے ایسا کام کیا ہے جو آپ نے پہلے نہیں کیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس حدیث کو علی بن قادم نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور اس میں یہ بات اضافی نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ایک، ایک مرتبہ وضو کیا۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے محارب بن دثار کے حوالے سے سلیمان بن بریدہ کے حوالے سے اس حدیث کو روایت کیا ہے: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے۔

وکیع نے اسی روایت کو سفیان کے حوالے سے' محارب کے حوالے سے، سلیمان بن بریدہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن مہدی اور دیگر محدثین نے سفیان کے حوالے سے، محارب بن دثار

کے حوالے سے سلیمان بن بریدہ کے حوالے سے'نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" طور پر نقل کیا ہے۔

یہ روایت وکیع کی حدیث کے مقابلے میں "اصح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' ان کے نزدیک ایک وضو کے ذریعے کئی نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں' جب تک وضو نہ ٹوٹے' بعض حضرات ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہیں' لیکن وہ استحباب کے طور پر ایسا کرتے ہیں اور فضیلت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

افریقی کے حوالے سے ابوغطیف کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کی حالت میں وضو ہونے کر لے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا'

اس کی سند ضعیف ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ایک ہی وضو کے ذریعے ظہر اور عصر کی نماز ادا کی تھی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ وُضُوْءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

باب 46: مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا

57 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ اَنْ لَّا بَاْسَ اَنْ يَّغْتَسِلَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ قَالَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ وَّاُمِّ هَانِئٍ وَّاُمِّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهٗ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

عام فقہاء کا یہی قول ہے: اس میں کوئی حرج نہیں اگر مرد اور عورت ایک ہی برتن سے غسل کر لیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا'

57- اخرجه مسلم (239/2۔ نووی): کتاب الحیض' باب: القدر المستحب من الماء' حدیث (322/47)' وابن ماجه (133/1)' کتاب الطهارة وسننها' باب: الرجل والمراة یغتسلان من اناء واحد' حدیث (377)' والنسائی (129/1)' کتاب الطهارة' باب: ذکر اغتسال الرجل والمراة من نسائه من اناء واحد' حدیث (236)' واخرجه احمد (329/6)' والحمیدی (148)' حدیث (309)' من طریق ابن عباس عن ... صلی اللّٰه علیه وسلم به۔

حضرت ام صبیہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوشعثاء نامی راوی کا نام جابر بن زید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ

باب 47: عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے (وضو کرنا) مکروہ ہے

58 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِىْ حَاجِبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ غِفَارٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ قَالَ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَكَرِهَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ الْوُضُوْءَ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ كَرِهَا فَضْلَ طَهُوْرِهَا وَلَمْ يَرَيَا بِفَضْلِ سُؤْرِهَا بَاْسًا

◆◆ ابوحاجب بیان کرتے ہیں: بنوغفار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی (سے وضو کرنے) سے منع کیا ہے۔

اس باب میں حضرت عبداللہ بن سرجس سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض فقہاء نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' ان دونوں کے نزدیک اس عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے' تاہم ان دونوں حضرات کے نزدیک عورت کے پینے کے بعد بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

59 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ اَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَّاَبُوْ حَاجِبٍ اسْمُهٗ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمٍ

اختلافِ روایت: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

◆◆ عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے ابوحاجب کو سنا' انہوں نے حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات

58- اخرجه احمد (213/4)' (66/5)' وابو داؤد (68/1): كتاب الطهارة' باب: النهى عن الوضوء بفضل وضوء المراة' حديث (82)' وابن ماجه (132/1)' كتاب الطهارة وسننها' باب: النهى عن الوضوء بفضل وضوء المراة' حديث (373)' والنسائى (179/1): كتاب الطهارة' باب: النهى عن فضل وضوء المراة' حديث (343)' من طريق سليمان التيمى عن ابى حاجب' عن رجل من بنى غفار' وهو: "الحكم بن عمرو الغفارى" به.

نقل کی: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) عورت کے جوٹھے پانی سے وضو کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے ابوحاجب نامی راوی کا نام سوادہ بن عاصم ہے۔ محمد بن بشار اپنی حدیث میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔ محمد بن بشار نے اس کے الفاظ میں شک ظاہر نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 48: اس بارے میں رخصت کا بیان

60 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ نے ایک ٹب میں سے غسل کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسی سے وضو کرنے کا ارادہ کیا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنابت کی حالت میں تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانی جنبی نہیں ہوتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، مالک اور شافعی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

باب 49: پانی کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی

61 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيْهَا الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ

60- اخرجه احمد (337, 308, 235/1)' وابو داؤد (65/1)' كتاب الطهارة' باب: الماء لا يجنب' وابن ماجه (132/1)' كتاب الطهارة وسننها' باب: الرخصة في فضل وضوء المراة' حديث (370)' والنسائي (173/1)' كتاب المياه' حديث (325)' والدارمي (187/1)' كتاب الصلاة والطهارة' باب: الوضوء بفضل المراة وابن خزيمة (57/1)' حديث (109)' من طريق سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس به۔

61- اخرجه احمد (31/3)' وابو داؤد (64/1)' كتاب الطهارة' باب: ماجاء في بئر بضاعة' حديث (66)' والنسائي (174/1)' كتاب المياه' باب: ذكر بئر بضاعة' من طريق محمد بن كعب عن عبيدالله بن عبدالله بن رافع بن خديج عن ابي سعيد الخدري به۔

وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَّا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ جَوَّدَ اَبُوْ اُسَامَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمْ يَرْوِ اَحَدٌ حَدِيْثَ اَبِيْ سَعِيْدٍ فِيْ بِئْرِ بُضَاعَةَ اَحْسَنَ مِمَّا رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

فی الباب: وَّفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا ہم بضاعہ کنوئیں سے وضو کر سکتے ہیں (راوی کہتے ہیں) یہ وہ کنواں تھا' جس میں حائضہ عورتوں (کے کپڑے) کتوں کا گوشت (مردہ کتے) گندگی ڈالی جاتی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے' اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

''بضاعہ'' کے کنوئیں کے بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت کو' ابواسامہ سے زیادہ بہتر دوسرے کسی نے نقل نہیں کیا' یہ روایت دیگر حوالوں سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

باب 50: (اسی سے متعلق دیگر روایات)

62 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: وَهُوَ يُسْاَلُ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ

قَالَ عَبْدَةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْقُلَّةُ هِيَ الْجِرَارُ وَالْقُلَّةُ الَّتِيْ يُسْتَقٰى فِيْهَا

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ رِيْحُهُ اَوْ طَعْمُهُ وَقَالُوْا يَكُوْنُ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ قِرَبٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو بے آب وگیاں زمین میں ہوتا ہے' اور اسے درندے' اور چوپائے پیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے' تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

محمد بن اسحاق فرماتے ہیں: ''قلہ'' گھڑے کو کہتے ہیں اور ''قلہ'' اس چیز کو کہتے ہیں' جس میں پانی بھرا جاتا ہے۔

62- اخرجه احمد (107,38,12/2) وابو داؤد (64/1): كتاب الطهارة' باب: ماينجس الماء' حديث (65)' وابن ماجه (172/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: مقدار الماء الذي لا ينجس' حديث (517)' والدارمي (186/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: قدر الماء الذى لا ينجس' وابن خزيمة (49/1)' حديث (92)' و عبد بن حميد (260)' حديث (818)' من طريق عبيدالله بن عبدالله بن عمر عن ابن عمر به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں: جب پانی دو قلے ہو جائے تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی جب تک اس کی بو یا اس کا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائیں وہ یہ بیان کرتے ہیں: (دو قلے پانی) تقریباً پانچ مشکیزوں کے جتنا ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ

باب **51**: کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

63 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے (کیونکہ) پھر اسی سے وضو کرنا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَاءِ الْبَحْرِ اَنَّهٗ طَهُوْرٌ

باب **52**: سمندر کا پانی پاک ہوتا ہے

64 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ اٰلِ ابْنِ الْاَزْرَقِ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ

63- اخرجه مسلم (190/2۔ نووی): كتاب الطهارة: باب: النهي عن البول في الماء الراكد' حديث (282/95)' وابو داؤد (66,65/1): كتاب الطهارة' باب: البول في الماء الراكد' حديث (69)' والنسائي (49/1): كتاب الطهارة' باب: الماء الدائم' حديث (57)' (197/1): كتاب والتيمم: باب ذكر نهي الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم' حديث (400)' والدارمي (186/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: الوضوء من الماء الراكد' واخرجه احمد (265/2)' والحميدي (429/2)' حديث (970)' وابن خزيمة (37/1)' حديث (66)' من طريق محمد بن سيرين عن ابي هريرة به۔

64- اخرجه مالك في الموطا (22/1): كتاب الطهارة' باب: الطهور للوضوء حديث (12)' واحمد (393,237/2)' وابو داؤد (69/1): كتاب الطهارة' باب: الوضوء بماء البحر' حديث (83)' وابن ماجه (136/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: الوضوء بماء البحر' حديث (386)' والنسائي (50/1): كتاب الطهارة' باب: ماء البحر' حديث (95)' (176/1) كتاب المياه' باب: الوضوء بماء البحر' حديث (332)' والدارمي (186,185/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: الوضوء من ماء البحر' وابن خزيمة (59/1)' حديث (111)' من طريق المغيرة بن ابي بردة' وهو من بني عبدالدار عن ابي هريرة به۔

متن حدیث: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّالْفِرَاسِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ لَّمْ يَرَوْا بَاْسًا بِمَاءِ الْبَحْرِ

وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءَ بِمَاءِ الْبَحْرِ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو هُوَ نَارٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہوئے اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے کر جاتے ہیں' اگر ہم اس کے ذریعے وضو کرلیں' تو ہم خود پیاسے رہ جائیں گے' کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیا کریں؟ آپ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہوتا ہے' اور اُس کا مردار حلال ہوتا ہے۔

اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت فراسی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اکثر فقہاء کی یہی رائے ہے' جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں' ان کے نزدیک سمندر کے پانی (سے وضو کرتے میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' ان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ (یعنی سمندر کا پانی) آگ ہے۔ (یعنی نقصان دہ ہے)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْبَوْلِ

باب 53: پیشاب (کے چھینٹوں سے بچنے) کی شدید (تاکید)

65 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّقُتَيْبَةُ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

65- اخرجه البخاری (385/1): كتاب الوضوء' باب: ماجاء فی غسل البول' حديث (218)' و مسلم (204/2۔ نووی): كتاب الطهارة' باب: الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه' حديث (292/111)' وابو داؤد (52/1): كتاب الطهارة' باب: الاستبراء من البول' حديث (20)' وابن ماجه (125/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: التشديد فی البول' حديث (347)' والنسائی (28/1): كتاب الطهارة' باب: التنزه عن البول' حديث (31)' والدارمی (188/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: الاتقاء من البول' واخرجه احمد (225/1)' وابن خزيمة (33/1)' حديث (56)' وعبد بن حميد (210, 211)' حديث (620)' من طريق الاعمش عن مجاهد عن طاوس عن ابن عباس به

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی قَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا هٰذَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ وَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَبِیْ بَکْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰی مَنْصُوْرٌ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنْ طَاوُسٍ وَّرِوَایَةُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ

توضیح راوی: قَالَ : وَسَمِعْتُ اَبَا بَکْرٍ مُّحَمَّدَ بْنَ اَبَانَ الْبَلْخِیَّ مُسْتَمْلِیْ وَکِیْعٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ وَکِیْعًا یَقُوْلُ الْاَعْمَشُ اَحْفَظُ لِاِسْنَادِ اِبْرَاهِیْمَ مِنْ مَنْصُوْرٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے' اور ان دونوں کو کسی (بظاہر) بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ اُن میں سے ایک پیشاب (کی چھینٹوں) سے بچتا نہیں تھا' اور دوسرا شخص چغلی کیا کرتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

منصور نے اس حدیث کو مجاہد کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں طاؤس کا ذکر نہیں کیا۔ ویسے اعمش کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

میں نے ابوبکر محمد بن ابان سے سنا انہوں نے فرمایا: میں نے وکیع سے سنا: ابراہیم کی اسناد میں اعمش' منصور سے ''احفظ'' ہیں (یعنی زیادہ یاد رکھنے والے ہیں)

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ یُّطْعَمَ

باب 54: جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا

66 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ

66- اخرجه مالك في الموطا (64/1): كتاب الطهارة' باب: ماجاء في بول الصبي' حديث (110)' والبخاري (39/1): كتاب الوضوء' باب: بول الصبيان' حديث (223)' و مسلم (197/2- نووي): كتاب الطهارة' باب: حكم بول الطفل الرضيع و كيفية غسله' حديث (287/103)' وابوداؤد (155/1): كتاب الطهارة' باب: بول الصبي يصيب الثوب' حديث (374)' وابن ماجه (174/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: ماجاء في بول الصبي الذي لم يطعم' حديث (524)' والنسائي (157/1): كتاب الطهارة' باب: بول الصبي الذي لم ياكل الطعام' حديث (302)' والدارمي (189/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: بول الغلام الذي لم يطعم واخرجه احمد (356, 355/6)' وابن خزيمة (144/1)' حديث (285)' والحميدي (165/1)' حديث (343)' من طريق عبيدالله بن عبدالله بن عتبة عن ام قيس بنت محصن الاسدية به.

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ

متن حدیث: قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَآئِشَةَ وَزَيْنَبَ وَلُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ اُمُّ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبِى السَّمْحِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِىْ لَيْلٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَهٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيْعًا

◆◆ سیّدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اپنے بیٹے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' وہ کھانا نہیں کھاتا تھا (یعنی کھانا کھانے کی عمر تک نہیں پہنچا تھا) اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کردیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس پر چھڑک دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا، سیّدہ لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا، حضرت ابوسمح، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابولیلیٰ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے کئی اہلِ علم کی یہی رائے ہے' جن میں امام احمد اور اسحاق بھی شامل ہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے گا' اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

یہ حکم اس وقت ہے' جب انہوں نے ابھی کھانا' کھانا شروع نہ کیا ہو' لیکن اگر انہوں نے کھانا شروع کردیا ہو' تو ان دونوں (کے پیشاب کو) دھویا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

باب 55: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو' اس کے پیشاب کا حکم

67 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ وَّقَتَادَةُ وَثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ

67- اخرجه البخاری (400/1): كتاب الوضوء' باب: ابوال الابل والدواب والغنم ومرابضها' حديث (233)' ومسلم (1296/3): كتاب القسامة' باب: حكم المحاربين والمرتدين' حديث (1671/9)' وابوداؤد (534/2): كتاب الحدود' باب: ماجاء فى المحاربة' حديث (4364)' وابن ماجه (861/2): كتاب الحدود' باب: من حارب وسعى فى الارض فسادا' حديث (2578)' واخرجه النسائى (97/7): كتاب تحريم الدم' باب: تاويل قول الله عزوجل: (انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله)' حديث (4034)' واخرجه احمد (107/3, 205)' من طريق حميد وقتادة' وثابت عن انس به.

متن حدیث: اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَأُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَّسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَاَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰى اَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰى مَاتُوْا وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ يَكْدُمُ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰى مَاتُوْا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے وہاں کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زکوٰۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا۔ آپ نے فرمایا: تم ان کا دودھ اور پیشاب پیو' ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا کر لے گئے اور وہ اسلام سے مرتد ہو گئے۔

(بعد میں) انہیں پکڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت میں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیں پھروا دیں' پھر انہیں ریگستان (کے تپتے ہوئے پتھروں پر) ڈلوا دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان میں سے ایک شخص کو دیکھ رہا تھا وہ (پیاس کی شدت سے) اپنی زبان کے ذریعے زمین کو چاٹ رہا تھا' یہاں تک کہ وہ لوگ اسی حالت میں مر گئے۔

حماد نامی راوی بعض اوقات یہ لفظ نقل کرتے ہیں۔

یکدم (یعنی وہ اپنے منہ سے زمین کو چاٹ رہا تھا) یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے' یہ کئی حوالوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اکثر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: حلال جانوروں کے پیشاب میں حرج نہیں۔

68 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَهُمْ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرُّعَاةِ (۱)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَهٗ غَيْرَ هٰذَا الشَّيْخِ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَّهُوَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ (وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ)

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّمَا فَعَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الْحُدُوْدُ

(۱)- اخرجه مسلم (1298/3): كتاب القسامة' باب: حكم المحاربين والمرتدين' حديث (1671/14)' والنسائي (100/7): كتاب تحريم الدم: باب تاويل قول الله عزوجل (انما جزاؤا الذين يحاربون الله ورسوله) حديث (4043) من طريق سليمان التيمي عن انس به.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں اس لئے پھروائیں تھیں کیونکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے اس شخص کے علاوہ اور کسی نے بھی یزید بن زریع سے، ہمارے علم کے مطابق، اس روایت کو نقل نہیں کیا۔

قرآنی حکم ''والجروح قصاص'' کے مطابق ان کی آنکھوں سلائیاں پھروائی گئیں' کیونکہ انہوں نے چراوہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھروائیں تھیں۔ محمد بن سیرین سے منقول ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل حدود کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيحِ

باب 56: ہوا (خارج ہونے) پر وضو کا ٹوٹ جانا

69 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وضو اس وقت لازمی ہوتا ہے' جب آواز آئے یا ہوا (بدبو) خارج ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

70 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيْحًا بَيْنَ اَلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا

فی الباب: قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ وَّعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ اَنْ لَّا يَجِبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ يَّسْمَعُ صَوْتًا اَوْ يَجِدُ رِيْحًا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا شَكَّ فِى الْحَدَثِ فَاِنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ اسْتِيقَانًا يَّقْدِرُ

70- اخرجه احمد (2/410, 435, 471)، وابن ماجه (1/172): كتاب الطهارة و سننها، باب: لا وضوء الا من حدث، حديث (515)، وابن خزيمة (1/18)، حديث (27)، من طريق سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة به۔

75- اخرجه احمد (2/414)، و مسلم (2/285- نووى): كتاب الحيض، باب: الدليل على من تيقن الطهارة ثم شك فى الحدث فله ان يصلى بطهارته تلك، حديث (99/362)، وابو داؤد (1/94): كتاب الطهارة، باب: اذا شك فى الحدث، حديث (177)، والدارمى (1/183,184): كتاب الصلاة والطهارة، باب: لا وضوء الا من حدث، وابن خزيمة (1/16,17)، حديث (24)، من طريق سهيل عن ابيه عن ابى هريرة به۔

اَنْ يَّحْلِفَ عَلَيْهِ وَقَالَ اِذَا خَرَجَ مِنْ قُبُلِ الْمَرْاَةِ الرِّيحُ وَجَبَ عَلَيْهَا الْوُضُوْءُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص مسجد میں موجود ہو اور وہ اپنی سرین میں سے ہوا کا خروج محسوس کرے تو اس وقت تک (وضو کرنے کے لئے) نہ نکلے جب تک آواز نہ سن لے یا بدبو محسوس نہ کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

علماء بھی اس بات کے قائل ہیں: ان کے نزدیک وضو ٹوٹنے کی صورت میں وضو اس وقت لازم ہوتا ہے جب آدمی آواز سن لے یا اسے بدبو محسوس ہو۔ ابن مبارک فرماتے ہیں: جب آدمی کو وضو ٹوٹنے کے بارے میں شک ہو تو اس پر وضو کرنا اس وقت تک لازم نہیں ہوگا، جب تک اسے وضو ٹوٹنے کا اتنا یقین نہ ہو کہ وہ اس پر قسم اٹھا سکتا ہو۔ ابن مبارک فرماتے ہیں: اگر عورت کے ''قُبُل'' (اگلی شرمگاہ) سے ہوا خارج ہو جائے تو اس پر وضو کرنا لازم ہوگا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

71 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کسی شخص کی نمازوں کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا، جب وہ بے وضو ہو، جب تک وہ وضو نہ کر لے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

باب 57: سونے کے بعد (بیدار ہونے پر) وضو کرنا

72 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى كُوْفِيٌّ وَّهَنَّادٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنْ اَبِىْ خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَّامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ

71- اخرجه احمد (318,308/2)، والبخاری (282/1)، كتاب الوضوء، باب: لاتقبل صلاة بغير طهور، حديث (135)، ومسلم (144/2. نووی): كتاب الطهارة: باب وجوب الطهارة للصلاة حديث (225/2)، وابو داؤد (63/1)، كتاب الطهارة، باب: فرض الوضوء، حديث (60)، وابن خزيمة (9/1)، حديث (11)، من طريق همام بن منبه عن ابی هريرة به.

72- اخرجه احمد (256/1)، وابو داؤد (101/1)، كتاب الطهارة، باب: فی الوضوء من النوم، واخرجه عبد بن حميد (221,220)، حديث (659)، من طريق قتادة عن ابی العالية عن ابن عباس به.

مَفَاصِلُهُ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُوْ خَالِدٍ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

فی الباب: قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ سو گئے آپ سجدے کی حالت میں تھے' یہاں تک کہ آپ کے خراٹوں کی آواز آنے لگی' پھر آپ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ تو سو گئے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو اس شخص پر لازم ہوتا ہے' جو لیٹ کر سوئے' کیونکہ جب وہ لیٹتا ہے' تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (اس حدیث کے ایک راوی) ابوخالد کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

73 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ : وَسَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَمَّنْ نَّامَ قَاعِدًا مُعْتَمِدًا فَقَالَ لَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ اَبَا الْعَالِيَةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِى الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ فَرَاٰى اَكْثَرُهُمْ اَنْ لَّا يَجِبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِذَا نَامَ قَاعِدًا اَوْ قَائِمًا حَتّٰى يَنَامَ مُضْطَجِعًا وَّبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِىُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ

قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا نَامَ حَتّٰى غُلِبَ عَلٰى عَقْلِهٖ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِىُّ مَنْ نَّامَ قَاعِدًا فَرَاٰى رُؤْيَا اَوْ زَالَتْ مَقْعَدَتُهٗ لِوَسَنِ النَّوْمِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سو جاتے تھے اور پھر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر لیتے تھے وہ از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

73- اخرجه احمد (277/3)' ومسلم (2/307-308۔ نووی): كتاب الحيض' باب، الدليل على ان نوم الجالس لا ينقض الوضوء' حديث (376/125)' و ابو داؤد (100/1): كتاب الطهارة' باب: فى الوضوء من النوم' حديث (200)' من طريق قتادة عن انس به۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے صالح بن عبداللہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو بیٹھ کر ٹیک لگا کر سو جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس شخص پر وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو سعید بن ابوعروبہ نے قتادہ کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے اس میں ابوعالیہ کا ذکر نہیں کیا' اور اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

سونے کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' ان میں سے اکثریت کی رائے یہ ہے: اگر کوئی شخص بیٹھ کر یا کھڑا کھڑا سو جائے' تو وضو لازم نہیں ہوگا اس وقت تک' جب تک وہ لیٹ کر نہ سوئے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے' بعض حضرات یہ کہتے ہیں: جب کوئی شخص سو جائے' یہاں تک کہ اس کی عقل پر نیند کا غلبہ ہو جائے (یعنی اس کے حواس ختم ہو جائیں) تو اس پر وضو واجب ہوگا۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب آدمی بیٹھ کر سو جائے اور کوئی خواب دیکھ لے' یا نیند کے غلبہ کی وجہ سے' اس کے بیٹھنے کی جگہ (یعنی سرین) اپنی جگہ سے ہٹ جائے' تو اس پر وضو کرنا لازمی ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب **58**: آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کی وجہ سے' وضو کا لازم ہونا

74 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَّا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَتَوَضَّاُ مِنَ الدُّهْنِ اَنَتَوَضَّاُ مِنَ الْحَمِيْمِ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اَخِي اِذَا سَمِعْتَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَبِي طَلْحَةَ وَاَبِي اَيُّوْبَ وَاَبِي مُوْسٰى

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلٰى تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو چیز آگ پر پکی ہو' اس کو کھانے سے وضو کرنا لازم ہوگا خواہ وہ پنیر کا ٹکڑا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا ہم تیل کی وجہ سے وضو کریں گے؟

74- اخرجه احمد (503/2)' وابن ماجه (163/1): كتاب الطهارة و سننها' باب: الوضوء مما غيرت النار' حديث (485)' من طريق محمد بن عمرو بن علقمة عن ابي سلمة عن ابي هريرة به.

کیا ہم گرم پانی کی وجہ سے وضو کریں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جب تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث سن لو تو اس کے سامنے مثالیں نہ بیان کیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کی وجہ سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم کی یہ رائے ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کی وجہ سے وضو لازمی نہیں ہوتا۔ (یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب 59: آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے کی وجہ سے) وضو لازم نہ ہونا

75 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلٰى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَاَكَلَ وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِّنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قَالَ (۱)

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ رَافِعٍ وَّاُمِّ الْحَكَمِ وَعَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَاُمِّ عَامِرٍ وَّسُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَاُمِّ سَلَمَةَ

اسنادِدیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَا يَصِحُّ حَدِيْثُ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ اِنَّمَا رَوَاهُ حُسَامُ بْنُ مِصَكٍّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ اِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَّعِكْرِمَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ وَّعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَهٰذَا اَصَحُّ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ رَاَوْا تَرْكَ

(۱)۔صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَهٰذَا اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ نَاسِخٌ لِلْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ حَدِيْثِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے' میں آپ کے ساتھ تھا' آپ ایک انصاری خاتون کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس خاتون نے آپ کے لئے ایک بکری ذبح کی آپ نے اسے کھایا' پھر وہ خاتون کھجوروں کا ایک تھال لے کر آئی' آپ نے ان میں سے بھی کھایا' پھر آپ نے ظہر کی نماز کے لئے وضو کیا' پھر نماز ادا کی' پھر نماز سے فارغ ہوئے' تو وہ خاتون بکری کا بچا ہوا گوشت لائی۔ آپ نے اسے بھی کھالیا' پھر آپ نے عصر کی نماز ادا کی' لیکن از سر نو وضو نہیں کیا۔

اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابورافع، حضرت ام حسن رضی اللہ عنہا، حضرت ام عامر، حضرت سوید بن نعمان اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث سند کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے' کیونکہ اسے حسام بن مصک نے ابن سیرین کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

درست یہ ہے: یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے اسے اس طرح روایت کیا ہے' اور اس کے علاوہ دیگر صورتوں میں ابن سیرین کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

عطاء بن یسار، عکرمہ، محمد بن عمرو بن عطاء، علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی حضرات نے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہلِ علم نے اس چیز پر عمل کیا ہے' ان میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے سے) وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معاملات میں آخری عمل یہی منقول ہے' گویا یہ حدیث پہلی والی حدیث کو منسوخ کرنے والی ہے' وہ حدیث جس میں پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

باب 60: اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا

76 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ

76- اخرجه احمد (303,288/4)' وابو داؤد (96/1): كتاب الطهارة' باب: الوضوء من لحوم الابل' حديث (184)' (187/1): كتاب الصلاة' باب: النهي عن الصلاة في مبارك الابل' حديث (493)' وابن ماجه (166/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: ماجاء في الوضوء من لحوم الابل' حديث (494)' وابن خزيمة (22,21/1)' حديث (32)' من طريق عبدالرحمن بن ابي ليلى عن البراء بن عازب به.

الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متن حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوْا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَتَوَضَّئُوْا مِنْهَا قَالَ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رَوَی الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ وَّالصَّحِیْحُ حَدِیْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوٰی عُبَیْدَةُ الضَّبِّیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ ذِی الْغُرَّةِ الْجُهَنِیِّ وَرَوٰی حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ فَاَخْطَاَ فِیْهِ وَقَالَ فِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ وَّالصَّحِیْحُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اِسْحٰقُ صَحَّ فِیْ هٰذَا الْبَابِ حَدِیْثَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثُ الْبَرَاءِ وَحَدِیْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَغَیْرِهِمْ اَنَّهُمْ لَمْ یَرَوُا الْوُضُوْءَ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَاَهْلِ الْکُوْفَةِ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے فرمایا: تم اس کے بعد وضو کرلو' آپ سے بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے فرمایا: تم اس کے بعد وضو نہ کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے' انہوں نے اسے عبداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

عبیدہ ضبی نے اسے عبداللہ رازی کے حوالے سے، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے ذوالعزہ جہنی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے اس میں غلطی کی ہے۔

انہوں نے اس کی سند میں یہ کہا ہے: یہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے اور وہ اپنے والد اور وہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

صحیح یہ ہے: عبداللہ بن عبداللہ راوی نے اسے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اسحاق فرماتے ہیں: اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو احادیث مستند طور پر منقول ہیں' ایک حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث اور ایک حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' تابعین اور دیگر اہلِ علم میں سے' چند حضرات سے یہی قول منقول ہے:
ان کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا لازم نہیں ہے۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَاب الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب 61: شرمگاہ چھونے کے بعد وضو کرنا

77 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَرْوٰى ابْنَةِ اُنَيْسٍ وَّعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَّزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّثْلَ هٰذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ وَرَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الْاَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ بُسْرَةَ وَقَالَ اَبُوْ زُرْعَةَ حَدِيْثُ اُمِّ حَبِيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ صَحِيْحٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَمْ يَسْمَعْ مَكْحُوْلٌ مِّنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَرَوٰى مَكْحُوْلٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَكَاَنَّهُ لَمْ يَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ صَحِيْحًا

◆◆ حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے وہ اس

77- اخرجه مالك في الموطا (42/1): كتاب الطهارة' باب: الوضوء من مس الفرج' حديث (58)' والحميدي (171/1)' حديث (352)' واحمد (406/6'407)' وابو داؤد (95/1): كتاب الطهارة' باب: الوضوء من مس الذكر' حديث (181)' والنسائي (100/1): كتاب الطهارة' باب: الوضوء من مس الذكر' حديث (163)' وابن ماجه (161/1): كتاب الطهارة و سننها' باب: الوضوء من مس الذكر' حديث (479)' والدارمي (184/1): كتاب الصلاة اولطهارة' باب: الوضوء من مس الذكر' وابن خزيمة (22/1)' حديث (33)' من طريق مروان بن الحكم عن بسرة بنت صفوان به۔

وقت تک نماز ادا نہ کرے جب تک وہ وضو نہ کر لے۔

اس باب میں سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ اروی بنت انیس رضی اللہ عنہا، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کئی راویوں نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت بسرہ سے نقل کیا ہے۔

حضرت بسرہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے۔

اس روایت کو اسحاق بن منصور نے ابواسامہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت بسرہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہل علم نے یہی رائے دی ہے۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: اس باب میں سب سے زیادہ مستند روایت حضرت بسرہ کی حدیث ہے۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس باب میں سب سے زیادہ مستند ہے یہ علاء بن حارث کی روایت ہے جسے انہوں نے مکحول کے حوالے سے عنبسہ بن ابوسفیان کے حوالے سے سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: مکحول نے عنبسہ بن ابوسفیان سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔ مکحول نے ایک اور راوی کے حوالے سے عنبسہ کے حوالے سے دیگر روایات نقل کی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ ''حدیث صحیح'' نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب 62: شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنا لازم نہ ہونا

78 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ هُوَ الْحَنَفِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: وَهَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِّنْهُ اَوْ بَضْعَةٌ مِّنْهُ

فی الباب: قَالَ وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَاب النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

78- اخرجه احمد (23/4)، وابو داؤد (95/1): كتاب الطهارة، باب: الرخصة فی مس الذكر، حديث (182)، وابن ماجه (163/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: الرخصة فی مس الذكر، حديث (483)، والنسائی (101/1): كتاب الطهارة، باب: ترك الوضوء من مس الذكر حديث (165)، من طريق قيس بن طلق بن علی عن ابيه به.

وَبَعْضِ التَّابِعِيْنَ اَنَّهُمْ لَمْ يَرَوُا الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

حکم حدیث: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَّاَيُّوْبَ بْنِ عُتْبَةَ وَحَدِيْثُ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ اَصَحُّ وَاَحْسَنُ

◆◆ قیس بن طلق اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: یہ صرف گوشت کا ایک لوتھڑا ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) یہ اس کے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین سے یہ روایت منقول ہے: ان حضرات کے نزدیک شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنا لازم نہیں ہے۔ اہلِ کوفہ اور ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس باب میں یہ حدیث ''احسن'' ہے۔

اس روایت کو ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

علم حدیث کے بعض ماہرین نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ کے بارے میں کچھ گفتگو کی ہے (یعنی انہیں مستند قرار نہیں دیا)

ملازم بن عمرو کی عبداللہ بن بدر سے نقل کردہ روایت ''اصح'' اور ''احسن'' ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

باب 63: (بیوی کا) بوسہ لینے کے بعد وضو لازم نہیں ہوتا

79 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَاَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ اِلَّا اَنْتِ قَالَ فَضَحِكَتْ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالُوْا لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالْاَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ وَّهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَاِنَّمَا تَرَكَ اَصْحَابُنَا حَدِيْثَ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا لِاَنَّهُ لَا يَصِحُّ عِنْدَهُمْ لِحَالِ الْاِسْنَادِ

79- اخرجه احمد (210/6)، وابو داؤد (94/1): كتاب الطهارة، باب: الوضوء من القبلة، حديث (179)، وابن ماجه (168/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: الوضوء من القبلة، حديث (502) من طريق عروة بن الزبير عن عائشة به.

قَالَ : وَسَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ جِدًّا وَّقَالَ هُوَ شِبْهُ لَا شَيْءَ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَهٰذَا لَا يَصِحُّ اَيْضًا وَّلَا نَعْرِفُ لِاِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ سَمَاعًا مِّنْ عَائِشَةَ وَلَيْسَ يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ

◆◆ عروہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لیا' پھر آپ نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: 'وہ آپ ہی ہوں گی' عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس قول کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اور تابعین میں سے ایک سے زیادہ اہلِ علم سے نقل کیا گیا ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ بھی اس بات کے قائل ہیں ان حضرات کے نزدیک بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: بوسہ لینے سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں۔

ہمارے اصحاب نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو اس لئے ترک کیا ہے' کیونکہ ان کے نزدیک یہ مستند طور پر ثابت نہیں ہے' کیونکہ اس کی سند ایسی نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابوبکر عطار بصری سے سنا ہے وہ علی بن مدینی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ مشتبہ ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: حبیب بن ابوثابت نے عروہ سے اس حدیث کا سماع نہیں کیا۔

ابراہیم تیمی کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بوسہ لیا تھا' اور ازسرنو وضو نہیں کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت بھی مستند نہیں ہے' کیونکہ ہم ابراہیم تیمی کے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کے بارے میں نہیں جانتے۔

اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی بھی ''مستند'' روایت منقول نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ

باب 64: قے کرنے یا نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے وضو کرنا

80 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ وَهُوَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوْفِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا وَقَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ فَتَوَضَّاَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَابْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ اَصَحُّ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَاٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ الْوُضُوْءَ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ وُضُوْءٌ وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ

حکمِ حدیث: وَقَدْ جَوَّدَ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ حُسَيْنٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فَاَخْطَاَ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْاَوْزَاعِيَّ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَاِنَّمَا هُوَ مَعْدَانُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ

◆◆ معدان بن ابوطلحہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی تو آپ نے ازسرِنو وضو کیا (راوی کہتے ہیں) پھر میری ملاقات حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے دمشق کی جامع مسجد میں ہوئی میں نے ان سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے (یعنی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے) ٹھیک کہا ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسحاق بن منصور نے اس روایت کے راوی کا نام معدان بن طلحہ نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (درست نام) ابن ابی طلحہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب' تابعین نے قے کرنے یا نکسیر پھوٹنے کے بعد وضو کرنا لازم قرار دیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

80- اخرجہ احمد (443/6)' وابو داؤد (725/1): کتاب الصیام: باب الصائم یستقئی عامداً' حدیث (2381)' والدارمی (14/2): کتاب الصیام' باب: التقیؤ للصائم' وابن خزیمۃ (224/3)' حدیث (1956) من طریق معدان بن ابی طلحۃ عن ابی الدرداء بہ۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: قے کرنے یا نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

حسین معلم نے اس روایت کو بہترین قرار دیا ہے۔

حسین کی روایت اس باب میں سب سے زیادہ مستند ہے۔

معمر نے اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر کے حوالے سے نقل کیا ہے' انہوں نے اس میں غلطی کی ہے۔

انہوں نے یہ کہا ہے: یہ یحییٰ بن ولید کے حوالے سے خالد بن معدان کے حوالے سے' حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

انہوں نے اس سند میں اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ نہیں کیا اسے خالد بن معدان کے حوالے سے نقل کر دیا ہے' جو معدان بن ابوطلحہ کے صاحب زادے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيذِ

باب 65: نبیذ سے وضو کرنا

81 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ فَزَارَةَ عَنْ اَبِىْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلَنِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِىْ اِدَاوَتِكَ فَقُلْتُ نَبِيذٌ فَقَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَّمَاءٌ طَهُوْرٌ قَالَ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِىْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ زَيْدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لَا تُعْرَفُ لَهٗ رِوَايَةٌ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ بِالنَّبِيذِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَغَيْرُهٗ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُتَوَضَّاُ بِالنَّبِيذِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنِ ابْتُلِىَ رَجُلٌ بِهٰذَا فَتَوَضَّاَ بِالنَّبِيذِ وَتَيَمَّمَ اَحَبُّ اِلَىَّ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَوْلُ مَنْ يَّقُوْلُ لَا يُتَوَضَّاُ بِالنَّبِيذِ اَقْرَبُ اِلَى الْكِتَابِ وَاَشْبَهُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا)

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: تمہارے برتن میں کیا ہے؟ میں نے عرض کی: نبیذ ہے آپ نے فرمایا: کھجوروں کا (شیرہ) بہترین ہے' اور اس کا پانی پاک ہے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کر لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو ابوزید کے حوالے سے' حضرت عبداللہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا

81- اخرجه احمد (1/402, 450, 458)' وابوداؤد (1/69)' كتاب الطهارة' باب: الوضوء بالنبيذ' حديث (84)' وابن ماجه (1/135)' كتاب الطهارة وسننها' باب: الوضوء بالنبيذ' حديث (384)' من طريق ابى زيد عن عبدالله بن مسعود به۔

گیا ہے۔

ابوزید نامی راوی علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک مجہول ہیں اس روایت کے علاوہ ان کی کسی اور روایت کا پتہ نہیں ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: نبیذ سے وضو کیا جاسکتا ہے' ان میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

بعض اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: نبیذ سے وضو نہیں کیا جاسکتا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص ایسی صورتحال میں مبتلا ہو جائے' تو میرے نزدیک پسندیدہ صورت یہ ہے: وہ نبیذ سے وضو کرے اور بعد میں تیمّم بھی کرلے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو حضرات اس بات کے قائل ہیں: نبیذ سے وضو کیا جاسکتا ہے' ان کا قول کتاب اللہ کے حکم سے زیادہ قریب اور زیادہ مشابہہ ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاکیزہ مٹی کے ذریعے تیمّم کرلو''۔

بَابُ فِي الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

باب 66: دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

82 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهُ دَسَمًا قَالَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ وَاُمِّ سَلَمَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمُ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا آپ نے پانی منگوایا اور کلی کی آپ نے فرمایا: اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اس بارے میں بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: دودھ پینے کے بعد کلی کرنی چاہئے۔ ہمارے نزدیک یہ حکم استحباب پر محمول ہوگا بعض اہلِ علم کے نزدیک دودھ پینے کے بعد کلی کرنا ضروری نہیں ہے۔

82- اخرجه البخاری (374/1): كتاب الوضوء' باب: هل يمضمض من اللبن' حديث (211)' ومسلم (281/2- نووی): كتاب الحيض' باب: نسخ الوضوء مما مست النار' حديث (358/95)' وابو داؤد (99/1): كتاب الطهارة' باب: فی الوضوء من اللبن' حديث (196)' وابن ماجه (167/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: المضمضة من شرب اللبن' حديث (498)' والنسائی (109/1): كتاب الطهارة' باب: المضمضة من اللبن' حديث (187)' واخرجه احمد (329, 227, 223/1)' وعبد بن حميد (217)' حديث (649)' وابن خزيمة (29/1)' حديث (47)' من طريق عبيدالله بن ابن عباس به.

بَابُ فِیْ کَرَاهَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَیْرَ مُتَوَضِّیٍٔ

باب 67: جب آدمی وضو کی حالت میں نہ ہو تو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

83 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَیْرِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَبُوْلُ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّاِنَّمَا یُکْرَهُ هٰذَا عِنْدَنَا اِذَا کَانَ عَلَی الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا اَحْسَنُ شَیْءٍ رُوِیَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَابِ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَاءِ وَجَابِرٍ وَّالْبَرَاءِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' آپ اس وقت پیشاب کر رہے تھے آپ نے اسے جواب نہیں دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہمارے نزدیک یہ اس وقت مکروہ ہے' جب آدمی پاخانہ یا پیشاب کر رہا ہو' بعض علماء نے اس کی یہی وضاحت کی ہے' اس باب میں یہ ''احسن'' روایت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علقمہ بن فغواء رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سُؤْرِ الْکَلْبِ

باب 68: کتے کے جوٹھے کا حکم

84 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَیُّوْبَ یُحَدِّثُ

83- اخرجه مسلم (295/2- النووی): کتاب الحیض' باب: التیمم' حدیث (115 /370)' وابو داؤد (51/1): کتاب الطهارة' باب: ایرد السلام وهو یبول؟' حدیث (16)' وابن ماجه (127/1): کتاب الطهارة وسننها' باب: الرجل یسلم علیه وهو یبول' حدیث (353)' والنسائی (36,35/2): کتاب الطهارة' باب: السلام علی من یبول' حدیث (37)' وابن خزیمة (40/1)' حدیث (73)' من طریق الضحاك بن عثمان عن نافع عن ابن عمر به.

84- اخرجه مسلم (185/2- النووی): کتاب الطهارة' باب: حکم ولوغ الکلب' حدیث (279/91)' وابو داؤد (66/1): کتاب الطهارة' باب: الوضوء بسؤر الکلب' حدیث (71)' والنسائی (177/1, 178): کتاب الطهارة' باب: تعفیر الاناء بالتراب من ولوغ الکلب فیه' حدیث (339)' وابن خزیمة (51,50/1)' حدیث (95)' من طریق محمد بن سیرین عن ابی هریرة به' واخرجه احمد (265/2)' والحمیدی (428/2)' حدیث (968)' من طریق محمد بن سیرین عن ابی هریرة به.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: يُغْسَلُ الْإِنَاءُ اِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُولَاهُنَّ اَوْ اُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ وَاِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَلَمْ يُذْكَرْ فِيهِ اِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً

وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے' تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے گا۔ پہلی مرتبہ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آخری مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے گا' اور اگر بلی برتن میں منہ ڈال دے' تو اسے ایک مرتبہ دھویا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اس حدیث کو دیگر حوالوں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے۔

تاہم اس میں یہ مذکور نہیں ہے ''جب بلی منہ ڈال دے تو اسے ایک مرتبہ دھویا جائے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي سُؤْرِ الْهِرَّةِ

باب 69: بلی کے جوٹھے کا حکم

85 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا قَالَتْ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِينَ يَا بِنْتَ اَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ

85- اخرجه مالك في الموطا (23/1): كتاب الطهارة' باب: الطهور للوضوء حديث (13)' واحمد (303/5, 309)' وابو داؤد (67/1): كتاب الطهارة' باب: سؤر الهرة' حديث (75)' وابن ماجه (131/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: الوضوء بسؤر الهرة والرخصة في ذلك' حديث (367)' والنسائي (55/1): كتاب الطهارة' باب: سؤر الهرة' حديث (68)' (178/1): كتاب المياه' باب: سؤر الهرة' حديث (340)' والدارمي (187/1, 188): كتاب الصلاة والطهارة' باب: الهرة اذا ولغت في الاناء' واخرجه ابن خزيمة (55/1)' حديث (104)' من طريق كبشة بنت كعب بن مالك عن ابي قتادة الانصاري به.

عَنْ مَالِكٍ وَّكَانَتْ عِنْدَ اَبِىْ قَتَادَةَ وَالصَّحِيْحُ ابْنُ اَبِىْ قَتَادَةَ

فی الباب: قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ الشَّافِعِىِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ لَمْ يَرَوْا بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ بَاْسًا

حکم حدیث: وَّهٰذَا اَحْسَنُ شَىْءٍ رُوِىَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ جَوَّدَ مَالِكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ وَلَمْ يَاْتِ بِهٖ اَحَدٌ اَتَمَّ مِنْ مَالِكٍ

◆◆ حضرت کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے کی اہلیہ ہیں بیان کرتی ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے وہ بیان کرتی ہیں: میں نے ان کے وضو کے لئے پانی رکھا وہ بیان کرتی ہیں: ایک بلی آئی اور اس پانی کو پینے لگی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس کی طرف جھکا دیا' یہاں تک کہ جب اس نے پانی پی لیا' تو سیّدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا کہ میں غور سے ان کی طرف دیکھ رہی ہوں' تو فرمایا: اے میری بھتیجی! کیا تم اس بات پر حیران ہو رہی ہو؟ تو میں نے عرض کی: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ناپاک نہیں ہوتی یہ تمہارے گھر میں آنے والوں میں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آنے والیوں میں شامل ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس طور پر نقل کیا ہے: وہ خاتون حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں لیکن درست یہ ہے: وہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے کی اہلیہ تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں' ان میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔ ان کے نزدیک بلی کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ سب سے زیادہ بہتر چیز ہے' جو اس باب میں نقل کی گئی ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اور اس روایت کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ مکمل طور پر اور کسی نے نقل نہیں کیا۔

بَابُ فِى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب 70: موزوں پر مسح کرنا

86 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ

متنِ حدیث: بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَفْعَلُ هٰذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِىْ

وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ لِاَنَّ اِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ هٰذَا قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ يَعْنِي كَانَ يُعْجِبُهُمْ

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّحُذَيْفَةَ وَالْمُغِيْرَةِ وَبِلَالٍ وَّسَعْدٍ وَّاَبِي اَيُّوْبَ وَسَلْمَانَ وَبُرَيْدَةَ وَعَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَاَنَسٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّيَعْلَى بْنِ مُرَّةَ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَاُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ وَّاَبِي اُمَامَةَ وَجَابِرٍ وَّاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَّابْنِ عُبَادَةَ وَيُقَالُ ابْنُ عِمَارَةَ وَاُبَيِّ بْنُ عِمَارَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ جَرِيْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا' پھرانہوں نے وضو کیا' اور موزوں پر مسح کرلیاان سے دریافت کیا گیا: کیا آپ ایسا کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا: میں کیوں نہ کروں؟ جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ان حضرات کوحضرت جریر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت بہت پسند تھی وجہ یہ ہے۔حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعداسلام قبول کیا تھا یہ امام ابراہیم نخعی کا قول ہے'یعنی لوگوں کو یہ بات پسند تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عبادہ رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت ابن عمارہ رضی اللہ عنہ اور ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

87 وَيُرْوٰى عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ رَاَيْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ

متن حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهُ اَقَبْلَ الْمَائِدَةِ اَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ فَقَالَ مَا اَسْلَمْتُ اِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُّقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ وَرَوٰى بَقِيَّةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَدْهَمَ عَنْ مُّقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيْرٍ

قولِ امام ترمذی: وَهٰـذَا حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ لِاَنَّ بَعْضَ مَنْ اَنْكَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ تَاَوَّلَ اَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ

86- اخرجه البخاری (589/1): كتاب الصلاة' باب: الصلاة فی الخفاف' حديث (387)' ومسلم (166/2, 167. نووی): كتاب الطهارة' باب: المسح علی الخفين' حديث (272/72)' والنسائی (81/1): كتاب الطهارة' باب: المسح علی الخفين' حديث (118)' (73/2, 74): كتاب القبلة' باب: الصلاة فی الخفين' حديث (774)' واخرجه احمد (358, 361, 364)' والحميدی (349/2) حديث (797)' وابن خزيمة (94/1)' حديث (186)' من طريق الاعمش عن ابراهيم عن همام بن الحارث عن جرير به۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ وَذَكَرَ جَرِيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ (۱)

◆◆ شہر بن حوشب کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا' اور موزوں پر مسح کرلیا' میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرکے موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے' میں نے ان سے دریافت کیا: یہ سورۂ مائدہ نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے؟ یا بعد کی بات ہے' انہوں نے فرمایا: میں سورۂ مائدہ کا حکم نازل ہونے کے بعد اسلام لایا تھا (اس کا مطلب ہے بعد میں ہی دیکھا ہوگا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو بقیہ نے ابراہیم بن ادہم کے حوالے سے مقاتل بن حیان کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے' حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یہ حدیث قرآن کی ''مفسر'' ہے۔ بعض حضرات نے موزوں پر مسح کا انکار کیا ہے وہ اس کی تاویل یہ کرتے ہیں: موزوں پر مسح کا حکم سورۂ مائدہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے تھا' جبکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں یہ بات بیان کردی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تھا جب سورۂ مائدہ نازل ہوچکی تھی۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ

باب 71: مسافر اور مقیم کا موزوں پر مسح کرنا

88 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةٌ وَّلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّذُكِرَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ اَنَّهٗ صَحَّحَ حَدِيْثَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمَسْحِ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ وَّيُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَّفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ بَكْرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَّعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَجَرِيْرٍ

◆◆ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے فرمایا: مسافر کے لئے (اس کی مدت) تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن ہے یحییٰ بن معین کے بارے میں منقول ہے' انہوں نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مسح کے بارے میں' اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(اس روایت کے راوی) ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔

---

(۱)- صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

88- اخرجه احمد (215,213/5)' وابو داؤد (88,87/1): كتاب الطهارة' باب: التوقيت في المسح' حديث (157)' والحميدي (207/1)' حديث (434) من طريق ابي عبدالله الجدلي عن خزيمة بن ثابت به۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام عبدالرحمٰن بن عبد ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

89 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ وَحَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَّلَا يَصِحُّ

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ مِنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ حَدِيْثَ الْمَسْحِ وقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ كُنَّا فِیْ حُجْرَةِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ وَمَعَنَا اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ فَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَحْسَنُ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا يَمْسَحُ الْمُقِيْمُ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّالْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيهِنَّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ لَمْ يُوَقِّتُوْا فِی الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالتَّوْقِيْتُ اَصَحُّ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ اَيْضًا مِّنْ غَيْرِ حَدِيْثِ عَاصِمٍ

◆◆ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے: جب ہم سفر کی حالت

89- اخرجه احمد (239/4، 240، 241)، وابن ماجه (82/1): المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، مختصراً، والنسائی (83/1): كتاب الطهارة، باب: التوقيت في المسح على الخفين للمسافر، حديث (126)، وابن خزيمة (13/1)، حديث (17)، (98/1، 99)، حديث (196)، والحميدي (388/2، 389)، حديث (881)، من طريق زر بن حبيش عن صفوان بن عسال به.

میں ہوں تو ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں البتہ جنابت کی صورت میں اتارنے ہوں گے، لیکن پاخانہ، پیشاب یا سونے (کی وجہ سے نہیں اتاریں گے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ابوعبداللہ جدلی کے حوالے سے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے لیکن یہ روایت مستند نہیں ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم نخعی نے ابوعبداللہ جدلی سے (موزوں پر) مسح کی حدیث کا سماع نہیں کیا۔

زائدہ، منصور کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم حضرت ابراہیم تیمی کے حجرے میں موجود تھے ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی موجود تھے ابراہیم تیمی نے عمرو بن میمون کے حوالے سے، ابوعبداللہ جدلی کے حوالے، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موزوں پر مسح کرنے سے متعلق حدیث سنائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں ''احسن'' حضرت صفوان بن عسال کی حدیث ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے فقہاء جیسے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اکثر اسی بات کے قائل ہیں یہ حضرات فرماتے ہیں: مقیم شخص ایک دن اور ایک رات تک اور مسافر تین دن اور تین راتوں تک کے لئے مسح کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض اہلِ علم سے یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں کوئی متعین موت مقرر نہیں کی۔ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وقت مقرر کرنا زیادہ بہتر ہے۔

اس بارے میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے عاصم کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی روایات نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ

باب 72: موزوں پر مسح کرنا اس کے بالائی حصے پر اور زیریں حصے پر

90 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَخْبَرَنِيْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ اَعْلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلَهٗ

90- اخرجه احمد (251/4)، وابو داؤد (91,90/1): كتاب الطهارة، باب: كيف المسح، حديث (165)، وابن ماجه (183,182/1): كتاب الطهارة، وسننها، باب: في مسح اعلى الخف واسفله، حديث (550)، من طريق رجاء بن حيوة، عن وراد، كاتب المغيرة بن شعبة، عن المغيرة بن شعبة به.

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ غَيْرُ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيْحٍ لِاَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ رَوٰى هٰذَا عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ الْمُغِيْرَةُ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر والے حصے اور نیچے والے حصے پر مسح کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے فقہاء اسی بات کے قائل ہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہ حدیث معلول ہے۔ ولید بن مسلم کے علاوہ دوسرے کسی نے اسے ثور بن یزید سے نقل نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو ان دونوں نے یہ بتایا: یہ مستند نہیں ہے' اس لئے کیونکہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثور کے حوالے سے رجاء سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: مجھے مغیرہ کے کاتب کے حوالے سے یہ حدیث بتائی گئی ہے۔ تاہم انہوں نے اس روایت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے' کیونکہ انہوں نے اس روایت میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا

باب 73: موزوں پر مسح کرنے کا حکم' یعنی ان کے ظاہری حصے پر (مسح کرنا)

91 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا يَّذْكُرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا غَيْرَهُ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَحْمَدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّكَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يُشِيْرُ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے ظاہری حصوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

91- اخرجه احمد(4/246, 254)' وابو داؤد (1/89, 90): كتاب الطهارة' باب: كيف المسح' حديث (161)' من طريق عروة بن الزبير عن المغيرة بن شعبة به -

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ کی حدیث ''حسن'' ہے۔

اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابوالزناد نے اپنے والد کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے۔ ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے' جو اس کو عروہ کے حوالے سے، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتا ہو' جس میں موزوں کے ظاہری حصے پر مسح کرنے کا تذکرہ ہو۔

کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، عبدالرحمٰن بن ابی زناد کو ضعیف سمجھتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

باب 74: جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا

92 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ

متنِ حدیث: تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ نَّعْلَيْنِ اِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى

اثرِ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدٍ التِّرْمِذِيَّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُقَاتِلٍ السَّمَرْقَنْدِيَّ يَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِیْ حَنِيْفَةَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَعَلَيْهِ جَوْرَبَانِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ قَالَ فَعَلْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ اَكُنْ اَفْعَلُهُ مَسَحْتُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَهُمَا غَيْرُ مُنَعَّلَيْنِ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' آپ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' یہ حضرات فرماتے ہیں: آدمی موزوں پر مسح کرے گا' اگرچہ اس کے پاس جوتے نہ ہوں' جبکہ وہ موزے موٹے ہوں۔

92- اخرجه ابو داؤد (89/1): كتاب الطهارة' باب: المسح على الجوربين' حديث (159)' وابن ماجه (185/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: المسح على الجوربين والنعلين' حديث (559)' والنسائي (83/1): كتاب الطهارة' باب: المسح على الخفين في السفر' حديث (125م)' واخرجه احمد(252/4)' وابن خزيمة (99/1)' حديث (198)' وعبد بن حميد(152)' حديث (398)' من طريق هزيل بن شرحبيل عن المغيرة بن شعبة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے صالح بن محمد ترمذی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے ابومقاتل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا جس بیماری میں انتقال ہوا' اس کے دوران میں ان کے پاس آیا انہوں نے پانی منگوایا اور وضو کیا انہوں نے جرابیں پہنی ہوئی تھیں' انہوں نے دونوں جرابوں پر مسح کرلیا اور پھر فرمایا: آج میں نے جو کچھ کیا ہے پہلے کبھی نہیں کیا' میں نے آج موزوں پر مسح کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: وہ دونوں جرابیں چمڑے کی نہیں تھیں (یا جوتوں کے بغیر تھیں)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

باب 75: جرابوں اور عمامہ پر مسح کرنا

93 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ قَالَ بَكْرٌ وَّقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فِي مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَنَّهُ مَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِهِ وَعِمَامَتِهِ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ذَكَرَ بَعْضُهُمُ الْمَسْحَ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْضُهُمُ النَّاصِيَةَ

وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَّقُولُ مَا رَاَيْتُ بِعَيْنِيْ مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَسَلْمَانَ وَثَوْبَانَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَسٌ وَّبِهِ يَقُولُ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ

وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ لَا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ اِلَّا بِرَاْسِهِ مَعَ الْعِمَامَةِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ بْنَ مُعَاذٍ يَّقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَقُولُ اِنْ مَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ يُجْزِئُهُ لِلْاَثَرِ

93- اخرجه احمد (255/4)' ومسلم (175,174/2۔نووی): كتاب الطهارة' باب: المسح على الناصية والعمامة' حديث (274/83)' وابوداؤد (86,85/1): كتاب الطهارة' باب: المسح على الخفين' حديث (150)' والنسائي (76/1): كتاب الطهارة' باب: المسح على العمامة مع الناصية' حديث (107)' من طريق بكر بن عبدالله المزني عن الحسن عن ابن المغيرة بن شعبة عن ابيه به۔

◄◄ حسن بصری' مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' آپ نے موزوں اور عمامے پر مسح کیا۔

بکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے سے یہ روایت سنی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن بشار نے اس حدیث کو ایک اور جگہ ذکر کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: آپ نے اپنی پیشانی اور عمامے پر مسح کیا تھا۔

یہ روایت کئی حوالوں سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ بعض حضرات نے پیشانی اور عمامے کا ذکر کیا ہے' اور بعض نے پیشانی کا ذکر نہیں کیا۔

میں نے امام احمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے اپنی آنکھوں سے یحییٰ بن سعید قطان کی مانند کوئی شخص نہیں دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: آدمی عمامے پر مسح کرسکتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: عمامے پر مسح نہیں کیا جاسکتا' ماسوائے اس صورت کے' کہ آدمی عمامے کے ساتھ سر پر بھی مسح کرلے۔ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی اس بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے جارود بن معاذ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع بن جراح کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جو شخص عمامے پر مسح کرلے' تو یہ بات اس کے لئے جائز ہوگی اثر (سے ثابت ہونے) کی وجہ سے۔

94 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ (۱)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت کعب بن عجرہ کے حوالے سے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موزوں اور چادر پر مسح کیا تھا۔

(۱)- اخرجه احمد (14,12/6)' ومسلم (175/2۔نووی) كتاب الطهارة' باب: المسح على الناصية والعمامة' حديث (275/84)' وابن ماجه (186/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: ماجاء في المسح على العمامة' حديث (561)' والنسائى (75/1): كتاب الطهارة' باب: المسح على العمامة' حديث (104)' وابن خزيمة (92,91/1)' حديث (180)' من طريق كعب بن عجرة عن بلال به.

95 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ هُوَ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ السُّنَّةُ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ فَقَالَ اَمِسَّ الشَّعْرَ الْمَاءَ (۱)

◆◆ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا' توانہوں نے فرمایا: (اے میرے بھتیجے!) یہ سنت ہے' راوی کہتے ہیں میں نے ان سے عمامے پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا' توانہوں نے فرمایا: تم بالوں پر پانی لگاؤ!

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب 76: غسل جنابت کا بیان

96 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهٖ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ

متنِ حد[illegible]ـعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَاَ الْاِنَاءَ بِشِمَالِهٖ عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَاَفَاضَ عَلٰى فَرْجِهٖ ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ اَوِ الْاَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لئے پانی رکھا آپ نے غسل جنابت کیا۔ آپ نے بائیں ہاتھ کے ذریعے برتن میں سے پانی دائیں ہاتھ پر انڈیلا' دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر اپنے ہاتھ کو برتن کے اندر داخل کیا' پھر آپ نے اپنی شرمگاہ پر پانی بہایا پھر اپنے ہاتھ کو دیوار یا شاید زمین کے ذریعے ملا' پھر آپ نے کلی کی، پھر ناک میں پانی ڈالا، پھر چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر آپ نے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہایا، پھر

(۱)۔صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

96– اخرجه البخاری (447/1): كتاب الغسل' باب: من افرغ بيمينه على شماله فى الغسل' و مسلم (233/2۔نووی): كتاب الحيض' باب: صفة غسل الجنابة' حديث (317/27)' وابو داؤد (114/1): كتاب الطهارة' باب: فى الغسل من الجنابة حديث (245)' وابن ماجه (158/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: التنديل بعد الوضوء و بعد الغسل' حديث (467)' (190/1)' كتاب الطهارة وسننها' باب: ما جاء فى الغسل من الجنابة' حديث (573)' والنسائى (138,137/1): كتاب الطهارة' باب: غسل الرجلين فى غير المكان الذى يغتسل فيه' حديث (253)' والدارمى (191/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: فى الغسل من الجنابة' واخرجه احمد(336, 330,329/6)' والحميدى (151/1)' حديث (316)' وابن خزيمة(120/1)' حديث (241)' وعبد بن حميد (447)' حديث (1550)' من طريق سلمة بن كهيل عن كريب عن ابن عباس عن ميمونة به۔

پورے جسم پر پانی بہایا، پھر آخر میں دونوں پاؤں دھولیے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس باب میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

97 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّاُ وُضُوْئَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ ثُمَّ يَحْثِىْ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ الَّذِىْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ فِى الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ اَنَّهٗ يَتَوَضَّاُ وُضُوْئَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِنِ انْغَمَسَ الْجُنُبُ فِى الْمَآءِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ اَجْزَاَهٗ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِىِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غسل جنابت کرنا ہوتا' تو آپ سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے' پھر انہیں برتن میں داخل کرنے سے پہلے اپنی شرمگاہ کو دھوتے' پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے' پھر سر پر پانی ڈالتے پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

غسل جنابت میں اہلِ علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کرے' پھر اس کے بعد سر پر تین مرتبہ پانی بہائے' پھر پورے جسم پر پانی بہائے' پھر دونوں پاؤں دھولے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' وہ فرماتے ہیں: اگر جنبی شخص پانی جسم پر بہالے اور بعد میں وضو نہ کرے' تو یہ بات اس کے لئے جائز ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

97- اخرجه مالك فى الموطا (44/1): كتاب الطهارة' باب: العمل فى غسل الجنابة' حديث (67)' واحمد (101,52/6)' والبخارى (429/1): كتاب الغسل' باب: الوضوء قبل الغسل' حديث (248)' ومسلم (232/2-نووى): كتاب الحيض' باب: صفة غسل الجنابة' حديث (316/35)' وابو داؤد (113/1): كتاب الطهارة' باب: فى الغسل من الجنابة' حديث (242)' والنسائى (134/1): كتاب الطهارة' باب: ذكر وضوء الجنب قبل الغسل' حديث (247)' والدارمى (191/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: فى الغسل من الجنابة' واخرجه الحميدى (88/1)' حديث (163)' وابن خزيمة (121/1)' حديث (242)' من طريق هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة به.

بَاب هَلْ تَنقُضُ الْمَرْاَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ

باب 77: کیا غسل کے وقت عورت اپنی مینڈیاں کھولے گی؟

98 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِیْ اَفَاَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِيْنَ عَلٰی رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِّنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِيْنَ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ اَوْ قَالَ فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَمْ تَنْقُضْ شَعْرَهَا اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُهَا بَعْدَ اَنْ تُفِيضَ الْمَاءَ عَلٰی رَاْسِهَا

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اپنے بالوں کی مینڈیاں باندھی ہوئی ہیں کیا میں غسل جنابت کے لئے انہیں کھولوں گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں! تمہارے لئے اتنا کافی ہے: تم تین مرتبہ سر پر پانی بہالو پھر تم اپنے سارے جسم پر پانی بہالو گی تو تم پاک ہو جاؤ گی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) تم نے پاکیزگی حاصل کرلی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اسی پر عمل کیا جاتا ہے جب خاتون غسل جنابت کرے گی تو وہ اپنے بال نہیں کھولے گی اس کے لئے یہ جائز ہے: وہ صرف اپنے سر پر پانی بہالے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً

باب 78: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے

99 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَ وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ وَّاَنَسٍ

98- اخرجه مسلم (246/2 نووی): كتاب الحيض' باب: حكم ضفائر المغتسلة' حديث (330/58)' وابو داؤد (115/1): كتاب الطهارة' باب: فی المراة هل تنقض شعرها عندالغسل؟' حديث (251)' وابن ماجه (198/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: ماجاء فی غسل النساء من الجنابة' حديث (603)' والنسائی (131/1): كتاب الطهارة' باب: ذكر ترك المراة نقض ضفر راسها عند اغتسالها من الجنابة' حديث (241)' والدارمی (263/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: اغتسال الحائض اذا وجب الغسل عليها قبل ان تحيض' واخرجه احمد (289/6، 314)' والحميدی (140/1، 141)' حديث (294)' وابن خزيمة (122/1)' حديث (246)' من طريق عبدالله بن رافع عن ام سلمة به.

99- اخرجه ابو داؤد (115/1): كتاب الطهارة' باب: فی الغسل من الجنابة' حديث (248)' وابن ماجه (196/1): كتاب الطهارة' وسننها' باب: تحت كل شعرة جنابة' حديث (597)' من طريق محمد بن سيرين عن ابی هريرة به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْحَارِثِ بْنِ وَجِيهٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

توضیح راوی: وَهُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذَاكَ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّيُقَالُ الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ وَّيُقَالُ ابْنُ وَجْبَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے تم بالوں کو دھولیا کرو اور جسم کو کھال کو صاف کرلیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت حارث بن وجیہ کی حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔ ان سے کئی آئمہ روایات نقل کی ہیں' اس حدیث میں وہ منفرد ہیں' اسے انہوں نے مالک بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام حارث بن وجیہ ہے' اور ایک قول کے مطابق ابن وجبہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب 79: غسل کے بعد وضو کرنا

100 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَوَضَّاُ بَعْدَ الْغُسْلِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ اَنْ لَّا يَتَوَضَّاَ بَعْدَ الْغُسْلِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں کہ غسل کے بعد وضو نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

باب 80: جب ختنے (شرمگاہیں) مل جائیں تو غسل واجب ہوجاتا ہے

101 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ

100- اخرجه احمد (6/68, 119, 154, 192, 253, 258)' وابو داؤد (1/115): كتاب الطهارة: باب فى الوضوء بعد الغسل' حديث (250)' وابن ماجه (1/191): كتاب الطهارة وسننها: باب فى الوضوء بعد الغسل' حديث (579)' والنسائى (1/137): كتاب الطهارة: باب ترك الوضوء من بعد الغسل' حديث (252)' (1/209): كتاب الغسل والتيمم: باب ترك الوضوء بعد الغسل' حديث (430)' من طريق ابى اسحاق عن الاسود عن عائشة به.

الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا .

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ختنے ختنوں سے مل جائیں (یعنی شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

میں نے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا' تو ہم دونوں نے غسل کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

102 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّعَآئِشَةُ وَالْفُقَهَاءِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب ختنے، ختنے سے (شرمگاہ، شرمگاہ سے) مل جائے' تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دوسری صورت میں بھی منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: ''جب ختنے، ختنے سے مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اکثر اس بات کے قائل ہیں ان میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں۔ ان کے علاوہ تابعین اور ان کے بعد والے فقہاء بھی اس بات کے قائل ہیں' جیسے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب شرمگاہ، شرمگاہ سے مل جائے' تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

101– اخرجه احمد (161/6)' وابن ماجه (199/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: ماجاء فى وجوب الغسل اذا التقى الختانان' حديث (608)' من طريق عبدالرحمن بن القاسم بن محمد عن ابيه عن عائشة به.

102– اخرجه احمد (47/6, 97, 112, 135) من طريق على بن زيد بن جدعان عن سعيد بن المسيب عن عائشة به.

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَآءِ

باب 81: منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے

103 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

متنِ حدیث: قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَةً فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَآءِ فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّرَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّهُ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ فِي الْفَرْجِ وَجَبَ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ يُنْزِلَا

◆◆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: منی کے خروج کے نتیجے میں غسل لازم ہونے کا حکم اسلام کے آغاز میں رخصت کے طور پر تھا پھر اس سے منع کر دیا گیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

منی کے خروج کے نتیجے میں غسل لازم ہونے کا حکم ابتدائے اسلام میں تھا' پھر اسے منسوخ قرار دے دیا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے اسی کی مانند منقول ہے' جن میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

اکثر اہلِ علم کے مطابق اس پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی مرد بیوی کے ساتھ صحبت کرے' تو ان دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا اگرچہ ان دونوں کو انزال نہ ہو۔

104 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

آثارِ صحابہ: قَالَ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَآءِ فِي الْاِحْتِلَامِ (۱)

103- اخرجه احمد (116,115/5) وابو داؤد (105/1): كتاب الطهارة: باب فى الاكسال' حديث (215)' وابن ماجه (200/1): كتاب الطهارة وسننها: باب ما جاء فى وجوب الغسل اذا التقى الختانان' حديث (609)' والدارمى (194/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب الماء من الماء' وابن خزيمة (112/1)' حديث (225)' من طريق سهل بن سعد عن ابى بن كعب به.

(۱)- صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اِس روایت کو نقل کیا ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَّقُوْلُ لَمْ نَجِدْ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا عِنْدَ شَرِيْكٍ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُو الْجَحَّافِ اسْمُهٗ دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ عَوْفٍ وَّيُرْوٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَحَّافِ وَكَانَ مَرْضِيًّا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَّالزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَآءِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: احتلام میں منی کے خروج کی وجہ سے غسل لازم ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے جارود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہم نے اس حدیث کو صرف شریک کے پاس پایا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو جحاف نامی راوی کا نام داؤد بن ابوعوف ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: ابو جحاف نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے وہ پسندیدہ آدمی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ "پانی سے پانی لازم ہوجاتا ہے"۔ (یعنی خروج منی سے غسل واجب ہوتا ہے)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ يَّسْتَيْقِظُ فَيَرٰى بَلَلًا وَّلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

باب 82: جو شخص نیند سے بیدار ہونے کے بعد تری دیکھے، لیکن اسے احتلام یاد نہ رہے

105 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ هُوَ الْعُمَرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَآءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ

اختلاف روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثَ عَآئِشَةَ فِى الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

توضیح راوی: وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مِّنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ فِى الْحَدِيْثِ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ اِذَ

105- اخرجه احمد (256/6)، وابو داؤد (111/1): كتاب الطهارة، باب: فى الرجل يجد البلة فى منامه، حديث (236)، وابن ماجه (200/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: من احتلم ولم ير بللا، حديث (612)، والدارمى (195/1، 196)، كتاب الصلاة والطهارة، باب: من يرى بللا ولم يذكر احتلاما، من طريق عبدالله بن عمر العمرى، عن عبيدالله بن عمر، عن القاسم عن عائشة به۔

اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ فَرَاٰى بِلَّةً اَنَّهُ يَغْتَسِلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِنَّمَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ اِذَا كَانَتِ الْبِلَّةُ بِلَّةَ نُطْفَةٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ وَاِذَا رَاٰى احْتِلَامًا وَّلَمْ يَرَ بِلَّةً فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو تری پاتا ہے لیکن اسے احتلام یاد نہیں رہتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ غسل کرے گا آپ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ سمجھتا ہے: اسے احتلام ہوا ہے' حالانکہ اسے تری نظر نہیں آتی؟ آپ نے فرمایا: اس پر غسل لازم نہیں ہے۔

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر کوئی عورت اس طرح دیکھ لے' تو کیا اس پر بھی غسل لازم ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں کیونکہ خواتین مردوں (کی طرح) ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو عبیداللہ بن عمر نامی راوی نے عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے' جو ایسے شخص کے بارے میں ہے' جسے تری نظر آتی ہے' لیکن اسے احتلام یاد نہیں ہوتا۔

عبداللہ بن عمر نامی راوی کو یحییٰ بن سعید نے اس کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: جب کوئی شخص بیدار ہو' اور وہ تری دیکھے تو اسے غسل کرنا چاہئے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں' تابعین میں سے بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: اس شخص پر غسل اس وقت واجب ہوگا' جب وہ تری' منی کی تری ہو۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں' جب کوئی شخص احتلام دیکھتا ہے' لیکن اسے تری نظر نہیں آتی تو اس پر غسل لازم نہیں ہوتا' عام اہلِ علم کی یہی رائے ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذْيِ

باب 83: منی اور مذی کا بیان

106 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

106- اخرجه احمد (87/1، 109)، وابن ماجه (168/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: الوضوء من المذى، حديث (504)، من طريق عبدالرحمن بن ابى ليلى عن على به۔

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِنَ الْمَذْیِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: مذی (خارج ہونے) پرصرف وضو کرنا لازم ہوگا اور منی (خارج ہونے) پر غسل لازم ہوگا۔

اس باب میں حضرت مقداد بن اسود اور حضرت ابی بن کعب سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' دیگر حوالوں سے یہ منقول ہے' مذی کے نکلنے سے وضو لازم ہوتا ہے' اور منی کے نکلنے سے غسل لازم ہوتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور بعد میں آنے والے اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمَذْیِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

باب 84: منی کا کپڑے پر لگ جانا

107 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ هُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَلْقٰی مِنَ الْمَذْیِ شِدَّةً وَّعَنَاءً فَكُنْتُ اُكْثِرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِیْ مِنْهُ قَالَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِّنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهٖ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰی اَنَّهٗ اَصَابَ مِنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَّلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ فِی الْمَذْیِ مِثْلَ هٰذَا

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْمَذْیِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُجْزِئُ اِلَّا الْغَسْلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْزِئُهُ النَّضْحُ وَقَالَ اَحْمَدُ اَرْجُو اَنْ يُّجْزِئَهُ النَّضْحُ بِالْمَآءِ

◆◆ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے منی کی وجہ سے بڑی پریشانی اٹھانی پڑتی تھی اور اکثر اس کی وجہ

107- اخرجه احمد (485/3)، وابو داؤد (104/1): كتاب الطهارة، باب: فی المذی، حديث (210)، وابن ماجه (169/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: الوضوء من المذی، حديث (506)، والدارمی (184/1): كتاب الصلاة والطهارة، باب: فی المذی، واخرجه عبد بن حميد (171)، حديث (468)، وابن خزيمة (147/1)، حديث (291)، من طريق سعيد بن عبيد بن السباق عن ابيه عن سهل بن حنيف به.

سے غسل کرنا پڑتا تھا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' آپ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: اس صورت میں تمہارے لئے وضو کر لینا کافی ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر میرے کپڑوں پر لگ جائے' تو میں کیا کروں؟ تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے یہ کافی ہے: تم اپنی ہتھیلی میں پانی لے کر اپنے کپڑوں پر چھڑک لو اس جگہ پر جہاں تمہیں وہ لگی محسوس ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے ہم اسے صرف محمد بن اسحٰق نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں' جنہوں نے مذی کے بارے میں نقل کیا ہے۔

کپڑوں پر لگی ہوئی مذی کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ فرمایا ہے: اسے دھونا ضروری ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے: پانی چھڑک لینا کافی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا یہ خیال ہے: پانی چھڑک لینا کافی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب 85: منی کپڑوں پر لگ جانا

108 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ

متنِ حدیث: ضَافَ عَآئِشَةَ ضَيْفٌ فَاَمَرَتْ لَهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَنَامَ فِيْهَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْيَا اَنْ يُّرْسِلَ بِهَا وَبِهَا اَثَرُ الْاِحْتِلَامِ فَغَمَسَهَا فِي الْمَآءِ ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ لِمَ اَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَّفْرُكَهُ بِاَصَابِعِهِ وَرُبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِي

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا فِي الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ يُجْزِئُهُ الْفَرْكُ وَاِنْ لَّمْ يُغْسَلْ وَهٰكَذَا

اسنادِ دیگر: رُوِيَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَآئِشَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ الْاَعْمَشِ وَرَوٰى اَبُوْ مَعْشَرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ وَحَدِيْثُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ

◆◆ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک مہمان ٹھہرا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے زرد رنگ کی ایک چادر بھجوائی وہ سو گیا اسے احتلام ہو گیا اسے اس بات پر شرم آئی کہ وہ اس چادر کو واپس بھیج دے' جبکہ اس پر احتلام کا نشان موجود

108- اخرجه مسلم (199/2-نووی): كتاب الطهارة' باب: حكم المني' حديث (288/105)' وابو داؤد (155,154/1): كتاب الطهارة' باب: المني يصيب الثوب' حديث (371)' وابن ماجه (179/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: في فرك المني من الثوب' حديث (538)' والنسائي (156/1): كتاب الطهارة' باب: فرك المني من الثوب' حديث (297)' واخرجه احمد (43/6, 135, 193, 263)' والحميدي (97/1)' حديث (186)' وابن خزيمة (145/1, 146, 147)' حديث (288)' من طريق ابراهيم عن همام بن الحارث عن عائشة به۔

تھا' اس نے اسے پانی سے دھولیا' پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھجوایا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے ہمارے چادر کو کیوں خراب کیا اس کے لئے یہ کافی تھا: وہ اپنی انگلیوں کے ذریعے اسے کھرچ دیتا۔ میں نے کئی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنی انگلیوں کے ذریعے اسے کھرچا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور بعد میں آنے والے فقہاء میں سے بعض اس بات کے قائل ہیں' جن میں سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں: یہ حضرات کپڑوں پر لگی ہوئی منی کے بارے میں فرماتے ہیں: کھرچ دینا کافی ہے' اگرچہ اسے نہ دھویا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی طرح یہ روایت منصور کے حوالے سے، ابراہیم کے حوالے سے، ہمام بن حارث کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' جیسا کہ اعمش نے اسے نقل کیا ہے۔

ابومعشر اس حدیث کو روایت کرتے ہیں' ابراہیم کے حوالے سے، اسود کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' تاہم اعمش کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَاب غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب 86: کپڑے پر لگی ہوئی منی کو دھونا

109 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِّنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَّفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

قولِ امام ترمذی: وَّحَدِيْثُ عَآئِشَةَ اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِّنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِمُخَالِفٍ لِحَدِيْثِ الْفَرْكِ لِاَنَّهُ وَاِنْ كَانَ الْفَرْكُ يُجْزِئُ فَقَدْ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ اَنْ لَّا يُرٰى عَلٰى ثَوْبِهٖ اَثَرُهٗ

آثارِ صحابہ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَنِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ فَاَمِطْهُ عَنْكَ وَلَوْ بِاِذْخِرَةٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھو دیا کرتی تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

109- اخرجه البخاری (397/1): كتاب الوضوء' باب: غسل المنى وفركه' و غسل مايصيب من المراة' حديث (229)' ومسلم (200/2۔نووی): كتاب الطهارة' باب: حكم المنى' حديث (289/108)' وابو داؤد (155/1): كتاب الطهارة' باب: المنى يصيب الثوب' حديث (373)' وابن ماجه (178/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: المنى يصيب الثوب' حديث (536)' والنسائى (156/1): كتاب الطهارة' باب: غسل المنى من الثوب' حديث (295)' واخرجه احمد (47/6, 142, 235)' وابن خزيمة (145/1)' حديث (287)' من طريق عمرو بن ميمون عن سليمان بن يسار عن عائشة به۔

اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی دھونے کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کھرچنے والی روایت سے مخالف نہیں ہے کیونکہ اگرچہ کھرچ دینا جائز ہے لیکن آدمی کے لئے مستحب یہی ہے: اس کے کپڑے پر اس کا نشان نظر نہ آئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: منی بلغم کی طرح ہے تم اسے صاف کردو خواہ گھاس کے ذریعے کرو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ

باب 87: جنبی شخص کا غسل سے پہلے سوجانا

110 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَّلَا يَمَسُّ مَآءً

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ نَحْوَهٗ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا قَوْلُ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَغَيْرِهٖ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَتَوَضَّاُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ

وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَقَدْ رَوٰى عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَّيَرَوْنَ اَنَّ هٰذَا غَلَطٌ مِّنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں سوجایا کرتے تھے آپ پانی استعمال نہیں کرتے تھے (یعنی غسل نہیں کرتے تھے)

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سعید بن مسیّب اور دیگر حضرات کی یہی رائے ہے۔

کئی راویوں نے اسود کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ سونے سے پہلے وضو کرلیتے تھے۔

ابواسحٰق نے اسود کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے یہ اس سے زیادہ مستند ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو ابواسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ان

110- اخرجه احمد (43/6, 106, 109, 146, 171)، وابو داؤد (108/1): كتاب الطهارة، باب: في الجنب يؤخر الغسل، حديث (228)، وابن ماجه (192/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: في الجنب ينام كهيئته لايمس ماء، حديث (581)، من طريق ابى اسحاق عن الاسود عن عائشة به.

حضرات کے نزدیک اس روایت میں غلطی ابواسحٰق کی طرف سے ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ

باب 88: جنبی شخص جب سونے لگے تو وضو کرلے

111 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَمَّارٍ وَّعَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا اِذَا اَرَادَ الْجُنُبُ اَنْ يَّنَامَ تَوَضَّاَ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے آپ نے فرمایا: ہاں جب وہ وضو کرلے۔

اس باب میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''احسن'' اور ''اصح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے اکثر حضرات اس بات کے قائل ہیں: سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب جنبی شخص سونے کا ارادہ کرے' تو اسے سونے سے پہلے وضو کرلینا چاہئے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

باب 89: جنبی شخص سے مصافحہ کرنا

112 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ بَكْرٍ

111- اخرجہ احمد (16/1، 17، 24، 35، 38، 44)' ومسلم (220/2۔نووی)' کتاب الحیض: باب: جواز نوم الجنب' حدیث (306/23)' واخرجہ ابن خزیمۃ (106/1)' حدیث (211)' من طریق عبیداللہ بن عمر عن نافع' عن ابن عمر عن عمر بہ۔

112- اخرجہ البخاری (464/1): کتاب الغسل: باب: عرق الجنب' وان المسلم' لا ینجس' حدیث (283)' ومسلم (301/2۔ نووی): کتاب الحیض: باب: الدلیل علی ان المسلم لا ینجس' حدیث (371)' وابو داؤد (109/1): کتاب الطہارۃ: باب فی الجنب یصافح' حدیث (231)' وابن ماجہ (178/1) کتاب الطہارۃ وسننھا: باب: مصافحۃ الجنب' حدیث (534)' والنسائی (145/1): کتاب الطہارۃ: باب: مماسۃ الجنب ومجالسۃ' حدیث (269)' واخرجہ احمد (382,235/2)' من طریق بکر بن عبداللہ عن ابی رافع عن ابی ہریرۃ بہ۔

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْبَجَسْتُ اَیْ فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ اَوْ اَيْنَ ذَهَبْتَ قُلْتُ اِنِّیْ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ فَانْخَنَسْتُ يَعْنِیْ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ وَلَمْ يَرَوْا بِعَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ بَاْسًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات ہوئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسی وقت جنابت کی حالت میں تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے کھسک گیا پھر جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے فرمایا: تم کہاں تھے؟ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) تم کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے عرض کی: میں جنابت کی حالت میں تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ فَانْخَنَسْتُ کا مطلب ہے؟ میں ان کے پاس سے ہٹ گیا۔

کئی اہلِ علم نے جنبی شخص سے مصافحہ کرنے کی اجازت دی ہے' ان کے نزدیک جنبی یا حیض والی عورت کے پسینے میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی وہ ناپاک نہیں ہوتا)

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمَرْاَةِ تَرٰی فِی الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ

باب 90: جو عورت خواب میں' مرد کی طرح خواب دیکھے (یعنی اسے احتلام ہو جائے)

113 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ

113- اخرجه البخاری (462/1): کتاب الغسل: باب: اذا احتلمت المراة' حدیث (282)' ومسلم (225/2-نووی): کتاب الحیض: باب: وجوب الغسل علی المراة' حدیث (313/32)' واخرجه مالك فی الموطأ (51/1): کتاب الطهارة: باب: غسل المراة اذا رات فی المنام مثل مایری الرجل' حدیث (85)' وابن ماجه (197/1): کتاب الطهارة وسننها: باب: فی المراة تری فی منامها مایری الرجل' حدیث (600)' النسائی (114/1): کتاب الطهارة: باب غسل المراة فی منامها مایری الرجل' حدیث (197)' واخرجه احمد (302, 292/6)' والحمیدی (143/1)' حدیث (298) من طریق عروة عن زینب بنت ابی سلمة عن ام سلمة به۔

لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَعْنِي غُسْلًا إِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ إِذَا هِيَ رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَهَا فَضَحْتِ النِّسَاءَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَأَنْزَلَتْ أَنَّ عَلَيْهَا الْغُسْلَ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ وَّخَوْلَةَ وَعَآئِشَةَ وَأَنَسٍ

◆◆ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا' کیا عورت پر لازم ہوگا؟ یعنی غسل، جب وہ خواب میں وہی چیز دیکھے جو مرد دیکھتے ہیں (یعنی اسے احتلام ہو جائے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں جب وہ پانی (یعنی منی کپڑے پر لگی ہوئی دیکھے) تو اسے غسل کر لینا چاہئے۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس عورت سے کہا: اے ام سلیم! تم نے عورتوں کو شرمندہ کر دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عام فقہاء کی یہی رائے ہے: اگر کوئی عورت خواب میں اسی طرح دیکھ لے جیسے مرد دیکھتا ہے' (یعنی اسے احتلام ہو جائے) اور اسے انزال ہو' تو اس پر غسل کرنا لازم ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ خولہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِئُ بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب 91: مرد کا غسل کرنے کے بعد عورت کے جسم سے گرمی حاصل کرنا

114 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَآءَ فَاسْتَدْفَأَ بِي فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَلَمْ اَغْتَسِلْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بَأْسٌ

مذاہب فقہاء: وَّهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ وَالتَّابِعِيْنَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا اغْتَسَلَ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَّسْتَدْفِئَ بِامْرَأَتِهِ وَيَنَامَ مَعَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ

114- اخرجه ابن ماجه (192/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: في الجنب ينام كهيئته لا يمس ماء' حديث (581) من طريق الشعبي عن مسروق عن عائشة به.

وَاِسْحٰقُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کے بعد تشریف لاتے اور میرے جسم سے گرمی حاصل کرنا چاہتے تھے' تو میں آپ کو اپنے ساتھ چمٹا لیتی تھی حالانکہ میں نے غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔

یہ اس حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: جب کوئی شخص غسل کرلے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے: وہ اپنی بیوی کو اپنے جسم کے ساتھ چمٹالے اور اس کے ساتھ سوئے' یعنی عورت کے غسل کرنے سے پہلے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ

باب 92: جنبی شخص کو جب پانی نہ ملے' تو وہ تیمّم کرے

115 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ وقَالَ مَحْمُوْدٌ فِىْ حَدِيْثِهٖ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ وَّقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ عَامِرٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ وَّلَمْ يُسَمِّهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ اَنَّ الْجُنُبَ وَالْحَائِضَ اِذَا لَمْ يَجِدَا الْمَاءَ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرَى التَّيَمُّمَ لِلْجُنُبِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَيُرْوٰى عَنْهُ اَنَّهٗ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهٖ فَقَالَ يَتَيَمَّمُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پاک مٹی مسلمان کے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے' اگر اسے پانی دس سال تک نہیں ملتا' لیکن اگر وہ پانی پالے' تو اسے پورے جسم پر بہالینا چاہئے' کیونکہ یہ زیادہ بہتر ہے۔

115- اخرجه احمد (180,155/5)، وابو داؤد (144,143/1) كتاب الطهارة: باب: الجنب يتيمم، حديث (332)، والنسائى (171/1): كتاب الطهارة: باب: الصلوات بتيمم واحد، حديث (322) واخرجه ابن خزيمة (32/4)، حديث (2292)، من طريق ابى قلابة عن عمرو بن بجدان عن ابى ذر به۔

محمود نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پاک مٹی مسلمان کے وضو کا ذریعہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کئی اہلِ علم نے خالد حذاء کے حوالے سے' ابوقلابہ کے حوالے سے، حضرت عمرو بن بجدان کے حوالے سے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ایوب نے ابوقلابہ کے حوالے سے، بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے' تاہم اس شخص کا نام نقل نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عام فقہاء کی یہی رائے ہے: جنبی شخص اور حائضہ عورت کو اگر پانی نہیں ملتا تو وہ تیمّم کرنے کے بعد نماز ادا کرلیں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: وہ جنبی شخص کے لئے تیمّم کو درست نہیں سمجھتے' خواہ اس شخص کو پانی نہ ملے۔

انہی کے بارے میں یہ روایت بھی منقول ہے: انہوں نے اس قول سے رجوع کرلیا تھا' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص پانی نہیں پاتا تو تیمّم کرلے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

باب 93: مستحاضہ عورت کا بیان

116 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّعَبْدَةُ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: جَآئَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ فِي حَدِيْثِهٖ وَقَالَ تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتّٰى يَجِيْءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

116- اخرجه مالك في الموطا (61/1): كتاب الطهارة: باب: المستحاضة' حديث (104)' واحمد (194/6)' واخرجه البخاري (487/1): كتاب الحيض: باب: الاستحاضة' حديث (306)' واخرجه مسلم (252/2 نووي): كتاب الحيض: باب: المستحاضة وغسلها وصلاتها' حديث (333/62)' وابو داؤد (124/1): كتاب الطهارة: باب: من روى ان الحيضة اذا ادبرت لاتدع الصلاة' حديث (282) وابن ماجه (203/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها قبل ان يستمر بها الدم' حديث (621)' واخرجه النسائي (123/1): كتاب الطهارة: باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة حديث (215)' والحميدي (99/1)' حديث (193)' من طريق هشام بن عروة' عن عروة عن عائشة به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَّابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ اِذَا جَاوَزَتْ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا اغْتَسَلَتْ وَتَوَضَّاَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ ہو جاتی ہے اور میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز پڑھنا چھوڑ دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں یہ (کسی دوسری) رگ کا خون ہے، یہ حیض نہیں ہے، جب حیض آجائے، تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو جب وہ ختم ہو جائے، تو تم خون کو دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دو۔

ابومعاویہ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر نماز کے لئے وضو کرو، یہاں تک کہ وہ وقت آجائے۔

اس بارے میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، مالک، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے: استحاضہ والی عورت کا حیض گزر جائے، تو وہ غسل کرنے کے بعد ہر نماز کے لئے وضو کرے گی۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

باب 94: مستحاضہ عورت ہر نماز کے لئے وضو کرے گی

117 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِى الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ فِى الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِىْ كَانَتْ تَحِيضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَّتَصُوْمُ وَتُصَلِّى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ تَفَرَّدَ بِهٖ شَرِيْكٌ عَنْ اَبِى الْيَقْظَانِ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقُلْتُ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ جَدُّ عَدِيٍّ مَا اسْمُهٗ فَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ اسْمَهٗ وَذَكَرْتُ لِمُحَمَّدٍ قَوْلَ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ اَنَّ اسْمَهٗ دِيْنَارٌ فَلَمْ يَعْبَاْ بِهٖ

117- اخرجه ابو داؤد (131/1): كتاب الطهارة: باب: من قال: تغتسل من طهر الى طهر' حديث (297)' وابن ماجه (204/1): كتاب الطهارة و سننها: باب ماجاء فى المستحاضة التى قد عدت ايام اقرائها قبل ان يستمر بها الدم' حديث (625)' والدارمى (202/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: فى غسل المستحاضة' من طريق ابى اليقظان عن عدى بن ثابت عن ابيه عن جده به.

مذاہب فقہاء: وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اِنِ اغْتَسَلَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ هُوَ اَحْوَطُ لَهَا وَاِنْ تَوَضَّاَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ اَجْزَاَهَا وَاِنْ جَمَعَتْ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ اَجْزَاَهَا

◄► عدی بن ثابت اپنے دادا کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ نے مستحاضہ عورت کے بارے میں فرمایا ہے، وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام جن میں پہلے اسے حیض آیا کرتا تھا' اس کے دوران نماز چھوڑ دے گی' پھر غسل کرے گی اور ہر نماز کے لئے وضو کرے گی' وہ روزہ بھی رکھے گی اور نماز بھی ادا کرے گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شریک نے ابوالیقظان نامی راوی کے حوالے سے منفرد طور پر اسے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا: میں نے کہا: عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔ علی کے دادا کا نام کیا تھا؟ تو امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے دادا کا نام پتہ نہیں تھا' میں نے امام بخاری کو نام بتایا: یحییٰ بن معین نے فرمایا ہے: ان کا نام دینار تھا' تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو قابل اعتماد نہیں سمجھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ مستحاضہ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر وہ ہر نماز کے لئے غسل کرے' تو یہ اس کے لئے زیادہ مناسب ہے' لیکن اگر وہ ہر نماز کے لئے صرف وضو کر لیتی ہے' تو یہ بھی اس کے لئے جائز ہے۔

اگر وہ ایک وضو کر کے' دو نمازیں اکٹھی ادا کر لے' تو یہ بھی اس کے لئے جائز ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ

باب 95: مستحاضہ عورت ایک غسل کے بعد دو نمازیں اکٹھی پڑھ لے گی

118 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ

متنِ حدیث: كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ اُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَاْمُرُنِي فِيْهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلٰوةَ قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيَّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَاِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ

118- اخرجه احمد (439, 381/6)' والبخاري في الادب المفرد (237)' حديث (806)' وابوداؤد (127/1): كتاب الطهارة: باب: من قال: اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة' حديث (287)' وابن ماجه (205/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في البكر اذا ابتدات مستحاضة اوكان لها ايام حيض فنسيتها' حديث (627)' من طريق ابراهيم بن محمد بن طلحة عن عمه عمران بن طلحة عن امه حمنة بنت جحش به.

فَصَلِّي اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ ثَلَاثًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّاَيَّامَهَا وَصُومِيْ وَصَلِّي فَاِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَاِنْ قَوِيتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ حِيْنَ تَطْهُرِيْنَ وَتُصَلِّيْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّيْنَ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي وَصُومِي اِنْ قَوِيتِ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَّشَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ عِمْرَانَ عَنْ اُمِّهٖ حَمْنَةَ اِلَّا اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ يَّقُوْلُ عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ وَالصَّحِيْحُ عِمْرَانُ بْنُ طَلْحَةَ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهٰكَذَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اِذَا كَانَتْ تَعْرِفُ حَيْضَهَا بِاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهٖ وَاِقْبَالُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَسْوَدَ وَاِدْبَارُهٗ اَنْ يَّتَغَيَّرَ اِلَى الصُّفْرَةِ فَالْحُكْمُ لَهَا عَلٰى حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ وَّاِنْ كَانَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ لَهَا اَيَّامٌ مَعْرُوْفَةٌ قَبْلَ اَنْ تُسْتَحَاضَ فَاِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَّتُصَلِّي وَاِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا اَيَّامٌ مَعْرُوْفَةٌ وَّلَمْ تَعْرِفِ الْحَيْضَ بِاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهٖ فَالْحُكْمُ لَهَا عَلٰى حَدِيْثِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَّكَذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ

وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْمُسْتَحَاضَةُ اِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ فِيْ اَوَّلِ مَا رَاَتْ فَدَامَتْ عَلٰى ذٰلِكَ فَاِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَاِذَا طَهُرَتْ فِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا اَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّهَا اَيَّامُ حَيْضٍ فَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَاِنَّهَا تَقْضِي صَلَاةَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا ثُمَّ تَدَعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقَلَّ مَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَهُوَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ اَقَلِّ الْحَيْضِ وَاَكْثَرِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ وَّاَكْثَرُهٗ عَشَرَةٌ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَاْخُذُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَقَلُّ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّاَكْثَرُهٗ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالْاَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاَبِيْ عُبَيْدٍ

◄► عمران بن طلحہ اپنی والدہ سیّدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہیں بہت زیادہ استحاضہ کی شکایت تھی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئی اور آپ کو اس بارے میں بتایا' میں نے

نبی اکرم ﷺ کو اپنی بہن سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں پایا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے استحاضہ بہت زیادہ آتا ہے آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ اس کی وجہ سے مجھے نماز اور روزے کو ترک کرنا پڑے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم روئی رکھ لیا کرو وہ خون کو ختم کردے گی' میں نے عرض کی: وہ اس سے زیادہ ہوتا ہے' آپ نے فرمایا: پھر تم کپڑا باندھ لیا کرو۔ انہوں نے عرض کی: وہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے' آپ نے فرمایا: پھر تم (اضافی) کپڑا رکھ لو' میں نے عرض کی: اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے' یہ مسلسل بہتا رہتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر میں تمہیں اس بارے میں دو ہدایتیں کرتا ہوں' تم ان میں سے جو بھی کرلو وہ تمہارے لئے جائز ہے' اگر تم دونوں کرو تو زیادہ بہتر ہوگا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان کا ٹھونگا مارنا ہے' اگر تمہیں چھ دن تک یا سات دن تک حیض آتا ہے' اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق' تو پھر تم غسل کرلو اور جب تم یہ دیکھو کہ تم پاک ہوچکی ہو' اور تم نے پاکی حاصل کرلی ہے' تو تم چوبیس دن یا تئیس دن (جو بھی حساب بنے) اتنے دن نماز ادا کرتی رہو' روزے رکھتی رہو' یہ تمہارے لئے جائز ہوگا تم اسی طرح کرلو' جیسا کہ حیض والی خواتین کرتی ہیں' جب وہ اپنے حیض کی مخصوص مدت کے بعد پاک ہوتی ہیں' اگر تم سے ہوسکے تو تم ظہر کی نماز مؤخر کرو اور عصر کی نماز کو جلدی' ایک ساتھ ادا کرلو' پھر تم غسل کرو' اس وقت جب تم پاک ہوجاؤ' پھر تم ظہر اور عصر کی نماز ادا کرو' مغرب کی نماز کو مؤخر کرو اور عشاء کی نماز کو جلدی پڑھو' تم غسل کرو اور دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرو' تم ایسا کرلو پھر تم صبح کی نماز کے لئے غسل کرو اور صبح کی نماز ادا کرلو' اسی طرح تم کرتی رہو اور روزے رکھو' اگر تمہارے اندر اس کی قوت ہو' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے یہ دوسری بات میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اسے عبیداللہ بن عمرو الرقی' ابن جریج اور شریک نے' عبداللہ بن محمد بن عقیل کے حوالے سے' ابراہیم بن محمد بن طلحہ کے حوالے سے' ان کے چچا عمران کے حوالے سے' ان کی والدہ سیّدہ حمنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

تاہم ابن جریج کہتے ہیں (راوی کا نام) عمر بن طلحہ ہے' لیکن صحیح عمران بن طلحہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ مستحاضہ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر اسے خون کے آنے اور جانے یعنی اپنے حیض (کے متعین وقت) کا پتہ ہو' اس کے آنے سے مراد یہ ہے: وہ سیاہ رنگت کا مواد ہو' اور جانے کا مطلب یہ ہے: وہ سیاہ ہوکر زرد ہوجائے' تو اس عورت کے لئے حکم وہ ہوگا' جو حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کی احادیث سے ثابت ہے' اگر استحاضہ کا شکار ہونے سے پہلے مستحاضہ عورت کے (حیض کے) ایام طے شدہ تھے' تو وہ اپنے مخصوص کے ایام کے دوران نماز چھوڑ دے گی' پھر وہ غسل کرے گی' پھر ہر نماز کے لئے وضو کرے گی اور نماز ادا کرلے گی' لیکن اگر اسے خون مسلسل آتا رہا اور اس کے طے شدہ ایام نہیں تھے اور اسے خون کی آمد یا رفت کے حساب سے حیض کا پتہ نہیں چلتا' تو اس عورت کا حکم حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مطابق ہوگا۔

ابوعبید نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب مستحاضہ عورت پہلی مرتبہ خون دیکھے اور مسلسل خون کی آمد جاری رہے اور یہی سلسلہ برقرار رہے تو وہ عورت پندرہ دن تک نماز چھوڑے رکھے گی' اگر وہ پندرہ دن میں یا اس سے پہلے پاک ہو جاتی ہے' تو یہ اس کے حیض کے مخصوص ایام ہوں گے' لیکن اگر وہ پندرہ دن سے زیادہ خون دیکھتی ہے' تو وہ چودہ دن کی نماز کی قضا ادا کرے گی' پھر اس کے بعد نماز پڑھنا چھوڑ دے گی' جو خواتین کے حیض کی کم از کم مدت ہے' اور وہ ایک دن اور ایک رات ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم نے حیض کی کم از کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ کا یہی قول ہے: ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو اختیار کیا ہے' تاہم ان سے اس کے برعکس رائے بھی منقول ہے۔

بعض اہلِ علم یہ کہتے ہیں: ان میں عطاء بن ابی رباح بھی شامل ہیں' حیض کی کم از کم مدت ایک دن اور ایک رات ہے' اور اس کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اور ابوعبید اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

باب 96: مستحاضہ عورت کا ہر نماز کے وقت غسل کرنا

119 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ

متنِ حدیث: اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

اختلافِ روایت: قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ اللَّيْثُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اُمَّ حَبِيْبَةَ اَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَّلٰكِنَّهُ شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

وَّرَوَى الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: انہوں نے عرض

119- اخرجه احمد (237/6)' ومسلم (252/2, 253.نووی): كتاب الحيض: باب المستحاضة وغسلها و صلاتها' حديث (334/63)' واخرجه ابو داؤد (125/1)' كتاب الطهارة: باب: من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة' حديث (285)' (128/1): كتاب الطهارة: باب: من روى ان المستحاضة تغتسل لكل صلاة' حديث (288)' وابن ماجه (205/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في المستحاضة اذا اختلط عليها الدم فلم تقف على ايام حيضها' حديث (626)' والنسائي (118/1): كتاب الطهارة: باب: ذكر الاغتسال من الحيض' حديث (204)' واخرجه الدارمي (196/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: المستحاضة' من طريق الزهري عن عروة عن عائشة به.

کی: مجھے استحاضہ ہوتا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز ترک کیے رکھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں یہ رگ (کا خون) ہے تم غسل کر کے نماز ادا کرلیا کرو (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) وہ خاتون ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

قتیبہ بیان کرتے ہیں: لیث نے یہ بات بیان کی ہے: ابن شہاب نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا: نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی ہدایت کی تھی وہ ہر نماز کے وقت غسل کریں بلکہ وہ خود ایسا کیا کرتی تھیں۔

یہی روایت زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عمرہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا:

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: مستحاضہ عورت ہر نماز کے لئے غسل کرے گی۔

اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے عروہ اور عمرہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَائِضِ اَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ

باب 97: حائضہ عورت نمازوں کی قضاء نہیں کرے گی

120 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُّعَاذَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَتَقْضِي اِحْدَانَا صَلَاتَهَا اَيَّامَ مَحِيْضِهَا فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَآئِشَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اَنَّ الْحَائِضَ لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِيْ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ۔

◆◆ سیّدہ معاذہ بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اس نے عرض کی: عورت اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران (رہ جانے والی نمازوں) کی قضاء ادا کرے گی؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا تم حروریہ ہو؟ ہم میں سے جس کو حیض آتا تھا اسے تو قضاء کا حکم نہیں دیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور حوالے سے یہ بات منقول ہے: حائضہ عورت نماز کی قضاء نہیں کرے گی۔

120- اخرجه البخاری (501/1): كتاب الحيض: باب: لا تقضى الحائض الصلاة' حديث (321)' ومسلم (161/2- نووی): كتاب الحيض: باب وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلاة' حديث (335/67)' وابو داؤد (118/1): كتاب الطهارة: باب: في الحائض لا تقضى الصلاة' حديث (262)' وابن ماجه (207/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: الحائض لا تقضى الصلاة' حديث (631)' والنسائی (191/1): كتاب الحيض والاستحاضة: باب: سقوط الصلاة عن الحائض' حديث (382)' واخرجه احمد (32/6, 94, 97, 120, 143, 185, 231)' والدارمی (233/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: في الحائض تقضى الصوم ولا تقضى الصلاة وابن خزيمة (101/2)' حديث (1001)' من طريق معاذة العدوية عن عائشة به.

تمام فقہاء کا یہی قول ہے اس بارے میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں: حائضہ عورت روزے کی قضاء کرے گی لیکن نماز کی قضا نہیں کرے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ اَنَّهُمَا لَا يَقْرَاٰنِ الْقُرْاٰنَ

باب 98: جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن پاک کی تلاوت نہیں کر سکتے

121 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَاُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لَا تَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا اِلَّا طَرَفَ الْاٰيَةِ وَالْحَرْفَ وَنَحْوَ ذٰلِكَ وَرَخَّصُوا لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ فِي التَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اِنَّ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ عَيَّاشٍ يَّرْوِيْ عَنْ اَهْلِ الْحِجَازِ وَاَهْلِ الْعِرَاقِ اَحَادِيْثَ مَنَاكِيْرَ كَاَنَّهٗ ضَعَّفَ رِوَايَتَهٗ عَنْهُمْ فِيْمَا يَنْفَرِدُ بِهٖ وَقَالَ اِنَّمَا حَدِيْثُ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ عَيَّاشٍ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ اَصْلَحُ مِنْ بَقِيَّةَ وَلِبَقِيَّةَ اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ عَنِ الثِّقَاتِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَال سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَّقُوْلُ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حائضہ عورت قرآن پاک نہیں پڑھ سکتی اور جنبی شخص قرآن نہیں پڑھ سکتا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو ہم صرف اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے، موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنبی شخص قرأت نہیں کر سکتا اور حائضہ عورت بھی (قرأت نہیں کر سکتی)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والوں میں سے اکثر اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں: ان میں سفیان

121- اخرجه ابن ماجه (195/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء فى قراءة القرآن على غير طهارة: حديث (595) من طريق موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر به.

ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: حائضہ عورت قرأت نہیں کرسکتی اور جنبی شخص بھی قرآن پاک نہیں پڑھ سکتا البتہ آیت کا ایک حصہ، ایک حرف یا اس کی مانند پڑھ سکتے ہیں۔ ان حضرات نے جنبی اور حائضہ عورت کو سبحان اللہ پڑھنے یا لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اسماعیل بن عیاش نے اہلِ حجاز اور اہلِ عراق کے حوالے سے منکر احادیث نقل کی ہیں۔ گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان حضرات کے حوالے سے اسماعیل بن عیاش کی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں، جس میں وہ منفرد ہو۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں: اسماعیل بن عیاش نے اہلِ شام سے احادیث نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن عیاش، بقیہ کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے، جبکہ بقیہ نے ثقہ راویوں سے "منکر" روایات نقل کی ہیں۔

احمد بن حسن نے مجھے یہ بات بتائی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب 99: حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت کرنا

122 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حِضْتُ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَيْمُوْنَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب مجھے حیض آتا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ہدایت کرتے تھے، میں تہبند باندھ لوں، پھر آپ میرے ساتھ مباشرت کیا کرتے تھے۔

اس باب میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

122- اخرجه البخاری (181/1): كتاب الحيض: باب: مباشرة الحائض، حديث (299)، ومسلم (207/2 نووی): كتاب الحيض: باب: مباشرة الحائض فوق الازار، حديث (293/1)، وابوداؤد (120,119/1): كتاب الطهارة: باب: في الرجل يصيب منها ما دون الجماع، حديث (268)، وابن ماجه (298/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماللرجل من امراة اذا كانت حائضا، حديث (636)، والنسائی (151/1): كتاب الطهارة: باب: مباشرة الحائض، حديث (286)، واخرجه الدارمی (242/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: مباشرة الحائض واحمد (209, 189, 174, 134,55/6)، من طريق منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة به۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَسُؤْرِهَا

باب 100: حائضہ عورت اور جُنبی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا اور اس کا جوٹھا استعمال کرنا

123 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاكِلْهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بِمُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ بَأْسًا وَّاخْتَلَفُوْا فِيْ فَضْلِ وَضُوْئِهَا فَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ فَضْلَ طَهُوْرِهَا

◆◆ حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے ساتھ کھالو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث "حسن غریب" ہے۔

عام اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں' ان کے نزدیک حائضہ عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حائضہ عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنے کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' بعض اہلِ علم نے اس کی رخصت دی ہے' اور بعض اہلِ علم نے اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب 101: حائضہ عورت کا نماز کی جگہ سے کوئی چیز پکڑانا

124 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ

123- اخرجه احمد (342/4)' وابو داؤد (104/1): كتاب الطهارة باب: في المذى ' حديث (212)' وابن ماجه (213/1): كتاب الطهارة سننها: باب في مواكلة الحائض ' حديث (651)' والدارمي (248/1)، كتاب الصلاة والطهارة:باب: الحائض تمشط زوجها' واخرجه ابن خزيمة مختصرا (210/1)' حديث (1202)' من طريق العلاء بن الحارث عن حرام بن معاوية عن عمه عبدالله بن سعد به۔

متن حدیث: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ اِنِّي حَائِضٌ قَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِي ذٰلِكَ بِاَنْ لَّا بَاْسَ اَنْ تَتَنَاوَلَ الْحَائِضُ شَيْئًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

◆◆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم مجھے نماز کی جگہ سے چادر پکڑا دو! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں' آپ نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

عام اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: ہمارے علم کے مطابق ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے: حائضہ عورت نماز کی جگہ سے کوئی چیز پکڑا سکتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ الْحَائِضِ بَابُ مَا جَآءَ فِي الْكَفَّارَةِ فِي ذٰلِكَ

باب 102: حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کرنا مکروہ (حرام) ہے

125 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّبَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيْمٍ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِي تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ اَتَى حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِي دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَكِيْمٍ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِي تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّغْلِيْظِ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتَى حَائِضًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ

قولِ امام ترمذی: فَلَوْ كَانَ اِتْيَانُ الْحَائِضِ كُفْرًا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِالْكَفَّارَةِ

124– اخرجه احمد (173, 114, 101, 45/6)' و مسلم (213/2۔ نووی): كتاب الحيض' باب: جواز غسل الحائض راس زوجها' حديث (298/11)' وابو داؤد (118/1): كتاب الطهارة: باب: فی الحائض تناول من المسجد' حديث (261)' والنسائی (146/1): كتاب الطهارة: باب: استخدام الحائض' حديث (271)۔

125– اخرجه احمد (476, 408/2)' وابو داؤد (408/2) كتاب الطب: باب فی الكهان' حديث (3904)' وابن ماجه (209/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: النهی عن اتيان الحائض' حديث (639)' والدارمی (259/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: من اتی امراته فی دبرها' من طريق حماد بن سلمة عن حكيم الاثرم عن ابی تميمة الهجيمی به۔

قولِ امام بخاری: وَضَعَّفَ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ

توضیح راوی: وَاَبُوْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ اسْمُهٗ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کرے یا خاتون سے اس کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرے، یا کسی کاہن کے پاس جائے، تو اس نے اس چیز کا انکار کیا، جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، کیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف حکیم اثرم کے حوالے سے، ابوتمیمہ ہجیمی کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے: ایسا کرنا شدید منع ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی گئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کرے اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہئے۔

اگر حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کرنا کفر ہوتا، تو اس بارے میں کفارے کا حکم نہ دیا جاتا۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو سند کے حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے۔

ابوتمیمہ ہجیمی نامی راوی کا نام طریف بن مجالد ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْكَفَّارَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 103: اس عمل کے کفارے کا بیان

126 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ایسے شخص کے بارے میں، جو اپنی حائضہ بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے یہ فرمایا ہے: وہ نصف دینار صدقہ کرے۔

127 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا كَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ وَّاِذَا كَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ

126- اخرجه احمد (367, 286, 229/1)، وابو داؤد (118/1): كتاب الطهارة: باب: فی اتيان الحائض، حديث (264)، وابن ماجه (210/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: فی كفارة من اتی حائضا، حديث (640)، والنسائی (153/1): كتاب الطهارة: باب: مايجب علی من اتی حليلته فی حال حيضتها بعد علمه بنهی الله عزوجل عن وطئها، حديث (289)، والدارمی (254/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: من قال عليه الكفارة، من طريق مقسم بن بجرة عن ابن عباس به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْكَفَّارَةِ فِىْ اِتْيَانِ الْحَائِضِ

قَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا وَّمَرْفُوْعًا

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهٗ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَقَدْ رُوِىَ نَحْوُ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ بَعْضِ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّاِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِىُّ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ عُلَمَاءِ الْاَمْصَارِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب خون سرخ رنگ کا ہو تو ایک دینار جب وہ زرد رنگ کا ہو تو نصف دینار (صدقہ کرو)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کے کفارے کی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے "موقوف" روایت کے طور پر بھی منقول ہے اور "مرفوع" روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسا شخص اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرے گا تاہم اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہوتا۔

بعض تابعین سے ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کے مطابق قول منقول ہے ان میں سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی شامل ہیں تمام شہروں کے اہل علم کی عام رائے یہی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ

باب 104: کپڑے سے حیض کا خون دھونا

128 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ

متن حدیث: اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيْبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَآءِ ثُمَّ رُشِّيْهِ وَصَلِّىْ فِيْهِ

فى الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَسْمَآءَ فِىْ غَسْلِ الدَّمِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

128- اخرجه مالك فى الموطا (60/1، 61): كتاب الطهارة: باب جامع الحيضة' حديث (103)' واحمد (345/6، 346، 353)' والبخاري (488/1، 489): كتاب الحيض: باب غسل دم الحيض' حديث (307)' ومسلم (202/2-نووى) كتاب الطهارة: باب نجاسة الدم وكيفية غسله' حديث (291/110)' وابو داؤد (152/1): كتاب الطهارة: باب: المراة تغسل ثوبها الذى تلبسه فى حيضها' حديث (361)' وابن ماجه (206/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: فى ما جاء فى دم الحيض يصيب الثوب' حديث (269)' والنسائي (155/1): كتاب الطهارة: باب: دم الحيض يصيب الثوب' حديث (293)' والدارمي (239/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: المراة الحائض تصلى فى ثوبها اذا طهرت' واخرجه الحميدى (153/1)' حديث (320)' وابن خزيمة (139/1)' حديث (275)' من طريق هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء بنت ابى بكر به.

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِى الدَّمِ يَكُوْنُ عَلَى الثَّوْبِ فَيُصَلِّى فِيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهٗ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا كَانَ الدَّمُ مِقْدَارَ الدِّرْهَمِ فَلَمْ يَغْسِلْهُ وَصَلّٰى فِيْهِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الدَّمُ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

وَلَمْ يُوجِبْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ الْاِعَادَةَ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وقَالَ الشَّافِعِيُّ يَجِبُ عَلَيْهِ الْغَسْلُ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ وَشَدَّدَ فِىْ ذٰلِكَ

◆◆ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑے پر لگے ہوئے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھرچ لو! پھر پانی کے ذریعے مل لو پھر اس پر پانی بہاؤ اور اس کپڑے میں نماز پڑھ لو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خون کو دھونے کے بارے میں سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس خون کے بارے میں اختلاف کیا ہے' جو کپڑے پر لگا ہوا ہوتا ہے' اور اس کو دھونے سے پہلے عورت اس میں نماز پڑھ لیتی ہے۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ خون درہم کی مقدار جتنا ہو' اس نے اسے نہ دھویا ہو اس میں نماز پڑھ لی ہو' تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گی۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر خون درہم کی مقدار سے زیادہ ہو' تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے۔

تابعین میں سے بعض اہلِ علم نے اس پر اعادے کو لازم قرار نہیں دیا اگرچہ اس کی مقدار درہم سے زیادہ ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر غسل کرنا واجب ہوگا اگرچہ وہ درہم کی مقدار سے کم ہی کیوں نہ ہو' انہوں نے اس بارے میں شدت اختیار کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَمْ تَمْكُثُ النُّفَسَاءُ

باب 105: نفاس والی عورت کتنا عرصہ انتظار کرے گی؟

129 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَبُوْ بَدْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ

129- اخرجه احمد (309, 304, 302, 300/6)' وابو داؤد (136/1): كتاب الطهارة: باب: ما جاء في وقت النفساء' حديث (311)' وابن ماجه (213/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: النفساء كم تجلس' حديث (648)' والدارمي (229/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب في المراة الحائض تصلي في ثوبها اذا طهرت' من طريق ابي سهل عن مسة الازدية عن ام سلمة به.

الْاَعْلٰی عَنْ اَبِیْ سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْاَزْدِیَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَكُنَّا نَطْلِی وُجُوهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْاَزْدِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُ اَبِیْ سَهْلٍ كَثِيْرُ بْنُ زِيَادٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی ثِقَةٌ وَّاَبُوْ سَهْلٍ ثِقَةٌ وَّلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ سَهْلٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلٰی اَنَّ النُّفَسَاءَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اِلَّا اَنْ تَرَی الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّی فَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ فَاِنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَيُرْوٰی عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ خَمْسِيْنَ يَوْمًا اِذَا لَمْ تَرَ الطُّهْرَ وَيُرْوٰی عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ وَّالشَّعْبِیِّ سِتِّيْنَ يَوْمًا

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں خواتین نفاس کے عالم میں چالیس دن تک رہتی تھیں' ہم چھالوں کی وجہ سے اپنے چہرے پرورس (ابٹن) مل لیا کرتی تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف ابوسہل کے حوالے سے جانتے ہیں جسے انہوں نے مسہ الازدیہ کے حوالے سے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

ابوسہل کا نام کثیر بن زیاد ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: علی بن عبدالاعلیٰ ثقہ ہیں اور سہل بھی ثقہ ہیں۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو اس حدیث کا صرف ابوسہل کے حوالے سے علم ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب' تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے: نفاس والی عورت چالیس دن تک نماز نہیں پڑھے گی' البتہ اگر وہ اس سے پہلے طہر دیکھ لیتی ہے' تو وہ غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے گی۔

لیکن اگر وہ چالیس دن کے بعد بھی خون دیکھتی ہے' تو اکثر اہلِ علم نے یہ رائے دی ہے: وہ چالیس دن کے بعد نماز ترک نہیں کرے گی' اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' شافعی رحمۃ اللہ علیہ' احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت اگر طہر نہیں دیکھتی تو پچاس دن تک نماز ترک کیے رکھے گی۔

عطاء بن ابی رباح اور شعبی سے یہ منقول ہے: وہ ساٹھ دن تک ایسا کرے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ

باب **106**: آدمی کا تمام بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرنا

130 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ

مذاہب فقہاء: وَّهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اَنْ لَّا بَاْسَ اَنْ يَّعُوْدَ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ هٰذَا عَنْ سُفْيَانَ فَقَالَ عَنْ اَبِيْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ اَنَسٍ وَّاَبُوْ عُرْوَةَ هُوَ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَّاَبُو الْخَطَّابِ قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي الْخَطَّابِ وَهُوَ خَطَاٌ وَّالصَّحِيْحُ عَنْ اَبِيْ عُرْوَةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام خواتین کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابورافع سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام خواتین کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

اہلِ علم میں سے کئی حضرات اس بات کے قائل ہیں' جن میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر آدمی وضو کرنے سے پہلے دوبارہ صحبت کر لے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محمد بن یوسف نے اس کو سفیان کے حوالے سے روایت کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ابوعروہ کے حوالے سے، ابوخطاب کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

130- اخرجه احمد (185, 161/3)' وابن ماجه (194/1): كتاب الطهارة وسننها: باب ماجاء فيمن يغتسل من جميع نسائه غسلا واحدا' حديث (588)' والنسائى (144,143/1): كتاب الطهارة: باب: اتيان النساء قبل احداث الغسل' حديث (264)' وابن خزيمة (115/1)' حديث (230)' من طريق سفيان عن معمر عن قتادة عن انس به.

ابوعروہ، معمر بن راشد ہیں اور ابوخطاب قتادہ بن دعامہ ہیں۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض اہلِ علم نے اسے محمد بن یوسف کے حوالے سے سفیان کے حوالے سے، ابن ابوعروہ کے حوالے سے، ابوخطاب سے نقل کیا ہے۔

لیکن یہ درست نہیں ہے درست یہ ہے: ابوعروہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ تَوَضَّاَ

باب 107: جنبی شخص اگر دوبارہ صحبت کرنا چاہتا ہو تو وہ وضو کرے

131 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَتَى اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ بَيْنَهُمَا وُضُوْئًا

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَالَ بِهٖ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ قَبْلَ اَنْ يَّعُوْدَ وَاَبُو الْمُتَوَكِّلِ اسْمُهٗ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے' پھر وہ دوبارہ ایسا کرنا چاہتا ہو' تو ان دونوں مرتبہ کے درمیان ایک مرتبہ وضو کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

کئی اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے اور وہ دوبارہ صحبت کرنا چاہتا ہو' تو وہ دوبارہ صحبت کرنے سے پہلے وضو کر لے۔

ابوالمتوکل نامی راوی کا نام علی بن داؤد ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان رضی اللہ عنہ ہے۔

131- اخرجه احمد (28,21,7/3)' ومسلم (221/2 نووی)' كتاب الحيض: باب جواز نوم الجنب' حديث (308/27)' وابو داؤد (106/1): كتاب الطهارة: باب: الوضوء لمن اراد ان يعود' حديث (220)' وابن ماجه (193/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: في الجنب اذا اراد العود توضأ' حديث (587)' والنسائي (142/1): كتاب الطهارة: باب: في الجنب اذا اراد ان يعود' حديث (262)' واخرجه الحميدي (332/2)' حديث (753)' وابن خزيمة (109/1)' حديث (219)' من طريق عاصم الاحول عن ابي المتوكل عن ابي سعيد الخدري به.

بَابُ مَا جَآءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ

باب 108: جب نماز قائم ہو چکی ہو اور کسی شخص کو قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو وہ پہلے قضائے حاجت کرے

132 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ

متنِ حدیث: اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهُ وَكَانَ اِمَامَ قَوْمِهِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَثَوْبَانَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّيَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ وَرَوٰى وُهَيْبٌ وَّغَيْرُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَا لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَجِدُ شَيْئًا مِّنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَالَا اِنْ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفُ مَا لَمْ يَشْغَلْهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ وَبِهِ غَائِطٌ اَوْ بَوْلٌ مَا لَمْ يَشْغَلْهُ ذٰلِكَ عَنِ الصَّلٰوةِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: نماز قائم ہو گئی انہوں نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے کر دیا حالانکہ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ خود اپنی قوم کے امام تھے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب نماز قائم ہو جائے اور کسی شخص کو قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو وہ پہلے قضائے حاجت کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

132- اخرجه مالك في الموطا (159/1): كتاب قصر الصلاة في السفر: باب: النهي عن الصلاة والانسان يريد حاجته، حديث (49)، واحمد (483/3) وابو داؤد (70/1): كتاب الطهارة: باب : ايصلي الرجل وهو حاقن، حديث (88) وابن ماجه (202/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في النهي للحاقن ان يصلي، حديث (616)، والنسائي (110/2): كتاب الامامة: باب العذر في ترك الجماعة، حديث (852)، والدارمي (332/1): كتاب الصلاة: باب النهي عن دفع الاخبثين، وابن خزيمة (65/2)، حديث (932)، من طريق هشام بن عروة عن ابيه عن عبدالله بن ارقم به۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن سعید قطان اور ان کے علاوہ دیگر کئی حضرات نے اسے اسی طرح عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

دیگر محدثین نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے کئی حضرات اس بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کو نماز کے لئے کھڑے نہیں ہونا چاہئے اس وقت جب آدمی کو پاخانہ یا پیشاب میں سے کسی چیز کی حاجت محسوس ہو۔

یہ دونوں حضرات یہ کہتے ہیں: اگر آدمی نماز میں داخل ہو چکا ہو اور پھر اس طرح کی صورت حال درپیش ہو تو وہ اس وقت تک نماز ختم نہ کرے جب تک یہ نماز میں خلل کا باعث نہ بنے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: آدمی ایسے وقت میں نماز ادا کر لے جب اسے پاخانے یا پیشاب کی حاجت محسوس ہو لیکن شرط یہ ہے: وہ نماز میں توجہ منتشر ہونے کا باعث نہ بنے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَوْطَإِ

باب 109: پاؤں کے نیچے کوئی چیز آنے پر وضو کرنا

133 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

متنِ حدیث: قَالَتْ قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ اِنِّي امْرَاَةٌ اُطِيلُ ذَيْلِي وَاَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطَإِ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا وَطِئَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَكَانِ الْقَذِرِ اَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ غَسْلُ الْقَدَمِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَطْبًا فَيَغْسِلَ مَا اَصَابَهُ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مُّحَمَّدِ

133- اخرجه مالك فى الموطا (24/1): كتاب الطهارة: باب: مالا يجب منه الوضوء، حديث (16)، واحمد (109/3)، وابو داؤد (158/1) كتاب الطهارة: باب: فى الاذى يصيب الذيل حديث (383)، وابن ماجه (177/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: الارض يطهر بعضها بعضاً، حديث (531)، والدارمى (189/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: الارض يطهر بعضها بعضاً، من طريق محمد بن ابراهيم عن ام ولد لعبد الرحمٰن بن عوف عن ام سلمة به.

بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِهُوْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَهُوَ وَهَمٌ وَّلَيْسَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ابْنٌ يُقَالُ لَهُ هُوْدٌ وَّاِنَّمَا هُوَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَهٰذَا الصَّحِيْحُ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں ایک ایسی عورت ہوں جس کا پائنچہ لمبا ہوتا ہے اور میں کسی گندگی والی جگہ سے بھی گزرتی ہوں تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (زمین کا) بعد والا حصہ اسے پاک کردیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کیا کرتے تھے اور ہم پاؤں کے نیچے آنے والی کسی چیز کی وجہ سے ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کئی اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کسی گندگی والی جگہ کو پاؤں کے نیچے دے تو اس پر پاؤں کو دھونا واجب نہیں ہے سوائے اس صورت کے کہ وہ گندگی گیلی ہو تو جو چیز لگی ہو آدمی اسے دھولے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، محمد بن عمارہ کے حوالے سے، محمد بن ابراہیم کے حوالے سے، ہود بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ وہم ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا کوئی بیٹا ایسا نہیں تھا جس کا نام ہود ہو۔

یہ روایت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد رضی اللہ عنہا سے منقول ہے جو انہوں نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّيَمُّمِ

باب 110: تیمّم کا بیان

134 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَمَّارٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمَّارٍ مِّنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہبِ فقہاء: وَّهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيٌّ

134- اخرجه احمد (263/4)، وابوداؤد (142/1): كتاب الطهارة: باب: التيمم، حديث (327)، والدارمي (190/1) كتاب الصلاة والطهارة: باب: التيمم مرة، وابن خزيمة (134/1)، حديث (267)، من طريق سعيد بن عبدالرحمن بن ابزى عن ابيه عن عمار بن ياسر به.

وَعَمَّارٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْهُمُ الشَّعْبِيُّ وَعَطَاءٌ وَمَكْحُولٌ قَالُوا التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَبِهِ يَقُولُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَاِبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ قَالُوا التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَمَّارٍ فِي التَّيَمُّمِ اَنَّهُ قَالَ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّهُ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ

فَضَعَّفَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثَ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لَمَّا رُوِىَ عَنْهُ حَدِيثُ الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ

قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَخْلَدٍ الْحَنْظَلِيُّ حَدِيثُ عَمَّارٍ فِي التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ عَمَّارٍ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ لَيْسَ هُوَ بِمُخَالِفٍ لِحَدِيثِ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لِاَنَّ عَمَّارًا لَمْ يَذْكُرْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ وَاِنَّمَا قَالَ فَعَلْنَا كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ فَانْتَهٰى اِلٰى مَا عَلَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَالدَّلِيلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا اَفْتٰى بِهِ عَمَّارٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّيَمُّمِ اَنَّهُ قَالَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ فَفِي هٰذَا دَلَالَةٌ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلٰى مَا عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُ اِلَى الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

توضیحِ راوی: قَالَ : وَسَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ يَقُولُ لَمْ اَرَ بِالْبَصْرَةِ اَحْفَظَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَابْنِ الشَّاذَكُونِيِّ وَعَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ الْفَلَّاسِ قَالَ اَبُو زُرْعَةَ وَرَوٰى عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثًا

◆◆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تیمم میں چہرے اور دونوں ہتھیلیوں پر تیمم کرنے کی ہدایت کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے' یہ روایت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بعض دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کئی حضرات اس بات کے قائل ہیں' جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں' اسی طرح کئی تابعین بھی اسی بات کے قائل ہیں' جن میں شعبی، عطاء اور مکحول شامل ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: تیمم کی ایک ضرب ہوتی ہے' جو چہرے اور دونوں ہتھیلیوں پر لگائی جاتی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں: جن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: تیمم میں چہرے کے لئے ایک ضرب ہوتی ہے اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک کے لئے ایک ضرب ہوتی ہے

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہ روایت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے تیمم کے بارے میں منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے لئے (ایک ضرب ہوتی ہے) یہ دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی منقول ہے ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کندھوں تک اور بغلوں تک تیمم کیا ہے۔

بعض اہل علم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے منقول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے: چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے لئے تیمم کیا جاتا ہے اس کی وجہ وہ روایت ہے، جس میں کندھوں اور بغلوں کا حکم ہے۔

اسحٰق بن ابراہیم بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: تیمم میں چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے بارے میں منقول حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی حدیث ''حسن صحیح'' ہے، جبکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کندھوں اور بغلوں تک تیمم کیا ہے یہ اس حدیث کی مخالف نہیں ہے، جس میں صرف چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کا ذکر ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے: ہم ایسا ایسا کیا کرتے تھے، جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کا حکم دے دیا، تو وہ اس بات پر عمل کرنے لگے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے اور ہتھیلیوں پر تیمم کرنے کی انہیں تعلیم دی تھی۔ اس کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے تیمم کے بارے میں یہ فتویٰ دیا تھا: یہ چہرے اور ہتھیلیوں پر کیا جائے گا اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے: انہوں نے اسی طریقے کو اختیار کر لیا تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تعلیم کیا تھا، اور آپ نے انہیں چہرے اور ہتھیلیوں (پر مسح) کی تعلیم دی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے بصرہ میں کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جو ان تین افراد سے زیادہ (احادیث کا) حافظ ہو، علی بن مدینی، ابن شاذ کوفی اور عمرو بن علی فلاس

ابوزرعہ بیان کرتے ہیں: عفان بن مسلم نے عمرو بن علی کے حوالے سے صرف ایک حدیث کو نقل کیا ہے۔

135 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ فِي كِتَابِهِ حِينَ ذَكَرَ الْوُضُوءَ (فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ)

وَقَالَ فِي التَّيَمُّمِ (فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ)

وَقَالَ (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا)

فَكَانَتِ السُّنَّةُ فِي الْقَطْعِ الْكَفَّيْنِ اِنَّمَا هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ يَعْنِي التَّيَمُّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ان سے تیمم کے بارے میں دریافت کیا گیا: توانہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جہاں وضو کا ذکر کیا ہے وہاں یہ فرمایا ہے:

''تم اپنے چہروں کو دھولو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو''۔

تیمم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرلو''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اور چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت تم ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو''۔

سنت یہ ہے: ہتھیلیاں کاٹی جاتی ہیں اس لئے اس میں بھی چہرہ اور ہتھیلیاں (مراد ہوں گی) یعنی تیمم میں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا

باب 111: آدمی ہر حالت میں قرآن پاک پڑھ سکتا ہے جب کہ وہ جنبی نہ ہو

136 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَبِهٖ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ قَالُوْا يَقْرَاُ الرَّجُلُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَّلَا يَقْرَاُ فِي الْمُصْحَفِ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ

وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر حالت میں قرآن پڑھایا کرتے تھے بشرطیکہ آپ جنبی نہ ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

136- اخرجه احمد (83/1, 84, 107, 124, 134)، وابو داؤد (108/1)، كتاب الطهارة: باب: في الجنب يقرا القرآن، حديث (229)، وابن ماجه (195/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في قراءة القرآن على غير طهارة، حديث (594)، والنسائي (144/1): كتاب الطهارة: باب: حجب الجنب من قراءة القرآن، حديث (265)، واخرجه الحميدي (31/1)، حديث (57)، وابن خزيمة (104/1)، حديث (208) من طريق عبدالله بن سلمة عن علي به.

کئی اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے‘ جن میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور تابعین شامل ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: آدمی وضو کے بغیر قرآن (زبانی) پڑھ سکتا ہے‘ تاہم اس کو دیکھ کر (یعنی اسے ہاتھ لگا کر) صرف اسی وقت پڑھ سکتا ہے‘ جب وہ باوضو ہو۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ‘ شافعی رحمۃ اللہ علیہ‘ احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْاَرْضَ

باب 112: اس زمین کا حکم جس میں پیشاب کیا گیا ہو

137 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلَ اَعْرَابِیٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلّٰی فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ بَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَسْرَعَ اِلَیْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِیْقُوْا عَلَیْهِ سَجْلًا مِّنْ مَاءٍ اَوْ دَلْوًا مِّنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ

اسنادِ دیگر: قَالَ سَعِیْدٌ قَالَ سُفْیَانُ وَحَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ هٰذَا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰی یُوْنُسُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اس نے نماز پڑھی جب وہ نماز سے فارغ ہوا‘ تو اس نے دعا کی:

”اے اللہ! مجھ پر رحم کر اور حضرت محمد پر رحم کر اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کرنا“۔

137- اخرجه احمد (239/2)‘ وابوداؤد (157/1): كتاب الطهارة: باب : الارض يصيبها البول‘ حديث (380)‘ والنسائی (14/3): كتاب السهو: باب: الكلام فی الصلاة حديث (12/7)‘ مختصراً‘ واخرجه الحميدی (419/2)‘ حديث (938)‘ وابن خزيمة (150/1)‘ حديث (298)‘ من طريق الزهری عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة به.

(ا)- اخرجه البخاری (387/1): كتاب الوضوء: باب: صب الماء علی البول فی المسجد‘ حديث (221)‘ ومسلم (193/2-نووی): كتاب الطهارة: باب: وجوب غسل البول وغيره من النجاسات‘ اذا حصلت فی المسجد‘ وان الارض تطهر بالماء من غير حاجة الی حفرها‘ حديث (284/99)‘ والنسائی (47/1، 48): كتاب الطهارة: باب: ترك التوقيت فی الماء‘ حديث (54)‘ والدارمی (189/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: البول فی المسجد‘ واخرجه احمد (110/3، 114، 167) والحميدی (504/2)‘ حديث (1196)‘ من طريق يحيی بن سعيد عن انس بن مالك به.

نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا ہے' کچھ دیر بعد وہ شخص مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگ اس کی طرف لپکے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (پیشاب) پر پانی کا ایک ڈول بہا دو (راوی کو شک ہے: آپ نے عربی میں لفظ "سَجْلًا" یا "ذَنُوبًا" فرمایا) پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں آسانی فراہم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے' تنگی دینے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

یونس نے اس روایت کو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

نماز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 1: نماز کے اوقات کا بیان جو آپ ﷺ سے مروی ہیں

138 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ وَّهُوَ ابْنُ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ اَخْبَرَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَاَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَتِ الْاَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرٍ وَّعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَّالْبَرَاءِ وَاَنَسٍ

اسنادِ دیگر: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَخْبَرَنِيْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ (ا)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

138- اخرجه احمد (333/1)، (354/1)، وابو داؤد (160/1) كتاب الصلاة، باب: في المواقيت، حديث (393)، واخرجه عبد بن حميد (233)، حديث (703)، وابن خزيمة (168/1)، حديث (325)، من طريق نافع بن جبير بن مطعم عن ابن عباس به.

(ا)- اخرجه احمد (330/3)، والنسائي (263/1): كتاب المواقيت: باب اول وقت العشاء، حديث (526)، من طريق عبدالله بن المبارك عن حسين بن على بن حسين عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبدالله به.

وَحَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدٌ اَصَحُّ شَیْءٍ فِی الْمَوَاقِیْتِ حَدِیْثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدِیْثُ جَابِرٍ فِی الْمَوَاقِیْتِ قَدْ رَوَاہُ عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ وَّاَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے بیت اللہ کے پاس مجھے دومرتبہ نماز پڑھائی' پہلے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ جوتے کے تسمے کی طرح تھا۔ پھر عصر کی نماز اس وقت ادا کی ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا۔ پھر مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو جاتا ہے اور روزہ دار روزہ کھولتا ہے۔ پھر عشاء کی نماز اس وقت ادا کی جب شفق غائب ہوگئی۔ پھر فجر کی نماز اس وقت ادا کی جب صبح صادق ہوئی' جس وقت روزہ دار کے لئے کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ پھر دوسری مرتبہ (یعنی دوسرے دن) ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا' یہ وہی وقت تھا جب گزشتہ دن عصر کی نماز ادا کی۔ پھر عصر کی نماز اس وقت ادا کی' جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو چکا تھا' مغرب کی نماز اسی وقت ادا کی' جس وقت (پہلے دن) ادا کی تھی۔ عشاء کی نماز اس وقت ادا کی جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی' فجر کی نماز اس وقت ادا کی' جب زمین روشن ہو چکی تھی' پھر جبریل میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ سے پہلے کے انبیاء کا (نماز ادا کرنے کا) وقت ہے۔ ان دونوں اوقات کے دوران (ان نمازوں کا) وقت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ' حضرت براء رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

احمد بن محمد بن موسیٰ اپنی سند کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جبریل نے مجھے نماز پڑھائی۔

اس کے بعد انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ ذکر نہیں کیا: ''جو گزشتہ دن عصر کا وقت تھا''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز کے اوقات کے بارے میں سب سے مستند روایت وہ ہے' جسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو عطاء بن ابی رباح، عمرو بن دینار، ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' اور یہ وہب بن کیسان کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول حدیث کی مانند ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 2: (بلاعنوان)

139 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ فِى الْمَوَاقِيْتِ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِىِّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کا ایک ابتدائی وقت ہوتا ہے اور ایک آخری وقت ہوتا ہے ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہو جائے عصر کی نماز کا ابتدائی وقت وہ ہے جب اس کا وقت داخل ہوتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زرد ہو جائے مغرب کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج غروب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب اُفق غائب ہو جائے عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب نصف رات ہو جائے فجر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب صبح صادق ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج نکل آئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل (بخاری) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نماز کے اوقات کے بارے میں اعمش نے مجاہد کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جسے محمد بن فضیل نے اعمش کے حوالے سے نقل کیا محمد بن فضیل کی نقل کردہ روایت میں خطاء ہے محمد بن فضیل نے غلطی کی ہے۔

اعمش مجاہد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ کہا جاتا ہے: نماز کا ایک ابتدائی وقت تھا اور ایک آخری وقت ہے اس

139- اخرجه احمد (232/2) من طريق ابى صالح عن ابى هريرة به.

کے بعد انہوں نے محمد بن فضیل کی اعمش سے نقل کردہ روایت کے مضمون کی روایت نقل کی ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 3: بلاعنوان

140 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَاَقَامَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ وَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعَصْرِ فَاَقَامَ وَالشَّمْسُ اٰخِرَ وَقْتِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ اِلٰى قُبَيْلِ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَاَقَامَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا فَقَالَ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ كَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ اَيْضًا

◆◆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ سے نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا: آپ نے فرمایا: تم ہمارے ساتھ رہو' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو (تو تمہیں پتہ چل جائے گا) پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی انہوں نے صبح صادق کے وقت اقامت پڑھی پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی' انہوں نے سورج ڈھل جانے کے وقت اقامت پڑھی' تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر آپ نے انہیں ہدایت کی انہوں نے اقامت پڑھی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کر لی' حالانکہ سورج چمکدار اور بلند تھا پھر آپ نے انہیں مغرب کی نماز کے لئے اس وقت ہدایت کی' جب سورج غروب ہو چکا تھا پھر آپ نے عشاء کی نماز کے لئے اس وقت ہدایت کی' جب شفق غائب ہو چکی تھی' پھر اگلے دن آپ نے صبح کو روشن کر کے پڑھی' پھر آپ نے ظہر کی نماز کے لئے ہدایت کی آپ نے اسے ٹھنڈا کر کے پڑھا اور اچھی طرح ٹھنڈا کر کے پڑھا' پھر عصر کی نماز کے لئے ہدایت کی' تو انہوں نے اقامت کہی' جبکہ سورج اس آخری وقت میں تھا جو اس وقت کے بعد تھا جو پہلے دن تھا' پھر آپ نے انہیں ہدایت کی انہوں نے مغرب کی نماز اتنی تاخیر سے ادا کی جو شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے کا وقت تھا' پھر آپ نے انہیں عشاء کی نماز کے لئے ہدایت کی انہوں نے اس وقت

140- اخرجه احمد (349/5)' ومسلم (119/3- نووی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: اوقات الصلوات الخمس' حديث (613/ 176)' وابن ماجه (219/1): كتاب الصلاة: باب: مواقيت الصلاة' حديث (667)' والنسائی (258/1): كتاب المواقيت: باب: اول وقت المغرب' حديث (519)' وابن خزيمة (166/1)' حديث (323)' من طريق سليمان بن بريدة عن ابيه به.

اقامت کہی جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی' پھر آپ نے دریافت کیا: نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کی: میں ہوں! آپ نے فرمایا: نماز کے اوقات ان دونوں وقتوں کے درمیان ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو شعبہ نے علقمہ بن مرثد کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّغْلِيسِ بِالْفَجْرِ

باب 4: فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کرنا

141 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ وحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فَيَمُرُّ النِّسَآءُ مُتَلَفِّفَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفِّعَاتٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّقَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيثُ عَآئِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ نَحْوَهُ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَسْتَحِبُّوْنَ التَّغْلِيسَ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تھے' خواتین جب واپس جاتی تھیں انصاری رضی اللہ عنہ نامی روای کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: خواتین اپنی چادریں اوڑھ کر گزرتی تھیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جاتا تھا' جبکہ قتیبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: مُتَلَفِّفَاتٌ یعنی انہوں نے چہروں پر چادریں رکھی ہوئی ہوتی تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کئی اہلِ علم نے اسے اختیار کیا ہے' جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی

141– اخرجه مالك (5/1): كتاب: "وقوت الصلاة": باب: "وقوت الصلاة" حديث (4)' واخرجه البخارى (65/2): كتاب "مواقيت الصلاة": باب: "وقت الفجر" حديث (578)' واخرجه مسلم۔ نووى (154/3): كتاب "المساجد و مواضع الصلاة": باب: "استحباب التكبير بالصبح" حديث (645/230)' واخرجه ابو داؤد (168/1): كتاب : "الصلاة" : باب: "فى وقت الصبح" حديث (423)' والنسائى (271/1): كتاب: "التغليس فى الحضر والسفر": باب: "التغليس فى الحضر" حديث (545)' واحمد (178/6)' من طريق يحيى سعيد عن عمرة عن عائشة به۔

شامل ہیں' ان کے بعد آنے والے تابعین نے بھی اسے اختیار کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' یہ حضرات فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کرنے کو مستحب قرار دیتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

باب 5: فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا

142 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَيْضًا عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَجَابِرٍ وَّبِلَالٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَاٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ الْاِسْفَارَ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ مَعْنَى الْاِسْفَارِ اَنْ يَّضِحَ الْفَجْرُ فَلَا يُشَكَّ فِيْهِ وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ مَعْنَى الْاِسْفَارِ تَاْخِيْرُ الصَّلٰوةِ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: فجر کو روشن کر کے پڑھو! کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو محمد بن اسحٰق کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو محمد بن عجلان نے عاصم بن عمر بن قتادہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم کی یہ رائے ہے: صبح کی نماز کو روشن کر کے ادا کیا جائے۔

142- اخرجه احمد (3/465, 4/140, 142)' وابو داؤد (1/169): كتاب الصلاة باب: "فی وقت الصبح" حديث (424)' وابن ماجه (1/221): كتاب الصلاة باب: "وقت صلاة الفجر" حديث (272)' والنسائي (1/272): كتاب: "الاسفار" باب: "الاسفار" حديث (548)' والدارمي (1/277): كتاب الصلاة باب: باب: الاسفار بالفجر' والحميدي (1/199)' حديث (409)' وعبد بن حميد: ص (158) حديث (422)' من طريق قتادة عن محمود بن لبيد عن رافع بن خديج به۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ احمد رحمۃ اللہ علیہ اسحٰق فرماتے ہیں: روشن کرنے کا مطلب یہ ہے: صبح صادق واضح ہو جائے اور اس میں شک نہ رہے۔
ان حضرات کے نزدیک صبح روشن کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے: نماز کو تاخیر سے ادا کیا جائے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّعْجِيلِ بِالظُّهْرِ

باب 6: ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا

143 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّلَا مِنْ عُمَرَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَبَّابٍ وَّاَبِيْ بَرْزَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَنَسٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

توضیحِ راوی: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِيْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِّنْ اَجْلِ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ

قَالَ يَحْيٰى وَرَوٰى لَهُ سُفْيَانُ وَزَائِدَةُ وَلَمْ يَرَ يَحْيٰى بِحَدِيْثِهِ بَاْسًا

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَدْ رُوِيَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيلِ الظُّهْرِ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی اور کو ظہر کی نماز جلدی ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے حضرات نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔

143- اخرجه احمد (215, 135/6) من طريق حكيم بن جبير عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة به.

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: شعبہ نے حکیم بن جبیر نامی راوی کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے' ان کی اس حدیث کی وجہ سے جسے انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) ''جو شخص لوگوں سے مانگے' جبکہ اس کے پاس (مال موجود ہو) جو اسے (مانگنے سے) بے نیاز کردے''۔

یحییٰ بیان کرتے ہیں: سفیان اور زائدہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں اور یحییٰ نے ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حکیم بن جبیر کے حوالے سے، سعید بن جبیر کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے، ظہر جلدی ادا کرنے کے بارے میں روایت منقول ہے۔

144 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ (۱)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ اَحْسَنُ حَدِيْثٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

◆◆ زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا ہے: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز اس وقت ادا کر لیتے تھے' جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے' اور یہ اس بارے میں سب سے بہترین حدیث ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَاْخِيرِ الظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ

باب 7: سخت گرمی میں ظہر کو تاخیر سے ادا کرنا

145 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ ذَرٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَالْمُغِيْرَةِ وَالْقَاسِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٍ

---

(۱)- اخرجه البخاري (27/2): كتاب مواقيت الصلاة باب: وقت الظهر عند الزوال' حديث (540)

145- اخرجه مالك في الموطا (16/1): كتاب وقوت الصلاة: باب: النهي عن الصلاة بالهاجرة حديث (28)' واخرجه البخاري (23/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: الابراد بالظهر في السفر' حديث (536)' واخرجه ابن ماجه (222/1): كتاب الصلاة: باب: الابراد بالظهر في شدة الحر' حديث (678)' والنسائي (248/1): كتاب المواقيت: باب: الابراد بالظهر اذا اشتد الحر' حديث (50)' وابو داؤد (164/1): كتاب الصلاة: باب في وقت صلاة الظهر' حديث (402)' والدارمي (274/1): كتاب الصلاة: باب الابراد بالظهر" واخرجه احمد (394, 501, 462/2) من طريق ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وابي سلمة عن ابي هريرة به.

قَالَ :وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا وَلَا یَصِحُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ تَاْخِیرَ صَلَاۃِ الظُّھْرِ فِیْ شِدَّۃِ الْحَرِّ وَھُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَکِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ الشَّافِعِیُّ اِنَّمَا الْاِبْرَادُ بِصَلَاۃِ الظُّھْرِ اِذَا کَانَ مَسْجِدًا یَّنْتَابُ اَھْلُہٗ مِنَ الْبُعْدِ فَاَمَّا الْمُصَلِّی وَحْدَہٗ وَالَّذِیْ یُصَلِّی فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِہٖ فَالَّذِیْ اُحِبُّ لَہٗ اَنْ لَّا یُؤَخِّرَ الصَّلٰوۃَ فِیْ شِدَّۃِ الْحَرِّ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَمَعْنٰی مَنْ ذَھَبَ اِلٰی تَاْخِیرِ الظُّھْرِ فِیْ شِدَّۃِ الْحَرِّ ھُوَ اَوْلٰی وَاَشْبَہُ بِالْاِتِّبَاعِ وَاَمَّا مَا ذَھَبَ اِلَیْہِ الشَّافِعِیُّ اَنَّ الرُّخْصَۃَ لِمَنْ یَّنْتَابُ مِنَ الْبُعْدِ وَالْمَشَقَّۃِ عَلَی النَّاسِ فَاِنَّ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ذَرٍّ مَا یَدُلُّ عَلٰی خِلَافِ مَا قَالَ الشَّافِعِیُّ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَذَّنَ بِلَالٌ بِصَلَاۃِ الظُّھْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ اَبْرِدْ ثُمَّ اَبْرِدْ

فَلَوْ کَانَ الْاَمْرُ عَلٰی مَا ذَھَبَ اِلَیْہِ الشَّافِعِیُّ لَمْ یَکُنْ لِلْاِبْرَادِ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ مَعْنًی لِاجْتِمَاعِھِمْ فِی السَّفَرِ وَکَانُوْا لَا یَحْتَاجُوْنَ اَنْ یَّنْتَابُوْا مِنَ الْبُعْدِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب گرمی شدید ہو جائے' تو نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا نتیجہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت قاسم بن صفوان رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ایک حدیث منقول ہے' لیکن وہ مستند نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کی ایک جماعت نے گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنے کو اختیار کیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ظہر کی نماز کو ٹھنڈی کرنے کا حکم اس وقت ہے' جب مسجد میں دور دراز سے لوگ آتے ہوں لیکن اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو' یا کوئی شخص اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھتا ہو' تو میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے: وہ گرمی کے موسم میں بھی اس نماز کو تاخیر سے ادا نہ کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو حضرات گرمی کی شدت میں ظہر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنے کو درست سمجھتے ہیں' ان کی رائے زیادہ مناسب ہے' اور پیروی کرنے کے زیادہ لائق ہے۔

جہاں تک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کا تعلق ہے: رخصت اس شخص کے لئے ہے' جو دور سے آتا ہو' یا لوگوں کو مشقت سے بچانے کے لئے ہے' تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں وہ چیز موجود ہے' جو اس چیز کے برعکس مفہوم پر دلالت کرتی ہے' جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ ظہر کی اذان دینے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! ٹھنڈک ہو لینے دو' ٹھنڈک ہو لینے دو۔

اگر حکم وہ ہوتا جس کی طرف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ گئے ہیں' تو اس وقت ٹھنڈک ہونے کی کوئی ضرورت نہیں تھی' کیونکہ لوگ سفر میں اکٹھے تھے اور دور سے آنے کی انہیں ضرورت نہیں تھی۔

146 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّهَاجِرٍ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِىْ سَفَرٍ وَّمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ فِى الظُّهْرِ قَالَ حَتّٰى رَاَيْنَا فَىْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں شریک تھے' آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے اذان دینے کا ارادہ کیا' تو آپ نے فرمایا: ٹھنڈک ہونے دو! پھر انہوں نے اذان دینے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا نتیجہ ہے تم نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَعْجِيْلِ الْعَصْرِ

باب 8: عصر کی نماز جلدی ادا کرنا

147 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِىْ حُجْرَتِهَا وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَىْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِىْ اَرْوٰى وَجَابِرٍ وَّرَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ

146- اخرجه البخاری (22/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: الابراد بالظهر فى شدة الحر' حديث (535)' (131/2): كتاب الاذان باب: الاذان للمسافرين اذا كانوا جماعة والاقامة' حديث (629)' وابو داؤد (164/1): كتاب الصلاة: باب: وقت صلاة الظهر' حديث (401) واخرجه احمد (155/5, 162, 176)' من طريق مهاجر ابى الحسن عن زيد بن وهب عن ابى ذربه۔

حدیثِ دیگر: قَالَ وَيُرْوٰى عَنْ رَافِعٍ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ تَاْخِيرِ الْعَصْرِ وَلَا يَصِحُّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّهُوَ الَّذِىْ اخْتَارَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّعَآئِشَةُ وَاَنَسٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ تَعْجِيلَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَكَرِهُوا تَاْخِيرَهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے' جبکہ دھوپ ابھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ہوتی تھی اوران کے حجرے سے سایہ نہیں ڈھلا ہوتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابواروی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز تاخیر سے ادا کی تھی' لیکن یہ روایت مستند نہیں ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اہلِ علم نے اسے اختیار کیا ہے' جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ شامل ہیں کئی تابعین نے بھی اسے اختیار کیا ہے: عصر کی نماز جلدی ادا کر لی جائے' ان حضرات کے نزدیک اسے تاخیر سے ادا کرنا مکروہ ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

148 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِىْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا

147– اخرجه مالك فيالموطا (4/1): كتاب وقوت الصلاة: باب وقوت الصلاة' حديث (2)' واخرجه البخارى (31/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب وقت العصر' حديث (545)' واخرجه مسلم۔ نووى(116/3): كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: اوقات الصلاوت الخمس' حديث (611/168/)' واخرجه ابو داؤد (165/1) كتاب الصلاة: باب: فى وقت صلاة العصر حديث (407)' والنسائى (252/1)كتاب المواقيت: باب: تعجيل العصر' حديث (505) والحميدى (90/1) احاديث ام المومنين عائشة رضى الله عنها حديث (170)' واخرجه احمد (199,85,37/6)' من طريق ابن شهاب عن عروة عن عائشة به۔

148– إخرجه مسلم۔ نووى' (131/3): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: استحباب التكبير بالعصر' حديث (622/195) واخرجه النسائى' (254/1): كتاب المواقيت:باب: التشديد فى تاخير العصر' حديث (511)' من طريق اسماعيل عن العلاء عن انس بن مالك به۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◄► علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے ان کے اس گھر میں جو بصرہ میں تھا یہ اس وقت کی بات ہے' جب وہ ظہر پڑھ کر آئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے پہلو میں تھا (جب عصر کا وقت ہوا) تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اٹھو اور عصر کی نماز ادا کرلو راوی کہتے ہیں: ہم اٹھے اور ہم نے نماز ادا کرلی' جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ منافق کی نماز ہوتی ہے وہ سورج کی طرف دیکھتا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے' تو وہ کھڑا ہوتا ہے' اور چار مرتبہ زمین پر ٹکر مار لیتا ہے' اور وہ اس نماز میں صرف تھوڑا سا' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَاْخِیرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب 9: عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنا

149 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِیلًا لِلظُّهْرِ مِنْکُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِیلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ ابْنِ عُلَیَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ نَحْوَهٗ وَوَجَدْتُ فِیْ کِتَابِیْ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیمَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ وحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ عُلَیَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ

◄► سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری بہ نسبت جلدی ظہر کی نماز ادا کرلیا کرتے تھے' اور تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی عصر کی نماز ادا کرلیتے ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اسماعیل بن علیہ کے حوالے سے، ابن جریج کے حوالے سے، ابن ملیکہ کے حوالے سے، سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن جریج سے منقول ہے' اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

باب 10: مغرب کا وقت

150 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ

149- اخرجه احمد (310, 289/6)

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّالصُّنَابِحِيِّ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّاَنَسٍ وَّرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَّاَبِي اَيُّوبَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: وَّحَدِيْثُ الْعَبَّاسِ قَدْ رُوِيَ "مَوْقُوْفًا" عَنْهُ وَهُوَ اَصَحُّ

توضیحِ راوی: وَالصُّنَابِحِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَاحِبُ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ اخْتَارُوْا تَعْجِيلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَكَرِهُوا تَاْخِيرَهَا حَتّٰى قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ اِلَّا وَقْتٌ وَّاحِدٌ وَّذَهَبُوْا اِلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ صَلّٰى بِهٖ جِبْرِيْلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے' جب سورج غروب ہو جاتا تھا' اور پردے میں چھپ جاتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہی زیادہ مستند ہے۔

حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت نہیں سنی' یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے تابعین میں سے اکثر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: ان حضرات کے نزدیک مغرب کی نماز جلدی ادا کی جائے گی' انہوں نے مغرب کو تاخیر سے ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' یہاں تک کہ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: مغرب کی نماز کا ایک ہی وقت ہے' یہ حضرات اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں' جس میں حضرت جبریل علیہ السلام کے نماز پڑھانے کا ذکر ہے۔

150- اخرجه البخاری (49/2): کتاب مواقیت الصلاة: باب: وقت المغرب' حدیث (561)' واخرجه مسلم- نووی (164/3): کتاب اوقات الصلوات الخمس: باب: بیان ان اول وقت المغرب عند غروب الشمس' حدیث (636/216)' وابو داؤد (167/1): کتاب الصلاة: باب فی وقت المغرب' حدیث (417)' وابن ماجه (225/1): کتاب الصلاة: باب وقت صلاة المغرب حدیث (688)' والدارمی (275/1): کتاب الصلاة: باب: وقت المغرب' وعبد بن حمید' ص (149)' حدیث (386)' واخرجه احمد (51/4, 54)' من طریق حاتم بن اسماعیل عن یزید بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع به۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ وَقْتِ صَلَاۃِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ

باب 11: عشاء کی نماز کا وقت

151 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هُشَيْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ هُشَيْمٌ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ ثَابِتٍ وَّحَدِيْثُ اَبِیْ عَوَانَةَ اَصَحُّ عِنْدَنَا لِاَنَّ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ رَوٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ نَحْوَ رِوَايَةِ اَبِیْ عَوَانَةَ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس نماز کے وقت کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس وقت ادا کرتے تھے' جب تیسری رات کا چاند ڈوب جاتا ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ہشیم نے ابوبشر کے حوالے سے، حبیب بن سالم کے حوالے سے، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے' تاہم ہشیم نے اس میں بشیر بن ثابت کا تذکرہ نہیں کیا۔

ہمارے نزدیک' ابوعوانہ سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے اس کی وجہ یہ ہے: یزید بن ہارون نے اسے شعبہ کے حوالے سے ابوبشر کے حوالے سے ابوعوانہ کی روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَاْخِیْرِ صَلَاۃِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ

باب 12: عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنا

152 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

151– اخرجه ابو داؤد (167/1) كتاب الصلاة: باب فی وقت العشاء الآخرة' حديث (419)' والنسائی (264/1) كتاب المواقيت: باب الشفق' حديث (529) واخرجه احمد (270/4, 272)' من طريق بشير بن ثابت عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير به.

152– اخرجه ابن ماجه (226/1): كتاب الصلاة: باب: وقت صلاة العشاء' حديث (691)' واخرجه احمد (250/2, 433)

متن حدیث: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِىْ بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِىْ اخْتَارَهُ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوْا تَاْخِيْرَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں مبتلا کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا، تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک یا نصف رات تک موخر کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی وہ روایت ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور دیگر حضرات میں سے اکثر اہلِ علم نے اختیار کیا ہے ان حضرات کے نزدیک عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَهَا

باب 13: عشاء سے پہلے سوجانا اور اس کے بعد گفتگو کرنا مکروہ ہے

153 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ قَالَ اَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ الْمُهَلَّبِىُّ وَاِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ جَمِيْعًا عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ هُوَ اَبُو الْمِنْهَالِ الرِّيَاحِىُّ عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ بَرْزَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ النَّوْمَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَرَخَّصَ فِىْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَكْثَرُ الْاَحَادِيْثِ عَلَى الْكَرَاهِيَةِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِى النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ

153- اخرجه البخاری (59/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: مايكره من النوم قبل العشاء، حديث (568)، واخرجه مسلم (156/3): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: استحباب التكبير بالصبح، حديث (236)، وابن ماجه (229/1): كتاب الصلاة: باب النهى عن النوم قبل صلاة العشاء، حديث (701)، والنسائی (265/1) كتاب المواقيت: باب مايستحب من تاخير العشاء، حديث (530)؛ واخرجه احمد (423, 420/4, 424, 421)، من طريق عوف عن يسار بن سلامة عن ابى برزة به.

الْعِشَاءِ فِیْ رَمَضَانَ

توضیحِ راوی: وَسَیَّارُ بْنُ سَلَامَةَ هُوَ اَبُو الْمِنْهَالِ الرِّيَاحِيُّ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سو جانے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کی اکثریت نے عشاء کی نماز سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' جبکہ بعض اہلِ علم نے اس کی اجازت دی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اکثر احادیث اس کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں۔

بعض اہلِ علم نے رمضان کے مہینے میں عشاء سے پہلے سونے کی اجازت دی ہے۔

سیار بن سلامہ ابو منہال ریاحی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب 14: عشاء کے بعد گفتگو کرنے کی اجازت

154 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فِي الْاَمْرِ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنَا مَعَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَاَوْسِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ جُعْفِيٍّ يُقَالُ لَهٗ قَيْسٌ اَوِ ابْنُ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْ قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي السَّمَرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَكَرِهَ قَوْمٌ مِّنْهُمُ السَّمَرَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ فِيْ مَعْنَى الْعِلْمِ وَمَا لَا بُدَّ مِنْهُ مِنَ الْحَوَائِجِ وَاَكْثَرُ الْحَدِيْثِ عَلَى الرُّخْصَةِ

154– رواہ احمد فی المسند مطولا رقم (175ج 1ص 15)' (رقم 265' ج1' ص38)' والبیهقی (1/453)' من طریق الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عمر بن الخطاب به۔

حدیثِ دیگر: قَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَمَرَ اِلَّا لِمُصَلٍّ اَوْ مُسَافِرٍ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ایک معاملے سے متعلق رات کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کرتے رہے' میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اس حدیث کو حسن بن عبیداللہ نے ابراہیم کے حوالے سے' علقمہ کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے جس کا نام قیس ہے یا ابن قیس ہے' اس کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ اس حدیث میں طویل قصہ بیان کیا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ' تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم نے عشاء کی نماز کے بعد گفتگو کرنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ ایک قوم نے عشاء کی نماز کے بعد گفتگو کو مکروہ قرار دیا ہے' اور بعض حضرات نے اس کی اجازت دی ہے' جبکہ وہ کوئی علمی گفتگو ہو یا کوئی ضروریات سے متعلق گفتگو ہو' تاہم اکثر روایات میں اس کی رخصت منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے رات کی گفتگو صرف نمازی کرسکتا ہے یا مسافر کرسکتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَقْتِ الْاَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

باب 15: ابتدائی وقت کی فضیلت

155 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ عَمَّتِهٖ اُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا

◆◆ سیّدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا جنہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے' بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

156 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَّا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفْئًا

155- اخرجه ابو داؤد (169/1): كتاب الصلاة: باب: في المحافظة على وقت الصلوات' حديث (426)' وعبد بن حميد (ص 453) حديث (1569)' واخرجه احمد (140, 374, 375)

156- اخرجه ابن ماجه (476/1): كتاب الجنائز: باب: ماجاء في الجنازة لا تؤخر اذا حضرت ولا تتبع بنار حديث (1486)' واخرجه احمد (105/1)' من طريق محمد بن عمر بن علي بن ابي طالب عن ابيه عن علي بن ابي طالب به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! تین چیزوں کو وقت پر ہی کرنا، نماز جب اس کا وقت ہو جائے، جنازہ جب وہ تیار ہو اور بیوہ یا طلاق یافتہ عورت جب اس کا کفول جائے (یعنی مناسب رشتہ مل جائے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب حسن" ہے۔

157 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُمِّ فَرْوَةَ لَا يُرْوٰى اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ

توضیح راوی: وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاضْطَرَبُوْا عَنْهُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ صَدُوْقٌ وَّقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مِّنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کو ابتدائی وقت میں ادا کرنا' اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا باعث ہے' اور آخری وقت میں ادا کرنا' اللہ تعالیٰ کی معافی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کو صرف عبداللہ بن عمر العمری نے روایت کیا ہے' اور وہ علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔ اس حدیث کے راویوں نے اس حدیث میں اضطراب کیا ہے' تاہم عبداللہ بن عمر العمری سچا ہے' یحییٰ بن سعید نے اس کے حافظے کے حوالے سے کچھ گفتگو کی ہے۔

158 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ

158- اخرجه البخاري (12/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب فضل الصلاة لوقتها' حديث (527) و (5/6): كتاب الجهاد والسير باب فضل الجهاد والسير حديث (2782) و (414/10): كتاب الادب: باب: البر والصلة حديث (5970) و (519/13): كتاب التوحيد: باب وسمى النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة عملا' حديث (7534)' واخرجه مسلم (317/1): كتاب الايمان: باب: بيان كون الايمان بالله تعالىٰ افضل الاعمال حديث (85/137)' واخرجه النسائي (292/1): كتاب المواقيت: باب: فضل الصلاة لمواقيتها حديث (610)' واخرجه الدارمي (278/1): كتاب الصلاة' باب: استحباب الصلاة في اول الوقت' واخرجه ابن خزيمة (169/1)' حديث (327)' واخرجه احمد (451, 442, 439, 409/1)

اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ سَاَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مَوَاقِيْتِهَا قُلْتُ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَى الْمَسْعُوْدِيُّ وَشُعْبَةُ وَسُلَيْمَانُ هُوَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◄► ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے انہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا' میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

مسعودی، شعبہ اور سلیمان جو ابوشیبانی کے بھائی ہیں اور کئی حضرات نے اس کو ولید بن عیزار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

159 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ

مذاہب فقہاء: قَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى فَضْلِ اَوَّلِ الْوَقْتِ عَلٰى اٰخِرِهِ اخْتِيَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَخْتَارُوْنَ اِلَّا مَا هُوَ اَفْضَلُ وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَدَعُوْنَ الْفَضْلَ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِىْ اَوَّلِ الْوَقْتِ قَالَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُو الْوَلِيْدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ

◄► سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دو مرتبہ کسی نماز کو اس کے آخری وقت میں ادا نہیں کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو قبض کر لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز کا ابتدائی وقت زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور آخری وقت کی بجائے ابتدائی وقت کی فضیلت پر یہ بات دلالت کرتی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا' یہ حضرات اسی چیز کو اختیار کرتے تھے' جو زیادہ فضیلت رکھتی تھی اور یہ فضیلت کو ترک نہیں کیا کرتے تھے' اور یہ حضرات نماز کو ابتدائی وقت میں ہی ادا کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوولید مکی نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات ہمیں بتائی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی السَّهْوِ عَنْ وَّقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب 16: عصر کی نماز ادا نہ کرنا

160 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ الَّذِیْ تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَنَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِیُّ اَيْضًا عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی گویا اس کے اہلِ خانہ اور مال برباد ہو گئے۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو سالم کے حوالے سے، ان کے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ اِذَا اَخَّرَهَا الْاِمَامُ

باب 17: نماز پڑھنا' جب امام نماز کو تاخیر سے ادا کرے

161 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ

متن حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اُمَرَاءُ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِیْ يُمِيتُوْنَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ

160- اخرجه مالك فی الموطا (12,11/1) كتاب وقوت الصلاة: باب جامع الوقوت حديث (21)' واخرجه البخاری (37/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: اثم من فاتته العصر' حديث (552)' واخرجه مسلم (الابی) (559/2): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب التغليظ فی تفويت صلاة العصر' حديث (626/200)' وابو داؤد (166/1): كتاب الصلاة: باب فی وقت صلاة العصر' حديث (414)' وابن ماجه (224/1): كتاب الصلاة: باب المحافظة على صلاة العصر' حديث (685)' والنسائی (255/1): كتاب المواقيت: باب التشديد فی تاخير العصر' حديث (512) والدارمی (280/1): كتاب الصلاة: باب فی الذی تفوته صلاة العصر' واخرجه احمد (8/2, 13, 27, 48, 54, 64, 75, 76, 102, 134, 145, 148, 429/1)

161- اخرجه مسلم (نووی) (157/3): كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب كراهية تاخير الصلاة عن وقتها المختار' حديث (648/238)' واخرجه ابو داؤد (171/1): كتاب الصلاة: باب: اذا اخر الامام الصلاة عن الوقت' حديث (431)' واخرجه ابن ماجه (398/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فيما اذا اخروا الصلاة عن وقتها' حديث (1256)' والنسائی (75/2): كتاب الامامة: باب الصلاة مع ائمة الجور' حديث (778)' واخرجه الدارمی (279/1): كتاب الصلاة: باب: الصلاة خلف من يؤخر الصلاة عن وقتها واخرجه احمد (147/5) وابن خزيمة (66/3): باب: الامر بالصلاة جماعة' حديث (1637)

الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ صُلِّيَتْ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَّاِلَّا كُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَّهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ الصَّلٰوةَ لِمِيقَاتِهَا اِذَا اَخَّرَهَا الْاِمَامُ ثُمَّ يُصَلِّي مَعَ الْاِمَامِ وَالصَّلٰوةُ الْاُولٰى هِيَ الْمَكْتُوبَةُ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيْبٍ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میرے بعد کچھ ایسے افراد آئیں گے جو نماز کو قضاء کر دیا کریں گے تو تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لینا' پھر اسے اگر اس کے وقت پر ادا کیا جائے' تو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی ورنہ تم نے اپنی نماز کی حفاظت کر لی۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں یہ حضرات اس بات کو مستحب قرار دیتے ہیں: آدمی نماز کو اس کے وقت میں ادا کر لے' جبکہ امام اسے تاخیر سے ادا کرتا ہو' پھر وہ امام کے ساتھ بھی نماز ادا کر لے' تو اکثر اہلِ علم کے نزدیک وہی نماز فرض شمار ہوگی۔

ابوعمران الجونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ

باب 18: نماز کے وقت سوئے رہ جانا

162 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ

متنِ حدیث: قَالَ ذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلَاةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ مَرْيَمَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّجُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ وَّاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ وَذِيْ مِخْبَرٍ وَّيُقَالُ ذِيْ مِخْمَرٍ وَّهُوَ ابْنُ اَخِي النَّجَاشِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ يَنْسَاهَا فَيَسْتَيْقِظُ اَوْ يَذْكُرُ وَهُوَ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّيهَا اِذَا اسْتَيْقَظَ اَوْ ذَكَرَ وَاِنْ كَانَ عِنْدَ

162- اخرجه النسائی (294/1): کتاب المواقیت: باب فیمن نام عن صلاة' حدیث (615)' واخرجه ابو داؤد (174/1): کتاب الصلاة: باب من نام عن صلاة او نسیها حدیث (441)' واخرجه احمد (305/5)

طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ عِنْدَ غُرُوْبِهَا

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَالشَّافِعِيِّ وَمَالِكٍ وقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصَلِّي حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبَ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا کہ وہ نماز کے وقت سوئے رہ گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوئے رہ جانے میں زیادتی نہیں ہے زیادتی جاگتے رہ جانے میں ہے جب کسی شخص کو نماز پڑھنا یاد نہ رہے اور وہ نماز کے وقت سویا رہ جائے تو جیسے ہی اسے یاد آئے وہ اسے ادا کرلے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابومریم رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ، حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ، حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت ذی مخمر رضی اللہ عنہ جو نجاشی کے بھتیجے ہیں، سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم نے ایسے شخص کے بارے میں اختلاف کیا ہے جو نماز کے وقت سویا رہ جاتا ہے یا اسے بھول جاتا ہے پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے اور جب اسے یاد آتا ہے اور اس وقت نماز کا وقت نہیں ہوتا یعنی سورج طلوع ہو رہا ہوتا ہے یا سورج کے غروب ہونے کا وقت ہوتا ہے بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جب وہ بیدار ہو یا جیسے ہی اسے یاد آئے تو وہ اس نماز کو ادا کرلے اگرچہ سورج کے نکلنے کا وقت ہو یا اس کے غروب ہونے کا وقت ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: وہ شخص اس وقت تک نماز ادا نہ کرے جب تک سورج نکل نہ آئے یا غروب نہ ہو جائے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ

باب 19: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے

163 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ نَّسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِي الْبَاب عَنْ سَمُرَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

آثارِ صحابہ: وَيُرْوٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ قَالَ يُصَلِّيْهَا مَتٰى مَا ذَكَرَهَا فِيْ وَقْتٍ اَوْ فِيْ غَيْرِ وَقْتٍ

163– اخرجه البخاري (84/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب من نسى صلاة فليصل اذا ذكرها حديث (597) ومسلم (نووي) (201/3): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: قضاء الصلاة الفائتة حديث (684/314) وابو داؤد (174/1): كتاب الصلاة: باب من نام عن صلاة او نسيها حديث (442) وابن ماجه (227/1): كتاب الصلاة: باب من نام عن الصلاة او نسيها حديث (696) واخرجه النسائي (293/1): كتاب الصلاة: باب: فيمن نسى صلاة حديث (613) واخرجه الدارمي (280/1) كتاب الصلاة: باب: من نام عن صلاة او نسيها واخرجه احمد (22/5, 282, 269, 267, 243, 100/3)

مذاہب فقہاء: وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَّاِسْحٰقَ

آثارِ صحابہ: وَيُرْوٰى عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّهُ نَامَ عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَاسْتَيْقَظَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ

وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى هٰذَا وَاَمَّا اَصْحَابُنَا فَذَهَبُوْا اِلٰى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو وہ اسے اس وقت ادا کرے جب اسے یاد آجائے۔

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے: وہ ایسے شخص کے بارے میں' جو نماز پڑھنا بھول جائے' وہ فرماتے ہیں: وہ اسے اس وقت ادا کرے جب اسے یاد آجائے' خواہ وہ نماز کا وقت ہو یا نماز کا وقت نہ ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ عصر کی نماز کے وقت سوئے رہ گئے اور سورج غروب ہونے کے قریب بیدار ہوئے' تو انہوں نے اس وقت تک نماز ادا نہیں کی جب تک سورج غروب نہیں ہوگیا۔

اہلِ کوفہ کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے۔

جہاں تک ہمارے اصحاب کا تعلق ہے' تو وہ علی بن ابوطالب کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الرَّجُلِ تَفُوْتُهُ الصَّلَوَاتُ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ

باب 20: جس شخص کی کئی نمازیں رہ جائیں وہ کون سی نماز سے آغاز کرے

164 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَّوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَآءَ

فى الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِاِسْنَادِهٖ بَاْسٌ اِلَّا اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ

164- اخرجه النسائى (297/1)، كتاب المواقيت، باب كيف يقضى الفائت من الصلاة، حديث (622)، واخرجه احمد (35/1) (3555)، (423/1) (4013)

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْفَوَائِتِ اَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ اِذَا قَضَاهَا وَاِنْ لَمْ يُقِمْ اَجْزَاَهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◆◆ ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: مشرکین نے غزوہ خندق کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازیں ادا نہیں کرنے دیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی انہوں نے اذان دی پھر انہوں نے اقامت کہی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم ابوعبیدہ نے اس روایت کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زبانی نہیں سنا ہے۔

فوت شدہ نمازوں کے بارے میں بعض اہل علم نے اسی بات کو اختیار کیا ہے: آدمی ہر نماز کے لئے اقامت کہے جب وہ اس کی قضاء ادا کرنے لگے۔ اگر آدمی اقامت نہیں کہتا تو یہ بھی جائز ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

165 سندِ حدیث: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّاْنَا فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق کے دن کفار قریش کو برا کہنا شروع کیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں عصر کی نماز نہیں ادا کر سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی اسے ادا نہیں کر سکا۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم بطحان (نامی میدان) میں آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ہم نے بھی وضو کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج غروب ہو جانے کے بعد عصر کی نماز ادا کی پھر اس کے بعد آپ نے مغرب کی نماز ادا کی۔

165- اخرجه البخاری (82/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: من صلى بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت حديث (596) (503/2): كتاب الخوف: باب: الصلاة عند مناهضة الحصون ولقاء العدو حديث (945) و مسلم (نووی) (139/3): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب الدليل لمن قال: الصلاة حديث (631/209) والنسائی (84/3): كتاب السهو: باب: اذا قيل للرجل هل صليت هل يقول لا حديث (1366)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَلَاةِ الْوُسْطٰی اَنَّهَا الْعَصْرُ وَقَدْ قِیْلَ اِنَّهَا الظُّهْرُ

باب 21: نمازِ وسطیٰ سے مراد نمازِ عصر ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد نمازِ ظہر ہے

166 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَاَبُو النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: صَلَاةُ الْوُسْطٰی صَلَاةُ الْعَصْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نمازِ وسطیٰ نمازِ عصر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

167 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ صَلَاةُ الْوُسْطٰی صَلَاةُ الْعَصْرِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّعَآئِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّقَدْ سَمِعَ مِنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَمُرَةَ فِیْ صَلَاةِ الْوُسْطٰی حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

آثارِ صحابہ: وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّعَآئِشَةُ صَلَاةُ الْوُسْطٰی صَلَاةُ الظُّهْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ عُمَرَ صَلَاةُ الْوُسْطٰی صَلَاةُ الصُّبْحِ

حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ قَالَ لِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَ الْعَقِيْقَةِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ قُرَيْشِ بْنِ اَنَسٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيٌّ وَّسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيْحٌ وَّاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

166- اخرجه مسلم (نووی) (138/3): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: الدليل لمن قال الصلاة الوسطى' حديث (628/206) .واخرجه احمد فی "المسند" (3716) (392/1)

167- اخرجه احمد (22,13,12,8,7/5)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ نمازِ وسطیٰ نمازِ عصر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علی بن عبداللہ فرماتے ہیں: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ حدیث "صحیح" ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نمازِ وسطیٰ کے بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر اہلِ علم میں سے اکثر اسی بات کے قائل ہیں (نمازِ وسطیٰ سے مراد نمازِ عصر ہے)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: نمازِ وسطیٰ سے مراد نمازِ ظہر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نمازِ وسطیٰ سے مراد صبح کی نماز ہے۔

حبیب بن شہید بیان کرتے ہیں: محمد بن سیرین نے مجھ سے کہا: تم حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کرو! انہوں نے عقیقہ سے متعلق حدیث کس سے سنی ہے؟ میں نے ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: میں نے یہ حضرت سمرہ بن جندب کی زبانی سنی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے یہ بتایا ہے: علی بن عبداللہ مدینی نے قریش بن انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علی بن عبداللہ مدینی فرماتے ہیں: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں' یہ روایت درست ہے' اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو دلیل کے طور پر بھی پیش کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

باب 22: عصر یا فجر کے بعد نماز ادا کرنا مکروہ ہے

168 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ وَّهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ

168- اخرجه البخاری (69/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس' حديث (581)' واخرجه مسلم (نووی) (272/3): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها' حديث (826/286) وابن ماجه (396/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: النهي عن الصلاة بعد الفجر و بعد العصر' حديث (1250)' وابو داؤد (408/1) كتاب الصلاة: باب: من رخص فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة' حديث (1276)' واخرجه النسائي (276/1) كتاب المواقيت: باب النهي عن الصلاة بعد الصبح' حديث (562)' والدارمي (333/1) كتاب الصلاة: باب: اي ساعة يكره فيها الصلاة' وابن خزيمة (310/3) في جماع ابواب ذكر الايام والدليل على ان النبي صلى الله عليه وسلم قد ينهى عن الشيء حديث (2146)' و (254/2): كتاب جماع ابواب الاوقات التي ينهى عن صلاة التطوع فيهن: باب ... الصلاة بعد الصبح حتى تطلع الشمس و بعد العصر حتى تغرب الشمس' حديث (1271)' (1272)' واخرجه احمد (... (130)' (39/1) (270)' (50/1) (355)' (51/1) (364)

بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَمُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ وَالصُّنَابِحِيِّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّعَائِشَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَيَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ وَمُعَاوِيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنَّهُمْ كَرِهُوا الصَّلٰوةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَاَمَّا الصَّلَوَاتُ الْفَوَائِتُ فَلَا بَاْسَ اَنْ تُقْضٰى بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اِلَّا ثَلَاثَةَ اَشْيَاءَ

حدیث دیگر: حَدِيْثُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حدیث دیگر: وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى

حدیث دیگر: وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب کی زبانی یہ بات سنی ہے' جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور وہ ان میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے' اور عصر کی نماز کے بعد' سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ، حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی حدیث نہیں سنی۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے فقہاء میں سے اکثر اسی بات کے قائل ہیں: ان حضرات کے نزدیک صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز ادا کرنا مکروہ ہے' اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا کرنا مکروہ ہے'

تاہم جہاں تک قضاء نمازوں کا تعلق ہے تو عصر کے بعد یا صبح کی نماز کے بعد انہیں ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: شعبہ فرماتے ہیں: قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف تین روایات سنی ہیں ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی اور نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی اور نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے"۔ ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث "کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے: وہ یہ کہے: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں" اور ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث "قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں"۔

169 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّمَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِاَنَّهُ اَتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَمَيْمُونَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: اَنَّهُ صَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهٰذَا خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنْهُ

حدیثِ دیگر: اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَصَحُّ حَيْثُ قَالَ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَحْوُ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ رِوَايَاتٌ رُوِيَ عَنْهَا

حدیثِ دیگر: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَخَلَ عَلَيْهَا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَرُوِيَ عَنْهَا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

مذاہبِ فقہاء: وَالَّذِي اجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اِلَّا مَا اسْتُثْنِيَ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلٰوةِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَعْدَ الطَّوَافِ

حدیثِ دیگر: فَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةٌ فِيْ ذٰلِكَ

وَقَدْ قَالَ بِهٖ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ الصَّلٰوةَ بِمَكَّةَ اَيْضًا

بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّبَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں اس کی وجہ یہ ہے: آپ کی خدمت میں مال آ گیا تھا' جس کی وجہ سے آپ ظہر کے بعد والی دو رکعات ادا نہیں کر سکے تھے' وہ دونوں رکعات آپ نے عصر کے بعد ادا کیں' لیکن پھر آپ نے دوبارہ انہیں ادا نہیں کیا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

کئی حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں۔

یہ روایت اس کے خلاف ہے' جو ان سے منقول ہے: آپ نے عصر کے بعد نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے' جب تک سورج غروب نہیں ہو جاتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے' جس میں انہوں نے یہ کہا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ انہیں ادا نہیں کیا۔

یہ روایت بھی منقول ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی کچھ روایات منقول ہیں۔ ان سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد ان کے ہاں تشریف لائے آپ نے دو رکعت ادا کی ہیں۔

ان سے یہ روایت بھی منقول ہے: سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتی ہیں: آپ نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہو جانے تک کوئی اور نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے' اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی اور نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

اکثر اہلِ علم کا جس بات پر اتفاق ہے وہ یہ ہے: عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنا مکروہ ہے' اور صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز ادا کرنا مکروہ ہے' تاہم کچھ لوگوں نے اس میں استثنیٰ کیا ہے' اور وہ یہ کہ عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے کے درمیان یا صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں طواف کے بعد والے دو نوافل ادا کئے جا سکتے ہیں' کیونکہ اس حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم کی ایک جماعت نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم کی ایک جماعت نے مکہ مکرمہ میں بھی ان اوقات میں نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' یعنی عصر کے بعد اور فجر کے بعد۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، مالک بن انس رضی اللہ عنہ اور اہلِ کوفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

باب 23: مغرب کی نماز سے پہلے (نفل) نماز ادا کرنا

170 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمُ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِنْ صَلَّاهُمَا فَحَسَنٌ وَّهٰذَا عِنْدَهُمَا عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز (پڑھنے کی اجازت ہے) اس شخص کے لئے جو چاہے۔

اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مغفل کی حدیث "حسن صحیح" ہے۔

مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف ہے بعض حضرات کے نزدیک مغرب سے پہلے نوافل ادا نہیں کئے جا سکتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کئی ایک سے یہ روایت بھی منقول ہے: وہ مغرب سے پہلے یعنی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات ادا کر لیتے تھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ان دو رکعات کو ادا کر لے تو یہ بہتر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

باب 24: جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے

170- اخرجه البخاری (130/2): كتاب الاذان: باب: بين كل اذانين صلاة لمن شاء' حديث (627)' واخرجه مسلم (الابی) (190/3): كتاب صلاة المسافرين' وقصرها باب: بين كل اذانين صلاة' حديث (838/304)' واخرجه ابن ماجه (368/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الركعتين قبل المغرب' حديث (1162)' والنسائي (28/2): كتاب الاذان: باب: الصلاة بين الاذان والاقامة' حديث (681)' والدارمي (336/1): كتاب الصلاة باب: الركعتين قبل المغرب' وابن خزيمة (266/2) في جماع ابواب الصلاة التي ينهى عن التطوع فيهن: باب: اباحة الصلاة عند غروب الشمس و قبل صلاة المغرب حديث (1287)' واخرجه احمد (54/5, 55/5, 86/4)

171 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَّعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ اَصْحَابُنَا وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَهُمْ لِصَاحِبِ الْعُذْرِ مِثْلُ الرَّجُلِ الَّذِيْ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ يَنْسَاهَا فَيَسْتَيْقِظُ وَيَذْكُرُ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پالے' تو اس نے صبح کی نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت پالے' اس نے عصر کی نماز کو پالیا۔

اس باب میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہمارے اصحاب، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ان حضرات کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: یہ معذور شخص کے لئے حکم ہے' جیسے کوئی شخص نماز کے وقت سویا رہ جاتا ہے یا اسے بھول جاتا ہے' تو جب وہ بیدار ہوتا ہے' جب اسے یاد آتا ہے' اور اس وقت سورج طلوع ہونے والا ہو یا غروب ہونے والا ہو' تو وہ (اس نماز کو ادا کرسکتا ہے)

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ

باب 25: حضر کے عالم میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

172 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ قَالَ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا اَرَادَ بِذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ

171- اخرجه مالك فى الموطا (6/1): كتاب وقوت الصلاة: باب: وقوت الصلاة' حديث (5)؛ واخرجه البخارى (67/2)؛ كتاب مواقيت الصلاة: باب: من ادرك من الفجر ركعة' حديث (579)؛ ومسلم (نووى)(113/3)؛ كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: من ادرك ركعة من الصلاة' حديث (163 /608)؛ والنسائى (229/1)؛ كتاب الصلاة: باب : وقت الصلاة فى العذر والضرورة' حديث (699)؛ والدارمى (277/1, 278)؛ كتاب الصلاة: باب: من ادرك ركعة من صلاة فقد ادرك واخرجه بن خزيمة (93/2) فى جماع ابواب الفريضة عند العلة تحدث: باب ذكر البيان ضد قول من زعم ان المدرك ركعة من صلاة الصبح حديث (985)؛ واخرجه احمد (462/2)

فِی الْبَابِ نوَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِیَ عَنْهُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ جَابِرُ بْنُ زَیْدٍ وَّسَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِیْقٍ الْعُقَیْلِیُّ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرُ هٰذَا

◆◆ حضرت ابن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی ہے اور مغرب اور عشاء کی نماز مدینہ منورہ میں ایک ساتھ ادا کی ہے کسی خوف یا بارش کے بغیر۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس ﷺ سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم ﷺ کا مقصد کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کا مقصد یہ تھا: آپ اپنی امت کو حرج میں مبتلا نہ کریں۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ ﷺ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی ﷺ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس ﷺ کی حدیث دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے اسے جابر بن زید، سعید بن جبیر اور عبداللہ بن شقیق عقیلی نے نقل کیا ہے۔

حضرت ابن عباس ﷺ سے، نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس کے علاوہ دیگر روایات بھی منقول ہیں۔

173 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ یَحْیَی بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ جَمَعَ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰی بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْکَبَائِرِ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَحَنَشٌ هٰذَا هُوَ اَبُوْ عَلِیٍّ الرَّحَبِیُّ وَهُوَ حُسَیْنُ بْنُ قَیْسٍ وَّهُوَ ضَعِیْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ وَغَیْرُهُ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا یُجْمَعَ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ اِلَّا فِی السَّفَرِ اَوْ بِعَرَفَةَ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِیْنَ فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ لِلْمَرِیْضِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ یَجْمَعُ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ فِی الْمَطَرِ

وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَلَمْ یَرَ الشَّافِعِیُّ لِلْمَرِیْضِ اَنْ یَّجْمَعَ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ

◆◆ حضرت ابن عباس ﷺ نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی عذر کے بغیر دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرے گا تو اس نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا۔

172- اخرجه مالك (144/1): كتاب قصر الصلاة فى السفر: باب: الجمع بين الصلاتين فى الحضر والسفر' حديث (4)' واخرجه مسلم (ابى): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر' حديث (705/49)' واخرجه ابو داؤد (387/1): كتاب الصلاة باب: الجمع بين الصلاتين' حديث (1210)' والنسائى (290/1): كتاب المواقيت: باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر حديث (601, 602)' والحميدى (223/1) فى احاديث عبدالله بن عباس' حديث (471)' وابن خزيمة (85/2) فى جماع الابواب فى الفريضة فى السفر: باب الرخصة فى الجمع بين الصلاتين فى الحضر فى المطر' حديث (971, 972)' واخرجه احمد (283/1) (2557)' (349/1) (3265)

173- تفرد به الترمذى' واخرجه الحاكم فى المستدرك (275/1)' والبيهقى فى السنن الكبرى (169/3)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کے آخری حنش ابوعلی رجبی بن قیس ہیں۔ یہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا یعنی صرف سفر کے عالم میں یا عرفہ میں دونمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا جاسکتا ہے۔

تابعین میں سے بعض اہلِ علم نے بیمار شخص کو دونمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی رخصت دی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: بارش کے موسم میں بھی دونمازیں ایک ساتھ ادا کی جاسکتی ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بیمار شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا نہیں کرسکتا۔

اَبْوَابُ الْاَذَانِ

اذان سے متعلق ابواب

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَدْءِ الْاَذَانِ

باب 1: اذان کا آغاز

174 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا اَصْبَحْنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ لَرُؤْيَا حَقٍّ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاِنَّهُ اَنْدٰى، وَاَمَدُّ صَوْتًا مِّنْكَ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيْلَ لَكَ وَلْيُنَادِ بِذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلٰوةِ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُرُّ اِزَارَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَذٰلِكَ اَثْبَتُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ اَتَمَّ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَطْوَلَ وَذَكَرَ فِيْهِ قِصَّةَ الْاَذَانِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةِ مَرَّةً مَّرَّةً

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ وَيُقَالُ ابْنُ عَبْدِ رَبٍّ وَّلَا نَعْرِفُ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يَّصِحُّ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ الْوَاحِدَ فِي الْاَذَانِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ لَهٗ اَحَادِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ

◆◆ محمد بن عبداللہ بن زید اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب صبح ہوئی تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے آپ کو خواب سنایا آپ نے فرمایا: یہ سچا خواب ہے تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ دور تک جاتی ہے' تو جو الفاظ تمہیں کہے گئے ہیں وہ اسے سکھاؤ اور وہ اس کے مطابق اذان دے۔
راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سنی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

174- اخرجه البخاری فی خلق افعال العباد (24)' واخرجه ابو داؤد (1/189, 190): كتاب الصلاة: باب: كيف الاذان حديث (499) وابن ماجه (1/232): كتاب الأذان والسنة فيها: باب: بدء الاذان' حديث (706)' والدارمی (1/268, 269): كتاب الصلاة: باب: فی بدء الاذان' واخرجه ابن خزيمة (1/189): كتاب جماع ابواب الاذان والاقامة باب ذكر الدليل على ان من كان ارفع صوتا واجهر كان احق بالاذان' حديث (363)' واخرجه احمد (4/43)

خدمت میں حاضر ہونے کے لئے نکلے وہ اپنی چادر کھینچے ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے بھی وہی خواب دیکھا ہے جو اس نے بیان کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اب معاملہ زیادہ پختہ ہو گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحٰق کے حوالے سے زیادہ مکمل طور پر نقل کیا ہے۔ اس واقعے میں انہوں نے اذان کے کلمات کو دو، دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک، ایک مرتبہ کہنے کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

یہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ ہیں اور ایک قول کے مطابق یہ ابن عبدرب ہیں۔

ہمیں ان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کسی مستند روایت کا علم نہیں ہے صرف یہی ایک روایت ہے جو اذان کے بارے میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی نے کئی احادیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہیں یہ عباد بن تمیم کے چچا ہیں۔

175 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِی النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادِیْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمِ اتَّخِذُوا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمِ اتَّخِذُوا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِیْ بِالصَّلٰوةِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں جب مسلمان آئے تو جب بھی نماز کا وقت ہوتا تھا اکٹھے ہو جایا کرتے تھے لیکن کوئی بھی اس کے لئے بلاتا نہیں تھا ایک دن لوگ اس بارے میں بات چیت کر رہے تھے ان میں سے کچھ نے کہا تم لوگ باجا لے لو جیسے عیسائیوں کا باجا ہوتا ہے کچھ نے کہا تم قرن لے لو جیسے یہودیوں کا قرن ہوتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم کسی شخص کو یہ کیوں نہیں کہتے؟ وہ نماز کے لئے اعلان کر دیا کرے راوی بیان کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! تم اٹھو اور نماز کے لئے اعلان کرو (یعنی اذان دو)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت "غریب" ہے۔

175- اخرجه البخاری (93/2): كتاب الاذان: باب: بدء الاذان حديث (604) واخرجه مسلم (233, 232,3) "ابى": كتاب الصلاة: باب: بدء الاذان والنسائی (2/2): كتاب الاذان: باب بدء الاذان حديث (626) وابن خزيمة (188/1): جماع الاذان والاقامة: باب فی بدء الاذان والاقامة حديث (361) واحمد (148/2) (6357)

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الْاَذَانِ

باب 2: اذان میں ترجیع

176 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ وَجَدِّيْ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْعَدَهُ وَاَلْقٰى عَلَيْهِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مِثْلَ اَذَانِنَا قَالَ بِشْرٌ فَقُلْتُ لَهُ اَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْاَذَانَ بِالتَّرْجِيْعِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ فِي الْاَذَانِ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَّعَلَيْهِ الْعَمَلُ بِمَكَّةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بٹھایا اور انہیں ایک، ایک حرف کرکے اذان کا طریقہ سکھایا۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس طرح ہماری اذان ہوتی ہے۔

بشر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا: آپ مجھے دوبارہ یہ بتایئے تو انہوں نے ترجیع کے ساتھ اذان دے کر دکھائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اذان کے بارے میں حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''صحیح'' ہے۔ یہ ان سے کئی حوالوں سے منقول ہے۔

مکہ مکرمہ میں اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

177 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَّالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ مَحْذُوْرَةَ اسْمُهٗ سَمُرَةُ بْنُ مِعْيَرٍ وَّقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا فِي الْاَذَانِ

176- اخرجه ابو داؤد (190/1): كتاب الصلاة: باب: كيف الاذان' حديث (500, 501, 504)' واخرجه النسائي (7/2): كتاب الاذان: باب: الاذان في السفر حديث (633)' واخرجه ابن خزيمة (200/1, 201, 202): كتاب الاذان والاقامة باب التثويب في اذان الصبح' حديث (385)' واخرجه احمد (308/3, 408)

177- اخرجه مسلم (ابی) (237/2): كتاب الصلاة: باب: صفة الاذان حديث (379/6)' البخاري في خلق افعال العباد (25)' واخرجه ابو داؤد كتاب الصلاة (191/1, 192): باب كيف الاذان حديث (502, 503, 505)' والنسائي (4/2, 5, 6): كتاب الاذان: باب: كم الاذان من كلمة' كيف الاذان' حديث (630, 631)' وابن ماجه (234/1, 235): كتاب الاذان والسنة فيها: باب الترجيع في الاذان' حديث (708, 709)' والدارمي (271/1) كتاب الصلاة: باب: الترجيع في الاذان' وابن خزيمة (195/1, 196): كتاب جماع الابواب في الاذان والاقامة باب: الترجيع في الاذان' حديث (377, 378, 379)' واحمد (409/3, 708)

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُفْرِدُ الْاِقَامَةَ

◆◆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے انیس کلمات سکھائے تھے اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ ان کا نام سمرہ بن مغیرہ معیر ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: یہ حکم اذان میں ہے۔

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ایک روایت کے مطابق انہوں نے اقامت میں افراد کیا تھا (یعنی کلمات کو ایک ایک مرتبہ ادا کیا تھا)

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِفْرَادِ الْاِقَامَةِ

باب 3: اقامت میں افراد

178 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا: وہ اذان میں کلمات کو جفت تعداد میں اور اقامت میں طاق تعداد میں ادا کریں۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

178- اخرجه البخاری (98/2): كتاب الاذان: باب الاذان مثنى مثنى حديث (605, 606, 607)' واخرجه مسلم (ابی) (237, 236, 235): كتاب الصلاة: باب: الامر بشفع الاذان وايتار الاقامة' حديث (378/2, 378/3, 378/5)' وابو داؤد (195/1, 196): كتاب الصلاة: باب فی الاقامة' حديث (508, 509)' واخرجه ابن ماجه (241/1): كتاب الاذان والسنة فيها' باب: افراد القامة' حديث (729, 730)' والدارمی (270/1, 271): كتاب الصلاة: باب: الاذان مثنى مثنى والاقامة مرة' وابن خزيمة (190/1, 191, 192, 194): كتاب جماع ابواب الاذان والاقامة: باب: تثنية الاذان وافراد الاقامة' باب: ذكر الدليل على ان الامر بلالا ان يشفع الاذان ويوتر الاقامة' وباب تثنية قد قامت الصلاة فی الاقامة' حديث (366, 367, 368, 369, 375, 376)' واخرجه احمد (103/3, 189)

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِقَامَةَ مَثْنٰی مَثْنٰی

باب 4: اقامت کے کلمات دو، دو ہوں گے

179 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِى الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

اسنادِدیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَاَى الْاَذَانَ فِى الْمَنَامِ

وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَاَى الْاَذَانَ فِى الْمَنَامِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاَذَانُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى كَانَ قَاضِىَ الْكُوْفَةِ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهٗ يَرْوِىْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان جفت تعداد میں ہوتی تھی۔ اذان میں بھی اور اقامت میں بھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو وکیع نے اعمش کے حوالے سے عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ہمیں یہ بات بتائی ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کا طریقہ خواب میں دیکھا تھا۔

شعبہ، عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں اذان (کا طریقہ) دیکھا تھا۔

یہ روایت ابن ابی لیلیٰ سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: اذان کے کلمات دو، دو ہوں گے اور اقامت کے کلمات بھی دو، دو ہوں گے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

179- رواہ ابن خزیمة (197/1) فی جماع ابواب الاذان والاقامة: باب: الترجیع مع تثنیة الاقامة' حدیث (380)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ یہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ ہیں یہ کوفہ کے قاضی تھے انہوں نے اپنے والد سے کوئی روایت نہیں سنی ہے البتہ یہ ایک اور صاحب کے حوالے سے احادیث نقل کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّرَسُّلِ فِي الْاَذَانِ

باب 5: اذان میں ترسل

180 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ هُوَ صَاحِبُ السِّقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ يَّا بِلَالُ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِيْ اَذَانِكَ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُنْعِمِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَهُوَ اِسْنَادٌ مَجْهُوْلٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الْمُنْعِمِ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! جب تم اذان دو تو اپنی اذان میں ترسل کرو اور جب تم اقامت کہو تو تیزی سے پڑھو اور اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اتنی مقدار رکھو جتنی دیر میں کوئی کھانے والا کھا کر فارغ ہو جائے اور پینے والا پی کر فارغ ہو جائے اور جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے گیا ہو (تو وہ اس سے فارغ ہو جائے) اور تم لوگ (باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے) اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو ہم صرف اسی ایک حوالے سے جانتے ہیں جو عبدالمنعم سے منقول ہے اور اس کی سند مجہول ہے۔ عبدالمنعم بصرہ سے تعلق رکھنے والے بزرگ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِدْخَالِ الْاِصْبَعِ فِي الْاُذُنِ عِنْدَ الْاَذَانِ

باب 6: اذان کے وقت انگلی کان میں ڈال لینا

181 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ بِلَالًا يُّؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ وَيُتْبِعُ فَاهُ هَا هُنَا وَهَا هُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِيْ اُذُنَيْهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

180- اخرجه عبد بن حميد' ص 310' حديث (1008)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّةٍ لَّهٗ حَمْرَاءَ اُرَاهُ قَالَ مِنْ اَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْبَطْحَاءِ فَصَلّٰى اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ نُرَاهُ حِبَرَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ جُحَيْفَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُّدْخِلَ الْمُؤَذِّنُ اِصْبَعَيْهِ فِیْ اُذُنَيْهِ فِی الْاَذَانِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَفِی الْاِقَامَةِ اَيْضًا يُدْخِلُ اِصْبَعَيْهِ فِیْ اُذُنَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِیِّ

وَاَبُوْ جُحَيْفَةَ اسْمُهٗ وَهْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّوَائِیُّ

◆◆ حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا اذان دیتے ہوئے وہ گھوم گئے انہوں نے اپنا منہ اس طرف بھی پھیرا اور اس طرف بھی پھیرا' ان کی انگلیاں ان کے کانوں میں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سرخ خیمے میں موجود تھے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے: انہوں نے یہ لفظ بھی استعمال کیا تھا' چمڑے سے بنے ہوئے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے آگے نیزہ لے کر نکلے اور اسے میدان میں گاڑ دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی' اس کی دوسری طرف سے کتے اور گدھے گزر رہے تھے' آپ نے سرخ حُلّہ پہن رکھا تھا' آپ کی پنڈلیوں کی چمک کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے: وہ حلّہ یمنی چادر کا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' وہ اس بات کو مستحب سمجھتے ہیں: مؤذن اذان دیتے ہوئے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اقامت میں بھی ایسا ہی کیا جائے گا۔ مؤذن اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالے گا۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابوجحیفہ کا نام وہب بن عبداللہ سوائی ہے۔

181– اخرجه البخاری (133/2, 135): كتاب الاذان: باب الاذان للمسافرين اذا كانوا جماعة والاقامة' حديث (633): كتاب الاذان: باب: هل يتتبع المؤذن فاه ها هنا وها هنا؟ وهل يلتفت فی الاذان؟ حديث (634)' واخرجه مسلم (ابی) (392/2): كتاب الصلاة: باب سترة المصلی' حديث (249 /503)' واخرجه ابو داؤد (198/1): كتاب الصلاة: باب فی المؤذن يستدير فی اذانه' حديث (520)' باب ما يستر المصلی' حديث (688)' والنسائی (87/1): كتاب الطهارة: باب الانتفاع بفضل الوضوء' حديث (137)' (12/2): كتاب الاذان: باب كيف يصنع المؤذن فی اذانه' حديث (643)' (73/2): كتاب القبلة: باب: الصلاة فی الثياب الحمر' حديث (772) وابن ماجه (236/1): كتاب الاذان والسنة فيها: باب: السنة فی الاذان' حديث (711)' والحميدی (395/2): فی احاديث ابی جحيفة' حديث (892)' وابن خزيمة (202/1, 203) فی جماع ابواب الاذان والاقامة: باب الانحراف فی الاذان عند قول المؤذن حی علی الصلاة حی علی الفلاح' حديث (387)' باب: ادخال الاصبعين فی الاذنين عند الاذان ان صح الخبر' حديث (388)' وفی جماع ابواب سترة المصلی: باب ذكر خبر روی فی مرور الحمار بين يدی المصلی' حديث (841)' باب: استحباب النزول بالمحصب' وان لم يكن ذلك واجبا' حديث (2994)' باب ذكر البيان ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قصر الصلاة بالابطح بعدما نفر من منی' حديث (2995)' واخرجه احمد (307/4, 307)

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّثْوِيبِ فِي الْفَجْرِ

باب 7: فجر کی اذان میں تثویب

182 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ بِلَالٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ بِلَالٍ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْرَآئِيْلَ الْمُلَائِيِّ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ اِسْرَآئِيْلَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنَ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ

وَاَبُوْ اِسْرَآئِيْلَ اسْمُهُ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَلَيْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَفْسِيْرِ التَّثْوِيبِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّثْوِيبُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ اَذَانِ الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَقَالَ اِسْحٰقُ فِي التَّثْوِيبِ غَيْرَ هٰذَا قَالَ التَّثْوِيبُ الْمَكْرُوْهُ هُوَ شَيْءٌ اَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَاسْتَبْطَاَ الْقَوْمَ قَالَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ وَهٰذَا الَّذِيْ

قَالَ اِسْحٰقُ هُوَ التَّثْوِيبُ الَّذِيْ قَدْ كَرِهَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ وَالَّذِيْ اَحْدَثُوْهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ فَسَّرَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ اَنَّ التَّثْوِيبَ اَنْ يَّقُوْلَ الْمُؤَذِّنُ فِيْ اَذَانِ الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ وَهُوَ قَوْلٌ صَحِيْحٌ وَّيُقَالُ لَهُ التَّثْوِيبُ اَيْضًا وَّهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ وَرَاَوْهُ

آثارِ صحابہ: وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

آثارِ صحابہ: وَرُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مَسْجِدًا وَّقَدْ اُذِّنَ فِيْهِ وَنَحْنُ نُرِيْدُ اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِ فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ قَالَ وَاِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ التَّثْوِيبَ الَّذِيْ اَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدُ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم فجر کی نماز کے علاوہ اور کسی بھی نماز میں تثویب نہ کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابومحذورہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف ابواسرائیل ملائی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

182- اخرجہ احمد (15,14/6)

ابواسرائیل نے اس روایت کو حکم بن عتیبہ سے نہیں سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کو حسن بن عمارہ نے حکم بن عتیبہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابواسرائیل کا نام اسماعیل بن ابواسحٰق ہے' اور یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

تھویب کی وضاحت میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: تھویب سے مراد یہ ہے: آدمی فجر کی اذان میں یہ کہے "الصلوۃ خیر من النوم" (نماز نیند سے بہتر ہے) امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد کا یہی قول ہے۔

تھویب کے بارے میں امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کی رائے مختلف ہے وہ یہ فرماتے ہیں: تھویب جو مکروہ ہے اسے لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اختیار کیا ہے' جب مؤذن اذان دے دیتا تھا' اور لوگ آنے میں تاخیر کر دیتے تھے' تو اذان اور اقامت کے درمیان یہ کہا جاتا تھا: نماز کھڑی ہوگئی ہے نماز کی طرف آجاؤ فلاح کی طرف آجاؤ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ وہ بات ہے' جسے اسحٰق نے بیان کیا ہے۔ اس تھویب کو اہلِ علم نے مکروہ قرار دیا ہے' اور یہ وہ چیز ہے' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں نے ایجاد کیا ہے۔

اس کی جو وضاحت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے' وہ یہ ہے: مؤذن فجر کی اذان میں یہ کہے: "الصلوۃ خیر من النوم" (نماز نیند سے بہتر ہے)

یہ قول درست ہے' اور اسی کو تھویب بھی کہا جاتا ہے۔

اہلِ علم نے اسی کو اختیار کیا ہے' اور یہ ان کی رائے کے مطابق ٹھیک ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے: وہ فجر کی اذان میں یہ کہا کرتے تھے "الصلوۃ خیر من النوم" (نماز نیند سے بہتر ہے)

مجاہد سے یہ بات منقول ہے میں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں مسجد میں داخل ہوا۔ جہاں اذان دی جاچکی تھی ہم نے وہاں نماز ادا کرنے کا ارادہ کیا' اسی دوران مؤذن نے تھویب کہی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد سے باہر آگئے اور فرمایا: میرے ہمراہ اس بدعتی کے پاس سے اٹھ جاؤ! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہاں نماز ادا نہیں کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس تھویب کو مکروہ قرار دیا جسے لوگوں نے بعد میں ایجاد کیا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ

باب 8: جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے

183 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ الْاَفْرِيْقِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ

183- اخرجه ابو داؤد (197/1): كتاب الصلاة: باب فى الرجل يؤذن' ويقيم آخر' حديث (514)' وابن ماجه (237/1): كتاب الاذان والسنة فيها: باب السنة فى الاذان حديث (717)' واخرجه احمد (169/4)

متن حدیث: اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَحَدِيْثُ زِيَادٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْاَفْرِيْقِيِّ

توضیح راوی: وَالْاَفْرِيْقِیُّ هُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ قَالَ اَحْمَدُ لَا اَكْتُبُ حَدِيْثَ الْاَفْرِيْقِيِّ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَرَاَيْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُقَوِّی اَمْرَهُ وَيَقُوْلُ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ

◆◆ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی' میں فجر کی نماز میں اذان دوں' میں نے اذان دے دی' جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائی صدائی نے اذان دی ہے' اور جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زیاد سے منقول حدیث کو ہم صرف افریقی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ یہ افریقی راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں' یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں افریقی کی احادیث کو نہیں لکھتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے: وہ اس کے معاملے کو قوت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: یہ شخص "مقارب الحدیث" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے: جو شخص اذان دے وہ ہی اقامت کہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْاَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ

باب 9: وضو کے بغیر اذان دینا مکروہ ہے

184 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَی الصَّدَفِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: صرف باوضو شخص اذان دے۔

184-تفرد به الترمذی' واخرجه البيهقی (397/1) من طريق معاوية بن يحيی عن الزهری عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة ان النبی صلی الله عليه وسلم قال: لا يوذن الا متوضیء هكذا رواه معاوية بن يحيی الصفدی' وهو ضعيف' والصحيح رواية يونس بن يزيد الايلی وغيره عن الزهری قال: قال ابو هريرة فذكره.

185 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: لَا يُنَادِیْ بِالصَّلٰوةِ اِلَّا مُتَوَضِّیٌٔ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَرْفَعْهُ ابْنُ وَهْبٍ وَّهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَّالزُّهْرِیُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِى الْاَذَانِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَكَرِهَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِىُّ وَاِسْحٰقُ

وَرَخَّصَ فِىْ ذٰلِكَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صرف باوضو شخص اذان دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت پہلی روایت سے "اصح" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ابن وہب نے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' اور یہ ولید بن مسلم کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

بے وضو حالت میں اذان دینے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس کی اجازت دی ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِمَامَ اَحَقُّ بِالْاِقَامَةِ

باب 10: اقامت کے بارے میں امام زیادہ حقدار ہے (کہ اسے دیکھ کر اقامت کہی جائے)

186 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِيْلُ اَخْبَرَنِىْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيْمُ حَتّٰى اِذَا رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَرَاهُ

186- اخرجه مسلم (532/2): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب متى يقوم الناس للصلاة' حديث (606/160)' وابو داؤد (203/1): كتاب الصلاة: باب فى المؤذن ينتظر الامام' حديث (537)' وابن ماجه (236/1): كتاب الاذان والسنة فيها: باب السنة فى الاذان' حديث (713)' وابن خزيمة (14/3): باب: انتظار المؤذن الامام بالاقامة' حديث (1525) واخرجه احمد فى مسنده (76/5, 87, 91, 104, 105, 106

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّحَدِيْثُ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وَهٰكَذَا قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّ الْمُؤَذِّنَ اَمْلَكُ بِالْاَذَانِ وَالْاِمَامُ اَمْلَكُ بِالْاِقَامَةِ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مؤذن تاخیر کرتا رہتا تھا' اور اس وقت تک اقامت نہیں کہتا تھا' جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہیں لیتا تھا: آپ تشریف لے آتے ہیں' تو آپ کو دیکھ کر وہ اقامت کہنا شروع کرتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اسرائیل نے سماک کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اسے ہم صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہی بات بیان کی ہے: مؤذن اذان دینے کا زیادہ اختیار رکھتا ہے' اور امام اقامت کے حوالے سے زیادہ حقدار ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَذَانِ بِاللَّيْلِ

باب 11: رات کے وقت اذان دینا

187 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ بِلَالًا يُّؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاْذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَاُنَيْسَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِيْ ذَرٍّ وَّسَمُرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْاَذَانِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ اَجْزَاَهٗ وَلَا يُعِيْدُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذَّنَ بِلَيْلٍ اَعَادَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ بِلَيْلٍ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنَادِيَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

187- اخرجه البخاري (162/4): كتاب الصوم: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم لايمنعكم من سحوركم اذان بلال' حديث (1918): كتاب الاذان: باب: الاذان قبل الفجر' حديث (623)' باب اذان الاعمى اذا كان له من يخبره' حديث (617)' كتاب الشهادات: باب شهادة الاعمى وامره و نكاحه وانكاحه و مبايعته حديث (2656)' واخرجه مسلم في صحيحه (768/2): كتاب الصيام: باب: بيان ان الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر' حديث (1092/36)' (1092/37)' واخرجه مسلم بطريق نافع عن ابن عمر' حديث (1092/38) واخرجه النسائي (10/2): كتاب الاذان: باب: المؤذنان للمسجد الواحد حديث (638)' واخرجه الدارمي (269/1, 270): كتاب الصلاة: باب في وقت اذان الفجر' والحميدي (276/2)' (277/2)' حديث (611)' وابن خزيمة (209/1): كتاب الاذان والاقامة: باب: اباحة الاذان للصبح قبل طلوع الفجر' حديث (401)' وعبد بن حميد' ص (240)' حديث (734)' واخرجه احمد (9/2) (4551)' (123/2)(6051)

اسنادِ دیگر: وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ

آثارِ صحابہ: أَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ أَذَّنَ بِلَيْلٍ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يُعِيدَ الْأَذَانَ

وَهَذَا لَا يَصِحُّ أَيْضًا لِأَنَّهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ مُنْقَطِعٌ وَلَعَلَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ أَرَادَ هَذَا الْحَدِيثَ وَالصَّحِيحُ رِوَايَةُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ

قولِ امام ترمذی: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَلَوْ كَانَ حَدِيثُ حَمَّادٍ صَحِيحًا لَمْ يَكُنْ لِهَذَا الْحَدِيثِ مَعْنًى إِذْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَإِنَّمَا أَمَرَهُمْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُ وَقَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ وَلَوْ أَنَّهُ أَمَرَهُ بِإِعَادَةِ الْأَذَانِ حِينَ أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لَمْ يَقُلْ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدِيثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَأَخْطَأَ فِيهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

رات کے وقت اذان دینے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: مؤذن رات کے وقت اذان دے تو یہ بات جائز ہے وہ دوبارہ اذان نہیں دے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر مؤذن رات کے وقت اذان دے دیتا ہے تو وہ (فجر کا وقت ہو جانے پر) دوبارہ اذان دے گا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حماد بن سلمہ نے ایوب کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دے دیتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ وہ یہ اعلان کریں: بندہ سو گیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

صحیح روایت وہ ہے جسے عبیداللہ بن عمر اور دیگر حضرات نے نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ اس وقت تک (سحری میں) کھاتے پیتے رہو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دے۔

عبدالعزیز بن رواد نے اسے نافع کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے رات کے وقت اذان دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ہدایت کی: وہ دوبارہ اذان دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ روایت بھی درست نہیں ہے کیونکہ یہ نافع کے حوالے سے براہ راست حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور منقطع ہے۔ ہوسکتا ہے: حماد بن سلمہ نے یہ روایت مراد لی ہو۔

مستند روایت وہ ہے جسے عبیداللہ اور دیگر حضرات نے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ نے سالم کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر حماد سے منقول روایت کو درست تسلیم کرلیا جائے تو اس حدیث کا مفہوم درست نہیں ہوگا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے تو آپ نے انہیں اس بات کی ہدایت کی جو آگے پیش آئے گا آپ نے فرمایا: بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دوبارہ اذان دینے کی ہدایت کی ہوتی اس وقت جبکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح صادق ہونے سے پہلے اذان دی تھی آپ یہ ارشاد نہ فرماتے "بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے"۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: حماد بن سلمہ نے ایوب کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت نقل کی ہے وہ محفوظ نہیں ہے اور اس میں حماد بن سلمہ نے غلطی کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ

باب 12: اذان کے بعد مسجد سے باہر جانا مکروہ ہے

188 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ اَبِى الشَّعْثَاءِ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِيهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِى هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

188- اخرجه مسلم (ابی) (593, 592/2): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: النهى عن الخروج من المسجد اذا اذن المؤذن' حديث (655/259, 655/258) وابو داؤد (203/1): كتاب الصلاة: باب: الخروج من المسجد بعد الاذان حديث (536) واخرجه النسائى (29/2): كتاب الاذان: باب التشديد فى الخروج من المسجد بعد الاذان: حديث (684, 683) واخرجه ابن ماجه: (242/1) كتاب الاذان والسنة فيها: باب: اذا اذن وانت فى المسجد فلا تخرج' حديث (733) والحميدى (438/2)' حديث (998)' والدارمى (274/1): كتاب الصلاة: باب: كراهية الخروج من السجد بعد النداء' وابن خزيمة (3/3): كتاب الامامة فى الصلاة' باب الزجر عن الخروج من المسجد بعد الاذان قبل الصلاة' حديث (1506)' واحمد (537, 506, 471, 416, 410/2).

اَنْ لَّا يَخْرُجَ اَحَدٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ اَوْ اَمْرٍ لَّا بُدَّ مِنْهُ وَيُرْوٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَخْرُجُ مَا لَمْ يَاْخُذِ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا عِنْدَنَا لِمَنْ لَّهٗ عُذْرٌ فِي الْخُرُوْجِ مِنْهُ

توضیح راوی: وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهٗ سُلَيْمُ بْنُ اَسْوَدَ وَهُوَ وَالِدُ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ وَقَدْ رَوٰى اَشْعَثُ بْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ حضرت ابوالشعثاء بیان کرتے ہیں: عصر کے وقت اذان ہو جانے کے بعد ایک شخص مسجد سے باہر چلا گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' یعنی کوئی شخص اذان ہو جانے کے بعد کسی عذر کے بغیر مسجد سے باہر نہیں جا سکتا' عذر یہ ہو سکتا ہے: وہ بے وضو ہو جائے یا کوئی اور ضروری کام ہو۔

ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: جب تک مؤذن اقامت شروع نہیں کرتا آدمی باہر جا سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ حکم اس شخص کے لئے ہے' جسے باہر جانے کے لئے کوئی عذر درپیش ہو۔

ابوالشعثاء نامی راوی کا نام سلیم بن اسود ہے۔ یہ اشعث بن ابوالشعثاء کے والد ہیں۔

اشعث بن ابوالشعثاء نے اس روایت کو اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَذَانِ فِي السَّفَرِ

باب 13: سفر کے دوران اذان دینا

189 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّيْ فَقَالَ لَنَا اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا

189– اخرجه البخاری (130/2، 131): کتاب الاذان: باب من قال، لیؤذن فی السفر مؤذن واحد' حدیث (628)' باب الاذان للمسافرین اذا کانوا جماعة والاقامة' حدیث (630، 631)' و (452/10): کتاب الادب: باب رحمة الناس والبهائم' حدیث (6008)' (244/13): کتاب اخبار الاحاد: باب ما جاء فی اجازة خبر الواحد الصدوق فی الاذان والصلاة والصوم والفرائض والاحکام' حدیث (7246)' (166/2): کتاب الاذان: باب: اثنان فما فوقهما جماعة' حدیث (658)' (200/2): کتاب الاذان: باب اذا استووا فی القراءة فلیؤمهم اکبرهم' حدیث (685)' (350/2): کتاب الاذان: باب المکث بین السجدتین' حدیث (819)' (63/6): کتاب الجهاد والسیر: باب سفر الاثنین' حدیث (2848) واخرجه البخاری فی الادب المفرد (213)' واخرجه مسلم (ابی) (612/2): کتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: من احق بالامامة' حدیث (292 /674)' واخرجه ابو داؤد (216/1): کتاب الصلاة: باب من احق بالامامة' حدیث (589)' والنسائی (8/2): کتاب الاذان: باب: اذان المنفردین فی السفر' حدیث (634)' (77/26): کتاب من احق بالامامة: باب تقدیم ذوی السن' حدیث (781)' وابن ماجه (313/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب من احق بالامامة' حدیث (979)' واخرجه احمد فی مسنده (436/3)

وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الْاَذَانَ فِى السَّفَرِ وقَالَ بَعْضُهُمْ تُجْزِئُ الْاِقَامَةُ اِنَّمَا الْاَذَانُ عَلٰى مَنْ يُّرِيْدُ اَنْ يَّجْمَعَ النَّاسَ

قول امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے چچا زاد بھائی کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: جب تم دونوں سفر کرو تو تم دونوں اذان دینا اور اقامت کہنا' تم دونوں میں سے جو بڑی عمر کا ہو وہ تمہاری امامت کروائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' ان حضرات نے سفر کے دوران اذان دینے کو اختیار کیا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: صرف اقامت کہہ دینا بھی جائز ہے' کیونکہ اذان کا حکم اس شخص کے لئے ہے' جو لوگوں کو اکٹھا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) پہلا قول زیادہ بہتر ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْاَذَانِ

باب 14: اذان دینے کی فضیلت

190 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّثَوْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ تُمَيْلَةَ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ وَّاَبُوْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَّجَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ ضَعَّفُوْهُ تَرَكَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَوْلَا جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ لَكَانَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ بِغَيْرِ حَدِيْثٍ وَّلَوْلَا حَمَّادٌ لَكَانَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ بِغَيْرِ فِقْهٍ

190- تفرد به الترمذي من هذا الطريق، واخرجه ابن ماجه (240/1) كتاب الاذان والسنة فيها، باب فضل الاذان وثواب المؤذنين، حديث (727) من طريق جابر عن عكرمة، عن ابن عباس، فذكره

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سات برس تک ثواب کے حصول کی نیت سے اذان دیتا رہے اس کے لئے جہنم سے بری ہونا لکھ دیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔

ابوتمیلہ نامی راوی کا نام یحییٰ بن واضح ہے۔

ابوحمزہ سکری نامی راوی کا نام محمد بن میمون ہے۔

جابر بن یزید جعفی کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں: میں نے جارود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اگر جابر جعفی نہ ہوتا' تو اہلِ کوفہ حدیث کے بغیر ہوتے اور اگر حماد نہ ہوتے تو اہلِ کوفہ فقہ کے بغیر ہوتے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ

باب 15: امام ضامن ہوتا ہے' اور مؤذن امین ہوتا ہے

191 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى نَافِعُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ اَصَحُّ وَذَكَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ اَنَّهٗ لَمْ يُثْبِتْ حَدِيْثَ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَلَا حَدِيْثَ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ فِىْ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: امام ضامن ہوتا ہے' اور مؤذن امین

191– اخرجه ابو داؤد (198/1): كتاب الصلاة: باب: مايجب على المؤذن من تعاهد الوقت' حديث (517)' واخرجه احمد (514, 472, 461, 424, 382, 232/2 ,656, 260/5)

ہوتا ہے' اے اللہ! امامت کرنے والوں کی رہنمائی کر اور اذان دینے والوں کی مغفرت کر دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' حفص بن غیاث اور دیگر راویوں نے اعمش کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

اسباط بن محمد نے اعمش کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ حدیث ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنائی گئی ہے۔

نافع بن سلیمان نے اس روایت کو محمد بن ابوصالح کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابوصالح کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ابوصالح کی سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابوصالح نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ زیادہ مستند ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علی بن مدینی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ ابوصالح کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کو مستند قرار نہیں دیتے اسی طرح اس بارے میں ابوصالح کی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کو بھی مستند قرار نہیں دیتے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

باب 16: جب مؤذن اذان دے' تو (سننے والا) آدمی کیا کہے؟

192 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعَائِشَةَ وَمُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ وَّمُعَاوِيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهٰكَذَا

192- اخرجه مالك فى الموطا (67/1): كتاب الصلاة: باب: ماجاء فى النداء للصلاة' حديث (2)' واخرجه البخارى (108/2): كتاب الاذان: باب: مايقول اذا سمع المنادى حديث (611)' واخرجه مسلم (ابى) (241/2): كتاب الصلاة: باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه' حديث (383/10)' واخرجه النسائى (23/2): كتاب الاذان: باب: القول مثل مايقول المؤذن' حديث (673)' وابن ماجه (238/1): كتاب الاذان والسنة فيها: باب: مايقال اذا اذن المؤذن' حديث (720)' والدارمى (272/2): كتاب الصلاة: باب مايقال فى الاذان' وابن خزيمة (215/1): فى جماع ابواب الاذان والاقامة: باب الامر بان يقال مايقوله المؤذن اذا سمعه ينادى بالصلاة' حديث (411) واحمد (90, 6/3)

اسنادِدیگر: رَوٰی مَعْمَرٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّرَوٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم اذان سنو تو اسی کی مانند کہو' جو مؤذن کہتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

معمر اور کئی راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' جیسا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایت منقول ہے۔

عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس روایت کو سعید بن مسیّب کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

مذاہب فقہاء: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّاْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْاَذَانِ اَجْرًا

باب 17: مؤذن کا اذان کا معاوضہ لینا مکروہ ہے

193 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُبَيْدٍ وَّهُوَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ اٰخِرِ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يَّاْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْاَذَانِ اَجْرًا وَّاسْتَحَبُّوْا لِلْمُؤَذِّنِ اَنْ يَّحْتَسِبَ فِيْ اَذَانِهٖ

◆◆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے آخری عہد یہ لیا تھا: میں ایسے شخص کو مؤذن بناؤں گا' جو اذان دینے کا معاوضہ نہیں لے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

193- اخرجه ابن ماجه (236/1): كتاب الاذان والسنة فيها: باب السنة في الاذان' حديث (714)' واخرجه الحميدي (403/2): حديث (906)

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں: کوئی مؤذن اپنی اذان کا معاوضہ وصول کرے وہ مؤذن کے لئے یہ بات مستحب قرار دیتے ہیں: وہ اپنی اذان کا ثواب حاصل کرنے کی امید رکھے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَاءِ

باب 18: جب مؤذن اذان دے چکے' تو آدمی کیا دعا پڑھے؟

194 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اذان سننے کے بعد یہ کلمات پڑھے۔

"میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے' اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے' اور رسول ہیں میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے، اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر یقین رکھتا ہوں)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس شخص کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے ہم اسے صرف لیث بن سعد کے حوالے سے' حکیم بن عبداللہ بن قیس کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

باب 19: بلاعنوان

195 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِىُّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِىُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ

194- اخرجه مسلم (ابی) (245/2): كتاب الصلاة: باب: استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه' حديث (83 /386)' وابو داؤد (199/1, 299): كتاب الصلاة: باب: مايقول اذا سمع المؤذن' حديث (525)' واخرجه النسائی (26/2): كتاب الاذان: باب: الدعاء عند الاذان حديث (679)' ابن ماجه (238/1): كتاب الاذان والسنة فيها' حديث (721)' وابن خزيمة (220/1) فی جماع ابواب الاذان والاقامة: باب: فضيلة الشهادة لله عزوجل بوحدانيته وللنبی صلی الله عليه وسلم برسالته' حديث (421)' (422)' وعبد بن حميد ص (78)' حديث (142)' واخرجه احمد (181/1) (1565)

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِلَّا حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاہُ غَیْرَ شُعَیْبِ بْنِ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَمْزَۃَ اسْمُہٗ دِیْنَارٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اذان سن کر یہ پڑھے۔
"اے اللہ! اے اس مکمل دعوت کے پروردگار اور (اس کے نتیجے میں) کھڑی ہونے والی نماز (کے پروردگار) تو حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز کر دے جس کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے"
(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) تو اس شخص کے لئے قیامت کے دن شفاعت حلال ہو جائے گی (یعنی اسے شفاعت نصیب ہوگی)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔ یہ محمد بن منکدر کے حوالے سے منقول ہے ہمیں ایسے کسی راوی کا علم نہیں ہے، جس نے اس روایت کو نقل کیا ہو صرف شعیب بن ابوحمزہ نے محمد بن منکدر کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

ابوحمزہ کا نام دینار ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَنَّ الدُّعَاءَ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ

باب 20: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی

196 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ وَّعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زَیْدٍ الْعَمِّیِّ عَنْ اَبِیْ اِیَاسٍ مُّعَاوِیَۃَ بْنِ قُرَّۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اَلدُّعَاءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاہُ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْھَمْدَانِیُّ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

195- اخرجه البخاری (112/2): کتاب الاذان: باب: الدعاء عند النداء حدیث (614)، والبخاری فی خلق افعال العباد (20)، وابو داؤد (201/1): کتاب الصلاة: باب ما جاء فی الدعاء عند الاذان حدیث (529)، النسائی (26/2): کتاب الاذان: باب: الدعاء عند الاذان واخرجه ابن ماجه (239/1): کتاب الاذان والسنة فیها: باب: مایقال اذا اذن المؤذن (722)، وابن خزیمة (220/1): کتاب جماع ابواب الاذان والاقامة: باب: صفة الدعاء عند مسالة اللّٰه عزوجل للنبی صلی اللّٰه علیه وسلم محمد الوسیلة حدیث (420)، واخرجه احمد (344/3)
196- اخرجه ابو داؤد (199/1) کتاب الصلاة: باب: مایقول اذا سمع المؤذن' حدیث (522)، واخرجه احمد (119/3)

وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابواسحٰق ہمدانی نے اسے برید بن ابومریم کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بَاب كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ

باب 21: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟

197 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِيَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهٗ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَاِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِينَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَبِي ذَرٍّ وَّاَبِي قَتَادَةَ وَمَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَاَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی آپ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی تھیں ان میں کمی کی گئی' یہاں تک کہ انہیں پانچ کر دیا گیا پھر یہ اعلان کیا گیا: اے محمد! ہمارا فرمان تبدیل نہیں ہوتا' ان پانچ کے عوض میں تمہارے لئے پچاس (نمازوں کا ثواب) ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب 22: پانچ نمازوں کی فضیلت

198 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

197- اخرجه عبد بن حميد في "مسنده" في مسند انس بن مالك ' ص 350' حديث (1158)' واخرجه احمد (161/3)

متن حدیث: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَنَسٍ وَّحَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعے تک ان کے درمیان کئے جانے والے (گناہوں کا) کفارہ ہوتے ہیں جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

باب 23: باجماعت نماز کی فضیلت

199 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهٰكَذَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: اَنَّهُ قَالَ تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَعَامَّةُ مَنْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالُوْا خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ اِلَّا ابْنَ عُمَرَ فَاِنَّهُ قَالَ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ

198- اخرجه مسلم (ابی) (25/2): كتاب الطهارة: باب الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة و.....حديث (233/14) واخرجه ابن ماجه (345/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب فى فضل الجمعة' حديث (1086)' وابن خزيمة (162/1): كتاب الصلاة: باب: ذكر الدليل على ان الصلوات الخمس انما تكفر صغائر الذنوب دون كبائرها' حديث (314) و (158/3): فى جماع ابواب الاذان والخطبة فى الجمعة: باب: ذكر الخبر المفسر للاخبار المجملة التى ذكرتها فى الابواب المتقدمة' حديث (1814)' واخرجه احمد (484/2)

199- اخرجه مالك (129/1): كتاب صلاة الجماعة: باب فضل صلاة الجماعة على صلاة الفذ' حديث (1)' واخرجه البخارى (154/2): كتاب الاذان: باب: فضل صلاة الجماعة حديث (645)' (161/2): باب: فضل صلاة الفجر فى جماعة' حديث (649)' و مسلم (ابی) (587/2): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة الجماعة' حديث (650/249, 000/250)' والنسائى (103/2): كتاب الامامة: باب فضل الجماعة' حديث (837)' وابن ماجه (259/1): كتاب المساجد والجماعات' حديث (789)' والدارمى (292/1, 293): كتاب الصلاة: باب: فى فضل صلاة الجماعة' واخرجه احمد (17/2) (4670)' (102/2) (5779)' (112/2) (5921)' (156/2) (6455)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باجماعت نماز آدمی کے تنہا نماز پڑھنے پر ستائیس گنا فضیلت رکھتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے: باجماعت نماز ادا کرنا آدمی کے تنہا نماز پڑھنے پر ستائیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جن حضرات نے اس روایت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے' انہوں نے عام طور پر یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔

تاہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس میں لفظ ''ستائیس گنا'' نقل کیا ہے۔

200 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْئًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّسْمَعُ النِّدَاءَ فَلَا يُجِيبُ

باب 24: جو شخص اذان سن کر اس کا جواب نہ دے

201 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَتِيْ اَنْ يَّجْمَعُوْا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى

200- اخرجه مالك في الموطا (129/1): كتاب صلاة الجماعة: باب: فضل صلاة الجماعة على صلاة الفذ' حديث (2)' واخرجه البخاري (160/2) كتاب الاذان: باب: فضل صلاة الفجر في جماعة' حديث (648)' ومسلم ابى (584/2, 586)' كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد في التخلف عنها' حديث (245 /649)' (246 /649)' واخرجه النسائي (240/1): كتاب الصلاة: باب: فضل صلاة الجماعة' حديث (486)' (103/2): كتاب الامامة: باب: فضل الجماعة' حديث (838)' وابن ماجه (258/1): كتاب المساجد والجماعات: باب: فضل الصلاة في جماعة' حديث (787)' وبطريق آخر عن ابي صالح عن ابي هريرة' حديث (786)' والدارمي (292/1): كتاب الصلاة: باب: في فضل صلاة الجماعة' واخرجه احمد (233/2, 264, 266, 396, 473, 486, 501)

اَقْوَامٍ لَّا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِى الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّمُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ وَّجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا عَلَى التَّغْلِيْظِ وَالتَّشْدِيْدِ وَلَا رُخْصَةَ لِاَحَدٍ فِىْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کچھ نوجوانوں کو یہ ہدایت کروں کہ وہ لکڑیوں کے گٹھے اکٹھے کریں پھر میں نماز کے لئے حکم دوں تو وہ قائم کر لی جائے پھر میں ان لوگوں کو آگ لگا دوں جو نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ وہ یہ بیان کرتے ہیں: جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی مسجد میں نہ آئے) تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔

بعض اہلِ علم نے اس روایت کو تاکید اور سختی (شدید ترغیب یا تنبیہ پر) محمول کیا ہے' اور انہوں نے جماعت ترک کرنے کی رخصت کسی کو بھی نہیں دی البتہ عذر کی وجہ سے اسے ترک کیا جا سکتا ہے۔

202 آثارِ صحابہ: قَالَ مُجَاهِدٌ وَّسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَّصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ لَا يَشْهَدُ جُمُعَةً وَّلَا جَمَاعَةً قَالَ هُوَ فِى النَّارِ

قَالَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِىُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ وَمَعْنَى الْحَدِيْثِ اَنْ لَّا يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ وَالْجُمُعَةَ رَغْبَةً عَنْهَا وَاسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا وَتَهَاوُنًا بِهَا

◆◆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دن کے وقت روزہ رکھتا ہے' اور رات کے وقت نفل پڑھتا رہتا ہے' لیکن وہ جمعہ کی نماز میں یا باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوتا' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

اس روایت کو ہناد نے محاربی اور لیث سے اور انہوں نے مجاہد سے نقل کیا ہے۔

201- اخرجه مسلم (ابى) (584/2) كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد فى التخلف عنها' حديث (649/ 245) واخرجه ابو داؤد (205/1): كتاب الصلاة: باب: فى التشديد فى ترك الجماعة' حديث (549) واخرجه احمد فى مسنده (472/2 ,539

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کا مفہوم یہ ہے: وہ شخص جماعت اور جمعہ میں ان نمازوں سے قصداً اجتناب اختیار کرتے ہوئے شریک نہیں ہوتا اور اس کے حق کو کم تر سمجھتا ہے اور اسے ہلکا شمار کرتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ

باب 25: جو شخص تنہا نماز ادا کرے اور پھر جماعت کو بھی پا لے

203 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ قَالَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ وَانْحَرَفَ اِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي اُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ مِحْجَنٍ الدِّيلِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ الْاَسْوَدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَحْدَهُ ثُمَّ اَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّهُ يُعِيدُ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا فِي الْجَمَاعَةِ وَاِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الْمَغْرِبَ وَحْدَهُ ثُمَّ اَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ قَالُوْا فَاِنَّهُ يُصَلِّيهَا مَعَهُمْ وَيَشْفَعُ بِرَكْعَةٍ وَّالَّتِي صَلّٰى وَحْدَهُ هِيَ الْمَكْتُوبَةُ عِنْدَهُمْ

◆◆ جابر بن یزید بن اسود عامری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں شریک ہوا میں نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں ادا کی جب آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی اور آپ نے مڑ کر دیکھا تو وہاں دو آدمی موجود تھے جو لوگوں کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی آپ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ! ان دونوں کو لایا گیا' ان کے اعضاء پر کپکپی طاری تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنی رہائش میں نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کرو! جب تم اپنی رہائش میں نماز ادا کرلو اور پھر تم دونوں باجماعت نماز والی مسجد میں آؤ' تو وہاں لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کرلو' تو یہ تم دونوں کے لئے

203- اخرجہ ابوداؤد (213/1): کتاب الصلاۃ: باب: فیمن صلی فی منزلہ ثم ادرک الجماعۃ یصلی معھم' حدیث (575)' (576)' (223/1) باب الامام ینحرف بعد التسلیم' حدیث (614)' والنسائی (113,112/2): کتاب الامامۃ باب اعادۃ الفجر مع الجماعۃ لمن صلی وحدہ' حدیث (858)' والدارمی (317/1, 318): کتاب الصلاۃ: باب: اعادۃ الصلوات فی الجماعۃ بعد ما صلی فی بیتہ' وابن خزیمۃ (262/2) فی جماع ابواب الاوقات التی ینھی عن التطوع فیھن باب: ذکر الدلیل علی ان نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلاۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس وحدیث (1279)' و (67/3): فی جماع ابواب قیام المومنین خلف الامام: باب: الصلاۃ جماعۃ بعد صلاۃ الصبح منفردا فتکون الصلاۃ جماعۃ للماموم نافلۃ و حدیث (1638)' (105/3, 106): باب: انحراف الامام من الصلاۃ التی لا یتطوع بعدھا' حدیث (1713)' واخرجہ احمد (170/4, 161) والحمدی

نفل نماز ہو جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت محجن رضی اللہ عنہ اور یزید بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یزید بن اسود سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

کئی اہلِ علم کا یہی قول ہے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہ حضرات یہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی آدمی تنہا نماز ادا کرے اور پھر وہ جماعت کو پالے تو وہ تمام نمازوں کو جماعت کے ہمراہ دوبارہ پڑھے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص مغرب کی نماز تنہا ادا کر لیتا ہے پھر وہ جماعت کو پاتا ہے تو یہ حضرات فرماتے ہیں: یہ لوگوں کے ساتھ اس نماز کو ادا کرے گا اور ایک رکعت کے ذریعے اس نماز کو جفت کر لے گا کیونکہ ان حضرات کے نزدیک جو نماز اس نے تنہا ادا کی تھی وہ اس کے لئے فرض نماز شمار ہوگی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِيْ مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيْهِ مَرَّةً

باب 26: جس مسجد میں نماز ادا کی جا چکی ہو وہاں دوبارہ باجماعت نماز پڑھنا

204 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ الْبَصْرِيِّ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ وَّقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ وَاَبِىْ مُوْسٰى وَالْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ الْقَوْمُ جَمَاعَةً فِيْ مَسْجِدٍ قَدْ صَلّٰى فِيْهِ جَمَاعَةٌ وَّبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلُّوْنَ فُرَادٰى وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَمَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ يَخْتَارُوْنَ الصَّلٰوةَ فُرَادٰى

توضیحِ راوی: وَسُلَيْمَانُ النَّاجِيُّ بَصْرِيٌّ وَّيُقَالُ سُلَيْمَانُ ابْنُ الْاَسْوَدِ وَاَبُو الْمُتَوَكِّلِ اسْمُهٗ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر چکے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس شخص کا ساتھ دے گا؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے اس شخص کے ساتھ نماز ادا کر لی۔

204– اخرجه ابو داؤد (213,212/1): كتاب الصلاة: باب: في الجمع في المسجد مرتين' حديث (574)' واخرجه الدارمي (318/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة الجماعة في مسجد قد صلى فيه مرة' و عبد بن حميد في مسنده (ص 291) حديث (936)' واخرجه احمد (85/3, 64/3, 5/3)

اس بارے میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے علاوہ تابعین میں سے کئی اہل علم اسی بات کے قائل ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: جس مسجد میں باجماعت نماز ادا کی جاچکی ہو وہاں ایک اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرلی جائے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض دیگر اہل علم نے یہ رائے دی ہے: ایسے لوگ الگ، الگ نماز ادا کریں گے۔

امام سفیان، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے ان حضرات نے الگ، الگ نماز ادا کرنے کو اختیار کیا ہے۔

سلیمان ناجی بصری کا نام ایک قول کے مطابق سلیمان بن اسود ہے۔ ابوالمتوکل نامی راوی کا نام علی بن داؤد ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ

باب 27: عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت

205 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَّمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّعُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ وَجُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَبُرَيْدَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ مَوْقُوْفًا وَّرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ مَرْفُوْعًا

◆◆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہو اسے نصف رات تک نوافل ادا کرنے کا ثواب ملے گا اور جو شخص عشاء اور فجر دونوں نمازوں میں باجماعت شریک ہو تو اسے ساری رات نوافل ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عمارہ بن

205- اخرجه مسلم (ابی) (593/2): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة (656/260)، وابو داؤد (207/1): كتاب الصلاة: باب: في فضل صلاة الجماعة، حديث (555)، و عبد بن حميد في مسنده (ص47)۔

ابورویبہ رضی اللہ عنہ، حضرت جندب رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

اسی حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ کے حوالے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کیا گیا ہے اور دیگر حوالوں سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا گیا ہے۔

206 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز ادا کر لے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے میں ہوتا ہے تو تم اللہ تعالیٰ کے ذمے کی خلاف ورزی نہ کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

207 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيلَ الْكَحَّالِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مَرْفُوْعٌ هُوَ صَحِيحٌ مُسْنَدٌ وَّمَوْقُوفٌ اِلَى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُسْنَدْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تاریکی میں چل کر مسجد کی طرف آنے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری دے دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے یعنی ''مرفوع'' روایت کے طور پر ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تک موقوف ہونے کے اعتبار سے یہ ''صحیح'' اور ''مسند'' ہے۔ اس کی نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

باب 28: پہلی صف کی فضیلت

208 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي

206- اخرجه مسلم (ابی) (593/2): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة العشاء والصبح فی جماعة
واخرجه احمد فی مسنده (313/4, 312/4) حديث (657/261)

207- اخرجه ابو داؤد (209/1): كتاب الصلاة: باب: ماجاء فی المشی الی الصلاة فی الظلم' حديث (561)

هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاُبَيٍّ وَّعَآئِشَةَ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلَاثًا وَّلِلثَّانِىْ مَرَّةً

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں کی صف میں بہترین صف ان کی سب سے پہلی صف ہے اور سب سے کم بہتر سب سے آخری ہے اور خواتین کی سب سے بہترین صف سب سے آخر والی ہے اور سب سے کم بہتر صف سب سے پہلی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے: آپ نے پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ دعائے مغفرت کی ہے اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے مغفرت کی ہے۔

209 متن حدیث: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا فِى النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ (۱)

سند حدیث: قَالَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ نَحْوَهُ

◆◆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا فضیلت ہے اور پھر انہیں اس کا موقع صرف قرعہ اندازی کے ذریعے ملے تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کر لیں گے۔

اس روایت کو اسحٰق بن موسیٰ انصاری رضی اللہ عنہ نے معن کے حوالے سے، مالک کے حوالے سے، سمی کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

٥ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

208- اخرجه مسلم (ابی) (331/2)، كتاب الصلاة: باب: تسوية الصفوف واقامتها وفضل الاول فالاول منها' حديث (440/132)' وابو داؤد (238/1)، كتاب الصلاة: باب: صف النساء و كراهية التاخر عن الصف الاول' حديث (678)' واخرجه النسائى (94,93/2)، كتاب الامامة: باب: ذكر خير صفوف النساء وشر صفوف الرجال' حديث (820' واخرجه ابن ماجه (319/1)، كتاب اقامة الصلاة والسنة: فيها: باب: صفوف النساء' حديث (1000)' واخرجه ابن خزيمة (28, 27/3)، كتاب جماع ابواب قيام الماموين خلف الامام: باب: ذكر خير صفوف الرجال و خير صفوف النساء' حديث (1561)' واحمد فى مسنده (367, 354, 336/2)

(ا)- اخرجه البخارى (114/2)، كتاب الاذان: باب: الاستهام فى الاذان حديث (615)' والحديث طرفه فى (654 - 721 - 2689)

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

باب 29: صفیں درست رکھنا

210 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَأَى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ إِقَامَةُ الصَّفِّ

آثارِ صحابہ: وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُوَكِّلُ رِجَالًا بِإِقَامَةِ الصُّفُوفِ فَلَا يُكَبِّرُ حَتّٰى يُخْبَرَ أَنَّ الصُّفُوفَ قَدِ اسْتَوَتْ

وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ أَنَّهُمَا كَانَا يَتَعَاهَدَانِ ذٰلِكَ وَيَقُولَانِ اسْتَوُوا

وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ تَأَخَّرْ يَا فُلَانُ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں درست کروایا کرتے تھے ایک دن آپ تشریف لائے آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ دوسروں سے آگے نکلا ہوا تھا' آپ نے فرمایا: یا تو تم لوگ اپنی صفیں درست رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد بھی فرمایا ہے: نماز کی تکمیل میں ان صف کو درست کرنا بھی شامل ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے کچھ لوگوں کو صفیں درست کرنے کے لئے مقرر کیا ہوا تھا' اور اس وقت تک تکبیر نہیں کہتے تھے' جب تک انہیں یہ بتا نہیں دیا جاتا تھا: تمام صفیں درست ہو چکی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی یہ منقول ہے: وہ اہتمام کے ساتھ اس کا خیال رکھتے تھے اور یہ

210- اخرجه مسلم (ابی) (326/2): كتاب الصلاة: باب تسوية الصفوف واقامتها وفضل الاول فالاول منها' حديث (١٢٨/٤٣٦) [illegible] (234/1): كتاب الصلاة: باب: تسوية الصفوف' حديث (665,663)' والنسائي (89/2): كتاب الامامة: باب [illegible] حديث (810)' وابن ماجه (318/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: اقامة الصفوف' حديث (٩٩٤)' واخرجه احمد في مسنده [illegible] (276, 272, 270/4

فرمایا کرتے تھے: صفیں سیدھی رکھو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے: اے فلاں! تم آگے ہو جاؤ اور اے فلاں! تم پیچھے ہو جاؤ۔

بَابُ مَا جَآءَ لِيَلِيَنِّيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

باب 30: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان) تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں

211 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لِيَلِيَنِّيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِىْ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّالْبَرَاءِ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَّلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ

توضیح راوی: قَالَ وَخَالِدٌ الْحَذَّاءُ هُوَ خَالِدُ بْنُ مِهْرَانَ يُكْنٰى اَبَا الْمُنَازِلِ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ يُقَالُ اِنَّ خَالِدًا الْحَذَّاءَ مَا حَذَا نَعْلًا قَطُّ اِنَّمَا كَانَ يَجْلِسُ اِلٰى حَذَّاءٍ فَنُسِبَ اِلَيْهِ قَالَ وَاَبُوْ مَعْشَرٍ اسْمُهُ زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم میں سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں پھر ان کے بعد وہ ہوں جو ان کے قریبی مرتبے کے ہوں پھر ان کے بعد وہ کھڑے ہوں جو ان کے قریبی مرتبے کے ہوں اور تم آپس میں اختلاف نہ کرنا ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا' اور تم بازار کی گہما گہمی سے بچنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ کو یہ بات پسند تھی: مہاجرین اور انصار آپ کے قریب رہیں تاکہ آپ کے طریقے کو یاد رکھیں۔

211- إخرجه مسلم (ابی): كتاب الصلاة باب: تسوية الصوف واقامتها وفضل الاول فالاول منها' حديث (432/123)' واخرجه ابو داؤد (237/1): كتاب الصلاة باب من يستحب ان يلي الامام في الصف وكراهية التاخير' حديث (675)' والدارمي (290/1): كتاب الصلاة باب: من يلي الامام من الناس. وابن خزيمة (32/3): في جماع ابواب قيام الماموين خلف الامام' حديث (1572)' واخرجه احمد (4373)457/1)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خالد الحذاء یہ خالد بن مہران ہے اور ان کی کنیت ''ابوالمنازل'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ کہا گیا: خالد حذاء نے کبھی کوئی جوتا نہیں بنایا چونکہ وہ ایک موچی کے پاس بیٹھا کرتے تھے اس لئے اسی طرف منسوب ہو گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابومعشر کا نام زیاد بن کلیب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الصَّفِّ بَیْنَ السَّوَارِیْ

باب 31: ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے

212 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِیعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ یَحْیَی بْنِ هَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ الْمُرَادِیِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّیْنَا خَلْفَ اَمِیْرٍ مِّنَ الْاُمَرَاءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّیْنَا بَیْنَ السَّارِیَتَیْنِ فَلَمَّا صَلَّیْنَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِیْ هٰذَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ اِیَاسٍ الْمُزَنِیِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یُّصَفَّ بَیْنَ السَّوَارِیْ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ ذٰلِكَ

◆◆ عبدالحمید بن محمود بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک امیر کی اقتداء میں نماز ادا کی لوگوں نے مجبور ہو کر ستونوں کے درمیان نماز ادا کر لی جب ہم نماز ادا کر چکے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم اس سے بچا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت قرہ بن ایاس مزنی سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے: ستونوں کے درمیان صف بنائی جائے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس کی اجازت دی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ

باب 32 نماز کے دوران کسی شخص کا صف میں تنہا کھڑے ہونا

212- اخرجه ابو داؤد (236/1, 237): كتاب الصلاة: باب: الصفوف بين السواري' حديث (673)' والنسائي (94/2): كتاب الاقامة: باب: الصف بين السواري' حديث (821)' وابن ماجه (320/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: الصلاة بين السواري في الصف' حديث (1002)' ورواه احمد في مسنده (رقم 12366 ج3ص 131)

213 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ اَخَذَ زِيَادُ بْنُ اَبِى الْجَعْدِ بِيَدِىْ وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ فَقَامَ بِىْ عَلٰى شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِّنْ بَنِىْ اَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِىْ هٰذَا الشَّيْخُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ وَابِصَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّصَلِّىَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَقَالُوْا يُعِيْدُ اِذَا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُجْزِئُهٗ اِذَا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىِّ

وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى حَدِيْثِ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَيْضًا قَالُوْا مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ يُعِيْدُ مِنْهُمْ حَمَّادُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ وَابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى وَوَكِيْعٌ

اختلافِ سند: وَرَوٰى حَدِيْثَ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّثْلَ رِوَايَةِ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَّفِىْ حَدِيْثِ حُصَيْنٍ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هِلَالًا قَدْ اَدْرَكَ وَابِصَةَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْحَدِيْثِ فِىْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَصَحُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيْثُ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَصَحُّ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا عِنْدِىْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ حَدِيْثِ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ ابْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ وَّابِصَةَ

◆◆ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: زیاد بن ابوجعد نے میرا ہاتھ تھاما ہم لوگ اس وقت ''رقہ'' میں موجود تھے اس نے مجھے لے جا کر ایک شیخ کے سامنے کھڑا کر دیا' جس کا نام حضرت وابصہ بن معبد تھا۔ جو بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے' زیاد نے بتایا: ان بزرگ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے: ایک شخص نے صف میں اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ (راوی کہتے ہیں) وہ بزرگ یہ بات سن رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی: وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

213- اخرجه ابو داؤد (239/1): كتاب الصلاة: باب الرجل يصلي وحده خلف الصف' حديث (682)' وابن ماجه (321/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب صلاة الرجل خلف الصف وحده' حديث (1004)' والدارمي (294/1 ,295): كتاب الصلاة: باب: في صلاة الرجل خلف الصف وحده' والحميدي (392/2)' حديث (884)' واحمد (227/4 ,228)

اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص (امام کے پیچھے) صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز ادا کرے۔
یہ حضرات فرماتے ہیں: اگر وہ صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز ادا کر لے تو وہ دوبارہ اس نماز کو پڑھے گا۔
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔
اہلِ علم کے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایسا کرنا جائز ہے اگر وہ صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔
اہلِ کوفہ سے تعلق رکھنے والا ایک گروہ اسی حدیث کی طرف گیا ہے جو حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔
وہ حضرات یہ کہتے ہیں: جو شخص صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز ادا کرے وہ اسے دوبارہ ادا کرے گا (اہلِ کوفہ سے تعلق رکھنے والے ان افراد میں) حماد بن ابوسلیمان، ابن ابی لیلیٰ اور وکیع شامل ہیں۔
حصین کی روایت کو ہلال بن یساف کے حوالے سے کئی راویوں نے نقل کیا ہے جیسا کہ ابواحوص کی روایت ہے جو زیاد بن ابوالجعد کے حوالے سے حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔
حصین کی روایت میں یہ حدیث موجود ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: ہلال نے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کو پایا ہے۔
محدثین نے اس روایت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔
بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: عمرو بن مرہ نے ہلال بن یساف کے حوالے سے، عمرو بن راشد کے حوالے سے، حضرت وابصہ بن معبد سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے۔
بعض حضرات نے یہ بیان کیا ہے: حصین نے ہلال بن یساف کے حوالے سے، زیادہ بن ابوالجعد کے حوالے سے، حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک عمرو بن مرہ سے منقول حدیث ''اصح'' ہے اس کی وجہ یہ ہے: یہ ہلال بن یساف کے علاوہ دیگر حوالوں سے بھی زیاد بن ابوالجعد کے حوالے سے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

214 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ
متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ
مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰي: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَاِنَّهُ يُعِيْدُ

◄► ہلال بن یساف، عمرو بن راشد کے حوالے سے حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے صف میں تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے جارود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے

214- اخرجہ ابو داؤد (239/1): کتاب الصلاۃ: باب: الرجل یصلی وحدہ خلف الصف' حدیث (682)' واحمد (228-227/4)

سنا ہے: اگر کوئی شخص صف کے اندر تنہا کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ رَجُلٌ

باب 33: جو شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے ساتھ ایک شخص (مقتدی) ہو

215 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِيْ مِنْ وَّرَائِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِينِهٖ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَالُوْا اِذَا كَانَ الرَّجُلُ مَعَ الْاِمَامِ يَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ الْاِمَامِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے کی طرف سے میرے سر کو پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد میں آنے والے اہلِ علم کا اس روایت پر عمل ہے۔

وہ حضرات یہ کہتے ہیں: جب امام کے ہمراہ صرف ایک شخص ہو تو وہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ الرَّجُلَيْنِ

باب 34: جس شخص کے ہمراہ دو آدمی نماز ادا کرنے والے ہوں

216 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا

215- اخرجه البخاری (287/1): کتاب الوضوء: باب: التخفیف فی الوضوء، حدیث (138)، (247/2, 248): کتاب الاذان: باب: اذا قام الرجل عن یسار الامام، حدیث (726)، وبطریق الشعبی عن ابن عباس (249/2): باب: میمنة المسجد والامام حدیث (728)، واخرجه مسلم، والنسائی (86/2, 87): کتاب الامامة: باب: موقف الامام اذا کان معه صبی وامراة، حدیث (804) وبطریق آخر، باب: موقف الامام والماموم صبی حدیث (806)، وابن ماجه (312/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: الاثنان جماعة، حدیث (973)

216- تفرد به الترمذی، واخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" (276/7) حدیث (6951)

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً قَامَ رَجُلَانِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَرُوِىَ

آثار صحابہ: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ صَلّٰى بِعَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ فَاَقَامَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَرَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ النَّاسِ فِىْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی: جب ہم تین افراد ہوں' تو ہم اپنے میں سے ایک کو آگے کر دیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: جب تین لوگ ہوں' تو دو آدمی امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت منقول ہے: انہوں نے علقمہ اور اسود کو نماز پڑھائی تھی ان میں سے ایک کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا تھا اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کر دیا تھا' اور انہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت بھی کی ہے۔

بعض حضرات نے اسماعیل بن مسلم مکی نامی راوی کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الرَّجُلِ يُصَلِّىْ وَمَعَهُ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ

باب 35: جو شخص نماز ادا کر رہا ہو اس کے ساتھ مرد اور خواتین (اقتداء میں نماز ادا کرنے کے لئے موجود ہوں)

217 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِالْمَآءِ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَيْهِ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَآئَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَآئِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ

217- اخرجه النسائى (57, 56/2): كتاب الامامة: باب: الصلاة على الحصير' حديث (737)' واخرجه احمد (179/3, 226, 145/3)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا كَانَ مَعَ الْاِمَامِ رَجُلٌ وَّامْرَاَةٌ قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَّمِيْنِ الْاِمَامِ وَالْمَرْاَةُ خَلْفَهُمَا وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ اِجَازَةِ الصَّلٰوةِ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَقَالُوْا اِنَّ الصَّبِیَّ لَمْ تَكُنْ لَهٗ صَلَاةٌ وَّكَاَنَّ اَنَسًا كَانَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهٗ فِي الصَّفِّ

قولِ امام ترمذی: وَلَيْسَ الْاَمْرُ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهٗ مَعَ الْيَتِيْمِ خَلْفَهٗ فَلَوْلَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْيَتِيْمِ صَلَاةً لَّمَا اَقَامَ الْيَتِيْمَ مَعَهٗ وَلَاَقَامَهٗ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُّوْسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَهٗ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ اَنَّهٗ اِنَّمَا صَلّٰى تَطَوُّعًا اَرَادَ اِدْخَالَ الْبَرَكَةِ عَلَيْهِمْ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کی دادی سیّدہ ملیکہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کیا تھا۔ آپ نے اسے کھالیا' پھر ارشاد فرمایا: تم لوگ کھڑے ہو جاؤ! تاکہ میں تمہیں نماز پڑھا دوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں چٹائی کی طرف بڑھا' جو طویل استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی۔ میں نے اسے پانی کے ذریعے دھویا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے' میں نے اور یتیم (لڑکے) نے آپ کے پیچھے صف قائم کرلی' جبکہ بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئی' آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک خاتون ہو' تو مرد امام کے دائیں طرف کھڑا ہو گا اور عورت ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

بعض اہلِ علم نے اس روایت کے ذریعے یہ استدلال کیا ہے: ایسی نماز ادا کرنا جائز ہے' جب کوئی شخص امام کے پیچھے تنہا ہو' تو وہ تنہا صف میں کھڑا ہو سکتا ہے وہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں: جب بچے کی نماز ہی نہیں ہوتی' تو اس کا مطلب یہ ہوا' حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف میں تنہا تھے۔

حالانکہ ایسا نہیں ہے' جیسا کہ یہ حضرات اس بات کے قائل ہیں اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یتیم کے ہمراہ اپنے پیچھے کھڑا کیا تھا' اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم کے لئے نماز کو مقرر نہ کیا ہوتا' تو آپ اس یتیم کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کھڑا ہی نہ کرتے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا تھا۔

اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نفل نماز ادا کی تھی تاکہ آپ ان لوگوں پر برکت داخل کریں۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

باب 36: امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

218 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ وحَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِى الْقِرَائَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِى السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِى الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَّلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِىْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِىْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

قَالَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِىْ حَدِيْثِهٖ اَقْدَمُهُمْ سِنًّا

فى الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّمَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَعَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ.

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اَحَقُّ النَّاسِ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ وَقَالُوْا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

وقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَذِنَ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ لِغَيْرِهٖ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّىَ بِهٖ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَقَالُوْا السُّنَّةُ اَنْ يُّصَلِّىَ صَاحِبُ الْبَيْتِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِىْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِىْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَاِذَا اَذِنَ فَاَرْجُو اَنَّ الْاِذْنَ فِى الْكُلِّ وَلَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا اِذَا اَذِنَ لَهٗ اَنْ يُّصَلِّىَ بِهٖ

◆◆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو' اگر وہ قرأت میں برابر ہو' تو جو شخص سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو' اگر وہ سنت میں برابر ہو' تو جس شخص نے پہلے ہجرت کی ہو' اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں' تو جس شخص کی عمر زیادہ ہو' کوئی شخص کسی دوسرے کی امامت کی جگہ میں امامت نہ کرے' کسی شخص کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر اس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو نہ بٹھایا جائے۔

محمود بن غیلان بیان کرتے ہیں: ابن نمیر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: (جس کے عمر کے) سال زیادہ ہوں۔

218- اخرجه مسلم (ابی) (611, 610, 609/2): كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: من احق بالامامة' حديث (673, 290) (673/291)' واخرجه ابو داؤد (215, 214/1): كتاب الصلاة: باب من احق بالامامة' حديث (582)' (583)' (584)' والنسائى (76/2): كتاب الامامة: باب من احق بالامامة' حديث (780)' وابن ماجه (313/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: من احق بالامامة' حديث (980)' والحميدى (217/1)' حديث (457)' وابن خزيمة (4/3): كتاب الامامة فى الصلاة: باب: ذكر احق الناس بالامامة' حديث (1507)' (10/3): باب: الرخصة فى صلاة الامام الاعظم خلف من ام الناس من رعيته' حديث (1516)' واخرجه احمد (272, 121, 118/4)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ ہے' جس کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم ہو' اور اس کو سنت کا سب سے زیادہ علم ہو' وہ یہ فرماتے ہیں: گھر کا مالک امامت کرنے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جب گھر کا مالک دوسرے شخص کو اجازت دیدے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ دوسرا شخص انہیں نماز پڑھادے۔

جبکہ بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے: گھر کا مالک نماز پڑھائے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی سلطانی میں امامت نہ کرے اور کسی بھی شخص کو کسی شخص کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر اجازت کے بغیر نہ بٹھایا جائے (امام احمد فرماتے ہیں) جب وہ اجازت دیدے' تو مجھے امید ہے: سب لوگوں کے بارے میں اجازت ہوگی اور انہوں نے اس بات میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا' اگر گھر والا اسے اجازت دیدے' تو وہ شخص انہیں نماز پڑھادے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

باب 37: جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر نماز پڑھائے

219 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيْرَ وَالْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَالْمَرِيضَ فَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ وَّاَنَسٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَمَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِىْ وَاقِدٍ وَّعُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ وَاَبِىْ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوْا اَنْ لَّا يُطِيْلَ الْاِمَامُ الصَّلٰوةَ مَخَافَةَ الْمَشَقَّةِ عَلَى الضَّعِيْفِ وَالْكَبِيْرِ وَالْمَرِيْضِ

219- اخرجه مالك فى الموطا: (134/1): كتاب صلاة الجماعة: باب: العمل فى صلاة الجماعة' حديث (13)' والبخارى (233/2): كتاب الاذان: باب: اذا صلى لنفسه فليطول ماشاء الله' حديث (703)' ومسلم (ابى) (359/2): كتاب الصلاة: باب: امر الائمة بتخفيف الصلاة فى تمام' حديث (183 /467)' وابو داؤد (271/1): كتاب الصلاة: باب: فى تخفيف الصلاة' حديث (794)' والنسائى (94/2): كتاب الامامة: باب: ما على الامام من التخفيف' حديث (823)' واخرجه احمد (486/2)

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُو الزِّنَادِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ذَكْوَانَ وَالْاَعْرَجُ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْمَدِيْنِىُّ وَيُكْنٰى اَبَا دَاوُدَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں کم سن، بڑی عمر کے لوگ، ضعیف لوگ، بیمار لوگ بھی موجود ہوتے ہیں البتہ جب وہ تنہا نماز ادا کرے تو جتنی چاہے (لمبی) نماز ادا کرلے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن ابوعاص رضی اللہ عنہ، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں' انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: امام لمبی نماز نہ پڑھائے' اس وجہ سے کہ یوں وہ کمزور، بڑی عمر کے لوگوں اور بیماروں کو مشقت کا شکار کردے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوزناد نامی راوی کا نام ذکوان ہے' اعرج کا نام عبدالرحمٰن بن ہرمز مدینی ہے' ان کی کنیت ''ابوداؤد'' ہے۔

220 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلَاةً فِىْ تَمَامٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاسْمُ اَبِىْ عَوَانَةَ وَضَّاحٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَاَلْتُ قُتَيْبَةَ قُلْتُ اَبُوْ عَوَانَةَ مَا اسْمُهُ قَالَ وَضَّاحٌ قُلْتُ ابْنُ مَنْ قَالَ لَا اَدْرِىْ كَانَ عَبْدًا لِامْرَاَةٍ بِالْبَصْرَةِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے مختصر' لیکن مکمل نماز پڑھایا کرتے تھے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور ابوعوانہ کا نام وضاح ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے قتیبہ سے دریافت کیا: میں نے دریافت کیا: ابوعوانہ کا نام کیا ہے' انہوں نے جواب دیا: وضاح' میں نے دریافت کیا: وہ کس کے صاحب زادے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ مجھے نہیں معلوم' یہ بصرہ کی رہنے والی ایک خاتون کے غلام تھے۔

220- اخرجه مسلم (ابی) (360/2): كتاب الصلاة: باب: امر الائمة بتخفيف الصلاة فی تمام' حديث (189 /469)' والنسائی (94/2, 95): كتاب الامامة: باب: ما علی الامام من التخفيف' حديث (824)' والدارمی (289/1): كتاب الصلاة: باب: ما امر الامام من التخفيف فی الصلاة' وابن خزيمة (48/3) فی جماع ابواب قيام المامومين خلف الامام حديث (1604)' واخرجه احمد فی مسنده (رقم 11991و 12015و 12681و 12762و 12801و 12873و 12909و 12910و 13158و 13447و 13479وج 3ص 100و 101و 162و 170و 173و 179و 182و 205و 231و 233و 234و 240)

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَحْرِیْمِ الصَّلٰوۃِ وَتَحْلِیْلِهَا

باب 38: نماز کا آغاز اور اختتام

221 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَیْلِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ طَرِیْفٍ السَّعْدِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِیْمُهَا التَّکْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُهَا التَّسْلِیْمُ وَلَا صَلَاۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَاْ بِالْحَمْدُ وَسُوْرَۃٍ فِیْ فَرِیْضَةٍ اَوْ غَیْرِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَّعَائِشَةَ قَالَ وَحَدِیْثُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ هٰذَا اَجْوَدُ اِسْنَادًا وَّاَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّقَدْ کَتَبْنَاهُ فِیْ اَوَّلِ کِتَابِ الْوُضُوْءِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِنَّ تَحْرِیْمَ الصَّلٰوۃِ التَّکْبِیْرُ وَلَا یَکُوْنُ الرَّجُلُ دَاخِلًا فِی الصَّلٰوۃِ اِلَّا بِالتَّکْبِیْرِ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَسَمِعْتُ اَبَا بَکْرٍ مُّحَمَّدَ بْنَ اَبَانَ مُسْتَمْلِیَ وَکِیْعٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِیٍّ یَقُوْلُ لَوِ افْتَتَحَ الرَّجُلُ الصَّلٰوۃَ بِسَبْعِیْنَ اسْمًا مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ وَلَمْ یُکَبِّرْ لَمْ یُجْزِهٖ وَاِنْ اَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ اَمَرْتُهٗ اَنْ یَّتَوَضَّاَ ثُمَّ یَرْجِعَ اِلٰی مَکَانِهٖ فَیُسَلِّمَ اِنَّمَا الْاَمْرُ عَلٰی وَجْهِهٖ

قَالَ وَاَبُوْ نَضْرَةَ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وضو نماز کی کنجی ہے' تکبیر کے ذریعے نماز شروع ہوتی ہے' اور سلام پھیر کر ختم ہو جاتی ہے' اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ اور (اس کے بعد) ایک سورت تلاوت نہ کرے' خواہ فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے منقول روایت سند کے اعتبار سے سب سے بہتر ہے' اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے' ہم نے اس روایت کو ''کتاب الوضو'' کے آغاز میں نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم نے اس حدیث پر عمل کیا ہے۔ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن

221- اخرجہ ابن ماجہ (101/1) کتاب الطهارة وسننها' باب: مفتاح الصلاة الطهور حدیث (276) من طریق ابی سفیان عن ابی نضرة عن ابی سعید بہ.

مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے: نماز کا آغاز تکبیر کے ذریعے ہوتا ہے اور کوئی بھی شخص صرف تکبیر کہہ کر ہی نماز میں داخل شمار ہو سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابوبکر محمد بن ابان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے وکیع کا یہ قول نقل کیا ہے وکیع فرماتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے نوے اسماء کے ذریعے نماز کا آغاز کرے اور تکبیر نہ کہے تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی اور اگر کوئی شخص سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو اسے یہ ہدایت کروں گا کہ وہ وضو کرے پھر اپنی جگہ پر واپس آئے اور پھر سلام پھیرے چونکہ معاملے کی یہی صورت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابونضرہ نامی راوی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ نَشْرِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّکْبِیْرِ

باب 39: تکبیر کہتے ہوئے انگلیوں کو کھلا رکھنا

222 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ وَاَبُوْ سَعِیْدِ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ الْیَمَانِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سِمْعَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ

متنِ حدیث: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ لِلصَّلٰوۃِ نَشَرَ اَصَابِعَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ حَسَنٌ

وَقَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سِمْعَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ

حدیثِ دیگر: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْهِ مَدًّا

وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ رِوَایَۃِ یَحْیَی بْنِ الْیَمَانِ وَاَخْطَاَ یَحْیَی ابْنُ الْیَمَانِ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تو اپنی انگلیوں کو کھلا رکھتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

کئی حضرات نے اس روایت کو ابن ابی ذئب کے حوالے سے، سعید بن سمعان کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوتے تھے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا لیتے تھے۔

یہ روایت یحییٰ بن سمعان کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔ یحییٰ بن یمان نے اس روایت میں غلطی کی ہے۔

223 قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِیْدِ الْحَنَفِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ

متنِ حدیث: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْهِ مَدًّا

222- اخرجه ابن خزيمة (233/1) رقم (458)

223- اخرجه احمد (375/2، 500)، والدارمی (281/1) كتاب الصلاة، باب: رفع اليدين عند افتتاح الصلاة، من طريق ابن ابی ذئب، عن محمد بن عمرو بن ثوبان عن ابی هريرة مرفوعاً.

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ وَحَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ خَطَأٌ

◄► سعید بن سمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو اپنے دونوں ہاتھ سیدھے بلند کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) فرماتے ہیں: یہ روایت یحییٰ بن یمان کی روایت سے زیادہ مستند ہے' اور یحییٰ بن یمان کی روایت خطاء پر مشتمل ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى

باب 40: پہلی تکبیر کی فضیلت

224 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَّنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَتْ لَهٗ بَرَآئَتَانِ بَرَآئَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَآئَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ مَوْقُوْفًا وَّلَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهٗ اِلَّا مَا رَوٰى سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ وَّاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلَهٗ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوٰى اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّهُوَ حَدِيْثٌ مُّرْسَلٌ

توضیحِ راوی: وَّعُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ لَمْ يُدْرِكْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ .

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ يُكْنٰى اَبَا الْكَشُوْثِيِّ وَيُقَالُ اَبُوْ عُمَيْرَةَ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس دن تک باجماعت نماز میں اس طرح شریک ہو کہ وہ پہلی تکبیر میں شامل ہو' تو اس کے لئے دو طرح کی برأت لکھی جاتی ہے' جہنم سے برأت اور نفاق (منافقت) سے برأت۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "موقوف" روایت کے طور پر منقول ہے۔

میرے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے اس کو "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔ صرف مسلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو کے حوالے سے' حبیب بن بجلی کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔ اسی روایت کو حبیب بن ابوحبیب بجلی کے

حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا گیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

اسماعیل بن عیاش نے اس روایت کو عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہ روایت محفوظ نہیں ہے یہ روایت ''مرسل'' ہے عمارہ بن غزیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حبیب بن ابوحبیب کی کنیت ابوکشوثی ہے اور ایک قول کے مطابق ابوعمیرہ ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

باب 41: نماز کے آغاز میں کیا پڑھا جائے؟

225 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَشْهَرُ حَدِيْثٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ اَخَذَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَمَّا اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فَقَالُوْا بِمَا رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ وَهٰكَذَا رُوِىَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ

توضیحِ راوی: وَقَدْ تُكُلِّمَ فِىْ اِسْنَادِ حَدِيْثِ اَبِىْ سَعِيْدٍ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ يَّتَكَلَّمُ فِىْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ

◄► حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ تکبیر کہتے تھے اور یہ پڑھتے تھے۔

225- اخرجه احمد (3/50-69)، وابوداؤد (1/265)، كتاب : الصلاة، باب: من راى الاستفتاح بسبحانك اللهم وبحمدك، حديث (775)، وابن ماجه (1/264)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: افتتاح الصلاة حديث (804) وابن خزيمة (1/238)، حديث (467)، والدارمى (1/282) كتاب الصلاة، باب: ما يقال بعد افتتاح الصلاة.

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی عظیم ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔
پھر آپ یہ پڑھتے تھے۔
''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے وہ بڑائی والا ہے''۔
پھر آپ یہ پڑھتے تھے۔
''میں سننے والے اور علم رکھنے والے' اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں' مردود شیطان کی شر سے' اس کے تکبر، وسوسے اور جادو سے (پناہ مانگتا ہوں)''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید سے منقول حدیث اس بارے میں سب سے زیادہ مشہور ہے۔
اہلِ علم نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔
اکثر اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: جو اس حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: آپ یہ پڑھا کرتے تھے۔
''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی عظیم ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔
اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ تابعین سے تعلق رکھنے والے اور دیگر اکثر اہلِ علم نے اس پر عمل کیا ہے۔
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید نے علی بن علی رفاعی نامی راوی کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے۔

226 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسٰى قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِى الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَآئِشَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَحَارِثَةُ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَاَبُو الرِّجَالِ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَدِيْنِىُّ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے' تو آپ یہ پڑھتے تھے۔
''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری بزرگی عظیم ہے' اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

226– اخرجه ابو داؤد (266/1)' كتاب الصلاة باب: من راى الاستفتاح بسبحانك اللهم وبحمدك حديث (776) من طريق عبد السلام بن حرب الملائى عن بديل بن ميسرة عن ابى الجوزاء عن عائشة به. قال ابو داؤد: وهذا الحديث ليس بالمشهور عن عبدالسلام بن حرب لم يروه الا طلق بن غنام' وقد روى قصة الصلاة عن بديل جماعة لم يذكروا فيه شيئا من هذا.

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کو ہم صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

حارثہ نامی راوی کے حافظے کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

ابورجال نامی راوی کا نام محمد بن عبدالرحمٰن مدینی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الْجَهْرِ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب 42: بلند آواز میں ''بِسْمِ اللّٰهِ'' نہ پڑھنا

227 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعَنِيْ اَبِيْ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ لِيْ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ اِيَّاكَ وَالْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبْغَضَ اِلَيْهِ الْحَدَثُ فِي الْاِسْلَامِ يَعْنِيْ مِنْهُ قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقُوْلُهَا فَلَا تَقُلْهَا اِذَا اَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يَرَوْنَ اَنْ يَّجْهَرَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالُوْا وَيَقُوْلُهَا فِيْ نَفْسِهٖ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے سنا' میں اس وقت نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ رہا تھا' انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ نیا کام ہے' اور تم نئے کاموں سے بچو' راوی نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی بھی شخص کو نہیں دیکھا جو ان سے (یعنی میرے والد سے) زیادہ نئی چیزوں کو ناپسند کرتا ہو' انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' لیکن میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی اسے (بلند آواز میں) پڑھتے ہوئے نہیں سنا' تو تم بھی اسے اس طرح نہ پڑھا کرو' جب تم نماز ادا کر رہے ہو' تو یہ پڑھو (یعنی اسے بلند آواز میں پڑھو)

''الحمد للّٰه رب العالمین''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

227- اخرجه احمد (85/4) و (54/5-55)' والبخاري في "القراءة خلف الامام" (116)' و (130)' وابن ماجه (267/1)' كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: افتتاح القراءة' حديث (815)' والنسائي (134/2-135)' كتاب الافتتاح باب: ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحيم حديث (906). من طريق ابي نعامة الحنفي قيس بن عباية' قال: حدثني ابن عبدالله بن مغفل عن ابيه به.

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں' ان کا اس پر عمل ہے' جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں اور وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ان کے بعد تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

امام سفیان ثوری، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھی جائے گی' یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: آدمی اسے دل میں پڑھے گا۔

بَاب مَنْ رَاَی الْجَهْرَ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب 43: بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا

228 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ قَالَ بِهٰذَا عِدَّةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ رَاَوُا الْجَهْرَ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ حَمَّادٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ خَالِدٍ يُقَالُ هُوَ اَبُوْ خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ وَاسْمُهُ هُرْمُزُ وَهُوَ كُوْفِيٌّ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کا آغاز (یعنی نماز میں قرأت کا آغاز) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (بلند آواز میں پڑھ کر) کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند مستند نہیں ہے۔

کئی اہلِ علم نے' جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے' ان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے بعد آنے والے تابعین بھی شامل ہیں ان حضرات کے نزدیک بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی جائے گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اس حدیث کے ایک راوی اسماعیل بن حماد جو ہیں' یہ حماد بن ابوسلیمان ہیں اور ابوخالد نامی راوی جو ہیں' یہ ابوخالد والبی ہیں ان کا نام ہرمز ہے' اور یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

228-اخرجه ابو داؤد "تحفة الاشراف" 6537 وقال ابو داؤد: ضعيف.

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ افْتِتَاحِ الْقِرَائَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

باب 44: نماز میں قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے کرنا

229 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَائَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَائَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

قَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَائَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مَعْنَاهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَبْدَئُوْنَ بِقِرَائَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّوْرَةِ وَلَيْسَ مَعْنَاهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَقْرَئُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَرٰى اَنْ يُّبْدَاَ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاَنْ يُّجْهَرَ بِهَا اِذَا جُهِرَ بِالْقِرَائَةِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرأت کا آغاز الحمد للہ رب العالمین سے کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اوران کے بعد میں آنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

یہ حضرات قرأت کا آغاز الحمد للہ رب العالمین سے کیا کرتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرأت کا آغاز الحمد للہ رب العالمین سے کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے: یہ لوگ کسی سورت کو پڑھنے سے پہلے سورہ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اسکا یہ مطلب نہیں ہے: یہ لوگ بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نہیں پڑھتے تھے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قرأت کا آغاز بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے کیا جائے گا اور اگر قرأت بلند آواز میں کی جاتی

229– اخرجه البخاری (265/2) كتاب الاذان ' باب: ما يقول بعد التكبير حديث (743)' وفی جزء القراءة خلف الامام (117 -118- 121- 122- 123- 124- 125)' وابوداؤد (267/1) كتاب: الصلاة' باب: من لم يرالجهر بسم الله الرحمن الرحيم' حديث (782)' والنسائی (133/2)' كتاب: الافتتاح' باب: البراءة بفاتحة الكتاب قبل السورة حديث (902, 903)' وابن ماجه (267/1) كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: افتتاح القراءة' حديث (813)' واحمد (-111- 114- 168- 183- 203- 205- 255- 273- 286- 289 -127- 128) (101/3)' وابن خزيمة (448/1)' حديث (491 -492)' والحميدی فی مسنده (505/2) حديث (1199)' والدارمی (283/1)' كتاب الصلاة ' باب: كراهية الجهر بسم الله الرحمن الرحيم۔ من طريق حماد بن سلمة عن قتادة و ثابت' و حميد عن انس بن مالك به بلفظ (كانوا يستفتحون القرآن (الحمدلله رب العلمين) واخرجه احمد (223/3)' والبخاری فی جزء القراءة (119)و (120)' ومسلم (273/2۔ الابی) كتاب الصلاة' باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة' حديث (399)۔ من طريق الاوزاعی قال: كتب الی قتادةعن انس فذكره۔

ہے تو "بِسْمِ اللّٰهِ" کو بھی بلند آواز میں پڑھا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهُ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب 45: سورہ فاتحہ کے بغیر نماز (کامل) نہیں ہوتی

230 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ عُمَرَ الْمَكِّىُّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَنِىُّ وَعَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ وَّجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَّغَيْرُهُمْ قَالُوْا لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ اِلَّا بِقِرَائَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

آثارِ صحابہ: وقَالَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ كُلُّ صَلَاةٍ لَّمْ يُقْرَاْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِىَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ وَّبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

توضیحِ راوی: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ عُمَرَ يَقُوْلُ اخْتَلَفْتُ اِلَى ابْنِ عُيَيْنَةَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَنَةً وَّكَانَ الْحُمَيْدِىُّ اَكْبَرَ مِنِّىْ بِسَنَةٍ وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ عُمَرَ يَقُوْلُ حَجَجْتُ سَبْعِيْنَ حَجَّةً مَّاشِيًا عَلٰى قَدَمَىَّ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز (کامل) نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

230- اخرجه البخاری (276/2) كتاب الاذان' باب: وجوب القراءة للامام والماموم فی الصلوات كلها فی الحضر والسفر' وما يجهر فيها وما يخافت' حديث (756)' وفی "خلق افعال العباد" (66)' (67) وفی "القراءة خلف الامام" (3)' (5)' (6)' (299)' ومسلم (260/2- الابی) كتاب الصلاة' باب: وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة' وانه اذا لم يحسن الفاتحة ولا امكنه تعلمها قرا ما تيسر له من غيرها' حديث (394/37, 34, 35, 36)' وابو داؤد (277/1) كتاب الصلاة' باب: من ترك القراءة فی صلاته بفاتحة الكتاب. حديث (822)' والنسائی (137/2)' كتاب الافتتاح' باب: ايجاب قراءة فاتحة الكتاب فی الصلاة' حديث (910)' (911)' وفی "فضائل القرآن" (34)' وابن ماجه (273/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب القراءة خلف الامام حديث (837)' واحمد (322-314/5)' وابن خزيمة (246/1) حديث (488)' والحميدی (191/1) حديث (386)' والدارمی (283/1)' كتاب الصلاة' باب: لا صلاة الا بفاتحة الكتاب' من طريق الزهری' قال: سمعت محمود عن الربيع عن عبادة بن الصامت فذكره۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا اس حدیث میں عمل ہے جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ شامل ہیں اوران کے علاوہ دیگر حضرات بھی ہیں۔

وہ یہ فرماتے ہیں ایسی نماز درست نہیں ہوتی جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہروہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو وہ نامکمل ہوتی ہے۔

امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

میں نے ابن ابوعمر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں اٹھارہ سال تک ابن عیینہ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا ہوں حمیدی مجھ سے عمر میں ایک سال بڑے تھے میں نے ابن ابی عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے پیدل چل کر ستر حج کئے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّاْمِيْنِ

باب 46: آمین کہنا

231 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) فَقَالَ اٰمِيْنَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ اَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالتَّاْمِيْنِ وَلَا يُخْفِيْهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

حدیثِ دیگر: وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ اَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) فَقَالَ اٰمِيْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ سُفْيَانَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ فِي هٰذَا وَاَخْطَاَ شُعْبَةُ فِيْ مَوَاضِعَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ عَنْ حُجْرٍ اَبِي الْعَنْبَسِ وَاِنَّمَا هُوَ حُجْرُ بْنُ عَنْبَسٍ وَّيُكْنٰى اَبَا السَّكَنِ وَزَادَ فِيْهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَّلَيْسَ فِيْهِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّقَالَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ وَاِنَّمَا هُوَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ

231- اخرجه ابو داؤد (309/1) كتاب الصلاة باب: التامين وراء الامام حديث (932) من طريق سفيان عن سلمة بن كهيل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر فذكره۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدِيْثُ سُفْيَانَ فِىْ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ وَرَوَى الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ الْاَسَدِىُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ نَحْوَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ

اسنادِدیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ الْاَسَدِىُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ

◆◆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے غیر المغضوب علیھم ولاالضالین پڑھا پھر آپ نے آمین پڑھا اور اس میں اپنی آواز کو کھینچا (یعنی بلند کیا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد میں آنے والے کئی اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ان حضرات کے نزدیک آدمی ''آمین'' کہتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرے گا اسے آہستہ آواز میں نہیں کہے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شعبہ نے اس روایت کو مسلم بن کہیل کے حوالے سے، حجر ابوعنبس کے حوالے سے، علقمہ بن وائل کے حوالے سے، ان کے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیھم ولاالضالین پڑھا اور پھر آمین کہا اور آپ نے اپنی آواز کو پست رکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سفیان کی روایت شعبہ کی روایت سے زیادہ مستند ہے شعبہ نے اس روایت میں کئی مقامات پر غلطی کی ہے انہوں نے اسے حجر ابوعنبس کے حوالے سے نقل کیا ہے حالانکہ وہ حجر بن عنبس ہیں اور ان کی کنیت ''ابوالسکن'' ہے انہوں نے اس ابوعلقمہ بن وائل کا اضافہ کیا ہے حالانکہ اس کی سند میں علقمہ نہیں ہے۔

یہ روایت حجر بن عنبس کے حوالے سے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ یہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آواز کو پست رکھا تھا حالانکہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز کو بلند کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں سفیان کی روایت شعبہ کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

وہ فرماتے ہیں: علاء بن صالح اسدی نے اس روایت کو سلمہ بن کہیل سے نقل کیا ہے جو سفیان کی روایت کی مانند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جو سفیان سے منقول روایت کی مانند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّاْمِیْنِ

باب 47: آمین کہنے کی فضیلت

232 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوگا تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی السَّكْتَتَیْنِ فِی الصَّلٰوةِ

باب 48: (باجماعت) نماز کے دوران دو مرتبہ سکتہ کرنا

233 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ وَّقَالَ حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا اِلٰی اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِیْنَةِ فَكَتَبَ اُبَیٌّ اَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ

قَالَ سَعِیْدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِیْ صَلَاتِهٖ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِذَا قَرَاَ (وَلَا الضَّآلِّیْنَ) قَالَ وَكَانَ یُعْجِبُهٗ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ اَنْ یَّسْكُتَ حَتّٰی یَتَرَادَّ اِلَیْهِ نَفَسُهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ سَمُرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

232– اخرجه البخاری (204/11) 'کتاب الدعوات' باب: فضل التامین' حدیث (6402)' و مسلم (293/2. الابی) کتاب الصلاة' باب: التسمیع والتحمید والتامین حدیث (410/72)' وابو داؤد (309/1) کتاب: الصلاة' باب: التامین وراء الامام حدیث (936)' والنسائی (144-143/2) کتاب الافتتاح' باب جهر الامام بآمین حدیث (925, 926, 927, 928)' وابن ماجه (277/1) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها' باب: الجهر بآمین' حدیث (851 -852)' ومالك فی "الموطا" (87/1) کتاب الصلاة' باب: ماجاء فی التامین خلف الامام' حدیث (45)' وابن خزیمة (286,1) حدیث (569) و (37,3) حدیث (1583) واحمد (233/2 -449 -459 -270)' والدارمی (284/1)' کتاب الصلاة' باب: فی فضل التامین' والحمیدی (417/2) حدیث (933)

233– اخرجه ابو داؤد (266/1 -267)' کتاب الصلاة' باب: السکتة عند الافتتاح' حدیث (777 -778 -779 - 780)' والبخاری فی "القراءة خلف الامام" (277 -278)' وابن ماجه (275/1)' کتاب الصلاة والسنة فیها' باب: فی سکتتی الامام حدیث (844, 845)' واحمد (7/5 -11 -15 -20 -21 -22 -23)' وابن خزیمة (35/3) حدیث (1578)' والدارمی (283/1)' کتاب الصلاة' باب: فی السکتتین' من طریق الحسن عن سمرة بن جندب فذکره۔

مذاہب فقہاء: وَّهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّسْكُتَ بَعْدَمَا يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِرَائَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاَصْحَابُنَا

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دومرتبہ سکتہ کرنا مجھے یاد ہے' تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کا انکار کیا' اور وہ بولے: مجھے ایک مرتبہ سکتہ کرنا یاد ہے (راوی کہتے ہیں) ہم نے اس بارے میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ خط لکھا تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی یادداشت درست ہے۔

سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: یہ دومرتبہ سکتے کب ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب آدمی نماز میں داخل ہو' اور جب قرأت کر کے فارغ ہو۔

اس کے بعد انہوں نے فرمایا: جب امام "ولا الضالین" پڑھ لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہیں یہ بات پسند تھی' جب امام قرأت کر کے فارغ ہو' تو سکتہ کرے' تا کہ اس کا سانس ٹھیک ہو جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

یہ کئی اہلِ علم کا قول ہے' ان کے نزدیک امام کے لئے یہ بات مستحب ہے: وہ نماز کے آغاز میں سکتہ کرے اور قرأت سے فارغ ہونے کے بعد سکتہ کرے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اصحاب نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 49: نماز کے دوران دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

234 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّغُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَّضَعَهُمَا فَوْقَ السُّرَّةِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَّضَعَهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ وَكُلُّ ذٰلِكَ وَاسِعٌ عِنْدَهُمْ وَاسْمُ هُلْبٍ يَزِيْدُ ابْنُ قُنَافَةَ الطَّائِيُّ.

234– اخرجه ابو داؤد (340/1)' كتاب الصلاة' باب: كيفية الانصراف من الصلاة' حديث (1041)' وابن ماجه (266/1 -300) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: وضع اليمين على الشمال فى الصلاة' وباب: الانصراف من الصلاة حديث (809)' (929)' واحمد فى "مسنده" (227- 226/5)' و عبدالله بن احمد فى زياداته على المسند (5/226 -227)' من طريق سماك بن حرب عن قبيصة بن هلب فذكره.

◆◆ حضرت قبیصہ بن ہلب اپنے والد کا' بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں کے ذریعے پکڑا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حضرت غطیف بن حارث رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ہلب سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' ان حضرات کے نزدیک مرد نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے گا۔

بعض اہلِ علم کی رائے یہ ہے: آدمی ان دونوں ہاتھوں کو ناف پر رکھے گا' اور بعض اہلِ علم کی رائے یہ ہے: انہیں ناف سے نیچے رکھے گا' ان کے نزدیک دونوں میں سے ہر ایک کی گنجائش موجود ہے۔

ہلب نامی راوی کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب **50**: رکوع میں اور سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا

235 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّقِيَامٍ وَّقُعُودٍ وَّاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ وَاَبِي مُوسٰى وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (نماز کے دوران) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے قیام کرتے ہوئے' بیٹھتے ہوئے' تکبیر کہا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (بھی ایسا ہی کرتے تھے)

235- اخرجه النسائی (2/205- 230- 233) کتاب التطبیق باب: التکبیر للسجود' وباب: التکبیر عند الرفع من السجود و باب: التکبیر للسجود' و (3/62): کتاب السهو باب: کیف السلام علی الیمین' واحمد فی "مسنده": (1/386- 394- 418- 426- 442)' والدارمی (1/286): کتاب: الصلاة' باب: التکبیر عند کل خفض و رفع من طریق ابی اسحق عن عبدالرحمن بن الاسود عن الاسود و علقمة عن عبدالله بن مسعود' فذکراه' واخرجه احمد فی "مسنده" (1/443) من طریق وکیع عن ابیه' عن ابی اسحق' عن عبدالرحمن بن الاسود' و عبدالرحمن بن یزید عن عبدالله بن مسعود' فذکراه۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر و رضی اللہ عنہ' حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل ہیں' ان کے بعد آنے والے تابعین بھی اسی بات کے قائل ہیں' عام فقہاء اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

باب 51: (بلاعنوان)

236 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَالُوْا يُكَبِّرُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَهْوِيْ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے دوران) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد میں آنے والے تابعین کی بھی یہی رائے ہے: حضرات فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) آدمی جب بھی رکوع یا سجدے کے لئے جھکے' تو تکبیر کہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ

باب 52: رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرنا

237 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ

236- اخرجه البخاري (338/2) كتاب الاذان: باب يهوى بالتكبير حين يسجد: حديث (803)' ومسلم (392/2): كتاب: الصلاة: باب: اثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة الا رفعه من الركوع فيقول فيه: سمع الله لمن حمده' حديث (392)' وابوداؤد (281/1) كتاب: الصلاة: باب: تمام التكبير حديث (836)' والنسائي (233/2) كتاب "التطبيق" حديث التكبير للسجود' حديث (1150)

وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَزَادَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ فِىْ حَدِيْثِهٖ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ عُمَرَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّمَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ حُمَيْدٍ وَّاَبِىْ اُسَيْدٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَاَبِىْ قَتَادَةَ وَاَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ وَجَابِرٍ وَّعُمَيْرٍ اللَّيْثِىِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّبِهٰذَا يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٌ وَّابْنُ عَبَّاسٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَغَيْرُهُمْ وَمِنَ التَّابِعِيْنَ الْحَسَنُ الْبَصْرِىُّ وَعَطَاءٌ وَّطَاوُسٌ وَّمُجَاهِدٌ وَّنَافِعٌ وَّسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّغَيْرُهُمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّمَعْمَرٌ وَّالْاَوْزَاعِىُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ ثَبَتَ حَدِيْثُ مَنْ يَّرْفَعُ يَدَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِىْ اَوَّلِ مَرَّةٍ

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْاٰمُلِىُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ

قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يَّرٰى رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِى الصَّلٰوةِ

وَقَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ كَانَ مَعْمَرٌ يَّرٰى رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِى الصَّلٰوةِ

وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ بْنَ مُعَاذٍ يَّقُوْلُ كَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَعُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ وَالنَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ يَّرْفَعُوْنَ

237– اخرجه البخاری (255/2): كتاب الاذان: باب: رفع اليدين فی التكبيرة الاولى مع الافتتاح سواء حديث (735)، و (256/2): باب: رفع اليدين اذا كبر، واذا ركع، واذا رفع: حديث (736)، و (259/2): باب : رفع اليدين اذا كبر، واذا ركع، واذا رفع: حديث (736)، و (259/2)، باب: الى اين يرفع يديه؟ حديث (738)، وباب: رفع اليدين اذا قام من الركعتين: حديث (739)، ومسلم (253/2۔ الابی): كتاب الصلاة، باب: استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام والركوع وفی الرفع من الركوع وانه لا يفعله اذا رفع من السجود، حديث (390/21) وابو داؤد (249/1): كتاب الصلاة: باب: رفع اليدين فی الصلاة: حديث (721)، (722)، والنسائی (121/2): كتاب: الافتتاح: باب: العمل فی افتتاح الصلاة و (122/2): باب: رفع اليدين قبل التكبير، و (182/2)، باب: رفع اليدين للركوع حذاء المنكبين، و (194/2) كتاب التطبيق: باب: رفع اليدين حذو المنكبين عند الرفع من الركوع و (195/2)، باب: مايقول الامام اذا رفع راسه من الركوع، و (206/2): باب: ترك رفع اليدين عند السجود، و (231/2): باب: ترك ذلك بين السجدتين و (3/3): كتاب السهو: باب: رفع اليدين للقيام الى الركعتين الاخريين حذو المنكبين، وابن ماجه (279/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: رفع اليدين اذا ركع واذا رفع راسه من الركوع: حديث (858)، ومالك فی "الموطا" (75/1): كتاب الصلاة، باب: افتتاح الصلاة، حديث (16)، واحمد (8/2-18 -47 -62 ،134- 147)، وابن خزيمة (232/1)، حديث (456)، و (294/1) حديث (583)، و (344/1) حديث (693) والحميدی (277/2) حديث (614)، والدارمی (285/1) كتاب الصلاة: باب: فی رفع الركوع والسجود من طريق الزهری عن سالم عن ابيه به.

اَيْدِيَهُمْ اِذَا افْتَتَحُوا الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَكَعُوْا وَاِذَا رَفَعُوْا رُؤُسَهُمْ

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز کا آغاز کیا' تو آپ نے دونوں ہاتھ بلند کئے' انہیں کندھوں تک بلند کیا' پھر جب آپ رکوع میں گئے' جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا (تو اس وقت بھی رفع یدین کیا)

ابن ابی عمر نامی راوی اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' ابن ابی عمر کی روایت کی مانند منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ، حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمیر لیثی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' جن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

تابعین میں سے حسن بصری، عطاء، طاؤس، مجاہد، نافع، سالم بن عبداللہ، سعید بن جبیر (رحمۃ اللہ علیہم) اور دیگر حضرات اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک، معمر، اوزاعی، ابن عیینہ، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق (رحمۃ اللہ علیہم) نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ حدیث ثابت ہے' جس میں رفع یدین کا تذکرہ ہے۔

پھر انہوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کا تذکرہ کیا جو سالم کے حوالے سے' ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے منقول ہے۔

(عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) تاہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ثابت نہیں ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز میں رفع یدین کیا جائے گا۔

(یحییٰ فرماتے ہیں: ہمیں عبدالرزاق نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ معمر کے نزدیک نماز میں رفع یدین کیا جائے گا۔)

میں نے جارود بن معاذ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ، عمر بن ہارون، نضر بن شمیل نماز کے آغاز میں، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْفَعْ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ

باب **53**: نبی اکرم ﷺ صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے

238 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کیا میں تمہیں، نبی اکرم ﷺ کی نماز کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں؟ انہوں نے نماز ادا کی تو نماز کے صرف آغاز میں رفع یدین کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک سے زیادہ اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ کی بھی یہی رائے ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

باب **54**: رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا

239 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ

238- اخرجه الامام احمد فى "مسنده" (1/388-441)، والنسائى (2/182): كتاب : الافتتاح باب: ترك ذلك و (2/195): كتاب التطبيق: باب: ترك ذلك من طريق سفيان عن عاصم بن كليب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبدالله بن مسعود فذكره۔

239- اخرجه النسائى (2/185): كتاب التطبيق: باب: الامساك بالركب فى الركوع، حديث (1034 -1035) من طريق ابى عبدالرحمن السلمى عن عمر بن الخطاب فذكره۔

متن حدیث: قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ الرُّكَبَ سُنَّتْ لَكُمْ فَخُذُوا بِالرُّكَبِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِيْ حُمَيْدٍ وَّاَبِيْ اُسَيْدٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ

آثار صحابہ: اِلَّا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّبَعْضِ اَصْحَابِهٖ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُطَبِّقُوْنَ وَالتَّطْبِيقُ مَنْسُوْخٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا تمہارے لئے سنت ہے تو تم گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کو اختیار کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ، حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا اس بارے میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے بعض اصحاب سے اختلافی رائے منقول ہے کیونکہ وہ حضرات دونوں زانوؤں کے درمیان ہاتھ رکھتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اہلِ علم کے نزدیک زانوں کے درمیان ہاتھ رکھنے کا حکم منسوخ ہے۔

240 متن حدیث: قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ كُنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَّضَعَ الْاَكُفَّ عَلَى الرُّكَبِ

سند حدیث: قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ بِهٰذَا

توضیح راوی: وَاَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اسْمُهٗ مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَاَبُوْ حَصِيْنٍ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ وَاَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيْبٍ وَّاَبُوْ يَعْفُوْرٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ وَّاَبُوْ يَعْفُوْرٍ الْعَبْدِيُّ اسْمُهٗ وَاقِدٌ وَّيُقَالُ وَقْدَانُ وَهُوَ الَّذِيْ

240- اخرجه البخاری (319/2): كتاب: الاذان باب: وضع الاكف على الركب فى الركوع: حديث (790) و مسلم (431/2-الابى): كتاب: المساجد ومواضع الصلاة' باب: الندب الى وضع الايدى على الركب فى الركوع ونسخ التطبيق: حديث (535/29)' وابو داؤد (291/1): كتاب الصلاة: باب: تفريع اليدين ابواب الركوع والسجود' وضع اليدين على اكربعين' حديث (867)' والنسائى (185/2): كتاب التطبيق: باب: نسخ ذلك' حديث (1032)' (1033)' وابن ماجه (283/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: وضع اليدين على الركبتين' حديث (873)' واحمد فى "مسنده" (181/1-182)' والحميدى (402/1) حديث (79)' وابن خزيمة (302/1) حديث (596)' والدارمى (298/1-299)' كتاب الصلاة: باب: العمل فى الركوع من طريق مصعب بن سعد عن ابيه فذكره.

رَوٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَکِلَاهُمَا مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلے ہم ایسا کیا کرتے تھے' پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا اور ہمیں یہ حکم دیا گیا ہم اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھیں۔

اس روایت کو مصعب بن سعد نے اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا نام عبدالرحمٰن بن ساعد بن المنذر ہے۔

حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

ابوحسین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

ابوعبدالرحمٰن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

ابویعفور نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن فسطاس ہے۔ ابویعفور عبدی کا نام ''واقد'' ہے' اور ایک قول کے مطابق وقدان ہے۔ یہ وہی راوی ہیں' جنہوں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

یہ دونوں راوی کوفہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يُجَافِیْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِی الرُّكُوْعِ

باب 55: رکوع میں دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھا جائے

241 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَّاَبُوْ اُسَيْدٍ وَّسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ اَبِیْ حُمَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِیْ اخْتَارَهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يُّجَافِیَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

◆◆ عباس بن سہل بیان کرتے ہیں: حضرت ابوحمید، حضرت ابواسید، حضرت سہل بن سعد اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم ایک جگہ اکٹھے ہوئے' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا' تو حضرت ابوحمید نے فرمایا: میں آپ سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں جانتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے' تو آپ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے' یوں جیسے آپ نے گھٹنوں کو پکڑا ہوا ہے' اور آپ اپنے بازوؤں کو پہلو سے الگ رکھتے تھے۔

241– اخرجه احمد (424/5) وابو داؤد (471/1) كتاب الصلاة: باب: افتتاح الصلاة حديث (734) وابن ماجه (280/1) كتاب: اقامة الصلاة: باب: رفع اليدين اذا ركع حديث (863) من طريق فليح بن سليمان حدثنی عباس بن سهل به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے: رکوع اور سجدے میں آدمی کے بازو اس کے پہلو سے الگ رہیں گے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّسْبِيحِ فِی الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب 56: رکوع اور سجدے میں تسبیح پڑھنا

242 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ يَزِيْدَ الْهُذَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِىْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِىْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَّيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ لَّا يَنْقُصَ الرَّجُلُ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ مِنْ ثَلَاثِ تَسْبِيْحَاتٍ وَّرُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ اَسْتَحِبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّسَبِّحَ خَمْسَ تَسْبِيْحَاتٍ لِكَىْ يُدْرِكَ مَنْ خَلْفَهٗ ثَلَاثَ تَسْبِيْحَاتٍ وَّهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص رکوع میں جائے اور رکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' تین مرتبہ پڑھ لے تو اس کا رکوع مکمل ہو جائے گا' یہ اس کی کم از کم مقدار ہے' اور جب وہ سجدے میں جائے اور سجدے میں ''سبحان ربی الاعلی'' تین مرتبہ پڑھ لے' تو اس کا سجدہ مکمل ہو جائے گا' اور یہ اس کی کم از کم مقدار ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند متصل نہیں ہے' کیونکہ اس کے راوی عون بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک یہ بات مستحب ہے: آدمی رکوع یا سجدے میں تین تسبیحوں سے کم نہ پڑھے۔

242- اخرجه ابو داؤد (296/1): كتاب: الصلاة' باب: مقدار الركوع والسجود حديث (886) وابن ماجه (287/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: التسبيح في الركوع والسجود' حديث (890) من طريق عون بن عبدالله بن عتبة عن ابن مسعود فذكره.

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: میں امام کے لئے یہ بات مستحب قرار دیتا ہوں کہ وہ پانچ مرتبہ تسبیح پڑھے' تاکہ اس کے پیچھے موجود لوگوں کو تین مرتبہ تسبیح پڑھنے کا موقع مل جائے۔

اسحٰق بن ابراہیم نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

243 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

حدیثِ دیگر: اَنَّهُ صَلّٰى بِاللَّيْلِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی انہوں نے رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پڑھا اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلی" پڑھا آپ جب بھی رحمت کے مضمون سے متعلق کوئی آیت پڑھتے' تو وہاں ٹھہر کر اس رحمت کو مانگتے تھے اور جب عذاب کے مضمون سے متعلق کوئی آیت پڑھتے' تو وہاں ٹھہر کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' اسی روایت کو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دیگر سند کے ہمراہ نقل کیا گیا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کے وقت نماز ادا کی اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب 57: رکوع اور سجدے میں قرأت کرنا

244 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ

243- اخرجه مسلم (111/3-الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل (203 /772) (292/1): كتاب: الصلاة باب: مايقول الرجل في ركوعه و سجوده: حديث (871) والنسائی (176/2) كتاب الافتتاح: باب: تعوذ القارئ اذا مر باية عذاب' و (177/2): باب: مسالة القارئ اذا مر باية رحمة' و (190/2): كتاب: التطبيق باب: الذكر في الركوع' و (224/2): باب: نوع آخر و (225/3): كتاب: قيام الليل و تطوع النهار: باب تسوية القيام والركوع والقيام بعد الركوع والسجود والجلوس بين السجدتين في صلاة الليل' وابن ماجه (289/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: مايقول بين السجدتين: حديث (897)' و (429/1)' باب: ماجاء في القراءة في صلاة الليل: حديث (1351)' واحمد في "مسنده": (382/5- 384- 389- 394- 397) وابن خزيمة (273/1) حديث (543)' و (304/1) حديث (603)' و (604/1) حديث (604)' و (331/1) حديث (660)' و (334/1) حديث (668)' (669)' و (340/1) حديث (684)' والدارمي (299/1)' كتاب الصلاة: باب: مايقال في الركوع من طريق صلة بن زفر عن حذيفة بن اليمان فذكره۔

عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَائَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَرِهُوا الْقِرَائَةَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے قسی، مصفر (زرد رنگ میں رنگے ہوئے کپڑے) سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد میں آنے والے اہل علم کی یہ رائے ہے: ان حضرات کے نزدیک رکوع اور سجدے میں قرأت کرنا مکروہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ لَّا يُقِيمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب 58: جو شخص رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا

245 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَّا يُقِيمُ فِيهَا الرَّجُلُ يَعْنِي صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

244- اخرجه مالك فى "الموطا" (80/1) كتاب الصلاة: باب: العمل فى القراءة: حديث (28) والبخارى فى "خلق افعال العباد" (69, 70) ومسلم (371/2- 372- الابى): كتاب: الصلاة: باب: النهى عن قراءة القرآن فى الركوع والسجود: حديث (209- 210- 211/ 480) و (226/7- 227- الابى) كتاب: اللباس والزينة: باب: النهى عن لبس الرجل الثوب المعصفر حديث (29- 30- 31/ 2078) وابو داؤد (445/2) كتاب: اللباس: باب: من كرهه حديث (4044- 4045- 4046) والنسائى (189/2): كتاب التطبيق: باب: النهى عن القراءة فى الركوع و (217/2): باب: النهى عن القراءة فى السجود (167/8- 168) كتاب: الزينة: باب: خاتم الذهب و (169/8) باب: الاختلاف على يحيى بن ابى كثير فيه (191/8- 192) باب: النهى عن لبس خاتم الذهب وابن ماجه (1191/2): كتاب: اللباس: باب: كراهية المعصفر للرجال حديث (3606) و (1202/2) وباب: النهى عن خاتم الذهب حديث (3642) واحمد فى "مسنده": (92/1- 114- 126- 132) من طريق عبدالله بن حنين عن ابيه عن على بن ابى طالب فذكره.

245- اخرجه ابو داؤد (287/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة من لا يقيم صلبه فى الركوع والسجود حديث (855) والنسائى (183/2) كتاب الافتتاح باب: الاعتدال فى الركوع والسجود (214/2) كتاب: التطبيق باب: اقامة الصلب فى السجود وابن ماجه (282/1) كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها باب: الركوع فى الصلاة حديث (870) واحمد فى "مسنده": (119/4- 122) والدارمى (304/1) كتاب الصلاة: باب: فى الذى لا يتم الركوع والسجود وابن خزيمة (300/1) حديث (591- 592) و (333/1) حديث (666) والحميدى (216/2) حديث (454) من طريق ابى معمر عن ابى مسعود الانصارى فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَاَنَسٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَرِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ مَنْ لَمْ يُقِمْ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَصَلَاتُهُ فَاسِدَةٌ لِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَّا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابومسعود انصاری بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس شخص کی نماز درست نہیں ہوتی 'جو نماز میں رکوع اور سجدے میں سیدھا نہیں کرتا (راوی کہتے ہیں) یعنی اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ ان حضرات کے نزدیک آدمی رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی رکھے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا 'اس کی نماز فاسد ہوتی ہے۔ ان کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے۔

''اس شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو اس میں اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں سیدھا نہیں کرتا''۔

ابومعمر نامی راوی کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے۔

حضرت ابومسعود انصاری بدری رضی اللہ عنہ کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب 59: جب آدمی رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟

246 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَاَبِیْ جُحَیْفَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ قَالَ یَقُوْلُ هٰذَا فِی الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ

وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ یَقُوْلُ هٰذَا فِیْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَلَا یَقُوْلُهَا فِیْ صَلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ

توضیح راوی: توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَاِنَّمَا یُقَالُ الْمَاجِشُوْنِیُّ لِاَنَّهٗ مِنْ وَّلَدِ الْمَاجِشُوْنِ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی حمد سن لی' جس نے اس کی حمد بیان کی' اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لئے ہے آسمانوں جتنی اور زمین جتنی' ان دونوں کے درمیان جو جگہ ہے' اس جتنی اور ان کے علاوہ ہر وہ چیز' جو تو چاہے اس جتنی''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں: فرض اور نفل نماز میں اسی طرح پڑھا جائے گا۔

بعض اہلِ کوفہ یہ فرماتے ہیں: نفل نماز میں آدمی اس طرح پڑھے گا' البتہ فرض نماز میں ایسے نہیں پڑھے گا۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: راوی کا نام ماجشونی بھی کہا گیا ہے' کیونکہ وہ ماجشون کی اولاد میں سے تھے۔

بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

باب 60: بلاعنوان

247 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

247- اخرجه البخاری (330/2)' کتاب: الاذان باب: فضل "اللهم ربنا لك الحمد" حديث (796)' و (360/6)' كتاب بدء الخلق' باب: اذا قال احدكم "آمين" والملائكة فی السماء فوافقت احداهما الاخری غفرله ما تقدم من ذنبه' حديث (3228)' ومسلم (292/2- الابی)' كتاب الصلاة: باب: التسميع والتحميد والتامين' حديث (71/409)' وابو داؤد كتاب: الصلاة باب: مايقول اذا رفع راسه من الركوع' حديث (848)' والنسائی (196/2) كتاب: التطبيق' باب: قوله ربنا ولك الحمد' حديث (1063) من طريق سمی عن ابی صالح عن ابی هريرة فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ يَّقُوْلَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَيَقُوْلَ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَغَيْرُهٗ يَقُوْلُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْاِمَامُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب امام "سمع الله لمن حمده" کہے تو تم "ربنا ولك الحمد" کہو! جس شخص کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہوگا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' یعنی امام "سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد" پڑھے گا' اور مقتدی صرف "ربنا ولك الحمد" پڑھے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابن سیرین اور دیگر حضرات نے یہ رائے بیان کی ہے: جو شخص امام کے پیچھے ہو (یعنی مقتدی) وہ "سمع الله هو لمن حمده ربنا ولك الحمد" پڑھے گا' جیسے امام پڑھے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب 61: سجدے میں (جاتے ہوئے) دونوں ہاتھوں سے پہلے گھٹنے (زمین پر) رکھنا

248 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ زَادَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَلَمْ يَرْوِ شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ

248- اخرجه ابو داؤد (282/1): كتاب الصلاة باب: كيف يضع ركبتيه قبل يديه؟ حديث (838)' والنسائي (206/2) كتاب: التطبيق باب: اول ما يصل الى الارض من الانسان في سجوده و (234/2): باب: رفع اليدين عن الارض قبل الركبتين وابن ماجه (286/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: السجود' حديث (882)' وابن خزيمة (318/1) حديث (626)' و (319/1) حديث (629)' والدارمي (303/1) كتاب: الصلاة' باب: اول ما يقع من الانسان على الارض اذا اراد ان يسجد من طريق عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوَاہُ مِثْلَ ھٰذَا عَنْ شَرِیْكٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ یَرَوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ رُكْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ وَاِذَا نَھَضَ رَفَعَ یَدَیْهِ قَبْلَ رُكْبَتَیْهِ وَرَوٰی ھَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ ھٰذَا مُرْسَلًا وَّلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ

◆◆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدے میں گئے تو آپ نے دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے (زمین پر) رکھے اور جب آپ اٹھے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے (زمین سے) اٹھائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حسن بن علی نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات اضافی نقل کی ہے۔ یزید بن ہارون فرماتے ہیں: شریک نے عاصم بن کلیب کے حوالے سے صرف اس روایت کو نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب حسن'' ہے۔

ہم ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہیں، جس نے اسے روایت کیا ہو صرف شریک نے روایت کیا ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک آدمی اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے گھٹنے (زمین پر) رکھے گا اور جب اٹھے گا تو دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھائے گا۔

ہمام نامی راوی نے اس روایت کو عاصم کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اس میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَاب اٰخَرُ مِنْهُ

باب 62: بلاعنوان

249 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: یَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَیَبْرُكُ فِیْ صَلَاتِهٖ بَرْكَ الْجَمَلِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ اَبِی الزِّنَادِ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیُّ ضَعَّفَهٗ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ وَغَیْرُہٗ

249- اخرجه ابو داؤد (283/1): کتاب: الصلاۃ باب: کیف یضع رکبتیه قبل یدیه' حدیث (840 - 841)؛ والنسائی (207/2): کتاب: التطبیق باب: اول ما یصل الی الرض من الانسان فی سجوده' واحمد فی "مسنده" (381/2) والدارمی (303/1) کتاب: اصلاۃ: باب اول ما یقع من الانسان علی الارض اذا اراد ان یسجد' من طریق محمد بن عبداللّٰہ بن حسن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ فذکرہ۔

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص اپنی نماز کے دوران اس طرح کیوں بیٹھ جاتا ہے' جیسے اونٹ بیٹھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔ہم اسے صرف ابوزناد کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہی روایت عبداللہ بن سعید مقبری نے اپنے والد کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

عبداللہ بن سعید المقبری کو یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ

باب 63: پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا

250 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ اَمْكَنَ اَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ مِنَ الْاَرْضِ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ حُمَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّسْجُدَ الرَّجُلُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ فَاِنْ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ دُوْنَ اَنْفِهٖ فَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُجْزِئُهُ

وَقَالَ غَيْرُهُمْ لَا يُجْزِئُهُ حَتّٰى يَسْجُدَ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ

◆◆ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے' تو اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر جما کر رکھتے تھے' آپ اپنے دونوں بازو پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے اور دونوں ہتھیلیاں کندھوں کے برابر رکھتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت وائل بن حجر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی مرد سجدہ پیشانی اور ناک پر کرے گا' جب وہ ناک کی بجائے صرف پیشانی پر سجدہ کرے' تو اہلِ علم کے ایک گروہ کے نزدیک یہ درست ہوگا اور دیگر حضرات کے نزدیک اس وقت تک درست نہیں ہوگا' جب تک پیشانی اور ناک (دونوں پر) سجدہ نہیں کرتا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ اِذَا سَجَدَ

باب 64: آدمی سجدے میں اپنا چہرہ کہاں رکھے؟

251 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَيْنَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ اِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَيْنَ كَفَّيْهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّاَبِىْ حُمَيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِىْ اخْتَارَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ تَكُوْنَ يَدَاهُ قَرِيْبًا مِّنْ اُذُنَيْهِ

ابواسحٰق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں اپنا چہرہ مبارک (یعنی پیشانی) کہاں رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: دونوں ہتھیلیوں کے درمیان۔

اس بارے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے یعنی آدمی کے دونوں ہاتھ اس کے دونوں کانوں کے قریب ہوں گے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى السُّجُوْدِ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ

باب 65: سات اعضاء پر سجدہ کرنا

252 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَّجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْعَبَّاسِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جب بندہ سجدہ کرتا ہے، تو اس کے ہمراہ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ، اس کی دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

251- انفرد به الترمذی، واخرجه الطحاوی فی "معانی الآثار" (151/1) من طريق سهل بن عثمان عن حفص بن غياث .

252- اخرجه ابو داؤد (298/1): كتاب الصلاة: باب: اعضاء السجود: حديث (891)، والنسائی (208/2) كتاب: التطبيق، باب: على كم السجود؟ و (210/2) باب: السجود على القدمين، وابن ماجه (286/1) كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها؛ باب: السجود، حديث (885) واحمد فی "مسنده" (206/1 -208) وابن خزيمة (320/1) حديث (631) من طريق عامر بن سعد بن ابی وقاص عن العباس بن عبدالمطلب فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

253 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَّلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا تھا: آپ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور (نماز پڑھنے کے دوران) اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ

باب 66: سجدے کے دوران (بازوؤں کو پہلوؤں سے) الگ رکھنا

254 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَقْرَمِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ مَعَ أَبِيْ بِالْقَاعِ مِنْ نَّمِرَةَ فَمَرَّتْ رَكَبَةٌ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ قَالَ فَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلٰى عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ أَيْ بَيَاضِهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ وَّأَحْمَرَ بْنِ جَزْءٍ وَّمَيْمُوْنَةَ وَأَبِيْ حُمَيْدٍ وَّأَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَّأَبِيْ أُسَيْدٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّعَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ وَعَائِشَةَ

253– اخرجه البخاری (344/2): كتاب الاذان: باب: السجود على سبعة اعظم: حديث (809-810)، و (347/2) باب: السجود على الانف حديث (812)، و (348/2): باب: لا يكف شعرا' حديث (815)، و (349/2): باب: لايكف ثوبه فى الصلاة حديث (816)، و مسلم (380/2. كتاب: الصلاة باب: اعضاء السجود والنهى عن كف الشعر والثوب وعقص الراس فى الصلاة' حديث (228)، (231)، وابو داؤد (298/1؛ كتاب: الصلاة: باب: اعضاء السجود حديث (889-890)، والنسائى (208/2) كتاب التطبيق: باب: على كم السجود؟ و (215/2): باب: النهى عن كف الشعر فى السجود و (216/2): باب: النهى عن كف الثياب فى السجود' وابن ماجه (286/1) كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها باب: السجود حديث (883-884)، و (331/1): باب: كف الشعر والثوب فى الصلاة حديث (1040)، واحمد فى "مسنده" (221/1, 222 -255 -270 -279 -285 -286) والحميدى (230/1) حديث (493 -494)، وابن خزيمة (320/1 -321) حديث (632 -633 -634 -635 -636) حديث (782)، والدارمى (302/1) كتاب: الصلاة: باب: السجود على سبعة اعظم و كيف العمل فى السجود؟' وعبد بن حميد ص (210) حديث (617) من طريق طاووس عن عبدالله بن عباس فذكره.

254– اخرجه النسائى (213/2): كتاب: التطبيق باب: صفة السجود' حديث (1108)، وابن ماجه (285/1) كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها باب: السجود حديث (881)، والحميدى (412/2) حديث (923)، واحمد فى "مسنده" (35/4) من طريق داود عن قيس الفراء عن عبدالله بن عبدالله بن اقرم الخزاعى عن ابيه فذكره.

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَاَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَہٗ حَدِیْثٌ وَّاحِدٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَقْرَمَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ دَاوٗدَ بْنِ قَیْسٍ وَّلَا نَعْرِفُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَقْرَمَ الْخُزَاعِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ

وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَرْقَمَ الزُّھْرِیُّ صَاحِبُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ کَاتِبُ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ

◆◆ عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم خزاعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ہمراہ وادی نمرہ کے مقام "قاع" میں تھا وہاں سے کچھ سوار گزرے' نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے' جب آپ سجدے میں گئے' تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی' یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' (راوی کہتے ہیں یہاں پر لفظ عُفْرَتَیْ) سے مراد ان کی سفیدی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن بحینہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت احمر بن جزء رضی اللہ عنہ، سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت احمد بن جزء رضی اللہ عنہ' یہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں شامل ہیں اور ان سے ایک روایت منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن اقرم سے منقول حدیث "حسن" ہے ہم اسے صرف داؤد بن قیس کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت عبداللہ بن اقرم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس روایت کے علاوہ اور کوئی حدیث نقل نہیں کی۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن ارقم زہری رحمۃ اللہ علیہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں اور یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری تھے۔

255 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَعْتَدِلْ وَلَا یَفْتَرِشْ ذِرَاعَیْہِ افْتِرَاشَ الْکَلْبِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ وَّاَنَسٍ وَّالْبَرَاءِ وَاَبِیْ حُمَیْدٍ وَّعَآئِشَۃَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ یَخْتَارُوْنَ الْاِعْتِدَالَ فِی السُّجُوْدِ وَیَکْرَھُوْنَ الْاِفْتِرَاشَ

255- اخرجه ابن ماجه (288/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: الاعتدال في السجود' حديث (891)' واحمد في "مسنده" (389-315-305/3)' وابن خزيمة (325/1): حديث (644) من طريق الاعمش عن ابي سفيان' عن جابر بن عبدالله فذكره.

كَافْتِرَاشِ السَّبُعِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص سجدے میں جائے' تو اعتدال (کے طور پر) بیٹھے اور اپنے بازوؤں کو یوں نہ بچھائے جیسے کتا اپنے پاؤں بچھاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک سجدے میں اعتدال (کے طریقے) کو اختیار کیا جائے گا' ان حضرات کے نزدیک درندوں کی طرح ہاتھ پاؤں بچھانا مکروہ ہے۔

256 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ بَسْطَ الْكَلْبِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سجدے میں اعتدال کرو اور کوئی بھی شخص اپنے بازوؤں کو نماز میں یوں نہ بچھائے جیسے کتا بچھاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب 67: سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور پاؤں کھڑے کرنا

257 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ

اسانیدِ دیگر: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ

256- اخرجه البخاری (19/2) كتاب مواقيت الصلاة: باب: المصلی يناجی ربه عزوجل' حديث (532)' و (351/2): كتاب الاذان: باب: لا يفترش ذراعيه فی السجود' حديث (822)' ومسلم (448/2- النووی): كتاب الصلاة: باب: الاعتدال فی السجود ووضع الكفين علی الارض' حديث (493/233)' وابو داؤد (299/1): كتاب الصلاة: باب: صفة السجود حديث (897)' والنسائی (183/2) كتاب الافتتاح' باب: الاعتدال فی الركوع حديث (1028)' و (211/2) كتاب: التطبيق باب: النهی عن بسط الذراعين فی السجود' حديث (1103)' و (213/2)' باب: الاعتدال فی السجود' وابن ماجه (288/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: الاعتدال فی السجود' حديث (892) والدارمی (303/1): كتاب الصلاة: باب: النهی عن الافتراش ونقرة الغراب' واحمد فی "مسنده" (-202 -214 -231 -274 -291 191-179-177-115-109/3)

بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ "مُرْسَلٌ"

حکم حدیث: وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ

مذاہب فقہاء: وَّهُوَ الَّذِىْ اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ وَاخْتَارُوْهُ

◆◆ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدے میں) دونوں ہاتھ رکھنے اور دونوں پاؤں کھڑے کرنے کی ہدایت کی ہے۔

محمد بن ابراہیم، عامر بن سعد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ رکھنے کی ہدایت کی ہے اس کے بعد انہوں نے حسب سابق ذکر کیا ہے تاہم اس روایت میں انہوں نے ان کے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر راویوں نے محمد بن عجلان کے حوالے سے، محمد بن ابراہیم کے حوالے سے، عامر بن سعد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ زمین پر رکھنے اور پاؤں کھڑا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یعنی "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہ روایت وہیب کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اس بات پر اہلِ علم کا اتفاق ہے اور انہوں نے اسے اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اِقَامَةِ الصُّلْبِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب 68: جب رکوع یا سجدے سے سر اٹھائیں تو کمر کو بالکل سیدھا کرنا

258 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الْمَرْوَزِىُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ

258–اخرجه البخاری (322/2): كتاب الاذان باب: حد التمام الركوع والاعتدا لوالاطمانينة' حديث (792)' و (336/2): باب، الاطمانينة حين يرفع راسه من الركوع حديث (801)' و (350/2): باب: المكث بين السجدتين حديث (820)' ومسلم 361/2-362. الابى) كتاب الصلاة: باب: اعتدال اركان الصلاة و تخفيفها فى تمام' حديث (193-471/194/471)' ابو داؤد (286/1): كتاب الصلاة: باب: طول القيام من الركوع' وبين السجدتين' حديث (852)' والنسائى (197/2): كتاب التطبيق: باب: قدر القيام بين الرفع من الركوع والسجود' و (232/2) باب: قدر الجلوس بين السجدتين' واحمد فى "مسنده" (280/4-285 -298)' والدارمى (306/1) كتاب الصلاة: باب: قدر كم كان يمكث النبى صلى الله عليه وسلم بعد ما يرفع راسه؛ وابن خزيمة(309/1) حديث (610)' و (330/1) حديث (659)' و (331/1)' حديث (661)' و (340/1) حديث (683) من طريق الحكم عن عبدالرحمن بن ابى ليلى عن البراء بن عازب فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ الْبَرَاءِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے اور جب سجدے میں جاتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اس دوران (کا وقفہ) تقریباً برابر ہوتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اَنْ یُّبَادَرَ الْاِمَامُ بِالرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب 69: امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانا مکروہ ہے

259 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَیْرُ کَذُوْبٍ قَالَ

متنِ حدیث: کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّکُوْعِ لَمْ یَحْنِ رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰی یَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْجُدَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّمُعَاوِیَةَ وَابْنِ مَسْعَدَةَ صَاحِبِ الْجُیُوْشِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ الْبَرَاءِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَبِهٖ یَقُوْلُ اَهْلُ الْعِلْمِ اِنَّ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ اِنَّمَا یَتْبَعُوْنَ الْاِمَامَ فِیْمَا یَصْنَعُ لَا یَرْکَعُوْنَ اِلَّا بَعْدَ رُکُوْعِهٖ وَلَا یَرْفَعُوْنَ اِلَّا بَعْدَ رَفْعِهٖ لَا نَعْلَمُ بَیْنَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اخْتِلَافًا

◆◆ عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے اور وہ جھوٹے نہیں ہیں وہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے اور جب آپ رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تھے تو کوئی بھی شخص اس وقت تک اپنی کمر کو نہیں جھکاتا تھا جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں نہیں چلے جاتے تھے (جب آپ سجدے میں چلے

259– اخرجه البخاری (212/2): کتاب الاذان: باب: متی یسجد من خلف الامام؟ حدیث (690) و (271/2) باب: رفع البصر الی الامام فی الصلاۃ حدیث (747)، و (345/2): باب: السجود علی سبعة اعظم حدیث (811)، ومسلم (363/2 الابی): کتاب الصلاۃ: باب: متابعة الامام والعمل بعدہ، حدیث (197-198/474) وابو داؤد (224/1) کتاب الصلاۃ: باب: ما یومر به الماموم من اتباع الامام، حدیث (620)، والنسائی (96/2)، کتاب الامامة: باب: مبادرۃ الامام حدیث (829)، واحمد فی "مسندہ" (284/4-285-300-304) من طریق ابی اسحق عن عبداللہ بن یزید عن البراء بن عازب فذکرہ۔

جاتے) تو ہم سجدے میں جاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعدہ رضی اللہ عنہ جو لشکروں کے امیر تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' یعنی جو لوگ امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہوں' وہ امام کی پیروی کریں گے' جو وہ کرتا ہے' اور وہ امام کے رکوع میں جانے کے بعد رکوع میں جائیں گے اور امام کے سر اٹھانے کے بعد ہی سر اٹھائیں گے۔

ہمارے علم کے مطابق ان حضرات کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاِقْعَاءِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ

باب 70: دوسجدوں کے درمیان اقعاء (کے طور پر) بیٹھنا مکروہ ہے

260 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ وَاَکْرَهُ لَكَ مَا اَکْرَهُ لِنَفْسِیْ لَا تُقْعِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ عَلِیٍّ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ

توضیحِ راوی: وَقَدْ ضَعَّفَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحَارِثَ الْاَعْوَرَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ یَکْرَهُوْنَ الْاِقْعَاءَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں تمہارے لئے اسی بات کو پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لئے اسی بات کو ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں' تم دوسجدوں کے درمیان اقعاء (کے طور پر) نہ بیٹھنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو ہم صرف ابواسحٰق نامی راوی کے حوالے سے، حارث کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے حارث اعور نامی راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔

280- اخرجه ابن ماجه (289/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: الجلوس بين السجدتين حديث (895) من طريق ابي موسى و ابي اسحق عن الحارث عن علي بن ابي طالب فذكره۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک اقعاء (کے طور پر بیٹھنا) مکروہ ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْعَاءِ

باب 71: اقعاء (کے طور پر بیٹھنے) کی رخصت

261 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ

متنِ حدیث: قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ بِالْإِقْعَاءِ بَاْسًا وَّهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ مَكَّةَ مِنْ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ

قَالَ وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ الْإِقْعَاءَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

◆◆ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پاؤں پر اقعاء کے طور پر بیٹھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: یہ سنت ہے۔ ہم نے عرض کی: ہم تو یہ سمجھتے ہیں یہ آدمی کے ساتھ زیادتی ہے' انہوں نے فرمایا: نہیں! یہ تمہارے نبی کی سنت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' ان حضرات کے نزدیک اقعاء کے طور پر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مکہ سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اور اہلِ فقہ کی یہی رائے ہے' تاہم اکثر اہلِ علم کے نزدیک دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کے طور پر بیٹھنا مکروہ ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب 72: دو سجدوں کے درمیان کیا پڑھے؟

262 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي

261- اخرجه مسلم (431/2)' كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب: جواز الاقعاء على العقبين' حديث (536/32)' وابو داؤد (284/1)' كتاب الصلاة: باب: الاقعاء بين السجدتين' حديث (845)' واحمد في "مسنده" (313/1)' وابن خزيمة (338/1) حديث (680) من طريق ابي الزبير انه سمع طاوسا يقول: قلنا لابن عباس في الاقعاء على القدمين.....فذكره.

ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي

متنِ حدیث: وَارْزُقْنِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

آثارِ صحابہ: وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَّبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ هٰذَا جَائِزًا فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ

اختلافِ روایت: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میری مغفرت کردے! مجھ پر رحم کر! میری مصیبت اور نقصان کی تلافی فرمادے! مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے رزق عطا کر''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک فرض اور نفل نماز میں اس طرح پڑھنا جائز ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو کامل نامی راوی سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِعْتِمَادِ فِي السُّجُوْدِ

باب 73: سجدے میں (جاتے ہوئے) سہارا لینا

263 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اشْتَكٰى بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ اِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ

262- اخرجه ابو داؤد (286/1): كتاب الصلاة: باب: الدعاء بين السجدتين' حديث (850)' وابن ماجه (290/1)' كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: مايقول بين السجدتين' حديث (898)' واحمد فى "مسنده": (315/1) من طريق كامل ابى العلاء' قال: حدثنى حبيب بن ابى ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس' فذكره۔

263- اخرجه ابو داؤد (300/1) كتاب: الصلاة باب: الرخصة فى ذلك للضرورة" حديث (902)' واحمد فى "مسنده": (339/2) من طريق ابى عجلان عن سمى عن ابى صالح عن ابى هريرة فذكره۔

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِىْ عَيَّاشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَكَانَ رِوَايَةُ هٰؤُلَاءِ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ اللَّيْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سجدہ کرتے ہوئے مشکل کی شکایت کی کہ انہیں اعضاء کو علیحدہ رکھنے میں دقت پیش آتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گھٹنوں کے ذریعے مدد لو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہم صرف ابوصالح نامی راوی کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے بارے میں جانتے ہیں اور یہ روایت صرف لیث نے ابن عجلان کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اسی روایت کو سفیان بن عیینہ اور دیگر حضرات نے سمی نامی راوی کے حوالے سے، نعمان بن ابوعیاش کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے' تاہم یہ روایت لیث سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ النُّهُوضُ مِنَ السُّجُوْدِ

باب 74: سجدے سے کس طرح اٹھا جائے؟

264 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَكَانَ اِذَا كَانَ فِىْ وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَبَعْضُ اَصْحَابِنَا

توضیحِ راوی: وَمَالِكٌ يُكْنٰى اَبَا سُلَيْمَانَ

◆◆ حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جب آپ طاق رکعت (یعنی پہلی، تیسری) ادا کرتے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے تھے' جب تک پہلے اچھی طرح بیٹھ نہ جاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مالک بن حویرث' سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' اسحاق بن راہویہ اور ہمارے بعض اصحاب نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

مالک نامی راوی کی کنیت ''ابوسلیمان'' ہے۔

264- اخرجه البخاري (352/2)، كتاب الاذان' باب: من استوى قاعدا في وتر من صلاته ثم نهض' حديث (823)' وابو داؤد (284/1)، كتاب الصلاة' باب: النهوض في الفرد' حديث (844)' والنسائي (234/2) كتاب التطبيق' باب: الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدتين' حديث (1151)' وابن خزيمة (341/1) حديث (686' من طريق هشيم' قال: اخبرنا خالد الحذاء' عن ابي قلابة عن مالك بن الحويرث الليثي لذكره.

بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

باب 75: بلاعنوان

265 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اِلْيَاسَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِى الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يَّنْهَضَ الرَّجُلُ فِى الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ

توضیحِ راوی: وَخَالِدُ بْنُ اِلْيَاسَ هُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ قَالَ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ اِيَاسٍ اَيْضًا وَّصَالِحٌ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ هُوَ صَالِحُ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ وَّاَبُوْ صَالِحٍ اسْمُهٗ نَبْهَانُ وَهُوَ مَدَنِيٌّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (سجدے سے) اٹھتے ہوئے اپنے پاؤں کے اگلے حصے کے سہارے اٹھا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث پر اہلِ علم کے نزدیک عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی نماز کے دوران اپنے پاؤں کے اگلے حصے پر زور دیتے ہوئے اٹھے۔

اس روایت کا راوی خالد بن الیاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام خالد بن ایاس ہے۔

اس روایت کے ایک راوی صالح مولیٰ توامہ یہ صالح بن ابوصالح ہیں اور ابوصالح کا نام نبہان ہے اور یہ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّشَهُّدِ

باب 76: تشہد کا بیان

266 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِى الرَّكْعَتَيْنِ اَنْ نَّقُوْلَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

265- اخرجه الزيلعى فى "نصب الراية" (389/1) كتاب الصلاة' الحديث السابع والثلاثون وعزاه لابن عدى فى الكامل' واعله بخالد' واسند تضعيفه عن البخارى' والنسائى واحمد.

266- اخرجه ابو داؤد (319/1)' كتاب: الصلاة باب: التشهد' حديث (970) والنسائى (240-239/2) كتاب التطبيق' باب: كيف التشهد الاول' واحمد فى "مسنده": (450-422/1)' والدارمى (309/1) كتاب الصلاة: باب: فى التشهد' من طريق الاسود بن يزيد وعلقمة عن عبدالله بن مسعود' فذكره.

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّاَبِىْ مُوْسٰى وَعَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَدْ رُوِیَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَّهُوَ اَصَحُّ حَدِيْثٍ رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ خُصَيْفٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِي التَّشَهُّدِ فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے: جب ہم دو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھ جائیں تو یہ پڑھیں:

''ہر طرح کی جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام نازل ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے اور یہ تشہد کے بارے میں منقول سب سے مستند حدیث ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد تابعین سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم نے اس پر عمل کیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

احمد بن محمد نے اپنی سند کے حوالے سے خصیف کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! تشہد کے الفاظ کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ابن مسعود (کے حوالے سے منقول) تشہد کو اختیار کرو۔

267 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

267- اخرجه مسلم (352/2. النووی): کتاب الصلاة' باب: التشهد فی الصلاة' حدیث (403/60) وابو داؤد (320/1)' کتاب الصلاة: باب: التشهد' حدیث (974)' وابن ماجه (291/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها' باب: ماجاء فی التشهد' حدیث (900)' والنسائی (242/2) کتاب: التطبیق' باب: نوع آخر من التشهد واحمد فی "مسنده": (292/1)' وابن خزیمة (349/1) حدیث (705) من طریق اللیث بن سعد عن ابی الزبیر' عن سعید بن جبیر' و طاوس عن ابن عباس فذکره. واخرجه مسلم (352/2. النووی) کتاب الصلاة' باب: التشهد فی الصلاة' حدیث (403/61) والنسائی (41/3): کتاب السهو' باب: کیف التشهد؟ واحمد فی "مسنده" (315/1) من طریق یحیی بن آدم قال: حدثنا عبدالرحمن بن حمید' قال: حدثنا ابو الزبیر عن طاوس عن ابن عباس' فذکره مختصرا' ولم یذکر سعید بن جبیر.

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَّرَوٰى اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ الْمَكِّيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَّهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

مذاہب فقہاء: وَذَهَبَ الشَّافِعِيُّ اِلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِى التَّشَهُّدِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اسی طرح تشہد سکھایا کرتے تھے' جیسے آپ ہمیں قرآن کی تعلیم دیتے تھے آپ یہ پڑھتے تھے۔

''تمام برکت والی تعریفیں، نمازیں اور پاکیزگیاں (یعنی جسمانی اور مالی عبادتیں) اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو' آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں اور اس کی برکتیں ہوں' ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی (سلام ہو) میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

عبدالرحمٰن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو حضرت ابوزبیر کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس طرح لیث ابن سعد نے اسے نقل کیا ہے۔

ایمن بن نابل مکی نے اس روایت کو ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تشہد کے الفاظ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يُخْفِى التَّشَهُّدَ

باب 77: پست آواز میں تشہد پڑھنا

268 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّخْفِىَ التَّشَهُّدَ

268- اخرجه ابو داؤد (324/1) كتاب الصلاة' باب: اخفاء التشهد' حديث (986)' وابن خزيمة (349/1) حديث (706) من طريق عبدالله بن سعيد الكندى عن ابى سعيد الاشج' قال: حدثنا يونس بن بكير عن محمد بن اسحق' عن عبدالرحمن بن الاسود' عن ابيه عن عبدالله بن مسعود عن ابيه' فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے: پست آواز میں تشہد پڑھا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي التَّشَهُّدِ

باب 78: تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

269 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِىْ لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى يَعْنِىْ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

◆◆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا میں نے یہ سوچا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا اچھی طرح جائزہ لوں گا' جب آپ تشریف فرما ہوئے (راوی کہتے ہیں) یعنی تشہد میں (بیٹھے) تو آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھا دیا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا (راوی کہتے ہیں) یعنی بائیں زانوں کے بل (بیٹھے) اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ کا یہی قول ہے۔

270 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ

269– اخرجه ابو داؤد (1/251): كتاب الصلاة' باب: رفع اليدين فى الصلاة حديث (726-727)' (1/315) باب: كيف الجلوس فى التشهد؟ حديث (957)' والبخارى فى "رفع اليدين" (26-30-71)' والنسائى (2/126): كتاب: الافتتاح' باب: موضع اليمين من الشمال فى الصلاة' و (2/211) كتاب التطبيق' باب: مكان اليدين من السجود' و (2/236) باب: موضع اليدين عند الجلوس للتشهد الاول' و (3/34): كتاب السهو' باب: صفة الجلوس فى الركعة التى يقضى فيها الصلاة' و (3/35): باب موضع المرفقين' و (3/37): باب: قبض الثنتين من اصابع اليد اليمنى وعقد الوسطى والابهام منها' وابن ماجه (1/266) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: وضع اليمين على الشمال فى الصلاة' حديث (810)' و (1/281) باب: رفع اليدين اذا ركع' واذا رفع راسه من الركوع' حديث (867)' واحمد فى "مسنده": (4/316-317-318-319)' والدارمى (1/314): كتاب: الصلاة' باب: صفة صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم' والحميدى (2/98) حديث (885)' وابن خزيمة (1/242-243) حديث (477-478-479-480)' و (1/323) حديث (641)' و (1/343) حديث (690-691)' و (1/345-346) حديث (697-698)' و (1/353-354) حديث (713-714) من طريق ابن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر فذكره.

حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ

متن حدیث: اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَّاَبُوْ اُسَيْدٍ وَّسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهٖ يَعْنِي السَّبَّابَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّبِهٖ يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا يَقْعُدُ فِي التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ عَلٰى وَرِكِهٖ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ اَبِي حُمَيْدٍ قَالُوْا يَقْعُدُ فِي التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ الْيُمْنٰى

◆◆ حضرت عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوحمید، حضرت ابواسید، حضرت سہل بن سعد، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا تذکرہ کیا' تو حضرت ابوحمید نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں، میں آپ سب کے مقابلے میں زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے' راوی کہتے ہیں یعنی تشہد کے لئے (بیٹھے)، تو آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھالیا اور آپ نے اپنے دائیں پاؤں کے اگلے حصے کو قبلہ کی سمت میں کھڑا کرلیا' پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

راوی کہتے ہیں: یعنی شہادت کی انگلی کے ذریعے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔ یہ حضرات یہ بیان کرتے ہیں: آدمی آخری تشہد میں اپنی سرین کے بل بیٹھے گا۔ ان حضرات نے حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

یہ حضرات یہ کہتے ہیں: آدمی پہلے والے تشہد میں بائیں پاؤں کے بل بیٹھے گا' اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ

باب 79: تشہد میں اشارہ کرنا

271 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ

271- اخرجه مسلم (503/2 الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: صفة الجلوس في الصلاة' و كيفية وضع اليدين على الفخذين' حديث (580/114) وابن ماجه (295/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: الاشارة في التشهد حديث (913)' والنسائي (37/3) كتاب السهو: باب بسط اليسرى على اكربة' واحمد في "مسنده": (131/2-147)' والدارمي (308/1): كتاب الصلاة: باب: الاشارة في التشهد وابن خزيمة (355/1) حديث (717) من طريق نافع عن ابن عمر فذكره.

مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ الْيُمْنٰى يَدْعُوْ بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَنُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ يَخْتَارُوْنَ الْاِشَارَةَ فِي التَّشَهُّدِ وَهُوَ قَوْلُ اَصْحَابِنَا

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب بیٹھتے تھے تو آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھا کر دعا کرتے تھے آپ اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور اس کی انگلیاں سیدھی رکھتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف عبیداللہ بن عمر نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں وہ بھی صرف اسی ایک سند کے ذریعے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان حضرات نے تشہد کے درمیان اشارہ کرنے کو اختیار کیا ہے۔

ہمارے اصحاب کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 80: نماز میں سلام پھیرنا

272 سند حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

272- اخرجه ابو داؤد (326/1): كتاب الصلاة: باب: في السلام' حديث (996)' والنسائي (63/3): كتاب السهو: باب: كيف السلام على الشمال وابن ماجه (296/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها باب: التسليم' حديث (914)' واحمد في "مسنده" (390/1-408-444-448)' وابن خزيمة حديث (728) من طريق ابي اسحق عن ابي الاحوص عن عبدالله بن مسعود فذكره۔

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَّاَبِي سَعِيْدٍ وَّعَمَّارٍ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّعَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ، السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ پڑھا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

باب 81: بلاعنوان

273 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ اَبُوْ حَفْصٍ التِّنِّيْسِيُّ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَهْلُ الشَّامِ يَرْوُوْنَ عَنْهُ مَنَاكِيْرَ وَرِوَايَةُ اَهْلِ الْعِرَاقِ عَنْهُ اَشْبَهُ وَاَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَاَنَّ زُهَيْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الَّذِيْ كَانَ وَقَعَ عِنْدَهُمْ لَيْسَ هُوَ هٰذَا الَّذِيْ يُرْوٰى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَاَنَّهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ قَلَبُوْا اسْمَهٗ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ قَالَ بِهٖ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَصَحُّ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمَتَانِ وَعَلَيْهِ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

273- اخرجه ابن ماجه (297/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: من يسلم تسليمة واحدة' حديث (919)' وابن خزيمة (360/1) حديث (729) من طريق زهير بن محمد المكي' عن هشام بن عروة عن ابيه' عن عائشة' فذكره.

وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

وَرَاٰى قَوْمٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً فِي الْمَكْتُوْبَةِ

قَالَ الشَّافِعِيُّ اِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً وَّاِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک مرتبہ سامنے کی طرف سلام پھیرتے تھے اور پھر ذرا سا دائیں طرف مڑ جاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے ''مرفوع'' ہونے کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زہیر بن محمد نامی راوی کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: اہلِ شام نے ان سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو ''منکر'' ہیں اور اہلِ عراق نے ان سے مناسب روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ شام نے جس زہیر بن محمد سے روایات نقل کی ہیں یہ وہ شخص نہیں ہے' جس سے اہلِ عراق نے احادیث نقل کی ہیں' گویا یہ دوسرا شخص ہے' جس کا نام انہوں نے تبدیل کر دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے نماز کے دوران سلام پھیرنے کے حوالے سے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول مستند ترین روایت دو مرتبہ سلام پھیرنے کی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہلِ علم کا عمل اسی روایت پر ہے (جس میں دو مرتبہ سلام پھیرنے کا تذکرہ ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور دیگر اہلِ علم میں سے بعض حضرات فرض نماز میں ایک مرتبہ سلام پھیرنے کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نمازی اگر چاہے' تو ایک مرتبہ سلام پھیرے اور اگر وہ چاہے' تو دو مرتبہ سلام پھیرے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

باب 82: سلام کو حذف کرنا سنت ہے

274 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

آثارِ صحابہ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ

274- اخرجه ابو داؤد (328/1): كتاب الصلاة' باب حذف السلام' حديث (1004)' واحمد فى "مسنده" (532/2)' وابن خزيمة (362/1) حديث (734-735)' من طريق الاوزاعى' عن قرة بن عبدالرحمن' عن الزهرى' عن ابى سلمة' عن ابى هريرة' قال: "حذف السلام سنة"۔ قال ابو داؤد: قال عيسىٰ: نهانى ابن المبارك عن رفع هذا الحديث' قال ابو داؤد: سمعت ابا عمير عيسىٰ بن يونس الفاخورى الرملى قال: لما رجع الفريابى من مكة ترك رفع هذا الحديث' وقال: نهاه احمد بن حنبل عن رفعه۔

قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي اَنْ لَّا يَمُدَّهُ مَدًّا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ قَالَ التَّكْبِيْرُ جَزْمٌ وَّالسَّلَامُ جَزْمٌ

توضیح راوی: وَّهِقْلٌ يُقَالُ كَانَ كَاتِبَ الْاَوْزَاعِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سلام کو حذف کرنا سنت ہے۔

علی بن حجر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات فرمائی ہے اس سے مراد یہ ہے: اس کو کھینچے نہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہل علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: تکبیر میں بھی وقف کیا جائے گا' اور سلام میں بھی وقف کیا جائے گا۔

اس روایت کے راوی ہقل (بن زیاد) کے بارے میں کہا جاتا ہے یہ امام اوزاعی کے کاتب تھے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ

باب 83: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد کیا پڑھے؟

275 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَوْبَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوٰى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَاصِمٍ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

275- اخرجه مسلم (2/515-516الابی) كتاب المساجد و مواضع الصلاة باب استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته حديث (592/136) وابو داؤد (1/474) كتاب الصلاة باب مايقول الرجل اذا سلم حديث (1512) والنسائي (3/69) كتاب السهو باب الذكر بعد الاستغفار وابن ماجه (1/298) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب مايقال بعد التسليم حديث (924) واحمد في "مسنده" (6/62-184-235) والدارمي (1/311) كتاب الصلاة باب القول بعد السلام من طريق ابي الوليد عبدالله بن الحارث عن عائشة فذكره.

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

حدیث دیگر: وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے تھے جتنی دیر میں یہ پڑھتے۔

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے' سلامتی تجھی سے حاصل ہوتی ہے' تو برکت والا ہے' اور عزت اور بزرگی کا مالک ہے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمہ پڑھا کرتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں' وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اسی کی ہے، حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے' اے اللہ! جسے تو عطا کرنا چاہے' اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دینا چاہے' اسے کوئی کچھ دے نہیں سکتا اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی کی کوشش کام نہیں آسکتی''۔

ایک روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے۔

''تو پاک ہے اے پروردگار! اے عزت والے پروردگار! ہر اس چیز سے جس سے وہ (تجھے) موصوف کرتے ہیں اور سلامتی نازل ہو رسولوں پر اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

276 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

276- اخرجہ مسلم (514/2): کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب: استحباب الذکر بعد الصلاۃ' و بیان صفتہ' حدیث (591/135)' وابو داؤد (475/1): کتاب الصلاۃ: باب: مایقول الرجل اذا سلم' حدیث (1513)' والنسائی (68/3) کتاب: السهو: باب الاستغفار بعد التسلیم' وفی "عمل الیوم واللیلۃ" (139)' وابن ماجه (300/1) کتاب: اقامة الصلاۃ والسنة فیها: باب: مایقال بعد التسلیم' واحمد فی "مسندہ": (279-275/5) والدارمی (311/1): کتاب الصلاۃ: باب: القول بعد السلام وابن خزیمۃ (363/1) حدیث (737-738) من طریق الاوزاعی عن ابی عمار شداد (وهو ابن عبداللہ)' عن ابی اسماء الرجی' عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' فذکرہ۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَمَّارٍ اسْمُهٗ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے تو تین مرتبہ ''استغفار'' پڑھتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے۔

''تو سلامتی عطا کرنے والا ہے اے برکت والے! اے عزت اور بزرگی کے مالک''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔ ابوعمار نامی راوی کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ

باب 84: نماز سے (فارغ ہونے کے بعد) دائیں طرف سے یا بائیں طرف سے اٹھنا

277 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَّعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يَنْصَرِفُ عَلٰى اَيِّ جَانِبَيْهِ شَاءَ اِنْ شَاءَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاِنْ شَاءَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَقَدْ صَحَّ الْاَمْرَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آثارِ صحابہ: وَيُرْوٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ كَانَتْ حَاجَتُهٗ عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَخَذَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ حَاجَتُهٗ عَنْ يَّسَارِهٖ اَخَذَ عَنْ يَّسَارِهٖ

قبیصہ بن ہلب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے تو آپ دونوں طرف سے اٹھ جایا کرتے تھے کبھی دائیں طرف سے کبھی بائیں طرف سے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ہلب سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا یعنی نمازی جس طرف سے چاہے اس طرف سے اٹھ سکتا ہے اگر وہ چاہے تو دائیں طرف سے اٹھ سکتا ہے اگر وہ چاہے تو بائیں طرف سے اٹھ سکتا ہے کیونکہ یہ دونوں طریقے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول ہیں۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے ارشاد فرمایا ہے: اگر اسے دائیں طرف سے اٹھنے کی ضرورت ہو تو وہ دائیں طرف سے اٹھ جائے اور اگر بائیں طرف سے اٹھنے کی ضرورت ہو تو بائیں طرف سے اٹھ جائے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ وَصْفِ الصَّلٰوۃِ

باب 85: نماز کا طریقہ

278 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِى الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ جَآئَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلَاتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَفَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْتِى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّكُوْنَ مَنْ اَخَفَّ صَلَاتَهٗ لَمْ يُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِىْ اٰخِرِ ذٰلِكَ فَاَرِنِىْ وَعَلِّمْنِىْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُصِيْبُ وَاُخْطِئُ فَقَالَ اَجَلْ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّاْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تَشَهَّدْ وَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَاْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَاِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلَاتِكَ قَالَ وَكَانَ هٰذَا اَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْاَوَّلِ اَنَّهٗ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلَاتِهٖ وَلَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِىَ عَنْ رِفَاعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے' حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے' ایک شخص آپ کے پاس آیا جو دیہاتی لگ رہا تھا' اس نے نماز ادا کی اور خاصی مختصر ادا کی جب وہ پڑھ کر آیا اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر بھی (سلام ہو) تم واپس جاؤ اور

278–اخرجه ابو داؤد (288/1 -289): كتاب الصلاة: باب: صلاة من لا يقيم صلبه فى الركوع والسجود' حديث (858-859-860-861) والبخارى فى القراء ةخلق الامام (101-102-103-108 -110 -111 -112) والنسائى (20/1): كتاب الاذان: باب: الاقامة لمن يصلى وحده و (193/2): كتاب التطبيق: باب: الرخصة فى ترك الذكر فى الركوع و (225/2): باب: الرخصة فى ترك الذكر فى الركوع' د (59/2-60) : كتاب الاذان: باب: الاقامة لمن يصلى وحده و (193/2): كتاب التطبيق: باب: الرخصة فى ترك الذكر فى الركوع و (225/2) باب: الرخصة فى ترك الذكر فى الركوع' و (59/3-60) كتاب السهو: باب: اقل مايجزى من عمل الصلاة' وابن ماجه (156/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء فى الوضوء على ما امر الله تعالىٰ حديث (460)' واحمد فى "مسنده": (340/4)' والدارمى (305/1) كتاب الصلاة باب: فى الذى لا يتم الركوع والسجود' وابن خزيمة (302/1)' حديث (597)' و (322/1) حديث (638) من طريق على بن يحيى بن خلاد بن مالك بن رافع بن مالك عن ابيه رفاعه بن رافع به.

نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے (درحقیقت) نماز ادا نہیں کی' وہ واپس گیا اور اس نے نماز ادا کی' پھر آ کر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو آپ نے فرمایا: تم پر بھی (سلام ہو) تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے (درحقیقت) نماز ادا نہیں کی (راوی کہتے ہیں) ایسا دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ ہوا ہر مرتبہ وہ آتا اور آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی ارشاد فرماتے' تم پر بھی (سلام ہو) تم واپس جاؤ اور تم نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی' لوگ اس حوالے سے گھبرا گئے اور پریشانی کا شکار ہو گئے شاید جو شخص مختصر نماز ادا کرتا ہے گویا اس نے نماز پڑھی ہی نہیں اس شخص نے آخرکار عرض کی: آپ مجھے بتایئے اور مجھے سکھایئے' کیونکہ میں انسان ہوں میں صحیح کام بھی کر لیتا ہوں اور غلطی بھی کر لیتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے! جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو' تو وضو کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے بارے میں حکم دیا ہے' پھر تم کلمہ شہادت پڑھو' پھر کھڑے ہو جاؤ' اگر تمہیں قرآن آتا ہو' تو اس کی تلاوت کرو ورنہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو' اس کی بڑائی کا تذکرہ کرو لا الٰہ الا اللہ پڑھو پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو' پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو' پھر بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ' پھر کھڑے ہو جاؤ جب تم ایسا کر لو گے' تو تم نے اپنی نماز کو مکمل کر لیا اور اگر تم نے اس میں سے کسی چیز کی کمی کی' تو تمہاری نماز میں سے وہ کمی ہو جائے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کے لئے پہلی کے مقابلے میں یہ چیز آسان تھی کہ جو شخص اس حوالے سے کوئی کمی کرے گا اس کی نماز میں اس حساب سے کمی ہو جائے گی اس کی پوری نماز ضائع نہیں ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

279 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

279– اخرجه البخاری (276/2): كتاب الاذان: باب: وجوب القراءة للامام والماموم فی الصلوات كلها فی الحضر والسفر' وما يجهر فيها وما يخافت' حديث (757)' و (793/2): باب: امر النبی صلی الله عليه وسلم الذی لا يتم ركوعه بالاعادة' حديث (793)' و (39/11) كتاب: الاستئذان: باب: من ردفقال: عليك السلام حديث (6252)' و مسلم (339/2) - النووی): كتاب الصلاة باب: وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة وانه اذا لم يحسن الفاتحة ولا امكنه تعلمها قراما تيسرله من غيرها" حديث (397/45) واخرجه البخاری فی "القراءة خلف الامام (113)' وابو داؤد (287/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة من لا يقيم صلبه فی الركوع والسجود' حديث (856)' والنسائی (124/2) كتاب الافتتاح: باب: فرض التكبيرة الاولی' واحمد فی "مسنده" (437/2)' وابن خزيمة (224/1) حديث (461) و (299/1) حديث (590) من طريق يحيی بن سعيد' عن عبيدالله بن عمر' عن سعيد المقبری' عن ابيه عن ابی هريرة فذكره. واخرجه البخاری (38/11) كتاب الاستئذان: باب: من رد فقال عليك السلام' حديث (6251)' و (557/11) كتاب الايمان والنذور: باب: اذ حنث ناسيا فی الايمان حديث (6667)' و مسلم (339/2. النووی): كتاب الصلاة: باب: وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة وانه اذا لم يحسن الفاتحة ولا امكنه تعلمها قراما تيسر له من غيرها' حديث (397/46)' وابن ماجه (336/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: اتمام الصلاة حديث (1060)' و (1218/2): كتاب الادب: باب رد السلام حديث (3295)' وابن خزيمة (232/1) حديث (454) من طريق عبيدالله بن عمر' عن سعيد بن ابی سعيد المقبری' عن ابی هريرة ليس فيه: (عن ابيه) وزاد فيه" فاذا فعلت هذا فقد تمت صلاتك ثم استقبل القبلة فكبر" وساق نحوه.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِىْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَّافْعَلْ ذٰلِكَ فِىْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: قَالَ وَقَدْ رَوَى ابْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ وَرِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَصَحُّ

توضیح راوی: وَسَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ وَرَوٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ اسْمُهٗ كَيْسَانُ وَسَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ يُكْنٰى أَبَا سَعْدٍ وَّكَيْسَانُ عَبْدٌ كَانَ مُكَاتَبًا لِبَعْضِهِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے ایک شخص بھی مسجد میں آیا اس نے نماز ادا کی پھر وہ آیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا: اور فرمایا: تم جاؤ اور نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی' وہ شخص واپس گیا' اس نے اسی طرح نماز ادا کی' جیسے پہلے ادا کی تھی' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اس نے آپ کو سلام کیا' آپ نے (سلام کا) جواب دیا: اور فرمایا: تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی' یہاں تک کہ ایسا اس نے تین مرتبہ کیا اس شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں اس سے زیادہ اچھی نماز ادا نہیں کر سکتا' آپ مجھے تعلیم دیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو' تو تم تکبیر کہو' پھر قرأت کرو جتنا قرآن تمہیں آتا ہو اسے پڑھ لو' پھر رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو' پھر سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو' پھر اٹھو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ' تم اپنی پوری نماز میں اسی طرح ادا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابن نمیر نے اس حدیث کو عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے، سعید مقبری کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس روایت میں اپنے والد کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

یحییٰ بن سعید نے عبید اللہ بن عمر سے جو روایت نقل کی ہے' وہ زیادہ مستند ہے' کیونکہ سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں اور انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں۔

ابو سعید المقبری کا نام کیسان ہے' اور سعید مقبری کی کنیت ابو سعد ہے۔ کیسان ایک غلام تھے وہ ایک شخص کے مکاتب تھے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 86: (بلاعنوان)

280 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ

متنِ حدیث: عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِىْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ يَّقُوْلُ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مَا كُنْتَ اَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً وَّلَا اَكْثَرَنَا لَهُ اِتْيَانًا قَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَّرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يُصَوِّبْ رَاْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِىْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ اَهْوٰى اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ اِبْطَيْهِ وَفَتَخَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِىْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ اَهْوٰى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِىْ مَوْضِعِهٖ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِىْ تَنْقَضِىْ فِيْهَا صَلَاتُهٗ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهٖ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: قَالَ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَرَفَعَ يَدَيْهِ اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ يَعْنِىْ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْحُلْوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِىْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِمَعْنَاهُ

وَزَادَ فِيْهِ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا الْحَرْفَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: زَادَ اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا

280– اخرجه البخاری (355/2): كتاب الاذان: باب: سنة الجلوس فی التشهد، حديث (828) وفی "رفع اليدين" (3-4)، وابو داؤد (253-252/1) كتاب الصلاة: باب: افتتاح الصلاة، حديث (730-731-732) و (316/1-317): باب: من ذكر لاتورك فی الرابعة حديث (963-964-965)، والنسائی (187/2): كتاب التطبيق، باب: الاعتدال فی الركوع، و (211/2) باب: فتح اصابع الرجلين فی السجود، و (2/3): كتاب السهو: باب: رفع اليدين فی القيام الى الركعتين الاخريين و (34/3): باب: صفة الجلوس فی الركعة التی يقضی فيها الصلاة، وابن ماجه (264/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: افتتاح الصلاة، حديث (803)، و (280/1): باب: رفع اليدين اذا ركع، واذا رفع راسه من الركوع، حديث (862)، و (337/1): باب: اتمام الصلاة، حديث (1061)، واحمد فی "مسنده": (424/5)، وابن خزيمة (927/1) حديث (587)، و (298/1) حديث (588)، و (317/1) حديث (625)، و (324/1) حديث (643)، و (327/1) حديث (652)، و (337/1) حديث (677)، و (341/1) حديث (685)، و (347/1) حديث (700) والدارمی (299/1-300) كتاب الصلاة: باب: التجافی فی الركوع، و (313/1-314) باب: صفة صلاة رسول الله صلی الله عليه وسلم من طريق محمد بن عمرو بن عطاء عن ابی حميد الساعدی فذكره.

الْحَرْفَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا صَلّٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ فرماتے ہوئے سنا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت ابوحمید نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر جانتا ہوں' دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: نہ تو آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پرانا تعلق حاصل ہے' اور نہ ہی آپ بکثرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہی ہے (لیکن پھر بھی میری بات درست ہے) ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا پھر آپ پیش کیجئے۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے' پھر آپ اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے' یہاں تک کہ انہیں کندھوں تک اٹھا لیتے تھے۔ پھر جب آپ نے رکوع میں جانا ہوتا تھا' تو آپ دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے' یہاں تک کہ انہیں کندھوں تک اٹھاتے تھے' پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے اور رکوع میں چلے جاتے تھے' پھر اعتدال کے ساتھ رکوع کرتے تھے' آپ اس میں اپنے سر کو اٹھاتے بھی نہیں تھے اور جھکاتے بھی نہیں تھے آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے' پھر آپ "سمع اللّٰہ لمن حمدہ" کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے' اور بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مخصوص مقام پر آ جاتی تھی پھر آپ سجدے میں جانے کے لئے زمین کی طرف جھکتے تھے' پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے (سجدے میں) آپ اپنے دونوں بازوؤں کو بغلوں سے علیحدہ رکھتے تھے اور پاؤں کی انگلیاں نرمی کے ساتھ قبلہ کی طرف کئے رکھتے تھے اس کے بعد آپ بائیں پاؤں کو موڑ کر اعتدال کے ساتھ اس پر بیٹھ جاتے تھے' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر پہنچ جاتی تھی' پھر آپ سجدے کے لئے سر کو جھکاتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے' اس کے بعد آپ کھڑے ہو جاتے تھے اور ہر رکعت اسی طرح ادا کیا کرتے تھے' پھر آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہوتے تھے' اور دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیا کرتے تھے' جیسا کہ نماز کے آغاز میں کرتے تھے' پھر آپ اسی طرح کرتے رہتے' یہاں تک کہ نماز کی آخری رکعت آ جاتی تھی' اس میں آپ بائیں پاؤں کو ایک طرف نکال دیتے تھے اور سرین کے بل بیٹھ جاتے تھے اس کے بعد آپ سلام پھیر لیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوحمید کا یہ کہنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے بعد رفع یدین کرتے تھے' اس سے مراد یہ ہے: جب آپ دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے تھے۔

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک حضرت ابوقتادہ بن ربعی بھی تھے۔ اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

تاہم اس روایت میں ابوعاصم نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کئے ہیں' ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: آپ نے سچ کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوعاصم ضحاک بن مخلد نامی راوی نے عبدالحمید بن جعفر کے حوالے سے ان الفاظ کا اضافہ نقل کیا ہے:

ان صحابہ کرام نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ نے ٹھیک کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَائَةِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب 87: صبح کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟

281 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِّسْعَرٍ وَّسُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَّرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَاَ فِي الصُّبْحِ بِالْوَاقِعَةِ

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ مِنْ سِتِّيْنَ اٰيَةً اِلٰى مِائَةٍ

حدیثِ دیگر: وَّرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ قَرَاَ ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾

آثارِ صحابہ: وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَنِ اقْرَاْ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ

◆◆ حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں "والنخل باسقات" (یعنی سورہ ق) کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے: آپ نے صبح کی نماز میں سورہ واقعہ کی تلاوت کی تھی۔

آپ کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے: آپ نے فجر کی نماز میں ساٹھ سے لے کر سو تک آیات کی تلاوت کی تھی۔

281- اخرجه مسلم (2/352. الابی): كتاب الصلاة: باب: القراءة فی الصبح، حديث (165-166-167/457) والبخاری فی "خلق افعال العباد" (38)، والنسائی (2/157) كتاب الافتتاح: باب القراءة فی الصبح بقاف، وابن ماجه (1/268): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: القراءة فی صلاة الفجر، حديث (816)، واحمد فی "مسنده" (4/322) والحميدی فی "مسنده" (2/363) حديث (825)، والدارمی (1/297): كتاب الصلاة: باب قدر القراءة فی الفجر، وابن خزيمة (1/264) حديث (527)، و (3/41) حديث (1591) من طريق زياد بن علاقة بن قطبة بن مالك فذكره۔

آپ کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ نے "اذا الشمس کورت" کی تلاوت کی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا تھا: صبح کی نماز میں "طوال مفصل" کی تلاوت کیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَائَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب **88**: ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت

282 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ خَبَّابٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ قَتَادَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَاَ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ

حدیثِ دیگر: وَرُوِىَ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً وَّفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

آثارِ صحابہ: وَرُوِىَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَنِ اقْرَاْ فِي الظُّهْرِ بِاَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ

مذاہبِ فقہاء: وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْقِرَائَةَ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ كَنَحْوِ الْقِرَائَةِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ يَقْرَاُ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَرُوِىَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ قَالَ تَعْدِلُ صَلَاةُ الْعَصْرِ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ فِي الْقِرَائَةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ تُضَاعَفُ صَلَاةُ الظُّهْرِ عَلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي الْقِرَائَةِ اَرْبَعَ مِرَارٍ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورۂ بروج اور والسماء والطارق اور اس کی مانند سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

282- اخرجه ابو داؤد (273/1): كتاب الصلاة: باب: قدر القراءة في صلاة الظهر والعصر' حديث (805) والبخاري في جزء القراءة (296)' والنسائي (166/2) كتاب الافتتاح: باب: القراءة في الركعتين الاولين من صلاة العصر' واحمد في "مسنده" (103/5- 106- 108)' والدارمي (295/1): كتاب الصلاة: باب: قدر القراءة في الظهر' من طريق حماد بن سلمة' عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ ظہر کی نماز میں سورہ ''الٓمّ السجدہ'' کی تلاوت کیا کرتے تھے۔
آپ کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے: آپ ظہر کی پہلی رکعت میں تیس آیات کی مقدار میں تلاوت کیا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں پندرہ آیات جتنی تلاوت کیا کرتے تھے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا تھا تم ظہر کی نماز میں ''اوساطِ مفصل'' کی تلاوت کرو۔
بعض اہلِ علم کے نزدیک عصر کی نماز میں بھی اتنی ہی قرأت کی جائے گی' جتنی مغرب کی نماز میں کی جاتی ہے' یعنی اس میں قصارِ مفصل کی تلاوت کی جائے گی۔
ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ قرأت کے حوالے سے عصر کی نماز کو مغرب کی نماز کے برابر قرار دیتے تھے۔
ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ظہر کی نماز میں عصر کی نماز سے چار گنا زیادہ تلاوت کی جائے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَائَةِ فِي الْمَغْرِبِ

باب 89: مغرب کی نماز میں قرأت کرنا

283 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ الْفَضْلِ

متنِ حدیث: قَالَتْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ رَاْسَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ بِالْمُرْسَلَاتِ قَالَتْ فَمَا صَلَّاهَا بَعْدُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُمِّ الْفَضْلِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْمَغْرِبِ بِالْاَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا

وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ

383- اخرجه البخاری (287/2): كتاب الاذان باب: القراءة فی المغرب' حدیث (763)' و (736/7)' كتاب المغازی: باب: مرض النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ووفاته' حدیث (4469)' ومسلم (353/2. الابی)' كتاب الصلاة: باب: القراءة فی الصبح' حدیث (462/173)' وابوداؤد (274/1): كتاب الصلاة: باب: قدر القراءة فی المغرب' حدیث (810)' والنسائی (168/2) كتاب الافتتاح: باب: القراءة فی المغرب بالمرسلات ومالك فی "الموطا" (78/1): كتاب الصلاة: باب: القراءة فی المغرب والعشاء' حدیث (24)' واحمد فی "مسنده": (338/6 -340)' والدارمی (296/1): كتاب الصلاة' باب: فی قدر القراءة فی المغرب والحمیدی فی "مسنده": (162/1) حدیث (338)' وابن خزیمة (260/1) حدیث 51)' وعبد بن حمید ص (458) حدیث (1585) من طریق الزهری عن عبیدالله بن عبدالله بن عتبة عن ابن عباس عن امه ام الفضل فذكره.

آثارِ صحابہ: وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی اَنِ اقْرَاْ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ

وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَرَاَ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَذَكَرَ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يُّقْرَاَ فِیْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِالسُّوَرِ الطِّوَالِ نَحْوَ الطُّوْرِ وَالْمُرْسَلَاتِ قَالَ الشَّافِعِیُّ لَا اَكْرَهُ ذٰلِكَ بَلْ اَسْتَحِبُّ اَنْ يُّقْرَاَ بِهٰذِهِ السُّوَرِ فِیْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ سیّدہ ام فضل رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے اپنی بیماری کے دوران اپنے سر مبارک پر پٹی باندھی ہوئی تھی آپ نے مغرب کی نماز ادا کی آپ نے سورہ مرسلات کی تلاوت کی اس کے بعد آپ نے (باجماعت نماز میں) شرکت نہیں کی یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

اس بارے میں حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ نے مغرب کی نماز میں دونوں رکعات میں سورہ اعراف پڑھی تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے: آپ نے مغرب کی نماز میں سورہ طور کی تلاوت کی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں یہ لکھا تھا: تم مغرب کی نماز میں ''قصار مفصل'' کی تلاوت کیا کرو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے مغرب کی نماز میں ''قصار مفصل'' کی تلاوت کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مغرب کی نماز میں طویل سورتوں کی تلاوت کو مکروہ سمجھتے تھے جیسے سورہ طور، سورہ مرسلات۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس بات کو مکروہ نہیں سمجھتا بلکہ میں اس بات کو مستحب سمجھتا ہوں مغرب کی نماز میں ان سورتوں میں سے کسی ایک سورت کی تلاوت کی جائے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقِرَائَةِ فِیْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

باب 90: عشاء کی نماز میں قرأت

284 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِیُّ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَاَ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

آثار صحابہ: وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ بِسُوَرٍ مِّنْ اَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ نَحْوِ سُوْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَشْبَاهِهَا

وَرُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ اَنَّهُمْ قَرَءُوْا بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا وَاَقَلَّ فَكَاَنَّ الْاَمْرَ عِنْدَهُمْ وَاسِعٌ فِي هٰذَا

حکم حدیث: وَاَحْسَنُ شَيْءٍ فِي ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَاَ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں "والشمس وضحھا" اوراس کی مانند دیگر سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ عشاء کی نماز میں سورہ "والتین والزیتون" کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عشاء کی نماز میں ''اوساط مفصل'' میں سے کوئی سورت پڑھا کرتے تھے' جیسے سورۂ ''منافقون'' اوراس جیسی دیگر سورتیں ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس سے زیادہ لمبی تلاوت بھی کرلیا کرتے تھے' اوراس سے کم بھی کرلیتے تھے' یعنی ان کے نزدیک اس حوالے سے گنجائش موجود تھی' تاہم اس بارے میں سب سے مستند چیز جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے' وہ یہی ہے: آپ نے "والشمس وضحھا" اور "والتین والزیتون" کی تلاوت کی تھی۔

285 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

284-اخرجه احمد في "مسنده": (354/5)' والنسائي (173/2): كتاب الافتتاح: باب: القراءة في العشاء الآخرة بالشمس وضحاها من طريق الحسين بن واقد عن عبدالله بن بريدة عن ابيه' فذكره۔

◄► حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں سورہ "والتین والزیتون" کی تلاوت کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَائَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

باب 91: امام کی اقتداء میں قرأت کرنا

286 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

متنِ حدیث: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَائَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي اَرَاكُمْ تَقْرَئُوْنَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِي وَاللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِي قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ وَهٰذَا اَصَحُّ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فِي الْقِرَائَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ يَرَوْنَ الْقِرَائَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ

285– اخرجه مالك في "الموطا": (79/1): كتاب الصلاة: باب: القراءة في المغرب والعشاء حديث (27)، والبخاري (292/2): كتاب الاذان باب: الجهر في العشاء، حديث (727)، و (293/2) باب: القراءة في العشاء، حديث (769)، و (583/8) كتاب التفسير: باب: سورة (والتين)، و (527/13) كتاب التوحيد: باب: وسمى النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة عملا، وقال: لا صلاة لمن لم يقرا بفاتحة الكتاب حديث (7546)، ومسلم (354/2 -355. الابي) كتاب الصلاة: باب: القراءة في العشاء، حديث (175-176- 177 /464) و ابو داؤد (390/1) كتاب الصلاة باب: قصر قراءة الصلاة في السفر، حديث (1221)، والنسائي (173/2): كتاب الافتتاح: باب: القراءة فيها بالتين والزيتون، وابن ماجه (272/1-273)، كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: القراءة في صلاة العشاء، حديث (834-835)، واحمد في "مسنده": (284/4 -286 -291 -298)، والحميدي في "مسنده": (317/1) حديث (726)، وابن خزيمة (263/1) حديث (522)، و (41/3) حديث (1590) من طريق عدى بن ثابت عن البراء بن عازب فذكره۔

286– اخرجه ابو داؤد (277/1): كتاب الصلاة: باب: من ترك القراءة في صلاته بام الكتاب حديث (823)، والبخاري في "القراءة خلف الأمام (64 -257 -258)، واحمد في "مسنده" (313/5 -316 -321 -322)، وابن خزيمة (36/3) حديث (1581) من طريق محمد بن اسحق عن مكحول، عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت فذكره۔ واخرجه ابو داؤد (278/1): كتاب الصلاة: باب: من ترك القراءة في صلاته بام الكتاب حديث (825) من طريق ابن جابر، وسعيد بن عبدالعزيز، وعبدالله بن العلاء عن مكحول عن عبادة فذكره ليس فيه محمود بن الربيع۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی آپ کو قرأت کرنے میں دشواری پیش آئی جب آپ نماز پڑھ کے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: میرا خیال ہے تم لوگ اپنے امام کی اقتداء میں قرأت کرتے ہو راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں۔ اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو! صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو! کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اس حدیث کو زہری رحمۃ اللہ علیہ نے محمود بن ربیع کے حوالے سے، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے: جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے اور امام کے پیچھے قرأت کرنے کے حوالے سے اس حدیث پر اکثر اہلِ علم کے نزدیک عمل کیا جاتا ہے جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام کی اقتداء میں قرأت کی جائے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَرْكِ الْقِرَائَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَائَةِ

باب 92: جب امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو تو اس کی اقتداء میں قرأت کو ترک کیا جائے گا

287 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَائَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مَعِيَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَائَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِالْقِرَائَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّابْنُ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ عُمَارَةُ وَيُقَالُ عَمْرُو بْنُ اُكَيْمَةَ

287- اخرجه ابو داؤد (278/1) كتاب الصلاة باب: من كره القراءة بفاتحة الكتاب اذا جهر الامام حديث (826 -827)، والنسائي (140/2): كتاب الافتتاح: باب: ترك القراءة خلف الامام فيما جهر به، وابن ماجه (276/1-277) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: اذا قرا الامام فانصتوا، حديث (848-849) من طريق الزهري عن ابن اكيمة الليثي عن ابي هريرة فذكره۔

اختلاف روایت: وَرَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَذَكَرُوْا هٰذَا الْحَرْفَ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدْخُلُ عَلٰى مَنْ رَاَى الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

حدیثِ دیگر: وَرَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقَالَ لَهُ حَامِلُ الْحَدِيْثِ اِنِّيْ اَكُوْنُ اَحْيَانًا وَّرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ اقْرَاْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ وَرَوٰى اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُنَادِيَ اَنْ لَّا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَارَ اَكْثَرُ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ اَنْ لَّا يَقْرَاَ الرَّجُلُ اِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ وَقَالُوْا يَتَتَبَّعُ سَكَتَاتِ الْإِمَامِ

وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَرَاٰى اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ

وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ اَنَا اَقْرَاُ خَلْفَ الْإِمَامِ وَالنَّاسُ يَقْرَئُوْنَ اِلَّا قَوْمًا مِّنَ الْكُوْفِيِّيْنَ وَاَرٰى اَنَّ مَنْ لَّمْ يَقْرَاْ صَلَاتُهُ جَائِزَةٌ

وَّشَدَّدَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاِنْ كَانَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالُوْا لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحْدَهُ كَانَ اَوْ خَلْفَ الْإِمَامِ وَذَهَبُوْا اِلٰى مَا رَوٰى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَاَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَتَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ وَغَيْرُهُمَا وَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اِذَا كَانَ وَحْدَهُ

حدیثِ دیگر: وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَيْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَهٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَنَّ هٰذَا اِذَا كَانَ وَحْدَهُ وَاخْتَارَ اَحْمَدُ مَعَ هٰذَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَاَنْ لَّا يَتْرُكَ الرَّجُلُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَاِنْ كَانَ خَلْفَ الْإِمَامِ

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے جس میں آپ نے بلند آواز میں

قرأت کی تھی آپ نے فرمایا: کیا ابھی تم میں سے کسی ایک نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا: کیا وجہ ہے؟ قرأت میں رکاوٹ ڈالی جارہی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں، جن نمازوں میں آپ بلند آواز میں قرأت کرتے تھے ان میں قرأت کرنے سے باز آگئے۔ جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے، اور ایک قول کے مطابق عمرو بن اکیمہ ہے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں نے اسے نقل کیا ہے، اور انہوں نے یہی الفاظ نقل کئے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جب لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی، تو لوگ قرأت کرنے سے باز آگئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے، جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ امام کی اقتداء میں قرأت کی جائے گی، کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

جب کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی نماز پڑھے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے، تو وہ نامکمل ہوتی ہے، پوری نہیں ہوتی۔

تو ان سے یہ حدیث سننے والے نے کہا بعض اوقات میں امام کی اقتداء میں بھی ہوتا ہوں، تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے دل میں قرأت کرلیا کرو۔

ابوعثمان نہدی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں یہ اعلان کروں کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

محدثین نے اس بات کو اختیار کیا ہے: جب امام بلند آواز میں قرأت کررہا ہو، تو مقتدی قرأت نہیں کرے گا۔ یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: یہ شخص سکتوں کے درمیان قرأت کرلے گا۔

امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کے حوالے سے اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک امام کی اقتداء میں قرأت کی جائے گی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول منقول ہے، وہ فرماتے ہیں: میں امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہوں اور سبھی لوگ قرأت کرتے ہیں، صرف اہلِ کوفہ نہیں کرتے، میرا یہ خیال ہے، جو شخص (امام کی اقتداء میں) قرأت نہیں کرتا اس کی نماز درست ہوتی ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے، سورہ فاتحہ نہ پڑھنے کے بارے میں، شدت سے کام لیا ہے، اگرچہ کوئی شخص امام کی اقتداء میں ہو یہ حضرات یہ کہتے ہیں: نماز اس وقت تک درست نہیں ہوگی، جب تک آدمی سورت فاتحہ نہ پڑھ لے، خواہ وہ اکیلا نماز پڑھ رہا ہو، یا امام کی

اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو۔

ان حضرات نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے جسے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی تاویل کی ہے۔

''سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے فرمان کا مطلب یہ ہے: جب آدمی تنہا ہو تو سورہ فاتحہ کے بغیر اس کی نماز نہیں ہوتی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا: جو شخص ایک رکعت ادا کرے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو اس نے نماز ادا کی ہی نہیں البتہ اگر وہ امام کے پیچھے ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے فرمان کا یہ مفہوم بیان کیا ہے: جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز مکمل نہیں ہوتی' یہ حکم اس وقت ہے جب آدمی تنہا نماز ادا کر رہا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) تاہم اس کے باوجود امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے: امام کی اقتداء میں بھی سورہ فاتحہ پڑھی جائے اور کوئی بھی شخص سورہ فاتحہ پڑھنا ترک نہ کرے اگرچہ وہ امام کی اقتداء میں ہو۔

288 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کوئی ایک رکعت ادا کرے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو اس نے گویا نماز ادا نہیں کی' البتہ اگر وہ امام کی اقتداء میں ہو تو (حکم مختلف ہوگا)۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ

باب **93**: مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھا جائے؟

289 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِى ذُنُوْبِى وَافْتَحْ لِى اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِى ذُنُوْبِى وَافْتَحْ لِى اَبْوَابَ فَضْلِكَ

اختلافِ روایت: وقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ بِمَكَّةَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِىْ بِهٖ قَالَ كَانَ اِذَا دَخَلَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِى بَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِى بَابَ فَضْلِكَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ وَّاَبِىْ اُسَيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ فَاطِمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ

توضیحِ راوی: وَّفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى اِنَّمَا عَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهُرًا

◆◆ عبداللہ بن حسن' اپنی والدہ سیّدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ان کی دادی سیّدہ فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تھے' تو آپ اپنے اوپر درود پڑھتے تھے اور یہ دعا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت کردے' اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے جاتے تھے' تو اپنے اوپر درود پڑھتے تھے' پھر یہ دعا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت کردے' اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے''۔

علی بن حجر نامی راوی بیان کرتے ہیں: اسماعیل بن ابراہیم نے یہ بات بیان کی ہے: مکہ میں میری ملاقات حضرت عبداللہ بن حسن سے ہوئی میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) داخل ہوتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے میرے پروردگار! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے جاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے میرے پروردگار! میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے''۔

اس بارے میں حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ' حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن'' ہے' تاہم اس کی سند متصل نہیں ہے' کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا' کیونکہ سیّدہ فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

289- اخرجه ابن ماجه (253/1): كتاب المساجد والجماعات: باب: الدعاء عند دخول المسجد' حديث (771)' واحمد فى "مسنده" (283-282/6) منطريق ليث بن ابى سليم عن عبدالله بن الحسن' عن امه فاطمة بنت الحسن عن جدتها فاطمة الكبرى بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرته.

کے (وصال کے) بعد چند مہینے زندہ رہی تھیں (پھر ان کا انتقال ہو گیا تھا)

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

باب 94: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت ادا کرلے

290 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِيْ اُمَامَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّرَوٰى سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا اسْتَحَبُّوْا اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ اَنْ لَّا يَجْلِسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ عُذْرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَحَدِيْثُ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ خَطَاٌ اَخْبَرَنِيْ بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرلے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

290- اخرجہ مالک فی "الموطا" (162/1): کتاب قصر الصلاۃ فی السفر: باب: انتظار الصلاۃ والمشی الیہا حدیث (57) والبخاری (640/1): کتاب الصلاۃ: باب: اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین' حدیث (444)' و (58/3) کتاب التہجد: باب: ما جاء فی التطوع مثنی مثنی حدیث (1167)' ومسلم (3/37-38۔ الابی) کتاب صلاۃ المسافرین و قصرہا: باب: استحباب تحیۃ المسجد برکعتین' و کراہۃ الجلوس قبل صلاتہما' وانہا مشروعۃ فی جمیع الاوقات' حدیث (69-714/70) وابو داؤد (180/1): کتاب الصلاۃ: باب: ما جاء فی الصلاۃ عند دخول المسجد' حدیث (467)' والنسائی (53/2): کتاب المساجد باب: الامر بالصلاۃ قبل الجلوس فیہ' وابن ماجہ (324/1) کتاب: اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا: باب: من دخل المسجد فلا یجلس حتی یرکع' حدیث (1013)' واحمد فی "مسندہ": (5/295- 296- 303, 305)' والحمیدی (203/1) حدیث (421)' والدارمی (323/1) کتاب الصلاۃ: باب: الرکعتین اذا دخل المسجد' وابن خزیمۃ (3/162- 163- 164) حدیث (1825 -1826 -1827- 1829) من طریق عامر بن عبداللہ بن الزبیر عن عمرو بن سلیم الزرقی عن ابی قتادۃ فذکرہ۔

اس حدیث کو محمد بن عجلان اور دیگر راویوں نے عامر بن عبداللہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

سہیل بن ابوصالح نے اس حدیث کو عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، عمرو بن سلیم کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

تاہم یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''صحیح'' ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

ان حضرات کے نزدیک یہ بات مستحب ہے: جب آدمی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات ادا کرنے سے پہلے نہ بیٹھے البتہ اگر اسے کوئی عذر لاحق ہو (تو وہ بیٹھ سکتا ہے)

علی بن مدینی فرماتے ہیں: سہیل بن ابوصالح کی روایت میں خطا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسحٰق بن ابراہیم نے علی بن مدینی کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

باب 95: قبرستان اور حمام کے علاوہ پوری روئے زمین مسجد ہے

291 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَاَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّحُذَيْفَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِیْ ذَرٍّ قَالُوْا

حدیثِ دیگر: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ سَعِيْدٍ

قَدْ رُوِیَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ رِوَايَتَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَّمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَذْكُرْهُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اضْطِرَابٌ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَّرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَكَانَ عَامَّةُ رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ رِوَايَةَ الثَّوْرِیِّ عَنْ عَمْرٍو

291- اخرجه ابو داؤد (186/1): كتاب الصلاة: باب: فی المواضع التی لا تجوز فيها الصلاة، حديث (492) وابن ماجه (246/1): كتاب المساجد والجماعات باب: المواضع التی تكره فيها الصلاة، حديث (745) واحمد فی "مسنده" (3/83-96) والدارمی (322/1): كتاب الصلاة: باب الارض كلها طهور ما خلا المقبرة والحمام، وابن خزيمة (7/2) حديث (791-792) من طريق يحيى بن عمارة عن ابی سعيد الخدری فذكره.

بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَثْبَتُ وَاَصَحُّ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

قبرستان اور حمام کے علاوہ پوری روئے زمین مسجد ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے لئے تمام روئے زمین کو نماز پڑھنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنادیا گیا ہے''۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث عبدالعزیز بن محمد نامی راوی سے دوطریق سے منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور بعض راویوں نے اس میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

اس حدیث میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

حماد بن سلمہ نے اس روایت کو عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

محمد بن اسحٰق نے اس روایت کو عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عام روایات میں یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' تاہم انہوں نے اس میں حضرت ابوسعید کے حوالے کا ذکر نہیں کیا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' اور یہ سند زیادہ مستند اور صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

باب 96: مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

292 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَحْمُوْدِ

292– اخرجه مسلم (427/2. الابی) كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل بناء المساجد والحث عليها (450/9. الابی): كتاب الزهد والرقائق: باب: فضل بناء المساجد حديث (533/44-43)، حديث (533/25-24)، و باب: من بنى لله مسجداً حديث (736) واحمد فی "مسنده": (61/1- 70) وابن ماجه (243/1) كتاب المساجد والجماعات: باب: من بنى لله مسجداً وابن خزيمة (268/2) حديث (1291) من طرق عن عثمان بن عفان به. والدارمی (323/1): كتاب الصلاة: باب: من بنى لله مسجداً وابن

بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَّعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَمَحْمُوْدُ ابْنُ لَبِيْدٍ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا غُلَامَانِ صَغِيْرَانِ مَدَنِيَّانِ

◆◆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مسجد بنائے گا' اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے اس مسجد کی مانند جنت میں گھر بنا دے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم کا زمانہ اقدس پایا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت محمود بن ربیع نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے (نبی اکرم کے وصال ظاہری کے وقت) یہ دونوں حضرات مدینہ منورہ کے رہنے والے دو چھوٹے بچے تھے۔

293 متنِ حدیث: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا صَغِيْرًا كَانَ اَوْ كَبِيْرًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى قَيْسٍ عَنْ زِيَادٍ النُّمَيْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

◆◆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی روایت کو نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّتَّخِذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا

باب 97: قبر پر مسجد بنانا مکروہ ہے

294 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ

اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ صَالِحٍ هٰذَا هُوَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِىْ طَالِبٍ وَاسْمُهٗ بَاذَانُ وَيُقَالُ بَاذَامُ اَيْضًا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی زیارت کرنے والی عورتوں اور اس پر مسجد بنانے والے لوگوں اور چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ابوصالح نامی راوی سیّدہ اُمّ ہانی کے آزاد کردہ غلام ہیں، ان کا نام باذان، اور ایک قول کے مطابق باذام ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى النَّوْمِ فِى الْمَسْجِدِ

باب 98: مسجد میں سونا

295 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا

متن حدیث: نَنَامُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى النَّوْمِ فِى الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَتَّخِذُهٗ مَبِيْتًا وَّلَا مَقِيْلًا وَقَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ ذَهَبُوْا اِلٰى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں مسجد میں سو جایا کرتے تھے، ہم جوان لوگ تھے (یعنی شادی شدہ نہیں تھے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے مسجد میں سونے کی اجازت دی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اسے رات بسر کرنے اور دوپہر کے وقت آرام کرنے کی جگہ نہ بنا لیا جائے۔

294- اخرجه ابو داؤد (238/2)، كتاب الجنائز: باب: فى زيارة النساء القبور' حديث (3236)' والنسائى (94/4): كتاب الجنائز باب: التغليظ فى اتخاذ السرج على القبور' وابن ماجه (502/1)، كتاب الجنائز: باب: ما جاء فى النهى عن زيارة النساء القبور' حديث (1575) واحمد فى "مسنده" (229/1- 287- 324- 337) من طريق محمد بن جحادة عن ابى صالح عن ابن عباس فذكره۔

295- اخرجه احمد (70/2) قال: حدثنا سكن بن نافع الباهلى' ابوالحسين' قال: صالح بن ابى الاخضر عن الزهرى' عن سالم بن عبدالله عن ابيه' فذكره۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَاِنْشَادِ الضَّالَّةِ وَالشِّعْرِ فِی الْمَسْجِدِ

باب 99: مسجد میں خرید وفروخت، گم شدہ چیز کا اعلان کرنا' شعر سنانا مکروہ ہے

296 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِی الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالِاشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ وَجَابِرٍ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ رَاَيْتُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَذَكَرَ غَيْرَهُمَا يَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَدْ سَمِعَ شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِّنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَمَنْ تَكَلَّمَ فِیْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اِنَّمَا ضَعَّفَهٗ لِاَنَّهٗ يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيْفَةِ جَدِّهٖ كَاَنَّهُمْ رَاَوْا اَنَّهٗ لَمْ يَسْمَعْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ مِنْ جَدِّهٖ قَالَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَذُكِرَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عِنْدَنَا وَاهٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ فِی الْمَسْجِدِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ رُخْصَةٌ فِی الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِی الْمَسْجِدِ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَيْرِ حَدِيْثٍ رُخْصَةٌ فِیْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ فِی الْمَسْجِدِ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں شعر پڑھنے، خرید وفروخت کرنے سے منع کیا ہے' اور اس بات سے بھی منع کیا ہے: لوگ نماز سے پہلے مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھ جائیں۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

296– اخرجه ابو داؤد (351/1): كتاب الصلاة: باب: التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة' حديث (1079) والنسائي (42/2): كتاب الاذان: باب: النهي عن البيع والشراء في المسجد وعن التحلق قبل صلاة الجمعة' وابن ماجه (247/1): كتاب المساجد والجماعات' باب: مايكره في المساجد حديث (749) واحمد في "مسنده": (179/2 -212) وابن خزيمة (274/2) حديث (1304)' و (275/2) حديث (1306)' و (158/3) حديث (1816) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه فذكره۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

عمرو بن شعیب' یہ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں حضرات کے علاوہ دیگر حضرات کا بھی تذکرہ کیا ہے' جو عمرو بن شعیب سے منقول حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

(امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: شعیب بن محمد نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص عمرو بن شعیب کی حدیث کے بارے میں گفتگو کرتا ہے وہ انہیں ضعیف قرار دیتا ہے' کیونکہ انہوں نے اپنے دادا کے صحیفے سے احادیث نقل کی ہیں' گویا ان حضرات کے نزدیک ان صاحب نے ان روایات کو اپنے دادا سے سنا نہیں ہے۔

علی بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ بات کہی ہے: ہمارے نزدیک عمرو بن شعیب کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہیں۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

تابعین میں سے بعض اہلِ علم سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے کی رخصت دی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دیگر روایات میں یہ بات منقول ہے: مسجد میں شعر سنانے کی اجازت ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

باب 100: وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی

297 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اُنَيْسِ بْنِ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: امْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ هٰذَا يَعْنِيْ مَسْجِدَهٗ وَفِيْ ذٰلِكَ خَيْرٌ كَثِيْرٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ يَحْيَى الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِهٖ بَاْسٌ وَّاَخُوْهُ اُنَيْسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى اَثْبَتُ مِنْهُ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو خدرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص اور بنو عمرو بن عوف سے تعلق

297- اخرجه احمد (3/32-91) من طريق انيس بن ابي يحيى' عن ابيه' عن ابي سعيد الخدري' فذكره.

رکھنے والے ایک شخص کے درمیان اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہوگیا' جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی (یعنی اس سے مراد کون سی مسجد ہے؟) خدری شخص نے یہ کہا: اس سے مراد نبی اکرم ﷺ کی مسجد ہے' اور دوسرے شخص نے یہ کہا: اس سے مراد مسجد قباء ہے' یہ دونوں حضرات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں' اس بارے میں حاضر ہوئے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہ ہے' (راوی کہتے ہیں) یعنی نبی اکرم ﷺ کی مسجد ہے (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اور اس میں بہت زیادہ بھلائی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

علی بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن ابویحییٰ اسلمی کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم ان کے بھائی انیس بن ابویحییٰ ان سے زیادہ مستند ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ

باب 101: مسجد قباء میں نماز ادا کرنا

298 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّسُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَبْرَدِ مَوْلٰى بَنِيْ خَطْمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلصَّلٰوةُ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُسَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّلَا نَعْرِفُ لِاُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ شَيْئًا يَصِحُّ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ

توضیح راوی: وَاَبُو الْاَبْرَدِ اسْمُهٗ زِيَادٌ مَدِيْنِيٌّ

ابوابرد بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''مسجد قبا میں نماز ادا کرنا' عمرہ کرنے کی مانند ہے''۔

اس بارے میں حضرت سہل بن حنیف سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت اسید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور سے یہ روایت مستند طور پر منقول نہیں ہے' اور اس روایت کو بھی ہم ابواسامہ کی عبدالحمید بن جعفر کے حوالے سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابوالابرد نامی راوی کا نام زیاد مدنی تھا۔

298- اخرجه ابن ماجه (452/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الصلاة في مسجد قباء' حديث (1411) من طريق ابي سفيان' عن عبدالحميد بن جعفر' قال: حدثنا ابوالابرد' عن اسيد بن ظهير الانصاري فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَيِّ الْمَسَاجِدِ اَفْضَلُ

باب 102: کون سی مسجد زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟

299 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَّعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِنَّمَا ذَكَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرُّ اسْمُهٗ سَلْمَانُ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّمَيْمُوْنَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِيْ ذَرٍّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا' دیگر تمام مساجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' البتہ مسجد حرام (کا حکم مختلف ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قتیبہ نے اپنی روایت میں عبیداللہ کے حوالے سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہ بات مذکور ہے: زید بن رباح نے اسے ابوعبداللہ اغر سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوعبداللہ اغر کا نام سلمان ہے۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

300 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ

299– اخرجه مالك فى "الموطا" (196/1): كتاب القبلة باب: ما جاء فى مسجد النبى صلى الله عليه وسلم ' حديث (9) والبخارى (76/3): كتاب فضل الصلاة فى مسجد مكة والمدينة باب: فضل الصلاة فى مسجد مكة والمدينة' حديث (1190)' و مسلم (176/5۔ النووى): كتاب الحج: فضل الصلاة بمسجدى مكة والمدينة' حديث (1394/507) والنسائى (214/5): كتاب مناسك الحج: باب: فضل الصلاة فى المسجد الحرام' وابن ماجه (450/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: ماجاء فى فضل الصلاة فى المسجد الحرام و مسجد النبى صلى الله عليه وسلم ' حديث (1404)' واحمد فى "مسنده": (256/2- 386- 466- 468- 475- 485)' والدارمى (330/1): كتاب الصلاة باب: فضل الصلاة فى مسجد الانبى صلى الله عليه وسلم من طرق عن عبدالله الاغر عن ابى هريرة فذكره۔

اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے "مسجد حرام" میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَشْيِ اِلَى الْمَسْجِدِ

باب 103: مسجد کی طرف چل کر جانا

301 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰكِنِ ائْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةَ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ وَاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّجَابِرٍ وَّاَنَسٍ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَمِنْهُمْ مَنْ رَاَی الْاِسْرَاعَ اِذَا خَافَ فَوْتَ التَّكْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی حَتّٰی ذُكِرَ عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّهٗ كَانَ یُهَرْوِلُ اِلَی الصَّلٰوةِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَ الْاِسْرَاعَ وَاخْتَارَ اَنْ یَّمْشِیَ عَلٰی تُؤَدَةٍ وَّوَقَارٍ وَّبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَا الْعَمَلُ عَلٰی حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنْ خَافَ فَوْتَ التَّكْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی فَلَا بَاْسَ اَنْ یُّسْرِعَ فِی الْمَشْیِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِمَعْنَاهُ هٰكَذَا

300- اخرجه البخاری (84/3): كتاب فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدینة: باب: مسجد بیت المقدس حدیث (1197)، و (87/4): كتاب جزاء الصید باب: حج النساء، حدیث (1864)، و (283/4) كتاب: الصوم، باب: صوم یوم النحر: حدیث (1995) ومسلم (113/5-114 النووی): كتاب الحج: باب: سفر المراة مع محرم الی حج وغیره، حدیث (415- 416- 418/ 827)، وابن ماجه (395/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب: النهی عن الصلاة بعد الفجر و بعد العصر، حدیث (1249)، و (452/1): باب: ماجاء فی الصلاة فی مسجد بیت المقدس، حدیث (1410)، و (549/1): كتاب الصیام، باب: فی النهی عن صیام یوم الفطر والاضحی، حدیث (1721)، والدارمی (20/2): كتاب الصوم: باب: النهی عن الصیام یوم الفطر و یوم الاضحی، واحمد فی "مسنده" (-34 -45 -51 -59 -62 -71 -77 -78 7/3)، والحمیدی (330/2) حدیث (750)، وعبد بن حمید ص (299) حدیث (965) من طریق قزعة عن ابی سعید الخدری فذكره، ورواه بعضهم مختصرا.

301- اخرجه البخاری (453/2): كتاب الجمعة: باب: المشی الی الجمعة، حدیث (908)، ومسلم (526/2. الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة بواب: استحباب اتیان الصلاة بوقار و سكینة، والنهی عن اتیانها سعیا، حدیث (602/151).

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ آؤ، بلکہ چلتے ہوئے اس کی طرف آؤ، تم پر سکون لازم ہے۔ جتنی نماز تمہیں ملے (وہ امام کی اقتداء میں) ادا کرلو اور جو گزر چکی ہو اسے (بعد میں) مکمل کرلو۔

اس بارے میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم نے مسجد کی طرف چل کر جانے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک تیزی سے چل کر جایا جائے گا، جب پہلی تکبیر کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو، یہاں تک کہ بعض حضرات سے یہ بات مذکور ہے: وہ شخص نماز کے لئے دوڑ کر جائے گا۔

بعض حضرات کے نزدیک تیزی سے چل کر جانا مکروہ ہے۔ ان حضرات نے آرام اور وقار کے ساتھ چل کر جانے کو اختیار کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے، یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تاہم اگر کسی شخص کو پہلی تکبیر فوت ہونے کا اندیشہ ہو، تو اس کے تیز چل کر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے وہی حدیث نقل کرتے ہیں: جو ابوسلمہ نے نقل کی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور یہ روایت یزید بن زریع سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْقُعُوْدِ فِى الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ مِنَ الْفَضْلِ

باب 104: مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت

302 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلَاةٍ مَا دَامَ يَنْتَظِرُهَا وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّىْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِى الْمَسْجِدِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَمَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ

302- اخرجه مسلم (180/3- النووی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة واحمد فى "مسنده": (319-289/2-312) من طريق همام بن منبه عن ابى هريرة فذكره.

قَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز کا انتظار کر رہا ہوتا ہے تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے اور فرشتے اس شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک آدمی مسجد میں موجود رہتا ہے (فرشتے دعا کرتے ہیں): ''اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے، اے اللہ! اس پر رحم کر''۔

جب تک وہ شخص بے وضو نہ ہو جائے۔ ''حضر موت'' سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! حدث سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہوا خارج ہونا یا آواز آنا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْخُمْرَةِ

باب 105: چٹائی پر نماز ادا کرنا

303 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ سُلَیْمٍ وَّعَآئِشَةَ وَمَیْمُوْنَةَ وَاُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ وَلَمْ تَسْمَعْ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَبِهٖ یَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ عَلَی الْخُمْرَةِ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَالْخُمْرَةُ هُوَ حَصِیْرٌ قَصِیْرٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

اس بارے میں سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت ابوسلمہ بن عبدالاسد سے احادیث منقول ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

303- اخرجه احمد فی "مسنده" (1/269- 309- 320- 358) من طریق سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
بعض اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے: چٹائی پرنماز ادا کی جاسکتی ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''خمرہ'' چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَصِیْرِ

باب 106: نماز بڑی چٹائی پرادا کرنا

304 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى حَصِيْرٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِیْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلَّا اَنَّ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الصَّلٰوةَ عَلَى الْاَرْضِ اسْتِحْبَابًا وَّاَبُوْ سُفْيَانَ اسْمُهٗ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی چٹائی پرنماز ادا کی ہے۔
اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔
اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' البتہ اہلِ علم کے ایک گروہ نے زمین پرنماز ادا کرنے کو استحباب کے طور پر اختیار کیا ہے۔ ابوسفیان نامی راوی کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْبُسُطِ

باب 107: بچھونے پرنماز ادا کرنا

305 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ قَال سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى اِنْ كَانَ يَقُوْلُ لِاَخٍ لِّی صَغِيْرٍ يَّا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَّنَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ

304- اخرجه مسلم (407/2. الابی): كتاب الصلاة باب: الصلاة فی ثوب واحد و صفة لبسه' حديث (519/284) وابن ماجه (328/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب: الصلاة على خمرة' حديث (1029)' واحمد فی "مسنده" (59-52.10/3)' وابن خزيمة (103/2) كتاب الصلاة' باب: الصلاة على الحصير' حديث (1004)۔

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَمْ يَرَوْا بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْبِسَاطِ وَالطُّنْفُسَةِ بَاْسًا وَّبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

توضیح راوی: وَاسْمُ اَبِي التَّيَّاحِ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا کرتے تھے: اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کو کیا ہوا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے بچھونے کو دھویا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز ادا کی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد والوں سے ہے' اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان حضرات کے نزدیک بچھونے پر یا قالین پر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابوتیاح نامی راوی کا نام یزید بن حمید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِيطَانِ

باب 108: باغ میں نماز ادا کرنا

306 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيطَانِ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ

305– اخرجه البخاری (543/10): کتاب الادب باب: الانبساط الى الناس' و (598/10): باب الكنية للصبی و قبل ان يولد للرجل' حديث (6203)' وفی "الادب المفرد" (969)' و مسلم (599/2۔ الابی) كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب: جواز الجماعة فی النافلة' والصلاة علی حصير و خمرة و ثوب و غيرها من الطاهرات' حديث (259/267)' (309/7۔ الابی): كتاب "الآداب": باب: استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله الى صالح يحنكه' و جواز تسميته يوم ولادته' واستحباب التسمية بعبد الله و ابراهيم و سائر اسماء الانبياء عليهم السلام حديث (2150/30)' و (44/8۔ الابی): كتاب الفضائل: باب: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس خلقاً' حديث (2310/55)' وابن ماجه (1226/2): كتاب "الادب": باب المزاح' حديث (3720)' و (1231/2): باب: الرجل يكنى قبل ان يولد له' حديث (3740)' والنسائی فی عمل اليوم والليلة (334-335)' واحمد فی "مسنده": (119/3- 171- 190- 212- 270) من طريق ابی التياح يزيد بن حميد عن انس بن مالك فذكره۔

306– انفرد به الترمذی ينظر "تحفة الاشراف" (402/8) حديث (11323)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ

توضیح راوی: وَّالْحَسَنُ بْنُ اَبِىْ جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّغَيْرُهُ وَاَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرُسَ وَاَبُو الطُّفَيْلِ اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''حیطان'' میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتے تھے۔

ابوداؤد نامی راوی بیان کرتے ہیں: یعنی باغ میں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف حسن بن ابوجعفر نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حسن بن ابوجعفر کو یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر محدثین نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

ابوزبیر نامی راوی کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

ابوطفیل نامی راوی کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّى

باب 109: نمازی کے سترہ کا بیان

307 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخَرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِى مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِىِّ وَاَبِىْ جُحَيْفَةَ وَعَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ طَلْحَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا سُتْرَةُ الْاِمَامِ سُتْرَةٌ لِمَنْ خَلْفَهُ

موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنے آگے پالان کی لکڑی جتنی کوئی چیز رکھ لے تو وہ نماز ادا کرسکتا ہے پھر وہ اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ اس کے دوسری طرف سے کون گزر رہا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

307- اخرجه مسلم (389/2: الابی) كتاب: الصلاة' باب: سترة المصلي' حديث (499/241)' وابو داؤد (239/1) كتاب الصلاة: باب: مايستر المصلي حديث (685)' وابن ماجه (303/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: مايستر المصلي حديث (940) واحمد (161/1) وابن خزيمة (11/2) حديث (805)

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' وہ حضرات یہ فرماتے ہیں: امام کا سترہ' مقتدی کا بھی سترہ شمار ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

باب 110: نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے

308 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ زَيْدَ ابْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ اَرْسَلَهُ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِيْ جُهَيْمٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَاَنْ يَقِفَ اَحَدُكُمْ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ ذٰلِكَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ

توضیح راوی: وَاسْمُ اَبِي النَّضْرِ سَالِمٌ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيِّ

◄► حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ ان سے اس بارے میں دریافت کریں کہ انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت ابوجہیم نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو یہ پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ ہوگا؟ تو وہ چالیس تک ٹھہرنا اپنے لئے اس سے زیادہ بہتر سمجھے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزر جائے۔

ابونضر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم اس سے مراد چالیس دن ہیں یا چالیس مہینے ہیں یا چالیس سال ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

308- اخرجه البخاری (696/1) كتاب الصلاة: باب: اثم المار بين يدی المصلی' حديث (510)' ومسلم (398/2، الابی)، كتاب الصلاة: باب: المار بين يدی المصلی' حديث (507/621)' وابو داؤد (244/1) كتاب الصلاة' باب: ماينهى عنه المرور بين يدی المصلی' حديث (701)' والنسائی (66/2) كتاب القبلة: باب: التشديد من المرور بين يدی المصلی و بين سترته حديث (756) وابن ماجه (304/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: المرور بين يدی المصلی حديث (944)' ومالك (154/1): كتاب قصر الصلاة فی السفر' باب: التشديد فی ان يمر احد بين يدی المصلی حديث (34) والدارمی (329/1): كتاب الصلاة: باب: كراهية المرور بين يدی المصلی۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ بات نقل کی گئی ہے: کسی شخص کا ایک سو سال تک کھڑے رہنا اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنے بھائی کے آگے سے گزرے، جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے، تاہم ان کے نزدیک اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ ابونضر نامی راوی کا نام سالم ہے اور یہ عمر بن عبیداللہ مدینی کے غلام ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ

باب 111: نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

309 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ رَدِيفَ الْفَضْلِ عَلٰى اَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاَصْحَابِهٖ بِمِنًى قَالَ فَنَزَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلَاتَهُمْ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَالُوْا لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَّبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک گدھی پر سوار تھا۔ ہم لوگ آئے نبی اکرم ﷺ اس وقت اپنے ساتھیوں کو منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم اس سے اترے اور ہم صف کے ساتھ شامل ہو گئے وہ گدھی ان لوگوں کے آگے سے گزری لیکن اس نے ان لوگوں کی نماز کو نہیں توڑا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور ان کے بعد تابعین سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: نماز کو کوئی بھی چیز نہیں توڑتی ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

309- اخرجه البخاری (680/1): كتاب الصلاة: باب: سترة الامام سترة من خلفه' حديث (493)' ومسلم (395/2 الابی): كتب الصلاة: باب: سترة المصلی حديث (504/254)' وابوداؤد (247/1): كتاب الصلاة: باب: من قال الحمار لا يقطع الصلاة' حديث (715)' والنسائی (64/2): كتاب القبلة: باب: ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع اذا لم يكن بين يدی المصلی سترة' حديث (752) وابن ماجه (305/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: مايقطع الصلاة' حديث (947)' و مالك (155/1): كتاب قصر الصلاة فی السفر' باب: الرخصة من المرور بين يدی المصلی' حديث (38)' والدارمی (329/1): كتاب الصلاة: باب: لا يقطع الصلاة شیء' واحمد (342/1)' وابن خزيمة (22/2)' حديث (833)' والحميدی (224/1) حديث (475)۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ اِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ

باب 112: کتے، گدھے اور عورت کے علاوہ کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی

310 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَّمَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ اَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلَاتَهُ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِاَبِىْ ذَرٍّ مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِىْ سَاَلْتَنِىْ كَمَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّالْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِىِّ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلَيْهِ قَالُوْا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ قَالَ اَحْمَدُ الَّذِىْ لَا اَشُكُّ فِيْهِ اَنَّ الْكَلْبَ الْاَسْوَدَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَفِىْ نَفْسِىْ مِنَ الْحِمَارِ وَالْمَرْاَةِ شَىْءٌ قَالَ اِسْحٰقُ لَا يَقْطَعُهَا شَىْءٌ اِلَّا الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ

◄► حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے سامنے پالان کی پیچھے والی لکڑی یا درمیانی لکڑی جتنی کوئی چیز (سترہ کے طور پر) نہ ہو تو سیاہ کتا، عورت یا گدھا (آگے سے گزرنے سے) نماز توڑ دیتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: سرخ یا سفید کی بجائے کالے (کتے) کی کیا وجہ ہے؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا' اسی طرح میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: گدھا، خاتون اور سیاہ کتا (آگے سے گزرنے سے) نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے: سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتا ہے' تاہم گدھے اور خاتون کے بارے

310-اخرجه مسلم (401/2، الابی): كتاب الصلاة: باب: قدر ما يستر المصلى' حديث (265/ 510) وابو داؤد (244/1): كتاب الصلاة: باب: ما يقطع الصلاة' حديث (702)' والنسائي (63/2) كتاب القبلة' باب: ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع اذا لم يكن بين يدى المصلى سترة' حديث (750)' وابن ماجه (306/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: ما يقطع الصلاة' حديث (952) واحمد فى "مسنده": (160- 161- 149/5 - 151- 155- 158) والدارمي (329/1): كتاب الصلاة: باب: ما يقطع الصلاة' وما لا يقطعها' وابن خزيمة (11/2) حديث (806) و (20/2-21) حديث (830- 831) من طريق حميد بن هلال' عن عبدالله بن الصامت' عن ابى ذر الغفارى فذكره.

میں میرے ذہن میں الجھن پائی جاتی ہے۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صرف سیاہ کتا نماز کو توڑتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب 113: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا

311 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ مُشْتَمِلًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَّسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَنَسٍ وَّعَمْرِو بْنِ اَبِيْ اَسِيْدٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّكَيْسَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ وَاُمِّ هَانِئٍ وَّعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَّطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَّعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبَيْنِ

◆◆ حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس وقت صرف) ایک کپڑا لپیٹا ہوا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن ابواسید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت کیسان رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد تابعین اور دیگر (طبقوں) سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' یہ حضرات فرماتے ہیں: ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی دو کپڑے پہن کر نماز ادا کرے۔

311- اخرجه مالك في "الموطا": (140/1): كتاب صلاة الجماعة: باب: الرخصة في الصلاة في الثوب الواحد حديث (29)، والبخاري (559-558/1): كتاب الصلاة: باب: الصلاة في الثوب الواحد ملتحفا به، حديث (354- 355- 356)، ومسلم (406/2. الابي) كتاب الصلاة: باب: الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه، حديث (517/278)، والنسائي (70/2): كتاب القبلة: باب: الصلاة في الثوب الواحد، وابن ماجه (333/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: الصلاة في الثوب الواحد، حديث (1049) واحمد في "مسنده": (26/4) وابن خزيمة (374/1) حديث (761) و (378/1- 379) حديث (770-771) من طريق هشام بن عروة بن الزبير عن ابيه عن عمر بن ابي سلمة فذكره۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ابْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ

باب 114: قبلہ کا آغاز

312 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَآئِيلَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) فَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعُمَارَةَ بْنِ اَوْسٍ وَّعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا رُكُوْعًا فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سولہ یا شاید سترہ ماہ تک' بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خواہش تھی کہ آپ کا رخ کعبہ کی طرف کر دیا جائے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں' ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے' جس سے تم راضی ہو گے' تم اپنے چہرے کو مسجد حرام کی سمت میں پھیر لو''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیا' جو آپ کو پسند بھی تھا۔

312- اخرجه ابن ماجه (322/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: القبلة حديث (1010) من طريق علقمة بن عمرو الدارمي' قال: حدثنا ابوبكر بن عياش عن ابن اسحق عن البراء بن عازب' فذكره.

312- اخرجه مالك في "الموطا": (195/1): كتاب القبلة: باب: ما جاء في القبلة' حديث (6)' والبخاري (603/1): كتاب الصلاة: باب: ما جاء في القبلة' حديث (403)' و (22/8): كتاب التفسير' باب: قول الله تعالى: (وما جعلنا القبلة التي كنت عليها)' كتاب اخبار الآحاد' باب: ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق في الاذان والصلاة والصوم والفرائض والاحكام' حديث (7251)' ومسلم (12/3۔ النووي): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: تحويل القبلة من القدس الى الكعبة' حديث (526/13)' والنسائي (244/1): كتاب الصلاة باب: استبانة الخطا بعد الاجتهاد' و (61/2) كتاب القبلة: باب: استبانة الخطا بعد الاجتهاد واحمد في "مسنده": (2/16-105-113)' و (26/6) والدارمي (281/1): كتاب الصلاة' باب: في تحويل القبلة من بيت المقدس الى الكعبة' وابن خزيمة (225/1) حديث (435) من طريق عبد الله بن دينار عن عبدالله بن عمر فذكره.

ایک شخص نے آپ کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ کچھ انصاریوں کے پاس سے گزرا جو عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف رخ کر کے پڑھ رہے تھے اور رکوع کی حالت میں تھے وہ بولا: اور اس نے گواہی دے کر یہ بات بتائی' اس نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی ہے' آپ ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے: ان تمام حضرات نے رکوع کی حالت میں اپنا رخ پھیر لیا (اور خانہ کعبہ کی طرف کر لیا)

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمارہ بن اوس رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ابواسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ سفیان نے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے' تاہم اس میں وہ یہ نقل کرتے ہیں' وہ لوگ صبح کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

باب 115: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے

313 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ مَعْشَرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ مَعْشَرٍ مِثْلَهٗ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ اَبِىْ مَعْشَرٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَاسْمُهٗ نَجِيْحٌ مَوْلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَرْوِىْ عَنْهُ شَيْئًا وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِىِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِىِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَقْوٰى مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ مَعْشَرٍ وَّاَصَحُّ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث دیگر حوالوں سے منقول ہے۔ بعض اہلِ علم نے اس میں معشر نامی راوی کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا ہے ان کا نام ''نجیح'' تھا' اور یہ بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام تھے۔

313- اخرجه ابن ماجه (323/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب: القبلة' حديث (1011) من طريق ابى معشر' عن محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن ابى هريرة' فذكره.

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: میں ان سے کوئی روایت نقل نہیں کرتا (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) دیگر حضرات نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: عبداللہ بن جعفر مخرمی نے عثمان بن محمد اخنسی کے حوالے سے، سعید مقبری کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو احادیث نقل کی ہیں وہ زیادہ مستند ہیں اور ابومعشر کی روایت سے زیادہ مستند ہیں۔

314 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَّاِنَّمَا قِيْلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ لِاَنَّهٗ مِنْ وَّلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ مِّنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا جَعَلْتَ الْمَغْرِبَ عَنْ يَّمِيْنِكَ وَالْمَشْرِقَ عَنْ يَّسَارِكَ فَمَا بَيْنَهُمَا قِبْلَةٌ اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ هٰذَا لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ وَاخْتَارَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ التَّيَاسُرَ لِاَهْلِ مَرْوٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

یہ بات کہی جاتی ہے: عبداللہ بن جعفر مخرمی نامی راوی حضرت مسور بن مخرمہ کی اولاد میں سے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم مغرب کو اپنے دائیں طرف کرو اور مشرق کو اپنے بائیں طرف کرو تو جو ان دونوں کے درمیان ہوگا' وہ قبلہ ہے' جب تم قبلہ کی طرف رخ کرنے لگو۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ یہ اہلِ مشرق کے لئے ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے ''مرو'' کے رہنے والوں کے لئے بائیں طرف کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

باب 116: جو شخص اندھیرے میں قبلہ کی بجائے' کسی اور طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے

315 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدٍ السَّمَّانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ

عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰى حِيَالِهِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ (فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَشْعَثَ السَّمَّانِ

توضیح راوی: وَاَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُو الرَّبِيعِ السَّمَّانُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا قَالُوْا اِذَا صَلّٰى فِي الْغَيْمِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ اسْتَبَانَ لَهُ بَعْدَمَا صَلّٰى اَنَّهُ صَلّٰى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَاِنَّ صَلَاتَهُ جَائِزَةٌ

وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◄► عاصم بن عبیداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے رات شدید تاریک تھی ہمیں پتہ نہیں چلا کہ قبلہ کی سمت کیا ہے تو ہم میں سے ہر شخص نے اپنی حالت میں نماز ادا کر لی جب صبح ہوئی اور ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ کی ذات ہر جگہ موجود ہے''۔

یہ اس حدیث کی سند مستند نہیں ہے۔ ہم اس روایت کو صرف اشعث سمان کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اشعث بن سعید ابوالربیع سمان کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔

اکثر اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اندھیرے کی وجہ سے قبلہ کی بجائے کسی اور طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے اور اس نماز ادا کر لینے کے بعد اس کے سامنے یہ واضح ہو کہ اس نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہیں کی تو اس کی نماز درست شمار ہوگی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُصَلّٰى اِلَيْهِ وَفِيْهِ

باب 117: کس چیز کی طرف اور کس جگہ پر نماز ادا کرنا مکروہ ہے؟

316 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّصَلّٰى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ

315- اخرجه ابن ماجه (326/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: من يصل لغير القبلة وهو لا يعلم، حديث (1020)، وعبد بن حميد، ص (130) حديث (316) من طريق عاصم بن عبيدالله عن عبدالله بن عامر بن ربيعة عن ابيه فذكره۔

316- اخرجه ابن ماجه (246/1): كتاب المساجد والجماعات: باب: المواضع التي تكره فيها الصلاة، حديث (746)، وعبد بن حميد، ص (246) حديث (765) من طريق زيد بن جبيرة عن داود بن الحصين عن نافع عن ابن عمر، فذكره۔

وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَفِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ اَبُوْ مَرْثَدٍ اسْمُهُ كَنَّازُ بْنُ حُصَيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ

توضیح راوی: وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَزَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ الْكُوْفِيُّ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَاَقْدَمُ وَقَدْ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَحَدِيْثُ دَاوُدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهُ وَاَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ

وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہوں پر نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔ بیت الخلاء، مذبح، قبر، راستہ، حمام، اونٹوں کا باڑا اور بیت اللہ کی چھت۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی مفہوم کی روایت نقل کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابومرثد رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔ اس میں زید بن جبیرہ نامی راوی کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا گیا ہے۔

لیث بن سعد نے اس حدیث کو عبداللہ بن عمر عمری کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' جیسا کہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جو حدیث نقل کی ہے' وہ زیادہ مشابہ ہے' اور لیث بن سعد کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

عبداللہ بن عمر عمری رضی اللہ عنہما کو بعض اہلِ علم نے اس کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے' جن میں یحییٰ بن سعید القطان بھی شامل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَعْطَانِ الْإِبِلِ

باب 118: بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنا

317 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ

سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: صَلُّوا فِىْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِىْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ اَوْ بِنَحْوِهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَحَدِيْثُ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ روایت: وَّرَوَاهُ اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَّلَمْ يَرْفَعْهُ وَاسْمُ اَبِىْ حَصِيْنٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہمارے اصحاب کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابوحصین نے ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث نقل کی ہے وہ حدیث ''غریب'' ہے۔

اسرائیل نے اس روایت کو ابوحصین کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

318 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ عَنْ

317- اخرجه ابن ماجه (252/1): كتاب المساجد والجماعات: باب: الصلاة في اعطان الابل و مراح الغنم' حديث (768)' واحمد (509, 491/2 ,41/2) والدارمي (323/1)' كتاب الصلاة' باب: الصلاة من مرابض الغنم و معاطن الابل وابن خزيمة (8/2) حديث (795)

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّی فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰـذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو التَّیَّاحِ الضُّبَعِیُّ اسْمُهٗ یَزِیْدُ بْنُ حُمَیْدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

ابوالتیاح ضبعی نامی راوی کا نام یزید بن حمید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الدَّابَّةِ حَیْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ

باب 119: سواری پر نماز ادا کرنا' خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو

319 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ وَّیَحْیَی بْنُ اٰدَمَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ یُصَلِّی عَلٰی رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ اَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوْعِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّعَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

وَقَدْ رُوِیَ هٰـذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰـذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَیْنَهُمْ اخْتِلَافًا لَّا یَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَیْثُ مَا كَانَ وَجْهُهٗ اِلَی الْقِبْلَةِ اَوْ غَیْرِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے کسی کام سے بھیجا' جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

318- اخرجه البخاری (407/1): كتاب الوضوء' باب: ابوال الابل والدواب والغنم و مرابضها' حديث (234)' و (627/1): كتاب الصلاة: باب: الصلاة فی مرابض الغنم' حديث (429)' و (97/4): كتاب فضائل المدينة: باب: حرم المدينة حديث (1868)' و (382/4)، كتاب البيوع: باب: صاحب السلعة احق بالسوم' حديث (2106)' و (474/5): كتاب الوصايا: باب: وقف الارض للمسجد' حديث (2724)' و (479/5): باب: اذا قال الواقف لا نطلب ثمنه الى الله فهو جائز' و (311/7): كتاب مناقب الانصار: باب: مقدم النبی صلى الله عليه وسلم واصحابه المدينة' حديث (3932)' و مسلم (414/2- الابی) كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: ابتناء مسجد النبی صلى الله عليه وسلم حديث (524/9)' واحمد فی "مسنده" (131/3) من طريق شعبه' عن ابی التياح عن انس بن مالك' فذكره.

319- اخرجه ابو داؤد (306/1): كتاب الصلاة: باب: ردالسلام فی الصلاة' حديث (926)' و (391/1) باب التطوع الى الراحلة والوتر حديث (1227) والنسائی (6/3'): كتاب السهو: باب، ردالسلام بالاشارة فی الصلاة' وابن ماجه (325/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: المصلى يسلم عليه كيف يرد' حديث (1018)' واحمد فی "مسنده" (296/3- 312- 332- 334- 351- 363- 379- 380- 388) وابن خزيمة (49/2) حديث (889)' و (253/2) حديث (1270) من طريق ابی الزبير عن جابر فذكره.

میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ مشرق کی طرف رخ کر کے اپنی سواری پر نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ ﷺ کا سجدہ رکوع کے مقابلے میں زیادہ جھکا ہوا ہوتا تھا (یعنی آپ ﷺ اس میں سر کو زیادہ جھکا لیتے تھے)

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت بعض دیگر حوالوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

عام اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' ہمارے علم کے مطابق اس بارے میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

ان حضرات کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر کوئی شخص اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتا ہے' خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو' قبلہ کی طرف ہو یا نہ ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الصَّلٰوةِ اِلَى الرَّاحِلَةِ

باب **120**: سواری کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا

320 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِلٰى بَعِيْرِهٖ اَوْ رَاحِلَتِهٖ وَكَانَ يُصَلِّى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلٰوةِ اِلَى الْبَعِيْرِ بَاْسًا اَنْ يَّسْتَتِرَ بِهٖ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اونٹ کی طرف' یا اپنی سواری کی طرف رخ کر کے' نماز ادا کر لیتے تھے۔ آپ ﷺ اپنی سواری پر بھی نماز ادا کر لیتے تھے' خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم کی یہی رائے ہے۔ ان کے نزدیک اونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' یعنی اسے سترہ بنا کر (نماز ادا کی جائے)

320- اخرجه البخاری (566/2): کتاب الوتر: باب: الوتر على الدابة' حديث (999)' و (567/2) باب: الوتر فى السفر' حديث (1000)' و (668/2) کتاب تقصير الصلاة: باب: صلاة التطوع على الدواب' وحيثما توجهت به' حديث (1095)' و (669/2) باب: الايماء على الدابة' حديث (1096)' وباب: ينزل للمكتوبة' حديث (1098)' و (673/2) باب: من تطوع فى السفر فى غير دبر الصلوات و قبلها ور كع النبى صلى الله عليه وسلم ركعتى الفجر فى السفر' حديث (1105)' و مسلم (20/3: الابى) كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: جواز صلاة النافلة على الدابة فى السفر حيث توجهت به' حديث (31-32/700)' والنسائى (232/3): كتاب: قيام الليل و تطوع النهار: باب' الوتر على الراحلة' واحمد فى "مسنده" (4/2-13-38-57-124-142) و (73/3)' وابن خزيمة (251/2) حديث (1264) من طريق نافع عن ابن عمر فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَئُوْا بِالْعَشَاءِ

باب 121: نماز کا وقت ہو جائے اور کھانا بھی آ جائے' تو پہلے کھانا کھا لو

321 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ يَّبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَئُوْا بِالْعَشَاءِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاُمِّ سَلَمَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَقُوْلَانِ يَبْدَاُ بِالْعَشَاءِ وَاِنْ فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ فِي الْجَمَاعَةِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَّقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَبْدَاُ بِالْعَشَاءِ اِذَا كَانَ طَعَامًا يَّخَافُ فَسَادَهٗ وَالَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَشْبَهُ بِالِاتِّبَاعِ وَاِنَّمَا اَرَادُوْا اَنْ لَّا يَقُوْمَ الرَّجُلُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَلْبُهٗ مَشْغُوْلٌ بِسَبَبِ شَيْءٍ

آثارِ صحابہ: وَّقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا نَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَفِيْ اَنْفُسِنَا شَيْءٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کھانا آ جائے اور نماز بھی کھڑی ہو چکی ہو تو تم پہلے کھانا کھا لو۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ فرماتے ہیں: پہلے کھانا کھا لیا جائے' اگرچہ باجماعت نماز فوت ہو جائے میں نے جارود کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: آدمی پہلے کھانا کھا لے اگر کھانے کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو۔

---

321 اخرجه البخاری (9/497) كتاب الاطعمة' باب: اذا حضر العشاء فلا يعجل عن عشائه: حديث (5463)' و مسلم (2/462) كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب: كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذی يريد اكله فی الحال و كراهة الصلاة مع مدافعة الاخبثين' حديث (557/64)' والنسائی (2/110) حديث (852) كتاب الامامة باب: العذر فی ترك الجماعة' وابن ماجه (1/301) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: اذا حضرت الصلاة ووضع العشاء حديث (933)' الدارمی (1/293) كتاب الصلاة باب: اذا حضر العشاء واقيمت الصلاة واحمد (3/110)' والحميدی (2/499) حديث (1181)' وابن خزيمة (2/66) حديث (934)

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر اہلِ علم میں سے کچھ حضرات اس بات کی طرف گئے ہیں، جو پیروی کے زیادہ مشابہ ہے۔
ان حضرات نے یہ ارادہ کیا ہے: کوئی بھی شخص نماز کے لئے ایسی حالت میں کھڑا نہ ہو جب اس کا دل کسی اور طرف متوجہ ہو۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ہم اس وقت نماز کے لئے کھڑے نہیں ہوتے، جب ہمارا ذہن کسی دوسری طرف (منتشر) ہو۔

322 وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متن حدیث: اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَئُوْا بِالْعَشَاءِ (۱)

آثارِ صحابہ: قَالَ وَتَعَشّٰی ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ یَسْمَعُ قِرَائَةَ الْاِمَامِ

سند حدیث: قَالَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز قائم ہو جائے، تو پہلے کھانا کھالو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کھانا کھاتے رہتے تھے، اگرچہ وہ امام کی قرأت کی آواز سن رہے ہوتے تھے۔
یہ روایت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ عِنْدَ النُّعَاسِ

باب 122: اونگھنے کے وقت نماز ادا کرنا

323 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْكِلَابِیُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰی وَهُوَ یَنْعَسُ لَعَلَّهٗ یَذْهَبُ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَۃَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو اونگھ آئے اور وہ نماز پڑھ

(۱)–اخرجه البخاری (187/2) کتاب الاذان: باب: اذا حضر الطعام واقیمت الصلاة حدیث (673) ومسلم (392/1) کتاب المساجد: باب: کراهة الصلاة بحضرة الطعام حدیث (557) من طریق عبیداللّٰه عن نافع عن ابن عمر به.

323– اخرجه مالك فی "الموطا" (118/1): کتاب صلاة اللیل: باب: ماجاء فی صلاة اللیل، حدیث (3) والبخاری (375/1): کتاب الوضوء: باب: الوضوء من النوم، حدیث (212)، ومسلم (123/3 ـ الابی) کتاب صلاة المسافرین، باب: امر من نعس فی صلاته، او استعجم علیه القرآن او الذکر بان یرقد او یقعد حتی یذهب عنه ذلك حدیث (785/220) وابو داؤد (418/1): کتاب الصلاة: باب: النعاس فی الصلاة حدیث (1310) وابن ماجه (436/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: ما جاء فی المصلی اذا نعس، حدیث (1370) والنسائی (99/1): کتاب الطهارة: باب النعاس واحمد فی "مسنده" (6/56-202-205-259) والدارمی (321/1)، کتاب الصلاة: باب: کراهیة الصلاة للناعس، والحمیدی (96/1) حدیث (185) وابن خزیمة (55/2) حدیث (907) من طریق هشام بن عروة، عن ابیه عن عائشة رضی اللّٰه عنها فذکره.

رہا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ سو جائے جب اس کی نیند ختم ہو جائے (پھر نماز ادا کرے) کیونکہ جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے اور اس وقت وہ اونگھ جائے تو ہو سکتا ہے: اپنی طرف سے وہ دعائے مغفرت کر رہا ہو لیکن درحقیقت خود کو برا کہہ رہا ہو۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ زَارَ قَوْمًا لَّا يُصَلِّي بِهِمْ

باب 123: جو شخص کسی قوم سے ملنے کے لئے جائے اور وہ انہیں نماز نہ پڑھائے

324 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ الْعَطَّارِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَاْتِيْنَا فِيْ مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهٗ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتّٰى اُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا اَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ مِنَ الزَّائِرِ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذِنَ لَهٗ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ بِهٖ وَقَالَ اِسْحٰقُ بِحَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَشَدَّدَ فِيْ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ اَحَدٌ بِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَاِنْ اَذِنَ لَهٗ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ قَالَ وَكَذٰلِكَ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّيْ بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ اِذَا زَارَهُمْ يَقُوْلُ لِيُصَلِّ بِهِمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ

◆◆ ابوعطیہ بیان کرتے ہیں: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں ہماری نماز کی جگہ پر تشریف لائے وہ بات چیت کرتے رہے جب نماز کا وقت ہوا تو ہم نے ان سے کہا: آگے بڑھیئے! انہوں نے فرمایا: تم اپنے میں سے کسی ایک کو آگے کر دو! میں تمہیں بتاتا ہوں: میں نے آگے ہو کر (نماز کیوں نہیں پڑھائی؟) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی کو ملنے کے لئے جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے ان میں سے ہی کوئی ایک شخص ان کی امامت کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اور دیگر (طبقوں سے تعلق رکھنے والے) اکثر اہلِ علم نے اس پر عمل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: مہمان کے مقابلے میں گھر کا مالک امامت کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔

324- اخرجه ابو داؤد (218/1): كتاب الصلاة باب: امامة الزائر' حديث (596)' والنسائي (80/2): كتاب الامامة: باب امامة الزائر واحمد في "مسنده": (436/3) و (53/5) وابن خزيمة (12/3) حديث (1520) من طريق ابان بن يزيد العطار عن بديل بن ميسرة العقيلي عن ابى عطية' عن مالك بن الحويرث' فذكره.

بعض اہلِ علم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب مالک مہمان کو اجازت دیدے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے: وہ مہمان اسے نماز پڑھادے۔

حضرت اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے' انہوں نے اس بارے میں شدت اختیار کی ہے' یعنی کوئی بھی شخص گھر کے مالک کو نماز نہیں پڑھاسکتا' اگرچہ گھر کا مالک اسے اجازت دے بھی دے۔

وہ فرماتے ہیں: اسی طرح مسجد میں ہوگا' مسجد میں لوگوں کو کوئی ایسا شخص نماز نہیں پڑھائے گا' جو ان سے ملنے کے لئے گیا ہو' اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہیں ان میں سے ہی کوئی شخص نماز پڑھائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّخُصَّ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ

باب 124: امام کا صرف اپنے لئے دعا کرنا مکروہ ہے

325 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ الْحِمْصِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ فَاِنْ نَّظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمَّ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ثَوْبَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السَّفْرِ بْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ حَدِيْثَ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ فِيْ هٰذَا اَجْوَدُ اِسْنَادًا وَّاَشْهَرُ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی دوسرے کے گھر میں اجازت لئے بغیر جھانکے اور اگر اس نے اس طرح دیکھ لیا' تو گویا وہ اس کے گھر کے اندر داخل ہوگیا اور نہ ہی یہ جائز ہے: کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے اور ان کو چھوڑ کر صرف اپنے لئے دعا کرے' اگر وہ ایسا کرتا ہے' تو وہ ان کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کرتا ہے' اور کوئی بھی شخص ایسی حالت میں نماز کے لئے کھڑا نہ ہو' جب اس نے پیشاب یا پاخانہ روک رکھا ہو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

325- اخرجه ابو داؤد (70/1): کتاب الطهارة: باب: ایصلی الرجل وهو حاقن' حدیث (90)' وابن ماجه (202/1): کتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء فی النهی للحاقن ان یصلی' حدیث (619)' و (298/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: والا یخص الامام نفسه بالدعاء' حدیث (923)' والبخاری فی "الادب المفرد" (1093) واحمد فی "مسنده" (280/5) من طریق یزید بن شریح ان اباحی المؤذن حدثه' عن ثوبان' فذکره۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ثوبان سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اس حدیث کو حضرت معاویہ بن صالح کے حوالے سے سفر بن نسیر کے حوالے سے، یزید بن شریح کے حوالے سے، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے۔

یہی روایت یزید بن شریح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے۔

یہ روایت جسے یزید بن شریح نے ابوحی مؤذن کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ اس کی سند زیادہ بہتر اور زیادہ مشہور ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

باب 125: جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے اور لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں

326 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ

متنِ حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَّرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّطَلْحَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ اُمَامَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ لَا يَصِحُّ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ تَكَلَّمَ فِيْهِ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّضَعَّفَهُ وَلَيْسَ بِالْحَافِظِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّؤُمَّ الرَّجُلُ قَوْمًا وَّهُمْ لَهُ كَارِهُونَ فَاِذَا كَانَ الْاِمَامُ غَيْرَ ظَالِمٍ فَاِنَّمَا الْاِثْمُ عَلٰى مَنْ كَرِهَهُ وقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِيْ هٰذَا اِذَا كَرِهَ وَاحِدٌ اَوِ اثْنَانِ اَوْ ثَلَاثَةٌ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ بِهِمْ حَتّٰى يَكْرَهَهُ اَكْثَرُ الْقَوْمِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین طرح کے لوگوں پر لعنت کی ہے' وہ شخص جو لوگوں کو نماز پڑھاتا ہو' اور لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' ایک وہ عورت جو ایسی حالت میں رات بسر کرے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو' اور ایک وہ شخص جو حی علی الفلاح سنے اور پھر اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو)۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''صحیح'' نہیں ہے' اس لئے کہ یہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن قاسم نامی راوی کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ کلام کیا ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے یہ شخص حافظ نہیں تھا۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص دوسروں کو نماز پڑھائے اور وہ لوگ اس شخص کو ناپسند کرتے ہوں، جب امام ظالم نہ ہو تو اس کا گناہ اس شخص پر ہوگا، جو اسے ناپسند کرتا ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں یہ فرمایا ہے: اگر کسی امام کو ایک شخص یا دو یا تین لوگ ناپسند کرتے ہیں، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے: اگر وہ دوسرے لوگوں کو نماز پڑھا دے، لیکن اگر اکثر لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں (تو پھر یہ درست نہیں ہوگا)

327 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ يُقَالُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اثْنَانِ امْرَاَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا وَاِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

قَالَ هَنَّادٌ قَالَ جَرِيرٌ قَالَ مَنْصُورٌ فَسَاَلْنَا عَنْ اَمْرِ الْاِمَامِ فَقِيلَ لَنَا اِنَّمَا عَنٰى بِهٰذَا اَئِمَّةً ظَلَمَةً فَاَمَّا مَنْ اَقَامَ السُّنَّةَ فَاِنَّمَا الْاِثْمُ عَلٰى مَنْ كَرِهَهُ

◆◆ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے، سب سے شدید عذاب دو طرح کے لوگوں کو ہوگا ایک وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہو اور ایک لوگوں کا وہ امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں۔

جریر کے بارے میں منصور بیان کرتے ہیں: ہم نے امام کے معاملے کے بارے میں دریافت کیا، تو ہمیں بتایا گیا اس سے مراد ظالم امام ہے، البتہ جو شخص سنت کو قائم کرتا ہو، تو اسے ناپسند کرنے والا شخص گنہگار ہوگا۔

328 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ لَّا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ اٰذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَّاِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو غَالِبٍ اسْمُهُ حَزَوَّرٌ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگ ایسے ہیں، جن کی نماز ان کے کان سے آگے نہیں بڑھتی ایک مفرور غلام جب تک وہ واپس نہ آجائے ایک وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابوغالب نامی راوی کا نام حزور ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُوْدًا

باب 126 جب امام بیٹھ کرنماز ادا کرے تو مقتدی بھی بیٹھ کرنماز ادا کریں

329 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْإِمَامُ اَوْ اِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ

متنِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا لَمْ يُصَلِّ مَنْ خَلْفَهٗ اِلَّا قِيَامًا فَاِنْ صَلَّوْا قُعُوْدًا لَمْ تُجْزِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے آپ کو چوٹ آ گئی تو آپ نے بیٹھ کرنماز ادا کی ہم نے بھی آپ کے ہمراہ بیٹھ کرنماز ادا کی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک امام (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) بے شک امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو جب وہ سجدے میں جائے تو تم سجدے میں جاؤ جب وہ بیٹھ کرنماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

329- اخرجه مالك فى "الموطا": (135/1)، كتاب صلاة الجماعة: باب: صلاة الامام وهو جالس حديث (16)، والبخارى (204/2): كتاب الأذان: باب انما جعل الامام ليؤتم به، حديث (689)، ومسلم (295/2- الابى): كتاب الصلاة باب ائتمام المأموم بالامام، حديث (77/ 411) وابو داؤد (219/1): كتاب الصلاة: باب: الامام يصلى من قعود، حديث (601)، والنسائى (83/2): كتاب الامامة: باب الائتمام بالامام و (98/2): باب: الائتمام بالامام وهو يصلى قاعدا، وابن ماجه (284/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما يقول اذا رفع راسه من الركوع، حديث (876) مختصرا، واحمد فى "مسنده" (3-110 1620)، والدارمى (286/1- 287): كتاب الصلاة: باب: فيمن يصلى خلف الامام والامام جالس، والحميدى (501/2) حديث (1189)، وابن خزيمة (89/2) حديث (977)، وعبد بن حميد، ص (351) حديث (1161) من طريق ابن شهاب الزهرى عن انس بن مالك فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے سے گر کر زخمی ہونے کا ذکر ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب اس حدیث کے مطابق نظریہ رکھتے ہیں' ان میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم کی یہ رائے ہے: جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والا شخص کھڑا ہو کر ہی نماز ادا کرے گا' اگر وہ سب لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں' تو ان کی نماز درست نہیں ہوگی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 127: بلاعنوان

330 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا صَلَّی الْاِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا

وَرُوِیَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ مَرَضِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰی اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ بَكْرٍ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَاَبُوْ بَكْرٍ يَاْتَمُّ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرُوِیَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ قَاعِدًا

وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ

◆◆ مسروق' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی یہ اس بیماری کی بات ہے' جس سے آپ کا وصال ہوگیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

330- اخرجه النسائی (79/2): كتاب الامامة باب: صلاة الامام خلف رجل من رعيته' واحمد فی "مسنده" (159/6) وابن خزيمة (55/3) حديث (1620) من طريق عن شعبة' عن نعيم بن ابی هند' عن ابی وائل' عن مسروق عن عائشة فذكره.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری کے دوران باہر تشریف لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی' لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر رہے تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔

331 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ قَاعِدًا فِیْ ثَوْبٍ مُّتَوَشِّحًا بِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ وَّقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ ثَابِتٍ وَّمَنْ ذَكَرَ فِيْهِ عَنْ ثَابِتٍ فَهُوَ اَصَحُّ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ آپ نے ایک کپڑا اوڑھا ہوا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کو یحییٰ بن ایوب نے حمید کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

کئی راویوں نے اسے حمید کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے' تاہم ان راویوں نے اس میں ثابت نامی راوی کا ذکر نہیں کیا' تاہم جس راوی نے ثابت کا ذکر کیا ہے وہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِمَامِ يَنْهَضُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا

باب 128: جب امام دو رکعت کے بعد بھول کر کھڑا ہو جائے اور (بیٹھے نہیں)

332 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِهِمْ فَلَمَّا صَلّٰى بَقِيَّةَ صَلَاتِهٖ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِیْ فَعَلَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّسَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ

332- اخرجه احمد (248/4) من طريق ابن ابی ليلی عن الشعبی عند المغيرة فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ قَالَ اَحْمَدُ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى

قولِ امام بخاری: وقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى هُوَ صَدُوْقٌ وَّلَا اَرْوِىْ عَنْهُ لِاَنَّهٗ لَا يَدْرِىْ صَحِيْحَ حَدِيْثِهٖ مِنْ سَقِيْمِهٖ وَكُلُّ مَنْ كَانَ مِثْلَ هٰذَا فَلَا اَرْوِىْ عَنْهُ شَيْئًا

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرٌ الْجُعْفِىُّ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ تَرَكَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ وَّغَيْرُهُمَا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ مَضٰى فِىْ صَلَاتِهٖ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ رَاٰى قَبْلَ التَّسْلِيْمِ

قولِ امام ترمذی: وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى بَعْدَ التَّسْلِيْمِ وَمَنْ رَاٰى قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَحَدِيْثُهٗ اَصَحُّ لِمَا رَوَى الزُّهْرِىُّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِىُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ

◆◆ شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی' وہ دو رکعات پڑھنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑے ہوگئے لوگوں نے انہیں سبحان اللہ کہہ کر متوجہ کرنا چاہا انہوں نے جواب میں بھی سبحان اللہ کہہ دیا۔ جب انہوں نے نماز مکمل کی' تو سلام پھیر کر دو مرتبہ سجدہ سہو کرلیا' جبکہ وہ بیٹھے ہوئے ہی تھے' پھر انہوں نے لوگوں کو یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا' یعنی جیسا کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث' دیگر حوالوں سے بھی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس کے راوی ابن ابی لیلیٰ کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ کی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ سچے ہیں' لیکن میں ان سے روایت نہیں کرتا' کیونکہ انہیں صحیح اور ضعیف روایت کے درمیان پتہ نہیں چلتا اور ہر وہ شخص جس کی یہ صورت حال ہو' میں اس سے کوئی روایت نقل نہیں کرتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ روایت دیگر حوالوں سے بھی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

سفیان نے جابر نامی راوی کے حوالے سے مغیرہ بن شبیل کے حوالے سے' قیس بن ابو حازم کے حوالے سے، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اس کے ایک راوی جابر جعفی کو بعض اہلِ علم نے ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ بن سعید عبدالرحمٰن بن مہدی اور دیگر محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے یعنی جب کوئی شخص دو رکعات پڑھنے کے بعد کھڑا ہو جائے (بیٹھے نہیں) تو اپنی نماز جاری رکھے اور آخر میں دو سجدہ سہو کر لے تاہم کچھ حضرات کے نزدیک یہ دو سجدے سلام سے پہلے کئے جائیں گے اور کچھ کے نزدیک سلام پھیرنے کے بعد کئے جائیں گے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) جن حضرات کے نزدیک سلام پھیرنے سے پہلے کئے جائیں گے ان کی نقل کردہ حدیث زیادہ مستند ہے جیسا کہ زہری رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن سعید انصاری نے عبدالرحمٰن اعرج کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

333 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهٖ مَنْ خَلْفَهٗ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنْ قُوْمُوْا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ دو رکعات پڑھنے کے بعد وہ کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں ان کے پیچھے لوگوں نے سبحان اللہ پڑھ کر متوجہ کرنا چاہا تو انہوں نے انہیں اشارہ کیا کہ اب تم لوگ کھڑے رہو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا پھر سلام پھیر دیا اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (اس طرح کی صورتحال میں) اسی طرح کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ

باب 129: پہلی دو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھنے کی مقدار

334 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ

333- اخرجه ابو داؤد (338/1): كتاب الصلاة: باب: من نسى ان يتشهد وهو جالس حديث (1037) واحمد (247/4، 253، 254) والدارمى (353/1): كتاب الصلاة: باب: اذا كان فى الصلاة نقصان من طريق يزيد بن هارون عن المسعودى عن زياد بن علاقة عن المغيرة بن شعبة فذكره.

اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ فَاَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ فَيَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِلَّا اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ لَّا يُطِيْلَ الرَّجُلُ الْقُعُوْدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَلَا يَزِيْدَ عَلَى التَّشَهُّدِ شَيْئًا وَّقَالُوْا اِنْ زَادَ عَلَى التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ هٰكَذَا رُوِيَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِ

◆◆ حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی دو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھتے تھے' تو یوں لگتا تھا جیسے آپ گرم پتھروں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: پھر سعد نامی راوی نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی (یعنی کچھ کہا جسے میں سمجھ نہیں سکا) لیکن میرا یہ خیال ہے: انہوں نے یہ الفاظ کہے تھے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے' البتہ ابوعبیدہ نامی راوی نے اسے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے نہیں سنا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان حضرات نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی دو رکعات پڑھنے کے بعد والے قعدہ کو طویل نہ کرے اور پہلی دو رکعات پڑھنے کے بعد تشہد سے زیادہ کچھ نہ پڑھے۔

علماء نے یہ بات فرمائی ہے: اگر کوئی شخص تشہد سے زیادہ پڑھ لیتا ہے' تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوتا ہے۔

شعبی اور دیگر حضرات سے اسی طرح منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 130: نماز کے دوران اشارہ کرنا

335 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ اِلَيَّ اِشَارَةً وَّقَالَ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اِشَارَةً بِاِصْبَعِهِ

334– اخرجه ابو داؤد (326/1): كتاب الصلاة باب: في تخفيف القعود حديث (995) والنسائي (243/2): كتاب التطبيق: باب التخفيف في التشهد الاول واحمد في "مسنده" (386/1- 410- 428- 436- 460) من طريق سعد بن ابراهيم عن ابي عبيدة بن عبدالله عن ابيه فذكره.

335– اخرجه ابو داؤد (306/1): كتاب الصلاة: باب: رد السلام في الصلاة حديث (925) والنسائي (5/3): كتاب السهو: باب رد السلام بالاشارة في الصلاة' واحمد في "مسنده" (332/4) والدارمي (316/1): كتاب الصلاة باب: كيف يرد السلام في الصلاة من طريق الليث بن سعد عن بكير بن عبدالله بن الاشج' عن نابل صاحب العباء عن ابن عمر عن صهيب الرومي' فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ بِلَالٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّعَآئِشَةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت صہیب کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں:) میں نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ نماز ادا کر رہے تھے' میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ ﷺ نے اشارے کے ذریعے مجھے جواب دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ بات کہی تھی: نبی اکرم ﷺ نے انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

اس بارے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

336 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَّحَدِيْثُ صُهَيْبٍ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ بُكَيْرٍ

حدیثِ دیگر: وَّقَدْ رُوِیَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ حَيْثُ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ فِیْ مَسْجِدِ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ يَرُدُّ اِشَارَةً وَّكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدِیْ صَحِيْحٌ لِاَنَّ قِصَّةَ حَدِيْثِ صُهَيْبٍ غَيْرُ قِصَّةِ حَدِيْثِ بِلَالٍ وَّاِنْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَوٰى عَنْهُمَا فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ سَمِعَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو جواب کیسے دیتے تھے؟ جب لوگ آپ کو سلام کرتے تھے' اور آپ اس وقت نماز پڑھ رہے ہوتے تھے' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ اپنے دستِ مبارک کے ذریعے اشارہ کر دیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔ ہم اسے صرف لیث نامی راوی کے حوالے سے بکیر کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

زید بن اسلم کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو جواب کیسے دیا تھا؟ جب لوگوں نے آپ کو بنو عمرو بن عوف کی مسجد میں سلام کیا تھا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: آپ ﷺ نے انہیں اشارے کے ذریعے جواب دیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ دونوں احادیث میرے نزدیک ''صحیح'' ہیں اس لئے' کیونکہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا قصہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قصے سے مختلف ہے' اگرچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں روایات کو نقل کیا ہے' تو اس بات کا احتمال موجود ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں حضرات سے یہ بات سنی ہو۔

336- اخرجه ابو داؤد (306/1)؛ كتاب الصلاة باب: ردالسلام فی الصلاة' حديث (927)

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ التَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقَ لِلنِّسَآءِ

باب 131: سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے' اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے

337 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَآءِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حدیثِ دیگر: وَقَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ اِذَا اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّى سَبَّحَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لئے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے' اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا' اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ سبحان اللہ کہہ دیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِى الصَّلٰوةِ

باب 132: نماز کے دوران جمائی لینا مکروہ ہے

338 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

337– اخرجه مسلم (316/2. الابی) كتاب الصلاة: باب: تسبيح الرجل و تصفيق المراة اذا انابهما شيء فى الصلاة' حديث (422/107-106)' والنسائى (11/3): كتاب السهو' باب التسبيح فى الصلاة' واحمد فى مسنده (261/2- 440- 479) من طريق سليمان الاعمش' عن ابى صالح ذكوان عن ابى هريرة' فذكره.

338– اخرجه مسلم (347/9. النووى)، كتاب الزهد والرقائق: باب: تشميت العطاس' و كراهة التثاؤب حديث (2994/56)

متن حدیث: اَلتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَدِّ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ التَّثَاؤُبَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنِّيْ لَاَرُدُّ التَّثَاؤُبَ بِالتَّنَحْنُحِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کے دوران جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے جب کسی شخص کو جمائی آرہی ہو تو جہاں تک اس کے لئے ممکن ہو وہ اپنے منہ کو بند رکھنے کی کوشش کرے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کے دادا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے نماز کے دوران جمائی لینے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں کھانس کر جمائی کو روک دیتا ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ

باب 133: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں نصف ثواب ملتا ہے

339 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَسٍ وَّالسَّائِبِ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّهٗ يَقُوْلُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الْمَرِيْضِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ

339– اخرجه البخاری (680/2): کتاب تقصیر الصلاة باب: صلاة القاعد، حدیث (1115)، و (683/2) باب: صلاة القاعد بالایماء، حدیث (1116)، و (684/2): باب: اذا لم یطق قاعدا صلی علی جنب و ابوداؤد (314/1): کتاب الصلاة: باب: فی صلاة القاعد، حدیث (951)، والنسائی (323/3): کتاب قیام اللیل وتطوع النهار: باب: فضل صلاة القائم ثم علی صلاة القاعد، وابن ماجه (388/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب صلاة القاعد علی النصف من صلاة القائم، حدیث (1231)، واحمد فی "مسنده": (433/4- 435- 442- 443)، وابن خزیمة (235/2) حدیث (1236)، و (241/2) حدیث (1249) من طریق حسین بن ذکوان المعلم، عن عبدالله بن بریدة، عن عمران بن بریدة، فذکره.

الْمُعَلِّمِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ نَحْوَ رِوَايَةِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ نَحْوَ رِوَايَةِ عِيْسٰى بْنِ يُوْنُسَ

مذاہب فقہاء: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اِنْ شَاءَ الرَّجُلُ صَلّٰى صَلَاةَ التَّطَوُّعِ قَائِمًا وَّجَالِسًا وَّمُضْطَجِعًا

وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ صَلَاةِ الْمَرِيْضِ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ جَالِسًا فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّيْ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّيْ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى قَفَاهُ وَرِجْلَاهُ اِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ صَلّٰى جَالِسًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ قَالَ هٰذَا لِلصَّحِيْحِ وَلِمَنْ لَيْسَ لَهٗ عُذْرٌ يَّعْنِىْ فِى النَّوَافِلِ فَاَمَّا مَنْ كَانَ لَهٗ عُذْرٌ مِّنْ مَرَضٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَصَلّٰى جَالِسًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَقَدْ رُوِىَ فِيْ بَعْضِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِثْلُ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: جو بیٹھ کرنماز ادا کرتا ہے' تو آپ نے فرمایا: جو شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرے وہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور جو بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو اسے کھڑے ہوئے کے مقابلے میں نصف اجر ملتا ہے' اور جو شخص لیٹ کر نماز پڑھے اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں نصف اجر ملتا ہے (اس سے مراد نفلی نماز ہے)

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیمار شخص کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: آپ نے فرمایا: تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو! اگر تم نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو پہلو کے بل ادا کرو۔

یہی روایت بعض دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اور کسی شخص نے حصین معلم کے حوالے سے اس طرح کی روایت نقل نہیں کی۔

صرف ابواسامہ اور دیگر راویوں نے حصین معلم کے حوالے سے عیسیٰ بن یونس کی روایت کی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس سے مراد نفلی نماز ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص چاہے' تو وہ نفلی نماز کھڑے ہو کر بھی ادا کر سکتا ہے' بیٹھ کر بھی ادا کر سکتا ہے' اور لیٹ کر بھی ادا کر سکتا ہے۔

اہلِ علم نے بیمار شخص کی نماز کے بارے میں اختلاف کیا ہے' جب وہ بیٹھ کر نماز ادا نہ کر سکتا ہو۔

بعض اہلِ علم نے یہ رائے پیش کی ہے: وہ اپنے دائیں پہلو کے بل نماز ادا کرے گا۔
بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: وہ سیدھا چت لیٹ کر نماز ادا کرے گا' جب کہ اس کے پاؤں قبلہ کی طرف ہوں گے۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: جو شخص بیٹھ کر نماز ادا کرے اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں نصف اجر ملے گا۔

سفیان فرماتے ہیں: یہ تندرست شخص کے لئے ہے' اور اس شخص کے لئے ہے' جسے کوئی بھی عذر لاحق نہ ہو' البتہ جس شخص کو بیماری کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے کوئی عذر لاحق ہو' اور وہ بیٹھ کر نماز ادا کر لے' تو اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی مانند اجر ملے گا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) بعض روایات میں یہ بات ملتی ہے' جو سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی تائید کرتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

باب 134: جو شخص بیٹھ کر نفل نماز پڑھے

340 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَاِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَّيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ حَفْصَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ جَالِسًا فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَائَتِهِ قَدْرُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا فَاِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَّاِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَالْعَمَلُ عَلٰى كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ كَاَنَّهُمَا رَاَيَا كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحًا مَعْمُوْلًا بِهِمَا

340-اخرجه مالك فی الموطا (137/1): كتاب صلاة الجماعة: باب: ما جاء فی صلاة القاعد فی النافلة حديث (21)' و مسلم (60/3. الابی) كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: جواز النافلة قائما و قاعدا حديث (733/118)' والنسائی (223/3): كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: صلاة القاعد فی النافلة وذكر الاختلاف علی ابی اسحق فی ذلك' واحمد فی "مسنده": (285/6)' والدارمی (322/1) كتاب الصلاة: باب: صلاة التطوع قاعدا' وابن خزيمة (238/2) حديث (1242) من طريق ابن شهاب الزهری' عن السائب بن يزيد' عن المطلب بن ابی وداعة السهمی عن حفصة امالمومنين رضی الله عنها 'فذكره.

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں، بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی کوئی نفلی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ جب آپ کی وفات سے ایک سال پہلے کا وقت آیا، تو آپ نفلی نماز بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے، آپ اس میں کسی سورت کی تلاوت کرنا شروع کرتے تھے، اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے کہ وہ اس سے زیادہ لمبی سورت سے بھی زیادہ لمبی محسوس ہوتی تھی۔

اس بارے میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بیٹھ کر نماز ادا کیا کرتے تھے، جب آپ کی قرأت میں تیس یا چالیس آیات جتنی تلاوت باقی رہ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے تھے کھڑے ہو کر وہ قرأت کرتے تھے، پھر رکوع میں جاتے تھے، پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کیا کرتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے: آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے، پھر جب آپ قرأت کرتے تھے، تو کھڑے ہو جاتے تھے، پھر آپ رکوع میں جاتے تھے، پھر سجدے میں چلے جاتے تھے، یعنی کھڑے ہو کر رکوع میں اور سجدے میں جایا کرتے تھے، لیکن جب آپ قرأت کرتے تھے، تو اس وقت بیٹھ جاتے تھے، پھر آپ رکوع میں اور سجدے میں چلے جاتے تھے، جبکہ آپ بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دونوں روایات پر عمل کیا جا سکتا ہے، گویا کہ ان دونوں حضرات کے نزدیک یہ دونوں روایات ''صحیح'' ہیں اور معمول بہ ہیں۔

341 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَاُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَائَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے، اور قرأت کرتے تھے، جبکہ آپ بیٹھے ہوئے ہوتے تھے، جب آپ کی قرأت میں تیس یا چالیس آیات جتنی مقدار رہ جاتی تھی، تو آپ کھڑے ہو جاتے تھے، اور کھڑے ہو کر قرأت کرتے تھے، پھر آپ رکوع میں جاتے تھے، پھر سجدے میں جاتے تھے، پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

341- اخرجه مالك في "الموطا": (138/1): كتاب صلاة الجماعة باب: ما جاء في صلاة القاعد في النافلة، حديث (23)، والبخاري (686/2): كتاب اذا صلى قاعدا ثم صح، حديث (1119) ومسلم (59/3. الابي): كتاب صلاة المسافرين، باب: جواز النافلة قائما و قاعدا، حديث (731/112)، وابو داؤد (314/1): كتاب الصلاة باب: في صلاة القاعد، حديث (954)، والنسائي (220/3) كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: كيف يفعل اذا افتتح الصلاة قائما، واحمد (178/6) من طريق مالك عن عبدالله بن يزيد وابي النضر مولى عمر بن عبيدالله، عن ابي سلمة عن عائشة فذكره ولم يذكر المصنف عبدالله بن يزيد.

342 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ وَّهُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَّلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَّاِذَا قَرَاَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت طویل نماز کھڑے ہوکر ادا کرتے تھے' اور طویل نماز بیٹھ کر ادا کرتے تھے' جب آپ قرأت کرتے تھے' تو آپ کھڑے ہوکر کرتے تھے' پھر رکوع میں جاتے تھے' پھر سجدے میں جاتے تھے' جبکہ آپ قیام کی حالت میں ہوتے تھے' پھر آپ بیٹھ کر قرأت کرتے تھے' اور رکوع اور سجدے میں بیٹھے ہوئے ہی چلے جاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي لَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فِي الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ

باب **135**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: میں نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں' تو اسے مختصر کر دیتا ہوں

343 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَتَنَ اُمُّهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی قسم (بعض اوقات) جب میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں' اور اس وقت میں نماز (باجماعت) کی حالت میں ہوتا ہوں' تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ اس

342– اخرجه مسلم (3/56۔ الابی): کتاب صلاة المسافرین و قصرها: باب جواز النافلة قائما و قاعدا و فعل بعض الرکعة قائما و بعضها قاعدا' حدیث (105- 730)' وابو داؤد (1/314)، کتاب الصلاة: باب: فی صلاة القاعد حدیث (955- 956)' و (1/401): باب: تفریع ابواب التطوع' ورکعات السنة' حدیث (1251)' والنسائی (3/219): کتاب قیام اللیل وتطوع النهار' باب: کیف یفعل اذا افتتح الصلاة قائما' وابن ماجه (1/368) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: ماجاء فی الرکعتین بعد المغرب' حدیث (1164)' و (1/388): باب: فی صلاة النافلة قاعدا' حدیث (1228)' واحمد فی "مسنده": (6/100- 112- 113- 166- 204- 216- 227- 228- 236- 241- 261- 262- 265- 98) وابن خزیمة (2/192) حدیث (1167)' و (2/208) حدیث (1199)' و (2/239- 241) حدیث (1246- 1247- 1248- 1245)' من طریق عبداللہ بن شقیق العقیلی عن عائشة ام المومنین رضی اللہ عنها' فذکره۔

خوف کے تحت کہ کہیں وہ کسی آزمائش میں مبتلا نہ ہو جائے۔

اس بارے میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْمَرْاَةِ اِلَّا بِخِمَارٍ

باب 136: حائضہ (یعنی جوان) عورت کی نماز چادر کے بغیر قبول نہیں ہوتی

344 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَوْلُهُ الْحَائِضِ يَعْنِي الْمَرْاَةَ الْبَالِغَ يَعْنِي اِذَا حَاضَتْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَدْرَكَتْ فَصَلَّتْ وَشَيْءٌ مِّنْ شَعْرِهَا مَكْشُوْفٌ لَا تَجُوْزُ صَلَاتُهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ لَا تَجُوْزُ صَلَاةُ الْمَرْاَةِ وَشَيْءٌ مِّنْ جَسَدِهَا مَكْشُوْفٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَدْ قِيْلَ اِنْ كَانَ ظَهْرُ قَدَمَيْهَا مَكْشُوْفًا فَصَلَاتُهَا جَائِزَةٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حائضہ (بالغ) عورت کی نماز چادر کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' یعنی جب کوئی عورت بالغ ہو جائے' وہ نماز پڑھے اور اس کے سر کا کچھ حصہ بے پردہ ہو' تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ ایسی عورت کی نماز درست نہیں ہوتی' جس کے جسم کا کوئی بھی حصہ بے پردہ ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک قول کے مطابق عورت کے پاؤں بے پردہ ہوں' تو اس کی نماز درست ہوگی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 137: نماز کے دوران سدل کا مکروہ ہونا

344- اخرجه ابو داؤد (299/1): كتاب الصلاة: باب: المراة تصلي بغير خمار حديث (641) وابن ماجه (214/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: اذا حاضت الجارية لم تصل الا بخمار حديث (654) واحمد في "مسنده" (150/6 -218) وابن خزيمة حديث (775) من طريق حماد بن سلمة عن قتادة عن محمد بن سيرين عن صفية بنت الحارث عن عائشة ام المومنين رضي الله عنها فذكرته۔

345 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِى الصَّلٰوةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِى السَّدْلِ فِى الصَّلٰوةِ فَكَرِهَ بَعْضُهُمُ السَّدْلَ فِى الصَّلٰوةِ وَقَالُوْا هٰكَذَا تَصْنَعُ الْيَهُوْدُ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كُرِهَ السَّدْلُ فِى الصَّلٰوةِ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ فَاَمَّا اِذَا سَدَلَ عَلَى الْقَمِيصِ فَلَا بَاْسَ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ السَّدْلَ فِى الصَّلٰوةِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران ''سدل'' سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف عطاء نامی راوی کے حوالے سے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں' جو حضرت عسل بن سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

اہلِ علم نے نماز کے دوران ''سدل'' کے مفہوم کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے ''سدل'' کو مکروہ قرار دیا ہے۔وہ فرماتے ہیں: اس طرح یہود کیا کرتے تھے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: نماز کے دوران ''سدل'' اس وقت مکروہ ہے' جب آدمی پر اس وقت ایک کپڑا ہو' اگر وہ قمیص پر ''سدل'' کرلیتا ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کے دوران ''سدل'' کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ مَسْحِ الْحَصَى فِى الصَّلٰوةِ

باب 138: نماز کے دوران کنکریوں کو ہٹانا مکروہ ہے

346 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

345– اخرجه ابو داؤد (229/1): كتاب الصلاة باب: ما جاء فى السدل فى الصلاة' حديث (643)' وابن ماجه (310/1)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ما يكره فى الصلاة' حديث (966)' واحمد فى "مسنده": (295/2 - 341 - 345 - 348)والدارمى (320/1): كتاب الصلاة: باب: النهى عن السدل فى الصلاة' وابن خزيمة (379/1) حديث (772)' و (60/2) حديث (918) من طريق عطاء بن ابى رباح عن ابى هريرة فذكره.

متنِ حدیث: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ مُّعَيْقِيبٍ وَّعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّحُذَيْفَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَرِهَ الْمَسْحَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَّاحِدَةً كَاَنَّهُ رُوِيَ عَنْهُ رُخْصَةٌ فِي الْمَرَّةِ الْوَاحِدَةِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو وہ کنکریوں (کو نہ ہٹائے) کیونکہ رحمت اس کے مدمقابل ہوتی ہے۔

اس بارے میں حضرت معیقیب' حضرت علی بن ابوطالب' حضرت حذیفہ اور حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی روایت کی گئی ہے' آپ نے نماز کے دوران کنکریاں ہٹانے سے منع کیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے: اگر تم نے ضرور یہ کرنا ہو تو ایک مرتبہ کرلو۔

گویا ایک مرتبہ ایسا کرنے کے بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت منقول ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

347 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُّعَيْقِيبٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَّاحِدَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ابوسلمہ، حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران کنکریاں ہٹانے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: کوئی مجبوری ہو' تو ایک مرتبہ ایسا کرلو۔

346– اخرجه ابو داؤد (312/1) كتاب الصلاة' باب: في مسح الحصى في الصلاة' حديث (945)' وابن ماجه (327/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: مسح الحصى في الصلاة حديث (1027)' والنسائي (6/3): كتاب السهو: باب: النهي عن مسح الحصى في الصلاة' واحمد في "مسنده": (149/5- 150- 163- 179) والدارمي (322/1): كتاب الصلاة: باب النهي عن مسح الحصى' وابن خزيمة (59/2) حديث (913)' و (914) والحميدي (70/1) حديث (128) من طريق الزهري عن ابي الاحوص عن ابي ذر.

347– اخرجه البخاري (95/3): كتاب العمل في الصلاة باب: مسح الحصى في الصلاة' حديث (1207)' ومسلم (451/2- الابي): كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب: كراهة مسح الحصى و تسوية التراب في الصلاة' حديث (47-48- 49/546)' وابوداؤد (312/1) كتاب الصلاة: باب: في مسح الحصى في الصلاة' حديث (946)' والنسائي (7/3): كتاب السهو: باب: الرخصة فيه مرة' وابن ماجه (327/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب مسح الحصى في الصلاة' حديث (1026)' واحمد (426/3)' و (425/5)' والدارمي (322/1): كتاب الصلاة: باب: النهي عن مسح الحصى' وابن خزيمة (51/2-52) حديث (895-896) من طريق يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة بن عبدالرحمن عن معيقيب' فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ النَّفْخِ فِی الصَّلٰوةِ

باب 139: نماز کے دوران پھونک مارنا مکروہ ہے

348 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنَا مَیْمُوْنٌ اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ مَوْلٰی طَلْحَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا یُقَالُ لَهٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ قَالَ اَحْمَدُ ابْنُ مَنِیعٍ وَّکَرِهَ عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ النَّفْخَ فِی الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِنْ نَّفَخَ لَمْ یَقْطَعْ صَلَاتَهٗ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ وَّبِهٖ نَاْخُذُ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَرَوٰی بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَقَالَ مَوْلًی لَنَا یُقَالُ لَهٗ رَبَاحٌ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مَیْمُوْنٍ اَبِیْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَقَالَ غُلَامٌ لَنَا یُقَالُ لَهٗ رَبَاحٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَحَدِیْثُ اُمِّ سَلَمَةَ اِسْنَادُهٗ لَیْسَ بِذَاكَ وَمَیْمُوْنٌ اَبُوْ حَمْزَةَ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی النَّفْخِ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ نَّفَخَ فِی الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَاَهْلِ الْکُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ یُکْرَهُ النَّفْخُ فِی الصَّلٰوةِ وَاِنْ نَّفَخَ فِیْ صَلَاتِهٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ہمارے ایک لڑکے کو دیکھا جسے ہم افلح کہتے تھے جب وہ سجدے میں جاتا تھا' تو پھونک مار دیتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود ہونے دو۔

احمد بن منیع نامی راوی اپنے (استاد) کے بارے میں فرماتے ہیں: عباد نے نماز کے دوران پھونک مارنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: اگر آدمی پھونک مار دیتا ہے' تو اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔

احمد بن منیع فرماتے ہیں: ہم اس کو اختیار کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض افراد نے ابوحمزہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے' وہ یہ بیان کرتے ہیں: ہمارا ایک غلام تھا' جس کا نام رباح تھا۔

یہ روایت ابوحمزہ کے حوالے سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ بیان ہوئے ہیں: ہمارا ایک غلام تھا' جس کا نام رباح تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

میمون ابوحمزہ کو بعض علماء نے ضعیف قرار دیا ہے۔

348- اخرجه احمد فی "مسنده" (6/301-323) من طریق ابی صالح مولی ابی طلحة عن ام سلمة' فذکره.

نماز کے دوران پھونک مارنے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص نماز کے دوران پھونک مارتا ہے تو دوبارہ نماز پڑھے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ کا یہی قول ہے۔

بعض کے نزدیک نماز کے دوران پھونک مارنا مکروہ ہے۔ اگر وہ شخص اپنی نماز کے دوران پھونک مار دیتا ہے تو وہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔

یہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 140: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت ہے

349 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْإِخْتِصَارَ فِي الصَّلٰوةِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَّمْشِيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَّالْإِخْتِصَارُ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ يَدَهٗ عَلٰى خَاصِرَتِهٖ فِي الصَّلٰوةِ اَوْ يَضَعَ يَدَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى خَاصِرَتَيْهِ وَيُرْوٰى اَنَّ اِبْلِيْسَ اِذَا مَشٰى مَشٰى مُخْتَصِرًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص پہلو پر ہاتھ رکھ کر نماز ادا کرے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم نے نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ بعض اہلِ علم نے پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلنے کو بھی مکروہ قرار دیا ہے۔

اختصار کا مطلب یہ ہے: آدمی نماز کے دوران اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھے یا دونوں ہاتھ دونوں پہلوؤں پر رکھے۔

یہ روایت بھی منقول ہے: ابلیس (شیطان) جب چلتا ہے تو وہ اپنے پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔

349- اخرجه البخاری (106/3): كتاب العمل فی الصلاة باب: الخصر فی الصلاة حديث (1219-1220) و مسلم (450/2- الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب كراهة الاختصار فی الصلاة حديث (46/ 545) و ابو داؤد (312/1): كتاب الصلاة باب: الرجل يصلی مختصرا حديث (947) والنسائی (127/2): كتاب الافتتاح ب- النهی عن التخصر فی الصلاة واحمد فی "مسنده" (290/2- 295- 231- 232- 399) والدارمی (332/1) كتاب الصلاة باب: النهی عن الاختصار فی الصلاة وابن خزيمة (56/2) حديث (908) من طريق هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابی هريرة فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِ فِی الصَّلٰوةِ

باب 141: نماز کے دوران بال سمیٹنا مکروہ ہے

350 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَّهُوَ يُصَلِّیْ وَقَدْ عَقَصَ ضَفِرَتَهٗ فِیْ قَفَاهُ فَحَلَّهَا فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا فَقَالَ اَقْبِلْ عَلٰى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ رَافِعٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا اَنْ يُّصَلِّیَ الرَّجُلُ وَهُوَ مَعْقُوْصٌ شَعْرُهٗ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَعِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى هُوَ الْقُرَشِیُّ الْمَكِّیُّ وَهُوَ اَخُوْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى

◆◆ ابورافع رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: وہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے جو اس وقت نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے اپنے بالوں کو گردن پر باندھا ہوا تھا' اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے انہیں کھول دیا حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ناراضگی سے ان کی طرف نظر کی تو وہ بولے: تم اپنی نماز برقرار رکھو اور غصہ میں نہ آؤ' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ شیطان کا حصہ ہے۔

اس بارے میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص بال باندھ کر نماز ادا کرے۔

عمران بن موسیٰ نامی راوی قریشی مکی ہیں اور یہ ایوب بن موسیٰ کے بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّخَشُّعِ فِی الصَّلٰوةِ

باب 142: نماز میں خشوع وخضوع اختیار کرنا

351 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ

350– اخرجه ابو داؤد (230/1): كتاب الصلاة: باب: الرجل يصلي عاقصا شعره' حديث 646' وابن ماجه (331/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: كف الشعر والثوب في الصلاة' حديث (1042)' واحمد في "مسنده": (8/6 - 391) والدارمي (320/1): كتاب الصلاة: باب في عقص الشعر وابن خزيمة (58/2) حديث (911) من طرق مختلفة عن ابي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

351– اخرجه احمد في "مسنده": (211/1) و (167/4)' وابن خزيمه (221/2) حديث (1213) من طريق الليث بن سعد' قال حدثنا عبد ربه بن سعيد' عن عمران بن ابي انس' عن عبدالله بن نافع بن العمياء' عن ربيعة بن الحارث عن الفضل بن الحارث فذكره۔

رَبِّہٖ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نَافِعِ ابْنِ الْعَمْیَاءِ عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اَلصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَھَّدُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمَسْکَنُ وَتَذَرَّعُ وَتُقْنِعُ یَدَیْکَ یَقُوْلُ تَرْفَعُھُمَا اِلٰی رَبِّکَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِھِمَا وَجْھَکَ وَتَقُوْلُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَھُوَ کَذَا وَکَذَا

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَالَ غَیْرُ ابْنِ الْمُبَارَکِ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَھِیَ خِدَاجٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ رَوٰی شُعْبَۃُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَبْدِ رَبِّہٖ بْنِ سَعِیْدٍ فَاَخْطَاَ فِیْ مَوَاضِعَ فَقَالَ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِیْ اَنَسٍ وَھُوَ عِمْرَانُ بْنُ اَبِیْ اَنَسٍ وَّقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ وَاِنَّمَا ھُوَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نَافِعِ ابْنِ الْعَمْیَاءِ عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَالَ شُعْبَۃُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا ھُوَ عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّحَدِیْثُ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ ھُوَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ یَعْنِیْ اَصَحَّ مِنْ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ

◆◆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نماز دو دو کر کے ادا کی جائے ہر دو رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھا جاتا ہے۔ نماز خشوع و خضوع، گریہ و عاجزی کے ساتھ اور سکون کے ساتھ ادا کی جاتی ہے، تم اپنے دونوں ہاتھ بلند کرو، اپنے پروردگار کی بارگاہ میں، ان کی ہتھیلیوں کا رخ تمہارے چہرے کی طرف ہو، اور تم یہ کہو: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) جو شخص ایسا نہیں کرتا وہ اس طرح ہے، اس طرح ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر آدمیوں نے اس حدیث سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: جو شخص ایسا نہیں کرتا تو اس کی نماز نامکمل ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: شعبہ نے اس حدیث کو (اپنے استاد) عبدربہ بن سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ کئی مقامات پر غلطی کی ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت انس بن ابوانس کے حوالے سے منقول ہے جبکہ وہ عمران بن ابوانس ہیں۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن حارث کے حوالے سے منقول ہے، جب کہ وہ عبداللہ بن نافع بن عمیا ہیں انہوں نے ربیعہ بن حارث سے اسے نقل کیا ہے۔

شعبہ یہ روایت کرتے ہیں: عبداللہ بن حارث نے اسے مطلب کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے، جبکہ وہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب ہیں، جنہوں نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لیث بن سعد کی نقل کردہ روایت شعبہ کی نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيكِ بَيْنَ الْاَصَابِعِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 143: نماز کے دوران انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسانا مکروہ ہے

352 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِيْ صَلَاةٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَرَوٰى شَرِيْكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

وَحَدِيْثُ شَرِيْكٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

◆◆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرے اور پھر وہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جائے تو اس دوران اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ پھنسائے کیونکہ وہ نماز کی حالت میں (شمار) ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کوئی راویوں نے ابن عجلان کے حوالے سے نقل کیا ہے جیسا کہ حدیث لیث نے روایت کیا ہے۔

شریک نامی راوی نے اسے محمد بن عجلان اور ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی نقل کیا ہے۔

تاہم شریک کی نقل کردہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي طُوْلِ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 144: نماز کے دوران طویل قیام کرنا

353 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

352– اخرجه ابو داؤد (209/1) كتاب الصلاة، باب: ما جاء فى الهدى فى المشى الى الصلاة، حديث (562) وابن ماجه (31/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما يكره فى الصلاة، حديث (967)، واحمد فى "مسنده": (241/4- 442- 443)، والدارمى (327/1): كتاب الصلاة: باب النهى عن الاشتباك اذا خرج الى المسجد، وابن خزيمة (227/1) حديث (441- 442- 443- 444) و عبد بن حميد، ص (144) حديث (369) من طرق مختلفة عن كعب بن عجرة به.

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

◄► حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ نے فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی رِوایت مختلف طریقوں سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَفَضْلِهٖ

باب 145: رکوع اور سجدے بکثرت کرنا

354 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ وحَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ رَجَاءٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِی الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِیُّ قَالَ

متنِ حدیث: لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ دُلَّنِیْ عَلٰى عَمَلٍ يَّنْفَعُنِی اللّٰهُ بِهٖ وَيُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّیْ مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَا مِنْ عَبْدٍ يَّسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً

قَالَ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهٗ عَمَّا سَاَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

مَا مِنْ عَبْدٍ يَّسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً

قَالَ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِیُّ وَيُقَالُ ابْنُ اَبِیْ طَلْحَةَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِیْ فَاطِمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ثَوْبَانَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ فِیْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ طُوْلُ الْقِيَامِ فِی الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ

354- اخرجه مسلم (378/2 الابی): كتاب الصلاة باب: فضل السجود والحث عليه' حديث (225 /488) والنسائی (228/2): كتاب التطبيق: باب: ثواب من سجد لله عزوجل سجدة' حديث (1139) واحمد فی "مسنده": (280-276/5)' وابن خزيمة (163/1) حديث (316) من طريق الاوزاعی' قال: حدثنی الوليد بن هشام المعطی' قال: حدثنی معدان بن ابی طلحة' عن ثوبان مولی رسول الله صلی الله عليه وسلم ' فذكره.

كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وقَالَ بَعْضُهُمْ كَثْرَةُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ اَفْضَلُ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ وقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا حَدِيْثَانِ وَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وقَالَ اِسْحٰقُ اَمَّا فِي النَّهَارِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَاَمَّا بِاللَّيْلِ فَطُولُ الْقِيَامِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ لَهُ جُزْءٌ بِاللَّيْلِ يَاْتِيْ عَلَيْهِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فِيْ هٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ لِاَنَّهُ يَاْتِيْ عَلٰى جُزْئِهِ وَقَدْ رَبِحَ كَثْرَةَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا قَالَ اِسْحٰقُ هٰذَا لِاَنَّهُ كَذَا وُصِفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَوُصِفَ طُولُ الْقِيَامِ وَاَمَّا بِالنَّهَارِ فَلَمْ يُوصَفْ مِنْ صَلَاتِهِ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ مَا وُصِفَ بِاللَّيْلِ

◆◆ معدان بن ابوطلحہ یعمری بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں' میں نے ان سے کہا: میری کسی ایسے عمل کی طرف راہنمائی کیجیے! جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے' اور مجھے جنت میں داخل کرے' تو وہ تھوڑی دیر تک خاموش رہے' پھر انہوں نے میری طرف توجہ کی اور فرمایا: تم سجدہ (بکثرت) کیا کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجہ کو بلند کر دیتا ہے' اور اس شخص کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے''۔

معدان نامی راوی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی' میں نے ان سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا: جس بارے میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تھا' تو انہوں نے بھی یہی فرمایا: تم سجدہ (بکثرت) کیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کر دیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس شخص کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے''۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوفاطمہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں بکثرت رکوع وسجود کرنے کا ذکر ہے یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کے نزدیک نماز میں طویل قیام کرنا بکثرت رکوع اور سجود کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

بعض افراد کے نزدیک نماز میں بکثرت رکوع اور سجود کرنا' طویل قیام کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دو احادیث منقول ہیں اور انہوں (امام احمد رحمۃ اللہ علیہ) نے اس بارے میں کوئی باقاعدہ فیصلہ نہیں دیا۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جہاں تک دن کا تعلق ہے' تو اس میں بکثرت رکوع وسجود کرنا (زیادہ فضیلت رکھتا ہے) جہاں تک رات کا تعلق ہے' تو اس میں طویل قیام کرنا فضیلت رکھتا ہے' البتہ اگر کسی شخص نے رات کا کوئی حصہ عبادت کے لئے مخصوص کیا ہو' تو اس شخص کے لئے میرے نزدیک (یعنی امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کے) پسندیدہ عمل یہ ہے: وہ اپنے اس مخصوص حصے میں نوافل ادا کرے اور بکثرت رکوع اور سجود کے ذریعے نفع حاصل کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات اس لئے کہی ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کو اسی طرح بیان کیا گیا ہے' جس میں طویل قیام کا تذکرہ ہے' جہاں تک دن کی نماز کا تعلق ہے' تو اس میں اتنے طویل قیام کا واقعہ بیان نہیں کیا گیا جتنا رات کی نماز میں بیان کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 146: نماز کے دوران دوسیاہ چیزوں (سانپ اور بچھو) کو مارنا

355 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ رَافِعٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَتْلَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا وَّالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران دوسیاہ چیزوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ سانپ اور بچھو۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے نماز کے دوران سانپ اور بچھو کو مارنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

ابراہیم (نخعی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: نماز ایک مشغولیت ہے' جس میں کوئی اور کام کرنا منع ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے زیادہ درست ہے۔

355- اخرجه ابو داؤد (305/1): كتاب الصلاة: باب: العمل فى الصلاة حديث (921)' والنسائى (10/3): كتاب السهو: باب قتل الحية والعقرب فى الصلاة' وابن ماجه (394/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فى قتل الحية والعقرب فى الصلاة حديث (1245)' واحمد (2/233- 248- 255- 284- 473- 475- 490)' والدارمى (354/1): كتاب الصلاة: باب: قتل الحية والعقرب فى الصلاة' وابن خزيمة (41/2) حديث (869) من طريق ضمضم عن ابى هريرة به.

بَابُ مَا جَآءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ

باب 147: سلام پھیرنے سے پہلے دومرتبہ سجدہ سہو کرنا

356 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَّهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ بنو عبدالمطلب کے حلیف ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں قیام کیا' حالانکہ آپ نے بیٹھنا تھا' جب آپ نے نماز مکمل کی' تو آپ نے دومرتبہ سجدہ سہو کیا' آپ نے ہر ایک سجدے میں تکبیر کہی آپ نے بیٹھے ہوئے (جو سجدے کئے تھے) سلام پھیرنے سے پہلے کئے تھے۔آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی یہ دونوں سجدے کئے یہ اس وجہ سے تھا' جو آپ بیٹھنا بھول گئے تھے۔اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

357 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى وَاَبُوْ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ

آثارِ صحابہ: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّائِبِ الْقَارِيَّ كَانَا يَسْجُدَانِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ بُحَيْنَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ يَرٰى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ كُلِّهِ قَبْلَ السَّلَامِ وَيَقُولُ هٰذَا النَّاسِخُ لِغَيْرِهِ مِنَ الْاَحَادِيثِ وَيَذْكُرُ اَنَّ اٰخِرَ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى هٰذَا وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنَّهُ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى حَدِيثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُحَيْنَةَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ وَّهُوَ ابْنُ بُحَيْنَةَ مَالِكٌ اَبُوْهُ وَبُحَيْنَةُ اُمُّهُ هٰكَذَا اَخْبَرَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ

356- اخرجه البخاری (361/2): کتاب الاذان: باب: من لم یر التشهد الاول واجبا' حدیث (829)' و (362/2) باب: التشهد فی الاولی' حدیث (830)' و (111/3) کتاب السهو: باب: ماجاء فی السهو اذا قام فی رکعتی الفریضة' حدیث (1224-1225) و (119/3): باب: من یکبر فی سجدتی السهو' حدیث (1230)' و (558/11) کتاب الایمان والنذور: باب: اذا حنث ناسیا فی الایمان حدیث (6670)' و مسلم (483/2- 484- الابی): کتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب: السهو فی الصلاة والسجود له حدیث (85- 86- 87-570)' وابو داؤد (337/1) کتاب الصلاة: باب: من قام الثنتین ولم یتشهد' حدیث (1034- 1035) والنسائی (244/2): کتاب التطبیق' باب: ترك التشهد الاول' و (34/3): باب: التکبیر فی سجدتی السهو' وابن ماجه (381/1)، (19/3-20): کتاب السهو باب: ما یفعل من قام من الثنتین ناسیا ولم یتشهد' و (34/3): باب: ما جاء فیمن قام من اثنتین ساهیا' حدیث (1206- 1207) ومالك فی "الموطا": (96/1): کتاب الصلاة باب: من قام بعد الاتمام او فی الرکعتین' حدیث (65) واحمد فی "مسنده": (345/5- 346)' والدارمی (352/1): کتاب الصلاة: باب: اذا کان فی الصلاة نقصان والحمیدی (402/2)' حدیث (903-904) وابن خزیمة (115/2-115) حدیث (1029-1030-1031) من طریق عبدالرحمن الاعرج عن عبدالله بن بحینة' فذکره۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ مَتٰى يَسْجُدُهُمَا الرَّجُلُ قَبْلَ السَّلَامِ اَوْ بَعْدَهٗ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَسْجُدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وقَالَ بَعْضُهُمْ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِثْلِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّرَبِيْعَةَ وَغَيْرِهِمَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَتْ زِيَادَةً فِى الصَّلٰوةِ فَبَعْدَ السَّلَامِ وَاِذَا كَانَ نُقْصَانًا فَقَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وقَالَ اَحْمَدُ مَا رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَيُسْتَعْمَلُ كُلٌّ عَلٰى جِهَتِهٖ يَرٰى اِذَا قَامَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ فَاِنَّهٗ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَاِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَاِنَّهٗ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَاِذَا سَلَّمَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَاِنَّهٗ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَكُلٌّ يُسْتَعْمَلُ عَلٰى جِهَتِهٖ وَكُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَاِنَّ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ وقَالَ اِسْحٰقُ نَحْوَ قَوْلِ اَحْمَدَ فِىْ هٰذَا كُلِّهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ كُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَاِنْ كَانَتْ زِيَادَةً فِى الصَّلٰوةِ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَاِنْ كَانَ نُقْصَانًا يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سائب قاری یہ دونوں حضرات سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔ان کے نزدیک ہر قسم کا سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے کیا جائے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث دیگر تمام روایتوں کی ناسخ ہے۔(جن میں سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کا ذکر ہے)

انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے: اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے آخری فعل یہی (منقول) ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص دو رکعت پڑھنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے' تو وہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے گا' جیسا کہ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات موجود ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ' یہ حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں (یعنی مالک) بحینہ کے صاحبزادے ہیں' مالک ان کے والد ہیں اور بحینہ ان کی والدہ ہیں۔اسحق بن منصور نے علی بن مدینی کے حوالے سے یہی بات مجھے بتائی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سجدہ سہو کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے: آدمی کب سجدہ سہو کرے گا؟ سلام پھیرنے سے پہلے یا اس کے بعد؟ بعض حضرات کے نزدیک آدمی سلام پھیرنے کے بعد ان دونوں سجدوں کو کرے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ کے نزدیک یہی رائے درست ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک آدمی سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے گا مدینہ منورہ کے اکثر فقہاء کی بھی یہی رائے ہے' جس میں حضرت یحییٰ بن سعید اور ربیعہ (الرائے) وغیرہ شامل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اگر نماز میں کسی زیادتی کی وجہ سے (سجدہ سہو لازم ہو تو) سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے گا' اور اگر کمی کی وجہ سے ہو' تو سلام پھیرنے سے پہلے کیا جائے گا۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سجدہ سہو کے بارے میں جو منقول ہے' اس میں سے ہر ایک کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب کوئی شخص دو رکعت پڑھنے کے بعد کھڑا ہو جائے' تو وہ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث کے مطابق سلام پھیرنے سے پہلے دونوں سجدے کرے گا' اور اگر کوئی شخص ظہر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کرے' تو وہ سلام پھیرنے کے بعد یہ دونوں سجدے کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص ظہر اور عصر کی نماز کے وقت سلام پھیر دے' تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دونوں سجدے کرے گا۔ ان میں سے ہر ایک روایت کو ان کی مخصوص صورتحال پر محمول کیا جائے گا۔ البتہ ہر وہ سجدہ سہو جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ منقول نہ ہو' اس میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے گا۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جو ان تمام صورتوں کے بارے میں ہے' البتہ وہ یہ فرماتے ہیں: ہر وہ سجدہ سہو جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ منقول نہ ہو' اگر وہ نماز میں کسی زیادتی کی وجہ سے ہو' تو وہ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد کرے گا' اور اگر کسی کمی کی وجہ سے ہو' تو سلام پھیرنے سے پہلے کرے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

باب 148: سلام پھیرنے اور کلام کرنے کے بعد سجدہ سہو کرنا

358 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کر لیں' تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے یا آپ بھول گئے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدہ سہو کیے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

358- اخرجه البخاري (113/3): كتاب سجود القرآن باب: اذا صلى خمسا' حديث (1226)' ومسلم (485/2- الابي): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: السهو في الصلاة والسجود له' حديث (89-90-91/572) وابو داؤد (333/1): كتاب الصلاة: باب: اذا صلى خمسا' حديث (1019-1020)' والنسائي (28/3-29): كتاب السهو باب: التحري' و (31/3-32): باب: ما يفعل من صلى خمسا' وابن ماجه (380/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب السهو في الصلاة حديث (1203)۔ وباب: من يصلي الظهر خمسا وهو ساه' حديث (1205) و (382/1): باب: ماجاء فيمن شك في صلاته فتحرى الصواب' حديث (1211)' واحمد في "مسنده": (376/1- 379- 419- 438- 443- 455- 465)' والدارمي (352/1): كتاب الصلاة: باب سجدة السهو من الزيادة' وابن خزيمة (113/2) حديث (1028)' و (131/2) حديث (1055 -1056- 1057) من طريق ابراهيم عن علقمة عن عبدالله بن مسعود' فذكره۔

359 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ مُّعَاوِيَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: کلام کرنے کے بعد سجدہ سہو کیے تھے۔

اس بارے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

360 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ اَيُّوْبُ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَصَلَاتُهُ جَائِزَةٌ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَاِنْ لَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّابِعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا وَّلَمْ يَقْعُدْ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں سجدے سلام پھیرنے کے بعد کئے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ایوب اور دیگر راویوں نے اسے ابن سیرین کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

359- اخرجه مسلم (490/2۔ الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب السهو فى الصلاة والسجود له حديث (572/95)، والنسائى (66/3): كتاب السهو: باب: سجدتى السهو بعد السلام والكلام، وابن ماجه (385/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ماجاء فيمن سجدهما بعد السلام" حديث (1218) واحمد فى مسنده: (376-456)، والحميدى (53/1) حديث (96)، وابن خزيمة (132/2) حديث (1058-1059) من طريق ابراهيم، عن علقمة عند ابن مسعود فذكره۔

360- اخرجه مالك فى الموطا (93/1): كتاب الصلاة: باب: ما يفعل من سلم من ركعتين ساهيا، حديث (58)، والبخارى (118/3): كتاب السهو باب: من لم يتشهد فى سجدتى السهو، حديث (1228) و مسلم (490/2۔ الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة باب: السهو فى الصلاة والسجود له، حديث (97-573/98) وابوداؤد (330/1): كتاب الصلاة: باب: السهو فى السجدتين، حديث (1008-1009-1010-1011) والنسائى (20/3-22): كتاب السهو: باب: مايفعل من سلم من ركعتين ناسيا وهو يتكلم، و (26/3) باب: ذكر الاختلاف على ابى هريرة فى السجدتين، وابن ماجه (383/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: فيمن سلم من ثنتين او ثلاث ساهيا، حديث (1214)، واحمد فى "مسنده": (37/2- 234- 247- 284)، والدارمى (351/1): كتاب الصلاة باب: سجدة السهو من الزيادة، والحميدى (433/2) حديث (983)، وابن خزيمة حديث (860)، و (117/2) حديث (1035- 1036) من طريق محمد بن سيرين عن ابى هريرة، فذكره۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ظہر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کرلے' تو اس کی نماز جائز ہوگی' البتہ وہ دوبار سجدہ سہو کرے گا۔ اگر وہ چوتھی رکعت کے بعد بیٹھا نہیں تھا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اگر کوئی شخص ظہر کی نماز کے وقت پانچ رکعت نماز ادا کرلیتا ہے' اور چوتھی رکعت کے بعد تشہد کی مقدار تک نہیں بیٹھتا' تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اہلِ کوفہ کی بھی یہی رائے ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشَهُّدِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب 149: تشہد میں سجدہ سہو کرنا

361 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ وَهُوَ عَمُّ اَبِيْ قِلَابَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ اَيْضًا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو

وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَهُشَيْمٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ بِطُوْلِهٖ

حدیثِ دیگر: وَهُوَ حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِّنَ الْعَصْرِ فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّشَهُّدِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَتَشَهَّدُ فِيْهِمَا وَيُسَلِّمُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ فِيْهِمَا تَشَهُّدٌ وَّتَسْلِيْمٌ وَّاِذَا سَجَدَهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهَّدْ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَا اِذَا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهَّدْ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی آپ سے سہو ہوگیا تو آپ نے دوبار سجدہ سہو کیا' پھر آپ نے تشہد پڑھا پھر آپ نے سلام پھیرا۔

361– اخرجه ابو داؤد (339/1): كتاب الصلاة' باب: سجدتي السهو فيهما تشهد و تسليم' حديث (1039)' والنسائي (26/3): كتاب السهو: باب: ذكر الاختلاف على ابي هريرة في السجدتين' وابن خزيمة حديث (1062) من طريق محمد بن عبدالله الانصاري عن اشعث عن محمد بن سيرين عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي المهلب عن عمران بن حصين' فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ابن سیرین نے اس روایت کو ابومہلب کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ابوقلابہ نامی راوی کے چچا ہیں اور انہوں نے اسے مختلف طور پر نقل کیا ہے۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے اس حدیث کو خالد حذاء کے حوالے سے' ابوقلابہ کے حوالے سے' ابومہلب سے نقل کیا ہے۔

ابومہلب نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام معاویہ بن عمرو ہے۔

عبدالوہاب ثقفی' ہشیم اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو خالد حذاء کے حوالے سے' ابوقلابہ کے حوالے سے طوالت کے ساتھ نقل کیا ہے۔

یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعت نماز پڑھا دیں اور (سلام پھیر دیا) تو ایک صاحب کھڑے ہوئے جن کا نام خرباق تھا (الحدیث)

اہلِ علم نے سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے' بعض حضرات نے یہ رائے دی ہے: آدمی تشہد پڑھے گا' اور پھر سلام پھیرے گا۔

بعض حضرات کے نزدیک ان (سجدوں کے بعد تشہد نہیں پڑھا جائے گا' اور صرف سلام پھیر دیا جائے گا' جب آدمی سلام پھیرنے سے پہلے یہ دونوں سجدے کرتا ہے' تو وہ تشہد نہیں پڑھے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: جب آدمی سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرلے' تو وہ تشہد (دوبارہ) نہیں پڑھے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فَيَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

باب 150: جس شخص کو نماز میں کسی کمی یا اضافہ کا شک ہو

362 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِيَاضٍ يَعْنِيْ ابْنَ هِلَالٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ اَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِيْ كَيْفَ صَلّٰى فَقَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُثْمَانَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

362- اخرجه ابو داؤد (336/1): كتاب الصلاة: باب: من قال يتم على اكبر ظنه' وابن ماجه (380/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: السهو في الصلاة' حديث (1204)' واحمد (3/12-37-50-51 -53)' وابن خزيمة (19/1) حديث (29) من طريق يحيى بن ابي كثير' عن عياض بن هلال عن ابي سعيد الخدري' فذكره.

وَقَدْ رُوِیَ هٰـذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ مِّنْ غَيْرِ هٰـذَا الْوَجْهِ

حدیثِ دیگر: وَقَـدْ رُوِیَ عَـنِ الـنَّـبِـیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِی الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً وَّاِذَا شَكَّ فِی الثِّنْتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثِنْتَيْنِ وَيَسْجُدُ فِیْ ذٰلِكَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَـمَـلُ عَلٰى هٰـذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا شَكَّ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيُعِدْ

◆◆ عیاض بن ہلال بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم کوئی شخص نماز پڑھتا ہے' تو اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' اور اس کو یہ یاد نہ رہے: اس نے کتنی رکعت نماز ادا کی ہیں؟ تو وہ بیٹھ کر (تشہد کی حالت میں) دو بار سجدہ سہو کر لے۔

اس باب میں حضرت عثمان غنی، حضرت ابن مسعود، حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اسی روایت کو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سے دیگر حوالے سے بھی نقل کیا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جب کسی شخص کو ایک یا دو رکعت کے بعد ایسا شک ہو جائے' تو اس کو ایک رکعت قرار دے' اور اگر تین رکعت کے بارے میں شک ہو' تو وہ اس کو دو رکعت قرار دے (یعنی وہ کم از کم تعداد قرار دے) اس حوالے سے دو بار سجدہ سہو کر لے اور سلام پھیرنے سے پہلے کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک جب آدمی کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو اور اس کو یہ یاد نہ رہے: اس نے کتنی رکعت نماز ادا کی ہیں؟ تو وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

363 سندِ حدیث: حَـدَّثَـنَـا قُتَيْبَةُ حَـدَّثَـنَـا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الشَّيْـطَانَ يَاْتِیْ اَحَدَكُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِیَ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان تم میں سے کسی ایک کی نماز کے

363- اخرجه مالك فی "الموطا": (100/1): كتاب السهو: باب: العمل فی السهو' حديث (1)' والبخاری (125/3): كتاب السهو: باب: السهو فی الفرض والتطوع' حديث (1232)' و مسلم (479/2-الابی) كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: السهو فی الصلاة والسجود له' حديث (389/83-82)' وابو داؤد (336/1): كتاب الصلاة: باب من قال يتم على اكبر ظنه' حديث (1030-1031-1032)' والنسائی (31-30/3): كتاب السهو: باب: التحری وابن ماجه (384/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی سجدتی السهو قبل السلام' حديث (1216-1217) واحمد (241/2-273-283-284-483-522) والدارمی (350/1): كتاب الصلاة: باب الرجل لا يدری اثلاثا صلى ام اربعا' والحميدی (422/2) حديث (947)' وابن خزيمة (109/2) حديث (1020) من طريق ابی سلمة عن ابی هريرة' فذكره.

دوران آتا ہے اور اسے شک کا شکار کر دیتا ہے تو اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں؟ جب کسی شخص کو ایسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑے تو وہ قعدہ کی حالت میں دومرتبہ سجدہ سہو کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

364 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَثْمَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: إِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى أَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثِنْتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلَاثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

اسنادِدیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کو نماز میں شک ہو جائے اسے یہ یاد نہ رہے: اس نے ایک رکعت ادا کی ہے یا دو ادا کی ہیں تو وہ ایک رکعت پر بنیاد رکھے اور اگر اسے یہ یاد نہ رہے: اس نے دو کی ہیں یا تین کی ہیں تو وہ دو پر بنیاد رکھے اور اگر اس کو یہ یاد نہ آئے کہ تین پڑھی ہیں یا چار پڑھی ہیں تو پھر وہ سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدہ سہو کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے عبیداللہ بن عبداللہ ابن عباس کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

365 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ وَهُوَ أَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ

364- اخرجه ابن ماجه (381/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما جاء فيمن شك في صلاته فرجع الى اليقين حديث (1209)، واحمد في "مسنده": (190/1 -195) من طريق عبدالله بن عباس عن عبدالرحمن بن عوف، فذكره۔

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَذِى الْيَدَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِذَا تَكَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ نَاسِيًا اَوْ جَاهِلًا اَوْ مَا كَانَ فَاِنَّهٗ يُعِيْدُ الصَّلٰوةَ وَاعْتَلُّوا بِاَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ كَانَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَاَمَّا الشَّافِعِيُّ فَرَاٰى هٰذَا حَدِيْثًا صَحِيْحًا فَقَالَ بِهٖ

حدیث دیگر: وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الَّذِىْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّائِمِ اِذَا اَكَلَ نَاسِيًا فَاِنَّهٗ لَا يَقْضِىْ وَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ

قَالَ الشَّافِعِيُّ وَفَرَّقَ هٰؤُلَآءِ بَيْنَ الْعَمْدِ وَالنِّسْيَانِ فِيْ اَكْلِ الصَّائِمِ بِحَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

وَقَالَ اَحْمَدُ فِيْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اِنْ تَكَلَّمَ الْاِمَامُ فِيْ شَىْءٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ قَدْ اَكْمَلَهَا ثُمَّ عَلِمَ اَنَّهٗ لَمْ يُكْمِلْهَا يُتِمُّ صَلَاتَهٗ وَمَنْ تَكَلَّمَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّسْتَقْبِلَهَا وَاحْتَجَّ بِاَنَّ الْفَرَائِضَ كَانَتْ تُزَادُ وَتُنْقَصُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا تَكَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ وَهُوَ عَلٰى يَقِيْنٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ اَنَّهَا تَمَّتْ وَلَيْسَ هٰكَذَا الْيَوْمَ لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتَكَلَّمَ عَلٰى مَعْنٰى مَا تَكَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ لِاَنَّ الْفَرَائِضَ الْيَوْمَ لَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ قَالَ اَحْمَدُ نَحْوًا مِّنْ هٰذَا الْكَلَامِ وَقَالَ اِسْحٰقُ نَحْوَ قَوْلِ اَحْمَدَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا' حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ذوالیدین صحیح کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیہ دو رکعت ادا کی' پھر آپ نے سلام پھیرا' پھر تکبیر کہی' پھر آپ نے عام سجدے کی طرح یا اس سے کچھ لمبا سجدہ کیا' پھر آپ نے تکبیر کہی اپنا سر مبارک اٹھایا' پھر اپنے سجدوں کی طرح سجدہ یا اس سے طویل سجدہ کیا۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، اور حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس حدیث کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض اہلِ کوفہ نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص نماز کے دوران بھول کر یا ناواقفیت کی بنیاد پر یا کسی بھی وجہ سے بات چیت کر لیتا ہے' تو اس کو دوبارہ نماز پڑھنی پڑھے گی۔

وہ حضرات اس حدیث کی یہ تاویل کرتے ہیں۔ یہ نماز کے دوران کلام کی حرمت ثابت ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو روایات منقول ہیں' ان میں سب سے بہترین' سب سے مستند یہ روایت

ہے جو روزہ دار کے حوالے سے ہے: جب وہ بھول کر کوئی چیز کھالے تو وہ قضا نہیں کرے گا کیونکہ یہ وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا کیا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان حضرات میں اس حوالے میں جان بوجھ کر کھانے میں اور بھول کر کھانے میں فرق کیا ہے روزہ دار کے کھانے کے حوالے سے اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: امام نماز کے دوران کوئی بات کردے اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ یہ نماز کو مکمل کردے گی پھر اس کو پتا چلے کہ اس نے نماز کو مکمل نہیں کیا تو وہ اپنی نماز مکمل کرے گا اور جو شخص امام کی اقتداء میں کوئی کلام کردے اور وہ یہ جانتا ہو کہ اس پر بقیہ نماز لازم ہے تو اس کو نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی۔ انہوں نے دلیل کے طور پر یہ بات بیان کی ہے: فرائض میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں کمی بیشی ہوجایا کرتی تھی حضرت ذوالیدین نے اس بارے میں کلام کیا اور ان کو اپنی نماز کے بارے میں اس بات کا یقین تھا کہ وہ مکمل ہوچکی ہے یہ حکم آج کی طرح اس شخص کے بارے میں نہیں ہے یعنی وہ شخص اس مفہوم کو برقرار رکھتے ہوئے کلام نہیں کرے گا جس کلام کو ذہن میں رکھتے ہوئے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کلام کیا تھا۔ اس لئے کہ آج فرائض میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں ہوسکتی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کی مانند بات کہی ہے۔

اس بارے میں امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ فِی النِّعَالِ

باب 151: جوتوں سمیت نماز پڑھنا

366 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ اَبِیْ مَسْلَمَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْهِ قَالَ نَعَمْ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ وَّشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَّاَوْسٍ الثَّقَفِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَطَاءٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ شَیْبَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ ابوسلمہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جوتوں سمیت نماز ادا کرلیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

366- اخرجه البخاری (589/1): كتاب الصلاة: باب: الصلاة فی النعال، حديث (386)، و (320/10): كتاب اللباس: باب: النعال السبتية و غيرها، حديث (5850)، ومسلم (457/2- الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: جواز الصلاة فی النعلين، حديث (555/60)، والنسائی (74/2): كتاب الامامة: باب: الصلاة فی النعلين، حديث (775)، واحمد فی "مسنده" (100/3-166-189)، والدارمی (320/1) كتاب الصلاة، باب: الصلاة فی النعلين، وابن خزيمة (105/2) حديث (1010) من طريق سعيد بن يزيد ابی مسلمة عن انس بن مالك، فذكره.

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عبداللہ ابن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ، حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، اوس ثقفی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ ان کے علاوہ عطاء نے ابوشیبہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے بھی ایک روایت کو نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ

باب 152: صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا

367 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَنَسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّخُفَافِ بْنِ اَيْمَاءَ بْنِ رَحْضَةَ الْغِفَارِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْقُنُوْتَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ

وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يُقْنَتُ فِي الْفَجْرِ اِلَّا عِنْدَ نَازِلَةٍ تَنْزِلُ بِالْمُسْلِمِيْنَ فَاِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَلِلْاِمَامِ اَنْ يَّدْعُوَ لِجُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم میں فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے۔

367– اخرجه مسلم (617/2، الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: استحباب القنوت في جميع الصلاة' اذا نزلت بالمسلمين نازلة' حديث (305-306/678) وابو داؤد (457/1): كتاب الصلاة: باب: القنوت في الصلاة' حديث (1441)' والنسائي (202/2): كتاب التطبيق: باب: القنوت في صلاة المغرب' واحمد في "مسنده": (280/4-285- 299- 300)' والدارمي (375/1) كتاب الصلاة: باب: القنوت بعد الركوع' وابن خزيمة (312/1) حديث (616)' و(154/2) حديث (1098- 1099) من طريق عمرو بن مرة' عن عبدالرحمن بن ابي ليلى عن البراء بن عازب' فذكره.

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کرام اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فجر کی نماز میں دعائے قنوت اس وقت پڑھی جائے گی جب مسلمانوں پر کوئی آفت نازل ہو' جب کوئی آفت نازل ہو جائے' تو امام کو اس بات کا حق حاصل ہے: وہ مسلمانوں کے لشکروں کے لئے دعا کرے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَرْكِ الْقُنُوْتِ

باب 153 دعائے قنوت نہ پڑھنا

368 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَبِىْ يَا اَبَةِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ هَا هُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ اَىْ بُنَىَّ مُحْدَثٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اِنْ قَنَتَ فِى الْفَجْرِ فَحَسَنٌ وَّاِنْ لَّمْ يَقْنُتْ فَحَسَنٌ وَّاخْتَارَ اَنْ لَّا يَقْنُتَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ الْمُبَارَكِ الْقُنُوْتَ فِى الْفَجْرِ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

◆◆ حضرت ابو مالک اشجعی بیان کرتے ہیں: اپنے والد سے میں نے دریافت کیا: اے ابا جان کیا' آپ نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں (اور ان کے علاوہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں یہاں کوفہ میں پانچ سال تک نمازیں ادا کی ہیں' تو کیا یہ تمام حضرات (فجر کی نماز میں) دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میرے بیٹے یہ نئی چیز ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص فجر کی نماز میں قنوت پڑھ لے تو یہ بہتر ہے' اور اگر نہیں پڑھتا تو یہ بھی بہتر ہے۔

تاہم انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: وہ دعائے قنوت نہ پڑھے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فجر کی نماز کے دوران دعائے قنوت نہیں پڑھی جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

368- اخرجه النسائى (204/2): كتاب التطبيق باب: ترك القنوت' وابن ماجه (393/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فى القنوت فى صلاة الفجر' حديث (1241)' واحمد فى "مسنده": (472/3) و(394/6) من طريق ابى مالك الاشجعى عن ابيه' فذكره.

حضرت ابو مالک اشجعی سے یہی روایت اور ایک جگہ منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ یَعْطِسُ فِی الصَّلٰوۃِ

باب 154: آدمی کا نماز کے دوران چھینکنا

369 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِیُّ عَنْ عَمِّ اَبِیْهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَكًا فِیْهِ مُبَارَكًا عَلَیْهِ كَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِیَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ ابْنُ عَفْرَاءَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَیْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَكًا فِیْهِ مُبَارَكًا عَلَیْهِ كَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ مَلَكًا اَیُّهُمْ یَصْعَدُ بِهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّعَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ رِفَاعَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

وَكَاَنَّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ فِی التَّطَوُّعِ لِاَنَّ غَیْرَ وَاحِدٍ مِّنَ التَّابِعِیْنَ قَالُوْا اِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوۃِ الْمَكْتُوْبَةِ اِنَّمَا یَحْمَدُ اللّٰهَ فِیْ نَفْسِهٖ وَلَمْ یُوَسِّعُوْا فِیْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

◄► رفاعہ بن رافع اپنے والد کے چچا معاذ بن رفاعہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی مجھے چھینک آ گئی تو میں نے یہ پڑھا۔

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو اس پر برکت ہو اسی طرح جیسے ہمارا پروردگار پسند کرے اور راضی ہو''۔

جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: نماز کے دوران کلام کرنے والا شخص کون تھا؟ کسی بھی شخص نے جواب نہیں دیا' نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: نماز کے دوران کلام کرنے والا شخص کون تھا؟ پھر کسی نے کوئی جواب نہیں دیا' آپ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا: نماز کے دوران کلام کرنے والا شخص کون تھا؟ تو حضرت رفاعہ بن رافع بن عفراء رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا پڑھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: میں نے پڑھا تھا۔

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو بہت زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو اس پر برکت ہو اسی

369- اخرجه ابو داؤد (264/1): كتاب الصلاة باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء' حديث (773)' والنسائي (145/2): كتاب الافتتاح باب قول الماموم اذا عطس خلف الامام' من طريق رفاعة بن يحيى بن رفاعة بن عبدالله بن رفاعة بن رافع الزرقي' عن عم ابيه معاذ بن رفاعة بن رافع عن رفاعة بن رافع الزرقي' فذكره.

طرح جیسے ہمارا پروردگار پسند کرے اور راضی ہو"۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تیس سے زیادہ فرشتے تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے کہ ان میں سے کون اسے لے کر اوپر جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک یہ روایت نفل نماز کے بارے میں ہے اس کی وجہ یہ ہے: کئی تابعین نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی کو فرض نماز کے دوران چھینک آجائے' تو وہ اپنے دل میں الحمدللہ پڑھے انہوں نے اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں دی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 155: نماز کے دوران بات چیت کرنے کا منسوخ ہونا

370 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهُ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّمُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَكَلَّمَ الرَّجُلُ عَامِدًا فِي الصَّلٰوةِ اَوْ نَاسِيًا اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا تَكَلَّمَ عَامِدًا فِي الصَّلٰوةِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَاِنْ كَانَ نَاسِيًا اَوْ جَاهِلًا اَجْزَاَهُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوئے بات چیت کرلیا کرتے تھے' ہم میں سے کوئی ایک شخص اپنے پہلو میں موجود دوسرے شخص کے ساتھ بات چیت کرلیتا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

"اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ادب کے ساتھ کھڑے ہو"۔

370- اخرجه البخاری (88/3)، كتاب العمل فی الصلاة باب ما ينهى من الكلام فی الصلاة' حديث (1200)' و (46/8): كتاب التفسير: باب (وقوموا لله قنتين)' حديث (4534)' ومسلم (441/35.الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: تحريم الكلام فی الصلاة ونسخ ماكان من اباحته' حديث (539/35)' وابو داؤد (313/1): كتاب الصلاة: باب: النهی عن الكلام فی الصلاة حديث (949)' والنسائی (18/3): كتاب السهو: باب: الكلام فی الصلاة' واحمد فی "مسنده" (368/4)' وعبد بن حميد' ص (113) حديث (260)' وابن خزيمة (34/2) حديث (856) من طريق اسماعيل بن ابی خالد' عن الحارث بن شبل' عن ابی عمرو الشيبانی' عن زيد بن ارقم' فذكره.

تو ہمیں خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا اور بات چیت کرنے سے منع کر دیا گیا۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کے دوران جان بوجھ کر بات چیت کرلے یا بھول کر بات چیت کرلے تو وہ دوبارہ نماز ادا کرے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص نماز کے دوران جان بوجھ کر کلام کرلے' تو وہ نماز دوبارہ پڑھے گا' لیکن اگر بھول کر یا ناواقفیت کی بنیاد پر ایسا کرتا ہے' تو اس کی نماز درست ہوگی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ

باب 156: توبہ کے وقت (نفل) نماز ادا کرنا

371 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ

متنِ حدیث: اِنِّيْ كُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ بِهٖ وَاِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اسْتَحْلَفْتُهٗ فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهٗ وَاِنَّهٗ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَا مِنْ رَجُلٍ يُّذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَنَسٍ وَّاَبِيْ اُمَامَةَ وَمُعَاذٍ وَّوَاثِلَةَ وَاَبِي الْيَسَرِ وَاسْمُهٗ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فَرَفَعُوْهُ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمِسْعَرٌ فَاَوْقَفَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مِّسْعَرٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَرْفُوْعًا اَيْضًا وَّلَا نَعْرِفُ لِاَسْمَاءَ ابْنِ الْحَكَمِ حَدِيْثًا مَرْفُوْعًا اِلَّا هٰذَا

371- اخرجه ابو داؤد (476/1): كتاب الصلاة باب في الاستغفار' حديث (1521)' وابن ماجه (446/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها ب ما جاء في ان الصلاة كفارة' حديث (1395) واحمد في "مسنده": (2/1-8-9-10)' والحميدي (2/1) حديث (1)' و (4/1) حديث (4-5) من طريق على عن ابى بكر 'الصديق' فذكره.

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص ہوں' جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی حدیث سنتا اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے وہ نفع عطا کر دیتا' جو اس نے مجھے عطا کرنا ہوتا اور جب میں کسی صحابی سے حدیث سنتا' تو میں اس سے قسم لے لیتا تھا' اگر وہ میرے سامنے قسم اٹھالیتا' تو میں اس کی بات کی تصدیق کر دیتا تھا (ورنہ اسے معتبر قرار نہیں دیتا تھا) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے' پھر وہ اٹھ کر اچھی طرح سے وضو کرے' پھر وہ نماز ادا کرے' پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اور وہ لوگ کہ جب وہ کسی گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں یا اپنے اوپر زیادتی کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں''۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابومعاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابویسر رضی اللہ عنہ' ان کا نام کعب بن عمرو ہے' سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جسے عثمان بن مغیرہ نے نقل کیا ہے۔ ان سے اس روایت کو شعبہ کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے بھی ابوعوانہ نامی راوی کی طرح اس روایت کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

تاہم سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور مسعر نے اس روایت کو ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' کے طور پر نقل نہیں کیا۔

مسعر کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی منقول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق اسماء بن حکم سے صرف یہی ایک ''مرفوع'' روایت منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلٰوةِ

باب 157: بچے کو نماز پڑھنے کا حکم کب دیا جائے؟

372 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

372- اخرجه ابو داؤد (187/1): كتاب الصلاة: باب متى يؤمر الغلام بالصلاة' حديث (494)' واحمد في "مسنده": (404/3)' والدارمي (333/1) كتاب الصلاة: باب: متى يؤمر الصبي بالصلاة' من طريق عبدالملك بن الربيع بن سبرة الجهني عن ابيه عن جده' فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَا مَا تَرَكَ الْغُلَامُ بَعْدَ الْعَشْرِ مِنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ يُعِيْدُ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَبْرَةُ هُوَ ابْنُ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيُّ وَيُقَالُ هُوَ ابْنُ عَوْسَجَةَ

◄► عبدالملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بچے کو نماز کی تعلیم دو جب وہ سات سال کا ہو اور اس کی وجہ سے اس کی پٹائی کرو جب وہ دس سال کا ہو۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سبرہ بن معبد جہنی سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب دس سال کی عمر کے بعد کوئی لڑکا نماز ترک کردے تو وہ ان کی قضاء ادا کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حضرت سبرہ جو ہیں یہ سبرہ بن معبد جہنی ہیں اور ایک قول کے مطابق یہ سبرہ بن عوسجہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ فِي التَّشَهُّدِ

باب 158: جس شخص کا تشہد کے بعد وضو ٹوٹ جائے

373 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الْمُلَقَّبُ مَرْدُوْيَهِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ رَافِعٍ وَّبَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ اَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِذَا اَحْدَثَ يَعْنِي الرَّجُلَ وَقَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِيْ اِسْنَادِهٖ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا قَالُوْا اِذَا جَلَسَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ وَاَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يَّتَشَهَّدَ وَقَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وقَالَ اَحْمَدُ اِذَا لَمْ يَتَشَهَّدْ وَسَلَّمَ اَجْزَاَهٗ

حدیث دیگر: لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَالتَّشَهُّدُ اَهْوَنُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَتَيْنِ فَمَضٰى فِيْ صَلَاتِهٖ وَلَمْ يَتَشَهَّدْ وقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا تَشَهَّدَ وَلَمْ يُسَلِّمْ اَجْزَاَهٗ

373- اخرجه ابوداؤد (223/1)، كتاب الصلاة باب: الامام يحدث بعدما يرفع راسه من آخر الركعة حديث (617) من طريق عبدالرحمن بن زياد بن انعم عن عبدالرحمن بن رافع، وبكر بن سوادة عن عبدالله بن عمرو فذكره.

حدیث دیگر: وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فَقَالَ إِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ هُوَ الْاَفْرِيْقِيُّ وَقَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

◄► حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب وہ (یعنی آدمی) بے وضو ہو جائے اور وہ اس وقت نماز کے آخر میں (قعدہ میں) بیٹھا ہوا ہو اور سلام نہ پھیرا ہو تو اس کی نماز درست ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے راویوں نے اس کی سند میں اضطراب ظاہر کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک یہی رائے ہے۔ وہ فرماتے ہیں: جب آدمی تشہد کی مقدار میں بیٹھ چکا ہو اور سلام پھیرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر آدمی کے تشہد پڑھنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے یا سلام پھیرنے سے پہلے ٹوٹ جاتا ہے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گا' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب آدمی نے تشہد نہ پڑھا ہو اور وہ سلام پھیر دے' تو اس کی نماز درست ہوگی' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سلام پھیرنے سے نماز ختم ہو جاتی ہے' اور تشہد پڑھنا کم اہمیت کا حامل ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات پڑھنے کے بعد کھڑے ہو گئے تھے اور آپ نے اپنی نماز مکمل کی تھی اور تشہد نہیں پڑھا تھا۔

اسحٰق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب آدمی تشہد پڑھ لے اور اس نے سلام نہ پھیرا ہو (اور پھر بے وضو ہو جائے) تو اس کی نماز درست ہوگی۔ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تشہد پڑھنے کی تعلیم دی تھی اور پھر فرمایا تھا: جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو تم نے اپنے اوپر لازم چیز کو ادا کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن بن زیاد نامی راوی افریقی ہیں' علم حدیث کے بعض ماہرین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے' ان میں یحییٰ بن سعید قطان اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ

باب 159: بارش کے وقت نماز اپنی رہائش گاہ میں ادا کرنا

374 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

374- اخرجه مسلم (17/3. الابی): كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: الصلاة في الرحال في المطر' حديث (698/25)' وابو داؤد (347/1) كتاب الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة او الليلة المطرة' حديث (1065)' واحمد في "مسنده": (-397-327 312/3)' وابن خزيمة (81/3) حديث (1659) من طريق زهير بن معاوية عن ابي الزبير عن جابر' فذكره.

مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِىْ رَحْلِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ وَاَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِى الْقُعُوْدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ فِى الْمَطَرِ وَالطِّيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ رَوٰى عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيْثًا وَقَالَ اَبُوْ زُرْعَةَ لَمْ نَرَ بِالْبَصْرَةِ اَحْفَظَ مِنْ هٰؤُلَآءِ الثَّلَاثَةِ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَابْنِ الشَّاذَكُوْنِيِّ وَعَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ وَّاَبُو الْمَلِيْحِ اسْمُهٗ عَامِرٌ وَّيُقَالُ زَيْدُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں ہوتے تھے جب بارش ہوجاتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو شخص چاہے وہ اپنے پڑاؤ کی جگہ پر ہی نماز ادا کرلے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم نے اس بات کی رخصت دی ہے: آدمی بارش اور کیچڑ کے موقع پر باجماعت نماز یا جمعہ میں شریک نہ ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' انہوں نے عفان بن مسلم کے حوالے سے، عمرو بن علی کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے بصرہ میں ان تین افراد، علی بن مدینی، ابن شاذکونی اور عمرو بن علی سے زیادہ (احادیث کا) حافظ اور کوئی نہیں دیکھا۔

ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے' اور ایک قول کے مطابق زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّسْبِيْحِ فِىْ اَدْبَارِ الصَّلٰوةِ

باب 160: نماز کے بعد تسبیح پڑھنا

375 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ الْبَصْرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَّعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

375- اخرجه النسائي (78/3): كتاب السهو باب: نوع آخر' من طريق عتاب بن بشير عن خصيف' عن مجاهد' وعكرمة عن ابن عباس' فذكره۔

متن حدیث: جَآءَ الْفُقَرَاءُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاَغْنِيَاءَ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّی وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ اَمْوَالٌ يُعْتِقُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَّاللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَّلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَبِی الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ ذَرٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وَّفِی الْبَابِ اَيْضًا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيْرَةِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَّيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَّيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا وَّيُسَبِّحُ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِهٖ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَيَحْمَدُهٗ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَيُكَبِّرُهٗ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غریب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! خوشحال لوگ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں' جیسے ہم نماز ادا کرتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں' جیسے ہم روزے رکھتے ہیں' لیکن ان کے پاس مال ہے جن کے ذریعے وہ غلام آزاد کر لیتے ہیں' صدقہ کر لیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرلو تو تم سبحان اللہ **33** مرتبہ پڑھو' الحمد للہ **33** مرتبہ پڑھو' اللہ اکبر **34** مرتبہ پڑھو اور لا الٰہ الا اللہ دس مرتبہ پڑھو' تو تم اس کی وجہ سے اس تک پہنچ جاؤ گے' جو تم سے آگے ہے' اور تمہارے بعد والا تم تک نہیں پہنچ سکے گا۔

اس بارے میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو خصلتیں ایسی ہیں' جنہیں جو بھی مسلمان اختیار کرے گا' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' (ایک عمل یہ ہے) ہر نماز کے بعد **10** مرتبہ سبحان اللہ **10** مرتبہ الحمد للہ اور **10** مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔ اور (دوسرا عمل یہ ہے) سوتے ہوئے **33** مرتبہ سبحان اللہ، **33** مرتبہ الحمد للہ، **34** مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الدَّآبَّةِ فِی الطِّيْنِ وَالْمَطَرِ

باب **161**: کیچڑ اور بارش کے موسم میں سواری پر نماز ادا کرنا

376 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ الْبَلْخِیُّ عَنْ كَثِيْرِ

بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متن حدیث: اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ فَانْتَهَوْا اِلٰى مَضِيْقٍ وَّحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَمُطِرُوا السَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبِلَّةُ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَقَامَ اَوْ اَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ يُوْمِئُ اِيْمَاءً يَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: تَفَرَّدَ بِهٖ عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ الْبَلْخِيُّ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

آ ثارِ صحابہ: وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ عَلٰى دَابَّتِهٖ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ عمرو بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں شریک تھے اور ایک تنگ جگہ پر پہنچے تو نماز کا وقت ہو گیا اسی دوران بارش نازل ہونا شروع ہو گئی ان کے نیچے کیچڑ ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی سواری پر موجود رہتے ہوئے اذان دی اور اقامت کہی پھر آپ اپنی سواری پر موجود رہتے ہوئے آگے بڑھے اور آپ نے ان سب لوگوں کو اشارے کے ساتھ نماز پڑھائی۔ آپ کا سجدہ رکوع کے مقابلے میں ذرا پست ہوتا تھا (یعنی آپ اس میں سر کو ذرا زیادہ جھکا لیتے تھے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے عمر بن رماح بلخی نامی راوی اس کو نقل کرنے میں منفرد ہیں انہیں صرف اسی حدیث کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔

ان کے حوالے سے کئی اہلِ علم نے احادیث نقل کی ہیں۔

اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی منقول ہے: انہوں نے بارش اور کیچڑ کے موسم میں اپنی سواری پر نماز ادا کی تھی۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِجْتِهَادِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 162: نماز میں اہتمام کرنا

377 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ

376- اخرجه احمد في "مسنده" (173/4) من طريق عمرو بن عثمان بن يعلى بن مرة عن ابيه عن جده فذكره.

متن حدیث: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (بکثرت نفل) نماز ادا کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں متورم ہو جاتے تھے آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ اتنی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں' جبکہ آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی گئی ہے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلٰوةُ

باب 163: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا

378 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ

متن حدیث: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَرْزُقَنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَنْفَعَنِيْ بِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلَاتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلَ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ

377- اخرجه البخاری (19/3) كتاب التهجد' باب قيام النبی صلی الله عليه وسلم' حديث (1130)' و (448/8) كتاب التفسير: باب: ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر ويتم نعمته عليك ويهديك صرطا مستقيما)' حديث (4836)' و (309/11): كتاب الرقاق: باب: الصبر عن محارم الله (انما يوفى الصبرون اجرهم بغير حساب) حديث (6471)' ومسلم (267/9. الابی) كتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب: اكثار الاعمال والاجتهاد فی العبادة' حديث 79-21819/80)' والنسائی (219/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: الاختلاف علی عائشة فی احياء الليل وابن ماجه (456/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی طول القيام فی الصلوات' حديث (1419)' واحمد فی "مسنده": (251/4-255)' والحميدی (335/2) حديث (759)' وابن خزيمة (200/2-201) حديث (1182-1183) من طريق زياد بن علاقة عن المغيرة بن شعبة' فذكره۔

378- اخرجه النسائی (232/1)' كتاب الصلاة: باب: المحاسبة علی الصلاة' حديث (465)' من طريق همام عن قتادة عن الحسن عن حريث بن قبيصة عن ابی هريرة' فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْمَشْهُوْرُ هُوَ قَبِيْصَةُ بْنُ حُرَيْثٍ وَّرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا

◆◆ حریث بن قبیصہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا میں نے دعا کی:

''اے اللہ! مجھے کوئی نیک ہم نشین نصیب کردے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں آ کر بیٹھا اور بولا: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی' مجھے نیک ہم نشین نصیب کردے' تو آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو' تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مجھے نفع عطا کردے' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سے سب سے پہلے اس کی نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' اگر وہ درست ہوگی تو آدمی کامیاب ہوجائے گا' اور کامران ہوجائے گا' اور اگر وہ درست نہیں ہوگی تو آدمی نقصان اور خسارے کا شکار ہوجائے گا' اگر اس کے فرض میں کوئی کمی ہوگی تو پروردگار ارشاد فرمائے گا: اس بات کا جائزہ لو! کیا میرے بندے کی کوئی نفلی عبادت ہے' تو اس کے ذریعے فرض میں موجود کمی کو مکمل کردو' پھر تمام اعمال کا اسی طرح حساب ہوگا۔

اس بارے میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے ''حسن غریب'' ہے۔

یہ روایت ایک اور حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں نے اس روایت کو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے قبیصہ بن حریث کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور مشہور یہی ہے: ان کا نام قبیصہ بن حریث ہے۔

یہی روایت انس بن حکیم کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، اسی کی مانند منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ صَلّٰى فِىْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ وَمَا لَهٗ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ

باب 164: جو شخص سال بھر روزانہ بارہ رکعت ادا کرتا رہے' اسے کیا فضیلت حاصل ہوگی؟

379 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِىُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

379- اخرجه النسائي (260/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب ثواب من صلى فى اليوم والليلة ثنتى عشرة ركعة سوى المكتوبة وذكر اختلاف الناقلين فيه لخبر ام حبيبة فى ذلك والاختلاف على عطاء' وابن ماجه (361/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ماجاء فى ثنتى عشرة ركعة من السنة' من طريق اسحق بن سليمان الرازى' قال: اخبرنا مغيرة بن زياد عن عطاء بن ابى رباح عن عائشة' فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَمُغِیْرَةُ بْنُ زِیَادٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِیْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہمیشہ بارہ رکعت سنت ادا کرتا رہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا' چار رکعت ظہر سے پہلے ہوں گی دو اس کے بعد ہوں گی' دو مغرب کے بعد ہوں گی' دو عشاء کے بعد ہوں گی، دو فجر سے پہلے ہوں گی۔

اس بارے میں سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث اس حوالے سے ''غریب'' ہے۔ مغیرہ بن زیاد نامی راوی کے بارے میں بعض اہلِ علم نے اس کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

380 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِیَ لَهٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَحَدِیْثُ عَنْبَسَةَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَنْبَسَةَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ

◆◆ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص روزانہ بارہ رکعات (سنت) ادا کرے اس کے لئے جنت میں گھر بنادیا جاتا ہے' چار رکعت ظہر سے پہلے' دو رکعت اس کے بعد' دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت صبح کی نماز سے پہلے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عنبسہ نے سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس بارے میں جو حدیث نقل کی ہے' وہ ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عنبسہ کے حوالے سے منقول ہے۔

380- اخرجه مسلم (3/53-54۔ الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن' وبيان عددهن' حديث (101-102-103/728) والنسائی (3/261- 262- 263): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: ثواب من صلى فی اليوم والليلة ثنتی عشرة ركعة سوى المكتوبة وذكر اختلاف الناقلين فيه لخبر ام حبيبة فی ذلك والاختلاف على عطاء' وابو داؤد (1/401): كتاب الصلاة: باب: تفريع ابواب التطوع' وركعات السنة' حديث (1250)' وابن ماجه (1/361): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ماجاء فی ثنتی عشرة ركعة من السنة' حديث (1141)' واحمد (6/326- 327- 426) وعبد بن حميد' ص (448) حديث (1552-1553)' والدارمی (1/335): كتاب الصلاة: باب: فی صلاة السنة' وابن خزيمة (2/202-203-204) حديث (1185-1186-1187-1888- 1189) من طريق عنبسة بن ابی سفيان عن ام حبيبة ام المومنين رضی الله عنها' فذكره۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

باب 165: فجر کی دو رکعت (سنت) کی فضیلت

381 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيِّ حَدِيْثًا

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فجر کی دو رکعت (سنت) دنیا اور اس میں موجود (سب چیزوں) سے زیادہ بہتر ہیں۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت صالح بن عبداللہ ترمذی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَخْفِيفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْهِمَا

باب 166: فجر کی دو رکعت (سنت) مختصر ادا کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں کیا پڑھا کرتے تھے؟

382 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّحَفْصَةَ وَعَآئِشَةَ

381- اخرجه مسلم (50/3. الابی) كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب استحباب ركعتي سنة الفجر والحث عليهما وتخفيفهما والمحافظة عليهما' وبيان ما يستحب ان يقرا فيهما' حديث (725/97/96)' والنسائي (252/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: المحافظة على الركعتين قبل الفجر' واحمد في "مسنده": (50/6- 149- 265)' وابن خزيمة (160/2) حديث (1107) من طريق قتادة عن زرارة بن اوفى' عن سعد بن هشام عن عائشة' فذكره.

382- اخرجه احمد في مسنده (2/24-58-35-94-95-99)' وابن ماجه (363/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فيما يقرا في الركعتين قبل الفجر حديث (1149)' من طريق ابي اسحق عن مجاهد عن ابن عمر' فذكره' واخرجه النسائي (170/2): كتاب الافتتاح باب القراءة في الركعتين بعد المغرب' حديث (992) من طريق ابي اسحق' عن ابراهيم بن مهاجر' عن مجاهد عن ابن عمر' فذكره' وزاد في اسناده "ابراهيم بن مهاجر".

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَّلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اَحْمَدَ وَالْمَعْرُوْفُ عِنْدَ النَّاسِ حَدِیْثُ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ هٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا

توضیح راوی: وَّاَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ قَالَ سَمِعْتُ بُنْدَارًا یَّقُوْلُ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ حِفْظًا مِّنْ اَبِیْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیِّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ الْکُوْفِیُّ الْاَسَدِیُّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک ماہ تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لیتا رہا' آپ فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت (سنت) میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ثوری کے حوالے سے، ابواسحٰق سے منقول روایت کو ہم صرف ابواحمد نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

لوگوں کے نزدیک معروف روایت وہ ہے' جسے اسرائیل نے ابواسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ابواحمد کے حوالے سے اسرائیل سے بھی نقل کی گئی ہے۔

ابواحمد زبیری ثقہ اور حافظ ہیں' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے بندار کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابواحمد زبیری سے زیادہ بہتر حافظے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

ان کا نام محمد بن عبداللہ بن زبیر اسدی کوفی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْکَلَامِ بَعْدَ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ

باب 167: فجر کی دو رکعات کے بعد بات چیت کرنا

383 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَاِنْ کَانَتْ لَهٗ اِلَیَّ حَاجَةٌ کَلَّمَنِیْ وَاِلَّا خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

383- اخرجه البخاری (53/3): کتاب التهجد باب من تحدث بعد الرکعتین ولم یضطجع' حدیث (1161) و (54/3): باب: الحدیث بعد رکعتی الفجر' حدیث (1162) و مسلم (71/3. الابی): کتاب صلاة المسافرین و قصرها:باب صلاة اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل' وان الوتر رکعة' وان الرکعة صلاة صحیحة' حدیث (743/133)' وابو داؤد (404/1) کتاب الصلاة: باب الاضطجاع بعدها' حدیث (1262- 1263)' واحمد (35/6)' والدارمی (337/1) کتاب الصلاة: باب الکلام بعد رکعتی الفجر' والحمیدی (93/1) حدیث (175- 176- 177)' وابن خزیمة (168/2) حدیث (1122) من طریق ابی سلمة بن عبدالرحمن عن عائشة ام المومنین' فذکره۔

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْكَلَامَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلَاةَ الْفَجْرِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اَوْ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کر لیتے تھے' تو اگر آپ کو مجھ سے کوئی کام ہوتا' تو آپ مجھ سے بات کر لیتے تھے' ورنہ نماز کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے صبح صادق ہو جانے کے بعد فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے کلام کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے (یہ حضرات فرماتے ہیں) آدمی صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کرسکتا ہے یا کوئی انتہائی ضروری کلام کرسکتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ

باب 168: صبح صادق ہو جانے کے بعد (فجر کی) دو رکعت (سنت) کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں پڑھی جائے گی

384 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا يَقُوْلُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَفْصَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ قُدَامَةَ بْنِ مُوسٰى وَرَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ كَرِهُوا اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف دو رکعت پڑھی جاسکتی ہیں۔

384- اخرجه ابو داؤد (409/1): كتاب الصلاة باب من رخص فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة' حديث (1278)' وابن ماجه (1/٧٦) المقدمة: باب: من بلغ علما' حديث (235)' واحمد في "مسنده": (104/2) من طريق وهيب قال: حدثنا قدامة بن موسى' قال: حدثنا ايوب بن حصين التميمي عن ابي علقمة مولى عبدالله بن عباس عن يسار مولى عبدالله بن عمر عن ابن عمر' فذكره' واخرجه احمد (23/2)' قال: حدثنا وكيع' قال حدثنا قدامة بن موسى' عن شيخ' عن ابن عمر' فذكره.

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف قدامہ بن موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں اور ان سے کئی راویوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اس بات پر تمام اہلِ علم کا اتفاق ہے انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص فجر کی دو رکعت سنت کے علاوہ صبح صادق ہو جانے کے بعد کوئی اور نماز ادا کرے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب 169: فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کرنے کے بعد لیٹ جانا

385 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ

حدیثِ دیگر: رُوِيَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِيْ بَيْتِهٖ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّحْمَلَ هٰذَا اسْتِحْبَابًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کرلے تو وہ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جائے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے، جو اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعت (سنت) اپنے گھر میں ادا کر لیتے تھے تو آپ لیٹ جایا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں، یہ استحباب پر محمول ہوگا۔

385- اخرجه ابو داؤد (404/1): كتاب الصلاة باب: في تخفيفهما حديث (1261)، وابن ماجه (378/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الضجعة بعد الوتر وبعد ركعتي الفجر حديث (1199)، واحمد (415/2)، وابن خزيمة (167/2) حديث (1120) من طريق سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال: "كان النبي صلى الله عليه وسلم يضطجع بعد ركعتي الفجر على شقه الايمن ثم يجلس..."

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ

باب 170: جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو صرف فرض نماز ادا کی جائے

386 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ ابْنَ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَّهٰكَذَا رَوٰى اَيُّوْبُ وَوَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَّاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَالْحَدِيْثُ الْمَرْفُوْعُ اَصَحُّ عِنْدَنَا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ الْمِصْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو صرف فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ایوب، ورقا بن عمر، زیاد بن سعد، اسماعیل بن مسلم، محمد بن جحادہ نے اپنی اسناد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

حماد بن زیاد اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع''

386–اخرجه مسلم (32/1): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب كراهة الشروع فى نافلة بعد شروع المؤذن' حديث (710/63)' وابو داؤد (405/1) كتاب الصلاة: باب: اذا ادرك الامام ولم يصل ركعتى الفجر' حديث (1266)' والنسائى (116/2): كتاب الامامة: باب ما يكره من الصلاة عند الاقامة' وابن ماجه (364/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فى اذا اقيمت الصلاة' فلا صلاة الا المكتوبة' حديث (1151)' واحمد فى "مسنده": (531-517-455-231/2) والدارمى (338/1): كتاب الصلاة: باب: اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة' وابن خزيمة (169/2) حديث (1123) من طريق عمرو بن دينار عن عطاء بن يسار عن ابى هريرة' فذكره۔

حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہمارے نزدیک "مرفوع" روایت زیادہ مستند ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، یعنی جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے، تو آدمی صرف فرض نماز ادا کرسکتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، جو دوسری سند کے حوالے سے منقول ہے۔

عیاش بن عباس قتبانی مصری نے اسے ابوسلمہ کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ تَفُوتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

باب 171: جس شخص کی فجر سے پہلے کی دو رکعت (سنت) فوت ہو جائیں وہ صبح کی نماز کے بعد انہیں ادا کرسکتا ہے

387 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِي اُصَلِّي فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ اَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي لَمْ اَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا اِذَنْ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعَ عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ مِّنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلًا

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ اَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ وَقَيْسٌ هُوَ جَدُّ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَيُقَالُ هُوَ قَيْسُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ هُوَ قَيْسُ بْنُ فَهْدٍ وَّاِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ

387- اخرجه ابو داؤد (406/1): كتاب الصلاة باب: من فاتته متى يقضيها؟ حديث (1267)، وابن ماجه (365/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فيمن فاتته الركعتان قبل صلاة الفجر متى يقضيها؟ حديث (1154)، واحمد فى "مسنده" (447/5)، والحميدى (383/2) حديث (868)، وابن خزيمة (164/2) حديث (1116)، من طريق سعد بن سعيد بن قيس، عن محمد بن ابراهيم عن قيس بن عمرو الانصاري فذكره۔

بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسٍ وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَرَاٰى قَيْسًا وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ

◆◆ محمد بن ابراہیم اپنے دادا حضرت قیس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے نماز کے لئے اقامت کہی جاچکی تھی میں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا (یعنی میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تھا) آپ نے فرمایا: اے قیس! ٹھہر جاؤ' کیا دو نمازیں ایک ساتھ؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں فجر کی دو رکعت (سنت) ادا نہیں کرسکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن ابراہیم سے منقول اس حدیث کو ہم صرف سعد بن سعید نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح نے اس روایت کو سعد بن سعید سے سنا ہے۔

اس روایت کو "مرسل" روایت کے طور پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

مکہ سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: کوئی شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے اور فرض نماز کے بعد دو رکعت سنت ادا کرلے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعد بن سعید نامی راوی یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نامی صحابی یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں۔ ایک قول کے مطابق یہ قیس بن عمرو ہیں اور ایک قول کے مطابق قیس بن فہد ہیں۔

اس روایت کی سند متصل نہیں ہے۔ محمد بن ابراہیم تیمی نے اس روایت کو قیس سے نہیں سنا۔

بعض حضرات نے اس روایت کو سعد بن سعید کے حوالے سے' محمد بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جسے عبدالعزیز نے سعد بن سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِعَادَتِهِمَا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب 172: سورج طلوع ہوجانے کے بعد ان دو رکعات کو پڑھنا

388 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ لَّمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ فَعَلَهُ

388- اخرجه ابن خزيمة (165/2) حديث (1117) من طريق بشير بن نهيك عن ابي هريرة' فذكره.

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هَمَّامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا اِلَّا عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ الْكِلَابِيَّ

حدیث دیگر: وَالْمَعْرُوْفُ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص فجر کی دو رکعت (سنت) ادا نہ کر سکا ہو وہ سورج نکلنے کے بعد ان دونوں کو ادا کرلے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایسا کیا کرتے تھے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری، شافعی، احمد، اسحق اور ابن مبارک نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمرو بن عاصم کلابی کے علاوہ ہم کسی ایسے راوی سے واقف نہیں ہیں' جس نے اس روایت کو ہمام کے حوالے سے نقل کیا ہو۔

معروف یہ ہے: یہ روایت قتادہ نے نضر بن انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، بشیر بن نہیک کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی (فرض نماز) کی ایک رکعت پالے۔ اس نے صبح (کی نماز) کو پالیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

باب 173: ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرنا

389 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

389- اخرجه النسائي (119/2): كتاب الامامة باب: الصلاة قبل العصر وذكر اختلاف الناقلين عن ابي اسحق في ذلك' وابن ماجه (367/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فيما يستحب من التطوع بالنهار' حديث (1161)' واحمد في "مسنده" (143- 146- 147- 160- 85/1 -89 -111)' وابن خزيمة (218/2) حديث (1211)' و (233/2) حديث (1232) من طريق عاصم بن ضمرة عن علي بن ابي طالب' فذكره.

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَارِثِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَرَوْنَ الْفَصْلَ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے' اور اس کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ہم عاصم بن ضمرہ کی نقل کردہ حدیث کو حارث نامی راوی کی نقل کردہ حدیث سے زیادہ فضیلت والی سمجھتے ہیں۔

اکثر اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور اس کے بعد کے طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔

انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی ظہر سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرے۔

سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحٰق بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: رات اور دن کے نوافل دو، دو کر کے ادا کئے جائیں گے۔ ان کے نزدیک دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے گا۔ امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

باب 174: ظہر کے بعد کی دو رکعت

390 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

390– اخرجه مالك في "الموطا": (166/1) كتاب قصر الصلاة في السفر' باب: العمل في جامع الصلاة' حديث (69)' والبخاري (493/2): كتاب الجمعة: باب: الصلاة بعد الجمعة وقبلها' حديث (937)' و (60/3): كتاب التهجد باب: التطوع بعد المكتوبة' حديث (1172)' و (70/3): باب: الركعتين قبل الظهر' حديث (1180)' و مسلم (55/3- الابي) كتاب صلاة المسافرين باب: فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددهن' حديث (729/104)' وابو داؤد (402/1) كتاب الصلاة: باب تفريع ابواب التطوع وركعات السنة' حديث (1252)' والنسائي (119/2): كتاب الامامة: باب الصلاة بعد الظهر و (113/3): كتاب الجمعة: باب: صلاة الامام بعد الجمعة' وباب اطالة الركعتين بعد الجمعة' وابن ماجه (358/1): كتاب اقامة الصلاة اولسنة فيها: باب: ماجاء في الصلاة قبل الجمعة' حديث (1130)' واحمد في "مسنده": (6/2- 17- 23- 35- 63- 75- 77- 87)' والدارمي (335/1): كتاب الصلاة: باب في صلاة السنة' وابن خزيمة (208/2) حديث (1197) و (182/3) حديث (1869- 1870)' وعبد بن حميد' ص (250) حديث (781) من طريق نافع عن ابن عمر' فذكره.

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد دو دو رکعت (سنت) ادا کی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

باب 175: بلاعنوان

391 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ الْمَرْوَزِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ نَحْوَ هٰذَا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا

◆◆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی وقت ظہر سے پہلے کی چار رکعات ادا نہیں کر پاتے تھے تو آپ انہیں ظہر کے بعد ادا کر لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ابن مبارک کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

قیس بن ربیع نے اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے، خالد حذاء کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

ہمیں ایسے کسی شخص کا پتہ نہیں ہے، جس نے اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے نقل کیا ہو صرف قیس بن ربیع نے اسے نقل کیا ہے۔

یہی روایت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح منقول ہے۔

392 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

391- اخرجه ابن ماجه (366/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب : من فاتته الاربع قبل الظهر حديث (1158) من طريق خالد الحذاء عن عبدالله بن شقيق عن عائشة ام المومنين رضى الله عنها فذكره.

مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت (سنت) ادا کرے اور اس کے بعد چار رکعت ادا کرے' تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہ روایت دیگر سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

393 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ التِّنِّيْسِيُّ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِى الْعَلَاءُ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُخْتِىْ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ شَامِيٌّ وَّهُوَ صَاحِبُ اَبِىْ اُمَامَةَ

◆◆ حضرت عنبسہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی بہن سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص ظہر سے پہلے کی چار رکعت اور اس کے بعد کی چار رکعت باقاعدگی سے ادا کرتا رہے گا' اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

قاسم نامی راوی' قاسم بن عبدالرحمٰن ہے۔ ان کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' ہے' اور یہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ یہ ثقہ ہیں' شام کے رہنے والے ہیں اور حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ

باب 176: عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرنا

394 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِيُّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

392- اخرجه ابو داؤد (406/1):كتاب الصلاة باب: الاربع قبل الظهر وبعدها' حديث (1269)' والنسائي (264/3- 265- 266): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب الاختلاف على اسماعيل بن ابى خالد وابن ماجه (367/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فيمن صلى قبل الظهر اربعا وبعدها اربعا' حديث (1160)' واحمد فى "مسنده": (325/6-326) وابن خزيمة (206/2) حديث (1191- 1192) من طريق عنبسة بن ابى سفيان عن ام حبيبة' فذكره.

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَّفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّاخْتَارَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ لَّا يُفْصَلَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ اِسْحٰقُ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اَنَّهٗ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ يَعْنِي التَّشَهُّدَ وَرَاَى الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَخْتَارَانِ الْفَصْلَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ

◆◆ عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اوران چار رکعت کے درمیان مقرب فرشتوں اوران کے پیروکار مسلمانوں اور مومنوں پر سلام بھیج کر فصل کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت علی سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اسحٰق بن ابراہیم نے اس بات کو اختیار کیا ہے: عصر سے پہلے کی چار رکعت میں فصل نہیں کیا جائے گا۔

انہوں نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے ذریعے فصل کیا کرتے تھے۔ اس سے مراد تشہد پڑھنا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رات اور دن کی تمام نفل نمازوں کو دو، دو، کر کے ادا کیا جائے گا۔ انہوں نے (چار رکعت کے درمیان) فصل کو اختیار کیا ہے۔

395 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مِهْرَانَ سَمِعَ جَدَّهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

395-اخرجه ابو داؤد (407/1): كتاب الصلاة باب: الصلاة قبل العصر' حديث (1271)' واحمد فی "مسنده": (117/2)' وابن خزيمة (206/2) حديث (1193) من طريق سليمان بن داؤد عن ابی داؤد الطيالسی' قال: حدثنا محمد بن مسلم بن مهران' قال: حدثنی جدی عن ابن عمر' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَائَةِ فِیْهِمَا

باب 177: مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرنا اور ان میں قرأت کرنا

396 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا اُحْصِی مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِی الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس کا شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے کتنی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد والی دو رکعت میں اور فجر سے پہلے والی دو رکعت میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف عبدالملک بن معدان نامی راوی کے حوالے سے عاصم نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يُصَلِّيْهِمَا فِی الْبَيْتِ

باب 178: یہ دونوں رکعات (یعنی مغرب کے بعد کی سنتیں) گھر میں ادا کرنا

397 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِیْ بَيْتِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَّكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مغرب کے بعد کی دو رکعات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ادا کی تھیں۔

اس بارے میں حضرت رافع بن خدیج اور حضرت کعب بن عجرہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

396- اخرجه ابن ماجه (369/1)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما يقرا من الركعتين بعد المغرب، حديث (1166) من طريق عبدالملك بن الوليد قال: حدثنا عاصم بن بهدلة، عن زر، وابي وائل عن ابن مسعود، فذكره.

398 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے دس رکعات یاد ہیں' جنہیں آپ دن اور رات میں ادا کیا کرتے تھے۔ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔اس کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔مغرب کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے عشاء کے بعد دو رکعات پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے بھی دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ التَّطَوُّعِ وَسِتِّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب 179: مغرب کے بعد چھ رکعت نفل ادا کرنے کی فضیلت

399 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ يَّعْنِيْ مُحَمَّدَ بْنَ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً

399–اخرجه ابن ماجه (369/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الست ركعات بعد المغرب' حديث (1167)' وابن خزيمة حديث (1195) من طريق زيد بن الحباب ابي الحسين العكلي' عن عمر بن ابي خثعم اليمامي' عن يحيى بن ابي كثير' عن ابي سلمة' عن ابي هريرة' فذكره۔

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَآئِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ خَثْعَمٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ خَثْعَمٍ مُّنْکَرُ الْحَدِیْثِ وَضَعَّفَہٗ جِدًّا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعت ادا کرلے اوران کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے' تو یہ رکعت اس شخص کے لئے بارہ برس کی عبادت کے برابر شمار ہوں گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مغرب کی نماز کے بعد بیس رکعت ادا کرلے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔ہم اسے صرف زید بن حباب نامی راوی کے حوالے سے عمرو بن ابوخثعم کے حوالے سے جانتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔عمر بن عبداللہ بن ابوخثعم ''منکر حدیث'' ہے۔امام بخاری نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب 180: عشاء کے بعد دو رکعت ادا کرنا

400 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَۃَ یَحْیَی بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ عَآئِشَۃَ عَنْ صَلَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّھْرِ رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَیْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَکْعَتَیْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَیْنِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَّابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنْ عَآئِشَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔اس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' اور فجر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن شقیق کی سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کردہ یہ روایت "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى

باب 181: رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی

401 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَّاجْعَلْ اٰخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی۔ تمہیں صبح کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ذریعے اسے طاق کرلو اور اپنی آخری نماز کو طاق کرو۔

اس بارے میں حضرت عمرو بن عبسہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا یعنی رات کے نوافل دو دو کر کے ادا کئے جائیں گے۔

سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب 182: رات کی نماز کی فضیلت

402 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

401- اخرجه مالك فى "الموطا": (123/1): كتاب صلاة الليل: باب: الامر بالوتر' حديث (13)' والبخارى (554/2): كتاب الوتر: باب: ما جاء فى الوتر' حديث (990)' ومسلم (3/78- الابى): كتاب صلاة المسافرين: باب، صلاة الليل مثنى مثنى' والوتر ركعة من آخر الليل' حديث (749/145)' وابو داؤد (422/1) كتاب الصلاة: باب: صلاة الليل مثنى مثنى' حديث (1326) والنسائى (233/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: كم الوتر؟' من طريق مالك' عن نافع و عبدالله بن دينار عن ابن عمر فذكره' واخرجه ابن ماجه (418/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فى صلاة الليل ركعتين' حديث (1320)' والحميدى (282/1) حديث (631)' وابن خزيمة (139/2) حديث(1072) من طريق عبدالله بن دينار عن ابن عمر' فذكره' ليس فيه "نافع". واخرجه النسائى (227/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار باب كيف صلاة الليل' و (233/3): باب كيف الوتر بواحدة وابن ماجه (418/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما جاء فى صلاة الليل ركعتين' حديث (1319)' واحمد فى مسنده (2/5-48- 49- 54- 66- 102- 119)' والدارمى (340/1): كتاب الصلاة: باب: فى صلاة الليل' وابن خزيمة (139/2) حديث (1072) من طريق نافع عن ابن عمر 'فذكره.

متنِ حدیث: اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّبِلَالٍ وَّاَبِىْ اُمَامَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَاَبُوْ بِشْرٍ اسْمُهٗ جَعْفَرُ بْنُ اَبِىْ وَحْشِيَّةَ وَاسْمُ اَبِىْ وَحْشِيَّةَ اِيَاسٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے' اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد' سب سے زیادہ فضیلت والی نماز' رات کے نوافل ہیں۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوبشر نامی راوی کا نام جعفر بن ابووحشیہ ہے' ابووحشیہ کا نام ''ایاس'' تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ وَصْفِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

باب 183: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی کیفیت

403 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِىْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِىْ رَمَضَانَ وَلَا فِىْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّىْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّىْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّىْ ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ اِنَّ عَيْنَىَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِىْ

402- اخرجه مسلم (123/4۔الابی): كتاب الصيام باب: فضل صوم المحرم' حديث (202-203 /1163)' وابو داؤد (738/1): كتاب الصيام: باب: فى صوم المحرم حديث (2429)' والنسائى (206/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: فضل صلاة الليل' وابن ماجه (554/1): كتاب الصيام: باب صيام اشهر الحرم' واحمد (303/2 -329 -342 -535)' والدارمى (346/1): كتاب الصلاة: باب: اى صلاة الليل افضل' و (21/2): كتاب الصوم: باب فى صيام المحرم' وابن خزيمة (176/2) حديث (1134)' و (282/3) حديث (2076)' وعبد بن حميد' ص (416) حديث (1423) من طريق حميد بن عبدالرحمن عن ابى هريرة' فذكره.

403- اخرجه مالك فى "الموطا": (120/1): كتاب صلاة الليل: باب: صلاة النبى صلى الله عليه وسلم فى الوتر' حديث (9)' والبخارى (40/3): كتاب التهجد باب: قيام النبى صلى الله عليه وسلم فى رمضان وغيره' حديث (1147)' و (294/4): كتاب صلاة التراويح باب: من قام رمضان' حديث (2013)' و (670/6) كتاب المناقب: باب: كان النبى صلى الله عليه وسلم تنام عيناه ولا ينام قلبه' حديث (3569)' ومسلم (65/3۔الابی): كتاب صلاة المسافرين: باب: صلاة الليل وعدد ركعات النبى صلى الله عليه وسلم فى الليل' حديث (738/125)' وابو داؤد (426/1) كتاب الصلاة: باب: فى صلاة الليل' حديث (1341)' والنسائى (234/3): كتاب قيام الليل و تطوع النهار' باب: كيف الوتر بثلاث' واحمد (36/6 -73 -104) وابن خزيمة (30/1) حديث (49)' و (192/2) حديث (1166) من طريق مالك عن سعيد بن ابى سعيد المقبرى' عن ابى سلمة عن عائشه به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں نوافل کس طرح ادا کیا کرتے تھے‘ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں‘ یا اس کے علاوہ گیارہ رکعت سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ آپ پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے‘ تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں سوال نہ کرو‘ پھر آپ چار رکعت ادا کرتے تھے۔ تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو‘ پھر آپ تین رکعت ادا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے ہی سونے لگے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میری آنکھیں سو جاتی ہیں‘ لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

404 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گیارہ رکعت ادا کرتے تھے۔ آپ ایک رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لیتے تھے‘ جب آپ اس سے فارغ ہوتے تھے‘ تو دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 184: بلاعنوان

405 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

404- اخرجه مالك في "الموطا": (120/1): كتاب صلاة الليل: باب صلاة النبي صلى الله عليه وسلم في الوتر' حديث (8)' والبخاري (555/2): كتاب الوتر باب: ماجاء في الوتر' حديث (994)' و (10/3) كتاب التهجد' باب: طول السجود في قيام الليل' حديث (1123)' و (112/11)، كتاب الدعوات' باب الضجع على الشق الايمن' حديث (6310)' ومسلم (26/3. الابي): كتاب صلاة المسافرين و قصرها' باب: صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل' حديث (121-122/736)' وابو داؤد (425/1) كتاب الصلاة باب في صلاة الليل' حديث (1335-1336-1337)' والنسائي (30/2): كتاب الاذان: باب: ايذان المؤذنين الائمة بالصلاة و (65/2): كتاب القبلة باب ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع اذا لم يكن بين يدي المصلي سترة' و (234/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار' و (249/3): باب: قدر السجدة بعد الوتر' وابن ماجه (372/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الوتر بركعة' حديث (1177)' و (432/1): باب: ماجاء في كم يصلي بالليل' حديث (1358)' واحمد في "مسنده" (34/6- 35- 83-84- 88- 143- 167- 182- 215- 248)' والدارمي (344/1): كتاب الصلاة: باب: صفة صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم و (372/1): باب كم الوتر؟ وعبد بن حميد ص (428) حديث (1470) من طريق ابن شهاب الزهري عن عروة عن عائشة' فذكره.

متن حدیث: قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ اسْمُهٗ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ ابوجمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ضبعی ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

باب 185: بلا عنوان

406 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَكْثَرُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَّعَ الْوِتْرِ وَاَقَلُّ مَا وُصِفَ مِنْ صَلَاتِهٖ بِاللَّيْلِ تِسْعُ رَكَعَاتٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن غریب" ہے۔

سفیان ثوری نے اس روایت کو اعمش کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

رات کی نماز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر یہی منقول ہے: آپ وتر کے ہمراہ تیرہ رکعت ادا کیا کرتے تھے' اور آپ کی رات کی نماز میں کم از کم نو رکعات منقول ہیں۔

407 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ

405- اخرجه البخاري (25/3): كتاب التهجد: باب: كيف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم ؟ و كم كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل؟ حديث (1138)، ومسلم (102/3. الابي) كتاب صلاة المسافرين و قصرها' باب: الدعاء في صلاة الليل و قيامه' حديث (764/194)، واحمد (228/1 - 324 3380)، وابن خزيمة (191/1) حديث (1164) من طريق شعبة' عن ابي جمرة عن ابن عباس' فذكره.

406- اخرجه النسائي (242/3): كتاب قيام الليل و تطوع النهار' باب: كيف الوتر بتسع' وابن ماجه (432/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: ما جاء في كم يصلي بالليل' حديث (1360) واحمد في "مسنده" (253/6) من طريق الاعمش عن ابراهيم عن الاسود بن يزيد' فذكره.

عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: وَسَعْدُ بْنُ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَامِرٍ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ كَانَ زُرَارَةُ بْنُ أَوْفٰى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَكَانَ يَؤُمُّ فِيْ بَنِيْ قُشَيْرٍ فَقَرَأَ يَوْمًا فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ (فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيْرٌ) خَرَّ مَيِّتًا فَكُنْتُ فِيْمَنِ احْتَمَلَهُ إِلٰى دَارِهِ

◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو جانے کی وجہ سے رات کے نوافل ادا نہیں کر پاتے تھے یا آپ کو نیند آ رہی ہوتی تھی تو آپ دن کے وقت بارہ رکعت ادا کر لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعد بن ہشام نامی راوی عامر انصاری کے صاحبزادے ہیں اور ہشام بن عامر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

بہز بن حکیم بیان کرتے ہیں: زرارہ بن اوفی بصرہ کے قاضی تھے وہ بنو قشیر کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے صبح کی نماز میں یہ آیت تلاوت کی۔

"اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو یہ دن سخت تنگ ہوگا"

(یہ آیت تلاوت کر کے) وہ گر پڑے اور فوت ہو گئے۔ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے انہیں اٹھا کر ان کے گھر تک پہنچایا۔

407- اخرجه مسلم (3/73. الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: جامع صلاة الليل ومن نام عنه او مرض حديث (139-140-141/746) والبخاري في خلق افعال العباد (48) وابو داؤد: كتاب الصلاة: باب: في صلاة الليل حديث (1342- 1343- 1344- 1345- 1349- 1352) والنسائي (3/60): كتاب السهو: باب: اقل مايجزي من عمل الصلاة و (3/199): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: قيام الليل و (3/218): باب: الاختلاف على عائشة في احياء الليل و (3/220): باب: كيف يعمل اذا افتتح الصلاة قائما وذكر اختلاف الناقلين عن عائشة في ذلك و (3/240): باب: كيف الوتر بسبع و (3/241- 242): باب: كيف الوتر بتسع و (3/259): باب كم يصلي من نام عن صلاة او منعه وجع و (4/199) كتاب الصيام: باب: صوم النبي صلى الله عليه وسلم بابي و امي وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك وابن ماجه (1/376): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الوتر بثلاث و خمس و سبع وتسع حديث (1191) و (1/428): باب: في كم يستحب بختم القرآن حديث (1348) واحمد في "مسنده": (6/53- 91- 94- 97- 109- 163- 168- 216- 227- 235- 236- 258) والدارمي (1/344): كتاب الصلاة: باب: صفة صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم وابن خزيمة (2/141) حديث (1078) و (2/158) حديث (1104) و (2/171) حديث (1127) و (2/194) حديث (1169- 1170) و (2/199) حديث (1178) من طريق سعد بن هشام عن عائشة به واخرجه ابو داؤد (1/428) كتاب الصلاة: باب: في صلاة الليل حديث (1346- 1347) واحمد (6/236) من طريق بهز بن حكيم عن زرارة بن اوفى عن عائشة فذكره۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ نُزُوْلِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

باب 186: اللہ تعالیٰ کا روزانہ رات کے وقت آسمان دنیا کی طرف نزول کرنا

408 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِيْ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيْءَ الْفَجْرُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّرِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِي الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ وَهُوَ اَصَحُّ الرِّوَايَاتِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: روزانہ رات کا ابتدائی تہائی حصہ گزر جانے کے بعد' اللہ تعالیٰ آسمانی دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے: میں بادشاہ ہوں' وہ کون ہے؟ جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے؟ جو مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے عطا کروں کون ہے؟ جو مجھ سے مغفرت طلب کرے' میں اس کو بخش دوں (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اسی طرح ہوتا ہے' یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے۔

اس بارے میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے:

نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: رات کا جب آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے' تو اس وقت اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے۔

یہ روایت سب سے زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قِرَآئَةِ اللَّيْلِ

باب 187: رات کے وقت تلاوت کرنا

408- اخرجه البخاری (29/3) كتاب: التهجد باب: الدعاء والصلاة من آخر الليل حديث (1145) و مسلم (522/1) كتاب صلاة المسافرين باب الترغيب فی الدعاء والذكر حديث (758/169, 168)

409 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ هُوَ السَّالِحِيْنِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ اِنِّیْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ قَالَ ارْفَعْ قَلِيْلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ قَالَ اِنِّیْ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ قَالَ اخْفِضْ قَلِيْلًا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ هَانِئٍ وَّاَنَسٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ روایت: وَاِنَّمَا اَسْنَدَهٗ يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَاَكْثَرُ النَّاسِ اِنَّمَا رَوَوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ مُّرْسَلًا

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہارے پاس سے گزرا تھا' تم اس وقت قرأت کررہے تھے' تم پست آواز میں قرأت کررہے تھے۔ انہوں نے عرض کی: میں اس ذات کو سنا رہا تھا' جس سے میں مناجات کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ذرا آواز بلند کرلیا کرو! پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہارے پاس سے گزر رہا تھا' اور تم بھی قرأت کررہے تھے' تم بلند آواز میں کررہے تھے۔ انہوں نے عرض کی: میں سونے والوں کو جگانا چاہتا تھا' اور شیطان کو بھگانا چاہتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آواز کو پست رکھو۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ' سیّدہ اُم ہانی' حضرت انس' سیّدہ اُم سلمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

یحییٰ بن اسحاق نے اس کو حماد بن سلمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' جبکہ اکثر محدثین نے اس حدیث کو ثابت کے حوالے سے' عبداللہ بن رباح کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

410 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِیِّ عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِیِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاٰيَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَيْلَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات رات کے قیام میں ایک ہی آیت بار بار تلاوت کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے۔

411 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَيْسٍ قَالَ

409- اخرجه ابو داؤد (1/423)' كتاب الصلاة: باب: رفع الصوت بالقراءة فى صلاة الليل' حديث (1329)' وابن خزيمة (2/189) حديث (1161) من طريق حماد بن سلمة' عن ثابت البنانى عن عبدالله بن رباح عن ابى قتادة' قد كره.

متن حدیث: سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا أَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◄► عبداللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کس طرح تلاوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہر طرح کر لیتے تھے۔ بعض اوقات آپ پست آواز میں قرأت کرتے تھے اور بعض اوقات بلند آواز میں کرتے تھے تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے اس معاملے میں کشادگی رکھی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

باب 188: نفل نماز گھر میں ادا کرنے کی فضیلت

412 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: أَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوٰى مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَرْفُوْعًا وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَأَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَالْحَدِيْثُ الْمَرْفُوْعُ أَصَحُّ

◄► حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہاری سب سے زیادہ فضیلت والی نماز وہ ہے

411- اخرجه النسائي (224/3): كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: كيف القراءة بالليل حديث (1662) من طريق معاوية بن صالح عن عبدالله بن ابي قيس عن عائشة، فذكره.

412- اخرجه البخاري (251/2): كتاب: الاذان، باب: صلاة الليل حديث (731)، و (533/10): كتاب الادب: باب: مايجوز من الغضب والشدة لامر الله تعالى، حديث (6113)، و (278/13) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة: باب: مايكره من كثرة السوال، ومن تكلف ما لا يعنيه، حديث (7290)، ومسلم (119/3- الابي): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: استحباب صلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد، حديث (213-781/214)، وابو داؤد (340/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة الرجل التطوع في بيته، حديث (1044)، و (458/1): باب: في فضل التطوع في البيت، حديث (1447)، والنسائي (197/3): كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب، الحث على الصلاة في البيوت والفضل في ذلك، واحمد (182/5- 183- 186- 187- 184)، وابن خزيمة (211/2) حديث (1203- 1204)، والدارمي (317/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة التطوع في اي موضع افضل، وعبد بن حميد، ص (110) حديث (250) من طريق ابي النضر سالم بن ابي امية عن بسر بن سعيد عن زيد بن ثابت، فذكره.

جو تم گھر میں ادا کرو۔ سوائے فرض نماز کے (کیونکہ اسے باجماعت پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے)

اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اس حدیث کی روایت کے بارے میں محدثین نے اختلاف کیا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابونضر نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ بعض محدثین نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام مالک نے ابونضر کے حوالے سے' اسے نقل کیا ہے' اور اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے' تاہم ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کے اعتبار سے یہ زیادہ مستند ہے۔

413 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے گھروں میں (نفل) نماز ادا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

413- اخرجه البخاری (630/1): كتاب الصلاة: باب كراهية الصلاة فی المقابر' حديث (432)' و (75/2): كتاب التهجد: باب: التطوع فی البيت' حديث (1187)' ومسلم (117/3 الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: استحباب صلاة النافلة فی بيته و جوازها فی المسجد' حديث (208-777/209) وابو داؤد (340/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة الرجل التطوع فی بيته' حديث (1043)' و (458/1) باب: فی فضل التطوع فی البيت' حديث (1448)' والنسائی (197/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب الحث علی الصلاة فی البيوت والفضل فی ذلك' وابن ماجه (438/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب، ماجاء فی التطوع فی البيت' حديث (1377)' واحمد (6/2-16-122)' وابن خزيمة (212/2) حديث (1205) من طريق نافع عن ابن عمر فذكره۔

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتر کے ابواب

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْوِتْرِ

باب 1: وتر کی فضیلت

414 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُرَّةَ الزَّوْفِیِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّکُمْ بِصَلَاةٍ هِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَکُمْ فِیمَا بَیْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلٰی اَنْ یَّطْلُعَ الْفَجْرُ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَبُرَیْدَةَ وَاَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ وَّقَدْ وَهِمَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِیْنَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَاشِدٍ الزُّرَقِیِّ وَهُوَ وَهَمٌ فِیْ هٰذَا

توضیح راوی: وَاَبُوْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیُّ اسْمُهٗ حُمَیْلُ بْنُ بَصْرَةَ وقَالَ بَعْضُهُمْ جَمِیلُ بْنُ بَصْرَةَ وَلَا یَصِحُّ وَاَبُوْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیُّ رَجُلٌ اٰخَرُ یَرْوِیْ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَّهُوَ ابْنُ اَخِی اَبِیْ ذَرٍّ

◆◆ حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے' جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔ یہ وتر کی نماز ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق تک' کے درمیانی وقت میں مقرر کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ابویزید

414- اخرجه ابو داؤد (450/1): كتاب: الصلاة باب: استحباب الوتر' حديث (1418)' وابن ماجه (369/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الوتر' حديث (1168)' واحمد في "مسنده" (71/1)' والدارمي: (370/1): كتاب الصلاة باب: في الوتر' من طريق يزيد بن ابي حبيب' عن عبدالله بن راشد الزوفي' عن عبدالله بن ابي مرة الزوفي عن خارجة بن حذافة العدوي' فذكره.

بن ابوحبیب نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ بعض محدثین نے اس روایت کو نقل کرنے میں وہم کیا ہے۔ انہوں نے عبداللہ بن راشد زرقی کہا ہے اور یہ وہم ہے۔

حضرت ابوبصرہ غفاری کا نام جمیل بن بصرہ ہے جبکہ بعض نے جمیل بن بصرہ بیان کیا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری سے احادیث روایت کرنے والے ابوبصرہ غفاری اور ہیں' وہ حضرت ابوذر غفاری کے بھتیجے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ

باب 2: وتر' فرض نہیں ہیں

415 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وتر فرض نہیں ہیں' جیسے تمہاری فرض نمازیں ہیں' بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مقرر کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ طاق ہے' اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے' اس لئے اے اہلِ قرآن! تم بھی طاق (وتر) ادا کیا کرو۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

416 وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهٗ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَّقَدْ رَوَاهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ نَحْوَ رِوَايَةِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ

سفیان ثوری اور دیگر محدثین نے اس روایت کو ابواسحٰق کے حوالے سے، عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے، حضرت

415- اخرجه ابو داؤد (449/1): كتاب الصلاة باب استحباب الوتر' حديث (1416)' والنسائي (229/3): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب الامر بالوتر' وابن ماجه (370/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ماجاء في الوتر' حديث (1169)' واحمد في "مسنده": (120- 86/1- 98- 100- 107- 110- 115) وعبدالله بن احمد بن حنبل في زوائده على المسند (143/1- 144- 145)' والدارمي (371/1): كتاب الصلاة باب: في الوتر' وابن خزيمة (136/2) حديث (1067) وعبد بن حميد' ص (53) حديث (70) من طريق ابي اسحق عن عاصم بن ضمرة عن علي' فذكره.

علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: وتر تمہاری فرض نماز کی طرح لازمی نہیں ہیں، بلکہ یہ سنت ہیں جنہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ

باب 3: وتر ادا کرنے سے پہلے سونا مکروہ ہے

417 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ عِيْسٰى بْنِ اَبِیْ عَزَّةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِیْ ثَوْرٍ الْاَزْدِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ قَالَ عِيْسٰى بْنُ اَبِیْ عَزَّةَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ ثَوْرٍ الْاَزْدِيُّ اسْمُهٗ حَبِيْبُ بْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ لَّا يَنَامَ الرَّجُلُ حَتّٰى يُوْتِرَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی تھی، میں سونے سے پہلے وتر ادا کرلیا کروں۔

عیسیٰ بن ابوعزہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: شعبی رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کرلیتے تھے، پھر سویا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن غریب" ہے۔

ابوثور ازدی نامی راوی کا نام حبیب بن ابوملیکہ ہے۔

اہلِ علم کا ایک گروہ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور بعد کے طبقوں سے تعلق رکھتا ہے، انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی وتر پڑھنے سے پہلے نہ سوئے۔

418 وَرُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ خَشِیَ مِنْكُمْ اَنْ لَّا يَسْتَيْقِظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهٖ وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ فِیْ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَّهِیَ اَفْضَلُ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ

﴿﴾ نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی منقول ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا وہ رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر لے اور جو شخص رات کے آخری حصے میں بیدار ہو سکتا ہو اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نوافل ادا کرے' تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرے' کیونکہ رات کے آخری حصے میں قرأت کرنا' حضوری کا باعث ہوتا ہے۔ (یعنی اس میں فرشتے شریک ہوتے ہیں) اور یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَاٰخِرِهٖ

باب 4: رات کے ابتدائی حصے میں یا آخری حصے میں وتر ادا کرنا

419 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِينٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَاَلَ عَآئِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ اَوَّلَهُ وَاَوْسَطَهُ وَاٰخِرَهُ فَانْتَهٰى وِتْرُهُ حِيْنَ مَاتَ اِلَى السَّحَرِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اَبُوْ حَصِينٍ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَاَبِيْ قَتَادَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوِتْرُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ

﴿﴾ مسروق بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: آپ ہر حصے میں وتر ادا کر لیتے تھے' آپ نے ابتدائی حصے میں بھی وتر ادا کیے ہیں درمیانی حصے میں بھی اور رات کے آخری حصے میں بھی' آپ ﷺ کے وصال کے قریب آپ ﷺ نے صبح صادق کے قریب بھی وتر ادا کیے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوحصین نامی راوی کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

اس بارے میں حضرت علی، حضرت جابر اور حضرت ابومسعود انصاری اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے: وتر رات کے آخری حصے میں ادا کیے جائیں۔

419- اخرجه البخاری (564/2): كتاب الوتر: باب: ساعات الوتر حديث (996)' ومسلم (72/3. الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها باب: صلاة الليل وعدد ركعات النبی صلی الله عليه وسلم فی الليل' وان الوتر ركعة وان الركعة صلاة صحيحة' حديث (136-137-138/745)' وابو داؤد (455/1): كتاب الصلاة: باب: فی وقت الوتر' حديث (1435)' والنسائی (230/3): كتاب: قيام الليل وتطوع النهار: باب: وقت الوتر' وابن ماجه (374/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فی الوتر آخر الليل' حديث (1185)' واحمد (46/6-100-107-129-204) والدارمی (372/1): كتاب الصلاة: باب: ماجاء فی وقت الوتر' والحميدی (97/1) حديث (188) من طريق مسروق عن عائشة' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ بِسَبْعٍ

باب 5: وتر سات ہیں

420 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَتْرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ وَتِسْعٍ وَّسَبْعٍ وَّخَمْسٍ وَّثَلَاثٍ وَّوَاحِدَةٍ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ مَعْنٰى مَا رُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَالَ اِنَّمَا مَعْنَاهُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَّعَ الْوِتْرِ فَنُسِبَتْ صَلَاةُ اللَّيْلِ اِلَى الْوِتْرِ وَرَوٰى فِيْ ذٰلِكَ حَدِيْثًا عَنْ عَآئِشَةَ وَاحْتَجَّ بِمَا رُوِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

حدیثِ دیگر: اَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اِنَّمَا عَنٰى بِهِ قِيَامَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اِنَّمَا قِيَامُ اللَّيْلِ عَلٰى اَصْحَابِ الْقُرْاٰنِ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر (سمیت) ادا کرتے تھے' جب آپ بوڑھے ہو گئے اور کمزور ہو گئے' تو آپ سات رکعت (وتر سمیت) ادا کرتے تھے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی گئی ہے: آپ وتر سمیت تیرہ رکعت ادا کرتے تھے' یا گیارہ رکعت ادا کرتے تھے' یا نو رکعت ادا کرتے تھے' یا سات ادا کرتے تھے' یا پانچ ادا کرتے تھے' یا تین ادا کرتے تھے' یا ایک ادا کرتے تھے۔

اسحٰق بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: یہ بات جو روایت کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر سمیت ادا کرتے تھے۔ اس کا مفہوم یہ ہے: آپ رات کے وقت تیرہ رکعت ادا کرتے تھے' جن میں سے ایک رکعت وتر ہوتی تھی' تو رات کی تمام نماز کو وتر کی طرف منسوب کر دیا گیا۔

اس بارے میں ایک حدیث سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت منقول ہے: اہلِ قرآن! تم وتر ادا کیا کرو! اس کو دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

420- اخرجه النسائي (237/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب : ذكر الاختلاف على حبيب بن ابي ثابت في حديث ابن عباس في الوتر' و (243/3): باب: الوتر بثلاث عشرة ركعة' واحمد في مسنده (322/6) منطريق ابي معاوية' عن الاعمش' عن عمرو بن مرة' عن يحيى بن الجزار عن ام سلمة' فذكره ولفظ النسائي' "......فلما كبر وضعف اوتر بتسع"

(اسحاق بن راہویہ) یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد رات کے نوافل ہیں اور وہ یہ فرماتے ہیں: رات کے نوافل اصحاب قرآن (حفاظ یا اُمتِ محمد یہ مراد ہے) پر لازم کئے گئے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ بِخَمْسٍ

باب 6: وتر پانچ ہوتے ہیں

421 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرِ الْكَوْسَجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْوِتْرَ بِخَمْسٍ وَّقَالُوْا لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَاَلْتُ اَبَا مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِالتِّسْعِ وَالسَّبْعِ قُلْتُ كَيْفَ يُوتِرُ بِالتِّسْعِ وَالسَّبْعِ قَالَ يُصَلِّي مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُسَلِّمُ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی' جن میں سے آپ پانچ وتر ادا کرتے تھے۔ آپ ان کے درمیان میں نہیں بیٹھتے تھے' صرف آخر میں بیٹھا کرتے تھے' پھر جب مؤذن اذان دے دیتا تھا' تو آپ اٹھ کر دو مختصر رکعت ادا کر لیتے تھے۔ اس بارے میں حضرت ابوایوب رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک وتر پانچ ہیں: وہ حضرات فرماتے ہیں: ان کے دوران قعدہ نہیں کیا جائے گا' صرف آخر میں بیٹھا جائے گا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے ابومصعب مدینی سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا کہ نبی اکرم وتر میں (کبھی) نو اور (کبھی) سات رکعات ادا کرتے تھے' میں نے پوچھا: آدمی نو رکعت ادا کرے یا سات؟ انہوں نے فرمایا: آدمی دو' دو رکعات کر کے وتر کی نماز ادا کرے اور ایک رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ

باب 7: وتر تین رکعات ہیں

422 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِي اَيُّوْبَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّيُرْوٰى اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيهِ عَنْ اُبَيٍّ وَّذَكَرَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى عَنْ اُبَيٍّ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْا اَنْ يُّوتِرَ الرَّجُلُ بِثَلَاثٍ قَالَ سُفْيَانُ اِنْ شِئْتَ اَوْتَرْتَ بِخَمْسٍ وَّاِنْ شِئْتَ اَوْتَرْتَ بِثَلَاثٍ وَّاِنْ شِئْتَ اَوْتَرْتَ بِرَكْعَةٍ قَالَ سُفْيَانُ وَالَّذِي اَسْتَحِبُّ اَنْ اُوتِرَ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَّهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كَانُوْا يُوتِرُوْنَ بِخَمْسٍ وَّبِثَلَاثٍ وَّبِرَكْعَةٍ وَّيَرَوْنَ كُلَّ ذٰلِكَ حَسَنًا (۱)

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کیا کرتے تھے' آپ ان میں قصارِ مفصل سے تعلق رکھنے نو سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے' آپ ہر رکعت میں تین سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے' جن میں سب سے آخر میں سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ کی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور ایک روایت کے مطابق عبدالرحمٰن بن ابزی کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث منقول ہیں۔

بعض حضرات نے اسے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اس میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا' جبکہ بعض حضرات نے اسے عبدالرحمٰن بن ابزی کے حوالے سے' حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کی ایک جماعت نے اس بات کو اختیار کیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک آدمی تین رکعت وتر ادا کرے گا۔

امام سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو ایک رکعت وتر بھی ادا کر سکتے ہو۔

422- اخرجه مسلم (65/3- الابي): كتاب: صلاة المسافرين و قصرها: باب: صلاة الليل و عدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل' وان الوتر ركعة وان الركعة صلاة صحيحة' حديث (123-124/737)' و ابو داؤد (425/1): كتاب الصلاة: باب: في صلاة الليل حديث (1334)' و (432/1) حديث (1359)' والنسائي (240/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: كيف الوتر بخمس وذكر الاختلاف على الحكم في حديث الوتر وابن ماجه (432/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في كم يصلي بالليل' حديث (1359)' واحمد في "مسنده" (50/6- 64- 123- 161- 205- 213- 230- 275)' والدارمي (371/1) كتاب الصلاة: باب: في كم الوتر؟ والحميدي (99/1) حديث (195)' وابن خزيمة (140/2) حديث (1076- 1077) من طريق عروة بن الزبير عن عائشة' فذكره.

(۱)- اخرجه احمد في "مسنده": (89/1)' و عبد بن حميد' ص (52) حديث (68) من طريق ابي اسحق' عن الحارث عن علي' فذكره.

سفیان فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات مستحب ہے: آدمی تین رکعت وتر ادا کرے۔

ابن مبارک بھی اسی بات کے قائل ہیں اور اہلِ کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

محمد بن سیرین فرماتے ہیں: پہلے زمانے کے لوگ پانچ رکعت یا تین رکعت وتر ادا کیا کرتے تھے' اور وہ ان دونوں کو درست سمجھتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

باب 8: ایک رکعت وتر ادا کرنا

423 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ اُطِيلُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَّكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْاَذَانُ فِيْ اُذُنِهٖ يَعْنِيْ يُخَفِّفُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَّالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ اَيُّوْبَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ رَاَوْا اَنْ يَّفْصِلَ الرَّجُلُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالثَّالِثَةِ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَّبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میں فجر کی دو رکعت سنت طویل ادا کیا کروں؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز دو، دو کر کے ادا کیا کرتے تھے' اور ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔ آپ صرف دو رکعت ادا کرتے تھے' جبکہ اذان آپ کے کانوں میں ہوتی تھی۔ (یعنی اذان کے فوراً بعد فجر کی سنتیں ادا کر لیتے تھے)

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک آدمی دو رکعت اور تیسری رکعت کے درمیان فصل کرے گا' اور ایک رکعت وتر ادا کرے گا۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

423– اخرجه البخاری (564/2): كتاب الوتر باب: ساعات الوتر' حديث (995)' ومسلم (81/3. الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها باب: صلاة الليل مثنى مثنى' والوتر ركعة من آخر الليل' حديث (157 -158 /749)' وابن ماجه (262/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ماجاء فی الركعتين قبل الفجر' حديث (1144) و (371/1): باب: ماجاء فی الوتر بركعة' حديث (1174)' و (418/1): باب ماجاء فی صلاة الليل ركعتين حديث (1318)' واحمد (88/2 -126)' وابن خزيمة (139/2) حديث (1073)' و (162/2) حديث (1112) من طريق انس بن سيرين عن ابن عمر' فذكره۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَا يُقْرَأُ بِهِ فِي الْوِتْرِ

باب 9: وتر کی نماز میں کیا تلاوت کیا جائے؟

424 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِي رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَآئِشَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّيُرْوٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْوِتْرِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالَّذِي اخْتَارَهٗ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ يَّقْرَاَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَقْرَاُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ بِسُوْرَةٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورہ اعلیٰ، سورہ کافرون اور سورہ اخلاص ایک ایک رکعت میں ادا کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے حوالے سے' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تیسری رکعت میں معوذتین اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

اکثر اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں اور بعد کے طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: نمازی، سورہ الاعلیٰ، سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی ایک' ایک رکعت میں تلاوت کرے۔

425 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْنَا عَآئِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَاُ فِي

462– اخرجه النسائي (236/3): كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: ذكر الاختلاف على ابى اسحق فى حديث سعيد بن جبير على ابن عباس فى الوتر' وابن ماجه (371/1): كتاب اقامة السنة والصلاة فيها: باب: ماجاء فيما يقرا فى الوتر' حديث (1172) واحمد فى مسنده (372-299/1 -300-316)والدارمي (372/1): كتاب الصلاة: باب: القراءة فى الوتر' من طريق سعيد بن جبير عن ابن عباس' فذكره.

425– اخرجه ابو داؤد (451/1): كتاب الصلاة باب: مايقرا فى الوتر' وابن ماجه (370/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فيما يقرا فى الوتر' حديث (1173)' واحمد فى "مسنده": (227/6) من طريق محمد بن سلمة الحراني عن خصيف' عن عبدالعزيز بن جريج' عن عائشة فذكره.

الْاُولٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: قَالَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ هٰذَا هُوَ وَالِدُ ابْنِ جُرَيْجٍ صَاحِبِ عَطَاءٍ وَّابْنُ جُرَيْجٍ اسْمُهٗ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰی يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِیُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ عبدالعزیز بن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ وتر میں کیا پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: آپ پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ پڑھتے تھے۔ دوسری میں سورہ کافرون پڑھتے تھے اور تیسری میں سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھتے تھے۔

(امام ترمذی ﷫ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

عبدالعزیز نامی راوی ابن جریج کے والد ہیں اور عطاء کے ساتھی ہیں۔

ابن جریج نامی راوی کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے اس روایت کو عمرہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ

باب 10: وتر میں دعائے قنوت پڑھنا

426 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِی الْحَوْرَاءِ السَّعْدِیِّ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِی الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِیْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا يُقْضٰی عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِی الْحَوْرَاءِ السَّعْدِیِّ وَاسْمُهٗ رَبِيْعَةُ بْنُ شَيْبَانَ وَلَا نَعْرِفُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ شَيْئًا

426- اخرجه ابو داؤد (452/1): كتاب الصلاة: باب: القنوت فی الوتر' حديث (1425- 1426)' والنسائی (248/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: الدعاء فی الوتر' وابن ماجه (372/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی القنوت فی الوتر' حديث (1178)' واحمد (199/1- 200)' و(200/5)' والدارمی (373/1): كتاب الصلاة: باب: الدعاء فی القنوت' وابن خزيمة (151/2)' حديث (1095-1096) من طريق بريد بن ابی مريم عن ابی الحوراء السعدی' عن الحسن بن علی' فذكره.

اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ فَرَاَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْقُنُوْتَ فِي الْوِتْرِ فِي السَّنَةِ كُلِّهَا وَاخْتَارَ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقُ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَقْنُتُ اِلَّا فِي النِّصْفِ الْاٰخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَكَانَ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ

◆◆ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات سکھائے تھے' جو میں وتر کی نماز میں پڑھتا ہوں (وہ یہ ہیں)

"اے اللہ! مجھے بھی ان لوگوں کے ہمراہ ہدایت عطا کر' جنہیں تو نے ہدایت عطا کی ہے' اور ان لوگوں کے ہمراہ عافیت عطا کر! جنہیں تو نے عافیت عطا کی ہے' اور مجھے بھی ان لوگوں کے ہمراہ دوست بنا لے' جنہیں تو نے دوست بنایا ہے' اور تو نے جو مجھے عطا کیا ہے۔ اس میں مجھے برکت عطا فرما اور تو نے جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کے شر سے مجھے بچا' بے شک تو ہی فیصلہ کرتا ہے' تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا' جس کا تو دوست ہو' وہ ذلیل نہیں ہو سکتا' تو برکت والا ہے۔ ہمارے پروردگار تو بلند و برتر ہے۔"

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو ابوحوراء سعدی سے منقول ہے۔ ان کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔

دعائے قنوت کے بارے میں اس حدیث سے زیادہ مستند ہمیں کسی اور روایت کا علم نہیں ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو۔

وتر میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک وتر کی نماز میں سارا سال دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔ انہوں نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔

بعض اہلِ علم بھی اسی بات کے قائل ہیں: سفیان ثوری، ابن مبارک' اسحق اور اہلِ کوفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ رمضان کے آخری نصف حصے میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے' اور وہ بھی رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

بعض اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ يَنْسَاهُ

باب 11: جو شخص وتر پڑھنے سے پہلے سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے

427 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ

427- اخرجه ابو داؤد (454/1): كتاب الصلاة: باب في الدعاء بعد الوتر ' حديث (1431)' وابن ماجه (375/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب من نام عن وتر او نسيه' حديث (1188)' (واحمد في مسنده (1/31-44) من طريق زيد بن اسلم' عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري' فذكره۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وتر پڑھنے سے پہلے سو جائے یا وتر ادا کرنا بھول جائے' تو جب اسے یاد آئے یا جب وہ بیدار ہو' تو انہیں ادا کرلے۔

428 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ السِّجْزِيَّ يَعْنِىْ سُلَيْمَانَ بْنَ الْاَشْعَثِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَقَالَ اَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ لَا بَاْسَ بِهٖ

قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ ضَعَّفَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ثِقَةٌ .

مذاہب فقہاء: قَالَ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْكُوْفَةِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا يُوْتِرُ الرَّجُلُ اِذَا ذَكَرَ وَاِنْ كَانَ بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وتر پڑھنے سے پہلے سو جائے' تو صبح کے وقت انہیں ادا کرلے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند روایت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے ابوداؤد سجزی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: امام ترمذی کی مراد سلیمان اشعث (یعنی سنن ابوداؤد کے مصنف) ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: ان کے بھائی عبداللہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو علی بن عبداللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں۔

بعض اہلِ کوفہ نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو یاد آجائے' تو وہ وتر کی نماز ادا کرلے' اگرچہ سورج طلوع ہو چکا ہو۔

سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ

باب 12: صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کر لینا

429 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرلیا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

430 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوا

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق ہو جانے سے پہلے وتر ادا کرلو۔

431 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ فَاَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى قَدْ تَفَرَّدَ بِهٖ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ

حدیثِ دیگر: وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا وِتْرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يَرَوْنَ الْوِتْرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب صبح صادق ہو جائے' تو رات کی نماز کا وقت ختم ہو

429- اخرجه ابو داؤد (456/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة: باب: فى وقت الوتر' حديث (1436)' واحمد فى "مسنده": (37/2)' وابن خزيمة (146/2) حديث (1087) من طريق يحيى بن زكريا' هو ابن ابى زائدة' قال حدثنى عبيدالله بن عمر' عن نافع' عن ابن عمر' فذكره.

430- اخرجه مسلم (83/3. الابى): كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب صلاة الليل مثنى مثنى' والوتر ركعة من آخر الليل' حديث (754/161-160)' والنسائى (231/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: الامر بالوتر قبل الصبح' وابن ماجه (375/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: من نام عن وتر او نسيه' حديث (1189)' واحمد (4/3- 13- 35- 37- 71)' والدارمى (372/1)' كتاب الصلاة باب: ماجاء فى وقت الوتر' وابن خزيمة (147/2) حديث (1089) من طريق يحيى بن ابى كثير' عن ابى نضرة عن ابى سعيد الخدرى' فذكره.

431- اخرجه احمد (149/2) وابن خزيمة (148/2) حديث (1091) من طريق ابن جريج قال: حدثنى سليمان بن موسى' قال حدثنا

جاتا ہے اور وتر کا وقت بھی ختم ہو جاتا ہے تو تم صبح صادق ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سلیمان بن موسیٰ نامی راوی نے اس روایت کو ان لفظوں میں نقل کرنے میں تفرد کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے صبح کی نماز کے بعد وتر نہیں ہوتے۔

کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد، امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان کے نزدیک صبح کی نماز کے بعد وتر ادا نہیں کیے جا سکتے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ

باب 13: ایک رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کیے جا سکتے

432 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِيْ يُوْتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اٰخِرِهٖ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ نَقْضَ الْوِتْرِ وَقَالُوْا يُضِيْفُ اِلَيْهَا رَكْعَةً وَّيُصَلِّيْ مَا بَدَا لَهٗ ثُمَّ يُوْتِرُ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهٖ لِاَنَّهٗ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ وَّهُوَ الَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ اِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ يُصَلِّيْ مَا بَدَا لَهٗ وَلَا يَنْقُضُ وِتْرَهٗ وَيَدَعُ وِتْرَهٗ عَلٰى مَا كَانَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَاَحْمَدَ وَهٰذَا اَصَحُّ

حدیثِ دیگر: لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى بَعْدَ الْوِتْرِ

◆◆ قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کیے جا سکتے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

اہلِ علم نے اس شخص کے بارے میں اختلاف کیا ہے' جو رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر لیتا ہے' اور پھر وہ آخری حصے میں نوافل ادا کرتا ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور بعد کے طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے: وہ وتر کو توڑ دے گا

432- اخرجه ابو داؤد (456/1) كتاب الصلاة باب: في نقض الوتر حديث (1439) والنسائي (229/3) كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: نهي النبي صلى الله عليه وسلم عن الوترين في ليلة واحمد (23/4) وابن خزيمة (156/2) حديث (1101) كلهم من طريق قيس بن طلق بن علي عن ابيه فذكره.

(یعنی پہلے جو وتر ادا کیے تھے) ان کے ساتھ ایک رکعت اور ملا کر (انہیں جفت کر لے گا) پھر وہ جتنی مناسب سمجھے گا۔ اتنے ہی نفل ادا کر لے گا' پھر اپنی نماز کے آخر میں وتر ادا کر لے گا' کیونکہ ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کیے جا سکتے۔ یہ وہ موقف ہے' جس کو اسحٰق نے اختیار کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' بعض دیگر اہلِ علم نے یہ رائے اختیار کی ہے: جب آدمی رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کرنے کے بعد سو جائے اور پھر رات کے آخری حصے میں بھی بیدار ہو جائے' تو وہ جتنا مناسب سمجھے نوافل ادا کرتا رہے' لیکن وہ اپنے وتروں کو نہیں توڑے گا۔ اپنے وتروں کو ویسے ہی رہنے دے گا' جیسے وہ پہلے تھے۔

سفیان ثوری، مالک بن انس، شافعی، ابن مبارک اہلِ کوفہ اور امام احمد کی یہی رائے ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ بات زیادہ مستند ہے' کیونکہ دیگر حوالوں سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے وتر ادا کرنے کے بعد بھی نوافل ادا کیے تھے۔

433 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مُوْسَى الْمَرَئِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَعَآئِشَةَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

اس کی مانند روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

باب 14: سواری پر وتر ادا کرنا

434 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ اَوْتَرْتُ فَقَالَ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

433- اخرجه ابن ماجه (377/1): كتاب اقامة الصلاة اولسنة فيها: باب ماجاء في الركعتين بعد الوتر جالساً' حديث (1195)' واحمد (298/6)' من طريق حماد بن مسعدة' قال: حدثنا ميمون بن موسىٰ المرئي' عن الحسن' عن امه عن ام سلمة' فذكره.

434- اخرجه البخاري (566/2): كتاب الوتر: باب: الوتر على الدابة' حديث (999) و مسلم (210/3. الابي): كتاب صلاة المسافرين و قصرها باب: جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت حديث (700/36)' والنسائي (232/3): كتاب قيام الليل تطوع النهار: باب: الوتر على الراحلة' وابن ماجه (379/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الوتر على الراحلة' حديث (1200) من طريق سعيد بن يسار عن ابن عمر' فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اِلٰی هٰذَا وَرَاَوْا اَنْ یُّوْتِرَ الرَّجُلُ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا یُوْتِرُ الرَّجُلُ عَلَی الرَّاحِلَةِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُّوْتِرَ نَزَلَ فَاَوْتَرَ عَلَی الْاَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◄► سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھا' میں ان سے پیچھے رہ گیا (جب ان سے آ کر ملا) انہوں نے دریافت کیا: تم کہاں رہ گئے تھے؟ میں نے کہا: میں وتر ادا کر رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا تمہارے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کار میں اسوۂ حسنہ نہیں ہے؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک آدمی سواری پر وتر کی نماز ادا کر سکتا ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک آدمی سواری پر نماز ادا نہیں کر سکتا' جب اس نے وتر ادا کرنے ہوں گے' تو سواری سے نیچے اتر کر زمین پر وتر ادا کرے گا۔ بعض اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَلَاةِ الضُّحٰی

باب 15: چاشت کی نماز

435 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُكَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسٰی بْنُ فُلَانِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَمِّهٖ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ صَلَّی الضُّحٰی ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَی اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فِی الْجَنَّةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَنُعَیْمِ بْنِ هَمَّارٍ وَّاَبِیْ ذَرٍّ وَّعَآئِشَةَ وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِیِّ وَابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

435- اخرجه ابن ماجه (439/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الضحى' حديث (1380) من طريق محمد ابن اسحق' عبد موسىٰ بن انس (كذا في رواية ابن ماجه) عن ثمامة بن انس بن مالك' عن انس بن مالك' فذكره' وفي رواية المصنف: قال ابن اسحق: حدثني موسى بن فلان بن انس' عن ثمامة بن انس بن مالك' عن انس بن مالك' فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰی: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص چاشت کے وقت بارہ رکعت ادا کرلے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنادے گا۔

اس بارے میں سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

436 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ

متنِ حدیث: مَا اَخْبَرَنِىْ اَحَدٌ اَنَّهُ رَاَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَاَيْتُهُ صَلّٰى صَلَاةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَّكَانَّ اَحْمَدَ رَاٰى اَصَحَّ شَىْءٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثَ اُمِّ هَانِئٍ وَّاخْتَلَفُوْا فِىْ نُعَيْمٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نُعَيْمُ بْنُ خَمَّارٍ وقَالَ بَعْضُهُمْ ابْنُ هَمَّارٍ وَّيُقَالُ ابْنُ هَبَّارٍ وَّيُقَالُ ابْنُ هَمَّامٍ وَّالصَّحِيْحُ ابْنُ هَمَّارٍ وَّاَبُوْ نُعَيْمٍ وَّهِمَ فِيْهِ فَقَالَ ابْنُ حِمَازٍ وَّاَخْطَاَ فِيْهِ ثُمَّ تَرَكَ فَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَاَخْبَرَنِىْ بِذٰلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِىْ نُعَيْمٍ

◄► عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: مجھے کبھی کسی نے یہ بات نہیں بتائی کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ صرف سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن ان کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے غسل کیا' پھر آپ نے آٹھ رکعت ادا کیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ مختصر نماز ادا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا' تاہم آپ نے رکوع اور سجود مکمل ادا کئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس بارے میں سب سے زیادہ مستند روایت وہی ہے' جو سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

محدثین نے نعیم نامی راوی کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات نے ان کا نام نعیم بن خمار بیان کیا ہے۔ بعض حضرات نے ابن ہمار بیان کیا ہے۔ بعض نے ابن ہبار کیا ہے' بعض نے ابن ہمام بیان کیا ہے۔ صحیح قول ابن ہمار ہے۔

ابونعیم نامی راوی کے بارے میں بھی اختلاف کیا گیا ہے۔ انہوں نے ابن خماز کہا ہے' اور اس میں غلطی کی ہے' پھر انہوں نے

اسے ترک کر دیا اور بولے: نعیم نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: عبد بن حمید نے ابونعیم کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

437 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ اَوْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِىْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے ابن آدم! تم میرے لئے چار رکعت دن کے ابتدائی حصے میں ادا کرو۔ میں دن کے آخری حصے تک تمہارے لئے کفایت کروں گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

438 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادٍ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى وَكِيْعٌ وَّالنَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ وَّلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص چاشت کے جفت نوافل کو باقاعدگی سے ادا کرتا رہے گا اس کے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔

وکیع اور نضر بن شمیل کے علاوہ دیگر ائمہ نے اس حدیث کو نہاس بن قہم کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور ہم اسے صرف اسی حوالے سے پہچانتے ہیں۔

439 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُ وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّى

438–اخرجه ابن ماجه (440/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فى صلاة الضحى' حديث (1382)' واحمد فى "مسنده": (443/2 -497- 499) وعبد بن حميد ص (416) حديث (1422) من طريق نهاس بن قهم' عن شداد ابى عمار' عن ابى هريرة به.

439– اخرجه احمد فى "مسنده": (36-21/3) وعبد بن حميد' ص (280) حديث (891) من طريق فضيل بن مرزوق عن عطية العوفى عن ابى سعيد الخدرى فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' (بعض اوقات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز (اتنی باقاعدگی کے ساتھ) ادا کیا کرتے تھے۔ کہ ہم یہ سمجھتے تھے'اب آپ اسے ترک نہیں کریں گے' پھر آپ اسے ترک کردیتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے'اب آپ اسے ادانہیں کریں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

باب 16: زوال کے وقت نماز ادا کرنا

440 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي الْوَضَّاحِ هُوَ اَبُوْ سَعِيدِ الْمُؤَدِّبُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِي اَيُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حدیثِ دیگر: وَّقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الزَّوَالِ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھل جانے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: یہ وہ گھڑی ہے' جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ مجھے یہ بات پسند ہے'اس میں میری طرف سے نیک عمل اوپر جائے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے: آپ زوال کے بعد جو چار رکعت ادا کرتے تھے۔ ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَلَاةِ الْحَاجَةِ

باب 17: نماز حاجت کا بیان

440- اخرجه احمد فی "مسنده" (411/3) من طريق محمد بن مسلم بن ابی الوضاح ابی سعيد المودب عن عبدالكريم الجزری عن مجاهد عن عبدالله بن السائب فذكره.

441 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ فَائِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ كَانَتْ لَهُ اِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِىْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّاْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِي ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ

توضیحِ راوی: فَائِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَفَائِدٌ هُوَ اَبُو الْوَرْقَاءِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی حاجت ہو یا اولادِ آدم میں سے کسی کے ساتھ کوئی کام ہو' تو وہ وضو کرے' اچھی طرح وضو کرے' پھر دو رکعت ادا کرے' پھر اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح حمد و ثناء بیان کرے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ بردبار ہے۔ کرم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے' جو عظیم عرش کا پروردگار ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ (اے اللہ) میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں اور تیری مغفرت کو پختہ کرنے والی چیزوں اور ہر نیکی کے اندر غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی' کا سوال کرتا ہوں' تو میرے ہر گناہ کو بخش دے ہر غم کو ختم کر دے' اور میری ہر حاجت کو اپنی رضا کے مطابق پورا کر دے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

اس کی سند میں کچھ کلام ہے۔ فائد بن عبدالرحمٰن نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے' اور فائد نامی یہ راوی ابوورقاء ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَلَاةِ الْاِسْتِخَارَةِ

باب 18: نماز استخارہ کا بیان

442 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا

441- اخرجه ابن ماجه (441/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الحاجة من طريق فائد بن عبدالرحمن عن عبدالله بن ابي اوفي' فذكره.

السُّورَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّى فِىْ دِيْنِىْ وَمَعِيشَتِىْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِىْ اَوْ قَالَ فِىْ عَاجِلِ اَمْرِىْ وَآجِلِهٖ فَيَسِّرْهُ لِىْ ثُمَّ بَارِكْ لِىْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّى فِىْ دِيْنِىْ وَمَعِيشَتِىْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِىْ اَوْ قَالَ فِىْ عَاجِلِ اَمْرِىْ وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّىْ وَاصْرِفْنِىْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِىَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِىْ بِهٖ قَالَ وَيُسَمِّى حَاجَتَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِىْ اَيُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى الْمَوَالِى

توضیح راوی: وَهُوَ شَيْخٌ مَدِيْنِىٌّ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ حَدِيْثًا وَّقَدْ رَوٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ وَّهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِى الْمَوَالِى -

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے' جیسے آپ ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے: جب کسی شخص کو کوئی معاملہ درپیش ہو' تو وہ فرض نماز کے علاوہ' دو رکعت ادا کرے' پھر یہ دعا کرے۔

''اے اللہ! میں تجھ سے' تیرے علم کے وسیلے سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے وسیلے سے' تیری مدد چاہتا ہوں۔ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں' جو عظیم ہے بے شک تو قدرت رکھتا ہے' اور میں قدرت نہیں رکھتا' تو جانتا ہے' اور میں علم نہیں رکھتا' تو غیبوں کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو یہ جانتا ہے: یہ معاملہ میرے لئے' میرے دین میں' میری دنیا میں، میری آخرت میں' بہتر ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جلدی اور دیر ہر حوالے سے بہتر ہے' تو اس کو میرے لئے آسان کر دے' اور پھر میرے لئے اس میں برکت پیدا کر دے' اور اگر تو یہ علم رکھتا ہے: یہ معاملہ میرے لئے میرے دین، میری زندگی، میری آخرت میں برا ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جلد یا بدیر کسی بھی حالت میں برا ہے' تو اس کو مجھ سے پھیر دے' اور مجھے اس سے پھیر دے' اور میرے لئے بھلائی مقدر کر دے' خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو' اور مجھے اس سے راضی کر دے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: پھر وہ شخص اپنی حاجت کا تذکرہ کرے۔

442- اخرجه البخاری (58/3): کتاب التهجد: باب: ماجاء فی التطوع مثنی مثنی' حدیث (1166)' و (187/11) کتاب الدعوات: باب: الدعاء عند الاستخارة' حدیث (6382)' و (387/13): کتاب التوحید باب: قول الله تعالیٰ: (قل هو القادر): حدیث (7390)' وفی "الادب المفرد" (703)' وابو داؤد (481/1): کتاب الصلاة: باب: فی الاستخارة' حدیث (1538)' والنسائی (80/6): کتاب النکاح: باب: کیف الاستخارة' حدیث (3253)' وابن ماجه (440/1) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: ماجاء فی صلاة الاستخارة' حدیث (1383)' واحمد فی "مسنده" (344/3)' وعبدالله بن احمد فی زوائده علی المسند (344/3) وعبد بن حمید' ص (328) حدیث (1089) من طریق عبدالرحمن بن ابی الموال' عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبدالله' فذکره.

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب سے احادیث منقول ہیں۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔
ہم اس حدیث کو صرف عبدالرحمٰن بن ابوموالی کے حوالے سے جانتے ہیں اور یہ مدنی بزرگ ہیں اور ثقہ ہیں۔
ان سے سفیان نے ایک حدیث نقل کی ہے۔
عبدالرحمٰن نامی راوی کے حوالے سے کئی ائمہ نے احادیث نقل کی ہیں۔ یہ عبدالرحمٰن بن زید بن ابوموالی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَلَاةِ التَّسْبِیْحِ

باب 19: نمازِ تسبیح کا بیان

443 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ غَدَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلِّمْنِیْ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِیْ صَلَاتِیْ فَقَالَ كَبِّرِی اللّٰهَ عَشْرًا وَّسَبِّحِی اللّٰهَ عَشْرًا وَّاحْمَدِیْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِیْ مَا شِئْتِ یَقُوْلُ نَعَمْ نَعَمْ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ رَافِعٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَّقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرُ حَدِیْثٍ فِیْ صَلَاةِ التَّسْبِیْحِ وَلَا یَصِحُّ مِنْهُ كَبِیْرُ شَیْءٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَاَی ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَیْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ صَلَاةَ التَّسْبِیْحِ وَذَكَرُوا الْفَضْلَ فِیْهِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ وَهْبٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلٰوةِ الَّتِیْ یُسَبَّحُ فِیْهَا فَقَالَ یُكَبِّرُ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ ثُمَّ یَقُوْلُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ یَتَعَوَّذُ وَیَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً ثُمَّ یَقُوْلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ یَرْكَعُ فَیَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَیَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ یَسْجُدُ فَیَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَهُ فَیَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ یَسْجُدُ الثَّانِیَةَ فَیَقُوْلُهَا عَشْرًا یُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلٰی هٰذَا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ تَسْبِیْحَةً فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ یَبْدَاُ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسَ عَشْرَةَ تَسْبِیْحَةً ثُمَّ یَقْرَاُ ثُمَّ یُسَبِّحُ عَشْرًا فَاِنْ صَلّٰی لَیْلًا فَاَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یُّسَلِّمَ فِی الرَّكْعَتَیْنِ وَاِنْ صَلّٰی نَهَارًا فَاِنْ شَاءَ سَلَّمَ وَاِنْ شَاءَ لَمْ یُسَلِّمْ قَالَ اَبُوْ وَهْبٍ وَّاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ رِزْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ یَبْدَاُ فِی الرُّكُوْعِ بِسُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَفِی السُّجُوْدِ بِسُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلَاثًا ثُمَّ یُسَبِّحُ التَّسْبِیْحَاتِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ

اخرجه الحاكم (1/317-318) من طريق عبدالله بن المبارك به. وقال: صحيح على شرط مسلم و وافقه الذهبي-

وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ رِزْمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اِنْ سَهَا فِيْهَا يُسَبِّحُ فِیْ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ عَشْرًا عَشْرًا قَالَ لَا اِنَّمَا هِیَ ثَلَاثُ مِائَةِ تَسْبِيْحَةٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: آپ مجھے ایسے کلمات سکھائیں' جو میں نماز میں ادا کیا کروں۔ آپ نے فرمایا: دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو، دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھو' پھر جو چاہو وہ سوال کرو' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں' ہاں۔ (یعنی میں اسے قبول کرتا ہوں)

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نماز تسبیح کے بارے میں دیگر روایات بھی منقول ہیں اور ان میں سے اکثر مستند نہیں ہیں۔

ابن مبارک اور دیگر اہلِ علم نے نماز تسبیح کو نقل کیا ہے' اور اس میں فضیلت کا تذکرہ کیا ہے۔

ابووہب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے ''صلوٰۃ تسبیح'' کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: آدمی تکبیر کہے' پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے' پھر پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے۔

پھر اعوذ باللہ پڑھے' پھر ''بِسْمِ اللّٰهِ'' پڑھے' پھر سورہ فاتحہ پڑھے' پھر ایک سورت پڑھے' پھر دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے' پھر سر کو اٹھائے پھر دس مرتبہ ان کلمات کو پڑھے' پھر سجدے میں جائے۔ دس مرتبہ انہیں پڑھے' پھر سجدے سے سر کو اٹھائے پھر دس مرتبہ انہیں پڑھے' پھر دوسرے سجدے میں جائے اور انہیں دس مرتبہ پڑھے۔ اس طرح چار رکعت ادا کرلے' تو یہ ایک رکعت میں 75 تسبیح ہوں گی۔ ہر رکعت کے آغاز میں پندرہ مرتبہ پڑھے' پھر قرأت کرے' پھر دس مرتبہ پڑھے' اگر اسے رات کے وقت پڑھے' تو مجھے یہ پسند ہے: وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرے اور اگر دن کے وقت پڑھتا ہو' تو اس کی مرضی ہے' اگر وہ چاہے' تو سلام پھیر دے اگر چاہے' تو (دو رکعت پڑھ کر) سلام نہ پھیرے (بلکہ آخر میں سلام پھیرے)

ابووہب نامی راوی بیان کرتے ہیں: عبدالعزیز جو عبدالعزیز بن ابورزمہ ہیں۔ انہوں نے عبداللہ بن مبارک کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ رکوع میں پہلے ''سبحان ربی العظیم'' اور سجدے میں پہلے ''سبحان ربی الاعلٰی'' تین مرتبہ پڑھتے تھے۔ اس کے بعد ان تسبیحات کو پڑھتے تھے۔

عبدالعزیز بن ابورزمہ بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص اس نماز کے دوران سہو کا شکار ہوجاتا ہے' تو کیا وہ سجدہ سہو میں بھی اس تسبیح کو دس' دس مرتبہ پڑھے گا؟ انہوں نے فرمایا: یا نہیں یہ تسبیح تین سو مرتبہ پڑھی جائے گی۔

444 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعُكْلِیُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: لِلْعَبَّاسِ يَا عَمِّ اَلَا اَصِلُكَ اَلَا اَحْبُوكَ اَلَا اَنْفَعُكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَا عَمِّ صَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ فَاِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ اَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدِ الثَّانِيَةَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ فَتِلْكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ هِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ لَغَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقُوْلَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ جُمْعَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ جُمْعَةٍ فَقُلْهَا فِيْ شَهْرٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ لَهٗ حَتّٰى قَالَ فَقُلْهَا فِيْ سَنَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ رَافِعٍ

◆◆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا! کیا میں آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کروں۔ کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں، کیا میں آپ کو فائدہ نہ پہنچاؤں۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اے چچا جان! آپ چار رکعت پڑھیے۔ ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھیں اور ایک سورت پڑھیں' پھر جب آپ قرأت کو مکمل کرلیں' تو اللہ اکبر، الحمد للہ، سبحان اللہ پندرہ مرتبہ پڑھیں' رکوع میں جانے سے پہلے' پھر آپ رکوع میں جائیں' پھر اسے دس مرتبہ پڑھیں' پھر سجدے میں جائیں' پھر اسے دس مرتبہ پڑھیں' پھر اپنے سر کو اٹھائیں' تو اسے دس مرتبہ پڑھیں۔ کھڑے ہونے سے پہلے' اس طرح ہر ایک رکعت میں **75** مرتبہ ہوجائے گا' اور یہ چار رکعت میں تین سو مرتبہ ہوجائیں گے۔ اگر آپ کے گناہ ریت کے ٹیلوں کی طرح ہوں' تو بھی اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کردے گا۔

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! روزانہ اسے کون پڑھ سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آپ اسے روزانہ نہیں پڑھ سکتے تو ہفتے میں ایک مرتبہ پڑھ لیں' اگر یہ بھی نہیں کرسکتے تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔ (راوی کہتے ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی ارشاد فرماتے رہے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے' جو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب **20**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ

445 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مِّسْعَرٍ وَّالْاَجْلَحِ وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ

444- اخرجه ابن ماجه (442/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة التسبيح' حديث (1386) من طريق زيد بن الحباب قال: حدثنا موسىٰ بن عبيدة: قال: حدثني سعيد بن ابي سعيد مولى ابي بكر بن عمرو بن حزم عن ابي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم' فذكره.

الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَزَادَنِىْ زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِىْ حُمَيْدٍ وَّاَبِىْ مَسْعُوْدٍ وَّطَلْحَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّبُرَيْدَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ وَيُقَالُ ابْنُ جَارِيَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ لَيْلٰى كُنْيَتُهٗ اَبُوْ عِيْسٰى وَاَبُوْ لَيْلٰى اسْمُهٗ يَسَارٌ

◆◆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو وہ ہے جس کا ہمیں پتہ چل چکا ہے ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل کیا' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل کر جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم پر برکت نازل کی' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔

محمود نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابواسامہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: زائدہ نامی راوی نے اعمش کے حوالے سے، حکم کے حوالے سے، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے' یہ بات اضافی نقل کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ علینا معھم بھی پڑھا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی، حضرت ابوحمید، حضرت ابومسعود حضرت طلحہ، حضرت ابوسعید، حضرت بریدہ، حضرت زید بن خارجہ اور ایک قول کے مطابق زید بن حارثہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نامی راوی کی کنیت ابوعیسیٰ ہے' اور ابولیلیٰ کا نام یسار ہے۔

445- اخرجه البخاری (470/6): كتاب احاديث الانبياء حديث (3370)' و (392/8): كتاب التفسير: باب: قوله تعالیٰ: (ان الله وملئكة يصلون على النبى يايها الذين ء امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما) حديث (4797)' و (156/11)، كتاب الدعوات باب: الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم ' حديث (6357)' ومسلم (290/2- الابی): كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد' حديث (66-67 -68 /406)'وابو داؤد (321/1 -322): كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعدالتشهد حديث (-978-977-976)' والنسائى (47/3 -48) كتاب السهو: باب: نوع آخر' وابن ماجه (293/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم ' حديث (904)' واحمد فى "مسنده": (241/4 -243 -244)' والدارمى (309/1) كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم والحميدى (310-311/2) حديث (711 -712)' وعبد بن حميد' ص (144) حديث (368) من طريق عبدالرحمن بن ابى ليلى عن كعب بن عجرة' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 21: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

446 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَثْمَةَ حَدَّثَنِيْ مُوْسٰى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَّكَتَبَ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا' جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہے:

"جو شخص روزانہ مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی"

447 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعَمَّارٍ وَّاَبِيْ طَلْحَةَ وَاَنَسٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَرُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا صَلَاةُ الرَّبِّ الرَّحْمَةُ وَصَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ الْاِسْتِغْفَارُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت عامر بن ربیعہ، حضرت عمار، حضرت ابوطلحہ، حضرت انس اور حضرت ابی

447- اخرجه مسلم (291/2. الابی) كتاب الصلاة باب الصلاة على النبی صلی اللہ علیه وسلم بعد التشهد' حديث (408/70)' والبخاری فی الادب المفرد (645)' وابو داؤد (479/1): كتاب الصلاة: باب فی الاستغفار' حديث (1530) والنسائی(50/3) كتاب السهو: باب: الفضل فی الصلاة على النبی صلی اللہ علیه وسلم' واحمد فی "مسنده": (262/2- 372- 375- 485)' والدارمی (317/2): كتاب الرقاق: باب: فضل الصلاة على النبی صلی اللہ علیه وسلم من طريق العلاء بن عبدالرحمن بن يعقوب عن ابيه عن ابی هريرةؓ فذكره۔

بن کعب رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سفیان ثوری اور دیگر کئی اہلِ علم سے یہ بات منقول ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے درود سے مراد رحمت ہے اور فرشتوں کے درود سے مراد دعائے مغفرت ہے۔

448 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْمَصَاحِفِيُّ الْبَلْخِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

آثارِ صحابہ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صلى الله عليه وسلم

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دعا آسمان اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے۔ اس میں سے کچھ بھی اس وقت تک بلند نہیں ہوتا' جب تک تم اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتے۔

449 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

آثارِ صحابہ: لَا يَبِعْ فِي سُوقِنَا إِلَّا مَنْ قَدْ تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

توضیحِ راوی: عَبَّاسٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ أَبُو عِيسَى: وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ وَهُوَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ وَالْعَلَاءُ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ سَمِعَ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَعْقُوبَ وَالِدُ الْعَلَاءِ وَهُوَ أَيْضًا مِنَ التَّابِعِينَ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَيَعْقُوبُ جَدُّ الْعَلَاءِ هُوَ مِنْ كِبَارِ التَّابِعِينَ أَيْضًا قَدْ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرَوَى عَنْهُ

◆◆ علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: ہمارے بازار میں وہی شخص خرید وفروخت کرے' جو دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر چکا ہو۔

یہ روایت "حسن غریب" ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عباس نامی راوی' عباس بن عبدالعظیم ہیں۔ علاء بن عبدالرحمٰن نامی راوی یہ ابن یعقوب ہیں' جو حرقہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ علاء تابعین سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث سنی ہیں۔

عبدالرحمٰن بن یعقوب جو علاء کے والد ہیں یہ بھی تابعین سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث سنی ہیں۔

یعقوب جو علاء کے دادا ہیں' یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کا زمانہ پایا ہے۔ ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

كِتَابُ الْجُمُعَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جمعہ کے بارے میں، نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب 1: جمعہ کے دن کی فضیلت

450 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ لُبَابَةَ وَسَلْمَانَ وَاَبِىْ ذَرٍّ وَّسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَاَوْسِ بْنِ اَوْسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔ اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا اسی دن انہیں وہاں سے نکالا گیا اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی السَّاعَةِ الَّتِیْ تُرْجٰی فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب 2: جمعہ کے دن میں موجود وہ مخصوص گھڑی جس میں (دعا کی قبولیت) کی امید کی جاسکتی ہے

451 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِىُّ الْبَصْرِىُّ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِیْ تُرْجٰی فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ

450– اخرجه مسلم (3/214، الابی): كتاب الجمعة: باب: فضل يوم الجمعة' حديث (17/854) والنسائى (3/89): كتاب الجمعة: باب: ذكر فضل الجمعة' واحمد (2/401-418-512) من طريق عبدالرحمن الاعرج عن ابى هريرة' فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حُمَيْدٍ يُضَعَّفُ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

وَيُقَالُ لَهٗ حَمَّادُ بْنُ اَبِىْ حُمَيْدٍ وَّيُقَالُ هُوَ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِىُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ السَّاعَةَ الَّتِىْ تُرْجٰى فِيْهَا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

وَقَالَ اَحْمَدُ اَكْثَرُ الْاَحَادِيْثِ فِى السَّاعَةِ الَّتِىْ تُرْجٰى فِيْهَا اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ اَنَّهَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَتُرْجٰى بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جمعہ کے دن میں، عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک اس مخصوص گھڑی کو تلاش کرو، جس میں (دعا کی قبولیت) کی اُمید کی جاسکتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔

اس حدیث کے راوی محمد بن ابوحمید کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے ان کے حافظے کے حوالے سے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

ایک قول کے مطابق، یہ ابراہیم انصاری ہیں اور وہ "منکر الحدیث" ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے۔ بعض اہلِ علم کے نزدیک وہ مخصوص گھڑی جس میں دعا کی قبولیت کی اُمید کی جاسکتی ہے۔ وہ عصر سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہے۔

امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اکثر احادیث میں اس مخصوص گھڑی، جس میں دعا کی قبولیت کی امید کی جاسکتی ہے، کے بارے میں یہی منقول ہے۔ وہ عصر کے بعد ہوتی ہے، تاہم سورج ڈھلنے کے بعد بھی اس کی امید کی جاسکتی ہے۔

452 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِىُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِى الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَّا يَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِىَ قَالَ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلَى الْاِنْصِرَافِ مِنْهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى وَاَبِىْ ذَرٍّ وَّسَلْمَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّاَبِىْ لُبَابَةَ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ

45- اخرجه ابن ماجه (360/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فى الساعة التى ترجى فى الجمعة، حديث (1138)، وعبد بن حميد، ص (120)، حديث (291) من طريق كثير بن عبدالله بن عمرو بن عوف المزنى عن ابيه عن جده، فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے: بندہ اس میں جو بھی چیز مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کر دیتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: وہ دن کی گھڑی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب (جمعہ کی نماز) کھڑی ہوتی ہے تو اس کے ختم ہونے تک (وہ گھڑی ہے)۔

اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔

453 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُهْبِطَ مِنْهَا وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يُصَلِّيْ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ قَالَ هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقُلْتُ كَيْفَ تَكُوْنُ بَعْدَ الْعَصْرِ

متنِ حدیث: وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ يُصَلِّيْ وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلّٰى فِيْهَا

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَّنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذَاكَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: قَالَ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ لَا تَبْخَلْ بِهَا عَلَيَّ وَالضَّنُّ الْبُخْلُ وَالظَّنِيْنُ الْمُتَّهَمُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے' جس میں حضرت آدم کو پیدا کیا گیا۔ اسی دن میں انہیں جنت میں داخل کیا گیا۔ اسی میں انہیں وہاں سے (زمین پر) اتارا گیا' تو اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے: بندہ مسلم اس میں نماز پڑھ رہا ہو' تو اس گھڑی میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو

453- اخرجه مالك في "الموطا" (108/1): كتاب الجمعة باب: ماجاء في الساعة التي في يوم الجمعة حديث (16)' وابو داؤد (341/1)' كتاب الصلاة: باب: فضل يوم الجمعة والهلة الجمعة' حديث (1046) والنسائي (113/3): كتاب الجمعة باب: الساعة التي يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة' واحمد (65-63/3)' و (450/5)' وابن خزيمة (46/2) حديث (881)' و (81/3)' حديث (1660)' و (122/3)' حديث (1741) من طرق عن ابي سلمة عن ابي هريرة وابي سعيد الخدري' فذكره.

مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کر دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے اس حدیث کا تذکرہ ان سے کیا، تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس گھڑی کے بارے میں پتہ ہے۔ میں نے کہا: آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں اور آپ اس بارے میں میرے ساتھ بخل سے کام نہ لیں، تو انہوں نے فرمایا: وہ عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہوتی ہے۔ میں نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ عصر کے بعد ہو، جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''اس میں جو مسلمان بندہ نماز ادا کر رہا ہو (اور آپ جس وقت کی بات کر رہے ہیں) وہ ایسا وقت ہے، جس میں نماز ادا نہیں کی جاتی۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے: جو شخص بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو، وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: یہ بھی ایسا ہی ہے۔

اس حدیث میں طویل قصہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں اور میرے ساتھ اس بارے میں بخل کا مظاہرہ نہ کریں۔ اس سے مراد یہ ہے: اس بارے میں کنجوسی کا مظاہرہ نہ کریں۔

لفظ ضنن کا مطلب کنجوس ہونا ہے، اور لفظ ظنین کا مطلب ہے، جس پر الزام لگایا گیا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِغْتِسَالِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 3: جمعہ کے دن غسل کرنا

454 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَنْ اَتَی الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّجَابِرٍ وَّالْبَرَاءِ وَعَآئِشَةَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرُوِیَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

454- اخرجه البخاری (443/2): کتاب الجمعة: باب: هل علی من لم یشهدالجمعة غسل من النساء والصبیان و غیرهم؟ حدیث (894)، و (462/2): باب: الخطبة علی المنبر، حدیث (919)، ومسلم (199/3۔ الابی): کتاب الجمعة، حدیث (844/2) والنسائی (105/3): کتاب الجمعة، باب: حض الامام فی خطبة علی الغسل یوم الجمعة، واحمد (330/1) و (35/2-149) والحمیدی (276/2) حدیث (608)، وابن خزیمة (125/3) حدیث (1749) من طریق ابن شهاب الزهری عن سالم عن ابیه به.

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ

وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اٰلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَيْضًا وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص جمعہ کے لئے آئے وہ غسل کر لے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

زہری کے حوالے سے، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کے حوالے سے۔ ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

عبداللہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: زہری نے سالم کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' جو حدیث نقل کی ہے' اور عبداللہ بن عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے جو حدیث نقل کی ہے۔ یہ دونوں احادیث مستند ہیں۔

زہری کے بعض شاگردوں نے اس روایت کو زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر کی آل سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے' مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر کے حوالے سے' حضرت عمر کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات بھی نقل کی گئی ہے:

جمعہ کے دن غسل کرنا چاہیے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

455 سندِ حدیث: وَرَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ فَقَالَ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ وَمَا زِدْتُ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ قَالَ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَّقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْغُسْلِ

455- اخرجه البخاري (415/2): كتاب الجمعة: باب: فضل الغسل يوم الجمعة حديث (878) و مسلم (200/3): كتاب الجمعة حديث (845/3) من طريق الزهري عن سالم عن ابيه عن عمر بن الخطاب به.

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى مَالِكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ الصَّحِيْحُ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَدْ رُوِيَ عَنْ مَالِكٍ اَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ نَحْوُ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے۔ یہ جمعہ کے دن کی بات ہے اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب اندر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کون سا وقت ہے؟ (مسجد میں آنے کا) انہوں نے جواب دیا: میں نے جیسے ہی اذان سنی' تو صرف وضو کیا ہے' اور یہاں آ گیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صرف وضو کرنا بھی غلط ہے۔ کیا آپ یہ بات نہیں جانتے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جمعہ کے دن) غسل کرنے کا حکم دیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

امام مالک نے اس حدیث کو زہری کے حوالے سے، سالم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ صحیح ہے' جو زہری نے سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو امام مالک کے حوالے سے، زہری کے حوالے سے، سالم کے حوالے سے، ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 4: جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت

456 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَاَبُوْ جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ حَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

456- اخرجه ابو داؤد (148/1) كتاب الطهارة: باب: فی الغسل يوم الجمعة' حديث (345)' والنسائی (3/95-96): كتاب الجمعة: باب: فضل غسل يوم الجمعةو (97/3): باب: فضل المشی الی الجمعة' و (102/3): باب: الفضل فی الدنو من الامام' وابن ماجه (346/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی الغسل يوم الجمعة' حديث (1087)' واحمد (4/9-10-104) والدارمی (363/1): كتاب الصلاة: باب: الاستماع يوم الجمعة عند الخطبة والانصات' وابن خزيمة (128/3) حديث (1758)' و (132/3) حديث (1761) من طريق ابی الاشعث عن اوس بن اوس الثقفی' فذكره.

متنِ حدیث: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا اَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا

مذاہبِ فقہاء: قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ وَكِيْعٌ اغْتَسَلَ هُوَ وَغَسَّلَ امْرَاَتَهُ قَالَ وَيُرْوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَعْنِيْ غَسَلَ رَاْسَهُ وَاغْتَسَلَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّسَلْمَانَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَّاَبُو الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ اسْمُهُ شَرَاحِيلُ بْنُ اٰدَةَ وَاَبُوْ جَنَابٍ يَّحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْقَصَّابُ الْكُوْفِيُّ

◆◆ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اچھی طرح دھوئے (جسم) اور جلدی کرے اور (مسجد) چلا جائے اور قریب ہو کر غور سے (خطبہ) سنے اور (اس دوران) خاموش رہے' تو اس کو ہر قدم کے عوض میں ایک سال کے نفلی روزوں اور نوافل کا ثواب ملتا ہے۔

محمود نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: وکیع نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے لفظ اغتسل کا مطلب ہے وہ خود غسل کرے غَسَّل کا مطلب یہ ہے: وہ اپنی بیوی کو غسل کرنے کیلئے کہے۔

حضرت ابن مبارک کے حوالے سے اس حدیث کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: لفظ غسل اور اغتسل کا مطلب یہ ہے: وہ اپنے سر کو دھوئے اور باقی جسم پر بھی غسل کرے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ابواشعث صنعانی نامی راوی کا نام شراحیل بن آدہ ہے۔ جبکہ ابو جناب' یحییٰ بن حبیب قصاب کوفی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 5: جمعہ کے دن وضو کرنا

457 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

457- اخرجه ابو داؤد (151/1): كتاب الصلاة: باب: في الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة' والنسائي (94/3): كتاب الجمعة: باب: الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة' واحمد (5/8-11-15-16-22)' والدارمي (362/1): كتاب الصلاة: باب: الغسل يوم الجمعة' وابن خزيمة (128/3)' حديث (1757) من طريق قتادة' عن الحسن' عن سمرة بن جندب' فذكره.

متن حدیث: مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ اَصْحَابِ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اخْتَارُوا الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَاَوْا اَنْ يُّجْزِئَ الْوُضُوْءُ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَّهُ عَلَى الْاِخْتِيَارِ لَا عَلَى الْوُجُوبِ حَدِيْثُ عُمَرَ حَيْثُ قَالَ لِعُثْمَانَ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَّقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَوْ عَلِمَا اَنَّ اَمْرَهُ عَلَى الْوُجُوبِ لَا عَلَى الْاِخْتِيَارِ لَمْ يَتْرُكْ عُمَرُ عُثْمَانَ حَتّٰى يَرُدَّهُ وَيَقُوْلَ لَهُ ارْجِعْ فَاغْتَسِلْ وَلَمَا خَفِيَ عَلٰى عُثْمَانَ ذٰلِكَ مَعَ عِلْمِهِ وَلٰكِنْ دَلَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ فَضْلٌ مِّنْ غَيْرِ وُجُوْبٍ يَّجِبُ عَلَى الْمَرْءِ فِيْ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن وضو کر لے' تو یہ کافی ہے۔ٹھیک ہے' لیکن جو شخص غسل کر لے' تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

قتادہ کے بعض شاگردوں نے حسن بصری کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو نقل کیا ہے' اور اسے ''مرسل'' کے طور پر نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے' اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔انہوں نے جمعہ کے دن غسل کرنے کو اختیار کیا ہے' تاہم ان حضرات کی رائے ہے: جمعہ کے دن غسل کی بجائے وضو کر لینا بھی جائز ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن جو غسل کرنے کا حکم دیا ہے' وہ اختیار کی شکل میں ہے۔وجوب کی شکل میں نہیں ہے۔اس کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث ہے: جب انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا: صرف وضو کرنا بھی ایک غلطی ہے' جبکہ آپ جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دیا تھا (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اگر ان دونوں حضرات کو یہ علم ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وجوب کے طور پر یہ حکم دیا تھا' اختیار کے طور پر نہیں دیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یوں نہ چھوڑتے اور انہیں واپس کر دیتے اور ان سے کہتے: آپ واپس جا کر غسل کر کے آئیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے علم و فضل سے بھی یہ بات مخفی نہیں رہتی (کہ جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے)

لیکن یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے: جمعہ کے دن غسل کرنا فضیلت رکھتا ہے' تاہم یہ واجب نہیں ہے: آدمی پر اسے کرنا

لازم ہو۔

458 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَّمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرلے' پھر وہ جمعہ کے لئے آئے' پھر وہ قریب آجائے اور غور سے (خطبہ) سنے اور خاموش رہے' تو اس کے اس جمعے اور دوسرے جمعے کے درمیان اور مزید تین دن تک (یعنی دس دن کے) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شخص (امام کے خطبے کے دوران) کنکریوں کو چھولے' تو اس نے لغو حرکت کا ارتکاب کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّبْكِيْرِ اِلَى الْجُمُعَةِ

باب 6: جمعہ کے دن جلدی جانا

459 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَىٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَّمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَّمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَّمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ

فى الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

458- اخرجه مسلم (222/3۔ الابى): كتاب الجمعة: باب: فضل من استمع وانصت فى الخطبة' حديث (857/27) وابو داؤد (343/1): كتاب الصلاة: باب: فضل الجمعة' حديث (1050)' وابن ماجه (327/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: مسح الحصى فى الصلاة' حديث (1025)' و (346/1): باب : ماجاء فى الرخصة فى ذلك' حديث (1090)' واحمد (424/2) وابن خزيمة (128/3) حديث (1756)' و (109/3) حديث (1818) من طريق ابى معاوية' عن الاعمش' عن ابى صالح عن ابى هريرة' فذكره۔

459- اخرجه مالك فى "الموطا": (101/1): كتاب الجمعة: باب: العمل فى غسل يوم الجمعة' حديث (1)' والبخارى (424/2): كتاب الجمعة: باب: فضل الجمعة' حديث (881)' و مسلم (208/3۔ الابى): كتاب الجمعة: باب: الطيب والسواك يوم الجمعة' حديث (849/10)' وابو داؤد (150/1) كتاب الصلاة باب: فى الغسل يوم الجمعة' حديث (351)' والنسائى (98/3): كتاب الجمعة: باب: التبكير الى الجمعة' و (99/3) باب: وقت الجمعة' واحمد (460/2) من طريق ابى صالح السمان عن ابى هريرة' فذكره۔

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح غسل کرے' پھر وہ (مسجد کی طرف) چلا جائے' تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو شخص دوسری گھڑی میں جائے' تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی' جو شخص تیسری گھڑی میں جائے' گویا اس نے سینگ والے دنبے کی قربانی کی (مسجد میں) جو شخص چوتھی گھڑی میں جائے گویا اس نے مرغی کی قربانی کی اور جو شخص پانچویں گھڑی میں جائے' گویا اس نے انڈا صدقہ کیا۔ پھر جب امام نکل آئے' تو فرشتے آ کر خطبہ سننے لگتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

باب 7: کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

460 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبِيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الْجَعْدِ يَعْنِى الضَّمْرِيَّ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ فِيْمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّسَمُرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِى الْجَعْدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ اسْمِ اَبِى الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ فَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَهٗ وَقَالَ لَا اَعْرِفُ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابوالجعد' یعنی ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' جیسا کہ محمد بن عمرو نے یہ بات بیان کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص تین مرتبہ' جمعہ کو کمتر سمجھتے ہوئے' ترک کر دے' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوالجعد سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت ابوالجعد ضمری کے نام کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں ان کے نام کا پتہ نہیں تھا۔ انہوں نے بتایا: مجھے ان کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول صرف اسی

460- اخرجه ابو داؤد (344/1): كتاب الصلاة: باب: التشديد فى ترك الجمعة' حديث (1052)' والنسائى (88/3)' كتاب الجمعة: باب: التشديد فى التخلف عن الجمعة' وابن ماجه (357/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: فيمن ترك الجمعة من غير عذر' حديث (1125)' واحمد (424/3)' والدارمى (369/1): كتاب الصلاة: باب: فيمن يترك الجمعة من غير عذر' وابن خزيمة (177/3)' حديث (1857) من طريق محمد بن عمرو بن علقمة الليثى' عن عبيدة بن سفيان' عن ابى الجعد الضمرى' فذكره.

حدیث کا پتہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو محمد بن عمرو نامی راوی کے حوالے سے ہی جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنْ كَمْ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ

باب 8: کتنی دور سے جمعہ کیلئے آیا جائے گا

461 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ قُبَاءَ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَاءَ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ

حدیثِ دیگر: وَّقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ وَهٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اِنَّمَا يُرْوٰى مِنْ حَدِيْثِ مُعَارِكِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ وَضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيَّ فِي الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: فَقَالَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ قَالَ بَعْضُهُمْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ وقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَجِبُ الْجُمُعَةُ اِلَّا عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ ابْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوْا عَلٰى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ فَلَمْ يَذْكُرْ اَحْمَدُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ فَقُلْتُ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْمَدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ

قَالَ فَغَضِبَ عَلَيَّ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّقَالَ لِي اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اِنَّمَا فَعَلَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هٰذَا لِاَنَّهٗ لَمْ يَعُدَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ شَيْئًا وَّضَعَّفَهٗ لِحَالِ اِسْنَادِهٖ

◆◆ ثویر قباء سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی: ہم قباء سے آکر جمعہ میں شریک ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں اور اس بارے میں نبی اکرم ﷺ

سے ایسی کوئی روایت منقول نہیں ہے' جوزیادہ مستند ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جمعہ ان لوگوں پر لازم ہے' جورات کے وقت اپنے گھر پہنچ سکے۔ (یعنی جمعہ ادا کرنے کے بعد پہنچ سکے)

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اس حدیث کو معارک بن عباد کے حوالے سے، عبداللہ بن سعید مقبری سے نقل کیا گیا ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان نے علم حدیث میں عبداللہ بن سعید المقبری کو ضعیف قرار دیا ہے۔

اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: کس شخص پر جمعہ واجب ہوتا ہے؟

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جمعہ ہر اس شخص پر واجب ہوتا ہے (جو جمعہ ادا کر لینے کے بعد) رات تک اپنے گھر پہنچ سکے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جمعہ اس شخص پر واجب ہوتا ہے' جو اذان کی آواز سنے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق اسی بات کے قائل ہیں۔

میں نے امام احمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہم امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پاس موجود تھے۔ لوگوں نے اس بات کا تذکرہ کیا' کس شخص پر جمعہ واجب ہوتا ہے' تو حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نقل نہیں کی۔

امام احمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث منقول ہے۔

تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث منقول ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! (پھر میں نے سند بیان کی)

حجاج بن نصیر نے معارک بن عباد کے حوالے سے، عبداللہ بن سعید مقبری کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جمعہ ہر اس شخص پر لازم ہے' جو (جمعہ ادا کرنے کے بعد) رات تک اپنے گھر پہنچ سکے۔

امام احمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس بات پر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ غصے میں آ گئے اور فرمایا: تم اپنے پروردگار سے دعائے مغفرت کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا اس لئے کہا تھا' کیونکہ وہ اس حدیث کو مستند شمار نہیں کرتے تھے' اور اس کی سند کی وجہ سے' انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب 9: جمعہ کے وقت کا بیان

462 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

462- اخرجه البخاری (449/2)، كتاب الجمعة: باب: وقت الجمعة اذا زالت الشمس' حديث (904)' وابوداؤد (352/1)، كتاب الصلاة: باب: فى وقت الجمعة' حديث (1084)' واحمد فى "مسنده": (150-128/3) من طريق عثمان بن عبدالرحمن التيمى عن انس بن مالك به.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْجُمُعَةَ حِیْنَ تَمِیلُ الشَّمْسُ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّیْمِیِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ وَجَابِرٍ وَّالزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِیْ اَجْمَعَ عَلَیْهِ اَکْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ وَقْتَ الْجُمُعَةِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ کَوَقْتِ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَاَی بَعْضُهُمْ اَنَّ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ اِذَا صُلِّیَتْ قَبْلَ الزَّوَالِ اَنَّهَا تَجُوْزُ اَیْضًا وَقَالَ اَحْمَدُ وَمَنْ صَلَّاهَا قَبْلَ الزَّوَالِ فَاِنَّهٗ لَمْ یَرَ عَلَیْهِ اِعَادَةً

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اس وقت ادا کر لیتے تھے' جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت جابر، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے: جمعہ کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے' جب سورج ڈھل جائے' بالکل اسی طرح جیسے ظہر کا وقت ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم بھی اس بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: اگر زوال سے پہلے جمعہ کی نماز کو ادا کر لیا جائے' تو یہ بھی جائز ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص زوال سے پہلے اس کو ادا کرلے' تو ان کے نزدیک اس شخص پر دوبارہ جمعہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْخُطْبَةِ عَلَی الْمِنبَرِ

باب 10: منبر پر خطبہ دینا

463 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ الْفَلَّاسُ الصَّیْرَفِیُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَیَحْیَی بْنُ کَثِیْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْطُبُ اِلٰی جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰی اَتَاهُ فَالْتَزَمَهٗ فَسَکَنَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّجَابِرٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

463- اخرجه البخاری (696/6): کتاب المناقب: باب: علامات النبوة فی الاسلام' حدیث (3583)' والدارمی (15/1): باب: ما اکرم النبی صلی الله علیه وسلم بحنین المنبر' من طریق معاذ بن العلاء عن نافع عن ابن عمر' فذکره۔

توضیح راوی: وَّمُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ هُوَ بَصْرِيٌّ وَّهُوَ اَخُو اَبِيْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے کے پاس (کھڑے ہو کر) خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کو اختیار کیا' تو وہ تنا رونے لگا آپ اس کے پاس تشریف لائے آپ نے اسے ساتھ چمٹا لیا' تو اسے سکون آیا۔

اس بارے میں حضرت انس، حضرت جابر، حضرت سہل بن سعد، حضرت ابی بن کعب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

معاذ بن علاء نامی راوی بصرہ کے رہنے والے ہیں اور یہ ابو عمرو بن علاء کے بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

باب 11: دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا

464 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَالَ مِثْلَ مَا تَفْعَلُوْنَ الْيَوْمَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّهُوَ الَّذِيْ رَاٰهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يَّفْصِلَ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِجُلُوْسٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دیتے تھے' پھر تشریف فرما ہو جاتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

انہوں نے بتایا: بالکل اسی طرح جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت جابر بن سمرہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم بھی اسی بات کے قائل ہیں: دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر وقفہ کیا جائے گا۔

464- اخرجه البخاری (466/2): كتاب الجمعة: باب: الخطبة قائماً' حديث (920)' و (471/2): باب: القعدة بين الخطبتين يوم الجمعة' حديث (928)' ومسلم (224/3- الابی): كتاب الجمعة: باب: ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيهما من الجلسة' حديث (861/33)' والنسائی (109/3): كتاب الجمعة: باب: الفصل بين الخطبتين بالجلوس' وابن ماجه (351/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الخطبة يوم الجمعة' حديث (1103)' واحمد (35/2-91-98) والدارمی (366/1): كتاب الصلاة: باب: القعود بين الخطبتين' وابن خزيمة (349/2) حديث (1446) و (142/3)' حديث (1781) من طريق نافع عن ابن عمر به.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَصْدِ الْخُطْبَةِ

باب 12: مختصر خطبہ دینا

465 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَّابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپ کی نماز درمیانی ہوتی تھی اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔

اس بارے میں حضرت عمار بن یاسر، حضرت ابن ابی اوفیٰ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَائَةِ عَلَى الْمِنبَرِ

باب 13: منبر پر قرأت کرنا

466 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَى الْمِنْبَرِ (وَنَادَوْا يَا مَالِكُ)

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّقْرَاَ الْاِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ اٰيًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاِذَا خَطَبَ الْاِمَامُ فَلَمْ يَقْرَاْ فِيْ خُطْبَتِهٖ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَعَادَ الْخُطْبَةَ

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے: ''وَنَادَوْا يَا مَالِكُ''

465- اخرجه مسلم (332/3۔ الابی): كتاب الجمعة: باب: تخفيف الصلاة والخطبة' حديث (41-42/866) والدارمی (365/1): كتاب الصلاة: باب: فی قصر الخطبة' من طريق ابی الاحوص عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة' فذكره۔

466- اخرجه البخاری (360/6): كتاب: بدء الخلق باب: اذا قال احد كم "آمين" والملائكة فی السماء فوافقت احداهما الاخرى غفر له ما تقدم من ذنبه' حديث (3230) و (381/6): باب: صفة النار وانها مخلوقة حديث (3266)' و (431/8): كتاب التفسير باب: (ونادوا يملك ليقض علينا ربك) (الزخرف:77)' حديث (4819)' ومسلم (241/3۔ الابی): كتاب الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة' حديث (871/49) والبخاری فی "خلق افعال العباد" (76)' وابو داؤد (4310/2): كتاب الحروف والقراءات' حديث (3992)' واحمد (223/4)' والحميدی (346/2) حديث (787) من طريق سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء بن ابی رباح' عن صفوان بن يعلى عن ابيه' فذكره۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔ یہ روایت ابن عیینہ سے منقول ہے۔
اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس بات کو اختیار کیا ہے: امام خطبے میں قرآن کی آیات پڑھے گا۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر امام خطبہ دیتے ہوئے اپنے خطبے کے دوران قرآن کی کوئی بھی آیت نہ پڑھے تو وہ اپنا خطبہ دوبارہ دے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ

باب 14: جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کی طرف رخ کرنا

467 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوهِنَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ مَنْصُوْرٍ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَسْتَحِبُّوْنَ اسْتِقْبَالَ الْإِمَامِ اِذَا خَطَبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر کھڑے ہو جاتے تھے' تو ہم اپنا رُخ آپ کی طرف کر لیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔
منصور نامی راوی سے منقول اس روایت کو ہم صرف محمد بن فضل بن عطیہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔
محمد بن فضل بن عطیہ نامی راوی ضعیف ہیں اور ہمارے اصحاب (محدثین) کے نزدیک یہ احادیث یاد نہیں رکھتے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کی طرف رُخ کرنا مستحب ہے۔
امام سفیان ثوری، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح روایت منقول نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا جَآءَ الرَّجُلُ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب 15: جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت کسی شخص کا آ کر دو رکعت ادا کرنا

468 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّيْتَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ ایک شخص آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے (تحیت المسجد) کی نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھو اور پڑھ لو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اور اس بارے میں سب سے زیادہ مستند ہے۔

469 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّي فَجَآءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوْهُ فَاَبٰى حَتّٰى صَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كَادُوْا لَيَقَعُوْا بِكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَاَيْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَمَرَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ كَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ اِذَا جَآءَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَكَانَ يَاْمُرُ بِهٖ وَكَانَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ يَرَاهُ

468- اخرجه البخاری (473/2): کتاب الجمعة: باب: اذا رای الامام رجلا جاء وهو يخطب امره ان يصلى ركعتين' حديث (930)' و (478/2): باب: من جاء والامام يخطب صلى ركعتين خفيفتين' حديث (931)' ومسلم (243/3۔ الابی): کتاب الجمعة: باب التحية والامام يخطب' حديث (875/57-56-55-54)' وابو داؤد (359/1): کتاب الصلاة: باب: اذا دخل الرجل والامام يخطب' حديث (1115)' والنسائی (103/2): کتاب الجمعة: باب الصلاة يوم الجمعة لمن جاء والامام يخطب و (107/3): باب: مخاطبة الامام رعيته وهو على المنبر' وابن ماجه (353/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما جاء فيمن دخل المسجد والامام يخطب' حديث (1112)' واحمد (380-369-308/3)' والدارمی (364/1) کتاب الصلاة: باب فيمن دخل المسجد يوم الجمعة والامام يخطب' والحميدی (513/2)' حديث (1223)' وابن خزيمة (165/2) حديث (1833-1832) من طريق عمرو بن دينار عن جابر بن عبدالله' فذكره.

469- اخرجه ابو داؤد (525/1)' کتاب الزكاة: باب: الرجل يخرج من ماله' حديث (1675)' والبخاری فی "القراءة خلف الامام" (162)' والنسائی (106/3): کتاب الجمعة باب: حث الامام على الصدقة يوم الجمعة فی خطبته' وابن ماجه (353/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ماجاء فيمن دخل المسجد والامام يخطب' حديث (1118)' والدارمی (364/1): کتاب الصلاة: باب: فيمن دخل المسجد يوم الجمعة والامام يخطب' والحميدی (326/2) حديث (741) وابن خزيمة (150/3) حديث (1799)' و (165/3) حديث (183)' و (114/4) حديث (2481) واحمد (25/3) من طريق محمد بن عجلان' قال: حدثنا عياض بن عبدالله بن سعد عن ابی سعيد الخدری' فذكره.

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَاْمُوْنًا فِى الْحَدِيْثِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا دَخَلَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَاِنَّهٗ يَجْلِسُ وَلَا يُصَلِّى وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِىُّ قَالَ رَاَيْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ اِنَّمَا فَعَلَ الْحَسَنُ اِتِّبَاعًا لِلْحَدِيْثِ وَهُوَ رَوٰى عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ عیاض بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں تشریف لائے' مروان اس وقت خطبہ دے رہا تھا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر نماز ادا کرنا شروع کی' سپاہی آئے' تاکہ انہیں زبردستی بٹھا دیں' تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ان کی بات نہیں مانی اور نماز ادا کرلی' جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے وہ آپ کو نقصان بھی پہنچا سکتے تھے' تو انہوں نے فرمایا: میں ان دونوں رکعات کو اس کے بعد ترک نہیں کرسکتا' جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے انہیں جانا ہو' پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی۔ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ایک شخص میلے کچیلے عالم میں آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی' تو اس شخص نے دو رکعت نماز ادا کی' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران خطبہ دیتے رہے۔

ابن ابی عمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن عیینہ اگر ایسے وقت آتے جب امام خطبہ دے رہا ہوتا' تو وہ دو رکعت ادا کرلیتے تھے اور ان رکعات کو ادا کرنے کی ہدایت بھی کرتے تھے' جبکہ اس دوران ابوعبدالرحمٰن مقری انہیں دیکھ رہے ہوتے تھے۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: محمد بن عجلان نامی راوی ثقہ ہیں اور حدیث میں مامون ہیں۔

اس بارے میں حضرت جابر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی مسجد میں آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو وہ شخص بیٹھ جائے اور نماز ادا نہ کرے۔

سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پہلی رائے زیادہ درست ہے۔

علاء بن خالد قرشی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت حسن بصری کو دیکھا' وہ جمعہ کے دن مسجد میں تشریف لائے۔ امام اس وقت خطبہ دے رہا تھا' تو حضرت حسن بصری نے پہلے دو رکعت ادا کیں پھر بیٹھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت حسن بصری نے حدیث کی پیروی کرتے ہوئے ایسا کیا تھا۔

حضرت حسن بصری نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب 16: جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت بات چیت کرنا مکروہ ہے

470 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا لِلرَّجُلِ اَنْ يَّتَكَلَّمَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَقَالُوْا اِنْ تَكَلَّمَ غَيْرُهٗ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ اِلَّا بِالْإِشَارَةِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو' اس وقت جو شخص (اپنے ساتھی سے) یہ کہے: تم خاموش رہو تو اس شخص نے لغو حرکت کی۔

اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں: ان حضرات نے آدمی کے لئے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: وہ امام کے خطبے کے دوران کوئی بات کرے' یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی دوسرا شخص بات کرے' تو یہ آدمی صرف اشارہ کے ذریعے اسے منع کر سکتا ہے۔

(امام کے خطبہ دینے کے دوران) سلام کا جواب دینے اور چھینکنے والے کا جواب دینے کے بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔

470- اخرجه البخاری (480/2)، كتاب الجمعة: باب: الانصات يوم الجمعة والامام يخطب' حديث (934)' مسلم (210/3۔ الابی)، كتاب الجمعة' باب: فی الانصات يوم الجمعة فی الخطبة' حديث (851/11)' وابو داؤد (359/1): كتاب الصلاة: باب: الكلام والامام يخطب حديث (1112)' والنسائی (103/3): كتاب الجمعة: باب الانصات للخطبة يوم الجمعة' و (188/3): كتاب الاستسقاء باب: الانصات للخطبة' وابن ماجه (352/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی الاستماع للخطبة والانصات لها' حديث (1110)' واحمد (272/2- 280- 393-396- 474- 485)' والدارمی (363/1): كتاب الصلاة: باب الاستماع يوم الجمعة عند الخطبة والانصات' وابن خزيمة (153/3) حديث (1805) من طريق ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة' فذكره.

بعض اہلِ علم نے سلام کا جواب دینے اور چھینک کا جواب دینے کی رخصت دی ہے' جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو۔
امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔
تابعین اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے اسے بھی مکروہ قرار دیا ہے۔ (کہ امام کے خطبے کے دوران سلام یا چھینک کا جواب دیا جائے)
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 17: جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگنا مکروہ ہے

471 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا اَنْ يَّتَخَطَّى الرَّجُلُ رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَشَدَّدُوْا فِيْ ذٰلِكَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ وَّضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ سہل بن معاذ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے وہ جہنم کے پل کی طرف جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سہل بن معاذ بن انس جہنی سے منقول حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن سعد نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان حضرات نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر (آگے جائے) ان حضرات نے اس بارے میں شدت سے کام لیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے رشدین بن سعد نامی راوی کے بارے میں کلام کیا ہے' اور ان کے حافظے کے حوالے سے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

471- اخرجہ ابن ماجہ (354/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ماجاء فى النهى عن تخطى الناس يوم الجمعة' حديث (1116)' و (437/3) من طريق زياد بن فائد' عن سهل بن معاذ بن انس عن ابيه' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب 18: جب امام خطبہ دے رہا ہو اُس وقت احتباء کے طور پر بیٹھنا مکروہ ہے

472 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّاَبُوْ مَرْحُوْمٍ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مَيْمُوْنٍ

مذاہبِ فقہاء: وَّقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحِبْوَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهٗ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يَرَيَانِ بِالْحِبْوَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ بَاْسًا

◆◆ سہل بن معاذ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن، جب امام خطبہ دے رہا ہو' اس وقت احتباء کے طور پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ابومرحوم نامی راوی کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

بعض اہلِ علم نے جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو' اس وقت احتباء کے طور پر بیٹھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

جبکہ بعض اہلِ علم نے اس بارے میں رخصت دی ہے' جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات بھی شامل ہیں۔

امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک جب امام خطبہ دے رہا ہو' تو اس وقت احتباء کے طور پر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب 19: منبر پر (خطبہ دیتے ہوئے) دونوں ہاتھ بلند کرنا مکروہ ہے

473 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ وَبِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقُصَيِّرَتَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ

472- اخرجه ابو داؤد (358/1): كتاب الصلاة باب: الاحتباء والامام يخطب' حديث (1110)' واحمد (439/3)' وابن خزيمة (158/3) حديث (1815) من طريق ابى عبدالرحمن عبدالله بن يزيد المقرى ء عن سعيد بن ابى ايوب' قال: اخبرنى ابو مرحوم عبدالرحيم بن ميمون عن سهل بن معاذ بن انس الجهنى عن ابيه' فذكره۔

473- اخرجه مسلم (242/3۔ الابى): كتاب الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة' حديث (874/53) وابو داؤد (357/1): كتاب الصلاة: باب رفع اليدين على المنبر' حديث (1104)' والنسائى (108/3) كتاب الجمعة: باب: الاشارة فى الخطبة' واحمد (135/4-136-261)' والدارمى (366/1): كتاب الصلاة: باب كيف يشير الامام فى الخطبة' وابن خزيمة (147/3) حديث (1793 -1794) من طريق حصين عن عمارة بن رويبة الثقفى' فذكره۔

يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حصین بیان کرتے ہیں: بشر بن مروان خطبہ دے رہا تھا اس نے (خطبے کے دوران) دعا میں دونوں ہاتھ بلند کیے تو حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو خراب کرے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے: آپ صرف یہ کیا کرتے تھے۔

ہشیم نامی راوی نے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا (کہ ایسا کیا کرتے تھے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اَذَانِ الْجُمُعَةِ

باب 20: جمعہ کی اذان کا بیان

474 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنِ ابْنِ اَبِى ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِى بَكْرٍ وَّعُمَرَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ وَاِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں' اذان اس وقت ہوتی تھی' جب امام آجاتا تھا' اور جب نماز کھڑی ہوتی تھی (تو اس وقت اقامت کہی جاتی تھی) لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے تیسری اذان (یعنی پہلے زمانے والی دو اذانوں' یعنی اذان اور اقامت کے علاوہ اذان) کا اضافہ زوراء کے مقام پر کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

باب 21: امام کے منبر سے نیچے آجانے کے بعد بات چیت کرنا

475 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ

474- اخرجه البخاری (457/2): كتاب الجمعة: باب الاذان يوم الجمعة' حديث (912)' و (459/2) باب المؤذن الواحد يوم الجمعة' حديث (913)' و (460/2): باب: الجلوس على المنبر عند التاذين' حديث (915)' و (461/2) باب: التاذين عند الخطبة' حديث (916)' وابو داؤد (353-352/1): كتاب الصلاة: باب: النداء يوم الجمعة حديث (1087-1088-1089-1090)' والنسائی (101-103/3) كتاب الجمعة: باب: الاذان للجمعة' وابن ماجه (359/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الاذان يوم الجمعة' حديث (1135)' واحمد (449/3 -450) وابن خزيمة (163/3)' حديث (1773-1774) و (168/3) حديث (1837) من طريق الزهری عن السائب بن يزيد' فذكره.

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ إِذَا نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَرِيْرِ ابْنِ حَازِمٍ

قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ وَهِمَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ

حدیث دیگر: وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَ رَجُلٌ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى نَعَسَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّالْحَدِيْثُ هُوَ هٰذَا وَجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ رُبَّمَا يَهِمُ فِي الشَّيْءِ وَهُوَ صَدُوْقٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّهِمَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ فِي حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّيُرْوٰى عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَحَدَّثَ حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ

فَوَهِمَ جَرِيْرٌ فَظَنَّ اَنَّ ثَابِتًا حَدَّثَهُمْ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر سے نیچے تشریف لے آتے تھے' تو ضرورت کے تحت کوئی بات چیت کر لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو ہم صرف جریر بن حازم نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جریر بن حازم اس روایت میں وہم کا شکار ہوئے ہیں۔

صحیح روایت وہ ہے' جو ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نماز کے لئے اقامت کہہ دی گئی۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ اتنی دیر بات چیت کرتے رہے کہ حاضرین میں سے بعض لوگ اونگھنے لگے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اصل حدیث یہ ہے۔ (امام بخاری یہ بھی بیان کرتے ہیں) جریر بن حازم بعض اوقات کسی چیز کے بارے میں وہم کا شکار ہو جاتے ہیں' حالانکہ وہ سچے ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جریر بن حازم نے ثابت سے منقول حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے

475- اخرجه ابو داؤد (361/1): كتاب الصلاة باب: الامام يتكلم بعدما ينزل من المنبر' حديث (1120)' والنسائي (110/3): كتاب الجمعة: باب: الكلام والقيام بعد النزول عن المنبر' وابن ماجه (354/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الكلام بعد نزول الامام عن المنبر' حديث (1117)' واحمد (3/119-127-213)' وعبد بن حميد' ص (376) حديث (1260)' وابن خزيمة (169/3)، حديث (1838) من طريق جرير بن حازم' عن ثابت عن انس بن مالك' فذكره.

روایت کردہ اس حدیث کے اندر بھی وہم کیا ہے، جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو"۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اس روایت کو حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہم ثابت بنانی کے پاس موجود تھے۔ وہاں حجاج صواف نامی راوی نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے عبداللہ بن ابوقتادہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہے:

"جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو"۔

(امام بخاری بیان کرتے ہیں) تو جریر کو اس بارے میں وہم ہوا' وہ یہ سمجھے کہ شاید ثابت نے ان حضرات کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت سنائی ہے۔

476 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُوْمُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا يَزَالُ يُكَلِّمُهُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَنَا يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے: نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی تھی اور ایک شخص آپ کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا وہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان کھڑا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اس کے ساتھ بات چیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے بعض حاضرین کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طویل قیام کی وجہ سے اونگھنے لگے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَائَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب 22: جمعہ کی نماز میں قرأت کرنا

477 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ اِذَا جَآئَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ

476- اخرجه احمد فی "مسنده": (161/3)، و عبد بن حميد، ص (374) حديث (1249) من طريق معمر، عن ثابت عن انس بن مالك فذكره۔

477- اخرجه مسلم (248/3۔ الابی) كتاب الجمعة: باب: ما يقرا فی صلاة الجمعة، حديث (877/61)، وابو داؤد (360/1): كتاب الصلاة: باب: مايقرا به فی الجمعة، حديث (1124)، وابن ماجه (355/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی القراءة فی الصلاة يوم الجمعة، حديث (1118)، واحمد فی "مسنده": (429/2)، وابن خزيمة (170/3-171) حديث (1843-1844) من طريق جعفر بن محمد، عن ابيه عن عبيدالله بن ابی رافع، عن ابی هريرة به۔ واخرجه احمد فی "مسنده" (467/2) من طريق الحكم عن محمد بن علی ان رجلا قال لابی هريرة، فذكره۔

فَقُلْتُ لَهُ تَقْرَأُ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوْفَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا

في الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّاَبِيْ عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَّرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

توضیح راوی: عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ رَافِعٍ كَاتِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت عبیداللہ بن ابورافع' جو نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں' بیان کرتے ہیں: مروان نے مدینہ منورہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کیا' اور خود مکہ چلا گیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ انہوں نے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ کی تلاوت کی اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون کی تلاوت کی۔

عبیداللہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا' اور میں نے ان سے کہا: آپ نے ان دو سورتوں کی تلاوت کی ہے جن کی تلاوت حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں (جمعہ کی نماز میں) کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو (جمعہ کی نماز میں) ان دونوں کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: آپ نے جمعہ کی نماز میں ''سورہ الاعلیٰ'' اور ''سورہ الغاشیہ'' کی تلاوت کی تھی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَا يَقْرَأُ بِهٖ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 23: جمعہ کے دن' صبح کی نماز میں کیا تلاوت کیا جائے

478 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ الم تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ

478- اخرجه مسلم (250/3. الابي): كتاب الجمعة باب: ما يقرا في يوم الجمعة' حديث (879/64)' وابو داؤد (349/1): كتاب الصلاة باب: ما يقرا في صلاة الصبح يوم الجمعة' حديث (1074-1075)' والنسائي (159/2): كتاب الافتتاح: باب: القراءة في الصبح يوم الجمعة' و (111/3): كتاب الجمعة: باب: القراءة في صلاة الجمعة بسورة (الجمعة) و (المنافقين) وابن ماجه (269/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب القراءة في صلاة الفجر يوم الجمعة' حديث (821)' واحمد (226/1- 272- 307- 316- 328- 334- 340- 354)' وابن خزيمة (266/1) حديث (533) من طريق سعيد بن جبير عن ابن عباس' فذكره واخرجه احمد: (361/1) قال: حدثنا عبدالصمد' قال: حدثنا همام' قال: حدثنا قتادة' عن صاحب له' عن سعيد بن جبير عن ابن عباس' فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُّخَوَّلٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں ''سورہ تنزیل السجدہ'' اور ''سورہ الدھر'' کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان ثوری اور دیگر راویوں نے اس روایت کو مخول سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

باب 24: جمعہ سے پہلے اور اس کے بعد (نفل) نماز ادا کرنا

479 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ جمعہ (کی فرض رکعات) کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نافع کے حوالے سے یہی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بھی نقل کی گئی ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

480 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ كَانَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: جب وہ جمعہ کی نماز ادا کر لیتے تھے اور واپس جاتے تھے' تو اپنے گھر میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے' اور یہ بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

481 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا (۱)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ اَبِیْ صَالِحٍ ثَبْتًا فِی الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّی قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا اَرْبَعًا وَّقَدْ رُوِیَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَمَرَ اَنْ يُّصَلّٰی بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعًا وَّذَهَبَ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ اِلٰى قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنْ صَلّٰى فِی الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَّاِنْ صَلّٰى فِیْ بَيْتِهٖ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّی بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِیْ بَيْتِهٖ وَحَدِيْثُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَابْنُ عُمَرَ هُوَ الَّذِیْ رَوٰى عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّی بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِیْ بَيْتِهٖ وَابْنُ عُمَرَ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِی الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلّٰى بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ اَرْبَعًا

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا

---

(۱)- اخرجه مسلم (251/3۔الابی): كتاب الجمعة: باب الصلاة بعد الجمعة' حديث (67-68-69/881)' وابو داؤد (363/1)، كتاب الصلاة: باب: الصلاة بعد الجمعة' حديث (1131)' والنسائی (113/3) كتاب الجمعة' باب: عدد الصلاة بعد الجمعة فی المسجد' وابن ماجه (358/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی الصلاة بعد الجمعة' حديث (1132)' واحمد (249/2- 442- 499)' والدارمی (370/1): كتاب الصلاة: باب: ماجاء فی الصلاة بعد الجمعة' والحميدی (431/2)' حديث (976)' وابن خزيمة (183/3-184)' حديث (1873-1874) من طريق سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة' فذكره۔

اَنَصَّ لِلْحَدِيْثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا الدَّنَانِيْرُ وَالدَّرَاهِمُ اَهْوَنُ عَلَيْهِ مِنْهُ اِنْ كَانَتِ الدَّنَانِيْرُ وَالدَّرَاهِمُ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ الْبَعْرِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ كَانَ عَمْرُو ابْنُ دِيْنَارٍ اَسَنَّ مِنَ الزُّهْرِيِّ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جس شخص نے جمعہ کے بعد نماز ادا کرنی ہو'وہ چار رکعت ادا کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: ہم سہیل بن ابوصالح نامی راوی کو علم حدیث میں مستند سمجھتے ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے: وہ جمعہ سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے' اور اس کے بعد بھی چار رکعت ادا کرتے تھے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کرنے اور پھر چار رکعت ادا کرنے کی ہدایت کی تھی۔

سفیان ثوری اور ابن مبارک نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا ہے۔

امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کسی شخص نے جمعہ کے دن مسجد میں (جمعہ کے بعد) رکعات ادا کرنی ہوں' تو وہ چار رکعت ادا کرے گا۔ اگر اس نے اپنے گھر میں نماز ادا کرنی ہو' تو وہ دو رکعت ادا کرے گا۔

انہوں نے دلیل کے طور پر یہ روایت پیش کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے جمعہ کے بعد نماز ادا کرنی ہو' وہ چار رکعت ادا کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: آپ جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خود بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کے بعد' مسجد میں جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے' اور ان دو رکعت کے بعد چار رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا' انہوں نے جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کیں پھر اس کے بعد چار رکعت ادا کیں۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے زیادہ بہتر طور پر حدیث بیان کرنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا اور نہ ہی کوئی ایسا شخص دیکھا ہے' جس کے نزدیک درہم ان سے زیادہ بےحیثیت ہوں۔ ان کے نزدیک درہم کی حیثیت مینگنی کی طرح تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے ابن ابی عمر کو سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا

ہے: عمرو بن دینار عمر میں زہری سے بڑے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

باب 25: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے

482 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْجُمُعَةِ صَلّٰى اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَّبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی۔ اس نے اس نماز کو پالیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' وہ حضرات یہ فرماتے ہیں: جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پالی وہ دوسری رکعت بعد میں پڑھ لے گا' لیکن جس شخص نے نمازیوں کو قعدے کی حالت میں پایا وہ چار رکعت ادا کرے گا۔

سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

483 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

482–اخرجه مسلم (2/532. الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب: من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة' حديث (161-162/607)' والنسائی (3/112): كتاب الجمعة: باب: من ادرك ركعة من صلاة الجمعة' وابن ماجه (1/356)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فيمن ادرك من الجمعة ركعة حديث (1122)' من طريق الزهری عن ابی سلمة عن ابی هريرة' فذكره۔

483–اخرجه البخاری (2/494): كتاب الجمعة باب: قول الله تعالیٰ (فاذا قضيت الصلاة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل الله) (الجمعة:10) حديث (938-939) و (2/496): باب: القائلة بعد الجمعة' حديث (941)' و (5/34): كتاب الحرث والمزارعة: باب: ماجاء فی الغرس حديث (2349)' و (9/455): كتاب الاطعمة: باب: السلق والشعير' حديث (5403)' (11/35): كتاب الاستئذان باب: تسليم الرجال على النساء' والنساء على الرجال' حديث (6248)' و (11/72): باب القائلة بعد الجمعة' حديث (6279)' ومسلم (3/224. الابی)' كتاب الجمعة: باب: صلاة الجمعة حين تزول الشمس' حديث (30/859)' وابو داؤد (1/352): كتاب الصلاة: باب: فی وقت الجمعة' حديث (1086)' وابن ماجه (1/350): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی وقت الجمعة' حديث (1099)' واحمد (3/433)' و (5/336)' وعبد بن حميد' ص (168)' حديث (454)' وابن خزيمة (3/184) حديث (1875-1876) من طريق ابی حازم عن سهل بن سعد الساعدی' فذكره۔

متن حدیث: مَا كُنَّا نَتَغَدّٰى فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم جمعہ کے بعد کھانا کھایا کرتے تھے' اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت سہل بن سعد سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ نَّعَسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَّهٗ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ

باب 26: جس شخص کو جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی جگہ تبدیل کر لے

484 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو جمعہ کے دن اونگھ آجائے' تو وہ اپنی جگہ تبدیل کرلے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 27: جمعہ کے دن سفر کرنا

485 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِّقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهٗ فَقَالَ اَتَخَلَّفُ فَاُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

484– اخرجه احمد فی "مسنده": (2/22-13532)' وابو داؤد (1/360): کتاب الصلاة: باب: الرجل ينعس والامام يخطب' حديث (1119)' وعبد بن حميد ص (243) حديث (747)' وابن خزيمة (3/160)' حديث (1819) من طريق محمد بن اسحق عن نافع عن ابن عمر' فذكره۔

485– اخرجه احمد (1/224-256)' وعبد بن حميد' ص (654-655)' حديث (654-656) من طريق الحجاج بن ارطاة' عن الحكم' عن مقسم عن ابن عباس' فذكره۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ فَقَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ قَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّقَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعِ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ اِلَّا خَمْسَةَ اَحَادِيْثَ وَعَدَّهَا شُعْبَةُ وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْمَا عَدَّ شُعْبَةُ فَكَاَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ لَمْ يَسْمَعْهُ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ بَاْسًا بِاَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الصَّلٰوةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک مہم میں بھیجا یہ جمعہ کے دن کی بات ہے۔ حضرت عبداللہ کے دوسرے ساتھی صبح روانہ ہو گئے۔ انہوں نے یہ سوچا: میں ٹھہر جاتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرلوں گا' پھر ان لوگوں کے ساتھ جا کر مل جاؤں گا' جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملاحظہ فرمایا: تو ان سے دریافت کیا تم صبح اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیوں نہیں گئے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے یہ چاہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز ادا کروں پھر ان کے ساتھ جا کر مل جاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم روئے زمین میں موجود سب چیزیں خرچ کردو' تو بھی ان لوگوں کے صبح جانے جتنی فضیلت حاصل نہیں کر سکتے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

علی بن مدینی کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے: شعبہ فرماتے ہیں: حاکم نے مقسم سے صرف پانچ روایات سنی ہیں۔ پھر شعبہ نے ان روایات کو گنوایا۔ ان میں یہ روایت نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے: حاکم نے اس روایت کو مقسم سے نہیں سنا۔

جمعہ کے دن سفر کرنے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک جمعہ کے دن سفر پر روانہ ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ نماز کا وقت نہ ہوا ہو۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اگر دن اچھی طرح نکل چکا ہو' تو آدمی اس وقت تک سفر پر روانہ نہ ہو' جب تک جمعہ پڑھ نہ لے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السِّوَاكِ وَالطِّيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 28: جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا

486 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ

486- اخرجه احمد فی "مسنده" (283-282/4) من طریق یزید بن ابی زیاد' عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن البراء بن عازب' فذکرہ۔

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَّشَيْخٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَّرِوَايَةُ هُشَيْمٍ اَحْسَنُ مِنْ رِوَايَةِ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ وَاِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمانوں پر یہ بات لازم ہے: وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور ہر شخص اپنے گھر میں موجود خوشبو بھی لگا لے اگر خوشبو نہیں ملتی تو پانی ہی اس کے لئے خوشبو ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید اور انصار سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ سے روایت منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت براء سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ہشیم کی روایت اسماعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سے زیادہ بہتر ہے۔

اسماعیل بن ابراہیم تیمی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اَبْوَابُ الْعِيْدَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

عیدین کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمَشْیِ یَوْمَ الْعِیْدِ

باب 1: عید کے دن پیدل جانا

487 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسَی الْفَزَارِیُّ حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَی الْعِیْدِ مَاشِیًا وَّاَنْ تَاْکُلَ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ یَّخْرُجَ الرَّجُلُ اِلَی الْعِیْدِ مَاشِیًا وَّاَنْ یَّاْکُلَ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یَّخْرُجَ لِصَلَاةِ الْفِطْرِ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَیُسْتَحَبُّ اَنْ لَّا یَرْکَبَ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے: تم عید کی نماز کے لئے پیدل جاؤ اور (چھوٹی عید کے دن) نکلنے سے پہلے کچھ کھا لو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے ان حضرات نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی پیدل عید (کی نماز پڑھنے کے لئے) جائے اور عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے کچھ کھالے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ بات مستحب ہے کہ آدمی سوار ہو کر نمازِ عید ادا کرنے کے لئے نہ جائے البتہ عذر ہو تو حکم مختلف ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَلَاةِ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

باب 2: عید کی نماز خطبے سے پہلے ادا کی جاتی ہے

488 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ

487- اخرجه ابن ماجه (411/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الخروج الى العيد ماشيا حديث (1296) من طريق ابی اسحق عن الحارث عن علی بن ابی طالب، فذكره۔

488- اخرجه البخاری (225/2): كتاب العيدين: باب: الخطبة بعد العيد، حديث (963) ومسلم (261/3۔ الابی): كتاب صلاة العيدين، حديث (888/8) والنسائی (183/3): كتاب صلاة العيدين، باب: صلاة العيدين قبل الخطبة، وابن ماجه (407/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی صلاة العيدين، حديث (1276)، واحمد (12/2-38)، وابن خزيمة (347/2) حديث (1443)

عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ فِى الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُوْنَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ صَلَاةَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَيُقَالُ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ,حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے ادا کرتے تھے' پھر خطبہ دیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ان حضرات کے نزدیک عید کی نماز خطبے سے پہلے ادا کی جائے گی۔

ایک قول کے مطابق مروان بن حکم وہ سب سے پہلا شخص ہے' جس نے نماز سے پہلے خطبہ دیا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ صَلَاةَ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

باب 3: عید کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر ہوگی

489 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُ لَا يُؤَذَّنُ لِصَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ وَلَا لِشَىْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک مرتبہ نہیں' دو مرتبہ نہیں' (کئی مرتبہ) اذان اور اقامت کے بغیر (عید کی نماز) ادا کی ہے۔

489- اخرجه مسلم (261/3. الابی): كتاب: صلاة العيدين' حديث (887/7)' وابو داؤد (368/1): كتاب الصلاة: باب: ترك الاذان فى العيد حديث (1148)' واحمد (107-94-91/5)' وعبدالله بن احمد فى زوائده على "المسند" (98-95/5) وابن خزيمة (343/2) حديث (1432) من طريق سماك بن حرب عن جابر بن سمرة' فذكره.

اس بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ان حضرات کے نزدیک عید کی نماز کے لئے یا کسی بھی نفل نماز کے لئے اذان نہیں دی جائے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَائَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ

باب 4: عیدین میں قرأت کرنا

490 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ
متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَيَقْرَاُ بِهِمَا
فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ وَّسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
اسنادِ دیگر: وَهٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمِسْعَرٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَاَمَّا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فَيُخْتَلَفُ عَلَيْهِ فِي الرِّوَايَةِ يُرْوٰى عَنْهُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّلَا نَعْرِفُ لِحَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ رِوَايَةً عَنْ اَبِيْهِ وَحَبِيْبُ بْنُ سَالِمٍ هُوَ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّرَوٰى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَحَادِيْثَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ نَحْوُ رِوَايَةِ هٰؤُلَاءِ
حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ بِقَافٍ وَّاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں اور جمعہ کی نماز میں ''سورہ الاعلیٰ'' اور

490- اخرجه مسلم (249/3. الابي): كتاب الجمعة: باب: ما يقرا في صلاة الجمعة' حديث (878/63-62)' وابو داؤد (361/1): كتاب الصلاة' باب: ما يقرا به في الجمعة' حديث (1122)' والنسائي (112/3) كتاب الجمعة: باب: ذكر الاختلاف على النعمان بن بشير في القراءة في صلاة الجمعة' و(184/3) كتاب صلاة العيدين: باب: القراءة في العيدين بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية و (194/3): باب: اجتماع العيدين و شهودهما' وابن ماجه (408/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في القراءة في صلاة العيدين' حديث (1281)' واحمد في "مسنده" (277-276-273/4) والحميدي (411/2) حديث (921)' والدارمي (368/1) كتاب الصلاة: باب: القراءة في صلاة الجمعة' و (376/1): باب: القراءة في العيدين' وابن خزيمة (358/2) حديث (1463) من طريق ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه' عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير' فذكره واخرجه احمد (271/4) قال حدثنا يحيى بن سعيد عن شعبة قال: حدثني ابراهيم' عن حبيب بن سالم' فذكره' ليس فيه (محمد بن المنتشر والدابراهيم) واخرجه الحميدي (411/2) حديث (920) واحمد (271/4) قالا: حدثنا سفيان قال: حدثنا ابراهيم بن محمد بن المنتشر' عن ابيه' عن حبيب بن سالم' عن ابيه عن النعمان بن بشير' فذكره.

''سورہ الغاشیہ'' کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) بعض اوقات یہ دونوں (عید اور جمعہ) ایک ہی دن میں اکٹھے ہو جاتے' تو نبی اکرم ﷺ (ان دونوں نمازوں میں) یہی دونوں سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان ثوری اور مسعر نے اس روایت کو ابراہیم بن محمد کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' جیسے ابوعوانہ نے نقل کیا ہے۔

جہاں تک ابن عیینہ کا تعلق ہے' تو روایت کرنے میں ان کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے۔

ان کے حوالے سے ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، حبیب بن سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی گئی ہے۔

لیکن ہمارے علم کے مطابق حبیب بن سالم نے اپنے والد کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

حبیب بن سالم، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں'۔ انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے چند احادیث روایت کی ہیں۔

ابن عیینہ نے ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے اسی طرح کی روایات نقل کی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: آپ عیدین کی نماز میں ''سورہ ق'' اور سورہ ''اقتربت الساعۃ'' کی تلاوت کرتے تھے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

491 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهِ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى قَالَ كَانَ يَقْرَاُ بِق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ

491- اخرجه مالك فی "الموطا": (180/1): كتاب العيدين: باب: ماجاء فی التكبير والقراءة فی صلاة العيدين حديث (8)' ومسلم (266/3- الابی): كتاب صلاة العيدين: باب: مايقراء فی صلاة العيدين: حديث (14-891/15) وابو داؤد (369/1): كتاب الصلاة باب: مايقرا فی الاضحی والفطر' حديث (1154)' والنسائی (183/3): كتاب صلاة العيدين: باب: القراءة فی العيدين "قاف" و "اقتربت" وابن ماجه (408/1)' كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی القراءة فی صلاة العيدين' حديث (1282)' واحمد: (217/5-219)' والحميدی (375/2) حديث (849) وابن خزيمة (346/2) حديث (1440) من طريق فليح بن سليمان' عن سعيد' عن عبيدالله بن عبدالله بن عتبة بن مسعود' عن ابی واقد الليثی' قال سالنی عمر بن الخطاب عما قرابه رسول الله صلی الله عليه وسلم فی يوم العيد....فذكره

◄► عبید اللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز میں کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ "ق و القرآن المجید" اور "اقتربت الساعة" کی تلاوت کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

باب 5: عیدین میں تکبیر کہنا

492 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو اَبُوْ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِيْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُولٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَائَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَدِّ كَثِيْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّهُوَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

آثارِ صحابہ: وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ نَحْوَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ

وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَائَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَبْدَاُ بِالْقِرَائَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا مَعَ تَكْبِيْرَةِ الرُّكُوْعِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

◄► کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

492- اخرجه ابن ماجه (407/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في كم يكبر الامام في صلاة العيدين حديث (1279)' وعبد بن حميد ص (120) حديث (290)' وابن خزيمة (346/2) حديث (1438-1439) من طريق كثير بن عبدالله بن عمرو بن عوف' عن ابيه' عن جده' فذكره.

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کثیر کے دادا سے منقول روایت "حسن" ہے۔

یہ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول سب سے مستند روایت ہے۔

(کثیر کے دادا کا نام) عمرو بن عوف مزنی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اسی طرح منقول ہے: انہوں نے مدینہ منورہ میں اسی طرح نماز پڑھائی تھی۔

اہلِ مدینہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک بن انس، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: پہلی رکعت میں تکبیر قرأت سے پہلے کہی جائے گی اور دوسری رکعت میں آدمی پہلے قرأت کرے گا' پھر رکوع کی تکبیر سمیت چار تکبیریں کہے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے اس کی مانند بھی منقول ہے۔ اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں اور سفیان ثوری نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيْدِ وَلَا بَعْدَهَا

باب 6: عیدین سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی

493 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ رَاٰى طَائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الصَّلٰوةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ وَقَبْلَهَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

493- اخرجه البخاري (525/2): كتاب العيدين: باب: الخطبة بعد العيد' حديث (964)' و (929/2) باب الصلاة قبل العيد وبعدها' حديث (989)' ومسلم (266/3- الابي): كتاب صلاة العيدين: باب: ترك الصلاة قبل العيد و بعدها في المصلى' حديث (884/13)' وابو داؤد (371/1): كتاب الصلاة: باب الصلاة بعد صلاة العيد' حديث (1159)' والنسائي (193/3) كتاب صلاة العيد' باب: الصلاة قبل العيدين وبعدها' وابن ماجه (410/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ما جاء في الصلاة قبل صلاة العيد وبعدها' حديث (1291)' واحمد (355-340-280/1)' والدارمي (376/1) كتاب الصلاة: باب لا صلاة قبل العيد ولا بعدها وابن خزيمة (354/2) حديث (1436) من طريق شعبة' قال: اخبرني عدى بن ثابت' قال سمعت سعيد بن جبير يحدث عن ابن عباس' فذكره.

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن تشریف لے گئے۔ آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ آپ نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک عیدین کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد نفل نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ ان اہلِ علم کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بھی ہے' اور دیگر طبقوں سے بھی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:)' تاہم پہلا قول زیادہ درست ہے۔

494 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ وَّهُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ خَرَجَ فِیْ يَوْمِ عِيْدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: وہ عید کے دن تشریف لے گئے اور انہوں نے عید کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی اور (نفل) نماز ادا نہیں کی اور اس بات کا تذکرہ کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِی الْعِيْدَيْنِ

باب 7: عیدین میں خواتین کا جانا

495 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ وَّهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْاَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ

494- اخرجه احمد (57/2)' وعبد بن حميد ص (265) حديث (838) من طريق ابان بن عبدالله البجلي' قال: حدثني ابوبكر بن حفص بن عمر بن سعد بن ابي وقاص عن ابن عمر' فذكره.

495- اخرجه البخاري (556/1): كتاب الصلاة: باب وجوب الصلاة في الثياب' وقول الله تعالى:(خذوا زينتكم عند كل مسجد) (الاعراف: 31)' ومن صلى ملتحفا في ثوب واحد' حديث (351)' و (537/2): كتاب العيدين: باب: خروج النساء والحيض الى المصلى' حديث (974)' و (544/2): باب: اعتزال الحيض المصلى' حديث (981)' ومسلم (262/3- الابي): كتاب صلاة العيدين: باب ذكر اباحة خروج النساء في العيدين الى المصلى وشهود الخطبة' مفارقات للرجال' حديث (890/10)' وابو داؤد (365/1): كتاب الصلاة: باب: خروج النساء في العيد' حديث (1136-1137)' والنسائي (180/3): كتاب صلاة العيدين: باب: اعتزال الحيض مصلى الناس' وابن ماجه (415/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في خروج النساء في العيدين' حديث (1308)' واحمد (85/5) وابن خزيمة (361/2) حديث (1467) من طريق محمد بن سيرين عن ام عطية الانصارية' فذكره.

وَالْحُيَّضَ فِى الْعِيْدَيْنِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا اُخْتُهَا مِنْ جَلَابِيْبِهَا

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهٖ۔(۱)

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَخَّصَ لِلنِّسَآءِ فِى الْخُرُوْجِ اِلَى الْعِيْدَيْنِ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَرُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ اَكْرَهُ الْيَوْمَ الْخُرُوْجَ لِلنِّسَآءِ فِى الْعِيْدَيْنِ فَاِنْ اَبَتِ الْمَرْاَةُ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ فَلْيَاْذَنْ لَهَا زَوْجُهَا اَنْ تَخْرُجَ فِىْ اَطْمَارِهَا الْخُلْقَانِ وَلَا تَتَزَيَّنْ فَاِنْ اَبَتْ اَنْ تَخْرُجَ كَذٰلِكَ فَلِلزَّوْجِ اَنْ يَّمْنَعَهَا عَنِ الْخُرُوْجِ

آثارِ صحابہ: وَيُرْوٰى عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ وَيُرْوٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ اَنَّهٗ كَرِهَ الْيَوْمَ الْخُرُوْجَ لِلنِّسَآءِ اِلَى الْعِيْدِ

◆◆ سیّدہ اُمِ عطیہ ﷞ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کنواری لڑکیوں کو جوان اور پردہ دار عورتوں کو اور حیض والی عورتوں کو بھی عیدین کی نماز کے لئے لے جایا کرتے تھے' جہاں تک حیض والی خواتین کا تعلق تھا' تو وہ عیدگاہ سے الگ رہتی تھیں' تاہم مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی بہن اسے اپنی چادر دیدے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ اُمِ عطیہ ﷞ کے حوالے سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس ﷜ اور حضرت جابر ﷜ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی ﷫ فرماتے ہیں:) سیّدہ اُمِ عطیہ ﷞ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔ انہوں نے خواتین کو یہ رخصت دی ہے: وہ عیدین کی نماز کے لئے جاسکتی ہیں' جبکہ بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱)- اخرجہ البخاری (504/1): کتاب الحیض: باب: شہود الحائض العیدین ودعوۃ المسلمین و یعتزلن المسجد' حدیث (324)' و (971/2): کتاب العیدین باب: التکبیر ایام منی واذا غدا الی عرفۃ' حدیث (971)' (543/2): باب: اذا لم یکن لہا جلباب فی العید حدیث (980)' و (589/3): کتاب الحج: باب تقضی الحائض المناسک کلہا الا الطواف بالبیت' واذا سعی علی غیر وضوء بین الصفا والمروۃ' حدیث (1652)' و مسلم (263/3- الابی): کتاب صلاۃ العیدین' باب: ذکر اباحۃ خروج النساء فی العیدین الی المصلی و شہود الخطبۃ' مفارقات للرجال' حدیث (11-12/890) وابو داؤد (365/1): کتاب الصلاۃ: باب: خروج النساء فی العید' حدیث (1138)' والنسائی (180/3): کتاب صلاۃ العیدین: باب: خروج العواتق و ذوات الخدور فی العیدین' و (193/1): کتاب الحیض والاستحاضۃ: باب: شہود الحیض العیدین ودعوۃ المسلمین' وابن ماجہ (414/1): کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا: باب: ماجاء فی خروج النساء فی العیدین' حدیث (1307)' والدارمی (377/1): کتاب الصلاۃ باب: خروج النساء فی العیدین' والحمیدی (175/1) حدیث (361-362)' وابن خزیمۃ (360/2-361) حدیث (1466-1467) من طریق حفصۃ بنت سیرین' عن ام عطیۃ الانصاریۃ فذکرہ۔

ابن مبارک کے بارے میں منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میں آج کل خواتین کے عیدین کی نماز کے لئے جانے کو مکروہ قرار دیتا ہوں اگر کوئی عورت نہیں مانتی اور جانے پر اصرار کرتی ہے تو اس کا شوہر اسے جانے کی اجازت دے لیکن وہ عورت میلے کچیلے کپڑوں میں جائے گی اور آراستہ نہیں ہوگی اگر وہ آراستہ ہو کر جانے پر اصرار کرتی ہے تو شوہر کو یہ حق حاصل ہے: وہ اسے جانے سے روک دے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول منقول ہے۔ وہ فرماتی ہیں: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آج کل کی خواتین کو دیکھ لیتے تو انہیں بھی مسجد میں جانے سے روک دیتے، جیسے بنی اسرائیل کی خواتین کو منع کر دیا گیا تھا۔

سفیان ثوری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنے زمانے کے حساب سے خواتین کے عید کی نماز کے لئے جانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ وَّرُجُوْعِهٖ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ

باب 8: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عید کی نماز کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا

496 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلَى الْكُوْفِيُّ وَاَبُوْ زُرْعَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ رَافِعٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى اَبُوْ تُمَيْلَةَ وَيُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْاِمَامِ اِذَا خَرَجَ فِيْ طَرِيْقٍ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ غَيْرِهٖ اتِّبَاعًا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ كَاَنَّهٗ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن (نماز عید کے لیے) تشریف لے جاتے تھے' تو ایک راستے سے جاتے تھے اور جب واپس تشریف لاتے تھے' تو دوسرے سے آتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

496- اخرجه ابن ماجه (412/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الخروج يوم العيد من طريق والرجوع من غيره' حديث (1301)' واحمد (338/2)' والدارمي (378/1): كتاب الصلاة: باب: الرجوع من المصلى من غير الطريق الذي خرج منه' وابن خزيمة (362/2) حديث (1468) من طريق فليح بن سليمان' عن سعيد بن الحارث' عن ابي هريرة' فذكره.

ابوتمیلہ اور یونس بن محمد نامی راوی نے اس روایت کو فلیح بن سلیمان کے حوالے سے، سعید بن حارث کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے امام کے لئے یہ بات مستحب قرار دی ہے: جب وہ جائے' تو ایک راستے سے جائے اور واپس دوسرے راستے سے آئے' تاکہ اس حدیث کی پیروی کر لے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گویا زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

باب 9: عیدالفطر کے دن (گھر سے) نکلنے سے پہلے کچھ کھانا

497 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ ثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْاَسْلَمِيِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: وقَالَ مُحَمَّدٌ لَّا اَعْرِفُ لِثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ شَيْئًا وَّيُسْتَحَبُّ لَهٗ اَنْ يُّفْطِرَ عَلٰى تَمْرٍ وَّلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يَرْجِعَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن اس وقت تک گھر سے نہیں نکلتے تھے' جب تک کچھ کھا نہیں لیتے تھے اور عیدالاضحیٰ کے دن آپ اس وقت تک کچھ نہیں کھاتے تھے' جب تک نماز ادا نہیں کر لیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں: میرے علم میں ثواب بن عتبہ نامی راوی کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی عیدالفطر کے دن اس وقت تک نہ نکلے' جب تک وہ کچھ کھا نہ لے اور اس کے لئے یہ بات مستحب ہے: وہ کھجور کھائے اور عیدالاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھائے' جب تک واپس نہیں آ جاتا۔

497- اخرجه ابن ماجه (558/1): كتاب الصيام باب: في الاكل يوم الفطر قبل ان يخرج' حديث (1756)' واحمد (360-352/5)' والدارمي (375/1): كتاب الصلاة: باب: في الاكل قبل الخروج يوم العيد' وابن خزيمة (341/2) حديث (1426) من طريق عبدالله بن بريدة عن ابيه' فذكره.

498 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلٰى تَمَرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الْمُصَلّٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھجوریں کھالیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

498- اخرجه الدارمی (375/1): كتاب الصلاة: باب: فی الاكل قبل الخروج يوم العيد' وعبد بن حميد' ص (371) حديث (1237)' وابن خزيمة (342/2) حديث (1428) من طريق هشيم عن محمد بن اسحق' عن حفص بن عبيدالله بن انس بن مالك عن انس بن مالك' فذكره.

اَبْوَابُ السَّفَرِ

سفر کے ابواب

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّقْصِيْرِ فِي السَّفَرِ

باب 1: سفر کے دوران قصر نماز ادا کرنا

499 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا اَوْ بَعْدَهَا لَاَتْمَمْتُهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ مِثْلَ هٰذَا

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ سُرَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

آثارِ صحابہ: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَبَعْدَهَا

حدیثِ دیگر: وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلٰوةَ فِي السَّفَرِ وَالْعَمَلُ عَلٰى مَا رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ اِلَّا اَنَّ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ التَّقْصِيْرُ رُخْصَةٌ لَهٗ فِي السَّفَرِ فَاِنْ اَتَمَّ

499- اخرجه ابن خزيمة (72/2) حديث (947) من طريق الوهاب بن عبدالحكم الوراق (هو البغدادي)' قال حدثنا يحيى بن سليم' عن عبيدالله بن عمر' عن نافع عن ابن عمر' فذكره.

الصَّلٰوۃَ اَجْزَاَ عَنْهُ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سفر کیا ہے۔ یہ حضرات ظہر اور عصر کی نماز میں دو دو رکعت ادا کرتے تھے اور ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی اور (نفل) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: اگر میں نے ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی اور (نفل) نماز پڑھنی ہوتی تو انہیں ہی پوری پڑھ لیتا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف یحییٰ بن سلیم نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے آل سراقہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عطیہ عوفی نامی راوی کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران نماز سے پہلے اور اس کے بعد نفل نماز ادا کیا کرتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات مستند طور پر ثابت ہے: آپ سفر کے دوران قصر نماز ادا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ (بھی ایسا کرتے تھے) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنی خلافت کے ابتدائی زمانے میں ایسا کیا کرتے تھے۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سفر کے دوران پوری نماز ادا کیا کرتی تھیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) عمل اس چیز پر کیا جائے گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے منقول ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں، تاہم امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: سفر کے دوران قصر نماز ادا کرنے کی آدمی کو رخصت ہے اگر وہ پوری نماز ادا کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا۔

500 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ مِنْ خِلَافَتِهٖ اَوْ ثَمَانِيَ ثَمَانِيَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

500- اخرجه ابو داؤد (9/2): كتاب الصلاة، باب: متى يتم المسافر؟ حديث (1229)، واحمد (4/430-431-432-440)، وابن خزيمة (3/70-71) حديث (1643) من طريق على بن زيد بن جدعان، عن ابى نضرة، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

ابونضرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مسافر شخص کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے۔ انہوں نے دو رکعت ہی ادا کی ہیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے۔ انہوں نے بھی دو رکعت ادا کی ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی چھ سالوں کے دوران (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) آٹھ سالوں کے دوران (ان کے ساتھ بھی حج کیا) تو وہ بھی دو رکعت ہی پڑھتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

501 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّبِذِى الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعت ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعت ادا کیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

502 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے' آپ کو صرف تمام جہانوں کے پروردگار کا خوف تھا (یعنی کسی دشمن کا خوف نہیں تھا) لیکن آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

501- اخرجه البخاری (663/2)، کتاب تقصیر الصلاة: باب: یقصر اذا خرج من موضعه' حدیث (1089)' مسلم (10/3۔ الابی): کتاب صلاة المسافرین وقصرها' حدیث (690/11) وابو داؤد (385/1): کتاب الصلاة: باب: متی یقصر المسافر' حدیث (1202)' والنسائی (235/1) کتاب الصلاة: باب عدد صلاة الظهر فی الحضر' واحمد (110/3-111-177)' والدارمی (355/1) کتاب الصلاة: باب قصر الصلاة فی السفر من طریق محمد بن المنکدر و ابراهیم بن میسرة عن انس بن مالک به' واخرجه البخاری (476/3): کتاب الحج: باب: من بات بذی الحلیفة حتی اصبح' حدیث (1546)' واحمد (237/3)' والدارمی (354/1): کتاب الصلاة: باب: قصر الصلاة فی السفر' والحمیدی (502/2) حدیث (1191) من طریق محمد بن المنکدر عن انس بن مالک به لیس فیه (ابراهیم بن میسرة)' واخرجه الحمیدی (503/2) حدیث (1193) من طریق ابراهیم بن میسرة عن انس فذکره (لیس فیه محمد بن المنکدر).

502-اخرجه النسائی (117/3): کتاب تقصیر الصلاة فی السفر' واحمد (215/1-226-354-355-362-369) و عبد بن حمید ص (221)' حدیث (662-663) من طریق ابن سیرین عن ابن عباس' فذکره.

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوۃُ

باب 2: کتنے سفر میں نماز قصر کی جائے گی؟

503 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِیُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَکَّةَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ کَمْ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَکَّةَ قَالَ عَشْرًا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَقَامَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ تِسْعَ عَشْرَةَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ اِذَا اَقَمْنَا مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ صَلَّیْنَا رَکْعَتَیْنِ وَاِنْ زِدْنَا عَلٰی ذٰلِكَ اَتْمَمْنَا الصَّلٰوةَ

آثارِ صحابہ: وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَقَامَ عَشْرَةَ اَیَّامٍ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ

وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَقَامَ خَمْسَةَ عَشَرَ یَوْمًا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ وَرُوِیَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَقَامَ اَرْبَعًا صَلّٰی اَرْبَعًا وَّرَوٰی عَنْهُ ذٰلِكَ قَتَادَةُ وَعَطَاءٌ الْخُرَاسَانِیُّ وَرَوٰی عَنْهُ دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ خِلَافَ هٰذَا

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدُ فِیْ ذٰلِكَ فَاَمَّا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ فَذَهَبُوْا اِلٰی تَوْقِیْتِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالُوْا اِذَا اَجْمَعَ عَلٰی اِقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰی اِقَامَةِ اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰی اِقَامَةِ اَرْبَعَةٍ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَاَمَّا اِسْحٰقُ فَرَاَی اَقْوَی الْمَذَاهِبِ فِیْهِ حَدِیْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِاَنَّهٗ رَوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَاَوَّلَهٗ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰی اِقَامَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰی اَنَّ الْمُسَافِرَ یَقْصُرُ مَا لَمْ یُجْمِعْ اِقَامَةً وَّاِنْ اَتٰی عَلَیْهِ سِنُوْنَ.

503- اخرجه البخاری (653/2): کتاب تقصیر الصلاة باب: ماجاء فی التقصیر' و کم یقیم حتی یقصر' حدیث (1081)' و (615/7): کتاب المغازی: باب: مقام النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بمکة زمن الفتح حدیث (4297)' ومسلم (3/12۔ الابی): کتاب صلاة المسافرین و قصرها' حدیث (693/15)' وابو داؤد (390/10): کتاب الصلاة: باب: متی یتم المسافر؟ حدیث (1233)' والنسائی (118/3) کتاب تقصیر الصلاة فی السفر' حدیث (1438)' و (121/3) باب: المقام الذی یقصر بمثله الصلاة' حدیث (1452)' وابن ماجه (342/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: کم یقصر الصلاة المسافر اذا اقام ببلدة' حدیث (1077)' واحمد (3/187-190-282)' والدارمی (355/1): کتاب الصلاة: باب: فیمن اراد ان یقیم ببلدة کم یقیم حتی یقصر الصلاة' وابن خزیمة (75/2) حدیث (956)' و (326/4) حدیث (2996) من طریق یحیی بن ابی اسحق عن انس بن مالك' فذکره۔

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے' تو آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں کتنا عرصہ قیام کیا تھا' تو انہوں نے جواب دیا: دس دن۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: آپ نے اپنے ایک سفر کے دوران انیس دن قیام کیا تھا' اور اس دوران آپ دو رکعت نماز ہی ادا کرتے رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم کسی جگہ پر انیس دن تک کا قیام کریں' تو دو رکعت نماز بھی ادا کریں گے' اگر اس سے زیادہ قیام کرلیں' تو مکمل نماز ادا کریں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص دس دن قیام کرے وہ پوری نماز ادا کرے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص پندرہ دن قیام کرے گا وہ پوری نماز ادا کرے گا۔

انہی سے ایک روایت بارہ دن کے بارے میں بھی ہے۔

سعید بن مسیّب سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی چار دن قیام کرے' تو چار رکعت نماز ادا کرے گا۔

قتادہ اور عطاء خرسانی نے ان سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

جبکہ داؤد بن ابو ہند نے ان کے حوالے سے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

اس کے بعد اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے' جہاں تک سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ کا تعلق ہے' تو انہوں نے یہ مدت پندرہ دن مقرر کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی پندرہ دن قیام کا ارادہ کرلے' تو وہ پوری نماز ادا کرے گا۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں: جب آدمی بارہ دن قیام کا ارادہ کرلے' تو وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔

امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی چار دن قیام کا ارادہ کرلے' تو وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔

امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سب سے مستند روایت وہ ہے' جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: پہلے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' اور پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بعد میں خود بھی اس پر عمل کیا ہے: جب کوئی آدمی انیس دن قیام کا ارادہ کرلے' تو وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کے بعد تمام اہلِ علم نے اس بات پر اتفاق کیا ہے: مسافر شخص اس وقت تک قصر نماز ادا کرتا رہے گا' جب تک وہ قیام کا ارادہ نہیں کر لیتا اگرچہ اسے کئی برس گزر جائیں۔

504 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلّٰى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سفر کیا' تو آپ نے انیس دن تک دو' دو رکعت نماز ادا کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم بھی انیس دن تک دو' دو رکعت ہی نماز ادا کرتے ہیں' اگر ہم نے اس سے زیادہ قیام کرنا ہو' تو پھر ہم چار رکعت ادا کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

باب 3: سفر کے دوران نفل نماز ادا کرنا

505 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متن حدیث: صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَمَا رَاَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَ اَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَرَآهُ حَسَنًا

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ

504- اخرجه البخاری (653/2)، كتاب تقصير الصلاة: باب ماجاء في التقصير' وكم يقيم حتى يقصر' حديث (1081)' و (615/7)، كتاب المغازي: باب: مقام النبي صلى الله عليه وسلم بمكة زمن الفتح' حديث (4298-4299)' وابو داؤد (392/1) كتاب الصلاة: باب: متى يتم المسافر؟' حديث (1230-1232)' وابن ماجه (341/1)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: كم يقصر الصلاة المسافر اذا اقام ببلدة' حديث (1075)' واحمد (223/1- 303- 315)' وعبدالله بن احمد في زوائده على "المسند" (315/1)' وعبد بن حميد' ص (201،202) حديث (582-585)' وابن خزيمة (74/2)' حديث (955) من طريق عكرمة عن ابن عباس' فذكره۔

505- اخرجه ابو داؤد (390/1)، كتاب الصلاة: باب: التطوع في السفر' حديث (1222)' واحمد (292/4)' و (295/4)' وابن خزيمة (244/2) حديث (1253) من طريق صفوان بن سليم' عن ابي بسرة الغفاري عن البراء بن عازب فذكره۔

مذاہب فقہاء: ثُمَّ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَطَوَّعَ الرَّجُلُ فِي السَّفَرِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَلَمْ تَرَ طَائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّصَلّٰى قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعْنٰى مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ قَبُوْلُ الرُّخْصَةِ وَمَنْ تَطَوَّعَ فَلَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَضْلٌ كَثِيْرٌ وَّهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اٹھارہ اسفار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں' میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ کبھی آپ نے دو رکعت ترک کی ہوں۔ اس وقت جب ظہر سے پہلے سورج ڈھل جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت براء سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ان کے علم میں یہ روایت صرف لیث بن سعد نامی راوی کے حوالے سے منقول تھی۔

امام بخاری کو ابوبسرہ غفاری نامی راوی کا نہیں پتا تھا' تاہم انہوں نے اس روایت کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

اور انہی کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ سفر کے دوران نفل نماز ادا کر لیتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض صحابہ کرام کے نزدیک آدمی سفر کے دوران نفل نماز ادا کر سکتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ کے نزدیک آدمی (سفر کے دوران) فرض نماز سے پہلے یا اس کے بعد نفل نماز ادا نہیں کر سکتا۔

جو حضرات یہ کہتے ہیں: آدمی سفر کے دوران نفل نماز ادا نہیں کر سکتا۔ انہوں نے رخصت کو قبول کیا ہے' اور جو لوگ نفل نماز ادا کرتے ہیں' تو اس شخص کے لئے اس بارے میں بہت زیادہ فضیلت ہے۔

اکثر اہلِ علم کا قول یہی ہے۔ انہوں نے سفر کے دوران نفل نماز پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔

506 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں' سفر کے دوران' ظہر کی نماز میں دو رکعت ادا کی تھیں اور اس کے بعد بھی دو رکعت ادا کی تھیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

506- اخرجه احمد (90/2) من طريق عطية العوفي عن ابي عمر. فذكره.

ابن ابی لیلیٰ نے اس روایت کو عطیہ کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

507 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْكُوفِيَّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَّالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَّا تَنْقُصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ هِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قولِ امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُ مَا رَوٰى ابْنُ اَبِي لَيْلٰى حَدِيْثًا اَعْجَبَ اِلَيَّ مِنْ هٰذَا وَلَا اَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا

◆◆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں حضر میں اور سفر میں نماز ادا کی ہے۔ میں نے حضر میں آپ کی اقتداء میں ظہر میں چار رکعت ادا کی اور اس کے بعد دو رکعت ادا کیں اور میں نے آپ کی اقتداء میں سفر میں ظہر کی نماز میں دو رکعت ادا کی تھیں اور اس کے بعد بھی دو رکعت ادا کی تھیں اور عصر میں دو رکعت ادا کی تھیں، لیکن آپ نے اس کے بعد کوئی نفل نماز نہیں پڑھی اور مغرب کی نماز میں حضر میں اور سفر میں برابر تین رکعت ہی ادا کی تھیں۔ حضر میں اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی اور سفر میں بھی کوئی نہیں ہوئی۔ یہ دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد دو رکعت ادا کی تھیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابن ابی لیلیٰ نے میرے نزدیک اس سے بہترین اور کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ تاہم میں ان سے روایت نقل نہیں کرتا ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

باب 4: دو نمازیں اکٹھی کرنا

508 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ هُوَ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى اَنْ يَّجْمَعَهَا اِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيْعًا وَّاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ اِلَى الظُّهْرِ

507– اخرجه ابن خزيمة (244/2) حديث (1254)، من طريق ابن ابي ليلى عن نافع و عطية بن سعد العوفي عن ابن عمر، فذكره.

508– اخرجه ابو داؤد (389/1): كتاب الصلاة: باب: الجمع بين الصلاتين، حديث (1220)، واحمد في "مسنده": (241/5)، من طريق قتيبة بن سعيد، قال: حديث الليث بن سعد، عن يزيد بن ابي حبيب، عن ابي الطفيل عامر بن واثلة عن معاذ بن جبل، فذكره.

وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

اسنادِ دیگر: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: وَالصَّحِيْحُ عَنْ أُسَامَةَ وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ قُتَيْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْأَعْيَنُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَعْنِي حَدِيْثَ مُعَاذٍ وَّحَدِيْثُ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ تَفَرَّدَ بِهِ قُتَيْبَةُ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنِ اللَّيْثِ غَيْرَهُ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حدیثِ دیگر: وَّالْمَعْرُوْفُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيْثُ مُعَاذٍ مِّنْ حَدِيْثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ وَّسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ

مذاہبِ فقہاء: وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ يَقُوْلَانِ لَا بَأْسَ أَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ فِيْ وَقْتِ إِحْدَاهُمَا

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے' تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اسے عصر کے ساتھ ملا دیتے تھے اور ان دونوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے' اور اگر آپ نے سورج ڈھلنے کے بعد سفر شروع کرنا ہوتا' تو عصر کی نماز کو ظہر کی نماز کے ساتھ ملا کر جلدی ادا کر لیتے تھے اور ظہر اور عصر ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔ پھر آپ روانہ ہو جاتے تھے۔ اسی طرح اگر آپ نے مغرب سے پہلے روانہ ہونا ہوتا' تو آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اسے عشاء کے ساتھ ادا کرتے تھے' اور اگر آپ نے سورج غروب ہونے کے بعد روانہ ہونا ہوتا' تو آپ عشاء کی نماز جلدی ادا کر لیتے تھے اور اسے مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) "صحیح" یہ ہے کہ یہ روایت حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ علی بن مدینی نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے قتیبہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ یعنی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔ قتیبہ نامی راوی نے اسے نقل کرنے میں تفرد کیا ہے۔

ہمیں قتیبہ کے علاوہ کسی ایسے شخص کا پتہ نہیں ہے' جس نے اس روایت کو لیث کے حوالے سے بیان کیا ہو۔

لیث نے یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے' ابوطفیل کے حوالے سے، حضرت معاذ سے جو روایت نقل کی ہے وہ "غریب"

ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک معروف روایت وہ ہے: جو ابوزبیر نامی راوی نے' ابوطفیل کے حوالے سے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں اور مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

اس روایت کو قرہ بن خالد، سفیان ثوری، امام مالک اور دیگر کئی راویوں نے ابوزبیر مکی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہما یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: آدمی سفر کے دوران دو نمازوں کو ایک وقت میں اکٹھا ادا کر لے۔

509 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ اسْتُغِيثَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهِ فَجَدَّ بِهِ السَّيْرُ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَحَدِيثُ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: ان کی اہلیہ کے حوالے سے ان سے مدد مانگی گئی (یعنی انہوں نے جلدی پہنچنا تھا) تو انہوں نے سفر تیز کر دیا اور مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا۔ یہاں تک کہ شفق غروب ہو گئی تو وہ سواری سے اترے اور انہوں نے ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا' اور لوگوں کو یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے' جب آپ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

لیث نے یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

باب 5: نماز استسقاء کا بیان

510 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ

509- اخرجه مالك في "الموطا": (144/1): كتاب قصر الصلاة في السفر' باب: الجمع بين الصلاتين في الحضر والسفر' حديث (3)' و مسلم (23/3- الابي) كتاب صلاة المسافرين و قصرها' حديث (42-703/43) وابو داؤد (386/1): كتاب الصلاة: باب: الجمع بين الصلاتين' حديث (1207-1213)' والنسائي (287/1- 288): كتاب الصلاة: باب: الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء' و (289/1): باب: الحال التي يجمع فيها بين الصلاتين' واحمد في "مسنده": 2/4-7- 63- 51- 54- 80- 102- 106- 150)' وعبد بن حميد' ص (243)' حديث (748)' وابن خزيمة (84/2) حديث (970) من طريق نافع عن ابن عمر' فذكره.

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِى فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّآبِى اللَّحْمِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَعَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِىُّ

◆◆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو لے کر نکلے تا کہ نماز استسقاء ادا کریں آپ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی جس میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی پھر آپ نے اپنی چادر کو الٹا دیا' آپ نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور بارش کے نزول کی دعا کی اور قبلہ کی طرف رخ کرلیا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابی لحم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

عباد بن تمیم کے چچا کا نام حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے۔

511 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِى اللَّحْمِ عَنْ اَبِى اللَّحْمِ

متن حدیث: اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِى وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُو

510- اخرجه مالك فى "الموطا": (190/1)، كتاب الاستسقاء: باب: العمل فى الاستسقاء' حديث (1)' والبخارى (571/2): كتاب الاستسقاء: باب: الاستسقاء و خروج النبى صلى الله عليه وسلم فى الاستسقاء' حديث (1005)' و (578/2): باب: تحويل الرداء فى الاستسقاء' حديث (1011-1012)' و (595/2): باب الدعاء فى الاستسقاء قائما' حديث (1023)' و (597/2): باب: الجهر بالقراءة فى الاستسقاء' وباب: كيف حول النبى صلى الله عليه وسلم ظهره الى الناس؟ حديث (1025)' وباب: صلاة الاستسقاء ركعتين' حديث (1026)' و (598/2): باب: الاستسقاء فى المصلى' حديث (1027)' وباب: استقبال القبلة فى الاستسقاء حديث (1028)' و (148/11): كتاب الدعوات: باب: الدعاء مستقبل القبلة' حديث (6343)' و مسلم (274/3 الابى) كتاب صلاة الاستسقاء' حديث (1-2-3-4/894)' وابو داؤد (372/1): كتاب الصلاة: باب: جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها' حديث (1161- 1162- 1163- 1164)' و (373/1): باب: فى اى وقت يحول رداءه اذا استسقى حديث (1166- 1167)' والنسائى (155/3): كتاب الاستسقاء باب، خروج الامام الى المصلى للاستسقاء' و (157/3): باب: تحويل الامام ظهره الى الناس عند الدعاء فى الاستسقاء' وباب: تقليب الامام الرداء عند الاستسقاء' وباب: متى يحول الامام رداءه' و (156/3): باب: الحال التى يستحب للامام ان يكون عليها اذا خرج' و (158/3): باب: رفع الامام يده' و (163/3): باب: الصلاة بعد الدعاء' و باب: كم صلاة الاستسقاء' و (164/3): باب: الجهر بالقراءة فى صلاة الاستسقاء وابن ماجه (403/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما جاء فى صلاة الاستسقاء' حديث (1267)' واحمد فى "مسنده": (38/4- 39- 40- 41- 42) والحميدى (201/1) حديث (415- 416)' وعبد بن حميد 'ص (184)' حديث (516)' والدارمى (360/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة الاستسقاء' وابن خزيمة (331/2)' حديث (1406)' و (332/2) حديث (1407)' و (333/2) حديث (1410)' و (334/2) حديث (1414)' و (335/2) حديث (1415)' و (337/2) حديث (1420)' و (339/2) حديث (1424) من طريق عباد بن تميم عن عمه عبدالله بن يزيد بن عاصم المازنى' فذكره.

511- اخرجه النسائى (158/3): كتاب الاستسقاء: باب: كيف يرفع' واحمد (223/5) من طريق الليث بن سعد' عن خالد بن يزيد' عن سعيد بن ابى هلال' عن يزيد بن عبدالله' عن عمير مولى آبى اللحم عن آبى اللحم الغفارى' فذكره.

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: كَذَا قَالَ قُتَيْبَةُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اٰبِى اللَّحْمِ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ الْوَاحِدَ وَعُمَيْرٌ مَوْلٰى اٰبِى اللَّحْمِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ وَلَهُ صُحْبَةٌ

◆◆ حضرت ابی لحم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "حجارزیت" کے قریب دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی دعا مانگ رہے تھے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے اور دعا مانگ رہے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) قتیبہ نے اس روایت میں حضرت ابی لحم کے حوالے سے اسی طرح بیان کیا ہے' اور ہمارے علم کے مطابق ان کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی ایک حدیث منقول ہے۔

حضرت ابی لحم کے غلام عمیر نے بھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' احادیث نقل کی ہیں اور انہیں بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

512 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: اَرْسَلَنِى الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى اَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِى الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّى فِى الْعِيْدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ مُتَخَشِّعًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ يُصَلِّى صَلَاةَ الْاِسْتِسْقَاءِ نَحْوَ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ يُكَبِّرُ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعًا وَّفِى الثَّانِيَةِ خَمْسًا وَّاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرُوِىَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ لَا يُكَبِّرُ فِىْ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ كَمَا يُكَبِّرُ فِىْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ وَقَالَ النُّعْمَانُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا تُصَلّٰى صَلَاةُ الْاِسْتِسْقَاءِ وَلَا اٰمُرُهُمْ بِتَحْوِيْلِ الرِّدَاءِ وَلٰكِنْ يَدْعُوْنَ وَيَرْجِعُوْنَ بِجُمْلَتِهِمْ

512- اخرجه ابو داؤد (373/1): كتاب الصلاة: باب: جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها' حديث (1165)' والنسائى (156/3): كتاب الاستسقاء: باب: الحال التى يستحب للامام ان يكون عليها اذا خرج' وباب: جلوس الامام على المنبر للاستسقاء' و (163/3): باب: كيف صلاة الاستسقاء' وابن ماجه (403/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فى صلاة الاستسقاء' حديث (1266)' واحمد (355/230/1) وابن خزيمة (331/2) حديث (1405)' و (332/2) حديث (1408) من طريق هشام بن اسحق بن عبدالله بن كنانة' عن ابيه' عن ابن عباس' فذكره۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: خَالَفَ السُّنَّةَ

◆◆ ہشام بن اسحٰق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ولید بن عقبہ نے مجھے بھیجا جو مدینہ منورہ کا گورنر تھا۔ اس نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء کے بارے میں دریافت کروں میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زینت کے بغیر عاجزی کے عالم میں گریہ وزاری کرتے ہوئے تشریف لائے۔ آپ عیدگاہ تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری طرح خطبہ نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل دعا میں گریہ وزاری میں اور تکبیر کہنے میں مشغول رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا کی۔ جس طرح آپ عید کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہشام بن اسحٰق اپنے والد کے حوالے سے' اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں ایک لفظ ''خشوع وخضوع'' کے ساتھ زائد ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: نماز استسقاء عیدین کی نماز کی طرح ادا کی جائے گی۔ اس میں پہلی رکعت میں سات مرتبہ تکبیر کہی جائے گی اور دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی جائے گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' وہ فرماتے ہیں: نماز استسقاء میں عیدین کی نماز کی طرح تکبیر نہیں کہی جائے گی۔

(امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ) ابوحنیفہ نعمان بن ثابت نے یہ کہا ہے: نماز استسقاء ادا نہیں کی جائے گی' میں انہیں چادر الٹانے کی ہدایت بھی نہیں کروں گا' البتہ (بارش کے نازل کے لیے لوگ جمع ہوکر) دعا مانگیں گے اور سب واپس آجائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے سنت کے برخلاف (فتویٰ دیا) ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب 6: نماز کسوف کا بیان

513 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ صَلّٰى فِىْ كُسُوْفٍ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْاُخْرٰى مِثْلُهَا

513- اخرجه مسلم (305/3۔ الابی): كتاب الكسوف: باب: ذكر من قال انه ركع ثمان ركعات فى اربع سجدات' حديث (909/19)' وابو داؤد (379/1): كتاب الصلاة: باب من قال: اربع ركعات' حديث (1183)' والنسائى (128/3-129) كتاب الكسوف: باب: كيف صلاة الكسوف' واحمد (225/1-346)' والدارمى (359/1): كتاب الصلاة: باب: الصلاة عند الكسوف وابن خزيمة (317/2) حديث (1385) من طريق سفيان الثورى' عن حبيب بن ابى ثابت' عن طاوس عن ابن عباس' فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ بَكْرَةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَابْنِ عُمَرَ وَقَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَّبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

مذاہب فقہاء: فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّسِرَّ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا بِالنَّهَارِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَّجْهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا كَنَحْوِ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ الْجَهْرَ فِيْهَا وقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَجْهَرُ فِيْهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ صَحَّ عَنْهُ اَنَّهُ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَّصَحَّ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّهُ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَّهٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ جَائِزٌ عَلٰى قَدْرِ الْكُسُوْفِ اِنْ تَطَاوَلَ الْكُسُوْفُ فَصَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَّاِنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَّاَطَالَ الْقِرَاءَةَ فَهُوَ جَائِزٌ وَّيَرٰى اَصْحَابُنَا اَنْ تُصَلّٰى صَلَاةُ الْكُسُوْفِ فِيْ جَمَاعَةٍ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف ادا کی' اس میں قرأت کی' پھر آپ رکوع میں چلے گئے۔ پھر آپ نے قرأت کی' پھر آپ رکوع میں چلے گئے پھر آپ نے دومرتبہ سجدے کئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں (دو رکعات میں) چار مرتبہ رکوع کیا تھا' اور چار مرتبہ سجدہ کیا تھا۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نماز کسوف میں قرأت کرنے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔
بعض اہلِ علم کے نزدیک اس نماز میں دن کے وقت پست آواز میں قرأت کی جائے گی۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس نماز میں عیدین اور جمعہ کی نماز کی طرح بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔
امام مالک، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ان کے نزدیک اس نماز میں بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی جائے گی۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دونوں طرح کی روایات مستند طور پر منقول ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مستند طور پر یہ بات بھی منقول ہے: آپ نے (دو رکعات میں) چار مرتبہ رکوع کیا تھا' اور چار سجدے کئے تھے۔
اور آپ سے مستند طور پر یہ بات بھی منقول ہے: آپ نے چھ مرتبہ رکوع کیا تھا' اور چار سجدے کئے تھے۔
اہلِ علم کے نزدیک یہ گرہن کی مقدار کے حساب سے ہے' اگر گرہن لمبا ہو' تو آدمی چھ رکوع کرے گا' اور چار سجدے کرے گا' اور یہ جائز ہوگا' لیکن اگر وہ چار رکوع کرتا ہے' اور چار سجدے کرتا ہے' اور قرأت طویل کرلیتا ہے' تو یہ بھی جائز ہے۔
ہمارے اصحاب کے نزدیک سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں میں نمازِ کسوف باجماعت ادا کی جائے گی۔

514 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ هِيَ دُوْنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ سِرًّا اِنْ كَانَ بِالنَّهَارِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَتِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ بِتَكْبِيْرٍ وَّثَبَتَ قَائِمًا كَمَا هُوَ وَقَرَاَ اَيْضًا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِّنْ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَتِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ

514- اخرجه مالك في "الموطا": (186/1): كتاب صلاة الكسوف: باب: العمل في صلاة الكسوف' حديث (1)' والبخاري (615/2): كتاب الكسوف: باب: الصدقة في الكسوف' حديث (1044)' وينظر اطرافه في (1065- 1066- 1212- 3203- 4624- 5221- 6631- 1046- 1047- 1058)' ومسلم كتاب الكسوف' باب: صلاة الكسوف' حديث (1-2-3-4-5/901)' وابو داؤد (378/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة الكسوف' حديث (1180)' و (380/1): باب' القراءة في صلاة الكسوف حديث (1187-1188)' و (381/1): باب: ينادى فيها بالصلاة حديث (1190)' و (382/1): باب: الصدقة فيها' حديث (1191)' والنسائي (127/3): كتاب الكسوف: باب' الامر بالنداء لصلاة الكسوف' و (128/3): باب: الصفوف في صلاة الكسوف و (130/3): باب' نوع آخر منه عن عائشة و (132/3): باب' نوع آخر منه عن عائشة' و (148/3) باب: الجهر بالقراءة في صلاة الكسوف' و (150/3) باب: التشهد والتسليم في صلاة الكسوف' و (152/3): باب: كيف الخطبة في الكسوف' وابن ماجه (401/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في صلاة الكسوف' حديث (1263) واحمد في "مسنده" (32/6-65-86-87-164 -168)' والحميدي (95/1) حديث (180)' والدارمي (36/1) كتاب الصلاة: باب: الصلاة عند الكسوف' وابن خزيمة (314/2) حديث (1379)' و (319/2) حديث (1387)' و (322/3) حديث (1391)' و (324/3) حديث (1395)' و (328/3) حديث (1398)' من طريق عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها' فذكره.

سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ تَامَّتَيْنِ وَيُقِيمُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ نَحْوًا مِمَّا اَقَامَ فِي رُكُوعِهِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ قِرَائَتِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ بِتَكْبِيْرٍ وَّثَبَتَ قَائِمًا ثُمَّ قَرَاَ نَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ قِرَائَتِهِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ

◄► سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ نے طویل قرأت کی' پھر آپ رکوع میں چلے گئے۔ آپ نے طویل رکوع کیا' پھر آپ نے سر اٹھایا اور طویل قرأت کی' لیکن پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور آپ نے طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ ایسا ہی آپ نے دوسری رکعت میں بھی کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک نماز کسوف میں چار رکوع کیے جائیں گے اور چار سجدے کیے جائیں گے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے گا' اور تقریباً سورہ بقرہ جتنی تلاوت پست آواز میں کرے گا۔ اگر دن کا وقت ہو' پھر وہ رکوع میں چلا جائے گا' اور طویل رکوع کرے گا' جو اس کی قرأت جتنا لمبا ہو گا' پھر وہ کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ پڑھے گا' اور تقریباً سورہ آل عمران جتنی تلاوت کرے گا' پھر وہ رکوع میں جائے گا' اور اتنا طویل رکوع کرے گا' جو اس کی اس قرأت جتنا ہو' پھر وہ اپنا سر اٹھائے گا' اور سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا۔ پھر وہ دو مرتبہ مکمل سجدے کرے گا' اور ہر سجدے میں اتنی دیر ٹھہرے گا جتنی دیر رکوع میں ٹھہرا تھا پھر وہ کھڑا ہو جائے گا' اور سورہ فاتحہ پڑھے گا' اور تقریباً سورہ نساء جتنی تلاوت کرے گا' پھر وہ رکوع میں جائے گا' اور طویل رکوع کرے گا' جو اس کی اس قرأت جتنا طویل ہو گا' پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے سر کو اٹھائے گا' اور سیدھا کھڑا ہو جائے گا' پھر قرأت کرے گا' جو تقریباً سورہ مائدہ جتنی ہو گی' پھر وہ رکوع میں جائے گا' اور طویل رکوع کرے گا' جو اس کی اس قرأت جتنا ہو گا' پھر وہ سر اٹھائے گا' اور سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا' پھر دو مرتبہ سجدہ کرے گا' پھر تشہد پڑھے گا' اور سلام پھیر دے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ الْقِرَائَةِ فِي الْكُسُوفِ

باب 7: نماز کسوف میں قرأت کس طرح کی جائے گی؟

515 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا

515- اخرجه ابو داؤد (379/1): كتاب الصلاة: باب: من قال اربع ركعات' حديث (1184)' البخاري في "خلق افعال العباد" (53-54)' والنسائي (140/3): كتاب الكسوف: باب: نوع آخر' و (148/3): باب: ترك الجهر فيها بالقراءة' و (152/3): باب: كيف الخطبة في الكسوف' وابن ماجه (402/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في صلاة الكسوف' حديث (1264)' واحمد في "مسنده" (14/5- 16-17-19-23)' وابن خزيمة (325/2) من طريق الاسود بن قيس' قال: حدثني ثعلبة بن عباد العبدي عن سمرة بن جندب' فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ سَمُرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ

◆◆: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی تو ہمیں آپ کی آواز سنائی نہیں دی (یعنی آپ نے پست آواز میں قرأت کی)

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

516 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حُسَیْنٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلَاةَ الْکُسُوْفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَائَةِ فِیْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِیُّ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حُسَیْنٍ نَحْوَهُ

مذاہب فقہاء: وَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ یَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف ادا کی تھی اور اس میں بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابواسحٰق فزاری نے سفیان بن حسین کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

امام مالک، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب 8: نمازِ خوف کا بیان

517 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

517– اخرجه البخاری (497/2): کتاب صلاة الخوف: باب: صلاة الخوف' حدیث (942)' و (487/7): کتاب المغازی: باب: غزوة ذات الرقاع' حدیث (4132 -4133)' و مسلم (191/3- الابی): کتاب صلاة المسافرین و قصرها: باب: صلاة الخوف' حدیث (839/306-305)' وابو داؤد (398/1): کتاب الصلاة: باب: من قال: یصلی بکل طائفة رکعة ثم یسلم فیقوم کل صف' فیصلون لانفسهم رکعة' حدیث (1243)' والنسائی (171/3): کتاب صلاة الخوف' واحمد: (147/1 -150)' والدارمی (357/1): کتاب الصلاة: باب: فی صلاة الخوف' وابن خزیمة (298-297/2) حدیث (1355-1354) من طریق الزهری عن سالم عن ابیه' فذکره۔ واخرجه النسائی (172/3): کتاب صلاة الخوف' من طریق الزهری عن عبدالله بن عمر (لیس فیه سالم)

الزُّهْرِيّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَّالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ اُولٰئِكَ وَجَآءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ هٰذَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّحُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَاَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ صَامِتٍ وَّاَبِيْ بَكْرَةَ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ ذَهَبَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ اِلٰى حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وقَالَ اَحْمَدُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْخَوْفِ عَلٰى اَوْجُهٍ وَّمَا اَعْلَمُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِلَّا حَدِيْثًا صَحِيْحًا وَّاَخْتَارُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَبَتَتِ الرِّوَايَاتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَرَاٰى اَنَّ كُلَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ فَهُوَ جَائِزٌ وَّهٰذَا عَلٰى قَدْرِ الْخَوْفِ قَالَ اِسْحٰقُ وَلَسْنَا نَخْتَارُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الرِّوَايَاتِ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف میں دو میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی۔ دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں موجود رہا' پھر یہ لوگ واپس چلے گئے اور ان لوگوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے پھر وہ لوگ آ ئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی اور آپ نے سلام پھیر دیا۔ پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنی رکعت مکمل کی' پھر وہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی رکعت مکمل کی۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعیاش زرقی جن کا نام زید بن صامت ہے' اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نمازِ خوف کے بارے میں حضرت سہل بن حثمہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث کو اختیار کرتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نمازِ خوف کے مختلف طریقے روایت کئے گئے ہیں اور میرے علم کے مطابق اس بارے میں صرف ایک مستند روایت منقول ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کو اختیار کیا ہے۔

امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: نمازِ خوف کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایات منقول ہیں۔ امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نمازِ خوف کے بارے میں جو کچھ بھی منقول ہے' وہ درست ہے اور یہ خوف کی حیثیت کے اعتبار سے ہے۔

امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو کسی دوسری روایت کے مقابلے میں بطورِ خاص اختیار نہیں کریں گے۔

518 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِیُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ

آثارِ صحابہ: اَنَّهٗ قَالَ فِىْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَوُجُوْهُهُمْ اِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَّيَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَيَسْجُدُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِىْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى مَقَامِ اُولٰٓئِكَ وَيَجِىْءُ اُولٰٓئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَّيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِىَ لَهٗ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ رَكْعَةً وَّيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عن صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِىِّ وقَالَ لِىْ يَحْيٰى اكْتُبْهُ اِلٰى جَنْبِهٖ وَلَسْتُ اَحْفَظُ الْحَدِيْثَ وَلٰكِنَّهٗ مِثْلُ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِىِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: لَمْ يَرْفَعْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِىُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّهٰكَذَا رَوٰى اَصْحَابُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِىِّ مَوْقُوْفًا وَّرَفَعَهٗ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ مَنْ صَلّٰى مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

518- اخرجه البخاری (486/7): کتاب المغازی: باب:غزوة ذات الرقاع' حدیث (4131)' ومسلم (196/3 الابی) کتاب صلاة المسافرین و قصرها: باب صلاة الخوف' حدیث (841/309)' وابو داؤد (395/1): کتاب الصلاة:باب: من قال: یقوم صف مع الامام وصف وجاه العدو' حدیث (1237)' والنسائی (170/3): کتاب صلاة الخوف' واحمد (448/3)' والدارمی (358/1): کتاب الصلاة: باب: فی صلاة الخوف' وابن ماجه (399/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: ما جاء فی صلاة الخوف' حدیث (1259)' وابن خزیمة (299/2-300) حدیث (1356-1357-1359) من طریق شعبة عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابیه عن صالح بن خوات عن سهل بن ابی حثمة' فذکره. واخرجه مالك فی "الموطا": (183/1): کتاب صلاة الخوف: باب: صلاة الخوف' حدیث (2)' والبخاری (486/7): کتاب المغازی: باب: غزوة ذات الرقاع' حدیث (1431)' وابو داؤد (395/1): کتاب الصلاة: باب: من قال: اذا صلی رکعة' وثبت قائما' اتموا لانفسهم رکعة' ثم سلموا' ثم انصرفوا فکانوا وجاه العدو واختلف فی السلام' حدیث (1239)' والنسائی (178/3)' کتاب صلاة الخوف' واحمد (448/3)' والدارمی (358/1): کتاب الصلاة باب: فی صلاة الخوف' وابن خزیمة (300/2) حدیث (1358) من طریق یحیی بن سعید الانصاری عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات عن سهل بن ابی حثمة فذکره موقوفا.

وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ (۱)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِىَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً رَكْعَةً فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: اَبُوْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ اسْمُهٗ زَيْدُ بْنُ صَامِتٍ

◆◆ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں: امام قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہوگا ایک گروہ اس کے پیچھے آ کھڑا ہوگا' اور دوسرا دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو جائے گا۔ جسکا رخ دشمن کی طرف ہوگا۔ امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے گا' اور دو سجدے کرلے گا' یہ لوگ بھی اسی طرح کریں گے' پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی جگہ چلے جائیں گے اور دوسرے لوگ آ جائیں گے۔ امام انہیں بھی ایک رکوع اور دو سجدے (یعنی ایک رکعت) پڑھائے گا۔ اس طرح امام کی دو رکعات ہو جائیں گی اور ان دونوں میں سے ہر ایک فریق نے ایک رکعت پڑھی ہوگی' پھر یہ فریق اٹھ کر ایک رکوع اور دو سجدوں کے (یعنی ایک رکعت کے ساتھ) اپنی نماز مکمل کرلے گا۔

محمد بن بشار بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے شعبہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن قاسم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، صالح بن خوات کے حوالے سے، حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' یحییٰ بن سعید انصاری کی نقل کردہ روایت کی مانند حدیث نقل کی۔

انہوں نے مجھ سے فرمایا: اسے بھی اس کے ساتھ لکھ لو' کیونکہ مجھے حدیث اچھی طرح یاد نہیں ہے' تاہم یہ یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت کی مانند ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یحییٰ بن سعید انصاری نے اس روایت کو قاسم بن محمد کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

یحییٰ بن سعید انصاری کے ساتھیوں نے بھی اس روایت کو اسی طرح ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

تاہم شعبہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد کے حوالے سے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام مالک بن انس نے اس روایت کو یزید بن رومان کے حوالے سے، صالح بن خوات کے حوالے سے' ان صحابی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز خوف ادا کی تھی اور پھر انہوں نے اس کی مانند ذکر کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

(۱)- اخرجه مالك فى "الموطا": (183/1)، كتاب صلاة الخوف: باب: صلاة الخوف' حديث (1)' والبخارى (486/7) كتاب المغازى: باب: غزوة ذات الرقاع' حديث (4129)' ومسلم (196/3. الابى) كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: صلاة الخوف' حديث (842/310)' وابو داؤد (395/1): كتاب الصلاة: باب: من قال: اذا صلى ركعة' وثبت قائما: اتموا لانفسهم ركعة ثم....حديث (1238)' والنسائى (171/3) كتاب صلاة الخوف' من طريق يزيد بن رومان عن صالح بن خوات عن من صلى مع النبى صلى الله عليه وسلم 'فذكره.

کئی راویوں کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک رکعت پڑھائی تھی۔ یوں نبی اکرم ﷺ کی دو رکعات ہوگئی تھیں اور ان کی ایک ایک رکعت ہوئی تھی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب 9: قرآن مجید کے سجود

519 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ

متنِ حدیث: سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِّنْهَا الَّتِيْ فِي النَّجْمِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُخْبِرًا يُّخْبِرُ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِلَفْظِهٖ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ وَكِيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِي الدَّرْدَاءِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِيِّ

◆◆ سیّدہ اُمِ درداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں (قرآن مجید میں) گیارہ (مقامات) پر سجدے کئے ہیں، جن میں سے ایک وہ ہے، جو "سورۂ نجم" میں ہے۔

سیّدہ اُمِ درداء، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتی ہیں: (اس کے بعد حسبِ سابق روایت ہے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت سفیان بن وکیع کی عبداللہ بن وھب کے حوالے سے نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "غریب" ہے۔

ہم اسے صرف سعید بن ابوہلال نامی راوی کی عمر دمشقی نامی راوی سے روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

519- اخرجه ابن ماجه (335/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: عدد سجود القرآن' حديث (1055)' واحمد في "مسنده": (194/5) و (442/6) من طريق سعيد بن ابى هلال' عن عمر بن حيان الدمشقي' قال: سمعت مخبرا' يخبر' عن ام الدرداء' عن ابى الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم ' نحوه.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

باب 10: خواتین کا مسجد میں جانا

520 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِيْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهُ وَاللّٰهِ لَا نَاْذَنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا فَقَالَ فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ وَفَعَلَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا نَاْذَنُ لَهُنَّ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ مجاہد بیان کرتے ہیں: ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خواتین کو رات کے وقت (مغرب یا عشاء کی نماز کے لئے) مسجد جانے کی اجازت دو (مجاہد بیان کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے بولے: اللہ کی قسم! ہم تو انہیں اس کی اجازت نہیں دیں گے، ورنہ وہ اسے فساد کا ذریعہ بنالیں گی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ یہ کرے اور وہ کرے (یعنی انہیں ''دعائے ضرر'' دی) میں بتا رہا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اور تم یہ کہتے ہو کہ ہم اجازت نہیں دیں گے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ سیّدہ زینب اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 11: مسجد میں تھوک پھینکنا مکروہ ہے

521 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

520– اخرجه البخاري (404/2): كتاب الاذان: باب: خروج النساء الى المساجد بالليل والغلس، حديث (865)، و (444/2): كتاب الجمعة، حديث (899)، ومسلم (334/2. الابی): كتاب الصلاة: باب: خروج النساء الى المساجد اذا لم يترتب عليه فتنة وانها لا تخرج مطيبة، حديث (442/139-138) وابو داؤد (211/1): كتاب الصلاة: باب: ماجاء فی خروج النساء الى المسجد، حديث (526)، واحمد (-98-127-143-145 49-43-36/2)، وعبد بن حميد، ص (256) حديث (805) من طريق مجاهد عن ابن عمر فذكره.

521– اخرجه ابو داؤد (182/1): كتاب الصلاة: باب: فی كراهية البزاق فی المسجد، حديث (478)، والنسائی (52/2): كتاب المساجد: باب: الرخصة للمصلی ان يبصق خلفه او تلقاء شماله، وابن ماجه (326/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: المصلی يتنخم، حديث (1021)، واحمد: (396/6)، وابن خزيمة (45-44/2) حديث (877-876) من طريق منصور عن ربعی بن حراش عن طارق بن عبدالله المحاربی، فذكره.

متن حدیث: اِذَا كُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَّمِيْنِكَ وَلٰكِنْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ اَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ طَارِقٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

توضیح راوی: قَالَ : وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْاِسْلَامِ كَذْبَةً قَالَ وقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ اَثْبَتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ

◆◆ حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم نماز کی حالت میں ہو' تو اپنے دائیں طرف نہ تھوکو' بلکہ اپنے پیچھے یا اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک دو۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابن عمر، حضرت انس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت طارق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے جارود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ربعی بن حراش نے مسلمان ہونے کے بعد کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: منصور بن معتمر اہلِ کوفہ میں سب سے زیادہ مستند ہیں۔

522 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے' اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّجْدَةِ فِيْ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

باب 12: سورہ ''علق'' اور سورہ ''انشقاق'' میں موجود سجدہ

522- اخرجه البخاري (609/1): كتاب الصلاة: باب: كفارة البزاق في المسجد' حديث (415)' ومسلم (456/2. الابي): كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب: النهي عن البصاق في المسجد' في الصلاة وغيرها' حديث (55-56/552) وابو داؤد (182/1): كتاب الصلاة: باب: في كراهية البزاق في المسجد' حديث (474-475-476) والنسائي (50/2): كتاب المساجد: باب: البصاق في المسجد' واحمد (232-234-277-289-109/3-173-183-209)' والدارمي (324/1) كتاب الصلاة: باب: كراهية البزق في المسجد' وابن خزيمة (276/2) حديث (1309) من طريق قتادة عن انس بن مالك' فذكره.

523 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُوْدَ فِىْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَرْبَعَةٌ مِّنَ التَّابِعِيْنَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سورۂ انشقاق اور سورہ العلق میں سجدہ کیا تھا۔

• حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک سورہ انشقاق اور سورہ العلق میں سجدہ ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: اس (روایت کی سند میں) چار تابعین موجود ہیں، جنہوں نے ایک دوسرے سے روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى السَّجْدَةِ فِى النَّجْمِ

باب 13: سورہ نجم میں سجدہ

524 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا يَعْنِى النَّجْمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ

523– اخرجه مسلم (2/501۔ الابی): كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: سجود التلاوة، حديث (578/108)، وابو داؤد (1/447): كتاب الصلاة: باب السجود فى (اذا السمآء انشقت) (الانشقاق: 1) و (اقرا) (العلق: 1)، حديث (1407)، والنسائى (2/162) كتاب الافتتاح: باب: السجود فى (اقرا باسم ربك) (العلق: 1) وابن ماجه (1/336): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب عدد سجود القرآن، حديث (1058)، واحمد (2/249-461) والدارمى (1/343): كتاب الصلاة: باب: السجود فى (اقرا بسم ربك)، والحميدى (2/436) حديث (991)، وابن خزيمة (1/278) حديث (554-555) من طريق ايوب بن موسى، عن عطاء بن ميناء، عن ابى هريرة به۔ و اخرجه النسائى (2/161): كتاب الافتتاح باب: السجود فى (اذا السمآء انشقت) (الانشقاق: 1)، وابن ماجه (1/336): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: عدد سجود القرآن، حديث (1059)، و"احمد": (2/247)، والدارمى (1/343)، كتاب الصلاة: باب: السجود فى (اذا السمآء انشقت) (الانشقاق: 1)، والحميدى (2/436) حديث (992) من طريق سفيان بن عيينة، عن يحيى بن سعيد، عن ابى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن عمر بن عبدالعزيز، عن ابى بكر بن عبدالرحمن بن الحارث بن هشام عن ابى هريرة فذكره۔

525– اخرجه البخارى (2/644): كتاب سجود القرآن، باب: سجود المسلمين مع المشركين، حديث (1071)، و (8/480): كتاب التفسير: باب: (فاسجدوا لله واعبدوا) (النجم: 62) حديث (4862)، من طريق عبدالوارث قال: حدثنا ايوب، عن عكرمة عن ابن عباس، فذكره۔

وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُوْدَ فِيْ سُوْرَةِ النَّجْمِ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سَجْدَةٌ وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں (راوی کہتے ہیں) یعنی سورہ نجم میں' سجدہ کیا۔ مسلمانوں، مشرکین، جنوں اور انسانوں نے بھی سجدہ کیا۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

ان حضرات کے نزدیک سورہ نجم میں سجدہ کیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک کسی بھی مفصل سورت میں سجدہ نہیں ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پہلا قول زیادہ درست ہے۔

امام سفیان ثوری، امام ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ لَّمْ يَسْجُدْ فِيْهِ

باب 14: سورہ نجم میں سجدہ نہ کرنا

525 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَرَاْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَتَاَوَّلَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّمَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

525-اخرجه البخاری (645/2): كتاب سجود القرآن: باب: من قرا السجدة ولم يسجدها' حديث (1072-1073) و مسلم (500/2. الابي): كتاب: المساجد و مواضع الصلاة' باب: سجود التلاوة' حديث (577/106)' وابو داؤد (446/1) 'كتاب الصلاة: باب: من لم ير السجود فى المفصل' حديث (1404)' والنسائى (1602): كتاب الافتتاح' باب: ترك السجود فى النجم' واحمد (183/5-186) والدارمی (343/1): كتاب الصلاة: باب: فى الذى يسمع السجدة ولا يسجد' وعبد بن حميد ص (110) حديث (251)' وابن خزيمة (285/1) حديث (568) من طريق يزيد بن عبدالله بن قسيط' عن عطاء بن يسار عن زيد بن ثابت' فذكره.

السُّجُوْدَ لِاَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حِيْنَ قَرَاَ فَلَمْ يَسْجُدْ لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا السَّجْدَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى مَنْ سَمِعَهَا فَلَمْ يُرَخِّصُوا فِيْ تَرْكِهَا وَقَالُوْا اِنْ سَمِعَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَاِذَا تَوَضَّاَ سَجَدَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ فِيْهَا وَالْتَمَسَ فَضْلَهَا وَرَخَّصُوا فِيْ تَرْكِهَا اِنْ اَرَادَ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَيْثُ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا فَقَالُوْا لَوْ كَانَتِ السَّجْدَةُ وَاجِبَةً لَّمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا حَتّٰى كَانَ يَسْجُدَ وَيَسْجُدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عُمَرَ

آثارِ صحابہ: اَنَّهٗ قَرَاَ سَجْدَةً عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَرَاَهَا فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَهَيَّاَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ فَقَالَ اِنَّهَا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا اِلَّا اَنْ نَّشَاءَ فَلَمْ يَسْجُدْ وَلَمْ يَسْجُدُوْا فَذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورت نجم کی تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ اس لئے ترک کیا تھا' کیونکہ جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کی تو انہوں نے سجدہ نہیں کیا۔ اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ نہیں کیا۔

یہ اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: سننے والے شخص پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ ان اہلِ علم نے اسے ترک کرنے کی کوئی رخصت نہیں دی ہے۔ یہ اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص (سجدے سے متعلق آیت) سن لے اور وہ بے وضو حالت میں ہو' تو جب وہ وضو کرے گا تو یہ سجدہ بھی کرے گا۔

سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اسحٰق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: سجدہ اس شخص پر لازم ہوگا' جو اس میں سجدہ کرنا چاہے اور اس کی فضیلت حاصل کرنا چاہے' ان اہلِ علم نے سجدے کو ترک کرنے کی رخصت دی ہے۔

ان حضرات نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول اس ''مرفوع'' حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے' جس کے مطابق حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم کی تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اگر یہ سجدہ واجب ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید رضی اللہ عنہ کو ایسے نہ رہنے دیتے' جب تک وہ سجدہ نہیں کر لیتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی سجدہ کرتے۔

ان حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس حدیث کو بھی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے' جس کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

منبر پر آیت سجدہ تلاوت کی' پھر منبر سے نیچے اتر کر سجدہ کیا' لیکن اگلے جمعے انہوں نے' جب وہی آیت تلاوت کی اور لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہوئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ہم پر لازم نہیں ہے' اگر ہم چاہیں تو کر سکتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ نہیں کیا' اور ان لوگوں نے بھی سجدہ نہیں کیا۔

بعض اہلِ علم نے اس قول کو اختیار کیا ہے۔

امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّجْدَةِ فِيْ ص

باب 15: ''سورۂ ص'' میں سجدہ

526 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِیْ ص قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ ذٰلِكَ فَرَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّسْجُدَ فِيْهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهَا تَوْبَةُ نَبِیٍّ وَّلَمْ يَرَوُا السُّجُوْدَ فِيْهَا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''سورۂ ص'' میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ سجدہ لازمی نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس سورت میں سجدہ ہے۔

سفیان ثوری' ابن مبارک' شافعی' احمد اور اسحٰق اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک یہ ایک ''نبی'' کی توبہ ہے ان حضرات کے نزدیک اس سورت میں سجدہ نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّجْدَةِ فِي الْحَجِّ

باب 16: سورۂ حج میں سجدہ

527 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مِّشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

526- اخرجه البخاری (643/2) کتاب سجود القرآن باب: سجدة (ص) حدیث (1069)' و (526/6)' کتاب احادیث الانبیاء' باب: احب الصلاة الی اللّٰه صلاة داود' واحب الصیام الی اللّٰه صیام داود' حدیث (3422)' وابو داؤد (447/1): کتاب الصلاة: باب السجود فی (ص)' حدیث (1409)' واحمد (279/1-360) والدارمی (342/1): کتاب الصلاة: باب: السجود فی (ص) والحمیدی (224/1) حدیث (477)' و عبد بن حمید ص (204) حدیث (595)' وابن خزیمة (277/1) حدیث (550) من طریق ایوب السختیانی' قال: سمعت عکرمة عن ابن عباس' فذکره۔

متن حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَاْهُمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ الْقَوِيِّ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا قَالَا فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ فِيْهَا سَجْدَةً وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَّاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سورۂ حج کو یہ فضیلت دی گئی ہے کہ اس میں دوسجدے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! جو شخص ان دوسجدوں کو نہ کرنا چاہے وہ اس کی تلاوت نہ کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

اس کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے' یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں: سورۂ حج کی یہ خصوصیت ہے: اس میں دوسجدے ہیں۔

ابن مبارک' شافعی' احمد' اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق رائے دی ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس میں ایک سجدہ ہے۔

سفیان ثوری' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب 17: قرآن کے سجدۂ (تلاوت) میں آدمی کیا پڑھے؟

528 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ يَّا حَسَنُ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِيَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ

527- اخرجه ابو داؤد (1402/1): كتاب الصلاة: باب: تفريع ابواب السجود' وكم سجدة في القرآن؟' حديث (1402)' واحمد (155-151/4) من طريق ابن لهيعة' قال: حدثنا مشرح بن هاعان ابو مصعب المعافري' عن عقبة بن عامر الجهني' فذكره.

528- اخرجه ابن ماجه (334/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: سجود القرآن' حديث (1053)' وابن خزيمة (282/1) حديث (563-562) من طريق محمد بن يزيد بن خنيس' عن الحسن بن محمد بن عبيدالله بن ابي يزيد' قال لي ابن جريج يا حسن اخبرني جدك عبيدالله بن ابي يزيد عن ابن عباس فذكره.

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي سَعِيدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے گزشتہ رات جب میں سو رہا تھا خواب میں خود کو دیکھا' گویا میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں' میں نے سجدہ کیا' تو درخت نے بھی میری طرح سجدہ کیا' میں نے اسے سنا وہ یہ پڑھ رہا تھا۔

''اے اللہ! اس کی وجہ سے اپنی بارگاہ میں (میرے لئے) اجر لکھ دے' اور اس کی وجہ سے میرے گناہوں کو کم کر دے۔ اور اپنی بارگاہ میں (میرے لئے) ذخیرے کے طور پر (اسے محفوظ کر لے) اور اسے میری طرف سے قبول کر لے' جیسا کہ تو نے اسے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے قبول کیا''۔

حسن بن محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں' ابن جریج نے مجھ سے کہا: تمہارے دادا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آیت سجدہ تلاوت کی۔ پھر آپ نے سجدہ کیا' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی پڑھتے ہوئے سنا جو اس درخت کے پڑھے ہوئے کے بارے میں اس شخص نے آپ کو بتایا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہونے کے اعتبار سے ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

529 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سجدہ تلاوت کرتے ہوئے یہ پڑھا کرتے تھے۔

''میرا چہرہ اس ذات کے لئے سجدہ ریز ہے' جس نے اپنی قدرت اور قوت کے ذریعے اسے پیدا کیا' اور اسے سماعت و بصارت عطا کی''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

529– اخرجه ابو داؤد (449/1)، كتاب الصلاة باب: ما يقول اذا سجد' حديث (1414)' والنسائي (222/2)، كتاب التطبيق' باب: نوع آخر' واحمد (30/6 -217) من طرق عن ابي العالية عن عائشة فذكره.

بَابُ مَا ذُكِرَ فِيمَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

باب 18--جس شخص کا رات کا وظیفہ رہ جائے وہ اسے دن میں قضاء کرے

530 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: قَالَ وَاَبُوْ صَفْوَانَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَكِّيُّ وَرَوٰى عَنْهُ الْحُمَيْدِيُّ وَكِبَارُ النَّاسِ

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنا وظیفہ پڑھے بغیر سو جائے یا اس میں سے کچھ حصہ رہ جائے تو وہ اسے فجر کی نماز اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لے تو یہ اس کے نامۂ اعمال میں اسی طرح لکھا جائے گا جیسے اس نے اسے رات کے وقت پڑھا تھا۔

ابوصفوان نامی راوی کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہے۔ حمیدی اور اکابر محدثین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ

باب 19: جو شخص امام سے پہلے اپنا سر (رکوع یا سجدے سے) اٹھالیتا ہے اس کی شدید مذمت

531 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّهُوَ اَبُو الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهُ رَاْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ

530- اخرجه مسلم (3/76- الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: جامع الليل، ومن نام عنه او مرض، حديث (142/747)، وابو داؤد (1/419) كتاب الصلاة باب من نام عن حزبه، حديث (1313)، ولانسائی (3/209): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: متی يقضی من نام عنه حزبه من الليل، وابن ماجه (1/426) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فيمن نام عن حزبه من الليل، حديث (1343)، واحمد (1/32-53) والدارمی (1/346): كتاب الصلاة: باب: اذا نام عن حزبه من الليل من طريق عبدالرحمن بن عبدالقاری عن عمر بن الخطاب، فذكره۔واخرجه النسائی (3/260): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: متی يقضی من نام عن حزبه من الليل، من طريق عبدالرحمن بن عبدالقاری، ان عمر بن الخطاب، قال: "من فاته حزبه" فذكره موقوفا۔

531- اخرجه البخاری (2/214): كتاب الاذان: باب: اثم من رفع راسه قبل الامام، حديث (691) و مسلم (2/320- الابی): كتاب الصلاة باب: تحريم سبق الامام بركوع او سجود و نحوهما، حديث (114-115-116/427)، وابو داؤد (1/225): كتاب الصلاة: باب: التشديد فيمن يرفع قبل الامام او يضع قبله حديث (623)، والنسائی (2/96): كتاب الامامة: باب: مبادرة الامام، وابن ماجه (1/308): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: النهی ان يسبق الامام بالركوع والسجود، حديث (961)، واحمد (2/260- 271- 425- 456- 469- 472- 504)، والدارمی (1/302) كتاب الصلاة: باب: النهی عن مبادرة الائمة بالركوع والسجود، وابن خزيمة (3/47) حديث (1600) من طريق محمد بن زياد عن ابی هريرة، فذكره۔

حَمَّادٌ قَالَ لِی مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ وَّاِنَّمَا قَالَ اَمَا یَخْشٰی

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ هُوَ بَصْرِیٌّ ثِقَةٌ وَیُکْنٰی اَبَا الْحَارِثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے' کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا؟ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کر دے۔

قتیبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حماد نے یہ بات بیان کی ہے: محمد بن زیاد نے مجھ سے یہ الفاظ بیان کیے۔

''کیا وہ نہیں ڈرتا''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

محمد بن زیاد نامی راوی بصری ہیں اور ثقہ ہیں ان کی کنیت ''ابوالحارث'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الَّذِیْ یُصَلِّی الْفَرِیضَةَ ثُمَّ یَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَمَا صَلّٰی

باب 20- جو شخص فرض نماز ادا کر لینے کے بعد لوگوں کو نماز پڑھائے

532 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ کَانَ یُصَلِّی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی قَوْمِهٖ فَیَؤُمُّهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فِی الْمَکْتُوْبَةِ وَقَدْ کَانَ صَلَّاهَا قَبْلَ ذٰلِکَ اَنَّ صَلَاةَ مَنِ ائْتَمَّ بِهٖ جَائِزَةٌ وَّاحْتَجُّوْا بِحَدِیْثِ جَابِرٍ فِیْ قِصَّةِ مُعَاذٍ وَّهُوَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ

وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ فِیْ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهُوَ یَحْسِبُ اَنَّهَا صَلَاةُ الظُّهْرِ فَائْتَمَّ بِهِمْ قَالَ صَلَاتُهٗ جَائِزَةٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ اِذَا ائْتَمَّ قَوْمٌ بِاِمَامٍ وَّهُوَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَهُمْ یَحْسِبُوْنَ اَنَّهَا

532- اخرجه البخاری (226/2): کتاب الاذان: باب: اذا طول الامام وکان للرجل حاجة فخرج فصلی' حدیث (700-701)' و (234/2): باب: من شکا امامه اذا طول' حدیث (705)' و (238/2): باب: اذا صلی ثم ام قوما' حدیث (711)' و (532/10): کتاب الادب باب من اکفر اخاه بغیر تاویل فهو کما قال: حدیث (6106)' و مسلم (355/2- الابی): کتاب الصلاة: باب القراءة فی العشاء' حدیث (465/181-179-180-178)' وابو داؤد (219/1) کتاب الصلاة: باب: امامة من یصلی بقوم وقد صلی تلک الصلاة' حدیث (600)' و (269/1): باب: فی تخفیف الصلاة' حدیث (790)' والنسائی (102/2): کتاب الامامة: باب: اختلاف نیة الامام والماموم' واحمد (308/3- 369)' والحمیدی (523/2) حدیث (1246)' والدارمی (297/1): کتاب الصلاة باب: قدر القراءة فی العشاء' وابن خزیمة (262/1) حدیث (521)' و (51/3) حدیث (1611) من طریق عمرو بن دینار و ابی الزبیر عن جابر بن عبدالله' فذکره۔

الظُّهْرَ فَصَلَّى بِهِمْ وَاقْتَدَوْا بِهِ فَإِنَّ صَلَاةَ الْمُقْتَدِيْ فَاسِدَةٌ إِذِ اخْتَلَفَ نِيَّةُ الْإِمَامِ وَنِيَّةُ الْمَأْمُوْمِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرتے تھے پھر وہ اپنی قوم میں واپس جا کر انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہمارے اصحاب امام شافعی' امام احمد اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی قوم کو فرض نماز پڑھائے اور وہ خود اس سے پہلے اسی فرض نماز کو ادا کر چکا ہو' تو جس شخص نے اس کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے اس کی وہ نماز درست ہوگی۔

ان حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے' جس میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ روایت کئی حوالوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو مسجد میں آئے اور لوگ اس وقت عصر کی نماز پڑھ رہے ہوں اور وہ یہ سمجھے کہ شاید یہ ظہر کی نماز ہے وہ ان اقتداء میں شامل ہو جائے' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی نماز درست ہوگی۔

کوفہ سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: جب کچھ لوگ ایسے امام کی پیروی کریں' جو عصر کی نماز پڑھ رہا ہو اور لوگ یہ سمجھیں کہ یہ ظہر کی نماز ہے' اور امام انہیں یہ نماز پڑھا دے' اور یہ اس کی پیروی کر لیں' تو مقتدی کی نماز فاسد ہوگی' کیونکہ امام اور مقتدی کی نیت میں فرق ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

باب 21: گرمی یا سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی رخصت

533 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

533- اخرجه البخاري (587/1): كتاب الصلاة: باب: السجود على الثوب في شدة الحر' حديث (385)' و (29/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: وقت الظهر عند الزوال' حديث (542)' و (96/3): كتاب العمل في الصلاة: باب: بسط الثوب في الصلاة للسجود' حديث (1208)' ومسلم (555/2- الابي): كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: استحباب تقديم الظهر في اول الوقت في غير شدة الحر' حديث (620/191)' وابو داؤد (233/1): كتاب الصلاة: باب: الرجل يسجد على ثوبه' حديث (660)' والنسائي (216/2): كتاب التطبيق: باب: السجود على الثياب' وابن ماجه (329/1)' كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: السجود على الثياب في الحر والبرد' حديث (1033)' واحمد (100/3)' والدارمي (308/1) كتاب الصلاة: باب: الرخصة في السجود على الثوب في الحر والبرد' وابن خزيمة (336/1) حديث (675) من طريق غالب قطان عن بكر بن عبدالله المزني عن انس بن مالك فذكره۔

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى وَكِيعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دوپہر کے وقت نماز ادا کرتے تھے تو گرمی سے بچنے کے لئے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

اس حدیث کو وکیع نے خالد بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

باب 22- صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے

534 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز پر تشریف فرما رہتے تھے' یہاں تک کہ سورج نکل آتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

535 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ ظِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ ظِلَالٍ فَقَالَ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاسْمُهٗ هِلَالٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے' پھر وہ وہیں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے' یہاں تک کہ سورج نکل آئے' پھر وہ دو رکعت نفل ادا کرے' تو اس شخص کو حج اور عمرہ کرنے کی طرح اجر ملتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مکمل، مکمل، مکمل

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے امام بخاری سے ابوظلال نامی راوی کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ شخص ''مقارب الحدیث'' ہے۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں: اس کا نام ہلال ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 23- نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنا

536 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّلَا يَلْوِىْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ خَالَفَ وَكِيْعٌ الْفَضْلَ بْنَ مُوْسٰى فِىْ رِوَايَتِهٖ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ ابْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ عِكْرِمَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّعَآئِشَةَ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں' بائیں توجہ کر لیتے تھے' لیکن آپ اپنی گردن موڑ کر پشت سے پیچھے نہیں دیکھتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

وکیع نے فضل بن موسیٰ سے اس روایت میں کچھ (لفظی) اختلاف کیا ہے۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کر لیتے تھے۔

اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

537 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُّسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

536- اخرجه النسائي (9/3): كتاب السهو: باب: الرخصة في الالتفات في الصلاة يمينا و شمالا: حديث (1201)' واحمد في "مسنده" (306-275/1) وابن خزيمة (245/1) حديث (485)' و (42/2) حديث (871) من طريق اسحق قال: اخبرنا' وقال الآخرون: حدثنا الفضل بن موسى' قال: حدثنا عبدالله بن سعيد بن ابى هند قال: حدثنى ثور بن زيد عن عكرمة عن ابن عباس' فذكره. واخرجه احمد (275/1) من طريق وكيع' قال: حدثنا عبدالله بن سعيد بن ابى هند' عن رجل من اصحاب عكرمة (وفى رواية محمود بن غيلان: عن بعض اصحاب عكرمة): كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلحظ فى صلاته' من غير ان يلوى عنقه.

متن حدیث: قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَیَّ اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِيْضَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنا ہلاکت کا باعث ہے' اگر بہت ضروری ہو' تو نفلی نماز میں ایسا کرلو' فرض میں ایسا نہ کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

538 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے فرمایا: یہ اچکنا ہے' شیطان اس کے ذریعے آدمی کی نماز کو اچک لیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِی الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْاِمَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ كَيْفَ يَصْنَعُ

باب 24- جو آدمی امام کو سجدے کی حالت میں پائے وہ کیا کرے؟

539 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِیُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ عَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اِذَا اَتٰی اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰی حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ اِلَّا مَا رُوِیَ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

538- اخرجه البخاری (273/2): كتاب الاذان باب: الالتفات فی الصلاة' حديث (751)' و (390/6): كتاب بدء الخلق' باب: صفة ابليس وجنوده' حديث (3291)' وابو داؤد (302/1) كتاب الصلاة: باب: الالتفات فی الصلاة ' حديث (910) والنسائی (8/3): كتاب السهو: باب: التشديد فی الالتفات فی الصلاة' واحمد (106/6) وابن خزيمة (244/1) حديث (484)' و (65/2) حديث (931) من طريق اشعث بن ابی الشعثاء المحاربی' عن ابيه' عن مسروق عن عائشة فذكره.واخرجه احمد (70/6) قال: حدثنا معاوية بن عمرو' قال حدثنا زائدة ' عن اشعث بن ابی الشعثاء' عن مسروق عن عائشة' نحوه .(ليس فيه ابو الشعثاء)واخرجه النسائی (8/3): كتاب السهو: باب: التشديد فی الالتفات فی الصلاة من طريق اشعث بن ابی الشعثاء' عن ابی عطية عن مسروق عن عائشة ' فذكر نحوه' وفيه: ابو عطية بدلا من ابی الشعثاء.واخرجه النسائی (8/3) كتاب السهو: باب التشديد فی الالتفات فی الصلاة من طريق الاعمش عن عمارة عن ابی عطية' قال: قالت عائشة: ان الالتفات فی الصلاة اختلاس يختلسه الشيطان من الصلاة' موقوفا.

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا جَآءَ الرَّجُلُ وَالْاِمَامُ سَاجِدٌ فَلْيَسْجُدْ وَلَا تُجْزِئُهُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ اِذَا فَاتَهُ الرُّكُوْعُ مَعَ الْاِمَامِ وَاخْتَارَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْ يَّسْجُدَ مَعَ الْاِمَامِ وَذَكَرَ عَنْ بَعْضِهِمْ فَقَالَ لَعَلَّهٗ لَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فِيْ تِلْكَ السَّجْدَةِ حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز میں شامل ہونے کے لئے آئے' تو امام جس حالت میں ہو' وہ شخص وہی کرے جو امام کر رہا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہمارے علم کے مطابق اس مذکورہ بالا سند کے علاوہ اور کسی نے اس کو سند کے ساتھ بیان نہیں کیا۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص آئے اور امام سجدے کی حالت میں ہو' تو وہ شخص بھی سجدے میں چلا جائے' تاہم اس شخص کی وہ رکعت نہیں ہوگی' جبکہ امام کے ساتھ وہ رکوع نہ کر سکا ہو۔

عبداللہ بن مبارک نے اس بات کو اختیار کیا ہے: وہ شخص امام کے ساتھ سجدے میں چلا جائے گا' اور انہوں نے بعض اہلِ علم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ ہوسکتا' اس کے سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے ہی اس شخص کی مغفرت ہو جائے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

باب 25: نماز کے آغاز میں لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے

540 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ خَرَجْتُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّحَدِيْثُ اَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الْاِمَامُ فِي الْمَسْجِدِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّمَا يَقُوْمُوْنَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ

540- اخرجه البخاری (141/2): كتاب الاذان: باب: متى يقوم الناس اذا راوا الامام عند الاقامة؟ حديث (637)، و (142/2)، باب: لايسعى الى الصلاة مستعجلا' وليقم بالسكينة والوقار' حديث (638)، و (453/2): كتاب الجمعة: باب: المشي الى الجمعة' حديث (909)، ومسلم (529/2-الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب: متى يقوم الناس للصلاة' حديث (604/156)، وابو داؤد (203/1): كتاب الصلاة: باب: في الصلاة تقام ولم يات الامام ينتظر ونه قعودا' حديث (539-540)، والنسائی (31/2): كتاب الاذان: باب: اقامة المؤذن عند خروج الامام' حديث (687) و (81/2): كتاب الامامة: باب: قيام الناس اذا راوا الامام' واحمد فی "مسنده": (396/5 -303- 304- 305- 307- 308- 309- 311)، والدارمی (289/1): كتاب الصلاة: باب: متى يقوم الناس اذا اقيمت الصلاة' والحميدی (205/1) حديث (327)، وعبد بن حميد' ص (95) حديث (189)، وابن خزيمة (71/3) حديث (1644)، من طريق يحيى بن ابی كثير' عن عبدالله ابن ابی قتادة عن ابيه' فذكره.

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو' جب تک مجھے باہر آتا ہوا نہ دیکھ لو۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے ایک گروہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: لوگ کھڑے کر امام کا انتظار کریں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب امام مسجد میں ہو' اور نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو جب مؤذن ''قدقامت الصلوٰۃ'' ''قدقامت الصلوٰۃ'' پڑھے' تو لوگ کھڑے ہو جائیں۔ ابن مبارک اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الدُّعَاءِ

باب 26- دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنا اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا

541 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ اُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا الْحَدِيْثُ رَوَاهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ مُخْتَصَرًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نماز پڑھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے' جب میں بیٹھا تو میں نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کی' پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا پھر میں نے اپنے لئے دعا کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا تم مانگو تمہیں دیا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت فضالہ بن عبید سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن آدم کے حوالے سے اس روایت کو مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ

باب 27- مسجد کو خوشبو سے آراستہ کرنا

542 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ الْبَغْدَادِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ هُوَ مِنْ وَّلَدِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

وَقَالَ سُفْيَانُ قَوْلُهُ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ يَعْنِي الْقَبَائِلَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجد بنانے اور انہیں صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کی ہدایت کی ہے۔

ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی ہے' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ نے ہدایت کی۔

اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: محلوں میں مسجد بنانے سے مراد قبائل میں مسجد بنانا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

باب 28- رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کئے جائیں گے

543 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ

542- اخرجه ابو داؤد (178/1): كتاب الصلاة: باب: اتخاذ المساجد في الدور' حديث (455)' وابن ماجه (250/1)' كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: تطهير المساجد و تطييبها' حديث (758- 759) واحمد (279/6)' وابن خزيمة (270/2) حديث (1294) من طريق هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة' فذكره' وذكره المصنف في (595- 596) من طريق هشام بن عروة' عن ابيه' ان النبي صلى الله عليه وسلم' امر فذكر نحوه. ليس فيه (عائشة)

543- اخرجه ابو داؤد (413/1): كتاب الصلاة: باب: في صلاة النهار' حديث (1295)' والنسائي (227/3) كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: كيف صلاة الليل وابن ماجه (419/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: ماجاء في صلاة الليل والنهار مثنى مثنى' حديث (1322)' واحمد (26/2-51)' والدارمي (340/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة الليل والنهار مثنى مثنى' وابن خزيمة (214/2) حديث (1210) من طريق عمرو بن مرزوق قال: اخبرنا' وقال الباقون: حدثنا شعبة' عن يعلى بن عطاء' انه سمع عليا الازدي عن ابن عمر' فذكره.

عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اخْتَلَفَ اَصْحَابُ شُعْبَةَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَاَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَرُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَرَوَى الثِّقَاتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ صَلَاةَ النَّهَارِ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَبِالنَّهَارِ اَرْبَعًا

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وقَالَ بَعْضُهُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَرَاَوْا صَلَاةَ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ اَرْبَعًا مِثْلَ الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَغَيْرِهَا مِنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں' شعبہ کے شاگردوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث میں اختلاف کیا ہے بعض نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور بعض نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

عبداللہ عمری کے حوالے سے نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی گئی ہے۔

تاہم درست روایت وہ ہے' جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: رات کے نفل دو دو کر کے ادا کیے جاتے ہیں۔

ثقہ راویوں نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ ان راویوں نے اس روایت میں دن کے نوافل کا تذکرہ نہیں کیا۔

عبیداللہ نامی راوی کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: وہ رات کے نوافل دو دو کر کے ادا کرتے تھے' اور دن کے نوافل چار' چار کر کے ادا کرتے تھے۔

اس بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے۔

امام شافعی' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک رات کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے ان حضرات کے نزدیک دن کے نوافل چار' چار کر کے ادا کیے جائیں گے' جیسے ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کی جاتی ہیں یا اس کے علاوہ دیگر نفل نمازیں ہیں۔

سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحٰق اسی بات کے قائل ہیں۔

بَاب كَيْفَ كَانَ تَطَوُّعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

باب 29- نبی اکرم ﷺ دن کے وقت نوافل کس طرح ادا کرتے تھے؟

544 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَ ذَاكَ فَقُلْنَا مَنْ اَطَاقَ ذَاكَ مِنَّا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى اَرْبَعًا وَّصَلَّى اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهَارِ هٰذَا وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ كَانَ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيثَ وَاِنَّمَا ضَعَّفَهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِاَنَّهُ لَا يُرْوٰى مِثْلُ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَاصِمُ بْنُ ضَمْرَةَ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيٰى ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ سُفْيَانُ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيثِ الْحَارِثِ

◆◆ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے دن کے نوافل کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، ہم نے عرض کی: ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ (لیکن آپ ہمیں بتا تو دیں) انہوں نے فرمایا: جب سورج اس طرف (یعنی مشرق میں) اتنا ہوتا، جتنا عصر کے وقت اس طرف (یعنی مغرب میں) ہوتا ہے (یعنی چاشت کا وقت ہوتا) تو نبی اکرم ﷺ دو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور جب سورج اس طرف اتنا ہوتا جتنا ظہر کے وقت ہوتا ہے، تو آپ چار رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے، آپ ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے اس کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے، عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے، جن میں دو رکعت کے بعد آپ مقرب فرشتوں، انبیاء و مرسلین اور ان کی پیروی کرنے والے مؤمنوں اور مسلمانوں پر سلام بھیج کر فصل کرتے تھے۔

حضرت عاصم بن ضمرہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اسحٰق بن ابراہیم بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کے نوافل کے بارے میں سب سے بہترین چیز' جو روایت کی گئی ہے۔وہ (یہی روایت) ہے۔

ابن مبارک سے یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے' ہمارے خیال میں انہوں نے اسے ضعیف اس لئے قرار دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے' کیونکہ اس طرح کی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اور کسی حوالے سے نقل کی گئی صرف یہی ایک حوالہ ہے' جو عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے۔

عاصم بن ضمرہ نامی راوی بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں' سفیان فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک عاصم بن ضمرہ سے منقول روایت حارث سے منقول روایت پر فضیلت رکھتی ہے۔

بَابُ فِیْ کَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِیْ لُحُفِ النِّسَآءِ

باب 30- خواتین کی چادر میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے

545 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِیْ لُحُفِ نِسَائِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةٌ فِیْ ذٰلِكَ

عبداللہ بن شقیق، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کی چادر پر نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ایک روایت کے مطابق اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت بھی منقول ہے۔

بَاب ذِكْرِ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِیْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

باب 31- نفل نماز کے دوران کسی حد تک چلنا یا کوئی کام کرنا جائز ہے

545- اخرجه ابو داؤد (154/1): كتاب الطهارة باب: الصلاة فی شعر النساء حديث (367)' و (230/1)، كتاب الصلاة: باب: الصلاة فی شعر النساء' حديث (645)' والنسائی (217/8): كتاب الاشربة: باب: اللحف' من طريق اشعث بن عبدالملك' عن محمد بن سيرين' عن عبدالله بن شقيق عن عائشة' فذكره.واخرجه ابو داؤد (154/1): كتاب الطهارة: باب: الصلاة فی شعر النساء حديث (368) قال: حدثنا الحسن بن علی' قال: حدثنا سليمان بن حرب' قال: حدثنا حماد' عن هشام' عن ابن سيرين' عن عائشة' فذكره. ولم يذكر فيه (عبدالله بن شقيق) قال حماد: وسمعت سعيد بن ابی صدقة. قال: سالت محمدا عنه فلم يحدثنی' وقال: سمعته منذ زمان ولا ادری ممن سمعته' ولا ادری اسمعته من ثبت ام لا سلوا عنه. واخرجه احمد (101/6) قال: حدثنا عفان' قال: حدثنا بشر' يعنی ابن مفضل' قال: حدثنا سلمة بن علقمة' عن محمد بن سيرين' قال: نبئت ان عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلی فی شعرنا.

546 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشٰى حَتّٰى فَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَكَانِهٖ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں آئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر میں نماز ادا کررہے تھے' دروازہ بند تھا آپ چل کرآئے اور آپ نے میرے لئے دروازہ کھول دیا' پھر آپ اپنی جگہ پر واپس چلے گئے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: وہ دروازہ قبلہ کی سمت میں تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي قِرَائَةِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ

باب 32- ایک رکعت میں دوسورتیں پڑھنا

547 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ

آثارِ صحابہ: سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ (غَيْرِ اٰسِنٍ) اَوْ (يَاسِنٍ) قَالَ كُلَّ الْقُرْاٰنِ قَرَاْتَ غَيْرَ هٰذَا الْحَرْفِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَئُوْنَهٗ يَنْثُرُوْنَهٗ نَثْرَ الدَّقَلِ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَاَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے ابووائل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک شخص نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس حرف کے بارے میں دریافت کیا: ''(غَيْرِ اٰسِنٍ) اور (يَاسِنٍ)'' حضرت عبداللہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اسی لفظ کے علاوہ باقی سارا قرآن پڑھ لیا ہے اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ لوگ قرآن یوں پڑھتے ہیں' جیسے کوئی شخص ردی کھجوریں بکھیر دیتا ہے' اور وہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں جاتا' مجھے ایک دوسرے جیسی ایسی سورتوں کے بارے

546: اخرجه ابو داؤد (305/1): كتاب الصلاة: باب: العمل في الصلاة' حديث (922)' والنسائي (11/3): كتاب السهو: باب: المشي امام القبلة خطى يسيرة' واحمد في "مسنده": (31/6 -183 -234) من طريق برد بن سنان ابي العلاء' عن الزهري عن عروة عن عائشة' فذكره.

547- اخرجه البخاري (298/2): كتاب الاذان: باب: الجمع بين السورتين في الركعة' حديث (775)' و (655/8): كتاب فضائل القرآن' باب: تاليف القرآن' حديث (4996)' و (707/8): باب: الترتيل في القراءة' حديث (5043)' و مسلم (171/3- الابي): كتاب صلاة المسافرين و قصرها' باب: ترتيل القراءة واجتناب الهذ' وهو الافراط في السرعة' واباحة سورتين فاكثر في ركعة' حديث (722/279-278-277-276-275)' والنسائي (174/2-175): كتاب الافتتاح: باب: قراءة سورتين في ركعة' واحمد (-455-462 /380-421-427-436) وابن خزيمة (269/1) حديث (538) من طريق شقيق بن سلمة ابي وائل عن عبدالله بن مسعود' فذكره.

میں یاد ہے جنہیں نبی اکرم ﷺ ملا کر تلاوت کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں' ہم نے علقمہ سے یہ کہا: وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کریں' تو حضرت عبداللہ نے بتایا: وہ مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی بیس سورتیں ہیں' جن میں سے کوئی دوسورتیں نبی اکرم ﷺ ایک رکعت میں ایک ساتھ تلاوت کرلیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ فِي خُطَاهُ

باب 33- مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت اور قدموں کے اجر کا لکھا جانا

548 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ سَمِعَ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ لَا يُخْرِجُهُ اَوْ قَالَ لَا يَنْهَزُهُ اِلَّا اِيَّاهَا لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً اَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب آدمی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے' پھر نماز کے لئے جائے' وہ صرف نماز کے لئے ہی نکلے' تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَنَّهُ فِي الْبَيْتِ اَفْضَلُ

باب 34- مغرب کی نماز کے بعد گھر میں نفل پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے

549 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ ابْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ يَّتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حدیثِ دیگر: وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ

549- اخرجه ابو داؤد (415/1): كتاب الصلاة: باب: ركعتي المغرب اين تصليان' حديث (1300)' والنسائي (198/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: الحث على الصلاة في البيوت والفضل في ذلك' وابن خزيمة (210/2) حديث (1201) من طريق محمد بن موسى الفطري' عن سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة' عن ابيه' عن جده' فذكره.

الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهِ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَمَا زَالَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ

فَفِي الْحَدِيْثِ دِلَالَةٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ

◆◆ سعد بن اسحٰق اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مسجد بنوعبداشہل میں مغرب کی نماز ادا کی کچھ لوگ اٹھے اور نفل پڑھنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نماز اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت کعب بن عجرہ سے منقول یہ حدیث ''غریب'' ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

درست روایت وہ ہے' جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے: نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بھی روایت کیا گیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر آپ مسجد میں نوافل ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ نے عشاء کی نماز ادا کی۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے: نبی اکرم ﷺ نے مغرب کے بعد والی دو رکعت مسجد میں بھی ادا کی ہیں۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَمَا يُسْلِمُ الرَّجُلُ

باب 35- اسلام قبول کرتے وقت غسل کرنا

550 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ لِلرَّجُلِ اِذَا اَسْلَمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ وَيَغْسِلَ ثِيَابَهُ

◆◆ حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ مسلمان ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کرنے کا حکم دیا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

550: اخرجه ابو داؤد (151/1): كتاب الطهارة: باب: في الرجل يسلم فيومر بالغسل' حديث (355)' والنسائي (109/1): كتاب الطهارة: باب: ذكر مايوجب الغسل وما لا يوجبه (غسل الكافر اذا اسلم)' وابن خزيمة (126/1) حديث (254-255) من طريق سفيان الثوري' عن الاغر بن الصباح' عن خليفة بن حصين عن قيس بن عاصم' فذكره. واخرجه احمد (6/6) قال: حدثنا وكيع' قال: حدثنا سفيان' عن الاغر المنقري' عن خليفة بن حصين بن عاصم عن ابيه' ان جده اسلم على عهد النبي صلى الله عليه وسلم' فامره ان يغتسل بماء و سدر.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔
اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' ان حضرات کے نزدیک مسلمان ہونے والے شخص کے لئے یہ بات مستحب ہے: وہ غسل کرے اور اپنے کپڑوں کو بھی دھولے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ

باب 36- بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت ''بِسْمِ اللّٰهِ'' پڑھنا

551 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: سَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْيَاءُ فِيْ هٰذَا

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنات کی آنکھوں اور اولادِ آدم کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے: جب کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو ''بِسْمِ اللّٰهِ'' پڑھ لے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں اور اس کی سند بھی مستند نہیں ہے۔
اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ سِيمَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اٰثَارِ السُّجُوْدِ وَالطُّهُوْرِ

باب 37- قیامت کے دن سجدوں اور وضو کے آثار اس امت کی مخصوص نشانی ہوں گے

552 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرٌّ مِّنَ السُّجُوْدِ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن میری امت (کے چہرے)

551-اخرجه ابن ماجه (109/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: مايقول الرجل اذا دخل الخلاء' حديث (297) من طريق محمد بن حميد الرازی' قال: حدثنا الحكم بن بشير بن سلمان' قال: حدثنا خلاد الصفار' عن الحكم بن عبدالله النصری' عن ابی اسحق' عن ابی جحيفة' عن علی بن ابی طالب' فذكره۔
557: اخرجه احمد فی "مسنده": (189/4) من طريق صفوان بن عمرو' عن يزيد بن خمير الرجبی' عن عبدالله بن بسر المازنی' فذكره۔

سجدوں کی وجہ سے روشن اور وضو کی وجہ سے چمکدار ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے جو حضرت عبداللہ بن بسر سے منقول ہے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ

باب 38- وضو میں دائیں طرف سے آغاز کرنا مستحب ہے

553 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهِ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهِ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِيْ انْتِعَالِهِ اِذَا انْتَعَلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ اَسْوَدَ الْمُحَارِبِيُّ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا' کنگھی کرتے وقت ہوئے بھی' جوتا پہنتے ہوئے بھی جب آپ (اسے) پہنتے تھے۔ (دائیں طرف سے آغاز کرنا ہی پسند تھا)

ابوشعثاء نامی راوی کا نام سلیمان بن اسود محاربی ہے۔

بَاب قَدْرِ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَآءِ فِي الْوُضُوْءِ

باب 39: کتنے پانی کے ساتھ وضو کرنا کافی ہے؟

554 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ رِطْلَانِ مِنْ مَاءٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ

553: اخرجه البخاري (324/1): كتاب الوضوء: باب: التيمن في الوضوء والغسل' حديث (168)' و (623/1): كتاب الصلاة باب: التيمن في دخول المسجد وغيره' حديث (426)' و (436/9): كتاب الاطعمة: باب: التيمن في الاكل وغيره' حديث (5380)' و (322/10): كتاب اللباس: باب يبدا بالنعل اليمنى' حديث ()5854' و (381/10): باب: الترجيل اوالتيمن فيه' حديث (5926)' و مسلم (76/2- الابي): كتاب الطهارة: باب: التيمن في الطهور وغيره' حديث (66-67/268) وابو داؤد (468/2): كتاب اللباس: باب: في الانتعال' حديث (4140)' والنسائي (78/1): كتاب الطهارة: باب: باى الرجلين يبدا بالغسل' و (205/1): كتاب للغسل والتيمم: باب: التيمن في الطهور' و (185/8): كتاب الزينة باب: التيامن في الترجل' وابن ماجه (141/1) كتاب الطهارة و سننها: باب التيمن في الوضوء' حديث (401)' واحمد (94/6 -130-174-187-202-210)وابن خزيمة (91/1) حديث (179)' و (122/1) حديث (244) من طريق اشعث ب نابي الشعثاء' عن ابيه عن مسروق عن عائشة' فذكره۔

554- اخرجه احمد في "مسنده": (179/3) من طريق وكيع' قال: حدثنا شريك' عن عبدالله بن عيسى' عن ابن جبر' عن انس بن مالك' فذكره۔

حدیثِ دیگر: وَرَوٰی شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَتَوَضَّأُ بِالْمَكُّوكِ وَیَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِیَّ

وَرُوِیَ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِیْسٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ شَرِیْكٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو رطل پانی سے وضو ہو جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف شریک نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں جو انہی الفاظ میں منقول ہے۔

شعبہ نامی راوی نے عبداللہ بن عبداللہ جبر کے حوالے سے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک پانی (یعنی ایک صاع پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور پانچ مکوک (یعنی پانی صاع پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

سفیان ثوری نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک "مد" (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور ایک صاع (پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت' شریک کی نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِیْ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِیعِ

باب 40: دودھ پینے والے بچے کے پیشاب پر پانی بہانا

555 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِیْ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِیعِ یُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَیُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِیَةِ قَالَ قَتَادَةُ وَهٰذَا مَا لَمْ یَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِیْعًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اختلافِ روایت: رَفَعَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِیُّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ قَتَادَةَ وَاَوْقَفَهُ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ یَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے دودھ پینے والے

555-اخرجه ابو داؤد (156/1): كتاب الطهارة: باب: بول الصبی یصیب الثوب' حدیث (378)' وابن ماجه (174/1): كتاب الطهارة و سننها: باب: ماجاء فی بول الصبی الذی لم یطعم' حدیث (525)' واحمد (76/1-97-137)' وابن خزیمة (143/1) حدیث (284)' من طریق هشام الدستوائی' عن قتادة عن ابی حرب بن ابی الاسود ' عن ابیه علی بن ابی طالب' فذكره. واخرجه ابو داؤد (156/1): كتاب الطهارة: باب: بول الصبی یصیب الثوب' حدیث (377) قال: حدثنا مسدد' قال: حدثنا یحیی' عن ابن ابی عروبة' عن قتادة عن ابی حرب بن ابی الاسود' عن ابیه' عن علی رضی الله عنه' قال: یغسل بول الجاریة' وینضح بول الغلام مالم یطعم. (موقوفاً)

بچوں کے پیشاب کے بارے میں یہ فرمایا ہے: لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے۔
قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ حکم اس وقت ہے جب وہ دونوں کچھ کھاتے پیتے نہ ہوں لیکن اگر وہ کھاتے پیتے ہوں تو ان دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
ہشام دستوائی نے اس روایت کو قتادہ کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔
جبکہ سعید بن ابوعروبہ نے اس روایت کو قتادہ کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ مَسْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ

باب 41- نبی اکرم ﷺ نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد بھی (موزوں پر) مسح کیا

556 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اَقَبْلَ الْمَائِدَةِ اَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ قَالَ مَا اَسْلَمْتُ اِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُقَاتِلِ ابْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا میں نے ان سے اس بارے میں بات کی تو انہوں نے فرمایا: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یاد ہے آپ ﷺ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا۔ شہر بن حوشب کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: یہ سورۂ مائدہ نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے یا بعد کا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔
یہی روایت ایک سند کے ہمراہ منقول ہے۔
(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ شہر بن حوشب سے اس کے منقول ہونے کو ہم صرف مقاتل بن حیان کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْاَكْلِ وَالنَّوْمِ اِذَا تَوَضَّاَ

باب 42- جنبی شخص جب وضو کر لے تو اس کے لئے کھانے اور سونے کی رخصت

557 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ

بچوں کے پیشاب کے بارے میں یہ فرمایا ہے: لڑکے کے پیشاب پر پانی بہادیا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے۔
قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ حکم اس وقت ہے جب وہ دونوں کچھ کھاتے پیتے نہ ہوں' لیکن اگر وہ کھاتے پیتے ہوں' تو ان دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہشام دستوائی نے اس روایت کو قتادہ کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

جبکہ سعید بن ابوعروبہ نے اس روایت کو قتادہ کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي مَسْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ

باب 41- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد بھی (موزوں پر) مسح کیا

556 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهُ اَقَبْلَ الْمَائِدَةِ اَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ قَالَ مَا اَسْلَمْتُ اِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُقَاتِلِ ابْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا' میں نے ان سے اس بارے میں بات کی' تو انہوں نے فرمایا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا۔ شہر بن حوشب کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: یہ سورۂ مائدہ نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے یا بعد کا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

یہی روایت ایک سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ شہر بن حوشب سے اس کے منقول ہونے کو ہم صرف مقاتل بن حیان کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْاَكْلِ وَالنَّوْمِ اِذَا تَوَضَّاَ

باب 42- جنبی شخص جب وضو کر لے' تو اس کے لئے کھانے اور سونے کی رخصت

557 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ

يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْکُلَ اَوْ یَشْرَبَ اَوْ یَنَامَ اَنْ یَّتَوَضَّاَ وُضُوْئَهٗ لِلصَّلٰوةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت عمار رٹی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جنبی شخص کو یہ رخصت دی ہے: جب اس نے کھانا ہو یا پینا ہو یا سونا ہو'تو وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا ذُکِرَ فِیْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ

باب 43- نماز کی فضیلت کا بیان

558 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ الْقَطَوَانِیُّ الْکُوْفِیُّ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا غَالِبٌ اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ عَائِذٍ الطَّائِیِّ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعِیْذُکَ بِاللّٰہِ یَا کَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ اُمَرَاءَ یَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ فَمَنْ غَشِیَ اَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِیْ کَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰی ظُلْمِهِمْ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا یَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ وَمَنْ غَشِیَ اَبْوَابَهُمْ اَوْ لَمْ یَغْشَ فَلَمْ یُصَدِّقْهُمْ فِیْ کَذِبِهِمْ وَلَمْ یُعِنْهُمْ عَلٰی ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَیَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ یَا کَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلٰوةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِیْنَةٌ وَّالصَّدَقَةُ تُطْفِیُٔ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِیُٔ الْمَاءُ النَّارَ یَا کَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ اِنَّهٗ لَا یَرْبُوْ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ اِلَّا کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مُوْسٰی

توضیح راوی: وَاَیُّوْبُ بْنُ عَائِذٍ الطَّائِیُّ یُضَعَّفُ وَیُقَالُ کَانَ یَرٰی رَاْیَ الْاِرْجَاءِ

قول امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَلَمْ یَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مُوْسٰی وَاسْتَغْرَبَهٗ جِدًّا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مُوْسٰی عَنْ غَالِبٍ بِهٰذَا

◆◆ حضرت کعب بن عجرہ رٹی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے کعب بن عجرہ! میں تمہیں ان امراء سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں' جو میرے بعد ہوں گے' جو شخص ان کے دروازوں پر جائے گا' اور ان کے جھوٹ میں ان کی

557- اخرجه ابو داؤد (107/1): کتاب الطهارة: باب: من قال:یتوضا الجنب' حدیث (225)' و (478/2) کتاب الترجل: باب: فی الخلوق للرجال' حدیث (4176)' و (609/2): کتاب السنة: باب: ترک السلام علی اهل الاهواء' حدیث (4601)' واحمد (320/4) من طریق حماد بن سلمة' قال: اخبرنا عطاء الخراسانی' عن یحیی بن یعمر عن عمار' فذکره.واخرجه احمد (320/4)' وابو داؤد (479/2) کتاب الترجل: باب: فی الخلوق للرجال' حدیث (4177) من طریق ابن جریج' قال: اخبرنی عمر بن عطاء بن ابی الخوار' انه سمع یحیی بن یعمر یخبر عن رجل اخبره عن عمار بن یاسر' زعم ان یحیی قدسمی ذلک الرجل' ونسیه عمر۔

تصدیق کرے گا' اوران کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں' وہ میرے حوض پر مجھ تک نہیں آسکے گا' اور جو شخص ان کے دروازوں پر جائے یا نہ جائے اوران کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہ کرے اوران کے ظلم میں ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے' اور میں اس سے ہوں' اور عنقریب وہ حوض پر میرے پاس آئے گا' اے کعب بن عجرہ! نماز برہان ہے روزہ ڈھال ہے' صدقہ' گناہ کو اس طرح مٹادیتا ہے' جیسے پانی آگ کو بجھادیتا ہے۔

اے کعب بن عجرہ! جس گوشت کی پرورش حرام (مال) سے ہوئی ہو' وہ جہنم کا مستحق ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: تو وہ اس حدیث کو صرف عبیداللہ بن موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے جانتے تھے' انہوں نے اسے بہت زیادہ ''غریب'' قرار دیا ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن نمیر نے اس روایت کو عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے' غالب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 44: (بلاعنوان)

559 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُولُ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيعُوا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِي اُمَامَةَ مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ قَالَ سَمِعْتُهُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ سے' اپنے پروردگار سے ڈرو! پانچ نمازیں ادا کرو' اپنے (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھو' اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو' اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہوجاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' آپ نے کتنا عرصہ پہلے اس حدیث کو سنا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے اسے اس وقت سنا تھا جب میں تیس سال کا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

559– اخرجه ابو داؤد (601/1)؛ كتاب المناسك: باب: من قال: خطب يوم النحر' حديث (1955)' واحمد (262-251/5) من طريق سليم بن عامر عن ابي امامة' فذكره.

کِتَابُ الزَّکٰوۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

زکوٰۃ کے بارے میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنْعِ الزَّکَاۃِ مِنَ التَّشْدِیْدِ

باب1- زکوٰۃ ادا کرنے کی شدید مذمت

560 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ھَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ التَّمِیْمِیُّ الْکُوْفِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ

متنِ حدیث: جِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ قَالَ فَرَآنِیْ مُقْبِلًا فَقَالَ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لِیْ لَعَلَّہٗ اُنْزِلَ فِیَّ شَیْءٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ ھُمْ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَحَثَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ فَیَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا لَمْ یُؤَدِّ زَکَاتَھَا اِلَّا جَآئَتْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَعْظَمَ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنَہٗ تَطَؤُہٗ بِاَخْفَافِھَا وَتَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِھَا کُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاھَا عَادَتْ عَلَیْہِ اُوْلَاھَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مِثْلُہٗ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لُعِنَ مَانِعُ الصَّدَقَۃِ وَعَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ ھُلْبٍ عَنْ اَبِیْہِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیحِ راوی: وَّاسْمُ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدَبُ بْنُ السَّکَنِ وَیُقَالُ ابْنُ جُنَادَۃَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مُوْسٰی عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ الدَّیْلَمِ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ الْاَکْثَرُوْنَ اَصْحَابُ عَشَرَۃِ الْاٰفٍ قَالَ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ مَرْوَزِیٌّ رَجُلٌ صَالِحٌ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے، جب آپ نے مجھے آتے ہوئے دیکھا، تو ارشاد فرمایا: قیامت کے دن وہ سب سے زیادہ خسارہ پانے

560- اخرجہ البخاری (533/11) کتاب الایمان والنذور: باب: کیف کان یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم (6638)، ومسلم (686/2) کتاب الزکاۃ: باب: تغلیظ عقوبۃ من لا یودی الزکاۃ رقم (990/30)، والنسائی (10/5) کتاب الزکاۃ: باب: التغلیظ فی حبس الزکاۃ رقم (2440)، (29/5) کتاب الزکاۃ: باب: مانع زکاۃ الغنم رقم (2456)، وابن ماجہ (569/1) کتاب الزکاۃ: باب: ماجاء فی منع الزکاۃ رقم (1785)، واحمد (152/5 -157/169)، والدارمی (381/1) کتاب الزکاۃ: باب: من لایود زکاۃ الابل والبقر والغنم، وابن خزیمۃ (9/4) حدیث (2251)، والحمیدی (77/1) رقم (140).

والے ہوں گے۔ربّ کعبہ کی قسم! حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سوچا میرا کیا ہوگا' شاید میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ صاحب حیثیت لوگ ہیں' ماسوائے شخص کے جو یہ کہے: اتنا' اتنا اور اتنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ ملا کر آگے کی طرف دائیں طرف اور بائیں طرف (اشارہ کر کے فرمایا)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جو بھی شخص مر جائے اور اس نے اونٹ یا گائے چھوڑی ہو جس کی زکوٰۃ اس نے ادا نہ کی ہو' تو جب وہ قیامت کے دن آئیں گے' تو وہ پہلے سے بڑے بڑے ہوں گے اور زیادہ موٹے ہوں گے اور پھر اپنے پاؤں کے ذریعے اس شخص کو روندیں گے اور سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گے' جب ان میں سے آخری گزر جائے گا' تو پہلے والا دوبارہ آجائے گا' یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا (یعنی قیامت کے پورے دن کے دوران ایسا ہوتا رہے گا۔)

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے۔

حضرت قبیصہ بن ہلب نے اپنے والد کے حوالے سے (ان کے علاوہ) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے بھی احادیث منقول ہیں)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا نام جندب بن سکن ہے۔

ایک قول کے مطابق (جندب) بن جنادہ ہے۔

حضرت ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: صاحب حیثیت سے مراد وہ شخص ہے' جس کے پاس دس ہزار (درہم یا دینار) ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ إِذَا أَدَّيْتَ الزَّكَاةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

باب 2- جب تم زکوٰۃ ادا کر دو' تو جو تمہارے ذمے لازم ہے' وہ تم نے ادا کر دیا

561 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: إِذَا أَدَّيْتَ زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ أَنَّهُ ذَكَرَ الزَّكَاةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَتَطَوَّعَ

561- اخرجہ ابن ماجہ (570/1) کتاب الزکاۃ: باب: ما ادی زکاتہ لیس بکنز رقم (1788) وابن خزیمۃ (111,110/4) حدیث (2471)

توضیح راوی: وَابْنُ حُجَيْرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَيْرَةَ الْمِصْرِيُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تم نے اپنے ذمے لازم فرض کو ادا کر دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر حوالوں سے یہ بھی منقول ہے: آپ نے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا' تو وہ شخص بولا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میرے اوپر اس کے علاوہ بھی کوئی ادائیگی لازم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں' البتہ اگر تم نفلی (طور پر صدقہ وخیرات کرنا چاہو تو یہ تمہارے حق میں) زیادہ بہتر ہے۔

ابن حجیرہ نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن حجیرہ بصری ہے۔

562 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا نَتَمَنّٰى اَنْ يَّاْتِيَ الْاَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَثَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ اٰللّٰهُ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ اٰللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ اٰللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا فِيْ اَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ اٰللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ اِلَى الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ اٰللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَّلَا اُجَاوِزُهُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ الْاَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قولِ امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِقْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْقِرَائَةَ

619- اخرجه مسلم (1/134-138۔ الابی)' كتاب الايمان: باب: السوال عن اركان الاسلام' رقم (12/10)' والنسائی (4/121,122) كتاب الصيام: باب: وجوب الصيام رقم (2091)' واحمد (3/143-193)' والدارمی (1/164) كتاب الصلاة: باب: فرض الوضوء والصلاة' وعبد بن حميد (ص 384) رقم (1285)۔

عَلَى الْعَالِمِ وَالْعَرْضَ عَلَيْهِ جَائِزٌ مِثْلُ السَّمَاعِ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ الْاَعْرَابِيَّ عَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم یہ آرزو کیا کرتے تھے کہ کوئی سمجھدار دیہاتی آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرے ہم اس وقت آپ کے پاس موجود ہوں۔

ایک مرتبہ ہم اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے ایک دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا وہ بولا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے قاصد ہمارے پاس آئے انہوں نے ہمیں یہ بتایا: آپ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: اس ذات کی قسم! جس نے آسمان کو بلند کیا ہے زمین کو بچھایا ہے پہاڑوں کو نصب کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے واقعی آپ کو مبعوث کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا جی ہاں! وہ بولا: آپ کے قاصد نے ہمیں یہ بتایا ہے: آپ یہ فرماتے ہیں: ہم پر روزانہ پانچ نمازیں پڑھنا لازم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا ہی ہے وہ بولا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: آپ کے قاصد نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے: آپ یہ فرماتے ہیں: ہم پر سال میں ایک مہینے کے روزے رکھنا لازم ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے وہ بولا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: آپ کے قاصد نے ہمیں یہ بتایا ہے: آپ یہ فرماتے ہیں: ہم پر اپنے اموال میں زکوٰۃ دینا لازم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے وہ دیہاتی بولا اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: آپ کے قاصد نے ہمیں یہ بتایا ہے: آپ یہ فرماتے ہیں: ہم پر بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے اس شخص پر جو وہاں جانے کی استطاعت رکھتا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں ان میں سے کسی بھی چیز کو نہیں چھوڑوں گا اور ان میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کروں گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) پھر وہ شخص چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ دیہاتی ٹھیک کہہ رہا ہے تو یہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: علم حدیث کے بعض ماہرین نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس حدیث کے ذریعے یہ بات واضح ہوتی ہے: عالم شخص کے سامنے پڑھ کر (سنانا) یا اس کے سامنے بیان کرنا جائز ہے اور اس کی حیثیت (عالم سے کوئی بات) سننے کی طرح ہے۔

انہوں نے یہ دلیل پیش کی ہے: ایک دیہاتی شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سامنے کچھ باتیں پیش کی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اقرار کیا۔ (یعنی تصدیق کی تھی۔)

مَا جَآءَ فِیْ زَکٰوۃِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ

باب 3- سونے اور چاندی کی زکوٰۃ

563 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَّلَیْسَ فِیْ تِسْعِیْنَ وَمِائَةٍ شَیْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَیْنِ فَفِیْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ الْاَعْمَشُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَغَیْرُهُمَا عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَّرَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ عُیَیْنَةَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عِنْدِیْ صَحِیْحٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ یُحْتَمَلُ اَنْ یَّكُوْنَ رُوِیَ عَنْهُمَا جَمِیْعًا

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے' تو تم چاندی کی زکوٰۃ ادا کرلو' ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم' پھر ایک سو نوے تک کوئی مزید ادائیگی نہیں ہوگی' جب یہ دوسو ہو جائیں' تو ان میں پانچ درہم (ادا کرنا لازم) ہو جائیں گے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اعمش' ابوعوانہ اور ان دونوں کے علاوہ دیگر راویوں نے' اس روایت کو ابواسحق کے حوالے سے' عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

سفیان ثوری' ابن عیینہ اور دیگر حضرات نے اس کو' ابواسحق کے حوالے سے' حارث کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میرے نزدیک یہ دونوں اسناد مستند ہیں' جو ابواسحق کے حوالے سے منقول ہیں' اس بات کا احتمال موجود ہے: یہ دونوں ان کے حوالے سے منقول ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ زَکٰوۃِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ

باب 4: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ

563- اخرجه ابو داؤد (494/1) كتاب الزكاة: باب: فی زكاة السائمة رقم (1574)' والنسائی (37/5) كتاب الزكاة: باب: زكاة الورق رقم (2477-2578)' واحمد (92/1-113, 114)' والدارمی (383/1) كتاب الزكاة: باب: زكاة الورق' وابن خزيمة (29/4) رقم (2284)' كلهم عن ابی اسحق عن عاصم بن حمزة عن علی يبلغ به النبی صلی اللّٰه عليه وسلم قال ابو داؤد: "راوی هذا الحديث الاعمش عن ابی اسحق كما قال ابو عوانة' ورواه شيبان ابو معاوية و ابراهيم بن طهمان عن ابی اسحق عن الحارث عن علی عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم مثله قال ابو داؤد: "روی حديث النفيلی۔ شعبة و سفيان وغيرهما عن ابی اسحق عن عاصم عن علی لم يرفعوه' اوقفوه علی علی۔

564 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ اِلٰى عُمَّالِهِ حَتّٰى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ وَعُمَرُ حَتّٰى قُبِضَ وَكَانَ فِيْهِ فِيْ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ شَاةٌ وَّفِيْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَّفِيْ عِشْرِيْنَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ وَّفِيْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰى سِتِّيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَجَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَّفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَّفِي الشَّاءِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلَاثِ مِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِ مِائَةِ شَاةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَيْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اِذَا جَآءَ الْمُصَدِّقُ قَسَّمَ الشَّاءَ اَثْلَاثًا ثُلُثٌ خِيَارٌ وَّثُلُثٌ اَوْسَاطٌ وَّثُلُثٌ شِرَارٌ وَّاَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَبَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ وَاِنَّمَا رَفَعَهُ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ (کے احکام سے متعلق) تحریر لکھوائی آپ نے اسے اپنے عمال کو ابھی نہیں بھجوایا تھا کہ آپ کا وصال ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی تلوار کے ساتھ (میان میں) رکھا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا' یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ زندگی بھر اس پر عمل کرتے رہے۔ اس میں یہ حکم تحریر تھا:

پانچ اونٹوں تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہے دس میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ پندرہ میں تین بکریوں کی بیس میں چار بکریوں کی اور پچیس اونٹوں سے لے کر 35 اونٹوں تک میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' پھر جب وہ اس سے زیادہ

564- اخرجه البخاری (368/3) کتاب الزکاة: باب: "لا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع" تعلیقا قال: "ویذکر عن سالم عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله ای مثل لفظ الباب" واخرجه ابو داؤد (490/1) کتاب الزکاة: باب: فی زکاة السائمة رقم (1568)' وابن ماجه (573/1) کتاب الزکاة: باب: صدقة الابل رقم (1798)' (577/1) کتاب الزکاة: باب: صدقة الغنم رقم (1805)' واحمد (14/2)

ہوں' تو 45 اونٹوں تک میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر وہ اس سے زیادہ ہوں' تو ساٹھ تک میں ایک ''حقہ'' کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں' تو 75 تک میں ایک ''جذعہ'' کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں' تو ان میں نوے تک میں دو بنت لبوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں' تو ایک سو بیس تک میں دو ''حقہ'' کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ ایک سو بیس سے زیادہ ہوں' تو ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بکریوں کے بارے میں حکم یہ ہے: ہر چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں' تو دو سو تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو تین سو تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ تین سو سے زیادہ ہوں' تو ہر ایک سو بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' پھر ان میں مزید کوئی ادائیگی نہیں ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد چار سو ہو جائے (زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے یا زکوٰۃ سے بچنے کے لئے) متفرق مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا' اور جمع مال کو الگ' الگ نہیں کیا جائے گا۔

جو مال دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو' تو ان دونوں سے برابری کی سطح پر وصولی کی جائے گی' زکوٰۃ میں کوئی بوڑھا یا عیب دار جانور وصول نہیں کیا جائے گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص آئے' تو وہ بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دے گا' ایک حصہ بہترین جانوروں پر مشتمل ہوگا ایک درمیانہ درجے کے جانوروں پر مشتمل ہوگا' اور ایک خراب جانوروں پر مشتمل ہوگا زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص درمیانی درجے کے جانوروں کو وصول کرلے گا۔

زہری نے گائے کے بارے میں کوئی بات بیان نہیں کی۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' بہز بن حکیم کی ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا سے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

عام فقہاء کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

یونس بن یزید اور دیگر راویوں نے زہری کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' اس حدیث کو نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

سفیان بن حسین نامی راوی نے اس روایت کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ زَکٰوۃِ الْبَقَرِ

باب 5: گائے کی زکوٰۃ

565 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

565- اخرجه ابن ماجه (577/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة البقر رقم (1804)' واحمد (411/1)

متنِ حدیث: فِیْ ثَلَاثِیْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِیْعٌ اَوْ تَبِیْعَةٌ وَّفِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّةٌ وَّفِی الْبَاب عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰكَذَا رَوَاهُ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ وَّعَبْدُ السَّلَامِ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَّرَوٰی شَرِيْكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِيْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تیس گائے (یا بیل) میں ایک تبیع یا تبیعہ (ایک سال کا بچھڑا) کی ادائیگی لازم ہوگی ہر چالیس میں ایک "مسنہ" (دو سال کی گائے) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبدالسلام بن حرب نے خصیف کے حوالے سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

عبدالسلام نامی راوی ثقہ ہے اور حافظ ہے۔

شریک نامی راوی نے اس حدیث کو خصیف کے حوالے سے ابوعبیدہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے نقل کیا ہے۔

ابوعبیدہ بن عبداللہ نے اپنے والد سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

566 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْيَمَنِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَّمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَّرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْيَمَنِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ وَهٰذَا اَصَحُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ هَلْ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ لَا

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا' تو آپ نے مجھے ہدایت کی: میں ہر تیس گائے میں سے ایک تبیع یا تبیعہ (ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی) وصول کروں اور ہر چالیس (گائے یا بیل) میں سے ایک مسنہ (دو

566- اخرجه ابو داؤد (494/1) كتاب الزكاة: باب: فی زكاة السائمة رقم (1576)' (183/2) كتاب الخراج والفیء والامارة: باب: فی اخذ الجزية رقم (3038)' والنسائی (26/5) كتاب الزكاة: باب: زكاة البقر رقم (2451)' والدارمی (382/1) كتاب الزكاة: باب: زكاة البقر' واحمد (233/5)' كلاهما عن عاصم والاعمش ليس فيه مسروق' واخرجه ابو داؤد (494/1) كتاب الزكاة: باب: فی زكاة السائمة رقم (577)' (578)' (183/2) كتاب الخراج: باب: فی اخذ الجزية رقم (3039)' والنسائی (26, 25/5) كتاب زلاكة: باب: زكاة البقر رقم (2450)' وابن ماجه (576/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة البقر رقم (1803)' واحمد (230/5)' وابن خزيمة (19/4) رقم (2268) كلاهما شقيق بن مسلمة وابو وائل و ابراهيم عن مسروق فذكره۔

سال کی گائے) وصول کروں اور ہر جوان (بالغ) آدمی سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا وصول کروں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

بعض راویوں نے اس حدیث کو سفیان کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے ابووائل کے حوالے سے مسروق کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اس طرح وصولی کریں۔

(امام ترمذی بیان کرتے ہیں) یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبیدہ نامی راوی سے دریافت کیا' کیا آپ کو حضرت عبداللہ کے حوالے سے کوئی حدیث یاد ہے' تو انہوں نے جواب دیا' نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ

باب 6: زکوٰۃ میں بہترین مال وصول کرنا مکروہ ہے

567 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اسْمُهُ نَافِذٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم اہلِ کتاب لوگوں کے پاس جا رہے ہو' تو تم انہیں اس بات کی گواہی کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' اگر وہ اس بارے میں تمہاری بات مان لیں' تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی

567- اخرجه البخاري (377/3) كتاب الزكاة: باب: لا توخذ كرائم اموال الناس في الصدقة رقم (1458)، و (418/3) كتاب الزكاة: باب: اخذ الصدقة من الاغنياء و ترد الى الفقراء، رقم (1496)، (622, 621/7) كتاب المغازي: باب: بعث ابي موسى و معاذ الى اليمن قبل حجة الوداع، رقم (4347)، و (359/13) كتاب التوحيد: باب: ماجاء في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم امته الى توحيد الله تبارك و تعالى رقم (7371)، و مسلم (166:163/1) كتاب الايمان: باب: الدعاء الى الشهادتين و شرائع الاسلام رقم (19/29)، وابو داؤد (498/1) كتاب الزكاة: باب: في زكاة السائمة رقم (1584)، والنسائي (2/5). كتاب الزكاة: باب: وجوب الزكاة رقم (2435)، وابن ماجه (568/1) كتاب الزكاة: باب: فرض الزكاة، رقم (1783)، وابن خزيمة (23/4) رقم (2275)، (58/4) رقم (2346)، واحمد (233/1) والدارمي (379/1) كتاب الزكاة: باب: في فضل الزكاة۔

ہیں اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری بات مان لیں تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے اموال کی زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے وصول کر کے ان کے غریب لوگوں کو دی جائے گی اگر وہ اس بارے میں تمہاری بات مان لیں تو تم لوگوں سے بہترین مال وصول کرنے سے بچنا اور مظلوم شخص کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

اس بارے میں حضرت صنابحی سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابومعبد نامی راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان کا نام "نافذ" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالتَّمْرِ وَالْحُبُوْبِ

7- کھیت، پھل اور غلے کی زکوٰۃ کا بیان

568 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْهُ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّالْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا وَّخَمْسَةُ اَوْسُقٍ ثَلَاثُ مِائَةِ صَاعٍ وَّصَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَةُ اَرْطَالٍ وَّثُلُثٌ وَّصَاعُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَّالْاُوْقِيَّةُ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا وَّخَمْسُ اَوَاقٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ يَّعْنِيْ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ وَّفِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِيْ كُلِّ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ شَاةٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

568- اخرجه البخاري (3/318-319) كتاب الزكاة: باب: ما ادى زكاته ليس بكنز رقم (1405) واطرافه في (1447-1459-1484)، ومسلم (2/673) كتاب الزكاة: باب: رقم (1، 2، 3، 4، 5، 5/979- 6/980)، وابو داؤد (1/487) كتاب الزكاة: باب: ما تجب فيه الزكاة رقم (1558- 1559)، والنسائي (5/17، 18) كتاب الزكاة: باب: زكاة الابل، رقم (2445-2446)، وابن خزيمة (4/17) رقم (2263)، ومالك في "الموطا" (1/244) كتاب الزكاة: باب: ما تجب فيه الزكاة رقم (2)، واحمد (3/6- 60- 73)، والدارمي (1/384) كتاب الزكاة: باب: مالا يجب فيه الصدقة من الحبوب. والحميدي (2/322) رقم (735).

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

اسی طرح کی ایک اور روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ روایت دیگر حوالوں سے بھی ان سے منقول ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' یعنی پانچ وسق سے کم (اناج) پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

پانچ وسق تین سو صاع کے برابر ہوں گے۔

اہلِ کوفہ کا ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔

اسی طرح پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے' اور پانچ اوقیے دو سو درہم کے ہوں گے۔

اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں ادائیگی لازم نہیں ہوتی' یعنی اگر اونٹوں کی تعداد پانچ سے کم ہو' تو اس میں زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی' جب ان کی تعداد پچیس ہو جائے' تو ان میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوتی ہے' اور اگر ان کی تعداد پچیس سے کم ہو' تو ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ مَا جَآءَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ صَدَقَةٌ

باب 8- گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

569 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِىْ فَرَسِهٖ وَلَا فِىْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَيْسَ فِى الْخَيْلِ السَّائِمَةِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِى الرَّقِيْقِ اِذَا كَانُوْا لِلْخِدْمَةِ صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنُوْا لِلتِّجَارَةِ فَاِذَا كَانُوْا لِلتِّجَارَةِ فَفِىْ اَثْمَانِهِمُ الزَّكَاةُ اِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ

569- اخرجه البخارى (383/3) كتاب الزكاة: باب: ليس على المسلم فى فرسه صدقة رقم (1463)وطرفه فى (1464)' ومسلم (670/2) كتاب الزكاة: باب: لا زكاة على المسلم فى عبده و فرسه (رقم 8, 9, 982/10)' وابو داؤد (502/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة الرقيق رقم (1595)' والنسائى (36/5) كتاب الزكاة: باب: زكاة الرقيق رقم (2471 -2472)'(35/5) كتاب الزكاة: باب: زكاة الخيل رقم (2467 -2468 -2469 -2470)' وابن ماجه (579/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة الخيل والرقيق رقم (1812).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان کے گھوڑے اور اس کے غلام میں اس پر زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک چرنے والے گھوڑے پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اسی طرح غلام میں بھی زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' جبکہ وہ خدمت کے لئے ہو' البتہ اگر وہ تجارت کے لئے ہو' تو حکم مختلف ہوگا' اگر وہ تجارت کے لئے ہوں' تو ایک سال گزر جانے کے بعد ان کی قیمت کے حساب سے زکوۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ زَکٰوۃِ الْعَسَلِ

باب 9: شہد کی زکوٰۃ کا بیان

570 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ التِّنِّیْسِیُّ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُّوسَی بْنِ یَسَارٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: فِی الْعَسَلِ فِیْ کُلِّ عَشَرَةِ اَزُقٍّ زِقٌّ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَیَّارَةَ الْمُتَعِیِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ فِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَّلَا یَصِحُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ کَبِیْرُ شَیْءٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَیْسَ فِی الْعَسَلِ شَیْءٌ وَّصَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَیْسَ بِحَافِظٍ

اختلافِ روایت: وَّقَدْ خُوْلِفَ صَدَقَةُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ رِوَایَةِ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ نَّافِعٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: اس کی دس مشکوں میں سے ایک مشک کی (زکوٰۃ کے طور پر) ادائیگی لازم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسیارہ متعی اور حضرت عبداللہ بن عمرو سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کی سند کے بارے میں کچھ کلام نہیں ہے۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: شہد پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

صدقہ بن عبداللہ نامی راوی حافظ نہیں ہیں۔ اس روایت کو نافع کے حوالے سے نقل کرنے میں صدقہ نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے۔

571 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ

آثارِ صحابہ: قَالَ سَاَلَنِىْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ صَدَقَةِ الْعَسَلِ قَالَ قُلْتُ مَا عِنْدَنَا عَسَلٌ نَتَصَدَّقُ مِنْهُ وَلٰكِنْ اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِى الْعَسَلِ صَدَقَةٌ فَقَالَ عُمَرُ عَدْلٌ مَرْضِيٌّ فَكَتَبَ اِلَى النَّاسِ اَنْ تُوضَعَ يَعْنِىْ عَنْهُمْ

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا: تو میں نے کہا: ہمارے پاس شہد نہیں ہوتا تھا' جس کی ہم زکوٰۃ ادا کرتے' البتہ مغیرہ بن حکیم نے ہمیں یہ بتایا: شہد میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ ایک عادل اور پسندیدہ شخص ہیں۔ پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں (یعنی اپنے سرکاری اہلکاروں) کو خط بھجوایا کہ اسے اٹھا دیا جائے۔ (یعنی لوگوں سے شہد کی زکوٰۃ وصول نہ کی جائے)۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا زَكٰوةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

باب 10: "مالِ مستفاد" پر اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے

572 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ صَالِحٍ الطَّلْحِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهٖ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ سَرَّاءَ بِنْتِ نَبْهَانَ الْغَنَوِيَّةِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے کوئی مال حاصل کیا' تو اس پر اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

اس بارے میں سیّدہ سراء بنت نبہان رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

573 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

آثارِ صحابہ: قَالَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهٖ

آثارِ صحابہ: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى اَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ ضَعِيْفٌ فِى الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُمَا مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَلَطِ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا زَكٰوةَ فِى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

مذاہب فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ عِنْدَهٗ مَالٌ تَجِبُ فِيْهِ الزَّكَاةُ فَفِيْهِ الزَّكَاةُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ سِوَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكَاةُ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَاِنِ اسْتَفَادَ مَالًا قَبْلَ اَنْ يَّحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَاِنَّهٗ يُزَكِّي الْمَالَ الْمُسْتَفَادَ مَعَ مَالِهِ الَّذِيْ وَجَبَتْ فِيْهِ الزَّكَاةُ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جس شخص نے کوئی مال حاصل کیا' تو اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' جب تک وہ مال ایک سال تک مال کے پاس نہ رہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو ایوب' عبیداللہ اور دیگر راویوں نے نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نامی راوی علم حدیث میں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بن حنبل' علی بن مدینی اور دیگر محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ یہ بکثرت غلطی کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب رضی اللہ عنہم سے یہ بات روایت کی گئی ہے: مال میں اس وقت تک زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

امام مالک بن انس' امام شافعی' امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی کے پاس ایسا مال موجود ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی' تو اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس کے پاس اس مال کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو' تو اس مال مستفاد پر زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت لازم ہوگی جب اس پر ایک سال گزر جائے گا۔

اگر وہ شخص ایک سال گزرنے سے پہلے مزید مال حاصل کر لیتا ہے' تو وہ اس حاصل ہونے والے مال کی زکوٰۃ بھی اس مال کے ہمراہ ادا کرے گا' جس میں زکوٰۃ واجب ہوئی تھی۔

سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ

باب 11: مسلمانوں پر جزیہ کی ادائیگی لازم نہیں ہے

574 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَّاحِدَةٍ وَّلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

574- اخرجه ابو داؤد (187/2) كتاب الخراج والفیء والامارة: باب: فی الذمی يسلم فی بعض السنة هل عليه جزية؟ رقم (3053)

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَّجَدِّ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِىَ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِىْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النَّصْرَانِيَّ اِذَا اَسْلَمَ وُضِعَتْ عَنْهُ جِزْيَةُ رَقَبَتِهٖ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ اِنَّمَا يَعْنِىْ بِهٖ جِزْيَةَ الرَّقَبَةِ وَفِي الْحَدِيْثِ مَا يُفَسِّرُ هٰذَا حَيْثُ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک سرزمین میں دو قبلہ والوں کا رہنا مناسب نہیں ہے' اور مسلمانوں پر جزیے کی ادائیگی لازم نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ' اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کو قابوس بن ابوظبیان کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی عیسائی شخص مسلمان ہو جائے' تو اس سے جزیے کی ادائیگی ختم ہو جائے گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمانوں پر ''عشور'' کی ادائیگی لازم نہیں ہے۔ اس سے مراد جزیہ ہی ہے۔

حدیث میں یہ بات موجود ہے جو اس بات کی وضاحت کرتی ہے' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: عشور کی ادائیگی یہودیوں اور عیسائیوں پر لازم ہے مسلمانوں پر عشور کی ادائیگی لازم نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

باب 12- زیورات کی زکوٰۃ کا بیان

575- سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ عَنِ ابْنِ اَخِىْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ

متنِ حدیث: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

575- اخرجه البخاری (384/3) کتاب الزکاة: باب: الزکاة علی الزوج والایتام فی الحجر' رقم (1466)' ومسلم (694/2, 695) کتاب الزکاة: باب: فضل النفقة والصدقة علی الاقربین والزوج والاولاد والوالدین ولو کانوا مشرکین رقم (45, 1000/46)' والنسائی (92/5, 93) کتاب الزکاة: باب: الصدقة علی الاقارب: رقم (2583)' وابن ماجه (587/1) کتاب الزکاة: باب: الصدقة علی ذی قرابة رقم (1834)' واحمد (502/3) والدارمی (389/1) کتاب الزکاة: باب: ای الصدقة افضل' وابن خزیمة (108/4) رقم (2463)' و (2464)' خستهم (احمد بن حنبل' و علی بن محمد' والحسن بن محمد' والحسن' وهناد' ومحمد بن العلاء) قالوا: حدثنا ابو معاویة' قال: حدثنا الاعمش عن شقیق' عن عمرو بن الحارث بن المصطلق عن ابن اخی زینب امراة عبدالله' عنها به.

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ اَخِي زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَهِمَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ اَخِي زَيْنَبَ وَالصَّحِيْحُ اِنَّمَا هُوَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ اَخِي زَيْنَبَ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَاٰى فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةً وَّفِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَقَالٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةً مَا كَانَ مِنْهُ ذَهَبٌ وَّفِضَّةٌ وَّبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةٌ وَّهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے خواتین! صدقہ کرو' اگرچہ اپنے زیورات ہی کرو' چونکہ قیامت کے دن اہلِ جہنم میں اکثریت تم خواتین کی ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح کا فرمان منقول ہے۔

یہ دوسری روایت (پہلے والی) ابومعاویہ سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

ابومعاویہ کو اپنی روایت میں وہم ہوا ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عمرو بن حارث نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھتیجے کے حوالے سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

درست بات یہ ہے: یہ راوی عمرو بن حارث ہے' سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں۔

عمرو بن شعیب کے حوالے سے' ان کے والد' دادا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: آپ کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: اس کی سند مستند نہیں ہے۔

اس بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین (رضی اللہ عنہم) سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم کے نزدیک' زیورات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی' خواہ وہ سونے سے بنے ہوں یا چاندی سے بنے ہوئے ہوں۔

سفیان ثوری' عبداللہ بن مبارک نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت جابر بن عبد

اللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ شامل ہیں' ان حضرات کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

بعض تابعین فقہاء سے بھی اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔

امام مالک بن انس' امام شافعی' امام احمد اور امام اسحٰق رحمہم اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

576 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَتَيْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ اَيْدِيْهِمَا سُوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا اَتُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ قَالَتَا لَا قَالَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ يُّسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسُوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّيَا زَكَاتَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَاهُ الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا

توضیحِ راوی: وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ

◆◆ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' دو خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' ان دونوں کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم دونوں اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ تو ان دونوں نے جواب دیا: نہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں یہ چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ سے بنے ہوئے کنگن پہنائے' انہوں نے عرض کی: نہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ ان دونوں کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مستند روایت منقول نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ زَكٰوةِ الْخَضْرَاوَاتِ

باب 13- سبزیوں کی زکوٰۃ کا بیان

577 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عِيْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُّعَاذٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْخَضْرَاوَاتِ وَهِيَ الْبُقُوْلُ فَقَالَ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَّلَيْسَ يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَّاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ مُّوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَالْحَسَنُ هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ ضَعِیْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ ضَعَّفَهٗ شُعْبَةُ وَغَیْرُهٗ وَتَرَكَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ

◆◆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خط بھیجا' تا کہ آپ سے سبزیوں کا حکم دریافت کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوئی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کی سند مستند نہیں ہے۔

اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کوئی مستند روایت منقول نہیں ہے۔ اس روایت کو موسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان کے نزدیک سبزیوں میں زکوٰۃ ادائیگی لازم نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کے راوی حسن' یہ ابن عمارہ ہیں اور یہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

شعبہ اور دیگر راویوں نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے' جبکہ عبداللہ بن مبارک نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّدَقَةِ فِیمَا یُسْقٰی بِالْاَنْهَارِ وَغَیْرِهَا

باب 14- اس زمین کی زکوٰۃ' جسے نہر کے ذریعے یا دیگر طریقوں سے سیراب کیا جاتا ہے

578 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْمَدَنِیُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ وَّبُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: فِیمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ الْعُشْرُ وَفِیمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ بُكَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ وَّبُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّكَاَنَّ هٰذَا اَصَحُّ وَقَدْ صَحَّ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ

مذاہبِ فقہاء: وَعَلَیْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَآءِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو زمین بارش کے پانی کے ذریعے سیراب ہو یا چشموں کے ذریعے سیراب ہو' اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے اونٹ (یعنی جانور) کے ذریعے سیراب کیا جائے' اس میں دسویں حصے کے نصف (بیسویں حصے) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج کے حوالے سے اور سلیمان بن یسار کے حوالے سے' بسر بن

578- اخرجه ابن ماجه (1/580 - 581) كتاب الزكاة: باب: صدقة الزروع والثمار رقم (1816)

سعید کے حوالے سے 'نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔ یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے 'نبی اکرم ﷺ سے منقول روایت اس بارے میں سب سے زیادہ مستند ہے۔

عام فقہاء کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

579 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ سَنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے 'نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے یہ مقرر کیا ہے: جو زمین بارش کے ذریعے' چشموں کے ذریعے سیراب ہوتی ہے یا قدرتی ذریعے سے سیراب ہوتی ہے تو اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے جانور کے ذریعے پانی لاکر سیراب کیا جاتا ہے' اس میں بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ زَكٰوةِ مَالِ الْيَتِيمِ

باب 15- یتیم کے مال کی زکوٰۃ کا حکم

580 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَّلِیَ يَتِيمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنّٰى ابْنَ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِی الْحَدِيْثِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ فَرَاٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَالِ الْيَتِيمِ زَكٰوةً مِّنْهُمْ عُمَرُ وَعَلِیٌّ وَّعَائِشَةُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِیْ مَالِ الْيَتِيمِ زَكٰوةٌ وَّبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

579- اخرجه البخاری (407/3) كتاب الزكاة: باب: العشر فيما يسقي من ماء السماء، وبالماء الجاری ...." رقم (1483)، وابو داؤد (502/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة الزرع رقم (1596)، والنسائی (41/5) كتاب الزكاة: باب: مايوجب العشر وما يوجب نصف العشر رقم (2488)، وابن ماجه (581/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة الزروع والثمار رقم (1817)، وابن خزيمة (37/4) حديث (2307) كلهم من طريق الزهری عن سالم عن ابيه۔

توضیح راوی: وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَشُعَيْبٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَّقَالَ هُوَ عِنْدَنَا وَاهٍ وَّمَنْ ضَعَّفَهُ فَاِنَّمَا ضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ اَنَّهُ يُحَدِّثُ مِنْ صَحِيفَةِ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَمَّا اَكْثَرُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فَيَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فَيُثْبِتُوْنَهُ مِنْهُمْ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَغَيْرُهُمَا

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خبر دار! جو شخص یتیم کا سرپرست بنے' جس یتیم کا مال موجود ہو اور وہ اس میں تجارت کرے' تو وہ اسے یوں ہی نہ چھوڑ دے' یہاں تک کہ زکوٰۃ اسے ختم کر دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس سند کے حوالے سے منقول ہے' اور اس کی سند مشکوک ہے اس کی وجہ یہ ہے: مثنیٰ بن صباح کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بعض راویوں نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ ادا کی جائے گی' ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

امام مالک' امام شافعی' امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

عمرو بن شعیب نامی راوی یہ (عمرو بن شعیب) بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص ہے۔

شعیب نامی راوی نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب سے منقول حدیث کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ صاحب ہمارے نزدیک ضعیف ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جن حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے' انہوں نے انہیں اس حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے' کیونکہ یہ اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو کے صحیفے کے حوالے سے احادیث نقل کیا کرتے تھے۔

جہاں تک اکثر محدثین کا تعلق ہے' تو وہ عمرو بن شعیب سے منقول حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں اور اسے مستند قرار دیتے ہیں۔ ان محدثین میں امام احمد' امام اسحٰق اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْعَجْمَاءَ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

باب 16: جانور کے زخمی کرنے پر کسی تاوان وغیرہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور خزانے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی

581 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى : هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جانور کے زخمی کرنے میں کوئی تاوان ادا کرنا لازم نہیں ہوگا (معدنیات کی) کان میں گر کر ہلاک ہونے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا' کنوئیں میں گر کر ہلاک ہونے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا' اور خزانے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخَرْصِ

باب 17- (زکوٰۃ کی وصولی کے لئے پھلوں کا) اندازہ لگانا

582 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ يَّقُوْلُ

581- اخرجه البخاری (426/3) كتاب الزكاة: باب: فی الركاز الخمس رقم (1499) واطرافه (2355- 6812- 6913)، ومسلم (1334/3) كتاب الحدود: باب: جرح العجماء والمعدن والبئر جبار رقم (45, 46 /1710)، وابو داؤد (197/2) كتاب الخراج والفيء والامارة: باب: في الركاز الخمس رقم (3085)، (606/2) كتاب الديات باب: العجماء والمعدن والبئر جبار رقم (4593)، والنسائي (45/5) كتاب الزكاة: باب: المعدن رقم (2495- 2496- 2497- 2498)، وابن ماجه (839/2) كتاب اللقطة: باب: من اصاب ركاز رقم (2509)، وابن ماجه (891/2) كتاب الديات: باب: الجبار رقم (2673)، ومالك (869/2) كتاب العقول: باب: جامع العقل رقم (12)، واحمد (239/2- 254- 285- 386)، وابن خزيمة (46/4) رقم (2326)، والدارمي (393/1) كتاب الزكاة: باب: في الركاز، (196/2) كتاب الديات: باب: العجماء جرحها جبار، والحميدي (462/2) رقم (1079-1080).

582- اخرجه ابو داؤد (504/1): كتاب الزكاة: باب: من الخرص رقم (1605)، والنسائي (42/5): كتاب الزكاة: باب: كم يترك الخارص رقم (2491)، واحمد (448/3)، (322/4-3-3)، وابن خزيمة (42/4) رقم (2319- 2320).

متن حدیث: جَاءَ سَهْلُ بْنُ اَبِي حَثْمَةَ اِلٰى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَعَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْخَرْصِ وَبِحَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَالْخَرْصُ اِذَا اَدْرَكَتِ الثِّمَارُ مِنَ الرُّطَبِ وَالْعِنَبِ مِمَّا فِيْهِ الزَّكَاةُ بَعَثَ السُّلْطَانُ خَارِصًا يَّخْرُصُ عَلَيْهِمْ وَالْخَرْصُ اَنْ يَّنْظُرَ مَنْ يُّبْصِرُ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَخْرُجُ مِنْ هٰذَا الزَّبِيْبِ كَذَا وَكَذَا وَمِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَيُحْصِي عَلَيْهِمْ وَيَنْظُرُ مَبْلَغَ الْعُشْرِ مِنْ ذٰلِكَ فَيُثْبِتُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يُخَلِّي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الثِّمَارِ فَيَصْنَعُوْنَ مَا اَحَبُّوا فَاِذَا اَدْرَكَتِ الثِّمَارُ اُخِذَ مِنْهُمُ الْعُشْرُ هٰكَذَا فَسَّرَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

حضرت عبدالرحمٰن بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ ہماری محفل میں تشریف لائے انہوں نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم اندازہ لگالو تو اسے وصول کرلو اور تیسرا حصہ چھوڑ دو اگر تم تیسرا حصہ نہیں چھوڑتے تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عتاب بن اسید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث پر اکثر اہلِ علم کے نزدیک عمل کیا جائے گا یعنی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

امام اسحٰق اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اندازہ لگانے کا مفہوم یہ ہے: جب کھجور یا انگور وغیرہ پک جائیں اور ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو تو حاکم وقت اندازہ لگانے والے شخص کو بھیجے وہ ان پھلوں کا اندازہ لگالے۔

اندازہ لگانا یہ ہے: دیکھنے والا شخص اس بات کا جائزہ لے اور کہے: اس انگور میں اتنی پیداوار ہوگی اور یہ کھجوریں اتنی ہوں گی اور اتنی ہوں گی پھر وہ ان کا حساب کرلے اور وہ اس کے دسویں حصے کا جائزہ لے اور اس کی ادائیگی ان پر لازم کردے پھر وہ ان پھلوں کو ان کے حوالے کردے اور وہ لوگ جو چاہیں وہ ان کے بارے میں کریں۔

جب وہ پھل پک جائیں تو وہ شخص ان سے اس کے دسویں حصے کو وصول کرلے

بعض اہلِ علم نے اس کی اسی طرح وضاحت کی ہے۔

امام مالک امام شافعی امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

583 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَّخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُوْمَهُمْ

وَثِمَارَهُمْ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: فِيْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكَاتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى ابْنُ جُرَيْجٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

قولِ امام بخاری: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّحَدِيْثُ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيْدٍ أَثْبَتُ وَأَصَحُّ

◆◆ سعید بن مسیّب، حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس اس شخص کو بھیجتے تھے، جو ان کے انگوروں اور پھلوں کا اندازہ لگا لیتا تھا۔

اسی سند کے ہمراہ یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: ان کا اسی طرح اندازہ لگایا جائے گا، جیسے کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے، اور پھر جب یہ خشک ہو جائیں، تو ان کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے گی، جس طرح کھجور جب خشک ہو جائے، تو اس کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ابن جریج نے اس حدیث کو ابن شہاب کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: ابن جریج سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

سعید بن مسیّب کی حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

باب 18- انصاف کے ساتھ صدقہ وصول کرنے والا عامل

584 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

583- اخرجه ابو داؤد (504/1) كتاب الزكاة: باب: من خرص العنب رقم (1603 -1604)، وابن ماجه (582/1) كتاب الزكاة: باب: خرص النخل والعنب رقم (1819)، وابن خزيمة (41/4) رقم (2316 -2318) من طريق (عبدالرحمن بن اسحق و محمد بن صالح) كلاهما عن ابن شهاب الزهري عن سعيد بن المسيب فذكره واخرجه النسائي (109/5) كتاب الزكاة: باب: شراء الصدقة رقم (2618)، وابن خزيمة (41/4) رقم (2317) عن سعيد بن المسيب ان رول الله صلى الله عليه وسلم امر عتاب بن اسيد.....الحديث.

584- اخرجه ابو داؤد (147/2) كتاب الخراج والفيء والامارة: باب: في السعاية على الصدقة، رقم (2936)، وابن ماجه (578/1) كتاب، الزكاة: باب: ماجاء في عمالة الصدقة، رقم (1819)، وابن خزيمة (51/4) رقم (2334)، واحمد (495/3)، (134/4)، وعبد بن حميد (ص 158) رقم (423).

متن حدیث: اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِه

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَيَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ اَصَحُّ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انصاف کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے' اس وقت تک جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آ جاتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

یزید بن ایاض نامی راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

محمد بن اسحٰق نامی راوی کے حوالے سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ

باب 19- زکوٰۃ کی وصولی میں ناانصافی کرنے کا حکم

585 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَلْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ وَّهٰكَذَا يَقُوْلُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّيَقُوْلُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَنَسٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ وَالصَّحِيْحُ سِنَانُ بْنُ سَعْدٍ وَّقَوْلُهُ اَلْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا يَقُوْلُ عَلَى الْمُعْتَدِيْ مِنَ الْاِثْمِ كَمَا عَلَى الْمَانِعِ اِذَا مَنَعَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زکوٰۃ کی وصولی میں ناانصافی کرنے والا شخص' زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی مانند ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

585- اخرجه ابو داؤد (498/1) كتاب الزكاة باب: فى زكاة السائمة رقم (1585)' وابن ماجه (578/1) كتاب الزكاة: باب: ماجاء فى عمالة الصدقة' رقم (1808)' وابن خزيمة (51/4) حديث (2335)' كلاهما (الليث' وعمر) عن يزيد بن ابى حبيب عن سنان بن سعد.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے سعد بن سنان نامی راوی کے بارے میں کلام کیا ہے۔

لیث بن سعد نے یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے سعد بن سنان کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: صحیح یہ ہے: اس راوی کا نام سنان بن سعد ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: زکوٰۃ کی وصولی میں ناانصافی کرنے والا شخص اسے ادا نہ کرنے والے کی مانند ہے۔
وہ یہ فرماتے ہیں: ناانصافی کرنے والے کو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کو گناہ ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ رِضَا الْمُصَدِّقِ

باب 20: زکوٰۃ وصول کرنے والے کو مطمئن کرنا

586 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا یُفَارِقَنَّکُمْ اِلَّا عَنْ رِضًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِیِّ اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ مُجَالِدٍ

توضیحِ راوی: وَقَدْ ضَعَّفَ مُجَالِدًا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ کَثِیْرُ الْغَلَطِ

◆◆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص تم لوگوں کے پاس آئے' تو وہ تم سے مطمئن ہو کر واپس جائے۔

حضرت جریر کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح فرمان منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) داؤد نے شعبی کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ مجاہد نامی راوی کے حوالے سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے' بعض اہلِ علم نے مجاہد نامی راوی کو ضعیف قرار دیا ہے' کیونکہ وہ بکثرت غلطیاں کرتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ فَتُرَدُّ فِی الْفُقَرَاءِ

باب 21- زکوٰۃ خوشحال لوگوں سے وصول کر کے غریبوں کو دی جائے گی

586- اخرجه مسلم (757/2) کتاب الزکاة: باب: ارضاء الساعی مالم یطلب حراما' رقم (989/177)' والنسائی (31/5) کتاب الزکاة: باب: اذا جاوز فی الصدقة' رقم (2461)' وابن ماجه (576/1) کتاب الزکاة: باب: مایاخذ المصدق من الابل' رقم (1802)' واحمد (360/4)' (364/4)' والدارمی (394/1) کتاب الزکاة: باب: لیرجع المصدق عنکم وهو راض' والحمیدی (349/2)' رقم (796)۔

587 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَجَعَلَهَا فِيْ فُقَرَائِنَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا فَاَعْطَانِيْ مِنْهَا قَلُوصًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ عون ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص ہمارے پاس آیا اس نے ہمارے امیر لوگوں سے زکوٰۃ وصول کی اور اسے ہمارے غریب لوگوں میں بانٹ دیا' میں ایک یتیم لڑکا تھا اس نے اس میں سے مجھے ایک اونٹنی دی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوجحیفہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكَاةُ

باب 22- کس شخص کے لئے زکوٰۃ (وصول کرنا) جائز ہے؟

588 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ وَّقَالَ عَلِيٌّ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ وَّالْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْاَلَتُهُ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْ خُدُوشٌ اَوْ كُدُوحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِيْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِّنْ اَجْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لَوْ غَيْرُ حَكِيْمٍ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيْمٍ لَّا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ زُبَيْدًا

588- اخرجه ابو داؤد (511/1) كتاب الزكاة: باب: من يعطى من الصدقة وحد الغنى' رقم (1626)' والنسائى (97/5) كتاب الزكاة: باب: حد الغنى رقم (2592)' وابن ماجه (589/1) كتاب الزكاة: باب: من سال عن ظهر غنى' رقم (1840)' واحمد (388/1 - 441)' والدارمى (386/1) كتاب الزكاة: باب: من تحل له الصدقة' من طريق (سفيان' و شريك) عن حكيم بن جبير عن محمد بن عبدالرحمن بن يزيد عن ابيه فذكره۔

يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِنَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا اِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ قَالَ وَلَمْ يَذْهَبْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى حَدِيْثِ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّوَسَّعُوْا فِىْ هٰذَا وَقَالُوْا اِذَا كَانَ عِنْدَهُ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ اَكْثَرُ وَهُوَ مُحْتَاجٌ فَلَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الزَّكَاةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص لوگوں سے مانگے اور اس کے پاس اتنا کچھ ہو' جس کی وجہ سے اسے مانگنے کی ضرورت نہ ہو' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کے مانگنے کی وجہ سے اس کے چہرے پر داغ ہوگا۔

راوی کو شک ہے: یہاں کون سا لفظ استعمال ہوا ہے۔ خموش' خدوش' کدوح

عرض کی گئی: یارسول اللہ! اسے ضرورت نہ ہونے سے مراد کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

شعبہ نے حکیم بن جبیر نامی راوی کے بارے میں اس حدیث کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

یحییٰ بن آدم بیان کرتے ہیں' سفیان نے حکیم بن جبیر کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا' تو شعبہ کے شاگرد عبداللہ بن عثمان نے اسے کہا: کاش حکیم کے بجائے' کسی اور نے اس حدیث کو نقل کیا ہوتا' تو سفیان نے ان سے کہا: کیا حکیم میں خرابی ہے؟ جو شعبہ ان کے حوالے سے حدیث نقل کرتے' تو انہوں نے جواب دیا' جی ہاں!

سفیان بولے: میں نے زبید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اس حدیث کو محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ سفیان ثوری' عبداللہ بن مبارک' احمد اور اسحٰق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: جب آدمی کے پاس پچاس درہم ہوں' تو اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

بعض اہلِ علم نے حکیم بن جبیر کی اس حدیث کو دلیل تسلیم نہیں کیا' انہوں نے اس بارے میں گنجائش دی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر آدمی کے پاس پچاس درہم ہوں یا اس سے زیادہ بھی ہوں اور اسے ضرورت ہو' تو وہ زکوٰۃ وصول کرسکتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہلِ فقہ اور اہلِ علم کی یہی رائے ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

باب 23- کس شخص کیلئے زکوٰۃ وصول کرنا جائز نہیں ہے؟

589 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ ح وحَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِىْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَقَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْمَسْاَلَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِىْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ

مذاہبِ فقہاء: وَّاِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَوِيًّا مُحْتَاجًا وَّلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ اَجْزَاَ عَنِ الْمُتَصَدِّقِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى الْمَسْاَلَةِ

◆ حضرت عبداللہ بن عمرو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' خوشحال شخص کے لئے اور تندرست آدمی کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت حبشی بن جنادہ' حضرت قبیصہ بن مخارق سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو سعد بن ابراہیم کے حوالے سے' اس سند کے ہمراہ نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے: خوشحال شخص کے لئے اور تندرست شخص کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے' اگر آدمی طاقتور ہو اور ضرورت مند ہو اور اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو' اور پھر اسے زکوٰۃ دے دی جائے' تو اہلِ علم کے نزدیک زکوٰۃ ادا کرنے والے شخص کی طرف سے زکوٰۃ کی ادائیگی درست ہوگی۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک یہ حدیث (زکوٰۃ مانگنے پر محمول ہوگی)

590 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ

589- اخرجه ابو داؤد (285/2۔ دعاس) كتاب الزكاة باب: من يعطى من الصدقة وحد الغنى۔ رقم (1634)' واحمد (192-164/2)' والدارمى (386/1) كتاب الزكاة باب: من تحل له الصدقة۔ من طريق سفيان و ابراهيم بن سعد عن سعد بن ابراهيم عن ريحان بن يزيد عن عبدالله بن عمرو يبلغ به النبى صلى الله عليه وسلم ۔

الشَّعْبِیِّ عَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَۃَ السَّلُوْلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :

متنِ حدیث: فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَھُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَۃَ اَتَاہُ اَعْرَابِیٌّ فَاَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِہٖ فَسَاَلَہٗ اِیَّاہُ فَاَعْطَاہُ وَذَھَبَ فَعِنْدَ ذٰلِکَ حَرُمَتِ الْمَسْاَلَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْاَلَۃَ لَا تَحِلُّ لِغَنِیٍّ وَّلَا لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ اِلَّا لِذِیْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ وَّمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِیُثْرِیَ بِہٖ مَالَہٗ کَانَ خُمُوْشًا فِیْ وَجْھِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَرَضْفًا یَّاْکُلُہٗ مِنْ جَھَنَّمَ وَمَنْ شَاءَ فَلْیُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْیُکْثِرْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِیْمِ بْنِ سُلَیْمَانَ نَحْوَہٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِّنْ ھٰذَا الْوَجْہِ

◆◆ حضرت حبشی بن جنادہ سلولی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ اس وقت عرفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اس نے آپ کی چادر کا کنارہ تھاما اور آپ سے وہ چادر مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عطا کر دی جب وہ چلا گیا تو اس وقت مانگنے کی مذمت کا حکم نازل ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشحال شخص کے لئے اور تندرست شخص کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے البتہ اگر وہ انتہائی ضرورت مند اور غریب ہو تو (حکم مختلف ہوگا) جو شخص لوگوں سے اس لیے مانگے تاکہ اس کے ذریعے اس کے مال میں اضافہ ہو تو وہ قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراشوں کی طرح ہوگا ایسا شخص جہنم کے گرم پتھروں پر بھنا ہوا گوشت کھاتا ہے۔ جس کی مرضی ہے وہ تھوڑا کھائے اور جس کی مرضی ہو وہ زیادہ کھالے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِيْنَ وَغَيْرِهِمْ

باب 24- مقروض وغیرہ میں سے کس کے لئے زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے؟

591 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ

متنِ حدیث: قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَھَا فَکَثُرَ دَیْنُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَیْہِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِکَ وَفَاءَ دَیْنِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِہٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَیْسَ لَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ

591- اخرجه مسلم (1191/3) كتاب المساقاة باب: استحباب الوضع من الدين رقم (1556/18) وابو داؤد (298/2) كتاب البيوع: باب: من وضع الجائحة رقم (3469) والنسائي (265/7) كتاب البيوع: باب: وضع الجوائح رقم (4530) وابن ماجه (789/2) كتاب الاحكام: باب: تفليس المعدم والبيع لغرمائه رقم (2356) وهو في مسلم من طريق الاشج عن ابن سعيد ومن ابي داود والنسائي من طريق قتيبة عنه به وفي ابن ماجه عن ليث عنه به.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَجُوَيْرِيَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کو پھلوں میں نقصان ہو گیا جو اس نے خریدے تھے اس کا قرض بہت زیادہ ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) ارشاد فرمایا: تم صدقہ کرو! لوگوں نے اسے صدقہ دیا' لیکن پھر بھی وہ اس کے قرض کی ادائیگی تک نہیں پہنچ سکا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے ارشاد فرمایا: تمہیں جو ملتا ہے وہ وصول کر لو تمہیں صرف یہی مل سکتا ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَمَوَالِيهِ

باب 25: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' آپ کے اہلِ بیت اور غلاموں کے لئے زکوٰۃ وصول کرنا حرام ہے

592 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَيُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الضُّبَعِيُّ السَّدُوْسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ سَاَلَ اَصَدَقَةٌ هِيَ اَمْ هَدِيَّةٌ فَاِنْ قَالُوْا صَدَقَةٌ لَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قَالُوْا هَدِيَّةٌ اَكَلَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ سَلْمَانَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّاَبِىْ عَمِيْرَةَ جَدِّ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ وَّاسْمُهٗ رُشَيْدُ بْنُ مَالِكٍ وَّمَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِىْ رَافِعٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَقِيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُّ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ اسْمُهٗ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَحَدِيْثُ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی چیز پیش کی جاتی تھی' تو آپ دریافت کرتے تھے: یہ زکوٰۃ ہے یا تحفہ ہے؟ اگر لوگ یہ بتاتے: زکوٰۃ ہے' تو آپ اسے انہیں کھاتے تھے' اگر لوگ یہ بتاتے: یہ تحفہ ہے' تو آپ اسے کھا لیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما' حضرت ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ جو معرف بن واصل کے دادا ہیں اور ان کا نام رشید بن مالک ہے' حضرت میمون رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت مہران رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

عبدالرحمٰن بن علقمہ سے بھی روایت منقول ہے' یہ حدیث عبدالرحمٰن بن علقمہ کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن ابوعقیل کے حوالے

592- اخرجه النسائی (107/5) کتاب الزکاۃ: باب: الصدقة لا تحل للنبی صلی اللہ علیه وسلم رقم (2613)' واحمد (5/5)

سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

حضرت بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ القشیری ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بہز بن حکیم سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

593 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِىْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِىْ رَافِعٍ اصْحَبْنِىْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهُ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِىَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهٗ اَسْلَمُ وَابْنُ اَبِىْ رَافِعٍ هُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ رَافِعٍ كَاتِبُ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے بنومخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیج دیا ان صاحب نے حضرت ابورافع سے کہا: آپ بھی میرے ساتھ چلیں تاکہ آپ بھی اس میں سے کچھ وصول کر لیں' تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا اس وقت تک نہیں کروں گا' جب تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بارے میں دریافت نہ کرلوں پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے' اور لوگوں کے (آزاد کردہ) غلام ان کے ذات کا حصہ ہوتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کا نام اسلم ہے۔

ابن ابی رافع' یہ عبیداللہ بن ابورافع ہیں' جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِى الْقَرَابَةِ

باب 26: قریبی رشتے داروں کو زکوٰۃ دینا

594 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ

593- اخرجه ابو داؤد (519/1) كتاب الزكاة: باب: الصدقة على بنى هاشم "رقم (1650)" والنسائى (107/5) كتاب الزكاة: باب: مولى القوم منهم رقم (2612).

594- اخرجه النسائى (92/5) كتاب الزكاة: باب: الصدقة على الاقارب رقم (2582)' وابن ماجه (591/1) كتاب الزكاة: باب: فضل الصدقة رقم (1844) واحمد (17/4)' (18/4)' والدارمى (397/1) كتاب الزكاة: باب: الصدقة على القرابة: والحميدى (363/2) رقم (823/3)' وابن خزيمة (278/3) حديث (2067) وابن خزيمة (77/4) رقم (2385) من طريق حفصة بنت سيرين عن الرباب ام الرائح' واخرجه احمد (18/4) ليس فيه الرباب ام الرائح.

الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ ابْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَّهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّالرَّبَابُ هِيَ اُمُّ الرَّائِحِ بِنْتُ صُلَيْعٍ

اختلافِ سند: وَّهٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الرَّبَابِ وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ عُيَيْنَةَ اَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوٰى ابْنُ عَوْنٍ وَّهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ

◆◆ حضرت سلمان بن عامر یہ بات بیان کرتے ہیں' انہیں' نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: جب کسی شخص نے افطار کرنا ہو' تو وہ کھجور کے ذریعے افطار کرے' اس میں برکت ہوتی ہے' اگر کسی کو کھجور نہیں ملتی' تو وہ پانی کے ذریعے کرلے' کیونکہ یہ پاک کرنے والا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: غریب شخص کو صدقہ دینا' صرف صدقہ دینا ہے' اور قریبی رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو ہیں' ایک صدقہ دینا اور ایک رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنا۔

اس بارے میں سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت سلمان بن عامر سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

رباب نامی راوی خاتون اُم رائح بنت صلیع ہیں۔

سفیان ثوری نے اس روایت کو عاصم کے حوالے سے' حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے' رباب نامی خاتون کے حوالے سے' ان کے چچا' سلمان بن عامر کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

شعبہ نامی راوی نے اس روایت کو عاصم کے حوالے سے' حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے' حضرت سلمان بن عامر سے بھی نقل کیا ہے' اس میں رباب کا تذکرہ نہیں کیا۔

سفیان ثوری اور ابن عیینہ سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے' یہی روایت اسی طرح ابن عوف کے حوالے سے ہشام بن حسان کے حوالے سے' حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے' رباب کے حوالے سے' حضرت سلمان بن عامر سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکَاۃِ

باب 27: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (ادائیگی کا) حق ہے

595 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَدُّوَيْهِ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّكَاةِ فَقَالَ اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَی الزَّكَاةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَةِ (لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ) الْاٰيَةَ

◆◆ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سوال کیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے بارے میں سوال کیا گیا' آپ نے ارشاد فرمایا: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (ادائیگی کا) حق ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سورۂ بقرہ'' میں موجود یہ آیت تلاوت کی۔

''نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنا رخ پھیرلو''۔

596 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّكَاةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِذَاكَ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ حَمْزَةَ مَيْمُوْنٌ الْاَعْوَرُ يُضَعَّفُ وَرَوٰی بَيَانٌ وَّاِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَوْلَهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (ادائیگی کا) حق ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اس حدیث کی سند مستند نہیں ہے۔

ابوحمزہ میمون اعور نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بیان اور اسماعیل بن سالم نے اسے شعبی کے حوالے سے' ان کے قول کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہ زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

باب 28: صدقہ دینے کی فضیلت

597 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

595- اخرجه ابن ماجه (570/1) كتاب الزكاة: باب: ما ادى زكاته ليس بكنز" رقم (1789)' والدارمی (385/1) كتاب الزكاة: باب: ما يجب في مال سوى الزكاة. من طريق شريك عن ابی حمزة عن عامر الشعبی عن فاطمة بنت قيس. رضی الله عنها. تبلغ بها النبی صلى الله عليه وسلم

متن حدیث: مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِّنْ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِينِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرْبُوْ فِیْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فُلُوَّهٗ اَوْ فَصِيلَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَّاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَحَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّبُرَيْدَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی شخص حلال مال میں سے صدقہ دیتا ہے ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال مال کو ہی قبول کرتا ہے' تو پروردگار اسے اپنے دست رحمت میں لیتا ہے' اگر وہ کھجور ہو' تو وہ رحمٰن کے دست قدرت میں بڑھنے لگتی ہے' یہاں تک کہ پہاڑ سے بڑی ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ''حسن صحیح'' ہے۔

598 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَاْخُذُهَا بِيَمِينِهٖ فَيُرَبِّيهَا لِاَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ مُهْرَهٗ حَتّٰى اِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيْرُ مِثْلَ اُحُدٍ وَّتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ) وَ (يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِی الصَّدَقَاتِ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

مذاہب فقہاء: وَقَدْ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنَ الرِّوَايَاتِ مِنَ الصِّفَاتِ وَنُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالُوْا قَدْ تَثْبُتُ الرِّوَايَاتُ فِیْ هٰذَا وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا يُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ هٰكَذَا رُوِیَ عَنْ مَالِكٍ وَّسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُمْ قَالُوْا فِیْ هٰذِهٖ

597- اخرجه البخاري (426/13) كتاب التوحيد: باب: قول الله تعالىٰ: (تعرج الملائكة والروح اليه) (المعارج: 4)......رقم (7430) تعليقات' (326/3) كتاب الزكاة: باب: الصدقة من كسب طيب رقم (1410)' ومسلم (702/2) كتاب الزكاة: باب: قبول الصدقة من الكسب الطيب و تربيتها رقم (63, 64, 64, 1014/64) والنسائي (57/5) كتاب الزكاة: باب: الصدقة من غلول رقم (2525) وابن ماجه (590/1) كتاب الزكاة: باب: فضل الصدقة رقم (1842) وابن خزيمة (93/4) رقم (2425)' واحمد (331/2) والدارمي (395/1) كتاب الزكاة: باب: فضل الصدقة' والحميدي (488/2) رقم (1154)

598- اخرجه احمد (268/2-471)' وابن خزيمة (93/4) رقم (2426)' (2427) بالفاظ مقاربة لهذا اللفظ' والحديث لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة كما في "التحفة" (295/10) رقم (14287).

الْاَحَادِيْثِ اَمِرُّوْهَا بِلَا كَيْفٍ وَّهٰكَذَا قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَاَمَّا الْجَهْمِيَّةُ فَاَنْكَرَتْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ وَقَالُوْا هٰذَا تَشْبِيْهٌ وَّقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِّنْ كِتَابِهِ الْيَدَ وَالسَّمْعَ وَالْبَصَرَ فَتَاَوَّلَتِ الْجَهْمِيَّةُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ فَفَسَّرُوْهَا عَلٰى غَيْرِ مَا فَسَّرَ اَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ اٰدَمَ بِيَدِهٖ وَقَالُوْا اِنَّ مَعْنَى الْيَدِ هٰهُنَا الْقُوَّةُ وقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّمَا يَكُوْنُ التَّشْبِيْهُ اِذَا قَالَ يَدٌ كَيَدٍ اَوْ مِثْلُ يَدٍ اَوْ سَمْعٌ كَسَمْعٍ اَوْ مِثْلُ سَمْعٍ فَاِذَا قَالَ سَمْعٌ كَسَمْعٍ اَوْ مِثْلُ سَمْعٍ فَهٰذَا التَّشْبِيْهُ وَاَمَّا اِذَا قَالَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَدٌ وَّسَمْعٌ وَّبَصَرٌ وَّلَا يَقُوْلُ كَيْفَ وَلَا يَقُوْلُ مِثْلُ سَمْعٍ وَّلَا كَسَمْعٍ فَهٰذَا لَا يَكُوْنُ تَشْبِيْهًا وَّهُوَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ (لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ)

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ صدقے کو قبول کرتا ہے' اسے اپنے دست رحمت میں رکھتا ہے' اور اسے بڑھانا شروع کرتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے' یہاں تک کہ ایک لقمہ "احد" پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:)

اس کی تصدیق' اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔

"اور وہی ذات ہے' جو اپنے بندوں سے توبہ کو قبول کرتا ہے' اور صدقات کو وصول کرتا ہے' اللہ تعالیٰ سود کو ختم کرتا ہے' اور صدقات کو بڑھاتا ہے"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

کئی اہلِ علم نے اس حدیث کے بارے میں اور اس طرح کی دیگر روایات کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو صفات سے تعلق رکھتی ہیں' پروردگار کے روزانہ ہماری دنیا کی طرف نزول کرنے سے متعلق ہیں' یہ حضرات فرماتے ہیں: احادیث سے یہ بات ثابت ہے' ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں' تاہم ان کے بارے میں سوچا نہیں جا سکتا اور نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے: ایسا کس طرح ہو سکتا ہے؟

امام مالک بن انس' سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک سے اسی طرح منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس طرح کی احادیث پر' کیفیت کی وضاحت کئے بغیر' ایمان لے آؤ۔

اہلسنّت والجماعت سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے یہی رائے بیان کی ہے۔

جہاں تک "جہمیہ" کا تعلق ہے' انہوں نے ان روایات کا انکار کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں اس میں تشبیہ پائی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر لفظ ہاتھ' سننا' دیکھنے' کا تذکرہ کیا ہے جہمیہ ان آیات کی تاویل کرتے ہیں اور ان کی تفسیر اس کے برعکس کرتے ہیں' جو تفسیر اہلِ علم نے ان کی بیان کی ہے۔

وہ لوگ یہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ کے ذریعے پیدا نہیں کیا' وہ یہ کہتے ہیں: یہاں پہ ہاتھ سے مراد قوت ہے۔

اسحٰق بن ابراہیم فرماتے ہیں: تشبیہ کی صورت اس وقت ہو سکتی ہے' جب ہاتھ کو انسانی ہاتھ کی مانند قرار دیا جائے یا سننے کو

(انسانی) سننے کی مانند قرار دیا جائے۔

جب کوئی شخص یہ کہے: (اللہ تعالیٰ کا) سننا (انسانی) سننے کی طرح ہے یا اس کی مانند ہے' تو یہ تشبیہ ہوگی لیکن اگر بندہ وہی کہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ہاتھ' سننا' دیکھنا اور اس کیفیت بیان نہ کرے اور نہ ہی یہ کہے: یہ (انسانی) سننے کی طرح ہے' تو یہ تشبیہ نہیں ہوگی (یعنی ایک کو دوسرے کے مشابہہ قرار دینا) اور یہ اسی طرح ہوگا' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

''اس کی مانند کوئی چیز نہیں ہو سکتی' وہ سننے والا ہے' اور دیکھنے والا ہے''۔

599 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيْمِ رَمَضَانَ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ صَدَقَةٌ فِيْ رَمَضَانَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّصَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِذَاكَ الْقَوِيِّ

◆◆ حضرت انس بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: رمضان کے بعد کون سا روزہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا' شعبان کا تاکہ رمضان کی تعظیم ہو' اس شخص نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں صدقہ کرنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

صدقہ بن موسیٰ نامی راوی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

600 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى الْخَزَّازُ الْبَصْرِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ عَنْ مِّيْتَةِ السُّوْءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے' اور بُری موت کو دور کر دیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حَقِّ السَّائِلِ

باب 29- مانگنے والے کے حق کا بیان

601 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ بُجَيْدٍ وَّكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

601- اخرجه ابو داؤد (523/1) كتاب الزكاة: باب: حق السائل' رقم (1667)' والنسائي (86/5) كتاب الزكاة باب: تفسير المسكين رقم (2574).

متن حدیث: اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِىْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَيْئًا اُعْطِيهِ اِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَمْ تَجِدِىْ شَيْئًا تُعْطِيْنَهٗ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ اِلَيْهِ فِىْ يَدِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُمِّ بُجَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ ام بجید رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں، یہ بیان کرتی ہیں: (بعض اوقات) کوئی غریب شخص میرے دروازے آ کر کھڑا ہو جاتا، مجھے ایسی چیز نہیں ملتی، جو میں اسے دے سکوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: اگر تمہیں کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جو تم اسے دے سکو تمہیں صرف جلا ہوا "پایا" (پاؤں) ہے، تو تم وہ ہی اس کے ہاتھ میں دے دو۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ ام بجید رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

باب 30- مؤلفۃ القلوب کو ادائیگی کرنا

602 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اَعْطَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَّاِنَّهٗ لَاَبْغَضُ الْخَلْقِ اِلَىَّ فَمَا زَالَ يُعْطِيْنِىْ حَتّٰى اِنَّهٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَىَّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدَّثَنِى الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِهٰذَا اَوْ شِبْهِهٖ فِى الْمُذَاكَرَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

اختلاف سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ صَفْوَانَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَّغَيْرُهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قَالَ اَعْطَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَصَحُّ وَاَشْبَهُ اِنَّمَا هُوَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ فَرَاٰى اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يُعْطَوْا وَقَالُوْا اِنَّمَا كَانُوْا قَوْمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَاَلَّفُهُمْ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى اَسْلَمُوْا وَلَمْ يَرَوْا اَنْ يُّعْطَوُا الْيَوْمَ مِنَ الزَّكَاةِ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا الْمَعْنٰى وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ كَانَ الْيَوْمَ عَلٰى مِثْلِ حَالِ هٰؤُلَاءِ وَرَاَى الْاِمَامُ اَنْ يَّتَاَلَّفَهُمْ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَعْطَاهُمْ جَازَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

603- اخرجه مسلم (1806/4) كتاب الفضائل: باب: ماسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا فقال: لا و كثرة عطائه رقم (2313/59) واحمد (401/3)، (465/6).

حضرت صفوان بن امیہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ حنین کے دن مجھے کچھ عطا کیا آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخصیت کے مالک تھے آپ مجھے مسلسل عطا کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت کے مالک بن گئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حسن بن علی نے یہ حدیث مجھے سنائی ہے یا اس کی مانند حیثیت سنائی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرات صفوان سے منقول حدیث کو معمر اور دیگر راویوں نے' زہری کے حوالے سے' سعید بن مسیّب کے حوالے سے' حضرت صفوان بن امیہ سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے عطا کیا' گویا یہ روایت زیادہ مستند اور بہتر ہے' کیونکہ یہ سعید بن مسیّب سے منقول ہے' جنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: صفوان بن امیہ نے یہ بتایا ہے۔

مؤلفۃ القلوب کو ادائیگی کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اب انہیں ادائیگی نہیں کی جائے گی۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ تھے' جو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس سے تعلق رکھتے تھے اور آپ ﷺ نے ان کے اسلام قبول کرنے کے حوالے سے ان کی تالیفِ قلب کی تھی' جب ان لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا۔

تو ان اہلِ علم کے نزدیک آج ان لوگوں کو اس طرح زکوٰۃ ادا نہیں کی جائے گی' جو اس مفہوم سے تعلق رکھتی ہے۔

سفیان ثوری' اہلِ کوفہ اور دیگر اہلِ علم کی یہی رائے ہے۔

امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے' جس شخص کی حالت آج بھی اس طرح کی ہوگی اور حاکمِ وقت یہ سمجھتا ہو کہ اسلام کے حوالے سے ان لوگوں کی تالیفِ قلب کی جاسکتی ہے' اور وہ ان لوگوں کو زکوٰۃ ادا کردے تو یہ درست ہوگا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَتَهُ

باب 31- صدقہ کرنے والا شخص اگر صدقے کا وارث بن جائے

603 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ

603- اخرجه مسلم (805/2) كتاب الصيام: باب: قضاء الصيام عن الميت رقم (1149/158,157)' وابو داؤد (520/1) كتاب الزكاة باب: من تصدق بصدقة ثم ورثها رقم (1656)' (129/2) كتاب الوصايا: باب: ماجاء في الرجل يهب الهبة' ثم يوصى له بها او يورثها' رقم (2877)' (256/2) كتاب الايمان والنذور: باب: في قضاء النذر عن الميت رقم (3309)' وابن ماجه (559/1) كتاب "الصيام": باب: من مات و عليه صيام نذر رقم (1759)' واحمد (351/5-361)' كلهم من طريق عبدالله بن عطاء عن عبدالله بن بريدة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم -

تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّی بِجَارِيَةٍ وَّاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِیْ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّی عَنْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا يُعْرَفُ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا حَلَّتْ لَهٗ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا الصَّدَقَةُ شَیْءٌ جَعَلَهَا لِلّٰهِ فَاِذَا وَرِثَهَا فَيَجِبُ اَنْ يَّصْرِفَهَا فِیْ مِثْلِهٖ وَرَوٰی سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَزُهَيْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَطَاءٍ

◆◆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی والدہ کو ایک کنیز صدقہ کے طور پر دی' والدہ کا انتقال ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اجر لازم ہو گیا اور وہ وراثت میں تمہیں مل جائے گی' اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! والدہ پر ایک مہینے کے روزے رکھنا لازم تھا' کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھ سکتی ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی طرف سے روزے رکھ لو! اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! انہوں نے کبھی حج نہیں کیا' کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم اس کی طرف سے حج کر لو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بریدہ کے حوالے سے' یہ روایت صرف اسی سند کے حوالے سے منقول ہے۔

اس کے راوی عبداللہ بن عطاء محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' جب آدمی کوئی چیز صدقہ کرتا ہے' اور پھر اس چیز کا وارث بن جاتا ہے' تو یہ اس کے لئے حلال ہو گی۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: صدقہ وہ چیز ہے' جسے اس نے اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص کیا ہے' تو جب وہ اس کا وارث بنے گا تو اس پر لازم ہے: وہ اسے اسی طرز پر دوبارہ خرچ کر دے۔

سفیان ثوری' زہیر بن معاویہ نے اس حدیث کو عبداللہ بن عطاء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِ فِی الصَّدَقَةِ

باب 32-صدقہ واپس لینے کا مکروہ ہونا

604 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّہٗ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ رَاٰھَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ

◄► سالم ٗ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ٗ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک گھوڑا دیا ٗ پھر انہوں نے اس گھوڑے کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا ٗ تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا ٗ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صدقے کو واپس نہ لو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب 33- مرحوم کی طرف سے صدقہ کرنا

605 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ تُوُفِّیَتْ اَفَیَنْفَعُھَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِیْ مَخْرَفًا فَاُشْھِدُكَ اَنِّیْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِہٖ عَنْھَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَبِہٖ یَقُوْلُ اَھْلُ الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ لَیْسَ شَیْءٌ یَّصِلُ اِلَی الْمَیِّتِ اِلَّا الصَّدَقَةُ وَالدُّعَاءُ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

604- للحديث طرق عن عمر بن الخطاب. رضى الله عنه. مع اختلاف فى الالفاظ بالزيادة والنقصان فقد اخرجه البخارى (413/3) كتاب الزكاة: باب: هل يشترى صدقته؟ ولا باس ان يشترى صدقة غيره رقم (1489) واطرافه فى (2775-2972-3002) و مسلم (1240/3) كتاب الهبات: باب: كراهة شراء الانسان ماتصدق به ممن تصدق عليه' رقم (1621/4) والنسائى (109/5) كتاب الزكاة باب: شراء الصدقة' رقم (-2617 2616)' من طريق الزهري عن سالم عن عبدالله بن عمر عنه به. واخرجه البخارى (413/3) كتاب الزكاة باب: هل يشترى صدقته؟ ولا باس ان يشترى صدقة غيره' رقم (1490) واطرافه فى (2623-2626-2970-3003) ومسلم (1239/3) كتاب "الهبات" باب: كراهية شراء الانسان ما تصدق عليه' رقم (1620/2,1)' والنسائى (108/5) كتاب الزكاة باب: شراء الصدقة' رقم (2615)' وابن ماجه (799/2) كتاب الصدقات: باب: الرجوع فى الصدقة' رقم (2616) من طريق زيد بن اسلم عن ابيه عنه به والحميدى (10/1) رقم (15) من نفس الطريق. واخرجه مسلم (1240/3) كتاب الهبات: باب: كراهية شراء الانسان ما تصدق به ممن تصدق عليه رقم (1621/3) من طريق مالك عن نافع عن ابن عمر.

605- اخرجه البخارى (465/5) كتاب الوصويا: باب: اذا وقف ارضا ولم يبين الحدود فهو جائز' وكذلك الصدقة' رقم (2770) وابو داؤد (131/2) كتاب الوصايا:باب: ماجاء فيمن مات عن غير وصية يتصدق عنه' رقم (2882)' والنسائى (252/6) كتاب: باب: فضل الصدقة عن الميت' (3655).

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ اِنَّ لِي مَخْرَفًا يَعْنِي بُسْتَانًا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے' اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کا انہیں فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! وہ بولا: میرا ایک باغ ہے' میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اس باغ کو والدہ کی طرف سے صدقہ کرتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: صرف صدقہ اور دعا (کا اجروثواب) میت تک پہنچتا ہے۔

بعض حضرات نے اس حدیث کو عمرو بن دینار کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

حدیث کے لفظ ''مخرف'' کا مطلب ''باغ'' ہے۔

بَابُ فِي نَفَقَةِ الْمَرْاَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

باب 34- خاتون کا شوہر کے گھر میں سے خرچ کرنا

606 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُوْلُ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِي اُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے دن خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے' شوہر کی اجازت کے بغیر' کوئی چیز خرچ نہ کرے' عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! اناج بھی نہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ہمارا سب سے بہترین مال ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ' سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

607 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

606- اخرجه ابن ماجه (770/2) كتاب التجارات: باب: ما للمراة من مال زوجها' رقم (2295)

متنِ حدیث: اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا کَانَ لَھَا بِہٖ اَجْرٌ وَّلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِکَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ وَلَا یَنْقُصُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ مِنْ اَجْرِ صَاحِبِہٖ شَیْئًا لَہٗ بِمَا کَسَبَ وَلَھَا بِمَا اَنْفَقَتْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

◄► سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کرتی ہے' تو اس عورت کو بھی اس کا اجر ملتا ہے' اور اس کے شوہر کو بھی اسی کی مانند اجر ملتا ہے اسی طرح خزانے کے نگران کو بھی اجر ملتا ہے' ان میں سے کسی ایک کے اجر میں' اس کے ساتھی کے اجر کی وجہ سے' کمی نہیں ہوتی' شوہر کو اس بات کا اجر ملے گا' جو اس نے کمایا ہے' اور عورت کو اس بات کا اجر ملے گا' جو اس نے خرچ کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

608 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِذَا اَعْطَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا بِطِیْبِ نَفْسٍ غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَھَا مِثْلُ اَجْرِہٖ لَھَا مَا نَوَتْ حَسَنًا وَّلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

وَھٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ وَّعَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ لَا یَذْکُرُ فِیْ حَدِیْثِہٖ عَنْ مَسْرُوْقٍ

◄► سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی عورت اپنی رضامندی کے ساتھ کسی خرابی کو پیدا کئے بغیر' اپنے شوہر کے گھر میں سے' کوئی چیز (اللہ تعالیٰ کے نام پر) دیتی ہے' تو اس عورت کو اس مرد کی طرح اجر ملتا ہے' عورت کو اس بات کا اجر ملتا ہے' جو اس نے بھلائی کی نیت کی تھی' خزانے کے نگران کا حکم بھی اسی طرح ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہ روایت عمرو بن مرہ سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے اس حدیث میں مسروق کے حوالے کا تذکرہ نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَدَقَۃِ الْفِطْرِ

باب 35- صدقہ فطر کا بیان

609 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ

متنِ حدیث: کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ اِذْ کَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ

607- اخرجہ النسائی فی "الکبری" (35/2) کتاب الزکاۃ باب: صدقۃ المراۃ من بیت زوجھا' رقم (2319)' (379/5) کتاب عشرۃ النساء باب: ثواب ذلک وذکر الاختلاف علی شقیق فی حدیث عائشۃ فیہ' رقم (19196) عن عمرو بن مرۃ قال سمعت ابا وائل یحدث عن عائشۃ۔

608- اخرجہ النسائی فی "الکبری" (379/5)' کتاب عشرۃ النساء' باب: ثوا بذلک' و ذکر الاختلاف علی شقیق عمن حدیث عائشۃ فیہ' رقم (9198/3-9197/2)۔ عن شقیق عن مسروق عن عائشۃ۔

صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ اِنِّىْ لَاَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ قَالَ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ اُخْرِجُهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ صَاعًا وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ صَاعٌ اِلَّا مِنَ الْبُرِّ فَاِنَّهٗ يُجْزِئُ نِصْفُ صَاعٍ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ يَرَوْنَ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے تو ہم صدقہ فطر میں اناج کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع دیا کرتے تھے ہم اسے اسی طرح ادا کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (اپنے عہد خلافت میں) مدینہ منورہ آئے انہوں نے اس بارے میں لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: میرا یہ خیال ہے: شام کی گندم کے دو مد کھجور کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے اس کو اختیار کر لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا ان کے نزدیک ہر چیز کا ایک صاع ادا کیا جائے گا۔

امام شافعی امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: گندم کے علاوہ ہر چیز کا ایک صاع ادا کیا جائے گا گندم کا نصف صاع ادا کرنا بھی کافی ہے۔

سفیان ثوری ابن مبارک اور اہل کوفہ کی یہی رائے ہے: گندم کا نصف صاع (صدقہ فطر کے طور پر) ادا کیا جائے گا۔

610 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِىْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ

609- اخرجه البخارى (434/3) كتاب الزكاة: باب: صاع من شعير' رقم (1505) واطرافه فى (1506-1508-1510)' من طريق زيد بن اسلم عنه به واخرجه مسلم (678/2) كتاب الزكاة: باب: زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير' رقم (17,18,19,20, 21 /985) عن عياض بن عبدالله بن سعد ابن ابى سرح' وابو داؤد (508- 507/1) كتاب الزكاة: باب: كم يودى فى صدقة الفطر' رقم (1616-1617-1618) عن عياض ايضا' والنسائى (52/5) كتاب الزكاة: باب: الدقيق' رقم (2514)' باب: "الزبيب" رقم (2412)' باب: الشعير رقم (2517)' باب: التمر فى زكاة الفطر رقم (2511) باب: الاقط' رقم (2418) من طرق عن عياض عنه به' اخرجه ابن ماجه (585/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة الفطر' رقم (1829) من طريق عياض عنه به' ووهم الحاكم فاخرجه فى "المستدرك" (411/1).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى عُمَرُ ابْنُ هَارُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا جَارُوْدُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ کی گلیوں میں ایک اعلان کرنے والے شخص کو بھیجا (اس نے یہ اعلان کیا) خبردار! ہر مسلمان مرد اور عورت' آزاد اور غلام' چھوٹے اور بڑے پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے' جو گندم کے دو مد ہوں گے اس کے علاوہ ہر طرح کے غلے کا ایک صاع ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ یہی حدیث بعض دیگر اسناد سے بھی منقول ہے۔

611 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَدِّ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ وَّثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِىْ صُعَيْرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کی ادائیگی ہر مرد' عورت' آزاد' غلام شخص پر لازم کی ہے' جو کھجور کا ایک صاع ہوگا' یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں' لوگوں نے گندم کے نصف صاع کو اس کے برابر قرار دیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حارث بن عبدالرحمٰن کے دادا' حضرت ثعلبہ بن ابوصعیر اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

612 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

612- اخرجه البخاري (432/3) كتاب الزكاة باب: صدقة الفطر على العبد وغيره من المسلمين' رقم (1504)' ومسلم (677/2) كتاب الزكاة باب: زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير' رقم (984/16,15,14,13,12)' وابو داؤد (507,506/1) كتاب الزكاة باب: كم يودى فى صدقة الفطر' رقم (1611-1612-1613)' والنسائى (48/5) كتاب الزكاة باب: فرض زكاة رمضان على الصغير رقم (2502)' باب: فرض زكاة رمضان على المسلمين دون المعاهدين' رقم (2503-2504)' باب: كم فرض' رقم (255)' وابن ماجه (584/1) كتاب الزكاة باب: صدقة الفطر' رقم (1825-1826)' ومالك (283/1) كتاب الزكاة باب: من تجب عليه زكاة الفطر' رقم (51)' واحمد (63/2)' (114-55-5/2)' والدارمى (392/1) كتاب الزكاة باب: فى زكاة الفطر' وعبد بن حميد (ص 242) رقم (743)' من طرق عن نافع.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَزَادَ فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَبِيْدٌ غَيْرُ مُسْلِمِيْنَ لَمْ يُؤَدِّ عَنْهُمْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُؤَدِّي عَنْهُمْ وَاِنْ كَانُوْا غَيْرَ مُسْلِمِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ

◈ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں صدقہ فطر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے' جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا' یہ ادائیگی ہر آزاد' غلام' مرد اور عورت مسلمان پر لازم ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک نے اس کو نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' جیسا کہ ایوب نے اسے نقل کیا ہے' تاہم اس میں لفظ ''مسلمانوں'' زائد استعمال ہوا ہے۔

دیگر اہلِ علم نے اس روایت کو نافع کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس روایت میں لفظ ''مسلمانوں'' ذکر نہیں کیا۔

اس بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اگر کسی شخص کے کچھ غلام مسلمان نہ ہوں' تو وہ ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا نہیں کرے گا۔

امام مالک' امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: وہ ان لوگوں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرے گا اگرچہ وہ غلام غیر مسلم ہیں۔

ثوری' ابن مبارک اور اسحٰق اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْدِيْمِهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ

باب 36: اسے (یعنی صدقہ فطر کو نمازِ عید) سے پہلے ادا کرنا

613 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ اَبُوْ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِاِخْرَاجِ الزَّكَاةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ

613- اخرجه البخاري (430/3) كتاب الزكاة: باب: فرض صدقة الفطر' رقم (1503)' واطرافه في (1504-1507-1509-1511-1112)' ومسلم (679/2) كتاب الزكاة: باب: الامر باخراج زكاة الفطر قبل الصلاة' رقم (22 ,986/23)' وابو داؤد (506/1) كتاب الزكاة: باب: متى تودى الزكاة' رقم (11610)' والنسائي (54/5) كتاب الزكاة: باب: الوقت الذي يستحب ان تودى صدقة الفطر فيه' رقم (2521)' واحمد (151/2-154-157) وابن خزيمة (91,90/4) حديث (2422، 2421)' وعبد بن حميد (ص 249) رقم (780)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِىْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يُّخْرِجَ الرَّجُلُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْغُدُوِّ اِلَى الصَّلٰوةِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن' نماز کے لئے جانے سے پہلے' صدقہ فطر ادا کرنے کی ہدایت کرتے تھے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

اہلِ علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی نماز عید کیلئے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کردے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَعْجِيْلِ الزَّكَاةِ

باب 37- زکوٰۃ جلدی ادا کرنا

614 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِىْ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ جلدی ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' یعنی اس کے فرض ہونے سے پہلے ہی (ادا کردینا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دی۔

615 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِىِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لِعُمَرَ اِنَّا قَدْ اَخَذْنَا زَكٰوةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْاَوَّلِ لِلْعَامِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: لَا اَعْرِفُ حَدِيْثَ تَعْجِيْلِ الزَّكَاةِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ الْحَجَّاجِ ابْنِ دِيْنَارٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَدِيْثُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ عِنْدِىْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ تَعْجِيْلِ الزَّكَاةِ قَبْلَ مَحِلِّهَا فَرَاَى طَائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يُعَجِّلَهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ قَالَ اَحَبُّ اِلَىَّ اَنْ لَّا يُعَجِّلَهَا وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ عَجَّلَهَا قَبْلَ مَحِلِّهَا اَجْزَاَتْ عَنْهُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

614- اخرجه ابو داؤد (510/1) كتاب الزكاة: باب: فى تعجيل الزكاة: رقم (1624)' وابن ماجه (572/1) كتاب الزكاة: باب: تعجيل الزكاة قبل محلها' رقم (1795)' واحمد (104/1)' والدارمى (385/1) كتاب الزكاة: باب: تعجيل الزكاة' وابن خزيمة (49/4, 50) حديث (2331)' من طريق حجية بن عدى عن على رضى الله عنه.

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہم نے عباس سے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہی وصول کر لی تھی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

زکوٰۃ کی جلد ادائیگی سے متعلق حدیث کو میں اسرائیل کے حوالے سے حجاج بن دینار کے حوالے سے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتا ہوں اسماعیل بن زکریا نے حجاج بن دینار کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ میرے نزدیک اسرائیل کی حجاج کے حوالے سے نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

حکم بن عتیبہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت "مرسل" روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

زکوٰۃ کے فرض ہونے سے پہلے ہی اس کی جلد (پیشگی) ادائیگی کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ کے نزدیک اسے جلد ادا نہیں کیا جا سکتا۔ سفیان ثوری نے ان کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے: اس کو جلد ادا نہ کیا جائے۔

اکثر اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص اس کے فرض ہونے سے پہلے اسے جلد (یعنی پیشگی) ادا کر دیتا ہے تو یہ اس کی طرف سے ادا ہو جائے گی۔

امام شافعی امام احمد اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْاَلَةِ

باب 38- مانگنے کی ممانعت

616 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَاَنْ يَّغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَتَصَدَّقَ مِنْهُ فَيَسْتَغْنِيَ بِهٖ عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا اَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّمَسْعُوْدِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّثَوْبَانَ وَزِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ وَاَنَسٍ وَّحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَقَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ وَّسَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی شخص کا جا کر اپنی پشت پر لکڑیاں لاد کر لانا اور انہیں صدقہ کرنا اور لوگوں سے بے نیاز رہنا اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے: وہ کسی شخص سے کچھ

616- اخرجه مسلم (721/2) كتاب الزكاة: باب: كراهة المسالة؛ رقم (1042/ 107, 106)

مانگے اور وہ اسے کچھ دے' یا نہ دے بے شک اوپر والا ہاتھ نیچے والا ہاتھ سے زیادہ بہتر ہوتا ہے' اور تم (خرچ کرنے میں) اپنے زیر کفالت سے آغاز کرو۔

اس بارے میں حضرت حکیم بن حزام' حضرت ابوسعید خدری' حضرت زبیر بن عوام' حضرت عطیہ سعدی' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت مسعود بن عمرہ' حضرت ابن عباس' حضرت ثوبان' حضرت زیاد بن حارث صدائی' حضرت انس' حضرت حبشی بن جنادہ' حضرت قبیصہ بن مخارق' حضرت سمرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔ بیان نامی راوی کے حوالے سے قیس سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ "غریب" ہے۔

617 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الْمَسْاَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَّا بُدَّ مِنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مانگنا ایک زخم ہے' جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے (یعنی عزت کو خراب کرتا ہے) آدمی یا حاکم وقت سے مانگے' یا کسی ایسی ضرورت کے وقت مانگے' جس میں مانگنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

617- اخرجه ابو داؤد (515/1) كتاب الزكاة: باب: ما تجوز فيه المسألة' رقم (1639)' والنسائي (100/5) كتاب الزكاة: باب: مسألة الرجل ذا سلطان' رقم (2599)' واحمد (19-10/5).

کِتَابُ الصَّوْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

روزہ کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب 1- رمضان کے مہینے کی فضیلت

618 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَّفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَّيُنَادِیْ مُنَادٍ يَّا بَاغِیَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَلْمَانَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے، تو شیاطین اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے، اور ان میں سے کوئی ایک بھی دروازہ کھلا نہیں رہتا، جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے، اور ان میں سے کسی ایک کو بھی بند نہیں کیا جاتا، ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے، اے خیر کے طلب گار! آگے بڑھو! اور اے شر کے طلب گار! رک جاؤ! اللہ تعالیٰ کی طرف سے (بہت سے لوگوں کو) جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے، اور ایسا ہر رات میں ہوتا ہے۔

اسی بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

619 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَالْمُحَارِبِیُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

618- اخرجه ابن ماجه (526) كتاب الصيام: باب: ما جاء فی فضل شهر رمضان رقم (1642)

619- اخرجه البخاری (1/15-1) كتاب الايمان: باب: صوم رمضان احتسابا من الايمان، رقم (38)، (4/138) كتاب الصوم: باب: من صام رمضان ايمانا واحتسابا ونية، رقم (1901)، (4/300) كتاب الليلة القدر: باب: فضل ليلة القدر، رقم (2014)، ومسلم (3/87,88- الابی) كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: الترغيب فی قيام رمضان وهو التراويح رقم (173,174/759,175,176/760)، وابو داؤد (1/436) كتاب الصلاة: باب: فی قيام شهر رمضان، رقم (1372)، والنسائی (4/156,157) كتاب الصيام، باب: ثواب من صام رمضان وقامه ايمانا واحتسابا والاختلاف علی الزهری فی الخبر فی ذلك، رقم (2199:2205)، وابن ماجه (1/420) كتاب اقامة الصلاة، والسنة فيها: باب: ماجاء فی قيام شهر رمضان، رقم (1326)، واحمد (2-241-347-408-232-385)، والحميدی (2/422)، رقم (950)، وابن خزيمة (3/195) رقم (1894)، والنسائی (8/117, 118) كتاب الايمان وشرائعه، باب: قيام رمضان رقم (5024:5026).

متن حدیث: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

حکم حدیث: هٰـذَا حَـدِيْـثٌ صَـحِيْحٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ الَّذِىْ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَـدِيْـثٌ غَـرِيْـبٌ لَّا نَـعْـرِفُهُ مِثْلَ رِوَايَةِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ بَكْرٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَوْلَهُ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّهٰذَا اَصَحُّ عِنْدِىْ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے' رمضان کے روزے رکھے اور اس میں نوافل ادا کئے' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث جسے ابوبکر عیاش نے اعمش کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: یہ صرف ابوبکر نامی راوی سے منقول ہے۔

میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: حسن بن ربیع نے ابوالاحوص کے حوالے سے' اعمش کے حوالے سے' مجاہد سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے) ''جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے'' اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میرے نزدیک یہ روایت ابوبکر بن عیاش سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

باب 2- (رمضان) کے مہینے سے پہلے (یعنی شعبان کے آخری دنوں میں) روزے نہ رکھے جائیں

620 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: لَا تَـقَـدَّمُـوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَّلَا بِيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوْا

620- اخرجه البخاري (152/4) كتاب الصوم: باب: لا يتقدمن رمضان بصوم يوم ولا يومين' رقم (1914)' ومسلم (762/2, 763) كتاب الصيام: باب: لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين' رقم (1082/21)' وابو داؤد (713/1) كتاب الصيام: باب: فيمن يصل شعبان برمضان' رقم (2335)' والنسائي (149/4) كتاب الصيام: باب: ذكر الاختلاف على يحيى بن ابى كثير' ومحمد بن عمرو على ابى سلمة فيه' رقم (2173)' وابن ماجه (528/1) كتاب "الصيام"' باب: في النهى ان يتقدم رمضان بصوم' الا من صام صوما فوافقه' رقم (1650)' والدارمى (4/2) كتاب الصيام: باب: النهى عن صيام يوم الشك' واحمد (234/2-337-408-477-513-515)

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ کَرِهُوا اَنْ یَّتَعَجَّلَ الرَّجُلُ بِصِیَامٍ قَبْلَ دُخُوْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِمَعْنٰی رَمَضَانَ وَاِنْ کَانَ رَجُلٌ یَّصُومُ صَوْمًا فَوَافَقَ صِیَامُهٗ ذٰلِكَ فَلَا بَأْسَ بِهٖ عِنْدَهُمْ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (رمضان) کے مہینے سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھو' البتہ اگر (کسی اور معمول کے حساب سے روزوں) کے موافق وہ دن آ جائے' تو اس دن روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ (چاند کو) دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند کو دیکھ کر عید الفطر کرو' اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو تیس کی گنتی پوری کر لو پھر عید الفطر کرو۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔ ربعی بن حراش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے رمضان کی وجہ سے روزہ رکھ لے' البتہ اگر کوئی شخص ویسے روزے رکھتا ہو' اور اس دن اس کے روزے کا دن آ جائے' تو ان اہلِ علم کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

621 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَکِیعٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَقَدَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِیَامٍ قَبْلَهٗ بِیَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلٌ کَانَ یَصُومُ صَوْمًا فَلْیَصُمْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے میں سے ایک یا دو دن پہلے روزے رکھنا شروع نہ کرو' البتہ اگر کوئی شخص ویسے روزے رکھتا ہو' تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ صَوْمِ یَوْمِ الشَّكِّ

باب 3: مشکوک دن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

622 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ الْمُلَائِیِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَاُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوْا فَتَنَحّٰى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَشُكُّ فِيْهِ النَّاسُ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَمَّارٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ كَرِهُوْا اَنْ يَّصُوْمَ الرَّجُلُ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ وَرَاٰى اَكْثَرُهُمْ اِنْ صَامَهٗ فَكَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْ يَّقْضِيَ يَوْمًا مَكَانَهٗ

◆◆ صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ان کے پاس بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔ انہوں نے فرمایا: کھاؤ! حاضرین میں سے ایک صاحب پیچھے ہٹ گئے (کھانے میں شریک نہیں ہوئے) اور بولے میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آج کا دن جس میں شک ہے؟ (کہ وہ رمضان کا دن ہے یا نہیں ہے) جس نے اس دن روزہ رکھا اس نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد تابعین سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ سفیان ثوری امام مالک بن انس عبداللہ بن مبارک شافعی احمد اور اسحق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے یہ حضرات فرماتے ہیں: آدمی کا مشکوک دن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

ان میں سے اکثر کی یہ رائے ہے: اگر آدمی نے اس دن روزہ رکھ لیا اور وہ واقعی رمضان کا دن ہو تو بھی وہ اس روزے کی قضاء کرے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِحْصَاءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

باب 4- رمضان کے لئے شعبان کی پہلی کے چاند سے حساب رکھنا

623 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَجَّاجٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

622- اخرجه البخاری (142/4) كتاب الصوم باب: قول النبی صلی الله علیه وسلم اذا رایتم الهلال فصوموا واذا رایتموه فافطروا فی ترجمة الباب تعليقاً وابو داؤد (713/1) كتاب الصيام: باب: كراهية صوم يوم الشك رقم (2334) والنسائی (153/4) كتاب الصوم: باب: صيام يوم الشك رقم (2188) وابن ماجه (527/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء فی صيام يوم الشك رقم (1645) من طرق صلة بن زفر عنه رضی الله عنه.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِىَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا تَقَدَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ

اسنادِ دیگر: وَهٰكَذَا رُوِىَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے لئے شعبان کی پہلی کے چاند سے گنتی رکھو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف ابومعاویہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

تاہم مستند روایت وہ ہے' جسے محمد بن عمرو کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔

یہ روایت اسی طرح یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جیسا کہ محمد بن عمرو لیثی نے اسے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْاِفْطَارَ لَهٗ

باب 5: پہلی کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کیا جائے گا' اور اسے دیکھ کر ہی عید الفطر کی جائے گی

624 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَيَايَةٌ فَاَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ بَكْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان سے (دو ایک دن پہلے) روزہ نہ رکھو' پہلی کے چاند کو دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی عید الفطر کرو' اگر درمیان میں بادل حائل ہو جائے' تو تیس کی گنتی پوری کرو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

624- اخرجه النسائي (136/4) كتاب الصيام: باب: ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربعي فيه' رقم (2129)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔
یہ روایت ان کے حوالے سے دیگر اسناد سے بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ

باب 6- مہینہ کبھی 29 دن کا بھی ہوتا ہے

625 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بِنِ اَبِیْ زَائِدَةَ اَخْبَرَنِیْ عِيسٰى بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِیْ ضِرَارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ اَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِيْنَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ وَسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّجَابِرٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الشَّهْرُ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' میں نے تیس روزے جتنی دفعہ رکھے ہیں انتیس روزے اس سے زیادہ نہیں رکھے۔

اس بارے میں حضرت عمر' حضرت ابوہریرہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر' حضرت انس' حضرت جابر' سیّدہ ام سلمہ اور حضرت ابوبکرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مہینے کبھی 29 دن کا بھی ہوتا ہے۔

626 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهٖ شَهْرًا فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ کے لئے اپنی ازواج سے ایلاء کر لیا' آپ ایک بالا خانے میں 29 دن تک قیام پذیر رہے (پھر گھر تشریف لے جانے لگے) تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے تو ایک ماہ کے لئے ایلاء کیا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مہینہ 29 دن کا ہے۔

625- اخرجہ ابو داؤد (710/1) کتاب الصیام: باب: الشهر یکون تسعا و عشرین' رقم (2322)' واحمد (397/1-405-408-441-450)' وابن خزیمة (208/3)' رقم (1922)' من طریق عیسیٰ بن دینار مولی خزاعة عن ابیه عن عمرو بن الحارث ابن ابی ضرار عن ابن مسعود رضی اللہ عنه۔

626- اخرجه البخاری (143/4) کتاب الصوم: باب: قول النبی صلی اللہ علیه وسلم: اذا رایتم الهلال رقم (1911)' (581/1) کتاب الصلاة: باب: الصلاة فی السطوح والمنبر والخشب' رقم (387)' واطرافه فی (1-2469-5201-5289-6684-805-1114-911-689-732-633)' والنسائی (167/6) کتاب الطلاق: باب: الایلاء رقم (3456)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

باب 7- گواہی کی بنیاد پر روزہ رکھنا

627 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ الْهِلَالَ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ نَحْوَهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْهِ اخْتِلَافٌ وَّرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّاَكْثَرُ اَصْحَابِ سِمَاكٍ رَوَوْا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا تُقْبَلُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ فِي الصِّيَامِ وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ قَالَ اِسْحٰقُ لَا يُصَامُ اِلَّا بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ وَلَمْ يَخْتَلِفْ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْاِفْطَارِ اَنَّهٗ لَا يُقْبَلُ فِيْهِ اِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بتایا: میں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ حضرت محمد، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ وہ بولا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ سفیان ثوری اور دیگر راویوں نے اسے سماک بن حرب کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

سماک کے اکثر شاگردوں نے اسے سماک کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' یہ حضرات فرماتے ہیں: روزے کے (چاند کے) بارے میں ایک آدمی کی گواہی بھی قبول کی جائے گی۔

627- اخرجه ابو داؤد (715/1) كتاب الصيام: باب: في شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان' رقم (2340)' والنسائي (132/5) كتاب الصيام: باب: قبول شهادة الرجل الواحد على هلال شهر رمضان رقم (2112-2113)' وابن ماجه (529/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء في الشهادة على رؤية الهلال رقم (1652).

ابن مبارک، شافعی، احمد نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام اسحٰق فرماتے ہیں: روزے رکھنے کیلئے دو آدمیوں کی گواہی ضروری ہے۔

عید الفطر کے بارے میں اہلِ علم میں کوئی اختلاف نہیں ہے: اس میں کم از کم دو آدمیوں کی گواہی ضروری ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ شَهْرَا عِيْدٍ لَّا يَنْقُصَانِ

باب 8 - عید کے دو مہینے (ایک ساتھ) کم نہیں ہوتے

628 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: شَهْرَا عِيْدٍ لَّا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ بَكْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَحْمَدُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ شَهْرَا عِيْدٍ لَّا يَنْقُصَانِ يَقُوْلُ لَا يَنْقُصَانِ مَعًا فِىْ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ شَهْرُ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ اِنْ نَقَصَ اَحَدُهُمَا تَمَّ الْاٰخَرُ وَقَالَ اِسْحٰقُ مَعْنَاهُ لَا يَنْقُصَانِ يَقُوْلُ وَاِنْ كَانَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ فَهُوَ تَمَامٌ غَيْرُ نُقْصَانٍ وَّعَلٰى مَذْهَبِ اِسْحٰقَ يَكُوْنُ يَنْقُصُ الشَّهْرَانِ مَعًا فِىْ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ، اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عید کے دونوں مہینے (ایک ساتھ) کم نہیں ہوتے، رمضان اور ذوالحج۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: یہ دونوں مہینے یعنی رمضان اور ذوالحج، ایک ہی سال میں ایک ساتھ کم نہیں ہوتے، اگر ان میں سے کوئی ایک کم ہوگا تو دوسرا مکمل ہوگا۔

امام اسحٰق فرماتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: اگر یہ مہینے **29** دن کے بھی ہوں، تو بھی مکمل شمار ہوں گے، ان میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ امام اسحاق کے موقف کے حساب سے یہ دونوں مہینے، ایک ہی سال میں، ایک ساتھ کم ہو سکتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لِكُلِّ اَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

باب 9 - ہر شہر والوں کے لئے ان کی رؤیت ہلال (کا اعتبار ہوگا)

628- اخرجه البخاری (148/4) کتاب الصوم: باب: شهرا عید لا ینقصان، رقم (1912)، ومسلم (766/2) کتاب الصیام: باب: بیان معنی قوله صلی الله علیه وسلم شهرا عید لا ینقصان، رقم (1089/32,31)، وابو داؤد (710/1) کتاب الصیام: باب: الشهر یکون تسعا و عشرین، رقم (2323)، وابن ماجه (531/1) کتاب الصیام: باب: ماجاء فی شهری العید، رقم (1659)، واحمد (47-38/5) من طریق عبدالرحمن بن ابی بکرة عن ابیه یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم.

629 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حَرْمَلَةَ اَخْبَرَنِىْ كُرَيْبٌ

متنِ حدیث: اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَىَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِىْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِىْ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ءَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لٰكِنْ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَلَا تَكْتَفِىْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهٖ قَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ لِكُلِّ اَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ

◆◆ کریب بیان کرتے ہیں' سیّدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شام بھیجا وہ بیان کرتے ہیں: میں شام آیا میں نے ان کا کام پورا کیا۔ اسی دوران رمضان کا پہلی کا چاند نظر آ گیا میں اس وقت شام میں ہی تھا ہم نے جمعہ کی رات کو پہلی کا چاند دیکھ لیا' پھر میں مہینے کے آخری حصے میں مدینہ منورہ پہنچا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بارے میں مجھ سے دریافت کیا: انہوں نے پہلی کے چاند کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: تم لوگوں نے پہلی کا چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: ہم نے اسے جمعہ کی رات دیکھا تھا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا' کیا تم نے اسے جمعہ کی رات دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: لوگوں نے اسے دیکھا تھا انہوں نے روزہ رکھا تھا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تھا' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن ہم نے تو ہفتے کی رات پہلی کا چاند دیکھا تھا' ہم روزے رکھتے رہیں گے' اور تیس دن پورے کریں گے' یا پھر یہ ہے: (تیس دن ہونے سے پہلے) ہم پہلی کا چاند دیکھ لیں' کریب کہتے ہیں' میں نے کہا: کیا آپ کے لئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں ہے' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی طرح ہدایت کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے' اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' یعنی ہر شہر والوں کے لئے ان کی رؤیت ہلال کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الْاِفْطَارُ

باب 10- کس چیز سے افطاری کرنا مستحب ہے؟

630 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ وَّجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَّا فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ

629- اخرجه مسلم (765/2) كتاب الصيام: باب: بيان ان لكل بلد رؤيتهم وانهم اذا راوا الهلال ببلد لا يثبت حكمه لما بعد عنهم' رقم (1087/28)' والنسائی (131/4) كتاب الصيام: باب: اختلاف اهل الآفاق فی الرؤية' رقم (2111)' واحمد (306/1).

630- اخرجه النسائی فی "الكبرى" (253/2) كتاب الصيام: باب: مايستحب للصائم ان يفطر عليه' رقم (164/4) كتاب الاطعمة: باب: التمر وما ذكر فيه.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ لَّا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَ هٰذَا غَيْرَ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ وَّهُوَ حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّلَا نَعْلَمُ لَهُ اَصْلًا مِّنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ وَّقَدْ رَوٰى اَصْحَابُ شُعْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ وَّهٰكَذَا رَوَوْا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ شُعْبَةُ عَنِ الرَّبَابِ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَّابْنُ عَوْنٍ يَّقُوْلُ عَنْ اُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَّالرَّبَابُ هِيَ اُمُّ الرَّائِحِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو کھجور مل جائے وہ اس کے ذریعے افطار کرے اور جسے کھجور نہ ملے وہ پانی کے ذریعے افطار کرلے' کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

اس بارے میں حضرت سلمان بن عامر سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہمارے علم کے مطابق شعبہ کے حوالے سے منقول ہے' اور صرف اس کو سعید بن عامر نے روایت کیا ہے' یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ عبد العزیز بن صہیب کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے' ہمیں اس کی اصل کا علم نہیں ہے۔

شعبہ کے شاگردوں نے اس روایت کو عاصم احول کے حوالے سے' حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے' سیّدہ رباب کے حوالے سے' حضرت سلمان بن عامر کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا ہے' اور یہ روایت سعید بن عامر سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اسی طرح ان شاگردوں نے شعبہ کے حوالے سے' عاصم کے حوالے سے' حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے' حضرت سلمان بن عامر سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اس سند میں شعبہ نے سیّدہ رباب کا تذکرہ نہیں کیا۔

تاہم صحیح روایت وہ ہے' جو سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور دیگر اہلِ علم نے عاصم احول کے حوالے سے' حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے' سیّدہ رباب کے حوالے سے' حضرت سلمان بن عامر سے نقل کیا ہے۔

ابن عون فرماتے ہیں: یہ روایت ام رائح بنت صلیع کے حوالے سے' حضرت سلمان بن عامر سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ رباب ہی ام رائح ہیں۔

631 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ ح وحَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

631- اخرجه ابوداؤد (719/1) كتاب الصيام: باب: ما يفطر عليه' رقم (2355)' وابن ماجه (542/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء على ما يستحب الفطر' رقم (1699)' واحمد (4/17-18)' والدارمي (7/2) كتاب الصوم: باب: ما يستحب الافطار عليه.

متن حدیث: إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ زَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄◄ حفصہ بنت سیرین سیّدہ رباب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت سلمان بن عامر ضبی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: کسی شخص نے افطاری کرنی ہو تو وہ کھجور کے ذریعے افطار کرے اگر اسے کھجور نہ ملے تو پانی کے ذریعے افطاری کرلے کیونکہ یہ پاک کرنے والا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

632 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَاءٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حدیث دیگر: قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: وَرُوِيَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ فِي الشِّتَاءِ عَلَى تَمَرَاتٍ وَّفِي الصَّيْفِ عَلَى الْمَاءِ

◄◄ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے تازہ کھجوروں کے ذریعے افطاری کرلیتے تھے تازہ کھجوریں نہیں ہوتی تھیں تو خشک کھجوروں کے ذریعے افطاری کرلیتے تھے اگر وہ بھی نہیں ہوتی تھیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے آپ سردی کے موسم میں کھجوروں کے ذریعے اور گرمی کے موسم میں پانی کے ذریعے افطار کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

باب 11- عیدالفطر اس دن ہوگی جب لوگ عیدالفطر منائیں گے اور عیدالاضحیٰ اس دن ہوگی جب لوگ عیدالاضحیٰ منائیں گے

633 سندِ حدیث: أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

632- اخرجه ابو داؤد (719/1) كتاب الصيام: باب: ما يفطر عليه، رقم (3256)، واحمد (164/3).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اَلصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَفَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا اَنَّ الصَّوْمَ وَالْفِطْرَ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَعُظْمِ النَّاسِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزہ اس دن ہوگا' جس دن تم لوگ روزہ رکھو گے' اور عیدالفطر اس دن ہوگی' جس دن تم لوگ عیدالفطر کرو گے اور عیدالاضحیٰ اس دن ہوگی' جس دن تم لوگ عیدالاضحیٰ کرو گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض اہل علم نے اس حدیث کی یہ وضاحت کی ہے: اس کا مطلب یہ ہے: روزہ رکھنا اور عیدالفطر کرنا مسلمانوں کی جماعت اور لوگوں کی اکثریت کے ساتھ ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

باب 12- جب رات آ جائے اور دن رخصت ہو جائے' تو روزہ دار افطاری کر لے

634 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرْتَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب رات آ جائے اور دن رخصت ہو جائے' سورج غروب ہو جائے' تو تم افطاری کرلو۔

اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

633- لم یخرجه الا الترمذی من اصحاب الکتب الستة' بهذا اللفظ کما فی "التحفة" (482/9) رقم (12997)' لکن اخرجه ابو داؤد بلفظ مقارب (710/1) 'کتاب الصیام: باب: اذا اخطا القوم الهلال' رقم (2324) ولم یذکر فیها الصوم' واخرجه ابن ماجه (531/1) کتاب الصیام: باب: ما جاء فی شهری العید' رقم (1660) نحوا من روایة ابی داؤد' الا انه لم یذکر موقف عرفة کما جاء فی روایة ابی داؤد۔

634- اخرجه البخاری (231/4) کتاب الصوم: باب: متی فطر الصائم رقم (1954) ومسلم (772/2) کتاب الصیام: باب: انقضاء الصوم و خروج النهار' رقم (1100/51)' واحمد (1/35-48) وابوداؤد (718/1) کتاب الصیام: باب: وقت فطر الصائم رقم (2351) والدارمی (7/2) کتاب الصیام' باب: فی تعجیل الافطار۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَعْجِیلِ الْاِفْطَارِ

باب 13- جلدی افطاری کرنا

635 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ ح قَالَ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَ ةً عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِیْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اسْتَحَبُّوا تَعْجِیلَ الْفِطْرِ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے۔ جب تک وہ افطاری جلدی کرتے رہیں گے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم اور دیگر حضرات نے اسی بات کو اختیار کیا ہے۔ ان کے نزدیک افطاری جلدی کرنا مستحب ہے۔

امام شافعی' امام احمد اور اسحٰق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

636 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَّاَبُو الْمُغِیْرَةِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرے بندوں میں میرے نزدیک زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو افطاری جلد کر لیتے ہیں۔

635- اخرجه البخاری (234/4) کتاب الصوم: باب: تعجیل الافطار رقم (1957)' ومسلم (771/2) کتاب "الصیام" باب: فضل السحور و تاکید استحبابه' رقم (1098/48)' وابن ماجه (541/1) کتاب الصیام: باب: ماجاء فی تعجیل الافطار' رقم (1697)' واحمد (-337 -339 331/4 -334 -336)' والدارمی (7/2) کتاب الصیام: باب: فی تعجیل الفطر۔

636- اخرجه احمد (329/2)

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

637 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِىْ عَطِيَّةَ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَآئِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ عَطِيَّةَ اسْمُهٗ مَالِكُ بْنُ اَبِىْ عَامِرٍ الْهَمْدَانِىُّ وَيُقَالُ ابْنُ عَامِرٍ الْهَمْدَانِىُّ وَابْنُ عَامِرٍ اَصَحُّ

◄► ابوعطیہ بیان کرتے ہیں: میں اور مسروق سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کی: اے ام المؤمنین! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے تعلق رکھنے والے دو افراد ہیں، ان میں سے ایک صاحب افطاری جلدی کر کے مغرب کی نماز بھی جلدی ادا کر لیتے ہیں اور دوسرے صاحب افطاری اور نماز دونوں تاخیر سے ادا کرتے ہیں، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: ان دونوں میں سے افطاری جلد کرنے اور نماز جلدی پڑھنے والے کون صاحب ہیں؟ ہم نے عرض کی: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے (راوی بیان کرتے ہیں) وہ دوسرے صاحب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے۔ (جو افطاری اور نماز اخیر سے ادا کرتے تھے)

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوعطیہ نامی راوی کا نام مالک بن ابوعامر ہمدانی ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام مالک بن عامر ہمدانی ہے، اور یہی درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَاْخِيرِ السُّحُورِ

باب 14- سحری میں تاخیر کرنا

638 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِىُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِىُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

637- اخرجه مسلم (771/2) كتاب الصيام: باب: فضل السحور و تاكيداستحبابه، رقم (1099/50,49)، وابو داؤد (718/1) كتاب الصيام: باب: مايستحب من تعجيل الفطر" رقم (2354)، والنسائي (143/4) كتاب الصيام: باب: ذكر الاختلاف على سليمان بن مهران فى حديث عائشة فى تاخير السحور واختلاف الفاظهم، رقم (2158, 2161)، واحمد (48/6).

638- اخرجه البخارى (4/4[illegible]) كتاب الصوم: باب: قدر كم بين السحور و صلاة الفجر، رقم (1921)، ومسلم (771/2) كتاب الصيام: باب: فضل السحور و[illegible] استحبابه واستحباب تاخيره و تعجيل الفطر، رقم (1097/47)، والنسائي (143/4) كتاب الصيام: باب: قدر مابين السحور و بين صلاة الصبح، رقم (2155)، وابن ماجه (540/1)، كتاب الصيام: باب: ماجاء فى تاخير السحور، رقم (1694)، وابن خزيمة (215/3) رقم (1941)، واحمد (182/5)، والدارمى (6/2) كتاب الصوم: باب: مايستحب من تاخير السحور.

متن حدیث: تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ بِنَحْوِهِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِيْنَ اٰيَةً

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اسْتَحَبُّوْا تَاْخِيْرَ السُّحُوْرِ

◄► حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کی پھر ہم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے فرمایا: جتنی دیر میں پچاس آیات پڑھی جاتی ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: پچاس آیات کی قرأت کی مقدار جتنا وقت تھا۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام شافعی' امام احمد اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور سحری میں تاخیر کو مستحب قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَيَانِ الْفَجْرِ

باب 15: صبح صادق کا بیان

639 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهِيْدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَّاَبِيْ ذَرٍّ وَّسَمُرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَا يَحْرُمُ عَلَى الصَّائِمِ الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْفَجْرُ الْاَحْمَرُ الْمُعْتَرِضُ وَبِهٖ يَقُوْلُ عَامَّةُ اَهْلِ الْعِلْمِ

◄► قیس بن طلق بیان کرتے ہیں' میرے والد حضرت طلق بن علی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (سحری کے وقت) کھاتے پیتے رہو' چڑھتی ہوئی روشنی تمہیں پریشان نہ کرے' تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو' جب تک سرخی چوڑائی کی سمت میں ظاہر نہ ہو (یعنی صبح صادق نہ ہو جائے)

اس بارے میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

639- اخرجه ابو داؤد (717/1) كتاب: الصيام باب: وقت السحور' رقم (2348)' واحمد (23/4)' وابن خزيمة (211/3) رقم (1930) من طريق عبدالله بن النعمان السحيمي عن قيس بن طلق عنه يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم ۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' اور ان کے نزدیک روزہ دار پر کھانا پینا اس وقت تک حرام نہیں ہوتا جب تک چوڑائی کی سمت میں پھیلنے والی سرخ' یعنی صبح صادق ظاہر نہ ہو جائے۔

عام اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

640 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسٰى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبِى هِلَالٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حَنْظَلَةَ هُوَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَّلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ فِى الْاُفُقِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بلال کی اذان اور لمبائی میں پھیلنے والی روشنی' تمہیں سحری کرنے سے نہ روکے' بلکہ صبح صادق وہ ہوتی ہے' جو افق میں چوڑائی کی سمت میں پھیلتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّشْدِيدِ فِى الْغِيبَةِ لِلصَّائِمِ

باب 16- روزہ دار کے غیبت کرنے کی شدید مذمت

641 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَاَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِى ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

فى الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا

640- اخرجه مسلم (770, 769/2) كتاب الصيام: باب: بيان ان الدخول فى الصوم يحصل بدخول الفجر' وان له الاكل وغيره حتى يطلع الفجر' و بيان صفة' الفجر التى تتعلق به الاحكام من الدخول فى الصوم' ودخول وقت صلاة الصبح وغير ذلك' رقم (,1094/44,44,43 42, 41)' وابو داؤد (716/1) كتاب الصيام: باب: وقت السحور' رقم (2346)' والنسائى (148/4) كتاب الصيام: باب: كيف الفجر' رقم (2171)' واحمد (13-9/5)' وابن خزيمة (210/3) رقم (1229)' كلهم من طريق عبدالله بن سوادة بن حنظلة عن سمرة بن جندب يبلغ به النبى صلى الله عليه وسلم .

641- اخرجه البخارى (139/4) كتاب الصوم: باب: من لم يدع قول الزور والعمل به فى الصوم' رقم (1903) وطرفه فى (6057)' وابو داؤد (720/1) كتاب الصيام: باب: الغيبة للصائم' رقم (2362)' وابن ماجه (539/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء فى الغيبة والرفث للصائم رقم (1689)' واحمد (452/2 -453 -505)' وابن خزيمة (241/3) رقم (1995)' من طريق ابن ابى ذئب عن سعيد بن ابى سعيد المقبرى عن ابيه عن ابى هريرة رضى الله عنه يبلغ به النبى صلى الله عليه وسلم .

ترک نہیں کرتا' تو اللہ تعالیٰ کو اس کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا چھوڑ دے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ السَّحُوْرِ

باب 17- سحری کرنے کی فضیلت کا بیان

642 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَّاَبِي الدَّرْدَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سحری کیا کرو' کیونکہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ' حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ' حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

643 وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ (۱)

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُّوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

642- اخرجه البخاری (165/4) كتاب الصوم: باب: بركة السحور من غير ايجاب' رقم (1923)' ومسلم (770/2): كتاب الصيام: باب: فضل السحور و تاكيد استحبابه رقم (45 /1095)' والنسائی (141/4): كتاب الصيام: باب: الحث على السحور' رقم (2144)' وابن ماجه (540/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء في السحور' رقم (1692)' واحمد (3 /281 -99 -258)' وابن خزيمة (213/3) رقم (1937) والدارمی (6/2) كتاب الصيام: باب: فی فضل السحور۔

(۱)- اخرجه مسلم (771/2, 772): كتاب الصيام: باب: فضل السحور و تاكيد استحبابه' واستحباب تاخيره و تعجيل الفطر' رقم (1096/46)' وابو داؤد (716/1): كتاب الصيام: باب: فی تو كيد السحور' رقم (2343)' والنسائی (146/4) كتاب الصيام: باب: فصل مابين صيامنا و صيام اهل الكتاب' رقم (2166)' واحمد (197/4) والدارمی (6/2): كتاب الصوم: باب: فضل السحور' وابن خزيمة (215/3) رقم (1940)' من طريق موسىٰ بن علی بن رباح عن ابيه عن ابی قيس مولی عمرو بن العاص يبلغ به النبی صلی الله عليه وسلم۔

توضیح راوی: وَاَهْلُ مِصْرَ يَقُوْلُوْنَ مُوْسٰى بْنُ عَلِيٍّ وَّاَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُوْلُوْنَ مُوْسٰى بْنُ عُلَيٍّ وَّهُوَ مُوْسٰى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ

◆◆ نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: ہمارے روزے اور اہلِ کتاب کے روزے کے درمیان بنیادی فرق سحری کھانا ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہی فرمان نقل کرتے ہیں:

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ مصر یہ کہتے ہیں: راوی کا نام موسیٰ بن علی ہے اور اہلِ عراق یہ کہتے ہیں: اس کا نام موسیٰ بن علی ہے یہ راوی موسیٰ بن علی بن رباح لخمی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

باب 18- سفر کے دوران روزہ رکھنا مکروہ ہے

644 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَاَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهُ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ اَفْضَلُ حَتّٰى رَاٰى بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْاِعَادَةَ اِذَا صَامَ فِي السَّفَرِ وَاخْتَارَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِنْ وَّجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَّهُوَ اَفْضَلُ وَاِنْ اَفْطَرَ فَحَسَنٌ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

644- اخرجه مسلم (2/785, 786): كتاب الصيام: باب: جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية اذا كان سفر مرحلتين فاكثر، وان الافضل لمن اطاقه بلا ضرر ان يصوم، ولمن يشق عليه ان يفطر، رقم (90, 1114/91)، والنسائي (4/177) كتاب الصوم: باب: ذكر اسم الرجل، رقم (2263)، وابن خزيمة (3/255) رقم (2019) والحميدي (2/539) رقم (1289) من طريق جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبدالله رضي الله عنه يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم.

وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاِنَّمَا مَعْنٰی قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَقَوْلِهٖ حِيْنَ بَلَغَهُ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ فَوَجْهُ هٰذَا اِذَا لَمْ يَحْتَمِلْ قَلْبُهُ قَبُوْلَ رُخْصَةِ اللّٰهِ فَاَمَّا مَنْ رَاَى الْفِطْرَ مُبَاحًا وَّصَامَ وَقَوِيَ عَلٰی ذٰلِكَ فَهُوَ اَعْجَبُ اِلَيَّ

◄► امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ جانے کے لئے نکلے جب آپ ''کراع الغمیم'' پہنچے تو لوگوں نے آپ کے ساتھ روزہ رکھا ہوا تھا' آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: لوگوں کے لئے روزہ رکھنا مشکل ہو رہا ہے' اور لوگ اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے پی لیا' لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے' بعض لوگوں نے روزہ توڑ دیا اور بعض نے بدستور روزہ رکھا' جب آپ کو یہ پتہ چلا کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نافرمان لوگ ہیں۔

اس بارے میں حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر کے دوران روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔

اہلِ علم نے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم کی یہ رائے ہے: سفر کے دوران روزہ توڑ دینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' یہاں تک کہ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص سفر کے دوران روزہ رکھ لے' تو اس پر دوبارہ روزہ رکھنا لازم ہوگا۔

امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہما نے سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے کو اختیار کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم کی یہ رائے ہے: اگر کسی شخص میں یہ قوت ہو' اور وہ روزہ رکھ لے' تو یہ بہتر ہے' اور یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے' لیکن اگر وہ روزہ نہیں رکھتا' تو یہ بھی بہتر ہے۔

سفیان ثوری' مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''سفر کے دوران روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے'' اور آپ کا یہ فرمان: جب آپ کو یہ پتہ چلا کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو آپ نے فرمایا: یہ نافرمانی لوگ ہیں'' اس کا مفہوم یہ ہے: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی رخصت کو قبول نہیں کیا' البتہ جو شخص (سفر کے دوران) روزہ رکھنے کو جائز سمجھتا ہو' اور پھر بھی وہ روزہ رکھ لے اور وہ اس کی قوت بھی رکھتا ہو' تو میرے نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

باب 19- سفر کے دوران روزہ رکھنے کی رخصت

645 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّاَبِي سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: یہ صاحب مسلسل روزے رکھا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اگر چاہو تو نہ رکھو۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کہ "حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی نے سوال کیا تھا" یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

646 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمَا يَعِيبُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمَهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ اِفْطَارَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے میں سفر کیا کرتے تھے' تو کسی روزہ دار کے روزہ رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا اور نہ رکھنے والے کے نہ رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

647 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ ح قَالَ وحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ

645- اخرجه مسلم (790, 789/2): كتاب الصيام: باب: التخيير في الصوم والفطر في السفر' رقم (103, 104, 105, 106, 107/1121)' وابو داؤد (730/1): كتاب الصيام: باب: الصوم في السفر رقم (2402)' والنسائي (185/4, 186) كتاب الصيام: باب: ذكر الاختلاف على سليمان بن يسار في حديث حمزة بن عمرو' رقم (2294 : 2302)' واحمد (494/3)' وابن خزيمة (312/3) رقم (2153).

646- اخرجه مسلم (786/2, 787) كتاب الصيام: باب: جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية اذا كان سفره مرحلتين فاكثر' وان الافضل لمن اطاق بلا ضرر ان يصوم' ولمن يشق عليه ان يفطر' رقم (93 : 1116/96) عنه' (1117/97).

الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ فَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهُ مَنْ وَّجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَّمَنْ وَّجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ فَحَسَنٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے' ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوتا تھا' اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوتا تھا' تو روزہ نہ رکھنے والا' روزہ رکھنے والے کو غلط نہیں سمجھتا تھا' اور روزہ رکھنے والا' روزہ نہ رکھنے والے کو غلط نہیں سمجھتا تھا یہ حضرات یہ سمجھتے تھے' جس شخص میں قوت موجود ہو وہ روزہ رکھ لے' تو یہ بہتر ہے' اور جس کے اندر کمزوری ہو' اور وہ روزہ نہ رکھے تو یہ بھی بہتر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْمُحَارِبِ فِي الْاِفْطَارِ

باب 20- جنگ کرنے والے کے لئے روزہ نہ رکھنے کی رخصت

648 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِيْ حُيَيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَحَدَّثَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ غَزْوَتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّالْفَتْحِ فَاَفْطَرْنَا فِيْهِمَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ بِالْفِطْرِ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَحْوُ هٰذَا اِلَّا اَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْاِفْطَارِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَبِهِ يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

معمر بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابن مسیّب سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو ابن مسیّب نے یہ حدیث بیان کی: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے مہینے میں دو جنگوں میں شرکت کی ہے۔ ایک غزوہ بدر میں ایک فتح مکہ میں' تو ہم نے ان دونوں موقعوں پر روزہ نہیں رکھا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے: آپ نے جنگ کے دوران روزہ نہ رکھنے کی ہدایت کی تھی۔

648- اخرجه احمد (22/1)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی اسی کی مانند منقول ہے کہ انہوں نے دشمن کا سامنا کرنے کے وقت روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی ہے۔
بعض اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ

باب 21- حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کے لئے روزہ نہ رکھنے کی رخصت

649 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّيُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ

متنِ حدیث: قَالَ اَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَتَغَدّٰى فَقَالَ اُدْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ اِنِّىْ صَائِمٌ فَقَالَ اُدْنُ اُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ اَوِ الصِّيَامِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحَامِلِ اَوِ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اَوِ الصِّيَامَ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَيْهِمَا اَوْ اِحْدَاهُمَا فَيَا لَهْفَ نَفْسِىْ اَنْ لَّا اَكُوْنَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ اُمَيَّةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِىِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّلَا نَعْرِفُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْوَاحِدِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ تُفْطِرَانِ وَتَقْضِيَانِ وَتُطْعِمَانِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَمَالِكٌ وَّالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وقَالَ بَعْضُهُمْ تُفْطِرَانِ وَتُطْعِمَانِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا وَاِنْ شَائَتَا قَضَتَا وَلَا اِطْعَامَ عَلَيْهِمَا وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' بنو عبداللہ بن کعب کے ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں نے ہم پر حملہ کر دیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے آپ کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا: آگے آؤ اور کھانا شروع کرو! میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' آپ نے فرمایا: آگے ہو جاؤ' آگے ہو جاؤ! میں تمہیں روزے کے بارے میں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) روزہ رکھنے کے بارے میں بتاتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے مسافر کو نصف نماز معاف کر دی ہے' حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کے لئے روزہ معاف کر دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید ان دونوں کا تذکرہ کیا تھا یا شاید ان دونوں میں سے کسی ایک کا تذکرہ کیا تھا'

649- اخرجه ابو داؤد (732/1): كتاب الصيام: باب: اختيار الفطر رقم (2408)' والنسائي (190/4) كتاب الصيام: باب: وضع الصيام عن الحبلى والمرضع' برقم (2315)' واحمد (347/4)' (29/5)' والنسائي (180/4): كتاب الصيام: باب: ذكر اختلاف معاوية بن سلام .... برقم (2274)' وعبد بن حميد (ص 160) رقم (431)' وابن خزيمة (268/3) رقم (2043) من طرق عنه رضي الله عنه۔

لیکن اب مجھے اپنے اوپر افسوس ہے: میں نے اس وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھایا۔

اس بارے میں حضرت ابوامیہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ کا کعبی سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ان حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت روزہ نہیں رکھیں گی اور اس کی قضا کرلیں گی اور (کفارے کے طور پر) کھانا کھلائیں گی۔

سفیان' مالک' شافعی اور احمد نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ دونوں روزہ نہیں رکھیں گی اور (غریبوں کو) کھانا کھلا دیں گی' ان دونوں پر قضاء کرنا لازم نہیں ہے' تاہم اگر یہ دونوں چاہیں تو قضا کرسکتی ہیں' پھر ان پر کھانا کھلانا لازم نہیں ہوگا۔ اسحٰق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب 22- مرحوم کی طرف سے روزہ رکھنا

650 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَّمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّعَطَاءٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَائَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُخْتِيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ جَوَّدَ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَدْ رَوٰى غَيْرُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ مِثْلَ رِوَايَةِ اَبِىْ خَالِدٍ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ وَّلَا عَنْ عَطَاءٍ وَّلَا عَنْ مُّجَاهِدٍ وَّاسْمُ اَبِىْ خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَبَّانَ

650- اخرجه البخاری (227/4) كتاب الصوم: باب: من مات و عليه صوم' رقم (1953)' ومسلم (804/2) كتاب الصيام: باب: قضاء الصيام عن الميت' رقم (154, 155/1148)' وابو داؤد (256/2) كتاب الايمان والنذور: باب: ماجاء فيمن مات و عليه صوم صام عنه وليه' رقم (3310)' وابن ماجه (559/1): كتاب الصيام: باب: من مات وعليه صيام نذر' رقم (1758)' وفي الروايات ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فساله' وان امراة' قالت: ان امي' واخرى جاء ت بلفظ: ان اختي' ولم تاتي الرواية بهذا اللفظ الا في ابن ماجه' واشار اليها البخاري في روايته۔

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: میری بہن کا انتقال ہوگیا ہے' اس پر دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنا لازم تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہاری بہن کے ذمے کچھ قرض ہوتا' تو کیا تم اسے ادا کر دیتی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا حق اس بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اسے ادا کیا جائے)

اس بارے میں حضرت بریدہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوخالد نے اعمش سے منقول اس روایت کو بہترین طور پر نقل کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوخالد کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی اسے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے جو ابوخالد کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابومعاویہ اور دیگر اہلِ علم نے اس حدیث کو اعمش کے حوالے سے' مسلم بطین کے حوالے سے' سعید بن جبیر کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ ان راویوں نے اس کی سند میں سلمہ بن کہیل کا تذکرہ نہیں کیا' اور نہ ہی عطاء یا مجاہد کا ذکر کیا ہے۔

ابوخالد کا نام سلیمان بن حبان ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ الْكَفَّارَةِ

باب 23- کفارے کا بیان

651 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيْحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفٌ قَوْلُهُ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَامُ عَنِ الْمَيِّتِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَا اِذَا كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ نَذْرُ صِيَامٍ يَّصُوْمُ عَنْهُ وَاِذَا كَانَ عَلَيْهِ قَضَاءُ رَمَضَانَ اَطْعَمَ عَنْهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَّسُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ

توضیح راوی: قَالَ وَاَشْعَثُ هُوَ ابْنُ سَوَّارٍ وَّمُحَمَّدٌ هُوَ عِنْدِيْ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى

651- اخرجه ابن ماجه (558/1) كتاب الصيام: باب: من مات وعليه صيام رمضان قد فرط فيه' رقم (1757)' وابن خزيمة (273/3) رقم (2056)' من طريق محمد عن نافع عن عبدالله بن عمر رضي الله عنه.

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر ایک مہینے کے روزے رکھنا لازم ہو' تو اس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو "مرفوع" روایت کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

صحیح روایت یہ ہے: یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر "موقوف" ہے' یعنی ان کا اپنا قول ہے۔

اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: میت کی طرف سے روزے رکھے جائیں گے۔

امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب میت کے ذمے نذر کے روزے رکھنا لازم ہو' تو آدمی اس کی طرف سے روزے رکھ لے گا' لیکن اگر اس کے ذمے رمضان کی قضا لازم ہو' تو اس کی طرف سے کھانا کھلانا لازم ہوگا۔

امام مالک' امام سفیان اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزے نہیں رکھ سکتا۔

اشعث نامی راوی یہ اشعث بن سوار ہیں۔

محمد نامی راوی میرے خیال کے مطابق محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّائِمِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

باب 24: روزے کے دوران قے آ جانا

652 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: ثَلَاثٌ لَّا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ السِّجْزِيَّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَقَالَ اَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ لَّا بَاْسَ بِهٖ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ثِقَةٌ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضَعِيْفٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّلَا اَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تین چیزیں ایسی ہیں' جس سے روزہ نہیں ٹوٹتا' پچھنے لگوانا' قے کرنا اور

652- اخرجه عبد بن حميد (ص 297) رقم (959)

احتلام ہوجانا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

عبداللہ بن زید بن اسلم اور عبدالعزیز بن محمد اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو زید بن اسلم کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ان راویوں نے اس حدیث میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

میں نے امام ابوداؤد سجزی (سنن ابوداؤد کے مؤلف) کو سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے عبدالرحمٰن بن زید کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا، اس کے بھائی عبداللہ بن زید میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو علی بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا

باب 25- (روزے کے دوران) جان بوجھ کر قے کرنا

653 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَّمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسٰى بْنِ يُوْنُسَ

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَّا اُرَاهُ مَحْفُوْظًا

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهُ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ صَائِمًا مُتَطَوِّعًا فَقَاءَ فَضَعُفَ فَاَفْطَرَ لِذٰلِكَ هٰكَذَا

653- اخرجه ابو داؤد (724/1) كتاب الصيام: باب: الصائم يستقى (القىء) عامدا' رقم (2380)' وابن ماجه (536/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء فى الصائم يقىء' رقم (1676)' واحمد (498/2)' وابن خزيمة (226/3) رقم (1960)' والدارمى (14/2): كتاب الصوم: باب: الرخصة فى القىء للصائم' من طريق محمد بن سيرين عنه به.

رُوِیَ فِیْ بَعْضِ الْحَدِیْثِ مُفَسَّرًا

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الصَّائِمَ اِذَا ذَرَعَهُ الْقَیْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَیْهِ وَاِذَا اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْیَقْضِ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو خود قے آ جائے اس پر قضا لازم نہیں ہوگی لیکن جو جان بوجھ کر قے کردے' وہ قضاء کرے گا۔

اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف ہشام نامی راوی کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں جو عیسیٰ بن یونس سے منقول ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کردی تھی اور روزہ ختم کردیا تھا اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفلی روزہ رکھا ہوا تھا' پھر آپ نے قے کردی جس کی وجہ سے آپ کو کمزوری محسوس ہوئی' تو آپ نے اس وجہ سے روزہ ختم کردیا۔

بعض روایات میں اس کی اسی طرح وضاحت کی گئی ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس پر حدیث پر عمل کیا جائے گا' یعنی جب کسی روزہ دار کو قے آ جائے' تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی لیکن اگر وہ جان بوجھ کر قے کردے' تو اسے قضاء ادا کرنی ہوگی۔

امام شافعی' امام سفیان ثوری' امام احمد اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّائِمِ یَاْکُلُ اَوْ یَشْرَبُ نَاسِیًا

باب 26- روزہ دار کا بھول کر کچھ کھا پی لینا

654 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

654- اخرجه الدارمی (13/2)؛ کتاب الصیام: باب: فیمن اکل ناسیا' واحمد (489/2)' من طرق عن ابی هریرة رضی الله عنه' وانظر ما بعده. واخرجه البخاری (183/4, 184) کتاب الصوم: باب: الصائم اذا اکل وشرب ناسیا' رقم (1933) وطرفه فی (6669)' ومسلم (809/2) کتاب الصیام: باب: اکل الناسی و شربه و جماعه لایفطر' رقم (1155/171)' وابو داؤد (730/1)؛ کتاب الصیام: باب: من اکل ناسیا' رقم (2398)' وابن ماجه (535/1) کتاب الصیام: باب: ماجاء فیمن افطر ناسیا' رقم (1673)' واحمد (425/2, 491, 493, 513)' والدارمی (13/2) کتاب الصوم: باب: فیمن اکل ناسیا' وابن خزیمة (238/3) رقم (1989).

ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَخَلَّاسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اَوْ نَحْوَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَّاُمِّ اِسْحٰقَ الْغَنَوِيَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اِذَا اَكَلَ فِیْ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص بھول کر کچھ کھا پی لے' تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا' کیونکہ یہ وہ رزق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' سیّدہ ام اسحٰق غنویہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری' شافعی' احمد' اسحٰق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام مالک بن انس فرماتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں بھول کر کچھ کھالے' تو اس پر قضاء کرنا لازم ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

باب 27- جان بوجھ کر روزہ توڑنا

655 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُطَوِّسِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَّمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ

655- اخرجه ابو داؤد (729/1) كتاب الصيام: باب، التغليظ فيمن افطر فى رمضان' رقم (2396)' وابن ماجه (535/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء فى كفارة من افطر يوما من رمضان' رقم (1672)' واحمد (386/2- 458- 470- 442)' والدارمى (10/2) كتاب الصوم: باب: من افطر يوما من رمضان متعمدا۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ الْمُطَوِّسِ وَلَا اَعْرِفُ لَهٗ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی رخصت یا بیماری کے بغیر رمضان کا ایک روزہ نہ رکھے' تو ساری زندگی روزہ رکھنا بھی اس کی قضا نہیں ہوسکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف اسی حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابومطوس نامی راوی کا نام یزید بن مطوس ہے' اور میرے علم کے مطابق ان سے اس حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث منقول نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِیْ رَمَضَانَ

باب 28- رمضان میں روزہ توڑنے کا کفارہ

656 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَاَبُو عَمَّارٍ وَّالْمَعْنٰى وَاحِدٌ وَّاللَّفْظُ لَفْظُ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَا اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِىْ فِىْ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَاُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَّالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَحَدٌ اَفْقَرَ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ قَالَ فَخُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ مَنْ اَفْطَرَ فِىْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِّنْ جِمَاعٍ وَّاَمَّا مَنْ اَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا مِّنْ اَكْلٍ اَوْ شُرْبٍ فَاِنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ وَشَبَّهُوا الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ بِالْجِمَاعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ

656- اخرجه البخاری (193/4) كتاب الصيام: باب: اذا جامع فی رمضان ولم يكن له شیء فتصدق عليه فليكفر' رقم (1936) واطرافه (2600- 5368- 6087- 6164- 6709- 6711- 6821) ومسلم (781/2) كتاب الصيام: باب: تغليظ تحريم الجماع فی نهار رمضان علی الصائم' ووجوب الكفارة الكبری فيه وبيانها' وانها تجب علی الموسر والمعسر' وتثبت فی ذمة المعسر حتی يستطيع' رقم (81/1111) وابو داؤد (227/1): كتاب الصيام: باب: كفارة من اتی اهله فی نهار رمضان' رقم (2390)' (2391- 2392)' وابن ماجه (34/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء فی كفارة من افطر يوما من رمضان' رقم (1671)' وابن خزيمة (216/3، 217) رقم (1943- 1944- 1945)' والدارمی (11/2) كتاب الصوم: باب: الذی يقع علی امراته نهار رمضان۔

عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ اِنَّمَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّارَةُ فِي الْجِمَاعِ وَلَمْ تُذْكَرْ عَنْهُ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَقَالُوْا لَا يُشْبِهُ الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ الْجِمَاعَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ اَفْطَرَ فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ خُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ يَحْتَمِلُ هٰذَا مَعَانِيَ يَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ الْكَفَّارَةُ عَلٰى مَنْ قَدَرَ عَلَيْهَا وَهٰذَا رَجُلٌ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْكَفَّارَةِ فَلَمَّا اَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَّمَلَكَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا اَحَدٌ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنَّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ لِاَنَّ الْكَفَّارَةَ اِنَّمَا تَكُوْنُ بَعْدَ الْفَضْلِ عَنْ قُوْتِهٖ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ لِمَنْ كَانَ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا الْحَالِ اَنْ يَّاْكُلَهٗ وَتَكُوْنَ الْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ دَيْنًا فَمَتٰى مَا مَلَكَ يَوْمًا مَا كَفَّرَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہلاکت کا شکار ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کس بات نے ہلاکت کا شکار کیا ہے وہ بولا: میں نے رمضان کے مہینے میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ وہ بولا: نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دو مہینے کے لگاتار روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ تو اس نے عرض کی: نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! وہ شخص بیٹھ گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا عرق لایا گیا' (راوی کہتے ہیں: عرق بڑے پیمانے (ٹوکرے) کو کہتے ہیں حدیث کے یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے صدقہ کردو! وہ بولا: پورے شہر میں ہم سے زیادہ غریب اور کوئی نہیں ہے' راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگی آپ نے فرمایا: پھر تم اسے لے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' یعنی جو شخص رمضان کے مہینے میں جان بوجھ کر صحبت کے ذریعے روزہ توڑ دیتا ہے (اس کا یہی حکم ہے) جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جو جان بوجھ کر کچھ کھا کر یا پی کر روزہ توڑ دیتا ہے' تو اہلِ علم نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسے شخص پر قضاء کرنا اور کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا انہوں نے کھانے پینے کو صحبت کو مشابہہ قرار دیا ہے۔

سفیان ثوری' ابن مبارک اور اسحٰق اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسے شخص پر قضاء کرنا لازم ہوگا اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے صحبت کرنے کے بارے میں کفارے کا حکم منقول ہے۔

کھانے پینے کے بارے میں آپ کے حوالے سے ایسا کچھ منقول نہیں ہے۔ وہ حضرات یہ فرماتے ہیں: کھانا اور پینا' صحبت کی مانند نہیں ہوسکتا۔

امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما نے یہی رائے دی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ توڑنے والے شخص سے یہ کہنا: تم اسے حاصل کرو اور اسے اپنے گھر والوں کو کھلاؤ! یہ کئی معنی کا احتمال رکھتا ہے اس میں یہ احتمال بھی پایا جاتا ہے: کفارہ اس شخص پر لازم ہوگا جو کفارہ ادا کرسکتا ہو جبکہ وہ شخص کفارہ ادا نہیں کرسکتا تھا۔

پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی چیز عطا کی اور وہ اس کا مالک ہوگیا تو پھر اس شخص نے یہ عرض کی: ہم سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے حاصل کرو اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ! اس کا مطلب یہ ہوا کفارہ اس وقت لازم ہوتا ہے جب آدمی کے پاس اپنی خوراک کے علاوہ اضافی چیز موجود ہو۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کو اختیار کیا جس شخص کے ساتھ ایسی صورتحال پیش آجائے وہ اس خوراک کو خود کھالے گا اور کفارہ اس کے ذمے قرض کے طور پر لازم ہوگا جب وہ اس کا مالک ہوجائے گا تو کفارہ ادا کردے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

باب 29: روزہ دار کا مسواک کرنا

657 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ بَاْسًا اِلَّا اَنَّ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا السِّوَاكَ لِلصَّائِمِ بِالْعُوْدِ وَالرُّطَبِ وَكَرِهُوا لَهُ السِّوَاكَ اٰخِرَ النَّهَارِ وَلَمْ يَرَ الشَّافِعِيُّ بِالسِّوَاكِ بَاْسًا اَوَّلَ النَّهَارِ وَلَا اٰخِرَهُ وَكَرِهَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ السِّوَاكَ اٰخِرَ النَّهَارِ

◆◆ عبداللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا ان کے نزدیک روزہ دار کے لئے مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم اہل علم نے روزہ دار شخص کے گیلی لکڑی یا عود کے ذریعے مسواک کرنے یا دن کے آخری حصے میں مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

657- اخرجه ابو داؤد (721/1): كتاب الصيام: باب: السواك للصائم، رقم (2364)، وابن خزيمة (247/3) رقم (2007)، واحمد (445/3)، والحميدي (77/1) رقم (141)، وعبد بن حميد (ص 130) رقم (318).

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دن کے ابتدائی حصے میں یا آخری حصے میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہما نے دن کے آخری حصے میں مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

باب 30 - روزہ دار شخص کا سرمہ لگانا:

658 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاتِكَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَكَتْ عَيْنِيْ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَّاَبُوْ عَاتِكَةَ يُضَعَّفُ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ فَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری آنکھیں دکھنے آ گئی ہیں میں روزے کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!

اس بارے میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند مستند نہیں ہے۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

ابوعاتکہ نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اہلِ علم نے روزہ دار شخص کے سرمہ لگانے کے بارے میں اختلاف کیا ہے' بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

امام سفیان' ابن مبارک' احمد اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم کی یہی رائے ہے۔

بعض اہلِ علم نے روزہ دار کو سرمہ لگانے کی اجازت دی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

باب 31: روزہ دار شخص کا (اپنی بیوی کا) بوسہ لینا

659 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَحَفْصَةَ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُبْلَةِ لِلشَّيْخِ وَلَمْ يُرَخِّصُوا لِلشَّابِّ مَخَافَةَ اَنْ لَّا يَسْلَمَ لَهُ صَوْمُهُ وَالْمُبَاشَرَةُ عِنْدَهُمْ اَشَدُّ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْقُبْلَةُ تُنْقِصُ الْاَجْرَ وَلَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ وَرَاَوْا اَنَّ لِلصَّائِمِ اِذَا مَلَكَ نَفْسَهُ اَنْ يُّقَبِّلَ وَاِذَا لَمْ يَاْمَنْ عَلٰى نَفْسِهٖ تَرَكَ الْقُبْلَةَ لِيَسْلَمَ لَهُ صَوْمُهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں (ان کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے روزہ دار شخص کے (اپنی بیوی کا) بوسہ لینے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے تعلق رکھنے والے' بعض حضرات نے بوڑھے شخص کو بوسہ لینے کی اجازت دی ہے' انہوں نے نوجوان کو بوسہ لینے کی اجازت نہیں دی اس اندیشے کے تحت کہ وہ اپنے روزے کو بچا نہیں سکے گا۔

ان حضرات کے نزدیک مباشرت کرنا زیادہ شدت کے ساتھ منع ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک (روزے کے دوران) بوسہ لینے سے اجر کم ہو جاتا ہے' تاہم روزے دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

یہ حضرات کہتے ہیں: اگر روزہ دار شخص اپنے اوپر قابو پا سکتا ہو' تو وہ بوسہ لے سکتا ہے' لیکن اگر اسے اپنے اوپر قابو نہ ہو' تو وہ بوسہ نہ لے تاکہ اس کا روزہ سلامت رہے۔

سفیان ثوری اور شافعی نے یہی رائے دی ہے۔

659- اخرجه البخاری (180/4)' کتاب الصوم: باب: القبلة للصائم' رقم (1929)' و مسلم (776/2) کتاب الصیام: باب: بیان ان القبلة فی الصوم لیست محرمة علی من لم تحرك شهوته' رقم (62 -1106/72)' وابو داؤد (725/1) کتاب الصیام: باب: القبلة للصائم' رقم (2382 -2383 -2384)' واحمد (39/6 -40 -42 -44 -101 -126 -174 -201 -216 -230 -255 -263 -266)' والدارمی (12/2) کتاب الصیام: باب: الرخصة فی القبلة للصائم' والحمیدی (101/1) رقم (196 -197 -198)' وابن خزیمة (245/3) رقم (2000 -2001 -2003 -2004)' وابن ماجه (538/1) کتاب الصیام: باب: ماجاء فی المباشرة للصائم' رقم (1687)' وابن ماجه (537/1) کتاب الصیام: باب: ماجاء فی القبلة للصائم' رقم (1683 -1684)' ومالك (292/1): کتاب الصیام: باب: ماجاء فی الرخصة فی القبلة للصائم' رقم (14)' من طرق عنها.

بَابُ مَا جَآءَ فِي مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

باب 32- روزہ دار شخص کا مباشرت کرنا

660 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِیْ وَهُوَ صَائِمٌ وَّكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں میرے ساتھ مباشرت کرلیا کرتے تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواہش پر سب سے زیادہ قابو حاصل تھا۔

661 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَّكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاَبُوْ مَيْسَرَةَ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيْلَ وَمَعْنٰی لِاِرْبِهٖ لِنَفْسِهٖ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت کو حالت میں بوسہ بھی لیتے تھے اور مباشرت بھی کرلیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواہش پر سب سے زیادہ قابو حاصل تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابومیسرہ نامی راوی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''ارب'' کا مطلب (خواہش) نفس ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ

باب 33- اس شخص کا روزہ درست نہیں ہوتا جو رات کو (یعنی سحری سے پہلے) نیت نہ کرے

662 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَی بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ حَفْصَةَ حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلُهٗ وَهُوَ اَصَحُّ وَهٰكَذَا اَيْضًا رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ

662- اخرجه ابو داؤد (745/1) كتاب الصيام: باب: النية فى الصيام' رقم (2454) والنسائى (196/4): كتاب الصيام: باب: ذكر اختلاف الناقلين لخبر حفصة فى ذلك' رقم (2331 - 2341)' وابن ماجه (542/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء فى فرض الصوم من الليل' والخيار فى الصوم' رقم (1700)' واحمد (287/6)' وابن خزيمة (212/3) رقم (1933).

الزُّهْرِيِّ مَوْقُوفًا وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهٗ اِلَّا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ

مذاہب فقہاء: وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فِيْ رَمَضَانَ اَوْ فِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ اَوْ فِيْ صِيَامِ نَذْرٍ اِذَا لَمْ يَنْوِهٖ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يُجْزِهٖ وَاَمَّا صِيَامُ التَّطَوُّعِ فَمُبَاحٌ لَهٗ اَنْ يَّنْوِيَهٗ بَعْدَ مَا اَصْبَحَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں' جو شخص صبح صادق سے پہلے روزے کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کو ہم ''مرفوع'' ہونے کے اعتبار سے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اپنے قول کے طور پر یہ روایت منقول ہے' اور یہی زیادہ درست ہے۔

اس کا مطلب بعض اہلِ علم کے نزدیک یہ ہے: جو شخص رمضان کے مہینے میں یا رمضان کی قضاء کے بارے میں یا نذر کے روزے کے بارے میں' صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت نہیں کرتا' یعنی رات کے وقت نیت نہیں کرتا' تو اس کا روزہ درست نہیں ہوگا۔

جہاں تک نفلی روزے کا تعلق ہے' تو اس کی نیت صبح ہو جانے کے بعد کرنا بھی جائز ہے۔

امام شافعی' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

باب 34- نفلی روزہ توڑ دینا

663 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ

متنِ حدیث: كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَقَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَاَفْطَرْتُ فَقَالَ اَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَآئِشَةَ

◆◆ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی' ایک مشروب لایا گیا' آپ نے اس میں سے پی لیا' پھر آپ نے میری طرف بڑھایا میں نے بھی اس میں سے پی لیا' میں نے عرض کی: میں نے گناہ کیا ہے آپ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا گناہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا تھا' اور اب میں نے روزہ توڑ لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قضاء کا روزہ تھا جو تم نے ادا کرنی تھی؟ انہوں نے عرض کی: نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر

663- اخرجه ابو داؤد (745/1) كتاب الصيام: باب: في الرخصة في ذلك' رقم (2455) والنسائي في "الكبرى" (250/2) كتاب الصيام: باب: ذكر حديث سماك' رقم (1/3304 - 6/3309)' واحمد (341/6).

تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوا۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

664 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُوْلُ اَحَدُ ابْنَىْ اُمِّ هَانِئٍ حَدَّثَنِىْ فَلَقِيْتُ اَنَا اَفْضَلَهُمَا وَكَانَ اسْمُهُ جَعْدَةَ وَكَانَتْ اُمُّ هَانِئٍ جَدَّتَهُ فَحَدَّثَنِىْ عَنْ جَدَّتِهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّىْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْنُ نَفْسِهِ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ

اختلافِ روایت: قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لَهُ ءَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَ لَا اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ صَالِحٍ وَّاَهْلُنَا عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَّرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ فَقَالَ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ بِنْتِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَّرِوَايَةُ شُعْبَةَ اَحْسَنُ هٰكَذَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ اَبِىْ دَاوُدَ فَقَالَ اَمِيْنُ نَفْسِهِ وحَدَّثَنَا غَيْرُ مَحْمُوْدٍ عَنْ اَبِىْ دَاوُدَ فَقَالَ اَمِيْرُ نَفْسِهِ اَوْ اَمِيْنُ نَفْسِهِ عَلَى الشَّكِّ وَهٰكَذَا رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ شُعْبَةَ اَمِيْنُ اَوْ اَمِيْرُ نَفْسِهِ عَلَى الشَّكِّ قَالَ وَحَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ فِىْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ اِذَا اَفْطَرَ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُّحِبَّ اَنْ يَّقْضِيَهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَالشَّافِعِىِّ۔

◈◈ شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے سماک بن حرب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ یہ فرماتے ہیں: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ایک صاحب سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے حدیث سنائی اس کے بعد میری ملاقات ان میں سے سب زیادہ فضیلت والے شخص سے ہوئی جن کا نام جعدہ تھا اور سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا ان کی دادی تھیں انہوں نے اپنی دادی کے حوالے سے یہ بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے آپ نے مشروب طلب کیا' پھر آپ نے اسے نوش کیا' پھر آپ نے اسے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا دیا۔ انہوں نے بھی اسے پی لیا' پھر انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو روزہ دار تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امین ہوتا ہے اگر وہ چاہے تو روزہ رکھے اگر چاہے تو روزہ توڑ دے۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا' کیا' آپ نے خود سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کی زبانی یہ بات سنی ہے' تو انہوں نے جواب دیا' سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے۔

حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو سماک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت ہارون نامی راوی کے حوالے سے' سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' جو سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے نواسے ہیں (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) شعبہ سے منقول روایت زیادہ بہتر ہے۔

اسی طرح ایک اور سند کے ہمراہ یہ روایت بھی منقول ہے حدیث میں یہ الفاظ ہیں: وہ شخص اپنے نفس کا امین ہوتا ہے۔

جبکہ دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں وہ شخص اپنے نفس کو حکم دینے والا ہوتا ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے نفس کا امین ہوتا ہے یا امیر (ہوتا ہے) یہ الفاظ شک کے طور پر نقل کیے گئے ہیں۔

یہی روایت اسی طرح لفظ امیر یا امین کے شک کے ہمراہ دیگر حوالوں سے شعبہ سے منقول ہے۔

سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کی سند میں کچھ خامی ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا یعنی نفلی روزہ رکھنے والا شخص اگر روزہ توڑ دیتا ہے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی البتہ اگر وہ قضاء کرنا پسند کرے (تو قضاء کر سکتا ہے)

سفیان ثوری احمد اسحٰق اور شافعی نے اسی بات کے قائل ہیں۔

بَاب صِيَامِ الْمُتَطَوِّعِ بِغَيْرِ تَبْيِيتٍ

باب 35: رات کے وقت کے علاوہ (یعنی صبح صادق کے بعد) نفلی روزے کی نیت کرنا

665 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ

متنِ حدیث: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ نے فرمایا: کیا تمہارے ہاں کھانے کے لئے کچھ ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو میں (نفلی) روزہ رکھ لیتا ہوں۔

666 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَيَقُولُ أَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَأَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَأَتَانِي يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قَالَتْ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ أَكَلَ

665- اخرجه مسلم (2/808, 809) كتاب الصيام: باب: جواز صوم النافلة بنية من النهار قبل الزوال وجواز فطر الصائم نفلا من غير عذر رقم (169, 1154/170) وابو داؤد (1/745) كتاب الصيام: باب: في الرخصة في ذلك رقم (2455) والنسائي (4/193 -196) كتاب الصيام: باب: النية في الصيام والاختلاف على طلحة بن يحيى بن طلحة في خبر عائشة فيه رقم (2322 -2330) وابن ماجه (1/543) كتاب الصيام، باب: ماجاء في فرض الصوم من الليل والخيار في الصوم رقم (1701) واحمد (6/49-207) والحميدي (1/98) رقم (190-191) وابن خزيمة (3/308) رقم (2141).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے اور دریافت کرتے تھے: کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ میں عرض کرتی تھی: نہیں! تو آپ فرماتے تھے: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن آپ میرے پاس تشریف لائے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے تحفے کے طور پر کچھ (کھانا) دیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: حیس ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تو صبح روزے کی نیت کی تھی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھا بھی لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِيجَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ

باب 36: (نفلی روزے کی) قضاء کا واجب ہونا

667 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَرَتْنِيْ اِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتِ ابْنَةَ اَبِيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهُ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى صَالِحُ بْنُ اَبِى الْاَخْضَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حَفْصَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ مِثْلَ هٰذَا وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّمَعْمَرٌ وَّعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَآئِشَةَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّهُ رُوِيَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ قُلْتُ لَهُ اَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ لَمْ اَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا شَيْئًا وَّلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ فِيْ خِلَافَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ مِنْ نَّاسٍ عَنْ بَعْضِ مَنْ سَاَلَ عَآئِشَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى ابْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَاَوْا عَلَيْهِ الْقَضَاءَ اِذَا اَفْطَرَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اور حفصہ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا ہمیں اس کی طلب ہوئی' ہم نے اسے کھا لیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو حفصہ نے مجھ سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (سوال کیا) آخر وہ اپنے والد کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح دینی معاملات کا حکم جلد جاننا چاہتی تھیں) انہوں نے عرض

667- اخرجه ابو داؤد (746, 745/1) كتاب الصيام: باب: من رأى عليه القضاء' رقم (2457)' واحمد (6/141 -237 -263)

کی: یارسول اللہ! ہم دونوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا' ہمیں اس کی طلب ہوئی' تو ہم نے اسے کھالیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس کی جگہ کسی اور دن قضاء روزہ رکھ لینا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صالح بن ابواخضر اور محمد بن ابوحفصہ نے اس روایت کو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ معمر، عبیداللہ بن عمر، زیاد بن سعد اور دیگر حفاظ راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ ان راویوں نے اس کی سند میں عروہ کا تذکرہ نہیں کیا (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اور یہی درست ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: ابن جریج کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا: میں نے کہا کیا عروہ نے آپ کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث سنائی ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے عروہ سے اس بارے میں کچھ نہیں سنا البتہ میں نے سلیمان بن عبدالملک کی خلافت کے زمانے میں' کچھ لوگوں کے حوالے سے، ان صاحب کے حوالے سے اس روایت کو سنا تھا' جنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن جریج کے حوالے سے منقول ہے' جس میں انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' ان حضرات کے نزدیک ایسے شخص پر قضاء لازم ہوگی جب وہ (نفلی) روزہ توڑ دیتا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

باب 37: شعبان کے روزے' رمضان کے ساتھ ملا کر رکھنا

668 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَفِى الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

668- اخرجه ابو داؤد (713/1) كتاب الصيام: باب: فيمن يصل شعبان برمضان (مقطوعا) رقم (2336) والنسائى (150/4) كتاب الصيام: باب: ذكر حديث ابى سلمة فى ذلك رقم (2175) وابن ماجه (528/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء فى وصال شعبان برمضان رقم (1648) والنسائى (200/4) كتاب الصيام: باب: صوم النبى صلى الله عليه وسلم رقم (2302 - 2353) واحمد (293/6 - 311) وعبد بن حميد ص (444) رقم (1538) والدارمى (17/2) كتاب الصوم: باب: وصال شعبان برمضان.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ شَهْرٍ اَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِىْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ (۱)

مذاہب فقہاء: وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ هُوَ جَائِزٌ فِىْ كَلَامِ الْعَرَبِ اِذَا صَامَ اَكْثَرَ الشَّهْرِ اَنْ يُّقَالَ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهُ وَيُقَالُ قَامَ فُلَانٌ لَيْلَهُ اَجْمَعَ وَلَعَلَّهُ تَعَشّٰى وَاشْتَغَلَ بِبَعْضِ اَمْرِهٖ كَاَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ قَدْ رَاٰى كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ مُتَّفِقَيْنِ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ كَانَ يَصُومُ اَكْثَرَ الشَّهْرِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے مسلسل دو مہینے کے روزے رکھے ہوں صرف شعبان اور رمضان میں ایسا کرتے تھے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ ابوسلمہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ چند دن چھوڑ کر پورا مہینہ روزے رکھا کرتے تھے بلکہ آپ تقریباً پورا مہینہ ہی روزے رکھتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

سالم ابوالنضر اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو ابوسلمہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے جیسا کہ اسے محمد بن عمرو نے نقل کیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے انہوں نے اس حدیث کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: عربوں کے کلام (یعنی محاورے) میں یہ بات جائز ہے: جب کوئی شخص کسی مہینے کے اکثر حصے میں روزے رکھے تو یہ کہا جائے: اس نے پورے مہینے میں روزے رکھے ہیں۔

جیسا کہ یہ کہا جاتا ہے: فلاں شخص پوری رات نفل پڑھتا رہا حالانکہ ہوسکتا ہے: اس نے رات کے اس حصے میں کچھ کھانا بھی کھایا ہوگا کوئی اور کام بھی کیا ہوگا۔

(۱)- اخرجه مالك (309/1) كتاب الصيام: باب: جامع الصيام' رقم (56)' والبخارى (251/4) كتاب الصيام: باب: صوم شعبان' رقم (1969)' وطرفاه فى (1970 -6465)' ومسلم 810/2) كتاب الصيام: باب: صيام النبى صلى الله عليه وسلم فى غير رمضان' واستحباب ان لا يخلى شهرا عن صوم' رقم (1156/175)' (1156/176)' (782/177)' وابو داؤد (740/1) كتاب الصيام' باب كيف كان يصوم النبى صلى الله عليه وسلم رقم (2434)' والنسائى (150/4) كتاب الصيام: باب: الاختلاف على محمد بن ابراهيم فيه' رقم (2177-2178)' والحميدى (91/1) رقم (173)' واحمد (39/6)' وابن ماجه (545/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء فى صيام النبى صلى الله عليه وسلم.

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں حدیثیں ایک سی ہیں یعنی وہ یہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (شعبان) کے مہینے میں اکثر روزے رکھا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الثَّانِيْ مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

باب 38: رمضان (کی تعظیم) کے لئے شعبان کے صرف آخری پندرہ دنوں میں روزے رکھنا مکروہ ہے

669 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِّنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ

مذاہبِ فقہاء: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّكُوْنَ الرَّجُلُ مُفْطِرًا فَاِذَا بَقِيَ مِنْ شَعْبَانَ شَيْءٌ اَخَذَ فِي الصَّوْمِ لِحَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُشْبِهُ قَوْلَهُمْ حَيْثُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ وَقَدْ دَلَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّمَا الْكَرَاهِيَةُ عَلٰى مَنْ يَّتَعَمَّدُ الصِّيَامَ لِحَالِ رَمَضَانَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب شعبان کا نصف حصہ باقی رہ جائے تو روزے نہ رکھو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔ ہم اسے ان الفاظ کے ساتھ صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے: کوئی شخص (شعبان کے مہینے میں) کوئی روزہ نہیں رکھتا، پھر جب شعبان کا کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے، تو وہ رمضان کے استقبال کے لئے روزے رکھنا شروع کر دیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اور روایت منقول ہے، جو اسی مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے سے چند دن پہلے روزے رکھنا شروع نہ کرو، البتہ اگر کسی شخص کے روزے رکھنے کے دوسرے معمول کے حساب سے، اس دن روزے آ رہے ہوں، تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

669- اخرجه ابو داؤد (713/1) كتاب الصيام: باب: فی كراهية ذلك، رقم (2337)، وابن ماجه (528/1) كتاب الصيام: باب، ماجاء فی النهی ان يتقدم رمضان بصوم، الا من صام صوما فوافقه، رقم (1651)، واحمد (442/2)، والدارمی (17/2) كتاب الصوم: باب: النهی عن الصوم بعد انتصاف شعبان۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے: جو شخص رمضان کے استقبال کے حوالے سے جان بوجھ کر اس دن روزہ رکھتا ہے تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

باب 39: شعبان کی پندرھویں رات کا بیان

670 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ وَّفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْحَجَّاجِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُّضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وقَالَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ لَّمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر موجود پایا میں نکلی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں موجود تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ خوف تھا؟ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ خیال تھا: شاید آپ اپنی کسی دوسری زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعبان کی پندرھویں رات میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو حجاج نامی راوی سے منقول ہے۔

میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سنا ہے وہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں وہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن ابوکثیر نے عروہ سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں: حجاج نامی راوی نے یحییٰ بن ابوکثیر سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

670- اخرجہ احمد (238/6)، وابن ماجہ (444/1): کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا: باب: ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، رقم (1389)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

باب 40: محرم کے روزے کا بیان

671 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یہ ''حسن'' ہے۔

672 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَیُّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ لَهٗ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَّسْاَلُ عَنْ هٰذَا اِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهٗ يَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَاِنَّهٗ شَهْرُ اللّٰهِ فِيْهِ يَوْمٌ تَابَ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ وَّيَتُوْبُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ نعمان بن سعد، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: رمضان کے مہینے کے بعد آپ کس مہینے کے بارے میں مجھے یہ ہدایت کرتے ہیں' میں اس میں روزے رکھوں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیا: میں نے کسی شخص کو اس بارے میں دریافت کرتے ہوئے نہیں سنا صرف ایک آدمی کو سنا ہے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! رمضان کے مہینے کے بعد آپ کون سے مہینے کے بارے میں مجھے یہ ہدایت کرتے ہیں کہ میں اس میں روزہ رکھوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے رمضان کے مہینے کے علاوہ روزے رکھنے ہیں' تو محرم میں روزے رکھو' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے' اور اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ ایک قوم کی توبہ قبول کرتا ہے' اور اسی دن دوسری قوم کی توبہ بھی قبول کر لیتا ہے۔ (یعنی بکثرت لوگوں کی توبہ قبول

671- اخرجه مسلم (821/2) كتاب الصيام: باب: فضل صوم شهر الله المحرم' رقم (1163/203, 202)' وابو داؤد (738/1، 739) كتاب الصيام: باب، فی صوم المحرم' رقم (2429)' والنسائی (206/3، 207) كتاب قيام الليل و تطوع النهار' رقم (1613)' وابن ماجه (554/1) كتاب الصيام: باب: صيام اشهر الحرم' رقم (1742)' واحمد (303/2- 329- 344) وابن خزيمة (176/2) رقم (1134)' (282/3) رقم (2076)' والدارمی (21/2) كتاب الصوم: باب: صيام المحرم۔

672- اخرجه الدارمی (21/2) كتاب الصوم: باب: صيام المحرم۔

کرتا ہے۔)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب 41: جمعہ کے دن روزہ رکھنا

673 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى وَطَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاِنَّمَا يُكْرَهُ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا يَصُوْمُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ قَالَ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ زر (بن حبیش) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے ابتدائی تین دنوں میں روزہ رکھا کرتے تھے' اور بہت کم ایسا ہوا کہ جب آپ نے جمعہ کے دن روزہ ترک کیا ہو۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو مستحب قرار دیا ہے' تاہم اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے: صرف جمعہ کے دن روزہ رکھا جائے اور اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ نہ رکھا جائے۔

شعبہ نے عاصم نامی راوی کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ

باب 42: صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

674 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

673- اخرجه ابو داؤد (744/1) كتاب الصيام: باب: فى صوم الثلاث من كل شهر' رقم (2450)' والنسائى (204/4): كتاب الصيام: باب: صوم النبى صلى الله عليه وسلم وذكر اختلاف الناقلين للخبر فى ذلك' رقم (2368)' وابن ماجه (550/1): كتاب الصوم: باب: فى صيام يوم الجمعة' رقم (1725)' واحمد (406/1)' وابن خزيمة (303/3) رقم (2129).

متن حدیث: لَا يَصُومُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَّصُومَ قَبْلَهُ اَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّجُنَادَةَ الْاَزْدِيِّ وَجُوَيْرِيَةَ وَاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّخْتَصَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ لَّا يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

⇐⇒ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے اُس سے ایک دن پہلے بھی روزہ رکھے یا ایک دن بعد رکھے۔

اس بارے میں حضرت علی، حضرت جابر، حضرت جنادہ ازدی، سیّدہ جویریہ، حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص بطور خاص صرف جمعہ کے دن روزہ رکھے' اُس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد اس کے ساتھ روزہ نہ رکھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

باب 43: ہفتہ کے دن روزہ رکھنا

675 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى كَرَاهَتِهٖ فِيْ هٰذَا اَنْ يَّخُصَّ الرَّجُلُ يَوْمَ السَّبْتِ بِصِيَامٍ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ تُعَظِّمُ يَوْمَ السَّبْتِ

674- اخرجه البخاري (273/4) كتاب الصوم: باب: صوم يوم الجمعة' رقم (1985)' ومسلم (801/2) كتاب الصيام: باب: كراهة صيام يوم الجمعة منفردا' رقم (1144/147)' وابو داؤد (736/1) كتاب الصيام: باب النهي ان يخص يوم الجمعة بصوم' رقم (2420)' وابن ماجه (549/1) كتاب الصيام: باب: في صيام يوم الجمعة' رقم (1723)' واحمد (495/2)' وابن خزيمة (315/3) رقم (2158)' كلهم من طريق الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة.

675- اخرجه ابو داؤد (736/1) كتاب الصيام: باب: النهي ان يخص يوم السبت بصوم' رقم (2421)' وابن ماجه (550/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء في صيام يوم السبت' رقم (1726)' واحمد (368/6)' وابن خزيمة (317/3) رقم (2163)' والدارمي (19/2): كتاب الصيام: باب: النهي عن صوم السبت' من طريق خالد بن معدان عن عبدالله بن بسر عن اخته الصماء' غير ان ابن ماجه لم يذكر اخته.

◆◆ حضرت عبداللہ بن بسر اپنی بہن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (صرف) ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو سوائے اس روزے کے جوتم پر فرض کیا گیا ہے اگر کسی شخص کو انگور کی چھال یا درخت کی لکڑی کے علاوہ اور کچھ بھی (کھانے کے لئے) نہ ملے تو وہ اسے ہی چبالے (یعنی صرف ہفتے کے دن روزہ نہ رکھے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس کے مکروہ ہونے کا مطلب یہ ہے: آدمی ہفتے کے دن کو روزہ رکھنے کے لئے خاص کرلے اس کی وجہ یہ ہے: یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیسِ

باب 44: پیراور جمعرات کے دن روزہ رکھنا

676 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِیْعَةَ الْجُرَشِیِّ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی صَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیسِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ حَفْصَةَ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ اہتمام کے ساتھ پیراور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

اس بارے میں سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

677 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ وَمُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَیْثَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَیْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَآءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِیسَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَرَوٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ سُفْیَانَ وَلَمْ یَرْفَعْهُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ ایک مہینے میں ہفتے، اتوار اور پیر کے دن روزہ رکھتے تھے اور دوسرے مہینے میں منگل، بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

676- اخرجه النسائی (203/4) كتاب الصيام: باب: صوم النبی صلی الله عليه وسلم' رقم (2361)' وابن ماجه (528/1) كتاب الصيام: باب: ما جاء فی وصال شعبان برمضان' رقم (1649)' (553/1) كتاب الصيام: باب: صيام يوم الاثنين والخميس' رقم (1739)' كلاهما من طريق خالد بن معدان عن ربيعة بن الغاز.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس روایت کو سفیان کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

678 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِىْ وَاَنَا صَائِمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

فی الباب: فِىْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پیر اور منگل کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کئے جاتے ہیں تو مجھے یہ پسند ہے: جب میرا عمل پیش کیا جائے' تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ صَوْمِ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيْسِ

باب 45: بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا

679 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَيْرِىُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِىِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِىْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَاَفْطَرْتَ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِىِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ عبیداللہ بن مسلم قریشی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سوال کیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلسل روزے رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے'

678- للحديث الفاظ غير هذا' فقد ورد بلفظ: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اكثر ما يصوم الاثنين والخميس قال: فقيل له' قال: ان الاعمال تعرض كل اثنين وخميس' او كل يوم اثنين' فيغفر الله لكل مسلم. اولكل مومن الا المتهاجرين' فيقول: اخرهما' وفي رواية تفتح ابوا بالجنة يوم الاثنين والخميس الحديث. والحديث بهذا الالفاظ' اخرجه مسلم (1988/4) كتاب البر ولاصلة والآداب: باب: النهي عن الشحناء والتهاجر' رقم (35 ,2565/36)' ومالك (908/20) كتاب حسن الخلق: باب: ماجاء في المهاجرة' رقم (17-18)' وابو داؤد (697/2): كتاب الادب' باب: فيمن يهجر اخاه المسلم' رقم (4916)' وابن ماجه (553/1) كتاب الصيام: باب: صيام يوم الاثنين والخميس' رقم (1740)' واحمد (268/2)' والحميدى (431/2) رقم (975)' وابن خزيمة (299/3) رقم (2120)' والروايات مختصرة و مطولة' من طريق ابن صالح عنه.

679- اخرجه ابو داؤد (739/1) كتاب الصيام: باب: في صوم شوال' رقم (2432).

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے رکھو اور اس کے بعد والے (شوال کے چھ) روزے رکھو اور ہر بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھ لیا کرو تو گویا تم نے سال بھر روزے ہی رکھے اور افطار بھی کر لیا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسلم قریشی سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے ہارون بن سلمان کے حوالے سے، مسلم بن عبیداللہ کے حوالے سے، ان کے والد سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب 46: عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت

680 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اسْتَحَبَّ اَهْلُ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ اِلَّا بِعَرَفَةَ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے (فضل سے) مجھے یہ امید ہے: عرفہ کے دن روزہ رکھنا' اس کے بعد والے ایک سال اور اس سے پہلے والے ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ بن جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم نے عرفہ کے دن روزہ رکھنا مستحب قرار دیا ہے' جبکہ آدمی میدان عرفات میں نہ ہو۔

بَاب كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

باب 47: عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

681 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ الْفَضْلِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

680- اخرجه احمد (5/296-307)' والحميدى (2/205) رقم (429)' وعبد بن حميد (ص 97) رقم (194)۔

681- اخرجه احمد (1/278)

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ يَعْنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَمَعَ اَبِیْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ الْاِفْطَارَ بِعَرَفَةَ لِيَتَقَوّٰى بِهِ الرَّجُلُ عَلَى الدُّعَاءِ وَقَدْ صَامَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا تھا' سیّدہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں دودھ پیش کیا تھا' تو آپ نے اسے پی لیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیّدہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا' تو آپ نے اس دن میں روزہ نہیں رکھا' ان کی مراد یہ تھی: عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا' پھر میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا' تو انہوں نے بھی یہ روزہ نہیں رکھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے بھی یہ روزہ نہیں رکھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان حضرات کے نزدیک عرفات میں روزہ نہ رکھنا مستحب ہے' تا کہ آدمی دعا وغیرہ کے لئے قوت حاصل کرلے۔

بعض اہلِ علم نے عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ رکھا بھی ہے۔

682 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ اَبِیْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَاَنَا لَا اَصُوْمُهُ وَلَا اٰمُرُ بِهٖ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبُوْ نَجِيْحٍ اسْمُهٗ يَسَارٌ وَّقَدْ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ ابن ابی نجیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے آپ نے اس دن روزہ نہیں رکھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے' انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے' انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے' انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا' نہ تو میں خود اس دن روزہ رکھتا ہوں اور نہ ہی اس دن روزہ رکھنے کی ہدایت کرتا ہوں۔ البتہ میں اس دن روزہ رکھنے سے منع بھی نہیں کرتا ہوں۔

682- اخرجه احمد (47/2)، (73-50/2)، والحميدي (300/2) رقم (681)، والدارمي (23/2) كتاب الصوم: باب: صيام يوم عرفة.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔
یہی روایت ابن ابی نجیح کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے ایک اور صاحب کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ ابونجیح نامی راوی کا نام یسار ہے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث سنی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلٰى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ

باب 48: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب

683 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّمُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ وَّسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَهِنْدِ بْنِ اَسْمَآءَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّالرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَآءَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَمِّهٖ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ذَكَرُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: اَنَّهٗ حَثَّ عَلٰى صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: لَا نَعْلَمُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ اَنَّهٗ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ كَفَّارَةُ سَنَةٍ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَبِحَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص عاشورہ کے دن روزہ رکھے تو مجھے اللہ کے فضل سے امید ہے: وہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی، حضرت محمد بن صیفی، حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت ہند بن اسماء، حضرت ابن عباس، سیّدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء، حضرت عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی (رضی اللہ عنہم) کی ان کی والدہ کے حوالے سے، اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب دی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق صرف حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات موجود ہے: آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: عاشورہ کے دن روزہ رکھنا ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور کسی دوسری روایت میں یہ بات موجود نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

باب 49: عاشورہ کے دن روزہ نہ رکھنے کی رخصت

684 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةُ وَتَرَكَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَّا يَرَوْنَ صِيَامَ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَاجِبًا اِلَّا مَنْ رَغِبَ فِي صِيَامِهِ لِمَا ذُكِرَ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو یہ روزہ رکھنے کی ہدایت بھی کی۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے' تو رمضان فرض ٹھہرا اور عاشورہ کو ترک کر دیا گیا۔ اب جو شخص چاہے اس دن روزہ رکھ لے اور جو چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کے نزدیک سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' اور یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک عاشورہ کے دن روزہ رکھنا واجب نہیں ہے' البتہ جو شخص چاہے وہ اس کی مذکورہ فضیلت کی وجہ سے اس دن روزہ رکھ سکتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ عَاشُوْرَاءُ اَيُّ يَوْمٍ هُوَ

باب 50: عاشورہ کے دن سے مراد کون سا دن ہے؟

685 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ

684- اخرجه البخاری (287/4) كتاب الصيام: باب: صوم يوم عاشوراء رقم (2001 ،2002)' ومسلم (792/1) كتاب الصيام: باب: صوم يوم عاشوراء' رقم (113-1125/116) وابو داؤد (742/1) كتاب الصيام: باب: فی صوم عاشوراء رقم (2442)' ومالك (299/1) كتاب الصيام: باب: صيام يوم عاشوراء رقم (33)' واحمد (243/6 ،248)' والدارمی (23/2): كتاب الصيام: باب: صيام يوم عاشوراء' والحميدی (102/1) رقم (200) وابن ماجه (552/1) كتاب الصيام: باب: صيام يوم عاشوراء' رقم (1733) من طريق عروة بن الزبير عنها.

متن حدیث: قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَائَهُ فِي زَمْزَمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِي عَنْ يَّوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَيُّ يَوْمٍ هُوَ اَصُومُهُ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ اَصْبِحْ مِنَ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ فَقُلْتُ اَهٰكَذَا كَانَ يَصُومُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

◆◆ حکم بن اعرج بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت اپنی چادر سے ٹیک لگائے زم زم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: آپ مجھے عاشورہ کے دن کے بارے میں بتائیں کہ میں کس دن روزہ رکھوں؟ انہوں نے فرمایا: جب تم محرم کا پہلی کا چاند دیکھو تو گنتی کرنا شروع کردو اور پھر نویں دن روزہ رکھ لو! راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی دن روزہ رکھتے تھے' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

686 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يُّونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ يَوْمُ الْعَاشِرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمُ التَّاسِعِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمُ الْعَاشِرِ

آثارِ صحابہ: وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ صُوْمُوا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ وَخَالِفُوا الْيَهُوْدَ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے' دسویں دن روزہ رکھنے کا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اہلِ علم نے عاشورہ کے دن کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک اس سے مراد نواں دن ہے بعض حضرات کے نزدیک اس سے مراد دسواں دن ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: نو اور دس تاریخ کو روزہ رکھ لو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِيَامِ الْعَشْرِ

باب 51: (ذوالحج کے) پہلے عشرے میں روزے رکھنا

687 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

685- اخرجه مسلم (797/2) كتاب الصيام: باب: اى يوم يصام فى عاشوراء' رقم (1133/132)' وابو داؤد (743/1) كتاب الصيام: باب: ماروى ان عاشوراء اليوم التاسع' رقم (2446)' واحمد (246/1- 360)' واحمد (280/2)' وابن خزيمة (291/3) رقم (2097- 2098)۔

687- اخرجه مسلم (833/2) كتاب الاعتكاف: باب: صوم عشر ذى الحجة' رقم (9 ,1176/10)' وابو داؤد (741/1) كتاب الصيام: باب: فى فطر العشر' رقم (2439)' وابن ماجه (551/1): كتاب الصيام: باب: صيام العشر' رقم (1729)' واحمد (42/6)' من طريق عن الاسود عنها به۔

متن حدیث: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَنْصُوْرٍ

اختلاف روایت: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ

وَرَوٰى اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الْاَسْوَدِ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا عَلٰى مَنْصُوْرٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرِوَايَةُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ وَاَوْصَلُ اِسْنَادًا

قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اَبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ الْاَعْمَشُ اَحْفَظُ لِاِسْنَادِ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ مَنْصُوْرٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (ذوالحج کے پہلے) عشرے میں روزہ رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی طرح دیگر راویوں نے اعمش کے والے سے، ابراہیم کے حوالے سے، اسود کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

ثوری اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو منصور کے حوالے سے، ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی (ذوالحج کے پہلے) عشرے میں روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

ابواحوص نے منصور کے حوالے سے، ابراہیم کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے' انہوں نے اس کی سند میں اسود کا تذکرہ نہیں کیا۔ محدثین نے اس حدیث میں منصور کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

اعمش سے منقول روایت زیادہ مستند ہے' اور اس کی سند متصل ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابوبکر محمد بن ابان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اعمش' ابراہیم سے منقول احادیث کی اسناد کو منصور کے مقابلے میں زیادہ اچھی طرح سے یاد رکھتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَمَلِ فِيْ اَيَّامِ الْعَشْرِ

باب 52: ذوالحج کے پہلے دس دنوں میں عمل کرنا

688 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ هُوَ الْبَطِيْنُ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَا مِنْ اَيَّامِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ

688- اخرجه البخاری (530/2) كتاب العيدين: باب: "فضل العمل في ايام التشريق" رقم (969) وابو داؤد (741/1): كتاب الصيام: باب: في صيام العشر' رقم (2438)' وابن ماجه (550/1) كتاب الصيام: باب: صيام العشر' رقم (1727)' واحمد (224/1 -338)' والدارمي (25/2) كتاب الصيام: باب: في فضل العمل في العشر۔

بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ان دس دنوں کے علاوہ اور کوئی دن ایسے نہیں ہیں' جن میں کوئی نیک عمل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دنوں سے زیادہ محبوب ہو' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' البتہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ نکلے اور ان میں سے کوئی بھی چیز واپس لے کر نہ جائے (یعنی شہید ہو جائے' تو اس کا اجر زیادہ ہوگا)

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

689 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَّقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَسْعُوْدِ بْنِ وَاصِلٍ عَنِ النَّهَّاسِ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هٰذَا وَقَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا شَيْءٌ مِّنْ هٰذَا

توضیحِ راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِي نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ مِّنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ذوالحج کے عشرے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور کوئی دن محبوب نہیں ہے' جن میں اس کی (نفلی) عبادت کی جائے۔ ان میں سے کسی بھی ایک دن میں روزہ رکھنا سال بھر روزہ رکھنے کے برابر ہے' اور ان میں سے کسی بھی ایک رات میں نوافل ادا کرنا شب قدر میں نوافل ادا کرنے کے برابر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف مسعود بن واصل نامی راوی کی نہاس نامی راوی کے حوالے سے نقل کے طور پر جانتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں بھی اس کی کسی اور سند کا علم نہیں تھا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے

689- اخرجه ابن ماجه (551/1) كتاب الصيام: باب: صيام العشر' رقم (1728)

طور پر بھی منقول ہے، جس میں اس کا کچھ حصہ منقول ہے۔

یحییٰ بن سعید نے نہاس بن قہم نامی راوی کے حافظے کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِیَامِ سِتَّةِ اَیَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ

باب 53: شوال کے چھ روزے رکھنا

690 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ فَذٰلِكَ صِیَامُ الدَّهْرِ وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَثَوْبَانَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ اَیُّوْبَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ صِیَامَ سِتَّةِ اَیَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هُوَ حَسَنٌ هُوَ مِثْلُ صِیَامِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَیُرْوٰی فِیْ بَعْضِ الْحَدِیْثِ وَیُلْحَقُ هٰذَا الصِّیَامُ بِرَمَضَانَ وَاخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنْ تَكُوْنَ سِتَّةَ اَیَّامٍ فِیْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ اِنْ صَامَ سِتَّةَ اَیَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ مُّتَفَرِّقًا فَهُوَ جَائِزٌ

اختلافِ سند: قَالَ وَقَدْ رَوٰی عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَیْمٍ وَّسَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَرَوٰی شُعْبَةُ عَنْ وَّرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَسَعْدُ بْنُ سَعِیْدٍ هُوَ اَخُوْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ مِّنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْجُعْفِیُّ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ قَالَ كَانَ اِذَا ذُكِرَ عِنْدَهٗ صِیَامُ سِتَّةِ اَیَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ فَیَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ بِصِیَامِ هٰذَا الشَّهْرِ عَنِ السَّنَةِ كُلِّهَا

◆◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رمضان کے مہینے میں روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھ لے، تو یہ سال بھر روزے رکھنے کی طرح ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوایوب سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

690- اخرجه مسلم (124/4۔ الابی) کتاب الصیام، باب: استحباب صوم ستة ایام من شوال اتباعا لرمضان، حدیث (1164/204) وابو داؤد (324/2): کتاب الصوم، باب: فی صوم ستة ایام من شوال، حدیث (2433)، واحمد (417/5-419)، والحمیدی (188/1- 189) حدیث (381- 382)، والدارمی (21/2) کتاب الصوم، باب: صیام الستة من شوال، وابن خزیمة (297/3- 298) حدیث (2114) من طریق عمر بن ثابت عن ابی ایوب الانصاری، فذکرہ۔

ایک گروہ نے اس حدیث کی بنیاد پر شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب قرار دیا ہے۔
ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی طرح یہ بھی بہتر ہے۔
ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: بعض روایات میں یہ بات نقل کی گئی ہے: ان روزوں کو رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا کر رکھا جائے۔
ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کو اختیار کیا ہے: مہینے کے آغاز کے چھ دنوں میں یہ روزے رکھ لئے جائیں۔
ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص شوال کے چھ مختلف دنوں میں یہ روزے رکھ لے تو یہ جائز ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالعزیز بن محمد نے صفوان بن سلیم اور سعد بن سعید کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے' جو عمر بن ثابت کے حوالے سے، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔
شعبہ نے اس روایت کو ورقاء بن عمر کے حوالے سے، سعد بن سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
یہ سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔ بعض محدثین نے سعد بن سعید کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا ہے۔
حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب ان کے سامنے شوال کے چھ روزوں کا ذکر کیا جاتا تو وہ فرماتے: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ پورے سال کی جگہ اس مہینے کے (نفلی) روزوں سے راضی ہو جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

باب 54: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا

691 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِي الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
متنِ حدیث: عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً اَنْ لَّا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَّصَوْمَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّاَنْ اُصَلِّيَ الضُّحٰى

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ لیا تھا: میں وتر پڑھنے سے پہلے نہیں سوؤں گا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھوں گا' اور چاشت کی نماز ادا کیا کروں گا۔

692 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَّقُوْلُ
متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ

691- اخرجه البخاری (68/3): كتاب التهجد: باب: صلاة الضحى من الحضر' رقم (1178) وطرفه فی (1981)' و مسلم (47/3, 48. الابی) كتاب صلاة المسافرين' باب: استحباب صلاة الضحى' وان اقلها ركعتان' واكملها ثمان ركعات واوسطها اربع ركعات اوست' والحث على المحافظة عليها' رقم (85 مكرر مرتين/ 721)' والنسائی (229/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: الحث على الوتر قبل النوم' رقم (1678- 1688)' والدارمی (18/2, 19) كتاب الصوم: باب: فی صوم ثلاثة ايام من كل شهر' واحمد (459/2).

عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ عَقْرَبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَقَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ وَجَرِيْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِیَ فِیْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ اَنَّ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ كَانَ كَمَنْ صَامَ الدَّهْرَ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم ہر مہینے میں تین روزے رکھو تیرہ تاریخ کو رکھو، چودہ تاریخ کو رکھو اور پندرہ کو رکھو۔

اس بارے میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعقرب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اور حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔ بعض روایات میں یہ بات نقل کی گئی ہے: جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھ لے گویا اس نے پورا سال روزے رکھے۔

693 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِهٖ (مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا) اَلْيَوْمُ بِعَشْرَةِ اَيَّامٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ شِمْرٍ وَّاَبِی التَّيَّاحِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھ لے تو یہ سال بھر روزے رکھنے کی طرح ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں اپنی کتاب میں یہ آیت نازل کی۔

''جو شخص کوئی ایک نیکی کرے گا تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا''۔

تو ایک دن دس دنوں کے برابر ہوگا (اور تین دن پورے مہینے کے برابر ہوں گے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

692- اخرجه النسائی (222/4، 223) کتاب الصیام: باب: ذکر الاختلاف علی موسی بن طلحة فی الخبر فی صیام ثلاثة ایام من الشهر' رقم (2422- 2426)۔

693- اخرجه النسائی (219/4) کتاب الصیام: باب: ذکر الاختلاف علی ابی عثمان فی حدیث ابی هریرة فی صیام ثلاثة ایام من کل شهر' رقم (2409)' وابن ماجه (545/1) کتاب الصیام: باب: ماجاء فی صیام ثلاثة ایام من کل شهر' رقم (1708)' واحمد (145/5)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ نے اس روایت کو ابوشمر اور ابوتیاح کے حوالے سے ابوعثمان سے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

694 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعَآئِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ اَيِّهِ صَامَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: قَالَ وَيَزِيْدُ الرِّشْكُ هُوَ يَزِيْدُ الضُّبَعِيُّ وَهُوَ يَزِيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ وَهُوَ الْقَسَّامُ وَالرِّشْكُ هُوَ الْقَسَّامُ بِلُغَةِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ

◆◆ معاذہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کون سے دنوں میں روزے رکھتے تھے تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ آپ کون سے دن روزہ رکھ رہے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یزید رشک نامی راوی یزید ضبعی ہیں اور یہ یزید بن قاسم ہیں یہی صاحب قسام ہیں اہلِ بصرہ کی زبان میں تقسیم کرنے والے کو رشک کہا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّوْمِ

باب 55: روزہ رکھنے کی فضیلت

695 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ رَبَّكُمْ يَقُوْلُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّالصَّوْمُ لِي وَاَنَا اَجْزِي بِهِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاِنْ جَهِلَ عَلٰى اَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَّهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ

فی الباب: وَّفِي الْبَابِ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَسَلَامَةَ بْنِ قَيْصَرٍ وَّبَشِيْرِ ابْنِ

694–اخرجه البخاری (125/4) کتاب الصیام: باب: فضل الصوم، رقم (1894)، واطرافه فی (1904- 5927- 7492- 7538)، ومسلم (806/2) کتاب الصیام: باب: فضل الصیام، وماقبله، رقم (1151/161, 160)، واحمد (503/2)، (414/2- 462- 504)، (313/2-428) و مالك (310/1) کتاب الصوم: باب: جامع الصوم، رقم (57- 58)، والحمیدی (443/2) رقم (1010)، وابن خزیمة (241/3) رقم (1994)، (1995). من طرق عن ابی هریرة رضی الله عنه، والروایات مختصرة و مطولة۔

الْخَصَاصِيَةِ وَاسْمُ بَشِيْرٍ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ وَّالْخَصَاصِيَةُ هِيَ اُمُّهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے پروردگار نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نیکی کا اجر دس گنا سے لے کر سات سوگنا تک ہوتا ہے' لیکن روزہ میرے لئے ہے' اور میں خود اس کی جزا دوں گا روزہ جہنم سے بچنے کے لئے ڈھال ہے' اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے' اگر کوئی جاہل شخص تمہارے ساتھ زیادتی کرے اور تم آدمی روزہ دار ہو' تو یہ کہہ دو! میں روزہ دار ہوں۔

اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل، حضرت سہل بن سعد، حضرت کعب بن عجرہ، حضرت سلامہ بن قیصر اور حضرت بشیر بن خصاصیہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں حضرت بشیر کا نام زحم بن معبد رضی اللہ عنہ ہے۔

خصاصیہ ان کی والدہ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

696 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِى الْجَنَّةِ لَبَابًا يُّدْعَى الرَّيَّانَ يُدْعَى لَهُ الصَّائِمُوْنَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِيْنَ دَخَلَهٗ وَمَنْ دَخَلَهٗ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنت میں ایک دروازہ ہے' جس کا نام ''ریان'' ہے روزہ دار شخص لوگوں کو وہاں سے بلایا جائے گا' تو جو لوگ روزہ دار ہوں گے' وہ اس میں سے داخل ہوں گے اور جو اس میں داخل ہو جائیں گے' انہیں کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

697 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقَى رَبَّهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

696- اخرجه البخاری (133/4)' كتاب الصوم: باب: الريان للصائمين رقم (1896) وطرفه فی (3257)' ومسلم (808/2): كتاب الصيام باب: فضل الصيام' رقم (1152/166)' والنسائی (168/4) كتاب الصيام: باب: فضل الصيام' رقم (2236 -2237)' وابن ماجه (525/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء فی فضل الصيام' رقم (1640)' واحمد (333/5)' وابن خزيمة (199/3) رقم (1902)' وعبد بن حميد' ص (168) رقم (455) من طريق ابی حازم عن سهل بن سعد.

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزہ دار شخص کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی اس وقت جب وہ روزہ کھولتا ہے' اور ایک خوشی اس وقت نصیب ہوگی' جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَوْمِ الدَّهْرِ

باب 56: ہمیشہ روزہ رکھنا

698 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّاَبِیْ مُوْسٰی

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ اَبِیْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ الدَّهْرِ وَاَجَازَهُ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ وَقَالُوْا اِنَّمَا يَكُوْنُ صِيَامُ الدَّهْرِ اِذَا لَمْ يُفْطِرْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰی وَاَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَمَنْ اَفْطَرَ هٰذِهِ الْاَيَّامَ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ حَدِّ الْكَرَاهِيَةِ وَلَا يَكُوْنُ قَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ هٰكَذَا رُوِیَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ نَحْوًا مِّنْ هٰذَا وَقَالَا لَا يَجِبُ اَنْ يُّفْطِرَ اَيَّامًا غَيْرَ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ الْاَيَّامِ الَّتِیْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰی وَاَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو (اس کا یہ عمل) کیسا ہے؟ نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: اُس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا۔ (روایت کے الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو' حضرت عبداللہ بن شخیر' حضرت عمران بن حصین' حضرت ابوموسیٰ اشعری (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے ہمیشہ روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے' جبکہ دوسرے گروہ نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ ان کا یہ کہنا ہے: ہمیشہ روزہ رکھنا اُس وقت (حرام شمار ہوگا) جب آدمی عیدالفطر' عیدالاضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزے رکھے' لیکن اگر وہ ان ایام

698- اخرجه مسلم (819, 818/2) كتاب الصيام: باب استحباب صيام ثلاثة ايام من كل شهر وصوم يوم عرفة و عاشوراء والاثنين والخميس' رقم (196 ,1162/197)' وابو داؤد (737/1) كتاب الصيام: باب: فی صوم الدهر تطوعا رقم (2425)' والنسائی (207/4) كتاب الصيام: باب: ذكر الاختلاف علی غيلان بن جرير فيه' رقم (2382 -2383)' (208/4): كتاب الصوم: باب: صوم ثلثی الدهر وذكر اختلاف الناقلين للخبر فی ذلك' رقم (2387)' وابن ماجه (546/1) كتاب الصوم: باب: ماجاء فی صيام داؤد عليه السلام' رقم (1713)' (551/1) كتاب الصيام: باب: صيام يوم عرفة' رقم (1730)' (553/1) كتاب الصيام: باب: صوم يوم عاشوراء' رقم (1738) مختصر فی كل مرة' واحمد (296/5 -297 -299 -303 -308)' وابن خزيمة (288/3 -296 -301) رقم (2087 -2111 -2126)

میں روزے نہیں رکھتا' تو وہ کراہت کے حکم سے خارج ہو جائے گا' کیونکہ اب ہمیشہ روزہ رکھنے کی صورت نہیں پائی جا رہی۔

حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ امام شافعی کا یہی قول ہے' اور امام احمد اور امام اسحاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان دونوں حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: صرف ان پانچ ایام میں روزہ نہ رکھنا لازم ہے جن (میں روزہ رکھنے) سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے' وہ عید الفطر' عید الاضحیٰ اور تشریق کے ایام ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ سَرْدِ الصَّوْمِ

باب 57: مسلسل (نفلی) روزے رکھنا

699 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ شَهْرًا كَامِلًا اِلَّا رَمَضَانَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم (اس طرح مسلسل نفلی) روزے رکھتے تھے کہ ہم یہ کہتے تھے: آپ روزے ہی رکھتے رہیں گے۔ اور (بعض اوقات آپ مسلسل اس طرح نفلی) روزے نہیں رکھتے تھے کہ ہم یہ کہتے تھے: اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں مکمل روزے نہیں رکھے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "صحیح" ہے۔

700 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى اَنَّهٗ لَا يُرِيْدُ اَنْ يُّفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَرٰى اَنَّهٗ لَا يُرِيْدُ اَنْ

699- اخرجه مسلم (809/2, 810) كتاب الصيام: باب: صيام النبي صلى الله عليه وسلم في غير رمضان واستحباب ان لا يخلى شهر من صوم' رقم (172, 173, 174, 1156/175)' والنسائي (152/4) كتاب الصيام: باب: ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر عائشة فيه التقدم قبل رمضان' رقم (2183- 2184- 2185)' (199/4) كتاب الصوم: باب: صوم النبي صلى الله عليه وسلم' رقم (2349)

700- اخرجه البخاري (27/3) كتاب الجهاد: باب: قيام النبي صلى الله عليه وسلم من نومه وما نسخ من قيام الليل' رقم (1141) واطرافه في (1972- 1973- 3561)' ومسلم (812/2) كتاب الصيام: باب: صيام النبي صلى الله عليه وسلم في غير رمضان واستحباب ان لا يخلى شهرا من صوم' رقم (1158/180)' واحمد (152/3- 159)' وعبد بن حميد' ص (393) رقم (1322)' وابن خزيمة (305/3) رقم (2134)

يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَّكُنْتَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَّلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ نَائِمًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم کے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کسی مہینے میں اس طرح (مسلسل نفلی) روزے رکھتے تھے کہ ہم یہ سمجھتے تھے' اب آپ کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے اور (کسی مہینے میں) آپ اس طرح روزے نہیں رکھتے تھے کہ ہم یہ سمجھتے تھے: اب آپ اس مہینے میں کوئی (نفلی) روزہ نہیں رکھیں گے۔ اگر تم نبی اکرم ﷺ کو رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھنے کے خواہشمند ہوتے' تو آپ کو نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھ لیتے۔ اور اگر تم نبی اکرم سوئے ہوئے دیکھنے کے خواہش مند ہوتے' تو سوتے ہوئے بھی دیکھ لیتے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

701 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَّسُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِى الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ اَخِىْ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْمَكِّىُّ الْاَعْمٰى وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ

مذاہب فقہاء: قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَفْضَلُ الصِّيَامِ اَنْ تَصُومَ يَوْمًا وَّتُفْطِرَ يَوْمًا وَّيُقَالُ هٰذَا هُوَ اَشَدُّ الصِّيَامِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سب سے زیادہ فضیلت والا (نفلی) روزہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے' جو ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔ اور جب (جہاد میں دشمن سے) سامنا ہوتا' تو راہِ فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوعباس نامی راوی شاعر' مکی اور نابینا ہیں۔ ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: سب سے زیادہ فضیلت والا روزہ یہ ہے: آپ ایک دن روزہ رکھیں اور ایک دن روزہ نہ رکھیں۔ کہا جاتا ہے: یہ روزہ رکھنے کا سب سے مشکل طریقہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ

باب 58: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے

702 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ

متنِ حدیث: شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِىْ يَوْمِ النَّحْرِ بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَعِيْدٌ لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ نُسُكِكُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اسْمُهٗ سَعْدٌ وَّيُقَالُ لَهٗ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ اَيْضًا

وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَزْهَرَ هُوَ ابْنُ عَمِّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

◆◆ ابوعبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیدالاضحیٰ کے دن موجود تھا انہوں نے خطبے سے پہلے نماز ادا کی' پھر یہ ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے' جہاں تک عیدالفطر کا تعلق ہے' تو وہ تمہارے کھانے پینے کا دن ہے' جب تم روزے رکھنے ختم کرتے ہو' اور یہ مسلمانوں کی عید ہے' اور جہاں تک عیدالاضحیٰ کا تعلق ہے' تو تم اس دن اپنی قربانی کا گوشت کھاؤ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس کے راوی ابوعبید کا نام سعد ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

عبدالرحمٰن بن ازہر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے چچازاد ہیں۔

703 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّعَآئِشَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ وَعَمْرُو بْنُ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ بْنِ اَبِى الْحَسَنِ الْمَازِنِىُّ الْمَدَنِىُّ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوٰى لَهٗ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَشُعْبَةُ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ عیدالاضحیٰ کے دن اور عیدالفطر کے دن۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔ اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمرو بن یحییٰ، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ بن ابوالحسن، مازنی المدنی ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شعبہ اور مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الصَّوْمِ فِیْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ

باب 59: ایامِ تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے

704 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّسَعْدٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَّنُبَيْشَةَ وَبِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ وَاَنَسٍ وَّحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ وَكَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ وَّعَائِشَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ الصِّيَامَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ اِلَّا اَنَّ قَوْمًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخَّصُوا لِلْمُتَمَتِّعِ اِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَّلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ اَنْ يَّصُوْمَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُوْلُوْنَ مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ وَّاَهْلُ مِصْرَ يَقُوْلُوْنَ مُوْسَى بْنُ عُلَيٍّ وَقَالَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ قَالَ مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ لَا اَجْعَلُ اَحَدًا فِيْ حِلٍّ صَغَّرَ اسْمَ اَبِيْ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایامِ تشریق ہماری اہلِ اسلام کی عید کے دن ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ، حضرت بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' ان حضرات نے ایامِ تشریق میں روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ کے نزدیک ''حجِ تمتع'' کرنے والے کے لئے یہ رخصت ہے: اگر اس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو' اور اس نے پہلے دس دنوں میں روزے نہ رکھے ہوں' تو وہ ایامِ تشریق میں روزہ رکھ سکتا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ عراق یہ کہتے ہیں (راوی کا نام) موسیٰ بن علی بن رباح ہے۔

اہلِ مصر یہ کہتے ہیں: اس کا نام موسیٰ بن علی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے قتیبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے لیث بن سعد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: موسیٰ بن علی نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں ایسے کسی شخص کو معاف نہیں کروں گا' جو میرے باپ کے نام کو اسم میں تصغیر کے طور پر لے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

باب 60: روزہ دار شخص کا پچھنے لگانا (یا لگوانا)

705 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّسَعْدٍ وَّشَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ وَّثَوْبَانَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَّعَائِشَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ وَّيُقَالُ ابْنُ يَسَارٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ وَّسَعْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّذُكِرَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّهٗ قَالَ اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَّذُكِرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ ثَوْبَانَ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ لِاَنَّ يَحْيَى بْنَ اَبِیْ كَثِيْرٍ رَوٰى عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا حَدِيْثَ ثَوْبَانَ وَحَدِيْثَ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ حَتّٰى اَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ احْتَجَمَ بِاللَّيْلِ مِنْهُمْ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ اِسْحٰقَ بْنَ مَنْصُوْرٍ يَّقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنِ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّهٰكَذَا قَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِیُّ قَالَ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ

حدیثِ دیگر: قَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَّرُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاحِدًا مِّنْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ ثَابِتًا وَّلَوْ تَوَقّٰى رَجُلٌ الْحِجَامَةَ وَهُوَ صَائِمٌ كَانَ اَحَبَّ اِلَیَّ وَلَوِ احْتَجَمَ صَائِمٌ لَمْ اَرَ ذٰلِكَ اَنْ يُّفْطِرَهٗ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا كَانَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ بِبَغْدَادَ وَاَمَّا بِمِصْرَ فَمَالَ اِلَى الرُّخْصَةِ وَلَمْ يَرَ بِالْحِجَامَةِ

لِلصَّائِمِ بَأسًا وَّاحْتَجَّ بِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ

◄◄ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے انہوں نے یہ فرمایا ہے: اس بارے میں سب سے مستند حدیث یہی ہے جو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

علی بن عبداللہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سب سے مستند حدیث وہ ہے جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: یحییٰ بن ابوکثیر نے ان دونوں روایات کو ابوقلابہ کے حوالے سے نقل کیا ہے جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ نے روزہ دار شخص کے لئے پچھنے لگوانے کو مکروہ قرار دیا ہے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رات کے وقت پچھنے لگوایا کرتے تھے ان میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اسحٰق بن منصور کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: عبدالرحمٰن بن مہدی یہ فرماتے ہیں: جو شخص روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے اس پر قضا کرنا لازم ہوگا۔

اسحٰق بن منصور فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ امام اسحٰق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حسن بن محمد زعفرانی فرماتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: پچھنے لگانے والا اور لگوانے والا ان دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اس بات کا علم نہیں ہے: ان دونوں میں سے کون سی روایت ثابت ہے۔ (یعنی اس پر عمل کیا جائے گا)۔

اس لئے میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے: اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں پچھنے لگوانے سے گریز کرے تو بہتر ہے' تاہم اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں پچھنے لگوالیتا ہے' تو میرے نزدیک اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں بھی یہی رائے پیش کی تھی اور مصر میں بھی ان کی یہی رائے تھی' وہ رخصت کی طرف مائل ہیں اور ان کے نزدیک پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

انہوں نے یہ دلیل پیش کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حالت احرام میں روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب 61: اس بارے میں رخصت کا بیان

706 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ هٰكَذَا رَوٰی وُهَیْبٌ نَحْوَ رِوَایَةِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَرَوٰی اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَّلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

اس روایت کو وہیب نے اسی طرح نقل کیا ہے' جس طرح عبدالوارث نے نقل کیا ہے۔

اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب کے حوالے سے، عکرمہ کے حوالے سے اسے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس میں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

707 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

708 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ مِّقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِیمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّجَابِرٍ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ وَلَمْ یَرَوْا بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَاْسًا وَّهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِیِّ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان پچھنے لگوائے تھے' آپ اس وقت حالت احرام میں بھی تھے اور روزے کی حالت میں بھی تھے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اس حدیث کی طرف گئے ہیں ان کے نزدیک روزہ دار شخص کے لئے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْوِصَالِ لِلصَّائِمِ

باب 62: صومِ وصال رکھنا مکروہ ہے

709 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنَّ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّبَشِیْرِ ابْنِ الْخَصَاصِیَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ کَرِهُوا الْوِصَالَ فِی الصِّیَامِ وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ کَانَ یُوَاصِلُ الْاَیَّامَ وَلَا یُفْطِرُ

◄► حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ صوم وصال نہ رکھو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میرا پروردگار مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور پلا بھی دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان حضرات نے صوم وصال رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مسلسل چار دنوں تک صوم وصال رکھا کرتے تھے' اور اس دوران افطاری نہیں کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ

باب 63: جب جنبی شخص کو صبح صادق کا وقت ہو جائے اور اس نے روزہ رکھنا ہو

710 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَآئِشَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُوْمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِّنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا اَصْبَحَ جُنُبًا يَّقْضِى ذٰلِكَ الْيَوْمَ

قولِ امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' اپنی اہلیہ کے ساتھ (صحبت کرنے کی وجہ سے) پھر آپ غسل کر لیتے تھے اور اگلے دن روزہ بھی رکھ لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ سفیان، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ تابعین سے تعلق رکھنے والے کچھ حضرات' نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتا ہے' تو وہ اس دن کے روزے کی قضاء کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلا قول درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ

باب 64: روزہ دار کا دعوت کو قبول کرنا۔

711 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ

اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَعْنِي الدُّعَاءَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو دعوت پر بلایا جائے' تو وہ ضرور جائے اگر اس نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو وہ دعا کر دے۔

712 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو دعوت پر بلایا جائے اور وہ روزے کی حالت میں ہو' تو وہ یہ کہہ دے: میں روزے کی حالت میں ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں یہ دونوں روایات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں اور ''حسن صحیح'' ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْاَةِ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

باب 65: شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے

713 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں' رمضان کے علاوہ' اور کسی بھی دن کا روزہ' اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ابوزناد کے حوالے سے موسیٰ بن ابوعثمان کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ

باب 66: رمضان کی قضاء میں تاخیر کرنا

714 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا كُنْتُ اَقْضِى مَا يَكُوْنُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا فِي شَعْبَانَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھ پر رمضان کے جو روزے قضاء کرنا لازم ہوتے تھے' میں انہیں صرف شعبان میں رکھا کرتی تھی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا (یعنی نبی اکرم کی ظاہری زندگی میں ایسا کیا کرتی تھی)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یحییٰ بن سعید انصاری نے اس روایت کو ابوسلمہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الصَّآئِمِ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ

باب 67: اس روزہ دار کی فضیلت جس کی موجودگی میں کچھ کھایا جا رہا ہو

715 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ لَيْلٰى عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الصَّآئِمُ اِذَا اَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَآئِكَةُ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ لَيْلٰى عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ عُمَارَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حبیب بن زید' لیلیٰ (نامی خاتون) کے حوالے سے' انہیں آزاد کرنے والی خاتون کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب روزہ دار شخص کے پاس کچھ کھایا جا رہا ہو' تو فرشتے اس روزہ دار کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ نے اس روایت کو حبیب بن زید کے حوالے سے لیلیٰ کے حوالے سے، ان کی دادی سیّدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

716 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

مَوْلَاةً لَّنَا يُقَالُ لَهَا لَيْلٰى تُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيَّةِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلِي فَقَالَتْ اِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَفْرُغُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَتّٰى يَشْبَعُوْا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لَّهُمْ يُقَالُ لَهَا لَيْلٰى عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ حَتّٰى يَفْرُغُوْا اَوْ يَشْبَعُوْا

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاُمُّ عُمَارَةَ هِيَ جَدَّةُ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ

◆◆ حبیب بن زید بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی ایک کنیز کو سنا اس کا نام لیلیٰ تھا' اس نے سیّدہ ام عمارہ بن کعب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے میں نے آپ کے سامنے کھانا رکھا آپ نے فرمایا: تم کھالو! انہوں نے عرض کی: میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی روزہ دار کے پاس کوئی چیز کھائی جاتی ہے' تو جب تک لوگ کھا کر فارغ نہیں ہوتے فرشتے اس روزہ دار کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جب تک وہ (کھانے والے) لوگ سیر نہیں ہو جاتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور یہ شریک سے منقول حدیث کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

حبیب بن زید اپنی ایک آزاد کردہ کنیز لیلیٰ کے حوالے سے، سیّدہ ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں' یہاں تک کہ وہ لوگ فارغ ہو جائیں یا سیر ہو جائیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا حضرت حبیب بن زید انصاری کی دادی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَضَاءِ الْحَائِضِ الصِّيَامَ دُوْنَ الصَّلٰوةِ

باب 68: حائضہ عورت روزہ کی قضاء کرے گی نماز کی قضاء نہیں کرے گی

717 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كُنَّا نَحِيْضُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِىَ عَنْ مُّعَاذَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَيْضًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا اِنَّ الْحَائِضَ تَقْضِى الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِى الصَّلٰوةَ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَعُبَيْدَةُ هُوَ ابْنُ مُعَتِّبِ الضَّبِّىُّ الْكُوْفِىُّ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الْكَرِيْمِ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں حیض آیا کرتا تھا' ہم پاک ہو جاتی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیتے تھے' آپ نے ہمیں نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ایک اور روایت کے مطابق یہ معاذہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ہمیں ان کے درمیان اس بارے میں کسی اختلاف کا علم نہیں ہے کہ حیض والی عورت روزے کی قضاء کرے گی نماز کی قضاء نہیں کرے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبیدہ نامی راوی یہ عبیدہ بن معتب ضبی کوفی ہیں اور ان کی کنیت ''ابوعبدالکریم'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

باب 69: روزہ دار شخص کے لئے ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا مکروہ ہے

718 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْبَغْدَادِىُّ الْوَرَّاقُ وَاَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِىْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِى الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ السُّعُوْطَ لِلصَّائِمِ وَرَاَوْا اَنَّ ذٰلِكَ يُفَطِّرُهُ وَفِى الْبَابِ مَا يُقَوِّى قَوْلَهُمْ

◆◆ عاصم بن لقیط اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو' اچھی طرح ناک میں پانی ڈالو' البتہ اگر تم روزے کی حالت میں ہو (تو اچھی طرح ناک میں پانی نہ ڈالو)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے روزہ دار شخص کے لئے ناک میں دوائی ڈالنے کو مکروہ قرار دیا ہے' ان حضرات کے نزدیک اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

حدیث میں یہ بات موجود ہے' جو ان کی رائے کی تائید کرتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ نَّزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ اِلَّا بِاِذْنِهِمْ

باب 70: جب کوئی شخص کسی کا مہمان ہو تو وہ ان کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے

719 سندِحدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ وَاقِدٍ الْكُوْفِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ نَّزَلَ عَلٰى قَوْمٍ فَلَا يَصُوْمَنَّ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَّا نَعْرِفُ اَحَدًا مِّنَ الثِّقَاتِ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوٰى مُوْسٰى بْنُ دَاوُدَ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ هٰذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ اَيْضًا

توضیحِ راوی: وَّاَبُوْ بَكْرٍ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ بَكْرٍ الْمَدَنِيُّ الَّذِىْ رَوٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اسْمُهُ الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ وَّهُوَ اَوْثَقُ مِنْ هٰذَا وَاَقْدَمُ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے تو وہ ان لوگوں کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ ہرگز نہ رکھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "منکر" ہے ہم اسے کسی ثقہ راوی کے حوالے سے نہیں جانتے۔

اس روایت کو ہشام بن عروہ نے نقل کیا ہے۔

موسیٰ بن داؤد نے اس روایت کو ابوبکر مدنی کے حوالے سے' ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ضعیف بھی ہے۔

اس کا راوی ابوبکر' محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

ابوبکر مدنی' جس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں' اس کا نام فضل بن مبشر ہے' اور وہ اس ابوبکر کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے' اور پرانا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاِعْتِكَافِ

باب 71: اعتکاف کا بیان

720 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ وَّاَبِی لَیْلٰی وَاَبِی سَعِیْدٍ وَّاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِی هُرَیْرَةَ وَعَآئِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ کاوصال ہوگیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

721 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَکَفِهٖ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَّغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ مُرْسَلًا وَّرَوَاهُ الْاَوْزَاعِیُّ وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ یَّعْتَکِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَکَفِهٖ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ فَلْتَغِبْ لَهُ الشَّمْسُ مِنَ اللَّیْلَةِ الَّتِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّعْتَکِفَ فِیْهَا مِنَ الْغَدِ وَقَدْ قَعَدَ فِیْ مُعْتَکَفِهٖ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اعتکاف کرنے کاارادہ کرنا ہوتا تھا' تو آپ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوجاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث یحییٰ بن سعید کے حوالے سے، عمرہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو یحییٰ بن سعید کے حوالے سے' عمرہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

اس حدیث پر بعض اہلِ علم کے نزدیک عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے اعتکاف کرنا ہو' تو وہ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوجائے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔
بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جب کسی شخص نے اعتکاف کرنا ہو تو اس سے گزشتہ رات کا سورج جیسے ہی غروب ہو جس سے اگلے دن اس نے اعتکاف کرنا ہے تو وہ اپنے اعتکاف کی جگہ میں بیٹھ جائے۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ

باب 72: شب قدر کا بیان

722 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجَاوِرُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَیَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عُمَرَ وَالْفَلَتَانِ بْنِ عَاصِمٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ وَّاَبِیْ بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّبِلَالٍ وَّعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَّقَوْلُهَا یُجَاوِرُ یَعْنِیْ یَعْتَكِفُ

حدیثِ دیگر: وَاَكْثَرُ الرِّوَایَاتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ كُلِّ وِتْرٍ

وَّرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اَنَّهَا لَیْلَةُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ وَلَیْلَةُ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ وَخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ وَسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ وَتِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ وَاٰخِرُ لَیْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: قَالَ الشَّافِعِیُّ كَاَنَّ هٰذَا عِنْدِیْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُجِیْبُ عَلٰی نَحْوِ مَا یُسْاَلُ عَنْهُ یُقَالُ لَهٗ نَلْتَمِسُهَا فِیْ لَیْلَةِ كَذَا فَیَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا فِیْ لَیْلَةِ كَذَا قَالَ الشَّافِعِیُّ وَاَقْوَی الرِّوَایَاتِ عِنْدِیْ فِیْهَا لَیْلَةُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ

آثارِ صحابہ: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ كَانَ یَحْلِفُ اَنَّهَا لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ وَیَقُوْلُ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَلَامَتِهَا فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا

وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ قَالَ لَیْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ بِهٰذَا

◄► سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے' آپ یہ فرماتے تھے: شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا ہے: آپ "مجاورت" کرتے تھے یعنی آپ اعتکاف کرتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اکثر روایات میں یہ بات موجود ہے: تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ شب قدر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے: یہ اکیسویں رات ہوتی ہے یا یہ **23** ویں رات ہوتی ہے یا **25** ویں ہوتی ہے یا **27** ویں ہوتی ہے یا **29** ویں ہوتی ہے یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے (یعنی **30** ویں بھی ہوسکتی ہے)۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ میرے نزدیک ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نوعیت کا سوال کیا جاتا تھا' آپ اسی حساب سے جواب دیتے تھے' اگر آپ سے یہ عرض کی جاتی تھی: ہم اسے فلاں رات میں تلاش کریں' تو آپ فرماتے تھے: تم اسے اس رات میں تلاش کرلو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک اس بارے میں سب سے مستند روایت **21** ویں رات کے بارے میں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے قسم اٹھا کر یہ بات کہی ہے: شب قدر **27** ویں رات ہوتی ہے' اور انہوں نے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی علامت بتائی ہے، ہم نے اس کی گنتی کی' پھر اسے یاد بھی رکھا۔

ابوقلابہ یہ بیان کرتے ہیں: شب قدر آخری عشرے میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔

عبد بن حمید نے اس روایت کو عبدالرزاق کے حوالے سے، معمر کے حوالے سے' ایوب کے حوالے سے، ابوقلابہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

723 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنّٰى عَلِمْتَ اَبَا الْمُنْذِرِ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ قَالَ بَلٰى اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبِيْحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَلٰكِنْ كَرِهَ اَنْ يُّخْبِرَكُمْ فَتَتَّكِلُوْا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت زر (بن حبیش) بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوالمنذر! آپ کو کیسے پتہ چلا کہ یہ ستائیسویں رات ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتایا ہے: یہ وہ رات ہے' جس کی صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس میں شعاع نہیں ہوتی' تو ہم نے اس کی گنتی کی اور اسے یاد بھی رکھا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ

بات جانتے ہیں؟ یہ رات رمضان میں ہوتی ہے اور یہ ستائیسویں رات ہے لیکن انہیں یہ بات ناپسند ہے کہ وہ تمہیں اس بارے میں بتائیں کیونکہ اور تم اسی بات پر اکتفاء کرو گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

724 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ

متنِ حدیث: ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِىْ بَكْرَةَ فَقَالَ مَا اَنَا مُلْتَمِسُهَا لِشَىْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنِّىْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا فِىْ تِسْعٍ يَّبْقَيْنَ اَوْ فِىْ سَبْعٍ يَّبْقَيْنَ اَوْ فِىْ خَمْسٍ يَّبْقَيْنَ اَوْ فِىْ ثَلَاثٍ اَوَاخِرِ لَيْلَةٍ

آثارِ صحابہ: قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرَةَ يُصَلِّى فِى الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلَاتِهٖ فِىْ سَائِرِ السَّنَةِ فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عیینہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے شب قدر کا ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس وقت سے اسے تلاش کرنا چھوڑ دیا ہے۔ جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے: یہ صرف آخری عشرے میں ہوتی ہے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس رات کو اس وقت تلاش کرو' جب (رمضان کی) نو راتیں رہ گئی ہوں' یا سات رہ گئی ہوں' یا پانچ رہ گئی ہوں' یا تین رہ گئی ہوں' یا آخری رات ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ رمضان کے ابتدائی بیس دنوں (کی راتوں میں) اپنے عام معمول کے مطابق نوافل ادا کیا کرتے تھے' لیکن جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تھا' تو اہتمام کے ساتھ عبادت کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 73: بلاعنوان

725 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْقِظُ اَهْلَهٗ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں' اپنی اہلیہ کو بیدار کرتے تھے (تاکہ

وہ بھی نفلی عبادت کریں)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

726 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِىْ غَيْرِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے) آخری عشرے میں جتنے اہتمام کے ساتھ عبادت کرتے تھے' آپ دیگر اوقات میں اتنے اہتمام کے ساتھ عبادت نہیں کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الصَّوْمِ فِى الشِّتَاءِ

باب 74: سردیوں میں روزہ رکھنا

727 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ عُرَيْبٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِى الشِّتَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ

توضیحِ راوی: عَامِرُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَّمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَالِدُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَامِرٍ الْقُرَشِيِّ الَّذِىْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ

◆◆ عامر بن مسعود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ٹھنڈی نعمت سردیوں میں روزہ رکھنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "مرسل" ہے۔

عامر بن مسعود نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا' یہ ابراہیم بن عامر قرشی کے والد ہیں' جن کے حوالے سے شعبہ اور ثوری نے احادیث نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ)

باب 75: جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے' ان کا حکم

728 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلٰى سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) كَانَ مَنْ اَرَادَ مِنَّا اَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَيَزِيْدُ هُوَ ابْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ

◄► حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور جولوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے' ان پر فدیہ لازم ہے' یعنی مسکین کو کھانا کھلانا''۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم میں سے جس شخص نے روزہ نہیں رکھنا ہوتا تھا' وہ فدیہ دے دیا کرتا تھا' یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی اور اس نے اسے منسوخ کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

یزید نامی راوی یزید بن ابوعبید ہیں' جو حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

بَاب مَنْ اَكَلَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ سَفَرًا

باب 76: جو شخص سفر پر جانا چاہتا ہو' اس کا کچھ کھا کر نکلنا

729 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ

متن حدیث: اَنَّهُ قَالَ اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيْدُ سَفَرًا وَّقَدْ رُحِلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ وَلَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاَكَلَ فَقُلْتُ لَهُ سُنَّةٌ قَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِيْ رَمَضَانَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ هُوَ مَدِيْنِيٌّ ثِقَةٌ وَّهُوَ اَخُو اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ نَجِيْحٍ وَّالِدُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيِّ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ يُضَعِّفُهُ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا لِلْمُسَافِرِ اَنْ يُفْطِرَ فِيْ بَيْتِهِ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ جِدَارِ الْمَدِيْنَةِ اَوِ الْقَرْيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيِّ

◄► محمد بن کعب بیان کرتے ہیں: میں رمضان کے مہینے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ان کا سفر پر جانے

کا ارادہ تھا۔ ان کے لئے سواری تیار ہو چکی تھی انہوں نے سفر کے کپڑے پہنے' پھر کھانا منگوایا اسے کھالیا' میں نے ان سے کہا: کیا یہ سنت سے ثابت ہے۔ انہوں نے فرمایا: سنت یہی ہے' پھر وہ سوار ہو گئے۔

محمد بن کعب بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رمضان کے مہینے میں حاضر ہوا' اس کے بعد انہوں نے پوری روایت نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

محمد بن جعفر نامی راوی' محمد بن جعفر بن کثیر مدنی ہیں اور ثقہ ہیں' یہ اسماعیل بن جعفر اور عبداللہ بن جعفر کے بھائی ہیں' جو ابن نجیح ہیں' یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔

یحییٰ بن معین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: مسافر کو اس بات کا اختیار ہے: وہ اپنے گھر سے نکلنے سے پہلے کچھ کھا پی لے۔

تاہم اسے یہ اختیار نہیں ہے: جب تک وہ اپنے شہر یا بستی کی آبادی سے باہر نہیں چلا جاتا' اس وقت تک نماز قصر کرے۔

اسحٰق بن ابراہیم اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تُحْفَةِ الصَّائِمِ

باب 77: روزہ دار شخص کا تحفہ

730 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَاْمُوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: تُحْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ طَرِيْفٍ وَّسَعْدُ بْنُ طَرِيْفٍ يُضَعَّفُ وَيُقَالُ عُمَيْرُ بْنُ مَاْمُوْمٍ اَيْضًا

◄► حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزہ دار شخص کو دیا جانے والا تحفہ تیل اور خوشبو ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اس کی سند کو صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں اور سعد بن طریف کے حوالے سے جانتے ہیں اس سعد کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ عمیر بن مامون کا نام عمیر بن ماموم ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى مَتٰى يَكُوْنُ

باب 78: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کب ہوتی ہے؟

731 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَلْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ يُضَحِّي النَّاسُ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَاَلْتُ مُحَمَّدًا قُلْتُ لَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ مِنْ عَآئِشَةَ قَالَ نَعَمْ يَقُوْلُ فِي حَدِيْثِهٖ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عیدالفطر اس دن ہوتی ہے' جب لوگ عیدالفطر کرتے ہیں اور عیدالاضحیٰ اس دن ہوتی ہے' جب لوگ قربانی کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: محمد بن منکدر نے یہ روایت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے اپنی حدیث میں یہ بات کہی ہے: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات سنی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے۔ ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِعْتِكَافِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ

باب 79: اعتکاف سے اٹھنا

732 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمُعْتَكِفِ اِذَا قَطَعَ اعْتِكَافَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّتِمَّهٗ عَلٰى مَا نَوٰى فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا نَقَضَ اعْتِكَافَهٗ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنِ اعْتِكَافِهٖ فَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ عَلَيْهِ نَذْرُ اعْتِكَافٍ اَوْ شَيْءٌ اَوْجَبَهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَكَانَ مُتَطَوِّعًا فَخَرَجَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يَّقْضِيَ اِلَّا اَنْ يُّحِبَّ ذٰلِكَ اخْتِيَارًا مِّنْهُ وَلَا يَجِبُ ذٰلِكَ

عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الشَّافِعِيُّ فَكُلُّ عَمَلٍ لَّكَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ فِيْهِ فَاِذَا دَخَلْتَ فِيْهِ فَخَرَجْتَ مِنْهُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اَنْ تَقْضِيَ اِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ایک سال آپ نے اعتکاف نہیں کیا' جب اگلا سال آیا تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

اہلِ علم نے اعتکاف کرنے والے اس شخص کے بارے میں اختلاف کیا ہے جو اپنا اعتکاف پورا ہونے سے پہلے توڑ دیتا ہے' جس کی اس نے نیت کی تھی۔

بعض اہلِ علم یہ کہتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے اعتکاف کو توڑ دیتا ہے' تو اس پر قضاء لازم ہوگی' انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف سے اٹھ گئے تھے' پھر آپ نے شوال کے مہینے میں دس دن اعتکاف کیا تھا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر آدمی نے اعتکاف کی نذر نہیں مانی تھی یا کوئی اور چیز ایسی نہیں تھی' جو اس نے اپنے اوپر لازم کی ہو' اور یہ صرف نفلی اعتکاف تھا' تو وہ اعتکاف سے اٹھ کر جا سکتا ہے' اس پر کسی بھی قسم کی قضاء کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' لیکن اگر آدمی نے اپنے اختیار کے ساتھ اپنے اوپر اس کو واجب کیا تھا (یعنی نذر مانی تھی) تو اس کی قضاء لازم ہوگی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں: ہر وہ عمل جسے آپ شروع کرتے ہیں' جب آپ اسے شروع کر دیتے ہیں' تو اس سے باہر آ سکتے ہیں' آپ پر اس کی قضاء لازم نہیں ہوگی' صرف حج اور عمرے میں آپ پر قضاء لازم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَاب الْمُعْتَكِفِ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهٖ اَمْ لَا

باب 80: اعتکاف کرنے والا شخص قضائے حاجت کے لیے (مسجد سے) باہر جا سکتا ہے یا نہیں؟

733 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهٗ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

وَالصَّحِيحُ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ اَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنِ اعْتِكَافِهٖ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ وَاجْتَمَعُوْا عَلٰى هٰذَا اَنَّهٗ يَخْرُجُ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

ثُمَّ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَشُهُوْدِ الْجُمُعَةِ وَالْجَنَازَةِ لِلْمُعْتَكِفِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّعُوْدَ الْمَرِيضَ وَيُشَيِّعَ الْجَنَازَةَ وَيَشْهَدَ الْجُمُعَةَ اِذَا اشْتَرَطَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّفْعَلَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا وَرَاَوْا لِلْمُعْتَكِفِ اِذَا كَانَ فِىْ مِصْرٍ يُجَمَّعُ فِيهِ اَنْ لَّا يَعْتَكِفَ اِلَّا فِىْ مَسْجِدِ الْجَامِعِ لِاَنَّهُمْ كَرِهُوا الْخُرُوْجَ لَهٗ مِنْ مُّعْتَكَفِهٖ اِلَى الْجُمُعَةِ وَلَمْ يَرَوْا لَهٗ اَنْ يَّتْرُكَ الْجُمُعَةَ فَقَالُوْا لَا يَعْتَكِفُ اِلَّا فِىْ مَسْجِدِ الْجَامِعِ حَتّٰى لَا يَحْتَاجَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ مُّعْتَكَفِهٖ لِغَيْرِ قَضَاءِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ لِاَنَّ خُرُوْجَهٗ لِغَيْرِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ قَطْعٌ عِنْدَهُمْ لِلاعْتِكَافِ

وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا يَعُوْدُ الْمَرِيضَ وَلَا يَتْبَعُ الْجَنَازَةَ عَلٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنِ اشْتَرَطَ ذٰلِكَ فَلَهٗ اَنْ يَّتْبَعَ الْجَنَازَةَ وَيَعُوْدَ الْمَرِيضَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت اعتکاف میں ہوتے تھے' تو آپ اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے' میں اس میں کنگھی کر دیا کرتی تھی' تاہم آپ صرف قضائے حاجت کے لئے گھر میں تشریف لایا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس کو اس طرح کئی راویوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، ابن شہاب کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، عمرہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

تاہم درست روایت وہ ہے' جو عروہ کے حوالے سے، عمرہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

لیث بن سعد نے اسے اسی طرح' ابن شہاب کے حوالے سے' عروہ کے حوالے سے، عمرہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' جب کوئی شخص اعتکاف کرتا ہے' تو وہ اپنے اعتکاف سے صرف قضائے حاجت کے لئے باہر آ سکتا ہے۔

انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے: آدمی پاخانہ یا پیشاب کرنے کے لئے باہر آ سکتا ہے۔

پھر بیمار کی عیادت کرنے اور جمعہ میں شریک ہونے یا جنازے کی نماز میں شریک ہونے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اعتکاف کرنے والا شخص بیمار کی عیادت کرسکتا ہے، جنازے کے ساتھ جاسکتا ہے، جمعہ میں شریک ہوسکتا ہے جبکہ اس نے (نیت کرتے ہوئے) ان کی شرط رکھی ہو۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک ایسا شخص ان کاموں میں سے کوئی بھی کام نہیں کرسکتا ان حضرات کے نزدیک اعتکاف کرنے والا شخص اگر بڑے شہر میں موجود ہو جہاں جمعہ ادا کیا جاتا ہو تو وہ صرف اُسی مسجد میں اعتکاف کرے گا جو ''جامع'' ہو ان حضرات کے نزدیک حالت اعتکاف والے شخص کا اپنے اعتکاف کی وجہ سے نکل کر جمعہ کے لئے جانا مکروہ ہے تاہم ان حضرات کے نزدیک اس شخص کو جمعہ ترک کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ وہ حضرات یہ فرماتے ہیں: اس لئے وہ شخص صرف اسی مسجد میں اعتکاف کرے گا جو ''جامع'' ہوتا کہ قضائے حاجت کے علاوہ اسے کسی دوسرے کام سے باہر نہ جانا پڑے اس کی وجہ یہ ہے: قضائے حاجت کے علاوہ اور کسی کام کی وجہ سے باہر نکلنے سے ان حضرات کے نزدیک اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسا شخص بیمار کی عیادت نہیں کرسکتا، جنازے میں شریک نہیں ہوسکتا۔ اس کی دلیل سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے۔

امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر اس نے یہ شرط رکھی ہو تو اسے جنازے کے ساتھ جانے کا اور بیمار کی عیادت کرنے کا اختیار ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب 81: رمضان میں رات کے وقت نوافل ادا کرنا

734 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ

متنِ حدیث: صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ فَقَالَ اِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِّنَ الشَّهْرِ وَصَلّٰى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا اَهْلَهُ وَنِسَائَهُ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ فَرَاَى بَعْضُهُمْ اَنْ يُّصَلِّيَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ رَكْعَةً مَّعَ الْوِتْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ

وَعَلِيٍّ وَّغَيْرِهِمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَهٰكَذَا اَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَقَالَ اَحْمَدُ رُوِيَ فِيْ هٰذَا اَلْوَانٌ وَّلَمْ يُقْضَ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ بَلْ نَخْتَارُ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ رَكْعَةً عَلٰى مَا رُوِيَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّاخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ اِذَا كَانَ قَارِئًا

فِى الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روزے رکھے' لیکن آپ نے ہمیں (تراویح کی) نماز نہیں پڑھائی' یہاں تک کہ مہینے کے سات دن باقی رہ گئے (یعنی 23ویں رات میں) آپ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ایک تہائی رات تک نماز پڑھاتے رہے' پھر آپ نے 24ویں رات میں نماز نہیں پڑھائی' پھر 25ویں رات میں نصف رات تک نماز پڑھائی' ہم نے یہ عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ باقی رہ جانے والی رات میں بھی ہمیں نماز پڑھا دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کی نماز ختم کرنے تک اس کے ساتھ نوافل ادا کرتا رہے اس کے نامہ اعمال میں پوری رات نفل پڑھنے کا ثواب ملتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اگلی رات نماز تراویح نہیں پڑھائی اور 27ویں رات کو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی' آپ نے ہمارے ساتھ گھر والوں کو اور خواتین کو بھی بلالیا' یہاں تک کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ "فلاح" کا وقت بھی نہ نکل جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: "فلاح" سے مراد کیا ہے' انہوں نے جواب دیا: سحری۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم نے تراویح کی نماز کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک آدمی اس میں 41 رکعات پڑھے گا' جس میں ایک رکعت وتر ہوگی اور اہلِ مدینہ اسی بات کے قائل ہیں۔

مدینہ منورہ میں ان حضرات کے نزدیک اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک وہ بات ہے' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان دونوں کے علاوہ' دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے: اس کی 20 رکعت ہوں گی۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

ہم نے مکہ مکرمہ میں اس طریقے کو پایا ہے' یہ لوگ بھی 20 رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں مختلف اقوال منقول ہیں' اس لئے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں کوئی باقاعدہ فیصلہ نہیں دیا۔

امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم 41 رکعات والی روایت کو اختیار کریں گے' جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے رمضان کے مہینے میں باجماعت تراویح ادا کرنے کو اختیار کیا ہے۔

جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آدمی تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کرے گا جبکہ وہ قرأت کر سکتا ہو۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

باب 82: جو شخص روزہ دار کو افطاری کروائے اس کی فضیلت

735 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کروائے تو اسے اس روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب التَّرْغِيبِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ وَمَا جَآءَ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ

باب 83: رمضان کے مہینے میں تراویح ادا کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

736 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ وَّيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں لازمی حکم دیے بغیر تراویح ادا کرنے کی ترغیب دیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان میں نوافل ادا کرے گا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں یہی معمول رہا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں یہی معمول رہا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں یہی معمول رہا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔ یہی روایت زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

كِتَابُ الْحَجِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حج کے بارے میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حُرْمَةِ مَكَّةَ

باب 1: مکہ مکرمہ کا حرم ہونا

737 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ فِيْهَا دَمًا اَوْ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكَ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهِ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْكَ بِذٰلِكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَيُرْوٰى وَلَا فَارًّا بِخِزْيَةٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ شُرَيْحٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ اسْمُهٗ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ الْعَدَوِيُّ وَهُوَ الْكَعْبِيُّ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ يَّعْنِي الْجِنَايَةَ يَقُوْلُ مَنْ جَنٰى جِنَايَةً اَوْ اَصَابَ دَمًا ثُمَّ لَجَاَ اِلَى الْحَرَمِ فَاِنَّهٗ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

◄► حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعد سے کہا' جب وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر روانہ کرنے لگا۔ اے امیر! تم مجھے اجازت دو! میں تمہیں وہ بات بتاؤں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ارشاد فرمائی تھی' جب آپ فتح مکہ کے اگلے دن خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ اس بات کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے ذہن نے اسے محفوظ رکھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات کر رہے تھے' تو میری آنکھوں نے آپ کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا تھا:

"بے شک مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم قرار دیا ہے اسے لوگوں نے حرم قرار نہیں دیا' اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ یہاں خون بہائے یا یہاں کسی درخت کو کاٹے' اگر کوئی شخص اللہ کے رسول کے اس میں جنگ کرنے سے رخصت حاصل کرنے کی کوشش کرے' تو تم اسے کہہ دو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس کی اجازت دی تھی' اس نے تمہیں اجازت نہیں دی ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) اس نے مجھے بھی صرف دن کے ایک مخصوص حصے میں اس کی اجازت دی' اب اس کی حرمت اسی طرح واپس آ گئی ہے' جیسے گزشتہ کل تھی' موجود شخص غیر موجود لوگوں تک یہ بات پہنچا دے"۔

حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: عمرو بن سعید نے آپ کو کیا جواب دیا' تو انہوں نے بتایا: وہ بولا: میں اس بارے میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں' اے ابوشریح! حرم کسی نافرمان یا خون کر کے بھاگے ہوئے شخص یا چوری کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک روایت کے مطابق اس میں لفظ "بخزية" استعمال ہوا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔ حضرت ابوشریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ ہے۔ یہ عدوی اور کعبی ہیں لفظ "فاراً بخربة" کا مطلب کوئی جرم کر کے فرار ہونا ہے' وہ یہ کہنا چاہتا تھا: جو شخص کسی جرم کا اعتراف کرے' یا قتل کر دے اور پھر حرم کی حدود میں آ جائے' تو اس پر حد جاری ہو گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب 2: حج اور عمرے کا ثواب

738 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِى الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کرو' کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں' جس طرح بھٹی لوہے، سونے، چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے' مقبول حج کا ثواب صرف جنت ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ، حضرت ام

کمہ بن گئی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

739 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ کُوْفِیٌّ وَهُوَ الْاَشْجَعِیُّ وَاسْمُهٗ سَلْمَانُ مَوْلٰی عَزَّةَ الْاَشْجَعِیَّةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص حج کرے اور اس میں فحش کلامی نہ کرے اور کوئی گناہ نہ کرے تو اس کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابو حازم کوفی 'یہ اشجعی ہیں' ان کا نام سلمان' یہ عزہ الاشجعیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّغْلِیْظِ فِیْ تَرْکِ الْحَجِّ

باب 3: حج ترک کرنے کی شدید مذمت

740 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی الْقُطَعِیُّ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰی رَبِیْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْبَاهِلِیِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ مَلَکَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْهِ اَنْ یَمُوْتَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَذٰلِکَ اَنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِهٖ (وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ

توضیحِ راوی: وَهِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَجْهُوْلٌ وَّالْحَارِثُ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اتنے سامان اور سواری کا مالک ہو' جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکتی ہو' اور پھر وہ حج نہ کرے' تو اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے''۔

اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا' جو شخص وہاں تک جا سکتا ہو، لوگوں پر لازم ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اس کی سند میں کچھ

کلام ہے۔

ہلال بن عبداللہ مجہول ہے اور حارث نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِیجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ

باب 4: زادِ راہ اور سواری کی وجہ سے حج کا واجب ہونا

741 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَلَکَ زَادًا وَّرَاحِلَةً وَّجَبَ عَلَیْهِ الْحَجُّ

توضیحِ راوی: وَاِبْرَاهِیْمُ هُوَ ابْنُ یَزِیْدَ الْخُوزِیُّ الْمَکِّیُّ وَقَدْ تَکَلَّمَ فِیْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ حج کو کون سی چیز واجب کرتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زادِ راہ اور سواری۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' جو شخص زادِ راہ اور سواری کا مالک ہو' تو اس پر حج واجب ہو جائے گا۔

ابراہیم بن یزید خوزی مکی ہیں' بعض اہلِ علم نے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ کَمْ فُرِضَ الْحَجُّ

باب 5: کتنی مرتبہ حج کرنا فرض ہے؟

742 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا) قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِیْ کُلِّ عَامٍ فَسَکَتَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ کُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ)

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاسْمُ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ وَهُوَ سَعِیْدُ بْنُ فَیْرُوْزَ

◆◆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور لوگوں پر، اللہ تعالیٰ کے لئے' بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے' جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر سال میں حج کرنا فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' لوگوں نے پھر عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر سال میں فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: نہیں! اگر میں ہاں کہہ دیتا: تو یہ واجب ہو جاتا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اے ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر انہیں تمہارے سامنے ظاہر کر دیا جائے' تو تمہیں برا لگے''۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابوبختری نامی راوی کا نام سعید بن ابوعمران ہے' اور یہی سعید بن فیروز ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 6: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے؟

743 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلَاثَ حِجَجٍ حَجَّتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ وَمَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلَاثَةً وَّسِتِّیْنَ بَدَنَةً وَّجَآءَ عَلِیٌّ مِّنَ الْیَمَنِ بِبَقِیَّتِهَا فِیْهَا جَمَلٌ لِاَبِیْ جَهْلٍ فِیْ اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ وَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِّنْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ حُبَابٍ وَّرَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ فِیْ كُتُبِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ قَالَ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَلَمْ یَعْرِفْهُ مِنْ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَیْتُهٗ لَمْ یَعُدَّ هٰذَا الْحَدِیْثَ مَحْفُوْظًا وقَالَ اِنَّمَا یُرْوٰی عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُّجَاهِدٍ مُّرْسَلًا

◆◆ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کیے' دو حج ہجرت کرنے سے پہلے کیے اور ایک حج ہجرت کرنے کے بعد کیا جس کے ساتھ آپ نے عمرہ بھی کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ **63** اونٹ لے کر گئے تھے۔ بقیہ اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لے آئے تھے'

ان اونٹوں میں ابوجہل کا بھی ایک اونٹ تھا اس کی ناک میں چاندی کا بنا ہوا چھلا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی قربان کر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت' ہر اونٹ میں سے گوشت کا ایک حصہ لے کر انہیں اکٹھا کیا گیا' پھر اسے پکایا گیا اور نبی اکرم ﷺ نے اس کا شوربہ پیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث سفیان سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے ہم اسے صرف زید بن حباب نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ) کو دیکھا ہے۔ انہوں نے اس حدیث کو اپنی کتاب میں عبداللہ بن ابوزیار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ ثوری کے امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' ان کے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ہونے کے حوالے سے نہیں جانتے تھے اور میں نے انہیں دیکھا' انہوں نے اس حدیث کو محفوظ شمار نہیں کیا۔ انہوں نے یہ فرمایا: یہ روایت ثوری کے حوالے سے' ابواسحٰق کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

744 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: حَجَّةً وَّاحِدَةً وَّاعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةٌ فِيْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةٌ مَعَ حَجَّتِهٖ وَعُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ اِذْ قَسَّمَ غَنِيْمَةَ حُنَيْنٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ هُوَ اَبُوْ حَبِيْبٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ جَلِيْلٌ ثِقَةٌ وَّثَقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ

◄► قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کیے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک حج کیا تھا' اور آپ ﷺ نے چار عمرے کیے تھے۔ ایک عمرہ ذیقعدہ میں' ایک عمرہ حدیبیہ سے کیا تھا ایک عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا' اور ایک عمرہ جعرانہ سے کیا تھا جب آپ نے غزوہ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حبان بن ہلال ابوحبیب بصری ہیں' یہ جلیل القدر ثقہ راوی ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 7: نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کیے تھے

745 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَیْبِیَةِ وَعُمْرَةَ الثَّانِیَةِ مِنْ قَابِلٍ وَّعُمْرَةَ الْقَضَاءِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَالرَّابِعَةِ الَّتِیْ مَعَ حَجَّتِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اختلافِ روایت: وَرَوٰی ابْنُ عُیَیْنَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عِکْرِمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ وَّلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عِکْرِمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے ایک حدیبیہ کے موقع پر کیا تھا دوسرا عمرہ اگلے برس حدیبیہ کے عمرہ کی قضا کے طور پر ذیقعدہ کے مہینے میں کیا' تیسرا عمرہ جعرانہ سے کیا تھا' اور چوتھا عمرہ وہ تھا' جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ اور ابن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

ابن عیینہ نے اُسے ادراس حدیث کو دینار کے حوالے سے' عکرمہ سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے۔

انہوں نے اس سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہی روایت اور ایک جگہ عکرمہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنْ اَیِّ مَوْضِعٍ اَحْرَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب 8: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس مقام سے احرام باندھا تھا؟

746 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَی الْبَیْدَاءَ اَحْرَمَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◄► امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے کا ارادہ کیا' تو آپ نے لوگوں میں اعلان کروا دیا' تو وہ اکٹھے ہو گئے' جب آپ ''بیداء'' کے مقام پر پہنچے تو آپ نے احرام باندھ لیا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

747 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْبَيْدَاءُ الَّتِىْ يَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "بیداء" وہ مقام ہے جس کے حوالے سے تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات منسوب کرتے ہو اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "شجرہ" کے پاس موجود مسجد سے تلبیہ پڑھنا شروع کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَتٰى اَحْرَمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 9: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا تھا؟

748 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ عَبْدِ السَّلَامِ ابْنِ حَرْبٍ وَّهُوَ الَّذِیْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يُّحْرِمَ الرَّجُلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے بعد تلبیہ پڑھنا شروع کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم عبدالسلام بن حرب کے علاوہ کسی شخص کو نہیں جانتے جس نے اسے روایت کیا ہو۔

اہل علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: نماز پڑھنے کے بعد احرام باندھا جائے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِفْرَادِ الْحَجِّ

باب 10: حج افراد کا بیان

749 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

750 متن حدیث: وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ وَاَفْرَدَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَالَ الثَّوْرِيُّ اِنْ اَفْرَدْتَّ الْحَجَّ فَحَسَنٌ وَّاِنْ قَرَنْتَ فَحَسَنٌ وَّاِنْ تَمَتَّعْتَ فَحَسَنٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مِثْلَهٗ وَقَالَ اَحَبُّ اِلَيْنَا الْاِفْرَادُ ثُمَّ التَّمَتُّعُ ثُمَّ الْقِرَانُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی حج افراد کیا تھا۔

یہ روایت مذکورہ بالا اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ثوری فرماتے ہیں: اگر تم نے حج افراد کرنا ہو تو یہ بہتر ہے اور اگر تم حج قران کر لو تو یہ بھی بہتر ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق رائے دی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک حج افراد زیادہ پسندیدہ ہے پھر اس کے بعد حج تمتع ہے اس کے بعد حج قران ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب 11: حج اور عمرہ اکٹھا کرنا

751 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَاخْتَارُوْهُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں عمرہ اور حج (ایک ساتھ کرنے) کے لئے حاضر ہوں''۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں' اہلِ کوفہ اور دیگر حضرات نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّمَتُّعِ

باب 12: حج تمتع کا بیان

752 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ وَّالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَّهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَّا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِي فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◄► محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس کو سنا: یہ دونوں حضرات ''حج تمتع''، یعنی حج کے ساتھ عمرہ کرنے کا تذکرہ کر رہے تھے' تو ضحاک بن قیس نے کہا: ایسا صرف وہی شخص کرے گا' جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ناواقف ہو' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بھتیجے! تم نے بہت بری بات کہی ہے' تو ضحاک نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول نے ایسا کیا ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے بھی ایسا کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

753 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِي يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

متنِ حدیث: اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ اِنَّ اَبَاكَ قَدْ نَهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَبِيْ نَهٰى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ءَ اَمْرَ اَبِيْ نَتَّبِعُ اَمْ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلْ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄► سالم بن عبداللہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما سے حج تمتع، یعنی حج کے ساتھ عمرہ کرنے کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ حلال ہے' تو وہ شامی شخص بولا: آپ کے والد تو اس سے منع کرتے تھے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو؟ اگر میرے والد اس سے منع کرتے ہوں' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہو؟ تو کیا ہم میرے والد کے حکم کی پیروی کریں گے؟ یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پیروی کریں گے؟ وہ شخص بولا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پیروی کریں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے۔

754 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَاَوَّلُ مَنْ نَّهٰى عَنْهَا مُعَاوِيَةُ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعُثْمَانَ وَجَابِرٍ وَّسَعْدٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ وَالتَّمَتُّعُ اَنْ يَّدْخُلَ الرَّجُلُ بِعُمْرَةٍ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يُقِيْمَ حَتّٰى يَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ وَّعَلَيْهِ دَمٌ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيُسْتَحَبُّ لِلْمُتَمَتِّعِ اِذَا صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ اَنْ يَّصُوْمَ الْعَشْرَ وَيَكُوْنُ اٰخِرُهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فَاِنْ لَّمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ صَامَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فِيْ قَوْلِ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَعَآئِشَةُ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَصُوْمُ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ يَخْتَارُوْنَ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ''حج تمتع'' کیا ہے۔ سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کیا تھا۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے ایک گروہ نے ''حج تمتع''، یعنی حج کے ساتھ عمرہ کرنے کو اختیار کیا ہے' یعنی آدمی حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کرے اور پھر وہ وہیں قیام پذیر رہے' یہاں تک کہ حج کرے' تو وہ شخص

حج تمتع کرنے والوں میں سے ہوگا اور اس پر جو بھی سہولت کے ساتھ میسر ہو قربانی کرنا جائز ہوگا اگر اسے قربانی کا جانور نہیں ملتا' تو وہ حج کے ایام میں تین دن روزے رکھے اور سات روزے واپس اپنے گھر جا کر رکھے گا۔

حج تمتع کرنے والے کے لئے یہ بات مستحب قرار دی گئی ہے: وہ حج کے ایام میں رکھے جانے والے تین روزے ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں رکھے' جس میں آخری روزہ عرفہ کے دن ہو۔

اگر وہ شخص پہلے عشرے میں روزے نہیں رکھ پاتا تو وہ ایام تشریق میں روزے رکھ لے۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کی یہی رائے ہے' جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ رائے بیان کی ہے: وہ شخص ایام تشریق میں روزے نہیں رکھے گا۔

اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے حج تمتع یعنی حج کے ساتھ عمرہ کرنے کو اختیار کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّلْبِيَةِ

باب 13: تلبیہ پڑھنا

755 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاِنْ زَادَ فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِّنْ تَعْظِيمِ اللّٰهِ فَلَا بَاْسَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاِنَّمَا قُلْنَا لَا بَاْسَ بِزِيَادَةِ تَعْظِيمِ اللّٰهِ فِيهَا لِمَا جَآءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ حَفِظَ التَّلْبِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ زَادَ ابْنُ عُمَرَ فِي تَلْبِيَتِهِ مِنْ قِبَلِهِ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے تلبیہ (کے الفاظ یہ ہیں):

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' میں حاضر ہوں' بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص تلبیہ کے الفاظ میں کچھ ایسے الفاظ کا اضافہ کرے' جو اللہ تعالیٰ کی عظمت سے تعلق رکھتے ہوں' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' اگر اللہ نے چاہا اور میرے نزدیک پسندیدہ بات یہی ہے: آدمی وہی تلبیہ پڑھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے جو یہ کہا: اللہ تعالیٰ کی عظمت کے اظہار سے متعلق الفاظ کا اضافہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بات منقول ہے: جنہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے الفاظ یاد تھے' لیکن اس کے باوجود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تلبیہ میں اپنے پاس سے چند الفاظ کا اضافہ کیا (جو یہ ہیں):

"رغبت تیری طرف ہے' اور عمل (تیری رضا کے لئے ہے) جو کیا جاتا ہے"۔

756 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ اَهَلَّ فَانْطَلَقَ يُهِلُّ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ هٰذِهٖ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آثارِ صحابہ: وَكَانَ يَزِيْدُ مِنْ عِنْدِهٖ فِيْ اَثَرِ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے احرام باندھا پھر یہ تلبیہ پڑھنا شروع کیا: "میں حاضر ہوں' اے اللہ میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں حاضر ہوں' بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے ہے' اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے الفاظ یہی ہیں۔

تاہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے بعد یہ الفاظ پڑھتے تھے:

"میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں۔ سعادت اور بھلائی تیرے اختیار میں ہے' تیری ہی طرف رغبت کی جاتی ہے' اور تیری ہی رضا کے لئے عمل کیا جاتا ہے"۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّلْبِیَةِ وَالنَّحْرِ

باب 14: تلبیہ پڑھنے اور قربانی کرنے کی فضیلت

757 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ ح وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ

◆◆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسا حج زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جس میں بکثرت تلبیہ پڑھا جائے اور قربانی کی جائے۔

758 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُلَبِّیْ اِلَّا لَبّٰی مَنْ عَنْ یَمِیْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰی تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبِیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَیَّاشٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ بَكْرٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ فُدَیْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ

اختلافِ سند: وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ وَّقَدْ رَوٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِیْهِ غَیْرَ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَرَوٰی اَبُوْ نُعَیْمٍ الطَّحَّانُ ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ فُدَیْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْطَاَ فِیْهِ ضِرَارٌ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَنْ قَالَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِیْهِ فَقَدْ اَخْطَاَ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ وَذَكَرْتُ لَهٗ حَدِیْثَ ضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ فُدَیْكٍ فَقَالَ هُوَ خَطَاٌ فَقُلْتُ قَدْ رَوَاهُ غَیْرُهٗ عَنِ ابْنِ اَبِیْ فُدَیْكٍ اَیْضًا مِثْلَ رِوَایَتِهٖ فَقَالَ لَا شَیْءَ اِنَّمَا رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ فُدَیْكٍ وَّلَمْ یَذْكُرُوْا فِیْهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَاَیْتُهٗ یُضَعِّفُ ضِرَارَ بْنَ صُرَدٍ

قولِ امام ترمذی: وَالْعَجُّ هُوَ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ وَالثَّجُّ هُوَ نَحْرُ الْبُدْنِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں موجود پتھر، درخت اور کنکریاں تلبیہ پڑھتے ہیں یہاں تک کہ زمین ادھر سے ادھر تک مکمل ہو جاتی ہے (یعنی ہر چیز تلبیہ پڑھتی ہے)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف ابن ابوفدیک نامی راوی کے حوالے سے ضحاک بن عثمان کے حوالے سے جانتے ہیں۔

محمد بن منکدر نامی راوی نے عبدالرحمٰن بن یربوع نامی راوی سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

محمد بن منکدر نامی راوی نے سعید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے اس کے علاوہ دیگر احادیث نقل کی ہیں۔

ابونعیم طحان ضرار بن صرد نے اس حدیث کو ابن ابی فدیک کے حوالے سے ضحاک بن عثمان کے حوالے سے محمد بن منکدر کے حوالے سے سعید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ضرار نامی راوی نے اس میں غلطی کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے احمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا: جو شخص کسی حدیث کے بارے میں یہ کہے: یہ محمد بن منکدر کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن یربوع کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے منقول ہے تو اس نے غلطی کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا میں نے ان کے سامنے ضرار بن صرد سے منقول حدیث کا تذکرہ کیا جو ابن فدیک سے منقول ہے تو انہوں نے فرمایا: یہ غلط ہے۔ میں نے ان سے کہا: اسی روایت کو دیگر راویوں نے ابوفدیک کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے ان سب راویوں نے اسے ابن ابوفدیک کے حوالے سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اس میں سعید بن عبدالرحمٰن کے حوالے کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ان کو دیکھا کہ وہ ضرار بن صرد نامی راوی کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "عج" کا مطلب بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا ہے اور لفظ "ثج" کا مطلب اونٹ کی قربانی کرنا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

باب 15: بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا

759 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِیْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ وَالتَّلْبِيَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ خَلَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيْحُ هُوَ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ وَهُوَ خَلَّادُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِیُّ

◆◆ خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے: جبریل میرے پاس تشریف لائے اور مجھے یہ کہا: میں اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کروں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں۔

اس بارے میں حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خلاد نے اپنے والد کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض حضرات نے اس روایت کو خلاد بن سائب کے حوالے سے حضرت زید بن خالد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے لیکن یہ درست نہیں ہے۔ درست یہی ہے: اسے خلاد بن سائب نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ یہ راوی خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید انصاری ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب 16: احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا

760 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْمَدَنِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ رَاَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِغْتِسَالَ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ

◄► خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: ان کے والد (حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے احرام باندھنے سے پہلے (سلے ہوئے کپڑے) اتار دیئے اور غسل کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَوَاقِيْتِ الْإِحْرَامِ لِأَهْلِ الْأَفَاقِ

باب 17: مختلف علاقے والوں کے لئے احرام باندھنے کا میقات

761 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْ اَيْنَ نُهِلُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ وَيَقُوْلُوْنَ وَاَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ہم کس جگہ سے احرام باندھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلِ مدینہ ذوالحلیفہ سے' اہلِ شام جحفہ سے اہلِ نجد قرن سے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ یہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:) اہلِ یمن یلملم سے (احرام باندھیں)۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

762 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مشرق کے لئے ''عقیق'' (کو میقات) مقرر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس روایت کے راوی محمد بن علی، محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہیں۔ (یعنی یہ امام باقر ہیں)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهُ

باب 18: حالت احرام والے شخص کے لئے کون سا لباس پہننا جائز نہیں ہے؟

763 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحَرَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَكُونَ اَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں کیا ہدایت کرتے ہیں؟ ہم احرام کی حالت میں کون سے کپڑے پہن سکتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قمیص، شلوار، ٹوپی، عمامہ اور موزے نہ پہنو البتہ اگر کوئی ایسا شخص ہو' جس کے پاس جوتے نہ ہوں' تو وہ موزے پہن لے' لیکن انہیں ٹخنوں سے نیچے رکھے اور تم کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو' جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو' عورت حالت احرام میں چہرے پر نقاب نہ کرے اور ہاتھوں پر دستانے نہ پہنے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ

باب 19: حالت احرام والے شخص کا شلوار یا موزے پہننا' اگر اسے تہبند یا جوتے نہیں ملتے

764 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: اَلْمُحْرِمُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَاِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو نَحْوَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ الْاِزَارَ لَبِسَ السَّرَاوِيْلَ وَاِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ

⇔ جابر بن زید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر حالت احرام والے شخص کو تہبند نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے اور اگر اسے جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب حالت احرام والے شخص کو تہبند نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے اور اگر اسے جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث سے استدلال کیا ہے: اگر کسی شخص کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے البتہ ان کو ٹخنوں سے نیچے سے کاٹ لے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ اَوْ جُبَّةٌ

باب 20: جب کوئی شخص احرام باندھ لے اور اس نے قمیص یا جبہ پہنا ہو

765 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيًّا قَدْ اَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْزِعَهَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصَحُّ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَّابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

⇔ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی کو دیکھا جس نے احرام باندھا ہوا تھا اس نے جبہ پہنا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہ جبہ اتارنے کی ہدایت کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ صفوان بن یعلیٰ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے اس حدیث میں پورا قصہ بیان کیا گیا ہے۔

قتادہ اور حجاج بن ارطاۃ نے دیگر راویوں کے حوالے سے حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کو نقل کیا ہے۔

درست روایت وہ ہے جس کو دینار اور ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے صفوان بن یعلیٰ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

باب 21: حالت احرام والا شخص کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟

766 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: خَمْسُ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو حرم کی حدود میں بھی مارا جا سکتا ہے۔ چوہا، بچھو، کوا، چیل، کاٹنے والا کتا۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

767 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْفَارَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَاَةَ وَالْغُرَابَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْمُحْرِمُ يَقْتُلُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وقَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ سَبُعٍ عَدَا عَلَى النَّاسِ اَوْ عَلٰى دَوَابِّهِمْ فَلِلْمُحْرِمِ قَتْلُهٗ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حالت احرام والا شخص درندے کو' کاٹنے والے کتے کو' چوہے کو' بچھو کو' چیل کو اور کوّے کو مار سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: حالت احرام والا شخص درندے کو' کاٹنے والے کتے کو مار سکتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر وہ جانور جو انسان پر حملہ کر سکتا ہے' یا انسان کے (پالتو) جانوروں پر حملہ کر سکتا ہو' حالت احرام والے شخص کے لئے اس کو مارنا جائز ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب 22: حالت احرام میں پچھنے لگوانا

768 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ وَّعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ قَالُوْا لَا يَحْلِقُ شَعْرًا وَقَالَ مَالِكٌ لَّا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ اَنْ يَّحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْزِعُ شَعْرًا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے تھے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے' حالت احرام والے شخص کے لئے' پچھنے لگوانے کی اجازت دی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص بال نہیں مونڈے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: حالت احرام والا شخص انتہائی ضرورت کے تحت پچھنے لگوا سکتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: حالت احرام والے شخص کے لئے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔البتہ وہ بال صاف نہیں کرے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

باب 23: حالت احرام والے شخص کا شادی کرنا حرام ہے

769 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ

متن حدیث: قَالَ اَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ اَنْ یُّنْکِحَ ابْنَهٗ فَبَعَثَنِیْ اِلٰی اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ اَمِیْرُ الْمَوْسِمِ بِمَکَّةَ فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ یُرِیْدُ اَنْ یُّنْکِحَ ابْنَهٗ فَاَحَبَّ اَنْ یُّشْهِدَكَ ذٰلِكَ قَالَ لَا اُرَاهُ اِلَّا اَعْرَابِیًّا جَافِیًا اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا یَنْکِحُ وَلَا یُنْکِحُ اَوْ کَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهٗ یَرْفَعُهٗ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ وَّمَیْمُوْنَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عُثْمَانَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَّابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِیْنَ وَبِهٖ یَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا یَرَوْنَ اَنْ یَّتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ قَالُوْا فَاِنْ نَّکَحَ فَنِکَاحُهٗ بَاطِلٌ

◆◆ نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں: ابن معمر نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے کی شادی کر دیں انہوں نے مجھے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا امیر حج تھے میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا: آپ کے بھائی اپنے بیٹے کی شادی کرنا چاہتے ہیں وہ چاہتے ہیں: آپ بھی اس میں شریک ہوں تو ابان نے فرمایا: میرا خیال ہے وہ ایک گنوار اور بے وقوف آدمی ہے۔ حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی کا نکاح کروا سکتا ہے (راوی کہتے ہیں یا جس طرح بھی انہوں نے فرمایا) پھر انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی اور انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا۔

اس بارے میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض تابعین بھی اسی کے قائل ہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حالت احرام والا شخص شادی نہیں کر سکتا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اگر وہ نکاح کر لے تو یہ نکاح باطل قرار دیا جائے گا۔

770 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ

متن حدیث: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَّبَنٰی بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَّکُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ فِیْمَا بَیْنَهُمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَیْرَ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِیْعَةَ

اختلافِ روایت: وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا قَالَ وَرَوَاهُ اَيْضًا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ مُرْسَلًا

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرُوِىَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَلَالٌ وَّيَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ هُوَ ابْنُ اُخْتِ مَيْمُوْنَةَ

◄► حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے جب شادی کی تھی' تو اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے اور جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی' تو اس وقت بھی آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان دونوں کے درمیان قاصد تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حماد کے علاوہ کسی اور شخص نے اس کی سند بیان نہیں کی ہے' یہ روایت مطر الوارق کے حوالے سے' ربیعہ سے منقول ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ربیعہ کے حوالے سے سلیمان بن یسار کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' آپ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ''مرسل'' کے طور پر نقل کیا ہے' اسی روایت کو سلیمان بن بلال نے ربیعہ کے حوالے سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یزید بن اصم کے حوالے سے' حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے۔ وہ یہ فرماتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میرے ساتھ شادی کی تھی' آپ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

بعض محدثین نے یزید بن اصم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یزید بن اصم' ام المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الرُّخْصَةِ فِىْ ذٰلِكَ

باب 24: اس بارے میں رخصت کا بیان

771 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی' آپ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

712 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی' آپ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

713 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهٗ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَّاخْتَلَفُوْا فِيْ تَزْوِيْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَّظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ وَمَاتَتْ مَيْمُوْنَةُ بِسَرِفَ حَيْثُ بَنٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَتْ بِسَرِفَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی' اس وقت آپ حالت احرام میں تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوشعثاء نامی راوی کا نام جابر بن زید ہے۔

محدثین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستے میں ان سے شادی کی تھی۔

بعض راویوں نے اس بات کو نقل کیا ہے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی تھی' تو آپ اس وقت حالت احرام میں

نہیں تھے۔ تاہم آپ کے شادی کرنے کا لوگوں کو اس وقت پتہ چلا' جب آپ حالت احرام میں تھے پھر جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کروائی' تو آپ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے یہ "سرف" کے مقام پر ہوا' جو مکہ کے راستے میں ہے۔
سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی "سرف" کے مقام پر ہوا تھا' جہاں ان کی رخصتی ہوئی تھی اور انہیں "سرف" میں ہی دفن کیا گیا۔

774 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا فَزَارَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَّبَنٰى بِهَا حَلَالًا وَّمَاتَتْ بِسَرِفَ وَدَفَنَّاهَا فِى الظُّلَّةِ الَّتِىْ بَنٰى بِهَا فِيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ

◆◆ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جب ان کے ساتھ شادی کی تھی' آپ ﷺ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔ اور جب ان کی رخصتی ہوئی اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی "سرف" کے مقام پر ہوا ہم نے انہیں اسی ٹیلے کے سائے میں دفن کیا جہاں ان کی رخصتی ہوئی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

دیگر راویوں نے اس روایت کو یزید بن اصم کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ (وہ بیان کرتے ہیں) جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی' آپ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

باب 25: حالت احرام والے شخص کا شکار کھانا

775 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَّاَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَدْ لَكُمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ وَطَلْحَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ وَّالْمُطَّلِبُ لَا نَعْرِفُ لَهٗ سَمَاعًا عَنْ جَابِرٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ بَاْسًا اِذَا لَمْ يَصْطَدْهُ اَوْ لَمْ يُصْطَدْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ الشَّافِعِىُّ هٰذَا اَحْسَنُ حَدِيْثٍ رُوِىَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَاَقْيَسُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خشکی کا شکار تمہارے لئے حلال ہے جب کہ تم حالت احرام میں ہو جب تک کہ تم خود اس کو شکار نہ کرو یا تمہارے لئے شکار نہ کیا گیا ہو۔

اس بارے میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''مفسر'' کرتی ہے۔

ہمارے علم کے مطابق مطلب نامی راوی کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان کے نزدیک حالتِ احرام والے شخص کے شکار کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ اس نے خود شکار نہ کیا ہو' یا بطورِ خاص اس کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس بارے میں منقول سب سے مستند حدیث ہے' اور قیاس کے بالکل مطابق ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

776 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ

متنِ حدیث: اَنَّـهٗ كَـانَ مَـعَ الـنَّبِـيِّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْـحَـابٍ لَّـهٗ مُـحْـرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَى حِمَارًا وَّحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ

اسنادِ دیگر: حَـدَّثَـنَـا قُتَيْبَةُ عَـنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ فِىْ حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِى النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ

اختلافِ روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَّحْمِهٖ شَىْءٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' مکہ کے راستے میں' کسی جگہ پر پیچھے رہ گئے' ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا' لیکن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ حالت احرام میں نہیں تھے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک نیل گائے دیکھی اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے' انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا' وہ ان کا کوڑا انہیں پکڑا دیں۔ ان کے ساتھیوں نے ان کو انکار کر دیا' پھر انہوں نے نیزہ مانگا' تو ساتھیوں نے اس بات سے بھی انکار کر دیا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے خود اسے حاصل کیا' اور اس نیل گائے پر حملہ کر کے اسے مار دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا گوشت کھا لیا' بعض نے انکار کر دیا' جب یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے بارے

میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ خوراک تھی جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی تھی۔

عطاء بن یسار' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نیل گائے کے بارے میں مذکورہ بالا حدیث نقل کرتے ہیں' تاہم زید بن اسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:

کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

باب 26: حالت احرام والے شخص کے لئے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے

۸۱۱ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَرَّ بِهِ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَاَهْدٰى لَهٗ حِمَارًا وَّحْشِيًّا فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِىْ وَجْهِهٖ مِنَ الْكَرَاهِيَةِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَكَرِهُوْا اَكْلَ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا اِنَّمَا رَدَّهٗ عَلَيْهِ لَمَّا ظَنَّ اَنَّهٗ صِيدَ مِنْ اَجْلِهٖ وَتَرَكَهٗ عَلَى التَّنَزُّهِ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ اَهْدٰى لَهٗ لَحْمَ حِمَارٍ وَّحْشٍ وَّهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

◆◆ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ''ابواء'' یا شاید ''ودان'' کے مقام سے گزرے' تو حضرت صعب رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں نیل گائے کا گوشت پیش کیا' نبی اکرم ﷺ نے وہ واپس کردیا' جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے چہرے پر افسوس کے آثار دیکھے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہم نے صرف اس لئے یہ تمہیں واپس کیا ہے' کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے ایک گروہ کے نزدیک اس حدیث (پر عمل کیا جائے گا) انہوں نے حالت احرام والے شخص کے لئے شکار کھانا مکروہ قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے اسے اس لئے واپس کیا تھا'

کیونکہ آپ نے یہ سمجھا تھا: اسے صرف آپ کے لئے شکار کیا گیا ہے اور آپ کا اسے ترک کرنا مکروہ تنزیہی کے طور پر تھا۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے نیل گائے کا گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا' تاہم یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَیْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ

باب 27: حالت احرام والے شخص کے لئے سمندر کے شکار کا حکم

778 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِسِيَاطِنَا وَعِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْهُ فَاِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِى الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَّصِيْدَ الْجَرَادَ وَيَاْكُلَهُ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ صَدَقَةً اِذَا اصْطَادَهُ وَاَكَلَهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے لئے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ لفظ ہے) عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے' تو ہمارا سامنا ٹڈی دل سے ہوا' ہم نے اپنی لاٹھیوں اور سوٹیوں کے ذریعے انہیں مارنا شروع کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کھالو کیونکہ یہ سمندر کا شکار ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف ابومہزم نامی راوی کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

ابومہزم نامی راوی کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ نے ان کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے حالت احرام والے شخص کے لئے ٹڈی دل کو شکار کرنے اور اسے کھانے کی اجازت دی ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اگر حالت احرام والا شخص اس کا شکار کر لیتا ہے یا اسے کھالیتا ہے' تو اس پر صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الضَّبُعِ يُصِيْبُهَا الْمُحْرِمُ

باب 28: حالت احرام والے شخص کا بجو کا شکار کرنا

779 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَ

متن حدیث: قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اَقَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّرَوٰى جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَصَحُّ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْمُحْرِمِ اِذَا اَصَابَ ضَبُعًا اَنَّ عَلَيْهِ الْجَزَاءَ

◆◆ ابن ابی عمار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، کیا بجو شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا، کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے یہ بات فرمائی ہے: جریر بن حازم نے اس حدیث کو نقل کیا ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن جریج سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

حالت احرام والا شخص اگر بجو کا شکار کر لیتا ہے، تو اس بارے میں عمل اس حکم پر ہے کہ اس پر جزا دینا لازم ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ

باب 29: مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا

780 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ صَالِحٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُوْلِهِ مَكَّةَ بِفَخٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

آثارِ صحابہ: وَّالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ

مذاہبِ فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ يُسْتَحَبُّ الْاِغْتِسَالُ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضَعِيْفٌ فِى الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُمَا وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

◈ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ''فخ'' کے مقام پر غسل کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

صحیح روایت وہ ہے' جسے نافع نے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے: وہ (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما) مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کیا کرتے تھے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے: مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مستحب ہے۔

اس حدیث کے راوی عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم' علم حدیث میں ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' علی بن مدینی اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف انہی کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ اَعْلَاهَا وَخُرُوجِهِ مِنْ اَسْفَلِهَا

باب 30: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بالائی سمت سے داخل ہونا اور زیریں سمت سے باہر جانا

781 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: لَمَّا جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◈ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے' تو آپ بالائی طرف سے اس میں داخل ہوئے اور جب آپ یہاں سے تشریف لے کر گئے' تو زیریں حصے سے گئے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ نَهَارًا

باب 31: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دن کے وقت مکہ میں داخل ہونا

782 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت مکہ میں داخل ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

باب 32: بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ بلند کرنا مکروہ ہے

783 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ اِذَا رَاَى الْبَيْتَ فَقَالَ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نَفْعَلُهُ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ قَزَعَةَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ قَزَعَةَ اسْمُهُ سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ

مہاجر مکی بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا کوئی آدمی جب بیت اللہ کو دیکھے تو وہ اپنے دونوں ہاتھ بلند کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا ہے' تو کیا ہم ہاتھ اٹھایا کرتے تھے (یعنی ہم نے تو ایسا نہیں کیا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانا' ہم اسے صرف شعبہ کے حوالے سے، ابوقزعہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابوقزعہ نامی راوی کا نام سوید بن حجر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

باب 33: طواف کرنے کا طریقہ

784 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا اَظُنُّهُ قَالَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ)

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ مسجد حرام میں داخل ہوئے آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا' پھر دائیں طرف سے (طواف شروع کیا) آپ نے پہلے تین چکروں میں رمل کیا' اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے' پھر آپ مقام ابراہیم کے پاس تشریف لائے' آپ نے یہ پڑھا" مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو" پھر آپ نے وہاں دو رکعت نماز ادا کی' جن میں مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان تھا' پھر آپ دو رکعت پڑھنے کے بعد حجر اسود کے پاس تشریف لائے' آپ نے اس کو بوسہ دیا' پھر آپ صفا اور مروہ پر تشریف لے گئے۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' انہوں نے یہ بات بھی بتائی تھی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھا)

"بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں"۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

باب 34: حجر اسود سے، حجر اسود تک رمل کرنا

785 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ اِذَا تَرَكَ الرَّمَلَ عَمْدًا فَقَدْ اَسَاءَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَاِذَا لَمْ يَرْمُلْ فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ لَمْ يَرْمُلْ فِيمَا بَقِيَ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ رَمَلٌ وَّلَا عَلٰى مَنْ اَحْرَمَ مِنْهَا

◆◆ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے، حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا تھا' اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص جان بوجھ کر رمل ترک کر دے تو اس نے غلط حرکت کی، لیکن اس پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور اگر کوئی شخص پہلے تین چکروں میں رمل نہیں کرتا' تو وہ بقیہ میں بھی رمل نہ کرے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اہلِ مکہ پر رمل کرنا لازم نہیں ہے' اسی طرح جس شخص نے مکہ سے احرام باندھا ہو' اس پر بھی رمل لازم نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيْ دُوْنَ مَا سِوَاهُمَا

باب 35: حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کا استلام کرنا، ان کے علاوہ اور کسی چیز کا نہیں

786 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَمَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّمُعَاوِيَةُ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ اِلَّا اسْتَلَمَهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَّسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ

آثارِ صحابہ: فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ شَيْءٌ مِّنَ الْبَيْتِ مَهْجُوْرًا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يَسْتَلِمَ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ

ابوطفیل بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہر رکن کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کا استلام کرنے لگے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کا استلام کیا تھا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیت اللہ کے کسی بھی حصے کو چھوڑنا نہیں چاہیے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی صرف حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کا استلام کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَبِعًا

باب 36: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع (کے طور پر کپڑا لپیٹ کر) طواف کیا تھا

787 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَیْتِ مُضْطَبِعًا وَّعَلَیْهِ بُرْدٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثُ الثَّوْرِیِّ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ وَّلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِهٖ وَهُوَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَّعَبْدُ الْحَمِیْدِ هُوَ ابْنُ جُبَیْرَةَ بْنِ شَیْبَةَ عَنِ ابْنِ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَی بْنُ اُمَیَّةَ

◆◆ حضرت ابن یعلیٰ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع (کے طور پر کپڑا لپیٹ کر) بیت اللہ کا طواف کیا تھا' آپ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث جو ثوری کے حوالے سے' ابن جریج سے منقول ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عبدالحمید نامی راوی' عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ ہیں' جنہوں نے حضرت ابن یعلیٰ کے حوالے سے' ان کے والد سے حدیث نقل کی ہے جو حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَقْبِیْلِ الْحَجَرِ

باب 37: حجر اسود کو بوسہ دینا

788 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ

متن حدیث: رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ اِنِّیْ اُقَبِّلُكَ وَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَّلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی : حَدِیْثُ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور بولے: میں نے تمہیں بوسہ دیا ہے' میں جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو' اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

789 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَرَبِیٍّ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُهٗ وَیُقَبِّلُهٗ فَقَالَ الرَّجُلُ اَرَاَیْتَ اِنْ غُلِبْتُ عَلَیْهِ اَرَاَیْتَ اِنْ زُوْحِمْتُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اجْعَلْ اَرَاَیْتَ بِالْیَمَنِ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُهٗ وَیُقَبِّلُهٗ

توضیح راوی: قَالَ وَهٰذَا هُوَ الزُّبَيْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ رَوَى عَنْهُ حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ وَّالزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ كُوفِيٌّ يُكْنٰى اَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ تَقْبِيْلَ الْحَجَرِ فَاِنْ لَّمْ يُمْكِنْهُ وَلَمْ يَصِلْ اِلَيْهِ اسْتَلَمَهُ بِيَدِهٖ وَقَبَّلَ يَدَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَصِلْ اِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهٗ اِذَا حَاذٰى بِهٖ وَكَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◄► زبیر بن عربی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کے استلام کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا استلام کرتے، اور اس کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے دریافت کیا: اگر میں اس تک نہ پہنچ سکوں، تو پھر آپ کی کیا رائے ہوگی؟ یا اگر ہجوم زیادہ ہو، تو پھر آپ کی کیا رائے ہوگی؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رائے کو یمن بھیجو، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا استلام کرتے اور اس کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہی زبیر بن عربی ہیں جن سے حماد بن زید نے احادیث روایت کی ہیں۔

زبیر بن عدی کوفی ہیں اور ان کی کنیت ابوسلمہ ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے احادیث کا سماع کیا ہے، جبکہ سفیان ثوری اور دیگر ائمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے، انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دینے کو مستحب قرار دیا ہے، اگر آدمی حجر اسود تک نہ پہنچ سکتا ہو، تو وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کر کے اپنے ہاتھ کو بوسہ دے، اور اگر آدمی کے لئے یہ بھی ممکن نہ ہو، تو وہ جب اس کے برابر (مقابل) میں آئے، تو اس کی طرف رخ کر لے اور تکبیر کہے، امام شافعی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يَبْدَاُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

باب 38: مروہ سے پہلے صفا سے (سعی کا) آغاز کیا جائے گا

790 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّاَتَى الْمَقَامَ فَقَرَاَ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا وَقَرَاَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ يَبْدَاُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ فَاِنْ بَدَاَ بِالْمَرْوَةِ قَبْلَ الصَّفَا لَمْ يُجْزِهِ وَبَدَاَ بِالصَّفَا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى رَجَعَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ فَاِنْ ذَكَرَ وَهُوَ قَرِيْبٌ مِّنْهَا رَجَعَ فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنْ لَّمْ يَذْكُرْ حَتّٰى اَتٰى بِلَادَهُ اَجْزَاَهُ وَعَلَيْهِ دَمٌ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ تَرَكَ الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى رَجَعَ اِلٰى بِلَادِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يُجْزِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاجِبٌ لَّا يَجُوْزُ الْحَجُّ اِلَّا بِهٖ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا' پھر آپ مقام ابراہیم کے پاس تشریف لائے' آپ نے یہ آیت پڑھی۔

''مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز ادا کی' پھر آپ حجر اسود کے پاس تشریف لائے آپ نے اس کا استلام کیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہم اس سے آغاز کریں گے' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے صفا کی سعی کی' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

''بے شک صفا اور مروہ' اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' ان کے نزدیک مروہ سے پہلے صفا کی سعی کی جائے گی' اگر کوئی شخص مروہ سے آغاز کردیتا ہے' تو یہ درست نہیں ہوگا وہ صفا سے آغاز کرے گا۔

اہلِ علم نے اس شخص کے بارے میں اختلاف کیا ہے' جو بیت اللہ کا طواف کر لیتا ہے' اور صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا اور واپس چلا جاتا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر اس نے صفا اور مروہ کی سعی نہیں کی اور مکہ سے نکل گیا تو پھر جب اسے یاد آئے' تو اس وقت اگر وہ مکہ کے قریب ہو' تو واپس جا کر صفا اور مروہ کی سعی کرے' لیکن جب اسے اپنے علاقے میں پہنچ کر یہ بات یاد آئے' تو اب یہ اس کے لئے جائز ہے' (یعنی اس کا حج ہو جائے گا) تاہم اس پر دم (قربانی) دینا لازم ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ صفا اور مروہ کا طواف ترک کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اپنے شہر میں پہنچ جاتا ہے' تو اب بھی اس کا حج نہیں ہوگا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے اس کے بغیر حج درست نہیں ہوتا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب 39: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

791 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّمَا سَعَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يَّسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاِنْ لَمْ يَسْعَ وَمَشٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاَوْهُ جَائِزًا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا' اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تاکہ مشرکین کے سامنے اپنی قوت کا اظہار کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی صفا اور مروہ کی سعی میں دوڑتا ہوا گزرے اگر وہ دوڑتا نہیں ہے' اور چل کر صفا اور مروہ کا چکر لگاتا ہے' تو ان حضرات کے نزدیک یہ بھی جائز ہے۔

792 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ

متنِ حدیث: قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ فِي السَّعْيِ فَقُلْتُ لَهُ اَتَمْشِيْ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ لَئِنْ سَعَيْتُ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى وَلَئِنْ مَشَيْتُ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ

◆◆ کثیر بن جمہان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سعی کی جگہ پر چلتے ہوئے دیکھا میں نے ان سے دریافت کیا: آپ دوڑنے کی جگہ پر چل کر گزر رہے ہیں جو صفا اور مروہ کے درمیان ہے' انہوں نے فرمایا: اگر میں دوڑ کر چلوں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے' اور اگر میں عام رفتار سے چلوں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عام رفتار سے چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے' میں بوڑھا آدمی ہوں (اس لئے مجھ سے دوڑا نہیں جاتا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا

باب 40: سوار ہو کر طواف کرنا

793 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
متنِ حدیث: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَإِذَا انْتَهٰى إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ
فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّأَبِي الطُّفَيْلِ وَأُمِّ سَلَمَةَ
حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَّطُوْفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا إِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر سوار ہو کر طواف کیا تھا' جب آپ حجرِ اسود کے پاس پہنچتے تھے' تو اس کی طرف اشارہ کر دیتے تھے۔
اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
اہلِ علم کے ایک گروہ نے کسی عذر کے بغیر سوار ہو کر' بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الطَّوَافِ

باب 41: طواف کرنے کی فضیلت

794 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
متنِ حدیث: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ
فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ
حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ اِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ قَالَ كَانُوْا يَعُدُّوْنَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَفْضَلَ مِنْ اَبِيْهِ وَلِعَبْدِ اللّٰهِ اَخٌ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ اَيْضًا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جوشخص پچاس مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرے وہ اپنے گناہوں سے یوں پاک ہوجاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے موقوفاً نقل کی گئی ہے۔

سفیان بن عیینہ، ایوب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: پہلے زمانے کے لوگ عبداللہ بن سعید کو ان کے والد سے افضل سمجھتے تھے ان کا ایک بھائی تھا' جس کا نام عبدالملک بن سعید تھا۔ انہوں نے اس سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ لِمَنْ يَّطُوْفُ

باب 42: طواف کرنے والے شخص کا فجر یا عصر کے بعد طواف کرنے کے بعد، نوافل ادا کرنا

795 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ وَّعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ لَّا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَّيْلٍ اَوْ نَهَارٍ

وَّفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ ذَرٍّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جُبَيْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ اَيْضًا

مذاہبِ فقہاء: وَّقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِى الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ وَالطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَكَذٰلِكَ اِنْ طَافَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ اَيْضًا لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

آثارِ صحابہ: وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عُمَرَ اَنَّهُ طَافَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى نَزَلَ بِذِىْ طُوًى فَصَلّٰى بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

◆◆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنوعبد مناف! تم دن یا رات کے کسی بھی حصے میں، کسی بھی شخص کو اس بیت اللہ کا طواف کرنے سے اور نماز ادا کرنے سے منع نہ کرنا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

عبداللہ بن ابونجیح نے عبداللہ بن باباہ کے حوالے سے بھی اسے نقل کیا ہے۔

اہلِ علم نے مکہ میں عصر کے بعد اور صبح کے بعد نماز ادا کرنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک عصر کے بعد اور فجر کے بعد نماز ادا کرنے اور طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص عصر کے بعد طواف کرتا ہے، تو وہ اس وقت تک نماز ادا نہ کرے، جب تک سورج غروب نہ ہو جائے، اسی طرح اگر کوئی شخص صبح کی نماز کے بعد طواف کرتا ہے، تو وہ بھی اس وقت تک نماز ادا نہ کرے، جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے۔ ان حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: انہوں نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا، تو نماز ادا نہیں کی، پھر وہ مکہ سے باہر چلے گئے، یہاں تک کہ انہوں نے ذی طویٰ کے مقام پر پڑاؤ کیا، تو سورج نکلنے کے بعد وہاں نماز ادا کی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

باب 43: طواف کی دو رکعات میں کیا پڑھا جائے؟

796 سندِ حدیث: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُوْرَتَيِ الْاِخْلَاصِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

◆◆ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعات میں سورہ الکافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت کی تھی۔

797 اثرِ امام باقر رضی اللہ عنہ: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَقْرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عِمْرَانَ وَحَدِيْثُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ فِيْ

هٰـذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عِمْرَانَ ضَعِيْفٌ فِى الْحَدِيْثِ

◆◆ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے بارے میں نقل کرتے ہیں' وہ طواف کی دو رکعات میں سورہ الکافرون اور سورہ اخلاص پڑھنا مستحب سمجھتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبدالعزیز بن عمران نامی راوی سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے وہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

عبدالعزیز بن عمران نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا

باب 44: برہنہ ہو کر طواف کرنا حرام ہے

798 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ عَلِيًّا بِاَىِّ شَىْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بِاَرْبَعٍ لَّا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ اِلٰى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَّا مُدَّةَ لَهُ فَاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ نَحْوَهُ وَقَالَا زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَشُعْبَةُ وَهِمَ فِيْهِ فَقَالَ زَيْدُ ابْنُ اُثَيْلٍ

◆◆ زید بن اثیع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کو کس حکم کے ہمراہ بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: چار احکام تھے ایک یہ کہ جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا، دوسرا یہ کہ کوئی بھی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا، تیسرا یہ کہ اس سال کے بعد مسلمان اور مشرکین (حج کے موقع پر) اکٹھے نہیں ہوں گے اور (چوتھا حکم یہ کہ) جس شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے' تو وہ معاہدہ اپنی طے شدہ مدت تک ہوگا اور جس کی کوئی مدت متعین نہیں ہوئی وہ چار ماہ تک ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

زید بن یثیع نامی راوی سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: شعبہ نے اس روایت میں وہم کیا ہے انہوں نے راوی کا نام زید بن اثیل بیان کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دُخُوْلِ الْکَعْبَةِ

باب 45: خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا

799 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِیْ وَهُوَ قَرِیْرُ الْعَیْنِ طَیِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ اِلَیَّ وَهُوَ حَزِیْنٌ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ دَخَلْتُ الْکَعْبَةَ وَوَدِدْتُ اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ فَعَلْتُ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَکُوْنَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے تشریف لے گئے' تو آپ کی آنکھیں ٹھنڈی تھیں اور مزاج خوشگوار تھا جب آپ میرے پاس تشریف لائے' تو آپ غمگین تھے میں نے آپ سے دریافت کیا' تو آپ نے بتایا میں خانہ کعبہ کے اندر گیا تھا' میری یہ خواہش ہے کہ میں ایسا نہ کرتا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے: میں نے اپنے بعد آنے والی امت کو مشکل کا شکار کر دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ فِی الْکَعْبَةِ

باب 46: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا

800 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ جَوْفِ الْکَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ یُصَلِّ وَلٰکِنَّهٗ کَبَّرَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ وَّالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّعُثْمَانَ ابْنِ طَلْحَةَ وَشَیْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ بِلَالٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا یَرَوْنَ بِالصَّلٰوةِ فِی الْکَعْبَةِ بَاْسًا وقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَّا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ النَّافِلَةِ فِی الْکَعْبَةِ وَکَرِهَ اَنْ تُصَلَّی الْمَکْتُوْبَةُ فِی الْکَعْبَةِ وقَالَ الشَّافِعِیُّ لَا بَاْسَ اَنْ تُصَلَّی الْمَکْتُوْبَةُ وَالتَّطَوُّعُ فِی الْکَعْبَةِ لِاَنَّ حُکْمَ النَّافِلَةِ وَالْمَکْتُوْبَةِ فِی الطَّهَارَةِ وَالْقِبْلَةِ سَوَاءٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا نہیں کی تھی بلکہ صرف تکبیر کہی تھی۔

اس بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ان کے نزدیک خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خانہ کعبہ کے اندر نفل نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' انہوں نے خانہ کعبہ کے اندر فرض نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: تم خانہ کعبہ کے اندر فرض یا نفل نماز ادا کرلو'اس لئے کہ طہارت اور قبلہ کے اعتبار سے نفل اور فرض نماز کا حکم ایک سا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَسْرِ الْکَعْبَةِ

باب 47: خانہ کعبہ کو توڑ کر (دوبارہ بنانا)

801 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهٗ حَدِّثْنِیْ بِمَا كَانَتْ تُفْضِیْ اِلَيْكَ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَعْنِیْ عَآئِشَةَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَهَا لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُو عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ قَالَ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: تم مجھے وہ حدیث سناؤ! جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں سنائی تھی' تو انہوں نے بتایا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا تھا: اگر تمہاری قوم زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتی' تو میں خانہ کعبہ کو منہدم کرتا اور اس کے دو دروازے بناتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا زمانہ آیا' تو انہوں نے خانہ کعبہ کو منہدم کروادیا اور اس کے دو دروازے بنائے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ فِی الْحِجْرِ

باب 48: حطیم میں نماز ادا کرنا

802 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَآئِشَةَ

متن حدیث: قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيْهِ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ فَقَالَ صَلِّي فِي الْحِجْرِ إِنْ أَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْهُ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَأَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَيْتِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَعَلْقَمَةُ بْنُ أَبِيْ عَلْقَمَةَ هُوَ عَلْقَمَةُ بْنُ بِلَالٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں بیت اللہ کے اندر داخل ہو کر وہاں نماز ادا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما اور آپ نے مجھے حطیم میں داخل کر دیا آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم بیت اللہ کے اندر داخل ہونا چاہتی ہو حطیم میں تم نماز ادا کر لو کیونکہ یہ بھی بیت اللہ کا ایک حصہ ہے لیکن تمہاری قوم نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت اسے چھوڑ دیا تھا اور انہوں نے اسے بیت اللہ سے باہر رکھا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

علقمہ بن ابوعلقمہ نامی راوی علقمہ بن بلال ہیں۔

803 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حجر اسود جب جنت سے نازل ہوا تھا۔ تو اس وقت یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا اولاد آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

باب 49: حجر اسود، رکن یمانی، مقام ابراہیم کی فضیلت

804 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءٍ أَبِيْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَّاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَأَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا يُرْوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا قَوْلُهٗ وَفِيْهِ عَنْ اَنَسٍ اَيْضًا وَّهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے دو یاقوت ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو ہلکا کر دیا ہے' اگر اللہ تعالیٰ ان کے نور کو ہلکا نہ کرتا' تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان ساری جگہ کو روشن کر دیتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر' یعنی ان کے اپنے قول کے طور پر بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُرُوجِ اِلٰى مِنًى وَالْمُقَامِ بِهَا

باب 50: منیٰ کی طرف جانا اور وہاں قیام کرنا

805 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ تَكَلَّمُوْا فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی' پھر مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھائیں' پھر آپ عرفات تشریف لے گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن مسلم نامی راوی کے بارے میں محدثین نے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

806 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعِ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ اِلَّا خَمْسَةَ اَشْيَاءَ وَعَدَّهَا وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْمَا عَدَّ شُعْبَةُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں ظہر (سے لے کر) فجر (تک کی) نمازیں پڑھائیں' پھر آپ عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' اس کے بارے میں علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ نے یہ بات بیان کی ہے: شعبہ فرماتے ہیں: حکم نے مقسم سے صرف پانچ روایات سنی ہیں' پھر شعبہ نے ان روایات کو گنوایا اور شعبہ کی گنوائی ہوئی ان روایات میں یہ مذکورہ بالا حدیث نہیں تھی۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

باب 51: منیٰ میں جو شخص پہلے پہنچ جائے وہ وہاں (اپنی مرضی کی جگہ پر) قیام کرسکتا ہے

807 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ اُمِّهٖ مُسَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِىْ لَكَ بَيْتًا يُّظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے لئے کوئی عمارت نہ بنادیں' جو منیٰ میں آپ پر سایہ کرے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! منیٰ ایسی جگہ ہے' جہاں جو پہلے پہنچ جائے وہ (اپنی مرضی کی جگہ پر) ٹھہر سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

باب 52: منیٰ میں قصر نماز ادا کرنا

808 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِىْ بَكْرٍ وَّمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهٖ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى لِاَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَّقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى اِلَّا مَنْ كَانَ بِمِنًى مُسَافِرًا وَّهُوَ قَوْلُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَاْسَ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَّقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَّسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيِّ

◆◆ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں منیٰ میں نماز ادا کی' لوگ اس وقت سب سے زیادہ امن کی حالت میں تھے اور سب سے زیادہ تعداد میں تھے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کی تھیں۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی عرصے میں (ان کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کی ہیں)

اہلِ علم نے مکہ والوں کے منیٰ میں قصر نماز پڑھنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے: بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے۔ وہ (یعنی اہلِ مکہ) منیٰ میں نماز قصر نہیں کریں گے؟ کیونکہ منیٰ میں صرف وہ شخص قصر نماز پڑھ سکتا ہے' جو مسافر ہو۔

ابن جریج' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' یحییٰ بن سعید قطان، شافعی رحمۃ اللہ علیہ احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اہلِ مکہ کے لئے منیٰ میں قصر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، سفیان بن عیینہ اور عبدالرحمٰن بن مہدی اسی بات کے قائل ہیں

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُقُوفِ بِعَرَفَاتٍ وَّالدُّعَاءِ بِهَا

باب 53: عرفات میں وقوف کرنا' وہاں دعا مانگنا

809 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ وُقُوفٌ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا يُّبَاعِدُهُ عَمْرٌو فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اِبْرَاهِيْمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّالشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

توضیح راوی: وَّابْنُ مِرْبَعٍ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَاِنَّمَا يُعْرَفُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثُ الْوَاحِدُ

◆◆ یزید بن شیبان بیان کرتے ہیں: حضرت ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے اس وقت میدان عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا۔ عمرو نامی راوی نے بتایا: یہ دور کی جگہ تھی۔ انہوں نے یہ بتایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کے طور پر تمہارے پاس آیا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: تم اپنی اپنی جگہ پر رہو' کیونکہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وراثت (پر کاربند ہو)۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، حضرت شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مربع سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ہم اسے صرف ابن عیینہ کی عمرو بن دینار کے حوالے سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حضرت ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری رضی اللہ عنہ ہے اور ان کے حوالے سے صرف یہی ایک حدیث منقول ہے۔

810 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

آثارِ صحابہ: كَانَتْ قُرَيْشٌ وَّمَنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِهَا وَهُمُ الْحُمْسُ يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ قَطِيْنُ اللّٰهِ وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: قَالَ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ كَانُوْا لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْحَرَمِ وَعَرَفَةُ خَارِجٌ مِّنَ الْحَرَمِ وَاَهْلُ مَكَّةَ كَانُوْا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ قَطِيْنُ اللّٰهِ يَعْنِيْ سُكَّانَ اللّٰهِ وَمَنْ سِوٰى اَهْلِ مَكَّةَ كَانُوْا يَقِفُوْنَ بِعَرَفَاتٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (ثُمَّ اَفِيْضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ) وَالْحُمْسُ هُمْ اَهْلُ الْحَرَمِ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش اور ان کے ہم خیال لوگ جنہیں "حمس" کہا جاتا تھا یہ لوگ مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے: ہم بیت اللہ کے خادم ہیں اور مکہ کے رہنے والے ہیں ان کے علاوہ جو لوگ تھے وہ عرفات میں وقوف کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"تو تم وہاں سے واپس آؤ جہاں سے دوسرے لوگ واپس آتے ہیں"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: اہلِ مکہ حرم کی حدود سے باہر نہیں جاتے اور عرفہ چونکہ حرم کی حدود سے باہر ہے اس لئے (قریش کے خیال کے مطابق) اہلِ مکہ کو مزدلفہ میں وقوف کرنا چاہیے وہ یہ کہا کرتے تھے: ہم اللہ تعالیٰ کے شہر کے رہنے والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے شہر میں بستے ہیں اور جو شخص اہلِ مکہ کے علاوہ ہو وہ لوگ عرفات میں وقوف کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"پھر تم لوگ وہاں سے واپس آؤ جہاں سے دوسرے لوگ واپس آتے ہیں"۔

لفظ "حمس" کا مطلب حرم کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

باب 54: پورا میدان عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے

811 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

الْحَارِثُ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِيْعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هٰذِهٖ عَرَفَةُ وَهٰذَا هُوَ الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَّجَعَلَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ عَلٰى هِيْنَتِهٖ وَالنَّاسُ يَضْرِبُوْنَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يَّلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ وَيَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ ثُمَّ اَتٰى جَمْعًا فَصَلّٰى بِهِمُ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيْعًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتٰى قُزَحَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى وَادِیْ مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهٗ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِیَ فَوَقَفَ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ اَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هٰذَا الْمَنْحَرُ وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَّاسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِّنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِیْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ قَدْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِی الْحَجِّ اَفَيُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّیْ عَنْ اَبِيْكِ قَالَ وَلَوٰى عُنُقَ الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَاَيْتُ شَابًّا وَّشَابَّةً فَلَمْ اٰمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ اَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهٖ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَنْهُ لَنَزَعْتُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشٍ وَّقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الثَّوْرِیِّ مِثْلَ هٰذَا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ رَاَوْا اَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ فِیْ وَقْتِ الظُّهْرِ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِیْ رَحْلِهٖ وَلَمْ يَشْهَدِ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ اِنْ شَاءَ جَمَعَ هُوَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِثْلَ مَا صَنَعَ الْاِمَامُ

توضیحِ راوی: قَالَ وَزَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ حُسَيْنِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَام

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف کیا' آپ نے ارشاد فرمایا: یہ عرفات ہے' اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پورا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے' پھر جب سورج غروب ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس تشریف لائے' آپ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا' آپ اپنے دستِ مبارک کے ذریعے لوگوں کو اشارہ کرنے لگے' لوگ اس وقت دائیں بائیں (اپنے جانوروں کو چلا رہے تھے) آپ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! اطمینان سے چلو! پھر آپ مزدلفہ تشریف لے آئے' وہاں آپ نے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کیں' جب صبح ہوئی تو آپ مقام قزح پر تشریف لائے وہاں آپ نے وقوف کیا' آپ نے ارشاد فرمایا: یہ قزح ہے' اور یہ وقوف کی جگہ ہے' ویسے مزدلفہ پورے کا پورا ٹھہرنے کی جگہ

ہے' پھر آپ وہاں سے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ آپ وادی محسر تک پہنچ گئے' تو آپ نے اپنی اونٹنی کو چابک رسید کیا' تو وہ تیزی سے چلتی ہوئی اس وادی سے آگے گزر گئی' آپ نے وہاں وقوف کیا' پھر آپ نے فضل (بن عباس) کو اپنے پیچھے بٹھالیا' پھر آپ جمرہ کے پاس تشریف لائے' آپ نے اسے کنکریاں ماریں' پھر آپ قربان گاہ میں تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: یہ قربان گاہ ہے' ویسے منیٰ پورا قربان گاہ ہے۔ وہاں خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک جوان لڑکی نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا: اس نے عرض کی: میرے والد بوڑھے ہو چکے ہیں' ان پر حج فرض ہو چکا تھا۔ تو کیا یہ بات جائز ہو گی اگر میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرلو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل (بن عباس) کی گردن دوسری طرف موڑ دی' تو حضرت عباس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اپنے چچازاد کی گردن ادھر کیوں موڑ دی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک جوان مرد اور ایک جوان عورت کو دیکھا تو میں ان کے حوالے سے شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔ پھر ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے سر منڈوانے سے پہلے ہی طواف افاضہ کرلیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب سر منڈوالو کوئی حرج نہیں ہے' یا بال چھوٹے کروالو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک اور شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی قربانی کرلی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ تشریف لائے آپ نے اس کا طواف کیا' پھر آپ زم زم کے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: اے بنوعبدالمطلب! اگر لوگوں کا ہجوم ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں بھی (زم زم میں سے) پانی نکالتا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جو عبدالرحمٰن بن حارث بن عیاش کے حوالے سے منقول ہے۔

اسی روایت کو دیگر راویوں نے ثوری کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔ ان کے نزدیک عرفات میں ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی ادا کی جائے گی۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرلے اور وہ امام کے ساتھ باجماعت نماز میں شریک نہ ہو' تو اگر وہ چاہے' تو وہ ان دونوں نمازوں کو اسی طرح جمع کرسکتا ہے' جیسے امام نے کیا تھا۔

اس حدیث کے راوی امام زید بن علی یہ امام زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

باب 55: عرفات سے واپسی

812 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّبِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِي وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَّزَادَ فِيْهِ بِشْرٌ وَّاَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَّعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَزَادَ فِيْهِ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی محسر کو تیزی سے عبور کیا۔

بشر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: آپ مزدلفہ سے واپس تشریف لائے' تو آپ آرام سے چل رہے تھے اور آپ نے لوگوں کو بھی آرام سے چلنے کی ہدایت کی۔

ابونعیم نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت کی' وہ چٹکی میں آنے والی کنکریاں شیطان کو ماریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید میں اس سال کے بعد تم لوگوں کو نہ دیکھ سکوں۔

اس بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب 56 مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کرنا

813 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَّقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هٰذَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ يَحْيٰى وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ سُفْيَانَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِیْ اَیُّوْبَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ فِیْ رِوَايَةِ سُفْيَانَ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ وَّحَدِيْثُ سُفْيَانَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لِاَنَّهٗ لَا تُصَلّٰى صَلَاةُ الْمَغْرِبِ دُوْنَ جَمْعٍ فَاِذَا اَتٰى جَمْعًا وَّهُوَ الْمُزْدَلِفَةُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّلَمْ يَتَطَوَّعْ فِيْمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ الَّذِیْ اخْتَارَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَذَهَبَ اِلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ سُفْيَانُ وَاِنْ شَاءَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ تَعَشّٰى وَوَضَعَ ثِيَابَهٗ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَيْنِ يُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَيُقِيْمُ وَيُصَلِّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ يُقِيْمُ وَيُصَلِّى الْعِشَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى اِسْرَآئِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَیْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا

رَوَاهُ سَلَمَةُ ابْنُ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّاَمَّا اَبُوْ اِسْحٰقَ فَرَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَیْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◈◈ عبداللہ بن مالک بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں نماز ادا کی انہوں نے ایک اقامت کے ساتھ دونمازیں ایک ساتھ ادا کیں اور یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

محمد بن بشار نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: یحییٰ نے یہ بات بیان کی ہے: درست حدیث وہ ہے جو سفیان کے حوالے سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت سفیان سے منقول ہے وہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جو اسماعیل بن ابوخالد سے منقول ہے۔

سفیان سے منقول روایت ''صحیح حسن'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک مزدلفہ سے پہلے مغرب کی نماز ادا نہیں کی جاسکتی جب آدمی مزدلفہ پہنچ جائے تو دونوں نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ ایک ساتھ ادا کرے گا اور ان دونوں کے درمیان کوئی نفلی نماز ادا نہیں کرے گا۔

بعض اہلِ علم نے اسی بات کو اختیار کیا ہے اور وہ اسی بات کے قائل ہیں۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔

سفیان فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص چاہے تو مغرب کی نماز پڑھ لے پھر کھانا کھالے پھر کپڑے رکھ دے پھر اقامت کہے اور عشاء کی نماز ادا کرے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامت کے ایک ساتھ ادا کرے گا پہلے وہ مغرب کی نماز کے لئے اذان دے گا' اور اقامت کہے گا' پھر وہ مغرب کی نماز ادا کرے گا' پھر اقامت کہے گا' پھر عشاء کی نماز ادا کرے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اسرائیل نے اس روایت کو ابواسحٰق کے حوالے سے، عبداللہ بن مالک اور خالد بن مالک کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ بھی ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو سلمہ بن کہیل نے، سعید بن جبیر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

جہاں تک ابواسحٰق کا تعلق ہے' تو انہوں نے اس روایت کو عبداللہ بن مالک اور خالد بن مالک سے حضرت ابن عمر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ اَدْرَكَ الْإِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ

باب 57: جو شخص امام کو مزدلفہ میں پالے اس نے حج کو پالیا

814 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ نَجْدٍ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَاَلُوْهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَآءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ وَزَادَ يَحْيٰى وَاَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادٰى

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا اَجْوَدُ حَدِيْثٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُ مَنْ لَمْ يَقِفْ بِعَرَفَاتٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ اِنْ جَآءَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَيَجْعَلُهَا عُمْرَةً وَّعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَّهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ

قَالَ : وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا اَنَّهُ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اُمُّ الْمَنَاسِكِ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نجد سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت عرفات میں تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کرنے والے کو یہ ہدایت کی (اس نے یہ اعلان کیا) حج عرفات میں (وقوف کا نام ہے) جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے مزدلفہ کی رات' عرفات پہنچ جائے' اس نے حج کو پالیا' منیٰ کے ایام تین ہیں' جو شخص دودن بعد ہی جلدی چلا جائے' تو اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا اور جو تاخیر کردے (اور تین دن کے بعد جائے) اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

محمد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یحییٰ نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے ایک شخص کو بٹھایا اور اس نے یہ اعلان کیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابی عمر نے یہ بات بیان کی ہے: سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: یہ سب سے بہترین حدیث ہے۔ جسے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کا عمل ہے' یعنی جو شخص صبح صادق سے پہلے عرفات میں وقوف نہیں کرتا اس کا حج فوت ہو جائے گا' اگر وہ حج فوت ہو جانے کے بعد آتا ہے' تو اس کا حج درست نہیں ہوگا اگر وہ صبح صادق کے بعد آتا ہے' تو اس کا حج درست نہیں ہوگا وہ اسے عمرے میں تبدیل کرلے گا' اور اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

ثوری' شافعی رحمۃ اللہ علیہ' احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) شعبہ نے بکیر بن عطاء کے حوالے سے' ثوری کی روایت کی مانند حدیث نقل کی ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے جارود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے' پھر انہوں نے یہ فرمایا: یہ حدیث حج کے احکام کی بنیاد ہے۔

815 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ وَّاِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ وَّزَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَىْ طَيِّئٍ اَكْلَلْتُ رَاحِلَتِىْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِىْ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِىْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هٰذِهٖ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ اَتَمَّ حَجَّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: قَالَ قَوْلُهٗ تَفَثَهٗ يَعْنِىْ نُسُكَهٗ قَوْلُهٗ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ اِذَا كَانَ مِنْ رَمْلٍ يُقَالُ لَهٗ حَبْلٌ وَّاِذَا كَانَ مِنْ حِجَارَةٍ يُقَالُ لَهٗ جَبَلٌ

◆◆ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مزدلفہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' جب آپ نماز کے لئے تشریف لارہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں طے کے دو پہاڑوں کی طرف سے آیا ہوں' میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا ہے' اور اپنے آپ کو بھی تھکا دیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے ہر پہاڑ پر وقوف کیا' تو کیا میرا حج ہو گیا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ہماری اس نماز میں شامل ہو گیا اور اس نے ہمارے ساتھ وقوف کیا' یہاں تک کہ ہم (اکٹھے) جائیں' تو اس نے عرفات میں اس سے پہلے' رات کے وقت یا دن کے وقت وقوف کرلیا' تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے اپنے ذمے چیز کو ادا کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حدیث کے یہ الفاظ: تَفَثَهٗ سے مراد مناسک ہیں۔ حدیث کے یہ الفاظ: مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ جب کوئی ٹیلہ ریت کا ہو تو اسے حبل کہا جائے گا اور جب وہ پتھر کا ہو تو اسے جبل کہا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَقْدِيمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

باب 58: مزدلفہ کی رات کمزور لوگوں کو پہلے بھیج دینا

816 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ثَقَلٍ مِّنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ثَقَلٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

حدیثِ دیگر: وَّرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُّشَاشٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

اختلافِ سند: وَّهٰذَا حَدِيْثٌ خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ مُشَاشٌ وَّزَادَ فِيْهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّرَوٰى ابْنُ جُرَيْجٍ وَّغَيْرُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّمُشَاشٌ بَصْرِىٌّ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ کی رات ساز و سامان کے ہمراہ مجھے بھی بھجوا دیا تھا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات مجھے سازو سامان کے ہمراہ بھجوادیا تھا' یہ صحیح حدیث ہے۔

دیگر حوالوں سے ان سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو مشاش کے حوالے سے، عطاء کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' اور ان کے حوالے سے' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہلِ خانہ میں سے کمزور لوگوں کو مزدلفہ کی رات پہلے بھیج دیا تھا۔

یہ حدیث خطاء ہے اس میں مشاش نامی راوی نے غلطی کی ہے' انہوں نے اس میں حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ زیادہ ذکر کیا ہے۔

ابن جریج اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو عطاء کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ ان راویوں نے اس روایت میں حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

817 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهِ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا اَنْ يَّتَقَدَّمَ الضَّعَفَةُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ يَّصِيْرُوْنَ اِلٰى مِنًى وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ لَا يَرْمُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَنْ يَّرْمُوْا بِلَيْلٍ وَّالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ لَا يَرْمُوْنَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہلِ خانہ میں سے کمزور افراد کو پہلے بھیج دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صبح صادق سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' انہوں نے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا کہ کوئی شخص کمزور افراد کو رات کے وقت ہی مزدلفہ سے بھیج دے' اور وہ لوگ منیٰ چلے جائیں۔

اکثر اہلِ علم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ یعنی وہ لوگ صبح صادق سے پہلے کنکریاں نہیں مار سکتے۔

بعض اہلِ علم نے یہ رخصت دی ہے: وہ رات کے وقت کنکریاں بھی مار سکتے ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) بہر حال حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رَمْيِ يَوْمِ النَّحْرِ ضُحًى

باب 59: قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں مارنا

818 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَا يَرْمِيْ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ اِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور دوسرے دنوں میں سورج ڈھل جانے کے بعد کنکریاں ماریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک قربانی کے دن زوال کے بعد کنکریاں ماری جائیں گی۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب 60: سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے روانہ ہو جانا

819 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّاِنَّمَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَنْتَظِرُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ يُفِيْضُوْنَ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج نکلنے سے پہلے روانہ ہو گئے تھے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

زمانہ جاہلیت کے لوگ سورج طلوع ہونے کا انتظار کرتے تھے' پھر روانہ ہوتے تھے۔

820 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يُحَدِّثُ يَقُوْلُ

متن حدیث: كُنَّا وُقُوفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَاَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: ہم نے مزدلفہ میں وقوف کیا ہوا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مشرکین اس وقت تک روانہ نہیں ہوتے تھے جب تک سورج نکل نہیں آتا تھا' وہ یہ کہا کرتے تھے: ثبیر پہاڑ! تو روشن ہو جا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سورج نکلنے سے پہلے واپس آ گئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْجِمَارَ الَّتِيْ يُرْمٰى بِهَا مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ

باب 61: جمرات کو چٹکی میں آنے والی کنکریاں ماری جائیں گی

821 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِى الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اُمِّهٖ وَهِىَ اُمُّ جُنْدُبٍ الْاَزْدِيَّةُ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِىْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ تَكُوْنَ الْجِمَارُ الَّتِيْ يُرْمٰى بِهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے چٹکی میں آنے والی (چھوٹی کنکریاں) جمرات کو ماری تھیں۔

اس بارے میں سلیمان بن عمرو بن احوص نے اپنی والدہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' یہ خاتون ام جندب ازدیہ ہیں' اس کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہما اور حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے: جمرات کو ماری جانے والی کنکریاں چٹکی جتنی (یعنی چھوٹی ہونی چاہیے)

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

باب 62: سورج ڈھل جانے کے بعدرمی کرنا

822 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھل جانے کے بعدرمی جمرات کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا

باب 63: سوار ہوکر رمی جمرات کرنا

823 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّقُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاُمِّ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَّمْشِيَ اِلَى الْجِمَارِ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَمْشِي اِلَى الْجِمَارِ

قولِ امام ترمذی: وَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا اَنَّهُ رَكِبَ فِيْ بَعْضِ الْاَيَّامِ لِيُقْتَدٰى بِهِ فِيْ فِعْلِهِ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ مُسْتَعْمَلٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن سوار ہوکر جمرا کو کنکریاں ماری تھیں۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت قدامہ بن عبداللہ، سیّدہ ام سلیمان رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی پیدل جمرات تک جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' آپ پیدل جمرات تک تشریف لے گئے تھے۔

ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ بعض دنوں میں سوار بھی ہوئے تھے تاکہ آپ کے اس فعل کی بھی پیروی کی جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان دونوں روایات پر اہلِ علم کے نزدیک عمل کیا جاتا ہے۔

824 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشٰى اِلَيْهَا ذَاهِبًا وَّرَاجِعًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وقَالَ بَعْضُهُمْ يَرْكَبُ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَمْشِىْ فِى الْاَيَّامِ الَّتِىْ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَكَاَنَّ مَنْ قَالَ هٰذَا اِنَّمَا اَرَادَ اِتِّبَاعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ فِعْلِهٖ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَكِبَ يَوْمَ النَّحْرِ حَيْثُ ذَهَبَ يَرْمِى الْجِمَارَ وَلَا يَرْمِىْ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَّا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمرات کو کنکریاں مارنے کے لئے پیدل تشریف لے کر گئے تھے اور پیدل ہی واپس آئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض راویوں نے اس کو عبیداللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی قربانی کے دن سوار ہو اور قربانی کے دن کے بعد دیگر ایام میں پیدل جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گویا کہ جو یہ کہتا ہے: اس نے نبی اکرم ﷺ کی اس فعل کے حوالے سے پیروی کا ارادہ کیا کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ قربانی کے دن رمی جمار کے لیے سوار ہو کر تشریف لے گئے تھے اور قربانی کے دن صرف جمرہ عقبہ کو ہی کنکریاں ماری تھیں۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ

باب 64: جمرات کو کنکریاں کیسے ماری جائیں؟

825 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِىُّ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ اَبِىْ صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا اَتٰى عَبْدُ اللّٰهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِىَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَجَعَلَ يَرْمِى الْجَمْرَةَ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ رَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مِنْ هَاهُنَا رَمٰى

الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يَّرْمِيَ الرَّجُلُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَّقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ لَّمْ يُمْكِنْهُ اَنْ يَّرْمِيَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ رَمٰى مِنْ حَيْثُ قَدَرَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِىْ بَطْنِ الْوَادِىْ

◆◆ عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے اور میدان کے درمیان میں پہنچے تو انہوں نے کعبہ کی طرف رخ کیا' اور جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے لگے' جو ان کی دائیں سمت میں تھا۔ انہوں نے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہی' پھر بولے: اس اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔ جس ہستی پر سورہ بقرہ نازل ہوئی اس نے یہیں سے کنکریاں ماری تھیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی بطن وادی سے سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ رخصت دی ہے: اگر آدمی کے لئے بطن وادی سے کنکریاں مارنا ممکن نہ ہو' تو جہاں سے اس کے لئے ممکن ہو' وہ وہاں سے کنکریاں پھینک سکتا ہے' اگرچہ وہ جگہ بطن وادی نہ ہو۔

826 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّمَا جُعِلَ رَمْىُ الْجِمَارِ وَالسَّعْىُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جمرات کو کنکریاں مارنا اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا' اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کے لئے ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب 65: رمی جمار کے وقت لوگوں کو دھکا دینا مکروہ ہے

827 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلٰى نَاقَةٍ لَيْسَ ضَرْبٌ وَّلَا طَرْدٌ وَّلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهُوَ حَدِيْثُ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

حضرت قدامہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اونٹنی پر سوار ہو کر رمی جمرات کرتے ہوئے دیکھا ہے اس دوران مار پیٹ نہیں ہو رہی تھی دھکے نہیں دیئے جا رہے تھے۔ ہٹو بچو نہیں کہا جا رہا تھا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانا گیا ہے۔ ایمن بن نابل نامی راوی محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ

باب 66: اونٹ اور گائے میں حصے داری کرنا

828 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَحَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْجَزُورَ عَنْ عَشَرَةٍ وَّهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ وَّجْهٍ وَّاحِدٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں حدیبیہ کے سال سات آدمیوں کی

طرف سے ایک گائے اور سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ ذبح کیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان حضرات کے نزدیک سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ قربان کیا جائے گا' ایک گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے قربان کی جائے گی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے: ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے قربان کی جائے گی اور ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے قربان کیا جائے گا۔

اسحٰق اس بات کے قائل ہیں انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول اس روایت کو ہم صرف ایک سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

829 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَّفِي الْجَزُوْرِ عَشَرَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے اسی دوران عید الاضحیٰ کا موقع آ گیا تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے کو مشترکہ طور پر قربان کیا' اور دس آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ کو قربان کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہ حسین بن واقد نامی راوی کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِشْعَارِ الْبُدْنِ

باب 67: قربانی کے جانوروں پر نشان لگانا

830 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ نَعْلَيْنِ وَاَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي الشِّقِّ الْاَيْمَنِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

وَاَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ حَسَّانَ الْاَعْرَجُ اسْمُهُ مُسْلِمٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْاِشْعَارَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ بْنَ عِيْسٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ حِيْنَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ لَا تَنْظُرُوْا اِلٰى قَوْلِ اَهْلِ الرَّاْيِ فِيْ هٰذَا فَاِنَّ الْاِشْعَارَ سُنَّةٌ وَّقَوْلُهُمْ بِدْعَةٌ

قَالَ : وَسَمِعْتُ اَبَا السَّائِبِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ وَكِيْعٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ مِمَّنْ يَّنْظُرُ فِي الرَّاْيِ اَشْعَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ اَبُوْ حَنِيفَةَ هُوَ مُثْلَةٌ قَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ الْاِشْعَارُ مُثْلَةٌ قَالَ فَرَاَيْتُ وَكِيْعًا غَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَّقَالَ اَقُوْلُ لَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَا اَحَقَّكَ بِاَنْ تُحْبَسَ ثُمَّ لَا تَخْرُجَ حَتّٰى تَنْزِعَ عَنْ قَوْلِكَ هٰذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو جوتوں کا ہار (قربانی کے جانور کے) گلے میں ڈالا آپ نے قربانی کے جانور کے دائیں پہلو میں ذوالحلیفہ میں نشان لگایا آپ نے اس سے خون صاف کیا۔

اس بارے میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوحسان اعرج نامی راوی کا نام مسلم ہے۔

اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں اُن کے نزدیک نشان لگانا (درست) ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے یوسف بن عیسیٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جب انہوں نے اس حدیث کو روایت کیا' تو یہ فرمایا: تم اس بارے میں اہلِ رائے کے قول کو نہ دیکھو کیونکہ نشان لگانا سنت ہے' اور ان کا قول بدعت ہے۔

میں نے ابوسائب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: ہم وکیع کے پاس موجود تھے' انہوں نے ایک شخص سے یہ کہا' جو اہلِ رائے کے قول کو ترجیح دیتا تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو نشان لگایا ہے' اور امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: ایسا کرنا مثلہ ہے' تو اس آدمی نے یہ کہا: یہ بات تو ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے' انہوں نے بھی یہ فرمایا ہے: اشعار کرنا مثلہ ہے' راوی کہتے ہیں: میں نے وکیع کو دیکھا کہ وہ شدید غصے میں آ گئے اور بولے: میں تمہیں یہ بتا رہا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اور تم یہ کہہ رہے ہو' ابراہیم کہتے ہیں' تم اس قابل ہو کہ تمہیں قید کر دیا جائے اور اس وقت تک قید رکھا جائے' جب تک تم اپنے اس قول سے رجوع نہ کر لو۔

831 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی هَدْیَهٗ مِنْ قُدَیْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ الْیَمَانِ

آثارِ صحابہ: وَرُوِیَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرٰی مِنْ قُدَیْدٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَهٰذَا اَصَحُّ

⟡ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے "قدید" کے مقام سے قربانی کا جانور خریدا تھا۔

یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف ثوری کی روایت کے طور پر جانتے ہیں جو یحییٰ بن یمان سے منقول ہے۔

نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی "قدید" کے مقام سے جانور خریدا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَقْلِیْدِ الْهَدْیِ لِلْمُقِیْمِ

باب 68: مقیم شخص کا قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالنا

832 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ

متن حدیث: فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ یُحْرِمْ وَلَمْ یَتْرُكْ شَیْئًا مِنَ الثِّیَابِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْیَ وَهُوَ یُرِیْدُ الْحَجَّ لَمْ یَحْرُمْ عَلَیْهِ شَیْءٌ مِّنَ الثِّیَابِ وَالطِّیْبِ حَتّٰی یُحْرِمَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ هَدْیَهٗ فَقَدْ وَجَبَ عَلَیْهِ مَا وَجَبَ عَلَی الْمُحْرِمِ

⟡ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے لئے ہار اپنے ہاتھ سے بنائے تھے، پھر نبی اکرم ﷺ نے (مدینہ میں ہونے کی وجہ سے) نہ تو احرام باندھا اور نہ ہی آپ نے سلے ہوئے کپڑے کو ترک کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈال دے اور وہ حج پر جانا چاہتا ہو، تو اس پر کوئی (سلا ہوا) کپڑا پہننا یا خوشبو لگانا حرام نہیں ہوتا جب تک وہ احرام نہ باندھ لے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی اپنے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈال دے تو اس پر ہر وہ چیز لازم ہو جاتی ہے، جو حالت احرام والے شخص پر لازم ہوتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ

باب 69: بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا

833 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ تَقْلِيْدَ الْغَنَمِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لئے اپنے ہاتھ سے ہار بنائے تھے وہ سب بکریاں تھیں پھر آپ حالت احرام میں شمار نہیں ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک بکریوں کے گلے میں ہار ڈالا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهٖ

باب 70: جب کسی شخص کا قربانی کا جانور مرنے کے قریب ہو' تو اس کے ساتھ کیا' کیا جائے

834 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَّاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ صَاحِبِ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْهَا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ ذُؤَيْبٍ اَبِيْ قَبِيصَةَ الْخُزَاعِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ نَاجِيَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا فِيْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ اِذَا عَطِبَ لَا يَاْكُلُ هُوَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِهٖ وَيُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ يَاْكُلُوْنَهُ وَقَدْ اَجْزَاَ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوْا اِنْ اَكَلَ مِنْهُ شَيْئًا غَرِمَ بِقَدْرِ مَا اَكَلَ مِنْهُ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَكَلَ مِنْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ شَيْئًا فَقَدْ ضَمِنَ الَّذِيْ اَكَلَ

◆◆ حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میرا قربانی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: تم اسے قربان کرلو! پھر اس کے گلے کے جوتے (کے ہار) کو اس کے خون میں ڈبودو اور پھر اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دو وہ خود ہی اسے کھالیں گے۔

اس بارے میں حضرت ابوقبیصہ ذویب خزاعی سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ناجیہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر نفلی قربانی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو آدمی خود اسے نہیں کھا سکتا اور نہ ہی اس کے رفقاء میں سے کوئی اسے کھاسکتا ہے وہ اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دے گا وہ خود ہی اسے کھالیں گے تو یہ بات اس کی طرف سے جائز ہوگی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: اگر اس شخص نے خود اس میں سے کچھ کھالیا تو جتنا اس نے کھایا ہے اس کے حساب سے تاوان ادا کرے گا۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص نفلی قربانی میں سے کوئی چیز کھالیتا ہے تو وہ تاوان ادا کرے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ

باب 71: قربانی کے جانور پر سوار ہونا

835 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهٗ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ لَهٗ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْحَكَ اَوْ وَيْلَكَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِيْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ اِذَا احْتَاجَ اِلٰى ظَهْرِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرْكَبُ مَا لَمْ يُضْطَرَّ اِلَيْهَا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے جانوروں کو ہانک کر لے جارہا تھا۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ! اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ قربانی کا جانور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یا شاید چوتھی مرتبہ فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ! تم پر افسوس ہے یا تمہارا ستیاناس ہو۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کی ایک جماعت نے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کی

اجازت دی ہے جب آدمی کو اس پر سواری کی ضرورت ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب تک مجبوری نہ ہو آدمی اس پر سوار نہ ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ بِاَيِّ جَانِبِ الرَّاْسِ يَبْدَاُ فِي الْحَلْقِ

باب 72: سر کے بال منڈواتے ہوئے کس طرف سے آغاز کیا جائے؟

836 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ نَحَرَ نُسُكَهُ ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَاوَلَهُ شِقَّهُ الْاَيْسَرَ فَحَلَقَهُ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی تو آپ نے اپنی قربانی کے جانور ذبح کیے' پھر آپ نے حجام کو بلوایا' اپنی دائیں سمت حجام کی طرف کی' تو اس نے اسے مونڈ دیا۔ آپ نے وہ بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا کیے' پھر آپ نے اپنا بایاں حصہ اس کی طرف کیا' تو اس نے اسے بھی صاف کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان (بالوں کو) لوگوں میں تقسیم کر دو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' اور یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيْرِ

باب 73: سر منڈوانا اور بال چھوٹے کروانا

837 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ اُمِّ الْحُصَيْنِ وَمَارِبَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ مَرْيَمَ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّحْلِقَ رَاْسَهُ وَاِنْ قَصَّرَ يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوایا تھا آپ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں نے سر منڈوایا تھا' اور کچھ نے بال چھوٹے کروائے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحمت کرے' آپ نے شاید ایک یا دو مرتبہ ایسا کہا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اور بال چھوٹے کروانے والوں پر بھی (اللہ تعالیٰ رحمت کرے)۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن ام حصین رضی اللہ عنہا، حضرت مارب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابومریم، حضرت حبشی بن جنادہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' اور انہوں نے آدمی کے لئے اس بات کو مختار قرار دیا ہے: وہ اپنا سر منڈوا دے' تاہم اگر وہ اپنے بال چھوٹے کروا دیتا ہے' تو ان حضرات کے نزدیک اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَآءِ

باب 74: خواتین کے لئے سر منڈوانا حرام ہے

838 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ خِلَاسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ فِيْهِ اضْطِرَابٌ وَّرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

حدیثِ دیگر: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ حَلْقًا وَّيَرَوْنَ اَنَّ عَلَيْهَا التَّقْصِيْرَ

◄► حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی عورت اپنا سر منڈوا دے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔

یہی روایت حماد بن سلمہ کے حوالے سے، قتادہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات

سے منع کیا ہے: کوئی عورت اپنا سر منڈوا دے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان کے نزدیک عورت کو سر منڈوانے کی اجازت نہیں ہے۔ ان کے نزدیک وہ اپنے کچھ بال کٹوا لے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ اَوْ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّرْمِيَ

باب 75: ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لینا یا رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لینا

839 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَسَاَلَهُ اٰخَرُ فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَدَّمَ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب ذبح کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسرے شخص نے آپ سے دریافت کیا: میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب رمی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت اسامہ بن شریک سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر آدمی حج کے کسی ایک فعل کو دوسرے سے پہلے کر لے تو اس پر قربانی کرنا لازم ہو گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الطِّيبِ عِنْدَ الْاِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ

باب 76: طوافِ زیارت کرنے سے پہلے احرام کھولتے وقت خوشبو استعمال کرنا

840 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ يَّعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيْهِ مِسْكٌ وَّفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ اَنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ وَذَبَحَ وَحَلَقَ اَوْ قَصَّرَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْهِ اِلَّا النِّسَآءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

آثار صحابہ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ وَالطِّيبَ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے آپ کو خوشبو لگائی تھی اور قربانی کے دن آپ کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی آپ کو خوشبو لگائی تھی جس میں مشک ملی ہوئی تھی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک حالت احرام والا شخص جب قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار دے' اور جانور ذبح کر دے' اور سر منڈوا دے یا بال چھوٹے کروا لے' تو وہ خواتین کے علاوہ ہر اس چیز کے لئے حلال ہو جاتا ہے' جو پہلے اس کے لئے حرام تھیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص خواتین (کے ساتھ صحبت) اور خوشبو استعمال' نہیں کر سکتا' باقی سب کام حلال ہو جاتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے۔

اہلِ کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مَتٰى تُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِى الْحَجِّ

باب 77: حج کے دوران تلبیہ پڑھنا کب ختم کیا جائے؟

841 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: اَرْدَفَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّىْ حَتّٰى رَمٰى

الْجَمْرَةَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْفَضْلِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْحَاجَّ لَا يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے، مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور آپ جمرہ عقبہ کی رمی کرنے تک، مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے حضرات کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، یعنی حاجی شخص اس وقت تک تلبیہ پڑھتا رہے گا، جب تک جمرہ کی رمی نہیں کر لیتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مَتٰى تُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ

باب 78: عمرے کے دوران تلبیہ پڑھنا، کب ختم کیا جائے؟

842 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَّرْفَعُ الْحَدِيْثَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا انْتَهٰى اِلٰى بُيُوْتِ مَكَّةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ

قولِ امام ترمذی: وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''مرفوع'' روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کے دوران تلبیہ پڑھنا اس وقت ترک کر دیتے تھے، جب آپ حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، وہ یہ فرماتے ہیں: عمرہ کرنے والا شخص اس وقت تک تلبیہ پڑھنا ترک نہیں کرے گا،

جب تک وہ حجراسود کا استلام نہ کر لے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جب وہ شخص مکہ کی آبادی تک پہنچ جائے' تو تلبیہ پڑھنا ترک کر دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام سفیان، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ

باب 79: رات کے وقت طواف زیارت کرنا

843 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي اَنْ يُّؤَخَّرَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ وَاسْتَحَبَّ بَعْضُهُمْ اَنْ يَّزُوْرَ يَوْمَ النَّحْرِ وَوَسَّعَ بَعْضُهُمْ اَنْ يُّؤَخَّرَ وَلَوْ اِلٰى اٰخِرِ اَيَّامِ مِنًى

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کو رات کے وقت تک موخر کر دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کی رخصت دی ہے: آدمی طواف زیارت کو رات تک موخر کر دے۔

بعض اہلِ علم نے اس کو منیٰ کے آخری دن تک موخر کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي نُزُوْلِ الْاَبْطَحِ

باب 80: وادی ابطح میں پڑاؤ کرنا

844 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِي رَافِعٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ نُزُوْلَ الْاَبْطَحِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّرَوْا ذٰلِكَ وَاجِبًا اِلَّا مَنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَنُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ''وادی ابطح'' میں پڑاؤ کرتے تھے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو عبدالرزاق نامی راوی کے حوالے سے، عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے وادی ابطح میں پڑاؤ کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک ایسا کرنا واجب نہیں ہے اور مستحب بھی اس شخص کے لئے ہے جو اسے پسند کرے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وادی ابطح میں پڑاؤ کرنے کا حج کے ارکان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے یہ ایک جگہ ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا۔

845 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: التَّحْصِيْبُ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وادی (ابطح) میں پڑاؤ کرنے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے یہ ایک جگہ ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ ''تحصیب'' کا مطلب وادی ابطح میں پڑاؤ کرنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب مَنْ نَّزَلَ الْاَبْطَحَ

باب 81: ابطح میں پڑاؤ کرنا

846 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبْطَحَ لِاَنَّهُ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَهُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی ابطح میں پڑاؤ کیا تھا اس کی وجہ یہ ہے: اس طرف سے نکلنا آسان ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حَجِّ الصَّبِیِّ

باب 82: بچے کا حج کرنا

847 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: رَفَعَتِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ الْبَاهِلِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک خاتون نے اپنے بچے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اٹھایا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس کا حج ہو جاتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "غریب" ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" حدیث کے طور پر بھی منقول ہے۔

848 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

متنِ حدیث: حَجَّ بِیْ اَبِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ الصَّبِیَّ اِذَا حَجَّ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ اِذَا اَدْرَكَ لَا تُجْزِئُ عَنْهُ تِلْكَ الْحَجَّةُ عَنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ وَكَذٰلِكَ الْمَمْلُوْكُ اِذَا حَجَّ فِیْ رِقِّهٖ ثُمَّ اُعْتِقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ اِذَا وَجَدَ اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيْلًا وَّلَا يُجْزِئُ عَنْهُ مَا حَجَّ فِیْ حَالِ رِقِّهٖ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع

میں شرکت کی تھی میں اس وقت سات سال کا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس بات پر اتفاق کیا ہے: اگر بچہ بالغ ہونے سے پہلے حج کر لے تو بالغ ہونے کے بعد اس پر حج کرنا لازم ہوگا اور وہ حج، فرض حج کا بدل ثابت نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح غلام شخص اگر غلامی کے دوران حج کر لیتا ہے اور پھر وہ آزاد ہو جاتا ہے، تو اگر اس کو گنجائش میسر آئے تو اس پر حج کرنا لازم ہوگا اور اس نے اپنی غلامی کے دوران جو حج کیا تھا وہ کفایت نہیں کرے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

849 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ نُمَيْرٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا اِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُلَبِّي عَنِ النِّسَآءِ وَنَرْمِيْ عَنِ الصِّبْيَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ الْمَرْاَةَ لَا يُلَبِّي عَنْهَا غَيْرُهَا بَلْ هِيَ تُلَبِّي عَنْ نَّفْسِهَا وَيُكْرَهُ لَهَا رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا، تو ہم نے خواتین کی طرف سے تلبیہ پڑھا، اور بچوں کی طرف سے کنکریاں ماریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے: عورت کی طرف سے کوئی دوسرا شخص تلبیہ نہیں پڑھ سکتا، بلکہ وہ خود تلبیہ پڑھے گی، تاہم اس کے لئے بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا مکروہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ وَالْمَيِّتِ

باب 83: بوڑھے شخص یا میت کی طرف سے حج کرنا

850 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَّا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَعِيْرِ قَالَ حُجِّيْ عَنْهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّبُرَيْدَةَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَوْفٍ وَّاَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ وَسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا عَنْ سِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ فَقَالَ اَصَحُّ شَىْءٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ مَا رَوٰى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ الْفَضْلِ وَغَيْرِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوٰى هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْسَلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الَّذِىْ سَمِعَهُ مِنْهُ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ غَيْرُ حَدِيْثٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ اَنْ يُّحَجَّ عَنِ الْمَيِّتِ وقَالَ مَالِكٌ اِذَا اَوْصٰى اَنْ يُّحَجَّ عَنْهُ حُجَّ عَنْهُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُهُمْ اَنْ يُّحَجَّ عَنِ الْحَيِّ اِذَا كَانَ كَبِيْرًا اَوْ بِحَالٍ لَّا يَقْدِرُ اَنْ يَّحُجَّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد کے ذمے حج فرض ہوگیا ہے' وہ بڑی عمر کے شخص ہیں اور سواری پر سیدھی طرح نہیں بیٹھ سکتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی طرف سے حج کرلو۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت حصین بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس روایت کو حضرت حصین بن عوف مزنی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت سنان بن عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کی پھوپھی کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بھی اسے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ان روایات کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں سب سے مستند روایت وہ ہے' جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی بیان کی' اس بات کا احتمال موجود ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس روایت کو حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دیگر حضرات کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو' پھر انہوں نے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کر دیا اور اس شخصیت کا تذکرہ نہیں کیا جس (دوسری) شخصیت سے انہوں نے اس حدیث کو سنا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر اس بارے میں دیگر روایات بھی منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: میت کی طرف سے بھی حج کیا جاسکتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص یہ وصیت کرے کہ اس کی طرف سے حج کیا جائے' تو وہ حج کر لیا جائے۔

بعض اہلِ علم نے یہ رخصت دی ہے: زندہ آدمی کی طرف سے بھی حج کیا جاسکتا ہے' اگر وہ بڑی عمر کا ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ خود حج نہ کرسکتا ہو۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

باب 84: بلاعنوان

851 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ

متن حدیث: قَالَ جَائَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میری والدہ انتقال کر چکی ہیں' انہوں نے حج نہیں کیا، کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم ان کی طرف سے حج کرلو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 85: بلاعنوان

852 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰی حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

اَوْسٍ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ

متن حدیث: اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَّا یَسْتَطِیْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِیْكَ وَاعْتَمِرْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

وَاِنَّمَا ذُكِرَتِ الْعُمْرَةُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْ یَّعْتَمِرَ الرَّجُلُ عَنْ غَیْرِهٖ

توضیح راوی: وَاَبُوْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیُّ اسْمُهٗ لَقِیْطُ بْنُ عَامِرٍ

◆◆ حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد عمر رسیدہ آدمی ہیں وہ حج یا عمرہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی سواری پر سوار ہو سکتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کرلو اور عمرہ بھی کرلو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے عمرے کا تذکرہ صرف اس حدیث میں کیا گیا ہے: کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے عمرہ کرسکتا ہے۔

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کا نام لقیط بن عامر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِیَ اَمْ لَا

باب 86: عمرہ کرنا واجب ہے یا نہیں؟

853 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِیَ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرُوْا هُوَ اَفْضَلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْعُمْرَةُ لَیْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَّكَانَ یُقَالُ هُمَا حَجَّانِ الْحَجُّ الْاَكْبَرُ یَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْاَصْغَرُ الْعُمْرَةُ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ الْعُمْرَةُ سُنَّةٌ لَّا نَعْلَمُ اَحَدًا رَخَّصَ فِیْ تَرْكِهَا وَلَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ ثَابِتٌ بِاَنَّهَا تَطَوُّعٌ وَّقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِسْنَادٍ وَّهُوَ ضَعِیْفٌ لَّا تَقُوْمُ بِمِثْلِهِ الْحُجَّةُ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ یُوْجِبُهَا

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: كُلُّهٗ كَلَامُ الشَّافِعِیِّ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرے کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا یہ واجب ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں' تاہم اگر تم عمرہ کرلو تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: عمرہ واجب نہیں ہے۔
یہ کہا جاتا ہے: حج کی دو قسمیں ہیں ایک حج اکبر ہے جو قربانی کے دن ہوتا ہے اور ایک حج اصغر ہے جو عمرہ ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمرہ کرنا سنت ہے اور ہمارے علم کے مطابق کسی شخص نے اس کو ترک کرنے کی اجازت نہیں دی ہے اور نہ ہی کسی دلیل سے یہ ثابت ہوتا ہے: ایسا کرنا نفل ہے۔
اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بھی ایک حدیث منقول ہے تاہم وہ ضعیف ہے اور اس طرح کی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔
ہمیں یہ اطلاع بھی ملی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمرہ کرنے کو واجب قرار دیا ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ سب امام شافعی کا کلام ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 87: بلاعنوان

854 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قولِ امام ترمذی: وَّمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ لَّا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَهٰكَذَا

مذاہبِ فقہاء: قَالَ : وَفِي الْبَاب فَسَّرَهُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يَعْتَمِرُوْنَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَعْنِيْ لَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَاَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ اَنْ يُّهِلَّ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَاَشْهُرُ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ هٰكَذَا قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عمرہ قیامت تک کے لئے حج میں داخل ہوگیا ہے۔
اس بارے میں حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔
اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے یہی بات بیان کی ہے۔

اس حدیث کا مقصد یہ ہے: زمانہ جاہلیت کے لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کیا کرتے تھے جب اسلام آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں رخصت عطا کردی اور آپ نے ارشاد فرمایا: عمرہ قیامت تک کے لئے حج میں داخل ہو گیا ہے یعنی حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور حج کے مخصوص مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں کسی بھی شخص کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے: وہ حج کے مہینوں کے علاوہ کسی مہینے میں حج کا احرام باندھے۔

حرمت والے مہینے رجب، ذوالقعدہ، ذوالحج اور محرم ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے کئی اہلِ علم نے یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الْعُمْرَةِ

باب 88: عمرہ کی فضیلت کا تذکرہ

855 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیان کے تمام گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيْمِ

باب 89: تنعیم سے عمرہ کرنا

856 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يُّعْمِرَ عَآئِشَةَ مِنَ التَّنْعِيْمِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے عمرہ کروادیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ

باب 90: جعرانہ سے عمرہ کرنا

857 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ اَبِي مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضٰى عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَاَصْبَحَ بِالْجِعِرَّانَةِ كَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرِفَ حَتّٰى جَآءَ مَعَ الطَّرِيقِ طَرِيقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهُ عَلَى النَّاسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَّلَا نَعْرِفُ لِمُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَيُقَالُ جَآءَ مَعَ الطَّرِيقِ مَوْصُولٌ

◆◆ حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ سے رات کے وقت عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے آپ رات کے وقت ہی مکہ میں داخل ہوئے' آپ نے اپنا عمرہ مکمل کیا' اور پھر اسی رات وہاں سے واپس آ گئے' صبح کے وقت آپ جعرانہ میں یوں موجود تھے' جیسے رات یہیں رہے ہیں۔ اگلے دن جب سورج ڈھل گیا' تو آپ میدان سرف کے درمیان سے نکلے اور اس راستے پر آ گئے' جو مزدلفہ کے راستے میں میدان سرف کے درمیان ہے۔ اسی لئے آپ کا عمرہ لوگوں سے مخفی رہا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ

باب 91: رجب کے مہینے میں عمرہ کرنا

858 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِي اَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَهُوَ مَعَهُ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

قولِ امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ لَّمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

◆◆ عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے مہینے میں عمرہ کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: رجب کے مہینے میں۔

عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی عمرے کئے وہ (یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں، تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے مہینے میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حبیب بن ابوثابت نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

859 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعًا اِحْدَاهُنَّ فِيْ رَجَبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے جن میں سے ایک عمرہ آپ نے رجب کے مہینے میں کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عُمْرَةِ ذِى الْقَعْدَةِ

باب 92: ذوالقعدہ کے مہینے میں عمرہ کرنا

860 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ هُوَ السَّلُوْلِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فِيْ ذِى الْقَعْدَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ کے مہینے میں عمرہ کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عُمْرَةِ رَمَضَانَ

باب 93: رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا

861 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ

الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ اُمِّ مَعْقِلٍ عَنْ اُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

فی الباب: وَّفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّوَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَيُقَالُ هَرِمُ بْنُ خَنْبَشٍ قَالَ بَيَانٌ وَّجَابِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَّهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ وقَالَ دَاوٗدُ الْاَوْدِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ هَرِمِ بْنِ خَنْبَشٍ وَّوَهْبٌ اَصَحُّ

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ اُمِّ مَعْقِلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً قَالَ اِسْحٰقُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

◆◆ سیّدہ ام معقل رضی اللہ عنہا کے صاحب زادے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت وہب بن خنبش سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک قول کے مطابق ان کا نام ہرم بن خنبش ہے۔

بیان اور جابر نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے ان کا نام وہب بن خنبش نقل کیا ہے۔

داؤد نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے ان کا نام ہرم بن خنبش نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہب نام درست ہے۔

سیّدہ ام معقل رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات ثابت ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

اسحٰق یہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے' جو اسی کی مانند منقول اُس روایت کا ہے' جس میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھ لے' تو اس نے ایک تہائی قرآن کو پڑھ لیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَيُكْسَرُ اَوْ يَعْرَجُ

باب 94: حج کا احرام باندھنے کے بعد زخمی یا معذور ہو جانا

862 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى

فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ عَنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهٗ

قَالَ : وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَّمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَجَّاجٌ الصَّوَّافُ لَمْ يَذْكُرْ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَافِعٍ وَّحَجَّاجٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُ رِوَايَةُ مَعْمَرٍ وَّمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ اَصَحُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا جو لنگڑا (معذور) ہوجائے تو وہ احرام کھول دے اُس پر اگلے سال حج کرنالازم ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا' تو ان دونوں نے یہ فرمایا: انہوں نے (یعنی حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ نے) سچ کہا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت حجاج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

دیگرراویوں نے حجاج صواف کے حوالے سے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے۔

معمر اور معاویہ بن سلام نے اس حدیث کو یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے، عکرمہ کے حوالے سے، عبداللہ بن رافع کے حوالے سے، حضرت حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حجاج صواف نامی راوی نے اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا ذکر نہیں کیا۔

حجاج نامی راوی ثقہ ہیں اور محدثین کے نزدیک حافظ ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: معمر اور معاویہ بن سلام نامی راوی سے منقول روایات زیادہ مستند ہیں۔

عبداللہ بن رافع، حضرت حجاج بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

باب 95: حج میں شرط عائد کرنا

863 سندِحدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ اَفَاَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مَحِلِّي مِنَ الْاَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُوْلُوْنَ اِنِ اشْتَرَطَ فَعَرَضَ لَهُ مَرَضٌ اَوْ عُذْرٌ فَلَهُ اَنْ يَّحِلَّ وَيَخْرُجَ مِنْ اِحْرَامِهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَلَمْ يَرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَقَالُوْا اِنِ اشْتَرَطَ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ اِحْرَامِهِ وَيَرَوْنَهُ كَمَنْ لَمْ يَشْتَرِطْ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ضباعہ بنت زبیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں کیا میں شرط عائد کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کی: میں کیا کہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو: اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اس زمین (راستے) میں، میں اسی جگہ احرام کھول دوں گی جہاں تو مجھے روک لے گا (یعنی میں آگے جانے کے قابل نہ رہوں)۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک حج میں شرط عائد کی جاسکتی ہے وہ یہ کہتے ہیں: اگر آدمی شرط عائد کرلے اور اسے کوئی بیماری یا عذر لاحق ہوجائے تو اس کے لئے احرام کھولنا جائز ہے وہ اپنے احرام سے باہر آجائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک حج میں شرط عائد کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر آدمی شرط عائد کرلے تو بھی وہ اپنے احرام سے باہر نہیں آسکتا۔ ان کے نزدیک اس شخص کی وہی حیثیت ہوگی جس نے کوئی شرط عائد نہ کی ہو۔

بَابُ مِنْهُ

باب 96: بلاعنوان

864 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنِىْ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ كَانَ يُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے حج میں شرط عائد کرنے کا انکار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: کیا تمہارے لئے تمہارے نبی کا طریقہ کافی نہیں ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَرْاَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

باب 97: جس عورت کو طواف افاضہ کے بعد حیض آجائے

865 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: ذَكَرْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ حَاضَتْ فِيْ اَيَّامِ مِنًى فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اِذًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا طَافَتْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ ثُمَّ حَاضَتْ فَاِنَّهَا تَنْفِرُ وَلَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَّهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا' سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو منیٰ کے ایام کے دوران حیض آ گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا؟ لوگوں نے عرض کی: وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' جب کوئی عورت طواف افاضہ کر لے پھر اسے حیض آ جائے' تو وہ واپس جا سکتی ہے' اور اس پر کوئی (ادائیگی) واجب نہیں ہوگی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

866 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

آثارِ صحابہ: قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا الْحُيَّضَ وَرَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص بیت اللہ کا حج کرے وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے تاہم حیض والی عورتوں کا حکم مختلف ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ رخصت دی ہے (کہ وہ آخر میں طواف کئے بغیر جا سکتی ہیں)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا تَقْضِى الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

باب 98: حیض والی عورت کون سے مناسک ادا کر سکتی ہے؟

867 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ وَّهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: حِضْتُ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِىَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِى الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَا خَلَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَآئِشَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے حیض آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی' میں تمام مناسک ادا کروں' صرف بیت اللہ کا طواف نہ کروں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

ان کے نزدیک حیض والی عورت تمام مناسک ادا کرے گی' صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی۔

یہی روایت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

868 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ وَّعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّ النُّفَسَاءَ وَالْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَتُحْرِمُ وَتَقْضِى الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ

حَتّٰی تَطْهُرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: نفاس والی عورت اور حیض والی عورت غسل کرنے کے بعد احرام باندھ لے گی وہ تمام مناسک ادا کرے گی البتہ وہ پاک ہونے سے پہلے بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ

باب 99: جو شخص حج کرے یا عمرہ کرے: وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے

869 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ خَرَرْتَ مِنْ يَّدَيْكَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تُخْبِرْنَا بِهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ مِثْلَ هٰذَا وَقَدْ خُوْلِفَ الْحَجَّاجُ فِيْ بَعْضِ هٰذَا الْاِسْنَادِ

◆◆ حضرت حارث بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے۔ پھر روانہ ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم پر افسوس ہے تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی اور ہمیں اس بارے میں نہیں بتایا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت حارث بن عبداللہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔ دیگر راویوں نے اس روایت کو حجاج بن ارطاۃ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس کی بعض اسناد میں حجاج کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْقَارِنَ يَطُوْفُ طَوَافًا وَّاحِدًا

باب 100: حج قارن کرنے والا شخص ایک مرتبہ طواف کرے گا

870 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا الْقَارِنُ يَطُوْفُ طَوَافًا وَّاحِدًا وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَطُوْفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعٰى سَعْيَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو ملا دیا تھا' اور آپ نے ان دونوں کے لئے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: حج قارن کرنے والا شخص ایک ہی مرتبہ طواف کرے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک ایسا شخص دو مرتبہ طواف کرے گا' اور دو مرتبہ سعی کرے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

871 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَجْزَاَهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَّسَعْيٌ وَّاحِدٌ عَنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اختلاف روایت: تَفَرَّدَ بِهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَلٰى ذٰلِكَ اللَّفْظِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ وَهُوَ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لے تو اس کے لئے ایک مرتبہ طواف کرنا کافی ہے' اور ان دونوں کی طرف سے ایک مرتبہ سعی کرنا کافی ہے' یہاں تک کہ وہ ان دونوں کی طرف سے ایک ہی مرتبہ احرام کھولے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

دراوردی نامی راوی ان الفاظ میں اس کو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔
دیگر راویوں نے اسے عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' اور یہی روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنْ يَّمْكُثَ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدْرِ ثَلَاثًا

باب 101: باہر سے آنے والا شخص حج کرنے کے بعد تین دن مکہ میں ٹھہرے گا

872 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ سَمِعَ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَعْنِيْ مَرْفُوْعًا قَالَ

متنِ حدیث: يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَرْفُوْعًا

◆◆ حضرت علاء بن حضرمی "مرفوع" روایت کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: باہر سے آنے والا شخص' حج کرنے کے بعد (صرف) تین دن مکہ میں ٹھہرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔
یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ "مرفوع" حدیث کے طور پر منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْقُفُوْلِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب 102: آدمی حج یا عمرے سے واپسی کے وقت کیا پڑھے؟

873 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا فَدْفَدًا مِّنَ الْاَرْضِ اَوْ شَرَفًا كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ' حج یا عمرے سے واپس آتے تھے' تو آپ جب بھی کسی بلند مقام یا ٹیلے پر چڑھتے تھے' تو تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے اور یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے' ہم لوٹنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، پھرنے والے ہیں، اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچ ثابت کیا' اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کر دیا۔

اس بارے میں حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ فِيْ اِحْرَامِهٖ

باب 103: حالت حرام والا شخص اگر احرام میں فوت ہو جائے

874 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى رَجُلًا قَدْ سَقَطَ مِنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُهِلُّ اَوْ يُلَبِّيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا مَاتَ الْمُحْرِمُ انْقَطَعَ اِحْرَامُهٗ وَيُصْنَعُ بِهٖ كَمَا يُصْنَعُ بِغَيْرِ الْمُحْرِمِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے اونٹ سے گرا اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا وہ اس وقت حالت احرام میں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے انہی دو کپڑوں میں کفن دے دو اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ یہ قیامت کے دن حالت احرام میں تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: حالت احرام والا شخص جب فوت ہو جائے' تو اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے' اور اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا' جو حالت احرام کے بغیر شخص کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَشْتَكِي عَيْنَهُ فَيَضْمِدُهَا بِالصَّبِرِ

باب 104: جب حالت احرام والے شخص کی آنکھوں میں تکلیف ہو تو اس کا ایلوے کا لیپ کرنا

875 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَاَلَ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ يَّتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِدَوَاءٍ مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ طِيْبٌ

◆◆ نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبیداللہ کو احرام کی حالت میں آنکھوں کی تکلیف ہوگئی انہوں نے ابان بن عثمان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ابان نے فرمایا: تم اس پر ایلوے کا لیپ کرو' کیونکہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تم آنکھوں پر ایلوے کا لیپ کرلو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک حالت احرام والے شخص کے کسی دوائی کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

876 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ وَّحُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ وَعَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَّالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ هٰذِهٖ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ احْلِقْ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ اٰصُعٍ اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ اَوِ اذْبَحْ شَاةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا حَلَقَ رَاْسَهُ اَوْ لَبِسَ مِنَ الثِّيَابِ مَا لَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَّلْبَسَ فِيْ اِحْرَامِهٖ اَوْ تَطَيَّبَ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ بِمِثْلِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے' وہ اس وقت حدیبیہ میں موجود تھے ابھی مکہ میں داخل نہیں ہوئے تھے' وہ اس وقت حالت احرام میں تھے اور ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے۔ ان کی جوئیں ان کے چہرے پر آرہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کررہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا سر منڈوا دو اور ایک فرق (یعنی تین صاع) چھ مسکینوں کو کھلا دو۔ (راوی بیان کرتے ہیں ایک فرق تین صاع کا ہوتا ہے) یا تم تین دن روزے رکھ لو یا ایک جانور ذبح کر دو۔

ابن ابی نجیح نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: یا ایک بکری ذبح کر دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے: جب حالت احرام والا شخص اپنا سر منڈوا دے' یا کوئی ایسا کپڑا پہن لے جو احرام کی حالت میں نہیں پہن سکتا یا خوشبو لگا لے' تو اس پر کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا' جیسا کہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا وَّيَدَعُوْا يَوْمًا

باب 105: چرواہوں کے لئے اس بات کی رخصت کہ وہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں

877 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا وَّيَدَعُوْا يَوْمًا

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ اَصَحُّ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا وَّيَدَعُوْا يَوْمًا وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◄► ابوالبداح بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چرواہوں کو یہ رخصت دی تھی کہ وہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن عیینہ نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن ابوبکر کے حوالے سے، ابوالبداح بن عاصم بن عدی کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس بات کی چرواہوں کو رخصت دی ہے: وہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن رمی ترک کر دیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

878 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْنَهٗ فِيْ اَحَدِهِمَا

قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْاَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ

ابوالبداح بن عاصم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو رات کے وقت کی رخصت دی ہے: وہ قربانی کے دن رمی کریں، پھر قربانی کے دن کے بعد دو دن کی رمی کسی بھی ایک دن میں کرلیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے: راوی نے یہ بات نقل کی تھی، ان دونوں میں سے پہلے دن رمی کرلیں پھر اس دن رمی کریں جب روانگی کا دن ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابن عیینہ نے عبداللہ بن ابوبکر کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے، یہ اس کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

879 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْاَصْفَرَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: اَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ مَعِيْ هَدْيًا لَاَحْلَلْتُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ (حجۃ الوداع کے موقع پر) یمن سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے اسی احرام کی نیت کی ہے، جو نبی اکرم ﷺ نے باندھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا، تو میں (عمرہ کرکے) احرام کھول دیتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے، اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ

باب 106: حج اکبر کا دن (کون سا ہے؟)

880 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے ''حج اکبر'' کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا: وہ قربانی کا دن ہے۔ (یعنی دس ذوالحجہ)

881 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

آثارِصحابہ: قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ مَوْقُوفًا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْحٰقَ مَرْفُوْعًا هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا وَّقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حج اکبر قربانی کا دن ہے۔

راوی نے اس روایت کو "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا' اور یہ پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابن عیینہ نے اسے "موقوف" روایت کے طور پر جو نقل کیا ہے' یہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے' محمد بن اسحٰق نے جسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دیگر کئی حفاظ نے ابواسحٰق کے حوالے سے' حارث کے حوالے سے' اس روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ

باب 107: دوارکان کا استلام

882 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَّسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَّلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطِيْئَةً وَّكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ دوارکان کے پاس ٹھہرا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ ان دوارکان کے پاس ہجوم ہونے کے باوجود ٹھہرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی ایک کو اہتمام کے ساتھ یہاں ٹھہرتے ہوئے نہیں دیکھا' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں ایسا کرتا ہوں' تو اس کی وجہ یہ ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ان دونوں کو چھونا گناہوں کا کفارہ ہے' اور میں نے

آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرے اور اس کی گنتی کرے (یعنی مکمل سات مرتبہ کرے) تو گویا اس نے غلام کو آزاد کیا۔

میں نے آپ ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایسا شخص جو بھی قدم رکھتا ہے اور جو بھی قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے اور اس کے لئے نیکی کو لکھ لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد بن زید نے اس روایت کو عطاء بن سائب کے حوالے سے، عبید بن عمیر کے صاحب زادے کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کی مانند نقل کیا ہے اور اس میں ابن عبید کے والد کا تذکرہ نہیں کیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

باب 108: طواف کے دوران کلام کرنا

883 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَيْرٍ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ وَّغَيْرُهُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا وَّلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ الرَّجُلُ فِي الطَّوَافِ اِلَّا لِحَاجَةٍ اَوْ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَوْ مِنَ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیت اللہ کا طواف کرنا نماز ادا کرنے کی مانند ہے البتہ طواف کے دوران تم بات چیت کر سکتے ہو جس نے طواف کے دوران بات چیت کرنی ہو وہ بھلائی کی بات کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ابن طاؤس اور دیگر راویوں کے حوالے سے طاؤس کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

ہم صرف عطاء بن سائب کے حوالے سے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا انہوں نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی طواف کے دوران صرف ضرورت کے وقت یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے یا کسی علمی بات کے سلسلے میں کوئی بات کرے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

باب 109: حجرِ اسود کا ذکر

884 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ :

متن حدیث: وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اٹھائے گا' اس کی دو آنکھیں ہوں گی' جن کے ذریعے یہ دیکھے گا' ایک زبان ہوگی' جس کے ذریعے وہ بات کرے گا' اور وہ ہر اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا' جس نے اس کو بوسہ دیا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

885 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرِ الْمُقَتَّتِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اَلْمُقَتَّتُ الْمُطَيَّبُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِيْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ وَرَوٰى عَنْهُ النَّاسُ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں زیتون کا تیل استعمال کرتے تھے' جس میں خوشبو نہیں ہوتی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ ''مقتت'' کا مطلب خوشبو والا ہے۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے' اور ہم اسے صرف فرقد سبخی نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں' جوانہوں نے سعید بن جبیر سے نقل کی ہے۔

یحییٰ بن سعید نے فرقد نامی راوی کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے' تاہم ان کے حوالے سے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

886 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

متن حدیث: اَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ آب زم زم ساتھ لے جایا کرتی تھیں اور یہ بات بیان کرتی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

887 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِّثْنِىْ بِشَىْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ اِسْحٰقَ بْنِ يُوْسُفَ الْاَزْرَقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ

عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے یہ بتائیں' آپ کو کیا یاد ہے؟ اس بارے میں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آٹھویں ذی الحجہ) کے دن ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: منیٰ میں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے دن عصر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: وادی "ابطح" میں پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم وہی کرو! جیسے تمہارے امراء کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ازرق کے ثوری کے حوالے سے منقول کرنے کے اعتبار سے اس کو "غریب" شمار کیا گیا ہے۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

جنائز کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ثَوَابِ الْمَرِيضِ

باب 1: بیمار شخص کے ثواب کا بیان

888 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّاَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَسَدِ بْنِ كُرْزٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ وَاَبِيْ مُوْسٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ مومن کو جو بھی کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بڑی کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

889 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا حَزَنٍ وَّلَا وَصَبٍ حَتَّى الْهَمُّ يَهُمُّهُ اِلَّا يُكَفِّرُ اللّٰهُ

888- اخرجه مسلم (527/8، الابی): كتاب البر والصلة والاداب: باب: ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض او حزن او نحو ذلك، حتى الشوكة يشاكها، حديث (2572/47) عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشه به.

889- اخرجه البخاري (107/10) كتاب المرضى: باب: ما جاء في كفارة المرض، حديث (5641-5642) واخرجه مسلم (527/8، الابی) كتاب البر والصلة والاداب: باب: ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض- حديث (2573/52) عن سفيان بن وكيع عن ابيه، اسامة بن زيد عن محمد بن عمرو عن عطاء بن يسار عن ابی سعيد به.

بِهٖ عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ فِىْ هٰذَا الْبَابِ

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَّقُوْلُ لَمْ يُسْمَعْ فِى الْهَمِّ اَنَّهٗ يَكُوْنُ كَفَّارَةً اِلَّا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ مؤمن کو جو بھی زخم، غم، رنج، یہاں تک کہ جو پریشانی بھی لاحق ہوتی ہے' جو اسے پریشان کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس موضوع پر ''حسن'' ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے جارود کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے پریشانی کا لفظ نہیں سنا یہ صرف اسی روایت میں ہے: پریشانی بھی کفارہ بن جاتی ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو عطاء بن یسار کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

باب 2: بیمار شخص کی عیادت کرنا

890 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِىْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِىْ مُوْسٰى وَالْبَرَاءِ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ثَوْبَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى اَبُوْ غِفَارٍ وَّعَاصِمٌ الْاَحْوَلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ فَهُوَ اَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَحَادِيْثُ اَبِىْ قِلَابَةَ اِنَّمَا هِىَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ فَهُوَ عِنْدِىْ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ

890- اخرجه مسلم (523/8، الابى) كتاب البر والصلة والاداب : باب: فضل عيادة المريض، حديث (2568/41-2568/42) واخرجه البخارى فى الادب المفرد ص 154، حديث (519) واخرجه احمد (276/5، 277، 279، 281، 282، 283) من طرق عن ابى اسماء الرحبى عن ثوبان به

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ قِيلَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ خَالِدٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ

قَالَ أَبُو عِيسٰى: وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَّلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے میوے چنتا رہتا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ثوبان سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ابوغفار، عاصم احول نے اس روایت کو ابوقلابہ کے حوالے سے، ابوالاشعت کے حوالے سے، ابواسماء کے حوالے سے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اس روایت کو ابوالاشعت کے حوالے سے، ابواسماء کے حوالے سے نقل کرتا ہے وہ زیادہ مستند ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابوقلابہ سے منقول تمام روایات ابواسماء سے منقول ہیں سوائے اس حدیث کے۔ میرے نزدیک یہ ابوالاشعت کے حوالے سے، ابواسماء سے منقول ہے۔

ابوقلابہ نے ابوالاشعت کے حوالے سے، ابواسماء کے حوالے سے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ان سے سوال کیا گیا: جنت کے ''خرفہ'' سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس کے پھل۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں: جیسا کہ خالد سے منقول روایت میں ہے تاہم اس روایت کی سند میں ابوالاشعت نامی راوی کا تذکرہ نہیں ہے۔ بعض محدثین نے اس روایت کو حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

891 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ ثُوَيْرٍ هُوَ ابْنُ أَبِي فَاخِتَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: أَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِي قَالَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحَسَنِ نَعُودُهُ فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ أَبَا مُوسٰى فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَعَائِدًا جِئْتَ يَا أَبَا مُوسٰى أَمْ زَائِرًا فَقَالَ لَا بَلْ عَائِدًا فَقَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

891- اخرجه ابو داؤد (202/2) كتاب الجنائز: باب: في فضل العيادة على وضوء حديث (3098) وابن ماجه (463/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في ثواب من عاد مريضاً، حديث (1442) واخرجه احمد (91/1) عن ثوير بن ابي فاختة، عن ابيه عن علي به

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِّنْهُمْ مَنْ وَّقَفَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاَبُوْ فَاخِتَةَ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ عِلَاقَةَ

◆◆ ثویراپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: میرے ساتھ ''حسن'' کی طرف چلو تا کہ ہم اس کی عیادت کریں ہم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس پایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے ابوموسیٰ! کیا آپ عیادت کرنے کے لئے آئے ہیں' یا ویسے ہی ملاقات کرنے کے لئے آئے ہیں؟ تو حضرت ابوموسیٰ نے جواب دیا: نہیں! بلکہ عیادت کرنے کے لئے آیا ہوں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب بھی کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی عیادت کرنے کے لئے صبح کے وقت جاتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے شام تک دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرنے کے لئے جاتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کی عیادت کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں باغ ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

ان میں سے بعض راویوں نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ابوفاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّيْ لِلْمَوْتِ

باب 3: موت کی آرزو کرنے کی ممانعت

892 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَّقَدِ اكْتَوٰى فِيْ بَطْنِهٖ فَقَالَ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا لَقِيَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقِيْتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا اَجِدُ دِرْهَمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ نَاحِيَةٍ مِّنْ بَيْتِيْ اَرْبَعُوْنَ اَلْفًا وَّلَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَوْ نَهٰى اَنْ نَّتَمَنَّى الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ

892- اخرجه ابن ماجه (1394/2) كتاب الزهد: باب في البناء والخراب، حديث (1463) واخرجه احمد (5/109-110)، (395/6) عن ابي اسحق، عن حارثه بن مضرب عن خباب بن الارت به.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَّأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: حَدِيثُ خَبَّابٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◈◈ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے اپنے پیٹ پر داغ لگوایا تھا' تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی ایک کو بھی اس آزمائش کا سامنا نہیں کرنا پڑا جس آزمائش کا مجھے سامنا کرنا پڑا ہے ایک وہ وقت تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہوتا تھا' اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں' اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع نہ کیا ہوتا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا' تو میں موت کی آرزو کرتا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

893 وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

متن حدیث: لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي (۱)

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی نازل ہونے والی مصیبت کی وجہ سے' موت کی آرزو ہرگز نہ کرے' بلکہ وہ یہ کہے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے' مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو' تو مجھے موت دینا۔

◈◈ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيضِ

باب 4: بیمار پر دم کرنا

894 سند حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

(۱)- اخرجه البخاری (154/11) کتاب الدعوات: باب: الدعاء بالموت والحیاۃ، حدیث (6351) واخرجه النسائی (79/9' الابی) کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار: باب: کراھۃ تمنی الموت، لضر نزلبه، حدیث (2680/10) وابو داؤد (205/2) کتاب الجنائز: باب: تمنی الموت: حدیث (1821) واخرجه احمد (3/101' 208' 281) عن عبد العزیز بن صھیب عن انس بن مالک به۔

متنِ حدیث: اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَّعَيْنٍ حَاسِدٍ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ

◄► حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بیمار ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھا۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں آپ کو دم کرتا ہوں' اس چیز سے جو آپ کو اذیت دے' اور ہر اس شخص کے شر سے اور ہر حسد کرنے والے حسد سے' میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر آپ کو دم کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے''۔

895 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ اَنَا وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَلٰى اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَّا اَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ اَنَسٌ اَفَلَا اَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

بَلٰى قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقُلْتُ لَهٗ رِوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَصَحُّ اَوْ حَدِيْثُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كِلَاهُمَا صَحِيْحٌ وَّرَوٰى عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ

◄► عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں: میں اور ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ثابت بولے: اے ابوحمزہ! میں بیمار ہوں' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دم نہ کروں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پڑھا۔

''اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور کرنے والے' تو شفا عطا کر دے' تو شفا عطا کرنے والا ہے' صرف تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے' ایسی شفا عطا کر جو بیماری کو ختم کر دے''۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں

894- اخرجه مسلم (395/7' الابی) كتاب الاسلام: باب: الطب والمرض والرقی، حديث (2186/40) وابن ماجه (1164/2) كتاب الطب :باب: ما عوذ به النبی صلی اللّٰه عليه وسلم وما عوذ به، حديث (3523) واخرجه احمد (58'56'28/3) واخرجه عبد بن حميد ص (278) حديث (881) عن ابی نضره عن ابی سعيد به.

895- اخرجه البخاری (216/10) كتاب الطب: باب: رقيه النبی صلی اللّٰه عليه وسلم ، حديث (5742) وابو داؤد (404/2) كتاب الطب : باب : كيف الرقی: حديث (3890) واخرجه احمد (151/3) عن عبدالوارث بن سعيد عن عبد العزيز بن صهيب به.

نے ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: عبدالعزیز نے ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے یا عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے تو انہوں نے جواب دیا: یہ دونوں مستند ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبدالعزیز بن صہیب کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

باب 5: وصیت کی ترغیب دینا

896 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَّبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَىْءٌ يُوْصِى فِيْهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مسلمان کو یہ حق نہیں ہے: اس پر دو راتیں اس طرح گزر جائیں کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے بارے میں وصیت کی جاسکتی ہو اور وہ وصیت تحریری صورت میں اس شخص کے پاس موجود نہ ہو۔

اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

باب 6: ایک تہائی یا چوتھائی مال کی وصیت کرنا

897 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

896- اخرجه مالك (761/2) كتاب الوصية، باب، الامر بالوصية، حديث (1) واخرجه البخارى (419/5) كتاب الوصايا: باب : الوصايا: حديث (2738) و مسلم (596/5، الابى) كتاب الوصية حديث (1627/1، 2، 3، 4) وابو داؤد (125/2) كتاب الوصايا: باب: ما جاء فيما يؤمر به من الوصية، والنسائى (238/6) كتاب الوصايا: باب: الكراهية فى تأخير الوصية، حديث (3615، 3616) وابن ماجه (901/2) كتاب الوصايا: باب: الحث على الوصية، حديث (2699) والدارمى (402/2) كتاب الوصايا: باب: من استحب الوصية: واخرجه احمد (50/2، 57، 80، 113) والحميدى (306/2) حديث (967) عن نافع ابن عمر به واخرجه احمد ()من طريق سفيان، عن ايوب (10/2) عن نافع عن ابن عمر به، واخرجه احمد من طريق سفيان، عن ايوب (10/2) والنسائى من طريق محمد بن حاتم بن نعيم عن حبان عن عبد الله عن ابن عون (239/6) حديث (3617) كلاهما (ايوب، وابن عون) عن نافع، عن ان عمر قوله۔

897- اخرجه النسائى (243/6) كتاب الوصايا: باب : الوصية بالثلث، حديث (3632) واحمد (174/1) عن عطاء بن السائب، عن ابى عبد الرحمن عن سعد بن ابى وقاص به۔

متن حدیث: عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِىْ كُلِّهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ اَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ قَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُهٗ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ اَنْ يَّنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَّقَدْ رُوِىَ عَنْهُ وَالثُّلُثُ كَبِيْرٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ اَنْ يُّوْصِىَ الرَّجُلُ بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَيَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَّنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ فِى الْوَصِيَّةِ الْخُمُسَ دُوْنَ الرُّبُعِ وَالرُّبُعَ دُوْنَ الثُّلُثِ وَمَنْ اَوْصٰى بِالثُّلُثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا وَّلَا يَجُوْزُ لَهٗ اِلَّا الثُّلُثُ

◆◆ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے' میں بیمار تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے وصیت کر دی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کتنی؟ میں نے عرض کی: میں نے اپنے پورے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے کی وصیت کر دی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: وہ خوشحال ہیں اور اچھی حالت میں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دسویں حصے کی وصیت کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں آپ سے کم کرنے کی درخواست کرتا رہا' یہاں تک کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم ایک تہائی حصے کی وصیت کرو! ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

امام ابوعبدالرحمٰن (دارمی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: ہم اس بات کو مستحب سمجھتے ہیں: ایک تہائی سے کم کی وصیت کی جائے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

دیگر روایات میں کہیں لفظ ''کبیر'' استعمال ہوا ہے' اور کہیں لفظ ''کثیر'' استعمال ہوا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' ان کے نزدیک کوئی بھی آدمی ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت نہیں کر سکتا' تاہم انہوں نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی ایک تہائی سے کم کی وصیت کرے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علماء نے وصیت کے بارے میں پانچویں حصے کو مستحب قرار دیا ہے' چوتھے حصے کی وصیت اس سے کم مستحب ہے' اور تیسرے حصے کی وصیت اس سے بھی کم مستحب ہے' اور جو شخص تیسرے حصے کی وصیت کرے' اس نے کوئی چیز نہیں چھوڑی' اس کے لئے صرف تیسرے حصے کی وصیت کرنا ہی جائز ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى تَلْقِينِ الْمَرِيضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ عِنْدَهُ

باب 7: موت کے وقت بیمار کو تلقین کرنا اور اس کے لئے دعا کرنا

898 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَعَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَّسُعْدَى الْمُرِّيَّةِ وَهِىَ امْرَاَةُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اپنے قریب المرگ لوگوں کو "لا الٰہ الا اللہ" پڑھنے کی تلقین کرو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت سعدی المریہ رضی اللہ عنہا جو حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں، سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

899 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَقُوْلِىْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ وَلَهُ وَاَعْقِبْنِىْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِى اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: شَقِيْقٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ اَبُوْ وَائِلٍ الْاَسَدِىُّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّلَقَّنَ الْمَرِيضُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ

899- اخرجه مسلم (309/3 الابی) كتاب الجنائز: باب: تلقين الموتی : لا اله الا الله، حديث (916/1، 917/2) وابو داؤد (207/2) كتاب الجنائز : باب: فی التلقين، حديث (3117) والنسائی (5/4) كتاب الجنائز: باب : تلقين الميت' حديث (1826-1827) وابن ماجه (464/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فی تلقين الميت لا اله الا الله' حديث (1445) واخرجه احمد (3/3، 37) وعبد بن حميد (ص 301) حديث (973) عن عمارة بن غزية ، عن يحيیٰ بن عمارة عن ابی سعيد الخدری به.

899- اخرجه مسلم (315/3 الابی) كتاب الجنائز: باب : ما يقال عند المريض والميت، وابو داؤد (207/2) كتاب الجنائز: باب: ما يستحب ان يقال عند الميت من الكلام، حديث (1315) والنسائی (4/4) كتاب الجنائز : باب: كثرة ذكر الموت، حديث (1825) وابن ماجه (465/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فيما يقال عند المريض اذا حضر، حديث (1447) واحمد (291/6، 306، 322) وعبد بن حميد (ص 444) حديث (1537) عن الاعمش، عن ابی وائل شقيق بن سلمة عن ام سلمة.

الْعِلْمِ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ مَرَّةً فَمَا لَمْ يَتَكَلَّمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِي اَنْ يُّلَقَّنَ وَلَا يُكْثَرَ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ رَجُلٌ يُلَقِّنُهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَكْثَرَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا قُلْتُ مَرَّةً فَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا لَمْ اَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ وَّاِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرَادَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ قَوْلِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: جب تم بیمار کے پاس آؤ' یا قریب المرگ شخص کے پاس آؤ' تو اچھی بات کہو! کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پر ''آمین'' کہتے ہیں۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوسلمہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھ لو۔

''اے اللہ! میرے مغفرت کر اور اس کی بھی مغفرت کر اور مجھے ان سے بہتر عطا کر''۔

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اسے پڑھ لیا' تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر (شوہر) عطا کر دیئے' یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عطا کر دیئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شقیق نامی راوی یہ شقیق بن سلمہ ابووائل اسدی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بات کو مستحب قرار دیا گیا ہے: بیمار شخص کو موت کے قریب ''لا الٰہ اللہ'' پڑھنے کی تلقین کی جائے۔ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی خود کئی مرتبہ یہ کلمہ پڑھے اور پھر بھی قریب المرگ شخص اس کو نہ پڑھے' تو اب آدمی کو اسے تلقین نہیں کرنی چاہئے اور اس بارے میں اسے بار بار ایسا نہیں کہنا چاہئے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک شخص نے انہیں ''الٰہ الا اللہ'' پڑھنے کی تلقین کی اور بکثرت ایسا کیا' تو حضرت عبداللہ بن مبارک نے ان سے فرمایا: جب میں نے ایک مرتبہ یہ پڑھ لیا اور میں اس پر کاربند ہوں' تو جب تک میں کوئی دوسرا کلام نہیں کرتا (میں اسی پر کاربند شمار ہوں گا)۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا مطلب یہ ہے: انہوں نے وہ بات مراد لی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: جس شخص کا آخری قول ''لا الٰہ اللہ'' ہو' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب 8: موت کی سختی کا بیان

900 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُّوسَى بْنِ سَرْجِسَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَّهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ

فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے آپ جس وقت قریب المرگ تھے' آپ کے پاس ایک پیالہ رکھا ہوا تھا' جس میں پانی موجود تھا آپ اپنا دستِ مبارک پیالے میں داخل کرتے تھے' پھر اس پانی کو اپنے چہرے پر پھیرتے تھے' پھر آپ یہ دعا کرتے تھے۔

''اے اللہ! موت کی سختیوں اور تکلیفوں کے خلاف میری مدد کر''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

901 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ سَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقُلْتُ لَهٗ مَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ هُوَ الْعَلَاءُ بْنُ اللَّجْلَاجِ وَاِنَّمَا عَرَّفَهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی شدت دیکھنے کے بعد اب میں کسی کی آسان موت پر رشک نہیں کرتی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: عبدالرحمٰن بن علاء نامی راوی کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ عبدالرحمٰن بن علاء بن لجلاج ہیں' انہوں نے صرف اسی سند کے حوالے سے ان کا تعارف کروایا۔

902 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَامُ بْنُ الْمِصَكِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَال سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اِنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ تَخْرُجُ رَشْحًا وَّلَا اُحِبُّ مَوْتًا كَمَوْتِ الْحِمَارِ قِيْلَ وَمَا مَوْتُ الْحِمَارِ قَالَ مَوْتُ الْفَجْاَةِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مومن کی جان آرام سے نکلتی ہے اور میں گدھے کی طرح مرنے کو پسند نہیں کرتا۔ عرض کی گئی: گدھے کی طرح مرنے سے مراد کیا ہے؟ اچانک موت۔

900- اخرجه ابن ماجه (518/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (1623) واخرجه احمد(151،77،70،64/6) من طرق عن القاسم بن محمد عن عائشة به.

903 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا مِنْ حَافِظَيْنِ رَفَعَا اِلَى اللّٰهِ مَا حَفِظَا مِنْ لَّيْلٍ اَوْ نَهَارٍ فَيَجِدُ اللّٰهُ فِيْ اَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ وَفِيْ اٰخِرِ الصَّحِيْفَةِ خَيْرًا اِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: (اعمال) کی حفاظت کرنے والے فرشتے' رات یا دن کے وقت (کے اعمال کا صحیفہ) لے کر جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ اُس صحیفے کے آغاز اور اختتام میں بھلائی پاتا ہے' تو یہ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے اس صحیفے کے دونوں کناروں کے درمیان (میں مذکور گناہوں) کی مغفرت کر دی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ

باب 9: مومن کے مرتے وقت اُس کی پیشانی پر پسینہ آتا ہے

904 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ

◄► عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مومن کے مرتے ہوئے' اس کی پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بعض محدثین نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے علم کے مطابق قتادہ کا عبداللہ بن بریدہ سے (احادیث کا) سماع ثابت نہیں ہے۔

905 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ الْكُوْفِيُّ وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

904- اخرجه النسائي (5/4) كتاب الجنائز :باب: علامه موت المؤمن حديث (1828'1829) واخرجه ابن ماجه (467/1) كتاب الجنائز : باب : ما جاء في المؤمن يؤجر في النزع، حديث (1452) واخرجه احمد (5/350'357'360) عن عبد الله بن بريدة عن ابيه به.

905- اخرجه ابن ماجه (1423/2) كتاب الزهد، باب: الموت والاستعداد له، حديث (4261) وعبد بن حميد (ص 404) حديث (1370) عن جعفر بن سليمان، عن ثابت بن انس به.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى شَابٍّ وَّهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرْجُو اللّٰهَ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لائے' جو مرنے کے قریب تھا' آپ نے دریافت کیا: تم کیا محسوس کر رہے ہو؟ وہ بولا: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ (کے فضل) کی امید بھی ہے اور اپنے گناہوں (کے عذاب) کا اندیشہ بھی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت حال میں جس بندے کے دل میں یہ کیفیات جمع ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کرے گا' جس کی اسے امید ہو' اور اس سے محفوظ رکھے گا' جس کا اسے خوف ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو ثابت نامی راوی کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ

باب 10: کسی کی موت کا اعلان کرنا مکروہ ہے

906 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ وَّهَارُوْنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَاِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ

اختلاف سند: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَالنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَنْبَسَةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ وَاَبُوْ حَمْزَةَ هُوَ مَيْمُوْنٌ الْاَعْوَرُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ النَّعْيَ وَالنَّعْيُ عِنْدَهُمْ اَنْ يُّنَادٰى فِي النَّاسِ اَنَّ فُلَانًا مَاتَ لِيَشْهَدُوْا جَنَازَتَهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَاْسَ اَنْ يُّعْلِمَ اَهْلَ قَرَابَتِهٖ وَاِخْوَانَهُ وَرُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ لَا بَاْسَ بِاَنْ يُّعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: موت کی اطلاع عام کرنے سے بچو' کیونکہ موت کا

اعلان کرنا زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں: یہاں لفظ ''نعی'' سے مراد موت کا اعلان کرنا ہے۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے تاہم یہ ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کی گئی اور نہ ہی اس میں یہ بات ذکر کی گئی ہے: ''نعی'' کا مطلب موت کا اعلان کرنا ہے۔

یہ روایت عنبسہ کی ابوحمزہ سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابوحمزہ نامی راوی کا نام میمون اعور ہے اور یہ محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض اہل علم نے ''نعی'' کو مکروہ قرار دیا ہے ان کے نزدیک ''نعی'' ہے کا مطلب یہ ہے: لوگوں کے درمیان یہ اعلان کیا جائے کہ فلاں شخص فوت ہوگیا ہے تاکہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہوں۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے: اگر کوئی شخص اپنے قریبی رشتے داروں اور بھائیوں کو اس بات کی اطلاع دے۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: آدمی اپنے قریبی رشتے داروں کو (کسی کے مرنے کی) اطلاع دے۔

907 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ اِذَا

متنِ حدیث: مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوْا بِيْ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ نَعْيًا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّعْيِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں مرجاؤں تو میری موت کا اعلان کسی کے سامنے نہ کرنا کیونکہ ہوسکتا ہے: یہ موت کی خبر مشہور کرنے کے مترادف ہو اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موت کی خبر مشہور کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

باب 11: صبر، صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے

908 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ

907– اخرجه ابن ماجه (474/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في النهي عن النعي، حديث (1476) واحمد (406،385/5) عن حبيب بن سليم العبسي، عن بلال بن يحيى العبسي عن حذيفة بن اليمان به.

908– اخرجه ابن ماجه (509/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في الصبر على المصيبة، حديث (1596) عن الليث بن سعد، عن يزيد بن ابي حبيب، عن سعد انس به.

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَلصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صبر، صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

909 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: صبر صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْبِيْلِ الْمَيِّتِ

باب 12: میت کو بوسہ دینا

910 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَّهُوَ مَيِّتٌ وَّهُوَ يَبْكِيْ اَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّعَآئِشَةَ

آثارِ صحابہ: قَالُوْا اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا' وہ اس وقت فوت ہوچکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رورہے تھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

909- اخرجه البخاری (177/3) كتاب الجنائز : باب: زيارة القبور، حديث (1283) واخرجه مسلم (322/3الابی) كتاب الجنائز: باب: فی الصبر علی المصيبة عن الصدمة الاولی، حديث (926/14) وابو داؤد (210/2) كتاب الجنائز : باب : الصبر عن دالمصيبة، حديث (3124) والنسائی (22/4) كتاب الجنائز: باب الامر الاحتساب والصبر عند نزول المصيبة، حديث (1870) واخرجه احمد (217'143'130/3) وعبد بن حميد (ص362) حديث (1203) عن شعبة، عن ثابت، عن انس بن مالك به.

910- اخرجه ابن ماجه (468/1) كتاب الجنائز : باب: ما جاء فی تقبيل الميت، حديث (1456) واحمد (206'55'43/6) وعبد بن حميد (ص441) حديث (1526) عن سفيان الثوری، عن عاصم بن عبيد الله عن القاسم بن محمد بن عائشة به.

راویوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب 13: میت کو غسل دینا

911 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ وَّمَنْصُوْرٌ وَّهِشَامٌ فَاَمَّا خَالِدٌ وَّهِشَامٌ فَقَالَا عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّحَفْصَةَ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا بِهٖ

اختلافِ روایت: قَالَ هُشَيْمٌ وَّفِيْ حَدِيْثِ غَيْرِ هٰؤُلَاءِ وَلَا اَدْرِيْ وَلَعَلَّ هِشَامًا مِّنْهُمْ قَالَتْ وَضَفَّرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ قَالَ هُشَيْمٌ اَظُنُّهُ قَالَ فَاَلْقَيْنَاهُ خَلْفَهَا قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِّنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ قَالَ غُسْلُ الْمَيِّتِ كَالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وقَالَ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ لَّيْسَ لِغُسْلِ الْمَيِّتِ عِنْدَنَا حَدٌّ مُّؤَقَّتٌ وَّلَيْسَ لِذٰلِكَ صِفَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ وَّلٰكِنْ يُّطَهَّرُ وقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا قَالَ مَالِكٌ قَوْلًا مُّجْمَلًا يُّغَسَّلُ وَيُنْقٰى وَاِذَا اُنْقِيَ الْمَيِّتُ بِمَاءٍ قَرَاحٍ اَوْ مَاءٍ غَيْرِهٖ اَجْزَاَ ذٰلِكَ مِنْ غُسْلِهٖ وَلٰكِنْ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُّغْسَلَ ثَلَاثًا فَصَاعِدًا لَّا يُقْصَرُ عَنْ ثَلَاثٍ لِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا وَّاِنْ اَنْقَوْا فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ اَجْزَاَ وَلَا نَرٰى اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى مَعْنَى الْاِنْقَاءِ ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا وَّلَمْ يُؤَقِّتْ وَكَذٰلِكَ قَالَ الْفُقَهَاءُ وَهُمْ اَعْلَمُ بِمَعَانِي الْحَدِيْثِ وقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَتَكُوْنُ الْغَسَلَاتُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّيَكُوْنُ فِي الْاٰخِرَةِ شَيْءٌ مِّنْ كَافُوْرٍ

911- اخرجه البخاری (150/3) كتاب الجنائز: باب: غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر، حديث (1253) وباب: يبدا بميامن الميت، حديث (1255) وباب' مواضع الوضوء من الميت، حديث (1256) وباب: هل تكفن المرأة فی ازار الرجل، حديث (1257) وباب: يجعل الكافور فی الخيرة، حديث (1257) وباب: كيف الاشعار للميت، حديث (1261) ومسلم (338/3' الابی) كتاب الجنائز: باب: فی غسل الميت، حديث (939/36' 37' 38' 39' 40' 42) وابو داؤد (214/2) كتاب الجنائز' باب: كيف غسل الميت' حديث (3143-3144) والنسائی (30/4) كتاب الجنائز: باب: نقض رأس الميت، حديث (1883) وباب، غسل الميت اكثر من سبعة' حديث (1887) وباب: الكافور فی غسل الميت' حديث (1891' 1892) وباب: غسل الميت اكثر من خمس' حديث (1886) وابن ماجه (369/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فی تقبيل الميت، حديث (1459) واخرجه الامام احمد (85/5) وفی (407/6' 408) والحميدی (174/1) حديث (360) من طرق عن حفصة عن ام عطية به۔

سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحب زادی کا انتقال ہوگیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسے طاق تعداد میں تین، پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ' جو تم مناسب محسوس کرو، غسل دینا اور اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں کافور ملا دینا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) کچھ کافور ملا دینا۔ جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا۔ راوی خاتون بیان کرتی ہیں: جب ہم فارغ ہوئے' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہماری طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا: اسے اس کے کفن کے نیچے رکھ دینا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم نے ان صاحب زادی کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: تم اس کے دائیں طرف اور وضو کے اعضاء سے (غسل کا) آغاز کرنا۔

اس بارے میں سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: میت کو اسی طرح غسل دیا جائے گا' جیسے غسل جنابت کیا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک میت کے غسل کی کوئی مقررہ حد یا کوئی مخصوص کیفیت نہیں ہے' بلکہ اصل مقصد یہ ہے: اسے پاک کر دیا جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں اجمال پایا جاتا ہے' میت کو غسل دیا جائے گا' اسے پاک صاف کیا جائے گا۔ جب میت کو کسی چیز میں ملے ہوئے پانی سے یا اس کے علاوہ پانی سے پاک کر دیا جائے' تو یہ اس کے غسل کی جگہ کافی ہوگا۔ تاہم میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے: اسے تین مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دیا جائے' تین مرتبہ سے کم نہ دیا جائے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: تم اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا۔

(امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اگر تین مرتبہ سے کم میں میت پاک ہو جائے' تو یہ بھی جائز ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان صفائی کرنے سے متعلق ہے: تین مرتبہ ہو یا پانچ مرتبہ میں ہو' اس کی کوئی متعین تعداد (مقصود) نہیں ہے۔

فقہاء نے اسی طرح یہ بات بیان کی ہے: اور وہ حدیث کے معنی کو زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: میت کو پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کیا جائے گا' اور آخر میں کچھ کافور شامل کر دیا جائے گا۔

بَابُ فِيْ مَا جَآءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

باب 14: میت کو مشک لگانا

912 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ وَشَبَابَةُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ

سَمِعَ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَطْيَبُ الطِّيْبِ الْمِسْكُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین خوشبو مشک ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

913 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ هُوَ اَطْيَبُ طِيْبِكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمِسْكَ لِلْمَيِّتِ قَالَ وَقَدْ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ اَيْضًا عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیحِ راوی: قَالَ عَلِىٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ ثِقَةٌ قَالَ يَحْيٰى خُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثِقَةٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشک کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری سب سے بہترین خوشبو ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے میت کو مشک لگانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

اس روایت کو بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے۔

امام علی بن مدینی نے امام یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے: مستمر بن ریان نامی راوی ثقہ ہیں اور خلید بن جعفر نامی راوی بھی ثقہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب 15: میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا

914 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ

912- اخرجه ابو داؤد (217/2) كتاب الجنائز: باب: فى المسك للميت، حديث (3158) والنسائى (39/4) كتاب الجنائز: باب: المسك، حديث (1905، 1906) واخرجه احمد (31/3، 36، 47، 87) عن المستمر بن الريان عن ابى سعيد الخدرى به

914- اخرجه ابو داؤد (218/2) كتاب الجنائز: باب: فى الغسل من غسل الميت، حديث (3162) وابن ماجه (470/1) كتاب الجنائز: باب: ماجاء فى غسل الميت، حديث (1463) واخرجه احمد (272/2) من طرق عن ابى صالح، عن ابى هريرة به

سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوْءُ يَعْنِي الْمَيِّتَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِيْ يُغَسِّلُ الْمَيِّتَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا غَسَّلَ مَيِّتًا فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ وقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَسْتَحِبُّ الْغُسْلَ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَلَا أَرٰى ذٰلِكَ وَاجِبًا وَّهٰكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وقَالَ أَحْمَدُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا أَرْجُو أَنْ لَّا يَجِبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَأَمَّا الْوُضُوْءُ فَأَقَلُّ مَا قِيْلَ فِيْهِ وقَالَ إِسْحٰقُ لَا بُدَّ مِنَ الْوُضُوْءِ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ وَلَا يَتَوَضَّأُ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا چاہئے اور اسے اٹھانے کے بعد وضو کرنا چاہئے۔ (راوی کہتے ہیں) یعنی میت کو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ''موقوف'' حدیث کے طور پر بھی منقول ہے۔

میت کو غسل دینے والے شخص کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' فرماتے ہیں: جب آدمی میت کو غسل دے' تو اس پر غسل کرنا لازم ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اس پر وضو کرنا لازم ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنے کو مستحب سمجھتا ہوں' تاہم میں اسے واجب نہیں سمجھتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص میت کو غسل دے' مجھے امید ہے: اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہو گا' جہاں تک وضو کا تعلق ہے' تو اس بارے میں بہت کم کلام کیا گیا ہے۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وضو کرنا ضروری ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسا شخص غسل نہیں کرے گا' اور وضو بھی نہیں کرے گا' جس نے میت کو غسل دیا ہو (یعنی اس پر یہ لازم نہیں ہے)

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَكْفَانِ

باب 16: کون سا کفن دینا مستحب ہے؟

915 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ وقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُّكَفَّنَ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهَا وقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَيْنَا اَنْ يُّكَفَّنَ فِيْهَا الْبَيَاضُ وَيُسْتَحَبُّ حُسْنُ الْكَفَنِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید کپڑے پہنا کرو' کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے' اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے: کفن اسی طرح کے کپڑے میں دیا جائے' جس میں (آدمی) نماز ادا کرتا تھا (اور وہ سفید کپڑا ہے)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک کفن دینے کے لئے پسندیدہ کپڑا سفید ہے' اور یہ بات مستحب ہے: کفن اچھا ہو۔

بَابُ مِنْهُ

باب 17: بلاعنوان

916 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ

915- اخرجه ابو داؤد (401/2) كتاب الطب، باب: في الامر بالكحل، حديث (3878) و (449/2) كتاب اللباس: باب: في البياض، حديث (4061) والنسائي (149/8) كتاب الزينة: باب: الكحل، حديث (5113) وابن ماجه (473/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فيما يستحب من الكفن، حديث (1472) وكتاب اللباس: باب: البياض من الثياب حديث (3566) وكتاب الطب: باب: الكحل: بالاثمد: حديث (3497) واخرجه احمد (231/1، 247، 274، 328، 355، 363) والحميدي (240/1) حديث (520) عن عبد الله بن خثيم، عن سعيد بن جبير عن ابن عباس به.

916- اخرجه ابن ماجه (473) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فيما يستحب من الكفن، حديث (1474) عن محمد بن سيرين عن ابى قتادة به.

حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِی قَتَادَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا وَلِیَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ

فی الباب: وَفِيْهِ عَنْ جَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ سَلَّامُ بْنُ اَبِیْ مُطِيْعٍ فِیْ قَوْلِهٖ وَلْيُحْسِنْ اَحَدُكُمْ كَفَنَ اَخِيْهِ قَالَ هُوَ الصَّفَاءُ وَلَيْسَ بِالْمُرْتَفِعِ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنے بھائی کا ولی بنے تو اسے اچھے طریقے سے کفن دے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سلام بن ابومطیع نے اس روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے' آدمی کو چاہئے کہ اپنے بھائی کو اچھا کفن دے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد صاف اور سفید ہونا ہے' قیمتی ہونا نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَفَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 18: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا؟

917 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيضٍ يَّمَانِيَةٍ لَّيْسَ فِيْهَا قَمِيصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ قَالَ فَذَكَرُوْا لِعَآئِشَةَ قَوْلَهُمْ فِیْ ثَوْبَيْنِ وَبُرْدِ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ اُتِیَ بِالْبُرْدِ وَلٰكِنَّهُمْ رَدُّوْهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوْهُ فِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا' جن میں قمیص یا عمامہ شامل نہیں تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن میں دو کپڑے دیئے گئے تھے اور ایک کڑھائی کی ہوئی چادر تھی' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ چادر لائی گئی تھی' لیکن اسے واپس کردیا گیا تھا۔ نبی

917- اخرجه مالك فی المؤطا (223/1) كتاب الجنائز : باب: ما جاء فی كفن الميت، حديث (5) واخرجه البخاری (167/3) كتاب الجنائز : باب: الكفن بغير قميص، حديث (1271'1272) وباب: الكفن بلا عمامة: حديث (1273) واخرجه مسلم (345/3' الابی) كتاب الجنائز : باب: فی كفن الميت، حديث (941/45) وابو داؤد (212/6) كتاب الجنائز : باب: فی الكفن: حديث (3152-3152) والنسائی (35/4) كتاب الجنائز: باب: كفن النبی صلی الله عليه وسلم ، حديث (1897-1898) وابن ماجه (472/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فی كفن النبی صلی الله عليه وسلم حديث (1469) واخرجه احمد (40/6'45'118'132'165'192'203'214) وعبد بن حميد (ص 434) حديث (1495) و (ص436) حديث (1504) عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة به.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں کفن نہیں دیا گیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

918 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِیْ نَمِرَةٍ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِیَ فِیْ كَفَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٌ مُخْتَلِفَةٌ وَّحَدِيْثُ عَآئِشَةَ اَصَحُّ الْاَحَادِيْثِ الَّتِیْ رُوِيَتْ فِیْ كَفَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ عَآئِشَةَ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُكَفَّنُ الرَّجُلُ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ اِنْ شِئْتَ فِیْ قَمِيصٍ وَّلِفَافَتَيْنِ وَاِنْ شِئْتَ فِیْ ثَلَاثِ لَفَائِفَ وَيُجْزِی ثَوْبٌ وَّاحِدٌ اِنْ لَّمْ يَجِدُوْا ثَوْبَيْنِ وَالثَّوْبَانِ يُجْزِيَانِ وَالثَّلَاثَةُ لِمَنْ وَّجَدَهَا اَحَبُّ اِلَيْهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِیْ خَمْسَةِ اَثْوَابٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کو ایک چھوٹی چادر میں کفن دیا تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن مبارک کے بارے میں مختلف روایات نقل کی گئی ہیں' تاہم اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث سب سے زیادہ مستند ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن کے بارے میں نقل کی گئی ہیں۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے گا' اگر تم چاہو تو ایک قمیص اور دو لفافے میں دے دو' اگر تم چاہو تو تین لفافوں میں دے دو اور اگر دو مزید کپڑے نہیں ملتے' تو ایک کپڑے میں کفن دینا بھی جائز ہے' اور صرف دو میں بھی کفن دینا جائز ہے' تاہم جس شخص کو میسر ہو' اس کے لئے تین کپڑوں میں کفن دینا اہلِ علم کے نزدیک زیادہ مستحب ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

918- اخرجه احمد (357'329/3) عن زائدة، عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله به.

اہلِ علم فرماتے ہیں: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لِاَهْلِ الْمَيِّتِ

باب 19: میت کے گھر والوں کے لئے کھانا پکانا

919 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا جَآءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا لِاَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهُ قَدْ جَآئَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَانَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ شَيْءٌ لِشُغْلِهِمْ بِالْمُصِيْبَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

متنِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَجَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ سَارَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ جُرَيْجٍ

◆◆ جعفر بن خالد اپنے والد کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے وصال کی اطلاع آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو! اس حادثے کی وجہ سے یہ کھانا نہیں پکا سکتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: میت کے گھر والوں کو کوئی چیز بھی دی جائے' کیونکہ وہ اس وقت مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

جعفر بن خالد جعفر بن خالد بن سارہ ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔ ابن جریج نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَشَقِّ الْجُيُوْبِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ

باب 20: مصیبت کے وقت گال پیٹنے اور گریبان پھاڑنے کی ممانعت

920 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زُبَيْدٌ الْاَيَامِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

919- اخرجه ابو داؤد (212/2) كتاب الجنائز: باب: صنعة الطعام لاهل الميت، حديث (3132)، ابن ماجه (514/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في الطعام يبعث الى اهل الميت، حديث (1610) واخرجه احمد (205/1) والحميدي (247/1) حديث (537) عن سفيان بن عيينة، عن جعفر بن خالد بن سارة عن ابيه عن عبد الله بن جعفر به.

متن حدیث: لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ وَضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص گریبان پھاڑ دے اور گال پیٹے اور زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ

باب 21: نوحہ کرنا حرام ہے

921 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَّمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ الطَّائِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ

متن حدیث: مَاتَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيحَ عَلَيْهِ فَجَآءَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْاِسْلَامِ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجُنَادَةَ بْنِ مَالِكٍ وَّاَنَسٍ وَّاُمِّ عَطِيَّةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا جن کا نام قرظہ بن کعب تھا' ان پر نوحہ کیا گیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے' وہ منبر پر چڑھے' انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا: اسلام میں نوحہ کرنے کی کیا حیثیت ہے؟

میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے' اس پر اس نوحہ کئے جانے کی وجہ سے عذاب نازل ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ،

920- اخرجه البخاری (195/3) کتاب الجنائز: باب: ليس منا من شق الجيوب' حديث (1294) وباب ليس من ضرب الخدود، حديث (1297) وباب: ما ينهى من الويل و دعوى الجاهلية عن المصيبة، حديث (1298) وكتاب المناقب، باب: ما ينهى من دعوى الجاهلية' حديث (3519) ومسلم (350/1'الابی) كتاب الايمان، باب: تحريم ضرب الخدود' وشق الجيوب' والدعاء بدعوى الجاهلية' حديث (165/1'103'166'103) والنسائی (20/4) كتاب الجنائز: باب: ضرب الخدود' حديث (1862) وباب: شق الجيوب' حديث (1864) وابن ماجه (504/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء في النهي عن ضرب الخدود شق الجيوب حديث (1584) واخرجه احمد (386/1'432'442' 456'465) عن مسروق عن ابن مسعود.

921- اخرجه البخاری (191/3) كتاب الجنائز: باب: ما يكره من النياحة على الميت، حديث (1291) ومسلم (331/3'الابی) كتاب الجنائز: باب: الميت يعذب ببكاء اهله عليه (28-933) واخرجه احمد (245/4'252'256) عن علی بن ربيعه الاسدی عن المغيرة بن شعبة به.

حضرت جنادہ بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

922 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ وَالْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِي الرَّبِيعِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَّدَعَهُنَّ النَّاسُ النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْاَحْسَابِ وَالْعَدْوٰى اَجْرَبَ بَعِيْرٌ فَاَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيْرٍ مَنْ اَجْرَبَ الْبَعِيْرَ الْاَوَّلَ وَالْاَنْوَاءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت میں چار کام زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھتے ہیں، جنہیں لوگ ترک نہیں کریں گے۔ نوحہ کرنا، نسب میں طعن کرنا، چھوت کا یقین رکھنا' یعنی ایک اونٹ کو خارش تھی' تو اس کی وجہ سے باقیوں کو بھی ہوگئی (بھلا سوچو) پہلے کو کس نے خارش میں مبتلا کیا تھا؟ اسی طرح یہ اعتقاد رکھنا کہ بارش ستاروں کی گردش کی وجہ سے نازل ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب 22: میت پر (بلند آواز میں) رونا مکروہ ہے

923 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبُكَاءَ عَلَى الْمَيِّتِ قَالُوا الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ وَذَهَبُوْا اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَرْجُوْ اِنْ كَانَ يَنْهَاهُمْ فِيْ حَيَاتِهِ اَنْ لَّا يَكُوْنَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ

◆◆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ

922- اخرجه احمد (2/291، 414، 455، 456، 526، 531) عن علقمة بن مرثد، عن ابی الربیع عن ابی هريرة به۔

923- اخرجه البخاری (3/180) کتاب الجنائز، باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعذب المیت ببعض بکاء اهله علیه اذا کان النوح من سنة، حدیث (1286) واخرجه مسلم (3/326 الابی) کتاب الجنائز: باب: المیت یعذب ببکاء اهله علیه، حدیث (927/16، 927/17، 927/18، 927/19)

بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے میت پر رونے کو مکروہ قرار دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میت کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

انہوں نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے یہ امید ہے: اگر میت نے اپنی زندگی میں اس بات سے منع کر دیا ہو تو اسے کوئی عذاب نہیں ہوگا۔

924 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِیْ اَسِيدُ بْنُ اَبِیْ اَسِيدٍ اَنَّ مُوْسٰى بْنَ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیَّ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا مِنْ مَيِّتٍ يَّمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيهِ فَيَقُوْلُ وَا جَبَلَاهُ وَا سَيِّدَاهُ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهٖ اَهٰكَذَا كُنْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت موسیٰ بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی میت فوت ہو جاتی ہے اور اس پر کوئی روتے ہوئے کھڑا ہو کر یہ کہتا ہے: ہائے پہاڑ، ہائے سردار! یا اس طرح کے الفاظ استعمال کرتا ہے تو اس میت پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں: جو اسے گھونسے مارتے ہوئے یہ کہتے ہیں: کیا تو اسی طرح تھا؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب 23 میت پر رونے کی اجازت

925 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ وَهِمَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُوْدِيًّا اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَاِنَّ اَهْلَهٗ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

924– اخرجه ابن ماجه (508/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في الميت يعذب بما نيح عليه، حديث (1594) واخرجه احمد (414/4) عن اسيد بن ابي اسيد، عن موسى بن ابي موسىٰ عن ابيه به.

925– اخرجه احمد (31/2) عن محمد بن عمرو، عن يحيىٰ بن عبد الرحمن عن ابن عمر به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَآئِشَةَ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَتَاَوَّلُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى) وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ (۱)

◆◆ یحییٰ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میت کے گھر والوں پر رونے کی وجہ سے' میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات فرمائی: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے انہوں نے جھوٹی بات بیان نہیں کی تھی' لیکن وہ غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ایک ایسے شخص کے بارے میں ارشاد فرمائی تھی' جو یہودی ہونے کی حالت میں مرا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اس میت کو عذاب دیا جارہا ہے' اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت قرظہ بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' اور وہ اس آیت کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

''کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

926 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ فَوَجَدَهٗ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهٗ فِىْ حِجْرِهٖ فَبَكٰى فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَتَبْكِىْ اَوَلَمْ تَكُنْ نَّهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نَّهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَّشَقِّ جُيُوْبٍ وَّرَنَّةِ شَيْطَانٍ وَّفِى الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور انہیں ساتھ لے کر اپنے صاحب زادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں اس حالت میں پایا کہ وہ آخری سانسیں لے رہے

(1)- اخرجه عبد بن حميد (ص 309) حديث (1006) عن ابن ابى ليلى، عن عطاء عن جابر بن عبد الله به.

تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں پکڑ لیا' آپ نے انہیں اپنی گود میں رکھا اور رونے لگے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے آپ کی خدمت میں عرض کی: کیا آپ بھی رو رہے ہیں؟ کیا آپ نے رونے سے منع نہیں کیا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! میں نے دو آوازوں سے منع کیا ہے' جو دو احمق لوگوں کی طرح ہوتی ہیں اور گنہگاروں کی طرح ہوتی ہیں' ایک تو وہ جو مصیبت کے وقت چہرہ نوچا جائے اور گریبان چاک کیا جائے اور دوسری وہ جو شیطان کی طرح رونے کی آواز ہوتی ہے۔ (یعنی نوحہ کرنا)

اس بارے میں اس سے زیادہ کلام کیا جاسکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

927 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا

متنِ حدیث: سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لِاَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِىَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِىْ قَبْرِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ کہتے ہیں: میت پر زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے' میت کو عذاب دیا جاتا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن کی مغفرت کرے' انہوں نے جھوٹی بات بیان نہیں کی' لیکن وہ بھول گئے ہیں یا ان سے غلطی سرزد ہوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے تھے' جس پر رویا جا رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: لوگ اس (عورت) پر رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْمَشْىِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

باب 24: جنازے کے آگے چلنا

928 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

927– اخرجه البخاري (181/3) كتاب الجنائز: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم: يعذب الميت ببعض بكاء اهله عليه اذا كان النوح من سنة، وحديث (1289/1288) واخرجه مسلم (327/3– الابي) كتاب الجنائز: باب: الميت يعذب ببكاء اهله عليه، حديث (927/20)– (927/27)

928– اخرجه ابو داؤد (222/2) كتاب الجنائز: باب: المشي امام الجنازة، حديث (3179) والنسائي (56/4) كتاب الجنائز، باب الماشي من الجنازة، حديث (1944، 1945) وابن ماجه (475/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء في المشي امام الجنازة، حديث (1482) واخرجه احمد (8/2، 37، 122، 140) والحميدي (276/2) وحديث (607) من طرق عن سالم عن ابيه به.

متن حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُونَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

929 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّبَكْرٍ الْكُوْفِيِّ وَزِيَادٍ وَّسُفْيَانَ كُلُّهُمْ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متن حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے وہ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

930 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ هٰكَذَا رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَمَالِكٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كُلُّهُمْ يَرَوْنَ اَنَّ الْحَدِيْثَ الْمُرْسَلَ فِيْ ذٰلِكَ اَصَحُّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوْسٰى يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا مُرْسَلٌ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَرٰى ابْنَ جُرَيْجٍ اَخَذَهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ زِيَادٍ وَّهُوَ ابْنُ سَعْدٍ وَّمَنْصُوْرٍ وَّبَكْرٍ وَّسُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَاِنَّمَا هُوَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ رَوٰى عَنْهُ هَمَّامٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَشْيِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْمَشْيَ اَمَامَهَا اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ قَالَ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

◆◆ زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سالم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو ابن جریج' زیاد بن سعد اور دیگر راویوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' جیسا کہ ابن عیینہ نے نقل کیا ہے۔

معمر' یونس بن یزید اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ' دیگر محدثین نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یوں نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

تمام محدثین کے نزدیک یہ روایت ''مرسل'' ہے' اور ''مرسل'' ہونے کے طور پر زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن موسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے عبدالرزاق کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول روایت ''مرسل'' ہونے کے طور پر اس روایت سے زیادہ مستند ہے' جسے ابن عیینہ نے (''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے)

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میرا یہ خیال ہے ابن جریج نے اس روایت کو ابن عیینہ سے حاصل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمام بن یحییٰ نے اس حدیث کو زیاد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ یہ زیاد بن سعد ہیں اس کے علاوہ منصور اور بکر کے حوالے سے نقل کیا ہے' جب کہ سفیان نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہ سفیان بن عیینہ ہیں جن سے ہمام نے روایت نقل کی ہے۔

جنازے کے آگے چلنے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور بعد دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک جنازے کے آگے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

931 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَّاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

آثارِ صحابہ: قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِىْ سَالِمٌ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَمْشِىْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا اَصَحُّ

931- اخرجه ابن ماجه (1/475) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في المشي امام الجنازة، حديث (1482) عن محمد بن بكر البرساني، قال: انبانا يونس الايلي، عن ابن شهاب عن انس بن مالك به.

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلا کرتے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: محمد بن بکر نامی راوی نے اس روایت کو نقل کرنے میں غلطی کی ہے۔ یہ روایت یونس نامی راوی کے حوالے سے' زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سالم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

باب 25: جنازے کے پیچھے چلنا

932 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيٰى اِمَامِ بَنِىْ تَيْمِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ مَاجِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ قَالَ مَا دُوْنَ الْخَبَبِ فَاِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوْهُ وَاِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبَعَّدُ اِلَّا اَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَّلَا تَتْبَعُ وَلَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُضَعِّفُ حَدِيْثَ اَبِىْ مَاجِدٍ لِهٰذَا وقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قِيْلَ لِيَحْيٰى مَنْ اَبُوْ مَاجِدٍ هٰذَا قَالَ طَائِرٌ طَارَ فَحَدَّثَنَا

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا رَاَوْا اَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا اَفْضَلُ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاِسْحٰقُ

توضیحِ راوی: قَالَ اِنَّ اَبَا مَاجِدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ لَّا يُعْرَفُ اِنَّمَا يُرْوٰى عَنْهُ حَدِيْثَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّيَحْيٰى اِمَامُ بَنِىْ تَيْمِ اللّٰهِ ثِقَةٌ يُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ وَيُقَالُ لَهٗ يَحْيَى الْجَابِرُ وَيُقَالُ لَهٗ يَحْيَى الْمُجْبِرُ اَيْضًا وَّهُوَ كُوْفِيٌّ رَوٰى لَهٗ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَبُو الْاَحْوَصِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے پیچھے چلنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تیزی سے چلو' کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو تم اسے جلدی آگے پہنچا دو گے اور اگر وہ برا ہوگا تو اہلِ

932- اخرجه ابو داؤد (223/2) كتاب الجنائز: باب: الإسراع بالجنازة، حديث (3184) وابن ماجه (476/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في المشي امام الجنازة، حديث (1484) واخرجه احمد (432'419'415'494'378/1) عن يحيىٰ بن عبد الله التيمي الجابر، عن ابي ماجد الحنفي عن عبد الله بن مسعود به.

جہنم سے جان چھڑائی جاتی ہے۔ جنازے کے پیچھے چلا جاتا ہے اسے پیچھے نہیں رکھا جاتا' جو اس سے آگے چلے اس کا اس سے تعلق نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہم اسے صرف حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر وہ بھی صرف اسی سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سنا: انہوں نے ابوماجد سے منقول اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حمیدی نے یہ بات بیان کی ہے: ابن عیینہ یہ فرماتے ہیں: یحییٰ سے دریافت کیا گیا: ابوماجد کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایک مجہول الحال شخص۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' ان کے نزدیک جنازے کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابوماجد نامی راوی مجہول ہے ان سے دو روایات منقول ہیں جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

یحییٰ نامی راوی جو بنوتیم اللہ قبیلے کے امام ہیں۔ یہ ثقہ ہیں اور ان کی کنیت "ابوالحارث" ہے۔

ایک قول کے مطابق انہیں یحییٰ جابر کہا جاتا ہے' اور ایک قول کے مطابق انہیں یحییٰ مجبر کہا جاتا ہے' یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

شعبہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابوالاحوص اور سفیان بن عیینہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الرُّكُوْبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

باب 26: جنازے کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے

933 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اِنَّ مَلَآئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ثَوْبَانَ قَدْ رُوِىَ عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ مُحَمَّدٌ الْمَوْقُوْفُ مِنْهُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو سوار دیکھا' تو آپ نے فرمایا: کیا یہ اس بات سے حیاء نہیں کرتے کہ اللہ کے فرشتے تو پیدل چلیں اور تم لوگ سواری پر سوار ہو۔

933- اخرجه ابن ماجه (475/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء فى شهود الجنائز، حديث (1480) عن ابى بكر بن ابى مريم، عن راشد بن سعيد عن ثوبان به.

اس بارے میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول روایت ''موقوف'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 27: اس بارے میں رخصت کا بیان

934 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَال سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ اَبِى الدَّحْدَاحِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لَّهُ يَسْعَى وَنَحْنُ حَوْلَهُ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهِ

◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن دحداح کے جنازے میں شریک ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک تیز دوڑنے والے گھوڑے پر سوار تھے' چونکہ ہم آپ کے اردگرد تھے اس لئے آپ اسے آرام سے چلا رہے تھے۔

935 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ عَنِ الْجَرَّاحِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَ جَنَازَةَ اَبِى الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَّرَجَعَ عَلٰى فَرَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابن دحداح کے جنازے میں پیدل تشریف لے گئے تھے لیکن وہاں پر واپسی پر آپ گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب 28: جنازے کو جلدی لے جانا

936 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ يَّكُنْ خَيْرًا تُقَدِّمُوْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ يَّكُنْ شَرًّا تَضَعُوْهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

934- اخرجه مسلم (375/3' الابی) كتاب الجنائز' باب: ركوب المصلى على الجنازة اذا انصرف' حديث (965/89) وابو داؤد (222/2) كتاب الجنائز باب: الركوب فى الجنازة' حديث (3178) والنسائى (85/4) كتاب الجنائز، باب الركوب بعد الفراغ من الجنازة، حديث (2026) واخرجه احمد (90/5'95'102)وعبدالله بن احمد فى زوائده على المسند (98/5'99) عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة به.

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: جنازے کو تیزی سے لے جاؤ! کیونکہ اگر وہ اچھا ہوگا تو تم اسے بھلائی کی طرف لے جاؤ گے اگر وہ برا ہوگا' تو تم اپنی گردن سے بوجھ اتار دو گے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلَى أُحُدٍ وَّذِكْرِ حَمْزَةَ

باب 29: شہدائے اُحد کا بیان اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

937 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَآهُ قَدْ مُثِّلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتَّى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بُطُونِهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهُ فِيهَا فَكَانَتْ إِذَا مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا مُدَّتْ عَلَى رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ قَالَ فَكَثُرَ الْقَتْلَى وَقَلَّتِ الثِّيَابُ قَالَ فَكُفِّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرٍ وَّاحِدٍ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ عَنْهُمْ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا فَيُقَدِّمُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ النَّمِرَةُ الْكِسَاءُ الْخَلَقُ

اختلافِ سند: وَقَدْ خُولِفَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَّرَوَى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ جَابِرٍ وَّلَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

قولِ امام بخاری: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدِيثُ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرٍ أَصَحُّ

936– اخرجه البخاري (218/3) كتاب الجنائز، باب: السرعة بالجنازة، حديث (1315) ومسلم (351/3' الابي) كتاب: الجنائز: باب: الاسراع في الجنازة، حديث (944/50) وابو داؤد (223/2) كتاب الجنائز: باب: الاسراع بالجنازة، حديث (3181) والنسائي (41/4) كتاب الجنائز، با: السرعة بالجنازة، حديث (1910) وابن ماجه (474/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في شهود الجنائز، حديث (1477) اخرجه احمد (240/2'280) الحميدي (1022/2) حديث (1022) عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن ابي هريرة به.

937– اخرجه ابو داؤد (212/2) كتاب الجنائز، باب: في الشهيد يغسل، حديث (3136) واخرجه احمد (128/3) وعبد بن حميد (ص 352) حديث (1164) عن اسامة بن زيد، عن ابن شهاب عن انس بن مالك به.

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان کے پاس آکر ٹھہرے تو آپ نے دیکھا کہ ان کی لاش کی بے حرمتی کر دی گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر صفیہ کی پریشانی کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں اسی حالت میں چھوڑ دیتا' یہاں تک کہ درندے آکر انہیں کھا جاتے اور قیامت کے دن ان درندوں کے پیٹ سے انہیں زندہ کیا جاتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر منگوائی اور اس میں انہیں کفن دیا' وہ چادر ایسی تھی کہ اگر ان کے سر پر ڈالی جاتی تھی' تو پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور اگر پاؤں کو ڈھانپا جاتا تھا' تو سر سے ہٹ جاتی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: شہیدوں کی تعداد زیادہ تھی اور کپڑے کم تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعض اوقات ایک، دو بلکہ تین آدمیوں کو بھی ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا اور پھر انہیں ایک ہی قبر میں دفنا دیا گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان شہداء کے بارے میں دریافت کرتے تھے' ان میں سب سے زیادہ قرآن کسے یاد ہے؟ تو آپ اس کو قبلہ کی سمت میں آگے رکھتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شہداء کو دفن کروا دیا اور ان کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اَلنَّمِرَةُ سے مراد پرانی چادر ہے۔

اس حدیث کو روایت کرنے میں اسامہ بن زید نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے۔

لیث بن سعد نے اسے ابن شہاب کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن کعب کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' جبکہ معمر نے زہری کے حوالے سے' عبداللہ بن ثعلبہ کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق صرف اسامہ بن زید نامی راوی نے اسے زہری کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: لیث نے ابن شہاب کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن کعب کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے' وہ درست ہے۔

بَاب اٰخَرُ

باب 30: بلاعنوان

938 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُسْلِمِ الْاَعْوَرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِىْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِّنْ لِّيفٍ عَلَيْهِ اِكَافٌ مِّنْ لِيفٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَنْ اَنَسٍ

توضیح راوی: وَّمُسْلِمٌ الْاَعْوَرُ يُضَعَّفُ وَهُوَ مُسْلِمُ بْنُ كَيْسَانَ الْمُلَائِىُّ تُكُلِّمَ فِيهِ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے تھے، جنازے میں شامل ہوا کرتے تھے، گدھے پر سوار ہوجایا کرتے تھے، غلام کی دعوت بھی قبول کرلیتے تھے۔ جنگ قریظہ کے دن آپ جس گدھے پر سوار تھے اس کی لگام کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی اوراس کی زین بھی کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث' ہم اسے صرف مسلم نامی راوی کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

مسلم اعور کو محدثین نے ضعیف قرار دیا گیا ہے' یہ صاحب مسلم بن کیسان ملائی ہیں۔

ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ شعبہ اور سفیان نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

939 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِىْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِى الْمَوْضِعِ الَّذِىْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيهِ اُدْفِنُوْهُ فِىْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُلَيْكِىُّ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

اسنادِدیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ فَرَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو لوگوں کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن

938–اخرجه ابن ماجه (1398/2) كتاب الزهد: باب: البراءة من الكبر والتواضع، حديث (4178) عن مسلم الاعور، عن انس بن مالك به

کرنے کے بارے میں اختلاف ہوا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں وہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو مجھے بھولی نہیں ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تھا اللہ تعالیٰ نبی کی روح کو اسی جگہ قبض کرتا ہے' جس جگہ وہ نبی دفن ہونا پسند کرتا ہے' تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کی جگہ پر آپ کو دفن کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابوبکر نامی راوی کو ان کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَاب اٰخَرُ

باب 31: بلاعنوان

940 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ عِمْرَانُ بْنُ اَنَسٍ الْمَكِّيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ وَعِمْرَانُ بْنُ اَبِىْ اَنَسٍ مِصْرِىٌّ اَقْدَمُ وَاَثْبَتُ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ اَنَسٍ الْمَكِّيِّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے مرحومین کی اچھی باتوں کا تذکرہ کرو اور ان کی برائیوں کے ذکر سے اجتناب کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: عمران بن انس مکی ''منکر الحدیث'' ہیں۔

بعض راویوں نے اس روایت کو عطاء کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

عمران بن ابوانس مصری عمران بن انس مکی سے مستند راوی ہیں اور پہلے کے زمانے کے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ

باب 32: جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ جانا

940- اخرجه ابو داؤد (692/2) كتاب الادب ، باب: فى النهى عن سب الموتى، حديث (4900) عن ابى كريب محمد بن العلاء عن معاوية بن هشام، عن عمران بن انس المكى عن عطاء عن ابن عمر به.

941 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ اَبِىْ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوضَعَ فِى اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حَبْرٌ فَقَالَ هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِى الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازے کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے تو اس وقت تک تشریف فرما نہیں ہوتے تھے جب تک میت کو لحد میں رکھ نہ دیا جائے ایک مرتبہ یہودیوں کا ایک عالم آیا اور بولا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: ان کی مخالفت کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بشر بن رافع نامی راوی علم حدیث میں مستند نہیں ہیں۔

بَاب فَضْلِ الْمُصِيبَةِ اِذَا احْتَسَبَ

باب **33**: مصیبت پر ثواب کی امید رکھنے کی فضیلت

942 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ

متنِ حدیث: قَالَ دَفَنْتُ ابْنِىْ سِنَانًا وَّاَبُوْ طَلْحَةَ الْخَوْلَانِىُّ جَالِسٌ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اَخَذَ بِيَدِىْ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ يَا اَبَا سِنَانٍ قُلْتُ بَلٰى فَقَالَ حَدَّثَنِى الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِىْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِىْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِىْ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ ابوسنان بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا ابوطلحہ خولانی قبر کے کنارے بیٹھ گئے جب میں قبر سے باہر آنے لگا تو انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا اور بولے: اے ابوسنان! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو

941- اخرجه ابو داؤد (221/1) كتاب الجنائز، باب: القيام للجنازة، حديث (3176) وابن ماجه (493) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في القيام للجنازة حديث (1545) عن بشر بن رافع، عن عبد الله بن سليمان بن جنادة بن اميه عن ابيه، عن جده عن عبادة بن الصامت به.

942- اخرجه احمد (415/4) وعبد بن حميد (ص194) حديث (551) عن حماد بن سلمة، عن ابى سنان، عن ابى طلحة الخولانى، قال، حدثنى الضحاك بن عبد الرحمن بن عزرب عن ابى موسىٰ الاشعرى به.

انہوں نے فرمایا: ضحاک بن عبدالرحمن نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کا بچہ فوت ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے یہ فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے اس کے جگر کے ٹکڑے کو قبض کرلیا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جی ہاں! تو اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے' میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی اور ''انا للّٰہ و انا الیہ راجعون'' پڑھا' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بنادو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب 34: جنازے پر تکبیر کہنا

943 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ اَبِي اَوْفٰى وَجَابِرٍ وَّيَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَنَسٍ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَيَزِيْدُ بْنُ ثَابِتٍ هُوَ اَخُو زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ شَهِدَ بَدْرًا وَّزَيْدٌ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَازَةِ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی' آپ نے اس میں چار تکبیریں کہیں۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن ابی اوفی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

943- اخرجه مالك في المؤطا (226/1) كتاب الجنائز، باب، التكبير على الجنائز، حديث (14) والبخاري (139/3) كتاب الجنائز، باب: الرجل ينعى الى اهل الميت بنفسه، حديث (1245) وباب: الصفوف على الجنازة، حديث (1318)، وباب: الصلوٰة على الجنائز، حديث (1327-1328) وباب: التكبير على الجنازة اربعاً حديث (1333) وكتاب مناقب الانصار، باب: موت النجاشي، حديث (3880'3881) ومسلم (361/3 الابي) كتاب الجنائز: باب: في التكبير على الجنازة' حديث (951/62'951/63) وابو اوذد (230/2) كتاب الجنائز: باب: الصلوٰة على المسلم يموت يف بلاد الشرك، حديث (3204) والنسائي (69/4) كتاب الجنائز، باب: الصفوف على الجنازة، حديث (1971) وباب: عدد التكبير على الجنازة حديث (1980) وباب: الاستغفار للمؤمنين، حديث (2041) وابن ماجه (490/1) كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلوٰة على النجاشي، حديث (1534) واخرجه احمد (230/2'280'289'384'438'479'529'241) والحميدى (445/2) حديث (1023) من طرق عن ابي سلمة بن عبد الرحمن وابن المسيب عن ابي هريرة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ نامی راوی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں اور عمر میں ان سے بڑے ہیں انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے جبکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں گی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

944 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَّاِنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوُا التَّكْبِيْرَ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا فَاِنَّهٗ يُتَّبَعُ الْاِمَامُ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے ایک جنازے میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی ہم نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح تکبیر کہتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اس طرف گئے ہیں ان کے نزدیک نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات فرمائی ہے: اگر امام نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے تو آدمی کو اس کی پیروی کرنی چاہیے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب 35: نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے؟

944- اخرجه مسلم (365/3، الابی) كتاب الجنائز: باب: الصلوة على القبر، حديث (957/72) وابو داؤد (228/2) كتاب الجنائز: باب: التكبير على الجنازة، حديث (3197) والنسائی (72/4) كتاب الجنائز: باب: عدد التكبير على الجنازة، حديث (1982) وابن ماجه (482/1) كتاب الجنائز، باب: ماجاء فيمن كبر خمسا، حديث (1505) واخرجه احمد (367/4، 372)عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابی ليلیٰ عن زيد بن ارقم به۔

945 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِي اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا

اسنادِ دیگر: قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَزَادَ فِيْهِ اللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَآئِشَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَّجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ وَالِدِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَّرَوٰى هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّرَوٰى عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّعِكْرِمَةُ رُبَّمَا يَهِمُ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى وَرُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ اَصَحُّ الرِّوَايَاتِ فِيْ هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَسَاَلْتُهُ عَنِ اسْمِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ

◆◆ ابوابراہیم اشہلی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز جنازہ ادا کرتے تھے' تو اس میں یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! ہمارے زندہ لوگوں' ہمارے مرحومین، ہمارے حاضر لوگوں، ہمارے غیر حاضر لوگوں، ہمارے چھوٹوں، ہمارے بڑوں، ہمارے مردوں، ہماری عورتوں کی مغفرت کردے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''اے اللہ! ہم میں سے جسے تو نے زندہ رکھنا ہو' اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور جسے تو نے موت دینی ہو' اسے ایمان کی حالت میں موت دینا''۔

اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

ابوابراہیم کے والد سے منقول یہ روایت ''حسن صحیح'' ہے۔

ہشام اور علی بن مبارک نے اس روایت کو یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے، نبی

945- اخرجه ابو داؤد (229/2) كتاب الجنائز : باب: الدعاء للميت ، حديث (3201) وابن ماجه (480/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فى الدعاء فى الصلوٰة على الجنازة' حديث (1498) واخرجه احمد (368/2) عن ابى سلمة عن ابى هريرة به.

اکرم ﷺ سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

عکرمہ نے اسے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے، ابوسلمہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ عکرمہ بن عمار سے منقول روایت محفوظ نہیں ہے۔

یحییٰ سے روایات نقل کرنے میں عکرمہ بعض اوقات وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے (اسی کی مانند) نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس بارے میں سب سے زیادہ مستند روایت یحییٰ بن ابوکثیر کی ابوابراہیم اشہلی کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے نقل کردہ روایت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ابوابراہیم اشہلی کا نام دریافت کیا تو انہیں اس کا پتہ نہیں تھا۔

946 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلَاتِهٖ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ وَاغْسِلْهُ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِيْثُ

◄► حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا: آپ نے نماز جنازہ ادا کی تو مجھے آپ ﷺ کی اس میت کے لئے اس دعا کا علم ہوا۔

"اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے تو اس پر رحم کر اور اس کے (گناہوں کو) رحمت کے اولوں کے ذریعے یوں دھو دے جیسے کپڑے کو دھویا جاتا ہے"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں منقول سب سے زیادہ مستند روایت یہی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب 36: نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا

947 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

946- اخرجه مسلم (372/3- الابی) كتاب الجنائز، باب: الدعا للميت في الصلوٰة، حديث (963/85) والنسائی (51/1) كتاب الطهارة، باب: الوضوء بماء البرد، حديث (62) وكتاب الجنائز: باب: الدعاء، حديث (1983، 1984)، وابن ماجه (481/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في الدعاء في الصلوٰة على الجنازة، حديث (1500) واخرجه احمد (23/6، 28) عن جبير بن نفير، عن عوف بن مالك به.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اُمِّ شَرِیْكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِذٰلِكَ الْقَوِیِّ

توضیح راوی: اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عُثْمَانَ هُوَ اَبُوْ شَیْبَةَ الْوَاسِطِیُّ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ

آثارِ صحابہ: وَالصَّحِیْحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهٗ مِنَ السُّنَّةِ الْقِرَاءَةُ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی ہے۔

اس بارے میں سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول اس حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

اس کا راوی ابراہیم بن عثمان جو ابوشیبہ واسطی ہے۔ یہ "منکر الحدیث" ہے۔

مستند روایت یہی ہے: یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے: نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

948 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَوْفٍ

متن حدیث: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ اَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ یَخْتَارُوْنَ اَنْ یُّقْرَاَ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ بَعْدَ التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا یُقْرَاُ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ اِنَّمَا هُوَ ثَنَاءٌ عَلَی اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالدُّعَاءُ لِلْمَیِّتِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَغَیْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ

توضیح راوی: وَطَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ هُوَ ابْنُ اَخِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَوٰی عَنْهُ الزُّهْرِیُّ

◆◆ طلحہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک نماز جنازہ ادا کی' اس میں سورہ فاتحہ پڑھی' میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: شاید) سنت کی

947- اخرجه ابن ماجه (479/1) كتاب الجنائز: باب، ما جاء في القرأة على الجنازة، حديث (1495) عن احمد بن منيع عن زيد بن الحباب عن ابراهيم بن عثمان، عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس به.

948- اخرجه البخاري (242/3) كتاب الجنائز، باب: قرأة فاتحة الكتاب على الجنازة، حديث (1335) وابو داؤد (228/2) كتاب الجنائز: باب: ما يقرا على الجنازة، حديث (3198) والنسائي (84/4) كتاب الجنائز، باب: الدعاء حديث (1988/1987) عن سعد بن ابراهيم، عن طلحة بن عبد الله بن عوف عن ابن عباس به.

تکمیل کے لئے ہے۔

امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ امام احمد رحمتہ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمتہ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: نماز جنازہ میں قرأت نہیں کی جائے گی' اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی جائے گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے گا' اور میت کے لئے دعا کی جائے گی۔

امام سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

طلحہ بن عبداللہ بن عوف حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے بھتیجے ہیں۔ زہری نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَالشَّفَاعَةِ لِلْمَيِّتِ

باب 37: میت کے لئے دعا اور سفارش کیسے کی جائے؟

949 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّاَهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْجَبَ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَمَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَرَوٰى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاَدْخَلَ بَيْنَ مَرْثَدٍ وَّمَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَجُلًا وَّرِوَايَةُ هٰؤُلَآءِ اَصَحُّ عِنْدَنَا

◆◆ عبداللہ یزنی بیان کرتے ہیں: حضرت مالک بن زہیرہ رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ ادا کرتے اور لوگ کم ہوتے' تو وہ انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے اور پھر یہ بیان کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کی نماز جنازہ' تین صفیں ادا کر لیں' اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مالک بن جبیرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔ دیگر راویوں نے اسے محمد بن

949- اخرجه ابن ماجه (478/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فيمن صلى عليه جماعة من المسلمين، حديث (1490) وابو داؤد (219/2).

اسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابراہیم بن سعد نے اس روایت کو محمد بن اسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے انہوں نے مرثد نامی راوی اور حضرت مالک بن ہبیرہ کے درمیان ایک اور شخص کا تذکرہ کیا ہے ہمارے نزدیک ان لوگوں کی روایات مستند ہیں۔

950 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَيُّوْبَ وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيعٍ كَانَ لِعَآئِشَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَتُصَلِّی عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُونَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ وقَالَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ فِیْ حَدِيْثِهٖ مِائَةٌ فَمَا فَوْقَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ اَوْقَفَهٗ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مسلمانوں میں سے جس مرنے والے شخص کی نماز جنازہ مسلمانوں کا ایک گروہ ادا کرلے جن کی تعداد ایک سو ہو وہ اس کے لئے شفاعت کریں تو اس میت کے بارے میں ان کی شفاعت قبول ہوتی ہے۔

علی نامی راوی نے اپنی روایت میں ''ایک سو یا اس سے زیادہ'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض محدثین نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

باب 38: سورج نکلنے کے وقت یا غروب ہونے کے وقت نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے

951 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ

950- مسلم (3/356- الابی) کتاب الجنائز، باب: من صلی علیہ مائہ شفعوافیہ، حدیث (947/58) والنسائی (4/75) کتاب الجنائز: باب: فضل من صلی علیہ مائة، حدیث (1991-1992) اخرجہ احمد (3/266)، (6/32،40،97،231) والحمیدی (1/108) حدیث (222) عن ابی قلابة، عن عبد اللہ بن یزید رضیع عائشة عن عائشہ بہ.

951- مسلم (2/181 الابی) کتاب صلوٰة المسافرین وقصرھا، باب الاوقات التی نھی عن الصلوٰة فیھا، حدیث (293/831) وابو داؤد (2/225) کتاب الجنائز: باب: الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبھا حدیث (3192) والنسائی (1/275) کتاب المواقیت: باب: الساعات التی نھی عن الصلوٰة فیھا، حدیث (560) وباب، النھی عن الصلوٰة نصف النھار، حدیث (565) وکتاب الجنائز باب: الساعات التی نھی عن اقبار الموتی فیھن، حدیث (2013) وابن ماجہ (1/486) کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الاوقات التی لا یصلی یفھا علی المیت ولا یدفن، حدیث (1519) والدارمی (1/333) کتاب الصلوٰة، باب: ای ساعة یکرہ فیھا الصلوٰة واحمد (4/152) عن موسیٰ بن علی بن رباح اللخمی، عن ابیہ عن عقبة بن عامر بہ.

متنِ حدیث: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَكْرَهُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَازَةِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَاتِ

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا يَعْنِي الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَكَرِهَ الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا وَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي السَّاعَاتِ الَّتِيْ تُكْرَهُ فِيْهِنَّ الصَّلٰوةُ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین گھڑیاں ایسی ہیں' جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ادا کرنے اور اس دوران اپنے مردوں کو دفن کرنے سے منع کیا ہے' جب سورج نکلنے والا ہو' یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے جب زوال کا وقت ہو' یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے اور جب غروب ہونے کے قریب ہو' یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' انہوں نے ان گھڑیوں میں نماز جنازہ ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کے یہ الفاظ کہ ہم اس دوران اپنے مردوں کو دفن کریں اس سے مراد نماز جنازہ ادا کرنا ہے۔

سورج نکلنے کے وقت، اس کے غروب ہونے کے وقت اور زوال کے وقت' یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔ نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان اوقات میں' جن میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے' ان میں نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَطْفَالِ

باب 39: بچوں کی نماز جنازہ ادا کرنا

952 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ ابْنُ بِنْتِ اَزْهَرَ السَّمَّانِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ زِيَادِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: رَوَاهُ اِسْرَآئِيْلُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا يُصَلّٰى عَلَى الطِّفْلِ وَاِنْ لَمْ يَسْتَهِلَّ بَعْدَ اَنْ يُّعْلَمَ اَنَّهٗ خُلِقَ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سوار ہو کر جنازے کے ساتھ جانے والا جنازے کے پیچھے رہے جبکہ پیدل چلنے والا (آگے یا پیچھے) جہاں چاہے رہے اور بچے کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اسرائیل اور دیگر راویوں نے اسے سعید بن عبید اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: بچے کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی' اگرچہ پیدا ہونے کے بعد وہ رویا نہ ہو' لیکن یہ علم ہو کہ اس کی تخلیق مکمل ہو گئی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنِيْنِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

باب 40: (نومولود) بچے کی نماز جنازہ اس وقت تک ادا نہیں کی جائے گی جب تک وہ (پیدائش کے بعد) چیخ کر نہ روئے

953 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ قَدِ اضْطَرَبَ النَّاسُ فِيْهِ فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْفُوْعًا وَّرَوٰى اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوْفًا وَّرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوْفًا وَّكَاَنَّ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ

952- اخرجه ابوداؤد (222/2) كتاب الجنائز: باب: المشى امام الجنازة، حديث (3180) والنسائى (56/4) كتاب الجنائز: باب: مكان الماشى من الجنازة حديث (1943) وباب الصلوٰة على الاطفال، حديث (1984) وابن ماجه (483/1) كتاب: الجنائز: باب: ما جاء فى الصلوٰة على الطفل، حديث (1507) عن زياد بن جبير بن حية عن ابيه عن المغيرة بن شعبة به، كما اخرجه النسائى من طريق زياد بن ايوب عن الواحد بن واصل عن سعيد بن عبيد الله عن زياد بن جبير عن ابيه به (55/4) كتاب الجنائز باب: مكان الراكب من الجنازة، حديث (1944) وابن ماجه من طريق محمد بن بشار عن روح بن عبادة (475/1) كتاب الجنائز، باب ما جاء فى شهود الجنازة، حديث (1481).

953- اخرجه ابن ماجه (483/1) كتاب الجنائز، باب، ما جاء فى الصلوٰة على الطفل، حديث (1508) وكتاب الفرائض، باب: اذا استهل المولود ورث، حديث (2750) عن ابى الزبير عن جابر به۔

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا قَالُوْا لَا يُصَلّٰى عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (نومولود) بچے کی نماز جنازہ اس وقت تک ادا نہیں کی جائے گی، جب تک وہ کسی کا وارث نہیں بنے گا' اور وہ کسی کا وارث اس وقت تک نہیں بنے گا' جب تک وہ (پیدائش کے فوراً بعد) چیخ کر نہ روئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے بارے میں راویوں نے اضطراب کیا ہے۔

بعض راویوں نے اسے ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اشعث بن سوار اور دیگر راویوں نے' ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یوں لگتا ہے: یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: نومولود بچے کی نماز جنازہ اس وقت تک ادا نہیں کی جائے گی' جب تک وہ (پیدائش کے فوراً بعد) چیخ کر نہ روئے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 41: مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا

954 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ مَالِكٌ لَّا يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وقَالَ الشَّافِعِيُّ يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی تھی۔

954- اخرجه مسلم (385/3' الابی) كتاب الجنائز، باب: الصلوٰة على الجنازة فى المسجد، حديث (973/99) وابو داؤد (225/2) كتاب الجنائز، باب الصلوٰة على الجنازة فى المسجد، حديث (3189) والنسائى (68/4) كتاب الجنائز، باب: الصلوٰة على الجنازة فى المسجد، حديث (1967) وابن ماجه (486/1) كتاب الجنائز، باب، ما جاء فى الصلوٰة على الجنائز فى المسجد، حديث (1518) واخرجه الامام احمد (169'133'79/6) عن عباد بن عبد الله بن الزبير عن عائشه به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔
بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات فرمائی ہے: نماز جنازہ مسجد میں ادا نہیں کی جاسکتی۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسجد میں نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے' انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَيْنَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

باب 42: مرد یا عورت (کی نماز جنازہ میں) امام کہاں کھڑا ہو؟

955 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ غَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَاْسِه ثُمَّ جَآئُوْا بِجَنَازَةِ امْرَاَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَاَيْتَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مُقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوْا

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ مِثْلَ هٰذَا وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هَمَّامٍ فَوَهِمَ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ غَالِبٍ عَنْ اَنَسٍ وَّالصَّحِيْحُ عَنْ اَبِىْ غَالِبٍ وَّقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِىْ غَالِبٍ مِثْلَ رِوَايَةِ هَمَّامٍ وَّاخْتَلَفُوْا فِىْ اسْمِ اَبِىْ غَالِبٍ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُقَالُ اسْمُهُ نَافِعٌ وَّيُقَالُ رَافِعٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ ابوغالب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک مرد کی نماز جنازہ میں شرکت کی' تو وہ اس کے سر کے مقابل میں کھڑے ہوئے' پھر قریش سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کا جنازہ لے کر لوگ آئے' انہوں نے عرض کی: اے ابوحمزہ! آپ اس کی بھی نماز جنازہ ادا کردیں' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ چارپائی کے وسط کے مقابل میں کھڑے ہوئے۔
علاء بن زیاد نے ان سے دریافت کیا: کیا' آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح خاتون کی نماز جنازہ میں اس جگہ پر کھڑے ہوئے دیکھا ہے؟ جہاں آپ کھڑے ہوئے تھے اور مرد کی نماز جنازہ میں اس جگہ دیکھا ہے (جہاں آپ کھڑے ہوئے تھے؟) تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے فرمایا: اسے یاد رکھنا۔

955- اخرجه ابو داؤد (226/2) كتاب الجنائز، باب: اين يقوم الامام من الميت اذا صلى عليه، حديث (4194) وابن ماجه (479/1) كتاب الجنائز، باب ما جاء فى اين يقو الامام اذا صلى على الجنازة،حديث (1494)

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

دیگر راویوں نے اسے ہمام کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

وکیع نامی راوی نے اس رویت کو ہمام کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور اس میں وہم کیا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ غالب کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

درست یہ ہے: یہ ابوغالب سے منقول ہے۔

عبدالوارث بن سعید اور دیگر راویوں نے اس روایت کو ابوغالب نامی راوی کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' جیسے ہمام نے نقل کیا ہے۔

محدثین نے ابوغالب نامی راوی کے نام کے بارے میں اختلاف کیا ہے بعض نے یہ کہا ہے: ان کا نام نافع تھا' اور ایک قول کے مطابق رافع تھا۔

بعض اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

956 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى امْرَاَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کی نمازِ جنازہ ادا کی' تو آپ اس کے وسط کے مقابل میں کھڑے ہوئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو حسین معلم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

956- اخرجه البخاری (239/3) كتاب الجنائز: باب: اين يقوم من المرأة والرجل؟ حديث (1332) ومسلم (3/374- الابی) كتاب الجنائز: باب: اين يقوم الامام من الميت للصلوٰة عليه، حديث (964/87) وابو اددٔد (227/2) كتاب الجنائز: باب: اين يقوم الامام من الميت اذا صلى عليه، حديث (3195) والنسائی (195/4) كتاب الحيض، الاستحاضة، باب: الصلوٰة عن النفساء، حديث (993) و كتاب الجنائز: باب: الصلوٰة على الجنازة قائما، حديث (1976) وباب، اجتماع جنائز الرجال والنساء، حديث (1979) وابن ماجه، (479/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فی اين يقوم الامام اذا صلى على الجنازة، حديث (1493) واخرجه احمد (5/14-19) عن حسين بن ذكوان المعلم عن عبد الله بن بريدة عن سمرة بن جندب به۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ

باب 43: شہید کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا

957 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصَلّٰى عَلَى الشَّهِيْدِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلّٰى عَلَى الشَّهِيْدِ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى حَمْزَةَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''غزوۂ احد'' میں شہید ہونے والوں میں' سے دو افراد کو ایک کپڑے میں اکٹھا کیا' پھر آپ نے دریافت کیا: ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد تھا؟ جس کی طرف اشارہ کیا گیا' آپ نے اسے لحد میں پہلے رکھا' آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں ان سب لوگوں کا گواہ ہوں گا' پھر آپ نے ان شہداء کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا' آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا نہیں کی' ان شہداء کو غسل نہیں دیا گیا۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ایک سند کے مطابق زہری رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

957- اخرجه البخاري (284/3) كتاب الجنائز : باب: الصلوٰة على الشهيد حديث (1343) وباب دفن الرجلين والثلاثة في قبر، حديث (1345) وباب: من لم ير غسل الشهداء، حديث (1346) وباب من يقدم في اللحد، حديث (1347، 1348) وباب: اللحد والشق في القبر حديث (1353) وابو داؤد (213/2) كتاب الجنائز، باب' الشهيد يغسل' حديث (3138، 3139) والنسائي (62/4) كتاب الجنائز: باب : ترك الصلوٰة عليهم، حديث (1955) وابن ماجه (485/1) كتاب الجنائز ؛ باب: ما جاء في الصلوٰة على الشداء ودفنهم، حديث (1514) وعبد بن حميد (ص336) حديث (1119) عن الليث بن سعد، عن الزهري عن عبد الرحمن بن كعب عن جابر بن عبد الله به۔

بعض راویوں نے اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔

شہید کی نماز جنازہ کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: شہید کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔

اہلِ مدینہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: شہید کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

ان حضرات نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ادا کی تھی۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب 44: قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا

958 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ اَخْبَرَنِي مَنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَى قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ اَصْحَابَهُ خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَنْ اَخْبَرَكَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّبُرَيْدَةَ وَيَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَاَبِي قَتَادَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُصَلّٰى عَلَى الْقَبْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ صُلِّيَ عَلَى الْقَبْرِ وَرَاَى ابْنُ الْمُبَارَكِ الصَّلٰوةَ عَلَى الْقَبْرِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يُصَلّٰى عَلَى الْقَبْرِ اِلٰى شَهْرٍ

حدیث دیگر: وَقَالَا اَكْثَرُ مَا سَمِعْنَا عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ اُمِّ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بَعْدَ شَهْرٍ

958- اخرجه البخاری (222/3) کتاب الجنائز، باب: الصفوف علی الجنازة، حدیث (1319) وباب: صفوف الصبیان مع الرجال فی الجنائز، حدیث (1321) وباب: سنة الصلوٰة علی الجنائز، حدیث (1322) وباب: صلوٰة الصبیان مع الناس علی الجنائز، حدیث (1326) وباب، الصلوٰة علی القبر بعد ما یدفن، حدیث (1336) ومسلم (365/3، الابی) کتاب الجنائز، باب: الصلوٰة علی القبر، حدیث (954/68، 954/69) وابو داؤد (227/2) کتاب الجنائز، باب: التکبیر علی الجنازة، حدیث (3196) والنسائی (85/4) کتاب الجنائز باب: الصلوٰة علی القبر، حدیث (2023-2024) وابن ماجه (489/1) کتاب الجنائز، باب: ما جاء فی الصلوٰة علی القبر، حدیث (1530) واخرجه احمد (224/1، 283، 338) عن الشعبی عن ابن عباس

◆◆ شعبی بیان کرتے ہیں: مجھے ان صحابی نے یہ بات بتائی ہے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک الگ تھلگ قبر کو دیکھا' تو آپ نے اپنے ساتھیوں کی صف بنوا کر اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

شعبی سے دریافت کیا گیا: آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: قبر پر نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب میت کو ایسے عالم میں دفن کیا گیا ہو کہ اس کی نماز جنازہ ادا نہ کی گئی ہو' تو قبر پر نماز جنازہ ادا کر لی جائے گی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (مرحوم کے مرنے کے بعد) ایک ماہ تک قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

ان دونوں نے یہ بات بیان کی ہے: اس بارے میں ہم نے جو زیادہ تر روایت سنی ہے' وہ سعید بن مسیب کے حوالے سے منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کی قبر پر ایک ماہ کے بعد نماز جنازہ ادا کی تھی۔

959 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ

متنِ حدیث: اَنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَدْ مَضٰى لِذٰلِكَ شَهْرٌ

◆◆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت وہاں موجود نہیں تھے' جب آپ تشریف لائے' تو آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی' حالانکہ اس واقعہ کو (یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کے وصال کو) ایک ماہ گزر چکا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ

باب 45: نبی اکرم ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ ادا کرنا

960 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ وَّحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ

959-اخرجه ابن ابى شيبة (360/3) والبيهقى (48/4)

حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ وَّجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهٖ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّاَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ لَهٗ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا ہے' تم اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو!

راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ کھڑے ہوئے' ہم نے صف قائم کی' جس طرح نماز جنازہ کی صف قائم کی جاتی ہے' اور ہم نے نجاشی کی نماز جنازہ اسی طرح ادا کی جیسے کسی بھی میت کی ادا کی جاتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابوقلابہ نے اس روایت کو اپنے چچا ابومہلب کے حوالے سے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابومہلب نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام معاویہ بن عمرو ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب 45: نماز جنازہ ادا کرنے کی فضیلت

961 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَّمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰى يُقْضٰى دَفْنُهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا اَوْ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَآئِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ صَدَقَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

960- اخرجه مسلم (364/3، الابى) كتاب الجنائز، باب: فى التكبير على الجنازة، حديث (953/67) والنسائى (57/4) كتاب الجنازة، باب: الامر بالصلوٰة على الميت، حديث (1946) وباب: الصفوف على الجنازة، حديث (1975) وابن ماجه (491/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في الصلوٰة على النجاشي، حديث (1535) اخرجه احمد (431/4، 433، 439، 446) عن يونس، عن محمد بن سيرين، عن عمران بن -

961- اخرجه احمد (470/2، 498، 503) عن محمد بن عمرو، عن ابى سلمة عن ابى هريرة به۔

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِیْ سَعِيْدٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَثَوْبَانَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِیَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص نماز جنازہ ادا کرے' اسے ایک قیراط ثواب ملے گا' اور جو شخص میت کے دفن ہونے تک اس کے ساتھ جائے' اسے دو قیراط ثواب ملے گا۔ ان میں سے ایک (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ان دونوں میں سے چھوٹا (قیراط) اُحد پہاڑ جتنا ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کا تذکرہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا' تو انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے صحیح بیان کیا ہے' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے تو بہت سے قیراط ضائع کر دیے۔

اس بارے میں حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَاب اٰخَرُ

باب 46: بلاعنوان

962 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمُهَزِّمِ قَالَ صَحِبْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَشْرَ سِنِيْنَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَّحَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

توضیح راوی: وَاَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَضَعَّفَهُ شُعْبَةُ

◄► ابومہزم بیان کرتے ہیں: میں دس سال تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں' میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور اسے تین مرتبہ کندھا دے' تو اس نے اپنے ذمے سے اس جنازے کا حق ادا کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے' تاہم اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ابومہزم نامی راوی کا نام یزید بن سفیان ہے۔شعبہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب 47: جنازے کے لئے کھڑے ہوجانا

963 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوضَعَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرٍ وَّسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَّقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم جنازے کو دیکھو تو اس کے لئے کھڑے ہو جاؤ' یہاں تک کہ وہ آگے گزر جائے یا اسے رکھ دیا جائے

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

964 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوضَعَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَا مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوضَعَ عَنْ اَعْنَاقِ الرِّجَالِ

963- اخرجه البخاری (212/3) كتاب الجنائز: باب: القيام للجنازة، حديث (1307) وباب، متى يقعد اذا قام للجنازة، حديث (1308) مسلم (367/3' الابی) كتاب الجنائز باب: القيام للجنازة، حديث (985/83'985/74'985/75) وابوداؤد (221/2) كتاب الجُنائز، باب: القيام للجنازة، حديث (3172) والنسائی (44/4) كتاب الجنائز باب، الامر بالقيام للجنازة، حديث (1915) وابن ماجه (492/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء فی القيام للجنازة، حديث (1542) واخرجه احمد (445/3'446'447) والحميدی (77/1) حديث (142) وعبد بن حميد (ص130) حديث (315) عن ابن عمر، عن عامر بن ربيعه به۔

964- اخرجه البخاری (213/3) كتاب الجنائز: باب: من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع عن مناكب الرجال- حديث (1310) ومسلم (369 الابی) كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، حديث (959/77) والنسائی (44/4) كتاب الجنائز باب: السرعة بالجنازة، حديث (1914) وباب: الامر بالقيام للجنازة، حديث (1917)، وباب، الجلوس قبل ان توضع الجنازة، حديث (1998) عن يحيیٰ بن كثير عن ابی [illegible] عن ابی سعيد الخدری۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَقَدَّمُوْنَ الْجَنَازَةَ فَيَقْعُدُوْنَ قَبْلَ اَنْ تَنْتَهِيَ اِلَيْهِمُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ! جو شخص اس کے ساتھ جا رہا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازے کو رکھ نہ دیا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث جو اس بارے میں ہے وہ "حسن صحیح" ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے: یہ دونوں یہ بیان کرتے ہیں: جو شخص جنازے کے ساتھ جا رہا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازے کو لوگوں کے کندھوں سے اتار کر (زمین پر) رکھ نہ دیا جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے بارے میں یہ بات بیان کی گئی ہے: وہ لوگ جنازے کے آگے جایا کرتے تھے اور جنازے کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی بیٹھ جایا کرتے تھے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا

باب **48**: جنازے کے لئے قیام نہ کرنے کی رخصت

965 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ وَّاقِدٍ وَّهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ ذُكِرَ الْقِيَامُ فِي الْجَنَائِزِ حَتّٰى تُوضَعَ فَقَالَ عَلِيٌّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ وَفِي الْبَاب عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّفِيْهِ رِوَايَةُ اَرْبَعَةٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهٰذَا اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ نَاسِخٌ لِّلْاَوَّلِ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ شَاءَ قَامَ وَاِنْ شَاءَ لَمْ يَقُمْ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: مَعْنٰى قَوْلِ عَلِيٍّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الْجَنَازَةَ قَامَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ بَعْدُ فَكَانَ لَا يَقُوْمُ اِذَا رَاَى الْجَنَازَةَ

965- اخرجه مالك في المؤطا (232/1) كتاب الجنائز، باب: الوقوف للجنائز والجلوس على المقابر، حديث (33) ومسلم (371/3- الابي) كتاب الجنائز باب: نسخ القيام للجنازة، حديث (962/28، 962) وابو داؤد (221/2) كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، حديث (3175) والنسائي (77/4) كتاب الجنائز، باب، الوقوف، حديث (1999-2000) وابن ماجه (493/1، 82/1، 83، 131، 138) والحميدي (28/1) حديث (51) عن شعبة عن محمد بن المنكدر عن مسعود بن الحكم عن على بن ابى طالب به.

◄► حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ان کے سامنے جنازے کے لئے کھڑے ہو جانے کا مسئلہ ذکر کیا گیا' جب تک اسے رکھا نہ جائے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہو جایا کرتے تھے' پھر بعد میں آپ بیٹھے رہتے تھے (یعنی آپ نے قیام کو ترک کر دیا تھا)

اس بارے میں امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو چار تابعین نے ایک دوسرے سے نقل کیا ہے

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں یہ سب سے زیادہ مستند روایت ہے' اور یہ پہلی والی حدیث کو منسوخ کرتی ہے۔ جس میں یہ ارشاد ہے: جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی اگر چاہے' تو کھڑا ہو جائے اور اگر چاہے' تو کھڑا نہ ہو' انہوں نے یہ دلیل پیش کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت منقول ہے: (جنازے کو دیکھ کر) آپ کھڑے بھی رہے ہیں اور بیٹھے بھی رہے ہیں۔

امام اسحٰق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے یہی بات بیان کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے لئے کھڑے بھی ہوئے ہیں اور بیٹھے بھی رہے ہیں' ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے جب جنازہ دیکھتے تھے' تو کھڑے ہو جایا کرتے تھے' اس کے بعد آپ نے اس عمل کو ترک کر دیا' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا

باب 49: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''لحد ہمارے لئے ہے' اور شق دوسروں کے لئے ہے''

966 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قبر میں) لحد (بنانے کا طریقہ) ہمارے لئے ہے' اور شق (کرنے کا) طریقہ دوسروں کے لئے ہے۔

966- اخرجه ابو داؤد (231/2) كتاب الجنائز، باب: في اللحد، حديث (3208) والنسائي (80/4) كتاب الجنائز، باب اللحد والشق، حديث (2009) وابن ماجه (496/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء في استحباب اللحد، حديث (1554) عن حكام بن سلم الرازي، عن علي بن عبد الاعلى عن ابيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس به۔

اس بارے میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ

باب 50: جب میت کو اس کی قبر میں اتار دیا جائے' تو کیا پڑھا جائے؟

967 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ وَقَالَ اَبُوْ خَالِدٍ مَرَّةً اِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِيْ لَحْدِهٖ قَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِى الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا اَيْضًا

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں جب کسی میت کو قبر میں اتار دیا جاتا تھا۔

ابوخالد نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب میت کو اس کی لحد میں رکھا جاتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ یہ پڑھتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ہم اس میت کو اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اللہ تعالیٰ کی مدد سے اور اس کے رسول کے دین پر (یقین رکھتے ہوئے) قبر میں اتارتے ہیں)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابوصدیق ناجی نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق یہ ابوصدیق ناجی کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے "موقوف" روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُلْقٰى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِى الْقَبْرِ

باب 51: قبر میں میت کے نیچے ایک کپڑا بچھانا

67/ اخرجه ابن ماجه (494/1) كتاب الجنائز، باب ما جاء في ادخال الميت القبر، حديث (1550) عن نافع عن عبد الله بن عمر به۔

968 سندِحدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: الَّذِيْ اَلْحَدَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَالَّذِيْ اَلْقَى الْقَطِيفَةَ تَحْتَهُ شُقْرَانُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: جَعْفَرٌ وَّاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُوْلُ اَنَا وَاللّٰهِ طَرَحْتُ الْقَطِيفَةَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ شُقْرَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِدیگر: وَّرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَرْقَدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی لحد تیار کی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت شقران رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نیچے چادر بچھائی تھی۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ یہ بات بیان کرتے ہیں: ابن ابی رافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے: میں نے حضرت شقران رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں آپ کے لئے نیچے چادر بچھائی تھی۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت شقران رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

علی بن مدینی نے اس روایت کو عثمان بن فرقد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

969 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ جُعِلَ فِيْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ

اسنادِدیگر: قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّيَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ الْقَصَّابِ وَاسْمُهُ عِمْرَانُ بْنُ اَبِيْ عَطَاءٍ وَّرَوٰى عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ وَاسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَكِلَاهُمَا مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُّلْقٰى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ شَيْءٌ

969- اخرجه مسلم (378/3)- الابي كتاب الجنائز، باب: جعل القطيفة في القبر، حديث (967/91) والنسائي (81/4) كتاب الجنائز، باب: وضع الثوب في اللحد، حديث (2012) واخرجه احمد (228/1) عن شعبة، عن ابي جمرة، عن ابن عباس به.

مذاہبِ فقہاء: وَاِلٰی هٰذَا ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں سرخ چادر رکھی گئی تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور یہ زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شعبہ نے ابوحمزہ قصاب کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ ان کا نام عمران بن ابوعطاء ہے۔

یہی روایت ابوجمرہ ضبعی کے حوالے سے نقل کی گئی ہے جن کا نام نصر بن عمران ہے۔

یہ دونوں حضرات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگردوں میں سے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بھی منقول ہے: ان کے نزدیک قبر میں میت کے نیچے کوئی بھی چیز رکھنا مکروہ ہے۔ بعض اہلِ علم نے اسی رائے کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَسْوِیَةِ الْقُبُوْرِ

باب 52: قبر کو برابر کرنا

970 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عَلِیًّا قَالَ لِاَبِی الْهَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ وَلَا تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ یَكْرَهُوْنَ اَنْ یُّرْفَعَ الْقَبْرُ فَوْقَ الْاَرْضِ قَالَ الشَّافِعِیُّ اَكْرَهُ اَنْ یُّرْفَعَ الْقَبْرُ اِلَّا بِقَدْرِ مَا یُعْرَفُ اَنَّهٗ قَبْرٌ لِكَیْلَا یُوْطَاَ وَلَا یُجْلَسَ عَلَیْهِ

◆◆ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوہیاج اسدی سے یہ فرمایا: میں تمہیں اس کام کے لئے بھیج رہا ہوں جس کام کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا یہ کہ تم کسی بھی اونچی قبر کو برابر کئے بغیر نہ چھوڑنا اور ہر تصویر کو مٹا دینا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے: ان کے نزدیک قبر کو زمین سے اونچا رکھنا مکروہ ہے۔

970- اخرجه مسلم (3/383- الابی) كتاب الجنائز، باب: الامر بتسوية القبر. حديث (93/969) وابو داؤد (2/233) كتاب الجنائز، باب: فی تسوية القبر، حديث (3218) والنسائی (4/88) كتاب الجنائز: باب: تسوية القبور اذا رفعت، حديث (2031) واخرجه احمد (1/89، 96، 128) من طرق عن ابی الهياج الاسدی عن علی بن ابی طالب به.

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس بات کے مکروہ سمجھتا ہوں کہ قبر کو بلند کیا جائے البتہ اتنا بلند کیا جاسکتا ہے کہ جس سے یہ پتہ چل جائے' یہ قبر ہے' تاکہ لوگ اس کو پاؤں کے نیچے نہ دیں اور اس پر بیٹھیں نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا وَالصَّلٰوةِ اِلَيْهَا

باب 53: قبر پر چلنا' اس پر بیٹھنا اس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا مکروہ ہے

971 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِىْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوا اِلَيْهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَّبَشِيْرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَةِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِىْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ وَهٰذَا الصَّحِيْحُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّحَدِيْثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاِنَّمَا هُوَ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَّاثِلَةَ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ وَّلَيْسَ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ وَبُسْرُ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ

◆◆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قبروں پر بیٹھو نہیں اور ان کی طرف رخ کرکے نماز ادا نہ کرو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ' حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

◆◆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' حضرت ابومرثد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

اس روایت کی سند میں ابوادریس نامی راوی کا ذکر نہیں ہے' اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول روایت میں خطا پائی جاتی ہے اس میں ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے غلطی کی ہے' انہوں نے اس کی سند میں ابوادریس خولانی کا ذکر زائد کردیا ہے:

971- اخرجه مسلم (385/3 الابی) كتاب الجنائز، باب: النهی عن الجلوس عن القبر والصلوٰة علیه، حدیث (972/97، 972/98) وابو داؤد (236/2) كتاب الجنائز، باب: كراهية القعود على القبر، حديث (3229) والنسائی (67/2) كتاب القبلة: باب: النهی عن الصلوٰة الی القبر، حديث (760) واخرجه احمد (135/4) وابن خزیمة (7/2) حديث (794/793) وعبد بن حميد (ص 172) حديث (473) من طرق عن واثلة بن الاسقع، عن ابی مرثد الغنوی به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ صاحب بسر بن عبیداللہ ہیں، جنہوں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔
دیگر کئی راویوں نے اس روایت کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے اور اس کی سند میں بھی ادریس خولانی کا تذکرہ نہیں ہے۔

بسر بن عبیداللہ نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ تَجْصِيصِ الْقُبُوْرِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

باب 54: قبر کو پختہ کرنا اور اس پر لکھنا مکروہ ہے

972 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهَا وَاَنْ تُوطَاَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ

توضیحِ راوی: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِیْ تَطْيِيْنِ الْقُبُوْرِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ اَنْ يُّطَيَّنَ الْقَبْرُ.

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: قبروں کو پختہ کیا جائے یا ان پر کچھ لکھا جائے یا ان پر کوئی عمارت تعمیر کی جائے یا ان پر چلا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، بعض اہلِ علم جن میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں انہوں نے قبر کو گارے سے لیپنے کی اجازت دی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: قبر پر گارا لگا دیا جائے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

باب 55: جب آدمی قبرستان میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

973 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ اَبِیْ كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِیْ ظَبْيَانَ

972- اخرجه مسلم (383- الابی) کتاب الجنائز: باب: النهی عن تجصیص القبر والبناء علیه، حدیث (970/94، 970/95) کتاب الجنائز، باب فی البناء علی القبر، حدیث (3225) والنسائی (86/4) کتاب الجنائز: باب: الزیادة علی القبر، حدیث (2027) وباب: البناء علی القبر، حدیث (2028) وباب: تجصیص القبور، حدیث (2029) وابن ماجه (498/1) کتاب الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن البناء علی القبور وتجصیصها والکتابة علیها، حدیث (1562) واخرجه احمد (295/3، 339) بلفظ تقصص (399) بلفظ تجصص، وعبد بن حمید (ص325) حدیث (1075) عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله به.

عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ كُدَيْنَةَ اسْمُهٗ يَحْيٰى بْنُ الْمُهَلَّبِ وَاَبُوْ ظَبْيَانَ اسْمُهٗ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُبٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قبرستان کے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف رخ کیا' اور یہ پڑھا۔

"اے قبرستان والو! تم پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ ہماری بھی مغفرت کرے اور تمہاری بھی" تم لوگ ہم سے پہلے چلے گئے ہو' اور ہم تمہارے پیچھے آ رہے ہیں"۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ابوکدینہ نامی راوی کا نام یحییٰ بن مہلب ہے۔ ابوظبیان نامی راوی کا نام حصین بن جندب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الرُّخْصَةِ فِىْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب 56: قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت

974 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِىْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ بَاْسًا وَّهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

973- انفرد به الترمذی' واخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير (107/12) حديث (12614)

974- اخرجه مسلم (396/3' الابی) كتاب الجنائز' الباب استئذان النبی صلی الله عليه وسلم ربه عزوجل فی زيارة قبر امه' حديث (977/107)' وكتاب الاضاحی' باب بيان ما كان من النهی عن اكل لحوم الاضحی بعد ثلاث فی اول الاسلام' وبيان نسخه واباحته الی متی شاء' حديث (1977/37) وابن ماجه مختصراً (1127/2) كتاب الاشربة' باب: ما رخص فيه من ذلك' حديث (3405) واخرجه احمد (359'356/5) عن سليمان بن بريدة عن ابيه به.

◄► سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہیں قبرستان کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' پھر حضرت محمد ﷺ کو ان کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مل گئی' تو تم قبرستان کی زیارت کیا کرو' کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' ان کے نزدیک قبرستان کی زیارت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

975 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ

متنِ حدیث: تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ بِحُبْشِيٍّ قَالَ فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ فِيهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَآئِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَتْ وَكُنَّا كَنَدْمَانَىْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً مِّنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّىْ وَمَالِكًا لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَّمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَّعًا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُّكَ مَا زُرْتُكَ

◄► عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کا حبشہ میں انتقال ہوگیا' ان کی میت کو مکہ لاکر وہاں دفن کردیا گیا' جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ آئیں' تو وہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کی قبر پر بھی آئیں اور بولیں: (یعنی انہوں نے کسی شاعر کے یہ شعر پڑھے)۔

''ہم جزیمہ بادشاہ کے دو وزیروں کی طرح ایک عرصے تک ایک ساتھ رہے' یہاں تک کہ یہ کہا جانے لگا کہ ہم کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے' لیکن جب ہم جدا ہوئے' تو یوں محسوس ہوا کہ ایک طویل عرصے تک ساتھ رہنے کے باوجود میں نے اور مالک نے کبھی ایک رات بھی بسر نہیں کی''۔

پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں وہاں ہوتی' تو تمہیں وہیں دفن کیا جاتا' جہاں تمہارا انتقال ہوا تھا' اور اگر میں (تمہاری وفات کے وقت) موجود ہوتی' تو تمہاری (قبر تک) نہ آتی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ

باب 57: خواتین کا قبرستان جانا مکروہ ہے

976 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

976- اخرجه ابن ماجه (502/1) كتاب الجنائز' باب: ما جاء فى النهى عن زيارة القبور' حديث (1576) واخرجه احمد (2/337-356) عن ابى عوانة' عن عمر بن ابى سلمة' عن ابيه عن ابى هريرة به.

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان بکثرت جانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک یہ حکم اس سے پہلے کا ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان کی زیارت کرنے کی اجازت نہ دے دی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی رخصت دے دی' تو اس رخصت میں خواتین اور مرد شامل ہوں گے۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: خواتین کے لئے قبرستان جانے کو اس لئے مکروہ قرار دیا گیا ہے' کیونکہ ان میں صبر کم ہوتا ہے اور وہ چیخ چلاتی زیادہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

باب 58: رات کے وقت دفن کرنا

977 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ ابْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ فَاَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِّلْقُرْاٰنِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّيَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ وَّهُوَ اَخُو زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَكْبَرُ مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا يُدْخَلُ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَلُّ سَلًّا وَّرَخَّصَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت قبر میں اترے تو آپ کے لئے چراغ کو

977- اخرجه ابن ماجه من طريق محمد بن الصباح عن يحيى بن اليمان عن منهال بن خليفة عن عطاء ن ابن عباس (487/1) كتاب الجنائز' باب ما جاء في الاوقات التي لا يصلى فيها على الميت ولا يدفن - حديث (1520)

روشن کر دیا گیا' آپ نے میت کو قبلہ کی سمت سے پکڑا (اور قبر میں اتارا) اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! تم بہت نرم دل اور قرآن کی بکثرت تلاوت کرنے والے شخص تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ، جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں اور عمر میں ان سے بڑے ہیں، سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض اہل علم اس حدیث کی طرف گئے ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: میت کو قبر میں قبلہ کی سمت سے داخل کیا جائے گا۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اسے سر کی طرف سے رکھا جائے گا۔

اکثر اہلِ علم نے رات کے وقت دفن کرنے کی اجازت دی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب 59: میت کو اچھے الفاظ میں یاد کرنا

978 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: مُرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی تعریف کی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی ہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

979 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ

متنِ حدیث: قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ

978- اخرجه احمد (179/3) عن حميد' عن انس به.

979- اخرجه البخاري (271/3) كتاب الجنائز' باب' ثناء الناس على الميت' حديث (1368) وكتاب الشهادات' باب' تعديل كم يجوز' حديث (2643) والنسائي (50/4) كتاب الجنائز' باب' الثناء' حديث (1934) واخرجه احمد (1/21-30-45-54) من طرق عن ابى اسود الديلي عن عمر بن الخطاب به.

عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ لَهٗ ثَلَاثَةٌ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْاَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيُّ اسْمُهٗ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ

◆◆ ابواسود دیلی بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا' کچھ لوگ ایک جنازے کو لے کر گزرے لوگوں نے اس کی تعریف کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی! میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا چیز واجب ہوگئی؟ انہوں نے فرمایا: میں نے وہی بات کہی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی' آپ نے ارشاد فرمایا تھا: جس مسلمان کے حق میں تین آدمی گواہی دیں اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: اگر دو دے دیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو دے دیں (تو بھی ایسا ہی ہوتا ہے) تاہم' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص کی (گواہی کے بارے میں) دریافت نہ کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابواسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

باب 60: جس شخص کا ایک بچہ فوت ہو جائے اس کا ثواب

980 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَمُعَاذٍ وَّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَّاُمِّ سُلَيْمٍ وَّجَابِرٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِيْ ذَرٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْاَشْجَعِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ

توضیح راوی: قَالَ وَاَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْاَشْجَعِيُّ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ وَّاحِدٌ هُوَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلَيْسَ هُوَ الْخُشَنِيُّ

980- اخرجه مالك (235/1) كتاب الجنائز' باب: الحسبة فى المصيبة' حديث (38) والبخارى (142/3) كتاب الجنائز' باب: فضل من مات له ولد فاحتسب' حديث (1251) وكتاب الايمان والنذور' باب: قول الله تعالىٰ (واقسموا بالله جهد ايمنهم-) النحل (38) حديث (6656) والادب المفرد' ص (49) حديث (141) ومسلم (604/8' الابى) كتاب البر والصلة والاداب باب' فضل من يموت له ولد فيحتسبه' حديث (2632/150) والنسائى (25/4) كتاب الجنائز' باب' من يتوفى له ثلاثه' حديث (1875) وابن ماجه (512) كتاب الجنائز' باب: ما جاء فى ثواب من اصيب بولده' حديث (1603) واخرجه احمد (2/239-276-473-479) والحميدى (444/2) حديث (1020) عن ابن شهاب' عن سعيد بن المسيب' عن ابى هريرة به۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اسے جہنم کی آگ صرف قسم کو پورا کرنے کے لئے چھوئے گی۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ، سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی ایک حدیث منقول ہے۔

یہ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نہیں ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

981 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً لَّمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَّلٰكِنْ اِنَّمَا ذَاكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ

◆◆ ابومحمد جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ ابوعبیدہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں وہ اس شخص کے لئے (جہنم سے بچنے کا) ذریعہ بن جائیں گے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے تو دو بچے فوت ہو چکے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بھی ہوں (تو بھی یہی فضیلت حاصل ہوگی)۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ جو تمام قاریوں کے سردار ہیں انہوں نے عرض کی: میرا ایک بچہ فوت ہو چکا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایک ہوا ہو (تو بھی یہ فضیلت حاصل ہوگی) لیکن یہ صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے (اگر اس وقت صبر کرلیا جائے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

ابوعبیدہ نامی راوی نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے احادیث نہیں سنی ہیں۔

982 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَاَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ

981- اخرجه ابن ماجه (512/1) كتاب الجنائز' واخرجه احمد (375/1' 429' 451)

982- اخرجه احمد (334/1)

رَبِّہِ بْنُ بَارِقٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي اَبَا اُمِّي سِمَاكَ بْنَ الْوَلِيْدِ الْحَنَفِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِي اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِي لَنْ يُّصَابُوْا بِمِثْلِي

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ بَارِقٍ

توضیحِ راوی: وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمُرَابِطِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَسِمَاكُ بْنُ الْوَلِيْدِ هُوَ اَبُوْ زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں سے جس شخص کے دو بچے فوت ہو جائیں' اللہ تعالیٰ ان دونوں کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کردے گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ کی امت میں سے جس شخص کا ایک بچہ فوت ہوا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے وہ عورت! جس کو توفیق دی گئی' جس کا ایک بچہ فوت ہوا ہو (اس کا بھی یہی ثواب ہوگا)۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اگر کسی کا کوئی بچہ نہ ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس کا پیشوا ہوں گا' اور انہیں مجھ جیسا پیشوا نہیں ملے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف عبدربہ بن بارق نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ مختلف آئمہ نے ان کے حوالے سے روایات کو نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ سماک بن ولید حنفی نامی راوی' ابوزمیل حنفی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ

باب 61: شہداء کون لوگ ہیں؟

983 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الشُّهَدَاءُ خَمْسٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّصَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ وَجَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ وَّخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَّاَبِي مُوْسٰى وَعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

983- اخرجه مالك (131/1) كتاب صلوٰة الجماعة' باب: ما جاء في العتمة والصبح' حديث (6) والبخاري (244/2) كتاب الاذان' باب: الصف الاوّل حديث (720) وكتاب الجهاد والسير' باب: الشهادة سبع سوى القتل' حديث (2829) واخرجه مسلم (670/6' الابي) كتاب الامارة' باب: بيان الشهداء 'حديث (1914/164) واخرجه احمد (533'324/2)

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: شہداء پانچ قسم کے ہیں: طاعون کی وجہ سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا، ڈوب کرمرنے والا، کسی چیز کے نیچے آ کرمرنے والا اوراللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اورسیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

984 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ السَّبِيْعِيِّ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ اَوْ خَالِدٌ لِسُلَيْمَانَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ يُعَذَّبْ فِىْ قَبْرِهٖ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ نَعَمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ سے کہا: (راوی کوشک ہے یا شاید) حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات نہیں سنی؟ آپ نے ارشادفرمایا ہے: جوشخص پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرجائے اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا' تو دوسرے صاحب نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ یہ دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ

باب 62: طاعون سے بھاگنا حرام ہے

985 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ بَقِيَّةُ رِجْزٍ اَوْ عَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوا عَلَيْهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّجَابِرٍ وَّعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشادفرمایا: یہ باقی

984- اخرجه احمد (262/4) عن سعيد الشيبانى ابو سنان' عن ابى اسحق عن خالد بن عرفطة به.

985- خرجه مالك (896/2) كتاب الجامع' باب: ما جاء فى الطاعون' حديث (23) والبخارى (592/6) كتاب احاديث الانبياء' حديث (3473) وكتاب الحيل' باب: ما يكره من الاحتيال فى الفرار من الطاعون' ومسلم (406/7' الابى) كتاب الاسلام' باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها' حديث (92-93-94-95-96-97/2218) واخرجه احمد (200/5'202'207'208) والحميدى (249/1) حديث (544) من عامر بن سعد عن اسامة بن زيد به.

بچ جانے والا عذاب ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) زیادہ عذاب ہے' جسے بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی طرف بھیجا گیا تھا جب یہ کسی ایسی سرزمین میں واقع ہو جائے' جہاں تم موجود ہو' تو تم وہاں سے نکلنا نہیں اور جب یہ کسی ایسی سرزمین میں واقع ہو تم جہاں نہ ہو' تو تم وہاں جانا نہیں۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهٗ

باب 63: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے

986 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ اَبُو الْاَشْعَثِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهٗ وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِی مُوْسٰى وَاَبِی هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

987 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِی عَرُوْبَةَ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ

986- اخرجه البخاری (364/11) كتاب الرقاق' باب: من احب لقاء الله احب الله لقاء ه' حديث (6507) ومسلم (81/9' الابی) كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب: من احب لقاء الله' احب الله لقاء ه- حديث (2684/14) والنسائی (10/4) كتاب الجنائز' باب: فيمن احب لقاء الله' حديث (1836' 1837) والدارمی (312/2) كتاب الرقائق' باب: فی حب لقاء الله' واخرجه احمد (5/316-321) وعبد بن حميد (ص94) حديث (184) عن قتادة' عن انس عن عبادة بن الصامت به.

987- اخرجه مسلم (82/9' الابی) كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' با: من احب لقاء الله' احب الله لقاء ه- حديث (2684/15) والنسائی (10/4) كتاب الجنائز: باب: فيمن احب لقاء الله' حديث (1838) وابن ماجه (1425/2) كتاب الزهد' باب: ذكر الموت والاستعداد له' حديث (4264)

بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جوشخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: ہم میں سے ہر شخص موت کو ناپسند کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے' بلکہ مؤمن کو جب اللہ تعالیٰ کی رحمت' اس کی رضامندی اور اس کی جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور کافر شخص کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب، اس کی ناراضگی کے بارے میں بتایا جاتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ

باب 64: خودکشی کرنے والے شخص کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی

988 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ وَشَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلّٰى عَلٰى كُلِّ مَنْ صَلّٰى اِلَى الْقِبْلَةِ وَعَلٰى قَاتِلِ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا يُصَلِّي الْاِمَامُ عَلٰى قَاتِلِ النَّفْسِ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ غَيْرُ الْاِمَامِ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے خودکشی کرلی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی۔

988- اخرجه مسلم (397/3 الابی) كتاب الجنائز' باب: ترك الصلوٰة على القاتل نفسه' حديث (978/108) وابو داؤد (224/2) كتاب الجنائز' باب: الامام لايصلى على من قتل نفسه' حديث (3185) والنسائی (66/4) كتاب الجنائز' باب: ترك الصلوٰة على من قتل نفسه' حديث (1964) وابن ماجه (488/1) كتاب الجنائز: باب: فی الصلوٰة على اهل القبلة' حديث (1526) واخرجه الامام احمد (87/5'91'92'94'102'107) وعبد الله بن احمد فی زوائده على المسند (94/5'96)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے' بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ہر وہ شخص جو قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتا ہوا اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی' خواہ اس نے خودکشی کی ہو۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام خودکشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کرے گا۔ امام کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس کی نماز جنازہ پڑھادے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَدْيُوْنِ

باب 65: مقروض شخص کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کا حکم

989 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِىْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِرَجُلٍ لِّيُصَلِّىَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ هُوَ عَلَىَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا تا کہ آپ اس کی نماز جنازہ ادا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو کیونکہ اس کے ذمے قرض' تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پورے کی۔ انہوں نے عرض کی: پورے کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کی۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوقتادہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

990 حَدَّثَنِىْ اَبُو الْفَضْلِ مَكْتُوْمُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقُوْلُ هَلْ

989- اخرجه النسائی (65/4) کتاب الجنائز: باب: الصلوٰۃ علی من علیه دین' حدیث (1960) و کتاب البیوع' باب: الکفالة بالدین' حدیث (4692) وابن ماجه (804/2) کتاب الصدقات' باب: الکفالة' حدیث (2407) والدارمی (263/2) کتاب البیوع' باب: الصلوٰۃ علی من مات وعلیه دین' واخرجه احمد (5/301-302-311) وعبد بن حمید (ص96) حدیث (191)

تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا عَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب کوئی ایسی میت لائی جاتی جس کے ذمے قرض ہوتا' تو آپ یہ دریافت کرتے تھے' کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟ اگر آپ کو یہ بتایا جاتا: اس نے پوری ادائیگی کے لئے مال چھوڑا ہے' تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے' ورنہ آپ مسلمانوں سے یہ فرماتے تھے: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو' جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتوحات نصیب کیں' تو آپ کھڑے ہوئے' آپ نے ارشاد فرمایا: میں مومنوں کی جان سے زیادہ ان کے قریب ہوں' جو مومن فوت ہو جائے اور وہ قرض چھوڑ کر جائے' اس کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی اور جو مال وہ چھوڑ جائے' وہ اس کے وارثوں کو ملے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یحییٰ بن بکیر اور دیگر راویوں نے اسے لیث بن سعد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ جیسے عبداللہ بن صالح نے اسے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

باب 66: قبر کے عذاب کا بیان

991 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْآخَرُ النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ مَا كَانَ يَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَقُولُ أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ فَيَقُولَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ

990-اخرجه البخاری (557/4) کتاب الکفالة' باب: الدین' حدیث (2298) والحدیث اطرافه فی (-6763-6745-6731-5371-4781) ومسلم (570/5' الابی) کتاب الفرائض' باب: من ترک مالا فلورثته' حدیث (1619/14) والنسائی (66/4) کتاب الجنائز: باب: ترک الصلوٰة علی من قتل نفسه' حدیث (1963) وابن ماجه (807/2) کتاب الصدقات' باب: من ترک دینا او ضیاعا فعلی الله وعلی رسوله' حدیث (2415) واخرجه احمد (453'450'290'287/2)

فِيهَا اَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَنَسٍ وَّجَابِرٍ وَّعَآئِشَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ كُلُّهُمْ رَوَوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ہر شخص کے پاس دو سیاہ رنگت کے مالک' نیلی آنکھوں والے' فرشتے آتے ہیں' ان میں سے ایک کا نام منکر ہے' اور دوسرے کا نام نکیر ہے' وہ دونوں یہ کہتے ہیں: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے تھے' تو کوئی بندہ یہ کہتا ہے: یہ اللہ کے بندے' اور اس کے رسول تھے۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے' اور رسول ہیں' تو وہ دونوں فرشتے یہ کہتے ہیں: ہمیں پتا تھا: تم یہی کہو گے' پھر اس شخص کے لئے اس کی قبر کو ستر گز تک کشادہ کر دیا جاتا ہے' اور اس کے لئے اسے نورانی کر دیا جاتا ہے' پھر اسے کہا جاتا ہے: تم سو جاؤ وہ کہتا ہے: میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس جا کر انہیں بتاتا ہوں: تو وہ دونوں اسے یہ کہتے ہیں: تم یوں سو جاؤ! جیسے وہ دلہن سوتی ہے' جسے صرف وہی شخص بیدار کر سکتا ہے' جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کو اس کی آرام گاہ سے دوبارہ زندہ کرے گا' لیکن اگر وہ شخص منافق ہو' تو وہ کہتا ہے: میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا' تو ان کی مانند کہہ دیا' مجھے نہیں معلوم (کہ حقیقت کیا ہے؟) تو وہ فرشتے یہ کہتے ہیں: ہمیں پتہ تھا' تم یہی کہو گے' زمین سے کہا جاتا ہے: تم اسے دبوچ لو! وہ اسے دبوچ لیتی ہے' تو اس کی پسلیاں ایک دوسرے کے اندر پیوست ہو جاتی ہیں اور پھر اسے اسی طرح عذاب دیا جاتا رہتا ہے' یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اس جگہ سے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ ان سب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب سے متعلق روایات نقل کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

992 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ

992- اخرجه مالك فى المؤطا (239/1) كتاب الجنائز: باب: جامع الجنائز' حديث (47) واخرجه البخارى (286/3) كتاب الجنائز' باب: الميت يعرض عليه مقعده بالغداة والعشى' حديث (1379) والحديث اطرافه فى (6515'3240) ومسلم (413/9' الابى) كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها' باب: عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه' واثبات عذاب القبر' والتعوذ منه' حديث (2866/65) والنسائى (106/4) كتاب الجنائز' باب: وضع الجريدة على القبر' حديث (2070-2071) وابن ماجه (1427/2) كتاب الزهد' باب: ذكر القبر والبلى' حديث (4170) واخرجه مالك (11/2' 50'59' 113'123)

الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب میت فوت ہو جاتی ہے' تو اس کا مخصوص ٹھکانہ اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے' اگر وہ جنتی ہو' تو جنت کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ جہنمی ہو' تو جہنم کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا' پھر اسے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا مخصوص ٹھکانہ ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اَجْرِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا

باب 67: جو شخص مصیبت زدہ کے ساتھ تعزیت کرے اس کا اجر

993 سند حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ مَوْقُوْفًا وَّلَمْ يَرْفَعْهُ وَيُقَالُ اَكْثَرُ مَا ابْتُلِيَ بِهٖ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَقَمُوْا عَلَيْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی مصیبت زدہ کے ساتھ تعزیت کرے' تو اسے بھی اس مصیبت زدہ کی مانند اجر ملتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

''مرفوع'' روایت ہونے کے طور پر' ہم اسے صرف علی بن عاصم نامی راوی کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض راویوں نے اسے محمد بن سوقہ کے حوالے سے، اسی سند کے ہمراہ ''موقوف'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور ''مرفوع'' کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ایک قول کے مطابق علی بن عاصم کو اسی روایت کی وجہ سے اکثر مطعون کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 68: جمعہ کے دن فوت ہونا

994 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّاَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ سَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

993- اخرجه ابن ماجه (511/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في ثواب من عزى مصابا' حديث (1601)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى : هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ

توضیح راوی: رَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ اِنَّمَا يَرْوِیْ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا نَعْرِفُ لِرَبِيْعَةَ بْنِ سَيْفٍ سَمَاعًا مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی مسلمان جمعہ کے دن فوت ہو جائے' اللہ تعالیٰ اسے قبر کی آزمائش سے بچالے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

اس کی سند متصل نہیں ہے' کیونکہ ربیعہ بن سیف نے اسے ابوعبدالرحمٰن حبلی کے حوالے سے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ ہمارے علم کے مطابق ربیعہ بن سیف نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ

باب 69: جنازے کو جلدی لے جانا

995 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَهٗ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَّا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفْئًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى : هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّمَا اَرٰى اِسْنَادَهٗ بِمُتَّصِلٍ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! تین کاموں میں تاخیر نہیں کرنا۔ نماز، جب اس کا وقت ہو جائے۔ جنازہ، جب وہ تیار ہو جائے اور بیوہ یا طلاق یافتہ عورت' جب اس کا مناسب رشتہ مل جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ میرے علم کے مطابق اس کی سند متصل نہیں ہے۔

بَاب اٰخَرُ فِيْ فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

باب 70: تعزیت کرنے کی فضیلت

996 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا اُمُّ الْاَسْوَدِ عَنْ مُّنْيَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ اَبِیْ بَرْزَةَ عَنْ جَدِّهَا اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ

995- اخرجه ابن ماجه (476/1) كتاب الجنائز' باب: ما جاء في الجنازة لا تؤخر اذا حضرت ولا تتبع بنار' حديث (1486) واخرجه احمد (105/1)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ

◆◆ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی عورت کے ساتھ اس کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کرے اُسے جنت میں چادر پہنائی جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے اس کی سند مستند نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب 71: نماز جنازہ میں رفع یدین کرنا

997 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانَ الْوَرَّاقُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْ فَرْوَةَ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زَيْدٍ وَّهُوَ ابْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ وَّوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَرَاٰى اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ فِيْ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ وَّهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَذُكِرَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ لَا يَقْبِضُ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّقْبِضَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ كَمَا يَفْعَلُ فِي الصَّلٰوةِ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: يَقْبِضُ اَحَبُّ اِلَيَّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں تکبیر کہی۔ آپ نے پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ لیا۔

یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا جائے گا۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی کہتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ کا یہی موقف ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے: انہوں نے نماز جنازہ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
اس میں آدمی دایاں ہاتھ بائیں پر نہیں رکھے گا۔
بعض اہلِ علم کے نزدیک آدمی دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے گا' جیسا کہ عام نماز میں کرتا ہے۔
(امام ترمذی فرماتے ہیں:) میرے نزدیک ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھنا زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ

باب 72: فرمانِ نبوی: مؤمن کی جان اپنے قرض کے حوالے سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے

998 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مؤمن کی جان اس کے قرض کے حوالے سے لٹکی رہتی ہے' یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے۔

999 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
متنِ حدیث: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّهُوَ اَصَحُّ مِنَ الْاَوَّلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مؤمن کی جان اس کے قرض کے حوالے سے لٹکی رہتی ہے' یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے' اور یہ پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

998- اخرجه ابن ماجه (806/2) كتاب الصدقات' باب: التشديد في الدين' حديث (2413) والدارمي (262/2) كتاب البيوع' باب: ما جاء في التشديد في الدين' واخرجه احمد (440/2' 475' 508) من طرق عن ابي سلمة عن ابي هريرة به.

کِتَابُ النِّکَاحِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

نکاح کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّزْوِیجِ وَالْحَثِّ عَلَیْهِ

باب1: نکاح کرنے کی فضیلت اوراس کی ترغیب

1000 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیعٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِی الشِّمَالِ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ الْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاکُ وَالنِّکَاحُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عُثْمَانَ وَثَوْبَانَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ نَجِیْحٍ وَّجَابِرٍ وَّعَکَّافٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ اَیُّوْبَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِی الشِّمَالِ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ حَفْصٍ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَرَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ هُشَیْمٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ الْوَاسِطِیُّ وَاَبُوْ مُعَاوِیَةَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْهِ عَنْ اَبِی الشِّمَالِ وَحَدِیْثُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ وَّعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ اَصَحُّ

◆◆ ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے: چار چیزیں انبیاء کی سنت ہیں۔ حیاء، عطر لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

اس بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابونجیح رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عکاف رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

◆◆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے، جیسا کہ حفص نامی راوی نے ذکر کیا ہے۔ ہشیم، محمد بن یزید واسطی، ابوالعالیہ اور دیگر کئی راویوں نے اس روایت کو حجاج کے حوالے سے مکحول کے حوالے سے، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، ان حضرات نے اس کی سند میں ابوشمال نامی راوی کا تذکرہ نہیں کیا۔ حفص بن غیاث اور

عباد بن عوام سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

1001 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَّا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَائَةِ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَائَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهٗ وِجَاءٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ نَحْوَهٗ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ هٰذَا وَرَوٰى اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: كِلَاهُمَا صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' ہم جوان تھے اور نکاح کی قدرت نہیں رکھتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے نوجوانوں! تم نکاح کرلو! کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ جھکا کر رکھتا ہے' اور شرمگاہ کی زیادہ بہتر حفاظت کرتا ہے' اور تم میں سے جو شخص نکاح نہ کرسکتا ہو' اس پر روزہ رکھنا لازم ہے' کیونکہ روزہ اس کی شہوت کو ختم کردے گا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اسی طرح کی سند کے ہمراہ یہ روایت اعمش سے منقول ہے۔

ابو معاویہ اور محاربی نے اسے اعمش کے حوالے سے' ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، علقمہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ دونوں احادیث ''صحیح'' ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

باب 2: مجرد رہنے کی ممانعت

1002 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَزَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَصْرِيُّ قَالُوْا

1001- اخرجه البخاري (142/4) كتاب الصوم' باب: الصوم لمن خاف على نفسه العزبة' حديث (1905) والحديث طرفه في (5066-5065) واخرجه مسلم (4/5' الابي) كتاب النكاح' باب: استحباب النكاح لمن تاقت نفسه اليه' حديث (1400/1) وابو ادؤد (624/1) كتاب النكاح: باب: التحريض على النكاح' حديث (2046) وابن ماجه (592/1) كتاب النكاح' باب: ما جاء في فضل النكاح' حديث (1845) والنسائي (170/4) كتاب الصيام' عليباب: فضل الصيام' حديث (2240-241-2242) وكتاب النكاح' باب: الحث على النكاح' حديث (3208'3211) والدارمي (132/2) كتاب النكاح' باب: من كان عنده طول فليتزوج واخرجه احمد (378/1'447)

1002- اخرجه ابن ماجه (593/1) كتاب النكاح: باب: النهي عن التبتل' حديث (1849) والنسائي (59/6) كتاب النكاح' باب: النهي عن التبتل' حديث (3214) واخرجه احمد (17/5)

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَزَادَ زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَقَرَاَ قَتَادَةُ (وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً)

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَى الْاَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَيُقَالُ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرد رہنے سے منع کیا ہے۔

زید بن اخزم نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات اضافی نقل کی ہے۔قتادہ نے یہ آیت پڑھی:

''ہم نے تم سے پہلے بھی رسول مبعوث کئے ہیں اورانہیں بیویاں اوراولا دعطا کی تھی''۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت سمرہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اشعث بن عبدالملک نے اس روایت کوحسن کے حوالے سے،سعد بن ہشام کے حوالے سے،سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے،اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ دونوں روایات مستند ہیں۔

1003 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی مجرد رہنے کی خواہش کو مسترد کر دیا تھا' اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے' تو ہم سب لوگ خصی ہو جاتے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1003- اخرجه البخاری (19/9) کتاب النکاح' باب: ما یکرہ من التبتل والخصاء' حدیث (5073)' (5074) ومسلم (13/5 الابی) کتاب النکاح باب: استحباب النکاح لمن تاقت نفسه الیه- حدیث (1402/6'7'8) والنسائی (58/6) کتاب النکاح' باب: النهی عن التبتل' حدیث (3212) وابن ماجه (593/1) کتاب النکاح' باب: النهی عن التبتل' حدیث (1848) والدارمی (133/2) کتاب النکاح' باب: النهی عن التبتل' واخرجه احمد (175/1'176'183) عن الزهری' عن سعید بن المسیب عن سعد بن ابی وقاص به.

بَابُ مَا جَآءَ إِذَا جَآئَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ فَزَوِّجُوهُ

باب 3: جس شخص کی دینداری تمہیں پسند ہو اس کے ساتھ اپنی (بہن یا بیٹی) کی شادی کردو

1004 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ ابْنِ وَثِيمَةَ النَّصْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: إِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ حَاتِمِ الْمُزَنِيِّ وَعَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَدْ خُوْلِفَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ سُلَيْمَانَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَشْبَهُ وَلَمْ يَعُدَّ حَدِيْثَ عَبْدِ الْحَمِيْدِ مَحْفُوْظًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب وہ شخص تمہاری طرف نکاح کا پیغام بھیجے، جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو، تو (اپنی بہن یا بیٹی کی) اس کے ساتھ شادی کردو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے، تو زمین میں فتنہ آجائے گا، اور فساد پھیل جائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابوحاتم مزنی رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں عبدالحمید بن سلیمان نامی راوی کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے۔

لیث بن سعد نے ابوعجلان کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" حدیث کے طور پر اسے نقل کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیث سے منقول روایت زیادہ مناسب لگتی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالحمید سے منقول روایت کو محفوظ نہیں سمجھا۔

1005 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّسَعِيْدٍ ابْنَيْ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْ حَاتِمِ الْمُزَنِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: إِذَا جَآئَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَاَنْكِحُوهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ قَالَ اِذَا جَآئَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَاَنْكِحُوهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

1004- اخرجه ابن ماجه (632/1) كتاب النكاح، باب: الاكفاء، حديث (1967)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وَاَبُوْ حَاتِمٍ الْمُزَنِيُّ لَهٗ صُحْبَةٌ وَّلَا نَعْرِفُ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوحاتم مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تمہارے پاس وہ شخص آئے جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں' تو اس کے ساتھ (اپنی بہن یا بیٹی کی) شادی کردو۔

اگر تم ایسا نہیں کرو گے' تو زمین میں فتنہ ہوگا اور فساد ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ وہ (مفلس) ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس وہ شخص آئے' جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں' تو اس کے ساتھ (اپنی بہن یا بیٹی کی) شادی کردو۔

(راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

حضرت ابوحاتم مزنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور ہمارے علم کے مطابق اس حدیث کے علاوہ ان سے کوئی اور حدیث منقول نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ

باب 4: تین خصوصیات کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے

1006 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَّعَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِىْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عورت کے ساتھ اس کے دین، اس کے مال یا اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے' تو تم دیندار عورت کو ترجیح دو! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

اس بارے میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1006- اخرجه مسلم (1086/2) كتاب الرضاع' باب: استحباب نكاح ذات الدين' حديث (715/54) والنسائى (65/6) كتاب النكاح باب: على ما تنكح المرأة' من طريق ابى سليمان عن عطاء عن جابر' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّظَرِ اِلَى الْمَخْطُوبَةِ

باب 5: جس عورت کو نکاح کا پیغام دیا گیا ہو اُسے دیکھنا

1007 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ الْاَحْوَلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ خَطَبَ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِي حُمَيْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا مَا لَمْ يَرَ مِنْهَا مُحَرَّمًا وَّهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا قَالَ اَحْرٰى اَنْ تَدُومَ الْمَوَدَّةُ بَيْنَكُمَا

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے دیکھ لو' کیونکہ تم دونوں کے درمیان محبت قائم کرنے کے لئے یہ مناسب ہے۔

اس بارے میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ روایت ''حسن'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کا ایسی عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تاہم وہ (اس کے جسم کے) ایسے حصے کو نہیں دیکھ سکتا جسے دیکھنا حرام ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''یہ تم دونوں کے درمیان محبت برقرار رکھنے کے لئے زیادہ مناسب ہوگا''۔ اس کا مطلب یہ ہے: اس کی وجہ سے تم دنوں کے درمیان محبت ہمیشہ رہے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اِعْلَانِ النِّكَاحِ

باب 6: نکاح کا اعلان کرنا

1008 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَلْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ

1007- اخرجه النسائي (6/69) كتاب النكاح' باب: اباحة النظر قبل التزويج' حديث (3235) وابن ماجه (1/600) كتاب النكاح' باب: النظر الى المرأة اذا اراد ان يتزوجها' حديث (1866) والدارمي (2/134) كتاب النكاح' باب: الرخصة في النظر للمرأة عند الخطبة' واخرجه الامام احمد (2/244-246)

1008- اخرجه النسائي (6/127) كتاب النكاح' باب: اعلان النكاح بالصوت وضرب الدف' حديث (3369) وابن ماجه (1/611) كتاب النكاح' باب: اعلان النكاح' حديث 1896) واخرجه احمد (3/418)' (4/259)

قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَّالرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ بَلْجٍ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ سُلَيْمٍ وَّيُقَالُ ابْنُ سُلَيْمٍ اَيْضًا وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيْرٌ

◆◆ حضرت محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حلال اور حرام (نکاح) کے درمیان بنیادی فرق دف بجانا اور آواز (یعنی اعلان کرنا) ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ابوبلج نامی راوی کا نام یحییٰ بن ابوسلیم ہے اور ایک قول کے مطابق ابن سلیم ہے۔

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے وہ اس وقت چھوٹے بچے تھے۔

1009 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ مَيْمُوْنٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

توضیح راوی: وَعِيْسٰى بْنُ مَيْمُوْنٍ الْاَنْصَارِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَعِيْسٰى ابْنُ مَيْمُوْنٍ الَّذِيْ يَرْوِيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ التَّفْسِيْرَ هُوَ ثِقَةٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نکاح میں اعلان کرو! اسے مسجد میں کرو اور اس میں دف بجاؤ۔

یہ حدیث اس بارے میں ''غریب حسن'' ہے۔

عیسیٰ بن میمون انصاری نامی راوی کو اس حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی نجیح کے حوالے سے تفسیری روایات نقل کرتے ہیں وہ مستند ہیں۔

1010 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ

متنِ حدیث: جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِيْ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ

1009- اخرجه ابن ماجه (611/1) كتاب النكاح باب: اعلان النكاح حديث (1895)

كَمَجْلِسِكَ مِنِّىْ وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوفِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِىْ يَوْمَ بَدْرٍ اِلٰى اَنْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ وَفِيْنَا نَبِىٌّ يَعْلَمُ مَا فِىْ غَدٍ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُتِىْ عَنْ هٰذِهٖ وَقُوْلِى الَّذِىْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَبْلَهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ میرے پاس آئے' جس دن میری رخصتی ہوئی تھی' آپ میرے بستر پر اسی طرح تشریف فرما ہوئے' جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو' کم سن لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور ہمارے آباؤ اجداد سے متعلق اشعار پڑھ رہی تھیں' جو غزوۂ بدر میں شہید ہوئے تھے' ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا: ہمارے درمیان وہ نبی بھی موجود ہیں' جو کل کے بارے میں جانتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہ پڑھو! وہی پڑھو! جو تم پہلے پڑھ رہی تھیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

باب 7: (نئے) شادی شدہ شخص سے کیا کہا جائے

1011 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِى الْخَيْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَقِيْلِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو شادی کی مبارکباد دیتے تھے' جس کی شادی نئی نئی ہوئی تھی' تو آپ یہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے! تم پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کو بھلائی میں اکٹھا کر دے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ

باب 8: جب آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے' تو کیا پڑھے؟

1010– اخرجه البخاری (109/9) کتاب النکاح' باب: ضرب الدف فی النکاح والولیمة' حدیث (5147) وابو داؤد (698/2) کتاب الادب' باب: فی النهی عن الغناء' حدیث (4922) وابن ماجه (611/1) کتاب النکاح' باب: الغناء والدف' حدیث (1897) واخرجه احمد (360،359/6) وعبد بن حمید (ص460) حدیث (1589) عن خالد بن ذکوان ابی الحسین عن الربیع بنت معوذ به۔

1011– اخرجه ابو داؤد (647/1) کتاب النکاح' باب: ما یقال للمتزوج' حدیث (2130) وابن ماجه (614/1) کتاب النکاح' باب: تهنئة النکاح' حدیث (1905) والدارمی (134/2) کتاب النکاح باب: اذا تزوج الرجل ما یقال له واخرجه احمد (381/1)

1012 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنْ قَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آتے ہوئے (یعنی صحبت کرنے سے پہلے) یہ پڑھ لے۔

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو رزق (اولاد) تو ہمیں عطا کرے گا' اسے بھی شیطان سے دور رکھ"۔

تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے نصیب میں اولاد لکھی ہو' تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاَوْقَاتِ الَّتِیْ يُسْتَحَبُّ فِيْهَا النِّكَاحُ

باب 9: وہ اوقات جن میں نکاح کرنا مستحب ہے

1013 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَوَّالٍ وَّبَنٰى بِیْ فِیْ شَوَّالٍ وَّكَانَتْ عَآئِشَةُ تَسْتَحِبُّ اَنْ يُّبْنٰى بِنِسَآئِهَا فِیْ شَوَّالٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِیِّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اُمَيَّةَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال کے مہینے میں میرے ساتھ شادی کی تھی' اور شوال

1012- اخرجه البخاری (386/6) كتاب بدء الخلق' باب: صفة ابليس وجنوده' حديث (3271'3283) وكتاب النكاح' باب: ما يقول الرجل اذا اتى اهله' حديث (5165) ومسلم (104/5' الابی) كتاب النكاح' باب: ما يستحب ان يقوله عند الجماع' حديث (1434/116) وابو داؤد (655/1) كتاب النكاح: باب فی جامع النكاح' حديث (2161) وابن ماجة (618/1) كتاب النكاح' باب: ما يقول الرجل اذا ادخلت عليه اهله' حديث (1919) والدارمی (145/2) كتاب النكاح' باب القول عند الجماع' واحمد (216/1'220'243'283'286) والحميدی (239/1) حديث (516) وعبد بن حميد (ص230) حديث (689)

1013- اخرجه احمد (54/6'206) ومسلم (1039/2) كتاب النكاح باب: استحباب التزوج والتزويج فی شوال' واستحباب الدخول فيه' حديث (1423/73) وابن ماجه (641/1) كتاب النكاح' باب: متى يستحب البناء بالنساء؟ حديث (1990) والنسائی (70/6) كتاب النكاح باب التزويج فی شواب' حديث (3236) والدارمی (145/2) كتاب النكاح' باب بناء الرجل باهله فی شوال' وعبد بن حميد (ص437) حديث (1508) من طريق اسماعيل بن اميه عن عبد الله بن عروة' عن عروة عن عائشه به.

کے مہینے میں ہی میری رخصتی ہوئی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو مستحب سمجھتی تھیں کہ شوال کے مہینے میں لڑکیوں کی رخصتی کی جائے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' ہم اس روایت کو صرف ثوری نامی راوی کی اسماعیل بن امیہ سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَلِيمَةِ

باب 10: ولیمہ کا بیان

1014 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَّعَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَّزُهَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّزْنُ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّزْنُ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَثُلُثٍ وَقَالَ إِسْحٰقُ هُوَ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ وَثُلُثٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے' انہوں نے جواب دیا: میں نے ایک خاتون کے ساتھ ایک گٹھلی کے وزن جتنے سونے کے عوض میں شادی کر لی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے' تم ولیمہ کرو! خواہ ایک بکری (ذبح کر کے دعوت کرو)۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت زہیر بن عثمان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک گٹھلی کے وزن سے مراد' تین درہم اور ایک درہم کے تہائی حصے' جتنا وزن ہے۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ پانچ درہم اور ایک درہم کے تہائی حصے' کے وزن جتنا ہوتا ہے۔

1015 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَّائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

1014- اخرجه البخاري (128/9) كتاب النكاح' باب: الصفرة للمتزوج' حديث (5153) ومسلم (1042/3) كتاب النكاح' باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن و خاتم حديد' وغير ذلك من قليل و كثير' واستحباب كونه خمسمائة درهم لمن لا يجحف به' حديث (79-1427) وابن ماجه (615/1) كتاب النكاح' باب الوليمة: حديث (1907) والنسائي (128/6) كتاب النكاح' باب: دعاء من لم يشهد التزويج' حديث (3372) واخرجه الدارمي (143/2) كتاب النكاح' باب الوليمة' واحمد (226/3) وعبد بن حميد (ص 403) حديث (1367) من طريق حماد بن زيد عن ثابت عن انس به.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰی صَفِیَّۃَ بِنْتِ حُیَیٍّ بِسَوِیقٍ وَّتَمْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اختلاف سند: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ عَنْ سُفْیَانَ نَحْوَ ھٰذَا وَقَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ وَّلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنْ وَّائِلٍ عَنِ ابْنِہٖ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَکَانَ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ یُدَلِّسُ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَرُبَّمَا لَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ عَنْ وَّائِلٍ عَنِ ابْنِہٖ وَرُبَّمَا ذَکَرَہٗ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے بعد ولیمہ میں ستو اور کھجور (کی دعوت کی تھی)

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ان راویوں نے اس روایت میں وائل کے اپنے صاحب زادے سے روایت کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) سفیان بن عیینہ نامی راوی نے اس روایت میں "تدلیس" کی ہے بعض اوقت وہ اس میں وائل کے ان کے بیٹے کے حوالے سے روایت کرنے کا ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات ذکر نہیں کرتے۔

1016 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: طَعَامُ اَوَّلِ یَوْمٍ حَقٌّ وَّطَعَامُ یَوْمِ الثَّانِیْ سُنَّۃٌ وَّطَعَامُ یَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَۃٌ وَّمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَّا نَعْرِفُہٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ زِیَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ

توضیح راوی: وَزِیَادُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ کَثِیْرُ الْغَرَائِبِ وَالْمَنَاکِیْرِ

قول امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَذْکُرُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُقْبَۃَ قَالَ قَالَ وَکِیْعٌ زِیَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ مَعَ شَرَفِہٖ یَکْذِبُ فِی الْحَدِیْثِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (شادی سے) اگلے دن کھانا (یعنی دعوت ولیمہ کرنا) حق ہے۔ دوسرے دن کرنا سنت ہے اور تیسرے دن کرنا دکھاوا ہے جو شخص دکھاوا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے دکھاوے کو ظاہر کردے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو "مرفوع" حدیث کے طور پر ہم صرف زیاد بن عبداللہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

1015- اخرجه ابو داؤد (368/2) كتاب الاطعمة' باب: من استحباب الوليمة عند النكاح' حديث (3744) وابن ماجه (615) كتاب النكاح' باب الوليمة' حديث (1909) والحميدى (500/2) حديث (1184) واخرجه احمد (110/3) من طريق وائل بن داؤد عن ابيه عن الزهرى عن انس بن مالك به.

زیاد بن عبداللہ نامی راوی نے بکثرت "غریب" اور "منکر" روایات نقل کی ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: محمد بن عقبہ فرماتے ہیں: وکیع نے یہ بات بیان کی ہے: زیاد بن عبداللہ اپنے تمام تر عزت اور شرف کے باوجود حدیث بیان کرنے میں جھوٹ بولتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِجَابَةِ الدَّاعِي

باب 11: دعوت کو قبول کرنا

1017 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِيْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيتُمْ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ وَاَنَسٍ وَّاَبِيْ اَيُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دعوت میں جاؤ! جب تمہیں دعوت دی جائے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ يَّجِيْءُ اِلَى الْوَلِيْمَةِ مِنْ غَيْرِ دَعْوَةٍ

باب 12: جو شخص دعوت کے بغیر ولیمے میں آجائے

1018 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ شُعَيْبٍ اِلٰى غُلَامٍ لَّهُ لَحَّامٍ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَّكْفِيْ خَمْسَةً فَاِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ قَالَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ وَجُلَسَائَهُ الَّذِيْنَ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِيْنَ دُعُوْا فَلَمَّا انْتَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ اِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِيْنَ

1018– اخرجه مسلم (1053/3) كتاب النكاح' باب: الامر باجابة الداعي' الى دعوة' حديث (102-1429) واخرجه البخاري (155/9) كتاب النكاح' باب: اجابة الداعي في العرس وغيره' حديث (5179) من طريق موسىٰ بن عقبة عن نافع عن ابن عمر به' ورواية مسلم من طريق اسماعيل بن امية عن نافع عن ابن عمر به كما ورد في رواية الترمذي.

1018– اخرجه البخاري (470/9) كتاب الاطعمة' باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه' حديث (5434) ومسلم (1608/3) كتاب الاشربة' باب: ما يفعل الضيف اذا تبعة غير من دعاه صاحب الطعام' واستحباب اذن صاحب الطعام للتابع' حديث (138-2036) والدارمي (105/2) كتاب الاطعمة' باب: في الوليمة' واخرجه احمد (396/3)' (121'120/4) وعبد بن حميد ص(106) حديث (236) من طريق ابي وائل عن ابي مسعود الانصاري به.

دَعَوْتَنَا فَإِنْ اَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ اَذِنَّا لَهُ فَلْيَدْخُلْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس کا نام ابوشعیب تھا وہ اپنے غلام کے پاس آیا' جو گوشت بنایا کرتا تھا' اس نے کہا: تم میرے لئے اتنا کھانا بنا دو! جو پانچ آدمیوں کے لئے کافی ہو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں' اس نے کھانا تیار کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت آپ کے چند ساتھیوں کو بھی بلایا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' تو ان حضرات کے پیچھے ایک ایسا شخص بھی چل پڑا جو ان ساتھیوں میں شامل نہیں تھا' جنہیں دعوت دی گئی تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (میزبان کے) دروازے تک پہنچے' تو آپ نے گھر کے مالک سے کہا: یہ ہمارے پیچھے آ گیا ہے یہ ہمارے ساتھ نہیں تھا' جب تم نے ہمیں دعوت دی تھی' اگر تم اسے اجازت دو' تو یہ اندر آ جائے! اس شخص نے کہا: ہم اسے بھی اجازت دیتے ہیں' یہ اندر آ جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَزْوِيجِ الْاَبْكَارِ

باب 13: کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرنا

1019 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ اَوْ تِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ يَّقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ فَدَعَا لِیْ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ وَّكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے فرمایا: اے جابر! تم نے شادی کر لی ہے' میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کنواری کے ساتھ یا طلاق یافتہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی: نہیں طلاق یافتہ کے ساتھ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری کے ساتھ کیوں نہیں کی کہ تم اس کے ساتھ خوش مزاجی کا مظاہرہ کرتے اور وہ تمہارے ساتھ خوش مزاجی کا مظاہرہ کرتی؟ میں نے عرض کی:

1019- اخرجه البخاری (141/6) کتاب الجهاد والسير: باب استئذان الرجل الامام لقوله تعالیٰ (انما المؤمنون امنوا بالله ورسوله واذا كانوا معه على امر جامع لم يذهبوا حتىٰ يستأذنوه ان الذين يستأذنونك (النور 62) حديث (2967) ومسلم (1087/2) كتاب الرضاع' باب: استحباب نكاح البكر' حديث (56-715) والنسائی (61/6) كتاب النكاح' باب: نكاح الابكار' حديث (3219) من طريق عمرو بن دينار عن جابر به.

یارسول اللہ! حضرت عبداللہ (میرے والد) فوت ہو چکے ہیں انہوں نے سات (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) نو بیٹیاں چھوڑی ہیں تو میں نے اس عورت کے ساتھ شادی کی ہے جوان کا خیال رکھے گی تو نبی اکرم ﷺ نے میرے حق میں دعائے خیر کی۔

اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

باب 14: ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا

1020 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّاَنَسٍ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1021 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ هٰذَا

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِىْ مُوْسٰى حَدِيْثٌ فِيْهِ اخْتِلَافٌ رَوَاهُ اِسْرَآئِيْلُ وَشَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ

1020- اخرجه احمد (413،394/4) وابو داؤد (635/1) كتاب النكاح، باب: فى الولى، حديث (2085) وابن ماجه (605/1) كتاب النكاح، باب لا نكاح الا بولى، حديث (1881) والدارمى (137/2) كتاب النكاح، باب النهى عن النكاح بغير ولى، من طريق ابى اسحق عن ابى بردة عن ابى موسىٰ الاشعرى به.

1021- اخرجه احمد (260/6) والحميدى (113-112/1) حديث (228) وابو داؤد (634/1) كتاب النكاح، باب فى الولى، حديث (2083) وابن ماجه (605/1) كتاب النكاح، باب: لا نكاح الا بولى، حديث (1879) من طريق ابن شهاب الزهرى عن عروة عن عائشة به.

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَوٰى اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَوٰى اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا

وَّرَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

وَّقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ اَصْحَابِ سُفْيَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى وَلَا يَصِحُّ وَرِوَايَةُ هٰؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ رَوَوْا عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ عِنْدِىْ اَصَحُّ لِاَنَّ سَمَاعَهُمْ مِنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ فِىْ اَوْقَاتٍ مُّخْتَلِفَةٍ وَّاِنْ كَانَ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ اَحْفَظَ وَاَثْبَتَ مِنْ جَمِيْعِ هٰؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ رَوَوْا عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَاِنَّ رِوَايَةَ هٰؤُلَاۤءِ عِنْدِىْ اَشْبَهُ لِاَنَّ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِيَّ سَمِعَا هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ فِىْ مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ

وَّمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَسْاَلُ اَبَا اِسْحٰقَ اَسَمِعْتَ اَبَا بُرْدَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ فَقَالَ نَعَمْ فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ سَمَاعَ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِىْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ

وَّاِسْرَآئِيْلُ هُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ فِىْ اَبِىْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ مَا فَاتَنِىْ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ الَّذِىْ فَاتَنِىْ اِلَّا لَمَّا اتَّكَلْتُ بِهٖ عَلٰى اِسْرَآئِيْلَ لِاَنَّهٗ كَانَ يَاْتِىْ بِهٖ اَتَمَّ

وَحَدِيْثُ عَآئِشَةَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ هُوَ حَدِيْثٌ عِنْدِىْ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَوٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ فِىْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ثُمَّ لَقِيْتُ الزُّهْرِيَّ فَسَاَلْتُهٗ فَاَنْكَرَهٗ فَضَعَّفُوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَجْلِ هٰذَا

وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اِلَّا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَّسَمَاعُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ لَّيْسَ بِذَاكَ اِنَّمَا صَحَّحَ كُتُبَهٗ عَلٰى كُتُبِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ مَا سَمِعَ مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّضَعَّفَ يَحْيٰى رِوَايَةَ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ اَنَّهُمْ قَالُوْا لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ مِنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَشُرَيْحٌ وَّاِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَغَيْرُهُمْ

وَبِهٰذَا يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَمَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرلے' اس کا نکاح باطل شمار ہوگا' اس کا نکاح باطل شمار ہوگا، اس کا نکاح باطل شمار ہوگا۔ اگر مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کرلے' تو اس عورت کو مہر ملے گا' جو اس نے اس کی شرمگاہ کو استعمال کیا ہے' اور ان (لڑکی کے رشتہ داروں) کے درمیان جھگڑا ہو جائے' تو جس کا کوئی ولی نہ ہو حاکم وقت اس کا ولی ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یحییٰ بن سعید انصاری، یحییٰ بن ایوب، سفیان ثوری اور دیگر کئی حفاظ نے' اسے ابن جریج کے حوالے سے' اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

اسرائیل، شریک بن عبداللہ، ابوعوانہ، زہیر بن معاویہ، قیس بن ربیع نے ابواسحٰق کے حوالے سے، ابوبردہ کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

اسباط بن محمد نے زید بن حباب کے حوالے سے، یونس بن ابواسحٰق کے حوالے سے، ابواسحٰق کے حوالے سے، ابوبردہ کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

ابوعبیدہ حداد نے اس روایت کو یونس بن ابواسحٰق کے حوالے سے، ابوبردہ کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں ابواسحٰق کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہی روایت یونس بن ابواسحٰق کے حوالے سے، ابواسحٰق کے حوالے سے، ابوبردہ کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

شعبہ اور ثوری نے ابواسحٰق کے حوالے سے، ابوبردہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی ہے: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

سفیان کے بعض شاگردوں نے' سفیان کے حوالے سے، ابواسحٰق کے حوالے سے، ابوبردہ کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔ تاہم یہ روایت مستند نہیں ہے۔

ان تمام حضرات کی روایت جنہوں نے ابواسحٰق کے حوالے سے، ابوبردہ کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: ''ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا''۔

یہ میرے (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے) نزدیک زیادہ مستند ہے' کیونکہ ان حضرات نے ابواسحٰق نامی راوی سے اس حدیث کو مختلف

اوقات میں سنا ہوگا۔

شعبہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ زیادہ بڑے حافظ ہیں اور زیادہ مستند ہیں' ان تمام راویوں کے مقابلے میں' جنہوں نے ابواسحٰق کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے' تاہم ان حضرات کی روایت میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے اس کی وجہ یہ ہے: شعبہ اور ثوری نے اس روایت کو ابواسحٰق سے ایک ہی محفل میں سنا ہے' اور اس کی دلیل وہ روایت ہے' جسے محمود بن غیلان نے اپنی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو ابواسحٰق سے یہ دریافت کرتے ہوئے سنا: آپ نے ابو بردہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا'' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے: شعبہ اور ثوری نے ابو بردہ سے اس حدیث کو ایک ہی وقت میں سنا ہے۔

ابواسحٰق سے منقول روایات کے حوالے سے اسرائیل نامی راوی ثقہ ہیں اور مستند ہیں۔

محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ثوری نے ابواسحٰق کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں' ان میں سے جو احادیث مجھ سے فوت ہوگئی تھیں' میں نے ان کے بارے میں اسرائیل نامی راوی پر بھروسہ کیا ہے چونکہ انہوں نے ان روایات کو زیادہ مکمل طور پر نقل کیا ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے ''ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا'' یہ میرے نزدیک ''حسن'' ہے۔

ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے، زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

حجاج بن ارطاۃ اور جعفر بن ربیعہ نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی کی مانند نقل کیا گیا ہے۔

بعض محدثین نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول اس روایت کے بارے میں کلام کیا ہے' جو عروہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میری ملاقات زہری رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی' میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اس کا انکار کیا۔

محدثین نے اسی وجہ سے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن ابراہیم کے علاوہ اور کسی نے ابن جریج کے حوالے سے ان الفاظ کو نقل نہیں کیا۔

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: اسماعیل بن ابراہیم کا ابن جریج سے سماع زیادہ مستند نہیں ہے۔

اسماعیل بن ابراہیم ہی ان الفاظ کو ابن جریج سے روایت کرتے ہیں اور ان کا ابن جریج سے سماع قوی نہیں۔

اسماعیل بن ابراہیم نے اپنے نوٹس کی عبدالمجید بن عبدالعزیز کے نوٹس کے ساتھ تصحیح کی تھی جو روایات انہوں نے ابن جریج سے سنی تھیں۔

یحیٰی نے اسماعیل کی ابن جریج سے نقل کردہ روایات کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کی حدیث پر عمل کیا جائے گا، یعنی "ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا" نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات اسی بات کے قائل ہیں۔

اسی طرح کی روایات بعض تابعین فقہاء کے بارے میں بھی منقول ہیں وہ یہ فرماتے ہیں:

ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

ان میں سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ شریح رحمۃ اللہ علیہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ

باب 15: گواہوں کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا

1022 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْبَغَايَا اللَّاتِىْ يُنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

اختلافِ روایت: قَالَ يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْاَعْلٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فِى التَّفْسِيْرِ وَاَوْقَفَهُ فِىْ كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ لَّا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ اِلَّا مَا رُوِىَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ مَرْفُوْعًا وَّرُوِىَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَوْقُوْفًا

وَّالصَّحِيْحُ مَا رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ هٰكَذَا

رَوٰى اَصْحَابُ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَّا نِكَاحَ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ وَّهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ نَحْوَ هٰذَا مَوْقُوْفًا

فی الباب: وَّفِىْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

1022- لم یرده من اصحاب الکتب الستة غیر الترمذی، ینظر تحفة الاشراف (375/4) واخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر (182/12) حدیث (12827) والبیهقی (125/7)

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا لَا نِكَاحَ اِلَّا بِشُهُوْدٍ لَّمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَنْ مَضٰى مِنْهُمْ اِلَّا قَوْمًا مِّنَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَاِنَّمَا اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا اِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ فَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ لَا يَجُوْزُ النِّكَاحُ حَتّٰى يَشْهَدَ الشَّاهِدَانِ مَعًا عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

وَقَدْ رَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا اُشْهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ فَاِنَّهٗ جَائِزٌ اِذَا اَعْلَنُوْا ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّغَيْرِهٖ هٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ فِيْمَا حَكٰى عَنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَجُوْزُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَّامْرَاَتَيْنِ فِي النِّكَاحِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فاحشہ عورتیں وہ ہوتی ہیں' جو گواہوں کے بغیر نکاح کر لیتی ہیں۔

یوسف بن حماد بیان کرتے ہیں: عبدالاعلیٰ نامی راوی نے تفسیر کے باب میں اس حدیث کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور ''طلاق'' کے باب میں اس روایت کو ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے'' ''مرفوع'' کے طور پر نقل نہیں کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور ''مرفوع'' روایت کے طور پر نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ روایت زیادہ مستند ہے۔ ویسے یہ روایت ''محفوظ'' نہیں ہے ہمارے علم کے مطابق کسی نے بھی اس کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا' ماسوائے اس روایت کے' جسے عبدالاعلیٰ نے سعید کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

عبدالاعلیٰ کے حوالے سے' سعید کے حوالے سے یہی روایت ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

درست بات یہ ہے' جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے: گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

کئی راویوں نے سعید بن ابوعروبہ کے حوالے سے اسی کی مانند ''مرفوع'' کے طور پر نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے تابعین اور ان کے علاوہ دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' اہلِ علم نے یہ بات فرمائی ہے' گواہوں کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

ہمارے نزدیک جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں' ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' تاہم متاخرین اہلِ علم میں سے بعض حضرات نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: جب ایک کے بعد ایک گواہ گواہی دے (تو کیا حکم ہوگا؟) کوفہ اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کی اکثریت کے نزدیک نکاح اس وقت تک درست نہیں ہوتا' جب تک دو گواہ ایک ساتھ نکاح منعقد ہونے کی گواہی نہ دیں۔

مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اگر ایک گواہ کے بعد ایک گواہ گواہی دیدے' تو یہ نکاح درست ہوگا۔

جب وہ لوگ بعد میں اس کا اعلان بھی کر دیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے' جو انہوں نے اہلِ مدینہ سے نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک نکاح کے بارے میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی درست ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ خُطْبَةِ النِّكَاحِ

باب 16: نکاح کا خطبہ

1023 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِی الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِی الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِی الصَّلٰوةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِی الْحَاجَةِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا فَمَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَيَقْرَاُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ قَالَ عَبْثَرٌ فَفَسَّرَهٗ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ (اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ) (وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا) (اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا)

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: رَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ لِاَنَّ اِسْرَآئِيْلَ جَمَعَهُمَا فَقَالَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ وَاَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ قَالَ اَهْلُ الْعِلْمِ اِنَّ النِّكَاحَ جَائِزٌ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز میں تشہد پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا تھا' اور حاجت کے وقت تشہد پڑھنے کا (یعنی نکاح کا خطبہ پڑھنے کا) طریقہ تعلیم دیا تھا۔

1023- اخرجه احمد (1/408, 418, 437) وابو داؤد (1/318) كتاب الصلوٰة باب التشهد' حديث (969) وابن ماجه (1/609) كتاب النكاح' باب خطبة النكاح' حديث (1892) من طريق ابی اسحق عن ابی الاحوص' عن عبد الله بن مسعود به۔

نبی اکرم ﷺ نے نماز کا تشہد ان الفاظ میں سکھایا تھا۔

''ہر طرح کی جسمانی اور مالی عبادتیں' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو' اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو' اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر ہو' میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے خاص بندے' اور رسول ہیں''۔

جبکہ خطبہ نکاح کے الفاظ نبی اکرم ﷺ نے ان الفاظ میں تعلیم کئے تھے۔

''بے شک حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں' اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں' ہم اپنی ذات کے شر سے اور اپنے برے اعمال سے' اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں' جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کر دے' اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ رہنے دے' اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے خاص بندے' اور رسول ہیں''۔

راوی کہتے ہیں: پھر آدمی تین آیات تلاوت کرے۔

عبثر نامی راوی بیان کرتے ہیں: سفیان نے وضاحت کی ہے: وہ تین آیات یہ ہیں۔

''اللہ تعالیٰ سے ڈرو! یوں جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے' اور تم مرتے وقت مسلمان ہی ہونا''۔

''اللہ تعالیٰ سے ڈرو! وہ اللہ تعالیٰ جس کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو' اور رشتہ داری کے حقوق کے بارے میں بھی خیال رکھو! بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کا نگران ہے''۔

''اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچی بات کہو''۔

اس بارے میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اس روایت کو اعمش نے ابواسحٰق کے حوالے سے، ابواحوص کے حوالے سے، ابوعبیدہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ یہ دونوں روایات مستند ہیں' اس کی وجہ یہ ہے: اسرائیل نے ان دونوں کو اکٹھا کر دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ ابواسحٰق کے حوالے سے، ابواحوص کے حوالے سے، ابوعبیدہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: خطبے کے بغیر بھی نکاح درست ہوتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں۔

1024 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: كُلُّ خُطْبَةٍ لَّيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ

1024- اخرجه احمد (2/302،303) وابو داؤد (2/677) كتاب الادب باب في الخطبة حديث (4841) من طريق عاصم بن كليب عن ابيه عن ابي هريرة فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر وہ خطبہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو وہ جزام زدہ ہاتھ کی مانند ہوتا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

باب 17: کنواری لڑکی' بیوہ' طلاق یافتہ سے اجازت لینا

1025 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ وَاِذْنُهَا الصُّمُوْتُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةَ وَالْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الثَّيِّبَ لَا تُزَوَّجُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَاِنْ زَوَّجَهَا الْاَبُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّسْتَاْمِرَهَا فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَزْوِيْجِ الْاَبْكَارِ اِذَا زَوَّجَهُنَّ الْاٰبَاءُ فَرَاٰى اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْاَبَ اِذَا زَوَّجَ الْبِكْرَ وَهِيَ بَالِغَةٌ بِغَيْرِ اَمْرِهَا فَلَمْ تَرْضَ بِتَزْوِيْجِ الْاَبِ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَزْوِيْجُ الْاَبِ عَلَى الْبِكْرِ جَائِزٌ وَّاِنْ كَرِهَتْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ یا طلاق یافتہ کی شادی اس وقت تک نہ کی جائے' جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور کنواری کی شادی' اس وقت تک نہ کی جائے' جب تک اس کی مرضی معلوم نہ کی جائے اور اس کی اجازت خاموشی ہوگی۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' یعنی بیوہ یا طلاق یافتہ عورت کی شادی اس وقت تک نہیں کی جاسکتی' جب تک اس

1025- اخرجه البخاری (98/9) کتاب النکاح' باب: لا ینکح الاب وغیره البکر والثیب الا برضاهما' حدیث (5136) ومسلم (1036/2) کتاب النکاح' باب: استئذان الثیب فی النکاح بالنطق' والبکر بالسکوت' حدیث (64-1419) وابو داؤد (636/1'637) کتاب النکاح: باب فی الاستئمار' حدیث (2092) وابن ماجه (601/1) کتاب النکاح: باب استئمار البکر والثیب' حدیث (1871) والنسائی (85/6) کتاب النکاح' باب استئمار الثیب فی نفسها' حدیث (3265) والدارمی (138/2) کتاب النکاح' باب: استئمار البکر والثیب' واخرجه احمد (250/2'279'434) من طریق یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة به.

سے اجازت نہ لی جائے اور اگر اس کا باپ اس سے اجازت لئے بغیر اس کی شادی کردے اور وہ اس بات کو ناپسند کرتی ہو تو عام اہلِ علم کے نزدیک وہ نکاح فسخ شمار ہوگا۔

اہلِ علم نے کنواری لڑکی کی شادی ہونے کے بارے میں اختلاف کیا ہے جب اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی ایک اس کی شادی کردیتا ہے۔

اکثر اہلِ علم جو کوفہ اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: جب باپ اپنی بالغ کنواری بیٹی کی شادی اس کی مرضی کے بغیر کردے اور وہ باپ کی کروائی ہوئی شادی سے راضی نہ ہو تو نکاح فسخ شمار ہوگا۔

بعض اہلِ مدینہ نے یہ بات بیان کی ہے: باپ بالغ لڑکی کی شادی کرسکتا ہے اگرچہ اس لڑکی کو یہ بات ناپسند ہو۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1026 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتنِ حدیث: اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِجَازَةِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا احْتَجُّوْا بِهٖ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَّهٰكَذَا اَفْتٰى بِهٖ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَّاِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوَلِيَّ لَا يُزَوِّجُهَا اِلَّا بِرِضَاهَا وَاَمْرِهَا فَاِنْ زَوَّجَهَا فَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ عَلٰى حَدِيْثِ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ حَيْثُ زَوَّجَهَا اَبُوْهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهٗ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ (یا طلاق یافتہ) اپنی ذات کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اس کی اجازت اس کی خاموشی ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شعبہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1026- اخرجه مالك في الموطا (526،524/2) كتاب النكاح، باب: استئذان البكر والايم في انفسهما، حديث (4) واحمد (261،241،219/1) ومسلم (1037/2) كتاب النكاح، باب: استئذان الثيب في النكاح بالنطق، والبكر بالسكوت، حديث (66-4121) وابو داؤد (638/1) كتاب النكاح، باب في الثيب، حديث (2098) وابن ماجه (601/1) كتاب النكاح، باب: استئمار البكر والثيب، حديث (1870) والنسائي (84/6) كتاب النكاح، باب استئذان البكر في نفسها، حديث (3260) والدارمي (138/2) كتاب النكاح، باب: استئمار البكر والثيب، من طريق نافع بن جبير بن مطعم عن ابن عباس به.

بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے: ولی کے بغیر نکاح درست ہے لیکن ان کا یہ استدلال درست نہیں ہے کیونکہ کئی اسناد کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "(بیوہ یا طلاق یافتہ) اپنی ذات کی اپنے والی سے زیادہ حقدار ہوتی ہے" اس سے مراد اکثر اہلِ علم کے نزدیک یہ ہے: ولی اس کی رضامندی اور اس کی اجازت کے ساتھ ہی اس کی شادی کر سکتا ہے اور اگر وہ (اس کے بغیر) اس کی شادی کر دے تو وہ نکاح فسخ شمار ہوگا جیسا کہ سیّدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے: جب ان کے والد نے ان کی شادی کر دی تھی اور وہ اس وقت بیوہ تھیں تو انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا اس وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح ختم کروا دیا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِكْرَاهِ الْيَتِيمَةِ عَلَى التَّزْوِيجِ

باب 18: نابالغ لڑکی کی زبردستی شادی کرنا

1027 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْيَتِيمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا يَعْنِيْ اِذَا اَدْرَكَتْ فَرَدَّتْ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ فَرَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْيَتِيمَةَ اِذَا زُوِّجَتْ فَالنِّكَاحُ مَوْقُوفٌ حَتّٰى تَبْلُغَ فَاِذَا بَلَغَتْ فَلَهَا الْخِيَارُ فِيْ اِجَازَةِ النِّكَاحِ اَوْ فَسْخِهِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ وقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْيَتِيمَةِ حَتّٰى تَبْلُغَ وَلَا يَجُوزُ الْخِيَارُ فِي النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِذَا بَلَغَتِ الْيَتِيمَةُ تِسْعَ سِنِينَ فَزُوِّجَتْ فَرَضِيَتْ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَّلَا خِيَارَ لَهَا اِذَا اَدْرَكَتْ

حدیثِ دیگر: وَاحْتَجَّا بِحَدِيْثِ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

1027 - اخرجه ابو داؤد (231/2) كتاب النكاح باب: قوله تعالٰى (لا يحل لكم ان ترثوا النساء كرها ولا تعضلوهن) النساء (19) حديث (2093، 2094) والنسائى (87/6) كتاب النكاح باب: البكر يزوجها ابوها وهى كارهة واحمد (259/2، 384، 475) من طريق ابى سلمة عن ابى هريرة فذكره.

آثارِ صحابہ: وَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ اِذَا بَلَغَتِ الْجَارِيَةُ تِسْعَ سِنِيْنَ فَهِيَ امْرَاَةٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نابالغ لڑکی سے اس کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہوگی اور اگر وہ انکار کردے تو اس کے ساتھ زبردستی نہیں کی جائے گی۔

اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

نابالغ لڑکی کی شادی کرنے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب نابالغ لڑکی کی شادی کردی جائے تو نکاح اس وقت تک موقوف رہے گا جب تک وہ بالغ نہ ہوجائے جب وہ بالغ ہوجائے گی تو اسے نکاح کو برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا اختیار ہوگا۔

بعض تابعین اور دیگر اہلِ علم کی یہی رائے ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک نابالغ لڑکی کا نکاح کرنا اس وقت تک درست نہیں ہوگا جب تک وہ بالغ نہ ہوجائے اور (بالغ ہونے پر) نکاح ختم کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان دونوں کے علاوہ دیگر اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: نابالغ لڑکی بالغ ہوجائے یعنی نو سال کی ہوجائے اور پھر اس کی شادی کی جائے اور وہ اپنے نکاح سے راضی ہو تو یہ نکاح درست ہوگا اور اس لڑکی کو نکاح ختم کرنے کا اختیار نہیں ہوگا جب وہ بالغ ہوجائے۔

ان دونوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول اس حدیث سے استدلال کیا ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی شادی ہوئی اور ان کی رخصتی ہوئی تو اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فرماتی ہیں: جب لڑکی کی عمر نو سال ہوجائے تو وہ عورت شمار ہوتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ

باب 19: جب دو ولی (اپنی زیرسرپرستی لڑکی کی) شادی کردیں

1028 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِّنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

1028- اخرجه احمد (8/5، 11، 12، 18، 22) وابو داؤد (635، 636) كتاب النكاح، باب: اذا انكح الوليان، حديث (2088) وابن ماجه (738/2) كتاب التجارات، باب: اذا باع المجيزان فهو للاول، حديث (2190) بلفظ، ايما رجل باع بيعا من رجلين فهو للاول، حديث (2190) بلفظ ايما رجل باع بيعا من رجلين فهو للاول منهما، والنسائى (314/7) كتاب البيوع، باب: الرجل يبيع السلعة فيستحقها مستحق، حديث (4682) والدارمى (139/2) كتاب النكاح، باب: المرأة يزوجها الوليان، من طريق الحسن عن سمرة بن جندب فذكره.

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافًا اِذَا زَوَّجَ اَحَدُ الْوَلِيَّيْنِ قَبْلَ الْاٰخَرِ فَنِكَاحُ الْاَوَّلِ جَائِزٌ وَّنِكَاحُ الْاٰخَرِ مَفْسُوْخٌ وَّاِذَا زَوَّجَا جَمِيْعًا فَنِكَاحُهُمَا جَمِيْعًا مَفْسُوْخٌ وَّهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کسی عورت کی شادی اس کے دوولی (دومختلف جگہ پر) کردیں تو وہ ان دونوں ولیوں میں سے پہلے (کے کئے گئے نکاح کے مطابق) ہوگی اور جوشخص ایک چیز کودوآدمیوں کوفروخت کردے تو وہ ان دونوں میں سے اسے ملے گی جس کے ساتھ پہلے سوداہواتھا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پرعمل کیا جائے گا' ہمارے علم کے مطابق ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' جب دوولیوں میں سے کوئی ایک دوسرے سے پہلے (کسی زیرسرپرستی کی) شادی کردے' تو پہلے کا کیا ہوا نکاح درست ہوگا اور دوسرے کا کروایاہوا نکاح فسخ شمار ہوگا' لیکن اگر وہ دونوں ایک ساتھ شادی کردیں تو دونوں فسخ شمار ہوں گے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اورامام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ

باب 20 غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا

1029 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِدیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ

وَالصَّحِيْحُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ نِكَاحَ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ لَا يَجُوْزُ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَغَيْرِهِمَا بِلَا اخْتِلَافٍ

1029– اخرجه احمد (2/300، 377، 382) وابو داؤد (1/633) كتاب النكاح، باب: فى نكاح العبد بغير اذن مواليه، حديث (2078) والدارمى (2/152)، كتاب النكاح، باب: فى العبد يتزوج بغير اذن سيده، عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله فذكره.

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرلے وہ زانی (شمار) ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض راویوں نے اس حدیث کو عبداللہ بن محمد بن عقیل کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' اور یہ درست نہیں ہے۔

مستند روایت وہی ہے' جو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کی یہی رائے ہے۔

1030 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرلے وہ زانی (شمار) ہوگا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی مُهُوْرِ النِّسَآءِ

باب 21: خواتین کے مہر کا بیان

1031 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَال سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَّفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاَجَازَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَنَسٍ وَّعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ

1031- اخرجه احمد (445/3) وابن ماجه (608/1) كتاب النكاح' باب: صداق النساء' حديث (1888) من طريق عبد الله بن ربيعة عن ابيه فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَهْرِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمَهْرُ عَلٰى مَا تَرَاضَوْا عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَّا يَكُوْنُ الْمَهْرُ اَقَلَّ مِنْ رُبْعِ دِيْنَارٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ لَا يَكُوْنُ الْمَهْرُ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

◄► عبداللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ بنوفزارہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے جوتوں کے ایک جوڑے کے عوض میں شادی کر لی، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اپنی جان اور اپنے مال کو دو جوتوں کے عوض میں دینے پر راضی ہوگئی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس نکاح کو درست قرار دیا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحدرد اسلمی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

مہر کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ فریقین کی باہمی رضامندی کے مطابق ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک چوتھائی دینار سے کم نہیں ہوسکتا۔

بعض اہلِ کوفہ نے یہ بات بیان کی ہے: مہر دس درہم سے کم نہیں ہوسکتا۔

بَابُ مِنْهُ

باب 22: بلاعنوان

1032 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيْسٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَا اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا فَقَالَ مَا

1032- اخرجه مالك في الموطا (526/2) كتاب النكاح' باب: ما جاء في الصداق والحباء' حديث (8) واخرجه البخاري (112/9) كتاب النكاح' باب التزويج على القرآن وبغير صداق' حديث (5149) ومسلم (1040/2'1041) كتاب النكاح' باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن و خاتم حديد' وغير ذلك من قليل و كثير واستحباب كونه خمسمائة درهم لمن لا يجحف به' حديث (76-1425) وابو داؤد (642/1) كتاب النكاح' باب في التزويج على العمل يعمل' حديث (2111) وابن ماجه (608/1) كتاب النكاح' باب صدق النساء' حديث (1889) والنسائي (54/6) كتاب النكاح' باب ذكر امر رسول الله صلى الله عليه وسلم في النكاح وما اباحه الله له' حديث (3200) والدارمي (142/2) كتاب النكاح' باب ما يجوز ان يكون مهرا' واخرجه احمد (230/5'236) والحميدي (414/2) حديث (928) من طريق ابي حازم بن دينار عن سهل بن مسعود الساعدي به.

عِنْدِیْ اِلَّا اِزَارِیْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِزَارُكَ اِنْ اَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ وَلَا اِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا قَالَ مَا اَجِدُ قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ قَالَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ الشَّافِعِیُّ اِلٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ شَیْءٌ يُّصْدِقُهَا فَتَزَوَّجَهَا عَلٰی سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَّيُعَلِّمُهَا سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَّيَجْعَلُ لَهَا صَدَاقَ مِثْلِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: میں اپنی ذات آپ کے لئے ہبہ کرتی ہوں' وہ خاصی دیر کھڑی رہی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا) تو ایک صاحب بولے: یارسول اللہ! آپ میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں' اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس اسے مہر کے طور پر دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے عرض کی: میرے پاس صرف یہ تہبند ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا تہبند اگر تم اسے دے دو گے' تو تم تہبند کے بغیر بیٹھو گے؟ تم کوئی اور چیز تلاش کرو! اس نے عرض کی: مجھے اور کوئی چیز نہیں ملتی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تلاش کرو! خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس نے تلاش کیا' لیکن اسے کچھ نہیں ملا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں کچھ قرآن یاد ہے۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ فلاں' فلاں سورتیں یاد ہیں' اس نے ان سورتوں کے نام گنوائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں جو قرآن آتا ہے' اس کی وجہ سے میں اس عورت کی شادی تمہارے ساتھ کرتا ہوں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر مرد کے پاس مہر کے طور پر دینے کے لئے کچھ نہ ہو' تو وہ عورت کے ساتھ قرآن کی سورت (تعلیم دینے کو مہر کے طور پر) نکاح کر سکتا ہے' تو نکاح درست ہوگا اور وہ مرد اس عورت کو قرآن کی سورت سکھائے گا۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسا نکاح جائز ہوگا۔ لیکن اس عورت کو مہر مثل ملے گا۔

اہل کوفہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1033 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِی الْعَجْفَاءِ السُّلَمِیِّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِی الدُّنْيَا اَوْ تَقْوٰی عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَكَحَ شَيْئًا مِّنْ نِّسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِّنْ بَنَاتِهِ عَلٰى أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً (۱)

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيُّ اسْمُهُ هَرِمٌ وَّالْأُوْقِيَّةُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا وَّثِنْتَا عَشْرَةَ أُوْقِيَّةً أَرْبَعُ مِائَةٍ وَّثَمَانُوْنَ دِرْهَمًا.

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خبردار! عورتوں کے مہر زیادہ مقرر نہ کرو کیونکہ اگر یہ دنیا میں عزت کا علامتی نشان ہوتا' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقویٰ کی علامت ہوتا' تو اس بارے میں سب سے زیادہ مستحق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن خواتین کے ساتھ نکاح کیا' یا آپ نے جن صاحبزادیوں کا نکاح کیا ان میں سے کسی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں تھا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوعجفاء سلمی نامی راوی کا نام ہرم ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک ایک اوقیہ **40** درہم ہوتے ہیں۔

اس طرح بارہ اوقیہ **480** درہم ہوں گے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَعْتِقُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

باب **23**: جو شخص اپنی کنیز کو آزاد کرنے کے بعد اس سے شادی کرلے

1034 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفِيَّةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُّجْعَلَ عِتْقُهَا صَدَاقَهَا حَتّٰى يَجْعَلَ لَهَا مَهْرًا سِوَى الْعِتْقِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ

(۱)- اخرجه احمد (1/40'41'48) والحميدى (1/13'14) حديث (23) وابو داؤد (1/640) كتاب النكاح' باب: الصداق' حديث (2106) وابن ماجه (1/607) كتاب النكاح' باب: صداق النساء' حديث (1887) والدارمي (2/141) كتاب النكاح' باب: كم كانت مهور ازواج النبى صلى الله عليه وسلم' وبناته' واخرجه النسائى (6/117) كتاب النكاح باب: القسط فى الاصدقة' حديث (3349) من طريق محمد بن سيرين' عن ابى العجفاء السلمى عن عمر بن الخطاب فذكره.

1034- اخرجه احمد (3/282) والبخارى (9/32) كتاب النكاح' باب: من جعل عتق الامة صداقها' حديث (5086) ومسلم (6/1045) كتاب النكاح' باب فضيلة اعتاق امته ثم يتزوجها' حديث (85-1365) والنسائى (6/114) كتاب النكاح' باب: التزويج على العتق' حديث (3342) من طريق قتادة' وعبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك فذكره.

◈ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا' اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

اس بارے میں سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ بعض اہلِ علم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کنیز کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا جائے بلکہ آزادی کے علاوہ اس کے لئے مہر مقرر کرنا چاہئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفَضْلِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 24: اس (عمل) کی فضیلت کا بیان

1035 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ فَذَاكَ يُؤْتٰى اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَّضِيئَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ الْاَوَّلِ ثُمَّ جَآءَ الْكِتَابُ الْاٰخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ وَّهُوَ ابْنُ حَيٍّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ مُوْسٰى حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى اسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ وَّرَوٰى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ وَّصَالِحُ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ هُوَ وَالِدُ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ

◈ ابوبردہ بن ابوموسیٰ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگوں کو دگنا اجر دیا جائے گا' ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے' اس کو دگنا اجر دیا جائے گا' ایک وہ شخص جس کے پاس کوئی خوبصورت کنیز ہو' وہ اسے ادب سکھائے اور اچھی طرح

1035- اخرجه البخاری (228/1) کتاب العلم' باب: تعليم الرجل امته واهله' حديث (97) ومسلم (464/1' نووی) کتاب الايمان' باب وجوب الايمان برسالة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم حديث (154-241) وابو داؤد (626/1) کتاب النکاح' باب فی الرجل يعتق امته ثم يتزوجها' حديث (2057) وابن ماجه (269/1) کتاب النکاح: باب: الرجل يعتق امته ثم يتزوجها' حديث (1956) والنسائی (115/6) کتاب النکاح' باب: عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها' حديث (3344) واخرجه احمد (405'402'398'395/4) والحميدی (339/2) حديث (768) من طريق الشعبی عن ابی بردة بن ابی موسى عن ابيه ابی موسى الاشعری به.

سے ادب سکھائے (یعنی اس کی تربیت کرے) پھر اسے آزاد کر کے اُس کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے شادی کرلے تو اس شخص کو بھی دُگنا اجر ملے گا اور ایک وہ شخص جو پہلی کتاب پر ایمان لایا پھر اس کے پاس دوسری کتاب آئی تو وہ اس پر بھی ایمان لے آیا اس کو بھی دُگنا اجر ملے گا۔

ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اس روایت کو صالح بن صالح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

صالح بن صالح، حسن بن صالح کے والد ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا اَمْ لَا

باب 25: جو شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے کیا وہ اس عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

1036 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ اُمِّهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهِ

توضیحِ راوی: وَاِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيعَةَ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَّالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَاَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا حَلَّ لَهُ اَنْ يَّنْكِحَ ابْنَتَهَا وَاِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْاِبْنَةَ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ نِكَاحُ اُمِّهَا لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ) وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے پھر اس کے ساتھ صحبت کرلے اُس شخص کے لئے اس عورت کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو تو وہ اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے اور جو شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرلے پھر وہ اس کے ساتھ صحبت کرلے یا صحبت نہ کرے تو اس کے لئے اس عورت کی ماں کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث سند کے اعتبار سے مستند نہیں ہے۔

اس روایت کو ابن لہیعہ اور مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے اور پھر اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے تو اس شخص کے لئے یہ بات جائز ہے: وہ اس عورت کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرلے لیکن اگر کوئی شخص بیٹی کے ساتھ نکاح کرلے اور پھر اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے تو اس کے لئے اس لڑکی کی ماں کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور تمہاری بیویوں کی مائیں''۔ (یعنی یہ فرمان مطلق ہے)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يُّطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا اٰخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا

باب 26: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے پھر کوئی دوسرا شخص اس کے ساتھ شادی کرلے اور اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دیدے

1037 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: جَآءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّالرُّمَيْصَاءِ اَوِ الْغُمَيْصَاءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا اَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِلزَّوْجِ الْاَوَّلِ اِذَا لَمْ يَكُنْ جَامَعَ الزَّوْجُ الْاٰخَرُ

1037- اخرجه البخاري (374/9) كتاب الطلاق باب: اذا طلقها ثلاثا ثم تزوجت بعد العدة زوجا غيره فلم يمسها' حديث (5317) ومسلم (1056/2) كتاب النكاح' باب: لا تحل المطلقة ثلاثا لمطلقها حتى تنكح زوجا غيره ويطاها' ثم يفارقها وتنقضي عدتها' وابن ماجه (621/1) كتاب النكاح' باب: الرجل يطلق امرأته ثلاثا فتزوج فيطلقها قبل ان يدخل بها' اترجع الى الاول' حديث (1932) والنسائي (93/6) كتاب النكاح' باب: النكاح الذي تحل به المطلقة ثلاثا لمطلقها' حديث (3283) والدارمي (161/2) كتاب الطلاق: باب: ما يحل المرأة لزوجها الذي طلقها فبت طلاقها' واخرجه احمد (226'37'34/6) والحميدي ص (111) حديث (226) من طريق الزهري عن عروة عن عائشة به۔

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: رفاعہ قرظی کی اہلیہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اس نے عرض کی: میں پہلے رفاعہ کی بیوی تھی' انہوں نے مجھے طلاقیں دیں' تو میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر کے ساتھ شادی کر لی' ان کا ساتھ میرے لئے کپڑے کے اس کنارے کی طرح تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم یہ چاہتی ہو کہ دوبارہ رفاعہ کے ساتھ شادی کر لو؟ ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا' جب تک تم اس (عبدالرحمٰن) کا شہد نہیں چکھ لیتیں اور وہ تمہارا شہد نہیں چکھ لیتا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر ﷞، حضرت انس ﷜، سیّدہ رمیصاء ﷞ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) حضرت غمیصا اور حضرت ابوہریرہ ﷜ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ ﷞ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے عام اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' یعنی جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے' پھر وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے اور وہ دوسرا شخص اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے' تو وہ عورت پہلے شوہر کے لئے اس وقت تک جائز نہیں ہو گی' جب تک دوسرا شوہر اس کے ساتھ صحبت نہ کر لے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

باب 27: حلالہ کرنے والا اور جس شخص کے لئے حلالہ کیا جائے (ان کا حکم)

1038 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُبَيْدٍ الْاَيَامِيُّ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَا .

متنِ حدیث: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ وَّهٰكَذَا رَوٰى اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ هُوَ الشَّعْبِيُّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَائِمِ لِاَنَّ مُجَالِدَ بْنَ سَعِيْدٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيٍّ وَّهٰذَا قَدْ وَهِمَ فِيْهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَّالْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَقَدْ رَوَاهُ مُغِيْرَةُ وَابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ ﷞ اور حضرت علی ﷜ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے ان دونوں پر لعنت کی ہے۔

1119– اخرجہ ابو داؤد (633/1) کتاب النکاح' باب: فی التحلیل' حدیث (2076) وابن ماجہ (622/1) کتاب النکاح' باب المحلل والمحلل لہ' حدیث (1935) من طریق الحارث عن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بہ۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "معلول" ہے۔

اشعث بن عبدالرحمٰن نے مجالد کے حوالے سے، عامر کے حوالے سے، حارث کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور عامر کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

اس روایت کی سند مستند نہیں ہے' کیونکہ مجالد بن سعید کو بعض اہلِ علم نے ضعیف قرار دیا ہے' جن میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔

عبداللہ بن نمیر نے اس حدیث کو مجالد کے حوالے سے، عامر کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اس کی سند میں ابن نمیر کو وہم ہوا ہے۔ پہلی روایت زیادہ مستند ہے۔

مغیرہ اور ابن ابی خالد کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے شعبی کے حوالے سے، حارث کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

1039 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاَبُوْ قَيْسٍ الْاَوْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَغَيْرُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ الْفُقَهَاءِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ بْنَ مُعَاذٍ يَذْكُرُ عَنْ وَكِيْعٍ اَنَّهٗ قَالَ بِهٰذَا وَقَالَ يَنْبَغِیْ اَنْ يُّرْمٰى بِهٰذَا الْبَابِ مِنْ قَوْلِ اَصْحَابِ الرَّأْيِ قَالَ جَارُوْدُ قَالَ وَكِيْعٌ وَّقَالَ سُفْيَانُ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ لِيُحَلِّلَهَا ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّمْسِكَهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّمْسِكَهَا حَتّٰى يَتَزَوَّجَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا

1120- اخرجه احمد (448/1، 462) والنسائی (149/6) كتاب الطلاق، باب: احلال المطلقة ثلاثا وما فی من التغليظ، حديث (3416) والدارمی (158/2) كتاب النكاح، باب: النهی عن التحليل، من طريق هزيل بن شرحبيل عن عبد الله بن مسعود به۔

جائے ان (دونوں) پرلعنت کی ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوقیس اودی نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے بھی منقول ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا اس پر عمل ہے' ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے فقہاء بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

میں نے جارود کو وکیع کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: مناسب یہ ہے: اس بارے میں اہلِ رائے کی رائے کو ترک کر دیا جائے۔

وکیع فرماتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ اس لئے شادی کرے' تاکہ وہ اسے حلال کر دے' اور پھر اسے یہ مناسب لگے کہ وہ اسے اپنے پاس رہنے دے' تو بھی اس عورت کو اپنے پاس رکھنا اس مرد کے لئے جائز نہیں ہے' جب تک' وہ نئے سرے سے اس کے ساتھ نکاح نہ پڑھو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَحْرِیْمِ نِکَاحِ الْمُتْعَةِ

باب 28: نکاح متعہ حرام ہے

1040 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِمَا عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ زَمَنَ خَیْبَرَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ وَاِنَّمَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَیْءٌ مِّنَ الرُّخْصَةِ فِی الْمُتْعَةِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهٖ حَیْثُ اُخْبِرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْرُ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی تَحْرِیْمِ الْمُتْعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◄► حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے خیبر (کی فتح کے زمانے) میں منع کر دیا تھا۔

اس بارے میں حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعہ کی رخصت کے بارے میں ایک روایت منقول ہے' لیکن پھر انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کرلیا تھا' جب انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی اطلاع دی گئی تھی۔

اکثر اہلِ علم نے متعہ کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1041 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ اَخُو قَبِيصَةَ بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ بِقَدْرِ مَا يَرٰى اَنَّهُ يُقِيْمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ حَتّٰى اِذَا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ (اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوٰى هٰذَيْنِ فَهُوَ حَرَامٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: متعہ ابتدائی اسلام میں تھا' کوئی آدمی کسی نئی جگہ جاتا تھا جہاں اس کی جان پہچان نہیں ہوتی تھی' تو وہ اپنے حساب سے' جتنے دن اسے وہاں قیام کرنا ہوتا تھا' اتنے عرصے کے لئے کسی عورت کے ساتھ شادی کرلیتا تھا' وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی تھی اور اس کی ضروریات کی کفایت کرتی تھی' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''ماسوائے ان کی بیویوں کے اور جن کے وہ مالک ہیں''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان دونوں کے علاوہ ہر ایک کی شرمگاہ حرام ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ

باب 29: نکاح شغار کی ممانعت

1042 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ وَّهُوَ الطَّوِيْلُ قَالَ حَدَّثَ الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِىْ رَيْحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّمُعَاوِيَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام میں جلب، جنب اور شغار

1042– اخرجه احمد (439'438'429/4) وابو ادؤد (35/2) كتاب الجهاد' باب: فى الجلب على الخليل فى السباق' حديث (2581) وابن ماجه (1299/2) كتاب الفتن: باب: النهى عن النهبة' حديث (3937) والنسائى (228'227/6) كتاب الخليل: باب: الجلب حديث (3590) من طريق حميد الطويل عن الحسن عن عمران بن حصين به۔

کی کوئی گنجائش نہیں ہے' جو شخص ظلم کے طور پر کسی سے مال چھین لے' اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1043 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰی الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الشِّغَارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا یَرَوْنَ نِکَاحَ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ یُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰی اَنْ یُّزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ اَوْ اُخْتَهٗ وَلَا صَدَاقَ بَیْنَهُمَا وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ نِکَاحُ الشِّغَارِ مَفْسُوْخٌ وَّلَا یَحِلُّ وَاِنْ جُعِلَ لَهُمَا صَدَاقًا وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرُوِیَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّهٗ قَالَ یُقَرَّانِ عَلٰی نِکَاحِهِمَا وَیُجْعَلُ لَهُمَا صَدَاقُ الْمِثْلِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْکُوْفَةِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''شغار'' سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

تمام اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' ان کے نزدیک نکاح شغار درست نہیں ہے۔

شغار سے مراد یہ ہے: کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر دوسرے شخص سے کردے کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کی شادی اس پہلے شخص کے ساتھ کردے گا' اور ان دونوں عورتوں کا کوئی مہر نہیں ہوگا۔ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: نکاح شغار فسخ شمار ہوگا اور درست نہیں ہوگا' اگرچہ ان دونوں عورتوں کا مہر مقرر کردیا جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

عطاء بن ابی رباح کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: ان دونوں کا نکاح برقرار رہے گا' اور ان خواتین کو مہر مثل دے دیا جائے گا۔

اہلِ کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا

باب 30: پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع نہ کیا جائے

1043- اخرجه مالك فی الموطا (535/2) کتاب النکاح' با: جامع ما لا یجوز من النکاح' حدیث (24) واحمد (62-7/2) واخرجه البخاری (66/9) کتاب النکاح' باب الشغار' حدیث (5112) ومسلم (1034/2) کتاب النکاح' باب: تحریم نکاح الشغار وبطلانه' حدیث (57-1415) واخرجه ابو داؤد (632/1) کتاب النکاح' باب فی الشغار' حدیث (2074) وابن ماجه (606/1) کتاب النکاح' باب النهی عن الشغار' حدیث (1883) والدارمی (136/2) کتاب النکاح' باب النهی عن الشغار' من طریق مالك بن انس عن نافع عن ابی عمر فذکره۔

1044 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِىْ حَرِيْزٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا

اسنادِ دیگر: وَاَبُوْ حَرِيْزٍ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ اُمَامَةَ وَجَابِرٍ وَّعَائِشَةَ وَاَبِىْ مُوْسٰى وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کیا جائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1045 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوِ الْعَمَّةُ عَلَى ابْنَةِ اَخِيْهَا اَوِ الْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا اَوِ الْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا فَاِنْ نُّكِحَ امْرَاَةٌ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا اَوِ الْعَمَّةَ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا فَنِكَاحُ الْاُخْرٰى مِنْهُمَا مَفْسُوْخٌ وَّبِهٖ يَقُوْلُ عَامَّةُ اَهْلِ الْعِلْمِ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اَدْرَكَ الشَّعْبِيُّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَرَوٰى عَنْهُ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ صَحِيْحٌ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

1044– اخرجه احمد (217/1، 372) وابو داؤد (630/1) كتاب النكاح: باب: ما يكره ان يجمع بينهن من النساء، حديث (2067) من طريق ابي حرير عن عكرمة عن ابن عباس فذكره.

1045– اخرجه احمد (426/2) وابو داؤد (629/1) كتاب النكاح، باب ما يكره ان يجمع بينهن من النساء، حديث (2065) والدارمي (136/2) كتاب النكاح، باب: الحال التي يجوز للرجل ان يخطب فيها، من طريق عامر عن ابي هريرة به(1127) اخرجه احمد (114/4-151) ومسلم (1036/2، 1037) كتاب النكاح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: بیوی کی بھتیجی کے ساتھ نکاح کیا جائے یا بیوی کی پھوپھی کے ساتھ نکاح کیا جائے' یا بیوی کی بھانجی کے ساتھ نکاح کیا جائے' یا بیوی کی خالہ کے ساتھ نکاح کیا جائے یا بیوی کی چھوٹی بہن کے ساتھ نکاح کیا جائے یا بیوی کی بڑی بہن کے ساتھ نکاح کیا جائے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عام اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' ہمارے علم کے مطابق ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' یعنی کسی بھی آدمی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ پھوپھی اور بھتیجی کو یا خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرلے اگر کوئی شخص پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرلے' تو بعد میں کیا جانے والا نکاح فسخ شمار ہوگا۔

عام اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام شعبی نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ روایت مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام شعبی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

باب 31: نکاح کے وقت شرط رکھنا

1046 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوطِ اَنْ يُوفٰى بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَاَةً وَّشَرَطَ لَهَا اَنْ لَّا يُخْرِجَهَا مِنْ مِصْرِهَا فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُّخْرِجَهَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّهُ قَالَ شَرْطُ اللّٰهِ قَبْلَ شَرْطِهَا كَاَنَّهُ رَاٰى لِلزَّوْجِ اَنْ يُّخْرِجَهَا وَاِنْ كَانَتِ اشْتَرَطَتْ عَلٰى زَوْجِهَا اَنْ لَّا يُخْرِجَهَا وَذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ اَهْلِ الْكُوفَةِ

1127– اخرجه احمد (4/114'151) ومسلم (2/1036'1037) كتاب النكاح' باب: الوفاء بالشروط فى النكاح' حديث (63-1418) وابو داؤد (1/650) كتاب النكاح باب فى الرجل يشترط لها دارها' حديث (2139) وابن ماجه (1/628) كتاب النكاح' باب الشرط فى النكاح' حديث (1954) والنسائى (6/92-93) كتاب النكاح' باب: الشروط فى النكاح' حديث (3281)' (3282) والدارمى (2/143) كتاب النكاح' باب: الشرط فى النكاح' من طريق مرثد بن عبد الله عن عقبة بن عامر فذكره.

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پوری کئے جانے کی سب سے زیادہ حقدار وہ شرائط ہیں، جن کے ذریعے تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے، ان میں سے ایک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں، وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کرلے اور اس کے لئے یہ شرط رکھے کہ اسے اس شہر سے باہر نہیں لے جائے گا، تو اب مرد اس عورت کو باہر نہیں لے جاسکتا۔

بعض اہلِ علم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: عورت کے ساتھ طے کی گئی شرط سے پہلے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شرط ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گویا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک شوہر کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس عورت کو شہر سے باہر لے جائے، اگرچہ اس عورت نے یہ شرط رکھی ہو کہ شوہر اس کو وہاں سے باہر نہیں لے جائے گا۔

بعض اہلِ علم نے اس رائے کو اختیار کیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ

باب 32: جب کوئی شخص اسلام قبول کرلے اور اس وقت اس کی دس بیویاں ہوں

1047 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَسْلَمْنَ مَعَهٗ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَخَيَّرَ اَرْبَعًا مِّنْهُنَّ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ وَغَيْرُهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ اَسْلَمَ وَعِنْدَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ

1047- اخرجه احمد (13/2) وابن ماجه (628/1) كتاب النكاح، باب: الرجل يسلم وعنده اكثر من اربع نسوة، حديث (1953) من طريق الزهري عن سالم عن ابن عمر فذكره.

آثارِ صحابہ: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاِنَّمَا حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ ثَقِيْفٍ طَلَّقَ نِسَائَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَتُرَاجِعَنَّ نِسَائَكَ اَوْ لَاَرْجُمَنَّ قَبْرَكَ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ اَبِي رِغَالٍ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدَ اَصْحَابِنَا مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◄► حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ان کی زمانہ جاہلیت میں دس بیویاں تھیں' ان خواتین نے بھی حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اسلام قبول کرلیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی: وہ ان خواتین میں سے کوئی سی چار کو اختیار کرلیں۔

معمر نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

مستند روایت وہ ہے' جسے شعیب بن ابوحمزہ اور دیگر راویوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: مجھے محمد بن سوید ثقفی کے حوالے سے یہ روایت سنائی گئی ہے۔ حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تھا' تو اس وقت ان کی دس بیویاں تھیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زہری رحمۃ اللہ علیہ نے سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے اپنی ازواج کو طلاق دیدی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم اپنی بیویوں سے رجوع کرلو ورنہ میں تمہاری قبر کو اسی طرح رجم کروں گا' جس طرح ابورغال کی قبر کو رجم کیا گیا تھا۔

حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث پر ہمارے اصحاب کے نزدیک عمل کیا جائے گا۔

ان میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ اُخْتَانِ

باب 33: جب کوئی شخص اسلام قبول کرے اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں

1048 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ اُخْتَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ

◄► ابن فیروز دیلمی' اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

1048- اخرجه احمد (232/4) وابو داؤد (681/1) كتاب الطلاق' باب: من اسلم وعنده نساء اكثر من اربع او اختان' حديث (2243) وابن ماجه (627/1) كتاب النكاح' باب الرجل يسلم' وعنده اختان' حديث (1951) من طريق ابي وهب الجيشاني عن الضحاك بن فيروز الديلمي عن ابيه فيروز الديلمي فذكره.

میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اسلام قبول کرلیا ہے' اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کرلو۔

1049 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيبٍ عَنْ اَبِیْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِیْ اُخْتَانِ قَالَ اخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ الدَّيْلَمُ بْنُ هَوْشَعَ

ابن فیروز دیلمی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اسلام قبول کرلیا ہے' اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کرلو۔

یہ حدیث "حسن" ہے۔

ابو وہب جیشانی نامی راوی کا نام دیلم بن ہوشع ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِی الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

باب 34: جب کوئی شخص کسی ایسی کنیز کو خریدے جو حاملہ ہو

1050 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْقِ مَائَهُ وَلَدَ غَيْرِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ لِلرَّجُلِ اِذَا اشْتَرٰى جَارِيَةً وَّهِيَ حَامِلٌ اَنْ يَّطَاَهَا حَتّٰى تَضَعَ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَبِیْ سَعِيدٍ

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والا شخص اپنے پانی سے دوسرے کی اولاد کو سیراب نہ کرے۔

1049- اخرجه ابن ماجه (627/1) كتاب النكاح' باب: الرجل يسلم وعنده اختان' حديث (1951) من طريق الضحاك بن فيروز الديلمي عن ابيه فذكره' وينظر تخريج الحديث السابق (1129)

1050- لم يروه من هذا الطريق (طريق بسر بن عبيد الله عن رويفع) الا الترمذي ورواه ابو داؤد (654/1) كتاب النكاح' باب: في وطء السبايا' حديث (2158) من طريق ابي مرزوق عن حنش الصنعاني عن رويفع بن ثابت فذكره۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان کے نزدیک جو شخص کوئی کنیز خریدے' اور وہ کنیز حاملہ ہو' تو وہ مرد اس وقت تک اس کنیز کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا' جب تک وہ کنیز بچے کو جنم نہ دے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْاَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَّطَاَهَا

باب 35: جو شخص کسی کنیز کو قیدی بنالے اور اس کنیز کا شوہر موجود ہو' تو کیا اس مرد کے لئے اس کنیز کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہے؟

1051 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ وَّلَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَّهٰكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَّاَبُو الْخَلِيلِ اسْمُهُ صَالِحُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ وَرَوٰى هَمَّامٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيلِ عَنْ اَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ ابْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنگ اوطاس کے موقع پر ہمیں کچھ عورتیں قیدیوں کے طور پر ملیں' جن کے شوہر ان کی قوم میں موجود تھے' لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''شوہر والی عورتیں (حرام ہیں) ماسوائے ان عورتوں کے جو تمہاری ملکیت میں آجائیں''۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ثوری نے عثمان بتی کے حوالے سے، ابوخلیل کے حوالے سے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

1051- اخرجه احمد (84/3) ومسلم (1079/2) كتاب الرضاع' باب جواز وطء السبية بعد الاستبراء وان كان لها زوج انفسخ نكاحها بالسبي' حديث (33-1456) وابو داؤد (654'653/1) كتاب النكاح' باب: في وطء السبايا' حديث (2155) والنسائي (110/6) كتاب النكاح' باب: تاويل قول الله عزوجل' (والمحصنت من النساء الا ما ملكت ايمانكم) حديث (3333) من طريق عثمان البتي عن ابي الخليل (صالح بن ابي مريم) عن ابي سعيد الخدري فذكره.

ابوخلیل نامی راوی کا نام صالح بن ابومریم ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

عبد بن حمید نے حبان بن ہلال کے حوالے سے ہمام کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ

باب 36: فاحشہ عورت کی آمدن حرام ہے

1052 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَّاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کمائی اور کاہن کو ملنے والے نذرانے (اس کو استعمال کرنے سے) منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابومسعود سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنْ لَّا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ

باب 37: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے

1053 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَحْمَدُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ

1052 اخرجه مالك فى الموطا (656/2) كتاب البيوع' باب: ما جاء فى ثمن الكلب' حديث (68) واحمد (118/4'119) والحميدى (214/1) حديث (450) واخرجه البخارى (497/4) كتاب البيوع' باب: ثمن الكلب' حديث (2237) ومسلم (1198/3) كتاب المساقاة' باب: تحريم ثمن الكلب' وحلوان الكاهن' ومهر البغى' والنهى عن بيع السور' حديث (39-1567) وابو داؤد (288/2) كتاب البيوع' باب: فى حلوان الكاهن' حديث (3428) وابن ماجه (730/2) كتاب التجارات' باب: النهى عن ثمن الكلب ومهر البغى وحلوان الكاهن وعسب الفحل' حديث (2159) والنسائى (189/7) كتاب الصيد والذبائح: باب: النهى عن ثمن الكلب' حديث (4292) والدارمى (255/2) كتاب البيوع' باب: النهى عن ثمن الكلب' من طريق ابن شهاب عن ابى بكر بن عبد الرحمٰن عن ابى مسعود الانصارى به.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: قَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اِنَّمَا مَعْنٰى كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ اِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَرَضِيَتْ بِهٖ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّخْطُبَ عَلٰى خِطْبَتِهٖ وقَالَ الشَّافِعِيُّ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ هٰذَا عِنْدَنَا اِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَرَضِيَتْ بِهٖ وَرَكَنَتْ اِلَيْهِ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّخْطُبَ عَلٰى خِطْبَتِهٖ فَاَمَّا قَبْلَ اَنْ يَّعْلَمَ رِضَاهَا اَوْ رُكُوْنَهَا اِلَيْهِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّخْطُبَهَا

حدیث دیگر: وَالْحُجَّةُ فِيْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حَيْثُ جَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهٗ اَنَّ اَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ وَمُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ خَطَبَاهَا فَقَالَ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ لَّا يَرْفَعُ عَصَاهُ عَنِ النِّسَآءِ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَّا مَالَ لَهٗ وَلٰكِنِ انْكِحِي اُسَامَةَ

فَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ فَاطِمَةَ لَمْ تُخْبِرْهُ بِرِضَاهَا بِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَلَوْ اَخْبَرَتْهُ لَمْ يُشِرْ عَلَيْهَا بِغَيْرِ الَّذِىْ ذَكَرَتْ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کراہیت کا مفہوم یہ ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے جب کسی مرد نے نکاح کا پیغام بھیجا ہو اور وہ عورت اس مرد سے راضی ہو تو اب کسی دوسرے شخص کے لئے یہ بات درست نہیں کہ وہ اس پہلے شخص کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام بھیج دے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے ہمارے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے: جب کوئی مرد کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے اور وہ عورت اس سے راضی ہو جائے اور اس کی طرف مائل ہو تو اب کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں ہے: وہ اپنا نکاح کا پیغام بھیج دے البتہ اگر اس عورت کی رضامندی یا اس سے پہلے مرد کی طرف جھکاؤ کا علم ہونے سے پہلے بھیج دیتا ہے تو نکاح کا پیغام بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس بارے میں دلیل سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے جس کے مطابق وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

1053- اخرجه البخاري (414'413/4) كتاب البيوع' باب: لا يبيع على بيع اخيه ولا يسوم على سوم اخيه حتى ياذن له اويترك' حديث (2140) ومسلم (1033/2) كتاب النكاح' باب: تحريم الخطبة على خطبة اخيه حتى ياذن او يترك' حديث (51-1413) وابو داؤد (634/1) كتاب النكاح' باب: في كراهية ان يخطب الرجل على خطبة اخيه' حديث (2080) وابن ماجه (600/1) كتاب النكاح' باب: لا يخطب الرجل على خطبة اخيه' حديث (1867) والنسائي (72'71/6) كتاب النكاح' باب النهي ان يخطب الرجل على خطبة اخيه' حديث (3239) واخرجه احمد (487'274'238/2) والحميدي (445/2) حديث (1026) من طريق سعيد بن المسيب عن ابي هريرة به.

حاضر ہوئیں اورانہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے تو وہ عورتوں کو مارتا بہت ہے اور جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے تو وہ مفلس ہے۔اس کے پاس کوئی مال نہیں ہے تم اسامہ کے ساتھ شادی کرلو!

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے، ویسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کو ان دونوں پیغامات میں سے کسی ایک کے بارے میں اپنی رضا مندی کے بارے میں نہیں بتایا تھا اگر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بتادیا ہوتا تو نبی اکرم ﷺ انہیں وہ مشورہ نہ دیتے جس کا انہوں نے تذکرہ کیا ہے۔

1054 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی الْجَهْمِ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْنَا اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَّلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَوَضَعَ لِی عَشَرَةَ اَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ خَمْسَةً شَعِيْرًا وَّخَمْسَةً بُرًّا قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ قَالَتْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَعْتَدَّ فِیْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْتَ اُمِّ شَرِيْكٍ بَيْتٌ يَّغْشَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَلٰكِنِ اعْتَدِّی فِیْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَعَسٰى اَنْ تُلْقِی ثِيَابَكِ وَلَا يَرَاكِ فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَآءَ اَحَدٌ يَّخْطُبُكِ فَاٰذِنِيْنِیْ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِیْ خَطَبَنِیْ اَبُوْ جَهْمٍ وَّمُعَاوِيَةُ قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَّا مَالَ لَهٗ وَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيْدٌ عَلَى النِّسَآءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَزَوَّجَنِیْ فَبَارَكَ اللّٰهُ لِی فِیْ اُسَامَةَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اسانیدِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِی الْجَهْمِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكِحِی اُسَامَةَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِی الْجَهْمِ بِهٰذَا

◄► ابوبکر بن جہم بیان کرتے ہیں: میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے یہ حدیث سنائی ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دیدیں اور انہیں رہائش اور خرچ نہیں دیا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: اس شخص نے میرے لئے اپنے چچازاد کے پاس دس قفیز غلہ رکھوایا جس میں پانچ جو کے جو تھے، پانچ گیہوں کے تھے۔وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے اس کا تذکرہ آپ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1054- اخرجه احمد (412،411/6) ومسلم (1114/2) كتاب الطلاق، باب: المطلقة ثلاثا لا نفقة لها، حديث (36-1480) واخرجه ابو داؤد (695/1) كتاب الطلاق: باب فى نفقه المبتوتة، حديث (2284) وابن ماجه (601/1) كتاب النكاح: باب: لا يخطب الرجل على خطبة اخيه، حديث (1869) والنسائى (150/6) كتاب الطلاق: باب: ارسلا الرجل الى زوجته بالطلاق، حديث (3418) واخرجه عبد بن حميد ص (458) حديث (1584) من طريق ابى بكر بن الجهم العدوى وابى سلمة بن عبد الرحمن عن فاطمة بنت قيس به.

اس نے ٹھیک کیا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی' میں ام شریک کے گھر میں عدت بسر کروں' پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ام شریک کے گھر میں تو مہاجرین بکثرت آتے جاتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت بسر کرو! وہاں تم اپنی چادر اتار بھی دو گی' تو وہ تمہیں نہیں دیکھ سکے گا' جب تمہاری عدت گزر جائے' اور کوئی شخص تمہیں نکاح کا پیغام دے' تو تم مجھے آ کر بتانا (وہ خاتون بیان کرتی ہیں) جب میری عدت ختم ہوئی تو ابوجہم اور معاویہ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے' تو وہ ایک ایسا شخص ہے' جس کے پاس مال نہیں ہے' جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے' تو وہ خواتین کے ساتھ سختی بہت کرتا ہے۔ اس خاتون نے بتایا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ انہوں نے میرے ساتھ شادی کر لی' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی مجھے بڑی برکت نصیب کی۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ابوبکر بن ابوجہم کے حوالے سے اسی روایت کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں (وہ خاتون بیان کرتی ہیں) نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہدایت کی' تم اسامہ کے ساتھ شادی کر لو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَزْلِ

باب 38: عزل کا بیان

1055 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ فَزَعَمَتِ الْيَهُوْدُ اَنَّهَا الْمَوْءُوْدَةُ الصُّغْرٰى فَقَالَ كَذَبَتِ الْيَهُوْدُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْلُقَهُ فَلَمْ يَمْنَعْهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم پہلے عزل کیا کرتے تھے' تو یہودیوں نے یہ بتایا: یہ زندہ درگور کرنے کی قسم ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہودیوں نے غلط کہا ہے' جب اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنے کا ارادہ کر لے' تو کوئی بھی اسے روک نہیں سکتا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت براء رضی اللہ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1056 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ

1056- اخرجه البخاري (216/9) كتاب النكاح' باب: العزل' حديث (5209) ومسلم (1065/2) كتاب النكاح' باب: حكم العزل' حديث (136-1440) وابن ماجه (620/1) كتاب النكاح' باب: العزل' حديث (1927) واخرجه احمد (377/3) والحميدي (529/2'530) حديث (1257) من طريق عمرو بن دينار عن عطاء عن جابر بن عبد الله فذكره.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

آثارِ صحابہ: كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِى الْعَزْلِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ تُسْتَاْمَرُ الْحُرَّةُ فِى الْعَزْلِ وَلَا تُسْتَاْمَرُ الْاَمَةُ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم عزل کیا کرتے تھے اور قرآن نازل ہوتا رہا (لیکن اس کی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا)۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور حوالے سے ان سے منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے ایک گروہ نے عزل کی اجازت دی ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عزل کے بارے میں آزاد عورت سے اجازت لی جائے گی البتہ کنیز سے اجازت نہیں لی جائے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

باب 39: عزل کا مکروہ ہونا

1057 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: زَادَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ فِىْ حَدِيْثِهٖ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلْ ذَاكَ اَحَدُكُمْ قَالَا فِىْ حَدِيْثِهِمَا فَاِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ الْعَزْلَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

1057- اخرجه البخاری (402/13) كتاب التوحيد' باب: قوله تعالیٰ (هو الله الخلق الباری المصور) حديث (7409) ومسلم (1063/2) كتاب النكاح' باب: حكم العزل' حديث (1438-32) وابو داؤد (658/1) كتاب النكاح' باب: ما جاء فی العزل' حديث (2170) والحميدی (330/2) حديث (747) من طريق مجاهد عن قزعة عن ابی سعيد الخدری فذكره۔

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عزل کا تذکرہ کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص ایسا کیوں کرتا ہے؟

ابن ابوعمر نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا: کوئی شخص ایسا نہ کرے۔

اس کے بعد دونوں راویوں کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جس جان نے پیدا ہونا ہے اللہ تعالیٰ اسے پیدا کردے گا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے ایک گروہ نے عزل کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

باب 40: کنواری اور ثیبہ (بیوی) کے لئے تقسیم

1058 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

آ ثارِ صحابہ: قَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَّاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَفَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّلَمْ يَرْفَعْهُ بَعْضُهُمْ قَالَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَاَةً بِكْرًا عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمَا بَعْدُ بِالْعَدْلِ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَّاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا لَيْلَتَيْنِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر میں چاہوں' تو میں یہ کہہ سکتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا

1058- اخرجه البخاري (224/9) كتاب النكاح' باب اذا تزوج البكر على الثيب' حديث (5213) ومسلم (1084/2) كتاب الرضاع' باب قدر ما تستحقه' البكر والثيب من اقامة الزوج عندها' عقب الزفاف' حديث (44-1461) وابو داؤد (646/1) كتاب النكاح' باب في المقام عند البكر' حديث (2124) من طريق خالد الحذاء عن ابي قلابة عن انس بن مالك فذكره.

ہے لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا: یہ بات سنت ہے جب آدمی کی پہلے سے بیوی موجود ہو پھر وہ کسی کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرے تو اس کنواری لڑکی کے پاس تین دن قیام کرے۔

اس بارے میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

محمد بن اسحٰق نے ایوب نامی راوی کے حوالے سے، ابوقلابہ کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ بعض محدثین نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ ہو اور پھر کسی کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرلے تو اس کے پاس سات دن قیام کرے پھر اس کے بعد دونوں بیویوں کے درمیان مساوی طور پر وقت کی تقسیم کرے۔

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَفَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّلَمْ يَرْفَعْهُ بَعْضُهُمْ قَالَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَاَةً بِكْرًا عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمَا بَعْدُ بِالْعَدْلِ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَّاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا لَيْلَتَيْنِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

لیکن جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ ہو اور پھر کسی ثیبہ کے ساتھ شادی کرلے تو اس کے ساتھ تین دن قیام کرے۔

امام مالک امام شافعی امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ ہو پھر وہ کسی کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن رہے گا لیکن اگر وہ بیوہ یا طلاق یافتہ کے ساتھ شادی کرے تو اس کے ساتھ دو دن رہے گا (اس کے بعد عام معمول کے مطابق دونوں بیویوں کے درمیان وقت تقسیم کرے گا۔)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

باب 41: سوکنوں کے درمیان برابری کا سلوک کرنا

1059 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَآئِشَةَ

1059- اخرجه احمد (144/6) وابو داؤد (648/1) كتاب النكاح باب: في القسم بين النساء حديث (2134) وابن ماجه (634/1) كتاب النكاح باب: القسمة بين النساء حديث (1971) والنسائي (63/7) كتاب عشرة النساء باب: ميل الرجل الى بعض نسائه دون بعض حديث (3943) والدارمي (144/2) كتاب النكاح باب: القسمة بين النساء من طريق عبد الله بن يزيد عن عائشة به۔

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْسِمُ بَیْنَ نِسَائِهٖ فَیَعْدِلُ وَیَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هٰذِهٖ قِسْمَتِیْ فِیْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَآئِشَةَ هٰکَذَا رَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْسِمُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ وَّغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ مُرْسَلًا

حدیثِ دیگر: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْسِمُ

وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ لَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ اِنَّمَا یَعْنِیْ بِهِ الْحُبَّ وَالْمَوَدَّةَ کَذَا فَسَّرَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے درمیان (وقت کی) تقسیم کی ہوئی تھی' تو آپ اس بارے میں انصاف سے کام لیتے تھے' آپ یہ فرماتے تھے۔

''اے اللہ! یہ وہ تقسیم ہے' جو میری ملکیت میں ہے' تو مجھے اس پر ملامت نہ کرنا' جس کا تو مالک ہے' جس کا میں مالک نہیں ہوں''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت اسی طرح ہے' جسے کئی راویوں نے حماد بن سلمہ کے حوالے سے، ایوب کے حوالے سے، ابوقلابہ کے حوالے سے، عبداللہ بن یزید کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کیا کرتے تھے۔

حماد بن زید اور دیگر راویوں نے' ایوب کے حوالے سے، ابوقلابہ کے حوالے سے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کیا کرتے تھے۔

یہ روایت حماد بن سلمہ سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تو مجھے اس چیز کے بارے میں ملامت نہ کرنا جس کا تو مالک ہے' اور میں مالک نہیں ہوں''۔ اس سے مراد محبت اور پیار ہے۔

بعض اہلِ علم نے اسی طرح اس کی وضاحت کی ہے۔

1060 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا کَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَهُمَا جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَاِنَّمَا اَسْنَدَ هٰذَا الْحَدِیْثَ هَمَّامُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِیُّ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ کَانَ یُقَالُ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ هَمَّامٍ وَّهَمَّامٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ

1060- اخرجه احمد (295/2) وابو داؤد (648/1) کتاب النکاح' باب: فی القسم بین النساء' حدیث (2133) وابن ماجه (633/1) کتاب النکاح' باب القسمة بین النساء' حدیث (1969) والنسائی (63/7) کتاب عشرة النساء' باب: میل الرجل الی بعض نسائه دون بعض' حدیث (3942) والدارمی (143/2) کتاب النکاح' باب العدل بین النساء' من طریق بشیر بن نهیك عن ابی هریرة به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں کے درمیان انصاف سے کام نہ لے تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کا ایک پہلو مفلوج ہوگا۔

ہمام بن یحییٰ نے قتادہ کے حوالے سے اس روایت کی سند بیان کی ہے۔

ہشام دستوائی نے اس روایت کو قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ایک قول کے مطابق ہم اس روایت کو "مرفوع" ہونے کے طور پر صرف ہمام سے منقول حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ اَحَدُهُمَا

باب 42: جب مشرک میاں، بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کرلے

1061 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِى الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ وَّنِكَاحٍ جَدِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ فِىْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَّفِى الْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ اَيْضًا مَقَالٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا ثُمَّ اَسْلَمَ زَوْجُهَا وَهِىَ فِى الْعِدَّةِ اَنَّ زَوْجَهَا اَحَقُّ بِهَا مَا كَانَتْ فِى الْعِدَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالْاَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو نئے مہر اور نئے نکاح کے ہمراہ اُن کے (سابقہ شوہر) ابوالعاص بن ربیع کو واپس کردیا تھا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس حدیث کی سند میں کچھ کلام ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے، جب کوئی عورت اپنے شوہر سے پہلے اسلام قبول کرلے اور اس عورت کی عدت کے دوران اس کا شوہر بھی اسلام قبول کرلے، تو جب تک وہ عورت عدت گزار رہی ہے، اس کا شوہر اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1062 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِى دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

1061- اخرجه احمد (207/2) وابن ماجه (647/1) كتاب النكاح، باب الزوجين يسلم احدهما قبل الاخر، حديث (2010) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو ان العاص فذكره.

1062- اخرجه احمد (351،261،217/1) وابو داؤد (680/1) كتاب الطلاق، باب: الى متى ترد عليه امراته اذا اسلم بعدها؟ حديث (2240) وابن ماجه (647/1) كتاب النكاح، باب: الزوجين يسلم احدهما قبل الاخر، حديث رقم (2009) من طريق عكرمة عن ابن عباس به.

متن حدیث: رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِيْنَ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ وَلَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِاِسْنَادِهٖ بَاْسٌ وَّلٰكِنْ لَّا نَعْرِفُ وَجْهَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَعَلَّهٗ قَدْ جَآءَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ مِّنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحب زادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو (ان کے سابقہ شوہر) ابوالعاص بن ربیع کو واپس کردیا تھا' حالانکہ ان کے سابقہ نکاح کو چھ سال گزر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا دوبارہ نکاح نہیں پڑھوایا تھا۔

اس حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن ہمیں اس حدیث کے متن کا علم نہیں ہے' ہوسکتا ہے: اس میں داؤد بن حصین کے حافظے میں کوئی غلطی ہوئی ہو۔

1063 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا جَآءَ مُسْلِمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآئَتِ امْرَاَتُهٗ مُسْلِمَةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِيْ فَرُدَّهَا عَلَيَّ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ يَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

حدیث دیگر: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ وَّنِكَاحٍ جَدِيْدٍ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَجْوَدُ اِسْنَادًا

مذاہب فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص مسلمان ہوکر آیا پھر اس کی عورت بھی مسلمان ہوکر آ گئی اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے میرے ہمراہ اسلام قبول کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو اس شخص کو واپس کردیا (یعنی اس کے نکاح میں رہنے دیا)

یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

میں نے عبد بن حمید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' انہوں نے محمد بن اسحٰق کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

حجاج نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، ان کے دادا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

1063- اخرجه احمد (1/232، 323) وابو داؤد (1/679) كتاب الطلاق باب: اذا اسلم احد الزوجين' حديث (2238) واخرجه ابن ماجه (1/647) كتاب النكاح' باب: الزوجين يسلم احدهما قبل الاخر' حديث (2008) من طريق سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس به.

نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحب زادی کو (ان کے سابقہ شوہر) ابوالعاص بن ربیع کو نئے مہراور نئے نکاح کے ہمراہ واپس کردیا تھا۔

یزید بن ہارون فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت سند کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے' تاہم عمل عمرو بن شعیب سے منقول روایت پر کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَيَمُوْتُ عَنْهَا قَبْلَ اَنْ يَّفْرِضَ لَهَا

باب 43: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے اور اس کے لئے مہر مقرر کرنے سے پہلے فوت ہو جائے

1064 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَّلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَّلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَّهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِّنَّا مِثْلَ الَّذِیْ قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُوْلُ الثَّوْرِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ عُمَرَ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا حَتّٰى مَاتَ قَالُوْا لَهَا الْمِيْرَاثُ وَلَا صَدَاقَ لَهَا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ لَوْ ثَبَتَ حَدِيْثُ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ لَّكَانَتِ الْحُجَّةُ فِيْمَا رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِیَ عَنِ الشَّافِعِيِّ اَنَّهُ رَجَعَ بِمِصْرَ بَعْدُ عَنْ هٰذَا الْقَوْلِ وَقَالَ بِحَدِيْثِ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرلے اور اس کے لئے مہر مقرر نہ کرے' اس کے ساتھ صحبت نہ کرے' یہاں تک کہ اس شخص کا انتقال ہو

1064- اخرجه ابو داؤد (643/1) كتاب النكاح' باب: فيمن تزوج ولم يسم صداقاً حتى مات' حديث (2114) والنسائي (121/6) كتاب النكاح' باب: اباحة التزوج بغير صداق' حديث (3355) من طريق سفيان بن منصور عن ابراهيم علقمة عن ابن مسعود فذكره.

جائے تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کو اس جیسی خواتین کی مانند مہر ملے گا' اس میں کوئی کمی وبیشی نہیں ہوگی' وہ عورت عدت بسر کرے گی اور اسے وراثت میں حصہ ملے گا' تو حضرت معقل بن سنان کھڑے ہوئے اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق' جو ہمارے قبیلے کی ایک خاتون تھیں' ان کے بارے میں یہی فیصلہ دیا تھا' جو آپ نے دیا ہے' تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات پر بہت خوش ہوئے۔

اس بارے میں حضرت جراح سے روایت منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری' امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

نبی اکرم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم' جن میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے اور اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت بھی نہ کی ہو' اور اس کا مہر بھی مقرر نہ کیا ہو' اور پھر اس شخص کا انتقال ہو جائے' تو یہ حضرات فرماتے ہیں اس صورت میں' اس عورت کو وراثت میں حصہ ملے گا' البتہ اسے مہر نہیں ملے گا اور اس عورت پر عدت گزارنا لازم ہوگا۔

امام شافعی بھی اس بات کے قائل ہیں' وہ فرماتے ہیں: اگر سیّدہ بروع بنت واشق رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ثابت بھی ہو جائے' تو اس بارے میں حجت وہ چیز ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام شافعی کے بارے میں یہ روایت بھی منقول ہے' انہوں نے مصر میں اپنے اس قول سے رجوع کرلیا تھا اور سیّدہ بروع بنت واشق رضی اللہ عنہا سے متعلق حدیث کے مطابق فتویٰ دے دیا تھا۔

كِتَابُ الرَّضَاعِ

رضاعت (کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَاءَ يُحَرَّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرَّمُ مِنَ النَّسَبِ

باب 1- رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جونسب کے ذریعے ثابت ہوتی ہے

1065 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاُمِّ حَبِيْبَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے ذریعے ان (تمام رشتوں کو) حرام قرار دیا ہے' جنہیں نسب کے حوالے سے حرام قرار دیا ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1066 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1065- اخرجه احمد (131/1) من طريق على بن زيد عن سعيد بن المسيب عن على بن ابى طالب فذكره.

1066- اخرجه مالك فى الموطا (607/2) كتاب الرضاع' باب: جامع ما جاء فى الرضاعة' حديث (15) واحمد (72'66'51'44/6) وابو داؤد (626/1) كتاب النكاح' با يحرم من الرضاعة من يحرم من النسب' حديث (2055) والنسائى (99, 98/6) كتاب النكاح' باب: ما يحرم من الرضاع' حديث (3300) والدارمى (156/2) كتاب النكاح' باب: ما يحرم من الرضاع' من طريق سليمان بن يسار عن عروة بن الزبير عن عائشة به' واخرجه البخارى (43/9) كتاب النكاح' باب: (وامهتكم التى ارضعنكم)' النساء 23' ويحرم من الرضاعة من يحرم من النسب' حديث (5099) ومسلم (1068/2) كتاب الرضاع' باب: يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة' حديث (1-1444) من طريق عبد الله بن ابى بكر عن عمرة عن عائشة بنحوه به.

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافًا

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے ذریعے (ان رشتوں کو) حرام قرار دیا ہے جنہیں ولادت (یعنی نسب) کے ذریعے حرام قرار دیا ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث بھی صحیح ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے عام اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ہمارے علم کے مطابق ان حضرات کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ لَبَنِ الْفَحْلِ

باب 2- دودھ کی مرد کی طرف نسبت

1067 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: جَآءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ قَالَتْ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوْا لَبَنَ الْفَحْلِ وَالْاَصْلُ فِيْ هٰذَا حَدِيْثُ عَآئِشَةَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ لَبَنِ الْفَحْلِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے رضاعی چچا آئے اور میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لوں (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا) تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے پاس آ سکتا ہے' کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا' مرد نے دودھ نہیں پلایا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے چچا ہے' تمہارے ہاں آ سکتا ہے۔

1067- اخرجه البخاری (249/9) كتاب النكاح' باب: ما يحل من الدخول' والنظر الى النساء فى الرضاع' حديث (2539) ومسلم (1070/2) كتاب الرضاع' باب: تحريم الرضاعة من ماء الفحل' حديث (7-1445) واخرجه مالك فى الموطا (601/2) كتاب الرضاع' باب: رضاعة الصغير' حديث (2) واحمد (33/6) والحميدى (113/1) حديث (229) وابو داؤد (627/1) كتاب النكاح' باب: فى لبن الفحل' حديث (2057) وابن ماجه (627/1) كتاب النكاح' باب: لبن الفحل' حديث (1949) والنسائى (103/6) كتاب النكاح' باب: لبن الفحل' حديث (3315) والدارمى (156/2) كتاب النكاح: باب ما يحرم الرضاع' من طريق عروة عن عائشه به.

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک مرد رضاعی رشتے دار کے سامنے آنا مکروہ ہے۔

اس بارے میں اصل سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے' بعض اہلِ علم نے رضاعی باپ کے بارے میں رخصت دی ہے۔ پہلی رائے زیادہ درست ہے۔

1068 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

آثارِ صحابہ: اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَّهُ جَارِيَتَانِ اَرْضَعَتْ اِحْدَاهُمَا جَارِيَةً وَّالْاُخْرٰى غُلَامًا اَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ اَنْ يَّتَزَوَّجَ بِالْجَارِيَةِ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا تَفْسِيْرُ لَبَنِ الْفَحْلِ وَهٰذَا الْاَصْلُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس کی دو کنیزیں ہوں' ان میں سے ایک کنیز ایک لڑکی کو دودھ پلا دے' اور دوسری کنیز ایک لڑکے کو دودھ پلا دے' تو کیا اس لڑکے کی اس لڑکی کے ساتھ شادی کرنا جائز ہے' تو انہوں نے فرمایا: نہیں! کیونکہ دودھ کا سبب ایک ہی شخص ہے۔

لبن الفحل کی یہی وضاحت ہے۔ اس بارے یہی بات اصل ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

باب 3- ایک یا دو گھونٹ حرمت ثابت نہیں کرتے

1069 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَابْنِ الزُّبَيْرِ

وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

1069- اخرجه احمد (216،95،31/6) ومسلم (1074،1073/2) كتاب الرضاع: باب: في المصة والمصتان' حديث (17-1450) وابو داؤد (629(1) كتاب النكاح' باب: هل يحرم ما دون خمس رضعات' حديث (2063) وابن ماجه (624(1) كتاب النكاح' باب: لا تحرم المصة ولا المصتان' حديث (1941) والنسائي (101/6) كتاب النكاح' باب القدر الذي يحرم من الرضاعة' حديث (3309) من طريق عبد الله بن ابي مليكة عن عبد الله بن الزبير عن عائشة به

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الْبَصْرِيُّ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قولِ امام بخاری: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ دِينَارٍ وَزَادَ فِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَإِنَّمَا هُوَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: ایک یا دو گھونٹ حرمت ثابت نہیں کرتے۔

اس بارے میں سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: ایک گھونٹ یا دو گھونٹ حرمت ثابت نہیں کرتے۔

محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کی مانند نقل کیا ہے)

محمد بن دینار نامی راوی نے' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث میں اضافہ نقل کیا ہے' تاہم یہ محفوظ نہیں ہے۔

محدثین کے نزدیک مستند روایت وہ ہے' جو ابن ابی ملیکہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

میں نے امام بخاری سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے فرمایا: ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ درست ہے۔

محمد بن دینار نے اپنی روایت میں یہ بات اضافی نقل کی ہے' یہ روایت حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ یعنی ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

بعض اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

1070 آثارِ صحابہ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ اُنْزِلَ فِی الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ خَمْسٌ وَّصَارَ اِلٰی خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا

مذاہبِ فقہاء: وَبِهٰذَا كَانَتْ عَائِشَةُ تُفْتِیْ وَبَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ اَحْمَدُ بِحَدِيْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَقَالَ اِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ اِلٰی قَوْلِ عَائِشَةَ فِیْ خَمْسِ رَضَعَاتٍ فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِیٌّ وَّجَبُنَ عَنْهُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْهِ شَيْئًا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يُحَرِّمُ قَلِيْلُ الرَّضَاعِ وَكَثِيْرُهٗ اِذَا وَصَلَ اِلَی الْجَوْفِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالْاَوْزَاعِیِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعٍ وَّاَهْلِ الْكُوْفَةِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ وَيُكْنٰی اَبَا مُحَمَّدٍ وَّكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدِ اسْتَقْضَاهُ عَلَی الطَّائِفِ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ اَدْرَكْتُ ثَلَاثِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قرآن میں پہلے یہ حکم نازل ہوا کہ دس مرتبہ دودھ چوسنے سے (حرمت ثابت ہوتی ہے) پھر اسے منسوخ کردیا گیا اور پانچ متعین مرتبہ دودھ چوسنے کا حکم باقی رہ گیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو یہی حکم تھا۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے: ایک یا دو گھونٹ حرمت ثابت نہیں کرتے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول کو اختیار کرلے کہ پانچ مرتب دودھ چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے' تو یہ بھی مستند مذہب ہے' تاہم امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں خود کوئی رائے دینے سے احتراز کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ ہو' وہ حرمت کو ثابت کردیتی ہے' جبکہ دودھ پیٹ تک پہنچ جائے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ' عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' وکیع رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

عبداللہ بن ابوملیکہ نامی راوی عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ ہیں اور ان کی کنیت "ابومحمد" ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے انہیں طائف کا قاضی مقرر کیا تھا۔ ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہ کا زمانہ پایا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ شَهَادَةِ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

باب 4- رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی

1071 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّيْ لِحَدِيْثِ عُبَيْدٍ اَحْفَظُ قَالَ

متنِ حدیث: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَجَائَتْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَائَتْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ قَالَ فَاَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ دَعْهَا عَنْكَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَجَازُوْا شَهَادَةَ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

آثارِ صحابہ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَجُوْزُ شَهَادَةُ امْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ فِي الرَّضَاعِ وَيُؤْخَذُ يَمِيْنُهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَكْثَرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ امْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ فِي الْحُكْمِ وَيُفَارِقُهَا فِي الْوَرَعِ

◆◆ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی' پھر ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے یہ بتایا: میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہوا ہے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا' میں نے فلاں بنت فلاں کے ساتھ شادی کی' پھر ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے یہ بتایا: میں نے تم دونوں (میاں بیوی کو) دودھ پلایا' ہے وہ جھوٹ کہتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے منہ پھیر لیا میں دوسری سمت سے آپ کے سامنے آیا میں نے عرض کی: وہ جھوٹ کہتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب کیا ہو سکتا ہے' جبکہ اس نے یہ بات بیان کردی ہے: اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تم اس عورت کو اپنے سے الگ کردو۔

1071- اخرجه احمد (4/7, 383) والبخاري (5/297) كتاب الشهادات' باب: اذا شهد شاهد او شهود بشيء وقال اخرون' ما علمنا بذلك يحكم بقول من شهد' حديث (2640) وابو داؤد (2/330) كتاب الاقضية: باب: الشهادة في الرضاع' حديث (3604) والنسائي (6/109) كتاب النكاح' باب: الشهادة في الرضاع' حديث (3330) من طريق عبد الله بن ابي مليكة عن عبيد الله بن ابي مريم عن عقبة بن الحارث فذكره.

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

دیگر راویوں نے اس روایت کو ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے' حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' انہوں نے اس کی سند میں عبید بن ابومریم کا تذکرہ نہیں کیا' اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''تم اس عورت کو اپنے سے الگ کردو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' انہوں نے رضاعت کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی کو درست قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی درست ہے' اس سے قسم لی جائے گی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم کی یہ رائے ہے: رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی درست نہیں ہے' جب تک وہ (گواہی دینے والی خواتین) زیادہ نہیں ہوتیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

جارود ابن معاذ بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی درست نہیں ہے' حکم یہی ہے' تاہم ایسے مرد کو ایسی عورت سے علیحدگی اختیار کر لینی چاہیے' تقویٰ کا تقاضا یہی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا ذُكِرَ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ اِلَّا فِي الصِّغَرِ دُوْنَ الْحَوْلَيْنِ

باب 5- رضاعت کی حرمت کم سنی میں ثابت ہوتی ہے' جبکہ عمر دو سال سے کم ہو

1072 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ اِلَّا مَا كَانَ دُوْنَ الْحَوْلَيْنِ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ الْكَامِلَيْنِ فَاِنَّهُ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا

توضیحِ راوی: وَّفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَهِيَ امْرَاَةُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

◄► سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صرف وہی رضاعت حرمت کو ثابت کرتی ہے' جس میں دودھ آنتوں تک پہنچ جائے اور یہ دودھ چھڑانے کی عمر سے پہلے ہو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی وہی رضاعت حرمت ثابت کرتی ہے' جو بچے کی دو سال کی عمر سے پہلے ہو جو مکمل دو سال کی عمر کے بعد ہو' وہ کسی حرمت کو ثابت نہیں کرتی۔

سیّدہ فاطمہ بنت منذر بن زبیر یہ ہشام بن عروہ کی اہلیہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ

باب 6- رضاعت کا حق کیسے ادا کیا جائے؟

1073 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَحَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبِيْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى هٰؤُلَآءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

توضیحِ راوی: وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ يُكْنٰى اَبَا الْمُنْذِرِ وَقَدْ اَدْرَكَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنَ عُمَرَ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهٖ ذِمَامَ الرَّضَاعَةِ وَحَقَّهَا يَقُوْلُ اِذَا اَعْطَيْتَ الْمُرْضِعَةَ عَبْدًا اَوْ اَمَةً فَقَدْ قَضَيْتَ ذِمَامَهَا

حدیثِ دیگر: وَيُرْوٰى عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَآئَهٗ حَتّٰى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيْلَ هِيَ كَانَتْ اَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حجاج بن حجاج اسلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا' اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کون سی چیز رضاعت کے حق کی ادائیگی کا باعث ہو سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک غلام یا کنیز (دینا)

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان' حاتم بن اسماعیل اور دیگر راویوں نے اسے' ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حجاج بن حجاج کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

سفیان بن عیینہ نے' ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حجاج بن ابوحجاج کے حوالے سے' ان کے

1073- اخرجه احمد (450/3) والحميدى (387/2) حديث (877) وابو داؤد (629/1) كتاب النكاح' باب: في الرضع عند الفصال' حديث (2064) والنسائى (108/6) كتاب النكاح' باب: حق الرضاع وحرمته' حديث (3329) والدارمى (157/2) كتاب النكاح' باب: ما يذهب مذمة الرضاع' من طريق هشام بن عروة عن حجاج بن حجاج الاسلمى عن ابيه (حجاج الاسلمى) فذكره.

والد سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

ابن عیینہ سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

مستند روایت وہ ہے جسے ان حضرات نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ہشام بن عروہ کی کنیت ابوالمنذر ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''رضاعت کے حق کی ادائیگی کون سی چیز بن سکتی ہے''۔ علماء یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: رضاعت کا حق کیا چیز ہوگی؟ تو وہ یہ فرماتے ہیں: جب تم دودھ پلانے والی عورت کو ایک غلام یا کنیز دے دو تو تم نے اس کے حق کو ادا کر دیا۔

ابوطفیل کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اسی دوران ایک خاتون آئی نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے اپنی چادر کو بچھا دیا وہ خاتون اس پر بیٹھ گئی جب وہ خاتون چلی گئی تو بتایا گیا: یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَرْاَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

باب 7- جب کوئی کنیز آزاد ہو جائے اور اس کا شوہر موجود ہو

1074 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر ایک غلام تھا نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو اختیار دیا تو اس نے اپنی ذات کو اختیار کیا اگر وہ شخص آزاد ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اس عورت کو اختیار نہ دیتے۔

1075 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1074- اخرجه مالك في الموطا' كتاب الطلاق' باب: ما جاء في الخيار' حديث (25) واحمد (206'170/6) واخرجه مسلم (1143'1142/2) كتاب العتق' باب: انما الولاء لمن اعتق' حديث (8-1504) وابو داؤد (678/1) كتاب الطلاق' باب في المملوكة تعتق وهي تحت حر او عبد' حديث (2233) والنسائي (164/6-165) كتاب الطلاق' باب خيار الامة تعتق وزوجها مملوك' حديث (3451) من طريق هشام بن عروة عن ابيه' عن عائشه به.

1075- اخرجه البخاري (416/3) كتاب الزكاة' باب: الصدقة على موالي ازواج النبي صلى الله عليه وسلم حديث (1493) ومسلم (1144/2) كتاب العتق' باب انما الولاء' لمن اعتق' حديث (12-1504) وابو داؤد (679/1) كتاب الطلاق' باب من قال كان حراء حديث (2235) وابن ماجه (670/1) كتاب الطلاق با بخيار الامة اذا اعتقت حديث (2074) والنسائي (163/6) كتاب الطلاق' باب: اخيار الامة تعتق وزوجها حر' حديث (3450'3449) والدارمي (169/2) كتاب الطلاق' باب: تخيير الامة تكون تحت العبد فتعتق' واخرجه احمد (175'170'42/6) من طريق ابراهيم عن الاسود عن عائشة به.

آثارِ صحابہ: هٰكَذَا رَوٰى هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا

وَرَوٰى عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ زَوْجَ بَرِيْرَةَ وَكَانَ عَبْدًا يُّقَالُ لَهٗ مُغِيْثٌ

وَهٰكَذَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِذَا كَانَتِ الْاَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَاُعْتِقَتْ فَلَا خِيَارَ لَهَا وَاِنَّمَا يَكُوْنُ لَهَا الْخِيَارُ اِذَا اُعْتِقَتْ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

حدیثِ دیگر: وَرَوَى الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَوٰى اَبُوْ عَوَانَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ فِیْ قِصَّةِ بَرِيْرَةَ قَالَ الْاَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

اسود بیان کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر آزاد شخص تھا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی بریرہ رضی اللہ عنہا کا اختیار دیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے بریرہ کا شوہر غلام تھا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے بریرہ کے شوہر کو دیکھا وہ ایک غلام تھا اس کا نام مغیث تھا۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کنیز کسی آزاد شخص کی بیوی ہو' اور وہ آزاد ہو جائے' تو کنیز کو (علیحدگی کا) اختیار نہیں ہوگا۔ اس کنیز کو علیحدگی کا اختیار اس وقت ہوگا' جب وہ آزاد ہو جائے اور وہ کسی غلام کی بیوی ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

کئی راویوں نے اعمش کے حوالے سے ابراہیم کے حوالے سے' اسود کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتی ہیں: بریرہ کا شوہر ایک آزاد شخص تھا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی بریرہ کو اختیار دیا۔

ابوعوانہ نے اس حدیث کو اعمش کے حوالے سے' ابراہیم کے حوالے سے' اسود کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے' سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے قصے میں نقل کیا ہے۔

اسود بیان کرتے ہیں: اس خاتون کا شوہر ایک آزاد شخص تھا۔

تابعین اور اس کے بعد آنے والے طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اوراہلِ مکہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1076 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ لِبَنِى الْمُغِيْرَةِ يَوْمَ اُعْتِقَتْ بَرِيْرَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنِّىْ بِهٖ فِىْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَنَوَاحِيْهَا وَاِنَّ دُمُوْعَهٗ لَتَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهٗ فَلَمْ تَفْعَلْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ مِهْرَانَ وَيُكْنٰى اَبَا النَّضْرِ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بریرہ کا شوہر بنومغیرہ کا سیاہ فام غلام تھا' جس دن بریرہ کو آزاد کیا گیا' اللہ کی قسم! وہ مدینہ کی گلیوں میں اس کے پیچھے جا رہا تھا' اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر اس کی داڑھی پر آ رہے تھے' وہ اسے راضی کرنے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ بریرہ اسے اختیار کر لے لیکن بریرہ نے ایسا نہیں کیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سعید بن ابوعروبہ نامی راوی سعید بن مہران ہے' اور ان کی کنیت ''ابونضر'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ

باب 8: بچہ صاحبِ فراش کا ہوتا ہے

1077 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَآئِشَةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ وَعَمْرِو ابْنِ خَارِجَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

10766– اخرجه البخاري (319/9) كتاب الطلاق : باب شفاعة النبي في زوج بريرة' حديث (5283) وابو داؤد (678/1) كتاب الطلاق' باب: في المملوكة تعتق وهي تحت حرا وعبد' حديث (2232) وابن ماجه (671/1) كتاب الطلاق' باب: خيار الامة اذا اعتقت' حديث (2075) واخرجه احمد (281/6) من طريق عكرمة عن عبد الله بن عباس فذكره.

1077–اخرجه احمد (280'239/2) ومسلم (1081/2) كتاب الرضاع: باب: الولد للفراش' وتوقي الشبهات' حديث (37-1458) وابن ماجه (647/646/1) كتاب النكاح' باب' الولد للفراش وللعاهر الحجر' حديث (2006) والنسائي (180/6) كتاب الطلاق' باب: الحاق الولد بالفراش اذا لم ينفه صاحب الفراش حديث (3482) والدارمي (152/2) كتاب النكاح: باب : الولد للفراش' والحميدي (465/2) حديث (1085) من طريق الزهري عن سعيد المسيب' عن ابي هريرة' فذكره واخرجه البخاري (130/12) كتاب الحدود' باب العاهر الحجر' حديث (6818) من طريق شعبة عن محمد بن زياد عن ابي هريرة فذكره.

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے' اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو سعید بن مسیّب کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْاَةَ تُعْجِبُهُ

باب 9- جب کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے اور وہ عورت اسے اچھی لگے

1078 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِى عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى امْرَاَةً فَدَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ وَقَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ فِي صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ امْرَاَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَلْيَاْتِ اَهْلَهُ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَهِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ هُوَ هِشَامُ ابْنُ سَنْبَرٍ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو دیکھا' آپ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے' آپ نے ان سے اپنی حاجت کو پورا کیا' پھر آپ تشریف لے گئے آپ نے ارشاد فرمایا: عورت جب آتی ہے' تو شیطان کی شکل میں آتی ہے' اس لئے جب کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے' تو وہ اپنی بیوی کے پاس جائے' کیونکہ اس کی بیوی کے پاس بھی وہی کچھ ہوگا' جو اس عورت کے پاس ہے۔ (جسے اس نے دیکھا تھا)

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''صحیح حسن غریب'' ہے۔

ہشام دستوائی' یہ ہشام بن سنبر ہیں۔

1078- اخرجه احمد (3/330'/341'395) ومسلم (2/1021) كتاب النكاح' باب: ندب من راى امرأة' فوقعت فى نفسه' الى ان ياتى امرأته او جاريته ليواقعها' حديث (9-1403) واخرجه ابو داؤد (2/246) حديث (2151) كتاب النكاح' باب: ما يؤمر به من غض البصر' واخرجه عبد بن حميد ص (322'323) حديث (1061) من طريق هشام الدستوائي عن ابى الزبير عن جابر به۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَی الْمَرْاَةِ

باب 10- بیوی پر شوہر کا حق

1079 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَّاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّسُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ وَّعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر میں نے کسی ایک کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا' تو میں عورت سے یہ کہتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ' حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ' سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو محمد بن عمرو کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1080 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے کے لئے بلائے' تو اس عورت کو اس کے پاس ضرور چلے جانا چاہیے اگرچہ وہ تندور پر بیٹھی ہوئی ہو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1081 سندِحدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

1080- اخرجه احمد (22/4) من طريق قيس بن طلق عن طلق بن علی فذكره.

1081- اخرجه عبد بن حميد ص (445) حديث (1541) وابن ماجه (595/1) كتاب النكاح' باب: حق الزوج علی الزوجة حديث (1854) من طريق عبد الله بن عبد الرحمن ابی نصر' عن مساور الحميری عن امه عن ام سلمة به.

اَبِیْ نَصْرٍ عَنْ مُّسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو عورت اس حالت میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو' تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حَقِّ الْمَرْاَةِ عَلٰى زَوْجِهَا

باب 11- شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟

1082 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اہلِ ایمان میں' ایمان کے اعتبار سے سب سے کامل وہ شخص ہے' جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہو' تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں' جو اپنی بیویوں کے حق میں سب سے بہتر ہوں۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1083 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ اَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَّلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ

1082- اخرجه احمد (472،250/2) وابو داؤد (220/4) كتاب السنة باب: الدليل على زيادة الايمان ونقصانه' حديث (4682) من طريق محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن ابى هريرة به.

1083- اخرجه احمد (498،426/3) وابو داؤد (244/3) كتاب البيوع : باب: فى وضع الربا' حديث (3334) وابن ماجه (594/1) كتاب النكاح' باب: حق المرأة على الزوج' حديث (1851) من طريق سليمان بن عمرو بن الاحوص عن ابيه فذكره.

عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهِ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ يَعْنِي أَسْرٰى فِي أَيْدِيكُمْ

◆◆ سلیمان بن عمرو بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد لوگوں کو وعظ ونصیحت کی۔

اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''خواتین کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو' وہ تمہاری پابند ہیں' تم ان کے ساتھ صرف صحبت کا حق رکھتے ہو' البتہ اگر وہ واضح فحاشی کا ارتکاب کریں' تو حکم مختلف ہوگا' اگر وہ ایسا کریں' تو تم ان کے بستر الگ کر دو اور ان کی پٹائی کرو' جو زیادہ شدید نہ ہو' اگر وہ تمہاری بات مان لیں' تو تم انہیں تکلیف پہنچانے کا راستہ تلاش نہ کرو' یاد رکھنا! تمہارا تمہاری بیویوں پر حق ہے' اور تمہاری بیویوں کا بھی تم پر حق ہے' جہاں تک تمہاری بیویوں پر تمہارے حق کا تعلق ہے' تو وہ یہ ہے: وہ تمہارے بستر پر ایسے کسی شخص کو نہ بٹھائیں جسے تم ناپسند کرتے ہو' اور تمہارے گھر میں ایسے کسی شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو' یاد رکھنا! ان کا تم پر یہ حق ہے: تم ان کے لباس اور خوراک کے معاملے میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو''۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حدیث کے یہ الفاظ ''عوان عندکم'' کا مطلب یہ ہے وہ تمہارے پاس قیدی (یعنی پابند) ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ

باب 12-خواتین کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنا حرام ہے

1084 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيْسٰى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ

متنِ حدیث: أَتَى أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُوْنُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَيَكُوْنُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

1084- اخرجه احمد (1/86) وابو داؤد (1/264) كتاب الصلوٰة' باب: اذا احدث فى صلوٰة' حديث (1005) والدارمى (1/260) كتاب الصلوٰة' باب: من اتى امرأته فى دبرها' من طريق مسلم بن سلام عن على بن طلق فذكره.

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ لَا اَعْرِفُ لِعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْوَاحِدِ وَلَا اَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ طَلْقِ بْنِ عَلِيِّ السُّحَيْمِيِّ وَكَاَنَّهٗ رَاٰى اَنَّ هٰذَا رَجُلٌ اٰخَرُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص بعض اوقات کسی بے آب وگیاہ جگہ پر ہوتا ہے اور وہاں اس کی کچھ ہوا خارج ہو جاتی ہے اور پانی تھوڑا ہوتا ہے (تو اسے کیا کرنا چاہیے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی ہوا خارج ہو تو وہ وضو کرے اور تم عورتوں کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ حق بات (بیان کرنے سے) حیاء نہیں کرتا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ' حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے صرف یہی ایک روایت نقل کی ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

میرے علم کے مطابق یہ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے منقول نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رائے ہے: یہ کوئی دوسرے صحابی ہیں۔ ویسے وکیع نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

1085 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسْلِمٍ وَّهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَعَلِيٌّ هٰذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ طَلْقٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کی ہوا خارج ہو تو اسے وضو کر لینا چاہیے اور تم عورتوں کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مراد حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ ہیں۔

1086 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِي الدُّبُرِ

1085- انفرد بروايته الترمذي دون اصحاب الكتب الستة ينظر 'تحفة الاشراف' (210/5) واخرجه ابن ابي شيبة (252'251/4) باب: ما جاء في اتيان النساء في ادبارهن' وابن حبان (242/4' موارد) برقم (1302) وابو يعلى في المسند (266/4) برقم (2338)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں کرے گا' جو کسی مرد کے ساتھ بدفعلی کرے یا عورت کے ساتھ اس کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِي الزِّيْنَةِ

باب 13-عورتوں کا بن سنور کر نکلنا حرام ہے

1087 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَّكَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّيْنَةِ فِيْ غَيْرِ اَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُوْرَ لَهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسٰى بْنِ عُبَيْدَةَ

توضیح راوی: وَمُوْسٰى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَهُوَ صَدُوْقٌ

اختلافِ روایت: وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُّوسَى ابْنِ عُبَيْدَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◄► سیّدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتی تھیں' وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بن سنور کر' اپنے شوہر کی بجائے' کسی اور کے سامنے آنے والی عورت' اسی طرح ہے' جیسے قیامت کے دن ایسی تاریکی ہو' جس میں کوئی روشنی نہ ہو۔

ہم اس روایت کو صرف موسیٰ بن عبیدہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

موسیٰ بن عبیدہ نامی راوی کو علم حدیث میں' ان کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا گیا ہے' ویسے وہ سچے ہیں۔

شعبہ اور ثوری نے ان سے روایات کو نقل کیا ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اسے موسیٰ بن عبیدہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغَيْرَةِ

باب 14-غیرت کا بیان

1088 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ

1088- اخرجه مسلم (2114/4) كتاب التوبة' باب غيرة الله تعالى وتحريم الفواحش' حديث (36-2761) واخرجه البخاري (230/9) كتاب النكاح' باب الغيرة' حديث (5223) دون ذكر قوله' والمؤمن يغار' من طريق يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة به.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ وَاَبُوْ عُثْمَانَ اسْمُهٗ مَيْسَرَةُ وَالْحَجَّاجُ يُكْنٰى اَبَا الصَّلْتِ وَثَّقَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى ابْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ فَقَالَ ثِقَةٌ فَطِنٌ كَيِّسٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کو بھی غیرت آتی ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو غیرت اس بات پر آتی ہے: جب مومن کسی ایسے کام کا ارتکاب کرے جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے حرام قرار دیا ہو۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہ روایت یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے، سلمہ کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔ یہ دونوں روایات مستند ہیں۔

حجاج صواف نامی راوی، حجاج بن ابوعثمان ہیں۔ ابوعثمان نامی راوی کا نام میسرہ ہے۔ حجاج کی کنیت ابوصلت ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

علی بن عبداللہ مدینی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حجاج صواف کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا: وہ ذہین اور سمجھدار انسان تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ وَحْدَهَا

باب 15- عورت کا تنہا سفر کرنا حرام ہے

1089 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا

1089- اخرجه احمد (54/3) ومسلم (977/2) كتاب الحج' باب: سفر المرأة مع محرم الى حج وغيره' حديث (423) وابو داؤد (140/2) كتاب المناسك (الحج) باب: فى المرأة تحج بغير محرم' حديث (1726) وابن ماجه (968'967/2) كتاب المناسك' باب: المرأة تحج بغير ولى' حديث (2898) والدارمى (289/2) كتاب الاستئذان' باب: لا تسافر المرأة وابن خزيمة (133/4) حديث (2519) من طريق الاعمش عن ابى صالح عن ابى سعيد الخدرى فذكره.

وَمَعَهَا اَبُوهَا اَوْ اَخُوهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِّنْهَا

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حدیث دیگر: وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ یَکْرَهُوْنَ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ وَّاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْمَرْاَةِ اِذَا کَانَتْ مُوْسِرَةً وَّلَمْ یَکُنْ لَهَا مَحْرَمٌ هَلْ تَحُجُّ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا یَجِبُ عَلَیْهَا الْحَجُّ لِاَنَّ الْمَحْرَمَ مِنَ السَّبِیْلِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا) فَقَالُوْا اِذَا لَمْ یَکُنْ لَهَا مَحْرَمٌ فَلَا تَسْتَطِیْعُ اِلَیْهِ سَبِیْلًا وَّهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَاَهْلِ الْکُوْفَةِ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا کَانَ الطَّرِیْقُ اٰمِنًا فَاِنَّهَا تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ فِی الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِیِّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرے البتہ اگر اس کے ساتھ اس کا باپ یا اس کا بھائی یا اس کا شوہر یا اس کا بیٹا یا کوئی محرم عزیز ہوں (تو وہ سفر کر سکتی ہے)۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی عورت ایک دن اور ایک رات کا سفر صرف محرم کے ساتھ کرے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے خاتون کے لئے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ وہ محرم کے بغیر سفر کرے۔

اہل علم نے خاتون کے بارے میں اختلاف کیا ہے اگر وہ خوشحال ہو اور اس کا کوئی محرم موجود نہ ہو تو کیا وہ حج کرے گی؟

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسی عورت پر حج فرض نہیں ہوتا اس لئے کہ "محرم" سبیل کا حصہ ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

"(حج اس پر لازم ہوتا ہے) جو وہاں تک جانے کی سبیل رکھتا ہوں"۔

یہ علماء فرماتے ہیں: جب اس عورت کا محرم نہیں ہوگا تو گویا وہ وہاں تک جانے کی سبیل نہیں رکھتی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب راستہ امن پر مشتمل ہو (یعنی راستے میں کسی فساد کا اندیشہ نہ ہو) تو وہ عورت دیگر لوگوں کے ساتھ حج کے لئے نکل سکتی ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1090 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی عورت محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات کا سفر نہ کرے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ

باب 16- جن خواتین کے شوہر موجود نہ ہوں ان کے پاس (تنہائی میں) جانا حرام ہے

1091 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَاِنَّمَا مَعْنٰى كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَآءِ عَلٰى نَحْوِ مَا رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیثِ دیگر: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ

وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْحَمْوُ يُقَالُ هُوَ اَخُو الزَّوْجِ كَاَنَّهُ كَرِهَ لَهُ اَنْ يَّخْلُوَ بِهَا

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خواتین کے پاس جانے سے بچو۔ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیور کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

1090- اخرجه البخاري (659/2) كتاب تقصير الصلوة: باب: في كم تقصر الصلوة؟ حديث (1088) ومسلم (977/2) كتاب الحج: باب: سفر المرأة مع محرم الى حج وغيره، حديث (419-1339) وابوداؤد (140/2) كتاب المناسك (الحج) باب: في المرأة تحج بغير محرم، حديث (1723) حديث (2523) من طريق سعيد بن ابي سعيد عن ابيه عن ابي هريرة به.

1091- اخرجه البخاري (242/9) كتاب النكاح، باب: لا يخلون رجل بامرأة الا ذو محرم، والدخول على المغيبة، حديث (5232) ومسلم (1711/2) كتاب السلام: باب: تحريم الخلوة بالاجنبية والدخول عليها، حديث (20-2172) والدارمي (278/2) كتاب الاستئذان: باب: النهي عن الدخول على النساء، واخرجه احمد (149/4، 153) من طريق ابي الخير عن عقبة بن عامر فذكره.

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیور موت ہے۔
اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
خواتین کے پاس جانے کے مکروہ ہونے کا مفہوم وہی ہے' جو نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا گیا ہے' جو آپ نے ارشاد فرمایا ہے:
جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے' تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔
نبی اکرم ﷺ کے فرمان میں موجود لفظ ''حمو'' کا مطلب ایک قول کے مطابق شوہر کا بھائی ہے' گویا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: وہ تنہائی میں عورت کے ساتھ ہو۔

1092 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَ[illegible] مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِيْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ مِّنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ خَشْرَمٍ يَّقُوْلُ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمُ يَعْنِيْ اَسْلَمُ اَنَا مِنْهُ قَالَ سُفْيَانُ وَالشَّيْطَانُ لَا يُسْلِمُ وَلَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ وَالْمُغِيبَةُ الْمَرْاَةُ الَّتِيْ يَكُوْنُ زَوْجُهَا غَائِبًا وَّالْمُغِيبَاتُ جَمَاعَةُ الْمُغِيبَةِ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جن عورتوں کے شوہر موجود نہ ہوں ان کے پاس (تنہائی میں) نہ جاؤ کیونکہ شیطان تمہاری رگوں میں گردش کرتا ہے' ہم نے عرض کی: آپ کی بھی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری بھی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی ہے' اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔
یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔
محدثین نے مجالد بن سعید کے حافظے کے حوالے سے کچھ گفتگو کی ہے۔
علی بن خشرم فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ نے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی وضاحت کی ہے' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کر دی ہے' اور وہ مسلمان ہو گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے: میں اس سے محفوظ ہوں۔
سفیان بیان کرتے ہیں: شیطان مسلمان نہیں ہوتا۔
اور حدیث کے یہ الفاظ: ''تم مغیبات کے پاس نہ جاؤ'' مغیبہ اس عورت کو کہتے ہیں' جس کا شوہر ہو لیکن موجود نہ ہو۔
مغیبہ کی جمع لفظ مغیبات آتی ہے۔

1092 = اخرجه احمد (397،309/3) واخرجه الدارمي (320/2) كتاب الرقاق' باب: الشيطان يجري من ابن آدم بلفظ' لاتدخلوا على المغيبات' من طريق مجالد عن الشعبي' عن جابر فذكره.

1093 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عورت پردے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1094 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تُؤْذِیْ امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِی الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُفَارِقَكِ اِلَيْنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَرِوَايَةُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّامِيِّيْنَ اَصْلَحُ وَلَهُ عَنْ اَهْلِ الْحِجَازِ وَاَهْلِ الْعِرَاقِ مَنَاكِيْرُ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف دیتی ہے تو اس مرد کی جنت کی حوروں سے تعلق رکھنے والی بیوی یہ کہتی ہے تو اسے اذیت نہ دے' اللہ تعالیٰ تجھے برباد کرے' کیونکہ یہ تیرے پاس مہمان ہے' اور عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آ جائے گا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اسماعیل بن عیاش نے شامیوں کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہیں وہ مناسب ہیں' انہوں نے اہلِ حجاز اور اہلِ عراق سے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔

1093- اخرجه ابن خزيمة (93/3) حديث (185) من طريق ابي الاحوص عن عبد الله بن مسعود فذكره.

1094- اخرجه احمد (242/5) وابن ماجه (649/1) كتاب النكاح' باب: في المرأة تؤذي زوجها' حديث (2014) من طريق خالد بن معدان عن كثير بن مرة عن معاذ بن جبل به.

كِتَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طلاق اورلعان کے بارے میں' نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طَلَاقِ السُّنَّةِ

باب 1- سنت طلاق کا بیان

1095 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ

متنِ حدیث: قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ فَمَهْ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

◆◆ یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنی بیوی کو اس کے حیض کی حالت میں طلاق دے دیتا ہے' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتے ہو؟ اس نے جب اپنی بیوی کو طلاق دی تھی' تو وہ عورت حیض کی حالت میں تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی: وہ اس سے رجوع کرلے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا اس طلاق کو شمار کیا گیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ عاجز تھا یا احمق تھا (جو اس کی طلاق شمار نہ ہوتی)

1096 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

1095- اخرجه البخاری (264/9) كتاب الطلاق' باب: اذا طلقت الحائض (1471/9) وابو داؤد (256/2) كتاب الطلاق: باب: فی طلاق السنة' حديث (2184) وابن ماجه (651/1) كتاب الطلاق: باب: طلاق السنة' حديث (2022) والنسائی (142/6) كتاب الطلاق' باب: الطلاق لغير العدة وما يحتسب منه على المطلق' حديث (3400) واخرجه احمد (51/2) من طريق حماد بن زيد عن ايوب عن محمد بن سيرين عن يونس بن جبير عن ابن عمر فذكره.

1096- اخرجه احمد (26/2-58) ومسلم (1095/2) كتاب الطلاق' باب: تحريم طلاق الحائض بغير رضاها' وانه لو خالف وقع الطلاق' ويؤمر برجعتها' حديث (5-1471) وابو داؤد (255/2) كتاب الطلاق' باب: فی طلاق السنة' حديث (2181) وابن ماجه (652/1) كتاب الطلاق' باب: الحامل كيف تطلق؟ حديث (2032) والنسائی (141/6) كتاب الطلاق: باب: ما يفعل اذا طلق تطليقه وهی حائض' حديث (3397) والدارمی (160/2) كتاب الطلاق' باب: السنة فی الطلاق' من طريق محمد بن عبد الرحمن مولیٰ آل طلحة عن سالم بن عبد الله بن ابيه عبد الله بن عمر فذكره.

متن حدیث: اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّكَذٰلِكَ حَدِيْثُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ طَلَاقَ السُّنَّةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَّهِيَ طَاهِرٌ فَاِنَّهُ يَكُوْنُ لِلسُّنَّةِ اَيْضًا وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَكُوْنُ ثَلَاثًا لِلسُّنَّةِ اِلَّا اَنْ يُّطَلِّقَهَا وَاحِدَةً وَّاحِدَةً وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوْا فِيْ طَلَاقِ الْحَامِلِ يُطَلِّقُهَا مَتٰى شَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وقَالَ بَعْضُهُمْ يُطَلِّقُهَا عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيقَةً

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنی اہلیہ کو اس کی حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے کہو! وہ اس عورت سے رجوع کرے پھر اسے اس وقت طلاق دے جب وہ عورت طہر کی حالت میں ہو یا حاملہ ہو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو روایت نقل کی ہے وہ "حسن صحیح" ہے۔

اسی طرح سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی ایسی ہی ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے۔

اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، یعنی سنت طلاق یہ ہے: آدمی بیوی کو اس وقت طلاق دے جب وہ طہر کی حالت میں ہو اور اس طہر میں اس کے ساتھ صحبت نہ کی گئی ہو۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: جب عورت طہر کی حالت میں ہو اور مرد اس کو تین طلاقیں دیدے تو یہ بھی سنت کے مطابق ہوگی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: تین طلاقیں دینا سنت کے مطابق نہیں ہوگا بلکہ صرف ایک ایک کر کے طلاق دینا سنت ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

حاملہ عورت کی طلاق کے بارے میں یہ حضرات فرماتے ہیں: مرد اسے جیسے چاہے طلاق دے سکتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: مرد اسے ہر مہینے میں ایک طلاق دے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ

باب2- جو شخص اپنی بیوی کو "طلاق بتہ" دے

1097 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي طَلَّقْتُ امْرَاَتِيَ الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا اَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا اَرَدْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ فِيهِ اضْطِرَابٌ

اختلافِ روایت: وَيُرْوٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي طَلَاقِ الْبَتَّةِ فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ جَعَلَ الْبَتَّةَ وَاحِدَةً وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلَاثًا وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيهِ نِيَّةُ الرَّجُلِ اِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ وَاِنْ نَوٰى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَاِنْ نَوٰى ثِنْتَيْنِ لَمْ تَكُنْ اِلَّا وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوفَةِ وقَالَ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ فِي الْبَتَّةِ اِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ وقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَاِنْ نَوٰى ثِنْتَيْنِ فَثِنْتَانِ وَاِنْ نَوٰى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ

◄► عبداللہ بن یزید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس سے کیا مراد لی تھی؟ میں نے عرض کی: ایک' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! آپ نے فرمایا: پھر وہ وہی شمار ہوگی جو تم نے مراد لی تھی۔

یہ حدیث ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے طلاق بتہ کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے یہ بات منقول ہے: انہوں نے طلاق بتہ کو ایک طلاق شمار کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے اسے تین طلاقیں قرار دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس بارے میں یہ رائے پیش کی ہے: اس بارے میں مرد کی نیت کا اعتبار ہوگا اس نے ایک کی نیت کی تھی تو ایک طلاق شمار ہوگی اگر اس نے تین کی نیت کی تھی تو تین طلاقیں شمار ہوں گی اگر اس نے دو کی نیت کی تھی تو صرف ایک طلاق شمار ہوگی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1097- اخرجه ابو داؤد (263/2) كتاب الطلاق' باب: في البتة' حديث (2208) وابن ماجه (661/1) كتاب الطلاق' باب: طلاق البتة' حديث (2051) والدارمي (163/2) كتاب الطلاق' باب: الطلاق البتة' من طريق عبد الله بن يزيد بن ركانة عن ابيه عن جده فذكره.

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ طلاق بتہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر مرد عورت کے ساتھ صحبت کر چکا ہو تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر مرد نے ایک نیت کی ہو تو ایک طلاق واقع ہوگی اور وہ رجوع کرے کرنے کا مالک ہوگا' اگر اس نے دو کی نیت کی تھی' تو دو طلاقیں شمار ہوں گی' لیکن اگر اس نے تین کی نیت کی تھی' تو تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَمْرُكِ بِيَدِكِ

باب 3: (جب کوئی شخص بیوی سے کہے) تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے

1098 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصرِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ لِاَيُّوبَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اَحَدًا قَالَ فِيْ اَمْرُكِ بِيَدِكِ اِنَّهَا ثَلَاثٌ اِلَّا الْحَسَنَ فَقَالَ لَا اِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا اِلَّا مَا حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى بَنِيْ سَمُرَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ثَلَاثٌ قَالَ اَيُّوْبُ فَلَقِيْتُ كَثِيْرًا مَوْلٰى بَنِيْ سَمُرَةَ فَسَاَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ اِلٰى قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

قولِ امام بخاری: وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِهٰذَا وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفٌ وَّلَمْ يُعْرَفْ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا وَّكَانَ عَلِيُّ ابْنُ نَصْرٍ حَافِظًا صَاحِبَ حَدِيْثٍ

مذاہبِ فقہاء: وَّقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ اَمْرُكِ بِيَدِكِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

آثارِ صحابہ: مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ هِيَ وَاحِدَةٌ وَّهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ وقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا جَعَلَ اَمْرَهَا بِيَدِهَا وَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا وَّاَنْكَرَ الزَّوْجُ وَقَالَ لَمْ اَجْعَلْ اَمْرَهَا بِيَدِهَا اِلَّا فِيْ وَاحِدَةٍ اسْتُحْلِفَ الزَّوْجُ وَكَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ مَعَ يَمِيْنِهٖ وَذَهَبَ سُفْيَانُ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ اِلٰى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَاَمَّا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فَقَالَ الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاَمَّا اِسْحٰقُ فَذَهَبَ اِلٰى قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حماد بن زید بیان کرتے ہیں میں نے ایوب سے کہا: آپ کو کسی ایسے شخص کے بارے میں یہ علم ہے جس نے یہ کہا ہو: (اگر مرد بیوی سے یہ کہے) تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔ حسن کے علاوہ کسی نے یہ کہا؟ تو انہوں

1178- اخرجه ابو داؤد (262/2) كتاب الطلاق، باب: في امرك بيدك حديث (2204) والنسائي (147/6) كتاب الطلاق، باب: امرك بيدك: حديث (3410) من طريق حماد بن زيد عن ايوب عن قتادة عن كثير مولى بني سمرة عن ابي سلمة عن ابي هريرة به.

نے جواب دیا: نہیں صرف حسن نے یہ کہا ہے' پھر وہ بولے: اے اللہ! بخشش کر دے! قتادہ نے کثیر کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (یہ تین طلاقیں ہوں گی) ایوب بیان کرتے ہیں: میری کثیر سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہیں اس کا علم نہیں تھا میں واپس قتادہ کے پاس آیا اور میں نے انہیں بتایا تو وہ بولے: وہ بھول گئے ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف سلیمان بن حرب کی حماد بن زید سے روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: سلیمان بن حرب نے حماد بن زید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک ''موقوف'' ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر اس کا علم نہیں ہوسکا۔

علی بن نصر حافظ تھے اور علم حدیث کے ماہر تھے۔

اہلِ علم نے ان الفاظ کے بارے میں اختلاف کیا ہے ''تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے''۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں' جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے ایک طلاق واقع ہوگی۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے کئی اہلِ علم بھی اس بات کے قائل ہیں اور ان کے بعد آنے والے کئی اہلِ علم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: عورت جو فیصلہ کرے گی وہی حکم ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب مرد معاملے کو عورت کے اختیار میں دیدے' اور وہ اپنی ذات کو تین طلاقیں دیدے' اور وہ شوہر اس کا انکار کرے اور بولے: میں نے اسے صرف ایک طلاق کا اختیار دیا تھا' تو شوہر سے حلف لیا جائے گا' اور اس کی قسم کے ہمراہ اس کا قول صحیح شمار ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عورت جو طے کرے گی وہ حکم ہوگا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخِيَارِ

باب 4: اختیار دینے (کا حکم)

1099 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ اَفَكَانَ طَلَاقًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْخِيَارِ فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُمَا قَالَا اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَّرُوِيَ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا اَيْضًا وَّاحِدَةٌ يَّمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ

آثارِ صحابہ: وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَّاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ يَّمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ وَّاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ وَّذَهَبَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي هٰذَا الْبَابِ اِلٰى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَاَمَّا اَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ فَذَهَبَ اِلٰى قَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا، ہم نے آپ ﷺ کو اختیار کرلیا، تو کیا وہ طلاق شمار ہوئی تھی؟

مسروق نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے (بیوی کو) اختیار دینے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کرلے، تو ایک بائنہ طلاق واقع ہوگی۔

ان دونوں سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ایک طلاق واقع ہو جائے گی، لیکن مرد کو رجوع کرنے کا اختیار ہوگا، لیکن اگر عورت شوہر کو اختیار کرلیتی ہے، تو کوئی چیز واقع نہیں ہوگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کرلے، تو ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی، اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کرلے، تو ایک طلاق واقع ہوگی، جس میں مرد رجوع کرنے کا حق رکھتا ہوگا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت مرد کا اختیار کرلے، تو ایک طلاق شمار ہوگی اور اگر وہ اپنی ذات کو اختیار کرلے، تو تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور بعد میں آنیوالے اکثر اہلِ علم اور اہلِ فقہ نے اس بارے میں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا ہے۔

1099- اخرجه البخاری (280/9) كتاب الطلاق، باب: من خير ازواجه حديث (5263) ومسلم (1103/2) كتاب الطلاق، باب: بيان ان تخيير امرأته لا يكون طلاقاً الا بالنية، حديث (24-1477) وابو داؤد (262/2) كتاب الطلاق باب في الخيار، حديث (2203) وابن ماجه (661) كتاب الطلاق باب: الرجل يخير امرأته، حديث (2052) والنسائي (161/6) كتاب الطلاق باب في المخيرة تختار زوجها، حديث (3444) والدارمي (162/2) كتاب الطلاق، باب: في الخيار، واخرجه احمد (47،45/6) والحميدي (115/1) حديث (234) من طريق الشعبي عن مسروق عن عائشة به۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَّا سُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

باب 5- جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے رہائش اور خرچ نہیں ملے گا

1100 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ قَالَ مُغِيْرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَّا نَدْرِيْ اَحَفِظَتْ اَمْ نَسِيَتْ

آثارِ صحابہ: وَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَنَا حُصَيْنٌ وَّاِسْمٰعِيْلُ وَمُجَالِدٌ قَالَ هُشَيْمٌ وَّحَدَّثَنَا دَاوٗدُ اَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَّفِيْ حَدِيْثِ دَاوٗدَ قَالَتْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ وَّالشَّعْبِيُّ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالُوْا لَيْسَ لِلْمُطَلَّقَةِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ اِذَا لَمْ يَمْلِكْ زَوْجُهَا الرَّجْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آثارِ صحابہ: مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَهَا السُّكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا جَعَلْنَا لَهَا السُّكْنٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ) قَالُوْا هُوَ الْبَذَاءُ اَنْ تَبْذُوَ عَلٰى اَهْلِهَا وَاعْتَلَّ بِاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ لَّمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّكْنٰى لِمَا كَانَتْ تَبْذُوْ عَلٰى اَهْلِهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَلَا نَفَقَةَ لَهَا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

◄◆► شعبی بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں

1100- اخرجه مسلم (1117/2) كتاب الطلاق: باب: المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها' حديث (1480-42) وابو داؤد (287/2) كتاب الطلاق: باب: في نفقة المبتوتة' حديث (2288) وابن ماجه (652/1) كتاب الطلاق' باب: المطلق ثلاثاً هل لها سكن' ونفقه' حديث (2036). والنسائي (144/6) كتاب الطلاق' باب: الرخصة في الطلاق الثلاث' حديث (3405) عن جرير عن مغيرة عن الشعبي عن فاطمة بنت قيس به.

میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں رہائش اور خرچ کا حق نہیں ملے گا۔

مغیرہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنے نبی اکرم ﷺ کی سنت کو کسی عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے' ہمیں نہیں معلوم اسے بات یاد ہے یا وہ بھول گئی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی خاتون کو رہائش اور خرچ کا حق دیا ہے۔

شعبی بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے ان سے ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: ان کے شوہر نے انہیں طلاق بتہ دے دی تھی انہوں نے اپنے شوہر سے رہائش اور خرچ کے بارے میں اختلاف کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو رہائش اور خرچ کا حق نہیں دیا۔

داؤد نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی: میں ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت بسر کروں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں: ان میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ' عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جس عورت کو طلاق دے دی گئی ہو' اسے رہائش اور خرچ نہیں ملے گا اس وقت جب اس کا شوہر اس سے رجوع کرنے کا اختیار نہ رکھتا ہو۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں: جب کسی عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں' تو اسے رہائش اور خرچ کا حق ملے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسی عورت کو رہائش کا حق ملے گا' لیکن خرچ نہیں ملے گا۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ' امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے اس عورت کو رہائش کا حق' اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے تحت دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم ان عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ باہر نکلیں' البتہ اگر وہ واضح بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ (تو حکم مختلف ہوگا)''

علماء یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: وہ اپنے سسرالی عزیزوں کے ساتھ بدزبانی کا مظاہرہ کریں۔

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی روایت میں یہ علت بیان کی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ نے انہیں رہائش کا حق اس لئے نہیں دیا تھا' کیونکہ وہ اپنے سسرالی عزیزوں کے ساتھ تیز مزاجی کا مظاہرہ کرتی تھیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو خرچ کا حق اس لئے نہیں ملے گا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی حدیث موجود ہے' اس سے مراد سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے متعلق حدیث ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

باب 6- نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی

1101 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهٗ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهٗ فِيمَا لَا يَمْلِكُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ اَحْسَنُ شَىْءٍ رُوِىَ فِىْ هٰذَا الْبَاب

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رُوِىَ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَشُرَيْحٍ وَّجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَّغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ

آثارِ صحابہ: وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِى الْمَنْصُوبَةِ اِنَّهَا تَطْلُقُ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَالشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ قَالُوْا اِذَا وَقَّتَ نُزِّلَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهٗ اِذَا سَمَّى امْرَاَةً بِعَيْنِهَا اَوْ وَقَّتَ وَقْتًا اَوْ قَالَ اِنْ تَزَوَّجْتُ مِنْ كُوْرَةِ كَذَا فَاِنَّهٗ اِنْ تَزَوَّجَ فَاِنَّهَا تَطْلُقُ

وَاَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ فَشَدَّدَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَقَالَ اِنْ فَعَلَ لَا اَقُوْلُ هِىَ حَرَامٌ

وقَالَ اَحْمَدُ اِنْ تَزَوَّجَ لَا اٰمُرُهٗ اَنْ يُّفَارِقَ امْرَاَتَهٗ وقَالَ اِسْحٰقُ اَنَا اُجِيْزُ فِى الْمَنْصُوبَةِ لِحَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاِنْ تَزَوَّجَهَا لَا اَقُوْلُ تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَاَتُهٗ وَوَسَّعَ اِسْحٰقُ فِىْ غَيْرِ الْمَنْصُوبَةِ

وَذُكِرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ اَنَّهٗ لَا يَتَزَوَّجُ ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَ هَلْ لَهٗ رُخْصَةٌ بِاَنْ يَّاْخُذَ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ الَّذِيْنَ رَخَّصُوا فِىْ هٰذَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِنْ كَانَ يَرٰى هٰذَا الْقَوْلَ حَقًّا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّبْتَلٰى بِهٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ فَلَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ بِقَوْلِهِمْ فَاَمَّا مَنْ لَمْ يَرْضَ بِهٰذَا فَلَمَّا ابْتُلِىَ اَحَبَّ اَنْ يَّاْخُذَ بِقَوْلِهِمْ فَلَا اَرٰى لَهٗ ذٰلِكَ

◄► عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ابن آدم جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں کوئی نذر نہیں ہوتی اور جس کا وہ مالک نہ ہو اسے آزاد نہیں کر سکتا اور جس کا وہ مالک نہ ہو وہ طلاق نہیں ہوتی۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا احادیث

1101- اخرجه ابو داؤد (258/2) كتاب الطلاق: باب: فى الطلاق قبل النكاح' حديث (2190) وابن ماجه (660/1) كتاب الطلاق' باب: لا طلاق قبل النكاح' حديث (2047) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده فذكره.

منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں منقول یہ سب سے بہتر روایت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ' سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ' سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ' امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ' قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ' حضرت جابر بن زید رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر تابعین فقہاء سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی گئی ہے' وہ فرماتے ہیں: (اگر عورت یا قبیلے) کا تعین کر دیا گیا ہو' تو اس عورت کو طلاق ہو جائے گی۔

ابراہیم نخعی' امام شعبی اور ان کے علاوہ دیگر اہلِ علم سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ وقت متعین کر دے' تو اس کے مطابق حکم ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں: جب وہ مرد کسی متعین عورت کا نام لے دے یا کوئی وقت مقرر کر دے' یا یہ کہے: میں نے فلاں علاقے میں شادی کی' تو اگر وہ وہاں شادی کر لیتا ہے' تو عورت کو طلاق ہو جائے گی۔ ابن مبارک کا جہاں تک تعلق ہے' انہوں نے اس بارے میں شدت اختیار کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر وہ ایسا کر بھی لے' تو بھی میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ حرام ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص شادی کر لیتا ہے' تو میں اس سے یہ نہیں کہوں گا کہ وہ اپنی بیوی سے الگ ہو جائے۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: متعین عورت یا متعین قبیلے کی عورت سے نکاح کو درست قرار دوں گا' اس کی وجہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت ہے' اگر وہ شخص ایسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو میں یہ نہیں کہوں گا: اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی ہے۔

غیر متعین عورت کے بارے میں اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے زیادہ گنجائش دی ہے۔

حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو طلاق کی قسم اٹھا لیتا ہے: وہ کبھی شادی نہیں کرے گا' پھر اسے یہ مناسب لگتا ہے: وہ شادی کر لے' تو کیا اسے اس بات کی اجازت ہوگی؟ وہ ان فقہاء کے قول کو اختیار کر لے' جنہوں نے اس بارے میں رخصت دی ہے' تو حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر وہ اس مسئلے میں مبتلا ہونے سے پہلے اس رائے کو درست سمجھتا تھا' تو اس اسے اس بات کا اختیار ہوگا کہ وہ اس قول کو اختیار کرے' لیکن اگر وہ پہلے اس سے راضی نہیں تھا' لیکن جب وہ اس میں مبتلا ہو گیا' تو پھر اسے یہ اچھا لگا کہ یہ ان کے قول کو اختیار کر لے' تو میرے نزدیک اسے اس کا حق نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ طَلَاقَ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ

باب 7- کنیز کو دو طلاقیں دی جائیں گی

1102 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُظَاهِرُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ

اسنادِ دیگر: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وحَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَنْبَاَنَا مُظَاهِرٌ بِهٰذَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُظَاهِرِ بْنِ اَسْلَمَ وَمُظَاهِرٌ لَّا نَعْرِفُ لَهٗ فِي الْعِلْمِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کنیز کو دو طلاقیں دی جائیں گی اور اس کی عدت' دو حیض ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

اس روایت کے ''مرفوع'' ہونے کو ہم صرف مظاہر بن اسلم نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

مظاہر بن اسلم نامی راوی سے علم حدیث میں اس روایت کے علاوہ اور کسی حدیث کا پتہ نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يُّحَدِّثُ نَفْسَهٗ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهٖ

باب 8: جو شخص دل ہی دل میں بیوی کو طلاق دیدے

1103 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ

1102- اخرجه ابو داؤد (287/2) كتاب الطلاق' باب: في سنة طلاق العبد' حديث (2189) وابن ماجه (672/1) كتاب الطلاق: باب: في طلاق الامة وعدتها' حديث (2080) والدارمي (171/2) كتاب الطلاق' باب: في طلاق الامة' من طريق القاسم بن محمد بن عائشة به.

1103- اخرجه البخاري (300/9) كتاب الطلاق' باب: الطلاق في الاغلاق والكره والسكران والمجنون' حديث (5269) ومسلم (423/1 نووي) كتاب الايمان' باب: تجاوز الله عن حديث النفس' حديث (127-201) وابو داؤد (224/2) كتاب الطلاق' باب: في الوسوسة بالطلاق' حديث (2209) وابن ماجه (658/1) كتاب الطلاق' باب: من طلق في نفسه ولم يتكلم به' حديث (2040) والنسائي (156/6-157) كتاب الطلاق' باب: طلق في نفسه' حديث (3434) من طريق قتادة عن زرارة بن اوفى عن ابي هريرة به.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِاُمَّتِىْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا حَدَّثَ نَفْسَهٗ بِالطَّلَاقِ لَمْ يَكُنْ شَىْءٌ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ بِهٖ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے ان باتوں سے درگزر کیا ہے' جو وہ دل ہی دل میں سوچیں' جب تک وہ اس کے بارے میں کلام نہ کریں یا اس پر عمل نہ کریں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' یعنی جب کوئی شخص اپنے دل میں طلاق کے بارے میں سوچے' تو کوئی بھی چیز اس وقت تک واقع نہیں ہوگی' جب تک وہ بولتا نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِى الطَّلَاقِ

باب 9- طلاق کے بارے میں سنجیدگی اور مذاق کا حکم

1104 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَرْدَكَ الْمَدَنِىِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَّهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَرْدَكَ الْمَدَنِىُّ وَابْنُ مَاهَكَ هُوَ عِنْدِىْ يُوْسُفُ بْنُ مَاهَكَ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے معاملات میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے' اور مذاق بھی سنجیدگی شمار ہوگا' نکاح' طلاق اور رجوع کرنا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

عبدالرحمٰن نامی راوی عبدالرحمٰن بن حبیب بن اردک مدنی ہیں۔

ابن ماہک نامی راوی میرے خیال میں یوسف بن ماہک ہیں۔

1104- اخرجه ابو داؤد (2/259) كتاب الطلاق' باب: فى الطلاق على الهزل' حديث (2194) وابن ماجه (1/657-658) كتاب الطلاق' باب: من طلق او نكح او راجع لاعبا' حديث (2039) من طريق عطاء عن ابن ماهك عن ابى هريرة فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُلْعِ

باب 10: خلع کا بیان

1105 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ اَنْبَانَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ الصَّحِيْحُ اَنَّهَا اُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ

◆◆ سیّدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء ﷺ بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں خلع لے لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) انہیں یہ ہدایت کی گئی: وہ ایک حیض ت بسر کریں۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس ﷺ سے بھی روایت منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) سیّدہ ربیع بنت معوذ ﷺ سے منقول روایت مستند ہے کہ انہیں ایک حیض کی عدت بسر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

1106 اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ اَنْبَانَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ اَنْبَانَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ (۱)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ فَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ قَالَ اِسْحٰقُ وَاِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ اِلٰى هٰذَا فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ

◆◆ حضرت ابن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس ﷺ کی اہلیہ نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کرلیا' یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس کی بات ہے' تو انہیں ایک حیض عدت بسر کرنے کا حکم دیا گیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1105– تفرد به الترمذي' من اصحاب الكتب الستة بهذا الاسناد من هذا الطريق 'ينظر تحفة الاشراف (303/11)

(۱)– اخرجه ابو داؤد (269/2) كتاب الطلاق' باب: الخلع' حديث (2229) من طريق عمرو بن مسلم عكرمة عن ابن عباس به

اہلِ علم نے خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت بھی وہی ہوگی' جو طلاق یافتہ عورت کی عدت ہوگی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم کے نزدیک خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت ایک حیض ہوگی۔

امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اس رائے کو اختیار کرلے' تو یہ بھی مستند مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُخْتَلِعَاتِ

باب 11- خلع حاصل کرنے والی خواتین

1107 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُزَاحِمُ بْنُ ذَوَّادِ بْنِ عُلْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِى الْخَطَّابِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

حدیثِ دیگر: وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ بَاْسٍ لَّمْ تَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

◄► حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خلع حاصل کرنے والی عورتیں منافق ہوتی ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔ اس کی سند مستند نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی روایت نقل کی گئی ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو عورت کسی وجہ کے بغیر' خلع حال کرے' وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گی۔

1108 اَنْبَاَنَا بِذٰلِكَ بُنْدَارٌ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِّنْ غَيْرِ بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

1108- اخرجه احمد (283/5) وابو داؤد (268/2) كتاب الطلاق' باب: فى الخلع' حديث (2226) وابن ماجه (662/2) كتاب الطلاق' باب: كراهية الخلع للمرأة حديث (2055) والدارمى (162/2) كتاب الطلاق' باب: النهى عن ان تسال المرأة زوجها طلاقها' من طريق ابى قلابة عن ابى اسماء عن ثوبان به۔

اختلافِ روایت: وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو عورت کسی وجہ کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہوگی۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

یہ روایت ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کے حوالے سے ابواسماء کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

بعض راویوں نے اس سند کے ہمراہ ایوب کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے اور اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ مُدَارَاةِ النِّسَآءِ

باب 12 - خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک

1109 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ... هِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِىْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الْمَرْاَةَ كَالضِّلَعِ اِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَاِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلٰى عِوَجٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ وَّسَمُرَةَ وَعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اسے اس کی حالت میں رہنے دو گے تو اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے فائدہ حاصل کرو گے۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔ تاہم اس کی سند عمدہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الرَّجُلِ يَسْاَلُهٗ اَبُوْهُ اَنْ يُّطَلِّقَ زَوْجَتَهٗ

باب 13: جب کسی شخص کا باپ اس سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے

1110 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ

1109- اخرجه مسلم (1090/2) كتاب الرضاع' باب: الوصية بالنساء' حديث (1468-65) من طريق سعيد بن المسيب عن ابى هريرة به' واخرجه البخارى (161'160/9) كتاب النكاح' باب: المداراة مع النساء' حديث (5184) من طريق ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة بنحوه فذكره.

1110- اخرجه احمد (53'42'20/2) وابو داؤد (335/4) كتاب الادب' باب: فى برالوالدين' حديث (5138) وابن ماجه (675/1) كتاب الطلاق' باب: الرجل يامره ابوه بطلاق امرأته' حديث (2088) واخرجه عبد بن حميد ص (264) حديث (835) من طريق حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابيه عبد الله بن عمر فذكره.

الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: كَانَتْ تَحْتِي امْرَاَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ اَبِي يَكْرَهُهَا فَاَمَرَنِي اَبِي اَنْ اُطَلِّقَهَا فَاَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَاَتَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میری ایک بیوی تھی جسے میں بہت پسند کرتا تھا' لیکن میرے والد اسے ناپسند کرتے تھے' انہوں نے مجھے ہدایت کی کہ میں اسے طلاق دے دوں' میں نے یہ بات نہیں مانی۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ہم اس روایت کو ابن ابی ذئب کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا

باب 14: کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے

1111 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفِئَ مَا فِي اِنَائِهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: انہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے' تاکہ اس کے حصے کے فوائد بھی حاصل کر لے۔

اس بارے میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي طَلَاقِ الْمَعْتُوْهِ

باب 15: پاگل شخص کی دی گئی طلاق

1112 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ اَنْبَاَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

1111- اخرجه البخاری (381/5) کتاب الشروط: باب: ما لا یجوز من الشروط فی النکاح' حدیث (2733) من طریق سعید بن المسیب عن ابی هریرة فذکره' واخرجه ابو داؤد (254/2) کتاب الطلاق' باب: فی المرأة تسال زوجها طلاقها مرأة له' حدیث (2176) من طریق ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة بنحوه فذکره.

عَجْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ

توضیحِ راوی: وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ لَا يَجُوْزُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَعْتُوْهًا يُّفِيْقُ الْاَحْيَانَ فَيُطَلِّقُ فِيْ حَالِ اِفَاقَتِهٖ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر طرح کی طلاق درست ہے ماسوائے اس شخص کے، جو پاگل ہو اور اس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو۔

ہم اس روایت کو "مرفوع" ہونے کے طور پر صرف عطاء بن عجلان نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عطاء بن عجلان نامی راوی علم حدیث میں ضعیف ہیں۔ وہ احادیث کو بھول جاتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا پاگل شخص جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو، اس کی طلاق درست نہیں ہوتی۔

البتہ اگر کوئی شخص اس طرح کا پاگل ہو کہ بعض اوقات اسے افاقہ ہو جاتا ہو، اور پھر وہ افاقے کے دوران طلاق دے (تو وہ واقع ہو جائے گی)

1113 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ شَبِيْبٍ [illegible] بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ مَا [illegible] وَهِيَ امْرَاَتُهٗ اِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَاِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ اَوْ اَكْثَرَ حَتّٰى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَاَتِهٖ وَاللّٰهِ لَا اُطَلِّقُكِ فَتَبِيْنِيْ مِنِّيْ وَلَا اٰوِيْكِ اَبَدًا [illegible] وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ اُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ اَنْ تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْاَةُ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى عَآئِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَآئِشَةُ حَتّٰى جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَ[illegible] النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ

(الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ [illegible] حْسَانٍ)

قَالَتْ عَآئِشَةُ فَاسْتَاْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ [illegible] طَلَّقَ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ طَلَّقَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَعْلَى بْنِ شَبِيْبٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے یہ ہوا کرتا تھا: آدمی اپنی بیوی کو جتنی چاہتا تھا طلاق دے دیتا تھا وہ عورت پھر بھی اس کی بیوی رہتی تھی، وہ جب چاہتا تھا، اس کی عدت کے دوران اس سے رجوع کر لیا کرتا تھا، اگرچہ اس نے اسے سو مرتبہ بھی طلاق دی ہو، یا اس سے بھی زیادہ دی ہو، یہاں تک کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: اللہ کی قسم! نہ تو میں تمہیں طلاق دوں گا کہ تم مجھ

سے الگ ہو جاؤ اور نہ ہی میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں گا' وہ خاتون بولی: وہ کیسے؟ اس آدمی نے کہا: میں تمہیں طلاق دوں گا' جب تمہاری عدت ختم ہونے والی ہوگی' تو میں تم سے رجوع کرلیا کروں گا' وہ عورت گئی اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں بتایا: تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خاموش رہی' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اس بارے میں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش رہے' یہاں تک کہ قرآن کا یہ حکم نازل ہوا۔

"طلاق دو مرتبہ دی جائے گی' پھر مناسب طریقے سے روک لو یا احسان کے ساتھ الگ کردو"۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس کے بعد لوگوں نے نئے طریقے سے طلاق دینا اختیار کیا' جس شخص نے طلاق دینا ہوتی تھی یا جس نے طلاق نہیں دینا ہوتی تھی۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ نہیں کیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ روایت یعلی بن شبیب سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ

باب 16: حاملہ بیوہ عورت' جب بچے کو جنم دے

1114 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ

متنِ حدیث: وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَوْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلنِّكَاحِ فَاُنْكِرَ عَلَيْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهٗ و

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِي السَّنَابِلِ حَدِيْثٌ مَشْهُوْرٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ لِلْاَسْوَدِ سَمَاعًا مِّنْ اَبِي السَّنَابِلِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُ لَا اَعْرِفُ اَنَّ اَبَا السَّنَابِلِ عَاشَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْحَامِلَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّ التَّزْوِيجُ لَهَا وَاِنْ لَمْ تَكُنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ

1114- اخرجه احمد (304/4) وابن ماجه (653/1) كتاب الطلاق' باب: الحامل المتوفى عنها زوجها اذا وضعت حلت للازواج' حديث (2027) والنسائى (190/6) كتاب الطلاق' باب: عدة الحامل المتوفى عنها زوجها' حديث (3508) والدارمى (166/2) كتاب الطلاق' باب: عدة الحامل المتوفى عنها زوجها' من طريق الاسود عن ابى السنابل بن بعكك فذكره.

قولِ امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوسنابل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سبیعہ نامی خاتون نے اپنے شوہر کی وفات کے تیئس دن یا شاید پچیس دن کے بعد بچے کو جنم دیا' جب وہ نفاس سے پاک ہوئی' تو اس نے نکاح کے لئے خود کو تیار کیا' تو اس بات پر اعتراض کیا گیا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ چاہے' تو ایسا کر سکتی ہے' کیونکہ اس کی عدت پوری ہو چکی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ اس بارے میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

ابوسنابل سے منقول حدیث ''مشہور'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ہمارے علم کے مطابق اسود نے ابوسنابل کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میرے علم کے مطابق حضرت ابوسنابل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زیادہ عرصے تک زندہ نہیں رہے۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس بات کے قائل ہیں: جب حاملہ بیوہ' بچے کو جنم دے' تو اس کے لئے دوسری شادی کرنا جائز ہو جاتا ہے' اگرچہ اس کی (بیوگی کی) عدت پوری نہ ہوئی ہو۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم کے نزدیک وہ عورت' وہ عدت بسر کرے گی جو بعد میں ختم ہوتی ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے درست ہے۔

1115 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا الْحَامِلَ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے درمیان اس بات پر بحث ہوگئی' اگر کوئی حاملہ بیوہ عورت بچے کو جنم دے' تو کیا حکم ہوگا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ عورت وہ عدت بسر کرے گی جو بعد میں ختم ہوگی۔ حضرت ابوسلمہ نے فرمایا: جیسے ہی وہ بچے کو جنم دے گی' اس کی عدت ختم ہو جائے گی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں۔ ان لوگوں نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام

1115– اخرجه مالك في الموطا (589/2) كتاب الطلاق' باب: عدة المتوفى عنها زوجها اذا كانت حاملا' حديث (83) واحمد (314/6) (1123'1122/2) كتاب الطلاق' باب: انقضاء عدة المتوفى عنها زوجها وغيرها بوضع الحمل' حديث (57-1485) ومسلم والنسائي (192/2) كتاب الطلاق' باب: عدة الحامل المتوفى عنها زوجها' حديث (3512) والدارمي (166'165/2) كتاب الطلاق' باب: في عدة الحامل المتوفى عنها زوجها والمطلقه' من طريق سليمان بن يسار عن ام سلمة به.

بھیجا' تو انہوں نے بتایا: سبیعہ اسلمیہ نامی خاتون نے اپنے شوہر کی وفات کے کچھ عرصے بعد بچے کو جنم دیا تھا' اور اس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا' تو آپ نے اسے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ شادی کر سکتی ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب 17- بیوہ عورت کی عدت کا بیان

1116 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى اَنْبَاَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الثَّلَاثَةِ

متنِ حدیث: قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ اَوْ غَيْرُهٗ فَدَهَنَتْ بِهٖ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا (۱)

◆◆ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ تین روایات نقل کی ہیں۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' جب ان کے والد ابوسفیان بن حرب کا انتقال ہوا تھا۔ انہوں نے خوشبو منگوائی' جس میں زرد رنگ موجود تھا ایک کنیز نے اس میں تیل ملایا پھر سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے وہ خوشبو اپنے رخساروں پر لگائی' پھر انہوں نے بتایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی ضرورت نہیں تھی' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی' کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' البتہ وہ اپنے شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی۔

1117 متنِ حدیث: قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ

(ا)- اخرجه مالك فى المؤطا (596/2) كتاب الطلاق' باب: ما جاء فى الاحداد' حديث (101) والبخارى (174/3) كتاب الجنائز' باب: احداد المرأة على غير زوجها' حديث (1280) ومسلم (1123/2'1124) كتاب الطلاق' باب: وجوب الاحداد فى عدة الوفاة' وتحريمه فى غير ذلك الا ثلاثة ايام' حديث (58-1486) واخرجه ابو اداؤد (290/2) كتاب الطلاق' باب: احداد المتوفى عنها زوجها' حديث (2299) واخرجه النسائى (201/6) كتاب الطلاق' باب: ترك الزينة للحادة المسلمة دون اليهوديه والنصرانية' حديث (3533) والدارمى (167/2) كتاب الطلاق' باب: احداد المرأة على الزوج' واخرجه احمد (325/6'326'426). والحميدى (146/1) حديث (306) من طريق حميد بن نافع عن زينب بنت ابى سلمة عن ام حبيبه فذكرته.

1117- اخرجه مالك فى المؤطا (597/2) كتاب الطلاق' باب: ما جاء فى الاحداد' حديث (102) واحمد (324/6) والبخارى (394/9) كتاب الطلاق باب: تحد المتوفى عنها اربعة اشهر وعشرا' حديث (5335) ومسلم (1124/2) كتاب الطلاق' باب: وجوب الاحداد فى عدة الوفاة' وتحريمه فى غير ذلك الا ثلاثة ايام' حديث (58-1487) وابو داؤد (290/2) كتاب الطلاق: باب: احداد المتوفى عنها زوجها' حديث (2299) والنسائى (201/6) كتاب الطلاق' باب: ترك الزينة للحادة المسلمة دون اليهودية والنصرانية' حديث (3533) من طريق حميد بن نافع عن زينب بنت ابى سلمة عن زينب بنى جحش به.

مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي فِي الطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا' تو انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور لگائی پھر وہ بولیں: اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی ضرورت نہیں تھی' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی' کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' البتہ اپنے شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن تک کرے گی۔

1118 متن حدیث: قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمِّي اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا اَفَنَكْحَلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَّقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ فُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكٍ اُخْتِ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ زَيْنَبَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَتَّقِي فِي عِدَّتِهَا الطِّيبَ وَالزِّينَةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنی والدہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیٹی کا شوہر فوت ہو چکا ہے اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے کیا ہم اسے سرمہ لگا دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! ایسا دو یا شاید تین مرتبہ ہوا' ہر مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا: نہیں! پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تو چار ماہ دس دن ہیں' پہلے زمانہ جاہلیت میں کوئی عورت ایک سال گزرنے کے بعد مینگنی پھینکا کرتی تھی۔

اس بارے میں سیّدہ فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں' سے حدیث منقول ہے اس کے علاوہ سیّدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی بیوہ عورت اپنی عدت کے دوران خوشبو اور آرائش و زیبائش اختیار کرنے سے احتراز کرے گی۔

1118- اخرجه البخاری (394/9) کتاب الطلاق : باب: تحد المتوفی عنها اربعة اشهر وعشرا' حدیث (5336) ومسلم (1124/2) کتاب الطلاق' باب: وجوب الاحداد فی عدة الوفاة' وتحریمه فی غیر ذلك الا ثلاثة ایام' حدیث (58-1488) وابو داؤد (290/2) کتاب الطلاق' باب: احداد المتوفی عنها زوجها' حدیث (2299) والنسائی (201/6' 202) کتاب الطلاق' باب: ترك الزینة للحادة المسلمة دون الیهودیة والنصرانیة' حدیث (3533) من طریق حمید بن نافع عن زینب بنت ابی سلمة عن امها ام سلمة فذکرته۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ

باب 18- ظہار کرنے والا شخص اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت کے ساتھ صحبت کر لے

1119 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَمَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا وَاقَعَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَعَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ

◆◆ حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ظہار کرنے والے کی بابت نقل کرتے ہیں' جو کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کفارہ ایک ہی ہوگا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو اس پر دو کفارے ادا کرنا لازم ہوگا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی اس بات کے قائل ہیں۔

1120 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ ظَاهَرْتُ مِنْ زَوْجَتِيْ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَاَيْتُ خَلْخَالَهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے اپنی بیوی کے

1119- اخرجه احمد (37/4) وابو داؤد (265/2) كتاب الطلاق' باب: الظهار' حديث (2213) وابن ماجه (666/1) كتاب الطلاق' باب: المظاهر يجامع قبل ان يكفر' حديث (2064) والدارمى (163/2'164) كتاب الطلاق' باب: فى الظهار' وابن خزيمة (73/4) حديث (2378) من طريق محمد بن عمرو بن عطاء' عن سليمان بن يسار عن سلمة بن صخر الانصارى فذكره.

1120- اخرجه ابو داؤد (268/2) كتاب الطلاق' باب: فى الظهار' حديث (2223) وابن ماجه (666/1-667) كتاب الطلاق' باب: المظاهر يجامع قبل ان يكفر' حديث (2065) والنسائى (167) كتاب الطلاق' باب: الظهار حديث (3457) من طريق الحكم بن ابان عن عكرمة عن ابن عباس فذكره.

ساتھ ظہار کیا تھا' پھراس عورت کے ساتھ صحبت کر لی تھی۔اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کیا' پھر میں نے کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ صحبت بھی کر لی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! تمہیں اس بات پر کس نے مجبور کیا؟ وہ بولا: میں نے چاند کی روشنی میں اس کی پازیب دیکھ لی تھی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب تم اس کے قریب نہ جانا' جب تک تم وہ نہ کرو جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے (یعنی کفارہ ادا نہ کردو)۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

باب 19: ظہار کا کفارہ

1121 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَاَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنْبَاَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ

متنِ حدیث: اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيَّ اَحَدَ بَنِيْ بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَاَتَهٗ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهٖ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَّاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: يُقَالُ سَلْمَانُ بْنُ صَخْرٍ وَّيُقَالُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

◆◆ ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: بنو بیاضہ سے تعلق رکھنے والے حضرت سلمان بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ نے رمضان گزرنے تک اپنی بیوی کو اپنی والدہ کی طرح قابلِ احترام قرار دیا' جب نصف رمضان گزرا' تو انہوں نے رات کے وقت اپنی اہلیہ کے ساتھ صحبت کر لی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو! انہوں نے عرض کی: وہ میرے پاس نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لگاتار دو مہینے کے روزے رکھو' انہوں نے عرض کی: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ! انہوں نے عرض کی: میرے پاس اس کی بھی گنجائش نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے فروہ بن عمرو کو حکم دیا اسے یہ "عرق" دے دو۔

(راوی کہتے ہیں) یہ ایک پیمانہ ہے' جس میں پندرہ صاع یا شاید سولہ صاع اناج آتا ہے' جو ساٹھ مسکینوں کو کھلایا جا سکتا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ایک قول کے مطابق ان صاحب کا نام سلیمان بن صخر تھا' اور ایک قول کے مطابق سلمہ بن صخر بیاضی تھا۔

ظہار کے کفارے کے بارے میں اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِيلَاءِ

باب 20- ایلاء کا بیان

1122 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ اَنْبَاَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ اَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَّجَعَلَ فِي الْيَمِيْنِ كَفَّارَةً

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّغَيْرُهٗ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّلَيْسَ فِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْاِيْلَاءُ هُوَ اَنْ يَّحْلِفَ الرَّجُلُ اَنْ لَّا يَقْرَبَ امْرَاَتَهٗ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ فَاَكْثَرَ

وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْهِ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ يُوْقَفُ فَاِمَّا اَنْ يَّفِيْءَ وَاِمَّا اَنْ يُّطَلِّقَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازدواج کے ساتھ ایلاء کرلیا' آپ نے انہیں (اپنے لئے) حرام قرار دیا' پھر آپ نے اس حرام کو حلال کیا' اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا۔

اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

مسلمہ بن علقمہ نے داؤد کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' اسے علی بن مسہر اور دیگر راویوں نے ... کے حوالے سے شعبی کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اس کی سند میں مسروق کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

یہ روایت اس حدیث سے زیادہ مستند ہے' جو مسلمہ بن علقمہ سے منقول ہے۔

ایلاء یہ ہے: ایک آدمی یہ قسم اٹھائے کہ وہ چار ماہ تک یا اس سے زیادہ عرصے تک اپنی بیوی کے پاس نہیں جائے گا۔

اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: پھر جب چار ماہ گزر جائیں تو بعض اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں تو وقوف کیا جائے گا یا تو وہ شخص رجوع کرلے گا یا طلاق

1122- اخرجه ابن ماجه (670/1) كتاب الطلاق' باب: الحرام' حديث (2072) من طريق عامر عن مسروق عن عائشة به.

دیدے گا۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک جب چار ماہ گزر جائیں گے، تو ایک بائنہ طلاق واقع ہو جائے گی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اللِّعَانِ

باب 21- لعان کا بیان

1123 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِىْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مَكَانِىْ اِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِىْ اِنَّهٗ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِىْ فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ ادْخُلْ مَا جَآءَ بِكَ اِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَّهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَنَا رَاٰى امْرَاَتَهٗ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَّاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِىْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الَّتِىْ فِىْ سُوْرَةِ النُّوْرِ (وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ) حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَاتِ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَا الْاٰيَاتِ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّحُذَيْفَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

1123- اخرجه احمد (12/2) ومسلم (1130/2-1131) كتاب اللعان، حديث (4-1493) والنسائى (175/6-176) كتاب الطلاق، باب: عظة الامام الرجل والمرأة عند اللعان، p9d (150/2-151) كتاب الطلاق، باب: فى اللعان، من طريق عبد الملك بن ابى سليمان عن سعيد بن جبير عن ابن عمر فذكره۔

❖❖ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: مجھ سے حضرت مصعب بن زبیر کی حکومت کے دوران' دولعان کرنے والوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' تو مجھے سمجھ نہیں آئی: میں کیا جواب دوں؟ میں اپنی جگہ سے اُٹھ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر گیا' جب میں نے ان کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو مجھ سے کہا گیا: وہ آرام کررہے ہیں' لیکن وہ میری آواز سن چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ابن جبیر ہو؟ تم اندر آجاؤ! تم اس وقت کسی کام سے آئے ہوگے؟ راوی بیان کرتے ہیں: میں اندر آیا تو وہ اس وقت اونٹ پر ڈالی جانے والی چادر بچھا کر آرام کررہے تھے۔ میں نے کہا: اے ابوعبد الرحمٰن! کیا لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! جی ہاں! اس بارے میں سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے سوال کیا تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر ہم میں سے کوئی ایک شخص اپنی بیوی کو زنا کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھتا ہے' تو وہ کیا کرے؟ اگر وہ بات کرتا ہے' تو وہ ایک بڑا الزام لگاتا ہے' اور اگر وہ خاموش رہتا ہے' تو وہ ایک بڑی زیادتی پر خاموش رہتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا' اس میں اب مبتلا ہوگیا ہوں (راوی کہتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کی تھیں جو سورۂ نور میں ہیں۔

''وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس صرف ان کی اپنی ذات گواہ ہوتی ہے''۔ یہ پوری آیات ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی تھیں آپ نے اسے وعظ ونصیحت کی اور اسے بتایا: دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے' تو وہ بولا: نہیں اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں نے اس عورت پر کوئی جھوٹا الزام نہیں لگایا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو بلایا اور اسے وعظ ونصیحت کی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے' تو وہ بولی: نہیں! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اس نے سچ نہیں کہا۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد سے آغاز کیا' اس نے سب سے پہلے چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نام پر گواہی دی کہ وہ سچ کہہ رہا ہے' اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اگر وہ جھوٹا ہو' تو اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو' پھر آپ نے اس عورت کو بلوایا اس عورت نے چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نام کی یہ گواہی دی کہ وہ مرد جھوٹ کہہ رہا ہے' اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اس عورت پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو' اگر وہ مرد سچا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی۔

اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

1124 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ اَنْبَاَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: لَاعَنَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ وَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرد نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان علیحدگی کروادی آپ نے اس کے بچے کو اس کی ماں سے منسوب کردیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب 22- بیوہ عورت عدت کہاں بسر کرے گی؟

1125 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ اَنْبَاَنَا مَعْنٌ اَنْبَاَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهٖ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَّهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَآئَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَاَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَّهٗ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْ لِيْ مَسْكَنًا يَّمْلِكُهٗ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ نَادَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِيْ فَنُوْدِيْتُ لَهٗ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ قَالَتْ فَرَدَدْتُّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهٗ مِنْ شَاْنِ زَوْجِيْ قَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُّ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

آثارِ صحابہ: قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاتَّبَعَهٗ وَقَضٰى بِهٖ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنْبَاَنَا سَعْدُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَذَكَرَ

1124- اخرجه مالك فى المؤطا (567/2) كتاب الطلاق' باب: ما جاء فى اللعان' حديث (35) واحمد (2/7-38) والبخارى (305/8) كتاب التفسير' باب: والخمسة ان غضب الله عليها ان كان من الصدقين (النور 9) حديث (4748) ومسلم (1132/2 1133-) كتاب اللعان' حديث (1494-8) وابو داؤد (278/2'279) كتاب الطلاق : باب فى اللعان' حديث (2259) وابن ماجه (669/1) كتاب الطلاق' باب: فى اللعان حديث(2069) والنسائى (178/6) كتاب الطلاق' باب: نفى الولد باللعان والحاقه بامه' حديث (3477) والدارمى (150/2) كتاب الطلاق' باب: فى اللعان' من طريق مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر فذكره.

1125- اخرجه مالك فى المؤطا (591/2) كتاب الطلاق' باب: مقام المتوفى عنها زوجها فى بيتها حتى تحل' حديث (87) واحمد (370/6) وابو داؤد (291/2) كتاب الطلاق' باب فى المتوفى عنها تنتقل' حديث (2300) وابن ماجه (655-6541) كتاب الطلاق : باب: ابن تعتد المتوفى عنها زوجها' حديث (2031) والنسائى (199/6) كتاب الطلاق باب: مقام المتوفى عنها زوجها فى بيتها حتى تحل' حديث (3529) والدارمى (168/2) كتاب الطلاق' باب: خروج المتوفى عنها زوجها' من طريق سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة' عن عمته زينب بنت كعب بن عكرة' عن الفريعة بنت مالك بن سنان به.

نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا لِلْمُعْتَدَّةِ اَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَائَتْ وَاِنْ لَمْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ سیّدہ زینب بنت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں انہوں نے انہیں بتایا ہے: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تا کہ آپ سے یہ درخواست کریں کہ وہ اپنے اہلِ خانہ کے پاس بنوخدرہ میں چلی جائیں چونکہ ان کے شوہر اپنے چند مفرور غلاموں کی تلاش میں گئے تھے اور ''طرف قدوم'' کے پاس جب وہ ان غلاموں تک پہنچے تو غلاموں نے انہیں قتل کر دیا تھا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ کیا میں اپنے میکے واپس چلی جاؤں چونکہ میرے شوہر نے میرے لئے رہائش کی کوئی جگہ نہیں چھوڑی جس کے وہ مالک ہوتے اور نہ ہی خرچ چھوڑا ہے وہ خاتون بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں وہاں سے واپس مڑی ابھی میں حجرے میں تھی یا شاید مسجد میں پہنچی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مجھے بلایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کیا بیان کیا تھا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے آپ کے سامنے پورا واقعہ دوبارہ سنایا جو میں نے اپنے شوہر کے بارے میں آپ کے سامنے ذکر کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے گھر میں ہی رہو یہاں تک کہ عدت ختم ہو جائے۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: پھر میں نے اس گھر میں چار ماہ دس دن تک عدت بسر کی۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا تو انہوں نے مجھے پیغام دے کر مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا تو میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے اس کی پیروی کی اور اس کے مطابق فیصلہ دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک عدت بسر کرنے والی عورت اپنی عدت ختم ہونے سے پہلے اپنے شوہر کے گھر سے کہیں اور منتقل نہیں ہو سکتی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک عورت کو اس بات اختیار ہے وہ جہاں چاہے عدت بسر کر سکتی ہے اگر وہ اپنے شوہر کے گھر میں عدت بسر نہیں کرنا چاہتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے زیادہ درست ہے۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
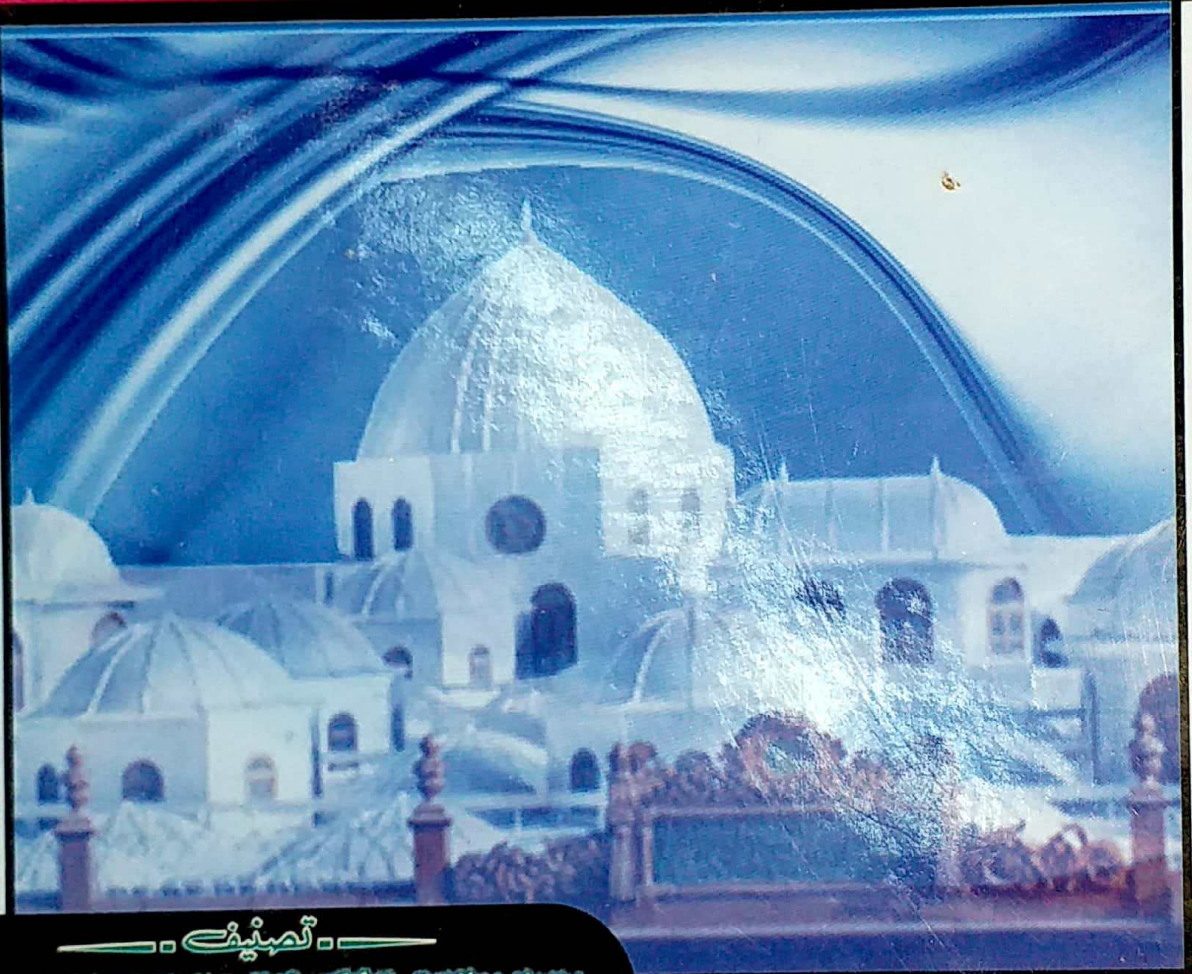
ھو القادر

نام کتاب ———— جامع ترمذی شریف 2
مترجم ———— ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
پروف ریڈنگ ———— ملک محمد یونس
کمپوزنگ ———— ورڈز میکر
باہتمام ———— ملک شبیر حسین
سن اشاعت ———— مارچ 2011ء
سرورق ———— اے ایف ایس ایڈورٹائزر 0345-4653373
طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ ————

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے۔ تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ترتیب

خرید و فروخت کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

دیت کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

حدود کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

شکار کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

کھانے کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

مختلف احکام اور فوائد
(کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کا مجموعہ)

قربانی کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

نذر اور قسم کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

سیر کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

فضائلِ جہاد کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

جہاد کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

لباس کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

کھانے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

پینے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بھلائی اور صلہ رحمی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

طب کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

وراثت کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

وصیت کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

ولاء اور ہبہ کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

تقدیر کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

فتنوں کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

خوابوں کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

گواہی کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

زُہد کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

قیامت کے تذکرے' دل کو نرم کرنے والی باتوں اور پرہیزگاری کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

جنت کی صفات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

جہنم کی صفات کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

كِتَابُ الْبُيُوْعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

خرید وفروخت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

باب 1-مشتبہ چیزوں کو ترک کردینا

1126 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَّا يَدْرِىْ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَمِنَ الْحَلَالِ هِىَ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتِبْرَاءً لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَّاقَعَ شَيْئًا مِّنْهَا يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَا اَنَّهٗ مَنْ يَّرْعٰى حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ امور ہیں جو مشتبہ ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ یہ نہیں جانتے کہ کیا وہ حلال سے تعلق رکھتے ہیں یا وہ حرام سے تعلق رکھتے ہیں جو شخص انہیں ترک کردے گا وہ اپنے دین اور عزت کو محفوظ کرلے گا اور سلامت رہے گا لیکن جو شخص ان میں سے کسی چیز میں مبتلا ہوگا تو امکان یہی ہے: وہ حرام میں مبتلا ہوجائے جیسا کہ جو شخص (سرکاری) چراگاہ کے اردگرد (جانور) چرارہا ہو تو اس بات کا امکان موجود ہوتا ہے: وہ (یعنی اس کا جانور) اس میں داخل ہو جائیں یادرکھنا! ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔

1126 – اخرجه البخاری (153/1) كتاب الايمان' باب: فضل من استبراء الدينه' حديث (52) ومسلم (1219/3) كتاب المساقاة' باب: اخذ الحلال وترك الشبهات' حديث (107-1599) وابو داؤد (243/3) كتاب البيوع' باب: فی اجتناب الشبهات' حديث (3329) وابن ماجه (1318/2) كتاب الفتن' باب: الوقوف عن دالشبهات' حديث (3983) والنسائی (241/7'242) كتاب البيوع' باب: اجتناب الشبهات فی الكسب' حديث (4453) والدارمی (245/2) كتاب البيوع' باب: فی الحلال بين والحرام بين' واخرجه احمد (269/4'270) والحميدی (408/2) حديث (918) بنحوه' من طريق الشعبی عن النعمان بن بشير فذكره.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ''حسن صحیح'' ہے۔

کئی راویوں نے اسے شعبی کے حوالے سے' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الرِّبَا

باب 2- سود کھانا

1127 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّاَبِيْ جُحَيْفَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے' سود کھلانے والے اور اس کے گواہوں اور اسے تحریر کرنے والے (ان سب) پر لعنت کی ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّغْلِيْظِ فِي الْكَذِبِ وَالزُّوْرِ وَنَحْوِهٖ

باب 3- جھوٹ بولنے' جھوٹی گواہی دینے وغیرہ کی شدید مذمت

1128 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ

متنِ حدیث: قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ وَاَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

1127- اخرجه احمد (393/1، 394) وابو داؤد (244/3) كتاب البيوع باب: فى اكل الرباء وموكله' حديث (3333) وابن ماجه (764/2) كتاب التجارات' باب: التغليظ فى الرباء' حديث (2277) من طريق سماك بن حرب عن عبد الله بن مسعود عن عبد الله بن مسعود فذكره۔

1128- اخرجه البخارى (309/5) كتاب الشهادات' باب: ما قيل فى شهادة الزور' حديث (2653) ومسلم (359/1' نووى) كتاب الايمان' باب: بيان الكبائر' واكبرها' حديث (144-88) والنسائى (88/7) كتاب تحريم الدم' باب: ذكر الكبائر' حديث (4010) واخرجه احمد (131/3، 134) من طريق شعبة عن عبيد الله بن ابى بكر بن انس عن انس فذكره۔

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کبیرہ گناہوں کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' کسی شخص کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا (کبیرہ گناہوں میں شامل ہیں)

اس بارے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ایمن بن خریم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ

باب 4- تاجروں (کا حکم)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں مخصوص نام دینا

1129 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ غَرَزَةَ

متنِ حدیث: قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْاِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّرِفَاعَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ غَرَزَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِدیگر: رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ وَّالْاَعْمَشُ وَحَبِيْبُ بْنُ اَبِىْ ثَابِتٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ غَرَزَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِقَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ وَشَقِيْقٌ هُوَ اَبُوْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ غَرَزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' پہلے ہمارا نام سماسرہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاجروں کے گروہ! بے شک شیطان اور گناہ سودے میں موجود ہوتے ہیں' تو تم اپنے سودے کو صدقے کے ساتھ ملا دیا کرو۔

اس بارے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت قیس بن ابوغرزہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

منصور' اعمش' حبیب بن ابوثابت اور دیگر کئی راویوں نے' اسے ابووائل کے حوالے سے' حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت نقل نہیں کی۔

1129- اخرجه احمد (6/4) والحميدى (208/1) حديث (438) واخرجه ابو داؤد (242/3) كتاب البيوع' باب: فى التجارة يخالطها الحلف واللغو' حديث (3326) وابن ماجه' (726-725/2) كتاب التجارات' باب: باب التوقى فى التجارة' حديث (2145) والنسائى (14/7) كتاب الايمان والنذور' باب: فى الحلف والكذب لمن لم يعتقد اليمين بقلبه' حديث (3797) من طريق ابى وائل عن قيس بن ابى غرزة فذكره.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے'یہ حدیث "صحیح" ہے۔

1130 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ حَمْزَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَابِرٍ وَّهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء' صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے ثوری کی ابوحمزہ سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابوحمزہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے' اور یہ بصرہ کے رہنے والے بزرگ ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1131 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَرَاَى النَّاسَ يَتَبَايَعُوْنَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاسْتَجَابُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَيُقَالُ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ اَيْضًا

◆◆ اسماعیل بن عبید اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ کی طرف روانہ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے۔ انہوں نے اپنی گردنیں اٹھائیں اور آپ کی طرف دیکھنے لگے' آپ نے

1130- اخرجه الدارمی (247/2) كتاب البيوع' باب: فی التاجر الصدوق' من طريق ابی حمزة عن الحسن عن ابی سعيد الخدری فذكره۔

1131- اخرجه ابن ماجه (726/2) كتاب التجارات' باب: التوقی فی التجارة' حديث (2146) والدارمی (247/2) كتاب البيوع' باب: فی التجار' من طريق اسماعيل بن رفاعة عن ابيه عن جده رفاعة بن رافع به۔

ارشادفرمایا: بے شک تاجروں کو قیامت کے دن نافرمان لوگوں کے طور پر زندہ کیا جائے گا' ماسوائے اس شخص کے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے' نیکی کرے اور سچ بولے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ایک قول کے مطابق راوی کا نام اسماعیل بن عبیداللہ بن رفاعہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ كَاذِبًا

باب 5- جو شخص سودے کے بارے میں جھوٹی قسم اٹھائے

1132 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَلِىُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ لَّا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قُلْنَا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ الْمَنَّانُ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین طرح کے لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کرے گا' اوران کا تزکیہ نہیں کرے گا' اوران لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا' میں نے عرض کی: وہ کون لوگ ہیں؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ تو برباد ہوگئے اور خسارے کا شکار ہوگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: احسان جتانے والا' تہبند کوٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا کر سودا بیچنے والا۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوذر سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّبْكِيْرِ بِالتِّجَارَةِ

باب 6: تجارت کے لئے صبح جلدی جانا

1133 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ

1132- اخرجه احمد (148/5، 158، 168) ومسلم (-391) كتاب الايمان' باب: بيان غلظ تحريم اسبال الازار' والمن بالعطية وتنفيق السلعة بالحلف' حديث (171-106) وابو داؤد (57/4) كتاب اللباس' باب: ما جاء في اسبال الازار' حديث (4087) وابن ماجه (744/2، 745) كتاب التجارات' باب: ما جاء في كراهية الايمان في الشراء والبيع' حديث (2208) النسائي (245/7) كتاب البيوع' باب: المنفق سلعته بالحلف الكاذب' حديث (4458) والدارمي (267/2) كتاب البيوع' اليمين الكاذبة' من طريق خرشة بن الحر عن ابي ذر به

حَدِيْدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا قَالَ وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ اَوَّلَ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَّكَانَ اِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّبُرَيْدَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّلَا نَعْرِفُ لِصَخْرٍ الْغَامِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے اللہ! میری اُمت کے صبح کے کاموں میں برکت عطا فرما۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹی یا بڑی مہم روانہ کرتے تھے' تو آپ دن کے ابتدائی حصے میں انہیں بھیجا کرتے تھے۔

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ ایک تاجر تھے' جب وہ تجارتی قافلہ بھیجتے تھے' تو دن کے ابتدائی حصے میں بھیجا کرتے رہے' تو وہ خوشحال ہوگئے اوران کا مال زیادہ ہوگیا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت صخر غامدی سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔ ہمارے علم کے مطابق حضرت صخر غامدی کے حوالے سے صرف یہی روایت منقول ہے۔ سفیان ثوری نے شعبہ کے حوالے سے یعلیٰ بن عطاء سے اسے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَاءِ اِلٰى اَجَلٍ

باب 7- مخصوص مدت تک ادھار کا سودا کرنے کی اجازت

1134 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ اَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيْظَانِ فَكَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِّنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ اِلَى الْمَيْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيْدُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِمَالِيْ اَوْ بِدَرَاهِمِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ

1133- اخرجه احمد (417/3، 431، 390/4) وابو داؤد (35/3) كتاب الجهاد' باب: فی الابتكار فی السفر' حديث (2606) وابن ماجه (752/2) كتاب التجارات' باب: ما يرجى من البركة فی البكور' حديث (2236) من طريق هشيم عن يعلى بن عطاء عن عمارة بن حديد عن صخر الغامدی به' واخرجه احمد (416/3، 384/4) وعبد بن حميد ص (160) حديث (432) والدارمی (214/2) كتاب السير' باب: بارك الامتی فی بكورها' من طريق شعبة عن يعلى بن عطاء عن عمارة بن حديد عن صخر الغامدی فذكره۔

1134- اخرجه احمد (147/6) والنسائی (294/7) كتاب البيوع' باب: البيع الی الاجل المعلوم' حديث (4628)

قَدْ عَلِمَ اَنِّی مِنْ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَ آدَاهُمْ لِلْاَمَانَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ اَیْضًا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ اَبِیْ حَفْصَةَ

قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فِرَاسٍ الْبَصْرِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیَّ یَقُوْلُ سُئِلَ شُعْبَةُ یَوْمًا عَنْ هٰـذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ لَسْتُ اُحَدِّثُكُمْ حَتّٰی تَقُوْمُوْا اِلٰی حَرَمِیِّ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِیْ حَفْصَةَ فَتُقَبِّلُوْا رَاْسَهٗ قَالَ وَحَرَمِیٌّ فِی الْقَوْمِ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: اَیْ اِعْجَابًا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈوبنے ہوئے موٹے قطری کپڑے تھے' جب آپ انہیں پہن کر تشریف فرما ہوتے' تو آپ کو پسینہ آ جاتا یہ بات آپ کو بہت ناگوار گزرتی تھی' ایک مرتبہ شام سے فلاں یہودی شخص کا کپڑا آیا میں نے کہا: اگر آپ اسے پیغام بھیج کر اس سے دو کپڑے خرید لیں' جو مخصوص مدت کی ادائیگی تک ادھار ہوں گے (تو یہ مناسب ہو گا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو پیغام بھجوایا' تو وہ بولا: مجھے پتہ ہے' جو وہ چاہتے ہیں' وہ یہ چاہتے ہیں: میرے مال اور میرے درہم پر قبضہ کر لیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے جھوٹ کہا ہے' وہ یہ جانتا ہے: میں ان سب کے مقابلے میں زیادہ پرہیزگار ہوں اور سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنے والا ہوں۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو عمارہ بن حفصہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن فراس بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے ابوداؤد طیالسی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک دن شعبہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے تمہیں حدیث اس وقت تک نہیں سنانی جب تک تم لوگ اٹھ کر حرمی بن عمارہ کے لئے کھڑے نہیں ہوتے اور ان کے سر کو بوسہ نہیں دیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حرمی اس وقت حاضرین میں موجود تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی مراد اس حدیث کے بارے میں پسندیدگی کا اظہار کرنا تھا۔

1135 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ وَّعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ بِعِشْرِیْنَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَخَذَهٗ لِاَهْلِهٖ

1135= اخرجه احمد (1/236'361) وابن ماجه (2/815) كتاب الرهون' باب: حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة' حديث (2439) والنسائى (7/303) كتاب البيوع' باب: مبايعة اهل الكتاب' حديث (4651) والدارمى (2/259'260) كتاب البيوع' باب: الرهن' واخرجه عبد بن حميد ص (201) حديث (581) من طريق هشام بن حسان عن عكرمة عن ابن عباس به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ کی زرہ بیس صاع اناج کے عوض میں رہن رکھی ہوئی تھی' جو اناج آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے لیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1136 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح قَالَ مُحَمَّدٌ وَّحَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متن حدیث: مَشَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَّاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَّلَقَدْ رُهِنَ لَهٗ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِعِشْرِيْنَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَخَذَهٗ لِاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ ذَاتَ يَوْمٍ يَّقُوْلُ مَا اَمْسٰى فِىْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ تَمْرٍ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ وَّاِنَّ عِنْدَهٗ يَوْمَئِذٍ لَّتِسْعَ نِسْوَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور باسی چربی لے کر حاضر ہوا آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع اناج کے عوض میں رہن رکھی ہوئی تھی' جس اناج کو آپ نے اپنی ازواج کے لئے حاصل کیا تھا' ایک دن میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شام کے وقت محمد کے گھر والوں کے پاس کھجور کا ایک صاع بھی نہیں تھا' اور اناج کا ایک صاع بھی نہیں تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی 9 ازواج تھیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كِتَابَةِ الشُّرُوْطِ

باب 8: شرائط کو تحریر کرنا

1137 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيْسِيِّ الْبَصْرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ

متن حدیث: قَالَ لِىَ الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ اَلَا اُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهٗ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى فَاَخْرَجَ لِىْ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً لَّا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ

1136- اخرجه البخاری (354/4) کتاب البیوع' باب: شراء النبی صلی الله علیه وسلم بالنسیئة حدیث (2069) وابن ماجه (815/2) کتاب الرہون' باب: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة' حدیث (2437) واخرجه احمد(133/3'208'232) من طریق ہشام الدستوائی عن قتادة عن انس فذکرہ۔

1137- اخرجه البخاری تعلیقاً (362/4) کتاب البیوع' باب: اذا بین البیعان' ولم یکتما' ونصحا' وابن ماجه (756) کتاب التجارات' باب: شراء الرقیق' حدیث (2251) من طریق عبد المجید بن وہب عن العداء بن خالد بن ہوذة فذکرہ۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ ابْنِ لَيْثٍ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ عبدالمجید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عداء بن خالد نے مجھ سے کہا: کیا میں تمہارے سامنے وہ تحریر پڑھ کر سناؤں جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھیجی تھی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے ایک تحریر نکال کر دکھائی (جس میں یہ تحریر تھا) یہ وہ چیز ہے جسے عداء بن خالد بن حوزہ نے اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد ﷺ سے خریدا ہے اس نے حضرت محمد ﷺ سے ایک غلام (راوی کو شک ہے) یا شاید ایک کنیز خریدی ہے۔ جس میں کوئی بیماری نہیں ہے اور سودے میں کوئی دھوکہ نہیں دیا گیا اور مسلمان کے سودے میں کوئی خرابی نہیں ہوتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف عباس بن لیث نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

کئی محدثین نے ان کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيْزَانِ

باب 9- ماپنے اور وزن کرنے کے لئے

1138 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِاَصْحَابِ الْمِكْيَالِ وَالْمِيْزَانِ اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيتُمْ اَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيْهِ الْاُمَمُ السَّالِفَةُ قَبْلَكُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ

توضیح راوی: وَحُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ماپنے والوں اور وزن کرنے والوں سے ارشاد فرمایا: تم لوگ دو ایسے کاموں کے نگران ہو جن کی وجہ سے سابقہ امتیں جو تم سے پہلے تھیں ہلاک ہو گئیں۔

ہم اس حدیث کو "مرفوع" روایت ہونے کے طور پر صرف حسین بن قیس کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حسین بن قیس کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

یہی روایت صحیح اسناد کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "موقوف" روایت کے طور پر منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَّزِيْدُ

باب 10- جو شخص زیادہ (ادائیگی کرے) اسے فروخت کرنا

1139 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ شُمَيْطِ بْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا الْاَخْضَرُ بْنُ

عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَّقَدَحًا وَّقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ الْحَنَفِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَنَسٍ هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِبَيْعِ مَنْ يَّزِيْدُ فِي الْغَنَائِمِ وَالْمَوَارِيْثِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ كِبَارِ النَّاسِ عَنِ الْاَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر اور ایک پیالہ بیچنے کا ارادہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس چادر اور اس پیالے کو کون خریدے گا؟ ایک شخص نے عرض کی: میں ان دونوں کو ایک درہم کے عوض میں خریدتا ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ایک درہم سے زیادہ کون ادائیگی کرے گا؟ ایک درہم سے زیادہ کون ادائیگی کرے گا؟ تو ایک شخص نے آپ کو دو درہم دیئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہ دونوں چیزیں فروخت کر دیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف اخضر بن عجلان نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں اور عبداللہ بن حنفی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں جنہوں نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ یہ صاحب ابوبکر حنفی ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: مالِ غنیمت یا وراثت کے مال کو نیلام کے ذریعے فروخت کیا جائے۔

معتمر بن سلیمان اور دیگر محدثین نے اس روایت کو اخضر بن عجلان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب 11- مدبر غلام کو فروخت کرنا

1140 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ

1139- اخرجه ابن ماجه (740/2) كتاب التجارات' باب: بيع المزايدة' حديث (2198) والنسائي (259/7) كتاب البيوع' باب: البيع فيمن يزيد' حديث (4508) من طريق الاخضر بن عجلان عن عبد الله الحنفي عن انس بن مالك فذكره.

1140- اخرجه البخاري (608/11) كتاب كفارات الايمان' باب: عتق المدبر وام الولد والمكاتب في الكفارة' حديث (6716) ومسلم (1289/3) كتاب الايمان' باب: جواز بيع المدبر' حديث (997-59) وابن ماجه (480/2) كتاب العتق' باب: المدبر' حديث (2513) واحمد (308/3) من طريق عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله به.

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَـهٗ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهٗ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِيْ اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَرُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا بِبَيْعِ الْمُدَبَّرِ بَاْسًا وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَّالْاَوْزَاعِيِّ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کرلیا' پھر وہ فوت ہو گیا' اس نے اس غلام کے علاوہ کوئی مال نہیں چھوڑا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو فروخت کر دیا۔ حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو خرید لیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ ایک قبطی غلام تھا' جو حضرت عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ کی حکومت کے پہلے سال فوت ہو گیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت بعض دیگر حوالوں سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بعض اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی ان کے نزدیک مدبر غلام کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' اہل علم کے ایک گروہ نے مدبر غلام کو فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ تَلَقِّى الْبُيُوْعِ

باب 12-سوداگروں سے (منڈی میں پہنچنے سے پہلے راستے میں) ملنا مکروہ ہے

1141 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1141- اخرجه البخاری (437/4) كتاب البيوع' باب: النهي عن تلقي الركبان' وان بيعه مردود' حديث (2164) ومسلم (1156/3) كتاب البيوع' باب: تحريم تلقي الجلب' حديث (15-1518) وابن ماجه (735/2) كتاب التجارات باب: النهي عن تلقي الجلب' حديث (2180) واخرجه احمد (430/1) من طريق سليمان التيمي عن ابي عثمان النهدي عن عبد الله بن مسعود فذكره' وفي رواية احمد' والبخاري' زيادة في اوّل الحديث من قول عبد الله بن مسعود قال' من اشترى شاة محفلة فردها' فليرد معها صاعا.

متنِ حدیث: اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ تَلَقِّی الْبُیُوْعِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے (منڈی پہنچنے سے پہلے راستے میں) سوداگروں سے ملنے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے احادیث منقول ہیں۔

1142 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّیُّ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّتَلَقَّی الْجَلَبُ فَاِنْ تَلَقَّاهُ اِنْسَانٌ فَابْتَاعَهٗ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِیْهَا بِالْخِیَارِ اِذَا وَرَدَ السُّوْقَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ وَحَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ کَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تَلَقِّی الْبُیُوْعِ وَهُوَ ضَرْبٌ مِّنَ الْخَدِیْعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَغَیْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِنَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: قافلے کے (منڈی میں پہنچنے سے پہلے راستے میں اس سے) ملا جائے اگر کوئی شخص راستے میں مل لے اور اس سے کوئی چیز خرید لے' تو سامان کے مالک کو اس بارے میں اختیار ہوگا' جب وہ بازار پہنچ جائے (کہ وہ پہلے سودے کو منسوخ کر دے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور ایوب نامی راوی سے منقول ہونے کے طور پر ''غریب'' ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے قافلے کو راستے میں ملنے سے منع کیا ہے' کیونکہ یہ دھوکہ دینے کی ایک قسم ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے دیگر اصحاب اسی بات کے قائل ہیں۔

1142- اخرجه احمد (284/2) ومسلم (1157/3) كتاب البيوع' باب: تحريم تلقي الجلب' حديث (17-1519) وابو داؤد (269/3) كتاب البيوع' باب: في التلقي' حديث (3437) وابن ماجه (735/2) كتاب التجارات' باب: النهي عن تلقي الجلب' حديث (2178) والنسائي (257/7) كتاب البيوع' باب: التلقي حديث (4501) والدارمي (254/2'255) كتاب البيوع' باب: النهي عن تلقي البيوع' الحديث من طريق محمد بن سيرين عن ابي هريرة فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

باب 13-کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے (یعنی اس کا ایجنٹ نہ بنے)

1143 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ طَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَّاَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّحَكِيْمِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قتیبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے۔

اس بارے میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حکیم بن ابویزید کی ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عمرو بن مزنی رضی اللہ عنہ' جو حضرت کثیر بن عبداللہ کے دادا ہیں' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے احادیث منقول ہیں۔

1144 سندِحدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّحَدِيْثُ جَابِرٍ فِيْ هٰذَا هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَّرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَنْ يَّشْتَرِيَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وقَالَ الشَّافِعِيُّ يُكْرَهُ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَّاِنْ بَاعَ فَالْبَيْعُ جَائِزٌ

◄◄ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شہری شخص' کسی دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے (یعنی اس کا ایجنٹ نہ بنے) تم لوگوں کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ ان کو ایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1144- اخرجه احمد (307/3) ومسلم (1157/3) كتاب البيوع' باب: تحريم بيع الحاضر للبادي' حديث (20-1522) وابن ماجه (734/2) كتاب التجارات' باب: النهي ان يبيع حاضر لباد' حديث (2176) وابوداؤد (270/3) كتاب البيوع' باب: في النهي ان يبيع حاضر لباد' حديث (3442) والحميدي (534/2) حديث (1270) من طريق ابي الزبير عن جابر بن عبد الله فذكره.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس بارے میں ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شہری کسی دیہاتی کا ایجنٹ بنے۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کی رخصت دی ہے: شہری شخص دیہاتی کا ایجنٹ بن سکتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے: کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کا ایجنٹ بنے' لیکن اگر وہ سودا کر لیتا ہے' تو یہ سودا' درست ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

باب 14: محاقلہ اور مزابنہ کی ممانعت

1145 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّسَعْدٍ وَّجَابِرٍ وَّرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَّالْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ عَلٰى رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا بَيْعَ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

محاقلہ کا مطلب یہ ہے: گندم کے عوض میں کھیت کا سودا کیا جائے' اور مزابنہ کا مطلب یہ ہے: درخت پر لگی ہوئی کھجور کے عوض میں پھل فروخت کر دیا جائے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' اور انہوں نے محاقلہ اور مزابنہ کے سودے کو حرام قرار دیا ہے۔

1146 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ

1145- اخرجه احمد (380/2) ومسلم (1179/3) كتاب البيوع' باب: كراء الارض' حديث (1545-104) من طريق سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة فذكره' واخرجه النسائى (39/7) كتاب الايمان' باب: النهى عن كراء الارض بالثلث والربع' حديث (3884) من طريق عمر بن ابى سلمة عن ابيه عن ابى هريرة به۔

متنِ حدیث: اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدٍ اَبِىْ عَيَّاشٍ قَالَ سَاَلْنَا سَعْدًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَصْحَابِنَا

◆◆ عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں: ابوعیاش نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ''جو'' کے عوض میں گیہوں خریدنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: ان میں کون سی چیز بہتر ہے' تو انہوں نے جواب دیا: گندم' تو انہوں نے اس سے منع کر دیا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ سے خشک کھجور کے عوض میں تازہ کھجور کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے حاضرین سے دریافت کیا: کیا خشک ہونے کے بعد کھجور کم ہو جاتی ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کر دیا ہے۔

◆◆ ابوعیاش بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت سعد سے دریافت کیا: اس کے بعد انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اصحاب اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب 15- پھل کے پکنے سے پہلے اسے فروخت کرنا حرام ہے

1147 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو ان کے پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع

1146- اخرجه مالك فى الموطا (624/2) كتاب البيوع' باب: ما يكره من بيع التمر' حديث (22) واحمد (179-175/1) وابو داؤد (251/3) كتاب البيوع' باب: فى التمر بالتمر' حديث (3359) وابن ماجه (761/2) كتاب التجارات: باب: بيع الرطب بالتمر' حديث (2264) والنسائى (269-268/7) كتاب البيوع' باب: اشتراء التمر بالرطب' حديث (4545) من طريق عبد الله بن يزيد عن زيد ابى عياش عن سعد بن ابى وقاص فذكره۔

1147- اخرجه احمد (5/2) ومسلم (1165/3' 1166) كتاب البيوع' باب: النهى عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها بغير شرط القطع' حديث (1535-50) وابو داؤد (252/3) كتاب البيوع' باب: فى بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها' حديث (3368) من طريق ايوب عن نافع عن عبد الله بن عمر فذكره۔

کیا ہے۔

1148 وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ نَهٰى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِىَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّعَائِشَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا بَيْعَ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ صَلَاحُهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

اسی سند کے ہمراہ یہ بات بھی منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ''سنبل'' کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ سفید نہ ہو جائے اور آفت سے محفوظ نہ ہو جائے' آپ نے فروخت کرنے والے اور خریدار (دونوں کو) منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے پھل کے پکنے سے پہلے اسے فروخت کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1149 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَعَفَّانُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انگور کے سیاہ ہونے سے' پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے' اور دانے کے سخت ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کے ''مرفوع'' ہونے کو صرف حماد بن سلمہ کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

1149- اخرجه احمد (221/3) وابو داؤد (253/3) كتاب البيوع' باب: في بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها' (3371) وابن ماجه (747/2) كتاب التجارات' باب: النهي عن بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها' حديث (2217) من طريق حماد بن سلمة عن حميد عن انس بن مالك.

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

باب 16- حاملہ (جانور) کے حمل کو فروخت کرنے کی ممانعت

1150 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ نِتَاجُ النِّتَاجِ وَهُوَ بَيْعٌ مَفْسُوْخٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ مِنْ بُيُوْعِ الْغَرَرِ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّرَوٰی عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ وَغَيْرُهٗ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ جانور کے حمل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حبل الحبلہ'' سے مراد یہ ہے: اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچے کا جو بچہ ہوگا اور یہ وہ بیع ہے جسے اہلِ علم کے نزدیک باطل قرار دیا جائے گا کیونکہ یہ دھوکے کا سودا ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو ایوب کے حوالے سے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

عبدالوہاب ثقفی اور دیگر راویوں نے اسے ایوب کے حوالے سے سعید بن جبیر کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ

باب 17- دھوکے کا سودا حرام ہے

1150- اخرجه الامام مالك فی الموطا (654،653/2) كتاب البيوع، باب: ما لا يجوز من بيع الحيوان، حديث (62) واحمد (5/2،56/1) والدارمی (418/) كتاب البيوع، باب: بيع الغرر، وحبل الحبلة، حديث (2143) ومسلم (1153/3) واخرجه البخاری فی صحيحه فی ايام الجاهلية، من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر قال، كان اهل الجاهلية يتبايعون لحم الجزور الی حبل الحبلة، وحبل الحبلة و تنتج الناقة ما فی بطنها ثم تحمل التی نتجت، فنهاهم رسول الله صلی الله عليه وسلم عن ذلك

1151 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَاةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الْغَرَرِ قَالَ الشَّافِعِىُّ وَمِنْ بُيُوْعِ الْغَرَرِ بَيْعُ السَّمَكِ فِى الْمَآءِ وَبَيْعُ الْعَبْدِ الْاٰبِقِ وَبَيْعُ الطَّيْرِ فِى السَّمَاءِ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ الْبُيُوْعِ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى بَيْعِ الْحَصَاةِ اَنْ يَّقُوْلَ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِىْ اِذَا نَبَذْتُ اِلَيْكَ بِالْحَصَاةِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فِيْمَا بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ وَهٰذَا شَبِيْهٌ بِبَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَكَانَ هٰذَا مِنْ بُيُوْعِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کے سودے سے منع کیا ہے اور کنکریوں کے سودے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے دھوکے کے سودے کو حرام قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ بات فرماتے ہیں: دھوکے کے سودے کے ساتھ یہ بات بھی تعلق رکھتی ہے: پانی میں موجود مچھلی کا سودا کرلیا جائے' یا مفرور غلام کا سودا کیا جائے' یا آسمان میں موجود پرندے کا سودا کیا جائے' یا اس طرح کے دیگر سودے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کنکریوں کے سودے کا مفہوم یہ ہے: فروخت کرنے والا خریدار سے یہ کہے: جب میں نے تمہاری طرف کنکری پھینک دی تو میرے اور تمہارے درمیان سودا ہو جائے گا۔

یہ بیع منابذہ نامی سودے سے مشابہت رکھتی ہے' اور یہ زمانہ جاہلیت میں سودا کرنے کا طریقہ تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى النَّهْىِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِىْ بَيْعَةٍ

باب 18- ایک سودے میں دو سودے کرنے کی ممانعت

1152 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ

1151- اخرجه احمد (250/2) ومسلم (1153/3) كتاب البيوع' باب: بطلان بيع الحصاة' والبيع الذى فيه غرر' حديث (4-1513) وابو داؤد (254/3) كتاب البيوع' باب: فى بيع الغرر' حديث (3376) وابن ماجه (739/2) كتاب التجارات: باب: النهى عن بيع الحصاة' وعن بيع الغرر' حديث (2194) والنسائى (262/7)' كتاب البيوع' باب: بيع الحصاة' حديث (4518) والدارمى (253/2'254) كتاب البيوع: باب: بيع الحصاة' من طريق ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة فذكره.

هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَبِيْعُكَ هٰذَا الثَّوْبَ بِنَقْدٍ بِعَشَرَةٍ وَّبِنَسِيئَةٍ بِعِشْرِيْنَ وَلَا يُفَارِقُهُ عَلٰى اَحَدِ الْبَيْعَيْنِ فَاِذَا فَارَقَهُ عَلٰى اَحَدِهِمَا فَلَا بَاْسَ اِذَا كَانَتِ الْعُقْدَةُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمَا قَالَ الشَّافِعِىُّ وَمِنْ مَعْنٰى نَهْىِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَبِيْعُكَ دَارِىْ هٰذِهِ بِكَذَا عَلٰى اَنْ تَبِيْعَنِىْ غُلَامَكَ بِكَذَا فَاِذَا وَجَبَ لِىْ غُلَامُكَ وَجَبَتْ لَكَ دَارِىْ وَهٰذَا يُفَارِقُ عَنْ بَيْعٍ بِغَيْرِ ثَمَنٍ مَعْلُوْمٍ وَّلَا يَدْرِىْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى مَا وَقَعَتْ عَلَيْهِ صَفْقَتُهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سودے میں دوسودے کرنے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس کی وضاحت یہ کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ایک سودے میں سودا ہونے کا مطلب یہ ہے: آدمی یہ کہے میں تمہیں یہ کپڑا نقد دس روپے کے عوض میں فروخت کرتا ہوں اور ادھار بیس روپے کے عوض میں فروخت کرتا ہوں اور وہ دونوں میں سے کسی ایک چیز پر متفق ہونے سے پہلے الگ ہو جائیں' اگر وہ نقد یا ادھار میں سے کسی ایک چیز پر متفق ہو جائیں' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سودے میں دوسودے کرنے سے منع کیا ہے' اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے: آدمی یہ کہے: میں تمہیں اپنا یہ گھر فروخت کرتا ہوں' اتنے روپوں کے عوض میں' اس شرط پر کہ تم مجھے اپنا غلام فروخت کرو گے اتنے روپے کے عوض میں' تو جب تمہارا غلام میری ملکیت میں آ جائے گا' تو میرا گھر تمہاری ملکیت میں آ جائے گا' اور پھر وہ شخص متعین قیمت کے بغیر سودا کر کے اس سے جدا ہو جائے' دونوں میں سے کسی کو بھی یہ پتہ نہ چلے کہ اس کے سامان کی قیمت کیا تھی؟

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

باب 19- جو چیز آدمی کے پاس نہ ہو' اسے فروخت کرنا حرام ہے

1153 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ

1152– اخرجه احمد (2/432' 475) والنسائی (7/295) کتاب البیوع' باب: بیعتین فی بیعة' حدیث (4632) والدارمی (1/319) کتاب الصلوٰة' باب: النهی عن اشتمال الصماء' طرفا منه' من طریق محمد بن عمرو' عن ابی سلمة عن ابی هریرة فذکره۔

1153– اخرجه احمد (3/402'434) وابو داؤد (3/283) کتاب البیوع' باب: فی الرجل یبیع ما لیس عنده' حدیث (3503) وابن ماجه (2/737) کتاب التجارات' باب: النهی عن بیع ما لیس عندك' وعن ربح مالم یضمن' حدیث (3187) والنسائی (7/289) کتاب البیوع' باب: بیع ما لیس عند البائع' حدیث (4613) من طریق ابی بشر عن یوسف بن ماهك عن حکیم بن حزام فذکره۔

متن حدیث: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَأْتِيْنِى الرَّجُلُ يَسْأَلُنِىْ مِنَ الْبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِىْ اَبْتَاعُ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ ثُمَّ اَبِيْعُهٗ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

◆◆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میں نے عرض کی' میرے پاس ایک شخص آتا ہے' اور وہ مجھ سے ایسی چیز کا سودا کرنا چاہتا ہے' جو میرے پاس نہیں ہے' پہلے میں اسے بازار سے خریدوں گا' پھر اسے فروخت کروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز تمہارے پاس نہ ہو' تو تم اس کا سودا نہ کرو۔

1154 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ

متن حدیث: قَالَ نَهَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِىْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے: میں ایسی چیز کو فروخت کروں' جو میرے پاس نہ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

1155 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَبِيْهِ حَتّٰى ذَكَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِىْ بَيْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ مَا مَعْنٰى نَهٰى عَنْ سَلَفٍ وَّبَيْعٍ قَالَ اَنْ يَّكُوْنَ يُقْرِضُهٗ قَرْضًا ثُمَّ يُبَايِعُهٗ عَلَيْهِ بَيْعًا يَّزْدَادُ عَلَيْهِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ يُسْلِفُ اِلَيْهِ فِىْ شَىْءٍ فَيَقُوْلُ اِنْ لَّمْ يَتَهَيَّاْ عِنْدَكَ فَهُوَ بَيْعٌ عَلَيْكَ قَالَ اِسْحٰقُ يَعْنِى ابْنَ رَاهَوَيْهِ كَمَا قَالَ قُلْتُ لِاَحْمَدَ وَعَنْ بَيْعِ مَا لَمْ تَضْمَنْ قَالَ لَا يَكُوْنُ عِنْدِىْ اِلَّا فِى الطَّعَامِ مَا لَمْ تَقْبِضْ قَالَ اِسْحٰقُ كَمَا قَالَ فِىْ كُلِّ مَا يُكَالُ اَوْ يُوْزَنُ قَالَ اَحْمَدُ اِذَا قَالَ اَبِيْعُكَ هٰذَا الثَّوْبَ وَعَلَىَّ خِيَاطَتُهٗ وَقَصَارَتُهٗ فَهٰذَا مِنْ نَّحْوِ شَرْطَيْنِ فِىْ بَيْعٍ وَّاِذَا قَالَ اَبِيْعُكَهٗ وَعَلَىَّ خِيَاطَتُهٗ فَلَا بَاْسَ بِهٖ اَوْ قَالَ اَبِيْعُكَهٗ وَعَلَىَّ قَصَارَتُهٗ فَلَا بَاْسَ بِهٖ اِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ وَّاحِدٌ قَالَ اِسْحٰقُ كَمَا قَالَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوٰى اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِىُّ وَاَبُوْ بِشْرٍ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ

1155- اخرجه احمد (178/2) وابو داؤد (283/3) كتاب البيوع' باب: فى الرجل يبيع ما ليس عنده' حديث (3504) وابن ماجه (737/2-738) كتاب التجارات' باب: النهى عن بيع ما ليس عندك' وعن ربح ما لم يضمن' حديث (2188) والنسائى (295/7) كتاب البيوع' باب' شرطان' فى بيع ' حديث (4630) من طريق ايوب عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو فذكره.

اختلافِ سند:قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَوْفٌ وَّهِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ اِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ هٰكَذَا

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: سلف اور اپنا سودا جس میں ایک ہی سودے میں دو شرطیں ہوں اور جس کا آدمی ضامن نہ ہو وہ منافع اور اس چیز کو فروخت کرنا جو آپ کے پاس نہ ہو یہ (سب) جائز نہیں ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اسحٰق بن منصور بیان کرتے ہیں میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: اس کا کیا مطلب ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلف اور سودا کرنے سے منع کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اس سے مراد یہ ہے: کوئی شخص آدمی کو قرضہ دے پھر اس کے ساتھ کسی چیز کا سودا کرے اور زیادہ وصولی کرے۔

اس میں یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے: آدمی کسی دوسرے کو کوئی چیز ادھار کے طور پر دے اور پھر یہ کہے: اگر تم اس کی قیمت ادا نہ کر سکے تو یہ تمہاری طرف سے میرے لئے فروخت ہوگی۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

اسحٰق بن منصور بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اس سودے کے بارے میں دریافت کیا جس کے تم ضامن نہیں ہوتے تو انہوں نے فرمایا: میرے نزدیک یہ صرف اناج سے متعلق ہوتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے: یعنی جب تک تم اس پر قبضہ نہ کرلو۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق بیان کیا ہے: یہ ہر اس چیز کے بارے میں ہوتا ہے جسے ماپا جاسکے اور وزن کیا جاسکے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص یہ کہے: میں تمہیں یہ کپڑا فروخت کرتا ہوں اور اس کو سینا میرے ذمے ہوگا اور اسے دھونا بھی میرے ذمے ہوگا یہ ایک سودے میں دو شرائط ہیں۔

اگر وہ شخص یہ کہے: میں تمہیں اس شرط پر فروخت کرتا ہوں کہ اس کو سینا میرے ذمے ہوگا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یا وہ یہ کہے: میں تمہیں اس شرط پر فروخت کرتا ہوں کہ اس کا دھونا میرے ذمے ہوگا اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ ایک شرط ہے۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق رائے پیش کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ایوب سختیانی اور ابوبشر نے یوسف بن مالک کے حوالے سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

عوف اور ہشام بن حسان نے اس روایت کو ابن سیرین کے حوالے سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

ابن سیرین نے اس روایت کو ایوب سختیانی کے حوالے سے یوسف بن مالک کے حوالے سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

1156 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ اَبُوْ سَهْلٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ

متنِ حدیث: قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَّزِيْدَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ وَرِوَايَةُ عَبْدِ الصَّمَدِ اَصَحُّ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَّعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عِصْمَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ

◆◆ یوسف بن ماہک حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس چیز سے منع کیا تھا: میں اس چیز کو فروخت کروں جو میرے پاس نہ ہو۔

وکیع نے اس روایت کو یزید بن ابراہیم کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے ایوب کے حوالے سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے انہوں نے اس کی سند میں یوسف بن ماہک کا تذکرہ نہیں کیا۔

عبدالصمد نامی راوی سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔ یحییٰ بن ابوکثیر نے اس حدیث کو یعلیٰ بن حکیم کے حوالے سے یوسف بن ماہک کے حوالے سے عبداللہ بن عصمہ کے حوالے سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے آدمی اس چیز کو فروخت کرے جو اس کے پاس نہ ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

باب 20- ولاء کو فروخت کرنا اس کو ہبہ کرنا مکروہ ہے

1157 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ

1157- اخرجه مالك (782/2) كتاب العتق والولاء' باب: مصير الولاء لمن اعتق' حديث (20) واحمد (79'9/2) والبخاري (198/5) كتاب العتق ' باب' بيع الاولاء ' وهبة' حديث (2535) ومسلم (1145/2) كتاب العتق' باب: النهي عن بيع الاولاء' وهبته' حديث (1506-16) وابو داؤد (127/3) كتاب الفرائض' باب في بيع الولاء وعن هبه' حديث (2747) والنسائي (306/7) كتاب البيوع' باب: بيع الولاء' حديث (4659) والدارمي (256/2) كتاب البيوع' باب: النهي عن بيع الولاء والحميدي (285/2) حديث (639) من طريق عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر فذكره۔

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

وَهُوَ وَهْمٌ وَّهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَّرَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کوفروخت کرنے یا اسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبداللہ بن دینار کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

یحییٰ بن سلیم نے اس روایت کو عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کوفروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

یہ ایک وہم ہے' اس کے بارے میں یحییٰ بن سلیم نامی راوی کو وہم ہوا ہے۔

عبدالوہاب ثقفی' عبداللہ بن عمر اور اس کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے' عبداللہ بن دینار کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' اور یہ روایت یحییٰ بن سلیم سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

باب 21- جانور کے بدلے میں جانور کو ادھار فروخت کرنا حرام ہے

1158 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

1158- اخرجه احمد (22/5) وابو داؤد (250/3) كتاب البيوع' باب: في الحيوان بالحيوان نسيئة' حديث (3356) والنسائي (292/7) كتاب البيوع' باب: بيع الحيوان بالحيوان نسيئة' حديث (4620) وابن ماجه (763/2) كتاب التجارات: باب: الحيوان بالحيوان نسيئة' حديث (2270) والدارمي (254/2) كتاب البيوع' باب: النهي عن بيع الحيوان بالحيوان' من طريق قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب فذكره.

عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيْحٌ هٰكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهٗ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِيْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ

وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِيْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کی عوض میں جانور کے ادھار سودے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کرنا درست ہے۔

علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے یعنی جانور کے عوض میں جانور کو ادھار فروخت کرنا (جائز نہیں ہے)

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے جانور کے عوض میں جانور کو ادھار فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1159 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْحَيَوَانُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ لَّا يَصْلُحُ نَسِيْئًا وَّلَا بَاْسَ بِهٖ يَدًا بِيَدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک جانور کے بدلے میں دو جانور فروخت کیے جاسکتے ہیں، لیکن انہیں ادھار کے طور پر فروخت کرنا درست نہیں ہے، البتہ دست بدست فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1159- اخرجه احمد (3/310-380-382) وابن ماجه (2/763) كتاب التجارات، باب: الحيوان بالحيوان نسيئة، حديث (2271) من طريق حجاج عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله فذكره.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ شِرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَیْنِ

باب 22- دو غلاموں کے عوض میں ایک غلام کو فروخت کرنے کا حکم

1160 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَا یَشْعُرُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَآءَ سَیِّدُهٗ یُرِیْدُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِیْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ ثُمَّ لَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰی یَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِعَبْدٍ بِعَبْدَیْنِ یَدًا بِیَدٍ وَّاخْتَلَفُوْا فِیْهِ اِذَا كَانَ نَسِیْئًا

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک غلام آیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر ہجرت کرنے کی بیعت کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا پتہ نہیں تھا: وہ غلام ہے' پھر اس کا آقا اس کو تلاش کرتا ہوا آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے مجھے فروخت کر دو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سیاہ فام غلاموں کے عوض میں اس غلام کو خرید لیا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی سے بیعت لیتے تھے' تو اس سے یہ پوچھ لیتے تھے کہ کیا وہ غلام ہے؟

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی اس میں کوئی حرج نہیں ہے: دو غلاموں کے عوض میں ایک غلام کا سودا دست بدست کیا جائے۔

تاہم اگر یہ ادھار ہو' تو اس بارے میں انہوں نے اختلاف کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ كَرَاهِیَةَ التَّفَاضُلِ فِیْهِ

باب 23- گندم کے عوض میں گندم کو نقد فروخت کرنا' اس میں اضافی ادائیگی کا مکروہ ہونا

1161 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1160- اخرجه احمد (349/3) ومسلم (1225/3) كتاب المساقاة' باب جواز بيع الحيوان بالحيوان من جنسه' متفاضلاً حديث (1602-122) وابو داؤد (3/250'251) كتاب البيوع' باب: في ذلك اذا كان يداً بيد' حديث (3358) والنسائي (7/292'293) كتاب البيوع' باب: بيع الحيوان بالحيوان يداً بيد متفاضلاً حديث (4621) وابن ماجه (958/2) كتاب الجهاد' باب: البيعة' حديث (2869) من طريق الليث عن: ابي الزبير عن جابر بن عبد الله فذكره.

متنِ حدیث: اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَّبِيْعُوا الْبُرَّ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَّبِيْعُوا الشَّعِيْرَ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَبِلَالٍ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بِيْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ خَالِدٌ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ بِيْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ اَنْ يُّبَاعَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِذَا اخْتَلَفَ الْاَصْنَافُ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُّبَاعَ مُتَفَاضِلًا اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَّهٰذَا قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْحُجَّةُ فِىْ ذٰلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيْعُوا الشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ تُبَاعَ الْحِنْطَةُ بِالشَّعِيْرِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

قولِ امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سونے کے عوض میں سونے کو برابر' چاندی کے عوض میں چاندی کو برابر' کھجور کے عوض میں کھجور کو برابر' گیہوں کے عوض میں گیہوں کو برابر' نمک کے عوض میں نمک کو برابر اور جو کے عوض میں جو کے برابر فروخت کرو' جو شخص زیادہ ادائیگی کرے' یا زیادہ ادائیگی چاہے' تو اس نے سود کا کام کیا' چاندی کے عوض میں سونے کو جس طرح چاہو نقد فروخت کرو۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض حضرات نے اس روایت کو خالد کے حوالے سے اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: گیہوں کے عوض میں ''جو'' کو جس طرح چاہو نقد فروخت کرو۔

انہوں نے اس میں یہ اضافی بات نقل کی ہے۔ خالد بیان کرتے ہیں: ابوقلابہ نے یہ بیان کی ہے: جو کے عوض میں گیہوں کو جس طرح تم چاہو فروخت کرو۔

1161- اخرجه احمد (320'314/5) ومسلم (1211/3) كتاب المساقاة' باب: الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً حديث (1587-81) وابو داؤد (249'248/3) كتاب البيوع' باب: في الصرف' حديث (3349) والنسائي (276/7) كتاب البيوع' باب: بيع الشعير بالشعير' حديث (4563) من طريق ابي قلابة عن ابي الاشعث عن عبادة بن الصامت به.

اس کے بعد اس نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔
اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: غلے کے عوض میں غلے کو برابر فروخت کیا جائے' یا جو کے عوض میں جو کو برابر فروخت کیا جائے۔
لیکن اگر اصناف مختلف ہوں' تو ایک دوسرے سے کم یا زیادہ فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ یہ لین دین نقد ہو۔
نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' اس بارے میں دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: اناج کے عوض میں "جو" کو جس طرح چاہو' نقد فروخت کرو۔
اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: جو کے عوض میں گندم کو اضافی طور پر فروخت کیا جائے۔
امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّرْفِ

باب 24- بیع صرف کا بیان

1162 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ

متنِ حدیث: انْطَلَقْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ اِلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ هَاتَانِ يَقُوْلُ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَّا يُشَفُّ بَعْضُهُ عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا تَبِيْعُوْا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَّالْبَرَاءِ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَّاَبِىْ بَكْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِى الدَّرْدَاءِ وَبِلَالٍ

حکم حدیث: قَالَ وَحَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الرِّبَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلَّا مَا رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يُّبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مُتَفَاضِلًا وَّالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مُتَفَاضِلًا اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وقَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِى النَّسِيْئَةِ وَكَذٰلِكَ رُوِىَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ شَىْءٌ مِّنْ هٰذَا وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ

1241- اخرجه مالك في الموطا (632/2) كتاب البيوع' باب: بيع الذهب بالفضة تبراً وعيناً' حديث (30) واحمد (4/6, 61) والبخاري (444/4) كتاب البيوع: باب: بيع الفضة بالفضة' حديث (2177) ومسلم (1208/3) كتاب المساقاة' باب الرباء' حديث (1584/76) والنسائي (279/7) كتاب البيوع: باب بيع الذهب بالذهب' حديث (4571) من طريق يحيیٰ بن كثير عن نافع عن ابی سعيد الخدری فذكره.

عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ حِينَ حَدَّثَهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي الصَّرْفِ اخْتِلَافٌ

◆◆ نافع بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو انہوں نے ہمیں یہ حدیث سنائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنے دونوں کانوں کے ذریعے سنا ہے: سونے کو سونے کے عوض میں صرف برابر فروخت کرو' اور چاندی کو چاندی کے عوض میں صرف برابر فروخت کرو' اس میں سے کسی ایک سمت سے زیادہ ادائیگی نہ کرو اور نہ ہی موجود چیز کے عوض غیر موجود کا سودا کرو۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' سوائے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے' ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: سونے کے عوض میں سونے کو اضافی طور پر فروخت کیا جائے' یا چاندی کے عوض میں چاندی کو اضافی طور پر فروخت کیا جائے' یا چاندی کے عوض میں چاندی کو اضافی طور پر فروخت کیا جائے' جبکہ یہ لین دین نقد ہو۔

وہ یہ فرماتے ہیں: سود ادھار میں ہوتا ہے۔

اسی طرح کی روایت ان کے بعض شاگردوں سے بھی منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا' جب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث سنائی تھی۔

تاہم پہلی رائے درست ہے۔ اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے یہ فرمایا ہے: بیع صرف کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

1163 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

1163- اخرجه احمد (154،83،59،33/2) وابو داؤد (250/3) كتاب البيوع، باب: في اقتضاء الذهب من الورق، حديث (3354) والنسائي (282،281/7) كتاب البيوع، باب: بيع الفضة بالذهب، وبيع الذهب بالفضة، حديث (4582) وابن ماجه (760/2) كتاب التجارات، باب: اقتضاء الذهب من الورق، والورق من الذهب، حديث (2626) والدارمي (259/2) كتاب البيوع، باب: الرخصة في اقتضاء الورق، من طريق سماك بن حرب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر فذكره.

متنِ حدیث: كُنْتُ اَبِيْعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيْعِ فَاَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَاَبِيْعُ بِالْوَرِقِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِّنْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ بِالْقِيْمَةِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى دَاوٗدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا بَاْسَ اَنْ يَّقْتَضِىَ الذَّهَبَ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں بقیع میں دیناروں کے عوض میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا' اوران کی جگہ چاندی لے لیا کرتا تھا' یا کبھی چاندی کے عوض میں فروخت کرتا تھا' اوران کی جگہ دینار لے لیا کرتا تھا' ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے آپ کو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر نکلتے ہوئے پایا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: قیمت کے حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ہم اس حدیث کے ''مرفوع'' ہونے کو صرف سماک بن حرب کی' سعید بن جبیر کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

داؤد بن ابوہند نے اس روایت کو سعید بن جبیر کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: آدمی چاندی کی جگہ سونے کی ادائیگی کردے' یا سونے کی جگہ چاندی کی ادائیگی کرے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے۔

1164 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: اَقْبَلْتُ اَقُوْلُ مَنْ يَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا اِذَا جَآءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهٗ وَرِقَهٗ اَوْ لَتَرُدَّنَّ اِلَيْهِ ذَهَبَهٗ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ

1164- اخرجه مالك فى الموطا (636/2) كتاب البيوع' باب: ما جاء فى الصرف' حديث (38) واحمد (24/1) والبخارى (408/4) كتاب البيوع' باب: ما يذكر فى بيع الطعام' والحكرة' حديث (2134) ومسلم (1209/3) كتاب المساقاة' باب: الصرف وبيع الذهب الورق نقداً حديث (79-1586) وابو داؤد (248/3) كتاب البيوع: باب فى: فى الصرف' حديث (3348) والنسائى (273/7) كتاب البيوع' باب: بيع التمر بالتمر متفاضلاً' حديث (4558) وابن ماجه (759/2) كتاب التجارات' باب: صرف الذهب بالورق' حديث (2260) والدارمى (258/2) كتاب البيوع: باب: فى النهى عن الصرف' من طريق مالك بن اوس بن الحدثان عن عمر بن الخطاب فذكره.

بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ يَقُوْلُ يَدًا بِيَدٍ

◄► حضرت مالک بن اوس بیان کرتے ہیں: میں یہ پوچھتا ہوا (بازار میں) داخل ہوا' درہم کے عوض میں دینار کا لین دین کون کرتا ہے' تو حضرت طلحہ بن عبیداللہ' جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' وہ بولے: تم اپنا سونا ہمیں دکھاؤ اور تھوڑی دیر بعد ہمارے پاس آنا جب ہمارا خادم آئے گا تو ہم چاندی تمہیں دے دیں گے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں اللہ کی قسم! یا تو تم اس کی چاندی اسے دو گے یا تم اس کا سونا اسے واپس کر دو گے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سونے کے عوض میں چاندی کا لین دین سود ہوتا ہے' سوائے اس کے جو نقد ہو' اور اناج کے عوض میں اناج کا لین دین سود ہوتا ہے' سوائے اس کے جو نقد ہو' جو کے عوض جو کا لین دین سود ہوتا ہے۔ سوائے اس کے جو نقد ہو' کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین سود ہوتا ہے۔ سوائے اس کے جو نقد ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ "الاھاء وھاء" کا مطلب نقد لین دین ہونا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ابْتِيَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّاْبِيْرِ وَالْعَبْدِ وَلَهٗ مَالٌ

باب 25- پیوندکاری کے بعد کھجوروں کو فروخت کرنا یا ایسے غلام کو فروخت کرنا جس کے پاس مال موجود ہو

1165 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِيْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَّلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلَّذِيْ بَاعَهٗ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: هٰكَذَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1165- اخرجه البخاری (60/5) کتاب الشرب والمساقاة' باب: الرجل یکون له ممر او شرب فی حائط او فی نخل' حدیث (2379) ومسلم (1173/3) کتاب البیوع' باب: من باع نخلا علیها تمر' حدیث (80-1543) وابو داؤد (268/3) کتاب البیوع: باب: فی العبد یباع وله مال' حدیث (2433) والنسائی (297/7) کتاب البیوع: باب: العبد یباع ویستثنی المشتری ماله' حدیث (4636) وابن ماجه (745/2-746) کتاب التجارات' باب: ما جاء فیمن باع نخلاً مؤبرا او عبدا له مال' حدیث (2211) واخرجه احمد (82,9/2) والحمیدی (277/2) حدیث (613) وعبدبن حمید ص (237-238) حدیث (722) من طریق الزهری' عن سالم عن ابن عمر فذکرہ۔

وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متن حدیث: مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَّلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِىْ بَاعَهُ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَّلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا رَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَّافِعٍ الْحَدِيْثَيْنِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا وَّرَوٰى عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ سَالِمٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ مَا جَآءَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجوروں کے باغ کو خریدے تو اس باغ کا پھل اس شخص کا ہوگا' جس نے اسے فروخت کیا ہے' سوائے اس صورت کے' کہ خریدار اس کی شرط عائد کرے' اور جو شخص کسی غلام کو خریدے' اور اس غلام کے پاس مال موجود ہو' تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا' سوائے اس صورت کے' کہ خریدار اس کی شرط عائد کر دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا: ہے:

''جو شخص پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا باغ خریدے' تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا' سوائے اس صورت کے' کہ خریدار شرط عائد کرے اور جو شخص کسی غلام کو فروخت کرے' تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا' سوائے اس صورت کے' کہ خریدار شرط عائد کر دے''۔

نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کھجور کا باغ خریدے' جس میں پیوند کاری کی جا چکی ہو' تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا' ماسوائے اس صورت کے' کہ خریدار شرط عائد کرے۔

نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے' انہوں نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی غلام فروخت کرے' جس کے پاس مال موجود ہو' تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا' سوائے اس صورت کے' کہ خریدار شرط عائد کردے۔

اسی طرح عبیداللہ بن عمر اور دیگر راویوں نے نافع کے حوالے سے دو روایات کے طور پر اسے نقل کیا ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نقل کیا ہے۔

عکرمہ بن خالد نے اس روایت کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے' جیسے سالم کے حوالے سے منقول ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت منقول ہے' وہ اس بارے میں زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبَيِّعَيْنِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

باب 26 – سودا کرنے والوں کو اختیار ہوتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جائیں

1166 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَا قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَّهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهُ الْبَيْعُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ وَحَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوا الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا يَعْنِى الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ لِاَنَّ ابْنَ عُمَرَ هُوَ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَعْنٰى مَا رَوٰى وَرُوِىَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْجِبَ الْبَيْعَ مَشٰى

1166– اخرجه البخارى (382/4) كتاب البيوع' باب: كم يجوز الخيار؟ حديث (2107) ومسلم (1163/3) كتاب البيوع' باب ثبوت خيار المجلس للمتبايعين' حديث (43-1531) وابو داؤد (3/272-273) كتاب البيوع فى خيار المتبايعين' حديث (3454) والنسائى (249/7) كتاب البيوع: باب: ذكر الاختلاف على نافع فى لفظ حديثه' حديث (4473) وابن ماجه (2/735-736) كتاب التجارات' باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا' حديث (2181) واخرجه احمد (4/2, 73) والحميدى (290/2) حديث (654) من طريق نافع عن عبد الله بن عمر فذكره۔

لِيَجِبَ لَـهُ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سودا کرنے والے دونوں فریقوں کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہوتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جائیں' یا اختیار کی شرط رکھیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کوئی چیز خریدتے تھے اور آپ اس وقت بیٹھے ہوئے ہوتے تھے' تو آپ کھڑے ہو جاتے تھے (اور ذرا ایک طرف ہو جاتے تھے) تاکہ سودا مکمل ہو جائے۔

اس بارے میں حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ' حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: علیحدگی سے مراد جسمانی طور پر علیحدگی ہے' کلام کے اعتبار سے نہیں ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وہ دونوں جب تک علیحدہ نہیں ہو جاتے'' اس سے مراد کلام کے اعتبار سے علیحدگی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے درست ہے' اس کی وجہ یہ ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے' وہ اپنے اپنی روایت کردہ حدیث کے مفہوم کو زیادہ بہتر جانتے ہیں' ان کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: جب وہ کسی سودے کو مکمل کرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو چل کر (کچھ دور چلے جاتے تھے) تاکہ سودا ان کے حق میں مکمل ہو جائے۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی گئی ہے۔

1167 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

1167– اخرجه البخاري (362/4) كتاب البيوع' باب: اذا بين البيعان ولم يكتما' ونصحا' حديث (2079) ومسلم (1164/3) كتاب البيوع' باب الصدق في البيع والبيان' حديث (1532/47) وابو داؤد (273/3) كتاب البيوع' باب: في خيار المتبايعين' حديث (3459) والنسائي (245-244/7) كتاب البيوع' باب: ما يجب على التجار من التوقية في مبايعتهم' حديث (4457) والدارمي (250/2) كتاب البيوع' باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا' واخرجه احمد (434-402/3) من طريق قتادة عن صالح الخليل' عن عبد الله بن الحارث عن حكيم بن حزام فذكره۔

وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَيْهِ فِي فَرَسٍ بَعْدَ مَا تَبَايَعَا وَكَانُوْا فِي سَفِينَةٍ فَقَالَ لَا اَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى اَنَّ الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ كَيْفَ اَرُدُّ هٰذَا وَالْحَدِيْثُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحٌ وَّقَوّٰى هٰذَا الْمَذْهَبَ وَمَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مَعْنَاهُ اَنْ يُّخَيِّرَ الْبَائِعُ الْمُشْتَرِيَ بَعْدَ اِيْجَابِ الْبَيْعِ فَاِذَا خَيَّرَهُ فَاخْتَارَ الْبَيْعَ فَلَيْسَ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي فَسْخِ الْبَيْعِ وَاِنْ لَّمْ يَتَفَرَّقَا هٰكَذَا فَسَّرَهُ الشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُ وَمِمَّا يُقَوِّي قَوْلَ مَنْ يَّقُوْلُ الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سودا کرنے والے دونوں فریقوں کو (سودا ختم کرنے کا) اس وقت تک اختیار ہوتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں' اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور حقیقت بیان کردیں گے' تو ان دونوں کے لئے ان کے سودے میں برکت رکھی جائے گی اور اگر دونوں جھوٹ بولیں گے' یا کسی (خامی کو) چھپائیں گے' تو ان کے سودے کی برکت کو ختم کردیا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی گئی ہے: دو آدمی ایک گھوڑے کے بارے میں اپنا مقدمہ لے کر ان کے پاس آئے' جبکہ ان دونوں کے درمیان اس کا سودا ہو چکا تھا' اور وہ اس وقت ایک کشتی میں موجود تھے' تو حضرت ابوبرزہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم دونوں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سودا کرنے والے دونوں فریقوں کو (سودا ختم کرنے کا) اس وقت تک اختیار ہوتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے علیحدہ نہ ہو جائیں۔

کوفہ سے تعلق اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: اس سے مراد بات چیت کے اعتبار سے علیحدگی ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' انہوں نے یہ فرمایا ہے: میں اسے کیسے مسترد کرسکتا ہوں' جبکہ اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''صحیح'' حدیث منقول ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) گویا کہ انہوں نے اس مذہب کو قوی قرار دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''سوائے اس سودے کے جس میں اختیار کی شرط رکھی گئی ہو''۔ اس کا مطلب یہ ہے: فروخت کرنے والا سودا مکمل ہو جانے کے بعد خریدار کو اختیار دے' تو جب وہ اسے اختیار دیدے گا' اور وہ سودے کو اختیار کرے گا تو اب اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا کہ وہ سودے کو ختم کرسکے' اگرچہ وہ ایک دوسرے سے الگ نہ بھی ہوئے ہوں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسی طرح وضاحت کی ہے۔

جو لوگ کلام کے اعتبار سے علیحدگی کی بجائے جسمانی علیحدگی مراد لیتے ہیں' ان کے مؤقف کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

1168 اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَّلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قولِ امام ترمذی: وَّمَعْنٰى هٰذَا اَنْ يُّفَارِقَهٗ بَعْدَ الْبَيْعِ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ وَلَوْ كَانَتِ الْفُرْقَةُ بِالْكَلَامِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ خِيَارٌ بَعْدَ الْبَيْعِ لَمْ يَكُنْ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنًى حَيْثُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ

◆◆ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سودا کرنے والے دونوں فریقوں کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہوتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جائیں۔ البتہ اس سودے کا حکم مختلف ہوگا' جس میں اختیار کی شرط رکھی گئی ہو' آدمی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ اپنے ساتھی سے اس اندیشے کے تحت الگ ہو جائے کہ وہ اس سودے کو ختم کر دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے: آدمی سودا ہو جانے کے بعد اس اندیشے کے تحت اس سے الگ ہو جائے کہ: وہ سودے کو ختم کر دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اگر یہاں علیحدگی سے مراد بات چیت کے اعتبار سے علیحدگی ہوئی اور سودا ہو جانے کے بعد آدمی کو اختیار نہ ہوتا' تو اس حدیث کا کوئی مفہوم نہ ہوتا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ اس سے اس اندیشے کے تحت الگ ہو جائے کہ وہ اس سودے کو ختم کر دے گا۔

1169 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَهُوَ الْبَجَلِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَيْعٍ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ

1168- اخرجه احمد (183/2) وابو داؤد (273/3) كتاب البيوع' في خيار المتبايعين' حديث (3456) والنسائي (251/7'252) كتاب البيوع' باب: وجوب الخيار للمتبايعين' قبل افتراقهما' بابدانهما' حديث (4483) من طريق ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو بن العاص فذكره.

1169- اخرجه احمد (536/2) وابو داؤد (273/3) كتاب البيوع' باب: في خيار المتبايعين' حديث (3458) من طريق ابي زرعة بن عمرو بن جرير عن ابي هريرة فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: لوگ کسی بھی سودے میں باہمی رضامندی ہوجانے کے بعد الگ ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

1170 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سودا ہوجانے کے بعد بھی ایک دیہاتی کو اختیار دیا تھا۔

یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يُّخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

باب 27- جس شخص کے ساتھ سودے میں دھوکہ ہوجاتا ہو

1171 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْ عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ وَّكَانَ يُبَايِعُ وَاَنَّ اَهْلَهٗ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا الْحَجْرُ عَلَى الرَّجُلِ الْحُرِّ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ اِذَا كَانَ ضَعِيْفَ الْعَقْلِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ اَنْ يُّحْجَرَ عَلَى الْحُرِّ الْبَالِغِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص لین دین میں کمزور تھا' وہ خرید وفروخت کیا کرتا تھا' اس کے گھر والے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ اسے تصرف کرنے سے روک دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے بلایا' آپ نے اسے منع کردیا اس نے عرض کی: میں خرید وفروخت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے

1170- اخرجه ابن ماجه (236/2) كتاب التجارات' باب: في بيع الخيار حديث (2184) من طريق ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله فذكره۔

1171- اخرجه احمد (217/3) وابو داؤد (282/3) كتاب البيوع' باب: في الرجل يقول في البيع لا خلابة' حديث (3501) والنسائي (252/2) كتاب البيوع' باب الخديعة في البيع' حديث 4485) وابن ماجه (788/2) كتاب الاحكام' باب: الحجر على من يفسد ماله' حديث (2354) من طريق سعيد عن قتادة عن انس بن مالك فذكره۔

ارشاد فرمایا: جب تم کچھ سودا کرو تو یہ کہو: یہ اتنا' اتنا ہے' اور کوئی دھوکہ نہیں ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص جو لین دین کے اندر ناقص ہو' اس کو تصرف سے روک دیا جائے' جبکہ اس کی عقل کمزور ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک آزاد اور بالغ شخص کو تصرف کرنے سے روکا نہیں جاسکتا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُصَرَّاةِ

باب 28- "مصراۃ" کا حکم

1172 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا حَلَبَهَا اِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مصراۃ (جانور) کو خرید لے' تو اسے اختیار ہوگا' جبکہ وہ اس کا دودھ دوہ چکا ہو' اگر وہ چاہے' تو اسے واپس کردے' اور اس کے ساتھ کھجور کا ایک صاع واپس کردے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور صحابی سے بھی حدیث منقول ہے۔

1173 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَّا سَمْرَاءَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا سَمْرَاءَ يَعْنِىْ لَا بُرَّ

1172- اخرجه احمد (406'386/2) من طريق حماد بن سلمة عن محمد بن زياد عن ابى هريرة به' ومن طريق موسىٰ بن ... هريرة' اخرجه البخارى (423/4) كتاب البيوع' باب: النهى للبائع ان لا يحفل الابل والبقر والغنم وكلا محفلة والمصراة' حديث ... ومسلم (1158/3) كتاب البيوع' باب: حكم بيع المصراة' حديث (1524-23)

1173- اخرجه احمد (273'248/2) ومسلم (1158/3) كتاب البيوع باب: حكم بيع المصراة: حديث (1524-25) وابوداؤد (270/3) كتاب البيوع' باب: من اشترى مصراة فكرهها' حديث (3444) والنسائى (254/7) كتاب البيوع' باب: النهى عن المصراة' حديث (4489) وابن ماجه (753/2) كتاب التجارات باب: بيع المصراة' حديث (2239) والدارمى (251/2) كتاب البيوع' باب: فى المحفلات' والحميدى (446/2) حديث (1029) من طريق محمد بن سيرين عن ابى هريرة فذكره.

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص مصراۃ (جانور) کو خرید لے تو تین دن تک اسے اختیار ہوگا کہ وہ اگر چاہے تو اسے واپس کردے اور اس کے ساتھ اناج کا ایک صاع واپس کردے جو گندم نہ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہمارے اصحاب کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''لاسمراء'' کا مطلب ہے: وہ گندم نہ ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَيْعِ

باب 29- سودا کرتے وقت جانور پر سوار رہنے کی شرط عائد کرنا

1174 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا وَّاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ اِلٰى اَهْلِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الشَّرْطَ فِي الْبَيْعِ جَائِزًا اِذَا كَانَ شَرْطًا وَّاحِدًا وَّهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَجُوْزُ الشَّرْطُ فِي الْبَيْعِ وَلَا يَتِمُّ الْبَيْعُ اِذَا كَانَ فِيْهِ شَرْطٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹ فروخت کیا اور یہ شرط رکھی کہ وہ اپنے گھر پہنچنے تک اس پر سوار رہیں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک سودے میں اس طرح کی شرط عائد کرنا درست ہے جبکہ وہ ایک ہی شرط ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: سودے میں شرط عائد کرنا درست نہیں ہے۔

اگر سودے میں شرط موجود ہو تو سودا مکمل نہیں ہوتا۔

1174- اخرجه البخاري (141/6) كتاب الجهاد والسير' باب: استئذان الرجل الامام' حديث (2967) والنسائي (297/7) كتاب البيوع' باب: البيع يكون فيه الشرط فيصح البيع والشرط' حديث (4637) من طريق زكريا عن الشعبي' عن جابر بن عبد الله فذكره' واخرجه مسلم (1223/3) كتاب المساقاة' باب: بيع البعير واستثناء ركوبه' حديث (715:113) والنسائي (299/7) كتاب البيوع' باب: البيع يكون فيه الشرط فيصح البيع والشرط' حديث 4640) والحميدي (538/2) حديث (1285) وعبد بن حميد ص (324) حديث (1069) من طريق ابي الزبير عن جابر بن عبد الله فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

باب 30-رہن رکھی ہوئی چیز کو استعمال کرنا

1175 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّيُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّعَلَى الَّذِىْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّنْتَفِعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَىْءٍ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جانور پر سواری کی جاسکتی ہے' جبکہ اسے رہن رکھا گیا ہو اور جانور کا دودھ بھی پیا جاسکتا ہے' جبکہ اسے رہن رکھا گیا ہو' کیونکہ جو شخص اس پر سوار ہوگا' یا جو اس دودھ کو پیئے گا اس جانور کا خرچ اس کے ذمے ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اس حدیث کے ''مرفوع'' ہونے کے صرف عامر شعبی کی' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

کئی راویوں نے اس حدیث کو اعمش کے حوالے سے' ابو صالح کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی کو رہن رکھی ہوئی چیز کو کسی بھی طرح سے استعمال کرنے کا حق نہیں ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ شِرَاءِ الْقِلَادَةِ وَفِيْهَا ذَهَبٌ وَّخَرَزٌ

باب 31- ایسا ہار خریدنا جس میں سونا اور قیمتی پتھر ہوں

1175- اخرجه البخاری (170/5) كتاب الرهن' باب: الرهن مركب ومحلوب' حديث (2512) وابو داؤد (288/3) كتاب البيوع' باب: فی الرهن (حديث 3526) وابن ماجه (816/2) كتاب الرهون' باب: الرهن مركوب ومحلوب' حديث (2440) واخرجه احمد (472'228/2) من طريق زكريا عن عامر الشعبی عن ابی هريرة فذكره.

1176 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِیْ شُجَاعٍ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَیْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا ذَهَبٌ وَّخَرَزٌ فَفَصَلْتُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنِ اثْنَیْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفْصَلَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِیْ شُجَاعٍ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا اَنْ يُّبَاعَ السَّيْفُ مُحَلًّى اَوْ مِنْطَقَةٌ مُفَضَّضَةٌ اَوْ مِثْلُ هٰذَا بِدَرَاهِمَ حَتّٰى يُمَيَّزَ وَيُفْصَلَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ ذٰلِكَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

◆◆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے خیبر کے دن ایک ہار خریدا' جو بارہ دینار کے عوض میں تھا' اس میں سونا بھی تھا' اور قیمتی پتھر بھی تھے' تو میں نے اس سونے کو الگ کیا' تو وہ بارہ دینار سے زیادہ تھا' میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: (ایسے ہار کو) اس وقت تک فروخت نہ کیا جائے' جب تک (سونے اور پتھروں کو) الگ نہ کر دیا جائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک (سونے یا چاندی سے) آراستہ تلوار کو چاندی لگے ہوئے کمربند کو یا اس طرح کی کسی اور چیز کو درہم کے عوض میں فروخت کرنا' اس وقت تک درست نہیں ہے' جب تک اس (سونے یا چاندی کو) ممتاز اور الگ نہ کر دیا جائے۔

امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اہلِ علم نے اس کی اجازت دی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

باب 32- ولاء کی شرط عائد کرنا اور اس بارے میں تنبیہ

1177 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ

1176- اخرجه احمد (21/6) ومسلم (1213/3) كتاب المساقاة' باب بيع القلادة فيها خرز وذهب' حديث (90-1591) وابو داؤد (249/3) كتاب البيوع' باب: في حلية السيف تباع بالدراهم' حديث (3351) والنسائي (279/7)' كتاب البيوع' باب: بيع القلادة فيها الخرز والذهب بالذهب' حديث (4573) من طريق خالد بن ابي عمران عن حنش الصنعاني عن فضالة بن عبيد فذكره.

اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِیْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَی الثَّمَنَ اَوْ لِمَنْ وَّلِیَ النِّعْمَةَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

توضیحِ راوی: قَالَ وَمَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ یُکْنٰی اَبَا عَتَّابٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِیُّ عَنِ ابْنِ الْمَدِیْنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ یَقُوْلُ اِذَا حُدِّثْتَ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَقَدْ مَلَاْتَ یَدَكَ مِنَ الْخَیْرِ لَا تُرِدْ غَیْرَهُ ثُمَّ قَالَ یَحْیٰی مَا اَجِدُ فِیْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ وَمُجَاهِدٍ اَثْبَتَ مِنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ مَنْصُوْرٌ اَثْبَتُ اَهْلِ الْکُوْفَةِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا' تو اس کے مالکان نے ولاء کی شرط رکھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے خرید لو! ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے' جس نے قیمت کی ادائیگی کی ہو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جو اصل مالک ہو۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

منصور بن معتمر کی کنیت ابوعتاب ہے۔

یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: جب تمہیں منصور کے حوالے سے حدیث سنائی جا' تو تمہارا ہاتھ بھلائی سے بھر گیا اب تم کسی دوسرے کا ارادہ نہ کرو' پھر یحییٰ نے فرمایا: میں ابراہیم نخعی اور مجاہد میں سے کسی ایک کو بھی منصور سے زیادہ مستند نہیں سمجھتا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن اسود کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: کوفہ کے رہنے والوں میں منصور سب سے زیادہ مستند ہیں۔

1178 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ یَّشْتَرِیْ لَهُ اُضْحِیَّةً بِدِیْنَارٍ فَاشْتَرٰی اُضْحِیَّةً فَاُرْبِحَ فِیْهَا دِیْنَارًا فَاشْتَرٰی اُخْرٰی مَکَانَهَا فَجَآءَ بِالْاُضْحِیَّةِ وَالدِّیْنَارِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

1178- تفرد به الترمذی من اصحاب الکتب الستة' ینظر تحفة الاشراف (73/3) حدیث (3423) واخرجه ابو داؤد (256/3) کتاب البیوع' باب: فی المضارب یخالف' حدیث (3386) من طریق ابی حصین عن شیخ من اهل المدینة عن حکیم بن حزام به.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِالشَّاةِ وَتَصَدَّقْ بِالدِّينَارِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَحَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ لَّمْ يَسْمَعْ عِنْدِيْ مِنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو بھیجا تا کہ وہ ایک دینار کے عوض میں آپ کے لئے قربانی کا جانور خریدیں' تو حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے ایک جانور خریدا اور پھر ایک دینار کے منافع کے ساتھ اسے فروخت کر دیا اور اس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا' پھر وہ ایک جانور اور ایک دینار لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس جانور کو قربان کر دو اور دینار کو صدقہ کر دو۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میرے نزدیک حبیب بن ابو ثابت نامی راوی نے' حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

1179 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ الْاَعْوَرُ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيْتِ عَنْ اَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ

متنِ حدیث: قَالَ دَفَعَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا لِاَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ اِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ وَّجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّيْنَارِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ مَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ فَقَالَ لَهُ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ صَفْقَةِ يَمِيْنِكَ فَكَانَ يَخْرُجُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰى كُنَاسَةِ الْكُوْفَةِ فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيْمَ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مَالًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيْتٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ عَنْ اَبِيْ لَبِيْدٍ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَلَمْ يَاْخُذْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ

توضیح راوی: وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ اَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَّاَبُوْ لَبِيْدٍ اسْمُهٗ لِمَازَةُ ابْنُ زَبَّارٍ

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دینار دیا' تا کہ میں آپ کے لئے ایک بکری خریدوں میں نے اس سے دو بکریاں خریدیں' ان میں سے ایک کو ایک دینار کے عوض میں فروخت کر دیا' پھر ایک بکری اور ایک دینار لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے معاملے کا تذکرہ کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے سودے میں تمہیں برکت عطا کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کوفہ کے بازار ''کناسہ'' میں جایا کرتے تھے اور وہاں انہیں تجارت میں بہت

1179- اخرجه احمد (376،375/4) وابو داؤد (256/3) كتاب البيوع' باب: في المضارب يخالف' حديث (3385) وابن ماجه (803/2) كتاب الصدقات باب: الامين يتجر فيه فيربح' حديث (2402) من طريق الزبير بن الخريت عن ابي لبيد لمازة بن زبار عن عروة البارقي فذكره.

زیادہ نفع ہوتا تھا' وہ کوفہ کے مالدار ترین افراد میں شامل تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار نہیں کیا۔ ان میں سے ایک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

سعید بن زید نامی راوی' حماد بن زید کے بھائی ہیں اور ابولبید نامی راوی کا نام لمازہ بن زبار ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُكَاتَبِ اِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي

باب 33- ایسے مکاتب کا حکم جب اس کے پاس وہ (رقم) موجود ہو جسے وہ ادا کرسکتا ہو

1180 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيْرَاثًا وَّرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَّمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَّهٰكَذَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَوْلَهُ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب مکاتب شخص کو دیت میں سے یا وراثت میں سے کوئی حصہ ملنا ہو' تو اسے اس حساب سے حصہ ملے گا' جتنا اس کا حصہ آزاد ہو چکا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: مکاتب کا جتنا حصہ آزاد ہوا ہے' اس حساب سے اس کی دیت آزاد شخص کے طور پر دی جائے گی اور بقیہ حصے کی غلام کی دیت کے طور پر دی جائے گی۔

اس بارے میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

1180- اخرجه احمد (369/1) وابو داؤد (194/4) كتاب الديات' باب: في دية المكاتب' حديث (4582) والنسائي (46/8) كتاب القسامة' باب: دية المكاتب' حديث (4811) من طريق ايوب عن عكرمة عن ابن عباس فذكره۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

خالد نے عکرمہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے' ان کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: جب تک مکاتب کے ذمے ایک درہم کی ادائیگی بھی لازم ہے' وہ غلام شمار ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

1181 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلٰى مِائَةِ اُوقِيَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَ اَوَاقٍ اَوْ قَالَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْمُكَاتَبَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ كِتَابَتِهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَهُ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دینے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے غلام کے ساتھ ایک سو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرے اور وہ اس کی ادائیگی کر دے' صرف دس اوقیہ باقی رہ جائیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) دس درہم باقی رہ جائیں' پھر وہ ادائیگی سے عاجز آ جائے' تو وہ (مکاتب) غلام شمار ہوگا۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی مکاتب غلام کے ذمے اپنی کتابت میں سے' جب تک کوئی بھی ادائیگی باقی ہے' وہ غلام شمار ہوگا۔

حجاج نے اس روایت کو عمرو بن شعیب کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

1182 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ' قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ نَبْهَانَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ' عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ' قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ

1181- اخرجه احمد (178/2, 206) وابو داؤد (20/4, 21) كتاب العتق' باب في المكاتب يؤدي بعض كتابته فيعجز او يموت' حديث (3926) وابن ماجه (842/2) كتاب العتق' باب: المكاتب' حديث (2519) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو فذكره۔

اِحْدَاكُنَّ مَا يُؤَدِّىْ ' فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ''

قَالَ اَبُوْعِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ 'وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّوَرُّعِ' وَقَالُوْا: لَا يُعْتَقُ الْمُكَاتِبُ' وَاِنْ كَانَ عِنْدَهٗ مَا يُؤَدِّىْ حَتّٰى يُؤَدِّىَ.

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی عورت کے مکاتب غلام کے پاس اتنا مال ہو جسے وہ ادا کرسکتا ہو تو اس عورت کو اس سے پردہ کرنا چاہیے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک حدیث کا حکم احتیاط کے طور پر ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: وہ مکاتب اس وقت تک آزاد نہیں ہوگا' جب تک وہ اپنے ذمے تمام ادائیگی کو ادا نہیں کر دیتا۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيْمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهٗ مَتَاعَهٗ

باب 34- جب کسی شخص کے مقروض کو مفلس قرار دیا جائے اور وہ شخص اپنا سامان اس مفلس کے پاس پائے

1183 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا امْرِئٍ اَفْلَسَ وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهٗ عِنْدَهٗ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَوْلٰى بِهَا مِنْ غَيْرِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِىِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

1181- اخرجه احمد (289/6) وابو داؤد (21/4) كتاب العتق' باب: فى المكاتب يؤدى بعض كتابة فيعجز او يموت' حديث (3928) وابن ماجه (842/2) كتاب العتق: باب: المكاتب' حديث (25020) والحميدى (138/1) حديث (289) من طريق الزهرى' عن نبهان مولىٰ ام سلمة عن ام سلمة به.

1183- اخرجه مالك فى الموطا (678/2) كتاب البيوع ' باب: ما جاء فى افلاس الغريم' حديث (88) والبخارى (76/5) كتاب الاستقراض' باب: اذا وجد ماله عند مفلس فى البيع والقرض والوديعة فهو احق به' حديث (2402) ومسلم (1193/3) كتاب المساقاة' باب: من ادرك ما باعه عن دالمشترى' وقد افلس' فله الرجوع فيه حديث (22-1559) وابو داؤد (286/3) كتاب البيوع' باب: فى الرجل يفلس فيجد الرجل متاعه بعينه عنده' حديث (3519) والنسائى (311/7) كتاب البيوع' باب: لرجل يبتاع البيع فيفلس ويوجد المتاع بعينه' حديث (4676) وابن ماجه (790/2) كتاب الاحكام' باب: من وجد متاعه بعينه لد رجل قد افلس' حديث (3358) والدارمى (262/2) كتاب البيوع' باب: فيمن وجد متاعه عند المفلس' واخرجه احمد (228/2'247'249) والحميدى (448/2) حديث (1036) من طريق عمر بن عبد العزيز عن ابى بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن ابى هريرة فذكره.

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور پھر کوئی شخص اپنا سامان بعینہٖ اس کے پاس پائے' تو وہ شخص اس سامان کا دوسروں سے زیادہ حقدار ہے۔

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اس کی حیثیت دیگر قرض خواہوں کی سی ہوگی۔

اہلِ کوفہ اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَّدْفَعَ اِلَى الذِّمِّيِّ الْخَمْرَ يَبِيْعُهَا لَهُ

باب 35- مسلمان کے لئے اس بات کی ممانعت کہ وہ شراب کسی ذمی کو دے تا کہ وہ اس کی طرف سے اسے فروخت کرے

1184 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَقُلْتُ اِنَّهٗ لِيَتِيْمٍ فَقَالَ اَهْرِيْقُوْهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا

مذاہبِ فقہاء: وَقَالَ بِهٰذَا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَكَرِهُوا اَنْ تُتَّخَذَ الْخَمْرُ خَلًّا وَاِنَّمَا كُرِهَ مِنْ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُسْلِمُ فِيْ بَيْتِهٖ خَمْرٌ حَتّٰى يَصِيْرَ خَلًّا وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِيْ خَلِّ الْخَمْرِ اِذَا وُجِدَ قَدْ صَارَ خَلًّا

اَبُو الْوَدَّاكِ اسْمُهٗ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی' جب سورۂ مائدہ نازل ہوئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: میں نے عرض کی: یہ ایک یتیم کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے بہا دو!

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1184- اخرجه احمد (26/3) من طريق مجالد عن ابي الوداك عن ابي سعيد الخدري فذكره.

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔
اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: شراب کو سرکہ بنانا حرام ہے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کو حرام اس صورت میں قرار دیا گیا ہے ویسے اللہ بہتر جانتا ہے کہ کسی مسلمان کے گھر میں شراب موجود ہو اور پھر وہ سرکہ بن جائے جبکہ بعض اہلِ علم نے شراب کے سرکے کی اجازت دی ہے جبکہ وہ ایسی حالت میں پائی جائے کہ خود بخود سرکہ بن چکی ہو۔
ابوودّاک نامی راوی کا نام جبیر بن نوف ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَنَّ الْعَارِیَةَ مُؤَدَّاةٌ

باب 36- عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز قابلِ واپسی ہوگی

1185 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيْكٍ وَّقَيْسٌ عَنْ اَبِیْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلٰى اٰخَرَ شَیْءٌ فَذَهَبَ بِهٖ فَوَقَعَ لَهٗ عِنْدَهٗ شَیْءٌ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّحْبِسَ عَنْهُ بِقَدْرِ مَا ذَهَبَ لَهٗ عَلَيْهِ وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَقَالَ اِنْ كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ دَرَاهِمُ فَوَقَعَ لَهٗ عِنْدَهٗ دَنَانِيْرُ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّحْبِسَ بِمَكَانِ دَرَاهِمِهٖ اِلَّا اَنْ يَّقَعَ عِنْدَهٗ لَهٗ دَرَاهِمُ فَلَهٗ حِيْنَئِذٍ اَنْ يَّحْبِسَ مِنْ دَرَاهِمِهٖ بِقَدْرِ مَا لَهٗ عَلَيْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی امانت تمہارے پاس رکھوائے اسے امانت واپس کردو اور جو شخص تمہارے ساتھ خیانت کرے تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔
بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے کسی دوسرے سے کوئی چیز لینی ہو اور وہ دوسرا شخص اس کی چیز لے جائے اور دوسرے شخص کی کوئی چیز پہلے شخص کے پاس موجود ہو تو اب پہلے شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے دوسرا شخص اس کی جو چیز لے گیا ہے اس کے حساب سے دوسرے شخص کی چیز اپنے پاس رکھے۔
تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے اس کی اجازت دی ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
وہ یہ فرماتے ہیں: اگر پہلے شخص نے دوسرے سے درہم لینے تھے اور دوسرے شخص کے دینار اس کے پاس موجود ہوں تو اب پہلے شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے: وہ اس کے درہموں کی جگہ (ان دیناروں کو) اپنے پاس روک لے البتہ اگر پہلے شخص کے پاس

1185- اخرجه ابو داؤد (290/3) كتاب البيوع، باب: في الرجل ياخذ حقه من تحت يده، حديث (3535) والدارمی (264/2) كتاب البيوع، باب: اداء الامانة، من طريق قيس وشريك عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة فذكره.

درہم ہی موجود ہوتے' تو اس صورت میں وہ دوسرے شخص کے درہم اپنے پاس روک سکتا تھا' اس حساب سے جو اس نے اس دوسرے شخص سے وصول کرنے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ

باب 37- ادھار لی ہوئی چیز کو واپس کرنا ضروری ہے

1186 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: فِي الْخُطْبَةِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَّالزَّعِيمُ غَارِمٌ وَّالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ سَمُرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ وَاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ وَحَدِيْثُ اَبِي اُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَّقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شے ادھار لی جائے' اسے واپس کرنا ضروری ہے' اور ضمانت دینے والا شخص ذمہ دار ہوتا ہے' اور قرض کی ادائیگی (ضروری) ہے۔

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ' حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند کے ہمراہ بھی اسے نقل کیا گیا ہے۔

1187 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ فَهُوَ اَمِيْنُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ يَعْنِي الْعَارِيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا يَضْمَنُ صَاحِبُ الْعَارِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

1186- اخرجه احمد (267/5) وابو اداؤد (297/3) كتاب البيوع' باب: في تضمين العارية' حديث (3565) وابن ماجه (408/2) كتاب الصدقات' باب: الكفالة' حديث (2405) من طريق اسماعيل بن عياش عن شرحبيل بن مسلم الخولاني عن ابي امامة فذكره.

1187- اخرجه احمد (8/5'12'13) وابو داؤد (296/3) كتاب البيوع' باب: في تضمين' العارية' حديث (3561) وابن ماجه 802/2 كتاب الصدقات باب: العارية' حديث (2400) والدارمي (264/2) كتاب البيوع' باب: العارية مؤداة' من طريق سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب فذكره.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ عَلٰى صَاحِبِ الْعَارِيَةِ ضَمَانٌ اِلَّا اَنْ يُّخَالِفَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہاتھ (یعنی آدمی) نے جو چیز لی ہوا سے ادا کرنا لازم ہے۔
قتادہ کہتے ہیں: اس کے بعد حسن اس روایت کو بھول گئے اور انہوں نے یہ کہا: وہ شخص تمہارا امین ہوگا' اور اس پر ضمان لازم نہیں ہوگا یعنی یہ ادھار لی ہوئی چیز کا حکم ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص کو کوئی چیز ادھار دی گئی ہو (اگر وہ چیز اس سے ضائع ہو جائے) تو وہ تاوان ادا کرے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم یہ کہتے ہیں: جس شخص کو کوئی چیز ادھار دی گئی ہو' اس پر تاوان ادا کرنا اسی صورت میں لازم ہوگا' جب وہ (طے شدہ شرائط) کی خلاف ورزی کرے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِحْتِكَارِ

باب 38- ذخیرہ اندوزی کرنا

1188 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ

فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ يَّا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا رُوِىَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ وَالْحِنْطَةَ وَنَحْوَ هٰذَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّاَبِىْ اُمَامَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ مَعْمَرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا احْتِكَارَ الطَّعَامِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِى الْاِحْتِكَارِ

1188- اخرجه احمد (453/3، 400/6) ومسلم (1228/3) كتاب المساقاة' باب: تحريم الاحتكار فى الاقوات' حديث (130-1605) وابو داؤد (271/3) كتاب البيوع' فى النهى عن الحكرة' حديث (3447) وابن ماجه (728/2) كتاب التجارات: باب: الحكرة والجلب' حديث (2154) والدارمى (248/2، 249) كتاب البيوع' باب: النهى عن الاحتكار' من طريق سعيد بن المسيب عن معمر بن عبد الله بن فضلة به۔

فِیْ غَیْرِ الطَّعَامِ وقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَاْسَ بِالِاحْتِکَارِ فِی الْقُطْنِ وَالسِّخْتِیَانِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: صرف گنہگار شخص ذخیرہ اندوزی کرسکتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سعید سے کہا: اے ابومحمد! آپ بھی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں؟

معمر نامی راوی بیان کرتے ہیں وہ صاحب ذخیرہ اندوزی کیا کرتے تھے۔

سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ تیل گندم اور اس طرح کی دیگر چیزوں کا ذخیرہ کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

معمر سے منقول روایت ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے اناج کو ذخیرہ کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اناج کے علاوہ دوسری چیزوں کو ذخیرہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: روئی اور چمڑے وغیرہ جیسی اشیاء کی ذخیرہ اندوزی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ بَیْعِ الْمُحَفَّلَاتِ

باب 39- جن جانوروں کا دودھ روکا گیا ہو ان کا سودا کرنا

1189 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوْقَ وَلَا تُحَفِّلُوْا وَلَا یُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَحَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَیْعَ الْمُحَفَّلَةِ وَهِیَ الْمُصَرَّاةُ لَا یَحْلُبُهَا صَاحِبُهَا اَیَّامًا اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ لِیَجْتَمِعَ اللَّبَنُ فِیْ ضَرْعِهَا فَیَغْتَرَّ بِهَا الْمُشْتَرِیْ وَهٰذَا ضَرْبٌ مِّنَ الْخَدِیْعَةِ وَالْغَرَرِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (سامان کے) منڈی پہنچنے سے پہلے (راستے میں سودا نہ کرو) اور دودھ روکے ہوئے جانور کو فروخت نہ کرو اور کوئی شخص کسی دوسرے کے لئے مصنوعی بولی نہ لگائے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے ''محفلہ'' کی فروخت کو مکروہ قرار دیا ہے اس سے مراد ''مصرات'' ہے

1189- اخرجه احمد (256/1) من طریق ابی الاحوص عن سماك عن عکرمة عن ابن عباس فذکره.

یعنی جس جانور کا مالک چند دنوں تک اس کا دودھ نہ دوہے تا کہ اس کے تھنوں میں دودھ اکٹھا ہو جائے اور وہ اس کے ذریعے خریدار کو دھوکہ دے سکے کیونکہ یہ دھوکے اور فریب کی ایک قسم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ يُقْتَطَعُ بِهَا مَالُ الْمُسْلِمِ

باب 40- جھوٹی قسم کے ذریعے مسلمان کا مال ہتھیانا

1190 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَّحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قسم اٹھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو' تا کہ اس کے ذریعے وہ کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔

حضرت اشعث بیان کرتے ہیں' یہ حکم میرے بارے میں ہے' اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے اور ایک یہودی شخص کے درمیان زمین کا تنازعہ تھا اس نے مجھے دینے سے انکار کیا تھا میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا' کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے فرمایا: تم قسم اٹھالو! میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو قسم اٹھالے گا' اور میرا مال لے جائے گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نام کے عہد اور اس کے نام کی قسموں کے بدلے میں تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں''۔

یہ آیت آخر تک ہے۔

اس بارے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ

باب41- جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے

1191 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ

توضیحِ راوی: عَوْنُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا وَّهُوَ مُرْسَلٌ اَيْضًا

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ تَكُنْ بَيِّنَةٌ قَالَ الْقَوْلُ مَا قَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ اَوْ يَتَرَادَّانِ قَالَ اِسْحٰقُ كَمَا قَالَ وَكُلُّ مَنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ فَعَلَيْهِ الْيَمِيْنُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رُوِىَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمْ شُرَيْحٌ وَّغَيْرُهُ نَحْوُ هٰذَا

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے' تو فروخت کرنے والوں کو قول کا اعتبار ہوگا' اور خریدار کو اختیار ہوگا۔ (وہ سودا ختم کردے)

یہ روایت "مرسل" ہے' کیونکہ عون بن عبداللہ نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کو نقل کیا گیا ہے' اور یہ روایت بھی "مرسل" ہے۔

ابن منصور بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: اگر خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: سامان کے مالک کے قول کا اعتبار ہوگا' پھر وہ دونوں سودا ختم کر دیں گے۔

اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح کی رائے بیان کی ہے۔

نیز جس شخص کے قول کا اعتبار ہوگا' اس پر قسم اٹھانا لازم ہوگا۔

اسی طرح کی روایت بعض تابعین سے بھی منقول ہے' جن میں سے ایک حضرت قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔

1191- اخرجه احمد (466/1) من طريق ابن عجلان عن عون بن عبد الله عن ابن مسعود به' واخرجه ابو داؤد (285/3) كتاب البيوع' باب: اذا اختلف البيعان والمبيع قائم' حديث (3511) والنسائي (303'302/7) كتاب البيوع: باب: اختلاف المتبايعين في الثمن' حديث (4648) من طريق محمد بن الاشعث عن ابيه عن جده عبد الله بن مسعود فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَآءِ

باب 42- اضافی پانی فروخت کرنے کا حکم

1192 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِی الْمِنْھَالِ عَنْ اِیَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُزَنِیِّ

متنِ حدیث: قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْمَآءِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّبُھَیْسَۃَ عَنْ اَبِیْھَا وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَآئِشَۃَ وَاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اِیَاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّھُمْ کَرِھُوا بَیْعَ الْمَآءِ وَھُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ فِیْ بَیْعِ الْمَآءِ مِنْھُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ

◆◆ حضرت ایاس بن عبد مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت بہیسہ کی ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ایاس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے پانی کی فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے پانی کو فروخت کرنے کی اجازت دی ہے' ان میں سے ایک حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

1193 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا یُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِیُمْنَعَ بِہِ الْکَلَاُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْمِنْھَالِ اسْمُہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُطْعِمٍ کُوْفِیٌّ وَّھُوَ الَّذِیْ رَوٰی عَنْہُ حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ

1192– اخرجہ احمد (417/3)' (138/4) وابوداؤد (278/3) کتاب البیوع' باب: فی بیع فضل الماء' حدیث (3478) والنسائی (307/7) کتاب البیوع' باب: الماء حدیث (4660) وابن ماجہ' (828/2) کتاب الرہون' باب: النہی عن بیع الماء' حدیث (2476) والدارمی (269/2) کتاب البیوع (269/2) کتاب البیوع' باب: النہی عن بیع الماء' والحمیدی (405/2) حدیث (912) من طریق عمرو بن دینار عن ابی المنہال' عن ایاس بن عبد المزنی فذکرہ۔

1193– اخرجہ مالک فی الموطا (744/2) کتاب الاقضیۃ' باب: القضاء فی المیاہ' حدیث (29) والبخاری (39/5) کتاب الشرب والمساقاۃ' باب: من قال: ان صاحب الماء احق بالماء حتی یروی' حدیث (2353) ومسلم (1198/3) کتاب المساقاۃ' باب: تحریم فضل بیع الماء الذی یکون بالفلاۃ' ویحتاج الیہ لرعی الکلا' حدیث (36-1566) وابن ماجہ (828/2) کتاب الرہون' باب: النہی عن منع فضل الماء لیمنع بہ الکلاء' حدیث (2478) والحمیدی (477/2) حدیث (1124) من طریق اللیث عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرہ بہ۔

وَّاَبُو الْمِنْهَالِ سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ بَصْرِيٌّ صَاحِبُ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اضافی پانی کو روکا نہ جائے ورنہ اس وجہ سے گھاس کے اگنے میں رکاوٹ پیش آئے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابومنہال کا نام عبدالرحمٰن بن مطعم کوفی ہے۔اور یہ وہ صاحب ہیں جن کے حوالے حبیب بن ثابت نے احادیث روایت کی ہیں۔

ابومنہال سیار بن سلامہ بصرہ کے رہنے والے ہیں' اور حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ

باب 43- نر کو جفتی کے لئے کرائے پر دینا مکروہ ہے

1194 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِیْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِیْ قَبُوْلِ الْكَرَامَةِ عَلٰى ذٰلِكَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' نر جانور کو جفتی کے لئے کرائے پر دیا جائے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حوالے سے بطور انعام وصولی کو درست قرار دیا ہے۔

1195 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِیُّ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِلَابٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا

1194- اخرجه البخاری (539/4) كتاب الاجارة: باب: عسب الفحل' حديث (2284) واحمد (14/2) وابو داؤد (267/3) كتاب الاجارة' باب: فی عسب الفحل' حديث (2429) والنسائی (310/7) كتاب البيوع' باب: بيع ضراب الجمل' حديث (4671) من طريق علی بن الحكم عن نافع عن ابن عمر فذكره۔

1195- اخرجه النسائی (310/7) كتاب البيوع' باب: بيع ضراب الجمل' حديث (4672) من طريق هشام بن عروة عن محمد بن ابراهيم التيمی عن انس فذكره۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي الْكَرَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کلاب قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نر جانور کو جفتی کے لئے کرائے پر دینے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے اس سے منع کر دیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم بعض اوقات نر جانور کو جفتی کے لئے دیتے ہیں' تو ہمیں اس کے بدلے میں انعام ملتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انعام کی اسے اجازت دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اس روایت کو صرف ابراہیم بن حمید نامی راوی کی ہشام بن عروہ سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

باب 44- کتے کی قیمت کا حکم

1196 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ وَّمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَّثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ رَافِعٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا ثَمَنَ الْكَلْبِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پچھنے لگانے والے شخص کی کمائی حرام ہے۔ فاحشہ عورت کی کمائی حرام ہے' اور کتے کی قیمت حرام ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1196- اخرجه احمد (465'464/3) ومسلم (1199/3) كتاب المساقاة' باب: تحريم ثمن الكلب' وحلوان الكاهن' ومهر البغي' والنهي عن بيع السنور' حديث (1568-40) وابو داؤد (266/3) كتاب البيوع' الاجارة باب: في كسب الحجام' حديث (3421) والنسائي (190/7) كتاب البيوع' باب: النهي عن ثمن الكلب' حديث (4294) والدارمي (272/2) كتاب البيوع' باب: النهي عن كسب الحجام' من طريق السائب بن يزيد' عن رافع بن خديج فذكره.

حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کرلیا جاتا ہے۔انہوں نے کتے کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے شکاری کتے کی قیمت (وصول کرنے) کی اجازت دی ہے۔

1197 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ

متنِ حدیث: قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت' فاحشہ عورت کی کمائی اور کاہن کو ملنے والی نیاز (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَسْبِ الْحَجَّامِ

باب 45- پچھنے لگانے والے شخص کا معاوضہ

1198 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ اَخَا بَنِيْ حَارِثَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهُ وَيَسْتَاْذِنُهُ حَتّٰى قَالَ اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَّاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَجَابِرٍ وَّالسَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مُحَيِّصَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1197- اخرجه مالك في المؤطا (656/2) كتاب البيوع: باب: ما جاء في ثمن الكلب' حديث (68) واحمد (118/4) والبخاري (497/4) كتاب البيوع' باب: ثمن الكلب' حديث (2237) ومسلم (1198/3) كتاب المساقاة' باب: تحريم الكلب وحلوان الكاهن' ومهر البغي' والنهي عن بيع السنور' حديث (39-1567) وابو داؤد (267/3) كتاب البيوع' الاجارة باب: في حلوان الكاهن' حديث (3428) والنسائي (189/7) كتاب البيوع' باب: النهي عن ثمن الكلب' حديث (4292) وابن ماجه (730/2) كتاب التجارات' باب: النهي عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن وعسب الفحل' حديث (2159) والدارمي (255/2) كتاب البيوع' باب: النهي عن ثمن الكلب' و مهر البغي وحلوان الكاهن وعسب الفحل' حديث (2159) والدارمي (255/2) كتاب البيوع' باب: النهي عن ثمن الكلب' والحميدي (214/1) حديث (450) من طريق الزهري عن ابي بكر بن عبد الرحمن بن ابي مسعود الانصاري فذكره۔

1198- اخرجه احمد (435/5) وابو داؤد (266/3) كتاب البيوع' باب: في كسب الحجام' حديث (3422) وابن ماجه (732/2) كتاب التجارات' باب كسب الحجام' حديث (2166) والحميدي (387/2) حديث (878) من طريق ابن شهاب عن ابن محيصة اخي بني حارثة عن ابيه محيصة فذكره۔

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ سَاَلَنِیْ حَجَّامٌ نَهَيْتُهٗ وَاٰخُذُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پچھنے لگانے کی اُجرت لینے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس سے منع کر دیا' وہ بار بار نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں سوال کرتے رہے اور آپ سے اجازت مانگتے رہے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس (معاوضے سے) اپنے اونٹ کو چارہ کھلا دو یا اپنے غلام کو کھانا کھلا دو۔

اس بارے میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر پچھنے لگانے والا مجھ سے یہ سوال کرے گا تو میں اسے منع کر دوں گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ كَسْبِ الْحَجَّامِ

باب 46- پچھنے لگانے کی آمدن کی اجازت

1199 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهٗ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّكَلَّمَ اَهْلَهٗ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةَ اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِیْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ

◆◆ حمید بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پچھنے لگانے والے شخص کی آمدن کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے تھے' حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو پچھنے لگائے تھے' تو نبی اکرم ﷺ

1199- اخرجہ مالك فی الموطا (974/2) کتاب الاستئذان' باب: ما جاء فی الحجامة واجرة الحجام' حدیث (26-27) والبخاری (159-158/10) کتاب الطب' باب: الحجامة من الداء' حدیث (5696) ومسلم (1204/3) کتاب المساقاة' باب: حل اجرة الحجامة' حدیث (1577-62) وابو داؤد (266/3) کتاب البیوع' الاجارة: باب فی کسب الحجام' حدیث (2424) واخرجه احمد (182'107'100/3) وعبد بن حمید ص (414) حدیث (1403) من طریق حمید عن انس بن مالك فذكره۔

نے انہیں اناج کے دوصاع دینے کی ہدایت کی تھی۔ آپ نے اس کے مالک کے ساتھ بات کی تو اس کے مالک نے اس کے خراج میں کمی کر دی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا: تم دوا کے طور پر جو (طریقہ علاج) استعمال کرتے ہو اُن میں سب سے بہترین پچھنے لگوانا ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) سب سے عمدہ علاج پچھنے لگانا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' انہوں نے پچھنے لگانے کی آمدن کو جائز قرار دیا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

باب 47- کتے اور بلی کی قیمت حرام ہے

1200 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَنْبَاَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ اضْطِرَابٌ وَّلَا يَصِحُّ فِيْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ عَنْ جَابِرٍ وَّاضْطَرَبُوْا عَلَى الْاَعْمَشِ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ ثَمَنَ الْهِرِّ وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوٰى ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

اس حدیث کی سند میں اضطراب موجود ہے۔

اس روایت کو اعمش کے حوالے سے' ان کے بعض ساتھیوں کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے۔

راویوں نے اعمش کے حوالے سے اضطراب کیا ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ کے نزدیک بلی کی قیمت مکروہ ہے' جب کہ بعض اہلِ علم نے اس کی اجازت دی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1200- اخرجه ابو داؤد (278/3) كتاب البيوع' باب: في ثمن السنور' حديث (3479) من طريق الاعمش عن ابي سفيان عن جابر بن عبد الله فذكره' ومن طريق ابن الزبير عن جابر بنحوه' اخرجه احمد (386'349'339/3) وابن ماجه (731/2) كتاب التجارات' باب: النهي عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن وعسب الفحل' حديث (2161) والنسائي (190/7) كتاب البيوع' باب: الرخصة في ثمن كلب الصيد' حديث (4295).

ابن فضیل نے اعمش کے حوالے سے ابوحازم کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے دیگر سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

1201 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَعُمَرُ بْنُ زَيْدٍ لَّا نَعْرِفُ كَبِيْرَ اَحَدٍ رَوٰى عَنْهُ غَيْرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کو کھانے اور اس کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہمارے علم کے مطابق امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور کسی بڑے محدث نے عمر بن زید کے حوالے سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

1202 اَخْبَرَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا يَصِحُّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَتَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَضَعَّفَهٗ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهٗ اَيْضًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے کتے کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔

یہ روایت اس سند کے حوالے سے مستند نہیں ہے۔

ابومہزم نامی راوی کا نام یزید بن سفیان ہے۔

ان کے بارے میں شعبہ بن حجاج نے کچھ کلام کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس کی سند بھی مستند نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ

باب 48- گانے والی کنیزوں کو فروخت کرنا حرام ہے

1203 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ

1201- اخرجه ابو داؤد (278/3) كتاب البيوع، باب: في ثمن السنور، حديث (3480) وابن ماجه (1082/2) كتاب الصيد، باب: الهرة، حديث (3250) وعبد بن حميد (319) حديث (1044) من طريق عمر بن زيد الصنعاني عن ابي الزبير عن جابر فذكره۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَیْرَ فِیْ تِجَارَةٍ فِیْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِیْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ) اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ اُمَامَةَ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ عَلِیِّ بْنِ یَزِیْدَ وَضَعَّفَهُ وَهُوَ شَامِیٌّ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گانے والی کنیزوں کی خرید وفروخت نہ کرو اور نہ ہی انہیں (گانے بجانے کی) تعلیم دو' کیونکہ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں ہے' اور ان کی قیمت حرام ہے' اسی طرح کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

"اور لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں' جو کھیل کود کی چیزیں خریدتے ہیں' تاکہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے راستے سے بھٹکا دیں"۔ یہ آیت کے آخر تک ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو ہم صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے علی بن یزید نامی راوی کے حوالے سے کلام کیا ہے' اور اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ صاحب شام کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ الْفَرْقِ بَیْنَ الْاَخَوَیْنِ اَوْ بَیْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِی الْبَیْعِ

باب 49- دو بھائیوں یا ماں اور بیٹے کو سودے میں ایک دوسرے سے الگ کرنا حرام ہے

1204 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّیْبَانِیُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُیَیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ اَحِبَّتِهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

◆◆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص (کنیز اور غلام خریدتے ہوئے) ماں اور بیٹے کے درمیان علیحدگی کروا دے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے محبوب لوگوں کے

1203- اخرجه احمد (264'252/5) والحميدی (45/2) حديث (910) من طريق القاسم ابی عبد الرحمن عن ابی امامة فذكره' واخرجه ابن ماجه (733/2) كتاب التجارات' باب: ما لا يحل بيعه' حديث (2168) من طريق عاصم عن ابی المهلب' عن عبيد الله الافريقی عن ابی امامة فذكره بنحوه.

1204- اخرجه احمد (414, 412/5) والدارمی (228'227/2) كتاب السير' باب: النهی عن التفريق بين الوالدة وولدها' من طريق ابی عبد الرحمن الحبلی عن ابی ايوب فذكره' وسياتی برقم (1566)

درمیان علیحدگی کروادے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

1205 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُوْنِ ابْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: وَهَبَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّهُ رُدَّهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّفْرِيْقَ بَيْنَ السَّبْيِ فِي الْبَيْعِ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّفْرِيْقِ بَيْنَ الْمُوَلَّدَاتِ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِيْ اَرْضِ الْاِسْلَامِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَرُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَّوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ قَدِ اسْتَاْذَنْتُهَا بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام عطاء کیے جو دونوں بھائی تھے' میں نے ان میں سے ایک کو فروخت کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: اے علی! تمہارے غلاموں کا کیا حال ہے؟ میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: اسے واپس لے آؤ' اسے واپس لے آؤ۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم نے غلاموں اور کنیزوں کو فروخت کرتے ہوئے انہیں علیحدہ کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

جبکہ بعض اہلِ علم نے اسلامی ریاست کی سرزمین پر پیدا ہونے والے غلاموں اور کنیزوں کے درمیان علیحدگی کرنے کی اجازت دی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلی رائے درست ہے۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ روایت منقول ہے: انہوں نے ماں اور بیٹے کے درمیان سودے میں علیحدگی کر دی تھی' ان سے اس بارے میں بات کی گئی' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں اس عورت سے اجازت لی تھی اور وہ اس سے راضی تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهٖ عَيْبًا

باب 50- جو شخص کوئی غلام خریدے' اسے نفع حاصل کرنے کیلئے خریدے پھر وہ اس میں کوئی عیب پائے

1205- اخرجہ احمد (102/1) وابن ماجہ (756/2) کتاب التجارات باب: النھی عن التفریق بین السبی' حدیث (2249) من طریق الحکم عن میمون بن ابی شبیب عن علی فذکرہ۔

1206 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے: ہر چیز کا نفع اس شخص کے لئے ہوگا' جواس کا تاوان ادا کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو دیگر حوالوں سے بھی نقل کیا گیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

1207 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ اَيْضًا وَّحَدِيْثُ جَرِيْرٍ يُقَالُ تَدْلِيْسٌ دَلَّسَ فِيْهِ جَرِيْرٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

قولِ امام ترمذی: وَتَفْسِيْرُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ هُوَ الرَّجُلُ يَشْتَرِى الْعَبْدَ فَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا فَيَرُدُّهُ عَلَى الْبَائِعِ فَالْغَلَّةُ لِلْمُشْتَرِىْ لِاَنَّ الْعَبْدَ لَوْ هَلَكَ هَلَكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِىْ وَنَحْوُ هٰذَا مِنَ الْمَسَائِلِ يَكُوْنُ فِيْهِ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اسْتَغْرَبَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ قُلْتُ تَرَاهُ تَدْلِيْسًا قَالَ لَا

1206- اخرجه احمد (6/49، 161، 208، 237) وابو داؤد (3/284) كتاب البيوع، باب: فيمن اشترى عبدا فاستعمله ثم وجد به عيبا، حديث (3508) والنسائي (7/254، 255) كتاب التجارات، باب: الخراج بالضمان، حديث (2242) من طريق مخلد بن خفاف عن عروة عن عائشة بذكرته۔

1207- اخرجه احمد (6/80، 116) وابو داؤد (3/284) كتاب البيوع، باب: فيمن اشترى عبدا فاستعمله ثم وجد به عيبا، حديث (3510) وابن ماجه (2/754) كتاب التجارات، باب: الخراج بالضمان، حديث (2243) من طريق عمر بن على المقدمى عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة۔

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نفع کا حق اس شخص کو ہوگا' جو تاوان کا ذمے دار ہوگا۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے' اور ہشام بن عروہ کی روایت کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔
مسلم بن خالد نے اس روایت کو ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ جریر نے بھی اس روایت کو ہشام کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ جریر کی روایت کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے: اس میں ''تدلیس'' پائی جاتی ہے جریر نے اس میں یہ ''تدلیس'' کی ہے: انہوں نے اس روایت کو ہشام بن عروہ سے سنا نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں): حدیث سے مراد یہ ہے: آدمی کوئی غلام خریدتا ہے' تاکہ اس سے نفع حاصل کرے' پھر وہ اس میں کوئی عیب پاتا ہے' تو وہ اس غلام کو فروخت کرنے والے کو واپس کردے گا' اور اس نے اس غلام کے ذریعے جو نفع حاصل کیا وہ خریدار کو ملے گا' کیونکہ اگر وہ غلام ہلاک ہوجاتا ہے' تو یہ نقصان خریدار کا ہونا تھا' اسی طرح کے مسائل ہیں' جن میں خراج (نفع) کا حکم ضمان کے اعتبار سے ہوگا۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو عمر بن علی سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' قرار دیا ہے۔
میں نے دریافت کیا: آپ سمجھتے ہیں' اس میں ''تدلیس'' ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِّ بِهَا

باب 51- گزرنے والے شخص کے لئے پھل کھانے کی اجازت

1208 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ وَرَافِعِ بْنِ عَمْرٍو وَعُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِى اللَّحْمِ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَلِيْمٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِابْنِ السَّبِيْلِ فِيْ اَكْلِ الثِّمَارِ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ اِلَّا بِالثَّمَنِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی باغ میں داخل ہو' وہ وہاں سے کچھ کھالے لیکن کپڑے میں نہ رکھے۔

1208- اخرجه ابن ماجه (772/2) كتاب التجارات' باب: من مر على ماشية قوم او حائط هل يصيب منه؟ حديث (2301) من طريق يحيیٰ بن سليم عن عبيد الله ابن عمر عن نافع عن عبد الله بن عمر فذكره

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت بن عباد بن شرحبیل رضی اللہ عنہ' حضرت رافع بن عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عمیر رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوالحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں' اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' صرف یحییٰ بن سلیم کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے مسافر شخص کے لئے پھل کھانے کی اجازت دی ہے۔

جبکہ بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی صرف قیمت کے عوض (انہیں حاصل کرسکتا ہے)

1209 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِىْ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَرْمِىْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاَخَذُوْنِىْ فَذَهَبُوْا بِىْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِىْ نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْجُوْعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَكُلْ مَا وَقَعَ اَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَاَرْوَاكَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں انصار کے کھجور کے ایک باغ میں پتھر مار رہا تھا انہوں نے مجھے پکڑا اور مجھے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے رافع! تم پتھر کیوں مار رہے تھے ان کے باغ پر؟ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: بھوک کی وجہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پتھر نہ مارو! جو نیچے گری ہوئی ہوں' انہیں کھالو! اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کرے اور آسودہ کرے۔

یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

1210 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِىْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَىْءَ عَلَيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھل کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ضرورت مند شخص' جمع کئے بغیر' انہیں کھالے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1209– اخرجه احمد (2/180'186'203'207) وابو داؤد (2/136) كتاب اللقطة' حديث (1708) والنسائى (8/85) كتاب قطع السارق' باب: الثمر يسرق بعد ان يؤويه الجرين' حديث (8958) وابن ماجه (2/866) كتاب الحدود باب: من سرق من الحرز' حديث (2596) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو بن العاص فذكره.

1210– اخرجه احمد (5/31) وابو داؤد (3/39) كتاب الجهاد: باب: من اقل: انه ياكل مما سقط' حديث (2622) وابن ماجه (2/771) كتاب التجارات باب: من مر على ماشية قوم او حائط هل يصيب منه؟ حديث (2299) من طريق صالح بن جبير عن ابيه عن رافع بن عمرو به.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثُّنْيَا

باب 52- خرید وفروخت میں استثناء کی ممانعت

1211 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ اَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالثُّنْيَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ' مزابنہ' مخابرہ اور غیر طے شدہ استثناء (والے سودوں سے) منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے' جو یونس بن عبید نے عطاء کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ

باب 53- اپنے قبضے میں لینے سے پہلے اناج کو (آگے) فروخت کرنا حرام ہے

1212 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1211- اخرجه البخاری (61/5) كتاب الشرب والساقاة' باب: الرجل يكون له ممر او شرب في حائط او في نخل' حديث (2381) ومسلم (1174/3) كتاب البيوع' باب: النهي عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة وبيع الثمرة قبل دو صلاحها وعن بيع المعاومة وهو بيع السنين' حديث (81-1536) وابو داؤد (262/3) كتاب البيوع: باب: في المخابرة' حديث (3404) والنسائی (296/7) كتاب البيوع' باب: النهي ن بيع الثنيا حتى تعلم' حديث (4633) وابن ماجه (762/2) كتاب التجارات' باب: المزابنة والمحاقلة حديث (2266)(2267) واخرجه احمد (313/3) من طريق عطاء وابي الزبير وسعيد بن ميناء عن جابر بن عبد الله فذكره.

1212- اخرجه البخاری (407/4) كتاب البيوع' باب: ما يذكر في بيع الطعام' والحكرة' حديث (2132) ومسلم (1159/3) كتاب البيوع' باب: بطلان بيع المبيع قبل القبض' حديث (29-1525) وابو داؤد (281/3-282) كتاب البيوع' باب: في بيع الطعام قبل ان يستوفى حديث (4397) والنسائی (285/7) كتاب البيوع' باب: بيع الطعام قبل ان يستوفى' حديث (4597) وابن ماجه (749/2) كتاب التجارات' باب: النهي عن بيع الطعام قبل ما لم يقبض' حديث (2227)' واخرجه احمد (215/1'221'270) والحميدی (236/1) حديث (508) من طريق عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابن عباس فذكره.

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِىْ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيمَنِ ابْتَاعَ شَيْئًا مِمَّا لَا يُكَالُ وَلَا يُوزَنُ مِمَّا لَا يُؤْكَلُ وَلَا يُشْرَبُ اَنْ يَّبِيعَهُ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَوْفِيَهُ وَاِنَّمَا التَّشْدِيْدُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الطَّعَامِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی اناج خریدے تو وہ اسے اس وقت تک (آگے) فروخت نہ کرے جب تک اسے اپنے قبضے میں نہ لے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے ہر شے کا حکم اسی طرح ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے خریدار کے اناج پر قبضہ کرنے سے پہلے اناج کو آگے فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس چیز کو (قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کرنے کی) اجازت دی ہے جسے ماپا نہ جاتا ہو اور اس کا وزن نہ کیا جاتا ہو۔

ان اہلِ علم کے نزدیک شدید تاکید اناج کے بارے میں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى النَّهْىِ عَنِ الْبَيْعِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيهِ

باب 54- اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنے کی ممانعت

1213 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَّلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَسُومُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيهِ

1213- اخرجه مالك فى الموطا (683/2) كتاب البيوع، حديث (95) واحمد (91،63،7/2) والبخارى (413/4) كتاب البيوع، باب: لا يبيع على بيع اخيه ولا يسوم على سوم اخيه حتى ياذن اويترك، حديث (2139) ومسلم (1154/3) كتاب البيوع، باب: تحريم بيع الرجل على بيع اخيه وسومه على سومه وتحريم النجش وتحريم التصرية، حديث (7-1412) وابو داؤد (269/3) كتاب البيوع، باب: فى التلقى، حديث (3436) والنسائى (258/7) كتاب البيوع، باب: بيع الرجل على بيع اخيه، حديث (4503) وابن ماجه (733/2) كتاب التجارات، باب: لا يبيع الرجل على بيع اخيه ولا يسوم على سومه، حديث (2171) والدارمى (255/2) كتاب البيوع، باب لا يبع على بيع اخيه، من طريق مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر فذكره۔

وَمَعْنَى الْبَيْعِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ السَّوْمُ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر اپنا پیغام نہ بھیجے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی روایت کی گئی ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت کے مقابلے میں قیمت نہ لگائے۔

اس حدیث میں سودا کرنے سے مراد یہی ہے: قیمت لگائی جائے یہ بات بعض اہلِ علم کے نزدیک ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ

باب 55-شراب کو فروخت کرنا' اس کی ممانعت

1214 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِاَيْتَامٍ فِي حِجْرِي قَالَ اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّعَائِشَةَ وَاَبِي سَعِيدٍ وَّابْنِ مَسْعُودٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِي طَلْحَةَ رَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ كَانَ عِنْدَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ

◆◆ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے زیرِ پرورش کچھ یتیموں کے لئے شراب خریدی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس شراب کو بہادو اور اس کے برتنوں کو توڑ دو۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

ابویحییٰ سے منقول روایت کو ثوری نے' سدی کے حوالے سے' یحییٰ بن عباد کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس وہ تھی۔

یہ روایت لیث کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بَاب النَّهْيِ اَنْ يُّتَّخَذَ الْخَمْرُ خَلًّا

باب 56-شراب کو سرکہ بنانے کی ممانعت

1214- لم يخرجه بهذا اللفظ سوى الترمذي' ينظر تحفة الاشراف (247/3) حديث (3772) واخرجه الطبراني في المعجم الكبير (99/5) حديث (4714) من طريق معتمر عن ليث به' واخرجه ابو داؤد (326/3) كتاب الاشربة' باب ما جاء في الخمر تخلل' حديث (3675) بنحوه' من طريق ابي هبيرة عن انس بن مالك عن ابي طلحة فذكره.

1215 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا قَالَ لَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: شراب کو سرکہ بنا دیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں!

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1216 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَاصِمٍ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةُ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيْ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةُ لَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ

فی الباب: وَّقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے حوالے سے دس لوگوں پر لعنت کی ہے اسے نچوڑنے والے اسے نچڑوانے والے اسے پینے والے اسے اٹھا کر لے جانے والے جس کے لئے اٹھا کر لے جائی جا رہی ہو جو اسے پلا رہا ہو جو اسے فروخت کرے جو اس کی قیمت کھائے جو شخص اسے خریدے یا جس کے لئے اسے خریدا جائے۔

یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اس طرح کی روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ احْتِلَابِ الْمَوَاشِي بِغَيْرِ اِذْنِ الْاَرْبَابِ

باب 57- مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دوہ لینا

1217 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1215- اخرجه احمد(3/119-180) ومسلم 3/1573) كتاب الاشربة' باب تحريم تخليل الخمر' حديث (11-1983) من طريق سفيان عن السدى عن يحيى بن عباد عن انس بن مالك فذكره.

1216- اخرجه ابن ماجه (2/1122)كتاب الاشربة' باب: لعنت الخمر على عشرة اوجه' حديث (3381) من طريق ابى عاصم عن شبيب بن بشر عن انس بن مالك به.

1217- اخرجه ابو داؤد (3/39)كتاب الجهاد' باب: فى ابن السبيل ياكل من التمر ويشرب من اللبن اذا مربه' حديث (2619) من طريق قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب فذكره.

متن حدیث: اِذَا اَتَی اَحَدُکُمْ عَلٰی مَاشِیَةٍ فَاِنْ کَانَ فِیْهَا صَاحِبُهَا فَلْیَسْتَاْذِنْهُ فَاِنْ اَذِنَ لَهٗ فَلْیَحْتَلِبْ وَلْیَشْرَبْ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْهَا اَحَدٌ فَلْیُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْیَسْتَاْذِنْهُ فَاِنْ لَمْ یُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْیَحْتَلِبْ وَلْیَشْرَبْ وَلَا یَحْمِلْ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ سَمُرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِیْحٌ

وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ رِوَایَةِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالُوْا اِنَّمَا یُحَدِّثُ عَنْ صَحِیْفَةِ سَمُرَةَ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی جانور کے پاس آئے تو اگر وہاں اس کا مالک موجود ہو تو وہ اس سے اجازت لے اگر وہ مالک اسے اجازت دے تو وہ اس کا دودھ دوہ کر پی لے لیکن اگر وہاں کوئی شخص موجود نہ ہو تو وہ تین مرتبہ آواز دے اگر وہ شخص اسے جواب دے تو وہ اس سے اجازت لے اگر کوئی اسے جواب نہیں دیتا تو اس کا دودھ دوہ لے (اور وہیں پی لے) اسے ساتھ نہ لے جائے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع صحیح ہے۔

بعض محدثین نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے صحیفہ سے احادیث نقل کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ بَیْعِ جُلُوْدِ الْمَیْتَةِ وَالْاَصْنَامِ

باب 58- مردہ جانوروں کی کھال اور بتوں کو فروخت کرنے کا حکم

1218 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

1218- اخرجه البخاری (495/4) کتاب البیوع، باب: بیع المیتة والاصنام، حدیث (2236) ومسلم (1207/3) کتاب المساقاة، باب: تحریم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام، حدیث (1581-71) وابو داؤد (279/3) کتاب البیوع، باب: فی ثمن الخمر والمیتة، حدیث (3486) والنسائی (177/7) کتاب العقیقة، باب: النهی عن الانتفاع بشحوم المیتة، حدیث (4256) وابن ماجه (732/2) کتاب التجارات باب: ما لا یحل بیعه، حدیث (2167) واخرجه احمد (324/3، 326) من طریق یزید بن ابی حبیب عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد الله فذکره۔

متن حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهُ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمَ فَاَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کو فروخت کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مردہ جانوروں کی چربی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیونکہ اسے کشتیوں میں لگایا جاتا ہے اور اس کو چمڑے پر تیل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے لوگ اس کے ذریعے چراغ جلاتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں وہ حرام ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا تھا تو انہوں نے اسے پگھلا دیا اور پھر اسے فروخت کیا اور اس کی قیمت کو کھالیا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ

باب 59: ہبہ کو واپس لینا مکروہ ہے

1219 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بری صفات کو اختیار کرنا ہمارے لائق نہیں ہے اور ہبہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

1219- اخرجه البخاری (278،277/5) کتاب الهبة، باب: لا يحل لاحد ان يرجع فی هبة وصدقة، حديث (2622) ومسلم (1241/3) كتاب الهبات، باب: تحريم الرجوع فی الصدقة والهبة بعد القبض الاما وهبه لولده وان سفل، حديث (8-1622) والنسائی (267،266/6) كتاب الهبة، باب: ذكر الاختلاف لخبر عبد الله بن عباس فيه، حديث (3698) واخرجه احمد (217/1) والحميدی (243/1) حديث (530) وهو فی الادب المفرد ص (125) حديث (417) من طريق ايوب عن عكرمة عن ابن عباس فذكره۔

1220 متن حدیث: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ
لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ (۱)

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ طَاؤسًا يُّحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَّرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا مَنْ وَّهَبَ هِبَةً لِذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهَا وَمَنْ وَّهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَهُ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَاحْتَجَّ الشَّافِعِيُّ بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ

◆◆ اس بارے میں حضرت ابن عمر ﷠ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کوئی عطیہ دے' اور پھر اسے واپس لے' صرف والد کا حکم مختلف ہے' جو چیز وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے۔ (وہ اسے واپس لے سکتا ہے)

حضرت ابن عمر ﷠ اور حضرت ابن عباس ﷠ نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

حضرت ابن عباس ﷠ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہل علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے کسی محرم عزیز کو کوئی چیز ہبہ کرے' تو اب وہ اس ہبہ کو واپس نہیں لے سکتا' لیکن جو شخص کسی محرم عزیز کی بجائے' کسی اور کو کوئی چیز ہبہ کرے' تو وہ اس وقت اس چیز کو واپس لے سکتا ہے' جب اسے اس کے بدلے میں کوئی چیز نہ ملی ہو۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کوئی عطیہ دے' اور پھر اسے واپس لے' صرف والد کا حکم مختلف ہے اس چیز کے بارے میں' جو وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر ﷠ کی نبی اکرم ﷺ سے نقل کردہ حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کوئی چیز عطیہ دے' اور پھر اسے واپس لے' صرف والد کا حکم مختلف ہے' اس نے اپنی اولاد کو جو عطیہ دیا ہو (وہ اس سے واپس لے سکتا ہے)

---

(۱)- ينظر تخريج الحديث السابق (1298) واخرجه ابو داؤد (291/3) كتاب البيوع' باب: الرجوع في الهبة' حديث (3539) من طريق طاؤس عن ابن عمر وابن عباس فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 60-عرایا کا حکم اور اس کے بارے میں اجازت

1221 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ اَذِنَ لِاَهْلِ الْعَرَايَا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوٰى اَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

حدیثِ دیگر: وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا

وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے' تاہم آپ نے اہلِ عرایا کو اجازت دی ہے: وہ اندازے کے ساتھ اسے فروخت کر سکتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو محمد بن اسحٰق نے نقل کیا ہے' جبکہ ایوب' عبیداللہ بن عمر اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔

اس سند کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے۔

یہ روایت محمد بن اسحٰق سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

1222 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلٰى ابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

1221- اخرجه احمد (190-185/5) من طريق محمد بن اسحق عن نافع' عن ابن عمر عن زيد بن ثابت فذكره.

1222- اخرجه مالك في المؤطا (620/2) كتاب البيوع' باب: ما جاء في بيع العرية' حديث (14) واحمد (237/2) واخرجه البخاري (452/4) كتاب البيوع' باب: بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب او الفضة حديث (2189) ومسلم (1171/3) كتاب البيوع' باب تحريم بيع الرطب بالتمر الا في العرايا' حديث (71-1541) وابو داؤد (252/3) كتاب البيوع' باب: في مقدار العرية' حديث (3364) والنسائي (268/7) كتاب البيوع' باب: بيع العرايا بالرطب' حديث (4541) من طريق داؤد بن حصين عن ابي سفيان مولى ابن ابي احمد عن ابي هريرة فذكره.

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ كَذَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ

حدیثِ دیگر: وَرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کوفروخت کرنے کی اجازت دی ہے' جبکہ وہ پانچ وسق سے کم ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کوفروخت کرنے کی اجازت دی ہے' جب کہ وہ پانچ وسق ہوں یا پانچ وسق سے کم ہوں۔

1223 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالُوْا اِنَّ الْعَرَايَا مُسْتَثْنَاةٌ مِّنْ جُمْلَةِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّحَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَقَالُوْا لَهٗ اَنْ يَّشْتَرِىَ مَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ

وَّمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ التَّوْسِعَةَ عَلَيْهِمْ فِيْ هٰذَا لِاَنَّهُمْ شَكَوْا اِلَيْهِ وَقَالُوْا لَا نَجِدُ مَا نَشْتَرِىْ مِنَ الثَّمَرِ اِلَّا بِالتَّمْرِ فَرَخَّصَ لَهُمْ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَنْ يَّشْتَرُوْهَا فَيَاْكُلُوْهَا رُطَبًا

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو اندازے کے تحت فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' ان میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: عرایا کا حکم مستثنیٰ ہے' اس عمومی ممانعت سے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے: یعنی جو آپ نے محاقلہ

1223- اخرجه مالك فى الموطا (2/619-620) كتاب البيوع' باب ما جاء فى بيع العرية' حديث (14) واحمد (2/5-5/182) (4/441) كتاب البيوع' باب: بيع الزبيب بالزبيب' والطعام بالطعام' حديث (2173) ومسلم (3/1169) كتاب البيوع' باب: تحريم بيع الرطب بالتمر الا فى العرايا' والنسائى (7/267) كتاب البيوع' باب: بيع العرايا بخرصها تمرا' حديث (4538) وابن ماجه (2/762) كتاب البيوع' باب: بيع العرايا بخرصها تمرا' حديث (2269) والدارمى (2/252) كتاب البيوع' باب: العرايا والحميدى (2/280) حديث (622) من طريق عبد الله بن عمر عن زيد بن ثابت فذكره.

اور مزابنہ سے منع کیا تھا۔

ان حضرات نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کو یہ حق حاصل ہے: وہ پانچ وسق سے کم کا سودا کر سکتا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی سہولت کے لئے ایسا کیا تھا' کیونکہ لوگوں نے آپ کی خدمت میں یہ شکایت کی تھی انہوں نے عرض کی تھی: ہمارے پاس صرف پرانی کھجوریں ہیں جن کے عوض میں ہم کوئی چیز خرید سکتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانچ وسق سے کم میں ایسا کرنے کی اجازت دی کہ وہ اس کے عوض میں اسے خرید سکتے ہیں' تا کہ لوگ تازہ کھجوریں کھالیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 61- بلاعنوان

1224 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِىْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَّسَهْلَ بْنَ اَبِىْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا لِاَصْحَابِ الْعَرَايَا فَاِنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے یعنی کھجور کے عوض میں پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' البتہ اصحاب عرایا کا حکم مختلف ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دی ہے' اسی طرح آپ نے خشک انگور کے عوض میں تازہ انگور کو فروخت کرنے سے (منع کیا ہے) اور ہر طرح کے پھل کو اندازے کے تحت فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ فِى الْبُيُوْعِ

باب 62- مصنوعی بولی لگانا حرام ہے

1225 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنَاجَشُوْا

1224- اخرجه البخاري (5/61) كتاب الشرب والمساقاة: باب: الرجل يكون له ممر او شرب في حائط او نخل حديث (2383، 2384) ومسلم (3/1170) كتاب البيوع' باب: تحريم بيع الرطب بالتمر الا في العرايا حديث (67/1540)

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا النَّجْشَ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَالنَّجْشُ اَنْ يَّاْتِىَ الرَّجُلُ الَّذِىْ يَفْصِلُ السِّلْعَةَ اِلٰى صَاحِبِ السِّلْعَةِ فَيَسْتَامُ بِاَكْثَرَ مِمَّا تَسْوٰى وَذٰلِكَ عِنْدَمَا يَحْضُرُهُ الْمُشْتَرِىْ يُرِيْدُ اَنْ يَّغْتَرَّ الْمُشْتَرِىْ بِهٖ وَلَيْسَ مِنْ رَّاْيِهِ الشِّرَاءُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّخْدَعَ الْمُشْتَرِىَ بِمَا يَسْتَامُ وَهٰذَا ضَرْبٌ مِّنَ الْخَدِيعَةِ قَالَ الشَّافِعِىُّ وَاِنْ نَّجَشَ رَجُلٌ فَالنَّاجِشُ اٰثِمٌ فِيمَا يَصْنَعُ وَالْبَيْعُ جَائِزٌ لِاَنَّ الْبَائِعَ غَيْرُ النَّاجِشِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دوسرے کے مقابلے میں مصنوعی بولی نہ لگاؤ۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس پر عمل کیا ہے۔ ان کے نزدیک مصنوعی بولی لگانا حرام ہے۔

نجش سے مراد یہ ہے: سامان کے حوالے سے تجربہ کار شخص سامان کے مالک کے پاس آئے اور اصل قیمت سے زیادہ قیمت لگائے' اور مقصد یہ ہو کہ وہاں جو خریدار موجود ہے اسے دھوکہ دیا جا سکے' اس کا اپنا ارادہ خریدنے کا نہ ہو' وہ صرف یہ چاہتا ہو کہ اس کی مصنوعی بولی کی وجہ سے خریدار دھوکے میں آ جائے' تو یہ دھوکہ دینے کی ایک قسم ہے۔ (اس لئے حرام ہے)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص مصنوعی بولے لگائے گا' تو وہ اپنے اس عمل میں گنہگار ہوگا' البتہ سودا درست ہوگا' کیونکہ فروخت کرنے والے نے مصنوعی بولی نہیں لگائی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الرُّجْحَانِ فِى الْوَزْنِ

باب 63- وزن کرتے ہوئے ایک طرف کے پلڑے کو بھاری کرنا

1226 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِىُّ بَزًّا مِّنْ هَجَرَ فَجَآئَنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ وَعِنْدِىْ وَزَّانٌ يَّزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَّاَرْجِحْ

1226- اخرجه احمد (352/4) وابو داؤد (245/3) كتاب البيوع' باب: فى الرجحان فى الوزن والوزن بالاجر' حديث (3336) والنسائى (284/7) كتاب البيوع' باب الرجحان فى الوزن' حديث (4592) وابن ماجه (747/2'748) كتاب التجارات: باب الرجحان فى الوزن' حديث (2220) والدارمى (260/2) كتاب البيوع' باب: الرجحان فى الوزن' من طريق سفيان عن سماك بن حرب عن سويد بن قيس فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ سُوَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّاَهْلُ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ الرُّجْحَانَ فِي الْوَزْنِ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكٍ فَقَالَ عَنْ اَبِيْ صَفْوَانَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اور مخرفہ عبدی نے "ہجر" کے مقام سے کپڑا خریدا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ایک پاجامے کا سودا کیا میرے پاس ایک وزن کرنے والا موجود تھا جو معاوضے (کے درہم اور دینار) کا وزن کرتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وزن کرنے والے سے فرمایا: وزن کرو اور زیادہ جھکاتا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت سوید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہل علم نے وزن کرتے ہوئے پلڑے کو زیادہ جھکانے کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو سماک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ابوصفوان کے حوالے سے منقول ہے' اور پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهٖ

باب 64- تنگ دست شخص کو مہلت دینا اور اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا

1227 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الْيَسَرِ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَحُذَيْفَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعُبَادَةَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اسے معاف کر دے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے کے نیچے رکھے گا' جس دن اس کے سایہ رحمت کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابویسر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

1228 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ

1227- اخرجه احمد (359/2) من طريق زيد بن ابي اسلم عن ابي صالح عن ابي هريرة به.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا وَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو الْيَسَرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا حساب لیا گیا تو اس کے نامۂ اعمال میں کوئی بھلائی نہیں ملی صرف یہ تھی کہ وہ ایک امیر شخص تھا' لوگوں کے ساتھ لین دین کیا کرتا تھا' وہ اپنے ملازمین کو یہ ہدایت کرتا تھا: وہ تنگ دست شخص سے گزر کریں' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں ہم اس سے زیادہ حقدار ہیں (اے فرشتو!) تم اس سے درگزر کرو۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ ابوالیسر کا نام کعب بن عمرو ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَطْلِ الْغَنِيِّ أَنَّهُ ظُلْمٌ

باب 65- خوشحال شخص کا (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

1229 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدِ الثَّقَفِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خوشحال شخص کا (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب کسی (قرض خواہ کو قرض کی وصولی کے لئے اصل مقروض کی بجائے) کسی خوشحال شخص کی طرف جانے کے لئے کہا جائے' تو وہ چلا جائے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1228- اخرجه احمد (120/4) والبخاری فی الادب المفرد ص (89) حدیث (290) ومسلم (1195/3, 1196) کتاب المساقاة' باب: فضل انظار المعسر' حدیث (30-1561) من طریق الاعمش عن شقیق عن ابی مسعود الانصاری فذکرہ۔

1229- اخرجه مالک فی الموطا (674/2) کتاب البیوع' باب: جامع الدین والحول' حدیث (84) واحمد (245/2) والبخاری (542/4) کتاب الحوالة' باب: الحوالة' وهل یرجع فی الحوالة؟ حدیث (2287) ومسلم (1197/3) کتاب المساقاة' باب: تحریم مطل الغنی' وصحة الحوالة' واستحباب قبولها' اذا احیل علی ملیئ' حدیث (33-1564) وابو داؤد (247/3) کتاب البیوع' باب فی المطل' حدیث (3345) والنسائی (317/7) کتاب البیوع' باب: الحوالة' حدیث (4691) وابن ماجه (803/2) کتاب الصدقات' باب: الحوالة' حدیث (2403) والدارمی (261/2) کتاب البیوع' باب: مطل الغنی ظلم' والحمیدی (447/2) حدیث (1032) من طریق ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة فذکرہ۔

1230 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَّاِذَا اُحِلْتَ عَلٰى مَلِيءٍ فَاتْبَعْهُ وَلَا تَبِعْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّمَعْنَاهُ اِذَا اُحِيْلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اُحِيْلَ الرَّجُلُ عَلٰى مَلِيءٍ فَاحْتَالَهُ فَقَدْ بَرِئَ الْمُحِيْلُ وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَّرْجِعَ عَلَى الْمُحِيْلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا تَوِيَ مَالُ هٰذَا بِاِفْلَاسِ الْمُحَالِ عَلَيْهِ فَلَهُ اَنْ يَّرْجِعَ عَلَى الْاَوَّلِ وَاحْتَجُّوْا بِقَوْلِ عُثْمَانَ وَغَيْرِهٖ حِيْنَ قَالُوْا لَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى قَالَ اِسْحٰقُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوِيَ هٰذَا اِذَا اُحِيْلَ الرَّجُلُ عَلٰى اٰخَرَ وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ مَلِيٌّ فَاِذَا هُوَ مُعْدِمٌ فَلَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خوشحال شخص کا (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔اور جب کسی شخص کو دوسرے شخص سے وصولی کے لئے کہا جائے تو وہ اسے قبول کرلے' اور تم ایک ہی سودے کے اندر دو سودے نہ کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کا مطلب یہ ہے: جب کسی شخص کو کسی خوشحال شخص سے اپنی وصولی کے لئے کہا جائے اور وہ خوشحال شخص اس وصولی کو اپنے ذمے لے' تو اب حوالہ کرنے والا شخص (یعنی اصل مقروض) بری الذمہ ہو جائے گا' اور قرض خواہ کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ حوالہ کرنے والے (یعنی اصلی مقروض) سے رجوع کرے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب محال علیہ (یعنی جس کے حوالے کیا گیا تھا) کے مفلس ہونے کی وجہ سے' قرض خواہ کا مال ضائع ہونے والا ہو' تو اب اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ پہلے شخص کی طرف رجوع کرے۔

ان حضرات نے اس بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے قول سے استدلال کیا ہے' جب انہوں نے یہ فرمایا تھا: کسی مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوسکتا۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوسکتا'' اس سے مراد یہ ہے: جب کسی شخص کو (اپنی وصولی کے لئے) دوسرے کے حوالے کیا جائے اور وہ یہ سمجھ رہا ہو کہ وہ دوسرا شخص خوشحال ہے' لیکن وہ دوسرا شخص مفلس ہو' تو اب مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوگا۔ (اس لئے وہ پہلے شخص کی طرف رجوع کرے گا)

1230- اخرجه احمد (71/2) وابن ماجه (803/2) كتاب الصدقات' باب: الحوالة' حديث (2404) من طريق يونس بن عبيد عن نافع ابن عمر فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

باب 68- ملامسہ اور منابذہ کا حکم

1231 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْ یَّقُوْلَ اِذَا نَبَذْتُ اِلَیْكَ الشَّیْءَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَیْعُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ یَّقُوْلَ اِذَا لَمَسْتَ الشَّیْءَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَیْعُ وَاِنْ کَانَ لَا یَرٰی مِنْهُ شَیْئًا مِّثْلَ مَا یَکُوْنُ فِی الْجِرَابِ اَوْ غَیْرِ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا کَانَ هٰذَا مِنْ بُیُوْعِ اَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ فَنَهٰی عَنْ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذہ اور ملامسہ سودے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے: آدمی یہ کہے: جب میں تمہاری طرف کوئی چیز پھینکوں گا تو میرے اور تمہارے درمیان سودا طے ہو جائے گا۔

ملامسہ کا مطلب یہ ہے: آدمی یہ کہے: جب تم نے کسی چیز کو چھولیا' تو سودا طے ہو جائے گا' اگرچہ اس نے اس چیز میں سے کچھ بھی نہ دیکھا ہو' مثلاً وہ چیز کسی تھیلے میں موجود ہو یا دوسری کسی چیز میں ہو۔

یہ زمانہ جاہلیت کے سودے کے طریقے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی السَّلَفِ فِی الطَّعَامِ وَالتَّمَرِ

باب 67- اناج اور کھجور میں بیع سلم کرنا

1232 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِی

1231- اخرجه مالك فی الموطا (666/2) کتاب البیوع' باب الملامسة والمنابذة حدیث (76) واحمد (379/2) والبخاری (420/4) کتاب البیوع' باب: بیع المنابذة حدیث (2146) ومسلم (1151/3) کتاب البیوع' باب: ابطال بیع الملامسة والمنابذة' حدیث (1-1511) والنسائی (259/7) کتاب البیوع' باب: بیع الملامسة' حدیث (4509) من طریق سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة فذکره۔

1232- اخرجه البخاری (500/4) کتاب السلم' باب: السلم فی کیل معلوم' حدیث (2239) ومسلم (1226/3'1227) کتاب المساقاة' باب السلم' حدیث (127-1604) وابو داؤد (275/3) کتاب البیوع' باب فی السلف' حدیث (3463) والنسائی (290/7) کتاب البیوع' باب: السلف فی الثمار' حدیث (4616) وابن ماجه (765/2) کتاب التجارات' باب: السلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم' حدیث (2280) والدارمی (260/2) کتاب البیوع' باب السلف' واخرجه احمد (217/1'222'282) والحمیدی (237/1) حدیث (510) وعبد بن حمید ص (226) حدیث (676) من طریق عبد الله بن کثیر عن ابی المنهال عن ابن عباس فذکره۔

الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
متن حدیث: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمَرِ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ
فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَجَازُوا السَّلَفَ فِي الطَّعَامِ وَالثِّيَابِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يُعْرَفُ حَدُّهُ وَصِفَتُهُ وَاخْتَلَفُوْا فِي السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ جَائِزًا وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ
توضیح راوی: اَبُو الْمِنْهَالِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُطْعِمٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے' تو لوگ پھلوں میں بیع سلم کر لیا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیع سلم کرنی ہو' وہ متعین ماپی ہوئی چیز یا متعین وزن کی ہوئی چیز' کی متعین مدت کے لئے بیع سلم کرے۔

اس بارے میں حضرت ابن اوفی رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے اناج' کپڑوں وغیرہ میں یعنی ہر وہ چیز جس کی حد اور صفت کا پتہ ہو' اس میں بیع سلم کرنے کی اجازت دی ہے۔
ان حضرات نے جانور کی بیع سلم کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک جانور کی بیع سلم کرنا جائز ہے۔ امام شافعی' امام احمد اور امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں۔
نبی اکرم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَرْضِ الْمُشْتَرِكِ يُرِيْدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيْبِهٖ

باب 68- وہ مشترک زمین (جس کے مالکان میں سے) کوئی ایک شخص اپنا حصہ فروخت کرنا چاہتا ہو

1233 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي حَائِطٍ فَلَا يَبِيعُ نَصِيبَهُ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَى شَرِيكِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ

قول امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ يُقَالُ إِنَّهُ مَاتَ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ قَتَادَةُ وَلَا أَبُو بِشْرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ سَمَاعًا مِنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فَلَعَلَّهُ سَمِعَ مِنْهُ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَإِنَّمَا يُحَدِّثُ قَتَادَةُ عَنْ صَحِيفَةِ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ وَكَانَ لَهُ كِتَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ عَبْدُ الْقُدُّوسِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ذَهَبُوا بِصَحِيفَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَأَخَذَهَا أَوْ قَالَ فَرَوَاهَا وَذَهَبُوا بِهَا إِلَى قَتَادَةَ فَرَوَاهَا وَأَتَوْنِي بِهَا فَلَمْ أَرْوِهَا يَقُولُ رَدَدْتُهَا

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کا کسی باغ میں حصہ ہو' تو وہ اس میں سے اپنا حصہ اس وقت تک فروخت نہ کرے' جب تک اس کی پیش کش اپنے شراکت دار کو نہ کر دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: سلیمان یشکری نامی راوی کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے: ان کا انتقال حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہو گیا تھا' لیکن انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے' نہ قتادہ نے سنی ہے' اور نہ ہی ابو بشر نے سنی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ان میں سے کسی ایک کا بھی سلیمان یشکری سے سماع ہمارے علم میں نہیں ہے۔ سوائے عمرو بن دینار کے' یہ ہو سکتا ہے: انہوں نے ان سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں سماع کر لیا ہو۔

وہ فرماتے ہیں: قتادہ نے سلیمان یشکری کے صحیفے سے روایات نقل کی ہیں' کیونکہ ان کی ایک کتاب موجود تھی۔

ابوبکر عطار نے علی بن مدینی کے حوالے سے بیان کی ہے۔ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: سلیمان تیمی فرماتے ہیں: لوگوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صحیفے کو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پیش کیا' تو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے لیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) انہوں نے اس میں سے روایت کیا لوگ اسے لے کر قتادہ کے پاس گئے' تو انہوں نے بھی اس میں سے روایت کر دیا' پھر وہ اسے لے کر میرے پاس آئے' تو میں نے اس میں سے روایت نہیں کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

باب 69- مخابرہ اور معاومہ کا حکم

1234 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

1234- اخرجه مسلم (1175/3) كتاب البيوع' باب: النهي عن المحاقلة والمزابنة' وعن المخابرة وبيع الثمرة قبل بدو صلاحها وعن بيع المعاومة وهو بيع السنين' حديث (85-1536) وابو داؤد (262/3) كتاب البيوع' باب في المخابرة' حديث (3404) والنسائي (296/7) كتاب البيوع' باب النهيا حتى تعلم' حديث (3634) وابن ماجه (762/2) كتاب التجارات' باب المزابنة والمحاقلة' حديث (2266) واحمد (313) من طريق ايوب عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله فذكره.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ وَالْمُخَابَرَۃِ وَالْمُعَاوَمَۃِ وَرَخَّصَ فِی الْعَرَایَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ' مزابنہ' مخابرہ اور معاومہ سے منع کیا ہے' اور آپ نے عرایا کی اجازت دی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّسْعِیْرِ

باب 70- قیمت مقرر کرنا

1235 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْھَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ وَثَابِتٌ وَّحُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ یَطْلُبُنِیْ بِمَظْلِمَۃٍ فِیْ دَمٍ وَّلَا مَالٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں قیمتیں زیادہ ہوگئی لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمارے لئے قیمتیں مقرر کردیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ قیمت مقرر کرنے والا ہے' وہ تنگی عطا کرتا ہے' اور کشادگی عطا کرتا ہے' وہ بہت زیادہ رزق عطا کرنے والا ہے' میری یہ آرزو ہے: میں جب اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں' تو کوئی بھی شخص جان یا مال کے اعتبار سے مجھ سے کسی بدلے کا مطالبہ نہ کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْغِشِّ فِی الْبُیُوْعِ

باب 71- خرید و فروخت میں دھوکہ دینا حرام ہے

1236 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی صُبْرَۃٍ مِّنْ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ فِیْھَا فَنَالَتْ

1235- اخرجہ احمد (3/286) وابو داؤد (3/272) کتاب البیوع' باب: فی التسعیر' حدیث (3451) وابن ماجہ (2/741) کتاب التجارات' باب: من کرہ ان یسعر' حدیث (2200) من طریق حماد بن سلمۃ عن قتادۃ و ثابت وحمید عن انس بہ۔

اَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِى الْحَمْرَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّبُرَيْدَةَ وَاَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ وَّحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْغِشَّ وَقَالُوا الْغِشُّ حَرَامٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا' تو آپ کی انگلیوں کو کچھ نمی محسوس ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا: اے اناج والے یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بارش کی وجہ سے ایسا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے اناج پر کیوں نہیں رکھا' تا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے؟ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دھوکہ دے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوحمراء رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ' حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے دھوکہ دینے کو حرام قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: دھوکہ دینا حرام ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيْرِ اَوِ الشَّىْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ اَوِ السِّنِّ

باب 72- اونٹ یا کوئی بھی جانور ادھار کے طور پر لینا

1237 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اِسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَاَعْطَاهُ سِنًّا خَيْرًا مِّنْ سِنِّهِ وَقَالَ خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ

1236- اخرجه احمد (242/2) ومسلم (348/1'349' ابى) كتاب الايمان' باب: قول النبى صلى الله عليه وسلم من غشنا فليس منا' حديث (102-164) وابوداؤد (272/3) كتاب البيوع' باب فى النهى عن الغش' حديث (3452) وابن ماجه (749/2) كتاب التجارات' باب: النهى عن الغش' حديث (2224) والحميدى (447/2) حديث (1033) من طريق العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عبد الرحمن بن ابى هريرة فذكره۔

1237- اخرجه البخارى (563/4) كتاب الوكالة' باب: وكالة الشاهد والغائب جائز' حديث (2305) ومسلم (1125/3) كتاب المساقاة' باب من استسلف شيئا فقضى خيرا منه وخيركم احسنكم قضاء' حديث (122-1601) والنسائى (291/7) كتاب البيوع' باب: استسلاف الحيوان واستقراضه حديث (4618) وابن ماجه (809/2) كتاب الصدقات' باب: حسن القضاء حديث (2423) واخرجه احمد (377/2'393'431) من طريق سلمة بن كهيل عن ابى هريرة فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْیَانُ عَنْ سَلَمَةَ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ یَرَوْا بِاسْتِقْرَاضِ السِّنِّ بَاْسًا مِّنَ الْاِبِلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک جوان اونٹ قرض کے طور پر لیا' تو آپ نے اس کے بدلے میں بہتر اونٹ عطا کیا' اور ارشاد فرمایا: تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو بہتر طریقے سے قرض واپس کریں۔

اس بارے میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ اور سفیان نے اسے سلمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک اونٹ کو قرض کے طور پر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

1238 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ اشْتَرُوْا لَهٗ بَعِیْرًا فَاَعْطُوْهُ اِیَّاهُ فَطَلَبُوْهُ فَلَمْ یَجِدُوْا اِلَّا سِنًّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِیَّاهُ فَاِنَّ خَیْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے تقاضا کیا' اور اس بارے میں سخت زبان استعمال کی آپ کے ساتھیوں نے اسے مارنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! کیونکہ حقدار کو بات کہنے کی گنجائش ہوتی ہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس کو ایک اونٹ خرید کر دے دو! لوگوں نے اونٹ تلاش کیا' تو انہیں اس سے بہتر اونٹ ملا۔ آپ نے فرمایا: اسے وہی خرید کر دیدو' کیونکہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے' جو اچھے طریقے سے قرض ادا کرے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1238- اخرجه البخاری (564/4) کتاب الوکالة باب الوکالة فی قضاء الدیون حدیث (2306) ومسلم (1225/3) کتاب المساقاة باب من استسلف شیئاً فقضی خیراً منه وخیرکم احسنکم قضاء حدیث (120-1601) وینظر: تخریج الحدیث السابق رقم (1316) من طریق ابن کهیل عن ابی سلمة عن ابی هریرة فذکره۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1239 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَائَتْهُ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِىَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ فِى الْاِبِلِ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهِ اِيَّاهُ فَاِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قرض کے طور پر لیا' پھر آپ کی خدمت میں صدقے کے اونٹ آئے' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی کہ میں اس اونٹ والے شخص کا قرض ادا کروں' میں نے عرض کی: مجھے اونٹوں کے اندر صرف ایک اونٹ ملا ہے' لیکن وہ بھی اس سے بہتر ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہی اسے دیدو' کیونکہ لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے' جو اچھے طریقے سے قرض ادا کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1240 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِىُّ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ سَمْحَ الشِّرَاءِ سَمْحَ الْقَضَاءِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ فروخت میں نرمی کرنے والے اور خریدنے میں نرمی کرنے والے اور قرض کی ادائیگی میں نرمی کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو یونس کے حوالے سے' سعید مقبری کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

1241 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ

1239- اخرجه مالك فى الموطا (680/2) كتاب البيوع' باب: ما يجوز من السلف' حديث (89) واحمد (390/6) ومسلم (1224/3) كتاب المساقاة' باب: من استسلف شيئا فقضى خيرا منه' حديث (118-1600) وابو داؤد (247/3'248) كتاب البيوع' باب: فى حسن القضاء' حديث (3346) والنسائى (291/7) كتاب البيوع' باب: استسلاف الحيوان واستقراضه' حديث (4617) وابن ماجه (767/2) كتاب التجارات' باب: السلم فى الحيوان' حديث (2285) والدارمى (254/1) كتاب البيوع' باب: الرخصة فى استقراض الحيوان' وابن خزيمة (50/4) حديث (2332) من طريق زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابى رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكره.

بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا اِذَا بَاعَ سَهْلًا اِذَا اشْتَرٰى سَهْلًا اِذَا اقْتَضٰى

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے پہلے زمانے کے لوگوں میں سے ایک شخص کی مغفرت کر دی' جو فروخت کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا تھا' خریدتے ہوئے نرمی سے کام لیتا تھا' اور تقاضا کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا تھا۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''صحیح حسن غریب'' ہے۔

بَاب النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِى الْمَسْجِدِ

باب 73- مسجد میں خرید وفروخت کی ممانعت

1242 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِى الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ فِى الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِى الْمَسْجِدِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم اس شخص کو دیکھو جو مسجد میں کوئی چیز فروخت کر رہا ہو' یا خرید رہا ہو' تو یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں منافع نہ دے' اور جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کر رہا ہو' تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہاری چیز واپس نہ کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے مسجد میں خرید وفروخت کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے مسجد میں خرید وفروخت کی اجازت دی ہے۔

1241- اخرجه البخاری (359/4) كتاب البيوع' باب: السهولة والسماحة فى الشراء والبيع 'ومن طلب حقاً فليطلبه' فى عفاف' حديث (2076) واحمد (340/3) من طريق محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله فذكره.

1242- اخرجه الظر الثانى مسلم (475/2' ابى) كتاب المساجد ومواضع الصلوة' باب: النهى عن نشد الضالة فى المسجد وما يقوله من سمع الناشد' حديث (79-568) واخرجه الحديث الدارمى (326/1) كتاب الصلوة' باب: النهى عن استنشاد الضالة فى المساجد' وابن خزيمة (274/2) حديث (1305) من طريق عبد العزيز بن محمد بن يزيد بن خصيفة عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابى هريرة فذكره.

كِتَابُ الْاَحْكَامِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

احکام کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَاضِيْ

باب 1- قاضی کا بیان

1243 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَال سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَوْهَبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَ تُعَافِيْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا اَرْجُوْ بَعْدَ ذٰلِكَ

فی الباب: وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَّفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهٗ عِنْدِيْ بِمُتَّصِلٍ

توضیحِ راوی: وَعَبْدُ الْمَلِكِ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ الْمُعْتَمِرُ هٰذَا هُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ جَمِيْلَةَ

◆◆ عبداللہ بن موہب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: جاؤ! لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو! انہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے اس سے معاف نہیں رکھیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم اس کو کیوں ناپسند کرتے ہو؟ جبکہ تمہارے والد فیصلے کیا کرتے تھے' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قاضی ہو اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرے' تو امید ہے' وہ برابر چھوٹ جائے گا' اس لئے میں اس کے بعد (اس عہدے کی) آرزو نہیں رکھتا۔

اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "غریب" ہے میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں ہے۔

جس عبدالملک نامی راوی سے معتمر نے اس کو نقل کیا ہے' وہ عبدالملک بن جمیلہ ہیں۔

1244 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ قَاضِيَانِ فِي النَّارِ وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ رَجُلٌ قَضٰى بِغَيْرِ الْحَقِّ فَعَلِمَ ذَاكَ فَذَاكَ فِي النَّارِ وَقَاضٍ لَّا يَعْلَمُ فَاَهْلَكَ حُقُوقَ النَّاسِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَقَاضٍ قَضٰى بِالْحَقِّ فَذٰلِكَ فِي الْجَنَّةِ

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قاضی تین قسم کے ہیں دو قسم کے قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک قسم کا قاضی جنت میں جائے گا' وہ شخص جو حق کے خلاف فیصلہ کرے اور وہ یہ بات جانتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا' وہ قاضی (جسے قضا سے متعلق احکام) کا علم نہ ہو اور وہ لوگوں کے حقوق ضائع کردے وہ جہنم میں جائے گا۔ اور وہ قاضی جو حق کے مطابق فیصلہ کرے' وہ جنت میں جائے گا۔

1245 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِي مُوسٰى عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ سَاَلَ الْقَضَاءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ اُجْبِرَ عَلَيْهِ يُنْزِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا فَيُسَدِّدُهُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قضاء کے منصب کا مطالبہ کرے اس کو اس کے حوالے کردیا جائے گا' اور جس شخص کو اس پر مجبور کیا جائے' تو اللہ تعالیٰ فرشتہ اس پر نازل کرتا ہے' جو اسے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

1246 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ مِرْدَاسٍ الْفَزَارِيِّ عَنْ خَيْثَمَةَ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَاَلَ فِيهِ شُفَعَاءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَّهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اِسْرَآئِيلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص قضاء کے عہدے کا طلبگار ہو' اور اس بارے میں سفارش ڈھونڈتا ہو' اسے اس حوالے کردیا جائے گا' اور جس شخص کو اس پر مجبور کیا جائے' تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو نازل کرتا ہے' جو اس کی مدد کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1244م– اخرجه ابوداؤد (299/3) كتاب الاقضية' باب: في القاضي يخطي' حديث (3573) وابن ماجه (776/2) كتاب الاحكام' باب الحاكم يجتهد فيصيب الحق' حديث (2315) من طريق ابن بريدة عن ابيه' بريدة بن الحصيب فذكره۔

1245– اخرجه احمد (118/3، 220) وابو داؤد (300/3) كتاب الاقضية' باب: في طلب القضاء والتسرع اليه' حديث (3578) وابن ماجه (774/2) كتاب الاحكام' باب: ذكر القضاة' حديث (2309) من طريق بلال بن ابي موسىٰ عن انس بن مالك فذكره۔

1246– لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة سوى الترمذي' ينظر تحفة الاشراف (217/1) حديث (825) واخرجه البيهقي (100/10)

یہ روایت اسرائیل کی عبدالاعلیٰ سے نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

1247 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ وَّلِيَ الْقَضَاءَ اَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ اَيْضًا مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قضاء کے عہدے پر فائز ہو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جس شخص کو لوگوں کے درمیان قاضی بنادیا جائے' تو اسے چھری کے بغیر ذبح کردیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَاضِي يُصِيْبُ وَيُخْطِئُ

باب 2- وہ قاضی جو ٹھیک فیصلہ بھی کرتا ہے اور غلطی بھی کرتا ہے

1248 سندِ حدیث: حَدَّثَنَـا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ وَّاحِدٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی فیصلہ کرنے والا فیصلہ کرے اور درست فیصلہ کرے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور جب وہ فیصلہ کرتے ہوئے غلطی کرجائے' تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمرو بن العاص' حضرت عقبہ بن عامر سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

1247- اخرجه احمد (2/230'365) وابو داؤد (3/298) كتاب الاقضية باب: فى طلب القضاء' حديث (3571) وابن ماجه (2/774) كتاب الاحكام باب: ذكر القضاة' حديث (2308) من طريق سعيد المقبرى عن ابى هريرة فذكره.

1248- اخرجه النسائى (8/223'224) كتاب آداب القضاة' باب: الاصابة فى الحكم' حديث (5381) من طريق ابى بكر محمد بن عمرو بن حزم عن ابى سلمة عن ابى هريرة فذكره.

ہم اس روایت کوصرف سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے یحییٰ بن سعید نامی راوی سے نقل کرنے کے حوالے سے جانتے ہیں' اور یہ عبد الرزاق کے حوالے سے' معمر کے حوالے سے' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَاضِي كَيْفَ يَقْضِي

باب 3- قاضی کس طرح فیصلہ کرے؟

1249 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِ مُعَاذٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِي فَقَالَ اَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجْتَهِدُ رَاْيِي قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ اَخٍ لِّلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَهْلِ حِمْصٍ عَنْ مُّعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ

◆◆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو آپ نے دریافت کیا: تم کس طرح فیصلہ کرو گے انہوں نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود (حکم) کے مطابق فیصلہ کروں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں (اس حکم کا موجود نہ ہو) انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کے رسول کی سنت کے مطابق (فیصلہ کروں گا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کے رسول کی سنت میں (اس کا حکم نہ ہو) انہوں نے عرض کی: میں اپنی رائے کے ذریعے فیصلہ کروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے ہے' جس نے اللہ تعالیٰ کے رسول کے نمائندے کو (یہ) توفیق عطا کی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاذ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں ہے۔

ابوعون ثقفی نامی راوی کا نام محمد بن عبیداللہ ہے۔

1249- اخرجه احمد و (230/5، 242) وابو داؤد (303/3) كتاب الاقضية' باب: اجتهاد الراى فى القضاء حديث (3592، 3593) والدارمى (60/1) كتاب الزكوٰة' باب: الفتيا وما فيهمن الشدة' وعبد بن حميد ص (72) حديث (124) من طريق الحارث بن عمرو عن رجال من اصحاب معاذ عن معاذ بن جبل فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِمَامِ الْعَادِلِ

باب 4- عادل حکمران

1250 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: إِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَّاَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ وَاَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور مجلس کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب عادل حکمران ہوگا' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مجلس کے اعتبار سب سے زیادہ دور ظالم حکمران ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

• حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

1251 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ

◆◆ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے' جب تک وہ زیادتی نہ کرے جب وہ زیادتی کرتا ہے' تو اس سے الگ ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف عمران قطان نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَاضِي لَا يَقْضِي بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَهُمَا

باب 5- قاضی اس وقت تک دو فریقوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے

1250- اخرجه احمد (55-22/3) من طريق عطية عن ابى سعيد الخدرى به.

1251- اخرجه ابن ماجه (775/2) كتاب الاحكام باب: التغليظ فى الحيف والرشوة حديث (2312) من طريق ابى اسحق الشيبانى عن عبد الله بن ابى اوفى فذكره.

جب تک دونوں کا موقف نہ سن لے

1252 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَاضٰى إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ فَسَوْفَ تَدْرِيْ كَيْفَ تَقْضِي قَالَ عَلِيٌّ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب دو آدمی تم سے فیصلہ لینے کے لئے آئیں، تو تم پہلے کے حق میں اس وقت تک فیصلہ نہ کرو جب تک دوسرے کا کلام نہ سن لو عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ تم کیسے فیصلہ کرو گے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں ہمیشہ فیصلے کرتا رہا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ إِمَامِ الرَّعِيَّةِ

باب 6- رعایا کا حکمران

1253 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ لِمُعَاوِيَةَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ إِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُوْنَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ إِلَّا اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجُهَنِيُّ يُكْنٰى اَبَا مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ شَامِيٌّ وَّبُرَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ كُوْفِيٌّ وَّاَبُوْ

1252- اخرجه احمد (1/90،96،111) وابو داؤد (3/301) كتاب الاقضية، باب: كيف القضاء حديث (3582) من طريق سماك بن حرب عن حنش عن على بن ابى طالب فذكره.

1253- اخرجه احمد (4/231) وعبد بن حميد ص (119) حديث (286) من طريق ابى الحسن عن عمرو بن مرة فذكره.

مَرْيَمَ هُوَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجُهَنِيُّ

◆◆ ابوالحسن بیان کرتے ہیں: عمر بن مرہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو بھی حکمران اپنے دروازے کو ضرورت مند لوگوں محتاجوں اور مسکینوں کے لئے بند کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کے دروازے اس کی حاجت' ضروریات کے لئے بند کرلے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات کو پوری کرنے کے لئے ایک شخص کو مقرر کیا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حدیث منقول ہیں۔

حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت ''غریب'' ہے۔

حضرت عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت ابومریم ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابومریم رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' سے منقول ہے' جو اسی حدیث کے مفہوم سے متعلق ہے۔

یزید بن ابومریم شامی ہیں' جبکہ برید بن ابومریم کوفی ہیں۔ اور ابومریم' حضرت عمرو بن مرہ جہنی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ

باب 7: قاضی غضب کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

1254 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبِىْ اِلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ اَنْ لَّا تَحْكُمْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ بَكْرَةَ اسْمُهُ نُفَيْعٌ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے والد نے حضرت عبیداللہ بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا' وہ قاضی تھے' تم دو آدمیوں کے درمیان اس وقت فیصلہ نہ کرنا جب تم غضب کی حالت میں ہو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی فیصلہ کرنے والا دو آدمیوں کے درمیان اس وقت فیصلہ نہ کرے جب وہ غضب کے عالم میں ہو۔

1254- اخرجه البخاري (146/13) كتاب الاحكام' باب: هل يقضي القاضي او يفتي وهو غضبان' حديث (7158) ومسلم (1342/3) كتاب الاقضية' باب: كراهة قضاء القاضي وهو غضبان' حديث (16-1717) وابو داؤد (302/3) كتاب الاقضية' باب: القاضي يقضي وهو غضبان' حديث (3589) والنسائي (237/8'238) كتاب آداب القضاة' باب: ذكر ما ينبغي للحاكم ان يجتنبه' حديث (5406) وابن ماجه (776/2) كتاب الاحكام' باب: لا يحكم الحاكم وهو غضبان' حديث (2316) واحمد (36/5'37'38) والحميدي (348/2) حديث (792) من طريق عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔
حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا نام نفیع ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي هَدَايَا الْاُمَرَاءِ

باب 8- امراء (سرکاری اہلکاروں) کو ملنے والے تحائف

1255 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَوْدِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَرُدِدْتُّ فَقَالَ اَتَدْرِيْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَيْكَ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِيْ فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ (وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ وَّاَبِيْ حُمَيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ دَاوُدَ الْاَوْدِيِّ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا جب میں روانہ ہونے لگا تو آپ نے میرے پیچھے شخص بھیجا مجھے واپس بلوایا گیا آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں بلوایا ہے تم میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لینا کیونکہ یہ خیانت ہوگی اور جو شخص خیانت کرے گا وہ اس خیانت کی ہوئی چیز کو لے کر قیامت کے دن آئے گا' اسی لئے میں نے تمہیں بلایا تھا اب تم اپنے کام کے لئے چلے جاؤ۔

اس بارے میں حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ' حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جسے ابواسامہ نے داؤد اودی نامی راوی سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ فِي الْحُكْمِ

باب 9- فیصلہ کرنے میں رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا

1256 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

1255- لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة سوى الترمذي ينظر' تحفة الاشراف' (412/8) حديث (11355) واخرجه الطبراني في المعجم الكبير (128/20) حديث (259)

1256- اخرجه احمد (387/2) من طريق ابي عوانة عن عمرو بن ابي سلمة عن ابي هريرة فذكره.

متن حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَابْنِ حَدِيْدَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِىَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ

قولِ امام دارمی: قَالَ : وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کرنے میں رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کی ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابن حدیدہ رضی اللہ عنہ' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے اس کے علاوہ یہ ابوسلمہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نقل کی گئی ہے لیکن یہ مستند نہیں ہے۔

میں نے امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوسلمہ کی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ حدیث اس بارے میں سب سے بہترین اور مستند ہے۔

1257 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

متن حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے پر لعنت کی ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

باب 10- تحفہ قبول کرنا اور دعوت قبول کرنا

1257- اخرجه احمد (194،190،164/2) وابو داؤد (300/3) كتاب الاقضية، باب: في كراهية الرشوة، حديث (3580) وابن ماجه (775/2) كتاب الاحكام، باب: التغليظ في الحيف والرشوة، حديث (2313) من طريق الحارث بن عبد الرحمن بن عن ابى سلمة عن عبد الله بن عمرو فذكره.

1258 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَوْ اُهْدِىَ اِلَىَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَآئِشَةَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَسَلْمَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر مجھے ایک پایہ (بکری وغیرہ کا پاؤں) تحفے کے طور پر دیا جائے' تو میں اسے قبول کرلوں گا' اور اگر اس کے لئے مجھے دعوت دی جائے' تو میں دعوت کو قبول کرلوں گا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ عَلٰى مَنْ يُّقْضٰى لَهٗ بِشَيْءٍ لَّيْسَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَهٗ

باب 11- جس شخص کے حق میں کسی چیز کا فیصلہ ہو جائے (جو غلط ہو) تو اس شخص کے لئے اس چیز کو لینا درست نہیں ہے' اس بارے میں شدت سے تاکید

1259 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَىَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنْ قَضَيْتُ لِاَحَدٍ مِّنْكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ میرے پاس مقدمات لے کر آتے ہو میں ایک انسان ہوں ہوسکتا ہے تم میں سے کوئی ایک اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے کے مقابلے میں زیادہ تیز زبان ہو' تو اگر میں

1259- اخرجه مالك فى الموطا (719/2) كتاب الاقضية' باب: الترغيب في القضاء بحق' حديث (1) والبخارى (340/5) كتاب الشهادات' باب: من اقام البينة' بعد اليمين' حديث (2680) ومسلم (1337/3) كتاب الاقضية' باب: الحكم بالظاهر' واللحن بالحجة' حديث (4-1713) وابو داؤد (301/3) كتاب الاقضية: باب: فى قضاء القاضى اذا خطاء' حديث (3583) والنسائى (247/8) كتاب آداب القضاة: باب: ما يقطع القضاء' حديث (5322) وابن ماجه (777/2) كتاب الاحكام' باب: قضية الحاكم لا تحل حراما ولا تحرم حلالا' حديث (2317) واخرجه احمد (290'203/6) والحميدى (142/1) حديث (296) من طريق عروة بن الزبير عن زينب بنت ابى سلمة عن امها ام سلمة به.

کسی شخص کے حق میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کردوں تو میں نے اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دیا ہے تو وہ اسے وصول نہ کرے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔
سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَنَّ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْمُدَّعِی وَالْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ

باب 12- دعویٰ کرنے والے کا ثبوت پیش کرنا لازم ہے اور جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو اس پر قسم اٹھانا لازم ہے

1260 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِیْ عَلٰی اَرْضٍ لِّی فَقَالَ الْكِنْدِیُّ هِیَ اَرْضِی وَفِیْ یَدِیْ لَیْسَ لَهٗ فِیْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِیِّ اَلَكَ بَیِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ یَمِیْنُهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَّا یُبَالِیْ عَلٰی مَا حَلَفَ عَلَیْهِ وَلَیْسَ یَتَوَرَّعُ مِنْ شَیْءٍ قَالَ لَیْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِیَحْلِفَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰی مَالِكَ لِیَاْكُلَهٗ ظُلْمًا لَیَلْقَیَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان کرتے ہیں: حضرموت سے ایک شخص اور کندہ سے ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرمی شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے۔ کندی نے عرض کی: وہ میری زمین ہے وہ میرے پاس ہے اس کا اس زمین میں کوئی حق نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرمی سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے اس نے عرض کی: نہیں تو نبی اکرم ﷺ نے دوسرے فریق سے کہا پھر تم قسم اٹھالو حضرمی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ ایک گنہگار شخص ہے یہ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ یہ کس بات پر قسم اٹھا رہا ہے یہ کسی بات سے جھجکتا نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے صرف یہی ہوسکتا ہے راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص قسم اٹھانے کے لئے تیار ہوا تو نبی

1260- اخرجه احمد (317/4) ومسلم (408/1، ابی) كتاب الایمان: باب وعید من اقتطع حق مسلم بیمین فاجرة بالنار، حدیث (223-139) وابو داؤد (312/3) كتاب الاقضیة، باب: الرجل یحلف علی علمه فیما غاب عنه، حدیث (3623) من طریق سماك بن حرب عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابیه فذكره۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے تمہارے مال پر اس لئے قسم اٹھائی ہے تاکہ اسے ظلم کے طور پر ہتھیا لے تو جب یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منہ پھیرا ہوگا۔ (یعنی اس سے ناراض ہوگا)۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1261 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّغَيْرُهٗ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِيْ خُطْبَتِهِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ

توضیحِ راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ ضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهٗ

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی: دعویٰ کرنے والے پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے اور جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو اس کا قسم اٹھانا لازم ہے۔

اس حدیث کی سند میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

محمد بن عبیداللہ عرزمی نامی راوی کو علم حدیث میں ان کے حافظے کے حوالے سے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

1262 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

1353- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے' دعویٰ کرنے والے پر ثبوت پیش کرنا

1262- اخرجه البخاری (172/5) کتاب الرهن باب: اذا اختلف الراهن' والمرتهن' ونحوه فالبينة على المدعى' واليمين' على المدعى عليه' حديث (2514) ومسلم (1336/3) كتاب الاقضية' باب: اليمين على المدعى عليه' حديث (1711/1) وابو داؤد (311/3) كتاب الاقضية' باب: اليمين على المدعى عليه حديث (3619) والنسائی (248/8) كتاب آداب القضاة' باب: عظة الحاكم على اليمين' حديث (5425) وابن ماجه (778/2) كتاب الاحكام' باب: البينة على المدعى' واليمين على المدعى عليه' حديث (2321) واخرجه احمد (342/1'351'363) من طريق عبد الله بن ابی مليكة عن ابن عباس فذكره.

لازم ہے' جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو اس کا قسم اٹھانا لازم ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی دعویٰ کرنے والے پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے اور جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو اس پر قسم اٹھانا لازم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

باب 13- ایک گواہ کے ہمراہ قسم اٹھانا

1263 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِيْعَةُ وَاَخْبَرَنِيْ ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّسُرَّقَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ہمراہ قسم کے ذریعے فیصلہ کر دیا تھا۔

ربیعہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے یہ بات مجھے بتائی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات پائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ذریعے فیصلہ دیا تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت سرق رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ہمراہ قسم کے ذریعے فیصلہ کر دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

1264 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

1263- اخرجه ابوداؤد (309/3) كتاب الاقضية' باب: القضاء باليمين والشاهد' حديث (3610) وابن ماجه (793/2) كتاب الاحكام' باب: القضاء بالشاهد واليمين' حديث (2368) من طريق سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة فذكره.

1264- اخرجه احمد (305/3) وابن ماجه (793/2) كتاب الاحكام' باب: القضاء بالشاهد واليمين' حديث (2369) من طريق جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر فذكره.

نبی اکرم ﷺ نے ایک گواہ کے ہمراہ قسم کے ذریعے فیصلہ کر دیا تھا۔

1265 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضٰى بِهَا عَلِيٌّ فِيْكُمْ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّرَوٰى عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ وَيَحْيَى ابْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوْا اَنَّ الْيَمِيْنَ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ جَائِزٌ فِي الْحُقُوْقِ وَالْاَمْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوْا لَا يُقْضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ اِلَّا فِي الْحُقُوْقِ وَالْاَمْوَالِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يُّقْضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک گواہ کے ہمراہ قسم کے ذریعے فیصلہ کر دیا تھا۔

وہ یہ بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے ذریعے تمہارے درمیان فیصلہ کر دیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' ان کے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

عبدالعزیز بن ابوسلمہ اور یحییٰ بن سلیم نے اس روایت کو امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ان کے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک' جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' اس پر عمل کیا جاتا ہے' وہ اس بات کے قائل ہیں: حقوق اور اموال میں ایک گواہ کے ہمراہ قسم کے ذریعے فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: صرف حقوق اور اموال میں ایک گواہ کے ہمراہ قسم کے ذریعے فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

کوفہ سے تعلق اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک ایک گواہ کے ہمراہ قسم کے ذریعے فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ

باب 14 - وہ غلام جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو

اوران میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کردے

1266 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَعْتَقَ نَصِيبًا اَوْ قَالَ شِقْصًا اَوْ قَالَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ وَّإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

اختلافِ روایت: قَالَ اَيُّوْبُ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ سَالِمٌ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے حصے کو آزاد کردے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ایک حصے کو آزاد کردے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کردے اور اس کے پاس اتنا مال موجود ہو جو اس غلام کی عام قیمت تک پہنچتا ہو' تو وہ غلام (اس شخص کی طرف سے) آزاد شمار ہوگا' ورنہ اتنا حصہ آزاد ہوگا جتنا اس نے کیا ہے۔

ایوب نامی راوی بیان کرتے ہیں: نافع نے اس حدیث میں بعض اوقات یہ لفظ نقل کئے ہیں' اس کی طرف سے اتنا حصہ آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو سالم نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

1267 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَهُوَ عَتِيقٌ مِّنْ مَالِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کردے اور اس کے پاس اتنا مال موجود ہو کہ وہ اس غلام کی قیمت تک پہنچتا ہو' تو وہ غلام اس شخص کے مال میں سے آزاد شمار ہوگا۔

1266-اخرجه مالك فى المؤطا (772/2) كتاب العتق والولاء' باب: من اعتق شركاء فى مملوك' حديث (1) واحمد (56/1'112/2'142) والبخارى (180/5) كتاب العتق' باب: اذا اعتق عبدا بين اثنين' او امة بين شركاء' حديث (2524) ومسلم (1139/2) كتاب العتق' حديث (1501-1) وابو داؤد (24/4) كتاب العتق: باب فيمن روى انه لا يستعى حديث (3941) وابن ماجه (844/2'845) كتاب العتق' باب: من اعتق شركاء له فى عبد' حديث (2528) من طريق ايوب' ومالك بن انس عن نافع عن ابن عمر فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1268 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ ابْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا اَوْ قَالَ شِقْصًا فِىْ مَمْلُوْكٍ فَخَلَاصُهُ فِىْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِىْ نَصِيْبِ الَّذِىْ لَمْ يُعْتَقْ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ شَقِيْصًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَهٰكَذَا رَوٰى اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ اَمْرَ السِّعَايَةِ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِى السِّعَايَةِ فَرَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ السِّعَايَةَ فِىْ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ فَاِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ غَرِمَ نَصِيْبَ صَاحِبِهٖ وَعَتَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَالِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنَ الْعَبْدِ مَا عَتَقَ وَلَا يُسْتَسْعٰى وَقَالُوْا بِمَا رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی غلام میں (اپنے) حصے کو آزاد کر دے تو اس غلام کی آزادی اس شخص کے مال میں سے ہوگی اگر اس شخص کے پاس مال موجود ہوا گر اس کے پاس مال موجود نہیں ہوگا' تو اس غلام کی مناسب قیمت لگائی جائے گی پھر وہ اپنے اس بقیہ حصے کے لئے محنت مزدوری کرے گا' جو آزاد نہیں ہوا' اس بارے میں اس کو مشقت کا شکار نہیں کیا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں ایک لفظ کا اختلاف ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کو ابان بن یزید نے قتادہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' جیسے سعید بن ابوعروبہ نے نقل کیا ہے اور شعبہ نے

1268- اخرجه البخاری (186/5) کتاب العتق' باب: اذا اعتق نصیباً فی عبد ولیس مال استسعی العبد غیر مشقوق علیه علی نحو الکتابة؟ حدیث (2527) ومسلم (1140/2) کتاب العتق' باب: ذکر سعایة العبد' حدیث (3-1503) وابو داؤد (24'23/3) کتاب العتق' باب: من ذکر السعایة فی هذا الحدیث' حدیث (3937-3938) وابن ماجه (844/2) کتاب العتق' باب: من اعتق شرکاء له فی عبد' حدیث (2527) واخرجه احمد (255/2'347''426'468) والحمیدی (467/2) حدیث (1093) من طریق قتادة عن النضیر بن انس عن بشیر بن نهیك عن ابی هریرة فذکره۔

بھی اسے نقل کیا ہے۔

غلام سے مزدوری کروانے کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں' اسحٰق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: جب کوئی غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہو اور ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے حصے کو آزاد کر دے تو اگر اس ایک شخص کے پاس اتنا مال ہو جس کے ذریعے وہ اپنے بھائی کے حصے کی قیمت ادا کر سکتا ہو تو وہ غلام اس شخص کے مال میں سے آزاد شمار ہوگا' اور اگر اس شخص کے پاس اتنا مال نہ ہو' تو غلام کا اتنا حصہ آزاد شمار ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا تھا لیکن غلام سے مزدوری نہیں کروائی جائے گی۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کی گئی ہے (اس پر عمل کیا جائے گا)

اہلِ مدینہ اس بات کے قائل ہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعُمْرٰی

باب 15-عمریٰ کا بیان

1269 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْعُمْرٰی جَائِزَةٌ لِّاَهْلِهَا اَوْ مِیْرَاثٌ لِّاَهْلِهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَیْرِ وَمُعَاوِیَةَ

◄◄ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عمریٰ اس کے مالکان کے لئے جائز ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جن کے لئے کیا گیا ہے' ان کو میراث (کے طور پر) ملے گا۔

اس بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1270 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1269- اخرجه احمد (5/8'13'22) وابوداؤد (3/293) كتاب البيوع' باب: في العمرى' حديث (3549) من طريق قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب فذكره۔

متن حدیث: اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِىْ يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِىْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَّقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَهٰكَذَا رَوٰى مَعْمَرٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَلِعَقِبِهٖ

حدیثِ دیگر: وَرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَلَيْسَ فِيْهَا لِعَقِبِهٖ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا قَالَ هِىَ لَكَ حَيَاتَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاِنَّهَا لِمَنْ اُعْمِرَهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الْاَوَّلِ وَاِذَا لَمْ يَقُلْ لِعَقِبِكَ فَهِىَ رَاجِعَةٌ اِلَى الْاَوَّلِ اِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ

حدیثِ دیگر: وَرُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا

وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ وَاِنْ لَمْ تُجْعَلْ لِعَقِبِهٖ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دی گئی ہو' تو وہ اس کی ملکیت ہوگی یا پسماندگان کی ملکیت ہوگی بے شک وہ چیز اس کی ہوگی جسے دی گئی ہے' جس شخص نے دی ہے' وہ اسے واپس نہیں لے سکتا کیونکہ اس نے اس طریقے سے دی ہے: جس میں وراثت کا حکم جاری ہو جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

معمر اور دیگر راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

بعض راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ لفظ نقل نہیں کئے ''اس کے پسماندگان کے لئے بھی ہوگی''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت جابر کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عمریٰ اس کے اہل کے لیے جائز ہے' اس میں' اس کے پسماندگان کا حصہ نہیں ہوگا۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1270- اخرجه البخاری (282/5) کتاب الهبة' باب: ما قيل في العمری والرقبی' حديث (2625) ومسلم (1245/3) کتاب الهبات' باب: العمری' حديث (1265/22) وابو داؤد (294/3) کتاب البيوع' باب: من قال فيه ولعقبه' حديث (3553) والنسائی (275/6) کتاب العمری' باب: الاختلاف' علی الزهری فيه' حديث (3745) وابن ماجه (796/2) کتاب الهبات' باب: العمری حديث (2380) واحمد (399'360/3)' (68,67/5) من طريق ابن شهاب عن ابی سلمة عن جابر بن عبد الله فذکره۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی یہ کہے: یہ تمہاری زندگی میں اور تمہارے بعد بھی تمہارا ہے' تو یہ اس شخص کی ملکیت ہوگا جس کو یہ دیا گیا ہے اب یہ پہلے شخص کی طرف واپس نہیں جائے گا' لیکن اگر وہ شخص یہ نہیں کہتا کہ تمہارے بعد بھی ہوگا' تو یہ پہلے شخص کی طرف واپس آجائے گا' جب وہ دوسرا شخص فوت ہوجائے گا جسے عمریٰ کے طور پر چیز دی گئی تھی۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں دیگر حوالوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی گئی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: عمریٰ اس شخص کے لئے درست ہے' جس کو دیا گیا ہو۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو' وہ اس کے وارثوں کو ملے گی' اگرچہ وہ اس کے پسماندگان کے نام نہیں کی گئی تھی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّقْبٰى

باب 16 - رقبیٰ کا حکم

1271 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الرُّقْبٰى جَائِزَةٌ مِثْلَ الْعُمْرٰى

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَفَرَّقَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ بَيْنَ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى فَاَجَازُوا الْعُمْرٰى وَلَمْ يُجِيْزُوا الرُّقْبٰى

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَتَفْسِيْرُ الرُّقْبٰى اَنْ يَقُوْلَ هٰذَا الشَّيْءُ لَكَ مَا عِشْتَ فَاِنْ مُتَّ قَبْلِي فَهِيَ رَاجِعَةٌ اِلَيَّ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ الرُّقْبٰى مِثْلُ الْعُمْرٰى وَهِيَ لِمَنْ اُعْطِيَهَا وَلَا تَرْجِعُ اِلَى الْاَوَّلِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو یہ اس کے لئے جائز ہے اور جس شخص کو رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو یہ اس کے لئے جائز ہے۔

1271- اخرجه احمد (303/3) وابو داؤد (295/3) كتاب البيوع' باب: فى الرقبى' حديث (3558) والنسائى (274/6) كتاب العمرى' باب: ذكر الاختلاف لالفاظ الناقلين لخبر جابر فى العمرى' حديث (3739) وابن ماجه (797/2) كتاب الهبات' باب: الرقبى' حديث (3383) من طريق داؤد بن ابى هند عن ابى الزهير عن جابر بن عبد الله فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بعض راویوں نے اسے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک عمریٰ کی طرح رقبیٰ بھی جائز ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

کوفہ اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے عمریٰ اور رقبیٰ کے درمیان فرق کیا ہے۔

ان حضرات نے عمریٰ کو جائز قرار دیا ہے البتہ انہوں نے رقبیٰ کو جائز قرار نہیں دیا۔

رقبیٰ کی تفسیر یہ ہے: کوئی شخص یہ کہے جب تک تم زندہ ہو یہ چیز تمہاری ہے اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہو گئے تو یہ میری طرف واپس آجائے گی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رقبیٰ کا حکم بھی عمریٰ کی طرح ہے اور یہ اس شخص کی ملکیت ہوگی جسے دی گئی ہے اور یہ پہلے شخص کی طرف واپس نہیں آئے گی۔

بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

باب 17-لوگوں کے درمیان صلح کرنے کا بیان

1272 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَّالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کے درمیان صلح کروانا جائز ہے صرف اس صلح کا حکم مختلف ہے جو کسی حلال کو حرام کردے یا کسی حرام کو حلال کردے اور مسلمان اپنی شرائط پوری کریں گے ماسوائے اس شرط کے جو کسی حلال کو حرام کردے یا حرام کو حلال کردے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلٰى حَائِطِ جَارِهٖ خَشَبًا

باب 18- جو شخص اپنے پڑوسی کی دیوار میں شہتیر لگائے

1272- اخرجه ابن ماجه (788/2) كتاب الاحكام، باب: الصلح، حديث (2353) من طريق كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف المزني عن ابيه عن جده فذكره.

1273 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدَكُمْ جَارُهُ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَهُ فِىْ جِدَارِهٖ فَلَا يَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ طَاْطَئُوْا رُؤُسَهُمْ فَقَالَ مَالِىْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ

فى الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّمُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِىَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالُوْا لَهٗ اَنْ يَّمْنَعَ جَارَهٗ اَنْ يَّضَعَ خَشَبَهٗ فِىْ جِدَارِهٖ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کا پڑوسی اس سے یہ اجازت مانگے کہ وہ اس کی دیوار میں اپنا شہتیر لگالے تو وہ شخص اسے منع نہ کرے۔

جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے اپنے سروں کو جھکالیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ میں تم لوگوں کو دیکھ رہا ہوں' تم اس سے اعراض کررہے ہو' تو اللہ کی قسم! میں اس وجہ سے تمہارے کندھوں کے درمیان ماروں گا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم سے یہ روایت نقل کی گئی ہے جن میں سے ایک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: دوسرے شخص کو یہ حق حاصل ہے: وہ اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں شہتیر لگانے سے منع کردے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُهُ صَاحِبُهُ

باب 19- قسم (کا وہ مفہوم مراد ہوگا) جس کی تمہارا ساتھی تصدیق کرے

1274 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1273- اخرجه فى الموطا (745/2) كتاب الاقضية' باب: القضاء فى المرفق' حديث (32) واحمد (240/2'274'396) والبخارى (131/5) كتاب المظالم' باب: لا يمنع جار جاره ان يغرز خشبة فى جداره' حديث (2463) ومسلم (1230/3) كتاب المساقاة' باب: غرز الخشب فى جدار الجار' حديث (136-1609) وابو داؤد (314/3) كتاب الاقضية' باب: ابواب من القضاء' حديث (3634) وابن ماجه (782/2) كتاب الاحكام' باب: الرجل يضع خشبة على جدار جاره' حديث (2235) والحميدى (461/2) حديث (1076) من طريق الزهرى عن الاعرج عن ابى هريرة فذكره۔

متن حدیث: الْيَمِيْنُ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ عَلٰى مَا صَدَّقَكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ هُوَ اَخُو سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِىَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَالنِّيَّةُ نِيَّةُ الْحَالِفِ وَاِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ مَظْلُوْمًا فَالنِّيَّةُ نِيَّةُ الَّذِىْ اسْتَحْلَفَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قسم کا وہ معنی مراد ہوگا جس میں تمہارا ساتھی تمہاری تصدیق کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ہشیم کی عبداللہ بن ابوصالح کے حوالے سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

عبداللہ بن ابوصالح نامی یہ راوی سہیل بن ابوصالح کے بھائی ہیں۔ اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے ابراہیم نخعی سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر قسم لینے والا شخص ظالم ہو' تو اس بارے میں قسم اٹھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا' اور اگر قسم لینے والا شخص مظلوم ہو' تو اس بارے میں اس شخص کی نیت کا اعتبار ہوگا' جو قسم لے رہا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الطَّرِيْقِ اِذَا اخْتُلِفَ فِيْهِ كَمْ يُجْعَلُ

باب 20- جب راستے کے بارے میں اختلاف ہو جائے' تو اسے کتنا رکھا جائے؟

1275 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيْدٍ الضُّبَعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اجْعَلُوا الطَّرِيْقَ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راستے کو سات گز (چوڑا) رکھو۔

1276 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

1354- اخرجه احمد (228/2) ومسلم (1274/3) كتاب الايمان' باب: يمين الحالف على نية المستحلف' حديث (20-1653) وابو داؤد (224/3) كتاب الايمان والنذور' باب: المعاريض فى اليمين' حديث (3255) وابن ماجه (686/1) كتاب الكفارات' باب: من ورى فى يمينه' حديث (2121) والدارمى (187/2) كتاب النذور والايمان' باب: الرجل يحلف على الشىء وهو يورك على يمينه' من طريق عبد الله بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة فذكره.

1355- لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة سوى الترمذى' ينظر تحفة الاشراف' (306/9) حديث (12218) واخرجه ابن ماجه (783/2) كتاب الاحكام' باب اذا تشاجروا فى قدر الطريق حديث (2338) من طريق بشير بن كعب عن ابى هريرة به.

بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِى الطَّرِيْقِ فَاجْعَلُوْهُ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ

فى الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب راستے کے بارے میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے' تو اسے سات گز تک رکھو۔

یہ روایت وکیع سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

بشیر بن کعب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے قتادہ کے حوالے سے' بشیر بن نہیک کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے تاہم اس کی سند محفوظ نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَخْيِيْرِ الْغُلَامِ بَيْنَ اَبَوَيْهِ اِذَا افْتَرَقَا

باب 21- بچے کو اس کے ماں باپ کے درمیان (کسی ایک کے ساتھ رکھنے) کا اختیار دینا' جب ان کے درمیان علیحدگی ہو جائے

1277 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ

فى الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَدِّ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ

1276- اخرجه احمد (474'429/2) وابو داؤد (314/3) كتاب الاقضية باب: ابواب من القضاء' حديث (3633) وابن ماجه (784-783/2) كتاب الاحكام' باب: اذا تشاجروا فى قدر الطريق' حديث (2338) من طريق قتادة عن بشير بن كعب العدوى عن ابى هريرة فذكره' واخرجه البخارى (141/5) كتاب المظالم' باب: اذا اختلفوا فى الطريق حديث (2473) من طريق الزبير بن خريت عن عكرمة عن ابى هريرة بنحوه' واخرجه مسلم (1232/3) كتاب المساقاة' باب: قدر الطريق اذا اختلفوا فيه' حديث (143-1613) من طريق خالد الحذاء عن يوسف بن عبد الله عن ابيه عن ابى هريرة بنحوه فذكره.

1277- اخرجه احمد (447/2) وابو داؤد (284-283/2) كتاب الطلاق باب: من احق بالولد' حديث (2277) وابن ماجه (788-787/2) كتاب الاحكام' باب: تخيير الصبى بين ابويه' حديث (2351) والنسائى (185/6) كتاب الطلاق' باب: اسلام احد الزوجين وتخيير الولد' حديث (3496) والدارمى (170/2) كتاب الطلاق' باب: تخيير الصبى بين ابويه' والحميدى (464/2) حديث (1083) من طريق هلال بن ابى ميمونة الثعلبى عن ابى ميمونة عن ابى هريرة فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَيْمُوْنَةَ اسْمُهُ سُلَيْمٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا يُخَيَّرُ الْغُلَامُ بَيْنَ اَبَوَيْهِ اِذَا وَقَعَتْ بَيْنَهُمَا الْمُنَازَعَةُ فِى الْوَلَدِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَا مَا كَانَ الْوَلَدُ صَغِيْرًا فَالْاُمُّ اَحَقُّ فَاِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ سَبْعَ سِنِيْنَ خُيِّرَ بَيْنَ اَبَوَيْهِ

توضیح راوی: هِلَالُ بْنُ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ هُوَ هِلَالُ بْنُ عَلِىِّ بْنِ اُسَامَةَ وَهُوَ مَدَنِىٌّ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو اس کے باپ اور اس کی ماں کے درمیان (یعنی کسی ایک کے ساتھ رہنے) کا اختیار دیا تھا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابومیمونہ نامی راوی کا نام سلیم ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: بچے کو ماں باپ میں سے کسی ایک کے ساتھ رہنے کا اختیار ہوگا' جب بچے کے بارے میں ماں باپ کے درمیان اختلاف ہو جائے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' یہ دونوں فرماتے ہیں: جب تک بچہ کم سن ہو' تو ماں اس کی زیادہ حقدار ہوگی' لیکن جب وہ سات سال کی عمر کا ہو جائے' اسے ماں باپ میں سے کسی ایک کے ساتھ رہنے کا اختیار دیا جائے گا۔

ہلال بن ابومیمونہ نامی راوی ہلال بن علی بن اسامہ ہیں یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔

یحییٰ بن کثیر' امام مالک اور فلیح بن سلیمان نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْوَالِدَ يَاْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهٖ

باب 22- باپ اپنے بیٹے کے مال میں سے (کچھ بھی) وصول کر سکتا ہے

1278 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1278- اخرجه احمد (6/162، 173) وابو داؤد (3/288، 289) كتاب البيوع' باب: فى الرجل ياكل من مال ولده' حديث (3528) والنسائى (7/240، 241) كتاب البيوع' باب: الحث على الكسب' حديث (4450) وابن ماجه (2/768-769) كتاب التجارات' باب: ما للرجل من مال ولده' حديث (2290) والدارمى (2/247) كتاب البيوع' باب: الكسب' والحميدى (1/120) حديث (246) من طريق الاعمش عن عمارة بن عمير عن عمته عن عائشة به.

متن حدیث: اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَكْثَرُهُمْ قَالُوْا عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَآئِشَةَ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا اِنَّ يَدَ الْوَالِدِ مَبْسُوْطَةٌ فِىْ مَالِ وَلَدِهٖ يَاْخُذُ مَا شَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَاْخُذُ مِنْ مَالِهٖ اِلَّا عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلَيْهِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے پاکیزہ چیز جو تم کھاتے ہو وہ تمہاری اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے عمارہ بن عمیر کے حوالے سے' ان کی والدہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

اکثر راویوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ ان کی پھوپھی کی حوالے سے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بعض اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: والد کا ہاتھ اس کی اولاد کے مال میں پھیل سکتا ہے' وہ جتنا چاہے لے سکتا ہے۔

بعض راویوں نے یہ بات بیان کی ہے: وہ اپنی اولاد کے مال میں سے صرف اس وقت دے سکتا ہے' جب اسے اس کی ضرورت ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ يُّكْسَرُ لَهُ الشَّيْءُ مَا يُحْكَمُ لَهٗ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ

باب 23- جب کسی شخص کی کوئی چیز توڑ دی جائے' تو توڑنے والے کے مال میں سے اس شخص کے حق میں کیا فیصلہ دیا جائے؟

1279 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متن حدیث: اَهْدَتْ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِىْ

1279- اخرجه البخاري (148/5) كتاب المظالم: باب: اذا كسر قصعة او شيئا لغيره حديث (2481) وابو داؤد (297/3) كتاب البيوع' باب: فيمن افسد شيئا يغرم مثله' حديث (3567) والنسائي (70/7) كتاب عشرة النساء' باب: الغيرة' حديث (3955) وابن ماجه (782/2) كتاب الاحكام' باب: الحكم فيمن كسر شيئا' حديث (2334) والدارمي (264/2) كتاب البيوع' باب: من كسر شيئا فعليه' مثله' واحمد (105/3) من طريق حميد عن انس به۔

قَصْعَةٍ فَضَرَبَتْ عَآئِشَةُ الْقَصْعَةَ بِيَدِهَا فَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَّاِنَاءٌ بِاِنَاءٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے ایک پیالے میں کوئی چیز تحفے کے طور پر بھیجی تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ مار کر اس پیالے کو (کھانے سمیت) گرادیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانے کے بدلے میں کھانا ہوگا' اور برتن کے بدلے میں برتن (ادا کرنا ہوگا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1280 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ قَصْعَةً فَضَاعَتْ فَضَمِنَهَا لَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّاِنَّمَا اَرَادَ عِنْدِيْ سُوَيْدٌ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَحَدِيْثُ الثَّوْرِيِّ اَصَحُّ

توضیح راوی: اِسْمُ اَبِيْ دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ کسی سے ادھار لیا وہ ضائع ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا معاوضہ انہیں ادا کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ میرے خیال میں سوید نے اس حدیث کے ذریعے وہ حدیث مراد لی ہے' جسے ثوری نے روایت کیا ہے۔ ثوری سے منقول روایات زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

باب 24- مرد اور عورت کے بالغ ہونے کی حد

1281 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَيْشٍ وَّاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِيْ فَعُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِيْ جَيْشٍ وَّاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِيْ

قَالَ نَافِعٌ وَّحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُّفْرَضَ لِمَنْ يَّبْلُغُ الْخَمْسَ عَشْرَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اَنَّ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَذَكَرَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ

قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْنَا بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدٌّ مَا بَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ اَنَّ الْغُلَامَ اِذَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الرِّجَالِ وَاِنِ احْتَلَمَ قَبْلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الرِّجَالِ وقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ الْبُلُوْغُ ثَلَاثَةُ مَنَازِلَ بُلُوْغُ خَمْسَ عَشْرَةَ اَوِ الْاِحْتِلَامُ فَاِنْ لَّمْ يُعْرَفْ سِنُّهٗ وَلَا احْتِلَامُهٗ فَالْاِنْبَاتُ يَعْنِي الْعَانَةَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لشکر میں شامل ہونے کے لئے پیش کیا گیا میں اس وقت چودہ سال کا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبول نہیں کیا۔ پھر اگلے سال ایک لشکر کے لئے مجھے پیش کیا گیا میں اس وقت پندرہ سال کا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبول کرلیا۔

نافع بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: نابالغ اور بالغ کے درمیان یہ حد ہے پھر انہوں نے یہ تحریر کیا: جو پندرہ سال کا ہو جائے اس کا حصہ مقرر کر دیا جائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

تاہم اس میں یہ مذکور نہیں ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمان بھیجا تھا: کم سن اور بالغ کے درمیان حد یہ ہے۔

ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: قیدی بنائے جانے والوں اور جنگجوں لوگوں کے درمیان یہ حد ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے یہ حضرات اس بات کے قائل ہیں: جب کوئی لڑکا مکمل پندرہ سال کا ہو جائے' تو اس کا حکم مردوں کا سا ہوگا' اور اگر پندرہ سال سے پہلے (اسے احتلام ہو جائے) تو بھی اس کا حکم مردوں کا سا ہوگا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بلوغت کی تین علامات ہیں پندرہ سال کا ہو جانا یا احتلام ہو جانا اگر سال کا یا احتلام نہیں پتہ چلتا تو بالوں کا اُگ آنا یعنی زیرناف بالوں کا (اُگ جانا بلوغت کی دلیل شمار ہوگا)

بَابُ فِيْمَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ

باب 25- جو شخص اپنے باپ کی بیوی سے شادی کرلے

1282 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

متن حدیث: مَرَّ بِیْ خَالِیْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَّمَعَهٗ لِوَاءٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اَنْ اٰتِيَهٗ بِرَاْسِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ وَرُوِيَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ خَالِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ماموں حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے ان کے پاس جھنڈا موجود تھا میں نے دریافت کیا: آپ کہاں جارہے ہیں؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ایسے شخص کی طرف بھیجا ہے' جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کرلی ہے (اس لئے بھیجا ہے) کہ میں اس کا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوجاؤں۔

اس بارے میں حضرت قرہ مزنی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

محمد بن اسحٰق نے اس حدیث کو عدی بن ثابت کے حوالے سے عبداللہ بن یزید کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یہ روایت اشعث کے حوالے سے' عدی کے حوالے سے' یزید بن براء کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

یہی روایت اشعث کے حوالے سے' عدی کے حوالے سے' یزید بن براء کے حوالے سے' ان کے ماموں کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُوْنُ اَحَدُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْاٰخَرِ فِي الْمَآءِ

باب 26- جب پانی حاصل کرنے میں کوئی ایک شخص دوسرے کے مقابلے میں نیچے کی سمت میں ہو

1283 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ

متن حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

1282- اخرجه احمد (4/290'292'295'297) وابو داؤد (4/157) كتاب الحدود' باب: فی الرجل يزنى بحريمه' حديث (4457) والنسائى (6/109) كتاب النكاح' باب: نكاح ما نكح الاباء' حديث (3331) وابن ماجه (2/869) كتاب الحدود: باب: من تزوج امرأة ابيه من بعده' حديث (2607) والدارمى (153) كتاب النكاح' باب: لرجل يتزوج امرأة ابيه' من طريق اشعث عن عدى بن ثابت عن البراء عن عازب فذكره۔

1283- اخرجه البخارى (5/48) كتاب الاشرب والمساقاة' باب: شرب الاعلى الى الكعبين' حديث (2362) ومسلم (4/1829'1830) كتاب الفضائل' باب: وجوب اتباعة صلى الله عليه وسلم' حديث (129-2357) والنسائى (8/238) كتاب آداب القضاء' باب: الرخصة للحاكم الامين ان يحكم وهو غضبان حديث (5407) عن طريق ابن شهاب عن عروة عن عبد الله بن الزبير عن الزبير فذكره۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَحْسِبُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ''حرہ'' سے آنے والی پانی کی نالی کے بارے میں اختلاف کیا جس کے ذریعے لوگ کھجوروں کے باغ کو پانی دیا کرتے تھے انصاری نے کہا: یہ پانی کو چھوڑ دیں وہ بہتا رہے' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بات سے اختلاف کیا انہوں نے اپنا یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زبیر! تم اپنے کھیتوں کو سیراب کرو پھر پانی کو اپنے پڑوسی کے لئے چھوڑ دو تو انصاری غصے میں آ گیا اور بولا: (آپ نے یہ فیصلہ اس لئے کیا ہے) کیونکہ یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم اپنے (باغ کو) سیراب کرو پھر پانی کو روکے رکھو' یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک پہنچ جائے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں' یہ آیت اس بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں ثالث نہ بنائیں اور تم نے جو فیصلہ دیا ہو اس کے بارے میں اپنے من میں کوئی حرج محسوس نہ کریں' اور یہ اسے مکمل طور پر تسلیم کریں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعیب بن ابوحمزہ نے اس روایت کو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے عروہ بن زبیر کے حوالے سے' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اس میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

عبداللہ بن وہب نے اس روایت کو لیث کے حوالے سے اور یونس نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' عروہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے پہلی روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يُّعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَيْسَ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ

باب 27- جو شخص مرتے وقت اپنے غلاموں کی آزاد کردے اور اس کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو

1284 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَّهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِيْدًا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّاَهُمْ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ يَرَوْنَ اسْتِعْمَالَ الْقُرْعَةِ فِىْ هٰذَا وَفِىْ غَيْرِهٖ وَاَمَّا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ فَلَمْ يَرَوُا الْقُرْعَةَ وَقَالُوْا يُعْتَقُ مِنْ كُلِّ عَبْدٍ الثُّلُثُ وَيُسْتَسْعٰى فِىْ ثُلُثَىْ قِيْمَتِهٖ

توضیح راوی: وَاَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْجَرْمِىُّ وَهُوَ غَيْرُ اَبِىْ قِلَابَةَ وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَاَبُوْ قِلَابَةَ الْجَرْمِىُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کردیا اس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے اس بارے میں سخت الفاظ ارشاد فرمائے پھر آپ نے ان غلاموں کو بلایا آپ نے انہیں تقسیم کرکے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور ان میں سے دو کو آزاد قرار دیا اور چھ کو غلام برقرار رکھا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔ یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

بعض اہلِ علم اس پر عمل کرتے ہیں۔

1284- اخرجه احمد (426/4) ومسلم (1288/3) كتاب الايمان' باب: من اعتق شركا له فى عبد' حديث (1688/56) وابو داؤد (28/4) كتاب العتق باب: فيمن اعتق عبيدا له لم يبلغهم الثلث' حديث (3958) وابن ماجه (786-785/2) كتاب الاحكام' باب: القضاء بالقرعة' حديث (2345) من طريق ابى قلابة عن ابى المهلب' عن عمران بن حصين به.

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں یا اس طرح کے دیگر معاملات میں قرعہ اندازی کی جائے گی۔

کوفہ اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس بارے میں قرعہ اندازی نہیں کی جائے گی۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اس حوالے سے ہر غلام کا ایک تہائی حصہ آزاد شمار ہوگا' اور ان میں سے ہر ایک غلام کی بقیہ دو تہائی قیمت کے بارے میں اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

ابومہلب نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو جرمی ہے یہ ابوقلابہ کے علاوہ کوئی اور شخص ہے اور ایک قول کے مطابق معاویہ بن عمرو ہے۔ ابوقلابہ جرمی کا نام عبداللہ بن زید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ

باب 28: جو شخص کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے

1285 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مُسْنَدًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے تو وہ رشتے دار آزاد شمار ہوگا۔

ہم اس حدیث کو مسند ہونے کے طور پر صرف حماد بن سلمہ نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بعض محدثین نے اس روایت کو قتادہ کے حوالے سے، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

1286 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَاصِمًا الْاَحْوَلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ

1285- اخرجه احمد (15/5، 18، 20) وابو داؤد (26/4) كتاب العتق' باب: فيمن ملك ذارحم محرم' حديث (3949) وابن ماجه (843/2) كتاب العتق باب: من ملك ذا حرم محرم فهو حر' حديث (2524) من طريق قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب فذكره۔

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

سند حدیث: رَوَاهُ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُتَابِعْ ضَمْرَةُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ حَدِيْثٌ خَطَاٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے تو وہ (محرم رشتے دار) آزاد شمار ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہمارے علم کے مطابق اس حدیث میں عاصم نامی راوی کا ذکر حماد بن سلمہ کے حوالے سے، صرف محمد بن بکر نے کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی محرم رشتے دار کا مالک بنے تو وہ (رشتے دار) آزاد شمار ہوگا۔

اس روایت کو ضمرہ بن ربیعہ نے، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عبداللہ بن دینار کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

اس روایت میں (ضمری بن ربیعہ کی متابعت نہیں کی گئی اور محدثین کے نزدیک یہ حدیث خطا ہے)

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

باب 29: جب کوئی شخص کسی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر کھیتی باڑی کرے

1287 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَیْءٌ وَّلَهُ نَفَقَتُهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ اِسْحٰقَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

1287- اخرجہ احمد (465/3، 141/4) وابو داؤد (261/3) کتاب البیوع، باب: فی زرع الارض بغیر اذن صاحبہا، حدیث (3403) وابن ماجہ (824/3) کتاب الرہون: باب: من زرع فی ارض قوم بغیر اذنہم، حدیث (2466) من طریق ابی اسحق عن عطاء عن رافع بن خدیج فذکرہ۔

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَالَ لَا اَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ اِسْحٰقَ اِلَّا مِنْ رِوَايَةِ شَرِيْكٍ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص دوسرے لوگوں کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کھیتی باڑی کرے تو اسے اس کھیت میں سے کچھ نہیں ملے گا البتہ اسے اس کا خرچ مل جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو ابواسحاق سے منقول ہونے کے حوالے سے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ جسے شریک بن عبداللہ نے نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق ابواسحاق سے منقول ہونے کے اعتبار سے' یہ روایت صرف شریک سے منقول ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معقل بن مالک بصری نے عقبہ بن اصم کے حوالے سے، عطاء کے حوالے سے، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النُّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ

باب 30: عطیہ دیتے ہوئے اولاد کے درمیان برابری رکھنا

1288 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِىُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَهٗ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهٗ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْوَلَدِ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ

1288- اخرجه مالك فى الموطا (752،751/2) كتاب الاقضية باب: ما لا يجوز من النحل حديث (39) واحمد (268/4) والبخارى (250/5) كتاب الهبة باب: الهبة للولد' حديث (2586) ومسلم (1242/3) كتاب الهبات' باب: كراهية تفضيل بعض الاولاد فى الهبة' حديث (9-1263) والنسائى (258/6) كتاب النحل' باب: اختلاف الناقلين' لخبر النعمان بن بشير فى النحل' حديث (3672) وابن ماجه (795/2) كتاب الهبات' باب: الرجل ينحل ولده' حديث

يُسَوِّي بَيْنَ وَلَدِهٖ حَتّٰى فِي الْقُبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَوِّي بَيْنَ وَلَدِهٖ فِي النُّحْلِ وَالْعَطِيَّةِ يَعْنِي الذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى سَوَاءٌ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّسْوِيَةُ بَيْنَ الْوَلَدِ اَنْ يُّعْطَى الذَّكَرُ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ مِثْلَ قِسْمَةِ الْمِيْرَاثِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے اپنے ایک بیٹے کو ایک غلام عطیے کے طور پر دیا پھر وہ اس پر گواہ بنانے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے تا کہ آپ کو اس پر گواہ بنائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اس طرح عطیہ دیا ہے جیسے اسے دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم اسے واپس لے لو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر راویوں کے حوالے سے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اولاد کے درمیان برابری کو مستحب قرار دیا ہے۔

ان میں سے بعض حضرات نے اولاد کو بوسہ دینے کے اعتبار سے بھی برابری کی ہدایت کی ہے' جبکہ بعض نے صرف کوئی چیز دینے یا عطیہ دینے کے حوالے سے برابری کا کہا ہے اور اس بارے میں مذکر اور مونث برابر ہیں۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے یہ بات کہی ہے: اولاد کے درمیان برابری یہ ہے: مرد کو دو عورتوں جتنا حصہ دیا جائے جس طرح وراثت میں تقسیم ہوتی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشُّفْعَةِ

باب 31: شفعہ کا بیان

1289 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ الشَّرِيْدِ وَاَبِيْ رَافِعٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1289-اخرجه احمد (8/5، 12، 13، 17، 18) وابو داؤد (286/3) كتاب البيوع: باب: في الشفعة، حديث (3517) من طريق قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب فذكره.

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَرُوِىَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيْثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَلَا نَعْرِفُ حَدِيْثَ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسٰى بْنِ يُوْنُسَ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّرَوٰى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قولِ امام بخاری: قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدِىْ صَحِيْحٌ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت شرید رضی اللہ عنہ، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عیسیٰ بن یونس نے اس روایت کو سعید بن ابوعروبہ کے حوالے سے، قتادہ کے حوالے سے، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک مستند روایت وہ ہے جو حسن کے حوالے سے، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت صرف عیسیٰ بن یونس نامی راوی کے حوالے سے منقول ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی نے عمرو بن شرید کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس حدیث کو نقل کیا ہے۔ وہ اس بارے میں حدیث ''حسن'' ہے۔

ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید کے حوالے سے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ دونوں روایات مستند ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

باب 32: غیر موجود شخص کے لئے شفعہ کرنا

1290 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِىُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهٖ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرَ عَبْدِ الْمَلِكِ

1290- اخرجه احمد (303/3) وابو داؤد (286/3) كتاب البيوع' باب: في الشفعة' حديث (3518) وابن ماجه (833/2) كتاب الشفعة' باب: الشفعة بالجوار حديث (2494) والدارمي (273/2) كتاب البيوع' باب: في الشفعة' من طريق عبد الملك بن ابي سليمان عن عطاء عن جابر بن عبد الله فذكره.

بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِيْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ مِنْ اَجْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ هُوَ ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَكَلَّمَ فِيْهِ غَيْرَ شُعْبَةَ مِنْ اَجْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ مِيْزَانٌ يَعْنِیْ فِی الْعِلْمِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا فَاِذَا قَدِمَ فَلَهُ الشُّفْعَةُ وَاِنْ تَطَاوَلَ ذٰلِكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پڑوسی شفعہ کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ اگر وہ موجود نہ ہو اس بارے میں اس کا انتظار کیا جائے گا اگر ان دونوں کا راستہ ایک ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہمارے علم کے مطابق عبدالملک بن ابوسلیمان کی عطاء کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کے علاوہ اور کسی نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

شعبہ نے عبدالملک بن ابوسلیمان نامی راوی کے بارے میں اس حدیث کے حوالے سے کچھ کلام کیا ہے۔

محدثین کے نزدیک عبدالملک ثقہ اور مامون ہیں۔

ہمارے علم کے مطابق شعبہ کے اس حدیث کے حوالے سے کلام کرنے کے علاوہ اور کسی نے ان کے بارے میں کلام نہیں کیا۔

وکیع نے اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے، عبدالملک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: عبدالملک بن ابوسلیمان میزان ہے یعنی علم میں (ترازو کی حیثیت رکھتے ہیں)

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ وہ یہ کہتے ہیں: آدمی شفعہ کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے اگر وہ غیر موجود ہو تو جب آئے گا تو اسے شفعہ کرنے کا حق ہوگا اگرچہ کتنی ہی مدت گزر چکی ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ وَوَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ

باب 33: جب حدود متعین ہو جائیں اور حصے ہو جائیں تو شفعہ کا حق نہیں ہوگا

1291 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1291- اخرجه البخاری (361/12) كتاب الحيل: باب فی الهبة والشفعة' حديث (6976) وابو داؤد (285/3) كتاب البيوع' باب: فی الشفعة' حديث (3514) وابن ماجه (834/2'835) كتاب الشفعة' باب اذا وقعت الحدود فلا شفعة' حديث (2499) واخرجه احمد (296/3'399) وعبد بن حميد ص (326) حديث (1080) من طريق الزهری عن ابی سلمة عن جابر بن عبد الله فذكره.

متن حدیث: اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ مُرْسَلًا عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَبِهٖ يَقُوْلُ بَعْضُ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ مِثْلَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَغَيْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَرَبِيْعَةُ ابْنُ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يَرَوْنَ الشُّفْعَةَ اِلَّا لِلْخَلِيْطِ وَلَا يَرَوْنَ لِلْجَارِ شُفْعَةً اِذَا لَمْ يَكُنْ خَلِيْطًا وَّقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الشُّفْعَةُ لِلْجَارِ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیثِ دیگر: جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ وَقَالَ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ

وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے الگ ہو جائیں تو شفعہ کا حق نہیں رہے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض راویوں نے اسے "مرسل" حدیث کے طور پر ابوسلمہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اہلِ علم اس پر عمل کرتے ہیں' ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض فقہاء نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے جیسے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات ہیں۔

اہلِ مدینہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ ان میں یحییٰ بن سعید انصاری، ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک شفعہ کا حق صرف شراکت دار کو حاصل ہوگا۔ ان کے نزدیک پڑوسی کو شفعہ کا حق حاصل نہیں ہوگا' جب وہ شراکت دار نہ ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: پڑوسی کو شفعہ کا حق حاصل ہوگا۔

ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول "مرفوع" حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گھر کا پڑوسی، گھر کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

(اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) پڑوسی قریب ہونے کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الشَّرِيْكَ شَفِيْعٌ

باب 34: شراکت دار شفعہ کا حق رکھتا ہے

1292 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَّالشُّفْعَةُ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ

اسنادِدیگر: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّهٰذَا اَصَحُّ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ مِثْلَ هٰذَا لَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ حَمْزَةَ وَاَبُوْ حَمْزَةَ ثِقَةٌ يُّمْكِنُ اَنْ يَّكُوْنَ الْخَطَاُ مِنْ غَيْرِ اَبِىْ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا تَكُوْنُ الشُّفْعَةُ فِى الدُّوْرِ وَالْاَرَضِيْنَ وَلَمْ يَرَوُا الشُّفْعَةَ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ وَّقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الشُّفْعَةُ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ وَّالْقَوْلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شراکت دار شفعہ کا حق رکھتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو ہم صرف ابوحمزہ سکری نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

کئی راویوں نے اس روایت کو عبدالعزیز بن رفیع کے حوالے سے، ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

ابن ابی ملیکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

اس روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔

کئی راویوں نے عبدالعزیز بن رفیع کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے جس میں اس روایت کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ روایت ابوحمزہ سے منقول حدیث کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابوحمزہ نامی راوی ثقہ ہیں۔ یہ ہوسکتا ہے: ابوحمزہ کی بجائے کسی اور نے اس میں خطا کی ہو۔

1292- لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة سوى الترمذي ينظر: تحفة الاشراف (44/5) حديث (5795) واخرجه البيهقي (109/8) والطبراني (123/11) حديث (11244)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے جیسا کہ یہ ابوبکر بن عیاش سے منقول کی ہے۔

اکثر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: شفعہ صرف مکانات اور زمین میں ہوتا ہے ان کے نزدیک ہر چیز میں شفعہ نہیں ہوتا۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: شفعہ ہر چیز میں ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

باب 35: گری ہوئی چیز' گمشدہ اونٹ یا بکری کا حکم

1293 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَائَهَا وَوِعَائَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَآءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى تَلْقٰى رَبَّهَا

حکمِ حدیث: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَّحَدِيْثُ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے گری ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔ اس کے بعد اس تھیلی اور اس کے منہ پر باندھی ہوئی رسی کو پہچان لو' پھر تم اسے خرچ کر لو! اگر (بعد میں) اس کا مالک آ جائے' تو تم وہ (قیمت جو اس میں موجود تھی) اس کو ادا کر دینا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گمشدہ بکری کے بارے میں کیا حکم ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے پکڑ لو کیونکہ وہ یا تو تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا اسے بھیڑیا لے جائے گا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گمشدہ اونٹ کا کیا حکم ہے' تو نبی اکرم ﷺ غضب ناک ہو گئے' یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آپ کا چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے۔ اس کے پاؤں اس کے ساتھ ہیں پانی کا ذخیرہ (یعنی اس کا

1293- اخرجه مالك فى الموطا (757/2) كتاب الاقضية' باب: القضاء فى اللقطة' حديث (46) والبخارى (96/5) كتاب اللقطة' باب: ضالة الابل' حديث (2427) كتاب اللقطة' حديث (1-1722) وابو داؤد (135/2) كتاب اللقطة' حديث (1704) وابن ماجه (2/836-838) كتاب اللقطة' باب: ضالة الابل والبقر والغنم' حديث (2504) واخرجه احمد (117/4) وعبد بن حميد (ص 117) حديث (279) والحميدى (357/2) حديث (816) من طريق ربيعة بن ابى عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهنى فذكره۔

پیٹ) اس کے ساتھ ہے۔ وہ خود اپنے مالک تک پہنچ جائے گا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔ یزید مولیٰ منبعث نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔

1294 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنِ اعْتُرِفَتْ فَاَدِّهَا وَاِلَّا فَاعْرِفْ وِعَائَهَا وَعِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَاِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا فَاَدِّهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْجَارُوْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى وَعِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ وَّجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَقَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَرَخَّصُوْا فِي اللُّقَطَةِ اِذَا عَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهَا اَنْ يَّنْتَفِعَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يُعَرِّفُهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ لَمْ يَرَوْا لِصَاحِبِ اللُّقَطَةِ اَنْ يَّنْتَفِعَ بِهَا اِذَا كَانَ غَنِيًّا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَنْتَفِعُ بِهَا وَاِنْ كَانَ غَنِيًّا لِاَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ اَصَابَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعَرِّفَهَا ثُمَّ يَنْتَفِعَ بِهَا وَكَانَ اُبَيٌّ كَثِيْرَ الْمَالِ مِنْ مَيَاسِيْرِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعَرِّفَهَا فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهَا فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْكُلَهَا فَلَوْ كَانَتِ اللُّقَطَةُ لَمْ تَحِلَّ اِلَّا لِمَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ لَمْ تَحِلَّ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ لِاَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَصَابَ دِيْنَارًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَّفَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهُ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهِ وَكَانَ لَا يَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَتِ اللُّقَطَةُ يَسِيْرَةً اَنْ يَّنْتَفِعَ بِهَا وَلَا يُعَرِّفَهَا وَقَالَ

1294- اخرجه احمد (116/4، 193/5) ومسلم (1349/3) كتاب اللقطة حديث (1722-7) وابو داؤد (135/2) كتاب اللقطة حديث (1706) وابن ماجه (838/2) كتاب اللقطة باب اللقطة حديث (2507) من طريق الضحاك بن عثمان عن سالم ابو النضر عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد الجهنی فذكره۔

بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ دُوْنَ دِيْنَارٍ يُعَرِّفُهَا قَدْرَ جُمْعَةٍ وَّهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گری ہوئی چیز ملنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایک سال تک اس کا اعلان کرو' اگر اس کا اعتراف کرلیا جائے تو اسے ادا کردو' ورنہ اُس کی تھیلی' ڈوری اور اس میں موجود (رقم) وغیرہ کی پہچان رکھو۔ اور پھر تم اُسے استعمال کرلو' اگر بعد میں اس کا مالک آ جائے تو اُسے ادائیگی کردینا۔

اس بارے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جارود بن معلی رضی اللہ عنہ، حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سب سے مستند طور پر منقول یہی روایت ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے گری ہوئی چیز کے بارے میں یہ اجازت دی ہے: جب آدمی ایک سال تک اس کا اعلان کرے' اور اس کے مالک کا پتہ نہ چل سکے' تو آدمی خود اسے استعمال کرلے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک آدمی ایک سال تک اس کا اعلان کرے گا اگر اس کا مالک آ جاتا ہے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے صدقہ کردے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں اہلِ کوفہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک گری ہوئی چیز کو اٹھانے والا شخص اگر خوشحال ہو' تو خود اس سے نفع حاصل نہیں کرسکتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر وہ خوشحال ہو' تو پھر بھی اس چیز کے ذریعے نفع حاصل کرسکتا ہے کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک تھیلی پائی تھی جس میں ایک سو دینار موجود تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی: وہ اس کا اعلان کریں' اور پھر خود اس سے نفع حاصل کریں۔

جبکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ صاحب حیثیت آدمی تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے خوشحال لوگوں میں سے ایک تھے۔ تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ اس کا اعلان کریں' اور جب انہیں' اس کا مالک نہیں ملا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ وہ خود اسے' استعمال کرلیں اگر گری ہوئی چیز صرف اس شخص کے لئے جائز ہوتی جس کے لئے صدقہ وصول کرنا جائز ہے' تو یہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے لئے بھی جائز نہیں ہونی چاہئے تھی کیونکہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک دینار ملا تھا۔ انہوں نے اس کا اعلان کیا لیکن اس کا مالک نہیں ملا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خود استعمال کرنے کی ہدایت کردی تھی جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے صدقہ وصول کرنا جائز نہیں ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ اجازت دی ہے: اگر گری ہوئی چیز کم حیثیت ہو' تو آدمی خود اس کے ذریعے نفع حاصل کرسکتا ہے اور اس کا

اعلان نہیں کرے گا۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ ایک دینار سے کم قیمت کی ہو تو ایک ہفتے تک اس کا اعلان کرے گا۔

امام اسحاق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

1295 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَوَجَدْتُّ سَوْطًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُهٗ فَقَالَا دَعْهُ فَقُلْتُ لَا اَدَعُهٗ تَاْكُلُهُ السِّبَاعُ لَاٰخُذَنَّهٗ فَلَاَسْتَمْتِعَنَّ بِهٖ فَقَدِمْتُ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ وَجَدْتُّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَمَا اَجِدُ مَنْ يَّعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ فَعَرَّفْتُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ وَقَالَ اَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَاَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جارہا تھا مجھے ایک کوڑا ملا۔

ابن نمیر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ میں نے اس کوڑے کو اٹھالیا' تو ان دونوں نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ میں نے کہا میں اسے نہیں چھوڑوں گا ورنہ اسے درندے کھاجائیں گے میں تو اسے ضرور حاصل کروں گا۔ اور اس کے ذریعے نفع حاصل کروں گا۔

سوید بیان کرتے ہیں: پھر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اس کے بارے میں دریافت کیا اور یہ پورا واقعہ سنایا تو انہوں نے فرمایا: تم نے اچھا کیا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک تھیلی پائی جس میں ایک سو دینار موجود تھے۔ میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا لیکن مجھے کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو اسے جانتا ہو پھر میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا: ایک اور سال تک اس کا اعلان کرو۔ میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا' پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: ایک اور سال تک اس کا اعلان کرو پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کی گنتی کرلو وہ تھیلی اور اس کی پہچان یاد رکھو اگر اس کا طلب گار آگیا اور اس نے اس کی گنتی، اس کی تھیلی اور اس کی رسی کی پہچان کروادی۔ تو تم اس کے سپرد کردینا ورنہ تم اسے خود استعمال کرو۔

1295- اخرجه البخاري (94/5) كتاب اللقطة' حديث (2426) ومسلم (1350/3) كتاب اللقطة' حديث (9-1723) وابو داؤد (134/2) كتاب اللقطة' حديث (701) وابن ماجه (837/2-838) كتاب اللقطة' باب: اللقطة' حديث (2506) واخرجه احمد (126/5) وعبد بن حميد ص (84) حديث (162) من طريق سلمة بن كهيل عن سويد بن غفلة فذكره عن ابي بن كعب.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِي الْوَقْفِ

باب 36: وقف کا حکم

1296 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهَا لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ

اختلافِ روایت: قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ رَجُلٌ اٰخَرُ اَنَّهُ قَرَاَهَا فِيْ قِطْعَةِ اَدِيْمٍ اَحْمَرَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا قَالَ اِسْمٰعِيْلُ وَاَنَا قَرَاْتُهَا عِنْدَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَكَانَ فِيْهِ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مِنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافًا فِيْ اِجَازَةِ وَقْفِ الْاَرَضِيْنَ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں کچھ زمین (مالِ غنیمت میں) حصے میں ملی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے خیبر میں کچھ زمین ملی ہے۔ مجھے ایسی کوئی زمین کبھی نہیں ملی جو میرے نزدیک اس سے زیادہ نفیس ہو۔ آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو زمین اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار کو صدقہ کردو تو حضرت عمر نے اس کو صدقہ کر دیا۔ اس طرح کہ اس زمین کو فروخت نہیں کیا جاسکتا اسے ہبہ نہیں کیا جاسکتا، وراثت میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کی پیداوار کو غریبوں میں قریبی رشتے داروں میں، غلاموں کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مسافروں کے لئے، مہمانوں کے لئے خرچ کیا جائے گا' اور جو شخص اس کا نگران ہوگا اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ خود مناسب طریقے سے اس میں سے کھالیتا ہے یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا ہے' جبکہ وہ اسے جمع کرنے والا نہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ محمد بن سیرین سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس روایت میں یہ الفاظ ہیں "یعنی اس مال کو اکٹھا کرنے والا نہ ہو"۔

1296– اخرجه البخاری (418/5) كتاب الشروط' الشروط في الوقف' حديث (2737) ومسلم (1255/3) كتاب الوصية' باب: الوقف' حديث (1632/15) وابو داؤد (116/3) كتاب الوصايا' باب: ما جاء في الرجل يوقف الوقف حديث (2878) والنسائي (230/6' 231) كتاب الاحباس' باب: كيف يكتب الحبس' وذكر الاختلاف' ابن عون في خبر ابن عمر فيه' حديث (3597-3598-3599-3600-3601) وابن ماجه (801/2) كتاب الصدقات' باب من وقف حديث (2396) واخرجه احمد (12/2-55) وابن خزيمه (117/4) حديث (2483) من طريق ابن عون عن نافع عن ابن عمر فذكره.

ابن عون نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور صاحب نے بھی مجھے حدیث سنائی۔ انہوں نے اس روایت کو سرخ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر سے پڑھا تھا جس میں وہی الفاظ تھے۔ "غیر متاثل مال" (جو ابن سیرین نے نقل کئے ہیں)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اسماعیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کو حضرت عبیداللہ بن عمر کے صاحبزادے کے سامنے پڑھا تھا اور اس میں یہ لفظ تھے "غیر متاثل مال"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق متقدمین کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے: زمین یا اس طرح کی کسی بھی چیز کو وقف کرنا جائز ہے۔

1297 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ وَّعِلْمٌ يُّنْتَفَعُ بِهٖ وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَّدْعُوْ لَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب آدمی مر جاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ سوائے تین اعمال کے' صدقہ جاریہ' وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جاتا ہے اور وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ

باب 37: جانور کے زخمی کرنے کا کوئی تاوان نہیں ہوتا

1298 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

1298– اخرجه البخاری فی الآداب المفرد ص (20) حدیث (38) ومسلم (1255/3) کتاب الوصیة' باب: ما یلحق الانسان فی الثواب بعد وفاته' حدیث (14-1631) وابو داؤد (117/3) کتاب الوصایا' باب: ما جاء فی الصدقة عن المیت' حدیث (2880) والنسائی (251/6) کتاب الوصایا' باب: فضل الصدقة عن المیت' حدیث (3651) والدارمی (139/1) المقدمة' باب: البلاغ عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' وتعلیم السنن' واخرجه احمد (372/2) وابن خزیمة (122/4) حدیث (2494) من طریق العلاء بن عبد الرحمن عن ابی هریرة فذکره۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ عَنْ مَعْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّتَفْسِيْرُ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ يَقُوْلُ هَدَرٌ لَّا دِيَةَ فِيْهِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ فَسَّرَ ذٰلِكَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْعَجْمَاءُ الدَّابَّةُ الْمُنْفَلِتَةُ مِنْ صَاحِبِهَا فَمَا اَصَابَتْ فِيْ انْفِلَاتِهَا فَلَا غُرْمَ عَلٰى صَاحِبِهَا وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ يَقُوْلُ اِذَا احْتَفَرَ الرَّجُلُ مَعْدِنًا فَوَقَعَ فِيْهِ اِنْسَانٌ فَلَا غُرْمَ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ الْبِئْرُ اِذَا احْتَفَرَهَا الرَّجُلُ لِلسَّبِيْلِ فَوَقَعَ فِيْهَا اِنْسَانٌ فَلَا غُرْمَ عَلٰى صَاحِبِهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَالرِّكَازُ مَا وُجِدَ فِيْ دَفْنِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ وَّجَدَ رِكَازًا اَدّٰى مِنْهُ الْخُمُسَ اِلَى السُّلْطَانِ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَهٗ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جانور اگر کسی کو زخمی کر دے تو اس کا کوئی جرمانہ نہیں ہوتا۔ کنویں میں اگر کوئی گر جائے تو اس کا کوئی جرمانہ نہیں ہوتا۔ (معدنیات) کان میں گر جائے تو بھی کوئی جرمانہ نہیں ہوتا اور خزانے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حدیث کی وضاحت یہ ہے۔

جانور کا زخمی کرنا اس کا کوئی تاوان نہیں ہے۔ یعنی یہ ضائع جاتا ہے اس میں دیت کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ جانور کا زخمی کرنا ضائع جاتا ہے۔ بعض اہلِ علم نے اس کی یہ وضاحت بیان کی ہے: وہ جانور جو اپنے مالک کو چھوڑ کر بھاگ گیا ہو ایسا جانور اگر کسی کو نقصان پہنچا دے تو جانور کے مالک کو کوئی جرمانہ نہیں دینا ہو گا۔

''المعدن جبار'' کا مطلب یہ ہے: جب کوئی شخص کوئی کان کھودے اور اس میں کوئی شخص گر جائے تو اس شخص کو کوئی تاوان نہیں دینا پڑے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کنواں کھودتا ہے اور وہ اسے راستے میں کھدواتا ہے اور اس میں کوئی شخص گر جاتا ہے تو اس کنویں کے مالک کو کوئی تاوان نہیں دینا ہوگا۔

''رکاز'' میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے ''رکاز'' اس خزانے کو کہتے ہیں جو زمانہ جاہلیت کے دفینے کے طور پر ملے جو شخص رکاز کو پالے گا وہ اس کا پانچواں حصہ حکومت کو ادا کرے گا اور باقی اس شخص کا ہوگا۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ اِحْيَاءِ اَرْضِ الْمَوَاتِ

باب 38: بنجر زمین کو آباد کرنا

1299 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لَهٗ اَنْ يُّحْيِيَ الْاَرْضَ الْمَوَاتَ بِغَيْرِ اِذْنِ السُّلْطَانِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يُّحْيِيَهَا اِلَّا بِاِذْنِ السُّلْطَانِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّ كَثِيْرٍ وَّسَمُرَةَ

حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيَّ عَنْ قَوْلِهٖ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ فَقَالَ الْعِرْقُ الظَّالِمُ الْغَاصِبُ الَّذِيْ يَاْخُذُ مَا لَيْسَ لَهٗ قُلْتُ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِيْ يَغْرِسُ فِيْ اَرْضِ غَيْرِهٖ قَالَ هُوَ ذَاكَ

◆◆ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرے وہ زمین اس کی ہوگی اور کسی ظالم شخص کو (اس پر قبضہ کرنے کا) حق نہیں ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو ہشام کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کو اس بات کا حق حاصل ہے: وہ حاکم وقت کی اجازت کے بغیر کسی بنجر زمین کو آباد کرے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی ایسی زمین کو حاکم وقت کی اجازت کے بغیر آباد نہیں کر سکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پہلی رائے درست ہے۔

1299- اخرجه ابوداؤد (179/3) كتاب الخراج والامارة والفيء، باب: في احياء الموات حديث (3073) من طريق عروة عن ابيه عن سعيد بن زيد فذكره.

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو کثیر کے دادا ہیں اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو ولید طیالسی سے حدیث کے ان الفاظ کے بارے میں دریافت کیا: لیس لعرق ظالم حق (سے مراد کیا ہے؟) تو انہوں نے بتایا: اس سے مراد وہ غاصب ہے' جو دوسرے کی چیز کو ہتھیالے۔
میں نے کہا: یہ وہ شخص ہے' جو دوسرے کی زمین میں کوئی کاشت کاری کرلے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہی ہے۔

1300 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
متنِ حدیث: مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے وہ زمین اس کی ہوگی۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَطَائِعِ

باب 39: جاگیر دینا

1301 سندِ حدیث: قَالَ: قُلْتُ لِقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيْدٍ: حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَارِبِيُّ، قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ، عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ شُمَيْرٍ، عَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ،
متنِ حدیث: اَنَّهُ وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ، فَقَطَعَ لَهُ، فَلَمَّا اَنْ وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَجْلِسِ: اَتَدْرِيْ مَا قَطَعْتَ لَهُ؟ اِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَآءَ الْعِدَّ. قَالَ: فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ. قَالَ، وَسَاَلَهُ عَمَّا يَحْمِيْ مِنَ الْاَرَاكِ؟ قَالَ: مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْاِبِلِ:
فَاَقَرَّ بِهِ قُتَيْبَةُ، وَقَالَ: نَعَمْ.
اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِيْ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَارِبِيُّ، بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.
اَلْمَارِبُ: نَاحِيَةٌ مِّنَ الْيَمَنِ.
فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلٍ وَاَسْمَآءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ.
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.
مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ، فِي الْقَطَائِعِ، يَرَوْنَ جَائِزٌ اَنْ يَّقْطَعَ الْاِمَامُ لِمَنْ رَاٰى ذٰلِكَ

1300- اخرجه احمد (338،304/3) من طريق هشام بن عروة بن وهب كيسان عن جابر بن عبد الله فذكره۔
1301- اخرجه ابوداؤد (175-174/3) كتاب الخراج والامارة والفئ، باب: في اقطاع الارضين، حديث (3064) من طريق ثمامة بن شراحيل عن سمي بن قيس عن شمير عن ابي هريرة بن حمال فذكره۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے قتیبہ بن سعید سے دریافت کیا' کیا محمد بن یحییٰ نے اپنی سند کے حوالے سے آپ کو یہ حدیث سنائی ہے؟ حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے نمک کی کان بطور جاگیر عطا کرنے کی درخواست کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انہیں عطا کردی جب وہ واپس جانے لگے تو حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: کیا آپ جانتے ہیں۔ آپ نے اسے کیا عطا کیا ہے۔ آپ نے انہیں جاری رہنے والا پانی عطا کر دیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ان سے واپس لے لی پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس زمین کی درخواست کی جہاں پیلو کے درخت بکثرت تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہاں تک جہاں تک اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) قتیبہ نے اس حدیث کا اقرار کیا اور بولے ٹھیک ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

''مارب'' یمن کی ایک بستی ہے۔

اس بارے میں حضرت وائل رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک جاگیریں عطا کرنا جائز ہے۔ حاکم وقت جسے مناسب سمجھے عطا کر سکتا ہے۔

1302 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهُ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَبَعَثَ لَهُ مُعَاوِيَةَ لِيُقْطِعَهَا اِيَّاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ علقمہ بن وائل اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''حضرموت'' میں زمین جاگیر کے طور پر دی تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیجا تھا تاکہ وہ ان کے لئے اس کی پیمائش کر دیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغَرْسِ

باب 40: درخت لگانے کی فضیلت

1302- اخرجه احمد (399/6) وابو داؤد (173/3) كتاب الخراج والامارة والفيء' باب: في اقطاع الارضين' حديث (3058) والدارمي (268/2) كتاب البيوع' باب: القطائع' من طريق شعبة عن سماك عن علقمة بن وائل عن ابيه وائل بن حجر فذكره.

1303 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
متنِ حدیث: مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَّاُمِّ مُبَشِّرٍ وَّزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو بھی مسلمان کوئی پودا وغیرہ لگاتا ہے یا کوئی کھیت لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ یا جانور کچھ کھالیتے ہیں' تو وہ اس شخص کے لئے صدقہ شمار ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ، سیدہ ام مبشر رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب 41: کھیتی باڑی کا بیان

1304 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّجَابِرٍ
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا بِالْمُزَارَعَةِ بَاْسًا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَّكُوْنَ الْبَذْرُ مِنْ رَّبِّ الْاَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمُزَارَعَةَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَلَمْ يَرَوْا بِمُسَاقَاةِ النَّخِيْلِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَاْسًا وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَّصِحَّ شَيْءٌ مِّنَ الْمُزَارَعَةِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْجِرَ الْاَرْضَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ خیبر کو وہاں کام کرنے کی اجازت اس شرط پر دی تھی کہ

1303- اخرجه البخاری (5/5) كتاب الحرث والمزارعة' باب: فضل الزارع والغرس اذا اكل منه' حديث (2320) ومسلم (1189/3) والغرس اذا اكل منه' حديث (2320) ومسلم (1183/3) كتاب المساقاة' باب: فضل الغرس والزرع' حديث (12-1553) من طريق ابي عوانة عن قتادة عن انس بن مالك فذكره۔

1304- اخرجه البخاری (14/5) كتاب الحرث والمزارعة' باب: المزارعة بالشطر ونحوه' حديث (2238) ومسلم (1186/3) كتاب المساقاة' باب: المساقاة والمعاملة بجزء من الثمر والزرع' حديث (1-1551) وابو داؤد (263/3) كتاب البيوع' باب: في المساقاة' حديث (3408) وابن ماجه (824/2) كتاب الرهون' باب: معاملة النخيل والكرم' حديث (2467) والدارمی (270/2) كتاب البيوع' باب: ان النبي صلى الله عليه وسلم عامل خيبر' واخرجه احمد (37'22'17/2) من طريق يحيىٰ بن سعيد بن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر فذكره۔

وہاں کی پیداوار میں سے' پھلوں یا کھیت میں سے نصف (مسلمانوں کو ادا کیا جائے گا)

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: اگر نصف یا ایک تہائی یا ایک چوتھائی پیداوار کی شرط پر کھیتی باڑی کی جائے۔

بعض حضرات نے اس بات کو اختیار کیا ہے: بیج زمین کے مالک کی طرف سے ہوگا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے ایک تہائی یا ایک چوتھائی پیداوار کی شرط پر کھیتی باڑی (ٹھیکے کے طور پر) کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

تاہم ان حضرات کے نزدیک ایک تہائی یا ایک چوتھائی پیداوار کی شرط پر کھجور کے باغ کو پانی دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں بعض اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: کھیتی باڑی صرف اس صورت میں کی جاسکتی ہے' جب زمین کو سونے یا چاندی کے عوض میں کرائے پر لیا جائے۔

بَاب مِنَ الْمُزَارَعَةِ

باب 42: مزارعت (کے احکام)

1305 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

متنِ حدیث: قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا اِذَا كَانَتْ لِاَحَدِنَا اَرْضٌ اَنْ يُّعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا اَوْ بِدَرَاهِمَ وَقَالَ اِذَا كَانَتْ لِاَحَدِكُمْ اَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ اَوْ لِيَزْرَعْهَا

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کام سے منع کر دیا تھا جو پہلے ہمارے لئے نفع بخش تھا جب ہم میں سے جس شخص کی زمین ہوتی تھی تو وہ اسے کچھ خراج (پیداوار) یا چند دراہم کے عوض میں دوسرے کو دے دیتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جب کسی شخص کے پاس زمین ہو' تو وہ بلا معاوضہ اپنے بھائی کو دیدے یا خود اس میں کھیتی باڑی کرے۔

1306 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى السِّينَانِىُّ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ شُعْبَةَ

1305- اخرجه احمد (141/4) والنسائی (35/7) کتاب الایمان' والنذور' باب: ذکر الاحادیث المختلفة فی النهی عن کراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلین للخبر' حدیث (3869) من طریق ابی حصین عن مجاهد عن رافع بن خدیج فذکره.

1306- اخرجه البخاری (27/5) کتاب الحرث والمزارعة' باب: ما کان من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم یو اسی بعضهم بعضا فی الزراعة والثمر' حدیث (239) ومسلم (1184/3-1185) کتاب البیوع' باب: الارض تمنح' حدیث (121-1550) وابو داؤد (257/3) کتاب البیوع' باب: فی المزارعة' حدیث (3389) وابن ماجه (821/2) کتاب الرهون' باب: الرخصة فی کراء الارض البیضاء بالذهب والفضة' حدیث (2456) واخرجه احمد (234/1'281'349) والحمیدی (236/1) حدیث (509) من طریق شعبة عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس فذکره.

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ اَمَرَ اَنْ يَّرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
وَحَدِيْثُ رَافِعٍ فِيْهِ اضْطِرَابٌ يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ عُمُوْمَتِهٖ وَيُرْوٰى عَنْهُ عَنْ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ وَّهُوَ اَحَدُ عُمُوْمَتِهٖ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْهُ عَلٰى رِوَايَاتٍ مُّخْتَلِفَةٍ
فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّجَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ آپ نے یہ ہدایت کی تھی کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی کا سلوک کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، ان کے چچاؤں کے حوالے سے نقل کی گئی ہے اور حضرت ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی روایت کی گئی ہے' جو ان کے ایک چچا تھے اور یہی روایت ان سے مختلف روایات کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

اس بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

كِتَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دیت کے بارے میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ

باب 1: اونٹ کے حساب سے کتنی دیت ہوگی

1307 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّعِشْرِيْنَ بَنِيْ مَخَاضٍ ذُكُوْرًا وَّعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَّعِشْرِيْنَ حِقَّةً

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَخْبَرَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْقُوْفًا

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ الدِّيَةَ تُؤْخَذُ فِيْ ثَلَاثِ سِنِيْنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَرَاَوْا اَنَّ دِيَةَ الْخَطَاِ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَاقِلَةَ قَرَابَةُ الرَّجُلِ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا الدِّيَةُ عَلَى الرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ مِنَ الْعَصَبَةِ يُحَمَّلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ رُبُعَ دِيْنَارٍ وَّقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ اِلٰى نِصْفِ دِيْنَارٍ فَاِنْ تَمَّتِ الدِّيَةُ وَاِلَّا نُظِرَ اِلٰى اَقْرَبِ الْقَبَائِلِ مِنْهُمْ فَاُلْزِمُوْا ذٰلِكَ

◄► حضرت خشف بن مالک بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطاء کے بارے میں یہ فیصلہ کیا تھا: اس میں بیس بنت مخاض اور بیس ابن مخاض جو مذکر ہوں۔ بیس بنت لبون، بیس جزء اور بیس حقے دیئے جائیں گے۔

1307- اخرجه ابوداؤد (593/2) كتاب الديات' باب: الدية كم هي؟ حديث (4545) والنسائي (43/8) كتاب القسامة' باب: ذكر اسنان لخطاء' وابن ماجه (879) كتاب الديات' باب: دية الخطاء' حديث رقم (2631) واحمد (450/1) عن حجاج بن ارطاة' قال حدثنا زيد بن جبير' عن خشف بن مالك فذكره عن عبد الله بن مسعود "مرفوعاً".

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو ''مرفوع'' ہونے کے طور پر ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہی روایت حضرت عبداللہ تک ''موقوف'' حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے: دیت تین سالوں میں وصول کی جائے گی۔ ہر ایک سال میں ایک تہائی دیت وصول کی جائے گی۔

یہ حضرات اس بات کے بھی قائل ہیں: قتل خطاء کی دیت کی ادائیگی قاتل کے خاندان پر لازم ہوگی۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: عاقلہ سے مراد آدمی کے باپ کی طرف سے قریبی عزیز ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے۔ دیت کی ادائیگی صرف مردوں پر لازم ہوگی۔ خواتین اور بچوں پر نہیں ہوگی جو اس کے عصبہ رشتے دار ہوں۔

ان میں سے ہر ایک شخص ایک چوتھائی دینار ادا کرے گا۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک نصف دینار ادا کرے گا اگر دیت مکمل ہو جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ ان کے قریبی قبائل کا جائزہ لیا جائے گا' اور ان پر اس کی ادائیگی لازم کی جائے گی۔

1308 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ وَهُوَ ابْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلَاثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَّمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذٰلِكَ لِتَشْدِيْدِ الْعَقْلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص قتل عمد کرے اسے مقتول کے اولیاء سپرد کیا جائے گا اگر وہ چاہیں' تو اسے قتل کر دیں اگر چاہیں' تو دیت قبول کرلیں اور یہ تیس حصے، تیس جذعے اور چالیس خلفے ہوگی اور اگر وہ اس کے ساتھ صلح کرلیں انہیں' اس کا حق حاصل ہے۔

(راوی کہتے ہیں) یہ دیت کی سختی کے لئے ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1308- اخرجه ابوداؤد (173/4) كتاب الديات' باب: ولى العمد يرضى بالدية' حديث (4506) وباب: الدية كم هي؟ حديث (4541) والنسائي (42/2-43) كتاب القسامة' باب: ذكر الاختلاف على خالد الحذاء' وابن ماجه (877/2) كتاب الديات' باب: من قتل عمدا' فرضوا بالدية حديث (2626) واحمد (178/2' 183' 186' 224' 217) عن عمرو بن شعيب عن ابيه فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

باب 2: دراہم کے اعتبار سے دیت کتنی ہوگی

1309 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا يَّذْكُرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الدِّيَةَ عَشَرَةَ اٰلَافٍ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا اَعْرِفُ الدِّيَةَ اِلَّا مِنَ الْاِبِلِ وَهِيَ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ اَوْ قِيْمَتُهَا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر کی ہے۔

عکرمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

ابن عیینہ سے منقول حدیث میں اس سے زیادہ کلام کیا گیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق محمد بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے اس حدیث کی سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں۔ دیت دس ہزار درہم ہوگی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ اس بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق دیت صرف اونٹوں کے حساب سے ہوتی ہے اور وہ ایک سو اونٹ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُوْضِحَةِ

باب 3: موضحہ زخم کی دیت

1309- اخرجه ابوداؤد (593/2) كتاب الديات' باب: الدية كم هي حديث (4546) واخرجه النسائي (44/8) كتاب القسامة' باب: الدية من الورق' واخرجه ابن ماجه (878/2) كتاب الديات' باب: دية الخطاء' حديث (2629) واخرجه الدارمي (192/2) كتاب الديات' باب: كم الدية من الورق والذهب' عن محمد بن مسلم الطائفي عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس به.

1310 سندِحدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ اَنَّ فِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ

◄► حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے موضحہ زخم کے بارے میں پانچ، پانچ (اونٹ بطور دیت ادائیگی) کا حکم دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: موضحہ زخم میں پانچ اونٹ دیے جائیں گے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دِيَةِ الْاَصَابِعِ

باب 4: انگلیوں کی دیت

1311 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَمْرٍو النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: فِيْ دِيَةِ الْاَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ لِكُلِّ اُصْبُعٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

1310- اخرجه ابوداؤد (262/1) كتاب الطلاق باب: الولد للفراش حديث (2274) مختصراً و (316/2) كتاب البيوع، باب: في عطية المرأة بغير اذن زوجها حديث (3547) مختصراً و (599/2) كتاب الديات، باب: ديات الاعضاء حديث (4566) والنسائي (65/5) كتاب الزكوٰة، باب: عطية المرأة بغير اذن زوجها مختصراً و (278/6، 279) كتاب العمرى، باب: عطية المرأة بغير اذن زوجها و (57/8) كتاب القسامة، باب: المواضح واحمد (179/2، 180، 184، 189، 191، 192، 194، 207، 211، 212، 213) مختصر، عن عمرو بن شعيب عن ابيه فذكره "مرفوعاً"۔

1311- اخرجه البخاري (235/2) كتاب الديات، باب: دية الاصابع حديث (6895) وابو داؤد (188/4) كتاب الديات، باب باب: ديات الاعضاء حديث (4560- 4561) والنسائي (8/56-57) كتاب القسامة، باب: عقل الاصابع، وابن ماجه (885/2) كتاب الديات، باب: دية الاصابع حديث (2652) واحمد (1/329، 345) والدارمي (194/2) كتاب الديات، باب: في دية الاصابع، وعبد بن حميد ص (572) حديث (572)

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے۔ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہوگی۔اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

1312 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَّعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ اور یہ (یعنی انگوٹھا اور چھوٹی انگلی دیت کے اعتبار سے) برابر ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَفْوِ

باب 5: (دیت کو) معاف کردینا

1313 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِي اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا اَبُو السَّفَرِ قَالَ

متنِ حدیث: دَقَّ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّيْ قَالَ مُعَاوِيَةُ اِنَّا سَنُرْضِيكَ وَاَلَحَّ الْاٰخَرُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَاَبْرَمَهُ فَلَمْ يُرْضِهٖ فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ شَاْنَكَ بِصَاحِبِكَ وَاَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهٖ خَطِيْئَةً قَالَ الْاَنْصَارِيُّ ءَاَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ قَالَ فَاِنِّيْ اَذَرُهَا لَهٗ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَا جَرَمَ لَا اُخَيِّبُكَ فَاَمَرَ لَهٗ بِمَالٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَلَا اَعْرِفُ لِاَبِي السَّفَرِ سَمَاعًا مِّنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبُو السَّفَرِ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ اَحْمَدَ وَيُقَالُ ابْنُ يُحْمِدَ الثَّوْرِيُّ

1313- اخرجه ابن ماجه (898/2) كتاب الديات' باب: العفو في القصاص حديث (2693) واخرجه احمد (448/6) قالا: حدثنا' يونس' بن ابي اسحق عن ابي السفر قال' قال ابوداؤد "مرفوع"۔

◄► ابوسفر بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا دانت توڑ دیا یہ معاملہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا اس شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی: اے امیر المؤمنین! اس شخص نے میرا دانت توڑ دیا ہے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تمہیں راضی کر دیں گے۔ اس پر دوسرے شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی منت سماجت کی۔' یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تنگ آ گئے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تمہارا معاملہ تمہارے ساتھی کے سپرد ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کو جسمانی طور پر کوئی تکلیف لاحق ہو اور وہ (تکلیف پہنچانے والے کو) معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کی ایک خطا کو مٹا دیتا ہے۔

اس انصاری نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے سنا ہے اور میرے ذہن نے اسے محفوظ رکھا ہے' تو وہ شخص بولا میں اسے معاف کرتا ہوں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن میں تمہیں محروم نہیں رکھوں گا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے کچھ مال دینے کی ہدایت کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میرے علم کے مطابق ابوسفر نامی راوی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع نہیں کیا۔

ابوسفر نامی راوی کا نام سعید بن احمد ہے اور ایک قول کے مطابق ابن یحمد ثوری ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ رُضِخَ رَأْسُهُ بِصَخْرَةٍ

باب 6: جس کا سر پتھر کے ذریعے کچل دیا جائے

1314 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ فَاَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَأْسَهَا بِحَجَرٍ وَّاَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ قَالَ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ اَفُلَانٌ قَالَتْ بِرَاْسِهَا لَا قَالَ فَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَقَالَتْ بِرَاْسِهَا اَیْ نَعَمْ قَالَ فَاُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

1314- اخرجه البخاری (85/5) كتاب الخصومات' باب: ما يذكر فی الاشخاص والملازمة والخصومة بين المسلم واليهودی حديث (2411) و (437) كتاب الوصايا' باب: اذا أومأ المريض برأسه اشارة بينة جازت حديث (2746) و (206/12) كتاب الديات: باب: سؤال القاتل' حتى يقر والاقرار فی الحدود حديث (6876) ومسلم الابی (102/6) كتاب القسامة والمحاربين' باب: ثبوت القصاص فی القتل بالحجر وغيره (000) حديث (1672) وابو داؤد (180/4) كتاب الديات باب: يقاد من القاتل حديث (4527-4529) و (180/4) كتاب الديات' باب: القود بغير حديد' والنسائی (22/8) كتاب القسامة' باب: القود من الرجل للمرأة وابن ماجه (889/2) كتاب الديات' باب: يقتاد من القاتل كما قتل حديث (2665) واحمد (-262-203-193 183/3)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک لڑکی جا رہی تھی اس نے چاندی کا زیور پہنا ہوا تھا۔ ایک یہودی نے اسے پکڑا اور اس کا سر پتھر سے کچل دیا اور اس کے جسم پر موجود زیور اتار لیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس لڑکی تک کوئی پہنچ گیا۔ اس میں ابھی تھوڑی سی جان باقی تھی۔ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کو کس نے قتل کیا ہے۔ کیا فلاں نے؟ اس نے اپنے سر کے ذریعے اشارہ کیا کہ نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: فلاں نے، یہاں تک کہ جب اس یہودی کا نام لیا گیا، تو اس نے اپنے سر کے ذریعے اشارہ کیا جی ہاں تو اس یہودی کو پکڑ لیا گیا۔ اس نے اعتراف کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: قصاص صرف تلوار کے ذریعے لیا جا سکتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَشْدِیْدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

باب 7: مؤمن کو قتل کرنے کی شدید مذمت

1315 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ یَحْیَی بْنُ خَلَفٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِیْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ عَدِیٍّ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّبُرَیْدَةَ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰكَذَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰی مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّغَیْرُ وَاحِدٍ

1315– اخرجه النسائی (82/7) کتاب تحریم الدم، باب: تعظیم الدم۔

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مَوْقُوفًا وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ پوری دنیا کا ختم ہو جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مؤمن کے قتل ہونے سے زیادہ کم تر ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم یہ "مرفوع" روایت کے طور پر منقول نہیں ہے۔

ابن ابی عدی سے منقول روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ابن ابی عدی نے شعبہ کے حوالے سے یعلی بن عطاء کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

اسی طرح سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے یعلی بن عطاء کے حوالے سے "موقوف" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک) یہ روایت "مرفوع" ہونے کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بَاب الْحُكْمِ فِى الدِّمَاءِ

باب 8: خون کے بارے میں فیصلہ

1316 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِى الدِّمَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ مَرْفُوْعًا وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (قیامت کے دن) لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون (کے مقدمات) کا فیصلہ کیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

کئی راویوں نے اسے اعمش کے حوالے سے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے تاہم بعض راویوں نے اسے اعمش کے

1316- اخرجه البخاری (194/12) كتاب الديات : باب: قول الله تعالىٰ (ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم) النساء 93 حديث (6864) واخرجه مسلم الابی (114/6) كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات' باب: المجازاة بالدماء فی الاخرة' حديث (1678) والنسائی (7/83-84) كتاب تحريم الدم' باب: تعظيم الدم وابن ماجه (873/2) كتاب الديات' باب: التغليظ فی قتل مسلم ظلماً حديث (2615-2617) عن الاعمش' عن شقيق ابی وائل عن عبد الله "مرفوعاً".

حوالے سے نقل کیا ہے لیکن "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

1317 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّ اَوَّلَ مَا يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فِی الدِّمَاءِ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (قیامت کے دن) لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون (کے مقدمات) کا فیصلہ کیا جائے گا۔

1318 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ وَاَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ نُعْمٍ الْكُوْفِيُّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر آسمان اور زمین کے رہنے والے سب لوگ کسی مؤمن کے قتل کرنے میں شریک ہوں، تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں ڈال دے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

ابوحکم بجلی، یہ عبدالرحمٰن بن ابی نعم کوفی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهٗ يُقَادُ مِنْهُ اَمْ لَا

باب 9: جو شخص اپنے بیٹے کو قتل کر دے، کیا اس سے قصاص لیا جائے گا یا نہیں؟

1319 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ سُرَاقَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِصَحِيْحٍ

اسنادِ دیگر: رَوَاهُ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ وَالْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِی الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مُرْسَلًا وَّهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ

اضطراب

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاَبَ اِذَا قَتَلَ ابْنَهٗ لَا يُقْتَلُ بِهٖ وَاِذَا قَذَفَ ابْنَهٗ لَا يُحَدُّ

◄► عمرو بن شعیب، اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے، حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے سے باپ کا قصاص لینے کا حکم دیا تھا لیکن آپ نے باپ سے بیٹے کا قصاص لینے کا حکم نہیں دیا۔

ہم اس روایت کو حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

دیگر راویوں نے اسے مثنیٰ بن صباح کے حوالے سے نقل کیا ہے اور مثنیٰ بن صباح کو علم حدیث میں ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے۔

ابوخالد نے اس روایت کو حجاج کے حوالے سے، عمرو بن شعیب کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، ان کے دادا کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت عمرو بن شعیب کے حوالے سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

اس حدیث میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے اگر باپ اپنے بیٹے کو قتل کردے تو اس کے بدلے میں اسے قتل نہیں کیا جائے گا' اور اگر وہ اس پر زنا کا الزام لگائے تو اس پر حدِ قذف جاری نہیں کی جائے گی۔

1320 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ

◄► حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بیٹے کے عوض میں باپ کو (قصاص میں) قتل نہیں کیا جائے گا۔

1321 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ

1320- اخرجه احمد (16/1، 22، 49) وابن ماجه (888/2) كتاب الديات : باب: لا يقتل الوالد بولده حديث (2662) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن عمر بن الخطاب "مرفوعاً".

1321- اخرجه ابن ماجه (888/2) كتاب الديات' باب: لا يقتل الوالد بولده حديث (2661) مختصر' وابن ماجه (867/2) كتاب الحدود' باب: النهي عن اقامة الحدود في المساجد' حديث (2599) والدارمي (190/2) كتاب الديات' باب: القود بين الوالد والولد' عن اسماعيل بن مسلم عن عمرو بن دينار عن طاؤس' عن ابن عباس "مرفوعاً".

توضیح راوی: وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ مسجد میں حد قائم نہیں کی جائے گی اور بیٹے کے بدلے میں باپ کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

یہ حدیث ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے "مرفوع" ہونے کے طور پر جانتے ہیں جسے اسماعیل بن مسلم نے روایت کیا ہے۔

اسماعیل بن مسلم مکی کے بارے میں بعض اہلِ علم نے اس کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ

باب 10: کسی بھی مسلمان کا خون بہانا تین میں سے کسی ایک وجہ سے جائز ہے

1322 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُثْمَانَ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں صرف تین میں سے کسی ایک وجہ سے (اسے قتل کیا جا سکتا ہے) شادی شدہ زانی، قتل کے بدلے میں قتل یا اپنے دین (اسلام) کو ترک کر کے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والے شخص کو (قتل کیا جا سکتا ہے)

اس بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ يَّقْتُلُ نَفْسًا مُّعَاهَدَةً

باب 11: جو شخص کسی معاہد کو قتل کر دے (اس کا حکم)

1322– اخرجه البخاری (209/12) کتاب الدیات' باب: قول الله تعالیٰ' ان النفس بالنفس والعین بالعین (المائدة: 45) حدیث (6878) ومسلم الابی (110/6) کتاب القسامة والمحاربین والقصاص والدیات' باب: ما یباح به دم المسلم حدیث (1686) وابو داؤد (530/2) کتاب الحدود' باب: الحکم فیمن ارتد حدیث (4352) والنسائی (13/8) کتاب القسامة' باب: القود' وابن ماجه (837/2) کتاب الحدود' باب: لا یحل دم امری ء مسلم الا فی ثلاث' حدیث (2534) والدارمی (172/2) کتاب الحدود باب: ما یحل به دم المسلم و (218/2) کتاب السیر' باب: فی القتال علی قول النبی صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل الناس' واحمد (382/1'328/1'444/1) والحمیدی (65/1) حدیث (119) عن الاعمش قال: سمعت عبد الله بن مرة یحدث' عن مسروق عن عبد الله "مرفوعاً".

1323 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ الْبَصْرِيُّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: أَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يُرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی ایسے معاہد کو قتل کردے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہو تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی پناہ کی خلاف ورزی کی، وہ شخص جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ اگرچہ جنت کی خوشبو **70** برس کے فاصلے سے محسوس ہوجاتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

1324 سندِحدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَأَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں (کے قتل ہو جانے) پر مسلمانوں کی طرف سے انہیں دیت دلوائی تھی کیونکہ ان دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رسول نے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابوسعد بقال نامی راوی کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ

باب 12: مقتول کے ولی کا قصاص یا معاف کرنے کا فیصلہ کرنا

1323- اخرجه ابن ماجه (896/2) كتاب الديات، باب: من قتل معاهداً حديث (2687) حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا معدي، بن سليمان قال انبانا ابن عجلان، عن ابيه عن ابي هريرة "مرفوعاً".

1325 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّعْفُوَ وَاِمَّا اَنْ يَّقْتُلَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِيْ شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے مکہ کو فتح کیا' تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا: جس شخص کا کوئی (عزیز یا رشتے دار) قتل ہو جائے اسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے یا تو وہ معاف کر دے یا پھر (قاتل کو) قتل کر دے۔

اس بارے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ، حضرت خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1326 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَنَّ فِيْهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِيْ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ اِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الرَّجُلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَّاِنِّيْ عَاقِلُهٗ فَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَهْلُهٗ بَيْنَ خِيْرَتَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّقْتُلُوْا اَوْ يَاْخُذُوا الْعَقْلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّرَوَاهُ شَيْبَانُ اَيْضًا عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ مِثْلَ هٰذَا

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1325– اخرجه البخاری (213/12) کتاب الدیات' باب: من قتل له قتیل فهو بخیر النظرین' حدیث (6880) و (248/1) کتاب العلم' باب: کتابة العلم' حدیث (112)، و (105/5) کتاب اللقطة' باب: کیف تعرف لقطة اهل مکة؟ حدیث (2434) ومسلم (464-461/4) کتاب الحج: باب: تحریم مکة وصیدها وخلاها وشجرها ولقطتها الا لمنشدها علی الدوام حدیث (448-447) مختصر' وابو داؤد (616/1) کتاب المناسک' باب: هل یؤخذ من قاتل العمد الدیة اذا عفا ولی المقتول عن القود وابن ماجه (876/2) کتاب الدیات' باب: من قتل ... فهو بالخیار بین احدی ثلاث حدیث (2624)

1326– اخرجه البخاری (238/1) کتاب العلم' باب: لیبلغ العلم الشاهد الغائب– حدیث (104) مختصر و (50/4) کتاب جزاء الصید' باب: لا یعضد شجر الحرم حدیث (1832) مختصر (614/7) کتاب المغازی' باب (000) حدیث (4295) مختصر و مسلم (460/4) کتاب الحج' باب: تحریم مکة وصیدها وخلاها وشجرها ولقطتها الا لمنشد علی الدوام' حدیث (1354) وابو داؤد (172/4) کتاب الدیات' باب: ولی العمد یرضی بالدیة' حدیث (4504) والنسائی (205/5) کتاب الحج والمناسک' باب: تحریم القتال فیه' مختصراً واحمد (32-31/4) و (385-384/6)

متن حدیث: مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَلَهُ اَنْ يَّقْتُلَ اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ

مذاہب فقہاء: وَذَهَبَ اِلٰى هٰذَا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے۔ اسے لوگوں نے حرم قرار نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر جو شخص ایمان رکھتا ہو وہ اس میں خون نہ بہائے اور اس کے درخت کو نہ کاٹے اگر کوئی شخص اس بارے میں رخصت حاصل کرنے کی کوشش کرے اور یہ کہے: یہ اللہ تعالیٰ کے رسول کے لئے حلال قرار دیا گیا تھا (تو یاد رکھنا) اسے اللہ تعالیٰ نے صرف میرے لئے حلال قرار دیا ہے۔ اسے لوگوں کے لئے حلال قرار نہیں دیا اور میرے لئے بھی دن کے ایک مخصوص حصے میں حلال قرار دیا گیا تھا' پھر یہ قیامت تک قابلِ احترام ہے۔

اے خزاعہ قبیلے کے لوگو! تم نے ہذیل قبیلے کے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ میں اس کی دیت دلوا دیتا ہوں آج کے بعد جس کا کوئی عزیز قتل ہو جائے' تو اس مقتول کے رشتے داروں کو دو باتوں میں سے ایک چیز کا اختیار ہوگا یا تو وہ (قاتل کو) قتل کر دیں یا وہ دیت وصول کر لیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شیبان نامی راوی نے اس روایت کو یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

یہی روایت حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کا کوئی عزیز قتل ہو جائے اسے اس بات کا اختیار ہے: وہ (قاتل کو) قتل کر دے یا معاف کر دے یا دیت وصول کر لے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1327 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: قُتِلَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ اِلٰى وَلِيِّهِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهُ اِنْ كَانَ قَوْلُهُ صَادِقًا فَقَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلّٰى عَنْهُ الرَّجُلُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ قَالَ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ قَالَ فَكَانَ يُسَمّٰى ذَا النِّسْعَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّالنِّسْعَةُ حَبْلٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کو قتل کر دیا گیا۔ قاتل کو اس کے ورثاء کے سپرد کیا گیا' تو قاتل نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے جان بوجھ کر اسے قتل نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

1327- اخرجه ابوداؤد (576/2) كتاب الديات' باب الامام يامر بالعفو في الدم' حديث (4498) والنسائي (13/8 كتاب القسامة' باب القود' حديث (4736) وابن ماجه (597/2) كتاب الديات' باب: العفو عن القاتل حديث (2690)

فرمایا: (یعنی مقتول کے ورثا سے فرمایا) اگر یہ سچ کہہ رہا ہے اور تم نے پھر بھی اسے قتل کر دیا' تو تم جہنم میں داخل ہو جاؤ گے' تو اس شخص نے اس قاتل کو معاف کر دیا۔ وہ قاتل رسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ اپنی رسی کو کھینچتا ہوا وہاں سے نکلا اور اس کا نام "ذونسعہ" (رسی والا) پڑ گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ "نسعہ" رسی کو کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ

باب 13: مثلہ کرنے کی ممانعت

1328 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ اغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَّفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّاَنَسٍ وَّسَمُرَةَ وَالْمُغِيْرَةِ وَيَعْلٰى بْنِ مُرَّةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَكَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ الْمُثْلَةَ

◆◆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو کسی لشکر کا امیر مقرر کرتے تھے' تو آپ اسے بطور خاص اس کی اپنی ذات کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور دیگر مسلمانوں کے حوالے سے بھلائی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر' اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کا آغاز کرو! جو شخص اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں ان کے ساتھ لڑائی کرو تم خیانت نہ کرنا اور عہد شکنی نہ کرنا اور مثلہ نہ کرنا اور بچوں کو قتل نہ کرنا۔

اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہل علم نے مثلہ کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔

1328= اخرجه مسلم (288/6) الابي' كتاب الجهاد والسير باب: تأمير الامام الامراء على البعوث- وحديث (1731) وابو داؤد (44/2) كتاب الجهاد' باب في دعاء المشركين' حديث (2613) وابن ماجه (953/2) كتاب الجهاد' باب: وصية الامام' حديث (2858) واحمد (352/5) مختصر و(358/5) والدارمي (215/2) كتاب السير: باب وصية الامام في السرايا.

1329 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: اَبُو الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ اسْمُهٗ شَرَاحِيلُ بْنُ اٰدَةَ

◆◆ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے بارے میں بھلائی کو لازم قرار دیا ہے' تو جب تم (کسی کو قصاص میں یا جنگ کے دوران) قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو (یعنی اذیت پہنچائے بغیر قتل کرو) اور جب تم (کسی جانور کو) ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو آدمی اپنی چھری کو تیز کر لے' اور اپنے ذبح ہونے والے جانور کو تکلیف نہ پہنچائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابواشعث نامی راوی کا نام شراحیل بن آدہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ دِيَةِ الْجَنِيْنِ

باب 14: پیٹ میں موجود بچے کی دیت

1330 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ الَّذِىْ قُضِىَ عَلَيْهِ اَيُعْطٰى مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا لَيَقُوْلُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ بَلْ فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ

1329- اخرجه مسلم (7/41'42- الابى) كتاب الصيد والذبائح: باب: الامر باحسان الذبح والقتل' وتحديد الشفرة' حديث (1955) وابو داؤد (109/2) كتاب الضحايا' باب: فى النهى ان تصبر البهائم والرفق بالذبيحة' حديث (2815) والنسائى (227/7) كتاب الضحايا' بالا مر باحداد الشفرة وباب: ذكر المنفلتة التى لا يقدر على اخذها (229/7) با: حسن الذبح' وابن ماجه (1052/8) كتاب الذبائح' باب: اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح' حديث (3170) والدارمى (82/2) كتاب الاضاحى' باب: فى حسن الذبيحة' واحمد (123/4'124'125) عن ابى قلابة' عن ابى الاشعث' الصنعانى عن شداد بن اوس "مرفوعاً".

1320= اخرجه البخارى (257/12) كتاب الديات' با: جنين المرأة' حديث (6904) ومسلم (130/6'134) الابى' كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات' باب: دية الجنين' ووجوب الدية فى قتل الخطاء وشبه العمد على عاقلة الجانى حديث (1681) وابو داؤد (601/2) كتاب الديات' باب: دية الجنين' حديث (4576) حديث (4579) وحديث (4577) والنسائى (47/8-48-49) كتاب القسامة' باب: دية جنين المرأة' وابن ماجه (882/2) كتاب الديات' باب: دية الجنين' حديث (26390) ومالك (855/2) كتاب العقول' باب: عقل الجنين' حديث (6,5) والدارمى (197/2) كتاب الديات' باب: دية الخطا على من هى' واحمد (236/2'438'539)

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ حَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وقَالَ بَعْضُهُمُ الْغُرَّةُ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ اَوْ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وقَالَ بَعْضُهُمْ اَوْ فَرَسٌ اَوْ بَغْلٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں ایک غلام یا کنیز تاوان کے طور پر ادا کرنے کا فیصلہ دیا جس شخص کے خلاف فیصلہ دیا گیا۔ اس نے عرض کی: کیا ہم اس کی ادائیگی کریں کہ جس نے کچھ کھایا نہیں کچھ پیا نہیں وہ چیخ کر رویا نہیں۔ اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو شاعروں کی طرح کلام کر رہا ہے بلکہ اس طرح کے خون میں غلام یا کنیز کو تاوان کے طور پر ادا کیا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت حمل بن مالک بن نابغہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے۔ تاوان کے طور پر ایک غلام یا ایک کنیز یا پانچ سو درہم ادا کئے جائیں گے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ان کی بجائے گھوڑا یا خچر بھی (ادا کیا جاسکتا ہے)

1331 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

متن حدیث: اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَاَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنِينِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ وَّجَعَلَهُ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ

اسنادِ دیگر: قَالَ الْحَسَنُ وَاَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو عورتیں آپس میں سوکن تھیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر یا شاید خیمے کی لکڑی ماری تو اس عورت کا پیٹ میں موجود بچہ ضائع ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے بارے میں ایک غلام یا کنیز تاوان کے طور پر ادا کرنے کا فیصلہ دیا اور آپ نے اس کی ادائیگی عورت کے خاندان کے ذمے لازم کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1331- اخرجه البخاری (257/12) کتاب الدیات' باب: جنین المرأة حدیث (2905) بنحوه و مسلم (138,137/6) کتاب القسامة والمحاربین والقصاص والدیات' باب: دیة الجنین' ووجوب الدیة فی القتل الخطاء وشبه العمد علی عاقلة الجانی' حدیث (1682/37)(1682/38)(1689/39) وابو داؤد (599/2) کتاب الدیات' باب: دیة الجنین' حدیث (4568)(4569) والنسائی (49/8) کتاب القسامة' باب: دیة جنین المرأة' باب: صفة شبة العمد وعلی من دیة الاجنة (8/50-51) وابن ماجه (879/2) کتاب الدیات' باب: الدیة علی العاقلة فان کان لم یکن عاقلة ففی بیت المال' حدیث (2633) والدارمی (196/2) کتاب الدیات' باب: فی دیة الجنین' واحمد (249،245/4) عن منصور عن ابراهیم وعن عبید بن نضلة عن المغیرة بن شعبة۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

باب 15: کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا

1332 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَنَا مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ جُحَيْفَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعَلِيٍّ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَاءُ فِيْ بَيْضَاءَ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ اِلَّا فَهْمًا يُعْطِيْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَّا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهِدِ

قولِ امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اے امیر المؤمنین! کیا آپ کے پاس موجود تحریر میں کوئی ایسا حکم بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہ ہو تو انہوں نے جواب دیا: اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے۔ میرے علم میں صرف وہ فہم ہے جو اللہ تعالیٰ قرآن کے حوالے سے کسی شخص کو عطا کرتا ہے یا صحیفے میں موجود کچھ احکام ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: صحیفے میں کیا تحریر ہے تو انہوں نے بتایا: اس میں دیت کے احکام ہیں۔ قیدی کو آزاد کرنے کے احکام ہیں اور یہ حکم ہے: کسی کافر کے بدلے میں کسی مؤمن کو قتل نہ کیا جائے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: کسی مؤمن کو کسی قاتل کے بدلے میں قتل نہیں کیا جاسکتا۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: معاہد کے بدلے میں مسلمان کو قتل کیا جاسکتا ہے۔

1332- اخرجه البخاری (246/2) کتاب العلم' باب: کتابة العلم' حدیث (111)' (97/4) کتاب فضائل المدینة' باب: حرم المدینة' حدیث (1870) بنحوه (193/6) کتاب الجهاد والسیر: باب: فکاك الاسیر' حدیث (3047'315/6) کتاب الجزیة والموادعة باب: ذمة المسلمین وجوارهم واحدة- حدیث (3172) والنسائی (20'19/8) کتاب القسامة' باب: القود بین الاحرار والمالیك فی النفس' وابن ماجه (887/2) کتاب الدیات' باب: لا یقتل مسلم بکافر' حدیث (2659) والدارمی (190/2) کتاب الدیات: باب: لا یقتل مسلم بکافر' والحمیدی (23/1) حدیث 40) واحمد (79/1) عن مطرف بن طریف' عن عامر الشعبی' عن ابی جحیفة عن علی به.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دِيَةِ الْكُفَّارِ

باب 16: کفار کی دیت کا حکم

1333 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

حدیثِ دیگر: وَّبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ دِيَةِ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فَذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ دِيَةِ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اِلٰى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

آثارِ صحابہ: وَّرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَّدِيَةُ الْمَجُوْسِيِّ ثَمَانُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَّبِهٰذَا يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◄► عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی کافر کے بدلے میں کسی بھی مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

اس سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے۔

آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کافر کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں جو حدیث منقول ہے وہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم نے یہودی اور عیسائی شخص کی دیت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم اس روایت کی طرف گئے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہوگی۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: یہودی یا

1333- اخرجه ابوداؤد (89/2) كتاب الجهاد' باب: في السرية' ترد على اهل العسكر' حديث (2751) وابن ماجه (887/2) كتاب الديات' باب: لا يقتل مسلم بكافر حديث (2659) باب: المسلمون' تتكافأ دماؤهم' حديث (2685) واحمد (216'215'205'180/2) وابن خزيمة (26/4) حديث (2280) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده به.

عیسائی کی دیت چار ہزار درہم ہوگی جبکہ مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہوگی۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔
بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کی طرح ہوگی۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ

باب 17: جو شخص اپنے غلام کو قتل کردے۔

1334 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ اِلٰى هٰذَا وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ حَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ اَبِىْ رَبَاحٍ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قِصَاصٌ فِى النَّفْسِ وَلَا فِيمَا دُوْنَ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا قَتَلَ عَبْدَهُ لَا يُقْتَلُ بِهٖ وَاِذَا قَتَلَ عَبْدَ غَيْرِهٖ قُتِلَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے غلام کو قتل کردے ہم اسے قتل کروا دیں گے اور جو شخص اس کا کوئی عضو کاٹ دے ہم اس کا عضو کٹوا دیں گے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔
تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے۔ ان میں ابراہیم نخعی بھی شامل ہیں۔
بعض اہلِ علم جن میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء بن ابی رباح شامل ہیں۔ ان کے نزدیک آزاد اور غلام شخص کے درمیان جان یا جان سے کم کوئی بھی قصاص نہیں لیا جاسکتا۔
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔
بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کردے تو اس کے بدلے میں اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔
جب کوئی شخص کسی دوسرے کے غلام کو قتل کردے تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جاسکتا ہے۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1334= اخرجه النسائي (20/8) كتاب القسامة' باب: القود من السيد للمولى' باب: القصاص في السن' (26/8) وابن ماجه (888/2) كتاب الديات' باب: هل يقتل الحر بالعبد؟ حديث (2663) والدارمي (191/2) كتاب الديات: باب: القود بين العبد وبين سيده احمد (19'12'11'10/5) عن الحسن' عن سمرة' ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَرْاَةِ هَلْ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

باب 18: عورت اپنے شوہر کی دیت میں وارث ہوگی

1335 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّاَبُوْ عَمَّارٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

متنِ حدیث: اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتّٰى اَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَّرِّثِ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے دیت کی ادائیگی (قاتل کے) خاندان کے ذمے ہو گی اور کوئی عورت اپنے شوہر کی دیت میں کسی چیز کی وارث نہیں ہوگی۔

پھر حضرت ضحاک بن سفیان کلابی نے انہیں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ خط میں لکھا تھا: وہ اشیم ضبابی کی اہلیہ کو ان کے شوہر کی دیت میں وارث قرار دیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِصَاصِ

باب 19: قصاص کا حکم

1336 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَنْبَاَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفٰى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهٗ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ)

1335- اخرجه ابوداؤد (144/2) كتاب الفرائض' باب: فى المرأة ترث من دية زوجها وابن ماجه (883/2) كتاب الديات باب: الميراث من الدية حديث (2642) واحمد (452/3)

1336- اخرجه البخاري (229/12) كتاب الديات' باب: اذا عض رجل فوقعت ثناياه حديث (6892) ومسلم (105/6) كتاب القسامة والمحاربين: باب الصائل على نفس الانسان او عضوه- حديث (1673/18) والنسائى (29/8) كتاب القسامة' باب: القود من العضة- وذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر عمران بن حصين' وابن ماجه (887/2) كتاب الديات' باب: من عض رجلا فنزع يده فندر ثناياه' حديث (2657) والدارمى (195/2) كتاب الديات' باب: من عض رجلاً فنزع فنزع يده فندر ثناياه' حديث (2657) والدارمى (195/2) كتاب الديات' باب: ليمن عض يد رجل فالعزء' المعضوض يده والحمد (428-427/4) عن زرارة بن اوفى عن عمران بن حصين "مرفوعاً".

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ وَسَلَمَةَ بْنِ اُمَيَّةَ وَهُمَا اَخَوَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹ دیا۔ دوسرے نے اپنا ہاتھ کھینچا تو پہلے شخص کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے وہ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی کے ہاتھ کو یوں چباتا ہے جیسے اونٹ چباتا ہے۔ تمہیں کوئی دیت نہیں ملے گی' تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا۔

''اور زخموں میں بھی قصاص ہوتا ہے''

اس بارے میں حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمہ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ دونوں حضرات بھائی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

باب 20: تہمت کی وجہ سے قید کر دینا

1337 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ بَهْزٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

وَقَدْ رَوٰى اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَاَطْوَلَ

◆◆ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہمت کی وجہ سے ایک شخص کو قید کروا دیا تھا پھر آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ بہز کی اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا سے منقول روایت ''حسن'' ہے۔

اسماعیل بن ابراہیم نے اسے بہز کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو اس روایت کے مقابلے میں طویل اور مکمل ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ

باب 21: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے

1337- اخرجه ابوداؤد (337/2) کتاب الاقضية: باب: فی الحبس فی الدین وغیرہ، حدیث (3630-3631) مختصر' والنسائی (8/66-67) کتاب القسامة باب: امتحان السارق بالضرب والحبس' واحمد (447/4) و (2/5, 4) عن حکیم بن معاویة عن ابیه "مرفوعاً"۔

1338 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَّحَاتِمُ بْنُ سِيَاهٍ الْمَرْوَزِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ سَرَقَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا طُوِّقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ

اختلافِ روایت: وَزَادَ حَاتِمُ بْنُ سِيَاهٍ الْمَرْوَزِيُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

قَالَ مَعْمَرٌ بَلَغَنِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْهُ زَادَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّهٰكَذَا رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص کسی دوسرے کی ایک بالشت زمین ہتھیالے گا' قیامت کے دن اس کی گردن میں سات زمینوں جتنا وزنی طوق ڈالا جائے گا۔

حاتم بن سیاہ مروزی نے اس میں اضافی الفاظ نقل کیے ہیں۔

معمر نے یہ بات بیان کی ہے: زہری کے حوالے سے مجھے یہ روایت پہنچی ہے اور میں نے ان سے یہ بات نہیں سنی کہ انہوں نے اس روایت میں مزید الفاظ نقل کیے ہوں۔ ''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہوگا''۔

شعیب بن ابوحمزہ نے اس حدیث کو زہری کے حوالے سے طلحہ بن عبداللہ کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن عمرو کے حوالے سے' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

سفیان بن عیینہ نے زہری کے حوالے سے طلحہ بن عبداللہ کے حوالے سے' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

سفیان نے اس روایت میں عبدالرحمٰن بن عمرو سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1338- اخرجه ابوداؤد (660/2) كتاب السنة' باب: في قتال اللصوص' حديث (4772) والنسائي (115/7'116) كتاب تحريم الدم' باب: من قتل دون ماله وابن ماجه (861/2) كتاب الحدود' باب: من قتل دون ماله فهو شهيد' حديث (2580) واحمد (187/1'190) والحميدي (44/1) من (83) وعبد بن حميد حديث (106)

1339 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہب فقہاء: وَّقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّقَاتِلَ عَنْ نَّفْسِهٖ وَمَالِهٖ وقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُقَاتِلُ عَنْ مَالِهٖ وَلَوْ دِرْهَمَيْنِ

◄► حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی نقل کی گئی ہے۔

بعض اہلِ علم نے مرد کے لئے یہ رخصت دی ہے: وہ اپنی جان یا اپنے مال کی حفاظت کے لئے کسی سے لڑ سکتا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے مال کی خاطر لڑ سکتا ہے اگرچہ وہ دو درہم ہوں۔

1340 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْكُوْفِيُّ شَيْخٌ ثِقَةٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ اُرِيْدَ مَالُهٗ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◄► ابراہیم بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کا مال ناحق طور پر چھینا جا رہا ہو اور وہ لڑائی کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

1339- اخرجه ابوداؤد (660/2) كتاب السنة' باب فى قتال اللصوص' حديث (4771) والنسائى (115/7) كتاب تحريم الدم' باب من قتل دون ماله واحمد (217'194'193/2)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کی گئی ہے۔

1341 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَ هٰذَا

توضیح راوی: وَيَعْقُوْبُ هُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ

◆◆ طلحہ بن عبداللہ، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے جو شخص اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

کئی راویوں نے اسے ابراہیم بن سعد کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

یعقوب نامی راوی یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْقَسَامَةِ

باب 22: قسامت کا حکم

1342 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ

1342- اخرجه البخاری (359/5) کتاب الصلح' باب: الصلح مع المشرکین' حدیث (2702) مختصر و (317/6) کتاب الجزیة والموادعة' باب: الموادعة والمصالحة مع المشرکین بالمال وغیرہ- حدیث (3173)(552/10) کتاب الادب باب: اکرام الکبیر- حدیث (6143'6142) و (339/12) کتاب الدیات' باب: اذا اصاب قوم من رجل هل یعاقب ام یقتص منهم کلهم' حدیث (6898)و (196/13) کتاب الاحکام' باب: کتاب الحاکم الی عماله- حدیث 7192) ومسلم (72/6) کتاب القسامة والمحاربین والقصاص والدیات' باب: القسامة حدیث (1669/1) و (1669/2) و (1669/6) وابوداؤد (178-177/4) کتاب الدیات' باب: القتل بالقسامة' حدیث (4521-4520) والنسائی (12-5/8) کتاب القسامة' باب: تبدئة اهل الدم فی القسامة' وابن ماجه (892/2) کتاب الدیات' باب: القسامة' حدیث (2677) ومالك (877/2) کتاب القسامة' باب تبدئة اهل الدم فی القسامة' حدیث (1) والدارمی (189'188/2) کتاب الدیات' باب: الدیة فی قتل العمد' واحمد (3'2/4) وابن خزیمة (77/4) حدیث (2384) عن یحییٰ بن سعید عن بشیر بن یسار عن سهل بن ابی حثمة' ورافع بن خدیج به

بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ یَحْیٰی وَحَسِبْتُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ اَنَّهُمَا قَالَا

متنِ حدیث: خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَیْدٍ وَّمُحَیِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَیْدٍ حَتّٰی اِذَا كَانَا بِخَیْبَرَ تَفَرَّقَا فِیْ بَعْضِ مَا هُنَاكَ ثُمَّ اِنَّ مُحَیِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِیْلًا قَدْ قُتِلَ فَدَفَنَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَیِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَّكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِیَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَیْهِ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ لِلْكُبْرِ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِیْنَ یَمِیْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوْا وَكَیْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ یَهُوْدُ بِخَمْسِیْنَ یَمِیْنًا قَالُوْا وَكَیْفَ نَقْبَلُ اَیْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی عَقْلَهٗ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِیْثِ بِمَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی الْقَسَامَةِ وَقَدْ رَاٰی بَعْضُ فُقَهَاءِ الْمَدِیْنَةِ الْقَوَدَ بِالْقَسَامَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَیْرِهِمْ اِنَّ الْقَسَامَةَ لَا تُوْجِبُ الْقَوَدَ وَاِنَّمَا تُوْجِبُ الدِّیَةَ

◆◆ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں یہ حدیث حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے یہ لوگ خیبر میں تھے وہاں یہ ایک جگہ پر ایک دوسرے سے الگ ہو گئے پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو مقتول پایا جنہیں قتل کر دیا گیا تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے ساتھ حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن سہل بھی تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ان میں سب سے کم عمر تھے وہ اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے بات شروع کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے بڑوں کو موقع دو! وہ خاموش ہو گئے۔ ان کے دونوں ساتھیوں نے بات چیت کی پھر انہوں نے بھی ان دونوں کے ساتھ بات چیت میں حصہ لیا۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن سہل کے قتل ہونے کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہارے پچاس افراد قسم اٹھا کر اپنے ساتھی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے قاتل کے حقدار بن جائیں گے۔ انہوں نے عرض کی: ہم کیسے قسم اٹھا سکتے ہیں جب کہ ہم وہاں موجود ہیں نہیں تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر یہودی پچاس قسمیں اٹھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ انہوں نے عرض کی: ہم کافروں کی قسم کا کیسے اعتبار کریں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دیکھی تو آپ نے اپنی طرف سے انہیں دیت عطا کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک قسامت کے بارے میں اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کے بعض فقہاء کے نزدیک قسامت کی وجہ سے قصاص لازم آتا ہے۔

کوفہ اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک قسامت سے قصاص لازم نہیں ہوتا بلکہ یہ دیت کو واجب کرتی ہے۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

حدود کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ لَّا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

باب 1: جس شخص پر حد واجب نہیں ہوتی ہے

1343 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتّٰى يَعْقِلَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَلَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا مِّنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا وَّلَمْ يَرْفَعْهُ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: قَدْ كَانَ الْحَسَنُ فِيْ زَمَانِ عَلِيٍّ وَّقَدْ اَدْرَكَهُ وَلٰكِنَّا لَا نَعْرِفُ لَهُ سَمَاعًا مِّنْهُ وَاَبُوْ ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدَبٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگوں سے قلم (شرعی سزا کا حکم) اٹھالیا گیا ہے۔

1343- اخرجه احمد (1/116'118'140) عن الحسن عن علي به وابو داؤد (2/545) كتاب الحدود' باب: في المجنون يسرق او يصيب حدا حديث (4402) عن ابي ظبيان حديث (4403) عن ابي الضحى عن علي به۔

سوئے ہوئے شخص سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔ بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے اور پاگل سے یہاں تک کہ اسے عقل آجائے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ لڑکے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

یہی روایت عطاء بن سائب کے حوالے سے، ابوظبیان کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی گئی ہے۔

محدثین نے اس روایت کو اعمش کے حوالے سے، ابوظبیان کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حسن بصری حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں موجود تھے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے تاہم ہمارے علم کے مطابق ان کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع (ثابت) نہیں ہے۔

ابوظبیان نامی راوی کا نام حصین بن جندب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دَرْءِ الْحُدُوْدِ

باب 2: حدود کو ساقط کر دینا

1344 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِیْعَةَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زِیَادٍ الدِّمَشْقِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِدْرَءُوْا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ یُّخْطِئَ فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یُّخْطِئَ فِی الْعُقُوْبَةِ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ یَّزِیْدَ بْنِ زِیَادٍ نَحْوَ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِیْعَةَ وَلَمْ یَرْفَعْهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَآئِشَةَ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ یَّزِیْدَ بْنِ زِیَادٍ الدِّمَشْقِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

1344- انفرد به الترمذی، ینظر تحفة الاشراف (101/12) حدیث (16689) واخرجه البیهقی (238/8) والحاكم فی المستدرك (384/4) والخطیب البغدادی (331/5)

اسنادِدیگر:وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرِوَايَةُ وَكِيعٍ اَصَحُّ وَقَدْ رُوِىَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيْثِ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ الْكُوْفِيُّ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَاَقْدَمُ

◄◄ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو ساقط کردواور اگر کوئی گنجائش ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو کیونکہ امام کا غلطی سے معاف کردینا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا گیا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے ''مرفوع'' ہونے کو ہم صرف محمد بن ربیعہ کی یزید بن زیاد (دمشقی کے حوالے سے، زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کے طور پر جانتے ہیں)

وکیع نے اس روایت کو یزید بن زیاد کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) وکیع سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

اسی طرح کی روایت دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے: انہوں نے بھی اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ یزید بن زیاد دمشقی ''ضعیف'' ہیں۔

یزید بن ابوزیاد کوفی' ان سے زیادہ مستند اور پہلے زمانے کے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

باب 3: مسلمان کی پردہ پوشی کرنا

1345 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ

1345- اخرجه مسلم (8/98-101) كتاب الذكر والدعاء' باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن' وعلى الذكر' حديث (38/2699) وابو داؤد (1/460) كتاب الصلوٰة: باب: ثواب قرأة القرآن' حديث (1455) مختصر (2/704) كتاب الاداب: باب: في المعونة للمسلم' حديث (4946) وابن ماجه (1/82) المقدمة' باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم' حديث (225) والدارمي (2/261-262) كتاب البيع' باب فمن الظر معسرا' واحمد (2/252-272-325-406-500-514-522)

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ اَبِىْ عَوَانَةَ وَرَوٰى اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَكَاَنَّ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی مسلمان سے کسی دنیاوی پریشانی کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے آخرت کی پریشانی کو دور کرے گا' اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا' اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے' جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت اسی طرح ہے۔ اسے کئی راویوں نے اعمش کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے ابوعوانہ نے نقل کیا ہے۔

اسباط بن محمد نے اسے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں۔ ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (منقول) مجھے اسی کی مانند حدیث بیان کی گئی ہے۔ گویا یہ پہلی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اس روایت کو عبید بن اسباط نے بھی اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1346 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِىْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِىْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس کے ساتھ زیادتی نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان سے مصیبت کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن پریشانیوں کو دور کرے گا' اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

1346- اخرجه البخاری (338/12) كتاب الاكراه' باب: يمين الرجل لصاحبه- حديث (6951) و (116/5) كتاب المظالم' باب: لا يظلم المسلم ولا يسلمه' حديث (2442) ومسلم (535/8) كتاب البر والصلة والآداب' باب: تحريم الظلم' حديث (2580) وابو داؤد (690/2) كتاب الآداب' باب: المؤاخاة' حديث (4893) واحمد (91/2) قالوا: حدثنا الليث' عن عقيل' عن الزهري' عن سالم عن ابن عمر به.

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّلْقِينِ فِی الْحَدِّ

باب 4: حد کے بارے میں تلقین کرنا

1347 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ اَحَقٌّ مَا بَلَغَنِیْ عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّیْ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ وَقَعْتَ عَلٰى جَارِيَةِ اٰلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُّرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک سے فرمایا تھا: کیا وہ بات درست ہے جو تمہارے حوالے سے مجھ تک پہنچی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: میرے بارے میں کیا بات آپ تک پہنچی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے: تم نے فلاں قبیلے کی لڑکی کے ساتھ زنا کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! پھر انہوں نے چار مرتبہ یہ اعتراف کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں سنگسار کر دیا گیا۔

اس بارے میں حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو سماک بن حرب کے حوالے سے' سعید بن جبیر کے حوالے سے "مرسل" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ اِذَا رَجَعَ

باب 5: اعتراف کرنے والا جب رجوع کر لے تو اس سے حد کو ساقط کر دینا

1348 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ مَاعِزٌ الْاَسْلَمِیُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَمَرَ بِهٖ فِی الرَّابِعَةِ فَاُخْرِجَ اِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّ

1347= اخرجه مسلم (170/6) كتاب الحدود: باب: من اعترف على نفسه بالزنى' حديث (1693) وابوداؤد (552/2) كتاب الحدود' باب: رجم ماعز بن مالك' حديث (4425) واحمد (328'214'245/1) عن سماك' بن حرب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس به.

1348= اخرجه ابن ماجه (854/2) كتاب الحدود' باب: الرجم' حديث (2554) واحمد بن حنبل فی مسنده (450/2) من طريق محمد بن عمرو' عن ابی سلمة عن ابی هريرة به.

بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ فَرَّ حِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

اسنادِ دیگر: وَرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ماعز اسلمی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: اس نے زنا کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ وہ دوسری سمت سے آیا اور اس نے بتایا: اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا پھر وہ دوسری طرف سے آیا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت چوتھی مرتبہ کے اعتراف کے بعد اسے حرہ کے میدان میں لے جایا گیا اور پتھروں کے ذریعے سنگسار کر دیا گیا جب اسے پتھروں کی تکلیف پہنچی تو وہ بھاگا' یہاں تک کہ وہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرا جس کے پاس اونٹ کا جبڑا موجود تھا۔ اس شخص نے وہی اسے مار دیا۔ لوگوں نے بھی اسے مارا' یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا بعد میں لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہ جب اسے پتھروں کی تکلیف اور موت کی تکلیف محسوس ہوئی تو وہ بھاگ کھڑا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

یہی روایت ابوسلمہ کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

1349 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ جَآءَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَّلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمُعْتَرِفَ بِالزِّنَا اِذَا اَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهِ

1349- اخرجه البخاري (119/12) كتاب الحدود' باب: رجم المحصن' حديث (6814)' (300/9) كتاب الطلاق' باب: الطلاق في الاغلاق' حديث (5270) ومسلم (166-164/6) الابي' كتاب الحدود' باب: من اعترف على نفسه بالزنى' حديث (1691/16) وابو داؤد (553/2) كتاب الحدود' باب: رجم ماعز بن مالك' حديث (4430) والنسائي (63/4) كتاب الجنائز' باب: ترك الصلوٰة على المرجوم' والدارمي (176/2) كتاب الحدود' باب: الاعتراف بالزنا' واحمد (323/3) عن الزهري' عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن جابر به.

أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ مَرَّةً أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَحُجَّةُ مَنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ

حدیثِ دیگر: حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِيْ زَنٰى بِامْرَأَةِ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلٰى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا وَلَمْ يَقُلْ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر اعتراف کیا آپ نے پھر اس سے منہ پھیر لیا' یہاں تک کہ اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ یہ گواہی دی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم پاگل ہو۔ اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم شادی شدہ ہو اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے عیدگاہ میں سنگسار کر دیا گیا جب اسے پتھروں کی تکلیف لاحق ہوئی تو وہ بھاگا لیکن اسے پکڑ کر سنگسار کر دیا گیا' یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں اچھے الفاظ استعمال کیے تاہم آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا یعنی زنا کا اعتراف کرنے والا شخص جب اپنی ذات کے حوالے سے چار مرتبہ اعتراف کر لے تو حد قائم ہو جائے گی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: جب کوئی شخص اپنے بارے میں ایک مرتبہ اعتراف کر لے تو بھی اس پر حد قائم ہو جائے گی۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں جو حضرات اس بات کے قائل ہیں' ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے منقول وہ روایت ہے: دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے بیٹے نے ایک عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے۔

یہ حدیث طویل ہے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے انیس! تم اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے سنگسار کر دینا یہ حضرات فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا: وہ عورت چار مرتبہ اعتراف کرے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ أَنْ يُّشَفَّعَ فِي الْحُدُوْدِ

باب 6: حدود کے بارے میں سفارش کرنا حرام ہے

1360 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِىْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِىْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ مَسْعُوْدِ ابْنِ الْعَجْمَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّيُقَالُ مَسْعُوْدُ بْنُ الْاَعْجَمِ وَلَهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔قریش‘مخزوم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کے سلسلے میں پریشان تھے جس نے چوری کی تھی۔انہوں نے سوچا اس عورت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کون بات کرے گا پھرانہیں خیال آیا کہ یہ جرأت صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کر سکتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔اسامہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو۔پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔آپ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ اس لئے ہلاکت کا شکار ہو گئے کہ جب ان میں کوئی صاحب حیثیت شخص چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا تو وہ اس پر حد جاری کر دیا کرتے تھے۔اللہ کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ نے چوری کا ارتکاب کیا ہوتا تو میں اس کا ہاتھ بھی کٹوا دیتا۔

اس بارے میں حضرت مسعود بن عجماء رضی اللہ عنہ‘حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ مسعود بن اعجم ہیں۔اوران سے صرف یہی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَحْقِيْقِ الرَّجْمِ

باب7: رجم کی تحقیق کا بیان

1351 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

1350– اخرجه البخاري (693/6) كتاب احاديث الانبياء: باب (54) حديث (3475)، و (110/7) كتاب: فضائل الصحابة، باب: ذكر اسامة بن زيد حديث (3733)، و (89/12) كتاب الحدود، باب: كراهية الشفاعة في الحد، حديث (6788) ومسلم (153/6) كتاب الحدود، باب: قطع السارق الشريف وغيره، حديث (1688/8) وابوداؤد (537/2) كتاب الحدود: باب: في الحد يشفع، حديث (4373) والنسائي (72/8) كتاب قطع السارق، باب: ذكر اختلاف الناقلين لخبر الزهري في المخزومية التي سرقت، وابن ماجه (851/2) كتاب الحدود، باب الشفاعة في الحدود، حديث (2547) والدارمي (173/2) كتاب الحدود، باب: الشفاعة في الحدود دون السلطان، واحمد (62،41/6) عن الزهري عن عروة بن الزبير عن عائشه به.

متن حدیث: رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّرَجَمْتُ وَلَوْلَا اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اَزِيْدَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَاِنِّيْ قَدْ خَشِيْتُ اَنْ تَجِيْءَ اَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُوْنَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُوْنَ بِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کروایا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رجم کروایا تھا۔ میں نے بھی رجم کروایا ہے اگر میں اس بات کو ناپسند نہ کرتا کہ میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کوئی اضافہ کروں تو میں اس کو مصحف میں لکھوا دیتا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے: کچھ لوگ آئیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اسے نہیں پائیں گے تو اس کا انکار کر دیں گے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1352 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَاِنِّيْ خَائِفٌ اَنْ يَّطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُوْلَ قَائِلٌ لَّا نَجِدُ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ اَلَا وَاِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ حَبَلٌ اَوِ اعْتِرَافٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا۔ اس نے آپ پر کتاب نازل کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو چیز نازل کی اس میں رجم سے متعلق آیت بھی تھی۔ نبی

1351- اخرجه مالك (823/2) كتاب الحدود، باب: ما جاء في الرجم حديث (10) واحمد (43،36/1) عن سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب به۔

1352- اخرجه البخاري (148/12) كتاب الحدود، باب: رجم الحبلى من الزنا اذا احصنت، حديث (6830) ومسلم (162/2) كتاب الحدود، رجم الثيب في الزنى، حديث (1691) وابو داؤد (550/2) كتاب الحدود، باب: في الرجم، حديث (4418) وابن ماجه (853) كتاب الحدود، باب: الرجم، حديث (2553) ومالك (823/2) كتاب الحدود، باب: ما جاء في الرجم حديث (8) والدارمي (179/2) كتاب الحدود، باب: في حد المحصنين بالزنا، والحميدي (16/1) حديث (25) واحمد (55،40،23/1) عن ابن شهاب الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عمر به۔

اکرم ﷺ نے رجم کروایا ہے۔ آپ کے بعد ہم نے رجم کروایا ہے۔ مجھے یہ اندیشہ ہے: جب طویل زمانہ گزر جائے گا تو کوئی شخص یہ کہے گا ہمیں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم کا حکم نہیں ملتا تو وہ لوگ ایک فرض کو ترک کرنے کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا۔ یاد رکھنا رجم کا حکم حق ہے۔ اس شخص کے لئے جو زنا کا ارتکاب کرے' جبکہ وہ شادی شدہ ہو' اور ثبوت قائم ہو جائیں یا حمل کی وجہ سے (زنا ظاہر ہو) یا اعتراف کی وجہ سے (ثابت ہو)

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

باب 8: رجم کا حکم شادی شدہ شخص کے لئے ہے

1353 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ سَمِعَهُ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّشِبْلٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ اِلَيْهِ اَحَدُهُمَا وَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِيْ فَاَتَكَلَّمَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيْتُ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ عَلٰى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبَ عَامٍ وَّاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَّالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَّاغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ بِمَعْنَاهُ

1353- اخرجه البخاري (532/11) كتاب الايمان والنذور' باب: كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم حديث (6633'6634)' (179/12) كتاب الحدود' باب: اذا رمى امرأته او امرأة غيره- حديث (6842'6843) ومسلم (182/6) كتاب الحدود' باب: من اعترف على نفسه بالزنى' حديث (1697/25-1698) وابو داؤد (558/2) كتاب الحدود' باب: المرأة التي امر النبي برجمها من جهينة' حديث (4445) والنسائي (240/8'241) كتاب آداب القضاة' باب: صون النساء عن مجلس الحكم وابن ماجه (852/2) كتاب الحدود' باب: حد الزنا' حديث (2549) ومالك (822/2) كتاب الحدود: باب: ما جاء في الرجم' حديث (6) والدارمي (177/2) كتاب الحدود' باب: الاعتراف بالزنا' واحمد (115/4) والحميدي (354/2'355) رقم (811) عن الزهري' عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابي هريرة وزيد بن خالد به.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَهَزَّالٍ وَّبُرَيْدَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَّهٰكَذَا رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّمَعْمَرٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: وَرَوَوْا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا فَاِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ

وَرَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّشِبْلٍ قَالُوْا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوٰى ابْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ وَّشِبْلٍ وَّحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَهِمَ فِيْهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَدْخَلَ حَدِيْثًا فِيْ حَدِيْثٍ

وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيُّ وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَّابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا

وَالزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ شِبْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْاَوْسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ

وَهٰذَا الصَّحِيْحُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَشِبْلُ ابْنُ خَالِدٍ لَّمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا رَوٰى شِبْلٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْاَوْسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا الصَّحِيْحُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ شِبْلُ بْنُ حَامِدٍ وَّهُوَ خَطَاٌ اِنَّمَا هُوَ شِبْلُ بْنُ خَالِدٍ وَّيُقَالُ اَيْضًا شِبْلُ بْنُ خُلَيْدٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت شبل رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے دو آدمی آپس میں بحث کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ان میں سے ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو اللہ کے نام کی قسم دیتا ہوں' جب آپ ہمارے درمیان فیصلہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں۔ دوسرا شخص بولا (راوی بیان کرتے ہیں) وہ زیادہ سمجھدار تھا جی ہاں یارسول اللہ! آپ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں لیکن آپ مجھے اجازت دیں تو میں کچھ کہوں۔ میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا۔ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کرلیا ہے۔لوگوں نے مجھے یہ بتایا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا' تو میں نے اس کے فدیے کے طور پر ایک سو بکریاں اور ایک خادم دے دیئے ہیں پھر میری ملاقات کچھ اہلِ علم سے ہوئی تو انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میرے بیٹے کو ایک سو کوڑوں اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہوگی جبکہ سنگسار اس شخص کی بیوی کو کیا جائے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں تم دونوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ ایک سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس مل جائیں گے۔ تمہارے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا۔ (پھر نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا) اے انیس! تم کل اس شخص کی بیوی کے پاس جانا اگر وہ اعتراف کرلے تو اسے سنگسار کردینا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اگلے دن وہ اس خاتون کے پاس گئے اس عورت نے اعتراف کیا' تو انہوں نے اسے سنگسار کروادیا۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ہزال، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور معمر اور دیگر راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔
ان حضرات نے اس سند کے ہمراہ اسے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کیا ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی کنیز زنا کا ارتکاب کرے' تو اسے کوڑے لگواؤ پھر اگر وہ چوتھی مرتبہ بھی زنا کا ارتکاب کرے' تو اسے فروخت کردو! خواہ رسی کے عوض میں کرو۔

سفیان بن عیینہ نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عبیداللہ کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ، حضرت شبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے۔
ابن عیینہ نے یہ دونوں روایات اسی طرح ایک ساتھ روایت کی ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت شبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن عیینہ کی نقل کردہ حدیث وہم ہے۔ اس کے بارے میں سفیان بن عیینہ نے وہم کیا ہے۔ انہوں نے ایک حدیث کو دوسری میں ملادیا ہے۔
درست روایت وہ ہے' جسے زبیدی اور یونس بن یزید نے' جو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے ہیں۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عبیداللہ کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
جب کوئی کنیز زنا کا ارتکاب کرے۔
زہری نے عبیداللہ کے حوالے سے شبل بن خالد کے حوالے سے' عبداللہ بن مالک اوسی کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ

فرمان نقل کیا ہے: "جب کوئی کنیز گناہ کا ارتکاب کرے"۔

محدثین کے نزدیک یہ روایت مستند ہے۔

حضرت شبل بن خالد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔

حضرت شبل رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مالک اوسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث نقل کی ہیں۔

یہ حدیث مستند ہے۔ ابن عیینہ سے منقول روایت محفوظ نہیں ہے۔

انہی کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: شبل بن حامد نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ بات غلط ہے کیونکہ ان کا نام شبل بن خالد ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام شبل بن خلید ہے۔

1354 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّنَفْيُ سَنَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّغَيْرُهُمْ قَالُوا الثَّيِّبُ تُجْلَدُ وَتُرْجَمُ وَاِلٰى هٰذَا ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَغَيْرُهُمَا الثَّيِّبُ اِنَّمَا عَلَيْهِ الرَّجْمُ وَلَا يُجْلَدُ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ فِيْ قِصَّةِ مَاعِزٍ وَّغَيْرِهٖ اَنَّهٗ اَمَرَ بِالرَّجْمِ وَلَمْ يَاْمُرْ اَنْ يُّجْلَدَ قَبْلَ اَنْ يُّرْجَمَ

وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھ سے (شرعی احکام) حاصل کرلو اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے حکم جاری کردیا ہے۔ شادی شدہ شخص کو شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرنے کے نتیجے میں ایک سو کوڑے مارے جائیں گے پھر سنگسار کیا جائے گا۔ کنوارے شخص کو کنواری لڑکی کے ساتھ زنا کرنے پر ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے، اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1354- اخرجه مسلم (156/6, 161) كتاب الحدود' باب: حد الزنى حديث (12-13/1690) وابو داؤد (549/2) كتاب الحدود: باب: فى الرجم حديث (4415-4416) وابن ماجه (852/2) كتاب الحدود: باب: حد الزنا حديث (2550) والدارمى (181/2) كتاب الحدود' باب: فى تفسير قول الله تعالىٰ (او يجعل الله لهن سبيل ' النساء 15) واحمد (213/5'317'318) عن الحسن عن حطان بن عبد الله الرقاشى عن عبادة بن اصامت به.

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ ان میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: شادی شدہ شخص کو کوڑے بھی مارے جائیں گے اور سنگسار بھی کیا جائے گا۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے۔ امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں: شادی شدہ شخص کو صرف سنگسار کیا جائے گا۔ اسے کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بھی اسی کی مانند روایت کیا گیا ہے، جو حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کی قصے میں اور دوسری حدیث میں منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے صرف سنگسار کرنے کا حکم دیا تھا۔ آپ نے سنگسار کئے جانے سے پہلے کوڑے لگائے جانے کا حکم نہیں دیا تھا۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَاب تَرَبُّصِ الرَّجْمِ بِالْحُبْلٰى حَتّٰى تَضَعَ

باب 9: حاملہ ملزمہ کو بچے کی پیدائش تک رجم نہ کرنا

1355 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا فَقَالَتْ اِنِّي حُبْلٰى فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَاَخْبِرْنِي فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّي عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں زنا کا اعتراف کیا۔ اس نے عرض کی: میں حاملہ ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے سرپرست کو بلوایا اور فرمایا: اس کے

1355- اخرجه مسلم (180/6) كتاب الحدود' باب: من اعتراف على نفسه بالزنى' حديث (1696/24) وابو داؤد (556/2) كتاب الحدود' باب: المرأة التي امر النبي برجمها من جهينة' حديث (4440'4441) والنسائي (63/4) كتاب الجنائز' با: الصلوة على المرجوم' وابن ماجه (853/2) كتاب الحدود باب: الرجم حديث (2555) والدارمي (180/2) كتاب الحدود' باب: الحامل اذا اعترفت بالزنا واحمد (440-437- 439/4)

ساتھ اچھا سلوک کرو جب یہ بچے کو جنم دے تو مجھے بتانا اس نے ایسا ہی کیا۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس عورت کے کپڑے اچھی طرح باندھ دیئے گئے پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا' تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے اسے سنگسار کروایا ہے' پھر اس کی نماز جنازہ ادا کرنے لگے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے: اگر وہ مدینہ کے رہنے والے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کی جائے' تو ان کے لئے کافی ہو۔ تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی اور چیز ملتی ہے کہ اس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ رَجْمِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب 10: اہلِ کتاب کو سنگسار کرنا

1356 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَّيَهُوْدِيَّةً

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو سنگسار کروا دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1357 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَّيَهُوْدِيَّةً

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَجَابِرٍ وَّابْنِ اَبِیْ اَوْفٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا اخْتَصَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ وَتَرَافَعُوْا اِلٰى حُكَّامِ

1356- اخرجه البخارى (729/6) كتاب المناقب: باب قول الله تعالٰى (يعرفونه كما يعرفون ابناء م- البقره 146) حديث (3635) و (172/12) كتاب الحدود: باب : احكام اهل الذمة واحصانهم حديث (6841) ومسلم (192/6) كتاب الحدود باب: رجم اليهود' اهل الذمة فى الزنى' حديث (1699/27) وابو داؤد (558/2) كتاب الحدود' باب: رجم اليهودى واليهودية' حديث (2556) ومالك (819/2) كتاب الحدود: باب: ما جاء فى الرجم حديث (1) والدارمى (178/2) كتاب الحدود' باب: فى الحكم بين اهل الكتب اذا تحاكموا الى حكام المسلمين والحميدى (306/2) رقم (696) واحمد (5/2' 7' 17' 61' 76' 126) عن نافع عبد الله بن عمر به.

1357- اخرجه ابن ماجه (854/2) كتاب الحدود' باب: رجم اليهودى واليهودته' حديث (2557) واحمد 91/5, 94) قالوا' حدثنا شريك عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة به.

الْمُسْلِمِينَ حَكَمُوْا بَيْنَهُمْ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبِاَحْكَامِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُقَامُ عَلَيْهِمُ الْحَدُّ فِي الزِّنَا
قولِ امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی شخص اور ایک یہودی عورت کو سنگسار کروا دیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب اہلِ کتاب کا آپس میں اختلاف ہو اور وہ اپنا مقدمہ مسلمان حکمرانوں کے سامنے پیش کریں تو مسلمان حکمران ان کے درمیان کتاب و سنت اور مسلمانوں کے احکام کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات یہ فرماتے ہیں: زنا کے بارے میں ان پر حد جاری نہیں کی جاسکتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں): پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّفْيِ

باب 11: جلاوطنی کا حکم

1358 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّيَحْيٰى بْنُ اَكْثَمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ فَرَفَعُوْهُ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَهٰكَذَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةِ ابْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ

اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا

وَهٰكَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْىُ رَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَّعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَغَيْرُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَّاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاَبُوْ ذَرٍّ وَّغَيْرُهُمْ وَكَذٰلِكَ رُوِىَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کوڑے) بھی لگوائے ہیں اور جلاوطن بھی کروایا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (کوڑے) بھی لگوائے ہیں اور جلاوطن بھی کروایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (کوڑے) بھی لگوائے ہیں اور جلاوطن بھی کروایا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

کئی راویوں نے اسے عبداللہ بن ادریس کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو عبداللہ بن ادریس۔ کے حوالے سے' عبیداللہ کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے بھی لگوائے ہیں اور جلاوطن بھی کروایا ہے۔ حضرت عمر نے کوڑے بھی لگوائے ہیں اور جلاوطن بھی کروایا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبیداللہ بن عمر سے اسی کی مانند نقل کی گئی ہے۔

محمد بن اسحاق نے نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے بھی لگوائے ہیں اور جلاوطن بھی کروایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے بھی لگوائے ہیں اور جلاوطن بھی کروایا ہے۔

ان محدثین نے اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جلاوطنی کی سزا دینا مستند طور پر ثابت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

تابعین فقہاء سے بھی اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْحُدُوْدَ كَفَّارَةٌ لِاَهْلِهَا

باب 12: حدود (سزا ملنے والوں) کے لئے کفارہ ہوتی ہیں

1359 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا قَرَاَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَّفّٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَمْ اَسْمَعْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ الْحُدُوْدَ تَكُوْنُ كَفَّارَةً لِاَهْلِهَا شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاُحِبُّ لِمَنْ اَصَابَ ذَنْبًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَنْ يَّسْتُرَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَيَتُوْبَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ

آثارِ صحابہ: وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اَنَّهُمَا اَمَرَا رَجُلًا اَنْ يَّسْتُرَ عَلٰى نَفْسِهٖ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے ہاتھ پر اس بات پر بیعت کرو کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر آپ نے لوگوں کے سامنے ایک آیت کی تلاوت کی پھر فرمایا:

تو تم میں سے جو شخص اس کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور جو کسی غلطی کا ارتکاب کرلے، اور اس پر اسے سزا مل جائے، تو وہ اس کے لئے کفارہ ہو گی اور جو ان میں سے کسی جرم کا ارتکاب کرے، اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے، تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہو گا اور اگر وہ چاہے، تو (آخرت میں) اسے عذاب دے گا اور اگر چاہے، تو اس کی مغفرت کردے گا۔

1359- اخرجه البخاري (81/1) كتاب الايمان: باب- حديث (18) ومسلم (213/6) كتاب الحدود (1709) والنسائي (141/7) كتاب البيعة، باب: البيعة على الجهاد و (161/7) كتاب البيعة، باب: من وفى بما بايع عليه و (108/8) كتاب الايمان و شرائعه، باب: البيعة على الاسلام، والدارمي (220/2) كتاب السير، باب: في بيعة النبي صلى الله عليه وسلم، والحميدي (191/1) حديث (387) واحمد (320،314/5) عن الزهري عن ابي ادريس الخولاني، عن عبادة بن الصامت به.

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت جریر بن عبداللہ' حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس موضوع پر اس سے زیادہ بہتر حدیث میں نے اور کوئی نہیں سنی ہے کہ حد جرم کرنے والوں کے لئے کفارہ ہوتی ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے: جو شخص کسی جرم کا ارتکاب کرے' اور پھر اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے' تو وہ شخص خود بھی انہیں پردہ پوشی کرے' اور اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان معاملہ رکھتے ہوئے توبہ کر لے۔
اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ بات روایت کی گئی ہے: انہوں نے ایک شخص کو یہ ہدایت کی تھی کہ اپنی ذات کے حوالے سے پردہ پوشی سے کام لے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْاِمَاءِ

باب 13: کنیزوں پر حد جاری کرنا

1360 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلَاثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّشِبْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْاَوْسِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوْا اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ الْحَدَّ عَلٰى مَمْلُوْكِهٖ دُوْنَ السُّلْطَانِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ بَعْضُهُمْ يُرْفَعُ اِلَى السُّلْطَانِ وَلَا يُقِيْمُ الْحَدَّ هُوَ بِنَفْسِهٖ

قولِ امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق تین مرتبہ اسے کوڑے لگوائے اگر وہ پھر (یعنی چوتھی مرتبہ) ایسا کرے' تو اسے فروخت کر دے خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض میں کرے۔

اس بارے میں حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ' شبل کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مالک اوسی رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ یہی روایت ان کے حوالے سے ایک اور سند کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔

1360– انفرد بہ الترمذی' ینظر تحفۃ الاشراف (375/9) حدیث (12497) واخرجہ النسائی فی السنن الکبری (299/4) رقم (5/7243)

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ان کے نزدیک آدمی اپنے (غلام یا کنیز) پر حد قائم کرسکتا ہے اس کے لئے حاکم کی ضرورت نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: معاملہ حاکم کے سپرد کرے گا' اور آدمی بذات خود حد قائم نہیں کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے درست ہے۔

1361 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَاِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِىَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا اَوْ قَالَ تَمُوْتَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَحْسَنْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَالسُّدِّيُّ اسْمُهٗ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَدْ سَمِعَ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَرَاٰى حُسَيْنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! اپنے غلاموں اور کنیزوں پر بھی حدود قائم کرو ان میں سے جو شادی شدہ ہوں اور جو شادی شدہ نہ ہوں بے شک نبی اکرم ﷺ کی ایک کنیز نے زنا کا ارتکاب کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں اسے کوڑے لگواؤں میں اس کے پاس آیا تو ابھی اس کے نفاس کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے اسے کوڑے لگائے تو میں اسے قتل کر دوں گا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) وہ مر جائے گی میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے۔ یہ تابعین میں سے ہیں' انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے اور حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے۔

1362 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِى الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

1361- اخرجه مسلم (198/6) كتاب الحدود' باب: تاخير الحد عن النفساء حديث (1705/34) واحمد (156/1) عن اسماعيل السدي عن سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن السلمي قال خطب علي به.

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ اَرْبَعِيْنَ قَالَ مِسْعَرٌ اَظُنُّهُ فِي الْخَمْرِ.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّاَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ اسْمُهٗ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حد میں چالیس جوتے مارنے کی حد مقرر کی ہے۔

مسعر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے یہ حکم شراب پینے والے کے لئے ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ' حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' حضرت سائب رضی اللہ عنہ ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ابوصدیق ناجی نامی راوی کا نام بکر بن عمرو ہے۔ اور ایک قول کے مطابق بکر بن قیس ہے۔

1363 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَال سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهٗ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهٗ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ الْاَرْبَعِيْنَ وَفَعَلَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ حَدَّ السَّكْرَانِ ثَمَانُوْنَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا' جس نے شراب پی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چھڑیوں کے ذریعے اسے چالیس چھڑیاں لگوائیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا (یعنی چالیس چھڑیوں کی سزا دی)

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے لوگوں سے اس بارے میں مشورہ کیا' تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے

1362- اخرجه احمد (98،32/3) عن مسعر' عن زيد العمي' عن ابي الصديق الناجي' عن ابي سعيد الخدري به.

1363- اخرجه البخاري (64/12) كتاب الحدود' باب: ما جاء في ضرب شارب الخمر' حديث(6773) و (67/12) كتاب الحدود' باب: الضرب بالجريد والنعال' حديث (6776) ومسلم (204،200/6) كتاب الحدود: باب حد الخمر' حديث (1706) وابو داؤد (569/2) كتاب الحدود' باب في الحد في الخمر' حديث (4479) وابن ماجه (858/2) كتاب الحدود' باب: حد السكران' حديث (2570) واحمد (272،176،115/3) عن شعبة عن قتادة عن انس به.

فرمایا: اسے حدود میں سب سے کم تر حد کی طرح سزا ہونا چاہیے جو اسی کوڑے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق حکم دیا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: (نشہ کرنے والے شخص کی سزا) 80 کوڑے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ وَمَنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

باب 14: جو شخص شراب پئے اسے کوڑے لگاؤ اور جو شخص (سزا ملنے کے باوجو) چوتھی مرتبہ ایسا کرے' تو اسے قتل کردو

1364 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالشَّرِيْدِ وَشُرَحْبِيْلَ بْنِ اَوْسٍ وَّجَرِيْرٍ وَّاَبِي الرَّمَدِ الْبَلَوِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ هٰكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ اَيْضًا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَّمَعْمَرٌ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا كَانَ هٰذَا فِيْ اَوَّلِ الْاَمْرِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ هٰكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیثِ دیگر: اِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ ثُمَّ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ وَكَذٰلِكَ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا قَالَ فَرُفِعَ الْقَتْلُ وَكَانَتْ رُخْصَةً

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمُ اخْتِلَافًا فِيْ ذٰلِكَ فِي الْقَدِيْمِ وَالْحَدِيْثِ

1364- اخرجه ابوداؤد (570/2) كتاب الحدود' باب: اذا تتابع في شرب الخمر' حديث (4482) وابن ماجه (859/2) كتاب الحدود' باب: من شرب الخمر مرارًا' حديث (2573) واحمد (95/4'96'100) من عاصم به بهدلة عن ذكوان عن معاوية به

وَمِمَّا يُقَوِّى هٰذَا مَا رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ

حدیث دیگر: اَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِىْ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ

◆◆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص شراب پئے اسے کوڑے لگاؤ اور اگر (بار بار سزا ملنے کے باوجود) چوتھی مرتبہ وہ ایسا کرے تو اسے قتل کر دو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت شرید رضی اللہ عنہ' حضرت شرحبیل بن اوس رضی اللہ عنہ' حضرت جریر رضی اللہ عنہ' حضرت ابورمد بلوی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ثوری نے بھی عاصم کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ابن جریج اور معمر نے سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ ابوصالح کی روایت اس بارے میں اس حدیث سے زیادہ مستند ہے' جسے ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ حکم پہلے تھا پھر اسے منسوخ کر دیا گیا۔

محمد بن اسحاق نے محمد بن منکدر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص شراب پئے اسے کوڑے لگاؤ اگر (ہر مرتبہ سزا ملنے کے باوجود) چوتھی مرتبہ ایسا کرے' تو اسے قتل کر دو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کے بعد ایک شخص کو لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی تو آپ نے اس کی پٹائی کروائی اسے قتل نہیں کروایا۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قبیصہ بن ذویب کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گویا قتل کا حکم اٹھا لیا گیا ہے اور یہ بات رخصت ہے۔

عام اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے پرانے اور (نئے زمانے کے) اہلِ علم کے درمیان اس بارے میں ہمارے علم کے مطابق کوئی اختلاف نہیں۔

اس بات کو جو چیز تقویت دیتی ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حوالے سے منقول ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس کا خون بہانا' تین میں سے کسی ایک وجہ سے جائز ہے جان کے بدلے میں جان' شادی شدہ زانی یا اپنے دین (اسلام) کو ترک کرنے والا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَمْ تُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ

باب15: کتنی قیمت والی چیز کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے

1365 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَتْهُ عَمْرَةُ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْطَعُ فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ مَرْفُوْعًا وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ مَوْقُوْفًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ مہنگی چیز کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دوسری سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اسے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1366 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مِجَنٍّ قِیْمَتُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَیْمَنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ قَطَعَ فِیْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ اَنَّهُمَا قَطَعَا فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ وَّرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّهُمَا قَالَا تُقْطَعُ الْیَدُ فِیْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ

1365- اخرجه البخاری (99/12) کتاب الحدود' باب: قول الله تعالٰی (والسارق والسارقه فاقطعوا ایدیهما' المائدة: 38) وفی کم تقطع؟- حدیث (6789) ومسلم (140/6) کتاب الحدود' باب ما یقطع فیه السارق' حدیث (4384-4383) والنسائی (78/8-79) کتاب القسامة' باب: ذکر الاختلاف علی الزهری' وابن ماجه (862/2) کتاب الحدود: باب: حد السارق' حدیث (2585) والدارمی (172/2) کتاب الحدود' باب: ما یقطع فیه الیدر والحمیدی (2585) والدارمی (172/2) کتاب الحدود' باب: ما یقطع فیه الید والحمیدی (134/1) حدیث (279) واحمد (36/6'80'163'249'252) عن عمرة عن عائشة به۔

1366- اخرجه البخاری (99/12) کتاب الحدود' باب: قوله الله تعالٰی (والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما)- حدیث (6795'6796'6797'6798) ومسلم (151/6) کتاب الحدود: باب: حد السرقه ونصابها' حدیث (1686/6) وابو داؤد (541/2) کتاب الحدود' باب: ما یقطع فیه السارق' حدیث (4385) والنسائی (76/8) کتاب القسامة' باب: القدر الذی اذا سرقه السارق قطعت یده وابن ماجه (862/2) کتاب الحدود' باب: حد السارق' حدیث (2584) ومالك (831/2) کتاب الحدود: باب: ما یحی فیه القطع حدیث (21) والدارمی (173/2) کتاب الحدود' باب: ما یقطع فیه الید' واحمد (6/2'54'64'80) عن نافع عن ابن عمر به۔

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ رَاَوُا الْقَطْعَ فِىْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا وَّقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا قَطْعَ اِلَّا فِىْ دِيْنَارٍ اَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَهُوَ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّالْقَاسِمُ لَمْ يَسْمَعْ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالُوْا لَا قَطْعَ فِىْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

آثارِ صحابہ: وَرُوِىَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ لَا قَطْعَ فِىْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ

◄◄ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ایمن رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔انہوں نے پانچ درہم کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان حضرات نے ایک چوتھائی دینار کی (قیمت والی چیز چوری ہونے پر) ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید کے حوالے سے یہ بات روایت کی گئی ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: پانچ درہم (قیمت کی چیز کی چوری پر) ہاتھ کٹوایا جائے گا۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض فقہاء کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمتی چیز کی چوری پر) ہاتھ کاٹا جائے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: ایک دینار یا دس درہم (کی چیز کی چوری پر) ہاتھ کاٹا جائے گا۔اس کے علاوہ نہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''مرسل'' ہے۔

اسے قاسم بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

قاسم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: دس درہم سے کم قیمت والی چیز کی چوری پر ہاتھ نہیں

کاٹا جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: دس درہم سے کم (قیمتی چیز کی چوری) پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

اس کی سند "متصل" نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَعْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ

باب 16: چور کے ہاتھ کو لٹکا دینا

1367 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيْقِ الْيَدِ فِيْ عُنُقِ السَّارِقِ اَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيِّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَيْرِيْزٍ هُوَ اَخُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ شَامِيٌّ

◆◆ عبدالرحمٰن بن محیریز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کے بارے میں دریافت کیا: کیا یہ سنت ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے اور ہم اسے صرف عمر بن علی مقدمی کی حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

عبدالرحمٰن نامی راوی عبداللہ شامی کے بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ

باب 17: خیانت کرنے والا، اُچک کر لے جانے والا اور ڈاکو کا حکم

1368 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1367- اخرجه ابوداؤد (548/2) كتاب الحدود' باب: فى تعليق يد السارق فى عنقه حديث (4411) والنسائى (92/8) كتاب القسامة' باب: تعليق يد السارق فى عنقه وابن ماجه (863/2) كتاب الحدود' باب: تعليق اليد فى العنق' حديث (2527) واحمد (19/6) عن ابى بكر عمر بن على المقدامى عن حجاج بن ارطاة' عن مكحول' عن عبد الرحمن بن محيريز عن فضالة بن عبيد به.

متنِ حدیث: لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ وَّلَا مُنْتَهِبٍ وَّلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَاهُ مُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

توضیحِ راوی: وَمُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ بَصْرِيٌّ اَخُو عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْقَسْمَلِيِّ كَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خیانت کرنے والے اچک کر لے جانے والے اور ڈاکو کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

مغیرہ بن مسلم نے ابوزبیر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔ جیسی ابن جریج سے منقول ہے۔

مغیرہ بن مسلم نامی راوی بصری ہیں' اور یہ عبدالعزیز قسملی کے بھائی ہیں۔ علی بن مدینی نے یہی بات ارشاد فرمائی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ

باب 18: پھلوں اور کھجور کے خوشوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

1369 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَّرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ وَّاسِعِ بْنِ حَبَّانَ

◄► حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پھلوں اور

1368– اخرجه ابوداؤد (542/2) كتاب الحدود' باب: القطع فى الخلسة والخيانة (4391-4293) والنسائى (88/8' 89) كتاب القسامة' باب: ما لا يقطع فيه وابن ماجه (864/2) كتاب الحدود' باب: الخائن والمنتهب والمختلس' حديث (2591) والدارمى (175/2) كتاب الحدود' باب: ما لا يقطع من السراق' واحمد (312/3' 333' 335' 380' 395) عن ابى الزبير عن جابر "مرفوعاً"۔

1369– اخرجه النسائى (87/8) كتاب القسامة' باب: ما لا يقطع فيه وابن ماجة (865/2) كتاب الحدود' باب: لا يقطع فى ثمر ولا كثر' حديث (2593) والدارمى (174/2) كتاب الحدود' باب: ما لا يقطع فيه من الثمار' والحميدى (199/1) حديث (407) عن يحيىٰ بن سعيد' عن محمد بن يحيىٰ بن حبان' عن عمه واسع بن حبان عن رافع بن خديج به۔

کھجوروں کے خوشوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

بعض راویوں نے یحییٰ بن حبان کے حوالے سے' ان کے چچا واسع بن حبان کے حوالے سے' حضرت رافع کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے جیسا کہ لیث بن سعد نے نقل کی ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر راویوں نے اس روایت کو یحییٰ بن سعید کے حوالے سے' محمد بن یحییٰ کے حوالے سے' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

ان حضرات نے اس کی سند میں واسع بن حبان کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنْ لَّا تُقْطَعُ الْاَيْدِیْ فِی الْغَزْوِ

باب 19: جنگ کے دوران ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے

1370 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِیْ اُمَيَّةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِیْ فِی الْغَزْوِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رَوٰی غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا وَيُقَالُ بُسْرُ بْنُ اَبِیْ اَرْطَاةَ اَيْضًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْاَوْزَاعِیُّ لَا يَرَوْنَ اَنْ يُّقَامَ الْحَدُّ فِی الْغَزْوِ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَّلْحَقَ مَنْ يُّقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِالْعَدُوِّ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ مِنْ اَرْضِ الْحَرْبِ وَرَجَعَ اِلٰی دَارِ الْاِسْلَامِ اَقَامَ الْحَدَّ عَلٰی مَنْ اَصَابَهُ كَذٰلِكَ قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ

◆◆ حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جنگ کے دوران (کسی چور کے) ہاتھ کو نہیں کاٹا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ابن لہیعہ کے علاوہ دیگر راویوں نے اسی سند کے ہمراہ اسے روایت کیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق راوی کا نام بسر بن ابوارطاۃ ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' ان میں امام اوزاعی بھی شامل ہیں' ان کے نزدیک جب دشمن کا سامنا ہو' تو اس وقت جنگ کے دوران حد قائم نہیں کی جائے گی اس اندیشے کی وجہ سے کہ جس شخص کے خلاف حد قائم کی جا رہی ہے' وہ دشمن سے جا ملے گا۔ جب امام دشمن کی سرزمین سے نکل آئے اور اسلامی سلطنت کی حدود میں آ جائے اس وقت وہ اس شخص پر حد قائم کرے گا

1370- اخرجه ابوداؤد (547-546/2) كتاب الحدود' باب: فی الرجل یسرق فی الغزو' ایقطع حدیث (4408) والنسائی (91/8) كتاب القسامه' القطع فی السفر واحمد (181/4) عن جنادة بن ابی امیة قال سمعت بسر بن ابی ارطة به.

جس نے اس جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ امام اوزاعی نے یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ

باب20: جو شخص اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کرے

1371 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَاَيُّوْبَ بْنِ مِسْكِيْنٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ

متنِ حدیث: رُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَجُلٌ وَّقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ لَاَجْلِدَنَّهٗ مِائَةً وَّاِنْ لَّمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ رَجَمْتُهٗ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ نَحْوَهٗ وَيُرْوٰى عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ كُتِبَ بِهٖ اِلٰى حَبِيْبِ ابْنِ سَالِمٍ وَّاَبُوْ بِشْرٍ لَّمْ يَسْمَعْ مِنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَا اَيْضًا اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ النُّعْمَانِ فِيْ اِسْنَادِهٖ اضْطِرَابٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَرُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَّابْنُ عُمَرَ اَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ وَّلٰكِنْ يُّعَزَّرُ وَذَهَبَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِلٰى مَا رَوَى النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حبیب بن سالم بیان کرتے ہیں: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مقدمہ پیش ہوا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کر لیا ہے تو انہوں نے فرمایا: میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا اگر یہ عورت اس کنیز کو اس مرد کے لئے حلال قرار دے دیتی ہے تو میں اس مرد کو سو کوڑے لگاؤں گا اور اگر وہ اس کے لئے حلال قرار نہیں دیتی تو میں اسے سنگسار کر دوں گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ابو بشر نامی راوی نے حبیب بن سالم سے اس حدیث کو نہیں سنا ہے۔

1371- اخرجه ابو داؤد (563/2) كتاب الحدود' باب: في الرجل يزني بجارية امرأته حديث (4459) والنسائي (124/6) كتاب النكاح' باب: احلال الفرج وابن ماجه (853/2) كتاب الحدود' باب: من وقع على جارية امرأته حديث (2551) والدارمي (182/2) كتاب الحدود' باب: فيمن يقع على جارية امرأته' واحمد (272/4' 273' 277) عن محمد بن جعفر قال' حدثنا شعبة' عن ابي بشر عن خالد بن عرفطة' عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير به.

انہوں نے خالد بن عرفطہ کے حوالے سے اسے روایت کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت نقل کی گئی ہے۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے قتادہ نے حبیب بن سالم سے اس حدیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

انہوں نے اس روایت کو خالد بن عرفطہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

جو شخص اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' تو اس کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے یہ بات روایت کی گئی ہے جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی تاہم اسے تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی روایت کو اختیار کیا ہے' جو حضرت نعمان بن بشیر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَرْاَةِ اِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا

باب 21: جب کسی عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا جائے

1372 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: اسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَاَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِیْ اَصَابَهَا وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَّقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَّمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيهِ وَلَا اَدْرَكَهُ يُقَالُ اِنَّهُ وُلِدَ بَعْدَ مَوْتِ اَبِيهِ بِاَشْهُرٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ لَّيْسَ عَلَى الْمُسْتَكْرَهَةِ حَدٌّ

1372- اخرجه ابن ماجه (866/2) كتاب الحدود' باب: المستكره' لحديث (2598) واحمد (318/4) عن معمر بن سليمان الرقي' عن الحجاج بن ارطاة' عن عبد الجبار بن وائل بن حجر عن وائل بن حجر' به.

◆◆ عبدالجبار بن وائل اپنے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے حد کو ساقط کر دیا اور جس شخص نے اس کے ساتھ زیادتی کی تھی اس پر حد کو جاری کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے لئے مہر کی ادائیگی کا حکم دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔ اس کی سند متصل نہیں ہے۔ یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) سے احادیث کا سماع نہیں کیا اور نہ ہی ان کا زمانہ پایا ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ اپنے والد کی وفات کے چند ماہ بعد پیدا ہوئے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے یعنی جس عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا ہو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

1373 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوْا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِيْ ظَنَّتْ اَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَاَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هٰذَا فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَمَرَ بِهٖ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَّقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَّوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ سَمِعَ مِنْ اَبِيْهِ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ وَّعَبْدُ الْجَبَّارِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ

◆◆ علقمہ بن وائل کندی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں نماز پڑھنے کے لئے نکلی ایک شخص اس کے سامنے آیا اس نے عورت کو پکڑ لیا اور اس کے ذریعے اپنی حاجت کو پورا کیا (یعنی زنا کا ارتکاب

1373- اخرجه ابوداؤد (2/538'539) كتاب الحدود' باب: في صاحب الحد يجي' حديث (4379) واحمد (6/399) عن سماك بن حرب' عن علقمة بن وائل عن وائل بن حجر الكندي به.

کیا) اس عورت نے چیخ ماری تو وہ شخص چلا گیا پھر ایک اور شخص اس کے پاس سے گزرا تو اس عورت نے کہا: اس آدمی نے میرے ساتھ یہ حرکت کی ہے' پھر وہ عورت کچھ مہاجرین کے پاس سے گزری تو اس عورت نے یہ بتایا کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ یہ زیادتی کی ہے' وہ لوگ چلے گئے انہوں نے جا کر اس شخص کو پکڑا جس کے بارے میں اس عورت نے یہ بیان کیا تھا: اس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے' پھر وہ اس عورت کے پاس آئے تو اس نے بتایا: ہاں یہی وہ شخص ہے۔ پھر وہ لوگ اس شخص کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو سنگسار کرنے کا حکم دیا' تو ایک شخص کھڑا ہوا جس نے درحقیقت اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں وہ شخص ہوں جس نے اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اس عورت سے ارشاد فرمایا: تم جاؤ! اللہ نے تمہیں بخش دیا ہے' پھر آپ نے پہلے والے شخص کے بارے میں کلمہ خیر ارشاد فرمایا پھر آپ نے دوسرے شخص کے بارے میں حکم دیا' جس نے واقعی اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا: تم لوگ اسے سنگسار کردو۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے ایسی توبہ کی ہے: اگر تمام اہلِ مدینہ اسے کر لیتے تو ان سب کی طرف سے قبول ہو جاتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

علقمہ بن وائل نے اپنے والد کے حوالے سے احادیث سنی ہیں' اور یہ عبدالجبار بن وائل سے بڑے ہیں۔

عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد سے احادیث نہیں سنی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ

باب 22: جو شخص کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے

1374 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ وَّجَدْتُّمُوْهُ وَقَعَ عَلٰى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَاْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَّلٰكِنْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهَ اَنْ يُّؤْكَلَ مِنْ لَّحْمِهَا اَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو ابْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی ایسے شخص کو پاؤ جس نے کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کی ہو' تو اسے بھی قتل کردو اور جانور کو بھی مار دو۔

1374- اخرجه ابوداؤد (564/2) كتاب الحدود' باب: فيمن اتى بهيمة وابن ماجه (856/2) كتاب الحدود' باب: من اتى ذات محرم ومن اتى بهيمة' حديث (2564'2561) واحمد (269/1'300) وعبد بن حميد (ص:300) حديث (575) عن عكرمه' عن ابن عباس به.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا اس جانور کا کیا قصور ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں کوئی بات ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا لیکن میرا خیال ہے: آپ نے اس وجہ سے اسے ناپسند کیا ہے کہ اس جانور کا گوشت کھایا جائے یا اس سے نفع حاصل کیا جائے جبکہ اس کے ساتھ یہ بدفعلی کی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف عمرو بن ابوعمرو سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں جسے انہوں نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

1375 وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ رُزَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

آثارِ صحابہ: اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو عاصم کے حوالے سے ابورزین کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

یہ دوسری روایت پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔ اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حَدِّ اللُّوْطِيِّ

باب 23: قومِ لوط کا عمل کرنے والے کی سزا

1376 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ وَّجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو

اختلافِ روایت: فَقَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْقَتْلَ وَذَكَرَ فِيْهِ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ فِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَّلَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيّ

توضیح راوی: وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ فِی الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ حَدِّ اللُّوطِيِّ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ اَحْصَنَ اَوْ لَمْ يُحْصِنْ وَّهٰذَا قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَاِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ وَّغَيْرُهُمْ قَالُوْا حَدُّ اللُّوطِيِّ حَدُّ الزَّانِیْ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو تم قوم لوط کا سا عمل کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کروادو۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

ہم اس حدیث کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے طور پر اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ محمد بن اسحاق نے اس روایت کو عمرو بن ابوعمرو کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص قوم لوط کا سا عمل کرے وہ ملعون ہے۔ تاہم انہوں نے اس میں اسے قتل کرنے کا تذکرہ نہیں کیا اور انہوں نے اس میں یہ بات ذکر کی ہے: جو شخص جانور کے ساتھ بدفعلی کرے وہ ملعون ہے۔

یہی روایت عاصم بن عمر کے حوالے سے سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فاعل اور مفعول کو قتل کروادو۔

اس حدیث کی سند میں بھی کچھ کلام کی گنجائش ہے۔

ہمارے علم کے مطابق کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس نے اسے روایت کو سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے نقل کیا ہو صرف عاصم بن عمر عمری ہی نے نقل کیا ہے۔

یہ عاصم بن عمر علم حدیث میں اپنے حافظے کے حوالے سے "ضعیف" قرار دیئے گئے ہیں۔

قوم لوط کا سا عمل کرنے والے شخص کی سزا کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے گا خواہ وہ شادی شدہ ہو یا نہ ہو۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض فقہا اہل علم نے جن میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں انہوں نے یہ رائے دی ہے: قوم لوط کا عمل کرنے والے کی سزا زنا کرنے والے کی سزا ہوگی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

1377 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِىْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے: وہ قوم لوط کا سا عمل کریں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو اس حوالے سے "عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابوطالب کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْمُرْتَدِّ

باب 24: مرتد کی سزا

1378 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْاِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ وَلَمْ اَكُنْ لِاُحَرِّقَهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْمُرْتَدِّ وَاخْتَلَفُوْا فِى الْمَرْاَةِ اِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ تُحْبَسُ وَلَا تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتد ہو جانے والے کچھ لوگوں کو جلوا دیا جب اس بات کی اطلاع حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ملی تو انہوں نے فرمایا: اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو میں ان لوگوں کو قتل کرواتا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد

1377- اخرجه ابن ماجه (856/2) كتاب الحدود' باب: من عمل عمل قوم لوط' حديث (2563) واحمد (382/3) عن القاسم بن عبد الواحد' عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر به.

1378- اخرجه البخارى (173/6) كتاب الجهاد والسير' باب: لا يعذب بعذاب الله' حديث (3017) (279/12) كتاب استتابة المرتدين' باب: حكم المرتد' والمرتدة- حديث (6922) وابو داؤد (530/3) كتاب الحدود' باب الحكم فيمن ارتد' حديث (4351) والنسائى (104/7) كتاب تحريم الدم' باب: توبة المرتد وابن ماجه (848/2) كتاب الحدود: باب المرتد عن دينه' حديث (2535) واحمد (219-217/1) والحميدى (244/1) حديث (533) عن عكرمة.

فرمایا ہے: جو شخص اپنے دین کو تبدیل کرے اسے تم قتل کر دو' میں انہیں جلواتا نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح کا کسی کو عذاب نہ دو۔

جب اس بات کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ٹھیک کہا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح حسن'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک مرتد کے بارے میں اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

تاہم ان اہلِ علم نے مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں اختلاف کیا ہے' جب وہ اسلام سے مرتد ہو جائے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ کے نزدیک اس کو قتل کیا جائے گا۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

ایک گروہ کے نزدیک اسے قید رکھا جائے گا قتل نہیں کیا جائیگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہلِ کوفہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ

باب 25: جو شخص (مسلمانوں پر) ہتھیار اٹھائے

1379 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ مُوْسٰى حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت سلمہ بن اکوع سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حَدِّ السَّاحِرِ

باب 26: جادو کرنے والے کی سزا

1379- اخرجه البخاری (26/13) كتاب الفتن' باب: قول النبی صلی الله علیه وسلم من حمل علینا السلاح' حدیث (7071) ومسلم (348/1) كتاب الایمان' باب: من حمل علینا السلاح' حدیث (100/163) وابن ماجه (860/2) كتاب الحدود' باب: من شهر السلاح' حدیث (2577) عن ابی اسامة عن یزید بن عبد الله بن ابی بردة عن ابی بردة عن ابی موسیٰ به۔

1380 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ وَكِيْعٌ هُوَ ثِقَةٌ وَّيُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ اَيْضًا وَّالصَّحِيْحُ عَنْ جُنْدَبٍ مَوْقُوْفٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا يُقْتَلُ السَّاحِرُ اِذَا كَانَ يَعْمَلُ فِيْ سِحْرِهٖ مَا يَبْلُغُ بِهِ الْكُفْرَ فَاِذَا عَمِلَ عَمَلًا دُوْنَ الْكُفْرِ فَلَمْ نَرَ عَلَيْهِ قَتْلًا

◆◆ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جادو کرنے والے کی سزا یہ ہے: اسے تلوار کے ذریعے قتل کردیا جائے۔

ہم اس حدیث کے "مرفوع" ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اسماعیل بن مسلم مکی کو علم حدیث میں ان کے حافظے کے حوالے سے "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

اسماعیل بن مسلم عبدی بصری کے بارے میں وکیع نے یہ فرمایا ہے: وہ ثقہ ہیں۔ انہوں نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

صحیح روایت یہ ہے: یہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے "موقوف" روایت کے طور پر منقول ہے۔

بعض اہلِ علم، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جادو کرنے والے شخص کو قتل کیا جائے گا جبکہ وہ اپنے جادو کے ذریعے ایسا عمل کرتا ہو جو کفر کی حد تک پہنچتا ہو لیکن جو عمل کفر کی حد تک نہیں پہنچتا تو ہمارے نزدیک ایسے شخص کو قتل نہیں کیا جاسکتا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهٖ

باب 27: مالِ غنیمت میں چوری کرنے والے کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

1381 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ

1380- انفرد بہ الترمذی کما فی تحفۃ الاشراف (446/2) حدیث (3269) واخرجہ الحاکم فی المستدرک (360/4) والدار قطنی (114/3) والبیہقی (136/8)

1381- اخرجہ ابوداؤد (76/2) کتاب الجہاد' باب: فی عقوبۃ الغال' حدیث (2713) والدارمی (231/2) کتاب السیر: باب: فی عقوبۃ الغال واحمد (22/1) عن عبد العزیز بن محمد الدراوردی' قال' حدثنا صالح بن محمد عن سالم عن ابیہ عن عمر بہ.

بْنِ زَائِدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ وَّجَدْتُّمُوْهُ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَهُ

قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَسْلَمَةَ وَمَعَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُحْرِقَ مَتَاعُهُ فَوُجِدَ فِيْ مَتَاعِهٖ مُصْحَفٌ فَقَالَ سَالِمٌ بِعْ هٰذَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا الْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

قول امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ اِنَّمَا رَوٰى هٰذَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ وَهُوَ اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَدْ رُوِيَ فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَالِّ فَلَمْ يَاْمُرْ فِيْهِ بِحَرْقِ مَتَاعِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو تم ایسی حالت میں پاؤ کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں چوری کی ہو' تو تم اس کے سامان کو جلا دو۔

صالح بیان کرتے ہیں: میں حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے ساتھ سالم بن عبداللہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے ایک شخص کو پایا جس نے مالِ غنیمت میں چوری کی تھی۔ تو سالم نے یہ حدیث سنائی تو ان کے حکم کے تحت اس شخص کے سامان کو جلا دیا گیا' تو اس شخص کے سامان میں قرآن مجید بھی ملا تو سالم نے کہا اس کو فروخت کر دو اور اس کی قیمت کو صدقہ کر دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس روایت کو صالح بن محمد نے روایت کیا ہے۔

یہ صاحب ابوواقد لیثی ہیں' اور یہ منکر الحدیث ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے خیانت کرنے والے کے بارے میں دوسری حدیث بھی منقول ہے۔ اس میں آپ نے اس کے سامان کو جلانے کا حکم نہیں دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ يَّقُوْلُ لِاٰخَرَ يَا مُخَنَّثُ

باب 28: جو شخص دوسرے سے یہ کہے: اے ہیجڑے

1382 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ

عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَاِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَّقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَّقُرَّةُ بْنُ اِيَاسٍ الْمُزَنِيُّ اَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهٖ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا قَالُوْا مَنْ اَتٰى ذَاتَ مَحْرَمٍ وَّهُوَ يَعْلَمُ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ وقَالَ اَحْمَدُ مَنْ تَزَوَّجَ اُمَّهٗ قُتِلَ وقَالَ اِسْحٰقُ مَنْ وَّقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ قُتِلَ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے کہے اے یہودی! تم اسے بیس کوڑے لگواؤ اور جب وہ یہ کہے: اے ہیجڑے! تم اسے بتیس کوڑے لگواؤ اور جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کرے تم اسے قتل کردو۔

یہ حدیث ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' ابراہیم بن اسماعیل نامی راوی کو علم حدیث میں "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دیگر روایات بھی نقل کی گئی ہیں۔ انہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے: ایک شخص نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔

ہمارے اصحاب کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص جاننے کے باوجود کسی محرم عورت کے ساتھ زنا کرلے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی ماں کے ساتھ شادی کرلے اسے قتل کر دیا جائے گا۔

امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کر دیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّعْزِيْرِ

باب 29: تعزیر (سزا) کا بیان

1383 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

1382– اخرجه ابن ماجه (857/2) كتاب الحدود' باب: حد القذف' حديث (2568) قالا' حدثنا ابن ابى فديك' عن ابراهيم بن اسماعيل بن ابى حبيبة' عن داؤد بن الحصين' عن عكرمة' فذكره۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی التَّعْزِيْرِ وَاَحْسَنُ شَیْءٍ رُوِیَ فِی التَّعْزِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثُ

اختلاف سند: قَالَ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرٍ فَاَخْطَاَ فِيْهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَطَاٌ وَّالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ اِنَّمَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دس سے زیادہ کوڑوں کی سزا صرف کسی حد میں دی جاسکتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف بکیر بن عبداللہ کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔
تعزیر کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے تاہم تعزیر کے بارے میں روایت کی گئی سب سے بہتر روایت یہی حدیث ہے۔
ابن لہیعہ نے اس روایت کو بکیر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اور اس میں غلطی کی ہے۔
انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبدالرحمٰن بن جابر کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے صحیح بات یہ ہے: اسے لیث بن سعد نے روایت کیا ہے اور وہ راوی عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ جنہوں نے حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

1383- اخرجه البخاری (182/12) کتاب الحدود' باب: کم التعزیر والادب' حدیث (6848) ومسلم (212/6' الابی) کتاب الحدود' باب: قدر اسواط التعزیر' حدیث (1708/40) وابو داؤد (573/2) کتاب الحدود' باب: فی التعزیر' حدیث (4491' 4492) وابن ماجه (867/2) کتاب الحدود' باب التعزیر' حدیث (2601) والدارمی (176/2) کتاب الحدود' باب: التعزیر فی الذنوب' واحمد (466/3) وعبد بن حمید (ص 143) حدیث (366) عن بکیر بن عبد الله بن الاشج' عن سلیمان بن یسار' عن عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله عن ابی بردة به۔

کِتَابُ الصَّيْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

شکار کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ

باب 1: کتے کے شکار میں سے کسے کھایا جاسکتا ہے اور کسے نہیں کھایا جاسکتا؟

1384 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ ح وَالْحَجَّاجُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِىْ مَالِكٍ عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ صَيْدٍ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ رَمْيٍ قَالَ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَعَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ وَاسْمُ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ جُرْثُوْمٌ وَّيُقَالُ جُرْثُمُ بْنُ نَاشِبٍ وَّيُقَالُ ابْنُ قَيْسٍ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم شکاری لوگ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے کتے کو بھیجتے ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اور وہ تمہارے لئے شکار کرلے تو تم اسے کھالو۔ میں نے عرض کی:

اگرچہ وہ اس جانور کو ماردے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ اسے ماردے۔ میں نے عرض کی: ہم تیرانداز لوگ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تمہارے تیر لگنے سے مرے اسے کھالو۔ میں نے عرض کی: ہم سفر میں ہوتے ہیں۔ بعض اوقات یہودیوں، عیسائیوں یا مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں، تو وہاں ہمیں صرف انہی کے برتن ملتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا تو تم اُسے پانی کے ذریعے دھو کر پھر ان میں کھا بھی لو اور پی بھی لو۔

1384- اخرجہ مسلم (12/7- الابی) کتاب الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان، باب: الصید بالکلاب المعلمة، حدیث (1930/11) واحمد (193/4)

اس بارے میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عائذ اللہ نامی راوی ابوادریس خولانی ہیں۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کا نام جرثوم ہے۔ اور ایک قول کے مطابق جرثم بن ناشب' ایک قول کے مطابق جرثم بن قیس ہے۔

1385 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ غَيْرُهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا خَزَقَ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَاْكُلْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ اپنے تربیت یافتہ کتے کو (شکار کے لئے) بھیجتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے وہ تمہارے لئے پکڑے تم اسے کھالو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر وہ جانور کو مار ڈالے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ اسے مار ڈالے۔ بشرطیکہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا کتا اس شکار میں شریک نہ ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لاٹھی کے ذریعے بھی (جانور کو شکار کر لیتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس لاٹھی کی لوہے کی نوک) جسے چیر دے اسے کھالو اور جو اس لاٹھی کے چوڑائی کی سمت میں لگنے کی وجہ سے مرے اسے نہ کھاؤ۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لاٹھی کے شکار کے بارے میں دریافت کیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ

باب 2: مجوسی کے کتے کا شکار

1385- اخرجه البخاري (519/9) كتاب الذبائح والصيد' باب: ما اصاب المعراض بعرضه' حديث (5477) ومسلم (3/7- الابي) كتاب الصيد والذبائح' باب: الصيد بالكلاب المعلمة' حديث (1929/1) وابو داؤد (120/2) كتاب الصيد' باب في الصيد' حديث (2847) والنسائي (180/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: صيد الكلب المعلم وابن ماجه (1072/2) كتاب الصيد: باب: صيد المعراض' حديث (3215) واحمد (256/4) عن منصور عن ابراهيم همام بن الحارث عن عدي بن حاتم.

1386 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِي بَزَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُرَخِّصُونَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ

توضیح راوی: وَالْقَاسِمُ بْنُ اَبِي بَزَّةَ هُوَ الْقَاسِمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَكِّيُّ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہمیں مجوسی کے کتے کے کئے ہوئے شکار (کو کھانے) سے منع کیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مجوسی کے کتے کے شکار (کو کھانے) کی اجازت نہیں دی۔

قاسم بن ابو بزہ نامی راوی کا قاسم بن نافع مکی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَيْدِ الْبُزَاةِ

باب 3: باز کے شکار کا حکم

1387 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّهَنَّادٌ وَّاَبُو عَمَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَازِي فَقَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِصَيْدِ الْبُزَاةِ وَالصُّقُورِ بَاْسًا وقَالَ مُجَاهِدٌ الْبُزَاةُ هُوَ الطَّيْرُ الَّذِي يُصَادُ بِهِ مِنَ الْجَوَارِحِ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ) فَسَّرَ الْكِلَابَ وَالطَّيْرَ الَّذِي يُصَادُ بِهِ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي صَيْدِ الْبَازِي وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ وَقَالُوا اِنَّمَا تَعْلِيمُهُ اِجَابَتُهُ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَالْفُقَهَاءُ اَكْثَرُهُمْ قَالُوا يَاْكُلُ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جسے وہ تمہارے لئے شکار کر لے اسے کھالو۔

1386- اخرجه ابن ماجه (/1070). كتاب الصيد' باب: صيد كلب المجوس- حديث (3209) قالا: حدثنا وكيع' قال: حدثنا شريك' عن الحجاج بن ارطاة' عن القاسم عن سليمان اليشكري عن جابر به.

1387- اخرجه ابوداؤد (121/2) كتاب الصيد: باب: في اتخاذ الكلب للصيد وغيره حديث (2851) وابن ماجه (1071/2) كتاب الصيد' باب: صيد القوس' حديث (3212) واحمد (377-257/4) والحميدي (407-406/2) حديث (916-915-914) من طريق مجالد بن سعيد عن الشعبي

ہم اس روایت کو صرف مجالد کی شعبی سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ان کے نزدیک باز اور شکرے کے شکار میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مجالد فرماتے ہیں: باز وہ پرندہ ہے جسے شکار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ ان جوارح میں شامل ہے۔جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

''اور جن جوارح کی تم نے تربیت کی ہو''

انہوں نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے کتے اور پرندے کا تذکرہ کیا ہے جن کے ذریعے شکار کیا جاتا ہے۔

بعض اہلِ علم نے باز کے اس شکار کو کھانے کی رخصت دی ہے جسے اس باز نے خود بھی کھایا ہو۔

یہ علماء فرماتے ہیں: باز کے تربیت یافتہ ہونے کا مطلب یہ ہے: وہ حکم کی تعمیل کرے۔

بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اکثر فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی اس شکار کو کھا سکتا ہے جس کے کچھ حصے کو باز نے کھالیا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ

باب 4: آدمی شکار کو تیر مارتا ہے اور وہ شکار غائب ہو جاتا ہے

1388 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِى الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِىْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهٗ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ وَّعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ مِثْلَهٗ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِىِّ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور پھر میں اسے اگلے دن اپنے تیر کے ہمراہ پاتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں یہ یقین ہو کہ وہ تمہارے ہی تیر کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے اور تم اس میں کسی درندے (کے حملے) کا نشان نہ پاؤ تو تم اسے کھالو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1388- اخرجه النسائي (193/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: في الذي يرمي الصيد فيغيب عنه واحمد (377/4) عن سعيد بن جبير عن عدي بن حاتم به.

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو ابو بشر کے حوالے سے عبدالملک بن میسرہ کے حوالے سے، سعید بن جبیر کے حوالے سے، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یہ دونوں روایات صحیح ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهٗ مَيِّتًا فِي الْمَآءِ

باب 5: جو شخص شکار کو تیر مارے اور پھر اس شکار کو پانی میں مردہ پائے

1389 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنِيْ عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَّجَدْتَّهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ مَاءٍ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهٗ اَوْ سَهْمُكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے بارے میں دریافت کیا: آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم اسے اپنا تیر مارو تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لو پھر تم اسے اس حالت میں پاؤ کہ وہ مر چکا ہے تو تم اسے کھالو ماسوائے اس صورت کے کہ تم اسے پانی میں گرا ہوا پاؤ تو اسے نہ کھانا کیونکہ تم یہ نہیں جانتے کہ وہ پانی کی وجہ سے مرا ہے یا تمہارے تیر کی وجہ سے مرا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْكَلْبِ يَاْكُلُ مِنَ الصَّيْدِ

باب 6: جو کتا شکار میں سے کچھ کھالے اس کا حکم

1390 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ اُخَرُ قَالَ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهٖ

1389- اخرجه البخاری (525/9) كتاب الذبائح والصيد: باب: الصيد اذا غاب عنه يومين او ثلاثه' حديث (5484) ومسلم (12/7) كتاب الصيد والذبائح—باب: الصيد بالكلاب المعلمة حديث (1929/7) وابو داؤد (121/2) كتاب الصيد' باب: في الصيد' حديث (2859) والنسائى (193/192/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: في الذى يرمى الصيد فيقع في الماء' وابن ماجه (1072/2) كتاب الصيد باب: الصيد يغيب ليلة' حديث (3213) واحمد (256/4) عن عاصم الاحوال عن الشعبى عن عدى بن حاتم به.

مذاہبِ فقہاء: قَالَ سُفْيَانُ اَكْرَهُ لَهُ اَكْلَهُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِى الصَّيْدِ وَالذَّبِيْحَةِ اِذَا وَقَعَا فِى الْمَآءِ اَنْ لَّا يَاْكُلَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ فِى الذَّبِيْحَةِ اِذَا قُطِعَ الْحُلْقُوْمُ فَوَقَعَ فِى الْمَآءِ فَمَاتَ فِيْهِ فَاِنَّهُ يُؤْكَلُ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِى الْكَلْبِ اِذَا اَكَلَ مِنَ الصَّيْدِ فَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِى الْاَكْلِ مِنْهُ وَاِنْ اَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت یافتہ کتے کے شکار کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے کتے کو بھیجتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام لے لو تو جو وہ تمہارے لئے شکار کرے اسے کھالو اگر وہ خود اسے کھا چکا ہو' تو تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لئے کیا ہوگا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر ہمارے کتے کے ساتھ کچھ دوسرے کتے بھی آ کر مل جاتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے کو بھیجتے ہوئے لیا تھا دوسروں پر نہیں لیا تھا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسے جانور کو کھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مکروہ قرار دیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک شکار اور ذبیحہ میں اس حدیث پر عمل کیا جائے گا اگر وہ دونوں پانی میں گر جائیں تو آدمی اسے نہیں کھائے گا۔

بعض حضرات نے ذبیحہ کے بارے میں یہ حکم دیا ہے: اگر اس کا حلقوم کٹ چکا ہو' اور پھر وہ پانی میں گر جائے اور وہاں گر کر مر جائے' تو اسے کھایا جاسکتا ہے۔

عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اہلِ علم نے کتے کے بارے میں اختلاف کیا ہے اگر وہ شکار کو کھالیتا ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اگر کتا شکار میں سے کھالیتا ہے' تو آدمی اسے نہیں کھائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے ایسے شکار کو کھانے کی اجازت دی ہے۔ اگر چہ کتے نے اس شکار میں سے کچھ کھایا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب 7: لاٹھی کے ذریعے شکار کا حکم

1391 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

متن حدیث: قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِیْذٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زَكَرِیَّا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت علاى بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لاٹھی کے شکار کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جواس کی نوک لگنے کی وجہ سے مرے اس کو کھالو اور جو چوڑائی کی سمت میں لاٹھی لگنے کی وجہ سے مرے وہ مردار شمار ہوگا۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند حدیث نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الذَّبِیْحَةِ بِالْمَرْوَةِ

باب 8: پتھر کے ذریعے ذبح کرنا

1392 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْقُطَعِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهٖ صَادَ اَرْنَبًا اَوِ اثْنَیْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَعَلَّقَهُمَا حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهِمَا

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَافِعٍ وَّعَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یُّذَكِّیَ بِمَرْوَةٍ وَّلَمْ یَرَوْا بِاَكْلِ الْاَرْنَبِ بَاْسًا وَّهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُهُمْ اَكْلَ الْاَرْنَبِ

اختلافِ سند: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُ الشَّعْبِیِّ فِیْ رِوَایَةِ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَرَوٰی دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ

1391- اخرجه البخاری (513/9) كتاب الذبائح والصيد : باب: العسية على الصيد- حديث (5475) ومسلم (7/9- الابی) كتاب الصيد والذبائح' باب: الصيد بالكلاب المعلمة' حديث (1929/4) والنسائی (195/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: ما اصاب بحد من صيد المعراض وابن ماجه (1072/2) كتاب الصيد' باب: صيد المعراض' حديث (3214) والدارمی (89/2) كتاب الصيد' باب: التسمية عند ارسال الكلب وصيد الكلاب' والحميدی (406/2) حديث (913) واحمد (256/4) عن زكريا عن الشعبی عن عدی بن حاتم به' وعند ابی داؤد (122/2) كتاب الصيد' باب: فی الصيد' حديث (2854) عن عبد الله بن ابی السفر عن الشعبی عن عدی بن حاتم به۔

الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَوٰى عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَوْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَفْوَانَ اَصَحُّ وَرَوٰى جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَيُحْتَمَلُ اَنَّ رِوَايَةَ الشَّعْبِيِّ عَنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيْثُ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان کی قوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایک یا شاید دو خرگوشوں کا شکار کیا اور انہیں پتھر کے ذریعے ذبح کر کے لٹکا دیا جب اس کی ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو اس نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا: آپ نے اسے ان دونوں کو کھا لینے کی ہدایت کی۔

اس بارے میں حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ، حضرت رافع رضی اللہ عنہ اور حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کی اجازت دی ہے: پتھر کے ذریعے ذبح کیا جا سکتا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک خرگوش کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اکثر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے خرگوش کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام شعبی کے اصحاب نے اس روایت کو نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

داؤد بن ابوہند نے اسے شعبی کے حوالے سے، محمد بن صفوان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

جبکہ عاصم نے اس روایت کو شعبی کے حوالے سے صفوان بن محمد یا شاید محمد بن صفوان نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

محمد بن صفوان نام درست ہے۔

جابر جعفی نے شعبی کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اس طرح کی روایت نقل کی ہے جیسا کہ قتادہ نے شعبی سے نقل کی ہے۔

یہاں اس بات کا احتمال موجود ہے: امام شعبی نے ان دونوں حضرات سے احادیث نقل کی ہوں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں: شعبی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ محفوظ نہیں ہے۔

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

کھانے کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْمَصْبُوْرَةِ

باب 1: جس جانور کو باندھ کر (نشانے بازی کے ذریعے مارا جائے) اسے کھانا حرام ہے

1393 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَفْرِيْقِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِي الدَّرْدَاءِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجثمہ کھانے سے منع کیا ہے اور یہ وہ جانور ہے جسے باندھ کر اس پر تیراندازی کی جائے۔

اس بارے میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "غریب" ہے۔

1394 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ وَّهْبٍ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ وَهُوَ ابْنُ سَارِيَةَ عَنْ اَبِيْهَا

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى الْقُطَعِيُّ سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ قَالَ اَنْ يُّنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُهُ مِنْهُ فَيَمُوْتُ فِيْ يَدِهٖ قَبْلَ اَنْ

1393- اخرجه احمد (195/5)(455/6) والحميدى (194/1) حديث (397) عن سهيل بن ابى صالح عن عبد الله بن يزيد السعدى عن سعيد بن المسيب عن ابى الدرداء.

1394- اخرجه احمد (127/4) اقل حدثنا وهب بن اخلد الحمصى قال: حدثنى ام حبيبة بنت العرباض عن العرباض بن سارية.

يُذَكِّيهَا

◆◆ اُمِ حبیبہ بنت عرباض اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن نو کیلے دانتوں والے درندے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے، پالتو گدھوں، مجثمہ اور خلیسہ کھانے سے منع کیا تھا نیز حاملہ کنیزوں کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کیا تھا جب تک وہ بچے کو جنم نہ دیں۔

محمد بن یحییٰ کہتے ہیں ابوعاصم نامی راوی سے مجثمہ کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: پرندے کو یا کسی اور (جانور کو) باندھ کر اس پر تیراندازی کی جائے۔ (یعنی نشانے بازی کی جائے)

ان سے خلیسہ کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: جسے کوئی بھیڑیا یا درندہ پکڑے اور پھر آدمی اس سے چھین لے اور وہ آدمی کے ہاتھ میں' آدمی کے اس کے ذبح کرنے سے پہلے ہی مر جائے۔

1395 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَّخَذَ شَىْءٌ فِيْهِ الرُّوحُ غَرَضًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی جاندار چیز کو پکڑ کر اس پر نشانے بازی کرنے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ ذَكَاةِ الْجَنِيْنِ

باب 2: جنین کو ذبح کرنا

1396 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُّجَالِدٍ ح قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنْ اَبِى الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِىْ اُمَامَةَ وَاَبِى الدَّرْدَاءِ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ

1395- اخرجه مسلم (43/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: النهى عن صبر البهائم' حديث (1957/58) والنسائى (239/7) كتاب الضحايا' باب: النهى عن المجثمة' وابن ماجه (1063/2) كتاب الذبائح' باب: النهى عن صبر البهائم وعن المثلة' حديث (3187) واحمد (216/1' 274' 280' 285' 297' 338' 340' 345)

1396- اخرجه ابوداؤد (113/2) كتاب الذبائح' باب: ما جاء فى ذكاة الجنين' حديث (2827) وابن ماجه (1067/2) كتاب الذبائح' باب: ذكاة الجنين ذكاة امه' حديث (3199) واحمد (31/3) عن مجالد' عن ابى الوداك عن ابى سعيد الخدرى به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

توضیح راوی: وَاَبُو الْوَدَّاكِ اسْمُهٗ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنین کی ماں کو ذبح کرنا جنین کو ذبح کرنا شمار ہوگا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

ابوو داک نامی راوی کا نام جبر بن نوف ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِىْ نَابٍ وَّذِىْ مِخْلَبٍ

باب 3: ہر نوکیلے دانت والے درندے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے (کو کھانا) حرام ہے

1397 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىِّ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِىِّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِىُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىِّ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1397- اخرجه البخارى (573/9) كتاب الذبائح والصيد' باب: اكل كل ذى ناب من السباع حديث ص(5530) ومسلم (14/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: تحريم اكل كى ذى ناب- حديث (1932) وابوداؤد (382/2'383) كتاب الاطعمة' باب: النهى عن اكل السباع' حديث(3802) والنسائى (200/7) كتاب الصيد'والذبائح' باب: تحريم اكل السباع وابن ماجه(1077/2) كتاب الصيد' باب: اكل كل ذى ناب من السباع' حديث (3232) ومالك (496/2) كتاب الصيد' باب: تحريم اكل كل ذى ناب من السباع' حديث (13) واحمد(,194 193/4) والدارمى (84/2) كتاب الاضحى' باب: ما لا يوكل من السباع والحميدى (286/2) حديث (875) عن الزهرى عن ابى ادريس الخولانى عن ابى ثعلبة الخشنى به.

توضیح راوی: وَاَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیُّ اسْمُهٗ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

◆◆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے پنجے والے درندے (کو کھانے سے) منع کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوادریس خولانی نامی راوی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے۔

1398 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِىْ يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِيَّةَ وَلُحُومَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَذِىْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں یعنی غزوہ خیبر کے دن پالتو گدھوں کو، خچروں کے گوشت کو، ہر نوکیلے دانت والے درندے اور ہر نوکیلے پنجے والے پرندے کو (حرام قرار دیا ہے)

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔

1399 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے (کو کھانے) کو حرام قرار دیا ہے۔

1398- اخرجه احمد (323/3) حدثنا ابوالنضر، هاشم بن القاسم، قال، حدثنا عكرمة بن عمار، عن يحيىٰ بن ابى كثير، عن ابى سلمة بن عبد الرحمن عن جابر به.

1399- اخرجه احمد (418،366/2) عن محمد بن عمرو، عن ابى سلمة عن ابى هريرة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔
اکثر اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔
عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ

باب4: جس زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹ لیا جائے' وہ عضو مردار شمار ہوگا

1400 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ
متنِ حدیث: قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَيَقْطَعُونَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ
اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ نَحْوَهُ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ
مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ

◆◆ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ اونٹ کی کوہان اور دنبوں کی چکی کاٹ لیا کرتے تھے (اور اسے کھایا کرتے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس زندہ جانور کا کوئی حصہ کاٹ لیا جائے وہ حصہ مردار شمار ہوگا۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔
ہم اس روایت کو صرف زید بن اسلم سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔
اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔
ابوواقد لیثی نامی راوی کا نام حارث بن عوف ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّكَاةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

باب5: حلق اور لبہ میں ذبح کرنا

1401 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ

1400- اخرجه ابوداؤد (124/2) كتاب الصيد' باب: في صيد قطع منه قطعة' حديث (2858) والدارمي (93/2) كتاب الصيد' باب: في الصيد يبين منه العضو' واحمد (218/5) عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار' عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار' عن ابي واقد الليثي به.

بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا فِى الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِىْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَ عَنْكَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ هٰذَا فِى الضَّرُوْرَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِاَبِى الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

توضیحِ راوی: وَاخْتَلَفُوْا فِىْ اسْمِ اَبِى الْعُشَرَاءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْمُهُ اُسَامَةُ بْنُ قِهْطِمٍ وَّيُقَالُ اسْمُهُ يَسَارُ بْنُ بَرْزٍ وَّيُقَالُ ابْنُ بَلْزٍ وَّيُقَالُ اسْمُهُ عُطَارِدٌ نُسِبَ اِلٰى جَدِّهٖ

◆◆ ابوالعشراء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا شرعی طور پر ذبح کرنا صرف حلق اور لبہ میں ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ان کی ران پر نیزہ مار دو تو تمہارے لئے یہ بھی جائز ہے۔

احمد بن منیع نامی راوی بیان کرتے ہیں: یزید بن ہارون فرماتے ہیں: یہ حکم ضرورت کے وقت ہے۔

اس بارے میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن سلمہ سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

ہمارے علم کے مطابق ابوالعشراء نے اپنے والد کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت نقل نہیں کی۔

محدثین نے ابوالعشراء کے نام کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے۔ ان کا نام اسامہ بن قہطم ہے۔

ایک قول کے مطابق یسار بن برز ہے۔ ایک قول کے مطابق ابن بلز ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام عطارد ہے۔ ان کی نسبت ان کے دادا کی طرف کی جاتی ہے۔

1401– اخرجه ابوداؤد (113/2) كتاب الذبائح' باب: ما جاء فى ذبيحة المتردية' حديث (2825) والنسائى (228/7) كتاب الضحايا' باب: ذكر المتردية فى البئر التى لايوصل الى حلقها وابن ماجه (1063/2) كتاب الذبائح' باب: ذكاة الناد من البهائم' حديث (3184) والدارمى (82/2) كتاب الاضاحى' باب: فى ذبيحة المتردى فى البئر واحمد (24/4) عن حماد بن سلمة' عن ابى العشراء عن ابيه به۔

كِتَابُ الْاَحْكَامِ وَالْفَوَائِدِ

مختلف احکام اور فوائد

(کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کا مجموعہ)

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ

باب 1: چھپکلی کو مارنا

1402 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْاُوْلٰى كَانَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ كَانَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَعْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَاُمِّ شَرِيْكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پہلی ضرب میں چھپکلی کو مار دے اسے اتنی، اتنی نیکیاں ملیں گی اور اگر دوسری ضرب میں اسے مار دے تو اتنی، اتنی نیکیاں ملیں گی اور اگر تیسری ضرب میں اسے مار دے تو اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ اُمّ شریک رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ

باب 2: سانپ کو مارنا

1403 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ

1402- اخرجه مسلم (451/7) كتاب الاسلام' باب: استحباب قتل الوزغ' حديث (2240/147) وابو داؤد (788/2) كتاب الادب' باب: قتل الاوزاغ حديث (5262) وابن ماجه (1076/2) كتاب الصيد' باب: قتل الوزغ' حديث (3229) واحمد (355/2) عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة به.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحُبْلٰى

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ وَهِیَ الْعَوَامِرُ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَيْضًا

مذاہب فقہاء: وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ قَتْلُ الْحَيَّةِ الَّتِیْ تَكُوْنُ دَقِيْقَةً كَاَنَّهَا فِضَّةٌ وَّلَا تَلْتَوِیْ فِیْ مِشْيَتِهَا

◆◆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سانپوں کو مار دو بطور خاص دو سیاہ نقطوں والے کو ضرور مارو اور کٹی ہوئی دم والے کو (بھی ماردو!) کیونکہ یہ دونوں بینائی کو زائل کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا تھا یعنی جو گھریلو ہیں۔

ایک روایت کے مطابق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان سانپوں کو مارنا مکروہ ہے' جو پتلے ہوتے ہیں جن کے اندر چاندی کی طرح کی چمک ہوتی ہے اور وہ چلتے ہوئے بل نہیں کھاتے۔

1404 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِنَّ لِبُيُوْتِكُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ شَیْءٌ فَاقْتُلُوْهُنَّ

اسناد دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ صَيْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ

1403- اخرجه البخاری (399/6) كتاب بدء الخلق : باب: قول الله تعالٰی (واذ صرفنا اليك نفرا) حديث (3297) ومسلم (442/7) كتاب الاسلام، باب: قتل الحيات وغيرها، حديث (2233) وابو داؤد (785/2) كتاب الادب، باب: فی قتل الحيات، حديث (5252) وابن ماجه (1169/2) كتاب الطب، باب: قتل ذی الطفيتين، حديث (3535) والحميدی (279/2) حديث (620) واحمد (121, 9/2) عن ابن شهاب الزهری، عن سالم عن ابيه به.

1404- اخرجه ابوداؤد (366/4) كتاب الادب، باب: فی قتل الحيات حديث (5260) من طريق ثابت البنانی عن عبد الرحمن، بن ابی ليلٰی، عن ابيه فذكره.

الْخُدْرِيِّ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِى السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ صَيْفِيٍّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَالِكٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گھروں میں بھی کچھ سانپ رہتے ہیں۔انہیں تین مرتبہ تنبیہ کرو اس کے بعد بھی وہ نظر آجائیں تو انہیں قتل کردو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو صیفی نامی راوی کے حوالے سے، سائب کے حوالے سے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہ روایت عبیداللہ بن عمرو سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

محمد بن عجلان نے صیفی نامی راوی کے حوالے سے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

1405 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى زَائِدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى لَيْلٰى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى لَيْلٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِى الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْاَلُكِ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَّبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ اَنْ لَّا تُؤْذِيَنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِى لَيْلٰى

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ بات روایت کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب گھر میں کوئی سانپ نظر آجائے' تو تم اسے کہو: ہم تم سے حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے عہد کا تقاضا کرتے ہیں: تم ہمیں اذیت نہ دو! اگر وہ پھر آجائے' تو اسے ماردو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بنانی سے منقول ہونے کے طور پر ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو ابن ابی لیلیٰ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ قَتْلِ الْكِلَابِ

باب 3: کتوں کو مارنے کا حکم

1406 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّاَبِیْ رَافِعٍ وَّاَبِیْ اَیُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حدیث دیگر: وَیُرْوٰی فِیْ بَعْضِ الْحَدِیْثِ اَنَّ الْکَلْبَ الْاَسْوَدَ الْبَهِیْمَ شَیْطَانٌ وَّالْکَلْبُ الْاَسْوَدُ الْبَهِیْمُ الَّذِیْ لَا یَکُوْنُ فِیْهِ شَیْءٌ مِّنَ الْبَیَاضِ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ کَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ صَیْدَ الْکَلْبِ الْاَسْوَدِ الْبَهِیْمِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کتے مخلوق کی ایک مخصوص قسم نہ ہوتی تو میں ان سب کو مارنے کا حکم دے دیتا' تاہم ان میں سے ہر کالے کتے کو مار دیا کرو۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض روایات میں یہ بات نقل کی گئی ہے: سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

کالے سیاہ کتے سے مراد وہ کتا ہے' جس میں ذرا بھی سفیدی نہ ہو۔

بعض اہل علم نے کالے سیاہ کتے کے شکار کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ اَمْسَکَ کَلْبًا مَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ

باب 4: جو شخص کتا پالے اس کے اجر میں کتنی کمی ہوتی ہے؟

1407 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اَوِ اتَّخَذَ کَلْبًا لَیْسَ بِضَارٍ وَّلَا کَلْبَ مَاشِیَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَسُفْیَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَیْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اختلاف روایت: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَوْ کَلْبَ زَرْعٍ

1406- اخرجه ابوداؤد (120/2) كتاب الصيد' باب : فى اتخاذ الكلب للصيد وغيره' حديث (2845) والنسائى (185/7) كتاب الصيد والذبائح: باب: صفة الكلاب التى امر بقتلها وابن ماجه (1069/2) كتاب الصيد' باب: النهى عن اقتناء الكلب الا كلب صيد' حديث (3205) والدارمى (90/2) كتاب الصيد' باب: فى قتل الكلاب' واحمد (85/4)'(84/5)' وعبد بن حميد (ص 181) حديث (503) عن الحسن عن عبد الله بن مغفل به.

1407- اخرجه البخارى (524/9) كتاب الذبائح والصيد' باب: من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد او ماشية' حديث (5482) ومسلم (453/5) كتاب المساقاة' باب: الامر بقتل الكلاب-' حديث (1574/50) والنسائى (188/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: الرخصة فى امساك الكلب للصيد ومالك (969/2) كتاب الاستئذان' باب: ما جاء فى امر الكلاب' حديث (13) واحمد (101'55'4/2) عن نافع ابن عمر به.

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کتا پالے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کتا رکھے جو شکار کرنے یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو تو اس شخص کے عمل میں روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مغفل، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: یا کھیت کی حفاظت کے لئے ہو۔

1408 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ قَالَ قِيْلَ لَهُ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَهُ زَرْعٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا ہے، سوائے شکاری کتوں کے یا جانوروں کی حفاظت والے کتوں کے، راوی بیان کرتے ہیں: ان سے کہا گیا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو یہ کہتے ہیں: یا کھیت کی حفاظت کرنے والے کتوں کے، تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے کھیت تھے (اس لئے انہیں علم ہوگا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1409 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَيُرْوٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّهُ رَخَّصَ فِيْ اِمْسَاكِ الْكَلْبِ وَاِنْ كَانَ لِلرَّجُلِ شَاةٌ وَّاحِدَةٌ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ بِهٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جانوروں کی حفاظت والے یا کھیت کی حفاظت والے یا شکار کے کتے کے علاوہ کوئی اور کتا پالے تو اس کے اجر میں روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

عطاء بن ابی رباح کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے کتا پالنے کی اجازت دی ہے، اگرچہ آدمی کے پاس صرف ایک بکری ہو۔

1408- اخرجه البخاري (523/9) كتاب الذبائح والصيد، باب: من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد او ماشية، حديث (5480) ومسلم (455/5) كتاب المساقاة، باب: الامر بقتل الكلاب-، حديث (1574/52) والدارمي (90/2) كتاب الصيد: باب: في اقتناء كلب الصيد او الماشية واحمد (60'37/2) والحميدي (283/2) حديث (633) عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر به.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء سے منقول ہے۔

1410 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ

متنِ حدیث: قَالَ اِنِّيْ لَمِمَّنْ يَّرْفَعُ اَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَّجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ وَّمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَّرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان افراد میں سے ایک ہوں جو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے ٹہنیاں ہٹا رہے تھے جب آپ خطبہ جمعہ دے رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اگر کتے مخلوق کی ایک مخصوص قسم نہ ہوتے تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا تم ان میں سے ہر کالے سیاہ کتے کو مار دو اور جس گھر کے لوگ کتا پالتے ہیں ان کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔ سوائے شکاری کتے کے یا کھیت کی حفاظت والے کتے کے یا بکریوں کی حفاظت والے کتے کے (یعنی کہ انہیں پالنے کی اجازت ہے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الذَّكَاةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهٖ

باب 5: بانس وغیرہ سے ذبح کرنا

1411 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا اَوْ ظُفُرًا وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَّاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

1410- اخرجه البخاري (8/5) كتاب الحرث والمزارعة، باب: اقتناء الكلب للحرث، حديث (2322) ومسلم (240/10 نووي) كتاب المساقاة، باب: الامر بقتل الكلاب— وابو داؤد (120/2) كتاب الصيد، باب: في اتخاذ الكلب للصيد وغيره، حديث (2844) والنسائي (189/7) كتاب الصيد والذبائح، باب: الرخصة في امساك الكلب للحرث وابن ماجه (1069/2) كتاب الصيد، باب: النهي عن اقتناء الكلب الا كلب صيد— حديث (3204) واحمد (267/2) عن ابي سلمة عن ابي هريرة به.

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَبَايَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ وَعَبَايَةُ قَدْ سَمِعَ مِنْ رَافِعٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ اَنْ يُّذَكّٰى بِسِنٍّ وَّلَا بِعَظْمٍ

◄► رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کل ہم دشمن کا مقابلہ کریں گے ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز خون کو بہادے اور جس جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو تو تم اسے کھالو بشرطیکہ اسے "سن" یا "ظفر" کے ذریعے ذبح نہ کیا گیا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں السن ہڈی کو کہتے ہیں اور ناخن حبشہ کی مخصوص چھری ہے۔

عبایہ بن رفاعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں۔ تاہم ان حضرات نے اس میں عبایہ کے اپنے والد کے حوالے سے نقل کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے۔ عبایہ نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک سن یا عظم کے ذریعے جانور ذبح نہیں کیا جاسکتا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْبَعِيْرِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ اِذَا نَدَّ فَصَارَ وَحْشِيًّا يُّرْمَى بِسَهْمٍ اَمْ لَا

باب 6: جب کوئی اونٹ گائے یا بکری بھاگ جائے اور سرکش ہو جائے تو کیا اُسے تیر کے ذریعے مارا جاسکتا ہے یا نہیں؟

1412 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِّنْ اِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ

1411- اخرجه البخاری (155/5) كتاب الشركة' باب: قسمة الغنم' حديث (2488) ومسلم (65/7) كتاب الاضاحی' باب: جواز الذبح بكل ما انهر الدم' حديث (1968/21) وابو داؤد (112/2) كتاب الذبائح' باب: فی الذبيحة بالمروة' حديث (2821) والنسائی (226/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: فی الذبح بالسن' وابن ماجه (1048/2) كتاب الاضحی' باب. كم تجزی من الغنم عن البدنة حديث (3137) والدارمی (84/2) كتاب الاضحی: باب فی البهيمة اذا ندت والحميدی (199/1' 200) حديث (410' 41) عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن رافع بن خديج به.

رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَبَايَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهٰذَا أَصَحُّ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ نَحْوَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ

◆◆ عبایہ بن رفاعہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت رافع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے لوگوں کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ سرکش ہوکر بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے نہیں تھے ایک شخص نے اسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اس جانور کو روک دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جانور بھی وحشی جانوروں کی طرح سرکش ہوجاتے ہیں تو ان میں سے جو اس طرح کی حرکت کرے تو تم اس کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرو۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

محدثین نے اس کی سند میں عبایہ کی اپنے والد سے نقل کرنے کا تذکرہ نہیں کیا اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ شعبہ نے سعید بن مسروق کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے سفیان نے اسے نقل کیا ہے۔

كِتَابُ الْاَضَاحِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

قربانی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْاُضْحِيَّةِ

باب 1: قربانی کرنے کی فضیلت کا بیان

1413 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمِ الْحَذَّاءُ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي الْمُثَنّٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا عَمِلَ ادَمِيٌّ مِّنْ عَمَلٍ يَّوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ اِنَّهَا لَتَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاَنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الْمُثَنّٰى اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيْدَ وَرَوٰى عَنْهُ ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَيُرْوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الْاُضْحِيَّةِ لِصَاحِبِهَا بِكُلِّ شَعَرَةٍ حَسَنَةٌ وَّيُرْوٰى بِقُرُوْنِهَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قربانی کے دن کسی بھی آدمی کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ قربانی کا وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں' بالوں اور کھروں سمیت آئے گا' اور بے شک (جانور کا خون) زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (قبولیت کے مقام) پر گرتا ہے' تو تم اس خوشخبری سے خوش ہو جاؤ۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1413- اخرجه ابن ماجه (1045/2) كتاب الاضحى: باب: ثواب الاضحية' حديث (3126) عن عبد الله بن نافع عن ابى المثنى' عن هشام بن عروة عن عروة عن عائشة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے اور ہم اسے صرف ہشام بن عروہ سے منقول ہونے کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابوالمثنی نامی راوی کا نام سلیمان بن یزید ہے۔

ابن ابی فدیک نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے۔ آپ نے قربانی کے جانور کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اسے قربانی کرنے والے کو اس جانور کے ہر ایک بال کے عوض میں ایک نیکی ملتی ہے اور ایک روایت کے مطابق اس کے ہر ایک سینگ کے عوض میں (نیکی ملتی ہے)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاُضْحِيَّةِ بِكَبْشَيْنِ

باب 2: دو مینڈھوں کی قربانی کرنا

1414 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي اَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَّاَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِي رَافِعٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِي بَكْرَةَ اَيْضًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے سیاہ و سفید رنگ کے دو مینڈھوں کی قربانی کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعے انہیں ذبح کیا تھا بسم اللہ پڑھی تھی، تکبیر کہی تھی اور اپنا ایک پاؤں ان کے پہلو پر رکھا تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت ابورافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاُضْحِيَّةِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب 3: مرحوم کی طرف سے قربانی کرنا

1414- اخرجه البخاری (25/10) کتاب الاضاحی، باب: التکبیر عند الذبح حدیث (5565) ومسلم (56/7) کتاب الاضاحی، باب: استحباب الضحیة، حدیث (17-1966) والنسائی (220/2) کتاب الاضحایا، باب: الکبش وابن ماجه (1043/2) کتاب الاضاحی، باب: اضاحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث (3120) والدارمی (75/2) کتاب الاضحی: باب السنة فی الاضحیة، وابن خزیمة (286/4) کتاب المناسك، باب: التسمیة والتکبیر عن دالذبح والنحر، حدیث (2895) واحمد (99/3، 272) عن قتادة عن انس به.

1415 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَمَرَنِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدَعُهُ أَبَدًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُضَحَّى عَنِ الْمَيِّتِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُضَحَّى عَنْهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُتَصَدَّقَ عَنْهُ وَلَا يُضَحَّى عَنْهُ وَإِنْ ضَحَّى فَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيَتَصَدَّقُ بِهَا كُلِّهَا

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ شَرِيكٍ قُلْتُ لَهُ أَبُو الْحَسْنَاءِ مَا اسْمُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ قَالَ مُسْلِمٌ اسْمُهُ الْحَسَنُ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ہمیشہ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے جن میں سے ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتا تھا اور ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہوتا تھا جب ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے ارشاد فرمایا آپ نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے (راوی کہتے ہیں) یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ حکم دیا ہے)' (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اس لئے میں اسے کبھی ترک نہیں کروں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف شریک سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کی اجازت دی ہے: مرحوم شخص کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے۔

بعض کے نزدیک مرحوم کی طرف سے قربانی نہیں کی جاسکتی۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے: مرحوم کی طرف سے صدقہ کیا جائے اور اس کی طرف سے قربانی نہ کی جائے لیکن اگر کوئی شخص قربانی کر لیتا ہے' تو وہ خود اس میں سے کچھ نہ کھائے بلکہ اس پورے گوشت کو صدقہ کر دے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علی بن مدینی نے یہ بات بیان کی ہے' شریک کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

میں نے ان سے ابوالحسناء کے نام کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں اس کا پتہ نہیں تھا۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اُس کا نام ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَضَاحِيِّ

باب 4: کون سے جانور کی قربانی مستحب ہے؟

1415- اخرجه ابوداؤد (103/2) باب: الاضحية عن الميت' حديث (2790) واحمد (107/1) عن شريك بن عبد الله' عن ابي الحسناء' عن الحكم عن حنش عن علي به.

1416 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَّاْكُلُ فِىْ سَوَادٍ وَّيَمْشِىْ فِىْ سَوَادٍ وَّيَنْظُرُ فِىْ سَوَادٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ والے نر مینڈھے کی قربانی کی تھی اس کا منہ، چاروں پاؤں اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حفص بن غیاث سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْاَضَاحِيِّ

باب 5: کون سے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے

1417 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهُ

متنِ حدیث: قَالَ لَا يُضَحّٰى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلَعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَلَا بِالْمَرِيْضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِىْ لَا تُنْقِى

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ عَنِ الْبَرَاءِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1416- اخرجه ابوداؤد (104/2) كتاب الضحايا' باب: ما يستحب من الضحايا' حديث (2796) والنسائى (220/7' 221) كتاب الضحايا' باب: الكبش وابن ماجه (1046/2) كتاب الاضاحى' باب: ما يستحب من الاضحى' حديث (3128) عن حفص بن غياث عن جعفر بن محمد عن ابيه عن ابى سعيد.

1417- اخرجه ابوداؤد (106/2) كتاب الضحايا' باب: ما يكره من الضحايا: حديث (2802) والنسائى (214/7) كتاب الضحايا' باب: ما نهى عنه من الاضحى العوراء' وابن ماجه (1050/2) كتاب الاضحى: باب: ما يكره ان يضحى به' حديث (3144) ومالك (482/2) كتاب الضحايا' حديث (1) والدارمى (7776/2) كتاب الاضحى' باب: ما لا يجوز فى الاضحى واحمد (301/4) عن عبيد بن فيروز عن البراء به.

ایسے لنگڑے جانور' جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو' ایسا کانا جانور' جس کا کانا پن ظاہر ہو' ان کی قربانی نہ کی جائے۔ اسی طرح بیمار' نہایت کمزور جانور کی بھی قربانی نہ کی جائے' جس کی بیماری ظاہر ہو یا جس کی ہڈیوں میں گودا ہی نہ ہو (یعنی وہ انتا زیادہ کمزور ہو)۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبید بن فیروز کی حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا یُکْرَهُ مِنَ الْاَضَاحِیّ

باب 6: کون سے جانور کی قربانی مکروہ ہے؟

1418 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شَرِیْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَیْحِ ابْنِ النُّعْمَانِ الصَّائِدِیِّ وَهُوَ الْهَمْدَانِیُّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ الْمُقَابَلَةُ مَا قُطِعَ طَرَفُ اُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْاُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوْبَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَشُرَیْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الصَّائِدِیُّ هُوَ كُوْفِیٌّ مِّنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ وَّشُرَیْحُ بْنُ هَانِیءٍ كُوْفِیٌّ وَّلِوَالِدِهٖ صُحْبَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ وَّشُرَیْحُ بْنُ الْحَارِثِ الْكِنْدِیُّ اَبُوْ اُمَیَّةَ الْقَاضِیْ قَدْ رَوٰی عَنْ عَلِیٍّ وَّكُلُّهُمْ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ فِیْ عَصْرٍ وَّاحِدٍ قَوْلُهٗ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ اَیْ اَنْ نَّنْظُرَ صَحِیْحًا

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی: ہم (قربانی کے جانور کی) آنکھ اور کان کا اچھی طرح جائزہ لیں اور ہم کوئی ایسا جانور قربان نہ کریں جس کا کان آگے کی طرف سے یا پیچھے کی طرف سے کٹا ہوا ہو یا اس میں سوراخ موجود ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے تاہم اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: المقابلہ: اس جانور کو کہتے ہیں جس کا کان کنارے سے کٹا ہوا ہو۔

1418- اخرجه ابوداؤد (107/2) كتاب الضحايا باب: ما يكره من الضحايا حديث (2804) والنسائی (216/7) كتاب الضحايا باب: المقابلة وهی ما قطع طرف اذنها وابن ماجه (1050/2) كتاب الاضاحی باب: ما يكره ان يضحی به حديث (3142) والدارمی (77/2) كتاب الاضحی باب: ما لا يجوز فی الاضحی واحمد (108،80/1) عن ابی اسحق عن شريح بن النعمان عن علی به۔

المدابرہ (اس جانور کو کہتے ہیں) جس کا کان پیچھے کی طرف سے کٹا ہوا ہو۔

الشرقاء اس جانور کو کہتے ہیں جس کا کان پھٹا ہوا ہو۔

الخرقاء اس جانور کو کہتے ہیں جس کے کان میں سوراخ موجود ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شریح بن نعمان صائدی، یہ کوفی ہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔

شریح بن ہانی کوفی ہیں۔ ان کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔

قاضی ابوامیہ شریح بن حارث کندی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

یہ سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں اور ایک ہی زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔

روایت کے الفاظ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ کا مطلب یہ ہے: ہم اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فِي الْاَضَاحِيِّ

باب 7: چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی

1419 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي كِبَاشٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعَانًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :نِعْمَ اَوْ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ قَالَ فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاُمِّ بِلَالٍ ابْنَةِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْهَا وَجَابِرٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَّعُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّأْنِ يُجْزِئُ فِي الْاُضْحِيَّةِ

◆◆ ابوکباش بیان کرتے ہیں: میں چھ ماہ کے دنبے کو فروخت کرنے کے لئے مدینہ منورہ لے کر گیا لیکن وہ فروخت نہ ہوئے میری ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

بہترین قربانی چھ ماہ کی بھیڑ کی ہے۔

1419- اخرجه احمد (444/2) قالا: حدثنا وکیع، قال: حدثنا عثمان بن واقد عن کدام بن عبد الرحمٰن، عن ابی کباش عن ابی هریرة به.

راوی بیان کرتے ہیں: یہ سن کر لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' سیدہ ام بلال بنت ہلال رضی اللہ عنہا کی ان کے والد کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور صحابی سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

عثمان بن واقد نامی راوی' عثمان بن واقد بن محمد بن زیاد بن عبداللہ بن عمر بن خطاب ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ یعنی چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی جائز ہے۔

1420 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى اَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِىَ عَتُوْدٌ اَوْ جَدْیٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ اَنْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: قَالَ وَكِيْعٌ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ يَكُوْنُ ابْنَ سَنَةٍ اَوْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ وَّقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَايَا فَبَقِىَ جَذَعَةٌ فَسَاَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا اَنْتَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَبُوْ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِىُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ بکریاں عطا کی تاکہ ان بکریوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے درمیان قربانی کرنے کے لئے تقسیم کر دیں ان میں سے ایک ''عتود'' یا ''جدی'' باقی بچ گئی (یعنی ایک سال کی بکری یا چھ ماہ کا بچہ) راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے تم قربان کرلو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

وکیع نامی راوی بیان کرتے ہیں: ''الجذعۃ'' بکری کے سات یا چھ ماہ کے بچے کو کہتے ہیں۔

1420- اخرجہ البخاری (12/10) کتاب الاضحی' باب: اضحیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین' اقرنین ویذکر سمینین' حدیث (5555) ومسلم (55/7' الابی) کتاب الاضاحی' باب: سن الاضحیۃ' حدیث (1956/15) والنسائی (218/7) کتاب الضحایا' باب: السنۃ والجذعۃ وابن ماجہ (1048/2) کتاب الاضاحی' باب: ما تجزیء من الاضاحی والدارمی (78/2) کتاب الاضاحی: باب: ما یجزیء من الضحایا واحمد (149/4) عن لیث بن سعد' قال: حدثنی یزید بن ابی حبیب' عن ابی الخیر' عن عقبۃ بن عامر بہ۔

یہی روایت دوسری سند کے ہمراہ حضرت عقبہ بن عامر کے حوالے سے منقول ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے جانور تقسیم کئے تو ایک جذعہ باقی رہ گیا میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے تم قربان کرلو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِشْتِرَاكِ فِي الْأُضْحِيَّةِ

باب 8: قربانی میں حصے داری کرنا

1421 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَّفِي الْبَعِيرِ عَشَرَةً

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي الْاَسَدِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے عیدالاضحیٰ کا موقع آ گیا' تو ہم لوگ سات آدمی ایک گائے میں اور دس آدمی ایک اونٹ میں شریک ہوئے۔

اس بارے میں ابواسد اسلمی نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے' اس کے علاوہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف فضل بن موسیٰ کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

1422 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

1421- اخرجه النسائی (222/7) كتاب الضحايا' باب: ما تجزیء عنه المدينة فی الضحايا' وابن ماجه (1047/2) كتاب الاضاحی' باب: عن كم تجزیء المدنة' والبقرة' حديث (3131) وابن خزيمة (291/4) كتاب المناسك' باب: ذكر الدليل علی ان لا حظر فی اخبار جابر نحرنا مع رسول الله صلی الله عليه وسلم المدنة عن سبعة-' حديث (2908) واحمد (275/1) عن الفضل بن موسیٰ' عن الحسين بن واقد' عن علباء بن احمر عن عكرمة عن ابن عباس به.

1422- اخرجه مسلم (381/4) كتاب الحج' باب: اشتراك فی الهدی- حديث (1318/350) وابو داؤد (108/2) كتاب الضحايا' باب: فی البقرة والجزور- حديث (2809) وابن ماجه (1047/2) ابن ماجه (1047/2) كتب الاضحی' باب: عن كم تجزیء المدنة والبقرة' حديث (3132) ومالك (486/2) كتاب الضحايا' باب: الشركة فی الضحايا' حديث (9) وابن خزيمة (287/4) كتاب المناسك' باب: اباحة اشتراك النفر فی البدنة' حديث (2900) والدارمی (78/2) كتاب الاضحی: باب: المدنة عن سبعة والبقرة' عن سبعة واحمد (293/3) عن ابی الزبير' عن جابر بن عبدالله.

متن حدیث: نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وقَالَ اِسْحٰقُ يُجْزِئُ اَيْضًا الْبَعِيْرُ عَنْ عَشَرَةٍ وَّاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ کے مقام پر سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ اور سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے قربان کئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اونٹ کی قربانی دس آدمیوں کی طرف سے کرنا بھی جائز ہے اور انہوں نے دلیل کے طور پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو پیش کیا ہے۔

بَابُ فِي الضَّحِيَّةِ بِعَضْبَاءِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ

باب 9: جس بکری کے سینگ یا کان ٹوٹے ہوئے ہوں' اس کی قربانی کرنا

1423 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متن حدیث: اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَاِنْ وَّلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ قَالَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ قُلْتُ فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ قَالَ لَا بَاْسَ اُمِرْنَا اَوْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْاُذُنَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ

◆◆ حجیہ بن عدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے ارشاد فرمایا ہے: گائے کو سات آدمیوں کی طرف سے قربان کیا جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر وہ بچے کو جنم دے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ اس کے بچے کو بھی ذبح کر دو۔

1423- اخرجه النسائي (217/7) كتاب الضحايا' باب: الشرقاء وهي مشقوقة الاذن وابن ماجه (1050/2) كتاب الاضحي' باب: ما يكره ان يضحي به حديث (3143) وابن خزيمة (293/4) كتاب المناسك باب: النهي عن ذبح ذات النقص' حديث (2915) والدارمي (77/2) كتاب الاضاحي' باب: ما لا يجوز في الاضحي واحمد (125'105'95/1) عن سلمة بن كهيل عن حجية عن علي به.

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اگر وہ لنگڑی ہو؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ قربان گاہ تک پہنچ سکتی ہو (تو قربانی جائز ہوگی)

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے: ہم دونوں آنکھوں اور دونوں کانوں کا اچھی طرح جائزہ لیں (اس میں سینگ کا حکم شامل نہیں ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سفیان نے اس روایت کو سلمہ بن کہیل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1424 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّضَحّٰى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے ٹوٹے ہوئے سینگ یا کٹے ہوئے کان والے جانور کو قربان کیا جائے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ سعید بن مسیب سے کیا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: لفظ عضب سے مراد یہ ہے: جس کا نصف یا اس سے زیادہ (سینگ ٹوٹا ہوا یا کان کٹا ہوا) ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِى عَنْ اَهْلِ الْبَيْتِ

باب 10: ایک بکری تمام گھر والوں کی طرف سے قربان کرنا جائز ہے

1425 حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيْ عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ فَيَاْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ حَتّٰى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرٰى

1424- اخرجه ابوداؤد (107/2) كتاب الضحايا' باب: ما يكره من الضحايا' حديث (2805) والنسائي (217/7) كتاب الضحايا' باب: العضباء وابن ماجه (1051/2) كتاب الاضاحي' باب: ما يكره ان يضحى به' حديث (3145) وابن خزيمة (293/2) كتاب المناسك' باب: الزجر عن ذبح العضباء- حديث (2913) واحمد (83/1'101'127'129) عن قتادة' بن جري عن علي بہ.

1425- اخرجه ابن ماجه (1051/2) كتاب الاضاحي' باب: من ضحى بشاة عن اهله' حديث (3147) قالا' حدثنا الضحاك بن عثمان قال' حدثني عمارة بن عبد الله بن صياد عن عطاء' عن ابي ايوب الانصاري

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَعُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ مَدَنِيٌّ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاحْتَجَّا بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ضَحّٰى بِكَبْشٍ فَقَالَ هٰذَا عَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ

مذاہب فقہاء: وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا تُجْزِى الشَّاةُ اِلَّا عَنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

: عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں قربانی کس طرح ہوا کرتی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایک آدمی ایک بکری کو اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربان کر لیتا تھا اور وہ لوگ اسے کھا لیتے تھے اور دوسروں کو بھی کھلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ (بعد کے زمانے میں) لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار کرنے لگے اور صورتحال وہ ہوگئی جو اب تم دیکھتے ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عمارہ بن عبداللہ نامی راوی مدنی ہیں۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حیثیت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دنبے کی قربانی کی تھی اور آپ نے ارشاد فرمایا تھا: یہ میری امت کے ہر اس فرد کی طرف سے ہے' جو قربانی نہ کر سکے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک ایک بکری صرف ایک شخص کی طرف سے قربان کی جاسکتی ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں۔

بَاب الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاُضْحِيَّةَ سُنَّةٌ

باب 11: قربانی کرنا سنت ہے

1426 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاُضْحِيَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْقِلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ

1426- اخرجه ابن ماجه (1044/2) كتاب الاضحى' باب: الاضاحى واجبة هى ام لا ؟' حديث (3124) عن حجاج بن ارطاة' قال' حدثنا جبلة' بن سحيم عن ابن عمر به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاُضْحِيَّةَ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَّلٰكِنَّهَا سُنَّةٌ مِّنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّعْمَلَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

جبلہ بن سحیم بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے بارے میں دریافت کیا: کیا یہ واجب ہے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جوب دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی ہے۔ مسلمانوں نے بھی کی ہے۔ راوی نے دوبارہ ان سے یہ سوال کیا، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: کیا تمہیں سمجھ نہیں آتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی قربانی کرنا واجب نہیں ہے بلکہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1427 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس برس مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے اور آپ نے (ہر سال) قربانی کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

باب 12: نماز (عید) پڑھنے کے بعد قربانی کرنا

1428 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ

1427- اخرجه احمد (38/2) عن يحيىٰ بن زكريا بن ابى زائدة، عن حجاج بن ارطاة، عن نافع عن ابن عمر به.

1428- اخرجه البخارى (546/2) كتاب العيدين، باب: كلام الامام والناس فى خطبة العيد حديث (983) ومسلم (50/7) كتاب الاضحى، باب: حديث (1960/5) وابو داؤد (105/2) كتاب الضحايا، باب: ما يجوز فى الضحايا من السن، حديث (2800) والنسائى (222/7) كتاب الضحايا، باب: ما يجوز فى الضحايا من السن، حديث (2800) والنسائى (222/7) كتاب الضحايا، باب: ذبح الاضحية قبل الامام، وابن خزيمة (341/2) كتاب جامع ابواب صلوٰة العيدين، باب: ذكر الخبر الدال على ان ترك الاكل يوم النحر حتىٰ يذبح المرء فضيلة- حديث (1427) والدارمى (80/2) كتاب الاضاحى، باب: فى الذبح قبل الامام واحمد (281/4، 287) عن عامر الشعبى عن البراء بن عازب به.

قَالَ فَقَامَ خَالِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَّاِنِّيْ عَجَّلْتُ نُسُكِيْ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ اَوْ جِيْرَانِيْ قَالَ فَاَعِدْ ذَبْحًا اٰخَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ وَّهِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ وَهِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْكَ وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ

فِی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّجُنْدَبٍ وَّاَنَسٍ وَّعُوَيْمِرِ بْنِ اَشْقَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يُضَحّٰى بِالْمِصْرِ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْاِمَامُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِاَهْلِ الْقُرٰى فِي الذَّبْحِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يُجْزِئَ الْجَذَعُ مِنَ الْمَعْزِ وَقَالُوْا اِنَّمَا يُجْزِئُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص اس وقت تک قربانی نہ کرے جب تک وہ نماز عید ادا نہ کرلے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے ماموں کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آج کے دن گوشت سے لوگ جلد اکتا جاتے ہیں اس لئے میں نے جلدی قربانی کرلی ہے تاکہ اپنے گھر والوں کو اپنے محلے والوں کو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے پڑوسیوں کو (گوشت) کھلا دوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دوبارہ دوسری قربانی کرو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس ایک دودھ دینے والی بکری ہے جو گوشت کے اعتبار سے میرے نزدیک دو بکریوں سے بہتر ہے لیکن اس کی عمر ایک سال سے کم ہے کیا میں اسے قربان کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں وہ تمہاری بہترین قربانی ہوگی۔ لیکن تمارے بعد کسی بھی شخص کے لئے ایک سال سے کم عمر بکری کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت عویمر بن اشقر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ یعنی شہر میں اس وقت تک قربانی نہیں کی جاسکتی جب تک امام نماز عید ادا نہ کرلے۔

اہلِ علم سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ نے دیہات میں رہنے والے لوگوں کو صبح صادق ہوجانے کے بعد قربانی کرنے کی اجازت دی ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے: ایک سال سے کم عمر بکرے کو قربان نہیں کیا جاسکتا البتہ دنبے کا حکم مختلف ہے کیونکہ وہ اگر چھ ماہ کا بھی ہو تو اسے قربان کیا جاسکتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْاُضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

باب 13: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے

1429 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَاْكُلُ اَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ اُضْحِيَّتِهٖ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَاِنَّمَا كَانَ النَّهْىُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَدِّمًا ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھائے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ممانعت کا یہ حکم پہلے تھا اس کے بعد پھر آپ نے اس کی اجازت دے دی تھی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ اَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

باب 14: تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت

1430 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَتَّسِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلٰى مَنْ لَّا طَوْلَ لَهٗ فَكُلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَنُبَيْشَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَاَنَسٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

1429- اخرجه مسلم (69/7) كتاب الاضحى باب: بيان ما كان من النهى عن اكل لحوم الاضاحى بعد ثلاث- حديث (1970/26) والدارمى (78/2) كتاب الاضاحى: باب: فى لحوم الاضحى واحمد (16/2'36) عن نافع عن ابن عمر به.

1430- اخرجه مسلم (73/7) كتاب الاضاحى: باب: بيان ما كان من النهى عن اكل لحوم الاضاحيه حديث (1977/37) وابن ماجه (1127/7) كتاب الاشربة'باب: ما رخص فيه من ذلك' حديث (3405) مختصر واحمد (359/5) عن سليمان بن بريدة عن بريدة به.

◆◆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہیں پہلے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت استعمال کرنے سے منع کیا تھا تا کہ صاحب حیثیت لوگ غریب لوگوں کو زیادہ گوشت دیں اب تم جتنا مناسب سمجھو اسے کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ اور ذخیرہ کر کے رکھو۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

1431 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّيْ مِنَ النَّاسِ فَاَحَبَّ اَنْ يُّطْعِمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ يُّضَحِّيْ وَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَاْكُلُهٗ بَعْدَ عَشَرَةِ اَيَّامٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ هِيَ عَآئِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهَا هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے قربانی کا گوشت استعمال کرنے سے منع کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! بلکہ ایک مرتبہ لوگوں نے کم قربانی کی تو آپ ﷺ کو یہ اچھا لگا کہ وہ لوگ (جنہوں نے قربانی کی ہے) وہ ان کو کھلائیں جنہوں نے قربانی نہیں کی ہے۔ (ام المؤمنین بیان کرتی ہیں) ہم لوگ تو ایک ''پایا'' سنبھال کر رکھ لیتے تھے اور اسے دس دن گزرنے کے بعد کھایا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

(امام ترمذی بیان کرتے ہیں) یہاں ام المؤمنین سے مراد نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

انہی کے حوالے سے یہی حدیث دوسری سند کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ

باب 15: فرع اور عتیرہ کا بیان

1432 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1431- اخرجه البخاري (463/9) كتاب الاطعمة' باب: ما كان السلف يدخرون- حديث (5423) ومسلم (441/9) كتاب الزهد والرقاق' باب (2) حديث (2970/23) والنسائي (235/7) كتاب الضحايا' باب: الادخار من الاضحى' وابن ماجه (1055/2) كتاب الاضاحي' باب' ادخار لحوم الاضاحي' حديث (3159) واحمد (102/6' 127) عن عابس بن ربيعة عن عائشه به.

متن حدیث: لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُوْنَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ نُبَيْشَةَ وَمِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ وَّاَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قول امام ترمذی: وَالْعَتِيرَةُ ذَبِيحَةٌ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهَا فِي رَجَبٍ يُعَظِّمُوْنَ شَهْرَ رَجَبٍ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ شَهْرٍ مِّنْ اَشْهُرِ الْحُرُمِ وَاَشْهُرِ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَاَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ كَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فرع اور عتیرہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: فرع جانور کے پیدا ہونے والے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے کافر اپنے بتوں کے لئے ذبح کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ اور حضرت محنف بن سلیم رضی اللہ عنہ اور ابوعشراء کی ان کے والد کے حوالے سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

عتیرہ اس ذبیحے کو کہتے ہیں جسے مشرکین رجب کے مہینے میں ذبح کیا کرتے تھے وہ مشرکین رجب کے مہینے کی تعظیم کیا کرتے تھے۔ کیونکہ یہ حرمت والے مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ ہے' جبکہ حرمت والے مہینے یہ ہیں' رجب' ذیقعدہ' ذی الحج اور محرم' حج کے مہینے یہ ہیں شوال' ذیقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب اور دیگر اہل علم سے حج کے مہینوں کے بارے میں اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَقِيقَةِ

باب 16: عقیقہ کا بیان

1433 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ

متن حدیث: اَنَّهُمْ دَخَلُوْا عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَاَلُوْهَا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَاَخْبَرَتْهُمْ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاُمِّ كُرْزٍ وَّبُرَيْدَةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَسٍ وَّسَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

1432- اخرجه البخاري (510/9) كتاب العقيقة' باب: الفرع' حديث (5473) ومسلم (76/7) كتاب الاضاحي باب: الفرع والعتيرة' حديث (1976/38) وابو داؤد (115/2) كتاب الذبائح' باب: في العتيرة' حديث (2831)

1433- اخرجه ابوداؤد (115/2) كتاب الذبائح' باب: في العتيرة' حديث (2833) وابن ماجه (1056/2) كتاب الذبائح' باب: العقيقة' حديث (3163) واحمد (31/6' 82' 158) عن حفصة بنت عبد الرحمن عن عائشة به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیح راوی: وَحَفْصَةُ هِیَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ

◆◆ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: وہ لوگ سیّدہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن کی خدمت میں حاضر ہوئے اوران سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ حفصہ نے انہیں بتایا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کے بارے میں لوگوں کو (عقیقے کے موقع پر) دوبکریاں ذبح کرنے اور لڑکی کے عقیقے پر ایک بکری ذبح کرنے کی ہدایت کی تھی۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' سیّدہ ام کرز رضی اللہ عنہا' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حفصہ بنت عبدالرحمٰن نامی خاتون' حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی ہیں۔

1434 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّیِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَعَ الْغُلَامِ عَقِیْقَةٌ فَاَهْرِیْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَّاَمِیْطُوا عَنْهُ الْاَذٰی حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَیْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت سلمان بن عامر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بچے کا عقیقہ ہوتا ہے' تو اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے گندگی کو دور کردو (یعنی بال صاف کردو)

حضرت سلمان بن عامر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1435 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنْ سِبَاعِ ابْنِ ثَابِتٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ سِبَاعٍ اَخْبَرَهٗ

متنِ حدیث: اَنَّ اُمَّ کُرْزٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِیْقَةِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْاُنْثٰی وَاحِدَةٌ وَّلَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَمْ اِنَاثًا

1434- اخرجه ابوداؤد (116/2) كتاب العقيقة: باب- حديث (2835) والنسائی (165/7) كتاب العقيقة' باب: كم يعق عن الجارية وابن ماجه (1056/2) كتاب الذبائح' باب: العقيقة' حديث (3162) والدارمی (81/2) كتاب الاضاحی' باب: السنة فی العقيقة' والحميدی (166/1) حديث (345) واحمد (422/6) عن سفيان بن عيينة' عن عبد الله بن ابی يزيد' عن ابيه' عن سباع بن ثابت عن ام كرز به۔

1435- اخرجه ابوداؤد (118/2) كتاب الاضاحی' باب: فی العقيقة' حديث (2839) وابن ماجه (1056/2) كتاب الذبائح' باب: العقيقة' حديث (3164) وابن خزيمة (278/3) حديث (2067) والدارمی (81/2) كتاب الاضاحی' باب: السنة فی العقيقة' والحميدی (362/2) حديث (823) من طريق حفصة بنت سيرين' عن الرباب' عن سلمان بن عامر الضبی به۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ اُمّ کرز رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: لڑکے کے عقیقے میں دو بکریاں اور لڑکی کے عقیقے میں ایک بکری ذبح کی جائے گی اور وہ بکرا ہو یا بکری' اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے

بَاب الْاَذَانِ فِیْ اُذُنِ الْمَوْلُوْدِ

باب 17: نومولود کے کان میں اذان دینا

1436 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ فِی الْعَقِيْقَةِ عَلٰى مَا رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَّرُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَنَّهُ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِشَاةٍ وَّقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ عبیداللہ بن ابورافع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں اذان دی جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں جنم دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے عقیقہ کے بارے میں دیگر اسناد کے ہمراہ یہ بات روایت کی گئی ہے: لڑکے کے عقیقے میں دو بکریاں ہوں گی اور لڑکی کے عقیقے میں ایک بکری ہوگی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی روایت کی گئی ہے: آپ نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی تھی۔

بعض اہلِ علم نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔

1437 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ

1436- اخرجه ابوداؤد (749/2) كتاب الادب' باب: فی الصبی يولد فيؤذن فی اذنيه' حديث (5105) واحمد (392'391'9/6) من طريق سفيان' عن عاصم بن عبد الله عن عبيد الله بن ابی رافع عن ابيه به.

1437- اخرجه ابن ماجه (1046/2) كتاب الاضاحی: باب: ما يستحب عن الاضاحی' حديث (3130) عن ابی عائذ' عن سعدان' عن سليم بن عامر' عن ابی امامة به.

اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: خَيْرُ الْاُضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَعُفَيْرُ ابْنُ مَعْدَانَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین قربانی مینڈھے کی ہے اور سب سے بہترین کفن حلہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

عفیر بن معدان نامی راوی کو علم حدیث میں ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے۔

1438 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَمْلَةَ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا وُقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَّةٌ وَّعَتِيرَةٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِيْ تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ

◆◆ حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

اے لوگو! ہر گھر میں ہر سال ایک قربانی اور عتیرہ لازم ہے کیا تم لوگ جانتے ہو عتیرہ سے مراد کیا ہے؟ یہ وہ چیز ہے جسے تم ''رجبیہ'' کا نام دیتے ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے یعنی صرف ابن عون سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

بَاب الْعَقِيْقَةِ بِشَاةٍ

باب 18: عقیقہ میں ایک بکری (کی قربانی)

1439 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ

1438- اخرجه ابوداؤد (102/2) كتاب الضحايا، باب: ما جاء في ايجاب الاضاحي، حديث (2788) وللنسائي (168/7) كتاب الفرع والعتيرة وابن ماجه (1045/2) كتاب الاضاحي، باب: الاضاحي واجبة هي ام لا؟ حديث (3125) واحمد (215/4)(76/5) عن عبد الله بن عون، عن عامر ابي رملة عن مخنف بن سليم الغامدي.

متن حدیث: عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَّقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً قَالَ فَوَزَنَتْهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ

توضیح راوی: وَاَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ

◆◆ امام محمد بن علی بن حسین (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "حسن" کے عقیقہ پر ایک بکری ذبح کی تھی اور ارشاد فرمایا تھا: اے فاطمہ! اس کے سر کے بال منڈوا دو اور ان بالوں کے وزن جتنی چاندی صدقہ کر دو جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کا وزن کیا' تو اس کا وزن ایک درہم یا ایک درہم کے کچھ حصے جتنا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ اس کی سند متصل نہیں ہے۔

کیونکہ امام ابوجعفر محمد بن علی (یعنی امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

1440 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے آپ نے دو مینڈھے منگوائے اور انہیں ذبح کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1441 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهٖ فَاُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

1440- اخرجه البخاری (190/1) کتاب العلم باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم رب مبلغ اوعی من سامع حدیث (67) ومسلم (126/6، 124، الابی) کتاب القسامة والمحاربین، باب تغلیظ تحریم الدماء والاعراض والاموال، حدیث (1679/30) والنسائی (220/7) کتاب الضحایا، باب: الکبش والدارمی (67/2) کتاب الاضاحی، باب: فی الخطبة، یوم النحر، واحمد فی مسنده (37/5، 45) من طریق عبد اللہ بن عون عن محمد بن سیرین، عن عبدالرحمن بن ابی بکرة عن ابیه، فذکره۔

1441- اخرجه ابوداؤد (108/2) کتاب الضحایا، باب: فی الشاة یضحی بها عن جماعة، حدیث (2810) واحمد (356/3، 362) عن عمرو بن ابی عمرو عن المطلب عن جابر به۔

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ اِذَا ذَبَحَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ

توضیح راوی: وَالْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ يُقَالُ اِنَّهٗ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ

◄► حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر عیدگاہ میں موجود تھا جب آپ نے اپنا خطبہ ختم کیا' تو آپ منبر سے نیچے تشریف لائے آپ کے پاس ایک دنبہ لایا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعے اسے ذبح کیا اور یہ پڑھا۔

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ہر اس شخص کی طرف سے ہے: جو شخص قربانی نہ کر سکے"۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی آدمی ذبح کرنے پر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

مطلب بن عبداللہ نامی راوی مطلب بن عبداللہ بن حنطب ہیں۔ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

1442 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُّذْبَحَ عَنِ الْغُلَامِ الْعَقِيْقَةُ يَوْمَ السَّابِعِ فَاِنْ لَّمْ يَتَهَيَّاْ يَوْمَ السَّابِعِ فَيَوْمَ الرَّابِعَ عَشَرَ فَاِنْ لَّمْ يَتَهَيَّاْ عُقَّ عَنْهُ يَوْمَ حَادٍ وَّعِشْرِيْنَ وَقَالُوْا لَا يُجْزِئُ فِی الْعَقِيْقَةِ مِنَ الشَّاةِ اِلَّا مَا يُجْزِئُ فِی الْاُضْحِيَّةِ

1442- انفرد به الترمذی به انظر تحفة الاشراف (62/4) حدیث (4574) من طریق اسماعیل بن مسلم المکی عن الحسن عن سمرة' واخرجه البخاری (504/9) کتاب العقیقة' باب: اماطة الاذی عن الصبی فی العقیقة حدیث (5472) والنسائی (166/7) کتاب العقیقة' باب: متی یعق' عن حبیب بن الشهید البصری' عن الحسن عن سمرة' اخرجه ابو داؤد (117/2) کتاب العقیقة' باب- حدیث (3837) والنسائی (166/7) کتاب العقیقة' باب: متی یعق وابن ماجه (1056/2'1057) کتاب الذبائح' باب: العقیقة' حدیث (3165) والدارمی (81/2) کتاب الاضحی' باب: السنة فی العقیقة واحمد (5/7'12'17'22) من طریق قتادة عن الحسن عن سمرة به

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' بچہ اپنے عقیقے کے عوض میں رہن ہوتا ہے (اس کی پیدائش) کے ساتویں دن اُس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے گا' اس کا نام رکھا جائے گا اور اس کا سر مونڈھ دیا جائے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: ساتویں دن یا چودھویں دن عقیقے میں بچے کی طرف سے قربانی کی جائے گی اور اگر یہ نہ ہو سکے' تو اکیسویں دین اس کا عقیقہ کیا جائے گا۔

علماء یہ فرماتے ہیں: عقیقے میں اسی بکری کو ذبح کرنا جائز ہے' جس کی قربانی کرنا جائز ہو۔

بَاب تَرْكِ اَخْذِ الشَّعْرِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ

باب 19: جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو' وہ بال نہ کٹوائے

1443 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَمْرٍو اَوْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ رَاَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَالصَّحِيْحُ هُوَ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ نَحْوَ هٰذَا

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ كَانَ يَقُوْلُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ ذَهَبَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ شَعَرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ مِنْهُ الْمُحْرِمُ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھ لے اور اس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو' تو وہ اپنے بال یا ناخن نہ کٹوائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1443- اخرجه مسلم (77/7) كتاب الاضاحي' باب: نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة- حديث (39-1977) وابو داؤد (103/2) كتاب الضحايا: باب الرجل ياخذ من شعره في العشر -' حديث (2791) والنسائي (211/7) كتاب الضحايا: باب- وابن ماجه (1052/2) كتاب الاضاحي' باب: من اراد ان يضحي فلا ياخذ في العشر' حديث (3150) والدارمي (76/2) كتاب الاضاحي' باب: السنة في الاضحية والحميدي (140/1) حديث (293) واحمد (289/6) عن سعيد بن المسيب' عن ام سلمة به.

صحیح یہ ہے: راوی کا نام عمرو بن مسلم ہے۔

محمد بن عمرو نے اور دیگر راویوں نے ان کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیب کے حوالے سے' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

بعض اہلِ علم بھی اس بات کے قائل ہیں۔

سعید بن مسیب نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو اختیار کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس بارے میں رخصت دی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: (اس دوران) بال یا ناخن کٹوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

انہوں نے دلیل کے طور پر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کو پیش کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور روانہ کر دیتے تھے اور آپ ایسی کسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے جس سے حالت احرام والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

كِتَابُ النُّذُوْرِ وَالْاَيْمَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

نذر اور قسم کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا نَذْرَ فِیْ مَعْصِيَةٍ

باب 1: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "گناہ (سے متعلق کام) کی نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے"

1444 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِيَةٍ وَّكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا يَصِحُّ لِاَنَّ الزُّهْرِیَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِیْ سَلَمَةَ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ اَبِیْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّالْحَدِيْثُ هُوَ هٰذَا

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: گناہ کے کام سے متعلق نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے، جو قسم کا کفارہ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ روایت مستند نہیں ہے کیونکہ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ابوسلمہ سے نہیں سنا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے یہ روایت کئی حضرات سے منقول ہے جن میں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق شامل ہیں۔ انہوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، سلیمان ارقم کے حوالے سے، یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے، ابوسلمہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے حدیث نقل کی ہے۔

1444- اخرجہ ابوداؤد (252'251/2) کتاب الایمان والنذور، حدیث (3290) والنسائی (27-26/7) کتاب الایمان والنذور: باب: کفارۃ النذر وابن ماجہ (686/1) کتاب الکفارات، باب: النذر فی المعصیۃ، حدیث (125) واحمد (247/6) عن یونس بن یزید، عن ابن شہاب، عن ابی سلمۃ عن عائشۃ بہ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (درست سند کے ہمراہ) حدیث یہی ہے۔

1445 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ وَاسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ يَحْيٰی بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ صَفْوَانَ هُوَ مَكِّيٌّ وَّاسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَقَدْ رَوٰی عَنْهُ الْحُمَيْدِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ جُلَّةِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وقَالَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَّهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاحْتَجَّا بِحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِيَةٍ وَّلَا كَفَّارَةَ فِیْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق نذر کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

یہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جو ابوصفوان نے یونس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

ابوصفوان نامی راوی مکی ہیں ان کا نام عبداللہ بن سعید بن عبدالملک بن مروان ہے۔

حمیدی اور دیگر جلیل القدر محدثین نے ان کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

ان دونوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کی ابوسلمہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ سے نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: معصیت کے بارے میں مانی گئی نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اس بارے میں کفارہ بھی لازم نہیں ہوتا۔

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔

بَاب مَنْ نَّذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ

باب 2: جوشخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری (کے کام) سے متعلق نذر مانے وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے

1446 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ نَّذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَّذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ قَالُوْا لَا يَعْصِى اللّٰهَ وَلَيْسَ فِيْهِ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ اِذَا كَانَ النَّذْرُ فِىْ مَعْصِيَةٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جوشخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری (کے کام) کی نذر مانے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور جوشخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی (کے کام) کی نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یحییٰ بن ابوکثیر نے اسے قاسم بن محمد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے اور اس میں قسم کا کفارہ دینا لازم نہیں ہوگا اگر اس نے نافرمانی سے متعلق نذر مانی ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا نَذْرَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ

باب 3: آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس سے متعلق نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے

1446- اخرجه البخاری (594/11) كتاب الايمان والنذور باب: النذر فيما لا يملك وفى معصية' حديث (6700) وابو داؤد (251/2) كتاب الايمان والنذور' باب: ما جاء فى النذر فى المعصية حديث (3289) والنسائى (17/7) كتاب الايمان' والنذور' باب: النذر فى المعصية وابن ماجه (687/1) كتاب الكفارات' باب: النذر فى المعصية' حديث (2126) ومالك (476/2) كتاب النذور والايمان: باب ما لا يجوز من النذور من معصية' حديث (8) وابن خزيمة (352/3) كتاب الصيام باب: ذكر المعتكف ينذر فى اعتكافه ما ليس له فيه حديث (2241) والدارمى (184/2) كتاب النذور والايمان' باب: لا نذر فى معصية الله' واحمد (224'41'36/6) عن القاسم بن محمد عن عائشة به.

1447 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس (کے بارے میں) نذر بندے پر لازم نہیں ہوتی۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ اِذَا لَمْ يُسَمَّ

باب 4: غیر متعین نذر کا کفارہ

1448 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدَّثَنِيْ كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: كَفَّارَةُ النَّذْرِ اِذَا لَمْ يُسَمَّ كَفَّارَةُ يَمِينٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب آدمی نے نذر متعین نہ کی ہو تو اس کا کفارہ وہی ہے' جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَاَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا

باب 5: جو شخص (کسی کام کو کرنے کی) قسم اٹھائے اور پھر اس کے برعکس کام کو بہتر سمجھے (اسے کیا کرنا چاہیے؟)

1447- اخرجه البخاري (479/10) كتاب الآداب' باب: ما ينهى من السباب واللعن' حديث (6047) ومسلم (363,362/1) كتاب الايمان باب: غلظ التحريم قتل الانسان نفسه- حديث (110/176) وابو داؤد (244/2) كتاب الايمان والنذور' باب: ما جاء في الحلف بالبراءة وملة غير الاسلام' حديث (3257) والنسائي (6/7) كتاب الايمان والنذور' باب: الحلف بملة سوى الاسلام وابن ماجه (678/1) كتاب الكفارات' باب: من حلف بملة غير ملة الاسلام' حديث (2098) واحمد (34-33/4) والحميدي (375/2) حديث (850) مختصر' عن ابي قلابة عن ثابت بن الضحاك به.

1448- اخرجه مسلم (26/6) كتاب النذر' باب: في كفارة النذر حديث (1645/13) وابو داؤد (261/2) كتاب الايمان والنذور' باب: من

نذر نذر الم يسم حديث (3324) والنسائي (26/7) كتاب الايمان والنذور' باب: كفارة النذر واحمد (144/4) عن كعب بن علقمة عن عبد الرحمن بن شماسة عن ابي الخير مرثد بن عبد الله بن عقبة بن عامر به.

1449 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يُوْنُسَ هُوَ ابْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اَتَتْكَ عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اَتَتْكَ عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَّلْتُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَّاَبِى الدَّرْدَاءِ وَاَنَسٍ وَّعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِىْ مُوْسٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تم حکومت نہ مانگنا کیوں اگر یہ مانگے بغیر تمہیں مل گئی تو اس کے بارے میں تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کوئی قسم اٹھاؤ اور پھر اس کے برعکس کام کو اس سے زیادہ بہتر سمجھو تو وہ کام کرو جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردو۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ

باب 6: قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا

1450 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ.

1449- اخرجه البخاري (525/11) كتاب الايمان والنذور' باب: قول الله تعالى (لا يؤاخذكم الله باللغو في ايمانكم- البقرة 225) حديث (6622) اطرافه (6722'7146'7147) ومسلم (35/6) كتاب الايمان' باب: ندب من حلف يمينا فرأى -حديث (1652/19) وابو داؤد (145/3) كتاب الخراج والامارة والفيء : باب: ما جاء في طلب الامارة' حديث (2929) والنسائي (10/7) كتاب النذور والايمان' باب: الكفارة قبل الحنث والدارمي (186/2) كتاب النذور والايمان' باب: من حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها' عن الحسن' عن عبد الرحمن بن سمرة به.

1450- اخرجه مسلم (33/6) كتاب الايمان' باب: ندب من حلف يمينا' حديث (1650/12) ومالك (478/2) كتاب النذور والايمان' باب: ما تجب فيه الكفارة من الايمان حديث (11) واحمد (361/2) عن سهيل بن ابي صالح عن ابي صالح عن ابي هريرة به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْكَفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنْثِ تُجْزِئُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُكَفِّرُ اِلَّا بَعْدَ الْحِنْثِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اِنْ كَفَّرَ بَعْدَ الْحِنْثِ اَحَبُّ اِلَيَّ وَاِنْ كَفَّرَ قَبْلَ الْحِنْثِ اَجْزَاَهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور اس کے برعکس کام کو اس سے زیادہ بہتر سمجھے تو اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کرے (جو زیادہ بہتر ہو)

اس بارے میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا یعنی کفارہ قسم توڑنے سے پہلے ادا کرنا جائز ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی کفارہ قسم توڑنے کے بعد ادا کرے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قسم توڑنے کے بعد کفارہ ادا کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے لیکن اگر کوئی شخص قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کر دیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ

باب 7: قسم میں استثنیٰ کرنا

1451 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَّهٰكَذَا رُوِىَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَوْقُوْفًا وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ

1451- اخرجه ابوداؤد (245/2) كتاب الايمان والنذور' باب: الاستثناء فى اليمين حديث (3261) والنسائى (12/7) كتاب الايمان والنذور: باب: من حلف فاستثنى وابن ماجه (680/1) كتاب الكفارات' باب: الاستثناء فى اليمين' حديث (2105) والدارمى (185/2) كتاب النذور والايمان' باب: فى الاستثناء فى اليمين والحميدى (303/2) حديث (690) وعبد بن حميد ص (249) حديث (279) واحمد (6/2'48) عن نافع عن ابن عمر به۔

اِبْرَاهِيْمَ وَكَانَ اَيُّوْبُ اَحْيَانًا يَّرْفَعُهٗ وَاَحْيَانًا لَّا يَرْفَعُهٗ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْاِسْتِثْنَاءَ اِذَا كَانَ مَوْصُوْلًا بِالْيَمِيْنِ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر "انشاء اللہ" کہہ دے تو وہ قسم توڑنے والا شمار نہ ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

عبیداللہ بن عمر اور دیگر راویوں نے اسے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ایوب سختیانی کے علاوہ ہمارے علم میں اور کوئی ایسا شخص نہیں ہے، جس نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہو۔

اسماعیل بن ابراہیم فرماتے ہیں: ایوب نامی راوی نے بعض اوقات اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور کبھی "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی جب قسم کے الفاظ کے ہمراہ استثنیٰ کرلیا جائے، تو ایسا شخص قسم توڑنے والا شمار نہیں ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام اوزاعی، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1452 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اخْتَصَرَهٗ مِنْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ قَالَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَاَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ غُلَامًا فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَلِدِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ نِصْفَ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

1452- اخرجه النسائي (30/7) كتاب الايمان والنذور، باب: الاستثناء، وابن ماجه (680/1) كتاب الكفارات باب: الاستثناء في اليمين، حديث (2104) واحمد (309/2) من طريق عبد الرزاق قال: حدثنا معمر، عن ابن طاوس عن ابيه عن ابي هريرة به.

لَكَانَ كَمَا قَالَ

اختلافِ روایت: هٰكَذَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ سَبْعِيْنَ امْرَاَةً

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَاَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قسم اٹھائے اور پھر انشاء اللہ کہہ دے تو وہ قسم توڑنے والا نہیں ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: یہ حدیث خطاء پر مشتمل ہے۔

عبدالرزاق نامی راوی نے اس روایت کو نقل کرنے میں خطاء کی ہے انہوں نے معمر کی ابن طاؤس کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایت کو مختصر طور پر نقل کر دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے یہ بات کہی کہ آج رات میں اپنی ستر بیویوں کے ساتھ صحبت کروں گا ان میں سے ہر ایک بچے کو جنم دے گی' تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان تمام ازواج کے ساتھ صحبت کی لیکن ان میں سے صرف ایک خاتون نے نامکمل بچے کو جنم دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اگر وہ انشاء اللہ کہہ دیتے تو اسی طرح ہوتا جیسے انہوں نے کہا تھا۔

اس روایت کو عبدالرزاق نے معمر کے حوالے سے' ابن طاؤس کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' طویل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں: ستر بیویاں تھیں۔ یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے یہ کہا: آج رات میں اپنی سو بیویوں کے ساتھ صحبت کروں گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ

باب 8: اللہ تعالیٰ کی بجائے کسی اور کے نام کی قسم اٹھانا مکروہ ہے

1453 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاَبِیْ وَاَبِیْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ

1453- اخرجه البخاری (539/11) كتاب الايمان والنذور' باب: لا تحلفوا بآبائكم' حديث (6647) ومسلم (21/6) كتاب الايمان' باب: النهي عن الحلف بغير الله تعالى' حديث (646/2) والنسائی (4/7) كتاب الايمان والنذور' باب: الحلف بالآباء' والحميدی (280/2) حديث (624) واحمد (48'8'7/2) من طريق الزهری عن سالم عن ابن عمر به.

تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَقُتَيْلَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ مَعْنٰى قَوْلِهٖ وَلَا اٰثِرًا اَیْ لَمْ اٰثُرْهُ عَنْ غَيْرِیْ يَقُوْلُ لَمْ اَذْكُرْهُ عَنْ غَيْرِیْ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا' میرے باپ کی قسم! میرے باپ کی قسم! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کر دیا ہے کہ تم لوگ اپنے باپ دادا کی قسم اٹھاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے جان بوجھ کر یا بھول کر کبھی بھی (باپ دادا کی) قسم نہیں اٹھائی۔

اس بارے میں حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت قتیلہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوعبید یہ کہتے ہیں (اس روایت میں استعمال ہونے والے لفظ) "ولا اثرا" کا مطلب یہ ہے: میں نے اسے اپنے علاوہ کسی اور کے حوالے سے بھی نقل نہیں کیا۔

1454 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِیْ رَكْبٍ وَّهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ لِيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَسْكُتْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا وہ اس وقت چند سواروں کے درمیان تھے اور اپنے والد کے نام کی قسم اٹھا رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اس بات سے منع کر دیا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کی قسم اٹھاؤ' قسم اٹھانے والے شخص کو اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھانی چاہیے یا پھر خاموش رہنا چاہیے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1454- اخرجه البخاری (538/11) كتاب الايمان والنذور' باب: لا تحلفوا بآبائكم حديث (6646) ومسلم (21/6) كتاب الايمان' باب: النهی عن الحلف بغير الله تعالٰی' حديث (1-1646) وابو داؤد (242/2) كتاب الايمان والنذور: باب فی كراهية الحلف بالآباء' حديث (3249) ومالك (480/2) كتاب النذور والايمان: باب: جامع الايمان حديث (14) والدارمی (185/2) كتاب النذور والايمان' باب: حديث النهی عن ان يحلف بغير الله والحميدی (301/2) حديث (686) واحمد (11/2' 17' 42) عن نافع عبد الله بن عمر به.

1455 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَفُسِّرَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ قَوْلَهٗ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ عَلَى التَّغْلِيْظِ

حدیثِ دیگر: وَالْحُجَّةُ فِیْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاَبِیْ وَاَبِیْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَحَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ حَلِفِهٖ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا مِثْلُ مَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الرِّيَاءَ شِرْكٌ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا) الْاٰيَةَ قَالَ لَا يُرَائِیْ

سعد بن عبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو خانہ کعبہ کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص غیر اللہ کی قسم اٹھائے اس نے کفر کیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے شرک کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک حدیث کے ان الفاظ "اس نے کفر کیا اور شرک کیا" کا مفہوم شدت سے منع کرنے کے لئے ہے۔

اس بارے میں دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول یہ روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: میرے باپ کی قسم! میرے باپ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کی قسم اٹھاؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے لات اور عزیٰ کی قسم اٹھائے تو وہ "لا الٰہ الا اللہ" پڑھ لے۔

تو یہ روایت اس کی مانند ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی گئی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ریا کاری شرک ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس آیت کی یہ تفسیر بیان کی ہے۔

"جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کا یقین رکھتا ہو وہ نیک عمل کرے"۔

اس کا مطلب یہ ہے: وہ ریا کاری نہ کرے۔

1455- اخرجہ ابوداؤد (242/2) کتاب الایمان والنذور باب: فی کراهية الحلف بالاباء' حدیث (3251) واحمد (34/2'58'60'69'86'125) عن سعد بن عبیدة عن عبد اللہ بن عمر بہ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّحْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيعُ

باب 9: جو شخص پیدل چلنے کی قسم اٹھائے حالانکہ وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو

1456 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَذَرَتِ امْرَاَةٌ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ فَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِذَا نَذَرَتِ امْرَاَةٌ اَنْ تَمْشِيَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ شَاةً

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر مانی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے تم اس سے کہو کہ وہ سوار ہو جائے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: اگر عورت پیدل چلنے کی نذر مان لے تو اسے چاہیے: وہ سوار ہو جائے اور ایک بکری قربان کردے۔

1457 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيْرٍ يَّتَهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّرْكَبَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

1457- اخرجه البخاري (93/4) كتاب جزاء الصيد' باب: من نذر المشي الى الكعبة حديث (1865) ومسلم (13/6) كتاب النذر' باب: من نذر ان يمشي الى الكعبة' حديث (1642/9) وابو داؤد (254/2) كتاب الايمان والنذور' باب: من راى عليه كفارة اذا كان في معصية حديث (30/1) والنسائي (30/7) كتاب الايمان والنذور' باب: ما الواجب على من او جب على نفسه نذرا فعجز عنه وابن خزيمة (347/4) كتاب المناسك باب: النذر بالحج ما شياء - حديث (3044) وعبد بن حميد ص (361) حديث (1201)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑی عمر کے صاحب کے پاس سے گزرے جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان کا کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا: رسول اللہ! انہوں نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ان صاحب کے اپنی ذات کو تکلیف دینے سے بے نیاز ہے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو ہدایت کی کہ وہ سوار ہو جائیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

بَابُ فِیْ کَرَاهِیَةِ النَّذْرِ

باب 10: نذر ماننے کا مکروہ ہونا

1458 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْقَدَرِ شَیْئًا وَّاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ کَرِهُوا النَّذْرَ وقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنَی الْکَرَاهِیَةِ فِی النَّذْرِ فِی الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِیَةِ وَاِنْ نَّذَرَ الرَّجُلُ بِالطَّاعَةِ فَوَفّٰی بِهٖ فَلَهٗ فِیْهِ اَجْرٌ وَّیُکْرَهُ لَهُ النَّذْرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ نذر نہ مانا کرو کیونکہ نذر تقدیر کو نہیں ٹال سکتی اس کے ذریعے کنجوس آدمی کا مال نکلوایا جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے نذر ماننے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نیکی اور گناہ دونوں طرح کی نذر مکروہ ہے اگر کوئی شخص نیکی کی نذر مانے تو اسے پورا کرنا چاہیے۔ اسے اس کا اجر ملے گا البتہ یہ نذر ماننا اس کے لئے مکروہ ہے۔

1458- اخرجہ مسلم (8/6) کتاب النذر' باب النهی عن النذر وانه لا یرد شیئاً' حدیث (1640/5) والنسائی (16/7) کتاب الایمان والنذور' باب: النذر یستخرج به من البخیل واحمد (2/235-412) عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ وَفَاءِ النَّذْرِ

باب 11: نذر کو پورا کرنا

1459 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ نَذَرْتُ اَنْ اَعْتَکِفَ لَیْلَۃً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِی الْجَاهِلِیَّۃِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِکَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ قَالُوْا اِذَا اَسْلَمَ الرَّجُلُ وَعَلَیْهِ نَذْرُ طَاعَةٍ فَلْیَفِ بِهٖ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ لَا اعْتِکَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لَیْسَ عَلَی الْمُعْتَکِفِ صَوْمٌ اِلَّا اَنْ یُوْجِبَ عَلٰی نَفْسِهٖ صَوْمًا وَّاحْتَجُّوْا بِحَدِیْثِ عُمَرَ اَنَّهٗ نَذَرَ اَنْ یَّعْتَکِفَ لَیْلَۃً فِی الْجَاهِلِیَّۃِ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا (میں نے یہ نذر) زمانہ جاہلیت میں مانی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی اسلام قبول کرلے' اور اس نے نیکی سے متعلق کوئی نذر مانی ہوئی ہو' تو وہ اسے پورا کرے۔

بعض اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اعتکاف اسی وقت ہوگا' جب روزہ رکھا ہوا ہو' ماسوائے اس صورت کے کہ جب آدمی اپنے اوپر روزہ بھی واجب کرے۔

ان حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: انہوں نے زمانہ جاہلیت میں رات کے

1459- اخرجه البخاری (333/4) کتاب الاعتکاف' باب: من لم یر علیه اذا اعتکف صوماً حدیث (2042) ومسلم (49/6) کتاب الایمان' باب: نذر الکافر' حدیث (1656-27) وابو داؤد (261/2) کتاب الایمان' والنذور: باب: من نذر فی الجاهلیة' حدیث (3325) والنسائی (21/7) کتاب الایمان والنذور' باب: اذا نذر ثم اسلم' قبل ان یفی' وابن ماجه (563/1) کتاب الصیام: باب: فی اعتکاف یوم او لیلة' حدیث (1772) والدارمی (183/2) کتاب النذور والایمان' باب: الوفاء بالنذر' حدیث (338) وعبد بن حمید ص (44) حدیث (40) واحمد (37/1' 20/2) عن نافع عن ابن عمر به۔

وقت اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا تھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ كَانَ يَمِيْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 12: نبی اکرم ﷺ (کن الفاظ میں) قسم اٹھاتے تھے

1460 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَثِيْرًا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهٰذِهِ الْيَمِيْنِ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ اکثر اوقات ان الفاظ میں قسم اٹھایا کرتے تھے۔

"دلوں کو پھیرنے والی ذات کی قسم"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ثَوَابِ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً

باب 13: جو شخص غلام آزاد کرے اس کا ثواب

1461 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰى يَعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَبِىْ اُمَامَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ

1460- اخرجه البخاری (531/11) كتاب الايمان والنذور، باب: كيف كان يمين النبی صلی الله عليه وسلم - حديث (6628) والنسائی (2/7) كتاب الايمان والنذور، باب: حديث (3770) وابن ماجه (676/1) كتاب الكفارات، باب: يمين رسول الله صلی الله عليه وسلم، حديث (2092) والدارمی (187/2) كتاب النذور والايمان، باب: بای اسماء الله حلفت لزمك وعبد بن حميد ص (241) حديث (741) واحمد (67،25/2) عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر به، واخرجه ابوداؤد (245/2) كتاب الايمان والنذور، باب: ما جاء فی يمين النبی صلی الله عليه وسلم ما كانت، حديث (3263) لم تذكره هذا الطريق تحفة الاشراف.

1461- اخرجه البخاری (607/11) كتاب الكفارات الايمان، باب: قول الله تعالیٰ: (او تحرير رقبه)- حديث (67/5) ومسلم (308/5- الابی) كتاب العتق، باب: فضل العتق، حديث (1509/23) واحمد (430،422،420/2) عن سعيد بن مرجانة عن ابی هريرة به.

اَنَسٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مؤمن غلام کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر ایک عضو کے عوض میں اس آزاد کرنے والے کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد کردے گا، یہاں تک کہ اس غلام کی شرمگاہ کے عوض اس شخص کی شرمگاہ کو بھی آزاد کردے گا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ' حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابن ہاد نامی راوی کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد ہے یہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہلِ علم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهُ

باب 14: جو شخص اپنے خادم کو تھپڑ رسید کرے

1462 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: لَقَدْ رَاَيْتُنَا سَبْعَةَ اِخْوَةٍ مَا لَنَا خَادِمٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا اَحَدُنَا فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّعْتِقَهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ لَطَمَهَا عَلٰى وَجْهِهَا

◆◆ حضرت سوید بن مقرن مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے ہم سات بھائی تھے اور ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا ہم میں سے ایک بھائی نے اسے طمانچہ رسید کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم اس (غلام) کو آزاد کر دیں۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ کئی محدثین نے اس روایت کو حصین بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت میں یہ بات نقل کی ہے: اس شخص نے اس خادم کے چہرے پر طمانچہ مارا تھا۔

1462 — اخرجه مسلم (54/6' الابی) كتاب الايمان' باب: صحبة المماليك' وكفارة من لطم عبده' حديث (1658/32) كتاب الاداب' باب: فی حق المملوك حديث (5166) واحمد (444/5) عن حصين' قال' سمعت هلال بن يساف عن سويد به.

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ

باب15: کسی دوسرے مذہب کی قسم اٹھانا حرام ہے

1463 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا اِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ فَقَالَ هُوَ يَهُوْدِيٌّ اَوْ نَصْرَانِيٌّ اِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ الشَّيْءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ اَتٰى عَظِيمًا وَّلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّاِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ ذَهَبَ اَبُوْ عُبَيْدٍ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ اسی طرح ہو جائے گا جیسے اس نے کہا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: جب کوئی شخص اسلام کی بجائے کسی اور مذہب کی قسم اٹھالے وہ یہ کہے: وہ یہودی یا عیسائی ہو اگر اس نے ایسا ایسا کیا اور پھر وہ شخص وہ کام بھی کر لے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اس نے ایک بڑا گناہ کیا ہے تاہم اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

اہلِ مدینہ اسی بات کے قائل ہیں: امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور ابوعبید نے بھی اس قول کو اختیار کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک ایسی صورتحال میں اس شخص پر کفارہ دینا لازم ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1464 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الرُّعَيْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْيَحْصُبِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

1464- اخرجه ابوداؤد (253/2) كتاب الايمان والنذور، باب: من راى عليه كفارة اذا كان في معصية، حديث (2393) والنسائي (20/7) كتاب الايمان والنذور، باب: اذا حلفت المرأة لتمشي، حافية غير مختمرة وابن ماجه (689/1) كتاب الكفارات، باب: من نذر ان يحج ماشيا، حديث (2134) والدارمي (183/2) كتاب النذور والايمان، باب: كفارة النذر واحمد (149،145،143/3) عن ابي سعيد الرعيني جعثل القتباني، عن عبد الله بن مالك عن عقبة بن عامر به.

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بہن نے یہ نذر مانی ہے: وہ بیت اللہ پیدل جائے گی' چادر اوڑھے بغیر' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تمہاری بہن کے اس سختی کو جھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس عورت کو چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے اور چادر بھی اوڑھ لے اور (قسم کے کفارے کے طور پر) تین دن روزے رکھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1465 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْمُغِيْرَةِ هُوَ الْخَوْلَانِيُّ الْحِمْصِيُّ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ الْحَجَّاجِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے ''لات'' اور ''عزیٰ'' کی قسم اٹھائے تو اسے کلمہ پڑھنا چاہیے اور جو شخص یہ کہے: آؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلتا ہوں اسے صدقہ کرنا چاہیے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوالمغیرہ نامی راوی خولانی حمصی ہیں' ان کا نام عبدالقدوس بن حجاج ہے۔

1465- اخرجه البخاري (545/11) كتاب الايمان' باب: لا يحلف باللات والعزى' ولا بالطواغيت' حديث (6650) ومسلم (25/6- الابي) كتاب الايمان' باب: من حلف باللات والعزى' - حديث (1647/5) وابو داؤد (241/2) كتاب الايمان والنذور- باب: الحلف بالانداد' حديث (3247) والنسائي (7/7) كتاب الايمان والنذور' باب: الحلف باللات وابن ماجه (678/2) كتاب الكفارات: باب: النهي ان يحلف بغير الله' حديث (2096) وابن خزيمة (28/1) كتاب الوضوء باب: ذكر الدليل على ان الكلام السيء- حديث (45) واحمد (309/2) عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب 16: میت کی طرف سے نذر کو پورا کرنا

1466 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِ عَنْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ دریافت کیا: جو ان کی والدہ کے ذمے لازم تھی اوران کی والدہ کا اسے پورا کرنے سے پہلے انتقال ہوگیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس خاتون کی طرف سے اسے پورا کردو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ اَعْتَقَ

باب 17: غلام آزاد کرنے کی فضیلت

1467 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هُوَ اَخُو سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُّسْلِمًا كَانَ فَكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِى كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ وَاَيُّمَا امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فَكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِى كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهُمَا عُضْوًا مِّنْهُ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مُّسْلِمَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُّسْلِمَةً كَانَتْ فَكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزِى كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عِتْقَ الذُّكُوْرِ لِلرِّجَالِ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الْاِنَاثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ امْرَاً مُّسْلِمًا كَانَ فَكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِى كُلُّ عُضْوٍ

1466- اخرجه البخاري (592/11) كتاب الايمان والنذور' باب: من مات وعليه نذر' حديث (6698) ومسلم (5/6- الابي) كتاب النذر' باب: الامر بقضاء النذر حديث (1638/1) وابو داؤد (256/2) كتاب الايمان' والنذور' باب: في فضل الصدقة على الميت' و (20/7) كتاب الايمان والنذور' باب: من مات وعليه نذر وابن ماجه (688/1) كتاب الكفارات' باب: من مات وعليه نذر' حديث (2132) ومالك (472/2) كتاب النذور والايمان' باب: ما يجب من النذور في المشي حديث (1) والحميدي (241/1) حديث (522) واحمد (329'291/1) عن ابن شهاب الزهري' عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود' عن ابن عباس به.

مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے، جو مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کر دے تو وہ غلام اس کے لئے جہنم (سے بچاؤ کے لئے) فدیہ ہو جائے گا اس غلام کا ہر ایک عضو (آزاد کرنے والے) کے عضو کا بدلہ ہوگا اور جو مسلمان دو مسلمان کنیزوں کو آزاد کر دے تو وہ دونوں کنیزیں اس شخص کے لئے جہنم سے بچاؤ کا فدیہ ہو جائیں گی ان دونوں کنیزوں کا ہر ایک عضو اس آزاد کرنے والے کے عضو کا بدلہ ہوگا اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان کنیز کو آزاد کر دے تو وہ کنیز اس عورت کے لئے جہنم سے بچاؤ کا فدیہ ہوگی اس کنیز کا ہر ایک عضو آزاد کرنے والی کی ہر ایک عضو کا بدلہ ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' کنیز کو آزاد کرنے کے مقابلے میں غلام کو آزاد کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کر دے گا تو یہ عمل اُس شخص کے جہنم سے بچاؤ کا باعث بنے گا۔ اس (آزاد کرنے والے شخص) کا ہر عضو اُس (غلام) کے ہر عضو (کے بدلے میں جہنم سے محفوظ ہو جائے گا)۔

كِتَابُ السِّيَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

باب 1: جنگ سے پہلے دعوت دینا

1468 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ جَيْشًا مِّنْ جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ كَانَ اَمِيْرُهُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَاصَرُوْا قَصْرًا مِّنْ قُصُوْرِ فَارِسَ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِمْ قَالَ دَعُوْنِيْ اَدْعُهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُمْ فَاَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مِّنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيْعُوْنَنِيْ فَاِنْ اَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْنَا وَاِنْ اَبَيْتُمْ اِلَّا دِيْنَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَاَعْطُوْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ قَالَ وَرَطَنَ اِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَاَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُوْدِيْنَ وَاِنْ اَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلٰى سَوَاءٍ قَالُوْا مَا نَحْنُ بِالَّذِيْ نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُكُمْ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِمْ قَالَ لَا فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلٰى مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ قَالَ انْهَدُوْا اِلَيْهِمْ قَالَ فَنَهَدْنَا اِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذٰلِكَ الْقَصْرَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: وَّحَدِيْثُ سَلْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ اَبُو الْبَخْتَرِيِّ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ لِاَنَّهُ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا وَّسَلْمَانُ مَاتَ قَبْلَ عَلِيٍّ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا رَاَوْا اَنْ يُّدْعَوْا قَبْلَ الْقِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِنْ تُقُدِّمَ اِلَيْهِمْ فِي الدَّعْوَةِ فَحَسَنٌ يَّكُوْنُ ذٰلِكَ اَهْيَبَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا دَعْوَةَ الْيَوْمَ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا اَعْرِفُ الْيَوْمَ اَحَدًا يُّدْعٰى وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُقَاتَلُ الْعَدُوُّ حَتّٰى يُدْعَوْا اِلَّا اَنْ يَّعْجَلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَقَدْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ

◄◄ ابوبختری بیان کرتے ہیں: مسلمانوں کے ایک لشکر کے امیر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے ایران کے

1468- اخرجه احمد (5/440، 441، 444) عن عطاء بن السائب عن ابی البختری عن سلمان به۔

ایک قلعے کا محاصرہ کر لیا لوگوں نے کہا اے ابوعبداللہ! کیا ہم ان پر حملہ نہ کر دیں تو انہوں نے فرمایا: مجھے موقع دو کہ میں ان لوگوں کو اسی طرح دعوت دوں جیسے میں نے نبی اکرم ﷺ کو کفار کو دعوت دیتے ہوئے سنا ہے۔ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے فرمایا: میں بھی تمہاری طرح ایرانی ہوں اور تم نے عربوں کو دیکھا ہے: وہ میری اطاعت کرتے ہیں اگر تم لوگ اسلام قبول کر لیتے ہو تو تمہیں وہ تمام سہولیات حاصل ہوں گی جو ہمیں حاصل ہیں اور تم پر وہ تمام ادائیگیاں لازم ہوں گی جو ہم پر لازم ہیں اور اگر تم اپنے دین پر قائم رہنا چاہتے ہو تو ہم تمہیں اس پر قائم رہنے دیتے ہیں تم لوگ ہمیں جزیہ دو جبکہ تم ذلت کی حالت میں ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے فارسی زبان میں یہ تقریر کی تھی (اور انہوں نے یہ بھی فرمایا) کہ تم لوگوں کی تعریف نہیں کی گئی ہوگی۔ اگر تم اس کا بھی انکار کر دیتے ہو تو یہ تمہارے لئے بہتر نہیں ہوگا۔ ہم تمہیں آگاہ کرنے کے بعد جنگ کریں گے انہوں نے کہا ہم جزیہ نہیں دیں گے ہم آپ کے ساتھ جنگ کریں گے مسلمانوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا ہم ان پر حملہ نہ کر دیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تین دن تک انہیں اس طرح کی دعوت دیتے رہے پھر انہوں نے حکم دیا ان پر حملہ کر دو! راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے ان پر حملہ کیا اور اس قلعے کو فتح کر لیا۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے ہم اسے صرف عطاء بن سائب کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

ابوبختری نامی راوی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا کیونکہ انہوں نے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ بھی نہیں پایا اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے ہوا تھا۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جنگ سے پہلے دعوت دی جائے گی۔

اسحاق بن ابراہیم بھی اسی بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: پہلے انہیں دعوت دی جائے یہ زیادہ بہتر ہے اور انہیں زیادہ ہیبت زدہ کر دے گی۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اب دعوت دینے کی گنجائش نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اب دعوت دینے کی گنجائش نہیں ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دشمن کے ساتھ اس وقت تک جنگ نہ کی جائے جب تک اسے دعوت نہ دی جائے البتہ اگر وہ جلد بازی کا مظاہرہ کریں تو (حکم مختلف ہوگا) لیکن اگر مسلمان ایسا نہیں کرتے تو دعوت اسلام ان تک پہلے ہی پہنچ چکی ہوگی۔

1489 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَدَنِيُّ الْمَكِّيُّ وَيُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ هُوَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَتْ

لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ جَيْشًا اَوْ سَرِيَّةً يَقُوْلُ لَهُمْ اِذَا رَاَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ

◆◆ ابن عصام مزنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے: نبی اکرم ﷺ جب کسی لشکر یا مہم کو روانہ کرتے تھے تو آپ ان سے یہ فرمایا کرتے تھے: جب تم کسی مسجد کو دیکھو یا کہیں اذان کی آواز سنو تو وہاں کسی کے ساتھ جنگ نہ کرنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے اور یہ روایت ابن عیینہ سے منقول ہے۔

بَابُ فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ

باب 2: شب خون مارنا اور حملہ کرنا

1470 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ اَتَاهَا لَيْلًا وَّكَانَ اِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَّمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّافَقَ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ الْخَمِيْسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب خیبر کے لئے تشریف لے گئے تو آپ رات کے وقت وہاں پہنچے آپ جب بھی کسی قوم کے علاقے میں رات کے وقت پہنچتے تھے تو صبح سے پہلے ان پر حملہ نہیں کرتے تھے جب صبح ہوئی اور یہودی اپنی کدالیں اور پھاوڑے لے کر باہر نکلے اور انہوں نے آپ کو دیکھا اور بولے محمد ﷺ آ گئے ہیں اللہ کی قسم! حضرت محمد لشکر سمیت آئے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! خیبر برباد ہو گیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو وہ ان لوگوں کی بہت بری صبح ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا ہو۔

1471 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا

1469- اخرجه ابوداؤد (43/3) كتاب الجهاد' باب: في دعاء المشركين حديث (2635) والحميدي (359/2) حديث (820) واحمد (448/3) عن سفيان بن عيينة' قال' حدثنا عبد الملك بن نوفل بن مساحق انه سمع رجلا من مزينة يقال له ابن عصام المزني عن ابيه به۔

1470- اخرجه البخاري (130/6) كتاب الجهاد والسير' باب: دعاء النبي صلى الله عليه وسلم الناس الى الاسلام والنبوة- حديث (2943) ومالك (468/2) كتاب الجهاد: باب: ما جاء في الخيل والمسابقة بينها- حديث (48) واحمد (159/3'206'236'237) عن حميد الطويل' عن انس به۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّحَدِيْثُ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْغَارَةِ بِاللَّيْلِ وَاَنْ يُّبَيِّتُوْا وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا بَاْسَ اَنْ يُّبَيَّتَ الْعَدُوُّ لَيْلًا وَّمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَافَقَ مُحَمَّدٌ الْخَمِيْسَ يَعْنِىْ بِهِ الْجَيْشَ

◄► حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غلبہ پالیتے تھے تو آپ ان کے علاقے میں تین دن قیام کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ "حسن صحیح" ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے رات کے وقت حملہ کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ بعض اہل علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رات کے وقت دشمن پر شب خون مارنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث کے الفاظ "وَافَقَ مُحَمَّدٌ الْخَمِيْسَ" کا مطلب یہ ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا لشکر بھی ہے۔

بَابُ فِى التَّحْرِيْقِ وَالتَّخْرِيْبِ

باب 3: (دشمن کے گھروں یا باغات) کو آگ لگانا اور برباد کرنا

1472 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِى النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِىَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِىَ الْفَاسِقِيْنَ)

فى الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَلَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِقَطْعِ الْاَشْجَارِ وَتَخْرِيْبِ الْحُصُوْنِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِىِّ قَالَ الْاَوْزَاعِىُّ وَنَهٰى اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ اَنْ يَّقْطَعَ شَجَرًا مُّثْمِرًا اَوْ يُخَرِّبَ عَامِرًا وَّعَمِلَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَهٗ وَقَالَ الشَّافِعِىُّ لَا بَاْسَ بِالتَّحْرِيْقِ فِىْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَقَطْعِ الْاَشْجَارِ

1471- اخرجه البخاري (209/6) كتاب الجهاد والسير' باب: من غلب العدو- حديث (3065) ومسلم (9/323- الابي) كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها' باب: عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه- حديث (2875/78) وابو داؤد (70/2) كتاب الجهاد' باب: في الامام يقيم عند الظهور على العدو بعرصتهم' حديث (2695) والدارمي (222/2) كتاب السير: باب: ان النبي صلى الله عليه وسلم اذا ظهر على قوم اقام بالعرصة واحمد (29/4) عن سعيد بن ابي عروبة' عن قتادة عن انس عن ابي طلحة به.

1472- اخرجه البخاري: كتاب المغازي' باب: حديث بني النضير' حديث (4031) ومسلم (6/308- الابي) كتاب الجهاد والسير' باب: جواز قطع اشجار الكفار وتحريقها' حديث (29-1746) وابو داؤد (44/2) كتاب الجهاد' باب: في الحرق في بلاد العدو' حديث (2615) وابن ماجه (938/2) كتاب الجهاد: باب: التحريق بارض العدو' حديث (2844) والدارمي (222/2) كتاب الجهاد' باب: في تحريق النبي صلى الله عليه وسلم نخل بني النضير والحميدي (301/2) حديث (685) واحمد (7/2'52'80'86) عن نافع ابن عمر به.

وَالثِّمَارِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَقَدْ تَكُوْنُ فِي مَوَاضِعَ لَا يَجِدُوْنَ مِنْهُ بُدًّا فَاَمَّا بِالْعَبَثِ فَلَا تُحَرَّقْ وَقَالَ اِسْحٰقُ التَّحْرِيْقُ سُنَّةٌ اِذَا كَانَ اَنْكٰى فِيْهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بنونضیر کے باغات جلوا دیئے تھے اور انہیں کٹوا دیا تھا جو "بویرہ" کے مقام پر تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"تم نے جو بھی کھجور کے درخت کاٹے ہیں یا جن کی جڑوں پر انہیں چھوڑ دیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت ہے تا کہ وہ گنہگاروں کو وہ رسوا کر دے"۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہل علم سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ نے اسے اختیار کیا ہے ان کے نزدیک درختوں کو کاٹنے اور قلعوں کو برباد کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بعض اہل علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے: پھل دار درخت کو کاٹا جائے یا آباد جگہ کو برباد کر دیا جائے اور مسلمانوں نے اس کے بعد اسی حکم پر عمل کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دشمن کی سرزمین میں آگ لگانے یا درختوں کو کاٹنے اور پھلوں کو کاٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر ضروری ہو تو ایسا کیا جائے ورنہ غیر ضروری طور پر آگ نہ لگائی جائے۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آگ لگانا سنت ہے تا کہ اس سے وہ رسوا ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغَنِيْمَةِ

باب 4: غنیمت کا بیان

1473 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لِيَ الْغَنَائِمَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ ذَرٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ اُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَسَيَّارٌ هٰذَا يُقَالُ لَهٗ سَيَّارٌ مَوْلٰى بَنِيْ مُعَاوِيَةَ وَرَوٰى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيْرٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ

1473- اخرجه احمد (248/5) ولم يخرجه من الستة الا الترمذي انظر تحفة الاشراف (168/4) حديث (4877)

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی ہے اور ہمارے لئے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سیار نامی راوی بنومعاویہ کے غلام ہیں۔

سلیمان تیمی' عبداللہ بن بحیر اور دیگر حضرات نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

1474 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے چھ حوالوں سے دیگر انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں' رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے' میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے' میرے لئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے' مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور میرے ذریعے انبیاء کے سلسلے کو ختم کردیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ سَهْمِ الْخَيْلِ

باب 5: گھوڑے کا حصہ

1475 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ اَخْضَرَ نَحْوَهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُّجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهٗ وَسَهْمَانِ لِفَرَسِهٖ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت تقسیم کرتے ہوئے سوار کو دو حصے دیئے تھے اور پیدل شخص کو ایک حصہ دیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت مجمع بن جاریہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابن ابی عمرہ کی ان کے والد کے حوالے سے روایات منقول ہیں۔

یہ روایت جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ وہ یہ فرماتے ہیں: گھڑسوار کو تین حصے ملیں گے ایک حصہ اس کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے' جبکہ پیدل چلنے والے کو ایک حصہ ملے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّرَايَا

باب 6: جنگی مہمات کا بیان

1476 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ وَاَبُوْ عَمَّارٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَّخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ وَّخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ وَّلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

1475- اخرجه البخاري (79/6) كتاب الجهاد والسير' باب: سهام الفرس حديث (2863) ومسلم (6/351- الابي) كتاب الجهاد والسير' باب: كيفية قسمة الغنيمة بين الحاضرين' حديث (1862/57) وابو داؤد (83/2) كتاب الجهاد: باب: في سهمان الخيل' حديث (2733) وابن ماجه (952/2) كتاب الجهاد' باب: قسمة الغنائم' حديث (2854) والدارمي (225/2) كتاب السير' باب: في سهمان الخيل واحمد (2/2' 41' 62' 72) عن عبيد الله بن عمر' عن نافع' عن ابن عمر به.

1476- اخرجه ابوداؤد (42/2) كتاب الجهاد' باب: فيما يستحب من الجيوش- حديث (2611) وابن خزيمة (140/4) كتاب المناسك' باب: استحباب مصاحبة الاربعة في السفر' حديث (2538) والدارمي (215/2) كتاب السير: باب في خير الاصحاب والسرايا والجيوش' وعبد بن حميد ص (218) حديث (652) واحمد (294/1) من طريق الزهري' عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس به.

اسنادِ دیگر: لَا يُسْنِدُهُ كَبِيرُ اَحَدٍ غَيْرُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَّاِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّقَدْ رَوَاهُ حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چار آدمی بہترین ساتھی ہوتے ہیں چار سو آدمیوں کی جنگی مہم سب سے بہتر ہوتی ہے چار ہزار لوگوں کا لشکر سب سے بہتر ہوتا ہے اور بارہ ہزار لوگ کم ہونے کی وجہ سے مغلوب نہیں ہو سکتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

جریر بن حازم کے علاوہ اور کسی نے اس کی سند بیان نہیں کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

اس روایت کو حبان بن علی نے عقیل کے حوالے سے' زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' عبیداللہ کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

لیث بن سعد نے اسے عقیل کے حوالے سے' زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَاب مَنْ يُّعْطَى الْفَيْءَ

باب 7: مالِ غنیمت کس کو دیا جائے؟

1477 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ

متنِ حدیث: اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَآءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ اِلَيَّ تَسْاَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَآءِ وَكَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَاَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ

وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّاُمِّ عَطِيَّةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسْهَمُ لِلْمَرْاَةِ وَالصَّبِيِّ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصِّبْيَانِ

1477- اخرجه مسلم (478/6) كتاب الجهاد والسير' باب: النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم- حديث (1812/137) وابو داؤد (82/2) كتاب الجهاد: باب: في المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة' حديث (2728) والنسائي (128/7) كتاب قسمة الفي: باب- والدارمي (225/2) كتاب السير' باب: سهم ذي القربى' والحميدي (244/1) حديث (532)' واحمد (248/1' 349) عن يزيد بن هرمز' عن ابن عباس به.

بِخَيْبَرَ وَاَسْهَمَتْ اَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ لِكُلِّ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِیْ اَرْضِ الْحَرْبِ

حدیث دیگر: قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ وَاَسْهَمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَآءِ بِخَيْبَرَ وَاَخَذَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَهٗ

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ بِهٰذَا وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ يَقُوْلُ يُرْضَخُ لَهُنَّ بِشَیْءٍ مِّنَ الْغَنِيْمَةِ يُعْطَيْنَ شَيْئًا

﴿﴾ یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں: نجدہ حروری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا جس میں ان سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں خواتین کو شامل رکھتے تھے اور کیا آپ انہیں کوئی طے شدہ حصہ بھی دیتے تھے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے جواب میں لکھا: تم نے مجھے خط لکھا جس میں مجھ سے سوال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کو جنگ میں شامل رکھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کو جنگ میں لے جایا کرتے تھے وہ بیماریوں (یعنی زخمیوں) کی تیمارداری کرتی تھیں اور انہیں مالِ غنیمت سے کچھ دے دیا جاتا تھا' تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے کوئی باقاعدہ حصہ مقرر نہیں کیا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ' سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: خاتون اور بچے کو بھی طے شدہ حصہ دیا جائے گا۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں بچوں کو حصہ دیا تھا اور مسلمان حکمرانوں نے بھی ہر پیدا ہونے والے بچے کو حصہ دیا ہے' جو دشمن کی سرزمین پر پیدا ہوا ہو۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں خواتین کو بھی حصہ دیا تھا اور مسلمانوں نے اس کے بعد اس عمل کو اختیار کیا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے الفاظ ''يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ'' کا مطلب یہ ہے: انہیں مالِ غنیمت میں سے بطور انعام کچھ دیا جائے گا۔

بَاب هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ

باب 8: کیا غلام کو حصہ دیا جائے گا؟

1478 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِی اللَّحْمِ

متنِ حدیث: قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِیْ فَكَلَّمُوْا فِیَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّیْ مَمْلُوْكٌ قَالَ فَاَمَرَ بِیْ فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهٗ فَاَمَرَ لِیْ بِشَیْءٍ مِّنْ خُرْثِیِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ

اَرْقِی بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِیْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُسْهَمُ لِلْمَمْلُوْكِ وَلٰكِنْ يُّرْضَخُ لَهُ بِشَیْءٍ وَّهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ عمیر جوابولحم کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے آقا کے ہمراہ غزوہ خیبر میں شریک ہوالوگوں نے میرے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی لوگوں نے اس بارے میں آپ کو بتایا کہ میں غلام ہوں راوی بیان کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان میں سے کوئی چیز مجھے عطا کرنے کی ہدایت کی پھر میں نے آپ کو ایک دم پڑھ کے سنایا جس کے ذریعے میں پاگلوں کا دم کیا کرتا تھا تو آپ نے اس کا کچھ حصہ مجھے استعمال کرنے کی ہدایت کی اور کچھ کو ترک کرنے کی ہدایت کی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی غلام کو حصہ دیا جائے گا تاہم اسے انعام کے طور پر کچھ دیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ

باب 9: اہلِ ذمہ اگر مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شرکت کرتے ہیں تو کیا انہیں کوئی حصہ دیا جائے گا؟

1479 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰی بَدْرٍ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ لَحِقَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَذْكُرُ مِنْهُ جُرْاَةً وَّنَجْدَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ

حکمِ حدیث: وَفِی الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا يُسْهَمُ لِاَهْلِ الذِّمَّةِ وَاِنْ قَاتَلُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ الْعَدُوَّ

مذاہبِ فقہاء: وَرَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّسْهَمَ لَهُمْ اِذَا شَهِدُوا الْقِتَالَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ

1478- اخرجه ابوداؤد (82/2) كتاب الجهاد' باب: فى المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة' حديث (2730) وابن ماجه (952/2) كتاب الجهاد' باب: العبيد والنساء يشهدون مع المسلمين' حديث (2855) والدارمى (226/2) كتاب السير' باب: فى سهام العبيد والصبيان' واحمد (223/5) عن محمد بن زيد بن المهاجر عن عمير مولى ابى اللحم۔

1479- اخرجه مسلم (488/6) كتاب الجهاد' با: كراهية الاستعانة فى الغزو بكافر' حديث (1817/50) وابو داؤد (83/2) كتاب الجهاد' باب: فى المشرك يسهم له؟ حديث (2732) وابن ماجه (945/2) كتاب الجهاد' باب: الاستعانة بالمشرك' حديث (2832) والدارمى (233/2) كتاب السير' باب: انا لا نستعين بالمشرك' واحمد (67/6) من طريق عروة بن الزبير' عن عائشة به۔

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر تشریف لے گئے جب آپ حرۃ الوبر کے مقام پر پہنچے تو ایک مشرک آپ سے ملا اس کی جرأت اور بہادری کا تذکرہ کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو اس نے جواب دیا: نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم واپس چلے جاؤ کیونکہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیں گے۔

اس حدیث کے بارے میں اس سے زیادہ کلام کیا جاسکتا ہے۔ ویسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔
بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے'. یہ فرماتے ہیں: اہلِ ذمہ کو کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا جبکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہوں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک ان لوگوں کو حصہ دیا جائے گا اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہوتے ہیں۔

1480 - متنِ حدیث: وَيُرْوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَاتَلُوْا مَعَهٗ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا

زہری سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ کو حصہ دیا تھا جنہوں نے آپ کے ساتھ جنگ میں شرکت کی تھی۔

1481 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِيْنَ افْتَتَحُوْهَا

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ مَنْ لَحِقَ بِالْمُسْلِمِيْنَ قَبْلَ اَنْ يُّسْهَمَ لِلْخَيْلِ اُسْهِمَ لَهٗ

توضیحِ راوی: وَبُرَيْدٌ يُكْنٰى اَبَا بُرَيْدَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَّرَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا

◆◆ حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں: میں اشعر قبیلے کے کچھ افراد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیبر میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں بھی ان لوگوں کے ساتھ حصہ دیا جو خیبر کی فتح میں شریک تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے مسلمانوں کے ساتھ جو شخص آ کر مل جاتا ہے اسے بھی حصہ دیا جائیگا۔

1481- اخرجه البخاری (557/7) كتاب المغازی' باب: غزوة خيبر' حديث (4233) وابو داؤد (81/2) كتاب الجهاد' باب: فيمن جاء بعد الغنيمة لا سهم له حديث (2725)

متن حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُخْتِىْ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِىَ اِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بہن نے یہ نذر مانی ہے: وہ بیت اللہ پیدل جائے گی' چادر اوڑھے بغیر' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تمہاری بہن کے اس سختی کو جھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس عورت کو چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے اور چادر بھی اوڑھ لے اور (قسم کے کفارے کے طور پر) تین دن روزے رکھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1465 سند حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِىْ حَلِفِهٖ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْمُغِيْرَةِ هُوَ الْخَوْلَانِىُّ الْحِمْصِىُّ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ الْحَجَّاجِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے ''لات'' اور ''عزیٰ'' کی قسم اٹھائے تو اسے کلمہ پڑھنا چاہیے اور جو شخص یہ کہے: آؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلتا ہوں اسے صدقہ کرنا چاہیے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوالمغیرہ نامی راوی خولانی حمصی ہیں' ان کا نام عبدالقدوس بن حجاج ہے۔

1465- اخرجه البخاري (545/11) كتاب الايمان' باب: لا يحلف باللات والعزى' ولا بالطواغيت' حديث (6650) ومسلم (25/6- الابي) كتاب الإيمان' باب: من حلف باللات والعزى' - حديث (1647/5) وابو داؤد (241/2) كتاب الايمان والنذور- باب: الحلف بالانداد' حديث (3247) والنسائي (7/7) كتاب الايمان والنذور' باب: الحلف باللات وابن ماجه (678/2) كتاب الكفارات : باب: النهي ان يحلف بغير الله' حديث (2096) وابن خزيمة (28/1) كتاب الوضوء باب: ذكر الدليل على ان الكلام السيء - حديث (45) واحمد (309/2) عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة.

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب 16: میت کی طرف سے نذر کو پورا کرنا

1466 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِ عَنْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ دریافت کیا: جوان کی والدہ کے ذمے لازم تھی اور ان کی والدہ کا اسے پورا کرنے سے پہلے انتقال ہوگیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس خاتون کی طرف سے اسے پورا کردو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ اَعْتَقَ

باب 17: غلام آزاد کرنے کی فضیلت

1467 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هُوَ اَخُو سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُّسْلِمًا كَانَ فَكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ وَاَيُّمَا امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فَكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهُمَا عُضْوًا مِّنْهُ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مُّسْلِمَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُّسْلِمَةً كَانَتْ فَكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عِتْقَ الذُّكُوْرِ لِلرِّجَالِ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الْاِنَاثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ امْرَاً مُّسْلِمًا كَانَ فَكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ

1466- اخرجه البخاری (592/11) کتاب الایمان والنذور' باب: من مات وعلیه نذر' حدیث (6698) ومسلم (5/6- الابی) کتاب النذر' باب: الامر بقضاء النذر حدیث (1638/1) وابو داؤد (256/2) کتاب الایمان' والنذور' باب: فی فضل الصدقة عن المیت'و (20/7) کتاب الایمان والنذور' باب: من مات وعلیه نذر وابن ماجه (688/1) کتاب الکفارات' باب: من مات وعلیه نذر' حدیث (2132) ومالک (472/2) کتاب النذور والایمان' باب: ما یجب من النذور فی المشی حدیث (1) والحمیدی (241/1) حدیث (522) واحمد (329'291/1)عن ابن شهاب الزهری' عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود' عن ابن عباس به.

مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے' جو مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کروے تو وہ غلام اس کے لئے جہنم (سے بچاؤ کے لئے) فدیہ ہو جائے گا اس غلام کا ہر ایک عضو (آزاد کرنے والے) کے عضو کا بدلہ ہوگا اور جو مسلمان دو مسلمان کنیزوں کو آزاد کردے تو وہ دونوں کنیزیں اس شخص کے لئے جہنم سے بچاؤ کا فدیہ ہو جائیں گی ان دونوں کنیزوں کا ہر ایک عضو اس آزاد کرنے والے کے عضو کا بدلہ ہوگا اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان کنیز کو آزاد کردے تو وہ کنیز اس عورت کے لئے جہنم سے بچاؤ کا فدیہ ہوگی اس کنیز کا ہر ایک عضو آزاد کرنے والی کی ہر ایک عضو کا بدلہ ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' کنیز کو آزاد کرنے کے مقابلے میں غلام کو آزاد کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کردے گا' تو یہ عمل اُس شخص کے جہنم سے بچاؤ کا باعث بنے گا۔ اس (آزاد کرنے والے شخص) کا ہر عضو اُس (غلام) کے ہر عضو (کے بدلے میں جہنم سے محفوظ ہو جائے گا)۔

كِتَابُ السِّيَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

سِیَر کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

باب 1: جنگ سے پہلے دعوت دینا

1468 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ جَيْشًا مِّنْ جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ كَانَ اَمِيْرَهُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَاصَرُوْا قَصْرًا مِّنْ قُصُوْرِ فَارِسَ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِمْ قَالَ دَعُوْنِيْ اَدْعُهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُمْ فَاَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مِّنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيْعُوْنَنِيْ فَاِنْ اَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْنَا وَاِنْ اَبَيْتُمْ اِلَّا دِيْنَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَاَعْطُوْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ قَالَ وَرَطَنَ اِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَاَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُوْدِيْنَ وَاِنْ اَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلٰى سَوَاءٍ قَالُوْا مَا نَحْنُ بِالَّذِيْ نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُكُمْ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِمْ قَالَ لَا فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلٰى مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ قَالَ انْهَدُوْا اِلَيْهِمْ قَالَ فَنَهَدْنَا اِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذٰلِكَ الْقَصْرَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: وَّحَدِيْثُ سَلْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ اَبُو الْبَخْتَرِيِّ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ لِاَنَّهُ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا وَّسَلْمَانُ مَاتَ قَبْلَ عَلِيٍّ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْا اَنْ يُّدْعَوْا قَبْلَ الْقِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِنْ تُقُدِّمَ اِلَيْهِمْ فِي الدَّعْوَةِ فَحَسَنٌ يَكُوْنُ ذٰلِكَ اَهْيَبَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا دَعْوَةَ الْيَوْمَ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا اَعْرِفُ الْيَوْمَ اَحَدًا يُدْعٰى وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُقَاتَلُ الْعَدُوُّ حَتّٰى يُدْعَوْا اِلَّا اَنْ يَّعْجَلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَقَدْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ

◄► ابوبختری بیان کرتے ہیں: مسلمانوں کے ایک لشکر کے امیر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے ایران کے

1468- اخرجه احمد (444،441،440/5) عن عطاء بن السائب عن ابی البختری عن سلمان به۔

ایک قلعے کا محاصرہ کر لیا لوگوں نے کہا اے ابوعبداللہ! کیا ہم ان پر حملہ نہ کر دیں تو انہوں نے فرمایا: مجھے موقع دو کہ میں ان لوگوں کو اسی طرح دعوت دوں جیسے میں نے نبی اکرم ﷺ کو کفار کو دعوت دیتے ہوئے سنا ہے۔ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے فرمایا: میں بھی تمہاری طرح ایرانی ہوں اور تم نے عربوں کو دیکھا ہے: وہ میری اطاعت کرتے ہیں اگر تم لوگ اسلام قبول کر لیتے ہو تو تمہیں وہ تمام سہولیات حاصل ہوں گی جو ہمیں حاصل ہیں اور تم پر وہ تمام ادائیگیاں لازم ہوں گی جو ہم پر لازم ہیں اور اگر تم اپنے دین پر قائم رہنا چاہتے ہو تو ہم تمہیں اس پر قائم رہنے دیتے ہیں تم لوگ ہمیں جزیہ دو جبکہ تم ذلت کی حالت میں ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے فارسی زبان میں یہ تقریر کی تھی (اور انہوں نے یہ بھی فرمایا) کہ تم لوگوں کی تعریف نہیں کی گئی ہوگی۔ اگر تم اس کا بھی انکار کر دیتے ہو تو یہ تمہارے لئے بہتر نہیں ہوگا۔ ہم تمہیں آگاہ کرنے کے بعد جنگ کریں گے انہوں نے کہا ہم جزیہ نہیں دیں گے ہم آپ کے ساتھ جنگ کریں گے مسلمانوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا ہم ان پر حملہ نہ کر دیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تین دن تک انہیں اس طرح کی دعوت دیتے رہے پھر انہوں نے حکم دیا ان پر حملہ کر دو! راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے ان پر حملہ کیا اور اس قلعے کو فتح کر لیا۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے ہم اسے صرف عطاء بن سائب کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

ابوبختری نامی راوی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا کیونکہ انہوں نے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ بھی نہیں پایا اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے ہوا تھا۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جنگ سے پہلے دعوت دی جائے گی۔

اسحاق بن ابراہیم بھی اسی بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: پہلے انہیں دعوت دی جائے یہ زیادہ بہتر ہے اور انہیں زیادہ ہیبت زدہ کر دے گی۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اب دعوت دینے کی گنجائش نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اب دعوت دینے کی گنجائش نہیں ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دشمن کے ساتھ اس وقت تک جنگ نہ کی جائے جب تک اسے دعوت نہ دی جائے البتہ اگر وہ جلد بازی کا مظاہرہ کریں تو (حکم مختلف ہوگا) لیکن اگر مسلمان ایسا نہیں کرتے تو دعوت اسلام ان تک پہلے ہی پہنچ چکی ہوگی۔

1489 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَدَنِيُّ الْمَكِّيُّ وَيُكْنَى بِاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ هُوَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيهِ وَكَانَتْ

لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا اَوْ سَرِيَّةً يَقُوْلُ لَهُمْ إِذَا رَاَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ

◆◆ ابن عصام مزنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے: نبی اکرم ﷺ جب کسی لشکر یا مہم کو روانہ کرتے تھے تو آپ ان سے یہ فرمایا کرتے تھے: جب تم کسی مسجد کو دیکھو یا کہیں اذان کی آواز سنو تو وہاں کسی کے ساتھ جنگ نہ کرنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے اور یہ روایت ابن عیینہ سے منقول ہے۔

بَابُ فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ

باب 2: شب خون مارنا اور حملہ کرنا

1470 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ اَتَاهَا لَيْلًا وَّكَانَ اِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَّمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّافَقَ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ الْخَمِيسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب خیبر کے لئے تشریف لے گئے تو آپ رات کے وقت وہاں پہنچے آپ جب بھی کسی قوم کے علاقے میں رات کے وقت پہنچتے تھے تو صبح سے پہلے ان پر حملہ نہیں کرتے تھے جب صبح ہوئی اور یہودی اپنی کدالیں اور پھاوڑے لے کر باہر نکلے اور انہوں نے آپ کو دیکھا اور بولے محمد ﷺ آ گئے ہیں اللہ کی قسم! حضرت محمد لشکر سمیت آئے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! خیبر برباد ہو گیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو وہ ان لوگوں کی بہت بری صبح ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا ہو۔

1471 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا

1469- اخرجه ابوداؤد (43/3) كتاب الجهاد' باب: في دعاء المشركين حديث (2635) والحميدى (359/2) حديث (820) واحمد (448/3) عن سفيان بن عيينة' قال' حدثنا عبد الملك بن نوفل بن مساحق انه سمع رجلا من مزينة يقال له ابن عصام المزنى عن ابيه به۔

1470- اخرجه البخارى (130/6) كتاب الجهاد والسير' باب: دعاء النبى صلى الله عليه وسلم الناس الى الاسلام والنبوة- حديث (2943) ومالك (468/2) كتاب الجهاد: باب: ما جاء فى الخليل والسابقة بينها- حديث (48) واحمد (3/159'206'236'237) عن حميد الطويل' عن انس به۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّحَدِيْثُ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْغَارَةِ بِاللَّيْلِ وَاَنْ يُّبَيِّتُوْا وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا بَاْسَ اَنْ يُّبَيِّتَ الْعَدُوُّ لَيْلًا وَّمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَافَقَ مُحَمَّدٌ الْخَمِيسَ يَعْنِيْ بِهِ الْجَيْشَ

◆◆ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غلبہ پا لیتے تھے تو آپ ان کے علاقے میں تین دن قیام کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے رات کے وقت حملہ کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رات کے وقت دشمن پر شب خون مارنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث کے الفاظ "وَافَقَ مُحَمَّدٌ الْخَمِيسَ" کا مطلب یہ ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا لشکر بھی ہے۔

بَابُ فِي التَّحْرِيقِ وَالتَّخْرِيبِ

باب 3: (دشمن کے گھروں یا باغات) کو آگ لگانا اور برباد کرنا

1472 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُولِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ)

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَلَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِقَطْعِ الْاَشْجَارِ وَتَخْرِيْبِ الْحُصُوْنِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَنَهٰى اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ اَنْ يَّقْطَعَ شَجَرًا مُثْمِرًا اَوْ يُخَرِّبَ عَامِرًا وَّعَمِلَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَهٗ وقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ بِالتَّحْرِيْقِ فِيْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَقَطْعِ الْاَشْجَارِ

1471- اخرجه البخاري (209/6) كتاب الجهاد والسير' باب: من غلب العدو- حديث (3065) ومسلم (323/9- الابي) كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها باب: عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه- حديث (2875/78) وابو داؤد (70/2) كتاب الجهاد: باب: في الامام يقيم عند الظهور على العدو بعرصتهم' حديث (2695) والدارمي (222/2) كتاب السير: باب: ان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اظهر على قوم اقام بالعرصة واحمد (29/4) عن سعيد بن ابي عروبة' عن قتادة عن انس عن ابي طلحة به.

1472- اخرجه البخاري: كتاب المغازي' باب: حديث بني النضير' حديث (4031) ومسلم (308/6- الابي) كتاب الجهاد والسير' باب: جواز قطع اشجار الكفار وتحريقها' حديث (29-1746) وابو داؤد (44/2) كتاب الجهاد' باب: في الحرق في بلاد العدو' حديث (2615) وابن ماجه (938/2) كتاب الجهاد: باب: التحريق بارض العدو' حديث (2844) والدارمي (222/2) كتاب الجهاد' باب: في تحريق النبي صلى الله عليه وسلم نخل بني النضير والحميدي (301/2) حديث (685) واحمد (7/2'52'80'86) عن نافع ابن عمر به.

وَالثِّمَارِ وقَالَ اَحْمَدُ وَقَدْ تَكُوْنُ فِيْ مَوَاضِعَ لَا يَجِدُوْنَ مِنْهُ بُدًّا فَاَمَّا بِالْعَبَثِ فَلَا تُحَرَّقُ وقَالَ اِسْحٰقُ التَّحْرِيْقُ سُنَّةٌ اِذَا كَانَ اَنْكٰى فِيْهِمْ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کے باغات جلوا دیے تھے اور انہیں کٹوا دیا تھا جو ''بویرہ'' کے مقام پر تھے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم نے جو بھی کھجور کے درخت کاٹے ہیں یا جن کی جڑوں پر انہیں چھوڑ دیا ہے' تو یہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت ہے تا کہ وہ گنہگاروں کو وہ رسوا کر دے''۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ نے اسے اختیار کیا ہے ان کے نزدیک درختوں کو کاٹنے اور قلعوں کو برباد کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے: پھل دار درخت کو کاٹا جائے یا آباد جگہ کو برباد کر دیا جائے اور مسلمانوں نے ان کے بعد اسی حکم پر عمل کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دشمن کی سرزمین میں آگ لگانے یا درختوں کو کاٹنے اور پھلوں کو کاٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر ضروری ہو' تو ایسا کیا جائے ورنہ غیر ضروری طور پر آگ نہ لگائی جائے۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آگ لگانا سنت ہے تا کہ اس سے وہ رسوا ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغَنِيْمَةِ

باب 4: غنیمت کا بیان

1473 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لِيَ الْغَنَائِمَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ ذَرٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ اُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَسَيَّارٌ هٰذَا يُقَالُ لَهُ سَيَّارٌ مَوْلٰى بَنِيْ مُعَاوِيَةَ وَرَوٰى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيْرٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ

1473- اخرجه احمد (248/5) ولم يخرجه من الستة الا الترمذي انظر تحفة الاشراف (168/4) حديث (4877)

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی ہے اور ہمارے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ٗ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ٗ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ٗ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سیار نامی راوی بنو معاویہ کے غلام ہیں۔

سلیمان تیمی ٗ عبداللہ بن بحیر اور دیگر حضرات نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

1474 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے چھ حوالوں سے دیگر انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں ٗ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے ٗ میرے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے ٗ میرے لئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے ٗ مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور میرے ذریعے انبیاء کے سلسلے کو ختم کر دیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ سَهْمِ الْخَيْلِ

باب 5: گھوڑے کا حصہ

1475 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ اَخْضَرَ نَحْوَهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهٗ وَسَهْمَانِ لِفَرَسِهٖ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت تقسیم کرتے ہوئے سوار کو دو حصے دیئے تھے اور پیدل شخص کو ایک حصہ دیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت مجمع بن جاریہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابن ابی عمرہ کی ان کے والد کے حوالے سے روایات منقول ہیں۔

یہ روایت جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ وہ یہ فرماتے ہیں: گھڑسوار کو تین حصے ملیں گے ایک حصہ اس کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے' جبکہ پیدل چلنے والے کو ایک حصہ ملے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّرَايَا

باب 6: جنگی مہمات کا بیان

1476 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ وَاَبُوْ عَمَّارٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَّخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ وَّخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ وَّلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِّنْ قِلَّةٍ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

1475- اخرجه البخاری (79/6) کتاب الجهاد والسیر' باب: سهام الفرس حدیث (2863) ومسلم (351/6- الابی) کتاب الجهاد والسیر' باب: کیفیة قسمة الغنیمة بین الحاضرین' حدیث (1862/57) وابو داؤد (83/2) کتاب الجهاد: باب: فی سهمان الخیل' حدیث (2733) وابن ماجه (952/2) کتاب الجهاد' باب: قسمة الغنائم' حدیث (2854) والدارمی (225/2) کتاب السیر' باب: فی سهمان الخیل واحمد (72'62'41'2/2) عن عبید الله بن عمر' عن نافع' عن ابن عمر به۔

1476- اخرجه ابوداؤد (42/2) کتاب الجهاد' باب: فیما یستحب من الجیوش- حدیث (2611) وابن خزیمة (140/4) کتاب المناسك' باب: استحباب مصحابة الاربعة فی السفر' حدیث (2538) والدارمی (215/2) کتاب السیر: باب فی خیر الاصحاب والسرایا والجیوش' وعبد بن حمید ص (218) حدیث (652) واحمد (294/1) من طریق الزهری' عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس به۔

اسنادِ دیگر: لَايُسْنِدُهٗ كَبِيْرُ اَحَدٍ غَيْرُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ وَّاِنَّمَا رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّقَدْ رَوَاهُ حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چار آدمی بہترین ساتھی ہوتے ہیں چار سو آدمیوں کی جنگی مہم سب سے بہتر ہوتی ہے چار ہزار لوگوں کا لشکر سب سے بہتر ہوتا ہے اور بارہ ہزار لوگ کم ہونے کی وجہ سے مغلوب نہیں ہو سکتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

جریر بن حازم کے علاوہ اور کسی نے اس کی سند بیان نہیں کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

اس روایت کو حبان بن علی نے عقیل کے حوالے سے' زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' عبیداللہ کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

لیث بن سعد نے اسے عقیل کے حوالے سے' زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَاب مَنْ يُّعْطَى الْفَيْءَ

باب 7: مالِ غنیمت کس کو دیا جائے؟

1477 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ

متنِ حدیث: اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيَّ كَتَبَ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَّسْاَلُهٗ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ اِلَيَّ تَسْاَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ وَكَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ

وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّاُمِّ عَطِيَّةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسْهَمُ لِلْمَرْاَةِ وَالصَّبِيِّ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصِّبْيَانِ

1477- اخرجه مسلم (478/6) كتاب الجهاد والسير' باب: النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم- حديث (1812/137) وابو داؤد (82/2) كتاب الجهاد: باب: فى المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة' حديث (2728) والنسائى (128/7) كتاب قسمة الفى: باب- والدارمى (225/2) كتاب السير' باب: سهم ذى القربى' والحميدى (244/1) حديث (532) واحمد (248/1' 349) عن يزيد بن هرمز عن ابن عباس به.

بِخَيْبَرَ وَاَسْهَمَتْ اَئِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ لِكُلِّ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِيْ اَرْضِ الْحَرْبِ

حدیث دیگر: قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَآءِ بِخَيْبَرَ وَاَخَذَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَهٗ

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ يَقُوْلُ يُرْضَخُ لَهُنَّ بِشَيْءٍ مِّنَ الْغَنِيْمَةِ يُعْطَيْنَ شَيْئًا

◆◆ یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں: نجدہ حروری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا جس میں ان سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں خواتین کو شامل رکھتے تھے اور کیا آپ انہیں کوئی طے شدہ حصہ بھی دیتے تھے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے جواب میں لکھا: تم نے مجھے خط لکھا جس میں مجھ سے سوال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کو جنگ میں شامل رکھتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کو جنگ میں لے جایا کرتے تھے وہ بیماریوں (یعنی زخمیوں) کی تیمارداری کرتی تھیں اور انہیں مالِ غنیمت سے کچھ دے دیا جاتا تھا' تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے کوئی باقاعدہ حصہ مقرر نہیں کیا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ' سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: خاتون اور بچے کو بھی طے شدہ حصہ دیا جائے گا۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں بچوں کو حصہ دیا تھا اور مسلمان حکمرانوں نے بھی ہر پیدا ہونے والے بچے کو حصہ دیا ہے' جو دشمن کی سرزمین پر پیدا ہوا ہو۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں خواتین کو بھی حصہ دیا تھا اور مسلمانوں نے اس کے بعد اس عمل کو اختیار کیا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے الفاظ ''يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ'' کا مطلب یہ ہے: انہیں مالِ غنیمت میں سے بطور انعام کچھ دیا جائے گا۔

بَابُ هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ

باب 8: کیا غلام کو حصہ دیا جائے گا؟

1478 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِى اللَّحْمِ

متنِ حدیث: قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ قَالَ فَاَمَرَ بِيْ فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهٗ فَاَمَرَ لِيْ بِشَيْءٍ مِّنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ

اُرَقِّي بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَأَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُسْهَمُ لِلْمَمْلُوكِ وَلٰكِنْ يُرْضَخُ لَهُ بِشَيْءٍ وَّهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◈◈ عمیر جوابولحم کے آزادکردہ غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے آقا کے ہمراہ غزوہ خیبر میں شریک ہوا لوگوں نے میرے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بات کی لوگوں نے اس بارے میں آپ کو بتایا کہ میں غلام ہوں (راوی بیان کرتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے سامان میں سے کوئی چیز مجھے عطا کرنے کی ہدایت کی پھر میں نے آپ کو ایک دم پڑھ کے سنایا جس کے ذریعے میں پاگلوں کا دم کیا کرتا تھا تو آپ نے اس کا کچھ حصہ مجھے استعمال کرنے کی ہدایت کی اور کچھ کو ترک کرنے کی ہدایت کی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی غلام کو حصہ دیا جائے گا تاہم اسے انعام کے طور پر کچھ دیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ

باب 9: اہلِ ذمہ اگر مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شرکت کرتے ہیں تو کیا انہیں کوئی حصہ دیا جائے گا؟

1479 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى بَدْرٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ لَحِقَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَذْكُرُ مِنْهُ جُرْاَةً وَّنَجْدَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ

حکمِ حدیث: وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا يُسْهَمُ لِاَهْلِ الذِّمَّةِ وَاِنْ قَاتَلُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ الْعَدُوَّ

مذاہب فقہاء: وَرَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّسْهَمَ لَهُمْ اِذَا شَهِدُوْا الْقِتَالَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ

1478– اخرجه ابوداؤد (82/2) كتاب الجهاد' باب: في المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة' حديث (2730) وابن ماجه (952/2) كتاب الجهاد' باب: العبيد والنساء يشهدون مع المسلمين' حديث (2855) والدارمي (226/2) كتاب السير' باب: في سهام العبيد والصبيان' واحمد (223/5) عن محمد بن زيد بن المهاجر عن عمير مولى ابي اللحم.

1479– اخرجه مسلم (488/6) كتاب الجهاد' باب: كراهية الاستعانة في الغزو بكافر' حديث (1817/50) وابو داؤد (83/2) كتاب الجهاد' باب: في المشرك يسهم له؟ حديث (2732) وابن ماجه (945/2) كتاب الجهاد' باب: الاستعانة بالمشرك' حديث (2832) والدارمي (233/2) كتاب السير' باب: انا لا نستعين بالمشرك' واحمد (67/6) من طريق عروة بن الزبير' عن عائشة به.

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ بدر تشریف لے گئے جب آپ حرة الوبر کے مقام پر پہنچے تو ایک مشرک آپ سے ملا اس کی جرأت اور بہادری کا تذکرہ کیا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو اس نے جواب دیا: نہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم واپس چلے جاؤ کیونکہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیں گے۔

اس حدیث کے بارے میں اس سے زیادہ کلام کیا جاسکتا ہے۔ ویسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔
بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے'۔ یہ فرماتے ہیں: اہلِ ذمہ کو کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا جبکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہوں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک ان لوگوں کو حصہ دیا جائے گا اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہوتے ہیں۔

1480 ۔ متنِ حدیث: وَيُرْوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَاتَلُوْا مَعَهُ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا

زہری سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہود سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ کو حصہ دیا تھا جنہوں نے آپ کے ساتھ جنگ میں شرکت کی تھی۔

1481 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِيْنَ افْتَتَحُوْهَا

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ مَنْ لَحِقَ بِالْمُسْلِمِيْنَ قَبْلَ اَنْ يُّسْهَمَ لِلْخَيْلِ اُسْهِمَ لَهٗ

توضیحِ راوی: وَبُرَيْدٌ يُّكْنٰى اَبَا بُرَيْدَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَّرَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا

◆◆ حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں: میں اشعر قبیلے کے کچھ افراد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خیبر میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں بھی ان لوگوں کے ساتھ حصہ دیا جو خیبر کی فتح میں شریک تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے مسلمانوں کے ساتھ جو شخص آ کر مل جاتا ہے اسے بھی حصہ دیا جائیگا۔

1481- اخرجه البخاري (557/7) كتاب المغازي' باب: غزوة خيبر' حديث (4233) وابو داؤد (81/2) كتاب الجهاد' باب: فيمن جاء بعد الغنيمة لا سهم له حديث (2725)

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِنْتِفَاعِ بِآنِيَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب 10: مشرکین کے برتن استعمال کرنا

1482 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ فَقَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَّاطْبُخُوْا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ وَّذِيْ نَابٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ وَرَوَاهُ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ وَاَبُوْ قِلَابَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ

◆◆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: انہیں دھو کر اچھی طرح صاف کرلو اور پھر ان میں پکالو! ویسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے (کا گوشت کھانے) سے منع کیا ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

ابوادریس خولانی نے اسے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابوقلابہ نے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا انہوں نے اس روایت کو ابواسماء کے حوالے سے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1483 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَال سَمِعْتُ رَبِيْعَةَ بْنَ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَال سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ نَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ اِنْ وَّجَدْتُّمْ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اہلِ کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اس کے علاوہ اگر برتن مل جائیں تو تم ان میں نہ کھاؤ لیکن اگر نہیں ملتے تو تم ان برتنوں کو دھو کر ان میں کھالو۔

1482- اخرجه بهذا اللفظ الترمذي' كما في تحفة الاشراف (136/9) حديث (11880) واخرجه البخاري (537/9) كتاب الذبائح والصيد' باب: انية المجوس' والميتة' حديث (5496) ومسلم (12/7) كتاب الصيد' باب: الصيد بالكلاب المعلمة' حديث (1930/18) وابو داؤد (122/2) كتاب الصيد: باب: في الصيد' حديث (2855) وابن ماجه (1069/2) كتاب الصيد' باب: صيد الكلب' حديث (3207) والدارمي (232/2) كتاب السير' باب: في الشرب في انية المشركين واحمد (195/4) من طريق ابي ادريس الخولاني عن ابي موسىٰ الاشعري به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1484 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِي قُدُوْرِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي اٰنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ فَذَكِّ وَكُلْ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ اہلِ کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں' ان کی ہنڈیا میں پکا لیتے ہیں' ان کے برتنوں میں پی لیتے ہیں (اس کا حکم کیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں ان کے علاوہ برتن نہیں ملتے تو تم ان (کے برتنوں) کو پانی کے ذریعے دھو کر (استعمال کرلو)۔ پھر حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم ایسے علاقے میں رہتے ہیں جہاں شکار کرکے جانور حاصل کیا جاتا ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو بھیجتے ہوئے بسم اللہ پڑھ لو اور پھر وہ کتا اُس شکار کو مار دے تو تم اُسے کھا لو' لیکن اگر تمہارا بھیجا ہوا کتا تربیت یافتہ نہ ہو' تو تم شکار کو پہلے ذبح کرو' پھر اُسے کھانا اور جب تم اپنا تیر پھینکتے ہوئے اُس پر اللہ کا نام لے لو اور اُس تیر کی وجہ سے شکار مر جائے تو تم اُسے کھا لو۔

بَابُ فِي النَّفَلِ

باب 11: نفل کا بیان

1485 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِي سَلَّامٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْاَةِ الرُّبُعَ وَفِي الْقُفُوْلِ الثُّلُثَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّحَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَمَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄◄ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا میں چوتھائی مالِ غنیمت تقسیم کر دیتے تھے اور واپسی پر باقی تین حصے تقسیم کرتے تھے۔

1485- اخرجه ابن ماجه (951/2) كتاب الجهاد' باب: النفل' حديث (2852) واحمد (319/5'322) والدارمي (228/2) كتاب السير' باب: في ان ينفل في البداة الربع وفي الرجعة' عن ابي سلام' عن ابي امامة عن عبادة بن الصامت.

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ' حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

یہی حدیث ابوسلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

1486 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّهُوَ الَّذِیْ رَاٰی فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ اُحُدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِی الزِّنَادِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی النَّفَلِ مِنَ الْخُمُسِ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَّمْ يَبْلُغْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ فِیْ مَغَازِيهِ كُلِّهَا وَقَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّهُ نَفَّلَ فِیْ بَعْضِهَا وَاِنَّمَا ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهِ الْاِجْتِهَادِ مِنَ الْاِمَامِ فِیْ اَوَّلِ الْمَغْنَمِ وَاٰخِرِهٖ قَالَ اِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ اِذَا فَصَلَ بِالرُّبُعِ بَعْدَ الْخُمُسِ وَاِذَا قَفَلَ بِالثُّلُثِ بَعْدَ الْخُمُسِ فَقَالَ يُخْرِجُ الْخُمُسَ ثُمَّ يُنَفِّلُ مِمَّا بَقِیَ وَلَا يُجَاوِزُ هٰذَا

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ النَّفَلُ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ اِسْحٰقُ هُوَ كَمَا قَالَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ذوالفقار غزوہ بدر کے دن مالِ غنیمت سے لی تھی اور یہ وہی تلوار ہے' جسے آپ نے غزوہ احد کے دن خواب میں دیکھا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف ابن ابی زناد سے نقل ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

مالِ غنیمت میں سے نفل ادائیگی کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایسی کوئی روایت نہیں ملی جس میں یہ ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام غزوات میں نفل کے طور پر کچھ عطا کیا ہوتا ہم مجھے یہ روایت پتہ چلی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات میں نفل کے طور پر ادائیگی کی تھی۔

یہ صورت حال حاکم وقت کے اجتہاد پر محمول ہوگی خواہ یہ مال غنیمت کی تقسیم کے آغاز میں ہو یا اس کے آخر میں ہو۔

ابن منصور بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد رحمۃ اللہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفلی طور پر کوئی ادائیگی کی تھی جب آپ نے خمس کے بعد چوتھے حصے کو تقسیم کیا تھا یا جب آپ نے واپس تشریف لانے کے بعد خمس کے بعد تین حصوں کو تقسیم کیا تھا تو

انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے خمس کو باہر نکال دیا تھا پھر جو باقی بچ گیا تھا اس میں سے نفلی طور پر ادائیگی کی تھی۔ آپ نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔

یہ حدیث اس کے مطابق ہے جو ابن مسیب نے بیان کیا ہے: نفل خمس میں سے ادا کیا جائے گا۔

امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ

باب 12: جو شخص کسی مقتول کو قتل کرے اس کا سامان اس شخص کو ملے

1487 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَّخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَاَنَسٍ وَّسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

حکمِ حدیث: وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ مُحَمَّدٍ هُوَ نَافِعٌ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ السَّلَبِ الْخُمُسَ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ النَّفَلُ اَنْ يَّقُوْلَ الْاِمَامُ مَنْ اَصَابَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَهُوَ جَائِزٌ وَّلَيْسَ فِيْهِ الْخُمُسُ وَقَالَ اِسْحٰقُ السَّلَبُ لِلْقَاتِلِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ شَيْئًا كَثِيْرًا فَرَاَى الْاِمَامُ اَنْ يُّخْرِجَ مِنْهُ الْخُمُسَ

آثارِ صحابہ: كَمَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

◆◆ حضرت ابوقتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی مقتول کو قتل کر دے اور اس پر ثبوت پیش کر دے تو اس مقتول کا سامان اسے ملے گا۔

اس حدیث میں پورا واقعہ منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1487- اخرجه البخاری (284/6) كتاب فرض الخمس' باب: من لم يخمس الاسلاب' حديث (3142) ومسلم (317/6' الابی) كتاب الجهاد والسير' باب: استحقاق القاتل سلب القتيل' حديث (1751/41) وابو داؤد (78'77/2) كتاب الجهاد' باب: في السلب يعطى القاتل' حديث (1717) وابن ماجه (946/2) كتاب الجهاد' باب: المبارزة والسلب' حديث (2837) ومالك (454/2) كتاب الجهاد' با: ما جاء في السلب في النفل' والحميدی (204/1) حديث (243) واحمد (306'296'295/5) عن ابی محمد مولی ابی قتادة عن ابی قتادة۔

اس بارے میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابومحمد نامی راوی نافع ہیں جو ابوقتادہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: امام کو یہ حق حاصل ہے: اس چھینے ہوئے مال میں سے خمس نکالے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نفل یہ ہے: امام یہ کہے: جس شخص کو جو چیز ملے گی وہ اس کی ہوگی اور جو شخص کسی کو قتل کردے گا، تو اس مقتول کا سامان اسے ملے گا ایسا کرنا جائز ہے اس میں خمس نہیں ہوگا۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ ساز و سامان قتل کرنے والے کو ملے گا البتہ اگر وہ چیز زیادہ ہو، اور امام یہ سمجھے تو اس میں سے پانچواں حصہ نکال سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا۔

بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

باب 13: مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اسے فروخت کرنا مکروہ ہے

1488 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ وَطْءِ الْحَبَالٰى مِنَ السَّبَايَا

باب 14: حاملہ قیدی عورتوں کے ساتھ صحبت کرنا حرام ہے

1488- اخرجه ابن ماجه (740/2) كتاب التجارات، باب: النهي عن شراء ما في بطون الانعام وضروعها وضربة الغائص، حديث (2196) واحمد (42/3) قالا: حدثنا جهضم بن عبد الله اليماني، عن محمد بن ابراهيم الباهلي، عن محمد بن زيد العبدي، عن شهر بن حوشب عن ابي سعيد الخدري به.

1489 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ عَنْ وَّهْبِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ اَبَاهَا اَخْبَرَهَا

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُوطَاَ السَّبَايَا حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ

حکم حدیث: وَّحَدِيْثُ عِرْبَاضٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ اِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ مِنَ السَّبْيِ وَهِيَ حَامِلٌ

آثارِ صحابہ: فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ لَا تُوطَاُ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَمَّا الْحَرَائِرُ فَقَدْ مَضَتِ السُّنَّةُ فِيْهِنَّ بِاَنْ اُمِرْنَ بِالْعِدَّةِ حَدَّثَنِيْ بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

اُمِ حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ بیان کرتی ہیں: ان کے والد نے انہیں یہ بات بتائی ہے نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: قیدی عورتوں کے ساتھ صحبت کی جائے جب تک وہ اپنے پیٹ میں موجود بچوں کو جنم نہیں دیتی۔

اس بارے میں حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص قیدیوں میں سے کسی کنیز کو خرید لے اور وہ حاملہ ہو تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی گئی ہے انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حاملہ عورت کے ساتھ اس وقت تک صحبت نہیں کی جاسکتی جب تک وہ بچے کو جنم نہ دے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جہاں تک آزاد عورتوں کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں سنت کا حکم آچکا ہے: انہیں عدت بسر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ تمام باتیں علی بن خشرم نے بیان کی ہیں وہ یہ بات بیان کرتے ہیں: عیسیٰ بن یونس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طَعَامِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب 15: مشرکین کے کھانے کا حکم

1489- اخرجه احمد (167/4) ولم يرده غير الترمذي من السنة كما في تحفة الاشراف (290/7) حديث (9893) من طريق ام حبيبة بنت العرباض بن سارية عن العرباض بن سارية به.

1490 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِيْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: سَمِعْتُ مَحْمُوْدًا وَّقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَبِيصَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ مَحْمُوْدٌ وَّقَالَ وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ طَعَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ

◆◆ قبیصہ بن ہلب اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا کھانا جس میں عیسائیت کی مشابہت ہو' وہ تمہارے ذہن میں کوئی شک پیدا نہ کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

محمود بیان کرتے ہیں: اس روایت کو عبیداللہ نے اسرائیل کے حوالے سے' سماک کے حوالے سے' قبیصہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

محمود بیان کرتے ہیں: وہب بن جریر نے شعبہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی اہلِ کتاب کے کھانے کی انہوں نے اجازت دی ہے۔

بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ السَّبْيِ السَّبْيِ

باب 16: قیدیوں کے درمیان تفریق کرنا حرام ہے

1491 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ الشَّيْبَانِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ حُيَيٌّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَّوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

1490- اخرجه ابوداؤد (378/2) كتاب الاطعمة' باب: في كراهية التقذر للطعام' حديث (3784) وابن ماجه (944/2) كتاب الجهاد' باب: الاكل في قدور المشركين' حديث (2830) واحمد (226/5, 226) عن سماك بن حرب' عن قبيصة بن هلب عن هلب به.

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا التَّفْرِيْقَ بَيْنَ السَّبْيِ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَبَيْنَ الْاِخْوَةِ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَدْ سَمِعْتُ الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ

◄► حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص والدہ اور اس کے بچے کے درمیان علیحدگی کروا دے اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے محبوب لوگوں کے درمیان قیامت کے دن علیحدگی کروا دے گا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے قیدیوں میں سے والدہ اور اس کے بچوں کے درمیان علیحدگی کو حرام قرار دیا ہے۔ اسی طرح والد اور اس کے بچوں کے درمیان اور بھائیوں کے درمیان علیحدگی کو بھی (حرام قرار دیا ہے)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَتْلِ الْاُسَارٰى وَالْفِدَاءِ

باب 17: قیدیوں کو قتل کرنا اور فدیہ لینا

1492 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ وَاسْمُهُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوْفِيُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ جِبْرَائِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِيْ بَرْزَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ

اختلافِ روایت: وَرَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوٰى ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

توضیح راوی: وَاَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ اسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ

◄► حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل ان کے پاس آئے اور ان سے کہا: آپ

انہیں اختیار دیجئے! یعنی اس بارے میں اختیار دیجئے کہ وہ غزوۂ بدر میں قیدی ہونے والے مشرکین کو قتل کر دیں یا پھر ان سے فدیہ لیں' لیکن اگر فدیہ لیا' تو پھر ان (مسلمانوں) میں سے بھی اُتنے ہی افراد اگلے سال (جنگ میں) مارے جائیں گے۔ تو اصحاب نے اس بات کو اختیار کیا کہ ہم اب فدیہ لے لیتے ہیں' اگرچہ (اگلے برس) ہمارے افراد قتل کر دیئے جائیں۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے' جو ثوری سے منقول ہے اور ہم اسے صرف ابوزائدہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابواسامہ نے اس روایت کو ہشام کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' عبیدہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

ابن عون نے اسے ابن سیرین کے حوالے سے' عبیدہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

ابوداؤد حفری نامی راوی نام عمر بن سعد ہے۔

1493 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدٰى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَعَمُّ اَبِیْ قِلَابَةَ هُوَ اَبُو الْمُهَلَّبِ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَاَبُوْ قِلَابَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِیُّ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّمُنَّ عَلٰى مَنْ شَاءَ مِنَ الْاُسَارٰى وَيَقْتُلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَيَفْدِیْ مَنْ شَاءَ وَاخْتَارَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْقَتْلَ عَلَى الْفِدَاءِ وَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ بَلَغَنِیْ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَنْسُوْخَةٌ قَوْلُهُ تَعَالٰى (فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً) نَسَخَتْهَا (وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ) حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ اِذَا اُسِرَ الْاَسِيْرُ يُقْتَلُ اَوْ يُفَادٰى اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اِنْ قَدَرُوْا اَنْ يُّفَادُوْا فَلَيْسَ بِهِ بَاْسٌ وَّاِنْ قُتِلَ فَمَا اَعْلَمُ بِهِ بَاْسًا قَالَ اِسْحٰقُ الْاِثْخَانُ اَحَبُّ اِلَیَّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَعْرُوْفًا فَاَطْمَعُ بِهِ الْكَثِيْرَ

1493- اخرجه مسلم (9/6) كتاب النذر' باب: لا وفاء لنذر في معصية الله' حديث (1641/8) وابو داؤد (258/2) كتاب الايمان والنذور' باب: في النذر فيما لا يملك' حديث (3316) وابن ماجه (686/1) كتاب الكفارات' باب: النذر في المعصية' حديث (2124) مختصراً والنسائي (19/7) كتاب الايمان والنذور' باب: النذر فيما لا يملك' والدارمي (223/2) كتاب السير' باب: في فداء الاسارى' (236/2) كتاب السير: باب اذا احرز منن اموال المسلمين' والحميدي (365/2) حديث (829) واحمد (426/4' 430' 432' 433) عن ايوب' عن ابي قلابة' عن عمه ابي المهلب' عن عمران بن حصين به.

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشرک کے عوض میں دو مسلمانوں کو قید سے آزاد کروایا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوقلابہ کا چچا ابومہلب ہے اور ان کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے ایک قول کے مطابق معاویہ بن عمرو ہے۔

ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔

اکثر اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی امام کو یہ اختیار حاصل ہے: وہ قیدیوں میں سے جس پر چاہے احسان کرے' اور جس کو چاہے اس کو قتل کروا دے اور جس کا چاہے فدیہ وصول کر لے۔

بعض اہلِ علم نے فدیہ کے مقابلے میں قتل کو اختیار کیا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے: یہ آیت منسوخ ہے' جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس کے بعد تم احسان کرو یا فدیہ لو"۔

اس آیت کو اس آیت نے منسوخ کر دیا۔

"تم انہیں قتل کر دو' جہاں بھی تم انہیں پاؤ"۔

یہ بات ھناد نے ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اسحاق بن منصور کہتے ہیں میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: جب کسی شخص کو قید کر لیا جائے' تو کیا اسے قتل کیا جانا آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یا اس کو فدیے کے طور پر آزاد کر دینا پسندیدہ ہے' تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ فدیہ ادا کر سکتے ہوں' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اس شخص کو قتل کر دیا جائے' تو میرے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خون بہانا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ بشرطیکہ وہ عام دستور کے مخالف نہ ہو۔ مجھے اس کے بارے میں زیادہ اجر و ثواب کی امید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ

باب 18: خواتین اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

1494 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ

1494- اخرجه البخاری (172/6) كتاب الجهاد والسير' باب: قتل الصبيان فى الحرب حديث(3014) ومسلم (305/6) كتاب الجهاد والسير: باب: تحريم قتل النساء والصبيان فى الحرب' حديث (1744/24) وابو داؤد (60/2) كتاب الجهاد: باب: فى قتل النساء' حديث (2668) وابن ماجه(947/2) كتاب الجهاد' باب: الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان حديث (2841) ومالك (447/2) كتاب الجهاد: باب: النهى عن قتل النساء والولدان فى الغزو' حديث (9) والدارمى' كتاب السير: باب: النهى عن قتل النساء والصبيان واحمد (23'22/2) عن نافع عن ابن عمر به.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَرَبَاحٍ وَّيُقَالُ رِيَاحُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَالْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّالصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا قَتْلَ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَآءِ فِيْهِمْ وَالْوِلْدَانِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَخَّصَا فِي الْبَيَاتِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جنگ میں ایک خاتون مقتول پائی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور آپ نے خواتین اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رباح سے احادیث منقول ہیں ایک قول کے مطابق ان کا نام ریاح بن ربیع ہے' ان کے علاوہ اسود بن سریع' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت صعب بن جثامہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' انہوں نے خواتین اور بچوں کو قتل کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے شب خون مارنے اور اس دوران بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے کی اجازت دی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' ان دونوں حضرات نے شب خون میں انہیں مارنے کی اجازت دی ہے۔

1495 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ خَيْلَنَا اُوطِئَتْ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادِهِمْ قَالَ هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے گھوڑوں نے کفار کی عورتوں اور ان کے بچوں کو روند ڈالا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے باپ دادا کے ساتھ ہیں۔

1495- اخرجه البخاري (170/6) كتاب الجهاد والسير' باب:اهل الدار يبيتون' حديث (3012) ومسلم (37/6) كتاب الجهاد والسير' باب: جواز قتل النساء والصبيان- حديث (26-1745/28) وابو داؤد (61/3) كتاب الجهاد' باب: في قتل النساء' حديث (2672) وابن ماجه (947/2) كتاب الجهاد: باب: الغارة واحمد (38'37/4) عن الزهري' عن عبيد الله' عن ابن عباس' عن الصعب بن جثامة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1496 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَّجَدْتُّمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَاَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوجَ اِنِّىْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا بِالنَّارِ وَاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَّجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

اختلافِ سند: وَقَدْ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ بَيْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَّبَيْنَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَجُلًا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ رِوَايَةِ اللَّيْثِ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ اَشْبَهُ وَاَصَحُّ

قولِ امام بخاری: قَالَ الْبُخَارِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ قَدْ سَمِعَ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّحَدِيْثُ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ فِىْ هٰذَا الْبَابِ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم فلاں اور فلاں شخص کو پاؤ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی' تو ان دونوں کو آگ سے جلا دینا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ ہم روانہ ہونے لگے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں یہ ہدایت کی تھی کہ تم فلاں اور فلاں کو آگ کے ذریعے جلا دینا' آگ کے ذریعے عذاب صرف اللہ تعالیٰ دے سکتا ہے اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

محمد بن اسحاق نامی راوی نے سلیمان بن یسار اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک اور راوی کا بھی ذکر کیا ہے۔

کئی راویوں نے اسے لیث کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

لیث بن سعد کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند اور مناسب ہے۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سلیمان بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اِس بارے میں حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''صحیح'' ہے۔

1496- اخرجه البخاری (173/6) کتاب الجهاد والسير' باب: لا يعذب بعذاب الله' حديث (3016) وابو داؤد (61/2) کتاب الجهاد' باب: فی كراهية حرق العدو بالنار' حديث (2674) واحمد (453'338'307/2) وعن بكير بن عبد الله بن الاشج' عن سليمان بن يسار' عن ابی هريرة.

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْغُلُوْلِ

باب 19: مالِ غنیمت میں خیانت کرنا

1497 حَدَّثَنِی قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِّنْ ثَلَاثٍ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ

◄► حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ تکبر اور مالِ غنیمت میں خیانت اور قرض سے بری الذمہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1498 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِّنْ ثَلَاثٍ الْكَنْزِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

اختلافِ روایت: هٰكَذَا قَالَ سَعِیْدٌ الْكَنْزُ وَقَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ فِیْ حَدِیْثِهِ الْكِبْرُ وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَایَةُ سَعِیْدٍ اَصَحُّ

◄► حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کی روح جسم سے اس عالم میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری الذمہ ہو خزانہ اکٹھا کرنے، مالِ غنیمت میں خیانت کرنے اور قرض سے، تو وہ شخص جنت میں داخل ہو گا۔

سعید نے یہاں پر لفظ "الکنز" نقل کیا ہے۔

ابو عوانہ نے اپنی روایت میں لفظ "الکبر" نقل کیا ہے۔

انہوں نے اپنی سند میں معدان سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا تاہم سعید کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

1499 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ اَبُوْ زُمَیْلٍ الْحَنَفِیُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

متنِ حدیث: قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ كَلَّا قَدْ رَاَیْتُهُ فِی النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا قَالَ قُمْ یَا عُمَرُ فَنَادِ اِنَّهُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلَاثًا

1498- اخرجه ابن ماجه (806/2) كتاب الصدقات، باب: التشديد في الدين، حديث (2412) واحمد (282،281،277،276/5) من طريق قتادة عن سالم، عن معدان بن ابي طلحة، عن ثوبان به۔

1499- اخرجه مسلم (1/371- الابي) كتاب الايمان، باب: غلظ تحريم الغلول وانه لا يدخل الجنة الا المؤمنون، حديث (114/182) والدارمي (230/2) كتاب السير، باب: ما جاء في الغلول من الشدة، واحمد (1/30،47) عن عكرمة بن عمار، قال: حدثنا ابو زميل سماك الحنفي، عن ابن عباس عمر به۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں شخص شہید ہوگیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں اس چادر کے ہمراہ دیکھا ہے' جسے اس نے مالِ غنیمت میں سے خیانت کے طور پر لیا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر! تم اٹھو اور یہ اعلان کرو کہ جنت میں صرف اہلِ ایمان داخل ہوں گے' اور یہ تین مرتبہ اعلان کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي خُرُوجِ النِّسَآءِ فِي الْحَرْبِ

باب 20: جنگ کے دوران خواتین کا جانا

1500 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَّنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے ہمراہ چند دیگر انصاری خواتین کو جنگ میں ساتھ لے کر گئے تھے جو پانی پلایا کرتی تھیں' بیماروں (یعنی زخمیوں) کو دوا دیا کرتی تھیں۔

اس بارے میں سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قُبُوْلِ هَدَايَا الْمُشْرِكِيْنَ

باب 21: مشرکین کے تحائف قبول کرنا

1501 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّ كِسْرٰى اَهْدٰى لَهٗ فَقَبِلَ وَاَنَّ الْمُلُوْكَ اَهْدَوْا اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

1500- اخرجه مسلم (478/6- الابی) كتاب الجهاد والسير' باب: غزوة النساء مع الرجال' حديث (1810/135) وابو داؤد (22/2) كتاب الجهاد' باب: فی النساء يغزون' حديث (2531) عن جعفر بن سليمان' عن ثابت' عن انس به.

توضیح راوی: وَثُوَيْرُ بْنُ اَبِىْ فَاخِتَةَ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثُوَيْرٌ يُّكْنٰى اَبَا جَهْمٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: کسریٰ نے آپ کی خدمت میں تحفہ بھجوایا تو آپ نے اسے قبول کرلیا۔ اسی طرح بادشاہوں نے آپ کی خدمت میں تحائف بھجوائے تو آپ نے انہیں قبول کرلیا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ثویرابن ابی فاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

ثویرنامی راوی کی کنیت ابوجہم ہے۔

بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ هَدَايَا الْمُشْرِكِيْنَ

باب 22: مشرکین کے تحائف قبول کرنا مکروہ ہے

1502 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً لَّهٗ اَوْ نَاقَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ قَالَ لَا قَالَ فَاِنِّيْ نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اِنِّيْ نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِيْنَ يَعْنِيْ هَدَايَاهُمْ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْبَلُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ هَدَايَاهُمْ وَذُكِرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْكَرَاهِيَةُ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا بَعْدَ مَا كَانَ يَقْبَلُ مِنْهُمْ ثُمَّ نَهٰى عَنْ هَدَايَاهُمْ

◆◆ حضرت عیاض بن حمار بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی طرف سے ایک تحفہ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ایک اونٹنی پیش کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسلام قبول کرلیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مشرکین کے تحائف قبول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ مجھے مشرکین کے ''زبد'' قبول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس سے مراد ان کے تحائف قبول کرنا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے کہ آپ مشرکین کے بھیجے ہوئے تحائف قبول کرلیا کرتے تھے۔

1501– انفرد به الترمذی دون اصحاب الکتب الستة ینظر تحفة الاشراف (378/7) حدیث (10109) واخرجه احمد (96/1، 145) من طریق اسرائیل، عن ثویر بن ابی فاختة، عن ابی فاختة، عن علی به.

1502– اخرجه ابوداؤد (189/2) کتاب الخراج والفیء والامارة، باب: فی الامام یقبل هدایا المشرکین، حدیث (3057) قالا: حدثنا ابوداؤد: عن عمران القطان، عن قتادة، عن یزید بن عبد الله بن الشخیر عن عیاض بن حمار به.

جبکہ اس حدیث میں اس کے مکروہ ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اس بات کا بھی احتمال موجود ہے' پہلے نبی اکرم ﷺ مشرکین کے تحائف قبول کرلیا کرتے تھے پھر اُس کے بعد آپ کو ان کے تحائف قبول کرنے سے منع کردیا گیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سَجْدَةِ الشُّکْرِ

باب 23: سجدہ شکر کا بیان

1503 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ اَمْرٌ فَسُرَّ بِهٖ فَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ رَاَوْا سَجْدَةَ الشُّكْرِ

توضیحِ راوی: وَبَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک اطلاع آئی جس سے آپ بہت خوش ہوئے تو آپ سجدہ میں چلے گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے بکار بن عبدالعزیز نے نقل کیا ہے۔

اہلِ علم کی اکثریت کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ان کے نزدیک سجدہ شکر کرنا درست ہے۔

بکار بن عبدالعزیز بن ابوبکرہ ''مقارب الحدیث'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَمَانِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ

باب 24: عورت اور غلام کا امان دینا

1504 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ يَعْنِىْ تُجِيْرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

1503- اخرجه ابوداؤد (98/2) كتاب الجهاد: باب: في سجود الشكر' حديث (2774) وابن ماجه (446/1) كتاب اقامة الصلوٰة والسنة فيها' باب: ما جاء في الصلوٰة والسجدة عند الشكر' قالوا' حدثنا ابوعاصم' قال: حدثنا بكار بن عبد العزيز بن ابي بكرة' عن ابيه به.

1504- اخرجه احمد (365/2) وانفرد به الترمذي عن اسعة النظر تحفة الاشراف (415/10) حديث (14809)

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قول امام بخاری: وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدًا فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّكَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ قَدْ سَمِعَ مِنَ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَّالْوَلِيْدُ بْنُ رَبَاحٍ سَمِعَ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عورت لوگوں کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے۔ یعنی مسلمانوں کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے۔

اس بارے میں سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

میں نے امام بخاری رضی اللہ عنہ سے (اس حدیث کے بارے میں) دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

کثیر بن زید نامی راوی نے ولید بن رباح سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ولید بن رباح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے' تاہم یہ شخص "مقارب الحدیث" ہے۔

1505 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ مَوْلٰی عَقِيْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ

متنِ حدیث: اَنَّهَا قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَجَازُوا اَمَانَ الْمَرْاَةِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ اَجَازَ اَمَانَ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ مُرَّةَ مَوْلٰی عَقِيْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّيُقَالُ لَهٗ اَيْضًا مَوْلٰی اُمِّ هَانِئٍ اَيْضًا وَّاسْمُهٗ يَزِيْدُ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ اَجَازَ اَمَانَ الْعَبْدِ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَمَعْنٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ مَنْ اَعْطَی الْاَمَانَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ جَائِزٌ عَلٰی كُلِّهِمْ

◆◆ سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے اپنے سسرالی عزیزوں میں سے دو آدمیوں کو پناہ دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے تم نے پناہ دی ہے ہم بھی اسے پناہ دیتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے عورت کی دی ہوئی امان کو درست قرار دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' ان دونوں نے عورت اور غلام کی دی ہوئی پناہ کو درست قرار دیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: انہوں نے غلام کی دی ہوئی امان کو درست قرار دیا ہے۔
ابومرہ جو عقیل بن ابوطالب کے غلام ہیں' ایک قول کے مطابق انہیں سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کا غلام بتایا گیا ہے۔
ان کا نام یزید ہے

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ ایک جیسی حیثیت رکھتی ہے اور ان کا عام فرد بھی اسے پوری کرنے کی کوشش کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے: مسلمانوں میں سے جو شخص بھی امان دیدے تو دیگر تمام لوگوں کی طرف سے یہ جائز ہوگی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغَدْرِ

باب 25: عہد شکنی کا بیان

1506 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْفَيْضِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَّقُوْلُ

متنِ حدیث: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ اَهْلِ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَّكَانَ يَسِيْرُ فِيْ بِلَادِهِمْ حَتّٰى اِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَيْهِمْ فَاِذَا رَجُلٌ عَلٰى دَابَّةٍ اَوْ عَلٰى فَرَسٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَّا غَدْرٌ وَّاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَاَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَّلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ اَمَدُهُ اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان امن معاہدہ چل رہا تھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پیش قدمی شروع کی جیسے ہی معاہدے کا وقت ختم ہوا تو ان پر حملہ کر دیا۔ اسی دوران ایک شخص اپنے جانور پر یا شاید اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور وہ یہ کہہ رہا تھا اللہ اکبر وعدہ پورا ہوا ہے کوئی عہد شکنی نہیں ہوئی۔ وہ حضرت عمرو بن عبسہ تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کا کسی قوم کے ساتھ امن معاہدہ چل رہا ہو' تو جب تک اس کی طے شدہ مدت پوری نہیں ہو جاتی یا وہ دشمن کو آگاہ نہیں کر دیتا اس کی خلاف ورزی نہ کرے' اور اسے توڑے نہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر واپس چلے گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1506- اخرجه ابوداؤد (92/2) كتاب الجهاد' باب: في الامام يكون بينه وبين العدو عهد' حديث (2759) واحمد (385'113'111/4) عن شعبة قال اخبرني ابو الفيض' قال: سمعت سليم بن عامر عن عمرو بن عبسة.

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب 26: قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے مخصوص جھنڈا ہوگا

1507 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متنِ حدیث: اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَّاَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ حَدِيثِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقَالَ لَا اَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ مَرْفُوعًا

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے جھنڈا گاڑھا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

میں نے امام بخاری رضی اللہ عنہ سے سوید' ابواسحاق' عمارہ بن عمیر' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا: ''ہر عہد شکن کے لئے جھنڈا ہوگا''۔

توامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں اس روایت کے ''مرفوع'' ہونے سے واقف نہیں ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النُّزُولِ عَلَى الْحُكْمِ

باب 27: کسی کو ثالث تسلیم کرنا

1508 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: رُمِيَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوا اَكْحَلَهُ اَوْ اَبْجَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

1507- اخرجه البخاری (578/10) كتاب الادب' باب: ما يدعى الناس بآبائهم حديث (6178) ومسلم (297/6- الابی) كتاب الجهاد والسير' باب: تحريم الغدر' حديث (1735/9) وابو داؤد (91/2) كتاب الجهاد' باب: في الوفاء بالعهد' حديث (2756) واحمد (116'103'56/2) عن نافع عن ابن عمر به.

1508- اخرجه مسلم (391/7- الابی) كتاب السلام باب' لكل داء دواء واستحباب التداوي' حديث (2208/75) وابو داؤد (398/2) كتاب الطب' باب: في الكي' حديث (3866) وابن ماجه (1156/2) كتاب الطب' باب: من اكتوى' حديث (3494) والدارمي (238/2) كتاب السير' باب: نزول اهل قريظة على حكم سعد بن معاذ' واحمد (386'363'350'312/3) من طريق ابي الزبير عن جابر به.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَتَرَكَهُ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَحَسَمَهُ أُخْرَى فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِىْ حَتّٰى تُقِرَّ عَيْنِىْ مِنْ بَنِىْ قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰى نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَحَكَمَ اَنْ يُّقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَيُسْتَحْيَا نِسَاؤُهُمْ يَسْتَعِيْنُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ وَكَانُوْا اَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَقَ عِرْقُهُ فَمَاتَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّعَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ احزاب کے موقع پر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر لگ گیا جس نے ان کی ایک رگ کاٹ دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آگ کے ذریعے داغ لگوایا تو ان کا ہاتھ سوج گیا جب انہوں نے یہ دیکھا تو یہ دعا کی اے اللہ! میری جان کو اس وقت تک نہ نکالنا جب تک بنو قریظہ کے حوالے سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا نہ کر دے تو ان کی رگ سے خون نکلنا بند ہو گیا اس کے بعد ایک قطرہ بھی نہیں گرا یہاں تک کے جب ان لوگوں نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا اور انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی خواتین کو زندہ رکھا جائے اور مسلمان ان سے کام لیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے' وہ لوگ چار سو افراد تھے جب مسلمان ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رگ میں سے خون بہنا شروع ہو گیا اور ان کا انتقال ہو گیا۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1509 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اُقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ وَالشَّرْخُ الْغِلْمَانُ الَّذِيْنَ لَمْ يُنْبِتُوْا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ نَحْوَهُ

حضرت سمرہ بن جندب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا ہے: مشرکین کے عمر رسیدہ لوگوں کو قتل کر دو البتہ ان کے بچوں کو زندہ رہنے دو۔

لفظ شرخ کا مطلب وہ بچے ہیں جن کے زیر ناف بال نہ اگے ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

1509- اخرجه ابوداؤد (60/2) كتاب الجهاد' باب: في قتل النساء' حديث (2670) واحمد (12/5, 20) عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب به.

حجاج بن ارطاۃ نے اسے قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1510 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ

متنِ حدیث: قَالَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيلُهُ فَكُنْتُ مِمَّنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيلِي

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ يَرَوْنَ الْإِنْبَاتَ بُلُوغًا إِنْ لَمْ يُعْرَفِ احْتِلَامُهُ وَلَا سِنُّهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں جنگ قریظہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا' تو جس لڑکے کے زیرِ ناف بال اُگ چکے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے نہیں اُگے تھے اسے چھوڑ دیا گیا میں ان لوگوں میں سے تھا جس کے بال نہیں اُگے تھے' تو مجھے چھوڑ دیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' ان کے نزدیک بالوں کا اُگ جانا بلوغت کی علامت ہے' اگرچہ اس کے احتلام کا نہ پتہ چلا ہو یا اس کی عمر کا پتہ نہ ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحِلْفِ

باب 28: حلف اٹھانا

1511 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِي خُطْبَتِهِ أَوْفُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ يَعْنِي الْإِسْلَامَ إِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

1510- اخرجه ابوداؤد (546/2) كتاب الحدود' باب: فى الغلام يصيب الحد' حديث (4404) والنسائى (155/6) كتاب الطلاق' باب: متى يقطع طلاق الصبى وابن ماجه (839/2) كتاب الحدود' باب: من لا يجب عليه الحد' والدارمى (223/2) كتاب السير' باب: حد الصبى متى يقتل' والحميدى (394/2) حديث (888) واحمد (310/4'384)

1511- اخرجه احمد (180/2'205'207'212'213'215) وانفرد به الترمذى عن الستة' انظر تحفة الاشراف (310/6) حديث (8690)

◈ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے خطبے میں یہ بات ارشاد فرمائی: زمانہ جاہلیت کے حلف کو پورا کرو کیونکہ اسلام اس کی شدت میں اضافہ ہی کرتا ہے اور اسلام (قبول کر لینے کے بعد کسی کافر قبیلے کے ساتھ) تم کوئی معاہدہ نہ کرو۔ (یعنی اس بات کا معاہدہ کہ کسی جنگ کی صورت میں تم اُن کا ساتھ دو گے)۔

اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوْسِ

باب 29: مجوسیوں سے جزیہ لینا

1512 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلٰى مَنَاذِرَ فَجَآئَنَا كِتَابُ عُمَرَ انْظُرْ مَجُوْسَ مَنْ قِبَلَكَ فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◈ حضرت بجالہ بن عبدہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت جزء بن معاویہ کا ''مناذر'' کے مقام پر سیکرٹری تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط ہمارے پاس آیا انہوں نے فرمایا: اپنے علاقے کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرو کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ''ہجر'' کے رہنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

1513 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ بَجَالَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَاْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى اَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◈ حضرت بجالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ''ہجر'' کے رہنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

1512- اخرجه البخاري (297/6) كتاب الجزية والموادعة باب: الجزية والموادعة' مع اهل الذمة والحرب (3156) وابو داؤد (184/2) كتاب الخراج والفيء والامارة' باب: في اخذ الجزية من المجوس' حديث (3043) والدارمي (234/2) كتاب السير: باب: في اخذ الجزية من المجوس والحميدي (35/1) حديث (64) واحمد (190/1' 191) عن عمرو بن دينار عن بجالة.

اس حدیث کے بارے میں اس سے زیادہ کلام کیا جاسکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1514 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

متنِ حدیث: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ الْبَحْرَيْنِ

آثارِ صحابہ: وَاَخَذَهَا عُمَرُ مِنْ فَارِسَ وَاَخَذَهَا عُثْمَانُ مِنَ الْفُرْسِ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ هُوَ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے رہنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایرانیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے "فرس" سے جزیہ وصول کیا تھا۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ روایت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے زہری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا يَحِلُّ مِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ

باب 30: ذمیوں کے مال میں سے کون سی چیز حلال ہے؟

1515 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّوْنَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَاْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا فَخُذُوْا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَيْضًا

قولِ امام ترمذی: وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَخْرُجُوْنَ فِي الْغَزْوِ فَيَمُرُّوْنَ بِقَوْمٍ وَلَا يَجِدُوْنَ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَشْتَرُوْنَ بِالثَّمَنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اَنْ يَبِيْعُوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا فَخُذُوْا هٰكَذَا رُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ مُفَسَّرًا

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بِنَحْوِ هٰذَا

1515- اخرجه البخاري (129/5) كتاب المظالم' باب: قصاص المظلوم اذا وجد مال ظالمه' حديث (2461) ومسلم (281/6) كتاب اللقطة' باب: الضيافة ونحوها' حديث (1727/17) وابو داؤد (370/2) كتاب الاطعمة' باب: ما جاء في الضيافة' (3752) وابن ماجه (1212/2) كتاب الادب' باب حق الضيف' حديث (3676)' واحمد (149/4) عن يزيد بن ابي حبيب' عن ابي الخير عن عقبة بن عامر به.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب ہم کسی قوم کے پاس سے گزرتے ہیں اور وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اور ہمارا ان پر جو حق ہے وہ اسے ادا نہیں کرتے۔ نہ ہی ہم (معاوضہ دے کر) ان سے کوئی چیز حاصل کر سکتے ہیں۔ (ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ لوگ انکار کرتے ہیں تو تم ان سے زبردستی وصول کرلو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

لیث بن سعد نے اسے یزید بن ابو حبیب کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے: جب مسلمان جنگ کے لئے نکلیں اور کسی ایسی قوم کے پاس سے گزریں اور انہیں صرف وہی اناج ملے جسے وہ قیمت کے ذریعے خرید سکتے ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ فروخت کرنے سے انکار کردیں تو تم ان سے زبردستی وصول کرلو۔

بعض روایات میں اس کی یہی وضاحت بیان کی گئی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے اس کی مانند حکم دیا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْهِجْرَةِ

باب 31: ہجرت کا بیان

1516 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ نَحْوَ هٰذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یہ بات ارشاد فرمائی: مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں جب تم سے جنگ میں نکلنے کے لئے کہا جائے تو تم روانہ ہو جاؤ۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1516- اخرجه البخاري (219/6) كتاب الجهاد، والسير: باب: لا هجرة بعد الفتح، حديث (3077) ومسلم (580/6) كتاب الامارة، باب: المبايعة بعد فتح مكة على الاسلام والجهاد والخير- حديث (1353/85) وابو داؤد (6/2) كتاب الجهاد، باب: في الهجرة، هل انقطعت، حديث (2480) والدارمي (239/2) كتاب السير: باب: لا هجرة بعد الفتح واحمد (226/1، 259، 315، 355) عن منصور بن المعتمر، عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس به.

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے منصور بن معتمر کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ بَیْعَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب 32: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا بیان

1517 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ الْاُمَوِیُّ حَدَّثَنَا عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی (لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ) قَالَ جَابِرٌ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْ لَّا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَایِعْهُ عَلَی الْمَوْتِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعُبَادَةَ وَجَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عِیْسٰی بْنِ یُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ یُذْکَرْ فِیْهِ اَبُوْ سَلَمَةَ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ ان اہلِ ایمان سے راضی ہوگیا جنہوں نے درخت کے نیچے تم سے بیعت کی''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر اس بات کی بیعت کی تھی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے ہم نے آپ کے دستِ اقدس پر مرجانے کی بیعت نہیں کی تھی۔

اس بارے میں میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہی روایت عیسیٰ بن یونس کے حوالے سے' اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے نقل کی گئی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے۔ راوی نے اس کی سند میں ابوسلمہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

1518 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ یَّزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ بَایَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ قَالَ عَلَی الْمَوْتِ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ ابوعبید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ لوگوں نے کس بات پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر حدیبیہ کے موقع پر بیعت کی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: موت پر۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1518– اخرجه البخاری (205/13) کتاب الاحکام' باب: کیف یبایع الامام' حدیث (7206) ومسلم (577/6) کتاب الامارة' باب: استحباب مبایعة الامام الجیش عند ارادة القتال' حدیث (1860/80) والنسائی (141/7) کتاب البیعة' باب البیعة علی الموت واحمد (54'51'47/4) عن یزید بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع۔

1519 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
متنِ حدیث: قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَيَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
قولِ امام ترمذی: كِلَاهُمَا وَمَعْنٰى كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ قَدْ بَايَعَهُ قَوْمٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَلَى الْمَوْتِ وَاِنَّمَا قَالُوْا لَا نَزَالُ بَيْنَ يَدَيْكَ حَتّٰى نُقْتَلَ وَبَايَعَهُ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَفِرُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر اطاعت وفرمانبرداری کی بیعت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: اس حد تک جس کی تم میں استطاعت ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

دونوں روایات کا مفہوم درست ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے موت کی بیعت کی تھی اور انہوں نے یہ کہا تھا: مرتے دم تک آپ کے ساتھ رہیں گے' جبکہ کچھ دوسرے لوگوں نے یہ کہا تھا: ہم فرار نہیں ہوں گے۔

1520 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
متنِ حدیث: قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر موت کی بیعت نہیں کی تھی ہم نے اس بات کی بیعت کی تھی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ نَكْثِ الْبَيْعَةِ

باب 33: بیعت کو توڑ دینا

1521 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1519- اخرجه مالك فى الموطا (981/2) كتاب البيعة' باب: ما جاء فى البيعة' حديث (1) والبخارى (205/13) كتاب الاحكام' باب: كيف يبايع الناس الامام' حديث (7202) ومسلم (587/6'الابى) كتاب الامارة' باب: البيعة على السمع والطاعة فيما استطاع' حديث (1867/90) وابو داؤد (133/3) كتاب الخراج والامارة والفىء' باب: ما جاء فى البيعة حديث (2940) والنسائى (152/7) كتاب البيعة' باب: البيعة فيما يستطيع الانسان' واحمد (9/2'62'81'101'139) والحميدى (285/2) حديث (640) من طريق عبد الله بن دينار عن ابن عمر فذكره.

1520- اخرجه مسلم (574/6) كتاب الامارة' باب: استحباب مبايعة الامام الجيش عند ارادة القتال' حديث (68-1856) والنسائى (140/7) كتاب البيعة' باب: البيعة على ان لا نفرد والدارمى (220/2) كتاب السير' باب: فى بيعة ان لا يفروا' والحميدى (536/2) حديث (1275'1277) واحمد (381/3'396) عن ابى الزبير عن جابر به.

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا فَاِنْ اَعْطَاهُ وَفٰى لَهٗ وَاِنْ لَّمْ يُعْطِهٖ لَمْ يَفِ لَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَعَلٰى ذٰلِكَ الْاَمْرُ بِلَا اخْتِلَافٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن تین طرح کے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا ان کا تزکیہ نہیں کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا ایک وہ شخص جو کسی امام کی بیعت کرے اور اگر امام اسے کچھ دے تو وہ اس بیعت کو پورا کرے اور اگر کچھ نہ دے تو اس کو پورا نہ کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

کسی اختلاف کے بغیر یہی حکم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَيْعَةِ الْعَبْدِ

باب 34: غلام کی بیعت کا بیان

1522 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَآءَ سَيِّدُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِى الزُّبَيْرِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک غلام آیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر ہجرت کی بیعت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پتہ نہیں تھا: وہ غلام ہے پھر اس کا آقا آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے مجھے فروخت کردو پھر آپ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے عوض میں خرید لیا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی سے بیعت لیتے تھے تو اس سے دریافت کر

1521- اخرجه البخاری (214/13) كتاب الاحكام' باب: من بايع رجلا لا يبايعه الا للدنيا حديث (7212) ومسلم (358/1) كتاب الايمان' باب: بيان غلظ تحريم اسباب الا زار والمن بالعطية' حديث (108/173) وابو داؤد (299/2) كتاب البيوع' باب: في منع الماء' حديث (3475) وابن ماجه (744/2) كتاب التجارات' باب: ما جاء في كراهية الايمان في الشراء والبيع' حديث (2207) واحمد (253/2' 480) عن ابى صالح السمان عن ابى هريرة به۔

1522- اخرجه مسلم (523/5) كتاب المساقاة' باب: جواز بيع الحيوان بالحيوان- حديث (123/1602) وابو داؤد (270/2) كتاب البيوع' باب: في ذلك اذا كان يدا بيد' حديث (3358) وابن ماجه (958/2) كتاب الجهاد' باب: البيعة' حديث (2869) والنسائى (150/7) كتاب البيعة' باب: بيعة المالك' (292/7) كتاب البيوع' باب: بيع الحيوان بالحيوان يدا بيدا' واحمد (349/3' 372) عن الليث' عن ابى الزبير' به۔

لیتے تھے کہ کیا وہ غلام تو نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔
ہم اسے صرف ابوزبیر کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَيْعَةِ النِّسَآءِ

باب 35: خواتین سے بیعت لینا

1523 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ اُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُوْلُ

متنِ حدیث: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِيْ صَافِحْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ نَحْوَهٗ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَا اَعْرِفُ لِاُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاُمَيْمَةُ امْرَاَةٌ اُخْرٰى لَهَا حَدِيْثٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ سیّدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم خواتین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: یہ بیعت اس حد تک ہوگی جس کی تم میں استطاعت ہو' جس کی تم طاقت رکھتی ہو' تو میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بارے میں ہم سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہم سے بیعت لیں۔
سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون کی مراد یہ تھی کہ آپ اپنا ہاتھ ہمارے ہاتھ میں دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **100** عورتوں سے میرا کلام بھی ایک عورت کے ساتھ بات کرنے کی مانند ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔
ہم اس روایت کو صرف محمد بن منکدر سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر راویوں نے اسے محمد بن منکدر کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

1523- اخرجه النسائي (149/7) كتاب البيعة' باب: بيعة النساء وابن ماجه (959/2) كتاب الجهاد' باب: بيعة النساء حديث (2874) ومالك (982/2) كتاب البيعة' باب: ما جاء في البيعة' حديث (2) والحميدي (163/1) حديث (241) واحمد (357/6) عن محمد بن المنكدر عن اميمة بنت دقيقة به.

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق سیّدہ اُمیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے صرف یہی روایت منقول ہے۔

اُمیمہ نامی ایک اور خاتون بھی ہیں جن کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ

باب 36: اصحابِ بدر کی تعداد

1524 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ

متنِ حدیث: قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ كَعِدَّةِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهٗ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ یہ گفتگو کیا کرتے تھے' غزوۂ بدر کے دن' اصحابِ بدر کی تعداد' حضرت طالوت کے ساتھیوں جتنی تھی۔ یعنی وہ تین سو تیرہ افراد تھے۔

اِس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان ثوری اور دیگر راویوں نے اسے ابواسحاق سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُمُسِ

باب 37: خمس کا بیان!

1525 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اٰمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ

1524- اخرجه البخاری (339/7) كتاب المغازی' باب: عدة اصحاب بدر' حديث (3959'3957) وابن ماجه (944/2) كتاب الجهاد' باب: السرايا' حديث (2828) واحمد (290/4) عن سفيان و اسرائيل وزهير عن ابی اسحق السبيعی عن البراء به.

1525- اخرجه البخاری (157/1) كتاب الايمان' باب: اذا الخمس من الايمان' حديث (53) واطرافه (87'523'1398'3095'3510' 4368'4269'6176'7266'7556) ومسلم (146/1) كتاب الايمان' باب: الامر بالايمان بالله تعالىٰ ورسوله صلى الله عليه وسلم وشرائع الدين' حديث (17/23) وابو داؤد (355/2) كتاب الاشربة' باب: فی الاوعية' حديث (3692) والنسائی (323/8) كتاب الاشربة' باب: الاخبار التی بها من اباح شراب السكر وابن خزيمة (6/4) كتاب الزكوة' باب: البيان ان ايتاء الزكوة من الايمان حديث (2245) احمد (23/3) عن ابی جمرة عن ابن عباس به.

قَالَ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَہٗ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس قبیلے کے وفد سے یہ فرمایا تھا: میں تم لوگوں کو یہ ہدایت کرتا ہوں، تمہیں جو مالِ غنیمت حاصل ہو اس کے پانچویں حصے کو ادا کرو۔

اس حدیث میں پورا واقعہ منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ النُّھْبَۃِ

باب 38: "نہبہ" حرام ہے

1526 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَایَۃَ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ

متن حدیث: کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوْا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطَّبَخُوا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اُخْرَی النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُوْرِ فَاَمَرَ بِھَا فَاُکْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَیْنَھُمْ فَعَدَلَ بَعِیْرًا بِعَشْرِ شِیَاہٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَرَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبَایَۃَ عَنْ جَدِّہٖ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَّلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ عَنْ اَبِیْہِ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ وَھٰذَا اَصَحُّ

توضیح راوی: وَعَبَایَۃُ بْنُ رِفَاعَۃَ سَمِعَ مِنْ جَدِّہٖ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ الْحَکَمِ وَاَنَسٍ وَّاَبِیْ رَیْحَانَۃَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ

◄► عبایہ بن رفاعہ اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کچھ جلد باز لوگوں نے جلدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مالِ غنیمت میں (ملنے والے جانوروں کو) پکانا شروع کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے والے لوگوں کے ساتھ آ رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنڈیوں کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں الٹا دیا گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان مالِ غنیمت کو تقسیم کیا' آپ نے ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی سند کے حوالے سے' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کی سند میں عبایہ کے والد کا ذکر نہیں کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

عبایہ بن رفاعہ نامی راوی نے اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1527 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے کچھ لے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ

باب 39: اہلِ کتاب کو سلام کرنا

1528 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَبْدَئُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِى الطَّرِيْقِ فَاضْطَرُّوْهُمْ اِلٰى اَضْيَقِهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا تَبْدَئُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا مَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ لِاَنَّهٗ يَكُوْنُ تَعْظِيْمًا لَهُمْ وَاِنَّمَا اُمِرَ الْمُسْلِمُوْنَ بِتَذْلِيْلِهِمْ وَكَذٰلِكَ اِذَا لَقِيَ اَحَدَهُمْ فِى الطَّرِيْقِ فَلَا

1527- اخرجه احمد (197, 140/3) وانفرد الترمذی عن الستة به' انظر تحفة الاشراف (152/1) حديث (479) عن معمر عن ثابت عن انس به۔

1528- اخرجه مسلم (332/7- الابی) كتاب الاسلام' باب: النهی عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام' حديث (13-14/2167) وابو داؤد (773/2) كتاب الاداب باب فی السلام علی اهل الذمة حديث (5205) واحمد (263/2'266'346'444)عن سهيل بن ابی صالح عن ابی صالح عن ابی هريرة به۔

يَتْرُكِ الطَّرِيْقَ عَلَيْهِ لِأَنَّ فِيْهِ تَعْظِيْمًا لَهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب تمہارا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ راستے میں سامنا ہو تو اسے تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کرو۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' ان سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حدیث کے الفاظ کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام میں پہل نہ کرو بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ کراہیت کا مفہوم رکھتے ہیں کیونکہ اس صورت میں ان کی تعظیم ظاہر ہوتی ہے اور مسلمانوں کو ان کی تذلیل کا حکم دیا گیا ہے۔

اسی طرح جب کوئی مسلمان کسی یہودی یا عیسائی سے راستے میں ملے تو اس کے لئے راستہ نہ چھوڑے کیونکہ اس میں بھی ان کی تعظیم ہوگی۔

1529 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدُهُمْ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی یہودی تمہیں سلام کرے' اور السام علیکم (تمہیں موت آئے) کہے' تو علیک (یعنی تم کو بھی) کہہ دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب 40: مشرکین کے درمیان رہنا مکروہ ہے

1530 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً اِلٰى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ اَنَا بَرِىْءٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيْمُ

1529- اخرجه البخاری (293/12) کتاب استتابة المرتدین والمعاندین وقتالهم' حدیث (6928) ومسلم (328/7 الابی) کتاب السلام' باب: النهی عن ابتداء اهل الکتاب بالاسلام' حدیث (2164/8) وابو داؤد (774/2) کتاب الادب: باب فی الاسلام علی اهل الذمة' حدیث (5206) ومالک (920/6) کتاب الاسلام' باب: ما جاء فی السلام علی الیهودی والنصرانی حدیث (3) والدارمی (276/2) کتاب الاستئذان: باب: فی رد السلام علی اهل الکتاب' والحمیدی (290/2) حدیث (656) واحمد (58'19'9/2) عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر به۔

بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِمَ قَالَ لَا تَرَايَا نَارَاهُمَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ جَرِيْرٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ سَمُرَةَ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَكْثَرُ اَصْحَابِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ جَرِيْرٍ وَّرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ الصَّحِيْحُ حَدِيْثُ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

حدیثِ دیگر: وَرَوٰى سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا تُجَامِعُوْهُمْ فَمَنْ سَاكَنَهُمْ اَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خثعم قبیلے کی طرف ایک جنگی مہم روانہ کی کچھ لوگوں نے سجدے کے ذریعے بچنے کی کوشش کی لیکن مسلمانوں نے انہیں تیزی سے قتل کر دیا اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی نصف دیت ادا کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: میں ایسے ہر مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکین کے درمیان رہتا ہو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کس وجہ سے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: (انہیں ایک دوسرے سے اتنا دور رہنا چاہیے) کہ ایک کی آگ دوسرے کو نظر نہ آئے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کی سند میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

اسماعیل نامی راوی کے اکثر شاگردوں نے اسے اسماعیل کے حوالے سے قیس بن ابوحازم کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی انہوں نے اس کی سند میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

حماد بن سلمہ نامی راوی نے حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے اسمٰعیل بن ابوخالد کے حوالے سے، قیس کے حوالے سے، حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح روایت نقل کی ہے جیسے ابومعاویہ نے نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مستند روایت وہ ہے جسے قیس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1530–اخرجه ابوداؤد (52/2) كتاب الجهاد' باب: النهى عن قتل من اعتصم بالسجود حديث 2645) والنسائى (36/8) كتاب القسامة' باب: القود بغير حديدة من طريق قيس بن ابى حازم عن جرير بن عبد الله به.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے' مشرکین کے ساتھ رہائش اختیار نہ کرو ان کے ساتھ میل جول نہ رکھو جو شخص ان کے ساتھ رہائش اختیار کرے' اور ان کے ساتھ میل جول رکھے وہ بھی ان کی مانند ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

باب 41: یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا

1531 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اگر میں زندہ رہا اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔

1532 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَّعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَلَا اَتْرُكُ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عنقریب یہودیوں' عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا' اور یہاں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَرِكَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 42: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کا بیان

1533 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآئَتْ فَاطِمَةُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَّرِثُكَ قَالَ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ قَالَتْ فَمَا لِيْ لَا اَرِثُ اَبِيْ

1531- اخرجه مسلم (366/6) كتاب الجهاد والسير' باب: اخراج اليهود والنصارى من جزيرة العرب' حديث (1767/63) وابو داؤد (180/2) كتاب الخراج والفيء والامارة' باب: في اخراج اليهود من جزيرة العرب' حديث (3030) واحمد (32'29/1)' (345/3) عن ابي الزبير عن جابر عن عمر بن الخطاب به.

فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا نُوْرَثُ وَلٰكِنِّىْ اَعُوْلُ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْلُهُ وَاُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدٍ وَّعَآئِشَةَ

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلاف سند: اِنَّمَا اَسْنَدَهُ حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اِلَّا حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ وَرَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور دریافت کیا: آپ کا وارث کون ہوگا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میری بیوی اور میرے بچے' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں: پھر کیا وجہ ہے؟ میں اپنے والد کی وارث نہیں بن رہی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا (پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا) لیکن میں ان تمام لوگوں کی کفالت کرتا رہوں گا جن کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کفالت کیا کرتے تھے اور میں ان تمام لوگوں کا خرچ فراہم کروں گا جن کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فراہم کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

حماد بن سلمہ اور عبدالوہاب بن عطاء نے اسے محمد بن عمرو کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق' صرف حماد بن سلمہ نے اِسے محمد بن عمرو' ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

عبدالوہاب بن عطاء نے محمد بن عمرو' ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے' حماد بن سلمہ کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

1534 سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِىُّ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

1533 - اخرجه المصنف فی كتابه الشمائل المحمديه (ص 56) حديث (401) واحمد (1/10-13)' و (2/353) والبيهقی فی سننه (6/302) من طريق حماد بن سلمة عن محمد بن عمرو عن ابی هريرة به.

متن حدیث: اَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَتْ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَسْاَلُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنِّيْ لَا اُوْرَثُ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُكُمَا اَبَدًا فَمَاتَتْ وَلَا تُكَلِّمُهُمَا

مذاہب فقہاء: قَالَ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى مَعْنٰى لَا اُكَلِّمُكُمَا تَعْنِيْ فِيْ هٰذَا الْمِيْرَاثِ اَبَدًا اَنْتُمَا صَادِقَانِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئیں' تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی وراثت' طلب کریں۔ ان دونوں حضرات نے یہ بات بیان کی۔ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میرا کوئی وارث نہیں ہوتا۔

تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ دونوں حضرات کے ساتھ کبھی کلام نہیں کروں گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد مرتے دم تک سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں حضرات کے ساتھ کبھی کلام نہیں کیا۔

شیخ علی بن عیسیٰ فرماتے ہیں: روایت کے الفاظ کا مطلب یہ ہے: میں وراثت کے اس مسئلے میں آئندہ کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی' کیونکہ آپ دونوں حضرات سچے ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1535 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ

متن حدیث: قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ثُمَّ جَآءَ عَلِيٌّ وَّالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتَ اَنْتَ وَهٰذَا اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَطْلُبُ اَنْتَ مِيْرَاثَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيْرَاثَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ

1534- اخرجه احمد (10/1) الظر السابق عن ابی سلمة ان فاطمة قالت لابی بكر به.

1535- اخرجه البخاری (227/6) كتاب فرض الخمس: باب: فرض الخمس' حديث (3094) ومسلم (336/6' الابی) كتاب الجهاد والسير' باب: حكم الفیء (1757/49) وابو داؤد (153/2) كتاب الخراج والفیء' باب: فی صفايا رسول الله صلی الله عليه وسلم من الاموال' حديث (2963) والنسائی (135/7' 137) كتاب قسم الفیء واحمد (25/1' 48' 164' 179' 191) عن الزهری' عن مالك بن اوس بن الحدثان عن عمر به.

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

◄◄ مالک بن اوس بن حدثان بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی وہاں آ گئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی وہاں آئے وہ دونوں کسی بات پر تکرار کر رہے تھے حضرت رضی اللہ عنہ عمر نے ان سے کہا میں آپ لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں جس کے حکم کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں کیا آپ حضرات یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: میں اللہ تعالیٰ کے رسول کا نائب ہوں اس وقت آپ اور یہ صاحب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ نے اپنے بھتیجے کی وراثت کے بارے میں سوال کیا اور ان صاحب نے اپنی اہلیہ کی ان کے والد سے ملنے والی وراثت کا مطالبہ کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے: وہ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) سچے تھے' نیک تھے' ہدایت یافتہ تھے' حق کے پیروکار تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں طویل قصہ منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذِهٖ لَا تُغْزٰى بَعْدَ الْيَوْمِ

باب 43: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا تھا آج کے دن کے بعد اس (شہر مکہ میں) جنگ نہیں کی جائے گی

1536 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ الْبَرْصَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: لَا تُغْزٰى هٰذِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَّمُطِيْعٍ

وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَهُوَ حَدِيْثُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ فَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

◄◄ حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن یہ ارشاد فرماتے ہوئے

1536- اخرجه الحميدى حديث (572) واحمد (412/3)' (343/4) قال يزيد: اخبرنا' وقال الاخرون' حدثنا زكريا' بن ابى زائدة' عن الشعبى عن الحارث بن مالك بن البرصاء به.

سنا: آج کے دن کے بعد قیامت تک اس پر حملہ نہیں کیا جائیگا۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ اور حضرت مطیع رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔
زکریا بن ابوزائدہ نے شعبی کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے یہ صرف انہی کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ

باب 44: وہ گھڑی جس میں قتال کرنا مستحب ہے

1537 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ

متنِ حدیث: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتّٰى الْعَصْرِ ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ بِاِسْنَادٍ اَوْصَلَ مِنْ هٰذَا

توضیحِ راوی: وَقَتَادَةُ لَمْ يُدْرِكِ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ وَّمَاتَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

◆◆ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ میں شرکت کی ہے' جب صبح صادق ہو جاتی تو سورج نکلنے تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ شروع نہیں کرتے تھے جب وہ نکل آتا تھا تو جنگ شروع کر دیتے تھے اور جب دوپہر کا وقت ہو جاتا تو آپ جنگ سے رک جاتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تو پھر آپ جنگ شروع کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو جاتا تو آپ پھر رک جاتے تھے۔ پھر آپ عصر کی نماز ادا کرتے تھے پھر جنگ شروع کر دیتے تھے اور اس وقت کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا: اس وقت مدد کی ہوا چلتی ہے اور اس دوران اہلِ ایمان اپنی نمازوں میں اپنے لشکروں کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔

یہی روایت حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دیگر سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' جو اس کے مقابلے میں زیادہ موصول ہے۔

قتادہ نامی راوی نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا کیونکہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران ہو گیا تھا۔

1538 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

1538- اخرجه ابوداؤد (49/3) كتاب الجهاد' باب: فی ای وقت يستحب اللقاء' حديث (2655) واحمد (444/5) من طريق حماد بن سلمة' عن ابی عمران الجونی' عن علقمة بن عبد الله المزنی' عن معقل بن يسار عن النعمان بن مقرن' فذكره۔

متن حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ اِلَى الْهُرْمُزَانِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ اَخُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو ہرمزان کی طرف بھیجا۔

اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث نقل کی ہے۔

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (جنگوں میں) شریک ہوا ہوں آپ دن کے ابتدائی حصے میں جنگ نہیں کرتے تھے اور انتظار کرتے رہتے تھے' یہاں تک کہ جب سورج ڈھل جاتا اور ہوائیں چلنے لگتیں اور مدد نازل ہوتی (اس وقت جنگ شروع کرتے تھے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

علقمہ بن عبداللہ نامی راوی بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الطِّيَرَةِ

باب 45: طیرہ کا بیان

1539 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيْسٰى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَلطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَابِسٍ التَّمِيْمِيِّ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَعْدٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَّرَوٰى شُعْبَةُ اَيْضًا عَنْ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

قول امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ سُلَيْمَانُ هٰذَا عِنْدِيْ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّمَا مِنَّا

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: طیرہ شرک ہے ہم میں سے ہر شخص کو اس

1539- اخرجه ابوداؤد (409/2) كتاب الطب' باب: في الطيرة' حديث (3910) وابن ماجه (1170/2) كتاب الطب' باب: من كان يعجبه الفال ويكره الطيرة' حديث (3538) واحمد (389/1-438-40) عن سلمة بن كهيل' عن عيسى بن عاصم' عن زر بن حبيش' عن عبد الله بن مسعود به.

کا خیال آ تا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے توکل کو ختم کر دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت حابس تمیمی رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف سلمہ بن کہیل کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

شعبہ نے بھی اس روایت کو سلمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے سلیمان بن حرب نے یہ بات بیان کی ہے۔روایت کے یہ الفاظ: ''ہم میں سے ہر شخص'' ۔سلیمان کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے' یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

1540 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا عَدْوٰی وَلَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَاْلَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْفَاْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیماری کے متعدی ہونے اور بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں ہے البتہ میں فال کو پسند کرتا ہوں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فال سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھی بات۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1541 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ اَنْ يَّسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيحُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ جب آپ کسی کام کے لئے نکلیں تو آپ یہ الفاظ سنیں۔

''اے ٹھیک راستہ پانے والے! اے کامیاب شخص!''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

1540- اخرجه البخاری (254/10) كتاب الطب' باب: لا عدوى' حديث (5776) ومسلم (4207/7) كتاب السلام' باب: الطيرة والفال' وما يكون فيه من الشوم' حديث (2224/112) وابو داؤد (411/2) كتاب الطب' باب في الطيرة' حديث (3916) وابن ماجه (1170/2) كتاب الطب' باب: من كان يعجبه الفال ويكره الطيرة' حديث (3537) واحمد (275'251'173'130/3) عن قتادة' عن انس به.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَصِيَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ

باب 46: جنگ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی تلقین

1542 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا وَّقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا فَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى اِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ اَيَّتُهَا اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ وَادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَاِنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْا كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِيْ عَلَى الْاَعْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَاَرَادُوكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ اَصْحَابِكَ لِاَنَّكُمْ اِنْ تَخْفِرُوْا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلُوْهُمْ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا اَوْ نَحْوَ هٰذَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيْهِ فَاِنْ اَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوَاهُ وَكِيْعٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَرَوٰى غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَّذَكَرَ فِيْهِ اَمْرَ الْجِزْيَةِ

◆◆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کسی شخص کو کسی لشکر کا امیر بنا کر روانہ کرتے تو اس شخص کو اس کی اپنی ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور دیگر مسلمانوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتے آپ ﷺ یہ ارشاد فرماتے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کا آغاز کرو اور ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا ہے۔ اور مالِ غنیمت میں چوری نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو، مثلہ نہ کرو، بچوں کو قتل نہ کرو، جب تمہارا اپنے

مشرک دشمن سے سامنا ہو تو اسے تین میں سے کسی ایک کو قبول کرنے کی دعوت دو وہ ان میں سے جس بات کو مان جائیں تم ان کی طرف سے اسے قبول کرو اور ان کے ساتھ جنگ کرنے سے رک جاؤ تم انہیں اسلام کی دعوت دو اور اس بات کی کہ وہ اپنے علاقے کو چھوڑ کر مہاجرین کے علاقے میں آ جائیں اور انہیں یہ بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو انہیں وہ سب کچھ ملے گا' جو مہاجرین کو حاصل ہے اور ان پر وہ تمام ادائیگیاں لازم ہوں گی جو مہاجرین پر لازم ہیں تاہم اگر وہ وہاں جانے سے انکار کر دیں تو تم انہیں یہ بتا دینا کہ تم لوگ دیہاتی مسلمانوں کی طرح رہ سکتے ہو تم پر بھی وہ حکم جاری ہوگا' جو دیگر دیہاتی مسلمانوں پر جاری ہوتا ہے لیکن انہیں جہاد میں شریک ہونا پڑے گا اگر وہ لوگ اس سے بھی انکار کر دیں تو تم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ان کے ساتھ جنگ شروع کرو' پھر تم اگر کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور قلعہ والے تم سے اللہ' اور اس کے رسول ﷺ کی پناہ مانگیں تو تم انہیں اللہ' اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر پناہ نہ دینا بلکہ تم اپنی طرف سے اور اپنے لشکر کی طرف سے پناہ دینا کیونکہ اگر تم عہد شکنی کرتے ہو' تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر دیئے گئے پیمان کو توڑنے کے مقابلے میں تمہارا اپنے پیمان کو توڑنا بہتر ہے اسی طرح اگر وہ لوگ یہ کہیں: تم ان کے بارے میں اللہ' اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرو تو تم ایسا نہ کرنا بلکہ اپنے ذاتی فیصلے کے مطابق فیصلہ کرنا کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم کیا ہے؟ اور کیا تم اس کے مطابق فیصلہ کر رہے ہو یا نہیں؟ (راوی کو شک ہے یا شاید اسی کی مانند کچھ منقول ہے)۔

اس بارے میں حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

وہ اس بات کا انکار کریں تو تم ان سے جزیہ وصول کرنا اگر وہ اس کا بھی انکار کریں تو تم ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا۔

وکیع اور دیگر راویوں نے سفیان کے حوالے سے اس طرح نقل کیا ہے۔

محمد بن بشار کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے عبدالرحمٰن بن مہدی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں جزیہ کا تذکرہ کیا ہے۔

1543 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغِيرُ اِلَّا عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ

اسنادِ دیگر: قَالَ الْحَسَنُ وَحَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے وقت حملہ کیا کرتے تھے اگر آپ کو وہاں

1543- اخرجه مسلم (2/240، 241 الابی) كتاب الصلوة، باب: الامساك عن الاغارة على قوم فى دار الكفر، حديث (9/382) وابو داؤد (2/49) كتاب الجهاد: باب: فى دعاء المشركين، حديث (2634) من طريق حماد بن سلمة عن ثابت عن انس به.

سے اذان کی آواز آجاتی تھی تو آپ حملے سے رک جاتے تھے ورنہ حملہ کر دیتے تھے۔ ایک دن آپ نے غور سے سننے کی کوشش کی تو آپ کو ایک شخص کی آواز سنائی دی جو اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ رہا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ فطرت پر ہے۔ اس شخص نے کہا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جہنم سے نکل گئے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

كِتَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

فضائلِ جہاد کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ

باب 1: جہاد کی فضیلت

1544 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ اِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهٗ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهٗ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُ الْقَائِمِ الصَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلَاةٍ وَّلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ الشِّفَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ وَاَنَسٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سی چیز جہاد کے برابر ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھو گے لوگوں نے دو تین مرتبہ اس سوال کو دہرایا، نبی اکرم ﷺ نے ہر مرتبہ یہی ارشاد فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے، پھر آپ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال اس روزہ دار اور نفل پڑھنے والے کی طرح ہے، جو اپنی نماز میں کوئی وقفہ نہیں کرتا اور روزے میں کوئی وقفہ نہیں کرتا اس وقت تک جب تک، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس نہ آ جائے۔

اس بارے میں حضرت شفاء رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، سیدہ اُمّ مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1544- اخرجه البخاري (6/6) كتاب الجهاد والسير، باب: فضل الجهاد، حديث (2785)، (8/6) كتاب الجهاد والسير، باب: افضل الناس مؤمن مجاهد بنفسه وماله في سبيل الله- حديث (2786) ومسلم (603/6) كتاب الامارة: باب: فضل الشهادة في سبيل الله تعالى، حديث (1878/110) والنسائي (19/6) كتاب الجهاد باب: مثل المجاهد في سبيل الله واحمد (324/2، 344، 359) من طريق ذكوان ابوصالح ابي هريرة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

1545 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي مَرْزُوقٌ اَبُو بَكْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَعْنِي يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ هُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ اِنْ قَبَضْتُهُ اَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِاَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ

قَالَ هُوَ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی ذمہ داری مجھ پر ہے اگر میں نے اس کی روح کو قبض کرلیا تو میں اسے جنت کا وارث کروں گا اور اگر میں نے اسے (اس کے گھر) واپس بھیجا تو اسے اجر (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) غنیمت کے ہمراہ بھیجوں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

باب 2: جو شخص پہرہ دیتے ہوئے فوت ہوجائے اس کی فضیلت

1546 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهِ اِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَاْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ

فی الباب: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّجَابِرٍ

حکمِ حدیث: وَحَدِيثُ فَضَالَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ابوہانی خولانی یہ بات بیان کرتے ہیں: عمرو بن مالک جنبی نے انہیں یہ بتایا ہے: انہوں نے حضرت فضالہ بن عبید کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہر مرنے والے شخص کا عمل ختم ہوجاتا ہے ماسوائے اس شخص کے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو اس شخص کا عمل قیامت تک چلتا رہتا ہے اور وہ شخص قبر کی آزمائش سے محفوظ رہتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مجاہد وہ شخص ہے جو اپنی جان کے ساتھ جہاد کرے

1546- اخرجه ابوداؤد (12/2) كتاب الجهاد' باب: فی فضل الرباط حديث (2500) واحمد (20/6'22) من طريق ابی هانیء' عن عمرو بن مالك الجنبی عن فضالة به.

اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے منقول روایت ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الصَّوْمِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

باب 3: اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے دوران) روزہ رکھنے کی فضیلت

1547 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِیعَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ وَسُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا اَحَدُهُمَا یَقُوْلُ سَبْعِیْنَ وَالْاٰخَرُ یَقُوْلُ اَرْبَعِیْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الْاَسْوَدِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَسَدِیُّ الْمَدَنِیُّ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَنَسٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَبِیْ اُمَامَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر برس کی مسافت تک دور کردے گا۔

ایک روایت میں ستر کا لفظ ہے اور دوسری روایت میں چالیس کا لفظ ہے۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابواسود نامی راوی کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی مدنی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1548 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِیْدِ الْعَدَنِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ قَالَ وحَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا یَصُوْمُ عَبْدٌ یَّوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ ذٰلِكَ الْیَوْمُ النَّارَ عَنْ وَّجْهِهٖ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

1548- اخرجه البخاری (56/6) كتاب الجهاد والسير، باب: فضل الصوم فی سبيل الله حديث (2840) ومسلم (101/4، 102) كتاب الصيام، باب: فضل الصيام فی سبيل الله لمن يطيقه بلا ضرر ولا تفويت حق، حديث (167، 168/1153) والنسائی (173/4) كتاب الصيام، باب: ثواب من صام فی سبيل الله عزوجل وذكر الاختلاف والدارمی (202/2) كتاب الجهاد، باب: من صام يوما فی سبيل الله عزوجل وابن خزيمة (297/3) كتاب الصيام، باب: ذكر الخبر المفسر للفظة الجملة التی ذكرتها- حديث (2113) وعبد بن حميد ص (301، 977) واحمد (83/3) وابن ماجه (547/1) كتاب الصيام: باب: صيام يوم فی سبيل الله، حديث (1717) عن النعمان بن ابی عياش الزرقی، عن ابی سعيد الخدری به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس ایک دن کی وجہ سے اسے جہنم سے ستر برس کے فاصلے پر دور کردے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1549 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جَمِيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِىْ اُمَامَةَ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان اتنی بڑی خندق بنادے گا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

یہ حدیث حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 4: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

1550 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يُّسَيْرِ بْنِ عَمِيْلَةَ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ

◆◆ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی ایک چیز خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اسے سات سو گنا ثواب عطا کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف رکین بن ربیع سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

1550- اخرجه النسائی (49/6) كتاب الجهاد' باب: فضل النفقة فی سبيل الله تعالٰی واحمد (345/4) عن الركين' بن الربيع عن عميلة الفزاری' عن ابيه عن يسير بن عميلة عن خريم بن فاتك به.

1551 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ

متنِ حدیث: أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ خِدْمَةُ عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ ظِلُّ فُسْطَاطٍ أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اختلافِ روایت: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلًا وَخُولِفَ زَيْدٌ فِي بَعْضِ إِسْنَادِهِ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خدمت کرنا (یعنی اپنے ساتھیوں کی کام کاج میں مدد کرنا) یہاں یہ مفہوم بھی ہوسکتا ہے اللہ کی راہ میں اپنے غلام کی خدمات دینا) یا سائے کے لئے خیمہ لگا دینا' یا جوان اونٹنی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا۔

معاویہ بن صالح کے حوالے سے اس روایت کو ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا گیا ہے۔

اس کی سند میں زید نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے۔

1552 قَالَ وَرَوَى الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنِيحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهُوَ أَصَحُّ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ

ولید بن جمیل نے اس روایت کو قاسم ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا صدقہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیمے کا سایہ فراہم کرنا ہے اور کسی خادم کو معاوضے کے بغیر اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا ہے یا کسی اونٹنی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

میرے نزدیک یہ روایت معاویہ بن صالح سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

باب 5: جو شخص کسی غازی کو سامان فراہم کرے

1553 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی غازی کو سامان فراہم کرے تو اس شخص نے بھی گویا جنگ میں حصہ لیا اور جو شخص غازی کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کا خیال رکھے اس نے بھی جنگ میں حصہ لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دوسرے حوالے سے منقول ہے۔

1554 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ خَلَفَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنے والوں کو سامان فراہم کرے تو اس نے بھی جنگ میں شرکت کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1555 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ

1553- اخرجه البخاری (58/6-59) کتاب الجهاد والسير: باب: من فضل من جهز غازيا او خلفه بخير، حديث (2843) ومسلم (629/6) کتاب الامارة، باب: فضل اعانة الغازی فی سبيل الله بمركوب وغيره، حديث (1895/136) وابو داؤد (15/2) کتاب الجهاد، باب: ما يجزی من الغزو حديث (2509) والنسائی (46/6) کتاب الجهاد، باب: فضل من جهز غازيا، وعبد بن حميد (117) حديث (277) واحمد (116/4-117) عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد الجهنی به.

يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی غازی کو سامان فراہم کرے اس نے ہی جنگ میں شرکت کی یا اس کے گھر والوں کا (اس کی غیر موجودگی میں) خیال رکھے اس نے بھی جنگ میں شرکت کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 6: جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں اس کی فضیلت

1556 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ

متن حدیث: قَالَ لَحِقَنِيْ عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَّاَنَا مَاشٍ اِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ خُطَاكَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبَا عَبْسٍ يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَبْسٍ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ وَّفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ رَجُلٌ شَامِيٌّ رَوٰى عَنْهُ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ وَبُرَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ كُوْفِيٌّ اَبُوْهُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهٗ مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَبُرَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ سَمِعَ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّرَوٰى عَنْ يَّزِيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ وَيُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَشُعْبَةُ اَحَادِيْثَ

حضرت برید بن ابومریم بیان کرتے ہیں: حضرت عبایہ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ کی میرے ساتھ ملاقات ہوئی میں اس وقت جمعہ کے لئے جا رہا تھا انہوں نے فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو کیونکہ تمہارے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہیں۔ میں نے حضرت ابوعبس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں تو یہ دونوں

1556- اخرجه البخاري (35/6) كتاب الجهاد والسير باب: من اغبرت قدماه في سبيل الله - حديث (2811) والنسائي (14/6) كتاب الجهاد' باب: ثواب من اغبرت قدماه في سبيل الله' واحمد (479/3) عن يزيد بن ابي مريم' قال: حدثنا عباية بن رفاعة عن ابي عباس عبد الرحمن به.

پاؤں جہنم پر حرام ہوں گے۔

یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ابوعبس نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن جبر ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے احادیث منقول ہیں۔

یزید بن ابومریم یہ شام کے رہنے والے ہیں۔

ولید بن مسلم، یحییٰ بن حمزہ اور دیگر شام کے رہنے والے حضرات نے ان کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

برید بن ابومریم کوفہ کے رہنے والے ہیں، ان کے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور ان کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

برید بن ابومریم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ابواسحاق ہمدانی، عطاء بن سائب، یونس بن ابواسحاق اور شعبہ نے یزید بن ابومریم کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْغُبَارِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 7: اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار کی فضیلت

1557 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِيسٰى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ مَدَنِيٌّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے روئے وہ اس وقت تک جہنم میں داخل نہیں ہوگا جب تک دودھ واپس تھن میں نہ چلا جائے۔ (یعنی یہ ناممکن ہے) اور اللہ تعالیٰ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن نامی راوی ابوطلحہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 8: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے

1557- اخرجه النسائي (12/6) كتاب الجهاد' باب: فضل من عمل في سبيل الله على قدمه وابن ماجه (927/2) كتاب الجهاد' باب: الخروج في النفير' حديث (2774) والحميدي (466/2) حديث (1091) واحمد (505/2) عن محمد بن عبد الرحمن مولى آل طلحة' عن عيسى بن طلحة عن ابي هريرة به.

1558 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ اَنَّ شُرَحْبِيلَ بْنَ السِّمْطِ قَالَ يَا كَعْبُ بْنَ مُرَّةَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِى الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: هٰكَذَا رَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ وَاَدْخَلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ فِى الْاِسْنَادِ رَجُلًا

وَيُقَالُ كَعْبُ بْنُ مُرَّةَ وَيُقَالُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ الْبَهْزِىُّ وَالْمَعْرُوْفُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ الْبَهْزِىُّ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ

سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: شرحبیل بن سمط نے کہا: اے کعب بن مرہ! ہمیں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے اور احتیاط سے تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مسلمان ہونے کی حالت میں بوڑھا ہو جائے تو یہ بڑھاپا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

اس بارے میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت حسن ہے۔

اعمش نے اسے عمرو بن مرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت منصور کے حوالے سے سالم بن ابوالجعد کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔ تاہم اس کی سند میں ان کے اور حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک صاحب کا تذکرہ ہے۔

ایک روایت کے مطابق راوی کا نام کعب بن مرہ ہے اور ایک روایت کے مطابق ان کا نام مرہ بن کعب بہزی ہے اور یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہونے کے حوالے سے معروف ہیں۔

مرہ بن کعب بہزی نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

1559 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَرْوَزِىُّ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِىُّ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1558– اخرجه النسائى (27/6) كتاب الجهاد' باب: ثواب من رمى بسهم فى سبيل الله عزوجل' واحمد (235/4) قالوا حدثنا ابومعاوية' قال حدثنا الاعمش' عن عمرو بن مرة' عن سالم بن ابى الجعد' من شرحبيل بن السمط عن كعب بن مرة به۔

1559– اخرجه النسائى (31/2) كتاب المساجد' باب: افضل فى بناء المساجد مختصر' واحمد (386/4) قالا حدثنا بقية عن بحير بن سعد' عن خالد بن معدان' عن كثير بن مرة عن عمرو بن عبسة به۔

متن حدیث: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ابْنُ يَزِيْدَ الْحِمْصِيُّ

◆◆ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے تو یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

حیوۃ بن شریح نامی راوی حیوۃ بن شریح ابن یزید حمصی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 9: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک گھوڑا دے

1560 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ هِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِيَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهُ اَجْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُعِدُّهَا لَهُ هِيَ لَهُ اَجْرٌ لَّا يَغِيبُ فِيْ بُطُوْنِهَا شَيْءٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرًا وَّفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی لکھ دی گئی ہے۔ گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک شخص کے لئے اجر کی حیثیت رکھتے ہیں ایک شخص کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہوتے ہیں اور ایک شخص کے لئے گناہ ہوتے ہیں۔ جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے، جس کے لئے یہ اجر ہوتا ہے تو یہ وہ شخص ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں حاصل کرتا ہے اور اسی کے لئے اسے تیار کرتا ہے تو یہ گھوڑا اس کے لئے اجر ہوگا اس کے پیٹ میں جو بھی چیز جائے گی اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے حق میں اجر لکھے گا۔ (اس حدیث میں قصہ منقول ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے زید بن اسلم کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

1560– اخرجہ النسائی (215/6) کتاب الخیل: باب– وابن ماجہ (932/2) کتاب الجہاد، باب: ارتباط الخیل فی سبیل اللّٰہ، حدیث (2788) واحمد (383/2) عن سہیل بن ابی صالح عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ بہ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الرَّمْيِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 10: اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیراندازی کی فضیلت

1561 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَالْمُمِدَّ بِهِ وَقَالَ ارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَلَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ مَا يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَاْدِيْبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ اَهْلَهُ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَزْرَقِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

فی الباب: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا اسے بنانے والا' جس نے ثواب کی امید میں اسے بنایا ہو' اس تیر کو چلانے والا اور اس تیر کو اٹھا کر پکڑانے والا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تیراندازی سیکھو اور گھڑسواری سیکھو تمہارا تیراندازی سیکھنا میرے نزدیک گھڑسواری سیکھنے سے زیادہ محبوب ہے اور آدمی جو کھیل کھیلتا ہے' وہ سب باطل ہیں سوائے تیراندازی کے اور گھوڑے کو سدھانے کے اور اپنی بیوی کے ساتھ خوش مزاجی کرنے کے' کیونکہ یہ حق ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1562 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلُ مُحَرَّرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

1562- اخرجه ابوداؤد (414/2) كتاب العتق' باب: اى الرقاب افضل' حديث (3965) والنسائى (26/6) كتاب الجهاد' باب: ثواب من رمى بسهم فى سبيل الله عزوجل واحمد (113/4) عن قتادة' عن سالم بن ابى الجعد' عن معدان بن ابى طلحة عن ابى نجيح عمرو بن عبسة۔

توضیح راوی: وَاَبُوْ نَجِيحٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَزْرَقِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ

◆◆ حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے تو یہ اس کے لئے غلام آزاد کرنے کے برابر ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

ابونجیح نامی راوی عمرو بن عبسہ سلمی ہیں۔

عبداللہ بن ازرق نامی راوی عبداللہ بن زید ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْحَرَسِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 11: اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت

1563 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ اَبُوْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَاَبِيْ رَيْحَانَةَ

حکمِ حدیث: وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شُعَيْبِ بْنِ رُزَيْقٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دو طرح کی آنکھوں کو جہنم نہیں چھو سکے گی ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رو پڑے اور ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزار دے۔

اس بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف شعیب بن رزیق نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ثَوَابِ الشُّهَدَاءِ

باب 12: شہید کے ثواب کا بیان

1564 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوْعِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فَقَالَ جِبْرِيْلُ اِلَّا الدَّيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِلَّا الدَّيْنَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي قَتَادَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي بَكْرٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وقَالَ اَرٰى اَنَّهُ اَرَادَ حَدِيْثَ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا اِلَّا الشَّهِيْدُ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جانا ہر گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے' جبریل نے یہ بات بتائی: صرف قرض معاف نہیں ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نے فرمایا: صرف قرض معاف نہیں ہوتا۔

اس بارے میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ابوبکر نامی راوی سے منقول ہونے کے طور پر اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں' اس کا پتہ نہیں تھا انہوں نے کہا میرا یہ خیال ہے: ان کی مراد حمید نامی راوی کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اہلِ جنت میں سے کسی بھی شخص کو یہ آرزو نہیں ہوگی کہ وہ واپس دنیا میں جائے صرف شہید ہی یہ آرزو کرے گا۔

1565 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ اَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت کعب بن مالک کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے اندر ہوتی ہیں اور وہ جنت کے پھلوں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جنت کے درختوں سے کھاتی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1566 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1565– اخرجه النسائی (108/4) کتاب الجنائز' باب: ارواح المؤمنين وابن ماجه (1428/2) کتاب الزهد' باب: ذكر القبر والبلى' حديث (4271) ومالك (240/1) كتاب الجنائز' باب: جامع الجنائز' حديث (49) والحميدی (385/2) حديث (873) وعبد بن حميد (147) حديث (147) حديث (376) واحمد (386/6) عن الزهری عن عبد الرحمن بن كعب عن كعب بن مالك به.

متن حدیث: عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَّعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ وَّعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں داخل ہونے والے پہلے تین (قسم کے) افراد کو میرے سامنے پیش کیا گیا' (ایک) شہید (دوسرا) وہ پاکدامن شخص جو حرام کے ارتکاب سے بچتا ہو اور (تیسرا) وہ غلام ہوگا' جو بہتر طریقے سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو' اور اپنے آقا کے حقوق کا خیال رکھتا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

1567 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّمُوْتُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يُّحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَسَنَّ مِنَ الزُّهْرِيِّ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو بھی بندہ فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرے' تو وہ یہ پسند نہیں کرے گا کہ دوبارہ دنیا میں جائے' اگرچہ اسے دنیا اور اس میں موجود ہر چیز مل جائے۔ صرف شہید ایسا شخص ہے (جو یہ آرزو کرے گا) کیونکہ وہ شہادت کی فضیلت کو دیکھے گا' تو وہ یہ آرزو کرے گا: وہ دوبارہ دنیا میں جائے اور اسے دوبارہ شہید کر دیا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: عمرو بن دینار' عمر میں زہری سے بڑے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ

باب 13: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شہداء کی فضیلت

1568 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ يَزِيْدَ الْخَوْلَانِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

1567- اخرجه البخاری (18/6) كتاب الجهاد' باب: الحور العين وصفتهن' حديث (2795) وطرفه في (2817) من طريق حميد عن انس به.

1568- اخرجه احمد (22/1) وعبد بن حميد ص (39) حديث (27) عن عبد الله بن لهيعة بن عقبة الحضرمي' عن عطاء بن دينار' عن ابي يزيد الخولاني قال: سمعت فضالة بن عبيد' عن عمر بن الخطاب به.

متن حدیث: اَلشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهُ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ قَالَ فَمَا اَدْرِىْ اَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِى الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِى الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِى الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ

قول امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ قَدْ رَوٰى سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّقَالَ عَنْ اَشْيَاخٍ مِّنْ خَوْلَانَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ يَزِيْدَ وقَالَ عَطَاءُ بْنُ دِيْنَارٍ لَّيْسَ بِهٖ بَاْسٌ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: شہید چار طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ مؤمن جس کا ایمان مضبوط ہو اور وہ دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کو سچ ثابت کرے اور شہید ہو جائے یہ وہ شخص ہے: قیامت کے دن لوگ نگاہیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھیں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (عملی طور پر کر کے دکھایا) اس طرح اور پھر آپ کی ٹوپی گر گئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ علم نہیں ہے: ٹوپی گرنے والے الفاظ کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے۔

دوسرا وہ مؤمن شخص جس کا ایمان مضبوط ہو اور دشمن کے مقابلے میں خوف کی وجہ سے اس کی یہ کیفیت ہو کہ گویا اس کی جلد کو کانٹوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے پھر ایک تیر اسے آ کر لگے اور وہ شہید ہو جائے۔

تیسرا وہ مؤمن شخص جس کے نیک اور برے اعمال خلط ملط ہو چکے ہوں اور جب وہ دشمن کے سامنے آئے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے شہید ہو جائے یہ تیسرا درجہ ہے۔

چوتھا وہ مؤمن شخص ہے جو گنہگار ہو لیکن اس کے باوجود دشمن کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے شہید کر دیا جائے یہ چوتھے درجے میں ہوگا۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عطاء بن دینار سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: سعید بن ابوایوب نے اس روایت کو عطاء بن دینار کے حوالے سے خولان سے تعلق رکھنے والے کچھ بزرگوں سے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس کی سند میں ابویزید سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: عطاء بن دینار سے روایت نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي غَزْوِ الْبَحْرِ

باب 14: سمندری جنگ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1569 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكٌ عَلَى الْاَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نَحْوَ مَا قَالَ فِي الْاَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِينَ قَالَ فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیحِ راوی: وَأُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ هِيَ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ وَّهِيَ خَالَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے وہ آپ کو کھانا کھلایا کرتی تھیں' سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا اور آپ کے سر سے جوئیں نکالنے لگیں اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے جب آپ بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے' سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے میری امت کے کچھ افراد پیش کیے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنے کے لئے اس سمندر پر یوں سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جس طرح بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں (سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر لے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعائے خیر کر دی پھر آپ سر رکھ کر سو گئے پھر جب آپ بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں'

1569- اخرجه البخاري (13/6) كتاب الجهاد والسير' باب: الدعاء بالجهاد والشهادة للرجال والنساء - (2788'2789) ومسلم (664/6'667) كتاب الامارة' باب: (1912/160) وابو داؤد (9/2) كتاب الجهاد: باب: فضل الغزو في البحر' حديث (2491) والنسائي (40/4) كتاب الجهاد' باب فضل الجهاد في البحر والدارمي (210/2) كتاب الجهاد' باب: في فضل غزاة البحر احمد (361/6'423) عن يحيىٰ بن سعيد' عن محمد بن يحيىٰ بن حبان' عن انس بن مالك عن ام حرام بنت ملحان به۔

یارسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کر رہے ہوں گے اس کے بعد آپ نے اسی طرح کی بات ارشاد فرمائی جو آپ نے پہلے لوگوں کے بارے میں بیان کی تھی۔

سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کرے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پہلے والوں میں شامل ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی عہد حکومت میں سمندری جنگ میں شریک ہوئی تھیں اور اسی دوران ان کا انتقال ہو گیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سیّدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا، سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يُّقَاتِلُ رِيَاءً وَّلِلدُّنْيَا

باب 15: جو شخص دکھاوے کے لئے یا دنیا کے لئے جنگ میں حصہ لے

1570 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَّيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَّيُقَاتِلُ رِيَاءً فَاَىُّ ذٰلِكَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو بہادری ظاہر کرنے کے لئے یا ریاکاری کی وجہ سے یا دکھاوے کے لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے: ان میں سے کون اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس لئے جنگ میں حصہ لے کہ اللہ تعالیٰ کا دین سربلند ہو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شمار ہوگا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1571 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِىُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ

1570- اخرجه البخاری (33/6) کتاب الجهاد والسير' باب: من قاتل لتكون كلمة الله هي العلياء' حديث (2810) ومسلم (645/6) کتاب الامارة' باب: من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله (904/150) وابو داؤد (18/2) كتاب الجهاد: باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا' حديث (2517) والنسائی (23/6) کتاب الجهاد' باب: من قاتل لتكون كلمة الله هي العلياء' وابن ماجه (931/2) کتاب الجهاد' باب: النية في القتال' حديث (2783) وعبد بن حميد ص (195) حديث (553) واحمد (392/4'417) عن شقيق بن سلمة ابی وائل عن ابی موسیٰ الاشعری۔

1571- اخرجه البخاری (15/1) کتاب بدء الوحی' باب: كيف كان بدء الوحي' حديث (1) ومسلم (657/6'الابی) کتاب الامارة' باب: قوله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنيات- حديث (1907/155) وابو داؤد (670/1) کتاب الطلاق' باب: فيما عني به الطلاق والنيات' حديث (2201) والنسائی (58/1) کتاب الطهارة' باب: النية في الوضوء' وابن ماجه (1413/2) کتاب الزهد' باب: النية حديث (4227) وابن خزيمة (73/1) کتاب الوضوء' باب: ايجاب احداث النية للوضوء' والغسل' حديث (142) والحميدی (16/1) حديث (28) واحمد (25/1'43) عن يحيیٰ بن سعيد' قال: اخبرنی محمد بن ابراهيم بن الحارث التيمي' انه سمع علقمة بن وقاص الليثي عن عمر بن الخطاب به۔

بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ هٰذَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ يَّنْبَغِىْ اَنْ نَّضَعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِىْ كُلِّ بَابٍ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اعمال کی جزاء کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔ آدمی کو وہی ثواب ملتا ہے' جو اس نے نیت کی ہو جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جو شخص دنیا کے لئے ہجرت کرے تاکہ اسے حاصل کر لے یا کسی عورت کی وجہ سے ہجرت کرے تاکہ اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس کی طرف اس نے (نیت کر کے ہجرت) کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر آئمہ نے اس روایت کو یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے ہم اس روایت کو صرف یحییٰ بن سعید سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

شیخ عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: ہمیں چاہیے کہ ہم اس حدیث کو ہر باب کے آغاز میں نقل کریں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ فَضْلِ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 16: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح شام جانے کی فضیلت

1572 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: غَدْوَةٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِى الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ اَيُّوْبَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1572- اخرجه البخاری (7/6) کتاب الجهاد والسير' باب: الغدوة والروحة فی سبيل الله- حديث (2792) ومسلم (608/6) كتاب الامارة' باب: فضل الغدوة والروحة فی سبيل الله' حديث (113-1881/114) والنسائی (15/6) كتاب الجهاد' باب: فضل غدوة فی سبيل الله عزوجل وابن ماجه (921/2) كتاب الجهاد' باب: فضل الغدوة والروحة فی سبيل الله عزوجل' حديث (2756) وعبد بن حميد ص (168) حديث (456) والحميدی (415/2) حديث (930) واحمد (433/3)(335/5) عن ابی حازم عن سهل بن سعد الساعدی۔

◆◆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح کے وقت جانا دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1573 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِّقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ اَبُوْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَّاسْمُهٗ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ وَّاَبُوْ حَازِمٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هُوَ اَبُوْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيُّ الْكُوْفِيُّ وَاسْمُهٗ سَلْمَانُ وَهُوَ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح کے وقت جانا یا شام کے وقت جانا دنیا میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

وہ ابوحازم جنہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں' وہ ابوحازم زاہد ہیں جو مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔ ان کا نام سلمہ بن دینار ہے۔

ابوحازم نامی راوی جنہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں' ان کا نام سلمان ہے اور یہ عزہ اشجعیہ کے غلام ہیں۔

1574 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِّنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَاَعْجَبَتْهُ لِطِيْبِهَا فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

1573- اخرجه ابن ماجه (921/2) كتاب الجهاد' باب: فضل الغدوة والروحة في سبيل الله عزوجل' حديث (2755) قالا' حدثنا ابو خالد الاحمر' عن ابن عجلان' عن ابي حازم عن ابي هريرة به۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مُقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب ایک گھاٹی کے پاس سے گزرے جہاں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا انہیں یہ جگہ بہت پسند آئی انہوں نے آرزو کی کاش وہ لوگوں سے الگ ہوکر اس گھاٹی میں رہیں لیکن پھر انہوں نے یہ سوچا کہ میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت لئے بغیر ایسا نہیں کروں گا۔ جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرنا کیونکہ کسی شخص کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھڑے ہونا اس کے اپنے گھر میں ستر برس تک نفل نمازیں ادا کرنے سے بہتر ہے کیا تم لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کردے اور تمہیں جنت میں داخل کرے تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ میں حصہ لو جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک اونٹنی کا دودھ دوہنے جتنے عرصے کے لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

1575 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ يَدِهٖ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَّلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح کے وقت جانا یا شام کے وقت جانا دنیا اور اس میں موجود ہر چیز کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے اور جنت کی اتنی جگہ جو کسی شخص کی کمان جتنی ہو یا ہاتھ رکھنے جتنی ہو یہ دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے اور اگر جنت کی خواتین میں سے کوئی ایک عورت دنیا کی طرف جھانک لے تو آسمان وزمین کے درمیان موجود ہر چیز کو روشن کردے اور اس پوری جگہ کو خوشبو سے بھر دے اور اس کے سر کی اوڑھنی دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

1574- اخرجه احمد (524،446/2) عن هشام بن سعد، عن سعيد بن ابى هلال، عن ابن ابى ذباب، عن ابى هريرة به.

1575- اخرجه البخاري (17/6) كتاب الجهاد والسير: باب: الغدوة والروحة فى سبيل الله- حديث (2792) وابن ماجه (921/2) كتاب الجهاد: باب: فضل الغدوة والروحة فى سبيل الله عزوجل' حديث (2757) واحمد (263،141/3) عن حميد عن انس به.

بَابُ مَا جَآءَ اَىُّ النَّاسِ خَيْرٌ

باب 17: کون سے لوگ زیادہ بہتر ہیں؟

1576 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِىْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِىْ غُنَيْمَةٍ لَّهٗ يُؤَدِّىْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُّسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِىْ بِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تمہیں سب سے بہتر لوگوں کے بارے میں بتاؤں؟ ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ لیتا ہے (اور نکل کھڑا ہوتا ہے) کیا میں تمہیں بتاؤں جو شخص اس کے بعد ہوگا؟ یہ وہ شخص ہے' جو اپنی بکریاں لے کر لوگوں سے الگ ہو جاتا ہے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرتا ہے کیا میں تمہیں سب سے بدترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے' جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ سَاَلَ الشَّهَادَةَ

باب 18: جو شخص شہادت کی دعا مانگے

1577 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِىُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيْرٍ الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهٖ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ

1576- اخرجه النسائى (83/5) كتاب الزكوٰة: باب: من يسأل بالله ولا يعطى به والدارمى (201/2) كتاب الجهاد، باب: افضل الناس رجل ممسك براس فرسه فى سبيل الله، وعبد بن حميد ص (223) حديث (668) واحمد (237/1، 319) عن عطاء بن يسار، عن ابن عباس به.

1577- اخرجه مسلم (662/6) كتاب الامارة، باب: استحباب طلب الشهادة فى سبيل الله تعالٰى، حديث (1909/157) والنسائى (36/6) كتاب الجهاد، باب: مسالة الشهادة، وابن ماجه (935/2) كتاب الجهاد، باب: القتال فى سبيل الله سبحانه تعالٰى، حديث (2797) والدارمى (205/2) كتاب الجهاد: باب: فيمن سال الله الشهادة قالا: حدثنا عبد الرحمن بن شريح، ان سهل بن ابى امامة بن سهل بن حنيف حدثه عن ابيه عن سهل بن حنيف به، واخرجه ابوداؤد (476/1) كتاب الصلوٰة باب: فى الاستغفار، حديث (1520) عن ابى امامة بن سهل بن حنيف عن ابيه به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ يُكْنٰى اَبَا شُرَيْحٍ وَهُوَ اِسْكَنْدَرَانِيٌّ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

◆◆ حضرت سہل بن حنیف نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگے اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مرتبے پر فائز کرے گا۔ اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر فوت ہوا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت سہل بن حنیف سے منقول ہونے کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن شریح کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

عبداللہ بن صالح نے اس روایت کو عبدالرحمٰن بن شریح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

عبدالرحمٰن شریح کی کنیت ابوشریح ہے اور یہ اسکندرانی ہیں۔

اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

1578 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ فِىْ سَبِيْلِهٖ صَادِقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ الشَّهِيْدِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا سا اجر عطا کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْمُجَاهِدِ وَالنَّاكِحِ وَالْمُكَاتَبِ وَعَوْنِ اللّٰهِ اِيَّاهُمْ

باب 19: مجاہد، نکاح کرنیوالے اور مکاتب کا بیان اور ان لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد

1579 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ اَلْمُجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِىْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ

1578- اخرجه النسائي (25/6) كتاب الجهاد' باب: ثواب من قاتل في سبيل الله فواق ناقة' وابن ماجه (933/2) كتاب الجهاد' باب: القتال في سبيل الله سبحانه' حديث (2792) والدارمي (201/2) كتاب الجهاد' باب: من قاتل في سبيل الله فواق ناقة' واحمد (243'235'230/5) عن مالك بن يخامر عن معاذ بن جبل به.

1579- اخرجه النسائي (15/6) كتاب الجهاد' باب: فضل الروحة في سبيل الله عزوجل وابن ماجه (841/2) كتاب العتق' باب: المكاتب' حديث (2518) واحمد (437'251/2) عن محمد بن عجلان' عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة به.

الَّذِىْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◄► حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا شخص، دوسرا وہ مکاتب شخص جو ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ نکاح کرنے والا شخص جو پاکدامن رہنا چاہتا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يُّكْلَمُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 20: جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی کر دیا جائے

1580 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِىْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄► حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی کر دیا جائے اور اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے: کسے اس کی راہ میں زخمی کیا گیا ہے، جب وہ شخص قیامت کے دن آئے گا، تو اس زخم کا رنگ خون جیسا ہوگا، لیکن اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔

1581 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَاتَلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

1580- اخرجه ابن ماجه (934/2) كتاب الجهاد، باب: القتال فى سبيل الله سبحانه وتعالىٰ رقم (3759) واحمد (391/2، 398، 399، 400، 512، 502، 531، 537) والدارمي (205/2) كتاب الجهاد: باب: فضل من جرح فى سبيل الله.

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اونٹنی کا دودھ دو ہنے جتنے عرصے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی زخم آ جائے یا کوئی چوٹ لگ جائے' تو وہ شخص قیامت کے دن اس سے زیادہ بڑے زخم کو ساتھ لے کر آئے گا جس کا رنگ زعفران جیسا ہوگا' اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ

باب 21: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟

1582 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ اَوْ اَیُّ الْاَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ اَیُّ شَیْءٍ قَالَ الْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِيْلَ ثُمَّ اَیُّ شَیْءٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے (یا شاید یہ الفاظ ہیں) کون سا عمل زیادہ بہتر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا' عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد عمل کی کوہان ہے۔ (یعنی سب سے بلند ترین عمل ہے) عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر مقبول حج ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ اَنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ

باب 22: جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں

1583 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1583- اخرجه مسلم (1511/3) كتاب الامارة: باب: ثبوت الجنة للشهيد' حديث (1902/146) واحمد (410/396)

متن حدیث: إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ ءَ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ

توضیح راوی: وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ اسْمُهُ

ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو دشمن کا سامنا ہونے کے وقت یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں' حاضرین میں سے ایک صاحب جو بظاہر مفلوک الحال لگ رہے تھے انہوں نے دریافت کیا: آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے' تو حضرت ابوموسیٰ نے یہ جواب دیا: جی ہاں۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ صاحب اپنے ساتھیوں کے پاس گئے اور بولے میں تم لوگوں کو سلام کرتا ہوں' پھر انہوں نے اپنی تلوار کی میان کو توڑا اور دشمن کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابوعمران جونی نامی راوی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔ ابوبکر بن ابوموسیٰ نامی راوی کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: ان کا نام یہی (یعنی ابوبکر) ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ

باب 23: کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟

1584 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متن حدیث: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

1584- اخرجه البخاری (8/6) کتاب الجهاد والسیر' باب: افضل الناس مومن مجاهد بنفسه- الخ' حدیث (2786) طرفه فی حدیث (6494) ومسلم (1503/3) کتاب الامارة' باب: فضل الجهاد والرباط حدیث (1888/122) وابو داؤد (5/3) کتاب الجهاد: باب: فی ثواب الجهاد' حدیث (2485) والنسائی (11/6) کتاب الجهاد: باب: فضل من یجاهد فی سبیل الله بنفسه وماله' حدیث (3105) وابن ماجه (1316/2) کتاب الفتن' باب: العزلة' حدیث (3978) واحمد (16/3'37'56'88) وعبد بن حمید ص (301) حدیث (975)

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے لوگوں نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ مؤمن ہے' جو کسی گھاٹی میں رہے اور اپنے پروردگار سے ڈرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ فِیْ ثَوَابِ الشَّهِیْدِ

باب 24: شہید کا ثواب

1585 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا يَقُوْلُ حَتّٰى اُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِمَّا يَرٰى مِمَّا اَعْطَاهُ مِنَ الْكَرَامَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت کے رہنے والے کسی بھی شخص کی یہ آرزو نہیں ہوگی کہ وہ دنیا میں واپس جائے صرف شہید ہی یہ آرزو کرے گا' کیونکہ وہ اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا میں جائے وہ یہ کہے گا کہ مجھے دس مرتبہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کیا جائے ایسا اس وجہ سے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جو بزرگی عطا کی ہوگی جب وہ اس کو دیکھے گا' تو پھر یہ آرزو کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1586 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

1585- اخرجه البخاري (39/6) كتاب الجهاد والسير' باب: تمنى المجاهد ان يرجع الى الدنيا' حديث (2817) ومسلم (1398/3) كتاب الامارة' باب: فضل الشهادة في سبيل الله' حديث (1877/109) والدارمي (206/2) كتاب الجهاد: باب: ما يعني الشهيد من الرجعة' واحمد (103/3'251'173'276'289) وعبد الله بن احمد في الزوائد (278/3) وعبد بن حميد ص (353) حديث (1167)

1586- اخرجه ابن ماجه (935/2-936) كتاب الجهاد' باب: فضل الشهادة في سبيل الله' حديث (2799) واحمد (131/4)

متن حدیث: لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقَارِبِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شہید کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چھ خصوصیات حاصل ہوتی ہیں۔ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے کے ساتھ ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ وہ جنت میں اپنے مخصوص ٹھکانے کو دیکھ لیتا ہے۔ وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا' وہ قیامت کے دن کی بھیانک وحشت سے محفوظ رہے گا' اس کے سر پر یاقوت سے جڑا ہوا وقار کا تاج رکھا جائے گا' جو دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے اور اسے بڑی آنکھوں والی بہتر (72) حوریں نکاح میں دی جائیں گی اور اس شخص کے ستر رشتے داروں کے بارے میں اس کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْمُرَابِطِ

باب 25: پہریدار کی فضیلت

1587 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَرَوْحَةٌ يَّرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ لَغَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کے لئے پہرہ دینا' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے' ایک دن صبح کے وقت یا شام کے وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں چلنا' دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے اور جنت میں کوڑا رکھنے کی جگہ' دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1588 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ

متن حدیث: قَالَ مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ فِيْ مُرَابَطٍ لَّهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلٰى

1588- تفرد به الترمذي' من طريق ابن ابي عمر' قال: حدثنا سفيان بن عيينة' قال: حدثنا محمد بن المنكدر' قال: مر سلمان الفارسي بشر حبيل بن السمط-' فذكره- ينظر تحفة الاشراف (34/4) حديث (4510) واخرجه مسلم (670،669/6- الابي) كتاب الامارة' باب: فضل الرباط في سبيل الله عزوجل حديث (1913/163) كتاب الجهاد' باب: فضل الرباط' واحمد (441/5) من طريق شرحبيل بن السمط' عن سلمان قال' سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول- فذكره.

اَصْحَابِهٖ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ يَا ابْنَ السِّمْطِ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ وَرُبَّمَا قَالَ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ وَمَنْ مَاتَ فِيْهِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَنُمِّيَ لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ شرحبیل بن سمط کے پاس سے گزرے جو اپنے مورچے میں پہرہ دے رہے تھے۔ یہ کام ان کے اور ان کے ساتھیوں کے لیے بہت دشوار تھا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سمط کے بیٹے! کیا میں تمہیں وہ حدیث سناؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے تو شرحبیل نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا' ایک ماہ کے روزوں اور (رات بھر نوافل میں) قیام سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) بہتر ہے۔ جو شخص اس دوران میں فوت ہو جائے وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ ہو جائے گا اور قیامت تک اُس کا عمل پھلتا پھولتا رہے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

1589 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ لَّقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ وَّاِسْمٰعِيْلُ بْنُ رَافِعٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُ هُوَ ثِقَةٌ مُّقَارِبُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ سَلْمَانَ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی جہاد کا نشان لئے بغیر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو گویا وہ اپنے دین میں کمی کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔

ولید بن مسلم نامی راوی کی نقل کردہ یہ روایت جو اسمٰعیل بن رافع سے منقول ہے۔ یہ "غریب" ہے۔ اسمٰعیل بن رافع کو بعض محدثین نے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ صاحب ثقہ ہیں البتہ مقارب الحدیث ہیں۔

1589- اخرجه ابن ماجه (923/2) كتاب الجهاد: باب: التغليظ من ترك الجهاد' حديث (2763)

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔
حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کی سند متصل نہیں ہے۔
کیونکہ محمد بن منکدر نامی راوی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔
یہی روایت ایوب بن موسیٰ کے حوالے سے مکحول شرحبیل بن سمط حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1590 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبُوْ عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَا لِي اَنْ اُحَدِّثَكُمُوهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ اَبُوْ صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ اسْمُهُ تُرْكَانُ

◆◆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا' انہوں نے فرمایا: میں نے تم لوگوں سے ایک حدیث چھپا کر رکھی ہوئی تھی جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی تھی' اس اندیشے کے تحت کہ تم لوگ مجھ سے الگ ہو جاؤ گے پھر مجھے یہ مناسب لگا کہ میں وہ حدیث تمہیں سنا دوں تاکہ ہر شخص اپنی ذات کے بارے میں فیصلہ کر لے جو اسے مناسب لگے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن (سرحد پر) پہرہ دینا دیگر جگہوں پر ایک ہزار دن گزارنے سے بہتر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابوصالح نامی راوی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' ان کا ترکان ہے۔

1591 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

1590- اخرجه النسائي (39/6) كتاب الجهاد' باب: فضل الرباط' حديث (3169'3167) والدارمي (211/2) كتاب الجهاد' باب: فضل من رابط' واحمد (75'65'62/1) وعبد الله بن احمد في الزوائد (66/1)

1591- اخرجه النسائي (36/6) كتاب الجهاد: ما يجد الشهيد من الالم' حديث (3161) وابن ماجه (937/2) واحمد (297/2) والدارمي (205/2) كتاب الجهاد' باب: فضل الشهيد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شہید کو قتل ہوتے وقت اتنی ہی تکلیف محسوس ہوتی ہے جتنی کسی شخص کو چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

1592 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جَمِيْلٍ الْفِلَسْطِيْنِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَيْسَ شَىْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَاَثَرَيْنِ قَطْرَةٌ مِّنْ دُمُوْعٍ فِىْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِىْ فَرِيْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی بھی چیز دو قطروں سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلنے والے آنسو کا قطرہ اور ایک خون کا وہ قطرہ جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہایا گیا ہو جہاں تک دو نشانات کا تعلق ہے۔ (جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں) تو ایک نشان وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں (زخم کی شکل میں) آئے اور ایک نشان وہ جو اللہ تعالیٰ کے فرض کی وجہ سے (ماتھے پر سجدے کے نشان کی صورت میں) ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

كِتَابُ الْجِهَادِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

جہاد کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِأَهْلِ الْعُذْرِ فِي الْقُعُوْدِ

باب 1: معذور لوگوں کا جہاد میں شریک نہ ہونا

1593 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ اَوِ اللَّوْحِ فَكَتَبَ (لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) وَعَمْرُو ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَقَالَ هَلْ لِيْ مِنْ رُخْصَةٍ فَنَزَلَتْ (غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ)

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس (کسی جانور کے) شانے کی ہڈی یا کوئی تختی لاؤ (راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے (یہ آیت) تحریر کروائی۔

"اہل ایمان میں سے بیٹھے رہنے والے لوگ برابر نہیں ہیں"

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کی پشت کے پیچھے موجود تھے انہوں نے عرض کی: کیا میرے لئے کوئی رخصت ہے تو یہ آیت نازل ہوئی:

"وہ لوگ جنہیں کوئی ضرر نہ ہو"۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" اور سلیمان تیمی کی ابواسحاق سے روایت کرنے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1593- اخرجه البخاری (53/6) کتاب الجهاد والسیر باب: قول الله تعالیٰ (لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر-) حدیث (2831) واطرافه فی (4593-4594-4990) والنسائی (10/6) کتاب الجهاد باب: فضل المجاهدین علی القاعدین حدیث (3101) واحمد (282/4، 284، 290، 299) والدارمی (209/2) کتاب الجهاد باب: العذر فی التخلف عن الجهاد من طریق ابی اسحق فذکره۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ خَرَجَ فِي الْغَزْوِ وَتَرَكَ اَبَوَيْهِ

باب 2: جو شخص اپنے والدین کو چھوڑ کر جنگ میں چلا جائے

1594 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْاَعْمَى الْمَكِّيُّ وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ

◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے کے لئے حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان دونوں کی خدمت کا جہاد کرو۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوعباس نامی راوی نابینا مکی شاعر ہیں اور ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ وَحْدَهُ سَرِيَّةً

باب 3: جس شخص کو تنہا کسی مہم پر روانہ کیا جائے

1595 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ

متنِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ (اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

◆ ابن جریج اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

1594- اخرجه البخاري (162/6) كتاب الجهاد والسير' باب: اذا حمل على فرس فرآها تباع' حديث (3004) وطرفه في (5972) ومسلم (1975/4) كتاب البر والصلة والاداب' باب: والوالدين' وانهما احق به' حديث (2549/5) والنسائي (10/6) كتاب الجهاد' باب: لرخصة في التخلف لمن له والدان' حديث (3103) واحمد (193'165/2) والحميدي (268/2) حديث (585) من طريق حبيب بن ابي ثابت به.

1595- اخرجه البخاري (102'101/8) كتاب التفسير' باب: اطيعوا الله' واطيعوا الرسول واولي الامر منكم' رقم (4584) ومسلم (1465/3) كتاب الامارة' باب: وجوب طاعة الامراء في غير معصية- رقم (1834/31) وابو داؤد (40/3) كتاب الجهاد' باب: في الطاعة رقم (2624).

''تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے اولی الامر کی اطاعت کرو''

تو حضرت عبداللہ بن حذافہ نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک مہم پر روانہ کیا تھا۔

یہ بات یعلیٰ بن مسلم نے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف ابن جریج سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ

باب 4: آدمی کا تنہا سفر کرنا مکروہ ہے

1596 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَرٰى رَاكِبٌ بِلَيْلٍ يَّعْنِيْ وَحْدَهٗ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تنہا (سفر کرنے) کے بارے میں مجھے جو علم ہے اگر لوگوں کو پتہ چل جائے تو کبھی بھی کوئی شخص رات کے وقت سفر نہ کرے۔ (یعنی تنہا سفر نہ کرے)

1597 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَّالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَاصِمٍ

توضیحِ راوی: وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ ثِقَةٌ صَدُوْقٌ وَّعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ لَا اَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا وَّحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک سوار شیطان ہوتا ہے دو سوار دو شیطان ہوتے ہیں اور تین سوار حقیقتاً سوار ہوتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1596- اخرجه البخاری (160/6) كتاب الجهاد والسير' باب: السير وحده' حديث (2998) وابن ماجه (1239/2) كتاب الادب' باب: كراهية الوحدة' حديث (3768) واحمد (120'112'111'86'60'24'23/2) وابن خزيمة (151/4) حديث (2569) والحميدى (292/2) حديث (661) عن طرق عن عاصم به.

1597- اخرجه مالك فى الموطا (978/2) كتاب' الاستئذان باب: ما جاء فى الواحدة فى السفر للرجال والنساء' حديث (35) وابو داؤد (36/4) كتاب الجهاد' باب: فى الرجل يسافر وحده' حديث (2607) واحمد (214'186/2) من طريق عمرو بن شعيب' عن ابيه' عن جده "مرفوعاً".

ہم اس روایت کوصرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو عاصم نامی راوی کے حوالے سے منقول ہے۔
عاصم نامی راوی عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرو ہیں۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْكَذِبِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

باب 5: جنگ کے دوران جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے کی اجازت

1598 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ غَزَا

باب 6: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا بیان آپ نے کتنے غزوات میں شرکت کی؟

1599 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَّاَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ اِلٰى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَقِيلَ لَهٗ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهٗ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ اَيَّتُهُنَّ كَانَ اَوَّلَ قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرِ اَوِ الْعُشَيْرَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

1599– اخرجه البخاری (183/6) كتاب الجهاد والسير، باب: الحرب خدعة، حديث (3030) ومسلم (1361/3) كتاب الجهاد والسير، باب: جواز الخداع، فى الحرب، حديث (1739/17) وابو داؤد (43/3) كتاب الجهاد، باب: المكر فى الحرب، حديث (2636) والحميدى (519/2) حديث (1237) من طريق سفيان بن عيينة، قال: حدثنا، عمرو بن دينار، فذكره۔

1599– اخرجه البخارى (326/7) كتاب المغازى، باب: غزوة العشيرة، او العسيرة، حديث (3949) وطرفاه فى (4404، 4471) ومسلم (1447/3) كتاب الجهاد والسير، باب: عدد غزوات النبى صلى الله عليه وسلم، حديث (143)(143، 144/1254) واحمد (368/4، 370، 374) من طريق ميمون ابى عبد الله، قال: سمعت زيد بن ارقم يقول– فذكره۔

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پہلو میں موجود تھا' ان سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوات میں شرکت کی ہے' تو انہوں نے جواب دیا: انیس غزوات میں' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کتنے غزوات میں آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی ہے' تو انہوں نے جواب دیا: سترہ غزوات میں' میں نے دریافت کیا: ان میں سب سے پہلا کون سا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''ذات العشیر'' (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ''ذات العشیرۃ''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِئَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب 7: جنگ کے وقت صفیں قائم کرنا اور ترتیب دینا

1608 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ

متنِ حدیث: عَبَّانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ سَمِعَ مِنْ عِكْرِمَةَ وَحِيْنَ رَاَيْتُهُ كَانَ حَسَنَ الرَّاْيِ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّازِيِّ ثُمَّ ضَعَّفَهُ بَعْدُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ بدر سے پہلے والی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مناسب مقامات پر کھڑا کر دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں' اس کا علم نہیں تھا۔

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: انہوں نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے انہیں (یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو) دیکھا ہے: محمد بن حمید رازی نامی راوی کے بارے میں پہلے ان کی رائے اچھی تھی' لیکن بعد میں انہوں نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب 8: جنگ کے وقت دعا کرنا

1601 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دشمن کے) لشکروں کے لئے دعائے ضرر کی اور یہ دعا کی۔

"اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے! جلدی حساب لینے والے تو (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کردے اور انہیں (یعنی ان کے قدم) اکھاڑ دے"۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَلْوِيَةِ

باب 9: چھوٹے جھنڈوں کا بیان

1602 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَمَّارٍ يَعْنِي الدُّهْنِيَّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ عَنْ شَرِيكٍ وقَالَ حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

حدیثِ دیگر: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّالْحَدِيثُ هُوَ هٰذَا

1601- اخرجه البخاری (124/6) کتاب الجهاد والسير، باب: الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، حديث (2933) واطرافه فی (2965، 3025، 4115، 6392، 7479) ومسلم (1363/3) كتاب الجهاد والسير، باب: استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو، حديث (21، 1742/22) وابن ماجه (935/2) كتاب الجهاد: باب: القتال فی سبيل الله، حديث (2796) واحمد (353/4، 355، 381) والحميدی (314/2) حديث (719) وابن خزيمة (238/4) حديث (2775) وعبد بن حميد (186) حديث (523) من طريق اسماعيل بن ابی خالد، فذكره۔

1602- اخرجه ابوداؤد (32/3) كتاب الجهاد، باب: فی الرايات والالوية، حديث (2592) والنسائی (200/5) كتاب مناسك الحج، باب: دخول مكة باللواء، حديث (2866) وابن ماجه (941/2) كتاب الجهاد، باب: لرايات والالوية، حديث (2817) من طريق يحيیٰ بن آدم، قال: حدثنا شريك، عن عمار الدهنی، عن ابی الزبير، فذكره۔

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَالدُّهْنُ بَطْنٌ مِّنْ بَجِيلَةَ وَعَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ هُوَ عَمَّارُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيُّ وَيُكْنٰى اَبَا مُعَاوِيَةَ وَهُوَ كُوْفِيٌّ وَّهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کا مخصوص جھنڈا سفید تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف یحییٰ بن آدم کی شریک نامی راوی سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں یحییٰ بن آدم سے منقول ہونے کے حوالے سے اس حدیث کا علم تھا۔

دیگر راویوں نے اسے شریک کے حوالے سے' عمار کے حوالے سے' ابوزبیر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اصل میں حدیث یہی ہے۔

''دھن'' بجیلہ قبیلے کا ایک خاندان ہے۔

عمار دہنی نامی راوی عمار بن معاویہ دہنی ہیں' ان کی کنیت ابومعاویہ ہے یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ سمجھے جاتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّايَاتِ

باب 10: بڑے جھنڈوں کا بیان

1603 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَسْاَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِّنْ نَّمِرَةٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّالْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي زَائِدَةَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ اسْمُهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَرَوٰى عَنْهُ اَيْضًا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى

◆◆ یونس بن عبید بیان کرتے ہیں: محمد بن قاسم نے مجھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں دریافت کروں تو انہوں نے بتایا: وہ سیاہ رنگ کا تھا اور چوکور تھا اور اس پر لکیریں بنی ہوئی تھیں۔

1603- اخرجه ابوداؤد (32/3) كتاب الجهاد: باب: في الرايات والالوية' حديث (2591) واحمد (297/4)

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔
یہ حدیث "حسن غریب" ہے، ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی نقل کے طور پر جانتے ہیں۔
ابو یعقوب ثقفی نامی راوی کا نام اسحٰق بن ابراہیم ہے۔
ان کے حوالے سے عبیدہ اللہ بن موسیٰ نے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

1604 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحٰقَ وَهُوَ السَّالِحَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ لَّاحِقَ بْنَ حُمَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَتْ رَايَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ ابو مجلز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا اور چھوٹے جھنڈے سفید تھے۔
یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن غریب" ہے، جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشِّعَارِ

باب 11: شعار (کوڈ ورڈ) کا بیان

1605 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَقُوْلُوْا حم لَا يُنْصَرُوْنَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ

اسنادِ دیگر: وَهٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِيْ إِسْحٰقَ مِثْلَ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ وَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ مہلب بن ابوصفرہ ان صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر دشمن رات کے وقت تم پر حملہ کردے تو تم لوگ (نشانی کے طور پر) یہ کہنا "حم لَا يُنْصَرُوْنَ"۔
اس بارے میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔
بعض راویوں نے ابواسحٰق کے حوالے سے اسی طرح روایت نقل کی ہے جیسا کہ ثوری نے نقل کی ہے۔

1604- اخرجه ابن ماجه (941/2) كتاب الجهاد، باب: الرايات والالوية، حديث (2818) من طريق ابي مجلز لاحق بن حميد يحدث فذكره.

1605- اخرجه ابوداؤد (33/3) كتاب الجهاد، باب: في الرجل ينادي بالشعار، حديث (2597) واحمد (65/4)(377/5) من طريق ابي اسحق، عن المهلب بن ابي صفرة، فذكره.

مہلب بن ابوصفرہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" حدیث کے طور پر بھی اسے نقل کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی صِفَةِ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 12: نبی اکرم ﷺ کی تلوار کا بیان

1606 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَیْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ

متنِ حدیث: قَالَ صَنَعْتُ سَیْفِیْ ... ی سَیْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَّزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهٗ صَنَعَ سَیْفَهٗ عَلٰی سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ فِیْ عُثْمَانَ ابْنِ سَعْدٍ الْكَاتِبِ وَضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی تلوار حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی تلوار کی مانند بنوائی تھی اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی تھی کہ انہوں نے اپنی تلوار نبی اکرم ﷺ کی تلوار کی طرح بنوائی ہے' جو بنوحنیف کی مخصوص تلواروں کی مانند تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کاتب کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے ان کے حافظے کے حوالے سے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب 13: جنگ کے وقت روزہ توڑ دینا

1607 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَاَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا بَلَغَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاٰذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَاَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَاَفْطَرْنَا اَجْمَعُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال جب نبی اکرم ﷺ "مرالظہران" کے مقام پر پہنچے تو

1606-اخرجه احمد (20/5) من طريق ابن سيرين' فذكره.

1607-اخرجه احمد (87'29/3) وابن خزيمة (264/3) حديث (2038) من طريق سعيد بن عبد العزيز' عن عطية بن قيس' عن قزعة' فذكره.

آپ نے ہمیں دشمن کا سامنا ہونے کی اطلاع دی اور ہمیں ہدایت کی کہ ہم روزہ توڑ دیں تو ہم سب لوگوں نے روزہ توڑ دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُرُوْجِ عِنْدَ الْفَزَعِ

باب 14: خطرہ کے وقت باہر نکلنا

1608 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جس کا نام مندوب تھا (واپس آ کر آپ نے ارشاد فرمایا) کوئی خطرے کی بات نہیں ہے ہم نے اس (گھوڑے کو) سمندر (کی طرح تیز رفتار) پایا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1609 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَّاَبُوْ دَاوُدَ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ

كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں خطرے کا اندیشہ ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا ایک گھوڑا عارضی

1608- اخرجه البخاری (285/5) کتاب الهبة' باب: من استعار من الناس الفرس' حديث (2627) واطرافه فی (2820'2857'2862'2866'2867' 2908'2968'2969'3040'6033'6212) ومسلم (1802/4'1803) كتاب الفضائل' باب: فی شجاعة النبی عليه السلام' وتقدمه للحرب' حديث (2307/49) وابو داؤد (297/4) كتاب الادب باب: ما روی فی الرخصة فی ذلك' حديث (4988) واحمد (170/3'274'180'291) والبخاری فی الادب المفرد (887) من طريق شعبة' عن قتادة' فذكره.

1609- اخرجه البخاری (81/6) كتاب الجهاد' والسير' باب: من قاد دابة غيره فی الحرب' حديث (2864) اطرافه فی (2874'2930'3042'4315'4316' 4317) ومسلم (1400/3) كتاب الجهاد والسير: باب: فی غزوة حنين' حديث (1776/78) واحمد (280/4'281'289'304) من طرق عن ابی اسحق' به.

طور پر لیا جس کا نام مندوب تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے تو خطرے کی کوئی بات نہیں دیکھی اور ہم نے اس (گھوڑے کو) سمندر کی طرح پایا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1610 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَاَجْوَدِ النَّاسِ وَاَشْجَعِ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَّهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت تھے سب سے زیادہ سخی تھے سب سے زیادہ بہادر تھے ایک مرتبہ رات کے وقت اہلِ مدینہ نے ایک آواز سنی اور اس کی وجہ سے گھبراہٹ کا شکار ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر اس طرف گئے۔ اس گھوڑے کی پشت پر کچھ نہیں تھا (یعنی گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار ہو کر گئے) نبی اکرم ﷺ نے اپنی تلوار لٹکائی ہوئی تھی (واپس آ کر آپ ﷺ نے) ارشاد فرمایا: تم لوگ گھبراؤ نہیں، تم لوگ گھبراؤ نہیں! پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے سمندر پایا ہے۔ (یعنی گھوڑے کو)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب 15: جنگ کے وقت ثابت قدمی اختیار کرنا

1611 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لَنَا رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا عُمَارَةَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَّلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ

1610- اخرجه البخاري (189/6) كتاب الجهاد والسير' باب: اذا فزعوا بالليل' حديث (470/10'3040) كتاب الأدب' باب: حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل' حديث (6033) والبخاري في الادب المفرد (300) ومسلم (1802/4) كتاب الفضائل: باب في شجاعة صلى الله عليه وسلم' وتقدمه للحرب' حديث (2037/48) وابن ماجه (926/2) كتاب الجهاد' باب: الخروج في النفير' حديث (2772) واحمد (271'185'147/3) وعبد بن حميد(398) حديث (1341) من طريق ثابت' فذكره.

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: اے ابوعمارہ! کیا آپ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے' تو انہوں نے جواب دیا: نہیں' اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری تھی بلکہ کچھ جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیر لی تھی جب ہوازن نے ان پر تیراندازی کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب نے اس کی لگام تھامی ہوئی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ رہے تھے۔

''میں نبی ہوں' اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے' میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں''۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1612 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: لَقَدْ رَاَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَّاِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے غزوہ حنین کے بارے میں اچھی طرح یاد ہے اس وقت دو گروہ تھے جو پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے تھے اور اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف **100** افراد رہ گئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث عبیداللہ نامی راوی سے منقول ہونے کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السُّيُوْفِ وَحِلْيَتِهَا

باب **16**: تلواروں کا بیان اور ان کی آرائش و زیبائش

1613 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ عَنْ هُوْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهٖ مَزِيْدَةَ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَّفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّجَدُّ هُوْدٍ اسْمُهٗ مَزِيْدَةُ الْعَصَرِيُّ

◄► حضرت مزیدہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال جب (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی تلوار پر سونا اور چاندی لگا ہوا تھا۔

طالب نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے چاندی کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: اس تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ھود نامی راوی کے دادا کا نام مزیدہ عصری ہے۔

1614 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَهٰكَذَا رُوِىَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

◄► حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی تلوار مبارک کا قبضہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہ روایت اسی طرح ہمام کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

بعض راویوں نے اسے قتادہ کے حوالے سے' سعید بن ابوالحسن کے حوالے سے روایت کیا ہے: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کی تلوار مبارک کا قبضہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الدِّرْعِ

باب 17: زرہ کا بیان

1615 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَانِ يَوْمَ اُحُدٍ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهٗ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَوْجَبَ طَلْحَةُ

1615- اخرجه احمد (165/1) عن محمد بن اسحق عن يحيىٰ بن عباد بن عبد الله بن الزبير' عن ابيه' عن جده عبدالله بن الزبير عن الزبير بن العوام به۔

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ وَالسَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما' حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزرہیں پہنی ہوئی تھیں یہ غزوہ احد کے دن کی بات ہے آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے' لیکن آپ چڑھ نہیں سکے' تو آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھ گئے جب آپ چٹان پر پہنچ گئے' تو راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا: طلحہ نے (اپنے لئے جنت) واجب کرلی ہے۔

اس بارے میں حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف محمد بن اسحٰق نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمِغْفَرِ

باب 18: خود کا بیان

1616 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقِيْلَ لَهٗ ابْنُ خَطَلٍ مُّتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُ كَبِيْرَ اَحَدٍ رَوَاهُ غَيْرَ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سر مبارک پر خود پہنا ہوا تھا آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: ابن خطل خانہ کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اسے قتل کردو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

صرف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اس کے علاوہ کسی بڑے محدث نے اسے روایت نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْخَيْلِ

باب 19: گھوڑوں کی فضیلت کا بیان

1616- اخرجه مالك (423/1) كتاب الحج' باب: جامع الحج' حديث (247) والبخاري (70/4) كتاب جزاء الصيد' باب: دخول الحرم ومكة بغير احرام (1846) والحديث اطرافه في (5808'4286'3044) ومسلم (989/2) كتاب الحج' باب: جواز دخول مكة بغير احرام' حديث (1307/450) وابو داؤد (59/3) كتاب الجهاد' باب: قتل الاسير ولا يعرض عليه السلام' حديث (2685) والنسائي (200/5) كتاب مناسك الحج' باب: دخول مكة بغير احرام' حديث (2867-2878) وابن ماجه (938/2) كتاب الجهاد' باب: السلاح' حديث (2805) والدارمي (221/2) كتاب السير' باب: كيف دخل النبي صلى الله عليه وسلم مكة' واحمد (109/3' 185' 164' 180' 324' 231' 232' 240) والحميدي (509/2) حديث (1212) وابن خزيمة (355/4) حديث (3063) عن ابن شهاب عن انس به.

1617 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجَرِيْرٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَعُرْوَةُ هُوَ ابْنُ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيُّ وَيُقَالُ هُوَ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّفِقْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْجِهَادَ مَعَ كُلِّ اِمَامٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت تک کے لئے گھوڑوں کی پیشانی میں بھلائی رکھ دی گئی ہے اجر اور غنیمت (کی شکل میں)۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت جریر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

عروہ نامی راوی عروہ بن ابوالجعد بارقی ہیں۔

ایک قول کے مطابق عروہ بن جعد ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ حکم بھی ثابت ہوتا ہے: جہاد قیامت تک برقرار رہے گا خواہ حکمران کوئی بھی ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ

باب 20: کون سا گھوڑا پسندیدہ ہے؟

1618 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شَيْبَانُ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

1617- اخرجه البخاری (64/6) كتاب الجهاد والسير' باب: الخليل معقود فی نواصيها الخير الی يوم القيامة' حديث (2850) والحديث اطرافی فی (2852'3119'3343) ومسلم (1493/3) كتاب الامارة' باب: الخليل فی نواصيها الخير الی يوم القيامة' حديث (1872/97) والنسائی (222/6) كتاب التجارات' باب: اتخاذ الماشية' حديث (2305) والدارمی (211/2'212) كتاب الجهاد' باب: فضل الخليل فی سبيل- واخرجه احمد (375/4'376) والحميدی (373/2) حديث (842) عن عامر الشعبی' عن عروة بن ابی الجعد به.

1618- اخرجه ابوداؤد (22/3) كتاب الجهاد' باب: فی ما يستحب فی الوان الخليل' حديث (3545) واخرجه احمد (272/1) عن شيبان' عن عيسیٰ بن علی بن عبد الله بن عباس عن ابيه عن ابن عباس به.

متن حدیث: يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سرخ رنگ کے گھوڑوں میں برکت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو شیبان نامی راوی نے نقل کی ہے۔

1619 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے بہترین گھوڑے وہ ہیں جو سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں اور ان کی پیشانی اور ناک کے قریب تھوڑی سی سفیدی ہوتی ہے اس کے بعد وہ گھوڑے ہیں جن کے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں اور پیشانی سفید ہوتے ہیں صرف دایاں ہاتھ سفید نہیں ہوتا اور اگر کالے رنگ والا گھوڑا نہ ہو تو اپنی صفات کا حامل سیاہی مائل سرخ گھوڑا (بہتر ہوتا ہے)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

باب 21: ناپسندیدہ گھوڑے

1620 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّخَعِيُّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1619- اخرجه ابن ماجه (933/2) كتاب الجهاد' باب: ارتباط الخيل في سبيل الله' حديث (2789) والدارمي (212/2) كتاب الجهاد: باب: ما يستحب من الخيل وما يكره' واحمد (300/5) عن يزيد بن ابي حبيب عن علي بن ابي رباح عن ابي قتادة به۔

1620- اخرجه مسلم (1494/3) كتاب الامارة' باب: ما يكره من صفات الخيل' حديث (1875/101) وابو داؤد (22/3) كتاب الجهاد' باب: ما يكره من الخيل' حديث (2547) والنسائي (219/6) كتاب الخيل' باب: الشكال في الخيل' حديث (3566-3567) وابن ماجه (933/2) كتاب الجهاد: باب: ارتباط الخيل في سبيل الله' حديث (2790) واخرجه احمد (250/2'436'476'457'460)

متن حدیث: اَنَّهٗ كَرِهَ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَاَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ اسْمُهٗ هَرِمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِىْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ اِذَا حَدَّثْتَنِىْ فَحَدِّثْنِىْ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنِىْ مَرَّةً بِحَدِيْثٍ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ فَمَا اَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ اس گھوڑے کو پسند نہیں کرتے تھے جس کے دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں پر سفید نشان ہو یا دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ پر نشان ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شعبہ نے اسے عبداللہ یزید کے حوالے سے ابوزرعہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

محمد بن حمید رازی نے اس روایت کو جریر کے حوالے سے عمارہ بن قعقاع کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ابراہیم نخعی نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: جب تم نے مجھے کوئی حدیث سنانی ہو تو ابوزرعہ کے حوالے سے سنایا کرو کیونکہ انہوں نے ایک مرتبہ مجھے ایک حدیث سنائی بعد میں میں نے دو سال بعد ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ایک حرف کی بھی غلطی نہیں کی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الرِّهَانِ وَالسَّبَقِ

باب 22: گھڑ دوڑ کا بیان

1621 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْرَى الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ وَّمَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِىْ زُرَيْقٍ وَّبَيْنَهُمَا مِيْلٌ وَّكُنْتُ فِيْمَنْ اَجْرٰى فَوَثَبَ بِىْ فَرَسِىْ جِدَارًا

1621- اخرجه مالك فى الموطا (467/2) كتاب الجهاد' باب: ما جاء فى الخليل والسابقة بينها' والنفقة فى الغزو' حديث (45) والبخارى (614/1) كتاب الصلوٰة' باب: هل يقال مسجد بنى فلان' حديث (420) والحديث اطرافه فى (2868'2869'2870'7336) ومسلم (1491/3) كتاب الامارة' باب: المسابقة بين الخليل وتضميرها' حديث (1870/95) وابو داؤد (29/3) كتاب الجهاد' باب: فى السبق' حديث (2575) والنسائى (226/6) كتاب الخليل' باب: اضمار الخليل للسبق' حديث (3584) وابن ماجه (5/2'11'55) والحميدى (301/2) حديث (684) عن نافع عن عمر به.

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَّعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا۔ جو حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک تھا ان دونوں کے درمیان چھ میل کا فاصلہ ہے اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کا مقابلہ ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنی زریق تک کروایا تھا اور ان دونوں کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اس میں حصہ لیا تھا اور میرا گھوڑا مجھے لے کر ایک دیوار پھلانگ گیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح حسن غریب'' ہے۔

1622 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ نَّافِعِ بْنِ اَبِىْ نَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا سَبَقَ اِلَّا فِىْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مقابلہ صرف تیراندازی میں اونٹوں کی دوڑ میں اور گھوڑوں کی دوڑ میں ہوسکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ اَنْ تُنْزَى الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ

باب 23: گدھے کے ذریعے گھوڑی کی جفتی کروانا مکروہ ہے

1623 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَهْضَمٍ مُّوْسٰى بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَّاْمُوْرًا مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَىْءٍ اِلَّا بِثَلَاثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُّسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نُنْزِىَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا عَنْ اَبِىْ جَهْضَمٍ فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ

1622- اخرجه ابوداؤد (29/3) كتاب الجهاد' باب: فى السبق: حديث (2574) والنسائى (227/6) كتاب الخيل' باب: السبق' حديث (3589) واخرجه احمد (385'256/2)

1623- اخرجه ابوداؤد (214/1) كتاب الصلوٰة' باب: قدر القراءة فى صلوٰة الظهر والعصر' حديث (808) والنسائى (89/1) كتاب الطهارة' باب: الامر با سباغ الوضوء' حديث (141) وابن ماجه (147/1) كتاب الطهارة' باب: ما جاء فى اسباغ الوضوء' حديث (426) واحمد (249'234'232'225/1) وابن خزيمة (89/1) حديث (175)

عَبَّاسٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ الثَّوْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّوَهِمَ فِيْهِ الثَّوْرِيُّ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (اللہ تعالیٰ کے) احکامات کے پابند تھے آپ نے ہم لوگوں کو بطور خاص خصوصیت کے ساتھ صرف تین چیزیں بتائیں آپ نے ہمیں ہدایت کی کہ ہم اچھی طرح وضو کریں اور ہم صدقے میں سے کچھ نہ کھائیں اور ہم گدھے کے ذریعے گھوڑی کی جفتی نہ کروائیں۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابوجہضم کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عباس کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ثوری سے منقول روایت محفوظ نہیں ہے اس میں ثوری کو وہم ہوا ہے۔

صحیح روایت وہ ہے جسے اسمٰعیل بن علیہ اور عبدالوارث بن سعید نے ابوجہضم کے حوالے سے عبداللہ بن عبیداللہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيْكِ الْمُسْلِمِيْنَ

باب 24: غریب مسلمانوں سے دعائے خیر کروانا (یا ان کے وسیلے سے فتوحات طلب کرنا)

1624 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اِبْغُوْنِيْ ضُعَفَائَكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مجھے اپنے ظاہری طور پر کمتر حیثیت کے لوگوں کے درمیان تلاش کرو کیونکہ کمزوروں کی وجہ سے ہی تم لوگوں کو رزق اور مدد ملتے ہیں۔

1624- اخرجه ابوداؤد (32/3) كتاب الجهاد، باب: في الانتصار برذل الخليل والضعفة، حديث (2594) والنسائي (45/6) كتاب الجهاد، باب: الاستنصار بالضعيف، حديث (3179) واحمد (198/5)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاَجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ

باب 25: گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانا

1625 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ وَاُمِّ حَبِيبَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: فرشتے ان سواروں کے ساتھ نہیں چلتے جن کے ساتھ کتا ہو یا گھنٹی موجود ہو۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ يُّسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

باب 26: جنگ کا امیر کسے بنایا جائے؟

1626 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ الْجَوَّابِ اَبُو الْجَوَّابِ عَنْ يُّونُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَ عَلٰى اَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ وَّعَلَى الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِى بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰى فِى رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ

1625- اخرجه مسلم (1672/3) كتاب اللباس والزينة' باب: كراهة الكلب والجرس فى السفر' حديث (2113/103) وابو داؤد (25/3) كتاب الجهاد: باب: فى تعليق الاجراس' حديث (2555) والدارمى (288/2) كتاب الاستئذان' باب: النهى عن الجرس واخرجه احمد (262/2' 311' 327' 343' 392' 444' 476) وابن خزيمة (146/4) حديث (2553) عن سهيل بن ابى صالح عن ابى هريرة به.

قولِ امام ترمذی: قَوْلُهُ يَشِي بِهٖ يَعْنِي النَّمِيْمَةَ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دولشکر روانہ کئے ان میں سے ایک کا امیر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور دوسرے کا امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور ارشاد فرمایا: جب جنگ شروع ہو تو علی (دونوں لشکروں کے مشترکہ) امیر ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعے کو فتح کیا انہوں نے وہاں سے ایک کنیز کو لیا اور (اس کے ساتھ صحبت کر لی) تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط بھیجا جس میں اس بات کا تذکرہ تھا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خط کو پڑھا تو آپ کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کے بارے میں تم لوگ کیا سمجھتے ہو؟ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں' تو میں نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں میں صرف ایک قاصد ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف احوص بن جواب کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حدیث کے الفاظ ''یشیء بہ'' کا مطلب چغلی کرنا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِمَامِ

باب 27: امام کا بیان

1627 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِىْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِىَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ مُوْسٰى

حکمِ حدیث: وَحَدِيْثُ اَبِىْ مُوْسٰى غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

وَّحَدِيْثُ اَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ حَكَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِىُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

1627- اخرجه البخاری (441/2) کتاب الجمعة' باب: الجمعة فی القری والمدن' حدیث (893) اطرافه فی (2409'2554'2558'2751' 5188'5200'7138) وفی الادب المفرد (208) ومسلم (1459/3) کتاب الامارة باب: فضیلة الامام العادل' وعقوبة الجائر' والحث علی الرفق بالرعیة' حدیث (1829/20) واحمد (54,5/2) وعبد بن حمید (242) حدیث (745) عن نافع' فذکره۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنِيْ بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّهٰذَا اَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّرَوٰى اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: اِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ هٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّاِنَّمَا الصَّحِيْحُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خبردار! تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر شخص سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ امیر لوگوں کا نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں حساب لیا جائے گا' عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس حوالے سے حساب لیا جائے گا' غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس حوالے سے حساب لیا جائے گا خبردار! تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائیگا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث بھی محفوظ نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابراہیم بن بشار راوی نے اسے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے' برید بن عبداللہ کے حوالے سے' ابوبردہ کے حوالے سے' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

محمد بن ابراہیم بن بشار نے اس روایت کو مجھے سنایا ہے۔

کئی راویوں نے اسے سفیان کے حوالے سے' برید کے حوالے سے' ابوبردہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اسحٰق بن ابراہیم نے معاذ بن ہشام کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' یہ بات نقل کی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ ہر نگران شخص سے حساب لے گا اس چیز کے بارے میں جس کا اس نے اسے نگران مقرر کیا تھا۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: روایت بھی محفوظ نہیں ہے۔

صحیح روایت وہ ہے' جو معاذ بن ہشام کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طَاعَةِ الْإِمَامِ

باب 28: حاکم وقت کی پیروی کرنا

1628 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةِ

متنِ حدیث: قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهٖ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهٖ قَالَتْ فَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى عَضَلَةِ عَضُدِهٖ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا مَا اَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اُمِّ حُصَيْنٍ

◆◆ سیّدہ ام حصین احمسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے دوران خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اس وقت آپ نے چادر اوڑھی ہوئی تھی اور آپ نے اس کو اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹا ہوا تھا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: (میں آپ سے اتنے فاصلے پر تھی) کہ آپ کے بازو کے پٹھوں کی حرکت کو دیکھ سکتی تھی میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اگر چہ تم پر کسی حبشی شخص کو حاکم بنایا جائے جس کا کان کٹا ہوا ہو تو تم اس کی بھی اطاعت و فرمانبرداری کرو جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تمہارے لئے قائم رکھے"۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے سیّدہ ام حصین رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

باب 29: خالق کی نافرمانی کے حوالے سے مخلوق کی اطاعت نہیں کی جائے گی

1629 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ

1628- اخرجه احمد (402/6، 403) والحميدى (174/1) حديث (359) من طريق يونس بن ابى اسحق عن العيزار بن حريث، فذكره.

1629- اخرجه البخارى (135/6) كتاب الجهاد والسير، باب: السمع والطاعة للامام، حديث (2955) وطرفه فى (7144) ومسلم (1469/3) كتاب الامارة، باب: وجوب طاعة الامراء فى غير معصية، وتحريمها فى المعصية، حديث (1839/38) وابو داؤد (41/3) كتاب الجهاد، باب: فى الطاعة، حديث (2626) وابن ماجه (956/2) كتاب الجهاد، باب: لا طاعة فى معصية الله، حديث (2864) والنسائى (160/7) كتاب البيعة، باب: جزاء من امر بمعصية فاطاع، حديث (4606) من طريق نافع، فذكره.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّالْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ مسلمان کو کوئی بات پسند ہو یا ناپسند ہو اطاعت و فرمانبرداری اس پر لازم ہے' جب تک اسے (اللہ تعالیٰ کی) کسی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے کیونکہ اس صورت میں اطاعت و فرمانبرداری اس پر لازم نہیں ہوگی۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1630 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي يَحْيٰى عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کی لڑائی کروانے سے منع کیا ہے۔

1631 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي يَحْيٰى عَنْ مُّجَاهِدٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّيُقَالُ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ قُطْبَةَ

اختلافِ سند: وَرَوٰى شَرِيْكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِي يَحْيٰى حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ كُرَيْبٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اٰدَمَ عَنْ شَرِيْكٍ وَّرَوٰى اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

توضیح راوی: وَاَبُوْ يَحْيٰى هُوَ الْقَتَّاتُ الْكُوْفِيُّ وَيُقَالُ اسْمُهٗ زَاذَانُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ طَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِي سَعِيْدٍ وَّعِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ

مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کی لڑائی کروانے سے منع کیا ہے۔

انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

ایک قول کے مطابق یہ روایت قطبہ نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

1630– اخرجه ابوداؤد (26/3) كتاب الجهاد' باب: فى التحريش بين البهائم' حديث (2562) عن مجاهد به.

شریک نامی راوی نے اسے اعمش کے حوالے سے' مجاہد کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

انہوں نے اس کی سند میں ابویحییٰ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

ابومعاویہ نامی راوی نے اسے اعمش کے حوالے سے' مجاہد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ابویحییٰ قتات کوفی ہیں۔ ایک قوت کے مطابق ان کا نام ''زاذان'' ہے۔

اس بارے میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت عکراش بن زدیب سے احادیث منقول ہیں۔

1632 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوَسْمِ فِى الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر داغ لگانے اور ضرب لگانے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَمَتٰى يُفْرَضُ لَهٗ

باب 30: آدمی کی بلوغت کی حد' جب مالِ غنیمت میں اس کا حصہ مقرر ہوگا

1633 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَيْشٍ وَّاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِىْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِىْ جَيْشٍ وَّاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِىْ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُّفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ كَتَبَ اَنْ يُّفْرَضَ

1632- اخرجه مسلم (1673/3) كتاب اللباس والزينة' باب: النهى عن ضرب الحيوان فى وجهه' ووسمه فيه' حديث (2116/106) واحمد (378،318/3) عن طريق ابن جريج' عن ابى الزبير' فذكره۔

1633- اخرجه البخارى (453/7) كتاب المغازى' باب: غزوة الخندق وهى الاحزاب' حديث (4097) ومسلم (1490/3) كتاب الامارة' باب: بيان سن البلوغ' حديث (1868/91) وابو داؤد (137/3) كتاب الخراج والامارة والفىء' باب: متى يفرض للرجل فى المقاتلة' حديث (2957) (113/4) كتاب الملاحم باب: فى ذكر البصرة' حديث (4307،430/6) وابن ماجه (850/2) كتاب الحدود' باب: من لايجب عليه الحد' حديث (2543) والنسائى (155/6) كتاب الطلاق' باب: متى يقع طلاق الصبى' حديث (3431) واحمد (17/2) من طريق عبيد الله بن عمر' قال: اخبرنى نافع' فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اِسْحٰقَ بْنِ يُوْسُفَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے ایک لشکر میں شرکت کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر چودہ سال تھی آپ نے مجھے قبول نہیں کیا اس سے اگلے سال ایک لشکر میں شرکت کے لئے مجھے پیش کیا گیا میں اس وقت پندرہ سال کا تھا تو آپ نے مجھے قبول کرلیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا: چھوٹے اور بڑے کے درمیان یہ حد ہے' پھر انہوں نے یہ تحریر کروایا کہ جو شخص پندرہ سال کا ہو جائے اسے مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا جائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بچوں اور جنگجوؤں کے درمیان حد باطل یہی ہے۔

اس میں یہ بات مذکورہ ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمان بھجوایا تھا: اتنی عمر کے شخص کو مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا جائے۔

اسحٰق بن یوسف سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

1634 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيُكَفِّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسانیدِ دیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

1634- اخرجه مسلم (1501/3) كتاب الامارة' باب: من قتل في سبيل الله كفرت خطاياه' الا الدين' حديث (117-1885) والنسائي (34/6) كتاب الجهاد' باب: من قاتل في سبيل الله عزوجل وعليه دين' حديث (3157) والدارمي (207/2) كتاب الجهاد' باب: فيمن قاتل في سبيل الله' واخرجه مالك في الموطا (461/2) كتاب الجهاد' باب: الشهداء في سبيل الله' حديث (31) واحمد (297/5' 308) وعبد بن حميد ص (96) حديث (192) من طريق سعيد بن ابي سعيد المقبري' عن عبد الله بن ابي قتادة الانصاري عن ابيه ابي قتادة فذكره۔

عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے تھے آپ نے لوگوں کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا تمام اعمال میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے اگر مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیا جائے' تو کیا میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیا جائے' تم صبر کرنے والے ہو' اور ثواب کی امید رکھنے والے ہو' آگے بڑھنے والے ہو' پیٹھ پھیرنے والے نہ ہو۔ (تو تمہیں یہ اجر ملے گا) پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے اگر مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیا جائے' تو کیا میرے تمام گناہوں کو معاف کر دیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تم صبر کرنے والے ہو' ثواب کی امید رکھنے والے ہو' آگے بڑھنے والے ہو' پیٹھ پھیرنے والے نہ ہو (تو تمہیں یہ اجر ملے گا) البتہ قرضہ معاف نہیں ہوگا' کیونکہ جبریل نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت محمد بن جحش رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے سعید مقبری کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید انصاری اور دیگر راویوں نے اسے اسی طرح سعید مقبری کے حوالے سے' عبداللہ بن ابوقتادہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

سعید مقبری کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي دَفْنِ الشُّهَدَاءِ

باب 31: شہداء کو دفن کرنا

1635 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِى الدَّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: شُكِىَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِرَاحَاتُ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا فَمَاتَ اَبِىْ فَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَىْ رَجُلَيْنِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ خَبَّابٍ وَّجَابِرٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1635- اخرجه احمد (4/19'20) ابو داؤد (3/214) كتاب الجنائز' باب: في تعميق القبر' حديث (3215) والنسائي (4/80'81) كتاب الجنائز' باب: ما يستحب من اعماق القبر' حديث (2010) وابن ماجه (1/497) كتاب الجنائز' باب: ما جاء في حفر القبر' حديث (1560) من طريق حميد بن هلال عن ابى الدهماء عن هشام بن عامر فذكره.

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ
توضیح راوی: وَاَبُو الدَّهْمَاءِ اسْمُهٗ قِرْفَةُ بْنُ بُهَيْسٍ اَوْ بَيْهَسٍ

◆◆ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہداء کے بارے میں بتایا گیا آپ نے (کہ شہید ہونے والوں کے بارے میں) یہ ہدایت کی: ان کی قبر کھودو اس کو کشادہ رکھو اور اسے اچھی طرح صاف رکھو اور دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں رکھو اور ان میں آگے اسے رکھو جو سب سے زیادہ قرآن پاک کا عالم ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں' ان کے باقی دو ساتھیوں سے آگے رکھوایا تھا۔

اس بارے میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان اور دیگر راویوں نے اسے ایوب کے حوالے سے حمید بن ہلال کے حوالے سے' ہشام بن عامر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابو دہماء نامی راوی کا نام قرفہ بن بہیس یا بیہس ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَشُوْرَةِ

باب 32: مشورے کا بیان

1636 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَّجِيءَ بِالْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰٓؤُلَآءِ الْاُسَارٰى فَذَكَرَ قِصَّةً فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ طَوِيْلَةً

فِی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَنَسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّاَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ وَيُرْوٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حدیثِ دیگر: قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ مَشُوْرَةً لِاَصْحَابِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر جب قیدیوں کو لایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان قیدیوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے طویل قصہ کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

1636- اخرجه احمد (384'3831) من طريق الاعمش عن عمرو بن مرة عن ابى عبيدة عن عبد الله بن مسعود فذكره.

ابوعبیدہ نامی راوی نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تُفَادٰی جِيفَةُ الْاَسِيْرِ

باب 33: قیدی کی لاش کا فدیہ نہ لیا جائے

1637 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِّقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّشْتَرُوْا جَسَدَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَبَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَهُمْ اِيَّاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ اَيْضًا عَنِ الْحَكَمِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ابْنُ اَبِیْ لَيْلٰى لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهٖ

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنُ اَبِیْ لَيْلٰى صَدُوْقٌ وَّلٰكِنْ لَّا نَعْرِفُ صَحِيْحَ حَدِيْثِهٖ مِنْ سَقِيْمِهٖ وَلَا اَرْوِیْ عَنْهُ شَيْئًا وَّابْنُ اَبِیْ لَيْلٰى صَدُوْقٌ فَقِيْهٌ وَّرُبَّمَا يَهِمُ فِی الْاِسْنَادِ

توضیحِ راوی: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ فُقَهَاؤُنَا ابْنُ اَبِیْ لَيْلٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شُبْرُمَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مشرکین نے یہ ارادہ کیا کہ وہ مشرکین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی میت کو خرید لیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف حکم نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حجاج بن ارطاۃ نے اسے حکم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ کی نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ فقیہہ ہیں لیکن ہمیں ان کی نقل کردہ روایات میں سے صحیح اور سقیم کی معرفت حاصل نہیں ہوسکی اور میں ان کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کرتا ویسے ابن ابی لیلیٰ صدوق (سچے) اور فقیہہ ہیں' لیکن بعض اوقات سند میں انہیں وہم ہو جاتا ہے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہمارے فقہاء ہیں۔

1637- اخرجه احمد (326،256/1) من طريق ابی ليلیٰ عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

باب 34: جہاد سے فرار اختیار کرنا

1638 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاخْتَبَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً يَعْنِي اَنَّهُمْ فَرُّوْا مِنَ الْقِتَالِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَالْعَكَّارُ الَّذِي يَفِرُّ اِلٰى اِمَامِهٖ لِيَنْصُرَهٗ لَيْسَ يُرِيْدُ الْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر بھیجا لیکن لوگ وہاں سے بھاگ گئے جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو ہم شرم سے چھپتے پھر رہے تھے اور ہم یہ سوچ رہے تھے کہ ہم ہلاکت کا شکار ہو گئے' جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم فرار ہو کر آئے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تم دوبارہ پلٹ کر حملہ کرنے والے لوگ ہو' اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے' ہم اسے صرف یزید بن ابوزیاد کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ ''فحاص الناس حيصة'' کا مطلب یہ ہے: وہ لوگ جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ''بل انتم العكارون'' عکار اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے امام کی طرف بھاگ کر جائے تاکہ اس سے مدد حاصل کرے اس سے مراد جنگ سے بھاگنا نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي دَفْنِ الْقَتِيْلِ فِي مَقْتَلِهٖ

باب 35: شہید کو مقتل میں دفن کرنا

1639 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ

1638- اخرجه البخاري في الادب المفرد' ص (287) حديث (981) وابو داؤد (46/3) كتاب الجهاد' باب: في التولي يوم الزحف' حديث (2647) وابن ماجه (1221/2) كتاب الآداب' باب: الرجل يقبل يد الرجل' حديث (3704) مختصرا' واخرجه احمد (23/2'58'70'99) والحميدي (302/2) حديث (687) من طريق يزيد بن ابي زياد عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن ابن عمر فذكره.

1639- اخرجه احمد (297/3'308'397) وابو داؤد (202/3) كتاب الجنائز: باب: في الميت يحمل من ارض الى ارض وكراهة ذلك' حديث (3165) والنسائي (79/4) كتاب الجنائز: باب: اين يدفن الشهيد' حديث (2004) وابن ماجه (486/1) كتاب الجنائز' باب: ما جاء في الصلوة على الشهداء ودفنهم' حديث (1516) والدارمي (22/1) المقدمة' باب: ما اكرم النبي صلى الله عليه وسلم بحنين المنبر' والنسائي (544/2) حديث (1298) من طريق الاسود بن قيس عن نبيح العنزي عن جابر بن عبد الله فذكره.

سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَّنُبَيْحٌ ثِقَةٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر میری پھوپھی میرے والد کی میت کے پاس آئیں تاکہ انہیں ہمارے خاندانی قبرستان میں دفن کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا کہ مقتولین کو ان کی مخصوص جگہ پر واپس کر دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبیح نامی راوی ''ثقہ'' ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَلَقِّي الْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ

باب 36: جب کوئی شخص باہر سے واپس آئے تو اس کا استقبال کرنا

1640 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلَامٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگ آپ کا استقبال کرنے کے لئے ثنیۃ الوداع تک آئے حضرت سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بھی لوگوں کے ساتھ نکلا میں اس وقت کمسن بچہ تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفَيْءِ

باب 37: مال فئی کا بیان

1641 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

1640– اخرجه احمد (449/3) والبخاری (733/7) كتاب المغازی، باب: كتاب النبی صلی الله عليه وسلم الی كسری وقيصر، حديث (4426) وابو داؤد (90/3) كتاب الجهاد، باب: فی التلقی، حديث (2779) من طريق سفيان بن عيينة عن الزهری عن السائب بن يزيد فذكره۔

مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِى النَّضِيرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ اَهْلِهٖ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِىَ فِى الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' بنونضیر کے اموال وہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مالِ فے کے طور پر عطا کئے تھے یہ وہ چیزیں ہیں جن کے لئے مسلمانوں نے جنگ نہیں کی تھی' اپنے جانور نہیں دوڑائے تھے یہ صرف اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص تھے اس میں سے آپ اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ لیا کرتے تھے اور باقی مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لئے گھوڑوں اور ہتھیاروں وغیرہ پر خرچ کر دیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان نے اسے معمر کے حوالے سے ابن شہاب سے روایت کیا ہے۔

1641- اخرجه البخاری (498/8) كتاب التفسير' باب: قوله' (ما افاء الله على رسوله) حديث (4885) ومسلم (1376/3) كتاب الجهاد والسير' باب: حكم الفئ' حديث (48-1757) وابو داؤد (141/3) كتاب الخراج والامارة والفيء' حديث (2965) والنسائی (132/7) كتاب قسم الفئ' حديث (4140) واخرجه احمد (25/1'48) والحميدی (13/1) حديث (22) من طريق مالك بن اوس بن الحدثان عن عمر بن الخطاب فذكره.

كِتَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

لباس کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ

باب 1: مردوں کے ریشمی کپڑے یا سونا پہننے کا حکم

1642 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِىْ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَنَسٍ وَّحُذَيْفَةَ وَاُمِّ هَانِئٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَجَابِرٍ وَّاَبِىْ رَيْحَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ریشمی کپڑے کو پہننا اور سونے کو پہننا میری امت کے مردوں کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے۔ البتہ خواتین کے لئے اسے حلال قرار دیا گیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عقبہ بن عامر' سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت حذیفہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوریحان اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت براء رضی اللہ عنہ اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1643 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

1642- اخرجه احمد (394/4) والنسائي (161/8) كتاب الزينة' باب: تحريم الذهب على الرجال' حديث (5148) واخرجه عبد بن حميد ص (193) حديث (546) من طريق نافع عن سعيد بن ابى هند عن ابى موسىٰ الاشعرى فذكره۔

1643- اخرجه احمد (51/1) ومسلم (1643/3، 1644) كتاب اللباس والزينة' باب: تحريم خاتم الذهب والحرير على الرجل' حديث (15'2069) والنسائي (202/8) كتاب الزينة' باب: الرخصة فى لبس الحرير' حديث (5313) من طريق قتادة عن الشعبي عن سويد بن غفلة عن عمر بن الخطاب فذكره۔

سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اُصْبُعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے البتہ دو انگلی یا تین انگلی یا چار انگلی کے برابر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فِي الْحَرْبِ

باب 2: جنگ کے دوران ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت

1644 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقَمْلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ لَّهُمَا فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ قَالَ وَرَاَيْتُهُ عَلَيْهِمَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنگ کے دوران جوئیں پڑ جانے کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کو ریشمی قمیصیں پہننے کی اجازت دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں حضرات کو وہ قمیصیں پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1645 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ فَقُلْتُ اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ فَبَكٰى وَقَالَ اِنَّكَ لَشَبِيْهٌ بِسَعْدٍ وَّاِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ وَاَطْوَلِهِمْ وَاِنَّهُ بُعِثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1644- اخرجه البخاري (118/6) كتاب الجهاد والسير، باب: الحرير في الحرب، حديث (2919) ومسلم (1647/3) كتاب اللباس والزينة، باب: اباحة لبس الحرير، اذا كان به حكة او نحوها، حديث (26-2076) واخرجه احمد (122/3-192-252) (504) من طريق همام بن يحيٰى عن قتادة عن انس بن مالك فذكره.

1645- اخرجه احمد (121/2) والنسائي (199/8) كتاب الزينة، باب: لبس الديباج المنسوج بالذهب، حديث (5302) من طريق محمد بن عمرو عن واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ عن انس فذكره.

وَسَلَّمَ جُبَّةٌ مِّنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٌ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ اَوْ قَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَهَا فَقَالُوْا مَا رَاَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذِهٖ لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا تَرَوْنَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ ۔

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ واقد بن عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا: میں واقد بن عمرو ہوں راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: تم حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مشابہت رکھتے ہو' حضرت سعد رضی اللہ عنہ سب سے عظیم اور بلند مرتبہ شخصیت تھے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی جبہ لایا گیا' جس پر سونے کا کام ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زیب تن کیا جب آپ منبر پر تشریف لائے تو لوگ اسے چھو کر دیکھنے لگے اور بولے: ہم نے آج تک ایسا کپڑا نہیں دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگوں کو یہ پسند آیا ہے' سعد کے جنت میں رومال اس سے زیادہ اچھے ہیں جسے تم دیکھ رہے ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ لِلرِّجَالِ

باب 3: مردوں کے لئے سرخ کپڑا پہننے کی اجازت

1646 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ

متنِ حدیث: قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاَبِي رِمْثَةَ وَاَبِي جُحَيْفَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرخ کپڑوں میں لمبے بالوں والے کسی بھی شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال شانوں تک آتے تھے آپ کا سینہ چوڑا تھا آپ نہ چھوٹے قد کے مالک تھے نہ انتہائی طویل قد کے مالک تھے۔

اس بارے میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1646- اخرجه البخاری (368/10) كتاب اللباس' الجعد' حديث (5901) ومسلم (1818/4) كتاب الفضائل' باب: في صفة النبي صلى الله عليه وسلم وانه كان احسن الناس وجها' حديث (92-2337) وابو داؤد (81/4) كتاب الترجحل' باب: ما جاء في الشعر' حديث (4183) والنسائي (183/8) كتاب الزينة' باب: اتخاذ الجمعة حديث (5233) وابن ماجه (1190/2) كتاب اللباس' باب: لبس الاحمر

1647 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) ریشمی کپڑے اور کسم سے رنگے ہوئے کپڑے کو پہننے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ لُبْسِ الْفِرَاءِ

باب 4: پوستین پہننا

1648 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُوْنَ الْبُرْجُمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلافِ سند: وَرَوٰى سُفْيَانُ وَغَيْرُهُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهٗ وَكَاَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ الْمَوْقُوْفَ اَصَحُّ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ مَا اُرَاهُ مَحْفُوْظًا رَوٰى سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ مَوْقُوْفًا قَالَ الْبُخَارِيُّ وَسَيْفُ بْنُ هَارُوْنَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ وَسَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَاصِمٍ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی' پنیر اور پوستین کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ چیز حلال ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور وہ حرام ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے اور جس چیز کا حکم اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں کیا یہ ان چیزوں سے تعلق رکھتی ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے درگزر کیا ہے۔

1647- اخرجه ابن ماجه(1117/2) كتاب الاطعمة' باب: اكل الجبن والسمن' حديث (3367)

اس بارے میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے ''مرفوع'' ہونے کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

سفیان اور دیگر راویوں نے اسے سلیمان تیمی کے حوالے سے' ابوعثمان کے حوالے سے' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے' ان کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

گویا اس روایت کا ''موقوف'' ہونا زیادہ مستند ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے فرمایا: میں اسے محفوظ شمار نہیں کرتا۔

سفیان نے سلیمان تیمی' ابوعثمان کے حوالے سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تک ''موقوف'' روایت کے طور پر اسے نقل کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیف بن ہارون مقارب الحدیث ہے جبکہ سیف بن محمد عاصم کے حوالے سے نقل کرنے میں ذاہب الحدیث ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

باب 5: مردار کی کھال جبکہ اس کی دباغت کر دی جائے

1649 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِی حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِی رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِهَا اَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوْهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک بکری مرگئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالک سے فرمایا: تم نے اس کی کھال اتار کر اسے دباغت کر کے اسے استعمال کیوں نہیں کیا۔

1650 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ

1649- اخرجه مسلم (209/2' الابی) كتاب الحيض' باب: طهارة جلود الميتة بالدباغ' حديث (364/103, 365/104) والنسائی (172/7) كتاب الفرع والعتيرة' باب: جلود الميتة' حديث (4237'4238) واحمد (227/1' 366' 372' 277) والحميدی (229/1) حديث (491)

1650- اخرجه مالك فی الموطا (498/2) كتاب الصيد' باب: ما جاء فی جلود الميتة' حديث (17) ومسلم (210/2' الابی) كتاب الحيض' باب: طهارة جلود الميتة بالدباغ' حديث (366/105) وابو داؤد (66/4) كتاب اللباس' باب من اهب الميتة' حديث (4123) والنسائی (173/7) كتاب الفرع والعتيرة' باب: جلود الميتة' حديث (4241) وابن ماجه (1193/2) كتاب اللباس' باب: لبس جلود الميتة اذا دبغت' حديث (3609) والدارمی (85/2) كتاب الاضحی' باب: الاستمتاع بجلود الميتة' واحمد (219'217'279'280'343)

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا فِيْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ فَقَدْ طَهُرَتْ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ الشَّافِعِيُّ اَيُّمَا اِهَابٍ مَيْتَةٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ اِلَّا الْكَلْبَ وَالْخِنْزِيْرَ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِنَّهُمْ كَرِهُوا جُلُوْدَ السِّبَاعِ وَاِنْ دُبِغَ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَشَدَّدُوْا فِيْ لُبْسِهَا وَالصَّلٰوةِ فِيْهَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ جِلْدُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ هٰكَذَا فَسَّرَهُ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وقَالَ اِسْحٰقُ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اِنَّمَا يُقَالُ الْاِهَابُ لِجِلْدِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ وَمَيْمُوْنَةَ وَعَآئِشَةَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنْهُ عَنْ سَوْدَةَ

وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُّصَحِّحُ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَقَالَ احْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ رَوٰى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس چمڑے کی دباغت کردی جائے وہ پاک ہوجاتا ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' مردار کی کھال کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: جب اس کی دباغت کردی جائے' تو وہ پاک ہوجاتی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کتے اور خنزیر کے علاوہ جس بھی کھال کی دباغت کردی جائے وہ پاک ہوجاتی ہے۔ انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے درندوں کی کھال استعمال کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ خواہ اس کی دباغت کر بھی دی جائے۔

عبداللہ بن مبارک' امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے بارے میں سخت رائے پیش کی ہے انہوں نے اسے پہننے یا اس پر نماز ادا کرنے کے بارے میں سختی کی ہے۔

اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ جس بھی کھال کی دباغت کی جائے وہ پاک ہوجاتی ہے۔ اس سے مراد اس جانور کی کھال ہے' جس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

نضر بن شمیل نے بھی اس کی اسی طرح وضاحت کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ''اھاب'' اس جانور کی کھال کو کہا جاتا ہے جس کا گوشت کھایا جاتا ہو۔

اس بارے میں حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

ایک روایت کے مطابق یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

ایک روایت کے مطابق یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سنا ہے: انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ روایت کو مستند قرار دیا ہے اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کو مستند قرار دیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اس بات کا احتمال موجود ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے اس کی سند میں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہ کیا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1651 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ وَالشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّيُرْوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ اَشْيَاخٍ لَّهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ

مذاہبِ فقہاء: وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اَنَّهُ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِشَهْرَيْنِ

قَالَ: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ كَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَّذْهَبُ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لِمَا ذُكِرَ فِيْهِ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِشَهْرَيْنِ وَكَانَ يَقُوْلُ كَانَ هٰذَا اٰخِرَ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَرَكَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ لَمَّا اضْطَرَبُوْا فِيْ اِسْنَادِهٖ حَيْثُ رَوٰى بَعْضُهُمْ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ اَشْيَاخٍ لَّهُمْ مِنْ جُهَيْنَةَ

1651– اخرجه ابوداؤد (67/4) كتاب اللباس' باب: من روى ان لا ينتفع باهاب الميتة' حديث 4127'4128) والنسائى (175/7) كتاب الفرع والعتيرة' باب: ما يدبغ به جلود الميتة' حديث (4249'4250) وابن ماجه (1194/2) كتاب اللباس: باب: من قال لا ينتفع من الميتة باهاب ولا عصب' حديث (3613) واحمد (310/4) وعبد بن حميد ص (177) حديث (488)

◆◆ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر آئی کہ تم لوگ مردار کی کھال یا اس کے پٹھوں میں سے کسی چیز کو استعمال نہ کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہ روایت عبداللہ بن عکیم کے حوالے سے ان کے کئی مشائخ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

لیکن اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔

حضرت عبداللہ بن عکیم کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ہمارے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو ماہ پہلے آئی تھی۔

میں نے امام احمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے کیونکہ اس میں یہ بات مذکور ہے: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو ماہ پہلے کا واقعہ ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حکم یہی ہے۔

اس کے بعد امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ترک کر دیا کیونکہ اس کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے کیونکہ بعض راویوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عکیم کے حوالے سے ان کے جہینہ قبیلے کے بعض مشائخ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ جَرِّ الْاِزَارِ

باب 6: ٹخنوں سے نیچے تہبند رکھنا حرام ہے

1652 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَّعَآئِشَةَ وَهُبَيْبِ بْنِ مُغَفَّلٍ

حکم حدیث: وَّحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کی طرف قیامت کے دن نظرِ رحمت نہیں کرے گا۔ جو تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکائے گا۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر

1652-اخرجه مالك (914/2) كتاب اللباس، باب: ما جاء في اسبال الرجل ثوبه، حديث (11) والبخاري (264/10) كتاب اللباس، باب- حديث (5783) ومسلم (1651) كتاب اللباس والزينة، باب: تحريم جر الثوب خيلاء، وبيان حد ما يجوز ارخاؤه اليه، وما يستحب، حديث (2085/42) والنسائي (206/8) كتاب الزينة، باب: التغليظ من جر الازار، حديث (5327) وابن ماجه (1181/2) كتاب اللباس، باب: جر ثوبه من الخيلاء، حديث (3569) واحمد (5/2، 55، 56، 101، 9، 33) والحميدي (284/2) حديث (636)

غفاری رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت وہب بن مغفل رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ جَرِّ ذُيُوْلِ النِّسَآءِ

باب 7: خواتین کے دامن لٹکانے کا حکم

1653 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَصْنَعْنَ النِّسَآءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَهٗ ذِرَاعًا لَّا يَزِدْنَ عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں کرے گا' تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر خواتین اپنے دامن کے بارے میں کیا کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک بالشت لٹکا کر رکھیں تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: پھر تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جائیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک ہاتھ تک لٹکا سکتی ہیں' اس سے زیادہ نہ کریں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1654 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِّنْ نِطَاقِهَا

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

قولِ امام ترمذی: وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ رُخْصَةٌ لِّلنِّسَآءِ فِيْ جَرِّ الْاِزَارِ لِاَنَّهٗ يَكُوْنُ اَسْتَرَ لَهُنَّ

◆◆ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو' تہبند ایک بالشت سے زیادہ (ٹخنوں سے نیچے) رکھنے کی اجازت دی تھی۔
بعض راویوں نے اسے حماد بن سلمہ کے حوالے سے' علی بن زید' حسن بصری' ان کی والدہ کے حوالے سے' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں خواتین کے لئے ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ یہ ان کے

1653- اخرجه احمد (299/6)

لئے پردے کے زیادہ مطابق ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ لُبْسِ الصُّوفِ

باب 8: اونی لباس پہننا

1655 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیلُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنَا اَیُّوبُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَآئِشَةُ کِسَاءً مُّلَبَّدًا وَّاِزَارًا غَلِیظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَیْنِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّحَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ ابوبردہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے صوف (اون) کی موٹی چادر نکالی اور ایک موٹے کپڑے کا تہبند نکالا اور بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان دو کپڑوں میں ہوا تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1656 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِیفَةَ عَنْ حُمَیْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: کَانَ عَلٰی مُوْسٰی یَوْمَ کَلَّمَهُ رَبُّهٗ کِسَاءُ صُوفٍ وَّجُبَّةُ صُوفٍ وَّکُمَّةُ صُوفٍ وَّسَرَاوِیْلُ صُوفٍ وَّکَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَیِّتٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حُمَیْدٍ الْاَعْرَجِ

توضیحِ راوی: وَحُمَیْدٌ هُوَ ابْنُ عَلِیٍّ الْکُوْفِیُّ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ حُمَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ الْاَعْرَجُ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ وَحُمَیْدُ بْنُ قَیْسٍ الْاَعْرَجُ الْمَکِّیُّ صَاحِبُ مُجَاهِدٍ ثِقَةٌ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَالْکُمَّةُ الْقَلَنْسُوَةُ الصَّغِیْرَةُ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پروردگار سے کلام کرنے کے لئے گئے اس وقت انہوں نے اون کا لباس پہنا ہوا تھا اون کا جبہ تھا اون کی ٹوپی تھی اور اونی شلوار پہنی ہوئی تھی اور

1655– اخرجه البخاری (289/10) کتاب اللباس، باب: الاکسیة والخمائص، حدیث (5818) ومسلم (1649/3) کتاب اللباس والزینة، باب: التواضع فی اللباس، والاقتصار علی الغلیظ منه والیسیر، فی اللباس والفراش وغیرهما وجواز لبس الثوب الشعر، وما فیه، حدیث (2080/34)، (2080/35) وابو داؤد (45/4) کتاب اللباس، باب: لباس الغلیظ، حدیث (4036) وابن ماجه (1176/2) کتاب اللباس، باب: لباس رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، حدیث (3551) واحمد (32/6)، (1376)

ان کے پاؤں میں جو جوتے تھے وہ مردہ گدھے کی کھال کے بنے ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف حمید اعرج کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ یہ حمید بن علی کوفی اور منکر الحدیث ہیں۔

حمید بن قیس اعرج مکی جو مجاہد کے شاگرد ہیں وہ ثقہ ہیں۔

لفظ "الکمہ" کا مطلب چھوٹی ٹوپی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ

باب 9: سیاہ عمامے کا حکم

1657 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعُمَرَ وَابْنِ حُرَيْثٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّرُكَانَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِيْ سَدْلِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

باب 10: عمامے کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکانا

1658 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْدِلُ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَّفْعَلَانِ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّلَا يَصِحُّ حَدِيْثُ عَلِيٍّ فِيْ هٰذَا مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ

◈◈ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب عمامہ باندھتے تھے' تو شملے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا کرتے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اپنے عمامے کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان رکھتے ہیں۔

عبیداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم اور سالم کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت سند کے اعتبار سے مستند نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب 11: سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے

1659 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَائَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◈◈ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے' ریشمی لباس پہننے' رکوع اور سجدے میں قرأت کرنے اور کسم سے رنگے ہوئے کپڑے کو پہننے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1660 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ اللَّيْثِيُّ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ حَدَّثَنَا اَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عِمْرَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

◈◈ حفص لیثی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

1660- اخرجه النسائی (170/8) کتاب الزینة' باب: حدیث ابی هریرة' والاختلاف علی قتادة' حدیث (5187) واحمد (443'427/4)

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ٗ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ٗ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ٗ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوتیاح نامی راوی کا نام یزید بن حمید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَّةِ

باب 12: چاندی کی انگوٹھی

1661 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّرِقٍ وَّكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس میں سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ فِي فَصِّ الْخَاتَمِ

باب 13: انگوٹھی میں کون سا نگینہ مستحب ہے؟

1662 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الطَّنَافِسِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی سے بنا ہوا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن صحیح غریب" ہے۔

1661- اخرجه مسلم (1658/3) كتاب اللباس والزينة' باب: من خاتم الورق فصه حبشي' حديث (2094/61) وابو داؤد (88/4) كتاب الخاتم' باب: ما جاء في اتخاذ الخاتم' حديث (4216) والنسائي (173/8) كتاب الزينة' باب: صفة خاتم النبي صلى الله عليه وسلم' حديث (5197) وابن ماجه (1202'1201/2) كتاب اللباس' باب: نقش الخاتم' حديث (3641) واحمد (225'209/3)

1662- اخرجه البخاري (334/10) كتاب اللباس' باب: فص الخاتم' حديث (5870) وابو داؤد (88/4) كتاب الخاتم' با: ما جاء في اتخاذ الخاتم' حديث (4217) والنسائي (174'173/8) كتاب الزينة' باب: صفة خاتم النبي صلى الله عليه وسلم' حديث (5198'5199'193/8) كتاب الزينة' باب: صفة خاتم النبي' ونقشه حديث (5280) واحمد (266/3)

بَابُ مَا جَآءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِينِ

باب14: دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

1663 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهِ فِي يَمِينِهِ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ اتَّخَذْتُ هَذَا الْخَاتَمَ فِي يَمِينِي ثُمَّ نَبَذَهُ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هَذَا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَنَّهُ تَخَتَّمَ فِي يَمِينِهِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ نے اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پہنا جب آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنی ہے' پھر آپ نے اسے اتار دیا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیوں کو اتار دیا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول کی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابن رضی اللہ عنہما عمر سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' اسی کی مانند نقل کی گئی ہے۔ لیکن دوسری سند کے حوالے سے نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں اس بات کا تذکرہ نہیں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی تھی۔

1664 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا إِخَالُهُ إِلَّا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

1663- اخرجه البخاری (328/10) کتاب اللباس' باب: خواتیم الذهب' حدیث (5865) واطرافه فی (5866' 5867' 5873' 5876' 6651 تا 7298) ومسلم (1655/3) کتاب اللباس والزینة' باب: تحریم خاتم الذهب- حدیث (2091/53) وابوداؤد (88/4, 89) کتاب اللباس' باب: ما جاء فی اتخاذ الخاتم' حدیث (4218'4219'4220) والنسائی (178/8'179) کتاب الزینة' باب: نزع الخاتم عند دخول الخلاء' حدیث (5214'5215'5216'5218'195/8) کتاب الزینة باب: طرح الخاتم وترك لبسه' حدیث (5292) وابن ماجه (1201/2) کتاب اللباس' باب: نقش الخاتم' حدیث (3639) و (1202/2) کتاب اللباس' باب: من جعل فص خاتمه مما یلی کفه' حدیث (3645) واحمد (18/2'22'141'34' 39'60'127'128'94'96'119'146'53) والحمیدی (297/2) حدیث (675)

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► صلت بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی تھی میرا خیال ہے: انہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: محمد بن اسحٰق نے صلت بن عبداللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ "حسن صحیح" ہے۔

1665 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

آثارِ صحابہ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِيْ يَسَارِهِمَا

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھیاں پہنا کرتے تھے۔

یہ روایت "حسن صحیح" ہے۔

1666 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ هٰذَا اَصَحُّ شَيْءٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

◄► حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابی رافع کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو ان سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا: میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر کو اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں دستِ مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس بارے میں منقول روایات میں یہ سب سے زیادہ مستند روایت ہے۔

1667 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ

1665- اخرجه المصنف في الشمائل المحمدية' ص (95) برقم (103)

1666- اخرجه النسائي (175/8) كتاب الزينة' باب: موضع الخاتم من اليد' حديث (5204) واحمد (204/1'205)

1667- اخرجه احمد (161/3)

لَا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَّمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا تَنْقُشُوْا عَلَيْهِ نَهٰى اَنْ يَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلٰى خَاتَمِهٖ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی آپ نے اس میں "محمد رسول اللہ" نقش کروایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ نقش تم لوگ اپنی انگوٹھی پر نہ بنوانا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح حسن" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "تم اس پر یہ نقش نہ بنوانا" اس سے مراد یہ ہے: کوئی بھی شخص اپنی انگوٹھی پر "محمد رسول اللہ" نقش نہ کروائے۔

1668 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَّالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تھے تو اپنی انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ نَقْشِ الْخَاتَمِ

باب 15: انگوٹھی پر نقش (کندہ کروانا)

1669 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ

متنِ حدیث: نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلُ سَطْرٌ وَّاللّٰهِ سَطْرٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر تین لائنوں میں یہ نقش تھا "محمد" ایک لائن میں' لفظ "رسول" ایک لائن میں اور لفظ "اللہ" ایک لائن میں۔

1668– اخرجه ابوداؤد (1/5) كتاب الطهارة' باب: الخاتم يكون فى ذكر الله يدخل به الخلاء' حديث (19) والنسائى (8/178) كتاب الزينة' باب: نزع الخاتم عند دخول الخلاء' حديث (5213) وابن ماجه (1/110) كتاب الطهارة وسننها' باب ذكر الله عزوجل على الخلاء والخاتم فى الخلاء' حديث (303)

1669– اخرجه البخارى (10/341) كتاب اللباس' باب هل يجعل نقش الخاتم ثلاثة اسطر' حديث (5878) طرفه فى (3106)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

1670 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُّحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلُ سَطْرٌ وَّاللّٰهِ سَطْرٌ

اختلافِ روایت: وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ

مذاہبِ فقہاء: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر تین لائنوں میں یہ نقش تھا لفظ "محمد" ایک لائن میں لفظ "رسول" ایک لائن میں اور لفظ "اللہ" ایک لائن میں۔

محمد بن یحییٰ نامی راوی نے اپنی روایت میں تین لائنوں کا تذکرہ نہیں کیا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصُّوْرَةِ

باب 16: تصویر کا بیان

1671 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّوْرَةِ فِي الْبَيْتِ وَنَهٰى اَنْ يُّصْنَعَ ذٰلِكَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ طَلْحَةَ وَعَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویریں رکھنے سے منع کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بنانے سے بھی منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطلحہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1672 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ قَالَ فَوَجَدْتُّ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ فَدَعَا

1671- اخرجه احمد (397،336،384،383،335/3)

1672- اخرجه مالك (966/2) كتاب الاستئذان، باب: ما جاء من الصور والتماثيل، حديث (7) والنسائي (212/8) كتاب الزينة، باب: التصاوير، حديث (5349) واحمد (486/3)

اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهُ فَقَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرَ وَقَدْ قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَوَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهُ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو انہوں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو پایا راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بلایا تا کہ وہ ان کے نیچے سے چادر نکال دے تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ اسے کیوں نکال رہے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: اس کی وجہ یہ ہے: اس میں تصاویر موجود ہیں اور تصاویر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات ارشاد فرمائی ہے وہ آپ جانتے ہیں تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے؟ جو تصویریں کپڑے میں نقش کے طور پر ہوں (ان کی اجازت ہے) تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن میں اپنی تسلی کرنا چاہتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُصَوِّرِيْنَ

باب 17: تصویر بنانے والوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1673 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا يَعْنِى الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ يَفِرُّوْنَ بِهٖ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی تصویر بنائے گا اللہ تعالیٰ اسے یہ عذاب دے گا کہ وہ اس میں پھونک مارے (یعنی اسے زندہ کرے)' اور جو کوئی شخص لوگوں کی بات چھپ کر سننے کی کوشش کرے گا جبکہ وہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں' تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائیگا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْخِضَابِ
باب 18: خضاب کا حکم

1674 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِیْ ذَرٍّ وَّاَنَسٍ وَّاَبِیْ رِمْثَةَ وَالْجَهْدَمَةِ وَاَبِی الطُّفَيْلِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاَبِیْ جُحَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بڑھاپے کو (یعنی سفید بالوں کو خضاب کے ذریعے) تبدیل کردو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو (کیونکہ وہ سفید بال رکھتے ہیں)

اس بارے میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ، حضرت جہدمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

1675 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الْاَسْوَدِ الدِّيْلِیُّ اسْمُهٗ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے بہترین چیز جس کے ذریعے تم اپنے سفید بالوں کو تبدیل کرو وہ مہندی اور نیل کے پتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1675- اخرجه ابوداؤد (85/4) كتاب الترجل' باب: في الخضاب' حديث (4205) والنسائي (139/8) كتاب الزينة' باب: الخضاب بالحناء' والكتم' حديث (5078'5079'5080) وابن ماجه (1196/2) كتاب اللباس' باب: الخضاب بالحناء' حديث (3622) واحمد (147/5'150'154'156'169) من طريق عبد الله بن بريدة الاسلمي' عن ابي الاسود' فذكره.

ابواسود دیلی نامی راوی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعَرِ

باب 19: لمبے بال رکھنا اور بال بڑھانا

1676 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً لَّيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ اَسْمَرَ اللَّوْنِ وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَّلَا سَبْطٍ اِذَا مَشٰى يَتَوَكَّأُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَالْبَرَاءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرٍ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّاُمِّ هَانِئٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ حُمَيْدٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے' نہ زیادہ طویل تھے' نہ زیادہ چھوٹے تھے' آپ خوبصورت جسم کے مالک تھے' گندمی رنگ کے مالک تھے' آپ کے بال نہ بالکل گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے' جب آپ چلتے تھے' تو جھک کر چلتے تھے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت براء رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

(یہ روایت غریب) اس سند کے حوالے سے ہے' جو حمید نامی راوی نے نقل کی ہے۔

1677 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ هٰذَا الْحَرْفَ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ

1676- اخرجه ابوداؤد (266/4) كتاب الادب' باب: في هدى الرجل' حديث (4863) من طريق خالد (الطحان) عن حميد به۔

1677- اخرجه البخاری (455/1) كتاب الغسل' باب: تخليل الشعر' حديث (273)' (400/10) كتاب اللباس' باب: ما وطیء من التصاوير' حديث (5956)' (317/13) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة' باب: ما ذكر النبی صلی الله عليه وسلم وحض على اتفاق اهل العلم' وما اجتمع عليه الحرمان' حديث (7339) واحمد (192/6' 193' 230' 231) وابن خزيمة (1190/1) حديث (239) من طرق عن هشام بن عروة به۔

توضیح راوی: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ ثِقَةٌ كَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يُوَثِّقُهُ وَيَاْمُرُ بِالْكِتَابَةِ عَنْهُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے آپ کے بال کانوں کی لو سے کچھ زیادہ لمبے تھے۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

یہ روایت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے کئی سندوں سے منقول ہے: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے تاہم ان راویوں نے اس میں اس جملے کا اضافہ نہیں کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں کی لو سے ذرا لمبے تھے۔

عبدالرحمٰن بن زناد نامی راوی نے اس بات کا اضافی تذکرہ کیا ہے اور وہ ثقہ ہیں اور حافظ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

باب 20: روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

1678 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

متنِ حدیث: قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِكْتِحَالِ

باب 21: سرمہ لگانا

1679 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1678- اخرجه ابوداؤد (75/4) كتاب الرجل، حديث (4159) والنسائي (132/8) كتاب الزينة، باب: الترجل غبا، حديث (5055) واحمد (56/4) من طريق هشام بن حسان، عن الحسن، فذكره.

1679- اخرجه ابن ماجه (1157/2) كتاب الطب، باب: من اكتحل وترا، حديث (3499) واحمد (354/1) وعبد بن حميد (199) حديث (573) من طريق عباد بن منصور، عن عكرمة، فذكره.

متن حدیث: اكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهٗ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اثمد نامی سرمہ لگایا کرو کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کے بالوں کو اگاتا ہے۔

راوی یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کے وقت تین مرتبہ اس آنکھ میں اور تین مرتبہ اس آنکھ میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ان لفظوں کے اعتبار سے ہم اسے صرف عباد بن منصور کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''اثمد'' نامی سرمہ لگاؤ کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کے بالوں کو اگاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب 22: اشتمال صماء اور ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر لپیٹنے کی ممانعت

1680 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهٖ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِيْ اُمَامَةَ

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

1680- اخرجه احمد (2/496، 510) من طرق عن عبد الله بن عمر۔

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوطرح کے لباس پہننے سے منع کیا ہے ایک صماء اور دوسرا یہ کہ آدمی اپنے کپڑے کو اس طرح لپیٹے کہ اس کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

باب 23: مصنوعی بال لگانے کا حکم

1681 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِی اللِّثَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَّمُعَاوِيَةَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور مصنوعی بال لگوانے والی' جسم گودنے والی اور گدوانے ولی خواتین پر لعنت بھیجی ہے۔

نافع نامی راوی بیان کرتے ہیں: گودنے کا تعلق مسوڑوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما' حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ

باب 24: میاثر (ریشمی بچھونوں) پر سوار ہونا (یعنی بیٹھنا)

1681– اخرجه البخاری (387/10) كتاب اللباس' باب: وصل الشعر' حديث (5937) واطرافه فی (5940'5942'5947) ومسلم (1677/3) كتاب اللباس والزينة' باب: تحريم فعل الواصلة والمستوصلة حديث (2124/119) وابو داؤد (77/4) كتاب الترجل' باب: فی صلة الشعر' حديث (4168) والنسائی (145/8) باب: المستوصلة' حديث (5090)(188/8) كتاب الزينة' باب: لعن الله الواشمة والمستوشمة' حديث (5251) واحمد (21/2) من طريق نافع' فذكره۔

1682 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ قَالَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّمُعَاوِيَةَ وَحَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِدیگر: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ نَحْوَهٗ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میاثر پر سوار ہونے (یعنی ریشمی بچھونوں پر بیٹھنے) سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ نے اشعث بن ابوشعثاء کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے اور اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 25: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کا بیان

1683 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمٌ حَشْوُهٗ لِيفٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ حَفْصَةَ وَجَابِرٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بستر جس پر آپ سویا کرتے تھے چمڑے کا بنا ہوا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

1682- اخرجه البخاری (135/3) كتاب الجنائز' باب: الامر باتباع' الجنائز' حديث (1239) اطرافه فی (2445'5175'5635'5650'5838'5849' 5863'6222'6654) وفی الادب المفرد (932) ومسلم (1635/3) كتاب اللباس والزينة' باب: تحريم استعمال انا الذهب والفضة على الرجال والنساء حديث (2066/3) والنسائی (8/7) كتاب الايمان والنذور' باب: برار القسم' حديث (3778)' (201/8) كتاب الزينة' باب: النهی عن الثياب القسية' حديث (5309) وابن ماجه (683/1) كتا بالكفارات' باب: ابرار القسم' حديث (2115) واحمد (284/4'287'299) من طريق اشعث بن ابی الشعثاء عن معاوية بن سويد' فذكره.

1683- اخرجه مسلم (1650/3) كتاب اللباس والزينة' باب: التواضع فی اللباس' والاقتصار على الغليظ منه واليسير' حديث (37'2082/38) وابو داؤد (71/4) كتاب اللباس' باب: فی الفرش' حديث (4146'4147) وابن ماجه(1390/2) كتاب الزهد' باب: ضجاع آل محمد صلى الله عليه وسلم' حديث (4151) واحمد (48/6' 56' 73' 207' 212)وعبد بن حميد (436) حديث (1506) من طريق هشام بن عروة' عن ابيه' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقُمُصِ

باب 26: قمیص کا بیان

1684 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ تَفَرَّدَ بِهٖ وَهُوَ مَرْوَزِیٌّ

اسنادِدیگر: وَرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین لباس قمیص تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبدالمؤمن بن خالد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں' اسے نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں یہ صاحب مروزی ہیں۔

بعض راویوں نے اس روایت کو ابوتمیلہ کے حوالے سے' عبدالمؤمن بن خالد کے حوالے سے' عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے اُن کی والدہ کے حوالے سے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

1685 سندِحدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَصَحُّ وَاِنَّمَا يُذْكَرُ فِيْهِ اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنْ اُمِّهٖ

◆◆ عبداللہ بن بریدہ اپنی والدہ کے حوالے سے' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ لباس قمیص تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا: عبداللہ بن بریدہ کی اپنی والدہ کے حوالے سے' سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

1684- اخرجه ابوداؤد (43/4) كتاب اللباس' باب: ما جاء في القميص' حديث (4026'4052) وابن ماجه (1183/2) كتاب اللباس' باب: لبس القميص' حديث (3575) واحمد (317/6) وعبد بن حميد (444) حديث (1540) من طريق عبد الله بن بريدة' عن ام سلمة' فذكره' ليس فيه' عن امه۔

اس روایت کی سند میں ابوتمیلہ کے اپنی والدہ کے حوالے سے روایت نقل کرنے کا بھی تذکرہ ہے۔

1686 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس قمیص تھا۔

1687 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیّدہ اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے بازو آپ کی کلائی تک تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

1688 سندِحدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَاَ بِمَيَامِنِهِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیص پہنتے تھے' تو دائیں طرف سے پہننا شروع کرتے تھے۔

کئی راویوں نے اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اسے "موقوف" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق صرف عبدالصمد نامی راوی نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا

باب 27: جب آدمی نیا کپڑا پہنے تو کیا پڑھے؟

1687– اخرجه ابوداؤد (43/4) كتاب اللباس' ما جاء في القميص' حديث (4027) من طريق شهر بن حوشب' فذكره.

1688– اخرجه النسائي في الكبرى (482/5) رقم (9669)

1689 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً اَوْ قَمِيصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِىُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِىُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا لباس پہنتے تھے' تو اس کا نام لیتے یعنی عمامہ یا قمیص یا تہبند اور پھر یہ دعا کرتے۔

''اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں' تو نے ہی مجھے یہ پہننے کے لئے دیا ہے' لہٰذا میں اس کی بھلائی اور جس بھلائی کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کا تجھ ہی سے طلبگار رہوں۔ اور اس کے شر اور جس شر کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

ہشام نے قاسم بن مالک کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے' جو جریری کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ لُبْسِ الْجُبَّةِ وَالْخُفَّيْنِ

باب 28: جبہ اور موزے پہننا

1690 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ

1689- اخرجه ابوداؤد (4/41'42) كتاب اللباس' حديث (4020'4021' 4022) واحمد (3/30'50) وعبد بن حميد (278) حديث (882) من طريق سعيد بن اياس الجريرى' عن ابى نضرة' فذكره.

1690- اخرجه مالك فى المؤطا (1/35) كتاب الطهارة' باب: ما جاء فى السح على الخفين' حديث (41) والبخارى (1/342-343) كتاب الوضوء' باب: الرجل يوضىء صاحبه' حديث (182) اطرافه فى (203'206'363' 388' 2918' 4421' 5798'5799) مطولا' ومسلم (2/168'169' نووى) كتاب الطهارة' باب: السح على الخفين' حديث (75'76'77'78'79'80/274) مطولاً وابو داؤد (1/37'38) كتاب الطهارة' باب: لسح على الخفين' حديث (149'151) والنسائى (1/63) كتاب الطهارة' باب: صفة الوضوء' غسل الكفين' حديث (82) مطولا' واحمد (4/249' 251' 254' 255) وابن خزيمة (9/63) حديث (1642) مطولاً والدارمى (1/181) كتاب الصلوة' باب: السح على الخفين (1/307) كتاب الصلوة' باب: السنة فيمن سبق ببعض الصلوة بروايات مختلفة' وعبد بن حميد (152) حديث (397) من طريق مالك' عن ابن شهاب' عن عباد بن زياد من ولد المغيرة بن شعبة' عن ابيه' عن المغيرة بن شعبة' فذكره.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّۃً رُوْمِیَّۃً ضَیِّقَۃَ الْکُمَّیْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رومی جبہ پہنا تھا، جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1691 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ھُوَ الشَّیْبَانِیُّ عَنِ الشَّعْبِیِّ

متن حدیث: قَالَ قَالَ الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اَھْدٰی دِحْیَۃُ الْکَلْبِیُّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ فَلَبِسَھُمَا

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَالَ اِسْرَآئِیْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ

وَجُبَّۃً فَلَبِسَھُمَا حَتّٰی تَخَرَّقَا لَا یَدْرِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَکِیٌّ ھُمَا اَمْ لَا

حکم حدیث: وَھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ اِسْحٰقَ اسْمُہٗ سُلَیْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَیَّاشٍ ھُوَ اَخُوْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو موزے تحفے کے طور پر پیش کئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہن لیا۔

اسرائیل نامی راوی نے جابر کے حوالے سے عامر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک جبہ بھی بھیجا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو پہن لیا، یہاں تک کہ وہ دونوں پھٹ گئے راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پتہ نہیں تھا: جس جانور کے چمڑے سے وہ موزے بنائے گئے ہیں، اسے شرعی طور پر ذبح کیا گیا تھا کہ نہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ابواسحٰق نامی راوی کا نام سلیمان ہے۔

حسن بن عیاش نامی راوی ابوبکر بن عیاش کے بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ شَدِّ الْاَسْنَانِ بِالذَّھَبِ

باب 29: دانتوں کو سونے کے ذریعے باندھنا

1692 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ ھَاشِمِ بْنِ الْبَرِیْدِ وَاَبُوْ سَعْدٍ الصَّغَانِیُّ عَنْ اَبِی الْاَشْھَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَۃَ عَنْ عَرْفَجَۃَ بْنِ اَسْعَدَ

1692- اخرجہ ابوداؤد (92/4) کتاب الخاتم، باب: ما جاء فی ربط الاسنان بالذھب، حدیث (4232، 4233، 4234) والنسائی (164/8) کتاب الزینۃ، باب: ما اصیب انفہ، ھل یتخذ انفا من ذھب، حدیث (5161) باب: الرخصۃ فی خاتم الذھب للرجال، حدیث (5163) واخرجہ احمد (342/4)، (23/5) وعبد اللہ بن احمد فی زوائدہ علی المسند (23/5)

متن حدیث: قَالَ اُصِيْبَ اَنْفِيْ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ اَنْفًا مِّنْ وَّرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيَّ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَّخِذَ اَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ بَدْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ اَبِي الْاَشْهَبِ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ طَرَفَةَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِي الْاَشْهَبِ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ شَدُّوا اَسْنَانَهُمْ بِالذَّهَبِ وَفِي الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لَّهُمْ

توضیح راوی: وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ سَلْمُ بْنُ زَرِيْنٍ وَّهُوَ وَهْمٌ وَّزَرِيْرٌ اَصَحُّ وَاَبُوْ سَعْدٍ الصَّغَانِيُّ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ

◆◆ حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن میری ناک کٹ گئی تو میں نے چاندی کی ناک بنوالی پھر اس میں سے مجھے بو آنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی کہ میں سونے کی ناک بنوالوں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبدالرحمٰن بن طرفہ کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

سلم بن زریر نے اسے عبدالرحمٰن بن طرفہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے ابواشہب نے عبدالرحمٰن بن طرفہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

کئی اہل علم کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے سونے کے دانت لگوائے ہوئے تھے۔

اس حدیث میں ان حضرات کی دلیل موجود ہے۔

ابن مہدی بیان کرتے ہیں: (جن راویوں نے) سلم بن زرین لفظ نقل کیا ہے یہ وہم ہے لفظ ''زریر'' درست ہے۔

ابوسعد صغانی کا نام محمد بن میسر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

باب 30: درندوں کی کھال استعمال کرنا

1693 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ

اختلافِ روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ اَنَّهُ كَرِهَ جُلُوْدَ السِّبَاعِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيهِ غَيْرَ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ ابوالملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال کو بچھونے کے طور پر استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

حضرت ابوالملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال استعمال کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سعید بن ابوعروبہ نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے اس روایت کو ابوالملیح کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل نہیں کیا۔

حضرت ابوالملیح نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے درندوں کی کھال استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 31: نبی اکرم ﷺ کے نعلین شریفین کا بیان

1694 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کے نعلین کیسے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: ان کے دو تسمے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1695 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ

1693- اخرجه ابوداؤد (69/4) كتاب اللباس' باب: في جلود النمور والسباع' حديث (4132) والنسائي (176/7) كتاب الفرع والعتيرة' باب: النهي عن الانتفاع بجلود السباع' حديث (4253) والدارمي (85/2) كتاب الاضاحي' باب: النهي عن لبس جلود السباع.

1694- اخرجه البخاري (324/10) كتاب اللباس' باب: قبالان في نعل' من راى قبالاً واحدا وسعا' حديث (5857) وابو داؤد (69/4) كتاب اللباس' باب: في الانتعال' حديث (3134) والنسائي (217/8) كتاب الزينة' باب: صفة نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث (5369) وابن ماجه (1194/2) كتاب اللباس' باب: صفة النعال' حديث (3615) واخرجه احمد (122/3' 203' 245' 269) عن همام بن يحيى' عن قتادة' عن انس بن مالك به.

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قِبَالَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین کے دو تسمے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْمَشْىِ فِى النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

باب 32: ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے

1696 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَمْشِى اَحَدُكُمْ فِىْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے یا تو دونوں کو پہن لے یا دونوں کو اتار دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ

باب 33: کھڑے ہو کر جوتا پہننا مکروہ ہے

1697 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّرَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّىُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ

1696- اخرجه مالك (916/2) كتاب اللباس' باب: ما جاء في الانتعال' حديث (14) والبخارى (322/10) كتاب اللباس' باب: لا يمشى فى نعل واحدة' حديث (5855) ومسلم (1660/3) كتاب اللباس والزينة' باب: استحباب: لبس

بِالْحَافِظِ وَلَا نَعْرِفُ لِحَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَصْلًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص کھڑا ہو کر جوتا پہنے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

عبیداللہ بن عمرو الرقی نامی راوی نے اس روایت کو معمر کے حوالے سے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

محدثین کے نزدیک یہ دونوں روایات مستند نہیں ہیں۔

حارث بن نبہان محدثین کے نزدیک حافظ نہیں تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جبکہ قتادہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

1698 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلَا حَدِيْثُ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر جوتا پہنے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے اور نہ ہی معمر کی وہ روایت مستند ہے جو انہوں نے عمار بن ابوعمار کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِى الْمَشْيِ فِى النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

باب 34: ایک جوتا پہن کر چلنے کی اجازت

1699 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ كُوْفِيٌّ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ الْبَجَلِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوتا پہن کر چلا کرتے تھے۔

1700 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ

عَنْ عَآئِشَةَ

آثارِ صحابہ: اَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ مَوْقُوفًا وَّهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ ایک جوتا پہن کر چلتی تھیں۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر راویوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم کے حوالے سے اس روایت کو "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ بِاَيِّ رِجْلٍ يَّبْدَاُ اِذَا انْتَعَلَ

باب 35: آدمی جوتا پہنتے ہوئے کون سے پاؤں میں پہلے پہنے؟

1701 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص نے جوتا پہننا ہو تو دائیں پاؤں میں پہلے پہنے اور جب جوتا اتارنا ہو تو بائیں پاؤں سے پہلے اتارے دایاں پاؤں پہنتے ہوئے پہلے ہو اور اتارتے ہوئے بعد میں ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَرْقِيعِ الثَّوْبِ

باب 36: کپڑوں میں پیوند لگانا

1702 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ وَاَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَا

1701- اخرجه مالك (916/2) كتاب اللباس' باب: ما جاء في الانتعال' حديث (15) والبخاري (324/10) كتاب اللباس' باب: ينزع نعله اليسرى' حديث (5856) ومسلم (1660/3) كتاب اللباس والزينة' باب: استحباب لبس النعل في اليمنى اولا والخلع من اليسرى اولا' وكراهة المشي في نعل واحدة' حديث (2097/67) وابو داؤد (70/4) كتاب اللباس' باب: في الانتعال' حديث (4139) واخرجه احمد (245/2) والحميدي (480/2) حديث (1135)

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِيْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُ صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَصَالِحُ بْنُ اَبِيْ حَسَّانَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ ثِقَةٌ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ عَلٰى نَحْوِ مَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

حدیثِ دیگر: مَنْ رَاٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ هُوَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَّا يَزْدَرِيَ نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

وَيُرْوٰى عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ صَحِبْتُ الْاَغْنِيَاءَ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا اَكْبَرَ هَمًّا مِّنِّيْ اَرٰى دَابَّةً خَيْرًا مِّنْ دَابَّتِيْ وَثَوْبًا خَيْرًا مِّنْ ثَوْبِيْ وَصَحِبْتُ الْفُقَرَاءَ فَاسْتَرَحْتُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اگر تم (آخرت میں) میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو' تو تمہارے لئے دنیا اتنی ہی کافی ہوگی' جتنا سفر کا زادِ راہ ہوتا ہے اور خوشحال لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز کرنا اور کسی بھی کپڑے کو پہننا اس وقت تک نہ چھوڑنا جب تک اس میں پیوند نہ لگا لو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف صالح بن حسان کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' صالح بن حسان منکر الحدیث ہیں۔

صالح بن ابوحسان نامی وہ راوی جن کے حوالے سے ابن ابی ذئب نے احادیث نقل کی ہیں وہ ثقہ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ خوشحال لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے بچنا اس کی مانند وہ روایت ہے' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی ایسے شخص کو دیکھے کہ ظاہری شکل وصورت اور رزق کے حوالے سے اسے اس پر فضیلت دی گئی ہو' تو وہ اپنے سے نچلے طبقے کے اس شخص کو بھی دیکھ لے جس پر اسے فضیلت دی گئی ہے کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہیں سمجھے گا''۔

عون بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں پہلے خوشحال لوگوں کے ساتھ رہا اور میں نے ان میں سب سے زیادہ غمگین اپنے آپ کو پایا کیونکہ میں یہی سمجھتا تھا کہ اس کا جانور میرے جانور سے بہتر ہے اور اس کا لباس میرے لباس سے بہتر ہے' پھر میں نے غریبوں کی صحبت اختیار کی تو اس سے مجھے راحت حاصل ہوئی۔

بَاب دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

باب 37: نبی اکرم ﷺ کا مکہ میں داخل ہونا

1703 حَدَّثَنِى ابْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِى نَجِيحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ

متنِ حدیث: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ لَّا اَعْرِفُ لِمُجَاهِدٍ سَمَاعًا مِّنْ اُمِّ هَانِئٍ

حدیثِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ اَبِى نَجِيحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ ضَفَائِرَ اَبُوْ نَجِيحٍ اسْمُهٗ يَسَارٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى نَجِيحٍ مَكِّيٌّ

◆◆ سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو اس وقت آپ ﷺ نے بالوں کو چار حصوں میں باندھا ہوا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق مجاہد نے سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

اور ایک سند کے ساتھ یہ منقول ہے۔ سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے گیسو مبارک چار حصوں میں بندھے ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ابونجیح نامی راوی کا نام یسار ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

عبداللہ بن ابونجیح مکی ہیں۔

بَاب كَيْفَ كَانَ كِمَامُ الصَّحَابَةِ

باب 38: صحابہ کرام کی ٹوپیاں کیسی تھیں؟

1704 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ وَّهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيَّ يَقُوْلُ

1703- اخرجه ابوداؤد (83/4) كتاب الترجل' باب: في الرجل يقص شعره' حديث (4191) وابن ماجه (1199/2) كتاب اللباس' باب: اتخاذ الجمة والذوائب' حديث (3631) واخرجه احمد (341/6'425)

متن حدیث: كَانَتْ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ

توضیح راوی: وَّعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُسْرٍ بَصْرِيٌّ هُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّغَيْرُهُ

قولِ امام ترمذی: وَبُطْحٌ يَّعْنِيْ وَاسِعَةً

حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ٹوپیاں سر سے ملی ہوئی تھیں (یعنی اونچی نہیں ہوتی تھیں)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔

عبداللہ بن بسر نامی بصری راوی محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہیں۔

یحییٰ بن سعید اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

لفظ ''بطح'' کا مطلب کشادہ ہونا ہے۔

بَابُ فِيْ مَبْلَغِ الْاِزَارِ

باب 39: پائنچے کا مقام

1705 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ نَذِيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

متن حدیث: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِيْ اَوْ سَاقِهِ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اپنی پنڈلی کا سخت حصہ پکڑا اور ارشاد فرمایا: یہ تہبند رکھنے کی جگہ ہے اگر تم نہیں مانتے تو ٹخنوں سے نیچے تہبند رکھنے کی جگہ ہے اگر تم نہیں مانتے تو اس سے تھوڑا سا نیچے کر لو لیکن اگر یہ بھی نہیں مانتے تو ٹخنوں سے نیچے تہبند رکھنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اسے ابواسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَاب الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ

باب 40: ٹوپی پر عمامہ باندھنا

1706 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرِ بْنِ

1705- اخرجه النسائي (8/206) كتاب الزينة' باب موضع الازار' حديث (5329) وابن ماجه (2/1182) كتاب اللباس' باب: موضع الازار اين هو؟ حديث (3572) واخرجه احمد (5/382'396'398'400)

مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متن حدیث: اَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

اِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَائِمِ

توضیح راوی: وَلَا نَعْرِفُ اَبَا الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيَّ وَلَا ابْنَ رُكَانَةَ

◆◆ ابوجعفر بن محمد بن رکانہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رکانہ نے جب نبی اکرم ﷺ سے کشتی کی اور نبی اکرم ﷺ نے اسے پچھاڑ دیا تھا' رکانہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمارے اور مشرکین کے درمیان بنیادی فرق ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے اور اس کی سند مستند نہیں ہے۔

ہمیں ابوالحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخَاتَمِ الْحَدِيْدِ

باب 41: لوہے کی انگوٹھی کا حکم

1707 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ وَّاَبُوْ تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متن حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَا لِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ جَآئَهٗ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَا لِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ ثُمَّ اَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ قَالَ مِنْ وَّرِقٍ وَّلَا تُتِمَّهٗ مِثْقَالًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ يُكْنٰى اَبَا طَيْبَةَ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ

◆◆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ میں تمہارے اوپر اہلِ جہنم کا لباس دیکھ رہا ہوں؟ پھر وہ شخص آیا تو اس نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے؟ مجھے تم سے بتوں کی بو آ رہی ہے' پھر وہ شخص آپ کی

1706– اخرجه ابوداؤد (55/4) كتاب اللباس' باب: فى العمائم' حديث (4078)

1707– اخرجه ابوداؤد (90/4) كتاب الخاتم' باب: ما جاء فى خاتم الحديد' حديث (4223) والنسائى (172/8) كتاب الزينة' باب: مقدار ما يجعل فى الخاتم من الفضة' حديث (5195) واحمد (359/5)

خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ میں تمہارے جسم پر اہلِ جنت کا زیور دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کی: پھر میں کون سی انگوٹھی پہنوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چاندی کی اور اس میں بھی تم ایک مثقال پورا نہ کرنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

عبداللہ بن مسلم نامی راوی کی کنیت ابوطیبہ ہے اور یہ مروزی ہے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ التَّخَتُّمِ فِيْ أُصْبُعَيْنِ

باب 42: دو انگوٹھیاں پہننا حرام ہے

1708 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ

متنِ حدیث: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَاَنْ اَلْبَسَ خَاتَمِيْ فِيْ هٰذِهٖ وَفِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَابْنُ اَبِيْ مُوْسٰى هُوَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى وَاسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ریشمی کپڑا پہننے سے سرخ میسرہ استعمال کرنے سے اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے یعنی شہادت کی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں (انگوٹھی پہننے سے) منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابن ابی موسیٰ نامی راوی ابوبردہ بن ابوموسیٰ ہیں اور ان کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَحَبِّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 43: نبی اکرم ﷺ کا پسندیدہ لباس

1709 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا الْحِبَرَةُ

1708- اخرجه مسلم (1659/3) كتاب اللباس والزينة' باب: النهى عن التختم من الوسطى والتى تليها' حديث (2078/64) وابو داؤد (91, 90/4) كتاب الخاتم' باب: ما جاء فى خاتم الحديد' حديث (4225) والنسائى (177/8) كتاب الزينة' باب: النهى عن الخاتم فى السبابة' حديث (5210'5211'5212)'(194/8) كتاب الزينة' باب: موضع الخاتم' حديث (5286'5287)'(219/8) كتاب الزينة باب: النهى عن الجلوس على المياثر من الارجوان' حديث (5376) وابن ماجه (1203/2) كتاب اللباس' باب: التختم فى الابهام' حديث (3648) واحمد (109/1' 124' 134' 138' 154' 78' 88) والحميدى (29/1) حديث (52)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ لباس دھاری دار یمنی چادر تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

1709- اخرجه البخاري (287/10) كتاب اللباس' باب: البرود والحبرة والشملة' حديث (5813'5812) ومسلم (1648/3) كتاب اللباس والزينة' باب: فضل لباس ثياب الحبرة' حديث (2079/33'32) وابو داؤد (51/4) كتاب اللباس' باب: من لبس الحبرة' حديث (4060) والنسائي (203/8) كتاب الزينة' باب: لبس الحبرة' حديث (5315) واحمد (291'184'251'134/3)

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھانے کے بارے میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ عَلَامَ كَانَ يَاْكُلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب1: نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جس چیز پر رکھ کر کھایا کرتے تھے اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1710 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خُوَانٍ وَّلَا فِیْ سُكُرُّجَةٍ وَّلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلَامَ كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّيُوْنُسُ هٰذَا هُوَ يُوْنُسُ الْاِسْكَافُ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کبھی بھی ''چوکی'' پر رکھ کر نہیں کھایا اور نہ ہی کبھی چھوٹے پیالے میں کھایا ہے اور نہ ہی آپ کے لئے کبھی چپاتی تیار کی گئی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' پھر وہ لوگ کسی چیز پر رکھ کر کھایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: عام دسترخوان پر۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

محمد بن بشار فرماتے ہیں: یہ یونس جو ہیں یہ ''یونس اسکاف'' ہے۔

عبدالوارث نے سعید بن ابوعروبہ کے حوالے سے' قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

1710- اخرجه البخاري (440/9) كتاب الاطعمة' باب: الخبز المرقق والاكل على الخوان والسفرة' حديث (5386) طرفه في (5415) وابن ماجه (1095/2) كتاب الاطعمة' باب: الاكل على الخوان والسفرة' حديث (3292) واحمد (130/3)

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الْاَرْنَبِ

باب 2: خرگوش کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1711 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ

متنِ حدیث: اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعٰى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِي بِفَخِذِهَا اَوْ بِوَرِكِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهُ قَالَ قُلْتُ اَكَلَهُ قَالَ قَبِلَهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّعَمَّارٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَيُقَالُ مُحَمَّدُ بْنُ صَيْفِيٍّ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِاَكْلِ الْاَرْنَبِ بَاْسًا وَّقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَكْلَ الْاَرْنَبِ وَقَالُوْا اِنَّهَا تَدْمٰى

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ''مرالظہران'' کے مقام پر ہم لوگ ایک خرگوش کے پیچھے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کے پیچھے بھاگے میں اس تک پہنچ گیا اور میں نے اسے پکڑ لیا میں اسے لے کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے ایک سخت پتھر کے ذریعے اسے ذبح کیا اور اس کی دو رانیں یا دو سرینیں میرے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوائیں تو آپ نے انہیں کھالیا۔

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے دریافت کیا' کیا آپ نے انہیں کھالیا' تو انہوں نے جواب دیا: آپ نے اسے قبول کرلیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عمار رضی اللہ عنہ' حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق محمد بن صیفی' سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک خرگوش کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بعض اہل علم نے خرگوش کھانے کو مکروہ قرار دیا وہ فرماتے ہیں: اسے حیض آتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ

باب 3: گوہ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1711- اخرجه البخاري (528/9) كتاب الذبائح والصيد' باب: ما جاء في التصيد' حديث (5489) وطرفه في (5535) ومسلم (1547/3) كتاب الصيد والذبائح' باب: اباحة الارنب' حديث (1953/53) وابو داؤد (352/3) كتاب الاطعمة' باب: في اكل الارنب' حديث (3791) والنسائي (197/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: الارنب' حديث (4312) وابن ماجه (1080/2) كتاب الصيد' باب: الارنب' حديث (3343) والدارمي (92/2) كتاب الصيد' باب: اكل الارنب' واحمد (118/3' 171' 291)

1712 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ وَجَابِرٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ فَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ

آثارِ صحابہ: وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اُكِلَ الضَّبُّ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا تَرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَذُّرًا

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کھانے کے بارے میں دریافت کیا: گیا' تو آپ نے فرمایا: نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام قرار دیتا ہوں۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم نے گوہ کھانے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اور دیگر اہل علم میں سے بعض حضرات نے اس کی رخصت عطا کی ہے اور بعض حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر گوہ کھائی گئی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کرتے ہوئے خود اسے نہیں کھایا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبُعِ

باب 4: بجو کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1713 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

1712- اخرجه مالك (968/2) كتاب الاستئذان' باب: ما جاء في اكل الضب' حديث (11) والبخاري (580/9) كتاب الذبائح والصيد' باب: الضب' حديث (5536) ومسلم (1541/3) كتاب الصيد والذبائح' باب: اباحة الضب' حديث (1943/39) والنسائي (197/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: الضب' حديث (4314) وابن ماجه (1080/2) كتاب الصيد' باب: الضب' حديث (3242) والدارمي (92/2) كتاب الصيد' باب: اكل الضب' واحمد (9/2' 10' 46' 60' 62' 74' 81) والحميدي (285/2) حديث (641)

1713- اخرجه ابوداؤد (355/3) كتاب الاطعمة' باب في اكل الضبع' حديث (3801) والنسائي (191/5) كتاب مناسك الحج' باب: ما لا يقتله المحرم' و (200/7) كتاب الصيد' والذبائح' باب: الضبع' وابن ماجة (1030/2) كتاب المناسك' باب: جزاء الصيد يصيبه المحرم' حديث (3085) و (1078/2) كتاب الصيد' حديث (3236) من طريق عبد الله بن عبيد بن عمير عن ابي عمار عن جابر' فذكره۔

عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَ

متن حدیث: قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ صَيْدٌ هِىَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَقَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَلَمْ يَرَوْا بِاَكْلِ الضَّبُعِ بَاْسًا وَّهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ فِىْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الضَّبُعِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِىِّ

وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَكْلَ الضَّبُعِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ

اختلاف روایت: وَرَوٰى جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهٗ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَصَحُّ

توضیح راوی: وَابْنُ اَبِىْ عَمَّارٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ الْمَكِّىُّ

◆◆ ابن ابوعمار بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا بجو شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا' کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا' کیا یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں' ان کے نزدیک بجو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

امام احمد' امام اسحٰق کا یہی قول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث ایسی بھی منقول ہے' جس میں بجو کھانے کی کراہت کا تذکرہ ہے تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے اور بعض اہل علم نے بجو کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے' ابن مبارک کا یہی قول ہے۔

یحییٰ قطان بیان کرتے ہیں' جریر بن حازم نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبید کے حوالے سے ابن ابی عمار کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا اور ان کے قول کے طور پر کیا ہے' تاہم ابن جریج کی روایت زیادہ مستند ہے۔

ابن ابی عمار نامی راوی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوعمار مکی ہے۔

1714 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِى الْمُخَارِقِ اَبِىْ اُمَيَّةَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ اَخِيْهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ اَوَ يَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَّسَاَلْتُهٗ عَنِ الذِّئْبِ فَقَالَ اَوَ يَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ

1714- اخرجه ابن ماجه (1078/2) كتاب الصيد' باب: الضبع' حديث (3237)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِیْ اُمَيَّةَ

متن حدیث: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِیْ اِسْمٰعِيْلَ وَعَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِیْ اُمَيَّةَ وَهُوَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ قَيْسِ بْنِ اَبِی الْمُخَارِقِ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِیُّ ثِقَةٌ

◆◆ حضرت خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کھانے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے فرمایا: کوئی شخص بجو کھا سکتا ہے؟ میں نے آپ سے ''بھیڑیا'' کھانے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص بھیڑیے کو کھا سکتا ہے' جس میں بھلائی موجود ہو؟

اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور یہ اسماعیل بن مسلم کے حوالے سے عبدالکریم بن امیہ کے حوالے سے منقول ہے۔ بعض محدثین نے اسماعیل کے بارے میں کلام کیا اور عبدالکریم ابوامیہ جو ہیں' یہ عبدالکریم بن قیس ہیں' اور یہ قیس ابومخارق کے صاحبزادے ہیں جبکہ عبدالکریم بن مالک جذری مستند راوی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

باب 5: گھوڑے کا گوشت کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1715 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَهٰكَذَا رَوٰی غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَّرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ وَّرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ اَصَحُّ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَحْفَظُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا ہے اور آپ نے ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس حدیث کو کئی راویوں نے اسی طرح عمرو بن دینار کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس حدیث کو حماد بن زید نے عمرو بن دینار کے حوالے سے امام محمد بن علی (امام محمد الباقر) کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

1715- اخرجه النسائی (201/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: الاذن فی اكل لحوم الخيل' حديث (4327-4328) والحميدی (528/2) حديث (1254)

ابن عیینہ کے روایت زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری) کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: سفیان بن عیینہ حماد بن زید سے زیادہ حافظ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

باب 6: پالتو گدھوں کے گوشت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1716 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَىْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُّتْعَةِ النِّسَآءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ هُمَا ابْنَا مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يُكْنٰى اَبَا هَاشِمٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ اَرْضَاهُمَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وقَالَ غَيْرُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَكَانَ اَرْضَاهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت یحییٰ بن سعید انصاری رضی اللہ عنہ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے زہری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، زہری نے اس حدیث کو عبداللہ اور حسن سے روایت کیا ہے، جو امام محمد بن علی کے صاحبزادے ہیں انہوں نے اس روایت کو اپنے والد کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جنگ کے موقع پر خواتین کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

زہری اس حدیث کو عبداللہ اور حسن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں جو امام محمد (الباقر) کے صاحبزادے ہیں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔

زہری فرماتے ہیں، ان دونوں حضرات میں حسن بن محمد میرے نزدیک زیادہ مستند ہیں۔

سعید بن عبدالرحمٰن کے علاوہ دیگر راویوں نے ابن عیینہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: عبداللہ بن محمد زیادہ مستند ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1716- اخرجه البخاري (570/9) كتاب الذبائح والصيد، باب: لحوم الحمر الانسية، حديث (5523) واخرجه مسلم (1028/2) كتاب النكاح، باب: نكاح المتعة وبيان، انه ابيح ثم نسخ، ثم ابيح ثم نسخ، واستقر تحريمه الى يوم القيامة، حديث (31-1407/32) و (1537/3) كتاب الذبائح، والصيد: باب: تحريم اكل لحم الحمر الاهلية، حديث (1407/22) والنسائي (202/7) كتاب الذبائح، والصيد: باب: تحريم اكل لحوم الحمر الاهلية، (120/6) كتاب النكاح، باب: تحريم المتعة، وابن ماجه (630/10) كتاب النكاح، باب: النهي عن نكاح المتعة، حديث (1961)

1717 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ وَالْحِمَارَ الْاِنْسِىَّ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّالْبَرَاءِ وَابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى وَاَنَسٍ وَّالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَبِىْ ثَعْلَبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَرَوٰى عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّغَيْرُهٗ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاِنَّمَا ذَكَرُوْا حَرْفًا وَّاحِدًا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر نوکیلے دانتوں والے درندوں کا گوشت کھانے اور جانور کو باندھ کر اس پر نشانے بازی کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت براء رضی اللہ عنہ' حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عبدالعزیز بن محمد اور دیگر راویوں نے محمد بن عمرو کے حوالے سے اسی حدیث کو نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس حدیث کا صرف یہ جملہ نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاَكْلِ فِىْ اٰنِيَةِ الْكُفَّارِ

باب 7: کفار کے برتنوں میں کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1718 سندِحدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِىُّ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ فَقَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَّاطْبُخُوْا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِىْ نَابٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مَشْهُوْرٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ وَرُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ ثَعْلَبَةَ اسْمُهٗ جُرْثُوْمٌ وَّيُقَالُ جُرْهُمٌ وَّيُقَالُ نَاشِبٌ

1717- اخرجه احمد (366/2)

اسنادِ دیگر: وَقَدْ ذُكِرَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ

◆◆ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں دریافت کیا: گیا' تو آپ نے فرمایا: تم دھو کر انہیں صاف کرلو اور ان میں پکالو! (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ مشہور ہے اور اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے بھی یہ ان سے منقول ہے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کا نام جرثوم تھا اور ایک قول کے مطابق جرہم تھا اور ایک قول کے مطابق "ناشب" تھا۔

یہ حدیث ابوقلابہ کے حوالے سے ابواسماء رحبی کے حوالے سے' حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1719 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى بْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَنَطْبُخُ فِىْ قُدُوْرِهِمْ وَنَشْرَبُ فِىْ اٰنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ فَذُكِّىَ فَكُلْ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہیں اور ان کی ہنڈیا میں پکالیتے ہیں اور ان کے برتنوں میں پی لیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں' ان کے علاوہ اور کوئی برتن نہ ملے تو تم انہیں پانی کے ذریعے صاف کرلیا کرو پھر حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم شکار کی سرزمین پر رہتے ہیں ہم کیا کریں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو بھیجو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اور وہ کتا جانور کو مار دے تو تم اسے کھالو اور اگر وہ تربیت یافتہ نہ ہو' تو تم اسے ذبح کر کے کھالو اور اگر تم نے اپنا تیر پھینکا ہو' اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا ہو' اور اس نے جانور کو قتل کردیا ہو' تو اسے کھالو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْفَأْرَةِ تَمُوْتُ فِى السَّمْنِ

باب 8: وہ چوہا جو گھی میں گر کر مر جائے اس کے بارے میں جو منقول ہے

1720 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِىُّ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ

1719- اخرجه احمد (195/4)

متن حدیث: اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِیْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اختلاف سند: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ وَلَمْ یَذْكُرُوْا فِیْهِ عَنْ مَیْمُوْنَةَ وَحَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَصَحُّ وَرَوٰی مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَهُوَ حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ

قول امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ وَحَدِیْثُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِیْهِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ اِذَا كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ هٰذَا خَطَاٌ اَخْطَاَ فِیْهِ مَعْمَرٌ قَالَ وَالصَّحِیْحُ حَدِیْثُ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: گیا' تو آپ نے فرمایا: اس کو اور اس کے آس پاس والے گھی کو پھینک دو اور باقی کو استعمال کرلو۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ حدیث زہری کے حوالے سے عبید اللہ کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا:

محدثین نے اس روایت میں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ نہیں کیا تاہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے۔

زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے تاہم یہ حدیث مستند نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: معمر نے زہری کے حوالے سے' سعید بن مسیب سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نقل کی ہے: ''آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر وہ جما ہوا ہو تو اسے اور اس کے آس پاس والے کو پھینک دو اور اگر وہ مائع ہو تو اسے استعمال نہ

1720- اخرجه مالك فی الموطا (971/2) كتاب الاستئذان' باب: ما جاء فی الفارة فی السمن' حديث (20) والبخاری (585/9) كتاب الذبائح' والصيد: باب: اذا وقعت الفارة فی السمن الجامد والذائب' حديث (5538'5540) وابوداؤد (392/2) كتاب الاطعمة' باب: فی الفارة تقع فی السمن' حديث (3841) والنسائی (187/7) كتاب الفرع والعتيرة' باب: الفارة تقع فی السمن' والحميدی (149/1) حديث (312) من طريق الزهری' عن عبيد الله بن عتبة بن مسعود' عن ابی عباس عن ميمونة' فذكره.

کرو'' ۔اس میں خطاء ہے اور صحیح حدیث وہ ہے جو زہری نے عبیداللہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

باب 9: بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1721 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَاْكُلْ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ

فِي الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّعُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّحَفْصَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

متنِ حدیث: وَهٰكَذَا رَوٰى مَالِكٌ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَّعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ وَّابْنِ عُيَيْنَةَ اَصَحُّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور بائیں ہاتھ سے نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس حدیث کو اسی طرح امام مالک نے اور ابن عیینہ نے زہری کے حوالے سے ابوبکر بن عبیداللہ کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

معمر اور عقیل نے زہری کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس روایت کو نقل کیا ہے تاہم امام مالک اور ابن عیینہ کی نقل کردہ حدیث زیادہ مستند ہے۔

1722 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ

1721- اخرجه احمد (80/2)

1722م- اخرجه مالك في الموطا (922/2) كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم باب النهي عن الاكل بالشمال' حديث (6) ومسلم (1598/3) كتاب الاشربة' باب: آداب الطعام' والشراب واحكامهما' حديث (2020/105) واحمد (33/2) والدارمي (97'96/2) كتاب الاطعمة' باب: الاكل باليمين' والحميدي (283/2) حديث (635)

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
جب کوئی شخص کچھ کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ لَعْقِ الْاَصَابِعِ بَعْدَ الْاَکْلِ

باب 10: کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1723 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِیْ فِیْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ
فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّاَنَسٍ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ
قولِ امام بخاری: وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدِيْثُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِنَ الْمُخْتَلِفِ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

◄► سہیل بن ابوصالح اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کچھ کھالے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' ہم اسے صرف اسی حوالے سے پہچانتے ہیں جو سہیل کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: عبدالعزیز سے منقول روایت ''مختلف'' ہے اور یہ صرف انہی کے حوالے سے معلوم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

باب 11: جو لقمہ گر جائے' جو کچھ اس کے بارے میں منقول ہے

1724 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1723- اخرجه مسلم (1607/3) كتاب الاشربة' باب: استحباب لعق الاصابع والقصعة' واكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يصيبها من اذى وكراهة مسح اليد قبل لعقها' حديث (2035/137) واحمد (341/2) كلاهما' من طريق سهيل بن ابی صالح' عن ابيه' فذكره.
1724- اخرجه مسلم (1606/3) كتاب الاشربة' باب: استحباب لعق الاصابع والقصعة' حديث (134) واحمد (301/3) والحميدی (518/2) حديث (1234)

متن حدیث: اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْیُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِیَطْعَمْهَا وَلَا یَدَعْهَا لِلشَّیْطَانِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کھانا کھائے اور اس کا لقمہ گر جائے' تو اس پر جو چیز لگی ہو وہ اسے صاف کر لے' اور پھر اسے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

1725 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَکَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ اِذَا مَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِکُمْ فَلْیُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰی وَلْیَاْکُلْهَا وَلَا یَدَعْهَا لِلشَّیْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّسْلِتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اَیِّ طَعَامِکُمُ الْبَرَکَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

◆◆ ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چیز کھا لیتے تھے' تو اس کے بعد اپنی تین انگلیوں کو چاٹا کرتے تھے (جن کے ذریعے آپ نے کھانا کھایا ہوتا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے' تو وہ اس پر لگی ہوئی گندگی کو صاف کر لے' اور اسے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) آپ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم پیالے کو صاف کریں۔

آپ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت موجود ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

1726 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْیَمَانِ الْمُعَلَّی بْنُ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ جَدَّتِیْ اُمُّ عَاصِمٍ وَّکَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا نُبَیْشَةُ الْخَیْرِ وَنَحْنُ نَاْکُلُ فِیْ قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ اَکَلَ فِیْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ الْمُعَلَّی بْنِ رَاشِدٍ وَّقَدْ رَوٰی یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ عَنِ الْمُعَلَّی بْنِ رَاشِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ

◆◆ سیدہ اُمّ عاصم رضی اللہ عنہا' جو حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی اُمّ ولد ہیں' بیان کرتی ہیں' حضرت نبیشہ الخیر رضی اللہ عنہ ہماری

1725- اخرجه مسلم (1607/3) کتاب الاشربة' باب: استحباب لعق الاصابع والقصعة' حدیث (2034/136) واحمد (177/3, 290) عن حماد بن سلمة' عن ثابت فذکره.

1726- اخرجه ابن ماجه (1089/2) کتاب الاطعمة' باب: تنقية الصحفة' حدیث (3271) واحمد (76/5) والدارمی (96/2) کتاب الاطعمة' باب: فی لعق الصحفة من طریق المعلی بن راشد ابی الیمان' قال: حدثنی جدتی ام عاصم' فذکر ه.

طرف آئے ہم اس وقت ایک پیالے میں کھا رہے تھے انہوں نے ہمیں یہ حدیث سنائی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی پیالے میں کھائے اور پھر اسے چاٹ لے تو وہ پیالہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف معلّی بن راشد کے حوالے سے جانتے ہیں۔ یزید بن ہارون اور دیگر ائمہ نے معلّی بن راشد کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاَكْلِ مِنْ وَّسَطِ الطَّعَامِ

باب 12: ''کھانے'' کے درمیان میں سے کھانے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1727 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَّسَطِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کھانے کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے اس لئے تم اس کے کناروں کی طرف سے کھایا کرو اس کے درمیان میں سے نہ کھایا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ یہ حدیث عطاء بن سائب کے حوالے سے پہچانی گئی ہے اس حدیث کو شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ

باب 13: لہسن اور پیاز کھانے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1728 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1727- اخرجه ابوداؤد (348/3) كتاب الاطعمة' باب: ما جاء فى الاكل من اعلى الصحفة' حديث (3772) وابن ماجه (1090/2) كتاب الاطعمة' باب: النهى عن لاكل من ذروة الثريد' حديث (3277) واحمد (270/1'300'343'345'364) والدارمى (100/2) كتاب الاطعمة' باب: فى الذى ياكل مايليه' والحميدى (243/1) حديث (529) من طريق عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس' فذكره.

1728- اخرجه البخارى (395/2) كتاب الاذان' باب: ما جاء فى الثوم النىء والبصل والكراث' حديث (855) ومسلم (467/2'468' الابى) كتاب المساجد' ومواضع الصلوة' باب' نهى من اكل ثوما او بصلا او كراثا او نحوها' حديث (72'73'74/564) من طرق عن جابر والنسائى (43/2) كتاب المساجد' باب: من يمنع من المسجد' واحمد (380/3) وابن خزيمة (83/3) حديث (1664'1665)

متن حدیث: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهٖ قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّوْمِ ثُمَّ قَالَ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِيْ مَسْجِدِنَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اسے کھالے (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) راوی نے ایک مرتبہ' صرف لہسن کا ذکر کیا ہے اور پھر ایک مرتبہ' لہسن' پیاز اور گندنے کا ذکر کیا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت قرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہے۔

1729 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ

متن حدیث: نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَيُّوْبَ وَكَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ اِلَيْهِ بِفَضْلِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَّلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتٰى اَبُوْ اَيُّوْبَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ ثُوْمٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّىْ اَكْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے ہاں پڑاؤ کیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز کھا لیتے تھے' تو بچا ہوا کھانا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو بھیج دیتے تھے ایک مرتبہ آپ نے کھانا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو بھجوایا آپ نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں لہسن موجود تھا' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن میں اسے اس کی بو کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1729- اخرجه احمد (5/94،95،103،106) عن سماك بن حرب، فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِ الثُّومِ مَطْبُوخًا

باب 14: پکے ہوئے لہسن کھانے کی رخصت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1730 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ وَّالِدُ وَكِيعٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ

آثارِ صحابہ: نُهِيَ عَنْ اَكْلِ الثُّومِ اِلَّا مَطْبُوخًا

◄► حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' لہسن کھانے سے منع کیا گیا ہے البتہ پکے ہوئے کا حکم مختلف ہے۔

1731 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا يَصْلُحُ اَكْلُ الثُّومِ اِلَّا مَطْبُوخًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ قَوْلُهُ وَرُوِيَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ صَدُوقٌ وَّالْجَرَّاحُ بْنُ الضَّحَّاكِ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ

◄► حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لہسن کھانا ٹھیک نہیں ہے البتہ پکے ہوئے (کا حکم مختلف ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر منقول ہے۔

یہ روایت شریک کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) امام بخاری فرماتے ہیں' جراح بن ملیح ''صدوق'' ہیں اور جراح بن ضحاک ''مقارب الحدیث'' ہے۔

1732 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيدَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ اُمَّ اَيُّوبَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوْا لَهُ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْبُقُولِ فَكَرِهَ اَكْلَهُ فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ كُلُوْهُ فَاِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُوذِيَ صَاحِبِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَّاُمُّ اَيُّوبَ هِيَ امْرَاَةُ اَبِيْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ

◄► سیّدہ اُم ایوب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں پڑاؤ کیا ان لوگوں نے آپ کے لئے کھانا پکایا جس میں کچھ سبزیاں ڈال دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کھانے کو ناپسند کیا آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم لوگ اسے کھالو

1730- اخرجه ابوداؤد (389/2) كتاب الاطعمة' باب: فى اكل الثوم' حديث (3828)

1732- اخرجه ابن ماجه (1116/2) كتاب الاطعمة' باب: اكل الثوم والبصل والكراث' حديث (3364) واحمد (462،433/6) والدارمى (102/2) كتاب الاطعمة' باب: اكل الثوم' وابن خزيمة (86/3) حديث (1671)

کیونکہ میں تمہاری مانند نہیں ہوں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں اس کے ذریعے اپنے ساتھی (فرشتے) کو اذیت پہنچاؤں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے اور اُم ایوب سے مراد حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔

1733 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ

قَالَ الثُّومُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ اَدْرَكَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّسَمِعَ مِنْهُ وَاَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُفَيْعٌ هُوَ الرِّيَاحِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ اَبُوْ خَلْدَةَ خِيَارًا مُسْلِمًا

◆◆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں' لہسن بہترین رزق ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے اور ان سے احادیث سنی ہیں۔

ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے یہ ''ریاحی'' ہیں اور عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں' ابوخلدہ بہترین مسلمان تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ وَاِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب 15: سوتے وقت برتن ڈھانپنے' چراغ اور آگ کو بجھا دینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1734 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْكِئُوا السِّقَاءَ وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَّلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَّلَا يَكْشِفُ اٰنِيَةً وَّاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَی النَّاسِ بَيْتَهُمْ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (سوتے ہوئے) دروازے بند کر دو' مشکیزے کا منہ بند کر دو' برتنوں کو اوندھا کر دو یا برتنوں کو ڈھانپ دو چراغ کو بجھا دو کیونکہ شیطان بند دروازے کو کھول نہیں سکتا اور جس کا منہ بند ہوا سے کھول نہیں سکتا اور ڈھانپی ہوئی چیز کو ہٹا نہیں سکتا اور چوہا گھر کو لوگوں سمیت جلا سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

1734- اخرجه مسلم (1594/3) كتاب الاشربه' باب: الامر بتغطية الاناء وايكاء السقا' حديث (210/96) وابو داؤد (365/2) كتاب الاشربه' باب: فی ايكاء الانية' حديث (3732)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1735 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سوتے وقت اپنے گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ الْقِرَانِ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ

باب 16: دو کھجوریں ملا کر کھانے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1736 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ وَعُبَیْدُ اللّٰهِ عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَیْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقْرَنَ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ صَاحِبَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَكْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے البتہ اگر اپنے ساتھی سے اجازت لے لی جائے (تو ایسا کرنا جائز ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ' جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں' سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1735- اخرجه البخاری (88/11) كتاب الاستئذان باب: لا تترك النار فی البيت عند النوم' حديث (6293) ومسلم (1596/3) كتاب الاشربة' باب: الامر بتغطية الاناء وايكاء السقاء واطفاء السراج' حديث (2015/100) وابو داؤد (784/2) كتاب الاداب' باب: فی اطفاء النار بالليل' حديث (5246) وابن ماجه (1239/2) كتاب الآداب' باب: اطفاء النار عند المبيت' حديث (3769)

1736- اخرجه البخاری (127/5) كتاب المظالم' باب: اذا اذن انسان لآخر شيئا جاز' حديث (2455)(156/5) كتاب الشركة' باب: القرآن فی التمر بين الشركاء' حديث (2489'2490)'(482/9) كتاب الاطعمة' باب: القرآن فی التمر' حديث (5446) ومسلم (1617/3) كتاب الاشربة' باب: نهی الاكل مع جماعة عن قرآن تمرتين' حديث (151) وابوداؤد (390/2) كتاب الاطعمة باب: الاقرآن فی التمر عند الاكل' حديث (3834) وابن ماجه (1106/2) كتاب الاطعمة' باب: النهی عن قرآن التمر' حديث (3331'3332)

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

باب 17: کھجور کھانے کے مستحب ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1737 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: بَيْتٌ لَّا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَى امْرَاَةِ اَبِيْ رَافِعٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس کے گھر والے بھوکے ہوتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں جو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں یہ حدیث اس حوالے سے ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف ہشام بن عروہ کے حوالے سے اسی سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق یحییٰ بن حسان کے علاوہ اور کسی نے اسے روایت نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ اِذَا فُرِغَ مِنْهُ

باب 18: کھانے سے فارغ ہو جانے کے بعد اس پر حمد بیان کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1738 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا

1737- اخرجه مسلم (1618/3) كتاب الاشربة' باب: ادخال التمر ونحو من الاقوات للعيال' حديث (2046/152) وابو داؤد (390/2) كتاب الاطعمة' باب: في التمر' حديث (3831) وابن ماجه (1104/2) كتاب الاطعمة' باب: التمر' حديث (3327) والدارمي (103/2' 104) كتاب الاطعمة' باب: في التمر' من طريق سليمان بن بلال' عن هشام عروة' عن ابيه' فذكره.

1738- اخرجه مسلم (2095/4) كتاب الذكر' والدعاء والتوبة والاستغفار' باب: استحباب حمد الله تعالىٰ بعد الاكل والشرب' حديث (2734/89) واحمد (100/3' 117) من طريق زكريا بن ابي زائدة' عن سعيد بن ابي بردة فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّعَائِشَةَ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ نَحْوَهٗ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے راضی ہو جاتا ہے' جو کچھ کھاتا ہے یا پیتا ہے' تو اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔
اس حدیث کو کئی راویوں نے زکریا بن ابوزائدہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ہم اس حدیث کو صرف زکریا بن زائدہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاَکْلِ مَعَ الْمَجْذُوْمِ

باب 19: جذام کے مریض کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1739 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَشْقَرُ وَاِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَهٗ مَعَهٗ فِی الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ کُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْهِ
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ
توضیح راوی: وَالْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ هٰذَا شَیْخٌ بَصْرِیٌّ وَّالْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ شَیْخٌ اٰخَرُ بَصْرِیٌّ اَوْثَقُ مِنْ هٰذَا وَاَشْهَرُ
آثارِ صحابہ: وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ وَّحَدِیْثُ شُعْبَةَ اَثْبَتُ عِنْدِیْ وَاَصَحُّ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جذام کے ایک مریض کا ہاتھ تھاما اور اس کا ہاتھ اپنے پیالے میں ڈال کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہوئے اس پر توکل کرتے ہوئے کھانا شروع کرو۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف یونس بن مغفل بن فضالہ سے منقول جانتے ہیں یہ صاحب بصری شیخ ہیں اور مغفل بن فضالہ جو دوسرے ہیں وہ مصری ہیں وہ ان سے زیادہ مستند اور مشہور ہیں۔

1739- اخرجه ابوداؤد (413/2) کتاب الطب' باب: فی الطیرة' حدیث (3925) وابن ماجه (1172/2) کتاب الطب' الجذام' حدیث (3542)

شعبہ نے اس حدیث کو حبیب بن شہید کے حوالے سے ابن بریدہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جذام کے ایک مریض کا ہاتھ تھاما' تاہم شعبہ کی حدیث میرے نزدیک زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

باب 20: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اس حوالے سے جو کچھ منقول ہے

1740 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَّالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَجَهْجَاهٍ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُوْنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت جہجاہ غفاری رضی اللہ عنہ' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1741 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

1740- اخرجه البخاري (446/9) كتاب الاطعمة' باب: المؤمن ياكل في معي واحد' حديث (5393'5394) ومسلم (1631/3) كتاب الاشربة: باب: المؤمن ياكل في معي واحد' حديث (182'183'184/2060) وابن ماجه (1084/2) كتاب الاطعمة' باب: المؤمن ياكل في معي واحد' حديث (3257) واحمد (21/2'43'145) من طريق نافع' فذكره.

1741- اخرجه مالك في الموطا (924/2) كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم' باب: ما جاء في معي الكافر' حديث (10) ومسلم (1632/3) كتاب الاشربة' باب: المؤمن ياكل في معي واحد' حديث (186/2063) واحمد (375/2) من طريق مالك' عن سهيل بن ابي صالح' عن ابيه' فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کافر شخص کو اپنا مہمان بنایا آپ نے اس کے لئے حکم دیا ایک بکری کا دودھ اس کے لئے دوہ لیا گیا اس نے اسے پی لیا پھر دوسری کا دوہ لیا گیا اس نے اسے بھی پی لیا پھر اگلی کا دوہ لیا گیا اس نے اسے بھی پی لیا یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا اگلے دن صبح وہ شخص مسلمان ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا' وہ اس نے پی لیا پھر آپ کے حکم کے تحت اس کے لئے دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا' تو وہ اسے پورا نہیں پی سکا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ اور سہیل سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

باب 21: ایک شخص کا کھانا دو کے لئے کافی ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1742 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةَ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1743 وَرَوٰى جَابِرٌ وَّابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی ہے: ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے۔

1742- اخرجه مالك (928/2) كتاب صفة النبى صلى الله عليه وسلم' باب: جامع فى الطعام والشراب' حديث (20) البخارى (445/9) كتاب الاطعمة' باب: طعام الواحد- حديث (5392) ومسلم (1630/3) كتاب الاشربة' باب: فضيلة المواساة فى الطعام القليل' حديث (2057/178) واحمد (244/2) والحميدى (458/2) حديث (1068) من طريق ابى الزناد' عن الاعراج' فذكره.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الْجَرَادِ

باب 22: ٹڈی کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1744 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ

متنِ حدیث: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ سِتَّ غَزَوَاتٍ وَّرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ فَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ان سے ٹڈی کھانے کے بارے میں دریافت کیا: گیا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ غزوات میں شرکت کی ہے جس میں ہم ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کو سفیان بن عیینہ نے حضرت ابویعفور رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم اس میں چھ غزوات کا ذکر ہے جب کہ سفیان ثوری اور دیگر اہل علم نے اسے حضرت ابویعفور رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں سات غزوات کا ذکر ہے۔

1745 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ

متنِ حدیث: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ يَعْفُورٍ اسْمُهٗ وَاقِدٌ وَّيُقَالُ وَقْدَانُ اَيْضًا وَّاَبُوْ يَعْفُورٍ الْاٰخَرُ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسَ

1744- اخرجه البخارى (539/9) كتاب الذبائح والصيد حديث (5495) واخرجه مسلم (1547'1546/3) كتاب الصيد والذبائح' باب: اباحة الجراد' حديث (1952/52) وابو داؤد (385/2) كتاب الاطعمة' باب: فى اكل الجراد' حديث (3812) والنسائى (210/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: الجراد' والدارمى (91/2) كتاب الاطعمة' باب: فى اكل الجراد' واحمد (357'353/4) والحميدى (311/2) حديث (713) وعبد بن حميد (186) حديث (526) من طريق ابى يعفور' فذكره.

ابویعفور حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' ہم لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی جس میں ہم ٹڈی کھاتے رہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شعبہ نے اس حدیث کو ابویعفور کے حوالے سے' حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایسے کئی غزوات میں شرکت کی ہے۔ جن میں ہم ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابویعفور کا نام ''واقد'' ہے اور ایک قول کے مطابق ''وقدان'' کہا جاتا ہے۔

دوسرے ''ابویعفور'' کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَاءِ عَلَى الْجَرَادِ

باب 23: ٹڈیوں کے لیے دعائے ضرر کرنا

1746 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُلَاثَةَ عَنْ مُّوسٰى ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَهْلِكِ الْجَرَادَ اقْتُلْ كِبَارَهُ وَاَهْلِكْ صِغَارَهُ وَاَفْسِدْ بَيْضَهُ وَاقْطَعْ دَابِرَهُ وَخُذْ بِاَفْوَاهِهِمْ عَنْ مَعَاشِنَا وَاَرْزَاقِنَا اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَدْعُو عَلٰى جُنْدٍ مِّنْ اَجْنَادِ اللّٰهِ بِقَطْعِ دَابِرِهٖ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا نَثْرَةُ حُوْتٍ فِي الْبَحْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَمُوْسٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَرَائِبِ وَالْمَنَاكِيْرِ وَاَبُوْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثِقَةٌ وَّهُوَ مَدَنِيٌّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹڈیوں کے لیے دعائے ضرر (ان الفاظ میں) کی:

''اے اللہ! ٹڈیوں کو ہلاک کردے۔ بڑی ٹڈیوں کو قتل کردے اور چھوٹی کو ہلاک کردے۔ ان کے انڈوں کو خراب کردے اور ان کی نسل ختم کردے۔ ہماری زندگی اور ہمارے رزق (خوراک) سے انہیں منہ سے پکڑ لے (یعنی دور

1746- اخرجه ابن ماجه (1073/2، 1073) كتاب الصيد' باب: صيد الحيتان والجراد' حديث (3221) من طريق زياد بن عبد الله بن علاثة' عن موسى بن محمد بن ابراهيم التيمي' عن ابيه' فذكره.

کردے) بے شک تو دعا کو سننے والا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں' ایک صاحب نے عرض کی' یارسول اللہ (ﷺ)! آپ اللہ تعالیٰ کی ایک قسم کی مخلوق کی نسل ختم کرنے کی دعا کیوں کررہے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ سمندر میں مچھلی کی قسم ہے (یعنی ان کی نسل ختم نہیں ہوگی)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی نامی راوی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے کیونکہ وہ بکثرت غریب اور منکر روایات نقل کرتے ہیں۔

ان کے والد محمد بن ابراہیم ثقہ ہیں اور مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا

باب 24: نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے اور دودھ پینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1747 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: وَرَوَى الثَّوْرِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے اور ان کا دودھ پینے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ثوری نے اسے ابن ابونجیح کے حوالے سے' مجاہد کے حوالے سے اور نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

1748 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَلَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِیْ

1747- اخرجه ابوداؤد (379/2) كتاب الاطعمة' باب: النهی عن اكل الجلالة والبانها' حديث (3785) وابن ماجه (1064/2) كتاب الذبائح' باب: النهی عن لحوم الجلالة' حديث (3189) من طريق محمد بن اسحق' عن ابن ابی نجيح' عن مجاهد' فذكره.

السِّقَاءِ

اسنادِ دیگر: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَّفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو باندھ کر اس پر نشانہ بازی کرنے سے منع کیا ہے' گندگی کھانے والے جانوروں کا دودھ پینے سے منع کیا ہے' مشکیزے کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پینے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: محمد بن بشار فرماتے ہیں' اس حدیث کو قتادہ نے عکرمہ کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَكْلِ الدَّجَاجِ

باب 25: مرغی کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1749 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ عَنْ اَبِی الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِیِّ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی وَهُوَ يَاْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَاِنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَّقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ زَهْدَمٍ وَّلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَهْدَمٍ

توضیح راوی: وَّاَبُو الْعَوَّامِ هُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ

◆◆ زہدم جرمی بیان کرتے ہیں' میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت مرغی کا گوشت کھا رہے تھے انہوں نے فرمایا آگے ہو جاؤ اور کھاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس (کے گوشت) کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

1748- اخرجه البخاری (93/10) كتاب الاشربة' باب: الشرب من فم السقاء' حديث (5629) وابو داؤد (362/2) كتاب الاشربة' باب الشراب من فی السقاء' حديث (3719)' (3786) واحمد (226/1' 241' 293' 321' 339) من طريق عكرمة فذكره.

1749- اخرجه البخاری (272/6) كتاب فرض الخمس' باب: اذا بعث الامام رسولا فی حاجة' حديث (3133) واطرافه فی (4385' 4415' 5517' 5518' 6652' 6649' 6678' 6680' 6718' 6719' 6721' 7555) واخرجه مسلم (1270/3' 1271) كتاب الايمان' باب: ندب من حلف يمينا' فرأى غيرها خيرا منها' ان ياتی الذی هو خير' ويكفر عن يمينه' حديث (9) وابو داؤد (9/7) كتاب الايمان والنذور' باب: من حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها' حديث (3779) طرفاً منه (206/7) كتاب الصيد' والذبائح' باب: اباحة اكل لحوم الدجاج' حديث (4346' 4347)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے یہ حدیث اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے زہدم کے حوالے سے منقول ہے اور یہ حدیث صرف زہدم کے حوالے سے ہی ہم جانتے ہیں۔

ابوالعوام نامی راوی کا نام ''عمران القطان'' تھا۔

1750 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ قَالَ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِدیگر: وَقَدْ رَوٰى اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ وَعَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ

◆◆ زہدم بیان کرتے ہیں' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام کیا جا سکتا ہے تاہم امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ ایوب سختیانی نے اس حدیث کو قاسم تمیمی اور ابوقلابہ کے حوالے سے زہدم جرمی سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اَكْلِ الْحُبَارٰى

باب 26: سرخاب کا گوشت کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1751 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

متنِ حدیث: اَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ وَّيُقَالُ بُرَيْدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ

◆◆ ابراہیم بن عمر بن سفینہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سرخاب کا گوشت کھایا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے ابن ابی فدیک نے حدیث نقل کی ہے ایک قول کے مطابق' ان کا نام برید بن عمر بن سفینہ ہے۔

1751- اخرجه ابوداؤد (381/2) كتاب الاطعمة' باب: في اكل لحم الحبارى' حديث (3797) من طريق ابراهيم بن عمر بن سفينة' عن ابيه فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَكْلِ الشِّوَاءِ

باب 27: بھنا ہوا گوشت کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1752 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ

متنِ حدیث: اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّاَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَالْمُغِيْرَةِ وَاَبِیْ رَافِعٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◇◇ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھنا ہوا پہلو کا گوشت رکھا تو آپ نے اسے کھالیا پھر آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور آپ نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں'

یہ حدیث اس حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْاَكْلِ مُتَّكِئًا

باب 28: ٹیک لگا کر کھانے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1753 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَمَّا اَنَا فَلَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى زَكَرِيَّا بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِیُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ

1752- اخرجه احمد (307/6) من طريق محمد بن يوسف ان عطاء بن اليسار اخبره' فذكره.

1753- اخرجه البخاری (451/9) كتاب الاطعمة' باب: الاكل متكئا' حديث (5399'5398) وابو داؤد (375/2) كتاب الاطعمة' باب: ما جاء فی الاكل' متكئا' حديث (3769) وابن ماجه (1086/2) كتاب الاطعمة' باب: الاكل متكئا

◆◆ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اسے صرف علی بن اقمر کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

زکریا بن ابوزائدہ اور سفیان بن سعید اور دیگر اہل علم نے علی بن اقمر کے حوالے سے اس کو روایت کیا ہے' جب کہ شعبہ نے سفیان ثوری کے حوالے سے اس حدیث کو علی بن اقمر سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حُبِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

باب 29: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1754 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَفِی الْحَدِیْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے اس کو علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اس حدیث کے بارے میں اس سے زیادہ گفتگو کی جاسکتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِكْثَارِ مَاءِ الْمَرَقَةِ

باب 30: ''شوربا'' زیادہ بنانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1755 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِیٍّ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِذَا اشْتَرٰی اَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْیُكْثِرْ مَرَقَتَهٗ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقَةً وَّهُوَ اَحَدُ اللَّحْمَیْنِ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ

1754– اخرجه البخاری (468/9) كتاب الاطعمة' باب: الحلوی والعسل' حديث (5431' 65/10) كتاب الاشربة' الباذق' ومن نهی عن كل مسكر' من الاشربة' حديث (5599' 146/10) كتاب الطب' باب: الدواء بالعسل' حديث (5682) ومسلم (1102,1101/2) كتاب الطلاق' باب: وجوب الكفارة' علی من حرم امراته ولم ينو الطلاق' حديث (1474/21) وابو داؤد (361/2) كتاب الاشربة' باب: فی شراب العسل' حديث (3715) وابن ماجه (1104/2) كتاب الاطعمة' باب: الحلواء' حديث (3323)

1755– تفرد به الترمذی' واخرجه الحاكم فی المستدرك (130/4)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ

توضیح راوی: وَّمُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ هُوَ الْمُعَبِّرُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَلْقَمَةُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ اَخُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ

◆◆ حضرت علقمہ بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص گوشت خریدے (تو پکاتے ہوئے) اس کا شوربا زیادہ کرے کیونکہ اگر اسے گوشت کی (بوٹی نہیں ملے گی) تو شوربا مل جائے گا' اور یہ بھی ایک قسم کا گوشت ہے (یعنی اس میں گوشت کا اثر ہوتا ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حوالے سے' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے تاہم امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں جو محمد بن فضاء سے منقول ہے' جو تعبیر بیان کیا کرتے تھے سلیمان بن حرب نے ان کے بارے میں کچھ گفتگو کی ہے اور (اس حدیث کے راوی) علقمہ بن عبداللہ' بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

1756 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ اَبِيْ عَامِرٍ الْخَزَّازِ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا يَحْقِرَنَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ اَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ وَّاِنِ اشْتَرَيْتَ لَحْمًا اَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھے اگر اسے کچھ نہ ملے تو وہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لے اور اگر تم گوشت خریدو یا ہنڈیا پکاؤ تو اس میں شوربا زیادہ کرو اور اس میں سے کچھ اپنے پڑوسی کو بھی بھیج دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اس کو شعبہ نے ابوعمران جونی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الثَّرِيْدِ

باب 31: ''ثرید'' کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1757 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1756- اخرجه مسلم (2026/4) كتاب البر والصلة والآداب' باب: استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء' حديث (2626/144) واحمد (173/5) من طريق ابوعمران الجوني' عن عبد الله بن الصامت' فذكره.

متن حدیث: كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَآئِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مردوں میں بہت سے لوگ کامل ہوئے ہیں خواتین میں صرف مریم بنت عمران (رضی اللہ عنہا) اور فرعون کی بیوی آسیہ (رضی اللہ عنہا) کامل ہیں اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو تمام عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو تمام کھانوں پر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ قَالَ انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا

باب 32: گوشت کو نوچ کر کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1758 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِيْ اَبِيْ فَدَعَا اُنَاسًا فِيْهِمْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَاِنَّهٗ اَهْنَاُ وَاَمْرَاُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْمُعَلِّمِ مِنْهُمْ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد نے میری شادی کی انہوں نے کچھ لوگوں کی دعوت کی جن میں حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گوشت کو نوچ کر کھاؤ کیونکہ یہ زیادہ مزیدار محسوس ہوتا ہے اور جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں مذکورہ بالا حدیث کو ہم صرف عبدالکریم نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں بعض اہل علم نے عبدالکریم معلم کے حافظے کے حوالے سے کچھ

1757- اخرجه البخاری (514/6) كتاب احاديث الانبياء' باب: قول الله' وضرب الله مثلا للذين امنوا امراة فرعون- حديث (3411) واطرافه' (3433' 3769' 5418) ومسلم (1887,1886/4) كتاب فضائل الصحابة' باب: فضائل خديجة ام المؤمنين' حديث (2431/70) وابن ماجه (1091/2) كتاب الاطعمة' باب: فضل الثريد على الطعام' حديث (3280) واحمد (394/4'409) من طريق شعبة عن عمرو بن مرة الجملي' عن مرة الهمداني' فذكره۔

1758- اخرجه الدارمي (106/2) كتاب الاطعمة' باب: فيمن استحب ان ينهس اللحم ولا يقطعه واحمد (400/3'464/6) والحميد (256/1'257) حديث (564) من طريق عبد الكريم ابي امية' عن عبد الله بن الحارث' فذكره۔

گفتگو کی ہے جن میں ایوب سختیانی شامل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ

باب 33: گوشت کو چھری کے ذریعے کاٹ کر کھانے کی رخصت کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے جو کچھ منقول ہے

1759 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضٰى اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

◆◆ حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے چھری کے ذریعے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر اسے کھایا پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس بارے میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَيِّ اللَّحْمِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 34: نبی اکرم ﷺ کو کون سا گوشت زیادہ محبوب تھا اس حوالے سے جو کچھ منقول ہے

1760 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَّاَبِيْ عُبَيْدَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1759- اخرجه البخاري (372/1) كتاب الوضوء' باب: من لم يتوضا من لحم الشاة والسويق' حديث (208) واطرافه (675'2923'5408'5422'5462) ومسلم (280/2'281- نووى) كتاب الحيض' باب: نسخ الوضوء' مما مست النار' حديث (355/93,92) وابن ماجه (165/1) كتاب الطهارة' وسننها' باب: الرخصة فى ذلك' حديث (490) والدارمى (185/1) كتاب الصلوٰة والطهارة' باب: الرخصة فى ترك الوضوء' واحمد (139/4'287/5)

1760- اخرجه البخاري (428/6) كتاب احاديث الانبياء' باب: قول الله (ولقد ارسلنا نوحا) حديث (3340) باب: يزفون' النسلان فى المشى' حديث (3361)' (247/8) كتاب التفسير' باب: ذرية من حملنا مع نوح' حديث (4712) ومسلم (603/1الابى) كتاب الايمان' باب: ادنى اهل الجنة منزلة فيها' حديث (194/327) وابن ماجه (1099/2) كتاب الاطعمة' باب: اطايب اللحم' حديث (3307)

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَيَّانَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ حَيَّانَ وَاَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ اسْمُهُ هَرِمٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا آپ کے سامنے ران کا گوشت رکھا گیا' وہ آپ کو بہت پسند تھا آپ نے اسے دانتوں کے ذریعے نوچ کر کھایا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوحیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان ہے اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ''ہرم'' ہے۔

1761 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ اَبُوْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ ابْنِ يَحْيَى مِنْ وَّلَدِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا كَانَ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا فَكَانَ يَعْجَلُ اِلَيْهِ لِاَنَّهُ اَعْجَلُهَا نُضْجًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت میں ران کا گوشت (زیادہ) پسند نہیں تھا لیکن چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کبھی کبھار کھانے کو ملتا تھا تو آپ اسے کھا لیتے تھے کیونکہ یہ جلدی تیار ہو جاتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے اور ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخَلِّ

باب 35: سرکہ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1762 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ اَخُو سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ هَانِئٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سرکہ بہترین سالن ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

1763 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُبَارَكِ بْنِ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سرکہ بہترین سالن ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت مبارک بن سعید سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

1764 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ اَوِ الْاُدْمُ الْخَلُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں' سرکہ بہترین سالن ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) سالنوں میں سے بہترین سالن سرکہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حوالے سے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے ہم اسے صرف ہشام بن عروہ کے حوالے سے جانتے ہیں جو سلیمان بن بلال سے منقول ہے۔

1765 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَتْ

متن حدیث: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا كِسَرٌ يَّابِسَةٌ وَّخَلٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِّبِيْهِ فَمَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِّنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اُمِّ هَانِئٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ اسْمُهُ ثَابِتُ بْنُ اَبِىْ صَفِيَّةَ وَاُمُّ هَانِئٍ مَاتَتْ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ بِزَمَانٍ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا اَعْرِفُ لِلشَّعْبِيِّ سَمَاعًا مِّنْ اُمِّ هَانِئٍ فَقُلْتُ

1764- اخرجه مسلم (1621/3) كتاب الاشربة' باب: فضيلة الخل والتادم به' حديث (2051/164) وابن ماجه (1102/2) كتاب الاطعمة' باب: الائتدام بالخل' حديث (33616) والدارمي (101/2) كتاب الاطعمة' باب: اى الادام كان احب الى رسول الله' من طريق سليمان بن بلال' عن هاشم بن عروة' عن ابيه' فذكره.

اَبُوْ حَمْزَةَ كَيْفَ هُوَ عِنْدَكَ فَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ تَكَلَّمَ فِيْهِ وَهُوَ عِنْدِىْ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ

◆◆ سیّدہ اُمّ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ نے فرمایا: تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: صرف سوکھی روٹی کے ٹکڑے ہیں اور سرکہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے ہی لے آؤ' جس گھر میں سرکہ موجود ہو اس گھر والے محتاج نہیں ہوتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حوالے سے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی حوالے سے' سیّدہ اُم ہانی سے منقول جانتے ہیں۔

ابوحمزہ ثمالی کا نام ثابت بن ابوصفیہ ہے۔

سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ (کی شہادت) کے کافی عرصے بعد ہوا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق شعبی نے سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

میں نے پوچھا: آپ کے نزدیک ابوحمزہ کیسا آدمی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور میرے نزدیک وہ ''مقارب الحدیث'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اَكْلِ الْبِطِّيخِ بِالرُّطَبِ

باب 36: تربوز کو تر کھجور کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1766 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِىُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ وَقَدْ رَوٰى يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو تر کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے بعض اہل علم نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس میں انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حوالہ ذکر نہیں کیا۔

1766- اخرجه ابوداؤد (390/2) كتاب الاطعمة' باب: فى الجمع بين لونين' فى الاكل' حديث (3836) والحميدى (124/1) حديث (255) من طريق عروة' فذكره.

یزید بن رومان نے اس حدیث کوعروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

باب 37: ککڑی کوتر کھجور کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1767 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسَی الْفَزَارِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ ککڑی کھالیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے ہم اسے صرف ابراہیم بن سعد کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

باب 38: اونٹوں کا پیشاب پینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1768 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ وَّثَابِتٌ وَّقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ رَوَاهُ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّرَوَاهُ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے وہاں کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقے کے اونٹوں کی طرف بھیج دیا اور فرمایا: ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔

1767– اخرجه البخاری (475/9) کتاب الاطعمة' باب: القثاء بالرطب' حدیث (5440) وباب: القثاء' حدیث (5447) وباب: جمع اللونین او الطعامین' بمرة' حدیث (5449) ومسلم (1616/3) کتاب الاشربة' اکل القثاء بالرطب' حدیث (2043/147) وابو داؤد (290/2) کتاب الاطعمة' باب: فی الجمع بین لونین فی الاکل' حدیث (3835) وابن ماجه (1104/2) کتاب الاطعمة' باب: القثاء والرطب یجمعان' حدیث (3325) والدارمی (103/2) کتاب الاطعمة' باب: من لم یر باسا ان یجمع بین الشیئین' واحمد (203/1) والحمیدی (248/1) حدیث (540) من طریق ابراهیم بن سعد بن ابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف' عن ابیه' فذکره۔

1768– اخرجه البخاری (177/6'178) کتاب الجهاد والسیر' باب: اذا حرق المشرك المسلم' هل یحرق' حدیث (3018' 113/12) کتاب الحدود' باب: لم یحسم النبی صلی الله علیه وسلم المحاربین' حدیث (6803) وباب: لم یسق المرتدون المحاربون حتی ماتوا' حدیث (6804) باب: سمر النبی صلی الله علیه وسلم اعین المحاربین' حدیث (6805)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے جو اس حوالے سے منقول ہے اس حدیث کو اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے ابوقلابہ نے اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے اس کو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

باب 39: کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنا

1769 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجُرْجَانِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ يَّعْنِي الرُّمَّانِيَّ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ

متنِ حدیث: قَرَاْتُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَاْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ

توضیح راوی: وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ دِيْنَارٍ

◆◆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے تورات میں یہ بات پڑھی تھی کہ کھانے سے پہلے وضو کرنے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور آپ کو بتایا: میں نے تورات میں جو پڑھا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنے (یعنی ہاتھ دھونے) سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں ہم اس حدیث کو صرف قیس بن ربیع کے حوالے سے جانتے ہیں اور اس قیس بن ربیع کو علم حدیث میں "ضعیف" قرار دیا جاتا ہے۔

اس حدیث کے راوی ابوہاشم رمانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

بَابُ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

باب 40: کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا

1770 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

176- اخرجه ابوداؤد (373،372/2) كتاب الاطعمة، باب: في غسل اليد قبل الطعام، حديث (3761) واحمد (441/5) من طريق ابوهاشم الرماني عن زاذان، فذكره.

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مذاہب فقہاء: وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَكْرَهُ غَسْلَ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُوْضَعَ الرَّغِيْفُ تَحْتَ الْقَصْعَةِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا لوگوں نے عرض کی کیا ہم آپ کے وضو کے لئے پانی نہ لے کر آئیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا ہے' جب میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اس کو عمرو بن دینار نے سعید بن حویرث کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں' سفیان ثوری کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کو ناپسند کرتے تھے اور وہ پیالے کے نیچے روٹی رکھنے کو بھی ناپسند کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّسْمِيَةِ فِى الطَّعَامِ

باب 41: کھانے (کے آغاز) میں بسم اللہ پڑھنا

1771 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سَوِيَّةَ اَبُو الْهُذَيْلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِكْرَاشٍ عَنْ اَبِيْهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ

متن حدیث: بَعَثَنِىْ بَنُوْ مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُّهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِىْ فَانْطَلَقَ بِىْ اِلٰى بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَاُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ وَاَقْبَلْنَا نَاْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِىْ مِنْ نَوَاحِيْهَا وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِى الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّهُ طَعَامٌ وَّاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ الرُّطَبِ اَوْ مِنْ اَلْوَانِ الرُّطَبِ عُبَيْدُ اللّٰهِ شَكَّ قَالَ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَىَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الطَّبَقِ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهٗ

1770- اخرجه ابوداؤد (372/2) كتاب الاطعمة' باب: فى غسل اليدين عند الطعام' حديث (3760) والنسائى (82/1) كتاب الطهارة' باب: الوضوء لكل صلاة' حديث (132) واحمد (359'282/1) وابن خزيمة (23/1) حديث (35) وعبد بن حميد (230) حديث (960) من طريق ايوب' عن ابى مليكة' فذكره۔

وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ تَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْرِفُ لِعِكْرَاشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ عکراش بن زویب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' بنومرہ بن عبید نے اپنے اموال کی زکوٰۃ کے ہمراہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا میں مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو مہاجرین اور انصار کے درمیان بیٹھے ہوئے پایا پھر آپ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے لے کر سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں چلے گئے آپ نے دریافت کیا: کچھ کھانے کے لئے ہے؟ تو ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت زیادہ ثرید اور بوٹیاں تھیں ہم نے کھانا شروع کیا میرے ہاتھ پیالے کے اردگرد گردش کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ اپنے آگے سے کھا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے میرے دائیں ہاتھ کو تھاما اور فرمایا: اے عکراش! صرف ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک کھانا ہے' پھر ہمارے لئے ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں تو میں نے اپنے آگے سے کھانا شروع کیا جبکہ نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ تھال میں گردش کرنے لگا آپ نے فرمایا: اے عکراش! تم جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ مختلف قسم کی کھجوریں ہیں پھر پانی لایا گیا نبی اکرم ﷺ نے اس کے ذریعے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور اس کی تری کو اپنی دونوں ہتھیلیوں' چہرے اور کلائیوں اور سر پر مل لیا اور فرمایا: اے عکراش' یہ اس چیز کا وضو ہے' جسے آگ نے تبدیل کر دیا ہو (یعنی آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد اس طرح ہاتھ دھونے چاہئیں۔)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف علاء بن فضل کے حوالے سے جانتے ہیں اور علاء نے اس حدیث کو روایت کرنے میں ''تفرد'' کیا ہے حضرت عکراش کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے صرف یہی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الدُّبَّاءِ

باب 42: کدو کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1772 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ طَالُوْتَ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّهُوَ يَاْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا لَكِ شَجَرَةً مَّا اَحَبَّكِ اِلَيَّ لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ ابوطالوت بیان کرتے ہیں' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا' وہ اس وقت کدو کھا رہے تھے انہوں نے کہا اے درخت! (یعنی سبزی) میں تم سے صرف اس لئے محبت کرتا ہوں کیونکہ نبی اکرم ﷺ تمہیں پسند کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے ''غریب'' ہے۔

1773 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّاءَ فَلَا اَزَالُ اُحِبُّهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ وَّرُوِيَ اَنَّهُ رَاَى الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الدُّبَّاءُ نُكَثِّرُ بِهٖ طَعَامَنَا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ برتن میں تلاش کررہے تھے یعنی کدو تلاش کررہے تھے' تو میں بھی اسے پسند کرتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اس حدیث کو اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کدو دیکھ کر دریافت کیا' یہ کس لئے ہیں؟

آپ نے فرمایا: یہ کدو ہیں ہم ان کے ذریعے اپنا سالن زیادہ کرلیں گے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الزَّيْتِ

باب 43: زیتون کا تیل کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1774 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ

اختلافِ سند: وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَضْطَرِبُ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا رَوَاهُ عَلَى الشَّكِّ فَقَالَ اَحْسَبُهُ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے ملو

1773- اخرجه البخاري (372/4) كتاب البيوع' باب: الخياط' حديث (2092) واطرافه (5379' 5420' 5433' 5435' 5436' 5437' 5439) ومسلم (1615/3) كتاب الاشربة' باب: جواز اكل المرق' واستحباب اكل اليقطين' حديث (2041/144) وابو [illegible] (377/2) كتاب الاطعمة' باب: في اكل الدباء' حديث (3782)

1774- اخرجه ابن ماجه (1103/2) كتاب الاطعمة' باب: الزيت' حديث (3319) وعبد بن حميد (33) حديث (13) من طريق عبدالرزاق' عن معمر' عن زيد بن اسلم' عن ابيه' فذكره.

کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث اس کو ہم صرف عبدالرزاق کے معمر سے روایت کرنے کے حوالے سے جانتے ہیں عبدالرزاق نے اس کی روایت میں "اضطراب" کیا ہے بعض اوقات وہ اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت نقل کرتے ہیں اور کبھی شک کے ساتھ یہ کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور کبھی یہ کہتے ہیں زید بن اسلم نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

1775 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ رَجُلٍ يُّقَالُ لَهٗ عَطَاءٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنْ اَبِيْ اَسِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى

◆◆ عبداللہ بن عیسیٰ شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص عطاء کے حوالے سے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے (جسم پر) ملو کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث اس حوالے سے "غریب" ہے ہم اسے صرف سفیان کی عبداللہ بن عیسیٰ سے روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوْكِ وَالْعِيَالِ

باب 44: زیر ملکیت (غلام یا کنیز) اور زیر کفالت کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1776 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ ذَاكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا كَفٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ حَرَّهٗ وَدُخَانَهٗ فَلْيَاْخُذْ بِيَدِهٖ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ فَاِنْ اَبٰى فَلْيَاْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهَا اِيَّاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ خَالِدٍ وَّالِدُ اِسْمٰعِيْلَ اسْمُهٗ سَعْدٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں جب کسی شخص کا خادم کھانا تیار کرنے

1775- اخرجه احمد (497/3) والدارمی (102/2) کتاب الاطعمة، باب: فی فضل الزیت، من طریق عبد الله بن عیسیٰ، عن عطاء فذکرہ.

1778- اخرجه ابن ماجه (1094/2) کتاب الاطعمة، باب: اذا اتاه خادمه بطعامه فلیناوله منه، حدیث (3389)

کے لئے اس کی گرمی اور دھوئیں کو برداشت کرے تو اسے چاہیے کہ اس خادم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھا لے اگر وہ ایسا نہ کرے تو ایک لقمہ لے کر اسے کھانے کے لئے دیدے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوخالد نامی راوی اسماعیل کے والد ہیں اور ان کا نام "سعد" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ اِطْعَامِ الطَّعَامِ

باب 45: کھانا کھلانے کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1777 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اسلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، کفار کو قتل کرو اور جنت کے وارث بن جاؤ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عائشہ رضی اللہ عنہ اور شریح بن ہانی کی اپنے والد کے حوالے سے احادیث منقول ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے، جو ابن زیاد کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1778 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رحمٰن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1778- اخرجه البخاري في الأداب المفرد (981) وابن ماجه (1218/2) كتاب الآداب، باب: افشاء السلام، حديث (3694) واحمد (170/2، 196) والدارمي (109/2) كتاب الاطعمة، باب: في اطعام الطعام، وعبد بن حميد (139) حديث (355) من طريق عطاء بن السائب، عن ابيه، فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْعَشَاءِ

باب 46: رات کا کھانا کھانے کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1779 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عَلَّاقٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَاِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَعَنْبَسَةُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَلَّاقٍ مَجْهُوْلٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات کا کھانا کھالو خواہ مٹھی بھر کھجوریں ہوں کیونکہ رات کا کھانا نہ کھانے سے بڑھاپا (جلد ہی آجاتا) ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "منکر" ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں اور عنبسہ نامی راوی کو حدیث میں "ضعیف" قرار دیا گیا ہے اور عبدالملک بن علاق نامی راوی مجہول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

باب 47: کھانے پر بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1780 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ ادْنُ يَا بُنَيَّ وَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْ وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ وَجْزَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ

◆◆ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت آپ کے پاس کھانا موجود تھا آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! آگے آجاؤ اللہ تعالیٰ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کرو اور اپنے آگے سے کھانا شروع کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ہشام بن عروہ نے ابووجزہ سعدی کے حوالے سے مزینہ قبیلے کے ایک فرد کے حوالے

1780- اخرجه ابن ماجه (1087/2) كتاب الاطعمة' باب: التسمية' عند الطعام' حديث (3265) واحمد(26/4) عن هشام بن عروة' عن ابيه فذكره.

سے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ہشام بن عروہ کے شاگردوں نے اسے روایت کرنے میں اختلاف کیا ہے ابووجزہ سعدی کا نام ''یزید بن عبید'' ہے۔

1781 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِيَ فِيْ اَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهِ وَاٰخِرِهِ

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

حدیثِ دیگر: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاُمُّ كُلْثُومٍ هِيَ بِنْتُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کچھ کھائے تو بسم اللہ پڑھ لے اگر وہ شروع میں پڑھنا بھول جائے' تو درمیان میں ''بسم اللّٰه فی اوله وآخره'' (اس کے آغاز اور اس کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں) پڑھ لے۔

اسی سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی منقول ہے' وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ ساتھیوں کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے ایک دیہاتی آیا اس نے دو لقمے کھا لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے بسم اللہ پڑھی ہوتی تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہوتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ام کلثوم نامی خاتون حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوتَةِ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ

باب 48: جب ہاتھ میں چکنائی موجود ہو' تو اس وقت (اسے دھوئے بغیر) رات بسر کرنے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1782 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَدَنِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ

1781– اخرجه ابوداؤد (374/2) كتاب الاطعمة' باب: التسمية على الطعام' حديث (3767)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان بہت جلد محسوس کرتا ہے اور جلدی ادراک کر لیتا ہے' تو تم اپنا خیال رکھا کرو جو شخص رات بسر کرے' اور اس کے ہاتھ میں کوئی چکنائی موجود ہو' اور پھر اسے کوئی (کیڑا مکوڑا) کوئی نقصان پہنچادے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔

یہ حدیث اس حوالے سے ''غریب'' ہے اسے سہیل بن ابوصالح نے ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث کے طور پر روایت کیا ہے۔

1783 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْبَغْدَادِىُّ الصَّاغَانِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِىُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ بَاتَ وَفِىْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَىْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رات بسر کرے' اور اس کے ہاتھ پر کچھ چکنائی موجود ہو' اور پھر اسے کوئی چیز کاٹ لے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اعمش کے اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

1783– اخرجه البخاری فی الآداب المفرد (1220) وابو داؤد (394/2) کتاب الاطعمة' باب: فی غسل الید من الطعام' حدیث (3852) وابن ماجه (1096) کتاب الاطعمة' باب: من بات وفی یده ریح غمر' حدیث (3297) واحمد (263/2' 537) والدارمی (104/2) کتاب الاطعمة' باب: فی الوضوء بعد الطعام' من طریق ابی صالح' فذکره۔

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

پینے کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ

باب 1: شراب پینے والے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1784 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَّمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْأٰخِرَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعُبَادَةَ وَأَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا فَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت نافع رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نشہ دینے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے، جو شخص دنیا میں خمر پیئے گا، اور مر جائے گا جبکہ وہ اسے باقاعدگی کے ساتھ پیتا ہو، تو وہ اسے آخرت میں نہیں پی سکے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ''حسن صحیح'' ہے

اس روایت کو اس کے علاوہ دوسری صورت میں بھی نقل کیا گیا ہے، جسے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی

1784- اخرجه مسلم (1587/3، 1588) كتاب الاشربة، باب: بيان ان كل مسكر خمر، حديث (73، 74، 75/2003) والنسائي (296/8، 297) كتاب الاشربة، باب: اثبات اسم الخمر لكل مسكر من الاشربة، حديث (5582، 5583، 5584، 5585، 5586) واحمد (16/2، 29، 98، 134، 137) من طريق نافع، فذكره.

اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اسے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اسے "مرفوع" کے طور پر نقل نہیں کیا۔

1785 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ قِيلَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيدِ اَهْلِ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص شراب پی لے گا اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لے گا اگر وہ دوبارہ پیئے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو چالیس دن تک قبول نہیں کرے گا اگر وہ پھر توبہ کر لے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لے گا اگر وہ پھر پیئے گا' تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز کو قبول نہیں کرے گا اگر وہ پھر توبہ کر لے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لے گا' اور پھر اگر وہ چوتھی مرتبہ پیئے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو چالیس دن تک قبول نہیں کرے گا پھر اگر وہ توبہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول نہیں کرے گا' اور اسے نہر "خبال" میں سے پلائے گا۔

ان سے دریافت کیا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! نہر "خبال" کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: اہل جہنم کی پیپ کی نہر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔ اس کو اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے فرمان کے طور پر روایت کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

باب 2: ہر نشہ آور چیز کے حرام ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1786 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

1785- اخرجه احمد (35/2) من طريق عطاء بن السائب' عن عبد الله بن عبيد الله بن عمير' عن ابن عمر' فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "بتع" (نامی شراب) کے بارے میں دریافت کیا: گیا' تو آپ نے فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1787 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوْفِيُّ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ مُوْسٰى وَالْاَشَجِّ الْعُصَرِيِّ وَدَيْلَمَ وَمَيْمُوْنَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّقَيْسِ ابْنِ سَعْدٍ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّمُعَاوِيَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّقُرَّةَ الْمُزَنِيِّ وعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

متن حدیث: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَكِلَاهُمَا صَحِيْحٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَعَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت اشج عصری رضی اللہ عنہ، حضرت دیلم رضی اللہ عنہ، سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ،

1786– اخرجه مالك فى البوطا (845/2) كتاب الاشربة' باب: تحريم الخمر' حديث (9) والبخارى (44/10) كتاب الاشربة' باب: الخمر من العسل' وهو البتع' حديث (5586'5585) ومسلم (1586'1585/3) كتاب الاشربة' باب: بيان ان كل مسكر خمر' وان كل خمر' حرام' حديث (2001/68'67) وابو داؤد (353'352/2) كتاب الاشربة' باب: النهى عن السكر' حديث (3682) والنسائى (298, 297/8) كتاب الاشربة' باب: تحريم كل شراب اسكر' حديث (5594 '5593'5592'5591'5588) وابن ماجه (1132/2) كتاب الاشربة' باب: كل مسكر حرام' حديث (3386) واحمد (225'190'96'36/6) والدارمى (113/2) كتاب الاشربة' باب: ما قيل فى السكر' والحميدى (135/1) حديث (281) من طريق ابن شهاب الزهرى' عن ابى سلمة بن عبد الرحمن' فذكره۔

1787– اخرجه النسائى (297/8) كتاب الاشربة' باب: تحريم كل شراب إسكر' حديث (5587) وابن ماجه (1124/2) كتاب الاشربة' باب: كل مسكر حرام' حديث (3391) واحمد (104'31'29'16/2) من طريق محمد بن عمرو بن علقمة' عن ابى سلمة' فذكره۔

حضرت قرہ مزنی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس حدیث کو ابوسلمہ نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے اور یہ دونوں سندیں مستند ہیں۔

کئی راویوں نے اسے محمد بن عمرو کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ

باب 3: یہ جو منقول ہے: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے

1788 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ بَكْرِ ابْنِ اَبِى الْفُرَاتِ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَخَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر سے منقول امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مقابلے میں ''غریب'' ہے۔

1789 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1788- اخرجه ابوداؤد (352/2) كتاب الاشربة' باب: النهي عن السكر' حديث (3681) وابن ماجه (1125/2) كتاب الاشربة' باب: ما اسكر كثيره فقليله حرام' حديث (3394) واحمد (343/3) من طريق داؤد بن بكر بن ابي الفرات' عن ابن المنكدر' فذكره.

1789- اخرجه ابوداؤد (354/2) كتاب الاشربة' باب: النهي عن السكر' حديث (3687) واحمد (131'72'71/6) عن طريق ابي عثمان الانصاري' عن القاسم بن محمد بن ابي بكر' فذكره.

متن حدیث: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ اَحَدُهُمَا فِىْ حَدِيْثِهِ الْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوَاهُ لَيْثُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمٍ وَّالرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِىِّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَهْدِىِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ وَّاَبُوْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِىُّ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَّيُقَالُ عُمَرُ بْنُ سَالِمٍ اَيْضًا

◆◆ حضرت قاسم بن محمد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے' جس چیز کا ایک بڑا برتن نشہ پیدا کرے اُس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس کو لیث بن ابوسلیم اور ربیع بن صبیح نے ابوعثمان انصاری کے حوالے سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے مہدی بن میمون نے کیا ہے۔

ابوعثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے اور ایک قول کے مطابق عمر بن سالم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ نَبِيْذِ الْجَرِّ

باب 4: مٹکے کی نبیذ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1790 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِىُّ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ

متن حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاوُسٌ وَّاللّٰهِ اِنِّىْ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ

فى الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّسُوَيْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ طاؤس بیان کرتے ہیں' ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکے کی نبیذ سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! طاؤس بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت سوید رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1790- اخرجه مسلم (1582/3) كتاب الأشربة باب: النهى عن الانتباذ في المزفت والدباء' حديث (51 ,1997/52) والنسائى (302/8'303) كتا بالاشربة' باب: النهى عن نبيذ الجر مفرداً حديث (5614'5615) واحمد (29/2'35'47'56'101'106'115'155) والحميدى (309/2) حديث (707) من طريق طاؤس' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ

باب 5: دباء، حنتم، نقیر میں نبیذ تیار کرنے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1791 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَوْعِيَةِ اَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَنَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَهُوَ اَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا اَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهِيَ الْمُقَيَّرُ وَاَمَرَ اَنْ يُّنْبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ وَسَمُرَةَ وَاَنَسٍ وَّعَآئِشَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّعَآئِذِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُوْنَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں' میں نے زاذان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا: جن برتنوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے' میں نے کہا: آپ ہمیں اپنی زبان میں ان کے الفاظ بتائیں اور ہماری زبان میں اس کی وضاحت کریں تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''حنتمہ'' سے منع کیا ہے۔ یہ مٹکے کو کہتے ہیں اور آپ نے ''دباء'' سے منع کیا ہے یہ کدو کو کہتے ہیں اور آپ نے ''نقیر'' سے منع کیا ہے۔ یہ کھجور کی جڑ کو کہتے ہیں جس میں سوراخ کرلیا جائے یا اس کو بُن دیا جائے اور آپ نے ''مزفت'' سے منع کیا ہے اور اس سے مراد رال کا روغنی برتن ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں میں نبیذ تیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ اَنْ يُّنْبَذَ فِي الظُّرُوْفِ

باب 6: برتنوں میں نبیذ تیار کرنے کی جو رخصت منقول ہے

1792 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ

1791- اخرجه مسلم (1583/3) كتاب الاشربة' باب: النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء' حديث (57/1997) والنسائي (308/8'309) كتاب الاشربة' باب: تفسير الاوعية' حديث (5645) واحمد (56/2) من طريق زاذان' فذكره.

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِنِّیْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَاِنَّ ظَرْفًا لَّا يُحِلُّ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہیں (مخصوص) برتن استعمال کرنے سے منع کیا تھا برتن کسی بھی چیز کو حرام یا حلال نہیں کرتے ہیں البتہ ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1793 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوْفِ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الْاَنْصَارُ فَقَالُوْا لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ قَالَ فَلَا اِذَنْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے برتنوں کے استعمال سے منع کیا' تو انصار نے آپ کی خدمت میں شکایت کی اور عرض کی ہمارے پاس اضافی برتن نہیں ہوتے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ

باب 7: مشکیزوں میں نبیذ تیار کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1794 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ تُوْكَاُ فِيْ اَعْلَاهُ لَهٗ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً

1792- اخرجه احمد (357'356'355/5)

1793- اخرجه البخاری (59/10) كتاب الاشربة' باب:ترخيص النبي صلى الله عليه وسلم' فی الاوعية والظروف بعد النهی' حديث (5592) وابو داؤد (357/2) كتاب الاشربة' باب: فی الاوعية' حديث (3699) والنسائی (312/8) كتاب الاشربة' باب: الاذن فی شیء منها' حديث (5656) واحمد (302/3) من طريق سفيان' عن منصور' عن سالم' فذكره۔

1794- اخرجه مسلم (1590/3) كتاب الاشربة' باب: اباحة النبيذ الذی لم يشتد ولم يصر مسكرا' حديث (2005/85'84) وابو داؤد (360/2) كتاب الاشربة' باب: فی صفة النبيذ' حديث (3711) من طريق الحسن' عن امه فذكرته۔

وَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَيْضًا

حسن بصری اپنی والدہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزوں میں نبیذ تیار کیا کرتے تھے جس کا اوپر والا منہ بند کر دیا جاتا تھا اس کا نیچے سے ایک منہ موجود ہوتا تھا۔ ہم آپ کے لئے صبح کے وقت نبیذ تیار کرتے تھے جسے آپ شام کے وقت پی لیتے تھے اور ہم آپ کے لئے شام کے وقت نبیذ تیار کرتے تھے جسے آپ صبح کے وقت پی لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے یونس بن عبید کے حوالے سے منقول سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ہمیں اس کے علاوہ اور کسی حوالے کا پتہ نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحُبُوْبِ الَّتِيْ يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

باب 8: وہ دانے جن کے ذریعے شراب تیار کی جاتی ہے' اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1795 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَّمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَّمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَّمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَّمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گندم سے شراب بنائی جاتی ہے جَو سے شراب بنائی جاتی ہے، کھجور سے شراب بنائی جاتی ہے اور شہد سے شراب بنائی جاتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

1796/1 ۔ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ نَحْوَهُ وَرَوٰى اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ

1795- اخرجه ابوداؤد (351/2) كتاب الاشربة' باب: الخمر ما هي؟ حديث (3676'3677) وابن ماجه (1121/2) كتاب الاشربة' باب: ما يكون منه الخمر' حديث (3379) واحمد (267/4'273) من طريق عامر الشعبي' فذكره.

آثارِ صحابہ: اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: گندم سے شراب بنائی جاتی ہے۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

1796/2 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِىْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

آثارِ صحابہ: اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا

بِهٰذَا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ وَقَالَ عَلِىُّ بْنُ الْمَدِيْنِىِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ لَمْ يَكُنْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُهَاجِرٍ بِالْقَوِىِّ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اَيْضًا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ گندم سے شراب بنائی جاتی ہے۔

یہ روایت ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے یہ بات کہی ہے: ابراہیم بن مہاجر نامی راوی مستند نہیں ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت نعمان بن بشیر سے بھی منقول ہے۔

1796/3 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِىُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِىُّ هُوَ الْغُبَرِىُّ وَاسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ غُفَيْلَةَ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے کھجور اور انگور۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1796/2- اخرجه البخاری (38/10) كتاب الاشربة' باب: الخمر من العنب وغيره' حديث (5581) ومسلم (2322/4) كتاب التفسير' باب: فى نزول تحريم الخمر' حديث (32-33/3032) وابو داؤد (324/3) كتاب الاشربة' باب: فى تحريم الخمر' حديث (3669) والنسائى (295/8) كتاب الاشربة' باب: ذكر انواع الاشياء التى كانت منها الخمر حين نزل تحريمها' من طريق الشعبى عن ابن عمر عن عمر به.

1796/3- اخرجه مسلم (1573/3'1574) كتاب الاشربة' باب: بيان ان جميع ما ينبذ' مما يتخذ من النخل والعنب' يسمى خمرا' حديث (13'14'15/1985)' وابو داؤد (351/2'352) كتاب الاشربة' باب: الخمر ما هى؟ حديث (3678) والنسائى (294/8) كتاب الاشربة' باب: تاويل قول الله تعالى (ومن ثمرات النخيل والاعناب) حديث (5572'5573) وابن ماجه (1121/2) كتاب الاشربة' باب: ما يكون منه الخمر' حديث (3378) واحمد (279/2'408'409'474'496'517'518'526) والدارمى (113/2) كتاب الاشربة' باب: ما يكون الخمر.

ابوکثیر تیمی نامی راوی جوغبری ہیں ان کا نام یزید بن عبدالرحمٰن بن غفیلہ ہے۔
شعبہ نے عکرمہ بن عمار کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ خَلِیْطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب 9: کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے) کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1797 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِیْعًا
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1798 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ یُّخْلَطَ بَیْنَهُمَا وَنَهٰی عَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ یُّخْلَطَ بَیْنَهُمَا وَنَهٰی عَنِ الْجِرَارِ اَنْ یُّنْبَذَ فِیْهَا
فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِیْ قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْبَدِ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اُمِّهٖ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا ہے آپ نے کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ اور آپ نے مٹکے میں نبیذ تیار کرنے سے بھی منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت معبد بن کعب رضی اللہ عنہ کی ان کی والدہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب 10: سونے یا چاندی کے برتن میں پینے کے مکروہ ہونے

1797- اخرجه مسلم (1574/3) كتاب الاشربة، باب: كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين، حديث (1986/19،18،17،16) وابو داؤد (358/2) كتاب الاشربة، باب: في الخليطين، حديث (3703) والنسائي (290/8) كتاب الاشربة، باب: خليط البسر والرطب، حديث (5555،5554) وابن ماجه (1125/2) كتاب الاشربة، باب: النهي عن الخليطين، حديث (3395)، واحمد (300،294) من طريق عطاء بن ابي رباح، فذكره.

1798- اخرجه مسلم (1575،1574/3) كتاب الاشربة، باب: كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين، حديث (1987/21،20) واحمد (90،71،49،9،3/3) من طريق ابونضرة، فذكره.

کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1799 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ

متنِ حدیث: اَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهٗ فَاَبٰى اَنْ يَّنْتَهِيَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَالْبَرَاءِ وَعَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ابن ابی لیلٰی بیان کرتے ہیں' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا ایک آدمی چاندی کے برتن میں ان کے لئے پانی لے کر آیا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور بتایا کہ میں نے اسے منع کیا تھا لیکن یہ نہیں مانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع کیا ہے اور ریشم اور دیباج پہننے سے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے: یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت براء رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب 11: کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1800 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِيْلَ الْاَكْلُ قَالَ ذَاكَ اَشَدُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا ہے۔ ان سے دریافت کیا: گیا'

1799- اخرجه البخاری (98/10) كتاب الاشربة' باب: انية الفضة' حديث (5633) ومسلم (1638/3) كتاب اللباس والزينة' باب: تحريم استعمال انا الذهب والفضة على الرجال والنساء' حديث (2067/5,4) والنسائی (198/8'199) كتاب الاشربة' باب: ذكر النهی عن لبس الديباج' حديث (5301) وابن ماجه (1130/2) كتاب الاشربة' باب: الشرب فی انية الفضة' حديث (3414'1187/2)

1800- اخرجه مسلم (1600/3) كتاب الاشربة' باب: كراهية الشرب قائما' حديث (112'113/2024) وابو داؤد (362/2) كتاب الاشربة' باب: فی الشرب قائما' حديث (3717) وابن ماجه (1132/2) كتاب الاشربة' باب الشرب قائما' حديث (3424) واحمد (113/3'118'131'147'182'199'214'250' 291) والدارمی (120/2'121) كتاب الاشربة' باب: من كره الشرب قائما' من طريق قتادة فذ كره.

کھانے کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زیادہ شدید (برا) ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

1801 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ مُسْلِمٍ الْجَذْمِيِّ عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَآئِمًا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَّهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُوْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِىَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِىْ مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُوْدِ

حدیثِ دیگر: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ

توضیح راوی: وَالْجَارُوْدُ هُوَ ابْنُ الْمُعَلَّى الْعَبْدِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقَالُ الْجَارُوْدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَيْضًا وَّالصَّحِيْحُ ابْنُ الْمُعَلّٰى

◆◆ حضرت جارود بن معلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے اس کو اسی طرح کئی راویوں نے سعید کے حوالے سے قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ابومسلم کے حوالے سے، حضرت جارود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر نقل کیا ہے کہ مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کا انگارہ ہے۔

جارود نامی راوی جو ہیں' یہ ابن معلیٰ العبدی ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام ”ابن علاء“ ہے تاہم صحیح قول ”ابن معلیٰ“ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الرُّخْصَةِ فِى الشُّرْبِ قَآئِمًا

باب 12: کھڑے ہو کر پینے کی رخصت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1802 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِىْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ

ابْنِ عُمَرَ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِى الْبَزَرِىِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

توضیح راوی: وَاَبُو الْبَزَرِىِّ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عُطَارِدٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ چلتے پھرتے ہوئے کھالیا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح غریب'' ہے' جو عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

عمران بن حدیر نامی راوی نے اس حدیث کو ابو بزری کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

ابو بزری نامی راوی کا نام' یزید بن عطارد ہے۔

1803 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ وَمُغِيْرَةُ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِىٍّ وَّسَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر آب زم زم پیا تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1804 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو

1802- اخرجه البخاری (84/10) كتاب الاشربة' باب: الشرب قائما' حديث (5617) ومسلم (1601/3'1602) كتاب الاشربة' باب: فى الشرب من زمزم قائما' حديث (117'118/2027) والنسائى (237/5) كتاب مناسك الحج' باب: الشرب من زمزم' حديث (2964) وباب: الشرب من زمزم قائما' حديث (2965) وابن ماجه (1132/2) كتاب الاشربة' باب: الشرب قائما' حديث (3422) واحمد (22/1'214'243'249'348'369'372'478) وابن خزيمة (306/4) حديث (2945) والحميدى (225/1) حديث (481) من طريق الشعبى' فذكره.

کراور بیٹھ کر پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

باب 13: برتن میں سانس لینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1805 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَيُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي عِصَامٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَّيَقُولُ هُوَ اَمْرَاُ وَاَرْوٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ اَبِي عِصَامٍ عَنْ اَنَسٍ وَّرَوٰى عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ زیادہ سیراب کرنے والا اور زیادہ خوشگوار ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہشام دستوائی نے ابوعصام کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

عزرہ بن ثابت نے اس حدیث کو ثمامہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

1806 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ ثمامہ بن انس' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1807 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ الْجَزَرِيِّ عَنِ ابْنٍ لِعَطَاءِ بْنِ اَبِي

1805- اخرجه مسلم (1602/3، 1603) كتاب الاشربة' باب: كراهة التنفس فى نفس الاناء' حديث (2028/123) وابو داؤد (364/2) كتاب الاشربة' باب: فى الساقى متى يشرب؟ حديث (3737) واحمد (118/3، 185، 211، 251) من طريق ابوعاصم' فذكره.

رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَيَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْجَزَرِيُّ هُوَ اَبُوْ فَرْوَةَ الرُّهَاوِيُّ

◄► عطاء بن ابی رباح کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پی جاؤ بلکہ دو یا تین سانسوں میں پیو جب پینے لگو تو "بسم اللہ" پڑھ لو اور جب پی چکو تو "الحمد للہ" پڑھو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے اور یزید بن سنان جو ہیں یہ "ابوفروہ رہاوی" ہیں۔

بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ

باب 14: پیتے ہوئے دو مرتبہ سانس لینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1808 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ

قول امام دارمی: وَسَاَلْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ قُلْتُ هُوَ اَقْوٰى اَمْ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ فَقَالَ مَا اَقْرَبَهُمَا وَرِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُهُمَا عِنْدِيْ

قول امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُ مِنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ وَالْقَوْلُ عِنْدِيْ مَا قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُ وَاَكْبَرُ وَقَدْ اَدْرَكَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَرَآهُ وَهُمَا اَخَوَانِ وَعِنْدَهُمَا مَنَاكِيْرُ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پیا کرتے تھے' تو دو مرتبہ سانس لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن کریب کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن (امام دارمی) سے رشدین بن کریب کے بارے میں

1808- اخرجه ابن ماجه (1131/2) كتاب الاشربة' باب: الشرب بثلاثة انفاس' حديث (3417) واحمد (1/248'285) من طريق رشد بن كريب' عن ابيه' فذكره.

دریافت کیا: میں نے دریافت کیا: یہ زیادہ مستند ہیں یا محمد بن کریب زیادہ مستند ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ دونوں ایک دوسرے کے برابر کیسے ہوسکتے ہیں؟ رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ مستند ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: محمد بن کریب، رشدین بن کریب سے زیادہ مستند ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک صحیح بات وہی ہے' جو ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن (امام دارمی) نے بیان کی ہے کہ رشدین بن کریب زیادہ مستند ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا ہے ان کی زیارت کی ہے اور یہ دونوں بھائی ہیں البتہ ان دونوں سے منکر روایات بھی منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

باب 15: پینے کی چیز میں پھونک مارنے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1809 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوبَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الْمُثَنّٰى الْجُهَنِيَّ يَذْكُرُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشُّرْبِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ قَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَّفَسٍ وَّاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذَنْ عَنْ فِيكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: اگر اس میں کوئی گندی چیز مجھے نظر آجاتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اسے انڈیل دو! اس نے عرض کی: میں ایک سانس میں پی کر سیراب نہیں ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم برتن کو اپنے منہ سے الگ کر لیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1810 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيهِ

1809- اخرجه مالك في المؤطا (925/2) كتاب صفة النبي صلى اللّٰه عليه وسلم' باب: النهي عن الشراب في انية الفضة والنفخ في الشراب' حديث (12) واحمد (26/3'32'57'68) والدارمي (122/2) كتاب الاشربة' باب: النهي عن النفخ في الشراب وعبد بن حميد (302) حديث (980) من طريق ابي المثنى الجهني فذكره.

1810- اخرجه ابوداؤد (364/2) كتاب الاشربة' باب: في النفخ في الشراب والتنفس فيه' حديث (3738) وابن ماجه (1094/2) كتاب الاشربة' باب: النفخ في الطعام' حديث (3288)' (1132/2) كتاب الاشربة' باب: التنفس في الاناء' حديث (3428' 1134/2) كتاب الاشربة' باب: النفخ في الآثار' حديث (3429'3430) واحمد (220/1'357) والدارمي (122/2) كتاب الاشربة' باب: النهي عن النفخ في الشراب' والحميدي (241) حديث (525) من طريق عكرمة فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (برتن میں) سانس لینے یا اس میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ

باب 16: برتن میں سانس لینے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1811 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

باب 17: مشکیزے کو اوندھا کر کے پینے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1812 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رِوَايَةً

متنِ حدیث: اَنَّهُ نَهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1811– اخرجه البخاری (204/1) كتاب الوضوء، باب: النهی عن الاستنجاء باليمين، حديث (153) وطرفاه، (5630/154) (75،74/2– الابی) كتاب الطهارة، باب: النهی عن الاستنجاء باليمين، حديث (63،64،65/267)، (1602/3) كتاب الاشربة، باب: كراهة التنفس فی نفس الاناء، حديث (267/121) وابو داؤد (55/1) كتاب الطهارة، باب: كراهة مس الذكر باليمين فی الاستبراء، حديث (31) والنسائی (25/1) كتاب الطهارة، باب: النهی عن مس الذكر باليمين، عند الحاجة، حديث (25,24)، (44،43/1) كتاب الطهارة، باب: النهی عن الاستنجاء، باليمين، حديث (47،48) وابن ماجه (113/1) كتاب الطهارة، وسننها، باب: كراهة مس الذكر باليمين والاستنجاء باليمين، حديث (310)

1812– اخرجه البخاری (91/10) كتاب الاشربة، باب: اختناث الاسقية حديث (5625،5626) ومسلم (1600/3) كتاب الاشربة، باب: آداب الطعام، والشراب واحكامها، حديث (2023/110) وابن ماجه (1131/2) كتاب الاشربة، باب: اختناث الاسقية، حديث (3418،3419) والدارمی (119/2) كتاب الاشربة، باب: فی النهی عن الشرب فی لسقاء واحد (6/3،67،69،93) من طريق الزهری، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة، فذكره.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں (نبی اکرم) نے مشکیزے کو اوندھا کر کے پینے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 18: اس بارے میں جو رخصت منقول ہے

1813 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِيْسٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلٰى قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيْهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِصَحِيْحٍ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا اَدْرِيْ سَمِعَ مِنْ عِيْسٰى اَمْ لَا

عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے آپ نے اسے اوندھا کیا اور اس کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پی لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے اور اس کے ایک راوی عبداللہ بن عمر (جو عبدالرزاق نامی راوی کے استاد ہیں) حافظے کے اعتبار سے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے اور مجھے یہ نہیں پتہ کہ انہوں نے اپنے استاد عیسیٰ سے اس حدیث کو سنا ہے یا نہیں سنا۔

1814 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ كَبْشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَيَزِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ هُوَ اَخُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ وَّهُوَ اَقْدَمُ مِنْهُ مَوْتًا

عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ اپنی دادی سیّدہ کبشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے

1813- اخرجه ابوداؤد (363/2) كتاب الاشربة' باب: فی اختناث الاسقية حديث (3721) منطريق عيسٰى بن عبد الله بن انيس' فذكره.

1814- اخرجه ابن ماجه (1132/2) كتا بالاشربة' باب: الشرب قائماً' حديث (3433)

آپ نے لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر کھڑے ہو کر پیا' میں اٹھی اور میں نے اس کے منہ کو کاٹ لیا (اور برکت کے طور پر محفوظ کر لیا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

اس حدیث کے راوی یزید بن یزید' عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے بھائی ہیں اور ان کا انتقال ان سے پہلے ہوا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاَيْمَنِيْنَ اَحَقُّ بِالشَّرَابِ

باب 19: دائیں طرف والا پینے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

1815 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَّعَنْ يَّمِيْنِهٖ اَعْرَابِىٌّ وَّعَنْ يَّسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِىَّ وَقَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا۔ آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی موجود تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ آپ نے اسے پی لیا پھر دیہاتی کو دیتے ہوئے فرمایا: دائیں طرف والے کا حق پہلے ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ سَاقِىَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا

باب 20: لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں خود پیئے گا

1816 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1815- اخرجه مالك فى الموطا (926/2) كتاب صفة النبى صلى الله عليه وسلم باب: السنة فى الشرب ومناولته عن اليمين' والبخارى (88/10) كتاب الاشربة' باب: الايمن فالايمن فى الشرب' حديث (5619) ومسلم (1603/3' 1604) كتاب الاشربة' باب: استحباب ادارة الماء واللبن' ونحوهما' عن يمين المبتدى' حديث (124' 125' 126/2029) وابو داؤد (364/2) كتاب الاشربة' باب: فى الساقى متى يشرب؟ حديث (3726) وابن ماجه (1133/2) كتاب الاشربة' باب: اذا شرب اعطى الايمن فالايمن' حديث (3425) واحمد (197/3' 231) والدارمى (118/2) كتاب الاشربة' باب: فى سنة الشراب كيف هى؟ والحميدى (499/2) حديث (1182)

1816- اخرجه ابن ماجه (1135/2) كتاب الاشربة' باب: ساقى القوم آخرهم شربا' حديث (3434)

متن حدیث: سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں خود پیئے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَیُّ الشَّرَابِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب 21: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا مشروب زیادہ محبوب تھا

1817 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: کَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰكَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ مِثْلَ هٰذَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ وَالصَّحِیْحُ مَا رُوِیَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ مشروب میٹھا اور ٹھنڈا تھا۔

اسی روایت کو کئی راویوں نے ابن عیینہ کے حوالے سے، اس کی مانند معمر کے حوالے سے، زہری کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

تاہم صحیح روایت وہ ہے' جسے زہری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

1818 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّیُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الشَّرَابِ اَطْیَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَهٰكَذَا رَوٰی عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

زہری بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا مشروب پاکیزہ ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میٹھا اور ٹھنڈا ہو۔

اسی روایت کو عبدالرزاق نے معمر کے حوالے سے، زہری کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ ابن عیینہ کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

1817- اخرجه احمد (40،38/6) والحمیدی (125/1) حدیث (257) من طریق معمر' عن الزهری' عن عروة' فذکرہ۔

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

بھلائی اور صلہ رحمی کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

باب 1- والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا

1819 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ اَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَبَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ هُوَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ وَرَوٰى عَنْهُ مَعْمَرٌ وَّالثَّوْرِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ

◆◆ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اچھے سلوک کا زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ، راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اس کے بعد کون ہے آپ نے فرمایا تمہاری والدہ، راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اس کے بعد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: اس کے بعد کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا والد ہے اور پھر درجہ بہ درجہ قریبی عزیز ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابودرداء (رضی اللہ عنہم) سے بہز بن حکیم جو معاویہ بن حیدہ قشیری کے صاحبزادے ہیں (ان تمام حضرات سے) احادیث منقول ہیں۔

1819- اخرجه البخاري في الأدب المفرد (3) وابو داؤد (577/3) كتاب الادب باب: في بر الوالدين، حديث (5139) واحمد (5/3) والحاكم (150/4) من طريق بهز بن حكيم فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے

شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہے' تاہم محدثین کے نزدیک یہ صاحب ثقہ ہیں۔

معمر، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ اور دیگر ائمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 2- بلاعنوان

1820 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِمِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ سَكَتَ عَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهُ لَزَادَنِىْ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُوْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهٗ سَعْدُ ابْنُ اِيَاسٍ

حکم حدیث: وَّهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: رَوَاهُ الشَّيْبَانِيُّ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے یارسول اللہ تو آپ نے فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کون سا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی۔ اگر میں آپ سے مزید دریافت کرتا تو آپ مجھے مزید جواب عنایت فرماتے۔

ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شیبانی، شعبہ اور دیگر راویوں نے اسے ولید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوعمرو شیبانی کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1820- اخرجه البخاری (12/2) كتاب مواقيت الصلوٰة: باب: فضل الصلوٰة لوقتها' حديث (527) واطرافه (2782'5970'7534) ومسلم (317/1'318) كتاب الايمان' باب: بيان كون الايمان بالله تعالٰى افضل الاعمال' حديث (137'122' 139/85) والنسائى (292/1'293) كتاب المواقيت: باب: فضل الصلوٰة لمواقيتها' حديث (610'611) واحمد (409/1'442'451) والدارمى (278/1) كتاب الصلوٰة: باب: استحباب الصلوٰة فى اوّل الوقت وابن خزيمة (169/1) حديث (327) والحميدى (57/1) حديث (103) من طريق بن اياس: ابى عمرو الشيبانى' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ الْفَضْلِ فِیْ رِضَا الْوَالِدَیْنِ

باب 3- والدین کی رضامندی کی فضیلت

1821 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ یَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَهٰکَذَا رَوٰی اَصْحَابُ شُعْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوْفًا وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ غَیْرَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ الْمُثَنّٰی یَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ بِالْبَصْرَةِ مِثْلَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَا بِالْکُوْفَةِ مِثْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِیْسَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: والد کی رضامندی میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور والد کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم یہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے اور یہی زیادہ مستند ہے۔ شعبہ کے شاگردوں نے علاء کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر اسے نقل کیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق خالد بن حارث کے علاوہ کسی بھی راوی نے شعبہ کے حوالے سے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

خالد بن حارث نامی راوی ''ثقہ'' ہیں اور مامون ہیں۔ میں نے محمد بن مثنیٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے بصرہ میں خالد بن حارث جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا اور کوفہ میں عبداللہ بن انیس جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

1822 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِیَ امْرَاَةً وَّاِنَّ اُمِّیْ تَاْمُرُنِیْ بِطَلَاقِهَا قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

1921- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (2) من طریق شعبة' عن یعلی بن عطاء عن ابیه' عن عبد الله بن عمرو' فذکره "موقوفاً"۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ

قَالَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ اِنَّ اُمِّىْ وَرُبَّمَا قَالَ اَبِىْ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيْبٍ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے، ایک مرتبہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میری ایک بیوی ہے میری والدہ مجھے یہ کہتی ہیں' میں اسے طلاق دے دوں تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے اگر تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کر دو یا پھر اس کی حفاظت کرو۔

یہاں سفیان نامی راوی نے بعض اوقات والدہ کا تذکرہ کیا ہے۔ بعض اوقات لفظ والد نقل کیا ہے۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

اس روایت کے راوی ابوعبدالرحمٰن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ عُقُوْقِ الْوَالِدَيْنِ

باب 4- والدین کی نافرمانی کا حکم

1823 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ بَكْرَةَ اسْمُهٗ نُفَيْعُ بْنُ الْحَارِثِ

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ وہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں زیادہ کبیرہ گناہ کے بارے میں بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو اللہ

1822- اخرجه ابن ماجه (675/1) كتاب الطلاق: باب: الرجل يامره' ابوبطلاق امرأته' حديث (2089) واحمد (196/5'197)' (445/6'447'451) والحميدى (194/1) حديث (395) من طريق عطاء بن السائب عن ابى عبد الرحمن السلمى فذكره.

1823- اخرجه البخارى (309/5) كتاب الشهادات' باب: ما قيل فى شهادة الزور' لقول الله عزوجل (والذين لا يشهدون الزور) للفرقان 72) حديث (2654) واطرافه (5976'6273'6274'6919) ومسلم (321/1'322'الابى) كتاب الايمان' باب: بيان الكبائر واكبرها' حديث (87/143) من طريق عبد الرحمن بن ابى بكرة' فذكره.

تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی دینا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جھوٹی بات کہنا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ اس بات کو دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے یہ آرزو کی کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا نام نفیع بن حارث ہے۔

1824 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّشْتُمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَشْتُمُ اَبَاهُ وَيَشْتُمُ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کبیرہ گناہوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کوئی آدمی دوسرے کے والد کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کے والد کو گالی دیتا ہے یہ اس کی والدہ کو گالی دیتا ہے' تو وہ اس کی والدہ کو گالی دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِكْرَامِ صَدِيْقِ الْوَالِدِ

باب 5- والد کے دوست کا احترام کرنا

1825 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اَسِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ

1824- اخرجه البخاري (417/10) كتاب الادب: باب: لايسب الرجل والديه' حديث (5973) ومسلم (328/1- الابي) كتاب الايمان باب: بيان الكبائر واكبرها' حديث (90/146) وابو داؤد (858/2) كتاب الاداب: باب: في الوالدين' حديث (5141)

1825- اخرجه البخاري في الأدب المفرد (41) ومسلم (1979/4) كتاب البر والصلة والآداب: باب: فضل صلة اصدقاء الاب والام' ونحوهما' حديث (11' 12' 2552/13) وابو داؤد (758/2) كتاب الآداب' باب: في بر الوالدين' حديث (5143) واحمد (88/2' 91' 97' 111) وعبد بن حميد (253) حديث (794) من طريق عبد الله بن دينار' فذكره.

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ

◆◆ عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

اس بارے میں حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔ اس حدیث کی سند "صحیح" ہے اور یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی بِرِّ الْخَالَةِ

باب 6- خالہ کے ساتھ حسن سلوک

1826 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ ح قَالَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ وَهُوَ ابْنُ مَدُّوَیْهِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَآئِیْلَ وَاللَّفْظُ لِحَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ

حکمِ حدیث: وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ طَوِیْلَةٌ وَّهٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خالہ ماں کی طرح ہوتی ہے۔

اس بارے میں طویل قصہ منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

1827 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَهَلْ لِیْ تَوْبَةٌ قَالَ هَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ هَلْ لَکَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ وَّالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ بَکْرِ بْنُ حَفْصٍ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی:

1826- اخرجه البخاری (70/4) کتاب جزاء الصید' باب: لبس السلاح للمحرم' حدیث (1844)(357/5'358) کتاب الصلح' باب: کیف یکتب هذا ما صالح فلان بن فلان فلان بن فلان' حدیث (2699)' (570/7'571) کتاب المغازی: باب: عمرة القضاء حدیث (4251) واحمد (298/4) والدارمی (237/2) کتاب السیر' باب: فی الوفاء للمشرکین بالعهد.

یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ کیا میں توبہ کرسکتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تمہاری والدہ موجود ہے۔ تو اس نے جواب دیا: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری خالہ ہے۔ اس نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم اس سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔

اس بارے میں حضرت علی اور حضرت براء بن عازب (رضی اللہ عنہما) سے بھی احادیث منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے اور یہ ابومعاویہ نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابوبکر بن حفص نامی راوی ابوبکر بن حفص عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دَعْوَةِ الْوَالِدَیْنِ

باب 7- والدین کی دعا کا حکم

1828 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیلُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیرٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُّسْتَجَابَاتٌ لَّا شَكَّ فِیْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ

اَسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رَوَی الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ نَحْوَ حَدِیْثِ هِشَامٍ

توضیح راوی: وَاَبُوْ جَعْفَرٍ الَّذِیْ رَوٰی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهٗ وَقَدْ رَوٰی عَنْهُ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ غَیْرَ حَدِیْثٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین طرح کی دعائیں بلاشک و شبہ قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا مسافر کی دعا اور والد کی اولاد کے لئے کی گئی دعا۔

حجاج نے اس روایت کو یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' جس طرح ہشام نے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کرنے والے ابوجعفر مؤذن نامی راوی کے نام کے بارے میں ہمیں علم نہیں ہے۔ تاہم یحییٰ بن ابوکثیر ان کے حوالے سے دیگر روایات بھی نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حَقِّ الْوَالِدَیْنِ

باب 8- والدین کے حق کا بیان

1828- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (477) وابو داؤد (480/1) کتاب الصلوٰة' باب: الدعاء بظهر الغیب' حدیث (1536) وابن ماجه (1270/2) کتاب الدعاء' باب: دعوة الوالد و دعوة المظلوم' حدیث (3862) واحمد (258/2' 348' 434' 478' 517' 523) وعبدبن حمید (416) حدیث (1421)

1829 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا يَجْزِیْ وَلَدٌ وَّالِدًا اِلَّا اَنْ يَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ وَّقَدْ رَوٰی سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بیٹا والد کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ یہ صرف اس وقت ہو سکتا ہے' جب وہ اپنے والد کو غلام کے طور پر پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے ہم اسے سہیل بن ابوصالح نامی راوی کی روایت کے طور پر ہی جانتے ہیں۔ سفیان ثوری اور دیگر راویوں نے اسے سہیل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ

باب 9- قطع رحمی کا حکم

1830 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ اشْتَكٰی اَبُو الرَّدَّادِ اللَّيْثِیُّ فَعَادَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ خَيْرُهُمْ وَاَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِیْ فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰی مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ رَدَّادٍ اللَّيْثِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّمَعْمَرٍ كَذَا يَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّحَدِيْثُ مَعْمَرٍ خَطَاٌ

◆◆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: شیخ ابورداد بیمار ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے کے لئے آئے تو شیخ ابورداد بولے: لوگوں میں سب سے بہتر اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے میرے علم کے مطابق حضرت ابومحمد (عبدالرحمٰن بن عوف) رضی اللہ عنہ ہیں' تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا

1829- اخرجه البخاری فی الآداب المفرد (10) ومسلم (1148/2) كتاب العتق' باب: فضل عتق الوالد' حديث (1510/25) وابو داؤد (757/2) كتاب الآداب: باب: فی بر الوالدين' حديث (5137) وابن ماجه (1207/2) كتاب الآداب: باب بر الوالدين' حديث (3659) واحمد (230/2'263'376'445) من طريق سهيل بن ابی صالح' عن ابيه' فذكره۔

1830- اخرجه البخاری فی الاداب المفرد (53) وابو داؤد (530/1) كتاب الزكوٰة' باب: فی صلة الرحم' حديث (1694'1695) واحمد (194/1) والحميدی (35/1'36) حديث (65) من طريق سفيان بن عيينة' عن الزهری' عن ابی سلمة۔

ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں میں رحمٰن ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور میں نے اسے اپنے نام سے مشتق کیا ہے، جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا' اور جو شخص اسے کاٹے گا میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری حضرت ابن ابی اوفیٰ، حضرت عامر بن ربیعہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

سفیان نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے۔ وہ ''صحیح'' ہے۔

معمر نے زہری کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے رداد لیثی کے حوالے سے' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ معمر سے بھی منقول ہے۔

امام بخاری یہ فرماتے ہیں: معمر کی نقل کردہ روایت میں غلطی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِلَةِ الرَّحِمِ

باب 10- صلہ رحمی کا بیان

1831 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَشِيْرٌ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ وَفِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَلْمَانَ وَعَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں (کسی اچھائی کے) بدلے کے طور پر اچھائی کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہوتا' بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہوتا ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے' تو وہ صلہ رحمی کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے یہ احادیث منقول ہیں۔

1832 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ قَاطِعَ رَحِمٍ

1831- اخرجه البخاري (437/10) كتاب الآداب: باب: ليس الواصل بالمكافئ، حديث (5991) وفي الآداب المفرد (68) وابو داؤد (530/1) كتاب الزكوٰة، باب: في صلة الرحم، حديث (1697) واحمد (193،190،163/2) والحميدي (271/2) حديث (594)

1832- اخرجه البخاري (428/10) كتاب الآداب، باب: اثم القاطع، حديث (5983) ومسلم (1981/4) كتاب البر والصلة والآداب، باب: صلة الرحم وتحريم قطيعتها، حديث (18، 2556/19) وابو داؤد (530/2) كتاب الزكوٰة، باب: في صلة الرحم، حديث (1696) واحمد (84،83،80/4) والحميدي (254/2) حديث (557) من طريق الزهري عن محمد بن جبير، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قطع کرنے والا شخص جنت میں نہیں جائے گا۔

ابن ابی عمر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے سفیان یہ کہتے ہیں اس سے مراد قطع رحمی کرنے والا شخص ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حُبِّ الْوَلَدِ

باب 11- اولاد کے ساتھ محبت کا بیان

1833 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ سُوَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَقُوْلُ زَعَمَتِ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةُ بِنْتُ حَکِیْمٍ قَالَتْ

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّهُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَ ابْنَیِ ابْنَتِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَتُجَهِّلُوْنَ وَاِنَّکُمْ لَمِنْ رَیْحَانِ اللّٰهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عُیَیْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِهٖ

توضیح راوی: وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ سَمَاعًا مِّنْ خَوْلَةَ

◆◆ عمر بن عبداللہ العزیز بیان کرتے ہیں: ایک نیک خاتون سیّدہ خالہ بنت حکیم نے یہ بات بیان کی ہے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ نے اپنے ایک نواسے کو گود میں اٹھایا ہوا تھا آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔ تم لوگ (یعنی اولاد) آدمی کو بخیل کر دیتی ہے۔ اسے بزدل بنا دیتی ہے۔ اسے بے پرواہ کر دیتی ہے۔ حالانکہ تم لوگ (یعنی اولاد) اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت اشعث بن قیس (رضی اللہ عنہما) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

ابن عیینہ نے ابراہیم کے حوالے سے روایت نقل کی ہے ہم اسے صرف انہی کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ ہمارے علم کے مطابق عمر بن عبدالعزیز نے سیّدہ خولہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ رَحْمَةِ الْوَلَدِ

باب 12- اولاد کے لئے رحمت کا بیان

1834 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ

1833- اخرجه احمد (409/6) والحمیدی (160/1) حدیث (334) من طریق سفیان عن ابراهیم بن میسرة عن ابن ابی سوید عن عمر بن عبد العزیز فذکره۔

سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

متن حدیث: اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُقَبِّلُ الْحَسَنَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْحُسَیْنَ اَوِ الْحَسَنَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَّا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّعَآئِشَةَ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ اقرع بن جابس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس وقت آپ امام حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے۔

ابن ابی عمر نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے امام حسن رضی اللہ عنہ یا شاید امام حسین رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے' تو وہ بولا: میرے دس بچے ہیں اور میں نے کبھی ان میں سے کسی ایک کو بھی بوسہ نہیں دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

اس بارے میں حضرت انس اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نامی راوی کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی النَّفَقَةِ عَلَی الْبَنَاتِ وَالْاَخَوَاتِ

باب 13- بیٹیوں اور بہنوں پر خرچ کرنے کا حکم

1835 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا یَكُوْنُ لِاَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ فَیُحْسِنُ اِلَیْهِنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَنَسٍ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَاَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَّسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ هُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ وُهَیْبٍ وَّقَدْ زَادُوْا فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ رَجُلًا

1834- اخرجه البخاری (440/10) كتاب الادب' رحمة الولد وتقبيله ومعانقته' حديث (5997) ومسلم (1808/4'1809) كتاب الفضائل' باب: رحمة صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال' وتواضعه' وفضل ذلك' حديث (2318/65) وابو داؤد (777/2) كتاب الآداب' باب: فی قبلة الرجل ولده' حديث (5218) واحمد (228/2' 241' 269' 514)

1835- اخرجه ابوداؤد (759/2) كتاب الادب' باب: فی فضل من عال يتيما' حديث (5148) والحميدی (323/2'324) حديث (738) من طريق ابوسعيد' فذكره.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ، حضرت عقبہ بن عامر، حضرت انس، حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن وهیب ہے۔

بعض محدثین نے اس کی سند میں ایک مزید شخص کا ذکر کیا ہے۔

1836 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بیٹیوں کی (پرورش) کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا اور اس نے صبر سے کام لیا' تو وہ بچیاں اس کے لئے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

1837 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ هُوَ الطَّنَافِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الرَّاسِبِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِاُصْبُعَيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ غَيْرَ حَدِيْثٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ وَّالصَّحِيْحُ هُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص دو بچیوں کی پرورش کرتا ہے میں اور وہ شخص ان دونوں کی طرح جنت میں داخل ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1836- اخرجه البخاري (332/3) كتاب الزكوٰة' باب: اتقوا النار ولو بشق تمرة' والقليل من الصدقة' حديث (1418) وطرفه في (5995) ومسلم (2027/4) كتاب البر والصلة والآداب' باب: فضل الاحسان الى البنات' حديث (2630/148) واحمد (243'166'87'33/6) من طريق محمد بن ابي حفصة' عن الزهري به.

1837- اخرجه مسلم (2027/4) كتاب البر والصلة والآداب' باب: فضل الاحسان الى البنات' حديث (2631/149)

محمد بن عبید نامی راوی نے محمد بن عبدالعزیز نامی راوی سے اس کے علاوہ بھی دیگر روایات اس سند کے ہمراہ نقل کی ہیں۔ انہوں نے یہ بات نقل کی ہے ابوبکر بن عبیداللہ بن انس سے منقول ہے حالانکہ درست یہ ہے کہ یہ عبیداللہ بن ابوبکر بن انس سے منقول ہے۔

1838 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرِ ابْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَاَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِىْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِىَ بِشَىْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ ایک عورت (میرے ہاں) آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں اس نے کچھ (کھانے کے لئے) مانگا تو اس وقت اسے میرے پاس سے ایک کھجور ملی، وہی میں نے اسے دے دی۔ اس نے وہ کھجور ان دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کردی اور خود کچھ نہیں کھایا پھر وہ اٹھ کر چل دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص بیٹیوں (کی پرورش) کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے تو بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے رکاوٹ ہوں گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1839 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ الْاَعْشٰى عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ اَوِ ابْنَتَانِ اَوْ اُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دو بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے، تو اس شخص کو جنت ملے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ وَكَفَالَتِهِ

باب 14- یتیم پر شفقت اور اس کی کفالت کا حکم

1840 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ لَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُرَّةَ الْفِهْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ.

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَنَشٌ هُوَ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ أَبُو عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ يَقُولُ حَنَشٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم بچے کو اپنے کھانے اور پینے میں شریک کرلے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل کرے گا ماسوائے اس صورت کے کہ وہ ایسا گناہ کرلے جس کی بخشش ہی نہ ہوسکتی ہو۔

اس بارے میں حضرت مرہ فہری حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوامامہ، حضرت سہل بن سعد (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔
حنش نامی راوی حسین بن قیس ہیں' اور یہی ابوعلی رحبی ہیں۔
سلیمان تیمی نے یہ بات بیان کی ہے حنش نامی راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

1841 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو الْقَاسِمِ الْمَكِّيُّ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ان دونوں کی طرح ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کیا (راوی کہتے ہیں) یعنی شہادت کی انگلی کے ذریعے اور درمیانی انگلی کے ذریعے (اشارہ کیا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1841- اخرجه البخاری (349/9) کتاب الطلاق' باب: اللعان' حدیث (5304) وطرفه (6005) وابو داؤد (760/2) کتاب الآداب' باب: فی من ضم الیتیم' حدیث (5150) واحمد (333/5) من طریق ابوحازم' فذکره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ

باب 15- بچوں پر شفقت کرنا

1842 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ زَرْبِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: جَآءَ شَيْخٌ يُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَاَ الْقَوْمُ عَنْهُ اَنْ يُّوَسِّعُوْا لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ اُمَامَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّزَرْبِيٌّ لَهٗ اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّغَيْرِهٖ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک بڑی عمر کا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا لوگوں نے اسے راستہ دینے میں تاخیر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا احترام نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوامامہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

اس روایت کے ایک راوی زربی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے "منکر" روایات نقل کی ہیں۔

1843 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کے احترام سے واقف نہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

1844 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ

1843- اخرجه البخاري في الادب المفرد (355'358'363) واحمد (185) من طريق عمرو بن شعيب' عن ابيه فذكره.

1844- اخرجه احمد (257/1) وعبد بن حميد (202) حديث (856) من طريق عكرمة' فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا

مذاہب فقہاء: قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ سُنَّتِنَا لَيْسَ مِنْ اَدَبِنَا وقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُنْكِرُ هٰذَا التَّفْسِيْرَ لَيْسَ مِنَّا يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ مِلَّتِنَا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا احترام نہیں کرتا جو نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے روکتا نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

محمد بن سعد نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

یہی روایت عبداللہ بن عمرو کے حوالے سے دیگر سند سے بھی منقول ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: ''وہ ہم میں سے نہیں ہے'' اس سے مراد یہ ہے: ہماری سنت سے تعلق نہیں ہے یعنی ہمارے آداب کا حصہ نہیں ہے۔

علی بن بن مدینی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے۔ سفیان ثوری نے اس وضاحت کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں: یہاں ''ہم میں سے نہیں'' سے مراد ''ہماری ملت میں سے نہیں'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ رَحْمَةِ النَّاسِ

باب 16- لوگوں پر شفقت کرنا

1845 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں

1845- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (96'375) ومسلم (1809/4) کتاب الفضائل' باب: رحمة صلی الله علیه وسلم الصبیان والعیال' حدیث (66/2319) واحمد (360/4' 365) والحمیدی (351/2) حدیث (802) من طریق اسماعیل بن ابی خالد' عن قیس بن ابی حازم' فذکره.

کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوسعید خدری، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

1846 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ بِهِ اِلَيَّ مَنْصُوْرٌ وَّقَرَاْتُهُ عَلَيْهِ سَمِعَ اَبَا عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَاَبُوْ عُثْمَانَ الَّذِىْ رَوٰى عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْرَفُ اسْمُهُ وَيُقَالُ هُوَ وَالِدُ مُوْسٰى بْنِ اَبِىْ عُثْمَانَ الَّذِىْ رَوٰى عَنْهُ اَبُو الزِّنَادِ وَقَدْ رَوٰى اَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُّوْسٰى بْنِ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ حَدِيْثٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: صرف بدبخت شخص سے رحم (کے جذبے) کو الگ کیا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو نقل کرنے والے راوی ابوعثمان کے نام کا ہمیں علم نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ موسیٰ بن ابوعثمان کے والد ہیں' اور یہ وہی شخص ہیں جن کے حوالے سے ابوزناد نے احادیث نقل کی ہیں۔

ابوزناد نامی راوی نے موسیٰ بن ابوعثمان کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر روایات نقل کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

1847 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ قَابُوْسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِى الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِى السَّمَاءِ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1846- اخرجه البخاري في الادب المفرد (374) وابو داؤد (703/2) كتاب الادب: باب: في الرحمة' حديث (4942) واحمد (301/2' 442' 461' 539) من طريق ابوعثمان مولى المغيرة بن شعبة فذكره.

1847- اخرجه ابوداؤد (703/2) كتاب الادب' باب: في الرحمة' حديث (4941) واحمد (160/2) والحميدي (269/2) حديث (591) من طريق ابوقابوس' فذكره.

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان میں موجود ذات تم پر رحم کرے گی رحم، رحمان کی شاخ ہے' جو شخص اس کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے' جو شخص اس کو کاٹ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی النَّصِیحَةِ

باب 17- خیر خواہی کا بیان

1848 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی تھی کہ نماز قائم کرنی ہے' زکوٰۃ ادا کرنی ہے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی اختیار کرنی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1849 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَتَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَجَرِيْرٍ وَحَكِيْمِ بْنِ اَبِیْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ وَثَوْبَانَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دین خیر خواہی کا نام ہے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' لوگوں نے عرض کی: کس کے لئے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، مسلمان حکمرانوں کے لئے اور ان کے عام افراد کے لئے۔

1848- اخرجہ احمد (297/2) ومسلم (313/1) کتاب الایمان' باب: بیان ان الدین النصیحۃ (56/97) من طریق اسماعیل بن ابی خالد بہ.

1849- اخرجہ البخاری (166/1) کتاب الایمان' باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم والدین: النصیحۃ للہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتھم' حدیث (57) واطرافہ (58'524'1401'2157'2714'2715'7204) ومسلم (269/1-الابی) کتاب الایمان باب: بیان ان الدین النصیحۃ' حدیث (56/97) واحمد (360/4) والدارمی (248/2) کتاب البیوع' باب: فی النصیحۃ وابن خزیمۃ (13/4) حدیث (2259) والحمیدی (249/2) حدیث (715) من طریق اسماعیل بن ابی خالد' فذکرہ.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت تمیم داری، حضرت جریر، حکیم بن ابوزید (رضی اللہ عنہم) کی ان کے والد سے، اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ

باب 18- ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان پر شفقت

1850 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ التَّقْوٰی هَا هُنَا بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْتَقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَّاَبِی اَيُّوْبَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اس کے ساتھ خیانت نہ کرے۔ اس کے ساتھ جھوٹ نہ بولے اور اس کو رسوائی کا شکار نہ کرے۔ ہر مسلمان کی عزت مال و جان دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں۔ تقویٰ یہاں ہوتا ہے' کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے ہی احادیث منقول ہیں۔

1851 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِی مُوسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک مومن کی دوسرے

1850- اخرجه ابوداؤد (686/2) كتاب الاداب' باب: فی الغيبة' حديث (4882) من طريق هشام بن سعد' عن زيد بن اسلم عن ابی صالح' عن ابی هريرة' فذكره' مختصرا۔

1851- اخرجه البخاری (674/1) كتاب الصلوٰة' باب: تشبيك الاصابع فی المسجد وغيره' حديث (481) وطرفاه (2446'6026) ومسلم (1999/4) كتاب البر والصلة والاداب' باب: تراحم المؤمنين وتعاطفهم' وتعاضدهم' حديث (2585/65) والنسائی (79/5) كتاب الزكوٰة: باب: اجر الخازن اذا تصدق باذن مولاه' حديث (2560) واحمد (404/4'405'409) والحميدی (340/2) حديث (772)، عبد بن حميد (196) حديث (556) من طريق ابوبردة' فذكره۔

مومن کے لیے مثال ایک عمارت کی طرح ہے' جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1852 حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر شخص دوسرے کا آئینہ ہوتا ہے اگر وہ اس میں کوئی خامی دیکھے تو وہ اس سے دور کر دے۔

شعیب نے یحییٰ بن عبداللہ نامی راوی کو ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

باب 19- مسلمانوں کی پردہ پوشی کرنا

1853 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی مسلمان سے کسی دنیوی تکلیف کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص سے قیامت کی تکالیف کو دور کرے گا' جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کو دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا' جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ

1853– اخرجه ابوداؤد (704/2) كتاب الآداب' باب: في المعونة للمسلم' حديث (4946)

پوشی کرے گا۔ انسان جب تک اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرتا رہتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر اور عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہما) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث ''حسن'' ہے۔

ابوعوانہ اور دیگر راویوں نے اعمش کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

انہوں نے اس حدیث کی سند میں ابوصالح سے مذکورہ ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الذَّبِّ عَنْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ

باب 20- کسی مسلمان کی عزت سے (کسی تکلیف دہ چیز کو) دور کرنا

1854 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ عَنْ مَرْزُوقٍ اَبِىْ بَكْرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَّجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◈◈ سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے، جو شخص اپنے بھائی کی عزت سے (نقصان پہنچانے والی چیز) کو دور کردے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے جہنم کو دور کردے گا۔

اس بارے میں سیدہ اسماء بنت یزید (رضی اللہ عنہا) سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْهَجْرِ لِلْمُسْلِمِ

باب 21- مسلمان سے ملنا چھوڑنے کی ممانعت

1855 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1854- اخرجه احمد (450'449/6) من طريق ام الدرداء' فذكرته.

1855- اخرجه البخاري (507/10) كتاب الادب' باب: الهجرة' قول رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لرجل ان يهجر اخاه فوق ثلاث' حديث (6077) وطرفه (6237) ومسلم (1984/4) كتاب البر والصلة والاداب' باب: تحريم الهجر فوق ثلاث' حديث (2560/25) وابو داؤد (696/2) كتاب الاداب' باب: فيمن يهجر اخاه المسلم (4911) واحمد (422'421/5) والحميدي (186/1) حديث (377) وعبد بن حميد (223) من طريق ابن شهاب' عن عطاء بن يزيد' فذكره.

متن حدیث: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَّاَبِي هِنْدٍ الدَّارِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں' وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے یوں کہ جب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے آئیں' تو یہ اُس سے منہ پھیر لے' اور وہ اِس سے منہ پھیر لے۔ ان دونوں میں زیادہ بہتر وہ ہوگا' جو سلام میں پہل کر دے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت انس، حضرت ابوہریرہ، حضرت ہشام بن عامر اور حضرت ابوہند داری (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي مُوَاسَاةِ الْاَخِ

باب 22- اپنے بھائی کی غم خواری کرنا

1856 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ اُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَلِيَ امْرَاَتَانِ فَاُطَلِّقُ اِحْدَاهُمَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِي عَلَى السُّوْقِ فَدَلُّوْهُ عَلَى السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ قَدِ اسْتَفْضَلَهُ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَمَا اَصْدَقْتَهَا قَالَ نَوَاةً قَالَ حُمَيْدٌ اَوْ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّزْنُ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّزْنُ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَثُلُثٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَزْنُ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ بْنَ مَنْصُوْرٍ يَّذْكُرُ عَنْهُمَا هٰذَا

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع (انصاری) کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ آئیں میں اپنا مال دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ (اور ایک حصہ آپ کو دے دیتا ہوں) میری دو بیویاں ہیں۔ میں ان میں سے ایک کو طلاق دے

دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت پوری ہو جائے گی' تو آپ اس سے شادی کر لیں تو حضرت عبدالرحمٰن نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل خانہ اور مال میں برکت نصیب کرے۔ آپ بازار تک میری رہنمائی کریں۔ ان لوگوں نے انہیں بازار تک پہنچا دیا' تو اس دن جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انہوں نے منافع کے طور پر پنیر اور گھی کمایا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد جب انہیں دیکھا تو ان پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے۔ انہوں نے عرض کی: میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اسے کیا مہر دیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: ایک گٹھلی جتنا سونا (اس میں راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں گٹھلی کے وزن جتنا سونا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولیمہ کرو خواہ ایک بکری (ذبح کر کے دعوت کرو)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونے کا وزن تین درہم جتنا ہوتا ہے۔

امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک گٹھلی جتنے سونے کا وزن پانچ درہم کے برابر ہوتا ہے۔

اسحاق بن منصور نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ہمیں یہ بات بتائی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغِيبَةِ

باب 23-غیبت کا بیان

1857 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ

فى الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کیا گیا: یا رسول اللہ غیبت سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا ذکر ایسی چیز کے ہمراہ کرنا جو اس کو ناپسند ہو (سوال کرنے والے نے) عرض کی آپ کا کیا خیال ہے۔ اگر وہ چیز واقعی اس میں موجود ہو جو میں نے کہی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم نے کہی ہے' اگر وہ واقعی اس میں موجود ہو' تو پھر تم نے اس کی غیبت کی اور جو تم نے کہا ہے اگر وہ اس میں موجود نہ ہو' تو تم نے اس پر الزام لگایا۔

اس بارے میں حضرت ابوبرزہ' حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

1857- اخرجه مسلم (2001/4) كتاب البر والصلة والآداب' باب: تحريم الغيبة' حديث (2589/70) وابو داؤد (685/2) كتاب الآداب' باب: فى الغيبة' حديث (4874)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَسَدِ

باب 24- حسد کا بیان

1858 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَّلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آپس میں لاتعلقی اختیار نہ کرو۔ ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو' ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور آپس میں حسد نہ کرو۔ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلق رہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

1859 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسانیدِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ دن رات اسے خرچ کرتا ہو

1858- اخرجه مسلم (1983/4) كتاب البر والصلة والاداب' باب: تحريم التحاسد والتباغض والتدابر' حديث (2559/23)

1859- اخرجه البخاري (511/13) كتاب التوحيد' باب: قول الله تعالىٰ (لا تحرك به لسانك) حديث (7529) ومسلم (357/3' نووي) كتاب الصلوٰة المسافرين وقصرها' باب: فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه' حديث (518/266) وابن ماجه (1408/2) كتاب الزهد' باب: الحسد' حديث (4209) واحمد (133'88'36/2)

دوسرا وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا (علم) عطا کیا ہو' اور وہ دن رات اسی کے حوالے سے مصروف رہتا ہو۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
یہی روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّبَاغُضِ

باب 25- ایک دوسرے سے بغض رکھنا

1860 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِى التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَّاَبُوْ سُفْيَانَ اسْمُهٗ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نماز پڑھنے والے لوگ اس کی عبادت کریں' البتہ وہ ان کے درمیان لڑائی پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہے گا۔
اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت سلمان بن عمرو کی ان کے والد کے حوالے سے' بھی احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔
اس روایت کے راوی ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

باب 26- لوگوں کے درمیان صلح کروانا

1861 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْ نَمٰى خَيْرًا

1860- اخرجه مسلم (2166/4) كتاب صفات المنافقين واحكامهم' باب: تحريش الشيطان وبعثه' سراياه لفتنة الناس وان مع كل انسان قرينا' حديث (2812/65) واحمد (3131/3) من طريق الاعمش' عن ابى سفيان عن جابر فذكره.

1939- اخرجه البخارى (353/5) كتاب الصلح' باب: ليس الكاذب الذى يصلح بين الناس' حديث (2692) وفى الادب المفرد (385) ومسلم (2011/4) كتاب البر والصلة والاداب' باب: تحريم الكذب' وبيان المباح منه' حديث (2065/101) وابو داؤد (698/2) كتاب الادب' باب: فى اصلاح ذات البين' حديث (4921) واحمد (403/6'404) وعبد بن حميد (461) حديث (1592) من طريق محمد بن مسلم بن عبيد الله بن عبد الله بن شهاب الزهرى' عن حميد بن عبدالرحمن' فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص جھوٹ بولنے والا شمار نہیں ہوگا' جو (خلاف واقعہ بات کے ذریعے) لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے' وہ بھلائی کی بات کہتا ہے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ بھلائی کو فروغ دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1862 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ح وحَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وقَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَسْمَاءَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ خُثَيْمٍ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ

◆◆ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جھوٹ بولنا صرف تین صورتوں میں جائز ہے۔ آدمی اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے اس کے ساتھ (کوئی بے ضرر) جھوٹ بول دے' جنگ کے دوران (دشمن کو دھوکہ دینے کے لئے) جھوٹ بولنا اور اس لئے جھوٹ بولنا تاکہ تم لوگوں کے درمیان صلح کروادو۔

محمود نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

''صرف تین صورتوں میں جھوٹ بولنا درست ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے منقول اس حدیث کو ہم صرف ابن خثیم نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

داؤد نے اس روایت کو شہر بن حوشب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔

یہ روایت ہمیں شیخ محمد بن علاء نے اپنی سند کے ہمراہ داؤد کے حوالے سے سنائی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

1862- اخرجه احمد (460،459،454/6) من طريق عبد الله بن عثمان بن خثيم، عن شهر بن حوشب، فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ

باب 27- خیانت کرنا اور دھوکہ دینا

1863 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ اَبِي صِرْمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي بَكْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت ابوصرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی کو نقصان پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اسے نقصان پہنچائے گا' جو شخص کسی کو پریشانی کا شکار کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے پریشانی کا شکار کرے گا۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

1864 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ عَنْ مُرَّةَ ابْنِ شَرَاحِيلَ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ الطَّيِّبُ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ شخص ملعون ہے' جو کسی مومن کو نقصان پہنچاتا ہے یا اسے دھوکہ دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

باب 28- پڑوسی کے حق کا بیان

1865 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ

1863- اخرجه ابوداؤد (339/2) كتاب الاقضية' باب: ابواب من القضاء حديث (3635) وابن ماجه (784/2'785) كتاب الاحكام' باب: من بنى فى حقه ما يضر بجاره' حديث (2340)

1865-اخرجه البخارى (455/10) كتاب الادب' باب: الوصاة بالجار' حديث (6015) ومسلم (2025/4) كتاب البر والصلة والادب' باب: الوصية بالجار' والاحسان اليه' حديث (2624/140) وابو داؤد (760/2) كتاب الادب' فى حق الجوار' حديث (5151) وابن ماجه (1211/2) كتاب الادب' باب: حق الجوار' حديث (3673)

بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِىْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جبرائیل مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل تلقین کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ یہ اسے وارث قرار دیں گے۔

1866 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُوْرَ وَبَشِيْرٍ اَبِىْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُّجَاهِدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهٗ شَاةٌ فِىْ اَهْلِهٖ فَلَمَّا جَآءَ قَالَ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِىِّ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِىِّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِىْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّالْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَبِىْ شُرَيْحٍ وَّاَبِىْ اُمَامَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا

◆◆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ہاں بکری ذبح کی گئی جب وہ گھر تشریف لائے تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے ہمارے یہودی پڑوسی کے ہاں تحفے کے طور پر (اس کا گوشت) بھیجا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جبرائیل مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل تلقین کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ یہ اسے وارث بھی قرار دے دیں گے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوہریرہ، حضرت انس، حضرت مقداد بن اسود، حضرت عقبہ بن عامر، حضرت ابوشریح اور حضرت ابوامامہ (رضی اللہ عنہم) سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

یہی روایت مجاہد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی گئی ہے۔

1867 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1866- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (102'103) وابو داؤد (760/2) کتاب الادب' باب: فی حق الجوار' حدیث (5152) واحمد (160/2) والحمیدی (270/2'271) حدیث (593) من طریق مجاهد' فذکره۔

1867- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (113) واحمد (167/2) والدارمی (215/2) کتاب السیر' باب: فی حسن الصحابة' وابن خزیمة (140/4) حدیث (2539) وعبد بن حمید (342) من طریق عبد الرحمن الحبلی' فذکره۔

متن حدیث: خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بہترین ساتھی وہ ہے' جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہو' اور سب سے بہترین پڑوسی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ ہے' جو اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابوعبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِحْسَانِ اِلَى الْخَدَمِ

باب 29- خادم کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

1868 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَّاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ فِتْيَةً تَحْتَ اَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهٖ وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ لِّبَاسِهٖ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (یہ جو تمہارے غلام ہیں) یہ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارا ماتحت کیا ہے' تو جس شخص کا بھائی اس کا ماتحت ہو' وہ اسے اپنے کھانے میں سے کھلائے اور وہ اسے اپنے لباس میں سے پہنائے اور وہ اسے ایسی بات کا پابند نہ کرے جو وہ نہ کرسکتا ہو' اگر وہ اسے کسی ایسے مشکل کام کا پابند کرے' تو پھر ساتھ میں اس کی مدد بھی کرے۔

اس بارے میں حضرت علی، سیدہ ام سلمہ، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1869 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ

1868- اخرجه البخاری (106/1) کتاب الایمان' باب وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینهما (الحجرات 9) فسماہم المؤمنین' حدیث (31) وطرفاہ (6050'2545) ومسلم (1283'1282/3) کتاب الایمان' باب: اطعام المملوک مما یوکل' حدیث (1661/39'38) وابو داؤد (761/2) کتاب الادب باب فی حق المملوک' حدیث (5158'5157) وابن ماجه (1217'1216/2) کتاب الادب' باب: الاحسان الی الممالیک' حدیث (3690)

1869- اخرجه ابن ماجه (1217/2) کتاب الادب' باب: الاحسان الی الممالیک' حدیث (3691)

عَنْ مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فِيْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جو اپنے غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرتا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ایوب سختیانی اور دیگر راویوں نے فرقد سبخی نامی راوی کے بارے میں اس کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخَدَمِ وَشَتْمِهِمْ

باب 30- خادم کو مارنے اور اسے گالی دینے کی ممانعت

1870 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نُعْمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ التَّوْبَةِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ بَرِيْئًا مِمَّا قَالَ لَهٗ اَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَابْنُ اَبِىْ نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ يُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو ''نبی التوبہ'' ہیں۔ انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے غلام پر زنا کا جھوٹا الزام لگائے جبکہ وہ اس سے بری ہو' جو اس شخص نے اس کے بارے میں کہا ہے' تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر قیامت کے دن حد جاری کرے گا' البتہ اگر وہ غلام واقعی ایسا ہوا (تو حکم مختلف ہوگا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابن ابی نعم نامی راوی عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی ہے اور ان کی کنیت ابوالحکم ہے۔

اس بارے میں حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

1871 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ

1870- اخرجه البخاری (192/12) کتاب الحدود' باب: قذف العبد' حدیث (6858) ومسلم (1282/3) کتاب الایمان' باب التغلیظ علی من قذف مملوکه بالزنی' حدیث (1660/37) وابو داؤد (763/2) کتاب الاداب' باب: فی حق المملوك' حدیث (5165)

متنِ حدیث: كُنْتُ اَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِّيْ فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِّنْ خَلْفِي يَقُوْلُ اعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوكًا لِّيْ بَعْدَ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ

◆◆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا میں نے اپنے پیچھے سے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا اے ابومسعود یہ بات جان لو میں نے مڑ کر دیکھا تو وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اللہ تعالیٰ تم پر (یعنی تمہیں سزا دینے کی) اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنی قدرت تم اس (غلام) پر رکھتے ہو۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس کے بعد اپنے کسی غلام کو کبھی نہیں مارا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس کا راوی ابراہیم تیمی، ابراہیم بن یزید بن شریک ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ

باب 31- خادم کو معاف کر دینے کا حکم

1872 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبَّاسٍ الْحَجْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَقَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ نَحْوًا مِّنْ هٰذَا وَالْعَبَّاسُ هُوَ ابْنُ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيُّ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ میں اپنے خادم سے کتنی مرتبہ درگزر کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جواب میں خاموش رہے۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ!

1871- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (166) ومسلم (3/1280، 1281) كتاب الايمان: باب: صحبة المماليك، وكفارة من لطم عبده، حديث (34، 35، 36/1659) وابو داؤد (2/762) كتاب الادب، باب: فی حق المملوك، حديث (5159، 5160) من طريق سليمان الاعمش، عن ابراهيم التيمى، عن ابيه فذكره۔

میں اپنے خادم سے کتنی مرتبہ درگزر کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزانہ ستر مرتبہ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

عبداللہ بن وہب نے اسے روایت کو ابوہانی کے حوالے سے ایک سند کے ہمراہ، اس کی مانند نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بعض راویوں نے اس حدیث کو عبداللہ بن وہب کے حوالے سے اس سند کے ہمراہ نقل کیا ہے اور انہوں نے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَدَبِ الْخَادِمِ

باب 32- خادم کو ادب سکھانا

1873 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُوْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ضَعَّفَ شُعْبَةُ اَبَا هَارُوْنَ الْعَبْدِيَّ قَالَ يَحْيٰى وَمَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَّرْوِىْ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَتّٰى مَاتَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنے خادم کی پٹائی کر رہا ہو اور وہ (خادم) اللہ تعالیٰ کا نام لے (یعنی اللہ تعالیٰ کے نام پر معافی مانگے اور چھوڑنے کے لئے کہے) تو تم لوگ اپنا ہاتھ روک لو۔

ابوہارون عبدی نامی راوی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے شعبہ نے ابوہارون عبدی کو "ضعیف" قرار دیا ہے۔

یحییٰ نے یہ بات بھی بیان کی ہے ابن عون مرنے تک ابوہارون کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث نقل کرتے رہے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَدَبِ الْوَلَدِ

باب 33- اولاد کو ادب سکھانا

1874 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى عَنْ نَّاصِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

1873- اخرجه عبد بن حميد (295'294) حديث (953'948) من طريق سفيان الثوري' عن ابي هارون العبدي' فذكره۔

1874- اخرجه احمد (102'96/5) من طريق ناصح ابي عبد الله' عن سماك بن حرب' فذكره۔

قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَنَاصِحٌ هُوَ اَبُو الْعَلَاءِ كُوْفِيٌّ لَيْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ وَلَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَنَاصِحٌ شَيْخٌ اٰخَرُ بَصْرِيٌّ يَّرْوِيْ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ وَّغَيْرِهٖ هُوَ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آدمی کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ ایک صاع صدقہ کردے۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

اس روایت کے راوی ناصح' ابوعلاء کوفی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہیں' اور یہ روایت صرف اسی سند کے ہمراہ منقول ہے۔

ایک دوسرے ناصح نامی محدث بھی ہیں جو بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے عمار بن ابوعمار اور دیگر محدثین کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ وہ ان کے مقابلے میں زیادہ مستند ہیں۔

1875 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ اَبِيْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَّلَدًا مِّنْ نَّحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَامِرِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْخَزَّازِ

توضیح راوی: وَهُوَ عَامِرُ بْنُ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ الْخَزَّازُ وَاَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ

حکم حدیث: وَهٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ

ایوب بن موسیٰ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آدمی اپنی اولاد کو جو عطیہ دیتا ہے اس میں سب سے زیادہ بہترین چیز تعلیم وتربیت ہے۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف عامر بن ابوعامر کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جو عامر بن صالح بن رستم خزاز ہیں۔

ایوب بن موسیٰ نامی راوی ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن العاص ہے۔

میرے نزدیک یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا

باب 34- ہدیہ قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا

1876 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسٰى بْنِ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول کرلیا کرتے تھے اوراس کے بدلے میں تحفہ دیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ، حضرت انس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت جابر (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

ہم اس روایت کا ''مرفوع'' ہونا صرف عیسیٰ بن یونس کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ اَحْسَنَ اِلَيْكَ

باب 35- جوشخص آپ کے ساتھ بھلائی کرے اس کا شکریہ ادا کرنا

1877 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جوشخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1878 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى ح وحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ

1876- اخرجه البخاری (429/5) كتاب الهبة' باب: المكافاة' في الهبة' حديث (2585) وابو داؤد (313/2) كتاب البيوع' باب: في قبول الهدية' حديث (3536) واحمد (90/6) من طريق عيسىٰ بن يونس' عن هشام بن عروة' عن ابيه' فذكره.

1877- اخرجه ابوداؤد (671/2) كتاب الادب' باب: في شكر المعروف' حديث (4811) واحمد (258/2'295'303'388'461'492) (74'32/3)

1878- اخرجه احمد (73'32/3) وعبد بن حميد (281) حديث (894) من طريق محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ' عن عطية العوفي' فذكره.

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ (درحقیقت) اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ، حضرت اشعث بن قیس اور حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَنَائِعِ الْمَعْرُوْفِ

باب 36- بھلائی کے مختلف کام

1879 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَّاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّحُذَيْفَةَ وَعَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ زُمَيْلٍ اسْمُهُ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْحَنَفِيُّ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تمہارا اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا بھی تمہارے لئے صدقہ ہے۔ تمہارا نیکی کا حکم دینا تمہارا برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ تمہارا کسی بھولے بھٹکے شخص کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے' جس شخص کو نظر نہ آتا ہو تمہارا اسے راستہ دکھا دینا بھی صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر' کانٹا یا ہڈی وغیرہ کو ہٹا دینا بھی تمہارے لئے صدقہ ہے اور اپنے ڈول کے ذریعے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی صدقہ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابومسعود، حضرت جابر، حضرت حذیفہ، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

حضرت ابوزمیل نامی راوی کا نام سماک بن ولید حنفی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمِنْحَةِ

باب 37- کسی کو عارضی استعمال کے لئے کوئی چیز دینا

1880 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْسَجَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلَ عِتْقِ رَقَبَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَشُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ وَرِقٍ اِنَّمَا يَعْنِىْ بِهٖ قَرْضَ الدَّرَاهِمِ قَوْلُهٗ اَوْ هَدَى زُقَاقًا يَعْنِىْ بِهٖ هِدَايَةَ الطَّرِيْقِ

◆◆ حضرت سمرہ بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی دوسرے کو دودھ یا درہم عاریت کے طور پر دے یا کسی شخص کو راستہ بتا دے' اسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور ابواسحاق کی طلحہ سے نقل کردہ روایت ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے کیونکہ ہم اسے صرف اسی سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

منصور اور شعبہ نے اس روایت کو طلحہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس بارے میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث کے یہ لفظ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ وَرِقٍ سے مراد یہ ہے کہ درہم قرض کے طور پر دینا اور حدیث کے یہ الفاظ هَدَى زُقَاقًا اس سے مراد راستے کے بارے میں رہنمائی کرنا ہے یعنی راستہ دکھانا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

باب 38- راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا

1881 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1880- اخرجه البخاري في الادب المفرد (897) واحمد (285/4' 296' 300' 304)من طريق عبد الرحمن بن عوسجة' فذكره.

1881- اخرجه البخاري (163/2) كتاب الاذان' باب: فضل التهجير الى الظهر' حديث (652) وطرفه (2472) ومسلم (2021/4) كتاب البر والصلة والآداب' باب: فضل ازالة الاذى عن الطريق' حديث (127'129/1914)

متن حدیث: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي طَرِيقٍ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ

وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِي ذَرٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص کسی راستے پہ جارہا تھا اس نے ایک کانٹے والی شاخ دیکھی اور اسے ہٹادیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کردی۔

اس بارے میں حضرت ابوبرزہ، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوذر غفاری (رضی اللہ عنہم) سے حدیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمَجَالِسَ اَمَانَةٌ

باب 39- ہم نشینی کا تعلق امانت سے ہوتا ہے

1882 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّاِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی بات بیان کردے (جو چھپانے کے قابل ہو) اور پھر وہ چلا جائے' تو پھر وہ بات امانت ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ہم اسے صرف ابن ابی ذئب نامی راوی کے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّخَاءِ

باب 40- سخاوت کا بیان

1883 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ

متن حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ بَيْتِي اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ اَفَاُعْطِي قَالَ نَعَمْ وَلَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ يَقُوْلُ لَا تُحْصِي فَيُحْصَى عَلَيْكِ

1882- اخرجه ابوداؤد (683/2) كتاب الادب' باب: في نقل الحديث' حديث (4868) واحمد (379،352،324/3) من طريق عبد الرحمن بن عطاء' عن عبد الملك' بن جابر بن عتيك' فذكره.

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا عَنْ اَيُّوْبَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

◆ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس جو بھی چیز ہے وہ حضرت زبیر ہی کی دی ہوئی ہے تو کیا میں اسے (اللہ کی راہ میں) دے سکتی ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں تم روک کے نہ رکھو ورنہ تم سے روک دیا جائے گا (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) تم گنتی نہ کرو ورنہ تمہارے لئے بھی گنتی کی جائے گی۔

اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو اسی سند کے ہمراہ ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے عباد بن عبداللہ کے حوالے سے سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

جبکہ دیگر راویوں نے اسے ایوب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں عباد بن عبداللہ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

1884 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَالِمٍ بَخِيلٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ

اختلافِ روایت: وَقَدْ خُوْلِفَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اِنَّمَا يُرْوٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَآئِشَةَ شَيْءٌ مُّرْسَلٌ

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سخاوت کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے جنت سے قریب ہوتا ہے لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جہنم سے دور ہوتا ہے جبکہ بخیل شخص اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا

1883- اخرجه البخاری (257/5) كتاب الهبة' باب: هبة المرأة لغير زوجها' وعتقها اذا كان لها زوج' حديث (2590) ومسلم (714/2) كتاب الزكوٰة' باب: الحث فی الانفاق و كراهة الاحصاء' حديث (1029/89) وابوداؤد (531/1) كتاب الزكوٰة' باب فی الشح' حديث (1699) والنسائی (74/5) كتاب الزكوٰة' باب: الاحصاء فی الصدقة' حديث (2551) واحمد (139/6'344'353'354) والحميدی (156/1) حديث (325) من طريق ابن جريج قال: اخبرنی ابن ابی مليكة' عن عباد بن عبد الله بن الزبير' عن اسماء بنت ابی بكر' نحوه.

ہے۔ جنت سے دور ہوتا ہے لوگوں سے بھی دور ہوتا ہے اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ ایسا جاہل شخص جو سخی ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص سے زیادہ محبوب ہے، جو عبادت گزار بھی ہو اور بخیل بھی ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کو صرف یحییٰ بن سعید کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

یہی حدیث اعرج کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے، لیکن یہ صرف سعید بن محمد سے منقول ہے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں سعید بن محمد سے اختلاف کیا گیا ہے۔

کیونکہ ایک روایت کے مطابق یہ روایات یحییٰ بن سعید کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے اور یہ "مرسل" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبَخِيلِ

باب 41- بخل کا بیان

1885 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ غَالِبِ الْحُدَّانِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَدَقَةَ بْنِ مُوْسٰى

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو خصلتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں، بخل اور بداخلاقی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہم اسے صرف صدقہ بن موسیٰ نامی راوی کی روایت کردہ حدیث کے طور پر جانتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

1886 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَّلَا مَنَّانٌ وَّلَا بَخِيلٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ دھوکا دینے والا، احسان جتانے والا اور کنجوسی کرنے والا، جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

1885- اخرجه البخاري في الآداب المفرد (379) وعبد بن حميد (307) حديث (996) من طريق مالك بن دينار عن غالب بن عبد الله الحراني، فذكره۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1887 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَّالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مومن سیدھا سادہ اور کریم (اچھے اخلاق کا مالک) ہوتا ہے' جبکہ فاجر شخص دھوکے باز اور کمینہ ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّفَقَةِ فِي الْاَهْلِ

باب 42- اہل خانہ پر خرچ کرنا

1888 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ وَّفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ وَاَبِي هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کا اپنی بیوی پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت عمرو بن امیہ ضمری، حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1889 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1887- اخرجه ابوداؤد (666/2) كتاب الاداب' فى حسن المعاشرة' حديث (4790)

1888- اخرجه البخارى (165/1) كتاب الايمان' باب: ما جاء فى ان الاعمال بالنية والحسبة' ولكل امرىء ما نوى' حديث (55)' (368/7) كتاب المغازى: باب: حدثنى خليفة' حديث (4006)' (407/9) كتاب النفقات' باب: فضل النفقة على الاهل' وقول الله عزوجل (ويسئلونك ماذا ينفقون' البقرة 219) حديث (5351) وفى الاداب المفرد (756) ومسلم (695/2) كتاب الزكوٰة' باب: فضل النفقة والصدقة على الاقربين والزوج والاولاد والوالدين' ولو كانوا مشركين' حديث (1002/48) والنسائى (69/5) كتاب الزكوٰة' باب: اى الصدقة افضل' حديث (2545) واحمد (120/4' 122' 273) من طريق شعبة عن عدى بن ثابت' قال: سمعت عبد الله بن يزيد الانصارى فذكره۔

1889- اخرجه البخارى فى الادب المفرد (755) ومسلم (691/2) كتاب الزكوٰة' باب: فضل النفقة على العيال والمملوك' واثم من ضيعهم او حبس نفقتهم عنهم' حديث (994/38) وابن ماجه (922/2) كتاب الجهاد' باب: فضل النفقة فى سبيل الله تعالىٰ' حديث (2760) واحمد (277/5' 279) من طريق حماد بن زيد' عن ايوب' عن ابى قلابة' عن ابى اسماء فذكره۔

متن حدیث: اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَآبَّتِهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ بَدَاَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ فَاَىُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ رَّجُلٍ يُّنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ لَّهٗ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَيُغْنِيْهِمُ اللّٰهُ بِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سب سے زیادہ فضیلت والا دینار وہ دینار ہے' جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے' جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے' جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔ (یہاں اللہ تعالیٰ کی راہ سے مراد جہاد ہے)

شیخ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اہل خانہ کا تذکرہ کیا تھا۔

پھر فرمایا اس شخص سے زیادہ اور اجر کسے ملے گا' جو اپنے کم سن بچوں پر خرچ کرتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کی وجہ سے (محنت مشقت سے بچالیتا ہے) انہیں' اس شخص کی وجہ سے (ضروریات سے بے نیاز کر دیتا ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الضِّيَافَةِ وَغَايَةِ الضِّيَافَةِ اِلٰى كَمْ هِىَ

باب 43- مہمان نوازی کا بیان اور مہمان نوازی کتنے عرصے تک ہوگی؟

1890 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِىِّ

متن حدیث: اَنَّهٗ قَالَ اَبْصَرَتْ عَيْنَاىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَتْهُ اُذُنَاىَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهٗ قَالَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں آنکھوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں نے اپنے دونوں کانوں سے سنا جب آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرے۔ جو اہتمام کے ساتھ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کتنے عرصے تک ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن اور ایک رات' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عام مہمان نوازی تین دن تک ہوگی۔ اس کے بعد صدقہ ہوگا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہوگا وہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔

1890- اخرجه البخاری (460/10) كتاب الادب' باب: من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يؤذ جاره' حديث (6019) وطرفاه (6135'6476) ومسلم (1352/3) كتاب اللقطة' باب: الضيافة ونحوها' حديث (14'15'16/48) وابو داؤد (369/2) كتاب الاطعمة' باب: ما جاء فى الضيافة' حديث (3748) وابن ماجه (1212/2) كتاب الادب' باب: حق الضيف' حديث (3675)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1891 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّمَا اُنْفِقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِیُّ هُوَ الْكَعْبِیُّ وَهُوَ الْعَدَوِیُّ اسْمُهٗ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا يَثْوِیْ عِنْدَهٗ يَعْنِی الضَّيْفَ لَا يُقِيْمُ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَشْتَدَّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ هُوَ الضِّيْقُ اِنَّمَا قَوْلُهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ يَقُوْلُ حَتّٰى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ

حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عام مہمان نوازی تین دن تک ہوگی اور اہتمام کے ساتھ دعوت ایک دن کی ہوگی اور اس کے بعد آدمی مہمان پر جو خرچ کرے گا وہ صدقہ ہوگا۔ تاہم مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ میزبان کے ہاں اتنی دیر رہے کہ اسے حرج میں مبتلا کردے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے احادیث منقول ہیں۔

امام مالک اور لیث بن سعد نے سعید مقبری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابوشریح خزاعی کعبی ہے۔ یہی عدوی ہے۔ ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔

حدیث کے یہ الفاظ لَا يَثْوِیْ عِنْدَهٗ مراد یہ ہے کہ مہمان میزبان کے ہاں اتنی دیر نہ رہے کہ میزبان کے لئے یہ بات پریشانی کا باعث بنے۔

وَالْحَرَجُ اس سے مراد تنگی ہے۔

حدیث کے یہ الفاظ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ سے مراد یہ ہے کہ اسے تنگی کا شکار کردے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی السَّعْیِ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْيَتِيْمِ

باب 44- بیواؤں اور یتیموں کا خیال رکھنا

1892 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَّرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى

1892- اخرجه البخاری (451/10) كتاب الادب' الساعی علی الارملة' حديث (6006)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: السَّاعِي عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْغَيْثِ اسْمُهٗ سَالِمٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ وَّثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ وَّثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ شَامِيٌّ

صفوان بن سلیم نے نبی اکرم ﷺ سے "مرفوع" روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ بیواؤں اور مسکینوں کا خیال رکھنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے یا اس شخص کی مانند ہے جو دن کے وقت روزہ رکھتا ہوا اور رات بھر نفل پڑھتا رہتا ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

ابوغیث نامی راوی کا نام سالم ہے جو عبداللہ بن مطیع کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

(ایک راوی) ثور بن یزید شامی ہیں اور (دوسرے راوی) ثور بن یزید مدنی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ

باب 45- خندہ پیشانی اور بشاش چہرے (سے ملنا)

1893 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَّاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَّاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر بھلائی صدقہ ہے اور بھلائی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو اور یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے ڈول کے ذریعے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دو۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

1893- اخرجه البخاري في الادب المفرد (301) واحمد (360،344/3) وعبد بن حميد (329) حديث (1090) من طريق المنكدر بن محمد بن المنكدر، عن ابيه، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

باب 46- سچ اور جھوٹ کا بیان

1894 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَّاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَعُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سچ کو لازم کرلو بے شک سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے۔ بے شک نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے' آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں "سچا" لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے' اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے' آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے "جھوٹا" لکھ دیا جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن شخیر، حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1895 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ هَارُوْنَ الْغَسَّانِيِّ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِّنْ نَّتْنِ مَا جَآءَ بِهٖ

قَالَ يَحْيٰى فَاَقَرَّ بِهٖ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ هَارُوْنَ فَقَالَ نَعَمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ جَيِّدٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُالرَّحِيْمِ بْنُ هَارُوْنَ

1894- اخرجه البخاری (523/10) رقم (6094) ومسلم (2012/4، 2013) كتاب البر والصلة والاداب' باب: قبح الكذب' وحسن الصدق' وفضله' حديث (103، 104، 105/2607) وابو داؤد (715/2) كتاب الاداب' باب: فى التشديد' فى الكذب' حديث (4989) واحمد (384/1، 393، 432، 439) من طريق شقيق بن سلمة ابى وائل لذكره۔

◆◇ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بو کی وجہ سے نامہ اعمال لکھنے والا یا حفاظت والا فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔
یحییٰ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔عبدالرحیم نامی راوی نے اس بات کی توثیق کی ہے اور فرمایا ہے ایسا ہی ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن جید غریب'' ہے۔ہم صرف اسی سند کے حوالے سے اسے جانتے ہیں جسے نقل کرنے میں عبدالرحیم یہی راوی منفرد ہیں۔

1896 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا كَانَ خُلُقٌ أَبْغَضَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَذِبِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُحَدِّثُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكِذْبَةِ فَمَا يَزَالُ فِي نَفْسِهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ مِنْهَا تَوْبَةً

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◆◇ سیّدہ عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ ''ناپسندیدہ خصلت'' جھوٹ بولنا تھی۔
بعض اوقات کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں جھوٹ بول دیا کرتا تو نبی اکرم ﷺ کے دل میں (اُس کے لیے ناپسندیدگی کی کیفیت) رہتی۔یہاں تک کہ آپ ﷺ کو پتہ چل جاتا کہ اُس نے بعد میں توبہ کر لی ہے (تو اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی ناپسندیدگی ختم ہوتی)۔امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفُحْشِ وَالتَّفَحُّشِ

باب 47-بدزبانی کا مظاہرہ کرنا

1897 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

◆◇ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بے حیائی جس چیز میں بھی آجاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے اور حیاء جس چیز میں بھی آجاتی ہے اسے آراستہ کر دیتی ہے۔
اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

1896- اخرجه احمد (152/6) من طريق عبد الرزاق' عن معمر' عن ايوب' عن ابن ابي مليكة' فذكره.
1897- اخرجه البخاري في الادب المفرد (604) وابن ماجه (1400/2) كتاب الزهد' باب: الحياء' حديث (4185) واحمد (165/3) وعبد بن حميد (372) حديث (1241) من طريق عبد الرزاق' قال: اخبرنا معمر' عن ثابت' فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف عبدالرزاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

1898 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَال سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَّلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدزبانی اور فحش گوئی نہیں کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اللَّعْنَةِ

باب 48-لعنت کرنے (کا حکم)

1899 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهٖ وَلَا بِالنَّارِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آپس میں ایک دوسرے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اس کے غضب یا جہنم (کی بددعا) نہ دو۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابن عمر اور حضرت عمران بن حصین (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1900 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ

1898- اخرجه البخاری (654/6) کتاب المناقب' باب: صفة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم' حدیث (3559) واطرافه فی (3759'6029'6035) وفی الادب المفرد (268) ومسلم (1810/4) کتاب الفضائل' باب: کثرة حیائه صلی اللّٰه علیه وسلم' حدیث (2321/68) واحمد (161/2'189'193) من طریق ابووائل یحدث عن مسروق' فذکره۔

1899- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (316) وابو داؤد (695/2) کتاب الادب' باب: فی اللعن' حدیث(4906) واحمد (15/5) من طریق قتادہ عن الحسن' فذکرہ۔

1900- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (328) واحمد(404) من اسرائیل عن العمش' عن ابراهیم' عن علقمة' فذکرہ۔

الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیْءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مومن شخص طعنے نہیں دیتا' لعنت نہیں بھیجتا' فحش گفتگو نہیں کرتا، بدزبانی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ سے منقول ہے۔

1901 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِیُّ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَّاِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهُ غَيْرَ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ''ہوا'' پر لعنت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ حکم کی پابند ہے۔ جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے' جو چیز اس لعنت کی مستحق نہ ہو' تو وہ لعنت اس بھیجنے والے کی طرف واپس آ جاتی ہے۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہمارے علم کے مطابق صرف بشر بن عمر نامی راوی نے اس کی سند بیان کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَعْلِيْمِ النَّسَبِ

باب 49- نسب کی تعلیم دینا

1902 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عِيْسَى الثَّقَفِیِّ عَنْ يَّزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهِ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِی الْاَثَرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهِ مَنْسَاَةٌ فِی الْاَثَرِ يَعْنِیْ بِهِ الزِّيَادَةَ فِی الْعُمُرِ

1901- اخرجه ابوداؤد (695/2) كتاب الادب' باب فی اللعن' حديث (4908) من طريق قتادة' عن ابی العالية' فذكره.

1902- تفرد به الترمذی دون اصحاب الكتب الستة' ينظر تحفة الاشراف (14853) واخرجه احمد (374/2) والحاكم (161/4)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔تم نسب کا اتنا علم حاصل کرو جس کے ذریعے تم اپنے رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آسکو کیونکہ اس صلہ رحمی کی وجہ سے آدمی اہل خانہ سے محبت کرتا ہے اور (اس کی وجہ سے انسان کے)مال میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کی زندگی لمبی ہوتی ہے۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

روایت کے لئے الفاظ مَنْسَاَۃٌ فِی الْاَثَرِ اس سے مراد عمر میں اضافہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دَعْوَةِ الْاَخِ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ

باب 50- اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرنا

1903 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا قَبِیصَةُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِیَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا دَعْوَةٌ اَسْرَعَ اِجَابَةً مِّنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَالْاَفْرِیْقِیُّ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادِ بْنِ اَنْعُمٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ هُوَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ وہ دعا قبول ہوتی ہے جو آدمی کسی کی غیر موجودگی میں کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس حدیث کے راوی افریقی کو علم حدیث میں "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔یہ صاحب عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ہے۔

عبداللہ بن یزید نامی راوی "ابوعبدالرحمٰن حبلی" ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الشَّتْمِ

باب 51- گالی دینے کا حکم

1904 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِیْ مِنْهُمَا مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ

1903- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (627) وابو داؤد (480/1) کتاب الصلوٰۃ: باب الدعاء بظهر الغیب' حدیث (1535) وعبد بن حمید (133) حدیث (327) من طریق عبد اللہ بن یزید ابی عبد الرحمن' فذکرہ۔

1904- اخرجه مسلم (2000/4) کتاب البر والصلة والاداب' باب: النهی عن السباب' حدیث (2587/68) وابو داؤد (274/4) احیاء التراث' کتاب الاداب' باب: المستبان' حدیث (4894)

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گالی گلوچ کرنے والے دو آدمی جو کچھ کہتے ہیں' اس سب کا گناہ پہل کرنے والے پر ہوتا ہے' جب تک مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔

اس بارے میں حضرت سعد، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن مغفل (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1905 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُ سُفْيَانَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوٰى بَعْضُهُمْ مِثْلَ رِوَايَةِ الْحَفَرِيِّ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عِنْدَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◄► حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ اپنے مُردوں کو برا نہ کہو کیونکہ تم (اسی طرح) اپنے زندوں کو اذیت دو گے۔

سفیان کے شاگردوں میں اسے نقل کرنے میں اختلاف ہے۔ بعض راویوں نے اسے حفری کی مانند نقل کیا ہے' جبکہ بعض راویوں نے اسے سفیان کے حوالے سے زیاد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا۔

1906 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ

قَالَ زُبَيْدٌ قُلْتُ لِاَبِيْ وَائِلٍ ءَاَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے۔ (یا اس کو قتل کرنا کفر ہے)

1905- اخرجه احمد (252/4) من طريق زياد بن علاقة لذكره.

1906- اخرجه البخاری (135/1) كتاب الايمان' باب: خوف المؤمن من ان يحبط عمله وهو لا يشعر' حديث (48) وطرفاه فی (7076'6044) ومسلم (289/1- الابی) كتاب الايمان' باب: بيان قول النبی صلی الله عليه وسلم: سباب المسلم' حديث (116/64) والنسائی (122/7) كتاب تحريم الدم' باب: قتال المسلم' حديث (4110'4109)

زبید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ میں نے ابووائل سے دریافت کیا: آپ نے خود حضرت عبداللہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَوْلِ الْمَعْرُوْفِ

باب 52- بھلائی کی بات کہنا

1907 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ

توضیحِ راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَهُوَ كُوْفِيٌّ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ الْقُرَشِيُّ مَدَنِيٌّ وَهُوَ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَكِلَاهُمَا كَانَا فِيْ عَصْرٍ وَّاحِدٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جنت میں ایسے گھر ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے نظر آجاتا ہے۔ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور اس نے دریافت کیا: یہ کسے ملیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو جو اچھی گفتگو کرتا ہو، دوسروں کو کھانا کھلائے اور ہمیشہ (نفلی) روزے رکھے' رات کے وقت نوافل ادا کرے' جبکہ لوگ سوچکے ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بعض محدثین نے عبدالرحمٰن بن اسحاق کے بارے میں ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔ یہ صاحب کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن اسحاق قریشی مدنی ان سے زیادہ مستند ہیں۔ تاہم یہ دونوں حضرات ایک ہی زمانے کے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ

باب 53- صالح غلام کی فضیلت

1908 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1908- اخرجه البخاری (208/5) کتاب الخصومات' باب: العبد اذا احسن حدث (2549) من طریق الاعمش به' واخرجه مسلم (1285/3) من طریق همام بن منبه عن ابی هریرة.

متن حدیث: نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يُّطِيعَ رَبَّهُ وَيُؤَدِّىَ حَقَّ سَيِّدِهٖ يَعْنِى الْمَمْلُوْكَ

وقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ شخص کتنا اچھا ہے' جو اپنے پروردگار کی اطاعت کرتا ہے اور اپنے آقا کے حق کو بھی ادا کرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی' جو شخص غلام ہو کعب بیان کرتے ہیں: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1909 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ يُّنَادِىْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ عَنْ اَبِى الْيَقْظَانِ

توضیح راوی: وَاَبُو الْيَقْظَانِ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ قَيْسٍ وَّيُقَالُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَّهُوَ اَشْهَرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین لوگ مشک کے ٹیلے پر ہوں گے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) میرا خیال ہے یہ الفاظ ہیں ''قیامت کے دن'' ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرتا ہے۔ ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہے اور وہ لوگ اُس سے خوش ہوں۔ ایک وہ شخص جو روزانہ پانچ مرتبہ اذان دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف سفیان کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابویقظان نامی راوی کا نام عثمان بن قیس ہے۔ ایک قول کے مطابق عثمان بن عمیر ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

باب 54- لوگوں کے ساتھ برتاؤ

1910 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ

اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ اَبِیْ شَبِیْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهِ حَیْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ ابْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ حَبِیْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ اَبِیْ شَبِیْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَحْمُوْدٌ وَّالصَّحِیْحُ حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔تم جہاں کہیں بھی ہو'اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور برائی کرنے کے بعد نیکی کرو تا کہ وہ اسے مٹا دے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

محمود نامی راوی نے اسے اپنی سند کے ہمراہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

محمود نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ ظَنِّ السُّوْءِ

باب55- بدگمانی کا حکم

1911 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِیَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِیْثِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: قَالَ : وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَیْدٍ یَذْكُرُ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ سُفْیَانَ قَالَ قَالَ سُفْیَانُ الظَّنُّ ظَنَّانِ فَظَنٌّ اِثْمٌ وَّظَنٌّ لَیْسَ بِاِثْمٍ فَاَمَّا الظَّنُّ الَّذِیْ هُوَ اِثْمٌ فَالَّذِیْ یَظُنُّ ظَنًّا وَّیَتَكَلَّمُ بِهٖ وَاَمَّا الظَّنُّ الَّذِیْ لَیْسَ بِاِثْمٍ

1910- اخرجه احمد (5/153'158'177) والدارمی (2/323) کتاب الرقائق' باب: فی حسن الخلق' من طریق حبیب بن ابی ثابت' عن میمون بن ابی شبیب' فذکرہ۔

1911- اخرجه البخاری (10/499) کتاب الادب' باب: (یایها الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن' الحجرات12) حدیث (6066) ومسلم (4/1985) کتاب البر والادب والصلة' باب: تحریم الظن والتجسس والتنافس والتناجش' ونحوها' حدیث (28/2563) وابو داؤد (2/697) کتاب الادب' باب: فی الظن' حدیث (4917)

فَالَّذِیْ یَظُنُّ وَلَا یَتَکَلَّمُ بِہٖ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ بدگمانی سے اجتناب کرو کیونکہ یہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

میں نے عبد بن حمید کو سفیان کے شاگردوں کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے سنا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: گمان دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک گمان گناہ ہوتا ہے ایک گمان گناہ نہیں ہوتا جو گمان گناہ ہوتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی گمان جو کر لے اس کے بارے میں کلام بھی کرے' جو گمان گناہ نہیں ہوتا۔ اس سے مراد وہ گمان ہے' جو آدمی صرف سوچے' اس کے بارے میں کوئی بات نہ کرے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمِزَاحِ

باب 56- مزاح کا حکم

1912 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْوَضَّاحِ الْکُوْفِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُخَالِطُنَا حَتّٰی اِنْ کَانَ لَیَقُوْلُ لِاَخٍ لِّی صَغِیْرٍ یَّا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ

توضیح راوی: وَاَبُو التَّیَّاحِ اسْمُہٗ یَزِیْدُ بْنُ حُمَیْدٍ الضُّبَعِیُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے۔ آپ میرے چھوٹے بھائی سے کہا کرتے تھے اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے؟

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ابوتیاح نامی راوی کا نام یزید بن حمید ضبعی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1913 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمارے ساتھ خوش مزاجی کا مظاہرہ

کرتے ہیں۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں صرف سچ کہتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1914 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوقُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سواری کے لئے جانور مانگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں سواری کے لئے اونٹنی کا بچہ دوں گا' تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اونٹ کو اونٹنی ہی جنم دیتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

1915 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ

قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِيْ مَازَحَهٗ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں'

نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ ان سے کہا: "اے دو کانوں والے"

محمود نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔شیخ ابواسامہ نے یہ بات بیان کی ہے۔نبی اکرم ﷺ نے مزاح کے طور پر یہ بات کہی تھی۔

یہ حدیث "صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمِرَاءِ

باب 57- جھگڑا کرنے کا حکم

1916 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ

1914- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (264) وابو داؤد (718/2) کتاب الادب' باب: ما جاء فی المزاح' حدیث (4998) واحمد (267/3) من طریق خالد بن عبد اللہ الواسطی' عن حمید' بذکرہ۔

1915- اخرجه ابوداؤد (719/2) کتاب الاداب' باب: ما جاء فی المزاح' حدیث (5002) واحمد (117/3'127'242) من طریق شریک' عن عاصم' فذکرہ۔

1916- اخرجه ابن ماجه (19/1) المقدمة' حدیث (51) من طریق ابن ابی فدیک' عن سلمة بن وردان' فذکرہ۔

وَرْدَانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِىَ لَهٗ فِىْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِىَ لَهٗ فِىْ وَسَطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِىَ لَهٗ فِىْ اَعْلَاهَا

وَهٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص باطل جھوٹ چھوڑ دے' تو اس کے لئے جنت کے کنارے پر گھر بنایا جائے گا' جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اس کے لئے جنت کے درمیان میں گھر بنایا جائے گا' جو شخص اپنے اخلاق اچھے کرلے اس کے لئے جنت کے بلندترین حصے میں گھر بنایا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

ہم اسے صرف سلمہ بن وردان کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جوانہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1917 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: كَفٰى بِكَ اِثْمًا اَنْ لَّا تَزَالَ مُخَاصِمًا

حکم حدیث: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد بیان فرمائی ہے: تمہارے گنہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑتے رہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

1918 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ اللَّيْثِ وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدَةً فَتُخْلِفَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الْمَلِكِ عِنْدِىْ هُوَ ابْنُ بَشِيْرٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم اپنے بھائی کے ساتھ جھگڑا نہ کرو اس کا مذاق نہ اڑاؤ' اس کے ساتھ وعدہ کرکے وعدہ خلافی نہ کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عبدالملک نامی راوی میرے خیال میں عبدالملک بن بشیر ہیں۔

1918- اخرجه البخاري في الادب المفرد (394) من طريق عبد الملك عكرمة' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُدَارَاةِ

باب 58- مدارات کا حکم

1919 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ اَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ اَذِنَ لَهُ فَاَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اپنے خاندان کا سب سے بُرا فرد ہے۔ (راوی کو شک ہے) اپنے خاندان کا بُرا بھائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اندر آنے کی اجازت دی تو اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی جب وہ آدمی چلا گیا' تو میں عرض کی آپ نے تو اس شخص کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔ پھر آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہوتا ہے' جسے لوگ اس کی بدزبانی سے بچنے کیلئے (اس کے حال پر) چھوڑ دیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

باب 59- محبت اور دشمنی میں میانہ روی اختیار کرنا

1920 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اُرَاهُ رَفَعَهُ

متنِ حدیث: قَالَ اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَا وَاَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ بِاِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا رَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ اَبِي جَعْفَرٍ وَّهُوَ حَدِيْثٌ

1919- اخرجه البخاري (486/10) كتاب الادب' باب: ما يجوز من اغتياب اهل الفساد والريب' حديث (6054' 554/10) كتاب الادب' باب: المداراة مع الناس' حديث (6131) وفي الادب المفرد (1315) ومسلم (2002/3) كتاب البر والصلة والادب' باب: مداراة من يتقى فحشه' حديث (2591/73) وابو داؤد (666/2) كتاب الادب : باب: في حسن العشرة' حديث (4791) واحمد (38/6) والحميدي (121/1) حديث (249) وعبد بن حميد (1511) من طريق عروة بن الزبير' فذكره.

ضَعِيفٌ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ لَهُ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالصَّحِيحُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفٌ قَوْلُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے) اپنے دوست کے ساتھ میانہ روی کا رویہ رکھو کیونکہ ہوسکتا ہے' وہ کسی دن تمہارا دشمن بن جائے اور اپنے دشمن کے ساتھ میانہ روی کا رویہ رکھو' کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کسی دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ایوب کے حوالے سے' نقل کی گئی ہے۔

اس روایت کو حسن بن ابوجعفر نے نقل کیا ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''ضعیف'' ہے۔ یہی روایت حضرت علی کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔' تاہم صحیح یہ ہے کہ یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر یعنی ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْكِبْرِ

باب 60- تکبر کا بیان

1921 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَّلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت سلمہ بن اکوع اور حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1921- اخرجه مسلم (366/1'367- نووی) كتاب الايمان' باب: تحريم الكبر وبيانه' حديث (147'148'149/91) وابو داؤد (457/2) كتاب اللباس' باب: ما جاء فی الكبر' حديث (4091) وابن ماجه (22/1) المقدمة' حديث (59)(1397/2) كتاب الزهد' باب: البراء' من الكبر والتواضع' حديث (4173) واحمد (412/1' 416' 451) من طريق ابراهيم' عن علقمة' فذكره.

1922 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ وَّلَا يَدْخُلُ النَّارَ يَعْنِي مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اِنَّهُ يُعْجِبُنِي اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبِي حَسَنًا وَّنَعْلِي حَسَنَةً قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ اِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا يُخَلَّدُ فِي النَّارِ

حدیثِ دیگر: وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ

وَقَدْ فَسَّرَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ) فَقَالَ مَنْ تُخَلِّدُ فِي النَّارِ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں چھوٹی چیونٹی کے جتنا تکبر ہوگا وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں چھوٹی چیونٹی کے وزن جتنا ایمان ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: مجھے یہ اچھا لگتا ہے کہ میرے کپڑے عمدہ ہوں اور جوتا اچھا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمال کو پسند کرتا ہے لیکن تکبر سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث ''جہنم میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں چھوٹی چیونٹی کے برابر ایمان ہو''۔ کی یہ تشریح بیان کی ہے کہ ایسا شخص ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم سے ہر وہ شخص نکل آئے گا جس کے دل میں چھوٹی چیونٹی کے وزن جتنا ایمان ہوگا''۔

بعض تابعین نے اس آیت ''اے ہمارے پروردگار! جسے تو جہنم میں داخل کردے گا' اسے تو نے رسوا کردیا''۔ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جسے تو ہمیشہ جہنم میں رکھے گا اسے تو نے رسوا کردیا (یا خسارے کا شکار کردیا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

1923 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهُ مَا اَصَابَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی خود کو اتنا بڑا سمجھتا ہے یہاں تک کہ اس کا نام "جبارین" (تکبر کرنے والوں) میں لکھ دیا جاتا ہے؟ اسے بھی وہی عذاب ہوگا' جوان لوگوں کو ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

1924 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: قَالَ تَقُوْلُوْنَ فِيَّ التِّيهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيْهِ مِنَ الْكِبْرِ شَيْءٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ نافع بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں لوگ میرے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں: میرے اندر تکبر پایا جاتا ہے حالانکہ میں گدھے پر سوار ہو جاتا ہوں۔ موٹی چادر کو لباس کے طور پر استعمال کرتا ہوں بکری کا دودھ دوہ لیتا ہوں اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص یہ کام کر لیتا ہو اس میں تکبر نہیں ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حُسْنِ الْخُلُقِ

باب 61- اچھے اخلاق کا بیان

1925 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَّعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا شَيْءٌ اَثْقَلُ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَّاِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيْءَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّاُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت اُمِّ درداء حضرت ابودرداء بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قیامت کے دن مومن کے میزان میں اچھے اخلاق کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بے حیا اور فحش گفتگو کرنے والے شخص سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے۔

2025- اخرجه البخاري في الادب المفرد (267) وابو داؤد (668/2) كتاب الادب' باب: في حسن الخلق' حديث (4799) واحمد (442/6'446'448) وعبد بن حميد (204) من طريق عطاء بن نافع الكيخاراني' عن ام الدرداء' فذكرته.

اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حضرت اسامہ بن شریک (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1926 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ اللَّيْثِ الْكُوْفِيُّ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیدہ اُمِّ درداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میزان میں جو چیزیں رکھی جائیں گی ان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی اور چیز نہیں ہوگی۔ آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے (بکثرت نفلی) نمازیں پڑھنے اور روزہ رکھنے والا شخص کے مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

1927 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ فَقَالَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَوْدِيُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کس عمل کی وجہ سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی پرہیزگاری کی وجہ سے اور اچھے اخلاق کی وجہ سے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کس عمل کی وجہ سے زیادہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح غریب'' ہے۔

عبداللہ بن ادریس نامی راوی عبداللہ بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن اودی ہیں۔

1928 حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَكَفُّ الْاَذٰى

2027– اخرجه البخاري في الادب المفرد (286'291) وابن ماجه (1418/2) كتاب الزهد' باب: ذكر الذنوب' حديث (4246) واحمد (291'392'442) من طريق يزيد' فذكره.

احمد بن عبدہ ضبی نے ابووہب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔عبداللہ بن مبارک نے اچھے اخلاق میں یہ باتیں شمار کی ہیں۔خندہ پیشانی سے ملنا' بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنا اور تکلیف دہ چیزوں کو دور کرنا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

باب 62-احسان کرنا اور معاف کردینا

1929 سندِحدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ اَمُرُّ بِهٖ فَلَا يَقْرِيْنِيْ وَلَا يُضَيِّفُنِيْ فَيَمُرُّ بِيْ اَفَاُجْزِيْهِ قَالَ لَا اقْرِهٖ قَالَ وَرَآنِيْ رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْيُرَ عَلَيْكَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْاَحْوَصِ اسْمُهٗ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيُّ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اقْرِهٖ اَضِفْهُ وَالْقِرٰى هُوَ الضِّيَافَةُ

◆◆ ابواحوص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک شخص کے پاس سے گزرتا ہوں وہ میری ضیافت نہیں کرتا اور نہ مجھے مہمان بناتا ہے۔جب وہ میرے پاس سے گزرتا ہے تو کیا میں بھی اسے اسی طرح بدلہ دوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! تم اس کی میزبانی کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے پھٹے پرانے کپڑوں میں دیکھا تو دریافت کیا: تمہارے پاس مال موجود ہے؟ میں نے عرض کی: ہر طرح کا مال موجود ہے۔اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ اور بکریاں عطا کی ہیں۔نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اس (خوشحالی کا اثر تم پر) نظر آنا چاہئے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ، حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابواحوص نامی راوی کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ اَقْرِهٖ سے مراد ہے تم اس کی مہمان نوازی کرو۔

لفظ اَلْقِرٰی کا مطلب مہمان نوازی ہے۔

2029- اخرجه ابوداؤد (449/2) كتاب اللباس' باب: في غسل الثوب وفي الخلقان' حديث (4063) والنسائي (180/8'181) كتاب الزينة باب: الجلاجل' حديث (5223'5224'196/8) كتاب الزينة' باب: ذكر ما يستحب من لبس الثياب وما يكره منها' حديث (5294) واحمد (473/3'137/4) من طريق ابواسحق' عن ابي الاحوص' فذكره.

1930 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَّطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَائُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ دوسروں جیسا رویہ اختیار نہ کرو کہ تم یہ کہو "اگر لوگوں نے اچھائی کی ہے تو ہم بھی اچھائی کرلیں گے' اگر انہوں نے زیادتی کی ہے' تو ہم بھی زیادتی کریں گے" خود کو یہ تلقین کرو۔ اگر لوگوں نے اچھائی کی تو تم بھی اچھائی کرو گے' اگر وہ برائی کریں گے' تو تم زیادتی نہیں کرو گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ زِيَارَةِ الْاِخْوَانِ

باب 63- (دینی) بھائیوں کی زیارت کرنا

1931 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اَبِىْ كَبْشَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ السَّدُوْسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ هُوَ الشَّامِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِىْ سَوْدَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَهُ فِى اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ سِنَانٍ اسْمُهُ عِيْسٰى بْنُ سِنَانٍ وَقَدْ رَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے یا کسی دینی بھائی کی زیارت کرے' تو ایک شخص یہ اعلان کرتا ہے تمہیں مبارک ہو تمہارا چلنا مبارک ہو تم نے جنت میں اپنے لئے جگہ بنا لی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ابوسنان نامی راوی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے۔

حماد بن سلمہ نے ثابت کے حوالے سے ابورافع کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس

1931- اخرجه ابن ماجه (464/1) كتاب الجنائز' باب: ما جاء في ثواب من عاد مريضاً' حديث (1443)

کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَيَاءِ

باب 64- حیاء کا بیان

1932 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔ بے حیائی ظلم کا حصہ ہے ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابوبکرہ، حضرت ابوامامہ، حضرت عمران بن حصین (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّأَنِّي وَالْعَجَلَةِ

باب 65- آہستہ روی اور جلد بازی کا بیان

1933 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَاصِمٍ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن سرجس مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اچھی عادات اختیار کرنا، جلد بازی سے کام نہ لینا اور میانہ روی اختیار کرنا' نبوت کا چوبیسواں جز ہے۔

1932- تفرد به الترمذي' ينظر تحفة الاشراف (15040'15088'15053) واخرجه الحاكم في المستدرك (1/52-53) واحمد (2/501) وذكره الهيثمي في موارد الظمآن (6/207) حديث (1929) جميعهم عن محمد بن عمرو بن ابي سلمة عن ابي هريرة به.

1933- اخرجه عبد بن حميد (183) حديث (512) من طريق عبد الله بن عمران' عن عاصم' فذكره.

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

قتیبہ اپنی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

اس سند میں عاصم کا تذکرہ نہیں ہے۔ نصر بن علی کی روایت مستند ہے۔

1934 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ الْاَشَجِّ الْعَصَرِىِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس قبیلے کے سردار سے یہ فرمایا تھا: تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ بردباری اور جلد بازی نہ کرنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت اشج عصری سے بھی حدیث منقول ہے۔

1935 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدَنِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِىُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حکمِ حدیث: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِىْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ وَّضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَالْاَشَجُّ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ عَائِذٍ

عبدالمہیمن بن عباس اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جلد بازی نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

بعض اہل علم نے عبدالمہیمن نامی راوی کے بارے میں کلام کیا ہے اور ان کے حافظے کے حوالے سے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ "اشج عبدالقیس" کا نام منذر بن عائذ ہے۔

1934- اخرجه ابن ماجه (1401/2) كتاب الزهد، باب: الحلم، حديث (4188)

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرِّفْقِ

باب 66-نرمی کا بیان

1936 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ یَّعْلَی بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اُعْطِیَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِیَ حَظَّهٗ مِنَ الْخَیْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الْخَیْرِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

سیّدہ اُمِّ درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جس شخص کو نرمی میں سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی میں سے حصہ دیا گیا جس شخص کو نرمی سے محروم رکھا گیا اسے بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ، حضرت جریر بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

باب 67-مظلوم کی بددعا کا حکم

1937 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ زَكَرِیَّا بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَیْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَیْسَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ مَعْبَدٍ اسْمُهٗ نَافِذٌ

1936- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (460) واحمد (451/6) والحمیدی (193/1, 194) حدیث (393'394) وعبد بن حمید (101) حدیث (214) من طریق ابن ابی ملیکة' عن یعلی بن مملك' عن ام الدرداء' فذکرہ۔

1937- اخرجه البخاری (307/3) کتاب الزکوٰۃ' باب: وجوب الزکوٰۃ' حدیث (1395) واطرافه فی (1458'1496'2448'4347'7371'7372) ومسلم (228/1'229- نووی) کتاب الایمان' باب: الدعاء الی الشھادتین وشرائع الاسلام' حدیث (29'30'31/19) وابو داؤد (498/1) کتاب الزکوٰۃ' باب: فی زکوٰۃ السائمة' حدیث (1584) والنسائی (2/5'3) کتاب الزکوٰۃ' باب: وجوب الزکوٰۃ' حدیث (1783) والدارمی (379/1) کتاب الزکوٰۃ' باب: فی فضل الزکوٰۃ (384/1) کتاب الزکوٰۃ' باب: النھی' عن اخذ الصدقة من کرائم اموال الناس' من طریق یحیٰی بن عبد اللّٰه بن صیفی' بھذا الاسناد۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

اس بارے میں حضرت انس، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابومعبد نامی راوی کا نام نافع ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 68- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا تذکرہ

1938 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَّلَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيْرًا وَّلَا شَيْئًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ اَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَالْبَرَاءِ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔ آپ نے کبھی بھی مجھے ''اُف نہیں'' فرمایا اور میں نے جو کام کیا اس کے بارے میں یہ نہیں فرمایا تم نے یہ کیوں کیا؟ میں نے جو کام نہیں کیا اس کے بارے میں یہ نہیں فرمایا تم نے اسے کیوں نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے میں نے آپ کے دست مبارک سے زیادہ نرم وملائم کوئی ریشم نہیں چھوا اور آپ کی خوشبو مبارک سے زیادہ اور کسی مشک یا عطر کی خوشبو نہیں سونگھی۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت براء (رضی اللہ عنہما) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1939 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيَّ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا

1938- اخرجه مسلم (1814/4) كتاب الفضائل' باب: طيب رائحة النبي صلى الله عليه وسلم' ولين مسه' والتبرك' بمسحه' حديث (2230/81) واخرجه المصنف في الشمائل' ص (285) حديث (346) من طريق ثابت' فذكره.

مُتَفَحِّشًا وَّلَا صَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِى بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُو وَيَصْفَحُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ وَّيُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ

◄► ابوعبداللہ جدلی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدزبانی نہیں کرتے تھے اور بازار میں شور نہیں کرتے تھے۔ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیا کرتے تھے' بلکہ آپ معاف کر دیتے تھے اور درگزر سے کام لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوعبداللہ جدلی نامی راوی کا نام عبد بن عبد ہے۔ ایک قول کے مطابق عبدالرحمٰن بن عبد ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حُسْنِ الْعَهْدِ

باب 69- اچھی طرح سے تعلق نبھانا

1940 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا بِيْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◄► سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے جتنا رشک مجھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا اور کسی پر نہیں آتا تھا حالانکہ میں نے ان کا زمانہ نہیں پایا۔ یہ رشک صرف اس وجہ سے آتا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا تذکرہ اکثر کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بکری ذبح کیا کرتے تھے' تو آپ اس کا کچھ گوشت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھجوایا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَعَالِي الْاَخْلَاقِ

باب 70- بلند اخلاق کا تذکرہ

1940- اخرجه البخاری (166/7) کتاب مناقب الانصار' باب: تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم' خدیجۃ وفضلہا' حدیث (3816) واطرافہ فی (3817' 3818' 5229' 4006' 7484) ومسلم (1888/4' 1889) کتاب فضائل الصحابۃ' باب: فضائل خدیجۃ ام المؤمنین' حدیث (74' 75' 2435/76)

1941 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِی عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا وَّاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْهِقُوْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَیْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِیْدٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

قولِ امام ترمذی: وَالثَّرْثَارُ هُوَ الْكَثِیْرُ الْكَلَامِ وَالْمُتَشَدِّقُ الَّذِیْ یَتَطَاوَلُ عَلَی النَّاسِ فِی الْكَلَامِ وَیَبْذُو عَلَیْهِمْ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اور میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) اچھے اخلاق کے مالک ہوں گے' اور قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مجھ سے سب سے دور بیٹھنے والے وہ لوگ ہوں گے جو زیادہ باتیں کرتے ہوں، اپنی گفتگو کے ذریعے اپنے آپ کو سب سے بڑا سمجھتے ہوں اور تکبر کرتے ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اَلثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ کا تو علم ہے لُمُتَفَیْهِقُوْنَ سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تکبر کرنے والے ہوں گے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ ہم اسے صرف سند کے حوالے سے منقول ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو مبارک بن فضالہ کے حوالے سے محمد بن منقد کے حوالے سے جابر کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں عبدربہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ یہی روایت درست ہے۔

لفظ اَلثَّرْثَارُ کا مطلب بکثرت کلام کرنا ہے۔

لفظ اَلْمُتَشَدِّقُ سے مراد اپنی گفتگو میں اپنے کو دوسروں سے برتر ظاہر کرنا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

باب 71- لعنت کرنا اور طعنہ دینا

1942 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ كَثِیْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا

1942- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (306) من طریق کثیر بن زید' عن سالم بن عبد الله' فذکره۔

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
حدیثِ دیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
متن حدیث: لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا وَّهٰذَا الْحَدِيْثُ مُفَسَّرٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مومن لعنت نہیں کیا کرتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ بعض راویوں نے اسی سند کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں۔

''مومن کے لئے یہ بات مناسب نہیں' وہ لعنت کرنے والا ہو''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''مفسر'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَثْرَةِ الْغَضَبِ

باب 72- زیادہ غضب ناک ہونا

1943 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حَصِينٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: عَلِّمْنِيْ شَيْئًا وَّلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّيْ اَعِيهِ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تَغْضَبْ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ
حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ
توضیح راوی: وَاَبُوْ حَصِينٍ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے کسی چیز کی تعلیم دیں مجھے زیادہ باتیں نہ بتائیں تاکہ میں اس کو محفوظ رکھوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غصہ نہ کیا کرو۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری، سلمان بن صرد (رضی اللہ عنہما) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابوحصین نامی راوی کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

1943- اخرجه البخاری (535/10) كتاب الادب' باب الحذر من الغضب لقول الله تعالىٰ (والذين يجتنبون كبر الاثم والفوحش' الشورى' 37) حديث (6116) من طريق ابوحصين' عن ابى صالح' فذكره.

بَابُ فِيْ كَظْمِ الْغَيْظِ

باب 73- غصے پر قابو پانا

1944 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَّهُوَ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سہل بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے' جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ وہ اس کے اظہار کی طاقت رکھتا ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائے گا' اور پھر اسے اختیار دے گا وہ جس حور کو چاہے حاصل کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِجْلَالِ الْكَبِيْرِ

باب 74- بڑوں کا احترام کرنا

1945 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ بَيَانٍ الْعُقَيْلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّحَّالِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ مَنْ يُّكْرِمُهٗ عِنْدَ سِنِّهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ يَزِيْدَ بْنِ بَيَانٍ وَّاَبُو الرِّجَالِ الْاَنْصَارِيُّ اٰخَرُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو جوان کسی عمر رسیدہ کی (زیادہ) عمر کی وجہ سے اس کا احترام کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی کو مقرر کر دیتا ہے' جو اس کے بڑھاپے میں اس کا خیال رکھے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی راوی سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں' جس کا نام یزید بن بیان ہے۔

1944- اخرجہ ابوداؤد (662/2) کتاب الادب: باب: من کظم غیظاً' حدیث (4777) وابن ماجہ (1400/2) کتاب الزھد' باب: الحلم' حدیث (4186)

ابورجال انصاری دوسرے صاحب ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُتَهَاجِرِيْنَ

باب 75- ایک دوسرے سے نہ ملنا (لاتعلقی اختیار کرنا)

1946 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تُفَتَّحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ فِيهِمَا لِمَنْ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا الْمُهْتَجِرَيْنِ يُقَالُ رُدُّوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَيُرْوٰى فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ ذَرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا قَالَ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْمُهْتَجِرَيْنِ يَعْنِی الْمُتَصَارِمَيْنِ وَهٰذَا مِثْلُ مَا رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان دونوں دنوں میں ہر اس شخص کی مغفرت کردی جاتی ہے' جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ سمجھتا ہو' البتہ آپس میں لاتعلق رہنے والے دو آدمیوں کی بخشش نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرماتا ہے: ان دونوں کا معاملہ اس وقت تک (مؤخر) رہنے دو جب تک یہ صلح نہیں کر لیتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض روایات میں یہ الفاظ منقول ہیں۔

"ان کو اس وقت تک رہنے دو جب تک یہ صلح نہیں کر لیتے۔"

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ مہتجرین سے لاتعلق اختیار کرنے والے ہیں۔

یہ روایت اسی کی مانند ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں' وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہے۔"

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّبْرِ

باب 76- صبر کا تذکرہ

1947 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ

1946- اخرجه مسلم (1987/4) كتاب البر والصلة والآداب' باب: النهي عن الشحناء والتهاجر' حديث (2565/35) من طريق سهيل' عن ابيه عن ابي هريرة' فذكره.

متن حدیث: اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ مَا یَكُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ شَیْئًا هُوَ خَیْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اختلاف روایت: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مَالِكٍ هٰذَا الْحَدِیْثُ فَلَنْ اَذْخَرَهٗ عَنْكُمْ وَالْمَعْنٰی فِیْهِ وَاحِدٌ یَقُوْلُ لَنْ اَحْبِسَهٗ عَنْكُمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ انصاریوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ نے انہیں عطا کردیا۔ انہوں نے پھر مانگا آپ نے پھر عطا کردیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جو بھی چیز آئی ہوگی میں اسے چھپا کر نہیں رکھوں گا۔ جو شخص بے نیازی اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے' جو شخص مانگنے سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے (مانگنے سے) بچاتا ہے' جو شخص صبر سے کام لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دیتا ہے اور کسی بھی شخص کو صبر سے زیادہ بہتر زیادہ وسیع کوئی چیز نہیں دی گئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت امام مالک سے بھی منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''میں اسے تم سے بچا کر اپنے پاس ذخیرہ بنا کر نہیں رکھوں گا''۔

اس کا مطلب ایک ہی ہے۔ مطلب یہ ہے میں تمہیں نہیں دوں گا' ایسا نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ ذِی الْوَجْهَیْنِ

باب 77- دو غلے پن کا حکم

1948 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ذَا الْوَجْهَیْنِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّعَمَّارٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

1947- اخرجه مالك فی الموطا (997/2) كتاب الصدقة' باب: ما جاء التعفف' عن المسألة' حديث (7) والبخاری (392/3) كتاب الزكوٰة' باب: الاستعفاف' عن المسألة' حديث (1469'11/309) كتاب الرقاق' باب: الصبر عن محارم الله' حديث (6470) ومسلم (729/2) كتاب الزكوٰة' باب: فضل التعفف والصبر حديث (1053/124) وابو داؤد (517/1) كتاب الزكوٰة' باب: فی الاستعفاف' حديث (1644) والنسائی (95/5) كتاب الزكوٰة' باب: الاستعفاف عن المسألة' والدارمی (387/1) كتاب الزكوٰة' باب: فی الاستعفاف عن المسألة' واحمد (93/3) من طريق الزهری عن عطاء بن يزيد عن ابی سعيد الخدری' فذكره۔

1948- اخرجه البخاری (489/10) كتاب الادب' باب: ما قيل فی ذی الوجهين' حديث (6058) والادب المفرد (409) واحمد (336/2)

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہوگا' جو دوغلہ ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس اور حضرت عمار سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّمَّامِ

باب 78- چغل خوری کرنا

1949 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ

متنِ حدیث: مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقِيلَ لَهُ اِنَّ هٰذَا يُبَلِّغُ الْاُمَرَاءَ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا تو انہیں بتایا گیا کہ یہ حکمرانوں کے سامنے لوگوں کی چغلیاں کرتا ہے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چغلی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ روایت میں استعمال ہونے والے لفظ "قتات" سے مراد چغلی کرنے والا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعِيِّ

باب 79- کم گوئی کا حکم

1950 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ

1949- اخرجه البخاري (487/10) كتاب الادب' باب: ما يكره من النميمة' حديث (6056) ومسلم (389/1' النووي) كتاب الايمان' باب: بيان غلظ تحريم النميمة' حديث (169-105/170) وابو داؤد (684/1) كتاب الادب' باب: في القتات حديث (4871) واحمد (382/5' 389'397'402'404) والحميدي (210/1) حديث(443) من طريق ابراهيم بن يزيد النخعي عن همام عن حذيفة بن اليمان' فذكره۔

1950۔ انفرديه الترمذي دون اصحاب الكتب الستة۔ ينظر تحفة الاشراف(١٦٢/٤) حديث (٤٨٥٥)، و اخرجه احمد (٢٦٩/٥) و الحاكم في المستدرك(٩/١)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ اَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ

قولِ امام ترمذی: قَالَ وَالْعِيُّ قِلَّةُ الْكَلَامِ وَالْبَذَاءُ هُوَ الْفُحْشُ فِي الْكَلَامِ وَالْبَيَانُ هُوَ كَثْرَةُ الْكَلَامِ مِثْلُ هٰؤُلَاءِ الْخُطَبَاءِ الَّذِيْنَ يَخْطُبُوْنَ فَيُوَسِّعُوْنَ فِي الْكَلَامِ وَيَتَفَصَّحُوْنَ فِيهِ مِنْ مَدْحِ النَّاسِ فِيمَا لَا يُرْضِي اللّٰهَ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے: حیااورکم گوئی ایمان کے دوشعبے ہیں جبکہ فحش گوئی اور بکثرت باتیں کرنا منافقت کے دوشعبے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف ابوغسان محمد بن مطرف کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ اَلْعِيُّ سے مراد کم گفتگو کرنا اَلْبَذَاءُ سے مراد فحش گوئی سے گفتگو کرنا اَلْبَيَانُ بکثرت گفتگو کرنا ہے۔

جیسے کہ عوامی خطیب ہوتے ہیں جو بات کو پھیلادیتے ہیں اور لوگوں کی تعریف میں اس طرح کی باتیں کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوتی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

باب 80- بعض بیان جادو ہوتے ہیں

1951 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَا فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دوآدمی آئے۔ انہوں نے خطاب کیا' ان کا کلام لوگوں کو بہت پسند آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہوکر ارشادفرمایا۔ کچھ بیان جادو ہوتے ہیں (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن شخیر (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1951۔ اخرجه البخاری (۹/ ۱۰۹) كتاب النكاح: باب الخطبة، حديث (۵۱۴۶)، (۱۰/ ۲۴۷): كتاب الطب: باب: ان من البيان سحرا، حديث (۵۷۶۷) وابو داؤد (۲/ ۷۲۰): كتاب الادب: باب: ما جاء في المتشدق في الكلام، حديث (۵۰۰۷)، من طريق زيد بن اسلم عن ابن عمر، فذكره

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّوَاضُعِ

باب 81: تواضع کا بیان

1952 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَّمَا زَادَ رَجُلًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ وَاسْمُهٗ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ آدمی کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت ابن عباس' حضرت ابوکبشہ انماری (رضی اللہ عنہم)' جن کا نام عمر بن سعید ہے' سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الظُّلْمِ

باب 82: ظلم کا بیان

1953 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ وَاَبِىْ مُوْسٰى وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔

1952- اخرجه مسلم (٥٤٦/٨- الابى) كتاب البر و الصلة ولآداب: باب: استحباب العفو و التواضع حديث (٢٥٨٨/٦٩)، و احمد (٢٣٥/٢)، و ابن خزيمة (٩٧/٤) حديث (٢٤٣٨)، والدارمى (٣٩٦/١): كتاب الزكاة: باب: فى فضل الصدقة من طريق العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابى هريرة فذكره-

1953- اخرجه البخارى (١٢٠/٥): كتاب المظالم : باب: الظلم ظلمات يوم القيامة، حديث (٢٤٤٧)، و مسلم (٥٣٥/٨- الابى): كتاب البر و الصلة و الآداب، حديث (٢٥٧٩/٥٧)، من طريق عبد لله بن دينار عن ابن عمر، فذكره-

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو، سیدہ عائشہ صدیقہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت ابوہریرہ اور حضرت جابر (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

باب 83: کسی نعمت میں عیب نہ نکالنا

1954 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِلَّا تَرَكَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ هُوَ الْاَشْجَعِيُّ الْكُوْفِيُّ وَاسْمُهٗ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا پسند آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھالیتے ورنہ نہیں کھاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوحازم نامی راوی اشجعی کوفی ہیں' ان کا نام سلمان ہے اور یہ عزہ اشجعیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَعْظِيْمِ الْمُؤْمِنِ

باب 84: مومن کی تعظیم کرنا

1955 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ وَالْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا اِلَى الْبَيْتِ اَوْ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا اَعْظَمَكِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ

1954۔ اخرجه البخاري (٦/ ٦٥٤): كتاب المناقب: باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم ، حديث (٣٥٦٣)، (٩/ ٤٥٨): كتاب الاطعمة: باب: ما عاب النبي صلى الله عليه وسلم طعاما، حديث (٥٤٠٩)، و مسلم (٧/ ١٩٧،الابي): كتاب الاطعمة، باب: لايعيب الطعام حديث (١٨٧-١٨٨/ ٢٠٦٤) و ابوداؤد (٢/ ٣٧٣): كتاب الاطعمة: باب: في كراهية ذم الطعام، حديث (٣٧٦٣) و ابن ماجه (٢/ ١٠٨٥): كتاب الاطعمة: باب: النهي ان يعاب الطعام، حديث (٣٢٥٩) من طريق ابي حازم عن ابي هريرة، فذكره.

اسنادِدیگر: وَرَوٰی اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ السَّمَرْقَنْدِیُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ نَحْوَهٗ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں یہ فرمایا: اے وہ لوگو! جو صرف زبانی طور پر مسلمان ہوئے ہو ایمان جن کے دل تک نہیں پہنچا تم لوگ مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ انہیں عار نہ دلاؤ ان کے عیوب تلاش نہ کرو کیونکہ جو شخص کسی مسلمان کے عیوب تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب کو ظاہر کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب کو ظاہر کر دے وہ ذلیل ہو جاتا ہے خواہ وہ شخص اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیت اللہ کی طرف دیکھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) خانہ کعبہ کی طرف دیکھا اور یہ فرمایا: تم کتنے عظیم ہو اور تم کتنے زیادہ قابل احترام ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مومن کا احترام تم سے زیادہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حسین بن واقد نامی راوی کی نقل کے اعتبار سے جانتے ہیں۔

اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین بن واقد کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابو برزہ اسلمی کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّجَارِبِ

باب 85: (عملی زندگی میں پیش آنے والے) تجربات

1956 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَّلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، کوئی بھی شخص اس وقت تک حقیقی طور پر بردبار نہیں ہوتا جب تک (زمانے کی) ٹھوکریں نہیں کھا لیتا اور کوئی بھی دانشور اس وقت تک دانشور نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تجربات کا سامنا نہ کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم صرف اسی سند کے حوالے سے اسے جانتے ہیں۔

1956۔ انفرد به الترمذی دون اصحاب الكتاب الستة ينظر (تحفة الاشراف) (۳/۳۰۹) حديث (۴۰۰۵)، واحمد (۳/۸ ـ ۶۹) و الحاكم فی المستدرك) (۴/۲۹۳).

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ

باب 86: اپنے پاس غیر موجود چیز (موجود ظاہر کر کے) فخر کا اظہار کرنا

1957 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَىْ زُوْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَّفِي الْبَاب عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعَآئِشَةَ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ يَقُوْلُ قَدْ كَفَرَ تِلْكَ النِّعْمَةَ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جس شخص کو کوئی چیز عطیے کے طور پر دی جائے' اگر اس کے پاس گنجائش ہو' تو وہ اس کے بدلے میں کچھ دے اگر اس کے پاس گنجائش نہ ہو' تو تعریف ضرور کرے کیونکہ تعریف کرنے والا شخص شکریہ ادا کر دیتا ہے اور جو شخص اس بات کو چھپائے وہ ناشکری کا مرتکب ہوتا ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز کو اپنے پاس ظاہر کرے جو اس کو دی ہی نہیں گئی ہے' تو اس نے گویا دھوکہ دہی سے کام لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اس بارے سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حدیث کے یہ الفاظ: ''جس نے چھپایا اس نے کفر کیا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اس نعمت کی ناشکری کی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوْفِ

باب 87: بھلائی کے بدلے میں تعریف کرنا

1958 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ جَيِّدٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

1958۔ انفردبه الترمذی ينظر (تحفة الاشراف) (۱/۵۱) حديث (۱۰۳)، و اخرجه النسائی فی (السنن الكبرى): (۶/۵۳) كتاب عمل اليوم و الليلة: باب: ما يقول لمن صنع اليه معروفا، حديث (۱۰۰۰۸)۔

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا فَلَمْ یَعْرِفْهُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ حَازِمٍ الْبَلْخِیُّ قَالَ سَمِعْتُ الْمَكِّیَّ بْنَ اِبْرَاهِیْمَ یَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ جُرَیْجٍ الْمَكِّیِّ فَجَآءَ سَائِلٌ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ لِخَازِنِهٖ اَعْطِهٖ دِیْنَارًا فَقَالَ مَا عِنْدِیْ اِلَّا دِیْنَارٌ اِنْ اَعْطَیْتُهٗ لَجُعْتَ وَعِیَالُكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ اَعْطِهٖ قَالَ الْمَكِّیُّ فَنَحْنُ عِنْدَ ابْنِ جُرَیْجٍ اِذْ جَآئَهٗ رَجُلٌ بِكِتَابٍ وَّصُرَّةٍ وَّقَدْ بَعَثَ اِلَیْهِ بَعْضُ اِخْوَانِهٖ وَفِی الْكِتَابِ اِنِّیْ قَدْ بَعَثْتُ خَمْسِیْنَ دِیْنَارًا قَالَ فَحَلَّ ابْنُ جُرَیْجٍ الصُّرَّةَ فَعَدَّهَا فَاِذَا هِیَ اَحَدٌ وَّخَمْسُوْنَ دِیْنَارًا قَالَ فَقَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ لِخَازِنِهٖ قَدْ اَعْطَیْتَ وَاحِدًا فَرَدَّهُ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَزَادَكَ خَمْسِیْنَ دِیْنَارًا

◆◆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے' اور وہ اس بھلائی کرنے والے سے یہ کہے: ''اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین بدلہ عطا کرے'' تو اس نے پوری تعریف کر دی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن جید غریب'' ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو ہم صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس کی مانند ایک روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہیں اس کا پتہ نہیں تھا۔

عبدالرحیم بلخی نے مکی بن ابراہیم کا یہ بیان نقل کیا ہے' ہم لوگ ابن جریج مکی کے پاس موجود تھے' ان کے پاس ایک سائل آیا اور اُن سے کچھ مانگا تو ابن جریج نے اپنے خزانچی سے کہا: تم اسے ایک دینار دو' تو وہ بولا: میرے پاس صرف ایک ہی دینار ہے' اگر وہ میں نے اسے دے دیا تو آپ اور آپ کے گھر والے بھوکے رہ جائیں گے۔ تو ابن جریج غصے میں آ گئے اور بولے: تم اسے دو۔

مکی بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: ابھی ہم ابن جریج کے پاس ہی موجود تھے کہ ایک شخص ان کے پاس ایک خط اور ایک تھیلی لے کر آیا جو ان کے کسی دوست نے انہیں بھیجا تھا' خط میں یہ تحریر تھا: میں آپ کو پچاس دینار بھیج رہا ہوں۔ ابن جریج نے اُس تھیلی کو کھولا اور دیناروں کی گنتی کی تو وہ اکیاون دینار تھے۔ ابن جریج نے اپنے خازن سے کہا تم نے ایک دینار دیا تھا' اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ واپس کر دیا ہے اور مزید پچاس دینار بھی عطا کر دیے ہیں۔

كِتَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طب کے بارے میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحِمْيَةِ

باب 1: (طبیعت کے لیے ناموافق چیز کھانے سے) پرہیز کرنا

1959 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ صُهَيْبٍ وَّاُمِّ الْمُنْذِرِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الظَّفَرِيُّ هُوَ اَخُوْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ لِاُمِّهٖ وَمَحْمُوْدُ بْنُ لَبِيْدٍ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآهُ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيْرٌ

◆◆ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے، جس طرح کوئی شخص اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور سیدہ اُمِ منذر رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت محمود بن لبید کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

محمود بن لبید کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت منقول ہے، جس کی سند میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

1959۔ انفردبه الترمذي ينظر (تحفة الاشراف) (۲۷۹/۸) حديث (۱۱۰۷٤) واخرجه الحاكم في (المستدرك) (۳۰۹/٤)، والطبراني (۱۲/۱۹) حديث (۱۷)۔

نہیں ہے۔ حضرت قتادہ بن نعمان ظفری رضی اللہ عنہ یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ماں کی طرف سے شریک بھائی ہیں۔

حضرت محمود بن لبید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اقدس پایا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ یہ اس وقت بچے تھے۔

1960 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوبَ عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ

متنِ حدیث: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَّلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَاْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَّشَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهُ اَوْفَقُ لَكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ فُلَيْحٍ

اسنادِ دیگر: وَيُرْوٰى عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَّاَبُوْ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوبَ عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَنْفَعُ لَكَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهِ وَحَدَّثَنِيْهِ اَيُّوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ جَيِّدٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیدہ ام منذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہمارے گھر میں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھانا شروع کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو کھانا چاہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! رک جاؤ' رک جاؤ' تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو۔ سیدہ ام منذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھاتے رہے۔ پھر اس کے بعد ان حضرات کے لیے چقندر اور جو تیار کیے گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اسے کھاؤ کیونکہ یہ تمہاری طبیعت کے لیے موافق ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف فلیح کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

یہی روایت فلیح کے حوالے سے ایوب بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔

سیّدہ ام منذر انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، انہوں نے اس کے بعد حسب سابق حدیث نقل کی ہے' جیسے یونس بن محمد سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے لیے زیادہ فائدہ مند ہے''۔

محمد بن بشار نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے ایوب بن عبدالرحمٰن نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔

1960۔ اخرجه ابوداؤد (۳۹۶/۲): كتاب الطب: باب: في الحمية حديث (۳۸۵۶)، و ابن ماجه (۱۱۳۹/۲): كتاب الطب: باب الحمية: حديث (۳۴۴۲)، و احمد (۳۶۳/۶ - ۳۶۴) من طريق يعقوب بن ابى يعقوب عن ام المنذر، فذكره

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "جید غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

باب 2: دوا کا حکم اور اسے استعمال کرنے کی ترغیب

1961 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ

متنِ حدیث: قَالَ قَالَتِ الْاَعْرَابُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً اَوْ قَالَ دَوَاءً اِلَّا دَاءً وَّاحِدًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ دیہاتیوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم دوائی استعمال نہ کیا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! دوائی استعمال کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری پیدا کی ہے اس کے لیے شفا بھی رکھی ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے لیے دوا بھی رکھی ہے۔ البتہ ایک بیماری ایسی ہے (جس کی کوئی دوا نہیں ہے) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑھاپا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ، ابوخزامہ کی ان کے والد کے حوالے سے اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيضُ

باب 3: بیمار کو کیا کھلایا جائے؟

1962 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعَكُ اَمَرَ بِالْحِسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَيَرْتُقُ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُو اِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَّجْهِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1961۔ اخرجه ابوداؤد (۳۹۲/۲): کتاب الطب: باب في الرجل يتداوى، حديث (۳۸۵۵)، و البخارى في (الادب المفرد) (۲۹۱)، وابن ماجه (۱۱۳۷/۲): کتاب الطب: باب: ما انزل الله داء الا انزل له شفاء، حديث (۳۴۳۶)، و احمد (۲۷۸/۴)، والحميدى (۳۶۳/۲) حديث (۸۲۴) من طريق زياد بن علاقة عن اسامة بن شريك فذكره۔

1962۔ اخرجه ابن ماجه (۱۱۴۰/۲): کتاب الطب: باب: التلبينة، حديث (۳۴۴۵)، و احمد (۳۲/۶) من طريق اسماعيل بن ابراهيم بن علية قال: حدثنا محمد بن السائب بن بركة عن امه عن عائشة، فذكرته

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ اِسْحٰقَ الطَّالْقَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اہلیہ کو اگر بخار ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے حریرہ تیار کرنے کا حکم دیتے تھے اور پھر انہیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ گھونٹ گھونٹ کر کے اسے پئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: یہ غمگین دل کو تقویت پہنچاتا ہے اور بیمار شخص کے دل کی تکلیف کو دور کرتا ہے بالکل اسی طرح جیسے کوئی عورت پانی کے ذریعے اپنے چہرے کا میل دور کرتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

زہری نے عروہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کا کچھ حصہ روایت کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

باب 4: بیمار کو کچھ کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے

1963 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

باب 5: سیاہ دانے (کلونجی) کا بیان

1964 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

1963۔ اخرجه ابن ماجه (۱۱۳۹/۲): كتاب الطب: باب: لا تكرهوا المريض على الطعام، حديث (۳۴۴۴) من طريق بكر يونس بن بكير، عن موسى بن علي بن رباح، عن ابيه عن عقبة بن عامر الجهني، فذكره.

1964۔ اخرجه البخاري (۱۵۰/۱۰): كتاب الطب: باب: الحبة السوداء، حديث (۵۶۸۸)، و مسلم (۱۷۳۵/۴): كتاب السلام: باب: التداوي با لحبة السوداء، حديث (۲۲۱۵/۸۹،۸۸)، وابن ماجه (۱۱۴۱/۲): كتاب الطب: باب: الحبة السوداء، حديث (۳۴۴۸) من طريق ابوسلمة بن عبد الرحمن، و سعيد بن المسيب، فذكراه، و احمد (۲۴۱/۲، ۲۶۱، ۴۱۹، ۵۰۴، ۵۱۰) و الحميدي (۴۷۱/۲)، حديث (۱۱۰۷)، من طريق ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب، عن ابي هريرة، فذكره وليس فيه: (ابو سلمة بن عبد الرحمن).

الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَاِنَّ فِيْهَا شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قول امام ترمذی: وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ هِيَ الشُّوْنِيْزُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، تم کلونجی استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفاء ہے۔ (حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ) سام سے مراد موت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوبریدہ' حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

''اَلْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ'' سے مراد کلونجی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

باب 6: اونٹوں کا پیشاب (دوائی کے طور پر) پینا

1965 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ وَّثَابِتٌ وَّقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے، وہاں کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زکوۃ کے اونٹوں کی طرف بھیج دیا اور ارشاد فرمایا: تم ان کا دودھ اور پیشاب (دوائی کے طور پر) پیو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1965 اخرجه البخاری (۴۲۸/۳) کتاب الزکاۃ: باب: استعمال ابل الصدقۃ و البانها لا بناء السبیل: حدیث (۱۵۰۱)، و (۵۲۴/۷): کتاب المغازی: باب: قصه عکل و عرینة، حدیث (۴۱۹۲)، و مسلم (۱۲۹۸/۳): کتاب القسامة: باب: حکم المحاربین و المرتدین، حدیث (۱۶۷۱/۱۳)، و النسائی (۱۵۸/۱): کتاب الطهارة: باب: بول مایوکل لحمه، حدیث (۳۰۵)، و (۹۷/۷): کتاب تحریم الدم: باب تاویل قول الله عزوجل: (انما جزوا الذین یحاربون الله) المائدة: ۳۳، حدیث (۴۰۳۲، ۴۰۳۳، ۴۰۳۴)، و احمد (۱۶۳/۳، ۱۷۰، ۱۷۷، ۲۳۳، ۲۸۷، ۲۹۰)، و ابن خزیمة (۶۱/۱)، حدیث (۱۱۵) من طریق قتادة، فذکره

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ اَوْ غَيْرِهٖ

باب 7: زہر یا کسی اور چیز کے ذریعے خودکشی کرنا

1966 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَدِيْدَتُهُ فِىْ يَدِهٖ يَتَوَجَّاُ بِهَا فِىْ بَطْنِهٖ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا وَّمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِىْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے انہوں نے "مرفوع" حدیث کے طور پر بیان کیا ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے) جو شخص لوہے کے ذریعے خودکشی کرے گا وہ قیامت کے دن آئے گا تو لوہے کی چیز اس کے ہاتھ میں ہوگی اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اس چیز کو اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا' اور جو شخص زہر کے ذریعے خودکشی کرے گا وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا' اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اسے پیتا رہے گا۔

1967 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِىْ يَدِهٖ يَتَوَجَّاُ بِهَا فِىْ بَطْنِهٖ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَّمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِىْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَّمَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیثِ دیگر: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ عُذِّبَ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ

وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَّهٰكَذَا رَوَاهُ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّ الرِّوَايَاتِ اِنَّمَا تَجِىْءُ بِاَنَّ اَهْلَ التَّوْحِيْدِ يُعَذَّبُوْنَ فِى النَّارِ ثُمَّ يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّهُمْ يُخَلَّدُوْنَ فِيْهَا

1966۔اخرجه البخاری (۲۵۸/۱۰): كتاب الطب: باب: شرب السم والدواء به وما يخاف منه والخبيث، حديث (۵۷۷۸)، و مسلم (۳۹۵/۱ ـ نووی): كتاب الايمان باب: غلظ تحريم قتل الانسان نفسه، حديث (۱۰۹/۱۷۵)، وابن ماجه (۱۱۴۵/۲): كتاب الطب : باب: النهى عن الدواء الخبيث، حديث (۳۴۶۰)، من طريق ابوصالح، عن الاعمش، عن ابى هريرة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص لوہے کے ذریعے خودکشی کرے گا وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا' اور جو شخص زہر کے ذریعے خودکشی کرے گا وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم میں ہمیشہ، ہمیشہ پیتا رہے گا' اور جو شخص پہاڑ سے نیچے گر کر خودکشی کرے گا' تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ نیچے گرتا رہے گا۔

یہ روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم یہ پہلی روایت سے زیادہ مستند ہے کئی راویوں نے اسے اعمش کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

محمد بن عجلان نے سعید مقبری کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

جو شخص زہر کے ذریعے خودکشی کرے گا اسے جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔

اس روایت میں ''ہمیشہ، ہمیشہ رہنے'' کا ذکر نہیں ہے۔

ابوزناد نے بھی اعرج کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے حدیث میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ توحید کے قائل لوگوں کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا' لیکن پھر وہاں سے نکال لیا جائے گا' اور اس حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ توحید کے قائل لوگ ہمیشہ، ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

1968 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: يَعْنِى السُّمَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوائی استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ (امام مہدی بیان کرتے ہیں) اس سے مراد زہر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ التَّدَاوِىْ بِالْمُسْكِرِ

باب 8: نشہ آور چیز کو دوائی کے طور پر استعمال کرنا حرام ہے

1969 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَهٗ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ اَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْخَمْرِ

1968۔اخرجه ابوداؤد (۳۹۹/۲): كتاب الطب: باب: فى الادوية المكروهة، حديث (۳۸۷۰)، و ابن ماجه (۱۱٤٥/۲): كتاب الطب: باب النهى عن الدواء الخبيث، حديث (۳٤٥۹) من طريق مجاهد، عن ابى هريرة۔

فَنَهَاهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّا نَتَدَاوٰی بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَّلٰكِنَّهَا دَاءٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَّشَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهٖ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ النَّضْرُ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ وَّقَالَ شَبَابَةُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وہ اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے جب حضرت سوید بن طارق یا شاید طارق بن سوید نے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو استعمال کرنے سے منع کر دیا۔ انہوں نے عرض کی ہم اسے دوا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دوا نہیں' بلکہ بیماری ہے۔

محمود نامی راوی نے نضر کے حوالے سے' شبابہ کے حوالے سے' شعبہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

محمود نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے نضر کے قول کے مطابق راوی کا نام طارق بن سوید ہے۔

جبکہ شبابہ نے سوید بن طارق نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّعُوْطِ وَغَيْرِهٖ

باب 9: ناک میں دوائی ڈالنا وغیرہ

1970 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ الشُّعَيْثِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ فَلَمَّا اشْتَكٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهٗ اَصْحَابُهٗ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ لُدُّوْهُمْ قَالَ فَلُدُّوْا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْعَبَّاسِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہم لوگ جو علاج کے طریقے استعمال کرتے ہیں' ان میں ناک میں دوا ڈالنا منہ کے ایک طرف سے دوائی پلانا' پچھنے لگوانا اور اسہال سب سے بہترین طریقے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ کے گھر والوں نے آپ ﷺ کے منہ میں دوائی ڈالی۔ جب وہ لوگ اس سے فارغ ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان سب کے منہ میں دوائی ڈالو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ان سب کے منہ میں دوائی ڈالی گئی صرف حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے منہ میں نہیں ڈالی گئی۔

1971 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ

1969۔ اخرجه ابوداؤد(١/ ٤٠٠): كتاب الطب: باب: في الادوية المكروهة، حديث (٣٨٧٣) من طريق طارق بن سويد او سويد بن طارق، فذكره؛ و اخرجه ابن ماجه (٢/ ١١٥٧) كتاب الطب: باب : النهي ان يتداوى بالخمر، حديث (٣٥٠٠)، و احمد (٤/ ٣١١)، (٥/ ٢٩٢) عن سماك بن حرب، عن علقمة بن وائل فذكره.

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَخَيْرُ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم لوگ جو علاج کرتے ہوان میں سب سے بہترین منہ میں دوائی پلانا ہے ناک میں دوائی ڈالنا ہے پچھنے لگوانا ہے اور اسہال (کی دوائی دینا) ہے تم لوگ سرمے کے طور پر جو چیز آنکھ میں ڈالتے ہو اس میں سب سے بہترین اثمد ہے یہ نظر کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کے بال اُگاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت سرمہ لگایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ ڈالتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے اور یہ عباد بن منصور سے منقول روایت ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّدَاوِيْ بِالْكَيِّ

باب 10: (علاج) میں داغ لگوانا مکروہ ہے

1972 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَابْتُلِيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ لگوانے سے منع کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم بیمار ہوئے ہم نے (علاج کے طور پر) داغ لگوائے' لیکن ہمیں بیماری سے چھٹکارا نہیں ملا اور ہم کامیاب نہیں ہوئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1973 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: قَالَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ

1972- اخرجه ابن ماجه (۲/۱۱۵۵): كتاب الطب: باب: الكي، حديث (۳٤۹۰)، و احمد (٤/٤۲۷، ٤۳۰) من طريق الحسن، فذكره.

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں داغ لگوانے سے منع کیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 11: (علاج کے طور پر) اس کی اجازت

1974 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اُبَيٍّ وَّجَابِرٍ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے پھوڑے پر داغ لگوایا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت اُبی اور حضرت جابر (رضی اللہ عنہما) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1975 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں داغ لگوائے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''غریب'' ہے۔ کئی راویوں نے اعمش' ابوسفیان کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو داغ لگوائے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحِجَامَةِ

باب 12: پچھنے لگوانا

1976 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَّجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کی دونوں جانب کی رگوں میں اور کندھے کے درمیان والے حصے میں پچھنے لگوائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل سترہ' انیس یا اکیس تاریخ کو کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت معقل بن یسار (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1977 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ اَنَّهٗ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ اَنْ مُّرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے یہ بات ذکر کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی گزرے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی گزارش کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو (علاج کے طور پر) پچھنے لگوانے کی ہدایت کریں۔

یہ حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے۔

1978 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ مِنْهُمْ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِهٖ وَوَاحِدٌ

1976۔اخرجه ابوداؤد (۲/۳۹۷): كتاب الطب: باب: ما جاء في موضع الحجامة، حديث (۳۸٦۰)، و ابن ماجه (۲/۱۱۵۲): كتاب الطب: باب: موضع الحجامة، حديث (۳٤۸۳)، واحمد (۳/۱۱۹، ۱۹۲) من طريق قتادة، فذكره.

1978۔اخرجه ابن ماجه (۲/۱۱۵۱): كتاب الطب: باب: الحجامة، حديث (۳٤۷۸) من طريق عباد بن منصور، عن عكرمة، فذكره.

يَحْجُمُهُ وَيَحْجُمُ اَهْلَهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يُذْهِبُ الدَّمَ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُو عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُرِجَ بِهٖ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَاَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِيْ فَكُلُّهُمْ اَمْسَكُوْا فَقَالَ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِّمَّنْ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ غَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ قَالَ عَبْدٌ قَالَ النَّضْرُ اللَّدُوْدُ الْوَجُوْرُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

◆◆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے تین غلام تھے جو پچھنے لگایا کرتے تھے۔ان میں سے دو اجرت پر کام کرتے تھے اور ایک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے گھر والوں کو پچھنے لگانے کے لیے مخصوص تھا۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پچھنے لگانے والا غلام بہترین ہوتا ہے' جو خون نکال دیتا ہے اور پشت کو ہلکا کر دیتا ہے اور نظر کو صاف کر دیتا ہے۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے لیے تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی ہوا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی گزارش کی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے یہ کہیں) تم لوگ پچھنے لگوایا کرو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: پچھنے لگانے کی بہترین تاریخ سترہ تاریخ ہے' انیس تاریخ ہے یا اکیس تاریخ ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: تم لوگ جو علاج کرتے ہو ان میں سے بہتر ناک میں دوا ڈالنا ہے' منہ میں دوا ڈالنا ہے' پچھنے لگوانا ہے اور اسہال (کی دوا دینا) ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بھی بیان کی ہے: ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کی بیماری کے دوران زبردستی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دوا ڈالی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر میں موجود ہر شخص کے منہ میں دوا ڈالی جائے' البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس کے منہ میں نہ ڈالی جائے۔

نضر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: لدود کا مطلب منہ کے ایک طرف سے دوائی پلانا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف عباد بن منصور کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّدَاوِیْ بِالْحِنَّاءِ

باب 13: مہندی کو دوا کے طور پر استعمال کرنا

1979 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا فَائِدٌ مَوْلًى لِآلِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمٰى وَكَانَتْ تَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْحَةٌ وَّلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ فَائِدٍ

اسنادِ دیگر: وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ فَائِدٍ وَّقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ اَصَحُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ فَائِدٍ مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مَوْلَاهُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

◆◆ علی بن عبیداللہ اپنی دادی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں وہ فرماتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کو جب بھی کوئی زخم وغیرہ لگ جاتا تو آپ مجھے یہ ہدایت کرتے تھے کہ میں اس پر مہندی لگا دوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف فائد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بعض محدثین نے اسے فائد کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ عبیداللہ بن علی سے ان کی دادی سلمہ کے حوالے سے منقول ہے۔

عبیداللہ بن علی سے منقول ہونا زیادہ مستند ہے۔

محمد بن علاء نے یہ بات بیان کی ہے: عبیداللہ بن علی کے غلام فائد نے یہ بات بیان کی ہے: ان کے آقا عبیداللہ بن علی نے اپنی دادی کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَةِ

باب 14: دم کا مکروہ ہونا

1980 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنِ اكْتَوٰى اَوِ اسْتَرْقٰى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ

1979. اخرجه ابوداؤد (۲/۳۹۷): كتاب الطب: باب في الحجامة، حديث (۳۸۵۸)، و ابن ماجه (۲/۱۱۵۸): كتاب الطب: باب: الحناء، حديث (۳۵۰۲)، واحمد (۶/۴۶۲).

1980. اخرجه ابن ماجه (۲/۱۱۵۴)، كتاب: الطب: باب الكي، حديث (۳۴۸۹)، واحمد (۴/۲۴۹، ۲۵۱، ۲۵۳) وعبد بن حميد (۱۵۱)، حديث (۳۹۳) من طريق مجاهد، عن عقار بن المغيرة، فذكره.

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے داغ لگوایا یا دم کروایا وہ توکل سے بری الذمہ ہوگیا۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الرُّخْصَةِ فِى ذٰلِكَ

باب 15: اس بارے میں رخصت کا بیان

1981 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِىُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِى الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے، نظر لگنے اور پھوڑے پھنسیوں وغیرہ میں دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

1982 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِى الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا عِنْدِىْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّجَابِرٍ وَّعَآئِشَةَ وَطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَّعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَّاَبِىْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے اور پھوڑے پھنسیوں میں دم کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

یہ روایت میرے نزدیک معاویہ بن ہشام کی سفیان سے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

1981-اخرجه مسلم (۳۷۸/۷ - نووی): کتاب السلام: باب: استحباب الرقیۃمن العین و النملة و الحمة و النظرة، حدیث (۵۷، ۲۱۹۶/۵۸)، و ابن ماجه (۱۱۶۲/۲): کتاب الطب: باب: مارخص فیه من الرقی، حدیث (۳۵۱۶) من طریق یوسف بن عبد اللّٰه

اس بارے میں حضرت بریدہ حضرت عمران بن حصین، حضرت جابر، سیّدہ عائشہ صدیقہ، حضرت طلق بن علی، حضرت عمرو بن حزم (رضی اللہ عنہم) اور ابوخزامہ کی ان کے والد کے حوالے سے روایات منقول ہیں۔

1983 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دم صرف نظر لگنے کی صورت میں اور بچھو کے کاٹنے کی صورت میں کیا جاسکتا ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو حصین کے حوالے سے شعبی کے حوالے سے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب 16: معوذتین کے ذریعے دم کرنا

1984 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسانوں کی نظر لگ جانے سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوئیں۔ جب یہ دونوں نازل ہوئیں تو آپ نے انہیں (پڑھ کر دم کرنا) اختیار کرلیا اور دیگر دعاؤں کو ترک کردیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

1983۔اخرجه البخاری (۱۰/۱۶۳، ۱۶۴): كتاب الطب: باب: من اكتوى او كوى غيره، حديث: (۵۷۰۵)، طرفه: (۶۵۴۱)، و ابوداؤد (۲/۴۰۲): كتاب الطب: باب الرقى، حديث (۳۸۸۴)، واحمد (۴/۴۳۶، ۴۳۸، ۴۴۶) و الحميدى (۲/۳۶۹)، حديث (۸۳۶)، من طريق حصين بن عبد الرحمن، عن الشعبي، فذكره.

1984۔اخرجه النسائي (۲۷۱۸)، كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من عين الجان، حديث (۵۴۹۴)، وابن ماجه (۲/۱۱۶۱): كتاب الطب: باب: من استرقى من العين، حديث (۳۵۱۱) من طريق الجريرى، عن ابى نضرة، فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

باب 17: نظر لگنے کا دم

1985 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ وَهُوَ ابْنُ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَيْهِمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِي لَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّبُرَيْدَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا

◆◆ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! (حضرت) جعفر کے بچوں کو نظر بڑی جلدی لگ جاتی ہے کیا میں ان پر دم کردیا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاسکتی ہے تو وہ نظر لگنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایوب کے حوالے سے عمرو بن دینار کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے عبید بن رفاعہ کے حوالے سے سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1986 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَيَعْلٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُوْلُ اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ وَّيَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يُعَوِّذُ اِسْحٰقَ وَاِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِمُ السَّلَام

1985۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۱۶۰): كتاب الطب: باب: من استرقى من العين، حديث (۳۵۱۰)، واحمد (۶/۴۳۸)، و الحميدى (۱/۱۵۸)، حديث (۳۳۰) من طريق عبيد بن رفاعة الزرقى، قال: قالت اسماء، نحوه

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن اور حضرت حسین کو دم کرتے ہوئے یہ پڑھا کرتے تھے۔

''میں تم دونوں کو ہر شیطان ہر تکلیف اور ہر لگنے والی نظر سے' اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: حضرت ابراہیم بھی حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق (علیہم السلام) کو ان الفاظ کے ذریعے دم کیا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ وَّالْغَسْلُ لَهَا

باب 18: نظر کا لگنا حق ہے اور اس کے لئے غسل کرنا

1987 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ حَيَّةُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ

◆◆ حیہ بن حابس تمیمی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہام کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور نظر لگ جانا حق ہے۔

1988 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّحَدِيْثُ حَيَّةَ بْنِ حَابِسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

1986۔اخرجه البخاری (٦/٤٧٠): كتاب احاديث الانبياء: باب: حدثنا موسى بن اسماعيل، حدثنا عبد الواحد، حديث (٣٣٧١)، و ابوداؤد (٦٤٨/٢): كتاب السنة: باب: في القرآن، حديث (٤٧٣٧)، و ابن ماجه (١١٦٤/٢، ١١٦٥): كتاب الطب: باب: ماعوذبه النبي صلى الله عليه وسلم حديث (٣٥٢٥)، و احمد (٢٣٦/١، ٢٧٠) من طريق المنهال، عن سعيد بن جبير، فذكره

1987۔اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) (٩٢٢)، واحمد (٦٧/٤)، (٧٠/٥) من طريق حية التميمي، فذكره

٢٠٦٢۔اخرجه مسلم (٤٢٥/٧ ـ نووی): كتاب السلام: باب: الطب و المرض و الرقي، حديث (٢١٨٨/٤٢)

اسنادِدیگر: وَرَوٰی شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ حَيَّةَ بْنِ حَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ لَّا يَذْكُرَانِ فِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاسکتی ہے تو نظر اس پر سبقت لے جاسکتی ہے اور جب تم سے غسل کرنے کے لئے کہا جائے تو تم غسل کرلو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔ حیہ بن حابس کی نقل کردہ حدیث ''غریب'' ہے۔

شیبان نے اسے یحییٰ بن ابی کثیر کے حوالے سے حیہ بن حابس کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

علی بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور حرب بن شداد نے اپنی سند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَخْذِ الْاَجْرِ عَلَى التَّعْوِيْذِ

باب 19: دم کرنے کا معاوضہ وصول کرنا

1989 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَاَلْنَاهُمُ الْقِرٰى فَلَمْ يَقْرُوْنَا فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا هَلْ فِيْكُمْ مَنْ يَّرْقِىْ مِنَ الْعَقْرَبِ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا وَلٰكِنْ لَّا اَرْقِيْهِ حَتّٰى تُعْطُوْنَا غَنَمًا قَالَ فَاَنَا اُعْطِيْكُمْ ثَلَاثِيْنَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَاَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِیْ اَنْفُسِنَا مِنْهَا شَیْءٌ فَقُلْنَا لَا تَعْجَلُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِیْ صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ نَضْرَةَ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَرَخَّصَ الشَّافِعِیُّ لِلْمُعَلِّمِ اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ اَجْرًا وَّيَرٰى لَهُ اَنْ يَّشْتَرِطَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَجَعْفَرُ بْنُ اِيَاسٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ وَحْشِيَّةَ وَهُوَ اَبُوْ بِشْرٍ وَّرَوٰى شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا ہم نے ایک قوم کے ہاں پڑاؤ

1989۔ اخرجه ابن ماجه (٧٢٩/٢): كتاب التجارات: باب: اجر الراقي، حديث (٢١٥٦)، واحمد (١٠/٣)، و عبد بن حميد (٢٧٤)، حديث (٨٦٦)، من طريق جعفر بن اياس، عن ابی نضرة، فذكره.

کیا ہم نے ان سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا' تو انہوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی۔ ان کے سردار کو بچھو نے ڈنک ماردیا وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا: تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے' جو بچھو کے کاٹے کا دم کرتا ہو میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں ہوں لیکن میں اسے دم نہیں کروں گا' جب تک تم ہمیں بکریاں نہیں دو گے۔ انہوں نے کہا ہم آپ کو تیس بکریاں دیں گے ہم نے انہیں قبول کرلیا میں نے سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا' تو وہ ٹھیک ہو گیا ہم نے وہ بکریاں لیں پھر ہمیں اس بارے میں کچھ الجھن محسوس ہوئی تو ہم نے کہا تم لوگ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو جب تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں نہ پہنچ جاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے میں نے اپنے طرزِ عمل کا تذکرہ کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا کہ یہ دم ہے؟ تم لوگ بکریوں کو اپنے قبضے میں لے لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ابونضرہ نامی راوی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم دینے والے شخص کو اس بات کی اجازت دی ہے: وہ قرآن کی تعلیم دینے کا معاوضہ وصول کرسکتا ہے اور اسے یہ حق حاصل ہے: وہ اس کے لئے شرط طے کرلے انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

شعبہ ابوعوانہ اور دیگر راویوں نے اسے ابومتوکل کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1990 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِحَیٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوْهُمْ وَلَمْ يُضَيِّفُوْهُمْ فَاشْتَكٰى سَيِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ قُلْنَا نَعَمْ وَلٰكِنْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ قَطِيْعًا مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَّا يَقْرَاُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ فَلَمَّا اَتَيْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِّنْهُ وَقَالَ كُلُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ

اسنادِ دیگر: وَّهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ وَحْشِيَّةَ عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ

توضیحِ راوی: وَجَعْفَرُ بْنُ اِيَاسٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ وَحْشِيَّةَ

1990۔اخرجه البخاری (۱۰/۲۰۸): كتاب الطب: باب: الرقى بفاتحة الكتاب، حديث (۵۷۳۶)، (۱۰/۲۲۰): كتاب الطب : باب: النفث فى الرقية، حديث (۵۷۴۹)، و مسلم (۷/۴۴۳، ۴۴۴ - نووى): كتاب السلام: باب: جواز اخذ الاجرة على الرقية بالقرآن و الاذكار، حديث (۶۵/۲۲۰۱)، و ابوداؤد (۲/۲۸۶): كتاب البيوع: باب: فى كسب الاطباء، حديث (۳۴۱۸)، (۲/۴۰۶): كتاب الطب: باب: كيف الرقى، حديث (۳۹۰۰)، و ابن ماجه (۲/۷۲۹): كتاب التجارات: باب: اجر الراقى، حديث (۲۱۵۶)، و احمد (۳/۲، ۴۴).

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ عربوں کے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے ان لوگوں نے ان حضرات کی مہمان نوازی نہیں کی پھر ان کا سردار بیمار ہوگیا' تو وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا: تمہارے پاس کوئی دوا ہے ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ لیکن تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی تو ہم اس وقت تک ایسا نہیں کریں گے' جب تک تم ہمیں معاوضہ نہیں دو گے' تو ان لوگوں نے انہیں بکریوں کا ایک ریوڑ دینے کا وعدہ کیا' تو ہم میں سے ایک شخص سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کرنے لگا تو وہ ٹھیک ہوگیا جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا کہ یہ دم کرنے کا طریقہ ہے۔'' اس روایت میں آپ کے منع کرنے کا ذکر نہیں ہے'' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھالو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

یہ روایت اعمش کی جعفر بن ایاس سے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

کئی راویوں نے اسے ابوبشر' جعفر بن ابووحشیہ کے حوالے سے ابومتوکل کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جعفر بن ایاس نامی راوی ہی جعفر بن ابی وحشیہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّقَى وَالْاَدْوِيَةِ

باب 20: دم کرنا اور دوا دینا

1991 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ ابْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ وَلَا نَعْرِفُ لِاَبِیْ خِزَامَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ ابوخزامہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا دم کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے ہم دم کریں یا دوا استعمال کریں یا پرہیز کریں کیا یہ تقدیر کے لکھے کو ٹال سکتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر میں شامل ہیں۔

1991۔ اخرجه ابن ماجه (۱۱۳۷/۲): كتاب الطب: باب: ما انزل الله داء الا انزل له شفاء، حديث (۳۴۳۷)، واحمد (۴۲۱/۳)، من طريق خزامة، عن ابيه، فذكره۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہیں۔

◆◆ ابن ابی خزامہ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں۔

ابن عیینہ کے حوالے سے یہ دونوں روایات نقل کی گئی ہیں۔ بعض راویوں نے اسے ابن ابوخزامہ کے حوالے سے ان کے والد سے روایت کیا ہے جبکہ ابن عیینہ کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے زہری کے حوالے سے ابوخزامہ کے والے سے ان کے والد سے اور یہ زیادہ مستند ہے۔

ابوخزامہ کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی منقول حدیث ہمارے علم میں نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْكَمْاَةِ وَالْعَجْوَةِ

باب 21: کھنبی اور عجوہ کھجور کا بیان

1992 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِى السَّفَرِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِیُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ وَالْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرٍ

وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عجوہ جنت سے تعلق رکھتی ہے اور اس میں زہر کے لئے شفاء ہے اور کھنبی من (وسلویٰ) کا ایک حصہ ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت سعید بن زید' حضرت ابوسعید اور حضرت جابر (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

محمد بن عمرو سے منقول ہونے کے طور پر ہم اسے سعید بن عامر کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

1993 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِیُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1993۔اخرجه البخاری (۱۴/۸): کتاب التفسیر: باب: (و ظللنا علیکم الغمام و انزلنا علیکم المن و السلوی) (البقرة: ۵۷)، حدیث (۴۴۷۸) وطرفاه: (۴۶۳۹، ۵۷۰۸)، ومسلم (۱۶۱۹/۳، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱): کتاب الاشربة: باب: فضل الکماة، و مداواة العین بها، حدیث (۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲/۲۰۴۹)، و ابن ماجه (۱۱۴۳/۲): کتاب الطب: باب الکماة، و العجوة، حدیث (۳۴۵۴)، من طریق عمرو بن حریث، فذکره.

متن حدیث: الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

کھنبی من (وسلویٰ) کا حصہ ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1994 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِىَ شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے عرض کی: کھنبی زمین کی چیچک ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھنبی من (وسلویٰ) کا حصہ ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے' جبکہ عجوہ جنت سے تعلق رکھتی ہے اور یہ زہر کے لئے شفاء ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

1995 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَائَهُنَّ فِىْ قَارُورَةٍ فَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِّىْ فَبَرَاَتْ

◆◆ قتادہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ حدیث سنائی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: تین' پانچ یا سات کھنبیاں لے کر میں نے انہیں نچوڑا اور ان کا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا پھر میں نے اسے ایک لڑکی کی آنکھوں میں سرمے کے طور پر لگایا تو وہ ٹھیک ہوگئی۔

1996 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ

آثارِ صحابہ: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّونِيزُ دَوَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ قَتَادَةُ يَاْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِىْ خِرْقَةٍ فَلْيَنْقَعْهُ فَيَتَسَعَّطُ بِهِ كُلَّ يَوْمٍ فِىْ مَنْخَرِهِ الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِى الْاَيْسَرِ قَطْرَةً وَّالثَّانِىْ فِى الْاَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِى الْاَيْمَنِ قَطْرَةً وَّالثَّالِثُ فِى الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِى الْاَيْسَرِ قَطْرَةً

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کلونجی موت کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے۔

1994- اخرجه ابن ماجه (۱۱۴۳/۲): كتاب الطب: باب: الكماة والعجوة، حديث (۳۴۵۵)، واحمد (۳۰۱/۲، ۳۰۵، ۳۵۶، ۳۶۷، ۴۲۱، ۴۴۸، ۴۹۰، ۵۱۱)، من طريق شهر بن حوشب، عن ابى هريرة، فذكره.

قتادہ بیان کرتے ہیں: وہ روزانہ کلونجی کے اکیس دانے لیتے تھے اور اسے ایک کپڑے میں رکھتے تھے اسے پانی میں تر کر لیتے تھے پھر ناک کے دائیں نتھنے میں دو قطرے بائیں میں ایک قطرہ دوسرے دن دائیں نتھنے میں ایک قطرہ بائیں میں دو قطرے اور تیسرے دن دائیں نتھنے میں دو قطرے اور بائیں نتھنے میں ایک قطرہ ڈالا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اَجْرِ الْكَاهِنِ

باب 22: کاہن کا معاوضہ

1997 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کمائی اور کاہن کے معاوضے کو استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيْقِ

باب 23: تعویذ لٹکانا مکروہ ہے

1998 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عِيْسٰى اَخِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اَبِيْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ اَعُوْدُهُ وَبِهٖ حُمْرَةٌ فَقُلْنَا اَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا قَالَ الْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُكَيْمٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

1997۔اخرجه مالك في (الموطا) (٦٥٦/٢): كتاب البيوع: باب: ما جاء في ثمن الكلب، حديث (٦٨)، و البخاري (٤٩٧/٤): كتاب: البيوع: باب: ثمن الكلب، حديث (٢٢٣٧)، و اطرافه: (٢٢٨٢، ٥٣٤٦، ٥٧٦١)، ومسلم (١١٩٨/٣): كتاب المساقاة: باب: تحريم ثمن الكلب، حديث (١٥٦٧/٣٩)، و النسائي (١٨٩/٧): كتاب الصيد و الذبائح: باب: النهي عن ثمن الكلب، حديث (٤٢٩٢)، (٣٠٩/٧): كتاب البيوع: باب: بيع الكلب، حديث (٤٦٦٦)، و ابن ماجه (٧٣٠/٢): كتاب التجارات: باب: النهي عن ثمن الكلب و مهر البغي، حديث (٢١٥٩)، واحمد (١١٨/٤، ١١٩، ١٢٠)، و الحميدي (٢١٤/١)، حديث (٤٥٠)، و الدارمي (٢٥٥/٢): كتاب البيوع: باب: النهي عن ثمن الكلب، من طرق ابوبكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام، فذكره.

1998۔اخرجه احمد (٣١٠/٤، ٣١١) من طريق محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلي، عن اخيه عيسي، فذكره.

كَتَبَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عکیم یعنی حضرت ابومعبد جہنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوا ان کے جسم پر سرخی موجود تھی میں نے کہا آپ کوئی تعویذ کیوں نہیں ڈال لیتے۔ انہوں نے فرمایا: موت اس سے زیادہ قریب ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی تعویذ لٹکائے گا اسے اس کے حوالے کر دیا جائیگا۔

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (براہِ راست) احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔ ویسے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں موجود تھے۔ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خط بھیجا۔

محمد بن بشار نے اس روایت کو اپنی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَبْرِيْدِ الْحُمّٰى بِالْمَآءِ

باب 24: بخار کو پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرنا

1999 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْحُمّٰى فَوْرٌ مِّنَ النَّارِ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَامْرَاَةِ الزُّبَيْرِ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بخار آگ کا جوش ہے اسے پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

1999۔اخرجه البخاری (۳۸۰/۶): کتاب بدء الخلق: باب: صفة النار و انها مخلوقة، حدیث (۳۲۶۲) وطرفه فی: (۵۷۲۶)، و مسلم (۱۷۳۳/٤): کتاب السلام: باب : لکل داء دواء، و استحباب التداوی، حدیث (۸۳، ۲۲۱۲/۸٤)، و ابن ماجه (۱۱۵۰/۲): کتاب الطب: باب الحمی فی فیح جهنم فابردوها بالماء، حدیث (۳٤۷۳)، واحمد (٤٦۳/۳)، (١٤١/٤)، و الدارمی (۳۱٦/۲): کتاب الرقائق: باب: الحمی من فیح جهنم، وعبد بن حمید (۱۵۸)، حدیث (٤۲٤)، من طریق عبایة بن رفاعة بن رافع بن خدیج، عن ابیه عن جده، فذکره

2000 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِیْ حَدِیْثِ اَسْمَاءَ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَكِلَا الْحَدِیْثَیْنِ صَحِیْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بخار جہنم کی تپش کا حصہ ہے تم اسے پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرو۔

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کرتی ہیں' سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے بارے میں اس سے زیادہ کلام کیا جاسکتا ہے ویسے یہ دونوں روایات مستند ہیں۔

2001 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰی وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ یَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبَةَ

توضیحِ راوی: وَاِبْرَاهِیْمُ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ

اختلافِ روایت: وَیُرْوٰی عِرْقٌ یَّعَّارٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بخار اور دردوں کے بارے میں یہ دعا بتائی تھی کہ وہ یہ پڑھیں۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو سب سے بڑا ہے میں عظیم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں' ہر پھڑکنے والی رگ اور جہنم کی تپش کے شر سے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف ابراہیم بن اسماعیل کی نقل کردہ روایت کے طور پر

2000۔اخرجه البخاری (۶/۳۸۰): کتاب بدء الخلق: باب: صفة النار و انها مخلوقة، حدیث (۳۲۶۳) وطرفه: (۵۷۲۵)، ومسلم (۴/۱۷۳۲): کتاب السلام: باب: لکل داء دواء، و استحباب التداوی، حدیث (۸۱/۲۲۱۰)، و ابن ماجه (۲/۱۱۴۹) کتاب الطب: باب: الحمی من فیح جهنم فابردوها بالماء، حدیث (۳۴۷۱)، واحمد (۶/۵۰، ۹۰)، وعبد بن حمید (۴۳۴)، حدیث (۱۴۹۸)، من طریق هشام بن عروة، عن ابیه، فذکره.

2001۔اخرجه ابن ماجه (۲/۱۱۶۵): کتاب الطب: باب: مایعوذبه من الحمی، حدیث (۳۵۲۶)، واحمد (۱/۳۰۰)، وعبد بن حمید (۲۰۴)، حدیث (۵۹۴)، من طریق ابراهیم بن اسماعیل بن ابی حبیبة الاشهلی، عن داؤد بن حصین عن عکرمة، فذکره.

جانتے ہیں جبکہ ابراہیم کو حدیث میں "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

ایک روایت کے الفاظ میں لفظ "عرق یعار" یعنی "آواز کرنے والی رگ ہے"۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغِيلَةِ

باب 25: (بچے کو) دودھ پلانے والی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا

2002 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ ابْنَةِ وَهْبٍ وَّهِيَ جُدَامَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اَرَدْتُّ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيَالِ فَاِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ يَفْعَلُوْنَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ مَالِكٌ وَّالْغِيَالُ اَنْ يَّطَاَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ تُرْضِعُ

◆◆ جدامہ بنت وہب بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پہلے میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں لوگوں کو عورت کے بچے کو دودھ پلانے کے دوران اس کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کردوں لیکن ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں اور اس سے ان کے بچوں کو کوئی نقصان نہیں ہوتا' اس لئے میں نے یہ ارادہ ترک کردیا'

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابواسود کے حوالے سے' عروہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سیّدہ جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان کرتے ہیں: غیال کا مطلب یہ ہے: جب عورت دودھ پلا رہی ہو' تو مرد اس کے ساتھ صحبت کرے۔

2003 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِيَّةِ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

2002۔اخرجه مالك فی (الموطا) (۶۰۷/۲، ۶۰۸): كتاب الرضاع: باب: جامع ماجاء فی الرضاعة، حديث (۱۶)، و مسلم (۱۰۶۶/۲، ۱۰۶۷): كتاب النكاح: باب: جواز الغيلة و هی وطء المرضع، و كراهة العزل، حديث (۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲/۱۴۴۲)، و ابوداؤد (۴۰۲/۲): كتاب الطب: باب: فی الغيل، حديث (۳۸۸۲)، و النسائی (۱۰۷/۶): كتاب النكاح: باب: الغيلة، حديث (۳۳۲۶)، و ابن ماجه (۶۴۸/۱): كتاب النكاح: الغيل، حديث (۲۰۱۱)، واحمد (۳۶۱/۶، ۴۳۴)، و الدارمی (۱۴۶/۲، ۱۴۷): كتاب النكاح: باب: فی الغيلة۔ من طريق محمد بن عبد الرحمن بن نوفل الاسدی ابی الاسود، عن عروة، عن عائشة ام المومنين، فذكرته۔

متن حدیث: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰی عَنِ الْغِیلَةِ حَتّٰی ذَکَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ یَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا یَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ وَّالْغِیلَةُ اَنْ یَّمَسَّ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ تُرْضِعُ قَالَ عِیْسٰی بْنُ اَحْمَدَ وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیّدہ جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پہلے میں نے یہ ارادہ کیا کہ بچے کو دودھ پلانے کے دوران عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کروں پھر مجھے پتا چلا کہ ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں اس سے ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: غیلہ کا مطلب یہ ہے مرد عورت کے ساتھ اس وقت صحبت کرے جب وہ دودھ پلا رہی ہو۔

عیسٰی بن احمد بیان کرتے ہیں: اسحٰق بن عیسٰی نے اس روایت کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ابواسود کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

باب 26: نمونیہ کا علاج

2004 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَنْعَتُ الزَّیْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ

قَالَ قَتَادَةُ یَلُدُّهٗ وَیَلُدُّهٗ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِیْ یَشْتَكِیْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اسْمُهٗ مَیْمُوْنٌ هُوَ شَیْخٌ بَصْرِیٌّ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیتون اور ورس کو نمونیہ کا علاج قرار دیا ہے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ بیمار کے منہ میں دوا کے طور پر ڈالا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اور اس طرف سے ڈالا جائے گا جس طرف شکایت ہے۔

ابوعبداللہ نامی راوی کا نام میمون ہے یہ بصری شیخ ہیں۔

2005 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِیُّ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ رَزِیْنٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنَا مَیْمُوْنٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ

متن حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَدَاوٰی مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِیِّ

2004 اخرجه ابن ماجه (۱۱۴۸/۲): كتاب الطب: باب: دواء ذات الجنب، حديث (۳۴۶۷)، و احمد (۳۶۹/۴، ۳۷۲)، من طريق ميمون ابی عبد الله، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَيْمُوْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَدْ رَوٰى عَنْ مَيْمُوْنٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ

قول امام ترمذی: وَذَاتُ الْجَنْبِ يَعْنِي السِّلَّ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ ہم نمونیہ کے مریض کو قسط بحری اور زیتون دوا کے طور پر دیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

ہم اسے صرف میمون کی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت سے جانتے ہیں۔

میمون کے حوالے سے اس روایت کو کوئی اہلِ علم نے نقل کیا ہے۔

ذات الجنب سل کی بیماری کو کہتے ہیں۔

2006 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيْ وَجَعٌ قَدْ كَانَ يُهْلِكُنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّقُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُ بِهٖ اَهْلِيْ وَغَيْرَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عثمان بن ابی عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مجھے اتنی تکلیف تھی جو مجھے ہلاک کردے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا دایاں ہاتھ سات مرتبہ (اپنی تکلیف والی جگہ پر پھیرو) اور یہ پڑھو" میں اللہ تعالیٰ کی عزت وقدرت اور اس کے غلبہ کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں محسوس کررہا ہوں"۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا' تو اللہ تعالیٰ نے میری اس تکلیف کو ختم کردیا۔ اس کے بعد میں اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو اسی کی ہدایت کرتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّنَا

باب 27: سَنا (مکی) کا بیان

2006 اخرجه مالك في (الموطا) (٢/٩٤٢): كتاب العين: باب: التعوذ والرقية في المرض، حديث (٩)، و ابوداؤد (٢/٤٠٤): كتاب الطب: باب: كيف الرقى، حديث (٣٨٩١)، و ابن ماجه (٢/١١٦٣، ١١٦٤): كتاب الطب، باب: ما عوذبه النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٣٥٢٢)، واحمد (٤/٢١)، و عبد بن حميد (١٤٨)، حديث (٣٨٢)، من طريق نافع بن جبير، فذكره.

2007 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا بِمَ تَسْتَمْشِينَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ شِفَاءٌ مِّنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ يَّعْنِي دَوَاءَ الْمَشِيِّ

◆◆ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم کس چیز کو مسہل کے طور پر استعمال کرتی ہو۔ تو انہوں نے عرض کی: شبرم کو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو بہت گرم اور سخت ہوتا ہے۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میں نے سَنا مکی کو اس کے لئے استعمال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو اس میں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد وہ دوا ہے جو اسہال کے لئے استعمال کی جاتی ہے (یعنی سنا مکی)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْعَسَلِ

باب 28: شہد کو دوا کے طور پر استعمال کرنا

2008 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرَاَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میرے بھائی کو پیچش لگے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے شہد پلاؤ۔ اس نے اسے پلایا پھر آیا اور عرض کی: میں نے اسے شہد پلایا ہے' لیکن اس سے پیچش زیادہ ہو گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے شہد پلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس نے پھر شہد پلایا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے شہد پلایا ہے لیکن اس کے نتیجے میں پیچش

2008۔اخرجه البخاري (١٧٨/٢): كتاب الطب: باب: دواء المبطون، حديث (٥٧١٦)، و مسلم (١٧٣٦/٤): كتاب السلام: باب: التداوي بسقي العسل، حديث (٢٢١٧/٩١)، و احمد (١٩/٣، ٩٢)، و عبد بن حميد (٢٩٢)، حديث (٩٣٨)، من طريق قتادة، عن ابي المتوكل الناجي، فذكره.

زیادہ ہو گئے ہیں راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے اسے پھر شہد پلایا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2009 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عُوْفِيَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو مسلمان کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے' جس کا آخری وقت ابھی نہ آیا ہوا اور وہ سات مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

''میں عظیم اللہ تعالیٰ' جو عظیم عرش کا پروردگار ہے' سے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا کر دے''۔

تو اس شخص کو شفا نصیب ہو جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف منہال بن عمرو کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

2010 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشْقَرُ الرِّبَاطِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مَرْزُوْقٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ اَخْبَرَنَا ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَآءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ نَهَرًا جَارِيًا لِيَسْتَقْبِلَ جِرْيَتَهُ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَلْيَغْتَمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٍ وَّاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٍ فَاِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو بخار ہو جائے' تو بے شک بخار آگ کا ایک حصہ ہے' تو وہ اسے پانی کے ذریعے بجھائے اور بہتی ہوئی نہر میں اتر کر جس طرف سے پانی آ رہا ہو اس طرف رخ کرے' اور یہ پڑھے۔

2009۔اخرجه ابوداؤد (۲۰٤/۲): كتاب الجنائز: باب: الدعاء للمريض عند العيادة، حديث (۳۱۰۶)، واحمد (۲۳۹/۱، ۲٤۳)، من طريق شعبة، قال: حدثنا يزيد ابوخالد

2010۔اخرجه احمد (۲۸۱/۵)، من طريق سعيد رجل من اهل الشام، فذكره

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ! تو اپنے بندے کو شفاء عطا کر اور اپنے رسول ﷺ کی تصدیق کر دے"۔

وہ یہ عمل صبح کی نماز کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے کرے اور اس میں تین مرتبہ ڈبکی لگائے اور ایسا تین دن تک کرے۔ اگر تین دن میں ٹھیک نہیں ہوتا تو پانچ دن تک کرے اگر پانچ دن میں ٹھیک نہیں ہوتا تو سات دن کرے اور اگر سات دن میں ٹھیک نہیں ہوتا تو نو دن تک یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ نو دن سے زیادہ کی نوبت نہیں آئے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

بَاب التَّدَاوِىْ بِالرَّمَادِ

باب 29: راکھ کو دوا کے طور پر استعمال کرنا

2011 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ بِاَىِّ شَىْءٍ دُووِىَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِىَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّىْ كَانَ عَلِىٌّ يَّاْتِىْ بِالْمَآءِ فِىْ تُرْسِهٖ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ وَاُحْرِقَ لَهٗ حَصِيْرٌ فَحَشَا بِهٖ جُرْحَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا میں اس بات کو سن رہا تھا: نبی اکرم ﷺ کو کونسی چیز زخم پر لگانے کے لئے دوا کے طور پر دی گئی تھی تو انہوں نے جواب دیا: اب کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جو اس بات کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لے کر آئے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے خون کو دھویا تھا اور میں نے آپ ﷺ کے لئے چٹائی کو جلایا تھا جسے آپ ﷺ کے زخم پر لگا دیا گیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2012 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِىُّ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّمَا مَثَلُ الْمَرِيْضِ اِذَا بَرَاَ وَصَحَّ كَالْبَرْدَةِ تَقَعُ مِنَ السَّمَاءِ فِىْ صَفَائِهَا وَلَوْنِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیمار شخص جب تندرست اور ٹھیک ہو جائے تو

2011 اخرجه البخاری (٧/٤٣٠): كتاب المغازى: باب: ما اصاب النبى صلى الله عليه وسلم من الجراح يوم احد، حديث (٤٠٧٥)، (٩/٢٥٤، ٢٥٥): كتاب النكاح: باب: تستحد المغيبة و تمتشط الشعثة، حديث (٥٢٤٨)، و ابن ماجه (٢/١١٤٧): كتاب الطب: باب: دواء الجراحة، حديث (٣٤٦٤)، و احمد (٥/٣٣٠، ٣٣٤)، و الحميدى (٢/٤١٥)، حديث (٩٢٩)، و عبد بن حميد (١٦٧)، حديث (٤٥٣)، من طريق ابوحازم، فذكره.

صفائی اور رنگت کے حوالے سے وہ آسمان سے نازل ہونے والے اَولوں کی طرح ہو جاتا ہے۔

2013 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُوْنِيُّ عَنْ مُوْسٰى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِيْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَّيُطَيِّبُ نَفْسَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اس کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کرو۔ یہ چیز تقدیر کو تو نہیں بدل سکتی لیکن اس سے بیمار کا دل خوش ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

2014 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنْ وَّعَكٍ كَانَ بِهٖ فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ هِيَ نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِي الْمُذْنِبِ لِتَكُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بخاری میں مبتلا ایک شخص کی عیادت کی تو ارشاد فرمایا: تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ میری آگ ہے جو میں اپنے گنہگار بندے پر مسلط کر دیتا ہوں تاکہ یہ جہنم سے (نجات کے لئے) اس کا کفارہ بن جائے۔

2015 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوْا يَرْتَجُوْنَ الْحُمّٰى لَيْلَةً كَفَّارَةً لِّمَا نَقَصَ مِنَ الذُّنُوْبِ

حسن بصری فرماتے ہیں: پہلے لوگ (یعنی صحابہ کرام) ایک رات کے بخار کو کفارہ سمجھتے تھے کیونکہ اس کی وجہ سے گناہ کم ہو جاتے ہیں۔

2013-اخرجه ابن ماجه (۲/۴۶۲): كتاب الجنائز: باب: ما جاء في عيادة المريض، حديث (۱۴۳۸)، من طريق موسىٰ بن محمد بن ابراهيم التيمي، عن ابيه، فذكره.

2014-اخرجه ابن ماجه (۲/۱۱۴۹): كتاب الطب: باب: الحمى، حديث (۳۴۷۰) واحمد (۲/۴۴۰)، من طريق اسماعيل بن عبيد الله، عن ابي صالح الاشعري فذكره.

کِتَابُ الْفَرَائِضِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وراثت کے بارے میں‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ

باب 1: آدمی جو مال چھوڑ کر جائے وہ وہ اس کے وارثوں کا ہوگا

2016 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ ضَيَاعًا فَاِلَيَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَنَسٍ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْوَلَ مِنْ هٰذَا وَاَتَمَّ

قولِ امام ترمذی: مَعْنٰى ضَيَاعًا ضَائِعًا لَيْسَ لَهٗ شَيْءٌ فَاَنَا اَعُوْلُهٗ وَاُنْفِقُ عَلَيْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جو مال چھوڑ کر جائے وہ اس کے اہلِ خانہ کو ملے گا اور جو شخص کوئی چیز چھوڑ کر نہ جائے تو اُس کے اہلِ خانہ کا خرچ میرے سپرد ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابوسلمہ کے حوالے سے‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور یہ اس سے زیادہ طویل اور مکمل ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ جو شخص ”ضیاع“ چھوڑ کر جائے اس سے مراد یہ ہے: جس شخص کے پاس کوئی مال نہ ہو‘ تو یہ میرے سپرد ہوگا۔ یعنی میں اس کے بال بچوں کی پرورش کروں گا‘ اور ان پر خرچ کروں گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَعْلِیْمِ الْفَرَائِضِ

باب 2: علم وراثت کی تعلیم دینا

2017 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ وَاصِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِیُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَالْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّیْ مَقْبُوْضٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اضْطِرَابٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ بِهٰذَا بِمَعْنَاهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِیُّ قَدْ ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّغَيْرُهُ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وراثت اور قرآن کا علم حاصل کرو لوگوں کو اس کی تعلیم دو کیونکہ میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

ابواسامہ نے اس روایت کو عوف کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے' سلیمان بن جابر کے حوالے سے' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہ روایت حسین بن حریث نے ابواسامہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔

محمد بن قاسم اسدی کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِيْرَاثِ الْبَنَاتِ

باب 3: بیٹیوں کی وراثت

2018 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِیْ زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا وَّاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَّلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِی اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ اَعْطِ ابْنَتَیْ سَعْدِ الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِیَ فَهُوَ لَكَ

2018۔ اخرجه ابوداؤد (۱۳۵/۲): کتاب الفرائض: باب: ما جاء فی میراث الصلب، حدیث (۲۸۹۱، ۲۸۹۲)، و ابن ماجه (۹۰۸/۲): کتاب الفرائض: باب: فرائض الصلب، حدیث (۲۷۲۰)، واحمد (۳۵۲/۳) عن طریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل، فذکره

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شَرِيْكٌ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اپنی دو بیٹیوں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں۔ ان کے والد آپ کے ہمراہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے ہیں ان دونوں بچیوں کے چچا نے ان کا مال لے لیا ہے۔ اور ان کے لئے کوئی مال نہیں چھوڑا تو ان دونوں کی شادی تو اسی وقت ہو سکتی ہے' جب ان کے پاس مال موجود ہو' راوی بیان کرتے ہیں: اللہ نے ان کے بارے میں یہ فیصلہ دیا اور وراثت سے متعلق آیت نازل ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چچا کو بلوایا اور فرمایا: سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی حصہ دو اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دو اور جو باقی بچ جائے گا وہ تمہیں ملے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبداللہ بن محمد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

شریک نے بھی اس روایت کو عبداللہ بن محمد بن عقیل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ ابْنَةِ الْاِبْنِ مَعَ ابْنَةِ الصُّلْبِ

باب 4: بیٹی کے ساتھ پوتی کی وراثت کا حکم

2019 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَسَاَلَهُمَا عَنِ الْاِبْنَةِ وَابْنَةِ الْاِبْنِ وَاُخْتٍ لِاَبٍ وَّاُمٍّ فَقَالَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ مَا بَقِيَ وَقَالَا لَهُ انْطَلِقْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا فَاَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَلٰكِنْ اَقْضِيْ فِيْهِمَا كَمَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَلِلْاُخْتِ مَا بَقِيَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ قَيْسٍ الْاَوْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ الْكُوْفِيُّ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ

2019۔ اخرجه البخاري (١٢/ ١٨): كتاب الفرائض: باب: ميراث ابنة ابن مع ابنه، حديث (٦٧٣٦)، و ابوداؤد (٢/ ١٣٤): كتاب الفرائض: باب: ما جاء في ميراث الصلب، حديث (٢٨٩٠)، و ابن ماجه (٢/ ٩٠٩): كتاب الفرائض: باب: فرائض الصلب، حديث (٢٧٢١)، و الدارمي (٢/ ٣٤٨): كتاب الفرائض: باب في بنت و ابنة ابن واخت لاب و ام، من طريق ابي قيس عن هزيل بن شرحبيل عن ابي موسى الاشعري به.

◆◆ ہزیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: ایک شخص ابوموسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور ان دونوں حضرات سے ایک بیٹی ایک پوتی اور ایک حقیقی بہن (کے وراثت میں حصے) کے بارے میں دریافت کیا' تو ان دونوں حضرات نے یہ جواب دیا: بیٹی کو نصف حصہ ملے گا' جو باقی بچ جائے گا وہ سگی بہن کو ملے گا پھر ان دونوں حضرات نے اس شخص کو ہدایت کی وہ حضرت عبداللہ کے پاس جائے اور ان سے دریافت کرے' تو وہ ہمارے جیسا جواب دیں گے' وہ شخص حضرت عبداللہ کے پاس آیا اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا اور یہ بتایا کہ ان دونوں حضرات نے جو جواب دیا ہے' تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: (اگر میں یہ جواب دوں) تو پھر تو میں گمراہ ہو جاؤں گا' اور میں ہدایت پانے والا نہ رہوں گا۔ میں اس کے بارے میں وہ فیصلہ دوں گا' جو نبی اکرم ﷺ نے دیا تھا۔ بیٹی کو نصف مال ملے گا پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا تا کہ یہ دونوں مل کر دو تہائی کو مکمل کریں اور باقی بچ جانے والا مال بہن کو مل جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔
ابوقیس اودی نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان کوفی ہے۔ شعبہ نے بھی اس روایت کو ابوقیس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْإِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ

باب 5: سگے بھائیوں کی وراثت

2020 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ) وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنَّ اَعْيَانَ بَنِى الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِى الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم لوگ اس آیت کی تلاوت کرتے ہو:

"یہ اس وصیت کی بعد ہے' جو تم نے کی ہو' اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہے"۔

جبکہ نبی اکرم ﷺ نے وصیت سے پہلے قرض کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اور حقیقی بھائی وارث ہوں گے' جبکہ علاتی بھائی وارث نہیں ہوں گے۔ آدمی اپنے اس بھائی کا وارث بنتا ہے' جو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے ہو' صرف باپ کی طرف سے شریک بھائی وارث نہیں بن سکتا۔

2020۔ اخرجه ابن ماجه (۹۰۶/۲): كتاب الوصايا: باب: الدين قبل الوصية، حديث (۲۷۱۵)، (۹۱۵/۲): كتاب الفرائض: باب: ميراث العصبة، حديث (۲۷۳۹)، و احمد (۷۹/۱، ۱۳۱)، و الحميدى (۳۰/۱)، حديث (۵۵، ۵۶)۔ من طريق ابو اسحاق، عن الحارث، فذكره

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2021 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَعْيَانَ بَنِى الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِى الْعَلَّاتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَّقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْحَارِثِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا: حقیقی بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے سوتیلے بھائی نہیں ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس روایت کو صرف ابواسحٰق سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں، جو حارث کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

بعض اہلِ علم نے حارث کے بارے میں کلام کیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَاب مِيْرَاثِ الْبَنِيْنَ مَعَ الْبَنَاتِ

باب 6: بیٹیوں کے ساتھ بیٹوں کی وراثت

2022 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: جَاءَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِىْ وَاَنَا مَرِيْضٌ فِىْ بَنِىْ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْسِمُ مَالِىْ بَيْنَ وَلَدِىْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَىَّ شَيْئًا فَنَزَلَتْ (يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِىْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ) الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ

2022 اخرجه البخاری (۱۱۸/۱۰): كتاب المرضى: باب: عيادة المغمى عليه، حديث (۵۶۵۱)، (۵/۱۲): كتاب الفرائض. باب: قول الله تعالى: (يوصيكم الله في اولادكم) (النساء: ۱۱) ، حديث (۶۷۲۳)، (۳۰۳/۱۳): كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة: بابا: ما كان النبى صلى الله عليه وسلم سال مما لم ينزل عليه الوحى، حديث (۷۳۰۹)، و مسلم (۱۲۳۴/۳، ۱۲۳۵): كتاب الفرائض: باب: ميراث الكلالة، حديث (۱۶۱۶/۸،۷،۶،۵)، و ابوداؤد (۱۳۳/۲): كتاب الفرائض: باب: فى الكلالة، حديث (۲۸۸۶)، (۲۰۲/۲): كتاب الجنائز: باب: المشى فى العيادة، حديث (۳۰۶۹)، والنسائى (۸۷/۱): كتاب الطهارة: باب: الانتفاع بفضل الوضوء، حديث (۱۳۸)، و ابن ماجه (۴۶۲/۱): كتاب الجنائز: باب: ما جاء فى عيادة المريض، حديث (۱۴۳۶)، (۹۱۱/۲): كتاب الفرائض: باب: الكلالة، حديث (۲۷۲۸)، و احمد (۲۹۸/۳، ۳۷۳)، و البخارى فى الادب المفرد (۵۰۸)، و ابن خزيمة (۵۶/۱)، حديث (۱۰۶)، و الحميدى (۵۱۶/۲)، حديث (۱۲۲۹)، و الدارمى (۱۸۷/۱): كتاب الصلاة و الطهارة: باب: الوضوء بالماء المستعمل، من طريق محمد بن المنكدر ، فذكره

◄► حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے میں بنو سلمہ کے محلے میں بیمار تھا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اپنا مال اپنی اولاد کے درمیان کیسے تقسیم کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، تو یہ آیت نازل ہوئی:

''اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے: ایک مذکر کو دو مونث جتنا حصہ ملے گا''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ ابن عیینہ اور دیگر راویوں نے اسے محمد بن منکدر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بَاب مِيْرَاثِ الْاَخَوَاتِ

باب 7: بہنوں کی وراثت کا حکم

2023 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ

اسنادِ دیگر: مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَوَجَدَنِيْ قَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَاَتَى وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَّضُوْئِهِ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِي فِيْ مَالِيْ اَوْ كَيْفَ اَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ فَلَمْ يُجِبْنِيْ شَيْئًا وَّكَانَ لَهُ تِسْعُ اَخَوَاتٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ (يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) الْاٰيَةَ قَالَ جَابِرٌ فِيَّ نَزَلَتْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں بیمار ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لئے میرے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس حالت میں پایا کہ مجھ پر بے ہوشی طاری تھی جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ حضرات پیدل آئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے مال کے بارے میں کیا فیصلہ کروں ''راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں'' میں اپنے مال کو کس طرح تقسیم کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نو بہنیں تھیں، یہاں تک کہ وراثت سے متعلق آیت نازل ہو گئی۔

''لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں تم فرمادو! اللہ تعالیٰ کلالہ کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ فِيْ مِيْرَاثِ الْعَصَبَةِ

باب 8: عصبہ کی وراثت

2024 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: فرائض ان کے حق داروں کو دو جو باقی بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کا ہوگا۔

◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل حدیث کے طور پر منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بعض راویوں نے اِس روایت کو طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے طاؤس سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْجَدِّ

باب 9: دادا کی وراثت

2025 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ مَاتَ فَمَا لِيْ فِيْ مِيْرَاثِهٖ قَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2024۔ اخرجه البخاري (١٢/١٢): كتاب الفرائض: باب: ميراث الولد من ابيه وامه، حديث (٦٧٣٢)، و اطرافه في: (٦٧٣٥، ٦٧٣٧، ٦٧٤٦) ومسلم (١٢٣٣/٣): كتاب الفرائض: باب: الحقوا الفرائض باهلها، حديث (١٦١٥/٣،٢)، و ابوداؤد (١٣٧/٢): كتاب الفرائض: باب: في ميراث العصبة، حديث (٢٨٩٨)، وابن ماجه (٩١٥/٢): كتاب الفرائض: باب: ميراث العصبة، حديث (٢٧٤٠)، و احمد (٢٩٢/١، ٣١٣، ٣٢٥)، من طريق عبد الله بن طاوس، عن ابيه، فذكره.

2025۔ اخرجه ابوداؤد (١٣٦/٢): كتاب الفرائض: باب: ما جاء في ميراث الجد، حديث (٢٨٩٦)، و احمد (٤٢٨/٤، ٤٣٦)، من طريق همام بن يحيىٰ، عن قتادة، عن الحسن، فذكره.

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میرا بیٹا فوت ہوگیا ہے مجھے اس کی وراثت میں سے کیا ملے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں چھٹا حصہ ملے گا۔ جب وہ مڑ کر گیا تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: تمہیں دوسرا چھٹا حصہ بھی ملے گا' جب وہ مڑ کر جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا: دوسرا چھٹا حصہ تمہیں اضافی طور پر ملے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ

باب 10: دادی یا نانی کی وراثت کا حکم

2026 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ مَرَّةً قَالَ قَبِيصَةُ وقَالَ مَرَّةً رَجُلٌ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ

متنِ حدیث: قَالَ جَآئَتِ الْجَدَّةُ اُمُّ الْاُمِّ وَاُمُّ الْاَبِ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَ ابْنِي اَوِ ابْنَ بِنْتِي مَاتَ وَقَدْ اُخْبِرْتُ اَنَّ لِي فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَقًّا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ مَا اَجِدُ لَكِ فِي الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَّمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى لَكِ بِشَيْءٍ وَّسَاَسْاَلُ النَّاسَ قَالَ فَسَاَلَ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَآئَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرَى الَّتِي تُخَالِفُهَا اِلٰى عُمَرَ

قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَنِي فِيهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ اَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلٰكِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ

آثارِ صحابہ: اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا انْفَرَدَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا

◆◆ حضرت قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: دادی یا شائد نانی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میرا پوتا (راوی کو شک ہے شاید) نواسہ فوت ہوگیا ہے مجھے یہ پتا چلا ہے: اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق مجھے بھی اس میں کوئی حصہ ملے گا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بارے میں حصے کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ملا۔ میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بھی کوئی بات نہیں سنی۔ تاہم میں اس بارے میں تمہارے حق میں کوئی فیصلہ کرتا ہوں۔ میں لوگوں سے اس بارے میں دریافت کر لیتا ہوں' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی رشتہ دار خاتون کو چھٹا حصہ عطا کیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارے ہمراہ کس نے اس

2026 اخرجه مالك فى (الموطا) (۵۱۳/۲): كتاب الفرائض: باب: ميراث الجدة، حديث (٤)، و ابوداؤد (۱۳٦/۲): كتاب الفرائض: باب: في ميراث الجدة، حديث (۲۸۹٤)، و ابن ماجه (۹۰۹/۲، ۹۱۰) كتاب الفرائض: باب: ميراث الجدة، حديث (۲۷۲٤)، من طريق الزهري، قال مرة: قال قبيصة، وقال مرة: عن رجل عن قبيصة بن ذؤيب.

حدیث کوسنا ہے؟ تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی خاتون کو چھٹا حصہ دیا تھا۔ پھر ایک اور دادی یا نانی حضرت عمر کے پاس آئی۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: معمر نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس میں کچھ اضافہ نقل کیا ہے جو مجھے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یاد نہیں ہے۔ لیکن مجھے معمر کے حوالے سے یاد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: اگر تم دونوں اکٹھی ہو جاؤ تو یہ تم دونوں کو ملے گا' اور تم میں سے جو بھی اکیلی ہوگی یہ اس کو ملے گا۔

2027 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ خَرَشَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَائَتِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ تَسْاَلُهٗ مِيْرَاثَهَا قَالَ فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ شَىْءٌ وَّمَا لَكِ فِىْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَىْءٌ فَارْجِعِىْ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ فَسَاَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَاَنْفَذَهٗ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ ثُمَّ جَائَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تَسْاَلُهٗ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ مَا لَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ شَىْءٌ وَّلٰكِنْ هُوَ ذَاكَ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَهٰذَا اَحْسَنُ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

◆◆ حضرت قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: ایک دادی یا نانی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے وراثت کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تمہارے لئے کوئی حصہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بھی تمہارے لئے کچھ نہیں ہے۔ تم واپس جاؤ! میں لوگوں سے اس بارے میں دریافت کروں گا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا' تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ نے ایسی رشتہ دار خاتون کو چھٹا حصہ عطا کیا تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تمہارے علاوہ اور بھی تمہارے ساتھ کوئی اس کی گواہی دے گا' تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسی کی مانند ذکر کیا جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون رشتہ دار کے بارے میں اس حکم کو نافذ کردیا۔

پھر ایک اور دادی یا نانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے اپنی وراثت کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تمہارے لئے کوئی حصہ نہیں ہے لیکن یہ چھٹا حصہ ہے اگر تم دونوں اس میں اکٹھی ہو جاتی ہو' تو یہ تم دونوں کو ملے گا' اور اگر تم دونوں میں سے کوئی ایک بھی ہو' تو یہ اسے مل جائے گا۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ روایت ابن عیینہ کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

باب 11: باپ کی موجودگی میں دادی کی وراثت کا حکم

2028 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ فِی الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَیٌّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ وَرَّثَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَلَمْ يُوَرِّثْهَا بَعْضُهُمْ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ باپ کی موجودگی میں دادی کے بارے میں فرماتے ہیں: سب سے پہلی دادی جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹے کی موجودگی میں فیصلہ دیا تھا اسے چھٹا حصہ دیا گیا تھا جبکہ اس کا بیٹا زندہ تھا۔

ہم اس روایت کو "مرفوع" ہونے کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے میت کے باپ کی موجودگی میں میت کی دادی کو حصہ دیا ہے، جبکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے وارث قرار نہیں دیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْخَالِ

باب 12: ماموں کی وراثت

2029 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰی اَبِیْ عُبَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلٰی مَنْ لَّا مَوْلٰی لَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ كَرِبَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ اور اس کے رسول اس شخص کے مولیٰ ہیں جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اور ماموں اس کا وارث ہوگا جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

2029۔ اخرجه ابن ماجه (۲/ ۹۱۴): كتاب الفرائض: باب: ذوی الارحام، حديث (۲۷۳۷)، و احمد (۱/ ۲۸، ۴۶)، من طريق عبد الرحمن بن الحارث بن عياش بن ابی ربيعة، عن حكيم بن حكيم بن عباد، عن ابی امامة، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2030 اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ اَرْسَلَهٗ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

آ ثارِ صحابہ: وَاخْتَلَفَ فِيْهِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَرَّثَ بَعْضُهُمُ الْخَالَ وَالْخَالَةَ وَالْعَمَّةَ

مذاہب فقہاء: وَاِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ ذَهَبَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَوْرِيْثِ ذَوِى الْاَرْحَامِ
وَاَمَّا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَلَمْ يُوَرِّثْهُمْ وَجَعَلَ الْمِيْرَاثَ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ماموں اس کا وارث بنے گا جس کا اور کوئی وارث نہ ہو۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا اور اس میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ نہیں کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے بعض حضرات نے ماموں، خالہ اور پھوپھی کو وارث قرار دیا ہے۔

ذوی الارحام کو وارث قرار دینے کے بارے میں اکثر اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔

جہاں تک حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے، تو انہوں نے انہیں وارث قرار نہیں دیا ایسی صورت میں وہ مال میراث کو بیت المال میں جمع کروانے کا حکم دیتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الَّذِىْ يَمُوْتُ وَلَيْسَ لَهٗ وَارِثٌ

باب 13: جو شخص فوت ہو جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو

2031 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَّهُوَ ابْنُ وَرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا هَلْ لَهٗ مِنْ وَّارِثٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَادْفَعُوْهُ اِلٰى بَعْضِ اَهْلِ الْقَرْيَةِ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

2030۔تفرد به الترمذی و اخرجه النسائی فی (الكبرى) كما فی (التحفة) (۱۱/ ۴۲۵ ۔ ۴۲۶)۔

2031۔اخرجه ابوداؤد (۲/ ۱۳۸): كتاب الفرائض : باب : فی ميراث ذوى الارحام، حديث (۲۹۰۲)، و ابن ماجه (۲/ ۹۱۳): كتاب الفرائض : باب : ميراث الولاء، حديث (۲۷۳۳)، و احمد (۶/ ۱۳۷، ۱۸۱)۔ من طريق عبد الرحمن بن الاصبهانی، عن مجاهد بن وردان، عن عروة، فذكره۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ ایک غلام کھجور کے درخت سے گر کر فوت ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو! اس کا کوئی وارث ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کوئی نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا مال اس کی بستی والوں کو دے دو۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ فِيْ مِيْرَاثِ الْمَوْلٰى الْاَسْفَلِ

باب 14: غلام کو وراثت دینا

2032 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهُ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً اَنَّ مِيْرَاثَهُ يُجْعَلُ فِيْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص فوت ہوگیا اس کا کوئی وارث نہیں تھا صرف ایک غلام تھا جسے اس نے آزاد کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وراثت اس غلام کو دے دی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے: جب کوئی شخص فوت ہوجائے اور اس کا کوئی عصبہ رشتہ دار نہ ہو' تو اس کی وراثت بیت المال میں جمع کروادی جائے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِبْطَالِ الْمِيْرَاثِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ

باب 15: مسلمان اور کافر کے درمیان وراثت کا حکم جاری نہیں ہوگا

2033 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

2032-اخرجه ابوداؤد (۱۳۹/۲): كتاب الفرائض: باب: في ميراث ذوي الارحام، حديث (۲۹۰۵)، و ابن ماجه (۹۱۵/۲): كتاب الفرائض: باب: من لا وارث له، حديث (۲۷٤۱)، واحمد (۲۲۱/۱، ۳۵۸)، و الحميدي (۲٤۱/۱)، حديث (۵۲۳)، من طريق عمرو بن دينار، عن عوسجة، فذكره.

2033-اخرجه البخاري (٦٠٦/۷): كتاب المغازي: باب: اين ركز النبي صلى الله عليه وسلم الراية يوم الفتح، حديث (٤۲۸۳)، (۵۱/۱۲): كتاب الفرائض: باب: لا يرث المسلم الكافر، ولا الكافر المسلم، حديث (٦۷٦٤)، ومسلم (۱۲۳۳/۳): كتاب الفرائض: حديث (۱٦۱٤/۱)، و ابوداؤد (۱٤۰/۲): كتاب الفرائض: باب: هل يرث المسلم الكافر، حديث (۲۹۰۹)، و ابن ماجه (۹۱۱/۲، ۹۱۲): كتاب الفرائض: باب: ميراث اهل الاسلام من اهل الشرك، حديث (۲۷۲۹، ۲۷۳۰)، واحمد (۲۰۰/۵، ۲۰۱، ۲۰۸)، والحميدي (۲٤۸/۱)، حديث (۵٤۱)، والدارمي (۳۷۰/۲): كتاب الفرائض: باب: في ميراث اهل الشرك و اهل الاسلام، من طريق الزهري، عن علي بن الحسين، عن عمرو بن عثمان، فذكره.

الزُّهْرِيّ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ نَحْوَهٗ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَحَدِيْثُ مَالِكٍ وَّهَمٌ وَّهِمَ فِيْهِ مَالِكٌ وَّقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ فَقَالَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ عُثْمَانَ وَاَكْثَرُ اَصْحَابِ مَالِكٍ قَالُوْا عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ

توضیح راوی: وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ هُوَ مَشْهُوْرٌ مِّنْ وَّلَدِ عُثْمَانَ وَلَا يُعْرَفُ عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ مِيْرَاثِ الْمُرْتَدِّ فَجَعَلَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْمَالَ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرِثُهٗ وَرَثَتُهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

حدیثِ دیگر: وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہوگا' اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

معمر اور دیگر راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام زین العابدین کے حوالے سے عمرو بن عثمان کے حوالے سے' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت میں وہم ہے اس کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو وہم ہوا ہے۔

بعض راویوں نے اسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ بات بیان کی ہے: یہ عمرو بن عثمان سے منقول ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر شاگردوں نے اسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے عمرو بن عثمان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

عمرو بن عثمان بن عفان مشہور راوی ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔

جبکہ عمر بن عثمان نامی راوی کا ہمیں علم نہیں ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔

اہلِ علم نے مرتد شخص کی وراثت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے ایسے شخص کا مال اس کے مسلمان وارثوں کو دیا ہے۔ جبکہ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: مسلمان اس کے وارث نہیں ہوں گے۔

ان حضرات نے دلیل کے طور پر اس حدیث کو پیش کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ

باب 16: دومختلف مذاہب کے لوگ، آپس میں وارث نہیں بنیں گے

2034 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دو مذہبوں سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر صرف ابن ابی لیلیٰ کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اِبْطَالِ مِيْرَاثِ الْقَاتِلِ

باب 17: قاتل کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا

2035 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ

2035 اخرجہ ابن ماجہ (۸۸۳/۲): کتاب الدیات: باب: القاتل لا یرث، حدیث (۲٦٤٥)، (۹۱۳/۲): کتاب الفرائض: باب: میراث القاتل، حدیث (۲۷۳۵) من طریق الزہری، عن حمید بن عبد الرحمن، فذکرہ.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا يَصِحُّ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْحٰقُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ قَدْ تَرَكَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْقَاتِلَ لَا يَرِثُ كَانَ الْقَتْلُ عَمْدًا اَوْ خَطَاً وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الْقَتْلُ خَطَاً فَاِنَّهُ يَرِثُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قاتل وارث نہیں بنے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے یہ صرف اسی سند کے حوالے سے منقول ہے۔

اسحٰق بن عبداللہ نامی راوی کو اہلِ علم نے ترک کر دیا ہے جن میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل بھی کیا جاتا ہے یعنی قاتل وارث نہیں بن سکتا خواہ قتل خطا کے طور پر ہو یا عمد کے طور پر۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر قتل خطا کے طور پر ہو تو قاتل وارث بنے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ مِيْرَاثِ الْمَرْاَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

باب 18: شوہر کی دیت میں سے بیوی کو وراثت میں حصہ ملے گا

2036 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عُمَرُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا فَاَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِىُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَّرِّثِ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِىِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: دیت کی ادائیگی خاندان کے ذمے ہوگی اور کوئی بھی عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے کسی چیز کی وارث نہیں ہوگی' تو ضحاک بن سفیان کلابی نے انہیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خط میں لکھا تھا: وہ اشیم ضبابی کی اہلیہ کو ان کے شوہر کی دیت میں وارث بنائیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2036. اخرجه ابوداؤد (۱۴۴/۲): کتاب الفرائض: باب: فی المراة ترث من دية زوجها، حديث (۲۹۲۷)، و ابن ماجه (۸۸۳/۲): کتاب الديات: باب: الميراث من الدية: حديث (۲۶۴۲)، من طريق سفيان بن عيينة عن الزهری عن سعيد بن المسيب عن عمر بن الخطاب، به.

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاَمْوَالَ لِلْوَرَثَةِ وَالْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ

باب 19: وراثت وارثوں کو ملے گی اور دیت کی ادائیگی عصبہ رشتہ داروں کے ذمہ ہوگی

2037 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِىْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِىْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِىْ قُضِىَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ عَقْلَهَا عَلٰى عَصَبَتِهَا

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى يُوْنُسُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَمَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بنولحیان سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں ایک غلام یا کنیز تاوان کے طور پر ادا کرنے کا فیصلہ کیا تھا جو بچہ مردہ پیدا ہوا تھا۔ پھر جس عورت کے خلاف تاوان کی ادائیگی کا فیصلہ دیا گیا تھا اس کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا کہ اس کی وراثت اس کے بچوں اور شوہر کو ملے گی اور اس کی طرف سے دیت کی ادائیگی اس کے خاندان والوں کے ذمے لازم ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" طور پر بھی روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ مِيْرَاثِ الَّذِىْ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَىِ الرَّجُلِ

باب 20: جو شخص کسی دوسرے کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے

2038 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّوَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَوْهَبٍ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ

2037۔اخرجه البخاری (۲۵/۱۲): کتاب الفرائض: باب: میراث المراة و الزوج مع الولد و غیرہ، حدیث (۶۷۴۰)، (۲۶۳/۱۲): کتاب الدیات: باب: جنین المراة و ان العقل علی الوالد و عصبة الوالد لا علی الولد، حدیث (۶۹۰۹، ۶۹۱۰)، و مسلم (۱۳۰۹/۳): کتاب القسامة: باب: دیة الجنین، ووجوب الدیة فی قتل الخطا، حدیث (۳۵، ۱۶۸۱/۳۶)، و النسائی (۴۸/۸، ۴۹): کتاب القسامة: باب: دیة جنین المراة، حدیث (۴۸۱۸، ۴۸۲۰، ۴۸۲۱)۔من طریق سعید بن المسیب

2038۔اخرجه ابوداؤد (۱۴۲/۲): کتاب الفرائض: باب: فی الرجل مسلم علی یدی الرجل، حدیث (۲۹۱۸)، وابن ماجه (۹۱۹/۲): کتاب الفرائض: باب: الرجل یسلم علی یدی الرجل، حدیث (۲۷۵۲)، و احمد (۱۰۲/۴، ۱۰۳) والدارمی (۳۷۷/۲): کتاب الفرائض: باب: فی الرجل یوالی الرجل۔من طریق عبد اللّٰه بن موهب، عن عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز، فذکرہ

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَىْ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ

اختلاف سند: وَيُقَالُ ابْنُ مَوْهِبٍ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَقَدْ اَدْخَلَ بَعْضُهُمْ بَيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ وَّبَيْنَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَبِيْصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ وَّلَا يَصِحُّ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِيْهِ قَبِيْصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ عِنْدِىْ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ وقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْعَلُ مِيْرَاثُهُ فِىْ بَيْتِ الْمَالِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

حدیث دیگر: وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

◆◆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: وہ مشرک شخص جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیتا ہے اس کے بارے میں حکم کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی زندگی اور موت میں دیگر سب لوگوں کے مقابلے میں وہ زیادہ مستحق ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس روایت کو صرف عبداللہ بن وہب کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام ابن موہب ہے۔ انہوں نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

بعض راویوں نے عبداللہ بن وہب اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے درمیان قبیصہ بن ذویب نامی راوی کا اضافہ نقل کیا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں ہے۔

اسی کو یحییٰ بن حمزہ نے عبدالعزیز بن عمر کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں قبیصہ بن ذویب کا ذکر ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔ میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسے شخص کی وراثت کو بیت المال میں جمع کروا دیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

"ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے"۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اِبْطَالِ مِيْرَاثِ وَلَدِ الزِّنَا

باب 21: ناجائز اولاد وارث نہیں ہوگی

2039 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ

2039: اخرجه ابن ماجه (٢/٩١٧): كتاب الفرائض: باب: في ادعاء الولد، حديث (٢٧٤٥)، من طريق عمرو بن شعيب، عن ابيه، فذكره.

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لَا يَرِثُ مِنْ اَبِيْهِ

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کوئی شخص کسی آزاد عورت یا کسی کنیز کے ساتھ زنا کرے تو بچہ ولدالزنا شمار ہوگا' نہ وہ کسی کا وارث ہوگا' اور نہ کوئی اس کا وارث ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن لہیعہ کے علاوہ دیگر راویوں نے اس روایت کو عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ اپنے باپ کا وارث نہیں بن سکتا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّرِثُ الْوَلَاءَ

باب 22: کون شخص ولاء کا وارث بنے گا

2040 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَّرِثُ الْمَالَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ولاء کا وارث وہ شخص بنے گا' جو مال کا وارث ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند قوی نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَرِثُ النِّسَآءُ مِنَ الْوَلَاءِ

باب 23: خواتین' ولاء کی وارث نہیں ہوں گی

2041 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ اَبُوْ مُوْسَى الْمُسْتَمْلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ النَّصْرِيِّ عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْمَرْاَةُ تَحُوْزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيْثَ عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِىْ لَاعَنَتْ عَلَيْهِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عورت تین (قسم کے) ترکوں کی

وارث ہوتی ہے اپنے آزاد کئے ہوئے غلام کے ترکے کی' جس بچے کو اس نے اٹھا کر پالا ہو اس کی (وارث بنتی ہے) اور اس کی وہ اولاد جس کے حوالے سے اس نے اپنے شوہر کے ساتھ لعان کیا ہو۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کے محمد بن حرب سے منقول ہونے کو صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2041 اخرجه ابوداؤد (۲/۱۳۹): كتاب الفرائض: باب: ميراث ابن الملاعنة، حديث (۲۹۰۶)، و ابن ماجه (۲/۹۱۶): كتاب الفرائض: باب: تحوز المراة ثلاث مواريث، حديث (۲۷٤۲)، و احمد (۳/۱۰۶، ۴۹۰)، من طريق عبد الواحد بن عبد الله النصرى، فذكره

كِتَابُ الْوَصَايَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

وصیت کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

باب 1: ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کرنا

2042 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَّلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ اَفَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَدَعْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ فِيْهَا حَتّٰى "اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً وَّدَرَجَةً وَّلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

2042۔اخرجه مالك في (الموطا) (٧٦٣/٢): كتاب الوصية: باب: الوصية في الثلث لا تتعدى، حديث (١٤)، و البخاري (١٩٦/٣): كتاب الجنائز: باب: رثاء النبي صلى الله عليه وسلم سعد بن خولة، حديث (١٢٩٥)، ومسلم (١٢٥٠/٣، ١٢٥١): كتاب الوصية: باب: الوصية بالثلث، حديث (١٦٢٨/٥)، و ابوداؤد (١٢٥/٢): كتاب الوصايا: باب: ماجاء فيما يجوز للموصي في ماله، حديث (٢٨٦٤)، و النسائي (٢٤١/٦، ٢٤٢، ٢٤٣): كتاب الوصايا: باب: الوصية بالثلث، حديث (٣٦٢٦، ٣٦٢٧، ٣٦٢٨، ٣٦٢٩، ٣٦٣٠، ٣٦٣١)، و ابن ماجه (٩٠٣/٢، ٩٠٤): كتاب الوصايا: باب: الوصية بالثلث، حديث (٢٧٠٨)، و احمد (١٧٢/١، ١٧٣، ١٧٦، ١٧٩، ١٨٤)، والبخاري في (الادب المفرد) (٥١٧)، و الحميدي (٣٦/١)، حديث (٦٦)، و الدارمي (٤٠٧/٢): كتاب الوصايا: باب: الوصية بالثلث، وعبد بن حميد (٧٥، ...) حديث (١٣٣)، من طريق عامر بن سعد، فذكره.

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ اَنْ يُوْصِيَ بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ

عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' غزوۂ فتح مکہ کے سال میں بیمار ہو گیا اتنا بیمار ہوا کہ موت کے قریب پہنچ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے کیا میں اپنے تمام مال کی (اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے) کی وصیت کردوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں' میں نے عرض کی: اپنے دوتہائی مال کے بارے میں وصیت کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں میں نے عرض کی: نصف مال کے بارے میں کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں' میں نے عرض کی: ایک تہائی کے بارے میں کردوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک تہائی کے بارے میں کردو' ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے تم اپنے وارثوں کو خوشحال چھوڑ کر جاؤ یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں غریب چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں' تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا' یہاں تک کہ جو کچھ بھی تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے (تمہیں اس کا بھی اجر ملے گا)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنی ہجرت میں پیچھے رہ جاؤں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے بعد بھی زندہ رہو گے' اور ایسا عمل کرو گے جس کے ذریعے تم اللہ کی رضا چاہو گے' اور اس کے نتیجے میں تمہاری قدر و منزلت اور مرتبے میں اضافہ ہوگا۔ ہوسکتا ہے: تم میرے بعد بھی زندہ رہو اور بہت سے لوگ تم سے نفع حاصل کریں' اور بہت سے لوگوں کو تمہارے ذریعے نقصان حاصل ہو (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی) ''اے اللہ! میرے ساتھیوں کی ہجرت کو برقرار رکھ اور انہیں ایڑھیوں کے بل واپس نہ لوٹا''۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) لیکن سعد بن خولہ پر افسوس ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس لئے کیا کیونکہ ان کا انتقال مکہ میں ہو گیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی آدمی کو اپنے مال کے بارے میں ایک تہائی سے زیادہ وصیت کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ بعض اہل علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: ایک تہائی سے بھی کم مال کی وصیت کرے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الضِّرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ

باب 2: وصیت میں (کسی وارث کو) ضرر پہنچانا

2043 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ

ثُمَّ قَرَاَ عَلَيَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصَى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَّصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ) اِلٰى قَوْلِهِ (ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ جَابِرٍ هُوَ جَدُّ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی مرد یا کوئی عورت ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے رہتے ہیں پھر جب موت ان کے قریب آتی ہے' تو وہ وصیت میں وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے یہ آیت پڑھی۔

''وصیت کے بعد' جو کی گئی ہو' اور قرض کی ادائیگی کے بعد' کوئی نقصان پہنچائے بغیر' یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے''۔

یہ آیت یہاں تک ہے ''یہ بڑی کامیابی ہے''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

نصر بن علی جنہوں نے اسے اشعث بن جابر کے حوالے سے نقل کیا ہے یہ نصر جہضمی کے دادا ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

باب 3: وصیت کی ترغیب دینا

2044 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَّبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوْصِيْ فِيْهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ

2043۔اخرجه ابوداؤد (۲/۱۲٦، ۱۲۷): كتاب الوصايا: باب: كراهية الاضرار بالوصية، حديث (۲۸٦۷)، و ابن ماجه (۲/۹۰۲): كتاب الوصايا: باب: الحيف في الوصية، حديث (۲۷۰٤)، واحمد (۲/۲۷۸)، من طريق الاشعث بن عبد الله بن جابر، عن شهر بن حوشب، فذكره.

2044۔اخرجه مالك في (الموطا) (۲/۷٦۱): كتاب الوصايا: باب: الامر بالوصية، حديث (۱)، و البخاري (٥/٤١٩): كتاب الوصايا: باب: الوصايا، وقول النبي صلى الله عليه وسلم وصية الرجل مكتوبة عنده، حديث (۲۷۳۸)، ومسلم (۳/۱۲٤۹): كتاب الوصية، حديث (۱/۱٦۲۷)، و ابوداؤد (۲/۱۲٥): كتاب الوصايا: باب: ما جاء فيما يومر به من الوصية، حديث (۲۸٦۲)، وابن ماجه (۲/۹۰۱): كتاب الوصايا: باب: الحث على الوصية، حديث (۲٦۹۹)، و النسائي (٦/۲۳۸، ۲۳۹): كتاب الوصايا: باب: الكراهية في تاخير الوصية، حديث (۳٦۱٥، ۳٦۱٦، ۳٦۱۷)، واحمد (۲/٥۰، ٥۷، ۸۰، ۱۱۳)، والحميدي (۲/۳۰٦)، حديث (٦۹۷)، والدارمي (۲/٤۰۲): كتاب الوصايا: باب: من استحب الوصية، من طريق نافع، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◈ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس مسلمان کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کر سکتا ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل نہیں ہے: کہ دو راتیں گزر جائیں (اور اس نے وصیت نہ لکھی ہو) اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ روایت زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوْصِ

باب 4: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت نہیں کی تھی

2045 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ لِابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى اَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ اَمَرَ النَّاسَ قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ

◈ طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں میں نے کہا: لوگوں پر وصیت کیوں لازم کی گئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کا حکم کیوں دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب (پر عمل پیرا رہنے کی) وصیت کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف مالک بن مغول کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

باب 5: وارث کے لئے وصیت نہیں ہوتی

2045۔اخرجه البخاری (۴۲۰/۵): كتاب الوصايا: باب: الوصايا، و قول النبي صلى الله عليه وسلم وصية الرجل مكتوبة عنده حديث (۲۷۴۰)، وطرفاه في: (۴۴۶۰، ۵۰۲۲)، ومسلم (۱۲۵۶/۳): كتاب الوصية: باب: ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه، حديث (۱۶، ۱۶۳۴/۱۷)، و النسائي (۲۴۰/۶): كتاب الوصايا: باب: هل اوصى النبي صلى الله عليه وسلم ؟ حديث (۳۶۲۰)، و ابن ماجه (۹۰۰/۲): كتاب الوصايا: باب: هل اوصى رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ حديث (۲۶۹۶)، و احمد (۳۵۴/۴، ۳۵۵، ۳۸۱)، و الحميدي (۳۱۵/۲)، حديث (۷۲۲)، و الدارمي (۴۰۳/۲): كتاب الوصايا: باب: من لم يوص، من طريق مالك بن مغول، عن طلحة بن مصرف، فذكره

2046 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فِىْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى لِكُلِّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا ثُمَّ قَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَّالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَّالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَّالزَّعِيْمُ غَارِمٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: وَرِوَايَةُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَاَهْلِ الْحِجَازِ لَيْسَ بِذٰلِكَ فِيْمَا تَفَرَّدَ بِهٖ لِاَنَّهٗ رَوٰى عَنْهُمْ مَنَاكِيْرَ وَرِوَايَتُهٗ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ اَصَحُّ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ اَصْلَحُ حَدِيْثًا مِّنْ بَقِيَّةَ وَلِبَقِيَّةَ اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ عَنِ الثِّقَاتِ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ خُذُوْا عَنْ بَقِيَّةَ مَا حَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَاْخُذُوْا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا حَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا عَنْ غَيْرِ الثِّقَاتِ

◆◆ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے' تو وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی بچہ شوہر کا ہوگا' اور زنا کرنے والا محروم ہوگا اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا' اور جو شخص خود کو اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کرے یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کرے' تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی جو قیامت تک چلتی رہے گی۔

کوئی بھی عورت اپنے گھر سے اپنے شوہر کی مرضی کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ کھانے کی چیز بھی نہیں' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمارے اموال میں سے سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مانگی

2046- اخرجه ابوداؤد (۱۲۷/۲): كتاب الوصايا: باب: ما جاء في الوصية للوارث، حديث (۲۸۷۰)، (۳۱۹/۲): كتاب البيوع: باب: في تضمين العارية، حديث (۳۵۶۵)، وابن ماجه (۶۴۷/۱): كتاب النكاح: باب: الولد للفراش و للعاهر الحجر، حديث (۲۰۰۷)، و (۷۷۰/۲): كتاب التجارات: باب: ما للمراة من مال زوجها، حديث (۲۲۹۵)، (۸۰۱/۲، ۸۰۲): كتاب الصدقات: باب: العارية، حديث (۲۳۹۸)، (۸۰۴/۲): كتاب الصدقات: باب: الكفالة، حديث (۲۴۰۵)، (۹۰۵/۲): كتاب الوصايا: باب: لا وصية لوارث، حديث (۲۷۱۳)، واحمد (۲۶۷/۵)، من طريق شرحبيل بن مسلم الخولاني، فذكره.

ہوئی چیز' دوہنے کے لئے ادھار لئے ہوئے جانور کو واپس کیا جائے' قرض واپس کیا جائے اور ضامن اس چیز کا ذمہ دار ہوگا جس چیز کی اس نے ضمانت دی ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمرو بن خارجہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر اسناد کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔

اسماعیل بن عیاش نے اہلِ عراق اور اہلِ حجاز سے جو روایات نقل کی ہیں وہ زیادہ مستند نہیں ہیں۔ بطورِ خاص وہ روایات جنہیں نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں کیونکہ ان کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں تاہم انہوں نے اہلِ شام کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں وہ مستند ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری نے یہی بات بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے احمد بن حسن کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن عیاش نامی راوی بقیہ کے مقابلے میں زیادہ مستند روایات نقل کرتے ہیں: کیونکہ بقیہ نے ثقہ راویوں کے حوالے سے بہت سی منکر روایات نقل کی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دادمی) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے زکریا بن عدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابواسحٰق فزاری نے یہ بات بیان کی ہے: بقیہ نے ثقہ راویوں سے جو روایات نقل کی ہیں انہیں حاصل کرلو لیکن اسماعیل بن عیاش جو بھی حدیث بیان کرے خواہ وہ ثقہ راوی کے حوالے سے بیان کرے یا غیر ثقہ راوی کے حوالے سے بیان کرے اسے اختیار نہ کرو۔

2047 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلٰى نَاقَتِهٖ وَاَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَّالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ رَغْبَةً عَنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا

قَالَ: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَّا اُبَالِيْ بِحَدِيْثِ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

2047 اخرجه النسائي (٦/٢٤٧): كتاب الوصايا: باب: ابطال الوصية للوارث، حديث (٣٦٤١، ٣٦٤٢)، و ابن ماجه (٢/٩٠٥): كتاب الوصايا: باب: لا وصية لوارث، حديث (٢٧١٢)، واحمد (٤/١٨٦، ٢٣٨، ٢٣٩)، و الدارمي (٢/٢٤٤): كتاب السير: باب: في الذي ينتمي الى غير مواليه، (٢/٤١٩): كتاب الوصايا: باب: الوصية للوارث، من طريق شهر بن حوشب، عن عبد الرحمن بن غنم، فذكره.

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ فَوَثَّقَهُ وَقَالَ إِنَّمَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ ابْنُ عَوْنٍ ثُمَّ رَوَى ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر خطبہ دیا میں اس کی گردن کے نیچے کھڑا تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان گر رہا تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے اس لئے وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی اور بچہ شوہر کا ہوگا' اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔ اور جو شخص خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے' یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے' اُن سے منہ پھیرتے ہوئے' تو اُس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی اور اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔

احمد بن حسن کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں شہر بن حوشب کی نقل کردہ روایت کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے شہر بن حوشب کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اس کی توثیق کی' اور بولے: ابن عون نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے' لیکن پھر ابن عون نے ہلال بن ابوزینب کے حوالے سے شہر بن حوشب سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

باب 6: وصیت (پوری کرنے) سے پہلے قرض ادا کیا جائیگا

2048 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تُقِرُّوْنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ أَبُو عِيسٰى: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت (پوری کرنے) سے پہلے قرض ادا کرنے کا فیصلہ دیا ہے۔ جب کہ تم لوگ جو آیت تلاوت کرتے ہو اس میں وصیت کا حکم قرض سے پہلے ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) عام اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ یعنی وصیت (پوری کرنے) سے پہلے قرض

2048 اخرجه ابن ماجه (٢/٩٠٦): كتاب الوصايا: باب: الدين قبل الوصية، حديث (٢٧١٥)، (٩١٥/٢): كتاب الفرائض: باب: ميراث العصبة، حديث (٢٧٣٩)، واحمد (٧٩/١، ١٣١، ١٤٤)، و الحميدي (٣٠/١، ٣١)، حديث (٥٥، ٥٦). من طريق ابواسحاق، عن الحارث، فذكره.

ادا کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ یَتَصَدَّقُ اَوْ یَعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب 7: جو شخص مرتے وقت صدقہ کرنے کی تلقین کرے یا کوئی غلام آزاد کردے

2049 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ حَبِیْبَةَ الطَّائِیِّ قَالَ

متنِ حدیث: اَوْصٰی اِلَیَّ اَخِیْ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَالِهٖ فَلَقِیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ اِنَّ اَخِیْ اَوْصٰی اِلَیَّ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَالِهٖ فَاَیْنَ تَرٰی لِیْ وَضْعَهٗ فِی الْفُقَرَاءِ اَوِ الْمَسَاكِیْنِ اَوِ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ اَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِیْنَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :

مَثَلُ الَّذِیْ یَعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِیْ یُهْدِیْ اِذَا شَبِعَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوحبیبہ طائی بیان کرتے ہیں: میرے بھائی نے مجھے اپنے مال کے ایک حصے کے بارے میں وصیت کی۔ میری ملاقات حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے یہ کہا: میرے بھائی نے مجھے اپنے مال کے ایک حصے کے بارے میں وصیت کی ہے تو آپ میرے لئے کیا مناسب سمجھتے ہیں: میں اسے غریبوں اور مسکینوں میں یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں پر خرچ کروں؟ تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں کسی بھی شخص کو مجاہدین کے برابر نہیں سمجھتا لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مرتے ہوئے غلام کو آزاد کرے تو اس کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی شخص نے بھرے ہوئے پیٹ والے شخص کو کوئی (کھانے کی) چیز تحفے کے طور پر دی ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2050 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ

2049۔اخرجه ابوداؤد (۲/ ۴۲۰): كتاب العتق: باب: فی فضل العتق فی الصحة، حدیث (۳۹۶۸)، و النسائی (۶/ ۲۳۸): كتاب الوصایا: باب: الكراهیة فی تاخیر الوصیة، حدیث (۳۶۱۴)، واحمد (۵/ ۱۹۶، ۱۹۷)، (۶/ ۴۴۸)، و الدارمی (۲/ ۴۱۳): كتاب الوصایا: باب: من احب الوصیة ومن كره، وعبد بن حمید (۹۹)، حدیث (۲۰۲)، من طریق ابواسحاق، عن ابی حبیبة الطائی، فذكره.

2050۔اخرجه مالك فی (الموطا) (۲/ ۷۸۰، ۷۸۱): كتاب العتق و الولاء: باب مصیر الولاء لمن اعتق، حدیث (۱۷)، و البخاری (۱/ ۶۵۵): كتاب الصلاة: باب: ذكر البیع و الشراء علی المنبر فی المسجد، حدیث (۴۵۶)، و اطرافه فی: (۱۴۹۳، ۲۱۵۵، ۲۱۶۸، ۲۵۳۶، ۲۵۶۰، ۲۵۶۱، ۲۵۶۳، ۲۵۶۴، ۲۵۶۵، ۲۵۷۸، ۲۷۱۷، ۲۷۲۶، ۲۷۲۹، ۲۷۳۵، ۵۰۹۷، ۵۲۷۹، ۵۲۸۴، ۵۴۳۰، ۶۷۱۷، ۶۷۵۱، ۶۷۵۴، ۶۷۵۸، ۶۷۶۰)، ومسلم (۲/ ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳): كتاب العتق: باب: انما الولاء لمن اعتق، حدیث (۶، ۷، ۸، ۹/ ۱۵۰۴)، و ابوداؤد (۱/ ۶۷۸): كتاب الطلاق: باب: فی المملوكة تعتق و هی تحت حر او عبد، حدیث (۲۲۳۳)، (۲/ ۴۱۵): كتاب العتق: باب: فی بیع المكاتب اذا فسخت الكتابة، حدیث (۳۹۲۹، ۳۹۳۰)، و النسائی (۶/ ۱۶۴، ۱۶۵): كتاب الطلاق: باب: خیار الامة تحتق وزوجها مملوك، حدیث (۳۴۵۱، ۳۴۵۲)، (۷/ ۳۰۵، ۳۰۶): كتاب البیوع: باب: بیع المكاتب، حدیث (۴۶۵۵)، باب: المكاتب یباع قبل ان یقضی من كتابته شیئاً، حدیث (۴۶۵۶)، و ابن ماجه (۲/ ۸۴۲، ۸۴۳): كتاب العتق: باب: المكاتب، حدیث (۲۵۲۱)، و احمد (۶/ ۳۳، ۸۱، ۱۷۰، ۱۸۳، ۲۰۶، ۲۱۳، ۲۶۹، ۲۷۱)، من طریق عروة بن الزبیر، فذكره.

متن حدیث: اَنَّ بَرِيْرَةَ جَآءَتْ تَسْتَعِيْنُ عَآئِشَةَ فِىْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَآئِشَةُ ارْجِعِىْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِىَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ لِىْ وَلَاؤُكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَآءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ وَيَكُوْنَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَلْتَفْعَلْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِىْ فَاَعْتِقِىْ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَآئِشَةَ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ ان کے پاس مدد مانگنے کے لئے آئی تا کہ وہ اس کی کتابت کا معاوضہ ادا کریں کیونکہ وہ اپنی کتابت کا کچھ معاوضہ ادا نہیں کرسکتی تھی تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے کہا: تم اپنے مالک کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کرے تو میں تمہاری کتابت کا معاوضہ تمہاری طرف سے ادا کر دیتی ہوں اور تمہاری ولاء کا حق میرے پاس رہے گا۔ بریرہ نے اس بات کا تذکرہ اپنے مالک سے کیا' تو انہوں نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا انہوں نے یہ کہا: اگر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا چاہیں' تو وہ تمہاری طرف سے ادائیگی کرسکتی ہیں لیکن تمہاری ولاء کا حق ہمیں حاصل رہے گا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے خرید کر آزاد کردو' کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا:

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ اس طرح کی شرطیں عائد کرتے ہیں جس کی اجازت اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے' جو شخص کوئی ایسی شرط عائد کرے جس کی اجازت اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہ ہو' تو اسے اس کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا' اگرچہ اس نے سو مرتبہ شرط عائد کی ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی گئی ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ یعنی ولاء کا حق اس (غلام یا کنیز) کے آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

كِتَابُ الْوَلَاءِ وَالْهِبَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ولاء اور ہبہ کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

باب 1: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے

2051 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ اَوْ لِمَنْ وَّلِيَ النِّعْمَةَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا، اس کے مالکان نے ولاء کی شرط رکھی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ولاء کا حق اس کو ہوتا ہے، جو قیمت ادا کرتا ہے۔ (راوی کو شک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں) جو نعمت کا مالک ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

باب 2: ولاء کو فروخت کرنے اور ہبہ کرنے کی ممانعت

2052 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ

2052-اخرجه النسائي (٣٠٦/٧) كتاب البيوع: باب: بيع الولاء، حديث (٤٦٥٧، ٤٦٥٨، ٤٦٥٩).

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّيُرْوٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لَوَدِدْتُّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دِيْنَارٍ حِيْنَ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَذِنَ لِيْ حَتّٰى كُنْتُ اَقُوْمُ اِلَيْهِ فَاُقَبِّلُ رَاْسَهٗ وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَهْمٌ وَّهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَّالصَّحِيْحُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَتَفَرَّدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو فروخت کرنے یا ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبداللہ بن دینار کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

شعبہ' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

شعبہ فرماتے ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ عبداللہ بن دینار نے جب اس حدیث کو بیان کیا' تو وہ مجھے اجازت دیتے اور میں ان کے سامنے کھڑا ہو کر ان کے سر کو بوسہ دیتا۔

یحییٰ بن سلیم نے اس روایت کو عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور یہ وہم پر مشتمل ہے' جس کے بارے میں یحییٰ بن سلیم نامی راوی کو وہم ہوا ہے۔

صحیح روایت یہ ہے: یہ عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے' عبداللہ بن دینار کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

کئی راویوں نے اسے عبداللہ بن عمرو کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسے روایت کرنے میں عبداللہ بن دینار منفرد ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ اَوِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ

باب 3: جو شخص اپنے آپ کو آزاد کرنے والے کے علاوہ' یا اپنے حقیقی باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے منسوب کرے

2053 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا

عَلِيٌّ فَقَالَ

متن حدیث: مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةَ صَحِيفَةٌ فِيهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِّنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَّمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ ابراہیم تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس کو ہم پڑھ کے (لوگوں کو باتیں سناتے ہیں) تو ایسا نہیں ہے۔ ہمارے پاس صرف اللہ کی کتاب ہے اور یہ صحیفہ ہے جس میں اونٹوں کی دیت اور کچھ زخموں سے متعلق احکام ہیں جو شخص ایسا سمجھتا ہے وہ غلط سمجھتا ہے اور اس میں یہ بات بھی موجود ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے مدینہ منورہ ''عیر'' سے ''ثور'' تک حرم ہے جو شخص یہاں پہ کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہوگی۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔ اور اس میں یہ حکم بھی موجود ہے کہ جو شخص اپنے باپ یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہوگی اور اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی اور مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے ان کا عام فرد بھی اسے پوری کرنے کی کوشش کرے گا۔

بعض راویوں نے اسے اعمش کے حوالے سے ابراہیم تیمی کے حوالے سے حارث بن سوید کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2053۔اخرجه البخاری (۱۹۷/٤): كتاب فضائل المدينة: باب: حرم المدينة، حديث (۱۸۷۰)، (۳۱۵/٦)، كتاب الجزية و الموادعة: باب: ذمه المسلمين و جوارهم واحدة، يسعى بها ادنا هم، حديث (۳۱۷۲)، (۳۲۲، ۳۲۳): كتاب الجزية الموادعة: باب: اثم من عاهد ثم غدر، حديث (۳۱۷۹)، (٤۲/۱۲، ٤۳): كتاب الفرائض: باب: اثم من تبرا من مواليه، حديث (٦۷۵۵)، (۲۸۹/۱۳، ۲۹۰): كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة: باب: مايكره من التعمق و التنازع و الغلو في الدين و البدع، حديث (۷۳۰۰)، ومسلم (۹۹٤/۲، ۹۹۵): كتاب الحج: باب: فضل المدينة، ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، حديث (٤٦۷/ ۱۳۷۰)، (۱۱٤۷/۲): كتاب العتق: باب: تحريم تولي العتيق غير مواليه، حديث (۱۳۷۰/۲۰)، و ابوداؤد (٦۲۰/۱، ٦۲۱): كتاب المناسك: باب: في تحريم المدينة، حديث (۲۰۳٤). من طريق ابراهيم التيمي، عن ابيه، فذكره

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهٖ

باب 4: جو شخص اپنی اولاد کی نفی کردے

2054 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارُ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا اَوْرَقُ قَالَ نَعَمْ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ اَنّٰى اَتَاهَا ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ فَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوفزارہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بیوی نے ایک سیاہ فام لڑکے کو جنم دیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں' اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان کے رنگ کیا ہیں' اس نے جواب دیا: سرخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ان میں کوئی خاکستری بھی ہے اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ان میں خاکستری بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کہاں سے آ گیا' اس نے عرض کی: ہوسکتا ہے کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ہوسکتا ہے: اسے بھی (یعنی تمہارے بچے کو بھی) کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَافَةِ

باب 5: قیافہ شناسی کا بیان

2055 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

2054۔ اخرجه مسلم (۱۱۳۷/۲): كتاب اللعان، حديث (۱۸، ۱۹/۱۵۰۰)، و ابوداؤد (۶۸۷/۱): كتاب الطلاق: باب: اذا شك في الولد، حديث (۲۲۶۰)، و النسائي (۱۷۸/۶، ۱۷۹): كتاب الطلاق: باب: اذا عرض بامراته و شكت في ولده و اراد الانتفاء منه، حديث (۳۴۷۸، ۳۴۷۹، ۳۴۸۰)، و ابن ماجه (۶۴۵/۱) كتاب النكاح: باب: الرجل يشك في ولده، حديث (۲۰۰۲)، من طريق الزهري، عن سعيد بن المسيب به

2055۔ اخرجه البخاري (۵۷/۱۲): كتاب الفرائض: باب: القائف، حديث (۶۷۷۰، ۶۷۷۱)، ومسلم (۱۰۸۱/۲، ۱۰۸۲): كتاب الرضاع: باب: العمل بالحاق القائف الولد، حديث (۳۸، ۳۹، ۱۴۵۹/۴۰)، و ابوداؤد (۶۸۷/۱): كتاب الطلاق: باب: في القافة، حديث (۲۲۶۷)، والنسائي (۱۸۵/۶): كتاب الطلاق: باب: القافة، حديث (۳۴۹۳، ۳۴۹۴)، و ابن ماجه (۷۸۷/۲): كتاب الاحكام: باب: القافة، حديث (۲۳۴۹) من طريق سفيان، عن الزهري، عن عروة به

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ اَسَارِيرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَزَادَ فِيْهِ اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ مُجَزِّزًا مَرَّ عَلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَّهٰكَذَا حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ اِقَامَةِ اَمْرِ الْقَافَةِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش تھے خوشی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے پھوٹ رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں پتہ ہے؟ قیافہ شناس شخص نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھ کر کیا کہا ہے؟ اس نے کہا ہے: یہ دونوں باپ بیٹا ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان بن عیینہ نے اس روایت کو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے عروہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: کیا تمہیں پتہ نہیں ہے: قیافہ شناس زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے پاس سے گزرا ان دونوں نے اپنے سروں کو ڈھانپا ہوا تھا اور ان کے پاؤں ظاہر ہو رہے تھے' تو وہ بولا: یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں۔

یہی روایت سعید بن عبدالرحمٰن اور دیگر راویوں نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ یعنی قیافہ شناسی کے ذریعے حکم جاری کیا جا سکتا ہے۔

بَابُ فِيْ حَثِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّهَادِيْ

باب 6: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دوسرے کو ہدیہ دینے کے بارے میں ترغیب دینا

2056 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَعْشَرٍ اسْمُهٗ نَجِيْحٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَّقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو کیونکہ تحفے دل کی ناراضگی کو دور کر دیتے ہیں اور کوئی بھی عورت اپنی پڑوسن کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے خواہ وہ بکری کا پایہ (پاؤں) ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

ابومعشر نامی راوی کا نام نجیح ہے یہ بنوہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔۔

بعض اہلِ علم نے ان کے حافظے کے حوالے سے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ

باب 7: ہبہ کو واپس لینا مکروہ ہے

2057 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُكْتِبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِيْ قَيْئِهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی عطیہ دے اور پھر اسے واپس لے اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے: جب وہ کچھ کھائے اور سیر ہو جائے تو قے کر دے پھر اسے دوبارہ چاٹ لے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2058 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِيْ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَّرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِي وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِمَنْ وَّهَبَ هِبَةً اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فَلَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْمَا اَعْطٰى وَلَدَهٗ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے: وہ کوئی عطیہ دینے کے بعد اسے واپس لے سوائے والد کے جو وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے اور جو شخص کوئی عطیہ دے کر اسے واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو کچھ کھاتا ہے اور جب وہ سیر

ہوجاتا ہے تو قے کردیتا ہے اور پھر دوبارہ اس قے کو چاٹ لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص کوئی چیز ہبہ کرے اس کے لئے اسے واپس لینا جائز نہیں ہے البتہ والد کو اس بات کا حق حاصل ہے: اس نے اپنی اولاد کو جو دیا ہوا سے واپس لے سکتا ہے۔ انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

2057۔اخرجه ابوداؤد (۳۱۳/۲): كتاب البيوع: باب: الرجوع في الهبة، حديث (۳۵۳۹)، و النسائي (۲۶۵/۶): كتاب الهبة: باب: رجوع الوالد فيما يعطي ولده، حديث (۳۶۹۰)، و ابن ماجه (۷۹۵/۲): كتاب الهبات: باب: من اعطى و لده ثم رجع فيه، حديث (۲۳۷۷)، واحمد (۲۳۷/۱)، (۲۷/۲، ۸۷)۔ من طريق طاؤس، فذكره

کِتَابُ الْقَدَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

تقدیر کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّشْدِيْدِ فِی الْخَوْضِ فِی الْقَدَرِ

باب 1: تقدیر کے بارے میں بحث کرنے کی شدید ممانعت

2059 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِیْ وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَلَّا تَتَنَازَعُوْا فِيْهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِی الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ

توضیح راوی: وَصَالِحٌ الْمُرِّيُّ لَهٗ غَرَائِبُ يَنْفَرِدُ بِهَا لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت تقدیر کے موضوع پر بحث کررہے تھے نبی اکرم ﷺ غصہ میں آ گئے' یہاں تک کہ آپ کا چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا یوں جیسے انار کے دانوں کا عرق نچوڑ دیا گیا ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ یا اس لئے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا گیا ہے؟ تم سے پہلے کے لوگ اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے جب انہوں نے اس معاملے میں اختلاف کیا۔ میں تم لوگوں کو قسم دیتا ہوں' آئندہ اس بارے میں بحث نہ کرنا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو صالح مری سے منقول ہے اوران سے دیگر کئی غریب روایات منقول ہیں جنہیں نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ ان کی متابعت نہیں کی گئی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حِجَاجِ اٰدَمَ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَام

باب 2: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی بحث

2080 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتنِ حدیث: احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ مُوسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوْحِهٖ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ اٰدَمُ وَاَنْتَ مُوسَى الَّذِيْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى عَمَلٍ عَمِلْتُهٗ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ قَالَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوسٰى

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجُنْدَبٍ

وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہوگئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے حضرت آدم! آپ وہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا۔ آپ میں اپنی روح کو پھونکا اور آپ نے لوگوں کو گمراہ کروا دیا اور انہیں جنت سے نکلوا دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت آدم نے فرمایا: آپ وہی حضرت موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے لئے منتخب کیا' کیا آپ ایک ایسے عمل کے بارے میں مجھے ملامت کر رہے ہیں؟ جو میں نے کیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ہی میرے مقدر میں لکھ دیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس طرح حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو سلیمان تیمی نے اعمش سے نقل کی ہے۔

اعمش کے بعض شاگردوں نے اس روایت کو اعمش کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بعض شاگردوں نے اعمش کے حوالے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ

باب 3: بدبختی اور خوش بختی کا بیان

2061 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا نَعْمَلُ فِيْهِ اَمْرٌ مُبْتَدَعٌ اَوْ مُبْتَدَاٌ اَوْ فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ فِيْمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ وَّاَنَسٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا خیال ہے آدمی جو عمل کرتا ہے وہ نئے سرے سے ایجاد ہوتا ہے یا وہیں سے آغاز ہوتا ہے۔ یا اس کے بارے میں تقدیر طے ہو چکی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! اس بارے میں تقدیر طے ہو چکی ہے اور ہر شخص کے لئے وہ کام آسان ہوگا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے جو شخص سعادت مندوں میں سے ہوگا وہ اہلِ سعادت کے سے عمل کرے گا اور جو شخص بدبخت ہوگا وہ بدبختوں کے سے عمل کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ بن اُسید حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2062 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْكُتُ فِي الْاَرْضِ اِذْ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ عُلِمَ وَقَالَ وَكِيْعٌ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا

2061 اخرجه احمد (۲۹/۱). من طريق سالم بن عبد الله بن عمر، عن ابن عمر، فذكره، و عبد بن حميد (۳۶، ۳۷)، حديث (۲۰)، من طريق عبد الله بن دينار، عن ابن عمر، فذكره.

2062 اخرجه البخاري (۲۶۷/۳): كتاب الجنائز: باب: موعظة المحدث عند القبر، و قعود اصحابه حوله، حديث (۱۳۶۲)، واطرافه في: (۴۹۴۵، ۴۹۴۶، ۴۹۴۷، ۴۹۴۸، ۴۹۴۹، ۶۲۱۷، ۶۶۰۵، ۷۵۵۲)، ومسلم (۲۰۳۹/۴، ۲۰۴۰): كتاب القدر: باب: كيفية خلق الآدمي في بطن امه، حديث (۲۶۴۷/۷،۶)، و ابوداؤد (۶۳۴/۲، ۶۳۵): كتاب السنة: باب: في القدر، حديث (۴۶۹۴)، و ابن ماجه (۳۰/۱، ۳۱): المقدمة: باب: في القدر، حديث (۷۸)، و احمد (۸۲/۱، ۱۲۹، ۱۳۲، ۱۴۰، ۱۵۷)، و البخاري في الادب المفرد (۹۱۰)، و عبد بن حميد (۵۷، ۵۸)، حديث (۸۴)، من طريق ابوعبد الرحمن السلمي، فذكره.

اَفَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ زمین کرید رہے تھے۔ اچانک آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک شخص کے بارے میں یہ طے ہو چکا ہے۔

وکیع نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس کے لئے مقرر ہو چکا ہے: اس کا جہنم میں مخصوص ٹھکانہ کیا ہوگا۔ (یا پھر) جنت میں مخصوص ٹھکانہ کیا ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اس پر اکتفا نہ کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تم عمل کرو کیونکہ ہر شخص کے لئے وہ عمل آسان ہوتا ہے' جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيْمِ

باب 4: اعمال میں خاتمے کا اعتبار ہوتا ہے

2063 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ

متنِ حدیث: اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ فِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعٍ يَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ

توضیح راوی: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ بِعَيْنِيْ مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ

2063 اخرجه البخاري (٦/٣٥٠): كتاب ابدء الخلق: باب: ذكر الملائكة، حديث (٣٢٠٨)، و اطرافه في: (٣٣٣٢، ٦٥٩٤، ٧٤٥٤)، و مسلم (٤/٢٠٣٦): كتاب القدر: باب: كيفية خلق الادمي في بطن امه، حديث (١/٢٦٤٣)، و ابوداؤد (٢/٦٤٠): كتاب السنة: باب: في القدر، حديث (٤٧٠٨)، و ابن ماجه (١/٢٩): المقدمة، باب: في القدر، حديث (٧٦)، و احمد (١/٣٨٢، ٤١٤، ٤٣٠)، و الحميدي (١/٦٩)، حديث (١٢٦)، من طريق الاعمش، عن زيد بن وهب، فذكره

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدٍ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے آپ سچے ہیں اور آپ کی تصدیق کی گئی ہے: ہر شخص کا مادہ تخلیق اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رہتا ہے (نطفے کی شکل میں) ہوتا ہے پھر اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی شکل میں ہوتا ہے پھر اتنے ہی عرصے تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونک دیتا ہے اسے چار چیزوں کا حکم دیا جاتا ہے وہ فرشتہ اس شخص کا رزق اس کی موت اس کا عمل اور اس کا بدبخت ہونا یا خوش بخت ہونا لکھتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کوئی شخص اہلِ جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن پھر تقدیر کا لکھا غالب آ جاتا ہے اور اس کا خاتمہ اہلِ جہنم کے سے عمل پر ہوتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی شخص اہلِ جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن تقدیر کا لکھا اس پر غالب آ تا ہے اور اس کا خاتمہ اہلِ جنت کے سے عمل پر ہوتا ہے اور وہ اس (جنت) میں داخل ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔

اس کے بعد انہوں نے حسب سابق ذکر کی ہے۔ اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

احمد بن حسن کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے اپنی آنکھوں کے ذریعے یحییٰ بن سعید القطان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کو شعبہ اور ثوری نے اعمش کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

محمد بن علاء نے اس کو وکیع کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے زید کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

باب 5: ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

2064 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رَبِيْعَةَ الْبُنَانِيُّ حَدَّثَنَا

2064- اخرجه البخاری (۳/ ۲٦۰): کتاب الجنائز: باب: اللحد و الشق فی القبر، حدیث (۱۳۵۸)، واطرافه فی: (۱۳۵۹، ۱۳۸۵، ٤۷۷۵، ٦۵۹۹)، و مسلم (٤/ ۲۰٤۸): کتاب القدر: باب: معنی کل مولود یولد علی الفطرة، حدیث (۲٦۵۸/۲۳)، واحمد (۲/ ٤۱۰، ٤۸۱) من طریق ابوصالح، بنحوه

الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَی الْمِلَّةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُشَرِّكَانِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ بِهٖ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

اختلافِ روایت: وَقَالَ يُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهٗ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر پیدا ہونے والا بچہ ملت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی عیسائی یا مشرک بنا دیتے ہیں عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو اس سے پہلے فوت ہو جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے: انہوں نے کیا عمل کرنا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کو شعبہ اور دیگر راویوں نے اعمش کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: اسے فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔

اس بارے میں اسود بن سریع سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ

باب 6: تقدیر کو صرف دعا ٹال سکتی ہے

2065 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَسَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ الضُّرَيْسِ عَنْ اَبِیْ مَوْدُوْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ اَسِيْدٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَلْمَانَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ الضُّرَيْسِ

توضیح راوی: وَاَبُو مَوْدُوْدٍ اثْنَانِ اَحَدُهُمَا يُقَالُ لَهُ فِضَّةُ وَهُوَ الَّذِي رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اسْمُهُ فِضَّةُ بَصْرِيٌّ وَّالْاٰخَرُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ اَحَدُهُمَا بَصْرِيٌّ وَّالْاٰخَرُ مَدَنِيٌّ وَّكَانَا فِي عَصْرٍ وَّاحِدٍ

◆◆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تقدیر کو صرف دعا بدل سکتی ہے اور صرف نیکی ہی عمر میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف یحییٰ بن ضریس کے حوالے سے جانتے ہیں۔

''ابومودود'' نامی راوی دو ہیں' ان میں سے ایک کا نام فضہ بصری ہے اور یہ وہی راوی ہے جس نے یہ حدیث نقل کی ہے۔ اور دوسرے کا نام عبدالعزیز بن ابوسلیمان ہے۔ ان میں سے ایک بصری کا رہنے والا ہے اور دوسرا مدینہ منورہ کا رہنے والا ہے۔ البتہ یہ دونوں ایک ہی زمانے کے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اُصْبُعَيِ الرَّحْمٰنِ

باب 7: (لوگوں کے) دل' رحمان کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتے ہیں

2066 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَآءُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ اَصَحُّ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا''۔

میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو (تعلیمات) لے کر آئے اس پر بھی ایمان لائے تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف سے کوئی اندیشہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! بے شک (لوگوں کے) دل' اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتے ہیں وہ انہیں جیسے چاہے تبدیل کر سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اسی روایت کو دیگر راویوں نے اعمش کے حوالے سے 'ابوسفیان کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

بعض راویوں نے اس کو اعمش کے حوالے سے 'ابوسفیان کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

تاہم ابوسفیان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

باب 8: اللہ تعالیٰ نے اہلِ جہنم اور اہلِ جنت کے لئے کتاب لکھ دی ہے

2067 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِىْ قَبِيْلٍ عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِىْ فِىْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِىْ فِىْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَىَّ عَمَلٍ وَّاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَىَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ عَنْ اَبِىْ قَبِيْلٍ نَحْوَهٗ ·

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ قَبِيْلٍ اسْمُهٗ حُيَىُّ بْنُ هَانِئٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے دستِ مبارک میں دو تحریریں تھیں آپ نے دریافت کیا' کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ یہ دو تحریریں کس چیز سے متعلق ہیں؟ ہم نے عرض کی:

2067-اخرجه احمد (۱۶۷/۲)، من طريق شفى بن ماتم، فذكره.

نہیں! یارسول اللہ ﷺ! آپ ہی ہمیں بتائیں تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں دستِ مبارک میں موجود تحریر کے بارے میں فرمایا: یہ تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے تحریر ہے' جس میں اہلِ جنت کے نام ہیں' ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں پھر اس کے آخر میں مہر لگادی گئی ہے۔ ان میں کوئی اضافہ نہیں ہوسکتا اور کوئی کمی نہیں ہوسکتی پھر آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ میں موجود تحریر کے بارے میں فرمایا: یہ تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے تحریر ہے۔ اس میں جہنمیوں کے نام ہیں' ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں اور ان کے آخر میں بھی مہر لگادی گئی ہے ان میں بھی کوئی اضافہ نہیں ہوسکتا اور کوئی کمی نہیں ہوسکتی۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! پھر عمل کیوں کیا جائے اگر معاملہ طے ہو چکا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیدھے راستے پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی شخص کے نصیب میں اہلِ جنت کا عمل لکھ دیا گیا ہے' اگرچہ وہ کوئی بھی عمل کرے' اور جہنمی کے نصیب میں اہلِ جہنم کا عمل لکھ دیا گیا ہے' اگرچہ وہ کیسا ہی عمل کرے پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا اور ان دونوں تحریروں کو رکھ دیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے حوالے سے فارغ ہو چکا ہے۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ابوقبیل نامی راوی کا نام حیی بن ہانی ہے۔

2068 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' تو اس سے وہ عمل لیتا ہے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! وہ اس سے کیا عمل لیتا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اسے مرنے سے پہلے نیکی کرنے کی توفیق دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ

باب 9: عدویٰ' ہامہ اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں ہے

2069 سندِحدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ

2068۔ اخرجہ احمد (۳/۱۰۶، ۱۲۰، ۲۳۰)، و عبد بن حمید (۱۰ ٤)، حدیث (۱۳۹۳)، من طریق حمید، فذکرہ

2069۔ اخرجہ احمد (۱/ ٤٤٠) من طریق ابوزرعۃ بن عمرو بن جریر، قال: حدثنا صاحب لنا، فذکرہ

حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَاحِبٌ لَنَا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متن حدیث: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يُعْدِىْ شَىْءٌ شَيْئًا فَقَالَ اَعْرَابِىٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبَعِيْرُ الْجَرِبُ الْحَشَفَةُ بِذَنَبِهٖ فَتَجْرَبُ الْاِبِلُ كُلُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ وَّكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرِزْقَهَا وَمَصَائِبَهَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٍ

توضیح راوی: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيَّ الْبَصْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ يَقُوْلُ لَوْ حَلَفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ اَنِّىْ لَمْ اَرَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ

ابوزرعہ بن عمرو کہتے ہیں ہمارے ایک ساتھی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک خارش زدہ اونٹ جب دوسرے اونٹوں کے درمیان آتا ہے تو انہیں بھی خارش میں مبتلا کردیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے اونٹ کو کس نے خارش میں مبتلا کیا تھا؟ عدویٰ اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا ہے اور اس کی زندگی اس کا رزق اور اس کے مصائب مقرر کردیئے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن عمرو ثقفی بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اگر رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان مجھ سے حلف لیا جائے تو میں قسم اٹھا کر یہ بات کہوں گا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے زیادہ علم والا کوئی شخص نہیں دیکھا (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں)

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

باب 10: تقدیر پر ایمان رکھنا خواہ وہ اچھی ہو یا بری ہو

2070 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُبَادَةَ وَجَابِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ

توضیح راوی: وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُوْنٍ مُّنْكَرُ الْحَدِيْثِ

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اچھی یا بری تقدیر (یعنی وہ جیسی بھی ہو) پر ایمان نہ لے آئے اور وہ یہ بات نہ جان لے کہ اسے جو مصیبت لاحق ہوتی ہے وہ اسے ضرور لاحق ہوگی اور جو لاحق نہیں ہوتی وہ اسے کبھی لاحق نہیں ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن میمون نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عبداللہ بن میمون ''منکر الحدیث'' ہیں۔

2071 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ رِبْعِيٌّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ النَّضْرِ

وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ بَلَغَنَا اَنَّ رِبْعِيًّا لَمْ يَكْذِبْ فِي الْاِسْلَامِ كِذْبَةً

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا جب تک وہ چار چیزوں پر ایمان نہ لائے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اور وہ موت پر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لائے اور تقدیر پر ایمان لائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوداؤد نامی راوی نے شعبہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ میرے نزدیک نضر نامی راوی سے منقول اس حدیث کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

دیگر کئی راویوں نے منصور نامی راوی سے' ربعی نامی راوی کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2071۔ اخرجه ابن ماجه (۳۲/۱): المقدمة: باب: في القدر ، حديث (۸۱)، و احمد (۹۷/۱)، من طريق ربعي بن حراش، فذكره، واخرجه احمد (۱۳۳/۱)، وعبد بن حميد (۵٤)، حديث (۷۵) من طرى ربعي عن رجل ، عن علي، فذكره

جارود بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے مجھے یہ پتا چلا ہے: ربعی بن حراش نے اسلام قبول کرنے کے بعد کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّفْسَ تَمُوْتُ حَيْثُ مَا كُتِبَ لَهَا

باب 11- ہر شخص نے وہیں مرنا ہے' جو اس کے مقدر میں لکھا ہے

2072 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ عَزَّةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَلَا يُعْرَفُ لِمَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ وَّاَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت مطر بن عکامس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کی موت کسی جگہ پر لکھی ہو' تو اس جگہ پر اس بندے کے لئے کوئی کام پیدا کر دیتا ہے۔ (جس کی وجہ سے بندہ وہاں پہنچ جاتا ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوعزہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

حضرت مطر بن عکامس کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول اس حدیث کے علاوہ ہم کسی اور حدیث کے بارے میں نہیں جانتے ہیں۔

یہی روایت اور ایک سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2073 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِىْ عَزَّةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً اَوْ قَالَ بِهَا حَاجَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَزَّةَ لَهٗ صُحْبَةٌ وَّاسْمُهٗ يَسَارُ بْنُ عَبْدٍ وَّاَبُو الْمَلِيْحِ اسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ اُسَامَةَ

2072۔اخرجه احمد (٥/٢٢٧)، من طريق ابو اسحاق، فذكره

2073۔اخرجه احمد (٤/٤٢٩)، و البخاري في (الاداب المفرد) (٧٨٨)، من طريق ايوب، عن ابى المليح بن اسامة، فذكره

◈◈ حضرت ابوعزہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں فیصلہ کر دے کہ اس نے فلاں جگہ پر مرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے لئے اس جگہ پر کوئی کام پیدا کر دیتا ہے۔

راوی کو شک ہے: اس حدیث کے لفظ میں کچھ اختلاف ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

ابوعزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں ان کا نام یسار بن عبد ہے۔

ابوالملیح بن اسامہ نامی راوی کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہذلی ہے۔ ایک قول کے مطابق زید بن اسامہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تَرُدُّ الرُّقَى وَلَا الدَّوَاءُ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا

باب 12: جھاڑ پھونک اور دوائی اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں کسی چیز کو نہیں ٹال سکتے

2074 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي خُزَامَةَ عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا فَقَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي خُزَامَةَ عَنْ اَبِيهِ وَهٰذَا اَصَحُّ هٰكَذَا قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي خُزَامَةَ عَنْ اَبِيهِ

◈◈ ابن ابوخزامہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ ﷺ کا کیا خیال ہے: اگر ہم جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور اگر کوئی دوائی استعمال کرتے ہیں یا بچاؤ کا کوئی اور طریقہ اختیار کرتے ہیں تو کیا یہ چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں سے کوئی چیز ٹال سکتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بھی تقدیر کا حصہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہم اسے صرف زہری رحمۃ اللہ علیہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

دیگر راویوں نے اسے سفیان کے حوالے سے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ابوخزامہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

دیگر راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ابوخزامہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَدَرِيَّةِ

باب 13: تقدیر کے منکرین

2075 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ

2074- اخرجه ابن ماجه (۲/۱۱۳۷): كتاب الطب: باب: ما انزل الله داء الا انزل له شفاء، حديث (۳۴۳۷)، من طريق ابن ابي خزامة، عن ابيه.

وَعَلِيُّ بْنُ نِزَارٍ عَنْ نِزَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيْبٌ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نِزَارٍ عَنْ نِزَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کے دو گروہوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ ایک مرجیہ اور دوسرا قدریہ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وحضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض رویوں نے دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

2076 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

وَاَبُو الْعَوَّامِ عِمْرَانُ وَهُوَ ابْنُ دَاوُدَ الْقَطَّانُ

◆◆ مطرف بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ابن آدم کی تخلیق یوں کی گئی ہے کہ اس کے پہلو میں ننانوے ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو اُسے موت تک پہنچا دیں اور اگر وہ اسے موت تک نہیں پہنچا پائیں تو بھی آدمی بوڑھا ہو کر مر جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابوالعوام کا نام عمران ہے۔ اور یہ ابن داؤد القطان ہے۔

2075۔اخرجه ابن ماجه (١/ ٢٤): المقدمة: باب: في الايمان: حديث (٦٢)، وعبد بن حميد (٢٠١)، حديث (٥٧٩) من طريق عكرمة فذكره

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرِّضَا بِالْقَضَاءِ

باب 14: (تقدیر کے) فیصلے پر راضی رہنا

2077 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حُمَيْدٍ

توضیح راوی: وَيُقَالُ لَهُ اَيْضًا حَمَّادُ بْنُ اَبِي حُمَيْدٍ وَّهُوَ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْمَدَنِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابن آدم کی سعادت مندی میں یہ بات بھی شامل ہیں: اس فیصلے پر راضی رہے: جو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کیا ہے اور ابن آدم کی بدبختی میں یہ بات بھی شامل ہے: وہ اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کو ترک کر دے اور ابن آدم کی بدبختی میں یہ بات بھی شامل ہے: وہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو ناپسند کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف محمد بن ابی حمید کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام حماد بن ابوحمید ہے اور یہ ابوابراہیم مدنی ہیں۔

یہ اسناد محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

2078 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِي اَبُوْ صَخْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ لَهُ اِنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوْ فِي اُمَّتِي الشَّكُّ مِنْهُ خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِي اَهْلِ الْقَدَرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ صَخْرٍ اسْمُهُ حُمَيْدُ ابْنُ زِيَادٍ

◆◆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: فلاں شخص نے آپ کو سلام بھیجا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ وہ نئے عقائد قائم کرنے چلا ہے اگر تو اس نے نیا عقیدہ قائم کر لیا ہے تو تم

2078 اخرجه ابوداؤد (٢/ ٦١٤): كتاب السنة: باب: لزوم السنة، حديث (٤٦١٣)، و ابن ماجه (٢/ ١٣٥٠): كتاب الفتن: باب: الخسوف، حديث (٤٠٦١)، واحمد (٢/ ٩٠، ١٠٨، ١٣٦) من طريق ابوصخر حميد بن زياد، عن نافع، فذكره.

اسے میری طرف سے سلام کا جواب نہ دینا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میری اس آیت (راوی کو شک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں) میری اس امت میں زمین میں دھنسنا ہوگا' چہروں کا مسخ ہو جانا ہوگا اور قذف ہوگا جو تقدیر کے منکرین کے لئے ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ابوصخر نامی راوی کا نام حمید بن زیاد ہے۔

2079 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ صَخْرٍ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: يَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدَرِ

حضرت ابن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری اُمت میں (کچھ لوگوں کو) زمین میں دھنسائے جانے اور چہرے مسخ کر دیئے جانے کا عذاب ہوگا اور یہ (عذاب) تقدیر کو جھٹلانے والوں کو ہوگا۔

2080 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِى الْمَوَالِى الْمُزَنِىُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ كَانَ الزَّائِدُ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ بِذٰلِكَ مَنْ اَذَلَّ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحُرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِىْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِىْ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الْمَوَالِىْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّهٰذَا اَصَحُّ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چھ طرح کے لوگوں پر میں لعنت کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے اور ہر نبی نے اُن پر لعنت کی ہے۔ وہ یہ ہیں: اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا' اللہ کی (مقرر کردہ) تقدیر کو جھٹلانے والا' زبردستی حکومت پر قبضہ کرنے والا تاکہ وہ اُسے عزت دے جسے اللہ نے ذلیل کیا ہوا اور اُسے ذلیل کر دے جسے اللہ نے عزت عطا کی ہو' اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دینے والا' میری عترت سے متعلق اُن امور کو حلال کرنے والا جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہوا اور میری سنت کا تارک۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابوموالی نے اس روایت کو اسی طرح عبیداللہ بن عبدالرحمٰن' عمرہ' سیّدہ عائشہ

2080 تفرد به الترمذي،واخرجه الحاكم في (المستدرك) (١/٣٦)، (٤/٩٠) من طريق عبد الرحمن بن ابي الموال عن عبد الله بن موهب عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمرة عن عائشة، فذكره

صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

سفیان ثوری، حفص بن غیاث اور دیگر راویوں نے اسے عبید اللہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ درست ہے۔

2081 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ ابْنَ اَبِىْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُوْلُوْنَ فِى الْقَدَرِ قَالَ يَا بُنَىَّ اَتَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَاِ الزُّخْرُفَ قَالَ فَقَرَاْتُ (حم وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّهُ فِىْ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِىٌّ حَكِيْمٌ) فَقَالَ اَتَدْرِىْ مَا اُمُّ الْكِتَابِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهُ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَقَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْاَرْضَ فِيْهِ اِنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَفِيْهِ (تَبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ) قَالَ عَطَاءٌ فَلَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ مَا كَانَ وَصِيَّةُ اَبِيْكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ دَعَانِىْ اَبِىْ فَقَالَ لِىْ يَا بُنَىَّ اتَّقِ اللّٰهَ وَاعْلَمْ اَنَّكَ لَنْ تَتَّقِىَ اللّٰهَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ فَاِنْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ اكْتُبْ فَقَالَ مَا اَكْتُبُ قَالَ اكْتُبِ الْقَدَرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ عبدالواحد بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں مکہ مکرمہ آیا میری ملاقات عطا بن ابی رباح سے ہوئی میں نے ان سے کہا: اے ابو محمد! اہلِ بصرہ تقدیر کے بارے میں کچھ اعتراضات کرتے ہیں عطاء نے فرمایا: اے بیٹے! کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: تم سورۂ زخرف پڑھو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پڑھنا شروع کیا۔

"حٰم" اس واضح کتاب کی قسم! ہم نے اس کو عربی میں قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھ لو اور بے شک یہ لوحِ محفوظ میں ہے جو ہمارے پاس ہے یہ بلند مرتبہ اور حکمت آمیز ہے"۔

عطاء نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو یہاں ام الکتاب سے کیا مراد ہے؟ میں نے جواب دیا: خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ انہوں نے یہ فرمایا: یہ وہ کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو پیدا کرنے سے پہلے زمین کو پیدا کرنے سے پہلے لکھا تھا۔ اور اس میں یہ بات بھی موجود ہے: ابولہب تباہ و برباد ہو جائے۔

عطا نے یہ بات بیان کی ہے۔ میں حضرت ولید بن عبادہ سے ملا۔ میں نے ان سے دریافت کیا: آپ کے والد (حضرت عبادہ بن صامت) جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں انہوں نے مرتے وقت کیا نصیحت کی تھی تو انہوں نے مجھے بتایا۔ انہوں نے مجھے بلایا اور بولے: اے میرے بیٹے! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور یہ بات یاد رکھنا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو گے تو درحقیقت اس پر ایمان رکھتے ہو گے اور تم تقدیر پر مکمل طور پر ایمان رکھنا چاہے وہ اچھی ہو یا بری ہو اگر تم اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر مرے تو تم جہنمی ہو جاؤ گے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور

فرمایا: لکھو! اس نے عرض کی: اس سند کے حوالے سے میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (وہ سب) لکھ دو! جو پہلے ہو چکا ہے اور جو ابد تک ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2082 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْبَاهِلِيُّ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيرَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیر مقرر کر دی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

2083 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ مُشْرِكُوْ قُرَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُوْنَ فِى الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَىْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ مشرکین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ تقدیر کے بارے میں بحث کر رہے تھے' تو یہ آیت نازل ہوئی:

"جس دن انہیں چہروں کے بل جہنم میں گھسیٹا جائے گا' اور (کہا جائے گا) آگ کا مزہ چکھو اور بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق پیدا کیا ہے"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2082- اخرجه مسلم (٢٠٤٤/٤): كتاب القدر: باب: حجاج آدم و موسى عليهما السلام، حديث (٢٦٥٣/١٦)، و احمد (١٦٩/٢)۔

2083- اخرجه مسلم (٢٠٤٦/٤): كتاب القدر: باب: كل شئ بقدر، حديث (٢٦٥٦/١٩)، و ابن ماجه (٣٢/١): المقدمة: باب: فى القدر، حديث (٨٣)، من طريق زياد بن اسماعيل، عنه به۔

كِتَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

فتنوں کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ

باب 1: کسی بھی مسلمان کا خون تین میں سے کسی ایک وجہ سے حلال ہوتا ہے

2084 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوِ ارْتِدَادٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَّلَا فِي اِسْلَامٍ وَّلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِي

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَرَفَعَهُ وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَاَوْقَفُوْهُ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْفُوْعًا

◄◄ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے گھر سے جھانک کر ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان کا خون تین میں سے کسی ایک وجہ سے حلال ہوتا ہے۔ محصن ہونے کے باوجود زنا کرنا' اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جانا

2084۔اخرجه احمد (۶۱/۱، ۶۵، ۷۰) و ابوداؤد (۱۷۰/۴): كتاب الديات: باب: الامام يا مر بالعفو في الدم، حديث (۴۵۰۲)، و ابن ماجه (۸۴۷/۲): كتاب الحدود: باب: لا يحل دم امرئ مسلم الا في ثلاث، حديث (۲۵۳۳)، و النسائي (۹۱/۷، ۹۲): كتاب تحريم الدم: باب: ذكر ما يحل به دم المسلم، حديث (۴۰۱۹)، والدارمي (۱۷۱/۲): كتاب الحدود: باب: ما يحل به دم المسلم، من طريق سهل ابن حنيف عن عثمان بن عفان به

یا کسی شخص کو ناحق قتل کر دینا تو اس شخص کو قتل کر دیا جاتا ہے۔اللہ کی قسم! میں نے زمانہ جاہلیت میں اور زمانہ اسلام میں کبھی زنا نہیں کیا اور جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس سے اسلام قبول کیا ہے میں مرتد نہیں ہوا اور میں نے ایسے کسی شخص کا قتل نہیں کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو تو تم کس وجہ سے مجھے قتل کرنا چاہتے ہو؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس روایت کو حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر راویوں نے اسے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر راویوں کے حوالے سے' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ دِمَاؤُكُمْ وَاَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ

باب 2: جان اور مال کو قابلِ احترام قرار دینا

2085 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ اَىُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِىْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ اَلَا لَا يَجْنِىْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ مِنْ اَنْ يُّعْبَدَ فِىْ بِلَادِكُمْ هٰذِهٖ اَبَدًا وَّلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ

فى الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّحِذْيَمِ بْنِ عَمْرٍو السَّعْدِيِّ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَرَوٰى زَائِدَةُ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ نَحْوَهٗ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ

◄► سلمان بن عمرو اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آج کونسا دن ہے لوگوں نے عرض کی: حج اکبر کا دن ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری جانیں تمہارا مال اور تمہاری عزتیں آپس میں اسی طرح قابلِ احترام ہیں جس طرح یہ دن اس شہر میں قابلِ احترام ہے۔خبردار ہر شخص

2085 اخرجه احمد (٣/ ٤٢٦، ٤٩٨)، ابوداؤد (٣/ ٢٤٤)؛ كتاب البيوع؛ باب: فى وضع الربا، حديث (٣٣٣٤)، و ابن ماجه (١/ ٥٩٤)؛ كتاب النكاح؛ باب: حق المراة على الزوج، حديث (١٨٥١)، من طريق سليمان بن عمرو بن الاحوص عن ابيه به

صرف اپنا کیا ہوا بھگتے گا کوئی شخص اپنی اولاد کی طرف سے سزا نہیں بھگتے گا کوئی شخص اپنے والد کی طرف سے سزا نہیں بھگتے گا۔ خبردار شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا کہ تمہارے ان شہروں میں اس کی پوجا کی جائے تاہم تم لوگ اس کی فرمانبرداری کرو گے ان چیزوں کے بارے میں جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو گے اور وہ اس پر بھی راضی ہو جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت حذیم ابن عمرو سعدی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

زائدہ نے شبیب بن غرقدہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

ہم اس روایت کو صرف شبیب بن غرقدہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا

باب 3: کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں: وہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے دھمکائے

2086 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَاْخُذْ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا اَوْ جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدَ وَجَعْدَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ

توضیحِ راوی: وَّالسَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ لَهُ صُحْبَةٌ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ وَهُوَ غُلَامٌ وَّقُبِضَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَوَالِدُهٗ يَزِيْدُ بْنُ السَّائِبِ لَهُ اَحَادِيْثُ هُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ هُوَ ابْنُ اُخْتِ نَمِرٍ

◆◆ عبداللہ بن سائب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص مذاق کے طور پر اپنے بھائی کی لاٹھی نہ پکڑے یا پریشان کرنے کے لئے ایسا نہ کرے، جس نے اپنے بھائی کی لاٹھی اٹھائی ہو وہ اسے واپس کر دے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، سلمان بن صرد، جعدہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اس روایت کو صرف ابن ابی ذئب کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، انہوں نے بچپن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سنی ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت ان کی عمر سات برس تھی، ان کے والد حضرت یزید بن سائب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث

2086- اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) (۷۶)، حدیث (۲۳۶)، و ابوداؤد (۷۱۹/۲): کتاب الادب: باب: ما جاء فی المزاح، حدیث (۵۰۰۳)، و اخرجه عبد بن حمید (۱۶۲)، حدیث (۴۳۷)، من طریق عبد اللہ بن السائب بن یزید عن ابیه عن جده به.

منقول ہیں اور وہ بھی نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔
سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نمر کے بھانجے ہیں۔

2087 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ
متنِ حدیث: حَجَّ يَزِيْدُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ
توضیحِ راوی: فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ كَانَ مُحَمَّدُ ابْنُ يُوْسُفَ ثَبْتًا صَاحِبَ حَدِيْثٍ وَّكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ جَدَّهُ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ وَهُوَ جَدِّي مِنْ قِبَلِ اُمِّي

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' (میرے والد) حضرت یزید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شرکت کی تھی۔ میری عمر اُس وقت سات برس تھی۔

علی بن مدینی' یحیٰی بن سعید القطان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: محمد بن یوسف احادیث نقل کرنے کے حوالے سے مستند ہیں۔
حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ ان کے نانا تھے۔
محمد بن یوسف کہتے ہیں: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' وہ میرے نانا تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اِشَارَةِ الْمُسْلِمِ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ

باب 4: مسلمان کا ہتھیار کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرنا

2088 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
متنِ حدیث: مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ
فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ
حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ خَالِدِ الْحَذَّاءِ
اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَزَادَ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ قَالَ وَاَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی ہتھیار کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے' تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

2087۔اخرجه البخاری (٤/٨٥): كتاب جزاء الصيد : باب: حج الصبيان، حديث (١٨٥٨)، و اخرجه احمد (٣/٤٤٩)، من طريق محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد به.

2088۔اخرجه احمد (٢/٢٥٦، ٥٠٥)، و مسلم (٨/٥٨٥ - ابی) كتاب البر والصلة و الآداب: باب: النهي عن الاشارة بالسلاح الى مسلم، حديث (١٢٥/٢٦١٦) من طريق محمد بن سيرين عن ابی هريرة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔
خالد حذاء کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر اسے غریب قرار دیا گیا ہے۔
ایوب نامی راوی نے اس کو محمد بن سیرین کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔
تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی کیوں نہ ہو
یہی روایت اور ایک سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوْلًا

باب 5: بے نیام تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے سامنے آنا

2089 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى ابْنُ لَهِيعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ بَنَّةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدِىْ اَصَحُّ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: بے نیام تلوار کے ساتھ ایک دوسرے کے سامنے آیا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
یہ حدیث ''حسن'' ہے اور حماد بن سلمہ کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر غریب ہے۔
ابن لہیعہ نے اس حدیث کو ابوزبیر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت بنہ جہنی کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔
میرے نزدیک حماد بن سلمہ سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

2089- اخرجه احمد (۳/۳۰۰، ۳۶۰)، وابو داؤد (۲/۳۷): كتاب الجهاد: باب: في النهي ان يتعاطى السيف مسلولا حديث (۲۵۸۸)، من طريق حماد بن سلمة عن ابي الزبير عن جابر به.

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ

باب 6: جو شخص صبح کی نماز ادا کرے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے

2090 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يُتْبِعَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذِمَّتِهٖ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ جُنْدَبٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز ادا کرے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ تم سے اپنی پناہ کے بارے میں کوئی حساب نہ لے (یعنی تم اس کا خیال رکھو)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جندب اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ

باب 7: جماعت کے ساتھ رہنا

2091 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قُمْتُ فِيْكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ مَنْ اَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَائَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذٰلِكُمُ الْمُؤْمِنُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2090۔انفردبه الترمذی بروایة من اصحاب الکتب الستة امن طریق ابی هریرة، واخرجه ابن ماجه (۱۳۰۱/۲): کتب الفتن: باب: المسلمون فی ذمه الله عزوجل ، حدیث (۳۹٤٥) من طریق ابی بکر الصدیق، (۳۹٤٦)، من طریق سمرة بن جندب فذکره بنحوه

2091۔اخرجه الحمیدی (۱۹/۱، ۲۰)، حدیث (۳۲) من طریق ابن سلیمان بن یسار ، عن ابیه ، فذکره

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں اس طرح جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا تمہیں ساتھیوں کے بارے میں تلقین کرتا ہوں پھر ان کے بعد میں آنے والوں کے بارے میں پھر ان کے بعد آنے والوں کے لئے' اس کے بعد جھوٹ رواج پکڑ جائے گا' یہاں تک کہ ایک آدمی قسم اٹھا لے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی گئی ہوگی۔ ایک گواہ گواہی دے گا' لیکن اس سے گواہی طلب نہیں کی گئی ہوگی۔ خبردار کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہا نہ رہے ورنہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا۔ تم جماعت کے ساتھ رہنا اور علیحدگی سے بچنا کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور دو آدمیوں سے وہ زیادہ دور ہوتا ہے۔ جو شخص جنت کے وسط میں رہنا چاہتا ہو' وہ جماعت کے ساتھ رہے' جس شخص کو نیکی اچھی لگتی ہو' اور برائی بری لگتی ہو وہی مومن ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو محمد بن سوقہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2092 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دستِ رحمت جماعت پر ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2093 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنِي الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَّيَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ اِلَى النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَسُلَيْمَانُ الْمَدَنِيُّ هُوَ عِنْدِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَاَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَتَفْسِيْرُ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ هُمْ اَهْلُ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ وَالْحَدِيْثِ

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ ابْنَ مُعَاذٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ مَنِ الْجَمَاعَةُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ قِيْلَ لَهٗ قَدْ مَاتَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ قِيْلَ لَهٗ قَدْ مَاتَ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاَبُوْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ جَمَاعَةٌ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُوْ حَمْزَةَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَّكَانَ شَيْخًا صَالِحًا وَّاِنَّمَا قَالَ هٰذَا فِيْ حَيَاتِهٖ عِنْدَنَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو اکٹھا نہیں کرے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہی پر اکٹھا نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ کی رحمت ''جماعت'' پر ہے۔ جو شخص اس سے الگ ہوا وہ الگ ہو کر جہنم کی طرف چلا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

میرے خیال میں سلیمان مدنی نامی راوی سلیمان بن سفیان ہیں۔ امام ابوداؤد طیالسی' ابوعامر عقدی اور دیگر اہلِ علم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کے نزدیک اس روایت میں مذکور ''جماعت'' سے مراد فقہاء' علماء اور محدثین ہیں۔

جارود بن معاذ' علی بن حسن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: ''جماعت'' سے مراد کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما۔ ان سے کہا گیا یہ دونوں حضرات اب اس دنیا میں نہیں ہیں' انہوں نے فرمایا: فلاں اور فلاں صاحب (اس سے مراد ہو سکتے ہیں) ان سے کہا گیا: فلاں اور فلاں بھی انتقال کر چکے ہیں' تو عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے (اپنے زمانے کے ایک عالم کے بارے میں) فرمایا: ابوحمزہ سکری ''جماعت'' (کے مصداق لوگوں میں شامل) ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیخ ابوحمزہ (سکری) کا نام محمد بن میمون تھا۔ یہ ایک نیک بزرگ تھے۔

ہم یہ سمجھتے ہیں شیخ عبداللہ بن مبارک نے یہ بات اپنی زندگی کے حوالے سے کی تھی (یعنی ہمارے زمانے میں یہ بزرگ اس کا مصداق ہیں)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ نُزُوْلِ الْعَذَابِ اِذَا لَمْ يُغَيِّرِ الْمُنْكَرُ

باب 8: جب منکر کو ختم نہ کیا جائے' تو عذاب کا نازل ہونا

2094 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ

2094۔اخرجه ابوداؤد (۲/ ٥٢٥): كتاب الملاحم: باب: الامر و النهي حديث (٤٣٣٨)، و ابن ماجه (۲/ ۱۳۲۷): كتاب الفتن: باب: الامر بالمعروف و النهي عن المنكر، حديث (٤٠٠٥)، و احمد (۱/ ۲، ٥، ۷، ۹)، والحميدي (۱/ ۳، ٤)، حديث (۳)، و عبد بن حميد (۲۹)، حديث (۱) من طريق قيس بن ابي حازم، فذكره.

بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَئُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ نَحْوَهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّهٰكَذَا

رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ وَاَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ

◆◆ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو تم نے یہ آیت پڑھی ہے۔

''اے ایمان والو تم اپنی فکر کرو جو شخص گمراہ ہو گیا ہو وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا جبکہ تم ہدایت یافتہ ہو''

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب لوگ ظالم شخص کو دیکھیں گے اور اس کے ہاتھ نہیں روکیں گے تو عنقریب اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

دیگر راویوں نے اس روایت کو اسماعیل نامی راوی کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' جو یزید سے منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسمٰعیل نامی راوی کے حوالے سے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور بعض نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب 9: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا

2095 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِّنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ

2095- اخرجه احمد (٥/٣٨٩)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل کرے گا پھر تم اس سے دعا مانگو گے اور وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2096 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ الْاَشْهَلِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو

◆◆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جس وقت تک تم اپنے امام کو قتل نہیں کرو گے اور اپنی تلواروں سے لڑو گے نہیں۔ تمہاری دنیاوی معاملات کے نگران تمہارے بدترین لوگ ہو جائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔ ہم اسے صرف عمرو بن ابوعمرو کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2097 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِىْ يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيْهِمُ الْمُكْرَهُ قَالَ اِنَّهُمْ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا تذکرہ کیا جسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا' تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ہو سکتا ہے ان میں کچھ ایسے لوگ ہوں جو مجبوری کے عالم میں آئے ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں' ان کی نیتوں کے مطابق زندہ کیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2097 اخرجه ابن ماجه (۲/ ۱۳۵۱): كتاب الفتن: باب: جيش البيداء، حديث (٤٠٦٥)، واحمد (٦/ ٢٨٩)، من طريق نافع بن جبير، فذكره.

یہی روایت نافع بن جبیر کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَغْیِیْرِ الْمُنْكَرِ بِالْیَدِ اَوْ بِاللِّسَانِ اَوْ بِالْقَلْبِ

باب 10: منکر کو ہاتھ یا زبان یا دل کے ذریعے ختم کرنا

2098 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے (عید کے دن) مروان نے نماز سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا' تو ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے مروان سے کہا تم نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے' تو اس نے جواب دیا: اے فلاں! جس سنت کی تم تلاش میں ہو' اسے ترک کر دیا گیا ہے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک کہ پہلے شخص کا تعلق ہے' تو اس نے اپنے فرض کو ادا کر دیا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی منکر کو دیکھے وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے ختم کرے جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا وہ اسے منہ کے ذریعے کہے' جو اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو دل میں (اسے برا سمجھے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور حصہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 11: بلاعنوان

2099 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدْهِنِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فِي الْبَحْرِ

2098اخرجه مسلم (۲۹۶/۱، ۲۹۷ - نووی): كتاب الايمان: باب: بيان كون النهي عن المنكر من الايمان، حديث (۴۹/۷۸)، و ابوداؤد (۳۶۶/۱): كتاب الصلاة: باب: الخطبة يوم العيد، حديث (۱۱۴۰)، و النسائي (۱۱۱/۸، ۱۱۲): كتاب الايمان وشرائعه: باب: تفضال اهل الايمان، حديث (۵۰۰۸، ۵۰۰۹)، و ابن ماجه (۴۰۶/۱): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة العيدين، حديث (۱۲۷۵)، (۱۳۳۰/۲): كتاب الفتن: باب: الامر بالمعروف و النهي عن المنكر، حديث (۴۰۱۳)، واحمد (۱۰/۳، ۲۰، ۴۹، ۵۴، ۹۲)، من طريق قيس بن مسلم، عن طارق بن شهاب، فذكره.

2099اخرجه البخاري (۱۵۷/۵): كتاب الشركة: باب: هل يقرع في القسمة؟ و الاستهام فيه، حديث (۲۴۹۳)، وطرفه في: (۲۶۸۶)، واحمد (۲۶۸/۴، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۳)، و الحميدي (۴۰۹)، حديث (۳/۹۱۹)، من طريق عامر الشعبي، فذكره.

فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا يَصْعَدُوْنَ فَيَسْتَقُوْنَ الْمَاءَ فَيَصُبُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُوْنَ فَتُؤْذُوْنَنَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا فَاِنَّا نَنْقُبُهَا مِنْ اَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِيْ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ فَمَنَعُوْهُمْ نَجَوْا جَمِيْعًا وَّاِنْ تَرَكُوْهُمْ غَرِقُوْا جَمِيْعًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والا اور اس معاملے میں سستی کرنے والا' ان کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے' جو ایک کشتی میں سوار ہو کر سمندر میں سفر کرتے ہیں' کچھ لوگ کشتی کے اوپر والے حصے میں چلے جاتے ہیں اور کچھ لوگ نیچے والے حصے میں چلے جاتے ہیں۔ نیچے والے لوگ پانی لانے کے لئے چڑھ کر اوپر جاتے ہیں' تو وہ کچھ پانی اوپر والے لوگوں پر گرا دیتے ہیں' تو اوپر والے یہ کہتے ہیں: اب ہم تمہیں اوپر نہیں آنے دیں گے کیونکہ تم ہمیں تکلیف پہنچاتے ہیں تو نیچے والے یہ کہیں ہم کشتی کے زیریں حصے میں سوراخ کر دیتے ہیں تاکہ (سمندر سے) پانی حاصل کر لیں۔ اب اگر وہ (اوپر والے) لوگ ان کا ہاتھ پکڑ لیں گے اور انہیں روک دیں گے تو وہ سب لوگ نجات پالیں گے لیکن اگر وہ (اوپر والے) لوگ ان (نیچے والے لوگوں) کو ان کے حال پر چھوڑ دیں گے تو وہ سب لوگ غرق ہو جائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

باب 12: سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد ظالم حکمران کے سامنے حق کی بات کہنا ہے

2100 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُصْعَبٍ اَبُوْ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے عظیم جہاد ظالم حکمران کے سامنے انصاف کی بات کہنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2100- اخرجه ابوداؤد (۲/ ۵۲۷، ۵۲۸): كتاب الملاحم: باب: الامر و النهي، حديث (۴۳۴۴)، وابن ماجه (۲/ ۱۳۲۹): كتاب الفتن: باب: الامر بالمعروف و النهي عن المنكر، حديث (۴۰۱۱) من طريق محمد بن جحادة، عن عطية العوفي، فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سُؤَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فِیْ اُمَّتِهٖ

باب 13: نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کے بارے میں تین مرتبہ سوال کرنا

2101 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ یُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

متنِ حدیث: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَاَطَالَهَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّیْتَ صَلَاةً لَّمْ تَکُنْ تُصَلِّیْهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِیْهَا ثَلَاثًا فَاَعْطَانِیْ اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا یُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَیْرِهِمْ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا یُذِیْقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِیْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

◆◆ عبداللہ بن خباب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی آپ نے طویل نماز ادا کی لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آج آپ نے جس طرح نماز ادا کی تھی' آج سے پہلے اس طرح پہلے ادا نہیں کی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا ہی ہے یہ وہ نماز تھی جس میں کچھ امید بھی تھی اور کچھ خوف بھی تھا میں نے اللہ تعالیٰ سے اس میں تین سوال کیے اس نے دو مجھے عطا کر دی اور ایک کے بارے میں منع کر دیا میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ وہ میری امت کو قحط سالی کی وجہ سے ہلاک نہ کرے اس نے یہ بات مجھے عطا کر دی۔ میں نے عرض کی: وہ ان پر ان کے دشمن کو پوری طرح مسلط نہ کرے' تو اس نے مجھے یہ بھی عطا کر دیا میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ یہ ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں نہ لڑیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات قبول نہ کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

2102 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِیِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُهَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا یُهْلِکَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا یُرَدُّ

2101-اخرجه النسائي (۳/۲۱۶، ۲۱۷): كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب: احياء الليل، حديث (۱۶۳۸)، و احمد (۵/۱۰۸، ۱۰۹)، من طريق عبيد الله بن عبد الله بن الحارث بن نوفل، عن عبد الله بن خباب، فذكره

2102-اخرجه مسلم (۴/۲۲۱۵، ۲۲۱۶): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: هلاك هذه الامة بعضهم من بعض، حديث (۱۹/۲۸۸۹)، و ابوداؤد (۲/۱۹۹): كتاب الفتن و الملاحم: باب: ذكر الفتن و دلائلها، حديث (۴۲۵۲)، و ابن ماجه (۲/۱۳۰۴): كتاب الفتن: باب: ما يكون من الفتن، حديث (۳۹۵۲)، و احمد (۵/۲۷۸، ۲۸۴) من طريق ابوقلابة، عن ابي اسماء، فذكره

وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے زمین کر دی تو میں نے اس میں مشرق اور مغرب میں دیکھ لیا میری امت کی حکومت عنقریب اس حد تک پہنچ جائے گی جتنے حصے کو میرے سامنے کیا گیا تھا اور مجھے دو طرح کے خزانے عطا کئے گئے سرخ اور سفید پھر میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے سوال کیا کہ وہ قحط سالی کے ذریعے انہیں ہلاک نہ کرے اور ان کے دشمن کو ان پر مکمل طور پر مسلط نہ کرے جو انہیں سرے سے ختم کر دے تو میرے پروردگار نے ارشاد فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نے فیصلہ کر دیا ہے ایسا فیصلہ جو واپس نہیں لیا جاتا اور میں نے تمہاری امت کے حوالے سے یہ تمہیں عطا کر دیا کہ میں تمہاری امت کو قحط سالی کے ذریعے ہلاک نہیں کروں گا اور میں ان کے دشمن کو ان پر مسلط نہیں کروں گا کہ وہ ان کا سرے سے خاتمہ کر دے۔ اگر چہ دشمن تمام روئے زمین سے اکٹھا ہو کر ان کے مقابلے میں آ جائے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زمین کے تمام حصوں سے نہ آ جائے۔ البتہ یہ لوگ خود ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنا لیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي الْفِتْنَةِ

باب 14: فتنہ کے زمانے میں آدمی کیسے رہے؟

2103 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ

متنِ حدیث: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخِيفُونَهُ

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَاب عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ سیدہ ام مالک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا تذکرہ کیا اور اسے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا یہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کون شخص بہتر ہوگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی جو اپنے جانوروں میں ہو اور ان کے حق کو ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو یا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کے سر کو تھامے اور دشمن پر

2103- اخرجه احمد (٦/ ٤١٩)، من طريق طاوس، فذكره

حملہ کردے اور دشمن اس پر حملہ کردے۔

اس بارے میں سیّدہ اُمّ مبشر رضی اللہ عنہا' ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

یہ روایت اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

لیث بن ابوسلیم نے طاؤس کے حوالے سے سیّدہ ام مالک رضی اللہ عنہا سے اسے نقل کیا ہے۔

2104 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سِيمِينَ كُوشَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: تَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا اَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

قولِ امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ يَقُولُ لَا يُعْرَفُ لِزِيَادِ بْنِ سِيمِينَ كُوشَ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيثِ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ فَرَفَعَهُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَاَوْقَفَهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایسا فتنہ آئے گا' جو عربوں کو گھیر لے گا اس میں مرنے والے لوگ جہنم میں جائیں گے اس فتنے کے دوران زبان تلوار سے زیادہ تیز ہوگی۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق زیاد بن سیمین سے اس کے علاوہ کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔

اس کو حماد بن سلمہ نے لیث کے حوالے سے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اس روایت کو حماد بن زید نے لیث کے حوالے سے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي رَفْعِ الْاَمَانَةِ

باب 15: امانت کا اٹھالیا جانا

2105 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

متنِ حدیث: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ

2104۔اخرجه ابوداؤد (۲/ ۵۰۴): كتاب الفتن و الملاحم: باب: في كف اللسان، حديث (۴۲۶۵)، و ابن ماجه (۲/ ۱۳۱۲): كتاب الفتن: باب: كف اللسان في الفتنة، حديث (۳۹۶۷)، واحمد (۲/ ۲۱۱)، من طريق ليث، عن طاوس، عن زياد بن سيمين كوش، فذكره.

2105۔اخرجه البخاری (۱۱/ ۳۴۱): كتاب الرقاق: باب: رفع الامانة، حديث (۶۴۹۷)، وطرفاه في: (۷۰۸۶، ۷۲۷۶)، و مسلم (۱/ ۴۱۷۔ الابی): كتاب الايمان: باب: رفع الامانة و الايمان من بعض القلوب و عرض الفتن على القلوب، حديث (۱۴۳/۲۳۰)، و ابن ماجه (۲/ ۱۳۴۶): كتاب الفتن: باب: ذهاب الامانة، حديث (۴۰۵۳)، واحمد (۵/ ۳۸۳، ۳۸۴)، و الحميدي (۱/ ۲۱۱)، حديث (۴۴۶)، من طريق الاعمش، عن زيد بن وهب، فذكره.

الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَتْ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ اَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلٰى رِجْلِهِ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ اَحَدُهُمْ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَحَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهُ وَاَظْرَفَهُ وَاَعْقَلَهُ وَمَا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ قَالَ وَلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ فِيهِ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِيْنُهُ وَلَئِنْ كَانَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِاُبَايِعَ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو حدیثیں سنائی تھیں ان میں سے ایک ہم دیکھ چکے ہیں اور دوسری کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے ہمیں یہ بتایا تھا: امانت لوگوں کے دلوں کے اندر نازل ہوئی' پھر قرآن نازل ہوا تو انہوں نے قرآن کے ذریعے علم حاصل کیا اور سنت کے ذریعے علم حاصل کیا' پھر آپ نے ہمیں یہ بتایا کہ امانت کو اٹھالیا جائے گا ایک آدمی سویا ہوا ہوگا' تو اس کے دل سے امانت کو اٹھالیا جائے گا۔ اس کا اثر ایک داغ کی صورت میں رہ جائے گا۔ پھر وہ سوئے گا' تو اس کے دل سے امانت کو اٹھالیا جائے گا' اور اس کا اثر آبلے کے نشان کی طرح رہ جائے گا۔ جیسے تم اگر انگارے اپنے پاؤں پر لڑھکا دو تو چھالا بن جاتا ہے لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کنکری اٹھا کر اپنے پاؤں پر لڑھکا دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح ہوگی لوگ ایک دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے' لیکن ان میں سے کوئی ایک ایسا نہیں ہوگا جو امانت کو ادا کرے' یہاں تک کہ کسی آدمی کے بارے میں یہ کہا جائے گا: وہ کتنا ذہین اور تیز طرار اور کتنا عقل مند ہے' حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے جتنا ایمان موجود نہیں ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھ پر وہ زمانہ بھی آیا جب مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کی تھی کہ میں کس کے ساتھ سودا کر رہا ہوں؟ کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا دین اس کو (دھوکہ دینے سے) باز رکھتا اور اگر وہ کوئی یہودی یا عیسائی ہوتا تو سرکاری اہلکار اسے باز رکھتے لیکن آج کے دور کا جہاں تک تعلق ہے' تو میں تم لوگوں میں سے صرف فلاں فلاں شخص کے ساتھ خرید و فروخت کرتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

باب 16: تم لوگ ضرور پہلے لوگوں کے طریقوں پر عمل کرو گے

2106 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِيْ سِنَانٍ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا اَسْلِحَتَهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ

بِيَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ

فی الباب: وَّفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوواقد لیثی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب حنین کی طرف روانہ ہونے لگے تو آپ ﷺ ایک درخت کے پاس سے گزرے جو مشرکین کا تھا جس کا نام ''ذات انواط'' تھا لوگ اس پر اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ جس طرح ان لوگوں نے اپنے لئے ذات انواط کو مقرر کرلیا تھا اس طرح ہمارے لئے بھی آپ ذات انواط مقرر کر دیجئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ یہ تو اسی طرح ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے کہا تھا: وہ ان کے لئے ایک معبود مقرر فرمادیں جس طرح ان لوگوں کا معبود ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے پر ضرور عمل کرو گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَلَامِ السِّبَاعِ

باب 17: درندوں کا کلام کرنا

2107 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَتُخْبِرَهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ

توضیحِ راوی: وَالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَثَّقَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ درندے انسانوں کے ساتھ کلام نہیں کرنے لگیں گے۔ یہاں تک کہ آدمی کے چابک کی رسی اور اس کے جوتے کا تسمہ بھی اس کے ساتھ کلام کریں گے' اور اسے اس کا زانو یہ بتادے گا کہ

اس کے بعد اس کی بیوی نے کیا حرکت کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ہم اسے صرف قاسم بن فضل کے حوالے سے جانتے ہیں۔

قاسم بن فضل نامی راوی محدثین کے نزدیک ثقہ اور مامون ہیں۔

یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

باب 18: چاند کا شق ہونا

2108 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

حکم حدیث: وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم گواہ ہو جاؤ۔

اس بارے میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخَسْفِ

باب 19: زمین میں دھنس جانا

2109 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ قَالَ

2108۔اخرجه مسلم (۲۱۵۹/۴): كتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب: انشقاق القمر، حديث (۲۸۰۱).

2109۔اخرجه مسلم (۲۲۲۵/۴): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب في الايات التي تكون قبل الساعة، حديث (۲۹۰۱/۳۹)، (۲۲۲۶/۴): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، حديث (۴۰، ۲۹۰/۴۱) من طريق ابوالطفيل، عن ابي سريحة، و ابوداؤد (۵۱۷/۲): كتاب الملاحم: باب: امارات الساعة، حديث (۴۳۱۱)، و ابن ماجه (۱۳۴۱/۲): كتاب الفتن: باب: اشراط الساعة، حديث - ۴۰۴۱)، و احمد (۶/۴، ۷)، و الحميدي برقم (۸۲۷) من طريق الفرات، عن ابي الطفيل، فذكره.

متنِ حدیث: اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَّنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَرَوْا عَشْرَ اٰيَاتٍ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَالدَّابَّةَ وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ تَسُوْقُ النَّاسَ اَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُرَاتٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ الدُّخَانَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ نَحْوَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ وَالْمَسْعُوْدِيِّ سَمِعَا مِنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُرَاتٍ وَّزَادَ فِيْهِ الدَّجَّالَ اَوِ الدُّخَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ فُرَاتٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ وَالْعَاشِرَةُ اِمَّا رِيْحٌ تَطْرَحُهُمْ فِي الْبَحْرِ وَاِمَّا نُزُوْلُ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالا خانہ میں سے دیکھا ہم اس وقت قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جس وقت تک تم دس نشانیاں نہیں دیکھ لوگے سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا یاجوج ماجوج' دابۃ الارض' زمین کا تین جگہ سے دھنس جانا' ایک مرتبہ دھنسا مشرق میں ہوگا' ایک مرتبہ دھنسا مغرب میں ہوگا اور ایک مرتبہ جزیرہ عرب میں ہوگا اور وہ آگ جو عدن کے ایک گڑھے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی۔ (راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں) لوگوں کو اکٹھا کر دے گی' تو وہ ان کے ساتھ رات رہے گی جہاں وہ رات بسر کریں گے اور ان کے ساتھ دوپہر کرے گی جہاں وہ دوپہر کریں گے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں لفظ ''دھواں'' زائد ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں دجال اور دھواں کا لفظ زائد ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ لفظ زائد ہیں دسویں چیز وہ ہوا ہے' جو انہیں سمندر میں پھینک دے گی اور حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2110 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ

2110-اخرجه ابن ماجه (۱۳۵۱/۲): كتاب الفتن: باب: جيش البيداء، حديث (٤٠٦٤)، و احمد (۳۳۶، ۳۳۷) من طريق مسلمة بن صفوان، فذكره۔

اِدْرِيْسَ الْمُرْهِبِيّ عَنْ مُّسْلِمِ ابْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُوَ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ اَوْسَطُهُمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا یہ بات بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ اس گھر پر حملہ کرنے سے باز نہیں آئیں گے' یہاں تک کہ ایک لشکر اس پر حملہ کرنے کے لئے آئے گا' اور جب وہ "بیداء" کے مقام پر پہنچے گا۔ (یہاں پر راوی کو الفاظ میں شک ہے) تو ان کے ابتدائی اور آخری حصے کو دھنسا دیا جائے گا' اور درمیان والے بھی نجات نہیں پائیں گے۔ (یعنی وہ سب دھنس جائیں گے) میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے جو شخص اس بات کو ناپسند کرتا ہوں (یعنی زبردستی آیا ہو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے حساب سے (یعنی ان کی نیتوں کے حساب سے) انہیں زندہ کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2111 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا صَيْفِيُّ بْنُ رِبْعِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّقَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ تَكَلَّمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مِّنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس امت کے آخر میں زمین میں دھنسنا چہروں کا مسخ ہوجانا' آسمان سے پتھروں کی بارش (کی طرح کے عذاب) ہوں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار کردیئے جائیں گے۔ جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! جب فسق عام ہوجائے گا (تو ایسا ہی ہوگا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

عبداللہ بن عمر نامی راوی کے بارے میں یحییٰ نے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

باب 20: سورج کا مغرب سے نکلنا

2112 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ

متنِ حدیث: قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَاْذِنُ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اطْلُعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا قَالَ وَذٰلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَّحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا جب سورج غروب ہو چکا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر کیا تم جانتے کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جاتا ہے تاکہ اسے سجدہ کرنے کی اجازت مل جائے' تو (ایک دن اسے) اجازت مل جائے گی یعنی گویا اسے یہ کہا جائے گا کہ تم جہاں سے آئے ہو تم وہاں سے طلوع ہو جاؤ! تو یہ مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت بیان کی۔

''اور اس کا مخصوص راستہ ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ قرأت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ہے۔

اس بارے میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ' حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

باب 21: یاجوج ماجوج کا نکلنا

2113. سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا

2112 اخرجه البخاری (۳٤۳/٦): كتاب بدء الخلق: باب: صفة الشمس و القمر، حديث (۳۱۹۹)، و اطرافه في: (٤۸۰۲، ٤۸۰۳، ۷٤۲٤، ۷٤۳۳)، و مسلم (٤۷۲/۱، ٤۷۳ - نووی): كتاب الايمان: باب: بيان الزمن الذى لا يقبل فيه الايمان، حديث (۲۵۰، ۱۵۹/۲۵۱)، و ابوداؤد (٤۳۳/۲): كتاب الحروف و القراء ات، حديث (٤۰۰۲)، و احمد (۱٤۵/۵، ۱۵۲، ۱۵۸، ۱۷۷)، من طريق ابراهيم بن يزيد التيمى، عن ابيه، فذكره.

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ

متن حدیث: اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّوْمٍ مُّحْمَرًّا وَّجْهُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَاْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ جَوَّدَ سُفْيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ هٰكَذَا رَوَى الْحُمَيْدِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ نَحْوَ هٰذَا وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَفِظْتُ مِنَ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَرْبَعَ نِسْوَةٍ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ وَهُمَا رَبِيبَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰكَذَا رَوٰى مَعْمَرٌ وَّغَيْرُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ حَبِيبَةَ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ ابْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ

◆◆ سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرۂ مبارک سرخ تھا اور آپ لا الہ الا اللہ پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اسے پڑھا پھر ارشاد فرمایا عربوں کے لئے اس شر کی وجہ سے بربادی ہے' جو قریب آ چکی ہے۔ آج یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں سوراخ ہو گیا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی سے گول دائرے کا نشان بنا کر دکھایا۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے؟ جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! جب برائی زیادہ ہو جائے گی' تو (سب ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان نے اس روایت کو بہترین قرار دیا ہے۔

حمیدی نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی اس روایت کی سند میں چار خواتین کا نام یاد کیا ہے یعنی یہ سیّدہ زینب بنت سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' سیّدہ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

2113- اخرجه البخاری (٦/٤٤٠): كتاب احاديث الانبياء: باب: قصه يا جوج وماجوج، حديث (٣٣٤٦) واطرافه في: (٣٥٩٨، ٧٠٥٩، ٧١٣٥)، و مسلم (٤/٢٢٣٠٧، ٢٢٠٨): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: اقتراب الفتن، و فتح ردم يا جوج و ماجوج، حديث (٢/١، ٢٨٨٠)، و ابن ماجه (٢/١٣٠٥): كتاب الفتن: باب: ما يكون من الفتن، حديث (٣٩٥٣)، و احمد (٦/٤٢٨، ٤٢٩)، و الحميدي (١/١٤٧، ١٤٨)، حديث (٣٠٨)، من طريق عروة بن الزبير، عن زينب بنت ام سلمة، عن ام حبيبة فذكرته، ليس فيه: حبيبة بنت ام حبيبة.

سوتیلی صاحبزادیاں ہیں' سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے' یہ دوخواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں۔

معمر نے اس روایت کو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس کی سند میں حبیبہ نامی خاتون کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ فِي صِفَةِ الْمَارِقَةِ

باب 22: خارجی گروہ کی علامت

2114 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ ذَرٍّ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ وَصَفَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ اِنَّمَا هُمُ الْخَوَارِجُ الْحَرُوْرِيَّةُ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ آئیں گے' جن کی عمریں کم ہوں گی اور عقل نہیں ہوگی وہ قرآن کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ لفظ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا وہ سب سے بہترین (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے) اقوال بیان کریں گے' لیکن وہ دین سے یوں باہر نکل جائیں گے جیسے تیر شکار (کے پار) ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس کے علاوہ دیگر روایات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں' ان میں ان لوگوں کی صفات کا تذکرہ کیا گیا ہے: یہ وہ لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا' اور وہ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے باہر نکل جاتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں) اس سے مراد وہ خوارج ہیں جو حروری ہیں اور اسکے علاوہ دیگر خوارج ہیں۔

2114-اخرجه ابن ماجه (۵۹/۱): المقدمة: باب فی ذکر الخوارج، حدیث (۱۶۸)، و احمد (۴۰۴/۱) من طریق عاصم، عن زر، فذکرہ۔

بَابُ فِي الْاَثَرَةِ

باب 23: ترجیحی سلوک کرنا

2115 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَّلَمْ تَسْتَعْمِلْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ جس طرح آپ نے فلاں شخص کو سرکاری اہلکار مقرر کیا ہے اور آپ مجھے کیوں نہیں مقرر کرتے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد اپنے ساتھ ترجیحی سلوک دیکھو گے تو صبر سے کام لینا' یہاں تک کہ تمہاری ملاقات حوض پر مجھ سے ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2116 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً وَّاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالَ فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگ میرے بعد اپنے ساتھ ترجیحی سلوک دیکھو گے' اور کچھ ایسے امور دیکھو گے جو تمہیں ناپسند ہوں گے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم ان لوگوں کے حق ادا کرنا اور جو تمہارا حق ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا اَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

باب 24: نبی اکرم ﷺ کا اپنے اصحاب کو ان چیزوں کے بارے میں بتانا جو قیامت تک ہوں گی

2115۔اخرجه البخاری (۱٤٦/۷): كتاب مناقب الانصار: باب: قول النبی صلی الله عليه وسلم الانصار (اصبرو حتی تلقونی علی الحوض)، حديث (۳۷۹۲)، و طرفه فی : (۷۰۵۷)، و النسائی (۲۲٤/۸): كتاب آداب القضاة: باب: ترك استعمال من يحرص علی القضاء، حديث (٥۳۸۳)، و احمد (۳٥۱/٤، ۳٥۲)، من طريق شعبة، عن قتادة، عن انس، فذكره.

2116۔اخرجه البخاری (۷/۱۳): كتاب الفتن: باب قول النبی صلی الله عليه وسلم (سترون بعدی امورا تنكرونها)، حديث (۷۰٥۲)، و مسلم (۱٤۷۲/۳): كتاب الامارة: باب: وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء، الاول فالاول، حديث (٤٥/۱۸٤۳).

2117 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَكَانَ فِيمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ وَكَانَ فِيمَا قَالَ اَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهُ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ فَهِبْنَا فَكَانَ فِيمَا قَالَ اَلَا اِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ وَلَا غَدْرَةَ اَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ اِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهِ فَكَانَ فِيمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ اَلَا اِنَّ بَنِيْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّيَحْيَا مُؤْمِنًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيَا كَافِرًا وَّيَمُوْتُ كَافِرًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّيَحْيَا مُؤْمِنًا وَّيَمُوْتُ كَافِرًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيَا كَافِرًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيْءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَمِنْهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ اَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ اَلَا وَشَرُّهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ حَسَنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ السَّيِّئَ الْقَضَاءِ السَّيِّئَ الطَّلَبِ اَلَا وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنُ الْقَضَاءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ اَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ اَلَا وَاِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِيْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَمَا رَاَيْتُمْ اِلٰى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ اَوْدَاجِهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ اِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا فِيمَا مَضٰى مِنْهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ مَرْيَمَ وَاَبِيْ زَيْدِ بْنِ اَخْطَبَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَذَكَرُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ابتدائی وقت میں پڑھادی پھر آپ نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا پھر آپ نے قیامت تک واقع ہونے والی کسی چیز کو ترک نہیں کیا۔ آپ نے ہمیں اس کے بارے میں بتادیا جس نے جو یاد رکھنا تھا وہ رکھا اور جو بھولنا تھا وہ بھول گیا۔ آپ نے اس میں یہ بات ارشاد فرمائی کہ دنیا سرسبز و شاداب اور میٹھی ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں خلیفہ بنایا ہے تاکہ اس بات کو ظاہر کرے کہ تم کیا عمل کرتے ہو خبردار دنیا سے بچے رہنا اور خواتین سے بچتے رہنا اور جو باتیں ارشاد فرمائی۔ اس میں یہ بات بھی ارشاد فرمائی: خبردار کوئی بھی شخص لوگوں کے ڈر کی وجہ سے کوئی حق بات بیان کرنے سے باز نہ آئے۔

2117 اخرجه ابن ماجه (۲/۱۳۲۵) كتاب الفتن: باب: فتنة النساء، حديث (۴۰۰۰)، من طريق علي بن زيد، عن ابي نضرة.

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رٹی اللہ روپڑے پھر حضرت ابوسعید خدری رٹی اللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے کچھ چیزیں دیکھی تھیں اور ہم ان سے خوفزدہ ہو گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی: ہر غداری کرنے والے شخص کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ جو اس کی غداری کے حساب سے ہوگا اور مسلمانوں کے حکمران سے غداری کرنے سے زیادہ اور کوئی غداری نہیں ہے ایسے شخص کا جھنڈا اس کی سرین پر لگا دیا جائے گا۔

اس دن کی جو بات ہم نے یادرکھی اس میں یہ بھی تھا: اولادِ آدم کو مختلف طبقات میں پیدا کیا گیا ہے ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو مؤمن پیدا ہوتے ہیں اور مؤمن کے طور پر زندہ رہتے ہیں اور مؤمن ہونے کی حالت میں مرجاتے ہیں' ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو کافر پیدا ہوتے ہیں کفر کی حالت میں زندہ رہتے ہیں اور کفر کی حالت میں مرجاتے ہیں' ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو مؤمن پیدا ہوتے ہیں۔ مؤمن کے طور پر زندہ رہتے ہیں لیکن مرتے وقت کافر ہو جاتے ہیں' ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو کافر پیدا ہوتے ہیں کفر کی حالت میں زندہ رہتے ہیں لیکن مرتے وہ مؤمن ہوتے ہیں۔

یادرکھنا ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جن کو غصہ دیر سے آتا ہے اور ٹھنڈا جلدی ہو جاتا ہے اور ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جن کو غصہ جلدی آتا ہے اور ٹھنڈا بھی جلدی ہو جاتا ہے یہ دونوں برابر ہیں۔

یادرکھنا ان میں سے کچھ وہ لوگوں ہیں جن کو غصہ جلدی آتا ہے اور ٹھنڈا دیر سے ہوتا ہے یادرکھنا ان میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کو غصہ دیر سے آتا ہو اور ٹھنڈا جلدی ہو جاتا ہو اور یہ بھی یادرکھنا کہ ان میں سب سے برے لوگ وہ ہیں جن کو غصہ جلدی آتا ہو اور ٹھنڈا دیر سے ہوتا ہے۔

یادرکھنا ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں اور اچھے طریقے سے طلب کرتے ہیں' ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو برے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں لیکن اچھے طریقے سے طلب کرتے ہیں' ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں لیکن برے طریقے سے مطالبہ کرتے ہیں' اور یہ سب برابر ہیں اور یادرکھنا کہ ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو برے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں اور برے طریقے سے طلب کرتے ہیں اور یادرکھنا ان میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو سب سے بہتر طریقے سے ادائیگی کرتے ہوں اور اچھے طریقے سے طلب کرتے ہوں اور ان میں سب سے برے وہ ہیں جو برے طریقے سے ادائیگی کرتے ہوں اور برے طریقے سے طلب کرتے ہوں۔

یادرکھنا غصہ ابنِ آدم کے دل میں موجود ایک انگارہ ہے کیا تم نے اس کے آنکھوں کی سرخی اور رگوں کے پھولنے کو نہیں دیکھا تو جو شخص غصہ محسوس کرے وہ زمین پر لیٹ جائے۔

• حضرت ابوسعید خدری رٹی اللہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے سورج کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' کہ کچھ باقی تو نہیں رہ گیا۔ (یعنی پورا غروب ہو چکا ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزرے ہوئے زمانے کے مقابلے میں دنیا صرف اتنی باقی رہ گئی ہے جتنے گزرے ہوئے دن

کا حصہ باقی رہ گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابومریم رضی اللہ عنہ' حضرت ابوزید بن اخطب رضی اللہ عنہ' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔ان سب حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والی سب باتوں کے بارے میں انہیں بتادیا تھا۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشَّامِ

باب 25: اہلِ شام کا بیان

2118 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِي مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَاْمُرُنِيْ قَالَ هَا هُنَا وَنَحَا بِيَدِهٖ نَحْوَ الشَّامِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ معاویہ بن قرہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اہلِ شام میں خرابی آئے گی' تو تب تمہارے درمیان کوئی بھلائی نہیں رہے گی۔میری امت کے ایک گروہ کو ہمیشہ مدد حاصل ہوتی رہے گی اور جو شخص انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا' یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: علی بن مدینی نے یہ بات فرمائی ہے اس سے مراد محدثین ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن حوالہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2118 اخرجه ابن ماجه (۱/ ٤): المقدمة: باب: اتباع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (٦)، واحمد (۳/ ٤٣٦)، (٥/ ٣٤، ٣٥) من طريق شعبة، عن معاوية بن قرة، فذكره.

بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس طرف (چلے جانا) نبی اکرم ﷺ نے شام کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

باب 26: میرے بعد زمانہ کفر کی طرح ایک دوسرے کو قتل کرنا نہ شروع کر دینا

2119 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَرِيْرٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَكُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَوَاثِلَةَ وَالصُّنَابِحِيِّ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد زمانہ کفر کی طرح ایک دوسرے کو قتل کرنا نہ شروع کر دینا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جریر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت کرز بن علقمہ رضی اللہ عنہ، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ اور حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ

باب 27: ایسا فتنہ آئے گا جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے شخص سے بہتر ہوگا

2120 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِىْ وَالْمَاشِىْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِىْ قَالَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَىَّ بَيْتِىْ وَبَسَطَ يَدَهٗ اِلَىَّ لِيَقْتُلَنِىْ قَالَ كُنْ كَابْنِ اٰدَمَ

2119۔ اخرجه البخاری (٦٧٠/٣): كتاب الحج : باب: الخطبة ايام منى، حديث (١٧٣٩)، وطرفه في: (٧٠٧٩)، من طريق عكرمة، فذكره.

2120۔ اخرجه ابوداؤد (٩٩/٤ احياء التراث): كتاب الفتن والملاحم: باب: في النهي عن السعي في الفتن، حديث (٤٢٥٤)، واحمد (١٦٨/١، ١٨٥) من طريق بكير بن عبد الله، عن بسر بن سعيد، فذكره.

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَخَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ وَاَبِىْ بَكْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِىْ وَاقِدٍ وَّاَبِىْ مُوْسٰى وَخَرَشَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلاف سند: وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَّزَادَ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ رَجُلًا

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فتنے کے زمانے میں یہ بات ارشاد فرمائی: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات گواہی دے کر کہتا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عنقریب ایسا فتنہ آئے گا کہ بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا' اور کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا' اور چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ انہوں نے عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ شخص میرے گھر آ جائے اور اپنا وہ ہاتھ مجھے قتل کرنے کے لئے بڑھائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم آدم کے بیٹے کی مانند ہو جانا جو (اپنے بھائی کے ہاتھوں قتل ہو گیا تھا)۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت خرشہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو لیث بن سعد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

انہوں نے اس کی سند میں ایک شخص کا اضافہ نقل کیا ہے۔

یہی روایت حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

باب 28: عنقریب ایسا فتنہ ہوگا جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوگا

2121 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّيُمْسِىْ كَافِرًا وَّيُمْسِىْ مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ اَحَدُهُمْ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: نیک اعمال میں جلدی کرو! اس سے پہلے کہ تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنہ آ جائے جس میں آدمی صبح کے وقت مؤمن ہوگا' اور شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا اور جو شام کو

2121۔اخرجه مسلم (۱/۳۷۷ - نووی): کتاب الایمان: باب: الحث علی المبادرة بالا عمال قبل تظاهر الفتن، حدیث (۱۱۸/۱۸۶)، واحمد (۲/۳۰۳، ۳۷۲، ۵۲۳) من طریق العلاء بن عبد الرحمن، عن ابیه، فذکره

مؤمن ہوگا' تو صبح کو کافر ہو چکا ہوگا کوئی شخص دنیا کے تھوڑے سے سامان کے عوض میں اپنے ایمان کو فروخت کردے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2122 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُّوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! آج رات کتنے فتنے نازل ہوئے ہیں اور آج رات کتنے خزانے نازل ہوئے ہیں۔ کون ہے' جو حجروں میں رہنے والیوں کو بیدار کرے؟ دنیا میں لباس پہننے والی کتنی ہی عورتیں آخر میں برہنہ ہوں گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2123 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَّيُمْسِي كَافِرًا وَّيُمْسِي مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ اَقْوَامٌ دِيْنَهُمْ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنْدَبٍ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّاَبِي مُوْسٰى

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت سے پہلے کچھ ایسے فتنے ہوں گے جو تاریک رات کے ٹکڑے کی طرح ہوں گے ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا' تو شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا' اور جو شام کے وقت مؤمن ہوگا' تو صبح کے وقت کافر ہو چکا ہوگا لوگ دنیا ساز و سامان کے عوض میں اپنا دین فروخت کر دیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت جندب رضی اللہ عنہ' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2124 سندِحدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ

اختلافِ روایت: قَالَ كَانَ يَقُوْلُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّيُمْسِي كَافِرًا وَّيُمْسِي مُؤْمِنًا

2122. اخرجه البخاری (۱/ ۲۵۳): کتاب العلم: باب: العلم و العظة باللیل، حدیث (۱۱۵)، و اطرافه فی: (۱۱۲۶، ۳۵۹۹، ۵۸۴۴، ۶۲۱۸، ۷۰۶۹)، واحمد (۶/ ۲۹۷)، و الحمیدی (۱/ ۱۴۰)، حدیث (۲۹۲) عن الزهری، عن هند بنت الحارث، فذکرته،

وَيُصْبِحُ كَافِرًا قَالَ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِيْهِ وَعِرْضِهٖ وَمَالِهٖ وَيُمْسِىْ مُسْتَحِلًّا لَهٗ وَيُمْسِىْ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِيْهِ وَعِرْضِهٖ وَمَالِهٖ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَهٗ

◆◆ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے اندر یہ بات نقل کرتے ہیں: آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا' تو شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا اور جو شام کو مومن ہوگا وہ صبح کے وقت کافر ہو چکا ہوگا۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی صبح کے وقت اپنے بھائی کی جان عزت اور مال کو حرام سمجھتا ہوگا' لیکن شام کے وقت اسے حلال سمجھے گا یا شام کے وقت اپنے بھائی کی جان' عزت اور مال کو حرام سمجھتا ہوگا' تو صبح کے وقت اسے حلال سمجھتا ہوگا۔

2125 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ سَاَلَهٗ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا وَيَسْاَلُوْنَا حَقَّهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک شخص نے آپ سے سوال کیا وہ بولا: آپ کا کیا خیال ہے اگر ہم پر ایسے حکمران مقرر ہو جائیں جو ہمارا حق ادا نہ کریں' اور ہم سے اپنے حق کا تقاضا کریں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا کیونکہ ان کا فرض ان کے ذمے اور تمہارا فرض تمہارے ذمے ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْهَرْجِ وَالْعِبَادَةِ فِيْهِ

باب 29: ھرج کا بیان اور اس (زمانے میں) عبادت

2126 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ وَّرَآئِكُمْ اَيَّامًا يُّرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ

2125۔اخرجه مسلم (۱۴۷۴/۳): كتاب الامارة: باب: فى طاعة الامراء و ان منعوا الحقوق، حديث (۴۹، ۱۸۴۶/۵۰) من طريق شعبة، عن سماك بن حرب، عن علقمة بن وائل بن حجر، فذكره.

2126۔اخرجه البخارى (۱۶/۱۳): كتاب الفتن: باب: ظهور الفتن حديث (۷۰۶۳)، و طرفاه فى: (۷۰۶۴، ۷۰۶۵)، ومسلم (۲۰۵۷/۶): كتاب العلم: باب: رفع العلم و قبضه، حديث (۲۶۷۲/۱۰)، و ابن ماجه (۱۳۴۵/۲): كتاب الفتن: باب: ذهاب القرآنب و العلم، حديث (۴۰۵۰، ۴۰۵۱)، و احمد (۳۸۹/۱، ۴۰۲، ۴۰۵، ۴۵۰)، (۳۹۲/۴، ۴۰۵) من طريق الاعمش، عن شقيق، عن عبد الله، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم — الحديثد ليس فيه (ابو موسى). ومن طريق واصل، عن ابى وائل

الْقَتْلُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

حکم حدیث: وَّهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے بعد ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم کو اٹھا لیا جائے گا' اور اس میں ہرج بکثرت ہوگا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہرج کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل (وغارت گری)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2127 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَدَّهُ اِلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْعِبَادَةُ فِى الْهَرْجِ كَالْهِجْرَةِ اِلَيَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْمُعَلّٰى

◆◆ معلیٰ بن زیاد نے اس روایت کو معاویہ بن قرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "ہرج" کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی مانند ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح غریب" ہے ہم اسے صرف حماد بن زید کی معلیٰ بن زیاد نامی راوی کے حوالے سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

2128 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِىْ اُمَّتِىْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے

2127۔ اخرجه مسلم (٢٢٦٨/٤): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب فضل العبادة فى الهرج، حديث (٢٩٤٨/١٣٠)، و ابن ماجه (١٣١٩/٢): كتاب الفتن: باب: الوقوف عند الشبهات، حديث (٣٩٨٥)، واحمد (٢٥/٥)، و عبد بن حميد (١٥٣)، حديث (٤٠٣)، من طريق معاوية بن قرة، فذكره.

2128۔ اخرجه ابوداؤد (٤٩٩/٢): كتاب الفتن و الملاحم: باب: ذكر الفتن و دلائلها، حديث (٤٢٥٢)، و ابن ماجه (١٣٠٤/٢): كتاب الفتن: باب: ما يكون من الفتن، حديث (٣٩٥٢)، و احمد (٢٧٨/٥، ٢٨٤) من طريق ابوقلابة، عن ابى اسماء،

گی تو وہ تلوار قیامت تک ان سے اٹھائی نہیں جائے گی (یعنی قیامت تک ان میں قتل وغارت گری ہوتی رہے گی)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی اتِّخَاذِ سَیْفٍ مِّنْ خَشَبٍ فِی الْفِتْنَةِ

باب 30: فتنے کے زمانے میں لکڑی سے تلوار بنانا

2129 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ عُدَیْسَةَ بِنْتِ اُهْبَانَ بْنِ صَیْفِیٍّ الْغِفَارِیِّ

متنِ حدیث: قَالَتْ جَآءَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اِلٰی اَبِیْ فَدَعَاهُ اِلَی الْخُرُوْجِ مَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبِیْ اِنَّ خَلِیْلِیْ وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ اِلَیَّ اِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ اَنْ اَتَّخِذَ سَیْفًا مِّنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهٗ فَاِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهٖ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهٗ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدٍ

◆◆ عدیسہ بیان کرتی ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس آئے اور انہیں اپنے ساتھ نکلنے کی دعوت دی تو میرے والد نے ان سے کہا: میرے دوست اور آپ کے چچازاد (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا: جب لوگوں کے درمیان اختلاف ہوگا' تو میں لکڑی سے تلوار بنالوں گا وہ میں نے بنالی ہے اگر آپ چاہیں' تو میں وہ لے کر آپ کے ساتھ نکل پڑتا ہوں۔

عدیسہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں ترک کردیا۔

اس بارے میں حضرت محمد بن مسلمہ سے بھی روایت منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبداللہ بن عبید نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2130 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَیْلِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ فِی الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِیْهَا قِسِیَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِیْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِیْهَا اَجْوَافَ بُیُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

2129۔اخرجه ابن ماجه (۱۳۰۹/۲): كتاب الفتن: باب: التثبت فی الفتنة، حدیث (۳۹۶۰)، و احمد (۶۹/۵)، (۳۹۳/۶) من طریق عدیسة، فذكرته۔

2130۔اخرجه ابوداؤد (۵۰۲/۲): كتاب الفتن والملاحم: باب: النهی عن السعی فی الفتنة، حدیث (۴۲۵۹)، و ابن ماجه (۱۳۱۰/۲): كتاب الفتن: باب: التثبت فی الفتنة، حدیث (۳۹۶۱)، واحمد (۴۰۸/۴، ۴۱۶) من طریق عبد الرحمن بن ثروان، عن هزیل بن شرحبیل، فذكره۔

توضیح راوی: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ هُوَ اَبُوْ قَيْسٍ الْاَوْدِيُّ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فتنے کے زمانے کے بارے میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم کمانوں کو توڑ دینا اپنی تانتوں کو کاٹ دینا اور اپنے گھروں کے اندر بند ہو کر رہنا اور آدم (علیہ السلام) کے بیٹے کی مانند ہو جانا (جس نے اپنے بھائی پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

عبدالرحمٰن بن ثروان نامی راوی ابوقیس اودی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

باب 31: قیامت کی علامات

2131 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِي اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَآءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةٍ قَيِّمٌ وَّاحِدٌ

فِی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میرے بعد کوئی بھی تمہیں یہ حدیث نہیں سنا سکے گا۔ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ حدیث سنی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کی علامات میں یہ بات شامل ہے: علم کو اٹھا لیا جائے گا' جہالت ظاہر ہو جائے گی زنا عام ہو جائے گا' شراب پی جائے گی' خواتین زیادہ ہو جائیں گی۔ مرد کم رہ جائیں گے' یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہو گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2132 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ

متنِ حدیث: قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا الَّذِيْ

2131۔اخرجه البخاری (۱/۲۱۴): کتاب العلم: باب: رفع العلم و ظهور الجهل حدیث (۸۱) و اطرافه فی: (۵۲۳۱، ۵۵۷۷، ۶۸۰۸)، و مسلم (۴/۲۰۵۶): کتاب العلم: باب: رفع العلم و قبضه، و ظهور الجهل و الفتن، حدیث (۹/۲۶۷۱)، و احمد (۳/۹۸، ۱۷۶، ۲۷۳، ۲۸۹) و عبد بن حمید (۳۵۹)، حدیث (۱۱۹۳) من طریق قتادة، فذکره

2132۔اخرجه البخاری (۱۳/۲۲): کتاب الفتن: باب: لا یاتی زمان الا الذی بعده شر منه، حدیث (۷۰۶۸)، و احمد (۳/۱۱۷، ۱۳۲، ۱۷۷، ۱۷۹، ۲۶۱)، من طریق الزبیر بن عدی، فذکره

بَعْدَهُ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَّبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں: ہم ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان کی خدمت میں حجاج کی طرف سے کی جانے والی زیادتیوں کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: ہر سال کے بعد آنے والا سال اس سے زیادہ برا ہوگا' یہاں تک کہ تم لوگ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2133 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِى الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جاتا رہے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا گیا۔

یہ روایت پہلی کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2134 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: تَقِىءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ فَيَجِىءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِىْ مِثْلِ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِىْ وَيَجِىءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِىْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِىءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِىْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِىْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

2133-اخرجه احمد (۳/۱۰۷، ۲۰۱) و عبد بن حميد (۱۴۱۲)، حديث (۱۴۱۲)، من طريق حميد، فذكره.

2134-اخرجه مسلم (۲/۷۰۱): كتاب الزكاة: باب: الترغيب في الصدقة قبل ان لا يوجد من يقبلها، حديث (۶۲/۱۰۱۳)، من طريق محمد بن فضيل، عن ابيه، عن ابى حازم، فذكره.

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زمین اپنے خزانوں کو سونے اور چاندی کے ستونوں کی طرح اگل دے گی' تو چور آئے گا' اور کہے گا کہ اسی کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا' قاتل آئے گا' تو کہے گا اسی وجہ سے میں نے قتل کیا تھا' رشتے داری کے حقوق پامال کرنے والا آئے گا' تو کہے گا کہ اسی وجہ سے میں نے رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا تھا' پھر وہ اسے چھوڑ دیں گے' اور اس میں سے کچھ نہیں لیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 32: بلاعنوان

2135 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو قَالَ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِىُّ الْاَشْهَلِىُّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو

◆◆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک خاندانی احمق' دنیا میں سب سے زیادہ سعادت مند نہیں سمجھے جائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ہم اسے صرف عمرو بن ابوعمرو کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ عَلَامَةِ حُلُوْلِ الْمَسْخِ وَالْخَسْفِ

باب 33: (چہرے) مسخ ہو جانے (اور انسانوں کو زمین میں) دھنسائے جانے (کا عذاب قریب آ جانے) کی علامات کیا ہوں گی

2136 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِىُّ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ اَبُوْ فَضَالَةَ الشَّامِىُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِىْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ فَقِيْلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا

2135 اخرجه احمد (٥/٣٨٩)، من طريق عمرو بن ابى عمرو، عن عبد الله به.

2136 تفردبه الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر: (تحفة الاشراف) (٤٤٤/٧، ٤٤٥)، و اخرجه الخطيب البغدادى فى (تاريخ بغداد): (١٥٨/٣)، (٣٩٦/١٢).

كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَّالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَّالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَّاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ اَوْ خَسْفًا وَّمَسْخًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ غَيْرَ الْفَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ

توضیح راوی: وَالْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوَاهُ عَنْهُ وَكِيْعٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ

◆◆ حضرت علی ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب میری امت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہو جائیں گی' تو ان پر بلائیں ٹوٹ پڑیں گی' عرض ہے: یا رسول اللہ! وہ کون سی ہوں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مالِ غنیمت ذاتی دولت بن جائے گی' امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا' زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جائے گا۔ آدمی اپنی بیوی کی پیروی کرے گا' اور ماں کی نافرمانی کرے گا۔ آدمی اپنے دوست کے ساتھ بہتری کرے گا' اور باپ کے ساتھ زیادتی کرے گا' مساجد میں اونچی آواز سے باتیں کی جائیں گی' ذلیل لوگ حکمران بن جائیں گے' کسی شخص کے شر سے بچنے کے لئے اس کی عزت کی جائے گی' شراب پی جائے گی' ریشمی کپڑا پہنا جائیگا' گانا بجانے والی لڑکیاں اور گانے بجانے کا سامان حاصل کیا جائے گا' اور اس امت کے آخر میں آنے والے لوگ پہلے والوں پر لعنت کریں گے' تو اس وقت وہ انتظار کریں یا تو سرخ آندھی آئے گی یا زمین میں دھنسنے کا عذاب ہوگا یا چہرے مسخ ہو جائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے' ہم اس کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہونے کے حوالے کو صرف اسی سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

ہمارے علم کے مطابق فرج بن فضالہ کے علاوہ اور کسی نے اسے یحییٰ بن سعید سے نقل نہیں کیا ہے۔

بعض محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور اس کے حافظے کے حوالے سے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

وکیع اور دیگر ائمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

2137 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ رُمَيْحِ الْجُذَامِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَّالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَّالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَّتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهٖ

الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَّخَسْفًا وَّمَسْخًا وَّقَذْفًا وَّاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ

في الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب مال غنیمت کو ذاتی ملکیت سمجھا جانے لگے گا' اور امانت کو غنیمت سمجھا جانے لگے گا' زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے اور دین کے علاوہ دیگر علوم حاصل کئے جائیں اور آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے' اور ماں کی نافرمانی کرے وہ اپنے دوست کے ساتھ اچھا سلوک کرے' اور باپ کے ساتھ زیادتی کرے' اور مساجد میں آوازیں بلند کی جائیں اور قبیلے کا سب سے گنہگار شخص ان کا سردار اور سب سے بدترین شخص قوم کا رہنما ہو' اور اس کے شر سے بچنے کے لئے اس کی عزت کی جائے اور گانے بجانے والی لڑکیاں اور گانے بجانے کا سامان عام ہو جائے' شراب پی جائے' امت کے آخری زمانے کے لوگ پہلے کے لوگوں کو برا کہنا شروع کر دیں تو ان لوگوں کو اس وقت سرخ آندھی' زلزلے' زمین میں دھنسنے' چہرے مسخ ہو جانے یا آسمان سے پتھر نازل ہونے کا انتظار کرنا چاہیے' یہ نشانیاں اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی ہار کا دھاگہ ٹوٹ جائے (تو دانے بکھر جاتے ہیں)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2138 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَتٰى ذَاكَ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس امت میں زمین میں دھنسنے' چہرے مسخ ہو جانے اور آسمان سے پتھر برسائے جانے کا (عذاب ہوگا) مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کب ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گانے والی عورتوں اور گانے کے آلات کا رواج ہو جائے گا' اور شراب (عام) پی جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت اعمش سے بھی عبدالرحمٰن بن سابط کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔ یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى

باب 34: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''مجھے اور قیامت کو ان دو (انگلیوں) کی طرح بھیجا گیا ہے'' یعنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی

2139 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ الْاَسَدِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَرْحَبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: بُعِثْتُ فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ لِاُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں اور قیامت ایک ساتھ مبعوث کئے گئے ہیں۔ لیکن میں اس سے اس طرح پہلے ہوں جیسے یہ انگلی اس سے پہلے ہے نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت مستور بن شداد کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر غریب ہے۔ ہم اسے صرف اس سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

2140 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ اَبُوْ دَاوٗدَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَمَا فَضَّلَ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے۔

ابوداؤد نامی راوی نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتایا ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر کیا

2140 اخرجه احمد (۳/۱۲۳، ۱۳۰، ۲۷۴)، و عبد بن حميد (۳۵۳)، (۱۱۶۷)، و اخرجه مسلم (۹/۳۱۴ - نووی) كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب قرب الساعة، حديث (۱۳۴/ ۲۹۵۱)، من طريق شعبة عن قتادة عن انس به و اخرجه البخاری (۱۱/۳۵۵) كتاب الرقاق: باب: قول النبی صلی الله عليه وسلم - حديث (۶۵۰۴) من طريق شعبة عن قتادة و ابی التياح عن انس۔

فضیلت حاصل ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قِتَالِ التُّرْكِ

باب 35: تُرکوں کے ساتھ جنگ کرنا

2141 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ وَمُعَاوِيَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم اس قوم کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے جن کے جوتے بالوں سے بنے ہوتے ہیں اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس قوم کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح چپٹے ہوتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا ذَهَبَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ

باب 36: جب کسریٰ رخصت ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا

2142 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2141۔اخرجه البخاری (۱۲۳/۶): کتاب الجهاد و السیر: باب: قتال الذین ینتعلون الشعر، حدیث (۲۹۲۹)، و مسلم (۲۶۲/۹ - نووی) کتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل، حدیث (۶۲ - ۲۹۱۲)، و ابوداؤد (۵۱۵/۲): کتاب الملاحم: باب: فی قتال الترک، حدیث (۴۳۰۴)، و ابن ماجه (۱۳۷۱/۲): کتاب الفتن: باب الترک: حدیث (۴۰۹۶)، و اخرجه احمد (۲۳۹/۲، ۲۷۱) و الحمیدی (۴۶۹/۲) حدیث (۱۱۰۰)، من طریق الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة به۔

2142۔اخرجه البخاری (۷۲۳/۶): کتاب المناقب: باب: علامات النبوة، حدیث (۳۶۱۸)، و مسلم (۲۶۷/۹ - نووی) کتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل، حدیث (۷۵ - ۲۹۱۸)، و اخرجه احمد (۲۳۳/۲، ۲۴۰، ۲۷۱) و الحمیدی (۳۶۷/۲) حدیث (۱۹۰۴)، من طریق الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریره به۔

متن حدیث: إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا' تو اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہیں ہوگا۔ جب قیصر ہلاک ہو جائے گا' تو اس کے بعد کوئی دوسرا قیصر نہیں ہوگا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' ان دونوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیے جائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

باب 37: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک حجاز کی سمت سے آگ نہیں نکلے گی

2143 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِىُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ نَّحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ ذَرٍّ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حضرموت سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حضرموت کے سمندر کی طرف سے قیامت سے پہلے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کر دے گی' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شام چلے جانا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ كَذَّابُوْنَ

باب 38: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کذاب ظاہر نہیں ہوں گے

2143 اخرجه احمد (۲/۸، ۵۳، ۶۹، ۹۹، ۱۱۹)، من طريق سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه به

2144 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْبَعِثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◈ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کذاب اور فریب دینے والے لوگ' جو تقریباً تیس ہوں گے' ظاہر نہیں ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ کہے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔
یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2145 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى يَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ وَّاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◈ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبائل مشرکین کے ساتھ مل نہیں جائیں گے اور وہ بتوں کی پوجا نہیں کریں گے' اور عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے ظاہر ہوں گے' جن میں سے ہر ایک یہ کہے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ

باب 39: ثقیف قبیلے میں جھوٹے شخص اور خونریزی کرنے والے کا ظہور ہونا

2146 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

2144۔اخرجه البخاری (۷۱۲/۶): کتاب المناقب: باب: علامات النبوة فی الاسلام، حدیث (۳۶۰۹)، و مسلم (۲۲۳۹/۴): کتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: لاتقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل، فیتمنی ان یکون مکان المیت ، من البلاء، حدیث (۱۵۷/۸۴)، و احمد (۳۱۳/۲)، من طریق معمر، عن همام بن منبه ، فذکره

2145۔اخرجه ابوداؤد (۴۹۹/۲): کتاب الفتن و الملاحم: باب: ذکر الفتن ودلائلها، حدیث (۴۲۵۲)، و ابن ماجه (۱۳۰۴/۲): کتاب الفتن: باب: ما یکون من الفتن، حدیث (۳۹۵۲)، و احمد (۲۷۸/۵) من طریق ابوقلابة، عن ابی اسماء الرحبی فذکره

2146۔اخرجه احمد (۲۶/۲، ۸۷، ۹۱، ۹۲) من طریق شریك، عن عبد الله بن عصم، وذکره

بْنِ عُصْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيرٌ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: يُقَالُ الْكَذَّابُ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ وَّالْمُبِيرُ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفَ قَتِيلٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ نَحْوَهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ وَّشَرِيْكٌ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُصْمٍ وَّاِسْرَآئِيْلُ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثقیف قبیلے میں ایک جھوٹا شخص اور ایک خون بہانے والا شخص (پیدا ہوگا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک قول کے مطابق کذاب سے مراد مختار بن ابوعبید ہے اور خون بہانے والے سے مراد حجاج بن یوسف ہے۔

ہشام بیان کرتے ہیں: تم ان لوگوں کی گنتی کرو جن کو حجاج نے قتل کیا' تو ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

عبدالرحمٰن بن واقد نے بھی شریک کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

ہم اسے صرف شریک نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ شریک نامی راوی نے دوسرے راوی کا نام عبداللہ بن عصم نقل کیا ہے۔

اسرائیل نامی راوی نے اس کا نام عبداللہ بن عصمہ نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَرْنِ الثَّالِثِ

باب 40: تیسری صدی کا بیان

2147 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَاْتِي مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلُوْهَا

2147- اخرجه احمد (٤/٤٢٦)، من طريق الاعمش، قال: حدثنا هلال بن يساف، فذكره.

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَّرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَلِيَّ بْنَ مُدْرِكٍ قَالَ وحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ عِنْدِيْ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ وَّقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: لوگوں میں سب سے بہتر زمانہ میرا ہے پھر اس کے بعد کا زمانہ پھر اس کے بعد میں آنے والوں کا زمانہ ہے پھر ان کے بعد میں وہ لوگ آئیں گے جو موٹا ہونا چاہیں گے اور وہ موٹاپے کو پسند کریں گے۔ وہ گواہی دیں گے اس سے پہلے کہ ان سے گواہی طلب کی جائے۔

محمد بن عقیل نے اس روایت کو اسی طرح اعمش کے حوالے سے علی بن مدرک کے حوالے سے ہلال بن یساف کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

دیگر راویوں اعمش کے حوالے سے ہلال بن یساف کے حوالے سے نقل کیا ہے انہوں نے اس کی سند میں علی بن مدرک کا تذکرہ نہیں کیا۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

میرے نزدیک محمد بن فضیل سے منقول روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2148 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ وَلَا اَعْلَمُ ذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ يَنْشَأُ اَقْوَامٌ يَّشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَفْشُو فِيْهِمُ السِّمَنُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت میں سب سے بہتر وہ زمانہ ہے جس میں مجھے مبعوث کیا گیا پھر اس کے بعد کا زمانہ ہے (راوی کہتے ہیں) مجھ علم نہیں (یعنی یاد نہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری دفعہ یہ فرمایا تھا (یا کہا تھا) پھر وہ لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی جائے گی اور وہ خیانت کریں گے اور انہیں امین نہیں بنایا جائے گا اور ان کے درمیان موٹاپا پھیل جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2148 اخرجه مسلم (۱۹٦٥/۳): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضل الصحابة، ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم، حديث (۲۱۵/ ۲۵۳۵)، و ابوداؤد (٦٢٥٢): كتاب السنة: باب: في فضل اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٤٦٥٧)، واحمد (٤٢٦/٤)، من طريق قتادة، عن زرارة بن اوفى، فذكره

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُلَفَاءِ

باب 41: خلفاء کا بیان

2149 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَّمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُ الَّذِيْ يَلِيْنِيْ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے بعد بارہ امیر ہوں گے راوی کہتے ہیں پھر آپ نے کوئی بات ارشاد فرمائی جو میں سمجھ نہیں سکا میں نے ساتھ والے سے دریافت کیا' تو اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: وہ سب قریش سے تعلق رکھتے ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے اسے ابوبکر بن موسیٰ نامی راوی کی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کی وجہ سے غریب قرار دیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

2150 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَّهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ انْظُرُوْا اِلٰى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2149: اخرجه مسلم (۱٤٥٣/۳): كتاب الامارة: باب: الناس تبع لقريش والخلافة في قريش، حديث (۱۸۲۱/۷)، و احمد (۹۰/٥، ۹٥، ۱۰۰، ۱۰٦، ۱۰۸)، من طريق سماك بن حرب، فذكره

2150: اخرجه احمد (٤۲/٥، ٤۸) من طريق سعد بن اوس، عن زياد بن كسيب العدوي، فذكره

يَقُوْلُ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◈◈ زیاد بن کسیب عدوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے نیچے تھا وہ خطبہ دے رہا تھا اس نے باریک کپڑے پہن رکھے تھے' تو حضرت ابوبلال نے فرمایا: ہمارے اس امیر کو دیکھو جو فساق کے کپڑے پہنے ہوئے ہے' تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خاموش رہو! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو زمین پر اللہ کے (نامزد) حکمران کی توہین کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْخِلَافَةِ

باب 42: خلافت کا بیان

2151 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاِنْ لَّمْ اَسْتَخْلِفْ لَمْ يَسْتَخْلِفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◈◈ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کہا گیا اگر آپ کسی کو خلیفہ مقرر کردیں (تو یہ مناسب ہوگا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کردوں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا جانشین مقرر کیا تھا' اگر میں کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کرتا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تھا۔

اس حدیث میں طویل قصہ بیان کیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے۔

2152 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَفِيْنَةُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2151۔اخرجه مسلم (۳/۱۴۵۵): كتاب الامارة: باب: الاستخلاف و تركه، حديث (۱۸۲۳/۱۲)، وابو داؤد (۲/۱۴۸): كتاب الخراج و الفيء و الامارة: باب: في الخليفة يستخلف، حديث (۲۹۳۹)، واحمد (۱/۴۷)، من طريق سالم، عن ابن عمر، فذكره۔

2152۔اخرجه ابوداؤد (۲/۶۲۲): كتاب السنة: باب: في الخلفاء، حديث (۴۶۴۶، ۴۶۴۷)، واحمد (۵/۲۲۰، ۲۲۱)، من طريق سعيد بن جهمان، فذكره۔

متن حدیث: اَلْخِلَافَةُ فِىْ اُمَّتِىْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لِىْ سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِىْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ لِىْ اَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ قَالَ فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِيْنَ سَنَةً قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ بَنِىْ اُمَيَّةَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْخِلَافَةَ فِيْهِمْ قَالَ كَذَبُوْا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوْكٌ مِّنْ شَرِّ الْمُلُوْكِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ قَالَا لَمْ يَعْهَدِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْخِلَافَةِ شَيْئًا

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت میں خلافت تیس سال تک رہے گی اس کے بعد بادشاہت آ جائے گی۔

راوی کہتے ہیں حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ایک اور بار کہا: تم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو شمار کرو پھر انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کو شمار کرو' پھر انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت شمار کرو (راوی کہتے ہیں) جب ہم نے شمار کیا تو اسے تیس سال پر مشتمل پایا۔

سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا بنوامیہ یہ کہتے ہیں خلافت ان کے درمیان ہے' تو انہوں نے فرمایا: بنو زرقا نے غلط کہا ہے یہ لوگ بادشاہ ہیں اور بدترین بادشاہ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ احادیث منقول ہیں ان دونوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو خلیفہ مقرر نہیں کیا تھا۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

کئی راویوں نے اسے سعید بن جمہان نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق یہ صرف ان سے ہی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ

باب 43: قیامت تک' خلفاء کا تعلق قریش سے رہے گا

2153 سند حدیث: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِى الْهُذَيْلِ يَقُوْلُ

متن حدیث: كَانَ نَاسٌ مِّنْ رَبِيْعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ لَتَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ اَوْ لَيَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ فِىْ جُمْهُوْرٍ مِّنَ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

2153۔ اخرجه احمد (۲۰۳/٤) من طريا حبيب بن الزبير، قال: سمعت عبد الله بن ابى الهزيل، فذكره

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :قُرَيْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں: ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمرو بن عاص کے پاس موجود تھے تو بکر بن وائل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: یا تو قریش (اپنی زیادتیوں) سے باز آ جائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ اس حکومت کو دیگر عربوں کے سپرد کر دے گا' تو حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بھلائی اور برائی (ہر طرح کی صورتحال میں) قیامت کے دن تک' قریش لوگوں کے حکمران رہیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

2154 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهٗ جَهْجَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رات اور دن اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے' جب تک غلاموں سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حکمران نہیں بن جائے گا جس کا نام جہجاہ ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ

باب 44: گمراہ کرنے والے حکمران

2155 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

2154-اخرجه مسلم (۲۲۳۳/٤): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل، حديث (۲۹۱۱/٦۱)، من طريق عبد الحميد بن جعفر، به.

2155-اخرجه مسلم (۱۵۲۳/۳): كتاب الامارة: باب: قوله صلى الله عليه وسلم : (لا تزال طائفة من امتي ظاهرين-)، حديث (۱۷۰/ ۱۹۲۰)، و ابوداؤد (٤۹۹/۲): كتاب الفتن و الملاحم: باب: ذكر الفتن و دلائلها، حديث (٤۲۵۲)، و ابن ماجه (۵/۱): المقدمة: باب: اتباع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (۱۰)، (۱۳۰٤/۲): كتاب الفتن: باب: ما يكون من الفتن، حديث (۳۹۵۲)، واحمد (۲۷۸/۵، ۲۷، ۲۸۰٤) و الدارمي (۷۰/۱): المقدمة: باب: في كراهية اخذ الراى، (۳۱۱/۲)، كتاب الرقائق: باب: في الائمة المضلين، من طريق ابي اسماء الراجي، فذكره.

متنِ حدیث: إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ

حدیثِ دیگر: قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ يَخْذُلُهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قولِ امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَعِيلَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ وَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ فَقَالَ عَلِيٌّ هُمْ أَهْلُ الْحَدِيثِ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا اندیشہ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: میری امت کا ایک گروہ حق پر ثابت قدم رہے گا' اور ان کی مخالفت کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (یعنی قیامت) آ جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے علی بن مدینی کو سنا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی: ''میری امت کا ایک گروہ حق پر ثابت قدم رہے گا''۔ پھر علی بن مدینی نے فرمایا: اس سے مراد محدثین ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَهْدِيِّ

باب 45: (امام) مہدی کا تذکرہ

2156 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک میرے اہلِ بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص عرب کا حکمران نہیں بن جائے گا اس کا نام میرے نام کی طرح ہوگا۔

2156-اخرجه ابوداؤد (۲/ ۵۰۸): كتاب المهدي: باب: اول كتاب المهدي، حديث (۴۲۸۲)، و احمد (۱/ ۳۷۶، ۴۴۸)، من طريق عاصم بن ابي النجود، عن زر بن حبيش، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2157 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَلِي رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي

حدیثِ دیگر: قَالَ عَاصِمٌ وَّاَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَلِيَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میرے اہلِ بیت میں سے ایک حکمران ہوگا جس کا نام میرے نام کی طرح ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دنیا ختم ہونے میں اگر ایک دن باقی رہ جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کو طویل کر دے گا' یہاں تک کہ وہ شخص حکمران بن جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2158 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدًا الْعَمِّيَّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الصِّدِّيْقِ النَّاجِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: خَشِيْنَا اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَاَلْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فِيْ اُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ يَعِيشُ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ تِسْعًا زَيْدٌ الشَّاكُّ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ سِنِيْنَ قَالَ فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِي اَعْطِنِي قَالَ فَيَحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَّحْمِلَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ اسْمُهٗ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بے دینی ہو جائے گی' تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں مہدی آئے گا وہ پانچ یا سات' یا نو سال تک رہے گا۔

یہ شک زید راوی نامی کو ہے۔

2158-اخرجه ابن ماجه (۱۳۶۶/۲): كتاب الفتن: باب: خروج المهدي، حديث (۴۰۸۳)، واحمد (۲۱/۳، ۲۶) من طريق زيد العمي ابي الحواري، عن ابي الصديق، فذكره.

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے؟ تو فرمایا: اس سے مراد سال ہیں۔
نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ایک شخص اس کے پاس آئے گا' اور کہے گا: اے مہدی! ہمیں آپ عطا کیجئے آپ مجھے عطا کیجئے تو مہدی اس کے کپڑے میں (سازوسامان) بھرنے کا حکم دیں گے اتنا کہ جتنا وہ شخص اٹھا سکتا ہو۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔
یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔
ابوصدیق نامی راوی کا نام بکر بن عمرو ہے اور ایک قول کے مطابق بکر بن قیس ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام

باب 46: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول

2159 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ اَحَدٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عنقریب تمہارے درمیان حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول ہوں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو قتل کر دیں' جزیہ کو ختم کر دیں گے اور مال اتنا تقسیم کریں گے' اس کو لینے والا کوئی نہیں بچے گا۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدَّجَّالِ

باب 47: دجال کا بیان

2160 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2159۔اخرجه البخاری (٤/٤٨٣): كتاب البيوع: باب: قتل الخنزير حديث (٢٢٢٢)، و اطرافه في: (٢٤٧٦، ٣٤٤٨، ٣٤٤٩)، و مسلم (١/٤٦٦، ٤٦٧ - نووی): كتاب الايمان: باب: نزول عيسى ابن مريم حكما لشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم، حديث (٢٤٢/١٥٥)، و ابن ماجه (٢/١٣٦٣): كتاب الفتن: باب: فتنة الدجال و خروج عيسى ابن مريم، حديث (٤٠٧٨)، واحمد (٢/٢٤٠، ٢٧٢، ٥٣٨)، و الحميدی (٢/٤٦٨)، حديث (١٠٩٧) من طريق ابن شهاب الزهری، قال: اخبر نی سعيد بن المسيب، فذكره

2160۔اخرجه ابوداؤد (٢/٦٥٤): كتاب السنة: باب: في الدجال، حديث (٤٧٥٦)، واحمد (١/١٩٥)، من طريق عبد الله بن شفيق، عن عبد الله بن سراقة، فذكره

وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَاِنِّیْ اُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِیْ اَوْ سَمِعَ كَلَامِیْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِی الْيَوْمَ اَوْ خَيْرٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزَیٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

◆◆ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حضرت نوح علیہ السلام کے بعد آنے والے ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تم لوگوں کو اس سے ڈرا رہا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اس کا حلیہ بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے: جس نے مجھے دیکھا یا میرے کلام کو سنا ان میں سے کوئی ایک اسے پالے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس وقت ہمارے دلوں کی کیا کیفیت ہوگی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح ہوں گے (راوی کہتے ہیں: جیسے آج ہیں) یا اس سے بہتر ہوں گے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے' ہم اسے صرف خالد حذاء نامی راوی کی روایت کے طور جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عَلَامَةِ الدَّجَّالِ

باب 48: دجال کی نشانی

2161 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ وَلَقَدْ اَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّیْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِیٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَاَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ

2161۔اخرجه البخاری (۱۹۹/۶): كتاب الجهاد و السير: باب: كيف يعرض الاسلام على الصبی، حديث (۳۰۵۷) و اطرافه فی: (۳۳۳۷، ۲۴۳۹، ۴۴۰۲، ۶۱۷۵، ۷۱۲۳، ۷۱۲۷، ۸۴۰۷)، و مسلم (۲۲۴۵/۴): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: ذكر ابن صياد: حديث (۲۹۳۱/۱۶۹)، و ابوداؤد (۶۵۴/۲): كتاب السنة: باب فی الدجال، حديث (۴۷۵۷)، و احمد (۱۴۸/۲، ۱۴۹)، و البخاری فی (الأدب المفرد) (۹۶۷)، من طريق الزهری، عن سالم بن عبد الله ، فذكره

اَنَّهُ اَخْبَرَهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَتَهُ تَعَلَّمُوْنَ اَنَّهُ لَنْ يَّرٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهُ حَتّٰى يَمُوْتَ وَاِنَّهُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثناء بیان کی ہے اور دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا میں تم لوگوں کو اس سے ڈرا رہا ہوں ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا ہے لیکن میں تم کو اس بارے میں ایک ایسی بات بتا رہا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم لوگ یہ بات جان لو کہ وہ کانا ہوگا' اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن لوگوں کو دجال کے فتنے سے ڈراتے ہوئے یہ فرمایا: تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ کوئی بھی شخص مرنے سے پہلے اپنے رب کی زیارت نہیں کرسکتا (اور دجال کو تم دنیا میں دیکھ لو گے) اور اس (دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا' اسے وہ شخص پڑھ سکے گا جو اس کے عمل کو ناپسند کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2162 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ فَاقْتُلْهُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہودی تمہارے ساتھ جنگ کریں گے' اور تم ان پر غالب آجاؤ گے' یہاں تک کہ پتھر یہ کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے' تم اسے قتل کردو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنْ اَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

باب 49: دجال کا خروج کہاں سے ہوگا؟

2163 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ

2162- اخرجه البخاري (٦/٦٩٩): كتاب المناقب: باب : علامات النبوة في الاسلام، حديث (٣٥٩٣)، و مسلم (٤/٢٢٣٩): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل، فيتمنى ان يكون مكان الميت ، حديث (٨١/٢٩٢١)، واحمد (٢/١٢١، ١٣١، ١٣٥، ١٤٩) من طريق الزهري، عن سالم بن عبد الله، فذكره.

2163- اخرجه ابن ماجه (٢/١٣٥٣): كتاب الفتن: باب : فتنة الدجال و خروج عيسى ابن مريم، حديث (٤٠٧٢)، واحمد (١/٤، ٧)، و عبد بن حميد (٣٠)، حديث (٤)، من طريق المغيرة بن سبيع ، عن عمرو بن حريث، فذكره.

اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ سُبَیْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلدَّجَّالُ یَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ یُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ یَتْبَعُهٗ اَقْوَامٌ کَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَوْذَبٍ وَّغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِی التَّیَّاحِ

◆◆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: دجال مشرق کی سرزمین میں سے نکلے گا اس جگہ کا نام خراسان ہوگا کچھ لوگ اس کے ساتھ ہوں گے۔

جن کے چہرے چپٹی ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

عبداللہ بن شوذب نے اس روایت کو ابوتیاح راوی سے نقل کیا ہے اور یہ روایت صرف ابوتیاح سے ہی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عَلَامَاتِ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ

باب 50: دجال کے خروج کی علامات

2164 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا الْحَکَمُ بْنُ الْمُبَارَکِ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ سُفْیَانَ عَنْ یَّزِیْدَ بْنِ قُطَیْبٍ السَّکُوْنِیِّ عَنْ اَبِیْ بَحْرِیَّةَ صَاحِبِ مُعَاذٍ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰی وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِیْنِیَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِیْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: زبردست خونریزی، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا

2164۔اخرجه ابوداؤد (۲/ ۵۱۳): كتاب الملاحم: باب: في تواتر الملاحم، حديث (۴۲۹۵)، و ابن ماجه (۲/ ۱۳۷۰): كتاب الفتن: باب: الملاحم، حديث (۴۰۹۲)، واحمد (۵/ ۲۳۴)، من طريق يزيد بن قطيب السكوني، عن ابي بحرية، فذكره.

خروج (یہ تینوں علامات) سات مہینوں کے اندر ظاہر ہو جائیں گی۔

اس بارے میں حضرت مصعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2165 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

آثارِ صحابہ: قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ

قَالَ مَحْمُوْدٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّالْقُسْطَنْطِيْنِيَّةُ هِيَ مَدِيْنَةُ الرُّوْمِ تُفْتَحُ عِنْدَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ وَالْقُسْطَنْطِيْنِيَّةُ قَدْ فُتِحَتْ فِيْ زَمَانِ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قسطنطنیہ کی فتح قیامت قائم ہونے کے قریب ہوگی۔

محمود نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے اور قسطنطنیہ روم کا ایک شہر ہے جو دجال کے خروج کے وقت فتح ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) قسطنطنیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے زمانے میں فتح ہو گیا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

باب 51: دجال کا فتنہ

2166 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ دَخَلَ حَدِيْثُ اَحَدِهِمَا فِيْ حَدِيْثِ الْاٰخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ فَانْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعْنَا اِلَيْهِ فَعَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ لِيْ عَلَيْكُمْ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ طَافِئَةٌ شَبِيْهٌ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ رَاٰهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ اَصْحَابِ الْكَهْفِ قَالَ يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ

2166۔اخرجه مسلم (۲۲۵۰/۴): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: ذكر الدجال وصفته و ما معه، حديث (۲۱۳۷/۱۱۱،۱۱۰)، و ابوداؤد (۵۲۰/۲): كتاب الملاحم: باب: ذكر خروج الدجال، حديث (۴۳۲۱)، و ابن ماجه (۱۳۵۶/۲): كتاب الفتن: باب: فتنة الدجال و خروج عيسىٰ ابن مريم و خروج ياجوج و ماجوج، حديث (۴۰۷۵، ۴۰۷۶)، و احمد (۱۸۱/۴)، من طريق عبد الرحمن بن جبير بن نفير. قال حدثني ابي، فذكره

الْبَثُوْا قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِيْ كَالسَّنَةِ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اقْدُرُوْا لَهٗ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا سُرْعَتُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُكَذِّبُوْنَهٗ وَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَتَتْبَعُهٗ اَمْوَالُهُمْ وَيُصْبِحُوْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ وَيُصَدِّقُوْنَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَيَاْمُرُ الْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ كَاَطْوَلِ مَا كَانَتْ ذُرًا وَّاَمَدِّهٖ خَوَاصِرَ وَاَدَرِّهٖ ضُرُوْعًا قَالَ ثُمَّ يَاْتِي الْخَرِبَةَ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَيَتْبَعُهٗ كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا شَابًّا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جِزْلَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هَبَطَ عِيْسٰى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام بِشَرْقِيِّ دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا يَّدَيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَّانٌ كَاللُّؤْلُؤِ قَالَ وَلَا يَجِدُ رِيْحَ نَفْسِهٖ يَعْنِيْ اَحَدًا اِلَّا مَاتَ وَرِيْحُ نَفْسِهٖ مُنْتَهٰى بَصَرِهٖ قَالَ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلَهٗ قَالَ فَيَلْبَثُ كَذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ يُوْحِي اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ حَوِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ قَالَ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ (مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ) قَالَ فَيَمُرُّ اَوَّلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُ مَا فِيْهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ بَيْتِ مَقْدِسٍ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مُحْمَرًّا دَمًا وَّيُحَاصَرُ عِيْسٰى ابْنُ مَرْيَمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ يَوْمَئِذٍ خَيْرًا لِّاَحَدِهِمْ مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسٰى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى مَوْتٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ قَالَ وَيَهْبِطُ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا وَقَدْ مَلَاَتْهُ زَهَمَتُهُمْ وَنَتْنُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسٰى اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ قَالَ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ قَالَ وَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَّا يُكَنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ وَّلَا مَدَرٍ قَالَ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَفَةِ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَخْرِجِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اِنَّ الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْاِبِلِ وَاِنَّ الْقَبِيْلَةَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ وَاِنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْغَنَمِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا فَقَبَضَتْ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّيَبْقٰى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ

◆◆ حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے دس چیزوں کو بیان کیا تو ہم نے یہ سمجھا کہ وہ کھجوروں کے جھرمٹ میں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر واپس چلے گئے پھر جب ہم (اگلے دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری پریشانی کو محسوس کرلیا۔ آپ نے فرمایا: تمہیں کیا پریشانی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے کل دجال کا تذکرہ کیا تھا۔ اس کی اونچ نیچ کو بیان کیا تھا' یہاں تک کہ ہم تو یہ سمجھے کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کی بجائے دوسری چیز کا تمہارے بارے میں زیادہ خوف ہے۔ اگر وہ دجال نکلا اور اس وقت میں تمہارے درمیان موجود ہوا' تو میں تمہارے لئے رکاوٹ ہوں گا' اور اگر وہ اس وقت نکلا جب میں تمہارے درمیان موجود نہ ہوا تو ہر شخص اپنی طرف سے مقابلہ کرے گا' اور ہر مسلمان کا میری جگہ اللہ تعالیٰ نگہبان ہوگا۔ دجال ایک جوان آدمی ہوگا اس کے بال گھنگھریالے ہوں گے اس کی آنکھ کانی ہوگی۔ اس کی شکل عبدالعزیٰ بن قطن (زمانہ جاہلیت کے شخص) سے ملتی ہوگی تم میں سے جو شخص اسے دیکھ لے' وہ سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھ لے۔

وہ شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا' اور دائیں بائیں خرابی پیدا کرے گا' اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چالیس دن' ان میں سے ایک دن ایک سال جتنا ہوگا۔ ایک دن ایک مہینے کی طرح ہوگا ایک دن ایک ہفتے کی طرح ہوگا' اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ دن جو ایک سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنا کافی ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تم اندازے کے ساتھ نماز پڑھ لینا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ زمین میں کتنی تیزی سے حرکت کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس طرح وہ بادل حرکت کرتے ہیں' جسے تیز ہوا چلاتی ہے' وہ لوگوں کے پاس آئے گا انہیں دعوت دے گا لوگ اسے جھٹلائیں گے' اور اس کی بات کو مسترد کر دیں گے' جب وہ ان کے پاس سے واپس جائے گا' تو ان لوگوں کے اموال بھی اس کے ساتھ چلے جائیں گے' اور ان لوگوں کے پاس کچھ بھی نہیں رہے گا پھر وہ دوسری قوم کے پاس آئے گا انہیں دعوت دے گا وہ لوگ اس کی دعوت قبول کریں گے اس کی بات کی تصدیق کریں گے وہ آسمان کو حکم کرے گا کہ بارش نازل کر! تو آسمان بارش نازل کردے گا وہ زمین کو حکم دے گا کہ پھل اُگاؤ! تو وہ اگا دے گی شام کے وقت ان لوگوں کے جانور (چراگاہوں سے) جب واپس آئیں گے' تو ان کے کوہان لمبے ہوں گے' کولہے چوڑے اور پھیلے ہوئے ہوں گے' تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے' پھر دجال ایک ویران جگہ آکر یہ کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو تو جب وہ وہاں سے واپس آئے گا' تو وہ خزانے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے آئیں گے' پھر دجال ایک بھرپور جوان شخص کو بلا کر تلوار کے ذریعے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا پھر وہ اسے بلائے گا' تو وہ زندہ ہو کر ہنستا ہوا اس کی طرف آئے گا۔

اسی دوران حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے' جامع دمشق کے سفید مشرقی مینار پر اس عالم

میں اتریں گے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دوفرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے جب وہ اپنا سر نیچے کریں گے تو ان کے بالوں میں سے پانی کے قطرات ٹپکیں گے وہ اسے اوپر اٹھائیں گے تو وہ (قطرات) یوں چمکتے ہوئے محسوس ہوں گے جیسے موتی ہوتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشبو جس کافر تک پہنچے گی وہ مر جائے گا اور ان کی خوشبو وہاں تک جائے گی جہاں تک نگاہ جاتی ہے۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے ''لد'' کے دروازے کے پاس اس کو پاکر اسے قتل کردیں گے پھر اللہ تعالیٰ کو جب تک منظور ہوگا وہ زمین پر قیام کریں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی بھیجے گا کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جاکر اکٹھا کرو کیونکہ میں ایک ایسی مخلوق کو اتارنے والا ہوں جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اس وقت اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور وہ بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے''۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ان کا پہلا گروہ طبرستان کے سمندر کے پاس سے گزرے گا اور اس کے پورے پانی کو پی جائے گا اور جب دوسرا گروہ وہاں سے گزرے گا تو وہ یہ سوچیں گے کہ کیا یہاں پر پانی بھی ہوا کرتا تھا؟ پھر وہ لوگ آگے آئیں گے یہاں تک کہ بیت المقدس کے ایک پہاڑ کے پاس پہنچ جائیں گے اور یہ کہیں گے ہم نے زمین میں بسنے والے تمام لوگوں کو قتل کردیا ہے اور اب ہم آسمان والوں کو بھی قتل کردیں گے پھر وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو جب لوٹائے گا تو وہ خون آلود ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہوں گے اس وقت ان کی یہ کیفیت ہوگی کہ ان کے نزدیک گائے کا ایک سر ایک سو دیناروں کی طرح قیمتی ہوگا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردن میں ایک کیڑا پیدا کردے گا جس کی وجہ سے وہ لوگ بیک وقت قتل ہوجائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (پہاڑ سے نیچے اتریں گے تو) ان لوگوں کی بدبو اور خون کی وجہ سے ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں پائیں گے تو اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی طرح کے پرندے بھیجے گا جو انہیں اٹھا کر ویران جگہ پر پھینک دیں گے پھر مسلمان ان لوگوں کے تیروں کمانوں اور ترکشوں کو سات سال تک ایندھن کے طور پر استعمال کریں گے پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش نازل کرے گا جو ہر گھر اور ہر خیمے تک پہنچے گی وہ تمام زمین کو اس طرح صاف کردے گی جیسے شیشہ ہوتا ہے پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے اندر سے پھل باہر نکال اور اپنی برکتیں واپس لے آ! اس وقت ایک انار کئی لوگ کھالیں گے اور لوگ اس کے درخت کے سائے میں آرام کریں گے دودھ میں اتنی برکت ہوجائے گی کہ ایک اونٹنی کے دودھ سے ایک جماعت سیر ہوجائے گی ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلہ سیر ہوجائے گا ایک بکری کے دودھ سے ایک کنبہ سیر ہوجائے گا وہ لوگ اسی طرح زندگی بسر کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہوا کو بھیجے گا وہ ہر اس شخص کی روح کو قبض کرے گی جو ایمان والا ہوگا اور صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو راستے میں سرِ عام یوں صحبت کریں گے جیسے گدھے کرتے ہیں انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ الدَّجَّالِ

باب 52: دجال کا حلیہ

2167 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا وَاِنَّهٗ اَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَّحُذَيْفَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَسْمَاءَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِیْ بَكْرَةَ وَعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّالْفَلَتَانِ بْنِ عَاصِمٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ سے دجال کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھنا! تمہارا پروردگار "کانا" نہیں ہے اور دجال "کانا" ہوگا' اس کی دائیں آنکھ یوں ہو گی جیسے پھولا ہوا انگور ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت اسماء رضی اللہ عنہا' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الدَّجَّالِ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ

باب 53: دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

2168 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِیُّ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ،

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْتِی الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ فَيَجِدُ الْمَلَآئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا

2167۔اخرجه البخاری (٦/ ٥٥٠): كتاب احاديث الانبياء: باب قوله تعالىٰ: (واذكر فی الكتب مريم اذ انتبذت من اهلها) (مريم: ١٦)، حديث (٣٤٣٩)، و مسلم (٤/ ٢٢٤٧، ٢٢٤٨)، كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: ذكر الدجال و صفته و ما معه، حديث (١٠٠/ ١٦٩)، واحمد (٢/ ٢٧، ٣٣، ٣٧، ١٢٤، ١٣١)، من طريق نافع، فذكره.

2168۔اخرجه البخاری (١٣/ ١٠٩): كتاب الفتن: باب: لا يدخل الدجال المدينة، حديث (٧١٣٤)، و (١٣/ ٤٠٦): كتاب التوحيد: باب: فی المشيئة و الارادة، حديث (٣٤٧٣)، و احمد (٣/ ١٢٣، ٢٠٢، ٢٠٦، ٢٢٩، ٢٧٧)، من طريق قتادة، عن انس، فذكره.

فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَّاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَّسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَّمِحْجَنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال مدینہ منورہ کی طرف آئے گا وہ فرشتوں کو پائے گا کہ وہ اس (مدینہ منورہ) کی حفاظت کر رہے ہیں اگر اللہ نے چاہا تو دجال اور طاعون (کبھی بھی) یہاں (مدینہ منورہ) میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اور حضرت محجن رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2169 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِيْنَةُ لِاَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِی الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْخَيْلِ وَاَهْلِ الْوَبَرِ يَاْتِی الْمَسِيْحُ اِذَا جَاءَ دُبُرَ اُحُدٍ صَرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلَكُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان یمنی ہے اور کفر مشرق کی طرف سے ہوگا' بکریاں چرانے والوں میں سکینت پائی جاتی ہے جب کہ گھوڑے پالنے والوں میں تکبر' غرور اور کرختگی پائی جاتی ہے۔ دجال جب "احد" پہاڑ کے پاس آئے گا' تو فرشتے اس کا رخ موڑ کر شام کی طرف کر دیں گے' اور وہیں وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قَتْلِ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ

باب 54: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا دجال کو قتل کرنا

2170 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِیَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِیِّ مِنْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَمِّیْ مُجَمِّعَ

2170۔اخرجه احمد (۳/۲۲٦، ٤۲۰)، (٤/۲۲٦، ۳۹۰) و الحميدی (۲/۳٦٥)، حديث (۸۲۸) من طريق عبد الله بن يزيد ، قال: سمعت مجمع بن جارية، فذكره.

ابْنَ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّنَافِعِ ابْنِ عُتْبَةَ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَكَيْسَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ وَجَابِرٍ وَّاَبِيْ اُمَامَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَّالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَّحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ۔

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابن مریم علیہ السلام دجال کو ''باب لد'' کے پاس قتل کردیں گے۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ حضرت کیسان رضی اللہ عنہ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2171 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ہر نبی نے اپنی امت کو ''جھوٹے کانے'' سے ڈرایا ہے یاد رکھنا وہ ''کانا'' ہوگا اور تمہارا پروردگار ''کانا'' نہیں ہے اس (دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ذِكْرِ ابْنِ صَائِدٍ

باب 55: ابن صائد کا تذکرہ

2172 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

2171۔ اخرجه البخاری (۹۷/۱۳): کتاب الفتن: باب: ذکر الدجال، حدیث (۷۱۳۱) وطرفه فی: (۷۴۰۸)، و مسلم (۲۲۴۸/۴): کتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: ذکر الدجال و صفته و ما معه، حدیث (۱۰۱، ۱۰۲/ ۲۹۳۳)، و ابوداؤد (۵۱۹/۲): کتاب الملاحم: باب: ذکر خروج الدجال، حدیث (۴۳۱۶)، و احمد (۱۰۳/۳، ۱۷۳، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۳۳، ۲۹۰) من طریق قتادة، فذکره

متن حدیث: قَالَ صَحِبَنِیْ ابْنُ صَائِدٍ اِمَّا حُجَّاجًا وَّاِمَّا مُعْتَمِرِیْنَ فَانْطَلَقَ النَّاسُ وَتُرِکْتُ اَنَا وَهُوَ فَلَمَّا خَلَصْتُ بِهٖ اَقْشَعَرَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا یَقُوْلُ النَّاسُ فِیْهِ فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهٗ ضَعْ مَتَاعَكَ حَیْثُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَاَبْصَرَ غَنَمًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَانْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ ثُمَّ اَتَانِیْ بِلَبَنٍ فَقَالَ لِیْ یَا اَبَا سَعِیْدٍ اشْرَبْ فَكَرِهْتُ اَنْ اَشْرَبَ مِنْ یَّدِهٖ شَیْئًا لِمَا یَقُوْلُ النَّاسُ فِیْهِ فَقُلْتُ لَهٗ هٰذَا الْیَوْمُ یَوْمٌ صَائِفٌ وَّاِنِّیْ اَكْرَهُ فِیْهِ اللَّبَنَ قَالَ لِیْ یَا اَبَا سَعِیْدٍ هَمَمْتُ اَنْ اٰخُذَ حَبْلًا فَاُوْثِقَهٗ اِلٰی شَجَرَةٍ ثُمَّ اَخْتَنِقَ لِمَا یَقُوْلُ النَّاسُ لِیْ وَفِیَّ اَرَاَیْتَ مَنْ خَفِیَ عَلَیْهِ حَدِیْثِیْ فَلَنْ یَّخْفٰی عَلَیْكُمْ اَلَسْتُمْ اَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَافِرٌ وَّاَنَا مُسْلِمٌ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَقِیْمٌ لَّا یُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ خَلَّفْتُ وَلَدِیْ بِالْمَدِیْنَةِ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ اَوْ لَا تَحِلُّ لَهٗ مَكَّةُ وَالْمَدِیْنَةُ اَلَسْتُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَهُوَ ذَا اَنْطَلِقُ مَعَكَ اِلٰی مَكَّةَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ یَجِیْءُ بِهٰذَا حَتّٰی قُلْتُ فَلَعَلَّهٗ مَكْذُوْبٌ عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا سَعِیْدٍ وَّاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّكَ خَبَرًا حَقًّا وَّاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُهٗ وَاَعْرِفُ وَالِدَهٗ وَاَعْرِفُ اَیْنَ هُوَ السَّاعَةَ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْیَوْمِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حج یا شاید عمرے کے سفر میں ابن صائد بھی میرے ساتھ تھا لوگ آگے بڑھ گئے‘ میں اور وہ پیچھے رہ گئے‘ جب میں اس کے ساتھ تنہا رہ گیا‘ تو میرا دل خوف کی وجہ سے تیزی سے دھڑکنے لگا اور مجھے اس سے وحشت محسوس ہونے لگی‘ کیونکہ لوگ اس کے بارے میں (دجال ہونے کا) کہا کرتے تھے‘ جب میں نے پڑاؤ کیا‘ تو میں نے اس سے کہا: تم اپنا سامان اس درخت کے پاس رکھ دو! حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس نے پیالہ لیا اور دودھ دوہنے کے لئے چلا گیا‘ پھر وہ میرے پاس دودھ لے کر آیا اور بولا: اے ابوسعید! آپ اسے پی لیجئے تو مجھے اس کے ہاتھ سے لی ہوئی کوئی چیز لینا ناپسند ہوا کیونکہ لوگ اس کے بارے میں طرح‘ طرح کی باتیں کیا کرتے تھے میں نے اس سے کہا: آج گرمی کچھ زیادہ ہے اور میں اس موسم میں دودھ پینا پسند نہیں کرتا وہ بولا: اے ابوسعید! لوگ میرے بارے میں جو باتیں کرتے ہیں‘ اس وجہ سے میں نے یہ پختہ ارادہ کیا ہے: ایک رسی لے کر اس درخت کے ساتھ باندھوں اور خودکشی کرلوں آپ کا کیا خیال ہے؟ میرا معاملہ کسی دوسرے سے پوشیدہ رہ سکتا ہے لیکن آپ لوگوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا کیونکہ آپ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو دیگر تمام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر جانتے ہیں اے انصار کے گروہ! کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا: وہ (دجال) کافر ہوگا‘ جبکہ میں مسلمان ہوں کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا: وہ بانجھ ہوگا اس کی اولاد نہیں ہوگی‘ جبکہ میرے بچے مدینہ منورہ میں موجود ہیں۔ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا: وہ مکہ اور مدینہ میں نہیں آسکے گا‘ تو کیا میرا تعلق مدینہ منورہ سے نہیں ہے؟ اور اب میں آپ کے ساتھ مکہ جا رہا ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ اس طرح کی باتیں کرتا رہا‘

2172۔اخرجه مسلم (۲۲۴۲/۴، ۲۲۴۳): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: ذكر ابن صياد، حديث (۹۰، ۹۱/ ۲۹۲۷)، و احمد (۲۶/۳، ۴۳، ۷۹، ۹۷)من طريق ابی نضرة، فذكره.

یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ لوگ اس کے بارے میں غلط کہتے ہیں پھر وہ بولا: اے ابوسعید! اللہ کی قسم میں آپ کو صحیح بات بتاتا ہوں اللہ کی قسم میں دجال کو جانتا ہوں اور اسکے باپ کو بھی جانتا ہوں اور وہ اس وقت زمین میں کہاں ہے؟ (یہ بھی جانتا ہوں) میں نے کہا: تمہارا ہمیشہ ستیاناس ہو (تم نے میرے دل میں خوش گمانی پیدا کردی تھی)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2173 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَقِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَائِدٍ فِىْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَاحْتَبَسَهُ وَهُوَ غُلَامٌ يَّهُوْدِىٌّ وَّلَهٗ ذُؤَابَةٌ وَّمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَآئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا فَوْقَ الْمَآءِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ فَمَا تَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقًا وَّكَاذِبَيْنَ اَوْ صَادِقِيْنَ وَكَاذِبًا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِىٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ ذَرٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّحَفْصَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک راستے میں ابن صائد سے ملے تو آپ نے اسے روک لیا' وہ ایک یہودی لڑکا تھا اس کے سر پر لمبے بال تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' تو وہ بولا: کیا آپ یہ گواہی دیتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں' اللہ تعالیٰ کے اس فرشتوں' کتابوں' اس کے (سچے) رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم کیا دیکھتے ہو' اس نے جواب دیا: میں ایک تخت دیکھتا ہوں جو پانی پر موجود ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سمندر پر ابلیس کے تخت کو دیکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اور کیا دیکھتے ہو اس نے جواب دیا: میں ایک سچے اور دو جھوٹے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دو سچے اور ایک جھوٹے (قاصد) کو دیکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ معاملہ اس پر مشتبہ ہو گیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوذر غفاری' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

2173۔ اخرجه مسلم (۲۲٤۳/٤): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: ذكر ابن صياد، حديث (۲۹۲٥/۸۷)، واحمد (۳/٦٦، ۹۷)، من طريق ابى نضرة، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2174 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يَمْكُثُ اَبُو الدَّجَّالِ وَاُمُّهُ ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَّا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَّاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَّاُمُّهُ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَّكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَّا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَّاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهُ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَتَكَشَّفَ عَنْ رَاْسِهٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَایَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِیْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دجال کے ماں باپ کے ہاں تیس سال تک اولاد نہیں ہوگی پھر ان کے ہاں ایک لڑکا ہوگا جو ''کانا'' ہوگا جو سب سے زیادہ نقصان دہ ہوگا اور سب سے کم نفع بخش ہوگا اس کی آنکھیں سو جائیں گی' لیکن اس کا ذہن بیدار رہے گا' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ماں باپ کا حلیہ ہمارے سامنے بیان کیا آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے باپ کا قد لمبا اور دبلا پتلا ہوگا اس کی ناک مرغ کی چونچ کی طرح ہوگی جبکہ اس کی ماں لمبے پستان والی عورت ہوگی۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سنا کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے ہاں ایک بچہ ہوا ہے' تو میں اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ وہاں گئے ہم ان کے ماں باپ کے ہاں پہنچے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ حلیہ کے مطابق تھے' ہم نے دریافت کیا: کیا تمہاری پہلے بھی کوئی اولاد ہے انہوں نے جواب دیا: نہیں تیس سال تک ہمارے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی' اب ہمارے ہاں ایک ''کانا'' لڑکا ہوا ہے' جو سب سے زیادہ نقصان دہ ہے اور سب سے کم نفع بخش ہے اس کی آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن ذہن بیدار رہتا ہے راوی بیان کرتے ہیں: ہم ان دونوں کے ہاں سے نکلے تو وہ لڑکا ایک چادر لے کر دھوپ میں لیٹا ہوا تھا اور کچھ بڑبڑا رہا تھا اس نے اپنے سر سے چادر کو ہٹایا اور دریافت کیا: تم دونوں کیا کہتے ہو ہم نے دریافت کیا: ہم نے جو کہا' کیا وہ تم نے سن لیا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا ذہن بیدار رہتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2175 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

2174۔ اخرجه احمد (۵/ ۴۰، ۴۹، ۵۱) من طریق حماد بن سلمة عن علی بن زید عن عبد الرحمن بن ابی بکرة عن ابیه به

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَاْتِيْكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَّخَبَاَ لَهٗ (يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ) فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّيْ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّا يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کرام کے ہمراہ ابن صیاد کے پاس سے گزرے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ اس وقت بنو مغالہ کے گھر کے پاس کچھ بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا وہ بھی ان دنوں بچہ تھا۔ اسے پتا نہیں چلا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اس کی پشت پر مارا اور کہا: تم یہ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' ابن صیاد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور بولا: میں یہ گواہی دیتا ہوں' آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا آپ یہ گواہی دیتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے (سچے) رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: تمہارے پاس کیا چیز آئی ہے' ابن صیاد نے کہا: میرے پاس ایک سچا (خبر دینے والا آتا ہے) اور ایک جھوٹا آتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا معاملہ تم پر مشتبہ ہو گیا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک بات سوچی ہے۔

''جس دن آسمان دھواں لے کر آئے گا''

ابن صیاد بولا یہ دخ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دفعہ ہو جاؤ! تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھ سکو گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے حکم دیجئے' میں اس کی گردن اڑا دوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو یہ حقیقی طور پر (دجال ہے) تو تم اس پر قابو نہیں پاسکو گے' اور اگر یہ وہ نہیں ہے' تو اسے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اس سے مراد دجال ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2176 اخرجه مسلم (۱۹٦۷/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: قوله صلى الله عليه وسلم الاتاتي مائة سنة و على الارض۔) حديث (۲۰۳۹/۲۲۰) من طريق ابي نضرة فذكره

2176 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ يَعْنِى الْيَوْمَ تَاْتِىْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّبُرَيْدَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس وقت روئے زمین پر موجود ہر زندہ شخص (زیادہ سے زیادہ) سوسال تک زندہ رہے گا (اس وقت تک ضرور فوت ہو جائے گا)

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

2177 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِىْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ حَثْمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِىْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهِلَ النَّاسُ فِىْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَهٗ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِّائَةِ سَنَةٍ وَّاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُّرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی ظاہری حیات کے آخری زمانے میں عشاء کی نماز پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا' تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو آج کی اس رات کے ٹھیک ایک سوسال بعد کوئی ایسا شخص باقی (یعنی زندہ) نہیں رہے گا' جو اس وقت روئے زمین پر موجود ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو نقل کرنے میں غلطی کی ہے اور اسے اس مفہوم میں نقل کیا ہے: ایسا تقریباً ایک سوسال سال تک ہوگا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: آج روئے زمین پر جو شخص موجود ہے اس سے مراد یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: ٹھیک ایک صدی گزرنے کے بعد (موجودہ زندہ لوگوں میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2177۔ینظر مسلم (۱۹٦٥/٤): کتاب فضائل الصحابة: باب: قوله صلى الله عليه وسلم (لاتاتى مائة سنة و على الارض۔)، حديث (۲۰۳۷/۲۱۷)، وابو داؤد (۵۲۸/۲): كتاب الملاحم، باب: قيام الساعة، حديث (٤۳٤۸)، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهرى، عن سالم و ابى بكر بن سليمان بن ابى حثمة، كلاهما عن ابن عمر به.

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ

باب 56: ہوا کو برا کہنے کی ممانعت

2178 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''ہوا کو برا نہ کہو جب تم ایسی صورتحال دیکھو جو ناپسندیدہ ہو، تو تم یہ کہو:

''اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی کا اور اس میں موجود بھلائی کا اور اس کو جو حکم دیا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور ہم تجھ سے اس ہوا کے شر اور اس میں موجود شر اور جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2179 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

متنِ حدیث: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَضَحِكَ فَقَالَ إِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ فَفَرِحْتُ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ رَكِبُوا سَفِينَةً فِي الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتّٰى قَذَفَتْهُمْ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَإِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَاشِرَةٍ شَعْرَهَا فَقَالُوا مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا فَأَخْبِرِينَا قَالَتْ لَا أُخْبِرُكُمْ وَلَا أَسْتَخْبِرُكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوا أَقْصَى الْقَرْيَةِ فَإِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ

2178۔ اخرجه احمد (۱۲۳/۵)، و عبد بن حميد (۸٦)، حديث (۱٦۷) من طريق سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى، عن ابيه، فذكره

2179۔ اخرجه مسلم (۲۲٦۱/٤): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: قصة الجساسة، حديث (۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲/۲۹٤۲)، و ابوداؤد (۲/ ۵۲۱، ۵۲۲): كتاب الملاحم: باب: في خبر الجساسة، حديث (٤۳۲۵، ٤۳۲٦، ٤۳۲۷)، و ابن ماجه (۲/ ۱۳۵٤): كتاب الفتن: باب: فتنة الدجال و خروج عيسىٰ بن مريم، حديث (٤۰۷٤)، و احمد (۳۷۳، ۳۷٤، ٤۱۱، ٤۱۲، ٤۱۵، ٤۱٦، ٤۱۸) و الحميدي (۱/ ۱۷۷، ۱۷۸) حديث (۳٦٤)، من طريق عامر الشعبي، فذكره.

فَاَتَيْنَا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قُلْنَا مَلَاٰى تَدْفُقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِي عَنِ الْبُحَيْرَةِ قُلْنَا مَلَاٰى تَدْفُقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِي بَيْنَ الْاُرْدُنِّ وَفِلَسْطِيْنَ هَلْ اَطْعَمَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِي عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِي كَيْفَ النَّاسُ اِلَيْهِ قُلْنَا سِرَاعٌ قَالَ فَنَزّٰى نَزْوَةً حَتّٰى كَادَ قُلْنَا فَمَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ وَاِنَّهُ يَدْخُلُ الْاَمْصَارَ كُلَّهَا اِلَّا طَيْبَةَ وَطَيْبَةُ الْمَدِيْنَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

◆◆ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسکراتے ہوئے منبر پر چڑھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمیم داری نے مجھے ایک واقعہ سنایا ہے' جو مجھے اچھا لگا میں یہ چاہتا ہوں' وہ تمہیں بھی سنا دوں' فلسطین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوئے اور کشتی موجوں میں گھر گئی اور اس نے انہیں سمندر میں موجود ایک جزیرے تک پہنچا دیا۔ وہاں ایک عورت تھی جس کے بال اتنے لمبے تھے کہ وہ بال ہی لباس کا کام دے رہے تھے۔ لوگوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں' لوگوں نے کہا تم ہمیں کچھ بتاؤ وہ بولی میں کچھ نہیں بولوں گی اور نہ ہی تم سے کچھ پوچھوں گی تم اس بستی کے دوسرے کنارے کے پاس چلے جاؤ وہاں وہ شخص موجود ہوگا' جو تمہیں بتائے گا بھی اور تم سے دریافت بھی کرے گا۔

راوی کہتے ہیں: ہم اس بستی کے انتہائی کنارے تک گئے' تو وہاں زنجیروں میں بندھا ہوا ایک شخص موجود تھا وہ بولا: تم لوگ مجھے بتاؤ کہ زغر کے چشمے کا کیا حال ہے؟ ہم نے کہا وہ بھرا ہوا ہے اور چھلک رہا ہے' وہ بولا: مجھے بحیرہ کے بارے میں بتاؤ ہم نے کہا وہ بھی بھرا ہوا ہے اور جوش مار رہا ہے۔ وہ بولا: اردن اور فلسطین کے درمیان بیسان کے نخلستان کے بارے میں بتاؤ کیا وہ ابھی بھی پھل دیتا ہے۔ ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ وہ بولا: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بتاؤ کیا وہ مبعوث ہو گئے ہیں؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ وہ بولا: تم لوگ مجھے بتاؤ کہ تم لوگوں کا ان کی طرف رجحان کیسا ہے؟ ہم نے جواب دیا: بڑی (تیزی کے ساتھ جا رہے ہیں) راوی کہتے ہیں: وہ تیزی سے اچھلا' یہاں تک کہ قریب تھا: وہ (زنجیروں سے آزاد ہو جاتا) ہم نے کہا تم کون ہو' وہ بولا: میں دجال ہوں۔

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) دجال ''طیبہ'' کے علاوہ ہر ایک شہر میں داخل ہو جائے گا۔

(راوی کہتے ہیں) طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور قتادہ کی شعبی کے حوالے سے روایت کرنے کے طور پر غریب ہے۔ دیگر راویوں نے اسے امام شعبی کے حوالے سے اور سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

2180 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ

2180- اخرجه ابن ماجه (۲/۱۳۳۱): كتاب الفتن: باب: قوله تعالىٰ: (يايها الذين امنوا عليكم انفسكم) (المائدة: ۱۰۵) حديث (۴۰۱۶)، و احمد (۵/۴۰۵) من طريق حماد بن سلمة، عن على بن زيد، عن الحسن، عن جندب، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: کسی بھی مومن کے لئے اپنے آپ کو ذلیل کرنا مناسب نہیں ہے' لوگوں نے دریافت کیا: کوئی شخص اپنے آپ کو کیسے ذلیل کرے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے آپ کو اس آزمائش میں پیش کردے جس کا سامنا کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

2181 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكَتِّبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: انْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصَرْتُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَیْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَكُفُّهٗ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ اِیَّاهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اپنے بھائی کی مدد کرو! چاہے' وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اگر وہ مظلوم ہو' تو میں اس کی مدد کرلوں گا' اگر وہ ظالم ہو' تو میں اس کی کیسے مدد کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو ظلم سے روکو یہ تمہارا اس کی مدد کرنا ہوگا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2182 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ سَكَنَ الْبَادِیَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّیْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتٰی اَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتَتَنَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے جنگل میں سکونت اختیار کی وہ سخت

2181 اخرجه البخاري (١١٧/٥): كتاب المظالم: باب: اعن اخاك ظالما او مظلوما، حديث (٢٤٤٣)، وطرفاه في: (٢٤٤٤، ٦٩٥٢)، واحمد (٢٠١/٣)، و عبد بن حميد (٤١١)، حديث (١٤٠١)، من طريق حميد، فذكره.

2182 اخرجه ابوداؤد (١٢٤/٢): كتاب الصيد: باب: في اتباع الصيد، حديث (٢٨٥٩)، من طريق وهب بن منبه، فذكره.

مزاج اور بداخلاق ہوگیا اور جس شخص نے شکار کا پیچھا کیا وہ غافل ہوگیا جو شخص حکمران کے دروازے پر آیا وہ آزمائش میں مبتلا کردیا گیا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے طور پر "غریب" ہے ہم اسے ثوری نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2183 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَّكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگوں کی مدد کی جائے گی تم لوگوں کو مال و دولت ملے گا تم لوگوں کے لئے کشادگی ہو گی تو تم میں سے جو شخص ایسی صورتحال کو پائے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے نیکی کا حکم دے برائی سے منع کرے اور جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2184 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَحَمَّادٍ وَّعَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ سَمِعُوْا اَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عُمَرُ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ اَيُفْتَحُ اَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ اِذًا لَّا يُغْلَقُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ فَقُلْتُ لِمَسْرُوْقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ

2183۔اخرجه ابن ماجه (۱۳/۱): المقدمة: باب: التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (۳۰) من طريق سماك، فذكره.

2184۔اخرجه البخاري (۱۱/۲): كتاب مواقيت الصلاة: باب: الصلاة كفارة، حديث (۵۲۵)، واطرافه في: (۱۴۳۵، ۱۸۹۵، ۳۵۸۶، ۷۰۹۶)، ومسلم (۲۲۱۸/۴، ۲۲۱۹): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: في الفتنة التي تموج كموج البحر، حديث (۲۶، ۱۴۴/۲۷)، و ابن ماجه (۱۳۰۵/۳): كتاب الفتن: باب: ما يكون من الفتن، حديث (۳۹۵۵)، و احمد (۴۰۱/۵) من طريق الفتن، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے فتنے کے بارے میں جو ارشاد فرمایا تھا وہ کس شخص کو یاد ہے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے یاد ہے' پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: آدمی کی بیوی اس کا مال اس کی اولاد اور اس کا پڑوسی آزمائش ہوتے ہیں اور نماز' روزہ' صدقہ کرنا' نیکی کا حکم دینا' برائی سے روکنا اس کا کفارہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تم سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا میں نے تم سے اس فتنے کے بارے میں دریافت کیا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح ہوگا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اسے کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: اسے توڑ دیا جائے گا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو وہ اس لائق ہے کہ قیامت تک بند نہ ہو۔

ابووائل نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے مسروق سے کہا: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیجئے؟ اس دروازے کے بارے میں انہوں نے دریافت کیا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

2185 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَّاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ مِسْعَرٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: قَالَ هَارُوْنُ فَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ هَارُوْنُ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَلَيْسَ بِالنَّخَعِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مِسْعَرٍ

2185 اخرجه النسائي (۷/۱۶۰): كتاب البيعة: باب: ذكر الوعيد لمن اعان اميرا على الظلم، حديث (۴۲۰۷)، واحمد (۴/۲۴۳)، و عبد بن حميد (۱۴۵)، حديث (۳۷۰) من طريق ابو حصين عثمان بن عاصم، عن عامر الشعبي، فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت نو آدمی تھے جن میں سے پانچ عرب تھے اور چار عجمی تھے یا شاید پانچ عجمی تھے اور چار عرب تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو! کیا تم نے یہ بات سنی ہے: میرے بعد امراء ہوں گے۔ جو شخص ان کے پاس جائے ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے۔ ان کے جھوٹ میں ان کی مدد کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا حوض پر مجھ تک نہیں پہنچ سکے گا' جو شخص ان کے پاس نہیں جائے گا ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا ان کی تصدیق نہیں کرے گا وہ مجھ سے متعلق ہے اور میں اس سے متعلق ہوں اور وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح غریب'' ہے ہم اسے صرف مسعر نامی راوی کی روایت کے طور پر اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت کعب بن عجرہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2186 سند حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ الْكُوْفِيّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَعُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ قَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا' جب دین پر قائم رہنے والا شخص اس طرح ہوگا جس طرح اس نے اپنی مٹھی میں انگارہ رکھا ہوا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

عمر بن شاکر' بصرہ سے تعلق رکھنے والے بزرگ ہیں' کئی اہل علم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

2187 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم :

متن حدیث: اِذَا مَشَتْ اُمَّتِيْ بِالْمُطَيْطِيَاءِ وَخَدَمَهَا اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلٰى خِيَارِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَا يُعْرَفُ لِحَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَصْلٌ اِنَّمَا الْمَعْرُوْفُ حَدِيْثُ مُوْسٰى بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب میری امت کے لوگ اکڑ کر چلنا شروع کریں گے اور بادشاہوں کی اولاد ان کی خدمت کرے گی اور فارس اور روم کے لوگ ان کی خدمت کریں گے تو ان کے بد ترین لوگ ان کے بہترین لوگوں پر مسلط کر دیئے جائیں گے۔

ابومعاویہ نامی راوی نے اسے یحییٰ بن سعید انصاری سے نقل کیا ہے۔

عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

یحییٰ بن سعید کے حوالے سے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ابومعاویہ کی اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے۔ معروف یہی ہے: اسے موسیٰ بن عبیدہ سے نقل کیا گیا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو یحییٰ بن سعید کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں عبداللہ بن دینار اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

2188 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: عَصَمَنِى اللّٰهُ بِشَىْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا ابْنَتَهُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَآئِشَةُ يَعْنِى الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَنِى اللّٰهُ بِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ایک بات سنی اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بچا لیا (نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں) جب کسریٰ مر گیا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: لوگوں نے اپنا امیر کسے بنایا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: کسریٰ کی بیٹی کو تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جن کی حکمران ایک عورت ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آئیں یعنی بصرہ آئیں تو مجھے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان مجھے یاد آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے مجھے بچا لیا۔

2188۔اخرجه البخاری (۷۳۲/۷): کتاب المغازی: باب: کتاب النبی صلی الله علیه وسلم الی کسری و قیصر، حدیث (٤٤٢٥)، وطرفه فی (۷۰۹۹)، و النسائی (۲۲۷/۸): کتاب آداب القضاة: باب: النهی عن استعمال النساء فی الحکم، حدیث (۵۳۸۸)، و احمد (۴۳/۵، ۴۷، ۵۱/۵). من طریق الحسن، فذکره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2189 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى اُنَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَّا يُرْجٰى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے کچھ لوگوں کے پاس ٹھہرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو تمہارے اچھے اور تمہارے برے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں' راوی بیان کرتے ہیں: لوگ خاموش رہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں بتائیں کہ اچھے لوگ کون سے ہیں اور ہم میں سے برے لوگ کون سے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں' جن سے بھلائی کی امید کی جائے اور ان کے شر سے محفوظ رہا جائے اور برے لوگ وہ ہیں جن سے بھلائی کی امید نہ کی جائے اور ان کے شر سے محفوظ نہ رہا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2190 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ اُمَرَائِكُمْ وَشِرَارِهِمْ خِيَارُهُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتَدْعُوْنَ لَهُمْ وَيَدْعُوْنَ لَكُمْ وَشِرَارُ اُمَرَائِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى حُمَيْدٍ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدٌ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کیا میں تمہیں تمہارے بہترین حکمرانوں اور برے حکمرانوں کے بارے میں بتاؤں؟ ان میں سے بہترین وہ ہیں: جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کریں تم ان کے لئے دعا کرو وہ تمہارے لئے دعا کریں' اور تمہارے حکمرانوں میں سے بدترین وہ ہیں' جنہیں تم ناپسند کرو اور وہ تمہیں ناپسند کریں تم لوگ ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے محمد بن ابوحمید نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں اور محمد نامی

راوی کو ان کے حافظے کے حوالے سے "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

2191 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّهُ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةٌ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِیءَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جن کی کچھ باتیں تمہیں اچھی لگے گی اور کچھ بری لگے گی تو جو شخص ان کا انکار کرے وہ بری الذمہ ہو گیا اور جو ناپسند کرے وہ سلامت رہا لیکن جو اس سے راضی رہا اس نے پیروی کی (وہ برباد ہو جائے گا) عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم ان لوگوں کے ساتھ جنگ نہ کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2192 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشْقَرُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا كَانَ اُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَائَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَ اُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَائَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ

توضیح راوی: وَصَالِحٌ الْمُرِّيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ غَرَائِبُ يَنْفَرِدُ بِهَا لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تمہارے حکمران اچھے لوگ ہوں مالدار ہوں مہربان ہوں اور تمہارے معاملات آپس میں مشورے کے ذریعے طے ہوتے ہوں تو زمین کا ظاہری حصہ تم لوگوں کے لئے باطنی حصے سے بہتر ہوگا اور جب تمہارے حکمران تمہارے بدترین لوگ ہوں خوشحال ہوں لیکن بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں تو زمین کا باطنی حصہ تمہارے لئے اوپر والے حصے سے زیادہ بہتر ہوگا۔

2191 اخرجه مسلم (۱٤۸۰/۳): كتاب الامارة: باب: وجوب الانكار على الامراء فيما يخالف الشرع، حديث (٦٢، ٦٣، ٦٤/ ۱۸٥٤) و ابوداؤد (٦٥٥/۲، ٦٥٦): كتاب السنة: باب: الخوارج، حديث (٤٧٦٠، ٤٧٦١)، و احمد (۲۹٥/٦، ۳۰۲، ۳۲۱). من طريق الحسن، عن ضبة، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف صالح مری نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ صالح کی روایات غریب ہوتی ہیں، جنہیں نقل کرنے میں وہ منفرد ہوتے ہیں، ان کی متابعت نہیں کی جاتی ویسے وہ نیک آدمی تھے۔

2193 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَوْزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّكُمْ فِىْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَاْتِىْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ نُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگ ایک ایسے زمانے میں ہو کہ تم میں سے جس شخص کو حکم دیا گیا ہے اگر وہ اس کا دسواں حصہ ہی ترک کر دے تو ہلاکت کا شکار ہو جائے گا، پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگ دیئے گئے حکم کے دسویں حصہ پر عمل کر لیں گے، تو بھی نجات پالیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف نعیم بن حماد نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں جو انہوں نے سفیان بن عیینہ سے نقل کی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

2194 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ هَاهُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ وَاَشَارَ اِلَى الْمَشْرِقِ يَعْنِىْ حَيْثُ يَطْلُعُ جِذْلُ الشَّيْطَانِ اَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرف فتنوں کی سرزمین ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف اشارہ کیا (اور فرمایا تھا:) یہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہو

2194- اخرجه البخاري (۴۹/۱۳): كتاب الفتن: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم (الفتنة من قبل المشرق)، حديث (۷۰۹۲)، و مسلم (۲۲۲۹/۴): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان، حديث (۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰/۲۴۱)، حديث (۷۳۹) من طريق سالم بن عبد الله، فذكره.

گا۔(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جہاں سے سورج کا کنارہ نکلتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2195 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: تَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُوْدٌ لَا يَرُدُّهَا شَىْءٌ حَتّٰى تُنْصَبَ بِاِيْلِيَاءَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے انہیں کوئی واپس نہیں کر سکے گا' یہاں تک کہ وہ بیت المقدس میں نصب کردیئے جائیں گے۔

یہ حدیث "غریب" ہے۔

كِتَابُ الرُّؤْيَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

خوابوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَاب اَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

باب 1: مؤمن کے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں

2196 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِيْنِ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيَتْفُلْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ

قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب زمانہ قریب ہو جائے گا (یعنی قیامت کے قریب ہو جائے گا) تو مؤمن کا خواب عام طور پر جھوٹا نہیں ہوگا اور لوگوں میں سب سے زیادہ سچا خواب اس شخص کا ہوگا' جو سب سے زیادہ سچ بولتا ہوگا مؤمن کے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں خواب تین طرح کے ہوتے ہیں اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہوتے ہیں۔ کچھ خواب شیطان کی طرف سے غم میں مبتلا کرنے کے لئے ہوتے ہیں اور کچھ خواب وہ ہیں جس میں آدمی اپنے آپ سے بات کرتا ہے' تو جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو' تو وہ اٹھے اور تھوک دے اور اسے لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے۔

2196: اخرجه البخاري (۱۲/ ۴۲۲): كتاب التعبير: باب: القيد في المنام، حديث (۷۰۱۷)، ومسلم (۴/ ۱۷۷۳): كتاب الرؤيا، حديث (۶/ ۲۲۶۳)، و ابوداؤد (۲/ ۷۲۳): كتاب الادب: باب: ما جاء في الرؤيا، حديث (۵۰۱۹)، و ابن ماجه (۲/ ۱۲۸۵): كتاب تعبير الرؤيا: باب: اصدق الناس رؤيا اصدقهم حديثا حديث (۳۹۱۷)، (۲/ ۱۲۹۴): الرؤيا ثلاث، حديث (۳۹۰۶)، (۲/ ۱۲۸۹): كتاب تعبير الرؤيا: باب: تعبير الرؤيا، حديث (۳۹۲۶)، و احمد (۲/ ۲۶۹، ۳۹۵، ۵۰۷)، و الحميدي (۲/ ۴۸۴)، حديث (۱۱۴۵)، و الدارمي (۲/ ۱۲۵): كتاب الرؤيا: باب: الرؤيا ثلاث، اصدق الناس رؤيا اصدقهم حديثا، (۲/ ۱۳۰): كتاب الرؤيا: باب: في رؤية الرب تعالىٰ في النوم، من طريق محمد بن سيرين، فذكره

(محمد بن سیرین نامی راوی بیان کرتے ہیں) مجھے خواب میں زنجیر دیکھنا پسند ہے اور میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں زنجیر سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2197 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا يُّحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ قَالَ

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مؤمن کے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''صحیح'' ہے۔

بَاب ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

باب 2: نبوت ختم ہو چکی ہے البتہ (خوابوں میں ملنے والی) بشارتیں باقی ہیں

2198 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِيْ ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ ابْنُ فُلْفُلٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاُمِّ كُرْزٍ وَّاَبِيْ اَسِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہیں

2197۔اخرجه البخاری (١٢/ ٣٨٩): کتاب التعبیر : باب : الرؤیا الصالحة جزء من ستة و اربعین جزا من النبوة، حدیث (٦٩٨٧)، ومسلم (٤/ ١٧٧٤): کتاب الرؤیا، حدیث (٧/ ٢٢٦٤)، و ابوداؤد (٢/ ٧٢٣): کتاب الأدب: باب ما جاء فی الرؤیا، حدیث (١٨، ٥٠)، و احمد (٣/ ١٨٥)، (٥/ ٣١٦، ٣١٩) و الدارمی (٢/ ١٢٣): کتاب الرؤیا: باب: فی رؤیا المسلم جزء من ستة واربعین جزا من النبوة من طریق قتادة، قال سمعت انس بن مالك، فذكره.

2198۔اخرجه احمد (٣/ ٢٦٧). من طریق عبد الواحد بن زیاد، قال : حدثنا المختار، فذكره.

میرے بعد کوئی رسول یا کوئی نبی نہیں ہوگا راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات لوگوں کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بنی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: البتہ مبشرات باقی ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مبشرات سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مؤمن کو نظر آنے والے خواب' یہ نبوت کا ایک جز ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' سیدہ ام کرز رضی اللہ عنہا اور حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو مختار بن فلفل سے منقول ہیں۔

بَاب قَوْلِهِ (لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)

باب 3: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''ان کے لئے دنیاوی زندگی میں خوشخبری ہے''

2199 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) فَقَالَ مَا سَاَلَنِىْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَاَلَنِىْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِىَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ عطاء بن یسار مصر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا: ''لَهُمُ الْبُشْرٰى'' تو انہوں نے فرمایا: اس وقت سے لے کر اب تک تمہارے علاوہ صرف ایک شخص نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا (جب میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تھا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے اس وقت سے لے کر اب تک تمہارے علاوہ کسی نے مجھ سے یہ دریافت نہیں کیا' اس سے مراد سچے خواب ہیں جو مسلمان دیکھتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے دکھائے جاتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2200 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

2199۔اخرجہ احمد (٦/٤٤٥، ٤٤٦، ٤٤٧، ٤٥٢)، و الحمیدی (١٩٣/٢)، حدیث (٣٩١، ٣٩٢)۔ من طریق عطاء بن یسار، عن رجل من اھل مصر، فذکرہ۔

2200۔اخرجہ احمد (٢٨/٣، ٦٨)، و الدارمی (١٢٥/٢): کتاب الرویا: باب: اصدق الرویا بالاسحار، و عبد بن حمید (٢٨٩)، حدیث (٩٢٧)۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (عام طور پر) زیادہ سچے خواب وہ ہوتے ہیں جو سحری کے وقت دیکھے جائیں۔

2201 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ وَّعِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ (لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) قَالَ هِىَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرٰى لَهٗ

قَالَ حَرْبٌ فِىْ حَدِيْثِهٖ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''ان لوگوں کے لئے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہوگی''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ سچے خواب ہیں جو مؤمن دیکھتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو اسے دکھائے جاتے ہیں۔

حرب نامی راوی نے اپنی سند میں یحییٰ بن ابوکثیر کا تذکرہ کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِىْ فِى الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِىْ

باب 4: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے درحقیقت مجھے ہی دیکھا''

2202 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ رَاٰنِىْ فِى الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِىْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِىْ

2201۔اخرجه ابن ماجه (۱۲۸۳/۲): كتاب تعبير الرويا: باب: الرويا الصالحة يراها المسلم او ترى له، حديث (۳۸۹۸)، و الدارمي (۱۲۳/۲): كتاب الرويا: باب: في قوله تعالىٰ: (لهم البشرى في الحيوة الدنيا) (يونس: ٦٤)، واحمد (۳۱۵/۵، ۳۲۱) من طريق يحيىٰ بن ابي كثير، عن ابي سلمة، فذكره.

2202۔اخرجه ابن ماجه (۱۲۸٤/۲): كتاب تعبير الرويا: باب: روية النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، حديث (۳۹۰۰)، و الدارمي (۱۲۳/۲، ۱۲٤): كتاب الرويا: باب: في روية النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، و احمد (۳۷۵/۱، ٤۰۰، ٤٤۰، ٤٥۰) من طريق ابي اسحاق، عن ابي الاحوص، فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَاَبِیْ بَکْرَةَ وَاَبِیْ جُحَیْفَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔

اسے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابومالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب اِذَا رَاٰی فِی الْمَنَامِ مَا یَکْرَهُ مَا یَصْنَعُ

باب 5: جب کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ کیا کرے

2203 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَّحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ شَیْئًا یَّکْرَهُهُ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَّسَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کچھ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو' تو اسے بائیں طرف تین دفعہ تھوک دینا چاہیے اور اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2203۔اخرجه مالك فی (موطا) (۹۵۷/۲): كتاب الرؤيا: باب: ما جاء في الرؤيا: حديث (٤)، و البخاری (۲۱۹/۱۰): كتاب الطب: باب: النفث فی الرقية، حديث (٥٧٤٧)، (٣٨٩/١٢): كتاب التعبير: باب: الرؤيا الصالحة جزء من ستة و اربعين جزا من النبوة، حديث (٦٩٨٦)، و مسلم (١٧٧١/٤، ١٧٧٢): كتاب الرؤيا: حديث (١، ٢، ٣)، (٢٢٦١/٤)، و ابوداؤد (٧٢٤/٢): كتاب الادب: باب: ما جاء فی الرؤيا، حديث (٥٠٢١)، و ابن ماجه (١٢٨٦/٢): كتاب تعبير الرؤيا: باب: من راى رؤيا يكرهها، حديث (٣٩٠٩)، واحمد (٢٩٦/٥، ٣٠٣، ٣٠٤، ٣٠٥، ٣٠٩، ٣١٠)، و الدارمی (١٢٤/٢): كتاب الرؤيا: باب: فيمن يرى رؤيا يكرهه من طريق ابی سلمة بعد عبد الرحمن، فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَعْبِیْرِ الرُّؤْیَا

باب 6: خواب کی تعبیر بیان کرنا

2204 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَعْلَی بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ وَکِیْعَ بْنَ عُدُسٍ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعِیْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَهِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ یَتَحَدَّثْ بِهَا فَاِذَا تَحَدَّثَ بِهَا سَقَطَتْ قَالَ وَاَحْسَبُهٗ قَالَ وَلَا یُحَدِّثُ بِهَا اِلَّا لَبِیْبًا اَوْ حَبِیْبًا

◆◆ حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مؤمن کے خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہیں اور یہ آدمی کے لئے اڑنے والی چیز کی مانند ہوتے ہیں جب تک انسان اسے بیان نہ کردے جب اسے بیان کر دیا جائے تو یہ گر پڑتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: تم اس خواب کو صرف عقل مند شخص کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے دوست کو سناؤ۔

2205 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَکِیْعِ بْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِیْ رَزِیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: رُؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَهِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ یُحَدِّثْ بِهَا فَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیُّ اسْمُهٗ لَقِیْطُ بْنُ عَامِرٍ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰی حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ فَقَالَ عَنْ وَکِیْعِ بْنِ حُدُسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَهُشَیْمٌ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَکِیْعِ بْنِ عُدُسٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں اور یہ آدمی کے لئے پرندے کی طرح ہوتے ہیں جب تک انسان اس کو بیان نہ کرے جب وہ اس کو بیان کردے تو یہ گر جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کا نام لقیط بن عامر ہے۔

حماد بن سلمہ نے یعلی ابن عطا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وکیع بن حدس نے یہ بات بیان کی ہے:

220۔ اخرجه ابوداؤد (۷۲۳/۲، ۷۲٤): کتاب الادب: باب: ما جاء فی الرویا، حدیث (۵۰۲۰)، و ابن ماجه (۱۲۸۸/۲): کتاب تعبیر الرویا: باب: الرویا اذا عبرت و قعت فلا یقصها الا علی واد، حدیث (۳۹۱٤)، واحمد (۱۰/٤، ۱۱، ۱۲، ۱۳)، و الدارمی (۱۲٦/۲): کتاب الرویا: باب: الرویا لا تقع م لم تعبر، من طریق وکیع بن عدس، فذکره.

شعبہ ابوعوانہ اور ہشیم نے یعلیٰ بن عطا کے حوالے سے وکیع بن عدس کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے اور یہ درست ہے۔

بَابُ فِي تَأْوِيلِ الرُّؤْيَا مَا يُسْتَحَبُّ مِنْهَا وَمَا يُكْرَهُ

باب 7: خواب کی کون سی تعبیر پسندیدہ ہے اور کون سی ناپسندیدہ ہے؟

2206 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدِ اللّٰهِ السَّلِيْمِىُّ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَرُؤْيَا حَقٌّ وَّرُؤْيَا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ وَرُؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَكَانَ يَقُوْلُ يُعْجِبُنِى الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِى الدِّيْنِ

حدیثِ دیگر: وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِىْ فَاِنِّىْ اَنَا هُوَ فَاِنَّهٗ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَّتَمَثَّلَ بِىْ

وَكَانَ يَقُوْلُ لَا تُقَصُّ الرُّؤْيَا اِلَّا عَلٰى عَالِمٍ اَوْ نَاصِحٍ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِىْ بَكْرَةَ وَاُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَاَبِىْ مُوْسٰى وَجَابِرٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خواب تین طرح کے ہوتے ہیں کچھ خواب سچے ہوتے ہیں کچھ خواب ایسے ہیں جن میں آدمی اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے اور کچھ خواب وہ ہیں جو شیطان کی طرف سے غم میں مبتلا کرنے کے لئے ہوتے ہیں جو شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اٹھے اور نماز ادا کرے۔

(محمد بن سیرین) بیان کرتے ہیں: مجھے (خواب میں) زنجیر دیکھنا پسند ہے اور میں طوق دیکھنا ناپسند کرتا ہوں کیونکہ زنجیر سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو شخص مجھے خواب میں دیکھے تو وہ میں ہی ہوں گا' کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

آپ نے فرمایا ہے: خواب صرف کسی صاحب علم یا خیر خواہ کے سامنے بیان کرو۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' سیّدہ ام علاء رضی اللہ عنہا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِي الَّذِي يَكْذِبُ فِي حُلْمِهِ

باب 8: جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے

2207 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيرَةٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي شُرَيْحٍ وَّوَاثِلَةَ

قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْاَوَّلِ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے) انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر اس بات کو نقل کیا ہے: جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اس کو قیامت کے دن جَو کے دانوں کے درمیان گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو شریح حضرت واثلہ بن اسقع سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت پہلی کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2208 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَهُمَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنی طرف سے جھوٹا خواب بیان کرے گا

2207۔اخرجه احمد (۱/۷٦، ۹۰، ۹۱، ۱۰۱)، و عبد الله بن احمد في (زوائد المسند) (۱/۱۲۹، ۱۳۱)، و عبد بن حميد (۵۸)، حديث (۸٦)، من طريق عبد الاعلى بن عامر الثعلبي، عن ابي عبد الرحمن السمي، فذكره۔

2208۔اخرجه البخاري (۱۲/٤٤٦): كتاب التعبير: باب: من كذب في حلمه، حديث (۷۰٤۲)، و ابوداؤد (۲/۷۳٤): كتاب الادب: باب: ما جاء في الرويا، حديث (۵۰۲٤)، و ابن ماجه (۲/۱۲۸۹): كتاب التعبير الرويا: باب: من تحلم حلما كاذبا، حديث (۳۹۱٦)، و احمد (۱/۲۱٦)، ۳۵۹)، و البخاري في (الادب المفرد) (۱۱٦۳)، و الحميدي (۱/۲٤۳)، حديث (۵۳۱)، و الدارمي (۲/۲۹۸): كتاب الرقائق: باب: في حفظ السمع من طريق عكرمة، فذكره۔

قیامت کے دن اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ان کے درمیان گرہ نہیں لگا سکے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّبَنَ وَالْقُمُصَ

باب 9: نبی اکرم ﷺ کا خواب میں دودھ اور قمیص دیکھنا

2209 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متنِ حدیث: بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّخُزَيْمَةَ وَالطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ وَاَبِي اُمَامَةَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا میرے سامنے دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اس میں سے پی لیا اور پھر باقی بچا ہوا "عمر" کو دے دیا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ آپ ﷺ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ، حضرت طفیل بن سخبر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "صحیح" ہے۔

2210 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرِيْرِيُّ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

2209 اخرجه البخاري (۲۱٦/۱): كتاب العلم: باب: فضل العلم، حديث (۸۲)، و اطرافه في : (۳٦۸۱، ۷۰۰٦، ۷۰۰۷، ۷۰۲۷، ۷۰۳۲)، و مسلم (۱۸٥۹/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل عمر رضي الله عنه، حديث (۲۳۹۱/۱٦)، و احمد (۸۳/۲، ۱۰۸، ۱۳۰، ۱٥٤)، و الدارمي (۱۲۸/۲)، كتاب الرويا: باب : القمص والبير في النوم، من طريق ابن شهاب الزهري: عن حمزة بن عبد الله، فذكره.

بِمَعْنَاهُ قَالَ وَهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ ابوامامہ بن سہل' نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انہیں میرے سامنے پیش کیا جا رہا ہے انہوں نے قمیص پہنی ہوئی تھی کچھ کی قمیصیں سینے تک تھی اور کچھ کی اس سے نیچے تک تھی میرے سامنے "عمر" کو لایا گیا' تو وہ اپنی قمیص کو گھسیٹ رہے تھے (یعنی وہ زیادہ لمبی تھی) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ آپ ﷺ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِيْزَانَ وَالدَّلْوَ

باب 10: نبی اکرم ﷺ کا خواب میں میزان اور ڈول (دیکھنے کی تعبیر بیان کرنا)

2211 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَاَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَّوُزِنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَرَاَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں نے' میں نے دیکھا گویا ایک ترازو ہے' جو آسمان سے نیچے نازل ہو رہا ہے اس میں آپ ﷺ کا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا' تو آپ ﷺ کا پلڑا بھاری تھا' ابوبکر کے مقابلے میں' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری تھا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری تھا پھر اس ترازو کو اٹھا لیا گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک پر ناپسندیدگی کے تاثرات دیکھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2212 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ اِنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ

2211 اخرجه ابوداؤد (٦١٩/٢): كتاب السنة: باب: في الخلفاء، حديث (٤٦٣٤)، من طريق اشعث، عن الحسن، فذكره.

وَلٰكِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ وَّلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَعُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَيْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ورقہ کے بارے میں پوچھا گیا' تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ انہوں نے آپ کی تصدیق کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ خواب میں دکھایا گیا ہے۔ اس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اگر وہ جہنمی ہوتا تو اس کے جسم پر دوسرا لباس ہوتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

عثمان بن عبدالرحمٰن نامی راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

2213 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

متنِ حدیث: قَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا فَنَزَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ فِيْهِ ضَعْفٌ وَّاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خواب میں نظر آنے کے بارے میں بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اکٹھے ہوئے پھر ابوبکر نے ایک یا شاید دو ڈول نکالے ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی اللہ ان کی مغفرت کرے پھر "عمر" اٹھا۔ اس نے اسے پکڑا تو وہ ایک بڑا ڈول بن گیا میں نے اس جیسا محنتی شخص کوئی نہیں دیکھا' اس نے لوگوں کو سیراب کردیا' یہاں تک کہ وہ اپنی آرام گاہوں میں چلے گئے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے طور پر "غریب" ہے۔

2214 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2212۔اخرجه احمد (٦٥/٦) من طريق عروة، فذكره۔

2213۔اخرجه البخاري (٥٠/٧): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب عمر بن الخطاب ابي حفص، حديث (٣٦٨٢)، (٤٣٦/١٢): كتاب التعبير: باب: نزع الذنوب و الذنوبين من البئر بضعف، حديث (٧٠٢٠)، و مسلم (١٨٦٢/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل عمر، رضي الله تعالىٰ عنه، حديث (٢٣٩٣/١٩)، و احمد (٢٧/٢، ٩٨، ١٠٤)، من طريق سالم بن عبد الله، فذكره۔

متنِ حدیث: رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَاَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ يُنْقَلُ اِلَى الْجُحْفَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک سیاہ فام عورت کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے وہ مدینہ سے نکلی اور "مہیعہ" جا کر کھڑی ہوگی (راوی کہتے ہیں اس سے مراد "جحفہ" ہے)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے: اس سے مراد مدینہ کی وبا ہے جو "جحفہ" کی طرف منتقل ہوگئی ہے۔

یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

2215 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَّالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ الْحَسَنَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَالرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا وَّلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ قَالَ

حدیثِ دیگر: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَيُّوْبَ مَرْفُوْعًا وَّرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَوَقَفَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: آخری زمانے میں مؤمن کے خواب بہت کم جھوٹے ہوں گے لوگوں میں سب سے زیادہ سچے خواب وہ دیکھے گا جو بات کرنے میں سب سے زیادہ سچا ہوگا۔ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی خوشخبری ہوتی ہے۔ کچھ خواب وہ ہوتے ہیں جس میں آدمی اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے اور کچھ خواب وہ ہوتے ہیں جو شیطان کی طرف سے غم میں مبتلا کرنے کے لئے ہوتے ہیں تو جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو وہ اسے کسی کے سامنے بیان نہ کرے بلکہ اٹھ کر نماز ادا کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے خواب میں زنجیر دیکھنا پسند ہے اور میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں۔ زنجیر سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے۔

2214- اخرجه البخاري (۱۲/۴۴۳): كتاب التعبير: باب: اذا رأى انه اكرجه الشيء من كوة، حديث (۷۰۳۸)، و طرفاه في: (۷۰۳۹، ۷۰۴۰)، و ابن ماجه (۲/ ۱۲۹۳): كتاب تعبير الرؤيا: باب: تعبير الرؤيا، حديث (۳۹۲۴)، واحمد (۲/۱۰۷، ۱۱۷، ۱۳۷)، من طريق موسى بن عقبة، قال: اخبرني سالم بن عبد الله، فذكره.

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: مؤمن کے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالوہاب ثقفی نے اس حدیث کو ایوب کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

حماد بن زید نے اسے ایوب کے حوالے سے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2216 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ وَّهُوَ ابْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ وَّهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ فِى الْمَنَامِ كَاَنَّ فِىْ يَدَىَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّنِىْ شَاْنُهُمَا فَاُوحِىَ اِلَىَّ اَنْ اَنْفُخَهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَاذِبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِىْ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِىُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں میں ان کی وجہ سے بڑا پریشان ہوا پھر میری طرف یہ بات وحی کی گئی کہ میں انہیں پھونک ماروں' میں نے انہیں پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے: میرے بعد دو "جھوٹے نبی" ظاہر ہوں گے ان میں سے ایک کا نام مسیلمہ ہوگا' اور وہ یمامہ کا رہنے والا ہوگا اور ایک "عنسی" ہوگا' جو صنعاء کا رہنے والا ہوگا۔

یہ حدیث "صحیح غریب" ہے۔

2217 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَاَيْتُ سَبَبًا وَّاصِلًا مِّنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَاَرَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا بِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ

2216- اخرجه ابن ماجه (۱۲۹۳/۲): كتاب تعبير الرؤيا: باب: تعبير الرؤيا، حديث (۳۹۲٤)، و احمد (۳۳۸/۲، ۳٤٤)، من طريق نافع بن جبير، عن ابن عباس به.

2217- اخرجه ابوداؤد (۲٤٦/۲): كتاب الايمان و النذور: باب: في القسم هل يكون يمينا، حديث (۳۲٦۸)، (٦۱۸/۲): كتاب السنة: باب: في الخلفاء، حديث (٤٦۳۲)، و ابن ماجة (۱۲۸۹/۲): كتاب تعبير الرؤيا: باب: تعبير الرؤيا، حديث (۳۹۱۸)، من طريق الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عباس، فذكره.

وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّي اَعْبُرُهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا فَقَالَ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْاٰنُ لِيْنُهُ وَحَلَاوَتُهُ وَاَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ فَاَخَذْتَ بِهٖ فَيُعْلِيكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُو بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُو بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهٗ فَيَعْلُو اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ اَصَبْتُ اَوْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَّاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ اَقْسَمْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَتُخْبِرَنِّيْ مَا الَّذِيْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: میں نے خواب میں ایک بادل دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے اس کو پی رہے تھے کچھ لوگ زیادہ لے رہے تھے کچھ کم لے رہے تھے پھر میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین کی طرف آئی ہوئی تھی۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکڑا اور آپ اوپر چڑھ گئے۔ ایک اور شخص نے اسے پکڑا اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر اس کے بعد ایک اور شخص نے اس کو پکڑا اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے اس کو پکڑا تو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر وہ مل گئی پھر وہ شخص اوپر چڑھ گیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اس کی تعبیر بیان کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کی تعبیر بیان کرو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: بادل سے مراد اسلام کا بادل ہے اس سے شہد ٹپکنے سے مراد مطلب ہے یہ قرآن ہے اس کی نرمی اور اس کی حلاوت ہے اور زیادہ لینے اور تھوڑا لینے سے مراد یہ ہے: کچھ لوگ قرآن کا علم زیادہ حاصل کریں گے اور کچھ کم حاصل کریں گے۔ آسمان سے لے کر زمین تک آنے والی رسی سے مراد وہ حق ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گامزن ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تھاما اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آپ کو بلندی عطا کی اور پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اس کو تھامے گا وہ بھی اس کے ذریعے بلندی حاصل کرے گا پھر ایک اور شخص اس ک ذریعے بلندی حاصل کرے گا پھر ایک شخص اس کو پکڑے گا تو وہ رسی ٹوٹ جائے گی پھر وہ مل جائے گی اس طرح وہ بھی بلندی حاصل کرے گا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ٹھیک تعبیر بیان کی ہے یا غلط کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ ٹھیک ہے اور کچھ غلط کی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو قسم دیتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیں کہ میں نے کیا غلطی کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قسم نہ دو!

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2218 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى بِنَا الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ وَقَالَ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَوْفٍ وَّجَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ

قَالَ وَهٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ وَّهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ مُّخْتَصَرًا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صبح کی نماز پڑھا لیتے تھے تو آپ اپنا چہرہ مبارک لوگوں کی طرف کرتے تھے اور دریافت کرتے تھے کہ کیا تم میں سے کسی شخص نے گزشتہ رات کوئی خواب دیکھا ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہ روایت عوف اور جریر بن حازم کے حوالے سے ابورجاء کے حوالے سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے طویل حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

محمد بن بشار نے یہی روایت اسی طرح ہمارے سامنے بیان کیا ہے۔ جو وہب بن جریر کے حوالے سے مختصر طور پر منقول ہے۔

2218۔اخرجه البخاری (۳۸۸/۲): کتاب الاذان: باب: یستقبل الامام الناس اذا سلم ، حدیث (۸٤۵)، و اطرافه فی : (۱۱٤۳، ۱۳۸٦، ۲۰۸۵، ۲۷۹۱، ۳۲۳٦، ۳۳۵٤، ٤٦۷٤، ٦۰۹٦، ۷۰٤۷)، ومسلم (۱۷۸۱/٤): کتاب الرؤیا: باب: رؤیا النبی صلی الله علیه وسلم ، حدیث (۲۲۷۵/۲۳)، و ابن خزیمة (٦۹/۲)، حدیث (۹٤۲)، واحمد (۸/۵، ۹، ۱۰، ۱٤) من طریق ابی رجاء، فذکرہ

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گواہی کے بارے میں، نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشُّهَدَاءِ اَيُّهُمْ خَيْرٌ

باب 1: کون سے گواہ بہتر ہیں؟

2219 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَأْتِيْ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا

اختلافِ سند: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ نَحْوَهٗ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ

قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّاَكْثَرُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ وَاخْتَلَفُوْا عَلٰى مَالِكٍ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِيْ عَمْرَةَ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا وَّاَبُوْ عَمْرَةَ مَوْلٰى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ وَلَهٗ حَدِيْثُ الْغُلُوْلِ وَاَكْثَرُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ

◆◆ حضرت زید بن خالد جہنی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں سب سے بہتر گواہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہوتا ہے، جو گواہی دینے کے لئے خود ہی آ جاتا ہے۔ اس سے پہلے کہ اس سے مطالبہ کیا جائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام مالک رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کے حوالے سے منقول ہے۔

ابن ابوعمرہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اکثر راویوں نے ان کا نام عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ بیان کیا ہے۔

اس روایت کے حوالے سے امام مالک رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ سے نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے اسے ابوعمرہ کے

2219۔اخرجه مالك في (الموطا) (۲/ ۷۲۰): كتاب الاقضية: باب: ماجاء في الشهادات، حديث (۳)، و مسلم (۳/ ۱۳۴٤): كتاب الاقضية: باب: بيان خير الشهود، حديث (۱۹/ ۱۷۱۹)، و ابوداؤد (۳/ ۳۰٤): كتاب الاقضية: باب: في الشهادات، حديث (۳۵۹٦)، و ابن ماجه (۲/ ۷۹۲): كتاب الاحكام: باب: الرجل عنده الشهادة لا يعلم بها صاحبها، حديث (۲۳٦٤)، و احمد (٤/ ۱۱۵)، (۵/ ۱۹۳)، من طريق ابن ابي عمرة الانصاري، فذكره.

حوالے سے نقل کیا ہے جبکہ بعض نے اسے ابن ابوعمرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ صاحب عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری ہیں۔
ہمارے نزدیک یہی درست ہے کیونکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر حوالوں سے یہ روایت عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ کے حوالے سے، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور یہی مستند ہے۔
ابوعمرہ نامی صاحب حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔
انہوں نے مالِ غنیمت میں خیانت سے متعلق روایت بھی نقل کی ہے۔ اکثر حضرات نے ان کا نام عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ ذکر کیا ہے۔

2220 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ ابْنُ بِنْتِ اَزْهَرَ السَّمَّانِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: خَيْرُ الشُّهَدَاءِ مَنْ اَدّٰى شَهَادَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا

قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے بہتر گواہ وہ ہوتا ہے جو گواہی کا مطالبہ کیے جانے سے پہلے گواہی دے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ لَّا تَجُوزُ شَهَادَتُهٗ

باب 2: کس کی گواہی قبول نہیں ہوگی؟

2221 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَّلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَّلَا مَجْلُوْدَةٍ وَّلَا ذِيْ غِمْرٍ لِاَخِيْهِ وَلَا مُجَرَّبِ شَهَادَةٍ وَّلَا الْقَانِعِ اَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَّلَا قَرَابَةٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ وَيَزِيْدُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: وَ قَالَ وَلَا نَعْرِفُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ عِنْدِيْ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا اَنَّ شَهَادَةَ الْقَرِيْبِ جَائِزَةٌ لِّقَرَابَتِهٖ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ

شَهَادَةِ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ وَالْوَلَدِ لِوَالِدِهٖ وَلَمْ يُجِزْ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ شَهَادَةَ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ وَلَا الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ عَدْلًا فَشَهَادَةُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ جَائِزَةٌ وَّكَذٰلِكَ شَهَادَةُ الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا فِیْ شَهَادَةِ الْاَخِ لِاَخِيْهِ اَنَّهَا جَائِزَةٌ وَّكَذٰلِكَ شَهَادَةُ كُلِّ قَرِيْبٍ لِقَرِيْبِهٖ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةٌ لِرَجُلٍ عَلَى الْاٰخَرِ وَاِنْ كَانَ عَدْلًا اِذَا كَانَتْ بَيْنَهُمَا عَدَاوَةٌ

وَذَهَبَ اِلٰی حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

حدیثِ دیگر: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ اِحْنَةٍ

قولِ امام ترمذی: يَعْنِیْ صَاحِبَ عَدَاوَةٍ وَّكَذٰلِكَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حَيْثُ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ غِمْرٍ لِاَخِيْهِ يَعْنِیْ صَاحِبَ عَدَاوَةٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خیانت کرنے والے مرد' خیانت کرنے والی عورت' (جس مرد یا عورت کو) حدِ قذف میں کوڑے مارے گئے ہوں' جس کی ذاتی دشمنی ہو' جو جھوٹا گواہ ہو' کسی گھرانے کے ملازم کی ان کے حق میں' ولاء یا قرابت میں تہمت زدہ شخص (ان سب کی) گواہی قبول نہیں ہوگی۔

فزاری نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''القانع'' سے مراد پیروی کرنے والا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن زیاد دمشقی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں اور یزید کو علم حدیث میں ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے اور یہ حدیث زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے صرف یزید سے ہی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

ہمیں اس حدیث کے مفہوم کا پتہ نہیں ہے اور ہمارے نزدیک سند کے اعتبار سے بھی یہ مستند نہیں ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ اس حوالے سے کہ کوئی رشتہ دار اپنے رشتہ دار کے بارے میں گواہی دے سکتا ہے۔

لیکن والد کی اپنی اولاد کے لئے یا اولاد کی اپنے والد کے لئے گواہی کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔ اکثر اہلِ علم کے نزدیک اولاد' والد کے حق میں گواہی نہیں دے سکتی اور والد' اولاد کے حق میں گواہی نہیں دے سکتا۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ عادل ہوں' تو والد کی گواہی اولاد کے حق میں دُرست ہوگی۔ اسی طرح اولاد کی گواہی والد کے حق میں درست ہوگی۔

اہلِ علم کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے: بھائی' اپنے بھائی کے حق میں گواہی دے سکتا ہے اور ایسا کرنا جائز ہے۔

اسی طرح ہر رشتہ دار' اپنے رشتہ دار کے بارے میں گواہی دے سکتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب دو آدمیوں کے درمیان دشمنی ہو' تو ایک کی گواہی دوسرے کے خلاف قبول نہیں ہوگی' اگرچہ وہ عادل ہی کیوں نہ ہو۔

انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج کی نقل کردہ ''مرسل'' حدیث کو اختیار کیا ہے' جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دشمن کی گواہی درست نہیں ہوتی۔

اسی طرح ایک حدیث میں یہ مفہوم بھی منقول ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: صاحب غمر یعنی دشمنی رکھنے والے شخص کی گواہی جائز نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي شَهَادَةِ الزُّوْرِ

باب 3: جھوٹی گواہی دینے (کا وبال)

2222 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ الْاَسَدِيِّ عَنْ فَاتِكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اِشْرَاكًا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَّاخْتَلَفُوْا فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَّلَا نَعْرِفُ لِاَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ سَمَاعًا مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ایمن بن خریم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! جھوٹی گواہی دینا کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے جتنا جرم ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

"بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف سفیان بن زیاد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

محدثین نے اس حدیث کی روایت میں سفیان بن زیاد سے منقول ہونے میں اختلاف کیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق ایمن بن خریم نامی راوی نے نبی اکرم ﷺ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

2223 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ الْعُصْفُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَسَدِيِّ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْاَسَدِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالشِّرْكِ بِاللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا عِنْدِيْ اَصَحُّ وَخُرَيْمُ بْنُ فَاتِكٍ لَّهُ صُحْبَةٌ وَّقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ وَهُوَ مَشْهُوْرٌ

حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی دینے کو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینے (کی طرح بڑا) گناہ قرار دیا گیا ہے۔

2222 اخرجه احمد (۱۷۸/٤) من طريق سفيان بن زياد، عن فاتك بن فضالة، فذكره.

2223 اخرجه ابوداؤد (۳۰۵/۳): كتاب الاقضية: باب: في الشهادة الزور، حديث (۳۵۹۹)، و ابن ماجه (۷۹٤/۲): كتاب الاحكام: باب: شهادة الزور، حديث (۲۳۷۲)، و احمد (۳۲۱/٤)، من طريق سفيان العصفري، عن ابيه، عن حبيب، فذكره.

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

"اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو"۔ یہ آیت آخر تک ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت درست ہے۔

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں اور یہ بات مشہور ہے۔

2224 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◄► عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جھوٹی بات کہنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی: کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 4: بلاعنوان

2225 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَجِیْءُ قَوْمٌ مِّنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلُوْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ

2224۔ اخرجه البخاری (۳۰۹/۵): کتاب الشهادات: باب: ما قیل فی شهادة الزور رقم (۲۶۵٤) و اطرافه فی (۵۹۷٦، ٦۲۷۳، ٦۲۷٤، ٦۹۱۹)، و مسلم (۳۵۹/۱ - نووی): کتاب الایمان: باب: بیان الکبائر و اکبرها، حدیث (۸۷/۱٤۳)۔

اسنادِ دیگر: وَاَصْحَابُ الْاَعْمَشِ اِنَّمَا رَوَوْا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلُوْهَا اِنَّمَا يَعْنِىْ شَهَادَةَ الزُّوْرِ يَقُوْلُ يَشْهَدُ اَحَدُهُمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُسْتَشْهَدَ

وَبَيَانُ هٰذَا فِىْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیثِ دیگر: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِىْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِىْ يَاْتِىْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَهَا هُوَ عِنْدَنَا اِذَا اُشْهِدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّىْءِ اَنْ يُؤَدِّىَ شَهَادَتَهٗ وَلَا يَمْتَنِعَ مِنَ الشَّهَادَةِ هٰكَذَا وَجْهُ الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: لوگوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر ان کے بعد والوں کا زمانہ ہے پھر ان کے بعد والوں کا زمانہ ہے۔ یہ بات آپ نے تین زمانوں کے بارے میں ارشاد فرمائی۔ (پھر فرمایا) پھر ان کے بعد وہ لوگ آئیں گے جو موٹے ہوں گے اور موٹاپے کو پسند کریں گے اور وہ شہادت کا مطالبہ کیے جانے سے پہلے ہی گواہی دیں گے۔

یہ حدیث اعمش سے منقول ہونے کے اعتبار سے ''غریب'' ہے۔

اعمش کے شاگردوں نے اسے اعمش کے حوالے سے ہلال بن یساف کے حوالے سے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کیا ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

یہ روایت محمد بن فضیل کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے: وہ لوگ گواہی دیں گے اس سے پہلے کہ ان سے گواہی کا مطالبہ کیا جائے یعنی وہ جھوٹی گواہی دیں گے۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان یہ ہے: ان سے گواہی طلب نہیں کی گئی ہوگی لیکن وہ پھر بھی گواہی دے دیں گے۔

اس مفہوم کا بیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے نقل کردہ روایت میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر اس کے بعد والوں کا ہے پھر اس کے بعد والوں کا ہے پھر اس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا۔ یہاں تک آدمی گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی اور آدمی قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی گئی

ہوگی۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "سب سے بہتر گواہ وہ ہے جو گواہی کا مطالبہ کئے جانے سے پہلے گواہی دے" اس سے مراد یہ ہے: جب کسی شخص کو کسی چیز پر گواہ بنالیا جائے تو وہ گواہی کو ادا کرے اور گواہی دینے سے انکار نہ کرے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک حدیث کا یہی مفہوم ہے۔

كِتَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

زُہد کے بارے میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَاب الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ

باب 1: صحت اور فراغت، ان دو نعمتوں کے حوالے سے بہت سے لوگ نقصان کا شکار ہیں

2226 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ صَالِحٌ حَدَّثَنَا وقَالَ سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکمِ حدیث: وقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَّرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ فَرَفَعُوْهُ وَاَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو طرح کی نعمتوں کے بارے میں بہت سے لوگ نقصان کا شکار ہیں۔ ایک صحت اور دوسری فراغت۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

کئی راویوں نے اسے عبداللہ بن سعید کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے، جبکہ بعض راویوں نے اسے عبداللہ بن سعید کے حوالے سے "موقوف" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2226۔ اخرجه البخاری (۲۳۳/۱۱): کتاب الرقاق: باب: ما جاء فی الرقاق، حدیث (٦٤١٢)، و ابن ماجه (۱۳۹٦/۲): کتاب الزهد: باب: الحکمة، حدیث (٤١٧٠)، واحمد (۲٥٨/۱، ۳٤٤)، والدارمی (۲۹۷/۲): کتاب الرقاق: باب: فی الصحة و الفراغ، و عبد بن حمید (۲۲۹)، حدیث (٦٨٥) من طریق عبد الله بن سعید بن ابی هند، انه سمع اباه، فذکره.

بَاب مَنِ اتَّقَى الْمَحَارِمَ فَهُوَ اَعْبَدُ النَّاسِ

باب 2: سب سے بڑا عبادت گزار وہ ہے جو حرام چیزوں سے سب سے زیادہ بچتا ہو

2227 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي طَارِقٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا وَّقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَّاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَّلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِي هُرَيْرَةَ شَيْئًا

اختلافِ روایت: هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَّعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالُوْا لَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوٰى اَبُوْ عُبَيْدَةَ النَّاجِيُّ عَنِ الْحَسَنِ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کون شخص ہے' جو مجھ سے ان کلمات کو سیکھ کر ان پر عمل کرے' اور ان لوگوں کو ان کی تعلیم دے جو اس پر عمل کریں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میں' یارسول اللہ! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے پانچ چیزیں گنوائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: حرام کاموں سے بچنا تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو تمہارا مقدر کیا ہے اس سے راضی رہنا سب سے بڑے بے نیاز بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کامل مؤمن ہو جاؤ گے۔ لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند کرنا جو اپنے لئے پسند کرتے ہو، کامل مسلمان ہو جاؤ گے' اور زیادہ نہ ہنسنا کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حسن نامی راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا۔

یہی روایت ایوب' یونس بن عبید اور علی بن زید کے حوالے سے بھی منقول ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا۔

ابوعبیدہ ناجی نے اسے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں

2227۔ اخرجه احمد (۲/۳۱۰)، قال العجلوني في (كشف الخفا) (۴۴/۱۱) رواه احمد و الترمذي عن ابي هريرة بسند ضعيف.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

باب 3: نیک عمل میں جلدی کرنا

2228 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ عَنْ مُّحْرِزِ بْنِ هَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا اَوْ غِنًى مُطْغِيًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحْرِزِ بْنِ هَارُوْنَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ مُّحْرِزِ بْنِ هَارُوْنَ هٰذَا وَقَدْ رَوٰى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِيَّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ تَنْتَظِرُوْنَ

◈ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سات (طرح کی صورتحال) ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرلو۔ کیا تم لوگ بھلا دینے والی غربت، سرکش کردینے والی خوشحالی، فاسد کردینے والی بیماری، مخبوط الحواس کردینے والے بڑھاپے، جلد رخصت کردینے والی موت یا دجال کا انتظار کررہے ہو؟ جو غیر موجود چیزوں میں سب سے برا ہے' جن کا انتظار کیا جاتا ہے' یا پھر قیامت کا انتظار کررہے ہو' اور قیامت تو نہایت ہی سخت اور کڑوی ہے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اعرج کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جسے محرز بن ہارون نامی راوی نے روایت کیا ہے۔

بشر بن عمر اور دیگر راویوں نے اسے محرز بن ہارون سے روایت کیا ہے۔

معمر نامی راوی نے اس حدیث کو ایک شخص سے نقل کیا ہے' جس نے اسے سعید مقبری سے سنا ہے اور یہ ان کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں: ''تم انتظار کررہے ہو''۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ذِكْرِ الْمَوْتِ

باب 4: موت کو یاد کرنا

2229 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2229۔ اخرجه النسائي (٤/٤): كتاب الجنائز: باب: كثرة ذكر الموت، حديث (١٨٢٤)، و ابن ماجه (١٤٢٢/٢): كتاب الزهد: باب: ذكر الموت و الاستعداد له، حديث (٤٢٥٨)، من طريق محمد بن عمرو، عن ابي سلمة، فذكره۔

متن حدیث: اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لذتوں کو ختم کردینے والی چیز کو یاد کرو۔ راوی کہتے ہیں اس سے مراد موت ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2230 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيْلَ لَهُ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَّجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا الْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ يُوْسُفَ

◆◆ ہانی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس ہوتے تو اتنا رویا کرتے تھے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جایا کرتی تھی۔ ان سے دریافت کیا گیا: (آپ کے سامنے) جنت اور جہنم کا تذکرہ کیا جاتا ہے لیکن آپ نہیں روتے لیکن قبر پر آ کر آپ رونے لگتے ہیں' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قبر آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے اگر آدمی نے اس سے نجات پالی تو بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہوں گی اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو بعد والی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہوں گی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے جتنے بھی گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والے منظر دیکھے ان میں سب سے زیادہ سخت گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والا منظر قبر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف ہشام بن یوسف کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ

باب 5: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرے

2230۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱٤۲٦): كتاب الزهد: باب: ذكر القبر و البلى، حديث (٤٢٦٧)، واحمد (١/٦٣) من طريق هانى ء مولى عثمان، فذكره.

اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے

2231 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى

حکم حدیث: قَالَ حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِنْذَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهٗ

باب 6: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کو ڈرانا

2232 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَّا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتُمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: هٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

2231۔ اخرجه البخاری (۱۱/۳٦٤): كتاب الرقاق: باب: من احب لقاء الله احب الله لقاءه، حديث (٦٥٠٧)، و مسلم (٢٠٦٥/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة والاستغفار: باب من احب لقاء الله، احب الله لقائه، حديث (٢٦٧٣/١٤)، و النسائی (١٠/٤): كتاب الجنائز: باب فيمن احب لقاء الله، حديث (١٨٣٦، ١٨٣٧)، و احمد (٣١٦/٥، ٣٢١)، و عبد وبن حميد (٩٤)، حديث (١٨٤)، و الدارمی (٣١٢/٢): كتاب الرقاق: باب: في حب لقاء الله، من طريق قتادة، عن انس، فذكره۔

2232۔ اخرجه احمد (١٣٦/٦)، و مسلم (٦٢٣١ - الابی): كتاب الايمان باب: في قوله تعالىٰ: (و انذر عشيرتك الا قربين) رقم (٢٠٥/٣٥٠)، و النسائی في الكبرىٰ (٤٢٣/٦) كتاب التفسير، باب (و انذر عشيرتك الاقربين) رقم (١/١١٣٧٦)۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اپنے قریبی رشتہ داروں کوڈراؤ''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے فاطمہ بنت محمد! اے عبدالمطلب کی اولاد! میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے لئے کسی بھی چیز کا مالک نہیں ہوں تم مجھ سے میرے مال میں سے جو کچھ چاہو مانگ سکتے ہو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے۔ انوں نے اس میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

باب 7: اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ رونے کی فضیلت

2233 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِيْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے رونے والا شخص جہنم میں اس وقت تک داخل نہیں ہوگا' جب تک دودھ تھن میں واپس نہیں چلا جاتا (یعنی یہ عملی طور پر ناممکن ہے) اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں (انسان کے جسم پر لگنے والا) غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوسکتے۔

اس بارے میں حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2233۔ اخرجه النسائي (۶/۱۲): كتاب الجهاد: باب: فضل من عمل في سبيل الله على قدمه، حديث (۳۱۰۸)، و ابن ماجه (۲/۹۲۷): كتاب الجهاد: باب: الخروج في النفير، حديث (۲۷۷۴).

محمد بن عبدالرحمٰن نامی راوی آل طلحہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور مدنی اور ثقہ ہیں۔

شعبہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا

باب 8: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "مجھے جو علم ہے اگر وہ تمہیں علم ہو، تو تم لوگ تھوڑا ہنسو"

2234 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ مُّوَرِّقٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنِّـيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَّاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

آثارِ صحابہ: وَيُرْوٰى مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ قَالَ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں وہ چیز دیکھ لیتا ہوں جسے تم نہیں دیکھ سکتے اور میں وہ چیز سن لیتا ہوں جسے تم نہیں سن سکتے۔ آسمان چرچرا رہا ہے اور اسے اس بات کا حق ہے: وہ چرچراتا رہے کیونکہ اس کے اندر چار انگلیاں رکھنے کی جگہ بھی ایسی نہیں ہے: جہاں کسی فرشتے کا سر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سجدہ ریز نہ ہو۔ اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں وہ اگر تم لوگ جان لو، تو تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ، اور تم بچھونوں پر عورتوں سے لذت حاصل نہ کرو، بلکہ تم ویرانوں کی طرح نکل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرو۔ میری تو یہ خواہش ہے: کاش میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ لیا جاتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوذر غفاری فرماتے ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ کاش میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ لیا جاتا۔

2235 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

2234۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۴۰۲): كتاب الزهد: باب: الحزن و البكاء، حديث (۴۱۹۰)، و احمد (۵/۱۷۳)، من طريق مجاهد، عن مورق العجلي، فذكره۔

2235۔ اخرجه احمد (۲/۵۰۲)، من طريق محمد بن عمرو، عن ابي سلمة فذكره۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو میں جانتا ہوں اگر تم لوگ جان لو تو تم لوگ تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے۔

بَابُ فِيمَنْ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ يُضْحِكُ بِهَا النَّاسَ

باب 9: جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی بات کہے

2236 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰى بِهَا بَاْسًا يَهْوِىْ بِهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فِى النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی ایک بات کہتا ہے، جس کی وہ کچھ پروا نہیں کرتا حالانکہ اس کی وجہ سے وہ جہنم میں ستر برس کی مسافت جتنی گہرائی میں گر جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2237 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: وَيْلٌ لِّلَّذِیْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَّهٗ وَيْلٌ لَّهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس شخص کے لئے بربادی ہے، جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی جھوٹی بات کہتا ہے۔ اس شخص کے لئے بربادی ہے۔ اس شخص کے لئے بربادی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

2238 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسٍ

2236۔ اخرجه ابن ماجه (۱۳۱۳/۲): كتاب الفتن: باب: كف اللسان في الفتنة، حديث (۳۹۷۰).

2237۔ اخرجه ابوداؤد (۲۹۷/۴): كتاب الادب: باب: في التشديد في الكذب، حديث (۴۹۹۰)، و احمد (۵/۵، ۷).

متن حدیث: قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ يَعْنِي رَجُلًا اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِيْ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهٗ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا' تو ایک شخص نے (مرحوم کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا: تمہیں جنت مبارک ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں؟ ہو سکتا ہے کہ اس نے کوئی ایسی بات کہی ہو' جس کی اس نے پروا نہ کی ہو یا اس نے اس حوالے سے بخل سے کام لیا ہو' جس سے اس کا کوئی نقصان نہ ہوتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

2239 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے اسلام کی اچھائیوں میں یہ بات بھی شامل ہے: وہ لایعنی چیزوں کو ترک کر دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اس کے ابوسلمہ کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے بارے میں صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2240 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِنَّ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكَهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ مُّرْسَلًا وَّهٰذَا عِنْدَنَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

توضیح راوی: وَعَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ لَّمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ

2239- اخرجه ابن ماجه (۱۳۱۵/۲): كتاب الفتن: باب: كف اللسان في الفتنة حديث (۳۹۷٦)، من طريق محمد بن شعيب، عن الاوزاعي به.

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں یہ بات بھی شامل ہے: وہ لایعنی چیزوں کو ترک کر دے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ کے کئی شاگردوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے جیسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ''مرسل'' طور پر نقل کیا ہے۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت امام زین العابدین) نے حضرت علی بن ابوطالب کا زمانہ نہیں پایا۔

بَابُ فِي قِلَّةِ الْكَلَامِ

باب 10: کم گوئی کا بیان

2241 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَّهٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ هٰذَا قَالُوْا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ جَدِّهِ

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے حالانکہ اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ اس کے نتیجے میں اسے کیا کچھ مل جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس کے لئے اس دن تک کی رضامندی لکھ دیتا ہے جب وہ شخص اس کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ اسی طرح کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے حالانکہ اسے یہ اندازہ بھی نہیں ہوتا کہ اس کا وبال کتنا ہو سکتا ہے؟ لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس دن تک کے لئے اس سے ناراضگی لکھ دیتا ہے جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔

2241- اخرجه مالك في (الموطا) (۹۸۵/۲): كتاب الكلام: باب: مايؤمر به من التحفظ في الكلام، حديث (٥)، و ابن ماجه (۱۳۱۲/۲، ۱۳۱۳): كتاب الفتن: باب: كف اللسان في الفتنة، حديث (۳۹۶۹)، و احمد (۴۶۹/۳)، و الحميدى (۴۰۵/۲)، حديث (۹۱۱)، و عبد بن حميد (۱۴۰)، حديث (۳۰۸) من طريق علقمة بن وقاص ، فذكره.

اس بارے میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔
کئی راویوں نے اسے محمد بن عمرو کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ محمد بن عمرو کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے، ان کے دادا کے حوالے سے، حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو محمد بن عمرو کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے، حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں ان (محمد بن عمرو) کے دادا کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب 11: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دنیا کا بے حیثیت ہونا

2242 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دنیا کی حیثیت مچھر کے پر جتنی ہوئی تو وہ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔
اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2243 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِيْنَ وَقَفُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هَانَتْ عَلٰى اَهْلِهَا حِيْنَ اَلْقَوْهَا قَالُوْا مِنْ هَوَانِهَا اَلْقَوْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَالدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى اَهْلِهَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْمُسْتَوْرِدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

2243- اخرجه ابن ماجه (۱۳۷۷/۲): كتاب الزهد: باب: مثل الدنيا، حديث (٤١١١)، و احمد (۲۲۹/٤، ۲۳۰) من طريق مجالد، عن قيس بن ابي حازم الهمداني، فذكره.

◄► حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں کچھ سواروں کے ساتھ تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اس کے مالک نے جب اسے پھینکا تھا اس وقت یہ اپنے مالک کے نزدیک بے حیثیت تھی؟ لوگوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ! اس کے بے حیثیت ہونے کی وجہ سے ہی تو لوگوں نے اسے پھینکا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنی یہ اپنے مالک کے نزدیک بے حیثیت ہے' دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 12: بلاعنوان

2244 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ ابْنَ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ضَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دنیا ملعون ہے اور اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر' اس کا ذکر کرنے والا اور عالم' طالب علم (ملعون نہیں ہیں)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 13: بلاعنوان

2245 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا اَخَا بَنِىْ فِهْرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ فِى الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَاذَا يَرْجِعُ

2244- اخرجه ابن ماجه (۱۳۷۷/۲): كتاب الزهد: باب: مثل الدنيا، حديث (٤١١٢)، عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، عن عطاء بن قرة عن عبد الله بن ضمرة عن ابى هريرة به.

2245- اخرجه مسلم (۲۱۹۳/٤): كتاب الجنة و النار و صفة نعيمها و اهلها: باب: فناء الدنيا و بيان الحشر يوم القيامة، حديث (۲۸۵۸/٥٥)، و ابن ماجه (۱۳۷٦/۲): كتاب الزهد: باب: مثل الدنيا ، حديث (٤١٠٨) و احمد (٤/ ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰)، و الحميدى (۳۷۸/۲)، حديث (۸٥٥) من طريق قيس بن ابى حازم، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَوَالِدُ قَيْسٍ اَبُوْ حَازِمٍ اسْمُهٗ عَبْدُ بْنُ عَوْفٍ وَّهُوَ مِنَ الصَّحَابَةِ

◆◆ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے بنوفہر سے تعلق رکھنے والے حضرت مستورد رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آخرت کے مقابلے میں دنیا کی صرف یہی حیثیت ہے جس طرح کوئی شخص سمندر میں انگلی ڈال کر اس بات کا جائزہ لے کہ اس نے کتنا پانی نکالا ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اسماعیل بن ابوخالد کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے۔ قیس کے والد ابوحازم کا نام عبد بن عوف ہے اور یہ صحابی رسول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

باب 14: دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے

2246 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَثَلُ الدُّنْيَا مَثَلُ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ

باب 15: دنیا کی مثال چار آدمیوں کی طرح ہے

2247 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ سَعِيْدٍ الطَّائِيِّ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

2246۔ اخرجه مسلم (٢٢٧٢/٤): كتاب الزهد و الرقائق، حديث (٢٩٥٦/١)، و ابن ماجه (١٣٧٨/٢): كتاب الزهد: باب: مثل الدنيا، حديث (٤١١٣)، و احمد (٣٢٣/٢، ٤٨٥) من طريق العلاء بهذا الاسناد

2247۔ اخرجه احمد بن حنبل في (مسنده) (٢٣١/٤)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متن حدیث: ثَلَاثَةٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً فَصَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا وَّلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيْهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ أَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَّعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِيْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَّا يَتَّقِي فِيْهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَّمْ يَرْزُقْهُ اللَّهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ أَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تین چیزوں کے بارے میں میں قسم دیتا ہوں اور تمہیں ایک بات بتانے لگا ہوں تم انہیں یاد رکھنا۔ صدقہ کرنے کی وجہ سے آدمی کے مال میں کوئی کمی نہیں ہوتی جس بندے کے ساتھ کوئی زیادتی ہو وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جب کوئی شخص مانگنا شروع کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے یا اس کی مانند آپ نے کوئی بات ارشاد فرمائی۔

(پھر فرمایا) میں تم لوگوں کو ایک بات بتانے لگا ہوں۔ اسے یاد رکھنا! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں چار طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہو اور وہ اس بارے میں اپنے پروردگار سے ڈرتا ہو۔ رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھتا ہو اور اسے اس بات کا علم ہو کہ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے؟ یہ سب سے زیادہ فضیلت والے مقام پر ہوگا۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہے لیکن اسے مال عطا نہیں کیا لیکن وہ نیت کا سچا ہے اور یہ کہتا ہے: اگر مجھے مال مل جاتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح عمل کرتا اسے اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا لہٰذا ان دونوں کا اجر برابر ہوگا۔ ایک وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہے لیکن اسے علم عطا نہیں کیا۔ وہ اپنے مال کو اس جگہ خرچ کرتا ہے (جو درست نہیں ہے) اور ایسا لاعلمی کی وجہ سے کرتا ہے اور اس کے بارے میں اپنے پروردگار سے ڈرتا نہیں ہے۔ اس کے حوالے سے رشتہ داری کے حقوق کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کا خیال نہیں رکھتا اور ایک وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال عطا کیا ہے نہ علم عطا کیا ہے لیکن وہ یہ کہتا ہے: اگر مجھے مال مل جاتا تو میں بھی اس فلاں کی طرح اسے (غلط راستے پر) خرچ کرتا تو اسے اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا اور ان دونوں کا گناہ برابر ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْهَمِّ فِي الدُّنْيَا وَحُبِّهَا

باب 16: دنیا کے بارے میں غمگین ہونا اور اس سے محبت کرنا

2248 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيرٍ اَبِيْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ اَوْ اٰجِلٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو فاقہ لاحق ہو اور وہ اسے لوگوں کے سامنے پیش کردے تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہوجائے گا اور جس شخص کو فاقہ لاحق ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے تو عنقریب اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اسے رزق عطا کردے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

2249 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ

متنِ حدیث: قَالَ جَآءَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ يَّعُوْدُهٗ فَقَالَ يَا خَالُ مَا يُبْكِيْكَ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلٌّ لَّا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَّمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى زَائِدَةُ وَعَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى اَبِيْ هَاشِمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ

وَفِي الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو مریض تھے اور وہ ان کی عیادت کرنے کے لئے آئے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ماموں! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا تکلیف آپ کو تنگ کر رہی ہے یا دنیا کی محبت پریشان کررہی ہے۔ انہوں نے فرمایا: دونوں میں سے کچھ بھی نہیں ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا جس پر میں عمل نہیں کرسکا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: مال جمع کرنے کے حوالے سے تمہارے لئے ایک

2248- اخرجه ابوداؤد (۱۲۲/۲): كتاب الزكاة: باب: في الاستعفاف، حديث (۱۶۴۵)، واحمد (۳۸۹/۱، ۴۴۲) من طريق سيار ابي حمزة، عن طارق بن شهاب، فذكره.

2249- اخرجه النسائي (۲۱۸/۸): كتاب الضحايا: باب: اتخاذ الخادم و المركب، حديث (۵۳۷۲)، و ابن ماجه (۱۳۷۴/۲): كتاب الزهد: باب: الزهد في الدنيا، حديث (۴۱۰۳) و احمد (۴۴۳/۳، ۴۴۴)، (۲۹۰/۵) من طريق شقيق ابي وائل.

خادم اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانے کے لئے ایک سواری کافی ہے'
لیکن آج میں یہ محسوس کررہاہوں' میں نے مال جمع کیا۔
زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے اسے منصور کے حوالے سے ابووائل کے حوالے سے، سمرہ بن سہم سے نقل کیا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔
اس بارے میں حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 17: بلاعنوان

2250 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْأَخْرَمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: باغات اور کھیتیاں وغیرہ نہ بناؤ ورنہ تم دنیا ہی کے ہو کر رہ جاؤ گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي طُولِ الْعُمْرِ لِلْمُؤْمِنِ

باب 18: مؤمن کی لمبی عمر

2251 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ

متنِ حدیث: أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے بہتر شخص کون سا ہے'

2250۔ اخرجه احمد (۳۳۷/۱، ۴۲۶، ۴۴۳)، والحمیدی (۶۷/۱)، حدیث (۱۲۲)، من طریق الاعمش، عن شمر بن عطیة، عن المغیرة بن سعد بن الاخرم، عن ابیه ، فذکرہ۔
2251۔ اخرجه احمد (۱۹۰/۴)، و عبد بن حمید (۱۸۲)، حدیث (۵۰۹)، من طریق عمرو بن قیس ، فذکرہ۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی عمر طویل ہو اور عمل اچھا ہو۔
اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 19: بلاعنوان

2252 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا شخص سب سے بہتر ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہو۔
راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے دریافت کیا: کون سا شخص سب سے برا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کی عمر طویل ہو اور عمل برا ہو۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ فَنَاءِ اَعْمَارِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ

باب 20: اس بات کا بیان کہ اس امت کے (افراد کی) عمریں عام طور پر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہوں گی

2253 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ كَامِلٍ اَبِى الْعَلَاءِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: عُمْرُ اُمَّتِىْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً اِلٰى سَبْعِيْنَ سَنَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

2252- اخرجه الدارمی (۲/۳۰۸): کتاب الرقائق: باب: ای المومنین خیر، واحمد (۵/۴۰، ۴۳، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰) من طریق علی بن زید بن جدعان، عن عبد الرحمن بن ابی بکرة، فذکرہ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (عام طور پر) میری اُمت کی عمریں ساٹھ سے لے کر ستر سال تک ہوں گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر "غریب" ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَقَارُبِ الزَّمَانِ وَقِصَرِ الْاَمَلِ

باب 21: زمانے کا سمٹ جانا اور امیدوں کا کم ہو جانا

2254 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِیُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَکُوْنُ السَّنَۃُ کَالشَّھْرِ وَالشَّھْرُ کَالْجُمُعَۃِ وَتَکُوْنُ الْجُمُعَۃُ کَالْیَوْمِ وَیَکُوْنُ الْیَوْمُ کَالسَّاعَۃِ وَتَکُوْنُ السَّاعَۃُ کَالضَّرْمَۃِ بِالنَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِّنْ ھٰذَا الْوَجْہِ

توضیحِ راوی: وَسَعْدُ بْنُ سَعِیْدٍ ھُوَ اَخُوْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک زمانہ سمٹ نہیں جائے گا۔ سال مہینے کی طرح ہو جائے گا مہینہ ہفتے کی طرح ہوگا۔ ہفتہ ایک دن کی طرح ہوگا' اور ایک دن ایک گھڑی کی طرح ہوگا' اور ایک گھڑی یوں ہوگی جیسے آگ کا انگارہ ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قِصَرِ الْاَمَلِ

باب 22: امیدوں کا کم ہونا

2255 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ لَیْثٍ عَنْ مُّجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِیْ فَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَّعُدَّ نَفْسَکَ فِیْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ فَقَالَ لِیْ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَکَ بِالْمَسَاءِ وَاِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَکَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِکَ قَبْلَ سَقَمِکَ وَمِنْ حَیَاتِکَ قَبْلَ مَوْتِکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ

2255۔ اخرجہ البخاری (۱۱/۲۳۷): کتاب الرقاق: باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: (کن فی الدنیا ــ) حدیث (۶۴۱۶)، و ابن ماجہ (۲/۱۳۷۸): کتاب الزھد: باب: مثل الدنیا، حدیث (۴۱۱۴)، و احمد (۲/۲۴، ۴۱)، من طریق مجاھد، فذکرہ۔

مَا اسْمُكَ غَدًا

اسنادِدیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْاَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کو پکڑا اور ارشاد فرمایا: تم دنیا میں یوں رہو جیسے اجنبی ہو یا مسافر ہو اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: جب تم صبح کرو تو شام کا خیال ذہن میں نہ رکھو اور جب شام ہو جائے تو تم صبح کا خیال ذہن میں نہ رکھو اور بیماری سے پہلے صحت کو اور مرنے سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو۔ اے اللہ کے بندے! تم نہیں جانتے کل تمہارا کیا انجام ہوگا۔ (یعنی زندہ ہو گے یا مر جاؤ گے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو اعمش نے مجاہد کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

2256 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهٗ وَثَمَّ اَمَلُهٗ وَثَمَّ اَمَلُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ آدم کا بیٹا ہے اور یہ اس کی موت ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گدی کے پاس ہاتھ رکھا اور پھر اسے پھیلایا اور فرمایا: یہ اس کی امیدیں ہیں۔ یہ اس کی امیدیں ہیں' او یہ اس کی امیدیں ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2257 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

2256۔ اخرجه ابن ماجه (٢/ ١٤١٤): كتاب الزهد: باب: الامل و الاجل، حديث (٤٢٣٢)، و احمد (٣/ ١٢٣، ١٣٥، ١٤٢، ٢٥٧)، من طريق حماد بن سلمة، عن عبيد الله بن ابى بكر ، فذكره۔

2257۔ اخرجه ابوداؤد (٤/ ٣٦٠): كتاب الادب: باب: ما جاء فى البناء، حديث (٥٢٣٥، ٥٢٣٦)، و ابن ماجه (٢/ ١٣٩٣): كتاب الزهد: باب: فى البناء و الخراب، حديث (٤١٦٠)، و احمد (٢/ ١٦١)، و البخارى فى (الادب المفرد) (١٣٤)، حديث (٤٥١) من طريق الاعمش ، عن ابى السفر ، فذكره۔

متن حدیث: قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهٰى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ قَالَ مَا اَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو السَّفَرِ اسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ يُحْمِدَ وَيُقَالُ ابْنُ اَحْمَدَ الثَّوْرِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے ہم اپنے مکان کے لئے گارا بنا رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کس لئے ہے۔ ہم نے عرض کی: مکان پرانا ہوگیا ہے۔ ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے: معاملہ (یعنی قیامت) اس سے جلدی آجائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوسفر نامی راوی سعید بن یحمد ہیں۔ ایک قول کے مطابق یہ سعید بن احمد ثوری ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي الْمَالِ

باب 23: اس امت کی آزمائش مال ہے

2258 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متن حدیث: اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَّفِتْنَةُ اُمَّتِى الْمَالُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر امت کی مخصوص آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی مخصوص آزمائش "مال" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔ ہم اسے صرف معاویہ بن صالح کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَّابْتَغٰى ثَالِثًا

باب 24: اگر بندے کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی آرزو کرے گا

2259 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ

2258- اخرجه احمد (٤/١٦٠)، من طريق عبد الرحمن بن جبير بن نفير، عن ابيه، فذكره.

بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ ثَالِثٌ وَّلَا يَمْلَاُ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِىْ وَاقِدٍ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ یہ پسند کرے گا کہ اس کے پاس دوسری بھی ہو، اس کا پیٹ صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

باب 25: دو چیزوں کی محبت کے بارے میں بوڑھے شخص کا دل بھی (ہمیشہ) جوان رہتا ہے

2260 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُوْلِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو چیزوں کی محبت میں بوڑھے شخص کا دل بھی (ہمیشہ جوان) رہتا ہے۔ ایک لمبی زندگی اور دوسرا مال زیادہ ہونا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2261 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

2259۔ اخرجه البخاري (۲۵۸/۱۱): كتاب الرقاق: باب: ما يتقى من فتنة المال، حديث (٦٤٣٩)، و مسلم (۷۲۵/۲) في كتاب الزكاة: باب: لو ان لابن آدم و اديين لا بتغى ثالثا، حديث (۱۱۷، ۱۱۸ ما)، و احمد (۳/ ۱۰۰، ۱٦۸، ۲۳٦، ۲٤۷) من طريق الزهري، فذكره، و لفظ البخاري و مسلم ، لو كان لابن آدم و اد من ذهب۔ و اخرجه مسلم (۷۲۵/۲): كتاب الزكاة: باب: لو ان لا بن آدم و اديين لا بتغى ثالثا، حديث (۱۱٦/ ۱۰٤۸)، و احمد (۱۲۲/۳، ۱۷٦، ۲۷۲)، و الدارمي (۳۱۸/۲، ۳۱۹): كتاب الرقائق: باب: لو كان لا بن آدم و اديان من مال ، من طريق قتادة، بلفظ (لو كان لا بن آدم و اديان من ذهب)۔

2260۔ اخرجه احمد (۳۷۹/۲، ۳۸۰) من طريق ابن عجلان، عن القعقاع بن حكيم ، عن ابي صالح، فذكره

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: يَهْرَمُ ابْنُ ادَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے۔لیکن دو طرح کی حرص اس میں جوان رہتی ہے ایک (لمبی) زندگی کی اور دوسرا مال کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

باب 26: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا

2262 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ حَلْبَسٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَّا تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدَيْكَ اَوْثَقَ مِمَّا فِيْ يَدَيِ اللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ مُّنْكَرُ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دنیا سے بے رغبتی سے مراد یہ نہیں ہے: حلال چیز کو حرام قرار دے دیا جائے۔ مال کو ضائع کر دیا جائے بلکہ دنیا سے بے رغبتی یہ ہے: جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ اس سے زیادہ قابلِ اعتماد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جب تمہیں کوئی مصیبت لاحق ہو تو تم اس کے ثواب میں زیادہ رغبت رکھو اور یہ خواہش ہو کہ یہ میرے لئے باقی رہتی (یعنی مجھے مسلسل اس کا اجر ملتا رہتا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابوادریس خولانی نامی راوی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے۔

عمرو بن واقد نامی راوی منکر الحدیث ہیں۔

2261۔ اخرجه البخاری (۱۱/ ۲۰۳): كتاب الرقاق: باب: من بلغ ستين سنة فقد اعذر الله اليه في العمر، حديث (٦٤٢١)، و مسلم (۲/ ۷۰٤): كتاب الزكاة: باب: كراهة الحرص على الدنيا، حديث (۱۰٤۷/۱۱۵)، و ابن ماجه (۲/ ٤١٥): كتاب الزهد: باب: الامل و الاجل حديث (٤٢٣٤)، و احمد (۳/ ۱۱۵، ۱۱۹، ۱٦۹، ۱۹۲، ۲٥٦، ۲۷٥)، من طريق قتادة، فذكره

2262۔ اخرجه ابن ماجه (۲/ ۱۳۷۳): كتاب الزهد باب: الزهد في الدنيا: حديث (٤١٠٠)، من طريق يونس بن ميسرة بن حلبس، عن ابي ادريس الخولاني، فذكره

بَابُ مِنْهُ

باب 27: بلاعنوان

2263 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ بْنُ اَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَآءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ الْحُرَيْثِ بْنِ السَّائِبِ وَسَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَلْمٍ الْبَلْخِيَّ يَقُوْلُ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جِلْفُ الْخُبْزِ يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ اِدَامٌ

◆◆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ابن آدم کو صرف انہی چیزوں کا حق ہے۔ ایک گھر جس میں وہ رہتا ہو، ایک لباس جس کے ذریعے وہ اپنی شرمگاہ کو ڈھانپتا ہو۔ صرف روٹی اور پانی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہ حدیث حریث بن سائب سے منقول ہے۔ میں نے ابوداؤد سلیمان بن سلم بلخی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: نضر بن شمیل نے یہ بات بیان کی ہے۔ حدیث کے الفاظ ”حلف الخبز“ کا مطلب وہ روٹی جس کے ساتھ سالن نہ ہو۔

بَابُ مِنْهُ

باب 28: بلاعنوان

2264 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ (اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ) قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ مطرف اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ یہ پڑھ رہے تھے۔

”کثرت تمہیں غافل کردے گی“۔

2263۔ اخرجه احمد (٦٢/١)، و عبد بن حميد : (٤٦)، حديث (٤٦)، من طريق حمران بن ابان ، فذكره۔

2264۔ اخرجه مسلم (٢٢٧٣/٤): كتاب الزهد و الرقائق، حديث (٢٩٥٨/٣)، و النسائي (٢٣٨/٦): كتاب الوصايا: باب: الكراهية في تاخير الوصية، حديث (٣٦١٣)، و احمد (٢٤/٤، ٢٦)، و عبد بن حميد (١٨٣، ١٨٤)، حديث (٥١٣، ٥١٥) من طريق مطرف بن عبد الله بن الشخير، فذكره۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدم کا بیٹا میرا مال، میرا مال کہتا رہتا ہے' تمہارا مال تو درحقیقت صرف وہی ہے' جسے تم صدقہ کر کے آگے بھیج دو' یا کھا کر فنا کر دو' یا پہن کر پرانا کر دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 29: بلاعنوان

2265 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ هُوَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَاِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَّشَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُكْنٰى اَبَا عَمَّارٍ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے آدم کے بیٹے! تمہارا اضافی مال کو خرچ کر دینا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ اور تمہارا اسے اپنے پاس روک کر رکھنا تمہارے لئے برا ہے۔ البتہ ضرورت کے مطابق مال اپنے پاس رکھنے پر تمہیں ملامت نہیں کی جائے گی اور خرچ کرتے ہوئے تم اپنے زیر کفالت لوگوں سے آغاز کرو' اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شداد بن عبداللہ نامی راوی کی کنیت ابوعمار ہے۔

بَابُ فِي التَّوَكُّلِ عَلَى اللّٰهِ

باب 30: اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا

2266 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا

2265۔ اخرجه مسلم (۷۱۸/۲): كتاب الزكاة: باب: بيان ان افضل الصدقة صدقة الصحيح الشحيح، حديث (۱۰۳۶/۹۷) من طريق عمر بن يونس اليمامي، عن عكرمة بن عمار، عنه به.

2266۔ اخرجه ابن ماجه (۱۳۹۴/۲): كتاب الزهد: باب: التوكل و اليقين، حديث (۴۱۶۴)، واحمد (۳۰/۱، ۵۲)، و عبد بن حميد (۳۲)، حديث (۱۰)، من طريق عبد الله بن هبيرة، عن ابي تميم الجيشاني، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرو جیسے اس پر توکل کرنے کا حق ہے' تو تمہیں اسی طرح رزق عطا کیا جائے گا جیسے پرندوں کو دیا جاتا ہے۔ وہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کے وقت بھرے پیٹ واپس آجاتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابوتمیم جیشانی نامی راوی کا نام عبداللہ بن مالک ہے۔

2267 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا اور دوسرا محنت مزدوری کرتا تھا۔ محنت مزدوری کرنے والے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بھائی کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے تمہیں بھی اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2268 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ شُمَيْلَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَحِيزَتْ جُمِعَتْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ

◆◆ سلمہ بن عبیداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ وہ

2268- اخرجه ابن ماجه (۱۳۸۷/۲): كتاب الزهد: باب: القناعة، حديث (٤١٤١)، و البخاري في (الادب المفرد) (٢٩٧)، والحميدي (٢٠٨)، حديث (٤٣٩)، من طريق عبد الرحمن بن ابي شميلة الانصاري، عن سلمة بن عبيد الله بن محصن، فذكره.

فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ وہ خوشحال ہو۔ جسمانی طور پر تندرست ہو اس کے پاس اس دن کی خوراک موجود ہو تو گویا اس کے لئے دنیا سمیٹ دی گئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف مروان بن معاویہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حدیث کے الفاظ ''حِیزَتْ'' کا مطلب ''جمع کردی گئی'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

باب 31: ضروریات کے مطابق (رزق ہونا) اور اس پر صبر کرنا

2269 اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِيَائِىْ عِنْدِىْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَاَطَاعَهُ فِى السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِى النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهُ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، میرے دوستوں میں سب سے زیادہ قابلِ رشک وہ شخص ہے، جس کے پاس مال کم ہو۔ نماز میں اس کا حصہ زیادہ ہو وہ اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرتا ہو اور خفیہ طور پر بھی اس کی فرمانبرداری ہی کرتا ہو۔ اس کا رزق اس کی ضروریات کے مطابق ہو اور وہ اس پر صبر سے کام لیتا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک زمین پر مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس کو موت جلدی آجائے اور اس پر رونے والے کم ہوں۔ اس کے وارث کم ہوں۔

2270 وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: عَرَضَ عَلَىَّ رَبِّىْ لِيَجْعَلَ لِىْ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا وَّاَجُوْعُ يَوْمًا وَّقَالَ ثَلَاثًا اَوْ نَحْوَ هٰذَا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَّالْقَاسِمُ هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُقَالُ اَيْضًا يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَامِىٌّ ثِقَةٌ وَّعَلِىٌّ

2269- اخرجه احمد (٥/٢٥٢، ٢٥٥) من طريق عبيد الله بن زحر، عن على بن يزيد، عن القاسم، و الحميدى (٤٠٤)، حديث (٩٠٩)، من طريق عبيد الله بن زحر، عن القاسم، فذكره، ليس فيه (على بن زيد).

بْنُ يَزِيْدَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ وَيُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ

◄► اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے:

''میرے پروردگار نے میرے سامنے یہ پیش کش کی کہ مکہ کا میدانی علاقہ میرے لئے سونا بن جائے' تو میں نے عرض کی: نہیں۔ اے میرے پروردگار! بلکہ میں ایک دن پیٹ بھر کر رہوں اور ایک دن بھوکا رہوں''۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) تین دنوں کے بارے میں آپ نے ایسا کہا' یا اسی کی مانند کوئی اور بات ارشاد فرمائی۔ (پھر فرمایا)

''جب میں بھوکا ہوں' تو تیری بارگاہ میں گریہ وزاری کروں اور تیرا ذکر کروں اور جب میں شکم سیر ہوں' تو تیرا شکر ادا کروں اور تیری حمد بیان کروں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس بارے میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

قاسم نامی راوی قاسم بن عبدالرحمٰن ہیں اور ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کی کنیت ''ابوعبدالملک'' ہے۔ یہ صاحب' عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں' اور یہ شامی ہیں اور ثقہ ہیں۔

علی بن یزید نامی راوی کو علم حدیث میں ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے۔ ان کی کنیت ابوعبدالملک ہے۔

2271 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا وَّقَنَّعَهُ اللّٰهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا۔ اسے ضروریات کے مطابق رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت عطا کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2272 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ اَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ اَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ اِلَى الْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَّقَنَعَ

2271- اخرجه مسلم (٧٣٠/٢): كتاب الزكاة: باب: في الكفاف و القناعة، حديث (١٠٥٤/١٢٥) و ابن ماجه (١٣٨٦/٢): كتاب الزهد: باب: القناعة، حديث (٤١٣٨)، و احمد (١٦٨/٢، ١٧٢)، و عبد بن حميد (١٣٦)، حديث (٣٤١) من طريق ابوعبد الرحمن الجلي، فذكره.

2272- اخرجه احمد (١٩/٦)، من طريق ابوعلي عمرو بن مالك الجنبي اخبره، فذكره.

توضیح راوی: قَالَ وَاَبُوْ هَانِئٍ اسْمُهُ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس شخص کے لئے بشارت ہے جسے اسلام کی طرف رہنمائی دی گئی اور اس کی زندگی اس کی ضروریات کے مطابق ہو اور وہ اس پر قناعت کرے۔

ابوہانی خولانی نامی راوی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْفَقْرِ

باب 32: غربت کی فضیلت

2273 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ اَبُوْ طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ اَبِى الْوَازِعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِىْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِىْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ شَدَّادٍ اَبِىْ طَلْحَةَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْوَازِعِ الرَّاسِبِيُّ اسْمُهُ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ بَصْرِيٌّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو جو تم کہہ رہے ہو۔ اس نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ یہ بات اس نے تین مرتبہ کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو غریب رہنے کے لئے تیار رہو کیونکہ جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے غربت اس کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے آتی ہے۔ جتنی تیزی سے سیلابی پانی اپنی منزل کی طرف بڑھتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ابووازع راسبی نامی راوی کا نام جابر بن عمرو ہے اور یہ صاحب بصرہ کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ

باب 33: غریب مہاجرین جنت میں خوشحال مہاجرین سے پہلے داخل ہوں گے

2274 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غریب مہاجرین، خوشحال مہاجرین سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2275 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَابِدُ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَّا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَّا عَائِشَةُ اَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

"اے اللہ! مجھے (ظاہری طور پر) غریب حالت میں زندہ رکھ اور اسی حالت میں موت دینا اور مجھے قیامت کے دن غریبوں کے ساتھ زندہ کرنا"۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے؟ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اس لئے کہ یہ لوگ خوشحال لوگوں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! تم کسی مسکین کو واپس نہ بھیجنا' خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہو (تم وہ ہی اسے دے دینا) اے عائشہ! تم غریبوں سے محبت رکھنا' انہیں اپنے قریب رکھنا' اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن اپنے قریب رکھے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

2276 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ

2274- اخرجه ابن ماجه (۱۳۸۱/۲)؛ كتاب الزهد؛ باب: منزلة الفقراء، حديث (۴۱۲۳)، من طريق عطية العوفي، فذكره

سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: یَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ یَوْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غریب لوگ خوشحال لوگوں سے پانچ سو سال پہلے (یعنی قیامت کے) نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2277 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: یَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَائِهِمْ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَّهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غریب مسلمان، خوشحال مسلمانوں سے (قیامت کے) نصف دن، جو پانچ سو سال کا ہوگا، پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2278 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّوْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: یَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَائِهِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غریب مسلمان جنت میں خوشحال مسلمانوں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مَعِیْشَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِهٖ

باب 34: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہلِ خانہ کا طرزِ زندگی

2276- اخرجه ابن ماجه (۲/۱۳۸۰): كتاب الزهد: باب: منزلة الفقراء، حديث (۴۱۲۲)، من طريق محمد بن عمرو، عن ابي سلمة، فذكره.

2277- اخرجه احمد (۲/۲۹۶، ۳۴۳، ۴۱۲، ۴۵۱، ۵۱۳، ۵۱۹)، و ابن ماجه (۲/۱۳۸۰): كتاب الزهد : باب: منزلة الفقراء رقم (۴۱۲۲)، و ابن حبان (۲/۴۵۱): كتاب الرقائق: باب: الفقر والزهد والقناعة، رقم (۶۷۶).

2278- اخرجه احمد (۳/۳۲۴)، و عبد بن حميد (ص ۳۳۶) رقم (۱۱۱۷) من طريق سعيد بن ابي ايوب، عن عمرو بن جابر الحضرمي، فذكره.

2279 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَّقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► مسروق بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے میرے لئے کھانا منگوایا پھر انہوں نے فرمایا: میں جب بھی سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں تو مجھے رونا آ جاتا ہے۔

مسروق بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے وہ حالت یاد آ جاتی ہے جس حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔ اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ سیر ہو کر روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2280 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی لگاتار دو دن تک جو کی بنی ہوئی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی، یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2281 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِّنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا

فی الباب: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

2280- اخرجه مسلم (٢٢٨٢/٤): كتاب الزهد و الرقائق، حديث (٢٩٧٠/٢٢)، و ابن ماجه (١١١٠/٢): كتاب الاطعمة: باب: خبز الشعير، حديث (٣٣٤٦)، من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، عن ابي اسحاق، عن عبد الرحمن بن يزيد به

2281- اخرجه مسلم (٢٢٨٤/٤): كتاب الزهد الرقائق، حديث (٢٩٧٦/٣٣،٣٢)، و ابن ماجه (١١١٠/٢): كتاب الاطعمة: باب: خبز البر، حديث (٣٣٤٣)، من طريق مروان بن معاوية به

◈ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہلِ خانہ نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک گیہوں کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی' یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2282 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَيَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ هٰذَا كُوْفِيٌّ وَّاَبُوْ بُكَيْرٍ وَّالِدُ يَحْيٰى رَوٰى لَهٗ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ مِصْرِيٌّ صَاحِبُ اللَّيْثِ

◈ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے لئے جَو کی روٹی کبھی بھی ضرورت سے زیادہ نہیں ہوئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہ والے یحییٰ بن ابوبکیر' کوفی ہیں۔ یحییٰ کے والد ابوبکیر سے سفیان ثوری نے احادیث نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر' مصری ہیں۔ اور لیث بن سعد کے شاگرد ہیں۔

2283 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَّاَهْلُهٗ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً وَّكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◈ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والے کئی کئی راتوں تک مسلسل بھوکے رہتے تھے کیونکہ آپ کے گھر والوں کے پاس رات کا کھانا نہیں ہوتا تھا۔ ویسے بھی عام طور پر ان کی خوراک جَو کی بنی ہوئی روٹی ہوتی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2284 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ

2282- اخرجه احمد (٥/٢٥٣، ٢٦٠، ٢٦٧) من طريق سليم بن عامر، عن ابي امامة، فذكره ليس فيه ابو غالب

2283- اخرجه ابن ماجه (١١١١/٢) كتاب الاطعمة: باب: خبز الشعير، حديث (٣٣٤٧)، و احمد (٢٥٥/١، ٣٧٣)، و عبد بن حميد (٢٠٤)، حديث (٥٩٢) من طريق هلال بن خباب، عن عكرمة فذكره

اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ! محمد کے گھر والوں کو ان کی خوراک جتنا رزق عطا کر''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2285 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز سنبھال کر نہیں رکھتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

یہ روایت جعفر بن سلیمان اور ثابت کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

2286 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَّلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی میز پر رکھ کر کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی آپ نے کبھی نرم چپاتی کھائی' یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور سعید بن ابوعروبہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2287 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

2284- اخرجه البخاري (۲۸۷/۱۱): كتاب الرقاق: باب: كيف كان عيش النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه، و تخليهم عن الدنيا، حديث (٦٤٦٠)، و مسلم (۷۳۰/۲): كتاب الزكاة: باب: في الكفاف و القناعة، حديث (١٠٥٥/١٢٦)، (٢٢٨١/٤): كتاب الزهد والرقائق: حديث (١٨، ١٠٥٥/١٩)، و ابن ماجه (۱۳۸۷/۲): كتاب الزهد: باب: القناعة، حديث (٤١٣٩)، من طريق وكيع، به.

2286- اخرجه البخاري (۲۷۸/۱۱): كتاب الرقاق: باب: فضل الفقر، حديث (٦٤٥٠)، و ابن ماجه (١٠٩٥/٢): كتاب الاطعمة: باب: الاكل على الخوان و السفرة، حديث (٣٢٩٢).

متن حدیث: اَنَّهُ قِيلَ لَهُ اَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارَى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ فَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيلَ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نُثَرِّيهِ فَنَعْجِنُهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ

◆◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ان سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدے کی روٹی کھائی ہے؟ تو حضرت سہل نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک کبھی بھی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہیں کھائی۔ان سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں آپ کے پاس چھاننی نہیں ہوتی تھی۔تو انہوں نے جواب دیا: ہمارے پاس چھاننی نہیں ہوتی تھی ان سے دریافت کیا گیا: پھر آپ جَو کا کیا کرتے تھے۔انہوں نے جواب دیا: ہم اس پر پھونک مارتے تھے جو چیز اڑنی ہوتی تھی وہ اڑ جاتی تھی پھر ہم اس میں پانی ڈال کر اسے گوندھ لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ابوحازم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي مَعِيشَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 35: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا طرزِ زندگی

2288 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ

متن حدیث: قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ اِنِّي لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاِنِّي لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِي اَغْزُو فِي الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَاْكُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةِ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ اَوِ الْبَعِيرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُو اَسَدٍ يُعَزِّرُونِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِي

2287۔ اخرجه البخاری (۹/ ۴۶۰): كتاب الاطعمة: باب: ما كان النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه يا كلون، حديث (۵۴۱۳)۔ و ابن ماجه (۲/ ۱۱۰۷): كتاب الاطعمة: باب: الحوارى، حديث (۳۳۳۵)، و احمد (۵/ ۳۳۲)، و عبد بن حميد (۱۶۹)، حديث (۴۶۱) من طريق ابوحازم، فذكره۔

2288۔ اخرجه البخاری (۷/ ۱۰۴): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب سعد بن ابى وقاص الزهرى، حديث (۳۷۲۸): و طرفاه فی: (۵۴۱۲، ۶۴۵۳)، و مسلم (۴/ ۲۲۷۸): كتاب الزهد و الرقائق: حديث (۱۲، ۱۳/ ۲۹۶۶)، و ابن ماجه (۱/ ۴۷): المقدمة: باب: فی فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (۱۳۱)، و احمد (۱/ ۱۷۴، ۱۸۱، ۱۸۶) و الحميدى (۱/ ۴۲)، حديث (۷۸)، و الدارمی (۲/ ۲۰۸)، كتاب الجهاد باب: ما اصاب النبي صلى الله عليه وسلم فی مغازيهم من الشدة، من طريق قيس بن ابى حازم، فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (دشمن کا) خون بہایا اور میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکا۔ مجھے اپنے بارے میں اچھی طرح یاد ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کے ہمراہ میں ایک جنگ میں شریک ہوا ہم لوگ صرف درختوں کے پتے اور خاردار جھاڑیوں کے پھل کھا کر گزارا کیا کرتے تھے اور ہم میں سے ہر شخص اسی طرح پاخانہ کرتا تھا جیسے بکری یا اونٹ مینگنی کرتے ہیں۔ اب اگر بنو اسد قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگ دین کے حوالے سے مجھ پر اعتراض کریں تو پھر تو میں رسوا ہو گیا اور میرا عمل ضائع ہو گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور بیان نامی راوی سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2289 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ

متنِ حدیث: يَقُوْلُ اِنِّىْ اَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْزُو مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةَ وَهٰذَا السَّمُرَ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُو اَسَدٍ يُعَزِّرُوْنِىْ فِى الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِىْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ

قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں عربوں میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکا تھا۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ ہماری خوراک صرف درختوں کے پتے تھے اور خاردار درختوں کے پھل تھے۔ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص اس طرح پاخانہ کرتا تھا جیسے بکری مینگنی کرتی ہے۔ اب اگر بنو اسد دین کے حوالے سے مجھ پر اعتراض کریں تو پھر تو میں خسارے کا شکار ہو گیا اور میرا عمل ضائع ہو گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت عتبہ بن غزوان سے بھی حدیث منقول ہے۔

2290 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ

متنِ حدیث: قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِىْ اَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخٍ

2289- اخرجه البخارى (۹/۶۰؛٤): كتاب الاطعمة: باب: ما كان النبى صلى الله عليه وسلم و اصحابه يا كلون، حديث (۵٤۱۲)، (۲۸۶/۱۱، ۲۸۷): كتاب الرقاق: باب: كيف كان عيش النبى صلى الله عليه وسلم و اصحابه، حديث (٦٤٥٣)۔ من طريق مسدد، عن يحيىٰ القطان۔

2290- اخرجه البخارى (۳۱٦/۱۳): كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة: باب: ماذكر النبى صلى الله عليه وسلم و حض، على اتفاق اهل العلم، و ما اجتمع عليه الحرمان مكة و المدينة، حديث (۷۳۲٤)، من طريق حماد بن زيد، عن ايوب، عن محمد بن سيرين، فذكره۔

بَخٍ يَتَمَخَّطُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوْعِ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِيْ فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلٰى عُنُقِي يَرٰى اَنَّ بِيَ الْجُنُوْنَ وَمَا بِيْ جُنُوْنٌ وَّمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے انہوں نے سرخ رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس میں سے ایک کپڑے کے ذریعے ناک صاف کیا اور پھر بولے بہت اچھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بہت اچھے آج تم اس کپڑے سے ناک صاف کر رہے ہو۔ ایک وہ زمانہ تھا جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان بھوک کی وجہ سے نڈھال ہو کر گر گیا تھا اور گزرنے والے شخص یہ سوچ کر میری گردن پر پاؤں رکھنے لگے' شاید مجھے جنون لاحق ہو گیا ہے حالانکہ بھوک کی وجہ سے میری یہ حالت تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2291 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ اَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ اَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِّنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَابُ هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ اَوْ مَجَانُوْنَ فَاِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَّحَاجَةً قَالَ فَضَالَةُ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے' تو آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے گر جاتے تھے۔ یہ اصحاب صفہ تھے۔' یہاں تک کہ دیہاتی لوگ یہ کہتے تھے کہ یہ لوگ شاید پاگل ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی اور آپ نے ان کی طرف رخ کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہاری کیا حیثیت ہے' تو تم اس بات کو پسند کرو گے کہ تمہارے فاقے میں اور ضروریات میں مزید اضافہ ہو۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان دنوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

2292 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

2291- اخرجه احمد (٦/١٨). من طريق عبد الله بن يزيد ابي عبد الرحمن المقرئ، قال: حدثنا حيوة بن شريح، قال: اخبرني ابوهاني الخولاني، ان ابا علي عمرو بن مالك الجنبي اخبره، فذكره.

متن حدیث: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَاعَةٍ لَّا يَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ فِيْ وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَآءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُّ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ اَبِى الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِامْرَاَتِهٖ اَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتِ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَآءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَّزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَآءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيْهِ بِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَآءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْ قَالَ تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَّرُطَبٌ طَيِّبٌ وَّمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ قَالَ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ مَا اَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تَعْتِقَهٗ قَالَ فَهُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَّلَا خَلِيْفَةً اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَّا تَاْلُوْهُ خَبَالًا وَّمَنْ يُّوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ شَيْبَانَ اَتَمُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَاَطْوَلُ وَشَيْبَانُ ثِقَةٌ عِنْدَهُمْ صَاحِبُ كِتَابٍ وَّقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں گھر سے باہر تشریف لائے جس میں عام طور پر آپ تشریف نہیں لاتے تھے اور ان اوقات میں کوئی آپ سے ملاقات بھی نہیں کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آپ سے

2292- اخرجه مالك في (الموطا) (۹۳۲/۲): كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم ، حديث (۲۸) مطولاً، و ابوداؤد (۱۲۳۳/٤): كتاب الادب: باب: في المشورة، حديث (٥١٢٨)، و ابن ماجه (۱۲۳۳/۲): كتاب الادب: باب: المستشار موتمن، حديث (۳۷٤٥) مختصراً من طريق ابوسلمة ، فذكره.

ملاقات ہوئی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ابوبکر! تم کس وجہ سے گھر سے باہر ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں اللہ کے رسول سے ملاقات کے لئے اور ان کی زیارت کے لئے اور انہیں سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کچھ دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: عمر! تم کس وجہ سے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بھوک کی وجہ سے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی بھوک محسوس ہو رہی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر یہ حضرات، حضرت ابوہیثم بن تیہان انصاری کے گھر تشریف لے گئے۔ ان صاحب کے کھجوروں کے باغات تھے اور بکریاں بھی تھیں تاہم ان کا کوئی خادم نہیں تھا۔ ان حضرات نے ان صاحب کو گھر نہیں پایا تو ان کی اہلیہ سے دریافت کیا: تمہارے میاں کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا: وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت ابوہیثم رضی اللہ عنہ آ گئے۔ انہوں نے ایک مشکیزہ اٹھایا ہوا تھا۔ انہوں نے اس مشکیزے کو رکھا اور آ کر نبی اکرم ﷺ سے گلے ملے اور اپنے ماں باپ کو ان پر فدا کرنے لگے پھر وہ ان حضرات کو لے کر اپنے باغ میں گئے۔ ان کے لئے چٹائی بچھائی۔ پھر وہ ایک کھجور کے درخت کی طرف بڑھے اور وہاں سے کھجور کا ایک خوشہ لا کر آپ کے آگے رکھ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس میں سے چن کر تازہ کھجوریں کیوں نہیں لیں۔ انہوں نے عرض کی: میں اس وجہ سے تازہ اور نیم پختہ کھجوریں لایا ہوں تاکہ آپ جو چاہیں وہ کھالیں۔ ان حضرات نے کھجوریں کھائیں میٹھا پانی پیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ ان نعمتوں میں شامل ہے' جن کے بارے میں قیامت کے دن تم سے حساب لیا جائے گا۔ ٹھنڈا سایہ، پاکیزہ کھجوریں، ٹھنڈا پانی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابوہیثم چلے گئے تاکہ ان حضرات کے لئے کھانا تیار کریں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے لئے دودھ دینے والی کوئی بکری ذبح نہ کرنا پھر حضرت ابوہیثم نے ان حضرات کے لئے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا اور اسے تیار کر کے ان کے پاس لائے تو ان حضرات نے اسے کھالیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے۔ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ہمارے پاس قیدی آئیں گے' تو تم ہمارے پاس آنا پھر (کچھ عرصے بعد) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دو قیدی پیش کئے گئے۔ ان کے ساتھ کوئی تیسرا قیدی نہیں تھا تو حضرت ابوہیثم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ میرے لئے جسے چاہیں اختیار کر لیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے مشورہ کیا جائے وہ امین ہوتا ہے تم اسے لے لو کیونکہ میں نے اسے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اس کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہیثم اپنی اہلیہ کے پاس گئے اور انہیں' نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے بارے میں بتایا تو ان کی اہلیہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں جو بات ارشاد فرمائی ہے: آپ اس وقت تک اس پر حقیقی طور پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے جب تک اسے آزاد نہ کر دیں' تو حضرت ابوہیثم نے فرمایا: یہ آزاد ہے۔

(بعد میں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی یا جس بھی شخص کو بھیجا اس کے ساتھ دو طرح کے رفقاء ہوتے ہیں۔ ایک اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے اور دوسرا اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے' تو جس شخص کو برے

رفیق سے بچالیا گیا اسے (خرابی سے) بچالیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آئے۔ اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔ تاہم اس روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

شیبان نامی راوی کی نقل کردہ روایت ابوعوانہ کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مکمل اور زیادہ طویل ہے۔

شیبان نامی راوی محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں اور صاحب تصنیف ہیں۔

یہی روایت دوسری سند کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔

2293 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ حَدَّثَنَا سَیَّارُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ

متنِ حدیث: شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَیْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی اور اپنے (پیٹ پر موجود) پتھر سے کپڑا اٹھایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اٹھایا تو وہ دو پتھروں پر تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2294 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

متنِ حدیث: قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَرَوٰی اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِی الْاَحْوَصِ وَرَوٰی شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنْ عُمَرَ

◆◆ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: کیا اب تم لوگ جو چاہو وہ کھا پی نہیں سکتے؟ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے: آپ کے پاس کھانے کے لئے معمولی قسم کی کھجوریں اتنی بھی نہیں ہوتی تھیں' جو آپ کے پیٹ کو بھر لیں۔

2294۔ اخرجه مسلم (٤/ ٢٢٨٤): كتاب الزهد و الرقاق: حديث (٢٩٧٧/٣٤)، واحمد (٢٦٨/٤) من طريق سماك بن حرب، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ابوعوانہ اور دیگر راویوں نے سماک بن حرب کے حوالے سے اسی طرح نقل کی ہے جیسے ابواحوص نے نقل کی ہے۔ شعبہ نے اس روایت کو سماک کے حوالے سے، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

باب 36: اصل خوشحالی دل کی ہوتی ہے

2295 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ حَصِيْنٍ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خوشحالی ساز و سامان زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی، بلکہ اصل خوشحالی دل کی خوش حالی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوحصین نامی راوی کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَخْذِ الْمَالِ بِحَقِّهٖ

باب 37: حق کے ہمراہ مال حاصل کرنا

2296 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَّكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَائَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2295- اخرجه البخاري (۱۱/۲۷٦): كتاب الرقائق: باب: الغنى غنى النفس، حديث (٦٤٤٦)، واحمد (٢/٣٨٩)، والبخاري في (الادب المفرد) (٢٧٣) من طريق ابوصالح، فذكره.

2296- اخرجه احمد (٦/٣٦٤، ٣٧٨)، و الحميدي (١٧١)، حديث (٣٥٣)، و عبد بن حميد (٤٥٩)، حديث (١٥٨٨)، من طريق عبيد سنوطا ابي الوليد، فذكره.

توضیح راوی: وَاَبُو الْوَلِيْدِ اسْمُهٗ عُبَيْدُ سَنُوطِی

سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ مال سرسبز اور مزیدار ہے' جو شخص اس مال کو اس کے حق کے ہمراہ حاصل کرے گا اس کے لئے اس میں برکت رکھی جائے گی کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مال سے اپنی نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں۔ ان کے لئے قیامت کے دن صرف آگ ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوالولید نامی راوی کا نام عبید سنوطی ہے۔

2297 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ لُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَاَطْوَلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دینار کے بندے پر لعنت کی گئی ہے' درہم کے بندے پر لعنت کی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مقابلے میں زیادہ مکمل اور طویل روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

2298 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَيُرْوٰى فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهٗ

حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر دو بھوکے بھیڑیوں کو بکریوں پر چھوڑ دیا جائے' تو وہ انہیں اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا مال اور مرتبے کا لالچ آدمی کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

2298- اخرجه احمد (۳/۴۵٦، ۴٦۰)، والدارمی (۴/۳۰٤)؛ كتاب الرقاق؛ باب: ما ذئبان جائعان من طريق محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارة، عن ابن كعب بن مالك، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی گئی ہے تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے۔

2299 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَخْبَرَنِي الْمَسْعُودِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً فَقَالَ مَا لِيْ وَمَا لِلدُّنْيَا مَا اَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سو گئے جب آپ اٹھے تو اس کا نشان آپ کے پہلو پر موجود تھا ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ اپنے لئے کوئی بچھونا استعمال کر لیں (تو مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ؟ میں دنیا میں صرف ایک سوار کی طرح ہوں' جو ایک درخت کے نیچے سائے میں آتا ہے اور پھر آگے بڑھ جاتا ہے اور اسے وہیں چھوڑ جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2300 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَّاَبُوْ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِيْ مُوْسٰى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی اپنے دوست کے دین (یعنی اخلاقیات) پر ہوتا ہے۔ اس لئے ہر شخص کو یہ چاہئے کہ وہ اس بات کا جائزہ لے کہ اس کا دوست کون ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَثَلُ ابْنِ اٰدَمَ وَاَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ وَعَمَلِهٖ

باب 38: انسان' اس کے اہل وعیال' مال اور عمل کی مثال

2299- اخرجه ابن ماجه (۲/۱۳۷۶): كتاب الزهد: باب: مثل الدنيا، حديث (۴۱۰۹)، احمد (۱/۳۹۱، ۴۴۱)، من طريق المسعودي، عن عمرو بن مرة، عن ابراهيم النخعي، عن علقمة، فذكره

2300- اخرجه ابوداؤد (۴/۲۵۹): كتاب الادب: باب: من يومر ان يجالس، حديث (۴۸۳۳)، واحمد (۲/۳۰۳، ۳۳۴)، و عبد بن حميد (۱۴۳۱)، حديث (۱۴۱۸)، من طريق موسى بن وردان، فذكره

2301 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْاَنْصَارِىُّ قَال سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَّتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں۔ان میں سے دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔اس کے اہلِ خانہ، اس کا مال اور اس کا عمل ساتھ جاتے ہیں۔ اہلِ خانہ اور مال واپس آ جاتے ہیں اور اس کا عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْاَكْلِ

باب 39: زیادہ کھانا مکروہ ہے

2302 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ الْحِمْصِىُّ وَحَبِيْبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِىِّ عَنْ مِّقْدَامِ بْنِ مَعْدِىْ كَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَا مَلَاَ اٰدَمِىٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُّقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَحْوَهٗ وَقَالَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِىْ كَرِبَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی پیٹ سے زیادہ بُرے کسی برتن کو نہیں بھرتا۔آدم کے بیٹے کے لئے چند لقمے کافی ہوتے ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں۔اگر زیادہ ہی کھانا ہو تو (پیٹ کا) ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے' ایک تہائی حصہ پانی کے لئے' اور ایک تہائی حصہ سانس لینے کے لئے رکھے۔

2301۔ اخرجه البخاري (۳۶۹/۱۱)؛ كتاب الرقاق؛ باب؛ سكرات الموت؛ حديث (۶۵۱۴)، و مسلم (۲۲۷۳/۴)؛ كتاب الزهد و الرقائق؛ حديث (۲۹۶۰/۵)، و النسائي (۵۳/۴)؛ كتاب الجنائز؛ باب؛ النهي عن سب الاموات؛ حديث (۱۹۳۷)، و احمد (۱۱۰/۳)، و الحميدي (۵۰۰/۲)، حديث (۱۱۸۶)، من طريق عبد الله بن ابي بكر بن عمرو بن حزم؛ فذكره

2302۔ اخرجه احمد (۱۳۲/۴) من طريق يحيي بن جابر ؛ فذكره

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔اس میں انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "الحسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب 40: ریاءکاری اور شہرت کا بیان

2303 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ

قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدَبٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دکھاوے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دکھاوے کو ظاہر کر دے گا' جو شخص شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی (مشہور ہونے کی خواہش) کو ظاہر کر دے گا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔

اس بارے میں حضرت جندب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2304 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ اَبُوْ عُثْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ شُفَيًّا الْاَصْبَحِيَّ حَدَّثَهٗ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهٗ اَنْشُدُكَ بِحَقٍّ وَّبِحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهٗ وَعَلِمْتَهٗ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهٗ وَعَلِمْتُهٗ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثَ قَلِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ

2303۔ اخرجه احمد (٣/ ٤٠)، و البخاری فی (الادب المفرد) (٩٠) مختصراً من طريق شيبان، عن فراس، عن عطية، فذكره

2304۔ اخرجه ابن خزيمة فی (صحيحه) (١١٥/٤)، حديث (٢٤٨٢) من طريق الوليد بن ابی الوليد ابوعثمان المدنی، ان عقبة بن مسلم حدثه، ان شفيا الاصبحی حدثه، فذكره

فَقَالَ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِىْ وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً اُخْرٰى ثُمَّ اَفَاقَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَهُوَ فِىْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِىْ وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً اُخْرٰى ثُمَّ اَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فِىْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَهُ اَحَدٌ غَيْرِىْ وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهٖ فَاَسْنَدْتُهُ عَلَىَّ طَوِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ حَدَّثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ اِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِىَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَاَوَّلُ مَنْ يَدْعُو بِهٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ وَرَجُلٌ يَقْتَتِلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْقَارِئِ اَلَمْ اُعَلِّمْكَ مَا اَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِىْ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عُلِّمْتَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُقَالَ اِنَّ فُلَانًا قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ وَيُؤْتٰى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ اَدَعْكَ تَحْتَاجُ اِلٰى اَحَدٍ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا اٰتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ وَيُؤْتٰى بِالَّذِىْ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ فِىْ مَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُوْلُ اُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِىْ سَبِيْلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَرِىءٌ فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتِىْ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اُولٰٓئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وقَالَ الْوَلِيْدُ اَبُوْ عُثْمَانَ فَاَخْبَرَنِىْ عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ اَنَّ شُفَيًّا هُوَ الَّذِىْ دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَاَخْبَرَهُ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ وَحَدَّثَنِى الْعَلَاءُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ اَنَّهُ كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهُ بِهٰذَا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ فُعِلَ بِهٰؤُلَاءِ هٰذَا فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِىَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكٰى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيْدًا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ هَالِكٌ وَّقُلْنَا قَدْ جَاءَنَا هٰذَا الرَّجُلُ بِشَرٍّ ثُمَّ اَفَاقَ مُعَاوِيَةُ وَمَسَحَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ (مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت شُفی اصحی بیان کرتے ہیں: وہ مدینہ منورہ آئے تو وہاں ایک صاحب تھے جن کے پاس لوگ اکٹھے ہوتے تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ شُفی بیان کرتے ہیں: میں ان کے قریب ہوگیا اور ان کے سامنے بیٹھ گیا' وہ لوگوں کو حدیث سنا رہے تھے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کے واسطے سے ایک سوال کرتا ہوں۔ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنایئے جسے آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہو' اسے سمجھا ہو اس کا علم حاصل کیا ہو' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا کرتا ہوں میں تمہیں ایسی حدیث سناؤں گا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مجھے سنائی تھی۔ میں نے اسے سمجھا اور اس کو جان لیا (یعنی محفوظ رکھا) پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے فرمایا: میں ایسا ہی کروں گا میں تمہارے سامنے ایسی حدیث بیان کروں گا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے اس گھر میں بیان کی تھی۔ اس وقت میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ گھر میں اور کوئی نہیں تھا۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے چیخ ماری جو زیادہ زوردار تھی اور بے ہوش ہو گئے پھر انہیں ہوش آیا تو انہوں نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: میں ایسا ہی کروں گا۔ میں تمہارے سامنے ایسی حدیث بیان کروں گا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے بیان کی تھی۔ اس وقت میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں موجود تھے۔ میرے اور آپ کے علاوہ ہمارے ساتھ اور کوئی شخص نہیں تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے زوردار چیخ ماری اور منہ کے بل آگے کی طرف گرنے لگے تو میں نے انہیں سہارا دیا اور کافی دیر سہارا دیئے رکھا پھر ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے بتایا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے سامنے نزول کرے گا تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کرے۔ سب لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ سب سے پہلے اس شخص کو بلایا جائے گا جس نے قرآن پاک جمع کیا (یعنی اس کا علم حاصل کیا) اور اس شخص کو بلایا جائے گا' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا گیا اور اس شخص کو بلایا جائے گا جس کے پاس مال بہت زیادہ تھا۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے عالم سے فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں اس چیز کا علم نہیں دیا جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی تھی۔ وہ جواب دے گا جی ہاں! اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا: میں رات دن اس کے ساتھ مصروف رہتا تھا (یعنی اس کی تلاوت کرتا تھا یا اس کی تعلیم دیتا تھا) تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تم نے غلط کہا ہے۔ فرشتے بھی اس سے کہیں گے: تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تمہارا مقصد یہ تھا: یہ کہا جائے فلاں صاحب بڑے عالم ہیں' تو وہ کہہ دیا گیا۔

پھر مالدار شخص کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں فراخی عطا نہیں کی تھی۔ اتنی کہ تم کسی کے محتاج نہیں ہوئے؟ وہ جواب دے گا جی ہاں، اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے جو تمہیں دیا تھا اس بارے میں تم نے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا: میں نے رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھا اور صدقہ و خیرات کی۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تم نے غلط کہا ہے۔ فرشتے بھی اس سے کہیں گے تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارا مقصد یہ تھا: یہ کہا جائے: فلاں شخص اتنا سخی ہے' تو وہ کہہ دیا گیا۔

پھر اس شخص کو لایا جائے گا' جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تمہیں کس وجہ سے قتل کیا گیا' تو وہ جواب دے گا' تو نے اپنی راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا' تو میں نے جنگ میں حصہ لیا' یہاں تک کہ مجھے قتل کر دیا گیا' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تم نے غلط کہا ہے۔ فرشتے بھی اس سے کہیں گے' تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارا مقصد یہ تھا: یہ کہا جائے' فلاں شخص کتنا بہادر ہے' تو وہ کہہ دیا گیا۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابوہریرہ! یہ وہ تین لوگ ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں' ان کے ذریعے سب سے پہلے جہنم کو بھڑکایا جائے گا،

عقبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: شفی نامی راوی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں اس حدیث کے بارے میں بتایا۔

ابوعثمان نامی راوی بیان کرتے ہیں: علاء بن ابوحکیم نے یہ بات بیان کی ہے: وہ صاحب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جلاد تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں اس حدیث کے بارے میں بتایا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اگر ان تینوں کے ساتھ یہ سلوک ہوگا تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ روئے۔ یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ ہلاک ہوجائیں گے تو ہم نے کہا: یہ شخص ہمارے پاس شر لے کر آیا ہے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے اپنے چہرے کو پونچھا اور بولے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"جو شخص دنیاوی زندگی اور اس کی آرائش وزیبائش کا طلب گار ہوگا ہم دنیا میں اس کے اعمال کا پورا بدلہ اسے دیں گے اور اس بارے میں اس کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں حصہ صرف آگ ہو گی اور جو کچھ انہوں نے کیا وہ ضائع ہوجائے گا اور جو کچھ انہوں نے اعمال کئے تھے وہ باطل ہوں گے۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

2305 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنِى الْمُحَارِبِىُّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَيْفٍ الضَّبِّىِّ عَنْ اَبِىْ مُعَانٍ الْبَصْرِىِّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحَزَنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحَزَنِ قَالَ وَادٍ فِىْ جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّدْخُلُهٗ قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَائُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "حُبّ حزن" سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حُبّ حزن" کیا چیز ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ ایک سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ عرض کی گئی: اے اللہ تعالیٰ کے رسول! اس میں داخل کون ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دکھاوے کے طور پر قرآن مجید پڑھنے والے لوگ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَاب عَمَلِ السِّرِّ

باب 41: پوشیدہ طور پر عمل کرنا

2306 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سِنَانٍ الشَّيْبَانِىُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ

2305- اخرجه ابن ماجه (٨٤/١): المقدمة: باب: الانتفاع بالعلم و العمل به، حديث (٢٥٦)، من طريق عمار بن سيف الضبي، عن ابي معان البصري، عن ابن سيرين، فذكره.

أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُسِرُّهُ فَإِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ أَعْجَبَهُ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَى الْأَعْمَشُ وَغَيْرُهُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَأَصْحَابُ الْأَعْمَشِ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ فَإِنَّمَا مَعْنَاهُ أَنْ يُعْجِبَهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ بِالْخَيْرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَيُعْجِبُهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ لِهَذَا لِمَا يَرْجُو بِثَنَاءِ النَّاسِ عَلَيْهِ فَأَمَّا إِذَا أَعْجَبَهُ لِيَعْلَمَ النَّاسُ مِنْهُ الْخَيْرَ لِيُكْرَمَ عَلَى ذَلِكَ وَيُعَظَّمَ عَلَيْهِ فَهَذَا رِيَاءٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ رَجَاءَ أَنْ يَعْمَلَ بِعَمَلِهِ فَيَكُونُ لَهُ مِثْلُ أُجُورِهِمْ فَهَذَا لَهُ مَذْهَبٌ أَيْضًا

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص جب کوئی عمل کرتا ہے اور اسے چھپانے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب وہ ظاہر ہو جائے' تو اسے یہ بات اچھی لگتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کو دوگنا اجر ملے گا۔ ایک چھپانے کا اجر اور ایک اس کے ظاہر ہونے کا اجر۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اعمش اور دیگر راویوں نے اسے حبیب بن ابوثابت کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کی وضاحت کی ہے: جب وہ ظاہر ہو جائے اور اسے اچھا لگے' اس کا مفہوم یہ ہے: لوگوں کا بھلائی کے حوالے سے اس کی تعریف کرنا اسے اچھا لگے' اس کی وجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو''

تو لوگوں کا تعریف کرنا اسے اس لئے اچھا لگتا ہے۔

لیکن اگر اسے یہ تعریف اس لئے اچھی لگے کہ لوگوں کو جب اس کی بھلائی کا پتہ چلے' تو لوگ اس کی تعظیم و تکریم اس بنیاد پر کریں تو یہ چیز دکھاوا شمار ہوگی۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب اس کا عمل ظاہر ہو' اور اسے یہ بات پسند آئے اس سے مراد یہ ہے: اسے یہ امید ہو کہ لوگ اس کے عمل کو دیکھ کر عمل کریں گے' اور اس طرح اس کے اجر میں اضافہ ہوگا' تو یہ اس کے لئے فائدے کی چیز ہوگی۔

2306- اخرجه ابن ماجه (٢/ ١٤١٢): كتاب الزهد: باب: الثناء الحسن، حديث (٤٢٢٦)

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

باب 42: آدمی اس کے ساتھ ہوگا، جس کے ساتھ محبت کرے گا

2307 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا كَبِيْرَ صَلَاةٍ وَّلَا صَوْمٍ اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَاَيْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهٰذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کی: میں ہوں، یارسول اللہ! آپ نے دریافت کیا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اس کے لئے کوئی زیادہ نمازیں اور روزے تیار نہیں کئے، لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اس کے ساتھ ہوگا، جس سے وہ محبت رکھے گا، اور تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلام قبول کرنے کی خوشی کے بعد، میں نے مسلمانوں (یعنی صحابہ کرام کو) سب سے زیادہ اس بات پر خوش ہوتے دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2308 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهٗ مَا اكْتَسَبَ

وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2307۔ اخرجه احمد (۳/۱۰٤، ۲۰۰) من طريق حميد، فذكره

2308۔ اخرجه احمد (۳/۲۲۶) من طريق الحسن، فذكره

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے گا' اور اسے وہی اجر ملے گا' جو اس نے عمل کیا ہوگا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

2309 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيُّ الصَّوْتِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَحْمُوْدٍ

◄► حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی شخص آیا جس کی آواز بلند تھی۔ اس نے دریافت کیا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' حالانکہ وہ خود ان کا حصہ نہیں ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ جیسا کہ محمود نامی راوی نے اسے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ

باب 43: اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا

2310 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِيْ

2309۔ اخرجه احمد (۲۳۹/٤، ۲٤۰، ۲٤۱)، و الحمیدی (۳۸۸/۲)، حدیث (۸۸۱)، من طریق زر بن حبیش، فذکرہ۔

2310۔ اخرجه مسلم (۲۰٦۷/٤): کتاب الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: فضل الذکر و الدعاء، و التقرب الی اللّٰه تعالیٰ، حدیث (۲٦۷۵/۱۹)، و احمد (٤٤٥/۲، ٥۳۹) والبخاری فی (الادب المفرد) (٦۲۰)۔ من طریق جعفر بن برقان، عن یزید بن الاصم، فذکرہ۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اور جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے' تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْبِرِّ وَالْاِثْمِ

باب 44: نیکی اور گناہ کا بیان

2311 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِیُّ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ الْحَضْرَمِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے' جو تمہارے من میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات ناپسند ہو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْحُبِّ فِی اللّٰهِ

باب 45: اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی سے) محبت رکھنا

2312 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا كَثِیْرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ

2311- اخرجه مسلم (٤/ ١٩٨٠): كتاب البر و الصلة والادب: باب: تفسير البر و الاثم، حديث (١٤، ١٥/ ٢٥٥٣)، و احمد (٤/ ١٨٢)، و البخاري في (الادب المفرد) (٢٩٢، ٢٩٩) والدارمي (٢/ ٣٢٢): كتاب الرقاق: باب: البر الاثم من طريق عبد الرحمن بن جبير بن نفير الحضرمي، عن ابيه، فذكره.

2312- اخرجه احمد (٥/ ٢٣٦، ٢٣٧، ٢٣٩)، و عبد الله بن احمد في (زوائد المسند) (٥/ ٣٢٨)، من طريق عطاء بن ابي رباح، عن ابي مسلم الخولاني، فذكره.

اَبِیْ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیِّ حَدَّثَنِیْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

متنِ حدیث: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثُوَبَ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری ذات کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کے لئے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔

اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابومسلم خولانی نامی راوی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

2313 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَوْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهٗ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اختلافِ سند: وَهٰكَذَا رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ مِّنْ غَیْرِ وَجْهٍ مِثْلَ هٰذَا وَشَكَّ فِیْهِ وَقَالَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَوْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّعُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَوَاهُ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ یَشُكَّ فِیْهِ یَقُوْلُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِیْ خُبَیْبٌ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ

2313- اخرجه مالك فی (الموطا) (۲/ ۹۵۲، ۹۵۳): کتاب الشعر: باب: ما جاء فی المتحابین فی الله، حدیث (۱۴)، و مسلم (۲/ ۷۱۶): کتاب الزکاة: باب: فضل اخفاء الصدقة، حدیث (۹۱/ ۱۰۳۱) من طریق خبیب بن عبد الرحمن، عن حفص بن عاصم.

مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِمَعْنَاهُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ كَانَ قَلْبُهٗ مُعَلَّقًا بِالْمَسَاجِدِ وَقَالَ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سات طرح کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا خاص سایہ نصیب کرے گا۔ اس دن جب اس کے اس سایہ رحمت کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' عادل حکمران، وہ نوجوان جس کی نشوونما' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے' ہوئی ہو۔ وہ شخص جس کا دل ہمیشہ مسجد میں لگا رہتا ہو جب وہ وہاں سے نکلے' یہاں تک کہ دوبارہ اس میں چلا جائے۔ دو ایسے افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں اس کی وجہ سے ملتے ہوں اور جدا ہوتے ہوں۔ ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے' تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں اور ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت گناہ کی دعوت دے تو وہ یہ جواب دے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' اور ایک وہ شخص جو کوئی صدقہ کرے' تو اسے اتنا خفیہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہ روایت اسی طرح مالک بن انس کے حوالے سے دوسری سند کے ہمراہ نقل کی گئی ہے۔ تاہم اس میں راوی کو شک ہے: وہ بیان کرتے ہیں: یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے یا شاید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

عبیداللہ بن عمر نے یہ خبیب بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس میں یہ شک نہیں ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں: جیسے امام مالک بن انس نے نقل کی ہے۔

اس کا مفہوم یہی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اس شخص کا دل مسجد سے متعلق رہتا ہو'

اور اس میں یہ الفاظ ہیں: کوئی منصب والی اور خوبصورت عورت۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِعْلَامِ الْحُبِّ

باب 46: محبت کی اطلاع دینا

2314 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ اِيَّاهُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْمِقْدَامِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّالْمِقْدَامُ يُكْنٰى اَبَا كَرِيْمَةَ

◆◆ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنے بھائی

سے محبت کرے تو وہ اسے اس بارے میں بتادے۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوکریمہ" ہے۔

2315 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَصِيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ يَّزِيْدَ ابْنِ نَعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اٰخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْاَلْهُ عَنِ اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

وَلَا نَعْرِفُ لِيَزِيْدَ بْنِ نَعَامَةَ سَمَاعًا مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهٗ

◆◆ حضرت یزید بن نعامہ ضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ساتھ بھائی چارگی قائم کرے تو اس سے اس کا نام اور اس کے والد کا نام اور اس کے قبیلے (یا علاقے) کا نام دریافت کرلے کیونکہ اس طرح محبت زیادہ ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ہمارے علم کے مطابق یزید بن نعامہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ثابت نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی گئی ہے تاہم اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمِدْحَةِ وَالْمَدَّاحِيْنَ

باب 47: تعریف اور تعریف کرنے والوں کا ناپسندیدہ ہونا

2316 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَامَ رَجُلٌ فَاَثْنٰى عَلٰى اَمِيْرٍ مِّنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّحْثُوَ فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2316۔ اخرجه مسلم في (الصحيح) (٢٢٩٧/٤): كتاب الزهد و الرقائق: باب: النهي عن المدح اذا كان فيه افراط، حديث (٣٠٠٢/٦٨)، و ابن ماجه (١٢٣٢/٢): كتاب الادب: باب: المدح، حديث (٣٧٤٢)، و احمد (٥/٦)، و البخاري في (الادب المفرد) (٣٣٥) من طريق حبيب بن ابي ثابت، عن مجاهد عن ابي معمر، فذكره.

وَقَدْ رَوٰى زَائِدَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّحَدِيْثُ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ اَصَحُّ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَعْمَرٍ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ هُوَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِىُّ وَيُكْنٰى اَبَا مَعْبَدٍ وَّاِنَّمَا نُسِبَ اِلَى الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ لِاَنَّهٗ كَانَ قَدْ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيْرٌ

◆◆ ابومعمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے ایک امیر کی تعریف کرنا شروع کی تو حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے اس کے چہرے پر مٹی پھینکنا شروع کی اور فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے: ہم تعریف کرنے والوں کے چہروں پر مٹی پھینکیں۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

زائدہ نامی راوی نے یزید بن ابوزیاد کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔

مجاہد نے ابومعمر کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے۔

ابومعمر نامی راوی کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے۔

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مراد حضرت مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی کنیت ابومعبد ہے۔ ان کی نسبت اسود بن عبد یغوث کی طرف کی گئی ہے کیونکہ جب یہ کم سن تھے تو اس نے انہیں منہ بولا بیٹا بنالیا تھا۔

2317 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوْفِىُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَالِمٍ الْخَيَّاطِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّحْثُوَ فِىْ اَفْوَاهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے: ہم تعریف کرنے والوں کے چہروں پر مٹی ڈالیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ

باب 48: مؤمن کے ساتھ رہنا

2318 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِىْ سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيْبِىَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِىَّ قَالَ سَالِمٌ اَوْ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ

2318- اخرجه ابوداؤد (٤/٢٥٩): كتاب الادب: باب: من يومر ان يجالس، حديث (٤٨٣٢)، و احمد (٣٨/٣)، و الدارمى (١٠٣/٢): كتاب الاطعمة: باب: من كره ان يطعم طعامه الا الاتقياء من طريق سالم بن غيلان ، عن الوليد بن قيس، عن ابى سعيد ، او عن ابى الهيثم ، فذكره. الشك من سالم بن غيلان.

سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم صرف مؤمن کے ساتھ رہا کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار آدمی کھائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

باب 49: آزمائش پر صبر کرنا

2319 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو اسے دنیا میں ہی سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے بارے میں برائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس کے گناہ کی سزا کو روک لیتا ہے، یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پوری سزا دے گا۔

2320 وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى : هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عظیم آزمائش کے نتیجے میں عظیم جزاء ملتی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ جب کچھ لوگوں کو پسند کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے تو جو شخص اس سے راضی رہتا ہے اسے رضا نصیب ہوتی ہے اور جو اس پر ناراض ہوتا ہے اسے ناراضگی نصیب ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2321 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَّقُوْلُ قَالَتْ عَآئِشَةُ

2319- اخرجه ابن ماجه (۱۳۳۸/۲) كتاب الفتن: باب: الصبر على البلاء رقم (۴۰۳۱)، ولم يذكر صدر الحديث بل روى عجزه

متن حدیث: مَا رَاَيْتُ الْوَجَعَ عَلٰى اَحَدٍ اَشَدَّ مِنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کسی بھی شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شدید تکلیف میں مبتلا نہیں دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2322 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ

متن حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ دِيْنُهٗ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُخْتِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

حدیثِ دیگر: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ

◆◆ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سب سے زیادہ شدید آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء پھر اس کے بعد جو لوگ درجہ بدرجہ ان کے قریب ہوں آدمی کو اپنے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اگر اس کے دین میں پختگی ہوگی تو اس کو سخت آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا اور اگر اس کا دین کمزور ہوگا تو اسے اپنے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔ آدمی مسلسل آزمائش میں مبتلا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ آزمائش اسے اس حالت میں چھوڑتی ہے جب وہ روئے زمین پر چلتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (یعنی وہ گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی بہن سے بھی احادیث منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سے لوگ زیادہ شدید آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء اور پھر ان کے بعد درجہ بدرجہ (ان کے پیروکار)۔

2323 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ

2321۔ اخرجه البخاري (١٠/١١٥): كتاب المرضى: باب: شدة المرض ، حديث (٥٦٤٦)، و مسلم (٤/١٩٩٠): كتاب البر و الصلة و الادب: باب: ثواب المومن فيما يصيبه من مرض او حزن او نحو ذلك، حديث (٢٥٧٠/٤٤)، و ابن ماجه (١/ ٥١٨)، كتاب الجنائز : باب : ما جاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديث (١٦٢٢)، و احمد (٦/١٧٢، ١٨١)، من طريق شعبة، عن الاعمش، به

2322۔ اخرجه ابن ماجه (٢/ ١٣٣٤): كتاب الفتن: باب : الصبر على البلاء ، حديث (٤٠٢٣)، و احمد (١/١٧٢، ١٧٣، ١٨٠، ١٨٥) و الدارمي (٢/٣٢٠): كتاب الرقاق: باب : اشد الناس بلاء، و عبد بن حميد (٧٨)، حديث (١٤٦) من طريق عاصم بن ابي بهدلة، عن مصعب بن سعد ، فذكره

2323۔ اخرجه احمد (٢/٢٨٧، ٤٥٠) من طريق محمد بن عمرو ، به

سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مؤمن مرد اور مؤمن عورت آزمائش میں مبتلا رہتے ہیں جو ان کی جان، ان کی اولاد یا مال کے بارے میں ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں' تو ان کے ذمے کوئی گناہ نہیں ہوتا (ان کے گناہ معاف ہوچکے ہوتے ہیں)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ ذَهَابِ الْبَصَرِ

باب 50: بینائی کا رخصت ہوجانا

2324 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ ظِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِذَا اَخَذْتُ كَرِيْمَتَیْ عَبْدِیْ فِی الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ جَزَاءٌ عِنْدِیْ اِلَّا الْجَنَّةَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ ظِلَالٍ اسْمُهٗ هِلَالٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' جب میں دنیا میں اپنے بندے کی دو محبوب چیزیں (یعنی اس کی آنکھیں) سلب کرلیتا ہوں' تو میری بارگاہ میں اس کی جزاء صرف جنت ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔ ابوظلال نامی راوی کا نام "ہلال" ہے۔

2325 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ

2324۔ اخرجه البخاری (۱۰/۱۲۰) كتاب (المرضى): باب: فضل من ذهب بصره تعليقاً بعد حديث (۵۶۵۳).

2325۔ اخرجه احمد (۲/۲۶۵)، و الدارمی (۲/۳۲۳): كتاب الاضاحی: باب: ان الاضحية ليست بواجبد

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جس شخص کی دو محبوب (آنکھیں) میں لے جاتا ہوں اور وہ صبر سے کام لیتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو میں اس کے لئے جنت سے کم کسی اور ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔

اس بارے میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2326 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ اَبُوْ زُهَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطَى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِى الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَوْلَهٗ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن عافیت میں رہنے والے لوگ یہ آرزو کریں گے، جب (دنیا میں) آزمائش کا شکار رہنے والے لوگوں کو اجر و ثواب عطا کیا جائے گا کہ کاش دنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں کے ذریعے کاٹ دی جاتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے اور ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض راویوں نے اسے اعمش کے حوالے سے، طلحہ بن مصرف کے حوالے سے، مسروق سے اس روایت کا کچھ حصہ ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

2327 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَال سَمِعْتُ اَبِى يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَا مِنْ اَحَدٍ يَّمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ مَدَنِيٌّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مرنے والا ہر شخص ندامت کا شکار ہوگا، تو

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی ندامت کس بات پر ہوگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ نیکی کرنے والا ہوگا' تو اس بات پر ندامت کا شکار ہوگا کہ اس نے زیادہ نیکی کیوں نہیں کی اور اگر وہ گنہگار ہوگا' تو اس بات پر ندامت کا شکار ہوگا کہ اس نے گناہ چھوڑے کیوں نہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یحییٰ بن عبیداللہ نامی راوی کے بارے میں شعبہ نے کچھ کلام کیا ہے۔ یہ یحییٰ بن عبیداللہ بن موہب مدنی ہیں۔

2328 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: يَخْرُجُ فِىْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَّخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَبِىْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَىَّ يَجْتَرِئُوْنَ فَبِىْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آخری زمانے میں کچھ لوگ نکلیں گے جو دنیا کو دین کے عوض میں حاصل کریں گے۔ وہ لوگوں کے سامنے دنبوں کی کھال کا لباس پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی' لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا تم مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کررہے ہو؟ میرے سامنے یہ جرأت کررہے ہو۔ میں اپنی ذات کی قسم اٹھاتا ہوں' میں انہیں ایک ایسے فتنے میں مبتلا کروں گا جس میں ان کا سمجھدار ترین شخص بھی حیران رہ جائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2329 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ اَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ اَبِىْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ فَبِىْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا فَبِىْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَىَّ يَجْتَرِئُوْنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ایک مخلوق کو پیدا کیا ہے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہیں اور ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہیں۔ میں اپنی ذات کی قسم اٹھاتا ہوں میں ان لوگوں کو ایسی آزمائش میں مبتلا کروں گا کہ جس میں ان کا سمجھدار ترین شخص بھی حیران رہ جائے گا' کیا یہ لوگ مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں یا میرے سامنے یہ جرأت کرتے ہیں؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ

باب 51: زبان کی حفاظت کا بیان

2330 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وحَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نجات کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی زبان قابو میں رکھو۔ اپنے گھر میں رہو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2331 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَّلَمْ يَرْفَعُوْهُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) صبح کے وقت ابن آدم کے تمام اعضاء زبان سے یہ التجا کرتے ہوئے کہتے ہیں: تم ہمارے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا کیونکہ ہم

2330۔ اخرجه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۹۹۲۸)، و ذکره (المنذری) فی (الترغیب) (۳/۵۰۵)، و عزاه لابن ابی الدنیا فی (العزلة) وفی (الصمت)، و البیهقی فی کتاب: (الزهد) وغیره، من طریق ابوامامة.

2331۔ اخرجه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۴۰۳۷)، وذکره ابن المبارک فی (الزهد) (۳۵۸)، حدیثها (۱۰۱۲) وعزاه لابن ابی الدنیا.

تمہارے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر تم ٹھیک رہوگی تو ہم بھی ٹھیک رہیں گے اگر تم ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کی گئی۔ یہ اس روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے جسے محمد بن موسیٰ نے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف حماد بن زید کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

کئی راویوں نے اسے حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے اور "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2332 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ يَّتَكَفَّلْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَتَكَفَّلْ لَهٗ بِالْجَنَّةِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَهْلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

◆◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو دو داڑھوں کے درمیان ہے۔ (یعنی زبان) اور جو دو ٹانگوں کے درمیان (یعنی شرمگاہ) تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

اس بارے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

2333 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ وَّقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اَبُوْ حَازِمٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اسْمُهٗ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ وَهُوَ كُوْفِيٌّ وَّاَبُوْ حَازِمٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ اَبُوْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ مَدَنِيٌّ وَّاسْمُهٗ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو اللہ تعالیٰ دو جبڑوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کی شر سے محفوظ کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ابوحازم نامی راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ ان کا نام سلمان ہے جو عزہ اشجعیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور یہ صاحب کوفہ کے رہنے والے ہیں جو ابوحازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کرتے

2332۔ اخرجه البخاري (۳۱۴/۱۱): كتاب الرقاق: باب: حفظ اللسان، حديث (۶۴۷۴)، و طرفه من: (۶۸۰۷)، و احمد (۳۳۳/۵) من طريق عمر بن علي، سمع ابا حازم، فذكره

2333۔ تفرد به الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۱۳۴۲۹)، و الحاكم (۳۵۷/۴)، و ابن حبان (۸/۰، ۲۴موارد)، حديث (۲۵۴۶)، و ابويعلى (۶۴/۱۱)، حديث (۶۲۰۰)، و قال: اسناده حسن

ہیں۔ یہ ابوحازم زاہد مدنی ہیں' ان کا نام سلمہ بن دینار ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

2334 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاعِزٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے معاملے کے بارے میں بتائیں جسے میں مضبوطی سے تھام لوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ اعتراف کرو کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس بات کا اندیشہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور ارشاد فرمایا: اس کا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 52: بلاعنوان

2335 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ ثَلْجٍ الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ

2334- اخرجه ابن ماجه (۲/۱۳۱٤)؛ كتاب الفتن؛ باب؛ كف اللسان في الفتنة، حديث (۳۹۷۲)، و احمد (۳/٤۱۳)، و الدارمي (۲/۲۹۸)؛ كتاب الرقاق؛ باب حفظ اللسان من طريق الزهري، عن محمد بن عبد الرحمن بن ماعز، فذكره.

2335- تفردبه الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۷۱۲۳)، و اخرجه البيهقي في (شعب الايمان) (٤/۲٤٥)، حديث (٤۹٥۱)، و ذكره المنذري في (الترغيب) (۳/۵۲۰)، حديث (٤۲٤۲).

اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ بکثرت کلام نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ بکثرت کلام کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا جس کا دل سخت ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن عبداللہ نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 53: بلاعنوان

2336 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ حَسَّانَ الْمَخْزُوْمِيَّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُّنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ

◄► سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابن آدم کا ہر کلام اس پر بوجھ ہوتا ہے۔ اس کا اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے' جو نیکی کا حکم دے یا برائی سے منع کرے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن یزید نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 54: بلاعنوان

2337 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ

2336۔ اخرجه ابن ماجه (۱۳۱۵/۲): كتاب الفتن: باب: كف اللسان في الفتنة، حديث (۳۹۷۴) و عبد بن حميد (۴۴۸)، حديث (۱۵۵۴) من طريق سعيد بن حسان المخزومي، قال حدثتني ام صالح، عن صفية بنت شيبة، فذكره.

جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: اٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَبَيْنَ اَبِى الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰى اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ مَا شَاْنُكِ مُتَبَذِّلَةً قَالَتْ اِنَّ اَخَاكَ اَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِى الدُّنْيَا قَالَ فَلَمَّا جَآءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ قَرَّبَ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَاِنِّىْ صَائِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لِيَقُوْمَ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ لَهُ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ قَالَ لَهُ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَقَامَا فَصَلَّيَا فَقَالَ اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَيَا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ صَدَقَ سَلْمَانُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْعُمَيْسِ اسْمُهٗ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ اَخُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِىِّ

◆◆ عون بن ابوحجیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ ایک مرتبہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے گئے' تو انہوں نے سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کو میلی کچیلی حالت میں دیکھا تو دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ میلی کچیلی کیوں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کے بھائی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو دنیا کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے سامنے کھانا رکھا گیا' تو انہوں نے کہا: آپ کھا لیں کیونکہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا' جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بھی کھانا کھا لیا جب رات کا وقت ہوا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کے لئے اٹھنے لگے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ابھی سو جائیں۔ وہ سو گئے پھر وہ اٹھنے لگے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ابھی سوتے رہیں پھر وہ سو گئے جب صبح کے قریب کا وقت ہوا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اب آپ اٹھ جائیں۔ ان دونوں حضرات نے اٹھ کر نماز ادا کی' پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کی ذات کا بھی آپ پر حق ہے۔ آپ کے پروردگار کا بھی آپ پر حق ہے۔ آپ کے مہمان کا بھی آپ پر حق ہے۔ آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے۔ آپ ہر حق دار کو اس کا حق دیں پھر یہ دونوں حضرات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

ابوالعمیس نامی راوی کا نام عتبہ بن عبداللہ ہے اور یہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسعودی کے بھائی ہیں۔

2337۔ اخرجه البخاری (٤/ ٢٤٦): کتاب الصوم: باب: من اقسم علی اخیه لیفطر فی التطوع، و لم یر علیه قضاء اذا کان اوفق له، حدیث (١٩٦٨) وطرفه فی (٦١٣٩)، و ابن خزیمة (٣/ ٣٠٩)، حدیث (٢١٤٤)، من طریق ابی العمیس، عن عون بن ابی جحیفة، فذکره.

بَابُ مِنْهُ

باب 55: بلاعنوان

2338 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

متنِ حدیث: قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنِ اكْتُبِىْ اِلَىَّ كِتَابًا تُوصِينِىْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِىْ عَلَىَّ فَكَتَبَتْ عَآئِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا كَتَبَتْ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ عبدالوہاب بن ورد' مدینہ منورہ کے رہنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خط میں لکھا کہ آپ مجھے خط میں کوئی نصیحت کریں جو زیادہ لمبی نہ ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا۔

تم پر سلام ہو! امابعد! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی لوگوں کی ناراضگی میں تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کے غصے کو دور کردے گا' اور جو شخص لوگوں کی رضا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں تلاش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کردے گا۔''

تم پر سلام ہو۔

ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا۔

اس کے بعد انہوں نے اسی مفہوم کی روایت نقل کی ہے تاہم اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2338۔ تفردبه الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (١٦٩٢٠)، و ذكره الهيثمی فی (مجمع الزوائد) (٢٢٨/١٠)، وقال: رواه البزار من طريق قطبة بن العلاء عن ابيه و كلاهما ضعيف، و ابن حبان (٥١٠/١)، حديث (٢٧٦) من طريق عروة، عن عائشة و قال: اسناده حسن، و السهد المبارك فی (الزهد) (٦٦)، حديث (١٩٩)۔

كِتَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرِّقَائِقِ وَالْوَرَعِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

قیامت کے تذکرے، دل کو نرم کرنے والی باتوں اور پرہیزگاری کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ شَانِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ
باب 1: حساب اور قصاص (بدلہ لینے) سے متعلق روایات

2339 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّقِيَ وَجْهَهٗ حَرَّ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ يَّوْمًا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الْاَعْمَشِ فَلَمَّا فَرَغَ وَكِيْعٌ مِّنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ فَلْيَحْتَسِبْ فِيْ اِظْهَارِ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِخُرَاسَانَ لِاَنَّ الْجَهْمِيَّةَ يُنْكِرُوْنَ هٰذَا

توضیحِ راوی: اسْمُ اَبِي السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمِ بْنِ خَالِدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ الْكُوْفِيُّ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب قیامت کے دن تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اس کا پروردگار اس طرح کلام کرے گا کہ اس شخص اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا پھر وہ شخص

2339- اخرجه البخاری (۱۱/۴۰۸): كتاب الرقاق: باب: من نوقش عذب، حديث (۶۵۳۹، ۶۵۴۰) و كتاب التوحيد: باب: قول الله تعالىٰ (وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة)، حديث (۷۴۴۳)، مسلم (۳/۴۷۹ - الابی): كتاب الزكاة: باب: الحث على الصدقة ولو بشق تمرة او كلمة طيبة؟ و انها حجاب من النار، حديث (۶۷/۶۸، ۱۰۱۶)، و النسائی (۵/۷۵): كتاب (الزكاة) باب: القليل من الصدقة، حديث (۲۵۵۳)، و ابن ماجه (۱/۶۶) المقدمة، باب: فيما انكرت الجهمية، و كتاب الزكة: باب: فضل الصدقة، حديث (۱۸۴۳)، و الدارمی (۱/۳۹۰): كتاب الزكاة، باب: الحث على الصدقة، و اخرجه احمد (۴/۲۵۶، ۲۵۸، ۳۷۷، ۳۷۹)، وابن خزيمة (۴/۹۳) حديث (۲۴۲۸).

اپنے دائیں طرف دیکھے گا' تو اسے صرف وہ چیز نظر آئے گی جسے اس نے آگے بھیجا تھا (یعنی اس کے اعمال نظر آئیں گے) پھر وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا' تو وہ صرف اسی چیز کو دیکھے گا جسے اس نے اپنے آگے بھیجا تھا (یعنی اپنے اعمال کو دیکھے گا) پھر وہ اپنے سامنے کی طرف دیکھے گا' تو اسے جہنم اپنے سامنے نظر آئے گی۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: تم میں سے جو بھی شخص اپنی ذات کو جہنم سے بچا سکتا ہو' اسے ایسا کرنا چاہئے۔ خواہ وہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی ایسا کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوسائب نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن وکیع نے یہ حدیث ہمیں اعمش کے حوالے سے بیان کی' پھر انہوں نے یہ بتایا اگر یہاں کوئی ایسا شخص موجود ہو جو خراسان سے تعلق رکھتا ہو' تو اسے چاہئے کہ خراسان میں اس حدیث کو پھیلا کر ثواب حاصل کرے۔ کیونکہ "جہمیہ" اس کا انکار کرتے ہیں۔

2340 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ اَبُوْ مِحْصَنٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ الرَّحَبِيُّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَزُوْلُ قَدَمُ ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَ اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَ اَبْلَاهُ وَمَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَ اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ وَّحُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ قیامت کے دن کسی بھی آدمی کے پاؤں اپنے پروردگار کی بارگاہ سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکیں گے' جب تک اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جائے گا۔ اس کی عمر کے بارے میں کہ اس شخص نے اسے کس کام میں صرف کیا؟ اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس شخص نے اسے کس میں گزارا اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے اس مال کو کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور (اس بارے میں) کہ اس نے اپنے علم پر کس حد تک عمل کیا؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے نقل کردہ حدیث کے طور پر صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے حسین بن قیس نے روایت کیا ہے۔

حسین نامی راوی کو علم حدیث میں ان کے حافظے کے حوالے سے "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2340۔ انفرد به الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۷۱/۷)، حديث (۹۳۴۶)، واخرجه ابويعلي (۱۷۸/۹)، حديث (۵۲۷۱/۳۰۵)، و الطبراني في الصغير (۲۶۹/۱) وقال: تفردبه حميد بن مسعدة، و الخطيب في (تاريخ بغداد) (۴۴۰/۱۲).

2341 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيمَ فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيمَ اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيمَ اَبْلَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ هُوَ بَصْرِيٌّ وَّهُوَ مَوْلٰى اَبِىْ بَرْزَةَ وَاَبُوْ بَرْزَةَ اسْمُهٗ نَضْلَةُ بْنُ عُبَيْدٍ

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: بندے کے قدم (حساب کے دوران اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے) اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے یہ حساب نہیں لے لیا جائے گا کہ اس نے اپنی عمر کو کس چیز میں صرف کیا اور اس نے اپنے علم پر کس حد تک عمل کیا اور اس نے اپنے مال کو کہاں سے حاصل کیا؟ اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس نے اپنے جسم کو کن کاموں میں مصروف کیا؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سعید بن عبداللہ بن جریج نامی راوی حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

حضرت ابوبرزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

2342 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِىْ مَنْ يَّاْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاتِهٖ وَصِيَامِهٖ وَزَكَاتِهٖ وَيَاْتِىْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيَقْعُدُ فَيَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِى النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے درمیان وہ شخص مفلس شمار ہوتا ہے جس کے پاس درہم یا کوئی سامان نہ ہو۔ نبی

2341- اخرجه الدارمي (١/١٣٥)، باب: من كره الشهرة والمعرفة

2342- اخرجه مسلم (٤/١٩٩٧): كتاب البر و الصلة و الآدب، باب: تحريم الظلم، حديث (٢٥٨١)، و اخرجه احمد (٢/٣٠٣، ٣٣٤، ٣٧١).

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت سے تعلق رکھنے والا مفلس شخص وہ ہوگا' جو قیامت کے دن نماز، روزے زکوٰۃ لے کر آئے گا' اور اس عالم میں آئے گا کہ اس نے کسی شخص کو گالی دی ہوگی دوسرے پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا' اور کسی شخص کا مال کھایا ہوا ہوگا' اور کسی شخص کا خون بہایا ہوا ہوگا۔ کسی شخص کو مارا ہوگا لہٰذا اسے بٹھالیا جائے گا' اور اس کی نیکیاں بدلے کے طور پر وصول کرلی جائیں گی۔ یہ تو اس کی نیکیوں کا معاملہ ہے' جب اس کی نیکیاں (ان گناہوں کا) حساب پورا ہونے سے پہلے ختم ہو جائیں گی جو اس کے ذمے تھے تو دوسرے لوگوں کے گناہ لے کر اس کے نامۂ اعمال میں ڈال دیئے جائیں گے' اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2343 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ يَّزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَتْ لِاَخِيْهِ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ فِيْ عِرْضٍ اَوْ مَالٍ فَجَائَهُ فَاسْتَحَلَّهُ قَبْلَ اَنْ يُّؤْخَذَ وَلَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ حَمَّلُوْا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جس نے اپنے بھائی کے ساتھ اس کی عزت یا مال کے حوالے سے کوئی زیادتی کی ہو' اور پھر وہ اپنے بھائی کے پاس جا کر اس سے اس زیادتی کو معاف کروا لے اس سے پہلے کہ (قیامت کے دن) اس سے بدلہ وصول کیا جائے۔ اس جگہ دینار یا درہم کام نہیں آئیں گے' اگر پہلے شخص کی کچھ نیکیاں ہوں گی' تو اس شخص کی نیکیوں میں سے لے لیا جائے گا' اور (دوسرے شخص کو بدلہ دیا جائے گا) اور اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی' تو ان (دوسرے لوگوں) کے گناہوں کا وزن اس پر ڈال دیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت سعید مقبری کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند نقل کی ہے۔

2344 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

2343۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۴۷۲/۹): حدیث (۱۲۹۵۸)، اخرجه البخاری (۴۰۲/۱۱): کتاب الرقاق: باب: (۴۸)، حدیث (۶۵۳۴)، و احمد (۵۰۶/۲)۔

2344۔ اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) ص ۶۱، حدیث (۱۷۷)، و مسلم (۱۹۹۷/۴): کتاب البر و الصلة و الاداب: باب: ترحمه الظلم ؟ حدیث (۲۵۸۲)۔ واخرجه احمد (۲۳۵/۲، ۳۲۳، ۳۷۲، ۴۱۱)، عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة به۔

اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ اِلٰى اَهْلِهَا حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حق داروں کو ان کے حقوق پورے پورے ادا کئے جائیں گے' یہاں تک کہ بغیر سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری کی طرف سے بھی بدلہ دیا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2345 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْمِقْدَادُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ .

متن حدیث: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اُدْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰى تَكُوْنَ قِيْدَ مِيْلٍ اَوِ اثْنَيْنِ قَالَ سُلَيْمٌ لَّا اَدْرِیْ اَیَّ الْمِيْلَيْنِ عَنٰى اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيْلَ الَّذِیْ تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ فَيَكُوْنُوْنَ فِی الْعَرَقِ بِقَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهُ اِلٰى عَقِبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهُ اِلٰى حِقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُ اِلْجَامًا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ اَیْ يُلْجِمُهُ اِلْجَامًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

◆◆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب قیامت کا دن ہوگا' تو سورج کو بندوں کے اتنا قریب کر دیا جائے گا کہ وہ ایک یا دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا۔

سلیمان بن عامر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ معلوم نہیں ہے: اس سے مراد وہ میل ہے' جو زمین کی مسافت کے لئے استعمال ہوتا ہے یا پھر اس سے مراد وہ سلائی ہے' جس کے ذریعے سرمہ لگایا جاتا ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) سورج ان لوگوں کو پگھلانا شروع کرے گا' تو وہ لوگ اپنے اعمال کے حساب سے پسینے میں ڈوب جائیں گے۔ ان میں سے کسی کا پسینہ ٹخنوں تک ہوگا کسی کا گھٹنوں تک ہوگا کسی کا کمر تک ہوگا' اور کسی کا منہ تک ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے دست مبارک کے ذریعے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ اس کے منہ میں اس کی لگام ڈالی جائے گی (یعنی پسینہ اس کے منہ تک ہوگا)

2345- اخرجه مسلم (۲۱۹۶/٤): كتاب الجنة صفة نعيمها و اهلها: باب: في صفة يوم القيامة، حديث (۲۸٦٤) واخرجه احمد (۳/٦)، عن عبد الرحمن بريد بن جابر عن سليم بن عامر عن المقداد بن الاسود به

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

2346 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ وَّهُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوْعٌ

متنِ حدیث: (يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ) قَالَ يَقُوْمُوْنَ فِي الرَّشْحِ اِلٰى اَنْصَافِ اٰذَانِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔

حماد نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ حدیث ''مرفوع'' ہے۔

(روایت کے الفاظ یہ ہیں' ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''جس دن لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ لوگ پسینے میں اتنے ڈوبے ہوئے ہوں گے کہ وہ ان کے نصف کانوں تک آرہا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ شَاْنِ الْحَشْرِ

باب 2: حشر کی کیفیت کا بیان

2347 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا خُلِقُوْا ثُمَّ قَرَاَ (كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ) وَاَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى مِنَ الْخَلَائِقِ اِبْرَاهِيْمُ وَيُؤْخَذُ مِنْ اَصْحَابِيْ بِرِجَالٍ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى

2346۔ اخرجه البخاری (۱۱/۴۰۰): كتاب الرقاق: باب: قول الله تعالىٰ: (الا يظن اولئك انهم مبعوثون۔)، حديث (۶۵۳۱)، و اخرجه مسلم (۴/۲۱۹۵): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: فی صفة يوم القيمة، حديث (۲۸۶۲)، و ابن ماجه (۲/۱۴۳۰): كتاب (الزهد) باب: ذكر البعث، حديث (۴۲۷۸). اخرجه (۲/۱۳، ۳۱، ۶۴، ۷۰، ۱۰۵، ۱۱۲، ۱۲۵، ۱۲۶)، و عبد بن حميد صد ۲۴۶، حديث (۷۶۳) عن نافع عن ابن عمر به.

2347۔ اخرجه البخاری (۶/۵۵۱): كتاب احاديث الانبياء: باب: قول الله (و اذكر فی الكتاب مريم اذ انتبذت من اهلها) (مريم: ۱۶) حديث (۳۴۴۷)، و اخرجه مسلم (۴/۲۱۹۴): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها۔ باب: فناء الدنيا، و بيان الحشر يوم القيامة، حديث (۵۸/۲۸۶۰) والنسائی (۴/۱۱۴): كتاب الجنائز: باب: البعث، حديث (۲۰۸۲)، و باب: اول من يكسى، حديث (۲۰۸۷) اخرجه احمد (۱/۲۲۰، ۲۲۳، ۲۲۹، ۲۳۵، ۲۵۳، ۲۵۷) و الحميدی (۱/۲۲۶): حديث (۴۸۳). عن سعيد بن جبير عن ابن عباس به.

اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ)

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن لوگوں کو برہنہ پاؤں، برہنہ جسم اور ختنے کے بغیر اکٹھا کیا جائے گا جس طرح انہیں پہلے پیدا کیا گیا تھا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

"جس طرح ہم نے انہیں پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے ہم ایسا ضرور کریں گے۔"

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) مخلوق میں سے سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا پھر میرے اُمتیوں میں سے کچھ لوگوں کو دائیں طرف لے جایا جائے گا' اور کچھ کو بائیں طرف لے جایا جائے گا' تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار! یہ تو میرے ماننے والے ہیں' تو کہا جائے گا آپ نہیں جانتے۔ آپ کے بعد انہوں نے کون سی نئی چیز ایجاد کی تھی جب آپ ان سے جدا ہوئے تو یہ ایڑھیوں کے بل پیچھے کی طرف پھر گئے تھے۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) تو میں وہی بات کہوں گا' جو نیک بندے نے کہی تھی' (جس کا ذکر قرآن پاک میں ہے)

"اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کردے تو بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے۔"

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مغیرہ بن نعمان کے حوالے سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2348 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا وَّتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن تم لوگوں کو پیدل اور سوار حالت میں اٹھایا جائے گا' اور کچھ لوگوں کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2348۔ تقدم بحدیث (۲۱۹۲) یراجع لیھم، اخرجه النسائی (۸۲/۵، ۸۳): کتاب الزکاۃ: باب: من سال بوجه الله عزوجل، حدیث (۲۵٦۸) مختصراً، واحمد (۴۴٦/۴)، (۳/۵، ۴)، من طریق حکیم بن معاویة، فذکره

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَرْضِ

باب 3: پیشی کا بیان

2349 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيّ بْنِ عَلِيّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِيرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَلِيِّ الرِّفَاعِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ مُوْسٰى

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی۔ پہلی دو پیشیوں میں تفتیش ہوگی اور معذرتیں ہوں گی جبکہ تیسری پیشی کے وقت نامہ اعمال ہاتھوں میں دے دیئے جائیں گے تو کوئی شخص دائیں ہاتھ میں اسے پکڑے گا اور کوئی بائیں میں پکڑے گا۔

یہ روایت اس سند کے حوالے سے مستند نہیں ہے کیونکہ حسن نامی راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔
بعض راویوں نے اس روایت کو علی بن عبداللہ رفاعی کے حوالے سے، حسن کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 4: بلاعنوان

2350 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ (فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا) قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَّرَوَاهُ اَيُّوْبُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے ساتھ حساب کتاب میں سختی

2350- اخرجه البخاري (۲۳۷/۱): كتاب العلم: باب: من سمع شيئا فراجع حتى يعرفه، حديث (۱۰۳)، و كتاب التفسير: باب: (فسوف يحاسب حسابا يسيرا)، حديث (۴۹۳۹)، و الحديث في (۶۵۳۶، ۶۵۳۷)، و مسلم (۲۲۰۵/۴): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: اثبات الحساب، حديث (۲۸۷۶/۸۰) ۲ و ابوداؤد (۱۸۴/۳): كتاب الجنائز: باب: عيادة النساء: حديث (۳۰۹۳) واخرجه احمد (۴۷/۶، ۹۱، ۱۰۸، ۱۲۷، ۲۰۶)، من طرق عن عائشة به.

کی گئی وہ ہلاکت کا شکار ہوجائے گا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے۔

"جس شخص کے دائیں ہاتھ میں اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔"

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد پیشی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح حسن" ہے۔

اس روایت کو ایوب نامی راوی نے بھی ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 5: بلاعنوان

2351 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ فَيَقُوْلُ لَهُ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهُ وَلَمْ يُسْنِدُوْهُ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن ابن آدم کو اس طرح لایا جائے گا جیسے وہ بھیڑ کا بچہ ہوتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہیں مال و دولت اور طرح، طرح کی نعمتیں عطا کیں اور تم پر اپنا انعام کیا' تو تم نے کیا' کیا؟ وہ جواب دے گا: میں نے اسے اکٹھا کیا اور اس میں اضافہ شروع کیا اور اسے پہلے سے زیادہ کر دیا (اے میرے پروردگار) تو مجھے واپس (دنیا میں) بھیج تاکہ میں ان سب کو لے کر آؤں تو پروردگار اس سے فرمائے گا: تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے آگے کیا بھیجا؟ تو وہ کہے گا: میں نے اسے جمع کیا اس کو بڑھایا اور پھر اسے (دنیا میں) پہلے سے زیادہ کر کے چھوڑ دیا' تو مجھے واپس بھیج تاکہ میں اس سارے کو لے آؤں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) اگر اس شخص نے کوئی بھی بھلائی آگے نہیں بھیجی ہوگی' تو اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو کئی راویوں نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل

2351۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۲۹۹/۱)، حدیث (۱۱٤۱)، اخرجه ابویعلی (۱۵۲/۷)، حدیث (۱۲۱/۱۳٦٦٤)، وقال: فیه مدلسون، و ابن جریر (المطالب العالیة) (۱۸۵/۳)، حدیث (۳۲۰۳)، و ابونعیم فی (حلیة الاولیاء) (۲۱۰/٦) من طریق یزید الرقاشی، عن انس۔

کیا ہے اور انہوں نے اس کی سند بیان نہیں کی۔ (یا انہوں نے اس کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف نہیں کی ہے)

اسماعیل بن مسلم نامی راوی کو علم حدیث میں ان کے حافظے کے حوالے سے "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2352 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ اَبُوْ مُحَمَّدٍ التَّمِيْمِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: يُؤْتَى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّمَالًا وَّوَلَدًا وَّسَخَّرْتُ لَكَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ اَنَّكَ مُلَاقِي يَوْمَكَ هٰذَا قَالَ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ لَهُ الْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّمَعْنٰى قَوْلِهِ الْيَوْمَ اَنْسَاكَ يَقُوْلُ الْيَوْمَ اَتْرُكُكَ فِي الْعَذَابِ هٰكَذَا فَسَّرُوْهُ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ) قَالُوْا اِنَّمَا مَعْنَاهُ الْيَوْمَ نَتْرُكُهُمْ فِي الْعَذَابِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن بندے کو لایا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں سننے، دیکھنے کی قوت، مال اور اولاد نہیں دیئے پھر میں نے تمہارے لئے جانوروں اور کھیتوں کو مسخر نہیں کیا تھا۔ میں نے تمہیں اس حالت میں نہیں رکھا تھا کہ تم بڑے بن گئے تھے اور تم لوگوں سے چوتھائی مال لینے لگے تھے کیا تم یہ گمان کرتے تھے کہ تم آج کے دن (میری بارگاہ میں) حاضر نہیں ہو گے' تو وہ جواب دے گا: نہیں! تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: آج کے دن میں تمہیں اسی طرح تمہارے حال پر چھوڑ رہا ہوں جس طرح تم نے مجھے بھلا دیا تھا۔

یہ حدیث "صحیح غریب" ہے۔

حدیث کے یہ الفاظ اَلْيَوْمَ اَنْسَاكَ کا مطلب یہ ہے: میں تمہیں عذاب میں چھوڑ رہا ہوں۔ بعض اہلِ علم نے اس درج ذیل کی اسی طرح وضاحت کی ہے۔

"آج کے دن ہم انہیں بھلا دیں گے" وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: آج کے دن ہم انہیں عذاب میں چھوڑ دیں گے۔

بَابٌ مِنْهُ

باب 8: بلا عنوان

2353 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا) قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

"اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ اس کے خبر دینے سے مراد کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا اطلاع دینا یہ ہے: وہ ہر بندے اور کنیز کے بارے میں یہ گواہی دے گی جو اس نے اس زمین کی پشت پر عمل کیا تھا اور وہ یہ کہے گی: اس نے فلاں فلاں دن یہ یہ کام کیا تھا۔ تو یہ اس کا اطلاع دینا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَاْنِ الصُّوْرِ

باب 7: صور کا بیان

2354 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا: صور کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک سینگ (باجا) ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

2352- اخرجه احمد (۲/ ۳۷۴)، عن عبد الله بن المبارك عن سعيد بن ابي ايوب عن يحيى بن ابي سليمان عن سعيد المقبري عن ابي هريرة به

2354- اخرجه ابوداؤد (۴/ ۲۳۶): كتاب السنة باب: في ذكر البعث و الصور حديث (۴۷۴۲)، و الدارمي (۲/ ۳۲۵): كتاب الرقائق: باب: في نفخ الصور، و اخرجه احمد (۲/ ۱۶۲، ۱۹۲)، عن سليمان التيمي، عن اسلم العجلي، عن بشر بن شغاف عن عبد الله بن عمرو به

کئی راویوں نے اسے سلیمان تیمی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ہم اسے صرف انہی سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

2355 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَلَاءِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاِذْنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں کس طرح آرام سے رہ سکتا ہوں؟ جبکہ سینگ (صور والے) فرشتے نے اپنا منہ اس کے ساتھ لگایا ہوا ہے اور کان اس بات پر لگائے ہوئے ہیں کہ اسے کب پھونک مارنے کا حکم ملے؟ اور وہ پھونک مار دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بنی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

''ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ وہ بہترین کارساز ہے ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطیہ نامی راوی کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ شَاْنِ الصِّرَاطِ

باب 8: پل صراط کا بیان

2356 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: شِعَارُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ

2355- اخرجه احمد (۳/۷، ۷۳) وابو يعلى (۴/۳۷۴)، و الحميدى (۲/۳۳۲): حديث (۷۵۴)، و عبد بن حميد ص (۲۷۹): حديث (۸۸۶)

2356- اخرجه عبد بن حميد (ص ۱۰۱)، حديث (۳۹۴) عن عبد الرحمن بن اسحاق عن النعمان بن سعد بن المغيرة به

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پل صراط پر اہلِ ایمان کے لبوں پر یہ جاری ہوگا۔

''اے میرے پروردگار! سلامتی رکھنا''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2357 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْاَنْصَارِيُّ اَبُو الْخَطَّابِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ نضر بن انس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ درخواست کی کہ آپ قیامت کے دن میری شفاعت کیجئے گا' تو آپ نے فرمایا: میں ایسا کروں گا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو کہاں تلاش کروں۔ آپ نے فرمایا: تم سب سے پہلے مجھے پل صراط کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کی: اگر پل صراط کے پاس میری آپ سے ملاقات نہ ہوسکی؟ تو آپ نے فرمایا: تم مجھے میزان کے قریب تلاش کرنا۔ میں نے کہا اگر میزان کے پاس بھی میری آپ سے ملاقات نہ ہوسکی؟ تو آپ نے فرمایا: تم مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا کیونکہ میں ان تین جگہوں کے علاوہ اور کہیں نہیں ہوں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشَّفَاعَةِ

باب 9: شفاعت کا بیان

2358 اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ

2357۔ اخرجه احمد (۱۷۸/۳)، عن حرب بن ميمون ابوالخطاب عن النضر ابن انس به.

2358۔ اخرجه البخاری (۴۲۸/۶): كتاب احاديث الانبياء، باب : قول الله عز وجل: (ولقد ارسلنا نوحا الی قومه) (هود: ۲۵) حديث (۳۳۴۰)، و باب: (يزفون: النسلان فی المشی) حديث (۳۳۶۱)، و كتاب التفسير : باب: (ذرية من حملنا مع نوح انه كان عبدا شكورا)، حديث (۴۷۱۲) ومسلم (۲۰۳/۱ - الابی): كتاب الايمان : باب: ادنی اهل الجنة منزلة فيها، حديث (۱۹۴/۳۲۷)، و ابن ماجه (۱۰۹۹/۲): كتاب الاطعمة: باب: (اطيب اللحم) حديث (۳۳۰۷)، عن ابی حيان التيمی عن ابی هريرة به.

عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ فَاَكَلَهُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِیْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِی وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَبَلَغَ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلَآئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنَّهُ قَدْ نَهَانِیْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ نُوْحٌ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنَّهُ قَدْ كَانَ لِیْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنِّیْ قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْ حَيَّانَ فِی الْحَدِيْثِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى الْبَشَرِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنِّیْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّیْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ

مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَاَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِي سَعِيدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ كُوفِيٌّ وَهُوَ ثِقَةٌ وَاَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ اسْمُهُ هَرِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا آپ کے سامنے دستی رکھی گئی تو آپ نے اسے کھانا شروع کیا۔ وہ آپ کو پسند تھی آپ دانتوں کے ذریعے نوچ کر اسے کھانے لگے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تم لوگ یہ جانتے ہو ایسا کس طرح ہوگا؟ اللہ تعالیٰ پہلے والے اور بعد والے سب لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا۔ اس طرح کہ ایک شخص ان سب تک اپنی آواز پہنچا سکے گا' اور ان سب کو دیکھ سکے گا۔ سورج قریب آجائے گا۔ لوگ اتنے غم اور کرب کا شکار ہوں گے جو وہ طاقت نہیں رکھتے ہوں گے' اور جسے وہ برداشت نہیں کر سکتے ہوں گے' تو لوگ ایک دوسرے سے یہ کہیں گے: کیا تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ تمہاری کیفیت کیا ہے؟ تم لوگ یہ جائزہ کیوں نہیں لیتے کہ کون شخص تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کر سکتا ہے' تو کچھ لوگ ایک دوسرے سے یہ کہیں گے' تم لوگوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جانا چاہئے۔ وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور یہ عرض کریں گے: آپ بنی نوع انسان کے جدامجد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا ہے۔ آپ میں اپنی روح کو پھونکا ہے اور اس کے حکم کے تحت فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے: ہم اس وقت کس پریشانی کا شکار ہیں اور کیا آپ نے ملاحظہ نہیں کیا کہ یہ کس حد تک پہنچ چکی ہے؟ تو حضرت آدم علیہ السلام ان سے یہ کہیں گے' میرا پروردگار آج اتنا غضب ناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ اس نے مجھے درخت سے منع کیا تھا۔ میں نے اس کی بات نہیں مانی۔ اس لئے مجھے اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے۔ صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور یہ عرض کریں گے: اے حضرت نوح علیہ السلام! آپ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں روئے زمین والوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام "شکر گزار بندہ" رکھا ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہماری حالت کیا ہے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ یہ پریشانی کس حد تک پہنچ چکی ہے؟ تو حضرت نوح علیہ السلام ان سے کہیں گے: میرا پروردگار آج اتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ میں نے اپنی قوم کے خلاف ایک دعا کی تھی اس لئے مجھے اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور یہ عرض کریں گے: اے (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام)! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی

ہیں اور اہلِ زمین میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ تو وہ جواب دیں گے' میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ میں نے تین مرتبہ ذو معنی کلام کیا تھا۔

ابوحیان نامی راوی نے ان کا تذکرہ اپنی روایت میں کیا ہے۔ (حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے:) مجھے اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور یہ عرض کریں گے: اے حضرت موسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے ذریعے آپ کو دیگر لوگوں پر فضیلت عطا کی ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے: ہم کس پریشانی میں ہیں' تو وہ جواب دیں گے' میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ میں نے ایک ایسے شخص کو قتل کیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں ملا تھا۔ اس لئے مجھے اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے' اور یہ عرض کریں گے: اے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اس کا ایک ایسا کلمہ ہیں جسے اس نے سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القاء کیا تھا۔ اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں۔ آپ نے پنگھوڑے میں لوگوں کے ساتھ کلام کیا تھا تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس پریشانی کا شکار ہیں؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے' میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ وہ کسی ذنب کا ذکر نہیں کریں گے۔ (لیکن یہ کہیں گے) مجھے اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ!

تو وہ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے' اور عرض کریں گے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔ آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی گئی ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس پریشانی کا شکار ہیں؟

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میں چل پڑوں گا' اور عرش کے نیچے آ جاؤں گا۔ اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدے میں چلا جاؤں گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد کا اور اپنی تعریف بیان کرنے کا ایسا طریقہ میرے لئے کشادہ کرے گا' جو اس نے مجھ سے پہلے کسی کے لئے کشادہ نہیں کیا۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی' تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا' اور عرض کروں گا اے میرے پروردگار! میری امت (کو بخش دے) اے میرے پروردگار! میری امت (کو بخش دے) اے میرے پروردگار! میری امت (کو بخش دے) تو وہ فرمائے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم اپنی امت کے ان لوگوں کو' جن پر حساب لازم نہیں ہوا' جنت کے دائیں طرف والے دروازے سے جنت میں داخل کر دو۔ ویسے وہ لوگ دوسرے دروازوں سے داخل ہونے کا بھی حق رکھتے ہیں۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، جنت کے دو دروازوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے اور جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 10: بلاعنوان

2359 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہوگی۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے تاہم اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

2360 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقَالَ لِيْ جَابِرٌ يَّا مُحَمَّدُ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهُ وَلِلشَّفَاعَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ

◆◆ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل

2359۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۱۵۲/۱)، حدیث (٤٨١)، و اخرجه البیهقی (۲۸۷/۱)، حدیث (۳۱۰) و ابن حبان (۲۹۹/۸ ۔ موارد)، حدیث (۲۵۹٦)، و ابویعلی (٤٠/٦)، حدیث (۳۲۸٤/۵۲۹)، والحاکم فی (المستدرک) (٦٩/۱) وقال: صحیح علی شرط الشیخین و لم یخرجاه بهذا اللفظ۔

2360۔ اخرجه ابن ماجه (۱٤٤۱/۲): کتاب الزهد: باب: ذکر الشفاعة، حدیث (٤۳۱۰)، عن جعفر بن محمد، عن ابیه عن جابر بن عبد الله به،

کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہوگی۔

امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد (یعنی امام باقر)! جو لوگ کبیرہ گناہوں کے مرتکب نہیں ہوں گے ان کا شفاعت سے کیا تعلق؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن غریب" ہے۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہونے کے حوالے سے اسے "غریب" قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 11: بلاعنوان

2361 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَّا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَّثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِّنْ حَثَيَاتِهٖ .

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى : هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے پروردگار نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے: وہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو اس طرح جنت میں داخل کرے گا کہ ان پر حساب دینا لازم نہیں ہوگا' اور انہیں کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے' (اور میرا پروردگار) تین مرتبہ لپ بھر کر (لوگوں کو جہنم سے آزاد کرے گا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

2362 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِاِيْلِيَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَاكَ قَالَ سِوَایَ فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا ابْنُ اَبِی الْجَذْعَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى : هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّابْنُ اَبِی الْجَذْعَاءِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاِنَّمَا يُعْرَفُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثُ الْوَاحِدُ .

2361۔ اخرجه ابن ماجه (۱۴۳۳/۲): كتاب الزهد: باب: صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم ، حديث (۴۲۸۶)، واخرجه احمد (۲۶۸/۵)، عن اسماعيل بن عياش، عن محمد بن زياد الالهاني عن صدى بن عجلان به.

2362۔ اخرجه ابن ماجه (۱۴۴۳/۲): كتاب الزهد: باب: ذكر الشفاعة، حديث (۴۳۱۶)، و اخرجه احمد (۴۶۹/۳، ۴۷۰)، و فی (۳۶۶/۵): عن خالد الحذاء، عن عبد الله بن شقيق عن عبد الله بن ابی الجدعاء به.

◆◆ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں کچھ افراد کے ہمراہ ایلیاء کے مقام پر تھا۔ ان میں سے ایک صاحب بولے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت کے ایک فرد کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں بنوتمیم سے زیادہ افراد داخل ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ میرے علاوہ کوئی ہوگا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) جب وہ صاحب چلے گئے' تو میں نے دریافت کیا: یہ کون تھے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابن ابی جذعاء رضی اللہ عنہ تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

حضرت ابن ابی جذعاء کا نام عبداللہ ہے اور ان کے حوالے سے صرف یہی ایک روایت منقول ہے۔

2363 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ جِسْرٍ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ

◆◆ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن عثمان بن عفان ربیعہ اور مضر (قبیلوں کے افراد جتنی تعداد میں) لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

2364 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ اُمَّتِىْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْعَصَبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: میری امت میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ایک بڑے گروہ کی شفاعت کریں گے۔ کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو ایک قبیلے کی شفاعت کریں گے۔ کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو ایک جماعت کی شفاعت کریں گے' اور کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو ایک شخص کی شفاعت کریں گے (اور ان کی شفاعت کی وجہ سے) وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 12: بلاعنوان

2365 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ

2363- اخرجه الآجري في (الشريعة) (۳۵۱)۔

2364- اخرجه احمد (۳/۲۰ - ۲۳)، و عبد بن حميد ص ۲۸۳، حديث (۹۰۳) عن عطية عن ابى سعيد الخدرى به۔

الْاَشْجَعِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَتَانِیْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَيَّرَنِیْ بَيْنَ اَنْ يُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِی الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِیَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِی الْمَلِيْحِ عَنْ رَجُلٍ اٰخَرَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَّفِی الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِيْحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے پروردگار کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھے یہ اختیار دیا ہے: میں اپنی نصف امت کو جنت میں داخل کروادوں یا شفاعت کے حق کو اختیار کروں۔ تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا یہ شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس عالم میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

یہی روایت ابوالملیح نامی راوی کے حوالے سے ایک اور صحابی کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اس میں یہ بات مذکور نہیں ہے: یہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس حدیث میں طویل قصہ مذکور ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ الْحَوْضِ

باب 13: حوض (کوثر) کا تذکرہ

2366 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِیْ حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِيْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے حوض پر آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے کوزے ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2367 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نِيْزَكَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2365۔ اخرجه احمد (٦/ ٢٣ ۔ ٢٩) من طرق عن ابی الملیح عن عوف بن مالك الاشجعی عن عوف بن مالك به۔

2366۔ اخرجه احمد (٣/ ٢٢٥)، عن بشر بن شعیب عن ابیه عن الزهری عن انس بن مالك به۔

متن حدیث: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَّإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَّإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَى الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ سَمُرَةَ وَهُوَ أَصَحُّ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کا ایک حوض ہوگا' اور وہ آپس میں اس بات پر فخر کا اظہار کریں گے' ان میں سے کس کے حوض پر زیادہ لوگ آئے ہیں؟ مجھے یہ امید ہے: میرے حوض پر سب سے زیادہ تعداد میں لوگ آئیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

اشعث بن عبدالملک نامی راوی نے اس حدیث کو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس میں انہوں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا اور یہ روایت درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الْحَوْضِ

باب 14: حوض (کوثر) کے برتنوں کا تذکرہ

2368 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ

متن حدیث: قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحُمِلْتُ عَلَى الْبَرِيدِ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيدُ فَقَالَ يَا أَبَا سَلَّامٍ مَا أَرَدْتُّ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ وَلٰكِنْ بَلَغَنِي عَنْكَ حَدِيثٌ تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ أَبُو سَلَّامٍ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حَوْضِي مِنْ عَدَنَ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكَاوِيبُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَّمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُؤُوسًا الدُّنُسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ عُمَرُ لٰكِنِّي نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَ لِيَ السُّدَدُ وَنَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا جَرَمَ أَنِّي لَا أَغْسِلُ رَأْسِي حَتّٰى يَشْعَثَ وَلَا أَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتّٰى يَتَّسِخَ

2367۔ انفرد به الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (۷۳/٤)، حديث (٤٦٠٣)، اخرجه البخاری فی (التاريخ) (٤٤/١)، حديث (٨٢)، و الطبرانی فی (الكبير) (٢٥٦/٧)، حديث (٦٨٨١)۔

2368۔ اخرجه ابن ماجه (١٤٣٨/٢): كتاب الزهد: باب: ذكر الحوض، حديث (٤٣٠٣)، احمد (٢٧٥/٥)، عن محمد بن المهاجر، عن العباس بن سالم اللخمی، عن ابی سلام الحبشی عن ثوبان به۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ سَلَّامٍ الْحَبَشِىُّ اسْمُهٗ مَمْطُوْرٌ وَّهُوَ شَامِىٌّ ثِقَةٌ

◆◆ ابوسلام حبشی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بلوایا تو میں ڈاک والے جانور پر سوار ہو کر آیا جب میں ان کے پاس پہنچا تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ نے ڈاک والے جانور پر سوار کر کے مجھے مشقت کا شکار کیا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اے ابوسلام! میں آپ کو مشقت کا شکار نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن مجھے آپ کے حوالے سے ایک حدیث کا پتہ چلا جسے آپ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کے بارے میں نقل کرتے ہیں' تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں بالمشافہ طور پر آپ سے اسے سن لوں تو ابوسلام نے جواب دیا۔ مجھے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث سنائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

''میرا حوض عدن سے لے کر عمان بلقاء تک بڑا ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔ شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں جتنے ہوں گے جو شخص اس میں سے پی لے گا۔ اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ سب سے پہلے اس حوض پر غریب مہاجرین آئیں گے' جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے۔ کپڑے میلے کچیلے ہوں گے۔ وہ لوگ جو صاحب حیثیت عورتوں کے ساتھ شادی نہیں کر سکتے تھے اور جن کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے تھے''۔

اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بولے میں نے تو صاحب حیثیت عورتوں کے ساتھ شادی بھی کی ہے اور میرے لئے بند دروازے کھولے بھی جاتے ہیں۔ میری شادی فاطمہ بنت عبدالمالک سے ہوئی ہے۔ اس لئے میں کم از کم یہ ضرور کروں گا کہ اپنے سر کو اس وقت تک نہیں دھوؤں گا' جب تک وہ گرد آلود نہ ہو جائے اور اپنے کپڑے اس وقت تک نہیں دھوؤں گا' جب تک وہ میلے کچیلے نہ ہو جائیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت معدان بن ابوطلحہ کے حوالے سے' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

ابوسلام حبشی نامی راوی کا نام ممطور ہے۔ یہ شامی ہیں اور ثقہ ہیں۔

2369 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِىْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ مُّصْحِيَةٍ مِّنْ اٰنِيَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا شَرْبَةً لَّمْ يَظْمَاْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ عَرْضُهٗ

2369- اخرجه مسلم (١٧٩٨/٤): كتاب الفضائل: باب: اثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم و صفاته، حديث (٢٣٠٠/٣٦)، واخرجه احمد (١٤٩/٥)، عن ابى عبد الصمد العمى عب العزيز بن عبد الصمد، قال: عن ابى عمران الجونى عن عبد الله بن الصامت عن ابى ذربه.

مِثْلُ طُولِهٖ مَا بَيْنَ عُمَانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِىْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَحَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَّالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ

حدیث دیگر: وَّرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حَوْضِىْ كَمَا بَيْنَ الْكُوْفَةِ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حوض (کوثر) کے برتن کیسے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہوں گے۔ وہ ستارے جو ایسی اندھیری رات میں ہوتے ہیں جس میں بادل نہ ہوں۔ وہ جنت کے برتنوں سے تعلق رکھتے ہوں گے جو شخص اس حوض میں سے پی لے گا۔ اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ اس کی چوڑائی اس کی لمبائی جتنی ہوگی اور اتنی ہوگی جتنا عمان اور ایلہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔ شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ، حضرت مستور بن شداد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے۔ میرا حوض اتنا بڑا ہوگا جتنا کوفہ اور حجر اسود کے درمیان فاصلہ ہے۔

2370 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِيْنٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ كُوْفِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا اُسْرِىَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَمُرُّ بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ اَحَدٌ حَتّٰى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيْمٍ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قِيْلَ مُوْسٰى وَقَوْمُهٗ وَلٰكِنِ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَانْظُرْ قَالَ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ وَمِنْ ذَا الْجَانِبِ فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَسِوٰى هٰؤُلَاءِ مِنْ اُمَّتِكَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَدَخَلَ وَلَمْ يَسْاَلُوْهُ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَهُمْ فَقَالُوْا نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِلُوْنَ هُمْ اَبْنَاؤُنَا الَّذِيْنَ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْاِسْلَامِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ

2370- اخرجه البخاري (١٠/ ١٦٤): كتاب الطب: باب: من اكتوى او كوى غيره، و فضل من لم يكتو، حديث (٥٧٠٥)، وباب: من لم يرق، حديث (٥٧٥٢)، و كتاب الرقاق: باب: يدخل الجنة سبعون الفا بغير حساب، حديث (٦٥٤١)، و مسلم (١/ ٦٣٧ - الابي) كتاب الايمان: باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب؟ حديث (٣٧٤/ ٢٢٠)، و اخرجه احمد (١/ ٢٧١ - ٣٢١)، من طرق عن حصين بن عبد الرحمن، عن سعيد بن جبير عن ابن عباس به.

فَقَالَ اَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی تو آپ کا گزر کچھ ایسے انبیاء کے پاس سے جن کے ساتھ کافی لوگ تھے' کچھ ایسے انبیاء کے پاس سے ہوا' جن کے ساتھ چند لوگ تھے۔ کچھ ایسے انبیاء کے پاس سے ہوا جن کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا' یہاں تک کہ آپ کا گزر ایک بڑے گروہ کے پاس سے ہوا (تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو جواب دیا گیا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہیں لیکن آپ اپنا سر اٹھائیے اور ملاحظہ کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو وہاں ایک بڑی جماعت تھی جس نے افق کو اِس طرف سے بھی اور اُس طرف سے بھی بھر دیا تھا تو یہ بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور آپ کی امت کے ان افراد کے علاوہ ستر ہزار لوگ ایسے ہیں جو کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے گئے۔ لوگوں نے آپ سے اس بارے میں کوئی سوال نہیں کیا اور آپ نے بھی ان کے سامنے اس کی وضاحت نہیں کی۔ لوگوں نے یہ کہا: اس سے مراد ہم لوگ ہوں گے۔ (جو حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے) کچھ حضرات نے یہ کہا: اس سے مراد ہماری اولاد ہوگی جو دین فطرت اور اسلام پر پیدا ہوئے ہوں گے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے یہ بتایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو داغ نہیں لگواتے۔ جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور فال نہیں نکالتے بلکہ اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں) حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں ان میں سے ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: میں ان میں سے ہوں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2371 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَيْنَ الصَّلٰوةُ قَالَ اَوَلَمْ تَصْنَعُوْا فِىْ صَلَاتِكُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ

2371- انفرد به الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۱/ ۲۸٤)، حديث (۱۰۷٤)، من طريق ابوعمران الجوني عن انس، و الحديث اخرجه البخاري (۲/ ۱۷) كتاب مواقيت الصلاة: باب: تضييع الصلاة عن وقتها رقم (۵۲۹) من طريق غيلان عنه به.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اب مجھے ایسی کوئی چیز نظر نہیں آتی جو نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں رائج ہوتی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: نماز کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اپنی نمازوں کے بارے میں تم لوگ جو کچھ کرتے ہو وہ تمہارے علم میں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے ابوعمران جونی سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2372 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ وَّهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنِي زَيْدٌ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَّخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَّخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَّقُوْدُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُّذِلُّهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ بندہ بہت برا ہے' جو خود کو (دوسروں سے) اچھا سمجھے اور تکبر کرے' اور "کبیر متعال" کو بھول جائے۔ اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے' جو سختی کرے' اور زیادتی کرے' اور "جبار" اور "اعلیٰ ذات" کو بھول جائے اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے' جو بھول جائے اور لہو ولعب میں مشغول ہو جائے اور قبر اور گل سڑ جانے کو بھول جائے اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے' جو سرکشی اور نافرمانی کرے' اور اپنے آغاز اور انتہاء کو بھول جائے اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے' جو دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنالے اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے' جو دین میں شبہات شامل کر دے اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے' جو لالچ کو رہنما بنالے اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے' جس کی خواہش نفس اسے گمراہ کر دے اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے' جس کی خواہشات اسے ذلیل کر دیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

2373 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ اُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَارُوْدِ الْاَعْمٰى وَاسْمُهٗ زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ،

2372- انفرد به الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۰۹/۱۱)، حديث (۱۵۷۵۵)، و ذكر الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۲۳۷/۱۰) من حديث نعيم بن همار الغطفاني، و عزاه الى الطبراني، و فيه طلحة بن زيد الرقي و هو ضعيف.

2373- اخرجه احمد (۱۳/۳)، عن عطية بن سعد العوفي عن ابي سعيد الخدري به.

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَيُّمَا مُؤْمِنٍ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰى مُؤْمِنًا عَلٰى ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مَوْقُوْفًا وَّهُوَ اَصَحُّ عِنْدَنَا وَاَشْبَهُ

◄► حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی مؤمن کسی دوسرے مؤمن کو اس کی بھوک کے عالم میں کھانا کھلائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس (پہلے مؤمن کو) قیامت کے دن جنت کے پھل کھلائے گا' اور جو مؤمن کسی پیاسے مؤمن کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر لگا ہوا خالص مشروب پلائے گا' اور جو مؤمن کسی دوسرے مؤمن کی ضرورت کے وقت اسے لباس پہننے کے لئے دے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز لباس پہنائے گا''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

یہی روایت عطیہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

ہمارے نزدیک یہ بات زیادہ مستند اور قرین قیاس ہے۔

2374 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ فَيْرُوْزَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص خوفزدہ ہو وہ رات کے ابتدائی حصے میں سفر شروع کر دیتا ہے اور جو شخص رات کے ابتدائی حصے میں سفر شروع کر دے وہ منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ یاد رکھنا! اللہ تعالیٰ کا سامان مہنگا ہے۔ یاد رکھنا! اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف ابونضر کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

2375 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ الثَّقَفِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

2374- اخرجه عبد بن حميد ص ۲۰ ۱۲ حديث (۱۱۶۰).

2375- اخرجه ابن ماجه (۲/۹ ، ۱٤ ۰)؛ كتاب الزهد؛ باب؛ الورع و التقوى؛ حديث (٤٢١٥)، و عبد بن حميد ص ۱۷٦ حديث (٤٨١) عن ابى النضر هاشم بن القاسم، عن ابوعقيل، عبد الله بن عقيل عن عبد الله بن يزيد عن ربيعة بن زيد عن عطية بن قيس عن عطية السعدى به.

عَقِيلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ وَعَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اس وقت تک پرہیزگاروں میں شامل نہیں ہوسکتا جب تک وہ ان چیزوں کو نہ چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ تاکہ وہ ان میں مبتلا ہونے سے بچ جائے جن میں حرج ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2376 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَوْ اَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ لَاَظَلَّتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر تم لوگ (میرے پاس سے اٹھ کر بھی) اسی طرح رہو جیسے میری موجودگی میں ہوتے ہو تو فرشتے اپنے پروں کے ذریعے تم پر سایہ کرلیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ کے حوالے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 15: بلاعنوان

2377 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَلْمَانَ اَبُوْ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَّلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ كَانَ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ

2376- اخرجه احمد (٣٤٦/٤)، عن ابی داؤد الطیالسی عن عمران، یعنی القطان، عن قتادة عن یزید عن حنظلة الاسدی بہ

بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يُّشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِىْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر چیز کی ایک مخصوص کشش ہوتی ہے اور ہر پُر کشش چیز سے بے رغبتی بھی ہوتی ہے۔ اگر وہ شخص سیدھا رہے اور میانہ روی اختیار کرے تو مجھے اس کے بارے میں (بھلے کی) امید ہے اور اگر انگلیوں کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کیا جائے تو تم اسے کسی گنتی میں شمار نہ کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ دین یا دنیا کے کسی معاملے میں اس کی طرف انگلیوں کے ذریعے اشارہ کیا جائے ماسوائے اس شخص کے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

2378 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ يَعْلٰى عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَّخَطَّ فِىْ وَسَطِ الْخَطِّ خَطًّا وَّخَطَّ خَارِجًا مِّنَ الْخَطِّ خَطًّا وَّحَوْلَ الَّذِىْ فِى الْوَسَطِ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِىْ فِى الْوَسَطِ الْاِنْسَانُ وَهٰذِهِ الْخُطُوْطُ عُرُوْضُهُ اِنْ نَّجَا مِنْ هٰذَا يَنْهَشُهُ هٰذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْاَمَلُ

فی الباب: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمارے سامنے مربع کی شکل میں لکیریں کھینچیں اور پھر ان لکیروں کے درمیان میں ایک لکیر کھینچی پھر اس مربع کے باہر ایک لکیر کھینچی اور جو درمیان میں لکیر تھی اس کے اردگرد کچھ اور لکیریں کھینچیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آدم کا بیٹا ہے۔ یہ اس کی زندگی ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ جو درمیان میں ہے یہ انسان ہے اور یہ جو لکیریں ہیں یہ اس کو لاحق ہونے والے حادثات ہیں اگر وہ ایک سے نجات پالے تو دوسرا اسے اچک لیتا ہے اور یہ باہر والی لکیر اس کی امید ہے۔ (یعنی اس کی خواہشات ہیں)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

2379 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2378۔ اخرجه البخاری (۲۳۹/۱۱): كتاب الرقاق: باب: في الامل و طوله، حديث (٦٤١٧)، و ابن ماجه (١٤١٤/٢): كتاب الزهد: باب: الامل و الاجل، حديث (٤٢٣١)، و الدارمي (٣٠٤/٢): كتاب الرقاق: باب: في الامل والاجل، و اخرجه احمد (٣٨٥/١)، عن يحيٰى بن سعيد، عن سفيان، عن ابيه عن ابى يعلى منذر، عن ربيع بن خثيم عن ابن مسعود به.

متنِ حدیث: يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدم کا بیٹا بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کے ہمراہ دو چیزیں جوان رہتی ہیں۔ ایک مال کا لالچ اور دوسرا لمبی عمر کا لالچ۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2380 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِى الْهَرَمِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ مطرف بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابن آدم کی تخلیق اس طرح کی گئی ہے کہ اس کے پہلو میں 99 آفات ہیں اگر ان میں سے کوئی بھی آفت اسے لاحق نہ ہو تو بھی وہ بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2381 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ قَالَ اُبَيٌّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قَالَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2379۔ اخرجه البخاری (۲۴۳/۱۱): كتاب الرقاق: باب: من بلغ ستين سنة فقد اعذر الله اليه في العمر، حديث (۶۴۲۰)، و اخرجه مسلم (۷۲۴/۲): كتاب الزكاة: باب: كراهة الحرص على الدنيا، حديث (۱۰۴۶/۱۱۳ - ۱۰۴۷/۱۱۵)، و ابن ماجه (۱۴۱۵/۲): كتاب الزهد: باب: الامل و الاجل؟ حديث (۴۲۳۴)، و اخرجه احمد (۱۱۵/۳ - ۱۱۹ - ۱۹۲ - ۲۵۶ - ۲۷۵)، عن شعبة و ابى عوانة و هشام عن قتادة عن انس بن مالك به۔

2380۔ انفرد به الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (۳۶۱/۴): حديث (۵۳۵۲)۔ و اخرجه ابونعيم في (الحلية) (۲۱۱/۲)، وقال: تفرد به عن قتادة عمران۔

2381۔ اخرجه احمد (۱۳۶/۵)، و عبد بن حميد ص ۸۹، حديث (۱۷۰)، عن سفيان، عن عبد الله بن محمد بن عقيل، عن الطفيل عن ابى بن كعب به۔

◆◆ طفیل بن ابی بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا: جب دو تہائی رات گزر جاتی۔ تو آپ اٹھ کر کھڑے ہوتے اور ارشاد فرماتے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ قیامت آرہی ہے' جس کے بعد دوسری سختی ہے موت اپنی سختیوں سمیت آرہی ہے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں' تو میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو میں نے عرض کی: (میں اپنی عام نفلی عبادات کا) ایک چوتھائی کرلوں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: جو تم چاہو لیکن اگر تم زیادہ کرلو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: پھر نصف کرلوں؟ آپ نے فرمایا: جو تم پسند کرو لیکن اگر زیادہ کرلو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: پھر دو تہائی کرلوں؟ آپ نے فرمایا: جو تم پسند کرو لیکن اگر تم زیادہ کرلو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کی: پھر میں (اپنی نفلی عبادات کے اوقات کا) سارا حصہ آپ ﷺ پر درود بھیجوں گا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں یہ تمہاری تمام پریشانیوں کے حل کے لئے کافی ہوگا' اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2382 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اسْتَحْيُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ وَلَكِنَّ الِاسْتِحْيَاءَ مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَالْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَلْتَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلَى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبَانَ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الصَّبَّاحِ ابْنِ مُحَمَّدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیاء کرو جس طرح حیاء کرنے کا حق ہے۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! الحمدللہ ہم لوگ حیاء کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی طور پر حیاء کرنے کا مطلب یہ ہے: تم اپنے سر کی اور جو کچھ اس میں ہے۔ (یعنی ناک، کان، آنکھ وغیرہ کی) حفاظت کرو اور اپنے پیٹ کی اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس کی حفاظت کرو اور موت کو یاد رکھو جو شخص آخرت چاہتا ہے' وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دیتا ہے' جو شخص ایسا کرلے گا' تو اس نے واقعی حیاء کی (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیاء کی جو حیاء کرنے کا حق ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے ابان بن اسحاق نے صباح بن محمد سے نقل کیا ہے۔

2383 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ح وحَدَّثَنَا

2382۔ اخرجه احمد (۳۸۷/۱): عن محمد بن عبيد عن ابان بن اسحاق، عن الصباح بن محمد عن مرة الهمدان عن ابن مسعود به.

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قولِ امام ترمذی: قَالَ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ يَقُوْلُ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِى الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ يُّحَاسَبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

آثارِ صحابہ: وَيُرْوٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَاسِبُوْا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَتَزَيَّنُوْا لِلْعَرْضِ الْاَكْبَرِ وَاِنَّمَا يَخِفُّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِى الدُّنْيَا

وَيُرْوٰى عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ تَقِيًّا حَتّٰى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ كَمَا يُحَاسِبُ شَرِيْكَهُ مِنْ اَيْنَ مَطْعَمُهُ وَمَلْبَسُهُ

حضرت شداد بن عوف رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ عقل مند شخص وہ ہے' جو اپنے آپ کو عبادت میں مصروف رکھے اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے عمل کرے' اور بے وقوف شخص وہ ہے' جو اپنی خواہش نفس کی پیروی کرے' اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: مَنْ دَانَ نَفْسَهُ اس سے مراد یہ ہے: وہ شخص دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے اس سے پہلے کہ قیامت کے دن اس سے حساب لیا جائے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: تم لوگ اپنے نفس کا محاسبہ کرو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے اور بڑی پیشی کے لئے تیار ہو جاؤ جو شخص دنیا میں اپنا محاسبہ کرلے گا اس کے لئے قیامت کے دن حساب دینا آسان ہوگا۔

میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اس وقت تک پرہیزگار نہیں ہوتا جب تک اپنا محاسبہ نہ کرے بالکل اسی طرح جیسے وہ اپنے شراکت دار کا محاسبہ کرتا ہے کہ اس کی خوراک کہاں سے آئی ہے؟ اس کا لباس کہاں سے آیا ہے؟ (یعنی اس کی آمدن حلال ہے یا حرام ہے؟)

2384 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَدُّوَيْهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

2383۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱٤۲۳): كتاب الزهد: باب: ذكر الموت والاستعداد له ، حديث (٤٢٦١)، و اخرجه احمد (٤/١٢٤)، عن ابى بكر بن ابى مريم عن ضمرة بن حبيب عن شداد بن اوس به.

2384۔ انفردبه الترمذى ذكره المنذرى فى (الترغيب) (٤/١٣٣)، حديث (٤٨٨٤)، و البيهقى فى (شعب الايمان) (١٠/٣٩٨)، حديث (٨٢٨).

بْنُ الْوَلِيْدِ الْوَصَّافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ

متن حدیث: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَاٰى نَاسًا كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهُ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَاَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيَ بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهٖ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيَ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ

حدیثِ دیگر: قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيِّضُ اللّٰهُ لَهٗ سَبْعِيْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَّاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز پر تشریف لائے آپ نے کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لذتوں کو ختم کرنے والی چیز (یعنی موت کو) بکثرت یاد کرو تو یہ تمہیں اس چیز کی فرصت نہ دے جس میں میں تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ (یعنی ہنسنے کا موقع نہ ملے) تو تم لذتوں کو ختم کرنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کیا کرو! قبر روزانہ یہ کہتی ہے: میں تنہائی کا گھر ہوں۔ میں اکیلے رہنے کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں جب بندہ مومن کو اس میں دفن کر دیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی: تمہیں خوش آمدید ہے۔ میری (یعنی زمین کی) پشت پر جتنے بھی لوگ چلتے ہیں تم مجھے ان میں سب سے زیادہ محبوب تھے۔ اب تمہیں میرے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اب تم میرا حسن سلوک دیکھنا پھر وہ قبر اس شخص کے لئے حد نگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس شخص کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے لیکن جب کسی گنہگار بندے یا کافر شخص کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے: تمہیں کوئی خوش آمدید نہیں ہے تم میری پشت پر چلنے والے ناپسندیدہ ترین شخص تھے۔ آج تمہیں میرے حوالے کیا گیا ہے اور تم میرے پاس چلے آئے ہو۔ تو اب اپنے ساتھ میرا سلوک دیکھو گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ تنگ ہوتی ہے اور اسے بھینچ دیتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے اشارے کے ذریعے یہ بات بتائی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: اس شخص پر 70 ایسے سانپ مسلط کئے جاتے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک زمین پر پھونک مارے تو رہتی دنیا تک وہاں کبھی کوئی چیز نہ اُگے۔ وہ اس شخص کو کاٹتے ہیں اور نوچتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس مردے کو حساب کے لئے (قیامت کے دن) لے جایا جائے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: قبر یا تو جنت کا ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2385 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ فَرَاَيْتُ اَثَرَهٗ فِيْ جَنْبِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ایک چٹائی کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی میں نے اس کا نشان آپ کے پہلو پر دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) اس حدیث میں طویل قصہ موجود ہے۔

2386 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ وَّيُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ

متنِ حدیث: اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَّهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَّكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ وَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ

2385- اخرجه البخاری (۲۲۳/۱): كتاب العلم: باب: التناوب فی العلم، حديث (۸۹)، و الحديث اطرافه فی (۲۴۶۸ - ۴۹۱۳ - ۴۹۱۴ - ۴۹۱۵ - ۵۱۹۱ - ۵۲۱۸ - ۵۸۴۳ - ۷۲۵۶ - ۷۲۶۳)، و البخاری فی (الادب المفرد) ص ۲۴۷، حديث (۸۴۳)، و مسلم (۱۱۰۵/۲): كتاب الطلاق: باب: فی الايلاء و اعتزال السنة و تخيير هن، و قوله تعالیٰ: ان تظاهرا عليه. حديث (۱۴۷۹/۳۰)، و ابوداؤد (۳۵۱/۴): كتاب الادب: باب: فی الرجل يفارق الرجل ثم يلقاه ايسلم عليه؟، حديث (۵۲۰۱)، و النسائی (۱۳۷/۴): كتاب الصيام: باب: كم الشهر؟ حديث (۲۱۳۲)، و ابن ماجه (۱۳۹۰/۲): كتاب الزهد باب: ضجاع آل محمد صلی الله عليه وسلم، حديث (۴۱۵۳)، و اخرجه احمد (۳۳/۱ - ۳۶ - ۴۸ - ۱۷۴)، وابن خزيمة (۲۰۷/۳): حديث (۱۹۲۱)، و حديث (۲۱۷۸)، عن عبيد الله و عبيد بن حنين و ابوزميل و سعيد عن ابن عباس به عن عمر به.

2386- اخرجه البخاری (۳۷۱/۷): كتاب المغازی: باب: (۱۲)، حديث (۴۰۱۵)، و مسلم (۲۲۷۳/۴): كتاب الزهد و الرقاق: باب:-، حديث (۲۹۶۱/۶) و ابن ماجه (۱۳۲۴/۲): كتاب الفتن: باب: فتن المال، حديث (۳۹۹۷)، عن ابن شهاب الزهری عن عروة بن الزبير، عن المسور بن مخرمة عن عمرو بن عوف به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ' جو بنو عامر بن لوی کے حلیف ہیں اور غزوہ بدر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے ہیں' وہ یہ بتاتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو وہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے جب انصار کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے کے بارے میں پتہ چلا تو وہ فجر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کثیر تعداد میں شریک ہوئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر مسکرا دیئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے: تمہیں یہ اطلاع مل گئی ہے: ابوعبیدہ کچھ ساز و سامان لے کر آیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم خوشخبری قبول کرو اور امید رکھو اس چیز کی جو تمہیں خوش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہارے بارے میں مجھے غربت کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ تمہارے بارے میں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ دنیا تمہارے لئے کشادہ کر دی جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں کے لئے کشادہ کر دی گئی تھی اور تم اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے جس طرح وہ لوگ اس کی طرف راغب ہو گئے تھے اور وہ تمہیں بھی ہلاکت کا شکار کر دے گی۔ جس طرح اس نے ان لوگوں کو ہلاکت کا شکار کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

2387 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى فَقَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدْعُوْ حَكِيْمًا اِلَى الْعَطَاءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَقْبَلَهُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى حَكِيْمٍ اَنِّيْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَاْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے عطا کر دیا۔ میں نے آپ سے پھر مانگا تو آپ نے پھر عطا کر دیا۔ میں نے آپ سے پھر مانگا تو آپ نے پھر عطا کر دیا پھر ارشاد فرمایا: اے حکیم! یہ

2387- اخرجه البخاری (۳۹۳/۳): کتاب الزکاة: باب: الاستعفاف عن المسالة، حدیث (۱۴۷۲)، و کتاب الوصایا: باب: تاویل قوله تعالیٰ: (من بعد وصية يوصي بها او دين) (النساء:۱۲)، حدیث (۲۷۵۱) والحدیث فی (۳۱۴۳ - ۶۴۴۱)، والنسائی (۶۰/۵): کتاب الزکاة: باب: الید العلیا، حدیث (۲۵۳۱)، وباب: مسالة الرجل فی امر لا بد له منه، حدیث (۲۶۰۱ - ۲۶۰۲ - ۲۶۰۳)، و الدارمی (۳۸۸/۱): کتاب: الزکاة باب: النهی عن المسالة، وکتاب الرقاق: باب: الدنیا خضرة حلوة و اخرجه الامام احمد (۴۳۴/۳)، و الحمیدی (۲۵۳/۱): حدیث (۵۵۳).

مال سرسبز وشاداب اور مزیدار ہے' جو شخص نفس کی سخاوت کے ہمراہ اسے حاصل کرتا ہے۔ اس کے لئے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور جو شخص لالچ کے ذریعے اسے حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی اور اس کی مثال اس شخص کی طرح ہوتی ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے آپ کے بعد اب میں کسی سے بھی' مرتے دم تک کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو بلایا کرتے تھے تاکہ انہیں کچھ دیں تو وہ قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا تاکہ انہیں کچھ دیں تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی بھی چیز وصول کرنے سے انکار کر دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! میں حکیم کے بارے میں تم سب کو گواہ بنا رہا ہوں' میں نے ان کا حق ان کے سامنے پیش کیا تھا جو اس مال غنیمت میں سے تھا لیکن انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت حکیم بن حزام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندگی میں کبھی بھی کسی شخص سے کوئی چیز نہیں مانگی' یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2388 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ

متنِ حدیث: ابْتُلِيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِيْنَا بِالسَّرَّاءِ بَعْدَهُ فَلَمْ نَصْبِرْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◄► حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تنگی میں مبتلا کیا گیا' تو ہم نے صبر سے کام لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیں خوشحالی میں مبتلا کیا گیا' تو ہم صبر سے کام نہیں لے سکے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

2389 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبَانَ وَهُوَ الرَّقَاشِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ

2389۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۲۰۶/۳)، حدیث (۳۶۹۵)، ذکر المنذری فی (الترغیب) (۲۰۰/۰)، حدیث (۴۶۳۴)، وعزاه للبزار بلفظ (من کانت نیتة الآخرة...) و ذکره الهیثمی فی (مجمع الزوائد) (۲۵۰/۱۰) وعزاه للبزار۔

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس کی سوچ کا مرکز آخرت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غناء ڈال دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو سمیٹ دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس رسوا ہو کر آتی ہے اور جس شخص کی سوچ کا مرکز صرف دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کے فقر کو اس کے سامنے کر دیتا ہے۔ اس کے معاملات بکھیر دیتا ہے اور دنیا اسے اتنی ہی ملتی ہے' جو اس کا نصیب ہوتی ہے۔

2390 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِلَّا تَفْعَلْ مَلَاْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَّلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ اسْمُهٗ هُرْمُزُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تو میری عبادت میں مشغول ہو جا۔ میں تیرے سینے کو بے نیازی سے بھر دوں گا۔ میں تیری محتاجی کو ختم کر دوں گا' اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا' تو میں تجھے مصروف رکھوں گا' اور تیری محتاجی کو ختم نہیں کروں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابو خالد والبی نامی راوی کا نام ہرمز ہے۔

2391 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِّنْ شَعِيرٍ فَاَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ كِيلِيهِ فَكَالَتْهُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ فَنِيَ قَالَتْ فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَاَكَلْنَا مِنْهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهَا شَطْرٌ تَعْنِي شَيْئًا

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اس وقت ہمارے پاس کچھ جَو تھے جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ہم اس میں سے کھاتے رہے۔ پھر میں نے ایک کنیز سے کہا: اے ماپ لو! جب اس نے ماپ لیا' تو کچھ ہی عرصے بعد وہ ختم ہو گئے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر ہم اسے ایسے ہی رہنے دیتے تو اس سے زیادہ عرصے تک ایسے ہی کھاتے رہتے۔

2390۔ اخرجه ابن ماجه (١٣٧٦/٢): كتاب الزهد: باب: الهم الدنيا: حديث (٤١٠٧): و احمد (٣٥٨/٢).

2391۔ اخرجه البخاري (٢٤١/٦): كتاب فرض الخمس: باب: نفقة نساء النبي صلى الله عليه وسلم وبعد وفاته، حديث (٣٠٩٧) و كتاب الرقاق: باب فضل الفقر، حديث (٦٤٥١)، و مسلم (٢٢٨٢/٤) كتاب الزهد و الرقائق: باب۔، حديث (٢٩٧٣/٢٧)، و ابن ماجه (١١١٠/٢): كتاب الاطعمة: باب: خبز الشعير، حديث (٣٣٤٥)، عن هشام بن عروة، عن ابيه، عن عائشه به

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

لفظ شطر سے مراد "کچھ" ہے۔

2392 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ سَعْدِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ لَنَا قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ عَلٰى بَابِیْ فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْزَعِيهِ فَاِنَّهُ يُذَكِّرُنِی الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا سَمَلُ قَطِيفَةٍ تَقُوْلُ عَلَمُهَا مِنْ حَرِيْرٍ كُنَّا نَلْبَسُهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے دروازے پر ایک ایسا پردہ لگایا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ نے فرمایا: اسے اتار دو! کیونکہ یہ مجھے دنیا کی یاد دلاتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہمارے پاس ایک پرانی اونی چادر تھی جس پر ریشم سے نقش ونگار بنے ہوئے تھے ہم اسے اوڑھا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

2393 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ يَضْطَجِعُ عَلَيْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ تکیہ جس سے آپ ٹیک لگایا کرتے تھے وہ چمڑے سے بنا ہوا تھا اور اس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2394 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِیَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِیَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِیَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَيْسَرَةَ هُوَ الْهَمْدَانِیُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ

◆◆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں سے کیا

2392۔ اخرجه مسلم (١٦٦٦/٣): كتاب اللباس و الزينة: باب: تحريم تصوير صورة الحيوان، و تحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش و نحوه۔ حديث (٢١٠٧/٨٨)، و النسائي (٢١٣/٨): باب: التصاوير: حديث (٥٣٥٣) و اخرجه احمد (٦/ ٤٩ ـ ٥٣ ـ ٢٤١)، عن داؤد بن ابي هند، عن عزرة بن عبد الرحمن، عن حميد بن عبد الرحمن، عن سعد بن هشام عن عائشة به

2394۔ اخرجه احمد (٦/ ٥٠) يحيى بن سعيد عبن سفيان، عن ابي اسحاق عن ابي مسرة عن عائشة

باقی بچا ہے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: اس میں سے صرف ایک دستی بچی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دستی کے علاوہ باقی سب بچ گیا ہے۔ (کیونکہ اسے صدقہ کردیا گیا تھا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

ابومیسرہ نامی راوی ہمدانی ہیں اوران کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

2395 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اِنْ كُنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے کوئی مہینہ ایسے گزار دیتے تھے کہ اس دوران ہم آگ نہیں جلاتے تھے۔ صرف پانی اور کھجور پر گزارا ہوتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2396 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ اَبُوْ حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَّلَقَدْ اُوذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَّلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَّاْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُّوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَّمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِّنْ مَّكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُهُ تَحْتَ اِبْطِهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجھے جتنا خوفزدہ کیا گیا ہے۔ اتنا اور کسی کو نہیں کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجھے جتنی اذیت دی گئی ہے اتنی کسی کو اذیت نہیں دی گئی۔ مجھ پر تیس دن ایسے بھی گزرے ہیں کہ جب میرے اور بلال کے لئے اتنا بھی کھانا نہیں تھا کہ اسے کوئی ذی روح کھا سکے ماسوائے اس چیز کے جو بلال کی بغل میں آجاتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2395۔ اخرجه البخاری (١١/٢٨٧): كتاب الرقاق: باب: كيف عيش النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه و تخليهم عن الدنيا، حديث (٦٤٥٨)، و مسلم (٤/٢٢٨٢): كتاب الزهد و الرقائق: باب۔ حديث (٢٦/٢٩٧٢)، و ابن ماجه (٢/١٣٨٨): كتاب الزهد: باب: معيشة آل محمد صلى الله عليه وسلم حديث (٤١٤٤)۔ و اخرجه احمد (٦/٥٠)، عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة به۔

2396۔ اخرجه ابن ماجه (١/٥٤): المقدمه، (فضائل سلمان و ابی ذر و المقداد)، حديث (١٥١)، و اخرجه احمد (٣/١٢٠ ۔ ٢٨٦)، و عبد بن حميد ص ٣٩٢: حديث (١٣١٧) عن حما دبن سلمة عن ثابت عن انس بن مالك به۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: جب نبی اکرم ﷺ مکہ سے تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس اتنا کھانا تھا جو بغل کے نیچے دبایا جا سکے۔

2397 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُولُ

متنِ حدیث: خَرَجْتُ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِّنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْتُ اِهَابًا مَعْطُوْبًا فَحَوَّلْتُ وَسَطَهُ فَاَدْخَلْتُهُ عُنُقِي وَشَدَدْتُّ وَسَطِي فَحَزَمْتُهُ بِخُوصِ النَّخْلِ وَاِنِّي لَشَدِيْدُ الْجُوْعِ وَلَوْ كَانَ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ اَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُوْدِيٍّ فِيْ مَالٍ لَّهُ وَهُوَ يَسْقِي بِبَكَرَةٍ لَّهُ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَعْرَابِيُّ هَلْ لَكَ فِيْ كُلِّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ قُلْتُ نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى اَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَاَعْطَانِيْ دَلْوَهُ فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا اَعْطَانِيْ تَمْرَةً حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ كَفِّي اَرْسَلْتُ دَلْوَهُ وَقُلْتُ حَسْبِيْ فَاَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَآءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ بات بتائی ہے جنہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی زبانی اسے سنا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن سردی کے موسم میں، میں نبی اکرم ﷺ کے گھر سے نکلا میں نے ایک بودار چمڑا لیا اسے درمیان میں سے کاٹ کر اپنی گردن میں ڈال لیا اور اسے کھجور کے پتوں سے باندھ دیا، اس وقت مجھے بہت شدید بھوک لگی ہوئی تھی اگر نبی اکرم ﷺ کے گھر میں کھانے کی کوئی چیز ہوتی تو میں اسے کھالیتا۔ میں نکلا تاکہ کوئی چیز تلاش کروں۔ میرا گزر ایک یہودی کے پاس سے ہوا جو اپنی زمین میں موجود تھا اور کھجور کے درخت کو پانی دے رہا تھا۔ میں نے دیوار میں موجود سوراخ کے ذریعے جھانکا تو وہ بولا: اے دیہاتی! تمہارا کیا مسئلہ ہے۔ کیا تم ایک کھجور کے عوض میں ایک ڈول (کنویں میں سے پانی) نکالو گے؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ تم دروازہ کھولو تاکہ میں اندر آجاؤں اس نے دروازہ کھولا میں اندر گیا۔ اس نے اپنا ڈول مجھے پکڑا دیا۔ میں جب بھی ایک ڈول نکالتا وہ مجھے ایک کھجور دے دیتا، یہاں تک کہ میری ہتھیلی بھر گئی۔ تو میں نے اس کا ڈول چھوڑ دیا۔ میں نے کہا: میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ میں نے ان کھجوروں کو کھالیا اور وہ پانی پی لیا پھر میں مسجد میں آیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس میں موجود پایا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2398 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ

2397۔ انفرد به الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٦٨/٧): حديث (١٠٣٣٨) ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (٣١٧/١٠) مطولا، و قال: رواه ابويعلى و فيه راو لم يسم، وبقية رجاله ثقات.

2398۔ اخرجه البخاري (٤٦٠/٩): كتاب الاطعمة: باب: ما كان النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه ياكلون، حديث (٥٤١١) وباب: (٤٠)، حديث (٥٤٤١ - ٥٤٤١م)، و ابن ماجه (١٣٩٢/٢): كتاب الزهد: باب: معيشة اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٤١٥٧)، و اخرجه احمد (٢٩٨ - ٣٠٣ - ٤١٥).

الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ اَصَابَهُمْ جُوعٌ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کو انتہائی بھوک لاحق ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک ایک کھجور دی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2399 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى اِنْ كَانَ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيلَ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَاَيْنَ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا وَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا نَحْنُ بِحُوتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا اَحْبَبْنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَاَطْوَلَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھیجا ہم تین سو افراد تھے ہم نے اپنے کھانے کا سامان اپنی گردن پر اٹھایا ہوا تھا ہمارا کھانے کا سامان ختم ہو گیا' یہاں تک کہ ہم میں سے ایک شخص کو روزانہ ایک کھجور ملتی تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ اے ابوعبداللہ! ایک کھجور کے ساتھ آدمی کا کیسے گزارا ہو سکتا ہے؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں جب وہ بھی نہیں ملی تو ہمیں اس کی قدر و قیمت کا احساس ہوا پھر ہم سمندر تک آ گئے۔ وہاں ایک مچھلی موجود تھی جسے سمندر نے باہر پھینک دیا تھا ہم اٹھارہ دن تک اسے کھاتے رہے جتنا ہمارا جی چاہا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے وہب بن کیسان کے حوالے سے اِسے مکمل اور طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2400 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ

2399- اخرجه مالك (٢/٩٣٠): كتاب اصفة النبي صلى الله عليه وسلم باب: جامع ما جاء في الطعام و الشراب، حديث (٢٤)، و البخاري (١٥٢/٥): كتاب الشركة: باب: الشركة في الطعام و النهد و العروض، حديث (٢٤٨٣)، و الحديث في (٢٩٨٣ - ٤٣٦٠ - ٤٣٦١ - ٤٣٦٢ - ٥٤٩٣ - ٥٤٩٤)، و مسلم (٣/١٥٣٥): كتاب الصيد و الذبائح: باب: اباحة ميتات البحر، حديث (١٧/١٩٣٥)۔ و النسائي (٢٠٧/٧)، كتاب الصيد و الذبائح: باب: ميتة البحر، حديث (٤٣٥١)، و ابن ماجه (٢/١٣٩٢): كتاب الزهد: باب: معيشة اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم حديث (٤١٥٩)، و اخرجه احمد (٣/٣٠٦)۔

مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ طَلَعَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ الْيَوْمَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَّرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَّوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَّرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَّيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ هُوَ ابْنُ مَيْسَرَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ رَوٰى عَنْهُ وَكِيْعٌ وَّمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ كُوْفِيٌّ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ آئے ان کے جسم پر صرف ایک چادر تھی جس پر فرو کے پیوند لگے ہوئے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کیونکہ وہ پہلے کس طرح نعمتوں میں تھے اور اس وقت ان کی کیا حالت تھی؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی کہ جب تمہیں صبح کے وقت ایک لباس پہننے کو ملے گا' اور شام کے وقت ایک اور لباس پہننے کو ملے گا۔ تمہارے سامنے ایک برتن رکھا جائے گا' تو دوسرا اٹھا لیا جائے گا۔ تم اپنے گھروں میں یوں پردے لٹکاؤ گے جس طرح خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا ہے' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس وقت ہم آج کے مقابلے میں بہتر حالت میں ہوں گے' اور زیادہ توجہ کے ساتھ عبادت کر سکیں گے' اور ہمیں محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آج اس سے زیادہ بہتر حالت میں ہو' جس میں اُس دن ہو گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یزید بن زیاد نامی راوی ابن میسرہ ہیں اور مدنی ہیں۔ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہلِ علم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

یزید بن زیاد دمشقی' جو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' وکیع، مروان بن معاویہ، یزید بن ابوزیاد کوفی نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے علاوہ سفیان، شعبہ، ابن عیینہ اور دیگر آئمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

2400۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۴۶۸/۷)، حدیث (۱۰۳۳۹)، و اخرجه هناد بن السری فی الزهد: (۳۸۹/۲)، حدیث (۷۵۸)، و عزاه لابی یعلی مطولا.

2401 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلٍ وَّلَا مَالٍ وَّاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيقِهِمِ الَّذِي يَخْرُجُونَ فِيهِ فَمَرَّ بِي أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي وَقَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهُ وَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ فَأَذِنَ لِي فَوَجَدَ قَدَحًا مِّنْ لَّبَنٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ لَكُمْ قِيلَ أَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ فَقَالَ الْحَقْ إِلٰى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلٰى أَهْلٍ وَّلَا مَالٍ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَّإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا فَسَاءَنِي ذٰلِكَ وَقُلْتُ مَا هٰذَا الْقَدَحُ بَيْنَ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَأَنَا رَسُولُهُ إِلَيْهِمْ فَسَيَأْمُرُنِي أَنْ أُدِيرَهُ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسٰى أَنْ يُّصِيبَنِي مِنْهُ وَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أُصِيبَ مِنْهُ مَا يُغْنِينِي وَلَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِّنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ فَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ فَقَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ وَأَعْطِهِمْ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُنَاوِلُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّهُ فَأُنَاوِلُهُ الْآخَرَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمْ أَزَلْ أَشْرَبُ وَيَقُولُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى ثُمَّ شَرِبَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "اصحاب صفہ" اسلام کے مہمان تھے۔ ان کا کوئی گھر نہیں تھا۔ ان کی کوئی زمین نہیں تھی۔ اس اللہ تعالیٰ کی قسم! جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ (بعض اوقات) میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنا کلیجہ زمین پر ٹیک دیا کرتا تھا (اور بعض اوقات) بھوک کی شدت کی وجہ سے میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن میں لوگوں کے راستے میں بیٹھا ہوا تھا جہاں سے وہ گزر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے ان سے صرف اس لئے سوال کیا تھا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ (اپنے گھر لے جا کر کھانا کھلائیں گے) لیکن وہ گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے ان سے صرف اس لئے سوال کیا تھا تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں گے (اور اپنے گھر لے جا کر کھانا کھلائیں گے) لیکن وہ گزر گئے۔ انہوں نے ایسا نہیں کیا' پھر حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے آپ

2401۔ اخرجه البخاري (۱۱/۳۳) كتاب الاستئذان: باب: اذا دعي الرجل فجاء هل يستأذن؟ حديث (٦٢٤٦)، واخرجه احمد (۵۱۵/۲)، عن عمر بن ذر، عن مجاهد عن ابي هريرة به.

نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا دیئے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ، میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ چلو! پھر آپ تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے آ گیا۔ آپ اپنے گھر میں داخل ہوئے میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دی گئی۔ آپ نے (گھر کے اندر) دودھ کا ایک پیالہ پایا تو دریافت کیا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ تو آپ کو بتایا گیا: فلاں شخص نے اسے ہمارے لئے تحفے کے طور پر بھیجا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوہریرہ! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: اہلِ صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بلا کر لاؤ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) یہ لوگ اسلام کے مہمان تھے۔ ان کا کوئی گھر بار اور مال نہیں تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ کی کوئی چیز آتی تھی تو وہ آپ ان لوگوں کو بھجوا دیا کرتے تھے اور خود اسے استعمال نہیں کرتے تھے لیکن جب آپ کے پاس کوئی چیز تحفے کے طور پر آتی تھی تو وہ آپ انہیں بھی بھجوایا کرتے تھے آپ اس کا کچھ حصہ خود استعمال کرتے تھے۔ اور انہیں اس چیز میں شریک کر لیتے تھے۔ (اب آپ نے انہیں بلوایا) تو مجھے یہ بات بہت بری لگی میں نے سوچا تمام اہلِ صفہ کے درمیان اس ایک پیالے کی کیا حیثیت ہوگی؟ کیونکہ میں ان لوگوں کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام رساں ہوں۔ اس لئے مجھے یہ حکم دیں گے کہ میں وہ پیالہ لے کر ان سب کے پاس جاؤں تو امید تو یہ ہے کہ مجھے اس میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا جبکہ میری تو یہ آرزو تھی کہ میں اسے اتنا پی لیتا جس سے میری تسلی ہو جاتی لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس لئے میں ان لوگوں کے پاس آیا میں نے انہیں دعوت دی پھر وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اس پیالے کو پکڑو اور انہیں (پینے کے لئے) دو! میں نے پیالہ پکڑا اور اسے ایک شخص کی طرف بڑھایا۔ اس نے پی لیا۔ یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گیا تو اس نے اس پیالے کو واپس کر دیا۔ میں نے اسے دوسرے کی طرف بڑھایا (یہاں تک کہ یکے بعد دیگرے تمام لوگوں نے اسے پی لیا) یہاں تک کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہنچ گیا تو تمام حاضرین سیر ہو چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالے کو پکڑا اس پر اپنا دستِ مبارک رکھا پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور مسکرا دیئے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! اب تم پیو! میں نے پی لیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اور پیو! (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں پیتا رہا اور آپ یہ فرماتے رہے: اور پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ اب اسے پینے کی مزید گنجائش نہیں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالے کو پکڑا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر اسے پی لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2402 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْبَكَّاءُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَائَكَ فَإِنَّ اَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا اَطْوَلُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

2402- اخرجه ابن ماجه (۱۱۱۱/۲): كتاب الاطعمة: باب: الاقتصاد في الاكل و كراهة الشبع، حديث (۳۳۵۰)، عن عبد العزيز بن عبد الله ابي يحيىٰ القريشي عن يحي البكاء عن ابن عمر به۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ڈکار لی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ڈکار کو ہم سے دور رکھو! کیونکہ دنیا میں پیٹ بھر کر کھانے والے لوگ قیامت کے دن زیادہ بھوکے ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ اس بارے میں حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2403 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ يَا بُنَيَّ لَوْ رَاَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ اَنَّ رِيْحَنَا رِيْحُ الضَّاْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ كَانَ ثِيَابُهُمُ الصُّوْفَ فَاِذَا اَصَابَهُمُ الْمَطَرُ يَجِيءُ مِنْ ثِيَابِهِمْ رِيْحُ الضَّاْنِ

◆◆ ابوبردہ بن ابوموسیٰ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: اے میرے بیٹے! اگر تم نے ہمیں اس وقت دیکھا ہوتا جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور ہم پر بارش نازل ہو جاتی تھی تو تم یہ سمجھتے کہ ہماری بو بھیڑ کی بو کی طرح ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے: ان حضرات کے کپڑے اون سے بنے ہوئے تھے تو جب اس پر بارش نازل ہوتی تھی تو ان کے کپڑوں سے بھیڑ کی بو آتی تھی۔

2404 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ

قَالَ الْبِنَاءُ كُلُّهُ وَبَالٌ قُلْتُ اَرَاَيْتَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ لَا اَجْرَ وَلَا وِزْرَ

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ہر طرح کی تعمیر وبال ہوتی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) جو عمارت ضروری ہو اُس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس کا کوئی اجر نہیں ملے گا اور اس پر کوئی گناہ بھی نہیں ہوگا۔

2405 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي مَرْحُوْمٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

2403- اخرجه ابوداؤد (٤/ ٤٤): كتاب اللباس: باب: في لبس الصرف و الشعر، حديث (٤٠٣٣)، و ابن ماجه (٢/ ١١٨٠): كتاب اللباس: باب: لبس الصرف، حديث (٣٥٦٢)، و اخرجه احمد (٤/ ٤٠٧ - ٤١٩)، عن قتادة عن ابى بردة عن ابى موسى الاشعرى به.

2405- اخرجه احمد (٣/ ٤٣٨ - ٤٣٩). عن سهل بن معاذ بن انس الجهنى عن معاذ بن انس به.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قولِ امام ترمذی: وَّمَعْنٰى قَوْلِهٖ حُلَلِ الْاِيْمَانِ يَعْنِىْ مَا يُعْطَى اَهْلُ الْاِيْمَانِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ

◆◆ حضرت سہل بن معاذ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تواضع کی وجہ سے (قیمتی اور بہترین) لباس ترک کردے گا حالانکہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تمام مخلوق کی موجودگی میں بلوائے گا' اور اسے یہ اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے حلوں میں سے جو چاہے پہن لے۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں ایمان کے حلوں سے مراد جنت کے وہ حُلے ہیں جو اہلِ ایمان کو عطا کیے جائیں گے۔

2406 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِىُّ حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ بَشِيْرٍ هٰكَذَا قَالَ شَبِيْبُ بْنُ بَشِيْرٍ وَّاِنَّمَا هُوَ شَبِيْبُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر طرح کا خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں شمار ہوتا ہے۔ سوائے تعمیر کے' اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

محمد بن حمید نے اسی طرح بیان کیا ہے: راوی کا نام شبیب بن بشیر ہے حالانکہ اس کا نام شبیب بن بشر ہے۔

2407 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهٗ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِىْ وَلَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ وَقَالَ يُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِىْ نَفَقَتِهٖ كُلِّهَا اِلَّا التُّرَابَ اَوْ قَالَ فِى الْبِنَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے سات داغ لگوائے تھے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: میری بیماری طویل ہو چکی ہے اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا ''تم لوگ موت کی آرزو نہ کرنا'' تو میں ضرور اس کی آرزو کرتا۔ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: آدمی

2407- تقدم بحديث (٩٧٠). ذكره المنذري في الترغيب (٢/ ٦٣٤)، حديث (٢٨٠٠)، و عزاه للترمذي.

جو کچھ خرچ کرتا ہے اس پر اسے اجر دیا جاتا ہے۔ سوائے اس کے جو مٹی پر خرچ کیا جائے (یعنی جو تعمیرات وغیرہ پر خرچ کیا جائے)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں مٹی میں (خرچ کیا جائے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2408 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ اَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ سَائِلٌ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلسَّائِلِ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَاَلْتَ وَلِلسَّائِلِ حَقٌّ اِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْنَا اَنْ نَّصِلَكَ فَاَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حصین بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اور اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' (یعنی کچھ مانگا) تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سوال کرنے والے سے دریافت کیا، کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم لوگ رمضان کے روزے رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے مانگا ہے اور مانگنے والے کا حق ہوتا ہے' تو اس شخص کا ہم پر یہ حق ہے کہ ہم اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے ایک کپڑا دیا اور پھر ارشاد فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو لباس پہناتا ہے' تو وہ لباس اس دوسرے مسلمان کے جسم پر جب تک رہتا ہے' وہ پہلا شخص اللہ تعالیٰ کی حفظ وایمان میں رہتا ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2409 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَّيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلَةَ الْاَعْرَابِيِّ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ

2408۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۳۷۹/۴)، حدیث (۵۴۰۹)، و اخرجه الحاکم (۱۹۶/۴) و قال: حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاہ بلفظ من کسا مسلما ثوبالم یزل۔، وذکرہ الترمذی فی الترغیب (۴۴/۳)، حدیث (۳۱۱۰۰)، بلفظ (ما من مسلم کسا مسلما۔۔) وعزاہ للترمذی و الحاکم۔

2409۔ اخرجه ابن ماجه (۴۲۳/۱): کتاب اقامة الصلاة و السنة فیها: باب: ماجاء فی قیام اللیل، حدیث (۱۳۳۴)، وکتاب الاطعمة باب: اطعام الطعام، حدیث (۳۲۵۱)، و الدارمی (۳۴۰/۱): کتاب الصلاة: باب: فضل صلاة اللیل، و کتاب الاستئذان: باب: افشاء السلام و اخرجه احمد (۴۵۱/۵)، و عبد بن حمید ص ۱۷۹: حدیث (۴۹۶)، عن عوف بن ابی جمیلة الاعرابی، عن زرارة بن اوفی عن عبد اللہ بن سلام به۔

متن حدیث: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَّكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ اَنْ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یعنی مدینہ منورہ تشریف لائے' تو لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے' جب یہ بتایا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ لوگوں کے درمیان میں بھی آیا تاکہ آپ کی زیارت کروں جب میری نظر آپ کے چہرۂ مبارک پر پڑی تو مجھے اندازہ ہوگیا کہ یہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہے۔ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

اے لوگو! (اپنے درمیان) سلام کو پھیلا دو (دوسروں کو) کھانا کھلاؤ اور اس وقت (نفل) نماز ادا کرو جب لوگ سو چکے ہوں۔ (ایسا کرنے کے نتیجے میں) تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

2410 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدَنِيُّ الْغِفَارِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (کچھ) کھا کر شکر ادا کرنے والا صبر کے ساتھ روزہ رکھنے والے کی مانند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2411 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِّنْ قَلِيْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي

2410- انفرد به الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (٩/٥٠٠)، حدیث (١٣٠٧٢) اخرجه الحاکم (٤/١٣٦) و قال صحیح الاسناد و لم یخرجاه، و ابن حبان فی (صحیحه (٢/١٦)، حدیث (٣١٥)، و البیهقی فی (السنن) (٤/٣٠٦) من طریق عمر بن علی، عن معن، عن المقبری، و حنظلة عن ابی هریرة.

2411- اخرجه احمد (٣/٢٠٠ - ٢٠٤)، عن حمید عن انس بن مالك به.

الْـمَهْـنَـاِ حَتّٰـى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مہاجرین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم جن لوگوں کے مہمان بنے ہیں۔ ہم نے زیادہ مال کی موجودگی میں ان سے زیادہ خرچ کرنے والا اور کم مال ہوتے ہوئے ان سے زیادہ ہمدرد کوئی قوم نہیں دیکھی۔ یہ لوگ ہماری طرف سے کام کر لیتے ہیں اور ہمیں معاوضے میں شریک کر لیتے ہیں؛ یہاں تک کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا ہے کہ یہ سارے کا سارا اجر حاصل کر لیں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں (ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا) جب تک تم ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2412 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُّوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَّحْرُمُ عَلَى النَّارِ اَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو جہنم پر حرام ہوگا' اور جہنم اس پر حرام ہوگی؟ ہر وہ شخص جو ساتھ رہے تو آسانی فراہم کرے' اور نرمی کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2413 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَىُّ شَىْءٍ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِىْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ فَصَلّٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تھے' تو کیا کرتے تھے' تو انہوں نے بتایا: آپ گھر کے کام کاج کر لیتے تھے جب نماز کا وقت ہوتا تھا تو آپ اٹھ کر نماز ادا کرنے لگتے

2412۔ اخرجه احمد (۱/۴۱۵)، عن موسى بن عقبة، عن عبد الله بن عمرو الاودى عن ابن مسعود به۔

2413۔ اخرجه البخارى (۱۹۱/۲): كتاب الاذان: باب: من كان في حاجة اهله فاقيمت الصلاة فخرج، حديث (۶۷۶)، و كتاب النفقات: باب: خدمة الرجل فى اهله، حديث (۵۳۶۳)، و كتاب الادب: باب: كيف يكون الرجل فى اهله؟ حديث (۶۰۳۹)، و البخارى فى الادب المفرد ص ۱۵۹ حديث (۵۳۷)، و اخرجه احمد (۴۹/۶ - ۱۲۶ - ۲۰۶). عن شعبة، عن الحكم بن عتيبة، عن ابراهيم، عن الاسود بن يزيد عن عائشة به۔

تھے۔(یا نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2414 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَيْدٍ التَّغْلَبِيِّ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهُ لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَّجْهِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُهُ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَّهُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا تھا تو آپ اس سے مصافحہ کیا کرتے تھے اور آپ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہیں کھینچتے تھے بلکہ وہ شخص خود اپنا ہاتھ کھینچتا تھا۔ آپ اپنا چہرہ اس کے چہرے سے نہیں پھیرتے تھے یہاں تک کہ وہ خود کسی اور طرف چلا جاتا تھا۔ آپ کو کبھی بھی سامنے بیٹھے ہوئے شخص کی طرف پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

2415 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِيْ حُلَّةٍ لَّهُ يَخْتَالُ فِيْهَا فَاَمَرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ فَاَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اَوْ قَالَ يَتَلَجْلَجُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے پہلے زمانے کے لوگوں میں سے ایک شخص ایک حلہ پہن کر نکلا جس پر وہ تکبر کر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا زمین نے اسے پکڑ لیا' تو وہ اس میں دھنستا رہے گا۔ (راوی کو شک ہے یا یہ الفاظ ہیں) وہ قیامت تک اس میں دھنستا رہے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2416 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرٍو

2414- اخرجه ابن ماجه (٢/ ١٢٢٤): كتاب الادب: باب: اكرام الرجل جليسه، حديث (٣٧١٦)، عن ابى يحيى الطويل عمران بن زيد، عن زيد العمى عن انس به.

2415- اخرجه احمد (٢/ ٢٢٢) عن عطاء بن السائب، عن ابيه به.

2416- اخرجه البخارى فى (الادب المفرد) ص ١٦٤، حديث (٥٥٦) و اخرجه احمد (٢/ ١٧٩)، و الحميدى (٢/ ٢٧٢): حديث (٥٩٨)، عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو به.

بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَيُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو آدمی کی شکلوں میں چیونٹیوں کی مانند اٹھایا جائے گا اور ہر طرف سے ان پر ذلت مسلط ہو جائے گی اور انہیں جہنم میں ایک قید خانے کی طرف دھکیلا جائے گا جس کا نام بولس ہوگا۔ ان پر آگ چھا جائے گی اور انہیں جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی جو بدبودار کیچڑ کی شکل کی ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2417 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَّهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سہل بن معاذ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ وہ اس کے اظہار کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی موجودگی میں اسے بلائے گا اور اسے یہ اختیار دے گا کہ وہ جس حور کو چاہے اختیار کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

2418 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغِفَارِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَاَدْخَلَهٗ جَنَّتَهٗ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوْكِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ الْمُنْكَدِرِ هُوَ اَخُوْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ

2418۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۳۹۱/۵)، حدیث (۳۱۴٦)، ذکره المنذری فی (الترغیب) (۷۱۹/۱)، حدیث (۱۳۹۷) و عزاه لابی الشیخ فی الثواب و ابی القاسم الاصبهانی،

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں' جو انہیں اختیار کرلے گا اللہ تعالیٰ اس پر اپنا خاص فضل کرے گا' اور اسے جنت میں داخل کردے گا۔ کمزور شخص پر نرمی کرنا، والدین کے ساتھ شفقت سے پیش آنا اور غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابوبکر بن منکدر' محمد بن منکدر کے بھائی ہیں۔

2419 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَسَلُوْنِیْ الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِیْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّیْ ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْكِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَّلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَّلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْكُمْ مَا سَاَلَ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِیْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ بِاَنِّیْ جَوَادٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِیْ كَلَامٌ وَّعَذَابِیْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِیْ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتُّهٗ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِیْ كَرِبَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب گمراہ رہو گے' سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں' تو تم مجھ سے ہدایت مانگو۔ میں تمہیں ہدایت دوں گا تم سب غریب ہو ماسوائے اس کے جسے میں بے نیاز کردوں تو تم مجھ سے مانگو میں تمہیں رزق دوں گا۔ تم سب گنہگار ہو' ماسوائے اس کے جسے میں عافیت عطا کروں تو تم میں سے جو شخص یہ جانتا ہو کہ میں اس بات کی قدرت رکھتا ہوں کہ میں بخش دوں تو وہ مجھ سے مغفرت طلب کرے' تو میں اس کی مغفرت کردوں گا' اور میں اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا' اور اگر تمہارے سب پہلے والے اور سب بعد والے، سب زندہ اور سب مرحومین' سب تر اور خشک لوگ اکٹھے ہو کر میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار بندے کی مانند ہو

2419- اخرجه ابن ماجه (١٤٢٢/٢): كتاب الزهد: باب: ذكر التوبه حديث (٤٢٥٧)، و اخرجه احمد (١٥٤/٥ - ١٧٧)، عن شهر بن حوشب، عن عبد الرحمن بن غنم، عن ابی ذر الغفاری به.

جائیں تو اس کے ذریعے میری بادشاہی میں مچھر کے پر جتنا اضافہ بھی نہیں کریں گے اور اگر تمہارے سب پہلے والے اور سب بعد والے سب زندہ اور سب مرحومین، سب تر اور سب خشک لوگ اکٹھے ہو کر میرے بندوں میں سے سب سے بدبخت ترین بندے کی مانند ہو جائیں تو بھی میری بادشاہی میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں کریں گے اور اگر تمہارے سب پہلے والے اور سب بعد والے، سب زندہ اور سب مرحومین سب تر اور خشک لوگ ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں اور ان میں سے ہر شخص جو اس کی آرزو ہو سکتی ہے اسے مانگے تو میں تم میں سے ہر ایک مانگنے والے کو (اس کے سوال کے مطابق) عطا کروں گا اور اس سے میری بادشاہی میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی کہ جس طرح کوئی شخص سمندر کے پاس سے گزرتے ہوئے اس میں سوئی ڈبوئے اور پھر نکال کر یہ دیکھے کہ (اس نے سوئی کے ذریعے سمندر کا کتنا پانی کم کیا ہے) میں سخی ہوں میرے پاس سب کچھ ہے اور میں بزرگی کا مالک ہوں میں جو چاہتا ہوں وہ کرتا ہوں۔ میرا عطا کرنا حکم ہے اور میرا عذاب کلام (کے ذریعے واقع ہو جاتا) ہے کسی بھی شے کے بارے میں میرا حکم یہ ہے: جب میں اس کا ارادہ کرلوں تو اسے یہ فرماتا ہوں: ہو جا! تو وہ ہو جاتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو شہر بن حوشب کے حوالے سے، معدیکرب کے حوالے سے، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

2420 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ سَعْدٍ مَوْلٰى طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهٗ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلٰى اَنْ يَّطَاَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ اَرْعَدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ ءَ اَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّهٗ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهٗ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِيْنَ اَنْتِ هٰذَا وَمَا فَعَلْتِهٖ اذْهَبِيْ فَهِيَ لَكِ وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَعْصِي اللّٰهَ بَعْدَهَا اَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَّيْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ مَكْتُوْبًا عَلٰى بَابِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رَوَاهُ شَيْبَانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا وَرَفَعُوْهُ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ فَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوٰى اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ فَاَخْطَاَ فِيْهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

توضیحِ راوی: وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ هُوَ كُوْفِيٌّ وَّكَانَتْ جَدَّتُهٗ سُرِّيَّةً لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّرَوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ وَالْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ كِبَارِ اَهْلِ الْعِلْمِ

2420- اخرجه احمد (٢/٢٣).

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے اور میں نے آپ کو یہ بات ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ نہیں یہاں تک کہ حضرت ابن عمر ﷠ نے سات تک گنتی کی اور پھر فرمایا: اس سے بھی زیادہ مرتبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''کفل'' نامی شخص کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا وہ کسی بھی گناہ کا ارتکاب کرنے سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک عورت اس کے پاس آئی۔ اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیئے۔ اس شرط پر کہ وہ اس عورت کے ساتھ زنا کرے گا' جب وہ اس کے ساتھ زنا کرنے لگا تو وہ عورت کانپنے لگی اور رونے لگی۔ اس نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو۔ کیا میں نے تمہارے ساتھ زبردستی کی ہے۔ اس عورت نے جواب دیا: نہیں! لیکن یہ ایک ایسا عمل ہے' جو میں نے کبھی نہیں کیا اور انتہائی مجبوری کے عالم میں' میں اس پر مجبور ہوئی ہوں' تو وہ بولا: تم یہ کام کر رہی ہو؟ حالانکہ تم نے پہلے کبھی یہ کام نہیں کیا: تم جاؤ! یہ دینار تمہارے ہوئے پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اب میں اس کے بعد کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا' پھر اسی رات اس کا انتقال ہو گیا' تو صبح اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا: اللہ تعالیٰ نے ''کفل'' کی مغفرت کر دی۔

امام ترمذی ﷫ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

شیبان اور دیگر راویوں نے اسے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

بعض راویوں نے اسے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے لیکن ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ابوبکر بن عیاش نے اس حدیث کو اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں غلطی کی ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے، سعید بن جبیر کے حوالے سے، حضرت ابن عمر ﷠ کے حوالے سے مذکور ہے حالانکہ یہ سند محفوظ نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: عبداللہ بن عبداللہ رازی نامی راوی کوفہ کا رہنے والا ہے اور اس کی دادی حضرت علی بن ابوطالب ﷛ کی کنیز تھیں۔

عبیدہ ضبی، حجاج بن ارطات اور دیگر اکابر اہل علم نے عبداللہ بن عبداللہ رازی کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

2421 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ بِحَدِيْثَيْنِ اَحَدِهِمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْاٰخَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَاَنَّهُ فِيْ اَصْلِ جَبَلٍ يَّخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَذُبَابٍ وَّقَعَ عَلٰى اَنْفِهِ قَالَ بِهِ هٰكَذَا فَطَارَ

حدیثِ دیگر: وَقَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَاَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِيْ طَلَبِهَا حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِي الَّذِيْ اَضْلَلْتُهَا فِيْهِ فَاَمُوْتُ فِيْهِ

2421۔ اخرجه البخاري (۱۱/۱۰۵): كتاب الدعوات: باب: التوبة، حديث (۶۳۰۸)، و اخرجه مسلم (۲۱۰۳/۴): كتاب التوبة: باب الحض على التوبة و الفرح بها، حديث (۲۷۴۴/۳)، واخرجه احمد (۳۸۳/۱).

فَرَجَعَ اِلٰى مَكَانِهٖ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَ رَاْسِهٖ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ وَمَا يُصْلِحُهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄► حارث بن سوید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے دو باتیں بیان کیں۔ ایک ان کا اپنا قول تھا اور دوسرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تھی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی: مؤمن اپنے گناہوں کو یوں دیکھتا ہے' جیسے کوئی شخص پہاڑ کے دامن میں کھڑا ہو' اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ یہ پہاڑ اس پر گر پڑے گا' اور گنہگار شخص اپنے گناہوں کو یوں دیکھتا ہے جیسے وہ مکھی ہے' جو اس کی ناک پر آ کر بیٹھ گئی ہے اور وہ اسے ایسے کرے گا' اور وہ اڑ جائے گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کسی شخص کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے' جو ایک خطرناک بے آب و گیاہ میدان میں ہو اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان اور دیگر سامان موجود ہو' اور وہ شخص اس سواری کو گم کر دے پھر وہ اس کی تلاش میں نکلے' یہاں تک کہ جب موت اس کے قریب پہنچ جائے' تو وہ یہ سوچے کہ میں اب واپس اسی جگہ چلا جاتا ہوں جہاں میں نے سواری کو گم کیا تھا اور وہاں میں مر جاؤں گا۔ وہ واپس اس جگہ پر آئے وہاں اس کی آنکھ لگ جائے اور جب اس کی آنکھ کھلے تو اس کی سواری اس کے سرہانے موجود ہو جس پر اس کا کھانے پینے کا سامان اور دیگر ضروریات کا سامان موجود ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث نقل کی گئی ہیں۔

2423 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَّخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ

◄► حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر انسان خطا کار ہے اور خطا کاروں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو بہت زیادہ توبہ کرتے ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف علی بن مسعدہ نامی راوی کی قتادہ سے نقل کردہ روایت

2423- اخرجه ابن ماجه (۱۴۲۰/۲): كتاب الزهد: باب: ذكر التوبة، حديث (۴۲۵۱)، و الدارمي (۳۰۳/۲): كتاب الرقاق: باب: التوبة، و اخرجه احمد (۱۹۸/۳)، و عبد بن حميد ص ۳۶۰، حديث (۱۱۹۷)، عن زيد بن الحباب و مسلم بن ابراهيم عن علي بن مسعدة عن قتادة عن انس به.

کے طور پر جانتے ہیں۔

2424 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِیْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ الْكَعْبِيِّ الْخُزَاعِيِّ وَاسْمُهٗ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کہنی چاہئے ورنہ خاموش رہنا چاہئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ، کعبی خزاعی ان کا نام خویلد بن عمرو ہے سے احادیث منقول ہیں۔

2425 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ صَمَتَ نَجَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيعَةَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص خاموش رہے وہ نجات پاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ ابوعبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

2424۔ اخرجه البخاری (١٠/٥٤٨): كتاب الادب: باب: حق الضيف حديث (٦١٣٦)، و كتاب الرقاق : باب: حفظ اللسان، حديث (٦٤٧٦)، و مسلم (١/٢٧٦ - الابى) : كتاب الايمان: باب: الحث على كرام الجار و الضيف، حديث (٧٤/٤٧)، وابو داؤد (٤/٣٣٩): كتاب الادب: باب: فی حق الجوار، حديث (٥١٥٤)، و اخرجه احمد (٢/٢٦٧ - ٢٦٩). عن ابن شهاب الزهری عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هريرة به.

2425۔ اخرجه الدارمی (٢/٢٩٩): كتاب الرقاق: باب: الصمت، و اخرجه احمد (٢/١٥٩ - ١٧٧)، و عبد بن حميد ص ١٣٧ حديث (٣٤٥)، عن عبد الله بن لهيعة بن عقبة عن يزيد بن عمرو المعافری، عن ابی عبد الرحمن البجلی عن عبد الله بن عمرو به.

2426 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ حَكَيْتُ رَجُلًا وَّاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ امْرَاَةٌ وَّقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا كَاَنَّهَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَّوْ مَزَجْتِ بِهَا مَاءَ الْبَحْرِ لَمُزِجَ

◆◆ ابوحذیفہ جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے: میں کسی شخص کی خامی کا تذکرہ کروں' اگرچہ مجھے یہ کچھ مل جائے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! صفیہ تو اس طرح کی عورت ہیں اور پھر انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے یہ اشارہ کیا کہ ان کا قد کم ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ایسی بات شامل کی ہے' اگر اسے سمندر کے پانی میں ملایا جاتا تو وہ بھی تبدیل ہو جاتا۔

2427 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَّاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ هُوَ كُوْفِيٌّ مِّنْ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّيُقَالُ اسْمُهٗ سَلَمَةُ بْنُ صُهَيْبَةَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں یہ نہیں چاہتا کہ میں کسی کا عیب بیان کروں' اگرچہ مجھے اس کے بدلے میں یہ یہ کچھ مل جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوحذیفہ' کوفہ کے رہنے والے ہیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام سلمہ بن صہیبہ ہے۔

2428 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ

متن حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ

2426۔ اخرجه ابوداؤد (٤/٢٦٩): كتاب الادب: باب: فى ذى الوجهين حديث (٤٨٧٥)، واخرجه احمد (٦/١٢٨ ـ ١٣٦ ـ ١٨٩ ـ ٢٠٦) عن سفيان بن على بن الاقمر، عن ابى حذيفة، وكان من اصحاب ابن مسعود عن عائشة به.

2428۔ اخرجه البخارى (١/٧٠): كتاب الايمان: باب: اى الاسلام افضل؟ حديث (١١)، و مسلم (١/٢٢٧ ـ الابى): كتاب الايمان: باب: بيان تفاضل الاسلام، و اى اموره افضل، حديث (٦٦/٤٢)، و النسائى (٨/١٠٦): كتاب الايمان و اشرائعة: باب: اى الاسلام افضل، حديث (٤٩٩٩) عن بزدة بن عبد الله بن ابى بردة بن ابى موسى عن ابى بردة عن ابى موسىٰ به.

لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسٰى

◆◆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا مسلمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2429 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَّمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ قَالَ اَحْمَدُ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ

توضیح راوی: وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَّرُوِىَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ اَنَّهٗ اَدْرَكَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاتَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ رَوٰى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُّعَاذٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے کسی بھائی کو اس کے کسی گناہ کی وجہ سے عار دلائے تو وہ خود اس وقت تک نہیں مرے گا' جب تک اس کا ارتکاب نہیں کر لے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ علماء نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد وہ گناہ ہے' جس سے وہ دوسرا شخص توبہ کر چکا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے۔

خالد بن معدان نامی راوی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی ہے۔

خالد بن معدان کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا تھا۔

خالد بن معدان نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے کئی شاگردوں کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے دیگر روایات نقل کی ہیں۔

2430 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح قَالَ وَاَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَذَّاءُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ

2429۔ تفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۳۹۹/۸)، حدیث (۱۱۳۱۰): ذکره المنذری فی (الترغیب) (۲۷۷/۳)، حدیث (۳۶۳۵)، و ابوالحسن الکنانی فی (تنزیه الشریعة) (۳۹۵/۲) وعزاه لابن الدنیا، و الخطیب فی (تاریخ بغداد) (۳۴۰/۲) من طریق محمد بن الحسن بن ابی یزید الهمدانی عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن معاذ "مرفوع"۔

2430۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۷۹/۹)، حدیث (۱۱۷۴۹)، اخرجه الطبرنی فی (الکبیر) (۵۳/۲۲)، حدیث (۱۲۷)، و البغوی فی (شرح السنة) (۵/۸/۶)، و ابونعیم فی (الحلیة) (۱۸۶/۵) عن مکحول عن و اثلة به

مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر رہتا ہے اوران کی طرف سے لاحق ہونے والی اذیت پر صبر سے کام لیتا ہے یہ اس مسلمان سے بہتر ہے جولوگوں کے ساتھ گھل مل کرنہیں رہتا اور اسے ان کی طرف سے کسی اذیت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

ابن ابی عدی بیان کرتے ہیں: شعبہ کا یہ خیال تھا: وہ صحابی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

2432 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ هُوَ مِنْ وَّلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتنِ حدیث: اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ اِنَّمَا يَعْنِي الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَوْلُهُ الْحَالِقَةُ يَقُوْلُ اِنَّهَا تَحْلِقُ الدِّيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آپس کی عداوت سے بچو! کیونکہ یہ تباہ کن چیز ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے اوراس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

حدیث میں استعمال ہونے والے الفاظ سُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ سے مراد عداوت اور دشمنی ہے۔

حدیث کے الفاظ: اَلْحَالِقَةُ سے مراد وہ چیز جو دین کو ختم کر دے۔

2433 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتنِ حدیث: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو روزہ رکھنے، نماز پڑھنے، صدقہ کرنے کے درجے سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے

2432۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۹/۴۸۲)، حدیث (۱۲۹۹۸)۔

2433۔ اخرجه البخاري في (الادب المفرد) ص ۱۱۸، حدیث (۳۹۱)، و اخرجه ابوداؤد (۴/۲۸۰): کتاب الادب: باب: في اصلاح ذات لبين، حدیث (۴۹۱۹)، واخرجه احمد (۶/۴۴۴)، عن معاویة عن الاعمش، عن عمرو بن مرة، عن سالم بن ابي الجعد عن ام الدرداء عن عویمر ابی الداراداء به۔

ارشاد فرمایا: آپس میں محبت اور میل جول رکھنا کیونکہ آپس کا فساد ہلاکت کا شکار کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مونڈنے والی چیز ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔ (یعنی ختم کر دیتی ہے)

2434 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ يَعِيشَ ابْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ مَوْلَى الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَفَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذَاكُمْ لَكُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ يَعِيشَ ابْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ

◄► حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سابقہ امتوں کی بیماری تمہارے اندر بھی آ گئی ہے وہ حسد اور بغض ہے جو مونڈ دیتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک مومن نہیں بن جاتے اور تم لوگ اس وقت کامل مومن نہیں بن سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھو گے کیا میں تمہیں وہ بات بتاؤں؟ جو تمہاری محبت کو پختہ کرے؟ تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ۔

2435 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2434- اخرجه احمد (١/ ١٦٤ - ١٦٧)، و عبد بن حميد ص ٦٣، حديث (٩٧)، من طريق عن مولي الزبير، ان الزبير بن العوام حدثه به

2435- اخرجه البخاري في (الادب المفرد) ص ١٨، حديث (٢٩)، و ابوداؤد (٤/٢٧٦): كتاب الادب: باب: النهي عن البغي، حديث (٤٩٠٢) و ابن ماجه (٢/١٤٠٨): كتاب الزهد: باب: البغي، حديث (٤٢١١)، و اخرجه احمد (٥/٣٦)، عن عيينة بن عبد الرحمن، عن ابيه عن نفيع ابوبكرة به

◆◆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بغاوت اور رشتہ داری کے حقوق کی پامالی سے زیادہ کوئی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو دنیا میں ہی سزا جلدی دیدے۔ اس کے علاوہ جو اس نے آخرت میں اس کے لئے سزا تیار رکھی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2436 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَّمَنْ لَّمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا مَنْ نَّظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ وَمَنْ نَّظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهٗ بِهٖ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَّمَنْ نَّظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا .

اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ حِزَامٍ الرَّجُلُ الصَّالِحُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص میں دو خوبیاں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا لکھ دے گا' اور جس شخص میں یہ دونوں نہیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا نہیں لکھے گا۔ وہ شخص جو اپنے دین میں اس شخص کی طرف دیکھے جو بلند ہے اور اس کی پیروی کرے' اور جو اپنی دنیا میں اس شخص کی طرف دیکھے جو اس سے کمتر ہے اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس دوسرے شخص پر فضیلت عطا کی ہے' تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا لکھ دیتا ہے اور جو شخص اپنے دین میں اس شخص کی طرف دیکھے جو اس سے کمتر ہے اور دنیا میں اس شخص کی طرف دیکھے جو اس سے برتر ہے اور اس بات پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا تو اللہ تعالیٰ اسے شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا نہیں لکھتا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

اس روایت میں سوید نامی راوی نے اپنے والد سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

2436۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۳۳۱/۶)، حدیث (۸۷۷۸) اخرجه البغوی فی (شرح السنة) (۳۲۳/۷)، حدیث (۳۹۹۷)، و ذکره ابن حجر فی (المطالب العالية) (۴۰۵/۲)، حدیث (۲۵۸۹)، وعزاه لابن المبارك فی (الزهد).

2437۔ اخرجه مسلم (۲۲۷۵/۴): کتاب الزهد الرقائق: باب ۔ حدیث (۲۹۶۳/۹)، و ابن ماجه (۱۳۸۷/۲): کتاب الزهد: باب: القناعة، حدیث (۴۱۴۲)، و اخرجه احمد (۲۵۴/۲ ۔ ۴۸۱)۔ عن الاعمش، عن ابی صالح عن ابی هریرة۔

2437 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس شخص کی طرف دیکھو! جو تم سے کمتر حیثیت کا مالک ہے۔ اس شخص کی طرف نہ دیکھو! جو تم سے برتر حیثیت کا مالک ہے' کیونکہ ایسی صورتحال میں تم اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر نعمتوں کو حقیر نہیں سمجھو گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

2438 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ ح وحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ

متنِ حدیث: وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَرَّ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَّهُوَ يَبْكِیْ فَقَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا اَبَا بَكْرٍ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْیَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا اِلَى الْاَزْوَاجِ وَالضَّيْعَةِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَكَذٰلِكَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْیَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَى الْحَالِ الَّذِیْ تَقُوْمُوْنَ بِهَا مِنْ عِنْدِیْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِیْ مَجَالِسِكُمْ وَفِیْ طُرُقِكُمْ وَعَلٰى فُرُشِكُمْ وَلٰكِنْ يَّا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً وَّسَاعَةً وَّسَاعَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت تھے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے روتے ہوئے گزرے تو انہوں نے دریافت کیا: اے حنظلہ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے ابوبکر! حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود ہوتے ہیں اور آپ ہمارے سامنے جہنم اور جنت کا تذکرہ کرتے ہیں' تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے لیکن جب ہم واپس آتے ہیں' تو اپنی بیویوں اور دنیاوی

2438۔ اخرجه مسلم (٢١٠٦/٤): كتاب التوبة: باب: فضل دوام الذكر و الفكر في امور الآخرة، و المراقبة، و جواز ترك ذلك في بعض الاوقات، و الاشتغال بالدنيا، حديث (٢٧٥٠/١٢)، و ابن ماجه (١٤١٦/٢): كتاب الزهد : باب: المداومة على العمل حديث (٤٢٣٩)۔ و اخرجه احمد (١٧٨/٤ - ٣٤٦) عن سعيد الجريرى، عن ابى عثمان النهدى عن حنظلة بن الربيع به

عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ

قَالَ هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّمَكْحُوْلٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّاَبِىْ هِنْدٍ الدَّارِيِّ وَيُقَالُ اِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ وَمَكْحُوْلٌ شَامِىٌّ يُّكْنٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ عَبْدًا فَاُعْتِقَ وَمَكْحُوْلٌ الْاَزْدِيُّ بَصْرِيٌّ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَرْوِىْ عَنْهُ عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ مَكْحُوْلًا يُّسْئَلُ فَيَقُوْلُ نَدَانَمْ

◆◆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو! ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا' اور تمہیں اس میں مبتلا کر دے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

مکحول نامی راوی نے حضرت واثلہ بن اسقع، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہند داری سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ایک قول کے مطابق انہوں نے ان تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ اور کسی سے بھی احادیث کا سمع نہیں کیا ہے۔

مکحول شامی کی کنیت ابوعبداللہ ہے یہ صاحب پہلے غلام تھے اور پھر آزاد کر دیے گئے۔

مکحول ازدی بصری نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے اور ان سے عمارہ بن زاذان نے احادیث روایت کی ہیں۔

تمیم بن عطیہ بیان کرتے ہیں: میں نے کئی مرتبہ مکحول کو سنا کہ ان سے کوئی سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: "ندانم" (میں نہیں جانتا)

2431 سندِ حدیث: حَدَّثَنَـا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْمُسْلِمُ اِذَا كَانَ مُخَالِطًا النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ خَيْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِ الَّذِىْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ كَانَ شُعْبَةُ يَرٰى اَنَّهُ ابْنُ عُمَرَ

◆◆ یحییٰ بن وثاب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک بزرگ صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو مسلمان دوسرے

2431- اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) ص ۱۱۷، حديث (۳۸۸)، و ابن ماجه (۱۳۳۸/۲)، كتاب الفتن: باب: الصبر على البلاء حديث (۴۰۳۲)، و اخرجه احمد (۴۳/۲)، عن سليمان الاعمش عن يحيى بن وثاب عن ابن عمر به.

معاملات کے اندر مشغول ہو کر اکثر چیزوں کو بھول جاتے ہیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میری بھی یہی کیفیت ہے تم میرے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو! تو ہم لوگ چل پڑے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو دریافت کیا: اے حنظلہ! تمہیں کیا ہوا ہے' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حنظلہ منافق ہوگیا ہے۔ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمارے سامنے جہنم اور جنت کا تذکرہ کرتے ہیں' تو یوں لگتا ہے جیسے وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے لیکن جب ہم واپس جاتے ہیں' تو بیویوں اور دنیاوی معاملات میں الجھ جاتے ہیں اور بہت سی چیزوں کو بھول جاتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم مستقل اسی حالت میں رہو جس حالت میں میرے پاس ہوتے ہو' تو فرشتے تمہاری محفلوں میں آ کر تمہارے ساتھ مصافحہ کریں۔ تمہارے بچھونوں پر آ کر تمہارے راستوں میں آ کر (تمہارے ساتھ مصافحہ کریں) لیکن اے حنظلہ! وقت' وقت کی کیفیت مختلف ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2439 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے اسی چیز کو پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2440 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ اِنِّيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ

2439- اخرجه البخاري (۷۳/۱): كتاب الايمان: باب: من الايمان ان يحب لاخيه ما يحب لنفسه، حديث (۱۳)، مسلم (۲۹۱/۱): كتاب الايمان: باب: الدليل على ان من خصال الايمان ان يحب لا خيه المسلم ما يحب لنفسه من الخير، حديث (۴۵/۷۱)، و النسائي (۱۱۵/۸): كتاب الايمان و شرائعه: باب: علامة الايمان، حديث (۵۰۱۶ - ۵۰۱۷)، و ابن ماجه (۲۶/۱) المقدمة: باب: في الايمان، حديث (۶۶)، والدارمي (۳۰۷/۲): كتاب: الرقاق: باب: لا يومن احدكم حتى يحب لاخيه - و اخرجه احمد (۱۷۶/۳ - ۲۰۶ - ۲۵۱ - ۲۷۲ - ۲۷۸ - ۲۸۹)، و عبد بن حميد ص ۳۵۵: حديث (۱۱۷۵)، عن قتادة عن انس بن مالك به

2440- انفردبه الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۳۸۲/۴)، حديث (۵۴۱۵)۔ اخرجه الحاكم (۵۴۱/۳) من طريق عبد الملك بن عمير عن ابن عباس، و ابونعيم في (الحلية) (۳۱۴/۱)۔

الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ يَّنْفَعُوكَ بِشَیْءٍ لَّمْ يَنْفَعُوكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ يَّضُرُّوكَ بِشَیْءٍ لَّمْ يَضُرُّوكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے موجود تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تمہیں چند کلمات سکھا رہا ہوں۔

''اللہ تعالیٰ کا خیال رکھنا! وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رکھنا! تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے، تم نے جب بھی کچھ مانگنا ہو' تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا اور جب بھی مدد مانگنا ہو' تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا' یہ بات جان لو کہ اگر سب لوگ مل کر تمہیں نفع پہنچانا چاہیں' تو وہ صرف تمہیں اتنا ہی نفع پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے اور اگر وہ سب لوگ مل کر تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہیں' تو تمہیں صرف اتنا ہی نقصان پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں لکھ دیا ہے۔ (تقدیر لکھنے کے بعد) قلم اٹھا دیئے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2441 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ اَبِيْ قُرَّةَ السَّدُوْسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ

متنِ حدیث: قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ

قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيٰی وَهٰذَا عِنْدِیْ حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں (جانور کو) باندھنے کے بعد توکل کروں یا اسے کھلا چھوڑ کر توکل کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے باندھ کر پھر توکل کرو۔

عمرو بن علی بیان کرتے ہیں: یحییٰ نے یہ بات بیان کی ہے: میرے نزدیک یہ حدیث ''منکر'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ روایت ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف سند اسی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح کی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

2441۔ انفرد به الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۱/۴۱۰)، حدیث (۱۶۰۲) اخرجه ابونعیم فی (حلیة الاولیاء) (۸/۳۹۰)، و ابن حبان (۸/۲۴۳ - موارد) حدیث (۲۵۴۹) من طریق جعفر بن عمرو بن امیة، عن ابیه قال: قال رجل للنبی صلی الله علیه وسلم:

2442 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِيْنَةٌ وَّاِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ

وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

توضیح راوی: قَالَ وَاَبُو الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ رَبِيْعَةُ بْنُ شَيْبَانَ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

◆◆ ابوحوراء سعدی بیان کرتے ہیں: میں نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا بات یاد ہے' تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد رکھا ہے: جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے چھوڑ کر اسے اختیار کرو' جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے۔ سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک وشبہ کا نام ہے۔

اس حدیث میں ایک پورا واقعہ منقول ہے۔

ابوحوراء سعدی کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2443 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نُبَيْهٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ وَّذُكِرَ عِنْدَهُ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْدَلُ بِالرِّعَةِ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ مِنْ وَّلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک شخص کے بکثرت عبادت وریاضت کرنے کا

2442۔ اخرجه النسائي (۸/۳۲۷): كتاب الاشربة: باب: الحث على ترك الشبهات، حديث (۵۷۱۱)، و الدرامي (۲/۲۴۵): كتاب البيوع: باب: دع ما يريبك الى ما لا يريبك. و اخرجه احمد (۱/۲۰۰)، و ابن خزيمة (۴/۵۹): حديث (۲۳۴۷ ـ ۲۳۴۸ ـ ۲۳۴۹) عن بريد بن ابي مريم عن ابي الحوراء عن الحسن بن علي به.

2443۔ انفردبه الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۲/۳۷۵)، رقم (۳۰۷۸).

ذکر کیا گیا اور دوسرے شخص کے مشتبہ چیزوں سے بچنے کا ذکر کیا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشتبہ چیزوں سے بچنے کی مانند (نفلی عبادت و ریاضت) نہیں ہے۔

عبداللہ بن جعفر نامی راوی حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ یہ مدنی ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2444 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّاَبُوْ زُرْعَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مِقْلَاصٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَّعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيْرٌ قَالَ وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيلَ

حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ عَنْ اِسْرَآئِيلَ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيلَ وَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَ اَبِيْ بِشْرٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص حلال کھائے اور سنت پر عمل کرے' اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ چیز تو آج بہت سے لوگوں میں پائی جاتی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میرے بعد کے کچھ زمانوں میں بھی ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو اسرائیل نامی راوی سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اس روایت کے اسرائیل سے منقول ہونے سے واقف نہیں تھے انہیں ابوبشر نامی راوی کے نام کے بارے میں بھی پتہ نہیں تھا۔

2445 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ مَرْحُوْمٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2444- انفردبه الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (٣٦٣/٣)، حديث (٤٠٧٢)، اخرجه الحاكم في (المستدرك) (١٠٤/٤) وقال: صحيح الاسناد ولم يخرجاه، وذكره المنذري في (الترغيب) (٩٦/١)، حديث (٦١١) وعزاه لابن ابي الدنيا في (الصمت) (٢٦).

2445- اخرجه احمد (٤٣٨/٣ - ٤٤٠) عن سهل بن معاذ بن انس الجهني عن معاذ بن انس به.

وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ اَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَاَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَنْكَحَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ

سہل بن معاذ جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی وجہ سے کسی کو کچھ دے اور اللہ تعالیٰ کی وجہ سے کسی کو کچھ نہ دے اور اللہ تعالیٰ کی وجہ سے کسی سے محبت رکھے اور اللہ تعالیٰ کی وجہ سے کسی سے ناراضگی رکھے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نکاح کرے تو اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''منکر'' ہے۔

كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

جنت کی صفات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ

باب 1: جنت کے درختوں کا تذکرہ

2446 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جنت میں درخت اتنا بڑا ہوگا کہ ایک سوار اس کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے گا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2447 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا وَقَالَ ذٰلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُوْدُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مَنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جنت میں درخت (اتنا بڑا) ہوگا کہ ایک سوار اگر ایک سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے تو اسے پار نہیں کر سکے گا۔

2446۔ اخرجه مسلم (٢١٧٥/٤): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها، باب: (١)، حديث (٢٨٢٦/٦)، واحمد (٤٥٢/٢)۔ من طريق سعيد بن ابی سعيد المقبری، عن ابيه، فذكره۔

2447۔ تفردبه الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٢٢١، ٤٣٩١)، اخرجه البخاری (٤٢٤/١١): كتاب الرقاق: باب: (٥١)، حديث (٦٥٥٣)، و مسلم (٢١٧٦/٤): كتاب (٥١): باب: (١)، حديث (٢٨٢٨) من طريق النعمان بن ابی عياش الزرقی، قال: حدثنی ابوسعيد

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) ''پھیلے ہوئے سائے'' سے یہی مراد ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2448 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْفُرَاتِ الْقَزَّازُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں موجود ہر درخت کا تنا سونے کا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا

باب 2: جنت اور اس کی نعمتوں کا تذکرہ

2449 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ زِيَادٍ الطَّائِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا اِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا وَزَهِدْنَا فِي الدُّنْيَا وَكُنَّا مِنْ اَهْلِ الْاٰخِرَةِ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَآنَسْنَا اَهَالِيْنَا وَشَمَمْنَا اَوْلَادَنَا اَنْكَرْنَا اَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ اِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِيْ كُنْتُمْ عَلٰى حَالِكُمْ ذٰلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَآءَ اللّٰهُ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ كَيْ يُذْنِبُوْا فَيَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَآءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَّلَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ دَخَلَهَا يَنْعَمُ لَا يَبْاَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوْتُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَّا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفَتَّحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ الْقَوِيِّ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدِيْ بِمُتَّصِلٍ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ عَنْ اَبِيْ مُدِلَّةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2448ـ تفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۱۳٤۱۸)، اخرجه ابن حبان (۳٤٥/۸ ـ موارد) حدیث (۲٦۲٤)، و ابویعلی الموصلی (۵۷/۱۱)، حدیث (٦۱۹٥/۳٥٥).

2449ـ تفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۱۲۹۰٥)، ذکره ابن حسام الذین الهندی فی (کنز العمال) (۲٤٥/٤) برقم (۱۰۳٦۲) و عزاه للترمذی و اللحدیث شواهد عند ابن المبارك فی (الزهد) برقم (۱۰۷٥) من طریق سعد الطائی عن رجل عن ابی هریرة، و احمد (۳۰٤/۳، ۳۰٥) من طریق الطائی ثنا ابوالمدلة سمع ابا هریرة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے؟ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں' تو ہمارے دل نرم ہو جاتے ہیں اور ہم دنیا سے لاتعلق ہو جاتے ہیں اور آخرت کی طرف زیادہ رجحان ہو جاتا ہے لیکن جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ کر جاتے ہیں اور اپنے گھر والوں سے ملتے جلتے ہیں، بچوں سے ملتے ہیں' تو ہماری کیفیت تبدیل ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میرے پاس سے اٹھ کر جاتے ہو' تو اگر اس وقت بھی تمہاری وہی کیفیت ہو' جو میری موجودگی میں ہوتی ہے' تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری زیارت کریں اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے' تو اللہ تعالیٰ نئی مخلوق لے آئے گا تاکہ وہ لوگ گناہ کریں' اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مخلوق کو کس چیز کے ذریعے پیدا کیا گیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: پانی سے۔ میں نے عرض کی: جنت کی تعمیر کس چیز سے ہوئی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی ہے اور اس کا گارا خوشبودار مشک کا ہے اور اس کے کنکر موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے' جو شخص اس میں داخل ہو جائے گا وہ نعمتوں میں رہے گا' اور کبھی مایوس نہیں ہوگا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے۔ اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین طرح کے لوگوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی۔ عادل حکمران، روزہ دار شخص جب وہ افطار کرے' اور مظلوم شخص کی دعا' وہ بادلوں پر بلند ہوتی ہے' اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری عزت کی قسم! میں تمہاری ضرور مدد کروں گا' اگرچہ کچھ دیر بعد کروں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے اور میرے نزدیک یہ متصل بھی نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

باب 3: جنت کے بالاخانوں کا تذکرہ

2450 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اِلَيْهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هِيَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَهُوَ كُوْفِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ الْقُرَشِيُّ مَدَنِيٌّ وَهُوَ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں ایسے کمرے ہوں گے' جن کا اندرونی

منظر باہر سے اور بیرونی منظر اندر سے نظر آسکے گا۔ایک دیہاتی کھڑا ہوا اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! یہ کس کے لئے ہوں گے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس شخص کے لئے ہوں گے' جو اچھی گفتگو کرے (دوسروں کو) کھانا کھلائے اور ہمیشہ (نفلی) روزہ رکھے اور اللہ تعالیٰ کے لئے رات کے وقت (نفل) نماز ادا کرے جب لوگ سو چکے ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بعض محدثین نے عبدالرحمٰن بن اسحاق نامی راوی کے حافظے کے حوالے سے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ یہ صاحب کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن اسحاق قریشی مدنی ان سے زیادہ مستند ہیں۔

2451 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا مِنْ فِضَّةٍ وَّجَنَّتَيْنِ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا مِنْ ذَهَبٍ وَّمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ

حدیثِ دیگر: وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ دُرَّةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيْبٍ وَّاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَّا يُعْرَفُ اسْمُهٗ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ وَّاَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ

◆◆ ابوبکر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جنت میں دو باغ ہیں جن کے برتن چاندی سے بنے ہوئے ہیں اور ان میں موجود ہر چیز چاندی سے بنی ہوئی ہے اور دو باغ ایسے ہیں جن کے برتن اور ان میں موجود ہر چیز سونے سے بنی ہوئی ہے۔لوگوں اور ان کے اپنے پروردگار کے دیدار کرنے کے درمیان صرف کبریائی کی چادر ہے' جو اس کی ذات پر جنت عدن میں ہے۔

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے: جنت میں ایسا خیمہ ہوگا' جو ساٹھ میل چوڑے موتی سے تراشا گیا ہو گا۔اس کے ایک کونے کے لوگ دوسرے کونے والوں کو نہیں دیکھ سکیں گے' (دوسرا) مومن شخص اس سے ملنے کے لئے آئے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوعمران جونی نامی راوی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔

2451- اخرجه البخاری (۴۹۱/۸): كتاب التفسير: باب: (ومن دونهما جنتان) حديث (۴۸۷۸) و طرفاه في: (۴۸۸۰، ۷۴۴۴)۔

ابوبکر بن ابوموسیٰ نامی راوی کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کے نام کا پتہ نہیں چل سکا۔
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔
ابو مالک اشعری کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

باب 4: جنت کے درجات کا تذکرہ

2452 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: فِی الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں ایک سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان ایک سو برس کا فاصلہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2453 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ الْبَصْرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَوَاتِ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا اَدْرِیْ اَذَكَرَ الزَّكٰوةَ اَمْ لَا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّغْفِرَ لَهُ اِنْ هَاجَرَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مَكَثَ بِاَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ اَلَا اُخْبِرُ بِهٰذَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُوْنَ فَاِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَى الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّهٰذَا عِنْدِیْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَطَاءٌ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَّمُعَاذٌ قَدِيْمُ الْمَوْتِ مَاتَ فِیْ خِلَافَةِ عُمَرَ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص رمضان کے روزے رکھے اور نماز ادا کرے اور بیت اللہ کا حج کرے (راوی کہتے ہیں) مجھے علم نہیں ہے: انہوں نے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا تھا یا نہیں کیا تھا؟ تو

2452- اخرجه احمد (۲/۲۹۲) من طريق شريك، عن محمد بن جحادة، عن عطاء فذكره.
2453- اخرجه ابن ماجه (۲/۱۴۴۸): كتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حديث (۴۳۳۱)، و احمد (۵/۲۳۲، ۲۴۰) من طريق زيد بن اسلم، عن عطاء بن يسار، فذكره.

اللہ تعالیٰ کے ذمے میں یہ لازم ہے کہ اس کی مغفرت کر دے۔خواہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے یا وہ اپنی اسی سرزمین پر ٹھہرا رہے جہاں وہ پیدا ہوا تھا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (انہوں نے عرض کی) کیا میں لوگوں کو اس بارے میں بتا دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو جو وہ عمل کرتے ہیں' کرنے دو! کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور فردوس جنت کا بلند ترین اور بہترین درجہ ہے اور اس پر رحمٰن کا عرش ہے۔اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں جب تم نے اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہو' تو جنت فردوس مانگنا۔

یہ روایت اسی طرح ہشام بن سعد کے حوالے سے،زید بن اسلم کے حوالے سے،عطاء بن یسار کے حوالے سے،حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

اور یہ روایت میرے نزدیک اس سے زیادہ مستند ہے' جو ہمام کے حوالے سے،زید بن اسلم کے حوالے سے عطاء بن یسار کے حوالے سے،حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

عطاء نامی راوی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی ہے کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال پہلے ہو گیا تھا۔ان کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوا تھا۔

2454 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِى الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَّمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ نَحْوَهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں ایک سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور فردوس جنت کا بلند ترین درجہ ہے۔اسی سے جنت کی چار نہریں پھوٹتی ہیں اور اس پر عرش ہے' تو تم نے اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہو' تو اس سے جنت فردوس مانگنا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2455 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِى الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَّوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِىْ اِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ

2454۔ اخرجه احمد (۳۱۶/۵، ۳۲۱)، و عبادة بن الصامت (۹۳)، حديث (۱۸۲) من طريق زيد بن اسلم، قال: حدثنا عطاء بن يسار، فذكره.

2455۔ اخرجه احمد (۲۹/۳) من طريق ابن لهيعة، عن دراج، عن ابى الهيثم، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنت میں ایک سو درجے ہیں تمام جہان کے لوگ اگر اکٹھے ہو جائیں تو وہ ان (سو درجوں) میں سے کسی ایک میں بھی سما سکتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

بَابُ فِيْ صِفَةِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب 5: جنت کی خواتین کا تذکرہ

2456 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ اَخْبَرَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرٰى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتّٰى يُرٰى مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ (كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ) فَاَمَّا الْيَاقُوْتُ فَاِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ اَدْخَلْتَ فِيْهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَاُرِيْتَهُ مِنْ وَّرَائِهِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبِيْدَةَ بْنِ حُمَيْدٍ وَّهٰكَذَا رَوٰى جَرِيْرٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ اَصْحَابُ عَطَاءٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنت کی عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑوں میں سے بھی نظر آ جائے گی، یہاں تک کہ اس کی ہڈی کا گودا بھی دکھائی دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے ارشاد فرمایا ہے:

"گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں"

جہاں تک یاقوت کا تعلق ہے تو یہ ایک پتھر ہے اگر تم اس میں دھاگہ داخل کرو تو وہ اس کے اندر بھی تمہیں نظر آ جائے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے تاہم یہ "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کی گئی۔

اور یہ روایت عبیدہ بن حمید کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2456۔ تفردبه الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (٩٤٨٨)، ذكره المنذري في (الترغيب) (٤/٤٤١)، حديث (٥٥٢٦) و عزاه لا بن ابي الدنيا، و ابن حبان (٨/٣٠٥ ۔ موارد)، حديث (٢٦٣٢)۔

جریراور دیگر راویوں نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

عطاء بن سائب کے شاگردوں نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا اور یہی درست ہے۔

2457 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِى السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے پہلا گروہ جو قیامت کے دن جنت میں داخل ہوگا وہ چمک کے اعتبار سے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے جو دوسرا گروہ ہوگا وہ آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی طرح ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک شخص کی دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی کے ستر جوڑے ہوں گے' اور ان کپڑوں کے پار سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2458 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالثَّانِيَةُ عَلٰى لَوْنِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِى السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يَبْدُو مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے جو دوسرا گروہ ہے۔ وہ آسمان میں موجود سب سے بہترین ستارے کی مانند (چمکدار) ہوں گے۔ ان میں سے ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی نے ستر جوڑے پہنے ہوئے ہوں گے' اور ان کپڑوں کے پار سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ صِفَةِ جِمَاعِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب 6: اہلِ جنت کے صحبت کرنے کی کیفیت

2457- اخرجه احمد (۱٦/۳) من طريق عطية، فذكره.

2459 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ يُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بندہ مومن کو جنت میں صحبت کرنے کے لیے اتنی، اتنی قوت دی جائے گی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا وہ شخص اتنی طاقت رکھے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے سو آدمیوں جتنی طاقت دی جائے گی۔

اس بارے میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف قتادہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جو عمران القطان سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب 7: اہلِ جنت کا تذکرہ

2460 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ اٰنِيَتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّالْاَلُوَّةُ هُوَ الْعُوْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو

2459۔ تفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۱۳۲۲)، ذکره صاحب (المشکاة) (۹/۶۰۰ - مرقاة)، حدیث (۵۶۳۶) وعزاه للترمذی.

2460۔ اخرجه البخاری (۶/۳۶۷): کتاب بدء الخلق: باب: ما جاء فی صفة الجنة و انها مخلوقة، حدیث (۳۲۴۵)، واطرافه فی: (۳۲۴۶، ۳۲۵۴، ۳۳۲۷)، و مسلم (۴/۲۱۸۰): کتاب الجنة و صفة نعیمها و اهلها: باب: فی صفات الجنة و اهلها، حدیث (۱۷/۲۸۳۴)، و احمد (۲/۳۱۶) من طریق معمر عن همام بن منبه، فذکره.

گا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوگی۔ وہ لوگ اس میں تھوکیں گے نہیں۔ ناک صاف نہیں کریں گے۔ قضائے حاجت نہیں کریں گے۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی جبکہ ان کی انگیٹھیاں عود سے بنی ہوئی ہوں گی۔ ان کا پسینہ مشک (کی طرح خوشبودار) ہوگا۔ ان میں سے ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلی کا گودا گوشت میں سے نظر آئے گا۔ یہ ان کے حسن کی وجہ سے ہوگا۔ ان لوگوں کے درمیان آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔ ان کے دلوں میں کوئی بغض نہیں ہوگا' اور یہ سب ایک جیسی قلبی کیفیت کے مالک ہوں گے۔ وہ صبح شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

لفظ ''الوہ'' سے مراد ''عود'' ہے۔

2461 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِی الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيبٍ وَّقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ داؤد بن عامر اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر ایک ناخن سے کم مقدار جتنی جنت کی کوئی چیز ظاہر کر دی جائے' تو وہ آسمان اور زمین کے تمام کناروں کو روشن کر دے اور اگر جنت کا کوئی شخص جھانک لے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو وہ سورج کی روشنی کو ماند کر دیں۔ بالکل اسی طرح جیسے سورج ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے اور صرف ابن لہیعہ سے منقول ہے۔

یحییٰ بن ایوب نے اس روایت کو یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ عمر بن سعد بن ابی وقاص کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ ثِيَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب 8: اہلِ جنت کے لباس کا تذکرہ

2462 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّاَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

2461- اخرجه احمد (۱/ ۱۶۹، ۱۷۱) من طريق داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص، عن ابيه، فذكره.

2462- اخرجه الدارمی (۲/ ۳۳۵): كتاب الرقاق: باب: اهل الجنة و نعيمها من طريق معاذ بن هشام، عن ابيه، عن عامر الاحوال، عن شهر بن حوشب، فذكره.

عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَّا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اہلِ جنت کے جسم اور چہروں پر بال نہیں ہوں گے۔ ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی۔ ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی اور ان کے لباس کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2463 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِى السَّمْحِ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: فِىْ قَوْلِهٖ (وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ) قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةَ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ

مذاہب فقہاء: وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ تَفْسِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّ مَعْنَاهُ الْفُرُشَ فِى الدَّرَجَاتِ وَبَيْنَ الدَّرَجَاتِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

''اور بچھے ہوئے بچھونے ہوں گے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس کی بلندی اس طرح ہے' جس طرح آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے' جو پانچ سو برس کی مسافت پر مشتمل ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کی تفسیر یہ بیان کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے: وہ بچھونے مختلف درجات میں ہوں گے' اور ان درجات کے درمیان اتنا فرق ہوگا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ صِفَةِ ثِمَارِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب 9: جنت کے پھلوں کا تذکرہ

2464 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: وَذُكِرَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِىْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ يَحْيٰى فِيْهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ

2463- اخرجه احمد (۷۵/۳) من طريق ابى الهيثم، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں۔ وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی سوار اس کی شاخوں کے سائے میں ایک سو سال تک چل سکتا ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) کوئی سوار اس کے سائے میں (چلتے ہوئے) ایک سو سال تک رہ سکتا ہے۔ یہاں پر یحییٰ نامی راوی کو شک ہے۔

اس کا فرش (یا بچھونے) سونے کے ہوں گے اور اس کے پھل مٹکوں کی مانند ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ

باب 10: جنت کے پرندوں کا تذکرہ

2465 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهَا طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَحْسَنُ مِنْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ رَوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کوثر سے مراد کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے۔ آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ نہر جنت میں ہوگی۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور جنت میں پرندے ہوں گے جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گی۔ (یعنی ان کا حجم بڑا ہوگا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ تو بڑی زبردست نعمتیں ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں کھانے والے اس سے زیادہ نعمتوں میں ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

محمد بن عبداللہ نامی راوی ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے ہیں۔

عبیداللہ بن مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

باب 11: جنت کے گھوڑوں کا تذکرہ

2466 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ يَّاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ قَالَ اِنْ يُّدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْمَسْعُوْدِيِّ

◆◆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب تمہیں جنت میں داخل کرے گا' تو تم اس میں سرخ یاقوت سے بنے ہوئے جس بھی گھوڑے پر سوار ہو کر جنت میں جہاں بھی جانا چاہو گے' وہ تمہیں لے جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص نے آپ سے سوال کیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: آپ نے اس شخص سے وہ نہیں فرمایا جو اس کے ساتھی سے فرمایا تھا۔ آپ نے یہ فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا' تو اس میں تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جس کا تمہارا نفس خواہش کرے گا' اور جس سے تمہاری آنکھوں کو سرور ملے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

یہ روایت مسعودی کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2467 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سَمُرَةَ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ وَّاصِلٍ هُوَ ابْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ سَوْرَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِّنْ يَّاقُوْتَةٍ لَّهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اَيُّوْبَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَاَبُوْ سَوْرَةَ هُوَ ابْنُ اَخِيْ اَبِيْ اَيُّوْبَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ جِدًّا

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِیْ مَنَاكِيْرَ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا

◆◆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں۔ کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں جنت میں داخل کیا گیا' تو یاقوت کا گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے۔ پھر تمہیں اس پر سوار کیا جائے گا پھر وہ تمہیں لے کر' جہاں تم چاہو گے وہاں چلا جائے گا۔

اس حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے اور ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

اس کے راوی ابوسورہ' جو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں' ان کو علم حدیث میں ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین نے انہیں انتہائی ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابوسورہ نامی راوی منکر الحدیث ہے اور اس نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں جن کا متابع کوئی نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سِنِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب 12: اہلِ جنت کی عمر کا بیان

2468 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ اَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلَاثِيْنَ اَوْ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى : هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ روایت: وَبَعْضُ اَصْحَابِ قَتَادَةَ رَوَوْا هٰذَا عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يُسْنِدُوْهُ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اہلِ جنت جب جنت میں داخل ہوں گے' تو ان کے چہرے اور جسم پر بال نہیں ہوں گے۔ ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی اور (دیکھنے میں یوں محسوس ہوگا) کہ وہ **32** یا **33** سال کے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

قتادہ کے بعض شاگردوں نے اسے قتادہ کے حوالے سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس کی سند روایت نہیں کی ہے۔

2468- اخرجه احمد (٢٤٣/٥) من طريق شهر بن حوشب ، عن عبد الرحمن بن غنم، فذكره، (٢٣٢/٥، ٢٣٩) من طريق شهر بن حوشب، عن معاذ، فذكره ليس فيه (عبد الرحمن بن غنم).

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَفِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب 13: اہلِ جنت کی کتنی صفیں ہوں گی؟

2469 سندِحدیث: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الطَّحَّانُ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّمِنْهُمْ مَنْ قَالَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَحَدِيْثُ اَبِىْ سِنَانٍ عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ سِنَانٍ اسْمُهٗ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ وَاَبُوْ سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَّهُوَ بَصْرِيٌّ وَّاَبُوْ سِنَانٍ الشَّامِيُّ اسْمُهٗ عِيْسٰى بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْقَسْمَلِيُّ

◄► ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اہلِ جنت کی ایک سوبیس صفیں ہوں گی جن میں سے **80** صفیں اس امت کی ہوں گی اور **40** باقی تمام امتوں کی ہوں گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت علقمہ کے حوالے سے' سلیمان کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے سلیمان بن بریدہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابوسنان نے محارب بن دثار کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ حسن ہے۔

ابوسنان نامی راوی کا نام ضرار بن مرہ ہے۔

ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے۔ یہ صاحب بصرہ کے رہنے والے ہیں۔

ابوسنان شامی کا نام عیسٰی بن سنان ہے اور ان کا اسم منسوب ''قسملی'' ہے۔

2470 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِيْنَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ

2469- اخرجه ابن ماجه (١٤٣٣/٢): كتاب الزهد: باب: صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم، حديث (٤٢٨٩)، و احمد (٣٤٧/٥، ٣٥٥، ٣٦١)، و الدارمي (٣٣٧/٢): كتاب الرقاق: باب: صفوف اهل الجنة من طريق ابن بريدة، فذكره.

2470- اخرجه البخاري (٣٨٥/١١): كتاب الرقاق: باب: الحشر، حديث (٦٥٢٨) وطرفه في: (٦٦٤٢)، ومسلم (٦٤٢/١ - الابي): كتاب الايمان: باب: بيان كون هذه الامة نصف اهل الجنة، حديث (٣٧٧، ٣٧٨)، و ابن ماجه (١٤٣٢/٢): كتاب الزهد: باب: صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم، حديث (٤٢٨٣)، و احمد (٣٨٦/١، ٤٣٧، ٤٤٥) من طريق ابواسحاق، عن عمرو بن ميمون، فذكره.

قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا اَنْتُمْ فِى الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِى جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِى جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک قبہ میں موجود تھے۔ تقریباً ہم چالیس افراد تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم اہلِ جنت کا چوتھائی حصہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم اہلِ جنت کا ایک تہائی حصہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم اہلِ جنت کا نصف حصہ ہو؟ بے شک جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا۔ مشرکین کے درمیان تمہاری حیثیت اسی طرح ہوگی جیسے کالی جلد والے بیل کے جسم پر سفید بال ہو یا سفید جلد والے بیل کے جسم پر کوئی کالا بال ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

باب 14: جنت کے دروازوں کا تذکرہ

2471 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِىُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى الْقَزَّازُ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: بَابُ اُمَّتِىَ الَّذِىْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ لِخَالِدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ مَنَاكِيْرُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

◆◆ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کا وہ دروازہ جس سے وہ جنت میں داخل ہوں گے اس کی چوڑائی اتنی ہے جتنی مسافت کوئی تیز رفتار سوار تین دن میں طے کرتا ہے لیکن اس کے باوجود ان لوگوں کا اس میں اتنا ہجوم ہوگا کہ یوں محسوس ہوگا کہ ان کے بازو اتر جائیں گے۔

2471۔ تفردبه الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (۷۳۰۸)، ذكره صاحب (المشكاة) (۶۰۷/۹ - مرقاة)، حديث (۵۶۴۵)، و صاحب (كنز العمال) (۴۷۲/۱۴)، حديث (۳۹۳۱۱) وعزاه للترمذی.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔ انہوں نے فرمایا: خالد بن ابوبکر سے منکر روایات منقول ہیں جو انہوں نے سالم بن عبداللہ سے نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ سُوقِ الْجَنَّةِ

باب 15: جنت کے بازار کا بیان

2472 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ اَبِي الْعِشْرِيْنَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهٗ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَّيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ وَمَا يَرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تُمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَسَعَةُ مَغْفِرَتِيْ بَلَغَتْ بِكَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيْهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقَى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ اِلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَّنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا

2472۔ اخرجه ابن ماجه (۲/ ۱۴۵۰): كتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حديث (۴۳۳۶) من طريق عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعي: قال: حدثني حسان بن عطية قال: حدثني سعيد بن المسيب، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◄► سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ان کی ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں' وہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں اکٹھا کرے' تو سعید نے دریافت کیا، کیا اس میں بازار بھی ہو گا۔انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: جب اہلِ جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے' تو وہ اپنے اعمال کی فضیلت کے اعتبار سے اس میں قیام کریں گے پھر دنیا کے دنوں کے حساب سے جمعہ کے دن انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ اپنے پروردگار کی زیارت کریں۔ ان کے سامنے اس کا عرش ظاہر ہو گا۔ وہ ان کے سامنے جنت کے ایک باغ میں تجلی فرمائے گا تو ان لوگوں کے لئے وہاں نور کے منبر رکھے جائیں گے' اور موتی، یاقوت، زمرد، سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے۔ان میں سے سب سے کمتر حیثیت کا مالک، ویسے ان میں کوئی کمتر نہیں ہو گا، مشک اور کافور کے ٹیلوں پر ہو گا۔انہیں یہ محسوس نہیں ہو گا کہ کرسی پر بیٹھا ہوا شخص محفل میں بیٹھنے کے اعتبار سے ان سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔ کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں یا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسی طرح تمہیں اپنے پروردگار کی زیارت کرنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی اور اس محفل میں موجود ہر شخص براہ راست اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ کرے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک شخص سے یہ فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! کیا تمہیں یاد ہے؟ تم نے فلاں' فلاں دن یہ بات کہی تھی تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں کی ہوئی کوئی غلطی یاد کروائے گا' تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! کیا' تو نے میری مغفرت نہیں کر دی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں! میری مغفرت کی وسعت کی وجہ سے تم اس مقام تک پہنچے ہو۔ اس دوران ان لوگوں کو ایک بادل ڈھانپ لے گا' اور ان پر ایسی خوشبو کی بارش ہو گی جو انہوں نے کبھی نہیں سونگھی ہو گی' تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: اٹھو اور میرے انعامات کی طرف جاؤ! جو میں نے تمہارے لئے رکھے ہیں۔ ان میں سے جو تم چاہو اسے حاصل کر لو پھر وہ لوگ اس بازار کی طرف جائیں گے جسے فرشتوں نے گھیرا ہوا ہو گا۔ اس میں وہ چیزیں موجود ہوں گی جنہیں کسی آنکھ نے کبھی دیکھا نہیں ہو گا' اور کسی کان نے ان کے بارے میں کچھ سنا نہیں ہو گا' اور کسی کے ذہن میں ان کا خیال بھی نہیں آیا ہو گا۔ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) ہم جس چیز کی خواہش کریں گے وہ ہمیں دے دی جائے گی۔ وہاں خرید و فروخت نہیں ہو گی' پھر اہلِ جنت ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اعلیٰ مرتبے والا جنتی اپنے سے کم مرتبے والے جنتی سے ملاقات کرے گا۔ ویسے ان میں کوئی بھی کم حیثیت کا مالک نہیں ہو گا' تو اسے اس کا لباس پسند آ جائے گا۔ ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی ہو گی کہ اس کے اپنے جسم پر اس سے بہتر لباس ظاہر ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہے: جنت میں کوئی بھی شخص کسی بھی غم کا شکار نہیں ہو گا۔ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) پھر ہم وہاں سے اپنے گھر روانہ ہوں گے' جب ہم اپنی بیویوں کے سامنے آئیں گے' تو وہ یہ کہیں گی: آپ کو خوش آمدید ہو۔ آپ تو پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو کر لوٹے

ہیں۔تو ہم یہ جواب دیں گے' ہم زبردست پروردگار کی بارگاہ میں سے آرہے ہیں' تو ہم اس بات کے حقدار تھے کہ اس کیفیت میں واپس آئیں' جس میں اب آئے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

سوید بن عمرو نے اوزاعی کے حوالے سے اس حدیث کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

2473 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَا فِيْهَا شِرَاءٌ وَّلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں کوئی خرید وفروخت نہیں ہوگی البتہ اس میں کچھ مردوں اور عورتوں کی تصاویر ہوں گی جب کوئی شخص کسی تصویر کو پسند کرے گا' تو وہ اسی کی طرح ہو جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

باب 16: باری تعالیٰ کا دیدار

2474 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ (فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2473۔ اخرجه عبد الله بن احمد فی (زوائد المسند) (۱/۱۰۶) من طریق النعمان بن سعد، فذکره۔

2474۔ اخرجه البخاری (۲/۴۰): کتاب مواقیت الصلاة: باب: فضل صلاة العصر، حدیث (۵۵۴) واطرافه فی: (۵۷۳، ۴۸۵۱، ۷۴۳۴، ۷۴۳۵، ۷۴۳۶)، ومسلم (۲/۵۶۹ ۔ الابی): کتاب المساجد مواضع الصلاة: باب: فضل صلاتی الصبح و العصر، حدیث (۲۱۱، ۶۳۳/۲۱۲)، و ابوداؤد (۴/۲۳۳): کتاب السنة: باب: فی الرویة، حدیث (۴۷۲۹)، و ابن ماجه (۱/۶۳): المقدمة: باب: فیما انکرت الجهمیة، حدیث (۱۷۷)، و احمد (۴/۳۶۰، ۳۶۲، ۳۶۴)، و الحمیدی (۲/۳۴۲)، حدیث (۷۷۹)، و ابن خزیمة (۱/۱۶۴)، حدیث (۳۱۷) من طریق قیس بن ابی حازم، فذکره۔

◆◆ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا تو ارشاد فرمایا عنقریب تمہیں تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا تم اس کی اسی طرح زیارت کرو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت نہیں ہو رہی اگر تم سے ہو سکے تو سورج نکلنے سے پہلے والی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز کے بارے میں مغلوب نہ ہونا (یعنی اسے قضاء نہ کرنا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

"اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ تسبیح بیان کرو سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2475 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِهٖ (لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ) قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَيَنْكَشِفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا اَسْنَدَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَرَفَعَهُ وَرَوٰى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَوْلَهٗ

◆◆ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے۔

"ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اچھائی کی، اچھائی ہوگی اور مزید (بہتری) ہوگی"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب اہلِ جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا: تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک وعدہ ہے۔ اہلِ جنت یہ کہیں گے: کیا اس نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کر دیا اور ہمیں جہنم سے نجات نہیں دیدی اور جنت میں داخل نہیں کر دیا تو وہ جواب دیں گے جی ہاں! پھر حجاب ہٹایا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم! اس کے دیدار سے زیادہ اور کوئی چیز اہلِ جنت کے نزدیک محبوب نہیں ہوگی۔

اس حدیث کی سند کو حماد بن سلمہ نے بیان کیا ہے اور اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

جبکہ سلیمان بن مغیرہ نے اس روایت کو ثابت بنانی کے حوالے سے، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

2475۔ اخرجه مسلم (١/٥٥٤، ٥٥٥ ۔ الابی): كتاب الايمان: باب: اثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه و تعالىٰ، حديث (٢٩٧، ٢٩٨/١٨١)، و ابن ماجه (١/٦٧): المقدمة: باب: فيما انكرت الجهمية، حديث (١٨٧)، و احمد (٤/٣٣٢، ٣٣٣)، (٦/١٥)، من طريق حماد بن سلمة عن ثابت البناني، عن عبد الرحمن بن ابي ليلى، فذكره.

بَابُ مِنْهُ

باب 17: بلاعنوان

2476 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِي شَبَابَةُ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَّمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَّاَكْرَمَهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ)

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا وَّرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبْجَرَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَّرَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قدرومنزلت کے اعتبار سے جنت میں سب سے کمتر حیثیت کا مالک وہ شخص ہوگا' جو ایک ہزار برس کی مسافت تک اپنے باغات، بیویوں، نعمتوں، خدمت گاروں اور تختوں کو دیکھ سکے گا' اوران (اہلِ جنت) میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہوگا' جو صبح شام اس کی زیارت کرے گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اس دن کچھ چہرے بارونق ہوں گے جو اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے''

یہ روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔ یہ اسرائیل کے حوالے سے ثویر کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

عبدالملک نے اس کو ثویر کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

عبیداللہ اشجعی نے اسے سفیان کے حوالے سے ثویر کے حوالے سے، مجاہد کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، ان کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

یہ روایت ابوکریب محمد بن علاء نے عبیداللہ اشجعی کے حوالے سے، سفیان کے حوالے سے، ثویر کے حوالے سے، مجاہد کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کی ہے اور اس کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2477 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ نُوْحٍ الْحِمَّانِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

2476۔ اخرجه احمد (۲/۱۳، ٦٤)، و عبد بن حميد (۲٦٠)، حديث (۸۱۹)، من طريق ثوير بن ابی فاختة، فذكره

متن حدیث: اَتُضَامُوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتُضَامُوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُوْنَ فِیْ رُؤْيَتِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَهٰكَذَا رَوٰى يَحْيٰى بْنُ عِيْسٰى الرَّمْلِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ ابْنِ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّحَدِيْثُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوَاهُ سُهَيْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِثْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حکم حدیث: وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم لوگوں کو چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے یا تمہیں سورج دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم اپنے پروردگار کی اسی طرح زیارت کرو گے' جیسے تم چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو' اور تمہیں اسے دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

یحییٰ بن عیسیٰ رملی اور دیگر راویوں نے اسے اسی طرح اعمش کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن ادریس نے اسے اعمش کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ابن ادریس کا اعمش کے حوالے سے روایت کرنا محفوظ نہیں ہے۔

ابوصالح کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنا زیادہ مستند ہے۔

سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

یہی روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے' جو دیگر سند کے حوالے سے نقل کی

2477- اخرجه مسلم (٩/٤٣٧ - الابی): كتاب الزهد الرقائق: باب: صفة الجنة و النار ، حديث (١٦/٢٩٦٨)، و ابوداؤد (٤/٢٣٣): كتاب السنة: باب : في الروية، حديث (٤٧٣٠)، و ابن ماجه (١/٦٣): المقدمة: باب: فيما انكرت الجهمية ، حديث (١٧٨) واحمد (٢/٣٨٩، ٤٩٢) و الحميدي (٢/٤٩٦)، حديث (١١٧٨) من طريق ابوصالح، فذكره.

گئی ہے اور وہ اسی روایت کی مانند ہے اور یہ روایت بھی مستند ہے۔

2478 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا لَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا اَىُّ شَىْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِىْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄◄ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اہلِ جنت سے فرمائے گا: اے اہلِ جنت! وہ جواب دیں گے' ہم حاضر ہیں۔ ہمارے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو گئے ہو؟ وہ جواب دیں گے' ہم راضی کیوں نہ ہوں' جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے' جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں کیا' تو وہ فرمائے گا: میں تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والی چیز عطا کرنے لگا ہوں۔ وہ عرض کریں گے۔ اس سے زیادہ فضیلت والی چیز اور کیا ہو سکتی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہارے لئے اپنی رضامندی حلال کر دی ہے۔ اب میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِىْ تَرَائِىْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِى الْغُرَفِ

باب 18: اہلِ جنت کا اپنے کمروں میں سے ایک دوسرے کو دیکھنا

2479 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ فِى الْغُرْفَةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الشَّرْقِيَّ اَوِ الْكَوْكَبَ الْغَرْبِيَّ الْغَارِبَ فِى الْاُفُقِ وَالطَّالِعَ فِىْ تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ النَّبِيُّوْنَ قَالَ بَلٰى وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ وَاَقْوَامٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄◄ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ اہلِ جنت اپنے کمروں میں سے ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ اسی طرح جیسے لوگ مشرق یا مغرب میں نکلنے والے ستارے کو دیکھتے ہیں جو افق میں ڈوب جاتا ہے یا طلوع ہوتا ہے۔

2477- اخرجه البخاري (۱۱/۴۲۳): كتاب الرقاق: باب : صفة الجنة والنار، حديث(۶۵۴۹)، وطرفه في: (۷۵۱۸)، و مسلم (۴/۲۱۷۶): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: احلال الرضوان على اهل الجنة، فلا يسخط عليهم ابداً، حديث(۹/۲۸۲۹)، و احمد (۳/۸۸) من طريق مالك بن انس ك، عن زيد بن اسلم ، عن عطاء بن يسار، فذكره.

2479- اخرجه احمد (۲/۳۳۵، ۳۳۹) من طريق فليح بن سليمان ، عن هلال بن علي ، عن عطاء بن يسار، فذكره.

ایسا ان کے درجات میں باہمی فرق کی وجہ سے ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ لوگ انبیاء ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اور ان کے علاوہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جنہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی خُلُوْدِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

باب 19: اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کا (جنت اور جہنم میں) ہمیشہ رہنا

2480 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِىْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اَلَا يَتْبَعُ كُلُّ اِنْسَانٍ مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهُ فَيُمَثَّلُ لِصَاحِبِ الصَّلِيْبِ صَلِيْبُهُ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِيْرِ تَصَاوِيْرُهُ وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُهُ فَيَتْبَعُوْنَ مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ وَيَبْقَى الْمُسْلِمُوْنَ فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اَلَا تَتَّبِعُوْنَ النَّاسَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ اللّٰهُ رَبُّنَا هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى نَرٰى رَبَّنَا وَهُوَ يَاْمُرُهُمْ وَيُثَبِّتُهُمْ ثُمَّ يَتَوَارٰى ثُمَّ يَطَّلِعُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَتَّبِعُوْنَ النَّاسَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ اللّٰهُ رَبُّنَا وَهٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى نَرٰى رَبَّنَا وَهُوَ يَاْمُرُهُمْ وَيُثَبِّتُهُمْ قَالُوْا وَهَلْ نَرَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّكُمْ لَا تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهِ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ يَتَوَارٰى ثُمَّ يَطَّلِعُ فَيُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّبِعُوْنِىْ فَيَقُوْمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَيُوْضَعُ الصِّرَاطُ فَيَمُرُّوْنَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِيَادِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ وَقَوْلُهُمْ عَلَيْهِ سَلِّمْ سَلِّمْ وَيَبْقٰى اَهْلُ النَّارِ فَيُطْرَحُ مِنْهُمْ فِيْهَا فَوْجٌ ثُمَّ يُقَالُ هَلِ امْتَلَاْتِ فَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ثُمَّ يُطْرَحُ فِيْهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَاْتِ فَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى اِذَا اُوْعِبُوْا فِيْهَا وَضَعَ الرَّحْمٰنُ قَدَمَهُ فِيْهَا وَاَزْوٰى بَعْضَهَا اِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ قَطْ قَالَتْ قَطْ قَطْ فَاِذَا اَدْخَلَ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ قَالَ اُتِىَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَيُوْقَفُ عَلَى السُّوْرِ بَيْنَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُوْنَ خَائِفِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ يَرْجُوْنَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِىْ وُكِّلَ بِنَا فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى السُّوْرِ الَّذِىْ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَّا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَّا مَوْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٌ كَثِيْرَةٌ مِثْلُ هٰذَا مَا يُذْكَرُ فِيْهِ اَمْرُ

2480۔ اخرجه احمد (۳٦٨/۲) من طريق العلاء بن عبد الرحمن، عن ابيه، فذكره۔

الرُّؤْيَةِ اَنَّ النَّاسَ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ وَذِكْرُ الْقَدَمِ وَمَا اَشْبَهَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ وَالْمَذْهَبُ فِيْ هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الْاَئِمَّةِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ وَوَكِيْعٍ وَّغَيْرِهِمْ اَنَّهُمْ رَوَوْا هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ ثُمَّ قَالُوْا تُرْوٰى هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ وَنُؤْمِنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ وَهٰذَا الَّذِيْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْحَدِيْثِ اَنْ تُرْوٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ كَمَا جَآءَتْ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا تُفَسَّرُ وَلَا تُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ وَهٰذَا اَمْرُ اَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِيْ اخْتَارُوْهُ وَذَهَبُوْا اِلَيْهِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ فِي الْحَدِيْثِ فَيُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهٗ يَعْنِيْ يَتَجَلّٰى لَهُمْ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا۔ پھر تمام جہانوں کا پروردگار ان سے مخاطب ہوگا' اور فرمائے گا: ہر شخص اس کے پیچھے کیوں نہیں چلا جاتا؟ جس کی وہ عبادت کرتا تھا تو صلیب کے ماننے والوں کے لئے صلیب ایک وجود کی شکل میں آئے گی۔ تصویروں کی عبادت کرنے والوں کے لئے ان کی تصویریں وجود ہو جائیں گی۔ آگ کی عبادت کرنے والوں کے لئے آگ کو شکل دیدی جائے گی' تو لوگ ان کے پیچھے چل پڑیں گے' جن کی وہ عبادت کرتے تھے اور صرف مسلمان باقی رہ جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ انہیں مخاطب کرے گا' اور فرمائے گا: تم لوگوں کے پیچھے کیوں نہیں گئے؟ وہ جواب دیں گے' ہم تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ ہم تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا پروردگار ہے ہم یہیں پر ٹھہرے رہیں گے' جب تک ہم اپنے پروردگار کی زیارت نہیں کر لیتے (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دراصل لوگوں کو ہدایت کر رہے تھے اور انہیں ثابت قدمی کی ترغیب دے رہے تھے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے' تو انہوں نے عرض کی: نہیں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' تو اس وقت اس کے دیدار میں بھی تمہیں کوئی دقت نہیں ہوگی پھر وہ حجاب کے پیچھے چلا جائے گا۔ پھر وہ نمودار ہوگا' اور اپنی ذات کی انہیں پہچان کروائے گا' اور فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں تم میرے پیچھے آؤ! تو مسلمان اٹھ کھڑے ہوں گے۔ پھر پل صراط کو رکھا جائے گا' تو لوگ اس پر عمدہ گھوڑوں کی طرح (تیزی سے) گزریں گے۔ کچھ لوگ عمدہ اونٹوں کی طرح گزریں گے' اور وہ اس وقت یہ کہہ رہے ہوں گے۔ (اے اللہ تعالیٰ) تو سلامت رکھنا تو سلامت رکھنا پھر اہلِ جہنم باقی رہ جائیں گے' اور انہیں' اس میں گروہ کی شکل میں ڈال دیا جائے گا' تو (جہنم سے) پوچھا جائے گا' کیا تم بھر گئی ہو؟ تو وہ دریافت کرے گی: کیا اور لوگ ہیں؟ پھر ان میں ایک گروہ کو ڈالا جائے گا' تو اس سے پوچھا جائے گا: کیا تم بھر گئی ہو؟ تو وہ دریافت کرے گی: کیا اور لوگ ہیں؟ یہاں تک کہ جب سب لوگوں کو اس میں ڈال دیا جائے گا' تو رحمٰن اپنا قدم اس میں رکھ دے گا' تو اس کا ایک حصہ دوسرے میں داخل ہوگا (یعنی وہ سمٹ جائے گی) تو رحمٰن فرمائے گا: اتنا کافی ہے؟ تو وہ جواب دے گی اتنا کافی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کو جنت میں داخل کر دے گا' اور اہلِ جہنم کو جہنم میں داخل کر دے گا' تو موت کو کھینچ کر لایا جائے گا' اور اسے اس دیوار پر رکھ دیا جائے گا' جو اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کے درمیان ہوگی پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! تو وہ لوگ خوف کے عالم میں جھانکیں گے۔ پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جہنم! تو وہ خوش ہو کر جھانکیں گے۔ اس امید پر کہ شاید ان کی شفاعت کر دی گئی ہے' تو اہلِ جنت اور اہلِ جہنم سے یہ کہا جائے گا؟ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ جواب دیں

گے: یہ وہی ہے ہم اسے جانتے ہیں یہ موت ہے جو ہم پر مسلط کی گئی تھی پھر اسے لٹایا جائے گا اور اس دیوار پر ذبح کر دیا جائے گا اور پھر یہ کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! اب تم ہمیشہ اس (جنت) میں رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور اہلِ جہنم! تم ہمیشہ اس (جہنم) میں رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں اسی طرح کی کئی روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں: جن میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا ذکر کیا گیا ہے: لوگ اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے اور ان میں پروردگار کے لئے پاؤں اور اس کی مانند دیگر چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس بارے میں اہلِ علم آئمہ کے نزدیک مذہب یہ ہے، ان آئمہ میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، سفیان بن عیینہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، وکیع اور دیگر حضرات شامل ہیں: یہ حضرات اس طرح کی روایات کو نقل کر دیتے ہیں اور یہ بیان کرتے ہیں: یہ چیز احادیث میں روایت کی گئی ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی کیفیت کیا ہوگی؟

علم حدیث کے ماہرین نے اسی مؤقف کو اختیار کیا ہے: وہ اس طرح کی روایات کو نقل کر دیتے ہیں جس طرح منقول ہیں اور وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن اس کی وضاحت نہیں کرتے اور اس بارے میں وہم کا شکار نہیں ہوتے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کیسے ہو گا؟

اہلِ علم نے اسے اختیار کیا ہے ان کا یہ معاملہ ہے اور انہوں نے اسی بات کو اختیار کیا ہے۔

حدیث کے یہ الفاظ کہ وہ اپنی پہچان انہیں کروائے گا اس سے مراد یہ ہے: وہ ان کے سامنے تجلی کرے گا۔

2481 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ يَّرْفَعُهُ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اُتِىَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْاَمْلَحِ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ اَهْلُ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن موت کو سیاہ و سفید رنگت کے دنبے کی شکل میں لا کر جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا اور اس وقت وہ لوگ اسے دیکھ رہے ہوں گے۔

اگر کسی نے خوشی کی وجہ سے مرنا ہوتا تو اہلِ جنت (خوشی سے) مر جاتے اور اگر کسی نے غم کی وجہ سے مرنا ہوتا تو اہلِ جہنم (اس وقت غم سے مر جاتے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2481- تفرد به الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۴۲۳۰)، ذکرہ صاحب (کنز العمال) (۵۱۵/۱۴)، حدیث (۳۹۴۵۲) و عزاہ للترمذی

بَابُ مَا جَآءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

باب 20: جنت کو (دنیاوی) تکالیف کے سائے میں رکھا گیا ہے اور جہنم کو (دنیاوی) نفسانی خواہشات کے سائے میں رکھا گیا ہے۔

2482 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ وَّثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنت کو (دنیا میں) تکالیف کے سائے میں رکھا گیا ہے اور جہنم کو (دنیا میں) نفسانی خواہشات کے سائے میں رکھا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن غریب صحیح" ہے۔

2483 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِيْلَ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَجَائَهَا وَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِىَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَى النَّارِ فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَاِذَا هِىَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کر لیا' تو اس نے حضرت جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: اس کا جائزہ لو اور ان چیزوں کا جائزہ لو! جو میں نے اہلِ جنت کے

2482۔ اخرجه مسلم (٢١٧٤/٤): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها، حديث (٢٨٢٢/١)، و احمد (١٥٣/٣، ٢٥٤، ٢٨٤)، و الدارمي (٣٣٩/٢): كتاب الرقاق: باب: حفت الجنة بالمكاره ، و عبد بن حميد (٣٩١)، حديث (١٣١١)، من طريق حماد بن سلمة ، عن ثابت، فذكره.

2483۔ اخرجه النسائي (٣/٧): كتاب الايمان و النذور: باب: الحلف بعزة الله تعالىٰ، حديث (٣٧٦٣) من طريق عبدة بن سليمان، عن محمد بن عمرو.

لئے اس میں تیار کی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: حضرت جبریل! جنت میں آئے۔ اس کا جائزہ لیا اور ان چیزوں کا جائزہ لیا جو اللہ تعالیٰ نے اہلِ جنت کے لئے اس میں تیار کی ہیں' جب وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آئے تو انہوں نے عرض کی: تیری عزت کی قسم! اس کے بارے میں جو شخص بھی سنے گا وہ اس میں ضرور داخل ہوگا' تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اسے مصائب کے ذریعے گھیر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم واپس اس کی طرف جاؤ اور اس کا جائزہ لو جو اس میں' میں نے اہلِ جنت کے لئے تیار کیا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام دوبارہ اس کی طرف گئے' تو اسے مصائب کے ذریعے گھیر دیا گیا تھا۔ وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آئے اور عرض کی: تیری عزت کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ہے: اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جہنم کی طرف جاؤ اور اس کا جائزہ لو اور اہلِ جہنم کے لئے اس میں، میں نے جو کچھ تیار کیا ہے اس کو دیکھو (حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر دیکھا تو) اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار تھا۔ حضرت جبریل علیہ السلام واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آئے اور عرض کی: تیری عزت کی قسم! اس کے بارے میں جو شخص بھی سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا (یعنی ان سے بچنے کی کوشش کرے گا) تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اسے نفسانی خواہشات کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم دوبارہ اس کی طرف جاؤ! وہ دوبارہ اس کی طرف گئے۔ (اور واپس آ کر عرض کی) تیری عزت کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ہے: اب اس سے کوئی نہیں بچے گا۔ ہر شخص اس میں داخل ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ احْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب 21: جنت اور جہنم کا مکالمہ

2484 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَدْخُلُنِی الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ وَقَالَتِ النَّارُ يَدْخُلُنِی الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ فَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِیْ اَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت اور جہنم کے درمیان مکالمہ ہوا تو جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور غریب لوگ داخل ہوں گے۔ جہنم نے کہا: میرے اندر ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو میں تمہارے ذریعے جس سے چاہوں گا انتقام لوں گا' اور اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو میں تمہارے ذریعے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2484۔ تفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۱۵۰۶۳)، من طریق ابوسلمة، و اخرجه مسلم (۲۱۸۶/٤، ۲۱۸۷) بروایة عن الاعرج عن ابی هریرة، و محمد بن سیرین عن ابی هریرة، حدیث (۲۸٤٦)، و احمد (۲۷٦/۲) من طریق ابن سیرین عن ابی هریرة

بَابُ مَا جَآءَ مَا لِاَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

باب 22: سب سے کم تر حیثیت کے مالک جنتی کو جو کرامت حاصل ہوگی

2485 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِىْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَّتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں سب سے کمتر حیثیت کا مالک وہ شخص ہوگا جس کے اسی ہزار خادم ہوں گے۔ اور 72 بیویاں ہوں گی۔ اس شخص کے لئے موتیوں، یاقوت اور زمرد سے بنا ہوا بڑا خیمہ نصب کیا جائے گا' جو اتنا بڑا ہوگا جتنا جابیہ اور صنعاء کے درمیان فاصلہ ہے۔

2486 وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ اَبْنَاءَ ثَلَاثِيْنَ فِى الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا وَّكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ

حدیثِ دیگر: وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيجَانَ اِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِّنْهَا لَتُضِىْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ

◆◆ اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے' کم عمر یا زیادہ عمر کا جو بھی جنتی فوت ہوگا جنت میں اس کی عمر تیس سال کر دی جائے گی اور وہ کبھی اس سے زیادہ نہیں ہوگی۔

اسی طرح اہلِ جہنم کے ساتھ ہوگا۔

اس سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے: ان (اہلِ جنت کے سروں) پر تاج ہوں گے' جن کا سب سے کمتر موتی بھی مشرق اور مغرب کے درمیان ساری جگہ کو روشن کر سکے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف رشدین کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

2487 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِى الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِى الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِىْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِىْ

2485۔ اخرجه احمد (۳/۷۵) من طريق دراج، عن ابى الهيثم، فذكره

2487۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۴۵۲): كتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حديث (۴۳۳۸)، و احمد (۳/۹، ۸۰)، و الدارمى (۲/۳۳۷): كتاب الرقاق: باب: ولد اهل الجنة، و عبد بن حميد (۲۹۲) حديث (۹۳۹) من طريق ابو الصديق، فذكره

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ فِى الْجَنَّةِ جِمَاعٌ وَّلَا يَكُوْنُ وَلَدٌ هٰكَذَا رُوِىَ عَنْ طَاوُسٍ وَّمُجَاهِدٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فِىْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ الْوَلَدَ فِى الْجَنَّةِ كَانَ فِىْ سَاعَةٍ وَّاحِدَةٍ كَمَا يَشْتَهِىْ وَلٰكِنْ لَّا يَشْتَهِىْ

حدیث دیگر: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِيْهَا وَلَدٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ اسْمُهٗ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ اَيْضًا

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ مؤمن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا' تو اس بچے کا حمل، اس کی پیدائش اور اس کا بڑا ہونا اسی ایک گھڑی میں ہوگا جیسے وہ جنتی خواہش کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے جنت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: اس میں صحبت کرنا ہوگا' لیکن اولاد نہیں ہوگی۔

یہ روایت طاؤس، مجاہد' ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ' اسحاق بن ابراہیم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو اس حدیث کے بارے میں ہے: جب بندہ مؤمن جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا' تو وہ اسی گھڑی میں ہو جائے گی۔ جیسے اس نے خواہش کی تھی' لیکن وہ خواہش نہیں کرے گا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابوزرین عقیلی کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اہلِ جنت کی جنت میں اولاد نہیں ہوگی''

ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور ایک قول کے مطابق بکر بن قیس ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَلَامِ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

باب 23: ''حور عین'' کی گفتگو

2488 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ فِى الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِّلْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرَفِّعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَّمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا قَالَ يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْؤُسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں ''حورعین'' اکٹھی ہوتی ہیں۔ وہ بلند آواز میں گفتگو کرتی ہیں مخلوق نے ایسی آواز نہیں سنی ہوگی۔ وہ یہ کہتی ہیں: ہم ہمیشہ زندہ رہنے والی ہیں۔ ہم فنا نہیں ہوں گی ہم ناز و نعمت والی ہیں اور ہم کبھی محتاج نہیں ہوں گی۔ ہم راضی رہنے والی ہیں ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی۔ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے' جو ہمیں ملے گا' اور ہم اسے ملیں گی۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

2489 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (فَهُمْ فِىْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ) قَالَ السَّمَّاعُ وَمَعْنَى السَّمَّاعِ مِثْلَ مَا وَرَدَ فِى الْحَدِيْثِ

حدیثِ دیگر: اَنَّ الْحُوْرَ الْعِيْنَ يُرَفِّعْنَ بِاَصْوَاتِهِنَّ

◆◆ یحییٰ بن ابوکثیر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں: ''وہ (جنت کے) باغ میں خوش وخرم ہوں گے''۔ کہتے ہیں: یعنی وہ (باتیں سن کر) خوش وخرم ہوں گے۔ (خوش کرنے والی باتیں سننے) کی مثال وہ ہے جو ایک حدیث میں مذکور ہے۔

''حورعین بلند آواز میں یہ بات کہتی ہیں۔''

2490 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَجُلٌ يُّنَادِىْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّرَجُلٌ يَّؤُمُّ قَوْمًا وَّهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَعَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

توضیح راوی: وَاَبُو الْيَقْظَانِ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّيُقَالُ ابْنُ قَيْسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔ (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ قیامت کے دن (نور کے ٹیلوں پر ہوں گے)، پہلے والے اور بعد والے لوگ ان پر رشک کریں گے۔ ایک وہ شخص جو روزانہ پانچ وقت اذان دیتا ہو' دوسرا وہ شخص جو لوگوں کو نماز پڑھاتا ہو اور وہ لوگ اس سے خوش ہوں اور ایک وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرتا ہو اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرتا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابویقظان نامی راوی کا نام عثمان بن عمیر ہے اور ایک قول کے مطابق عثمان بن قیس ہے۔

2491 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَّرْفَعُهٗ قَالَ

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ يُّحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

اختلافِ سند: وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى شُعْبَةُ وَغَيْرُهٗ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں۔(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) تین لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے۔ایک وہ شخص جو رات کے وقت قیام کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے ایک وہ شخص جو دائیں ہاتھ کے ذریعے خفیہ طور پر صدقہ دیتا ہے۔(راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں) کہ بائیں ہاتھ سے اسے مخفی رکھتا ہے۔

اور ایک وہ شخص جو کسی جنگ میں شریک ہوتا ہے اور اس کے ساتھی پسپا ہو جاتے ہیں لیکن وہ دشمن کے مدمقابل رہتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے اور محفوظ نہیں ہے۔

صحیح روایت وہ ہے جسے شعبہ اور دیگر راویوں نے منصور کے حوالے سے ربعی کے حوالے سے، زید کے حوالے سے، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ابوبکر بن عیاش نامی راوی غلطیاں بہت کرتے ہیں۔

2492 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ خِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ يَرْفَعُهٗ اِلٰى اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَّا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِیْ اَعْطَاهُ ۔ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُ وْسَهُمْ قَامَ رَجُلٌ يَتَمَلَّقُنِیْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِیْ ' وَرَجُلٌ كَانَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا ' فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ ' وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ : اَلشَّيْخُ الزَّانِیْ ' وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ ' وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ ۔

2491۔ اخرجه النسائی (۲۰۷/۳): كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: فضل صلاة الليل في السفر، حديث (۱٦۱۵)، (۸٤/۵): كتاب الزكاة: باب: ثواب من يعطى، حديث (۲۵۷۰)، و احمد (۱۵۳/۵)، و ابن خزيمة (۱۰٤/٤)، حديث (۲٤۵٦)، (۱۵۰/٤)، حديث (۲۵٦٤)، من طريق سفيان، عن منصور، عن ربعی بن حراش عن ابی ذر ، فذكره ليس فيه (زيد بن ظبيان).

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ .

قَالَ اَبُوْعِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

وَهٰكَذَا رَوٰى شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَ هٰذَا . وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ .

◆◆ حضرت ابوذرغفاری نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ تین لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے' تو ایک وہ شخص ہے' جو کچھ لوگوں کے پاس آئے اور ان سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کچھ مانگے۔ ان لوگوں سے' ان کے ساتھ اپنی کسی رشتہ داری کی وجہ سے سوال نہ کرے' اور لوگ اسے انکار کردیں اور پھر ان لوگوں میں سے ایک شخص الگ سے جاکر خفیہ طور پر اس مانگنے والے کو کچھ دیدے۔ اس عطیے کو اللہ تعالیٰ اور جس شخص کو دیا گیا ہے' کے علاوہ اور کوئی نہ جانتا ہو (دوسرا شخص وہ ہے) کہ کچھ لوگ رات کے وقت سفر کررہے ہوں' جب نیند ان کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ پیاری ہوجائے اور وہ سر رکھ کر سو جائیں (تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اس وقت وہ شخص کھڑا ہو کر میری بارگاہ میں گڑگڑائے اور میری آیات کی تلاوت کرے (اور تیسرا وہ شخص) جو کسی جنگ میں شریک ہو' اور دشمن کے سامنے آئے تو دوسرے لوگ پسپا ہوجائیں لیکن وہ سینہ سپر رہے' یہاں تک کہ اسے قتل کردیا جائے یا وہ فتح یاب ہو (جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو ان میں سے ایک بوڑھا زانی ایک متکبر فقیر اور ایک ظلم کرنے والا خوشحال شخص (یعنی حکمران) ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

شیبان نے منصور سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

یہ ابوبکر بن عیاش کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2493/1 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يُوْشِكُ الْفُرَاتُ يَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب دریائے فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا' تو جو شخص وہاں موجود ہو' وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2493/2 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ

2493/1۔ اخرجه البخاري (۱۳/ ۸۴): كتاب الفتن: باب: خروج النار حديث (۷۱۱۹)، و مسلم (۲۲۱۹/۴، ۲۲۲۰): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب، حديث (۲۸۹۴/۳۱/۳۰)، و ابوداؤد (۱۱۵/۴): كتاب الملاحم: باب: حسر الفرات عن كنز، حديث (۴۳۱۳) من طريق عبيد الله بن عمر، عن حبيب بن عبد الرحمن، عن جده حفص بن عاصم، فذكره.

الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

اختلافِ روایت: اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں "سونے کا پہاڑ نمودار ہوگا"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ

باب 24: جنت کی نہروں کا تذکرہ

2494 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِى الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَآءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَحَكِيْمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هُوَ وَالِدُ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ وَّالْجُرَيْرِيُّ يُكْنٰى اَبَا مَسْعُوْدٍ وَّاسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ

◆◆ حکیم بن معاویہ اپنے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنت میں پانی کا ایک سمندر ہے۔ شہد کا ایک سمندر ہے، دودھ کا ایک سمندر ہے اور مشروبات کا ایک سمندر ہے اور ان میں سے نہریں نکلتی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حکیم بن معاویہ نامی راوی بہز نامی راوی کے والد ہیں۔

جریری کی کنیت ابومسعود ہے اور ان کا نام سعید بن ایاس ہے۔

2495 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

2493/2۔ اخرجه البخارى (۸٤/۱۳): كتاب الفتن: باب: خروج النار ، حديث (۷۱۱۹)، و مسلم (۲۲۱۹/٤): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات، حديث (۲۸۹٤/۲۹)، و ابوداؤد (۱۱٥/٤): كتاب الملاحم: باب: حسر الفرات عن كنز، حديث (٤۳۱٤) من طريق ابوالزناد، عن عبد الرحمن الاعرج ، فذكره۔

2494۔ اخرجه احمد (٥/٥)، و الدارمى (۳۳۷/۲): كتاب الرقاق: باب: انهار الجنة، و عبد بن حميد (۱٥٥)، حديث (٤۱۰) من طريق الجريرى، عن حكيم من معاوية القشيرى، فذكره۔

2495۔ اخرجه النسائى (۲۷۹/۸): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من حر النار، حديث (٥٥۲۱)، و ابن ماكه (۱٤٥۳/۲): كتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حديث (٤۳٤۰)، و احمد (۱۱۷/۳، ۱٤۱، ۱٥٥، ۲۰۸، ۲٦۲) من طريق بريد بن ابى مريم ، فذكره۔

متن حدیث: مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ

اسنادِ دیگر: قَالَ هٰكَذَا رَوٰى يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَوْقُوْفًا اَيْضًا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت یہ کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے اور جو شخص جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو جہنم یہ کہتی ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے نجات عطا کر۔

اس روایت کو یونس نے ابواسحاق کے حوالے سے برید بن ابومریم کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ابواسحاق کے حوالے سے، برید بن ابومریم کے حوالے سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر منقول ہے۔

كِتَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جہنم کی صفات کے بارے میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ النَّارِ

باب 1: جہنم کا تذکرہ

2496 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا

اختلافِ سند: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالثَّوْرِيُّ لَا يَرْفَعُهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے: جب جہنم کو لایا جائے گا' تو اس کے ہمراہ ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر ایک لگام کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

عبداللہ اور ثوری نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت "مرفوع" نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور یہ بھی "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کی گئی۔

2497 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: تَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَّنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَّبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

2496۔ اخرجه مسلم (٤/ ٢١٨٤): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: في شدة حر نار جهنم، و بعد قعرها، حديث (٢٩ / ٢٨٤٢) من طريق العلاء بن خالد الكاهلي، عن شقيق بن سلمة، فذكره.

2497۔ اخرجه احمد (٢/ ٣٣٦) من طريق عبد العزيز، عن سليمان الاعمش، عن ابي صالح، فذكره.

وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا
وَرَوٰى اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن جہنم میں سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جس کے ذریعے وہ دیکھ رہی ہوگی۔ دو کان ہوں گے جس کے ذریعے وہ سن رہی ہوگی اور ایک زبان ہوگی جس کے ذریعے وہ بولے گی اور وہ یہ کہے گی: مجھے تین طرح کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے ہر سرکش ظالم پر اور ہر اس شخص پر جو اللہ تعالیٰ کے ہمراہ کسی اور کی عبادت کرتا ہو اور تصویر بنانے والوں پر۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

باب 2: جہنم کی گہرائی کا تذکرہ

2498 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِیْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا وَّمَا تُفْضِیْ اِلٰى قَرَارِهَا

آثارِ صحابہ: قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدٌ وَّاِنَّ قَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَّاِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: لَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا مِّنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ وَاِنَّمَا قَدِمَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ الْبَصْرَةَ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ وَوُلِدَ الْحَسَنُ لِسَنَتَيْنِ بَقِيَتَا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ

◆◆ حسن (بصری) بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمارے اس منبر پر یعنی بصرہ کے منبر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی: اگر ایک بڑے پتھر کو جہنم کے گڑھے میں ڈال دیا جائے اور وہ اس میں ستر برس تک نیچے گرتا رہے تو پھر بھی اس کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ ذکر کیا کرتے تھے: جہنم کو بکثرت یاد کیا کرو! کیونکہ اس کی گرمی انتہائی شدید ہے اور گہرائی انتہائی زیادہ ہے اور اس کے لوگوں لوہے سے بنے ہوئے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہمارے نزدیک حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع ثابت نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں بصرہ تشریف لائے تھے جبکہ حسن

2498- تفردبه الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (٩٧٥٧). ذكره السيوطي في اجمع الجوامع برقم (٥٦٥٨/١١٧٢)، و صاحب (كنز العمال) (٥٢٠/١٤) برقم (٣٩٤٧١).

بصری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ختم ہونے سے دو سال پہلے ہوئی تھی۔

2499 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يَّتَصَعَّدُ فِيهِ الْكَافِرُ سَبْعِيْنَ خَرِيفًا وَّيَهْوِىْ فِيْهِ كَذٰلِكَ اَبَدًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيعَةَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''صعود'' جہنم کا ایک پہاڑ ہے' جس پر کافر شخص ستر سال تک چڑھتا رہے گا' اور پھر اس سے اتنے ہی عرصے تک گرتا رہے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے' ہم اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر صرف ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ عِظَمِ اَهْلِ النَّارِ

باب 3: اہلِ جہنم کا جسم بڑا ہونا

2500 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِىُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَّاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَّاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ کافر شخص کی کھال 42 گز موٹی ہوگی اور اس کی داڑھ احد پہاڑ کی طرح ہوگی اور اس کے بیٹھنے کی جگہ جہنم میں اتنی ہوگی' جتنا مکہ اور مدینہ کا درمیانی فاصلہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اعمش کے حوالے سے منقول ہونے کے اعتبار سے ''غریب'' ہے۔

2501 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِىْ جَدِّىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ وَّصَالِحٌ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَّفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ

2499۔ اخرجه احمد (۳/۷۵)، و عبد بن حميد (۲۸۹)، حديث (۹۲۴) من طريق دراج ابو السمح، عن ابى الهيثم، فذكره۔

2500۔ تفردبه الترمذى، ينظر (تحفة الاشراف) (۱۲۴۱۱)، و اخرجه الحاكم (۴/۵۹۵) وقال: صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه، وذكره المنذرى فى (الترغيب) (۴/۳۸۳)، حديث (۵۴۱۱) و عزاه لاحمد و ابن حبان بروايات مختلفة۔

2501۔ تفردبه الترمذى، ينظر (تحفة الاشراف) (۱۳۵۰۰)، و اخرجه الحاكم (۴/۵۹۵) من طريق سعيد المقبرى عن ابى هريرة، و ابن حجر فى (المطالب) (۲/۱۱۳) برقم (۱۸۰۲) عن رجل من بنى حنيفة عن ابى هريرة۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّمِثْلُ الرَّبَذَةِ كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَالرَّبَذَةِ وَالْبَيْضَاءُ جَبَلٌ مِثْلُ اُحُدٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن کافر شخص کی داڑھ اُحد پہاڑ کی طرح ہوگی اور اس کی ران بیضاء پہاڑ کی طرح ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کے فاصلے جتنی ہوگی' جتنا ربذہ تک فاصلہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ربذہ کی طرح' یعنی جتنا مدینہ منورہ اور ربذہ کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔

اُحد پہاڑ کی طرح "البیضاء" ایک پہاڑ ہے۔

2502 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ هُوَ الْاَشْجَعِىُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ

◆◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کافر شخص کی داڑھ احد پہاڑ کی مانند ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

ابوحازم نامی راوی اشجعی ہے ان کا نام سلمان مولیٰ غزہ اشجعیہ ہے۔

2503 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِى الْمُخَارِقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَالْفَضْلُ بْنُ يَزِيْدَ هُوَ كُوْفِىٌّ قَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ وَاَبُو الْمُخَارِقِ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کافر شخص اپنی زبان کو ایک یا دو فرسخ تک باہر نکال دے گا' اور لوگ اسے اپنے پاؤں کے نیچے روندیں گے۔

2502ـ اخرجه مسلم (٤/٢١٨٩): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: النار يدخلها الجبارون، و الجنة يدخلها الضعفاء، حديث(٤٤/٢٨٥١) من طريق ابوحازم، فذكره.

2503ـ اخرجه احمد (٢/٩٢)، و عبد بن حميد (٢٧٢)، حديث (٨٦٠) من طريق الفضل بن يزيد الثمالى قال: حدثنى ابوالعجلان، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔
فضل بن یزید کوفی ہیں۔ ان سے کئی آئمہ نے احادیث نقل کی ہیں۔ ابومخارق (نامی راوی) معروف نہیں ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ اَهْلِ النَّارِ

باب 4: اہلِ جہنم کے مشروبات کا بیان

2504 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: فِي قَوْلِهٖ (كَالْمُهْلِ) قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ

توضیحِ راوی: وَّرِشْدِيْنُ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (جو قرآن پاک کے اس لفظ کے بارے میں ہے)

"کالمھل" آپ فرماتے ہیں: یہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا جب کوئی دوزخی شخص اپنا منہ اس کے قریب لے جائے گا' تو اس کے چہرے کی کھال اس کے اندر گر جائے گی۔

ہم اس حدیث کو صرف رشدین بن سعد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے تھے۔
رشدین کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

2505 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي السَّمْحِ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلِتُ مَا فِي جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ

توضیحِ راوی: وَسَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ يُكْنٰى اَبَا شُجَاعٍ وَّهُوَ مِصْرِيٌّ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّابْنُ حُجَيْرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَيْرَةَ الْمِصْرِيُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کھولتا ہوا پانی ان کے سروں پر ڈالا جائے گا' تو وہ سرایت کرتے ہوئے ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا' اور ان کے پیٹ میں جو کچھ ہے' وہ باہر نکل آئے گا' اور ان کے ٹخنوں میں پہنچ

2504- اخرجه احمد (۳/ ۷۰)، و عبد بن حميد (۹۰، ۲)، حديث (۹۳۰).

2505- اخرجه احمد (۲/ ۳۷۴) من طريق سعيد بن يزيد، عن ابي السمح، عن ابن حجيرة، فذكره.

جائے گا۔ اسی کا نام گل جانا ہے۔ پھر وہ پہلے کی طرح ہو جائیں گے۔

سعید بن یزید کی کنیت "ابوشجاع" ہے اور یہ مصری ہیں۔ لیث بن سعد نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ابن حجیرہ نامی راوی عبدالرحمٰن بن حجیرہ مصری ہیں۔

2506 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِهٖ (وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ) قَالَ يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِىَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَائَهٗ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ (وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَائَهُمْ) وَيَقُوْلُ (وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّهٰكَذَا

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ وَّلَا نَعْرِفُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ اِلَّا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ لَّهٗ اَخٌ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُخْتُهٗ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ الَّذِىْ رَوٰى عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو هٰذَا الْحَدِيْثَ رَجُلٌ اٰخَرُ لَيْسَ بِصَاحِبٍ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (کی تفسیر کے بارے میں ہے، جو قرآن پاک میں ہے)

"انہیں پیپ کا مشروب پلایا جائے گا جسے وہ گھونٹ، گھونٹ کر کے پئیں گے"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اسے ان کے منہ کے قریب کیا جائے گا وہ اسے ناپسند کریں گے، جب وہ ان کے منہ کے پاس ہوگا تو ان کے چہرے کو جلا دے گا، اور اس شخص کے سر کی کھال اس میں گر پڑے گی پھر جب وہ اسے پیئے گا، تو یہ اس کی آنتوں کو کاٹ دے گا، یہاں تک کہ اس کے پاخانے کے مقام سے باہر نکل آئے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اور انہیں گرم پانی پلایا جائے گا، جو ان کی آنتوں کو کاٹ دے گا"

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

2506- اخرجه احمد (۲۶۵/۵) من طريق صفوان بن عمرو، عن عبيد الله بن بسر، فذكره.

''اگر وہ پانی مانگیں گے' تو انہیں ایسا پانی دیا جائے گا' جو پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہوگا' جو ان کے چہروں کو جلا دے گا وہ بہت بُرا مشروب ہے اور وہ کتنی بُری جگہ ہوگی''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ عبیداللہ بن بسر کے حوالے سے منقول ہے اور عبیداللہ بن بسر صرف اسی حدیث کے حوالے سے مشہور ہیں۔

صفوان بن عمرو نے عبداللہ بن بسر کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ بھی حدیث نقل کی ہے۔

عبداللہ بن بسر کے ایک بھائی ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع کیا ہے اور ان کی ایک بہن ہے جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

عبیداللہ بن بسر' جن سے صفوان بن عمرو نے احادیث روایت کی ہیں اور جن سے یہ (مذکورہ بالا) روایت منقول ہے' یہ دوسرے صاحب ہیں' یہ صحابی نہیں ہیں۔

2507 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: (كَالْمُهْلِ) كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ (قرآن پاک میں ارشاد ہے)

''کالمہل'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد (کھولتے ہوئے گرم) تیل کی تلچھٹ کی مانند ہے' جسے اس جہنمی کے قریب کیا جائے گا' تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔

2508 وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مِثْلُ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

◆◆ اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے۔ جہنم میں چار دیواریں ہیں جن میں سے ہر ایک دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے۔

2509 وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُهَرَاقُ فِى الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ وَّفِىْ رِشْدِيْنَ مَقَالٌ وَّقَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ يَّعْنِىْ غِلَظَهٗ

◆◆ اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے: جہنمیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے' تو ساری دنیا میں اس کی بدبو پھیل جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف رشدین بن سعد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں اور رشدین بن سعد کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

ان کے بارے میں ان کے حافظے کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

حدیث کے الفاظ: كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ میں لفظ کثف کا مطلب موٹائی ہے۔

2510 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو! جیسے ڈرنے کا حق ہے اور تم مرتے وقت صرف مسلمان ہونا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکا دیا جائے' تو اہلِ دنیا کی زندگی برباد کر دے تو اس شخص کا کیا عالم ہوگا جس کی خوراک یہ ہوگی؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ طَعَامِ اَهْلِ النَّارِ

باب 5: اہلِ جہنم کی خوراک کا بیان

2511 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِىْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِىْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغَصَصَ فِى الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ

2511۔ تفرد به الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (١٠٩٨٤)، ذكره المنذری فی (الترغيب) (٣٨٠/٤)، حديث (٥٤٠٧) و عزاه للترمذی، و البيهقی، و صاحب (كنز العمال) (٥٣١/١٤) برقم (٣٩٥٢٧) و عزاه لابن ابی شيبة و الترمذی.

2510۔ اخرجه ابن ماكه (١٤٤٦/٢): كتاب الزهد: باب: صفة النار، حديث (٤٣٢٥)، و احمد (٣٠٠/١، ٣٣٨) من طريق سليمان (هو الاعمش)، عن مجاهد، فذكره.

مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهَهُمْ فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُونَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ أَلَمْ (تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ) قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا مَالِكًا فَيَقُولُونَ (يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ) قَالَ فَيُجِيبُهُمْ (إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ) قَالَ الْأَعْمَشُ نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ إِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ (رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ) قَالَ فَيُجِيبُهُمْ (اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ) قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ

قولِ امام دارمی: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُونَ هَذَا الْحَدِيثَ

اختلافِ سند: قَالَ أَبُو عِيسَى: إِنَّمَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَوْلَهُ وَلَيْسَ بِمَرْفُوعٍ

توضیح راوی: وَقُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ

◆◆ سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: اہلِ جہنم کو بھوک میں مبتلا کیا جائے گا' تو یہ ان کے لئے اتنی ہی تکلیف دہ ہوگی' جتنا عذاب تکلیف دہ ہوگا' تو وہ کھانے کے لئے مانگیں گے' تو انہیں ضریع (یعنی خاردار زہریلی جھاڑی) کھانے کے لئے دی جائے گی' اور بھوکے رہنے کی وجہ سے وہ موٹے نہیں ہوں گے اور نہ ہی ان کی بھوک ختم ہوگی۔ وہ پھر کھانے کے لئے مانگیں گے' تو انہیں ذی غصہ خوراک دی جائے گی۔ (یعنی جوا ٹکنے والی ہوگی) تو وہ اس بات کا تذکرہ کریں گے' وہ لوگ دنیا میں نوالہ اٹک جانے پر پانی پیا کرتے تھے پھر وہ پانی مانگیں گے' تو لوہے کے برتنوں میں ان کی طرف پانی پھینکا جائے گا۔ جب وہ ان کے چہرے کے قریب ہوگا' تو ان کے چہرے کو بھون دے گا' جب وہ ان کے پیٹ میں داخل ہوگا' تو ان کے پیٹ میں موجود ہر چیز کو کاٹ دے گا' تو وہ لوگ یہ کہیں گے: جہنم کے دربانوں کو بلاؤ! تو وہ دربان یہ کہیں گے: کیا رسول تمہارے پاس واضح نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ جواب دیں گے' جی ہاں تو وہ دربان کہیں گے اب تم پکارو! کفار کی پکار صرف گمراہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ لوگ یہ کہیں گے: اے مالک! (یعنی جہنم کے داروغہ) ہمارا پروردگار ہمارا فیصلہ کردے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو وہ داروغہ انہیں جواب دے گا: تمہارا فیصلہ ہو چکا ہے۔

اعمش نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ان کے پکارنے اور مالک (یعنی جہنم کے داروغے) کے انہیں جواب دینے کے درمیان ایک ہزار سال کا فاصلہ ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ لوگ کہیں گے: تم اپنے پروردگار سے دعا مانگو کیونکہ تمہارے پروردگار سے زیادہ بھلائی عطا کرنے والا اور کوئی نہیں ہے' تو وہ لوگ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی اور ہم گمراہ لوگ تھے۔ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں یہاں سے نکال دے۔ اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا' تو ہم ظالم ہوں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر پروردگار انہیں جواب دے گا: اب ذلت کے ساتھ تم یہیں رہو اور میرے ساتھ کوئی کلام نہ

کرنا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس وقت وہ لوگ ہر طرح کی بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور اس وقت وہ حسرت، افسوس اور چیخ وپکار میں مصروف ہو جائیں گے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن (امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: اور دیگر لوگوں نے بھی یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث "مرفوع" نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت اعمش کے حوالے سے، شمر بن عطیہ کے حوالے سے، شہر بن حوشب کے حوالے سے، سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر نقل کی گئی ہے۔ یہ حدیث "مرفوع" نہیں ہے۔

اس روایت کے راوی قطبہ بن عبدالعزیز محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

2512 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِىْ شُجَاعٍ عَنْ اَبِى السَّمْحِ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: (وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ) قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِى شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعُتْوَارِيُّ وَكَانَ يَتِيْمًا فِىْ حِجْرِ اَبِىْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"اور وہ لوگ اس میں بدشکل ہوں گے"

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: آگ ان کے چہروں کو جلا دے گی اور ان کا اوپر والا ہونٹ سکڑ جائے گا' یہاں تک کہ وہ سر کے درمیانی حصے تک پہنچ جائے گا' اور نیچے والا ہونٹ لٹک جائے گا' یہاں تک کہ اس کی ناف تک پہنچ جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ابوالہیثم راوی کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد عتواری ہے یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش یتیم لڑکے تھے۔

2513 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِى السَّمْحِ عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ هِىَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا

2512- اخرجه احمد (۸۸/۳) من طريق سعيد بن يزيد ابى شجاع، عن ابى السمح، فذكره.
2513- اخرجه احمد (۱۹۷/۲) من طريق ابوالسمح، عن عيسىٰ بن هلال الصدفى، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَسَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ هُوَ مِصْرِيٌّ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر اتنا سیسہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) آسمان سے زمین کی طرف ڈال دیا جائے جس کا فاصلہ پانچ سو برس ہے' تو وہ رات ہونے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا' اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے لٹکا کر (جہنم میں ڈالا جائے) تو وہ چالیس سال میں اس کی تہہ تک پہنچے گا۔ اس عرصے میں دن اور رات سب شامل ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند ''حسن صحیح'' ہے۔

سعید بن یزید' مصری ہیں۔ لیث بن سعد اور دیگر ائمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْئًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ

باب 6: تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا 70 واں حصہ ہے

2514 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ تُوْقِدُوْنَ جُزْءٌ وَّاحِدٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْئًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْئًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَهَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ هُوَ اَخُوْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ وَهْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگوں کی یہ آگ جسے انسان جلاتے ہیں یہ جہنم کی آگ کا 70 واں جز ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! یہی کافی ہے یارسول اللہ! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے 69 گنا فضیلت دی گئی ہے اور اس میں سے ہر ایک گنا کی گرمی اس کے برابر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہمام بن منبہ نامی راوی وہب بن منبہ کے بھائی ہیں۔ اور وہب نے ان کے حوالے سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

2515 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2514۔ اخرجه مسلم (٤/٢١٨٤): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: في شدة حر نار جهنم، و بعد قعرها، حديث (٢٨٤٣/٣٠) و احمد (٢/٣١٣) من طريق معمر، عن همام بن منبه، فذكره.

2515۔ تفردبه الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٢٢٣)، تفردبه الترمذي من رواية ابي سعيد، و روى بروايات مختلفة عن ابي هريرة، ذكر ها المنذري في (الترغيب) (٤/٣٥٨) برقم (٥٣٦٥) و عزاها لمالك و البخاري و مسلم و ابن حبان و البيهقي۔

متن حدیث: نَارُكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْئًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِّنْهَا حَرُّهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِىْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا **70** واں جز ہے۔ ان میں سے ہر ایک جز کی گرمی اس کی گرمی کی مانند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے اعتبار سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب **7**: بلاعنوان

2516 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ هُوَ ابْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ اَوْ رَجُلٍ اٰخَرَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِىْ هٰذَا مَوْقُوْفٌ اَصَحُّ وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهٗ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ بُكَيْرٍ عَنْ شَرِيْكٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا' یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر اسے ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا' یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر اسے ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا' یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی اور اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت منقول ہے۔ تاہم یہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کی گئی۔ اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کا ''موقوف'' ہونا زیادہ مستند ہے۔ ہمارے علم کے مطابق یحییٰ بن ابوبکر نے شریک کے حوالے سے جو نقل کیا ہے اس کے علاوہ اور کسی نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ

باب **8**: جہنم دو مرتبہ سانس لیتی ہے نیز جہنم میں سے اہلِ توحید کا نکالا جانا

2517 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ

2516۔ اخرجه ابن ماجه (۲/ ۱۴۴۵): كتاب الزهد: باب: صفة النار ، حديث (۴۳۲۰) من طريق ابن بهدلة، عن ابى صالح، فذكره۔

2517۔ اخرجه ابن ماجه (۲/ ۱۴۴۴): كتاب الزهد: باب: صفة النار ، حديث (۴۳۱۹) من طريق ابوصالح، فذكره۔

الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا وَقَالَتْ اَكَلَ بَعْضِىْ بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ نَفَسًا فِى الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِى الصَّيْفِ فَاَمَّا نَفَسُهَا فِى الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيْرٌ وَّاَمَّا نَفَسُهَا فِى الصَّيْفِ فَسَمُوْمٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

توضیح راوی: وَالْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ لَّيْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذٰلِكَ الْحَافِظِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شکایت کی۔ اس نے عرض کی: میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک مرتبہ سردی کے موسم میں اور ایک مرتبہ گرمی کے موسم میں جہاں تک سردی کے موسم میں اس کے سانس لینے کا تعلق ہے تو انتہائی شدید سردی اسی وجہ سے ہوتی ہے۔ جہاں تک گرمی کے موسم میں اس کے سانس لینے کا تعلق ہے' تو شدید گرمی اس کی وجہ سے ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ایک اور سند کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔ مفضل بن صالح نامی راوی محدثین کے نزدیک پایہ کا حافظ نہیں ہے۔

2518 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذُرَةً مُّخَفَّفَةً

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جہنم میں سے نکلیں گے' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم جہنم میں سے نکال دو! ہر اس شخص کو جو یہ اعتراف کر چکا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کے دل میں اتنی بھلائی ہو جو ایک جو کے وزن جتنی ہو' اور تم لوگ جہنم میں سے نکال دو! ہر اس شخص کو جو کلمہ پڑھ چکا ہو' اور اس کے دل میں اتنی بھلائی ہو جو گندم کے دانے کے برابر ہو' اور تم جہنم میں سے نکال دو! ہر اس شخص کو جو کلمہ پڑھ چکا ہو' اور اس کے دل میں (اتنی بھلائی ہو) جو ایک چھوٹی چیونٹی کے وزن جتنی ہو۔

2518- اخرجه البخاری (١٢٧/١): كتاب الايمان: باب: زيادة الايمان و نقصانه، حديث (٤٤)، و اطرافه فى : (٤٤٧٦، ٦٥٦٥، ٧٤١٠، ٧٤٤٠، ٧٥٠٩، ٧٥١٠، ٧٥١٦)، ومسلم (٥٩٩/١ - الابى): كتاب الايمان: باب: ادنى اهل الجنة منزلة فيها، حديث (١٩٣/٣٢٥)، و ابن ماكه (١٤٤٢/٢): كتاب الزهد: باب: ذكر الشفاعة، حديث (٤٣١٢)، و احمد (١١٦/٣، ١٧٣، ٢٧٦) من طريق قتادة، فذكره

شعبہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہلکی چیونٹی کے وزن جتنی ہو۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2519 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ

متنِ حدیث: اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِىْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِىْ فِىْ مَقَامٍ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم میں سے ہر اس شخص کو نکال دو! جس نے کسی بھی دن میرا ذکر کیا ہو یا کسی بھی موقع پر مجھ سے ڈر گیا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 9: بلاعنوان

2520 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنِّىْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِىْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِىْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں جہنم سے نکلنے والے آخری شخص کو جانتا ہوں یہ سرین کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم سے نکلے گا' اور عرض کرے گا: اے پروردگار! لوگ تو اپنی جگہ پر پہنچ چکے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے کہا جائے گا: تم جنت کی طرف چلے جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ جائے گا' تو وہ دیکھے گا کہ لوگ اپنی جگہ پر پہنچ چکے ہیں۔ وہ واپس آئے گا' اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! لوگوں نے تو اپنی

2519۔ تفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (١٠٨٦)، و اخرجه الحاکم (١/٧٠) وقال: صحیح الاسناد، و احمد (٣/٢٧٦) بروایات من طریق قتادة عن انس۔

2520۔ اخرجه البخاری (١/٤٢٦): کتاب الرقاق: باب: صفة الجنة و النار، حدیث (٦٥٧١)، وطرفه فی: (٧٥١١) و مسلم (١/٥٧٧، ٥٧٨ ۔ الابی): کتاب الایمان: باب: آخر اهل النار خروجا، حدیث (٣٠٨، ٣٠٩/ ١٨٦)، وابن ماجه (٢/١٤٥٢): کتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حدیث (٤٣٣٩)، و احمد (١/٣٧٨، ٤٦٠) من طریق منصور، عن عبیدة السلمانی، فذکره

جگہ حاصل کرلی ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو اس سے کہا جائے گا: کیا تم اس وقت کو یاد کرو گے؟ جس صورتحال میں تم پہلے تھے' تو وہ جواب دے گا: جی ہاں! تو اس سے کہا جائے گا: تم آرزو کرو۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' وہ آرزو کرے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تم نے جو آرزو کی ہے' وہ اب تمہارا ہوا اور اس کا دس گنا مزید تمہارا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ عرض کرے گا: یہ کیا تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے' جبکہ تو بادشاہ ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ مسکرائے' یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2521 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنَ النَّارِ وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ يُؤْتٰى بِرَجُلٍ فَيَقُوْلُ سَلُوْا عَنْ صِغَارِ ذُنُوْبِهٖ وَاخْبَئُوْا كِبَارَهَا فَيُقَالُ لَهٗ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِیْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ مَا اَرَاهَا هَاهُنَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جہنم سے نکلنے والے سب سے آخری اور جنت میں داخل ہونے والے سب سے آخری شخص کو جانتا ہوں۔ ایک شخص کو لایا جائے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اس سے اس کے چھوٹے گناہوں کے بارے میں سوال کرو اور اس کے بڑے گناہوں کو چھپا کر رکھو۔ پھر اسے کہا جائے گا: کیا تمہیں یاد ہے: فلاں' فلاں دن تم نے یہ عمل کیا تھا۔ فلاں' فلاں دن یہ عمل کیا تھا؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو اس سے کہا جائے گا: تمہاری ہر ایک برائی کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو وہ شخص عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرے کچھ اعمال ایسے بھی ہیں جو مجھے یہاں نظر نہیں آ رہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ مسکرا دیئے' یہاں تک کہ آپ کے کنارے کے دانت نظر آنے لگے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2522 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يُعَذَّبُ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ فِی النَّارِ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِيْهَا حُمَمًا ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيُخْرَجُوْنَ وَيُطْرَحُوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ فَيَرُشُّ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِیْ

2521۔ اخرجه مسلم (۱/۵۸۳ - الابی): كتاب الايمان: باب: ادنی اهل الجنة منزله فيها. حديث (۱۹۰/۳۱۴)، واحمد (۵/۱۷۵، ۱۷۰) من طريق الاعمش، عن المعرور بن سويد، فذكره.

2522۔ اخرجه احمد (۳/۳۹۱) من طريق الاعمش عن ابی سفيان، فذكره.

حِمَالَةِ السَّيْلِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اہلِ توحید میں سے کچھ لوگوں کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے۔ پھر رحمت انہیں آلے گی اور وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ انہیں جنت کے دروازوں پر ڈال دیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اہلِ جنت ان پر پانی بہائیں گے۔ تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں کوئی دانہ اگتا ہے۔ پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ دیگر اسناد کے حوالے سے بھی یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2523 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَنْ شَكَّ فَلْيَقْرَاْ (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ)

يقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم میں سے ہر ایسا شخص نکل جائے گا جس کے دل میں چھوٹی چیونٹی کے برابر ایمان ہوگا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کو شک ہو' وہ یہ آیت پڑھ لے۔

"بے شک اللہ تعالیٰ چھوٹی چیونٹی کے وزن کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2524 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا رِشْدِيْنُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَنْعُمَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ اَخْرِجُوْهُمَا فَلَمَّا اُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ اِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيَنْطَلِقَانِ فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَّيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ

2523۔ تفرد به الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (٤١٨١)، ذكره السيوطي في (الدر المنثور) (١٦٣/٢) و عزاه لابن ابي حاتم، وعبد بن حميد، و ابن ماجه، و ابن جرير۔

2524۔ تفرد به الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (١٥٤٤٨)، ذكره صاحب (المشكاة) (٥٦٩/٩ ۔ مرقاة) برقم (٥٦٠٥) و عزاه للترمذي، و ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (٩٣٩/٢) برقم (١٥٦٦)۔

لَا تُعِيْدَنِيْ فِيهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ لَكَ رَجَاؤُكَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ ضَعِيْفٌ لِاَنَّهُ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ

توضیح راوی: وَرِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ هُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ اَنْعُمَ وَهُوَ الْاَفْرِيْقِيُّ وَالْاَفْرِيْقِيُّ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جہنم میں داخل ہونے والے دو آدمی زور سے چلائیں گے' تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ان دونوں کو نکالو! جب ان دونوں کو نکال دیا جائے گا' تو ان سے دریافت کیا جائے گا: تم کس وجہ سے چیخ و پکار کر رہے تھے؟ وہ عرض کریں گے: ہم ایسا اس لئے کر رہے تھے تاکہ تو ہم پر رحم کرے۔ پروردگار فرمائے گا: میری تمہارے لئے رحمت یہی ہے: تم دونوں واپس جاؤ اور اپنے آپ کو وہیں ڈال دو' پہلے جس جگہ تم جہنم میں تھے' تو وہ دونوں چل پڑیں گے۔ ان میں سے ایک شخص خود کو اس میں ڈال دے گا' تو اللہ تعالیٰ اس آگ کو اس کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی کر دے گا۔ دوسرا شخص کھڑا رہے گا وہ خود کو جہنم میں نہیں ڈالے گا' تو پروردگار اس سے فرمائے گا: تم نے اپنے آپ کو اس طرح جہنم میں کیوں نہیں ڈالا؟ جیسے تمہارے ساتھی نے ڈال دیا ہے' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے یہ امید ہے کہ جب تو نے مجھے یہاں سے نکال دیا' تو اب تو دوبارہ مجھے اس میں نہیں ڈالے گا' تو پروردگار اس سے فرمائے گا: تمہیں تمہاری امید کے مطابق ملتا ہے' پھر وہ دونوں ایک ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ یہ رشدین بن سعد کے حوالے سے منقول ہے۔

رشدین بن سعد نامی راوی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہیں۔

یہ روایت ابن انعم سے منقول ہے۔ یہ صاحب افریقی ہیں' اور یہ افریقی صاحب بھی محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

2525 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ اسْمُهُ عِمْرَانُ بْنُ تَيْمٍ وَّيُقَالُ ابْنُ مِلْحَانَ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ میری شفاعت کی وجہ سے میری امت کے کچھ لوگ جہنم سے نکلیں گے' اور (جنت میں) ان کا نام "جہنمی" (یعنی جہنم سے نکل کر آئے ہوئے) رکھا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2525 اخرجه البخاري (٤٢٥/١١): كتاب الرقاق: باب: صفة الجنة والنار، حديث (٦٥٦٦)، و ابوداؤد (٢٣٦/٤): كتاب السنة: باب: في الشفاعة، حديث (٤٧٤٠)، و ابن ماجه (١٤٤٣/٢) كتاب الزهد: باب: ذكر الشفاعة، حديث (٤٣١٥)، و احمد (٤٣٤/٤)، من طريق الحسن بن ذكوان، قال: حدثنا ابورجاء، فذكره.

ابورجاءعطاردی کانام عمران بن تیم ہےاورایک قول کے مطابق بن ملحان ہے۔

2526 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا رَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

توضیحِ راوی: وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ وَيَحْيٰى ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ وَّهُوَ مَدَنِيٌّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے جہنم کی مانند ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ جس سے بھاگنے والا شخص سو جائے اور میں نے جنت کی مانند ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ جس کا طلب گار سو جائے۔

یہ حدیث ہم اسے صرف یحییٰ بن عبیداللہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

یحییٰ بن عبیداللہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں ان کے بارے میں شعبہ نے کلام کیا ہے۔

یہ یحییٰ بن عبیداللہ بن موہب ہیں اور یہ مدنی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ النِّسَآءُ

باب 10: جہنم میں اکثریت خواتین کی ہوگی

2527 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اطَّلَعْتُ فِى الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِى النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے جنت میں جھانکا تو مجھے اس میں اکثریت غریب لوگوں کی نظر آئی اور میں نے جہنم میں جھانکا تو مجھے اس میں اکثریت خواتین کی نظر آئی۔

2528 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِىُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَوْفٌ هُوَ ابْنُ اَبِىْ جَمِيْلَةَ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

2526۔ تفردبه الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (١٤١٢٤)، ذكره صاحب (كنز العمال) (٧٧٣/١٥) برقم (٤٣٠٣٩) و عزاه للترمذی، و البغوی فی (شرح السنة) (٣٧٥/٧).

2527۔ اخرجه البخاری تعليقاً (٢٧٨/١١): كتاب الرقاق: باب: فضل الفقر، حديث (٦٤٤٩) من طريق صخر و حماد بن نجيح: عن ابی رجاء عن ابن عباس، و مسلم (٢٠٩٦/٤): كتاب الرقاق: باب: اكثر اهل الجنة الفقراء و اكثر اهل النار النساء، حديث (٩٤/٢٧٣٧)، و احمد (٤٤٣/٤). من طريق ابونجيح، به.

2528۔ اخرجه البخاری (٣٦٦/٦): كتاب بدء الخلق: باب: ما جاء فی صفة الجنة و انها مخلوقة، حديث (٣٢٤١) و اطرافه فی: (٥١٩٨، ٦٤٤٩، ٦٥٤٦)، و احمد (٤٢٩/٤) من طريق ابورجاء، فذكره.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَّهٰكَذَا يَقُوْلُ عَوْفٌ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّيَقُوْلُ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّكِلَا الْاِسْنَادَيْنِ لَيْسَ فِيْهِمَا مَقَالٌ وَّيُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ اَبُوْ رَجَاءٍ سَمِعَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا وَّقَدْ رَوٰى غَيْرُ عَوْفٍ اَيْضًا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے جہنم میں جھانکا تو مجھے اس میں اکثریت خواتین کی نظر آئی اور میں نے جنت میں جھانکا تو مجھے اکثریت غریب لوگوں کی نظر آئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

عوف نامی راوی نے ابورجاء کے حوالے سے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے، اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

ایوب یہ کہتے ہیں: یہ ابورجاء کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی گئی ہے۔

ان دونوں سندوں کے اندر کوئی کلام نہیں کیا گیا اور اس بات کا احتمال موجود ہے: ابورجاء نے یہ حدیث ان دونوں حضرات سے سنی ہو۔

یہ روایت عوف نامی راوی کے علاوہ بھی نقل کی گئی ہے' جو ابورجاء کے حوالے سے' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2529 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ فِىْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِىْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم میں سب سے کمتر عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے تلووں کے نیچے آگ کے دو انگارے رکھے جائیں گے' جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھولے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2530 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ

2529- اخرجه البخاری (۱۱/ ۴۲۴، ۴۲۵): کتاب الرقاق: باب: صفة الجنة و النار، حدیث (۶۵۶۱، ۶۵۶۲)، و مسلم (۱/ ۶۲۸- الابی): کتاب الایمان: باب: اهون اهل النار عذاباً، حدیث (۳۶۳، ۳۶۴/ ۲۱۳)، و احمد (۴/ ۲۷۱)۔ من طریق ابواسحاق، فذکره۔

سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متنِ حدیث: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَكَبِّرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کیا میں تمہیں اہلِ جنت کے بارے میں بتاؤں؟ ہر وہ شخص جو بظاہر بے حیثیت لگتا ہو اور کمزور (نظر آتا) ہو لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کردے (وہ جنتی ہوگا) اور کیا میں تم اہلِ جہنم کے بارے میں بتاؤں؟ ہر سرکش، بددماغ، متکبر شخص (جہنمی ہوگا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2530- اخرجه البخاری (۵۳۰/۸): كتاب التفسير: باب: (عتل بعد ذلك زنيم)، حديث (۴۹۱۸)، وطرفه فی: (۶۰۷۱، ۶۶۵۷)، و مسلم (۲۱۹۰/۴): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: النار يدخلها الجبارون، و الجنة يدخلها الضعفاء، حديث (۳۴، ۳۵/۲۸۴۶)، و ابن ماجه (۱۳۷۸/۲): كتاب الزهد: باب: من لا يؤبه له، حديث (۴۱۱۶)، و احمد (۳۰۶/۴)، و عبد بن حميد (۱۷۴)، حديث (۴۷۷)، من طريق معبد بن خالد، فذكره.

اللہ رسول محمد

جہانگیری

جامع ترمذی شریف

3

تصنیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

نام کتاب ـــــــــ جامع ترمذی شریف 3

مترجم ـــــــــ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

پروف ریڈنگ ـــــــــ ملک محمد یونس

کمپوزنگ ـــــــــ ورڈز میکر

باہتمام ـــــــــ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ـــــــــ مارچ 2011ء

سرورق ـــــــــ اے ایف ایس ایڈورٹائزر وغیرہ 0345-4653373

طباعت ـــــــــ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ـــــــــ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر، ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

اصطلاحاتِ حدیث

اس حقیقت سے ہر شخص آگاہ ہے کہ دنیا میں مختلف اشیاء سے واقفیت کے حصول کے لیے مختلف علوم وفنون ایجاد کیے گئے ہیں۔ عام طور پر کسی علم میں کسی شے کی حقیقت اور اس کے احوال زیر بحث لائے جاتے ہیں تاہم بعض اوقات کسی علم سے واقفیت اور شناسائی کا حصول آسان کرنے کے لیے مزید کسی علم کو ایجاد کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

علم حدیث وہ فن ہے جس میں اسلام کی تعلیمات کا بنیادی ماخذ یعنی نبی اکرم ﷺ کی شخصیت' احوال' فرامین وغیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے لیکن اس فن کو سیکھنے کے کچھ خاص قواعد ہیں جنہیں ''علم اصول حدیث'' کا نام دیا گیا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جسے کسی زبان کو سیکھنے کے دوطریقے ہیں لسانیات یعنی زبان سے متعلق ادب کا مطالعہ اور قواعد یعنی اس زبان کی گرائمر کا علم' علم اصول حدیث کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسی علم کے قواعد وضوابط کی روشنی میں کوئی محدث یا فقیہہ کسی حدیث کی استنادی حیثیت کا فیصلہ کرسکتا ہے۔

ابتدائی دوصدیوں کے دوران حدیث کی روایت کا زیادہ تر کام زبانی بیان تک محدود رہا' کوئی شخص اپنے استاد سے کوئی حدیث سن کر اسے اپنے شاگردوں تک منتقل کر دیتا تھا اس نقل کے دوران اس بات کا امکان موجود تھا کہ وہ راوی اپنی کسی فطری یا فکری کمزوری کے باعث حدیث کے الفاظ نقل کرنے میں کسی شعوری یا غیر شعوری غلطی یا غلط فہمی کا مرتکب ہو جاتا پھر یہ پہلو بھی قابلِ غور تھا کہ دوسری صدی ہجری میں بہت سے فرقے نمودار ہو چکے تھے جن میں سے بہت سے لوگوں نے اپنے باطل مزعومات کی تائید میں جھوٹی روایات ایجاد کر کے نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کر کے بیان کرنا شروع کر دی تھیں اس لیے صحیح اور غلط' مستند اور غیر مستند کے درمیان فرق کی وضاحت کے لیے محدثین نے اصولِ حدیث کا فن ایجاد کیا۔

''اصول حدیث'' کی تمام تر بحث تین امور کے گرد گھومتی ہے:

(i) سند (ii) متن (iii) راوی

ان تینوں موضوعات پر بحث کرنے سے پہلے ہم چند بنیادی قواعد کی وضاحت کریں گے۔

علم اصول حدیث کی تعریف

یہ وہ علم ہے جس کے ذریعے ایسے قواعد کی واقفیت حاصل کی جاتی ہے جن کی مدد سے کسی روایت کے متن یا اس کی سند کو قبول کرنے یا مسترد کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے۔

علم اصول حدیث کا فائدہ

اس علم سے واقفیت کے نتیجے میں انسان صحیح اور غلط' مستند اور غیر مستند حدیث کے درمیان فرق کر سکتا ہے۔

سند: اس سے مراد راویوں کے اسماء کا وہ سلسلہ ہے جن کے وساطت سے حدیث نقل ہوئی ہے۔

متن: اس سے مراد وہ مضمون ہے جو نبی اکرم ﷺ یا کسی صحابی کے قول و فعل کے ذکر پر مشتمل ہو۔

سند کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم

سند کے اعتبار سے حدیث کی دو بنیادی قسمیں ہیں:

(i) متواتر (ii) غیر متواتر

غیر متواتر کی مزید تین ذیلی قسمیں ہیں:

(i) مشہور (ii) عزیز (iii) غریب

ذیل میں ہم تمام اقسام کی تعریفات بیان کریں گے۔

متواتر کی تعریف: متواتر کا لغوی معنی کسی چیز کا مسلسل اور لگاتار ہونا ہے اور محدثین کی اصطلاح میں "متواتر" ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں ہر طبقے میں اتنی کثیر تعداد میں راوی موجود ہوں کہ ان سب کا کسی جھوٹی بات کو نقل کرنے پر اتفاق کر لینا ناممکن ہو۔

اس تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خبر متواتر کے لیے تین چیزیں شرط ہیں:

(i) اس حدیث کے راوی کثیر تعداد میں ہوں۔

(ii) یہ کثرت تمام طبقات میں پائی جاتی ہو۔

(iii) ان سب کا کسی جھوٹی بات کو نقل کرنے پر متفق ہونا ناممکن ہو۔

نوٹ: یہاں محدثین نے ایک اصول بیان کیا ہے اور وہ یہ کہ ان سب راویوں نے کوئی ایسی بات نقل کی ہو جو کسی ایسی چیز سے متعلق ہو جس کا تعلق عالم محسوسات کے ساتھ ہو کوئی عقلی یا نظریاتی بات اس بارے میں دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ اس طرح ہر مکتبہ فکر کے بہت سے افراد کوئی ایسا نظریہ نقل کر دیتے ہیں جو بنیادی طور پر غلط ہوتا ہے۔

خبر متواتر کا حکم: خبر متواتر کے ذریعے انسان کسی واقعہ کے بارے میں ایسا یقینی علم حاصل کر لیتا ہے جیسے اس نے بذاتِ خود اس کا مشاہدہ کیا ہو اس لیے خبر متواتر کے تمام راویوں کے حالات کا علم نہ بھی ہو تو بھی ایسی خبر کے ذریعے عمل واجب ہو جاتا ہے۔

محدثین نے خبر متواتر کی دو قسمیں بیان کی ہیں:

(i) لفظی متواتر: اس سے مراد وہ متواتر حدیث ہے جس کے الفاظ تواتر کے ساتھ منقول ہوں۔

(ii) معنوی متواتر: اس سے مراد وہ متواتر حدیث ہے جس کے الفاظ مختلف ہوں لیکن معنی ایک ہوں۔

معنوی متواتر کی درج ذیل قسمیں ہیں:

(i) مختلف روایات کا تعلق ایک ہی بات سے ہو لیکن اس بارے میں الفاظ کی و بیشی وغیرہ کے ہمراہ منقول ہوں۔

(ii) مختلف واقعات کے بارے میں الفاظ کی کمی و بیشی کے ہمراہ مختلف روایات منقول ہوں لیکن ان سب سے ثابت ہونے والا بنیادی نکتہ مشترک ہو جیسے نبی اکرم ﷺ سے معجزات کا صدور وغیرہ

خبر واحد کے مقابلے میں متواتر احادیث کی تعداد بہت کم ہے تاہم محدثین نے متواتر روایات کو مجموعے کی شکل میں مرتب کیا ہے۔ ان میں درج ذیل دو کتابیں زیادہ مشہور ہیں:

(i) الازھار المتناثرہ از امام جلال الدین سیوطی

(ii) نظم المتناثر از امام محمد بن جعفر الکتانی
غیر متواتر حدیث کی تین قسمیں ہیں:
(۱) مشہور: محدثین کی اصطلاح میں ایسی حدیث کو مشہور کہا جاتا ہے جسے ہر زمانے میں کم از کم تین راوی روایت کریں اور کسی بھی طبقے میں راویوں کی تعداد تین سے کم نہ ہو۔ بعض محدثین نے یہاں ایک اور اصطلاح ''مستفیض'' کا بھی ذکر کیا ہے اس سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں محدثین کے دوران اختلاف پایا جاتا ہے بعض محدثین کے نزدیک یہ اصطلاح ''مشہور'' کے مترادف ہے جبکہ بعض دیگر محدثین کے نزدیک ان دونوں اصطلاحات کے درمیان عموم خصوص مطلق کی نسبت پائی جاتی ہے۔
نوٹ: یہاں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ لفظ ''مشہور'' بعض اوقات اپنے مخصوص اصطلاحی مفہوم کی بجائے عرفی معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد وہ احادیث ہوتی ہیں جو عرف عام میں شہرت رکھتی ہوں۔
(ii) عزیز: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند کے اکثر طبقات میں کم از کم تین راوی ہوں اور کسی ایک یا ایک سے زیادہ طبقوں میں کم از کم دو راوی ہوں۔
بعض اہلِ علم نے عزیز کی یہ تعریف کی ہے کہ اِس کی سند کے ہر طبقے میں کم از کم دو راوی موجود ہوں۔
(iii) غریب: اس سے مراد وہ روایت ہے جس کی سند کے کسی بھی ایک طبقے میں صرف ایک راوی ہو۔
بعض محدثین نے ایسی روایت کے لیے ''غریب'' کی بجائے ''فرد'' کی اصطلاح استعمال کی ہے۔
محدثین نے حدیثِ غریب کی دو قسمیں بیان کی ہیں:
(i) ایسی روایت جسے صرف ایک صحابی نے نقل کیا ہو اور سند کے بقیہ طبقات کے راویوں کی تعداد زیادہ ہو۔
(ii) ایسی روایت جس میں صحابی کے علاوہ کسی اور طبقے میں صرف ایک راوی موجود ہو۔
محدثین نے ''غریب'' حدیث کی ایک اور تقسیم کی بھی نشاندہی کی ہے۔
(i) اس ایک راوی نے جو سند یا متن نقل کیا ہے وہ اس کے علاوہ کسی اور دوسرے راوی سے منقول نہ ہو بلکہ وہ پہلا راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو۔
(ii) اس ایک سند میں کسی ایک طبقے میں وہ اکیلا راوی ہو تاہم وہی روایت کسی اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہو۔

مقبول ومردود

(iii) خبر واحد خواہ وہ مشہور ہو یا غریب اسے ایک اور حوالے سے بھی تقسیم کیا گیا ہے اس کی دو قسمیں ہیں:
(i) مقبول (ii) مردود
خبر مقبول کو دو طرح سے تقسیم کیا گیا ہے۔
(i) صحیح اور حسن (ii) معمول بہ اور غیر معمول بہ
صحیح کی دو ذیلی قسمیں ہیں:
(i) صحیح لذاتہ (ii) صحیح لغیرہ
اسی طرح حسن کی بھی دو قسمیں ہیں:
(i) حسن لذاتہ (ii) حسن لغیرہ

ان چاروں اقسام کی تعریفات درج ذیل ہیں:
"صحیح" کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں آغاز سے لے کر اختتام تک تمام راویوں کی کڑی متصل ہو وہ تمام راوی عادل ہوں ضابط ہوں اور اس حدیث کے متن میں کوئی شذوذ وعلت نہ ہو۔
گویا اس تعریف میں پانچ بنیادی چیزوں کا ذکر ہے جن میں سے ایک شرط کا تعلق حدیث کے متن کے ساتھ ہے جبکہ بقیہ چار شرطیں حدیث کی سند کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں جن میں سے دو کا تعلق راوی کی شخصیت سے ہے اور ایک شرط راویوں کے ایک دوسرے سے تعلق پر مشتمل ہے جبکہ پانچویں شرط یعنی علت سند اور متن دونوں سے متعلق ہوسکتی ہے۔
"صحیح" کا حکم: محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خبر صحیح پر عمل کرنا واجب ہے۔
علم اصول فقہ کے ماہرین صحیح حدیث کو شرعی احکام کا بنیادی ماخذ قرار دیتے ہیں جس کی مخالفت کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں ہے۔

ایک اہم اصول: اصول یہ ہے کہ بعض اوقات کوئی لفظ اپنے لغوی یا عرفی معنی میں استعمال ہوتا ہے پھر کسی ایک فن کے ماہرین اسے اپنی مخصوص اصطلاح میں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی لفظ کو دو مختلف فنون کے ماہرین اپنی اپنی مخصوص اصطلاح میں استعمال کرتے ہیں اس لیے یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رہے کہ "صحیح" محدثین کی مخصوص اصطلاح ہے اور اس سے مراد وہ حدیث ہے جس میں مذکورہ بالا پانچ شرائط پائی جاتی ہوں اگر محدثین کسی حدیث کے بارے میں یہ کہہ دیں کہ یہ حدیث "صحیح" نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوگا کہ وہ حدیث "غلط" ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس حدیث میں مذکورہ بالا شرائط میں سے کوئی ایک یا چند ایک شرائط موجود نہیں ہیں۔
صحیح لغیرہ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہوتی ہے جو درحقیقت "حسن لذاتہ" ہی ہو لیکن کسی اور سند کے ہمراہ منقول ہو جو پہلی سند کے برابر یا اس سے زیادہ مستند ہو۔ ایسی "حسن لذاتہ" حدیث کو "صحیح لغیرہ" کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بذاتِ خود صحیح نہیں ہوتی لیکن دوسری سند کی وجہ سے اس کی حیثیت مزید مستند ہو جاتی ہے۔
صحیح لغیرہ کا حکم: یہ حدیث صحیح لذاتہ سے کم اور حسن لذاتہ سے زیادہ مستند ہوتی ہے۔
"حسن" کی تعریف: حسن اس حدیث کو کہتے ہیں جو صحیح اور ضعیف کی درمیانی حیثیت کی حامل ہو لیکن اس کی اصطلاحی تعریف کیا ہوگی؟ اس بارے میں محدثین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے تاہم حافظ ابن حجر نے اس کی تعریف یوں کی ہے:
"جس روایت کے تمام راوی عادل ہوں سند میں اتصال پایا جاتا ہو۔ نیز اس کے اندر کسی قسم کی کوئی علت یا شذوذ موجود نہ ہو تاہم اس کے کسی راوی کا ضبط (یادداشت) کمزور ہو تو ایسی حدیث کو "حسن لذاتہ" کہا جائے گا۔"
حسن لذاتہ کا حکم: اگرچہ تکنیکی اعتبار سے یہ روایت "صحیح لذاتہ" جتنی مستند تو نہیں ہوتی مگر دلیل اور ثبوت کے طور پر پیش کرنے کے حوالے سے یہ "صحیح لذاتہ" جتنی مستند ہے یہی وجہ ہے کہ محدثین اور فقہاء اسے سند کے طور پر پیش کرتے ہیں۔
حسن لغیرہ کی تعریف: اس سے مراد وہ ضعیف روایت ہے جو کئی اسناد کے ہمراہ منقول ہو تاہم اس ضعیف روایت کا ضعف راوی کے فسق یا کذب کی وجہ سے نہ ہو۔
حسن لغیرہ کا حکم: کیونکہ یہ حدیث مقبول ہی کی ایک قسم ہے اس لیے ایسی حدیث سے استدلال کرنا جائز ہے۔
سابقہ سطور میں ہم اِس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ قابلِ عمل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے خبر مقبول کی دو بنیادی قسمیں

ہیں:

(I) معمول بہ (II) غیر معمول بہ

معمول بہ حدیث کی دو قسمیں ہیں:

(I) محکم (II) ناسخ

غیر معمول بہ کی بھی دو قسمیں ہیں:

(I) منسوخ (II) مختلف

محکم کی تعریف: اس سے مراد وہ مقبول حدیث ہے جس کی معارض کوئی حدیث موجود نہ ہو۔

ناسخ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی وجہ سے کسی دوسری حدیث کا کوئی حکم منسوخ یعنی کالعدم قرار دیا جائے۔

مختلف کی تعریف: اس سے مراد وہ مقبول حدیث ہے جس کی معارض کوئی دوسری حدیث موجود ہو اور ان دونوں احادیث کے درمیان تطبیق ممکن نہ ہو۔

منسوخ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کا حکم کسی اور حدیث کی وجہ سے کالعدم قرار پائے۔

یہ اصول ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں کہ کسی بھی حدیث پر عمل کرنے سے پہلے سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ آیا اس حدیث کے مضمون کے خلاف کوئی دوسری حدیث تو موجود نہیں ہے؟ اگر کسی حدیث کے مضمون کے خلاف کوئی دوسری حدیث موجود ہو تو پھر سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ ان دونوں روایات میں سے کوئی ایک منسوخ تو نہیں ہے؟ اگر دونوں میں سے کسی ایک حدیث کا منسوخ ہونا واضح ہو جائے تو ناسخ کے مطابق عمل کیا جائے گا' لیکن اگر دونوں میں سے کسی ایک روایت کا منسوخ ہونا' کسی دلیل کے ذریعے ثابت نہ ہو سکے تو پھر بعض ذیلی اصول ہیں جن میں سے کسی ایک کی وجہ سے کسی ایک روایت کو دوسری پر ترجیح حاصل ہوگی۔

یہ قانون پیشِ نظر رکھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ احناف صحیح بخاری کی جن احادیث کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ احناف کے نزدیک ایسی روایات یا تو منسوخ ہوتی ہیں یا کسی اور اصول یا ضابطے کی وجہ سے قابلِ عمل نہیں ہوتی ہیں اگر آپ ایسی روایات کے بارے میں احناف کے مؤقف سے آگاہ ہونا چاہیں تو امام ابوجعفر طحاوی کی تصنیف ''مشکل الآثار'' اور ''شرح معانی الآثار'' کا ضرور مطالعہ کریں۔

خبرِ مردود: علم حدیث کے طالب علم کے لیے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ علم حدیث کی کتابوں میں بہت سی روایات نبی اکرم ﷺ سے منسوب ہیں لیکن یہ تمام روایات قابلِ قبول نہیں ہیں جو روایات ناقابلِ قبول ہوں' محدثین انہیں ''خبر مردود'' کہتے ہیں یعنی جسے مسترد کر دیا جائے۔ کسی حدیث کو مسترد کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ محدثین نے ان میں سے بعض وجوہات کی موجودگی کے حوالے سے مخصوص اصطلاحات مقرر کی ہیں جبکہ بعض صورتوں کی نشاندہی کے لیے مخصوص اصطلاح مقرر کرنے کی بجائے انہیں ''ضعیف'' کی عمومی اصطلاح میں ذکر کر دیا جاتا ہے۔

ضعیف کی تعریف: وہ روایت جو کسی تکنیکی خامی کی وجہ سے کم از کم حسن کے مرتبے تک بھی نہ پہنچ سکے۔

ضعیف کا حکم: ضعیف روایت کے ذریعے کسی بنیادی عقیدے یا فقہی اعتبار سے کسی حلال یا حرام حکم کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

نوٹ: یہاں یہ اصول پیشِ نظر رکھیں کہ کسی حدیث کے ضعیف ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ سرے سے حدیث ہی

نہیں ہے کیونکہ جو بات سرے سے حدیث ہی نہ ہو یعنی کسی نے اسے اپنی طرف سے ایجاد کر کے گھڑ کر نبی اکرم ﷺ سے منسوب کر دیا ہو تو ایسی روایت کو محدثین کی اصطلاح میں ''موضوع'' کہا جاتا ہے۔

محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ضعیف روایت کو حدیث کے طور پر نقل کیا جا سکتا ہے البتہ موضوع روایت کو حدیث کے طور پر نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ ترغیب وترہیب کے لئے' فضائل کے اظہار کے لیے' وعظ ونصیحت کے لیے' ضعیف روایات کو نقل کیا جا سکتا ہے۔

ضعیف کی اقسام: عام طور پر کسی روایت کے ضعف کا تعلق دو چیزوں سے ہوتا ہے:

(I) سند میں انقطاع آ جانا یعنی راویوں کی کڑی کا درمیان سے ٹوٹ جانا۔

(II) کسی راوی میں کسی شخصی خامی کا موجود ہونا۔

کسی حدیث کی سند میں انقطاع کا مطلب یہ ہے کہ سند کے دوران کہیں بھی کسی ایک یا ایک سے زیادہ راویوں کا ذکر نہ ہو یعنی نبی اکرم ﷺ سے لے کر حدیث تحریر کرنے والے محدث تک جن راویوں کے نام بطورِ حوالہ ذکر کرنے ہوں' ان میں سے کسی ایک کا ذکر موجود نہ ہو۔ اصول حدیث کے ماہرین نے اس انقطاع کی دو بنیادی قسمیں بیان کی ہیں۔

(I) سقوطِ ظاہری: اس سے مراد ایسا انقطاع ہے جسے علم حدیث سے متوسط درجے کی واقفیت رکھنے والا شخص بھی پہچان لے۔

(II) سقوطِ خفی: اس سے مراد ایسا انقطاع ہے جس سے علم حدیث کے چوٹی کے ماہرین آگاہ ہو سکیں۔

سقوطِ ظاہری کی چار ممکنہ صورتیں ہیں:

(I) معلق (II) مرسل (III) معضل (IV) منقطع

سقوطِ خفی کی دو قسمیں ہیں:

(I) مدلس (II) مرسل خفی

ان چھ اقسام کی تعریفات اور ان کے احکام درج ذیل ہیں:

معلق کی تعریف: معلق ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس میں سے کسی ایک' ایک سے زائد یا پھر جملہ راویوں کا نام حذف کر دیا جائے۔ مثلاً امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ بعض اوقات تراجم ابواب میں یہ بات ذکر کر دیتے ہیں کہ اس بارے میں فلاں صحابی سے یہ حدیث منقول ہے اور اس کا کوئی حوالہ بیان نہیں کرتے۔

معلق کا حکم: کسی بھی حدیث کی سند میں سے کسی بھی ایک راوی کا نام حذف کر دینا درست نہیں ہے کیونکہ اس طرح حدیث کی استنادی حیثیت مشکوک ہو جاتی ہے۔

صحیحین کی معلقات: اگرچہ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی کتابوں میں بعض معلق احادیث نقل کی ہیں تاہم ان کتابوں کے شارحین نے ان معلقات کے دیگر حوالہ جات کی نشاندہی کر دی ہے اور بالفرض اگر کسی ایسی معلق روایت کا مزید کوئی حوالہ نہ مل سکے تو امام بخاری اور امام مسلم کا اسے نقل کر دینا ہی ایک مستند حوالہ ہے۔

مرسل کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس میں صحابی کے علاوہ تمام راویوں کے اسماء مذکور ہوں یعنی کوئی تابعی حدیث نقل کرتے وقت صحابی کا حوالہ دیئے بغیر براہِ راست نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کر دے۔

مرسل کا حکم: مرسل کے حکم کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض اہلِ علم کے نزدیک کیونکہ حدیث

مرسل بھی حدیث منقطع کی ایک قسم ہے اس لیے دیگر منقطع روایات کی طرح یہ بھی غیر مستند قرار دی جائے گی۔

بعض دیگر اہلِ علم جن میں امام ابوحنیفہ امام مالک اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل شامل ہیں نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ عام طور پر کوئی تابعی جب کسی روایت کو براہِ راست نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ محذوف شدہ راوی کوئی صحابی ہوں گے اور تمام صحابہ کے عادل اور مستند ہونے پر اُمت کا اتفاق ہے اس لیے اگر کسی صحابی کا نام موجود نہ بھی ہو تو بھی وہ روایت مستند قرار پائے گی۔

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے مرسل حدیث کو قبول کرنے کے لیے درج ذیل شرائط پیش کی ہیں:

(i) جس تابعی نے براہِ راست نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے وہ اکابر تابعین میں سے ہو کیونکہ اصاغر تابعین میں اس بات کا احتمال موجود رہے گا کہ انہوں نے کسی اور تابعی سے یہ حدیث سُنی ہو۔

(ii) اس کے شیوخ واساتذہ مستند اور قابلِ اعتماد ہوں۔

(iii) علم حدیث کے ماہرین اس کی مخالفت نہ کریں۔

حدیث مرسل کی قبولیت کے لیے درج ذیل شرائط میں سے کسی ایک کا پایا جانا ضروری ہے۔

(i) وہ مرسل حدیث کسی اور حوالے سے مسند حدیث کے طور پر منقول ہو۔

(ii) وہی مرسل روایت کسی اور سند کے ہمراہ کسی اور حوالے سے منقول ہو۔

(iii) وہ مرسل حدیث کسی صحابی کے قول سے موافقت رکھتی ہو۔

(iv) اکثر اہلِ علم کا فتویٰ اس مرسل حدیث کے مضمون کے مطابق ہو۔

مرسل صحابی: بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی صحابی نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی روایت نقل کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اس بارے میں یہ بات یقینی ہوتی ہے کہ وہ صحابی خود اس موقع پر موجود نہیں ہوں گے جس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ اس صحابی نے اس روایت کو کسی اور صحابی سے سنا ہوگا مگر پھر اس کا حوالہ دیئے بغیر اسے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کر دیا جیسے آغازِ وحی کے واقعہ اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے الفاظ کے بارے میں امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے صحیح بخاری کے آغاز میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس موقع پر موجود نہیں تھیں اس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بعض ایسی روایات نقل کی ہیں جن کے بارے میں غالب گمان یہ ہے کہ انہوں نے ان روایات کو کسی اور صحابی سے سنا ہوگا۔

مرسل صحابی کا حکم: محدثین اس بات پر متفق ہیں کہ صحابی کی مرسل حدیث مستند شمار ہوگی کیونکہ تمام صحابہ مستند ہیں۔

معضل کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں دو یا دو سے زیادہ راوی موجود نہ ہوں۔

معضل کا حکم: معضل حدیث ضعیف کی ایک قسم ہے اور یہ مرسل اور منقطع سے کم مستند ہوتی ہے۔

منقطع کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند متصل نہ ہو بلکہ اس میں کہیں بھی کسی بھی قسم کا انقطاع موجود ہو۔

عام طور پر جب کوئی تبع تابعی اپنے استاد تابعی کا نام لیے بغیر براہِ راست صحابی کے حوالے سے کوئی روایت نقل کر دے تو ایسی حدیث کو منقطع کہا جاتا ہے۔

منقطع کا حکم: یہ کیونکہ حدیث ضعیف کی ایک قسم ہے اس لیے اس کا حکم حدیث ضعیف کی مانند ہوگا۔

ترتیب

ایمان کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

علم کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

اجازت لینے اور دیگر آداب کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

آداب کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

امثال کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

فضائلِ قرآن کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

(مختلف طرح کی) قرأت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

تفسیرِ قرآن کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

دعاؤں کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

مناقب کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

کِتَابُ الْاِیْمَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

ایمان کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

باب1: (نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ کلمہ نہ پڑھ لیں

2531 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا مَنَعُوْا مِنِّیْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِیْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ یہ اعتراف نہ کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جب وہ یہ اعتراف کر لیں گے، تو وہ اپنے خون اور اپنے اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے البتہ ان کا حق باقی رہے گا، اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2532 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

2531۔ حدیث ابی هریرة رواه مسلم (۲۳۳/۱ ۔ نووی) کتاب: الایمان، باب: الامر بقتال الناس: حدیث (۲۱/۳۵) و ابوداؤد (۵۰/۲) کتاب: الجهاد باب: علی ما یقاتل المشرکون، حدیث (۲٦٤۰)، و النسائی (۷۹/۷) کتاب : تحریم الدم، و ابن ماجه (۱۲۹۵/۲) کتاب الفتن: باب: الکف عمن قال: لا اله الا الله (۳۹۲۷)، واحمد (۳۷۷/۲)۔

متن حدیث: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهُ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الزَّكٰوةِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: وَهٰكَذَا رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوٰى عِمْرَانُ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّهُوَ حَدِيْثٌ خَطَاٌ وَّقَدْ خُوْلِفَ عِمْرَانُ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ مَعْمَرٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اوران کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا' تو کچھ عرب کافر ہوگئے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ایسے لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کریں گے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

"مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ یہ اعتراف نہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور جو شخص یہ اعتراف کرلے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو وہ اپنے مال کو اور اپنی جان کو مجھ سے محفوظ کرلے گا' اور اس کا حق باقی رہے گا' اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہو گا"۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں ایسے شخص کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا' جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا' کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر وہ لوگ مجھے ایسی رسی دینے سے بھی انکار کریں جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے' تو میں ان کے اس انکار کرنے پر بھی ان لوگوں کے ساتھ جنگ کروں گا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اس وقت مجھے یہ محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا کیا ہے اور مجھے یہ پتہ چل گیا کہ ان کی رائے ٹھیک ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شعیب بن ابوحمزہ نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عبید اللہ بن عبداللہ کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُسے نقل کیا ہے۔

عمران القطان نے اس روایت کو معمر کے حوالے سے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے

2532- رواه النسائي (۷/۷۷) كتاب : تحريم الدم، واحمد (۱/۱۱)، (۲/۲۳، ٤، ٥۲۸).

سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

تاہم یہ حدیث خطا ہے کیونکہ عمران نامی راوی کے معمر سے نقل کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقِتَالِهِمْ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

باب 2: (نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ کلمہ نہ پڑھ لیں اور نماز ادا نہ کریں

2533 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالِقَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنْ يَّسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَيَاْكُلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَاَنْ يُّصَلُّوْا صَلَاتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں اور وہ لوگ ہمارے قبلہ کی طرف رخ نہ کریں' اور ہمارے ذبیحہ کو کھائیں نہیں اور ہماری طرح نماز نہ پڑھیں' جب وہ ایسا کرلیں گے' تو ہمارے لئے ان کے خون اور ان کے اموال قابلِ احترام ہو جائیں گے البتہ ان کا حق باقی رہے گا' اور انہیں ہر وہ حق حاصل ہوگا' جو مسلمانوں کو حاصل ہے اور ان پر ہر وہ چیز لازم ہوگی جو مسلمانوں پر لازم ہے۔

اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2533- اخرجه احمد (۱۹۹/۳، ۲۲٤) و البخاری (۵۹۲/۱) کتاب الصلاة، باب: فضل استقبال القبلة، حدیث (۳۹۲)۔ و ابوداؤد (۵۰/۲، ۵۱) کتاب الجهاد، باب: علی ما يقاتل المشركون: حدیث (۲٦٤۱)، رقم (۲٦٤۲) و النسائی (۷٦/۷) کتاب تحریم الدم، (۱۰۹/۸) کتاب: الایمان و شرائعه، باب: علی ما یقاتل الناس.

یحییٰ بن ایوب نے اسے حمید کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

2534 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ سُعَیْرِ بْنِ الْخِمْسِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ وَفِی الْبَاب عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَسُعَیْرُ بْنُ الْخِمْسِ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ الْجُمَحِیِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

اس بارے میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ یہ حدیث ایک اور سند کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی گئی ہے۔

سعیر بن خمس نامی راوی محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ وَصْفِ جِبْرِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاِیْمَانَ وَالْاِسْلَامَ

باب 3: حضرت جبریل علیہ السلام کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایمان اور اسلام کا ذکر کرنا

2535 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ الْخُزَاعِیُّ اَخْبَرَنَا وَكِیْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ یَّحْیَی بْنِ یَعْمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: اَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِی الْقَدَرِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِیُّ قَالَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَحُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

2534۔ اخرجہ الحمیدی (۳۰۸/۲) الحدیث رقم (۷۰۳)۔

2535۔ اخرجہ مسلم (۱۷۷/۱ ۔ نووی) کتاب الایمان، باب: بیان الایمان و الاسلام و الاحسان، حدیث: (۸/۱) و النسائی فی السنن الکبریٰ (۵۲۸/۶) کتاب الایمان و شرائعہ، باب: نعت الاسلام، حدیث (۱۱۷۲۱)۔

الْحِمْيَرِيُّ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَمَّا اَحْدَثَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالَ فَلَقِيناهُ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ اَنَا وَصَاحِبِيْ قَالَ فَظَنَنْتُ اَنَّ صَاحِبِيْ سَيَكِلُ الْكَلَامَ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ قَوْمًا يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنْ لَّا قَدَرَ وَاَنَّ الْاَمْرَ اُنُفٌ قَالَ فَاِذَا لَقِيتَ اُولٰٓئِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَّاَنَّهُمْ مِنِّيْ بُرَئَاءُ وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا قُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعَرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْزَقَ رُكْبَتَهٗ بِرُكْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَآئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ فَمَا الْاِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَهٗ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا اَمَارَتُهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ اَصْحَابَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ كَهْمَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوُ هٰذَا عَنْ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ هُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

◆◆ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے تقدیر کے بارے میں معبد جہنی نے کلام کیا (یعنی اس کا انکار کیا)۔ یحییٰ بیان کرتے ہیں: میں اور حمید بن عبدالرحمان روانہ ہوئے۔ ہم لوگ مدینہ منورہ آئے۔ ہم نے سوچا کہ اگر نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی سے ہماری ملاقات ہوئی تو ہم ان سے ایسی باتوں کے بارے میں دریافت کریں گے جو اس قوم نے (تقدیر کے منکرین نے) نئے نظریات پیش کیے ہیں' تو ہماری ملاقات حضرت عبداللہ سے ہوئی۔ وہ اس وقت مسجد سے باہر آ رہے تھے۔ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں میں نے اور میرے ساتھی نے انہیں گھیر لیا۔ مجھے محسوس ہوا کہ میرا ساتھی مجھے بات شروع کرنے کا موقعہ دے گا تو میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمان! کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور علم بھی حاصل کرتے ہیں۔ وہ اس بات کے قائل ہیں: تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ہر کام خود سے ہوتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم ان لوگوں سے ملو' تو انہیں یہ

بتا دو کہ میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور ان لوگوں کا میرے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے نام کی عبداللہ قسم اٹھاتا ہے' اگر ان میں سے کوئی ایک شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے' تو بھی اس کی طرف سے وہ اس وقت تک قبول نہیں کیا جائے گا' جب تک وہ بری یا بھلی تقدیر پر ایمان نہیں لاتا۔ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے گفتگو شروع کی اور یہ بات بیان کی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ ایک شخص آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ تھے۔ اس پر سفر کا کوئی نشان نہیں نظر آ رہا تھا اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے اپنا گھٹنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے کے ساتھ ملا دیا۔ پھر اس نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ اس نے دریافت کیا: اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس نے دریافت کیا: احسان سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہر مرتبہ میں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی کہتا رہا: آپ نے ٹھیک فرمایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں' اس کی اس بات پر حیرت ہوئی کہ یہ خود ہی آپ سے سوال کر رہا ہے اور خود بھی تصدیق کر رہا ہے۔ پھر اس نے دریافت کیا: قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے اس بارے میں سوال کیا گیا' وہ اس بارے میں سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے عرض کی: اس کی نشانیاں کیا ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی۔ تم ننگے پاؤں ننگے بدن غریب لوگوں' بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے' وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں اونچی عمارات تعمیر کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے تین دن کے بعد میری ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ وہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ وہ جبریل علیہ السلام تھا' وہ تمہارے پاس اس لئے آیا تھا کہ تمہیں تمہارے دین کے بارے میں تعلیم دے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔ جس کا مفہوم یہی ہے۔

اس بارے میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی گئی ہیں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ منقول ہے۔

یہ روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔ تاہم زیادہ مستند روایت وہ ہے' جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِضَافَةِ الْفَرَائِضِ اِلَی الْاِیْمَانِ

باب 4: فرائض کی نسبت ایمان کی طرف کرنا

2536 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِیُّ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا هٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَبِیْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَیْكَ اِلَّا فِیْ اَشْهُرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَیْءٍ نَاْخُذُهٗ عَنْكَ وَنَدْعُو اِلَیْهِ مَنْ وَّرَائَنَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ الْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ جَمْرَةَ الضُّبَعِیُّ اسْمُهٗ نَصْرُ ابْنُ عِمْرَانَ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ اَیْضًا وَّزَادَ فِیْهِ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَذَكَرَ الْحَدِیْثَ سَمِعْتُ قُتَیْبَةَ بْنَ سَعِیْدٍ یَّقُوْلُ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ هٰؤُلَآءِ الْفُقَهَاءِ الْاَشْرَافِ الْاَرْبَعَةِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّاللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ وَّعَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِیِّ وَعَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُتَیْبَةُ كُنَّا نَرْضٰی اَنْ نَّرْجِعَ مِنْ عِنْدِ عَبَّادٍ كُلَّ یَوْمٍ بِحَدِیْثَیْنِ وَعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ مِنْ وَّلَدِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِیْ صُفْرَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کی: ربیعہ قبیلہ کی وجہ سے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں ان چیزوں کا حکم دیں جنہیں ہم آپ سے سیکھ لیں اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو اس کی دعوت دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا پھر آپ نے ان کے سامنے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا اس سے مراد یہ ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور جو مالِ غنیمت تمہیں حاصل ہو اس میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابو جمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔ شعبہ نے ابوجمرہ کے حوالے سے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد

2536۔ اخرجه النسائی، کتاب الایمان : باب: اداء الخمس من الایمان حدیث (۵۳) و مسلم ، کتاب الایمان : باب: الامر بالایمان باللّٰہ حدیث (۲۳، ۲۴، ۲۵) و ابوداؤد (۳۶۹۲)، و النسائی (۴۹۵/۸) کتاب الایمان: باب: اداء الخمس حدیث (۵۰۴۶) من طریق ابی جمرة عن ابن عباس

ہیں: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ ایمان سے مراد کیا ہے؟ اس سے مراد یہ ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

میں نے قتیبہ بن سعید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے ان چار معزز فقہاء کی مانند اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔

مالک بن انس، لیث بن سعد، عباد بن عباد مہلبی اور عبدالوہاب ثقفی

قتیبہ بیان کرتے ہیں: ہم اس بات سے بہت خوش ہوتے تھے کہ ہم روزانہ عباد کے پاس سے اٹھ کر آتے ہوئے دو حدیثیں ساتھ لے کر آئیں (یعنی ان کا علم حاصل کریں) عباس بن عباد نامی صاحب مہلب بن ابوصفرہ کی اولاد میں سے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اسْتِكْمَالِ الْإِيْمَانِ وَزِيَادَتِهٖ وَنُقْصَانِهٖ

باب 5: ایمان کا کامل ہونا، اس کا زیادہ ہونا اور کم ہونا

2537 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَلَا نَعْرِفُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ سَمَاعًا مِّنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيْعِ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَكَرَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ اَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ كَانَ وَاللّٰهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْاَلْبَابِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے کامل مؤمن وہ ہے' جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور اپنے اہلِ خانہ پر سب سے زیادہ مہربان ہو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہمارے علم کے مطابق ابوقلابہ کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے۔ ابوقلابہ نے عبداللہ بن یزید کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں جو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی رشتہ دار تھے اور وہ اس کے علاوہ دیگر احادیث ہیں۔

ابوقلابہ نامی راوی کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: ایوب سختیانی نے ابوقلابہ کا ذکر کیا' تو یہ بات بیان کی۔ اللہ کی قسم وہ سمجھدار فقہاء میں سے تھے۔

2538 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ الْاَزْدِيُّ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

2537۔ اخرجه احمد (٦/٤٧، ٩٩) والنسائي في (الكبرى) (٥/٣٦٤) كتاب اعشرة النساء: باب: لطف الرجل اهله حديث (٩١٥٤)۔

عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ يَعْنِیْ وَكُفْرِكُنَّ الْعَشِيْرَ قَالَ وَمَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذَوِی الْاَلْبَابِ وَذَوِی الرَّاْیِ مِنْكُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِهَا وَعَقْلِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَاَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَّنُقْصَانُ دِيْنِكُنَّ الْحَيْضَةُ تَمْكُثُ اِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَالْاَرْبَعَ لَا تُصَلِّیْ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے واضح نصیحت کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کیا کرو کیونکہ جہنم میں اکثریت تمہاری ہے۔ تو ان میں سے ایک خاتون نے عرض کی: اس کی کیا وجہ ہے؟ اے اللہ کے رسول! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بکثرت لعنت کرنے کی وجہ سے۔ یعنی اپنے شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: میں نے عقل اور دین کے اعتبار سے ایسی کوئی ناقص مخلوق نہیں دیکھی جو سمجھ دار عقل مند مردوں پر تم سے زیادہ غالب آجاتی ہو۔ ایک خاتون نے عرض کی: ان کے عقل اور دین میں کمی کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے اور تمہارے دین میں کمی حیض ہے۔ اس کی وجہ سے کوئی عورت چند دن تک نماز ادا نہیں کرسکتی۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2539 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ بَابًا اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَاَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهٰكَذَا رَوٰی سُهَيْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَرَوٰی عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2538۔ رواه ابويعلى (٤٦٢/١١) برقم (٦٥٨٥)، و ذكره الحافظ في (المطالب العالية) برقم (٤٥٧٤)، و تقدم تخريجه من حديث ابن مسعود رقم (٦٣٥).

2539۔ رواه البخاري (٦٧/١) كتاب الايمان : باب: امور الايمان حديث (٩)، و مسلم (٢٧٧/١ - نووي) كتاب الايمان، باب: الدليل على ان من رضي الله ربا حديث (٣٥/٥٨)، و ابوداؤد (٦٣٠/٢ - ٦٣١) كتاب السنة، باب: في رد الارجاء (٤٦٧٦) و النسائي (١١٠/٨) كتاب الايمان و شرائعه ، باب: ذكر شعب الايمان ، و ابن ماجه (٢٢/١) المقدمة، باب: في الايمان، حديث (٥٧) و اخرجه احمد (٣٧٩/٢، ٤١٤، ٤٤٢، ٤٤٥).

متنِ حدیث: اَلْاِیْمَانُ اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّونَ بَابًا

اسنادِ دیگر: قَالَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: ایمان کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں اوران میں سے سب سے کم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اورسب سے بلند اس بات کا اعتراف کرنا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اورکوئی معبود نہیں ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سہیل بن ابوصالح نے اسے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

عمارہ بن غزیہ نے اس حدیث کو ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔آپ نے ارشادفرمایا: ایمان کے **64** دروازے ہیں۔

یہ روایت قتیبہ نے بکر بن مضر کے حوالے سے عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ

باب 6: حیاء ایمان کا حصہ ہے

2540 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَّهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِى الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ فِىْ حَدِيْثِهٖ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَعِظُ اَخَاهُ فِى الْحَيَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ بَكْرَةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ

◆◆ زہری رحمۃ اللہ علیہ' سالم کے حوالے سے ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں تلقین کررہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

2540۔ اخرجه مالك في (الموطا) (۹۰۵/۲) كتاب احسن الخلق: باب: ما جاء في الحياء والبخاري (۵۳۸/۱۰) كتاب الادب: باب: الحياء (۶۱۱۸) و مسلم (۲۷۸/۱) كتاب الايمان، باب: بيان عدد و شعب الايمان حديث (۳۶/۵۹) و ابوداؤد (۱۶۷/۲) كتاب الادب، باب: في الحياء حديث (۴۷۹۵) و النسائي (۱۲۱/۸) كتاب الايمان و شرائعه، باب: الحياء و ابن ماجه (۲۲/۱) المقدمة باب: في الايمان حديث (۵۸)

احمد بن منیع نامی راوی نے اپنی نقل کردہ روایت میں یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں تلقین کر رہا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حُرْمَةِ الصَّلٰوةِ

باب 7: نماز کی حرمت

2541 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِیُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِّنْهُ وَنَحْنُ نَسِيْرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِیْ عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَنِیْ عَنْ عَظِيمٍ وَّاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَّالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ تَلَا (تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) حَتّٰى بَلَغَ (يَعْمَلُوْنَ) ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ كُلِّهٖ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ شریک تھا۔ ایک دن میں آپ کے قریب ہوا ہم اکٹھے جا رہے تھے میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ ایسے عمل کے بارے میں مجھے بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک عظیم چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے: یہ اس شخص کے لئے آسان ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ اسے آسان کر دے۔ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ تم نماز قائم کرو، تم زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج کرو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو یوں بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور نصف رات کے وقت آدمی کا (نفل) نماز ادا کرنا۔

2541- اخرجه احمد (۲۳۱/۵) و عبد بن حميد (۱۱۲)، و ابن ماجه (۱۳۱۴/۲)، كتاب الفتن: باب: كف اللسان فی الفتنة (۳۹۷۳) و النسائی فی (الكبرى) كما فی (تحفة الاشراف) رقم (۱۱۳۱۱)۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''ان کے پہلو بستروں سے الگ ہوتے ہیں''۔

یہ آیت آپ نے لفظ ''یعملون'' تک تلاوت کی۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس تمام معاملے کی بنیاد اس کے ستون اس کے کوہان کی چوٹی کے بارے میں بتاؤں؟ (یعنی ریڑھ کی ہڈی کے بارے میں بتاؤں؟) میں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا: اس تمام حکم کی بنیاد اسلام ہے۔ نماز اس کا ستون ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی (یعنی ریڑھ کی ہڈی) جہاد ہے۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان سب کی بنیاد کے بارے میں بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا: اس کا خیال رکھنا! میں نے عرض کی: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! کیا ہمارا اس بات پر بھی مواخذہ ہوگا' جو ہم بات کریں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے لوگوں کو اپنی زبان کی کمائی کی وجہ سے منہ کے بل (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) نتھنوں کے بل جہنم میں ڈالا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2542 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ (اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتَی الزَّكٰوةَ) الْاٰيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ باقاعدگی سے مسجد حاضر ہوتا ہے' تو اس کے حق میں ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہ شخص آباد کرے گا' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اور وہ نماز قائم کرے' اور زکوٰۃ ادا کرے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ

باب 8: نماز ترک کرنا

2543 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ

2542۔ اخرجه احمد (۳/۶۸، ۷۶) و ابن ماجه (۱/۲۶۳) كتاب المساجد، باب: لزوم المساجد و انتظار الصلاة حديث (۸۰۲) و الدارمی (۱/۲۷۸) كتاب الصلاة، باب: المحافظة على الصلوات و ابن خزيمة (۱/۳۷۹) رقم (۱۵۰۲) ويأتي عند المصنف برقم (۳۰۹۳)۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيْمَانِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ اَوِ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ سُفْيَانَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کفر اور ایمان کے درمیان بنیادی فرق نماز کو ترک کرنا ہے۔

◆◆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
بندے اور شرک کے درمیان (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔
ابوسفیان نامی راوی کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

2544 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرُسَ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) صرف نماز ترک کرنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔
ابوزبیر نامی راوی کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

2545 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَّيُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

2543۔ اخرجه احمد (۳۷۰/۳) ومسلم (۳٤۷/۱)، نوری كتاب : الايمان، باب: بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة (۸۲/۱۳٤)، و عبد بن حميد كما فى (المنتخب) رقم (۱۰۲۲)۔

2544۔ اخرجه احمد (۳۸۹/۳)، و مسلم (۳٤۷/۱) كتاب : الايمان ، باب: بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة (۸۲/۱۳۵)۔ و ابوداؤد (٦۳۱/۲) كتاب السنة، باب: فى رد الارجاء (٤٦۷۸) و النسائى (۲۳۲/۱) (بالهامش) كتاب الصلاة، باب: الحكم فى تاريك الصلاة و ابن ماجة (۳٤۲/۱) كتب اقامة الصلاة، باب: ما جاء فيمن ترك الصلاة حديث (۱۰۷۸)۔

2545۔ اخرجه احمد (۳٤٦/۵، ۳۵۵)، و ابن ماجه (۳٤۲/۱) كتاب اقامة الصلاة، باب: ما جاء فيمن ترك الصلاة حديث (۱۰۷۹)، و لنسائى (۲۳۱/۱ ۔ ۲۳۲) كتاب الصلاة ، باب: الحكم فى تارك الصلاة۔

مُوْسٰی عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ ح وحَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الشَّقِيْقِيُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ عبداللہ بن ابوبریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو عہد ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان ہے' وہ نماز ہے' تو جو شخص اس کو ترک کر دے گا اس نے کفر کیا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2546 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ

آثارِ صحابہ: قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: سَمِعْتُ اَبَا مُصْعَبٍ الْمَدَنِیَّ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ الْاِيْمَانُ قَوْلٌ يُّسْتَتَابُ فَاِنْ تَابَ وَاِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهٗ

◆◆ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نماز کے علاوہ' اور کسی بھی عمل کے ترک کرنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ (یعنی وہ نماز ترک کرنے کو کفر اختیار کرنے کی طرح شدید گناہ سمجھتے تھے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابومصعب مدنی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہ کہے' ایمان صرف قول (یعنی زبانی اقرار) کا نام ہے' (اور تصدیق قلبی کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے) تو اس شخص کو توبہ کرنے کے لیے کہا جائے گا' اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی گردن اُڑا دی جائے گی۔

2547 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2546۔ اخرجه الحاكم (۷/۱) كما في (الترغيب) ۴۳۳/۱)، حديث (۷۹۸)۔

2547۔ اخرجه احمد (۲۰۸/۱)، و مسلم (۲۷٦/۱ ۔ نووی) كتاب : الايمان ، باب : الدليل على ان من رضی بالله ربا، حديث (۳۴/۵٦)۔

◈◈ عامر بن سعد، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے سے راضی رہا اور اسلام کے دین ہونے سے راضی رہا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی رہا (یعنی ان پر ایمان رکھے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2548 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِیْهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ یَّكْرَهَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا یَكْرَهُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

◈◈ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین خوبیاں جس شخص میں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کے ذائقے کو پا لے گا جس شخص کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان دونوں کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور آدمی کسی شخص کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھے اور آدمی کفر کی طرف دوبارہ جانے کو اسی طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ اسے اس (کفر) سے بچا چکا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

قتادہ نے اسے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب 9: زناء کرنے والا زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا

2549 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا عَبِیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلٰكِنَّ

2548۔ اخرجه احمد (۱۰۳/۳) و البخاری (۷۷/۱) کتاب الایمان : باب: حلاوة الایمان حدیث (۱۶) ورواه فی (۳۳۰/۱۲) کتاب الاکراه، باب: من اختار الضرب و القتل و الهوان علی الکفر، حدیث (۶۹۴۱)، و مسلم (۲۸۸/۱ ۔ نووی) کتاب الایمان، باب: بیان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الایمان، حدیث (۴۳/۶۷)۔

2549۔ رواه احمد (۳۷۶/۲، ۴۷۹) و البخاری (۱۱۶/۱۲) کتاب الحدود، باب: اثم الزنا حدیث (۶۸۱۰) و مسلم (۳۱۹/۱ ۔ نووی) کتاب الایمان: باب: بیان نقصان الایمان بالمعاصی حدیث (۱۰۴، ۱۰۵/۵۷) و ابوداؤد (۶۳۳/۲) کتاب السنة، باب: الدلیل علی زیادة الایمان و نقصانه، حدیث (۴۶۸۹)۔

التَّوْبَةَ مَعْرُوْضَةٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیث دیگر: اِذَا زَنَی الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ كَالظُّلَّةِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ عَادَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ هٰذَا خَرَجَ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَی الْاِسْلَامِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَاُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةُ ذَنْبِهٖ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَی اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ

رَوٰی ذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَّعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَخُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زنا کرنے والا زنا کرتے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ چوری کرنے والا چوری کرتے وقت مؤمن نہیں رہتا البتہ توبہ کی گنجائش رہتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن ابواوفی سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ میں نقل کی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بندہ زنا کرتا ہے' تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور وہ اس کے سر پر ایک سائے کی مانند ہو جاتا ہے' جب آدمی اس عمل سے الگ ہوتا ہے' تو ایمان دوبارہ اس کے پاس آجاتا ہے۔''

امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔ انہوں نے اس ایمان کے نکلنے سے مراد یہ لی ہے: آدمی ایمان سے نکل کر اسلام کی طرف آجاتا ہے۔

دیگر حوالوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی گئی ہے آپ نے زنا کرنے اور چوری کرنے کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ان میں سے کسی ایک کا مرتکب ہو' اور اس پر حد قائم ہو جائے' تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو گی اور جو شخص ان میں سے کسی ایک کا مرتکب ہو' اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کر لے' تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہو گا' اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا' تو قیامت کے دن اسے عذاب دے گا' اور اگر چاہے گا' تو اس کی مغفرت کر دے گا۔

یہ بات حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

2550 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِى السَّفَرِ وَاسْمُهُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِىُّ الْكُوْفِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِىِّ عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتَهُ فِى الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّىَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِى الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ اِلٰى شَىْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهٰذَا قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا كَفَّرَ اَحَدًا بِالزِّنَا اَوِ السَّرِقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص قابلِ حد جرم کا ارتکاب کرے اور اسے دنیا میں اس کی سزا دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ اس حوالے سے سب سے زیادہ عدل کرنے والا ہے کہ وہ دوبارہ آخرت میں اس بندے کو اس کی سزا دے اور جو شخص کسی قابلِ حد جرم کا ارتکاب کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرلے اور اس سے درگزر کرے تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں سب سے زیادہ کریم ہے کہ وہ دوبارہ اس بارے میں سزا دے جسے وہ معاف کر چکا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں ہمارے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے زنا کرنے یا چوری کی وجہ سے یا شراب پینے کی وجہ سے کسی کو کافر قرار نہیں دیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اَنَّ الْمُسْلِمَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

باب 10: (فرمان نبوی ہے) ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں''

2551 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ اَىُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ

2550۔ اخرجه احمد (۹۹/۱، ۱۵۹) و ابن ماجه (۸٦۸/۲) کتاب الحدود ، باب: الحد کفارة حدیث (۲٦۰٤) و عبد بن حمید کما فی (المنتخب) (۸۷) بمعناه.

2551۔ اخرجه احمد (۳۷۹/۲).

الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

فِی الْبَاب: وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِیْ مُوْسٰی وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن وہ ہے کہ لوگ اپنے خون اور اپنے اموال کے حوالے سے اس سے امن میں رہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے: آپ سے دریافت کیا گیا: کون سا مسلمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2552 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ سے سوال کیا گیا کون سا مسلمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے طور پر "صحیح غریب حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَّسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا

باب 11: (فرمان نبوی ہے) اسلام کا آغاز غریب الوطنی میں ہوا تھا اور یہ عنقریب غریب الوطن ہو جائے گا

2553 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ

2552۔ اخرجه البخاری (۱/۷۰ ۔ ۷۱) كتاب الایمان: باب: ای الاسلام افضل حدیث (۱۱)۔ و مسلم (۱/۲۸۵ ۔ نووی) كتاب الایمان: باب: بيان تفاضل الاسلام حديث (۴۲/۶۶)۔ و النسائی (۸/۱۰۶ أ ۔ ۱۰۷) كتاب الایمان، باب: ای الاسلام افضل وقد تقدم عند المصنف برقم (۲۵۰۴)۔

2553۔ خرجه ابن ماجه (۲/۱۳۲۰) كتاب الفتن: باب: بدا الاسلام غريباً، حديث (۳۹۸۸)، والدارمی (۲/۳۱۱ ۔ ۳۱۲) كتاب الرقاق: باب: ان الاسلام بدا غريبا و عبد الله ابن الامام احمد فی (زوائده على المسند) (۱/۳۹۸)، و رواه ابويعلى فی (مسنده) (۸/۳۸۸) برقم (۴۹۷۵)۔

الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَّسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ

توضیح راوی: وَاَبُو الْاَحْوَصِ اسْمُهٗ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيُّ تَفَرَّدَ بِهٖ حَفْصٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام کا آغاز غریب الوطنی میں ہوا تھا اور یہ عنقریب غریب الوطن ہو جائے گا جیسے اس کا آغاز ہوا تھا تو غریب الوطن لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حفص بن غیاث کی اعمش سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے۔ حفص نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

2554 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِىْ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ الدِّيْنَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَّيَرْجِعُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِىْ مِنْ سُنَّتِىْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دین (اسلام) حجاز کی طرف یوں سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹتا ہے اور دین (اسلام) حجاز میں اس طرح پناہ گزین ہوگا جس طرح جنگلی بکرا پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتا ہے۔ نیز دین (اسلام) کا آغاز غریب الوطنی میں ہوا تھا اور یہ دوبارہ غریب الوطن ہو جائے گا' تو ان غریب الوطن لوگوں کے لئے خوشخبری ہے' جو اس چیز کی اصلاح کریں گے جس بارے میں لوگوں نے میرے بعد میری سنت میں خرابی کی ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2554۔ عزاہ السیوطی فی (جمع الجوامع) (٥٤٨٢) للطبرانی من روایۃ کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ، و لم یخرجہ من اصحاب الکتب الستۃ الا الترمذی

بَابُ مَا جَآءَ فِي عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

باب 12: منافق کی علامات

2555 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّجَابِرٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ سُهَيْلٍ هُوَ عَمُّ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّاسْمُهُ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَصْبَحِيُّ الْخَوْلَانِيُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: منافق کی نشانیاں تین ہیں جب وہ بولے گا' تو جھوٹ بولے گا' جب وعدہ کرے گا' تو اس کی خلاف ورزی کرے گا' جب اسے امین مقرر کیا جائے گا' تو خیانت کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور علاء کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر غریب ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (جیسا کہ سابقہ روایت میں گزر چکا ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

ابوسہیل نامی راوی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے چچا ہیں۔ ان کا نام نافع بن مالک بن ابوعامر صبحی خولانی ہے۔

2556 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2555- اخرجه مسلم (۳۲۳/۱ - نووی) كتاب : الايمان ، باب : بيان خصال الايمان، حديث (۵۹/۱۰۹)

2556- اخرجه احمد (۱۸۹/۲، ۱۹۸)، و البخاری (۱۱۱/۱) كتاب الايمان، باب : علامة المنافق (۳۴)، و فی (۱۲۸/۵) كتاب المظالم، باب : اذا خاصم فجر حديث (۲۴۵۹)، و فی (۳۲۲/۶) كتاب الجزية ، باب : اثم من عاهد ثم غدر حديث رقم (۳۱۷۸)، و مسلم (۳۲۲/۱ - نووی) كتاب الايمان ، باب : بيان خصال المنافق حديث رقم (۵۸/۱۰۶) و ابوداؤد (۶۳۳/۲) كتاب السنة، باب : الدليل على زيادة الايمان و نقصانه حديث (۴۶۸۸) و النسائی (۱۱۶/۸) كتاب الايمان و شرائعه، باب : علامة المنافق ورواه عبد بن حميد كما فی (منتخب المسند) رقم (۳۲۲)

متنِ حدیث: اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَّإِنْ كَانَتْ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ فِيهِ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُرَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّإِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ نِفَاقُ الْعَمَلِ وَإِنَّمَا كَانَ نِفَاقُ التَّكْذِيبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رُوِىَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ شَيْءٌ مِّنْ هٰذَا اَنَّهُ قَالَ النِّفَاقُ نِفَاقَانِ نِفَاقُ الْعَمَلِ وَنِفَاقُ التَّكْذِيبِ

◄► حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ چار خامیاں جس شخص میں ہوں گی وہ منافق ہوگا' اور اگر کسی شخص میں ان میں سے کوئی ایک خامی ہو' تو اس میں منافقت کی خصوصیت ہوگی' یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے' وہ شخص کہ جب کوئی بات کرے' تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے' تو اس کی خلاف ورزی کرے، جب لڑائی کرے' تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے، جب کوئی عہد کرے' تو اس کی خلاف ورزی کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس سے مراد عملی نفاق ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب والا نفاق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہوا کرتا تھا۔

اس بارے میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں: نفاق دو طرح کا ہوتا ہے' وہ نفاق جس کا تعلق عمل سے ہو اور وہ نفاق جس کا تعلق تکذیب سے ہو۔

2557 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِى النُّعْمَانِ عَنْ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَيَنْوِىْ اَنْ يَّفِيَ بِهٖ فَلَمْ يَفِ بِهٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

توضیحِ راوی: عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثِقَةٌ وَّلَا يُعْرَفُ اَبُو النُّعْمَانِ وَلَا اَبُوْ وَقَّاصٍ وَّهُمَا مَجْهُوْلَانِ

◄► حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب آدمی کوئی وعدہ کرے' اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ اسے پورا کرے گا' اور پھر وہ اسے پورا نہ کر سکے' تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

2557- اخرجه ابوداؤد(۷۱۷/۲) كتاب الادب، باب: في العدة حديث(٤٩٩٥).

اس کی سند قوی نہیں ہے علی بن عبدالاعلیٰ نامی راوی ثقہ ہیں ابونعمان اور ابووقاص نامی راوی کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے یہ دونوں مجہول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ

باب 13: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے

2558 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكِيْمِ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: قِتَالُ الْمُسْلِمِ اَخَاهُ كُفْرٌ وَّسِبَابُهٗ فُسُوْقٌ وَّفِی الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مِّنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ عبدالرحمٰن بن عبداللہ، اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان کا اپنے بھائی کو قتل کرنا کفر ہے اور اسے گالی دینا فسق ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دیگر سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

2559 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قِتَالُهٗ كُفْرٌ لَيْسَ بِهٖ كُفْرًا مِثْلَ الْاِرْتِدَادِ

حدیثِ دیگر: وَالْحُجَّةُ فِیْ ذٰلِكَ مَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قُتِلَ مُتَعَمِّدًا فَاَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا عَفَوْا وَلَوْ كَانَ الْقَتْلُ كُفْرًا لَوَجَبَ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

2558۔ اخرجه احمد (۱/۱۷/۱، ۴۶۰) والنسائی (۱۲۲/۷) کتاب تحریم الدم، باب قتال المسلم۔

2559۔ اخرجه احمد (۳۸۵/۱، ۴۳۳، ۴۳۹، ۴۵۴) و البخاری (۱۳۵/۱) کتاب الایمان، باب: خوف المومن من ان یحبط عمله حدیث (۴۸) و من (۴۷۹/۱۰) کتاب الادب، باب: ما ینهی عن السباب و اللعن، حدیث (۶۰۴۴) و مسلم (۳۳۰/۱ - نووی) کتاب الایمان، باب: بیان قول النبی صلی اللّٰه علیه وسلم سباب المسلم فسوق و قتاله کفر، حدیث (۱۱۶/۶۴) و النسائی (۱۲۲/۷) کتاب تحریم الدم، باب: قتال المسلم، و ابن ماجه (۲۷/۱) المقدمة، باب: فی الایمان حدیث (۶۹) و فی (۱۲۹۹/۲) کتاب الفتن، باب: سباب المسلم فسوق و قتاله کفر (۳۹۳۹)۔

وَّطَاوُسٍ وَّعَطَاءٍ وَّغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا كُفْرٌ دُوْنَ كُفْرٍ وَّفُسُوْقٌ دُوْنَ فُسُوْقٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے او اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسلمان کو قتل کرنا اس طرح کفر ہو جس طرح مرتد ہونا ہوتا ہے۔

اس بات کی دلیل وہ روایت ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کر دیا جائے تو مقتول کے پسماندگان کو اختیار ہوگا اگر وہ چاہیں (تو قصاص کے طور پر قاتل کو) قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو معاف کر دیں''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اگر قتل کرنا کفر ہوتا تو قاتل کو سزائے موت دینا لازم ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، طاؤس، عطاء اور دیگر اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: کفر کے مختلف مراتب ہیں۔ اور فسق کے بھی مختلف مراتب ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ رَمَى اَخَاهُ بِكُفْرٍ

باب 14: جو شخص اپنے بھائی کی تکفیر کرے (اس کا حکم)

2560 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَاعِنُ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهٖ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَىْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهٖ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس بارے میں اس پر کوئی نذر لازم نہیں ہوتی اور مؤمن شخص پر لعنت کرنے والا اسے قتل کرنے والے کی مانند ہے اور جو شخص کسی مؤمن کو کافر قرار دے تو وہ اسے قتل کرنے والے کی مانند ہے اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اسی چیز کے ذریعے عذاب دے گا جس کے ذریعے اس نے خودکشی کی تھی۔

2560۔ اخرجه احمد (۳۳/٤، ۳٤) و البخاری (۲٦۸/۳) كتاب الجنائز، باب: ما جاء فی قاتل النفس حديث (۱۳٦۳) و مسلم (۳۹٦/۱ - نووی) كتاب الايمان: باب: بيان غلظ تحريم قتل الانسان نفسه حديث (۱۱۰/۱۷٦) و النسائی (٦۰۵/۷) كتاب الايمان و النذور، باب: الحلف بما سوى الاسلام و ابن ماجه (٦۷۸/۱) كتاب الكفارات، باب: من حلف بملة غير الاسلام (۲۰۹۸) و الدارمی (۱۹۱/۲ - ۱۹۲) كتاب الديات، باب: التشديد على من قتل نفسه و قد تقدم عند المصنف برقم (۱۵۲۷، ۱۵٤۳)۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2561 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّمَعْنٰى قَوْلِهٖ بَاءَ يَعْنِىْ اَقَرَّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے وہ کفران دونوں میں سے کسی ایک میں پختہ ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

حدیث کے لفظ بَاءَ کا مطلب "پختہ ہونا" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّمُوْتُ وَهُوَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب 15: جو شخص ایسے عالم میں مرے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے

2562 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُّ لَاَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَاَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَاَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيْهِ خَيْرٌ اِلَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ اِلَّا حَدِيْثًا وَّاحِدًا وَّسَوْفَ اُحَدِّثُكُمُوْهُ الْيَوْمَ وَقَدْ اُحِيْطَ بِنَفْسِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَّطَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

توضیح راوی: قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ كَانَ ثِقَةً

2561- اخرجه البخارى (۹۵۳۱/۱۰ كتاب الادب: باب: (من كفر اخاه بغير تاويل فهو كما قال) رقم (۶۱۰۴)، و مسلم (۲۷۸/۱ - الابى): كتاب الايمان: باب: بيان حال ايمان من قال لاخيه المسلم يا كافر رقم (۶۰/۱۱۱)، و احمد (۲۳/۲ - ۶۰ - ۱۱۳).

2562- اخرجه احمد (۳۱۸/۵)، و مسلم (۲۵۱/۱ - نووى) كتاب الايمان، باب: الدليل على ان من مات على التوحيد (۲۹/۴۷)، و النسائى من (۲۷۷/۶ - الكبرى) كتاب عمل اليوم و الليلة، باب: ما يقول عند الموت حديث (۳۶/۱۰۹۶۷) ورواه عبد بن حميد كما فى (منتخب المسند) رقم (۱۸۶).

مَاْمُوْنًا فِي الْحَدِيْثِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَالصُّنَابِحِيُّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُسَيْلَةَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْفَرَائِضِ وَالْاَمْرِ وَالنَّهْيِ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ اَهْلَ التَّوْحِيْدِ سَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَاِنْ عُذِّبُوْا بِالنَّارِ بِذُنُوْبِهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُخَلَّدُوْنَ فِي النَّارِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ ذَرٍّ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ وَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ) قَالُوْا اِذَا اُخْرِجَ اَهْلُ التَّوْحِيْدِ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُوا الْجَنَّةَ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ

◆◆ صنابحی' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت قریب المرگ تھے۔ میں رونے لگا تو انہوں نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ! تم کیوں رو رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو میں تمہارے حق میں گواہی دوں گا' اور اگر مجھے شفیع بنایا گیا' تو میں تمہاری شفاعت کروں گا' اور اگر مجھ سے ہو سکا تو میں تمہیں نفع پہنچاؤں گا۔ پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو بھی حدیث سنی' جس میں تمہارے لئے بھلائی موجود تھی' وہ میں نے تم لوگوں کے سامنے بیان کر دی۔ سوائے ایک حدیث کے' وہ میں آج تمہارے سامنے بیان کروں گا' کیونکہ اس وقت میں قریب المرگ ہو چکا ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جہنم کو حرام کر دے گا"۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

ابن ابی عمر' ابن عیینہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: محمد بن عجلان علم حدیث میں ثقہ اور مامون ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

صنابحی نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہے (اور ان کی کنیت) ابوعبداللہ ہے۔

زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو شخص اس بات کا اعتراف کر لے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' تو انہوں نے بتایا: یہ ابتدائے

اسلام میں تھا جب فرائض کا حکم نازل نہیں ہوا تھا امر اور نہی نازل نہیں ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث کی صورت یہ ہے: اہلِ توحید جنت میں ضرور داخل ہوں گے اگرچہ انہیں ان کے گناہوں کے بدلے میں جہنم میں عذاب دیا جائے گا' کیونکہ وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہیں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

''اہلِ توحید میں سے کچھ لوگ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہو جائیں گے''۔

یہی بات سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی اور دیگر تابعین کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' جو اس آیت کی تفسیر کے بارے میں ہے۔

''کافر لوگ یہ آرزو کریں گے' کاش وہ مسلمان ہوتے''

ان علماء نے یہ بات بیان کی ہے: جب اہلِ توحید کو جہنم میں سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا' تو کفار یہ آرزو کریں گے' کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

2563 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيِّ ثُمَّ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِىْ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِى الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَاِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِىْ كَفَّةٍ وَّالْبِطَاقَةُ فِىْ كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَىْءٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی موجودگی میں میری امت کے ایک شخص کو الگ کرے گا' اور اس کے سامنے اس کے **99** دفتر (نامہ اعمال کے) کھولے جائیں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچتی ہو پھر وہ فرمائے گا: کیا تم ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے مقرر کردہ محافظ فرشتوں نے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے؟ وہ جواب دے گا: نہیں! اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہارے پاس کوئی

2563- اخرجه احمد (۲/۲۱۳، ۲۲۱) و ابن ماجه (۲/۱۴۲۷) كتاب الزهد، باب: ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، حديث (۴۳۰۰) و اخرجه عبد بن حميد كما في (المنتخب) رقم (۳۳۹).

عذر ہے؟ تو وہ عرض کرے گا: نہیں! اے میرے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں! ہمارے پاس تمہاری ایک نیکی ہے اور آج تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی پھر ایک کاغذ کا ٹکڑا نکالا جائے گا جس میں یہ تحریر ہوگا۔

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں''

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (اس کا وزن ہونے لگا ہے) تم بھی میزان کے پاس رہو! تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! ان دفتروں کے مقابلے میں کاغذ کے اس ایک ٹکڑے کی کیا حیثیت ہوسکتی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے اوپر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ان تمام دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا۔ اس ایک کاغذ کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا' تو وہ تمام دفتر ہلکے ہو جائیں گے' اور کاغذ کا وہ ٹکڑا بھاری ہوگا' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام جتنی وزنی چیز اور کوئی نہیں ہوسکتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔ اس کا مفہوم یہی ہے۔

2564 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تَفَرَّقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ اَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَّالنَّصَارٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِىْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً

فى الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہودی **71** فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) **72** فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ عیسائی بھی اسی کی مانند (اتنے ہی فرقوں میں تقسیم ہوئے) اور میری امت **73** فرقوں میں تقسیم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2565 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِىُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ الْاَفْرِيْقِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2564۔ اخرجہ احمد (۳۳۲/۲) و ابوداؤد (۶۰۸/۲) کتاب السنۃ، باب: شرح السنۃ، حدیث (۴۵۹۶)، و رواہ ابویعلی فی (مسندہ) (۳۱۷/۱۰) برقم (۵۹۱۰)۔

2565۔ تفردبہ المصنف کما فی (التحفۃ) رقم (۸۸۶۴) ذکرہ المتقی فی (الکنز) (۲۱۱/۱)، حدیث (۱۰۶۰) و عزاہ للحاکم و ابن عساکر عن عبد اللہ بن عمرو۔

متن حدیث: لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِي مَا أَتٰى عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مُفَسَّرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کے ساتھ بھی وہی کچھ پیش آئے گا' جو بنی اسرائیل کے ساتھ پیش آیا تھا۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے۔' یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی شخص نے اپنی ماں کے ساتھ علانیہ طور پر زنا کیا تھا' تو میری امت میں بھی کوئی ایسا شخص ہوگا' جو ایسا کرے گا' اور بنی اسرائیل 72 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت 73 فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ ایک گروہ کے علاوہ باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کون لوگ ہوں گے؟ یارسول اللہ! (جو جنت میں جائیں گے؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اس راستے پر چلیں گے جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' اور مفسر ہے۔

اس طرح کی روایت کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں (یعنی جس میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ جنت میں جانے والا فرقہ کون سا ہوگا؟)

2566 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ فَأَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ اهْتَدٰى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ أَقُولُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے تاریکی میں مخلوق کو پیدا کیا' پھر ان پر اپنا نور ڈالا تو جنہیں وہ نور نصیب ہوگیا' وہ ہدایت حاصل کر گئے اور جنہیں نصیب نہیں ہوا۔ وہ گمراہ ہوگئے۔ اسی لئے میں یہ کہتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق قلم خشک ہو چکا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2567 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2566- اخرجه احمد (٢/١٧٦، ١٩٧).

2567- اخرجه احمد (٢٢٨/٥، ٢٢٩) و البخاری (٦٩/٦) کتاب الجهاد و السیر، باب: اسم الفرس و الحمار (٢٨٥٦) و مسلم (٢٥٢/١) کتاب الایمان: باب: الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة حديث (٣٠/٤٩).

متن حدیث: اَتَـدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّهٗ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا قَالَ اَتَدْرِیْ مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ

حکم حدیث: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ جانتے ہو؟ کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ان بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ بندے صرف اسی کی عبادت کریں' اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو؟ کہ ان بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے' جب وہ ایسا کرلیں؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2568 سندِ حدیث: حَـدَّثَـنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ وَّعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ وَّالْاَعْمَشِ كُلُّهُمْ سَمِعُوْا زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَتَـانِـیْ جِبْـرِيْـلُ فَبَشَّرَنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے یہ خوشخبری دی' جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2568۔ اخرجه احمد (۱۵۲/۵، ۱۶۱، ۱۶۶) و فی (۷۴/۸، ۱۱۷) و البخاری (۳۰۳/۶) کتاب بدء الخلق، باب: ذکر الملائکة (۳۲۲۲) و مسلم (۸۱/٤ ـ ۸۲ ـ نووی) کتاب الزکاة، باب: الترغیب فی الصدقة (۹٤/۳۲) و البخاری فی (الادب المفرد) رقم (۸۰۳)۔

كِتَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

علم کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَاب اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ

باب 1: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے، تو اسے دین کے بارے میں سوجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے

2569 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے، اسے دین کی میں سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ

باب 2: علم حاصل کرنے کی فضیلت

2570 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ

2569۔ اخرجه احمد (۳۰۶/۱)، و الدارمی (۷٤/۱) المقدمة، باب: الاقتداء بالعلماء۔

2570۔ اخرجه احمد (۲۵۲/۲، ٤۰۷) و ابوداؤد (۳٤۲/۲) كتاب العلم، باب: الحث على طلب العلم (۳٦٤۳) و الدرامی (۹۹/۱) المقدمة، باب: فی فضل العلم والعالم و رواه ابن ماكه ايضا اطول من ذلك فی (۸۲/۱) المقدمة، باب: فضل العلماء و الحث على طلب العلم حديث (۲۲۵)، و ابن حبان فی (صحيحه) (۲۸٤/۱) رقم (۸٤)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

2571 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَتَكِيُّ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص علم کے حصول کے لئے نکلے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے، جب تک وہ واپس نہیں آ جاتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بعض راویوں نے اسے نقل کیا ہے، مگر "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

2572 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلّٰى حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ

توضیحِ راوی: اَبُوْ دَاوُدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْرِفُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ كَبِيْرَ شَيْءٍ وَّلَا لِاَبِيْهِ وَاسْمُ اَبِيْ دَاوُدَ نُفَيْعٌ الْاَعْمٰى تَكَلَّمَ فِيْهِ قَتَادَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص علم حاصل کرے تو یہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

یہ حدیث سند کے اعتبار سے "ضعیف" ہے۔

ابوداؤد نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت عبداللہ بن سخبرہ اور ان کے والد کے حوالے سے، بہت زیادہ روایات منقول نہیں ہیں۔

ابوداؤد نامی راوی کے نام نفیع اعمیٰ ہے۔ قتادہ اور دیگر اہلِ علم نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

2571۔ لم یخرجه من اصحاب الکتب السنة الا الترمذی کما فی (تحفة الاشراف) رقم (۸۳۰) ذکره المنذری فی (الترغیب) (۱۳۹/۱)، حدیث (۱۴۸) و قال: حسن الشاهده عند ابن ماجه.

2572۔ اخرجه الدارمی (۱۳۹/۱) المقدمة، باب: من کره الشهرة و المعرفة.

بَابُ مَا جَآءَ فِي كِتْمَانِ الْعِلْمِ

باب 3- علم کو چھپانے (کی مذمت) کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2573 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص سے کسی علمی بات کے بارے میں دریافت کیا جائے جسے وہ جانتا ہو اور وہ اسے چھپالے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِيْصَاءِ بِمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

باب 4: جو شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہو اس کے بارے میں تلقین کرنا

2574 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ اَبَا سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّ رِجَالًا يَّاْتُوْنَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرَضِيْنَ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ اَبَا هَارُوْنَ الْعَبْدِيَّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَّرْوِيْ عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ حَتّٰى مَاتَ وَاَبُوْ هَارُوْنَ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ

ابوہارون بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے

2573- اخرجه احمد (۲/۲۶۳، ۲۹۶، ۳۰۵، ۳۴۴، ۳۵۳، ۴۹۵، ۴۹۹، ۵۰۸) و ابوداؤد (۲/۲۴۵) كتاب العلم، باب: كراهية منع العلم (۳۶۵۸) و ابن ماجه (۱/۹۶) المقدمة، باب: من سئل عن علم فكتمه (۲۶۱).

2574- اخرجه ابن ماجه (۱/۹۱) المقدمة، باب: الوصاة بطلبة العلم (۲۴۹) ورواه (۱/۹۰) المقدمة، باب: الوصاة بطلبة العلم حديث (۲۴۷).

فرمایا: ان لوگوں کوخوش آمدید! جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے تلقین کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ تمہارے پیروکار رہوں گے' کچھ لوگ زمین کے دور دراز علاقوں سے تمہارے پاس آئیں گے وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنا چاہتے ہوں گے' جب وہ تمہارے پاس آئیں' تو تم ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔ علی بن عبداللہ کہتے ہیں: سعید بن یحییٰ نے یہ بات بیان کی ہے: شعبہ نے ابوہارون عبدی نامی راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن عوف نامی راوی ہارون عبدی سے روایات نقل کرتے ہیں: یہاں تک کے ان کا انتقال ہو گیا۔

ابوہارون نامی راوی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

2575 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَاْتِيكُمْ رِجَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُوْنَ فَاِذَا جَاءُوكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ فَكَانَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا رَآنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ هَارُوْنَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مشرق کی سمت سے لوگ تمہارے پاس آئیں گے وہ علم حاصل کرنا چاہتے ہوں گے' جب وہ تمہارے پاس آئیں' تو تم ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھتے تھے' تو فرمایا کرتے تھے: ان لوگوں کو خوش آمدید! جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ہدایت کی تھی۔

ہم اس روایت کو صرف ابوہارون عبدی نامی راوی کی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ ذَهَابِ الْعِلْمِ

باب 5: علم کا رخصت ہو جانا

2576 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَزِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2576۔ اخرجه احمد (١٦٢/٢، ١٩٠، ٢٠٣) و البخاری (٢٣٤/١) كتاب العلم ، باب : كيف يقبض العلم حديث (١٠٠)، و مسلم (٤٧٦/٨ ۔ نووی) كتاب العلم، باب : رفع العلم و قبضه حديث (٢٦٧٣/١٣)، و النسائی فی (الكبرى) (٤٥٦/٣) كتاب العلم، باب : كيف يرفع العلم (٧ ۔ ١/٥٩) و ابن ماجه (٢٠/١) المقدمة، باب : اجتناب الرای حديث (٥٢) و الدارمی (٧٧/١) المقدمة، باب : ذهاب العلم۔

وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ علم کو یوں قبض نہیں کرے گا کہ اسے لوگوں سے الگ کر دے، بلکہ وہ علماء کو قبض کرنے کے ذریعے علم کو قبض کرے گا' یہاں تک کہ وہ کسی عالم کو باقی نہیں رہنے دے گا' تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان سے سوال کئے جائیں گے وہ علم نہ ہونے کے باوجود جواب دیں گے۔ وہ خود گمراہ ہوں گے' اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور زیاد بن لبید سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو عروہ کے حوالے سے' عمرو کے حوالے سے نقل کیا اس کے علاوہ عروہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

2577 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ مُعٰوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَاْنَا الْقُرْاٰنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَاَنَّهٗ وَلَنُقْرِئَنَّهٗ نِسَائَنَا وَاَبْنَائَنَا فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هٰذِهِ التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَمَاذَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قُلْتُ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى مَا يَقُوْلُ اَخُوْكَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ صَدَقَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنْ شِئْتَ لَاُحَدِّثَنَّكَ بِاَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوْعُ يُوْشِكُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَلَا تَرٰى فِيْهِ رَجُلًا خَاشِعًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَكَلَّمَ فِيْهِ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ نَحْوُ هٰذَا

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

2577- اخرجه الدارمي (۸۷/۱) باب: من قال العلم الخشية و تقوى الله.

"یہ وہ گھڑیاں ہیں جن میں علم کو لوگوں سے کھینچا جا رہا ہے یہاں تک کے لوگ اس کی کسی بھی چیز پر قادر نہیں رہیں گے تو حضرت زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم میں سے علم کو کیسے کھینچا جا رہا ہے جبکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اللہ کی قسم! ہم اسے پڑھتے رہیں گے اپنی عورتوں اور بچوں کو پڑھاتے رہیں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے زیاد! تمہاری ماں تم پر روئے میں تو تمہیں مدینہ منورہ کے سمجھدار لوگوں میں ایک سمجھتا تھا یہ تورات اور انجیل عیسائیوں کے پاس ہے لیکن اس کا انہیں کیا فائدہ ہوا؟

جبیر بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا: آپ کو معلوم ہے: آپ کے بھائی ابودرداء نے کیا حدیث بیان کی ہے؟ پھر میں نے انہیں وہ حدیث سنائی جو ابودرداء نے بیان کی تھی تو حضرت عبادہ بن صامت نے فرمایا: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا ہے اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کے سب سے پہلا علم کون سا لوگوں سے اٹھایا جائے گا؟ وہ خشوع وخضوع ہے عنقریب تم جامع مسجد میں جاؤ گے لیکن تمہیں وہاں ایک بھی شخص ایسا نظر نہیں آئے گا جس میں خشوع وخضوع ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

معاویہ بن صالح نامی راوی محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں ہمارے علم کے مطابق یحییٰ بن سعید کے علاوہ اور کسی نے ان کے بارے میں کلام نہیں کیا ہے۔

معاویہ بن صالح کے حوالے سے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی گئی ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو عبدالرحمٰن بن جبیر کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا

باب 6: جو شخص علم کے ذریعے دنیا کا طلبگار ہو

2578 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

2578- لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة غير المصنف كما في (التحفة) للمزي رقم (١١١٤٠) ذكره المنذري في (الترغيب) (١٠٤/١) حديث (١٧٨) وقال: (ضعيف ورواه ابن ابي الدنيا في (الصمت) (١٤١) و الحاكم شاهداً (٨٥/١) و البيهقي في (شعب الايمان) (١٧٧٢) عن كعب رضي الله عنه.

توضیح راوی: وَاِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَهُمْ تُكُلِّمَ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص علم اس لئے حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعے علماء کا مقابلہ کرے یا جہلا کے ساتھ بحث کرے یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں لیکن اسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ نامی راوی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا گیا ہے۔

2579 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْهُنَائِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ اَوْ اَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی (رضا) کی بجائے کسی اور مقصد کے لئے علم حاصل کرے یا وہ اپنے علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بجائے کسی اور کا ارادہ کرے تو وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ اس روایت کے ایوب سے منقول ہونے کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلٰى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ

باب 7: "سنی ہوئی (حدیث)" کی تبلیغ کرنے کی ترغیب

2580 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَّلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِّنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ اِلَيْهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا لِشَيْءٍ سَاَلَهُ عَنْهُ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَاَلَنَا عَنْ اَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ

2579۔ اخرجه ابن ماجه (۱/۹۵) المقدمة، باب: الانتفاع بالعلم (۲۵۸).

2580۔ اخرجه احمد (۱۸۳/۵)۔ وابو داؤد (۲/۳۴۶) کتاب العلم، باب: فضل نشر العلم (۳۶۶۰) و ابن ماجه (۲/۱۳۷۵) کتاب الزهد، باب: الهم بالدنیا حدیث (۴۱۰۵) والدارمی (۱/۷۵) المقدمة: باب: الاقتداء بالعلماء و عزاه المزی فی (تحفة الاشراف) رقم (۳۶۹۴) للنسائی فی (الکبری).

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّاَبِى الدَّرْدَاءِ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◄► عبدالرحمٰن بن ابان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک مرتبہ عین دوپہر کے وقت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے ہاں سے باہر نکلے' تو ہم نے سوچا یہ اس وقت کسی ضروری کام سے آئے ہوں گے' جو مروان نے ان سے دریافت کرنا ہوگا' ہم اٹھے اور ہم نے ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: ہاں! اس نے ہم سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا: جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے' جو ہم سے کوئی حدیث سنے' پھر اس کو یاد رکھے یہاں تک کہ دوسرے تک اس کو پہنچا دے کیونکہ بعض اوقات فقیہ (یعنی علم) رکھنے والا شخص اس شخص تک منتقل کر دیتا ہے' جو اس سے زیادہ فقیہہ (یعنی عالم) ہوتا ہے' اور بعض اوقات علم حاصل کرنے والا بذات خود فقیہہ نہیں ہوتا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ' حضرت ابودرداء اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

2581 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ فَرُبَّ مُبَلِّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

◄► عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے' جو ہم سے کوئی چیز سنے اور اسے اسی طرح آگے پہنچا دے جیسے سنا تھا بعض اوقات جس شخص تک تبلیغ کی گئی ہو' وہ براہ راست سننے والے سے زیادہ بہتر طور پر اسے محفوظ رکھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عبدالملک بن عمیر نے اسے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے روایت کیا ہے۔

2581- رواه احمد (۱/۴۳۶)، و ابن ماجه (۱/۸۵) المقدمة ، باب: من بلغ علماً حديث (۲۳۲) و الحميدى (۱/۴۷) برقم (۸۸).

2582 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَّا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ

◆◆ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو ہم سے کوئی چیز سنے اسے محفوظ رکھے اور یاد رکھے پھر اس کی تبلیغ کردے۔ بعض اوقات جس شخص تک تبلیغ کی گئی ہو وہ براہِ راست سننے والے سے زیادہ سمجھدار (عالم یا فقیہ) ہوتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل دھوکہ کا شکار نہیں ہوتا خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرنا مسلمان حکمرانوں کی خیرخواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا۔ کیونکہ ان کی دعوت (یعنی دعا) دوسرے سب (غیر موجود) لوگوں تک محیط ہوتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَعْظِيمِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 8: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کا عظیم گناہ ہونا

2583 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص میری طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے۔

2584 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى الْفَزَارِيُّ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجُ فِي النَّارِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَسٍ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّمُعَاوِيَةَ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ اُمَامَةَ

2583۔ اخرجه احمد (١/٢٠٤، ٤٠٥، ٤٥٤) و لم يعزه المزی فی (التحفة) رقم (٩٢١٢) لاحد الستة غير الترمذی

2584۔ اخرجه احمد (١/٨٣، ١٢٣، ١٥٠) و البخاری (١/٢٤١) كتاب العلم، باب: اثم من كذب على النبی صلى الله عليه وسلم حديث (١٠٦)، و مسلم (١/١٠٠ ۔ نووی) المقدمة، باب: تغليظ الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديث (١/١)، و النسائی فی (الكبری) (٣/٤٥٧) كتاب العلم، باب: من تعلم العلم لغير الله حديث (١/٥٩١١)۔ و ابن ماجه (١/١٣) المقدمة، باب: التغليظ فی تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديث (٣١)۔

وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَالْمُقَنَّعِ وَاَوْسٍ الثَّقَفِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ اَثْبَتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وقَالَ وَكِيْعٌ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْاِسْلَامِ كَذْبَةً

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو' کیونکہ جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا' وہ جہنم میں داخل ہو گا۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت مقنع رضی اللہ عنہ اور حضرت اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ بات بیان کی ہے: منصور بن معتمر کوفہ میں رہنے والوں میں سب سے زیادہ مستند راوی ہے وکیع بیان کرتے ہیں: ربعی بن حراش نے اسلام قبول کرنے کے بعد کبھی جھوٹ نہیں بولے گا۔

2585 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتَهُ مِنَ النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے) حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں جان بوجھ کر' (جھوٹی بات منسوب کرے) تو وہ جہنم میں اپنے گھر تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2585۔ اخرجه احمد (۲۲۳/۳)، و ابن ماجه (۱۳/۱) المقدمة، باب: التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (۳۲)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَّهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ

باب 9: جو شخص کوئی حدیث نقل کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے

2586 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِىْ شَبِيبٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ حَدِيْثًا وَّهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَّسَمُرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَّرَوٰى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوَى الْاَعْمَشُ وَابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ حَدِيْثَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ سَمُرَةَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اَصَحُّ

قولِ امام دارمی: قَالَ سَاَلْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ حَدِيْثًا وَّهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ

قُلْتُ لَهٗ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَّهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ اِسْنَادَهٗ خَطَاٌ اَيُخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ دَخَلَ فِىْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اِذَا رَوَى النَّاسُ حَدِيْثًا مُرْسَلًا فَاَسْنَدَهٗ بَعْضُهُمْ اَوْ قَلَبَ اِسْنَادَهٗ يَكُوْنُ قَدْ دَخَلَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِذَا رَوَى الرَّجُلُ حَدِيْثًا وَّلَا يُعْرَفُ لِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْلٌ فَحَدَّثَ بِهٖ فَاَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ دَخَلَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص ہمارے حوالے سے کوئی بات نقل کرتے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹ بولنے والوں میں ایک شمار ہوگا۔

اس بارے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ نے حکم کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابویعلیٰ کے حوالے سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اعمش اور ابی لیلیٰ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔ گویا عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت محدثین کے نزدیک زیادہ مستند ہے۔

2586۔ اخرجه احمد (٤/٢٥٠، ٢٥٢، ٢٥٥) ومسلم (١/٩٥ - نووى)، المقدمة باب: وجوب الرواية عن الثقات وترك الكذابين، و ابن ماجه (١/١٥) المقدمة، باب: من حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديثا و هو يرى انه كذب حديث (٤١)۔

میں نے امام ابومحمد عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) سے نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث کے بارے میں سوال کیا۔
''جو شخص ہمارے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے' تو وہ جھوٹ بولنے والوں میں ایک ہوگا۔''

میں نے ان سے کہا: جو شخص کوئی حدیث نقل کرتا ہے' اور وہ یہ جانتا ہے: اس کی سند میں غلطی ہے' تو کیا اس کے بارے میں یہ اندیشہ ہوسکتا ہے: وہ بھی نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے مفہوم میں داخل ہوگا؟ یا جب کچھ لوگ کسی مسند حدیث کو نقل کر دیتے ہیں' تو بعض راوی اس کی سند بیان کر دیتے ہیں یا اس کی سند کو تبدیل کر دیتے ہیں' تو کیا وہ بھی اس حدیث کے مفہوم میں داخل ہوں گے؟ تو امام دارمی نے فرمایا: نہیں! اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: جب کوئی شخص کوئی حدیث نقل کرے اور وہ روایت نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے کے طور پر معلوم نہ ہو' لیکن پھر بھی اسے بیان کر دے' تو مجھے یہ اندیشہ ہے: وہ اس حدیث کے مفہوم میں داخل ہوگا۔

بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 10: نبی اکرم ﷺ کی حدیث کے متعلق کیا کہنے کی ممانعت ہے؟

2587 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمِ اَبِى النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ وَّغَيْرِهٖ رَفَعَهُ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ اَمْرٌ مِّمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِىْ مَا وَجَدْنَا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّسَالِمٍ اَبِى النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اِذَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلَى الْاِنْفِرَادِ بَيَّنَ حَدِيْثَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ مِنْ حَدِيْثِ سَالِمٍ اَبِى النَّضْرِ وَاِذَا جَمَعَهُمَا رَوٰى هٰكَذَا

توضیح راوی: وَاَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهٗ اَسْلَمُ

◆◆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (دیگر راویوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں تم سے کسی کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ اس نے اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہو' اس کے پاس کوئی ایسا حکم آیا ہو' جو ہم نے دیا ہو' یا جس سے ہم نے منع کیا ہو' اور وہ یہ کہے: مجھے نہیں معلوم! ہمیں یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ملا' ورنہ ہم اس کی پیروی کر لیتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2587- اخرجه احمد (٦/٨) و ابوداؤد (٦١٠/٢) كتاب السنة، باب: في لزوم السنة حديث (٤٦٠٥) و ابن ماجه (٦/١ - ٧) المقدمة، باب: تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم و التغليظ على من عارضه، حديث (١٣)، و الحميدي (٢٥٢/١) حديث رقم (٥٥١).

بعض راویوں نے اسے سفیان کے حوالے سے ابن منکدر کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

سالم بن نضر نے اسے عبداللہ بن رافع کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

ابن عیینہ جب اس حدیث کو انفرادی طور پر نقل کرتے تھے تو یہ بیان کر دیتے تھے: محمد بن منکدر کی روایت سالم ابونضر کی روایت سے الگ ہے لیکن جب وہ ان دونوں کو اکٹھا کرتے تھے تو اسی طرح نقل کر دیتے تھے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نامی راوی نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان کا نام "اسلم" ہے۔

2588 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ اللَّخْمِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلَا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: خبردار عنقریب کسی شخص تک ہمارے حوالے سے کوئی حدیث پہنچے گی اس نے اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی گئی ہوگی اور ہو یہ کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب (فیصلہ کرنے کے لئے موجود ہے) ہمیں اس میں جو چیز حلال ملے گی ہم اس کو حلال سمجھیں گے اور جو چیز ہمیں اس میں حرام ملے گی ہم اسے حرام قرار دیں گے (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) جسے اللہ کا رسول حرام قرار دے وہ اسی طرح ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب 11: علم کو تحریر کرنے کا مکروہ ہونا

2589 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اِسْتَاْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَاْذَنْ لَنَا

2588۔ اخرجه احمد (۱۳۲/٤)، و ابن ماجه (٦/۱) المقدمة، باب: تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم و التغليظ على من عارضه، حديث (۱۲)، و الدارمي (۱٤٤/۱) المقدمة باب: السنة قاضيه على كتاب الله وزاد في اوله (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، حرم اشياء حتى ذكر الحمر الانسية)۔

2589۔ اخرجه الدارمي (۱۱۹/۱) المقدمة، باب: من لم ير كتابة الحديث۔

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (احادیث) کو تحریر کرنے کی اجازت مانگی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت نہیں دی۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے' جو زید بن اسلم سے نقل کی گئی ہیں۔

ہمام نامی راوی نے اسے زید بن اسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْهِ

باب 12: اس بارے میں اجازت کا بیان

2590 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيْلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَجْلِسُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُنِىْ وَلَا اَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ لِلْخَطِّ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْقَائِمِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ الْخَلِيْلُ بْنُ مُرَّةَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہا کرتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سنتا تھا جو اسے اچھی لگتی تھیں' مگر وہ اسے یاد نہیں رکھ سکتا تھا اس نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کی اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنتا ہوں' جو مجھے اچھی لگتی ہے' مگر میں اسے یاد نہیں رکھ سکتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اشارہ کرکے تحریر کرنے کی (ہدایت کی)

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں اس حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' خلیل بن مرہ نامی راوی ''منکر الحدیث'' ہے۔

2590۔ لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة غير الترمذى ذكره المتقى الهندى فى (الكنز) (۱۰/۲۴۵)، حديث (۲۹۳۰۵) وعزاه للترمذى عن ابى هريرة۔

2591 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُوْ شَاهٍ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ وَّفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ مِثْلَ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا (اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کا پورا واقعہ بیان کیا ہے) تو ابوشاہ نامی صحابی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے میرے لئے تحریر کرنے کا حکم دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ احکام) ابوشاہ کو لکھ کر دیدو۔

اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شیبان نامی راوی نے اس کو یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

2592 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ وَهُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ

آثارِ صحابہ: لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّوَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ هُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی بھی شخص مجھ سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث روایت نہیں کرتا' صرف عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ایسے ہیں' کیونکہ وہ تحریر کیا کرتے تھے اور میں تحریر نہیں کرتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

وہب بن منبہ نے اپنے بھائی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ جن کا نام ہمام بن منبہ ہے۔

2591۔ اخرجه احمد (۲۳۸/۲)، و البخاری (۲۴۸/۱) كتاب العلم، باب: كتابة العلم، حديث (۱۱۲) و فی (۱۰۴/۵) كتاب اللقطة، باب: كيف تعرف لقطة اهل مكة (۲۴۳۴) و رواه فی (۲۱۳/۱۲) كتاب الديات، باب: من قتل له قتيل حديث (۶۸۸۰) و مسلم (۹۸۸/۲) كتاب الحج، باب: تحريم مكة حديث رقم (۱۳۵۵) و ابوداؤد (۶۱۶/۱) كتاب المناسك، باب: تحريك مكة حديث (۲۰۱۷) و النسائی (۳۸/۸) كتاب القسامة، باب: هل يوخذ من قاتل العمد الدية۔

2592۔ اخرجه احمد (۲۴۸/۲) و البخاری (۲۴۹/۱) كتاب العلم، باب: كتابة العلم حديث (۱۱۳) و عزاه المزی فی (التحفة) (۱۴۸۰۰/۱۰) للنسائی فی (الكبری) ويأتی عن المصنف فی المناقب رقم (۳۸۴۱)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ

باب 13: بنی اسرائیل کے حوالے سے روایت نقل کرنا

2593 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ حَسَّانَ ابْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَّحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری طرف سے آگے پہنچا دو! خواہ وہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل کے حوالے سے روایت نقل کرلیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی بات منسوب کرے تو وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اسی روایت کو ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

باب 14: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا اس بھلائی پر عمل کرنے والے کی مانند ہوتا ہے۔

2594 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَّسْتَحْمِلُهُ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَتَحَمَّلُهُ فَدَلَّهُ عَلٰى اٰخَرَ فَحَمَلَهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ اِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

2593- اخرجه احمد (۱۵۹/۲، ۲۰۲) و البخاری (۵۷۲/۶) كتاب الانبياء، باب: ما ذكر عن بنی اسرائيل (۳۴۶۱) و الدارمی (۱۳۶/۱) المقدمة، باب: البلاغ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

2594- لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة غير الترمذی و رواه ابويعلى (۲۷۵/۷) رقم (۴۲۹۶) و ذكره المنذری فی (الترغيب) (۱۶۲/۱) حديث (۱۹۶) وقال: حديث بشواهده، و رواه البزار فی (الكشف) (۱۹۵۱) و فيه زيادة بن ابی حسان و هو متروك.

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ وَبُرَيْدَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لئے جانور مانگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسے دینے کے لئے کوئی جانور نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی رہنمائی کسی دوسرے شخص کی طرف کی' تو اس دوسرے شخص نے اسے جانور دیدیا' تو وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا بھلائی کرنے والے کی مانند ہے۔

اس بارے میں حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

2595 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَال سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ اُبْدِعَ بِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ فُلَانًا فَاَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ اَوْ قَالَ عَامِلِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ اِيَاسٍ وَّاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ

◆◆ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لئے جانور مانگا' اس نے عرض کی: میرا جانور مر گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم فلاں شخص کے پاس جاؤ! وہ شخص اس شخص کے پاس آیا' تو اس شخص نے اسے سواری کے لئے جانور دے دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کی بھلائی کی طرف رہنمائی کرے' اسے اس پر عمل کرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے۔ (یہاں پر راوی کو ایک لفظ فاعل یا عامل کے بارے میں شک ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2595۔ رواہ احمد (۱۲۰/٤، ۲۷۲/۵، ۲۷۳، ۲۷٤) و مسلم (٤٥/۷ ۔ نووی) کتاب الامارۃ، باب: فضل الصدقۃ فی سبیل اللہ (۱۸۹۳) و ابوداؤد (۷۵۵/۲) کتاب الادب، باب: فی الدال علی الخیر کفاعلہ (۵۱۲۹) و البخاری فی (الادب المفرد) (۲٤۲).

ابوعمرو شعبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

تاہم اس میں روایت کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک نہیں ہے۔

2596 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اشْفَعُوْا وَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَاءَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَبُرَيْدٌ يُكْنٰى اَبَا بُرْدَةَ اَيْضًا هُوَ ابْنُ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَهُوَ كُوْفِيٌّ ثِقَةٌ فِي الْحَدِيْثِ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم سفارش کرو! تمہیں اجر ملے گا' اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبانی جو چاہے فیصلہ سنا دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

برید کی کنیت ابوبردہ ہے۔ یہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور علمِ حدیث میں ثقہ ہیں۔ شعبہ' سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

2597 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ نَّفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ اَسَنَّ الْقَتْلَ

اختلافِ روایت: وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ قَالَ سَنَّ الْقَتْلَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے' جس بھی شخص کو ظلم کے طور پر

2596- اخرجه احمد (٤/٠٠، ٤٠٩، ٤١٣) و ابوداؤد (٢/٧٥٥) كتاب الادب، باب: في الشفاعة حديث (٥١٣١).

2597- اخرجه احمد (١/٣٨٣، ٤٣٠، ٤٣٣)، رواه البخاری و مسلم (٦/١١٢) كتاب القسامة، باب: بيان اثم من سن القتل حديث (١٦٧٧) و ابن ماجه (٢/٨٧٣) كتاب الديات، باب: التغليظ في قتل مسلم ظلماً (٢٦١٦) و النسائي (٧/٨١ - ٨٢) كتاب تحريم الدم.

قتل کیا جائے تو آدم کا بیٹا اس کے خون میں حصہ دار ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے: اس نے ہی سب سے پہلے قتل کا آغاز کیا تھا۔

عبدالرزاق نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: قتل کا طریقہ نکالا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى فَاتُّبِعَ اَوْ اِلٰى ضَلَالَةٍ

باب 15: جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے اور اس کی پیروی کی جائے یا گمراہی کی طرف دعوت دے

2598 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ يَّتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ يَّتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے تو اسے ان لوگوں کے اجر جتنا ثواب ملے گا' جو اس کی پیروی کریں گے' اور جو گمراہی کی طرف بلائے تو اسے بھی اتنا گناہ ملے گا جتنا اس کی پیروی کرنے والوں کو ملے گا' اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2599 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهُ اَجْرُهُ وَمِثْلُ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِّنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ اَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِّنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا

فی الباب: وَّفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَقَدْ

2598۔ اخرجه مسلم (٢٠٦٠/٤) كتاب العلم، باب من سن سنة حسنة او سيئةحديث (٢٦٧٤/١٦)، و ابوداؤد (٦١٢/٢) كتاب السنة، باب : لزوم السنة حديث (٤٦٠٩).

2599۔ اخرجه احمد (٣٥٧/٤، ٣٥٨، ٣٥٩) و مسلم (١١١/٤ ۔ نووی) كتاب الزكاة، باب: الحث على الصدقة (١٧/٧٠ ۔ ١) و النسائی (٧٥/٥) كتاب الزكاة: باب : التحريض على الصدقة، و ابن ماجه (٧٤/١) المقدمة، باب : من سن سنة حسنة او سيئة (٣ ۔ ٢).

رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا

◆◆ عبدالملک بن عمیر حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص بھلائی کے طریقے کا آغاز کرے اور اس بارے میں اس کی پیروی کی جائے تو اس شخص کو اس کا اجر ملے گا اور بھلائی کی پیروی کرنے والوں کے اجر جتنا اجر ملے گا اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص برے طریقے کا آغاز کرے اس کی پیروی کی جائے تو اس شخص کو اپنا گناہ ہوگا اور ان تمام لوگوں کے گناہ جتنا گناہ ہوگا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی گئی ہے۔

یہی روایت منذر بن جریر کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

یہی روایت عبیداللہ بن جریر کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدَعِ

باب 16: سنت کو اختیار کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا

2600 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ بَحِیْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِیِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ قَالَ

متنِ حدیث: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِیغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُیُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَیْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ فَاِنَّهُ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ یَرٰی اخْتِلَافًا کَثِیْرًا وَّاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِكَ مِنْکُمْ فَعَلَیْهِ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ عَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰی ثَوْرُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِیِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا

2600- رواہ احمد (۱۲٦/٤) و ابوداؤد (٦١١/٢) کتاب السنة، باب: فی لزوم السنة (٤٦٠٧) و ابن ماجه (١٦/١) المقدمة، باب: اتباع سنة الخلفاء الراشدین (٤٣) و الدارمی (٤٤/١) المقدمة، باب: اتباع السنة.

حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

توضیح راوی: وَالْعِرْبَاضُ بْنُ سَارِيَةَ يُكْنٰى اَبَا نَجِيحٍ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُجْرِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◄► حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد ہمیں بلیغ وعظ کیا' اس کے نتیجے میں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل لرز گئے' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو الوداعی وعظ معلوم ہوتا ہے آپ ہمیں کیا تلقین کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور (حاکم وقت کی) اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی تلقین کرتا ہوں' اگرچہ وہ کوئی حبشی غلام ہو' کیونکہ تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا' وہ بہت جلد بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا' اور تم لوگ نئے پیدا ہونے والے امور سے بچنا' کیونکہ وہ گمراہی ہوں گے' تم میں سے جو شخص ایسا زمانہ پالے' تو وہ میری سنت اور ہدایت یافتہ' ہدایت کا مرکز خلفاء کے طریقے کو لازم پکڑے اور اس کو مضبوطی سے تھام لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ثور بن یزید نے اس روایت کو خالد بن معدان' عبدالرحمٰن بن عمرو' حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابونجیح ہے۔

یہی روایت حجر بن حجر سے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' اسی کی مانند کی گئی ہے۔

2601 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اعْلَمْ قَالَ مَا اَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اعْلَمْ يَا بِلَالُ قَالَ مَا اَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهٗ مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَّا تُرْضِي اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّمُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ هُوَ مَصِّيْصِيٌّ شَامِيٌّ وَّكَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ

◄► کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال

2601- اخرجه ابن ماجه (٧٦/١) المقدمة، باب: من احيا سنة قد اميتت حديث، (٢٠٩)، (٢١٠)، و عبد بن حميد كما في (المنتخب) رقم (٢٨٩).

بن حارث سے فرمایا: یہ بات جان لو! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں کیا بات جان لوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری سنت کو اس وقت زندہ کرے جب وہ ختم ہو چکی ہو تو اس شخص کو اس سنت پر عمل کرنے والوں کے اجر جتنا اجر ملے گا حالانکہ ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی والی کسی بدعت کا آغاز کرے جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہ ہوں تو اس شخص کو ان تمام لوگوں جتنا گناہ ہوگا جو اس پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

محمد بن عیینہ نامی راوی مصیصی شامی ہیں۔

کثیر بن عبداللہ نامی راوی کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی ہیں۔

2602 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْاَنْصَارِیُّ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

متنِ حدیث: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ لَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا بُنَیَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ كَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّةِ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ طَوِیْلَةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ ثِقَةٌ وَّاَبُوْهُ ثِقَةٌ وَّعَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ صَدُوْقٌ اِلَّا اَنَّهٗ رُبَّمَا یَرْفَعُ الشَّیْءَ الَّذِیْ یُوْقِفُهٗ غَیْرُهٗ

قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ یَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ وَّكَانَ رَفَّاعًا وَّلَا نَعْرِفُ لِسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَنَسٍ رِوَایَةً اِلَّا هٰذَا الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَدْ رَوٰی عَبَّادُ بْنُ مَیْسَرَةَ الْمِنْقَرِیُّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَّلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَذَاكَرْتُ بِهٖ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ فَلَمْ یَعْرِفْهُ وَلَمْ یُعْرَفْ لِسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِیْثُ وَلَا غَیْرُهٗ وَمَاتَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّتِسْعِیْنَ وَمَاتَ سَعِیْدُ ابْنُ الْمُسَیَّبِ بَعْدَهٗ بِسَنَتَیْنِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّتِسْعِیْنَ

◆◆ سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تم ایسا کر سکتے ہو تو ایسا ضرور کرو صبح کے وقت یا شام کے وقت (یعنی کسی بھی وقت) تمہارے دل میں کسی کے لئے دھوکہ نہ ہو پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جو شخص میری

2602۔ لم یخرجه من اصحاب الستة غیر الترمذی ذکره المنذری فی (الترغیب) (۵۲۷/۳) حدیث (۴۲۵۹) و قال: ضعیف و رواه الترمذی (۲۶۷۸) و فیه زید بن علی ابن جدعان وهو ضعیف۔

سنت کو زندہ رکھے گا' اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی' وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

اس حدیث میں طویل قصہ منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

محمد بن عبداللہ نامی راوی ثقہ ہیں اور ان کے والد بھی ثقہ ہیں' جبکہ علی بن زید ''صدوق'' ہیں' تاہم وہ بعض اوقات کسی ایسی روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کر دیتے ہیں جس کو دیگر راویوں نے ''موقوف'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہوتا ہے۔

میں نے محمد بن بشار کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوالولید ارشاد فرماتے ہیں: شعبہ نے یہ بات بیان کی ہے: علی بن زید نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے' یہ صاحب بہت زیادہ ''مرفوع'' روایت نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: سعید بن مسیب کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے کے علاوہ کوئی اور روایت نہیں' جو طویل نقل ہے۔

عباد منقری نے اس روایت کو علی بن زید کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں سعید مسیب کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس بارے میں امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گفتگو کی' تو انہیں سعید بن مسیب کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو نقل کرنے کا علم نہیں تھا، بلکہ اس کے علاوہ کسی اور سے بھی نقل کرنے کا علم نہیں تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا انتقال **93**ء ہجری میں ہوا' جبکہ سعید بن مسیب کا انتقال دو سال بعد **95** ہجری میں ہوا۔

بَابُ فِي الْاِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب **17**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات سے منع کیا ہو اس سے باز آجانا

2603 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اُتْرُكُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوْا عَنِّيْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو چیز میں تمہارے لئے ترک کر دوں (یعنی بیان نہ کروں) اس بارے میں مجھے چھوڑ دو' اور جب میں تم سے کوئی بات بیان کر دوں' تو اسے مجھ سے حاصل کر لو' کیونکہ تم سے

2603۔ اخرجه احمد (۳۵۵/۲، ۴۹۵) و مسلم (۱۲۰/۸ ۔ نووی) کتاب الفضائل، باب: توقیره صلى الله عليه وسلم و ترك اكثار سواله حديث (۱۳۱)۔ و ابن ماجه (۳/۱) المقدمة، باب: اتباع السنة حديث (۱)۔

پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت سوالات کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عَالِمِ الْمَدِیْنَةِ

باب 18: مدینہ منورہ کے عالم کا تذکرہ

2604 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ وَاِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً

متنِ حدیث: يُوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ هٰذَا سُئِلَ مَنْ عَالِمُ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّهٗ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ هُوَ الْعُمَرِیُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوْسٰى يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ هُوَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالْعُمَرِیُّ هُوَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ وَّلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) عنقریب لوگ علم کی تلاش میں (زیادہ) سفر کر کے اونٹوں کے جگر پگھلا دیں گے، لیکن انہیں کوئی ایک شخص بھی مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا نہیں ملے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہ روایت ابن عیینہ سے منقول ہے۔

ابن عیینہ کی ایک روایت کے مطابق وہ یہ فرماتے ہیں: یہاں مدینہ منورہ کے عالم سے مراد امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

اسحٰق بن موسیٰ یہ کہتے ہیں: میں نے ابن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس سے مراد (مشہور بزرگ) عمری ہیں جو (عابد و زاہد ہے)۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ان کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ تھا۔

میں نے یحییٰ بن موسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: امام عبدالرزاق نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''عمری'' نامی بزرگ عبدالعزیز بن عبداللہ ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آل میں سے ہیں۔

2604۔ اخرجه احمد (۲/۲۹۹) و النسائی فی (الکبرٰی) کما فی (تحفة الإشراف) (۹/۴۴۵) رقم (۱۲۸۷۷)، و الحمیدی (۲/۴۸۵) رقم (۱۱۴۷)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَی الْعِبَادَةِ

باب 19: علم کی عبادت پر فضیلت

2605 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: فَقِیْهٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ الْوَلِیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک عالم شیطان کے لئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو اسی سند کے حوالے سے یعنی ولید بن مسلم سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

2606 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَیْوَةَ عَنْ قَیْسِ ابْنِ کَثِیْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَبِی الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا اَقْدَمَكَ یَا اَخِیْ فَقَالَ حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ اَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتُ اِلَّا فِیْ طَلَبِ هٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَّبْتَغِیْ فِیْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضَاءً لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتَّی الْحِیْتَانُ فِی الْمَآءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ بِهٖ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَیْوَةَ وَلَیْسَ هُوَ عِنْدِیْ بِمُتَّصِلٍ هٰکَذَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَاِنَّمَا یُرْوٰی هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَیْوَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ جَمِیْلٍ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ خِدَاشٍ

2605۔ اخرجه ابن ماجه (۸۱/۱) المقدمة، باب: فضل العلماء، حدیث (۲۲۲)۔

2606۔ اخرجه احمد (۱۹۶/۵) و ابوداؤد (۳۴۱/۲): کتاب العلم، باب: الحث علی طلب العلم (۳۶۴۱) و ابن ماجه (۸۱/۱) المقدمة، باب: فضل العلماء و الحث علی طلب العلم (۲۲۳) و الدارمی (۹۸/۱) المقدمة، باب: فی فضل العلم و العالم۔

قولِ امام بخاری: وَرَاٰیُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ هٰذَا اَصَحُّ

قیس بن کثیر بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ سے ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت دمشق میں تھے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' اے میرے بھائی! تم کیوں آئے ہو؟ اس نے عرض کی: ایک حدیث کے لیے آیا ہوں جس کے بارے میں مجھے پتہ چلا ہے: آپ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا گیا: کیا تم کسی دوسرے کام سے بھی آئے ہو اس نے عرض کی: نہیں! حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم تجارت کی غرض سے آئے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! میں یہاں صرف اس حدیث کی غرض سے آیا ہوں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی ایسے راستے پر چلے جس پر وہ علم کے حصول کے لئے جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اسے جنت کے راستے پر چلائے گا' اور بے شک فرشتے علم کے طلبگار سے راضی ہو کر' اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔ بے شک عالم شخص کے لئے آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز' یہاں تک کہ پانی میں موجود مچھلیاں بھی اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں اور عالم شخص کو عبادت گزار پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو چودھویں کے چاند کو تمام ستاروں پر ہوتی ہے' بے شک علماء' انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء وراثت میں دینار یا درہم نہیں چھوڑتے' وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں' تو جو شخص اسے حاصل کر لے۔ اس نے ایک بہت بڑا حصہ حاصل کر لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہم اس روایت کو صرف عاصم کی روایت سے جانتے ہیں۔ میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں ہے۔ اسی روایت کو محمود بن خداش کے حوالے سے' بھی نقل کیا گیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے' تاہم محمود بن خداش سے منقول ہے۔ روایت زیادہ مستند ہے۔

2607 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنِ ابْنِ اَشْوَعَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ يَزِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ قَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَخَافُ اَنْ يُّنْسِيَنِىْ اَوَّلَهٗ اٰخِرُهٗ فَحَدِّثْنِىْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْمَا تَعْلَمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَّهُوَ عِنْدِىْ مُرْسَلٌ

توضیحِ راوی: وَّلَمْ يُدْرِكْ عِنْدِىْ ابْنُ اَشْوَعَ يَزِيْدَ بْنَ سَلَمَةَ وَابْنُ اَشْوَعَ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ اَشْوَعَ

◆◆ حضرت یزید بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یزید بن سلمہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی باتیں سنتا ہوں' مجھے اندیشہ ہے: میں ان کا ابتدائی یا آخری حصہ بھلا نہ دوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا کلمہ بتائیں' جو جامع ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے علم کے مطابق اللہ سے ڈرتے رہو۔

اس حدیث کی سند بھی متصل نہیں ہے' میرے خیال میں یہ "مرسل" روایت ہے' کیونکہ میرے نزدیک ابن اشوع نامی

2607۔ اخرجه عبد بن حميد كما فى (المنتخب) رقم (٤٣٦) و لم يخرجه من الستة غير الترمذى۔

راوی نے حضرت یزید بن سلمہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔
ابن اشوع نامی راوی کا نام سعید بن اشوع ہے۔

2608 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ اَيُّوْبَ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ عَوْفٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ خَلَفِ بْنِ اَيُّوْبَ الْعَامِرِيِّ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا يَّرْوِيْ عَنْهُ غَيْرَ اَبِيْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ وَلَا اَدْرِيْ كَيْفَ هُوَ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو خصوصیات منافق میں اکٹھی نہیں ہو سکتی' اچھے اخلاق اور دین کی سمجھ بوجھ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو عوف بن مالک سے منقول ہونے کے طور پر' صرف اسی شیخ یعنی خلف بن ایوب عامری کی روایت کے طور پر جانتے ہیں اور میرے علم کے مطابق ان سے محمد بن علاء کے علاوہ کسی اور نے اسے نقل نہیں کیا ہے اب یہ مجھے معلوم نہیں: وہ کیسے ہیں؟

2609 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمَّارٍ الْحُسَيْنَ بْنَ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ يَقُوْلُ عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ يُدْعٰى كَبِيْرًا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوَاتِ

◄► حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا تذکرہ کیا گیا' جن میں سے

2608۔ لم یخرجه من اصحاب الکتب الستة غیر المصنف، ذکره المتقی الهندی فی (الکنز) (۱۰/۱۵۲)، حدیث (۲۸۷۷۷) و عزاه للترمذی عن أبی هریرة۔

2609۔ انفردبه المصنف دون بقية الستة، ذکره الهیثمی فی (المجمع) (۱/۱۲۹) و قال رواه الطبرانی فی (الکبیر) و فیه القاسم ابوعبد الرحمن و ثقه البخاری و ضعفه احمد

ایک عبادت گزار تھا' دوسرا عالم تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم شخص کو عبادت گزار پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو مجھے تم میں سے ادنیٰ شخص پر حاصل ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور آسمان میں رہنے والے اور زمینوں میں رہنے والی (تمام مخلوق)' یہاں تک کہ بل میں رہنے والی چیونٹی اور (سمندر میں موجود) مچھلی تک' لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

میں نے ابوعمار حسین بن حریث خزاعی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے فضیل بن عیاض کو یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: ایسا عالم جو (اپنے علم) پر عمل بھی کرتا ہو' اور اس کی تعلیم بھی دیتا ہو' اسے آسمانوں میں بڑا آدمی (کہہ کر) بلایا جاتا ہے۔

2610 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَّسْمَعُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مؤمن بھلائی کی باتیں سن کر (یعنی کے علم حاصل کرکے) کبھی سیر نہیں ہوتا' یہاں تک کہ اس کا انجام جنت ہے یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2611 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَدَنِيُّ الْمَخْزُوْمِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حکمت کی بات مؤمن کی گمشدہ چیز ہے' وہ جہاں اسے پاتا ہے تو وہ اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' ابراہیم بن فضل مخزومی نامی راوی اپنے حافظے کے حوالے سے' علم حدیث میں ضعیف قرار دیئے جاتے ہیں۔

2610- انفردبه المصنف دون بقية الستة، ذكره المتقى الهندى فى (الكنز) (١٤٦/١)، حديث (٨٢١) و عزاه للترمذى عن ابى سعيد و اخرجه ابن حبان فى (صحيحه) (٩٠٣).

2611- اخرجه ابن ماجه (١٣٩٥/٢) كتاب الزهد: باب: الحكمة، حديث (٤١٦٩).

كِتَابُ الْاِسْتِيْذَانِ وَالْاٰدَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

اجازت لینے اور دیگر آداب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ

باب 1: سلام کو پھیلانا

2612 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَمْرٍ اِذَا اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْبَرَاءِ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو گے جب تک کامل مؤمن نہ ہو جاؤ۔ تم اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو گے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو کیا میں تمہاری ایسی بات کی رہنمائی کروں؟ جب تم اسے کر لو گے تو تمہاری آپس میں محبت پیدا ہو جائے گی۔ تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ!

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، شریح بن ہانی کی ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2612۔ اخرجه احمد (۲/۳۹۱، ۴۴۲، ۴۷۷، ۴۹۵، ۵۱۲) و مسلم (۱/۳۱۱۔ نووی) كتاب الايمان، باب: بيان انه لا يدخل الجنة الا المومنون، حديث: (۹۳/۵۴)، و ابوداؤد (۲/۷۷۱) كتاب الادب، ابواب السلام حديث (۵۱۹۳) و ابن ماجه (۱/۲۶) المقدمة، باب: في الايمان، حديث (۶۸) و في (۲/۱۲۱۷) كتاب الادب باب: افشاء السلام (۳۶۹۲)۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ فَضْلِ السَّلَامِ

باب 2: سلام کی فضیلت کا بیان

2613 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرِيْرِيُّ الْبَلْخِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: السلام علیکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دس نیکیاں مل گئیں پھر دوسرا شخص آیا: وہ بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملیں گی پھر ایک شخص آیا اور بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے جو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَنَّ الْاِسْتِئْذَانَ ثَلَاثٌ

باب 3: تین مرتبہ اجازت مانگنا

2614 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: اسْتَاْذَنَ اَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَ اَدْخُلُ قَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَ اَدْخُلُ قَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَ اَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَا صَنَعَ قَالَ رَجَعَ قَالَ عَلَيَّ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتَ قَالَ

2613۔ اخرجه احمد (۴۳۹/۴)، و رواه ایضاً فی (۴۴۰/۴) عن ابی رجاء مرسلاً، واخرجه موصولاً ابوداؤد (۷۷۱/۲) کتاب الادب، باب: کیف السلام، حدیث (۵۱۹۵) والدارمی (۲۷۷/۲ - ۲۷۸) کتاب الاستئذان، باب: فی فضل التسلیم ورده.

2614۔ اخرجه احمد (۱۹/۳، ۴۱۲/۴، ۴۱۸) و مسلم (۳۸۵/۷ - نووی) کتاب الآداب، باب: الاستئذان (۲۱۵۳/۳۵) و ابن ماجه (۱۲۲۱/۲) کتاب الادب: باب: الاستئذان حدیث (۳۷۰۶) و الدارمی (۲۷۴/۲) کتاب الاستئذان، باب: الاستئذان ثلاث.

السُّنَّةُ قَالَ السُّنَّةُ وَاللّٰهِ لَتَأْتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبُرْهَانٍ اَوْ بِبَيِّنَةٍ اَوْ لَاَفْعَلَنَّ بِكَ قَالَ فَاَتَانَا وَنَحْنُ رُفْقَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ اَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَازِحُوْنَهُ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ فَمَا اَصَابَكَ فِيْ هٰذَا مِنَ الْعُقُوْبَةِ فَاَنَا شَرِيْكُكَ قَالَ فَاَتٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَا كُنْتُ عَلِمْتُ بِهٰذَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاُمِّ طَارِقٍ مَّوْلَاةِ سَعْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَّالْجُرَيْرِيُّ اسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ يُكْنٰى اَبَا مَسْعُوْدٍ وَّقَدْ رَوٰى هٰذَا غَيْرُهُ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبُوْ نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی اور بولے: السلام علیکم! کیا میں اندر آجاؤں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: ایک ہی مرتبہ (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب نہیں دیا) پھر ابوحضرت موسیٰ کچھ دیر خاموش رہے پھر بولے: السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (خود سے کہا) دومرتبہ ہوگیا (لیکن انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں دی) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کچھ دیر خاموش رہے، پھر بولے: اسلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تیسری مرتبہ ہے (یعنی انہوں نے اجازت پھر بھی نہیں دی جائے) پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دربان سے دریافت کیا: انہیں کیا ہوا؟ دربان نے جواب دیا: وہ واپس چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لے کر آؤ! جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ نے یہ کیا، کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: سنت کے مطابق کیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی قسم یا تو اس پر آپ ثبوت یا دلیل لے کر آئیں یا پھر میں آپ کو سزا دوں گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے، ہم انصاری دوست بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: اے انصار کے گروہ! کیا آپ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بارے میں سب سے زیادہ نہیں جانتے؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات ارشاد فرمائی ہے؟ کہ اجازت تین مرتبہ لی جاسکتی ہے، اگر تمہیں اجازت مل جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ واپس چلے جاؤ! تو حاضرین ان کے ساتھ مذاق کرنے لگے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنا سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا میں نے کہا: آپ کو اس بارے میں جو سزا ملے گی میں اس میں آپ کا شریک ہوں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ (یعنی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو اس بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بات کا علم نہیں تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' سیّدہ ام طارق رضی اللہ عنہا جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی کنیز ہیں' سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

جریری نامی راوی کا نام سعید بن ایاس ہے' اور کنیت ابومسعود ہے۔

اسی روایت کو ان کے علاوہ دیگر راویوں نے ابونضرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابونضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

2615 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اَبُوْ زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ

متنِ حدیث: اسْتَأْذَنْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ زُمَيْلٍ اسْمُهٗ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ

قولِ امام ترمذی: وَاِنَّمَا اَنْكَرَ عُمَرُ عِنْدَنَا عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى حَيْثُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِذَا اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لَهٗ وَلَمْ يَكُنْ عَلِمَ هٰذَا الَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی تین مرتبہ اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابوزمیل نامی راوی کا نام سماک حنفی ہے۔

ہمارے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا انکار اس وقت کیا تھا' جب انہوں نے اس روایت کو نقل کیا تھا اور کہا تھا: اجازت لینے کا حکم تین مرتبہ ہے' اگر تمہیں اجازت مل جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلے جاؤ' جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مرتبہ اجازت مانگی تھی' تو اجازت مل گئی تھی' تاہم انہیں اس روایت کا علم نہیں تھا جسے حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا: ''اگر تمہیں اجازت مل جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلے جاؤ''۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ

باب 4: سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟

2616 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلاف سند: وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ هٰذَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ فَقَالَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَقَالَ وَعَلَيْكَ قَالَ وَحَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَصَحُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا' نبی اکرم ﷺ مسجد کے کنارے میں تشریف فرما تھے' اس نے نماز ادا کی' پھر وہ آیا اس نے آپ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی ہو! واپس جاؤ! نماز ادا کرو! کیونکہ تم نے درحقیقت نماز نہیں پڑھی۔

اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

یحییٰ بن سعید نے اس حدیث کو عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے' سعید مقبری کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ مذکور نہیں ہے' اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے "وعليك" فرمایا۔

یحییٰ بن سعید سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَبْلِيْغِ السَّلَامِ

باب 5: سلام پہنچانا

2617 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَهَا اِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ نُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: جبریل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں: تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو! اللہ کی رحمتیں ہوں اور اس کی برکتیں

2617- اخرجه احمد (٥٥/٦، ٨٨، ١١٢، ١١٧) و البخاری (٤٠/١١) كتاب الاستئذان، باب: اذاقال: فلان يقرئك السلام، حديث (٦٢٥٣) ومسلم (٢٢٣/٨ - نووی) كتاب فضائل الصحابة، باب فی فضل عائشة حديث رقم (٢٤٤٧/٩٠)، و ابوداؤد (٧٨٠/٢) كتاب الادب، باب: في الرجل يقول: فلان يقرئك السلام، حديث (٥٢٣٢)، و ابن ماجه (١٢١٨/٢) كتاب الادب، باب: رد السلام حديث (٣٦٩٦).

ہوں۔

اس بارے میں بنونمیر سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حدیث کونقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ابوسلمہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

باب 6: اس شخص کی فضیلت جو سلام میں پہل کرے

2618 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْاَسَدِيُّ عَنْ اَبِيْ فَرْوَةَ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ اَيُّهُمَا يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ اَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ اَبُوْ فَرْوَةَ الرَّهَاوِيُّ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ اِلَّا اَنَّ ابْنَهُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيْدَ يَرْوِيْ عَنْهُ مَنَاكِيْرَ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دو آدمی ایک دوسرے سے ملتے ہیں' ان میں سے کون پہلے سلام کرے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ نزدیک ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوفروہ رہاوی نامی راوی ''مقارب الحدیث'' ہیں۔ ان کے صاحبزادے محمد بن یزید نے ان سے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِشَارَةِ الْيَدِ بِالسَّلَامِ

باب 7: سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے

2619 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

اختلافِ روایت: وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ فَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے جو دوسروں کے ساتھ مشابہت اختیار کرلے تم لوگ یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو کیونکہ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے کے ذریعے ہوتا ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی کے اشارے کے ذریعے ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ابن لہیعہ سے نقل کیا ہے۔ اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب 8: بچوں کو سلام کرنا

2620 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَّرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ سیار بیان کرتے ہیں: میں ثابت بنانی کے ہمراہ جا رہا تھا وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا پھر ثابت نے بتایا: میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی تھی: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

کئی راویوں نے اسے ثابت کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بعض راویوں نے اسے دیگر اسناد کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

2620۔ رواه احمد (۳/۱۳۱، ۱۶۹، ۱۸۳) و البخاری (۱۱/۳۴) كتاب الاستئذان، باب: التسليم على الصبيان حديث رقم (۶۲۴۷)، و مسلم (۷/۴۰۳ ـ نووی) كتاب السلام، باب: استحباب السلام على الصبيان (۲۱۶۸) و ابوداؤد (۲/۷۷۳) كتاب الادب، باب: في السلام على الصبيان حديث (۵۲۰۲).

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَآءِ

باب 9: خواتین کو سلام کرنا

2621 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَهْرَامَ اَنَّهُ سَمِعَ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيْدَ تُحَدِّثُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَّعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَاءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيمِ وَاَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بِيَدِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَّا بَاْسَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ شَهْرٌ حَسَنُ الْحَدِيْثِ وَقَوّٰى اَمْرَهٗ وَقَالَ اِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيْهِ ابْنُ عَوْنٍ ثُمَّ رَوٰى عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ زَيْنَبَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ اَنْبَاَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْمَصَاحِفِيُّ بَلْخِيٌّ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ اِنَّ شَهْرًا نَزَكُوْهُ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ النَّضْرُ نَزَكُوْهُ اَیْ طَعَنُوْا فِيْهِ وَاِنَّمَا طَعَنُوْا فِيْهِ لِاَنَّهٗ وَلِيَ اَمْرَ السُّلْطَانِ

◆◆ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سے گزرے اس وقت کچھ خواتین وہاں بیٹھی ہوئی تھیں تو آپ نے ہاتھ کے اشارے کے ذریعے انہیں سلام کیا۔

عبدالحمید نامی راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بتائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں عبدالحمید نامی راوی کی روایت کے اعتبار سے (ہاتھ کے اشارے کے ذریعے سلام کرنے میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: شہر نامی راوی "حسن الحدیث" ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "قوی" قرار دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ان کے بارے میں ابن عون نے کچھ کلام کیا ہے پھر انہوں نے ہلال بن ابوزینب کے حوالے سے شہر کے حوالے سے روایت نقل کی۔

ابوداؤد مصاحفی بلخی نضر بن شمیل کے حوالے سے ابن عون کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔ محدثین نے شہر کو متروک قرار دیا ہے۔

ابوداؤد مصاحفی کہتے ہیں: نضر نے یہ بات بیان کی ہے: محدثین نے انہیں متروک قرار دیا ہے اور ان پر طعن کیا ہے۔

محدثین نے ان پر تنقید اس لیے کی ہے کیونکہ وہ سرکار کے اہلکار بن گئے تھے۔

2621- اخرجه ابوداؤد (٣٥٢/٤) كتاب الادب: باب: السلام على النساء حديث (٥٢٠٤) و ابن ماجه (١٢٢٠/٢) كتاب الادب: باب: السلام على الصبيان و النساء حديث (٣٧٠١).

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيمِ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

باب 10: گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا

2622 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ الْاَنْصَارِيُّ مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر جاؤ، تو سلام کرو یوں تمہارے اوپر بھی برکت ہوگی اور تمہارے گھر والوں پر بھی برکت ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ

باب 11: بات چیت (شروع کرنے) سے پہلے سلام کیا جائے گا

2623 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ بَغْدَادِيٌّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ

حدیثِ دیگر: وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْعُوْا اَحَدًا اِلَى الطَّعَامِ حَتّٰى يُسَلِّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ ذَاهِبٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سلام (بات شروع) کرنے سے پہلے ہوگا۔

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان بھی منقول ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص کسی بھی شخص کو کھانے کی طرف اس وقت تک نہ بلائے جب تک وہ سلام نہ کرے۔

یہ حدیث "منکر" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: عنبسہ بن عبدالرحمٰن نامی راوی علم حدیث میں "ضعیف" ہیں اور ناقابلِ اعتبار ہیں' جبکہ محمد بن زاذان نامی "منکر الحدیث" ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ

باب 12: ذمی کوسلام کرنا مکروہ ہے

2624 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَبْدَئُوْا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَاضْطَرُّوْهُمْ اِلٰى اَضْيَقِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہودیوں اور عیسائیوں کوسلام کرنے میں پہل نہ کرو جب تم ان میں سے کسی سے راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے کی جانب جانے پر مجبور کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2625 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اِنَّ رَهْطًا مِّنَ الْيَهُوْدِ دَخَلُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور بولے: السام علیک (یعنی آپ کو موت آئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وعلیکم (تمہیں بھی آئے) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت بھی ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بھی وعلیکم (تمہیں بھی آئے) کہہ دیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2625۔ اخرجه احمد (٦/٣٧، ٨٥، ١٩٩) و فی (٨/١٤، ٧٠، ١٠٤، ٩/٢٠) والبخاری (١٢/٢٩٣) كتاب استتابة المرتدين، باب: اذا عرض الذمی او غيره بسب النبی صلی الله عليه وسلم، حديث (٦٩٢٦)، و مسلم (٧/٣٩٩ - نووی) كتاب السلام، باب: النهی عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام حديث (١٠/٢١٦٥)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّلَامِ عَلٰى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَيْرُهُمْ

باب 13: جس محفل میں مسلمان اور دیگر (مذاہب کے) لوگ موجود ہوں انہیں سلام کرنا

2626 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ وَّفِيهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور یہودی بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو سلام کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي

باب 14: سوار شخص کا پیدل کو سلام کرنا

2627 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ وَّفَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ وَّجَابِرٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

توضیح راوی: وقَالَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ اِنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سوار شخص پیدل کو سلام کرے اور پیدل شخص بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

ابن مثنیٰ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

''چھوٹا بڑے کو سلام کرے''۔

اس بارے میں حضرت ابوعبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ، حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2627- اخرجه احمد (۲/ ۵۱۰) عزاه المزی فی (تحفة الاشراف) (۹/ ۳۱۸) رقم (۱۲۲۶۱) للمصنف هنا فی الاستئذان فقط.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ایوب سختیانی‘ یونس بن عبید اور علی بن زید نے یہ بات بیان کی ہے: حسن بصری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

2628 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: چھوٹا بڑے کو سلام کرے‘ گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2629 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنْبَاَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ هَانِئٍ اسْمُهٗ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِىْ عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِىْ وَالْمَاشِىْ عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَلِيٍّ الْجَنْبِيُّ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ

◆◆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سوار شخص پیدل کو سلام کرے‘ اور پیدل کھڑے ہوئے کو سلام کرے‘ اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ”حسن صحیح“ ہے۔

ابوعلی جنبی نامی راوی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَعِنْدَ الْقُعُوْدِ

باب 15: (محفل سے) اٹھتے وقت اور بیٹھتے وقت سلام کرنا

2630 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2628- اخرجه احمد (٣١٤/٢) و البخاری (١٦/١١) كتاب الاستئذان، باب: تسليم القليل على الكثير حديث (٦٢٣١) و ابوداؤد (٧٧٢/٢)، كتاب الادب، باب: من اولى بالسلام حديث (٥١٩٨).

2629- اخرجه احمد (١٩/٦، ٢٠) و الدارمي (٢٧٦/٢) كتاب الاستئذان، باب: في تسليم الراكب على الماشي و البخاري في (الادب المفرد) رقم (٩٩٦، ٩٩٨ - ٩٩٩) و عزاه المزي في (التحفة) رقم (١١٠٣٤) للنسائي في (عمل اليوم و الليلة).

متن حدیث: اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی محفل میں آئے' تو وہ سلام کرے' اگر اسے بیٹھنا مناسب لگے تو بیٹھ جائے' پھر جب وہ کھڑا ہو' تو پھر سلام کرے' پہلے والا سلام دوسرے والے کے مقابلے میں زیادہ حقدار نہیں ہے۔ (یعنی دونوں مرتبہ ایسا کرنا چاہیے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت ابن عجلان کے حوالے سے' سعید مقبری کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاِسْتِئْذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ

باب 16: گھر کے عین سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنا

2631 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِى الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ فَرَاٰى عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰى حَدًّا لَّا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ لَوْ اَنَّهٗ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ اسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَيْنَيْهِ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَاِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰى بَابٍ لَّا سِتْرَ لَهٗ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پردہ ہٹا کر گھر کے اندر نگاہ ڈالے اس سے پہلے کہ اسے اجازت دی گئی ہو' تو اس شخص نے پوشیدہ چیز کو دیکھ لیا اور اس نے اس جرم کا ارتکاب کیا' جو اس کے

2630- اخرجه احمد (۲/ ۲۳۰، ۲۸۷، ۴۳۹) و ابوداؤد (۴/ ۷۷۴) كتاب الادب، باب: فى السلام اذا قام من المجلس حديث (۵۲۰۸)، و البخارى فى (الادب المفرد) حديث رقم (۱۰۰۷) و النسائى فى (الكبرىٰ) (۶/ ۱۰۰) كتاب (عمل اليوم و الليلة) باب: ما يقول اذا قام حديث رقم (۱۰۲۰۰، ۱۰۲۰۱، ۱۰۲۰۲).

2631- اخرجه احمد (۵/ ۱۵۳، ۱۸۱) ولم يخرجه من السنة الا الترمذى كما فى (تحفة الاشراف) رقم (۱۱۹۶۰).

لئے درست نہیں ہے' اگر اس وقت' جب وہ گھر کے اندر دیکھ رہا ہو' کوئی شخص اس کے سامنے آئے اور اس کی آنکھ پھوڑ دے' تو میں اس کو کوئی بدلہ نہ دلواتا' لیکن اگر کوئی شخص کسی دروازے کے پاس سے گزرے' جس پر کوئی پردہ بھی نہ ہو' وہ بند بھی نہ ہو' پھر وہ اندر دیکھ لے' تو اس شخص کا کوئی قصور نہیں ہے' قصور گھر والوں کا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف ابن لہیعہ سے منقول جانتے ہیں ابوعبدالرحمٰن حبلی نامی راوی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

بَاب مَنِ اطَّلَعَ فِيْ دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

باب 17: کسی کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں جھانکنا

2632 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَيْتِهٖ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ فَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں موجود تھے ایک شخص نے اندر جھانکا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اس کی طرف بڑھایا تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2633 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَاةٌ يَحُكُّ بِهَا رَاْسَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حجرہ مبارک کے سوراخ میں سے اندر جھانکا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ایک کنگھی موجود تھی' جس کے ذریعے آپ سر کو کھجا رہے تھے۔ نبی

2632۔ اخرجه احمد (۱۰۸/۳، ۱۲۵، ۱۷۸) والبخاری (۲۲۵/۱۲) کتاب الدیات، باب: ن اخذ حقه او اقتص (۶۸۸۹) و فی (الادب المفرد) رقم (۱۰۷۲)۔

2633۔ اخرجه احمد (۳۳۰/۵، ۳۳۴) و البخاری (۳۷۹/۱۰) کتاب اللباس، باب: الامتشاط حدیث (۵۹۲۴) ورواه فی (۲۶/۱۱) کتاب الاستیذان، باب الاستئذان من اجل البصر، حدیث (۶۲۴۱)، و مسلم (۳۹۰/۷) کتاب الادب، باب: تحریم النظر فی بیت غیره (۲۱۵۶) و النسائی (۶۰/۸ ـ ۶۱) کتاب القسامة، باب: فی العقول و الدارمی (۱۹۷/۲ ـ ۱۹۸) کتاب الدیات، باب: من اطلع فی دار قوم بغیر اذنهم۔

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ تم اس طرح دیکھ رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ کے اندر چبھو دیتا' اجازت لینے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تا کہ (گھر والوں) پر نظر نہ پڑے۔

اب باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيمِ قَبْلَ الْاِسْتِئْذَانِ

باب 18: اجازت لینے سے پہلے سلام کرنا

2634 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي سُفْيَانَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ كَلَدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَّلِبَاٍ وَّضَغَابِيسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَاَدْخُلُ

وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرٌو وَاَخْبَرَنِي بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ اَبُوْ عَاصِمٍ اَيْضًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مِثْلَ هٰذَا

◆◆ عمرو بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے' حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے دودھ بوہلی اور ککڑی کے ٹکڑوں کے ہمراہ انہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا' نبی اکرم ﷺ اس وقت بالائی حصے میں موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ سے اجازت نہیں لی اور میں نے سلام بھی نہیں کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور السلام علیکم کہو! اور یہ کہو: کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ راوی بیان کرتے ہیں: یہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد کا واقعہ۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: امیہ بن صفوان نے یہ حدیث مجھے سنائی تھی' تاہم انہوں نے یہ نہیں بتایا' میں نے اس حدیث کو کلدہ سے سنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو ابن جریج سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

2634۔ اخرجه احمد (۳/ ۴۱۴) و ابوداؤد (۲/ ۷۶۵ ـ ۷۶۶) كتاب الادب، باب: كيف الاستئذان حديث (۵۱۷۶) و البخاري في (الادب المفرد) رقم (۱۰۸۱) و النسائي في (الكبرى) (۶/ ۸۷) كتاب عمل اليوم و الليلة ، باب: كيف يستاذن حديث (۱۰۱۴۷).

اسے ابوعاصم نے بھی ابن جریج کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

2635 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے قرض کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی وہ قرض جو میرے والد کے ذمے تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں! (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند کیا (کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنا نام کیوں نہیں بتایا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ طُرُوْقِ الرَّجُلِ اَهْلَهٗ لَيْلًا

باب 19: آدمی کا (طویل سفر سے واپسی پر) رات کے وقت اپنے گھر جانا مکروہ ہے

2636 اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ اَنْ يَّطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ اَنْ يَّطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا قَالَ فَطَرَقَ رَجُلَانِ بَعْدَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس بات سے منع کیا تھا (کہ وہ طویل سفر سے واپسی پر) رات کے وقت اپنے گھر جائیں۔

2635۔ اخرجه احمد (۲۹۸/۳، ۳۲۰، ۳۶۳)، و البخاری (۳۷/۱۱) کتاب الاستئذان، باب: اذا قال: من ذا؟ فقال: انا، حدیث (۶۲۵۰)، و مسلم (۳۸۹/۷) کتاب الادب: باب: کراهة قول المستاذن، انا (۲۱۵۵) و ابوداؤد (۷۶۹/۲) کتاب الادب، باب: الرجل یستاذن بالدق (۵۱۸۷) و ابن ماجه (۱۱۲۲/۲) کتاب الادب: باب: الاستئذان، حدیث (۳۷۰۹) و رواه النسائی فی (الکبری) (۹۰/۶) کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب: الکراهیة فی ان یقول: انا حدیث (۱۰۱۶۰)۔

2636۔ رواه احمد (۲۹۹/۳، ۳۰۸، ۳۵۸، ۳۹۱، ۳۹۹) و الحمیدی رقم (۱۲۹۷)۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' یہ بات نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس بات سے منع کیا تھا: (سفر سے واپسی پر) وہ رات کے وقت اپنی بیویوں کے پاس جائیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کے باوجود' دو آدمی رات کے وقت چلے گئے' تو ان میں سے ہر ایک نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پایا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَتْرِيْبِ الْكِتَابِ

باب 20: خط کو خاک آلود کرنا

2637 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَاِنَّهُ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَّا نَعْرِفُهُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: قَالَ وَحَمْزَةُ هُوَ عِنْدِىْ ابْنُ عَمْرٍو النَّصِيْبِىُّ هُوَ ضَعِيْفٌ فِى الْحَدِيْثِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص خط لکھے تو اسے مٹی میں ملا دے (یعنی اس پر کچھ مٹی چھڑک دے) کیونکہ یہ ضرورت کو زیادہ بہتر طور پر پورا کرتا ہے (یعنی سیاہی پختہ ہو جاتی ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''منکر'' ہے ابوزبیر سے منقول ہونے کے حوالے سے' ہم اس کو صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

حمزہ نامی راوی کا نام حمزہ بن عمرو نصیبی ہے' اور یہ علم حدیث میں ''ضعیف'' ہیں۔

2638 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ اُمِّ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

متنِ حدیث: قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰى اُذُنِكَ فَاِنَّهُ اَذْكَرُ لِلْمُمْلِىْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهُوَ اِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ

2637- رواه ابن ماجه (۲/ ۱۲٤۰) كتاب الادب، باب تتريب الكتاب، حديث (۳۷۷٤) قال: حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة ثنا يزيد بن هارون، انبانا بقية، انبانا ابواحمد الدمشقى عن ابى الزبير عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (تربوا صحفكم انجح لها ان التراب مبارك) وقد عزاه المزى فى (التحفة) لابن ماجه والترمذى رقم (۲٦۹۹، ۳۰۰۱)۔

توضیح راوی: وَّعَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ ابْنُ زَاذَانَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ کے سامنے لکھنے والا شخص بیٹھا ہوا تھا آپ نے اس فرمایا: قلم کو اپنے کان پر رکھو! کیونکہ اس سے مضمون زیادہ بہتر سمجھ میں آتا ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف اسی مسند کے حوالے سے جانتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے۔

عنبسہ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن زاذان نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَعْلِيمِ السُّرْيَانِيَّةِ

باب 21: سریانی زبان سکھانا

2639 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ لَهٗ كَلِمَاتٍ مِّنْ كِتَابِ يَهُوْدَ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابِيْ قَالَ فَمَا مَرَّ بِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُهٗ لَهٗ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهٗ كَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ اِلَيْهِمْ وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَاْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ رَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی' میں آپ کی خاطر یہودیوں کی کتاب کے کچھ کلمات (یعنی ان کی زبان) سیکھ لوں۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے یہودیوں کے بارے میں اطمینان نہیں تھا کہ وہ مجھے ٹھیک سکھا رہے ہیں۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نصف مہینہ گزرنے کے بعد میں ان کی زبان سیکھ چکا تھا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے اس زبان کو سیکھ لیا' تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو کوئی تحریر بھجواتے تھے' تو میں لکھ کر ان کی طرف بھیجتا تھا اور جب یہودی کوئی بات لکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجتے' تو میں آپ کے سامنے تحریر پڑھ کر سناتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت سند ایک سند کے ہمراہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہے۔

2639۔ رواہ احمد (۱۸٦/۵) و ابوداؤد (۳٤۲/۲) کتاب العلم، باب: روایة حدیث اهل الکتاب (۳٦٤٥)۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی' میں سریانی زبان سیکھ لوں۔

بَابُ فِیْ مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب 22: مشرکین کے ساتھ خط و کتابت کرنا

2640 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهٖ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے پہلے کسریٰ' قیصر' نجاشی اور ہر حکمران کو خطوط بھجوائے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کی دعوت دی تھی' یہ وہ نجاشی نہیں ہے' جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ ادا کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ يُكْتَبُ اِلٰى اَهْلِ الشِّرْكِ

باب 23: مشرکین کی طرف کس طرح خط لکھا جائے

2641 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فَاَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ السَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ سُفْيَانَ اسْمُهٗ صَخْرُ بْنُ حَرْبٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے: ہرقل نے

2640۔ اخرجه مسلم (۱۳۹۷/۳) كتاب الجهاد، باب: كتب النبي صلى الله عليه وسلم الى ملوك الكفار يدعوهم الى الله حديث (۱۷۷٤) و ابن حبان في (صحيحه) رقم (٦٥٥٣)۔

2641۔ اخرجه احمد (۲٦۲/۱، ۲٦۳) و البخاري (٤۲/۱) كتاب بدء الوحي حديث رقم (۷) و اطرافه في (٥۱، ۲٦۸۱، ۲۸۰٤، ۲۹٤۱، ۲۹۷۸، ۳۱۷٤، ٤٥٥۳، ٥۹۸۰، ٦۲٦۰، ۷۱۹٦، ۷٥٤۱) و مسلم (۱۳۹۳/۳) كتاب الجهاد، باب: كتاب النبي صلى الله عليه وسلم الى هرقل حديث رقم (۱۷۷۳) و ابوداؤد (۷٥٦/۲) كتاب الادب، باب: كيف يكتب الى الذمي (٥۱۳٦) و النسائي في (الكبرى) كما في (تحفة الاشراف) رقم (٤۸٥۰)۔

انہیں قریش کے کچھ دیگر افراد کے ہمراہ بلوایا' یہ لوگ اس وقت شام میں تجارت کی غرض سے موجود تھے' یہ لوگ اس کے پاس آئے۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

وہ فرماتے ہیں: پھر ہرقل نے نبی اکرم ﷺ کا خط منگوایا اسے پڑھا گیا (تو اس کی عبارت اس طرح تھی)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو رحمٰن اور رحیم ہے' یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے خاص رسول محمد ﷺ کی طرف سے' روم کے حکمران ہرقل کے نام ہے' ہر وہ شخص سلامت رہے جو ہدایت کی پیروی کرے۔ (امابعد)''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا نام صخر بن حرب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ خَتْمِ الْكِتَابِ

باب 24: خط پر مہر لگانا

2642 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا اَرَادَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا قَالَ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِیْ كَفِّهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے عجمی (حکمرانوں) کو خط لکھنے کا ارادہ کیا' تو یہ بتایا گیا: عجمی (حکمران) لوگ صرف اسی خط کو قبول کرتے ہیں' جس پر مہر لگی ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے ایک مہر بنوائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ کی ہتھیلی میں اس کی سفیدی کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب كَيْفَ السَّلَامُ

باب 25: سلام کرنے کا طریقہ

2643 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ

2642۔ اخرجه البخاری (۳۳۷/۱۰) كتاب اللباس، باب: اتخاذ الخاتم ليختم به الشيء حديث (۵۸۷۵) و مسلم (۳۱۹/۷ - نووی) كتاب: اللباس، باب فی اتخاذ النبی صلی الله عليه وسلم و مسلم خاتماً حديث (۲۰۹۲/۵۷) و ابوداؤد (۴۸۸/۲) كتاب الخاتم، باب: ما جاء فی ز الخاتم (۴۲۱۴) و النسائی (۱۸۴/۸) كتاب الزينة، باب: صفة خاتم النبی صلی الله عليه وسلم و فی (۱۹۳/۸) كتاب الزينة، باب: صفة خاتم النبی صلی الله عليه وسلم و نقشه و رواه احمد (۱۶۸/۳، ۱۸۰، ۲۲۳، ۲۷۵)۔

متنِ حدیث: اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِیْ قَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَیْسَ اَحَدٌ یَّقْبَلُنَا فَاَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی بِنَا اَهْلَهٗ فَاِذَا ثَلَاثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ بَیْنَنَا فَكُنَّا نَحْتَلِبُهٗ فَیَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ نَصِیْبَهٗ وَنَرْفَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَصِیْبَهٗ فَیَجِیْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ فَیُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا لَّا یُوْقِظُ النَّائِمَ وَیُسْمِعُ الْیَقْظَانَ ثُمَّ یَاْتِی الْمَسْجِدَ فَیُصَلِّیْ ثُمَّ یَاْتِیْ شَرَابَهٗ فَیَشْرَبُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے دو ساتھی آ رہے تھے۔ ہماری سماعت اور بصارت بھوک کی وجہ سے کمزور ہو چکی تھی، ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے سامنے آنا شروع کیا، لیکن کسی نے ہمیں قبول نہیں کیا۔ پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لے کر اپنے گھر چلے گئے، وہاں تین بکریاں موجود تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کا دودھ دوہ لو! ہم نے انکا دودھ دوہنا شروع کیا ہر شخص نے اپنے حصے کا دودھ پی لیا، ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کا دودھ رکھ دیا رات کے وقت جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا، اس طرح کہ سویا ہوا شخص جاگ نہ جائے، اور جاگتا ہوا شخص اسے سن لے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد (جائے نماز کے پاس) تشریف لے گئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مشروب کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ التَّسْلِیْمِ عَلٰی مَنْ یَّبُوْلُ

باب 26: پیشاب کرنے والے شخص کو سلام کرنا مکروہ ہے

2644 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّنَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَبُوْلُ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ یَعْنِی السَّلَامَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ الْفَغْوَاءِ وَجَابِرٍ وَّالْبَرَاءِ وَالْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت

2643۔ اخرجه احمد (۲/۶، ۳، ۴) و مسلم (۲۶۰/۷ - نووی) كتاب الاشربة، باب: اكرام الضيف و فضل ايثاره حديث (۲۰۵۵)، و ابويعلى في (مسنده) (۸۶/۳) رقم (۱۵۱۷)۔

پیشاب کر رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت علقمہ بن فغواء رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت براء رضی اللہ عنہ حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّقُوْلَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِئًا

باب 27: آغاز میں ''علیک السلام'' کہنا مکروہ ہے

2645 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ قَالَ

متنِ حدیث: طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَاِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيْهِمْ وَلَا اَعْرِفُهٗ وَهُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهٗ بَعْضُهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ اِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ ثَلَاثًا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ اِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُوْ غِفَارٍ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ تَمِيْمَةَ اسْمُهٗ طَرِيْفُ بْنُ مُجَالِدٍ

◆◆ ابوتمیمہ اپنی قوم کے ایک فرد کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی تلاش میں نکلا' میں آپ تک نہیں پہنچ سکا میں بیٹھ گیا کچھ کچھ لوگ آئے' جن میں نبی اکرم ﷺ بھی موجود تھے' میں آپ کو پہچانتا نہیں تھا نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان صلح کروا رہے تھے' جب آپ فارغ ہوئے' تو کچھ لوگ آپ کے ہمراہ اٹھ کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ تو مجھے پتا چلا کہ یہ نبی اکرم ﷺ ہیں' جب میں نے یہ دیکھا تو کہا علیک سلام یارسول اللہ علیک سلام یارسول اللہ ﷺ علیک سلام یارسول اللہ ﷺ (آپ ﷺ کو سلام یارسول اللہ ﷺ) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علیک سلام' مردے کو سلام کرنے کا طریقہ ہے' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر آپ ﷺ میری

2645- انفردبه الترمذي ، و اخرجه احمد (٤٨٢/٣) الجملة الاولى منه و النسائي في (الكبرى) (٨٨/٦) عمل اليوم و الليلة، باب كيف السلام حديث (١٠١٥).

طرف متوجہ ہوئے‘ آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی کو سلام کرے‘ تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے‘ پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے سلام کا جواب دیا: وعلیک ورحمۃ اللہ وعلیک ورحمۃ اللہ وعلیک ورحمۃ اللہ (یعنی تین مرتبہ جواب) دیا۔

ابو غفار نامی راوی نے اس روایت کو حضرت ابوتمیمہ ہجیمی کے حوالے سے‘ حضرت ابوجری جابر بن سلیم ہجیمی کے حوالے سے نقل کیا ہے‘ وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا‘ اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

حضرت ابوتمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔

2646 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْ غِفَارٍ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ اَبِیْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوتمیمہ ہجیمی حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے‘ یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا‘ میں نے علیک السلام کہا تو آپ نے ارشاد فرمایا: علیک السلام نہ کہو!، بلکہ السلام علیکم کہو!

اس کے بعد انہوں نے طویل قصہ نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2647 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَّاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سلام کرتے تھے‘ تو تین مرتبہ سلام کرتے تھے‘ اور جب آپ ﷺ کوئی بات کرتے تھے تو اسے تین مرتبہ دہرا دیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

2646۔ اخرجه احمد (٦٣/٥) و ابوداؤد ( )(٤٥٢/٢) كتاب اللباس، باب فى الهدب حديث (٤٠٧٥) و رواه فى (٤٥٤/٢): باب: ما جاء فى اسبال الازار، حديث (٤٠٨٤) و فى (٧٧٤/٢) كتاب الادب: باب: كراهية ان يقول: عليك السلام حديث رقم (٥٢٠٩) و رواه النسائى فى (الكبرى)(٨٧/٦ ـ ٨٨) بكتاب: عمل اليوم و الليلة، باب: كيف السلام حديث (١٠١٤٩، ١٠١٥٠)۔

2647۔ اخرجه احمد (٢١٣/٣، ٢٢١) و البخارى (٢٢٧/١) كتاب العلم، باب: من اعاد الحديث ثلاثاً ليفهم (٩٤) و سياتى عند المصنف رقم (٣٦٤٠)۔

بَاب اجْلِسْ حَيْثُ انْتَهٰى بِكَ الْمَجْلِسُ

باب 28: محفل کے آخری حصے میں بیٹھنے کا حکم

2648 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاَوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَّاَبُوْ مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاسْمُهُ يَزِيْدُ وَيُقَالُ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

◆◆ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے' تین لوگ آئے ان میں سے دو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھ آئے اور ایک واپس چلا گیا' جب وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ٹھہرے تو ان میں سے ایک نے حلقے میں تھوڑی گنجائش دیکھی تو وہ وہیں بیٹھ گیا اور دوسرا شخص سب لوگوں سے پیچھے بیٹھا تیسرا شخص منہ پھیر کر واپس چلا گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی بات سے) فارغ ہوئے' تو آپ نے فرمایا: کیا میں ان تین آدمیوں کے بارے میں تمہیں بتاؤں جہاں تک پہلے شخص کا تعلق ہے' تو یہ اللہ تعالیٰ کی پناہ کی طرف آیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے پناہ دی' جہاں تک دوسرے شخص کا تعلق ہے' تو اس نے حیاء کی' تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیاء کی' جہاں تک تیسرے شخص کا تعلق ہے' تو اس نے منہ موڑ لیا' تو اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

ابومرہ' ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں' ان کا نام یزید ہیں۔

ایک قول کے مطابق یہ عقیل بن ابوطالب کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

2648۔ اخرجه مالك في (الموطا) (۹٦۰/۲) كتاب السلام، باب: جامع السلام و احمد (۲۱۹/۵) و البخاري (۱۸۸/۱) كتبا العلم، باب: من قعد حيث ينتهي به المجلس (٦٦) في (٦٦۹/۱) كتاب الصلاة، باب: الحلق و الجلوس في المسجد حديث (٤۷۲) و مسلم (٤۱۳/۷) كتاب السلام، باب: من اتى مجلسا فوجد فرجة حديث (۲۱۷٦)۔

2649 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكٍ اَيْضًا

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے' تو ہر شخص وہاں بیٹھتا تھا' جہاں جگہ مل جاتی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

زہیر بن معاویہ نے اس روایت کو سماک کے حوالے سے' بھی نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَالِسِ عَلَى الطَّرِيْقِ

باب 29: راستے میں بیٹھنے کا حکم

2650 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِيْنَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَاَعِيْنُوا الْمَظْلُوْمَ وَاهْدُوا السَّبِيْلَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ ابواسحٰق' حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: حالانکہ انہوں نے یہ حدیث ان سے نہیں سنی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس سے گزرے جو راستے میں بیٹھے ہوئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے ایسا ضرور کرنا ہے' تو سلام کا جواب دو' مظلوم کی مدد کرو' اور راستے کے بارے میں رہنمائی کرو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُصَافَحَةِ

باب 30: مصافحہ کرنے کا بیان

2649۔ اخرجه احمد (٥/٩١، ١٠٧) و ابوداؤد (٦٧٣/٢) كتاب الادب، باب: في التحلق حديث (٤٨٢٥) و البخاري في (الادب المفرد) رقم (١١٤١) و النسائي في (الكبرى) (٤٥٣/٣) كتاب العلم، باب: الجلوس حيث ينتهي به المجلس، حديث (٥٨٩٩)۔

2650۔ اخرجه احمد (٢٨٢/٤، ٢٩١، ٣٠١) و الدارمي (٢٨٢/٢) كتاب الاستئذان، باب في النهي عن الجلوس في الطرقات۔

2651 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا مِنْ مُّسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّفْتَرِقَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْبَرَاءِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

توضیح راوی: وَّالْاَجْلَحُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيِّ الْكِنْدِيُّ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی دو مسلمان مل کر ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ مصافحہ کرتے ہیں ان دونوں کے الگ ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دیتا ہے۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے اور ابواسحٰق کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر ''غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

اجلح نامی راوی' اجلح بن عبداللہ بن حجیہ بن عدی کندی ہیں۔

2652 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى اَخَاهُ اَوْ صَدِيْقَهُ اَيَنْحَنِيْ لَهُ قَالَ لَا قَالَ اَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ اَفَيَاْخُذُ بِيَدِهٖ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص جب اپنے بھائی یا دوست سے ملتا ہے' تو کیا وہ اس کے سامنے جھکے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! اس نے عرض کی: وہ اس کو ساتھ لگا کر اس کا بوسہ لے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! اس نے عرض کی: کیا وہ اس کا ہاتھ تھام کر اس سے مصافحہ کرے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ جی ہاں!

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2653 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2651- اخرجه احمد (۲۸۹/۴، ۳۰۳) و ابوداؤد (۷۷۵/۲) كتاب الادب ، باب: في المصافحة حديث (۵۲۱۲) و ابن ماجه (۱۲۲۰/۲) كتاب الادب، باب: المصافحة حديث (۳۷۰۳)۔

2652- اخرجه احمد (۱۹۸/۳) و ابن ماجه (۱۲۲۰/۲) كتاب الادب، باب: المصافحة حديث (۳۷۰۲)

2653- اخرجه البخاري (۵۷/۱۱) كتاب الاستئذان، باب المصافحة حديث (۶۲۶۳)۔

◆◆ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے درمیان مصافحہ کرنے کا رواج تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2654 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْاَخْذُ بِالْيَدِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ الْبَرَاءِ وَابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ

قولِ امام بخاری: سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعُدَّهُ مَحْفُوْظًا وقَالَ اِنَّمَا اَرَادَ عِنْدِیْ حَدِيْثَ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَمَرَ اِلَّا لِمُصَلٍّ اَوْ مُسَافِرٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاِنَّمَا يُرْوٰى عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْاَخْذُ بِالْيَدِ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہاتھ کو تھامنا (یعنی مصافحہ کرنا) سلام کی تکمیل کا حصہ ہے۔

اس بارے میں حضرت براء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف یحییٰ بن سلیم کی' سفیان سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اسے ''محفوظ'' شمار نہیں کیا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں سفیان نے منصور کے حوالے سے' خیثمہ کے حوالے سے' اس شخص سے یہ حدیث نقل کی ہے' جس نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات کے وقت گفتگو صرف نمازی کر سکتا ہے' یا مسافر کر سکتا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہی روایت منصور کے حوالے سے' ابواسحٰق کے حوالے' عبدالرحمٰن بن یزید یا کسی اور شخص کے حوالے سے نقل کی گئی ہے: سلام کی تکمیل میں ہاتھ پکڑنا بھی شامل ہے۔

2655 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2655۔ اخرجه احمد (۲۰۹/۵)۔

وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: تَمَامُ عِیَادَةِ الْمَرِیضِ اَنْ یَّضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَهٗ عَلٰی جَبْهَتِهٖ اَوْ قَالَ عَلٰی یَدِهٖ فَیَسْاَلُهٗ کَیْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّاتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا اِسْنَادٌ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّعُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ زَحْرٍ ثِقَةٌ وَّعَلِیُّ بْنُ یَزِیْدَ ضَعِیْفٌ وَّالْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یُکْنٰی اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَّالْقَاسِمُ شَامِیٌّ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیمار کی عیادت میں یہ بات بھی شامل ہے: آدمی اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہی الفاظ ہیں) اس کے ہاتھ پر رکھے اور اس سے دریافت کرے: وہ کیسا ہے؟ اور سلام کی تکمیل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مصافحہ کیا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن زحر نامی راوی ثقہ ہیں جب کہ علی بن یزید نامی راوی ضعیف ہیں۔ قاسم نامی راوی قاسم بن عبدالرحمٰن ہیں اور ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے' یہ صاحب ثقہ ہیں اور عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں۔

قاسم نامی راوی شام کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ

باب 31: معانقہ کرنا اور بوسہ دینا

2656 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَحْیَی بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَدَنِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَآئِشَةَ

متن حدیث: قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِیْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَّجُرُّ ثَوْبَهٗ وَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُهٗ عُرْیَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینے منورہ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں موجود تھے' زید' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر اوپری جسم پر کچھ

اوڑھے بغیر ان کی طرف بڑھے' آپ اپنے تہبند کو کھینچ رہے تھے' اللہ کی قسم! اس سے پہلے یا اس کے بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کو (اوپری جسم پر) اوڑھے بغیر کسی سے ملتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے' اور ہم اس روایت کو زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہونے کے طور پر' صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قُبْلَةِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ

باب 32: ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا

2657 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تُوَلُّوْا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا يَدَهُ وَرِجْلَهُ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالُوْا اِنَّ دَاوُدَ دَعَا رَبَّهُ اَنْ لَّا يَزَالَ فِيْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَّاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ وَابْنِ عُمَرَ وَكَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: تم میرے پاس ان نبی کے پاس چلو اس کے ساتھی نے کہا: تم نبی نہ کہو' کیونکہ اگر انہوں نے تمہیں' نبی کہتے ہوئے سن لیا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی' پھر وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ سے نو واضح نشانیوں کے بارے میں دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں جواب دیا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرا' چوری نہ کرو' زنا نہ کرو' اس شخص کو قتل نہ کرو' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہوا البتہ حق (کے ساتھ قتل کیا جا سکتا ہے) اور تم بے قصور شخص پر (جھوٹا الزام لگا کر) حاکم کے پاس نہ لے کر جاؤ' تاکہ وہ اسے قتل کر دے' تم جادو نہ کرو' سود نہ کھاؤ' پاک دامن عورت پر تہمت نہ لگاؤ' میدان جنگ سے فرار اختیار نہ کرو' بطور خاص تم لوگ اے یہودیو! تم ہفتے کے دن کے بارے میں زیادتی نہ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کو بوسہ دیا اور بولے: ہم یہ گواہی دیتے ہیں: آپ نبی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: پھر کیا وجہ ہے تم

2657۔ اخرجه احمد (۲۳۹/٤، ۲٤۰) و رواه ابن ماجه (۱۲۲۱/۲) كتاب الادب، باب: الرجل يقبل يد الرجل (۳۷۰۵) عن صفوان بن عسال ان قوما من اليهود قبلوا يد النبي صلى الله عليه وسلم و رجليه، و النسائي في (الكبرى) كما في (تحفة الاشراف) رقم (٤۹۵۱).

لوگ میری پیروی کیوں نہیں کرتے؟ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگی تھی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے نبی ہوں ہمیں یہ اندیشہ ہے: اگر ہم نے آپ کی پیروی کی تو یہودی ہمیں مروا دیں گے۔

اس بارے میں حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی مَرْحَبًا

باب 33: مرحبا (خوش آمدید) کہنا

2658 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ تَقُوْلُ

متنِ حدیث: ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ قَالَ فَذَكَرَ فِی الْحَدِيْثِ قِصَّةً طَوِيْلَةً

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے موقع پر حاضر ہوئی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کرتے ہوئے پایا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ تان رکھا تھا سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون خاتون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں اُم ہانی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُم ہانی کو خوش آمدید۔

انہوں نے اس حدیث میں پورا واقعہ بیان کیا ہے
یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2659 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ مَسْعُوْدٍ اَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِیْ جَهْلٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَوْمَ جِئْتُهٗ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ

2658۔ اخرجه احمد (٦/٣٤٢، ٣٤٣، ٤٢٥) و البخاری (١/٤٦٢) کتاب الغسل، باب: التستر فی الغسل عند الناس، حدیث (٢٨٠)، و فی الصلاة، باب: الصلاة فی الثواب الواحد ملتحفاً به حدیث (٣٥٧) و فی کتاب الجزیة، باب: امان النساء و جوارهن حدیث (٣١٧١) و مسلم (٢/٢٦٣ ۔ نووی) کتاب الحیض: باب: تستر المغتسل بثوب و نحوه حدیث (٧٠/٣٣٦) و النسائی (١/١٢٦) کتاب الطهارة، باب: ذکر الاستتار عند الاغتسال و الدارمی (١/٣٣٨ ۔ ٣٣٩) کتاب الصلاة، باب: صلاة الضحی۔

2659۔ لم یخرجه من الستة سوی الترمذی کما فی (التحفة) (٧/٣٤٤) رقم (١٠٠١٧)۔

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ بُرَیْدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ جُحَیْفَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰـذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهُ بِصَحِیْحٍ لَّا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ مُوْسٰی بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ سُفْیَانَ وَمُوْسٰی بْنُ مَسْعُوْدٍ ضَعِیْفٌ فِی الْحَدِیْثِ وَرَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ مُرْسَلًا وَّلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ عَنْ مُّصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ وَّهٰـذَا اَصَحُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ یَقُوْلُ مُوْسٰی بْنُ مَسْعُوْدٍ ضَعِیْفٌ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّكَتَبْتُ كَثِیْرًا عَنْ مُّوْسَی بْنِ مَسْعُوْدٍ ثُمَّ تَرَكْتُهٗ

◆◆ حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (اسلام قبول کرنے کے لئے) حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہجرت کر کے آنے والے سوار کو خوش آمدید۔

اس حدیث کی سند مستند نہیں ہے ہم اس روایت کو صرف موسیٰ بن مسعود کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں اور جب موسیٰ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے' عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان کے حوالے سے' اس روایت کو ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں مصعب بن سعد کا تذکرہ نہیں کیا اور یہ سند زیادہ مستند ہے۔

میں نے محمد بن بشار کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے' موسیٰ بن مسعود حدیث میں ''ضعیف'' ہیں۔

محمد بن بشار کہتے ہیں: پہلے میں نے موسیٰ بن مسعود سے بہت سی روایات نوٹ کیں تھیں' مگر پھر میں نے انہیں ترک کر دیا۔

كِتَابُ الْأَدَبِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

آداب کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

باب 1: چھینکنے والے کو جواب دینا

2660 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُجِيبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهٗ اِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهٗ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ اَيُّوْبَ وَالْبَرَاءِ وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِی الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ

◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں جب وہ اس سے ملاقات کرے، تو اسے سلام کرے، جب وہ اس کی دعوت کرے، تو قبول کرے، جب وہ چھینکے تو اس کا جواب دے، وہ بیمار ہو، تو اس کی عیادت کرے، جب وہ فوت ہو جائے، تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس کے لئے اسی چیز کو پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے۔

2660- اخرجه احمد (۱/۸۸، ۸۹) و ابن ماجه (۱/۴۶۱) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في عيادة المرض حديث (۱۴۳۳)، و الدارمي (۲/۲۷۵ - ۲۷۶) كتاب الاستئذان، باب: في حق المسلم على المسلم.

بعض محدثین نے حارث اعور کے بارے میں کلام کیا ہے۔

2661 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُودُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیحِ راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّابْنُ اَبِى فُدَيْكٍ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتا ہیں: ایک مؤمن کے دوسرے مؤمن پر چھ حقوق ہیں' جب وہ بیمار ہو جائے' تو اس کی عیادت کرے' جب وہ فوت ہو جائے' تو اس کے جنازے میں شرکت کرے' جب وہ اس کی دعوت کرے' تو اس کو قبول کرے' جب وہ اس سے ملاقات کرے' تو اسے سلام کرے' جب وہ چھینکے تو اس کو چھینک کا جواب دے' جب وہ موجود نہ ہو یا موجود بھی ہو' تو اس کے لئے خیر خواہی کرے۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی ثقہ ہیں عبدالعزیز بن محمد اور ابن ابی فدیک نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ الْعَاطِسُ اِذَا عَطَسَ

باب 2: جب کوئی چھینکے تو کیا کہے؟

2662 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَضْرَمِيٌّ مَوْلَى الْجَارُودِ عَنْ نَافِعٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا اَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيعِ

◆◆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں چھینکا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ کہا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ جملہ میں بھی کہتا ہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے' ہم (چھینکنے پر) یہ کہیں:

2661- رواه النسائي (٤/٥٣) كتاب الجنائز، باب: النهي عن سب الاموات.

2662- تفردبه الترمذي من اصحاب الكتاب الستة، وذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (٨/٦٠) و عزاه للترمذي بعضه و للبزار، و قال: و فيه أسباط بن عزرة و لم اعرفه، و بقية رجاله ثقات.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ (ہر حال میں ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف زیاد بن ربیع سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ

باب 3: چھینکنے والے کو کیسے جواب دیا جائے؟

2663 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ دَيْلَمَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ اَيُّوْبَ وَسَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں چھینکا کرتے تھے ان کی یہ خواہش تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یرحمك الله (اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے) کہیں لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے احوال درست کرے)۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2664 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهٗ مَنْ يَّرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

2663۔ اخرجه احمد (٤/٤٠٠، ٤١١) و ابوداؤد (٧٢٧/٢) كتاب الادب، باب: كيف يشمت الذمي؟ حديث (٥٠٣٨) و البخاري في الادب المفرد رقم (٩٤٠) و النسائي في (الكبرى) (٦٧/٦) كتاب عمل اليوم و الليلة، باب: ما يقول لاهل الكتاب اذا تعاطسوا، حديث (١٠٠٦١)۔

2664۔ اخرجه احمد (٧/٦) و ابوداؤد (٧٢٦/٢) كتاب الادب، باب: ما جاء في تشميت العاطس حديث (٥٠٣١)، (٥٠٣٢) و النسائي في الكبرى (٦٥/٦ ـ ٦٦) كتاب: عمل اليوم و الليلة، باب: ما يقول العاطس اذا شمت، حديث (١٠٠٥٣ ـ ١٠٠٥٥)۔

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اخْتَلَفُوْا فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّقَدْ اَدْخَلُوْا بَيْنَ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَّسَالِمٍ رَجُلًا

حضرت سالم بن عبید بیان کرتے ہیں: وہ کچھ لوگوں کے ساتھ سفر میں شریک تھے حاضرین میں ایک صاحب کو چھینک آ گئی' تو انہوں نے السلام علیکم کہا: انہوں نے جواب دیا: علیک وعلی امک (یعنی تمہیں بھی سلام ہو اور تمہاری ماں کو بھی اس آدمی کو بڑی الجھن محسوس ہوئی' تو ان صاحب نے کہا: میں نے تو وہی بات کی ہے' جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایک صاحب کو چھینک آ گئی انہوں نے السلام علیکم کہا: تو نبی اکرم ﷺ نے جواب میں فرمایا: عليك وعلٰى امك (تم پر بھی سلام ہو اور تمہاری ماں پر بھی) جب کسی شخص کو چھینک آئے' تو وہ الحمد لله رب العالمين کہے اور جب تم نے اسے جواب دینا ہو تو يرحمك الله کہے' پھر پہلا شخص یہ کہے يغفر الله لي ولكم (یعنی اللہ میری بھی مغفرت کرے اور تمہاری بھی مغفرت کرے)

اس حدیث کی روایت میں منصور کے حوالے سے' راویوں نے اختلاف کیا ہے۔ انہوں نے ہلال بن یساف اور سالم کے درمیان ایک اور فرد کا تذکرہ کیا ہے۔

2665 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَخِيْهِ عِيسٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّلْيَقُلِ الَّذِيْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ هٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى يَضْطَرِبُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ اَحْيَانًا عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ اَحْيَانًا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَخِيْهِ عِيسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص چھینکے تو وہ الحمد لله على كل حال کہے اور جس شخص نے اسے جواب دینا ہو وہ يرحمك الله کہے تو پہلا شخص یہ کہے يهديكم الله ويصلح بالكم (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھے اور تمہارے معاملات درست کرے)

2665- اخرجه احمد (٥/١٩، ٤٢٢، ٤٢٢) و الدارمي (٢/٢٨٣) كتاب الاستئذان، اذا عطس الرجل ما يقول والنسائي في (الكبرى) (٦/٦١) كتاب اعمل اليوم و الليلة، باب: ما يقول اذا عطس، حديث (١٠٠٤١).

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔
شعبہ اس روایت کو ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں۔
یہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔
ابن ابی لیلیٰ نے اس روایت کی سند میں ''اضطراب'' کیا ہے بعض اوقات وہ اسے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور بعض اوقات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِیجَابِ التَّشْمِیتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ

باب 4: چھینکنے پر الحمد پڑھنے والے کو جواب دینا واجب ہے

2666 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلَیْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الَّذِیْ لَمْ یُشَمِّتْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ
وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' دو آدمیوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں چھینک آئی' آپ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا: اور دوسرے کو جواب نہیں دیا' تو جس کو آپ نے جواب نہیں دیا تھا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ان صاحب کو جواب دیا اور مجھے چھینک کا جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی اور تم نے حمد بیان نہیں کی تھی۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
(اس بارے میں) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ كَمْ یُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

باب 5: چھینکنے والے کو کتنی مرتبہ جواب دیا جائے؟

2666۔ اخرجه البخاری (۶۱۵/۱۰): کتاب الادب: باب الحمد و العطس، حدیث (۶۲۲۱)، و مسلم (۲۲۹۲/۴) کتاب الزهد و الرقائق: باب: تشمیت العاطس و کراهة التشاوب، حدیث (۲۹۹۱/۵۳) و ابوداؤد (۷۲۸/۲): کتاب الادب: باب: فیمن یعطس و لا یحمد اللّٰه، حدیث (۵۰۳۹) و النسائی فی (الکبری) (۶۴/۶) کتاب عمل الیوم و اللیلة باب: ما یقول اذا عطس، حدیث (۱۱/۱۰۰۵۰)، و ابن ماجه (۱۲۲۳/۲): کتاب الادب: باب تشمیت العاطس، حدیث (۳۷۱۳۰) و الدارمی (۲۸۳/۲): کتاب الاستئذان باب: اذا لم یحمد اللّٰه لا یشمته، و احمد (۱۰۰/۳، ۱۷۶، ۱۷۶)، و الحمیدی (۵۰۸/۲) حدیث (۱۲۰۸).

2667 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُوْمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ اَنْتَ مَزْكُوْمٌ قَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ نَحْوَ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا وَرَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ نَحْوَ رِوَايَةِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ اَنْتَ مَزْكُوْمٌ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

◆◆ ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایک صاحب کو چھینک آئی میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' ان صاحب کو دوسری مرتبہ چھینک آئی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان صاحب کو زکام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ایاس بن سلمہ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں زکام ہے۔

یہ روایت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

شعبہ نے اسے عکرمہ بن عمار کے حوالے سے' اسی طرح نقل کیا ہے' جیسے یحییٰ بن سعید نے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2668 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

2667ـ اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) ص (۲۷۵) حدیث رقم (۹٤۲)، ومسلم (۲۲۹۲/٤): کتاب الزهد و الرقائق: باب: تشمیت العاطس و اکراهة التثاوب، حدیث (۲۲۹۳/۵۵)، و ابوداؤد (۷۲۷/۲): کتاب الادب: باب: کم مرة یشمت العاطس حدیث (۵۰۳۷)، والنسائی (الکبری) (٦٤/٦): کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب: کم مرة یشمت؟ حدیث (۱۰۰۵۱)، و ابن ماجه (۱۲۲۳/۲): کتاب الادب: باب: تشمیت العاطس حدیث (۳۷۱٤)، و الدارمی (۲۸٤/۲): کتاب الاستئذان: باب: کم یشمت العاطس و احمد (٤٦/٤، ۵۰)۔

2668ـ و ذکره المتقی الهندی فی (الکنز) (۱٦۱/۹) حدیث رقم (۲۵۵۲۷) و عزاه للترمذی عن رجل۔

متن حدیث: يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا فَإِنْ زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّاِسْنَادُهُ مَجْهُوْلٌ

◆◆ عمر بن اسحق اپنی والدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم چھینکنے والے کو تین مرتبہ جواب دو! اگر اسے اور چھینک آئے تو اگر تم چاہو تو اسے جواب دو اور اگر چاہو تو نہ دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے اور اس کی سند مجہول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْمِيْرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ

باب 6: چھینکتے وقت آواز کو پست رکھنا اور چہرے کو ڈھانپ لینا

2669 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْ بِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب چھینک آتی تھی تو آپ اپنے ہاتھ کے ذریعے یا کپڑے کے ذریعے اپنے چہرۂ مبارک کو ڈھانپ لیتے تھے اور اپنی آواز کو پست رکھتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

باب 7: بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے

2670 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَلْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَاِذَا قَالَ آهْ آهْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ وَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ آهْ آهْ اِذَا تَثَاءَبَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِيْ جَوْفِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2669- اخرجه ابوداؤد (۷۲۵/۲): كتاب الادب: باب: في العطاس حديث (۵۰۲۹) و احمد (۴۳۹/۲)، و الحميدي (۴۸۹/۲) حديث (۱۱۵۷).

2670- اخرجه النسائي في في (الكبرى) (۶۲/۶) كتاب عمل اليوم و الليلة، باب: ما يقول اذا عطس حديث رقم (۱۰۰۴۲، ۱۰۰۴۵/۶)، و ابن ماجه (۳۱۰/۱) كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها باب: ما يكره من الصلاة حديث (۹۶۸)، و ابن ماجه خزيمة (۶۱/۲) حديث (۹۲۱، ۹۶۲).

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور جماہی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے تو جب کسی شخص کو جماہی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ جب وہ آہ آہ کہتا ہے تو شیطان اس کے منہ کے اندر ہنستا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے۔ جب آدمی آہ آہ کہتا ہے یعنی جب جماہی لیتا ہے تو شیطان اس کی اس حرکت پر ہنستا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2671 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ اَنْ يَّقُوْلَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُوْلَنَّ هَاهْ هَاهْ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَجْلَانَ

توضیح راوی: وَابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ اَحْفَظُ لِحَدِيْثِ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ وَاَثْبَتُ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَحَادِيْثُ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ رَوٰى بَعْضَهَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاخْتَلَطَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُهَا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے جماہی کو ناپسند کرتا ہے جب کسی شخص کو چھینک آئے تو وہ الحمدللہ کہے وہ ہر سننے والے پر یہ لازم ہے: وہ جواب میں یرحمک اللہ کہے جہاں تک جماہی کا تعلق ہے تو جب کسی شخص کو جماہی آئے جہاں تک ہو سکے اسے روکنے کی کوشش کرے اور ہا ہا نہ کرے۔ کیونکہ یہ کام شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان اس بات پر ہنستا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

یہ روایت ابن عجلان سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابن ابی ذئب سعید مقبری سے زیادہ بڑے حافظ حدیث ہیں اور ابن عجلان سے زیادہ مستند ہیں۔

میں نے ابوبکر عطار بصری کو علی بن مدینی کے حوالے سے یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے محمد بن عجلان فرماتے ہیں سعید مقبری سے منقول روایات میں سے بعض کو انہوں نے براہ راست حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور بعض روایات کو سعید نے ایک صاحب کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے تو یہ روایات مجھ پر خلط ملط ہو گئیں ہیں تو میں انہیں سعید کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کر دیتا ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

باب 8: نماز کے دوران چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے

2672 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قُلْتُ لَهٗ مَا اسْمُ جَدِّ عَدِيٍّ قَالَ لَا اَدْرِيْ وَذُكِرَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ قَالَ اسْمُهٗ دِيْنَارٌ

◆◆ عدی بن ثابت اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نماز کے دوران چھینک، اونگھ، حیض، قے آنا اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''غریب'' ہے ہم اسے شریک کی ابویقظان کے حوالے سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد اور دادا کے حوالے سے روایت کے بارے میں دریافت کیا: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: عدی کے دادا کا کیا نام تھا، تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: ان کے دادا کا نام دینار تھا۔

بَاب كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يُجْلَسُ فِيْهِ

باب 9: یہ بات مکروہ ہے: کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس جگہ پر بیٹھا جائے

2673 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يُقِمْ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2672۔ اخرجه ابن ماجه (۳۱۰/۱) كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما يكره من الصلاة، حديث (۹۶۹)۔

2673۔ اخرجه البخاري (۶۴/۱۱): كتاب الاستئذان، باب: لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه، حديث (۶۲۶۹)، و مسلم (۱۷۱۴/۴): كتاب السلام باب: تحريم اقامة الانسان من موضعه المباح الذى سبق اليه، حديث (۲۱۷۷/۲۷)، و الدارمي (۲۸۱/۲): كتاب الاستئذان: باب: لا يقيمن احدكم اخاه من مجلسه، احمد (۱۶/۲) (۴۶۵۹)، (عبد بن حميد) ص (۲۴۶) حديث (۷۶۴)، (الحميدى) (۲۹۳/۲) حديث (۶۶۴)، (ابن خزيمة) (۱۶۰/۳): كتاب الجمعة، باب: الزجر عن اقامة الرجل اخاه، حديث (۱۸۲۰، ۱۸۲۲)۔

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2674 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يُقِمْ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ

آثارِ صحابہ: قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْمُ لِابْنِ عُمَرَ فَلَا يَجْلِسُ فِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں پر خود نہ بیٹھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لئے اپنی جگہ خالی کرتا' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وہاں نہیں بیٹھتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

باب 10: جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اُٹھ کر جائے اور پھر واپس آجائے' تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے

2675 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الرَّجُلُ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ وَاِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی اپنی جگہ کا سب سے زیادہ حقدار ہے' اگر وہ کسی کام سے جائے اور پھر واپس آئے' تو وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ کا زیادہ حقدار ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2674۔ اخرجه مسلم (۱۷۱٤/٤): كتاب السلام: باب: تحريم اقامة الانسان من موضعه المباح الذى سبق اليه حديث (۲۱۷۷/۲۹)، و احمد (۸۹/۲) (۵٦۲۵)۔

2675۔ اخرجه احمد (٤۲۲/۳)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْجُلُوسِ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ بِغَیْرِ اِذْنِهِمَا

باب 11: دو آدمیوں کے درمیان‘ ان سے اجازت لئے بغیر بیٹھنا مکروہ ہے

2676 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ اَیْضًا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے دو آدمیوں کو علیحدہ کر دے البتہ ان کی اجازت کے ساتھ (ان کے درمیان بیٹھ سکتا ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

عامر احول نے بھی اس روایت کو عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْقُعُوْدِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

باب 12: حلقے کے درمیان میں بیٹھنا مکروہ ہے

2677 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ حَلْقَةٍ فَقَالَ حُذَیْفَةُ مَلْعُوْنٌ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ اَوْ لَعَنَ اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مِجْلَزٍ اسْمُهُ لَاحِقُ بْنُ حُمَیْدٍ

◆◆ ابومجلز بیان کرتے ہیں: ایک شخص حلقے کے درمیان میں بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ملعون قرار دیا گیا ہے۔ (راوی کو شک ہے‘ یا شاید یہی الفاظ ہیں) اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس شخص کو ملعون قرار دیا گیا ہے‘ جو حلقے کے درمیان بیٹھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابومجلز نامی راوی کا نام لاحق بن حمید ہے۔

2676۔ اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) ص (۳۳۰)۔ حدیث (۱۱۴۶) و ابوداؤد (۲/۶۷۸): کتاب الادب: باب: فی الرجل یجلس بین الرجلین بغیر اذنهما، حدیث (۴۸۴۵)، و احمد (۲/۲۱۳) (۶۹۹۹)۔

2677۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۶۷۴): کتاب الادب: باب: الجلوس وسط الحلقة، حدیث (۴۸۲۶)، واحمد (۵/۳۸۴، ۳۹۸، ۴۰۱)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ قِیَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

باب 13: آدمی کا کسی دوسرے کے لئے کھڑا ہونا مکروہ ہے

2678 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَکَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاهِیَتِهٖ لِذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کے نزدیک کوئی بھی شخصیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہیں تھی۔ لیکن جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تھے' تو وہ کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2679 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ مُعَاوِیَةُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِیْنَ رَاَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

◆◆ ابومجلز بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نکلے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن صفوان رضی اللہ عنہ انہیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بیٹھے رہو! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اس کے لئے (تعظیم کے طور پر) بت کی شکل میں کھڑے ہوں' وہ شخص جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2678۔ اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) ص (۲۷۸)، حدیث (۹۵٤)، واحمد (۱۳۲/۳، ۱۳٤، ۱۵۱، ۲۵۰)۔

2679۔ اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) ص (۲۸۸)، حدیث (۹۸٦)، و ابوداؤد (۷۷۹/۲): کتاب الادب: باب: من قیام الرجل للرجل' حدیث (۵۲۲۹)، و احمد (۹۱/٤، ۹۳، ۱۰۰) و عبد بن حمید ص (۱۵٦) حدیث (٤۱۳)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اسی روایت کو ہناد نے اسامہ کے حوالے سے' حبیب بن شہید کے حوالے سے' ابومجلز کے حوالے سے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ

باب 14: ناخن تراشنا

2680 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں' زیر ناف' بال صاف کرنا' ختنہ کروانا' مونچھیں کتروانا' بغل کے بال صاف کرنا اور ناخن تراشنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2681 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَیْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِیْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْیَةِ وَالسِّوَاکُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَآءِ قَالَ زَکَرِیَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَّنَسِیْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ الْمَضْمَضَةَ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: اِنْتِقَاصُ الْمَآءِ الْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَآءِ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

2680۔ اخرجه البخاری (۳٤۷/۱۰): کتاب اللباس: باب: قص الشارب، حدیث (۵۸۸۹)، و فی (الادب المفرد) ص (۳۷۲، ۳۷۳) حدیث (۱۲۹۵)، و مسلم (۶۰/۲ ۔ الابی): کتاب الطهارة: باب: خصال الفطرة، حدیث (۲۵۷/٤۹)، و ابوداؤد (٤۸۳/۲): کتاب الترجل: باب: فی اخذ الشارب، حدیث (٤۱۹۸)، و النسائی (۱٤/۱): کتاب الطهارة: باب: (ذکرہ الفطرة الختان، تقلیم الاظفار نتف الابط)، حدیث (۹، ۱۰، ۱۱)، و ابن ماجه (۱۰۷/۱): کتاب الطهارة و سننها: باب: الفطرة، حدیث (۲۹۲)، و احمد (۲۲۹/۲، ۲۳۹، ۲۸۳) وی (٤۱۰/۲، ٤۸۹)، و الحمیدی (٤۱۸/۲)، حدیث (۹۳۶)۔

2681۔ اخرجه مسلم (۶۷/۲): کتاب الطهارة: باب: خصال الفطرة، حدیث (۲۶۱/۵۶) و ابوداؤد (۶۱/۲): کتاب الطهارة: باب: السواک من الفطرة، حدیث (۵۳) والنسائی (۱۲۸/۸) کتاب الزینة: باب: من السنة الفطرة، حدیث (۵۰٤۰) و ابن ماجه (۱۰۷/۱) کتاب الطهارة و سننها: باب: الفطرة حدیث (۲۹۳)، و ابن خزیمة (٤۷/۱): کتاب الوضوء: باب: تسمیة الاستنجاء بالماء فطرة، و احمد (۱۳۷/۶)۔

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دس چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔

1- مونچھیں چھوٹی کروانا۔

2- داڑھی بڑی رکھنا۔

3- مسواک کرنا۔

4- ناک میں پانی ڈالنا۔

5- ناخن تراشنا۔

6- بغل کے بال صاف کرنا۔

7- زیرناف بال صاف کرنا۔

8- پانی سے استنجا کرنا۔

9- انگلیوں کی پشت کو دھونا' زکریا نامی راوی بیان کرتے ہیں: مصعب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: دسویں چیز میں بھول گیا ہوں' لیکن وہ کلی کرنا ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انتقاص الماء کا مطلب ہے پانی کے ذریعے استنجا کرنا۔

اس بارے میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ فِی التَّوْقِیْتِ فِیْ تَقْلِیمِ الْاَظْفَارِ وَاَخْذِ الشَّارِبِ

باب 15: ناخن تراشنے اور مونچھیں چھوٹی کروانے کی مدت

2682 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰی اَبُوْ مُحَمَّدٍ صَاحِبُ الدَّقِیْقِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ وَقَّتَ لَهُمْ فِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً تَقْلِیمَ الْاَظْفَارِ وَاَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لئے ناخن تراشنے مونچھیں چھوٹی کروانے اور زیرناف بال صاف کرنے کی (زیادہ سے زیادہ) مدت چالیس روز مقرر کی تھی۔

2683 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

2682- اخرجه مسلم (٦٤/٢، ٦٥) كتاب الطهارة: باب: خصال الفطرة، حديث (٢٥٨/٥١)، و ابوداؤد (٤٨٣/٢): كتاب الترجل: باب: في اخذ الشارب حديث (٤٢٠٠)، و النسائي في (الكبرى) (٦٦/١) كتاب الطهارة: باب: الفطرة قص الشارب حديث (١٥)، والنسائي في (الصغرى) (١٥/١) كتاب الطهارة: باب: التوقيت في ذلك، حديث (١٤)، وابن ماجه (١٠٨/١): كتاب الطهارة و سننها حديث (٢٩٥)، و احمد (١٢٢/٢، ٢٠٣، ٢٥٥)۔

متن حدیث: وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ لَا يُتْرَكُ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْاَوَّلِ

توضیح راوی: وَصَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْحَافِظِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں چھوٹی کروانے ناخن تراشنے زیرناف بال صاف کرنے بغل کے بال صاف کرنے کے لئے ہمارے لئے مدت متعین کی تھی کہ ہم چالیس دنوں سے زیادہ اسے ترک نہ کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

صدقہ بن موسیٰ نامی راوی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ

باب 16: مونچھیں چھوٹی کروانا

2684 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ اَوْ يَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ يَفْعَلُهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں چھوٹی کروایا کرتے تھے۔ (حدیث کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ لفظ "یقص" استعمال ہوا ہے یا لفظ "یاخذ" استعمال ہوا ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

2685 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

2684- اخرجه احمد (۱/۳۰۱)۔

2685- اخرجه النسائی فی (الکبری) (۱/۶۶): کتاب الطهارة: باب: قص الشارب، حدیث (۱۴)، و فی (الصغری) (۱/۱۵) کتاب الطهارة باب: قص الشارب، حدیث (۱۳)، احمد (۴/۳۶۶، ۳۶۸) بن حمید ص (۱۱۴) حدیث (۲۶۴)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص مونچھیں چھوٹی نہیں کرواتا' اُس کا ہم سے تعلق نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

باب 17: داڑھی تراشنا

2686 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ لِّحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ لَا اَعْرِفُ لَهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ لَهٗ اَصْلٌ اَوْ قَالَ يَنْفَرِدُ بِهٖ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ مِنْ لِّحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ هَارُوْنَ وَرَاَيْتُهٗ حَسَنَ الرَّاْيِ فِيْ عُمَرَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ كَانَ صَاحِبَ حَدِيْثٍ وَّكَانَ يَقُوْلُ الْاِيْمَانُ قَوْلٌ وَّعَمَلٌ

حدیثِ دیگر: قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلٰى اَهْلِ الطَّائِفِ

قَالَ قُتَيْبَةُ قُلْتُ لِوَكِيْعٍ مَنْ هٰذَا قَالَ صَاحِبُكُمْ عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چوڑائی اور لمبائی کی سمت میں داڑھی تراشا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

2686- انفردبه الترمذی ، انظر (التحفة) (۳۰۳/۶)، حدیث (۸۶۶۲) ذکرہ صاحب (المشکاة) (۲۲۳/۸ - مرقاة) برقم (۴۴۳۹) وعزاه للترمذی، وصاحب (کنز العمال) (۱۲۶/۷) برقم (۱۸۳۱۸) وعزاه للترمذی۔

میں نے امام بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عمر بن ہارون "مقارب الحدیث" ہے۔ میرے علم کے مطابق اُس سے صرف یہی ایک حدیث منقول ہے۔ جس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) جسے نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ (وہ حدیث یہ ہے) نبی اکرم ﷺ چوڑائی اور لمبائی کی سمت میں اپنی داڑھی تراشا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ

باب 18: داڑھی بڑھانا

2687 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مونچھیں چھوٹی رکھو اور داڑھی بڑھاؤ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2688 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ هُوَ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ ثِقَةٌ وَّعُمَرُ بْنُ نَافِعٍ ثِقَةٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ يُضَعَّفُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مونچھیں چھوٹی رکھنے کا اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوبکر بن نافع نامی راوی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں، یہ ثقہ ہیں۔ اسی طرح عمر بن نافع بھی ثقہ ہیں، جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام عبداللہ بن نافع کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

2687۔ اخرجه البخاری (۱۰/۳٦۳): کتاب اللباس: باب: اعفاء اللحی حدیث (٥٨٩٣)، و مسلم (٦٦/٢ ـ الابی): کتاب الطهارة: باب: خصال الفطرة، حدیث (٥٢/٢٥٩)، و ابوداؤد (٤٨٣/٢) کتاب الترجل: باب: فی اخذ الشارب، حدیث (٤١٩٩)، و النسائی (الکبری) (٦٦/١) کتاب الطهارة: باب: الامر با حفاء الشوارب و اعفاء اللحی حدیث (٤/١٣) و النسائی (الصغری) (١٦/١): کتاب الطهارة: باب: احفاء الشارب و اعفاء اللحی (١٢٥) حدیث (١٥)، مالك (٩٤١/٢): کتاب الشعر: باب: السنة فی الشعر، حدیث (١)، احمد (١٦/٢، ١٥٦/٢)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ وَضْعِ اِحْدَی الرِّجْلَیْنِ عَلَی الْاُخْرٰی مُسْتَلْقِیًا

باب 19: چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے کا حکم

2689 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِیًا فِی الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیحِ راوی: وَعَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِیُّ

◆◆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا ہے' آپ ﷺ نے اپنا ایک پاؤں' دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

عباد بن تمیم کے چچا کا نام حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْکَرَاهِیَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب 20: اس عمل کا مکروہ ہونا

2690 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اسْتَلْقٰی اَحَدُکُمْ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَلَا یَضَعْ اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی

اسنادِ دیگر: هٰذَا حَدِیْثٌ رَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ وَلَا یُعْرَفُ خِدَاشٌ هٰذَا مَنْ هُوَ وَقَدْ رَوٰی لَهٗ سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ غَیْرَ حَدِیْثٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی کمر کے بل' چت لیٹا ہوا ہو' تو وہ اپنا پاؤں' دوسرے پاؤں پر نہ رکھے۔

2689۔ اخرجه البخاری (۶۷۱/۱): کتاب الصلاة: باب: الاستلقاء فی المسجد ومد الرجل، حدیث (۴۷۵)، و مسلم (۱۶۶۲/۳): کتاب اللباس و الزینة: باب: فی اباحة الاستلقاء و وضع احدی الرجلین علی الاخری، حدیث (۲۱۰۰/۷۵)، و ابوداؤد (۶۸۳/۲): کتاب الادب: باب: فی الرجل یضع احدی رجلیه علی الاخری، حدیث (۴۸۶۶)، و النسائی (الکبری) (۲۶۴/۱): کتاب المساجد: باب: الاستلقاء فی المسجد حدیث (۸۰۰)، و النسائی (الصغری) (۵۰/۲): کتاب المساجد: باب: الاستلقاء فی المسجد حدیث (۷۲۱)، و الدارمی (۲۸۲/۲): کتاب الاستئذان باب: و ضع احدی الرجلین علی الاخری، و احمد (۳۸/۴، ۴۰)، و الحمیدی (۲۰۱/۱)، حدیث (۴۱۴)، و ابن حمید ص (۱۸۴) حدیث (۵۱۷)، و مالك (۱۷۲/۱): کتاب قصر الصلاة فی السفر : باب: جامع الصلاة حدیث (۸۷)۔

کئی راویوں نے اسے سلیمان تیمی کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

اس کے راوی خداش کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کون ہے؟ سلیمان تیمی نے اس راوی کے حوالہ سے دوسری روایات بھی نقل کی ہیں۔

2691 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّاَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰی رِجْلَيْهِ عَلَی الْاُخْرٰی وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰی ظَهْرِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء (کے طور پر) اور احتباء (کے طور پر) ایک ہی کپڑا لپیٹنے سے منع کیا ہے' اور اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ آدمی جب کمر کے بل چت لیٹا ہوا ہو' اُس وقت ایک پاؤں' دوسرے پاؤں پر رکھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَی الْبَطْنِ

باب 21: پیٹ کے بل (اوندھا) لیٹنا مکروہ ہے

2692 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰی بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضَجْعَةٌ لَّا يُحِبُّهَا اللّٰهُ

اسنادِ دیگر: وَفِی الْبَاب عَنْ طِهْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَرَوٰی يَحْيَی بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ يَّعِيشَ بْنِ طِهْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ

توضیحِ راوی: وَيُقَالُ طِخْفَةُ وَالصَّحِيْحُ طِهْفَةُ وَقَالَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ الصَّحِيْحُ طِخْفَةُ وَيُقَالُ طِغْفَةُ يَعِيشُ هُوَ مِنَ الصَّحَابَةِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل (اوندھا) لیٹے ہوئے دیکھا' تو فرمایا: لیٹنے کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

2691۔ اخرجه مسلم (۱۶۶۱/۳): كتاب اللباس و الزينة: باب: من منع الاستلقاء على الظهر و وضع إحدى الرجلين على الاخرى، حديث (۲۰۹۹/۷۲)، و ابوداؤد (۴۶۷/۲) حديث (۴۱۳۷)، (۴۵۳/۲)، حديث (۴۰۸۱)، (۶۸۳/۲)۔ حديث (۴۸۶۵)۔ و النسائي (۲۱۰/۸): كتاب الزينة: باب: النهي عن الاحتباء في ثوب واحد مفضياً، حديث (۵۳۴۲)، و احمد (۳۲۵/۳، ۳۴۴، ۳۴۹، ۳۵۷، ۶۲، ۶۷)۔

2692۔ اخرجه احمد (۲۸۷/۲، ۳۰۴)۔

اس بارے میں حضرت طہفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن ابوکثیر نے اس روایت کو ابوسلمہ کے حوالہ سے یعیش بن طہفہ کے حوالہ سے اُن کے والد کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق ان کا نام طخفہ ہے تاہم درست لفظ طہفہ ہے۔

بعض حفاظ نے یہ کہا ہے: صحیح لفظ طخفہ ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ لفظ طغفہ ہے۔

یعیش نامی راوی صحابیِ رسول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ

باب 22: ستر کی حفاظت کرنا

2693 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِیْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا يَرَاهَا اَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ وَالرَّجُلُ يَكُوْنُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيَا مِنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَجَدُّ بَهْزٍ اسْمُهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِیُّ وَقَدْ رَوَى الْجُرَيْرِیُّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ وَالِدُ بَهْزٍ

◆◆ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنا ستر کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی بیوی اور اپنی کنیز کے علاوہ ہر ایک سے اپنے ستر کی حفاظت کرو! تو انہوں نے عرض کی: بعض اوقات آدمی صرف کسی مرد کے ساتھ ہی ہوتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو ایسا کرو کہ کوئی بھی شخص اسے نہ دیکھ سکے۔ میں نے عرض کی: بعض اوقات بندہ تنہائی میں ہوتا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے۔

جریری نامی راوی نے حکیم بن معاویہ کے حوالے سے بھی روایت نقل کی ہے۔ یہ صاحب ''بہز'' کے والد ہیں۔

2693۔ اخرجه البخاری (۱/۵۸ ٤): کتاب الغسل: باب: من اغتسل عریاناً وحده فی الخلوة و من تستر فالتستر افضل (تعلیقاً) و عزاه المزی فی (التحفة) الی نسائی (الکبری) (ا لتحفة) (۸/۲۸ ٤) حدیث (۱۱۳۸۰) و ابوداؤد (۲/۳۷ ٤): کتاب الحمام: باب: ما جاء من التعری، حدیث (٤۰۱۷)، و ابن ماجه (۱/٦۱۸): کتاب النکاح: باب: التستر عند الجماع، واحمد (۵/۳، ٤).

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِتِّكَاءِ

باب 23: تکیے کے ساتھ ٹیک لگانا

2694 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكُوْفِيُّ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

اختلافِ روایت: قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ عَلٰى يَسَارِهٖ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بائیں جانب تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

کئی راویوں نے اسے اسرائیل کے حوالے سے سماک کے حوالے سے، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یوں نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی ہے۔

ان راویوں نے اس روایت میں "بائیں جانب" کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

2695 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2696 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2694- اخرجه ابوداود (۴۶۹/۲): كتاب اللباس: باب: من الفرش حديث (۴۱۴۳)، و احمد (۱۰۲/۵).

2695- اخرجه مسلم (۶۰۹/۲ - الابى) كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: من أحق با لامامة، حديث (۶۷۳/۲۹۰)، و ابوداؤد (۲۱۴/۱، ۲۱۵): كتاب الصلاة باب: من احق بالامامة حديث (۵۸۲)، و النسائى (۷۶/۲) كتاب الامامة: باب: من احق بالامامة، حديث (۷۸۰)، و ابن ماجه (۳۱۳/۱): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: من احق بالامامة، حديث (۹۸۰)، و احمد (۱۱۸/۴، ۱۲۱)، (۲۷۲)، و ابن خزيمة (۴/۳)، حديث (۱۵۰۷، ۱۵۱۶)، و الحميدى (۲۱۷/۱)، حديث (۴۵۷).

متن حدیث: لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کو اس کی حاکمیت میں مقتدی نہ بنایا جائے اور کسی شخص کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر کسی دوسرے کو نہ بٹھایا جائے البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کیا جاسکتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهٖ

باب 24: آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہوتا ہے

2697 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ

متن حدیث: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَآئَهُ رَجُلٌ وَّمَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهُ لِيْ قَالَ قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جارہے تھے۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ اس کے ساتھ اس کا گدھا تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! سوار ہو جائیے! وہ پیچھے ہٹا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے زیادہ حقدار ہو البتہ اگر یہ حق تم مجھے دیدو (تو تمہاری مرضی ہے) اس نے عرض کی: یہ میں آپ کو دیتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اس سند کے حوالے سے حدیث "حسن غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت قیس بن سعد بن عبادہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ

باب 25: قالین استعمال کرنے کی اجازت

2698 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2697۔ اخرجه ابوداؤد (۳۳/۲): كتاب الجهاد: باب: رب الدابة احق بصدرها، حديث (۲۵۷۲)، و احمد (۳۵۳/۵)۔

متن حدیث: هَلْ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قُلْتُ وَاَنّٰى تَكُوْنُ لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَنَا اَقُوْلُ لِامْرَاَتِىْ اَخِّرِىْ عَنِّىْ اَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ اَلَمْ يَقُلِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَدَعُهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس قالین ہے۔ میں نے عرض کی: ہمارے پاس قالین کہاں سے آسکتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہیں قالین مل جائیں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (جب فتوحات نصیب ہوئیں) تو میں نے اپنی بیوی سے کہا قالین نہ لگاؤ! تو اس نے جواب دیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا: عنقریب تم لوگوں کو قالین ملیں گے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے اسے کچھ نہیں کہا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ رُكُوْبِ ثَلَاثَةٍ عَلٰى دَابَّةٍ

باب 26: تین آدمیوں کا ایک سواری پر سوار ہونا

2699 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِىُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُرَشِىُّ الْيَمَامِىُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متن حدیث: لَقَدْ قُدْتُ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتّٰى اَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامُهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ

فى الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کو چلا کر لے جارہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ اس پر سوار تھے یہاں تک کہ میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے اندر لے آیا۔ ان میں سے ایک (صاجبزادے) آپ کے آگے تھے اور دوسرے آپ کے پیچھے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2698۔ اخرجه البخاری (۱۳۲/۹): كتاب النكاح: باب: الانماط و نحوها للنساء، حديث (٥١٦١)، و البخاری ايضاً (٧٢٧/٦): كتاب المناقب: باب: علامات النبوة۔ حديث (٣٦٣١)، و مسلم (١٦٥٠/٣) كتاب اللباس و الزينة: باب: جواز اتخاذ الانماط حديث (٣٩، ٤٠، ٢٠٨٣)، و ابوداؤد (٤٦٩/٢): كتاب اللباس: باب: فى الفرش، حديث (٤١٤٥)، والنسائى (١٣٦/٦): كتاب النكاح: باب: الانماط، حديث (٣٣٨٦)، و احمد (٢٩٤/٣، ٣٠١) و الحميدى (٥١٤/٢، ٥١٥) حديث (١٢٢٧)۔ مطولا عن بن المنكدر عن جابر به۔

2699۔ اخرجه مسلم (١٨٨٣/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضل الحسن و الحسين رضى الله عنهما، حديث (٦٠/٢٤٢٣) عن اياس بن سلمة عن ابيه به۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ نَظْرَةِ الْمُفَاجَاةِ

باب 27: اچانک نظر پڑنے کا حکم

2700 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِىْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرٍو اسْمُهٗ هَرِمٌ

◆◆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے مجھے ہدایت کی: میں اپنی نگاہ کو پھیر لوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوزرعہ نامی راوی کا نام ''ہرم'' ہے۔

2701 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَفَعَهٗ

متنِ حدیث: قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ

◆◆ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے' اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے علی! تم ایک مرتبہ (اچانک) نگاہ پڑ جانے کے بعد دوسری مرتبہ نظر نہ ڈالو' کیونکہ پہلی مرتبہ قابلِ معافی ہے' لیکن دوسری مرتبہ کا حق تمہیں نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ احْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

باب 28: عورتوں کا مردوں سے حجاب میں رہنا (یعنی مردوں کو نہ دیکھنا)

2702 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ

2700- اخرجه مسلم (۱٦۹۹/۳): كتاب الادب: باب: نظر الفجاة، حديث (۲۱۵۹/٤۰)، و ابوداؤد (٦۵۲/۱): كتاب النكاح: باب: فيما يومر به من غض البصر، حديث (۲۱٤۸)، و الدارمي (۲۷۸/۲): كتاب الاستئذان: باب: في نظر الفجاة، واحمد (۳۵۸/٤، ۳٦۱).

2701- اخرجه ابوداؤد (٦۵۲/۱): كتاب النكاح: باب: فيما يومر به من غض البصر، حديث (۲۱٤۹)، و احمد (۳۵۱/۵، ۳۵۳، ۳۷۵).

متن حدیث: اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةَ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے۔ وہ آپ کے ہاں تشریف لائے' یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں اس سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ تو ہمیں دیکھ ہی نہیں سکتے اور ہمیں پہچان ہی نہیں سکتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ سکتیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَاءِ اِلَّا بِاِذْنِ الْاَزْوَاجِ

باب 29: شوہر کی اجازت کے بغیر کسی عورت کے ہاں جانے کی ممانعت

2703 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

متن حدیث: اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَرْسَلَهٗ اِلٰى عَلِيٍّ يَسْتَاْذِنُهٗ عَلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فَاَذِنَ لَهٗ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ سَاَلَ الْمَوْلٰى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَوْ نَهٰى اَنْ نَّدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ اِذْنِ اَزْوَاجِهِنَّ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ وہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں جانے کی ان سے اجازت لے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دے دی۔ جب انہوں نے اپنا کام ختم کرلیا تو اس غلام نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے۔

2702۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۴٦۲): كتاب اللباس: باب: في قوله تعالىٰ (و قل للمؤمنت يغضضن من ابصرهن) (النور: ۳۱)، حديث (۴۱۱۲)، و احمد (٦/۲۹٦)، و النسائي في (الكبرى) كما جاء في (التحفة) (۱۳/۳۵) حديث (۱۸۲۲) من (التحفة).

(راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: ہم کسی عورت کے شوہر کی اجازت کے بغیر اس سے ملیں۔

اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَحْذِیرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

باب 30: عورتوں کے فتنے سے بچنے کی تلقین

2704 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ وَّسَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِی النَّاسِ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الثِّقَاتِ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ وَّسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ غَیْرُ الْمُعْتَمِرِ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت سعید بن زید بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں اپنے بعد لوگوں میں جو آزمائشیں چھوڑ کر جا رہا ہوں وہ ان میں مردوں کے لئے خواتین سے زیادہ نقصان دہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کو کئی ثقہ راویوں نے سلیمان تیمی کے حوالے سے، ابوعثمان کے حوالے سے، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس کی سند میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

2704- اخرجه البخاری (۹/۱۴۱): کتاب النکاح: باب: ما یتقی من شوم المراة و قوله تعالیٰ: (ان من ازوجکم و اولادکم عدوا لکم) (التغابن: ۱۴)، حدیث (۵۰۹۶)، و مسلم (۲۰۹۷/۴): کتاب الذکر و الدعاء و التوبه والاستغفار کتاب الرقاق: باب: اکثر اهل الجنة الفقراء و اکثر اهل النار النساء و بیان الفتنة بالنساء، حدیث (۲۷۴۰/۹۷)، و ابن ماجه (۱۳۲۵/۲): کتاب الفتن: باب: فتنة النساء، حدیث (۳۹۹۸)، و احمد (۲۰۰/۵، ۲۱۰) و الحمیدی (۲۴۹/۱، ۲۵۰)، حدیث ۵۴۶).

ہمارے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے اسے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت نہیں کیا۔ صرف معتمر نے اس طرح نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

باب 31: بالوں کا گچھا بنانے کی ممانعت

2705 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بِالْمَدِيْنَةِ يَخْطُبُ يَقُوْلُ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ هٰذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو اِسْرَآئِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ

◆◆ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں خطبہ دیتے ہوئے یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اے اہلِ مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کے گچھے بنانے (یعنی وگ استعمال کرنے) سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل ہلاکت کا شکار ہوگئے تھے جب ان کی عورتوں نے اسے اختیار کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

باب 32: نقلی بال لگانے والی، نقلی بال لگوانے والی، جسم گودنے والی، گدوانے والی خواتین کا حکم

2706 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

2705- اخرجه البخاری (۳۸٦/۱۰): كتاب اللباس: باب: وصل الشعر ، حديث (۵۹۳۲)، و مسلم (۱٦۷۹/۳): كتاب اللباس و الزينة: باب: تحريم فعل الواصلة المستوصلة و الواشمة و المستوشمة، حديث (۲۱۲۷/۱۲۲)، و ابوداؤد (٤۷٦/۲): كتاب الترجل: باب: في صلة الشعر ، حديث (٤۱٦۷)، و النسائی (۱٤٤/۸): كتاب الزينة: باب: وصل الشعر بالخرق، حديث (۵۰۹۲)، (۵۰۹۳)، و احمد (۹۵/٤، ۹۷)، و مالك (۹٤۷/۲): كتاب الشعر: باب: السنة في الشعر، حديث (۲)، و الحميدی (۲۷۳/۲)، حديث (٦۰۰)۔

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ عَنْ مَنْصُوْرٍ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے والی، جسم گدوانے والی (ابروؤں کے) بال اکھیڑنے والی، حسن کی طلب گار، اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شعبہ اور دیگر ائمہ نے اسے منصور کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

2707 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

قَالَ نَافِعٌ اَلْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ

قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

اختلافِ سند: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ يَحْيَى قَوْلَ نَافِعٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے نقلی بال لگانے والی، نقلی بال لگوانے والی، جسم گودنے والی، جسم گدوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

نافع کہتے ہیں: لفظ "وشم" کا تعلق مسوڑھوں سے ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

2706۔ اخرجه البخاری (۳۸٤/۱۰)، كتاب اللباس: باب: المتفلجات للحسن، حديث (۵۹۳۱)، و اطرافه من رقم (۵۹۳۹)، مسلم (۱٦۷۸/۳)، كتاب اللباس و الزينة: باب: تحريم فعل الواصلة و المستوصلة و الواشمة و المستوشمة، حديث (۲۱۲۵/۱۲۰)، و ابوداؤد (٤۷٦/۲): كتاب الترجل: باب: من صلة الشعر، حديث (٤۱٦۹)، و النسائى (۱۸۸/۸): كتاب الزينة: باب: لعن المتنمصات و المتفلجات، حديث (۵۲۵۳)، و ابن ماجه (٦٤۰/۱): كتاب النكاح: باب: الواصلة و الواشمة، حديث (۱۹۸۹)، و احمد (٤۳۳/۱)، (٤۱۲۹)، (٤۱۳۰)، ٤٤۳/۱)، (٤۲۳۰)، و الدارمى (۲۷۹/۲): كتاب الاستيذان: باب: الواصلة والمستوصلة، و الحميدى (۵۳/۱)، حديث (۹۷).

ایک اور سند سے منقول ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں۔
تاہم اس کی سند میں محدثین نے نافع کا وضاحتی بیان نقل نہیں کیا۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

باب 33: مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی خواتین

2708 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی خواتین اور خواتین کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت کی ہے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2709 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ وَّاَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَّفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

2708۔ اخرجه البخاری (۳٤٦/۱۰): كتاب اللباس: باب: اخراج المتشبهين بالنساء من البيوت، حديث (٥٨٨٦)، (۱٦٥/۱۲): كتاب الحدود: باب: نفي اهل المعاصي و المخنثين، حديث (٦٨٣٤)، و ابوداؤد (٤٥٨/۲) كتاب اللباس: باب: لباس النساء، حديث (٤٩٣٠)، و ابن ماجه (٦١٤/۱): كتاب النكاح: باب: من المخنثين، حديث (۱۹۰٤)، و الدارمي (۲۸۰/۲، ۲۸۱) كتاب الاستئذان باب: لعن المخنثين و المترجلات، حديث (۱۹۰٤) و احمد (۲۲٥/۱)، (۲۳۷/۱)، (۲۱۲۳)، (۳۳۹/۱، ۳۱٥۱)، (۲٥۱/۱، ۲۲٦۳)، (۳۳۰/۱)، (۲٥٤/۱)، (۲۲۹۱)، (۳٦٥/۱)، (۳٤٥۸)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ الْمَرْاَةِ مُتَعَطِّرَةً

باب 34: عورت کا خوشبو لگا کر (گھر سے) باہر نکلنا حرام ہے

2710 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ الْحَنَفِيِّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَّالْمَرْاَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً

فى الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر آنکھ زناء کرتی ہے اور جو عورت خوشبو لگا کر (مردوں کی) محفل کے پاس سے گزرے تو وہ ایسی ہے اور ویسی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی وہ زناء کرنے والی عورت کی طرح ہے)

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طِيبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب 35: مردوں اور عورتوں کی (الگ الگ مخصوص) خوشبو

2711 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِلَّا اَنَّ الطُّفَاوِيَّ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَحَدِيْثُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَتَمُّ وَاَطْوَلُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے جس کی

2710۔ اخرجه ابوداؤد (٤٧٨/٢): كتاب الترجل : باب: ما جاء في المراة تتطيب للخروج، حديث (٤١٧٣)، و النسائي (١٥٣/٨): كتاب الزينة: باب: ما يكره للنساء من الطيب حديث (٥١٢٦)، و الدارمي (٢٧٩/٢): كتاب الاستئذان: باب: في النهي عن الطيب اذا خرجت، و ابن حميد ص (١٩٦)، حديث (٥٥٧)، و ابن خزيمة (٩١/٣)، حديث (١٦٨١)۔

2711۔ اخرجه النسائي (١٥١/٨): كتاب الزينة: باب: الفصل بين طيب الرجال و طيب النساء، حديث (٥١١٧)، من طريق ابي نضرة، عن رجل، عن ابي هريرة، و حديث (٥١١٨)، من طريق ابي نضرة، عن الطفاوي، عن ابي هريرة۔

خوشبو ظاہر ہو۔ اس کا رنگ پوشیدہ رہے اور عورتوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے' جس کا رنگ ظاہر ہو' اور اس کی خوشبو پوشیدہ رہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے' جو اسی مفہوم کی حامل ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

طفاوی نامی راوی کو صرف اسی حدیث کے حوالے سے' جانتے ہیں۔ ہمیں ان کے نام کا پتہ نہیں چل سکا۔

اسماعیل بن ابراہیم سے نقل کردہ روایت زیادہ مکمل اور طویل ہے۔

2712 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ طِيبِ الرَّجُلِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طِيبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ وَنَهٰى عَنْ مِيْثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: مردوں کی سب سے بہترین خوشبو وہ ہے' جس کی خوشبو ظاہر ہو' اور اس کا رنگ پوشیدہ رہے اور عورتوں کی سب سے بہترین خوشبو وہ ہے' جس کا رنگ ظاہر ہو' اور اس کی خوشبو پوشیدہ رہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ ریشمی چادر استعمال کرنے سے بھی منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيبِ

باب 36: خوشبو (کا تحفہ) واپس کرنا مکروہ ہے

2713 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ اَنَسٌ لَّا يَرُدُّ الطِّيبَ وَقَالَ اَنَسٌ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ثمامہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو (کا تحفہ) واپس نہیں کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ

2712- اخرجه ابوداؤد (۴۴۶/۲): كتاب اللباس: باب: من كرهه، حديث (۴۰۴۸) و احمد (۴۴۲/۴).

2713- اخرجه البخاري (۲۴۷/۵): كتاب الهبة: باب: ما لا يرد من الهدية، حديث (۲۵۸۲)، و البخاري (۳۸۳/۱۰): كتاب اللباس: باب: من لم يرد الطيب، حديث (۵۹۲۹)، و النسائي (۱۸۹/۸): كتاب الزينة: باب: الطيب، حديث (۵۲۵۸)، و احمد (۱۱۸/۳، ۱۳۳، ۲۶۱).

بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بھی خوشبو کا (تحفہ) واپس نہیں کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2714 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: ثَلَاثٌ لَّا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ الدُّهْنُ يَعْنِىْ بِهِ الطِّيبَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ وَّهُوَ مَدَنِىٌّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزوں (کو تحفے کے طور پر پیش کیا جائے تو) انہیں واپس نہیں کیا جا سکتا۔ تکیہ، خوشبو اور دودھ۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

عبداللہ بن مسلم نامی راوی عبداللہ بن مسلم بن جندب ہیں اور یہ مدنی ہیں۔

2715 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بَصْرِىٌّ وَّعَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ حَنَانٍ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِىِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا اُعْطِىَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ حَنَانًا اِلَّا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِىُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ وَّقَدْ اَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَهُ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ

◆◆ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو (تحفے کے طور پر) خوشبو دی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے نکلی ہے۔

یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ہمارے علم کے مطابق حنان نامی راوی سے صرف یہی روایت منقول ہے۔

ابوعثمان نہدی نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانۂ اقدس پایا ہے لیکن آپ کی زیارت نہیں کی اور آپ سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

2714۔ انفردبه الترمذى كما جاء فى (تحفة الاشراف) (٦/٤٨)، حديث (٧٤٥٣)، اخرجه البغوى فى (شرح السنة) (٦/٢٠٦)، حديث (٣٠٦٦)، والترمذى فى (الشمائل) (١٧٩)، حديث (٢١٩)۔

2715۔ اخرجه ابوداؤد فى (كتاب المراسيل) ص (٤٣٢)، حديث (٥٠١) باب: ما جاء فى الريحان۔

بَابُ فِیْ کَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرِّجَالِ الرِّجَالَ وَالْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ

باب 37: مرد کا مرد کے ساتھ یا عورت کا عورت کے ساتھ مباشرت کرنا حرام ہے

2716 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ حَتّٰى تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّمَا يَنْظُرُ اِلَيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی عورت کسی دوسری عورت کے اس طرح ساتھ نہ ہو کہ پھر وہ اپنے شوہر کے سامنے اس کی خوبیاں بیان کرے، تو یوں ہو جیسے وہ مرد اس عورت کو دیکھ رہا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2717 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَخْبَرَنِی الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلَا يُفْضِی الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِی الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں (برہنہ ہو کر) نہ رہے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں (برہنہ ہو کر) نہ رہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ

باب 38: ستر کی حفاظت کرنا

2716- اخرجه البخاری (۲۵۰/۹): کتاب النکاح: باب: لا تباشر المراة المراة فتنعتها لزوجها، حديث (۵۲۴۰)، (۵۲۴۱)، و ابوداؤد (۶۵۲/۱): کتاب النکاح: باب: فيما يومر به من غض البصر، حديث (۲۱۵۰)، و احمد (۳۸۰/۱)، و فی (۳۸۷/۱) و فی (۴۳۸/۱)، (۴۴۰/۱)، (۴۴۰/۱)، (۴۶۲/۱) و (۴۶۴/۱)، (۴۴۳/۱)، (۴۶۰/۱)۔

2717- اخرجه مسلم (۱۸۵/۲ - الابی): کتاب الحيض: باب: تحريم النظر الى العورات، حديث (۳۳۸/۷۴)، و ابوداؤد (۴۳۷/۲): کتاب الحمام باب: ما جاء فی التعری، حديث (۴۰۱۸)، و ابن ماجه (۲۱۷/۱): کتاب الطهارة و سننها باب: النهی ان يری عورة اخيه، حديث (۶۶۱)، و ابن خزيمة (۴۰/۱)، حديث (۷۲)، و احمد (۶۳/۳)۔

2718 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَّيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا يَرَاهَا اَحَدٌ فَلَا يَرَاهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِذَا كَانَ اَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم اپنے ستر کو کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ستر کو اپنی بیوی اور اپنی کنیز کے علاوہ ہر ایک سے چھپاؤ' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر کچھ لوگ ایک ساتھ ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے' تو کوئی بھی شخص اسے (یعنی تمہاری ستر کو) نہ دیکھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! جب کوئی شخص تنہا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

باب 39: ران، ستر کا حصہ ہے

2719 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ جَرْهَدٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ جَدِّهٖ جَرْهَدٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهٗ فَقَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مَا اَرٰى اِسْنَادَهٗ بِمُتَّصِلٍ

◆◆ حضرت جرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں حضرت جرید رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ حضرت جرید رضی اللہ عنہ کی ران سے کپڑا اٹھا ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ران' ستر میں داخل ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ میرے خیال میں اس کی سند متصل نہیں ہے۔

2720 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ

2719۔ اخرجه ابوداؤد (٤٣٦/٢): كتاب الحمام: باب: النهي عن التعري، حديث (٤٠١٤)، و الدارمي (٢٨١/٢): كتاب الاستيذان: باب: في ان الفخذ عورة و الحميدي (٣٧٨/٢، ٣٧٩) حديث (٧٥٧)، (٨٥٧)، و احمد (٤٧٩/٣، ٤٧٨)۔

2720۔ اخرجه احمد (٢٧٥/١)۔

اَخْبَرَنِی ابْنُ جَرْهَدٍ عَنْ اَبِيْهِ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطِّ فَخِذَكَ فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ ابن جریراپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے۔ اس وقت انہوں نے اپنی ران سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اپنی ران کو ڈھانپ لو! کیونکہ یہ ستر کا حصہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2721 سندِحدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرْهَدٍ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ عبداللہ بن جرید اسلمی اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ران ستر کا حصہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2722 سندِحدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِیْ يَحْيٰى عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ

فی الباب: وَّفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ وَّمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ

توضیح راوی: وَّلِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَحْشٍ صُحْبَةٌ وَّلِابْنِهٖ مُحَمَّدٍ صُحْبَةٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ران ستر میں شامل ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

عبداللہ بن جحش اور ان کے صاحب زادے محمد بن عبداللہ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی النَّظَافَةِ

باب 40: پاکیزگی کا بیان

2723 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اِلْيَاسَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِیْ حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ

2723- انفردبه الترمذی کما جاء به فی (تحفة الاشراف) (۳۰۰/۳)، حدیث (۳۸۹٤)، ذکره صاحب (البشکاة) (۲٦۲/۸ - مرقاة) برقم (٤٤۸۷) وعزاه للترمذی

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ

اختلافِ روایت: قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ ابْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَخَالِدُ بْنُ اِلْيَاسَ يُضَعَّفُ وَيُقَالُ ابْنُ اِيَاسٍ

◆◆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے' اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے وہ نظیف ہے' اور نضافت کو پسند کرتا ہے وہ کریم ہے' اور کرم کو پسند کرتا ہے وہ جواد (سخی) ہے' اور جود (سخاوت) کو پسند کرتا ہے' تو تم صفائی اختیار کرو۔ (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے تھے۔ اپنی عمارتوں کو صاف رکھو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ مہاجر بن مسمار سے کیا' تو انہوں نے یہ بات بتائی' عامر بن سعد نے اپنے والد کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا ''اور تم اپنے گھروں کو صاف ستھرا رکھو''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

خالد بن الیاس نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ ایک روایت کے مطابق اس کا نام خالد بن ایاس ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ

باب 41: صحبت کرتے وقت پردہ کرنا

2724 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نِيزَكَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَيَّاةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَّا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ مُحَيَّاةَ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: برہنہ ہونے سے پرہیز کرو' کیونکہ تمہارے ساتھ (فرشتے) ہوتے ہیں' جو تم سے صرف اس وقت جدا ہوتے ہیں جب کوئی شخص قضائے حاجت کرتا ہے' یا جب کوئی

2724- انفرد بہ الترمذی کما جاء فی (تحفۃ الاشراف) (٦/٢٠٥)، حدیث (٨٣١٨) ذکرہ البغوی فی (شرح السنۃ) (٥/٢١) و قال: یروی عن ابن عمر یا سناد غریب و عزاہ للترمذی، وصاحب (المشکاۃ) (٦/٢٨٤ - مرقاۃ) برقم (٣١١٥) و عزاہ للترمذی۔

شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے' تو تم ان سے حیاء کرو اور ان کی عزت افزائی کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔
ابومحیاۃ نامی راوی کا نام یحییٰ بن یعلی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ

باب 42: حمام میں داخل ہونا

2725 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَّمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا بِالْخَمْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ لَيْثُ بْنُ اَبِي سُلَيْمٍ صَدُوْقٌ وَّرُبَّمَا يَهِمُ فِي الشَّيْءِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَيْثٌ لَّا يُفْرَحُ بِحَدِيْثِهِ كَانَ لَيْثٌ يَّرْفَعُ اَشْيَاءَ لَا يَرْفَعُهَا غَيْرُهُ فَلِذٰلِكَ ضَعَّفُوْهُ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ تہبند باندھے بغیر حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف طاؤس کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: لیث بن ابوسلیم نامی راوی ''صدوق'' ہیں' لیکن بعض اوقات انہیں کسی چیز کے بارے میں وہم ہو جاتا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ان کی لیث سے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔
لیث بعض اوقات ایسی روایات کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کر دیتے ہیں' جنہیں دیگر راویوں نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہوتا۔اسی وجہ سے محدثین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

2725- اخرجه النسائي (١٩٨/١): كتاب الغسل و التيمم: باب: الرخصة في دخول الحمام، و الدارمي (١١٢/٢): كتاب الاشربة باب: النهي عن القعود على مائدة يدار عليها الخمر، و احمد (٣٣٩/٣)، و ابن خزيمة (١٢٤/١)، حديث (٢٤٩).

2726 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ عُذْرَةَ وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَائِمِ

ابوعزرہ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانۂ اقدس پایا ہے' وہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں:
پہلے نبی اکرم ﷺ نے مردوں اور خواتین کو حمام میں جانے سے منع کیا تھا' پھر آپ نے مردوں کو تہبند باندھ کر جانے کی اجازت دی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث' ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں اور اس کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

2727 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ الْهُذَلِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ نِسَاءً مِّنْ اَهْلِ حِمْصَ اَوْ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلٰى عَآئِشَةَ فَقَالَتْ اَنْتُنَّ اللَّاتِيْ يَدْخُلْنَ نِسَاؤُكُنَّ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنِ امْرَاَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

ابوملیح ہذلی فرماتے ہیں: حمص کی خواتین (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) شام کی کچھ خواتین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تم وہی خواتین ہو کہ تمہاری عورتیں حمام میں جاتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کہیں اپنے کپڑے اتارے گی' تو وہ اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان موجود پردے کو فاش کردے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2726۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۴۳۵): كتاب الحمام: باب: الحمام، حديث (۴۰۰۹)، و ابن ماجه (۲/۱۲۳۴): كتاب الادب: باب: دخول الحمام، حديث (۳۷۴۹)، و احمد (۶/۱۳۲، ۱۳۹).

2727۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۴۳۵) كتاب الحمام: باب الحمام، حديث (۴۰۱۰)، و ابن ماجه (۲/۱۲۳۴): كتاب الادب: باب: دخول الحمام، حديث (۳۷۵۰) و الدارمي (۲/۲۸۱): كتاب الاستئذان: باب: النهي عن دخول المراة الحمام، و احمد (۶/۱۷۳، ۱۹۸)، (۶/۴۱).

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمَلَآئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ

باب 43: فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں تصویر یا کتا موجود ہو

2728 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ وَّاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: لَا تَدْخُلُ الْمَلَآئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2729 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ اِسْحٰقَ اَخْبَرَهٗ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ طَلْحَةَ عَلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُوْدُهٗ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَلَآئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيلُ اَوْ صُوْرَةٌ شَكَّ اِسْحٰقُ لَا يَدْرِىْ اَيُّهُمَا قَالَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

رافع بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں اور عبداللہ بن ابوطلحہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے۔ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں تصویریں ہوں (یہاں پر حدیث کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے: لفظ تماثیل استعمال ہوا ہے' یا صورت استعمال ہوا ہے؟) اسحاق نامی راوی کو یہ شک ہے: اس میں سے کون سا لفظ استعمال ہوا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2728۔ اخرجه البخاری (۳۰۹/۶): كتاب بدء الخلق، باب: اذا قال احدكم (آمین)۔، حديث (۳۲۲۵)، (۴۱۴/۶) كتاب ابدء الخلق باب: اذا وقع الذباب فی شراب احدكم۔، حديث (۳۳۲۲)، (۳۶۷/۷) كتاب المغازی: باب: (۱۲) حديث (۴۰۰۲)، (۳۹۴/۱۰): كتاب اللباس: باب: التصاوير حديث (۵۹۴۹)، و مسلم (۱۶۶۵/۳): كتاب اللباس و الزينة: باب: تحريم تصوير صورة الحيوان و تحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة۔ حديث (۸۳، ۸۴/۶، ۲۱۰۶)، و النسائی (۲۱۲/۸): كتاب الزينة: باب: التصاوير، حديث (۵۳۴۷، ۵۳۴۸)، و ابن ماجه (۱۲۰۳/۲): كتاب اللباس: باب: الصور فی البيت، حديث (۳۶۴۹)، و الحميدی (۲۰۶/۱) حديث (۴۳۱)۔

2729۔ اخرجه مالك (۹۶۵/۲، ۹۶۶): كتاب الاستئذان: باب: ما جاء فی الصورة و التماثيل، حديث (۶)، و احمد (۹۰/۳)۔

2730 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَتَانِىْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنِّىْ كُنْتُ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِىْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِىْ كُنْتَ فِيْهِ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فِىْ بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِى الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِى الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِىْ بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُصَيَّرْ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبَذَتَيْنِ يُوْطَاٰنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْبُ جَرْوًا لِلْحَسَنِ اَوِ الْحُسَيْنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَّهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَّفِى الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِىْ طَلْحَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے بتایا: میں گزشتہ رات آپ کے پاس آنا چاہتا تھا' لیکن میں آپ کے گھر میں اس لئے داخل نہیں ہوا کیونکہ اس میں کچھ مردوں کی تصویریں موجود تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک پردے پر یہ تصویریں بنی ہوئی تھیں اور اس گھر میں کتا بھی موجود تھا (حضرت جبریل نے عرض کی) آپ تصویروں کے بارے میں حکم دیں کہ ان کا سر کاٹ دیا جائے۔ اس طرح یہ درخت کی شکل میں ہو جائیں گی اور پردے کے بارے میں یہ حکم دیں کہ اسے کاٹ کر اس کے تکیے بنا لئے جائیں' جنہیں نیچے رکھا جائے اور انہیں روندا جائے اور کتے کے بارے میں حکم دیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا وہ کتے کا پلا تھا جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ یا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا تھا اور آپ کے پلنگ کے نیچے تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے نکال دیا گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرَّجُلِ وَالْقَسِّىِّ

باب 44: مرد کیلئے ''کسم'' سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا اور ''قسی'' استعمال کرنا حرام ہے۔

2731 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الْبَغْدَادِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِىْ يَحْيٰى عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

متنِ حدیث: قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَّعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِىُّ

2730- اخرجه ابوداؤد (۴۷۲/۲): كتاب اللباس: باب: الصور، حديث (۴۱۵۸)، و النسائى (۲۱۶/۸): كتاب الزينة: باب: ذكر اشد الناس عذاباً حديث (۵۳۶۵)، و احمد (۳۰۵/۲، ۳۰۸، ۴۷۸، ۳۹۰).

2731- اخرجه ابوداؤد (۴۵۰/۲، ۴۵۱): كتاب اللباس: باب: فى الحمرة حديث (۴۰۶۹).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ كَرِهُوا لُبْسَ الْمُعَصْفَرِ وَرَاَوْا اَنَّ مَا صُبِغَ بِالْحُمْرَةِ بِالْمَدَرِ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا لَمْ يَكُنْ مُّعَصْفَرًا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس نے سرخ رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: کسم سے رنگے ہوئے کپڑے کو پہننا مکروہ ہے۔ انہوں نے یہ رائے اختیار کی ہے: جب سرخ رنگ میں مٹیالا یا اس کے علاوہ کوئی اور رنگ شامل کر کے اسے رنگا جائے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ کسم نہ ہو۔

2732 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ وَعَنِ الْجِعَةِ

قَالَ اَبُو الْاَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يُّتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيْرِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشمی کپڑا پہننے، ریشمی زین پر بیٹھنے اور ''جعہ'' سے منع کیا ہے۔

ابواحوص نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ ایک شراب ہے ''جو'' مصر میں جو کے ذریعے بنائی جاتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2733 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِىْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْقَسِّيِّ

2732۔ اخرجه ابوداؤد (۴۴۷/۲): كتاب اللباس: باب: من كرهه، حديث (۴۰۵۱)، و النسائي (۱۶۵/۸): كتاب الزينة: باب: خاتم الذهب، حديث (۵۱۶۵)، و ابن ماجه (۱۲۰۵/۲): كتاب اللباس: باب: المياثر الحمر، حديث (۳۶۵۴)، و احمد (۹۳/۱، ۷۲۲)، (۱۰۴/۱، ۸۱۶)، (۱۲۷/۱، ۱۰۴۹)، (۱۳۷/۱، ۱۱۵۹) و عبد الله بن احمد (۱۳۲/۱، ۱۱۰۲)، (۱۳۳/۱، ۱۱۱۳)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ هُوَ اَشْعَثُ بْنُ اَبِى الشَّعْثَاءِ اسْمُهٗ سُلَيْمُ بْنُ الْاَسْوَدِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا ہے اور سات چیزوں سے منع کیا ہے۔ آپ نے ہمیں جنازے کے ساتھ جانے، بیمار کی عیادت کرنے، چھینکنے والے کو جواب دینے، دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم پوری کروانے اور سلام کا جواب دینے کا حکم دیا ہے' جبکہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے، سونے کا چھلا پہننے، چاندی کے برتن استعمال کرنے، حریر، دیباج، استبرق اور قسی (ریشم کی مختلف قسموں کو) استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اشعث بن سلیم نامی راوی اشعث بن ابوشعثاء ہیں۔ ابوشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ لُبْسِ الْبَيَاضِ

باب 45: سفید کپڑا پہننا

2734 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِىْ شَبِيْبٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِلْبَسُوا الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید کپڑے پہنا کرو! کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور بہتر ہوتے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الرُّخْصَةِ فِىْ لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ

باب 46: مردوں کے لئے سرخ رنگ پہننے کی اجازت

2735 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْاَشْعَثِ وَهُوَ ابْنُ سَوَّارٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

2734۔ اخرجه ابن ماجه (۱۱۸۱/۲): كتاب اللباس: باب: البياض من الثياب، حديث (۳۵۶۷)، و احمد (۱۳/۵، ۱۷، ۱۸، ۱۹)۔

2735۔ اخرجه الدارمى (۳۰/۱) كتاب، باب: فى حسن النبى صلى الله عليه وسلم۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَشْعَثِ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ چاندنی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو کبھی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی چاند کی طرف دیکھتا تھا۔ آپ نے سرخ حلّہ پہنا ہوا تھا اور اس وقت آپ مجھے چاند سے زیادہ خوبصورت لگ رہے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے، ہم اسے صرف اشعث نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

2736 وَرَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متن حدیث: رَاَيْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً حَمْرَاءَ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي إِسْحٰقَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي إِسْحٰقَ بِهٰذَا وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

قول امام بخاری: قَالَ سَاَلْتُ مُحَمَّدًا قُلْتُ لَهُ حَدِيْثُ اَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَصَحُّ اَوْ حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فَرَاَى كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحًا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ الْبَرَاءِ وَاَبِي جُحَيْفَةَ

شعبہ اور ثوری نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ حلّہ پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

◆◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام کیا جا سکتا ہے۔

میں نے اس بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: میں نے ان سے کہا ابواسحاق نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے یا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت زیادہ مستند ہے؟ تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں روایات کو مستند قرار دیا۔

اس بارے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الثَّوْبِ الْاَخْضَرِ

باب 47: سبز کپڑا پہننا

2737 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي رِمْثَةَ قَالَ

متن حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اِيَادٍ

توضیح راوی: وَاَبُوْ رِمْثَةَ التَّيْمِيُّ يُقَالُ اسْمُهٗ حَبِيْبُ بْنُ حَيَّانَ وَيُقَالُ اسْمُهٗ رِفَاعَةُ بْنُ يَثْرِبِيٍّ

◆◆ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' اس وقت آپ نے دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہم اسے صرف عبید اللہ بن زیاد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابورمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے۔ایک قول کے مطابق ان کا نام رفاعہ بن یثربی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الثَّوْبِ الْاَسْوَدِ

باب 48: سیاہ لباس پہننا

2738 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَّعَلَيْهِ مِرْطٌ مِّنْ شَعَرٍ اَسْوَدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو آپ نے سیاہ رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الثَّوْبِ الْاَصْفَرِ

باب 49: زرد کپڑا پہننا

2739 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ اَبُوْ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

2737- اخرجه ابوداؤد (٢/ ٤٥٠): كتاب اللباس: باب: في الخضرة، حديث (٤٠٦٥)، و النسائي (٣/ ١٨٥): كتاب صلاة العيدين: باب: الزينة للخطبة للعيدين، حديث (١٥٧٣) و اطرافه في (٨/ ٥٣): كتاب القسامة، باب: هل يوخذ احد بجريرة غيره، (٨/ ١٤٠): كتاب الزينة: باب: الخضاب بالحناء الكتم، حديث (٥٠٨٣)، (٨/ ٢٠٤): كتاب الزينة: باب: لبس الخضر من الثياب، حديث (٥٣١٩)، والدارمي (٢/ ١٩٩) كتاب الديات: باب: لا يواخذ احد بجناية غيره، واحمد (٢/ ٢٢٦)، (٤/ ١٦٣)، و عبد الله بن احمد (٢/ ٢٢٦)، (٢/ ٢٢٧)، (٢/ ٢٢٨)، و الحميدي (٢/ ٣٨٢) حديث (٨٦٦) لابي داؤد ثلاثه مواضع اكرى وهي (٢/ ٤٨٥) كتب الترجل: باب: في الخضاب، حديث (٤٢٠٦)، (٤٢٠٧)، (٢/ ٥٧٥): كتاب الديات: باب: لا يوخذ احد بجريرة اخيه ابيه، حديث (٤٤٩٥)۔

2738- اخرجه مسلم (٤/ ١٨٨٣): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٦١/ ٢٤٢٤)، و ابوداؤد (٢/ ٤٤٢): كتاب اللباس: باب: في لبس الصرف و الشعر، حديث (٤٠٣٢)، واحمد (٦/ ١٦٢)۔

حَسَّانَ اَنَّهُ حَدَّثَتْهُ جَدَّتَاهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ وَدُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ حَدَّثَتَاهُ عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْهَا وَقَيْلَةُ جَدَّةُ اَبِيهِمَا اُمُّ اُمِّهِ اَنَّهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتِ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ حَتّٰى جَآءَ رَجُلٌ وَّقَدِ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَّقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسِيبُ نَخْلَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ قَيْلَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَّانَ

◆◆ سیّدہ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ (اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں) ایک شخص آیا اس وقت سورج چڑھ چکا تھا۔ اس نے کہا السلام علیک یارسول اللہ! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ (سیّدہ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) اس وقت نبی اکرم ﷺ نے دو پرانے اور بغیر سلے ہوئے کپڑے پہن رکھے تھے جو زعفران کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے اور ان کا رنگ ہلکا پڑ چکا تھا اور آپ کے پاس کھجور کی ایک شاخ بھی تھی۔

سیّدہ قیلہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت کو ہم صرف عبداللہ بن حسان کی نقل کردہ حدیث کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوْقِ لِلرِّجَالِ

باب 50: مرد کے لئے زعفران اور خلوق استعمال کرنا حرام ہے۔

2740 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ح وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَّرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ عَنْ شُعْبَةَ

2739۔ اخرجه ابوداؤد (۱۹۳/۲): كتاب الخراج و الفيء والامارة: باب: في اقطاع الارضين (۳۰۷۰)۔

2740۔ اخرجه البخاري (۳۱۷/۱۰): كتاب اللباس: باب: النهي عن التزعفر للرجال، حديث (۵۸۴۶)، و مسلم (۱۶۶۲/۳): كتاب اللباس و الزينة: باب: نهي الرجل عن التزعفر (۲۱۰۱/۷۷) و ابوداؤد (۴۷۹/۲): كتاب الترجل باب: من الخلوق للرجال، حديث (۴۱۷۹)، و النسائي (۱۴۱/۵): كتاب مناسك الحج: باب: الزعفران للمحرم، حديث (۲۷۰۶) و النسائي (۱۸۹/۸): كتاب الزينة: باب: الزعفران، حديث (۵۲۵۶)، و احمد (۱۰۱/۳، ۱۸۷)۔

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَمَعْنٰى كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ يَعْنِىْ اَنْ يَّتَطَيَّبَ بِهٖ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی (رنگ کا کپڑا) استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شعبہ نے یہ روایت اسماعیل بن علیہ کے حوالے سے، عبدالعزیز بن صہیب کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع کیا ہے۔

◆◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرد کے لئے زعفران استعمال کرنے کے حرام ہونے کا مطلب یہ ہے: مرد خوشبو کے طور پر زعفران لگائے۔

2741 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَفْصِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَقَدِ اخْتَلَفَ بَعْضُهُمْ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَنْ سَمِعَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَدِيْمًا فَسَمَاعُهٗ صَحِيْحٌ وَّسَمَاعُ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ صَحِيْحٌ اِلَّا حَدِيْثَيْنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ قَالَ شُعْبَةُ سَمِعْتُهُمَا مِنْهُ بِاٰخِرَةٍ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: يُقَالُ اِنَّ عَطَاءَ بْنَ السَّائِبِ كَانَ فِيْ اٰخِرِ اَمْرِهٖ قَدْ سَاءَ حِفْظُهٗ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَاَنَسٍ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ حَفْصٍ هُوَ اَبُوْ حَفْصِ بْنُ عُمَرَ

◆◆ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے خلوق (نامی خوشبو) لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: جاؤ! اسے دھولو اور پھر دوبارہ نہ لگانا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

اس کی سند کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

علی بن مدینی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید یہ فرماتے ہیں: جس شخص نے پہلے زمانے میں عطاء بن سائب سے احادیث نقل کی تھیں ان کا سماع صحیح ہوگا' اور شعبہ اور سفیان کا عطاء بن سائب سے سماع صحیح ہے۔ ماسوائے دو احادیث کے' جو عطاء بن

2741- اخرجه النسائی (۱۵۲/۸): كتاب الزينة: باب: التزعفر و الخلوق، حديث (۵۱۲۱)، (۵۱۲۲)، و احمد (۱۷۱/۴، ۱۷۳)، و الحميدی (۳۶۲/۲)، حديث (۸۲۲).

سائب کے حوالے سے' زاذان سے منقول ہیں۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں روایات کو آخری عمر میں سنا تھا۔

ایک قول کے مطابق عطاء بن سائب کی آخر میں یہ کیفیت ہوگئی تھی کہ ان کا حافظہ ٹھیک نہیں رہا تھا۔

اس بارے میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

ابوحفص نامی راوی ابوحفص بن عمرو ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيبَاجِ

باب 51: حریر اور دیباج (مردوں کے لئے) پہننا حرام ہے

2742 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ مَوْلٰى اَسْمَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّحُذَيْفَةَ وَاَنَسٍ وَّغَيْرِ وَاحِدٍ وَّقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَاسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَيُكْنٰى اَبَا عَمْرٍو وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں ریشمی لباس پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔ اس کا تذکرہ ہم نے کتاب اللباس میں کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوعمرو نامی راوی سے منقول ہے۔

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں ان کا نام عبداللہ ہے' اور ان کی کنیت ابوعمرو ہے۔

عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے ان کے حوالے سے' احادیث نقل کی ہیں۔

2743 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ اَقْبِيَةً وَّلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهٗ لِيْ فَدَعَوْتُهٗ لَهٗ فَخَرَجَ النَّبِيُّ

2742- اخرجه مسلم (۳/ ۱٦٤۱): كتاب اللباس والزينة: باب: تحريم استعمال اناء الذهب و الفضة على الرجال و النساء وخاتم الذهب و الحرير على الرجل، حديث (۲۰٦۹/۱۰)، و احمد (۲٦/۱) ولم يذكره بلفظه الا احمد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ لَكَ هٰذَا قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَّابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ

◆◆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ قبائیں تقسیم کیں تو آپ نے حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں دیا۔ حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ بولے: اے میرے بیٹے! تم میرے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چلو۔ حضرت مسور بیان کرتے ہیں: میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ انہوں نے فرمایا: اندر جاؤ اور نبی اکرم ﷺ کو بلا کر لاؤ! میں نبی اکرم ﷺ کو بلا کر لایا۔ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ کے پاس ایک قبا موجود تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ میں نے تمہارے لئے سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا تو خوش ہو گئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابن ابی ملیکہ نامی راوی کا نام عبداللہ بن عبید اللہ بن ابوملیکہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ يَّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ

باب 52: بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے: اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر نظر آئے

2744 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يَّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے: اس کی دی ہوئی نعمت کا اثر اس کے بندے پر نظر آئے۔

اس بارے میں ابواحوص نے اپنے والد کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2743۔ اخرجه البخاری (۲۶۳/۵): كتاب الهبة: باب: كيف يقبض العبد المتاع، حديث(۲۰۹۹)، (۲۸۰/۱۰): كتاب اللباس: باب: القباء و فروج حرير و هو القباء و يقال هو الذی له شق من خلفه، حديث (۵۸۰۰)، و مسلم (۷۳۱/۲): كتاب الزكاة: باب: اعطاء من سال بفحش و غلظة، حديث (۱۰۵۸/۱۲۹)، و ابوداؤد (٤٤١/۲): كتاب اللباس : باب: ما جاء فی الاقبية، حديث (٤٠٢٨)، و النسائی (۲۰۵/۸) كتاب الزينة: باب: لبس الاقبية، حديث (۵۳۲٤)، و احمد (۳۲۸/٤)۔

2744۔ اخرجه النسائی (۷۹/۵): كتاب الزكاة: باب: الاختيال فی الصدقة، حديث (۵۵۹)، و ابن ماجه (۱۱۹۲/۲): كتاب اللباس : باب: البس ما شئت، ما اخطاك سرف او مخيلة، حديث (۳۶۰۵)، و احمد (۱۸۱/۲)، (۱۸۲/۲)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُفِّ الْاَسْوَدِ

باب 53: سیاہ موزا پہننا

2745 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ دَلْهَمٍ وَّقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ دَلْهَمٍ

◆◆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نجاشی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں موزوں کا ایک جوڑا بھیجا تھا' جو سیاہ رنگ کا تھا اور اس پر کوئی نقش نہیں بنا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں پہنا' پھر آپ نے وضو کیا اور ان پر مسح کر لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف دلہم نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

محمد بن ربیعہ نے بھی اس روایت کو دلہم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

باب 54: سفید بال اکھاڑنے کی ممانعت

2746 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ اِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سفید بال اکھاڑنے سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ مسلمان کا نور ہے۔

2745۔ اخرجه ابوداؤد (۸۷/۱): کتاب الطهارة: باب: المسح على الخفين، حديث (۱۵۵)، و ابن ماجه (۱۸۲/۱): کتاب الطهارة و سننها: باب: ما جاء في المسح على الخفين، حديث (۵۴۹)، (۱۱۹۶/۲): کتاب اللباس: باب: الخفاف السود، حديث (۳۶۲۰) و احمد (۳۵۲/۵)۔

2746۔ اخرجه ابوداؤد (۴۸۴/۲): کتاب الترجل: باب: في نتف الشيب، حديث (۴۲۰۲)، و النسائي (۱۳۶/۸): کتاب الزينة: باب: النهي عن نتف الشيب، حديث (۵۰۶۸)، و ابن ماجه (۱۲۲۶/۲): کتاب الادب: باب: نتف الشيب، حديث (۳۷۲۱)، و احمد (۱۷۹/۲)، (۲۰۶/۲)، (۲۰۷/۲)، (۲۱۰/۲)، (۲۱۲/۲)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔
عبدالرحمٰن بن حارث اور دیگر راویوں نے اسے عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَاب اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

باب 55: (فرمان نبوی ہے) جس شخص سے مشورہ لیا جائے' وہ امانت دار ہوتا ہے

2747 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيِّ

توضیحِ راوی: وَشَيْبَانُ هُوَ صَاحِبُ كِتَابٍ وَّهُوَ صَحِيْحُ الْحَدِيْثِ وَيُكْنٰى اَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ اِنِّیْ لَاُحَدِّثُ الْحَدِيْثَ فَمَا اَخْرِمُ مِنْهُ حَرْفًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔

اس حدیث کو کئی راویوں نے شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
شیبان ایک کتاب کے مصنف ہیں اور علم حدیث میں مستند ہیں۔ان کی کنیت ابومعاویہ ہے۔
عبدالجبار نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: عبدالملک بن عمیر نے یہ بات بیان کی ہے۔میں جو بھی حدیث بیان کرتا ہوں' اس میں کسی ایک لفظ کی بھی کمی نہیں کرتا۔ (یعنی لفظ بہ لفظ بیان کرتا ہوں)

2748 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص سے مشورہ لیا جائے' وہ امانت

2747۔ اخرجه ابوداؤد (۷۵۵/۲): كتاب الادب: باب: في المشورة، حديث (۵۱۲۸)، و ابن ماجه (۱۲۳۳/۲): كتاب الادب ... المستشار موتمن، حديث (۳۷٤۵).

2748۔ انفردبه الترمذی كما فی (التحفة)(۶۶۱۳)، حديث (۱۸۲۹۹)، وذكره المتقی الهندی فی (الكنز)(۴۰۹/۳)، حديث [illegible] وعزاه للترمذی عن ام سلمة.

ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشُّؤْمِ

باب 56: نحوست کا بیان

2749 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَّحَمْزَةَ ابْنَیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثَةٍ فِی الْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَبَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ عَنْ حَمْزَةَ اِنَّمَا يَقُوْلُوْنَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰكَذَا رَوٰى لَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَّحَمْزَةَ ابْنَیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ وَرِوَايَةُ سَعِيْدٍ اَصَحُّ لِاَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ وَالْحُمَيْدِيَّ رَوَيَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَذَكَرَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ لَمْ يَرْوِ لَنَا الزُّهْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى مَالِكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَنْ سَالِمٍ وَّحَمْزَةَ ابْنَیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِمَا

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الْمَرْاَةِ وَالدَّابَّةِ وَالْمَسْكَنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے۔ عورت، رہائش گاہ اور جانور۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2749۔ اخرجه البخاری (۹/ ۴۰)، کتاب النکاح: باب: ما یتقی من شوم المراۃ و قوله تعالیٰ:(ان من ازوجکم و اولادکم عدوالکم) (التغابن: ۱۴)، حدیث (۵۰۹۳)، البخاری (۱۰/ ۲۲۳): کتاب الطب: باب: الطیرۃ، حدیث (۵۷۵۳)، و مسلم ۴/ ۱۷۴۶، ۱۷۴۷): کتاب السلام: باب: الطیرۃ و الفال و ما یکون فیه من الشوم، حدیث (۱۱۵/ ۲۲۲۵)، و ابوداؤد (۲/ ۴۱۲): کتاب الطب: باب: من الطیرۃ، حدیث (۳۹۲۲)، و النسائی (۶/ ۲۲۰): کتاب الخیل: باب: شوم الخیل، حدیث (۳۵۶۹)، و ابن ماجه (۱/ ۶۴۲) کتاب النکاح: باب: ما یکون فیه الیمن والشوم، حدیث (۱۹۹۵)، و احمد (۲/ ۸، ۲/ ۳۶، ۲/ ۱۲۶، ۲/ ۱۵۲)، و مالك (۲/ ۹۷۲): کتاب الاستئذان: باب: ما یتقی من الشوم، حدیث (۲۲)، و الحمیدی (۲/ ۲۸۰)، حدیث (۶۲۱)۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں نے اس کی سند میں حمزہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابن ابی عمر نے بھی اسے اسی طرح نقل کیا ہے' جو سفیان بن عیینہ کے حوالے سے، زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، سالم اور حمزہ کے حوالے سے' منقول ہے۔ یہ دونوں حضرات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحب زادے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' سالم کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

سعید بن عبدالرحمٰن نے اس کی سند میں حمزہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

سعید کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: علی بن مدینی اور حمیدی نے اسے سفیان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اور زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو سالم کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور وہ فرماتے ہیں: یہ سالم اور حمزہ کے حوالے سے' منقول ہے۔ یہ دونوں حضرات عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحب زادے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' اسے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت نقل کی گئی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کسی چیز میں نحوست ہوگی' تو عورت میں ہوگی' یا جانور میں ہوگی' یا رہائش گاہ میں ہوگی۔

2750 وَقَدْ رُوِیَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متن حدیث: لَا شُؤْمَ وَقَدْ يَكُوْنُ الْيُمْنُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

◆◆ حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' نحوست کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ البتہ کبھی گھر میں، عورت میں یا گھوڑے میں برکت ہوتی ہے۔

یہ بات علی بن حجر نے اپنی سند کے حوالے سے نقل کی ہے' جو اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر، معاویہ بن حکیم کے حوالے سے' ان کے چچا حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ ثَالِثٍ

باب 57: دو آدمی، تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں

2751 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ح وحَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا وقَالَ سُفْيَانُ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُؤْذِي الْمُؤْمِنَ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَكْرَهُ اَذَى الْمُؤْمِنِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم تین افراد موجود ہو تو دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں۔

سفیان نامی راوی نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں کیونکہ یہ بات اسے غمگین کر دے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان بھی نقل کیا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو آدمی ایک کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں کیونکہ یہ بات مومن کو اذیت دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ مومن کو اذیت دیے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعِدَةِ

باب 58: (کچھ دینے کا) وعدہ کرنا

2752 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ

2751۔ اخرجه البخاري (۱۱/۸۵): كتاب الاستئذان: باب: اذا كانوا اكثر من ثلاثه فلا باس بالمساواة والمناجاة، حديث (۶۲۹۰)، و مسلم (۱۷۱۸/٤) كتاب السلام: باب تحريم مناجاة الاثنين دون الثالث بغير رضاه حديث (۲۱۸٤/۳۸)، و ابوداؤد (۶۷۹/۲): كتاب الادب: باب في التناجي، حديث (٤۸۵۱)، و ابن ماجه (۱۲٤۱/۲): كتاب الادب: باب: لا يتناجي اثنان دون الثالث، حديث (۳۷۷۵)، و الدارمي (۲۸۲/۲) كتاب الاستئذان: باب: لا يتناجي اثنان دون صاحبهما، و احمد (۳۷۵/۱، ٤۲۵، ٤۳۰، ٤۳۱، ٤۳۸، ٤٤۰، ٤۶۰، ٤۶۲، ٤۶۳، ٤۶۵) و الحميدي (۶۱/۱) حديث (۱۰۹)، كذلك اخرجه البخاري في (الآدب المفرد) ص (۳٤۱)، حديث (۱۱۷٤)۔

متن حدیث: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِهُهٗ وَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوْصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَاَتَانَا مَوْتُهٗ فَلَمْ یُعْطُوْنَا شَیْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْیَجِیْءْ فَقُمْتُ اِلَیْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَمَرَ لَنَا بِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰی مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ بِاِسْنَادٍ لَّهٗ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ

حدیثِ دیگر: قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِهُهٗ وَلَمْ یَزِیْدُوْا عَلٰی هٰذَا

◆◆ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ آپ کا رنگ سفید تھا اور بالوں میں بھی کچھ سفیدی آ چکی تھی۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ سے مشابہت رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تیرہ جوان اونٹنیاں دینے کا حکم دیا' پھر ہم انہیں وصول کرنے کے لئے گئے' تو اس وقت آپ کا انتقال ہو چکا تھا۔ آپ ہمیں کوئی چیز نہیں دے سکے' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے جانشین ہوئے' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا تھا وہ آگے آئے' تو میں ان کے پاس گیا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا: تو انہوں نے ہمیں وہ اونٹنیاں دینے کا حکم دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

مروان بن معاویہ نے یہ روایت اپنی سند کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اور اسی کی مانند ہے۔

کئی راویوں نے اسے اسماعیل بن ابوخالد کے حوالے سے' حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

ان راویوں نے اس روایت میں مزید کوئی الفاظ نقل نہیں کئے۔

2753 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ جُحَیْفَةَ قَالَ

متن حدیث: رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِهُهٗ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَهٰكَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ نَحْوَ هٰذَا

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

2752- اخرجه البخاری (٦٥١/٦): كتاب المناقب: باب: صفة النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث (٣٥٤٣، ٣٥٤٤)، و مسلم (١٨٢٢/٤): كتاب الفضائل: باب: شیبة صلی الله علیه وسلم حدیث (٢٣٤٣/١٠٧)، و النسائی فی (الكبری) (٤٩/٥): كتاب المناقب: باب: فضائل الحسن والحسین، و احمد (٣٠٧/٤)، و الحمیدی (٣٩٤/٢)، حدیث (٨٩٠).

توضیح راوی: وَاَبُوْ جُحَيْفَةَ اسْمُهٗ وَهْبُ السُّوَائِیُّ

◆◆ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

کئی راویوں نے اسماعیل بن خالد کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا نام وہب سوائی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ

باب 59: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں'' کہنا

2754 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا (میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)

2755 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَا سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيٌّ

متنِ حدیث: مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهُ ارْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ الزُّبَيْرِ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی شخص کے لئے اپنے والدین کو جمع نہیں کیا (یعنی یہ الفاظ استعمال نہیں کئے کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے دن ان سے یہ فرمایا: تم تیراندازی جاری رکھو۔ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ (راوی کو شک ہے یا یہ الفاظ ہیں) آپ نے ان سے فرمایا: اے بہادر جوان! تم تیراندازی جاری رکھو۔

اس بارے میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2754۔ اخرجه النسائي في (الكبرى) (٥٧/٦): كتاب عمل اليوم و الليلة: باب: التفدية، حديث (١٠٠٢٢/٥)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

2756 وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ

متن حدیث: جَمَعَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ ارْمِ فِدَاكَ اَبِىْ وَاُمِّىْ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

کئی راویوں نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید کے حوالے سے، سعید بن میسّب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے دن اپنے والدین کو میرے لیے جمع کیا تھا آپ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ تم تیراندازی جاری رکھو!

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے دن مجھ سے یہ فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ يَا بُنَىَّ

باب 60: "اے میرے بیٹے" کہنا

2757 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ شَيْخٌ لَّهٗ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَهٗ يَا بُنَىَّ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ الْمُغِيْرَةِ وَعُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَنَسٍ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ عُثْمَانَ هٰذَا شَيْخٌ ثِقَةٌ وَّهُوَ الْجَعْدُ بْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ ابْنُ دِيْنَارٍ وَّهُوَ بَصْرِىٌّ وَّقَدْ رَوٰى

2756۔ اخرجه البخاری (۴۱۵/۷): کتاب المغازی: باب: اذ همت طائفتان منکم ان تفشلا، حدیث (۴۰۵۶)، و کذا اخرجه (۱۰۴/۷): کتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب سعد بن ابی وقاص، حدیث (۳۷۲۵)، و مسلم (۱۸۷۶/۴): کتاب فضائل الصحابة، باب: فضل سعد بن ابی وقاص، حدیث (۲۴۱۲/۴۲)، و النسائی فی (الکبری) (۵۷/۶): کتاب عمل الیوم و اللیلة: باب: التفدیة، حدیث (۱۰۰۲۴/۷)، و ابن ماجه (۴۷/۱)، المقدمة: فضل سعد بن ابی وقاص، حدیث (۱۳۰)، واحمد (۱۷۴/۱، ۱۸۰)۔

2757۔ اخرجه مسلم (۱۶۹۳/۳): کتاب الادب: باب: جواز قوله لغیر ابنه یا بنی و استحبابه للملاطفة، حدیث (۲۱۵۱/۳۱)، و ابوداؤد (۷۰۹/۲): کتاب الادب؛ باب: فی الرجل یقول لابن غیره یا بنی، حدیث (۴۹۶۴)، و احمد (۲۸۵/۳)۔

عَنْهُ يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَّشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "اے میرے بیٹے"

اس بارے میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ابوعثمان نامی راوی بزرگ اور ثقہ ہیں۔ یہ جعد بن عثمان ہیں۔

ایک قول کے مطابق یہ جعد بن دینار ہیں۔ یہ صاحب بصرہ کے رہنے والے ہیں۔

یونس بن عبید، شعبہ اور دیگر آئمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَعْجِيْلِ اسْمِ الْمَوْلُوْدِ

باب 61: (نومولود) بچے کا نام جلدی رکھنا

2758 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْاَذٰى عَنْهُ وَالْعَقِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں دن بچے کا نام رکھنے، اس کے بال مونڈنے اور اس کا عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَسْمَاءِ

باب 62: کون سے نام پسندیدہ ہیں؟

2759 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْوَرَّاقُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2758۔ تفرد به الترمذی کما جاء فی (التحفة) (٦/٣٣٤)، حدیث (٨٧٩٠) وذکره السیوطی فی (الدر المنثور) (٣/٦٠٧) و عزاه لابی داؤد و احمد و ابن ماردویه و ابونعیم فی (الحلیة) من طریق ام سلمة.

2759۔ اخرجه مسلم (٣/١٦٨٢): کتاب الادب: باب: النهی عن التکنی بابی القاسم و بیان ما یستحب من الاسماء حدیث (٢/٢١٣٢) و ابوداؤد (٢/٧٠٥): کتاب الادب: باب: فی تغییر الاسماء، حدیث (٤٩٤٩)، و ابن ماجه (٢/١٢٢٩): کتاب الادب: باب: ما یستحب من الاسماء، حدیث (٣٨٢٨)، و الدارمی (٢/١٩٤): کتاب الاستئذان: باب: ما یستحب من الاسماء، و احمد (٢/٢٤، ١٢٨) عن نافع عن ابن عمر به.

متنِ حدیث: اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2760 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ اَحَبَّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاَسْمَاءِ

باب 63: کون سے نام ناپسندیدہ ہیں

2761 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَاَنْهَيَنَّ اَنْ يُّسَمّٰى رَافِعٌ وَّبَرَكَةُ وَيَسَارٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: هٰكَذَا رَوَاهُ اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ اَحْمَدَ ثِقَةٌ حَافِظٌ

وَّالْمَشْهُوْرُ عِنْدَ النَّاسِ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں اس بات سے منع کرتا ہوں کہ رافع، برکہ اور یسار نام رکھا جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

2761۔ اخرجه ابن ماجه (۱۲۲۹/۲) كتاب الادب: باب: ما يستحب من الاسماء، حديث (۳۷۲۹)۔

ابواحمد نے اسے سفیان کے حوالے سے، ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ابواحمد نامی راوی ثقہ ہیں اور حافظ ہیں۔

لوگوں کے نزدیک یہ بات مشہور ہے: یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ نہیں ہے۔

2762 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عُمَيْلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحٌ وَّلَا اَفْلَحُ وَلَا يَسَارٌ وَّلَا نَجِيحٌ يُقَالُ اَثَمَّ هُوَ فَيُقَالُ لَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم اپنے بچے کا نام رباح، یسار، افلح اور نجیح نہ رکھو کیونکہ جب اس کے بارے میں پوچھا جائے گا کیا وہ ہے؟ تو جواب دیا جائے گا: نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2763 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ

قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانْ شَاهْ وَاَخْنَعُ يَعْنِىْ وَاَقْبَحُ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں پتہ چلا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برے نام والا وہ شخص ہوگا جس کو دنیا میں "ملک الاملاک" کہا جائے گا۔

لفظ "اخنع" کا مطلب سب سے زیادہ قبیح (برا) ہونا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: اس کا مطلب شہنشاہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2762۔ اخرجه مسلم (۱۶۸۵/۳): كتاب الادب: باب كراهة التسمية بالاسماء القبيحة و بنافع و نحوه حديث (۲۱۳۷/۱۲) و ابوداؤد (۷۰۸/۲): كتاب الادب: باب فى تغيير الاسم القبيح، حديث (۴۹۵۸) و ابن ماجه (۱۲۲۹/۲) كتاب الادب: باب: ما يستحب من الاسماء، حديث (۳۷۳۰) و الدارمى (۲۹۴/۲): كتاب الاستئذان: باب: ما يكره من الاسماء، و احمد (۷/۵، ۱۲، ۱۰، ۲۱)۔

2763۔ اخرجه البخارى (۶۰۴/۱۰): كتاب الادب: باب: ابغض الاسماء الى الله، حديث (۶۲۰۵، ۶۲۰۶)، و مسلم (۱۶۸۸/۳): كتاب الاداب: باب: تحريم التسمى بملك الاملاك، و بملك الملوك (۲۱۴۳/۲۰) و ابوداؤد (۷۰۸/۲) كتاب الادب: باب: فى تغيير الاسم القبيح، حديث (۴۹۶۱)، و احمد (۲۴۴/۲)، و الحميدى (۴۷۸/۲)، حديث (۱۱۲۷)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَغْيِيْرِ الْاَسْمَآءِ

باب 64: نام تبدیل کر دینا

2764 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ اَنْتِ جَمِيْلَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: وَّاِنَّمَا اَسْنَدَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُمَرَ مُرْسَلًا

فی الباب: وَّفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ وَّعَآئِشَةَ وَالْحَكَمِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّمُسْلِمٍ وَّاُسَامَةَ بْنِ اَخْدَرِيٍّ وَّشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ وَخَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کا نام تبدیل کر دیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم جمیلہ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

یحییٰ بن سعید القطان نے اس کی سند یہ بیان کی ہے: یہ عبیداللہ کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے عبیداللہ کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے "مرسل" حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مطیع رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت حکم بن سعید رضی اللہ عنہ، حضرت مسلم رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن اخدری رضی اللہ عنہ، شریح بن ہانی کی ان کے والد کے حوالے سے' اور خیثمہ بن عبدالرحمٰن کی ان کے والد کے حوالے سے نقل کردہ روایات بھی منقول ہیں۔

2765 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

2764- اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) حديث رقم (٨٢٨)، و مسلم (١٦٨٦/٣): كتاب الاداب: باب: استحباب تغيير الاسم القبيح الى حسن و تغيير اسم برة الى زينب و جو يرية، و نحوها، حديث (٢١٣٩/١٤) و ابوداؤد (٧٠٦/٢): كتاب الاداب: باب: من تغيير الاسم القبيح، حديث (٤٩٥٢)، وابن ماجه (١٢٣٠/٢): كتاب الادب: باب: تغيير الاسماء، حديث (٣٧٣٣)، و الدارمي (٢٩٤/٢): كتاب الاستيذان باب: في تغيير الاسماء، و احمد (١٨/٢).

2765- انفردبه الترمذی كما جاء فی (التحفة) (١٨٧/١٢)، حديث (١٧١٢٧) ذكره المتقی فی (الكنز) (١٥٧/٧) حديث (١٨٠٠٨) د عزاه للترمذی عن عائشة.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيحَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّرُبَّمَا قَالَ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برے نام کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

ابوبکر بن نافع بیان کرتے ہیں: عمر بن علی نامی راوی بعض اوقات اس روایت کو ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل"، حدیث کے طور پر بھی نقل کرتے ہیں: اور اس کی سند میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کرتے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 65: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء کا بیان

2766 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ لِي اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا' اور میں حاشر (اکٹھا کرنے والا) ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں میں اکٹھا کیا جائے گا' اور میں عاقب (بعد میں آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهٖ

باب 66: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کی کنیت کو اپنے لئے ایک ساتھ استعمال کرنا حرام ہے

2767 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّجْمَعَ اَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ وَيُسَمِّيَ مُحَمَّدًا اَبَا

2766- اخرجه البخاری (۵۰۹/۸): كتاب التفسير: باب: يأتی من بعدی اسمه احمد، حديث (۴۸۹۶)، و مسلم (۱۸۲۸/۴): كتاب الفضائل: باب: فی اسمائه صلى الله عليه وسلم، حديث (۲۳۵۴/۱۲۴)، و احمد (۸۰/۴، ۸۴) و الحميدی (۲۵۳/۱)، حديث (۵۵۵).

الْقَاسِمِ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهٖ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کی کنیت کو اپنے لئے ایک ساتھ استعمال کرے اور وہ "ابوالقاسم محمد" نام رکھے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک اور آپ کی کنیت کو اپنے لئے اکٹھا کر لے۔

جبکہ بعض حضرات نے ایسا کیا بھی ہے۔

2768 متن حدیث: رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا فِي السُّوْقِ يُنَادِيْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ اَعْنِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

قولِ امام ترمذی: وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّكَنّٰى اَبَا الْقَاسِمِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ نے بازار میں ایک شخص کو بلند آواز میں "ابوالقاسم" کہتے ہوئے سنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے' تو اس نے عرض کی: میں نے آپ کو نہیں بلایا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے: ابوالقاسم کنیت اختیار کرنا مکروہ ہے۔

2769 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِذَا سَمَّيْتُمْ بِيْ فَلَا تَكْتَنُوْا بِيْ

2767۔ اخرجه البخاری من (الادب المفرد) حدیث رقم (۸۵۳)، و احمد (۴۳۳/۲)۔

2769۔ اخرجه ابوداؤد (۷۱۰/۲): کتاب الادب: باب: من رای ان لا یجمع بینهما، حدیث (۴۹۶۶)، و احمد (۳۱۳/۳) عن ابی الزبیر عن جابر بہ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم میرے نام جیسا (اپنے بچوں کا) نام رکھو' تو میری کنیت جیسی کنیت اختیار نہ کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2770 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنِي مُنْذِرٌ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

متن حدیث: اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ اُسَمِّيهِ مُحَمَّدًا وَّاُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِّي

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

محمد بن حنفیہ' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے' اگر آپ کے بعد میرے گھر کوئی بیٹا ہو' تو میں اس کا نام "محمد" رکھ سکتا ہوں۔ اور آپ کی کنیت استعمال کرسکتا ہوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: یہ اجازت میرے لئے تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

باب 67: بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں

2771 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي غَنِيَّةَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلاف سند: اِنَّمَا رَفَعَهُ اَبُوْ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ عَنِ ابْنِ اَبِي غَنِيَّةَ وَرَوٰى غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ اَبِي غَنِيَّةَ هٰذَا الْحَدِيثَ مَوْقُوفًا وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ وَبُرَيْدَةَ وَكَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ

2770۔ اخرجه ابوداؤد (۲/ ۷۱۰): كتاب الادب: باب: في الرخصة في الجمع بينهما، حديث (۴۹۶۷)۔

2771۔ تفردبه الترمذي كما جاء في (التحفة) (۷/ ۲۵) حديث (۹۲۱۳) ذكره المتقي الهندي في (الكنز) (۲/ ۶۰۲)، حديث (۴۸۵۲)، و عزاه للطبراني۔

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابوسعید نے اس حدیث کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جو ابن ابی غنیہ کے حوالے سے' منقول ہے۔

دیگر راویوں نے اس روایت کو ابن ابی غنیہ کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، کثیر بن عبداللہ کی ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا سے' نقل کردہ روایات بھی منقول ہیں۔

2772 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ

باب 68: شعر موزوں کرنا (یا سنانا)

2773 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِى الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ اَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ اَبِى الزِّنَادِ

2772ـ اخرجه ابوداؤد (٧٢١/٢): كتاب الادب: باب: ما جاء في الشعر، حديث (٥٠١١)، و ابن ماجه (١٢٣٦/٢): كتاب الادب: باب: الشعر، حديث (٣٧٥٦)، واحمد (٢٦٩/١، ٢٧٣، ٣٠٣، ٣٠٩، ٣٢٧، ٣٣٢) وكذا اتى فى (الادب المفرد) للبخارى رقم (٨٨٠).

2773ـ اخرجه ابوداؤد (٧٢٢/٢): كتاب الادب: باب: ما جاء في الشعر، حديث (٥٠١٥)، و احمد (٧٢/٦).

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ حضرت حسان بن ثابت ؓ کے لئے مسجد میں منبر رکھوایا کرتے تھے۔ وہ اس پر کھڑے ہو جاتے تھے' اور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے فخریہ اشعار پیش کیا کرتے تھے۔

(راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) سیّدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے' (کفار کے) اعتراضات کے جوابات دیا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ روح قدس کے ذریعے' حسان کی تائید کرتا رہتا ہے' جب تک یہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف سے فخریہ کلام کہتا ہے' یا اعتراضات کے جوابات دیتا ہے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ ؓ اور حضرت براء ؓ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

یہ وہ روایت ہے' جو ابن ابی زناد کے حوالے سے' منقول ہے۔

2774 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُوْلُ خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهِ ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ هٰذَا

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بَيْنَ يَدَيْهِ

قولِ امام ترمذی: وَهٰذَا اَصَحُّ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ وَاِنَّمَا كَانَتْ عُمْرَةُ الْقَضَاءِ بَعْدَ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: عمرہ قضاء کے موقع پر نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے' تو حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ آپ کے آگے چل رہے تھے' اور وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

''اے کفار کی اولاد! آپ ﷺ کے راستے کو خالی کر دو آج کے دن ان کی تشریف آوری پر ہم تمہیں اس طرح

2774۔ اخرجه النسائی (۲۰۲/۵): کتاب مناسك الحج: باب: انشاد الشعر في الحرم ، حديث (۲۸۷۳)، و النسائی (۲۱۱/۵): كتاب مناسك الحج: باب: استقبال الحج، حديث (۲۸۹۳)، و ابن خزيمة (۱۹۹/٤)، حديث (۲٦۸۰)، و ابن حميد ص (۳۷۵) حديث (۱۲۵۷)۔

ماریں گے کہ جو مار دماغ کو اس کی جگہ سے ہلا دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دے گی''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اے ابن رواحہ! کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں اس طرح کے شعر سنا رہے ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر! اسے رہنے دو یہ ان (کفار) کے لئے تیروں سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

عبدالرزاق نے اس روایت کو معمر کے حوالے سے، زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور حدیث میں یہ بات نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرۃ القضاء کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ آپ کے آگے چل رہے تھے۔

بعض محدثین کے نزدیک یہ روایت زیادہ مستند ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن رواحہ غزوہ موتہ کے موقع پر شہید ہو گئے تھے اور عمرہ قضاء اس کے بعد ہوا تھا۔

2775 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِّنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَتَمَثَّلُ وَيَقُوْلُ وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مثال کے طور پر کوئی شعر بھی پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ کا یہ شعر مثال کے طور پر پڑھا کرتے تھے۔

''وہ تمہارے پاس ان چیزوں کی اطلاع لے کر آئے گا جس کی تم نے تیاری نہیں کی''

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2776 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ

2775- اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) رقم (۸۷۵)، و النسائی (۲۴۸/۶): کتاب عمل الیوم و اللیلة: باب: مایقول اذا استراث الخبر، حدیث (۱۰۸۳۵/۳)، واحمد (۱۳۸/۶، ۲۲۲).

2776- اخرجه البخاری (۱۸۲/۷): کتاب مناقب الانصار: باب: ایام الجاهلیة، حدیث (۳۸۴۱)، (۵۵۳/۱۰): کتاب الادب: باب: ما یجوز من الشعر و الرجز و الحداء وما یکره عنه، حدیث (۶۱۴۷)، (۳۲۸/۱۱): کتاب الرقاق: باب: الجنة اقرب الی احدکم من شراك نعله و النار مثل ذلك، حدیث (۶۴۸۹)، و مسلم (۱۷۶۸/۴): کتاب الشعر: باب: (-)، حدیث (۲۲۵۶/۲)، و ابن ماجه (۱۲۳۶/۲): کتاب الادب: باب: الشعر، حدیث (۳۷۵۷)، و احمد (۳۹۱/۲، ۲۴۸، ۴۴۴، ۴۸۰، ۴۷۰)، و الحمیدی (۴۵۴/۲)، حدیث (۱۰۵۳).

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی عرب شاعر نے جو کلمات کہے ہیں' ان میں سب سے بہترین شعر لبید کا یہ مصرعہ ہے۔

''جان لو! اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر شے فانی ہے''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ثوری اور دیگر راویوں نے اسے عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2777 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متن حدیث: جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ اَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُوْنَ اَشْيَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ اَيْضًا

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سو سے زیادہ مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوں۔ آپ کے اصحاب شعر سنایا کرتے تھے' اور زمانہ جاہلیت کے واقعات کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہتے تھے۔ بعض اوقات آپ ان کے ساتھ مسکرا دیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

زہیر نے بھی اسے سماک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا

باب 69: (فرمان نبوی ہے) آدمی کے دماغ کا پیپ سے بھر جانا' اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے: وہ شعر سے بھر جائے

2778 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّيْ يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ

2777 اخرجه مسلم (٦٠٧/٢ - الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل الجلوس فی مصلاة بعد الصبح و فضل المساجد، حديث (٦٧٠/٢٨٦): و ابوداؤد (٤١٣/١) كتاب الصلاة: باب صلاة الضحى، حديث (١٢٩٤)، (٦٧٩/٢) كتاب الادب: باب: فی الرجل يجلس متربعاً، حديث (٤٨٥٠)، و النسائی (٨٠/٣): كتاب السهو: باب: تعود الامام فی مصلاه بعد التسليم، حديث (١٣٥٧، ١٣٥٨)، و احمد (٨٦/٥، ٨٨، ٩٠، ١٠٠، ١٠١، ١٠٥، ١٠٧) و ابن خزيمة (٣٧٢/١)، حديث (٧٥٧)۔

الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَّرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّاَبِیْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کے دماغ کا پیپ سے بھر جانا جو اس کو کھا رہی ہو۔ اس کے لئے اس چیز سے بہتر ہے کہ وہ اشعار سے بھر جائے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2779 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

محمد بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کے دماغ کا پیپ سے بھر جانا اس شخص کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اشعار سے بھر جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

باب 70: فصاحت اور بیان

2780 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِیُّ عَنْ بِشْرِ ابْنِ عَاصِمٍ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2778۔ اخرجه البخاری (۱۰/ ۵٦٤): کتاب الادب: باب: ما یکره ان یکون الغالب علی الانسا الشعر حتی یصده عن ذکر الله و العلم و القرآن، حدیث (٦١٥٥)، و مسلم (١٧٦٩/٤): کتاب الشعر: باب(ــ) حدیث (٢٢٥٧/٧)، و ابوداؤد: (٧٢١/٢): کتاب الادب: باب: ما جاء فی الشعر، حدیث (٥٠٠٩)، و ابن ماجه (١٢٣٦/٢): کتاب الادب: باب: ما کره من الشعر، حدیث (٣٧٥٩)، و احمد (٢٨٨/٢، ٣٥٥، ٣٩١، ٤٧٨، ٤٨٠).

2779۔ اخرجه مسلم (١٧٦٩/٤): کتاب الشعر: باب: (ــ) حدیث (٢٢٥٨/٨)، و ابن ماجه (١٢٣٧/٢): کتاب الادب: باب: ما کره فی الشعر حدیث (٣٧٦٠)، و احمد (١٧٥/١، ١٧٧، ١٨١).

2780۔ اخرجه ابوداؤد (٧٢٠/٢): کتاب الادب: باب: ما جاء فی المتشدق فی الکلام حدیث (٥٠٠٥)، واحمد (١٦٥/٢، ١٨٧).

متن حدیث: إِنَّ اللَّهَ يَبْغَضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے بلیغ شخص کو ناپسند کرتا ہے جو اپنی زبان کے ذریعے اس طرح باتوں کو لپیٹتا ہے جیسے گائے چارے کو لپیٹتی ہے (یعنی بے معنی اور لایعنی گفتگو کرتا ہے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2781 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: آدمی ایسی چھت پر سوئے جس کے آس پاس دیوار نہ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف محمد بن منکدر کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عبدالجبار بن عمر نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

2782 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

2781- تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة) (٣٦٩/٢)، حدیث (٣٠٥٣) ذکره المنذری فی (الترغیب) (٦٣٥/٣)، حدیث (٤٥١١) وعزاه للترمذی عن جابر.

2782- اخرجه البخاری (١٩٥/١): کتاب العلم: باب: ما کان النبی صلی الله علیه وسلم یتخولهم بالموعظة و العلم کی لا ینفروا، حدیث (٦٨)، (١٩٧/١): کتاب العلم باب من جعل لا هل العلم ایاما معلومة، حدیث (٧٠)، (٢٣١/١١): کتاب الدعوات: باب: الموعظة ساعة بعد ساعة، حدیث (٦٤١١)، و مسلم (٢١٧٢/٤) کتاب صفات المنافقین و احکامهم: باب: الاقتصاد فی الموعظة، حدیث (٢٨٢١/٨٢)، و احمد (٤٢٥/١، ٤٤٠)، و الحمیدی (٦٠/١)، حدیث (١٠٧).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنِىْ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں (دنوں میں) وقفے وقفے کے ساتھ وعظ کیا کرتے تھے۔ اس اندیشے کے تحت کہ کہیں ہم اکتاہٹ کا شکار نہ ہو جائیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

2783 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تَا مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دِيمَ عَلَيْهِ

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ابوصالح بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا عمل زیادہ محبوب تھا' تو ان دونوں نے یہ جواب دیا: جسے باقاعدگی سے کیا جائے اگرچہ وہ کم ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا' جسے باقاعدگی سے کیا جائے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2784 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ شِنْظِيْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكِئُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيفُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا

2783۔ اخرجه احمد (۶/۳۲، ۲۸۹)۔

جَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (سوتے وقت) برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو کچھ چیزوں کا منہ بند کر دیا کرو دروازے بند کر دیا کرو، چراغ کو بجھا دیا کرو کیونکہ بعض اوقات کوئی چوہا بتی کو گھسیٹ کر لے جاتا ہے اور پورے گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2785 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا سَافَرْتُمْ فِى الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِى السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَنَسٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم سبزے کی فراوانی کے دنوں میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین میں سے ان کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی کے موقع پر سفر کرو تو تیزی کے ساتھ سفر پورا کرنے کی کوشش کرو اور جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو تو راستے سے ایک طرف ہو جاؤ چونکہ یہ رات کے وقت جانوروں اور حشرات الارض کے گزرنے کی جگہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہیں۔

2784۔ اخرجه البخاری (۹۱/۱۰): كتاب الاشربة: باب: تغطية الاناء: حديث (٥٦٢٣، ٥٦٢٤)، (٨٨/١٢): كتاب الاستئذان: باب: لا تترك النار فى البيت عند النوم، حديث (٦٢٩٥)، (٨٩/١١): كتاب الاستئذان: باب: لا تترك النار فى البيت عن النوم حديث (٦٢٩٦)، (٤٠٩/٦): كتاب بدء الخلق: باب: اذا وقع الذباب فى شراب احدكم فليغمسه فان فى احد جناحيه داء و فى الآخر شفاء و خمس من الدواب فواسق يقتلن فى الحرم، حديث (٣٣١٦)، و مسلم (١٥٩٥/٣): كتاب الاشربة: باب: الامر بتغطية الاناء، حديث (٢٠١٢/٩٧)، و ابوداؤد (٣٦٥/٢): كتاب الاشربة: باب: من ايكا الآنية، حديث (٣٧٣١)، و احمد (٣١٩/٣، ٣٦٢، ٣٨٨) و ابن خزيمة (٦٨/١)، حديث (١٣١).

2785۔ اخرجه مسلم (١٥٢٥/٣): كتاب الامارة: باب: مراعاة مصلحة الدواب فى السير و النهى عن التعريس فى الطريق، حديث (١٩٢٦/١٧٨)، و ابوداؤد (٣٢/٢): كتاب الجهاد: باب: فى سرعة السير و النهى عن التعريس فى الطريق، حديث (٢٥٦٩)، و احمد (٣٣٧/٢، ٣٧٨)، و ابن خزيمة (١٤٥/٤)، حديث (٢٥٥٠)، (١٤٧/٤)، حديث (٢٥٥٦)، (٢٥٥٧).

کِتَابُ الْاَمْثَالِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

امثال کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مَثَلِ اللّٰهِ لِعِبَادِهٖ

باب1: (فرمان نبوی ہے:) اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لئے مثال

2786 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ بَحِیْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْکِلَابِیِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا عَلٰی کَنَفَیِ الصِّرَاطِ زُوْرَانِ لَهُمَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ عَلَی الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ وَّدَاعٍ یَّدْعُوْ عَلٰی رَاْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ یَّدْعُوْ فَوْقَهٗ (وَاللّٰهُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ) وَالْاَبْوَابُ الَّتِیْ عَلٰی کَنَفَیِ الصِّرَاطِ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا یَقَعُ اَحَدٌ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰهِ حَتّٰی یُکْشَفَ السِّتْرُ وَالَّذِیْ یَدْعُوْ مِنْ فَوْقِهٖ وَاعِظُ رَبِّهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

قولِ امام دارمی: قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ زَکَرِیَّا بْنَ عَدِیٍّ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِیُّ خُذُوْا عَنْ بَقِیَّةَ مَا حَدَّثَکُمْ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَاْخُذُوْا عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَیَّاشٍ مَا حَدَّثَکُمْ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا غَیْرِ الثِّقَاتِ

◆◆ حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال اس طرح بیان کی ہے: وہ ایسا راستہ ہے، جس پر دونوں طرف دیواریں ہیں، جن میں مختلف دروازے لگے ہوئے ہیں اور ان پر پردے لٹک رہے ہیں، پھر ایک دعوت دینے والا شخص اس پل کے سرے پر (کھڑا) ہو کر دعوت دیتا ہے، اور ایک دعوت دینے والا اس پر دعوت دیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے، اور جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔ وہ دروازے جو پل کے دونوں طرف ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں (یعنی اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں) اور کوئی بھی شخص اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی حدود میں مبتلا نہیں ہوتا، جب تک اس پردے کو ہٹایا نہ جائے، اور وہ شخص، اس پر دعوت دے رہا ہے، وہ اپنے پروردگار کی طرف سے وعظ و نصیحت کرنے والا ہے۔ (یعنی اس کا رسول ہے)

2786۔ اخرجه احمد (۱۸۲/٤، ۱۸۳)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔
میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے زکریا بن عدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' ابواسحاق فزاری فرماتے ہیں: بقیہ نامی محدث سے وہ روایات قبول کرو' جو وہ ثقہ راویوں کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: البتہ اسماعیل بن عیاش کی روایات کو قبول نہ کرو' خواہ وہ ثقہ راویوں کے حوالے سے نقل کریں یا غیر ثقہ راویوں کے حوالے سے نقل کریں۔

2787 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ اِنِّىْ رَاَيْتُ فِى الْمَنَامِ كَاَنَّ جِبْرِيْلَ عِنْدَ رَاْسِىْ وَمِيْكَائِيْلَ عِنْدَ رِجْلَىَّ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اضْرِبْ لَهُ مَثَلًا فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعَتْ اُذُنُكَ وَاعْقِلْ عَقَلَ قَلْبُكَ اِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ اُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنٰى فِيْهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيْهَا مَائِدَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلًا يَّدْعُو النَّاسَ اِلٰى طَعَامِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ اَجَابَ الرَّسُوْلَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ فَاللّٰهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالدَّارُ الْاِسْلَامُ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَاَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُوْلٌ فَمَنْ اَجَابَكَ دَخَلَ الْاِسْلَامَ وَمَنْ دَخَلَ الْاِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَكَلَ مَا فِيْهَا

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِسْنَادٍ اَصَحَّ مِنْ هٰذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ

توضیح راوی: سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ هِلَالٍ لَمْ يُدْرِكْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میں نے گزشتہ رات خواب میں دیکھا: جبریل میرے سرہانے موجود ہیں اور میکائیل میرے پاؤں کی طرف موجود ہیں۔ ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ان صاحب (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی مثال بیان کرو! تو دوسرے نے جواب دیا: (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہا) آپ سنیے۔ آپ کے کان سنتے ہیں اور آپ کا ذہن اس کو سمجھتا ہے۔ آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس بادشاہ کی طرح ہے' جو ایک محل بنواتا ہے' پھر اس محل میں ایک گھر بناتا ہے' پھر اس میں ایک دستر خوان رکھواتا ہے' پھر ایک پیغام رساں کو بھیجتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے تو ان میں سے کچھ لوگ پیغام رساں کی دعوت کو قبول کر لیتے ہیں اور کچھ لوگ اسے ترک کر دیتے ہیں' تو وہ بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ محل اسلام ہے وہ گھر جنت ہے' اور وہ پیغام رساں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہیں اور جو شخص آپ کی دعوت کو قبول کرے گا' وہ اسلام میں داخل ہو گا' اور جو اسلام میں

2787- اخرجه البخاری تعليقاً عن قتيبة عن ليث عن خالد عن سعيد بن ابی هلال عن جابر بعد اخرجه البخاری (۱۳/۲۶۳) کتاب الاعتصام، باب: الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم و قول الله تعالىٰ (و اجعلنا للمتقين اماماً) حديث رقم (۷۲۸۱).

داخل ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا' اور جو جنت میں داخل ہوگا' وہ وہاں موجود چیزوں کو کھا پی لے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے' اور وہ سند اس کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

یہ حدیث ''مرسل'' ہے۔

سعید بن ابو ہلال نامی راوی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2788 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى خَرَجَ بِهٖ اِلٰى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَاَجْلَسَهٗ ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ خَطَّكَ فَاِنَّهٗ سَيَنْتَهِىْ اِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَلِّمُوْنَكَ قَالَ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَرَادَ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ فِىْ خَطِّىْ اِذْ اَتَانِىْ رِجَالٌ كَاَنَّهُمُ الزُّطُّ اَشْعَارُهُمْ وَاَجْسَامُهُمْ لَا اَرٰى عَوْرَةً وَّلَا اَرٰى قِشْرًا وَّيَنْتَهُوْنَ اِلَىَّ وَلَا يُجَاوِزُوْنَ الْخَطَّ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَنِىْ وَاَنَا جَالِسٌ فَقَالَ لَقَدْ اَرَانِىْ مُنْذُ اللَّيْلَةَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَىَّ فِىْ خَطِّىْ فَتَوَسَّدَ فَخِذِىْ فَرَقَدَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَقَدَ نَفَخَ فَبَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِىْ اِذَا اَنَا بِرِجَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ اللّٰهُ اَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا اِلَىَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالُوْا بَيْنَهُمْ مَا رَاَيْنَا عَبْدًا قَطُّ اُوْتِىَ مِثْلَ مَا اُوْتِىَ هٰذَا النَّبِىُّ اِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَامَانِ وَقَلْبُهٗ يَقْظَانُ اضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا مَثَلُ سَيِّدٍ بَنٰى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَاْدُبَةً فَدَعَا النَّاسَ اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ فَمَنْ اَجَابَهٗ اَكَلَ مِنْ طَعَامِهٖ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهٖ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهٗ اَوْ قَالَ عَذَّبَهٗ ثُمَّ ارْتَفَعُوْا وَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتَ مَا قَالَ هٰؤُلَاءِ وَهَلْ تَدْرِىْ مَنْ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلَائِكَةُ فَتَدْرِىْ مَا الْمَثَلُ الَّذِىْ ضَرَبُوْا قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِىْ ضَرَبُوا الرَّحْمٰنُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعَا اِلَيْهَا عِبَادَهٗ فَمَنْ اَجَابَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهٗ اَوْ عَذَّبَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ تَمِيْمَةَ هُوَ الْهُجَيْمِىُّ وَاسْمُهٗ طَرِيْفُ بْنُ مُجَالِدٍ وَّاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِىُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ وَّسُلَيْمَانُ التَّيْمِىُّ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْهُ مُعْتَمِرٌ وَّهُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ طَرْخَانَ وَلَمْ يَكُنْ تَيْمِيًّا وَّاِنَّمَا كَانَ يَنْزِلُ بَنِىْ تَيْمٍ فَنُسِبَ اِلَيْهِمْ قَالَ عَلِىٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَا رَاَيْتُ اَخْوَفَ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِىِّ

2788۔ اخرجه الدارمی (۷/۱)، کتاب۔ باب: صفة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم۔

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی۔ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں ساتھ لے کر مکہ مکرمہ کے قریب وادی بطحا میں چلے گئے۔ انہیں وہاں بٹھا دیا اور پھر ایک لکیر کھینچ کر ارشاد فرمایا: اس لکیر سے آگے نہ بڑھنا' تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے' تم ان کے ساتھ کوئی بات نہ کرنا' وہ بھی تمہارے ساتھ کوئی بات نہیں کریں گے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں تک جانا تھا وہاں تشریف لے گئے۔ میں اس دوران اس دائرے کے اندر بیٹھا رہا۔ اس دوران کچھ لوگ وہاں آئے یوں لگتا تھا کہ وہ بڑے بھاری بھرکم لوگ ہیں' ان کے بال اور جسم اس طرح تھے کہ نہ میں نے ان کی شرمگاہ کو دیکھا اور نہ ہی میں نے انہیں لباس پہنے ہوئے دیکھا' وہ میری طرف آئے لیکن اس لکیر کو پار نہیں کر سکے پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے گئے' یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ گزرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' میں وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں رات بھر سو نہیں سکا پھر آپ اس لکیر کے اندر میرے پاس آئے۔ آپ نے میرے زانوں کو تکیہ بنایا اور سو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تھے' تو آپ خراٹے لیا کرتے تھے۔ اسی دوران جب میں بیٹھا ہوا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانوں پر سر رکھ کر سو رہے تھے' تو وہاں کچھ لوگ آئے' جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کے حسن و جمال کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ وہ لوگ میرے پاس آئے' پھر ایک جماعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی طرف بیٹھ گئی اور دوسری جماعت آپ کے پاؤں کی طرف بیٹھ گئی' پھر انہوں نے ایک دوسرے سے یہ کہا: ہم نے ایسا کوئی بندہ نہیں دیکھا جسے وہ کچھ عطا کیا گیا جو ان نبی کو عطا کیا گیا ہے۔ ان کی دونوں آنکھیں سو رہی ہوتی ہیں' لیکن ان کا ذہن بیدار ہوتا ہے۔ تم ان کے لئے مثال بیان کرو۔ ان کی مثال اس سردار کی طرح ہے' جو ایک محل بناتا ہے' پھر اس میں دستر خوان رکھواتا ہے' اور لوگوں کو کھانے اور پینے کی دعوت دیتا ہے' تو جو شخص اس دعوت کو قبول کرلے گا وہ کھانے کو کھالے گا' اور اس مشروب کو پی لے گا' اور جو اس دعوت کو قبول نہیں کرے گا' وہ سردار اس پر ناراض ہوگا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) اسے سزا دے گا پھر وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوگئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے سنا؟ جوان لوگوں نے کہا: کیا تم جانتے ہو یہ کون لوگ تھے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ فرشتے تھے کیا تم جانتے ہو کہ انہوں نے جو مثال بیان کی تھی اس سے مراد کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہوں نے جو مثال بیان کی تھی اس کا مفہوم یہ ہے: رحمٰن نے جنت بنائی اور اپنے بندوں کو اس کی طرف دعوت دی۔ تو جو شخص اس کی دعوت کو قبول کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا' اور جو اس کی دعوت کو قبول نہیں کرے گا' رحمٰن اس کو سزا دے گا۔ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) اسے عذاب دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور یہ اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابوتمیمہ نامی راوی ہجیمی ہیں اور ان کا نام طریف بن مجالد ہے۔

ابوعثمان نہدی نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔

سلیمان تیمی نامی راوی سے اس روایت کو معتمر نے نقل کیا ہے' یہ راوی سلیمان بن ترخان ہے۔ یہ ''تیمی'' نہیں ہیں۔ یہ

صاحب بنو تمیم کے ہاں پڑاؤ کیا کرتے تھے اور ان سے منسوب ہو گئے۔

علی (بن مدینی) فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے۔ میں نے سلیمان تیمی سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مَثَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَنْبِیَاءِ قَبْلَهٗ

باب 2: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کی مثال

2789 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِیْمُ بْنُ حَیَّانَ بَصْرِیٌّ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ کَرَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَکْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری اور دیگر انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو گھر بناتا ہے اسے مکمل کر لیتا ہے اور آراستہ کرتا ہے۔ صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دیتا ہے۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ اس سے متاثر ہوتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: اس اینٹ کی جگہ کو کیوں خالی رکھا گیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مَثَلِ الصَّلٰوةِ وَالصِّیَامِ وَالصَّدَقَةِ

باب 3: نماز، روزے اور صدقے کی مثال

2790 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ زَیْدِ ابْنِ سَلَّامٍ اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ الْحَارِثَ الْاَشْعَرِیَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ یَحْیَی بْنَ زَکَرِیَّا بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ یَّعْمَلَ بِهَا وَیَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِهَا وَاِنَّهٗ کَادَ اَنْ یُّبْطِئَ بِهَا فَقَالَ عِیْسٰی اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَکَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا

2789۔ اخرجه البخاری (٦/٦٤٥): کتاب المناقب: باب: خاتم النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث (٣٥٣٤)، و مسلم (١٧٩١/٤): کتاب الفضائل: باب: ذکر کونه صلی الله علیه وسلم خاتم النبیین، حدیث (٢٢٨٧/٢٣)۔

2790۔ اخرجه (ابن خزیمة) (٢٤٤/١)، حدیث (٤٨٣)، (٦٣/٢)، حدیث (٩٣٠)، (١٩٥/٣)، حدیث (١٨٩٥)، و احمد (١٣٠/٤، ٢٠٢)۔

بِهَا فَإِمَّا أَنْ تَأْمُرَهُمْ وَإِمَّا أَنْ آمُرَهُمْ فَقَالَ يَحْيَى أَخْشَى إِنْ سَبَقْتَنِي بِهَا أَنْ يُّخْسَفَ بِيْ أَوْ أُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَأَ الْمَسْجِدُ وَتَعَدَّوْا عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ وَآمُرَكُمْ أَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ أَوَّلُهُنَّ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَّإِنَّ مَثَلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِّنْ خَالِصِ مَالِهِ بِذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ فَقَالَ هٰذِهِ دَارِيْ وَهٰذَا عَمَلِيْ فَاعْمَلْ وَأَدِّ إِلَيَّ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّيْ إِلَى غَيْرِ سَيِّدِهِ فَأَيُّكُمْ يَرْضَى أَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُهُ كَذٰلِكَ وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ فِيْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ وَآمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِيْ عِصَابَةٍ مَعَهُ صُرَّةٌ فِيْهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يَعْجَبُ أَوْ يُعْجِبُهُ رِيْحُهَا وَإِنَّ رِيْحَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَآمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَأَوْثَقُوْا يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ وَقَدَّمُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهُ فَقَالَ أَنَا أَفْدِيْهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ فَفَدَى نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَآمُرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِيْ أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتّٰى إِذَا أَتَى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللّٰهُ أَمَرَنِيْ بِهِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَّرْجِعَ وَمَنِ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ قَالَ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الْحَارِثُ الْأَشْعَرِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ وَّلَهُ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ أَبِيْ سَلَّامٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَأَبُوْ سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ اسْمُهُ مَمْطُوْرٌ وَّقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ

◆◆ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ وہ خود ان پر عمل کریں اور بنواسرائیل کو یہ ہدایت کریں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں۔ انہوں نے ایسا کرنے میں کچھ تاخیر کی' تو حضرت عیسیٰ نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے: آپ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنواسرائیل کو بھی اس کا حکم دیں کہ وہ اس پر عمل کریں' یا تو آپ ان کو حکم دے دیں ورنہ میں انہیں یہ حکم دیتا ہوں' تو حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام نے یہ فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہے: اگر آپ نے مجھ سے پہلے ایسا کر دیا تو مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) مجھے عذاب دیا جائے گا پھر انہوں نے بیت المقدس میں لوگوں کو جمع کیا وہ بھر گیا اور لوگ اس کے کناروں تک بیٹھ گئے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے۔ میں

خود بھی ان پر عمل کرتے رہیں اور تم لوگوں کو بھی یہ ہدایت کروں کہ تم ان پر عمل کرو۔ ان میں سب سے پہلی بات یہ ہے: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، وہ شخص جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے' اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے' جو خالص اپنے مال میں سے سونے یا چاندی کے عوض میں ایک غلام خریدتا ہے' اور یہ کہتا ہے: یہ میرا گھر ہے' اور یہ میرا کام ہے تم یہ کام کرو اور اس کا منافع مجھے ادا کرو' تو وہ غلام کام کرنے کے بعد اس کا منافع اپنے آقا کی بجائے کسی اور کو ادا کرتا ہے' تو تم بتاؤ کون شخص اس بات پر راضی ہوگا کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو؟

اللہ تعالیٰ تمہیں نماز ادا کرنے کا حکم دیتا ہے جب تم نماز ادا کرو' تو اِدھر اُدھر منہ نہ کرو' کیونکہ جب بندہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بندے کے مدمقابل ہوتا ہے' جب تک وہ اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے' جو کچھ دوسرے لوگوں کے ہمراہ ہو اس شخص کے پاس ایک تھیلی ہو جس میں مشک موجود ہو جس کی خوشبو ہر کسی کو اچھی لگتی ہے۔ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) اسے اچھی لگتی ہے۔ روزہ دار شخص کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے' جسے دشمن قید کر لیتا ہے۔ اس کے ہاتھ، گردن پر باندھ دیتا ہے' اور اس کی گردن اڑانے کے لئے اسے لے کر جاتا ہے۔ وہ شخص یہ کہتا ہے: تھوڑا یا زیادہ جو کچھ بھی میرے پاس ہے وہ میں تمہیں فدیے کے طور پر دیتا ہوں' تو وہ اپنا فدیہ ادا کر کے (خود کو ان سے چھڑوا لیتا ہے)

اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے: تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو! اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے: جس کے پیچھے دشمن لگا ہوا ہے۔ وہ تیز رفتاری سے جاتے ہوئے ایک ٹیلے تک پہنچ جاتا ہے' اور اس میں داخل ہو کر اپنے آپ کو ان سے بچا لیتا ہے' اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان سے اسی وقت بچا سکتا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میں تم لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کا حکم دیا ہے۔ (حاکم وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری کرنا، جہاد کرنا، ہجرت کرنا اور (مسلمانوں کی) جماعت کے ساتھ رہنا' کیونکہ جو شخص جماعت بالشت بھر الگ ہوگا وہ اپنی گردن سے اسلام کے پٹے کو اتار دے گا تاوقتیکہ وہ اس میں واپس آ جائے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی طرح دعویٰ کرے گا' تو وہ جہنم کا ایندھن ہوگا۔

ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو' اور روزے رکھتا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو۔ روزے رکھتا ہے تم وہ والا دعویٰ کرو! جو اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام رکھا ہے۔ یعنی مسلمان' مؤمن' اللہ تعالیٰ کے بندے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' اور ان سے دیگر روایات بھی منقول ہیں۔

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ابوسلام نامی راوی کا نام "ممطور" ہے۔

اس روایت کو علی بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْاٰنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ

باب 4: قرآن پاک پڑھنے والے اور قرآن پاک نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال

2791 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُنْجَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيْحُهَا مُرٌّ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ اَيْضًا

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ مؤمن جو قرآن پاک پڑھتا ہے اس کی مثال اس ناشپاتی کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور ذائقہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اور جو مؤمن قرآن پاک نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن پاک پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ نامی پھل کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن پاک نہیں پڑھتا۔ اس کی مثال حنظلہ نامی پھل (یا بوٹی) کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی بری ہوتی ہے اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شعبہ نے بھی اسے قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2792 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

2791۔ اخرجه البخاری (٦٨٣/٨): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل القرآن على سائر الكلام، حديث (٥٠٢٠)، (٤٦٦/٩): كتاب الاطعمة: باب: ذكر الطعام، (٥٤٥/١٣): كتاب التوحيد: باب: قراءة الفاجر و المنافق القران و اصواتهم و تلاوتهم لا تجاوز حناجرهم، حديث (٧٥٦٠)، و مسلم (١٣٨/٣ ـ الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: فضيلة حفاظ القرآن، حديث (٧٩٧/٢٤٣)، و ابوداؤد (٦٧٥/٢): كتاب الادب: باب: من يومر ان يجالس، حديث (٤٨٣٠)، و النسائی (١٢٤/٨): كتاب الايمان و شرائعه، باب: مثل الذی يقرا القرآن من مومن و منافق، حديث (٥٠٣٨)، و ابن ماجه (٧٧/١): كتاب المقدمة، باب: فضل من تعلم القرآن و علمه، حديث (٢١٤)، و الدارمی (٤٤٢/٢): كتاب فضائل القرآن: باب: مثل المومن الذی يقرا القرآن ، واحمد (٣٩٧/٤، ٤٠٣، ٤٠٤، ٤٠٨)، وابن حميد ص (١٩٨)، حديث (٥٦٥).

2792۔ اخرجه مسلم (٢١٦٣/٤): كتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب: مثل المومن كالزرع، و مثل الكافر كشجر الارز، حديث (٢٨٠٩/٥٨)، و احمد (٢٣٤/١)، (٢٨٣/٢).

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفَيِّئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ بَلَاءٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ شَجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مؤمن کی مثال کھیت کی طرح ہے، جسے ہوا مسلسل جھکاتی رہتی ہے۔ کبھی دائیں طرف کر دیتی ہے۔ کبھی بائیں طرف کر دیتی ہے۔ اسی طرح مؤمن ہمیشہ آزمائش میں مبتلا رہتا ہے' اور منافق شخص کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے' جو ڈولتا (لہراتا) نہیں ہے' یہاں تک کہ (ایک ہی مرتبہ) اسے جڑ سے اکھاڑ دیا جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2793 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَّا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُوْنِيْ مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِيْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ كَذَا وَكَذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک درخت ایسا ہے: موسم خزاں میں بھی اس کے پتے نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مؤمن کی طرح ہے' تم مجھے بتاؤ! وہ کون سا درخت ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ جنگل کے مختلف درختوں کے بارے میں سوچنے لگے۔ میرے ذہن میں آیا: یہ کھجور کا درخت ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کھجور کا درخت ہے' تو مجھے اس بات پر حیاء آئی (یعنی میں یہ بات بیان کرتا)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بعد میں' میں نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہی: جو مجھے خیال آیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس وقت یہ بات کہہ دیتے تو یہ میرے نزدیک فلاں' فلاں چیز ملنے سے زیادہ محبوب ہوتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2793۔ اخرجه البخاری (۱/۱۷۵): کتاب العلم: باب: قول المحدث حدثنا او اخبرنا، حدیث (٦١)، (۱/۱۷۸) نفس الکتاب و الباب حدیث (٦٢)، (۱/۲۷۷): کتاب العلم: باب: الحیاء فی العلم، حدیث (۱۳۱)، و مسلم (٤/۲۱٦٤) کتاب صفات المنافقین و احکامهم، باب: مثل المومن مثل النخلة، حدیث (۲۸۱۱/٦۳)، و احمد (۲/٦۱، ۱۲۳، ۱۵۷)، والحمیدی (۲/۲۹۸)، حدیث (٦۷۷)، و ابن حمید ص (۲۵۳)، حدیث (۷۹۲)۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَاب مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب 5: پانچ نمازوں کی مثال

2794 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهٖ شَىْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهٖ شَىْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ الْقُرَشِىُّ عَنِ ابْنِ الْهَادِ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر موجود ہو اور وہ اس سے پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گا؟ تو لوگوں نے عرض کی: اس کا کوئی میل باقی نہیں رہے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2795 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى الْاَبَحُّ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِىِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَثَلُ اُمَّتِىْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَمَّارٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: قَالَ وَرُوِىَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِىٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُثَبِّتُ حَمَّادَ بْنَ يَحْيَى الْاَبَحَّ وَكَانَ يَقُوْلُ

2794۔ اخرجه البخاري (۱۴/۲): كتاب امواقيت الصلاة: باب: الصلوات: الخمس حديث (۵۲۸)، و مسلم (۶۰۶/۲ ۔ الابي): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: المشي الى الصلاة تمحي به الخطايا و ترفع به الدرجات، حديث (۶۶۷/۲۸۳)، و النسائي (۲۳۰/۱): كتاب الصلاة: باب: فضل الصلوات الخمس، حديث (۴۷۳)، و الدارمي (۲۶۷/۱): كتاب الصلاة: باب: فضل الصلوات، و احمد (۳۷۹/۲)۔

2795۔ اخرجه احمد (۱۳۰/۳، ۱۴۳)۔

هُوَ مِنْ شُيُوخِنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے جس میں یہ نہیں بتایا جاسکتا کہ اس کا ابتدائی حصہ زیادہ بہتر تھا یا آخری حصہ زیادہ بہتر ہے؟

اس بارے میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے حماد بن یحییٰ الابح کو مستند قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ ہمارے مشائخ میں سے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي مَثَلِ ابْنِ اٰدَمَ وَاَجَلِهٖ وَاَمَلِهٖ

باب 6: آدمی، اس کی موت اور اس کی امید کی مثال

2796 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذِهٖ وَمَا هٰذِهٖ وَرَمٰى بِحَصَاتَيْنِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَاكَ الْاَمَلُ وَهٰذَاكَ الْاَجَلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم یہ جانتے ہو کہ اس کی اور اس کی کیا مثال ہے۔ آپ نے دو کنکریاں پھینک کر یہ بات ارشاد فرمائی۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ امید (زندگی) ہے اور یہ موت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2797 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْمَا خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا

2796- تفردبه الترمذي كما جاء في (التحفة) (۷۸/۲)، حديث (۱۹۵۰) متفرد به.

2797- اخرجه البخاري (۵۲۲/٤): كتاب الاجارة: باب: الاجارة الى صلاة العصر، حديث (۲۲٦۹)، و احمد (۱۱۱/۲، ۱۱۲)

قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِیْ اُوْتِیْهِ مَنْ اَشَاءُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ان کے مقابلے میں تمہاری عمر کی مثال اس طرح ہے جیسے عصر سے لے کر سورج غروب ہونے کا وقت ہے۔تمہاری اور یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کچھ لوگوں کو مزدور رکھتا ہے اور یہ کہتا ہے: کون شخص دو پہر تک میرے لئے کام کرے گا؟ ایک قیراط کے عوض میں؟ یہودیوں نے ایک قیراط کے عوض میں یہ کام کرلیا' پھر اس شخص نے کہا: دو پہر سے لے کر عصر کی نماز کے وقت تک ایک قیراط کے عوض میں کون میرے لئے کام کرے گا؟ تو عیسائیوں نے ایک قیراط کے عوض میں یہ کام کرلیا' پھر تم لوگ آ گئے' تم نے عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک دو قیراط کے عوض میں یہ کام کیا' تو یہودی اور عیسائی غضب ناک ہو گئے اور بولے: ہم نے زیادہ کام کیا ہے' اور ہمیں کم معاوضہ ملا ہے' تو پروردگار نے فرمایا کیا میں نے تمہارے حق کے حوالے سے' تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے۔وہ جواب دیں گے: نہیں! تو پروردگار نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں عطا کردوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2798 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَّا یَجِدُ الرَّجُلُ فِیْهَا رَاحِلَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَقَالَ لَا تَجِدُ فِیْهَا رَاحِلَةً اَوْ قَالَ لَا تَجِدُ فِیْهَا اِلَّا رَاحِلَةً

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کی مثال ان **100** اونٹوں کی طرح ہے' جن میں آدمی کو ایک بھی سواری کے لئے (قابل) نہیں ملتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

◆◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

''جن میں سے تم کسی ایک کو بھی سواری کے قابل نہیں پاؤ گے''۔

(راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) تم ان میں سے صرف ایک کو سواری کے قابل پاؤ گے۔

2799 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ

2798۔ اخرجه البخاری (۳٤۱/۱۱): کتاب الرقاق؛ باب: رفع الامانة حدیث (٦٤۹۸)، و مسلم (۱۹۷۳/٤): کتاب فضائل الصحابة: باب: قوله صلی الله علیه وسلم، الناس کابل، مائة لا تجد فیها راحلة حدیث (۲٥٤۷/۲۳۲)، و الحمیدی (۲۹۳/۲)، حدیث (٦٦۳)، واحمد (۷/۲، ٤٤، ۸۸، ۱۲۱، ۱۲۲)، و ابن حمید ص (۲۳۸) حدیث (۷۲٤).

هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّمَا مَثَلِىْ وَمَثَلُ اُمَّتِىْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الذُّبَابُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا وَاَنَا اٰخُذُ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی طرح ہے' جو آگ جلاتا ہے' تو کیڑے مکوڑے اور پروانے اس پر گرنے لگتے ہیں' تو میں تمہاری کمر سے پکڑ کر اس سے بچاتا ہوں اور تم اس پر گرنے کی کوشش کر رہے ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہ روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

2799۔ اخرجه البخاری (۳۲۳/۱۱): كتاب الرقاق: باب: الانتهاء عن المعاصي، حديث (٦٤٨٣)، ومسلم (١٧٨٩/٤): كتاب الفضائل، باب: شفقته صلى الله عليه وسلم على امته و مبالغة من تحذيرهم مما يضرهم، حديث (٢٢٨٤/١٧)، و احمد (٢٤٤/٢)، و الحميدى (٤٤٩/٢)، حديث (١٠٣٨)۔

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

فضائلِ قرآن کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب 1: سورہ فاتحہ کی فضیلت

2800 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَالْتَفَتَ اُبَيٌّ وَّلَمْ يُجِبْهُ وَصَلّٰى اُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا اُبَيُّ اَنْ تُجِيْبَنِيْ اِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَمْ تَجِدْ فِيْمَا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ اَنْ (اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ) قَالَ بَلٰى وَلَا اَعُوْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ اُعَلِّمَكَ سُوْرَةً لَّمْ يَنْزِلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَرَاَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّفِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابی بن کعب کے پاس تشریف لے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے آواز دی: اے ابی! وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے توجہ کی لیکن جواب نہیں دیا۔

2800۔ اخرجه الدارمي (٤٤٦/٢): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل فاتحة الكتاب، و احمد (٣٥٧/٢، ٤١٢)، وابن خزيمة (٣٧/٢)، حديث (٨٦١).

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے رہے۔ انہوں نے نماز مختصر کی' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور عرض کی: السلام علیک یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو۔ تم نے میری بات کا جواب کیوں نہیں دیا؟ اے ابی! جب میں نے تمہیں بلایا تھا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف جو کلام وحی کیا ہے کیا تم نے اس میں یہ بات نہیں پائی۔

''جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہیں بلائیں تو تم انہیں جواب دو''

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں اس سورت کی تعلیم دوں' تورات میں' انجیل میں' زبور میں اور قرآن میں اس کی مانند اور کوئی سورۃ نازل نہیں ہوئی؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نماز میں کیا' قرأت کرتے ہو؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے سورہ فاتحہ پڑھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تورات، انجیل، زبور، اور قرآن میں اس کی مانند اور کوئی سورۃ نازل نہیں کی گئی۔ یہی سبع مثانی ہے' اور وہ عظیم قرآن ہے' جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید بن معلّٰی سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ

باب 2: سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2801 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَّهُمْ ذُو عَدَدٍ فَاسْتَقْرَاَهُمْ فَاسْتَقْرَاَ كُلَّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَتٰى عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ قَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ اَمَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِيْرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مَنَعَنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ اِلَّا خَشْيَةَ اَلَّا اَقُوْمَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَاَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيْحُهُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ وُكِيَ عَلٰى مِسْكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى اَبِيْ اَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

2801- اخرجه ابن ماجه (۷۸/۱): المقدمة: باب: فضل من تعلم القرآن و علمه، حديث (۲۱۷)، و ابن خزيمة (۵/۳)، حديث (۱۵۰۹)، (۱۴۰/۴)، حديث (۲۵۴۰).

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ فَذَكَرَهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی جس میں کئی افراد تھے۔آپ نے ان سے دریافت کیا: ان میں سے کس کو کتنا قرآن پاک آتا ہے؟ تو ہر شخص نے بتایا: اسے کتنا قرآن پاک آتا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ ان میں سے ایک فرد کے پاس تشریف لائے' جس کی عمر سب سے کم تھی آپ نے دریافت کیا: اے فلاں! تمہیں کتنا قرآن پاک آتا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے فلاں، فلاں سورتیں آتی ہیں اور سورہ بقرہ بھی آتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورہ بقرہ آتی ہے۔اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ! تم ان کے امیر ہو' تو ان لوگوں میں سے ایک بڑی عمر کے صاحب نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے تو اس وجہ سے اس سورت کو یاد نہیں کیا (میں قیام کی حالت میں اس کی قرأت نہیں کرسکوں گا) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قرآن پاک کو سیکھو اور اس کو پڑھا کرو' کیونکہ جو شخص قرآن پاک کا علم حاصل کرنے کے بعد اس کی قرأت بھی کرے' اور قیام کی حالت میں اسے پڑھے بھی' اس کی مثال اس تھیلی کی طرح ہے' جو مشک سے بھری ہوئی ہو' اور اس کی خوشبو ہر جگہ پھیلتی ہو اور جو شخص قرآن پاک کا علم حاصل کر کے سو جائے اور قرآن پاک اس کے ذہن میں ہو' تو اس کی مثال اس مشک کی تھیلی کی طرح ہے' جس کے منہ کو باندھ دیا گیا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ اسے لیث بن سعد نے، سعید مقبری کے حوالے سے، عطاء کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔تاہم انہوں نے اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

2802 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَجْعَلُوْا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِىْ تُقْرَاُ فِيْهِ الْبَقَرَةُ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہو' وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2803 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِىُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِكُلِّ شَىْءٍ سَنَامٌ وَّاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيْهَا اٰيَةٌ هِىَ سَيِّدَةُ اٰىِ الْقُرْاٰنِ هِىَ اٰيَةُ الْكُرْسِىِّ

2802- اخرجه مسلم (۱۹۹/۲ - الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: استحباب صلاة النافلة فى بيته و جوازها فى المسجد، حديث (۷۸۰/۲۱۲)، و احمد (۲۸٤/۲، ۳۳۷، ۳۷۸، ۳۸۸).

2803- اخرجه الحميدى (٤۳۷/۲)، حديث (۹۹٤).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِيْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّضَعَّفَهٗ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر شخص کی ایک کوہان (ریڑھ کی ہڈی یا بلندی) ہوتی ہے اور قرآن پاک کی کوہان سورہ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت ہے جو قرآن پاک کی تمام آیتوں کی سردار ہے وہ آیت الکرسی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف حکیم بن جبیر کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

شعبہ نے ان صاحب کے بارے میں کلام کیا ہے اور انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

2804 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ اَبُوْ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُلَيْكِيِّ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلٰى (اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ) وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَاَهُمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ الْمُلَيْكِيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَزُرَارَةُ بْنُ مُصْعَبٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّهُوَ جَدُّ اَبِيْ مُصْعَبٍ الْمَدَنِيِّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سورہ حٰم الْمُؤْمِنَ کو اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تک پڑھے اور پھر آیت الکرسی پڑھ لے تو ان آیات کی برکت کی وجہ سے شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور جو شخص اسے شام کے وقت پڑھ لے تو صبح تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

بعض اہل علم نے اس کے راوی عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے حافظے کے حوالے سے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

زرارہ بن مصعب، زرارہ بن مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف ہیں اور یہ ابومصعب مدنی کے دادا ہیں۔

2805 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ:

متنِ حدیث: اَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ سَهْوَةٌ فِيْهَا تَمْرٌ فَكَانَتْ تَجِيْءُ الْغُوْلُ فَتَاْخُذُ مِنْهُ قَالَ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ

2804- اخرجه الدارمي (۲/۹/۲۲۹): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل اول سورة البقرة و آية الكرسي.

2805- اخرجه احمد (۲۳/۲/۲۲۹).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فَاذْهَبْ فَإِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَجِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَخَذَهَا فَحَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ حَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَأَخَذَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَحَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ حَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَأَخَذَهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِكِ حَتّٰى أَذْهَبَ بِكِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا آيَةَ الْكُرْسِيِّ اقْرَأْهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ قَالَ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

◆◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے ہاں ایک ڈیوڑھی تھی جس میں کھجوریں رکھی ہوئی تھیں وہاں ایک جنّنی آئی اوران کھجوروں کو چرالیا۔ میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔آپ نے ارشادفرمایا: تم جاؤ! جب تم اسے دیکھو تو یہ پڑھنا۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے رسول کو جواب دو'' حضرت ابوایوب بیان کرتے ہیں: انہوں نے اسے پکڑلیا تو اس نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ دوبارہ ایسانہیں کرے گی' تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری قیدی کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: اس نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ وہ دوبارہ ایسانہیں کرے گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جھوٹ کہا ہے' کیونکہ جھوٹ بولنا اس کی عادت ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ اسے پھر پکڑ لیا تو اس نے پھر یہ قسم اٹھائی کہ وہ اب ایسانہیں کرے گی۔ انہوں نے پھر اسے چھوڑ دیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری قیدی کے ساتھ اب کیا معاملہ ہوا۔ انہوں نے جواب دیا: اس نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ اب وہ ایسانہیں کرے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا ہے' کیونکہ جھوٹ بولنا اس کی عادت ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے پھر اسے پکڑ لیا اور فرمایا: اب میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا، بلکہ تمہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر جاؤں گا' تو اس نے کہا: میں آپ کے سامنے ایک چیز ذکر کرنے لگی ہوں۔ یہ آیت الکرسی ہے آپ اسے اپنے گھر میں پڑھا کریں۔ شیطان آپ کے قریب نہیں آئے گا' اور دوسرا ابھی کوئی نہیں آئے گا۔ حضرت ابوایوب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ تمہاری قیدی نے کیا معاملہ کیا' تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' جو اس (جن) نے کہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے ویسے وہ جھوٹ بولتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

باب 3: سورہ بقرہ کی آخری آیات

2806 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کر لے تو یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2807 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الْجَرْمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا يُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک تحریر لکھی، جس میں سے دو آیات اس نے نازل کی ہیں، جن کے ذریعے سورہ بقرہ ختم ہوتی ہے اور یہ دونوں آیتیں تین دن تک جس بھی گھر میں تلاوت کی جائیں گی۔ شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔

2806۔ اخرجه البخاری (٣٦٩/٧): كتاب المغازی: باب: (١٢) حديث (٤٠٠٨)، (٦٧٢/٨): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل سورة البقرة: حديث (٥٠٠٨، ٥٠٠٩)، (٧٠٥/٨): كتاب فضائل القرآن: باب: من لم ير باسا ان يقول سورة البقرة و سورة كذا وكذا، حديث (٥٠٤٠)، ومسلم (١٥٣/٣ ـ الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: فضل الفاتحة و خواتيم سورة البقرة، و الحث على قراءة الآيتين من آخر سورة البقرة، حديث (٨٠٨/٢٥٦)، و ابوداؤد (٤٤٤/١): كتاب الصلاة: باب: تحزيب القرآن، حديث (١٣٩٨)، و ابن ماجه (٤٣٥/١، ٤٣٦): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء فيما يرجى ان يكفي من قيام الليل، حديث (١٣٦٨، ١٣٦٩)، و الدارمی (٤٥٠/٢): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل اول سورة البقرة (٣٤٩/١): كتاب الصلاة: باب: من قرا الآيتين من آخر ـ والحميدی (٢١٥/١)، حديث (٤٥٢)، و ابن خزيمة (١٨٠/٢) حديث (١١٤١) واحمد (١٢١/٤، ١١٨، ١٢٢)، و عبد بن حميد ص (١٠٥) حديث (٢٣٣).

2807۔ اخرجه الدارمی (٤٤٩/٢): كتاب فضائل القرآن: فضل اول سورة البقرة، و احمد (٢٧٤/٤).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ

باب 4: سورۂ آل عمران کا بیان

2808 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُوْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَطَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَاْتِي الْقُرْاٰنُ وَاَهْلُهُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَّضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ تَاْتِيَانِ كَاَنَّهُمَا غَيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا ظُلَّةٌ مِّنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يَجِيْءُ ثَوَابُ قِرَائَتِهٖ كَذَا فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنَ الْاَحَادِيْثِ اَنَّهٗ يَجِيْءُ ثَوَابُ قِرَائَةِ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ حَدِيْثِ النَّوَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا فَسَّرُوْا اِذْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَفِيْ هٰذَا دَلَالَةٌ اَنَّهٗ يَجِيْءُ ثَوَابُ الْعَمَلِ

◆◆ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (قیامت کے دن) قرآن پاک آئے گا' اور اسے پڑھنے والے لوگ آئیں گے' جو دنیا میں اس پر عمل کرتے ہوں گے' جن کے آگے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ہوں گی۔

حضرت نواس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی تین مثالیں بیان کی تھیں' جو میں کبھی نہیں بھولا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں اس طرح آئیں گی' گویا یہ دو چھتریاں ہیں' جن کے درمیان روشنی موجود ہے' یا یہ اس طرح آئیں گی جس طرح یہ دو سیاہ بادل ہیں یا یہ اس طرح آئیں گی جیسے صف باندھے ہوئے پرندوں کی دو قطاریں ہیں اور یہ (اپنے پڑھنے والے کی) شفاعت کریں گی۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: ان کو پڑھنے کا ثواب اس طرح آئے گا۔

2808- اخرجه مسلم (۳/۰۵ - الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، حديث (۲۵۳/۸۰۵)، واحمد (۱۸۳/٤).

بعض اہل علم نے اس حدیث کی یہی وضاحت کی ہے اور اس کی مانند دیگر روایات کی بھی اسی طرح وضاحت کی ہے: قرآن پاک پڑھنے کا ثواب اس طرح آئے گا۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت نقل کی ہے اس میں بھی اس وضاحت پر یہ دلالت ہوتی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ان کو پڑھنے والے لوگ آئیں گے جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے۔

تو اس میں یہ بات موجود ہے: اس عمل کا ثواب آئے گا۔

2809 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ سَمَاءٍ وَّلَا اَرْضٍ اَعْظَمَ مِنْ اٰيَةِ الْكُرْسِيِّ قَالَ سُفْيَانُ لِاَنَّ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ هُوَ كَلَامُ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حمیدی کے حوالے سے، سفیان بن عیینہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین میں آیت الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی"۔

سفیان بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے: آیت الکرسی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام آسمان اور زمین میں موجود ساری مخلوق سے زیادہ عظیم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

باب 5: سورہ کہف کا بیان

2810 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَال سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ اِذْ رَاٰى دَابَّتَهٗ تَرْكُضُ فَنَظَرَ فَاِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَوِ السَّحَابَةِ فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْاٰنِ اَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْاٰنِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک صحابی سورہ کہف پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران انہوں نے اپنی

2811- اخرجه البخاری (٧١٩/٦): كتاب المناقب: باب: علامات النبوة حديث (٣٦١٤)، (٤٥٧٨): كتاب التفسير: باب: هو الذى انزل السكينة، حديث (٤٨٣٩)، (٦٧٤/٨)، كتاب فضائل القرآن: باب فضل الكهف حديث (٥٠١١) ومسلم (١٣٦/٣ - الابى) كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: نزول السكينة لقراءة القرآن، حديث (٧٩٥/٢٤١)، و احمد (٢٨١/٤، ٢٨٤، ٢٩٣، ٢٩٨).

سواری کو اچھلتے ہوئے دیکھا' جب انہوں نے توجہ کی' تو انہیں ایک بادل نظر آیا (بعد میں) وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ سکینت تھی' جو قرآن پاک کے ہمراہ نازل ہو رہی تھی۔ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) قرآن پاک پر نازل ہو رہی تھی۔

اس بارے میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2811 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھتا رہے' وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ یٰس

باب 6: سورۃ یٰسین کی فضیلت

2812 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِیُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُوْنَ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَنْ مُّقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَّقَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰس وَمَنْ قَرَاَ یٰس كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَبِالْبَصْرَةِ لَا يَعْرِفُوْنَ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهَارُوْنُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ شَيْخٌ مَجْهُوْلٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا

2811۔ اخرجه مسلم (۱۵٤/۳): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: فضل سورة الكهف و آية الكرسي، حديث (۸۰۹/۲۵۷)، و ابوداؤد (۵۲۰/۲): كتاب الملاحم: باب: ذكر خروج الدجال، حديث (٤۳۲۳)، و احمد (۱۹٦/۵)، (٤٤٦/٦، ٤٤۹).

2812۔ اخرجه الدارمي (٤۵٦/۲): كتاب فضائل القرآن: باب فضل يس۔

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ وَلَا یَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِہٖ وَاِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ وَّفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن پاک کا دل یٰسین ہے۔ جو شخص سورہ یٰسین کی تلاوت کرے گا اس کی قرأت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کے حق میں دس مرتبہ قرآن پاک پڑھنے کا ثواب لکھ دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حمید بن عبدالرحمٰن کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اہلِ بصرہ اس حدیث کو قتادہ سے منقول ہونے کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابو محمد ہارون نامی راوی مجہول بزرگ ہیں۔

ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: احمد بن سعید دارمی نے قتیبہ کے حوالے سے، حمید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے لیکن یہ مستند نہیں ہے کیونکہ اس کی سند ضعیف ہے۔ اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ حٰمٓ الدُّخَانِ

باب 7: سورہ حم دخان کی فضیلت

2813 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ خَثْعَمٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةٍ اَصْبَحَ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَعُمَرُ بْنُ اَبِیْ خَثْعَمٍ یُضَعَّفُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّهُوَ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رات کے وقت سورہ دخان کی تلاوت کر لے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے، ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عمر بن ابوخثعم کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ شخص "منکر الحدیث" ہے۔

2813۔ تفرد به الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۷۷/۱۱)، حدیث (۱۳ ۱۵٤)، ذکرہ صاحب (المشکاة) (٤/٦٦٢ - مرقاة) برقم (۲۱٤۹)، و المنذری فی (الترغیب)، (۵۷۷/۱) برقم (۱۰۸۸) وعزاہ للترمذی و الاصبهانی فی (الترغیب) و الهیثمی فی (مجمع الزوائد) (۱٦۸/۲).

2814 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ هِشَامٍ اَبِي الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ حم الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ يُضَعَّفُ وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰكَذَا قَالَ اَيُّوْبُ وَيُوْنُسُ ابْنُ عُبَيْدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص شب جمعہ میں سورۃ حم دخان کی تلاوت کرلے اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

یہ حدیث ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ہشام ابومقدام کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

حسن نامی راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید نے یہ بات بیان کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ سُوْرَةِ الْمُلْكِ

باب 8: سورۃ الملک کی فضیلت

2815 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَائَهُ عَلٰى قَبْرٍ وَّهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَّقْرَاُ سُوْرَةَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ضَرَبْتُ خِبَائِيْ عَلٰى قَبْرٍ وَّاَنَا لَا اَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَّقْرَاُ سُوْرَةَ تَبَارَكَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے قبر پر خیمہ لگالیا۔ انہیں یہ پتہ نہیں تھا:

2814۔ تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۳۱۸/۹) حدیث (۱۲۲۵۲) و ذکرہ السیوطی فی (الدرالمنثور) (۲۴/۶) و عزاہ للترمذی، و محمد بن نصر، و ابن مردویه، و البیهقی۔

2815۔ تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۳۶۷/۴) حدیث (۵۳۶۷) و ذکرہ صاحب (المشکاة) (۶۶۴/۴ - مرقاة) برقم (۲۱۵۴) و عزاہ للترمذی، و السیوطی فی (الدارالمنثور) (۲۴۶/۶) و عزاہ للحاکم و الترمذی و ابن مردویه، و ابن نصر، و البیهقی فی (الدلائل) کلهم عن ابن عباس۔

یہاں پر ایک قبر موجود ہے لیکن وہاں ایک قبر موجود تھی۔ اس میں ایک شخص سورہ الملک کی تلاوت کر رہا تھا۔ اس نے اس سورۃ کو پورا پڑھ لیا۔ بعد میں وہ صحابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ واقعہ سنایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ روکنے والی ہے یہ سورۃ نجات دلانے والی ہے یہ اس شخص کو قبر کے عذاب سے نجات دلائے گی)

یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2816 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ سُورَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُونَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قرآن پاک میں تیس آیات پر مشتمل ایک سورۃ ہے جو آدمی کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ وہ سورۃ الملک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2817 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ الم تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِی سُلَيْمٍ مِثْلَ هٰذَا وَرَوَاهُ مُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى زُهَيْرٌ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الزُّبَيْرِ سَمِعْتَ مِنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ اِنَّمَا اَخْبَرَنِيْهِ صَفْوَانُ اَوِ ابْنُ صَفْوَانَ وَكَاَنَّ زُهَيْرًا اَنْكَرَ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ تَفْضُلَانِ عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ بِسَبْعِيْنَ حَسَنَةً

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک آپ سورہ الٓمٓ تنزیل اور سورہ ملک کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے۔

2816۔ اخرجه ابوداؤد (۱/۴۴۵): كتاب الصلاة: باب: فی عدد الای، حديث (۱۴۰۰)، و ابن ماجه (۲/۱۲۴۴): كتاب الادب: باب: ثواب القرآن، حديث (۳۷۸۶)، و احمد (۲/۲۹۹، ۳۲۱)، وعبد بن حميد ص (۴۲۱، ۴۲۲)، حديث (۱۴۴۵)۔

2817۔ اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) ص (۳۰۲)، حديث (۱۲۱۱)، (۱۲۱۳)، و الدارمی (۲/۴۵۵): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل سورة السجدة، و احمد (۳/۳۴۰)، وعبد بن حميد ص (۳۱۸)، حديث (۱۰۴۰)۔

اس روایت کو کئی راویوں نے لیث بن ابوسلیم کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔
مغیرہ بن مسلم نے اس روایت کو ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔
زہیر نے یہ بات روایت کی ہے میں نے ابوزبیر سے یہ کہا: کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی اس حدیث کو سنا ہے؟
تو ابوزبیر نے یہ بات بتائی: مجھے صفوان نے یا شاید ابن صفوان نے یہ بات بتائی ہے۔
گویا کہ زبیر نے اس بات کا انکار کیا ہے: یہ روایت ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔
یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔
طاؤس بیان کرتے ہیں: یہ دونوں سورتیں قرآن پاک کی دیگر تمام سورتوں پر ستر گنا فضیلت رکھتی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِذَا زُلْزِلَتْ

باب 9: سورہ زلزال کا بیان

2818 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلْمِ بْنِ صَالِحٍ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ اِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهُ بِنِصْفِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَاَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ عُدِلَتْ لَهُ بِرُبُعِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عُدِلَتْ لَهُ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سورہ زلزال کی تلاوت کرلے تو یہ اس کے لئے نصف قرآن پاک پڑھنے کے برابر ہوگا اور جو شخص سورۃ کافرون کی تلاوت کرلے تو یہ اس کے لئے ایک چوتھائی قرآن پاک پڑھنے کے برابر ہوگا جو شخص سورۃ اخلاص کی تلاوت کرلے تو یہ اس کے لئے ایک تہائی قرآن پاک پڑھنے کے برابر ہوگا۔ (یعنی اتنا ثواب ملے گا)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی بزرگ کے حوالے سے جانتے ہیں جن کا نام حسن بن مسلم ہے۔
اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

2819 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا يَمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا

2818۔ تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۱۰۸/۱)، حدیث (۲۸۴) وذکرہ السیوطی فی (الدار المنثور) (۳۷۹/٦) وعزاہ للترمذی، و ابن مردویه، والبیهقی عن انس۔

عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَمَانِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سورہ زلزال نصف قرآن پاک کے برابر ہے اور سورہ اخلاص ایک تہائی قرآن پاک کے برابر ہے اور سورہ الکافرون ایک چوتھائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف یمان بن مغیرہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

2820 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِيْ مَا اَتَزَوَّجُ بِهٖ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَزَوَّجْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی سے دریافت کیا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ اے فلاں! انہوں نے جواب دیا: نہیں، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے: جس کے ذریعے میں شادی کر سکوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۃ اخلاص یاد نہیں ہے۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک تہائی قرآن پاک ہے پھر آپ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۃ نصر یاد نہیں ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک چوتھائی قرآن پاک ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورہ الکافرون یاد نہیں ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک چوتھائی قرآن پاک ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورہ زلزال یاد نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک چوتھائی قرآن پاک ہے (تو تمہارے پاس اتنی نعمت ہے) تو تم شادی کر لو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

2819۔ تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۱۰۱/۵)، حدیث (۵۹۷۰) و ذکرہ المنذری فی (الترغیب) (۳۵۷/۲) برقم (۲۱۸۲)، و الحاکم (۵٦٦/۱) وقال: صحیح الاسناد لم یخرجاہ

2820۔ تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۲۲۸/۱)، حدیث (۸۷۰) ذکرہ المنذری فی (الترغیب) (۳۵۸/۲) برقم (۲۱۸۳) و عزاہ للترمذی

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

باب 10: سورہ اخلاص کا بیان

2821 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ امْرَاَةِ اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ فِیْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَاَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ وَّقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّلَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَحْسَنَ مِنْ رِوَايَةِ زَائِدَةَ وَتَابَعَهُ عَلٰى رِوَايَتِهٖ اِسْرَآئِيْلُ وَالْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ وَّقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الثِّقَاتِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّاضْطَرَبُوْا فِيْهِ

◆◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ رات کے وقت ایک تہائی قرآن پاک کیوں نہیں پڑھتے؟ جو شخص سورہ اخلاص کی تلاوت کرلے گا' تو گویا اس نے ایک تہائی قرآن پاک کی تلاوت کی۔

اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ ہمارے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے' جس نے زائدہ سے ''احسن'' طور پر اسے نقل کیا ہے۔

اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اس روایت میں ان کی متابعت کی ہے۔

شعبہ اور دیگر ثقہ راویوں نے اس روایت کو منصور کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم ان میں اضطراب ہے۔

2822 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مَوْلًى لِاٰلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ مَوْلٰى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ

2821- اخرجه النسائي (۱۷۱/۲): كتاب الافتتاح: باب: الفضل في قراءة: (قل هو الله احد) (الاخلاص: ۱) حديث (۹۹۶)، و الدارمي (۴۶۱/۲): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل قل هو الله احد، و احمد (۴۱۸/۵)، و عبد بن حميد ص (۱۰۳)، حديث (۲۲۲).

2822- اخرجه النسائي (۱۷۱/۲): كتاب الافتتاح: باب: الفضل في قراءة قل هو الله احد، حديث (۹۹۴)، و احمد (۳۰۲/۲، ۵۳۵) و مالك (۲۰۸/۱): كتاب القرآن: باب: ما جاء في قرائة قل هو الله احد و تبارك الذي بيده الملك، حديث (۱۸).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

توضیح راوی: وَّابْنُ حُنَيْنٍ هُوَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو سورہ اخلاص کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے عرض کی: کیا چیز واجب ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس پڑھنے والے کے لئے) جنت

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اسے صرف امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اس حدیث کے راوی ابن حنین کا نام عبید بن حنین ہے۔

2823 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ مَيْمُوْنٍ اَبُوْ سَهْلٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَىْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِىَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ

حدیثِ دیگر: وَّبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا عَبْدِىَ ادْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ وَّقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ ثَابِتٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے گا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ البتہ اگر اس کے ذمے قرض ہو (تو وہ معاف نہیں ہوگا)

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص اپنے بستر پر سونے لگے تو اسے دائیں پہلو کے بل سونا چاہئے پھر وہ سورہ اخلاص سو مرتبہ پڑھ لے تو قیامت کے دن اس کا پروردگار اس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! تو دائیں طرف سے جنت میں داخل ہو جا!"

یہ حدیث ثابت کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر "غریب" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ثابت سے نقل کی گئی ہے۔

2823۔ تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۱۰۸/۱)، حدیث (۲۸۱)، (۲۸۲) و ذکرہ صاحب (المشکاة) (۶۶۸/٤ - مرقاة) برقم (۲۱۵۸)، و المنذری فی (الترغیب) (۴۳۹/۲) برقم (۲۳۵۸)، و عزاہ للترمذی۔

2824 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سورہ اخلاص ایک تہائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2825 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: احْشُدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اِنِّيْ لَاَرٰى هٰذَا خَبَرًا جَآءَ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ قُلْتُ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيُّ اسْمُهٗ سَلْمَانُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اکٹھے ہو جاؤ! تاکہ میں تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پاک کی تلاوت کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ اکٹھے ہو گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور آپ نے سورہ اخلاص کی تلاوت کی' پھر آپ تشریف لے گئے' تو لوگوں نے اس بارے میں ایک دوسرے سے کچھ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا: میں تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پاک کی تلاوت کروں گا' تو ہمارا یہ خیال ہے: شاید آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ اسی لیے (آپ اندر تشریف لے گئے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ کہا تھا: میں تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پاک کی تلاوت کروں گا۔ یاد رکھنا! یہ (سورۂ اخلاص) ایک تہائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔ ابوحازم اشجعی نامی راوی کا نام سلمان ہے۔

2826 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ

2824- اخرجه ابن ماجه (۱۲٤٤/۲): كتاب الادب: باب: ثواب القرآن حديث (۳۷۸۷).

2825- اخرجه مسلم (۱۵۸/۲ - الابى) كتاب صلاة المسافرين و قصرها : باب: فضل قراءة قل هو الله احد، حديث (۸۱۲/۲٦۱) واحمد (٤۲۹/۲).

مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَاُ لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَاَ بِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَاُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ اَصْحَابُهُ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَقْرَاُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى اَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى فَاِمَّا اَنْ تَقْرَاَ بِهَا وَاِمَّا اَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى قَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوْا يَرَوْنَهُ اَفْضَلَهُمْ وَكَرِهُوْا اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَاْمُرُ بِهٖ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ اَنْ تَقْرَاَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ وَّرَوٰى مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ

حدیث دیگر: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ بِهٰذَا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری صحابی مسجد ”قباء“ میں لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ وہ نماز کے دوران جس بھی سورت کی تلاوت کرتے تھے اس کے ساتھ سورہ اخلاص ضرور پڑھا کرتے تھے۔ پھر بعد میں دوسری سورت پڑھتے تھے۔ وہ ہر رکعت اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ان کے ساتھیوں نے اس بارے میں ان سے بات کی اور ان سے یہ کہا: آپ یہ (سورہ اخلاص) پڑھتے ہیں۔ پھر شاید یہ سمجھتے ہیں: اس کی تلاوت کافی نہیں ہے اور کوئی دوسری سورت بھی پڑھنے لگ جاتے ہیں یا تو آپ اسی پر اکتفا کیا کریں یا پھر اسے پڑھنا چھوڑ دیں اور دوسری سورت پڑھ لیا کریں۔ تو ان صحابی نے کہا میں اسے پڑھنا نہیں چھوڑوں گا اگر تم پسند کرو تو میں اس کی تلاوت کے ہمراہ تمہاری امامت کرتا ہوں اور اگر تمہیں یہ پسند نہیں ہے تو میں تمہیں نماز نہیں پڑھاؤں گا۔ انصار ان صاحب کو اپنے درمیان سب سے افضل سمجھتے تھے اور اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ ان کی بجائے کوئی اور ان کی امامت کرے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں! تمہارے ساتھی تمہیں جو کہتے ہیں تم نے اس پر عمل کیوں نہیں کیا؟ اور تم ہر رکعت میں اسی سورت کو کیوں پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے ساتھ تمہاری محبت تمہیں جنت میں داخل کرے گی۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے یعنی عبید اللہ بن عمر کی ثابت بنانی سے نقل کردہ روایت کے حوالے سے ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

مبارک بن فضالہ نے اسے ثابت بنانی کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول

2826- اخرجه البخاری (۲۹۸/۲): كتاب الاذان: باب الجمع بين السورتين في الركعة، حديث (۷۷٤) معلقاً۔

اللہ! میں اس سورہ اخلاص سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری اس سے محبت تمہیں جنت میں داخل کرے گی۔
یہ روایت امام ابوداؤد (سنن ابی داؤد کے مؤلف) نے اپنی سند کے ہمراہ ہمارے سامنے بیان کی تھی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب 11: معوذتین کا بیان

2827 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
متنِ حدیث: قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَّمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ (قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ وَ (قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ
حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسی آیات نازل کی ہیں، جن کی مثل کوئی آیات دکھائی نہیں دیں۔ وہ سورہ الفلق اور سورہ الناس ہیں۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2828 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ
متنِ حدیث: أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ
حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی، میں ہر نماز کے بعد معوذتین کی تلاوت کیا کروں۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْآنِ

باب 12: قرآن پاک پڑھنے والے کی فضیلت

2829 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ

2827۔ اخرجه مسلم (۱۰۹/۳): كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: فضل قراءة المعوذتين، حديث (۸۱٤/۲٦٥)، و النسائي (۲٥٤/۸): كتاب الاستعاذة: باب (—) حديث (٥٤٤٠) (۱٥۸/۲) كتاب الافتتاح، باب: الفضل من قراءة المعوذتين، حديث (۹٥٤)، والدارمي (٤٦٢/۲): كتاب فضائل القرآن: فضل المعوذتين واحمد (۱٤٤/٤، ۱٥۰)۔

2828۔ اخرجه ابوداؤد (٤۷۷/۱): كتاب الصلاة: باب: في الاستغفار، حديث (۱٥۲۳)، والنسائي (٦۸/۳): كتاب السهو: باب الامر بقراءة المعوذات بعد التسليم من الصلاة، حديث (۱۳۳٦)، و احمد (۱٥٥/٤، ۲۰۱)، و ابن خزيمة (۳۷۲/۱)، حديث (۷٥٥)۔

بْنِ اَوْفٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَلَّذِىْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِىْ يَقْرَؤُهُ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيْدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ فَلَهُ اَجْرَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہو' اور وہ اسے پڑھنے میں ماہر ہو' وہ معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا' اور جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) یہ تلاوت کرنا اس کے لئے مشکل ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) اس کے لئے مشقت کا باعث ہو تو اسے دو اجر ملیں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2830 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاسْتَظْهَرَهُ فَاَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِىْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِصَحِيْحٍ

توضیحِ راوی: وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قرآن پاک پڑھے انسے یاد کرے، اس کے حلال کو حلال سمجھے، اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھے' تو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا' اور اسے اس کے گھر والوں میں سے دس افراد کے بارے میں شفاعت کا منصب دے گا کہ جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔ اس کی سند مستند نہیں ہے۔

حفص بن سلیمان نامی راوی کو علم حدیث میں "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

2829۔ اخرجه البخاری (۸/۰ ٥٦٠): كتاب التفسير: باب: سورة عبس، حديث (٤٩٣٧)، و مسلم (۳/ ۱٤٠ - الابي): كتاب صلاة المسافرين و قصرها، حديث (٧٩٨/٢٤٤)، و ابوداؤد (١/ ٤٦٠): كتاب الصلاة: باب: في ثواب قراءة القرآن، حديث (١٤٥٤)، و ابن ماجه (٢/ ١٢٤٢): كتاب الادب: باب: ثواب القرآن، حديث (٣٧٧٩)، و الدارمي (٢/ ٤٤٤): كتاب فضائل القرآن: باب فضل من يقرا القرآن، واحمد (٦/ ٤٨، ٩٤، ١٧٠، ١٩٢، ٢٣٩، ٢٦٦).

2830۔ اخرجه ابن ماجه (١/ ٧٨): كتاب المقدمة: باب: فضل من تعلم القرآن و علمه، حديث (٢١٦)، و عبد الله بن احمد في (زوائد المسند) (١/ ١٤٨، ١٤٩).

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْقُرْآنِ

باب 13: قرآن پاک کی فضیلت

2831 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ الزَّيَّاتَ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِيِّ عَنِ ابْنِ أَخِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنِ الْحَارِثِ قَالَ

متنِ حدیث: مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَرَى أَنَّ النَّاسَ قَدْ خَاضُوا فِي الْأَحَادِيثِ قَالَ وَقَدْ فَعَلُوهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَلَى كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا (إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ) مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هَدَى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ

◆◆ حارث اعور بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مسجد میں آیا' تو وہاں لوگ بات چیت میں مصروف تھے۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! کیا آپ نے لوگوں کو ملاحظہ فرمایا ہے: وہ بات چیت میں مصروف ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہ لوگ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' عنقریب ایک فتنہ آئے گا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس سے بچنے کا راستہ کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبریں ہیں اور تمہارے بعد والوں کی بھی خبریں ہیں اور جو لوگ تمہارے زمانے کے ہیں۔ ان کے بارے میں حکم ہے' اور یہ ''فصل'' ہے کوئی مذاق نہیں ہے' جو شخص تکبر کی وجہ سے اسے ترک کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ٹکڑے' ٹکڑے کر دے گا' اور جو شخص اس کی بجائے کہیں اور سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے گمراہ رہنے کر دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے۔ یہ حکمت والا تذکرہ ہے' اور یہ صراطِ مستقیم ہے' جسے نفسانی خواہشات ٹیڑھا نہیں کر سکتیں اور زبانیں اس میں التباس پیدا نہیں کر سکتی ہیں اور اہلِ علم اس سے سیر نہیں ہوتے اور بکثرت تلاوت کرنے سے بھی یہ پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات ختم نہیں ہوں گے۔

2831۔ اخرجہ الدارمی (۳/۴۳۵): کتاب فضائل القرآن: باب: فضل من یقرا القرآن، واحمد (۹۱/۱).

یہ وہی ہے: جسے سننے کے بعد جن یہ کہنے پر مجبور ہوئے۔

''ہم نے قرآن پاک کو سنا ہے یہ حیرت انگیز چیز ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں''

جو شخص اس کے مطابق بات کرے گا' سچ کہے گا' جو شخص اس پر عمل کرے گا' اسے اجر دیا جائے گا' اور جو شخص اس کے مطابق فیصلہ دے گا' وہ انصاف سے کام لے گا' اور جو شخص اس کی طرف دعوت دے گا۔ اسے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دی گئی' تم اسے حاصل کرلو۔

(پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اے اعور! تم مجھ سے (اس حدیث کو) حاصل کرلو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف منہ سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔ اس کی سند مجہول ہے۔

حارث نامی راوی کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَعْلِیمِ الْقُرْاٰنِ

باب 14: قرآن پاک کی تعلیم دینا

2832 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِیْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَاكَ الَّذِیْ اَقْعَدَنِیْ مَقْعَدِیْ هٰذَا وَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فِیْ زَمَنِ عُثْمَانَ حَتّٰی بَلَغَ الْحَجَّاجَ ابْنَ يُوْسُفَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے' جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔

ابوعبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: اسی وجہ سے میں یہ کام کر رہا ہوں۔ (قرآن پاک کی تعلیم دے رہا ہوں)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ صاحب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لے کر حجاج بن یوسف کے زمانے تک قرآن پاک کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔

2832۔ اخرجه البخاری (۶۹۲/۸): کتاب فضائل القرآن: باب: خیر کم من تعلم القرآن و علمه، حدیث (۵۰۲۷)، (۵۰۲۸)، وابو داؤد (۴۶۰/۱): کتاب الصلاة: بابٌ فی ثواب قراء ة القرآن، حدیث (۱۴۵۲)، و ابن ماجه (۷۶/۱): کتاب المقدمة: باب: فضل من تعلم القرآن و علمه، حدیث (۲۱۱، ۲۱۲)، و الدارمی (۴۳۷/۲): کتاب فضائل القرآن: باب: خیارکم من تعلم القرآن و علمه، و احمد (۵۷/۱، ۵۸).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2833 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَيْرُكُمْ اَوْ اَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُفْيَانُ لَا يَذْكُرُ فِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّهٰكَذَا ذَكَرَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّاَصْحَابُ سُفْيَانَ لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّهُوَ اَصَحُّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ زَادَ شُعْبَةُ فِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ وَكَاَنَّ حَدِيْثَ سُفْيَانَ اَصَحُّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَا اَحَدٌ يَّعْدِلُ عِنْدِيْ شُعْبَةَ وَاِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ اَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ اَبَا عَمَّارٍ يَّذْكُرُ عَنْ وَّكِيْعٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ اَحْفَظُ مِنِّيْ وَمَا حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ عَنْ اَحَدٍ بِشَيْءٍ فَسَاَلْتُهُ اِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِيْ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّسَعْدٍ

◆◆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سب سے بہتر (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا شخص وہ ہے' جو قرآن پاک کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے' اور دیگر راویوں نے بھی اسے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، علقمہ بن مرثد کے حوالے سے، ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

سفیان نامی راوی نے اس کی سند میں سعد بن عبیدہ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

یحییٰ بن سعید القطان نے اس حدیث کو سفیان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

شعبہ نے اسے علقمہ بن مرثد کے حوالے سے، سعد بن عبیدہ کے حوالے سے، ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

یہ بات محمد بن بشار نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے، سفیان کے حوالے سے' اور شعبہ کے حوالے سے' ہمارے سامنے روایت کی ہے۔

محمد بن بشار کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے سفیان اور شعبہ کے حوالے سے' ایک سے زیادہ مرتبہ اسے علقمہ بن مرثد کے حوالے سے' سعد بن عبیدہ کے حوالے سے، ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

محمد بن بشار نے یہ بات بھی بیان کی ہے: سفیان کے شاگرد اس حدیث کی سند میں سفیان کے سعد بن عبیدہ سے نقل کرنے کا تذکرہ نہیں کرتے۔

محمد بن بشار فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ نے اس کی سند میں سعد بن عبیدہ کا ذکر اضافی کیا ہے۔

گویا کہ سفیان کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

علی بن عبداللہ فرماتے ہیں: پہلے یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے۔ میرے نزدیک کوئی بھی شخص شعبہ کا ہم پلہ نہیں ہے' لیکن جب سفیان ان کی رائے کے خلاف نقل کریں' تو میں سفیان کے قول کو اختیار کرتا ہوں۔

میں نے ابوعمار کو وکیع کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: شعبہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ سفیان مجھ سے بڑے حافظ حدیث ہیں۔ سفیان نے جب بھی کسی بھی راوی کے حوالے سے' مجھے جو بھی روایت سنائی۔ بعد میں جب میں نے ان سے سوال کیا: تو میں نے انہیں اسی طرح پایا جیسے انہوں نے پہلے مجھے حدیث سنائی تھی۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2834 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے' جو قرآن پاک کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔

اس حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہونے کو ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جو عبدالرحمٰن بن اسحاق نے بیان کی ہے۔

2834- اخرجه الدارمي (٤٣٧/٢): كتاب فضائل القرآن: باب: خياركم من تعلم القرآن و علمه، و عبد الله بن احمد (١٥٤/١).

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ مَالَهٗ مِنَ الْاَجْرِ

باب 15: جو شخص قرآن پاک کا ایک حرف پڑھے اُسے کتنا اجر ملے گا؟

2835 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَّالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الم حَرْفٌ وَّلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ

اسنادِ دیگر: وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّرَوَاهُ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَفَعَهٗ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهٗ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُوْلُ بَلَغَنِيْ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ وُلِدَ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ يُكْنٰى اَبَا حَمْزَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کا ایک حرف پڑھے اسے اس کے عوض میں ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا کے برابر ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا: ''الم'' ایک حرف ہے، بلکہ ''ا'' ایک حرف ہے ''ل'' ایک حرف ہے اور ''م'' ایک حرف ہے۔

یہی حدیث دیگر سند کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی گئی ہے۔

اسے ابواحوص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم اس روایت کو بعض راویوں نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور بعض راویوں نے اسے ''موقوف'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ قتیبہ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے: وہ فرماتے ہیں: مجھے یہ پتہ چلا ہے: اس کے راوی محمد بن کعب قرظی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہوئے تھے۔

محمد بن کعب قرظی نامی راوی کی کنیت ابوحمزہ ہے۔

2836 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2835- تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة الاشراف) (۱۳۸/۷) حدیث (۹۵٤۷) و ذکره السیوطی فی (الدرالمنثور) (۲۲/۱) و عزاه للبخاری فی (التاریخ) و الترمذی وصححه، وابن الضریس، و محمد بن نصر، و ابن الانباری فی (المصاحف) و الحاکم و صححه، و ابن مردویه، و ابوذر الهروی فی (فضائله) و البیهقی، فی (الشعب، عن ابن مسعود

متن حدیث: مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلٰى رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَى اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَبَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَتَرَكَهٗ فِي اٰخِرِ اَمْرِهٖ

اختلاف روایت: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کسی بندے کی کسی بھی بات کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا۔ جتنا وہ دو رکعات (میں کی گئی تلاوت) کو سنتا ہے۔ بندہ وہ دو رکعات ادا کرتا ہے' اور اس دوران نیکی بندے کے سر پر چھڑکی جاتی ہے۔ جب تک وہ اس نماز میں مصروف رہتا ہے' اور بندہ کسی بھی عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا اتنا قرب حاصل نہیں کرتا' جتنا اس چیز کے ذریعے کرتا ہے' جو اس کی ذات کی طرف سے آئی ہے۔

ابونضر نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد قرآن پاک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے' اور ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بکر بن خنیس نامی راوی کے بارے میں ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کلام کیا ہے' اور آخر کار اسے "متروک" قرار دیا ہے۔

یہی روایت "زید بن ارطاۃ اور جبیر بن نفیل کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

2837 سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اِنَّكُمْ لَنْ تَرْجِعُوْا اِلَى اللّٰهِ بِاَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے' تم اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی دوسری چیز لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہیں جاؤ گے۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قرآن تھی۔

(یعنی جب تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں واپس جاؤ گے تو تمہارے نامۂ اعمال میں سب سے زیادہ فضیلت والی چیز قرآن مجید سے متعلق نیکیاں ہوں گی۔)

2837/1 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ اَبِي ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

2836۔ اخرجه احمد (٢٦٨/٥)۔

2837۔ اخرجه الحاكم (٤٤١/٢) مطولا وقال: صحيح الاسناد و لم يخرجاه.

2837/1۔ اخرجه الدارمي (٤٢٩/٢): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل من قرا القرآن، و احمد (٢٢٣/١)۔

متن حدیث: اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے ذہن میں قرآن پاک کا کوئی بھی حصہ نہ ہو۔ اس کی مثال اجڑے ہوئے گھر کی طرح ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2838 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَاُ بِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قرآن پاک کے حافظ سے کہا جائے گا: تم تلاوت شروع کرو اور (جنت کے درجات پر) چڑھنا شروع کرو اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھو! جیسے تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ تمہاری منزل وہ ہوگی جب تم آخری آیت کو تلاوت کرو گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2839 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: يَجِیْءُ الْقُرْاٰنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ حَلِّهٖ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضٰى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهٗ اقْرَاْ وَارْقَ وَتُزَادُ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن قرآن پاک کا حافظ

2838۔ اخرجه ابوداؤد (۱/ ٤٦٣): كتاب الصلاة: باب: استحباب الترتيل من القراءة، حديث (١٤٦٤)، و احمد (٢/ ١٩٢)۔

2839۔ اخرجه احمد (٢/ ٤٧١)۔

آئے گا' وہ قرآن پاک عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اسے خلعت فاخرہ سے نواز! تو اس حافظ قرآن کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا پھر وہ (قرآن پاک) عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اس میں اضافہ کر! تو اس شخص کو کرامت کا جوڑا پہنایا جائے گا پھر (وہ قرآن پاک) عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو اس سے راضی ہو جا! تو اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس (حافظ قرآن) کو کہا جائے گا: تم قرأت کرنا شروع کرو اور (جنت کے درجات پر) چڑھنا شروع کرو (اور اس تلاوت کے دوران) ہر آیت کے عوض میں ایک نیکی مزید ملے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ تاہم یہ "مرفوع" حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

ہمارے نزدیک یہ عبدالصمد کی شعبہ سے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2840 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَذَاكَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَاسْتَغْرَبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّلَا اَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمَاعًا مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْلَهُ حَدَّثَنِيْ مَنْ شَهِدَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قولِ امام دارمی: قَالَ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ لَا نَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ سَمَاعًا مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَنْكَرَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُطَّلِبُ سَمِعَ مِنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے سامنے میری امت کے اجر پیش کئے گئے' یہاں تک کہ اس تنکے کو بھی پیش کیا گیا' جو کسی شخص نے مسجد میں سے نکالا تھا' پھر میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کئے گئے' تو میں نے اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں دیکھا کہ قرآن پاک کی کوئی سورت یا آیت جس کا علم کسی شخص کو دیا گیا ہو' پھر وہ شخص اسے بھول جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔ میں نے اس روایت کے بارے میں محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے گفتگو کی' تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔ انہوں نے اسے

2840- اخرجه ابوداؤد (١٧٩/١)، كتاب الصلاة: باب: من كنس المسجد، حديث (٤٦١)، و ابن خزيمة (٢٧١/٢)، حديث (١٢٩٧).

''غریب'' قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی سے حدیث کا سماع نہیں کیا' صرف ایک روایت ہے' جس کے بارے میں خود انہوں نے یہ کہا ہے: مجھے یہ حدیث ان صاحب نے سنائی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں موجود تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' ہمارے علم کے مطابق مطلب نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علی بن مدینی نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ مطلب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

2841 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَاُ ثُمَّ سَاَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهُ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ

توضیحِ راوی: وَقَالَ مَحْمُوْدٌ وَّهٰذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَخَيْثَمَةُ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ يُكْنٰى اَبَا نَصْرٍ قَدْ رَوٰى عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَحَادِيْثَ وَقَدْ رَوٰى جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ خَيْثَمَةَ هٰذَا اَيْضًا اَحَادِيْثَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ

حسن نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا گزر ایک قاری کے پاس سے ہوا۔ جو تلاوت کر رہا تھا' تو اس نے (یہ قرأت سنا کر) کچھ مانگا تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو شخص قرآن پاک پڑھے' تو وہ اس کے عوض میں صرف اللہ تعالیٰ سے مانگے عنقریب کچھ لوگ آئیں گے' جو قرآن پاک پڑھیں گے' اور قرآن پاک کے عوض میں لوگوں سے مانگیں گے۔

محمود کہتے ہیں: خیثمہ بصری نامی راوی وہ ہیں' جن کے حوالے سے' جابر جعفی نے روایات نقل کی ہیں' یہ صاحب خیثمہ بن عبدالرحمٰن نہیں ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

خیثمہ نامی یہ راوی بصرہ کے رہنے والے بزرگ ہیں اور ان کی کنیت ابونصر ہے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ جابر جعفی نے ان خیثمہ کے حوالے سے' احادیث روایت کی ہیں۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

2841۔ اخرجه احمد (٤٣٢/٤، ٤٣٩، ٤٣٦، ٤٤٥).

2842 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ اَبِى الْمُبَارَكِ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ

اختلافِ سند: وَقَدْ خُوْلِفَ وَكِيْعٌ فِىْ رِوَايَتِهٖ وقَالَ مُحَمَّدٌ اَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الرُّهَاوِيُّ لَيْسَ بِحَدِيْثِهٖ بَاْسٌ اِلَّا رِوَايَةَ ابْنِهٖ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَرْوِىْ عَنْهُ مَنَاكِيْرَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَزَادَ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صُهَيْبٍ وَّلَا يُتَابَعُ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَلٰى رِوَايَتِهٖ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَّاَبُو الْمُبَارَكِ رَجُلٌ مَّجْهُوْلٌ

◆◆ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قرآن پاک کی حرام کی ہوئی اشیاء کو حلال سمجھے تو اس نے قرآن پاک پر ایمان نہیں رکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

اس کی روایت میں وکیع کی مخالفت کی گئی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابوفروہ یزید بن سنان رہاوی نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ماسوائے ان روایات کے جو ان کے صاحب زادے محمد نے ان کے حوالے سے نقل کی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے: وہ لڑکا ان کے حوالے سے ''منکر'' روایات نقل کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن یزید نے اپنے والد کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے اور اس کی سند میں یہ بات نقل کی ہے: یہ مجاہد کے حوالے سے، سعید بن مسیب کے حوالے سے، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

محمد بن یزید کی اس روایت میں ان کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

یہ صاحب ''ضعیف'' ہیں۔

ابوالمبارک نامی راوی مجہول ہیں۔

2843 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

2842- تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة الاشراف) (٢٠١/٤)، حدیث (٤٩٧٢)، و ذکره المنذری فی (الترغیب) (١٦٩/١) برقم (٢١١) و عزاه للترمذی، وصاحب (المشکاة) (٧٠٢/٤ ـ مرقاة) حدیث (٢٢٠٣) و عزاه للترمذی

2843- اخرجه ابوداؤد (٤٢٤/١): کتاب الصلاة: باب: رفع الصوت بالقراءة فی الصلاة، حدیث (١٣٣٣)، و النسائی (٢٢٥/٣): کتاب قیام اللیل و تطوع النهار: باب: فضل السر علی الجهر، حدیث (١٦٦٣)، (٨٠/٥): کتاب الزکاة: باب: السر بالصدقة، حدیث (٢٥٦١)، و احمد (١٥١/٤، ١٥٨، ٢٠١).

متن حدیث: اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الَّذِیْ يُسِرُّ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ يَجْهَرُ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ لِاَنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ اَفْضَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لِكَىْ يَاْمَنَ الرَّجُلُ مِنَ الْعُجْبِ لِاَنَّ الَّذِیْ يُسِرُّ الْعَمَلَ لَا يُخَافُ عَلَيْهِ الْعُجْبُ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ مِنْ عَلَانِيَتِهٖ

◄► حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' بلند آواز میں تلاوت کرنے والا اعلانیہ طور پر صدقہ کرنے والے کی مانند ہے' اور پست آواز میں تلاوت کرنے والا چھپ کر صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: جو شخص پست آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے وہ اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جو بلند آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: اہلِ علم کے نزدیک اعلانیہ طور پر صدقہ دینے کے مقابلے میں پوشیدہ طور پر صدقہ دینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: آدمی اس طرح خود پسندی سے محفوظ ہو جاتا ہے' کیونکہ جو شخص پوشیدہ طور پر عمل کرے گا اسے اس بارے میں خود پسندی کا اندیشہ نہیں ہوگا' جو اعلانیہ طور پر عمل کرنے میں ہوگا۔

2844 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ

متن حدیث: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهٖ حَتّٰى يَقْرَاَ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ وَالزُّمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ لُبَابَةَ شَيْخٌ بَصْرِیٌّ قَدْ رَوٰى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ وَّيُقَالُ اسْمُهٗ مَرْوَانُ

قولِ امام بخاری: اَخْبَرَنِیْ بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ فِیْ كِتَابِ التَّارِيْخِ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے' جب تک سورہ بنی اسرائیل اور سورہ ''زمر'' کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابولبابہ نامی راوی بصرہ کے بزرگ ہیں۔

حماد بن زید نے ان کے حوالے سے' کئی روایات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام ''مروان'' ہے۔

یہ بات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''التاریخ'' میں نقل کی ہے۔

2844- اخرجه النسائي في (الكبرى) (٦/٤٤٤): كتاب التفسير: باب: (٣٠٣)، حديث (١/١١٤٤٤)، من طريق مروان ابى لبابة، عن ابى هريرة.

2845 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا بَقِیَّةُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ بَحِیْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْرَاُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ یَّرْقُدَ وَیَقُوْلُ اِنَّ فِیْهِنَّ اٰیَةً خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰیَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "سَبَّحَ" سے شروع ہونے والی سورتوں کو سونے سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ان میں ایک آیت ایسی ہے' جو ایک ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

2846 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ اَبُو الْعَلَاءِ الْخَفَّافُ حَدَّثَنِیْ نَافِعُ ابْنُ اَبِیْ نَافِعٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَقَرَاَ ثَلَاثَ اٰیَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَكٍ یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ مَاتَ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ مَاتَ شَهِیْدًا وَّمَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُمْسِیْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو بھی شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ پڑھے۔

"میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی' مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں"

پھر وہ شخص سورہ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کرلے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کردے گا' جو شام تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے' اگر وہ شخص اس دن میں فوت ہوجاتا ہے' تو وہ شہید کی موت مرے گا۔ اگر کوئی شخص شام وقت ایسا کرلے' تو اسے بھی یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ كَیْفَ كَانَتْ قِرَائَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب 16: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کیسی تھی؟

2847 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ مَمْلَكٍ

2845۔ اخرجه ابوداؤد (۷۳٤/۲): كتاب الادب: باب: ما يقول عن النوم، حديث (۵۰۵۷)، و احمد (۱۲۸/٤)۔

2846۔ اخرجه الدارمی (٤۵۸/۲): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل حم الدخان، و احمد (۲٦/۵)۔

متن حدیث: اَنَّـهُ سَـاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهٖ فَقَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهٗ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلٰى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى ابْنُ جُرَيْجٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ وَحَدِيْثُ لَيْثٍ اَصَحُّ

◆◆ یعلیٰ بن مملک بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور (نفلی) نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جواب دیا: تمہارا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے کیا واسطہ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل بھی ادا کیا کرتے تھے' اور اتنی دیر کے لئے سو بھی جایا کرتے تھے' جتنی دیر آپ نے نوافل ادا کئے ہوتے تھے' پھر آپ اتنی دیر نوافل ادا کرتے رہتے تھے' جتنی دیر آپ سوئے رہتے تھے۔ پھر آپ اتنی دیر سو جاتے تھے' جتنی دیر آپ نے نوافل ادا کئے ہوتے تھے' یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تھی۔

پھر سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں بتایا: تو انہوں نے اس قرأت کی خوبی یہ بیان کی کہ اس میں ایک' ایک حرف واضح ہوتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف لیث بن سعد کی ابن ابوملیکہ کے حوالے سے، یعلیٰ بن مملک کے حوالے سے' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرأت میں حروف کو الگ' الگ کر کے پڑھا کرتے تھے۔

لیث کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

2848 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ هُوَ رَجُلٌ بَصْرِيٌّ قَالَ

متن حدیث: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُوْتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ مِنْ اٰخِرِهٖ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اٰخِرِهٖ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَتُهٗ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ اَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ اَوْ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ فَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا

2847۔ اخرجه ابوداؤد (۱/۴۶۳): كتاب الصلاة: باب: استحباب الترتيل من القراءة، حديث (۱۴۶۶)، و النسائي (۲/۱۸۱)، كتاب الافتتاح: باب: تزيين القرآن بالصوت، حديث (۱۰۲۲)، و النسائي (۳/۲۱۴): كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل، حديث (۱۶۲۹)، و احمد (۶/۲۹۴، ۳۰۰، ۳۰۸)، و ابن خزيمة (۲/۱۸۸)، حديث (۱۱۵۸)۔

تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ عبداللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت وتر ادا کرتے تھے؟ رات کے ابتدائی حصے میں یا آخری حصے میں تو انہوں نے جواب دیا: ہر وقت میں کر لیتے تھے۔ بعض اوقات آپ رات کے ابتدائی حصے میں ادا کر لیتے تھے اور بعض اوقات رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرتے تھے تو میں نے کہا ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے اس معاملے میں کشادگی رکھی ہے پھر میں نے دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کس طرح ہوتی تھی؟ کیا آپ پست آواز میں قرأت کرتے تھے؟ یا بلند آواز میں کرتے تھے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ہر طرح کر لیتے تھے۔ بعض اوقات آپ پست آواز میں قرأت کرتے تھے اور بعض اوقات بلند آواز میں کر لیتے تھے تو راوی کہتے ہیں: میں نے کہا ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے اس معاملے میں بھی کشادگی رکھی ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی صورت میں کیا کرتے تھے؟ کیا آپ سونے سے پہلے غسل کر لیتے تھے یا غسل کیے بغیر ہی سو جایا کرتے تھے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہر طرح کر لیتے تھے۔ بعض اوقات آپ پہلے غسل کرتے تھے اور پھر سوتے تھے بعض اوقات صرف وضو کر کے سو جایا کرتے تھے۔ میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے اس معاملے میں کشادگی رکھی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2849 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِيْلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَّحْمِلُنِیْ اِلٰى قَوْمِهٖ فَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُوْنِیْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّیْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ابتدائے اسلام میں تبلیغ کے لئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں لوگوں کے سامنے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے: کیا کوئی شخص مجھے اپنی قوم کے پاس لے کر جائے گا کیونکہ قریش نے مجھے اس بات سے روکنے کی کوشش کی ہے میں اپنے پروردگار کے کلام کی تبلیغ کروں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب صحیح'' ہے۔

2850 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِیْ يَزِيْدَ الْهَمْدَانِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2849۔ اخرجه ابوداؤد (۶۴۷/۲): كتاب السنة: باب: من القرآن، حديث (۴۷۳۴).

2850۔ اخرجه الدارمی (۴۴۱/۲): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل كلام الله.

وَسَلَّمَ:

متن حدیث: يَقُوْلُ : الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ وَذِكْرِیْ عَنْ مَسْأَلَتِیْ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس شخص کو قرآن پاک میرا ذکر کرنے سے اور مجھ سے مانگنے سے مشغول رکھے میں اسے اس سے زیادہ افضل عطا کروں گا' جو مانگنے والوں کو عطا کیا جاتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو تمام کلاموں پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق پر حاصل ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

كِتَابُ الْقِرَأتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

(مختلف طرح کی) قرأت کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب 1: سورۂ فاتحہ

2851 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَائَتَهُ يَقُوْلُ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) ثُمَّ يَقِفُ (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَؤُهَا (مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّبِهٖ يَقْرَاُ اَبُوْ عُبَيْدٍ وَّيَخْتَارُهُ وَهٰكَذَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَّعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا وَصَفَتْ قِرَائَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرْفًا حَرْفًا وَّحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَكَانَ يَقْرَاُ (مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)

◆◆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ قرأت میں وقف کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ پہلے (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) پڑھتے تھے' پھر ٹھہر جاتے تھے' پھر (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) پڑھتے پھر ٹھہر جاتے۔

نبی اکرم ﷺ اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے۔ (مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

ابوعبید نے اس کے مطابق قرأت کی ہے' اور اسے ہی اختیار کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید اموی اور دیگر حضرات نے ابن جریج کے حوالے سے' ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے' یعلی کے حوالے سے' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح نقل کیا ہے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بتایا: آپ ﷺ الگ' الگ کر کے پڑھتے تھے۔ لیث کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

2851- اخرجه ابوداؤد (۴۳۳/۲): كتاب الحروف و القرآن: باب: (۱)، حديث (۴۰۰۱)، و احمد (۳۰۲/۶، ۳۲۳)، و ابن خزيمة (۲۴۸/۱)، حديث (۴۹۳) من طريق بن مليكة عن ام سلمة

لیث کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ یہ آیت یوں پڑھتے: (مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)

2852 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاُرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَقْرَئُوْنَ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ اَيُّوْبَ بْنِ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيِّ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا يَقْرَئُوْنَ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)

وَرَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا يَقْرَئُوْنَ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی تذکرہ کیا ہے) یہ آیت اس طرح پڑھا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہم زہری کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ اس روایت کو صرف شیخ ایوب بن سوید رملی کی بیان کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

زہری کے بعض شاگردوں نے اس روایت کو زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) پڑھتے تھے۔

امام ابورزاق نے حامر کے حوالے سے زہری کے حوالے سے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے، نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) پڑھا کرتے تھے۔

2853 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ (اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

2852- تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۱/ ٤٠٠)، حدیث (۱۵۷۰)، وذکره السیوطی فی (الدرالمنثور) (۱/ ۳۸) وعزاه لا حمد فی (الزهد)، و الترمذی، و ابن ابی داؤد، و ابن الانباری، عن انس۔

2853- اخرجه ابوداؤد (۲/ ٤٢٧): کتاب الحروف و القراءات: باب: (۱)، حدیث (۳۹۷٦)، (۲/ ٤٢٨)، حدیث (۳۹۷۷)، و احمد (۳/ ۲۱۵).

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُوْ عَلِيّ بْنُ يَزِيْدَ هُوَ اَخُو يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ تَفَرَّدَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَهٰكَذَا قَرَاَ اَبُوْ عُبَيْدٍ (وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ) اتِّبَاعًا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

(اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ)

سوید بن نصر نامی راوی بیان کرتے ہیں، ابن مبارک نے یونس بن یزید کے حوالے سے' اس سند کے ہمراہ اس کی مانند نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوعلی بن یزید، یونس بن یزید کے بھائی تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

امام بخاری نے یہ بات بیان کی ہے، اس روایت کو یونس سے نقل کرنے میں عبداللہ بن مبارک منفرد ہیں۔

ابوعبید نے حدیث کی پیروی کرتے ہوئے اسے اسی طرح تلاوت کیا ہے: (وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ)

2854 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ (هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

توضیح راوی: وَرِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَالْاَفْرِيْقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

(هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف رشدین بن سعد کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ اس کی سند بھی مستند نہیں ہے۔

رشیدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی دونوں کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ

باب 2: سورہ ہود سے متعلق روایات

2854- تفرد به الترمذي كما جاء في (التحفة) (٨/٤٠٧)، حديث (١١٣٣٧)، وذكره السيوطي في (الدر المنثور) (٢/٦٠٩)، وعزاه للحاكم وصححه، والطبراني، وابن مردويه، عن عبد الرحمن بن غنم قال: سالت معاذ بن جبل.

2855 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَؤُهَا (اِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ نَحْوَ هٰذَا وَهُوَ حَدِيْثُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ

توضیحِ راوی: قَالَ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُوْلُ اَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ هِيَ أُمُّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةُ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدِيْ وَاحِدٌ وَقَدْ رَوٰى شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ اَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا

◆◆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت یوں پڑھتے تھے: (اِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ)

اس حدیث کو کئی راویوں نے ثابت بنانی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے اور یہ ثابت بنانی سے منقول روایت ہے۔

یہی روایت شہر بن حوشب کے حوالے سے سیدہ اسماء بنت یزید سے منقول ہے۔

میں نے عبد بن حمید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے اسماء بنت یزید ہی ام سلمہ انصاریہ ہیں۔

اب یہ دونوں روایات میرے نزدیک ایک ہی روایت ہے۔ شہر بن حوشب نے اس کے علاوہ بھی احادیث سیدہ ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہیں اور یہی خاتون اسماء بنت یزید ہیں۔

اس کی مانند ایک روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

2856 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَارُوْنُ النَّحْوِيُّ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت یوں پڑھتے تھے: اِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ

وَمِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

باب 3: سورۂ کہف سے متعلق روایات

2857 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَرَاَ (قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا) مُثَقَّلَةً

2855۔ اخرجه احمد (٦/٢٩٤، ٣٢٢)۔

2856۔ اخرجه ابوداؤد (٤٢٩/٢): كتاب الحروف و القراء ات: باب: (١)، حديث (٣٩٨٥)، و عبد الله بن احمد (١٢١/٥)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثِقَةٌ وَّاَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ شَيْخٌ مَجْهُوْلٌ وَّلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

(قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں شد پڑھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

اس کے راوی امیہ بن خالد ثقہ ہیں۔ ابوالجاہلہ عبدی نامی راوی مجہول ہیں' ہمیں ان کے نام کا پتہ نہیں ہے۔

2858 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ مِّصْدَعٍ اَبِيْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ (فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلافِ روایت: وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِرَائَتُهُ وَيُرْوٰى اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اخْتَلَفَا فِيْ قِرَائَةِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَارْتَفَعَا اِلٰى كَعْبِ الْاَحْبَارِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَوْ كَانَتْ عِنْدَهُ رِوَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاسْتَغْنٰى بِرِوَايَتِهٖ وَلَمْ يَحْتَجْ اِلٰى كَعْبٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یوں پڑھی: (فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ) (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔ صحیح روایت یہ ہے: یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کی قرأت کے طور پر منقول ہے۔

ایک روایت یہ بھی نقل کی گئی ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے درمیان اس آیت کی قرأت کے بارے میں اختلاف ہو گیا' تو ان دونوں نے اپنا معاملہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا۔

اگر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کوئی روایت ہوتی' تو وہ اس روایت کی وجہ سے بے نیاز ہوتے اور حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے دلیل حاصل نہ کرتے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الرُّوْمِ

باب 4: سورہ روم سے متعلق روایات

2859 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ

2858- اخرجه ابوداؤد (٤٢٩/٢): كتاب الحروف و القراءات: باب: (١)، حديث (٣٩٨٦)۔

متن حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلَى فَارِسَ فَأَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَنَزَلَتْ (الم غُلِبَتِ الرُّوْمُ) إِلٰى قَوْلِهِ (يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ) قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰى فَارِسَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيُقْرَأُ غَلَبَتْ وَ (غُلِبَتْ) يَقُوْلُ كَانَتْ غُلِبَتْ ثُمَّ غَلَبَتْ هٰكَذَا قَرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتْ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر یہ اطلاع ملی' اہل روم اہل فارس پر غالب آ گئے ہیں۔ اہلِ ایمان کو یہ بات اچھی لگی تو یہ آیت نازل ہوئی:

(الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ) یہ آیت یہاں تک ہے (يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ)

راوی بیان کرتے ہیں: مسلمان اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ اہل روم ایرانیوں پر غالب آ گئے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ایک قرأت کے مطابق ایک لفظ غَلَبَتْ کو (غُلِبَتْ) پڑھا گیا ہے۔

ایک قول کے مطابق وہ پہلے غالب آئے تھے' اور پھر مغلوب ہو گئے۔ نصر بن علی نے اسی طرح لفظ غلبت پڑھا ہے۔

2860 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّهٗ قَرَاَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ) فَقَالَ (مِنْ ضُعْفٍ)

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ آیت تلاوت کی (خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ)

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: (مِنْ ضُعْفٍ) پڑھو۔

عبد بن حمید نے یزید بن ہارون کے حوالے سے' فضیل بن مرزوق کے حوالے سے' عطیہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

2859۔ لم یخرجه الا الترمذی، ینظر (التحفة) (۴۱۸/۳) حدیث (۴۲۰۸) و ذکره السیوطی فی (الدار المنثور) (۲۹۰/۵) و عزاه للترمذی، و ابن جریر، و ابن المنذر، و ابن ابی حاتم، و ابن مردویه۔

2860۔ اخرجه ابوداؤد (۴۲۸/۲): کتاب الحروف و القراءات: باب: (۱) حدیث (۳۹۷۸)، و احمد (۵۸/۲)۔

2861 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ (فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے: (فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْوَاقِعَةِ

باب 5: سورہ واقعہ سے متعلق روایات

2862 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنْ هَارُوْنَ الْاَعْوَرِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ (فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هَارُوْنَ الْاَعْوَرِ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے:

(فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ہارون نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اللَّيْلِ

باب 6: سورۂ لیل سے متعلق روایات

2863 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ يَّقْرَاُ عَلَیَّ قِرَاءَةَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَاَشَارُوْا اِلَیَّ

2861- اخرجه البخاری (۴۲۸/۶): كتاب احاديث الانبياء: باب: قول الله عزوجل (هود:۲۵)۔ و لقد ارسلنا نوحا، حديث (۳۳۴۱)، (۴۳۴/۶): كتاب احاديث الانبياء: باب: قوله تعالىٰ: (والى عاد اخاهم هودا) (هود: ۵۰)، حديث (۳۳۴۵)، (۴۷۹/۶): كتاب احاديث الانبياء باب: (فلما جاء ال لوط المرسلون قال انكم قوم منكرون) (الحجر: ۶۱، ۶۲)، حديث (۳۳۷۶)، واطرافه فی (۴۸۶۹، ۴۸۷۰، ۴۸۷۱، ۴۸۷۲، ۴۸۷۳، ۴۸۷۴)، ومسلم (۱۷۶/۳ - الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: ما يتعلق بالقراء ات، حديث (۸۲۳/۲۸۱)، و ابو داؤد (۴۳۱/۲): كتاب الحروف و القراء ات: باب: (۱) حديث (۳۹۹۴)، و احمد (۳۹۵/۱، ۴۰۶، ۴۳۱، ۴۱۳)۔

2862- اخرجه ابوداؤد (۴۳۱/۲): كتاب الحروف و القراء ات، حديث (۳۹۹۱)، واحمد (۶۴/۶)، (۲۱۳/۶)۔

2863- اخرجه الحميدی (۱۹۴/۱)، حديث (۳۹۶)۔

فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى) قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقْرَؤُهَا (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى) وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَاَنَا وَاللّٰهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَنِي اَنْ اَقْرَاَهَا (وَمَا خَلَقَ) فَلَا اُتَابِعُهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهٰكَذَا قِرَائَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى) وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى

◆◆ علقمہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ شام آئے' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ انہوں نے دریافت کیا: تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے؟ جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق تلاوت کر سکتا ہو؟ علقمہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا' تو میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ آیت کیسے پڑھتے ہوئے سنا ہے (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى)

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا: میں نے تو انہیں اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى) وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے بھی اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اسی طرح سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اس طرح تلاوت کی تھی اور یہ (شام کے) لوگ مجھ سے یہ چاہتے ہیں' اب میں اسے دوسری طرح پڑھوں! اور یہ لفظ پڑھوں تو میں تو ان کی بات نہیں مانوں گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں اسی طرح ہے: وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى) وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى

وَمِنْ سُوْرَةِ الذّٰرِيَاتِ

باب 7: سورہ ذاریات سے متعلق روایات

2864 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مجھے یوں پڑھائی تھی: اِنِّيْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2864۔ اخرجه ابوداؤد (٤٣١/٢): كتاب الحروف و القراءات: باب: (١) حديث (٣٩٩٣)، و احمد (٣٩٤/١، ٣٩٧، ٤١٨).

وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ

باب 8: سورہ حج سے متعلق روایات

2865 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ (وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّلَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ اَنَسٍ وَّاَبِى الطُّفَيْلِ وَهٰذَا عِنْدِىْ مُخْتَصَرٌ

اختلافِ روایت: اِنَّمَا يُرْوٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَقَرَاَ (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ) الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَحَدِيْثُ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عِنْدِىْ مُخْتَصَرٌ مِّنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو اس طرح پڑھا ہے:

(وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى)

ہمارے علم کے مطابق قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی بھی صحابی سے حدیث کا سماع نہیں کیا۔ میرے نزدیک یہ روایت مختصر ہے۔

یہی روایت قتادہ کے حوالے سے' حسن بصری کے حوالے سے' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ ان بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

(يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ)

(یہ پوری طویل حدیث ہے)

حکم بن عبدالمالک کی نقل کردہ روایت میرے نزدیک اس حدیث کا اختصار ہے۔

2866 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَال سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2865۔ تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۱۸٦/۸) حدیث (۱۰۸۳۷) و ذکره السیوطی فی (الدارالمنثور) (٦۱۹/٤) وعزاه للطبرانی، و الحاکم، و ابن مردویه، و ابوالحسن احمد بن یزید الحلوانی فی کتاب (الحروف) عن عمران بن حصین۔

2866۔ اخرجه البخاری (۷۰۳/۸): کتاب فضائل القرآن: باب: نسیان القرآن: و هل یقول نسیت آیة کذا و کذا، حدیث (۵۰۳۹)، و مسلم (۱۲٦/۳ - الابی): کتاب صلاة المسافرین و قصرها: باب: الامر بتعهد القرآن و کراهة قول نسیت آیة کذا و جواز قول انسیتها، حدیث (۷۹۰/۲۲۸)، و النسائی (۱۵٤/۲): کتاب الافتتاح: باب: جامع ما جاء فی القرآن، حدیث (۹٤۳)، و الدارمی (٤۳۹/۲)، کتاب فضائل القرآن: باب: تعاهد القرآن، (۳۰۸/۲) کتاب الرقاق: باب: تعاهد لقرآن، و احمد (۳۸۱/۱، ٤۱۷، ٤۲۳، ٤۲۹، ٤٤۹، ٤٦۳)، و الحمیدی (۵۰/۲)، حدیث (۹۱)۔

متن حدیث: بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَوْ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی شخص کا یہ کہنا بہت ہی برا ہے' میں فلاں آیت بھول گیا۔ اسے یہ کہنا چاہیے: وہ مجھے بھلا دی گئی۔ تم وہ قرآن کو یاد کرتے رہو'اللہ کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' جس طرح چوپایہ رسی (کھلنے پر) بھاگتا ہے' قرآن اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ انسان کے دل سے نکلتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

باب 9: (فرمان نبوی ہے:) ''قرآن سات حروف پر نازل ہوا''

2867 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ

متن حدیث: مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَّهُوَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هُوَ يَقْرَاُ عَلٰی حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَّمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُّ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَنَظَرْتُ حَتّٰی سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَقَالَ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهٗ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ اَقْرَاَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ تَقْرَؤُهَا فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُهٗ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰی حُرُوْفٍ لَّمْ تُقْرِئْنِيْهَا وَاَنْتَ اَقْرَاْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اقْرَاْ يَا هِشَامُ فَقَرَاَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ يَا عُمَرُ فَقَرَاْتُ بِالْقِرَاءَةِ الَّتِيْ اَقْرَاَنِي النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2867۔ اخرجه البخاری (۶۳۹/۸): كتاب فضائل القرآن: باب: انزل القرآن على سبعة احرف، حديث (۴۹۹۲)، و مسلم (۱۶۲/۳ - الابی) كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: باين ان القران على سبعة احرف و بيان معناه، حديث (۸۱۸/۲۷۰)، و ابوداؤد (۴۶۵/۱): كتاب الصلاة: باب: انزل القرآن على سبعة احرف، حديث (۱۴۷۵)، و النسائی (۱۵۰/۲): كتاب الافتتاح: باب: جامع ما جاء من القرآن، حديث (۹۳۷)، و احمد (۴۰/۱، ۴۲، ۴۳، ۲۶۳، ۲۴)، و مالك (۲۰۱/۱): كتاب القرآن: باب: ما جاء في القرآن، حديث (۵)۔

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گزرا۔ وہ سورت فرقان کی تلاوت کررہے تھے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی کی بات ہے۔ جب میں نے غور سے ان کی تلاوت کو سنا تو وہ کئی مقامات پر اس قرأت سے مختلف تھی' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی۔ پہلے تو میں ان کی نماز کے دوران ان پر حملہ کرنے لگا' لیکن پھر میں نے انہیں موقع دیا اور جب انہوں نے سلام پھیر لیا تو میں نے ان کو ان کی چادر سے پکڑا اور دریافت کیا: تمہیں یہ سورت کس نے پڑھنی سکھائی ہے' جو میں نے تمہیں پڑھتے ہوئے سنا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورت پڑھنی سکھائی ہے۔ میں نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! تم نے غلط کہا ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے یہ سورت سکھائی ہے' وہ جس کی تم تلاوت کررہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' پھر میں ان کو پکڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے سورہ فرقان' اس سے مختلف طریقے سے پڑھتے ہوئے سنا ہے' جو طریقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا تھا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ سورت پڑھنی سکھائی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! اسے چھوڑ دو۔ اے ہشام! تم تلاوت شروع کرو! پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسی طرح تلاوت کی' جیسے میں نے ان کو تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عمر! اب تم تلاوت کرو۔ پھر میں نے اسی طرح قرآت شروع کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے' تو جسے جو آسان لگے اس کے مطابق تلاوت کرلے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک نے اسے زہری کے حوالے سے' اسی سند کے ہمراہ اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کی سند میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

2868 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَاْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ اَيُّوْبَ وَهِيَ امْرَاَةُ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَمُرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاَبِيْ بَكْرَةَ

2868- اخرجه احمد (۵/۱۳۲).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مِّنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہوئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جبرائیل علیہ السلام! مجھے ایک ایسی قوم کی طرف مبعوث کیا گیا ہے' جن میں پڑھنے لکھنے کا رواج نہیں ہے' ان میں بوڑھی عورتیں بھی ہیں اور بڑی عمر کے لوگ بھی ہیں لڑکے اور لڑکیاں بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں' جنھوں نے کبھی زندگی میں تحریر نہیں پڑھی' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت ابوہریرہ، سیدہ ام ایوب جو حضرت ایوب انصاری کی اہلیہ ہیں، حضرت ثمرہ' حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوجہیم بن حارث بن صمہ، حضرت عمرو بن العاص اور حضرت ابوبکرہ (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2869 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِيْهِ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِيْ مَسْجِدٍ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهُ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے بھائی سے کسی دنیوی مصیبت کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی مصیبت کو دور کرے گا' جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا' جو شخص کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اسے آسانی فراہم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے' جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جو شخص کسی ایسے راستے پر چلے' جس میں وہ علم کی تلاش میں ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستہ کو آسان کر دے گا۔ جب کبھی کچھ لوگ مسجد میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں ایک دوسرے کو درس دیتے ہیں' تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے' اور رحمت

انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ جس شخص کا عمل سستی کا شکار ہو اس کا نسب اسے تیز نہیں کرسکتا۔

کئی راویوں نے اسے اعمش کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مانند نقل کیا ہے۔

اسباط بن محمد نے اعمش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے مجھے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کے بارے میں بتایا گیا ہے اس کے بعد انہوں نے اس کا بعض حصہ نقل کیا ہے۔

2870 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدِ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي كَمْ اَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّي اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي عِشْرِيْنَ قُلْتُ اِنِّي اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ اِنِّي اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي عَشْرٍ قُلْتُ اِنِّي اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي خَمْسٍ قُلْتُ اِنِّي اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِي

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ

وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِي اَرْبَعِيْنَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَلَا نُحِبُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَاْتِيَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَّلَمْ يَقْرَاِ الْقُرْاٰنَ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُقْرَاُ الْقُرْاٰنُ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ لِلْحَدِيْثِ الَّذِي رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

آثارِ صحابہ: وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فِي رَكْعَةٍ يُوْتِرُ بِهَا وَرُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِي رَكْعَةٍ فِي الْكَعْبَةِ وَالتَّرْتِيْلُ فِي الْقِرَاءَةِ اَحَبُّ اِلٰى اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کتنے عرصے میں قرآن پورا پڑھ لیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے ایک مہینے میں ختم کیا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے بیس دن میں ختم کرلیا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے پندرہ دن میں ختم کرلیا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے دس دن میں ختم کرلیا کرو۔ تو میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ

2870- اخرجه الدارمي (٤٧١/٢): كتاب فضائل القرآن: باب: ختم القرآن.

کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے پانچ دن میں ختم کرلیا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس بارے میں اجازت نہیں دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ابوبردہ کے حضرت عبداللہ بن عمرو سے نقل کرنے کے حوالے سے' اس حدیث کو ''غریب'' قرار دیا گیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی نقل کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص تین دن سے کم عرصے میں قرآن پورا پڑھ لیتا ہے اس نے اسے سمجھا ہی نہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات بھی نقل کی گئی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا: تم قرآن چالیس دن میں ختم کرو!

اسحاق بن ابراہیم نے یہ بات بیان کی ہے: میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا کہ کوئی شخص چالیس دن میں بھی قرآن ختم نہ کرے اور اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے۔

تین دن سے کم عرصے میں قرآن پاک مکمل نہ پڑھا جائے۔ اس کی دلیل وہ حدیث ہے' جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

جبکہ بعض اہل علم نے رخصت بھی دی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بعض اوقات ایک رکعت میں پورا قرآن پاک پڑھ لیا کرتے تھے۔

سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے خانہ کعبہ میں ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا تھا' تاہم قرآن پڑھتے ہوئے ٹھہر' ٹھہر کر قرآن پڑھنا اہل علم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

2871 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى النَّضْرِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَهٗ اقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فِىْ اَرْبَعِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنْ يَّقْرَاَ الْقُرْاٰنَ فِىْ اَرْبَعِيْنَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم چالیس دن میں قرآن مکمل پڑھا کرو۔

2871- اخرجه ابوداؤد (۱/۴۴۳): كتاب الصلاة: باب: تحزيب القرآن، حديث (۱۳۹۵).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے اپنی سند کے ہمراہ وہب بن منبہ کے حوالے سے' یہ نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی: وہ چالیس دن میں پورا قرآن پاک مکمل کرلیا کریں۔

2872 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قَالَ وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قَالَ الَّذِىْ يَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِ الْقُرْاٰنِ اِلٰى اٰخِرِهٖ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا عِنْدِىْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الرَّبِيْعِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''حال مرتحل'' اس نے دریافت کیا: حال مرتحل سے مراد کیا ہے؟ تو فرمایا: یعنی جب آدمی شروع سے لے کر آخر تک قرآن مجید پورا پڑھ لے' تو پھر شروع سے پڑھنا شروع کردے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے اعتبار سے' ہم اسے صرف اس سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔ محمد بن بشار نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت زرارہ بن اوفیٰ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے' جس کا مفہوم یہی ہے' تاہم انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت نصر بن علی کی نقل کردہ روایت کے مقابلہ میں زیادہ مستند ہے۔

2873 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِىْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2872- تفردبه الترمذی كما جاء فی (التحفة) (٣٨٨/٤)، حدیث (٥٤٢٩) واخرجه الحاكم (٥٦٨/١)، و ابونعیم فی (حلية الاولياء) (٢٦٠/٢) عن زرارة بن اوفی، عن ابن عباس.

2873- اخرجه ابوداؤد (٤٤٣/١): كتاب الصلاة: باب: تحزيب القرآن، حديث (١٣٩٤)، و ابن ماجه (٤٢٨/١): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: من كم يستحب يختم القرآن، حديث (١٣٤٧).

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص تین دن سے کم عرصے میں پورا قرآن پڑھ لے اس نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تفسیرِ قرآن کے بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَاْيِهٖ

باب1: جو شخص اپنی رائے کے ذریعے قرآن کی تفسیر کرے (اس کا حکم)

2874 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص علم نہ ہونے کے باوجود قرآن کے بارے میں کوئی بات بیان کرے' اسے جہنم میں اپنی جگہ پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2875 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَاْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری طرف سے کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے احتیاط کرو، صرف وہی چیز بیان کرو جس کے بارے میں تمہیں علم ہو (میں نے یہ فرمایا ہے) جو شخص میری طرف سے کوئی جھوٹی بات جان بوجھ کر بیان کرے وہ جہنم میں اپنی جگہ پر پہنچنے کے لیے تیار رہے اور جو شخص قرآن کی تفسیر کے بارے میں اپنی رائے کے ساتھ کوئی بات بیان کرے وہ جہنم میں اپنی جگہ پر پہنچنے کے لیے تیار رہے۔

2874۔ اخرجه الدارمي (۷٦/۱): كتاب (ـــ): باب : اتقاء الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم ، و التثبت فيه ، و احمد (۲۳۳/۱ ، ۲٦۹ ، ۲۹۳ ، ۳۲۳ ، ۳۲۷).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

2876 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ حَزْمٍ اَخُو حَزْمٍ الْقُطَعِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَاْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ حَزْمٍ

مذاہبِ فقہاء: وَّهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُمْ شَدَّدُوْا فِيْ هٰذَا فِيْ اَنْ يُّفَسَّرَ الْقُرْاٰنُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّاَمَّا الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَّقَتَادَةَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ فَسَّرُوا الْقُرْاٰنَ فَلَيْسَ الظَّنُّ بِهِمْ اَنَّهُمْ قَالُوْا فِي الْقُرْاٰنِ اَوْ فَسَّرُوْهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَنْفُسِهِمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا اَنَّهُمْ لَمْ يَقُوْلُوْا مِنْ قِبَلِ اَنْفُسِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا فِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ فِيْهَا شَيْئًا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ لَوْ كُنْتُ قَرَاْتُ قِرَاءَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَّمْ اَحْتَجْ اِلٰى اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ مِمَّا سَاَلْتُ

◆◆ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنی رائے کے ساتھ قرآن کی تفسیر بیان کرے تو اگر وہ ٹھیک بھی بیان کرے تو یہ اس نے غلط کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

بعض محدثین نے اس کے راوی سہیل بن ابوحزم کے بارے میں کلام کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے انہوں نے اس حوالے سے بہت سختی سے کام لیا ہے قرآن کی تفسیر علم کے بغیر بیان کی جائے۔

جہاں تک مجاہد قتادہ اور ان کے علاوہ دیگر اہل علم کا تعلق ہے جن کے بارے میں یہ روایت بیان کی گئی ہے: ان لوگوں نے قرآن کی تفسیر بیان کی ہے تو ان کے بارے میں یہ گمان نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے اپنی رائے کے ساتھ قرآن کے بارے میں کچھ کہا ہوگا یا علم نہ ہونے کے باوجود تفسیر بیان کی ہوگی یا اپنی طرف سے کوئی بات بیان کی ہوگی۔

ان حضرات کے حوالے سے جو روایات نقل کی گئی ہیں وہ اس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے ان حضرات نے علم کے بغیر اپنی طرف سے کوئی بات بیان نہیں کی ہے۔

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: قرآن کی ہر ایک آیت کے بارے میں میں نے کوئی نہ کوئی روایت بیان کی ہے۔

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اگر میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت سیکھی ہوتی تو مجھے قرآن سے متعلق بہت

2876- اخرجه ابوداؤد (٣٤٤/٢): كتاب العلم: باب: الكلام فى كتاب الله بغير علم، حديث (٣٦٥٢).

سی چیزوں کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی جو میں نے ان سے پوچھی ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَاب

باب 2: سورت فاتحہ سے متعلق روایات

2877 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ فَاقْرَاْهَا فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقْرَاُ الْعَبْدُ فَيَقُوْلُ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) فَيَقُوْلُ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَهٰذَا لِيْ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) وَاٰخِرُ السُّوْرَةِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقُوْلُ (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى ابْنُ جُرَيْجٍ وَّمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى ابْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ وَاَبُو السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَيَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ وَاَبُو السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ وَكَانَا جَلِيْسَيْنِ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ

اختلافِ روایت: وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ اُوَيْسٍ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا

2877۔ اخرجہ مالك (٨٤): كتاب الصلاة: باب: القراءة خلف الامام فيما لا يجهر فيه بالقراءة، حديث (٣٩)، و مسلم (٢/٢٦٢ - الابی): كتاب الصلاة: باب: وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة، حديث (٣٩٥/٣٨)، و ابوداؤد (١/٢٧٦): كتاب الصلاة: باب: من ترك القراءة فی صلاته بفاتحة الكتاب، حديث (٨٢١)، و النسائی (٢/١٣٥): كتاب الافتتاح: باب: ترك قراءة بسم الله الرحمن الرحيم من فاتحة الكتاب، حديث (٩٠٩)، و ابن ماجه (١/٢٧٣): كتاب اقامة الصلاة: باب: القراءة خلف الامام، حديث (٨٣٨)، (٢/١٢٤٣): كتاب الادب: باب: ثواب القرآن، حديث (٣٧٨٤)، و احمد (٢/٢٥٠، ٢٨٥، ٢٨٦، ٤٦٠، ٤٨٧، ٢٤١، ٤٥٧، ٤٧٨)، و ابن خزيمة (١/٢٤٧)، حديث (٤٨٩)، (٢/٢٥٢)، حديث (٥٠٢)، (٢/٢٤٨)، حديث (٤٩٠)، و الحميدی (٢/٤٣٠)، حديث (٩٧٣، ٩٧٤)۔

الْحَدِيْثِ فَقَالَ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ وَّاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَبِى اُوَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْعَلَاءِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے سورت فاتحہ نہ پڑھے' اس کی نماز نامکمل ہوتی ہے اس کی نماز نامکمل ہوتی وہ پوری نہیں ہوتی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوہریرہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے بھی ہوتا ہوں (تو کیا میں اس وقت بھی تلاوت کروں گا) انہوں نے فرمایا: اے فارسی کے بیٹے! تم اسے دل میں پڑھ لو۔

کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان میں دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے' نصف حصہ میرے لیے اور نصف حصہ میرے بندے کے لیے ہے' اور میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اس کو ملے گا' بندہ کھڑا ہو کر یہ پڑھتا ہے: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بندے نے میری حمد بیان کی' پھر بندہ یہ کہتا ہے: الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: بندے نے میری تعریف کی' پھر بندہ پڑھتا ہے: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی' یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ' اور سورت کا آخری حصہ میرے بندے کے لیے ہے' اور میرا بندہ جو مانگتا ہے اس کو وہ ملے گا وہ یہ کہتا ہے: اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

شعبہ' اسماعیل' اور ان کے علاوہ دیگر راویوں نے' علاء بن عبدالرحمٰن سے ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند یہ حدیث نقل کی ہے۔

ابن جریج اور امام مالک نے علاء بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' ابوسعید کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

ابن ابی اویس نے اپنے والد کے حوالے سے' علاء بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' یہ روایت نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میرے والد اور ابوسعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

◆◆ علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میرے والد اور ابوسائب نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ دونوں حضرات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے اس میں سورت فاتحہ نہیں پڑھتا تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے وہ پوری نہیں ہوتی۔

اسماعیل بن ابواویس کی نقل کردہ روایت میں اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے اس بارے میں امام ابوزرعہ سے سوال کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ دونوں روایات مستند ہیں۔ انہوں نے ابن ابی اویس کی اپنے والد کے حوالے سے' علاء سے نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

2878 اَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

متن حدیث: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هٰذَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ وَّجِئْتُ بِغَيْرِ اَمَانٍ وَّلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعْتُ اِلَيْهِ اَخَذَ بِيَدِيْ وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ اِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهٗ فِيْ يَدِيْ قَالَ فَقَامَ فَلَقِيَتْهُ امْرَاَةٌ وَّصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا اِنَّ لَنَا اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ حَتّٰى اَتٰى بِيْ دَارَهٗ فَاَلْقَتْ لَهُ الْوَلِيْدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يُفِرُّكَ اَنْ تَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ اِلٰهٍ سِوَى اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا تَفِرُّ اَنْ تَقُوْلَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَعْلَمُ اَنَّ شَيْئًا اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ الْيَهُوْدَ مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ وَاِنَّ النَّصَارٰى ضُلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّيْ جِئْتُ مُسْلِمًا قَالَ فَرَاَيْتُ وَجْهَهٗ تَبَسَّطَ فَرَحًا قَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِيْ فَاُنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ جَعَلْتُ اَغْشَاهُ اٰتِيْهِ طَرَفَيِ النَّهَارِ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا عِنْدَهٗ عَشِيَّةً اِذْ جَائَهٗ قَوْمٌ فِيْ ثِيَابٍ مِّنَ الصُّوْفِ مِنْ هٰذِهِ النِّمَارِ قَالَ فَصَلّٰى وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَّلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَّلَوْ بِقَبْضَةٍ وَّلَوْ بِبَعْضِ قَبْضَةٍ يَّقِيْ اَحَدُكُمْ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ اَوِ النَّارِ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَّلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهَ وَقَائِلٌ لَهٗ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَّبَصَرًا فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ قُدَّامَهٗ وَبَعْدَهٗ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَّقِيْ بِهٖ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ لِيَقِ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَاِنِّيْ لَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيْكُمْ حَتّٰى تَسِيْرَ الظَّعِيْنَةُ فِيْمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيْرَةِ اَوْ اَكْثَرَ مَا تَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ فَاَيْنَ لُصُوْصُ طَيِّئٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَّرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ لوگوں نے بتایا: یہ حاتم کا بیٹا عدی ہے۔ میں چونکہ کوئی امان لیے بغیر اور کسی تحریری (معاہدے) کے بغیر حاضر ہوا تھا اس لیے جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے ہی اپنے اصحاب سے یہ کہہ چکے تھے: امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ساتھ لے کر کھڑے ہوئے' تو ایک خاتون اپنے بچے کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی: ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ گئے اور اس کا کام کر کے واپس آئے اور میرا ہاتھ دوبارہ پکڑ لیا اور اپنے گھر لے گئے۔ ایک بچی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بچھونا بچھا دیا' جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو گئے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر مجھ سے دریافت کیا: تمہیں کلمہ پڑھنے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ کیا تمہارے

علم میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور بھی معبود ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ اس کے بعد کچھ دیر تک گفتگو کرتے رہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ اکبر کہنے سے اس لیے بھاگ رہے ہو کہ تم اسے سے بڑی کسی چیز کے بارے میں جانتے ہو؟ تو میں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا' اور عیسائی گمراہی کا شکار ہیں' حضرت عدی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میں ایک خالص مسلمان ہوں۔ حضرت عدی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا: نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک خوشی سے کھل اٹھا۔ پھر آپ ﷺ نے میرے بارے میں حکم دیا اور مجھے ایک انصاری کے ہاں (مہمان کے طور پر) ٹھہرنے کے لیے فرمایا۔ میں صبح شام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگا۔ ایک مرتبہ میں رات کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا اسی دوران کچھ لوگ آئے، انہوں نے اون سے بنے ہوئے دھاری دار کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھنے کے بعد تقریر کرتے ہوئے صدقہ دینے کی ترغیب دی اور ارشاد فرمایا: (تم لوگ صدقہ کرو)' خواہ ایک صاع ہو یا نصف صاع ہو یا ایک مٹھی جتنی کوئی چیز ہو یا مٹھی کے کچھ حصے جتنی ہو آدمی اپنے آپ کو جہنم کی گرمی سے بچائے' خواہ ایک کھجور کے ذریعے یا کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے بچائے کیونکہ ہر شخص نے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ بندے سے جو فرمائے گا: وہ میں تمہیں بیان کررہا ہوں (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) کیا میں نے تمہیں سماعت اور بصارت عطا نہیں کی تھی؟ تو بندہ جواب دے گا جی ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں مال اور اولاد عطا نہیں کیے تھے؟ تو وہ جواب دے گا: جی ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ کہاں ہے' جو تم نے اپنے لیے آگے بھیجا تھا؟ یعنی تم نے اپنے لیے آگے کیا بھیجا ہے؟ تو وہ شخص اپنے آگے اپنے پیچھے اپنے دائیں اپنے بائیں دیکھے گا' تو اسے ایسے کوئی چیز نہیں ملے گی جو اسے جہنم کی تپش سے بچا سکے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) تو ہر شخص کو جہنم سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے' خواہ نصف کھجور کے ذریعے بچائے اگر وہ بھی نہ ملے تو پاکیزہ بات کے ذریعے بچانے کی کوشش کرے۔ مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم فقر و فاقہ کا شکار ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے وہ تمہیں عطا کرے گا، (یہاں تک کہ ایک وہ وقت آئے گا) جب کوئی عورت مدینہ منورہ سے حیرہ تک کا یا اس سے بھی زیادہ سفر کرے گی اور اسے یہ اندیشہ بھی نہیں ہوگا کہ اس کی سواری چوری ہو جائے گی۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دل میں سوچا اس وقت طے قبیلے کے چور کہاں ہوں گے؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف سماء بن حرب کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

شعبہ نے اس روایت کو سماک بن حرب کے حوالے سے' عباد بن حبیش کے حوالے سے' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے' جو طویل حدیث ہے۔

2878/1 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2878/1- اخرجه احمد (۳۷۸/٤).

متن حدیث: اَلْيَهُوْدُ مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ وَالنَّصَارٰى ضُلَّالٌ

فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

◆◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس میں یہ الفاظ ہیں: یہودوہ لوگ ہیں' جن پر غضب ہوگا' اور عیسائی وہ لوگ ہیں' جو گمراہی کا شکار ہیں۔

پھر انہوں نے یہ طویل حدیث بیان کی ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

باب 3: سورہ بقرہ سے متعلق روایات

2879 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِىْ جَمِيْلَةَ الْاَعْرَابِىُّ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَآءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ فَجَآءَ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو (مٹی کی) مٹھی سے پیدا کیا جسے اس نے پوری روئے زمین سے اکٹھا کیا تھا یہی وجہ ہے' حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی کا رنگ سرخ ہے کسی کا سفید ہے کسی کا سیاہ ہے کسی کا ان کے درمیان کا کوئی رنگ ہے کوئی نرم مزاج ہے کوئی سخت ہے کوئی خبیث طبیعت کا مالک ہے' کوئی پاکیزہ طبیعت کا مالک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2880 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: فِىْ قَوْلِهِ (اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا) قَالَ دَخَلُوْا مُتَزَحِّفِيْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ اَىْ مُنْحَرِفِيْنَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: ''تم لوگ سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہونا ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ لوگ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے دروازے میں داخل ہوئے تھے' یعنی انہوں نے اس حکم سے

2879۔ اخرجه ابوداؤد (۶۳۴/۲): كتاب السنة: باب: فى القدر، حديث (۴۵۹۳)، واحمد (۴۰۰/۴، ۴۰۶)، و ابن حميد حديث (۵۴۹)۔

2880۔ اخرجه البخارى (۱۴/۸): كتاب التفسير: باب: (و اذ قلنا ادخلوا هذه القرية فكلو منها حيث شئتم، حديث (۴۴۷۹)، و مسلم (۲۳۱۲/۴): كتاب التفسير: باب: (ـــ) حديث (۳۰۱۵/۱)، و احمد (۳۱۲/۲، ۳۱۸)۔

انحراف کیا تھا۔

2881 وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ) قَالَ قَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اس سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے یہ بات بھی منقول ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تو جن لوگوں نے ظلم کیا انہوں نے اس لفظ کو تبدیل کر دیا' اور اس سے مختلف کیا جو ان سے کہا گیا تھا۔''

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ ان لوگوں نے ''حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ'' کہا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2882 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ السَّمَّانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰى حِيَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ (فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَشْعَثَ السَّمَّانِ اَبِي الرَّبِيْعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَشْعَثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ

◆◆ عبداللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے انتہائی تاریک رات تھی۔ ہمیں یہ اندازہ نہیں ہوا کہ قبلہ کس سمت میں ہے؟ تو ہم میں سے ہر شخص نے اس طرف منہ کر کے نماز ادا کر لی' جس طرف اس کا رخ ہوا۔ صبح کے وقت ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''تم جس طرف بھی منہ پھیر لو' اللہ تعالیٰ کی ذات اسی طرف ہوگی۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اشعث سمان نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں' جو انہوں نے عاصم بن عبیداللہ سے نقل کی ہے۔

اشعث کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

2883 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

2883- اخرجه مسلم (٢١/٣): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: جواز صلاة النافلة على الدابة من السفر حيث تو جهت، حديث (٧٠٠/٣٣)، و النسائي (٢٤٤/١): كتاب الصلاة: باب: الحال التي يجوز فيها استقبال غير القبلة، حديث (٤٩١)، و احمد (٤١١/٢٠/٢)، و ابن خزيمة (٢٥٢/٢) حديث (١٢٦٧)، (٢٥٣/٢)، حديث (١٢٦٩).

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا اَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ وَهُوَ جَاءٍ مِّنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عُمَرَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ) الْاٰيَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَفِيْ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَيُرْوٰى عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ) قَالَ قَتَادَةُ هِيَ مَنْسُوْخَةٌ نَسَخَهَا قَوْلُهٗ (فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) اَيْ تِلْقَائَهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی نفل ادا کرلیا کرتے تھے' خواہ اس سواری کا رخ کسی بھی سمت ہو'اس وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ شریف لا رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

قتادہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی گئی ہے۔انہوں نے اس آیت کے بارے میں یہ فرمایا ہے۔

''اور مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں تم جس طرف بھی منہ کرو گے اللہ تعالیٰ کی ذات وہیں ہوگی۔''

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ آیت منسوخ ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان نے اسے منسوخ کر دیا ہے۔

''تو تم اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔''

اس سے مراد یہ ہے: اس کی سمت میں پھیر لو۔

2884/1 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ

وَيُرْوٰى عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ) قَالَ فَثَمَّ قِبْلَةُ اللّٰهِ

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهٰذَا

یہ بات محمد بن عبدالملک نے اپنی سند کے ہمراہ قتادہ سے نقل کی ہے۔

اس آیت کے بارے میں مجاہد سے یہ بات روایت کی گئی ہے۔(ارشاد باری تعالیٰ ہے):

''تو تم جس طرف بھی رخ کرلو اسی طرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہوگی۔''

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ کا قبلہ اسی سمت میں ہوگا۔

2884/1۔ اخرجه البخاری (۱۸/۸): کتاب التفسیر: باب: قوله: (واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى)، حديث (۴۴۸۳)، و ابن ماجه (۳۲۲/۱): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: القبلة، حديث (۱۰۰۹)، و احمد (۲۳/۱، ۲۴، ۳۶)۔

یہ بات ابوکریب نے اپنی سند کے ہمراہ مجاہد سے نقل کی ہے۔

2884/2 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَنَزَلَتْ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ہم مقام ابراہیم کے پاس نفل ادا کریں (تو یہ مناسب ہوگا)؟ تو یہ آیت نازل ہوئی:

''مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2885 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالیں (تو یہ مناسب ہوگا) تو یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

2886 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ

متنِ حدیث: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِهٖ (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا) قَالَ عَدْلًا

2886- اخرجه البخاري (۳۲۸/۱۳): كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة: باب: (و كذلك جعلنكم امة و سطا) (البقرة: ۱۴۳)، حديث (۷۳۴۹)، و ابن ماجه (۱۴۳۲/۲): كتاب الزهد: باب: صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم ، و احمد (۹/۳، ۳۲، ۵۸)، و عبد بن حميد ص (۲۸۶)، حديث (۹۱۳).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے۔

''اور اسی طرح ہم نے تمہیں وسط امت بنایا ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد ''عادل'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2887 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يُدْعٰى نُوْحٌ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُدْعٰى قَوْمُهُ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ وَّمَا اَتَانَا مِنْ اَحَدٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهُ قَالَ فَيُؤْتٰى بِكُمْ تَشْهَدُوْنَ اَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا) وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (قیامت کے دن) حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا' اور ان سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم نے تبلیغ کر دی تھی تو وہ جواب دیں گے: جی ہاں۔ پھر ان کی قوم کو بلایا جائے گا' اور ان سے یہ پوچھا جائے گا کیا انہوں نے تم تک تبلیغ کر دی تھی؟ تو وہ جواب دیں گے ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا شخص نہیں آیا تھا' تو پھر (حضرت نوح علیہ السلام) سے پوچھا جائے گا: تمہارا گواہ کون ہے؟ تو پھر وہ جواب دیں گے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر تم لوگوں کو لایا جائے گا' تم لوگ گواہی دو گے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے تبلیغ کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد یہی ہے:

''اور اس طرح ہم نے تم کو وسط امت بنایا ہے' تاکہ تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ اور رسول تم پر گواہ بن جائے۔''

یہاں وسط سے مراد ''عدل'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2888 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ

وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلَّى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ قَالَ ثُمَّ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوعٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسندیدہ تھی کہ آپ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا جائے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''ہم نے آسمان کی طرف تمہارا چہرہ اٹھنا دیکھ لیا ہے ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے' جس سے تم راضی ہو گے تم اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو''۔

تو آپ ﷺ کا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا کیونکہ آپ ﷺ اس کو پسند کرتے تھے۔

(حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) ایک شخص نے آپ ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی' اس کا گزر انصاریوں کے پاس سے ہوا جو عصر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے' اور وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہے تھے' تو اس شخص نے یہ کہا: وہ گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہے کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی ہے۔ آپ ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ان لوگوں نے رکوع کی حالت میں ہی اپنا رخ (خانہ کعبہ) کی طرف پھیر لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس کو سفیان ثوری نے ابواسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2889 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: كَانُوْا رُكُوْعًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَعُمَارَةَ بْنِ اَوْسٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: وہ لوگ فجر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے۔

اس بارے میں حضرت عمرو بن عوف مزنی' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عمارہ بن اوس' حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2890 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا وُجِّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ اِيْمَانَكُمْ﴾ الْآيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا' تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا' جو اس حالت میں فوت ہوئے ہیں' کہ وہ بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان (یعنی اعمال) کو ضائع نہیں کرے گا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2891 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ

متن حدیث: قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا اَرٰى عَلٰى اَحَدٍ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَّمَا اُبَالِيْ اَنْ لَّا اَطُوْفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاِنَّمَا كَانَ مَنْ اَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَاَعْجَبَهُ ذٰلِكَ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا كَانَ مَنْ لَّا يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ اِنَّمَا اُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهٖ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِيْ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا: میں یہ سمجھتا ہوں اگر کوئی شخص صفا اور مروہ کا

2890۔ اخرجه ابوداؤد (۶۳۱/۲): كتاب السنة: باب: الدليل على زيادة الايمان و نقصانه، حديث (۴۶۸۰)، و الدارمي (۲۸۱/۱)، كتاب الصلاة: باب: تحويل القبلة، و احمد (۳۴۷/۱، ۳۹۵، ۳۰۴، ۳۲۲).

2891۔ اخرجه مالك (۳۷۳/۱): كتاب الحج: باب: جامع السعي، حديث (۱۲۹)، و البخاري (۵۸۱/۳): كتاب الحج: باب: وجوب الصفا و المروة و جعل من شعائر الله، حديث (۱۶۴۳)، (۷۱۹/۳): كتاب العمرة: باب: يفعل بالعمرة ما يفعل بالحج، حديث (۱۷۹۰)، و اطرافه من (۴۴۹۵)، (۴۸۶۱)، ومسلم (۹۲۹/۲): كتاب الحج، باب: بيان ان السعي بين الصفا و المروة ركن لا يصح الحج الا به، حديث (۱۲۷۷/۲۶۱)، و ابوداؤد (۵۸۴/۱): كتاب المناسك: باب: امر الصفا و المروة، حديث (۱۹۰۱)، و النسائي (۲۳۷/۵، ۲۳۸)، كتاب مناسك الحج: باب: ذكر الصفا و المروة، حديث (۲۹۶۷، ۲۹۶۸) و ابن ماجه (۹۹۴/۲): كتاب المناسك: باب: السعي بين الصفا و المروة، حديث (۲۹۸۶)، و احمد (۱۴۴/۶، ۱۶۲، ۲۲۷)، وابن خزيمة (۲۳۳/۴)، حديث (۲۷۶۶)، (۲۳۴/۴)، حديث (۲۷۶۷)، (۲۳۵/۴)، حديث (۲۷۶۹)، و الحميدي (۱۰۷/۱)، حديث (۲۱۹).

چکر نہیں لگا تا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر میں ان دونوں کا طواف نہیں کرتا' تو میں اس بات کی کوئی خاص پرواہ نہیں کروں گا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! تم نے بہت غلط بات کہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا چکر لگایا ہے مسلمانوں نے بھی اس کا چکر لگایا ہے، زمانۂ جاہلیت میں جو شخص "مشلل" میں موجود منات طاغیہ (نامی بت) کے لیے احرام باندھا کرتا تھا وہ صفا و مروہ کا چکر نہیں لگا تا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اور عمرہ کرے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ ان دونوں کا بھی چکر لگائے۔"

اگر صورتحال ویسی ہوتی جیسی تم نے کہی ہے' تو پھر یہ آیت یوں ہونی چاہیے تھی۔

"اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا وہ اگر ان دونوں کا طواف نہ کرے۔"

زہری بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو سنائی تھی تو انہیں یہ بہت پسند آئی اور وہ بولے' یہ واقعی علم ہے۔

میں نے بہت سے اہل علم کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے، پہلے عربوں میں سے جو شخص صفا مروہ کا طواف نہیں کرتا تھا وہ یہ کہتا تھا' ان دونوں پہاڑوں کے درمیان چکر لگانا زمانۂ جاہلیت کی رسم ہے۔

اسی طرح کچھ انصار یہ کہتے تھے: ہمیں بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے' ہمیں صفا مروہ کا طواف کرنے کا حکم نہیں دیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔"

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں یہ آیت انہی لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2892 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ اَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا) قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ (وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک سے صفاء مروہ کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: یہ دونوں زمانۂ جاہلیت کی نشانیاں ہیں جب اسلام آیا' تو ہم نے ان کا طواف چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہو

2892- اخرجه البخارى (٥٨٦/٣): كتاب الحج: باب: ما جاء فى السعى بين الصفاء و المروة، حديث (١٦٤٨)، (٢٥/٨): كتاب التفسير: باب: (ان الصفا والمروة من شعائر الله)، حديث (٤٤٩٦)، و مسلم (٩٣٠/٢): كتاب الحج: باب: بيان ان السعى بين الصفا و المروة ركن لا يصح الحج الا به، حديث (١٢٧٨/٢٦٤)، و ابن خزيمة (٢٣٥/٤) حديث (٢٧٦٨)، و عبد بن حميد ص (٣٦٨)، حديث (١٢٢٦).

گا' اگر وہ ان دونوں کا طواف کرے"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کا طواف کرنا نفل ہے' اور جو شخص نفل والی نیکی کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے' اور وہ اس سے واقف ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2893 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَاَ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ وَقَرَاَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو"

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اس کا استلام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم بھی اس سے آغاز کریں گے' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2894 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُّفْطِرَ لَمْ يَاْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتَى امْرَاَتَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتْهُ

2893۔ انظر الحدیث (٨٦٢)، (٨٦٩)۔

2894۔ اخرجه البخاری (٤/١٥٤): کتاب الصوم: باب: قول الله جل ذکرہ (احل لکم لیلة الصیام۔)، حدیث (١٩١٥) و (٨/٣٠)، کتاب التفسیر: باب: (احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم۔)، (البقرة: ١٨٧)، حدیث (٤٥٠٨)، و ابوداؤد (١/٧٠٧): کتاب الصیام: باب: مبدا فرض الصیام، حدیث (٢٣١٤)، و احمد (٤/٢٩٥) و الدارمی (٢/٥): کتاب الصوم: باب: متی یمسك المتسحر، و ابن خزیمة (٣/٢٠٠)، حدیث (١٩٠٤)۔

امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ) فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جب کوئی شخص روزہ رکھتا تھا اور افطار کیے بغیر سو جاتا تھا' تو پھر وہ اگلے دن کچھ کھا پی نہیں سکتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت قیس بن صرمہ انصاری نے روزہ رکھا ہوا تھا' وہ افطار سے کچھ دیر پہلے اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا: تمہارے پاس کچھ کھانے کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں ہے' لیکن میں جا کر کچھ تلاش کر کے لاتی ہوں۔ حضرت قیس بن انصاری کیونکہ سارا دن کام کرتے رہے تھے اس لیے انہیں نیند آ گئی' جب ان کی اہلیہ واپس آئی اور انہیں (سوتے ہوئے) دیکھا تو بولی: ہائے افسوس۔ اگلے دن دوپہر کے وقت حضرت قیس بن صرمہ بے ہوش ہو گئے۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں (کے ساتھ صحبت کرنا) حلال قرار دیا گیا ہے۔''

تو مسلمان اس سے انتہائی خوش ہوئے (اور یہ آیت بھی نازل ہوئی)

''اور تم اس وقت کھاتے پیتے رہو' جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہ ہو جائے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2895 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْكِنْدِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ) قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَأَ (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ) إِلَى قَوْلِهِ (دَاخِرِينَ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تمہارا پروردگار فرماتا ہے تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا ہی عبادت ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''تمہارا پروردگار یہ فرماتا ہے' تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا'' یہ آیت ''داخرین'' تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2896 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَخْبَرَنَا عَدِيُّ بْنُ

2895۔ اخرجه ابوداؤد (۱/۴۶۶): كتاب الصلاة: باب: الدعاء، حديث (۱۴۷۹) و ابن ماجه (۲/۱۲۵۸): كتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء، حديث (۳۸۲۸)، و احمد (۴/۲۷۶، ۲۶۷، ۲۷۷، ۲۷۱)۔

حَاتِمٍ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذَاكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے تمہارے سامنے ممتاز نہ ہو جائے۔''

اس سے مراد صبح صادق ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا: اس سے مراد دن کی سفیدی کا رات کی سیاہی سے ممتاز ہونا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2897 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ (حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ) قَالَ فَاَخَذْتُ عِقَالَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سُفْيَانُ قَالَ اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (سحری میں) اس وقت تک کھا اور پی سکتے ہو جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہ ہو جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دو دھاگے لیے ان میں سے ایک سفید تھا دوسرا سیاہ تھا۔ میں ان دونوں کا جائزہ لیتا رہا (اگلے دن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا (یہاں روایت کے الفاظ سفیان نامی راوی کو بھول گئے ہیں)' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد دن اور رات ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2896۔ اخرجه البخاری (۱۵۷/٤): كتاب الصوم: باب: قول الله تعالىٰ: (و كلوا و اشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض۔۔)، حديث (۱۹۱٦)، (۳۱/۸): كتاب التفسير: باب: (و كلوا و اشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود۔۔) (البقرة: ۱۸۷)، حديث (٤٥۰۹، ٤٥۱۰)، و مسلم (۷٦٦/۲): كتاب الصيام: باب: بيان ان الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر۔، حديث (۱۰۹۰/۳۳)، والنسائی (۱٤۸/٤) كتاب الصيام: باب: تاويل قول الله تعالىٰ: (وكلوا و اشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض۔۔)، حديث (۲۱٦۹)، و الدارمي (٥/۲): كتاب الصوم: باب: متى يمسك المتسحر، و ابن خزيمة (۲۰۸/۳)، حديث (۱۹۲٥)۔

2898 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَسْلَمَ اَبِىْ عِمْرَانَ التُّجِيبِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا بِمَدِيْنَةِ الرُّوْمِ فَاَخْرَجُوْا اِلَيْنَا صَفًّا عَظِيْمًا مِّنَ الرُّوْمِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلُهُمْ اَوْ اَكْثَرُ وَعَلٰى اَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَّعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى صَفِّ الرُّوْمِ حَتّٰى دَخَلَ فِيْهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ يُلْقِى بِيَدَيْهِ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَتَاَوَّلُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذَا التَّاْوِيْلَ وَاِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِيْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ لَمَّا اَعَزَّ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ فَلَوْ اَقَمْنَا فِىْ اَمْوَالِنَا فَاَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا (وَاَنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ) فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْاِقَامَةَ عَلَى الْاَمْوَالِ وَاِصْلَاحِهَا وَتَرْكَنَا الْغَزْوَ فَمَا زَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ شَاخِصًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى دُفِنَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

ابوعمران اسلم تجیبی بیان کرتے ہیں: ہم جنگ کے لیے روم میں موجود تھے۔ ہمارے سامنے رومیوں کا بڑا لشکر آیا ان کے مقابلے کے لیے اتنے ہی مسلمان آئے جو تقریباً اتنے ہی تھے یا اس سے کچھ زیادہ تھے۔ اس وقت مصر کے گورنر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تھے اور لشکر کے سپہ سالار حضرت فضالہ بن عبید تھے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے رومیوں کی صف پر حملہ کیا اور انہیں چیرتا ہوا ان کے اندر تک چلا گیا' تو کچھ لوگوں نے بلند آواز میں یہ کہا: سبحان اللہ! یہ خود کو ہلاکت کا شکار کر رہا ہے' تو حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اور بولے: اے لوگو! تم لوگ اس آیت کی یہ تفسیر بیان کرتے ہو' جبکہ یہ آیت ہمارے بارے میں یعنی یہ آیت انصاریوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی' جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کر دیا' اور اس کے مددگاروں کی تعداد زیادہ ہو گئی' تو ہم لوگ ایک دوسرے سے یہ کہنے لگے: اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کر دیا ہے' اور اس کے مددگار بہت سے لوگ ہو گئے ہیں' تو ہمارے اموال ضائع ہو چکے ہیں اس لیے ہمارے لیے یہ بہتر ہو گا کہ اب انہیں ٹھیک کرنے کی کوشش کریں (یعنی اپنی زراعت پر توجہ دیں) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل کی جس کے ذریعے اس نے ہماری اس بات کا جواب دیا۔

''اور تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو خود ہی ہلاکت کا شکار نہ کرو۔''

(حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا) تو یہ ہلاکت کا شکار کرنا' اپنی کھیتی باڑی میں مشغول ہونے اور اس کی اصلاح کرنے سے متعلق تھا' یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم جہاد کرنے کو ترک کر دیں۔

اس کے بعد حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہمیشہ اللہ کی راہ میں جہاد میں شریک ہوتے رہے، یہاں تک کہ ان کو روم کی سرزمین

2898- اخرجه ابوداؤد (١٦/٢): كتاب الجهاد: باب: في قوله عزوجل: (ولا تلقوا بايديكم الى الهلكة) (البقرة: ١٩٥)، حديث (٢٥١٢).

پر ہی دفن کیا گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

2899 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ

متنِ حدیث: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَإِيَّايَ عَنٰى بِهَا (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِنْ رَاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ) قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَاَنَّ هَوَامَّ رَاْسِكَ تُؤْذِيكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصِّيَامُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی اور اس سے مراد میں ہی ہوں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اس کا فدیہ روزہ رکھنا ہے یا صدقہ کرنا ہے یا قربانی کرنا ہے۔"

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر موجود تھے اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا، مشرکین نے ہمیں وہاں رکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ میرے بال بہت لمبے تھے جوئیں میرے منہ پر گرنے لگی تھیں، اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ کیا، تو ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف کا شکار کر رہی ہیں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بال منڈوا دو تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ان سے مراد تین دن کے روزہ رکھنا ہے اور صدقہ کرنے سے مراد چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

2899۔ اخرجه البخاری (۳٤/۸): كتاب التفسير: باب: (فمن كان منكم مريضا او به اذى من راسه)، حديث (٤٥١٧)، و مسلم (۱۲۰۱/۸۰)، (۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸٤، ۱۲۰۱/۸۵) وابن ماجه (۱۰۲۸/۲): كتاب المناسك: باب: مذية المحصر، حديث (۳۰۷۹)، و احمد (۲٤۲/٤، ۲٤۳)۔

اور قربانی کرنے سے مراد ایک بکری ذبح کرنا ہے یا اس سے زیادہ بھی ہوسکتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے اسے عبداللہ بن معقل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2900 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَّالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى جَبْهَتِيْ اَوْ قَالَ حَاجِبَيَّ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَكَ وَانْسُكْ نَسِيْكَةً اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ قَالَ اَيُّوْبُ لَا اَدْرِيْ بِاَيَّتِهِنَّ بَدَاَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہا تھا جوئیں میری پیشانی پر گر رہی تھیں۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے ابروؤں پر گر رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنا سر منڈوا دو' اور قربانی کر لو یا تین دن روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔

ایوب نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ نہیں معلوم کہ اس میں پہلے کس کا ذکر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2901 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثٌ (فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ) وَمَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا اَجْوَدُ حَدِيْثٍ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ وَّلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن یعمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حج عرفات میں

(موقوف کا نام ہے) حج عرفات (میں "موقوف" کا نام ہے) حج عرفات (میں "موقوف" کا نام ہے) منیٰ میں قیام کے تین دن ہیں۔

"البتہ اگر کوئی شخص دو دن کے بعد جلدی جانا چاہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' اور جو شخص بعد میں جائے' تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا۔"

جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے عرفات پہنچ گیا اس نے حج کو پالیا۔

ابن ابی عمر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: یہ بہترین حدیث ہے جسے تو نے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو بکیر بن عطاء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ہم اسے صرف بکیر بن عطاء نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2902 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

متنِ حدیث: اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے' جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

2903 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَتِ الْيَهُوْدُ اِذَا حَاضَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُشَارِبُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهَا فِی

2902۔ اخرجه البخاری (۳٦/۸): کتاب التفسیر: باب: و هو الد الخصام، حدیث (٤٥٢٣)، (۱۹۲۱۳) کتاب الاحکام: باب: الالد الخصم حدیث (۷۱۸۸)، و مسلم (۲۰۵٤/٤): کتاب العلم: باب: من الالد الخصم، حدیث (۲٦٦۸/٥)،و النسائی (۲٤۷/۸): کتاب آداب القضاۃ: باب: الالد الخصم، حدیث (٥٤۲۳)، و احمد (٥٥/٦، ٦۳، ۲۰٥)، و الحمیدی (۱۳۲/۱)، حدیث (۲۷۳)۔

2903۔ اخرجه مسلم (۱۳۸/۲ ۔ الابی): کتاب الحیض: باب: جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجیله و طهارۃ سورها۔، حدیث (۳۰۲/۱٦)، و ابوداؤد (۱۱۷/۱): کتاب الطهارۃ: باب: من مواکلة الحائض و مجامعتها، حدیث (۲٥۸)، (٦٥٦/۱): کتاب النکاح: باب: من اتیان الحائض و مباشرتها، حدیث (۲۱٦٥)، والنسائی (۱٥۲/۱): کتاب الطهارۃ: باب: تاویل قول الله عزوجل (ت یسئلونك عن المحیض)، حدیث (۲۸۸)، (۱۸۷/۱): کتاب المیاہ: باب: ما ینال من الحائض و تاویل قول الله عزوجل (ویسئلونك عن الحیض۔)، حدیث (۳٦۹) و ابن ماجه (۲۱۱/۱): کتاب الطهارۃ و سننها: باب: ما جاء فی مواکلة الحائض و سورها، حدیث (٦٤٤)، و الدارمی (۲٤٥/۱): کتاب الصلاۃ: مباشرۃ الحائض، و احمد (۱۳۲/۳، ۲٤٦)۔

الْبُيُوتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ اَذًى) فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤَاكِلُوْهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَاَنْ يَّفْعَلُوْا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّدَعَ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِنَا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ قَالَ فَجَآءَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَّاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ بِذٰلِكَ وَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَبَنٍ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمَا اَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں میں یہ رواج تھا کہ جب کسی عورت کو حیض آتا تھا' تو وہ لوگ اس کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے نہیں تھے' اس کے ساتھ بیٹھ کر پیتے نہیں تھے' اس کے ساتھ گھر میں میل جول ختم کر دیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تو تم فرما دو! یہ ناپاکی ہے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ ہدایت کی: وہ ایسی خواتین کے ساتھ بیٹھ کر کھا لیا کریں' ان کے ساتھ بیٹھ کر پی لیا کریں' گھر میں ان کے ساتھ رہا کریں اور صحبت کرنے کے علاوہ ان کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے ہیں (یعنی بوس و کنار کر سکتے ہیں)۔ اس بات پر یہودیوں نے یہ کہا: یہ صاحب ہمارے ہر کام کی مخالفت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

راوی بیان کرتے تھے حضرت عباد بن بشر اور حضرت اسید بن حضیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا: انہوں نے عرض کی: کیا ہم ان خواتین کے ساتھ حیض کے دوران صحبت نہ کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک (غصے کی وجہ سے) سرخ ہو گیا، یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا آپ ان دونوں حضرات پر ناراضگی کا اظہار کریں گے۔ یہ دونوں حضرات اٹھ کر چل دیئے' اس کے فوراً بعد دودھ کا تحفہ آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو واپس بلایا اور ان دونوں کو وہ دودھ پلایا جس سے ہمیں یہ علم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ناراض نہیں ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو محمد بن عبدالاعلیٰ نے اپنی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

2904 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَّقُوْلُ

متنِ حدیث: كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ مَنْ اَتٰى امْرَاَتَهُ فِيْ قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ (نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: یہودی یہ کہا کرتے تھے جو شخص اپنی بیوی کے پیچھے کی طرف سے اس کی اگلی شرمگاہ میں صحبت کرتا ہے اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہاری بیویاں تمہارے کھیت میں تم جس طرف سے چاہو داخل ہو جاؤ''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2905 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ) يَعْنِي صِمَامًا وَّاحِدًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیحِ راوی: وَّابْنُ خُثَيْمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ وَّابْنُ سَابِطٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَابِطٍ الْجُمَحِيُّ الْمَكِّيُّ وَحَفْصَةُ هِيَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَيُرْوٰى فِي سِمَامٍ وَّاحِدٍ

◆◆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں (جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے)

''تمہاری بیویاں تمہارے کھیت ہیں تم اپنے کھیت میں جس طرف سے چاہو آؤ''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے) اس سے مراد یہ ہے: (صحبت کا مقام) ایک ہونا چاہیے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کے راوی ابن خثیم' عبداللہ بن عثمان بن خثیم ہیں' جبکہ ابن سابط نامی راوی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط جمحی مکی ہیں' جبکہ حفصہ نامی خاتون حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق ہیں۔

بعض روایات میں لفظ ''سمام واحد'' بھی نقل کیا گیا ہے۔

2906 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشْعَرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي الْمُغِيْرَةِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِيَ اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَاُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ) اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ

2905۔ اخرجه الدارمی (۲۵٦/۱): کتاب الصلاة: باب: اتیان النساء من ادبارھن، و احمد (۳۰۵/٦، ۳۱۸، ۳۱۰)۔

2906۔ اخرجه احمد (۲۹۷/۱)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّيَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشْعَرِيُّ هُوَ يَعْقُوْبُ الْقُمِّيُّ

◄► حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کس چیز نے ہلاکت کا شکار کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: گزشتہ رات میں نے اپنی سواری کو پھیر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہاری عورتیں تمہارے کھیت ہیں تم ان میں جس طرف سے چاہو آؤ۔''

(اس سے مراد یہ ہے) تم آگے کی طرف سے صحبت کرو یا پیچھے کی طرف سے کرو (یہ جائز ہے)' البتہ پاخانہ کی جگہ صحبت کرنے سے بچو اور حیض (کے دوران صحبت کرنے سے بچو)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یعقوب بن عبداللہ اشعری نامی راوی یعقوب قُمی ہیں۔

2907 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ زَوَّجَ اُخْتَهُ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عِنْدَهُ مَا كَانَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً لَّمْ يُرَاجِعْهَا حَتّٰى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهَوِيَتْهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهُ يَا لُكَعُ اَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا فَطَلَّقْتَهَا وَاللّٰهِ لَا تَرْجِعُ اِلَيْكَ اَبَدًا اٰخِرُ مَا عَلَيْكَ قَالَ فَعَلِمَ اللّٰهُ حَاجَتَهُ اِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا اِلٰى بَعْلِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ) اِلٰى قَوْلِهِ (وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ) فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمْعًا لِرَبِّيْ وَطَاعَةً ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ اُزَوِّجُكَ وَاُكْرِمُكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ عَنِ الْحَسَنِ غَرِيْبٌ

وَّفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ النِّكَاحُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ لِاَنَّ اُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ كَانَتْ ثَيِّبًا فَلَوْ كَانَ الْاَمْرُ اِلَيْهَا دُوْنَ وَلِيِّهَا لَزَوَّجَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تَحْتَجْ اِلٰى وَلِيِّهَا مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَّاِنَّمَا خَاطَبَ اللّٰهُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْاَوْلِيَاءَ فَقَالَ (لَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ) فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ اِلَى الْاَوْلِيَاءِ فِي التَّزْوِيْجِ مَعَ رِضَاهُنَّ

◄► حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنی بہن کی شادی ایک مسلمان سے کر دی۔ یہ نبی

2907- اخرجه البخاري (٨٩/٩): كتاب النكاح: باب: من قال لا نكاح الا بولي، حديث (٥١٣٠)، و ابوداؤد (٦٣٥/١): كتاب النكاح: باب: من العضل، حديث (٢٠٨٧)۔

اکرم ﷺ کے زمانہ کی بات ہے وہ خاتون اس شخص کے ہاں رہی' جب تک اللہ کو منظور تھا' پھر اس شخص نے اس عورت کو طلاق دے دی اور اس کے ساتھ رجوع نہیں کیا، یہاں تک کہ اس خاتون کی عدت گزر گئی' پھر اس شخص نے اس خاتون کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس خاتون کی بھی یہی خواہش تھی تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے ساتھ اس شخص نے بھی اس خاتون کے لیے نکاح کا پیغام بھیج دیا تو حضرت معقل بن یسار نے کہا: او نالائق! میں نے اس خاتون کے ساتھ شادی کر کے تمہاری عزت افزائی کی اور تم نے اسے طلاق دے دی' اللہ تعالیٰ کی قسم! اب یہ کبھی بھی دوبارہ تمہاری طرف واپس نہیں آئے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا تھا کہ اس مرد کو اس خاتون کی کتنی ضرورت ہے' اور اس خاتون کو اپنے شوہر کی کتنی ضرورت ہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دیدو' اور ان کی عدت پوری ہو جائے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''اور تم علم نہیں رکھتے''

جب حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سنی' تو وہ بولے' میں اپنے پروردگار کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ پھر انہوں نے اس شخص کو بلایا اور بولے: میں تمہاری شادی کرتا ہوں اور تمہاری عزت افزائی کرتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری کے حوالے سے' منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے: ولی کے بغیر نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن ثیبہ تھی اگر ان کو خود ایسا کرنے کی اجازت ہوتی اور ان کے ولی کی ضرورت نہ ہوتی' تو وہ خود اپنی شادی کر لیتی۔ انہیں اپنے ولی حضرت معقل بن یسار کی ضرورت نہ ہوتی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اولیاء سے خطاب کیا ہے' اور اولیاء سے ارشاد فرمایا ہے:

''تو تم ان خواتین کو اس بات سے نہ روکو کہ وہ اپنے (سابقہ) شوہر سے شادی کر لیں۔''

اس آیت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے: شادی کرنے میں خواتین کی رضامندی کے ہمراہ' اصل معاملہ اولیاء کے سپرد ہوگا۔

2908 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ ح وحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى) فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ وَقَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2908- اخرجه مالك (١/١٣٨): كتاب صلاة الجماعة: باب: الصلاة الوسطى، حديث (٢٥)، ومسلم (٢/٥٦٤ - الابى) كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: الدليل لمن قال الصلاة الوسطى من صلاة العصر، حديث (٦٢٩/٢٠٧)، و ابوداؤد (١/١٦٥): كتاب الصلاة: باب: في وقت صلاة العصر، حديث (٤١٠)، والنسائي (١/٢٣٦): كتاب الصلاة: باب: المحافظة على صلاة العصر، حديث (٤٧٢)، و احمد (٦/٧٣، ١٧٨).

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ حَفْصَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ابویونس' جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ان کے لیے ایک قرآن پاک تحریر کردوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم اس آیت پر پہنچ جاؤ تو مجھے بتا دینا۔

''اور تم نمازوں کی حفاظت کرو (بطور خاص) درمیان والی نماز کی۔''

راوی بیان کرتے ہیں: جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس آیت کے بارے میں بتایا' تو انہوں نے مجھے آیت کے یہ الفاظ املاء کروائے۔

''تم نمازوں کی حفاظت کرو درمیانی نماز کی یعنی عصر کی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ادب کے ساتھ کھڑے رہو۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی (یہ آیت اس طرح) سنی ہے۔

اس بارے میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2909 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2910 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ اَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَوْمَ الْاَحْزَابِ اللّٰهُمَّ امْلَاْ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ

2910- اخرجه البخاری (۱۲۴/٦): کتاب الجهاد و السير: باب: الدعاء على المشركين بالهزيمة و الزلزلة، حديث (۲۹۳۱) واطرافه في (٤١١١، ٤٥٣٣، ٦٣٩٦) و مسلم (٥٦٠/٢): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: التغليظ من تفويت صلاة العصر، حديث (٦٢٧/٢٠٢)، و ابوداؤد (١٦٥/١): كتاب الصلاة: باب: من وقت صلاة العصر، حديث (٤٠٩)، و النسائي (٢٣٦/١): كتاب الصلاة: باب: المحافظة على صلاة العصر، حديث (٤٧٣) و الدارمي (٢٨٠/١): كتاب الصلاة: باب: الصلاة الوسطى، و احمد (٧٩/١، ١٣٥، ١٣٧، ١٥٢، ١٥٣، ١٤٤، ١٢٢)، و ابن خزيمة (٢٨٩/٢) حديث (١٣٣٥) و بن حميد ص (٥٥)، حديث (٧٧).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَسَّانَ الْاَعْرَجُ اسْمُهٗ مُسْلِمٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق کے موقع پر یہ دعا کی تھی:

''اے اللہ ان (کفار) کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انہوں نے ہمیں سورج غروب ہونے تک نماز وسطیٰ (یعنی عصر کی نماز) نہیں پڑھنے دی۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہے۔

ابوحسان اعرج نامی راوی کا نام مسلم ہے۔

2911 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ وَاَبُوْ دَاوُدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: صَلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَبِىْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''درمیانی نماز'' سے مراد عصر کی نماز ہے۔

اس بارے میں حضرت زید بن ثابت' حضرت ابوہاشم بن عتبہ اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2912 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ اِيَاسٍ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں نماز کے دوران بات چیت کر لیا کرتے تھے' پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''تو تم اللہ کی بارگاہ میں ادب کے ساتھ کھڑے رہو''

تو ہمیں (نماز کے دوران) خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''ہمیں بات چیت کرنے سے منع کر دیا گیا''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوعمرو شیبانی نامی راوی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

2913 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ

متنِ حدیث: عَنِ الْبَرَاءِ (وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ) قَالَ نَزَلَتْ فِيْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ كُنَّا اَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَاْتِيْ مِنْ نَّخْلِهٖ عَلٰى قَدْرِ كَثْرَتِهٖ وَقِلَّتِهٖ وَكَانَ الرَّجُلُ يَاْتِيْ بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَيْنِ فَيُعَلِّقُهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا جَاعَ اَتَى الْقِنْوَ فَضَرَبَهُ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ فَيَاْكُلُ وَكَانَ نَاسٌ مِّمَّنْ لَّا يَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ يَاْتِي الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِيْهِ الشِّيصُ وَالْحَشَفُ وَبِالْقِنْوِ قَدِ انْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ) قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اُهْدِيَ اِلَيْهِ مِثْلُ مَا اَعْطَاهُ لَمْ يَاْخُذْهُ اِلَّا عَلٰى اِغْمَاضٍ اَوْ حَيَاءٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ يَاْتِيْ اَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ مَالِكٍ هُوَ الْغِفَارِيُّ وَيُقَالُ اسْمُهٗ غَزْوَانُ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا

◆◆ حضرت براء (بن عازب رضی اللہ عنہ) یہ بات بیان کرتے ہیں: (وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ)

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ آیت ہمارے یعنی انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی کیونکہ ہم کھجوروں کے مالک تھے۔ ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق کم یا زیادہ کھجوریں لے کر حاضر ہوا کرتا تھا۔ کچھ لوگ کھجوروں کا ایک گچھا یا دو گچھے لا کر مسجد میں لٹکا دیتے تھے کیونکہ اصحاب صفہ کے لیے کسی کے گھر سے کھانا مقرر نہیں تھا اس لیے اگر ان میں سے کسی کو بھوک محسوس ہوتی' تو وہ اس گچھے کے پاس آتا تھا' اپنی لاٹھی کے ذریعے اسے مارتا تھا جس کے نتیجے میں کچھ پکی اور کچھ کچی کھجوریں گر جاتی تھیں تو وہ انہیں کھا لیتا تھا۔ اس طرح کچھ ایسے لوگ بھی تھے' جو خیرات دینے میں رغبت نہیں رکھتے تھے وہ ایسا گچھا لے آیا کرتے تھے' جس میں خراب کھجوریں زیادہ ہوتی تھیں یا کوئی ایسا گچھا لے آیا کرتے تھے' جو ٹوٹا ہوا ہوتا تھا' تو اسے لا کر لٹکا دیتے تھے' تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

2913۔ تفرد به الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۲/۶۲)، حدیث (۱۹۱۱) لم یخرجه الا الترمذی عن السدی عن ابی مالك عن البراء موقوفاً۔

"اے ایمان والو! تم جو کماتے ہو اس میں سے پاکیزہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور اس چیز میں سے بھی جو ہم نے زمین میں سے تمہارے لیے نکالا ہے' اور خراب چیزیں خرچ کرنے کی نیت نہ کرو' حالانکہ تم خود اسے قبول کرنا گوارہ نہ کرو گے' ماسوائے اس صورت کے کہ تم اس بارے میں چشم پوشی کرو"۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے: تم میں سے کسی ایک شخص کو اس طرح کی کوئی چیز تحفے کے طور پر دی جائے' تو وہ اسے چشم پوشی کے ساتھ قبول کرے گا' یا شرم کی وجہ سے قبول کرے گا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد ہم میں سے ہر شخص اپنے پاس موجود ٹھیک چیز (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے) لے کر آیا کرتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

ابو مالک نامی راوی غفاری ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام غزوان ہے۔

ثوری نے اس روایت کا کچھ حصہ سدی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2914 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَّجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَرَاَ (الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ) الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ اَبِى الْاَحْوَصِ لَا نَعْلَمُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِى الْاَحْوَصِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: انسان پر کچھ اثر شیطان کا ہوتا ہے' اور کچھ اثر فرشتے کا ہوتا ہے۔ شیطان کا اثر یہ ہوتا ہے کہ شر کا وعدہ ہوتا ہے' اور حق کی تکذیب کرنے کی ترغیب ہوتی ہے' جبکہ فرشتے کا اثر بھلائی کا وعدہ ہوتا ہے' اور حق بات کی تصدیق کرنا ہوتا ہے' تو جو شخص اپنے اندر کوئی ایسی صورت پائے تو وہ یہ بات جان لے! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' تو ایسی صورت میں وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے اور جو شخص پہلی قسم والا اثر پائے تو شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

یہ وہ روایت ہے' جو ابواحوص کے حوالے سے' منقول ہے۔ ہمارے علم کے مطابق یہ صرف ابواحوص کے حوالے سے' ہی

2914- تفرد به الترمذي كما جاء في (التحفة) (١٣٩/٧)، حديث (٩٥٥٠) واخرجه ابويعلى (٤١٧/٨)، حديث ٤٩٩٩/٣٣) و عزاه لابن حبان (موارد) (٤٠) من طريق ابي يعلى و الطبري في (التفسير) (٨٨/٣، ٨٩).

"مرفوع" روایت کے طور پر منقول ہے۔

2915 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَّا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَّاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ (يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ) وَقَالَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ) قَالَ وَذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهُ اِلَى السَّمَآءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَّمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَّمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَّغُذِّيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّاِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ هُوَ الْاَشْجَعِيُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور وہ صرف پاکیزہ چیز کو قبول کرتا ہے' اس نے اہلِ ایمان کو اسی بات کا حکم دیا ہے' جس چیز کا حکم اس نے رسولوں کو دیا ہے' اور یہ ارشاد فرمایا ہے:

"اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو! تم لوگ جو عمل کرتے ہو' میں اس کے بارے میں علم رکھتا ہوں۔"

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

"اے ایمان والو! ہم نے جو تمہیں رزق عطا کیا ہے' اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔"

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کا تذکرہ کیا' جو طویل سفر کرتا ہے' جس کے بال بکھرے ہوئے' اور غبار آلود ہوتے ہیں وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف کر کے اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! پکارتا ہے (یعنی دعائیں کرتا ہے) حالانکہ اس کا کھانا حرام ہوتا ہے اس کا پینا حرام ہوتا ہے' اس کا لباس حرام ہوتا ہے' اس کی پرورش حرام چیز کے ذریعے ہوتی ہے' تو اس کی دعا قبول کیسے ہوگی؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق سے منقول ہونے کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

ابوحازم نامی راوی اشجعی ہیں' ان کا نام سلمان ہے' اور یہ عزہ اشجعیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

2916 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا

2915- اخرجه مسلم (۷۷/۳ ٤ - الابی): كتاب الزكاة: باب: قبول الصدقة من الكسب الطيب و تربيتها، حديث (۱۰۱٥/٦٥)، و الدارمی (۳۰۰/۲): كتاب الرقاق، باب: اكل الطيب، واحمد (۳۲۸/۲).

متن حدیث: يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ) الْاٰيَةَ اَحْزَنَتْنَا قَالَ قُلْنَا يُحَدِّثُ اَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيُحَاسَبُ بِهِ لَا نَدْرِيْ مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَلَا مَا لَا يُغْفَرُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا (لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ)

◆◆ سدی بیان کرتے ہیں: جس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی اس نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے وہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

"تمہارے دل میں جو کچھ ہے اسے تم چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں تم سے حساب لے گا اور پھر وہ جسے چاہے گا اس کی مغفرت کر دے گا اور جسے چاہے گا اسے عذاب دے گا۔"

(حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اس آیت نے ہمیں غمگین کر دیا تو ہم نے سوچا اگر کوئی شخص اپنے دل میں کسی گناہ کا خیال کرتا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا حساب ہوگا تو پھر ہمیں کیا معلوم اس میں کون سی چیز کو معاف کیا جائے گا اور کون سی چیز کو معاف نہیں کیا جائے گا؟ تو اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی: اس نے سابقہ آیت (کے حکم) کو منسوخ کر دیا۔

"اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اس کی طاقت کے مطابق پابند کرتا ہے آدمی جو نیکی کرے گا اس کا اجر اسے ملے گا اور جو گناہ کرے گا اس کا بدلہ اسے ملے گا۔"

2917 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمَيَّةَ

متن حدیث: اَنَّهَا سَاَلَتْ عَآئِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ) وَعَنْ قَوْلِهِ (مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهِ) فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ فِيْمَا يُصِيْبُهُ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةُ يَضَعُهَا فِيْ كُمِّ قَمِيْصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ عَآئِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

◆◆ امیہ (نامی خاتون) بیان کرتی ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

"تمہارے دل میں جو بھی ہے تم اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں تم سے حساب لے گا۔"

اور اس آیت کے بارے میں دریافت کیا۔

2916- تفرد به الترمذي كما جاء في (التحفة) (٤٦٨/٧)، حديث (١٠٣٣٦)، وذكره السيوطي في (الدر المنثور) (٦٦٢/١) وعزاه لابن حميد

2917- اخرجه احمد (٢١٨/٦)۔

''جو شخص برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ ملے گا۔''

توسیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا ہے اس کے بعد کسی نے بھی مجھ سے اس کے بارے میں دریافت نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر عتاب کرنا ہے' جو بخار یا کسی غمناک صورتحال کی شکل میں ہوتا ہے' یہاں تک کہ آدمی اپنی جیب میں جو چیز رکھتا ہے' اور پھر اسے گم کر دیتا ہے (تو وہ بھی اس میں شامل ہوگا)، یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل آتا ہے' جیسے بھٹی میں سے خالص سونا باہر آ جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف حماد بن سلمہ کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

2918 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ) قَالَ دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَاَلْقَى اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ) الْاٰيَةَ (لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا) قَالَ قَدْ فَعَلْتُ (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا) قَالَ قَدْ فَعَلْتُ (رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا) الْاٰيَةَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

توضیح راوی: وَاٰدَمُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُقَالُ هُوَ وَالِدُ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہارے دل میں جو ہے اسے ظاہر کرو' یا اسے چھپاؤ' اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں تم سے حساب لے گا۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ سے لوگوں کو جو پریشانی لاحق ہوئی وہ اور کسی چیز کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ کہو! ہم اس حکم کو مانتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں میں ایمان کو القاء کیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''رسول اس پر ایمان لے آیا' جو اس کے پروردگار کی طرف سے' اس کی طرف نازل کیا گیا اور اہلِ ایمان بھی

2918۔ اخرجه مسلم (۱/ ۳۹۴ - الابی): کتاب الایمان: باب: بیان انه سبحانه و تعالیٰ لم یکلف الا ما یطاق، حدیث (۲۰۰/ ۱۲۶)۔

(ایمان لے آئے)۔"

(اس آیت کے آخر میں یہ ہے)

"اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کی گنجائش کے مطابق پابند کرتا ہے۔ آدمی جو نیکی کرتا ہے اسے اس کا اجر ملے گا جو وہ گناہ کرتا ہے اس کا اس پر وبال ہوگا (بندہ یہ دعا کرے) اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں اور غلط کر بیٹھیں اس کا مواخذہ نہ کرنا"

(اس پر اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے) میں نے ایسا کیا (میں نے تمہاری دعا قبول فرمالی)۔

(بندہ یہ دعا کرے) اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے ہم سے پہلے والوں پر ڈالا تھا"

(تو پروردگار فرماتا ہے) میں نے ایسا ہی کیا (یعنی میں تمہاری دعا قبول کرلی)

(بندے یہ دعا کرتے ہیں) اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ایسی چیز کا پابند نہ کرنا اور ہماری بخشش کر دینا اور ہم پر رحم کرنا۔

(تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے) میں نے ایسا ہی کیا (یعنی میں نے تمہاری یہ دعا قبول کرلی)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ آدم بن سلیمان نامی راوی کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ صاحب یحییٰ بن آدم کے والد ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ

باب 4: سورۃ آل عمران سے متعلق روایات

2919 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَّهُوَ الْخَزَّازُ وَيَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ يَزِيْدُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ عَامِرٍ الْقَاسِمَ

متنِ حدیث: قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ (فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهِ) قَالَ فَاِذَا رَاَيْتِيهِمْ فَاعْرِفِيْهِمْ وقَالَ يَزِيْدُ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ فَاعْرِفُوْهُمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2919۔ اخرجه البخاری (۵۷/۸): كتاب التفسير: باب: من آيات محكمات، حديث (۴۵۴۷)، و مسلم (۲۰۵۳/۴): كتاب العلم باب: النهي عن اتباع متشابه القرآن و التحذير من متبعيه و النهي عن الاختلاف من القرآن، حديث (۲۶۶۵/۱)، و ابوداؤد (۶۰۹/۲): كتاب السنة: باب: النهي عن الجدل و اتباع المتشابه من القرآن، حديث (۴۵۹۸)، و الدارمی (۵۵/۹): كتاب (۰۰۰) باب: من هاب الفتيا و كره، و احمد (۱۲۴/۶، ۱۳۲، ۲۵۶، ۴۸).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:
''جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اس چیز کی پیروی کرتے ہیں اس میں متشابہہ ہے تاکہ وہ فتنہ پیدا کریں اور اس کی تاویل کریں۔''
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم انہیں دیکھوگی تو انہیں پہچان لوگی۔
یزید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب تم ان لوگوں کو دیکھو گے تو انہیں پہچان لو گے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی ہے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2920 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَرُوِىَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّاِنَّمَا ذَكَرَ يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِىُّ عَنِ الْقَاسِمِ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

توضیح راوی: وَابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ سَمِعَ مِنْ عَآئِشَةَ اَيْضًا

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:
''یہ وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں بعض محکم آیات ہیں۔''
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہہ آیات کی پیروی کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے تو تم ان سے بچو!
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
کئی راویوں نے اس روایت کو اس طرح ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں قاسم بن محمد کا تذکرہ نہیں کیا۔
یزید بن ابراہیم نامی راوی نے اس روایت کے قاسم بن محمد سے منقول ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔
ابن ابی ملیکہ نامی راوی عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ ہیں۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

2921 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى الضُّحٰى

عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ وَلِيِّي اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّي ثُمَّ قَرَاَ (اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ)

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ

توضیح راوی: وَاَبُو الضُّحٰى اسْمُهُ مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ

اختلافِ سند: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نبی کے' دیگر انبیاء میں سے کچھ (خاص) دوست ہوتے ہیں' میرے دوست میرے جدامجد ہیں جو میرے پروردگار کے خلیل ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک ابراہیم کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں' جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ یہ نبی ہیں اور ایمان لانے والے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کا دوست ہے۔''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' تاہم اس کی روایت میں مسروق سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے' اور یہ روایت پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابوضحیٰ نامی راوی کا نام مسلم بن صبیح ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' اور اس میں بھی مسروق کا تذکرہ نہیں ہے۔

2922 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَنْ يَّحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

2921- اخرجه احمد (١/ ٤٠٠، ٤٢٩).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَّفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیانا چاہتا ہو' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو ایسی حالت میں پیش ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث میرے بارے میں ہے' کیونکہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترکہ ملکیت کی تھی۔ اس یہودی نے میری شراکت کا انکار کر دیا' میں یہ مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس ثبوت ہے۔ میں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے کہا: تم قسم اٹھالو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو قسم اٹھالے گا' اور میرا مال ہتھیا لے گا' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نام کے عہد اور اس کی قسموں کے ذریعے تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں۔''

یہ آیت آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2923 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) اَوْ (مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا) قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَكَانَ لَهٗ حَائِطٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِىْ لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهٗ لَمْ اُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِىْ قَرَابَتِكَ اَوْ اَقْرَبِيْكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگ اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے' جب تک اس چیز کو خرچ نہ کرو جسے تم پسند کرتے ہو۔''

اور یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ کون شخص ہے' جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسن دے۔''

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ عرض کی، ان کا ایک باغ تھا (انہوں نے عرض کی:) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا یہ باغ اللہ تعالیٰ

2923- اخرجه احمد (۳/۱۱۵، ۱۷٤، ۲٦۲)، و ابن خزيمة (٤/۱۰۵)، حديث (۲٤۰۸)، (۲٤۰۹)، وابن حميد ص (٤١٤)، حديث (۱٤۱۳).

کے لیے ہے اگر میں اس بات کو پوشیدہ رکھ سکتا ہوتا تو اس کا اعلان نہ کرتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دو (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ کون سا لفظ استعمال ہوا ہے: قرابتك یا پھر اقربیك)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک نے اسے اسحاق بن عبداللہ کے حوالے سے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

2924 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْحَاجُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ الْخُوزِيِّ الْمَكِّيِّ

توضیحِ راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! حاجی کون ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بکھرے ہوئے بالوں کا شخص اور میلے کچیلے کپڑے پہنا ہوا شخص ایک اور شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا حج زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میں بلند آواز میں تلبیہ پڑھا جائے اور قربانی کی جائے۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا' عرض کی: یارسول اللہ! (قرآن میں حج کے لئے) جس ''سبیل'' کا تذکرہ ہوا ہے' اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

ہم اس حدیث کو صرف ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید کے حافظے کے حوالے سے' ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

2925 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَائَنَا وَاَبْنَائَكُمْ وَنِسَائَنَا وَنِسَائَكُمْ) الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

2925- اخرجه مسلم (١٨٧١/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث (٢٤٠٤/٣٢)، و احمد (١٨٥/١).

◆◆ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگوں آؤ! ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں کو اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں کو بلاتے ہیں''

تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، سیدہ فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہم) کو بلایا پھر آپ ﷺ نے یہ دعا کی۔

''اے اللہ یہ میرے اہل (بیت) ہیں''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

2926 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ وَّحَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ غَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَى اَبُوْ اُمَامَةَ رُؤُسًا مَنْصُوبَةً عَلٰى دَرَجِ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيمِ السَّمَآءِ خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَاَ (يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قُلْتُ لِاَبِىْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ غَالِبٍ يُقَالُ اسْمُهُ حَزَوَّرٌ وَّاَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ اسْمُهُ صُدَىُّ بْنُ عَجْلَانَ وَهُوَ سَيِّدُ بَاهِلَةَ

◆◆ ابوغالب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کے سروں کو دمشق کے ایک منارے پر لٹکے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ جہنم کے کتے ہیں اور آسمان کے نیچے سب سے بدترین مقتول ہیں اور سب سے بہترین مقتول وہ ہیں' جو ان کے ہاتھوں شہید ہوئے' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے''

یہ آیت انہوں نے آخر تک تلاوت کی۔

ابو غالب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات ایک مرتبہ' بلکہ دو مرتبہ' بلکہ تین مرتبہ' بلکہ چار مرتبہ' یہاں تک کہ انہوں نے سات مرتبہ کا ذکر کیا، نہ سنی ہوتی' تو یہ تمہارے سامنے ذکر نہ کرتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ابو غالب نامی راوی کا نام حزور ہے۔

ابوامامہ باہلی کا نام صدی بن عجل ہے' اور یہ ''باہلہ'' قبیلے کے سردار تھے۔

2927 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

2926۔ اخرجه ابن احمد (۱/۶۲): كتاب المقدمة: باب: من ذكر الخوارج، حديث (۱۷٦)، واحمد (۵/۲۵۳)، (۵/۲۵٦)، و الحميدى (۲/٤۰٤)، وحديث (۹۰۸).

جَدِّهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى (كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) قَالَ اِنَّكُمْ تَتِمُّونَ سَبْعِينَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلاف روایت: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ نَحْوَ هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ (كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ).

◆◆ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تم سب سے بہتر امت ہو جسے لوگوں کے لئے بھیجا گیا''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تم لوگوں نے ستر امتوں کی تعداد کو پورا کر دیا ہے اور تم ان سب میں سب سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے افضل ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

کئی راویوں نے اس روایت کو بہز بن حکیم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس روایت میں (اس آیت) کا تذکرہ نہیں کیا۔

(كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ)

2928 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَّشُجَّ وَجْهُهُ شَجَّةً فِي جَبْهَتِهِ حَتّٰى سَالَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ) اِلٰى اٰخِرِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ آپ کی پیشانی پر بھی زخم آیا آپ کا خون بہتا ہوا چہرے پر آ گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے' جو اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کرے' حالانکہ وہ نبی ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ

2927۔ اخرجه ابن ماجه (١٤٣٣/٢): كتاب الزهد: باب: صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم، حديث (٤٢٨٧)، (٤٢٨٨)، و الدارمي (٣١٣/٢): كتاب الرقاق: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم: انتم آخر الامم، و احمد (٤٤٧/٤)، (٥/٣، ٥)، و عبد بن حميد ص (١٥٥)، حديث (٤٠٩).

2928۔ اخرجه ابن ماجه (١٣٣٦/٢): كتاب الفتن: باب: الصبر على البلاء حديث (٤٠٢٧)، و احمد (٩٩/٣، ١٨٧، ٢٠١، ٢٠٦).

''تمہارا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے (کہ اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے۔

یہ آیت آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2929 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِيْ وَجْهِهٖ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلٰى كَتِفِهٖ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُهٗ وَيَقُوْلُ كَيْفَ تُفْلِحُ اُمَّةٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُوْلُ غَلِطَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ فِيْ هٰذَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہوا۔ آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ آپ کے کندھے پر بھی ایک پتھر لگا آپ کے چہرے پر خون بہنے لگا۔ آپ اس کو پونچھ رہے تھے' اور یہ ارشاد فرما رہے تھے۔ وہ امت کیسے فلاح پا سکتی ہے؟ جو اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کریں' حالانکہ وہ نبی ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ

''تمہارا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے (کہ اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے عبد بن حمید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس روایت میں یزید بن ہارون نے غلطی کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2930 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَوْمَ اُحُدٍ اللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ اللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قَالَ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ) فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَاَسْلَمُوْا فَحَسُنَ اِسْلَامُهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ

2930۔ اخرجه احمد (۹۳/۲)۔

عَنْ اَبِيْهِ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

قولِ امام بخاری: لَمْ يَعْرِفْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ وَعَرَفَهُ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ

◆◆ سالم بن عبداللہ اپنے والد سے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے دن یہ دعا کی۔

''اے اللہ ابوسفیان پر لعنت کر! اے اللہ حارث بن ہشام پر لعنت کر! اے اللہ صفوان بن امیہ پر لعنت کر''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ

''تمہارا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے (کہ اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو توبہ کی توفیق دی۔ ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اس روایت کو عمر بن حمزہ کے سالم سے نقل کرنے کے حوالے سے ''غریب'' قرار دیا گیا ہے۔ یہ روایت زہری نے سالم کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام بخاری اس روایت کے عمر بن حمزہ سے منقول ہونے سے واقف نہیں ہیں۔ وہ اسے زہری سے منقول ہونے کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

2931 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عَلٰى اَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار افراد کے لئے دعائے ضرر کی' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ

''تمہارا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے (کہ اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں''۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان (چاروں) کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی۔

2931- اخرجه احمد (۲/ ۱۰۴، ۱۱۸)، و ابن خزيمة (۱/ ۳۱۵) حديث (۶۲۳).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔اس روایت کو اس سند کے حوالے سے "غریب" قرار دیا گیا ہے' جسے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔اس روایت کو یحییٰ بن ایوب نے ابن عجلان سے نقل کیا ہے۔

2932 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ

متنِ حدیث: اِنِّیْ كُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِى اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَّنْفَعَنِىْ وَاِذَا حَدَّثَنِىْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اسْتَحْلَفْتُهٗ فَاِذَا حَلَفَ لِىْ صَدَّقْتُهٗ وَاِنَّهٗ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّىْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَرَفَعُوْهُ وَرَوَاهُ مِسْعَرٌ وَّسُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ فَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مِّسْعَرٍ فَاَوْقَفَهٗ وَرَفَعَهٗ بَعْضُهُمْ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَاَوْقَفَهٗ وَلَا نَعْرِفُ لِاَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ حَدِيْثًا اِلَّا هٰذَا

◆◆ اسماء بن حکم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔میں ایک ایسا شخص ہوں کہ جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنی ہوئی ہو' تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اس کے ذریعے مجھے نفع عطا کرتا ہے' لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی شخص نے کوئی حدیث سنائی ہو' تو میں اس سے قسم لیتا ہوں! اگر وہ میرے سامنے قسم اٹھالے' تو میں اس کی تصدیق کر دیتا ہوں۔ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔ انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے' جب کوئی شخص گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتا ہے' تو اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"وہ لوگ جب کسی گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں یا اپنے اوپر زیادتی کرتے ہیں' تو اللہ کو یاد کر لیتے ہیں۔" یہ آیت آخر تک ہے۔

اس روایت کو شعبہ اور دیگر راویوں نے عثمان بن مغیرہ کے حوالے سے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

مسعر اور سفیان نے اس روایت کو عثمان کے حوالے سے نقل کیا ہے' لیکن ان دونوں نے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بعض راویوں نے اسے مسعر کے حوالے سے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ بعض نے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

سفیان ثوری نے عثمان بن مغیرہ کے حوالے سے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اسماء بن حکم نامی راوی سے ہمارے علم کے مطابق صرف یہی ایک حدیث منقول ہے۔

2933 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَفَعْتُ رَاْسِيْ يَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ وَمَا مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا يَمِيْدُ تَحْتَ حَجَفَتِهِ مِنَ النُّعَاسِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے دن میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو یہ نظر آیا' ہر ایک شخص اونگھ کی وجہ سے زمین کی طرف جھکا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد یہی ہے۔

''پھر اس نے غم کے بعد امن والی اونگھ تم پر نازل کی''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2934 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ غُشِيْنَا وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ اُحُدٍ حَدَّثَ اَنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ غَشِيَهُ النُّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِيْ يَسْقُطُ مِنْ يَّدِيْ وَاٰخُذُهُ وَيَسْقُطُ مِنْ يَّدِيْ وَاٰخُذُهُ وَالطَّآئِفَةُ الْاُخْرٰى الْمُنَافِقُوْنَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ اَجْبَنُ قَوْمٍ وَّاَرْعَبُهُ وَاَخْذَلُهُ لِلْحَقِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ ہم پر غشی طاری ہوگئی' ہم اس وقت غزوۂ اُحد کے دن صف بنا کر کھڑے تھے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ وہ خود بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہیں اس دن اونگھ آگئی۔

2933- اخرجه البخاری (٤٢٢/٧): کتاب المغازی: باب: آل عمران (١٥٤) (ثم انزل علیکم من بعد الغم امنة نعاسا) (آل عمران: ١٥٤) حدیث (٤٠٦٨)، و طرفه فی (٤٥٦٢)، واحمد (٢٩/٤).

وہ بیان کرتے ہیں: اس دن تلوار میرے ہاتھ سے گرنے لگتی تھی۔ میں اسے پکڑ لیتا تھا وہ پھر میرے ہاتھ سے گرنے لگتی تھی۔ میں اسے پکڑتا تھا جب کہ دوسرا گروہ منافقین کا تھا جنہیں صرف اپنی فکر تھی۔ وہ بزدل لوگ تھے اور مرعوب ہو جانے والے لوگ تھے اور حق سے منہ موڑنے والے لوگ تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2935 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ خُصَيْفٍ حَدَّثَنَا مِقْسَمٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ) فِيْ قَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ افْتُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

"نبی کا یہ کام نہیں ہے وہ خیانت کرے"۔

یہ آیت ایک سرخ چادر کے بارے میں نازل ہوئی تھی' جو غزوۂ بدر کے دن گم ہو گئی تھی۔ بعض لوگوں نے یہ کہا تھا: شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا ہو' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

"نبی کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ خیانت کرے" یہ آیت آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

عبدالسلام بن حرب نامی راوی نے خصیف کے حوالے سے' اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو خصیف کے حوالے سے' مقسم سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

2936 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ يَا جَابِرُ مَا لِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا

2935- اخرجه ابوداؤد (٤٢٦/٢): كتاب الحروف و القراء ات: باب: (١)، حديث (٣٩٧١).

2936- اخرجه ابن ماجه (٦٨/١): كتاب المقدمة: باب: فيما انكرته الجهمية، حديث (١٩٠)، (٩٣٦/٢): كتاب الجهاد: باب: فضل الشهادة في سبيل الله، حديث (٢٨٠٠).

رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَّاَحْيَا اَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِىْ تَمَنَّ عَلَىَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِىْ فَاُقْتَلَ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّىْ اَنَّهُمْ اِلَيْهَا لَا يُرْجَعُوْنَ قَالَ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا) الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسٰى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَرَوَاهُ عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَدِيْنِىِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ كِبَارِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ هٰكَذَا عَنْ مُوْسٰى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات مجھ سے ہوئی۔ آپ نے مجھ سے دریافت کیا: اے جابر کیا وجہ ہے؟ میں تمہیں شکستہ حال دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور وہ بال بچے اور قرض چھوڑ گئے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی خوشخبری نہ دوں جس کے ہمراہ تمہارے والد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ملاقات کی' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے ساتھ حجاب کے پیچھے سے کلام کیا' لیکن تمہارے والد کو زندہ کرنے کے بعد ان کے ساتھ حجاب کے بغیر گفتگو کی اور اس نے یہ فرمایا: اے میرے بندے! میرے سامنے آرزو کر! میں تمہیں عطا کروں گا' تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو مجھے زندہ کر دے تاکہ مجھے دوبارہ تیری راہ میں قتل کیا جائے' تو پروردگار نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں ہمارا فیصلہ پہلے ہو چکا ہے کہ لوگ (دنیا میں) واپس نہیں جائیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: (اسی بارے میں) یہ آیت نازل ہوئی:

''جن لوگوں کو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہے تم انہیں مردہ ہرگز گمان نہ کرو۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

علی بن عبداللہ بن مدینی اور دیگر محدثین نے اس روایت کو موسیٰ بن ابراہیم کے حوالے سے' اسی طرح نقل کیا ہے۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اس روایت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

2937 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

2937- اخرجه مسلم (۱۵۰۲/۳): كتاب الامارة: باب: بيان ان ارواح الشهداء فى الجنة و انهم احياء عن ربهم يرزقون، حديث (۱۸۸۷/۱۲۱)، و ابن ماجه (۹۳٦/۲): كتاب الجهاد: باب: فضل الشهادة فى سبيل الله، حديث (۲۸۰۱)، والدارمى (۲۰٦/۲): كتاب الجهاد: باب: ارواح الشهداء والحميدى (٦٦/۱)، حديث (۱۲۰)۔

يُرْزَقُونَ) فَقَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَاُخْبِرْنَا اَنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِیْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِی الْجَنَّةِ حَيْثُ شَائَتْ وَتَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّكَ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدُكُمْ قَالُوْا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَزِيْدُ وَنَحْنُ فِی الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ اطَّلَعَ اِلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدُكُمْ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَمْ يُتْرَكُوا قَالُوْا تُعِيْدُ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا حَتّٰی نَرْجِعَ اِلَی الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِیْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰی

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَتُقْرِئُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهُ عَنَّا اَنَّا قَدْ رَضِيْنَا وَرُضِیَ عَنَّا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا۔

''جن لوگوں کو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا تم انہیں ہرگز مردہ گمان نہ کرو' بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں۔''

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم نے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا' تو ہمیں یہ بتایا گیا کہ ان شہداء کی ارواح' سبز پرندوں کی شکل میں ہوتی ہیں ہے۔ وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں وہاں چلی جاتی ہیں اوران کا ٹھکانہ ان قندیلوں میں ہوتا ہے' جوعرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں۔ ان کے پروردگار نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا کیا تم مزید کچھ چاہتے ہو تا کہ میں تمہیں مزید عطا کروں تو انہوں نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار ہم مزید کچھ نہیں چاہتے۔ ہم جنت میں موجود ہیں ہم جہاں چاہتے ہیں وہاں چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد پروردگار نے انہیں دوبارہ مخاطب کیا اور فرمایا: کیا تم مزید کچھ چاہتے ہو تا کہ میں تمہیں مزید عطا کروں؟ ان (شہداء) نے جب یہ دیکھا انہیں ایسے ترک نہیں کیا جائے گا (یعنی انہیں فرمائش کرنا ہی ہوگی) تو انہوں نے عرض کی: تو ہماری اروح کو ہمارے اجسام میں واپس کر دے تا کہ ہم دنیا میں واپس جائیں اور ہمیں دوبارہ تیری راہ میں شہید کیا جائے'۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اسی کی مانند روایت منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''تو ہمارے نبی تک سلام پہنچا دینا اور انہیں یہ بتا دینا: ہم راضی ہیں اور (پروردگار) ہم سے راضی ہے''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2938 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعٍ وَّهُوَ ابْنُ اَبِیْ رَاشِدٍ وَّعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَعْيَنَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَّبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2938- اخرجه النسائي (١١/٥): كتاب الزكاة: باب: التغليظ من جس الزكاة، حديث (٢٤٤١)، و ابن ماجه (٥٦٨/١): كتاب الزكاة: باب ما جاء في منع الزكاة، حديث (١٧٨٤)، و الحميدي (٥٢/١) وابن خزيمة (١٢،١١/٤)، حديث (٢٢٥٦).

متن حدیث: مَا مِنْ رَجُلٍ لَّا يُؤَدِّي زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ) الْاٰيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ (سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِيْنٍ لَّقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ) الْاٰيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ابووائل' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے' جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی گردن میں ایک اژدھا رکھے گا پھر اس کے مصداق کے طور پر انہوں نے ہمارے سامنے اللہ کی کتاب کی یہ آیت تلاوت کی:

''اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو اپنے فضل کے تحت عطا کیا ہے' جو لوگ اس حوالے سے بخل سے کام لیتے ہیں' وہ ہرگز یہ گمان نہ کریں۔''

ایک مرتبہ انہوں نے یہ بات بیان کی: اس کے مصداق کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''ان لوگوں نے جو چیز بخل کے طور پر (خرچ نہیں کی) قیامت کے دن وہ طوق کے طور پر ان کی گردن میں ڈال دی جائے گی۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:) جو شخص قسم اٹھا کر اپنے مسلمان بھائی کا مال ہتھیا لے گا' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مصداق کے طور پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کے عوض میں خریدتے ہیں''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2939 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ (فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جنت میں ایک لاٹھی رکھنے

2939- اخرجه ابن ماجه (۲/۱۴۵۰): كتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حديث (۴۳۳۵) والدارمي (۲/۳۳۵): كتاب الرقاق: باب: ما اعد الله لعباده، و احمد (۱۰/۴۳۸).

جنتی جگہ دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔

(نبی اکرم ﷺ یا شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو۔

''اور جس شخص کو آگ سے بچایا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا' وہ کامیاب ہو گیا' دنیاوی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2940 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَهُ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا اُوتِیَ وَاَحَبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ فِیْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ (وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِيْنَ اُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهُ) وَتَلَا (لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ فَكَتَمُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَخَرَجُوا وَقَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا قَدْ سَاَلَهُمْ عَنْهُ فَاسْتُحْمِدُوْا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوا بِمَا اُوتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ مَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: مروان نے اپنے دربان سے یہ کہا: اے رافع! تم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ! اور ان سے یہ کہو ایسا شخص جو ملنے والی چیز پر خوش ہوتا ہے' اور یہ پسند کرتا ہے کہ ایسی بات پر اس کی تعریف کی جائے جو اس نے نہیں کی اگر ایسے ہر شخص کو عذاب ہوگا' تو پھر ہم سب کو عذاب ہوگا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس آیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی' پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے پختہ عہد لیا جنہیں کتاب دی گئی تھی کہ تم اسے لوگوں کے سامنے ضرور بیان کرو گے''

پھر انہوں نے یہ آیت بھی تلاوت کی:

جو لوگ اپنے کئے پر خوش ہوتے ہیں اور یہ پسند کرتے ہیں' جو انہوں نے نہیں کیا اس پر ان کی تعریف کی جائے۔ اس کے بارے میں تم ہرگز یہ گمان نہ کرو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی نبی اکرم ﷺ نے ان (اہلِ کتاب) سے کسی چیز کے بارے میں

2940۔ اخرجه البخاری (۸۱/۸): كتاب التفسير: باب: (لا تحسبن الذين يفرحون بما اتوا)، حديث (٤٥٦٨)، و مسلم (٢١٤٣/٤) كتاب صفات المنافقين و احكامهم، حديث (٢٧٧٨/٨)، و احمد (٢٩٨/١)۔

دریافت کیا تھا تو انہوں نے اس بات کو چھپایا اور آپ ﷺ کو مختلف بات بتا دی پھر وہ لوگ چلے گئے۔ ان لوگوں نے یہ ظاہر کیا نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا' ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی چیز کے بارے میں بتا دیا ہے۔ وہ اس بات پر نبی اکرم ﷺ سے تعریف کے طلب گار تھے۔ اور وہ اس بات پر خوش بھی تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا (اس کے صحیح جواب کو) انہوں نے چھپا لیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ

باب 5: سورۃ النساء سے متعلق روایات

2941 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ كَيْفَ اَقْضِي فِيْ مَالِيْ فَسَكَتَ عَنِّيْ حَتّٰى نَزَلَتْ (يُوْصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِيْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ الصَّبَّاحِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں بیمار ہوا نبی اکرم ﷺ میری عیادت کرنے کے لئے میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت مجھ پر بے ہوشی طاری ہو چکی تھی جب مجھے افاقہ ہوا' تو میں نے عرض کی: میں اپنے مال کے بارے میں کیا فیصلہ کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے ایک مذکر کا حصہ دو مؤنث کے برابر ہوگا''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

کئی راویوں نے اسے محمد بن منکدر نقل کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

فضل بن صباح کی نقل کردہ روایت کے بارے میں اس سے زیادہ کلام کیا گیا ہے۔

2942 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اَوْطَاسٍ اَصَبْنَا نِسَاءً لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَكَرِهَهُنَّ رِجَالٌ مِنَّا فَاَنْزَلَ

اللّٰهُ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ اوطاس کے موقع پر ہم نے ایسی خواتین کو پکڑا جن کے شوہر مشرکین میں موجود تھے۔ بعض لوگوں نے ان خواتین کے ساتھ (صحبت کرنے) کو ناپسند کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اور شادی شدہ عورتیں' البتہ جو تمہاری ملکیت میں آ جائے (ان کا حکم مختلف ہے)''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2943 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ عَنْ اَبِى الْخَلِيلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ لَّهُنَّ اَزْوَاجٌ فِيْ قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَّهٰكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِىْ عَلْقَمَةَ وَلَا اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا ذَكَرَ اَبَا عَلْقَمَةَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا مَا ذَكَرَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ

توضیح راوی: وَّاَبُو الْخَلِيْلِ اسْمُهٗ صَالِحُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے جنگ اوطاس کے دن کچھ قیدیوں کو پکڑا جن کے شوہر اُن کی قوم میں موجود تھے' ان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''شادی شدہ عورتیں تم پر حرام ہیں' البتہ جو تمہاری ملکیت میں آ جائیں (ان کا حکم مختلف ہے)''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ثوری نے عثمان بتی کے حوالے سے' ابوخلیل کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس کی سند میں ابوعلقمہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

میرے علم کے مطابق اس روایت میں کسی راوی نے ابوعلقمہ کا تذکرہ نہیں کیا۔ ماسوائے اس روایت کے' جسے ہمام نے قتادہ کے حوالے سے' ذکر کیا ہے۔

ابوخلیل نامی راوی کا نام صالح بن ابومریم ہے۔

2944 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا

عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: وَّرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّلَا يَصِحُّ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کبیرہ گناہوں کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: (کبیرہ گناہ یہ ہیں) کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی بات کہنا۔ (یا جھوٹی گواہی دینا)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

روح بن عبادہ نے شعبہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن ابوبکر کے حوالے سے' منقول ہے۔ تاہم یہ بات درست نہیں ہے۔

2945 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ بَصْرِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: کیا میں تمہیں بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ (بتائیے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' حالانکہ پہلے آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی دینا (راوی کو شک ہے شاید) یہ الفاظ ہیں' جھوٹ بولنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس جملے کی تکرار کرتے رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ سوچا کہ اب آپ خاموش ہو جائیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2946 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ

2946۔ اخرجه احمد (۳/۴۹۵)

سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِىْ قَلْبِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ اُمَامَةَ الْاَنْصَارِيُّ هُوَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهٗ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ

◈ حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کبیرہ گناہوں میں' کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا' جھوٹی قسم اٹھانا (شامل ہیں) جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام کی جھوٹی قسم اٹھائے گا جبکہ وہ قسم ہی فیصلہ کن ہو' وہ شخص اس میں مچھر کے پر جتنا جھوٹ شامل کر دے' تو اس کے دل میں قیامت تک کے لیے ایک (سیاہ) نکتہ ڈال دیا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ابوامامہ انصاری ابن ثعلبہ ہیں ہمیں ان کے نام کا علم نہیں ہے۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چند احادیث نقل کی ہیں۔

2947 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ اَوْ قَالَ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ شَكَّ شُعْبَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◈ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کبیرہ گناہوں میں (یہ شامل ہے) کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جھوٹی قسم اٹھانا' یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2948 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

متن حدیث: اَنَّهَا قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَاِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيْرَاثِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ

2947۔ اخرجه البخاري (۱۱/٥٦٤): كتاب الايمان و النذور: باب: اليمين الغموس، حديث (٦٦٧٥)، (طرفاه في ٦٨٧٠، ٦٩٢٠) و النسائي (٧/٨٩): كتاب تحريم الدم: باب: ذكر الكبائر، حديث (٤٠١١)، (٦٣/٨): كتاب القسامة: باب: ما جاء في كتاب القصاص- حديث (٤٨٦٨)، والدارمي (١٩١/٢): كتاب الديات: باب: التشديد في قتل النفس، و احمد (٢٠١/٢)۔

2948۔ اخرجه احمد (٣٢٢/٦)۔

وَتَعَالٰی (وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ) قَالَ مُجَاهِدٌ وَّاَنْزَلَ فِيْهَا (اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ) وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَوَّلَ ظَعِيْنَةٍ قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ مُهَاجِرَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ

اختلافِ سند: وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ مُّرْسَلٌ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا

◄► سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: مرد جہاد میں شریک ہوتے ہیں۔ خواتین جہاد میں شریک نہیں ہوتی ہیں۔ ہمیں وراثت کا نصف حصہ ملتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اللہ تعالیٰ نے تم میں سے کچھ لوگوں کو تم میں سے بعض پر جو فضیلت دی ہے اس حوالے سے آرزو نہ کرو۔''

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اسی طرح سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''بے شک مسلمان مرد اور عورتیں'' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا وہ پہلی خاتون تھیں' جو ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئی تھی۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے۔ بعض راویوں نے اسے ابن ابی نجیح کے حوالے سے' مجاہد کے حوالے سے نقل کیا ہے: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے۔

2949 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ وَّلَدِ اُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اللّٰهَ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِی الْهِجْرَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (اَنِّیْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ)

◄► سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے حوالے سے' خواتین کا بھی ذکر کیا ہو' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''میں تم میں سے کسی بھی مذکر یا مونث کے کیے ہوئے عمل کو ضائع نہیں کروں گا' تم ایک دوسرے کا حصہ ہو۔''

2950 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ حَتّٰی اِذَا بَلَغْتُ (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا) غَمَزَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰكَذَا رَوٰی اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاِنَّمَا هُوَ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

◄► حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا۔ میں آپ کے سامنے تلاوت کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء پڑھنی شروع کی' جب میں اس آیت پر پہنچا۔

2949- اخرجه الحميدی (۱/۱۴٤)، حديث (۳۰۱)۔

2950- اخرجه ابن ماجه (۲/۱۴۰۳): كتاب الزهد: باب: الحزن و البكاء، حديث (٤۱۹٤)، و ابن خزيمة (۲/۳۰٤)، حديث (۱٤۰٤)۔

''اس وقت کیا عالم ہوگا جب ہم ہر امت میں سے شہید لائیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ کے طور پر لائیں گے''۔
نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے میری طرف اشارہ کیا' جب میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔
ابو احوص نے اس روایت کو اعمش کے حوالے سے' ابراہیم کے حوالے سے' علقمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ یہ روایت ابراہیم کے حوالے سے' عبیدہ کے حوالے سے بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2951 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ (وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا) قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میرے سامنے تلاوت کرو! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کے سامنے تلاوت کروں؟ جبکہ آپ پر اسے نازل کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے' میں اسے دوسرے کی زبانی سنوں (حضرت عبداللہ فرماتے ہیں) میں نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کی جب میں اس آیت پر پہنچا۔
''ہم تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے''۔
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ابوحوص کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔
سوید نے ابن مبارک کے حوالے سے' سفیان کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے معاویہ بن ہشام کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

2952 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ

2951- اخرجه البخاری (۷۱۲/۸): كتاب فضائل القرآن: باب: من احب ان يستمع القرآن من غيره حديث (۵۰۴۹)، اطرافه (۵۰۵۰)، (۵۰۵۶)، و مسلم (۱۴۳/۳): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: فضل استماع القرآن و طلب القراءة من حافظه للاستماع، (حديث ۸۰۰/۲۴۷) و ابوداؤد (۳۴۸/۲): كتاب العلم: باب: من القصص، حديث (۳۶۶۸)، و احمد (۳۸۰/۱، ۴۳۲).
2952- اخرجه ابوداؤد (۳۵۰/۲): كتاب الاشربة: باب: من تحريم الخمر حديث (۳۶۷۱)، وابن حميد ص (۵۶)، حديث (۸۲).

متن حدیث: صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَاَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَدَّمُوْنِیْ فَقَرَاْتُ قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہمارے لئے کھانا تیار کیا۔ انہوں نے ہمیں بلا لیا اور ہمیں شراب پلائی شراب نے ہم پر اثر کیا (یعنی ہم پر مدہوشی طاری ہوئی) اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا۔ان لوگوں نے مجھے آگے کر دیا میں نے یوں تلاوت شروع کی:

قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

(یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ)

''اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو' تو نماز کے قریب مت جاؤ' اس وقت تک جب تک تمہیں یہ علم نہ ہو' جو تم پڑھ رہے ہو''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

2953 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ حَدَّثَهٗ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَیْرَ فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِیْ یَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ سَرِّحِ الْمَاءَ یَمُرُّ فَاَبٰی عَلَیْهِ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ اسْقِ یَا زُبَیْرُ وَاَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰی جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَغَیَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا زُبَیْرُ اسْقِ وَاحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجُدُرِ فَقَالَ الزُّبَیْرُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ نَزَلَتْ فِیْ ذٰلِكَ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ) اَلْاٰیَةَ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ قَدْ رَوٰی ابْنُ وَهْبٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ وَیُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَرَوٰی شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الزُّبَیْرِ وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حرہ سے آنے والی پانی کی نالی کے بارے میں جھگڑا ہو گیا' جس کے ذریعے لوگ اپنے باغات کو سیراب کیا کرتے تھے۔انصاری نے کہا: پانی کو چلتا

رہنے دیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا انکار کیا وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ فرمایا: اے زبیر تم (اپنے باغ کو) سیراب کرلو اور پھر پانی کو اپنے پڑوسی کے لئے چھوڑ دو۔ اس بات پر انصاری غصے میں آ گیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (آپ نے یہ فیصلہ اس لئے دیا ہے) کیونکہ یہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں (راوی بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک (غصے کی وجہ سے) متغیر ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم (اپنے باغ کو) سیراب کرو۔ اور پانی کو روکے رکھو، یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک پہنچ جائے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے' جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں حاکم تسلیم نہ کریں''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' ابن وہب نے اس روایت کو لیث بن سعد کے حوالے سے نقل کیا ہے' جبکہ یونس نے زہری کے حوالے سے' عروہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

شعیب بن حمزہ نے زہری کے حوالے سے' عروہ بن زبیر کے حوالے سے' اس کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

2954 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ

متنِ حدیث: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ) قَالَ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فَرِيْقَيْنِ فَرِيْقٌ يَّقُوْلُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيْقٌ يَّقُوْلُ لَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ) وَقَالَ اِنَّهَا طِيبَةُ وَقَالَ اِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ هُوَ الْاَنْصَارِيُّ الْخَطْمِيُّ وَلَهٗ صُحْبَةٌ

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تم دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے ہو؟''

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بتایا: غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے والوں میں سے کچھ لوگ واپس آ گئے' تو عام لوگوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے ان کے حوالے سے' دو فریق بن گئے۔ ان میں سے ایک فریق کا یہ کہنا تھا: ان

2954- اخرجه البخاري (١٠٤/٨): كتاب التفسير: باب: (فما لكم في المنفقين فئتين و الله اركسهم) (النساء: ٨٩) حديث (٤٥٨٩)، و مسلم (١٠٠٦/٢، ١٠٠٧): كتاب الحج: باب: المدينة تنفي شرارها، حديث (١٣٨٤/٤٩٠)، واحمد (١٨٤/٥، ١٨٧، ١٨٨) و ابن حميد ص (١٠٨)، حديث (٢٤٢).

لوگوں کو قتل کر دو یہ جنگ میں شرکت کئے بغیر واپس آ گئے۔ (یہ منافق ہیں) ایک گروہ کا یہ کہنا تھا: ایسا نہیں ہوگا' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں تم دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے ہو۔''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مدینہ منورہ) طیب ہے۔ یہ ناپاکی کو اس طرح باہر نکال دیتا ہے' جیسے آگ لوہے کی میل (زنگ) کو نکال دیتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2955 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ هٰذَا قَتَلَنِي حَتَّى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ) قَالَ مَا نُسِخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا بُدِّلَتْ وَأَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو ساتھ لے کر آئے گا۔ اس مقتول کی پیشانی اور اس کا سر اس کے ہاتھ میں ہوگا' اور اس کی شہ رگ سے خون بہہ رہا ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: میرے پروردگار! اس نے مجھے قتل کیا تھا' یہاں تک کہ وہ اس قاتل کو عرش کے قریب لے آئے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے توبہ کا تذکرہ کیا' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے' تو اس کی جزاء جہنم ہے''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا: یہ آیت منسوخ نہیں ہوئی' اس کا حکم تبدیل نہیں ہوا ہے' پھر توبہ کی گنجائش کہاں ہوگی؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو عمرو بن دینار کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کی مانند نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2956 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

2955۔ اخرجه النسائي (۸۷/۷): كتاب تحريم الدم: باب تعظيم الدم، حديث (٤٠٠٥).

2956۔ اخرجه احمد (۲۲۹/۱، ۲۷۲، ۳۲٤).

متن حدیث: مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوْا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَقَامُوْا فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غَنَمَهُ فَاَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنوسلیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرا' اس شخص کے ساتھ اس کی بکریاں بھی تھیں' اس شخص نے ان حضرات کو سلام کیا' تو یہ حضرات بولے: اس نے آپ لوگوں سے بچنے کے لئے آپ کو سلام کیا ہے' یہ لوگ اٹھے اور انہوں نے اسے قتل کر دیا' اور اس کی بکریاں حاصل کر لیں' پھر یہ حضرات وہ بکریاں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

''اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو' تو (معاملات کی) چھان بین کر لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام کرے اس کے بارے میں یہ نہ کہو' تم مومن نہیں ہو''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

2957 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) الْاٰيَةَ جَآءَ عَمْرُو ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

وَكَانَ ضَرِيْرَ الْبَصَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَاْمُرُنِيْ اِنِّيْ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ (غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ) الْاٰيَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَيُقَالُ عَمْرُو ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّيُقَالُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَائِدَةَ وَاُمُّ مَكْتُوْمٍ اُمُّهُ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اہلِ ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ برابر نہیں ہیں''

تو عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ نابینا تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے

متن حدیث: مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ عَلٰی نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ غَنَمٌ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ قَالُوْا مَا سَلَّمَ عَلَیْكُمْ اِلَّا لِیَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَقَامُوْا فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غَنَمَهٗ فَاَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنوسلیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرا' اس شخص کے ساتھ اس کی بکریاں بھی تھیں' اس شخص نے ان حضرات کو سلام کیا' تو یہ حضرات بولے: اس نے آپ لوگوں سے بچنے کے لئے آپ کو سلام کیا ہے' یہ لوگ اٹھے اور انہوں نے اسے قتل کر دیا' اور اس کی بکریاں حاصل کر لیں' پھر یہ حضرات وہ بکریاں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

''اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو' تو (معاملات کی) چھان بین کر لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام کرے اس کے بارے میں یہ نہ کہو' تم مومن نہیں ہو''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

2957 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ) الْاٰیَةَ جَآءَ عَمْرُو ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

وَكَانَ ضَرِیْرَ الْبَصَرِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَاْمُرُنِیْ اِنِّیْ ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذِهِ الْاٰیَةَ (غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ) الْاٰیَةَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیْتُوْنِیْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیح راوی: وَیُقَالُ عَمْرُو ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَیُقَالُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَائِدَةَ وَاُمُّ مَكْتُوْمٍ اُمُّهٗ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اہلِ ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ برابر نہیں ہیں''

تو عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ نابینا تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے

بارے میں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ کیونکہ میں تو نابینا ہوں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نازل کیے۔

''وہ لوگ جنہیں کوئی ضرر نہ ہو''

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس (اونٹ کے) شانے کی ہڈی اور دوات لے آؤ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) کوئی تختی اور دوات لے آؤ (تا کہ میں اس کو املاء کروادوں)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام عمرو بن ام مکتوم ہے' اور ایک قول کے مطابق عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم ہے۔

یہ صاحب عبداللہ بن زائدہ ہیں ام مکتوم ان کی والدہ تھی۔

2958 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ (لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ) عَنْ بَدْرٍ وَّالْخَارِجُونَ اِلٰى بَدْرٍ لَّمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِنَّا اَعْمَيَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ) وَ (فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ) (عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً) فَهٰؤُلَاءِ الْقَاعِدُوْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ (وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيمًا) دَرَجَاتٍ مِّنْهُ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرِ اُولِى الضَّرَرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

توضیحِ راوی: وَّمِقْسَمٌ يُقَالُ هُوَ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَيُقَالُ هُوَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ وَّكُنْيَتُهُ اَبُو الْقَاسِمِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی۔

''اہلِ ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ جنہیں کوئی ضرر نہ ہو، وہ برابر نہیں ہیں''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ لوگ ہیں' جو غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے' اور وہ لوگ ہیں' جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے' جب غزوہ بدر کا موقع آیا' تو حضرت عبداللہ بن جحش بن ام مکتوم نے یہ کہا: یارسول اللہ! ہم لوگ تو نابینا ہیں' تو کیا ہمارے لئے کوئی رخصت ہے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی:

''اہلِ ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے والے (یعنی جہاد میں شرکت نہ کرنے والے) وہ لوگ جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو وہ برابر نہیں ہیں''۔

''اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو فضیلت عطا کی ہے''۔

''ان لوگوں پر جو بیٹھے رہ گئے (یعنی جہاد میں شریک نہیں ہوئے) ایک درجے (کی فضیلت عطا کی ہے)''۔

2958- اخرجه البخاری (۱۰۸/۸): كتاب التفسير: باب: (لا يستوى القعدون من المومنين غير اولى الضرر و المجهدون فى سبيل الله)، حديث (۴۵۹۵)، (۳۳۸/۷): كتاب المغازی: باب (۵)، حديث (۳۹۵۴)،

تو یہ بیٹھے ہوئے لوگ وہ تھے' جنہیں کوئی ضرر لاحق نہیں تھا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اللہ تعالیٰ نے جہاد میں حصہ لینے والوں کو بیٹھے رہ جانے والوں پر عظیم اجر کے حوالے سے فضیلت دی ہے''۔

یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے درجات ہیں (اور ان لوگوں کو) ان اہلِ ایمان پر فضیلت حاصل ہے' جنہیں کوئی ضرر لاحق نہیں تھا اور وہ جہاد میں شریک نہیں ہوئے۔

یہ روایت اس سند کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

مقسم نامی راوی عبداللہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ایک قول کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کی کیفیت ابوالقاسم ہے۔

2959 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ (لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) (وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) قَالَ فَجَائَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّهُوَ يُمْلِيهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ حَتّٰى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ رِوَايَةُ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَمَرْوَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ

◆◆ حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں: میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا میں اس کے پاس گیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا اس نے مجھے بتایا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات کی املاء کروائی۔

''اہلِ ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ برابر نہیں ہیں''

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بتایا: اسی دوران حضرت ابن ام مکتوم آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت مجھے لکھوا رہے تھے۔ انہوں نے

2959۔ اخرجه البخاري (٦/٥٣): كتاب الجهاد و السير: باب: قول الله عزوجل: (لا يستوي القعدون من المومنين غير اولي الضرر) (النساء ٩٥) حديث (٢٨٣٢)، (٨/١٠٨): كتاب التفسير: باب: لا يستوى القاعدون حديث (٤٥٩٢)، و النسائي (٦/٩): كتاب الجهاد: باب: فضل المجاهدين على القاعدين، حديث (٣٠٩٩)، و احمد (٥/١٨٤)۔

عرض کی: یارسول اللہ، اللہ کی قسم! اگر میں جہاد میں شریک ہونے کی طاقت رکھتا تو جہاد میں ضرور شریک ہوتا' یہ صاحب نابینا تھے' تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل کی: اس وقت نبی اکرم ﷺ کا زانوں میرے زانوں پر تھا' تو مجھے اتنا وزن محسوس ہوا کہ مجھے لگا کہ میرا زانوں ٹوٹ جائے گا' پھر نبی اکرم ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی' تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ الفاظ نازل کیے تھے:

''جنہیں کوئی ضرر نہ ہو''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس حدیث میں یہ خصوصیت ہے: اسے صحابی نے ایک تابعی سے روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے اسے مروان بن حکم سے نقل کیا ہے' اور مروان نے نبی اکرم ﷺ سے حدیث کا سماع نہیں کیا' وہ تابعی ہیں۔

2960 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ (اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمْ) وَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

''اگر تمہیں خوف ہو' تو نماز کو مختصر کرلیا کرو''

تو اب تو لوگ امن کی حالت میں آ گئے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس بات پر تمہیں حیرت ہو رہی ہے۔ میں بھی اس پر حیران ہوا تھا میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ صدقہ ہے: جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے' تو اس کے دیے ہوئے صدقے کو قبول کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2961 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهُنَائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ

2960- اخرجه مسلم (٦/٣ - الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: صلاة المسافرين و قصرها، حديث (٦٨٦/٤)، و ابوداؤد (٣٨٤/١): كتاب الصلاة: باب: صلاة المسافر، حديث (١١٩٩، ١٢٠٠)، والنسائی (١١٦/٣): كتاب تقصير الصلاة فی السفر: باب: (١)، حديث (١٤٣٣)، و ابن ماجه (٣٣٩/١): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: تقصير الصلاة فی السفر، حديث (١٠٦٥)، و الدارمی (٣٥٤/١): كتاب الصلاة: باب: قصر الصلاة فی السفر، و احمد (٢٥/١، ٣٦) و ابن خزيمة (٧١/٢)، حديث (٩٤٥)۔

2961- اخرجه النسائی (١٧٤/٣): كتاب صلاة الخوف: باب: (١٦)، حديث (١٥٤٤)، و احمد (٥٢٢/٢)۔

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ لِهٰؤُلَآءِ صَلَاةً هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَبْنَآئِهِمْ هِيَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً وَّاَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى وَرَآءَهُمْ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ يَاْتِي الْاٰخَرُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ يَاْخُذُ هٰؤُلَآءِ حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ وَّلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ اسْمُهٗ زَيْدُ بْنُ صَامِتٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان اور عسفان کے درمیان کسی جگہ پر پڑاؤ کیا' تو مشرکین نے کہا: ان لوگوں کے نزدیک نماز ان کے آباؤ اجداد اور اولاد سے زیادہ محبوب ہے' یہ عصر کی نماز تھی' تو تم لوگ اٹھے ہو کر ایک ہی مرتبہ ان پر حملہ کر دو' حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ کو یہ کہا: آپ اپنے اصحاب کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں۔ آپ ان میں سے ایک حصے کو نماز پڑھائیں اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہے' وہ لوگ اپنے ہتھیار اور بچاؤ کا سامان تیار کر کے رکھیں' پھر دوسرا گروہ آئے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رکعت ادا کرے۔ پہلے لوگ اپنے ہتھیار اور اسلحے کو تیار رکھیں' پھر لوگوں کی ایک' ایک رکعت ہوگی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت ہو جائیں گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور عبداللہ بن شقیق کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت جابر، حضرت ابوعیاش زرقی حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حذیفہ حضرت سہل بن ابوحثمہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

ابوعیاش زرقی کا نام زید بن صامت ہے۔

2962 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ شُعَيْبٍ اَبُوْ مُسْلِمٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ

متن حدیث: كَانَ اَهْلُ بَيْتٍ مِّنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ اُبَيْرِقٍ بِشْرٌ وَّبُشَيْرٌ وَّمُبَشِّرٌ وَّكَانَ بُشَيْرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا يَقُوْلُ الشِّعْرَ يَهْجُوْ بِهٖ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَلُهٗ بَعْضَ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُوْلُ قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا سَمِعَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الشِّعْرَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا

2962- تفرد به الترمذي كما جاء في (التحفة) (۸/۲۸۰)، حديث (۱۱۰۷۵).

يَقُولُ هٰذَا الشِّعْرَ إِلَّا هٰذَا الْخَبِيثُ أَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوْا ابْنُ الْأُبَيْرِقِ قَالَهَا قَالَ وَكَانُوْا أَهْلَ بَيْتِ حَاجَةٍ وَّفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِّنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ ابْتَاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهُ وَأَمَّا الْعِيَالُ فَإِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِّنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّي رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِّنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهُ فِي مَشْرَبَةٍ لَّهُ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ وَّدِرْعٌ وَّسَيْفٌ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَنُقِبَتِ الْمَشْرَبَةُ وَأُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّهُ قَدْ عُدِيَ عَلَيْنَا فِي لَيْلَتِنَا هٰذِهِ فَنُقِبَتْ مَشْرَبَتُنَا وَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَأَلْنَا فَقِيلَ لَنَا قَدْ رَأَيْنَا بَنِي أُبَيْرِقٍ اسْتَوْقَدُوْا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا نَرٰى فِيمَا نَرٰى إِلَّا عَلٰى بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُو أُبَيْرِقٍ قَالُوْا وَنَحْنُ نَسْأَلُ فِي الدَّارِ وَاللّٰهِ مَا نُرٰى صَاحِبَكُمْ إِلَّا لَبِيْدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِّنَّا لَهُ صَلَاحٌ وَّإِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيْدٌ اخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَقَالَ أَنَا أَسْرِقُ فَوَاللّٰهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هٰذَا السَّيْفُ أَوْ لَتُبَيِّنُنَّ هٰذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوْا إِلَيْكَ عَنْهَا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا أَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَأَلْنَا فِي الدَّارِ حَتّٰى لَمْ نَشُكَّ أَنَّهُمْ أَصْحَابُهَا فَقَالَ لِي عَمِّي يَا ابْنَ أَخِي لَوْ أَتَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتَ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ قَتَادَةُ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ مِّنَّا أَهْلَ جَفَاءٍ عَمَدُوْا إِلٰى عَمِّي رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَنَقَبُوْا مَشْرَبَةً لَّهُ وَأَخَذُوْا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيَرُدُّوا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَآمُرُ فِي ذٰلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُو أُبَيْرِقٍ أَتَوْا رَجُلًا مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَيْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَكَلَّمُوْهُ فِي ذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ فِي ذٰلِكَ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهُ عَمَدَا إِلٰى أَهْلِ بَيْتٍ مِّنَّا أَهْلِ إِسْلَامٍ وَّصَلَاحٍ يَرْمُوْنَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَّلَا ثَبْتٍ قَالَ قَتَادَةُ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ عَمَدْتَّ إِلٰى أَهْلِ بَيْتٍ ذُكِرَ مِنْهُمْ إِسْلَامٌ وَّصَلَاحٌ تَرْمِيهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلٰى غَيْرِ ثَبْتٍ وَّلَا بَيِّنَةٍ قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَوَدِدْتُّ أَنِّيْ خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِيْ وَلَمْ أُكَلِّمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَأَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا صَنَعْتَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ نَّزَلَ الْقُرْآنُ (إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَائِنِيْنَ خَصِيمًا) بَنِيْ أُبَيْرِقٍ (وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ) أَيْ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ (إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا وَّلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ) إِلٰى قَوْلِهِ (غَفُورًا رَّحِيمًا) أَيْ لَوِ اسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ لَغَفَرَ لَهُمْ (وَمَنْ يَّكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلٰى نَفْسِهِ) إِلٰى قَوْلِهِ (إِثْمًا مُّبِينًا) قَوْلَهُ لِلَبِيْدٍ (وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ) إِلٰى قَوْلِهِ (فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا) فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّلَاحِ فَرَدَّهُ إِلٰى رِفَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ لَمَّا أَتَيْتُ عَمِّيْ بِالسِّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَشَا أَوْ عَسَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ أُرٰى إِسْلَامُهُ مَدْخُوْلًا فَلَمَّا

اَتَيْتُهُ بِالسِّلَاحِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِي هُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّ اِسْلَامَهُ كَانَ صَحِيْحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ لَحِقَ بُشَيْرٌ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَنَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ ابْنِ سُمَيَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيْدًا) فَلَمَّا نَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِاَبْيَاتٍ مِّنْ شِعْرِهِ فَاَخَذَتْ رَحْلَهُ فَوَضَعَتْهُ عَلٰى رَاْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهٖ فَرَمَتْ بِهٖ فِي الْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ اَهْدَيْتَ لِيْ شِعْرَ حَسَّانَ مَا كُنْتَ تَاْتِيْنِيْ بِخَيْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهُ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيِّ وَرَوٰى يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ مُرْسَلٌ لَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

توضیح راوی: وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ هُوَ اَخُو اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ لِاُمِّهٖ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ

◆◆ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انصار کا ایک گھرانہ تھا جسے بنوابیرق کہا جاتا تھا جو تین افراد تھے' بشر، بشیر، مبشر، بشر منافق تھا جو شاعر تھا اور اپنی شاعری کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا پھر وہ ان اشعار کو دوسرے عرب' کی طرف منسوب کر دیتا تھا اور یہ کہتا تھا فلاں نے یہ، یہ کہا ہے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس شعر کو سنتے تو یہ کہتے: اللہ کی قسم! یہ شعر اسی خبیث نے کہے ہوں گے۔ (بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) وہ یہ کہتے: یہ اشعار ابن ابیرق نے کہے ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ لوگ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں غریب لوگ تھے مدینہ منورہ میں لوگوں کی زیادہ تر خوراک کھجور اور جو ہوا کرتے تھے اگر کوئی شخص خوشحال ہوتا تھا' تو وہ شام کی طرف سے آنے والے قافلے سے میدہ خرید لیتا تھا۔ جسے وہ خود اکیلا ہی کھاتا تھا۔ اس کے گھر والوں کو کھجورے اور جو ہی ملتے تھے۔ ایک مرتبہ شام کی طرف سے ایک قافلہ آیا' تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے میدے کا ایک توڑا خریدا اور اسے اپنے بالا خانے میں رکھ دیا' جہاں ہتھیار، تلواریں وغیرہ رکھے ہوئے تھے ایک دن کسی نے ان کے گھر کے نیچے سے نقب لگا کر ان کا میدہ اور وہ ہتھیار چوری کر لئے۔ اگلے دن صبح رفاعہ آئے: بولے بھتیجے گزشتہ رات ہمارے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی۔ ہمارے بالا خانے میں سے اناج اور ہتھیار چوری ہو گئے ہیں جب ہم نے اپنے محلے والوں سے تحقیق کی' تو ہمیں بتایا گیا (یعنی اہل محلہ نے کہا) ہم لوگوں نے بنوالبرق کو آگ جلاتے ہوئے دیکھا تھا' تو ہمارا یہ خیال ہے کہ انہوں نے ہی آپ لوگوں کے اناج کو چوری کیا ہے۔ جب ہم اہل محلہ سے پوچھ گچھ کر رہے تھے' تو بنو ابیرق یہ کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! ہمارا یہ خیال ہے' ان کے ساتھی لبید بن سہل نے یہ چوری کی ہے (راوی کہتے ہیں) وہ ایک نیک اور مسلمان آدمی تھے۔ جب لبید نے یہ بات سنی' تو انہوں نے اپنی تلوار نکال لی اور بولے: میں نے چوری کرنی ہے۔ اللہ کی قسم! اب یا تو یہ تلوار تمہارے اندر پیوست ہو گی' یا تم بتاؤ گے کس نے چوری کی ہے؟ تو ان لوگوں نے کہا: آپ اسے دور ہی رکھیں۔ آپ نے چوری نہیں کی ہو گی (راوی کہتے ہیں) ہم محلے میں پوچھ گچھ کر رہے تھے، یہاں تک کہ ہمیں اس بات کا یقین ہو

گیا ہے کہ بنوابیرق نے ہی چوری کی ہے۔اس پر میرے چچانے کہا: اے بھتیجے! اگر تم نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ اور اس کا ذکر کرو (شاید آپ کوئی مشورہ دیں)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: ایک گھرانے کے لوگوں نے میرے چچا کے ساتھ زیادتی کی ہے اور نقب لگا کر ان کا اناج اور ہتھیار وغیرہ چوری کر لئے ہیں۔ جہاں تک اناج کا تعلق ہے اس کی تو ہمیں اتنی ضرورت نہیں لیکن انہیں ہمارے ہتھیار واپس کرنے چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جلد ہی اس بارے میں فیصلہ کرتا ہوں بنوابیرق نے جب اس بارے میں سنا تو وہ اپنے قوم کے فرد اسیر بن عروہ کے پاس آئے اور اس سے اس بارے میں بات چیت کی پھر بہت سے محلے والے بھی یہ کہتے ہیں اکٹھے ہو گئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! قتادہ بن نعمان کے چچا نے اس گھرانے پر جان بوجھ کر الزام لگایا ہے حالانکہ ہم لوگ مسلمان بھی ہیں۔ نیک بھی ہیں ان لوگوں نے کسی ثبوت کے بغیر ان پر چوری کا الزام لگایا ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ سے بات چیت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک ایسے گھرانے پر الزام لگایا ہے جن کے مسلمان اور نیک ہونے کا ذکر کیا جا رہا ہے تم نے کسی ثبوت کے بغیر چوری کا الزام لگا دیا ہے۔ قتادہ کہتے ہیں: میں واپس آ گیا۔

اور میری یہ خواہش ہوئی کہ کاش میرا بھی کچھ مال چوری ہو جاتا لیکن میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بات نہ کرتا پھر میرے چچا رفاعہ میرے پاس آئے اور انہوں نے دریافت کیا: اے بھتیجے! کیا ہوا؟ میں نے انہیں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے جو مجھ سے فرمایا تھا تو انہوں نے کہا: اب اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے تو تھوڑے ہی عرصے بعد قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان انصاف کرو۔ اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے ظاہر کیا ہے اور تم خیانت کرنے والوں کی طرف سے پیروکار نہ بنو۔''

یہاں خیانت کرنے والوں سے مراد بنوابیرق ہیں۔

''تم نے جو کہا اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کرو'' یعنی تم نے قتادہ سے جو کہا ہے۔

''بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے اور تم ان لوگوں کی طرف سے فریق نہ بنو جو اپنی ذات کے ساتھ خیانت کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والے کو اور گنہگار شخص کو پسند نہیں کرتا وہ لوگ انسانوں سے چھپ سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتے'' یہ آیت یہاں تک ہے: غفورا رحیما۔

''یعنی اگر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا لبید کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے گا جو شخص گناہ کرے گا تو وہ اپنے خلاف کمائے گا'' یہ آیت یہاں تک ہے ''کھلا گناہ'' اس سے مراد ان لوگوں کا لبید پر الزام لگانا تھا۔

''اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی'' یہ آیت یہاں تک ہے۔

''تو ہم عنقریب انہیں عظیم اجر عطا کریں گے''

جب قرآن کا حکم نازل ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وہ ہتھیار لائے گئے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے وہ ہتھیار حضرت رفاعہ کو واپس کر دیئے۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جب میں وہ ہتھیار لے کر اپنے چچا کے پاس آیا' تو وہ بڑی عمر کے آدمی تھے۔ ان کی بینائی زمانہ جاہلیت میں کمزور ہو چکی تھی۔ میں ان کے اسلام کے بارے میں کچھ مشکوک تھا' لیکن میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ اللہ کی راہ کے لئے مخصوص ہیں۔ (یعنی میں ان کا صدقہ کرتا ہوں) تو اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ ان کا اسلام بالکل ٹھیک تھا۔

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جب قرآن کا حکم نازل ہوا' تو بنوابیرق میں سے بشیر جا کر مشرکین سے مل گیا اس نے سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے ہاں پڑاؤ کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''جو شخص ہدایت نازل ہو جانے کے بعد' اپنے رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کی بجائے دوسرے راستے کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے' جس طرف اس نے رخ کیا ہے' پھر اسے جہنم تک پہنچا ئیں گے جو بہت برا ٹھکانہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے۔ وہ اس کے علاوہ' جس کی مغفرت چاہے گا کر دے گا' اور جو شخص کسی کو اللہ کا شریک بنائے گا۔ وہ انتہائی گمراہی کا شکار ہو گا۔''

جب بشیر نے سلافہ کے ہاں پڑاؤ کیا' تو حضرت حسان بن ثابت نے اپنے چند اشعار میں اس عورت کی بھی ہجو کی اس خاتون نے بشیر کا ساز و سامان سر پر رکھا اور اسے ساتھ لے کر نکلی اور جا کر کھلے میدان میں پھینک دیا اور پھر اس سے بولی: تم میرے لئے تحفے کے طور پر حسان بن ثابت کے شعر لے کر آئے ہو؟ تم میرے لیے کوئی اچھی چیز لے کر نہیں آئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہمارے علم کے مطابق صرف محمد بن سلمہ نے اس کی سند بیان کی ہے۔

یونس بن بکیر اور دیگر راویوں نے اسے محمد بن اسحاق کے حوالے سے' عاصم بن عمر کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ ان حضرات نے اس کی سند میں عاصم کے والد اور دادا کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے والدہ کی طرف سے شریک بھائی ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

2963 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِیْ فَاخِتَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: قَالَ مَا فِی الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ)

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ فَاخِتَةَ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثُوَيْرٌ يُكْنٰى اَبَا جَهْمٍ وَّهُوَ رَجُلٌ كُوْفِيٌّ مِّنَ التَّابِعِيْنَ وَقَدْ

سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ يَغْمِزُهُ قَلِيلًا

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: میرے نزدیک قرآن کی سب سے زیادہ محبوب آیت یہ ہے۔

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے' اس کے علاوہ جس کی چاہے مغفرت فرمائے گا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابو فاختہ نامی راوی کا نام سعید بن علاقہ ہے' جبکہ ثویر نامی راوی کی کنیت ابوجہم ہے۔ یہ کوفہ کے رہنے والے صاحب ہیں' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

ابن مہدی نے ان پر کچھ تنقید کی ہے۔

2964 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَ (مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ) شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَفِىْ كُلِّ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةٌ حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا اَوِ النَّكْبَةَ يُنْكَبُهَا

توضیح راوی: ابْنُ مُحَيْصِنٍ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب یہ آیت نازل ہوئی:

''جو شخص کوئی برائی کرے گا اس کا بدلہ اس کو مل جائے گا۔''

یہ بات مسلمانوں کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بنی' انہوں نے اس کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس طرح تم تفریق سے بچو اور ٹھیک رہو! بندہ مومن کو جو بھی پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ اس کا اجر اسے ملے گا، یہاں تک کہ اسے کانٹا چبھتا ہے' یا کوئی مشکل پیش آتی ہے (تو اس کا اجر بھی قیامت کے دن ملے گا)

ابن محیصن کا نام عمر بن عبدالرحمٰن بن محیصن ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2965 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ اَخْبَرَنِىْ مَوْلٰى ابْنِ سِبَاعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ

2964۔ اخرجه مسلم (١٩٩٣/٤): كتاب البر و الصلة و الآداب: باب: ثواب المومن فيما يصيبه من مرض او حزن او نحو ذلك حتى الشوكة يشاكها، حديث (٢٥٧٤/٥٢)، و احمد (٢٤٨/٢)، و الحميدى (٤٨٥/٢)، حديث (١١٤٨)۔

2965۔ اخرجه احمد (٦/١)، و عبد بن حميد ص (٣١)، حديث (٧)۔

متن حدیث: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا اُقْرِئُكَ اٰيَةً اُنْزِلَتْ عَلَيَّ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَقْرَاَنِيْهَا فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ كُنْتُ وَجَدْتُ انْقِصَامًا فِيْ ظَهْرِيْ فَتَمَطَّاْتُ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَاَيُّنَا لَمْ يَعْمَلْ سُوْءًا وَّاِنَّا لَمُجْزَوْنَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتَ يَا اَبَا بَكْرٍ وَّالْمُؤْمِنُوْنَ فَتُجْزَوْنَ بِذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَلَيْسَ لَكُمْ ذُنُوْبٌ وَّاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَيَجْمَعُ ذٰلِكَ لَهُمْ حَتّٰى يُجْزَوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ

وَمُوْسٰى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّمَوْلَى ابْنِ سِبَاعٍ مَجْهُوْلٌ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّلَيْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ پر یہ آیت نازل ہوئی:

''جو شخص برائی کرے گا اس کو اس کا بدلہ مل جائے گا' اور وہ شخص اپنے لئے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ' اور کوئی ولی یا مددگار نہیں پائے گا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے سامنے وہ آیت تلاوت نہ کروں؟ جو ابھی نازل ہوئی ہے' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی' تو مجھے یہ محسوس ہوا جیسے میری کمر ٹوٹ جائے گی۔ میں نے اپنے جسم کو جھٹکا دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا ہوا؟ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان جائیں' ہم میں سے کون ایسا شخص ہے' جو کسی برائی کا ارتکاب نہیں کرتا' تو کیا ہمیں ان سب اعمال کی سزا ملے گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! تمہیں اور دوسرے تمام مسلمانوں کو دنیا میں اس کا بدلہ دے دیا جائے گا تاکہ تم لوگ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو تمام گناہوں سے پاک ہو جاؤ' البتہ دوسرے لوگوں (یعنی کفار) کی تمام برائیاں جمع کی جائیں گی' تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ اس کی سند پر اعتراض کیا ہے

یحییٰ بن سعید اور امام احمد بن حنبل نے موسیٰ بن عبیدہ نامی راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مولیٰ ابن سباع مجہول ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس کی سند بھی مستند نہیں ہے۔ اصحاب میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

2966 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: خَشِيَتْ سَوْدَةُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تُطَلِّقْنِيْ وَاَمْسِكْنِيْ وَاجْعَلْ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَّالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾

آثارِ صحابہ: فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ كَاَنَّهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں طلاق دے دیں گے۔ انہوں نے عرض کی: آپ مجھے طلاق نہ دیں آپ مجھے نکاح میں برقرار رکھیں۔ میری باری کا دن عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو دے دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا' تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

''ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ آپس میں کوئی بات طے کرلیں اور یہ طے کرنا بہتر ہے۔''

جب میاں بیوی کوئی چیز طے کرلیں تو وہ درست ہوتا ہے۔ شاید یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2967 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَاءِ

متن حدیث: قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اَوْ اٰخِرُ شَيْءٍ نَزَلَ ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّاَبُو السَّفَرِ اسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ اَحْمَدَ الثَّوْرِيُّ وَيُقَالُ ابْنُ يُحْمِدَ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی:

''لوگ تم سے حکم دریافت کرتے ہیں تم یہ فرمادو! کلالہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور ابوسفر کا نام سعید بن احمد ثوری ہے۔ بعض نے انہیں ابن یحمد ثوری بھی کیا ہے۔

2968 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

متن حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْزِئُكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! (اس آیت کی تفسیر کیا ہے؟)

2967۔ اخرجه مسلم (۱۲۳۷/۳): كتاب الفرائض: باب: آخر آية انزلت آية الكلالة، حديث (۱۶۱۸/۱۳).

2968۔ اخرجه ابوداؤد (۱۳٤/۲): كتاب الفرائض: باب: من كان ليس له ولد وله اخوات، حديث (۲۸۸۹)، و احمد (۲۹۳/٤، ۲۹۵).

''لوگ تم سے حکم دریافت کرتے ہیں تم یہ فرمادو! اللہ تعالیٰ کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے''۔
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے لیے گرمیوں میں نازل ہونے والی آیت کافی ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

باب 6: سورۃ مائدہ سے متعلق روایات

2969 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَّغَيْرِهٖ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ عَلَيْنَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا) لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنِّیْ اَعْلَمُ اَیَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا ہے: اے امیر المومنین! اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوئی ہوتی۔

''آج کے دن ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا' اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گئے''۔

تو ہم لوگ اس دن کو عید کا دن قرار دیتے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ پتا ہے کہ یہ کس دن نازل ہوئی تھی؟ یہ آیت عرفات کے دن نازل ہوتی تھی جب جمعہ کا دن تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2970 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا) وَعِنْدَهٗ يَهُوْدِیٌّ فَقَالَ لَوْ اُنْزِلَتْ هٰذِهٖ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيْدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ يَوْمِ عِيْدٍ فِیْ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَّيَوْمِ عَرَفَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

2969۔ اخرجه البخاری (۱۱۹/۸): كتاب التفسير: باب: (اليوم اكملت لكم دينكم) (المائدة :۳)، حديث (۴۶۰۶)، و تقدم فی كتاب المغازی: باب: حجة الوداع، حديث (۴۴۰۷)، و مسلم (۲۳۱۲/۴): كتاب التفسير: باب: حديث (۳، ۳۰۱۷/۴) و النسائی (۲۵۱/۵): كتاب مناسك الحج باب: ما ذكر من يوم عرفة، حديث (۳۰۰۲)، (۱۱۴/۸): كتاب الايمان و شرائعة: باب: زيادة الايمان، حديث (۵۰۱۲)، و احمد (۲۸/۱)، و الحميدی (۱۹/۱)، حديث (۳۱)، و ابن حميد ص (۴۰) حديث (۳۰).

◆◆ عمار بن ابوعمار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا' اور تم پر اپنی تمام نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا''

اس وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس یہودی موجود تھا اس نے کہا: اگر یہ آیت ہم لوگوں پر نازل ہوئی ہوتی' تو ہم اس دن کو عید کا دن قرار دیتے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت جس دن نازل ہوئی تھی اس دن دو عیدیں تھیں' ایک جمعہ کا دن تھا اور دوسرا عرفات کا دن تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2971 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَمِينُ الرَّحْمٰنِ مَلْاٰى سَحَّاءُ لَا يُغِيضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْمِيزَانُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَتَفْسِيرُ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ) وَهٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَتْهُ الْاَئِمَّةُ نُؤْمِنُ بِهِ كَمَا جَآءَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُفَسَّرَ اَوْ يُتَوَهَّمَ هٰكَذَا قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ تُرْوٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رحمان کا دایاں ہاتھ خزانے سے بھرا ہوا ہے' وہ ہمیشہ اسے خرچ کرتا رہتا ہے۔ دن اور رات کے (یعنی مسلسل) خرچ کرنے سے' کسی بھی وقت اس میں کوئی کمی نہیں آتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس بات پہ غور کیا ہے۔ اس نے جب سے زمین آسمان کو پیدا کیا۔ اس وقت سے خرچ کر رہا ہے' اور پھر بھی اس کے دستِ عنایت میں کوئی کمی نہیں آئی' اس کا عرش پانی پر ہے۔ اور اس کے دوسرے ہاتھ میں میزان ہے۔ جسے وہ جھکاتا اور بلند کرتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ حدیث اس آیت کی تفسیر میں ہے۔

''یہودیوں نے یہ کہا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے حالانکہ ان (یہودیوں) کے اپنے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔''

2971۔ اخرجه مسلم (۳/۴۴۷ ۔ الابی): کتاب الزکاۃ: باب: الحث علی النفقة و تبشیر المنفعة بالخلفة، حدیث (۹۹۳/۳۶)، و ابن ماجه (۷۱/۱): کتاب المقدمة: باب: فیما انکرہ الجهمیة، حدیث (۱۹۷)۔

اس حدیث کے بارے میں آئمہ نے یہ بات بیان کی ہے' اس پر ایمان لایا جائے گا جیسا کہ یہ منقول ہے۔ اس کی کوئی وضاحت نہیں کی جائے گی اور اس بارے میں اپنے ذہن سے کوئی بات بیان نہیں کی جائے گی۔

کئی ائمہ نے یہ بات بیان کی ہے: جن میں سفیان ثوری، امام مالک، ابن عیینہ، ابن مبارک شامل ہیں۔ (جو یہ فرماتے ہیں) اس طرح کی روایت کو نقل کر دیا جائے گا۔ ان پر ایمان رکھا جائے گا' لیکن یہ وضاحت نہیں کی جائے گی کہ اس سے مراد کیا ہے؟

2972 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ) فَاَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوْا فَقَدْ عَصَمَنِي اللّٰهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا نَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی جاتی تھی، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''اللہ تعالیٰ تمہیں لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک خیمے سے باہر نکالا اور لوگوں سے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگ واپس چلے جاؤ! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری (حفاظت کا وعدہ) کر لیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

اس روایت کو بعض راویوں نے جریری کے حوالے سے' عبداللہ بن شقیق سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی جاتی تھی۔ انہوں نے اس کی سند میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ نہیں کیا۔

2973 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَّلَعَنَهُمْ (عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيسَى ابْنِ

2973- اخرجه ابوداؤد (٢/٥٢٤، ٥٢٥): كتاب الملاحم: باب: الامر و النهي، حديث (٤٣٣٦)، و ابن ماجه (٢/١٣٢٧): كتاب الفتن: باب: الامر بالمعروف و النهي عن المنكر، حديث (٤٠٠٦).

مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ) قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَأْطُرُوْهُمْ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا

قول امام دارمی: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَزِيْدُ وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ اَبِى الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِىِّ بْنِ بَذِيْمَةَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَبَعْضُهُمْ يَقُوْلُ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے' تو ان کے علماء نے انہیں روکنے کی کوشش کی' لیکن وہ لوگ باز نہیں آئے۔ اس کے باوجود ان کے علماء ان لوگوں کے ساتھ بیٹھتے رہے۔ ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک جیسے کر دیئے اور حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی ان لوگوں پر لعنت کی' اس کی وجہ یہ تھی: انہوں نے نافرمانی کی تھی اور حد سے تجاوز کیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' پہلے آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' تم لوگ اس وقت تک نجات نہیں پا سکتے۔ جب تک تم ظالم کو ظلم سے روکو گے نہیں۔

عبداللہ بن عبدالرحمان (امام دارمی) نے یہ بات بیان کی ہے۔ یزید نے یہ بات بیان کی ہے۔ سفیان ثوری نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت محمد بن مسلم کے حوالے سے' علی کے حوالے سے' ابوعبیدہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے ابوعبیدہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر روایت کیا ہے۔

2974 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِىِّ بْنِ بَذِيْمَةَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: إِنَّ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ لَمَّا وَقَعَ فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيْهِمْ يَرٰى اَخَاهُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَاٰى مِنْهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَخَلِيْطَهٗ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ (لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا

وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ) فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ (وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ) قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتّٰى تَاْخُذُوْا عَلٰى يَدِ الظَّالِمِ فَتَاْطُرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَاَمْلَاهُ عَلَيَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

◆◆ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب بنی اسرائیل کے درمیان خامیاں آنا شروع ہوئیں تو ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے کسی بھائی کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تھا' تو اسے روکتا تھا' لیکن جب اگلا دن آتا تھا' تو اسے گناہ کرتے دیکھ کر اسے روکتا نہیں تھا' کیونکہ اس نے اس دوسرے شخص کے ساتھ کھانا ہوتا تھا' پینا ہوتا تھا' میل جول رکھنا ہوتا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل ایک جیسے کر دیئے، ان لوگوں کے بارے میں (قرآن) کی یہ آیت نازل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا' ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی' یہ اس وجہ سے ہے' جو انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کیا۔''

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس آیت کو تلاوت کیا اور یہاں تک تلاوت کیا:

''اگر وہ لوگ اللہ تعالیٰ' اس کے نبی اور اس کی طرف سے جو نازل کیا گیا ہے' اس پر ایمان لاتے' تو کفار کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں۔''

راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ پہلے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: نہیں! تم اس وقت تک ٹھیک نہیں ہو سکتے' جب تک تم ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اسے حق کی طرف نہ لے آؤ۔

اس روایت کو بندار نے ایک اور سند کے ہمراہ' ابوعبیدہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

2975 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِيْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ (يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ) الْاٰيَةَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي النِّسَاءِ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى) فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي الْمَائِدَةِ (اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ

2975- اخرجه ابوداؤد (٣٤٩/٢): كتاب الاشربة: باب: في تحريم الخمر، حديث (٣٦٧٠)، والنسائي (٢٨٦/٨): كتاب الاشربة: باب: تحريم الخمر، حديث (٥٥٤٠)، واحمد (٥٣/١).

وَالْمَيْسِرِ) اِلٰي قَوْلِهٖ (فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ) فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا

اختلافِ روایت:قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُرْسَلٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ انہوں نے کہا: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہم پر واضح نازل کر دے تو سورۃ البقرۃ کی یہ آیت نازل ہوئی:

''لوگ تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔''

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کے سامنے یہ آیت سنائی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دعا کی، اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل کر دے۔ تو سورۃ النساء میں موجود یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم نشے کی حالت میں ہو۔''

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی تو انہوں نے پھر یہ کہا: اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل کر دے۔ تو سورۃ المائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔

''شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''تو کیا تم باز آ جاؤ گے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی تو انہوں نے کہا: ہم باز آ گئے، ہم باز آ گئے۔

یہی روایت اسرائیل کے حوالے سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لیے واضح حکم نازل کر دے۔

اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور یہ روایت محمد بن یوسف کی نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

2976 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

متنِ حدیث: مَاتَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِاَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَيْضًا

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب رضی اللہ عنہم شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے

انتقال کر چکے تھے۔ جب شراب کو حرام قرار دیا گیا' تو کچھ افراد نے یہ کہا: ہمارے ان ساتھیوں کا کیا انجام ہوگا؟ جو ایسی حالت میں فوت ہوئے' جبکہ وہ شراب پیا کرتے تھے؟ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' اس چیز کے بارے میں' جو وہ پہلے کھا چکے ہوں' جبکہ (بعد میں) انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور ایمان لائے اور نیک اعمال کیے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو شعبہ نے ابواسحاق کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

2977 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ

متنِ حدیث: مَاتَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا قَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِاَصْحَابِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَهَا فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوْا) الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کچھ افراد کا انتقال ایسی حالت میں ہوا کہ وہ لوگ شراب پیا کرتے تھے' جب اس کی حرمت کا حکم نازل ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ افراد نے یہ کہا: ہمارے ان ساتھیوں کا کیا انجام ہوگا؟ جو ایسی حالت میں انتقال کر گئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے؟ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے' ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2978 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ رِزْمَةَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان لوگوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے؟ جو ایسی حالت میں وصال کر چکے ہیں کہ وہ شراب پی لیا کرتے تھے؟ (یہ واقعہ اس وقت پیش آیا) جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تھا۔ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

2978۔ اخرجه احمد(۱/ ۲۳۴، ۲۷۲، ۲۹۵، ۳۰۴).

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اس چیز کے بارے میں' جو وہ پہلے کھا چکے ہوں گے' جبکہ بعد میں انہوں نے پرہیز گاری اختیار کی ہو' ایمان لائے ہوں اور نیک اعمال کیے ہوں''
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2979 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مِنْهُمْ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

''ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہے' جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے، اس چیز کے بارے میں جو کہ وہ پہلے کھا چکے ہوں' جبکہ بعد میں انہوں نے پرہیز گاری اختیار کی ہو' ایمان لے آئے ہوں اور نیک اعمال کیے ہوں۔''

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم بھی ان لوگوں میں سے ایک ہو۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2980 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ اَبُوْ حَفْصٍ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اِذَا اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَاَخَذَتْنِيْ شَهْوَتِيْ فَحَرَّمْتُ عَلَيَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا)

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ مُّرْسَلًا لَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّرَوَاهُ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب میں گوشت کھاتا ہوں' تو خواتین کی طلب زیادہ ہو جاتی ہے، شہوت غالب آجاتی ہے، اس لیے میں نے اپنے اوپر گوشت کو حرام کر دیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی ہیں انہیں حرام قرار نہ دو' اور حد سے تجاوز نہ کرو! بے شک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ نے جو حلال پاکیزہ رزق تمہیں عطا

2979۔ اخرجه مسلم (٤/ ١٩١٠): كتاب الفضائل: باب: من فضائل عبد الله بن مسعود و امه رضي الله عنهما، حديث (٢٤٥٩/١٠٦)۔

کیا ہے اس میں سے کھاؤ۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بعض راویوں نے اسے عثمان بن سعد کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

خالد حذاء نے اسے عکرمہ کے حوالے سے "مرسل" طور پر نقل کیا ہے۔

2981 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا مُنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

"اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے لیے حج کرنا لازم ہے۔ اس شخص پر جو وہاں تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو"

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ لوگوں نے پھر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ اگر میں ہاں کہہ دیتا' تو یہ (ہر سال کرنا) فرض ہو جاتا۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے بارے میں "غریب" ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس بارے میں احادیث منقول ہیں۔

2982 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ)

2982- اخرجه البخاري (۱۳۰/۸): كتاب التفسير: باب: (لا تسئلوا عن اشياء ان تبد لكم تسوكم)(المائدة: ۱۰۱)، حديث (۴۶۲۱)، و مسلم (۱۸۳۲/۴): كتاب الفضائل: باب: توقيرة صلى الله عليه وسلم و ترك اكثار سواله عما لا ضرورة اليه، حديث (۲۳۵۹/۱۳۵)، و الدارمي (۳۰۶/۲): كتاب الرقاق: باب: لو تعلمون ما اعلم، و احمد (۲۰۶/۳، ۲۱۰، ۲۶۸).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کی: میرا والد کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا باپ فلاں شخص ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو کہ اگر انہیں تمہارے سامنے ظاہر کیا جائے' تو تمہیں برا لگے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2983 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) وَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِىْ خَالِدٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَرْفُوْعًا وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ

◆◆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اے لوگو تم یہ آیت تلاوت کرتے رہو:

''اے ایمان والو! تم پر لازم ہے کہ اپنی فکر کرو جب تم ہدایت حاصل کر چکے ہو' تو گمراہ شخص تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جب لوگ کسی ظالم کو دیکھیں گے' اور اس کے ہاتھ نہیں روکیں گے' تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

کئی راویوں نے اسے اسماعیل بن ابوخالد کے حوالے سے' اسی کی مانند ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

جبکہ بعض راویوں نے اسے اسماعیل کے حوالے سے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2984 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِىْ

2984۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۵۲٦): كتاب الملاحم: باب: من الامر و النهي، حديث (۴۳۴۱)، و ابن ماجه (۲/۱۳۳۰): كتاب الفتن: باب: قوله تعالى: (يايها الذين امنوا عليكم انفسكم) (المائدة: ۱۰۵)، حديث (۴۰۱۴).

حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ قَالَ اَيَّةُ اٰيَةٍ قُلْتُ قَوْلُهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَّهَوًى مُتَّبَعًا وَّدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَّاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهِ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَاِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ اَيَّامًا الصَّبْرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَنِيْ غَيْرُ عُتْبَةَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنَّا اَوْ مِنْهُمْ قَالَ بَلْ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ ابوامیہ شیبانی بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابوثعلبہ خشنی کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے کہا: اس آیت کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے دریافت کیا: کون سی آیت کے بارے میں؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں:

''اے لوگو تم اپنی فکر کرو جب تم ہدایت حاصل کر چکے ہو تو گمراہ ہونیوالا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

تو حضرت ابوثعلبہ خشنی نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے اس کے بارے میں ایسے شخص سے سوال کیا ہے جو اس سے واقف ہے۔ میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: تم نیکی کا حکم کرتے رہو اور برائی سے روکتے رہو، یہاں تک کہ جب تم یہ صورتحال دیکھو کہ کنجوس شخص کی اطاعت کی جانے لگے' خواہش نفس کی پیروی کی جانے لگے' دنیا کو ترجیح دی جانے لگے' ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرے' تو ایسی صورت میں تم صرف اپنی فکر کرو اور لوگوں کو چھوڑ دو' کیونکہ اس کے بعد جو دن آئیں گے' ان میں صبر کرنا اسی طرح ہوگا' جیسے انگارے پر ہاتھ رکھ دینا۔ ان ایام میں عمل کرنے والے شخص کو ایسے پچاس آدمیوں جتنا اجر ملے گا' جو تمہارے عمل کی مانند عمل کرتے ہوں گے۔

عبداللہ بن مبارک نے یہ بات بیان کی ہے، عتبہ کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ اضافی بات نقل کی ہے۔

عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! وہ پچاس آدمی جن کا ذکر کیا گیا' ہم میں سے (شمار) ہوں گے یا ان میں سے ہوں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پچاس آدمی تم میں سے ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2985 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بَاذَانَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ) قَالَ بَرِئَ مِنْهَا النَّاسُ غَيْرِيْ وَغَيْرَ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَّكَانَا نَصْرَانِيَّيْنِ يَخْتَلِفَانِ اِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْاِسْلَامِ

فَاَتَيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلًى لِبَنِيْ هَاشِمٍ يُقَالُ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَّمَعَهُ جَامٌ مِّنْ فِضَّةٍ يُرِيْدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عُظْمُ تِجَارَتِهِ فَمَرِضَ فَاَوْصَى اِلَيْهِمَا وَاَمَرَهُمَا اَنْ يُّبَلِّغَا مَا تَرَكَ اَهْلَهُ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا مَاتَ اَخَذْنَا ذٰلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ اَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا اِلٰى اَهْلِهِ دَفَعْنَا اِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوْا الْجَامَ فَسَاَلُوْنَا عَنْهُ فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هٰذَا وَمَا دَفَعَ اِلَيْنَا غَيْرَهُ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ تَاَثَّمْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ اَهْلَهُ فَاَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَاَدَّيْتُ اِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَّاَخْبَرْتُهُمْ اَنَّ عِنْدَ صَاحِبِيْ مِثْلَهَا فَاَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَحْلِفُوْهُ بِمَا يُقْطَعُ بِهِ عَلٰى اَهْلِ دِيْنِهِ فَحَلَفَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ) اِلٰى قَوْلِهِ (اَوْ يَخَافُوْا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ) فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَحَلَفَا فَنُزِعَتِ الْخَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِّنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِصَحِيْحٍ

توضیح راوی: وَّاَبُو النَّضْرِ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ هُوَ عِنْدِيْ مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ يُكْنٰى اَبَا النَّضْرِ وَقَدْ تَرَكَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ وَهُوَ صَاحِبُ التَّفْسِيْرِ

قولِ امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ يُكْنٰى اَبَا النَّضْرِ وَلَا نَعْرِفُ لِسَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ الْمَدَنِيِّ رِوَايَةً عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ وَّقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِّنْ هٰذَا عَلَى الْاِخْتِصَارِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس آیت کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

"(ارشاد باری تعالیٰ ہے) اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی ایک کو موت آ جائے تو تمہارے درمیان گواہی کا حکم ہے۔"

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے اور عدی بن بداء کے علاوہ سب لوگ اس سے بری ہو گئے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) یہ دونوں حضرات اسلام قبول کرنے سے پہلے عیسائی تھے اور شام آیا جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ یہ دونوں حضرات تجارت کی غرض سے شام گئے ہوئے تھے، وہاں بنو ہاشم کا غلام ان دونوں کے پاس آیا، اس کا نام بدیل بن ابومریم تھا۔ وہ تجارت کی غرض سے آیا تھا، اس کے پاس چاندی کا بنا ہوا ایک مرتبان تھا، وہ یہ چاہتا تھا کہ بادشاہ کو یہ برتن پیش کرے کیونکہ یہ اس کے سامان تجارت میں سب سے بڑی چیز تھی لیکن وہ غلام بیمار ہو گیا تو اس نے ان دونوں حضرات کو یہ تلقین کی یعنی وصیت کی اور یہ کہا: وہ جو کچھ چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے مالکوں تک پہنچا دیں۔ حضرت تمیم داری بیان کرتے ہیں، جب اس غلام کا انتقال ہو گیا تو ہم نے اس برتن کو ایک ہزار درہم میں بیچ دیا اور وہ رقم آپس میں تقسیم کر لی پھر واپس آ کر ہم نے وہ سامان اس کے اصل مالکوں تک پہنچا دیا لیکن اس سامان میں پیالہ نہیں تھا۔ انہوں نے ہم سے اس پیالے کے بارے میں دریافت کیا: تو ہم

نے کہا: اس مرحوم نے تو یہی کچھ چھوڑا تھا۔ اس نے اس کے علاوہ ہمیں اور کوئی چیز نہیں دی تھی۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ آنے کے بعد جب میں نے اسلام قبول کیا' تو میں نے اپنے گناہ کا ازالہ کرنا چاہا۔ میں اس غلام کے مالکوں کے گھر گیا' انہیں یہ ساری بات بتائی اور انہیں پانچ سو درہم دے کر یہ بھی بتا دیا کہ میرے ساتھی کے پاس بھی اتنی ہی رقم ہے' تو وہ لوگ عدی کو لے کر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے گواہ طلب کیے مگر وہ ان کے پاس نہیں تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی: عدی سے اس کے دین کی سب سے عظیم ترین چیز کی قسم لے لیں۔ تو عدی نے قسم اٹھالی تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! تمہارے درمیان گواہی ہونی چاہیے۔''

تو عمرو بن عاص اور ایک اور صاحب کھڑے ہوئے' اور انہوں نے گواہی دی کہ وہ پیالہ بدیل کے پاس تھا اور عدی نے جھوٹ کہا ہے' تو عدی بن بداء سے زبردستی پانچ سو درہم لیے گئے۔

یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ اس کی سند صحیح نہیں ہے۔ اس روایت کو محمد بن اسحاق کے حوالے سے نقل کرنے والے راوی ابونضر کا نام محمد بن سائب کلبی ہے۔ اہل علم نے ان سے احادیث روایت کرنا ترک کر دیا تھا۔ یہ صاحب تفسیر کے بڑے ماہر ہیں۔

میں نے امام بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' محمد بن سائب کی کنیت ابونضر ہے۔

ہمارے علم کے مطابق سالم ابونضر نے ابوصالح جوام ہانی کے غلام ہیں' ان سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

یہی روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' اس سے مختصر طور پر دوسری سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2986 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ فِيهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقِيلَ اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ عَدِيٍّ وَّتَمِيمٍ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَأَنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ)

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَّهُوَ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ

◄► حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، بنوسہم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت تمیم داری اور عدی بن بداء کے ہمراہ روانہ ہوا۔ راستے میں ایک ایسی جگہ پر اس سہمی شخص کا انتقال ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا۔ جب بقیہ دونوں صاحبان اس کا ترکہ لے کر آئے' تو اس میں چاندی کا بنا ہوا ایک برتن نہیں تھا جس پر سونے کا کام ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے قسم لی۔ بعد میں وہ برتن مکہ میں مل گیا' تو بتایا گیا کہ ہم نے تو یہ برتن تمیم اور عدی سے خریدا ہے۔ تو اس سہمی شخص

2986۔ اخرجه البخاري (٥/ ٤٨٠): كتاب الوصايا: باب: قول الله عزوجل (يايها الذين امنوا شهدة بينكم) (المائدة: ١٠٦)، حديث (٢٧٨٠)، و ابوداؤد (٣٣١/٢): كتاب الاقضية: باب: شهادة اهل الذمة و من الوصية من السفر، حديث (٣٦٠٥).

کے پسماندگان میں سے دو آدمی اٹھے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھاتے ہوئے کہا: ہماری شہادت ان دونوں کی شہادت کے مقابلے میں (ثابت ہونے کی زیادہ حقدار ہے) اور یہ برتن ان کے ساتھی کا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! تمہارے درمیان گواہی ہونی چاہیے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے اور یہ وہ حدیث ہے جو ابن ابی زائدہ کے حوالے سے منقول ہے۔

2987 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّأُمِرُوْا أَنْ لَّا يَخُونُوْا وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: قَدْ رَوَاهُ أَبُوْ عَاصِمٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ مَوْقُوْفًا وَّلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ وَلَا نَعْلَمُ لِلْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ أَصْلًا

◆◆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آسمان سے ایسا دسترخوان نازل کیا گیا جس پر روٹی اور گوشت موجود تھے۔ ان لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اس میں خیانت نہ کریں اور اسے کل کے لیے سنبھال کر نہ رکھیں لیکن ان لوگوں نے اس میں خیانت کی اور اسے اگلے دن کے لیے بھی سنبھال کر رکھ لیا جس کے نتیجے میں ان کے چہرے مسخ کر کے ان کی شکلیں بندروں اور خنزیروں کی شکل میں تبدیل کر دی گئیں۔

اس روایت کو ابو عاصم اور دیگر راویوں نے سعید بن ابو عروبہ کے حوالے سے قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خلاس کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہ روایت حسن نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔ ہمارے علم کے مطابق اس روایت کے ''مرفوع'' ہونے کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

2988 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُوسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ يُلَقّٰى عِيْسٰى حُجَّتَهُ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ فِيْ قَوْلِهٖ (وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيْسٰى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ) قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ

(سُبْحَانَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ) اَلْاٰيَةَ كُلَّهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، (اللہ تعالیٰ) قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دلیل سکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں اسی بات کی وضاحت کی گئی ہے۔"

"جب اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا: اے عیسیٰ بن مریم کیا تم نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں دونوں کو معبود بنالو۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں یہ جواب القاء کرے گا (تم یہ کہو) تو پاک ہے' مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے حق نہیں ہے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2989 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حُيَيٍّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

آثارِ صحابہ: قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

آثارِ صحابہ: وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ بَعْدَ الْمَائِدَةِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، سب سے آخر میں نازل ہونیوالی سورت سورۃ المائدہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' یہ بات نقل کی گئی ہے کہ سب سے آخر میں نازل ہونیوالی سورت سورۃ الفتح ہے۔ یہ سورہ مائدہ کے بعد نازل ہوئی۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

باب 7: سورۃ انعام سے متعلق روایات

2990 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ)

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ نَاجِيَةَ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ وَّهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوجہل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا قرار نہیں دیتے، ہم اس چیز کی تکذیب کرتے ہیں' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''بے شک یہ لوگ تمہاری تکذیب نہیں کرتے، بلکہ یہ ظالم اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔''

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے' ابواسحاق کے کے حوالے سے ناجیہ کے حوالے سے' منقول ہے۔

''ابوجہل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا'': اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔ اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے' اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

2991 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ (اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْ هَاتَانِ اَيْسَرُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم فرما دو! وہ اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے کی طرف سے تم پر عذاب بھیج دے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔

جب یہ آیت نازل ہوئی:

''یا وہ تمہیں گروہوں میں تقسیم کر دے' یا ایک دوسرے سے لڑا دے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں ہلکے عذاب ہیں (راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: یہ دونوں آسان ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2992 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ الْغَسَّانِيِّ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهَا كَائِنَةٌ وَّلَمْ يَاْتِ تَاْوِيْلُهَا بَعْدُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

2991۔ اخرجه البخاري (١٤١/٨): كتاب التفسير: باب: (قل هو القادر على ان يبعث عليكم عذاباً من فوقكم) (الانعام: ٦٥)، حديث (٤٦٢٨) طرفاه في (٧٣١٣، ٧٤٠٦)، واحمد (٣٠٩/٣)، والحميدي (٥٣٠/٢)، حديث (١٢٥٩).

2992۔ اخرجه احمد (١٧٠/١).

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کرتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تم یہ فرما دو! وہ اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ تمہارے اوپر کی طرف سے' یا تمہارے نیچے کی طرف سے' تمہارے اوپر عذاب نازل کرے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ ہوگا کیونکہ اس کے بعد اس کی تاویل (یعنی اس حکم کو منسوخ قرار دینے کا حکم) نہیں آئی''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2993 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ (يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو شامل نہیں کیا۔''

تو یہ بات مسلمانوں پر بہت گراں گزری تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کون ایسا شخص ہے؟ جو اپنے اوپر ظلم نہیں کرتا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے، اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے وہ بات نہیں سنی؟ جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہی تھی (جس کا ذکر قرآن نے ان الفاظ میں کیا ہے)

''اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا! بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2994 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ (لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ

2993۔ اخرجه البخاری (۱/۱۰۹): كتاب الايمان: باب: ظلم دون ظلم ، حديث (۳۲)، و اطرافه في (۳۳۶۰، ۳۴۲۸، ۳۴۲۹، ۴۷۷۶، ۶۹۱۸، ۶۹۳۷)، و مسلم (۱/۳۹۰ ـ الابی): كتاب الايمان : باب: صدق الايمان و اخلاصه، حديث (۱۲۴/۱۹۷)، و احمد (۱/۳۷۸، ۴۲۴، ۴۴۴).

2994۔ اخرجه البخاری (۶/۳۶۱): كتاب بدء الخلق: باب: اذا قال احدكم "آمين". و الملائكة في السماء، حديث (۳۲۳۵)، و مسلم (۱/۵۴۱، ۵۴۲): كتاب الايمان: باب: معنى قول الله عزوجل، (و لقد رء اه نزلة اخرى)، و هل راى النبي صلى الله عليه وسلم ربه ليلة الاسراء، حديث (۱۷۷/۲۸۷)، واحمد (۶/۲۳۶/۲۴۱).

يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ) (وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ) وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْظِرِيْنِيْ وَلَا تُعْجِلِيْنِيْ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى) (وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ) قَالَتْ اَنَا وَاللّٰهِ اَوَّلُ مَنْ سَاَلَ عَنْ هٰذَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيْلُ مَا رَاَيْتُهُ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ خُلِقَ فِيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَاَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِّنَ السَّمَآءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهٖ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِّمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ) وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ (قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَمَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ يُكْنٰى اَبَا عَائِشَةَ وَهُوَ مَسْرُوْقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَذَا كَانَ اسْمُهٗ فِي الدِّيْوَانِ

◆◆ مسروق بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ٹیک لگا کر بیٹھا تھا' تو انہوں نے فرمایا: اے ابوعائشہ! تین چیزیں ایسی ہیں' جن میں سے ایک بھی کوئی کہے تو اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف بہت بڑی جھوٹی بات کی نسبت کی۔ جو شخص یہ کہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے' تو اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف غلط بات کی نسبت کی' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''بصارت اس کا ادراک نہیں کرسکتی وہ بصارت کا ادراک کرسکتا ہے وہ لطف رکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔''

(دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''کسی انسان کے بس میں یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام کرے البتہ وحی کے ذریعے یا حجاب کے پیچھے سے اللہ اس سے کلام کرسکتا ہے۔''

مسروق بیان کرتے ہیں، میں ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا، میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا، میں نے کہا: اے ام المؤمنین! آپ ذرا غور فرمائیں کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ (آپ جلدی نہ کیجئے)

کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے:

''تو اس نے اسے دوسری مرتبہ اترتے ہوئے دیکھا۔''

(دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور اس نے اسے افق مبین میں دیکھا ہے۔''

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اس بارے میں سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے انہیں۔ جس طرح پیدا کیا گیا ہے (میں نے) انہیں اس شکل میں صرف دو دفعہ دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا: انہوں نے آسمان اور زمین کے درمیان پوری جگہ کو گھیر لیا تھا۔

(پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا) اور جو شخص یہ کہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز میں سے کچھ چھپایا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر نازل کیا ہے تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی طرف بہت بڑے جھوٹ کی نسبت کی' کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:

''اے رسول! تم اس چیز کی تبلیغ کر دو' جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔''

اور جو شخص یہ کہے: وہ (یعنی نبی اکرم، یا وہ شخص خود) جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا' تو اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف بہت بڑے جھوٹ کی نسبت کی۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''آسمانوں اور زمینوں میں موجود کوئی شخص غیب نہیں جانتا صرف اللہ جانتا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہ ہے۔ یہ صاحب مسروق بن عبدالرحمٰن ہیں۔

دیوان میں ان کا نام اسی طرح ہے۔

2995 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ الْحَرَشِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَى اُنَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَاْكُلُ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَاْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللّٰهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کچھ افراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور بولے: ہم اس جانور کو کھا سکتے ہیں جسے ہم مارتے ہیں اور ہم اسے نہیں کھا سکتے جسے اللہ تعالیٰ نے مارا ہو؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''جس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہو اس میں سے کھا لو اگر تم اس کی آیات پر ایمان رکھتے ہو۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''اگر تم ان کی پیروی کرو' تو تم مشرک ہو جاؤ گے۔''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے سعید بن جبیر کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2996 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ دَاوُدَ الْاَوْدِيِّ عَنْ

2995۔ اخرجه ابوداؤد (۱۱۱/۲): كتاب الذبائح: باب: من ذبائح اهل الكتاب، حديث (۲۸۱۹)۔

الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الصَّحِيفَةِ الَّتِيْ عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَأْ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ (قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ) اَلْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ (لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ کسی ایسے صحیفے کو دیکھے جس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر لگی ہوئی ہو تو وہ ان آیات کو پڑھ لے:

''تم فرمادو! تم لوگ آگے آؤ! میں تمہارے سامنے اس چیز کی تلاوت کروں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام قرار دیا ہے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2997 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ) قَالَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''یا تمہارے پروردگار کی کوئی نشانی آ جائے۔''

اس سے مراد سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے نقل کیا ہے اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

2998 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَمْ (يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ) اَلْاٰيَةَ الدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنَ الْمَغْرِبِ اَوْ مِنْ مَغْرِبِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2997- اخرجه احمد (۳/۳۱، ۹۸)، و عبد بن حميد، حديث (۹۰۲).

2998- اخرجه مسلم (۱/۴۵۳ - الابی): كتاب الايمان: باب: بيان الزمن الذی لا يقبل فيه الايمان، حديث (۱۵۸/۲۴۹)، و احمد (۴۴۵).

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ هُوَ الْاَشْجَعِیُّ الْكُوْفِیُّ وَاسْمُهٗ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ نکل آئیں گی اس وقت کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا، وہ شخص جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو۔ دجال، دابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے نکل آنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوحازم نامی راوی اشجعی کوفی ہیں۔ ان کا نام سلمان ہے۔ یہ عزۃ اشجعیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

2999 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ اِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَاِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا فَاِنْ تَرَكَهَا وَرُبَّمَا قَالَ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَاَ (مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اس کا فرمان حق ہے جب میرا بندہ کسی ایک نیکی کا ارادہ کرتا ہے' تو تم اس کو ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرلو اور اگر وہ اس پر عمل کرے' تو تم اس کو دس گنا کے طور پر نوٹ کرلو اور جب وہ کسی برائی کا ارادہ کرے' تو تم اسے نوٹ نہ کرو اور اگر وہ اسے کرلے' تو تم اسے ایک برائی کے طور پر نوٹ کرو اگر وہ اسے چھوڑ دے (بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں)

اگر وہ اس پر عمل نہ کرے تو تم اسے بھی ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرو۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

"جو شخص نیکی کرے گا اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ

باب 8: سورۂ اعراف سے متعلق روایات

3000 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

2999۔ اخرجه البخاری (۴۷۳/۱۳): كتاب التوحيد: باب: قول الله تعالیٰ (يريدون ان يبدلوا كلم الله) (الفتح: ۱۵)، حديث (۷۵۰۱)، و مسلم (۳۹۷/۱ - الابی): حديث (۱۲۸/۲۰۳)، واحمد (۲۴۲/۲).

3000۔ اخرجه احمد (۱۲۵/۳، ۲۰۹).

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا﴾ قَالَ حَمَّادٌ هٰكَذَا وَاَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ اِبْهَامِهٖ عَلٰى اُنْمُلَةِ اِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ ﴿وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا﴾

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب اس کے پروردگار نے پہاڑ پر تجلی کی' تو اسے ٹکڑے' ٹکڑے کر دیا''

حماد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، اس طرح اس کے بعد سلمان نامی راوی نے انگوٹھے کے کنارے کو دائیں ہاتھ کی انگلی پر رکھ کر فرمایا: تو وہ پہاڑ پھٹ گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر گئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حماد بن مسلمہ کے حوالے سے' منقول ہونے کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

عبدالوہاب نے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3001 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ

متن حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ﴾ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفِيْمَ الْعَمَلُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ النَّارَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

3001- اخرجه مالك (٢/٨٩٨): كتاب القدر: باب: النهي عن القول بالقدر، حديث (٢)، و ابوداؤد (٢/٦٣٩): كتاب السنة: باب: القدر، حديث (٤٧٠٣)، (٤٧٠٤)، و احمد (١/٤٤).

توضیح راوی: وَمُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ بَيْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَبَيْنَ عُمَرَ رَجُلًا مَجْهُولًا

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''اور جب تمہارے پروردگار نے آدم کی اولاد کو ان کی پشتوں میں سے لیا اور انہیں ان کے اپنے بارے میں گواہ بناتے ہوئے دریافت کیا: کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہے، ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں (ایسا اس لیے کیا) تا کہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو: ہم تو اس سے غافل تھے۔''

تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا' تو ان کی پشت پر دایاں دستِ قدرت پھیرا اور اس میں سے ان کی ذریت کو نکال دیا، پھر ارشاد فرمایا:

میں نے ان لوگوں کو جنت کے لیے اور اہل جنت کا سا عمل کرنے کے لیے پیدا کیا ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اس میں سے کچھ ذریت کو نکالا اور فرمایا: میں نے ان لوگوں کو جہنم کے لیے اور اہل جہنم کا سا عمل کرنے کے لیے پیدا کیا ہے' تو ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمل کیوں کیا جائے؟ راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے' تو اسے اہل جنت کا سا عمل کرنے کی توفیق بھی دیتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ شخص مرتا ہے' تو اہل جنت کا سا عمل کر رہا ہوتا ہے' اور پھر وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے' اور جب وہ کسی بندے کو جہنم کے لیے پیدا کرتا ہے' تو اس سے اہل جہنم کا سا عمل لیتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ مرتا ہے' تو اہل جہنم کا سا عمل کر رہا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کر دیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

مسلم بن یسار نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

بعض راویوں نے اس کی سند میں مسلم بن یسار اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک شخص کا تذکرہ کیا ہے' جو مجہول ہے۔

3002 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِيصًا مِّنْ نُوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَآءِ قَالَ هٰؤُلَآءِ ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اٰخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهٗ دَاوُدُ فَقَالَ رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهٗ قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَیْ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِیْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَلَمَّا قُضِیَ عُمْرُ اٰدَمَ جَآءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوُدَ

قَالَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ اٰدَمُ فَنُسِّيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَخَطِئَ اٰدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو ان کی پشت میں سے ہر ایک جان نیچے گر پڑی جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک ان کی اولاد میں پیدا کرنا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی پیشانی میں نور کی چمک رکھ دی پھر ان لوگوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا اور انہیں بتایا گیا: اے آدم علیہ السلام یہ تیری اولاد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا جس کی پیشانی کی چمک حضرت آدم علیہ السلام کو پسند آئی تو انہوں نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون شخص ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اولاد میں بعد کے زمانے میں ایک شخص پیدا ہوگا' جس کا نام داؤد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! تو نے اس کی عمر کتنی مقرر کی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ساٹھ سال۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! میری عمر میں سے چالیس برس کا اس کی عمر میں اضافہ کر دے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ختم ہوگئی' تو موت کا فرشتہ ان کے پاس آیا' تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: ابھی میری عمر کے چالیس سال باقی ہیں؟ تو فرشتے نے کہا: کیا آپ نے وہ اپنے صاحبزادے حضرت داؤد کو نہیں دے دیئے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو حضرت آدم علیہ السلام نے اس بات کا انکار کر دیا یہی وجہ ہے: ان کی اولاد بھی انکار کر دیتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو یہ بات بھلا دی گئی' تو ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے خطا ہوئی' تو ان کی اولاد سے بھی خطا ہو جاتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3003 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءُ طَافَ بِهَا اِبْلِيْسُ وَكَانَ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّيْهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَعَاشَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَّحْيِ الشَّيْطَانِ وَاَمْرِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ

◄► حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب سیدہ حوا رضی اللہ عنہا حاملہ ہوئیں تو شیطان نے ان کے گرد چکر لگایا جس کے نتیجے میں ان کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا۔ شیطان نے ان سے کہا: آپ اپنے بیٹے کا نام عبدالحارث

3003۔ اخرجه احمد (۱۱/۵).

رکھیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا' تو وہ بچہ زندہ رہا۔ یہ چیز شیطان کی طرف سے اشارے اور اس کی ہدایت کی وجہ سے تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اس حدیث کے ''مرفوع'' ہونے کو صرف عمر بن ابراہیم کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بعض راویوں نے اسے عبدالصمد کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور ''مرفوع'' کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

عمر بن ابراہیم بصرہ کے رہنے والے ایک بزرگ آدمی ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْفَالِ

باب 9: سورۃ الانفال سے متعلق روایات

3004 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفٰى صَدْرِیْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَوْ نَحْوَ هٰذَا هَبْ لِیْ هٰذَا السَّيْفَ فَقَالَ هٰذَا لَيْسَ لِیْ وَلَا لَكَ فَقُلْتُ عَسٰى اَنْ يُّعْطٰى هٰذَا مَنْ لَّا يُبْلِیْ بَلَائِیْ فَجَائَنِی الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّكَ سَاَلْتَنِیْ وَلَيْس لِیْ وَاِنَّهٗ قَدْ صَارَ لِیْ وَهُوَ لَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ (يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ) الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبٍ اَيْضًا

فی الباب: وَّفِی الْبَاب عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

◆◆ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، غزوۂ بدر کے موقع پر میں اپنی تلوار لے کر آیا، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی طرف سے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا ہے' یا اس کی مانند کوئی لفظ کہے، تو آپ ﷺ مجھے یہ تلوار ہبہ کر دیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نہ مجھے ملے گی نہ تمہیں ملے گی۔ تو میں نے سوچا کہ شاید یہ کسی ایسے شخص کو دی جائے گی جو میری طرح کی صورتحال میں مبتلا نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد (نبی اکرم ﷺ یا آپ ﷺ کا قاصد) میرے پاس آیا اور نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: تم نے یہ مجھ سے جس وقت مانگی تھی اس وقت یہ میری نہیں تھی' اب یہ میری ہوگئی ہے لہٰذا یہ تمہیں ملی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''لوگ تم سے مال غنیمت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3004۔ اخرجه مسلم (۱۳٦٧/۳): کتاب الجهاد و السير: باب: الانفال، حديث (۳۳، ۳٤، ۱۷٤۸)، (۱۸۷۷/٤): کتاب فضائل الصحابة: باب: فضل سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰه عنه، حديث (٤۳، ٤٤ /۱۳ ۲٤)، و ابوداؤد (۸٦/۲): کتاب الجهاد: باب: فی النفل، حديث (۲۷٤۰)، و أحمد (۱۷۸/۱، ۱۸۱، ۱۸۵)، وابن حميد ص (۷٤)، حديث (۱۳۲)۔

اس روایت کو سماک بن حرب نے بھی مصعب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3005 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ قِيْلَ لَهُ عَلَيْكَ الْعِيرَ لَيْسَ دُوْنَهَا شَيْءٌ قَالَ فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِيْ وَثَاقِهِ لَا يَصْلُحُ وَقَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ وَعَدَكَ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَقَدْ اَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ قَالَ صَدَقْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ غزوۂ بدر سے فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ سے کہا گیا: آپ ﷺ قافلے کا بھی تعاقب کریں کیونکہ اس قافلے کے ساتھ حفاظتی دستے کے طور پر کوئی نہیں تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو حضرت عباس نے بلند آواز میں کہا: وہ اس وقت بندھے ہوئے تھے' یہ ٹھیک نہیں ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا: اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے: یہ دو میں سے ایک گروہ (پر آپ ﷺ غالب آ جائیں گے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز آپ ﷺ کو عطا کر دی ہے' جس کا اس نے آپ ﷺ کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3006 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ

متنِ حدیث: نَظَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَّاَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ اٰتِنِيْ مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَّدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ مِنْ مَنْكِبَيْهِ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ رِدَائَهُ فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَّرَائِهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتَكَ رَبَّكَ اِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِيْنَ) فَاَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ

3005۔ اخرجه احمد (۱/۲۲۸، ۳۱۴، ۳۲۶)۔

3006۔ اخرجه مسلم (۳/۱۳۸۳): كتاب الجهاد والسير: باب: الامداد بالملائكة من غزوة بدر و اباحة الغنائم، حديث (۵۸/۱۷۶۳)، و ابوداؤد (۲/۶۸): كتاب الجهاد: باب: فى فداء الاسير بالمال، حديث (۲۶۹۰۰)، و احمد (۱/۳۰، ۳۲)، و عبد بن جميد ص (۴۱)، حديث (۳۱)۔

بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ زُمَیْلٍ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ زُمَیْلٍ اسْمُهُ سِمَاكٌ الْحَنَفِیُّ وَاِنَّمَا كَانَ هٰذَا یَوْمَ بَدْرٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی، ایک مرتبہ (غزوۂ بدر کے موقع پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تین سو سے کچھ زیادہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رُخ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور پروردگار سے التجا کرنے لگے، اے اللہ! تو نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کردے۔ اے اللہ! اگر تو نے مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کردیا تو پھر روئے زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور قبلہ کی طرف کیے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں دعا کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں سے گرگئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کو پکڑ کر اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر رکھا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے کی طرف سے کھینچ لیا اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے بڑی التجا کر لی ہے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو وعدہ کیا ہے وہ اسے ضرور پورا کرے گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور جب تم اپنے پروردگار سے مدد مانگ رہے تھے' تو اس نے تمہاری دُعا کو قبول کیا (اور یہ فرمایا) میں تمہاری طرف ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں' جو آگے پیچھے ہوں گے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے' ہم اس روایت کو صرف عکرمہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جسے انہوں نے ابوزمیل سے نقل کیا ہے۔ ابوزمیل نامی راوی کا نام سماک حنفی ہے۔ یہ غزوۂ بدر کا واقعہ ہے۔

3007 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَكِیْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ ابْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ اَمَانَیْنِ لِاُمَّتِیْ (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ) فَاِذَا مَضَیْتُ تَرَكْتُ فِیْهِمُ الْاِسْتِغْفَارَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

توضیح راوی: وَّاِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُهَاجِرٍ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ

◆◆ ابوبردہ اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے بارے میں دو طرح کی امان مجھ پر نازل کی ہے (اس نے فرمایا ہے)

''اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ ان لوگوں کو عذاب دے' جبکہ تم ان میں موجود ہو' اور وہ انہیں عذاب نہیں دے گا' جب تک وہ مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب میں رخصت ہو جاؤں گا' تو قیامت تک کے لیے تمہارے درمیان استغفار چھوڑ جاؤں گا۔
یہ "حدیث غریب" ہے۔ اسماعیل بن مہاجر نامی راوی کو علم حدیث میں "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

3008 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ رَجُلٍ لَّمْ يُسَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ (وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ) قَالَ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ سَيَفْتَحُ لَكُمُ الْاَرْضَ وَسَتُكْفَوْنَ الْمُؤْنَةَ فَلَا يَعْجِزَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ رَوَاهُ اَبُوْ اُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّحَدِيْثُ وَكِيعٍ اَصَحُّ

توضیح راوی: وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ لَمْ يُدْرِكْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ وَّقَدْ اَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے منبر پر یہ آیت تلاوت کی:

"اور جہاں تک تم سے ہو سکے ان کے مقابلے کے لیے قوت تیار کرو۔"

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھنا قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا) یاد رکھنا اللہ تمہارے لیے زمین کو فتح کر دے گا' اور تم لوگ محنت مشقت سے محفوظ ہو جاؤ گے' اس وقت کوئی شخص اپنے تیروں سے غافل نہ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) راویوں نے اس روایت کو اُسامہ بن زید کے حوالے سے' صالح بن کیسان سے نقل کیا ہے۔ ابواسامہ اور دیگر راویوں نے اسے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' جبکہ وکیع کی نقل کردہ روایت درست ہے۔
صالح بن کیسان نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے۔

3009 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَّجِيءَ بِالْاَسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰؤُلَآءِ الْاَسَارٰى فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً طَوِيْلَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَلِتَنَّ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا بِفِدَاءٍ اَوْ ضَرْبِ عُنُقٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا سُهَيْلَ ابْنَ بَيْضَاءَ فَاِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْاِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا رَاَيْتُنِيْ فِيْ يَوْمٍ اَخْوَفَ اَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ مِنِّيْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ حَتّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سُهَيْلَ ابْنَ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِقَوْلِ عُمَرَ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ بدر کے دن جب قیدیوں کو لایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ان قیدیوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پورا قصہ اس حدیث میں نقل کیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے کوئی بھی شخص صرف فدیہ دے کر یا گردن کٹوا کر واپس جا سکے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سہیل بن بیضاء کا استثناء کرلیں کیونکہ میں نے اسے اسلام کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس دن مجھے اپنے بارے میں سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہوا کہ میرے اوپر آسمان سے پتھر برسنا نہ شروع ہو جائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: سہیل بن بیضاء کا حکم مستثنیٰ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے کے مطابق قرآن کا حکم نازل ہوا۔

''نبی کے لیے یہ بات مناسب نہیں تھی کہ وہ قیدیوں کو اپنے ہاں رکھے جب تک خونریزی نہ کرلے۔''

یہ آیت آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:)(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ ابوعبیدہ نے اپنے والد سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

3010 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُودِ الرُّؤُسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِّنَ السَّمَآءِ فَتَاْكُلُهَا قَالَ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ فَمَنْ يَّقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْاٰنَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَّقَعُوْا فِی الْغَنَائِمِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، تم سے پہلے کسی بھی اُمت کے لیے مال غنیمت کو حلال قرار نہیں دیا گیا۔ پہلے زمانے میں آسمان سے آگ نازل ہوتی تھی اور اسے ختم کر دیتی تھی۔

سلیمان اعمش نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ بات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کون کہہ سکتا ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر لوگوں نے مال غنیمت اکٹھا کرنا شروع کر دیا تھا حالانکہ وہ ابھی ان کے لیے حلال قرار نہیں دیا گیا تھا' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے بارے میں پہلے سے طے شدہ فیصلہ نہ ہوتا تو تمہیں اسے لینے کی وجہ سے عظیم عذاب لاحق ہوتا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اعمش سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ

باب 10: سورہ توبہ سے متعلق روایات

3011 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَّسَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ اَنْ عَمَدْتُّمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلٰى بَرَاءَةٌ وَّهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَاْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ تَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَاِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا اُنْزِلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِّنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ اَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَوْفٍ عَنْ يَّزِيْدَ الْفَارِسِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

توضیحِ راوی: وَّيَزِيْدُ الْفَارِسِيُّ هُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَدْ رَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ وَّيُقَالُ هُوَ يَزِيْدُ بْنُ هُرْمُزَ وَيَزِيْدُ الرَّقَاشِيُّ هُوَ يَزِيْدُ بْنُ اَبَانَ الرَّقَاشِيُّ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَلَمْ يُدْرِكِ ابْنَ عَبَّاسٍ اِنَّمَا رَوٰى عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّكِلَاهُمَا مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَيَزِيْدُ الْفَارِسِيُّ اَقْدَمُ مِنْ يَّزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا: کس چیز نے آپ کو اس بات کی ترغیب دی کہ آپ سورہ انفال کو جو مثانی میں سے ہے سورہ توبہ کے ساتھ ملا دیں جو دو سو آیات والی سورت ہے (آپ نے ان دونوں کو ملا دیا اور ان دونوں کے درمیان "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی سطر نہیں لکھی اور آپ نے اسے سبع طوال میں شامل کر دیا۔ آپ کو کس چیز نے اس بات کی ترغیب دی؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح مختلف زمانہ آتا رہا اسی اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مختلف سورتیں نازل ہوتی رہیں اور یہ کئی سورتیں ہیں۔ جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لکھنے والے کو بلاتے اور یہ ارشاد فرماتے: ان آیات کو فلاں سورۃ میں رکھ دو جس میں فلاں فلاں چیز کا ذکر ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے: اس آیت کو فلاں سورۃ میں رکھ دو جس میں اس چیز کا ذکر ہے۔ سورۃ انفال ان سورتوں

3011- اخرجه ابوداؤد (٢٦٨/١): كتاب الصلاة: باب: من جهر بها، حديث (٧٨٦)، واحمد (٥٧/١، ٦٩).

میں سے ہے' جو مدینہ منورہ میں ابتدائی دور میں نازل ہوئی اور سورۃ براۃ نازل ہونے کے اعتبار سے قرآن پاک کی آخری سورتوں میں سے ہے' اور اس کا مضمون اس کے مضمون کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے اس لیے میں نے یہ گمان کیا کہ یہ اس کا حصہ ہوگی۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ کا انتقال ہوگیا' لیکن نبی اکرم ﷺ نے ہمارے سامنے یہ بات واضح نہیں کی کہ یہ اس سورۃ کا حصہ ہے۔ اسی لیے میں نے ان دونوں کو ساتھ ملا دیا اور ان دونوں کے درمیان ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کی سطر نہیں لکھی اور میں نے اسے سبع طوال میں شامل کر دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یزید فارسی نامی راوی تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے دوسری روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام یزید بن ہرمز ہے۔

یزید رقاشی نامی راوی کا نام یزید بن ابان رقاشی ہے۔ یہ بھی تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں' لیکن انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا' انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

یہ دونوں صاحبان بصرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

یزید فارسی' یزید رقاشی سے پہلے زمانے کے ہیں۔ (یعنی عمر میں بڑے ہیں)

3012 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَبِيْ

متنِ حدیث: اَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا وَلَدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا اِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُو الْمُسْلِمِ فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِّنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ اِلَّا مَا اَحَلَّ مِنْ نَّفْسِهٖ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ لَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَّاَوَّلُ دَمٍ وُضِعَ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَّلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَاِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ

◆◆ سلیمان بن عمرو بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر آپ ﷺ نے وعظ ونصیحت کی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون سا دن زیادہ حرمت والا ہے' کون سا دن زیادہ حرمت والا ہے' کون سا دن واضح حرمت والا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے جواب دیا: حج اکبر کا دن یارسول اللہ ﷺ۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری جانیں' تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تمہارے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں۔ جس طرح یہ دن اس شہر میں' اس مہینے میں قابل احترام ہے۔ خبردار! ہر زیادتی کرنے والا اپنے ساتھ ہی زیادتی کرتا ہے۔ والد اپنے بیٹے کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہوگا' اور بیٹا اپنے والد کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ یاد رکھنا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' تو کسی بھی مسلمان کے لیے اپنے بھائی کی صرف وہی چیز جائز ہوگی جسے وہ اپنی ذات کے حوالے سے' بھی جائز سمجھتا ہو' اور یاد رکھو! زمانہ جاہلیت کا ہر سود معاف ہے۔ تمہارے اصل مال تمہاری ملکیت شمار ہوں گے' اور نہ تم زیادتی کرو اور نہ تمہارے ساتھ زیادتی کی جائے۔ عباس بن عبدالمطلب نے جو سود دیا ہے وہ سارے کا سارا معاف ہے' اور یہ بھی یاد رکھنا کہ زمانہ جاہلیت کا ہر خون معاف ہے۔ زمانہ جاہلیت کا سب سے پہلا خون جو میں معاف کر رہا ہوں' وہ حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے' جو بنولیث کے ہاں دودھ پینے کے لیے بھیجے گئے تھے' تو ہذیل قبیلے والوں نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ یاد رکھو! خواتین کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو! کیونکہ وہ تمہارے زیرِ ملکیت ہیں۔ تم انہیں (مارنے پیٹنے کی) کوئی اجازت نہیں رکھتے ماسوائے اس صورت کے کہ وہ واضح طور پر بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کے بستر الگ کر دو' اور انہیں مارو' لیکن اس میں زیادتی نہ کرو۔ اگر وہ تمہاری بات مان جائیں تو تم ان کے خلاف بہانے تلاش نہ کرو۔ یہ بات یاد رکھو تمہارا تمہاری بیویوں پر حق ہے' اور تمہاری بیویوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارا حق تمہاری بیویوں پر یہ ہے: وہ تمہارے بستر کے پاس ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو (یعنی گھر میں نہ آنے دے) اور وہ تمہارے گھر میں ان لوگوں کو اندر نہ آنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو' اور یہ بات یاد رکھو! ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے لباس اور کھانے کے معاملے میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوالاحوص نے شبیب بن غرقدہ کے حوالے سے' اسے روایت کیا ہے۔

3013 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے حج اکبر کے دن کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ قربانی کا دن ہے۔

3014 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

آثارِ صحابہ: قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ

اسنادِ دیگر: لِاَنَّهُ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ اِلَّا مَا رُوِىَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) یہ روایت محمد بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: یہ روایت دیگر حوالوں سے ابواسحاق کے حوالے سے حارث کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق کسی نے بھی اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' ماسوائے اس روایت کے جسے محمد بن اسحاق کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔ شعبہ نے اس روایت کو ابواسحاق' عبداللہ بن مرہ' حارث کے حوالے حضرت علی سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3015 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٌ مَعَ اَبِىْ بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِىْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّبَلِّغَ هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِىْ فَدَعَا عَلِيًّا فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سورہ براۃ (توبہ) کو بھجوایا پھر انہیں بلوایا اور ارشاد فرمایا: اس کی تبلیغ کرنے کے لیے یہ مناسب ہے کہ میرے خاندان کا کوئی فرد ایسا کرے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور یہ سورۃ انہیں دی (اور انہیں اعلان کرنے کی ہدایت کی)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3016 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِّقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ وَّاَمَرَهُ اَنْ يُّنَادِىَ بِهٰؤُلَاۤءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ عَلِيًّا فَبَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ فِىْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوَاءِ فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فَزِعًا فَظَنَّ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَدَفَعَ اِلَيْهِ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يُّنَادِىَ بِهٰؤُلَاۤءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِيٌّ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَنَادٰى ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بَرِيْئَةٌ مِّنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِيْ فَاِذَا عَيِيَ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَادٰى بِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (حج کے موقع پر امیر بنا کر) بھیجا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان کلمات کا اعلان کروادیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے بھیجا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابھی راستے میں تھے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مخصوص آواز سنی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تیزی سے باہر آئے۔ وہ یہ سمجھے کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں' لیکن اس پر تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی: ان کلمات کا اعلان وہ کریں۔ پھر یہ دونوں حضرات روانہ ہو گئے۔ ان دونوں نے حج کیا' تو ایام تشریق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اور انہوں نے یہ اعلان کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر مشرک سے بری الذمہ ہیں۔ تم لوگ چار ماہ تک اس علاقے میں گھوم پھر سکتے ہو۔ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا' اور کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکے گا' اور جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ اعلان کرتے رہے، یہاں تک کہ جب وہ تھک گئے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اور انہوں نے بھی یہ اعلان کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

3017 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْنَا عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ فِي الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِاَرْبَعٍ اَنْ لَّا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ اِلٰى مُدَّتِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ عَهْدٌ فَاَجَلُهٗ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّؤْمِنَةٌ وَّلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُوْنَ وَالْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ مِّنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ عَنْ عَلِيٍّ

فی الباب: وَّفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ يُقَالُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ اُثَيْعٍ وَّعَنِ ابْنِ يُثَيْعٍ وَّالصَّحِيْحُ هُوَ زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ وَّقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَوَهِمَ فِيْهِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ اُثَيْلٍ وَّلَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ

◆◆ زید بن یثیع بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا حج کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ کو کن چیزوں کے ہمراہ بھیجا گیا تھا' تو انہوں نے جواب دیا: مجھے چار چیزوں کے ہمراہ بھیجا گیا تھا ایک یہ کہ بیت اللہ کا طواف کوئی برہنہ شخص نہیں کر سکے گا' جس شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو وہ اپنی مخصوص مدت تک ہوگا' اور جس شخص کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی معاہدہ نہیں ہے' تو اس کی مدت چار ماہ ہے (ایسے لوگ اپنا بندوبست خود کرلیں) اور جنت میں صرف مومن داخل ہوگا' اور اس سال کے بعد (حج کے موقع پر) مشرکین اور مسلمان اکٹھے نہیں ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ روایت ابن عیینہ کے حوالے سے' منقول ہے' جسے انہوں نے ابواسحاق سے نقل کیا ہے۔

سفیان ثوری نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے' ان کے بعض اساتذہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہونے کا ذکر ہے۔

نصر بن علی اور دیگر راویوں نے اسے اپنی سند کے حوالے سے زید بن یثیع کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

علی بن خشرم نے اپنی سند کے حوالے سے زید بن اثیع کے حوالے سے حضرت علی سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن عیینہ کے حوالے سے یہ دونوں روایات منقول ہیں۔ ان کے حوالے سے راوی کا نام ابن اثیع بھی نقل کیا گیا ہے اور ابن یثیع بھی نقل کیا گیا ہے۔ تاہم صحیح لفظ زید بن یثیع ہے۔

شعبہ نے ابواسحاق کے حوالے سے زید سے دوسری روایت نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس میں وہم کیا اور راوی کا نام زید بن اثیل ذکر کردیا ہے۔ اس بارے میں ان کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

3018 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ)

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعُتْوَارِيُّ وَكَانَ يَتِيْمًا فِىْ حِجْرِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس کا مسجد میں آنے کا معمول ہے' تو تم اس کے بارے میں ایمان کی گواہی دو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہ شخص آباد کرتا ہے' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔"

حضرت ابوسعید خدری' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں' تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"يتعاهد المسجد" (یعنی باقاعدگی سے مسجد آتا ہے)"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ابوہیثم نامی راوی کا نام سلیمان بن عمرو بن عبدالعتواری ہے۔ یہ یتیم تھے' اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھے۔

3019 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ) قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ اُنْزِلَ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَا اُنْزِلَ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَّقَلْبٌ شَاكِرٌ وَّزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قولِ امام بخاری: سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ فَقُلْتُ لَهٗ سَالِمُ بْنُ اَبِى الْجَعْدِ سَمِعَ مِنْ ثَوْبَانَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ لَهٗ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّذَكَرَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

"وہ لوگ جو سونے اور چاندی کا خزانہ جمع کرتے ہیں۔"

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر میں شریک تھے۔ آپ ﷺ کے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے' سونے اور چاندی کے بارے میں تو آیت نازل ہو گئی ہے' اگر ہمیں یہ علم ہوتا کہ کون سا مال بہتر ہے؟ تو ہم اسے اختیار کر لیتے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ اب فضیلت والا (مال) وہ زبان ہے' جو ذکر کرتی ہو' وہ دل ہے' جو شاکر ہو' وہ بیوی ہے' جو مومن ہو جو آدمی کی اس کے ایمان کے معاملے میں مدد کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: سالم بن ابوالجعد نامی راوی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا: پھر انہوں نے کون سے صحابی سے احادیث سنی ہیں، تو امام بخاری نے جواب دیا: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں۔ پھر امام بخاری نے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی ذکر کیا۔

3020 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ غُطَيْفِ بْنِ اَعْيَنَ

3019۔ اخرجه ابن ماجه (٥٩٦/١): كتاب النكاح: باب: فضل افضل النساء حديث (١٨٥٦)، و احمد (٢٧٨/٥، ٢٨٢)۔

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُوْرَةِ بَرَاءَةٌ (اتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ) قَالَ اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوا اِذَا اَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ

توضیح راوی: وَغُطَيْفُ بْنُ اَعْيَنَ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ فِي الْحَدِيْثِ

◈ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے گلے میں سونے کی بنی ہوئی صلیب موجود تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عدی! اس بت کو اپنے سے دور کر دو۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں نے آپ ﷺ کو سورہ توبہ کی یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

''انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور مذہبی پیشواؤں کو معبود بنالیا۔''

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ لوگ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے' لیکن ان کا معاملہ یہ تھا کہ جب وہ مذہبی پیشوا ان کے لیے کسی چیز کو حلال قرار دیتے تھے' تو یہ اسے حلال سمجھ لیتے تھے' اور جب وہ لوگ ان کے لیے کسی چیز کو حرام قرار دیتے تھے' تو یہ بھی اسے حرام سمجھ لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف عبدالسلام بن حرب کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اس کے راوی عطیف بن اعین علم حدیث میں معروف نہیں ہیں۔

3021 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهٗ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ يَنْظُرُ اِلٰى قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ تَفَرَّدَ بِهٖ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ نَحْوَ هٰذَا

◈ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی: میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی، ہم اس وقت غارِ ثور میں موجود تھے، اگر کوئی شخص اپنے پاؤں کی طرف نظر کرے' تو ہمیں اپنے پاؤں کے

3021- اخرجه البخاری (۱۱/۷): کتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب المهاجرین و فضلهم، حديث (۳۶۵۳)، و طرفاه فی (۳۹۲۲، ۴۶۶۳)؛ و مسلم (۱۸۵۴/۴): کتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب: من فضائل ابی بکر الصدیق رضی الله عنه، حديث (۲۳۸۱/۱)، و احمد (۴/۱)، و عبد بن حميد ص (۳۰)، حديث (۲).

پیچھے دیکھ لے گا'تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے؟ جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

یہ روایت ہمام نامی راوی سے منقول ہے۔

حبان بن ہلال اور دیگر راویوں نے اسے ہمام نامی راوی کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

3022 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ

متنِ حدیث: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ تَحَوَّلْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ صَدْرِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلٰى عَدُوِّ اللّٰهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا يَعُدُّ اَيَّامَهُ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ حَتّٰى اِذَا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ اَخِّرْ عَنِّيْ يَا عُمَرُ اِنِّيْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ قَدْ قِيْلَ لِيْ (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ) لَوْ اَعْلَمُ اَنِّيْ لَوْ زِدْتُّ عَلَى السَّبْعِيْنَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُّ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ وَمَشٰى مَعَهُ فَقَامَ عَلٰى قَبْرِهِ حَتّٰى فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فَعُجِبَ لِيْ وَجُرْاَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَوَاللّٰهِ مَا كَانَ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْاٰيَتَانِ (وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ فَمَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ عَلٰى مُنَافِقٍ وَّلَا قَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' جب عبداللہ بن اُبی کا انتقال ہوا' تو نبی اکرم ﷺ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کی دعوت دی گئی۔ نبی اکرم ﷺ اٹھ کر اس کی طرف جانے لگے۔ جب نبی اکرم ﷺ نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے' تو میں مڑا اور آپ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہوگیا۔ میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمن عبداللہ بن اُبی کی نماز جنازہ ادا کریں گے؟ اس نے فلاں فلاں دن یہ' یہ بات کہی تھی۔ میں نے وہ ساری باتیں گنوا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔ جب میں نے اپنی بات پر بہت زیادہ اصرار کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میرے سامنے سے ہٹ جاؤ، مجھے اختیار دیا گیا' تو میں نے اختیار قبول کرلیا۔ مجھ سے یہ کہا گیا:

3022- اخرجه البخاري (٣/٢٧٠): كتاب الجنائز: باب: ما يكره من الصلاة على المنافقين و الا ستغفار للمشركين، حديث (١٣٦٦)، وطرفاه في (٤٦٧١)، و النسائي (٦٧/٤): كتاب الجنائز: باب: الصلاة على المنافقين، حديث (١٩٦٦)، و احمد، (١٦/١) و عبد بن حميد ص (٣٥) حديث (١٩)۔

''تم ان کے لیے دعائے مغفرت کرو یا دعائے مغفرت نہ کرو اگر تم ان کے لیے ستر مرتبہ بھی دعائے مغفرت کرو تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ پتہ ہو کہ ستر مرتبہ مغفرت طلب کرنے سے اس کی بخشش ہو جائے گی تو میں اس سے زیادہ مرتبہ ایسا کرلوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ اس کے جنازے کے ساتھ گئے اور اس کے دفن ہونے تک شریک رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے خود پر حیرت ہوئی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کس جرأت کا مظاہرہ کیا۔ باقی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی قسم! ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ یہ دو آیات نازل ہو گئیں۔

''ان میں سے جو بھی شخص مر جائے تم نے کبھی بھی اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرنی اور اس کی قبر پر کھڑے نہیں ہونا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی منافق کی نماز جنازہ ادا نہیں کی اور کسی منافق کی قبر پر کھڑے نہیں ہوئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3023 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اُبَيٍّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ اَبُوهُ فَقَالَ اَعْطِنِي قَمِيصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَاَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ اِذَا فَرَغْتُمْ فَآذِنُونِي فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللَّهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ اَنَا بَيْنَ خِيرَتَيْنِ (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ) فَصَلَّى عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللَّهُ (وَلَا تُصَلِّ عَلَى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهٖ) فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن ابی کا بیٹا ''عبداللہ'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب اس کا والد فوت ہو گیا تھا اس نے عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی قمیص عنایت کریں تاکہ میں اس قمیص میں اسے (یعنی اپنے باپ کو) کفن دوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کیجئے اور اس کے لیے دعائے مغرت کیجئے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اسے عطا کر دی اور ارشاد فرمایا: جب تم (نہلا دھلا کر کفن دے کے) فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس

3023۔ اخرجه البخاری (۱۶۵/۳): کتاب الجنائز: باب: الکفن فی القمیص الذی یکف اولا یکف و من کفن بغیر قمیص، حدیث (۱۲۶۹)، و اطرافه فی (۴۶۷۰، ۴۶۷۲، ۵۷۹۶) ومسلم (۲۱۴۱/۴): کتاب صفات المنافقین و احکامهم، حدیث (۲۷۷۴/۳)، (۱۸۶۵/۴): کتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل عمر رضی اللہ عنه، حدیث (۲۴۰۰/۲۵)، و النسائی (۳۶/۴): کتاب الجنائز: باب: القمیص فی الکفن، حدیث (۱۹۰۰)، و ابن ماجه (۴۸۷/۱) کتاب الجنائز: باب: من الصلاة علی اهل القبلة، حدیث (۱۵۲۳)، و احمد (۸/۲)۔

کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے اٹھنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن کھینچا اور عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع نہیں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منافقوں کی نماز جنازہ ادا کریں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے دو باتوں کا اختیار دیا گیا ہے کہ تم ان کے لیے دعائے مغفرت کرو یا دعائے مغفرت نہ کرو۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اب ان میں سے جو بھی شخص فوت ہو تم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرنی اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہونا ہے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (منافقین) کی نماز جنازہ ادا کرنا ترک کر دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3024 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ تَمَارٰى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِيْ هٰذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ اُنَيْسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں بحث ہوگئی جس کی بنیاد پہلے دن تقویٰ پر رکھی گئی تھی (کہ اس سے مراد کون سی مسجد ہے؟) ایک شخص نے کہا: اس سے مراد مسجد قباء ہے۔ دوسرے نے کہا: اس سے مراد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد میری مسجد ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اور عمران بن ابوانس سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دیگر سند سے بھی منقول ہے۔

انیس بن ابویحییٰ نامی راوی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔

3025 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ الْحَارِثِ

3024۔ اخرجه مسلم (۱۰۱۵/۲): كتاب الحج: باب: بيان ان المسجد الذى اسس على التقوىٰ، حديث (۵۱۴/۱۳۹۸)، والنسائى (۳۶/۲): كتاب المساجد: باب: ذكر المسجد الذى اسس حديث (۶۹۷)، و احمد (۸/۳) وابن ابى شيبة (۳۷۲/۲) و الحاكم (۳۳۴/۲) عن و كيع عن اسامة بن زيد و ابن حبان فى (صحيحه) (۴۸۳/۴): كتاب الصلاة: باب: المساجد، حديث (۱۶۰۶)۔

3025۔ اخرجه ابوداؤد (۱۱/۱) كتاب الطهارة: باب: الاستنجاء بالماء، حديث (۴۴)، وابن ماجه (۱۲۸/۱): كتاب الطهارة و سننها: باب: الاستنجاء بالماء، حديث (۳۵۷)۔

عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِیْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
متن حدیث: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِیْ اَهْلِ قُبَاءَ (فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ)
قَالَ كَانُوْا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَآءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْهِمْ
حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ
فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ آیت اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''اس میں وہ لوگ ہیں' جو اچھی طرح سے پاکیزگی حاصل کرنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ پانی کے ذریعے استنجاء کیا کرتے تھے' تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوایوب انصاری' حضرت انس بن مالک اور حضرت محمد بن عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3026 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْخَلِيْلِ كُوْفِيٌّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ
متن حدیث: سَمِعْتُ رَجُلًا يَّسْتَغْفِرُ لِاَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لَهُ اَتَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ اَوَلَيْسَ اسْتَغْفَرَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ)
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک شخص کو سنا جو اپنے والدین کے لیے دعائے مغفرت کر رہا تھا حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے' تو میں نے اس سے کہا: کیا تم اپنے والدین کے لیے دعائے مغفرت کر رہے ہو حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے؟ تو اس نے کہا: کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لیے دعائے مغفرت نہیں کی تھی؟ حالانکہ وہ بھی مشرک تھا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''نبی کے لیے اور اہل ایمان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کریں۔''

3026- اخرجه النسائي (٩١/٤): كتاب الجنائز: باب: النهي عن الاستغفار للمشركين حديث (٢٠٣٦)، و احمد (٩٩/١، ١٣٠) من طريق ابي الخليل عن علي رضي الله عنه

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس بارے میں سعید بن میتب نے اپنے والد کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

3027 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ اِلَّا بَدْرًا وَّلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ اِنَّمَا خَرَجَ يُرِيْدُ الْعِيرَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيثِيْنَ لِعِيرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَعَمْرِيْ اِنَّ اَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ وَّمَا اُحِبُّ اَنِّيْ كُنْتُ شَهِدْتُّهَا مَكَانَ بَيْعَتِيْ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ اَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ وَهِيَ اٰخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَهُوَ يَسْتَنِيرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ اِذَا سُرَّ بِالْاَمْرِ اسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَبْشِرْ يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ اَتٰى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِكَ قَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ (لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ) حَتّٰى بَلَغَ (اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ) قَالَ وَفِيْنَا اُنْزِلَتْ اَيْضًا (اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ) قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا وَّاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ كُلِّهٖ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ فَقُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ قَالَ فَمَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَدَقْتُهٗ اَنَا وَصَاحِبَايَ وَلَا نَكُوْنُ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوْا وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا يَكُوْنَ اللّٰهُ اَبْلٰى اَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِيْ اَبْلَانِيْ مَا تَعَمَّدْتُّ لِكِذْبَةٍ بَعْدُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيَ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِخِلَافِ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَدْ قِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهٖ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ كَعْبٍ وَّقَدْ قِيْلَ غَيْرُ هٰذَا وَرَوٰى يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

3027۔ اخرجه البخاری (۷۱۷/۷): كتاب المغازی: باب: حديث كعب بن مالك حديث (٤٤١٨) مطولاء طرفه من (٢٧٥٧، ٣٥٥٦، ٣٨٨٩،۔) و مسلم (٢١٢٠/٤): كتاب التوبة: باب: حديث توبة كعب و صاحبه حديث (٢٧٦٩/٥٣) مطولاً، و ابوداؤد (٢٦٢/٢): كتاب الطلاق، باب: فيما عنى به الطلاق، حديث (٢٢٠٢)، (٢٧٨١، ٣٣١٧، ١٧٧٣)۔ والنسائي (١٥٤/٦): كتاب الطلاق: باب: طلاق العبد؛ حديث (٣٤٢٦) والحديث (٣٤٢٤، ٣٤٢٥)، وابن ماجه (٤٤٦/١): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء في الصلاة، حديث (١٣٩٣)، و احمد (٤٥٦/٣، ٤٥٩، ٤٥٥، ٤٥٤)، (٣٩٠/٦، ٣٨٧)۔

◆◆ عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد (حضرت کعب بن مالک) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے جس بھی غزوہ میں شرکت کی میں ان میں سے کسی ایک میں بھی نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہا، یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا موقع آ گیا' البتہ غزوۂ بدر میں' میں شریک نہیں ہوا تھا' لیکن نبی اکرم ﷺ نے ایسے کسی شخص پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا جو غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوا تھا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ تو اصل میں قریش کے قافلے کے تعاقب میں نکلے تھے' اور قریش اپنے قافلے کی مدد کے لیے نکلے تھے' تو باقاعدہ کسی منصوبے کے بغیر ان کا سامنا ہو گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی ہے' اور مجھے اپنی زندگی کی قسم! لوگ یہ سمجھتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جن غزوات میں شرکت کی ان میں سب سے زیادہ فضیلت غزوۂ بدر کو حاصل ہے' لیکن بہرحال میری یہ خواہش نہیں ہے کہ شب عقبہ کی بیعت میں شرکت کرنے کی بجائے کاش میں غزوۂ بدر میں شریک ہوا ہوتا (وہ شب عقبہ) جب ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا۔ اس کے بعد میں کبھی بھی کسی جنگ میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہا، یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا موقع آ گیا اور یہ وہ آخری غزوہ ہے' جس میں نبی اکرم ﷺ نے شرکت کی۔

نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو روانگی کا حکم دیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث نقل کی ہے۔

(آگے چل کر وہ یہ فرماتے ہیں)۔

میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے اردگرد مسلمان موجود تھے، آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح چمک رہا تھا، جب آپ ﷺ کسی بات پر خوش ہوتے تھے' تو وہ اسی طرح چمکتا تھا، میں آیا اور آ کر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے کعب بن مالک! تمہیں اپنی پیدائش کے بعد آنے والے سب سے بہترین دن کی مبارک ہو۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' یا آپ ﷺ کی طرف سے ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ان آیات کی تلاوت کی:

''اللہ تعالیٰ نے نبی پر' مہاجرین پر اور انصار پر بڑا کرم کیا' جنہوں نے تنگی کے موقع پر نبی کی پیروی کی''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کی:

''بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

حضرت کعب بیان کرتے ہیں، یہ آیت بھی ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔''

حضرت کعب بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی ﷺ! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ اب میں جب بھی بات کروں گا' تو سچ بولوں گا' اور میں اپنا تمام مال صدقے کے طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس میں سے کچھ مال اپنے پاس رہنے دو' یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہو گا۔ تو میں نے عرض کی، خیبر میں جو میرا حصہ ہے میں اسے اپنے پاس رکھتا ہوں۔

حضرت کعب بیان کرتے ہیں، اسلام قبول کرنے کے بعد میرے نزدیک اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر سب سے بڑی نعمت یہ کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سچ بولا۔ میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سچ بولا اور میرے دو ساتھیوں نے بھی اور ہم جھوٹ بول کر ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں شامل نہیں ہوئے' جیسا کہ دیگر لوگ ہو گئے تھے' اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ کے حوالے سے' کسی بھی شخص کو اس طرح کی آزمائش میں مبتلا نہیں کیا جس طرح مجھے آزمائش میں مبتلا کیا۔ اس کے بعد میں نے کبھی بھی جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔

امام زہری کے حوالے سے' یہ روایت اس سے مختلف سند کے ساتھ منقول ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ایک قول اس سے مختلف ہے۔

یونس بن یزید نامی راوی نے اس روایت کو زہری کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مالک کے حوالے سے نقل کیا ہے: ان کے والد نے حضرت کعب بن مالک کے حوالے سے' انہیں یہ حدیث سنائی ہے۔

3028 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ

متنِ حدیث: اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ فَقَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَاِنِّيْ لَاَخْشَى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْاٰنٌ كَثِيْرٌ وَّاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ وَرَاَيْتُ فِيْهِ الَّذِيْ رَاٰى قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهُ صَدْرَهُمَا صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ بَرَاءَةٌ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ (لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

3028۔ اخرجه البخاری (۱۹٤/۸)، كتاب التفسير: باب: لقد جاء كم رسول۔، حديث (٤٦٧٩)، واحمد (۱۰/۱، ۱۳)، (۱۸۸/۵)۔

◆◆ عبید بن سباق بیان کرتے ہیں، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی: جنگ یمامہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ کہا: جنگ یمامہ میں قرآن پاک کے بہت سے حافظ شہید ہو گئے ہیں اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر اسی طرح مختلف جگہوں پر حفاظ کرام شہید ہوتے رہے تو قرآن پاک کا بڑا حصہ ضائع ہوسکتا ہے' اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ قرآن پاک کو (کتابی شکل میں) اکٹھا کرنے کا حکم دیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں وہ کام کیسے کر سکتا ہوں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا، تو عمر نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ زیادہ بہتر ہے۔ وہ مسلسل اس بارے میں میرے ساتھ بات کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس کے بارے میں وہی شرح صدر عطا کیا' جو شرح صدر عمر کو عطا کیا تھا اور میری بھی اس بارے میں وہی رائے ہوگئی جو عمر کی رائے تھی۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نوجوان ہو' سمجھدار ہو' ہم تم پر کوئی الزام عائد نہیں کرتے (یعنی تمہارا کردار قابل تعریف ہے) تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی کی کتابت بھی کرتے رہے ہو' تو اس لیے تم قرآن پاک کو تلاش کرو۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر مجھے وہ یہ حکم دیتے کہ میں ایک پہاڑ کو اس کی جگہ سے منتقل کر دوں تو وہ میرے لیے اس سے زیادہ بوجھل نہ ہوتا۔ میں نے ان سے کہا: آپ حضرات ایک ایسا کام کیوں کرنا چاہ رہے ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ زیادہ بہتر ہے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل میرے ساتھ اس بارے میں بات کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس بارے میں وہی شرح صدر عطا کر دیا جو ان دونوں حضرات کو عطا کیا تھا' تو میں نے قرآن پاک کو تلاش کرنا شروع کیا۔ میں نے اسے چمڑے کے مختلف ٹکڑوں' کھجور کے پتوں' پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے اکٹھا کیا۔

سورہ توبہ کی آخری آیت مجھے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ملی (وہ آیت یہ ہے)

''تمہارے پاس رسول آیا ہے' جو تم سے ہی تعلق رکھتا ہے تمہارا مشقت کا شکار ہونا اسے گراں گزرتا ہے وہ تمہاری بھلائی کا حریص ہے' اور مومنوں کے لیے مہربان اور رحم کرنے والا ہے' اگر تم پھر بھی منہ پھیر لو' تو اے رسول! تم فرما دو کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں نے اسی پر توکل کیا اور وہ عظیم عرش کا پروردگار ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3029 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِي اَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ اَرْمِيْنِيَةَ وَاَذْرَبِيجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَاٰى حُذَيْفَةُ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ

قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِي اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ بِالصُّحُفِ فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّسَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنِ انْسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ مَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ حَتّٰى نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُثْمَانُ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِيْ نَسَخُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُّ اٰيَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا (مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ) فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُّهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَوْ اَبِيْ خُزَيْمَةَ فَاَلْحَقْتُهَا فِيْ سُوْرَتِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاخْتَلَفُوْا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوْتِ وَالتَّابُوْهِ فَقَالَ الْقُرَشِيُّوْنَ التَّابُوْتُ وَقَالَ زَيْدٌ التَّابُوْهُ فَرُفِعَ اخْتِلَافُهُمْ اِلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ اكْتُبُوْهُ التَّابُوْتُ فَاِنَّهٗ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَرِهَ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اُعْزَلُ عَنْ نَّسْخِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ وَيَتَوَلَّاهَا رَجُلٌ وَّاللّٰهِ لَقَدْ اَسْلَمْتُ وَاِنَّهٗ لَفِيْ صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ يُرِيْدُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّلِذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يَّا اَهْلَ الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِيْ عِنْدَكُمْ وَغُلُّوْهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ (وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) فَالْقُوا اللّٰهَ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنِيْ اَنَّ ذٰلِكَ كَرِهَهٗ مِنْ مَقَالَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رِجَالٌ مِّنْ اَفَاضِلِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

امام زہری بیان کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ آرمینیا اور آذربائیجان فتح کرنے کے لیے اہل عراق کے ساتھ مل کر اہل شام کے ساتھ جنگ کر رہے تھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے درمیان قرآن پاک کے بعض مقامات کے بارے میں اختلاف دیکھا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! آپ اس امت کو سنبھال لیجئے اس سے پہلے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں اس طرح اختلاف کرنے لگیں جس طرح یہود و نصاریٰ کے درمیان اختلاف ہو گیا تھا، تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنا مصحف ہمیں بھیج دیں، تاکہ ہم اس کی مختلف نقلیں تیار کر لیں۔ پھر ہم وہ آپ کو واپس کر دیں گے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنا قرآن پاک کا نسخہ بھجوایا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بلوایا

3029۔ اخرجه البخاری (۲٦/٦): كتاب الجهاد و السير: باب: قول الله عزوجل (من المومنين رجال صدقوا ما عهدوا الله عليه) (الاحزاب: ۲۳)، حديث (۲۸۰۷)، و اطرافه من (٤٠٤٩، ٤٦٧٩، ٤٧٨٤، ٤٩٨٦، ٤٩٨٨، ٤٩٨٩، ٧١٩١، ٧٤٢٥)، واحمد (١٨٨/٥، ١٨٩)، و عبد بن حميد ص (١٠٩)، حديث (٢٤٦)۔

(اور یہ ہدایت کی) تم لوگ اس کی مختلف نقلیں تیار کرو، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قریش سے تعلق رکھنے والے تین افراد کے بارے میں فرمایا: جس معاملے میں آپ تینوں اور زید بن ثابت کے درمیان اختلاف ہو جائے' تو آپ نے اس لفظ کو قریش کی لغت کے مطابق لکھنا ہے' کیونکہ یہ انہی کی زبان پر نازل ہوا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب قرآن پاک کی وہ نقلیں تیار ہو گئیں' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں دور دراز کے علاقوں میں بھجوا دیا۔

امام زہری بیان کرتے ہیں، خارجہ بن زید نے یہ بات بیان کی ہے، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سورہ احزاب کی ایک آیت مجھے نہیں ملی جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن رکھی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاوت کی تھی۔

''اہلِ ایمان میں سے بعض لوگ وہ ہیں' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو پورا کیا ان میں سے بعض نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور بعض انتظار کر رہے ہیں۔''

میں نے اس کی تلاش شروع کی' تو مجھے یہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس ملی (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) ابوخزیمہ کے پاس ملی تو میں نے اس کو اس سورۃ میں شامل کر دیا۔

امام زہری بیان کرتے ہیں، ان حضرات نے قرآن پاک میں استعمال ہونے والے لفظ ''تابوت'' اور ''تابوہ'' کے بارے میں اختلاف کیا' تو قریشیوں نے کہا یہ لفظ ''تابوت'' ہے' جبکہ حضرت زید نے یہ فرمایا: یہ لفظ ''تابوہ'' ہے۔

یہ اختلافی معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا' تو انہوں نے فرمایا، اس کو لفظ ''تابوت'' لکھو کیونکہ قرآن پاک قریش کی لغت پر نازل ہوا ہے۔

امام زہری بیان کرتے ہیں، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بات ناگوار گزری کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قرآن پاک کی نقل تیار کریں۔ انہوں نے یہ فرمایا: مسلمانو! مجھے قرآن پاک کی نقل تیار کرنے سے الگ رکھا گیا ہے' اور یہ کام اس شخص کو سونپا گیا ہے' جو میرے اسلام قبول کرنے کے وقت ایک کافر کی پیٹھ میں تھا (یعنی یہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے' جب میں نے اسلام قبول کیا تھا) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔

یہی وجہ ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے، اے اہل عراق! تم اپنے پاس موجود قرآن پاک کو سنبھال کر رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:-

''جو شخص جس چیز کو چھپائے گا وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیز کو ساتھ لے کر آئے گا۔''

(حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) تم اپنے مصحف کو ساتھ لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جانا۔

امام زہری بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ بات پسند نہیں آئی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ روایت زہری سے منقول ہے اور ہم اسے صرف انہی کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْنُسَ

باب 11: سورہ یونس سے متعلق روایات

3030 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ.

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ) قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا يُّرِيْدُ اَنْ يُّنْجِزَكُمُوْهُ قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنْجِنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمُ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ مَرْفُوْعًا رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

"وہ لوگ جنہوں نے اچھائی کی ان کے لیے اچھائی بھی ہوگی اور اس میں مزید اضافہ بھی ہوگا۔"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک شخص یہ اعلان کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لیے ایک وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ یہ ارادہ فرماتا ہے: وہ اسے پورا کر دے تو وہ لوگ کہیں گے: کیا اس نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کر دیا اور ہمیں جہنم سے نجات نہیں دے دی اور جنت میں داخل نہیں کر دیا (اب کیا باقی رہ گیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ حجاب کو ہٹائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے انہیں جو چیزیں بھی عطا کی تھیں ان میں سے کوئی بھی چیز ان لوگوں کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کر لیں۔

یہ حماد بن سلمہ سے اسی طرح منقول ہے۔ کئی راویوں نے اسے حماد بن سلمہ کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

سلیمان بن مغیرہ نامی راوی نے اس روایت کو ثابت کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے ان کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں اس بات کا تذکرہ نہیں کیا: یہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3031 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ

اَهْلِ مِصْرَ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) قَالَ مَا سَاَلَنِىْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَاَلَنِىْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ فَهِىَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

◆◆ عطاء بن یسار ایک مصری شخص کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں، وہ صاحب فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا۔

''ان لوگوں کے لیے دنیاوی زندگی میں خوشخبری ہے۔''

تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا ہے' اس کے بعد کبھی بھی کسی نے مجھ سے اس بارے میں سوال نہیں کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی تھی، جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے تمہارے علاوہ اور کسی نے بھی اس بارے میں مجھ سے سوال نہیں کیا۔ یہ آیت سچے خوابوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جنہیں مسلمان دیکھتا ہے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) جو اسے دکھائے جاتے ہیں۔

ایک اور سند کے ہمراہ عطاء بن یسار کے حوالے سے' مصر سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کے حوالے سے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اسی طرح کی روایت منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

تاہم اس کی سند میں عطاء بن یسار سے منقول ہونے کا ذکر نہیں ہے۔ اس بارے میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3032 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِىِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ قَالَ (اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ) فَقَالَ جِبْرِيْلُ يَا مُحَمَّدُ فَلَوْ رَاَيْتَنِىْ وَاَنَا اٰخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَاَدُسُّهٗ فِىْ فِيْهِ مَخَافَةَ اَنْ

3032- اخرجه احمد (١/٢٤٥، ٣٠٩)، وعبد بن حميد ص (٢٢٢)، حديث (٦٦٤).

تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ فرعون کو ڈبونے لگا تو وہ بولا: میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ اس ذات کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں، تو حضرت جبرائیل نے یہ بات بتائی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کاش آپ اس وقت مجھے دیکھ رہے ہوتے کہ جب میں سمندر کا کیچڑ حاصل کر کے اُسے اس کے منہ میں ٹھونس رہا تھا۔ اس اندیشے کے تحت کہ کہیں رحمت اس تک نہ پہنچ جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

3033 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ وَّعَطَاءُ ابْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: ذَكَرَ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّ جِبْرِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَدُسُّ فِيْ فِيْ فِرْعَوْنَ الطِّيْنَ خَشْيَةَ اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ اَوْ خَشْيَةَ اَنْ يَّرْحَمَهُ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے بارے میں یہ بات ذکر کی' وہ فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے تھے۔ اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ "لا الٰہ الا اللہ" نہ پڑھ لے اور اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نہ کر دے۔ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس اندیشے کے تحت کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کر دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ

باب 12: سورۂ ہود سے متعلق روایات

3034 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَّكِيْعِ بْنِ حُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِيْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَّمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَّخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَآءِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ الْعَمَاءُ اَىْ لَيْسَ مَعَهُ شَىْءٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَكِيْعُ بْنُ حُدُسٍ وَّيَقُوْلُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَهُشَيْمٌ وَّكِيْعُ بْنُ عُدُسٍ وَّهُوَ اَصَحُّ

3033- اخرجه احمد (۱/ ۲۴۰، ۳۴۰)۔

3034- اخرجه ابن ماجه (۱/ ۶۴): مقدمة: باب: فيما انكرته الجهمية، حديث (۱۸۲)، و احمد (۴/ ۱۱، ۱۲)۔

توضیح راوی: وَاَبُوْ رَزِيْنٍ اسْمُهٗ لَقِيطُ بْنُ عَامِرٍ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابورزین بیان کرتے ہیں، میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارا پروردگار کہاں تھا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، وہ ایک بادل میں تھا جس کے نیچے بھی ہوا تھی اس کے اوپر بھی ہوا تھی اور اس نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا۔

احمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: یزید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے (حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ) ''العماء'' سے مراد ایسی چیز ہے' جس کے ساتھ اور کوئی چیز نہ ہو۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: حماد بن سلمہ نے سند میں راوی کا نام اسی طرح نقل کیا ہے، وکیع بن حدس جبکہ شعبہ نامی راوی نے اور ابوعوانہ نے اور ہشیم نے اسے وکیع بن عدس سے نقل کیا ہے' اور یہ زیادہ درست ہے۔

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ کا نام لقیط بن عامر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3035 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُمْلِىْ وَرُبَّمَا قَالَ يُمْهِلُ لِلظَّالِمِ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ (وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ) الْاٰيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ نَحْوَهٗ وَقَالَ يُمْلِىْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِىُّ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَالَ يُمْلِىْ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

''بے شک اللہ تعالیٰ موقع دیتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کی گرفت کرتا ہے' تو پھر اسے بالکل نہیں چھوڑتا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور اسی طرح تمہارے پروردگار کی گرفت ہے جب اس نے اس بستی پر گرفت کی جو ظالم تھی۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ابواسامہ نامی راوی نے اسے برید نامی راوی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں۔

3035۔ اخرجه البخاري (۲۰۵/۸): كتاب التفسير: باب: (و كذلك اخذ ربك اذا اخذ القرى۔) (هود: ۱۰۲)، حديث (۴۶۸۶) ومسلم (۱۹۹۷/۴): كتاب البر و الصلة و الاداب: باب: تحريم الظلم، حديث (۲۵۸۳/۶۱)، و ابن ماجه (۱۳۳۲/۲): كتاب الفتن: باب: العقوبات، حديث (۴۰۱۸).

"وہ موقع دیتا ہے۔"

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے' اوراس میں یہ الفاظ ہیں۔

"وہ موقع دیتا ہے" (اس لفظ میں راوی کوشک نہیں ہے)۔

3036 سندِحدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ هُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ) سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَعَلٰى مَا نَعْمَلُ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَوْ عَلٰى شَيْءٍ لَّمْ يُفْرَغْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ يَا عُمَرُ وَلٰكِنْ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

"ان میں سے کچھ لوگ خوش بخت ہیں اور کچھ بدبخت"

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، میں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم عمل کس بنیاد پر کریں؟ ایک ایسی صورت کے بارے میں جو طے ہو چکی ہے؟ یا ایسی صورتحال کے بارے میں جو ابھی طے نہیں ہوئی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک ایسی چیز کے بارے میں سوچ کر کرو جو طے ہو چکی ہے، قلم جاری ہو چکے ہیں' لیکن ہر شخص کے لیے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے' جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔ ہم اسے عبدالملک بن عمرو نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3037 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا وَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاَتْبَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ (وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ

3036- اخرجه ابن جنيد ص (٣٦)، حديث (٢٠).

3037- اخرجه احمد (٤٠٦/١).

ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هٰذَا لَهٗ خَاصَّةً قَالَ لَا بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: وَهٰكَذَا رَوٰى اِسْرَآئِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَرِوَايَةُ هٰؤُلَاۤءِ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ وَسِمَاكٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْاَعْمَشَ وَقَدْ رَوٰى سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آبادی سے باہر ایک عورت کے ساتھ تعلق قائم کیا اور صحبت کرنے کے علاوہ اس کے ساتھ سب کچھ کیا۔ اب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارا پردہ رکھا تھا۔ اگر تم بھی اپنی ذات کا پردہ رکھتے تو یہ زیادہ بہتر تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے پیچھے ایک اور شخص کو بھیجا اور اسے بلوایا پھر اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

"تم دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے"۔

تو حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی، کیا یہ حکم صرف اس شخص کے لیے خاص ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' بلکہ سب لوگوں کے لیے (عام حکم ہے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کو اسرائیل نامی راوی نے سماک کے حوالے سے' ابراہیم کے حوالے سے' علقمہ اور اسود کے حوالے سے' اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

جبکہ شعبہ نے اسے سماک کے حوالے سے' ابراہیم کے حوالے سے' اسود کے حوالے سے' عبداللہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

سفیان ثوری نے سماک کے حوالے سے' ابراہیم کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

ان تمام حضرات کی نقل کردہ روایت ثوری کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے محمد بن یوسف کے حوالے سے' سفیان ثوری کے حوالے سے' اعمش اور سماک کے حوالے سے ابراہیم کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

محمود بن غیلان نے فضل بن موسیٰ کے حوالے سے' سفیان کے حوالے سے' سماک کے حوالے سے' ابراہیم کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس کی سند میں اعمش سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

سلیمان تیمی نے اس روایت کو ابوعثمان نہدی کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

3038 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ مُّعَاذٍ

متنِ حدیث: قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ امْرَاَةً وَّلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَيْسَ يَاْتِي الرَّجُلُ شَيْئًا اِلٰى امْرَاَتِهٖ اِلَّا قَدْ اَتٰى هُوَ اِلَيْهَا اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ) فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّاَ وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ

توضیحِ راوی: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَيْلٰی لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُّعَاذٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَاتَ فِیْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَيْلٰی غُلَامٌ صَغِيْرٌ ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ وَقَدْ رَوٰى عَنْ عُمَرَ وَرَآهُ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے' جو کسی عورت سے ملتا ہے حالانکہ ان کے درمیان پہلے کوئی جان پہچان نہیں ہے' اور کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ جو تعلق قائم کرتا ہے وہ اس کے ساتھ سب کچھ کر لیتا ہے' البتہ اس کے ساتھ صحبت نہیں کرتا۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

''دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو، بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ

3038- اخرجه احمد (٥/٢٤٤).

نصیحت ان لوگوں کے لیے ہے' جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔"

تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو یہ ہدایت کی: وہ وضو کر کے نماز ادا کرے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ اس کے لیے مخصوص ہے' یا سب اہلِ ایمان کے لیے عام ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمام اہلِ ایمان کے لیے عام ہے۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نامی راوی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے' کیونکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں ہوا تھا اور جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے اس وقت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ ابھی چھ سال کے بچے تھے۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' احادیث نقل کی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت بھی کی ہوئی ہے۔

شعبہ نامی راوی نے اس حدیث کو عبدالملک بن عمر کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3039 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةَ حَرَامٍ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَنَزَلَتْ (وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) فَقَالَ الرَّجُلُ اَلِيْ هٰذِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ابوعثمان نہدی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا جو اس کے لیے حرام تھا۔ پھر وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ ﷺ سے اس کے کفارے کے بارے میں دریافت کیا؟ تو یہ آیت نازل ہوئی:

"دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو۔"

اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ میرے لیے مخصوص ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے لیے بھی ہے' اور میری امت کا جو بھی فرد اس پر عمل کرے اس کے لیے بھی ہے۔

3039۔ اخرجه البخاری (۱۲/۲): کتاب اموالیت الصلاة: باب: الصلاة کفارة حدیث (۵۲٦) طرفه فی (٤٦٨٧)، مسلم (۲۱۱۶/٤): کتاب التوبة: باب: قوله تعالیٰ (ان الحسنت یذهبن السیات)، (هود: ۱۱٤)، حدیث (۳۹، ۲۷٦۳/٤۰)، و ابن ماجه (٤٤۷/۱): کتاب اقامة الصلاة و السنة فیها: باب: ما جاء من ان الصلاة کفارة، حدیث (۱۳۹۸)، و حدیث (٤۲٥٤)، و احمد (۳۸٥/۱، ٤۳۰) وابن خزیمة (۱٦۱/۱)، حدیث (۳۱۲)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3040 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِى الْيَسَرِ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَتْنِىْ امْرَاَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ اِنَّ فِى الْبَيْتِ تَمْرًا اَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِىْ فِى الْبَيْتِ فَاَهْوَيْتُ اِلَيْهَا فَتَقَبَّلْتُهَا فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ اَحَدًا فَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ اَحَدًا فَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اَخَلَفْتَ غَازِيًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِىْ اَهْلِهِ بِمِثْلِ هٰذَا حَتّٰى تَمَنّٰى اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتّٰى ظَنَّ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ وَاَطْرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلًا حَتّٰى اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ (وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ) اِلٰى قَوْلِهٖ (ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ) قَالَ اَبُو الْيَسَرِ فَاَتَيْتُهُ فَقَرَاَهَا عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْحَابُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّقَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ضَعَّفَهُ وَكِيْعٌ وَّغَيْرُهُ وَاَبُو الْيَسَرِ هُوَ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ وَرَوٰى شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِثْلَ رِوَايَةِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

◆◆ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ایک خاتون کھجوریں خریدنے کے لیے میرے پاس آئی تو میں نے اس سے کہا: گھر کے اندر اس سے زیادہ اچھی کھجوریں پڑی ہوئی ہیں، تو وہ میرے ساتھ گھر کے اندر داخل ہوئی، میں اس کی طرف بڑھا اور میں نے اس کا بوسہ لے لیا، پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس واقعے کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم اپنی ذات پر پردہ رکھو! توبہ کرو اور اس کے بارے میں کسی کو نہ بتانا' لیکن مجھ سے صبر نہیں ہوا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ نے فرمایا: تم اپنی ذات پر پردہ رکھو! اور توبہ کرو اور اس کے بارے میں کسی کو بتانا' لیکن مجھ سے صبر نہیں ہوا اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس بات کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (کیا تم نے اللہ کی راہ میں جانے والے شخص کی غیر موجودگی میں اس کی بیوی کے ساتھ یہ حرکت کی ہے) (راوی بیان کرتے ہیں)، یہاں تک ابوالیسر نے یہ آرزو کی کہ کاش وہ اسی وقت اسلام لائے ہوتے۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ وہ جہنمی ہیں۔

(حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاصی دیر تک اپنے سر کو جھکائے رکھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ وحی نازل کی گئی۔

"دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت

ان کے لیے ہے جونصیحت حاصل کرتے ہیں۔"

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت میرے سامنے تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ حکم اس کے لیے مخصوص ہے؟ یا سب لوگوں کے لیے عام ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سب کے لیے عام ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

قیس بن ربیع نامی راوی کو وکیع اور دیگر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کا نام کعب بن عمرو ہے۔

شریک نامی راوی نے اس روایت کو عثمان بن عبداللہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ جس طرح قیس بن ربیع نے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ

باب 13: سورۂ یوسف سے متعلق روایات

3041 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَلَوْ لَبِثْتُ فِى السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ جَاءَنِى الرَّسُوْلُ اَجَبْتُ ثُمَّ قَرَاَ (فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللّٰتِىْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ) قَالَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطٍ اِنْ كَانَ لَيَاْوِىْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ اِذْ قَالَ (لَوْ اَنَّ لِىْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِىْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ) فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ نَبِيًّا اِلَّا فِىْ ذِرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَعَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهٗ نَبِيًّا اِلَّا فِىْ ثَرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الثَّرْوَةُ الْكَثْرَةُ وَالْمَنَعَةُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ معزز شخص جو ایک انتہائی معزز شخص کے صاحبزادے ہیں جو انتہائی معزز شخص کے صاحبزادے تھے جو انتہائی معزز شخص کے صاحبزادے تھے وہ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے، جتنا عرصہ حضرت یوسف علیہ السلام قید میں رہے اگر میں اتنا عرصہ قید میں رہتا (پھر

3041- اخرجه البخاري في (الادب المفرد) ص (۱۷۷)، حديث (۶۰۹)، ص (۲۶۱)، حديث (۹۰۲)، واحمد (۲/۳۲۲، ۳۴۶، ۳۸۴، ۳۸۹، ۴۱۶).

میرے پاس حکمران کا) قاصد آتا تو میں اس کے ساتھ چلا جاتا، پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب اس کے پاس قاصد آیا' تو اس نے کہا: تم اپنے آقا کے پاس جاؤ اور دریافت کرو! ان عورتوں کا کیا معاملہ تھا' جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے۔''

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم کرے، انہوں نے ایک زبردست ستون کی پناہ حاصل کرنا چاہی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد جس بھی نبی کو مبعوث کیا اسے اس کی اپنی قوم کی طرف بھیجا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

مَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ثَرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ

(اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد جس بھی نبی کو مبعوث کیا اسے اس کی اپنی قوم کی طرف بھیجا۔)

محمد بن عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں، لفظ ''ثَرْوَةٍ'' کا مطلب کثرت ہے' اور قوت ہے۔

(امام ترمذی بیان کرتے ہیں:) فضل بن موسیٰ نامی راوی کی روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّعْدِ

باب 14: سورہ رعد سے متعلق روایات

3042 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَكَانَ يَكُوْنُ فِيْ بَنِيْ عِجْلٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَقْبَلَتْ يَهُوْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ قَالَ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهُ مَخَارِيْقُ مِنْ نَّارٍ يَّسُوْقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالُوْا فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِيْ نَسْمَعُ قَالَ زَجْرُهُ بِالسَّحَابِ اِذَا زَجَرَهُ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى حَيْثُ اُمِرَ قَالُوْا صَدَقْتَ فَاَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ اِسْرَآئِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ اشْتَكٰى عِرْقَ النَّسَا فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُّلَائِمُهُ اِلَّا لُحُوْمَ الْاِبِلِ وَاَلْبَانَهَا فَلِذٰلِكَ حَرَّمَهَا قَالُوْا صَدَقْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ کچھ یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی، اے ابوالقاسم! آپ ہمیں ''رعد'' کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا چیز ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے' جسے بادلوں پر مقرر کیا گیا ہے، اس کے پاس آگ کے کوڑے ہوتے ہیں' جن کے ذریعے وہ بادلوں کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق لے کر جاتا ہے۔ انہوں نے عرض کی، وہ آواز کیا ہوتی ہے' جسے آپ سنتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے

3042۔ اخرجہ احمد (۱/ ۲۷٤)۔

فرمایا: یہ اس فرشتے کی بادلوں کو ڈانٹنے کی آواز ہوتی ہے جب وہ انہیں ڈانٹ کر کہتا ہے کہ وہ وہاں تک جائیں جس کا انہیں حکم دیا گیا ہے۔ تو ان یہودیوں نے کہا: آپ ﷺ نے ٹھیک بتایا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: آپ ﷺ ہمیں اس چیز کے بارے میں بتایئے جسے حضرت اسرائیل (حضرت یعقوب علیہ السلام) نے اپنی ذات پر حرام قرار دے دیا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں ''عرق النساء'' کی بیماری لاحق ہوگئی تھی تو انہیں اس کے لیے مناسب چیز صرف اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ ملی تھی، تو اسی وجہ سے انہوں نے اسے حرام قرار دے دیا تھا۔ یہودیوں نے کہا، آپ نے ٹھیک بتایا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3043 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ (وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ) قَالَ الدَّقَلُ وَالْفَارِسِيُّ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا

توضیحِ راوی: وَسَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ اَخُو عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّعَمَّارٌ اَثْبَتُ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ اُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے۔

''اور ہم نے کھانے میں انہیں ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد پھل کا عمدہ ہونا یا ہلکا ہونا اور میٹھا ہونا یا کڑوا ہونا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

زید بن ابوانیسہ نامی راوی نے اسے اعمش سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس کے راوی سیف بن محمد، عمار بن محمد کے بھائی ہیں، جبکہ عمار ان سے زیادہ مستند ہیں اور یہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام

باب 15: سورہ ابراہیم سے متعلق روایات

3044 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ فَقَالَ مَثَلُ (كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا) قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ (وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ) قَالَ هِيَ الْحَنْظَلُ

اختلاف سند: قَالَ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ اَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَاَحْسَنَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِى الْعَالِيَةِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا مَوْقُوْفًا وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَّحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ وَّلَمْ يَرْفَعُوْهُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ایک خوشہ پیش کیا گیا جس پہ تازہ کھجوریں لگی ہوئی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"پاک کلمے کی مثال اس پاکیزہ درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخ بلندی پر ہوتی ہے وہ اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم کے تحت دیتا ہے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد کھجور کا درخت ہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی)

"اور خبیث کلمے کی مثال اس خبیث درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ لیا جاتا ہے اور اسے قرار حاصل نہیں ہوتا۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد "حنظلہ" ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، میں نے یہ روایت ابوالعالیہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے اور کیا خوب بیان کیا ہے؟

قتیبہ نے یہ روایت ابوبکر کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کی ہے جس کا مفہوم یہی ہے تاہم انہوں نے اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا اور اس میں ابوالعالیہ کا قول ذکر نہیں کیا یہ روایت اس سے زیادہ مستند ہے جسے حماد بن سلمہ نے نقل کیا ہے۔

کئی راویوں نے اس روایت کو "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حماد بن سلمہ کے علاوہ اور کسی نے بھی اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

معمر، حماد بن زید اور دیگر حضرات نے اسے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

احمد بن عبدہ نے حماد بن زید کے حوالے سے شعیب کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قتیبہ کی مانند روایت کی ہے تاہم انہوں نے اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

3045 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِىْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ) قَالَ فِى الْقَبْرِ اِذَا قِيْلَ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ثابت قول پر ثابت قدم رکھے گا ان کی دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اس سے مراد قبر ہے جب اس (مردے) سے دریافت کیا جائے گا' تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے' تمہارے نبی کون ہیں؟

امام ترمذی فرماتے ہیں: (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3046 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ

متنِ حدیث: قَالَ تَلَتْ عَآئِشَةُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ) قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّرُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

◆◆ مسروق بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

''جس دن اس زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کر دیا جائے گا۔''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صراط پر ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور دیگر حوالے سے بھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْحِجْرِ

باب **16**: سورہ حجر سے متعلق روایات

3047 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّانِىُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِى الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

3045- اخرجه البخارى (۳/ ۲۸٤): كتاب الجنائز: باب: ما جاء من عذاب القبر، و قول تعالىٰ، (اذ اظلمون فى غمرت الموت ـــ) (الانعام: ۹۳)، حديث (۱۳٦۹)، و طرفه فى (٤٦۹۹)، و مسلم (٤/ ۲۲۰۱): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه و اثبات عذاب القبر و التعوذ منه، حديث (۲۸۷۱/۷۳)، و ابوداؤد (۲/ ٦٥١): كتاب السنة: باب: المسالة من القبر و عذاب القبر، حديث (٤۷٥۰)، والنسائى (٤/ ۱۰۱): كتاب الجنائز: باب: عذاب القبر، حديث (۲۰٥۷)، و ابن ماجه (۲/ ۱٤۲۷): كتاب الزهد: باب: ذكر القبر و البلى، حديث (٤۲٦۹)، و احمد (٤/ ۲۸۲)، (٤/ ۲۹۱).

3046- اخرجه مسلم (٤/ ۲۱٥۰): كتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب: فى البعث و النثور، و صفة الارض يوم القيامة، حديث (۲۷۹۱/۲۹)، و ابن ماجه (۲/ ۱٤۳۰): كتاب الزهد: باب: ذكر البعث، حديث (٤۲۷۹)، و الدارمى (۲/ ۳۲۸، ۳۲۹): كتاب الرقاق: باب: قول الله تعالىٰ: (يوم تبدل الارض غير الارض و السموات ـــ)، (ابراهيم: ٤۸)، و احمد (٦/ ۳٥، ۱۳٤، ۲۱۸)، و الحميدى (۱/ ۱۳۲)، حديث (۲۸٤).

متن حدیث: كَانَتِ امْرَاَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَاِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ)

اختلاف سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهٰذَا اَشْبَهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَصَحَّ مِنْ حَدِيْثِ نُوْحٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک عورت جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتی تھی وہ بہت خوبصورت تھی۔ بعض لوگ اسی وجہ سے آگے ہو جاتے تھے کہ پہلی صف میں شامل ہو جائیں' تا کہ اس عورت کو نہ دیکھ سکیں جب کہ بعض لوگ پیچھے رہتے تھے تا کہ وہ آخری صف میں رہیں' تا کہ جب وہ رکوع میں جائیں تو اپنی بغل میں سے دیکھ لیں تو اللہ تعالیٰ نے (اس بارے میں) یہ آیت نازل کی:

''اور ہم تم میں سے آگے ہونے والوں کو جانتے ہیں اور پیچھے رہنے والوں کو بھی جانتے ہیں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جعفر بن سلیمان نے اس روایت کو عمرو بن مالک کے حوالے سے' ابوجوزاء سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا اور زیادہ مناسب یہی ہے' یہ روایت نوح نامی راوی کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہو۔

3048 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ جُنَيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِّنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لیے ہے' جو میری امت کے کسی فرد پر تلوار کھینچ لے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف مالک بن مغول نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3049 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3047۔ اخرجه النسائي (۱۱۸/۲): كتاب الامامة: باب: المنفرد خلف الصف، حديث (۸۷۰)، و ابن ماجه (۳۲۲/۱): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها، حديث (۱۰۴۶)، و احمد (۳۰۵/۱)، و ابن خزيمة (۹۷/۳)، حديث (۱۶۹۶)، (۹۸/۳)، حديث (۱۶۹۷)۔

3048۔ اخرجه احمد (۹۴/۲)۔

متن حدیث: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُمُّ الْقُرْاٰنِ وَاُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: سورہ فاتحہ ''اُم القرآن'' ہے ''اُم الکتاب'' ہے اور سبع مثانی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3050 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ

متن حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَهِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَيٍّ وَّهُوَ يُصَلِّيْ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَطْوَلُ وَاَتَمُّ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، تورات میں اور انجیل میں اللہ تعالیٰ نے اُم القرآن جیسی کوئی سورۃ نازل نہیں کی، یہی سبع مثانی ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم ہے اور میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اسے ملے گا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبدالعزیز بن محمد کی نقل کردہ روایت لمبی اور مکمل ہے اور یہ عبدالحمید کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

کئی راویوں نے علاء بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

3051 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

3049۔ اخرجه البخاري (۲۳۲/۸): كتاب التفسير: باب: (ولقد اٰتينك سبعا من المثاني و القرء ان العظيم) (الحجر: ۸۷)، حديث (۴۷۰۴)، و ابوداؤد (۴۶۱/۱): كتاب الصلاة: باب: فاتحة الكتاب، حديث (۱۴۵۷)، و الدار مي (۴۴۶/۲): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل فاتحة الكتاب، و احمد (۴۴۸/۲)۔

3050۔ اخرجه النسائي (۱۳۹/۲): كتاب الافتتاح: باب: تاويل قول الله عزوجل (ولقد اٰتينك سبعا من المثاني و القرء ان العظيم) (الحجر: ۸۷)، حديث (۹۱۴)، و الدارمي (۴۴۶/۲): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل فاتحة الكتاب، و عبد الله بن احمد (۱۱۴/۵)، وابن خزيمة (۲۵۲/۱)، حديث (۵۰۰، ۵۰۱)، و عبد بن حميد ص (۸۶)، حديث (۱۶۵)۔

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ (لَنَسْاَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ) قَالَ عَنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو (اللہ تعالیٰ) کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''ہم ان سب سے ضرور سوال کریں گے اس چیز کے بارے میں جو وہ عمل کرتے تھے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں، اس سے مراد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے لیث نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

عبداللہ بن ادریس نے اسے لیث بن ابوسلیم کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کے ''مرفوع'' ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

3052 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ (اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ) قَالَ لِلْمُتَفَرِّسِيْنَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک اس میں دانشوروں کے لیے نشانیاں ہیں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بعض اہل علم نے اس کی تفسیر میں یہ بات بیان کی ہے: اس آیت ''بے شک اس میں دانشوروں کے لیے نشانیاں ہیں'' سے مراد یہ ہے' وہ لوگ جو فراست رکھتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ النَّحْلِ

باب 17: سورہ نحل سے متعلق روایات

3053 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلَاةِ السَّحَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَيُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَاَ (يَتَفَيَّاُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ) الْاٰيَةَ كُلَّهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ

◄► حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، ظہر سے پہلے اور زوال ہو جانے کے بعد چار رکعت اسی طرح شمار کی جاتی ہیں۔ جس طرح اتنی رکعات تہجد کی نماز میں ادا کی ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس وقت میں ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہی ہوتی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''ان کا سایہ اللہ کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کے لیے دائیں اور بائیں جھک رہا ہوتا ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پوری آیت تلاوت فرمائی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف علی بن عاصم نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3054 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عِيْسٰى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيْبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّوْنَ رَجُلًا وَّمِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ سِتَّةٌ فِيْهِمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوْا بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ) فَقَالَ رَجُلٌ لَّا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ اِلَّا اَرْبَعَةً

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

◄► حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب غزوہ اُحد کے موقع پر انصار کے **64** افراد شہید ہوئے' اور

3053۔ اخرجہ ابن حمید ص (۳۸۰)، حدیث (۲٤)۔

3054۔ اخرجہ عبداللہ بن احمد (۱۳۵/۵)۔

مہاجرین کے چھ افراد شہید ہوئے جن میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے' تو (کفار) نے ان کا مثلہ کیا تھا' تو انصار نے یہ کہا، اگر اب کبھی ہمارا ان سے سامنا ہوا' تو ہم انہیں اس سے دُگنی سزا دیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب فتح مکہ کا موقع آیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اگر تم نے بدلہ لینا ہے' تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی تمہارے ساتھ زیادتی کی گئی ہے' اور اگر تم صبر سے کام لو' تو یہ (صبر کرنا) صبر کرنے والوں کے لیے زیادہ بہتر ہے۔''

ایک شخص نے یہ کہا، آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار آدمیوں کے علاوہ اور کسی کو قتل نہیں کرنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ

باب 18: سورہ بنی اسرائیل سے متعلق روایات

3055 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: حِيْنَ اُسْرِىَ بِىْ لَقِيْتُ مُوْسٰى قَالَ فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهٗ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْئَةَ قَالَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى قَالَ فَنَعَتَهٗ قَالَ رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَّعْنِى الْحَمَّامَ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ وَاُتِيْتُ بِاِنَائَيْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَّالْاٰخَرُ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِىْ خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِيْلَ لِىْ هُدِيتَ لِلْفِطْرَةِ اَوْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب مجھے معراج کروائی گئی' تو میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان کیا کہ وہ ایک ایسے شخص ہیں (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے سر کے بال گھنگھریالے تھے یوں جیسے وہ شنوءہ قبیلے کے فرد ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان فرمایا: وہ درمیانے قد کے مالک اور سرخ رنگ کے مالک تھے یوں جیسے وہ ابھی ''دیماس'' سے باہر آئے ہوں (راوی

3055- اخرجه البخاری (۴۹۳/۶، ۴۹۴): کتاب احادیث الانبیاء: باب: قول اللّٰه تعالیٰ: (و هل اتك حديث موسى) (طه:۹)، حدیث (۳۳۹۴) و اطرافه من (۳۴۳۷، ۴۷۰۹، ۵۵۷۶، ۵۶۰۳) ومسلم (۵۳۱/۱ - الابی): کتاب الایمان: باب: الاسراء برسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الی السموات و فرض الصلوات، حدیث (۱۶۸/۲۷۲)، و مسلم، حدیث (۱۶۸/۹۲)، و النسائی (۳۱۲/۸): کتاب الاشربة: باب: منزلة الخمر، حدیث (۵۶۵۷)، و الدارمی (۱۱۰/۲): کتاب الاشربة: باب: ما جاء فی الخمر، واحمد (۲۸۱/۲، ۵۱۲)۔

کہتے ہیں) یعنی حمام سے۔

(نبی اکرم ﷺ) نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان کی اولاد میں سب سے زیادہ ان سے مشابہت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی، میرے سامنے دو برتن لائے گئے جن میں سے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی مجھ سے کہا گیا: آپ ان دونوں میں سے جسے چاہیں حاصل کر لیں تو میں نے دودھ کو لیا اور اس کو پی لیا' تو یہ کہا گیا: آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی گئی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ فطرت تک پہنچ گئے اگر آپ شراب لیتے تو آپ کی امت گمراہی کا شکار ہو جاتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3056 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

◄► حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کو جس رات معراج کے لیے لے جایا گیا' تو اس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں براق لایا گیا جس میں لگام بھی پڑی ہوئی تھی اور اس پر زین بھی رکھی ہوئی تھی۔ اس نے آپ ﷺ کے سامنے شوخی کی' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے کہا: کیا تم حضرت محمد ﷺ کے ساتھ اس طرح کر رہے ہو؟ تم پر ایسا کوئی شخص سوار نہیں ہوا' جو ان سے زیادہ اللہ کی بارگاہ میں معزز ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اسے (یعنی براق کو) پسینہ آ گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرزاق نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3057 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ جُنَادَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَمَّا انْتَهَيْنَا اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا اور اس کے ذریعے پتھر میں سوراخ کر کے اس کے ذریعے براق کو باندھ دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3058 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

3056۔ اخرجہ احمد (۳/ ۱۶۴)، و عبد بن حمید ص (۳۵۷)، حدیث (۱۱۸۵)۔

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِىْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِى الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِىْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَّفِى الْبَاب عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ ذَرٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب قریش نے میری بات کو جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کر دیا' اور میں ان لوگوں کو اس کی نشانیاں بتانے لگا اور میں اس وقت اس کی طرف دیکھ رہا تھا (یعنی بیت المقدس کو دیکھ رہا تھا)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت مالک بن صعصہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ احادیث منقول ہیں۔

3059 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

متن حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهٖ (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِىْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ) قَالَ هِىَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِهٖ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ (وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِى الْقُرْاٰنِ) هِىَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اور ہم نے تمہیں' جو خواب دکھائے وہ لوگوں کے لیے آزمائش تھے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری آنکھ کے ساتھ خواب دیکھنا ہے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس تک لے جایا گیا۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور وہ درخت' قرآن میں جس پر لعنت کی گئی ہے''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) یہ زقوم کا درخت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3058۔ اخرجه البخارى (۲۳٦/۷): كتاب مناقب الانصار: باب: حديث الاسراء و قول الله تعالىٰ: (سبحن الذى اسرى بعبده ليلا۔)، (الاسراء: ۱)، حديث (۳۸۸٦)، و طرف من (٤۷۱۰)، ومسلم (۵۳۵/۱ ۔ الابى): كتاب الايمان: باب: ذكر المسيح ابن مريم و المسيح الدجال، حديث (۱۷۰/۲۷٦)، و احمد (۳۷۷/۳)۔

3059۔ اخرجه البخارى (۲۵۰/۸): كتاب التفسير: باب: (و ما جعلنا اريا التى اريناك الا فتنة للناس)، (الاسراء: ٦۰)، حديث (٤۷۱٦) وطرفه من (٦٦۱۳)، واحمد (۲۲۱/۱)۔

3060 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ قُرَشِيٌّ كُوْفِيٌّ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِهٖ (وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) قَالَ تَشْهَدُهٗ مَلَآئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَآئِكَةُ النَّهَارِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَّرَوٰى عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے۔

''اور فجر کے وقت کی تلاوت' بے شک فجر کی تلاوت میں حاضری ہوتی ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے شریک ہوتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

علی نامی راوی نے اسے ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

علی نامی راوی نے علی بن مسہر کے حوالے سے' اعمش کے حوالے سے' اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3061 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ) قَالَ يُدْعٰى اَحَدُهُمْ فَيُعْطٰى كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَيُمَدُّ لَهٗ فِىْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا وَّيُبَيَّضُ وَجْهُهٗ وَيُجْعَلُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَاْلَاُ فَيَنْطَلِقُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَيَرَوْنَهٗ مِنْ بَعِيْدٍ فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ ائْتِنَا بِهٰذَا وَبَارِكْ لَنَا فِىْ هٰذَا حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ فَيَقُوْلُ اَبْشِرُوْا لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلُ هٰذَا قَالَ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُسَوَّدُ وَجْهُهٗ وَيُمَدُّ لَهٗ فِىْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَيُلْبَسُ تَاجًا فَيَرَاهُ اَصْحَابُهٗ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا اللّٰهُمَّ لَا تَاْتِنَا بِهٰذَا قَالَ فَيَاْتِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اَخْزِهٖ فَيَقُوْلُ اَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَالسُّدِّيُّ اسْمُهٗ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرمایا: ''جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے امام کے ہمراہ بلائیں گے۔''

3060۔ اخرجه ابن ماجه (۱/۲۲۰): كتاب الصلاة: باب: وقت صلاة الفجر، حديث (٦٧٠)، و احمد (٢/٤٧٤).

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: کسی شخص کو بلایا جائے گا' اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اور اس کا جسم ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا پھر اس کے چہرے کو روشن کیا جائے گا' اور اس کے سر پر موتیوں سے بنا تاج رکھا جائے گا' جو جھلملا رہا ہوگا پھر وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف جائے گا' تو وہ ساتھی اسے دور سے دیکھیں گے' اور کہیں گے: اے اللہ! ہمیں بھی یہ عطا کر اور ہمارے لیے اس میں برکت رکھ دے، یہاں تک کہ وہ شخص ان لوگوں کے پاس آئے گا' اور ان سے کہے گا: تم لوگوں کو خوشخبری ہو' تم میں سے ہر شخص کو اس کی مانند ملے گا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جہاں تک کافر کا تعلق ہے' تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا' اور اس کا جسم ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا جتنا حضرت آدم علیہ السلام کا قد تھا۔ پھر اس کافر کو (عذاب والا) تاج پہنایا جائے گا اس کے ساتھی اسے دیکھیں گے' تو یہ کہیں گے: ہم اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ! تو یہ ہمیں عطا نہ کر۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص ان لوگوں کے پاس جائے گا' تو وہ لوگ یہ کہیں گے اے اللہ! تو اسے رسوا کر دے' تو وہ شخص کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں دور کرے' تم میں سے ہر شخص کو اس کی مانند ملے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ اس کے راوی سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے۔

3062 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعَافِرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: فِىْ قَوْلِهٖ (عَسَى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) سُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِىَ الشَّفَاعَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَدَاوُدُ الزَّعَافِرِيُّ هُوَ دَاوُدُ الْاَوْدِيُّ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ عَمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد شفاعت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس کا راوی زعافری یہ داؤد بن یزید بن عبداللہ ہے۔ یہ عبداللہ بن ادریس کا چچا ہے۔

3063 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعَنُهَا بِمِخْصَرَةٍ فِىْ يَدِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ بِعُوْدٍ وَّيَقُوْلُ (جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ

3062- اخرجه احمد (۲/۱ ٤٤، ٥٢٨، ٤٤٤، ٤٧٨).

3063- اخرجه البخاری (٥/١٤٥): كتاب المظالم: باب: هل تكسر الدنان التى فيها خمر او تخرق الزقاق ؟، حديث (٢٤٧٨)، اطرافه فى حديث (٤٢٨٧، ٤٧٢٠)، و مسلم (٣/١٤٠٨): كتاب الجهاد و السير: باب: ازالة الاصنام من حول الكعبة، حديث (١٧٨١/٨٧)، و احمد (٣٧٧/١)، و الحميدى (٤٦/١)، حديث (٨٦).

الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا) جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے' تو خانہ کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ذریعے انہیں توڑنا شروع کیا۔ (راوی نے بعض اوقات لفظ ''عود'' استعمال کیا ہے)۔

نبی اکرم ﷺ یہ پڑھ رہے تھے:

''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے والی چیز ہے''

آپ ﷺ نے یہ آیت بھی تلاوت فرمائی:

''حق آ گیا اور باطل نہ تو آغاز میں کچھ کرسکتا ہے اور نہ ہی دوبارہ سے کرسکتا ہے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی حدیث منقول ہے۔

3064 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِىْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں قیام پذیر تھے۔ پھر آپ ﷺ کو ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا اور آپ ﷺ پر یہ آیت نازل کی گئی:

''تم یہ کہو: اے میرے پروردگار! تو مجھے سچائی کی جگہ داخل کر اور سچائی کی جگہ سے نکال اور اپنی طرف سے میرا طاقتور مددگار پیدا کردے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3065 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُوْدَ اَعْطُوْنَا شَيْئًا نَسْاَلُ هٰذَا الرَّجُلَ فَقَالَ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ قَالَ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّىْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا) قَالُوْا

3064- اخرجه احمد (۲۲۳/۱)۔

3065- اخرجه احمد (۲۵۵/۱)۔

اُوتِيْنَا عِلْمًا كَثِيْرًا اُوتِيْنَا التَّوْرَاةَ وَمَنْ اُوتِيَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ اُوتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا فَاُنْزِلَتْ (قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، قریش نے یہود سے کہا: تم ہمیں کوئی چیز بتاؤ! جس کے بارے میں ہم ان صاحب سے سوال کریں تو انہوں نے کہا: تم ان سے روح کے بارے میں دریافت کرو۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کے بارے میں دریافت کیا: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''لوگ تم سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم یہ فرما دو! روح میرے پروردگار کے امر کا نتیجہ ہے' اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔''

تو انہوں نے کہا: ہمیں تو بہت زیادہ علم دیا گیا ہے۔ تورات دی گئی ہے' اور جس شخص کو تورات دی گئی ہو اس شخص کو بہت زیادہ بھلائی دی گئی' تو یہ آیت نازل کی گئی۔

''تم یہ فرما دو! اگر سمندر میرے پروردگار کے کلمات کے لیے سیاہی بن جائیں تو سمندر ختم ہو جائے گا۔''

یہ آیت کے آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3066 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَاَلْتُمُوْهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ فَاِنَّهُ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقَالُوْا لَهُ يَا اَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوْحِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَّرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَآءِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ يُوْحٰى اِلَيْهِ حَتّٰى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ (الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّي وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے کھیت سے گزر رہا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لاٹھی کے ذریعے ٹیک لگا کر چل رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ یہودیوں کے پاس سے ہوا۔ انہوں نے کہا: اگر تم ان سے سوال کرو (تو ٹھیک رہے گا) تو کسی نے کہا: تم ان سے سوال نہ کرو' کیونکہ وہ تمہیں کوئی ایسا جواب دے سکتے ہیں' جو تمہیں پسند نہ آئے' تو ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے ابوالقاسم! آپ ہمیں روح کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لیے کھڑے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھا لیا جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو

3066- اخرجه البخاری (۲۷۰/۱): كتاب العلم : باب: قوله (و ما اوتيتم من العلم الا قليلا)، حديث (۱۲۵) و اطرافه من (٤٧٢١، ٧٢٩٧، ٧٤٥٦، ٧٤٦٢): كتاب صفات المنافقين و احكامهم، باب: سوال اليهود النبي صلى الله عليه وسلم عن الروح و قوله تعالىٰ: (ويسئلونك عن الروح) (الاسراء: ٨٥)، الآية، حديث (٢٧٩٤/٣٢)، و احمد (٤٤٤/٣٨٩/١).

رہی ہے۔ جب وحی مکمل ہوگئی' تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔

''روح میرے پروردگار کے اَمر کا نتیجہ ہے' اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3067 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَّصِنْفًا رُكْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰى وُجُوهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِىْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قیامت کے دن لوگوں کو تین قسموں میں اٹھایا جائے گا' کچھ لوگ پیدل ہوں گے' کچھ سوار ہوں گے' کچھ لوگ چہروں کے بل چل رہے ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! وہ لوگ چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ذات ان کو پاؤں کے بل چلانے پر قدرت رکھتی ہے' وہ اس بات پر بھی قدرت رکھتی ہے کہ انہیں چہروں کے بل چلائے۔ یاد رکھنا! وہ لوگ اپنے چہروں کے ذریعے بلندی اور کانٹے سے بچ کر (چلیں گے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

وہیب نامی راوی نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

3068 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا وَّتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوهِكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ''تمہیں (قیامت کے دن) پیدل' سوار' چہروں کے بل چلنے کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3067۔ اخرجه احمد (۲/ ۳۵۴، ۳۶۳)۔

3069 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَبُو الْوَلِيْدِ وَاللَّفْظُ لَفْظُ يَزِيْدَ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ

متنِ حدیث: اَنَّ يَهُوْدِيَّيْنِ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ نَسْاَلُهُ فَقَالَ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ فَاِنَّهُ اِنْ سَمِعَهَا تَقُوْلُ نَبِيٌّ كَانَتْ لَهُ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيْءٍ اِلٰى سُلْطَانٍ فَيَقْتُلَهُ وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تَفِرُّوا مِنَ الزَّحْفِ شَكَّ شُعْبَةُ وَعَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ خَاصَّةً لَّا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا اَنْ تُسْلِمَا قَالَا اِنَّ دَاوُدَ دَعَا اللّٰهَ اَنْ لَّا يَزَالَ فِيْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَّاِنَّا نَخَافُ اِنْ اَسْلَمْنَا اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو یہودیوں میں سے ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: تم ہمارے ساتھ ان نبی کے پاس چلو تا کہ ہم ان سے سوال کریں تو اس نے کہا: تم نبی نہ کہو کیونکہ اگر انہوں نے اس بات کو سن لیا کہ تم نے انہیں "نبی" کہا ہے تو وہ خوشی سے پھیل جائیں گے۔ پھر وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

"اور ہم نے موسیٰ کو نو واضح نشانیاں عطا کی تھیں۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس سے مراد یہ احکام ہیں) تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ، تم زنا نہ کرو، تم اس شخص کو قتل نہ کرو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے، تم چوری نہ کرو، تم جادو نہ کرو، تم کسی بے گناہ کو قتل کروانے کے لیے حاکم کے پاس نہ لے جاؤ، تم سود نہ کھاؤ، تم کسی پاکدامن عورت پر زنا کا الزام نہ لگاؤ، دشمن سے مقابلے کے وقت تم راہِ فرار اختیار نہ کرو۔

شعبہ نامی راوی کو یہ شک ہے (شاید روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں)

اے یہودیوں کے گروہ! تمہارے لیے یہ خاص حکم ہے کہ تم ہفتے کے دن کے بارے میں زیادتی نہ کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا اور ان دونوں نے یہ عرض کی: ہم یہ گواہی دیتے ہیں آپ واقعی ہی نبی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر تم دونوں اسلام قبول کیوں نہیں کرتے؟ ان دونوں نے کہا: حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی: نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں آئے۔ ہمیں یہ اندیشہ ہے؟ اگر ہم نے اسلام قبول کرلیا تو یہودی ہمیں قتل کر دیں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3070 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

جُبَيْرٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهُشَيْمٍ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

متن حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ سَبَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَمَنْ اَنْزَلَهُ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهُ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) عَنْ اَصْحَابِكَ بِاَنْ تُسْمِعَهُمْ حَتّٰى يَاْخُذُوْا عَنْكَ الْقُرْاٰنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ آیت

''اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز زیادہ بلند نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بلند آواز میں قرآن کی تلاوت کرتے تھے، تو مشرکین قرآن کو'' اسے نازل کرنے والی اور لانے والی ذات کو برا کہا کرتے تھے''۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم بلند آواز میں تلاوت نہ کرو۔''

یعنی ایسا نہ ہو کہ اس کے جواب میں وہ لوگ قرآن کو اسے نازل کرنے والے کو اور اس کے لانے والے کو برا کہیں (اور یہ حکم بھی نازل کیا)

''اور تم بالکل پست بھی نہ رکھو۔''

یعنی ایسا نہ ہو کہ تم اپنے ساتھیوں کو بھی تلاوت نہ سنا سکو۔ (اتنی آواز رکھو) کہ وہ تم سے قرآن سیکھ سکیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3071 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

متن حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا) قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْهُ شَتَمُوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهُ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهٖ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) اَیْ بِقِرَائَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) عَنْ اَصْحَابِكَ (وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''اور تم اپنی تلاوت کو اتنا بلند نہ کرو اور اسے بالکل پست بھی نہ رکھو بلکہ درمیان کا راستہ اختیار کرو۔''

3070۔ اخرجه البخاری (۲۵۷/۸): كتاب التفسير: باب: (ولاتجهر بصلاتك ولا تخافت بها) (الاسراء: ۱۱۰)، حديث (۴۷۲۲)، واطرافه فی (۷۴۹۰، ۷۵۲۵، ۷۵۴۷)، و مسلم (۳۳۶/۲۔ الابی): كتاب الصلاة: باب: التوسط من القرائة فی الصلاة الجهرية بين الجهر و الاسرار اذا خاف من الجهر المفسدة، حديث (۱۴۵/۴۴۶)، و النسائی (۱۷۷/۲، ۱۷۸): كتاب الافتتاح: باب: قوله عزوجل (ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها) (الاسراء: ۱۱۰)، حديث (۱۰۱۱، ۱۰۱۲)، و احمد (۲۳/۱، ۲۱۵)، وابن خزيمة (۳۹/۳)، حديث (۱۵۸۷)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں روپوشی کی زندگی گزار رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تھے' تو بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔ مشرکین جب یہ تلاوت سنتے تھے' تو وہ قرآن کو' اسے نازل کرنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو' برا کہا کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا کہ تم تلاوت اتنی بلند آواز میں نہ کرو کہ وہ مشرکین کو سنائی دے اور وہ قرآن کو برا کہیں' اور اس کو بالکل پست بھی نہ رکھو کہ تمہارے ساتھیوں تک نہ پہنچے بلکہ تم درمیان کا راستہ اختیار کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3072 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِّسْعَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ اَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَنْتَ تَقُوْلُ ذَاكَ يَا اَصْلَعُ بِمَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ قُلْتُ بِالْقُرْاٰنِ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْاٰنِ فَقَدْ اَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ فَقَدِ احْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ قَدْ فَلَجَ فَقَالَ (سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى) قَالَ اَفَتُرَاهُ صَلّٰى فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ صَلّٰى فِيْهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ كَمَا كُتِبَتِ الصَّلٰوةُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حُذَيْفَةُ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيْلَةِ الظَّهْرِ مَمْدُوْدَةٍ هٰكَذَا خَطْوُهُ مَدُّ بَصَرِهٖ فَمَا زَايَلَا ظَهْرَ الْبُرَاقِ حَتّٰى رَاَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْاٰخِرَةِ اَجْمَعَ ثُمَّ رَجَعَا عَوْدَهُمَا عَلٰى بَدْئِهِمَا قَالَ وَيَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّهٗ رَبَطَهٗ لِمَ اَيَفِرُّ مِنْهُ وَاِنَّمَا سَخَّرَهٗ لَهٗ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں کوئی نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ میں نے کہا: جی ہاں کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ارے او گنجے! کیا تم یہ بات کہہ رہے ہو؟ تم کس بنیاد پر یہ بات کہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: قرآن کی دلیل کے ساتھ' میرے اور آپ کے درمیان (فیصلہ کرنے والی چیز) قرآن ہے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص قرآن سے دلیل پیش کرتا ہے وہ واقعی دلیل پیش کرتا ہے۔

(یہاں راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں)

وہ کامیاب ہو جاتا ہے' تو زر بن حبیش نے کہا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''پاک ہے وہ ذات جو اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس میں یہ ذکر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز بھی ادا کی تھی؟ میں نے جواب دیا:

3072- اخرجه احمد (۳۸۷/۵، ۳۹۰، ۳۹۲، ۳۹۴)، و الحميدی (۲۱۳/۱)، حديث (۴۴۸).

نہیں۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز ادا کی ہوتی' تو تم پر بھی اس (بیت المقدس) میں نماز پڑھنا لازم ہو جاتا' جس طرح مسجد حرام میں نماز پڑھنا لازم ہے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لمبی پیٹھ والا جانور لایا گیا' جو اتنا لمبا تھا اور جہاں تک نظر جاتی تھی وہاں اس کا ایک قدم ہوتا تھا۔ پھر وہ دونوں حضرات یعنی (حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) براق کی پشت پر رہے، یہاں تک کہ ان دونوں نے جنت' جہنم اور آخرت میں جن چیزوں کا وعدہ کیا گیا ہے ''ان سب کو دیکھ لیا'' پھر یہ دونوں واپس تشریف لے آئے' تو ان کی واپسی بھی اسی طرح تھی جیسے وہ دونوں گئے تھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا: لوگ یہ کہتے ہیں' (حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے باندھ دیا تھا' تو ایسا کیوں کرنا تھا۔ کیا وہ انہیں چھوڑ کر بھاگ جاتا؟ جبکہ غیب اور شہادت کا علم رکھنے والی ذات نے اس جانور کو ان کے لیے مسخر کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3073 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ یَّوْمَئِذٍ اٰدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَیَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُوْنَا اٰدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اُهْبِطْتُ مِنْهُ اِلَی الْاَرْضِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُ اِنِّیْ دَعَوْتُ عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ دَعْوَةً فَاُهْلِكُوا وَلٰكِنِ اذْهَبُوْا اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ فَیَاْتُوْنَ اِبْرَاهِیْمَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ اِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِیْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰی فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ اِنِّیْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَّلٰكِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ اِنِّیْ عُبِدْتُّ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا قَالَ فَیَاْتُوْنَنِیْ فَاَنْطَلِقُ مَعَهُمْ قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ قَالَ اَنَسٌ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا فَیُقَالُ مَنْ هٰذَا فَیُقَالُ مُحَمَّدٌ فَیَفْتَحُوْنَ لِیْ وَیُرَحِّبُوْنَ بِیْ فَیَقُوْلُوْنَ مَرْحَبًا فَاَخِرُّ سَاجِدًا فَیُلْهِمُنِی اللّٰهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَیُقَالُ لِیَ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ یُسْمَعْ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ (عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) قَالَ سُفْیَانُ لَیْسَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قیامت کے دن میں

3073- اخرجه ابن ماجه (۲/ ۱۴٤٠): كتاب الزهد: باب ذكر الشفاعة، حديث (٤٣٠٨)، و احمد (٣/ ٢).

تمام اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا' اور میں یہ بات غرور کے طور پر نہیں کہہ رہا میرے ہاتھ میں ''لواء الحمد'' ہو گا' اور یہ بات غرور کے طور پر نہیں کہہ رہا اس دن ہر ایک نبی' حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ ہر نبی' میرے جھنڈے کے نیچے ہو گا' اور میں وہ سب سے پہلا فرد ہوں گا جس کے لیے زمین کو شق کیا جائے گا' اور یہ بات غرور کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: لوگ تین مرتبہ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے' تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور کہیں گے آپ ہمارے والد ہیں۔ آپ خدا کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے تو حضرت آدم علیہ السلام یہ کہیں گے: مجھ سے ایک ذنب سرزد ہوا جس کی وجہ سے مجھے زمین پر اتار دیا گیا' تم لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے' تو وہ یہ کہیں گے' میں نے روئے زمین والوں کے لیے دعائے ضرر کی جس کی وجہ سے وہ ہلاکت کا شکار ہو گئے' تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے' تو وہ کہیں گے' میں نے تین مرتبہ خلافِ واقعہ بات کی تھی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو خلافِ واقعہ بات کی تھی اس کے ذریعے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کی تائید کی تھی (حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ کہیں گے) تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! تو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ یہ کہیں گے: میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے' تو وہ یہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میری عبادت شروع ہو گئی تھی تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: وہ لوگ میرے پاس آئیں گے' اور میں انہیں ساتھ لے کر چل پڑوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت کے دروازے کی کنڈی پکڑ کر اسے کھٹکھٹاؤں گا' تو دریافت کیا جائے گا: کون صاحب ہیں؟ تو جواب دیا جائے گا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' تو وہ لوگ میرے لیے دروازہ کھول دیں گے' اور مجھے خوش آمدید کہیں گے۔ وہ لوگ کہیں گے آپ کو خوش آمدید ہے' تو اس وقت میں سجدے میں چلا جاؤں گا اس وقت اللہ تعالیٰ حمد و ثناء کے الفاظ مجھے الہام کرے گا' اور مجھ سے یہ کہا جائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ! مانگو دیا جائے گا شفاعت کرو! قبول کی جائے گی اور تمہاری بات کو سنا جائے گا۔ یہ وہی ''مقامِ محمود'' ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا۔''

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صرف یہ والا جملہ منقول ہے۔

''میں جنت کے دروازے کی کنڈی پکڑ کر اسے کھٹکھٹاؤں گا''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض راویوں نے اس حدیث کو ابونضرہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے طویل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

باب 19: باب سورہ کہف سے متعلق روایات

3074 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِیَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ لَيْسَ بِمُوْسٰى صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ سَمِعْتُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَامَ مُوْسٰى خَطِيْبًا فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ اَیْ رَبِّ فَكَيْفَ لِیْ بِهٖ فَقَالَ لَهُ احْمِلْ حُوْتًا فِیْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَجَعَلَ مُوْسٰى حُوْتًا فِیْ مِكْتَلٍ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسٰى وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِی الْمِكْتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِی الْبَحْرِ قَالَ وَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَآءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَّكَانَ لِمُوْسٰى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنُسِّیَ صَاحِبُ مُوْسٰى اَنْ يُّخْبِرَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰى قَالَ لِفَتَاهُ (اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا) قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ قَالَ (اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا) قَالَ مُوْسٰى (ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا) قَالَ يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا قَالَ سُفْيَانُ يَزْعُمُ نَاسٌ اَنَّ تِلْكَ الصَّخْرَةَ عِنْدَهَا عَيْنُ الْحَيَاةِ وَلَا يُصِيْبُ مَاؤُهَا مَيِّتًا اِلَّا عَاشَ قَالَ وَكَانَ الْحُوْتُ قَدْ اُكِلَ مِنْهُ فَلَمَّا قُطِرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّا اٰثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى فَقَالَ اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مُوْسٰى اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ لَا اَعْلَمُهُ وَاَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوْسٰى (هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِیَ صَبْرًا وَّكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا) قَالَ لَهُ الْخَضِرُ (فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْاَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا) قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا (لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ

3074- اخرجه البخاری (۱/۲۰۲): كتاب العلم: باب: ما ذكر من ذهاب موسى صلى الله عليه وسلم في البحر الى الخضر، حديث (۷٤)، و اطرافه من (۷۸، ۱۲۲، ۲۲٦۷، ۲۷۲۸، ۳۲۷۸، ۳٤۰۰، ۳٤۰۱، ٤۷۲٥، ٤۷۲٦، ٤۷۲۷، ٦٦۷۲، ۷٤۷۸)، و مسلم (٤/۱۸٤۷): كتاب الفضائل: باب: من فضائل الخضر عليه السلام، حديث (۱۷۰/۲۳۸۰)، و ابوداؤد (۲/٦٤۰): كتاب السنة: باب: من القدر، حديث (٤۷۰۷)، و احمد (٥/۱۱۸/۱۱۹، ۱۱٦، ۱۲۱)، عبد الله بن احمد (٥/۱۱۸، ۱۲۲)، و عبد بن حميد ص (۸۷)، حديث (۱٦۹).

شَيْئًا اِمْرًا) قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا) ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ وَاِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِيَدِهٖ فَقَتَلَهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى (اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا) قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى (قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ) يَقُوْلُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا (فَاَقَامَهٗ) فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا (لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا اَنَّهٗ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاُوْلٰى كَانَتْ مِنْ مُّوْسٰى نِسْيَانٌ قَالَ وَجَآءَ عُصْفُوْرٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ

آثارِ صحابہ: قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّكَانَ يَعْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَاُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَّكَانَ يَقْرَاُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ اَبَا مُزَاحِمٍ السَّمَرْقَنْدِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ يَقُوْلُ حَجَجْتُ حَجَّةً وَّلَيْسَ لِيْ هِمَّةٌ اِلَّا اَنْ اَسْمَعَ مِنْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْخَبَرَ حَتّٰى سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَّقَدْ كُنْتُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ سُفْيَانَ مِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْخَبَرَ

◆◆ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ کہا، نوف بکالی یہ بیان کرتا ہے' بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ والے حضرت موسیٰ نہیں تھے' جو حضرت خضر رضی اللہ عنہ سے ملنے گئے تھے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن نے غلط کہا ہے۔ میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ دے رہے تھے' تو ان سے دریافت کیا گیا: کون شخص سب سے زیادہ علم رکھتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں' تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا کہ انہوں نے اس بات کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں نہیں کی؟ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ وحی کی: میرا ایک بندہ ایسا ہے' جو دو سمندروں کے ملنے کی جگہ موجود ہے اس کے پاس تم سے زیادہ علم

ہے'تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: تم ایک برتن میں مچھلی لو! جس جگہ پر تم مچھلی کو کھودو گے وہ بندہ وہیں ہوگا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام چل پڑے ان کے ساتھ ایک نوجوان ساتھی بھی تھے' جو حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام یوسع تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مچھلی اس برتن کے اندر موجود رہی وہ اور ان کے ساتھی چلتے رہے، یہاں تک کہ یہ دونوں حضرات ایک چٹان کے پاس آئے' وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی سو گئے۔ اس دوران مچھلی نے اس برتن میں حرکت کی اور برتن سے نکل کر سمندر میں گر گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے پانی کے بہاؤ کو روک دیا یہاں تک کہ وہ ایک طاق کی مانند ہو گیا اور مچھلی کے لیے راستہ بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (دریا کی صورتحال پر) بہت حیران ہوئے۔ پھر یہ دونوں حضرات اس دن کے بقیہ حصے میں اور اس کے بعد والی رات میں چلتے رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کو یہ بات بھلا دی گئی کہ وہ انہیں بتائیں (مچھلی اب برتن میں موجود نہیں ہے) اگلے دن صبح کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے یہ کہا: تم ہمارے کھانے کا سامان لے آؤ! ہمیں اس سفر کے دوران کافی تھکاوٹ ہوگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تھکاوٹ کا احساس اس وقت تک نہیں ہوا تھا' جب تک وہ اس جگہ سے آگے نہیں نکل گئے تھے' جس کے بارے میں انہیں حکم دیا گیا تھا' تو ان کے ساتھی نے کہا (یہ الفاظ قرآن کے ہیں)

"اس نے کہا: آپ نے ملاحظہ فرمایا؟ جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے' تو میں مچھلی کو بھول گیا تھا اور شیطان نے مجھے یہ بات بھلا دی تھی کہ (میں اس کا تذکرہ کروں یا میں اسے یاد رکھوں) اور مچھلی نے سمندر میں حیرت انگیز طریقے سے ایک راستہ بنالیا تھا۔"

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا (اس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے)

"وہی تو ہم چاہتے تھے' پھر یہ دونوں اپنے نشانِ قدم پر واپس لوٹے"

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر یہ دونوں حضرات اپنے نشانِ قدم پر واپس آئے۔

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، لوگ یہ کہتے ہیں: اس چٹان کے پاس آبِ حیات کا چشمہ ہے۔ اس کا پانی جس مردے کو لگتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی بیان کی ہے، اس مچھلی کا کچھ حصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھا چکے تھے' لیکن جب اس پر اس پانی کے قطرے ٹپکائے گئے' تو وہ زندہ ہو گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر یہ دونوں حضرات الٹے قدموں واپس چلتے ہوئے اس چٹان کے پاس آئے' تو وہاں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنے اوپر چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے سلام کیا' تو وہ بولا: اس جگہ پر سلام کہاں سے آ گیا؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔ اس نے دریافت کیا: بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو وہ بولا: اے حضرت موسیٰ علیہ السلام! آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا علم عطا کیا گیا ہے' جس سے میں واقف نہیں ہوں اور مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا علم عطا کیا گیا ہے' جس کے بارے میں آپ نہیں جانتے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''کیا میں آپ کی پیروی کر سکتا ہوں تا کہ آپ مجھے بھی وہ علم سکھائیں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے آپ کی رہنمائی فرمائی ہے' تو اس نے کہا تم میرے ساتھ صبر سے کام نہیں لے سکو گے' اور تم ایسی چیز کے بارے میں صبر کر بھی کیسے سکتے ہو؟ جس کے بارے میں آپ کو علم ہی نہ ہو' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے' اگر اللہ نے چاہا اور میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔''

تو حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے کہا:

''اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں' تو آپ مجھ سے ایسی کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کریں گے' جب تک میں خود اس کا آپ کے سامنے تذکرہ نہ کر دوں۔''

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ پھر حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دونوں سمندر کے کنارے چل پڑے۔ ان دونوں کے پاس سے ایک کشتی گزری۔ ان دونوں نے ان سے کہا: ان دونوں کو بھی سوار کر لیں۔ وہ لوگ حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان گئے اور کسی معاوضے کے بغیر ان دونوں کو سوار کر لیا تو حضرت خضر علیہ السلام نے اس کشتی کا ایک تختہ اُکھیڑ دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: ان لوگوں نے ہمیں کسی معاوضے کے بغیر سوار کر لیا ہے' اور آپ نے ان کی کشتی توڑ دی ہے (آگے کے الفاظ قرآن کے ہیں)۔

''تاکہ کشتی والوں کو ڈبو دیں۔ آپ نے بہت غلط حرکت کی ہے' تو خضر نے کہا: کیا میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر سے کام نہیں لے سکیں گے' تو موسیٰ نے کہا: آپ میرا اس چیز کے بارے میں مواخذہ نہ کریں جو میں بھول گیا تھا اور میرے معاملے کو پریشانی کا شکار نہ کریں۔''

پھر یہ دونوں حضرات کشتی سے اُتر گئے۔ یہ دونوں ساحل پر چلتے ہوئے جا رہے تھے۔ وہاں ایک بچہ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور اپنے ہاتھوں کے ذریعے اسے جھٹکا دے کر قتل کر دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا (یہ الفاظ قرآن کے ہیں)

''کیا آپ نے ایک پاک صاف جان کو کسی جان کے بدلے کے بغیر قتل کر دیا ہے؟ آپ نے قابل انکار حرکت کی ہے' تو خضر نے کہا: کیا میں نے آپ سے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر سے کام نہیں لے سکیں گے۔''

نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے ہیں: یہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ شدید (وارننگ) تھی۔

(یہاں سے قرآن کے الفاظ ہیں)

''موسیٰ نے کہا: اگر اس کے بعد میں نے آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا' تو پھر آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا آپ کو میری طرف سے یہ عذر پہنچ گیا ہے' پھر یہ دونوں چلتے رہے' یہاں تک کہ یہ دونوں ایک بستی میں آئے اور انہوں نے اس بستی والوں سے کھانے کے لیے کچھ مانگا تو ان بستی والوں نے ان دونوں کو مہمان بنانے سے انکار کر دیا ان دونوں نے وہاں ایک دیوار کو پایا جو گرنے والی تھی۔''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: یعنی وہ گرنے والی تھی' تو حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس طرح کیا (یعنی اسے

کھڑا کر دیا) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: یہ وہ لوگ ہیں' ہم ان کے پاس آئے تھے' انہوں نے ہمیں اپنا مہمان بھی نہیں بنایا اور کچھ کھانے کے لیے بھی نہیں دیا (آگے کے الفاظ قرآن کے ہیں)

''اگر آپ چاہتے تو اس کام کا ان سے معاوضہ لے سکتے تھے' تو خضر نے کہا میرے اور آپ کے درمیان یہی فرق ہے' اب میں آپ کو ان واقعات کی حقیقت کے بارے میں بتاؤں گا جس پر آپ صبر سے کام نہیں لے سکے تھے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے؟ ہماری تو یہ خواہش تھی کہ وہ صبر سے کام لیتے تاکہ ان دونوں کے مزید واقعات کے بارے میں ہمیں پتہ چلتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: پہلی مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھول ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی بیان کی ہے: اس دوران ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی پھر اس نے اپنی چونچ سمندر میں ڈالی تو حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: میرے علم اور آپ کے علم کی' اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلے میں' وہ حیثیت بھی نہیں ہے' جو اس چڑیا (کے منہ میں آنے والے پانی کی) سمندر کے مقابلے میں ہے۔

سعید بن جبیر نامی راوی یہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی اس طرح تلاوت کیا کرتے تھے۔

''اور اس کے پار ایک ایسا حکمران ہے' جو ہر ٹھیک کشتی کو غصب کر لیتا ہے۔''

اور اس آیت کو اس طرح پڑھا کرتے تھے۔

''جہاں تک لڑکے کا تعلق ہے' تو وہ کافر تھا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

زہری نے اس روایت کو عبیداللہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ابواسحاق ہمدانی راوی نے اس روایت کو سعید بن جبیر کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے شیخ ابومزاحم سمرقندی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں، میں نے علی بن مدینی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' میں نے ایک حج صرف اس نیت سے کیا تھا کہ میں سفیان سے اس حدیث کو سنوں گا' تو میں نے سفیان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا: عمرو بن دینار نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔ میں یہ روایت اس سے پہلے بھی سفیان کی زبانی سن چکا تھا' لیکن اس وقت انہوں نے اس میں اس خبر کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔

3075 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3075۔ اخرجه مسلم (٤/٢٠٥٠): كتاب القدر: باب: معنى كل مولود يولد على الفطرة و حكم موت اطفال الكفار و اطفال المسلمين، حديث (٢٦٦١/٢٩)، و ابوداؤد (٦٣٩/٢): كتاب السنة: باب: من القدر، حديث (٤٧٠٥، ٤٧٠٦)، و عبد الله بن احمد (٣١٢/٢، ٣١٨)۔

متن حدیث: قَالَ الْغُلَامُ الَّذِیْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''وہ لڑکا جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ فطری طور پر کافر تھا''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3076 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ لِاَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضْرَاءَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (حضرت خضر علیہ السلام کا نام) خضر اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ ایک مرتبہ بنجر زمین پر بیٹھے تھے' تو وہ ان کے نیچے آنے کی وجہ سے سرسبز و شاداب ہوگئی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3077 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ الْجَزَرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يُوسُفَ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِهٖ (وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا) قَالَ ذَهَبٌ وَّفِضَّةٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يُوسُفَ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

◆◆ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''اور اس کے نیچے (ان دونوں بھائیوں) کا خزانہ ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) وہ سونا چاندی تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسی کی مانند منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

3078 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ وَّاللَّفْظُ لِابْنِ بَشَّارٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا

3076۔ اخرجه البخاري (٤٩٩/٦): كتاب احاديث الانبياء: باب حديث (الخضر مع موسى عليهما السلام، حديث (٣٤٠٢)، و احمد (٣١٢/٢، ٣١٨).

هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى السَّدِّ قَالَ يَحْفِرُوْنَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا كَادُوْا يَخْرِقُوْنَهُ قَالَ الَّذِىْ عَلَيْهِمُ ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ كَاَشَدِّ مَا كَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مُدَّتَهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِىْ عَلَيْهِمُ ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاسْتَثْنٰى قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ فَيَجِدُوْنَهُ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ تَرَكُوْهُ فَيَخْرِقُوْنَهُ فَيَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُوْنَ الْمِيَاهَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ فِى السَّمَآءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا مَنْ فِى الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِى السَّمَآءِ قَسْوَةً وَّعُلُوًّا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِىْ اَقْفَائِهِمْ فَيَهْلِكُوْنَ فَوَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِّنْ لُحُوْمِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هٰذَا

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو (یاجوج ماجوج) کی دیوار کے بارے میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ اسے روزانہ کھودتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ اسے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں' تو ان کا امیر انہیں یہ کہتا ہے: تم واپس چلو! کل ہم اسے توڑ دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ اسے اگلے دن پہلے سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے، یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھیجنے کا ارادہ کرے گا' تو پھر ان کا امیر ان سے کہے گا: تم لوگ واپس چلو اگر اللہ نے چاہا تو ہم کل اسے توڑ دیں گے۔ اب' یہاں اس نے ''انشاء اللہ'' کہہ دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر جب وہ لوگ آئیں گے' تو اس دیوار کو اسی حالت میں پائیں گے' جس میں وہ چھوڑ کر گئے تھے' اور نکل کر ان پر حملہ کر دیں گے۔ وہ سب چشموں کا پانی پی جائیں گے۔ لوگ ان سے ڈر کر بھاگیں گے۔ وہ لوگ اپنے نیزوں کا رُخ آسمان کی طرف کریں گے۔ جب وہ نیزے واپس آئیں گے' تو ان پر خون لگا ہوگا۔ وہ لوگ یہ کہیں گے: ہم نے زمین والوں پر بھی قابو پالیا اور آسمان والوں پر بھی غالب آ گئے ہیں۔ ان کا یہ جملہ ان کی سختی اور غرور کی وجہ سے ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا' جس کی وجہ سے وہ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اس کے بعد ان کا گوشت کھا کر زمین کے تمام جانور موٹے تازے ہو جائیں گے اور شکر گزار ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے اس حوالے سے ہی جانتے ہیں۔

3079 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِىُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنِ ابْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِىْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ فَضَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

3078۔ اخرجه ابن ماجه (١٣٦٤/٢): كتاب الفتن : باب: فتنة الدجال و خروج عيسىٰ بن مريم و خروج ياجوج و ماجوج، حديث (٤٠٨٠)، و احمد (٥١٠/٢، ٥١١).

3079۔ اخرجه ابن ماجه (١٤٠٦/٢): كتاب الزهد: باب: الرياء و السمعة، حديث (٤٢٠٣)، و احمد (٤٦٦/٣)، (٢١٥/٤).

متن حدیث: اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ

◆◆ حضرت ابوسعد بن ابوفضالہ رضی اللہ عنہ انصاری' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو جمع کرے گا' جو ایک ایسا دن ہے' جس میں کوئی شک نہیں ہے' اس دن ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرتے ہوئے اس میں کسی کو اللہ کا شریک کیا' تو وہ اپنے ثواب کو اللہ کی بجائے اس دوسرے شخص سے طلب کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے پاک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن بکر نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ

باب 20: سورہ مریم سے متعلق روایات

3080 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ

متن حدیث: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نَجْرَانَ فَقَالُوْا لِيْ اَلَسْتُمْ تَقْرَئُوْنَ يَا اُخْتَ هَارُوْنَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ عِيْسٰى وَمُوْسٰى مَا كَانَ فَلَمْ اَدْرِ مَا اُجِيْبُهُمْ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَلَا اَخْبَرْتَهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِاَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِيْنَ قَبْلَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نجران بھیجا۔ وہاں کے لوگوں نے مجھ سے کہا: آپ لوگ اس آیت کو اس طرح تلاوت نہیں کرتے؟ ''اے ہارون کی بہن!'' جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان تو بہت زیادہ زمانی فاصلہ ہے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے سمجھ نہیں آئی کہ میں انہیں کیا جواب دوں؟ جب میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور انہیں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے انہیں بتانا تھا کہ وہ لوگ اپنے سے پہلے انبیاء اور صالحین کے ناموں پر اپنے بچوں کا نام رکھا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ابن ادریس نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3080- اخرجه مسلم (١٦٨٥/٣): كتاب الآداب: باب: النهي عن التكني بابي القاسم و بيان ما يستحب من الاسماء، حديث (٩/(٢)١٣٥)، و احمد (٢٥٢/٤).

3081 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ اَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: قَرَاَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ) قَالَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ حَتّٰى يُوقَفَ عَلَى السُّورِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّونَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ فِيهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوا فَرَحًا وَّلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوا تَرَحًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''انہیں حسرت کے دن سے ڈراؤ۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، موت کو سیاہ وسفید رنگ والے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا' اور اسے جنت اور دوزخ کے درمیان موجود دیوار پر کھڑا کر کے کہا جائے گا: اے جنت والو! وہ دیکھیں گے۔ پھر آواز دی جائے گی: اے جہنم والو! وہ لوگ جھانک کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں یہ موت ہے۔ پھر اس کو لٹایا جائے گا' اور ذبح کر دیا جائے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کو دائمی زندگی اور بقا نصیب نہ کی ہوتی' تو وہ لوگ اس خوشی سے ہی مر جاتے اور اگر اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کو دائمی زندگی اور بقا نصیب نہ کی ہوتی' تو وہ لوگ اس افسوس میں ہی مر جاتے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3082 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

متنِ حدیث: عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا) قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ رَاَيْتُ اِدْرِيسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوبَةَ وَهَمَّامٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ الْمِعْرَاجِ بِطُولِهِ وَهٰذَا عِنْدَنَا مُخْتَصَرٌ مِّنْ ذَاكَ

◆◆ قتادہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''اور ہم نے اسے بلند مقام پر اٹھالیا''

3081۔ اخرجه البخاری (۲۸۲/۸): کتاب التفسیر: باب: (و انذرهم یوم الحسرة)(مریم:۳۹)، حدیث (۴۷۳۰)، و مسلم (۲۱۸۸/۴): کتاب الجنة و صفة نعیمها و اهلها: باب: النار یدخلها الجبارون و الجنة یدخلها الضعفاء، حدیث (۲۸۴۹/۴۰)، و احمد (۴۲۳/۲)، (۹/۳)، و عبد بن حمید ص (۲۸۶)، حدیث (۹۱۴)۔

3082۔ اخرجه احمد (۲۶۰/۳)۔

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جب مجھے معراج کروائی گئی' تو میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس روایت کو سعید نامی راوی نے' ہمام نے اور دیگر کئی راویوں نے قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ جس میں واقعہ معراج تفصیل کے ساتھ منقول ہے۔ ہمارے نزدیک یہ روایت اسی میں سے مختصر طور پر نقل کی گئی ہے۔

3083 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لِجِبْرِيْلَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ نَحْوَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے یہ کہا: کیا وجہ ہے کہ تم ہمارے پاس جتنا آتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟
راوی بیان کرتے ہیں، تو یہ آیت نازل ہوئی:
''ہم صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کے حکم کے مطابق نازل ہوتے ہیں' ہمارے آگے اور ہمارے پیچھے' جو کچھ ہے سب اسی کی ملکیت ہے۔''
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3084 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ

3083- اخرجه البخاري (٦/٣٥٢): كتاب بدء الخلق: باب: ذكر الملائكة، حديث (٣٢١٨)، و اطرافه من (٤٧٣١، ٧٤٥٥)، و احمد (١/٢٣١، ٢٣٣، ٣٥٧).

3084- اخرجه الدارمي (٢/٣٢٩): كتاب الرقاق: باب: ورود النار و احمد (١/٤٣٣، ٤٣٤).

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُّرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ (وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) قَالَ يَرِدُوْنَهَا ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ السُّدِّيِّ بِمِثْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قُلْتُ لِشُعْبَةَ اِنَّ اِسْرَآئِيْلَ حَدَّثَنِيْ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُّرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ السُّدِّيِّ مَرْفُوْعًا وَّلٰكِنِّيْ عَمْدًا اَدَعُهُ

◆◆ سدی بیان کرتے ہیں، میں نے مرہ ہمدانی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہوگا''

تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو یہ حدیث سنائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سب لوگ جہنم پر سے گزریں گے' اور وہ اس میں سے اپنے اعمال کے حساب سے گزریں گے' جو سب سے پہلے مرتبے کے ہوں گے وہ بجلی کے کوندے کی طرح گزریں گے' پھر بعد والے ہوا کی طرح گزریں گے' پھر گھوڑے کی رفتار سے گزریں گے' پھر اونٹ کے سوار کی طرح گزریں گے' پھر انسان کے عام دوڑنے کی طرح گزریں گے' اور پھر پیدل چلنے کی طرح گزریں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس کو شعبہ نے سدی کے حوالے سے نقل کیا ہے' لیکن اس کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں:

''تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہوگا''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں، لوگ اس پر آئیں گے' اور پھر اپنے اعمال کے حساب سے اس پر سے گزریں گے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی سدی سے منقول ہے۔

عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں، میں نے شعبہ سے دریافت کیا: اسرائیل نے یہ روایت سدی کے حوالے سے' مرہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے' تو شعبہ نے جواب دیا: میں نے یہ روایت ''مرفوع'' روایت کے طور پر سنی ہے' لیکن میں نے جان بوجھ کر اسے چھوڑ دیا ہے (یعنی اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا)۔

3085 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

3085۔ اخرجه مالك (۹۵۳/۲): كتاب الشعر : باب: ماجاء في المتحابين في الله، حديث (۱۵)، و البخاري (۴۶۹/۱۳): كتاب التوحيد: باب: كلام الرب مع جبريل و نداء الله الملائكة، حديث (۷۴۸۵)، و مسلم (۲۰۳۰/۴): كتاب البر و الصلة و الآداب: باب: اذا احب الله عبدا حببه الى عبده، حديث (۲۶۳۷/۱۵۷)، واحمد (۲۶۷/۲، ۳۴۱، ۴۱۳، ۴۱۳، ۵۰۹)۔

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرِيْلَ اِنِّىْ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُنَادِىْ فِى السَّمَآءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِىْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ (اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا) وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرِيْلَ اِنِّىْ اَبْغَضْتُ فُلَانًا فَيُنَادِىْ فِى السَّمَآءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِى الْاَرْضِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ آسمان میں یہ اعلان کرتے ہیں: پھر اس شخص کی محبت اہل زمین میں نازل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد یہی ہے۔

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے عنقریب رحمٰن ان کے لیے محبت قائم کردے گا۔''

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے' تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: میں فلاں بندے کو ناپسند کرتا ہوں' پھر وہ آسمان میں یہ اعلان کرتے ہیں: پھر اس شخص کے لیے زمین میں ناپسندیدگی نازل ہو جاتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت عبدالرحمٰن کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

3086 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ

متن حدیث: يَقُوْلُ جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِىَّ اَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِّىْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّىْ لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ لِىْ هُنَاكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيْكَ فَنَزَلَتْ (اَفَرَاَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا) الْاٰيَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ مسروق بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، میں عاص بن وائل سہمی

3086۔ اخرجه البخاری (۳۷۲/٤): كتاب البيوع: باب: ذكر القين و الحداد، حديث ۲۰۹۱)، و اطرافه من (۲۲۷۵، ۲٤۲٥، ٤۷۳۲، ٤۷۳۳، ٤۷۳٤، ٤۷۳٥، ۳۷۳٥)، ومسلم (۲۱٥۳/٤): كتاب صفات المنافقين و احكامهم، حديث (۲۷۹٥/۳٥)، و احمد (۱۱۰/٥، ۱۱۱)۔

کے پاس آیا تاکہ اس سے اپنی رقم کی وصولی کرسکوں تو وہ بولا: میں تمہیں اس وقت تک ادائیگی نہیں کروں گا' جب تک (حضرت) محمد (ﷺ) کا انکار نہیں کرتے تو میں نے کہا: ایسا نہیں ہوسکتا' جب تک تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں ہو جاتے۔ اس نے کہا: کیا جب میں مر جاؤں گا' تو مجھے پھر زندہ کیا جائے گا؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو اس نے کہا: پھر تو مجھے وہاں بھی مال اور اولاد دِل جائیں گے' تو میں تمہیں اس وقت ادائیگی کر دوں گا' تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

''تم نے اس شخص کو دیکھا ہے؟ جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے' اور یہ کہتا ہے: مجھے مال اور اولاد ضرور دیے جائیں گے''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ طٰهٰ

باب 21: سورہ طٰہٰ سے متعلق روایات

3087 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِى الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرٰى لَيْلَةً حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْكَرٰى اَنَاخَ فَعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ اكْلَاْ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَصَلّٰى بِلَالٌ ثُمَّ تَسَانَدَ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَكَانَ اَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَىْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ بِاَبِىْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ بِنَفْسِىَ الَّذِىْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَادُوْا ثُمَّ اَنَاخَ فَتَوَضَّاَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلّٰى مِثْلَ صَلَاتِهٖ لِلْوَقْتِ فِىْ تَمَكُّثٍ ثُمَّ قَالَ (اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ)

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

توضیحِ راوی: وَصَالِحُ بْنُ اَبِى الْاَخْضَرِ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے' تو رات کے وقت سفر کرتے ہوئے آپ ﷺ کو آرام کی ضرورت محسوس ہوئی۔ آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور وہیں رات کے وقت

3087- اخرجه مسلم (٦١٨/٢ - الابى): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: قضاء الصلاة الفائتة و استحباب تعجيل قضائها، حديث (٦٨٠/٣٠٩)، و ابوداؤد (١٧٢/١): كتاب الصلاة: باب: من نام عن صلاة او نسيها، حديث (٤٣٥)، والنسائى (٢٩٥/١، ٢٩٦): كتاب المواقيت: باب: اعادة من نام عن الصلاة لوقتها من الغد، حديث (٦١٨، ٦١٩)، و ابن ماجه (٢٢٧/١): كتاب الصلاة: باب: من نام عن الصلاة او انسيها، حديث (٦٩٧).

پڑاؤ کرلیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بلال! آج رات ہمارے لیے تم نے پہرہ دینا ہے (یعنی فجر کے وقت اٹھا دینا ہے) راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نوافل ادا کرنے شروع کیے پھر وہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کر مشرق کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے اسی دوران ان کی آنکھ لگ گئی اور وہ سو گئے۔ ان سب لوگوں میں سے کوئی بھی بیدار نہیں ہوا۔ ان میں سے سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے بلال! (تم نے تو ہمیں جگانا تھا) تو حضرت بلال نے عرض کی، میرے والد آپ ﷺ پر قربان ہوں، یارسول اللہ ﷺ! مجھے بھی اسی ذات نے روک لیا تھا جس نے آپ ﷺ کو روک لیا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے روانہ ہو جاؤ! پھر (کچھ آگے جا کر) نبی اکرم ﷺ نے اپنے جانوروں کو بٹھایا۔ آپ ﷺ نے وضو کیا اور نماز ادا کی۔ آپ ﷺ نے یہ نماز اسی طرح ادا کی، جس طرح نماز کو اس کے وقت میں ادا کرتے تھے، یعنی ٹھہر ٹھہر کر نماز ادا کی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

"میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ کئی حفاظ نے زہری کے حوالے سے، سعید بن میسب کے حوالے سے نقل کیا ہے، نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایسا ہوا۔ ان حفاظ نے اس کی سند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

اس روایت کے راوی صالح کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید القطان اور دیگر محدثین نے اس شخص کے حافظے کے حوالے سے، اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَام

باب 22: سورہ انبیاء سے متعلق روایات

3088 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ الْوَيْلُ وَادٍ فِىْ جَهَنَّمَ يَهْوِىْ فِيْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيفًا قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيعَةَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ویل" جہنم میں ایک وادی ہے کافر شخص اس میں چالیس برس تک گرتا رہے گا، تو اس کی گہرائی میں پہنچے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3089 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسَى الْبَغْدَادِيُّ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ بَغْدَادِيٌّ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ غَزْوَانَ اَبُوْ نُوحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَىِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِىْ مَمْلُوْكِيْنَ

يُكَذِّبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَنِي وَاَشْتُمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَّا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمُ اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَاُ كِتَابَ اللّٰهِ (وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّاِنْ كَانَ مِثْقَالَ) الْاٰيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُّفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكُمْ اَنَّهُمْ اَحْرَارٌ كُلُّهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ

وَقَدْ رَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ هٰذَا الْحَدِيثَ

◆◆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس کچھ غلام ہیں' جو میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں' میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں' میری نافرمانی کرتے ہیں اور میں بھی انہیں گالیاں دے دیتا ہوں' ان کی پٹائی کر دیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیں (آخرت میں) میرا اور ان کا انجام اس حوالے سے کیا ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ تمہارے ساتھ جو خیانت کرتے ہیں' جو تمہاری نافرمانی کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں اور تم جو انہیں سزا دیتے ہو اس کا حساب لیا جائے گا۔ اگر تمہاری دی ہوئی سزا ان لوگوں کی زیادتی کے برابر ہوگی' تو معاملہ برابر برابر چھوٹ جائے گا' نہ تمہیں کچھ ملے گا نہ ان پر کچھ عائد ہوگا' اور اگر تمہاری ان کو دی ہوئی سزا ان لوگوں کی' کی ہوئی زیادتی سے کم ہوگی' تو تمہیں اضافی (اجر وثواب) مل جائے گا' اور اگر تمہاری انہیں دی جانے والی سزا ان کے جرم سے زیادہ ہوئی' تو پھر اس اضافی سزا کا تم سے قصاص لیا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص اٹھ کر ایک طرف ہوتے ہوئے' واپس جانے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ کی کتاب میں یہ نہیں پڑھا:

"قیامت کے دن ہم انصاف کا ترازو قائم کریں گے' اور کسی بھی شخص پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا' خواہ وہ رائی کے دانے کے وزن جتنا ہو۔"

اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! مجھے اپنے لیے اور ان کے لیے اس سے بہتر کوئی چیز محسوس نہیں ہوئی کہ ان سے علیحدگی اختیار کی جائے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں' یہ سب آزاد ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اسے عبدالرحمٰن نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3090 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3089- اخرجه احمد (٦/٢٨٠).

متن حدیث: لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامِ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ قَوْلِهِ (اِنِّيْ سَقِيْمٌ) وَلَمْ يَكُنْ سَقِيْمًا وَّقَوْلُهُ لِسَارَةَ اُخْتِيْ وَقَوْلِهِ (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا)

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی کسی چیز کے بارے میں خلاف ظاہر بات نہیں کی' سوائے تین چیزوں کے۔ ایک ان کا یہ کہنا ''میں بیمار ہوں'' حالانکہ وہ اس وقت بیمار نہیں تھے۔ دوسرا ان کا ''حضرت سارہ کے بارے میں یہ کہنا' یہ میری بہن ہے'' اور تیسرا ان کا یہ کہنا ''یہ کام ان میں سے بڑے بت نے کیا ہے۔''

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ مذکور نہیں' یہ ابن اسحاق کی ابوزناد سے نقل ہونے کے اعتبار سے غریب روایت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3091 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَّاَبُوْ دَاوُدَ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَاَ (كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّهُ سَيُؤْتٰى بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ نَحْوَهُ

قولِ امام ترمذی: اَبُوْ عِيْسٰى: كَاَنَّهُ تَاَوَّلَهُ عَلٰى اَهْلِ الرِّدَّةِ

3090- اخرجه البخاري (٤/٤٧٩): كتاب البيوع: باب: شراء المملوك من الحربي و هبته و عتقه، حديث (٢٢١٧)، و اطرافه في (٢٦٣٥، ٣٣٥٧، ٣٣٥٨، ٥٠٨٤، ٦٩٥٠)، و احمد (٢/٣: ٤٠)، و اخرجه مسلم (٤/١٨٤٠ - ١٨٤١)، كتاب الفضائل: باب: فضائل ابراهيم الخليل، حديث (٢٣٧١/١٥٤) من طريق محمد بن سيرين عن ابي هريرة.

◈◈ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ کہنے کے لیے کھڑے ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برہنہ جسم اور ختنے کے بغیر حالت میں اٹھایا جائے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جس طرح ہم نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہم پر لازم وعدہ ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو آخر تک تلاوت کیا پھر ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ میری اُمت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا' اور انہیں پکڑ کر بائیں طرف لے جایا جائے گا' تو میں کہوں گا: میرے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں' تو کہا جائے گا: کیا آپ نہیں جانتے؟ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا نئی چیز ایجاد کی تھی؟ تو میں وہی بات کہوں گا' جو ایک نیک بندے (حضرت مسیح علیہ السلام) نے کہی تھی (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''جب تک میں ان میں موجود تھا میں ان پر گواہ تھا اور جب تو نے مجھے موت دے دی' تو اب تو ان کا نگہبان ہے' اور تو ہر چیز پر گواہ ہے' تو انہیں عذاب دیتا ہے' تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کر دے''

یہ آیت آخر تک ہے۔

پھر یہ کہا جائے گا: یہ لوگ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوئے تھے' تو یہ لوگ ایڑیوں کے بل گھوم کر مرتد ہو گئے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مغیرہ بن نعمان کے حوالے سے' منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اسے سفیان ثوری نے بھی مغیرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد وہ لوگ ہیں' جو مرتد ہو گئے تھے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ

باب 23: سورہ حج سے متعلق روایات

3092 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيمٌ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ) قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ يَوْمٍ ذٰلِكَ فَقَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاٰدَمَ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَقَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ تِسْعُ مِائَةٍ وَّتِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَاَنْشَاَ الْمُسْلِمُوْنَ يَبْكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنْ تَمَّتْ وَاِلَّا كَمُلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَمَا مَثَلُكُمْ وَالْاُمَمِ اِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِیْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ اَوْ

3092- اخرجه احمد (٤/٤٣٢، ٤٣٥)، و الحميدي (١/٣٦٧)، حديث (٨٣١).

كَالشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا قَالَ لَا اَدْرِيْ قَالَ الثُّلُثَيْنِ اَمْ لَا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو! بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''اللہ تعالیٰ کا عذاب شدید ہوگا۔''

راوی بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی' تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کی حالت میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو یہ کونسا (یعنی قیامت کا دن کونسا) دن ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے یہ فرمائے گا: جہنم میں جانے والوں کو وہاں بھیج دو! وہ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! کتنے لوگ جہنم میں جانے والے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (ہر ایک ہزار میں سے) نوسوننانوے لوگ جہنم میں جائیں گے' اور ایک جنت میں جائے گا (راوی بیان کرتے ہیں:) مسلمانوں نے رونا شروع کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حوصلہ رکھو! کیونکہ ہر نبوت سے پہلے جاہلیت موجود رہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاہلیت کے ان لوگوں کے ذریعے تعداد کو پورا کر دیا جائے گا۔ اگر یہ مکمل ہو گئے' تو ٹھیک ہے' ورنہ منافقین کے ذریعے اس کو مکمل کیا جائے گا' تمہاری اور دوسری اُمتوں کی مثال اسی طرح ہے' جیسے کسی جانور کے ہاتھ کے اندرونی حصہ میں گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہے' یا جس طرح کسی اونٹ کے پہلو میں کوئی تل ہوتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: مجھے یہ امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو گے۔ تو لوگوں نے تکبیر کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو گے' تو لوگوں نے تکبیر کہی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا نصف حصہ ہو گے۔ تو لوگوں نے تکبیر کہی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں یا نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو تہائی کے بارے میں بھی یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ یہی روایت دیگر حوالے سے حضرت عمران رضی اللہ عنہ کے حوالوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3093 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ

متن حدیث: قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَفَاوَتَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ) إِلَى قَوْلِهِ (عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ) فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللَّهُ فِيهِ آدَمَ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا آدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ فَيَقُولُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتَّى مَا أَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ قَالَ فَسُرِّيَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجِدُونَ فَقَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ سفر کے دوران لوگ آگے پیچھے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں یہ دو آیات تلاوت کیں۔

''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی عظیم چیز ہے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے:

''لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب شدید ہوگا۔''

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی تو انہوں نے اپنی سواریوں کو تیز کر دیا۔ انہیں یہ اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات ارشاد فرمائیں گے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو؟ (اس آیت میں جس دن کا تذکرہ ہوا ہے) یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو مخاطب کرے گا، اور ان کا پروردگار انہیں مخاطب کرتے ہوئے یہ فرمائے گا: اے آدم! جہنم میں جانے والوں کو بھجوا دو۔ وہ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! جہنم میں جانے والے کتنے لوگ ہیں؟ تو وہ فرمائے گا: ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم میں جانے والے ہیں اور ایک جنت میں جائے گا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) یہ سن کر لوگ مایوس ہو گئے، یہاں تک کہ کوئی بھی ہشاش بشاش نہیں رہا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی یہ کیفیت دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم عمل کرتے رہو اور خوشخبری حاصل کرو۔ اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، تمہارے ساتھ دو طرح کی مخلوق ایسی ہے کہ وہ دونوں جس کے ساتھ ہوں اس کی تعداد کو زیادہ کر دیں گے۔ ایک یاجوج ماجوج اور دوسرا اولادِ آدم علیہ السلام کے وہ لوگ جو ابلیس کے ماننے والے تھے، اور مر چکے ہیں (یعنی اس دنیا سے گزر چکے ہیں)۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس پر لوگوں کی پریشانی ختم ہوئی جو لاحق ہوگئی تھی۔
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عمل کرتے رہو اور خوشخبری حاصل کرو اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے لوگوں کے درمیان تمہاری مثال اسی طرح ہے جیسے کسی اونٹ کے پہلو میں تل ہوتا ہے یا جیسے کسی جانور کے ہاتھ کے اندر کی طرف گوشت ہوتا ہے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3094 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: إِنَّمَا سُمِّيَ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ لِأَنَّهُ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ
حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: (بیت اللہ کا نام) بیت العتیق اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ کوئی ظالم حکمران اس پر قبضہ نہیں کرسکتا۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔
یہی روایت زہری کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" روایت کے طور پر منقول ہے۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

3095 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ وَإِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ لَيَهْلِكُنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ) الْآيَةَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُوْنُ قِتَالٌ
حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ بِجَدَةٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

3095- اخرجه النسائي (۲/٦) كتاب الجهاد: باب: وجوب الجهاد، حديث (۳۰۸۵)، و احمد (۲۱٦/۱).

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے نکالا گیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا' یہ ضرور ہلاکت کا شکار ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''جن لوگوں کے ساتھ جنگ کی جاتی ہے انہیں اجازت دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے: ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے بے شک اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ عنقریب جنگ ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی اور دیگر راویوں نے اسے سفیان کے حوالے سے' اپنی سند کے ہمراہ سعید بن جبیر سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔

محمد بن بشار نے بھی اسے اپنی سند کے ہمراہ' سعید بن جبیر کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس میں بھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے۔

3096 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا اُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ قَالَ رَجُلٌ اَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ (اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ) النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے نکالا گیا' تو ایک صاحب بولے: ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''جن لوگوں کے ساتھ جنگ کی جائے ان کو اجازت دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے: ان لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے' بے شک اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہے' وہ لوگ جنہیں ناحق طور پر ان کی آبادی (یعنی بستی) سے نکالا گیا۔''

اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنُوْنَ

باب 24: سورہ مومنون سے متعلق روایات

3097 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

3097- اخرجه احمد (١/ ٣٤)، و عبد بن حميد ص (٣٤)، حديث (١٥).

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ (قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ) حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ

اختلافِ سند: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ سَمِعْتُ إِسْحٰقَ بْنَ مَنْصُوْرٍ يَقُوْلُ رَوٰى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ

قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: وَمَنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَدِيْمًا فَإِنَّهُمْ إِنَّمَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَبَعْضُهُمْ لَا يَذْكُرُ فِيْهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَمَنْ ذَكَرَ فِيْهِ يُونُسَ بْنَ يَزِيْدَ فَهُوَ أَصَحُّ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ رُبَّمَا ذَكَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يُونُسَ بْنَ يَزِيْدَ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ يُونُسَ فَهُوَ مُرْسَلٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن عبد القاری بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اس طرح آواز محسوس ہوتی تھی جیسے شہد کی مکھی بھنبھناتی ہے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی، ہم رکے رہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی:

''اے اللہ! ہمیں مزید عطا کر اور ہمارے لیے کمی نہ کر، تو ہمیں عزت عطا کر ہمیں ذلت کا شکار نہ کرنا' ہمیں عطا کر، ہمیں محروم نہ رکھنا' ہمیں غالب کر دے، ہمیں مغلوب نہ کرنا ہمیں راضی کر دے، اور ہم سے بھی راضی ہو جا۔''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''مجھ پر دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں' جو شخص ان پر عمل کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اہلِ ایمان کامیاب ہو گئے''

پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلی دس آیات تلاوت کیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے' منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

میں نے اسحاق بن منصور کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، احمد بن حنبل علی بن مدینی اسحاق بن ابراہیم نے عبدالرزاق کے حوالے سے یونس بن سلیم کے حوالے سے یونس بن یزید کے حوالے سے زہری کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جس شخص نے عبدالرزاق سے پہلے زمانے میں یہ حدیث سنی تھی انہوں نے اس کی سند میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ یونس بن یزید سے منقول ہے تاہم بعض راویوں نے اس کی سند میں یہ تذکرہ نہیں کیا کہ یہ یونس بن یزید سے بھی منقول ہے۔ جن لوگوں نے اس کی سند میں یونس بن یزید سے منقول ہونے کا تذکرہ کیا ہے وہ زیادہ مستند ہے کیونکہ عبدالرزاق بعض اوقات اس حدیث میں یونس بن یزید کا تذکرہ کر دیتے ہیں اور بعض اوقات ان کا ذکر نہیں کرتے ہیں۔ وہ اس میں یونس کا تذکرہ نہیں کریں گے تو یہ روایت ''مرسل'' شمار ہوگی۔

3098 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: أَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَاقَةَ أُصِيبَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرَبٌ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَخْبِرْنِي عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ أَصَابَ خَيْرًا احْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَإِنْ لَمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جَنَّةٌ فِي جَنَّةٍ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى وَالْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَأَفْضَلُهَا

حکمِ حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سیدہ ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ان کا بیٹا حارث بن سراقہ غزوۂ بدر میں شہید ہوا تھا۔ اسے ایک نامعلوم تیر لگا تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حارثہ کے بارے میں بتائیں۔ اگر تو وہ بھلائی تک پہنچ گیا ہے تو میں ثواب کی اُمید رکھوں اور صبر سے کام لوں اور اگر وہ بھلائی تک نہیں پہنچ پایا تو پھر میں اس کے لیے بھرپور دعا کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اُم حارثہ! وہ جنت میں ایک باغ میں ہے۔ تمہارا بیٹا فردوسِ اعلیٰ تک پہنچ گیا ہے اور فردوس جنت کا بلند ٹیلہ ہے یہ اس کا بالائی اور سب سے بہترین حصہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3099 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ الْهَمْدَانِيِّ

متنِ حدیث: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

3098- اخرجه البخاری (۳۰۵/۷): کتاب المغازی: باب: فضل من شهد بدراً، حديث (۳۹۸۲) عن طريق حميد عن انس عنه به، و احمد (۲۱۰/۳، ۲۶۰، ۲۸۳).

3099- اخرجه ابن ماجه (۱۴۰۴/۲): کتاب الزهد: باب: التوقی علی العمل، حديث (۴۱۹۸)، و احمد (۱۵۹/۶، ۲۰۵) و الحميدی (۱۳۲/۱)، حديث (۲۷۵).

وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ (وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ) قَالَتْ عَائِشَةُ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''اور وہ لوگ جو (اللہ کی راہ میں جتنا ہوسکتا ہے) اتنا دیتے ہیں' اور پھر بھی ان کے دل ڈر رہے ہوں گے''۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا یہ وہ لوگ ہوں گے' جو پہلے شراب پیا کرتے تھے' اور چوری کیا کرتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صدیق کی بیٹی! اس سے مراد وہ لوگ ہیں' جو نماز پڑھیں گے' روزے رکھیں گے' صدقہ کریں گے' اور انہیں یہ ڈر ہوگا کہ شاید ان کا یہ عمل قبول نہیں ہوگا۔ یہی وہ لوگ ہیں' جو بھلائی میں سبقت لے جاتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت عبدالرحمٰن بن سعید کے حوالے سے' ابوحازم کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ہے۔

3100 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِىْ شُجَاعٍ عَنْ اَبِى السَّمْحِ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ) قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعَالِيَةُ حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِى شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے)

''اور وہ اس میں بدشکل ہو رہے ہوں گے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: آگ انہیں بھون دے گی اور ان کا اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان میں پہنچ جائے گا' اور نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابٌ وَمِنْ سُوْرَةِ النُّوْرِ

باب 25: سورہ نور سے متعلق روایات

3101 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو

بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَرْثَدُ بْنُ اَبِىْ مَرْثَدٍ وَّكَانَ رَجُلًا يَّحْمِلُ الْاَسْرٰى مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى يَاْتِىَ بِهِمُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِىٌّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا عَنَاقٌ وَّكَانَتْ صَدِيْقَةً لَّهٗ وَاِنَّهٗ كَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِّنْ اُسَارٰى مَكَّةَ يَحْمِلُهٗ قَالَ فَجِئْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى ظِلِّ حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِىْ لَيْلَةٍ مُّقْمِرَةٍ قَالَ فَجَائَتْ عَنَاقٌ فَاَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّىْ بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ اِلَىَّ عَرَفَتْهُ فَقَالَتْ مَرْثَدٌ فَقُلْتُ مَرْثَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللّٰهُ الزِّنَا قَالَتْ يَا اَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ اَسْرَاكُمْ قَالَ فَتَبِعَنِىْ ثَمَانِيَةٌ وَّسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى كَهْفٍ اَوْ غَارٍ فَدَخَلْتُ فَجَائُوْا حَتّٰى قَامُوْا عَلٰى رَاْسِىْ فَبَالُوْا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلٰى رَاْسِىْ وَاَعْمَاهُمُ اللّٰهُ عَنِّىْ قَالَ ثُمَّ رَجَعُوْا وَرَجَعْتُ اِلٰى صَاحِبِىْ فَحَمَلْتُهٗ وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيْلًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى الْاِذْخِرِ فَفَكَكْتُ عَنْهُ كَبْلَهٗ فَجَعَلْتُ اَحْمِلُهٗ وَيُعْيِيْنِىْ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحُ عَنَاقًا فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَىَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ (الزَّانِىْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَّحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْثَدُ (الزَّانِىْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ) فَلَا تَنْكِحْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، ایک شخص تھا جس کا نام مرصد بن ابومرصد تھا۔ وہ ایک ایسا شخص تھا جو مکہ مکرمہ سے قیدیوں کو لاد کر مدینہ منورہ لایا کرتا تھا۔ مکہ میں ایک فاحشہ عورت تھی جس کا نام عناق تھا۔ وہ اس شخص کی سہیلی تھی۔ ایک مرتبہ اس شخص نے مکہ کے قیدیوں میں سے ایک شخص کے ساتھ طے کیا کہ وہ اسے سوار کر کے لے جائے گا۔ مرصد بیان کرتے ہیں: میں آیا اور مکہ کی ایک دیوار کی اوٹ میں ٹھہر گیا۔ یہ چاندنی رات تھی۔ اسی دوران عناق وہاں آئی۔ اس نے دیوار کے پہلو میں میرا ہیولیٰ دیکھا۔ جب وہ مجھ تک پہنچی تو پہچان گئی۔ وہ بولی: مرصد ہو؟ میں نے کہا: مرصد ہوں۔ وہ بولی: خوش آمدید۔ آؤ! آج رات ہمارے ہاں ٹھہرو۔ مرصد بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے۔ تو وہ عورت بولی: اے خیمے والو! یہ شخص تمہارے قیدیوں کو لاد کر لے جائے گا۔ حضرت مرصد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آٹھ آدمی میرے پیچھے لگے، میں خندمہ (پہاڑ کی طرف) بھاگا اور ایک غار تک پہنچ گیا اور اس میں داخل ہو گیا۔ وہ لوگ بھی آئے، وہ لوگ آ کر میرے سر پر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے وہاں پیشاب کیا۔ ان کا پیشاب میرے سر پر آ کر گرا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں میری طرف سے اندھا کر دیا۔ مرصد بیان کرتے ہیں، وہ لوگ واپس چلے گئے۔ میں اپنے ساتھی کے پاس واپس آیا۔ میں نے اسے (سواری پر) لادا۔ وہ ایک بھاری بھرکم شخص تھا۔ میں اسے لے کر اذخر آیا۔ میں نے وہاں اس کی

3101۔ اخرجه ابوداؤد (۶۲۵/۱): كتاب النكاح: باب: في قوله تعالىٰ: (الزاني لا ينكح الا زانية)، حديث (۲۰۵۱)، و النسائي (۶۶/۶): كتاب النكاح: باب: تزويج الزانية، حديث (۳۲۲۸).

بیڑیاں کھولیں اور اسے سوار کیا۔ اس نے مجھے تھکا دیا، یہاں تک کہ میں مدینہ منورہ آیا' تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں عناق کے ساتھ شادی کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ خاموش رہے، تو یہ آیت نازل ہوئی:

''زنا کرنے والا مرد صرف زنا کرنے والی عورت یا مشرک عورت کے ساتھ شادی کرسکتا ہے' اور زنا کرنے والی عورت کے ساتھ صرف زنا کرنے والا مرد یا مشرک مرد شادی کرے' یہ بات اہلِ ایمان کے لیے حرام قرار دی گئی ہے (کہ وہ ایسی عورت کے ساتھ) شادی کریں۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے مرصد! زنا کرنے والا مرد صرف زنا کرنے والی عورت یا مشرک عورت کے ساتھ شادی کرسکتا ہے' اور زنا کرنے والی عورت کے ساتھ صرف زنا کرنے والا مرد یا مشرک شادی کرسکتے ہیں' لہٰذا تم اس عورت کے ساتھ شادی نہ کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3102 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

متنِ حدیث: قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلاعِنَيْنِ فِى اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِى اِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِى اِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلامِى فَقَالَ لِى ابْنَ جُبَيْرٍ ادْخُلْ مَا جَآءَ بِكَ اِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَّهُ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَنَا رَاٰى امْرَاَتَهُ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَّاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِىْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ فِى سُوْرَةِ النُّوْرِ (وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ) حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَاتِ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَاَخْبَرَهُ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، مصعب بن زبیر کی حکومت کے زمانے میں لعان کرنے والوں کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا گیا: کیا ان کے درمیان علیحدگی کر دی جائے گی؟ تو مجھے سمجھ نہیں آیا کہ میں کیا جواب دوں؟ میں اپنی جگہ سے اٹھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر گیا۔ میں نے ان کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو مجھے بتایا گیا: وہ آرام فرما رہے ہیں۔ انہوں نے میری آواز سنی، انہوں نے وہیں سے مجھے آواز دی اے ابن جبیر! اندر آ جاؤ! تم اس وقت کسی کام سے ہی آئے ہو گے۔ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں اندر داخل ہوا تو وہ کجاوے کے نیچے بچھایا جانے والا ٹاٹ زمین پر بچھا کر اس پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کر دی جائے گی؟ تو انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! ہاں اس بارے میں سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے سوال کیا تھا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کا کیا خیال ہے؟ ایک شخص اپنی بیوی کو زنا کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ اگر وہ اس بارے میں بات کرتا ہے تو وہ بہت بڑا الزام لگاتا ہے اور اگر وہ خاموش رہتا ہے تو بہت بڑی بات پر خاموش رہتا ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد وہ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: میں نے آپ ﷺ سے جس چیز کے بارے میں سوال کیا تھا میں اس میں مبتلا ہو گیا ہوں (راوی بیان کرتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی یہ آیات نازل کیں۔

''وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس گواہ کے طور پر صرف ان کی اپنی ذات ہوتی ہے۔''

آپ ﷺ نے اس کی تمام آیات کی تلاوت کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اس کے سامنے یہ آیات تلاوت کیں۔ آپ ﷺ نے اسے وعظ و نصیحت کی اور اسے بتایا: دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت ہلکا ہوتا ہے۔ اس نے عرض کی، نہیں! اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں نے اس عورت کے بارے میں جھوٹ نہیں بولا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کی طرف رُخ کیا۔ آپ ﷺ نے اسے بھی وعظ و نصیحت کی اور اسے یہ بتایا: دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں آسان ہے تو وہ عورت بولی، نہیں! اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس شخص نے ٹھیک نہیں کہا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے مرد سے آغاز کیا اور اس مرد نے چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نام پر اس بات کی گواہی دی کہ وہ سچ کہہ رہا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کی طرف رُخ کیا تو اس عورت نے بھی چار مرتبہ اس بات کی گواہی دی کہ وہ شخص جھوٹ کہہ رہا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اس عورت پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو اگر مرد نے سچ کہا ہو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کر دی۔

اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3103 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنِیْ عِكْرِمَةُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ السَّحْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا رَجُلًا عَلٰى امْرَاَتِهِ اَيَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا فَحَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ وَلَيَنْزِلَنَّ فِيْ اَمْرِيْ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ (وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ) فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ (وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ) قَالَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ (اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ) قَالُوْا لَهَا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَسَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ السَّحْمَاءِ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكَانَ لَنَا وَلَهَا شَاْنٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ

اختلاف سند: وَهٰكَذَا رَوٰى عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر الزام لگایا کہ اس کے شریک بن سحماء کے ساتھ (ناجائز تعلقات ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا تو ثبوت پیش کرو ورنہ تم پر حد جاری ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص کسی شخص کو بیوی کے پاس دیکھتا ہے تو کیا وہ گواہ ڈھونڈنے چل پڑے گا، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے: یا ثبوت پیش کرو! ورنہ تم پر حد جاری ہوگی۔ ہلال نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، میں سچ کہہ رہا ہوں اور میرے اس معاملے کے بارے میں ضرور کوئی حکم نازل ہوگا، جس کی وجہ سے مجھ پر حد جاری نہیں ہوگی، تو یہ آیت نازل ہوئی:

"وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس گواہ کے طور پر صرف ان کی اپنی ذات ہوتی ہے۔"

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات تلاوت کی اور یہاں تک تلاوت کی:

"اور پانچویں مرتبہ (وہ عورت یہ کہے گی) اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو اگر وہ مرد سچا ہے۔"

3103۔ اخرجه البخاري (٥/٣٣٥): كتاب الشهادات: باب: اذا ادعى او قذف فله ان يلتمس البينة، و ينطلق لطلب البينة، حديث (٢٦٧١)، و ابوداؤد (١/٦٨٤): كتاب الطلاق: باب: في اللعان، حديث (٢٢٥٤)، و ابن ماجه (١/٦٦٨): كتاب الطلاق: باب: اللعان، حديث (٢٠٦٧)، و اخرجه احمد (١/٢٧٣)، من طريق عكرمة عن ابن عباس به.

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مڑے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو بلایا۔ وہ دونوں آئے پھر ہلال بن اُمیہ کھڑے ہوئے' انہوں نے گواہی دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے' تو تم دونوں میں سے کون توبہ کرنا چاہے گا؟ پھر وہ خاتون کھڑی ہوئی اس نے بھی گواہی دی' جب وہ اس مقام پر پہنچی "پانچویں مرتبہ (وہ عورت یہ کہے گی) کہ اس پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ مرد سچا ہے" تو لوگوں نے اس عورت سے کہا: یہ چیز عذاب کو واجب کر دے گی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، وہ عورت ہچکچائی، اس نے اپنا سر جھکا لیا، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اب وہ اپنی بات سے رجوع کرے گی' لیکن اس عورت نے کہا: میں اپنی قوم کو کبھی رسوائی کا شکار نہیں کروں گی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کا دھیان رکھنا! اگر اس نے سیاہ آنکھوں' بھاری کولہوں اور موٹی رانوں والے بچے کو جنم دیا تو وہ شریک بن سحماء کی اولاد ہو گا (راوی بیان کرتے ہیں:) تو اس عورت نے ایسے ہی بچے کو جنم دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس بارے میں اللہ کی کتاب کا حکم نازل نہ ہو چکا ہوتا' تو ہمارا اس کے ساتھ سلوک مختلف ہوتا (یعنی ہم اس پر حد جاری کر دیتے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے' جو ہشام بن حسان سے منقول ہے۔

عباس بن منصور نے اس روایت کو عکرمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ایوب نے اسے عکرمہ کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

3104 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَاْنِي الَّذِیْ ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیَّ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِيْرُوْا عَلَیَّ فِیْ اُنَاسٍ اَبَنُوْا اَهْلِیْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰی اَهْلِیْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَاَبَنُوْا بِمَنْ وَّاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِیْ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَّلَا غِبْتُ فِیْ سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِی فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ ائْذَنْ لِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ

3104- اخرجه البخاري (٣٤٥/٨): كتاب التفسير: باب: (ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة في الذين امنوا لهم عذاب اليم في الدنيا و الاخرة۔ والله غفور رحيم) الاية، حديث (٤٧٥٧)، و مسلم (١٢١/٩، ١٢٢، ١٢٢ ۔ نووي): كتاب التوبة: باب: في حديث الافك و قبول توبة القاذف، حديث (٥٨ ۔ ٢٧٧٠)، و ابوداؤد (٧٧٧/٢): كتاب الادب: باب: من قبلة الرجل ولده، حديث (٥٢١٩)، و اخرجه احمد (٥٩/٦، ١٩٤، ١٩٧)، من طريق هشام بن عروة عن عروة عن عائشة به.

اَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ مِّنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ اَمَا وَاللّٰهِ اَنْ لَوْ كَانُوْا مِنَ الْاَوْسِ مَا اَحْبَبْتَ اَنْ تُضْرَبَ اَعْنَاقُهُمْ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ وَمَعِي اُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا اَيْ اُمُّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا اَيْ اُمُّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا اَيْ اُمُّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَسُبُّهُ اِلَّا فِيْكِ فَقُلْتُ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَالَتْ فَبَقَرَتْ لِيَ الْحَدِيْثَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ

لَقَدْ رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِيْ وَكَاَنَّ الَّذِيْ خَرَجْتُ لَهٗ لَمْ اَخْرُجْ لَا اَجِدُ مِنْهُ قَلِيْلًا وَّلَا كَثِيْرًا وَّوُعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْنِيْ اِلٰى بَيْتِ اَبِيْ فَاَرْسَلَ مَعِي الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ اُمَّ رُوْمَانَ فِي السُّفْلِ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَاُ فَقَالَتْ اُمِّيْ مَا جَآءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتْ فَاَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيْثَ فَاِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّيْ قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ خَفِّفِيْ عَلَيْكِ الشَّاْنَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيْلَ فِيْهَا فَاِذَا هِيَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّيْ قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهٖ اَبِيْ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ صَوْتِيْ وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَاُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِاُمِّيْ مَا شَاْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِيْ ذُكِرَ مِنْ شَاْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكِ يَا بُنَيَّةُ اِلَّا رَجَعْتِ اِلٰى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ

وَلَقَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِيْ فَسَاَلَ عَنِّيْ خَادِمَتِيْ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ خَمِيْرَتَهَا اَوْ عَجِيْنَتَهَا وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَصْدِقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَا بِهٖ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ

فَبَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُتِلَ شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاَصْبَحَ اَبَوَايَ عِنْدِيْ فَلَمْ يَزَالَا حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَنِيْ اَبَوَايَ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَتَشَهَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ اِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوْءًا اَوْ ظَلَمْتِ فَتُوْبِيْ اِلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ قَالَتْ وَقَدْ جَائَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْتَحْيِيْ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ اَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا فَوَعَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتُّ اِلٰى اَبِيْ فَقُلْتُ اَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا اَقُوْلُ فَالْتَفَتُّ اِلٰى اُمِّيْ فَقُلْتُ اَجِيْبِيْهِ قَالَتْ اَقُوْلُ مَاذَا قَالَتْ فَلَمَّا لَمْ يُجِيْبَا تَشَهَّدْتُّ فَحَمِدْتُّ اللّٰهَ

وَأَنَّبتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّىْ لَمْ اَفْعَلْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنِّىْ لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِى عِنْدَكُمْ لِىْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَاُشْرِبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَلَئِنْ قُلْتُ اِنِّىْ قَدْ فَعَلْتُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّىْ لَمْ اَفْعَلْ لَتَقُوْلُنَّ اِنَّهَا قَدْ بَائَتْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهَا وَاِنِّىْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لِىْ وَلَكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوْبَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ (فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ)

قَالَتْ وَاُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهٖ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَاِنِّىْ لَاَتَبَيَّنُ السُّرُوْرَ فِىْ وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِيْنَهٗ وَيَقُوْلُ الْبُشْرٰى يَا عَآئِشَةُ فَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَائَتَكِ قَالَتْ فَكُنْتُ اَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِىْ اَبَوَاىَ قُوْمِىْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُهٗ وَلَا اَحْمَدُكُمَا وَلٰكِنْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِىْ اَنْزَلَ بَرَائَتِىْ لَقَدْ سَمِعْتُمُوْهُ فَمَا اَنْكَرْتُمُوْهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوْهُ

وَكَانَتْ عَآئِشَةُ تَقُوْلُ اَمَّا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِدِيْنِهَا فَلَمْ تَقُلْ اِلَّا خَيْرًا وَّاَمَّا اُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِىْ يَتَكَلَّمُ فِيْهِ مِسْطَحٌ وَّحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَّالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَىِّ ابْنُ سَلُوْلَ وَهُوَ الَّذِىْ كَانَ يَسُوْسُهٗ وَيَجْمَعُهٗ وَهُوَ الَّذِىْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ لَّا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ يَعْنِىْ اَبَا بَكْرٍ (اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِى الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) يَعْنِىْ مِسْطَحًا اِلٰى قَوْلِهٖ (اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا اِنَّا لَنُحِبُّ اَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَ لَهٗ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَمَعْمَرٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِىِّ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَآئِشَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَطْوَلُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاَتَمَّ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میرا واقعہ لوگوں میں مشہور ہوا' تو مجھے اس کے بارے میں کوئی خبر نہیں تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: اما بعد ایسے لوگوں کے بارے میں تم لوگ مجھے مشورہ دو' جنہوں نے میری بیوی پر الزام لگایا ہے' اللہ کی قسم! میں نے اپنی بیوی میں کبھی کوئی بری بات نہیں دیکھی اور انہوں نے جس شخص کے بارے میں الزام لگایا ہے' اللہ کی قسم! میں اس کے بارے میں کبھی کسی برائی کو نہیں جانتا۔ وہ کبھی بھی میرے گھر میں میری عدم موجودگی میں نہیں آیا۔ جب میں کسی سفر کی وجہ سے گھر میں موجود نہیں تھا' تو میرے ساتھ وہ بھی (مدینہ منورہ سے) غیر موجود تھا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں' میں ان لوگوں کی گردن اُڑا دوں' تو خزرج قبیلے کا ایک شخص کھڑا ہوا۔ حسان بن ثابت کی والدہ اسی قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں وہ شخص بولا: تم غلط کہہ رہے ہو' اللہ کی قسم! اگر ان لوگوں کا تعلق اوس قبیلے سے ہوتا' تو تم نے کبھی یہ آرزو نہیں کرنی تھی کہ تم ان کی گردنیں

اُڑا دو (راوی کہتے ہیں)، یہاں تک کہ قریب تھا اوس اور خزرج قبیلے کے درمیان مسجد میں ہی لڑائی شروع ہو جائے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔ اس دن شام کے وقت میں اور اُم مسطح باہر نکلیں (یعنی رفع حاجت کے لیے) درمیان میں اُم مسطح کو ٹھوکر لگی تو ان کے منہ سے نکلا: مسطح ہلاک ہو جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے ان سے کہا: یہ کیا بات ہوئی۔ آپ اپنے بیٹے کو برا کہہ رہی ہیں؟ تو وہ خاموش رہیں۔ پھر انہیں دوبارہ ٹھوکر لگی تو انہوں نے پھر یہ کہا: مسطح برباد ہو جائے۔ تو میں نے انہیں ڈانٹا۔ میں نے ان سے کہا: اے امی جان! آپ اپنے بیٹے کو برا کہہ رہی ہیں؟ تو وہ خاموش رہیں۔ پھر انہیں ٹھوکر لگی تو انہوں نے پھر یہ کہا: مسطح برباد ہو جائے۔ میں نے پھر انہیں ڈانٹا تو پھر میں نے ان سے کہا: اے امی جان! آپ اپنے بیٹے کو برا کہہ رہی ہیں؟ تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میں اسے صرف تمہاری وجہ سے برا کہہ رہی ہوں۔ میں دریافت کیا: میں نے کیا: کیا مطلب؟ تو انہوں نے مجھے سارا واقعہ بتایا۔ میں نے کہا: کیا ایسا ہو چکا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ "اللہ کی قسم" میں اپنے گھر واپس آئی اور میں جس مقصد کے لیے باہر نکلی تھی اس کی مجھے ذرا بھی ضرورت نہ رہی۔ پھر مجھے بخار ہو گیا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میرے والد کے گھر بھیج دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ ایک لڑکا بھیج دیا۔ میں جب (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے گھر میں داخل ہوئی تو سیدہ اُم رومان رضی اللہ عنہا نیچے تھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اوپر قرآن پڑھ رہے تھے (والدہ نے) دریافت کیا: بیٹی کیسے آئی ہو؟ تو میں نے ان کے سامنے پورا واقعہ بیان کیا اور یہ بھی بتایا: یہ بات لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے۔ انہیں بھی اس سے بہت تکلیف ہوئی۔ اسی طرح جیسے مجھے ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھ سے کہا: میری بیٹی تم گھبرانا نہیں۔ اللہ کی قسم! جو بھی عورت اپنے شوہر کو اچھی لگتی ہو وہ مرد اس سے محبت کرتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں تو عورتیں اس سے حسد کرتی ہیں اور ایسی عورت کے بارے میں اس طرح کی باتیں کی جاتی ہیں (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) اس کا مطلب تھا کہ اس کا اتنا افسوس انہیں نہیں ہوا جتنا مجھے ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا میرے والد بھی اس بارے میں جانتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس پر مجھے اور زیادہ افسوس ہوا اور میں رونے لگی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میری آواز سن لی۔ وہ اس وقت گھر کے اوپری حصے پر موجود تھے اور تلاوت کر رہے تھے۔ وہ نیچے اترے، انہوں نے میری والدہ سے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس کے بارے میں جو بات مشہور ہوئی ہے وہ اسے پتہ چل گئی ہے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، انہوں نے فرمایا: اے میری بیٹی! میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم اپنے گھر واپس چلی جاؤ۔ تو میں واپس آ گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری خادمہ سے میرے بارے میں دریافت کیا: تو اس نے جواب دیا: مجھے ان میں صرف اس ایک عیب کا علم ہے کہ یہ صرف (آٹا گوندھ کر) سو جاتی ہیں اور بکری آ کر اس آٹے کو کھا جاتی ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ کون سا لفظ استعمال ہوا ہے) اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی نے اس خادمہ کو ڈانٹا اور بولے: تم اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچی بات کہنے کہو۔ انہوں نے اس خادمہ کو برا بھلا کہا تو وہ خادمہ یہی بولی اللہ کی ذات پاک ہے، اللہ کی قسم! میں ان (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کے بارے میں وہی علم رکھتی ہوں جو سنار خالص اور سرخ سونے کے بارے میں رکھتا ہے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) جن صاحب کے بارے

میں یہ الزام لگایا گیا جب ان تک یہ بات پہنچی تو وہ یہ بولے سبحان اللہ! میں نے کبھی بھی کسی عورت کا ستر بے پردہ نہیں کیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں بعد میں وہ صاحب اللہ کی راہ میں شہید ہوئے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اگلے دن میرے والدین میرے ہاں آگئے اور وہ سارا دن میرے پاس رہے۔ وہ میرے پاس ہی موجود تھے۔ جب عصر کے بعد نبی اکرم ﷺ بھی تشریف لے آئے، میرے والدین اس وقت میرے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اگر تم نے برائی کا ارتکاب کیا ہے یا اپنے اُوپر ظلم کیا ہے تو تم اللہ سے توبہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس دوران ایک انصاری عورت آ کر دروازے پر بیٹھ گئی، وہ (اندر آنے کی اجازت کی طلبگار تھی) میں نے عرض کی: کیا آپ ﷺ کو اس عورت کا خیال نہیں ہے؟ کہ یہ کسی کو کہہ دے گی لیکن نبی اکرم ﷺ نے وعظ ونصیحت جاری رکھی تو میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی اور میں نے انہیں کہا: آپ انہیں جواب دیں۔ انہوں نے فرمایا: میں کیا جواب دوں؟ میں اپنی والدہ کی طرف متوجہ ہوئی اور میں نے کہا: آپ انہیں جواب دیں تو انہوں نے کہا میں کیا جواب دوں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ان دونوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو میں نے کلمہ شہادت پڑھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد وثناء بیان کی اور پھر میں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ میں نے ایسا نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچ کہہ رہی ہوں تو آپ لوگوں کے سامنے یہ بات میرے لیے فائدہ مند نہیں ہوگی کیونکہ بات آپ لوگوں سے کی جا چکی ہے اور وہ آپ کے دلوں کے اندر اُتر گئی ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ میں نے ایسا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا تو آپ لوگ یہ کہیں گے تم نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا ہے (میں نے کہا) اللہ کی قسم! مجھے اپنے لیے اور آپ کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام کے والد کی مثال ہی سمجھ آتی ہے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے حضرت یعقوب کا نام لینا چاہا لیکن وہ مجھے یاد نہیں آسکا جو انہوں نے یہ کہا تھا (جس کا ذکر قرآن نے کیا ہے)

''تو ہی بہتر ہے اور تم لوگ جو کہہ رہے ہو اس بارے میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد لی جا سکتی ہے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسی دوران نبی اکرم ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہوا تو ہم لوگ خاموش ہو گئے۔ جب آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ کے چہرے سے خوشی کے آثار واضح تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا پسینہ پونچھتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! تمہیں مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت کا حکم نازل کر دیا ہے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اس وقت شدید ترین غصے کی حالت میں تھی۔ میرے والدین نے مجھ سے کہا: نبی اکرم ﷺ کے سامنے (تعظیم کے طور پر کھڑی ہو جاؤ) تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں ان کے لیے کھڑی نہیں ہوں گی اور نہ ہی میں ان کی تعریف کروں گی اور نہ ہی میں آپ دونوں کی تعریف کروں گی بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گی جس نے میری برأت کا حکم نازل کیا ہے کیونکہ آپ لوگوں نے اس بات کو سن کر نہ اس کا انکار کیا نہ اسے روکنے کی کوشش کی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جہاں تک زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دینداری کی وجہ سے

انہیں محفوظ رکھا انہوں نے صحیح بات کہی' لیکن جہاں تک ان کی بہن حمنہ کا تعلق ہے' تو وہ ہلاک ہونے والوں میں شامل تھی۔ اس بارے میں کلام کرنے والوں میں مسطح' حسان بن ثابت اور منافق عبداللہ بن اُبی شامل تھے۔ وہ اس بارے میں طرح' طرح کی باتیں کیا کرتے تھے' اور ان سب میں وہی بنیادی شخص تھا جس نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس نے اور حمنہ نے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ اب مسطح کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم میں سے جو لوگ فضیلت اور گنجائش رکھتے ہیں' وہ یہ ہرگز قسم نہ اٹھائیں۔''

اس سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

''اس بات کی کہ وہ اپنے قریبی رشتہ داروں' مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے۔''

یہاں مراد ''مسطح'' ہے (یہ آیت یہاں تک ہے)

''کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! اللہ کی قسم! اے ہمارے پروردگار! ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ تو ہماری مغفرت کر دے'' (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مسطح کے ساتھ وہی پہلے کا سا سلوک شروع کر دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور ہشام بن عروہ سے منقول ہونے کے حوالے سے' ''غریب'' ہے۔

یونس بن یزید' معمر اور دیگر راویوں نے اسے زہری کے حوالے سے' عروہ بن زبیر کے حوالے سے' سعید بن مسیب' علقمہ بن وقاص لیثی' عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے' اور یہ ہشام بن عروہ کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ طویل اور مکمل ہے۔

3105 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِیْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا نَزَلَ اَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَاَةٍ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میری برأت کا حکم نازل ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے'

3105۔ اخرجه ابوداؤد (۵۶۷/۲ ـ ۵۶۸): كتاب الحدود: باب: في حد القذف، حديث (٤٤٧٤)، و ابن ماجه (۸۵۷/۲): كتاب الحدود: باب: حد القذف، حديث (۲۵٦۷)، و اخرجه احمد (۳۵/٦، ٦١)، من طرق محمد بن اسحاق عن عبد الله بن ابي بكر عن عمرة عن عائشة به.

آپ ﷺ نے اس بات کا تذکرہ کیا۔ قرآن کی (اس سے متعلق آیات کی تلاوت کی) جب یہ حکم نازل ہوا' تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت دو مردوں اور ایک عورت پر حد جاری کی گئی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ

باب 26: سورہ فرقان سے متعلق روایات

3106 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَّاصِلٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَزْنِیَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ' جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے۔راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی، پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس خوف سے اپنی اولاد کو قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانے میں شریک ہوگی۔راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3107 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ اَبُوْ زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاصِلٍ

3106- اخرجه البخاري (١٠/٤٤٨): كتاب الادب: باب: قتل الولد خشية ان ياكل معه، حديث (٦٠٠١)، و مسلم (١/٢٥٧ - نووى): كتاب الايمان: باب: كون الشرك اقبح الذنوب و بيان اعظمها بعده، حديث (١٤٢ - ٨٦)، و ابوداؤد (١/٧٠٥): كتاب الطلاق: باب: فى تعظيم الزنا، حديث (٢٣١٠)، و النسائى (٧/٩٠): كتاب تحريم الدم: باب: ذكر اعظم الذنب، حديث (٤٠١٥)، و اخرجه احمد (١/٤٣٤)، من طريق عمرو بن شرجيل عن عبد الله بن مسعود به

الْاَحْدَبِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ اَوْ مِنْ طَعَامِكَ وَاَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ قَالَ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا)

اختلاف سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وَاصِلٍ لِاَنَّهُ زَادَ فِيْ اِسْنَادِهٖ رَجُلًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَّاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ وَهٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ وَّاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيْلَ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراؤ جبکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کردو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) تمہارے کھانے میں سے کھائے گی اور یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور وہ زنا نہیں کرتے، جو شخص ایسا کرے گا وہ گناہ تک پہنچے گا اور اس کو قیامت کے دن دگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ رسوائی کے ساتھ اس میں ہمیشہ رہے گا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کی سند میں ایک راوی کا اضافہ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کی سند میں عمرو بن شرحبیل کا تذکرہ نہیں ہے۔

بَابٌ وَمِنْ سُوْرَةِ الشُّعَرَاءِ

باب 27: سورۃ شعراء سے متعلق روایات

3108 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

3108- اخرجه احمد (۱۳۶/۲، ۱۸۷)، و مسلم (۸۲/۲ - النووی) کتاب الایمان: باب: فی قوله تعالیٰ: (وانذر عشیرتك الاقربین)، حدیث (۲۰۵ - ۳۵۰)، و النسائی (۲۵۰/۶): کتاب الوصایا: باب: اذا اوصی لعشیرته الاقربین، حدیث (۳۶۴۸)، من طریق هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة به.

الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَّا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِىْ مِنْ مَالِىْ مَا شِئْتُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَّهٰكَذَا رَوٰى وَكِيْعٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيِّ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

فى الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

"اور تم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ"۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبدالمطلب کی صاحبزادی صفیہ! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ! اے عبدالمطلب کی اولاد! میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے حوالے سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ میرے مال میں سے تم جو چاہو مانگ سکتے ہو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

وکیع اور دیگر راویوں نے' ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے' جیسے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی نے نقل کی ہے۔ بعض راویوں نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اور اس میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3109 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ) جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا يَّا مَعْشَرَ

3109- اخرجه البخاري في الادب المفرد ص ٢٣، حديث (٤٨)، و مسلم (٨١/٢ - نووي): كتاب الايمان: باب: بيان ان من مات على الكفر، حديث (٣٤٨ - ٢٠٤) و النسائي (٢٤٨/٦): كتاب الوصايا: باب: اذا اوصى لعشيرته الاقربين، حديث (٣٦٤٤)، و اخرجه احمد (٣٣٣/٢، ٣٦، ٥١٩)، من طريق موسى بن طلحة عن ابي هريرة به.

بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي قُصَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا إِنَّ لَكِ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ مُوسَى ابْنِ طَلْحَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اکٹھا کیا اور ان کے ہر خاص و عام فرد کو بلایا اور ارشاد فرمایا:

''اے قریش کے گروہ! تم اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر تمہارے بارے میں کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے عبد مناف کی اولاد کے افراد! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ! کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مقابلے میں تمہارے لیے کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے قصی کی اولاد کے افراد! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ' کیونکہ میں تمہارے بارے میں کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں۔ اے عبدالمطلب کی اولاد کے افراد! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ' کیونکہ میں تمہارے حوالے سے کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ' کیونکہ میں تمہارے لیے کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ میری تمہارے ساتھ رشتے داری ہے' جس کا فائدہ میں تمہیں پہنچاؤں گا''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ یہ صرف موسیٰ بن طلحہ سے منقول ہونے کے حوالے سے' جانی گئی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ جس کا مضمون یہی ہے۔

3110 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَشْعَرِيُّ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصْبُعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ فَرَفَعَ مِنْ صَوْتِهِ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا صَبَاحَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ مُوْسٰى

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى وَهُوَ اَصَحُّ

قولِ امام بخاری: ذَاكَرْتُ بِهٖ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ مُوْسٰى

◆◆ اشعری بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اورتم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھیں اور بلند آواز میں فرمایا:

''اے عبد مناف کی اولاد! خطرہ ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس حوالے سے ''غریب'' ہے' جو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے اوس کے حوالے سے' قسامہ بن زہیر کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا اور یہی زیادہ درست ہے۔

میں نے اس بارے میں امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: تو ان کے علم میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ النَّمْلِ

باب 28: سورہ نمل سے متعلق روایات

3111 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوْسٰى فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْخُوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هَاهَا يَا مُؤْمِنُ وَيُقَالُ هَاهَا يَا كَافِرُ وَيَقُوْلُ هٰذَا يَا مُؤْمِنُ وَيَقُوْلُ هٰذَا يَا كَافِرُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ فِىْ دَابَّةِ الْاَرْضِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ

3111- اخرجه احمد (۲/۲۹۵، ۴۹۱)، و ابن ماجه (۲/۱۳۵۱): كتاب الفتن: باب: دابة الارض، حديث (۴۰۶۶)، من طريق على بن زيد عن اوس بن خالد عن ابى هريرة به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

(قیامت سے پہلے) ایک جانور نکلے گا جس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا وہ اس کے ذریعے مومن کے چہرے کو روشن کر دے گا' اور کافر کی ناک پر مہر لگا دے گا، یہاں تک کہ لوگ ایک دسترخوان پر اکٹھے ہوں گے' تو کوئی شخص (اس واضح نشانی کی وجہ سے کہے گا) اے مومن! اور کہا جائے گا: اے کافر! مومن یہ کہے گا: اے کافر' اور کافر یہ کہے گا: اے مومن!

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جو ''دابۃ الارض'' کے بارے میں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوامامہ اور حضرت حذیفہ بن اُسید (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْقَصَصِ

باب 29: سورہ قصص سے متعلق روایات

3112 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي اَبُوْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ،

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِعَمِّهِ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُعَيِّرَنِيْ بِهَا قُرَيْشٌ اَنَّ مَا يَحْمِلُهُ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَاَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا (جناب ابوطالب) سے یہ فرمایا:

آپ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں میں اس کی وجہ سے قیامت کے دن آپ کے حق میں گواہی دوں گا' تو انہوں نے کہا: اگر مجھے قریش کے بارے میں یہ خوف نہ ہوتا کہ وہ بعد میں یہ کہیں گے: میں نے موت کے خوف کی وجہ سے یہ کہا ہے' تو میں یہ کلمہ پڑھ کے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل کی۔

''تم جسے چاہتے ہو اسے ہدایت نہیں دیتے' بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے اس روایت کو ہم صرف یزید بن کیسان سے منقول ہونے کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3112- اخرجه احمد (٢/٤٣٤، ٤٤١)، و مسلم (١/٢٤٦ - نووی): كتاب الايمان: باب: الدليل على صحة اسلام من حضرة الموت" حديث (٤٢ - ٢٥)، من طريق يزيد بن كيسان عن ابی حازم الاشجعی عن ابی هريرة به.

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْعَنْكَبُوْتِ

باب 30: سورہ عنکبوت سے متعلق روایات

3113 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ اُنْزِلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ ايَاتٍ فَذَكَرَ قِصَّةً وَّقَالَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَلَيْسَ قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ بِالْبِرِّ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَّلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَمُوْتَ اَوْ تَكْفُرَ قَالَ فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَّاِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ) الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ مصعب بن سعد اپنے والد حضرت سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئیں۔ انہوں نے پورا قصہ ذکر کیا ہے (جس میں یہ مذکور ہے)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ نے یہ کہا تھا: کیا (اللہ تعالیٰ نے) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم نہیں دیا؟ اللہ کی قسم! جب تک تم دوبارہ کفر اختیار نہیں کرتے اس وقت تک میں کچھ کھاؤں گی نہیں، پیوں گی نہیں، یہاں تک کہ مر جاؤں گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب لوگ انہیں کچھ کھلانے کی کوشش کرتے تھے تو زبردستی ان کا منہ کھولتے تھے تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اگرچہ وہ تمہیں مجبور کرنے کی کوشش کریں کہ تم کسی کو میرا شریک ٹھہراؤ۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3114 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ (وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ) قَالَ كَانُوْا يَخْذِفُوْنَ اَهْلَ الْاَرْضِ وَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ سِمَاكٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

3113۔ اخرجه البخاری فی الادب المفرد ص ١٦، حديث (٢٤)، و مسلم (٢٤٣/٨٠ - ابی) كتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم: باب: فی فضل سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه، حديث (٤٤ - ١٧٤٨)، و اخرجه احمد (١٨١/١، ١٨٥)، و عبد بن حميد ص ٧٤، ٧٥، حديث (١٣٢)، من طريق مصعب بن سعد عن سعد بن ابی وقاص به۔

3114۔ اخرجه احمد (٣٤١/٦، ٤٢٤)۔

◆◆ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے یہ بات بیان کرتی ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''اور تم اپنی مجلس میں برا کام کرتے ہو۔''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) وہ لوگ زمین والوں پر کنکریاں پھینکا کرتے تھے' اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے ہم اس روایت کو صرف حاتم بن ابوصغیرہ کی سماک سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

یہی روایت احمد نامی راوی نے سلیم نامی راوی کے حوالے سے' حاتم سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الرُّوْمِ

باب 31: سورہ روم سے متعلق روایات

3115 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ ابْنُ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فِيْ مُنَاحَبَةِ (الم غُلِبَتِ الرُّوْمُ) اَلَا احْتَطْتَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ الْبِضْعَ مَا بَيْنَ ثَلَاثٍ اِلٰى تِسْعٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے سورہ روم کے نزول کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا، اے ابوبکر! تم نے شرط لگانے میں زیادہ وقت کیوں نہیں رکھا' کیونکہ لفظ (بضع) تین سے لے کر نو تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

یہ حدیث زہری سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جسے انہوں نے عبیداللہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

3116 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَنَزَلَتْ (الم غُلِبَتِ الرُّوْمُ) اِلٰى قَوْلِهٖ (يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ) قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰى فَارِسَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

كَذَا قَرَاَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتِ الرُّوْمُ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب غزوۂ بدر کا موقع آیا' تو رومی اہل فارس پر غالب آ گئے' یہ بات

اہلِ ایمان کو بہت اچھی لگی تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''الٓمّٓ رومی مغلوب ہو گئے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''اہلِ ایمان اللہ کی مدد سے خوش ہوئے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: رومیوں کے ایرانیوں پر غالب آنے کی وجہ سے اہلِ ایمان خوش ہوئے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

نصر بن علی نے اس (آیت) کو اسی طرح تلاوت کیا ہے۔

''رومی غالب آ گئے۔''

3117 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (الم غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ) قَالَ غُلِبَتْ وَغَلَبَتْ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّظْهَرَ اَهْلُ فَارِسَ عَلَى الرُّوْمِ لِاَنَّهُمْ وَاِيَّاهُمْ اَهْلُ الْاَوْثَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّظْهَرَ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَذَكَرُوْهُ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَذَكَرَهُ اَبُوْ بَكْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا اِنَّهُمْ سَيَغْلِبُوْنَ فَذَكَرَهُ اَبُوْ بَكْرٍ لَّهُمْ فَقَالُوْا اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ اَجَلًا فَاِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَاِنْ ظَهَرْتُمْ كَانَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَجَعَلَ اَجَلًا خَمْسَ سِنِيْنَ فَلَمْ يَظْهَرُوْا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا جَعَلْتَهُ اِلٰى دُوْنَ قَالَ اُرَاهُ الْعَشْرَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّالْبِضْعُ مَا دُوْنَ الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ بَعْدُ قَالَ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى (الم غُلِبَتِ الرُّوْمُ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاءُ) قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ اَنَّهُمْ ظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

''الٓمّٓ رومی مغلوب ہو گئے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: اسے غَلَبَت بھی پڑھا جا سکتا ہے اور غُلِبَت بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

مشرکین کو یہ بات پسند تھی کہ ایرانی رومیوں پر غالب آئیں اس کی وجہ یہ تھی' ایرانی اور مشرکین دونوں بت پرست تھے' جبکہ مسلمانوں کو یہ بات پسند تھی کہ رومی ایرانیوں پر غالب آئیں کیونکہ رومی بھی اہل کتاب تھے۔ مشرکین نے اس کا تذکرہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ (رومی)

3117- اخرجه احمد (١/٢٧٦، ٣٠٤).

عنقریب غالب آجائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ مشرکین کے سامنے کیا' تو انہوں نے کہا: کوئی مدت مقرر کرلیں اگر ہم غالب آ گئے' تو ہمیں یہ ملے گا' اور اگر آپ غالب آ گئے' تو آپ کو یہ کچھ ملے گا (یعنی آپ شرط لگا لیں) تو انہوں نے اس کی مدت پانچ سال مقرر کی۔ اس دوران رومی غالب نہیں آئے۔ انہوں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے آخری حد تک کیوں نہیں مقرر کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے حدیث میں ''دس'' کے الفاظ ہیں۔

ابوسعید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ عربی زبان میں لفظ ''بِضع'' کا مطلب دس سے کم (یعنی ۹) تک ہوتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد رومی غالب آئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''الٓمّ رومی مغلوب ہو گئے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''اللہ کی مدد کی وجہ سے اہلِ ایمان خوش ہو گئے وہ جسے چاہتا ہے اس کی مدد کرتا ہے۔''

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، میں نے یہ روایت سنی ہے رومی غزوۂ بدر کے آس پاس ان پر غالب آئے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے ہم اسے صرف سفیان ثوری کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جسے انہوں نے حبیب بن ابوعمرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3118 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نِيَارِ بْنِ مُكْرَمٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (الٓمّ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ) فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَاهِرِيْنَ لِلرُّوْمِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ ظُهُوْرَ الرُّوْمِ عَلَيْهِمْ لِاَنَّهُمْ وَاِيَّاهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ وَفِيْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ) وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُوْرَ فَارِسَ لِاَنَّهُمْ وَاِيَّاهُمْ لَيْسُوْا بِاَهْلِ كِتَابٍ وَّلَا اِيْمَانٍ بِبَعْثٍ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَصِيْحُ فِيْ نَوَاحِيْ مَكَّةَ (الٓمّ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ) قَالَ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَذٰلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ زَعَمَ صَاحِبُكَ اَنَّ الرُّوْمَ سَتَغْلِبُ فَارِسَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ اَفَلَا نُرَاهِنُكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ بَلٰى وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الرِّهَانِ فَارْتَهَنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّالْمُشْرِكُوْنَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانَ وَقَالُوْا لِاَبِيْ بَكْرٍ كَمْ تَجْعَلُ الْبِضْعُ ثَلَاثُ سِنِيْنَ اِلٰى تِسْعِ سِنِيْنَ فَسَمِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا تَنْتَهِيْ اِلَيْهِ قَالَ فَسَمَّوْا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِيْنَ قَالَ فَمَضَتِ السِّتُّ سِنِيْنَ قَبْلَ اَنْ يَّظْهَرُوْا فَاَخَذَ الْمُشْرِكُوْنَ رَهْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَعَابَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَسْمِيَةَ سِتِّ سِنِيْنَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ وَاَسْلَمَ عِنْدَ ذٰلِكَ نَاسٌ كَثِيْرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ نِيَارِ بْنِ مُكْرَمٍ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا

مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ

◆◆ حضرت نیار بن مکرم اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''الٓمٓ رومی مغلوب ہو گئے' زمین کے کچھ حصے میں اور وہ اس مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آ جائیں گے' کچھ ہی برسوں میں۔''

راوی بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت اہل فارس رومیوں پر غالب آ چکے تھے' اور مسلمان یہ چاہتے تھے کہ رومی غالب ہوں کیونکہ مسلمان اور رومی دونوں اہل کتاب تھے۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''جس دن اللہ تعالیٰ کی مدد کی وجہ سے اہلِ ایمان خوش ہوئے' وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے' وہ غالب اور رحم کرنے والا ہے۔''

قریش یہ چاہتے تھے کہ ایرانی غالب رہیں۔ ایرانی اور قریش اہل کتاب نہیں تھے' اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مکہ کے نواحی علاقہ میں بلند آواز میں یہ آیت پڑھی:

''الٓمٓ رومی مغلوب ہو گئے ہیں زمین کے کچھ حصے میں اور وہ اس مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آ جائیں گے چند ہی برسوں میں۔''

تو کچھ قریشیوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا' آپ ہمارے ساتھ شرط لگا لیں آپ کے آقا نے یہ کہا ہے: رومی عنقریب چند برسوں کے اندر ایرانیوں پر غالب آ جائیں گے' تو کیوں نہ ہم اس بارے میں شرط لگا لیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیک ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ شرط کی حُرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور مشرکین نے شرط لگا لی۔ انہوں نے شرط کا معاوضہ طے کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ کتنا عرصہ مقرر کرتے ہیں' کیونکہ عربی زبان میں لفظ ''بِضْعَ'' تین سال سے لے کر نو سال کے لیے استعمال ہوتا ہے' تو آپ ہمارے اور اپنے درمیان اس کا درمیانی حصہ آخری حد مقرر کر لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ان لوگوں نے چھ سال کی مدت مقرر کر لی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب چھ سال گزر گئے اور اہل روم غالب نہیں آئے' تو مشرکین نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے شرط کا طے شدہ حصہ وصول کر لیا۔ جب ساتواں سال شروع ہوا' تو اہل روم ایرانیوں پر غالب آ گئے' تو چند مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: آپ نے چھ سال کا عرصہ کیوں مقرر کیا تھا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو ''بِضْعَ'' بیان فرمایا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس موقع پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور حضرت نیار بن مکرم رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف عبدالرحمٰن نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ لُقْمَانَ

باب 32: سورہ لقمان سے متعلق روایات

3119 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِىْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَّفِىْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا يُرْوٰى مِنْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ

توضیح راوی: وَالْقَاسِمُ ثِقَةٌ وَّعَلِىُّ بْنُ يَزِيْدَ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ

قولِ امام بخاری: قَالَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، گانے بجانے والی کنیزوں کی خرید وفروخت نہ کرو اور نہ ہی کنیزوں کو گانا بجانا سکھاؤ کیونکہ ان کی تجارت میں بھلائی نہیں ہے اور ایسی کنیزوں کی قیمت حرام ہے۔

اسی طرح کی صورتحال کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

''اور بعض لوگ وہ ہیں' جو کھیل کود کی چیزوں کو خرید لیتے ہیں' تا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کر دیں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ یہ قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ قاسم ثقہ ہیں' جبکہ علی بن یزید نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

یہ بات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ

باب 33: سورہ سجدہ سے متعلق روایات

3120 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِىُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) نَزَلَتْ فِىْ انْتِظَارِ الصَّلٰوةِ الَّتِىْ تُدْعَى الْعَتَمَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت

"ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں۔"

یہ آیت اس نماز کے بارے میں نازل ہوئی جسے شام کی نماز کہا جاتا ہے (یعنی عشاء کی نماز)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3121 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَّتَصْدِیْقُ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں پتہ چلا ہے، اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:

"میں نے اپنے بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے جسے کسی آنکھ نے دیکھا نہیں' کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں اور کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال بھی نہیں آیا" اس کی تصدیق' اللہ کی کتاب میں (ان الفاظ میں موجود ہے)۔

"کوئی شخص یہ نہیں جانتا' اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز پوشیدہ رکھی گئی ہے؟ جو اس چیز کی جزا ہوگی' جو وہ عمل کرتے تھے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3122 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُّطَرِّفِ بْنِ طَرِیْفٍ وَّعَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ اَبْجَرَ سَمِعَا الشَّعْبِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَرْفَعُهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِنَّ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَام سَاَلَ رَبَّهُ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اَیُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنٰی مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلٌ یَّاْتِیْ بَعْدَمَا یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَیُقَالُ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَقُوْلُ كَیْفَ اَدْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ قَالَ فَیُقَالُ لَهُ اَتَرْضٰی اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِّنْ مُّلُوْكِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ قَدْ رَضِیْتُ فَیُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ فَیَقُوْلُ رَضِیْتُ اَیْ رَبِّ فَیُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهِ فَیَقُوْلُ رَضِیْتُ اَیْ رَبِّ فَیُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَیْنُكَ

3121۔ اخرجه البخاری (٣٦٦/٦): كتاب بدء الخلق: باب: ما جاء فی صفة الجنة و انها مخلوقة، حدیث (٣٢٤٤) و اطرافه فی (٤٧٧٩، ٤٧٨٠، ٧٤٩٨)، و مسلم (٢١٤٧/٤): كتاب الجنة و صفة نعیمها و اهلها: باب: ....، حدیث (٢٨٢٤/٢)، و الحمیدی (٤٨٠/٢)، حدیث (١١٣٣) من طریق الاعرج عن ابی هریرة به۔

٣١٩٨۔ اخرجه مسلم (٥٨١/١ ۔ ابی): كتاب الایمان: باب: اوفی اهل الجنة منزلة فیها، حدیث (٣١٢، ١٨٩/٣١٣)، و الحمیدی ٣٣٥/٢ حدیث (٧٦١) من طریق الشعبی عن المغیرة بن شعبة به۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْمَرْفُوْعُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے برسر منبر ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا۔ انہوں نے سوال کیا: اے میرے پروردگار! جنت میں سب سے کم مرتبہ کس کا ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا ہوگا' جو تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا' اور اسے کہا جائے گا: اب تم اندر داخل ہو جاؤ! تو وہ یہ کہے گا: میں اس کے اندر کیسے داخل ہو سکتا ہوں؟ جبکہ سب لوگوں نے اپنا گھر اور اپنے حصے کی جگہ کو حاصل کر لیا ہے' تو اسے کہا جائے گا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تمہیں وہ کچھ دیا جائے' جو دنیا کے کسی بھی بادشاہ کے پاس ہوتا تھا' تو وہ کہے گا: جی ہاں! میں راضی ہوں۔ اس سے کہا جائے گا: تمہیں یہ ملا اور اس کی مانند مزید ملا' تو وہ کہے گا: میں راضی ہو گیا میرے پروردگار! تو اسے کہا جائے گا: تمہیں یہ ملا اور اس کا دس گنا مزید ملا' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہو گیا۔ تو اسے کہا جائے گا: اس کے ساتھ جو تمہارے نفس کی خواہش ہو' اور جو تمہاری آنکھوں کو اچھا لگے وہ (بھی تمہارا ہوا)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض حضرات نے اس حدیث کو شعبی کے حوالے سے' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' تاہم اس کا ''مرفوع'' ہونا درست ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ

باب 34: سورہ احزاب سے متعلق روایات

3123 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا صَاعِدٌ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ اَخْبَرَنَا قَابُوْسُ بْنُ اَبِيْ ظَبْيَانَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ

متن حدیث: قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ) مَا عَنٰى بِذٰلِكَ قَالَ قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يُّصَلِّيْ فَخَطَرَ خَطْرَةً فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ مَعَهٗ اَلَا تَرٰى اَنَّ لَهٗ قَلْبَيْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ)

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ قابوس بن ابوظبیان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس سے کیا مراد ہے؟

3123۔ اخرجه احمد (۲۶۷/۱)، و ابن خزيمة (۳۹/۲)، حديث (۸۶۵) من طريق ابي ظبيان عن ابن عباس به۔

''اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔''

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خیال آیا (اس کی طرف توجہ کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز بھول گئے) تو منافقین جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے انہوں نے یہ کہا: کیا تم لوگوں نے غور کیا؟ ان صاحب کے دو دل ہیں' ایک دل تمہارے ساتھ ہے' اور ایک دل ان لوگوں کے ساتھ ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3124 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سُمِّيْتُ بِهٖ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبُرَ عَلَيَّ فَقَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْهُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ اَرَانِي اللّٰهُ مَشْهَدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَعْدُ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ اَنْ يَّقُوْلَ غَيْرَهَا فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ مِّنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا اَبَا عَمْرٍو اَيْنَ قَالَ وَاهًا لِرِيْحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهَا دُوْنَ اُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَوُجِدَ فِيْ جَسَدِهٖ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَّطَعْنَةٍ وَّرَمْيَةٍ فَقَالَتْ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ اَخِيْ اِلَّا بِبَنَانِهٖ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ' جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا' وہ غزوۂ بدر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میرے لیے یہ بات بڑی قابلِ افسوس تھی۔ یہ وہ پہلی جنگ تھی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے' اور میں اس میں شریک نہیں ہوا۔ اللہ کی قسم! اب اگر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جنگ میں شرکت کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو ظاہر کر دے گا' جو میں کروں گا۔ انہوں نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اگلے سال غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔ ان کی ملاقات حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو وہ بولے اے ابوعمرو! کہاں کا ارادہ ہے؟ تو حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ اس طرف اُحد کے دوسری جانب سے مجھے جنت کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے (حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر

3124- اخرجه احمد (۳/۱۹٤)، ومسلم (۲/٦٤ ۳ ٦٤۳ - ابی) كتاب الامارة: باب: ثبوت الجنة للشهيد، حديث (۱٤۸ - ۱۹۰۳) من طريق سليمان بن المغيرة عن ثابت عن انس بن مالك به.

انہوں نے جنگ میں شرکت کی اور شہید ہو گئے۔ ان کے جسم میں اسی سے زیادہ زخموں کے نشان تھے۔ میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا: میں نے اپنے بھائی کو صرف ان کی انگلیوں کے پوروں سے پہچانا ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ لوگ، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو سچ ثابت کیا' ان میں سے بعض اپنی نذر کو پورا کر چکے ہیں' کچھ انتظار کر رہے ہیں انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3125 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنِ اللّٰهُ اَشْهَدَنِيْ قِتَالًا لِّلْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ كَيْفَ اَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ هٰؤُلَآءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ وَاَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَآءِ يَعْنِيْ اَصْحَابَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا اَخِي مَا فَعَلْتَ اَنَا مَعَكَ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَصْنَعَ مَا صَنَعَ فَوُجِدَ فِيْهِ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَّطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَّرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ فَكُنَّا نَقُوْلُ فِيْهِ وَفِيْ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ (فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ) قَالَ يَزِيْدُ يَعْنِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَّاسْمُ عَمِّهٖ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے چچا غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ انہوں نے کہا یہ سب سے پہلی جنگ تھی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے ساتھ مقابلہ کیا تھا اور میں اس میں شامل نہیں ہوا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین کے ساتھ کسی جنگ میں دوبارہ شرکت کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو ظاہر کر دے گا' جو میں کروں گا (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب غزوۂ احد کا موقع آیا اور مسلمان اِدھر اُدھر بکھر گئے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! ان لوگوں نے جو کیا' یعنی مشرکین نے جو کیا' میں اس سے تیری بارگاہ میں برأت پیش کرتا ہوں اور ان لوگوں نے جو کیا' یعنی ان کے ساتھیوں نے جو کیا' اس بارے میں' میں تیری بارگاہ میں معذرت پیش کرتا ہوں۔ پھر وہ آگے بڑھے تو ان کی ملاقات حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے کہا: اے میرے بھائی تم نے کیا کہا؟ میں آپ کے ساتھ ہوں (حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) لیکن میں وہ جوہر نہیں دکھا سکا جو انہوں نے دکھائے (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) ان کے جسم پر اسی سے زیادہ تلوار اور نیزوں وغیرہ کے زخم تھے۔

ہم یہ سمجھتے تھے' ان کے اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''ان میں سے بعض لوگوں نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور کچھ لوگ منتظر رہیں۔''

یزید نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد یہ آیت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے چچا کا نام حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ تھا۔

3126 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَإِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ

◆◆ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری سناؤں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' طلحہ ان لوگوں میں شامل ہے' جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کر دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

یہی روایت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' ان کے والد (حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے۔

3127 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُوسَى وَعِيسَى ابْنَيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِمَا طَلْحَةَ

متنِ حدیث: أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ وَكَانُوا لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَى مَسْأَلَتِهِ يُوَقِّرُونَهُ وَيَهَابُونَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ إِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ

◆◆ موسیٰ بن طلحہ اور عیسیٰ بن طلحہ اپنے والد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایک دیہاتی جو ناواقف تھا' اس سے یہ کہا گیا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرو، وہ کون سے لوگ ہیں' جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کیا (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خود تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرنے کی جرأت نہیں رکھتے تھے' کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرتے تھے' اور (احترام کے طور پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرتے تھے۔ دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے پھر سوال کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسے کوئی

3126۔ اخرجه ابن ماجه (۱/۴۶): المقدمة: باب: فضل طلحة بن عبيد الله رضی الله عنه، حديث (۱۲۶)، من طريق موسى بن طلحة عن معاوية بن ابی سفيان به

جواب نہیں دیا (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) اسی دوران میں مسجد کے دروازے سے اندر آیا۔ میں نے اس وقت بہتر لباس پہنا ہوا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ جس نے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا تھا' جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کرلیا؟ اس شخص نے عرض کی: میں ہوں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (طلحہ) ان لوگوں میں شامل ہے' جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف یونس بن بکیر کے حوالے سے' منقول ہونے کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3128 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

متنِ حدیث: قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ اَزْوَاجِهِ بَدَاَ بِيْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَسْتَعْجِلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَايَ لَمْ يَكُوْنَا لِيَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ) حَتّٰى بَلَغَ (لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيمًا) فَقُلْتُ فِيْ اَيِّ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَفَعَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا اَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی ازواج کو اختیار دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پہل کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میں تمہارے سامنے ایک معاملہ رکھنے لگا ہوں تم نے جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا، بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کرنا ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی اختیار کرنے کی ہدایت نہیں کریں گے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے نبی! تم اپنی ازواج سے یہ کہہ دو! اگر تم لوگ دنیاوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو' تو آگے آؤ۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یہاں تک پڑھی:

''تم میں سے جو نیکی کرنے والی ہیں۔ ان کے لیے عظیم اجر ہے۔''

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے عرض کی: کیا میں اس بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی؟ میں اللہ' اس

3128۔ اخرجه البخاري (۳۸۰/۸): كتاب التفسير: باب: (وان كنتن تردن الله و رسوله۔۔اجرا عظيما)، حديث (۴۷۸۶)، ومسلم (۳۳۵/۵ ۔ نووی) كتاب الطلاق: باب: بيان ان تخيير امراته لا يكون طلاقاً الا بالنية، حديث (۱۴۷۵/۲۲)، و النسائي (۵۵/۶): كتاب النكاح: باب: ما افترض الله عزوجل على رسوله صلى الله عليه وسلم وحرمه على خلقه ليزيده ان شاء الله قربة اليه، حديث (۳۲۰۱)، و اخرجه احمد (۷۷/۶، ۱۰۳، ۱۵۲، ۲۱۱، ۲۴۸)، من طريق الزهري عن ابي سلمة عن عائشة به.

کے رسول ﷺ اور آخرت کو حاصل کرنا چاہتی ہوں۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) نبی اکرم ﷺ کی دیگر ازواج نے بھی ویسا ہی کیا جو میں نے کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت زہری کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

3129 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا) فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَّعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهٗ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ

◆◆ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے سوتیلے صاحبزادے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی:

"اے اہل بیت! بے شک اللہ تعالیٰ تم سے گندگی کو دور کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور تمہیں اچھی طرح پاک کرنا چاہتا ہے۔"

نبی اکرم ﷺ اس وقت سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں اپنی چادر میں لے لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی پشت کے پیچھے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لیا۔ پھر ارشاد فرمایا:

"اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے گندگی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔"

تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنا مقام ہے، تم بھلائی کی جگہ پر ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت عطاء کے حوالے سے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر "غریب" ہے۔

3130 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

3130۔ اخرجه احمد (۳/۲۵۹، ۲۸۵)، و عبد بن حمید (۳۶۷، ۳۶۸)، حدیث (۱۲۲۳)، من طریق علی بن زید عن انس بن مالك بہ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ اِذَا خَرَجَ اِلٰى صَلَاةِ الْفَجْرِ يَقُولُ الصَّلٰوةَ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ (اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِى الْحَمْرَاءِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ.

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چھ ماہ تک یہ معمول رہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز ادا کرنے کے لیے جاتے ہوئے جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس سے گزرتے تو یہ ارشاد فرماتے تھے:

''اے اہل بیت! نماز کا (وقت) ہو گیا ہے۔''

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اہل بیت! بے شک اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن سلمہ سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوحمراء رضی اللہ عنہ، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

3131 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

متن حدیث: قَالَتْ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِّنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاِذْ تَقُولُ لِلَّذِىْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ) يَعْنِىْ بِالْاِسْلَامِ (وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ) يَعْنِىْ بِالْعِتْقِ فَاَعْتَقْتَهُ (اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِىْ فِىْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا) وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوْا تَزَوَّجَ حَلِيْلَةَ ابْنِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ) وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيْرٌ فَلَبِثَ حَتّٰى صَارَ رَجُلًا يُّقَالُ لَهٗ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (ادْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ) فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٌ اَخُوْ فُلَانٍ (هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ) يَعْنِىْ اَعْدَلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِىَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِّنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِىْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ) هٰذَا

3131- اخرجه احمد (٦/ ٢٤١، ٢٦٦) من طريق داؤد بن ابى هند عن الشعبى عن عائشة به.

الْحَرْفُ لَمْ يُرْوَ بِطُولِهِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَضَّاحٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ

◄◄ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے کوئی چیز چھپانا ہوتی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو چھپاتے۔

''اور جب تم نے اس شخص سے یہ کہا جس پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا تھا اور تم نے بھی احسان کیا تھا۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان یہ تھا) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

''تم اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم اپنے دل میں اس چیز کو پوشیدہ رکھتے تھے' جسے اللہ تعالیٰ نے ظاہر کر دینا تھا اور تم لوگوں سے ڈر رہے تھے' حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو''

یہ آیت یہاں تک ہے:

''اللہ تعالیٰ کا حکم پورا ہوتا ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس خاتون کے ساتھ شادی کی' تو لوگوں نے کہا: انہوں نے اپنے بیٹے کی بیوی کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے' کسی شخص کے والد نہیں ہیں، بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو ''اپنا منہ بولا بیٹا'' بنایا تھا' جب وہ چھوٹے تھے' اس کے بعد یہی صورتحال رہی' یہاں تک کہ وہ بڑے ہو گئے اور انہیں زید بن محمد کہا جانے لگا تو اللہ تعالیٰ نے (اس مسئلے کے بارے میں) یہ حکم نازل کیا:

''تم ایسے لوگوں کو ان کے حقیقی باپ کے حوالے سے' بلاؤ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ انصاف کے زیادہ قریب ہے' اگر تمہیں ان لوگوں کے حقیقی باپ کے بارے میں علم نہ ہو' تو وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے آزاد کردہ غلام ہیں''

(یہ کہنا) فلاں' فلاں کا آزاد کردہ غلام ہے' فلاں' فلاں کا (دینی بھائی) ہے' یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انصاف کے زیادہ قریب ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ یہی روایت داؤد کے حوالے سے' شعبی کے حوالے سے' مسروق کے حوالے سے' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔ وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے اگر کسی چیز کو چھپانا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو چھپاتے۔

''جب تم نے اس شخص سے یہ کہا جس پر اللہ نے انعام کیا تھا اور تم نے بھی اس پر انعام کیا تھا''

یہ قصہ پوری طوالت کے ساتھ روایت نہیں کیا گیا۔

یہی روایت عبداللہ کے حوالے سے' عبداللہ بن ادریس کے حوالے سے' داؤد سے منقول ہے۔

3132 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

متن حدیث: لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْآيَةَ (وَإِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ) الْآيَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی چیز کو چھپانا ہوتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو چھپاتے۔

''اور جب تم نے اس شخص سے یہ کہا تھا جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا تھا اور تم نے بھی اس پر انعام کیا تھا''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3133 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ ابْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ (اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے ہم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے، یہاں تک کہ قرآن کا یہ حکم نازل ہوا۔

''تم ایسے لوگوں کو ان کے حقیقی باپ کے حوالے سے بلاؤ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انصاف کے زیادہ قریب ہے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3134 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ) قَالَ مَا كَانَ لِيَعِيْشَ لَهُ فِيْكُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ

◆◆ عامر شعبی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی شخص کے والد نہیں ہیں۔''

شعبی کہتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے: ان کا کوئی بھی بیٹا تمہارے درمیان زندہ نہیں رہا۔

3135 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ

3133۔ اخرجه البخاري (۳۷۷/۸): كتاب التفسير: باب: (ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله) حديث (۴۷۸۲)، و مسلم (۲۷۹/۸ - ابي): كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم باب: فضل زيد بن حارثة، و اسامة بن زيد رضي الله عنهما، حديث (۲۴۲۵،۶۲)، و اخرجه احمد (۷۷/۲)، من طريق موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر به.

عِكْرِمَةَ عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ

متن حدیث: اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا اَرٰى كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا اَرَى النِّسَاءَ يُذْكَرْنَ بِشَیْءٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) الْاٰيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّاِنَّمَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیدہ اُمّ عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کی: کیا وجہ ہے کہ میں یہ دیکھتی ہوں' ہر چیز مردوں کے لیے ہے' مجھے عورتوں کے بارے میں نظر نہیں آیا کہ ان کا کسی حوالے سے ذکر کیا گیا ہو؟ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں' مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3136 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ) فِیْ شَاْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ جَآءَ زَيْدٌ يَّشْكُو فَهَمَّ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَاْمَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم اپنے من میں اس چیز کو چھپا رکھتے تھے جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہتا تھا اور تم لوگوں سے ڈر گئے تھے۔''

یہ آیت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ان کی شکایت کرتے ہوئے انہیں طلاق دینے کا ارادہ ظاہر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ مانگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اس کے الفاظ قرآن میں یوں استعمال ہوئے ہیں:

''تم اپنی بیوی کو روکے رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3137 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متن حدیث: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِیْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ (فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا) قَالَ

3136ـ اخرجه البخاری (۳۸۳/۸): كتاب التفسير: باب: (وتخفی فی نفسك ما الله مبديه، و تخشى الناس، و الله احق ان تخشاه)، حديث (۴۷۸۷)، من طريق ثابت عن انس بن مالك به.

فَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ اَهْلُوْكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''جب زید نے اس عورت سے اپنی غرض کو پورا کر لیا تو ہم نے اس عورت کی شادی تمہارے ساتھ کر دی۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ خاتون اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواج کے سامنے فخر کرتے ہوئے کہا کرتی تھیں: تم لوگوں کی شادی تمہارے گھر والوں نے کی ہے اور میری شادی اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں پر سے کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3138 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: قَالَتْ خَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ فَعَذَرَنِيْ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِيْ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ) الْاٰيَةَ قَالَتْ فَلَمْ اَكُنْ اَحِلُّ لَهٗ لِاَنِّيْ لَمْ اُهَاجِرْ كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ السُّدِّيِّ

◆◆ سیدہ اُمِ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عذر پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے عذر کو قبول کیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اے نبی! ہم نے تمہارے لیے ان بیویوں کو حلال قرار دیا ہے' جن کے مہر تم ادا کر دیتے ہو' اور ان عورتوں کو بھی (حلال) قرار دیا ہے' جو تمہاری ملکیت میں ہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالِ فے کے طور پر عطا کیں اور (اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا ہے) تمہارے چچا کی بیٹیوں کو' تمہاری پھوپھی کی بیٹیوں کو' تمہارے ماموں کی بیٹیوں کو اور تمہاری خالہ کی بیٹیوں کو' جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی اور ہر مومن عورت کو (تمہارے لیے حلال قرار دیا ہے) اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے لیے ہبہ کر دے۔''

سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال نہیں ہوتی تھی کیونکہ میں نے ہجرت نہیں کی تھی' میں ان لوگوں میں سے تھی' جنہوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف سدی کی نقل کردہ روایت کے حوالے

سے جانتے ہیں۔

3139 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدٌ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نُهِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَصْنَافِ النِّسَاءِ اِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ (لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ) وَاَحَلَّ اللّٰهُ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ (وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ) وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِيْنٍ غَيْرَ الْاِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ (وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ) وَقَالَ (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِيْ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ) اِلٰى قَوْلِهٖ (خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ) وَحَرَّمَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنْ اَصْنَافِ النِّسَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَذْكُرُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ لَا بَاْسَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہجرت کرنے والی مومن عورتوں کے علاوہ دیگر تمام اقسام کی خواتین کے ساتھ نکاح کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اس کے بعد تمہارے لیے خواتین (کے ساتھ شادی کرنا) حلال نہیں ہے اور نہ ہی یہ کہ اپنی ازواج کی جگہ دوسری ازواج لے آؤ خواہ ان (دوسری عورتوں) کی خوبصورتی تمہیں پسند آئے البتہ تمہاری ملکیت میں جو (خواتین آتی ہیں) ان کا حکم مختلف ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ نے مومن عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال قرار دیتے ہوئے (ارشاد فرمایا)

''اور مومن عورت کو (بھی تمہارے لیے حلال کیا گیا ہے) اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے لیے ہبہ کر دیتی ہے۔''

اسلام کے علاوہ اور کسی بھی دین کی پیروکار عورت کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا اور ارشاد فرمایا:

''جو شخص ایمان کا انکار کرے تو اس کا عمل برباد ہو گیا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والا ہو گا۔''

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

''اے نبی! ہم نے تمہارے لیے تمہاری وہ بیویاں حلال قرار دی ہیں جن کے مہر تم ادا کر دیتے ہو اور وہ (کنیزیں حلال قرار دی گئی ہیں) جو تمہاری ملکیت میں آتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت کے طور پر تمہیں عطا کی ہیں۔''

یہ آیت یہاں تک ہے:

''یہ حکم صرف تمہارے لیے ہے عام مومنین کے لیے نہیں ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ تمام اقسام کی خواتین کو حرام قرار دیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ ہم اسے صرف عبدالحمید سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے احمد بن حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا، امام احمد بن حنبل نے یہ بات بیان کی ہے' عبدالحمید بن بہرام کی نقل کردہ روایت میں کوئی حرج نہیں ہے وہ روایت جوانہوں نے شہر بن حوشب سے نقل کی ہے۔

3140 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَتْ عَائِشَةُ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عطاء بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام خواتین کو حلال قرار نہیں دے دیا گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3141 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بَابَ امْرَاَةٍ عَرَّسَ بِهَا فَاِذَا عِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَاحْتُبِسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوْا قَالَ فَدَخَلَ وَاَرْخٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ سِتْرًا قَالَ فَذَكَرْتُهٗ لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ فَقَالَ لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَيَنْزِلَنَّ فِيْ هٰذَا شَيْءٌ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَعَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ يُقَالُ لَهُ الْاَصْلَعُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس اہلیہ کے دروازے کے پاس تشریف لائے جن کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی نئی شادی ہوئی تھی وہاں کچھ لوگ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کوئی کام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وجہ سے کچھ دیر وہاں ٹھہرے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو وہ لوگ جا چکے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے اندر چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: جو تم کہہ رہے ہو' اگر ایسا ہی ہوا ہے تو اس بارے میں ضرور کوئی حکم نازل ہو جائے گا (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل ہو گئی۔

3140۔ اخرجه احمد (٦/٤١، ٢٠١)، والحميدى (١/١١٥)، حديث (٢٣٥)، و النسائى (٦/٥٦): كتاب النكاح: باب: ما افترض الله عزوجل على رسوله صلى الله عليه وسلم و حرمه على خلقه ليزيده ان شاء الله قرب به، حديث (٣٢٠٤)، من طريق عمر و عن عطاء عن عائشة به۔

یہ روایت اس سند کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے۔ عمرو بن سعید کو ''اصلع'' بھی کہا جاتا ہے۔

3142 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَ فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهُ بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا مِنَّا لَكَ قَلِيلٌ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ فَسَمَّى رِجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ عَدَدُ كَمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ قَالَ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ مِنْهُمْ طَوَائِفُ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ فَثَقُلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَاتُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ أَنَسٌ أَنَا أَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهَذِهِ الْآيَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَالْجَعْدُ هُوَ ابْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ هُوَ ابْنُ دِينَارٍ وَيُكْنَى أَبَا عُثْمَانَ بَصْرِيٌّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا) کے ساتھ شادی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہلیہ کو رخصت کروا کے لے آئے' تو میری والدہ سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے حیس تیار کیا اور اسے ایک برتن

3142- اخرجه مسلم (۱۰۵۱/۳): كتاب النكاح: باب: زواج زينب بنت جحش و نزول الحجاب و اثبات و ليمة العرس، حديث (۱۴۲۸/۰۰۱)، و النسائي (۱۳۶/۶): كتاب النكاح: باب: الهدية لمن عرس، حديث (۳۳۸۷)، و احمد (۱۶۳/۳)، من طريق ابي عثمان عن ا ب به.

میں ڈال کر فرمایا: اے انس! اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور آپ ﷺ سے عرض کرنا: یہ میری والدہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا ہے، انہوں نے آپ کو سلام بھی کہا ہے اور یہ عرض کی ہے: یارسول اللہ ﷺ! یہ ہماری طرف سے حقیر سا تحفہ آپ ﷺ کے لیے ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: میری والدہ نے آپ ﷺ کو سلام کہا ہے اور انہوں نے یہ عرض کی ہے: یہ ہماری طرف سے آپ ﷺ کے لیے حقیر سا تحفہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے رکھ دو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور فلاں شخص کو فلاں شخص کو اور فلاں شخص کو اور جو بھی تمہیں ملے اسے میرے پاس بلا کر لے آؤ۔ نبی اکرم ﷺ نے کچھ افراد کے نام بھی لیے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جن لوگوں کے نام لیے تھے اور جو شخص مجھے ملا میں ان سب کو بلا کے لے آیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: تین سو کے قریب افراد تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا: اے انس! وہ پیالہ لے آؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ سارے لوگ اندر آ گئے، یہاں تک کہ وہ چبوترہ اور کمرہ بھر گئے۔ ان لوگوں کا بیٹھنا نبی اکرم ﷺ کو گراں محسوس ہو رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج کے ہاں جا کر انہیں سلام کیا پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے۔ جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ واپس تشریف لے آئے ہیں، تو انہوں نے یہ اندازہ لگا لیا کہ ان کا بیٹھنا نبی اکرم ﷺ پر گراں گزر رہا ہے، تو وہ تیزی سے دروازے کی طرف گئے اور سب لوگ وہاں سے باہر نکل گئے۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا۔ نبی اکرم ﷺ گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ میں حجرے میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ پر یہ آیات نازل ہو چکی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان آیات کو لوگوں کے سامنے تلاوت کیا۔

''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو البتہ اگر کھانے کے لیے تمہیں اندر آنے کی اجازت دی جائے، تو داخل ہو سکتے ہو۔''

''لیکن اس طرح نہیں کہ کھانے کی جلد آمد کے منتظر ہو''۔

یہ آیت آخر تک ہے۔

جعد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان آیات کے بارے میں سب سے پہلے مجھے پتہ چلا تھا اور پھر نبی اکرم ﷺ کی ازواج نے پردہ کرنا شروع کر دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

جعد نامی راوی جعد بن عثمان ہیں۔ ایک قول کے مطابق یہ جعد بن دینار ہیں، ان کی کنیت ابوعثمان بصری ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ ان سے یونس بن عبید، شعبہ اور حماد بن زید نے احادیث روایت کی ہیں۔

3143 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ بَيَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ فَاَرْسَلَنِيْ فَدَعَوْتُ قَوْمًا اِلَى الطَّعَامِ فَلَمَّا اَكَلُوْا وَخَرَجُوا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قِبَلَ بَيْتِ عَآئِشَةَ فَرَاٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَانْصَرَفَ رَاجِعًا فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنَاهُ) وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ

وَرَوٰى ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی (وہ رخصت ہو کر آ گئیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا۔ میں لوگوں کو دعوت کے لیے بلا لایا جب ان لوگوں نے کھانا کھا لیا تو وہ لوگ چلے گئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو ان میں سے دو لوگ ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف چل دیے۔ پھر وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو وہ دونوں آدمی بھی اُٹھ کر باہر نکل گئے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! نبی (اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھروں میں صرف اسی وقت داخل ہو' جب تمہیں کھانے کے لیے اجازت دی جائے اور اس میں بھی کھانے کی طلب ظاہر نہ کرو''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور بیان سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ثابت نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

3144 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ اَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الَّذِيْ كَانَ اُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

3144- اخرجه مالك (١/١٦٥، ١٦٦): كتاب قصر الصلاة من السفر: باب: ما جاء من الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم ، حديث (٦٧)، و مسلم (٢/٢٦٧الابي): كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، حديث (٦٥/٤٠٥)، و ابوداؤد (١/٣٢٢): كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، حديث (٩٨٠)، حديث (٩٨١)، والنسائي (٣/٤٥): كتاب السهو: باب: الامر بالصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم ، حديث (١٢٨٥)، و احمد (٤/١١٨، ١١٩)، (٥/٢٧٣)، و الدارمي (١/٣١٠): كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم ، وعبد بن حميد ص (١٠٦)، حديث (٢٣٤)، و ابن خزيمة (١/٣٥١، ٣٥٢)، حديث (٧١١).

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عُلِّمْتُمْ

فِى الْبَاب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ حُمَيْدٍ وَّكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ وَيُقَالُ ابْنُ جَارِيَةَ وَبُرَيْدَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں نماز کے لیے اذان دینے کا طریقہ خواب میں سکھایا گیا تھا' انہوں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ اس وقت ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے درود بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے، یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی کہ بشیر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ کیا ہوتا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو!

''اے اللہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر! جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل کیا اور تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر! جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تمام جہانوں میں برکت نازل کی' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) سلام پڑھنے کا طریقہ تمہیں سکھایا جا چکا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3145 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَّخِلَاسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سَتِيْرًا مَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِّنْهُ فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَقَالُوْا مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ وَّاِمَّا اُدْرَةٌ وَّاِمَّا اٰفَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّئَهٗ مِمَّا قَالُوْا وَاِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام خَلَا يَوْمًا وَّحْدَهٗ فَوَضَعَ ثِيَابَهٗ عَلٰى حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ اِلٰى ثِيَابِهٖ لِيَاْخُذَهَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَاَخَذَ مُوْسٰى عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ

3145- اخرجه البخاري (۶/۵۰۲): كتاب احاديث الانبياء: باب (۲۸)، حديث (۳۴۰۴)، و طرفه في حديث (۴۷۹۹)؛ و احمد (۲/۳۹۲، ۵۱۴، ۵۳۵).

يَــقُـوْلُ ثَوْبِىْ حَجَرُ ثَوْبِىْ حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَإٍ مِّنْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَّاَبْرَاَهُ مِـمَّـا كَانُوْا يَـقُـوْلُوْنَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَهُ وَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّـنْ اَثَـرِ عَـصَـاهُ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَـدْ رُوِىَ مِـنْ غَيْـرِ وَجْـهٍ عَـنْ اَبِـىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک شرمیلے اور باپردہ آدمی تھے۔ ان کے اس شرمیلے پن کی وجہ سے ان کے جسم کا کوئی حصہ ظاہر نہیں ہوتا تھا' تو بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے اس حوالے سے انہیں اذیت پہنچائی۔ وہ لوگ یہ کہنے لگے: یہ اپنے بدن کو اس لیے اہتمام کے ساتھ ڈھانپ کے رکھتے ہیں' کیونکہ ان کی جلد میں کوئی عیب ہے' یا انہیں برص ہے' یا ان کے خصیے بڑھے ہوئے ہیں' یا کوئی اور عیب ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس چیز سے بری ظاہر کرے' جو ان لوگوں نے بیان کی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا نہا رہے تھے، انہوں نے اپنے کپڑے اتار کر پتھر پر رکھ دیئے اور غسل کرنا شروع کر دیا۔ جب وہ فارغ ہوئے اور اپنے کپڑوں کی طرف آئے تاکہ ان کپڑوں کو حاصل کریں تو وہ پتھر ان کے کپڑوں کو لے کر چل پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی پکڑی اور پتھر کے پیچھے بھاگے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے: اے پتھر! میرے کپڑے! اے پتھر میرے کپڑے!، یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کے کچھ افراد کے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے انہیں برہنہ دیکھا تو انہوں نے دیکھا کہ وہ سب سے خوبصورت جسم کے مالک ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس چیز سے بری ظاہر کر دیا جو ان لوگوں نے کہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ پتھر ٹھہر گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لے کر انہیں پہنا اور اپنے عصا کے ذریعے پتھر کو مارنا شروع کیا۔ اللہ کی قسم! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کے تین (راوی کو شک ہے) چار یا شاید پانچ نشانات اس پتھر پر موجود تھے (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے)۔

''اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو اذیت پہنچائی' تو اللہ تعالیٰ نے اسے' اس چیز سے بری ظاہر کر دیا' جو ان لوگوں نے کہا تھا' تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل احترام تھا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' اور ایک سند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ سَبَأٍ

باب 35: سورہ سبا سے متعلق روایات

3146 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اُقَاتِلُ مَنْ اَدْبَرَ مِنْ قَوْمِيْ بِمَنْ اَقْبَلَ مِنْهُمْ فَاَذِنَ لِيْ فِيْ قِتَالِهِمْ وَاَمَّرَنِيْ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ سَاَلَ عَنِّيْ مَا فَعَلَ الْغُطَيْفِيُّ فَاُخْبِرَ اَنِّيْ قَدْ سِرْتُ قَالَ فَاَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَرَدَّنِيْ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ اَسْلَمَ مِنْهُمْ فَاقْبَلْ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُسْلِمْ فَلَا تَعْجَلْ حَتّٰى اُحْدِثَ اِلَيْكَ قَالَ وَاُنْزِلَ فِيْ سَبَاٍ مَا اُنْزِلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا سَبَاٌ اَرْضٌ اَوِ امْرَاَةٌ قَالَ لَيْسَ بِاَرْضٍ وَّلَا امْرَاَةٍ وَّلٰكِنَّهٗ رَجُلٌ وَّلَدَ عَشْرَةً مِّنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَّتَشَاءَمَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ تَشَاءَمُوْا فَلَخْمٌ وَّجُذَامُ وَغَسَّانُ وَعَامِلَةُ وَاَمَّا الَّذِيْنَ تَيَامَنُوْا فَالْاَزْدُ وَالْاَشْعَرِيُّوْنَ وَحِمْيَرٌ وَّكِنْدَةُ وَمَذْحِجٌ وَّاَنْمَارٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَنْمَارٌ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْهُمْ خَثْعَمُ وَبَجِيْلَةُ

اسنادِ دیگر: وَرُوِيَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت فروہ بن مسیک مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میری قوم کے جن افراد نے اسلام قبول کرلیا ہے میں ان لوگوں کے ساتھ مل کر ان سے جنگ نہ کروں جنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کی مجھے اجازت دی اور مجھے ان کا امیر مقرر کیا۔ جب میں آپ ﷺ کے پاس سے اُٹھ کر آ گیا' تو آپ ﷺ نے میرے بارے میں دریافت کیا: غطیفی کہاں ہے؟ تو آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ میں روانہ ہو چکا ہوں۔ حضرت فروہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا۔ جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ اپنے چند اصحاب کے درمیان موجود تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی قوم کو دعوت دو! ان میں سے جو اسلام قبول کر لے اس کے اسلام کو قبول کرو اور جو اسلام قبول نہ کرے اس کے بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو' جب تک میں تمہیں دوسرا حکم نہ دوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: سورہ سبا کا کچھ حصہ اس وقت نازل ہو چکا تھا۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! سبا سے مراد کیا ہے؟ یہ کوئی علاقہ ہے' یا کوئی خاتون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کوئی علاقہ یا کوئی خاتون نہیں ہے' یہ ایک مرد تھا جو عرب تھا اور اس کے ہاں دس بچے ہوئے ان میں سے چھ کو اس نے مبارک سمجھا اور چار کو منحوس سمجھا۔ جن لوگوں کو اس نے منحوس قرار دیا وہ یہ ہیں: لخم' جذام' غسان اور عاملہ۔ جن لوگوں کو اس نے مبارک سمجھا وہ یہ ہیں: ازد' اشعری' حمیر' کندہ' مذحج'

3146۔ اخرجه ابوداؤد (۴۳۰/۲): كتاب الحروف والقراء ات: باب: (۱) حديث (۳۹۸۸)۔

انمار۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! انمار کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جن کی شاخیں خثعم اور بجیلہ ہیں۔
یہی روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3147 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ فِي السَّمَآءِ اَمْرًا ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهَا سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا (فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ) قَالَ وَالشَّيَاطِيْنُ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی معاملے میں فیصلہ ظاہر کرتا ہے تو فرشتے اپنے پَر مارتے ہیں اس کے اس فرمان کے سامنے سَر کو جھکاتے ہوئے یوں جیسے کسی پتھر پر زنجیر ماری جاتی ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے یہ خوف ختم ہوتا ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ پھر وہ جواب دیتے ہیں: حق فرمایا ہے، وہ بلند مرتبے کا مالک عظیم ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: شیاطین اوپر نیچے اکٹھے ہوتے ہیں (تاکہ فرشتوں سے اس بات کو سن سکیں)۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3148 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ لِمِثْلِ هٰذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ قَالُوْا كُنَّا نَقُوْلُ يَمُوْتُ عَظِيْمٌ اَوْ يُوْلَدُ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَا يُرْمٰى بِهٖ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ لَهٗ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اِلٰى هٰذِهِ السَّمَآءِ ثُمَّ سَاَلَ اَهْلُ السَّمَآءِ السَّادِسَةِ اَهْلَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ اَهْلُ كُلِّ سَمَاءٍ حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ اَهْلَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَتَخْتَطِفُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَيَرْمُوْنَ فَيَقْذِفُوْنَهٗ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ فَمَا جَاءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَّلٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُوْنَهٗ وَيَزِيْدُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

3147۔ اخرجه البخاري (۳۹۸/۸): كتاب التفسير: باب: (حتى اذا فزع عن قلوبهم قالوا: ماذا قال ربكم قالو الحق۔) حديث (۴۸۰۰) و طرفه في (۴۷۰۱، ۷۴۸۱)، وابو داؤد (۴۳۰/۲): كتاب الحروف و القراء ات، باب (۱)، حديث (۳۹۸۹)، و ابن ماجه (۶۹/۱، ۷۰): كتاب المقدمة: باب فيما انكرته الجهمية، حديث (۱۹۴).

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رِجَالٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے، اس دوران کوئی تارا ٹوٹا جس سے روشنی پھیل گئی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں تم ایسی صورتحال کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ جب تم اسے دیکھتے تھے۔ انہوں نے عرض کی: ہم یہ کہتے تھے کہ کسی بڑے آدمی کا انتقال ہو گیا ہے یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ستارہ کسی کے مرنے یا کسی کے پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا، بلکہ ہمارا پروردگار جب کسی معاملے کا فیصلہ ظاہر کرتا ہے تو عرش کو اُٹھانے والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ پھر آسمان والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ پھر درجہ بدرجہ مختلف آسمانوں والے فرشتہ اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ وہ تسبیح اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر چھٹے آسمان والے ساتویں آسمان والوں سے دریافت کرتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر وہ لوگ انہیں بتاتے ہیں۔ پھر ہر آسمان والے دوسرے آسمان والوں سے اس خبر کے بارے میں جانتے ہیں، یہاں تک کہ یہ خبر آسمانِ دنیا والے فرشتوں تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر شیاطین چوری چھپے اسے سننے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں یہ ستارا مارا جاتا ہے پھر وہ اپنے ساتھیوں (یعنی کاہنوں) تک وہ بات پہنچاتے ہیں تو ان کی جو بات پوری ہوتی ہے وہ دراصل حق ہوتی ہے لیکن یہ لوگ درمیان میں کچھ تبدیلی کر دیتے ہیں۔ اس میں کچھ اضافہ کر دیتے ہیں (اس لیے ان کی بعض باتیں ثابت نہیں بھی ہوتیں)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت زہری کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے انصار کے کچھ افراد سے منقول ہیں۔ وہ یہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اس کے بعد انہوں نے سابقہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے جس کا مفہوم اس جیسا ہے۔

اس روایت کو حسین بن حریث نے ولید بن مسلم کے حوالے سے امام اوزاعی سے نقل کیا ہے۔

بَابٌ وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَلٰئِكَةِ

باب 36: سورہ ملائکہ سے متعلق روایات

3149 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا مِّنْ ثَقِيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

3149- اخرجه احمد (۷۸/۳)۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ (ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ) قَالَ هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

''پھر ہم نے کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنا دیا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا تھا پھر ان میں سے کچھ لوگ اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے' اور کچھ میانہ روی اختیار کرنے والے تھے' اور کچھ بھلائی کی طرف سبقت لے جانے والے تھے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: یہ سب لوگ ایک ہی مرتبے کے حامل ہیں اور یہ سب جنت میں ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''حدیث غریب حسن'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُورَةِ يس

باب 37: سورہ یٰسین سے متعلق روایات

3150 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَتْ بَنُو سَلَمَةَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ فَأَرَادُوا النُّقْلَةَ إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةَ (إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آثَارَكُمْ تُكْتَبُ فَلَا تَنْتَقِلُوا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

توضیح راوی: وَأَبُو سُفْيَانَ هُوَ طَرِيفٌ السَّعْدِيُّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو سلمہ قبیلے کے لوگ مدینہ منورہ کے کنارے پر آباد تھے۔ انہوں نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''بے شک ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے' اور جو وہ آگے بھیجیں گے' اور جو پیچھے رکھیں گے اس کو نوٹ کریں گے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک تمہارے قدموں کے نشانات نوٹ کیے جاتے ہیں اس لیے تم منتقل نہ ہو۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور سفیان ثوری سے منقول ہونے کے حوالے سے' ''غریب'' ہے۔ ابوسفیان نامی راوی طریف سعدی ہیں۔

3151 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِىْ يَا اَبَا ذَرٍّ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَاْذِنُ فِى السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اطْلُعِىْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا قَالَ وَذٰلِكَ فِىْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ میں سورج غروب ہونے کے فوراً بعد مسجد میں داخل ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو (یہ سورج) کہاں جاتا ہے؟ حضرت ابوذر فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جاتا ہے اور سجدے کی اجازت طلب کرتا ہے اور اسے اجازت مل جاتی ہے (جب قیامت آنے والی ہوگی) تو اس سے کہا جائے گا: تم اسی طرف سے طلوع ہو جاؤ! جہاں سے آئے ہو تو سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ اپنی مخصوص ڈگر پر چلتا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: یہ حضرت عبداللہ کی قرأت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الصَّافَّاتِ

باب 38: سورہ صافات سے متعلق روایات

3152 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰى شَىْءٍ اِلَّا كَانَ مَوْقُوْفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَازِمًا بِهٖ لَا يُفَارِقُهٗ وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَاَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی دعوت دینے والا کسی چیز کی طرف دعوت دیتا ہے تو اسے قیامت کے دن ٹھہرالیا جائے گا اور وہ چیز اس کے ساتھ ہوگی اس سے الگ نہیں ہوگی

3152۔ اخرجه الدارمی (۱۳۱/۱): باب: من سن سنة حسنة اوسيئة

اگرچہ کسی شخص نے کسی ایک ہی شخص کو دعوت دی ہو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت کیا:

''انہیں ٹھہرالو! ان لوگوں سے سوال کیا جائے گا کیا وجہ ہے تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے تھے؟''

3153 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ) قَالَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''اور ہم نے اسے ایک لاکھ افراد یا اس سے بھی زیادہ کی طرف مبعوث کیا۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ (ایک لاکھ سے) بیس ہزار زیادہ تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے۔

3154 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِ اللّٰهِ (وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبَاقِيْنَ) قَالَ حَامٌ وَّسَامٌ وَّيَافِثُ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: يُقَالُ يَافِثُ وَيَافِتُ بِالتَّاءِ وَالثَّاءِ وَيُقَالُ يَفِثُ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے۔

''اور ہم نے اس کی ذُریت کو باقی رہنے دیا۔''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: (وہ ذُریت) حام' سام' یافث تھے۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام یافت اور ایک قول کے مطابق یافث اور ایک قول کے مطابق یفث ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف سعید بن بشیر کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3155 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ اَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ اَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، سام عربوں کے جدامجد ہیں۔ حام حبشیوں کے جد امجد ہیں، جبکہ یافث رومیوں کے جدامجد ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ ص

باب 39: سورہ ص سے متعلق روایات

3156 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَحْيٰى قَالَ عَبْدٌ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ فَجَآئَتْهُ قُرَيْشٌ وَّجَآئَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ اَبِيْ طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ اَبُوْ جَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهُ وَشَكَوْهُ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ مَا تُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ اِنِّيْ اُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً وَّاحِدَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّيْ اِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةً وَّاحِدَةً قَالَ كَلِمَةً وَّاحِدَةً قَالَ يَا عَمِّ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ (ص وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ) اِلٰى قَوْلِهٖ (مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عِمَارَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهٗ عَنِ الْاَعْمَشِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب جناب ابوطالب بیمار ہوئے، تو قریش ان کے پاس آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے پاس آئے۔ اس وقت جناب ابوطالب کے پاس ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ ابوجہل اٹھا تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں بیٹھنے سے منع کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے ابوطالب کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایت کی، تو ابوطالب نے کہا: اے میرے بھتیجے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم سے کیا چاہتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے یہ چاہتا ہوں کہ یہ کلمہ پڑھیں۔ یہ لوگ عربوں کے حاکم بن جائیں گے اور عجمی جزیہ لے کر ان کے پاس آیا کریں گے۔ ابوطالب نے دریافت کیا: ایک کلمہ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک کلمہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے چچا! یہ لوگ یہ مان لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ تو انہوں نے کہا: ایک خدا؟ ہم نے کسی دوسرے مذہب میں یہ بات نہیں سنی۔ یہ ان کی اپنی بنائی ہوئی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو ان لوگوں کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

''ص اس قرآن کی قسم! جو نصیحت سے لبریز ہے، کفر کرنے والے لوگ صرف تکبر اور مخالفت کا شکار ہیں۔''

3156- اخرجه احمد (۱/۲۲۷، ۲۲۸، ۳۶۲).

یہ آیت یہاں تک ہے:

''ہم نے یہ بات کسی دوسرے مذہب میں نہیں سنی یہ اپنی طرف سے بنائی ہوئی بات ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یحییٰ بن سعید نے سفیان کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

یحییٰ بن عمارہ نے یہ بات بیان کی ہے، بندار نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے سفیان کے حوالے سے اعمش سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3157 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ اَحْسَبُهُ قَالَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ اَوْ قَالَ فِيْ نَحْرِيْ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ ذَكَرُوْا بَيْنَ اَبِيْ قِلَابَةَ وَبَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ رَجُلًا وَّقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات (خواب میں) میرا پروردگار میرے پاس بہترین صورت میں آیا۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید حدیث میں خواب کا ذکر ہے) تو اس نے فرمایا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کی ٹھنڈک کو اپنی چھاتی میں محسوس کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے حلق میں محسوس کیا جس سے مجھے پتہ چل گیا کہ آسمان اور زمین میں کیا کچھ ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: اے محمد! کیا تم یہ جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس کے بارے میں بحث کر رہے ہیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ وہ کفارات کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں: نماز کے بعد مسجد میں ٹھہر جانا (زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر) باجماعت نماز کے لیے آنا' جب طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا' جو شخص یہ کام کرے گا' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ

3157۔ اخرجه احمد (۱/۳۶۸)، وعبد بن حميد ص (۲۲۸)، حديث (۶۸۲).

رہے گا' اور بھلائی کے ساتھ مرے گا' اور وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا' جیسے وہ اپنی پیدائش کے وقت تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا: اے محمد! جب تم نماز پڑھ لو تو یہ دعا مانگو:

''اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے یہ توفیق عطا کر) بھلائی کے کام کرنے کی' برائی سے بچنے کی' مسکینوں کے ساتھ محبت کرنے کی اور جب تو اپنے بندوں کے بارے میں آزمائش کا ارادہ کرے' تو مجھے کسی آزمائش میں مبتلا کیے بغیر اپنی بارگاہ میں لے جانا۔''

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: درجات (ان کاموں سے حاصل ہوتے ہیں) سلام پھیلانا' دوسروں کو کھانا کھلانا اور رات کے وقت' اس وقت نماز ادا کرنا جب لوگ سو چکے ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بعض راویوں نے ابوقلابہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک اور راوی کا تذکرہ کیا ہے۔

قتادہ نے اسے ابوقلابہ کے حوالے سے' خالد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

3158 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ رَبِّيْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ رَبِّ لَا اَدْرِيْ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَفِيْ نَقْلِ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكْرُوْهَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَمَنْ يُّحَافِظْ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ اِنِّيْ نَعَسْتُ فَاسْتَثْقَلْتُ نَوْمًا فَرَاَيْتُ رَبِّيْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى

◄► حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرا پروردگار میرے پاس بہترین شکل میں آیا۔ اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں۔ پروردگار نے دریافت کیا: ملاء اعلیٰ کس بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار مجھے علم نہیں ہے۔ پھر پروردگار نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک کو اپنے سینے میں محسوس کیا جس سے مجھے مشرق اور مغرب کے درمیان میں موجود ہر چیز کا پتہ چل گیا پھر

3158۔ اخرجه احمد (۲۴۳/۵)۔

اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں' اے میرے پروردگار! پروردگار نے فرمایا: ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: درجات اور کفارات کے بارے میں اور زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر باجماعت نماز کی طرف جانے کے بارے میں' ناپسندیدہ صورتحال کے وقت اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں' نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں' بات کر رہے ہیں۔ جو شخص باقاعدگی کے ساتھ ان اعمال کو سرانجام دیتا رہے گا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا' اور بھلائی کے ساتھ مرے گا' اور وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا' جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث نقل کی ہیں۔

یہی روایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے طویل حدیث کے طور پر منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''میں سو گیا اور گہری نیند سو گیا پھر میں نے اپنے پروردگار کو (خواب میں) بہترین شکل میں دیکھا تو اس نے ارشاد فرمایا: ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟''

3159 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ اَبُوْ هَانِئٍ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِىْ سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَايِشٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَائٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِىْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّىْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِىْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اَنِّىْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِىْ فَنَعَسْتُ فِىْ صَلَاتِىْ فَاسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّىْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِىْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِىْ رَبِّ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَىَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَىَّ فَتَجَلّٰى لِىْ كُلُّ شَىْءٍ وَّعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِى الْكَفَّارَاتِ قَالَ مَا هُنَّ قُلْتُ مَشْىُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِى الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِى الْمَكْرُوْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيْمَ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِىْ وَتَرْحَمَنِىْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِىْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ

فَادْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام بخاری: سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَـ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وقَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَايِشٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ هٰكَذَا ذَكَرَ الْوَلِيْدُ فِي حَدِيْثِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَايِشٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَايِشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَايِشٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھانے کے لیے تشریف نہیں لائے، یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہمیں سورج نکلتا ہوا نظر آ جاتا۔ نبی اکرم ﷺ تیزی کے ساتھ باہر تشریف لائے، نماز کے لیے اقامت کہی گئی، نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی، آپ ﷺ نے مختصر نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ نے بلند آواز میں ہم سے فرمایا: تم جس حالت میں ہو یہیں رہو! پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف رُخ کیا اور ارشاد فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں جس وجہ سے میں آج صبح نہیں آ سکا۔ گزشتہ رات میں بیدار ہوا، میں نے وضو کیا اور جتنا مقدر میں تھا نماز ادا کی۔ پھر میں نماز کے دوران ہی سو گیا، یہاں تک کہ گہری نیند میں چلا گیا' تو میں نے اپنے پروردگار کو بہترین شکل میں دیکھا۔ اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں' اے میرے پروردگار! اس نے فرمایا: ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ بیان کی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر میں نے پروردگار کو دیکھا کہ اس نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ میں نے اس کی انگلیوں کی پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی' تو ہر چیز میرے سامنے روشن ہو گئی اور میں نے اسے پہچان لیا' پھر اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی میں حاضر ہوں' اے میرے پروردگار! اس نے فرمایا: ملا اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: کفارات کے بارے میں۔ اس نے فرمایا: اس سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کی: زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر بھلائی کی طرف جانا' نماز کے بعد مساجد میں بیٹھنا اور جب طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا۔ اس نے فرمایا: پھر کس چیز کے بارے میں۔ میں نے عرض کی: کھانا کھلانے' نرم گفتگو کرنے' رات کے وقت نوافل ادا کرنے' جب لوگ سو رہے ہوں' کے بارے میں (بات کر رہے ہیں) تو پروردگار نے فرمایا: تم یہ دعا مانگو، اے میرے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کے کام سرانجام دینے' برائی کو نہ کرنے' مسکینوں سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور یہ سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر اور جب تو لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے' تو مجھے آزمائش میں مبتلا کیے بغیر موت دے دینا۔ میں تجھ سے تیری محبت اور جس سے تو محبت کرتا ہے' اس شخص کی محبت اور اس عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں' جو تیری محبت کے

قریب کردے۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حق ہے اسے نوٹ کرلو اور پھر اس کی تعلیم حاصل کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جسے ولید بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی، خالد نے اسے عبدالرحمٰن بن عائش حضرمی کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، اس کے بعد انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے لیکن یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

ولید نے اپنی روایت میں اسی طرح ذکر کیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن عائش کے حوالے سے منقول ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جبکہ بشر بن بکر نے اسے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے حوالے سے اس سند کے ہمراہ حضرت عبدالرحمٰن بن عائش کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے اور یہ زیادہ درست ہے۔

عبدالرحمٰن بن عائش نے نبی اکرم ﷺ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الزُّمَرِ

باب 40: سورہ زمر سے متعلق روایات

3160 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ) قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ الْاَمْرَ اِذًا لَشَدِيْدٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

”پھر بے شک تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آپس میں بحث کرو گے۔“

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ بحث و مباحثہ دنیا میں تو ہمارے درمیان موجود ہے تو کیا یہ دوبارہ ہمارے درمیان ہوگا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر تو معاملہ بہت شدید ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3160- اخرجه احمد (١/ ١٦٤)، (١/ ١٦٧)، و الحميدى (١/ ٣٣، ٣٤)، حديث (٦٠، ٦٢)۔

3161 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَّسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ

متنِ حدیث: قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ (يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا) وَلَا يُبَالِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ وَشَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ يَّرْوِيْ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ وَاُمُّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةُ هِيَ اَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ

◆◆ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا:

''اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے اوپر زیادتی کی ہے' تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو' بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دے گا''

(حدیث کے یہ الفاظ بھی ہیں) اور وہ اس کی پرواہ نہیں کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف ثابت کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جسے انہوں نے شہر بن حوشب سے نقل کیا ہے' جبکہ شہر بن حوشب نے سیدہ اُم سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

سیدہ اُمّ سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا ہی اسماء بنت یزید ہیں۔

3162 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ وَّسُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ يَهُوْدِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ)

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَّتَصْدِيْقًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: اے حضرت

3161- اخرجه احمد (٦/٤٥٤، ٤٥٩، ٤٦٠، ٤٦١)، و عبد بن حميد ص (٤٥٦)، حديث (١٥٧٧).

3162- اخرجه البخاری (٨/٤١٢): كتاب التفسير: باب: (و ما قدروا الله حق قدره)، حديث (٤٨١١)، و اطرافه (٧٤١٤، ٧٤١٥، ٧٤٥١، ٧٥١٣)، و مسلم (٤/٢١٤٧): كتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب: صفة القيامة و الجنة و النار، حديث (١٩/٢٧٨٦)، و احمد (١/٤٢٩، ٤٥٧).

محمد ﷺ! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں کو ایک انگلی اور تمام زمینوں کو ایک انگلی اور تمام پہاڑوں کو ایک انگلی اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی کے ذریعے تھامنا ہے اور پھر یہ فرمانا ہے: میں بادشاہ ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت ظاہر ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''انہوں نے اللہ تعالیٰ کو اس طرح نہیں پہچانا جو اس کو پہچاننے کا حق ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ اس کی بات کی تصدیق کرنے کے لیے اور اس پر خوشی ظاہر کرنے کے لیے مسکرا دیئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3163 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُدَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِى الضُّحَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَرَّ يَهُوْدِيٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِذَا وَضَعَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى ذِهْ وَالْاَرْضَ عَلٰى ذِهْ وَالْمَاءَ عَلٰى ذِهْ وَالْجِبَالَ عَلٰى ذِهْ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى ذِهْ وَاَشَارَ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ بِخِنْصَرِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتّٰى بَلَغَ الْاِبْهَامَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ كُدَيْنَةَ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ

قولِ امام بخاری: قَالَ رَاَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ شُجَاعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک یہودی نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: اے یہودی! ہمیں کوئی بات بتاؤ۔ تو اس نے کہا: اے ابوالقاسم! آپ ﷺ کیسے یہ کہہ سکتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو اس پر زمین کو اس پر اور پانی کو اس پر پہاڑوں کو اس پر اور ساری مخلوق کو اس پر رکھے گا۔

محمد بن صلت نے اپنی سب سے چھوٹی انگلی سے اشارہ کیا' پھر اس کے بعد یکے بعد دیگرے' تمام انگلیوں کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے انگوٹھے تک پہنچے۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کو اس طرح نہیں پہچانا جیسے اسے پہچاننے کا حق ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے ہم اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول

3163۔ اخرجه احمد (۱/۲۵۱)، (۱/۳۲٤).

ہونے کے حوالے سے ’صرف اسی سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

ابوکدینہ کا یحییٰ بن مہلب ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام بخاری کو دیکھا، انہوں نے اس روایت کو حسن بن شجاع کے حوالے سے’ محمد بن صلت سے نقل کیا ہے۔

3164 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَتَدْرِیْ مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِیْ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ (وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ) قَالَتْ قُلْتُ فَاَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ وَفِی الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو’ جہنم کتنی وسیع ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! تم جان بھی نہیں سکتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

’’قیامت کے دن روئے زمین اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہوگی اور آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔‘‘

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم کے پُل پر ہوں گے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں) اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ’’حسن صحیح‘‘ ہے’ اور اس سند کے حوالے سے ’’غریب‘‘ ہے۔

3165 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ) فَاَيْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ يَا عَائِشَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

’’اور زمین قیامت کے دن اس کے دستِ قدرت میں ہوگی اور آسمان اُسکے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔‘‘

3164۔ اخرجه احمد (۱۱۶/۶)۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تو اہلِ ایمان اس وقت کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! وہ پل صراط پر ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3166 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: كَيْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنٰى جَبْهَتَهُ وَاَصْغٰى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْمَرَ اَنْ يَّنْفُخَ فَيَنْفُخَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ فَكَيْفَ نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوَاهُ الْاَعْمَشُ اَيْضًا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں کیسے آرام سے ہوسکتا ہوں؟ جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے اپنا منہ صور کے ساتھ لگایا ہوا ہے اس نے اپنا سر جھکایا ہوا ہے اور اپنے کان لگائے ہوئے ہیں اور وہ انتظار کر رہا ہے کہ اسے اس میں پھونک مارنے کا حکم دیا جائے تو وہ اس میں پھونک مار دے۔ مسلمانوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیا پڑھا کریں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھا کرو: "ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے ہم اپنے پروردگار اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں۔"

سفیان نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اور ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

اعمش نے اسے عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

3167 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ اَعْرَابِيٌّ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! صور کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سینگ (یا باجہ) ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے ہم اس روایت کو صرف سلیمان تیمی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3168 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ

3167۔ اخرجه الدارمي (۳۲۵/۲): كتاب الرقاق: باب: في نفخ الصور، و احمد (۱۶۲/۲، ۱۹۲)۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ يَهُوْدِيٌّ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ لَا وَالَّذِیْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَدَهٗ فَصَكَّ بِهَا وَجْهَهٗ قَالَ تَقُوْلُ هٰذَا وَفِيْنَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ) فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا مُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَرَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلِیْ اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ایک یہودی نے مدینہ منورہ کے بازار میں کہا: اس ذات کی قسم! جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فوقیت دی ہے۔ اس پر ایک انصاری نے ہاتھ اٹھایا اور اس یہودی کو طمانچہ رسید کر دیا' اور بولا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ بات کہہ رہے ہو؟ (جب یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (پہلے یہ آیت پڑھی)

"اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی' تو آسمان اور زمین میں موجود ہر چیز بے ہوش ہو کے گر جائے گی ماسوائے ان کے' جنہیں اللہ چاہے گا' پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی' تو وہ لوگ اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے اپنا سر اٹھاؤں گا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت عرش کے ایک پائے کو تھامے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے مجھ سے پہلے اپنا سر اٹھا لیا تھا یا وہ ان لوگوں میں شامل ہیں' جن کا اللہ تعالیٰ نے استثناء کیا ہے' اور جو شخص یہ کہے: میں حضرت یونس سے بہتر ہوں' تو اس نے غلط کہا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3169 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اِسْحٰقَ اَنَّ الْاَغَرَّ اَبَا مُسْلِمٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: يُنَادِیْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى (وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ

3168۔ اخرجه البخاری (٥/٨٥): کتاب الخصومات: باب: ما یذکر من الاشخاص و الملازمة و الخصومة بين المسلم و اليهودی، حديث (٢٤١١)، و اطرافه من (٣٤٠٨، ٣٤١٨، ٣٤٧٦، ٤٨١٣، ٥٠٦٢، ٦٥١٧، ٦٥١٨، ٧٤٢٨، ٧٤٧٢)، ومسلم (٤/١٨٤٤): كتاب الفضائل: باب: من فضل موسى عليه الصلاة والسلام، حديث (١٦٠، ٢٣٧٣/١٦١)، و ابوداؤد (٢/٦٢٩): كتاب السنة: باب من التخيير بين الانبياء عليهم الصلاة و السلام، حديث (٤٦٧١)، و ابن ماجه (٢/١٤٢٨): كتاب الزهد: باب: ذكر البعث، حديث (٤٢٧٤)، و احمد (٢/٢٦٤، ٤٥٠)۔

3169۔ اخرجه مسلم (٩/٢٨١ ۔ الابی): كتاب الجنة وصفة نعيمها و اهلها: باب: (فی دوام نعيم اهل الجنة)، حديث (٢٨٣٧/٢٢) والدارمی (٢/٣٣٤): كتاب الرقائق: باب: ما يقال لا هل الجنة اذا دخلوها و اخرجه احمد (٢/٣١٩)، (٣/٣٨ ۔ ٩٥)، و عبد بن حميد: ص (٢٩٣): حديث (٩٤٢)۔

أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ)

اختلاف سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا: اب تمہارے لیے زندگی ہے تم کبھی بھی نہیں مرو گے اب تمہارے لیے صحت ہے اب تم کبھی بھی بیمار نہیں ہو گے اب تمہارے لیے جوانی ہے تم کبھی بھی بوڑھے نہیں ہو گے اب تمہارے لیے نعمتیں ہیں تم کبھی بھی تکلیف میں مبتلا نہیں ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

"اور یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا ہے اس چیز کے عوض میں جو تم عمل کرتے تھے۔"

ابن مبارک اور دیگر محدثین نے اس روایت کو ثوری کے حوالے سے نقل کیا ہے اور "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِ

باب 41: سورہ مومنون سے متعلق روایات

3170 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُّسَيْعٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاَ (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دعا عبادت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

"تمہارا پروردگار یہ فرماتا ہے: تم مجھ سے دعا مانگو! میں تمہاری دعا قبول کروں گا بے شک وہ لوگ جو میری بندگی سے تکبر کرتے ہوئے (منہ موڑتے ہیں) عنقریب وہ جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ حٰمٓ السَّجْدَةِ

باب 42: سورہ حٰم سجدہ سے متعلق روایات

3171 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ

3170۔ اخرجه البخاري في الادب المفرد ص (۲۱۰)، حديث (۷۲۱) و ابوداؤد (۱/۴۴۶): كتاب الصلاة: باب: الدعاء، حديث (۱۴۷۹)، و ابن ماجه (۲/۱۲۵۸): كتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء و اخرجه احمد (۴/۲۶۷ - ۲۷۱ - ۲۷۶ - ۲۳۷)۔

مَسْعُوْدٍ قَالَ

متن حدیث: اخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ فَقَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَاِنَّهُ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بیت اللہ کے قریب تین آدمیوں کی بحث ہوگئی۔ ان میں سے دو قریشی تھے' اور ایک ثقفی تھا یا دو ثقفی تھے' اور ایک قریشی تھا۔ ان میں عقل کم تھی اور ان کے پیٹ میں چربی زیادہ تھی۔ ان میں سے ایک نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے ہم جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو سنتا ہے؟ تو دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز میں کہیں' تو سن لیتا ہے' اگر پست آواز میں کہیں' تو نہیں سنتا ہے۔ تیسرے نے کہا: اگر وہ بلند آواز کو سن لیتا ہے' تو پھر اسے پست آواز کو بھی سن لینا چاہیے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور تم (کسی گناہ کا ارتکاب کرتے وقت) پردہ نہیں کرتے' (یعنی یہ بھی نہیں سوچتے) کہ تمہارے کان تمہارے خلاف گواہی دیں گے' تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (بھی تمہارے خلاف گواہی دیں گی)''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3172 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَآءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ قُرَشِيٌّ وَّخَتَنَاهُ ثَقَفِيَّانِ اَوْ ثَقَفِيٌّ وَّخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ فَتَكَلَّمُوْا بِكَلَامٍ لَّمْ اَفْهَمْهُ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هٰذَا فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّا اِذَا رَفَعْنَا اَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَاِذَا لَمْ نَرْفَعْ اَصْوَاتَنَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا سَمِعَهُ كُلَّهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ) اِلٰى قَوْلِهٖ (فَاَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ

3171۔ اخرجه البخاری (۴۲۴/۸): كتاب التفسير: باب: (و ذلكم ظنكم الذی ظننتم بربكم ارداكم فاصبحتم من الخاسرين)، حديث (۴۸۱۷)، و طرفه من (۷۵۲۱)، و مسلم (۲۱۴۱/۴): كتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب ـــ، حديث (۲۷۷۵/۵)، واحمد (۴۴۳/۱)، والحميدی (۴۷/۱)، حديث (۸۷).

3172۔ اخرجه احمد (۳۸۱/۱، ۴۲۶، ۴۴۲).

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں خانہ کعبہ کے پردے کے پیچھے چھپا ہوا تھا، اسی دوران تین آدمی آئے' جن کے پیٹ میں چربی زیادہ تھی اور ان کے دماغ میں عقل کم تھی۔ ان میں سے ایک قریشی تھا اور دو اس کے داماد تھے' جو ثقفی تھے یا ایک ثقفی تھا اور دو اس کے داماد تھے' جو قریشی تھے۔ انہوں نے کوئی بات کی جس کو میں سمجھ نہیں سکا۔ پھر ان میں سے ایک نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے! اللہ تعالیٰ ہمارے اس کلام کو سن لیتا ہے؟ تو دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز میں یہ بات کریں تو وہ اس کو سن لے گا' اور اگر ہم بلند آواز میں نہیں کرتے' تو اس کو نہیں سنے گا۔ تیسرے نے کہا: اگر وہ کچھ حصے کو سن سکتا ہے' تو پھر وہ ساری بات کو سن سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"اور تم (کسی گناہ کا ارتکاب کرتے وقت) پردہ نہیں کرتے' (یعنی یہ بھی نہیں سوچتے) کہ تمہارے کان تمہارے خلاف گواہی دیں گے' تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (بھی تمہارے خلاف گواہی دیں گی)"۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

"تو تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

محمود بن غیلان نے اس روایت کو اپنی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3173 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِىْ حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ (اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا) قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرَ اَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ رَوٰى عَفَّانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيْثًا

حدیثِ دیگر: وَيُرْوٰى فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعْنٰى اسْتَقَامُوْا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"بے شک وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں ہمارا پروردگار اللہ ہے' اور اس پر استقامت اختیار کرتے ہیں"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگوں نے یہ بات کہی اور پھر ان میں سے اکثر نے اس کا انکار کر دیا تو جو شخص اسی بات پر مرے گا وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جس نے استقامت اختیار کی"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام ابوزرعہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، عفان نے عمرو بن علی کے حوالے سے' ایک

روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس آیت میں مذکور لفظ "استقامت" کے مفہوم کی وضاحت کے لیے نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اقوال منقول ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ حٰمٓ عٓسٓقٓ

باب 43: سُوْرَةِ حٰمٓ عٓسٓقٓ سے متعلق روایات

3174 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (قُلْ لَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى) فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَعَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ طاؤس بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

"تم فرما دو! میں اِس (تبلیغ) کا تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا' البتہ قرابت کے حوالے سے جو محبت (کا تقاضا ہوتا ہے اس کی تم سے توقع رکھتا ہوں)"۔

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ رشتے دار حضرت محمد ﷺ کی آل تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ کا قریش کی ہر ذیلی شاخ کے ساتھ کوئی نہ کوئی رشتے داری کا تعلق تھا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری تمہارے ساتھ جو رشتے داری ہے' تم اس کے حوالے سے صلہ رحمی کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

3175 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَازِعِ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَيْخٌ مِّنْ بَنِيْ مُرَّةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمْتُ الْكُوْفَةَ فَاُخْبِرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ فَقُلْتُ اِنَّ فِيْهِ لَمُعْتَبَرًا فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ مَحْبُوْسٌ فِيْ دَارِهِ الَّتِيْ قَدْ كَانَ بَنٰى قَالَ وَاِذَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ قَدْ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ وَالضَّرْبِ وَاِذَا هُوَ فِيْ قُشَاشٍ فَقُلْتُ

3174- اخرجه البخاری (۶۰۸/۶): کتاب المناقب: باب: قول اللہ تعالیٰ (یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی—) (الحجرات:۱۳) حدیث (۳۴۹۷)، وطرفه من (۴۸۱۸)، و احمد (۲۲۹/۱)، (۲۸۶/۱)۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا بِلَالُ لَقَدْ رَأَيْتُكَ وَأَنْتَ تَمُرُّ بِنَا تُمْسِكُ بِأَنْفِكَ مِنْ غَيْرِ غُبَارٍ وَأَنْتَ فِي حَالِكَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِي مُرَّةَ ابْنِ عَبَّادٍ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ قُلْتُ هَاتِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ أَكْثَرُ قَالَ وَقَرَأَ (وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

عبداللہ بیان کرتے ہیں: بنومرہ کے ایک بزرگ آدمی نے مجھے یہ بات بتائی: میں کوفہ آیا' تو مجھے بلال بن ابوبلدہ کے بارے میں بتایا گیا تو میں نے کہا: اس کے انجام میں تو عبرت پائی جاتی ہے' پھر میں اس کے پاس گیا' تو وہ اپنے اسی گھر میں قید تھا جو اس نے خود بنایا تھا۔ اسے اذیت پہنچانے کی وجہ سے اور مار پیٹ کی وجہ سے اس کی شکل وصورت تبدیل ہو چکی تھی۔ اس کے بدن پر ایک پرانا سا لباس تھا۔ میں نے (اس کی یہ حالت دیکھ کر) کہا: الحمدللہ! اے بلال! مجھے تمہارا وہ وقت بھی یاد ہے جب تم ہمارے پاس سے گزرتے تھے' اور وہاں کوئی غبار نہیں ہوتا تھا' لیکن تم ناک پر رومال رکھ لیتے تھے' اور آج تمہاری یہ حالت ہے۔ اس نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں عباد کا بیٹا ہوں اور بنومرہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ تو بلال نے کہا: میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں' شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہیں بہت نفع پہنچائے۔ تو میں نے کہا سناؤ۔ تو اس نے کہا: ابوبردہ نے اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بندے کو جو بھی چھوٹی یا بڑی تکلیف لاحق ہوتی ہے' وہ اس کے کسی گناہ کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے' اور وہ گناہ تو بہت زیادہ ہیں' جو اللہ تعالیٰ ویسے ہی معاف کر دیتا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یا شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) یہ آیت تلاوت کی:

''اور تمہیں' جو مصیبت لاحق ہوتی ہے' تو یہ تمہارے اپنے اعمال کے نتیجے میں ہوتی ہے' اور وہ بہت سے گناہوں سے درگزر کر لیتا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الزُّخْرُفِ

باب 44: سورہ زخرف سے متعلق روایات

3176 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ وَيَعْلٰى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

3176۔ اخرجه ابن ماجه (۱۹/۱): كتاب المقدمة: باب: اجتناب البدع والجدل، حديث (٤٨)، واحمد (٥/٢٥٢، ٢٥٦)۔

وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ حَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ

توضیح راوی: وَحَجَّاجٌ ثِقَةٌ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ غَالِبٍ اسْمُهُ حَزَوَّرُ

◄► حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی قوم ہدایت حاصل کر لینے کے بعد اس وقت تک گمراہی کا شکار نہیں ہوتی جب تک ان کے درمیان جھگڑا نہیں ہو جاتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ یہ بات تمہارے سامنے صرف اس لیے بیان کرتے ہیں: تا کہ بحث کریں اور وہ لوگ بحث کرنے والے ہیں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حجاج بن دینار کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حجاج ثقہ ہے اور مقارب الحدیث ہے۔

ابوغالب نامی راوی کا نام حزور ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الدُّخَانِ

باب 45: سورہ دُخان سے متعلق روایات

3177 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْجُدِّيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٍ سَمِعَا اَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ قَاصًّا يَقُصُّ يَقُوْلُ اِنَّهُ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ الدُّخَانُ فَيَاْخُذُ بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ اِذَا سُئِلَ اَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهٖ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَلْيُخْبِرْ بِهٖ وَاِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ اِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ اَنْ يَّقُوْلَ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ (قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ) اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَاَحْصَتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ اَحَدُهُمَا الْعِظَامَ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ فَهٰذَا لِقَوْلِهٖ (يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ) قَالَ مَنْصُوْرٌ هٰذَا لِقَوْلِهٖ (رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا

3177۔ اخرجه البخاری (۸/ ۳۷۰): كتاب التفسير: باب: سورة الروم، حديث (۴۷۷۴) و طرفه فی (۴۸۲۴)، و مسلم (۴/ ۲۱۵۵): كتاب صفات المنافقين و احكامهم باب: الدخان، حديث (۳۹/ ۲۷۹۸)، و احمد (۱/ ۳۸۰، ۴۳۱، ۴۴۱)، و الحميدی (۱/ ۶۳، ۶۴)، حديث (۱۱۶)

مُؤْمِنُوْنَ) فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ قَدْ مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَالدُّخَانُ وَقَالَ اَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الرُّوْمُ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاللِّزَامُ يَعْنِىْ يَوْمَ بَدْرٍ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ مسروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: ایک واعظ نے تقریر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے، زمین سے ایک دھواں نکلے گا' جو کفار کی سماعتوں کو ختم کر دے گا' اور مومن کو اس کے نتیجے میں زکام کی سی کیفیت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ غصے میں آ گئے، وہ پہلے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: جب آدمی سے کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے جسے وہ جانتا ہو' تو وہ اپنے علم کے مطابق جواب دیدے۔ یہاں منصور نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے' لیکن جب انسان سے کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے جس کا اسے علم نہ ہو' تو وہ کہہ دے: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے' کیونکہ آدمی کے علم میں یہ بات شامل ہے کہ جب اس سے کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے جس کے بارے میں وہ نہیں جانتا تو وہ یہ کہہ دے کہ اللہ بہتر جانتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا ہے:

''تم یہ فرما دو! میں اس بات پر تم سے اجر طلب نہیں کرتا اور میں اپنی طرف سے بات نہیں بناتا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش نافرمانی کر رہے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تھی:

''اے اللہ ان لوگوں کے خلاف' قحط سالی کے سات سالوں کے ذریعے' میری مدد کر' جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کے سات سال تھے۔''

تو ان لوگوں کو قحط سالی نے اپنی گرفت میں لے لیا اور ان کی سب چیزیں ختم ہو گئیں، یہاں تک کہ لوگ کھالیں اور مردہ جانور کھانے لگے۔ بعض راویوں نے یہاں ہڈیوں کا ذکر کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: (ان لوگوں کو یہ محسوس ہوتا تھا) جیسے زمین سے دھواں نکل کر جا رہا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوسفیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم ہلاکت کا شکار ہو رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے لیے دعا کیجئے یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے ہے:

''تو اس دن کا انتظار کرو جب آسمان دھواں ظاہر کرے گا' جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔''

منصور نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''وہ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم سے عذاب کو دور کر دے ہم تو مومن ہیں۔''

تو کیا آخرت کا عذاب دور کیا جائے گا؟

(حضرت عبداللہ نے فرمایا) بطشہ' لزام اور دُخان ظاہر ہو چکے ہیں۔

ایک راوی نے یہ بات نقل کی ہے، چاند سے متعلق نشانی ظاہر ہو چکی ہے' اور ایک نے کہا ہے، رومیوں سے متعلق نشانی ظاہر

ہو چکی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: لزام سے مراد غزوۂ بدر ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3178 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَمُوْسٰى بْنُ عُبَيْدَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبَانَ الرَّقَاشِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر مومن کے لیے دو دروازے ہیں، ایک کے ذریعے اس کے اعمال اوپر جاتے ہیں اور ایک کے ذریعے اس کا رزق نیچے آتا ہے' جب مومن کا انتقال ہو جاتا ہے' تو وہ دونوں اس پر روتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''نہ ان پر آسمان رویا اور نہ ہی زمین اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے ہم اس روایت کے ''مرفوع'' ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

موسیٰ بن عبیداللہ اور یزید بن ابان رقاشی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَحْقَافِ

باب 46: سورۂ احقاف سے متعلق روایات

3179 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَيَّاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا اُرِيْدَ عُثْمَانُ جَآءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَآءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرِكَ قَالَ اخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَاِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلٌ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَنَزَلَ

3179- اخرجه ابن ماجه (۲/ ۱۲۳۰): كتاب الادب: باب: تغيير الاسماء، حديث (۳۷۳۴)، و احمد (۵/ ۴۵۱)، و عبد بن حميد ص (۱۸۰) حديث (۴۹۸).

فِيَّ ايَاتٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيَّ (وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ) وَنَزَلَتْ فِيَّ (قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ) اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ نَزَلَ فِيْهِ نَبِيُّكُمْ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ اِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانَكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالُوْا اقْتُلُوا الْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

◆◆ عبدالملک بن عمیر' حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیے جانے کا موقع آیا' تو حضرت عبداللہ بن سلام آئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: آپ کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں آپ کی مدد کے لیے آیا ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگوں کے پاس جا کر انہیں مجھ سے دور رکھیں۔ آپ کا اندر رہنے کے مقابلے میں باہر رہنا میرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر حضرت عبداللہ بن سلام باہر لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا: میرا نام زمانۂ جاہلیت میں فلاں تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا، میرے بارے میں اللہ کی کتاب کی آیات بھی نازل ہوئیں۔ یہ آیت میرے بارے میں ہی نازل ہوئی:

"اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اس بات کی گواہی دی جو اس کی مانند ہے' اور وہ تو ایمان لے آیا مگر تم نے تکبر اختیار کیا بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نصیب نہیں کرتا"

یہ آیت بھی میرے بارے میں نازل ہوئی:

"تم یہ فرما دو! میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے' اور وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔"

(پھر حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا) بے شک! اللہ تعالیٰ کی تلوار میان میں ہے' اور تمہارے اس شہر میں فرشتے تمہارے ساتھ ہوتے ہیں' یہ وہ شہر ہے' جس میں تمہارے نبی تشریف لاتے تھے' تو ان صاحب (یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ) کو قتل کرنے کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ کی قسم! اگر تم نے انہیں شہید کر دیا تو فرشتے تمہارا پڑوس چھوڑ دیں گے' اور اللہ تعالیٰ کی تلوار تمہارے لیے نکل آئے گی جو ابھی میان میں ہے' اور پھر اس کے بعد قیامت تک میان میں نہیں ڈالی جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو ان لوگوں نے کہا: اس یہودی کو بھی مار دو' اور عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی مار دو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

شعیب بن سفیان نے اسے عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن سلام کے پوتے کے حوالے سے' ان کے

دادا حضرت عبداللہ بن سلام کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

3180 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَاَى مَخِيلَةً اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ وَمَا اَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ جب بادل دیکھتے تھے (تو بے چینی کے عالم میں) کبھی اندر آتے تھے کبھی باہر تشریف لایا کرتے تھے لیکن جب بارش شروع ہو جاتی تھی تو آپ ﷺ خوش ہو جایا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے نہیں معلوم (ہو سکتا ہے) یہ وہی ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''جب انہوں نے بادل کو اپنی وادی کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو بولے: یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3181 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَهُ مِنَّا اَحَدٌ وَّلٰكِنْ قَدِ افْتَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّهُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا اغْتِيلَ اَوِ اسْتُطِيرَ مَا فُعِلَ بِهِ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتّٰى إِذَا اَصْبَحْنَا اَوْ كَانَ فِيْ وَجْهِ الصُّبْحِ إِذَا نَحْنُ بِهِ يَجِيْءُ مِنْ قِبَلِ حِرَاءَ قَالَ فَذَكَرُوْا لَهُ الَّذِيْ كَانُوْا فِيْهِ فَقَالَ اَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ فَاَتَيْتُهُمْ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِمْ فَانْطَلَقَ فَاَرَانَا اٰثَارَهُمْ وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَاَلُوْهُ الزَّادَ وَكَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِيْرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ يُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِيْ اَيْدِيْكُمْ اَوْفَرَ مَا كَانَ لَحْمًا وَّكُلُّ بَعْرَةٍ اَوْ رَوْثَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا زَادُ إِخْوَانِكُمُ الْجِنِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

3180- اخرجه البخاری (۳۴۷/۶): كتاب بدء الخلق: باب: ما جاء من قوله (و هو الذى يرسل الرياح بشرا بين يدى رحمة (الاعراف:۵۷)، حديث (۳۲۰۶)، وطرفه من (۴۸۲۹)، و مسلم (۲۸۵/۳، ۲۸۶ابی): كتاب صلاة الاستسقاء: باب: التعوذ عن روية الريح و الغيم و الفرح بالمطر حديث (۱۴، ۸۹۹/۱۵)، و ابن ماجه (۱۲۸۰/۲): كتاب الدعاء: باب: ما يدعو به الرجل اذا راى السحاب و المطر، حديث (۳۸۹۱)، و احمد (۲۴۰/۶)۔

3181- اخرجه مسلم (۳۴۲/۲ - الابی): كتاب الصلاة: باب: الجهر بالقراءة من الصبح و القراءة على الجنة، حديث (۴۵۰/۱۵۰)، و ابوداؤد (۶۹/۱): كتاب الطهارة: باب: الوضوء بالنبيذ، حديث (۸۵)، و احمد (۴۳۶/۱)، وابن خزيمة (۴۴/۱)، حديث (۸۲)۔

علقمہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: (جنات) کی نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کی رات میں آپ میں سے کوئی ایک ساتھ تھا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کے ساتھ نہیں تھا۔ ہوا یہ کہ ایک مرتبہ رات کے وقت ہم نے نبی اکرم ﷺ کو غیر موجود پایا۔ آپ ﷺ اس وقت مکہ میں تھے' تو ہم یہ سمجھے کہ شاید کسی نے آپ ﷺ کو پکڑ لیا ہے' یا آپ ﷺ کو اغواء کر لیا گیا ہے۔ وہ رات کاٹنی بہت مشکل تھی۔ جب صبح ہو گئی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب صبح قریب تھی تو اسی دوران نبی اکرم ﷺ غارِ حرا سے تشریف لے آئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی پریشانی کا تذکرہ کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جنوں کا ایک نمائندہ میرے پاس آیا تھا' تو میں ان لوگوں کے پاس چلا گیا تھا' تو میں نے ان کے سامنے قرأت کی۔''

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے ہمیں ان جنات کے نشانات' آگ کے نشانات دکھائے۔

شعبی نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے، (نبی اکرم ﷺ کی حدیث میں یہ بات بھی منقول ہے) ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے زادِ راہ مانگا، وہ جزیرہ کے رہنے والے جنات تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا جائے گا وہ تمہارے ہاتھوں میں آ جائے گی اور اس پر پہلے سے زیادہ گوشت لگا ہوگا' اور ہر اونٹ کی مینگنی یا گوبر تمہارے جانوروں کے لیے چارے کی حیثیت رکھے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم ان دو چیزوں کے ذریعے استنجانہ کرو' کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنات کی خوراک ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 47: سورۃ محمد سے متعلق روایات

3182 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَيُرْوٰى عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ

3182۔ اخرجه البخاری (۱۱/۱۰٤): کتاب الدعوات: باب: استغفار النبی صلی الله علیه وسلم فی الیوم و اللیلة، حدیث (٦٣٠٧)، و ابن ماجه (۲/۱۲٥٤): کتاب الادب: باب: الاستغفار، حدیث (۳۸۱٥)، و احمد (۲/۲۸۲، ۳٤۱، ٤٥٠)۔

وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّى لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِى الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ
وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِى سَلَمَةَ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تم اپنے ذنب اور مومنین و مومنات کے ذنب کے لیے مغفرت طلب کرو۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک دن میں (یعنی روزانہ) اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے:

''میں روزانہ اللہ تعالیٰ سے ایک سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔''

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ (جس کے یہ الفاظ ہیں)

''میں روزانہ ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔''

اس روایت کو محمد بن عمرو نے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

3183 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا شَيْخٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا هٰذِهِ الْآيَةَ (وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ) قَالُوا وَمَنْ يُسْتَبْدَلُ بِنَا قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهُ هٰذَا وَقَوْمُهُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ فِى إِسْنَادِهِ مَقَالٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَيْضًا هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور اگر تم منہ پھیر لو تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ کوئی دوسری قوم لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے۔''

تو لوگوں نے عرض کی، ہماری جگہ اور کون سے لوگ آئیں گے؟ راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ اور اس کی قوم کے لوگ یہ اور اس کی قوم کے لوگ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ اس کی سند کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

عبداللہ بن جعفر نامی راوی نے اس روایت کو علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے۔

3184 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنْبَأَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ

ذَكَرَ اللَّهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوا بِنَا ثُمَّ لَمْ يَكُونُوا أَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانُ بِجَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَ سَلْمَانَ وَقَالَ هٰذَا وَأَصْحَابُهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مَنُوطًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ ابْنِ الْمَدِينِيِّ وَقَدْ رَوَى عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكَثِيرَ

اسنادِ دیگر: وحَدَّثَنَا عَلِيٌّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مُعَلَّقٌ بِالثُّرَيَّا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم منہ پھیر لیں تو اللہ تعالیٰ ہماری جگہ انہیں لے آئے گا' اور وہ ہماری مانند نہیں ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں موجود تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے زانوں پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ اور اس کے ساتھی، اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' اگر ایمان اوراوج ثریا پر بھی ہو' تو فارس کے کچھ لوگ اس تک پہنچ جائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن جعفر نامی راوی علی بن مدینی کے والد ہیں۔

علی بن حجر نے عبداللہ بن جعفر کے حوالے سے' بہت سی روایات نقل کی ہیں اور علی نے ہی یہ حدیث ہمیں سنائی ہے' جو اسماعیل بن جعفر کے حوالے سے' عبداللہ بن جعفر کے حوالے سے' منقول ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"ثریا کے ساتھ لٹکا ہوا۔"

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ

باب 48: سورۃ الفتح سے متعلق روایات

3185 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَكَلَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكَتَ فَحَرَّكْتُ رَاحِلَتِي فَتَنَحَّيْتُ وَقُلْتُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَا أَخْلَقَكَ بِأَنْ يَنْزِلَ فِيكَ قُرْآنٌ قَالَ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا

3185- اخرجه مالك (۱/ ۲۰۳، ۲۰۴): كتاب القرآن: باب: ما جاء من القرآن، حديث (۹)، و البخاري (۸/ ۴۴۶): كتاب التفسير: باب: (انا فتحنالك فتحا مبينا)، حديث (۴۸۳۳)، و احمد (۱/ ۳۱).

يَصْرُخُ بِي قَالَ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِنْهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ مُرْسَلًا

◆◆ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، ایک دفعہ ایک سفر میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جواب نہ دیا، میں نے دوبارہ بات کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے، میں نے پھر بات کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے، میں نے اپنی سواری کو حرکت دی اور ایک طرف ہٹ گیا، میں نے سوچا اے خطاب کے بیٹے تمہاری ماں تمہیں روئے، تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین دفعہ مخاطب کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ تمہارے بارے میں مناسب یہی ہے کہ (تمہارے بارے میں) قرآن نازل ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تھوڑی دیر کے بعد ہی میں نے کسی شخص کو بلند آواز میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! گزشتہ رات مجھ پر ایسی سورۃ نازل ہوئی ہے کہ میرے نزدیک یہ ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے' جس پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے)۔

(وہ سورت یہ ہے:)

''بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح نصیب کی ہے۔''

یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3186 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ) مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَرَأَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا هَنِيئًا مَرِيئًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ لَكَ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ) حَتَّى بَلَغَ (فَوْزًا عَظِيمًا)

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِيهِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

''تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ ذنب اور بعد والے ذنب کی مغفرت کر دے۔''

3186- اخرجه مسلم (٦/٤٢٨ - الابي): كتاب الجهاد: باب: صلح الحديبية في الحديبية، حديث (١٧٨٦/٩٧)، واخرجه الامام احمد (١٢٢/٣ - ١٣٤ - ١٧٣ - ١٩٧ - ٢١٥ - ٢٥٢)، وعبد بن حميد: ص ٣٥٨: حديث (١١٨٨).

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم ﷺ حدیبیہ سے واپس آ رہے تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو میرے نزدیک زمین پر موجود ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی تو لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ کو بہت بہت مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے یہ تو بیان کر دیا ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ آخرت میں کیا سلوک ہوگا لیکن ہمارے ساتھ کیا ہوگا؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم ﷺ (نے ارشاد فرمایا:) پھر یہ آیت نازل ہوئی:

"تا کہ وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسی جنات میں داخل کرے جن میں نہریں بہتی ہیں۔"

یہ آیت یہاں تک ہے: "عظیم کامیابی ہے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں مجمع بن جاریہ سے حدیث منقول ہے۔

3187 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ ثَمَانِيْنَ هَبَطُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّقْتُلُوْهُ فَاُخِذُوْا اَخْذًا فَاَعْتَقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ) الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اَسّی افراد صبح کی نماز کے وقت تنعیم پہاڑ کی طرف سے نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں پر (حملہ کرنے کے لیے) اترے۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کو شہید کر دیں۔ ان سب کو پکڑ لیا گیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے (اس بارے میں یہ) آیت نازل کی:

"اور وہی وہ ذات ہے جنہوں نے ان لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک دیا۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3188 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى) قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

3187۔ اخرجه مسلم (۳/۱۴۴۲)، كتاب الجهاد والسير: باب: قول الله تعالىٰ (وهو الذی كف ايديهم)۔ الآية، حديث (۱۳۳/۱۸۰۸)، و ابوداؤد (۶۷/۲): كتاب الجهاد: باب: في المن على الاسير بغير فداء، حديث (۲۶۸۸)، و احمد (۱۲۲/۳، ۱۲۴، ۲۹۰) وعبد بن حميد ص (۳۶۳)، حديث (۱۲۰۸)۔

3188۔ اخرجه عبد الله بن احمد فی الزوائد (۱۳۸/۵)۔

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ قَالَ وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ طفیل بن ابی اپنے والد (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کرتے ہیں۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)۔

''اور اس نے تقویٰ کی بات پر انہیں قائم رکھا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''حدیث غریب'' ہے ہم اس روایت کے ''مرفوع'' ہونے کو صرف حسن بن قزع کی روایت کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

میں نے امام ابوزرعہ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں صرف اسی سند کے حوالے سے ''مرفوع'' ہونے کا علم تھا۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْحُجُرَاتِ

باب 49: سورۃ الحجرات سے متعلق روایات

3189 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ بْنِ جَمِيْلٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ

متن حدیث: اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعْمِلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِيْ فَقَالَ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) قَالَ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْمِعْ كَلَامَهُ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ قَالَ وَمَا ذَكَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَدَّهُ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلاف سند: وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ مُرْسَلٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اقرع بن حابس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سفارش کی' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس کی قوم کا گورنر مقرر کردیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

3189۔ اخرجه البخاري (٤٥٧/٨): كتاب التفسير: باب: (ان الذين ينادونك من وراء الحجرات اكثرهم لا يعقلون)، حديث (٤٨٤٧)، والنسائي (٢٢٦/٨): كتاب الادب القضاة: باب: استعمال الشعراء، حديث (٥٣٨٦)، و احمد (٦،٤/٤).

یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اسے گورنر مقرر نہ کریں۔ ان دونوں حضرات نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں آپس میں بحث شروع کی، یہاں تک کہ ان کی آواز بلند ہوگئی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہارا مقصد صرف میری مخالفت کرنا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کی مخالفت نہیں کرنا چاہتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو۔''

راوی بیان کرتے ہیں، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی نبی اکرم ﷺ کے سامنے کوئی بات کرتے تھے' تو ان کی بات سنائی نہیں دیتی تھی۔ جب تک اسے غور سے سمجھنے کی کوشش نہ کی جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے جدامجد یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا (کہ ان کا طرزِ عمل کیا تھا؟)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے ''مرسل'' طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

3190 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ

متنِ حدیث: عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ فِىْ قَوْلِهٖ (اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرَاتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ) قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ حَمْدِىْ زَيْنٌ وَّاِنَّ ذَمِّىْ شَيْنٌ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں:

''بے شک وہ لوگ جو تمہیں حجرے کے باہر سے بلاتے ہیں ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔''

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: یارسول اللہ ﷺ! میری تعریف' خوبی اور میری مذمت' رسوائی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو اللہ کی شان ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3191 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحٰقَ الْجَوْهَرِىُّ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ صَاحِبُ الْهَرَوِىِّ عَنْ

3190۔ تفردبه الترمذی انظر تحفة (۴۳/۲)، حديث (۱۸۲۹) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه ابن جرير الطبرى فى تفسيره (۳۸۱/۱۱)، برقم: (۳۱۶۷۶) عن البراء بن عازب۔

3191۔ اخرجه ابوداؤد (۷۰۹/۲): كتاب الادب: باب فى الالقاب، حديث (۴۹۶۲)، و ابن ماجه (۱۲۳۱/۲): كتاب الادب: باب: الالقاب، حديث (۳۷۴۱)، و احمد (۶۹/۴، ۲۶۰)، (۳۸۰/۵)۔

شُعْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ جَبِيْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ لَهُ الْاِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعَى بِبَعْضِهَا فَعَسَى اَنْ يَكْرَهَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: اَبُوْ جَبِيْرَةَ هُوَ اَخُو ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ بْنِ خَلِيفَةَ اَنْصَارِیٌّ وَّاَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ صَاحِبُ الْهَرَوِیِّ بَصْرِیٌّ ثِقَةٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيٰى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ جَبِيْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوجبیرہ بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم میں سے بعض لوگوں کے دو نام ہوتے تھے، بعض کے تین نام ہوتے تھے، بعض اوقات ان میں سے کسی ایک نام کے ذریعے بلایا جاتا' تو وہ آدمی اس نام کو ناپسند کرتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں، تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''ایک دوسرے کو (برے) القاب سے نہ بلاؤ''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوجبیر' حضرت ثابت بن ضحاک بن خلیفہ انصاری کے بھائی ہیں اور ابوزید نامی راوی سعید بن ربیع ہیں' جو ہروی کے شاگرد ہیں۔ یہ بصرہ کے رہنے والے ہیں اور ثقہ ہیں۔

اس روایت کو ابوسلمہ نے بشر بن مفضل کے حوالے' سے داؤد بن ابوہند کے حوالے سے' شعبی کے حوالے سے' ابوجبیرہ بن ضحاک سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3192 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قَرَاَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیُّ (وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِیْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ) قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوحٰى اِلَيْهِ وَخِيَارُ اَئِمَّتِكُمْ لَوْ اَطَاعَهُمْ فِیْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُوْا فَكَيْفَ بِكُمُ الْيَوْمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِيْنِیِّ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ فَقَالَ ثِقَةٌ

3192- تفردبه الترمذی انظر تحفة (۴۷۱/۳)، حدیث (۴۳۸۳)، من اصحاب الکتاب الستة، و ذکره السیوطی فی (الدر المنثور) (۹۳/۶-۹۴)، و عزاه لعبد بن حمید وللترمذی و صححه، و لابن مردویه عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری.

◆◆ ابونضرہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم لوگ یہ بات جان لو تمہارے درمیان اللہ کا رسول ہے' اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات ماننے لگ جائے تو تم مشکل کا شکار ہو جاؤ گے۔''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارے نبی ہیں' جن کی طرف وحی کی گئی ہے

تمہارے بہترین پیشوا (یعنی صحابہ کرام) اگر وہ نبی علیہ السلام بہت سے معاملات میں' ان کی بات ماننے لگ جائیں تو وہ لوگ مشکل کا شکار ہو جائیں تو تمہارا عالم کیا ہوگا؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

علی بن مدینی نے یہ بات بیان کی ہے، میں نے یحییٰ بن سعید القطان سے مستمر بن ریان نامی راوی کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ ثقہ ہیں۔

3193 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِآبَائِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللّٰهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ وَالنَّاسُ بَنُو اٰدَمَ وَخَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ تُرَابٍ قَالَ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ يُضَعَّفُ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَّغَيْرُهُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانۂ جاہلیت کا فخر اور اپنے آباء واجداد کی وجہ سے تکبر کرنے کو ختم کر دیا ہے۔ اب لوگ دو طرح کے ہیں' ایک وہ جو نیک پرہیزگار ہوں، اللہ کی بارگاہ میں معزز ہوں اور وہ جو گناہگار، بدبخت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے حیثیت ہوں۔ تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مذکر اور ایک مونث سے پیدا کیا ہے' اور تمہارے مختلف خاندان اور قبائل بنائے ہیں' تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان لو' بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے' جو

زیادہ پرہیزگار ہو، بے شک اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے۔ ہم اس کو صرف عبداللہ بن دینار کے حوالے سے ابن عمر سے نقل کردہ صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عبداللہ بن جعفر کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین اور دیگر محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

یہ عبداللہ بن جعفر، علی بن مدینی کے والد ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3194 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَّامِ بْنِ اَبِىْ مُطِيْعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَمُرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَلَّامِ بْنِ اَبِىْ مُطِيْعٍ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حسب (مال کے حوالے سے ہے) اور عزت (تقویٰ کے حوالے سے ہے)۔

یہ حدیث حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے "حسن صحیح غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے سلام بن ابومطیع نے نقل کیا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ ق

باب 50: سورۂ "ق" سے متعلق روایات

3195 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ ﴿هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ﴾ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

3194- اخرجه ابن ماجه (۱۴۱۰/۲): كتاب الزهد: باب الورع و التقوى، حديث (۴۲۱۹)، و احمد (۱۰/۵)۔

3195- اخرجه البخارى (۵۵۴/۱۱): كتاب الايمان و النذور، باب: الحلف بعزة الله و صفاته، و كلماته، حديث (۶۶۶۱) ومسلم (۲۱۸۷/۴)، كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها، حديث (۲۸۴۸/۳۷)، و احمد (۱۳۴/۳، ۱۴۱، ۲۲۹، ۲۳۴)، و عبد الله بن احمد (۲۷۹/۳)، و عبد بن حميد ص (۳۵۶) حديث (۱۱۸۲)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جہنم مسلسل یہی کہتی رہے گی: کیا اور لوگ ہیں؟، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھ دے گا' تو وہ یہ کہے گی: بس! بس! تیری عزت کی قسم (اتنا ہی کافی ہے) پھر اس کا ایک حصہ دوسرے کو اپنی لپیٹ میں لے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَاب وَمِنْ سُورَةِ الذَّارِيَاتِ

باب 51: سورۃ الذاریات سے متعلق روایات

3196 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَلَّامٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ رَبِيْعَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عِنْدَهُ وَافِدَ عَادٍ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ قَالَ فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ اِنَّ عَادًا لَمَّا اُقْحِطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلٰى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اٰتِكَ لِمَرِيْضٍ فَاُدَاوِيَهُ وَلَا لِاَسِيْرٍ فَاُفَادِيَهُ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُ لَهُ الْخَمْرَ الَّتِيْ سَقَاهُ فَرُفِعَ لَهُ سَحَابَاتٌ فَقِيْلَ لَهُ اخْتَرْ اِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيْلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا لَّا تَذَرُ مِنْ عَادٍ اَحَدًا وَّذُكِرَ اَنَّهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيْحِ اِلَّا قَدْرُ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِيْ حَلْقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قَرَاَ (اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ) الْاٰيَةَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَلَّامٍ اَبِي الْمُنْذِرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ

حدیثِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّحْوِيُّ اَبُو الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ غَاصٌّ بِالنَّاسِ وَاِذَا رَايَاتٌ سُوْدٌ تَخْفُقُ وَاِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدٌ السَّيْفَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَالُوْا يُرِيْدُ اَنْ يَّبْعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَجْهًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ نَحْوًا مِّنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ اَيْضًا

3196- اخرجه ابن ماجه (۲/۱ ۹٤۱): كتاب الجهاد: باب: الرايات و الالوية، حديث (۲۸۱٦)، و احمد (۴۸۱/۳)، و احمد (۴۸۱/۳، ٤۸۲) من طريق عاصم بن ابي النجود عن الحارث بن حسان به.

ابووائل ربیعہ قبیلے کے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، وہ صاحب بیان کرتے ہیں، میں مدینہ منورہ آ کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ ﷺ کے سامنے عاد قبیلے کے ایک قاصد کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا: میں اللہ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں عاد قبیلے کے قاصد کی مانند ہو جاؤں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: عاد قبیلے کے قاصد کا کیا معاملہ ہے؟ تو میں نے کہا: آپ ﷺ نے ایسے شخص سے پوچھا ہے جو اس بات سے واقف ہے عاد قبیلے میں جب قحط پڑ گیا تو انہوں نے "عیل" نامی آدمی کو بھیجا، اس نے بکر بن معاویہ کے ہاں پڑاؤ کیا تو بکر نے اسے شراب پلائی اور دو کنیزوں کا گانا سنایا۔ پھر وہ وہاں سے نکلا اور "مہرہ" کے پہاڑوں کی طرف چل دیا۔ اس نے یہ کہا: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اس لیے حاضر نہیں ہوا کہ کسی بیمار کی دوا دارو کروں یا قیدی کا فدیہ ادا کروں تو اپنے بندوں کو جو چاہے پلا اور اس کے ساتھ بکر بن معاویہ کو بھی پلا۔ ان مناجات کے ذریعے اس نے بکر بن معاویہ کا شراب پلانے کا شکریہ ادا کیا۔

تو اس کے سامنے کئی بدلیاں آئیں۔ اس سے کہا گیا: تم اس میں سے کسی ایک کو اختیار کر لو! تو اس نے ان میں سے (زیادہ) سیاہ والی بدلی کو اختیار کیا۔ اس سے کہا گیا: اب تم جلی ہوئی راکھ لے لو جو عاد قبیلے کے کسی فرد کو نہیں چھوڑے گی۔

انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ان لوگوں پر اتنی ہوا چھوڑی گئی تھی جو اس حلقے کے برابر تھی۔ ان کی مراد انگوٹھی کا حلقہ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

"جب ہم نے ان پر تیز چلنے والی ہوا کو بھیجا جس نے کسی بھی چیز کو نہیں چھوڑا وہ جس چیز پر سے گزرتی تھی اسے بوسیدہ (ہڈیوں کی طرح) تباہ و برباد کر دیتی تھی۔"

یہی روایت کئی راویوں نے سلام ابوالمنذر کے حوالے سے عاصم کے حوالے سے ابووائل کے حوالے سے حارث بن حدثان سے نقل کی ہے۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام حارث بن یزید ہے۔

حارث بن یزید بصری بیان کرتے ہیں، میں مدینہ منورہ آیا، میں مسجد میں داخل ہوا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ وہاں سیاہ جھنڈے لہرا رہے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ گردن میں تلوار لٹکائے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑے تھے۔ میں نے دریافت کیا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ عمرو بن العاص کو کسی خاص سمت میں روانہ کرنا چاہتے ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث نقل کی ہے جو سفیان بن عیینہ کی نقل کردہ روایت کے مطابق ہے۔

ایک قول کے مطابق یہاں راوی کا نام حارث بن حسان ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الطُّوْرِ

باب 52: سورۃ طور سے متعلق روایات

3197 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ اِدْبَارُ النُّجُومِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاِدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّرِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ اَيُّهُمَا اَوْثَقُ قَالَ مَا اَقْرَبَهُمَا وَمُحَمَّدٌ عِنْدِىْ اَرْجَحُ قَالَ وَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هٰذَا فَقَالَ مَا اَقْرَبَهُمَا وَرِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُهُمَا عِنْدِىْ قَالَ وَالْقَوْلُ عِنْدِىْ مَا قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ وَّرِشْدِيْنُ اَرْجَحُ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاَقْدَمُ وَقَدْ اَدْرَكَ رِشْدِيْنُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّرَآهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، (سورۂ طور میں استعمال ہونے والے الفاظ)

''ستاروں کے بعد'' سے مراد (فجر کی) دو سنتیں ہیں سجود کے رخصت ہونے سے مراد مغرب کے بعد والی سنتیں ہیں۔

یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو ''مرفوع'' ہونے کو صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں' جسے محمد بن فضیل نے رشدین بن کریب سے نقل کیا ہے۔

میں نے امام بخاری سے محمد اور رشدین بن کریب کے بارے میں دریافت کیا: ان دونوں میں سے کون زیادہ مستند ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: دونوں ایک ہی مرتبے کے ہیں تاہم میں محمد (بن فضیل) کو ترجیح دیتا ہوں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں) اس کے بعد میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) سے یہی سوال کیا: تو انہوں نے بھی یہی فرمایا: دونوں ایک ہی مرتبے کے ہیں تاہم میرے نزدیک رشدین بن کریب زیادہ قابل ترجیح ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میرے نزدیک امام ابومحمد (دارمی) کی رائے درست ہے' اور محمد (بن فضیل) کے مقابلے میں رشدین نامی راوی مقدم ہیں۔ رشدین نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا ہے' اور ان کی زیارت کی ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ وَالنَّجْمِ

باب 53: سورۃ النجم سے متعلق روایات

3198 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

3197۔ تفردبه الترمذى التحفة (۲۰۲/۵)، حديث (۶۳۴۸) من اصحاب الكتب الستة، وذكره السيوطى فى الدر المنثور (۱۵۲/۶) و عزاه لابن جرير و ابن ابى حاتم عن ابن عباس۔

3198۔ اخرجه مسلم (۵۳۷/۱، ۵۳۸ الابى): كتاب الايمان: باب: من سدرة المنتهى، حديث (۱۷۳/۲۷۹)، والنسائى (۲۲۳/۱): كتاب الصلاة: باب فرض الصلاة، حديث (۴۵۱)، و احمد (۳۸۷/۱، ۴۲۲) عن مرة عن عبد الله به

متن حدیث: لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ انْتَهٰى اِلَيْهَا مَا يَعْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْ فَوْقٍ قَالَ فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطِهِنَّ نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهُ فُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَّاُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِاُمَّتِهِ الْمُقْحِمَاتُ مَا لَمْ يُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ (اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى) قَالَ السِّدْرَةُ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ سُفْيَانُ فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ فَاَرْعَدَهَا وَقَالَ غَيْرُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ اِلَيْهَا يَنْتَهِيْ عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے (راوی بیان کرتے ہیں:) اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں زمین کی جانب سے چڑھنے والی چیزیں اس مقام تک ہی پہنچتی ہیں اور اس مقام سے زمین کی جانب چیزیں منتقل کی جاتی ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین ایسی چیزیں عطا کیں جو کسی اور کو نہیں دی گئیں۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازیں عطا کی گئیں' سورۃ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے (افراد کے) تمام کبیرہ گناہ معاف کر دیئے گئے' اس شرط کے ساتھ کہ وہ کسی شخص کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرائیں۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب سدرۃ کو اس چیز نے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپا۔''

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے، سدرۃ چھٹے آسمان میں ہے۔

صفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، اس کو ڈھانپنے والی چیز سونے کے پروانے تھے' پھر انہوں نے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے فرمایا: وہ اس طرح اُڑ رہے تھے۔

مالک بن مغول نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، وہاں تک جا کر مخلوق کا علم ختم ہو جاتا ہے۔ اس سے اوپر کیا ہے؟ مخلوق کو اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3199 اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَاَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى) فَقَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُوْدٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى جِبْرِيْلَ وَلَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ شیبانی بیان کرتے ہیں، میں نے زر بن حبیش سے اس بارے میں دریافت کیا:

''تو وہ کمان کے دو کناروں کی طرح، بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہو گئے۔''

3199۔ اخرجه البخاری (۴۷۶/۸): کتاب التفسیر: باب: فکان قاب قوسین او ادنی، حدیث (۴۸۵۶)، و مسلم (۵۳۸/۱، ۵۳۹ الابی): کتاب الایمان: باب: من ذکر سدرۃ المنتهی، حدیث (۱۷۴/۲۸۰) و احمد (۳۹۸/۱، ۴۱۲/۱، ۴۶۰).

تو انہوں نے فرمایا، مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا جن کے 600 پر تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

3200 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوسٰى فَكَلَّمَ مُوسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِیْ قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَاْتُ (لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى) فَقَالَتْ اَيْنَ يُذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرِيْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهُ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِّمَّا اُمِرَ بِهِ اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ) فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَمْ يَرَهُ فِیْ صُوْرَتِهِ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِیْ جِيَادٍ لَّهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى دَاوُدُ ابْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

وَحَدِيْثُ دَاوُدَ اَقْصَرُ مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ

◆◆ امام شعبی بیان کرتے ہیں، میدان عرفات میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ملاقات کعب احبار سے ہوئی تو انہوں نے ان سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا: اور پھر بلند آواز میں تکبیر کہی، یہاں تک کہ ان کی آواز پہاڑوں میں گونجنے لگی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں۔ تو حضرت کعب احبار نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدار عطا کیا، اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دومرتبہ کلام کیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا دومرتبہ دیدار کیا۔

مسروق بیان کرتے ہیں، بعد میں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دریافت کیا: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نے بہت بڑی بات کہی ہے، جس کی وجہ سے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا: ذرا ٹھہریں جلدی نہ کریں۔ پھر میں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تو اس نے اپنے پروردگار کی بڑی نشانیوں کو دیکھا۔''

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہاری عقل کہاں چلی گئی ہے؟ اس سے مراد (حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنا ہے)۔ تمہیں کس نے کہا ہے؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) کوئی ایسی چیز چھپائی جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں تبلیغ کرنے کا حکم دیا تھا یا یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان پانچ چیزوں کا علم بھی تھا۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل کرتا ہے۔"

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا): وہ شخص بہت بڑا بہتان لگائے گا' جو ان باتوں کا قائل ہوگا البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تھا (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب' ایک مرتبہ "جیاد" کے مقام پر جب ان کے **600** پر تھے' اور انہوں نے افق کو بھر دیا تھا۔

داؤد بن ابو ہند نے شعبی کے حوالے سے' مسروق کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

داؤد نامی راوی کی روایت مجالد نامی راوی کی روایت کے مقابلے میں مختصر ہے۔

3201 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْبَصْرِيُّ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ (لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ) قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِىْ هُوَ نُوْرُهُ وَقَالَ اُرِيَهُ مَرَّتَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے۔ میں نے کہا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

"بصارت اس کا ادراک نہیں کرسکتی لیکن وہ بصارت کا ادراک کرسکتا ہے۔"

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! یہ اس وقت ہے' جب وہ اپنے نور کے ساتھ تجلی کرے جو اس کا نور ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میرا خیال ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا تھا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ اپنے پروردگار کا دیدار کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

3202 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِ اللّٰهِ (وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى) (فَاَوْحٰى اِلٰى

3201- تفردبه الترمذى انظر التحفة (١٢٣/٥)، حديث (٦٠٤٠)، من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الطبرى فى تفسيره (٥١٤/١١)، برقم (٣٢٤٨٨).

3202- تفردبه الترمذى انظر تحفة (٢٧٥/٥)، حديث (٦٥٦٣)، من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الطبرى فى تفسيره (٥١٤/١١)، برقم (٣٢٤٨٩).

عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى) (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''اور جب اس نے اسے دوسری مرتبہ اترتے دیکھا تھا سدرۃ المنتہیٰ کے قریب۔''

''اور اس نے اپنے بندے کی طرف وحی کی جو بھی اس نے وحی کرنی تھی۔''

''اور وہ کمان کے دو کناروں کی طرح ہو گئے، بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہو گئے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3203 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ اَبِىْ رِزْمَةَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى) قَالَ رَاٰهُ بِقَلْبِهٖ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ عکرمہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''ان کے دل نے اس چیز کو جھٹلایا نہیں جو انہوں نے دیکھا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار اپنے دل کی آنکھوں کے ذریعے کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3204 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَبِىْ ذَرٍّ لَوْ اَدْرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عَمَّا كُنْتَ تَسْاَلُهٗ قُلْتُ اَسْاَلُهٗ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَ قَدْ سَاَلْتُهٗ فَقَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پاتا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سوال کرتا۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کیا سوال کرتے؟ تو میں نے کہا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا کہ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ

3203- تفردبه الترمذي انظر تحفة (١٤١/٥)، حديث (٦١٢١)، من اصحاب الكتب الستة، واخرجه ابن جرير الطبري في تفسيره (٥١٠/٦)، برقم: (٣٢٤٥٩) عن ابن عباس.

3204- اخرجه مسلم (١٦١/١ - ابي): كتاب الايمان: باب: في قوله صلى الله عليه وسلم ، نور انى اراه و من قوله: رايت نوراً، حديث (٢٩١، ٢٩٢/١٧٨)، و احمد (١٤٧/٥، ١٧٠، ١٧٥، ١٥٧).

سوال کیا تھا' تو آپ ﷺ نے جواب دیا تھا:

''وہ تو نور ہے میں اُسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3205 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى وَابْنُ اَبِىْ رِزْمَةَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ

متنِ حدیث: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى) قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فِىْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن یزید حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے)

''اس نے جو دیکھا اس کے دل نے اسے جھٹلایا نہیں۔''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ایک ریشمی جوڑے میں دیکھا، انہوں نے آسمان اور زمین کے درمیانی حصے کو بھر دیا ہوا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3206 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَآئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ) قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَىُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحٰقَ

◆◆ عطاء حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے):

''وہ لوگ جو بڑے گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں اور بے حیائی سے بھی' البتہ صغیرہ گناہوں (کا معاملہ مختلف ہے)''۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

3205۔ اخرجه احمد (۱/۳۹٤، ٤۱۸) عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود فذكره۔

3206۔ تفردبه الترمذى انظر تحفة (۹۷/۵)، حديث (۵۹٤۹)، من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه ابن جرير فى تفسيره (۵۲۷/۱۱)، برقم (۳۲۵٦۷) عن ابن عباس۔

"اے اللہ! اگر تو نے مغفرت کرنی ہے' تو سب گناہوں کی مغفرت کر دے تیرا کون سا بندہ ایسا ہے' جو گناہ نہیں کرتا"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔ ہم اس روایت کو صرف زکریا بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْقَمَرِ

باب 54: سورۃ قمر سے متعلق روایات

3207 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فَلْقَتَيْنِ فَلْقَةٌ مِّنْ وَّرَاءِ الْجَبَلِ وَفَلْقَةٌ دُوْنَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا يَعْنِیْ (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ)

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم لوگ منیٰ میں موجود تھے، چاند دو ٹکڑے ہو گیا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے کی طرف ہو گیا اور ایک ٹکڑا اس کے آگے کی طرف ہو گیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: "تم گواہ ہو جاؤ۔"

(راوی بیان کرتے ہیں) اسی حدیث کا ذکر (اس آیت میں ہے)

"قیامت قریب آ گئی ہے' اور چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3208 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلَ اَهْلُ مَكَّةَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَنَزَلَتْ (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ) اِلٰى قَوْلِهٖ (سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ) يَقُوْلُ ذَاهِبٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

3207۔ اخرجه البخاری(٦/ ٧٣٠): كتاب المناقب: باب: سوال المشركين ان يريهم النبی صلی الله عليه وسلم آية فاراهم انشقاق القمر، حديث(٣٦٣٦)، طرفة من(٣٨٦٩، ٣٨٧١، ٤٨٦٤، ٤٨٦٥)، ومسلم (٤/ ٢١٥٨): كتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب انشقاق القمر، حديث(٤٤/ ٢٨٠٠)، و احمد(١/ ٣٧٧، ٤٤٧، ٤٥٦) من طريق ابی معمر عن عبد الله به.

3208۔ اخرجه البخاری(٦/ ٧٣٠): كتاب المناقب: باب: سوال المشركين ان يريهم النبی صلی الله عليه وسلم آية فاراهم انشقاق القمر، حديث (٣٦٣٧)، و اطرافه من (٣٨٦٨، ٤٨٦٧، ٤٨٦٨)، ومسلم (٤/ ٢١٥٩): كتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب انشقاق القمر، حديث (٤٦/ ٢٨٠٢)، و احمد (٣/ ١٦٥، ٢٠٧، ٢٢٠، ٢٧٥) و عبد الله بن احمد فی الزوائد (٣/ ٢٧٨)، و عبد بن حميد ص (٣٥٦) حديث (١١٨٤) كلهم عن قتادة عن انس به.

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل مکہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی معجزے کا مطالبہ کیا' تو مکہ میں دومرتبہ چاند دو ٹکڑے ہوا۔ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''قیامت قریب آ گئی اور چاند شق ہو چکا ہے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے: ''جاری رہنے والا جادو''

راوی بیان کرتے ہیں: آیت میں استعمال ہونے والے لفظ ''مستمر'' سے مراد جانے والا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3209 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ''تم گواہ ہو جاؤ۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3210 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ گواہ ہو جاؤ۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3211 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلٰى هٰذَا

3211- اخرجه احمد (٨١/٤) عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه به.

الْجَبَلِ وَعَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوْا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ نَحْوَهٗ

◆◆ محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں چاند شق ہو گیا، یہاں تک کہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے، ایک پہاڑ کے اِس طرف تھا اور دوسرا پہاڑ کے اُس طرف تھا' تو لوگوں نے کہا، حضرت محمد ﷺ نے ہم پر جادو کر دیا ہے' تو ان میں سے کسی نے یہ کہا: اگر انہوں نے ہم پر جادو کیا ہے' تو یہ سارے لوگوں پر جادو کرنے کی طاقت تو نہیں رکھتے۔

بعض راویوں نے اس کو حصین کے حوالے سے' جبیر بن محمد کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا حضرت جبیر بن مطعم کے حوالے سے' اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

3212 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاَبُوْ بَكْرٍ بُنْدَارٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ جَآءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ (يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، قریش کے مشرکین تقدیر کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بحث کرنے کے لیے آئے' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''جس دن انہیں آگ میں ان کے چہروں کے بل گھسیٹا جائے گا' اور یہ کہا جائے گا، جہنم کا ذائقہ چکھ لو! بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق پیدا کیا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ

باب 55: سورۃ الرحمٰن سے متعلق روایات

3213 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ اَبُوْ مُسْلِمٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

3213۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۳۵۹/۲)، حدیث (۳۰۱۷)، من اصحاب الكتاب السّتة، و اخرجه الحاكم فی المستدرك (۴۷۳/۲) وقال: صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه، ووافقه الذهبي، وذكره السيوطي في الدر المنثور (۱۸۹/۶۲)، و عزاه للترمذی و ابن المنذر و ابی الشيخ فی العظمة و للحاكم و صححه و لابن مردويه و للبيهقی فی (الدلائل) عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه.

متن حدیث: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَاَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَاْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ (فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ) قَالُوْا لَا بِشَىْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ

توضیح راوی: قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ كَاَنَّ زُهَيْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الَّذِىْ وَقَعَ بِالشَّامِ لَيْسَ هُوَ الَّذِىْ يُرْوٰى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَاَنَّهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ قَلَبُوْا اسْمَهٗ يَعْنِىْ لِمَا يَرْوُوْنَ عَنْهُ مِنَ الْمَنَاكِيْرِ

قول امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِىَّ يَقُوْلُ اَهْلُ الشَّامِ يَرْوُوْنَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَنَاكِيْرَ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ يَرْوُوْنَ عَنْهُ اَحَادِيْثَ مُقَارِبَةً

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے سورۃ الرحمٰن شروع سے لے کر آخر تک تلاوت کی' تو وہ لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
میں نے جنات سے ملاقات کے دوران اسے جنوں کے سامنے تلاوت کیا تھا' تو انہوں نے تمہارے مقابلے میں بہتر ردعمل دیا تھا۔ میں جب کبھی ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کرتا تھا:
''تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔''
تو وہ جنات یہ کہتے: اے ہمارے پروردگار! تیری نعمتوں میں سے کوئی ایسی چیز نہیں جس کو ہم جھٹلا سکیں' ہر طرح کی حمد تیرے لیے ہی مخصوص ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف ولید بن مسلم کی زہیر بن محمد سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں، شام کے رہنے والے زہیر بن محمد وہ شخص نہیں ہیں' جن کے حوالے سے عراق میں روایات نقل کی جاتی ہیں، بلکہ یہ کوئی دوسرے صاحب ہیں۔ ان کا نام تبدیل کر دیا جاتا ہے' کیونکہ ان کے حوالے سے' منکر روایات منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اہل شام نے ان کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں' جو منکر ہونے کے قریب ہوتی ہیں۔ اہل عراق نے ان سے ایسی روایات نقل کی ہیں' جو (درست) ہونے کے قریب ہوتی ہیں۔

بَابٌ وَمِنْ سُوْرَةِ الْوَاقِعَةِ

باب 56: سورۃ واقعہ سے متعلق روایات

3214 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: یَـقُـوْلُ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَّاقْرَئُوْا اِنْ شِئْتُمْ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ) وَفِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ یَّسِیْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا یَقْطَعُهَا وَاقْرَئُوْا اِنْ شِئْتُمْ (وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ) وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَاقْرَئُوْا اِنْ شِئْتُمْ (فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیَاةُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہے، کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں ہے' اور کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال نہیں آسکتا۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں)

اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو:

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز پوشیدہ رکھی گئی ہے؟ یہ اس چیز کا بدلہ ہے' جو وہ عمل کرتے تھے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے)

جنت میں درخت اتنا بڑا ہوتا ہے کہ کوئی سوار اس کے سائے میں' ایک سو سال تک چلتا رہے' تو اسے پار نہیں کرسکتا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو:

''اور پھیلے ہوئے سائے ہیں۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا)

جنت میں تھوڑی سی جگہ دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو:

''جس شخص کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا' وہ کامیاب ہو گیا اور دنیاوی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3215 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا یَقْطَعُهَا وَاِنْ شِئْتُمْ فَاقْرَئُوْا

3215۔ اخرجه البخاری (٣٦٨/٦): كتاب بدء الخلق: باب: ما جاء من صفة الجنة و انها مخلوقة، حدیث (٣٢٥١)، و احمد (١٣٥/٣، ١٦٤، ١١٠، ١٨٥، ٢٠٧)، و عبد بن حمید ص (٣٥٦)، حدیث (١١٨٣)۔

(وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَّفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

بے شک جنت میں درخت اتنا بڑا ہوتا ہے کہ کوئی سوار شخص ایک سو سال تک چلتا رہے تو اسے پار نہیں کر سکے گا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو:

''اور پھیلے ہوئے سائے ہیں اور بہتے ہوئے پانی ہیں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

3216 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: فِيْ قَوْلِهٖ (وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ) قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَمَسِيْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ ارْتِفَاعُ الْفُرُشِ الْمَرْفُوْعَةِ فِي الدَّرَجَاتِ وَالدَّرَجَاتُ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں (جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے)

''اور اونچے بچھونے (یعنی بیٹھنے کی جگہ یا تخت)''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ اتنے بلند ہوں گے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان فاصلہ ہے اور ان دونوں کے درمیان کا فاصلہ **100** برس کی مسافت کے برابر ہے۔

یہ ''حدیث غریب'' ہے ہم اسے صرف رشدین کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ بچھونے اتنی بلندی پر ہوں گے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

ان بلند بچھونوں سے مراد درجات کی بلندی ہے اور درجات کا یہ عالم ہے کہ دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

3217 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ

اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: (وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ) قَالَ شُكْرُكُمْ تَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا وَبِنَجْمِ كَذَا وَكَذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيْلَ

اختلافِ سند: وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِیٍّ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور تم نے اپنا حصہ یہ مقرر کیا ہے کہ تم جھٹلاتے ہو۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے)

یعنی تمہارا شکر کرنا یہ ہے: تم آگے سے یہ کہتے ہو: ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے اور فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوئی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔ ہم اس حدیث کے ''مرفوع'' ہونے کو صرف اسرائیل کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

سفیان ثوری نے عبدالاعلیٰ کے حوالے سے ابوعبدالرحمٰن سلمی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

3218 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبَانَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: فِیْ قَوْلِهٖ (اِنَّا اَنْشَاْنَاهُنَّ اِنْشَاءً) قَالَ اِنَّ مِنَ الْمُنْشَاٰتِ اللَّاتِیْ كُنَّ فِی الدُّنْيَا عَجَائِزَ عُمْشًا رُمْصًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسٰی بْنِ عُبَيْدَةَ

توضیح راوی: وَمُوْسٰی بْنُ عُبَيْدَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبَانَ الرَّقَاشِیُّ يُضَعَّفَانِ فِی الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''ہم نے ان کی بہترین نشوونما کی ہے۔''

3217۔ اخرجه احمد (۷۹/۱، ۱۰۸)، و عبد اللّٰه بن احمد (۱۳۱/۱)۔

3218۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۴۳۳۱)، حدیث (۱۶۷۶) من اصحاب الکتب الستة، و اخرجه الطبری فی التفسیر (۶۴۰/۱۱، ۶۴۱)، برقم (۳۳۳۹۴، ۳۳۳۹۵، ۳۳۳۹۶) عن انس بن مالك۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان کی نشوونما بہترین اس حوالے سے ہے کہ وہ دنیا میں بوڑھی تھیں، ان کی آنکھیں کمزور تھیں، ان کی آنکھوں سے پانی بہتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے۔ ہم اسے کے "مرفوع" ہونے کو صرف موسیٰ بن عبیدہ کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

3219 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِىْ هُوْدٌ وَّالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلافِ سند: وَرَوٰى عَلِىُّ بْنُ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ نَحْوَ هٰذَا وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ مَيْسَرَةَ شَىْءٌ مِّنْ هٰذَا مُرْسَلًا وَّرَوٰى اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ شَيْبَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَاشِمُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْهَرَوِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے بالوں میں سفیدی آ گئی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ نباء اور سورہ تکویر نے میرے بالوں کو سفید کر دیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ علی بن صالح نے اس روایت کو ابواسحاق کے حوالے سے ابومیسرہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

ابواسحاق کے حوالے سے ابومیسرہ کے حوالے سے اس روایت کا کچھ حصہ "مرسل" کے طور پر منقول ہے۔

ابوبکر بن عیاش نے ابواسحاق کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے شیبان کی ابواسحاق سے نقل کردہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

یہ روایت ہاشم بن ولید ہروی نے ابوبکر بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَدِيْدِ

باب 57: سورۃ حدید سے متعلق روایات

3219۔ تفردبه الترمذى انظر التحفة (۱۵۷/۵)، حديث (۶۱۷۵) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم فى المستدرك (۴۷۶/۲)، وقال: صحيح على شرط البخارى و لم يخرجاه، و وافقه الذهبى۔

3220 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ

متنِ حدیث: حَدَّثَ الْحَسَنُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَّاَصْحَابُهُ اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا فَقَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوقُهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلٰى قَوْمٍ لَّا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَّمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَآئَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِىْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِىْ تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ رَجُلًا بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ (هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: قَالَ وَيُرْوٰى عَنْ اَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَّعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالُوْا لَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

مذاہب فقہاء: وَفَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالُوْا اِنَّمَا هَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِىْ كُلِّ مَكَانٍ وَّهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ فِىْ كِتَابِهٖ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اصحاب تشریف فرما تھے، اسی دوران بادل آ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ بادل ہے جو زمین کو سیراب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں کی طرف بھیجتا ہے جو اس کا شکر ادا نہیں کرتے ہیں اور اس کی عبادت نہیں کرتے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ جانتے ہو کہ تمہارے اوپر کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بلند چھت ہے جس کے ذریعے حفاظت کی گئی ہے اور یہ موج کی طرح ہے جس کا کوئی

3220- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۳۱۸/۹)، حدیث (۱۲۲۵۳) من اصحاب الکتب الستة، و اخرجه الطبری فی تفسیرہ (۶۷۰/۱۱)، برقم (۳۳۵۹۳) عن سعید عن قتادة.

ستون نہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان 500 برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو اس پر کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس پر دو آسمان ہیں، جن دونوں کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح سات آسمان گنوائے اور یہ بات بیان کی کہ ہر دو آسمانوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے، جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ اس سے اوپر کیا ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ (اس کے بعد) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس پر عرش ہے، اور ساتویں (آسمان سے اتنا اوپر ہے) جتنا ساتواں آسمان زمین سے (دور ہے)۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ زمین ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو اس سے نیچے کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے نیچے ایک اور زمین ہے، اور ان دونوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے سات زمینیں گنوائیں جن میں سے ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، اگر تم نیچے کی طرف کوئی رسی پھینکو تو وہ اللہ تعالیٰ پر ہی گرے گی۔

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

"وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے، اور وہ ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

یہ روایت ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید کے حوالے سے، روایت کی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے، حسن بصری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

بعض اہل علم نے اس حدیث کی وضاحت بیان کی ہے: وہ رسی اللہ تعالیٰ کی قدرت، بادشاہت میں گرے گی۔ اللہ تعالیٰ کا علم اس کی قدرت اور اس کی بادشاہت ہر جگہ موجود ہے، اور وہ خود عرش پر موجود ہے جیسا کہ اس نے خود اپنی کتاب میں یہ بات بیان کی ہے۔

بَاب وَمَنْ سُوْرَةِ الْمُجَادَلَةِ

باب 58: سورۃ المجادلہ سے متعلق روایات

3221 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ

متن حدیث: كُنْتُ رَجُلًا قَدْ اُوْتِيْتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُؤْتَ غَيْرِیْ فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِیْ حَتّٰى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِّنْ اَنْ اُصِيْبَ مِنْهَا فِیْ لَيْلَتِیْ فَاَتَتَابَعَ فِیْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يُّدْرِكَنِی النَّهَارُ وَاَنَا لَا اَقْدِرُ اَنْ اَنْزِعَ فَبَيْنَمَا هِیَ تَخْدُمُنِیْ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِذْ تَكَشَّفَ لِیْ مِنْهَا شَیْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى قَوْمِیْ فَاَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِیْ فَقُلْتُ انْطَلِقُوْا مَعِیْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَهٗ بِاَمْرِیْ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ نَتَخَوَّفُ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْنَا قُرْاٰنٌ اَوْ يَقُوْلَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَبْقٰى عَلَيْنَا عَارُهَا وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ خَبَرِیْ فَقَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ قَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ قَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ وَهَا اَنَا ذَا فَاَمْضِ فِیَّ حُكْمَ اللّٰهِ فَاِنِّیْ صَابِرٌ لِذٰلِكَ قَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِیْ بِيَدِیْ فَقُلْتُ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ صُمْ شَهْرَيْنِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ اَصَابَنِیْ مَا اَصَابَنِیْ اِلَّا فِی الصِّيَامِ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهٖ وَحْشٰى مَا لَنَا عَشَاءٌ قَالَ اذْهَبْ اِلٰى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِیْ زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهٗ فَلْيَدْفَعْهَا اِلَيْكَ فَاَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْقًا سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَائِرِهٖ عَلَيْكَ وَعَلٰى عِيَالِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى قَوْمِیْ فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيْقَ وَسُوْءَ الرَّاْیِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبَرَكَةَ اَمَرَ لِیْ بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوْهَا اِلَیَّ فَدَفَعُوْهَا اِلَیَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ لَّمْ يَسْمَعْ عِنْدِیْ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ قَالَ وَيُقَالُ سَلَمَةُ ابْنُ صَخْرٍ وَّيُقَالُ سَلْمَانُ بْنُ صَخْرٍ

فی الباب: وَّفِی الْبَابِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ وَهِیَ امْرَاَةُ اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ

◆◆ حضرت سلمہ بن صخر انصاری بیان کرتے ہیں، میں ایک ایسا شخص تھا جسے عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے کی ایسی طاقت عطا کی گئی تھی' جو کسی دوسرے شخص کو نہیں دی گئی تھی۔ جب رمضان کا مہینہ آیا' تو میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کرلیا تاکہ رمضان (کسی غلطی کے بغیر) گزر جائے، ایسا نہ ہو کہ میں رات کے وقت صحبت کروں اور صبح صادق کا وقت ہو جائے اور میں اسے ختم نہ کرسکوں' لیکن ہوا یہ کہ ایک رات وہ میری خدمت کررہی تھی، اس کے جسم کے کسی حصے سے کپڑا اٹھا' تو میں نے اس کے ساتھ صحبت شروع کردی۔ میں یہ عمل کرتا رہا، یہاں تک کہ صبح صادق کا وقت ہوگیا۔ صبح میں اپنی قوم کے پاس آیا اوران سے کہا: تم میرے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے پاس چلو تاکہ میں آپ کو اس عمل کے بارے میں بتاؤں۔ تو ان لوگوں نے کہا: نہیں۔

اللہ کی قسم! ہمیں تو اس بات سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہمارے بارے میں قرآن کا کوئی حصہ نازل نہ ہو جائے۔ یا نبی اکرم ﷺ ہمارے لیے کوئی ایسی بات نہ فرمادیں' جو ہمارے لیے بعد میں ندامت یا رسوائی کا باعث ہو۔ تم خود نبی اکرم ﷺ کی

خدمت میں جو مناسب سمجھو عرض کردو۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں وہاں سے نکل کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پورا واقعہ بیان کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ایسا ہی کیا ہے؟ تو میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ اسی طرح دریافت کیا: تو میں نے عرض کی: جی ہاں۔ اب میں حاضر ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ کا حکم مجھ پر جاری کریں، میں اسے برداشت کرلوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو۔ میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مارتے ہوئے عرض کی، اس اللہ کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، میں اپنی گردن کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم مسلسل دو ماہ روزے رکھو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ پہلی خرابی ہی روزوں کی وجہ سے آئی ہے کہ میں روزے میں اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکا)۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، ہم گزشتہ رات خود بھوکے رہے ہیں کیونکہ ہمارے پاس رات کا کھانا نہیں تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا: جو شخص بنوزریق سے زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہے اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو! تم کو زکوٰۃ دیدے۔ تم اسے ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ، جو باقی بچے وہ اپنے اوپر خرچ کرلو۔

راوی بیان کرتے ہیں، میں اپنی قوم کے افراد کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا: میں نے تمہارے پاس تنگی پائی اور غلط تجویز پائی۔ مجھے نبی اکرم ﷺ کے پاس کشادگی اور برکت نصیب ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ تم لوگ اپنی زکوٰۃ مجھے دیدو۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام بخاری یہ کہتے ہیں، سلیمان بن یسار نے سلمہ بن صخر نامی راوی سے خود کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

ایک قول کے مطابق: سلمہ بن صخر نامی راوی کا نام سلمان بن صخر بھی ہے۔

اس بارے میں حضرت خولہ بنت ثعلبہ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔

3222 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ الْاَنْمَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً) قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى دِينَارًا قُلْتُ لَا يُطِيقُونَهُ قَالَ فَنِصْفُ دِينَارٍ قُلْتُ لَا يُطِيقُونَهُ قَالَ فَكَمْ قُلْتُ شَعِيرَةٌ قَالَ اِنَّكَ لَزَهِيدٌ قَالَ فَنَزَلَتْ (ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ) الْآيَةَ قَالَ فَبِي خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنَى قَوْلِهِ شَعِيرَةٌ يَّعْنِي وَزْنَ شَعِيرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَبُو الْجَعْدِ اسْمُهُ رَافِعٌ

3222- اخرجه ابن حميد ص (٥٩، ٦٠) حديث (٩٠).

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی بات سرگوشی میں کرو (یعنی کوئی مسئلہ دریافت کرو) تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ کر دیا کرو۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ایک دینار (صدقہ مقرر کرنے کے بارے میں) تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کی، لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر نصف دینار؟ میں نے عرض کی، لوگ اس کی بھی طاقت نہیں رکھیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر کتنا ہونا چاہیے؟ میں نے عرض کی، کچھ جو ہونے چاہئیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے تو بہت کم کر دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''تو کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دو۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے تخفیفی حکم نازل کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ایک ''جو'' سے مراد ایک ''جو'' کے وزن جتنا سونا ہے۔ ابوجعد نامی راوی کا نام رافع ہے۔

3223 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ يَهُودِيًّا اَتَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا قَالَ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا رُدُّوهُ عَلَيَّ فَرَدُّوهُ قَالَ قُلْتَ السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكَ مَا قُلْتَ قَالَ (وَاِذَا جَاءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس آیا اور بولا:

''السام علیکم'' (تمہیں موت آئے) لوگوں نے اسے سلام کا جواب دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے سمجھا کہ اس نے کیا کہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس نے سلام کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ اس نے یہ کہا ہے۔ اسے واپس میرے پاس لے کر آؤ۔ لوگ اسے واپس لے کر آئے' تو نبی

3223- اخرجه البخاری فی الادب المفرد ص (٣٢١)، حديث (١١١٢)، و ابن ماجه (٢/١٢١٩): كتاب الادب: باب: رد السلام على اهل الذمة، حديث (٣٦٩٧)، واحمد (٣/١٤٠، ٢١٤، ٢٣٤، ٢٤٤، ٢٩٢، ٢٨٩)

اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے السام علیکم کہا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو اس وقت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل کتاب میں سے کوئی تمہیں سلام کرے تو جواب میں (عَلَيْكَ مَا قُلْتَ کہہ دیا کرو)۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے کہا: تم نے جو کہا ہے وہ تم پر بھی نازل ہو (یعنی تمہیں بھی موت آئے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''جب وہ تمہارے پاس آ کر تمہیں ان الفاظ کے ذریعے سلام کرتے ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تم پر سلام نازل نہیں کیا۔'' (یعنی اللہ تعالیٰ نے سلام کرنے کے لئے جن الفاظ کا حکم دیا ہے اُس سے مختلف الفاظ استعمال کرتے ہیں)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَشْرِ

باب 59: سورۃ الحشر سے متعلق روایات

3224 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

متنِ حدیث: حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَّعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُولِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے بنونضیر کے باغات جلوا دیے تھے اور آپ ﷺ نے ان کے درخت کٹوا دیے تھے۔ یہ ''بویرہ'' کے مقام کی بات ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تم نے کھجور کے جن درختوں کو کاٹ دیا یا جنہیں ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت تھا تاکہ وہ گناہگاروں کو رسوا کر دے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3225 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُولِهَا) قَالَ اللِّيْنَةُ النَّخْلَةُ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ قَالَ اسْتَنْزَلُوْهُمْ مِنْ حُصُوْنِهِمْ قَالَ وَاُمِرُوْا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَّ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَّتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسْاَلَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَنَا فِيْمَا قَطَعْنَا مِنْ اَجْرٍ وَّهَلْ عَلَيْنَا فِيْمَا تَرَكْنَا مِنْ وِزْرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا) الْاٰيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلاف سند: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُّرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِىْ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعَ مِنِّىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''تم نے جن کھجور کے درختوں کو کاٹ دیا یا جن کو ان کی جگہ قائم رہنے دیا۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، یہاں آیت میں استعمال ہونے والے لفظ ''لینہ'' سے مراد کھجور کا درخت ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''تاکہ وہ فاسق لوگوں کو رسوا کر دے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ان مسلمانوں نے ان یہودیوں کو ان کے قلعوں سے نیچے اتار دیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ان لوگوں کو کھجوروں کے درخت کاٹنے کا حکم دیا گیا' تو ان کے ذہن میں کھٹک پیدا ہوئی' تو کچھ لوگوں نے کہا، بعض درخت کاٹ دیئے ہیں اور بعض چھوڑ دیئے ہیں۔ اس بارے میں ہم اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں گے کہ جن درختوں کو ہم نے کاٹا ہے' اس کے بارے میں اللہ سے کوئی اجر پائیں گے؟ یا جو درخت ہم نے چھوڑ دیئے اس کے بارے میں کوئی گناہ ہے؟

تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''تم نے کھجور کے جو درخت کاٹ دیئے یا جن کو ان کی بنیادوں پر کھڑا چھوڑ دیا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اس کو حفص بن غیاث کے حوالے سے' سعید بن جبیر سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہ روایت عبداللہ بن عبدالرحمٰن (امام دارمی) نے ہارون بن معاویہ کے حوالے سے' حفص بن غیاث کے حوالے سے' حبیب بن ابی عمرہ کے حوالے سے' سعید بن جبیر کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے یہ حدیث سنی ہے۔

3226 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ بَاتَ بِهٖ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ اِلَّا قُوْتُهٗ وَقُوْتُ صِبْيَانِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ نَوِّمِى الصِّبْيَةَ وَاَطْفِئِى السِّرَاجَ وَقَرِّبِىْ لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ

3226- اخرجه البخاري (١٤٩/٧): كتاب مناقب الانصار: باب: قوله الله عزوجل: (ويؤثرون على انفسهم و لو كان بهم خصاصة) (الحشر: ٩)، حديث (٣٧٩٨) وطرفه في (٤٨٨٩)، و من الادب المفرد ص (٢١٨)، حديث (٨٤٧)، و مسلم (١٦٢٤/٣)، كتاب الشربة: باب: اكرام الضيف و فضل ايثاره، حديث (٢٠٥٤/١٧٣).

بِهِمْ خَصَاصَةٌ)

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک انصاری کے ہاں ایک مہمان رات کے وقت ٹھہرا، اس انصاری کے پاس صرف اپنے اور اپنے بچوں کے لیے خوراک تھی۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا: تم بچوں کو سلا دو، چراغ بجھا دو (اور جو کچھ بھی تمہارے پاس کھانے کے لیے ہے) اسے مہمان کے قریب کر دو۔ تو اس واقعہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اور وہ دوسروں کو اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود ان کو فاقہ لاحق ہو جائے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُمْتَحِنَةِ

باب 60: سورۃ الممتحنہ سے متعلق روایات

3227 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ رَافِعٍ قَال سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ فِيْهَا ظَعِيْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَاْتُوْنِىْ بِهٖ فَخَرَجْنَا تَتَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِى الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِىْ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا قَالَ فَاَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِىْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَىَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِىْ قُرَيْشٍ وَّلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَّحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِىْ ذٰلِكَ مِنْ نَّسَبٍ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَّحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِىْ وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِىْ وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيْهِ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ) السُّوْرَةَ

3227: اخرجه البخارى (١٦٦/٦، ١٦٧): كتاب الجهاد والسير: باب: الجاسوس و قول الله عزوجل: (لاتتخذوا عدوى و عدوكم اولياء) حديث (٣٠٠٧)، واطرافه فى (٣٠٨١، ٣٩٨٣، ٤٢٧٤، ٤٨٩٠، ٦٢٥٩، ٦٩٣٩)، و مسلم (١٩٤١/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل اهل بدر رضى الله عنهم و قصة حاطب بن ابى بلتعة، حديث (٢٤٩٤/١٦١)، و ابوداؤد (٤٧/٣): كتاب الجهاد: باب: فى الجاسوس اذا كان مسلماً، حديث (٢٦٥٠)، و احمد (٧٩/١)، و الحميدى (٢٧/١)، حديث (٤٩).

قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ وَّكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِيهِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

اختلاف روایت: وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ نَحْوَ هٰذَا وَذَكَرُوا هٰذَا الْحَرْفَ وَقَالُوا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِيهِ فَقَالَ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زبیر اور مقداد بن اسود کو بھیجا اور فرمایا: تم لوگ روانہ ہو جاؤ اور خاخ کے باغ تک پہنچو، وہاں ایک عورت ہوگی جس کے پاس ایک خط ہوگا، تم وہ اس سے لے کر میرے پاس آؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے خاخ کے باغ تک پہنچے تو وہاں ہمیں ایک عورت مل گئی، ہم نے اس کو کہا: وہ خط ہمیں دیدو۔ وہ بولی، میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اسے کہا: یا تو تم خط نکال کر دو گی' یا پھر اپنے کپڑے اتارو گی (یعنی جامہ تلاشی دو گی) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس عورت نے اپنے بالوں کی چوٹی میں سے وہ خط نکال دیا۔

ہم وہ خط لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو یہ خط حاطب بن ابوبلتعہ کی جانب سے ان مشرکین مکہ کے نام تھا جس میں انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی راز کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کریں، میں ایک ایسا شخص ہوں' جو قریش کے ساتھ رہا ہوں، میں ان کا فرد نہیں ہوں۔ آپ کے ساتھ جتنے بھی مہاجرین ہیں ان کی رشتہ داریاں ہیں جس کی وجہ سے ان کے اہل خانہ اور مکہ میں موجود ان کے اموال کی حفاظت کریں گے۔ میں یہ چاہتا تھا کہ چونکہ میرا ان کے ساتھ کوئی نسبی تعلق نہیں ہے' تو ان پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے قریبی رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ میں نے یہ عمل کفر کی وجہ سے' یا اپنے دین سے مرتد ہونے کی وجہ سے' یا اسلام قبول کرنے کے بعد کفر سے راضی ہونے کی وجہ سے نہیں کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بدر میں شریک ہوا ہے، تمہیں کیا معلوم؟ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر سے مخاطب ہو کر یہ فرمایا ہو: اب تم جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی بارے میں یہ سورۃ نازل ہوئی تھی:

''اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ''۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ابن ابورافع کی زیارت کی ہے، وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

کئی راویوں نے اسے سفیان کے حوالے سے نقل کیا اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یا تو تم خط نکال دو گی' یا اپنے کپڑے اتار دو گی۔

جبکہ بعض راویوں نے اس روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ استعمال کیے ہیں: یا تو تم خط نکال دو گی' یا ہم تمہارے کپڑے اتار دیں گے۔

3228 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ اِلَّا بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ (اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ) الْاٰيَةَ

حدیثِ دیگر: قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ اِلَّا امْرَاَةً يَمْلِكُهَا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس آیت کی وجہ سے امتحان لیا کرتے تھے' جس میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب مومن عورتیں تمہارے پاس بیعت کرنے کے لیے آئیں۔''

معمر بیان کرتے ہیں، طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو کسی بھی عورت نے نہیں چھوا' ماسوائے اس عورت کے' جس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مالک تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3229 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ قَال سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ

متنِ حدیث: قَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ مَا هٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَّعْصِيَكَ فِيْهِ قَالَ لَا تَنُحْنَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ اَسْعَدُوْنِيْ عَلٰى عَمِّيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنْ قَضَائِهِنَّ فَاَبٰى عَلَيَّ فَاَتَيْتُهٗ مِرَارًا فَاَذِنَ لِيْ فِيْ قَضَائِهِنَّ فَلَمْ اَنُحْ بَعْدَ قَضَائِهِنَّ وَلَا عَلٰى غَيْرِهٖ حَتَّى السَّاعَةَ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ امْرَاَةٌ اِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرِيْ

3228- اخرجه البخاری (۲۱۶/۱۳): كتاب الاحكام: باب: بيعة النساء حديث (۷۲۱٤)، ومسلم (۱٤۸۹): كتاب الامارة: باب: كيفية بيعة النساء، حديث (۱۸٦٦/۸۸)، ابوداؤد (۱۳۳/۳): كتاب الخراج والامارة والفئ: باب: ما جاء في البيعة، حديث (۲۹٤۱)، وابن ماجه (۹۵۹/۲، ۹٦۰): كتاب الجهاد: باب: بيعة النساء، حديث (۲۸۷۵)، واحمد (۱۱٤/٦، ۱۵۱، ۱۵۳، ۱٦۳، ۲۷۰).

3229- اخرجه ابن ماجه (۵۰۳/۱): كتاب الجنائز: باب: في النهي عن النياحة، حديث (۱۵۷۹)، و احمد (۳۲۰/٦).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِيْهِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

توضیح راوی: قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اُمُّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةُ هِىَ اَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ

◆◆ سیدہ ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت نے عرض کی، اس معروف سے مراد کیا ہے' جس کے حوالے سے ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کریں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نوحہ نہ کرنا۔

(سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بنوفلاں نے میرے چچا کے انتقال پر نوحہ کیا تھا' تو میں اس کا بدلہ دینا چاہتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی اجازت نہیں دی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی مرتبہ اس کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا بدلہ دینے کی اجازت دے دی۔

سیدہ ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اس کے بعد میں نے کبھی کسی کے انتقال پر' خواہ وہ بھائی ہو یا کوئی اور ہو اس پر نوحہ نہیں کیا جبکہ ان بیعت کرنے والی خواتین واحد عورت کسی نے کسی کو وفات پر نوحہ ضرور کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ایک روایت کے مطابق یہ سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

عبد بن حمید کہتے ہیں: اُم سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا' ہی اسماء بنت یزید بن سکن ہیں۔

3230 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْاَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِىْ نَصْرٍ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (اِذَا جَآئَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ) قَالَ كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا جَائَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتُسْلِمَ حَلَّفَهَا بِاللّٰهِ مَا خَرَجْتُ مِنْ بُغْضِ زَوْجِىْ مَا خَرَجْتُ اِلَّا حُبًّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں' تو تم ان کا امتحان لو۔''

راوی بیان کرتے ہیں، جب کوئی خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اللہ کی قسم! لیتے کہ میں اپنے شوہر سے کسی ناراضگی کی وجہ سے مکہ نکل کر نہیں آئی ہوں' میں صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے آئی ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''حدیث غریب'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الصَّفِّ

باب 61: سورۃ صف سے متعلق روایات

3231 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

متنِ حدیث: قَالَ قَعَدْنَا نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ اَىَّ الْاَعْمَالِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ لَعَمِلْنَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوَاتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيٰى فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيْرٍ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ خُوْلِفَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ فِىْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَرَوٰى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اَوْ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّرَوَى الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيْرٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے، ہم آپس میں بات چیت کررہے تھے، ہم نے یہ کہا: اگر ہم کواس بات کا علم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے' تو ہم وہ عمل کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"آسمان اور زمین میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے ہو"

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی۔

ابوسلمہ نامی راوی بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی۔

یحییٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں، ابوسلمہ نامی راوی نے یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی تھی۔

ابن کثیر نامی راوی بیان کرتے ہیں، امام اوزاعی نے یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی تھی۔

عبداللہ (امام دارمی) بیان کرتے ہیں، ابن کثیر نامی راوی نے یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی تھی۔

اس حدیث کی سند میں محمد بن کثیر نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے' جو اوزاعی سے منقول ہے۔

3231- اخرجه الدارمی (۲/۲۰۰): کتاب الجهاد: باب: الجهاد فی سبیل الله افضل العمل، و احمد (۵/۴۵۲).

امام ابن مبارک نے اس روایت کو امام اوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے ہلال بن ابومیمونہ کے حوالے سے عطا بن یسار کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے یا شاید ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ولید بن مسلمہ نے اس روایت کو امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا ہے جیسے محمد بن کثیر نے نقل کیا ہے۔

بَاب وَمِنَ الْجُمُعَةِ

باب 62: سورۃ الجمعہ سے متعلق روایات

3232 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدِ الدِّيْلِيُّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ (وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ) قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِيْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَلْمَانَ يَدَهُ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ

توضیح راوی: ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ وَّثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ شَامِيٌّ وَّاَبُو الْغَيْثِ اسْمُهٗ سَالِمٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے جب سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاوت کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت پر پہنچے:

"اور ان میں سے بعد میں آنے والے لوگ جو ابھی ان سے ملے بھی نہیں ہیں۔"

تو ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون لوگ ہیں جو ابھی ہم سے ملے بھی نہیں ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں، اس وقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے درمیان موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر رکھا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا ستارے پر ہو تو ان میں سے کچھ لوگ وہاں بھی پہنچ جائیں گے۔

ثور بن زید مدنی ہیں جبکہ ثور بن یزید شامی ہیں۔ ابوالغیث نامی راوی کا نام سالم ہے اور یہ عبداللہ بن مطیع کے آزاد کردہ غلام ہیں یہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے۔

عبداللہ بن جعفر نامی راوی علی بن مدینی کے والد ہیں۔ یحییٰ بن معین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

یہ روایت دیگر سند کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3233 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا اِذْ قَدِمَتْ عِيرُ الْمَدِيْنَةِ فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَنَزَلَتْ الْاٰيَةَ (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا اِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا)

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے، اسی دوران مدینہ منورہ میں (تجارتی قافلہ) آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کی طرف چلے گئے، یہاں تک کہ صرف بارہ افراد وہاں رہ گئے جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز دیکھی تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ گئے"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ

باب 63: سورۃ المنافقون سے متعلق روایات

3234 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ

3233۔ اخرجه البخاری (۲/۴۹۰): كتاب الجمعة: باب: اذا نفر الناس عن الامام من صلاة الجمعة فصلاة الامام و من بقى جائزة، حديث (۹۳۶) من طريق سالم بن ابى الجعد عن جابر به و اطرافه من (۲۰۵۸، ۲۰٦٤، ٤٨٩٩)، ومسلم (۲۲۷/۳ابى): كتاب الجمعة: باب: من قوله تعالىٰ: (واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها و تركوك قائما)، حديث (۸٦۳/۳۸)، و احمد (۳۱۳/۳، ۳۷۰)، عبد بن حميد ص(۳۳۵)، حديث (۱۱۱۰)، (۱۱۱۱)، وابن خزيمة (۱٦۱/۳، ۱٦۲)، حديث (۱۸۲۳) عن سالم بن الجعد و ابى سفيان عن جابر به۔

متن حدیث: كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيِّ ابْنَ سَلُوْلٍ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهِ (لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا) وَ (لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ) فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَمِّيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ وَّاَصْحَابِهِ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا فَكَذَّبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَاَصَابَنِيْ شَيْءٌ لَمْ يُصِبْنِيْ قَطُّ مِثْلُهُ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ عَمِّيْ مَا اَرَدْتَ اِلَّا اَنْ كَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ) فَبَعَثَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے چچا کے ساتھ موجود تھا، میں نے عبداللہ بن ابی کو اپنے ساتھیوں سے یہ کہتے ہوئے سنا (جس کے الفاظ قرآن نے نقل کیے ہیں)

"اللہ کے رسول کے ساتھ جو لوگ ہیں تم ان پر خرچ نہ کرو تاکہ وہ لوگ آپ کو چھوڑ جائیں۔"

(اس نے یہ بھی کہا جس کا ذکر قرآن میں ہے)

"جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو اس میں سے نکال دیں گے۔"

میں نے اس بات کا تذکرہ اپنے چچا سے کیا، میرے چچا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا تو انہوں نے اس بات کی قسم اٹھالی کہ انہوں نے یہ بات نہیں کہی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غلط قرار دیا اور ان کی تصدیق کر دی۔ اس کے نتیجے میں مجھے جو افسوس ہوا' ایسا افسوس مجھے کبھی نہیں ہوا تھا۔ میں گھر میں بیٹھ گیا اور میرے چچا نے کہا: تم صرف یہ چاہتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں غلط قرار دیں اور تم سے ناراض ہو جائیں؟

(حضرت زید بن ارقم بیان کرتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"جب منافق تمہارے پاس آئے۔"

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا اور یہ آیت تلاوت کر کے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3235 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْ سَعْدٍ الْاَزْدِيِّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ

متن حدیث: قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَنَا اُنَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَكُنَّا نَبْتَدِرُ

3233- اخرجه البخاري (٥١٢/٨): كتاب التفسير: باب: قوله (اذا جائك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول اللّٰه) الى (لكاذبون)، حديث (٤٩٠٠)، واطرافه من (٤٩٠١، ٤٩٠٣، ٤٩٠٤)، ومسلم (٢١٤٠/٤): كتاب صفات المنافقين و احكامهم، باب:(-)، حديث (٢٧٧٢/١)، وعبد بن حميد ص (١١٣)، حديث (٢٦٢).

الْمَاءَ وَكَانَ الْاَعْرَابُ يَسْبِقُوْنَّا اِلَيْهِ فَسَبَقَ اَعْرَابِيٌّ اَصْحَابَهٗ فَيَسْبِقُ الْاَعْرَابِيُّ فَيَمْلَأُ الْحَوْضَ وَيَجْعَلُ حَوْلَهٗ حِجَارَةً وَّيَجْعَلُ النِّطْعَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَجِيءَ اَصْحَابُهٗ قَالَ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْرَابِيًّا فَاَرْخٰى زِمَامَ نَاقَتِهٖ لِتَشْرَبَ فَاَبٰى اَنْ يَّدَعَهٗ فَانْتَزَعَ قِبَاضَ الْمَآءِ فَرَفَعَ الْاَعْرَابِيُّ خَشَبَتَهٗ فَضَرَبَ بِهَا رَاْسَ الْاَنْصَارِيِّ فَشَجَّهٗ فَاَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ رَاْسَ الْمُنَافِقِيْنَ فَاَخْبَرَهٗ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَغَضِبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ثُمَّ قَالَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهٖ يَعْنِى الْاَعْرَابَ وَكَانُوْا يَحْضُرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا انْفَضُّوا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَاْتُوْا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْيَاْكُلْ هُوَ وَمَنْ عِنْدَهٗ ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ زَيْدٌ وَّاَنَا رِدْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ فَاَخْبَرْتُ عَمِّىْ فَانْطَلَقَ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَجَحَدَ قَالَ فَصَدَّقَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِىْ قَالَ فَجَآءَ عَمِّىْ اِلَىَّ فَقَالَ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا اَنْ مَقَتَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَىَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَاْسِىْ مِنَ الْهَمِّ اِذْ اَتَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَكَ اُذُنِىْ وَضَحِكَ فِىْ وَجْهِىْ فَمَا كَانَ يَسُرُّنِىْ اَنَّ لِىْ بِهَا الْخُلْدَ فِى الدُّنْيَا ثُمَّ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَّحِقَنِىْ فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا قَالَ لِىْ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهٗ عَرَكَ اُذُنِىْ وَضَحِكَ فِىْ وَجْهِىْ فَقَالَ اَبْشِرْ ثُمَّ لَحِقَنِىْ عُمَرُ فَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ قَوْلِىْ لِاَبِىْ بَكْرٍ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ الْمُنَافِقِيْنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک ہوئے، ہمارے ساتھ کچھ دیہاتی لوگ بھی تھے، ہم نے پانی تک جلدی پہنچنے کی کوشش کی' تو دیہاتی لوگ ہم سے پہلے اس تک پہنچ چکے تھے۔ ایک دیہاتی اپنے ساتھیوں سے آگے نکل گیا۔ اس دیہاتی نے آگے پہنچ کر حوض کو بھر دیا اور اس کے اردگرد پتھر رکھ دیئے۔ اس پر چمڑا رکھ دیا' تاکہ اس کے ساتھی آ جائیں، اس سے پہلے کوئی دوسرا پانی استعمال نہ کر سکے۔ ایک انصاری شخص اس کے پاس گیا، اس نے اپنی اونٹنی کی مہار کو ڈھیلا کیا تاکہ اونٹنی پانی پی سکے' تو اس دیہاتی نے اسے پانی دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر اس انصاری نے اس پانی پر موجود رکاوٹ کو ہٹا دیا۔ اس دیہاتی نے ایک لکڑی اٹھائی اور اس انصاری کے سر پر مار دی جس کے نتیجے میں اس انصاری کا سر پھٹ گیا۔ وہ انصاری عبداللہ بن اُبی کے پاس آیا (اور اسے یہ واقعہ سنایا) یہ بات سن کر عبداللہ بن ابی نے یہ کہا: ان لوگوں پر خرچ نہ کرو' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں' تاکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ عبداللہ بن ابی کی مراد یہ دیہاتی لوگ تھے۔ یہ لوگ کھانے کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ جایا کرتے تھے۔ عبداللہ بن ابی کے کہنے کا مطلب یہ تھا: کھانا اس وقت لے کر جایا کرو' جب یہ لوگ چلے جائیں' تاکہ ہم لوگ اور ہمارے ساتھی ہی کھائیں۔ عبداللہ بن اُبی نے بعد میں یہ بھی کہا: جب ہم مدینہ واپس جائیں گے' تو وہاں سے عزت دار لوگ ان ذلیل لوگوں کو (یعنی دیہاتیوں کو) باہر نکال دیں گے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس سفر کے دوران میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے خود عبداللہ بن ابی کی زبانی یہ بات سنی تھی۔ میں نے یہ بات اپنے چچا کو بتائی اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کو بلایا' تو اس نے قسم اٹھا کر اس بات سے انکار کر دیا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کی تصدیق کی اور مجھے غلط قرار دیا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے چچا میرے پاس آئے اور بولے: تم صرف یہ چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم سے ناراض ہوں اور وہ تمہیں غلط قرار دیں اور مسلمان بھی (تم سے ناراض ہوں اور تمہیں غلط قرار دیں؟) حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس بات سے مجھے جتنا افسوس ہوا تھا اتنا مجھے کبھی کسی چیز سے نہیں ہوا تھا۔

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور افسوس کی وجہ سے میں نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کان کھینچا اور مسکرانے لگے تو اس سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ شاید اس بات سے بھی نہ ہوتی کہ مجھے دنیا میں ہمیشہ رہنے دیا جاتا۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا فرمایا ہے؟ تو میں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف میرا کان کھینچا' اور مسکرا دیے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے، میں نے انہیں بھی وہی جواب دیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا تھا۔ اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ المنافقون کی آیات تلاوت کیں۔

"(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3236 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ (لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ) قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَحَلَفَ مَا قَالَهٗ فَلَامَنِيْ قَوْمِيْ وَقَالُوْا مَا اَرَدْتَ اِلَّا هٰذِهٖ فَاَتَيْتُ الْبَيْتَ وَنِمْتُ كَئِيْبًا حَزِيْنًا فَاَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں، میں نے چالیس برس پہلے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی تھی' غزوۂ تبوک کے موقع پر عبداللہ بن اُبی نے یہ کہا تھا: جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو وہاں سے عزت دار لوگ' ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔

3236- اخرجه البخاری (۸/۵۱۰): كتاب التفسير: باب: قوله (ذلك بانهم امنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم فهم لا يفقهون)، حديث (۴۹۰۲)، و احمد (۳۶۸/۴، ۳۷۰)، و عبد الله بن احمد في الزوائد (۳۷۰/۴).

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی تو عبداللہ بن ابی نے اس بات کی قسم اٹھائی کہ اس نے یہ بات نہیں کہی ہے۔ میری قوم کے افراد نے مجھے ملامت کی اور بولے: اس بات کے ذریعے تمہارا یہی مقصد تھا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں گھر آ کر بہت غمگین حالت میں سو گیا پھر اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' یا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی ہے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''یہ وہی لوگ ہیں' جو یہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو' جو اللہ تعالیٰ کے رسول کے قریب ہیں' تا کہ وہ ان کو چھوڑ جائیں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3237 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: كُنَّا فِي غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ يَرَوْنَ اَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَالَلْمُهَاجِرِيْنَ وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَالَلْاَنْصَارِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَسَعَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلٍ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِي اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا تَنْقَلِبُ حَتّٰى تُقِرَّ اَنَّكَ الذَّلِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزِيْزُ فَفَعَلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک غزوہ میں شریک ہوئے۔ سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، علماء نے یہ بات بیان کی ہے، یہ غزوۂ بنو مصطلق کی بات ہے۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں): ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھکا دیا تو مہاجر نے کہا: اے مہاجرین میری مدد کے لیے آئیں۔ انصاری نے کہا: اے انصار میری مدد کے لیے آئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کیا زمانۂ جاہلیت کی طرح بلا رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کی، ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھکا دیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو یہ بری چیز ہے۔

3237۔ اخرجه البخاري (٦٣١/٦): كتاب المناقب: باب: ما ينهى من دعوى الجاهلية، حديث (٣٥١٨) وطرفه من (٤٩٠٥، ٤٩٠٧)، و مسلم (١٩٩٨/٤): كتاب البر و الصلة و الآداب: باب: نصر الاخ ظالماً او مظلوماً، حديث (٢٥٨٤/٦٣)، و احمد (٣٩٢/٣، ٣٣٨، ٣٨٥)، و الحميدي (٥١٩/٢، ٥٢٠)، حديث (١٢٣٩).

(راوی بیان کرتے ہیں:) بعد میں عبداللہ بن اُبی نے یہ بات سنی تو وہ بولا، کیا انہوں نے ایسا کیا ہے؟ اللہ کی قسم! جب ہم مدینہ واپس لوٹیں گے تو اس وقت عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! ورنہ لوگ کہیں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتے ہیں۔

عمرو کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے، عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ نے اپنے والد سے یہ کہا تھا، اللہ کی قسم! ہم اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے' جب تک تم اس بات کا اقرار نہیں کرتے کہ تم ذلیل ہو' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معزز ہیں۔ تو عبداللہ بن ابی نے ایسا ہی کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3238 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَنَابٍ الْكَلْبِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

آثارِ صحابہ: قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبَلِّغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهِ اَوْ تَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ الزَّكَاةُ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْاَلِ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا ابْنَ عَبَّاسٍ اتَّقِ اللّٰهَ اِنَّمَا يَسْاَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ قَالَ سَاَتْلُوْ عَلَيْكَ بِذٰلِكَ قُرْاٰنًا (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ) قَالَ فَمَا يُوْجِبُ الزَّكَاةَ قَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَصَاعِدًا قَالَ فَمَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالْبَعِيْرُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ حَيَّةَ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ هٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ جَنَابٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ جَنَابٍ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ حَيَّةَ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ بیت اللہ کے حج کے لیے جا سکتا ہو' اس مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو' اور پھر وہ شخص حج نہ کرے یا اس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اور پھر جب وہ شخص مرنے لگے گا' تو وہ یہ آرزو کرے گا' کاش میں دنیا میں واپس چلا جاؤں۔ اس پر ایک شخص نے کہا: اے عبداللہ بن عباس! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔ دنیا میں واپس جانے کی آرزو کفار کریں گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اس بارے میں تمہارے سامنے قرآن کی آیت پڑھتا ہوں۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''''اے ایمان والو! تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں جو شخص ایسا کرے گا' وہ

3238۔ اخرجہ عبد بن حمید ص (۲۳۱)، حدیث (۶۹۳)۔

خسارہ پانے والا ہوگا' اور جو رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو! اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی ایک کے پاس موت آئے۔"

یہ آیت یہاں تک ہے "اور تم جو عمل کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔"

اس شخص نے دریافت کیا: کتنے مال پر زکوۃ واجب ہوتی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جب مال دوسو درہم ہو جائے یا اس سے زیادہ ہو جائے۔ اس شخص نے دریافت کیا: حج کب واجب ہوتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ نے جواب دیا: جب زادِ سفر اور سواری میسر ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

سفیان بن عیینہ اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے' اور ابو جناب کے حوالے سے' ضحاک کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ ان حضرات نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

یہ روایت عبدالرزاق کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابو جناب نامی راوی کا نام یحییٰ بن ابوحیہ ہے' اور حدیث میں یہ مستند نہیں ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ التَّغَابُنِ

باب 64: سورۃ التغابن سے متعلق روایات

3239 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ) قَالَ هٰؤُلَآءِ رِجَالٌ اَسْلَمُوْا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَاَرَادُوْا اَنْ يَّاْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰى اَزْوَاجُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ اَنْ يَّدَعُوْهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَوُا النَّاسَ قَدْ فَقُهُوا فِي الدِّيْنِ هَمُّوْا اَنْ يُّعَاقِبُوْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ) الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے، ایک شخص نے ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

"اے ایمان والو! بے شک تمہاری بیویاں اور تمہاری اولاد تمہارے دشمن ہیں تم ان سے بچو۔"

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں' جو مکہ کے رہنے والے تھے، انہوں نے اسلام

3239۔ تفرد به الترمذي كما في التحفة (١٤١/٥، ١٤٢)، حديث (٦١٢٣) من أصحاب الكتب الستة، واخرجه ابن جرير في تفسيره (١١٧/١٢)، برقم (٣٤١٩٨).

قبول کیا، وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے تھے' مگر وہ اپنی بیویوں اور بچوں کی وجہ سے نہیں آئے۔ جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر چکے ہیں' تو انہوں نے یہ ارادہ کیا۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! تمہاری بیویاں اور تمہاری اولاد تمہارے دشمن ہیں' تو ان سے بچو۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ التَّحْرِيمِ

باب 65: سورۂ تحریم سے متعلق روایات

3240 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ ثَوْرٍ

متنِ حدیث: قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَمْ اَزَلْ حَرِيصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا) حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ (اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ) فَقَالَ لِىْ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ وَاللّٰهِ مَا سَاَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ فَقَالَ هِيَ عَآئِشَةُ وَحَفْصَةُ

قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنِى الْحَدِيْثَ فَقَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ عَلٰى امْرَاَتِىْ يَوْمًا فَاِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِىْ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ اِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِىْ نَفْسِىْ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِىْ بِالْعَوَالِىْ فِىْ بَنِىْ اُمَيَّةَ وَكَانَ لِىْ جَارٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا فَيَاْتِيْنِىْ بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهٖ وَاَنْزِلُ يَوْمًا فَاٰتِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ وَكُنَّا نُحَدِّثُ اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا قَالَ فَجَائَنِىْ يَوْمًا عِشَاءً فَضَرَبَ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ اَجَائَتْ غَسَّانُ قَالَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَائَهُ قَالَ فَقُلْتُ فِىْ نَفْسِىْ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ اَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا

قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَىَّ ثِيَابِىْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاِذَا هِيَ تَبْكِىْ فَقُلْتُ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِىْ هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِىْ هٰذِهِ الْمَشْرَبَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَاَتَيْتُ

غُلَامًا اَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَیَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا حَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ يَبْكُوْنَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَجِدُ فَاَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَیَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ اَيْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَجِدُ فَاَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَیَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا فَاِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِیْ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ اُذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ قَدْ رَاَيْتُ اَثَرَهُ فِیْ جَنْبَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلَّقْتَ نِسَائَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَقَدْ رَاَيْتُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَاَتِیْ فَاِذَا هِیَ تُرَاجِعُنِیْ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ اِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ اَتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَتَهْجُرُهُ اِحْدَانَا الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَتْ اَتَاْمَنُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَاِذَا هِیَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ لَا تُرَاجِعِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْاَلِيْهِ شَيْئًا وَّسَلِيْنِیْ مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ اِنْ كَانَتْ صَاحِبَتُكِ اَوْسَمَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَبَسَّمَ اُخْرٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَاْنِسُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَمَا رَاَيْتُ فِی الْبَيْتِ اِلَّا اُهُبَةً ثَلَاثَةً قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّوَسِّعَ عَلٰى اُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلٰى فَارِسَ وَالرُّوْمِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَهُ فَاسْتَوٰى جَالِسًا فَقَالَ اَفِیْ شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِی الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ وَكَانَ اَقْسَمَ اَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى نِسَائِهٖ شَهْرًا فَعَاتَبَهُ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ وَجَعَلَ لَهُ كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ قَالَ الزُّهْرِیُّ فَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِیْ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّیْ ذَاكِرٌ لَكِ شَيْئًا فَلَا تَعْجَلِیْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَا اَيُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ) اَلْاٰيَةَ قَالَتْ عَلِمَ وَاللّٰهِ اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِیْ بِفِرَاقِهٖ فَقُلْتُ اَفِیْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِیْ اَيُّوْبُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تُخْبِرْ اَزْوَاجَكَ اَنِّیْ اخْتَرْتُكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَعَثَنِی اللّٰهُ مُبَلِّغًا وَّلَمْ يَبْعَثْنِیْ مُتَعَنِّتًا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میری بڑے عرصے سے یہ خواہش تھی کہ میں ان دوخواتین کے بارے میں دریافت کروں جو نبی اکرم ﷺ کی ازواج تھیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا:

''اگر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو یہ مناسب ہے تم دونوں کے ذہن (ایک ہی بات کی طرف) مائل ہو گئے

تھے۔"

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کے لیے روانہ ہوئے' تو میں بھی ان کے ساتھ حج کے لیے گیا۔ سفر کے دوران میں برتن کے ذریعے ان پر پانی انڈیل رہا تھا اور وہ وضو کر رہے تھے۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے وہ دو خواتین کون سی تھیں؟ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"اگر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو' تو یہ مناسب ہے تم دونوں کے ذہن (ایک ہی بات کی طرف) مائل ہو گئے تھے۔"

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! تم پر حیرت ہے۔ زہری بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ناپسندیدگی کا اظہار اس لیے کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بارے میں ان سے پہلے دریافت کیوں نہیں کیا تھا؟ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ بات چھپائی نہیں تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے پورا واقعہ سنایا اور بتایا: قریش کے لوگ اپنی بیویوں پر غالب تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ آئے' تو ہمیں ایسی قوم سے سامنا کرنا پڑا جن کی عورتیں ان پر غالب تھیں۔

ہماری عورتوں نے بھی ان کی عورتوں سے سیکھنا شروع کر دیا۔ ایک مرتبہ میں اپنی بیوی پر ناراض ہوا' تو اس نے مجھے پلٹ کر جواب دیا۔ مجھے اس بات پر بہت غصہ آیا کہ اس نے مجھے پلٹ کر جواب دیا۔ تو اس نے کہا: آپ مجھ سے اس بات پر ناراض ہو رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی انہیں جواب دے دیتی ہیں اور ان میں سے ایک تو ایسی ہیں' جو سارا دن ان سے بات نہیں کرتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے دل میں سوچا ان خواتین میں سے جو بھی ایسا کرتی ہے وہ رسوا ہو جائے گی اور خسارے کا شکار ہو جائے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا گھر بنوامیہ کے محلے میں نواحی علاقے میں تھا۔ میرا ایک انصاری پڑوسی تھا، ہم لوگ باری باری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاتا تھا، جونئی وحی کے نازل ہونے یا کوئی دوسری اطلاع ہوتی تھی تو وہ مجھ تک لے آتا تھا۔ ایک دن میں حاضر ہوتا تھا اور اسی طرح اسے آ کر بتا دیا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس زمانے میں ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ غسان ہمارے ساتھ جنگ کرنے کے لیے اپنے گھوڑے تیار کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن وہ انصاری رات کے وقت آیا، اس نے میرے دروازے کو بجایا، میں نکل کر باہر آیا' تو وہ بولا: ایک بہت بڑا سانحہ رونما ہو گیا ہے۔ میں نے کہا، کیا غسان آ گئے ہیں؟ اس نے کہا، اس سے بھی بڑا سانحہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دل میں سوچا اب تو حفصہ خسارے کا شکار ہو گئی۔ مجھے پہلے ہی اندازہ تھا کہ ایسا ہی ہو گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اگلے دن جب میں نے صبح کی نماز ادا کی' تو میں نے چادر اوڑھی اور میں حفصہ کے ہاں

گیا' تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا، کیا نبی اکرم ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ اس نے کہا، مجھے نہیں معلوم۔ آپ ﷺ علیحدہ ہو کر بالا خانے میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں اس سیاہ فام غلام کے پاس آیا اور بولا: عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ اندر گیا اور باہر آ گیا اور بولا: میں نے آپ کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا مگر نبی ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں چل کر مسجد میں آ گیا۔ وہاں منبر کے آس پاس کچھ لوگ بیٹھے رو رہے تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا پھر میری کیفیت نے غلبہ پایا، میں اس غلام کے پاس آیا اور میں نے کہا، عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور باہر آیا اور بولا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کا تذکرہ کیا ہے' مگر آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں واپس مسجد میں آ گیا اور بیٹھ گیا پھر میری کیفیت نے مجھ پر غلبہ پایا۔ میں اس غلام کے پاس آیا اور بولا: عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور باہر نکل کر آیا اور کہا، میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کا تذکرہ کیا ہے، انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں وہاں سے لوٹ کر واپس آنے لگا تو اسی دوران اس غلام نے مجھے بلایا اور بولا: آپ اندر چلے جائیں، نبی اکرم ﷺ نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اندر داخل ہوا' تو نبی اکرم ﷺ ایک چٹائی سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، میں نے اس چٹائی کے نشان آپ ﷺ کے پہلو پر دیکھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ تو میں نے اللہ اکبر کہا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ہماری حالت دیکھیں۔ ہم قریشی لوگ اپنی بیویوں پر غالب تھے۔ ہم مدینہ منورہ آئے' تو یہاں ہمارا واسطہ ایسی قوم سے پڑا جہاں خواتین غالب تھیں۔ تو ہماری خواتین نے بھی ان کی عورتوں سے سیکھنا شروع کر دیا۔ ایک دن میں اپنی بیوی پر غصہ ہوا' تو اس نے پلٹ کر جواب دیا۔ مجھے اس پر بڑا غصہ آیا' تو وہ بولی آپ کس بات پر غصہ کر رہے ہیں، اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کی ازواج بھی انہیں جواب دے دیتی ہیں اور ان میں سے ایک تو شام تک آپ ﷺ سے لاتعلق رہتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حفصہ سے دریافت کیا: کیا تم نبی اکرم ﷺ کو پلٹ کر جواب دیتی ہو؟ تو اس نے کہا، جی ہاں۔ اور ہم میں سے ایک تو نبی اکرم ﷺ سے سارا دن ناراض رہتی ہے۔ میں نے کہا، وہ ذلیل اور رسوا ہو گئی۔ میں نے کہا، کیا تم خود کو اس بات سے محفوظ سمجھتی ہو کہ رسول ﷺ کی ناراضگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس پر غضب نازل کرے گا' اور وہ ہلاکت کا شکار ہو سکتی ہے؟ اس بات پر نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے حفصہ سے کہا: تم نبی ﷺ کو پلٹ کر جواب نہ دیا کرو اور نبی اکرم ﷺ سے کوئی چیز نہ مانگا کرو۔ تم نے جو مانگنا ہوتا ہے مجھ سے کہا کرو اور تمہاری سوکن تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے' جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے نزدیک تم سے زیادہ خوبصورت اور زیادہ عزیز ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، نبی اکرم ﷺ دوبارہ مسکرا دیئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں بیٹھا رہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو مجھے پورے کمرے کے اندر صرف تین چمڑے نظر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اللہ سے دعا کریں! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی امت کو کشادگی نصیب کرے۔ اس نے اہل فارس اور اہل روم کو تو کشادگی نصیب کی ہوئی ہے حالانکہ وہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ تو

نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! کیا تم شک کا شکار ہو، یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دنیاوی زندگی میں ہی نعمتیں دے دی گئی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ آپ ﷺ ایک ماہ تک اپنی ازواج کے قریب نہیں جائیں گے تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر عتاب کیا اور آپ ﷺ کے لیے قسم توڑنے کا کفارہ مقرر کیا۔

زہری بیان کرتے ہیں، عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، وہ فرماتی ہیں: جب **29** دن گزر گئے تو نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور سب سے پہلے میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! میں تمہارے نزدیک ایک چیز ذکر کرنے لگا ہوں، تم اس بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرنا، بلکہ پہلے اپنے والدین سے مشورہ کر لینا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے نبی! تم اپنی ازواج سے یہ کہہ دو۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ یہ بات جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے کبھی بھی نبی اکرم ﷺ سے علیحدگی اختیار کرنے کا مشورہ نہیں دیں گے۔ میں نے عرض کی، کیا میں اس بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی؟ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں۔

معمر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، ایوب نامی راوی نے مجھے بتایا ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا تھا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اپنی کسی بھی زوجہ کو یہ نہ بتایئے گا کہ میں نے آپ ﷺ کو اختیار کیا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تبلیغ کرنے کے لیے مبعوث کیا ہے تنگی کرنے کے لیے مجھے مبعوث نہیں کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ ن وَالْقَلَمِ

باب **66**: سورۃ ن والقلم سے متعلق روایات

3241 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ ابْنَ اَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اُنَاسًا عِنْدَنَا يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ عَطَاءٌ لَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَجَرٰى بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◄► عبدالواحد بن سلیم بیان کرتے ہیں، میں مکہ آیا، میری ملاقات عطا بن ابی رباح سے ہوئی، میں نے ان سے کہا: اے ابومحمد! ہمارے ہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جو تقدیر کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں، تو عطا نے بتایا میری ملاقات حضرت ولید بن عبادہ سے ہوئی تھی تو انہوں نے یہ بتایا تھا، میرے والد حضرت عباد بن صامت نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی، وہ فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور پھر اس سے فرمایا: تم لکھ دو! تو اس نے ابد تک ہونے والی ہر چیز لکھ دی۔

اس حدیث میں پورا واقعہ مذکور ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَاقَّةِ

باب 67: سورۃ حاقہ سے متعلق روایات

3242 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

متنِ حدیث: زَعَمَ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِى الْبَطْحَاءِ فِىْ عِصَابَةٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ اِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهِ قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا السَّحَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُزْنُ قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِىْ قَالَ فَاِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَّاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلَاثٌ وَّسَبْعُوْنَ سَنَةً وَّالسَّمَآءُ الَّتِىْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّدَهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى السَّمَآءِ وَفَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى السَّمَآءِ وَاللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَّقُوْلُ اَلَا يُرِيْدُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ اَنْ يَّحُجَّ حَتّٰى نَسْمَعَ مِنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: وَرَوَى الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِىْ ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ نَحْوَهُ وَرَفَعَهُ وَرَوٰى شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَوَقَفَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الرَّازِىُّ

3242۔ اخرجه ابوداؤد (كتاب السنة: باب: فى الجهمية، حديث (٤٧٢٣)، (٤٧٢٤)، (٤٧٢٥)، و ابن ماجه (٦٩/١) المقدمة: باب: فيما انكرته الجهمية، حديث (١٩٣)، و احمد (٢٠٦/١، ٢٠٧)، من طريق الاحنف بن قيس عن العباس بن عبد المطلب به.

◆◆ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ وہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ بطحاء کے مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران ان لوگوں پر سے ایک بادل گزرا، لوگ اس کی طرف دیکھنے لگے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ جانتے ہو اس کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں، اسے سحاب کہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مزن" بھی کہتے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: مزن بھی کہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: عنان بھی کہتے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: عنان بھی کہتے ہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نہیں، اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان (یہاں راوی کو شک ہے) اکہتر' بہتر یا شاید تہتر برس (کی مسافت کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں) کا فاصلہ ہے' اور اس سے اوپر جو آسمان ہے (ان دونوں کے درمیان) اتنا ہی فاصلہ ہے، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتوں آسمانوں کے بارے میں یہی بات ارشاد فرمائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتویں آسمان پر ایک سمندر ہے' جس کی گہرائی اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہوتا ہے۔ اس سمندر پر آٹھ فرشتے ہیں، ان کے پاؤں اور ٹخنوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان فاصلہ ہے، ان کی پشت پر عرش ہے جس کے نیچے والے حصے اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے' جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے' اور اللہ تعالیٰ اس سے بھی اوپر ہے۔

عبد بن حمید بیان کرتے ہیں، میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، عبدالرحمٰن بن سعد حج کرنے کیوں نہیں جاتے تاکہ ان سے (براہِ راست) ہی یہ حدیث سن لی جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ولید بن ابوثور نے سماک کے حوالے سے' اسی کی مانند نقل کی ہے' اور اس کو حدیث "مرفوع" کے طور پر نقل کیا ہے' اور شریک نے سماک کے حوالے سے اس حدیث کا بعض حصہ نقل کیا ہے' اور اس کو "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

عبدالرحمٰن نامی راوی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد رازی ہیں۔

3243 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الرَّازِيُّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا بِبُخَارٰى عَلٰى بَغْلَةٍ وَّعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَيَقُوْلُ كَسَانِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بیان کرتے ہیں، ان کے والد نے انہیں بتایا ہے: انہوں نے بخارا میں ایک شخص کو ایک خچر پر سوار دیکھا جس نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا' اس شخص نے یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمامہ مجھے پہنایا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ سَالَ سَائِلٌ

باب 68: سورۃ المعارج سے متعلق روایات

3244 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِى السَّمْحِ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِهٖ (كَالْمُهْلِ) قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (جو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں ہے)

''پگھلے ہوئے تانبے کی مانند''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اس سے مراد تیل کی تلچھٹ ہے یعنی جب وہ جہنمی اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا' تو اس کے منہ کی کھال اس میں گر جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف رشدین کی نقل کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْجِنِّ

باب 69: سورۃ جن سے متعلق روایات

3245 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِىْ اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: قَالَ مَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَاٰهُمُ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ وَّقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ قَالُوْا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوْا مَا حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا اَمْرٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِىْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُونَ مَا هٰذَا الَّذِىْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْصَرَفَ اُولٰٓئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدًا اِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ وَّهُوَ يُصَلِّىْ بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْفَجْرِ

3245۔ اخرجه البخاری (۲۹۵/۲): كتاب الاذان: باب: الجهر بقراءة صلاة الفجر، حديث (۷۷۳)، وطرف (۴۹۲۱)؛ و مسلم (۳۳۸/۲ ابی): كتاب الصلاة: باب: الجهر بالقراءة في الصبح و القراءة على الجن، حديث (۴۴۹/۱۴۹)، و احمد (۲۵۲/۱).

فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوْا لَهُ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَهُنَالِكَ رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا يَا قَوْمَنَا (اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ) وَاِنَّمَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو جنات کے سامنے تلاوت کی اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ہمراہ عکاظ کے میلے کی طرف جا رہے تھے، اس دوران شیاطین اور آسمان کی طرف سے آنے والی اطلاعات کے درمیان رکاوٹ آ چکی تھی اور ان شیاطین پر شہاب ثاقب چھوڑے جا رہے تھے، وہ شیاطین اپنی قوم میں واپس آئے اور بولے: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہمارے اور آسمان کے درمیان رکاوٹ آ گئی ہے' اور ہمارے اوپر شہاب ثاقب چھوڑے جا رہے ہیں، تو کچھ جنات نے کہا ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز رونما ہوئی ہے، تم لوگ روئے زمین کا جائزہ لو کہ وہ کون سی چیز ہے' جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہو گئی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، پھر وہ لوگ پوری روئے زمین کا جائزہ لینے کے لیے چل پڑے کہ وہ کون سی چیز ہے' جو ان کے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے۔ ان میں سے کچھ لوگ وادی تہامہ کی طرف بھی آئے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک کھجور کے باغ میں تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عکاظ کے میلے کی طرف جا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے' جب ان شیاطین نے قرآن کو سنا تو اسے غور سے سننے لگے اور بولے: اللہ کی قسم! یہی وہ چیز ہے' جو تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ بنی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، وہاں سے وہ لوگ اپنی قوم میں واپس چلے گئے اور بولے: اے ہماری قوم (اس کے بعد کے الفاظ قرآن کے ہیں)

''بے شک ہم نے قرآن پاک کو بہت حیرت انگیز چیز کے طور پر سنا ہے، وہ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے، ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں ہم کسی کو بھی اپنے پروردگار کا شریک نہیں سمجھتے''۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورۃ نازل کی۔

''تم یہ فرما دو! میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے جب جنات کے ایک گروہ نے غور سے سنا''۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف' جنات کی یہ بات وحی کی گئی تھی۔

3246 متنِ حدیث: وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ (لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا) قَالَ لَمَّا رَاَوْهُ يُصَلِّيْ وَاَصْحَابُهُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ فَيَسْجُدُوْنَ بِسُجُوْدِهٖ قَالَ تَعَجَّبُوْا مِنْ طَوَاعِيَةِ اَصْحَابِهٖ لَهُ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ (لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا)

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے، یہ قول جنوں کا ہے (جسے قرآن نے نقل کیا ہے)

''تو جب اللہ تعالیٰ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو وہ جنات اکٹھے ہو کر (اس کے گرد جمع ہو گئے)''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، جب ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کررہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدے میں جانے کے ساتھ ہی سجدے میں جا رہے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ لوگ اس بات پر بہت حیران ہوئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کس طرح پیروی کررہے تھے۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا:

''تو جب اللہ تعالیٰ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو وہ جنات اکٹھے ہو کر (اس کے گرد جمع ہو گئے)''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3247 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُوْنَ اِلَى السَّمَآءِ يَسْتَمِعُوْنَ الْوَحْىَ فَاِذَا سَمِعُوا الْكَلِمَةَ زَادُوْا فِيْهَا تِسْعًا فَاَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُوْنُ حَقًّا وَّاَمَّا مَا زَادُوْهُ فَيَكُوْنُ بَاطِلًا فَلَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِعُوْا مَقَاعِدَهُمْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِاِبْلِيْسَ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُومُ يُرْمٰى بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمْ اِبْلِيْسُ مَا هٰذَا اِلَّا مِنْ اَمْرٍ قَدْ حَدَثَ فِى الْاَرْضِ فَبَعَثَ جُنُوْدَهُ فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُّصَلِّىْ بَيْنَ جَبَلَيْنِ اُرَاهُ قَالَ بِمَكَّةَ فَلَقُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ هٰذَا الَّذِىْ حَدَثَ فِى الْاَرْضِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، پہلے جنات آسمان کی طرف جاتے تھے اور وہاں سے وحی کو سن لیتے تھے، جب وہ کوئی بات سنتے تھے تو اس میں نو چیزوں کا اپنی طرف سے اضافہ کر دیتے تھے۔ اس لیے انہوں نے جو بات سنی ہوتی تھی اس میں سے کوئی بات سچ ثابت ہو جاتی تھی لیکن جو انہوں نے اضافہ کیا ہوتا تھا وہ بات غلط ثابت ہوتی تھی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو ان کی یہ سہولت ختم ہو گئی۔ انہوں نے ابلیس کے سامنے اس بات کا ذکر کیا کہ اس سے پہلے تو انہیں کبھی ستاروں کے ذریعے نہیں مارا گیا۔ تو ابلیس نے ان سے کہا: زمین میں کوئی نئی صورتحال رونما ہوئی ہے جس کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔ پھر اس نے اپنے لشکر (مختلف سمت) میں بھیجے تو ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو پہاڑوں کے درمیان وضو کرتے ہوئے پایا (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے حدیث میں ''مکہ'' کے بھی الفاظ ہیں۔ پھر وہ جنات ابلیس سے ملے اور اسے اس بارے میں بتایا تو وہ بولا: یہی وہ واقعہ ہے جو زمین میں نیا رونما ہوا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3247۔ اخرجہ احمد (۱/ ۲۷۴، ۳۲۳)۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُدَّثِّرِ

باب 70: سورۃ المدثر سے متعلق روایات

3248 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءَ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرٍ

توضیح راوی: وَاَبُوْ سَلَمَةَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کا سلسلہ رک جانے کا تذکرہ کررہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں یہ بات ارشاد فرمائی: ایک دن میں جارہا تھا، میں نے آسمان کی طرف سے آواز سنی، میں نے اپنا سر اٹھا کے دیکھا تو وہی فرشتہ نظر آیا جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا، وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، مجھ پر رعب کی کیفیت طاری ہوگئی اور میں واپس آگیا اور میں نے (خدیجہ سے کہا) مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو، مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو، تو انہوں نے مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے چادر اوڑھنے والے! اٹھو اور اپنی (قوم کو ڈراؤ)۔''

یہ آیات یہاں تک ہیں ''اور گندگی سے دور رہو۔''

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہ نماز کی فرضیت سے پہلے کا واقعہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یحییٰ بن ابوکثیر نے اسے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ابوسلمہ نامی راوی کا نام عبداللہ ہے۔

3249 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3248- اخرجه البخاری (۳۷/۱): كتاب بدء الوحي: باب: (۳)، حديث (٤)، و اطرافه في (۳۲۳۸، ٤٩٢٢، ٤٩٢٣، ٤٩٢٤، ٤٩٢٥، ٤٩٢٦، ٤٩٥٤، ٦٢١٤)، ومسلم (۹۳/۱ ابی): كتاب الايمان: باب: بدء الوحي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (۱٦۱/۲٥٦)، و احمد (۳۰٦/۳، ۳۹۲، ۳۲٥، ۳۷۷).

متن حدیث: قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ الْكَافِرُ سَبْعِيْنَ خَرِيفًا ثُمَّ يَهْوِیْ بِهٖ كَذٰلِكَ فِيْهِ اَبَدًا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَقَدْ رُوِیَ شَیْءٌ مِّنْ هٰذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ مَوْقُوْفٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، "صعود" جہنم کا ایک پہاڑ ہے' جس پر کافر کو ستر برس تک چڑھایا جائے گا، پھر اتنے ہی عرصے تک اسے نیچے کی طرف لڑھکایا جائے گا۔ ایسا اُس کے ساتھ ہمیشہ ہوتا رہے گا۔

یہ "حدیث غریب" ہے ہم اس روایت کے "مرفوع" ہونے کو صرف ابن لہیعہ کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

اس روایت کا کچھ حصہ عطیہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے "موقوف" روایت کے طور پر منقول ہے۔

3250 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِاُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِیْ حَتّٰى نَسْاَلَ نَبِيَّنَا فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غُلِبَ اَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ وَبِمَا غُلِبُوْا قَالَ سَاَلَهُمْ يَهُوْدُ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالُوْا قَالَ قَالُوْا لَا نَدْرِیْ حَتّٰى نَسْاَلَ نَبِيَّنَا قَالَ اَفَغُلِبَ قَوْمٌ سُئِلُوْا عَمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَعْلَمُ حَتّٰى نَسْاَلَ نَبِيَّنَا لٰكِنَّهُمْ قَدْ سَاَلُوْا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوْا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً عَلَیَّ بِاَعْدَاءِ اللّٰهِ اِنِّیْ سَائِلُهُمْ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ وَهِیَ الدَّرْمَكُ فَلَمَّا جَاءُوْا قَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فِیْ مَرَّةٍ عَشَرَةٌ وَّفِیْ مَرَّةٍ تِسْعَةٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ فَسَكَتُوْا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوْا خُبْزَةٌ يَّا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُبْزُ مِنَ الدَّرْمَكِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کچھ یہودیوں نے کچھ صحابہ کرام سے کہا: تمہارے نبی یہ جانتے ہیں کہ جہنم کے نگران کتنے ہیں؟ تو صحابہ نے جواب دیا: ہمیں نہیں معلوم، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کریں گے۔ پھر ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مغلوب ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے مغلوب ہو گئے؟ تو اس شخص نے بتایا: یہودیوں نے ان سے دریافت کیا تھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی یہ بات جانتے ہیں کہ جہنم کے نگران کتنے (فرشتے ہیں)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر ان لوگوں نے کیا جواب دیا؟ اس شخص نے بتایا: ان لوگوں نے یہ جواب دیا: ہمیں اس بارے میں پتہ نہیں' ہے، ہم اس بارے میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کیا اس قوم کو مغلوب قرار دیا جائے گا؟ جس سے ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کے بارے میں انہیں علم نہیں تھا تو انہوں نے جواب میں کہا ہمیں اس بات کا علم نہیں ہے، ہم

3250- اخرجه احمد (٣/٣٦١) عن الشعبی عن جابر بن عبد اللّٰه به

اس بارے میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں گے (حالانکہ دوسری طرف) ان (یہودیوں) کا اپنا حال یہ ہے: انہوں نے اپنے نبی سے سوال کیا اور کہا: ظاہری آنکھوں سے ہمیں اللہ تعالیٰ کا دیدار کروائیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان دشمنوں کو میرے پاس لے کر آؤ! میں ان سے جنت کی مٹی کے بارے میں دریافت کروں گا' جو آٹے کی ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) جب وہ آئے' تو ان لوگوں نے کہا: اے ابوالقاسم! جہنم کے نگران کتنے (فرشتے) ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اتنے اور اتنے ہیں (راوی نے ایک مرتبہ 10 کا عدد ذکر کیا ہے' اور ایک مرتبہ 9 کا عدد ذکر کیا ہے) ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں، ایسا ہی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا: جنت کی مٹی کس چیز سے بنی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں، وہ لوگ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر بولے: اے ابوالقاسم! کیا وہ روٹی کی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روٹی میدے سے بنتی ہے۔

ہم اس روایت کو صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں' جو مجالد سے منقول ہے۔

3251 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُطَعِيُّ وَهُوَ اَخُو حَزْمِ بْنِ اَبِىْ حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّـهُ قَالَ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ) قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِىْ فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِىْ اِلٰـهًا فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَسُهَيْلٌ لَيْسَ بِالْقَوِىِّ فِى الْحَدِيْثِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهٰـذَا الْحَدِيْثِ عَنْ ثَابِتٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے بارے میں یہ فرمایا:

''وہی اس بات کا اہل ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی اس بات کا اہل ہے کہ اس سے مغفرت طلب کی جائے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں اس بات کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے، جو شخص مجھ سے ڈرے گا' اور کسی دوسرے کو میرے ساتھ معبود قرار نہیں دے گا' تو میں اس بات کا اہل ہوں کہ اس شخص کی مغفرت کر دوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ سہیل نامی راوی مستند نہیں ہے۔ سہیل نامی راوی اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ اس نے ثابت سے نقل کی ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْقِيَامَةِ

باب 71: سورۃ قیامہ سے متعلق روایات

3252 سندِ حدیث: حَـدَّثَـنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

3251- اخرجه ابن ماجه (١٤٣٧/٢): كتاب الزهد: باب: ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، حديث (٤٢٩٣)، و الدارمي (٣٠٢/٢، ٣٠٣): كتاب الرقاق: باب: تقوى الله، و احمد (١٤٢/٣، ٢٤٣).

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ) قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهِ شَفَتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفَتَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُحْسِنُ الثَّنَاءَ عَلٰى مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ خَيْرًا

◄► حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم زبان کو حرکت دے کر اس کو پڑھتے تھے' اور اسے یاد کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''تم اس کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو تا کہ تم جلدی اس کو سیکھ لو۔''

راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔ پھر اس راوی نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دے کر یہ بات بتائی۔ سفیان نامی راوی نے بھی اپنے ہونٹوں کو حرکت دی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

علی نے یہ بات بیان کی ہے، یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے، سفیان ثوری نے موسیٰ بن ابو عائشہ کی تعریف کی ہے۔

3253 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَبَابَةُ عَنْ إِسْرَآئِيلَ عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَّمَنْ يَّنْظُرُ إِلٰى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَّأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَّنْظُرُ إِلٰى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اختلاف روایت: وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْرَآئِيلَ مِثْلَ هٰذَا مَرْفُوعًا وَّرَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبْجَرَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَى الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِيهِ عَنْ مُّجَاهِدٍ غَيْرَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ

توضیح راوی: وَثُوَيْرٌ يُكْنٰى أَبَا جَهْمٍ وَّأَبُو فَاخِتَةَ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ

3252۔ اخرجه البخاری (٣٩/١): كتاب بدء الوحي: باب: (٤)، حديث (٥)، و اطرافه في (٤٩٢٧، ٤٩٢٨، ٥٠٤٤، ٧٥٢٤)، و مسلم (٣٣٨، ٣٣٩ - ابی): كتاب الصلاة: باب: الاستماع للقراءة، حديث (١٤٧، ٤٤٨/١٤٨)، و النسائي (١٤٩/٢): كتاب الافتتاح: باب: جامع ما جاء في القرآن، حديث (٩٣٥)، و احمد (٢٢٠/١، ٣٤٣)، و الحميدي (٢٤٢/١)، حديث (٥٢٧)۔

3253۔ اخرجه احمد (١٣/٢ - ٦٤)، و عبد بن حميد ص ٢٦٠، حديث (٨١٩)، عن ثوير بن فاختة عن ابن عمر به۔

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جنت میں سب سے زیادہ کم تر مرتبہ اس شخص کا ہوگا' جو اپنے باغات' اپنی بیویوں' اپنے خدام اور اپنے پلنگوں کو ایک ہزار برس کی مسافت کے فاصلے سے دیکھ سکے گا' اور ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہوگا' جو صبح و شام اس کا دیدار کرے گا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس دن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے' جو اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''حدیث غریب'' ہے، کئی راویوں نے اسے اسرائیل کے حوالے سے' اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول کیا ہے۔ عبدالملک نامی راوی نے ثویر کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

اشجعی نے سفیان کے حوالے سے' مجاہد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ہمارے علم کے مطابق صرف ثوری نے اس روایت کے مجاہد سے منقول ہونے کا ذکر کیا ہے۔

ابوکریب نے عبیداللہ اشجعی کے حوالے سے سفیان سے اسے نقل کیا ہے۔

ثویر نامی راوی کی کنیت ابوجہم ہے جبکہ ابوفاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ عَبَسَ

باب 72: سورۂ عبس سے متعلق روایات

3254 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ هٰذَا مَا عَرَضْنَا عَلٰى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اُنْزِلَ (عَبَسَ وَتَوَلّٰى) فِيْ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْشِدْنِيْ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْاٰخَرِ وَيَقُوْلُ اَتَرٰى بِمَا اَقُوْلُ بَاْسًا فَيَقُوْلُ لَا فَفِيْ هٰذَا اُنْزِلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُنْزِلَ (عَبَسَ وَتَوَلّٰى) فِيْ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

3254- تفرد به الترمذي انظر التحفة الاشراف (۲۱۹/۱۲)، حديث (۱۷۳۰۵) من اصحاب الكتب الستة، واخرجه ابن جرير في تفسيره (۴۴۳/۱۲)، برقم (۳۶۳۱۸) عن عائشة به.

◆◆ سیّدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہ آیات "عَبَسَ وَتَوَلّٰی" حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا کے بارے میں نازل ہوئی تھی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری راہنمائی کیجئے۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کا ایک بڑا سردار بیٹھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ نہیں کی اور اس شخص کی طرف متوجہ رہے۔ اور فرمایا: کیا تمہیں اس میں کوئی غلط بات نظر آتی ہے' تو اُس نے جواب دیا: نہیں۔ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے۔

بعض راویوں نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کیا ہے۔ جس میں ان کا یہ بیان ہے۔
سورۃ عبس حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اس راوی نے اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

3255 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتِ امْرَاَةٌ اَيُبْصِرُ اَوْ يَرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ (لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَيْضًا

فی الباب: وَفِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگوں کو قیامت کے دن برہنہ پاؤں برہنہ جسم' ختنے کے بغیر اٹھایا جائے گا۔ تو ایک خاتون نے عرض کی: تو کیا لوگ ایک دوسرے کے ستر کی طرف دیکھیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں عورت! (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

"اس دن ہر شخص کی یہ حالت ہوگی جو اسے دوسرے سے بے پرواہ کردے گی۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، اسے بھی سعید بن جبیر نے نقل کیا ہے' اور اس میں یہ مذکور ہے: یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بَابٌ وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

باب 73: سورۃ تکویر سے متعلق روایات

3255۔ انفرد به الترمذی ینظر التحفة الاشراف (۱۷۲/۵)، حدیث (۶۲۳۵) من اصحاب الکتب الستة، وذکرہ السیوطی (۵۲۳/۶)، وعزاہ لعبد بن حمید، و الترمذی و الحاکم وصححاہ، ولابن مردویه وللبیهقی فی (البعث) عن ابن عباس۔

3256 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْىُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حدیثِ دیگر: وَرَوٰى هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْىُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ قیامت کے بارے میں یوں جان لے جیسے آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو اسے سورۃ تکویر، سورۃ انفطار اور سورہ انشقاق کی تلاوت کرنی چاہیے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہشام بن یوسف اور دیگر راویوں نے اس روایت کو اسی سند کے حوالے سے نقل کیا ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ قیامت کو یوں جان لے جیسے وہ آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو اسے سورۃ تکویر پڑھنی چاہیے۔

ان راویوں نے اس روایت میں سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِيْنَ

باب 74: سورۃ مطففین سے متعلق روایات

3257 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِىْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِىْ ذَكَرَ اللّٰهُ (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ)

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ اسے چھوڑ دے اور توبہ استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ دوبارہ

3256- اخرجه احمد (٢/٢٧، ٣٦، ٣٧، ١٠٠)، عن عبد الله بن بحير الصنعاني القاص، عن عبد الرحمن بن يزيد الصنعاني عن ابن عمر.

3257- اخرجه ابن ماجه (٢/١٤١٨): كتاب (الزهد): باب: ذكر الذنوب، حديث (٤٢٤٤)، واخرجه احمد (٢/٢٩٧)، عن محمد بن عجلان، عن القعقاع بن حكيم، عن ابى صالح، عن ابى هريرة به.

اسی گناہ کا ارتکاب کرے تو اس کے دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ سیاہی اس کے دل پر چھا جاتی ہے یہی وہ "ران" ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (ان الفاظ میں کیا ہے)

"ہرگز نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا اس وجہ سے جو انہوں نے عمل کیے ہیں۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3258 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ هُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوعٌ

متنِ حدیث: (يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ يَقُومُونَ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ آذَانِهِمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حماد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، ہمارے نزدیک یہ حدیث "مرفوع" ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"جس دن لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اس وقت وہ ایسی حالت میں کھڑے ہوں گے کہ ان کا پسینہ ان کے نصف کان تک آ رہا ہوگا۔

3259 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"جس دن تمام لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس دن کوئی شخص نصف کان تک پسینے میں ڈوبا ہوا کھڑا ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے، اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

باب 75: سورۃ انشقاق سے متعلق روایات

3260 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ (فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ) إِلَى قَوْلِهِ (يَسِيْرًا) قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص سے حساب کے دوران پوچھ گچھ کی جائے گی وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے جس شخص کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا" یہ آیت یہاں تک ہے "آسان"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد پیش ہونا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

محمد بن ابان اور دیگر راویوں نے اسے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

3261 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهَمَذَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص سے سختی سے حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائے گا۔

یہ "حدیث غریب" ہے، جس کے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْبُرُوْجِ

باب 76: سورۃ البروج سے متعلق روایات

3262 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ مُوسَى بْنِ

عُبَيْدَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَّدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيذُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْاَسَدِیُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: وَمُوسٰى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِیُّ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ عَنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوسٰى بْنِ عُبَيْدَةَ وَمُوسٰى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِی الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّغَيْرُهٗ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "یوم الموعود" سے مراد قیامت کا دن ہے، یوم مشہود سے مراد عرفہ کا دن ہے، شاہد سے مراد جمعہ کا دن ہے، اس سے زیادہ فضیلت والے کسی اور دن پر سورج طلوع یا غروب نہیں ہوا (یعنی کوئی دن اس سے افضل نہیں ہے) اس (جمعہ کے دن) میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اگر کوئی بندہ مومن' اللہ تعالیٰ سے اس وقت' جس بھی بھلائی کے بارے میں دعا مانگ رہا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرتا ہے' اور جس چیز سے پناہ مانگ رہا ہو اللہ تعالیٰ اس چیز سے پناہ دیتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

موسیٰ بن عبیدہ ربذی نامی راوی کی کنیت ابوعبدالعزیز ہے۔ یحییٰ اور دیگر محدثین نے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

شعبہ' ثوری اور دیگر ائمہ نے ان سے حدیث روایت کی ہے،

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اس روایت کو صرف موسیٰ بن عبیدہ کی نقل کے حوالے سے جانتے ہیں۔

موسیٰ بن عبیدہ کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید اور دیگر محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

3263 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ وَالْهَمْسُ فِیْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ تَحَرُّكُ شَفَتَيْهِ كَاَنَّهٗ يَتَكَلَّمُ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ قَالَ اِنَّ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ كَانَ

3263- اخرجه مسلم (٢٢٩٩/٤): كتاب الزهد و الرقاق: باب: قصة اصحاب الاخدود و الساحر و الراهب و الغلام، حديث (٣٠٠٥،٧٣)، و احمد (١٦/٦) عن عبد الرحمن بن ابی ليلى عن صهيب به.

أُعْجِبَ بِأُمَّتِهِ فَقَالَ مَنْ يَقُوْمُ لِهٰؤُلَاءِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ خَيِّرْهُمْ بَيْنَ اَنْ اَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ اَنْ اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ فَسَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِيْ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قَالَ وَكَانَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ قَالَ كَانَ مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوْكِ وَكَانَ لِذٰلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَكْهَنُ لَهُ فَقَالَ الْكَاهِنُ انْظُرُوْا لِيْ غُلَامًا فَهِمًا اَوْ قَالَ فَطِنًا لَقِنًا فَاُعَلِّمَهُ عِلْمِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَمُوْتَ فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُوْنَ فِيكُمْ مَنْ يَّعْلَمُهُ قَالَ فَنَظَرُوْا لَهُ عَلٰى مَا وَصَفَ فَاَمَرُوْهُ اَنْ يَّحْضُرَ ذٰلِكَ الْكَاهِنَ وَاَنْ يَّخْتَلِفَ اِلَيْهِ فَجَعَلَ يَخْتَلِفُ اِلَيْهِ وَكَانَ عَلٰى طَرِيْقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِيْ صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ اَحْسِبُ اَنَّ اَصْحَابَ الصَّوَامِعِ كَانُوْا يَوْمَئِذٍ مُّسْلِمِيْنَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْاَلُ ذٰلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهٖ فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ حَتّٰى اَخْبَرَهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَعْبُدُ اللّٰهَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمْكُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيُبْطِئُ عَنِ الْكَاهِنِ فَاَرْسَلَ الْكَاهِنُ اِلٰى اَهْلِ الْغُلَامِ اِنَّهُ لَا يَكَادُ يَحْضُرُنِيْ فَاَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ اَهْلِيْ وَاِذَا قَالَ لَكَ اَهْلُكَ اَيْنَ كُنْتَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّكَ كُنْتَ عِنْدَ الْكَاهِنِ قَالَ فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِّنَ النَّاسِ كَثِيْرٍ قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ اَسَدًا قَالَ فَاَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مَا يَقُوْلُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَاَسْاَلُكَ اَنْ اَقْتُلَهَا قَالَ ثُمَّ رَمٰى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ النَّاسُ مَنْ قَتَلَهَا قَالُوا الْغُلَامُ فَفَزِعَ النَّاسُ وَقَالُوْا لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ اَحَدٌ قَالَ فَسَمِعَ بِهٖ اَعْمٰى فَقَالَ لَهُ اِنْ اَنْتَ رَدَدْتَّ بَصَرِيْ فَلَكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَهُ لَا اُرِيْدُ مِنْكَ هٰذَا وَلٰكِنْ اَرَاَيْتَ اِنْ رَجَعَ اِلَيْكَ بَصَرُكَ اَتُؤْمِنُ بِالَّذِيْ رَدَّهُ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهُ فَاٰمَنَ الْاَعْمٰى فَبَلَغَ الْمَلِكَ اَمْرُهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَالَ لَاَقْتُلَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ قِتْلَةً لَّا اَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهُ فَاَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِيْ كَانَ اَعْمٰى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ عَلٰى مَفْرِقِ اَحَدِهِمَا فَقَتَلَهُ وَقَتَلَ الْاٰخَرَ بِقِتْلَةٍ اُخْرٰى ثُمَّ اَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاَلْقُوْهُ مِنْ رَاْسِهٖ فَانْطَلَقُوْا بِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا بِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِيْ اَرَادُوْا اَنْ يُّلْقُوْهُ مِنْهُ جَعَلُوْا يَتَهَافَتُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدَّوْنَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا الْغُلَامُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ اَنْ يَّنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُوْنَهُ فِيْهِ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلَى الْبَحْرِ فَغَرَّقَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهُ وَاَنْجَاهُ فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَا تَقْتُلُنِيْ حَتّٰى تَصْلُبَنِيْ وَتَرْمِيَنِيْ وَتَقُوْلَ اِذَا رَمَيْتَنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلٰى صُدْغِهِ حِيْنَ رُمِيَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ اُنَاسٌ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهُ اَحَدٌ فَاِنَّا نُؤْمِنُ بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقِيْلَ لِلْمَلِكِ اَجَزِعْتَ اَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةٌ فَهٰذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوْكَ قَالَ فَخَدَّ اُخْدُوْدًا ثُمَّ اَلْقٰى فِيْهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ اَلْقَيْنَاهُ فِيْ هٰذِهِ النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيْهِمْ فِيْ تِلْكَ الْاُخْدُوْدِ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْهِ (قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ) حَتّٰى بَلَغَ (الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ) قَالَ فَاَمَّا الْغُلَامُ فَاِنَّهُ دُفِنَ فَيُذْكَرُ اَنَّهُ اُخْرِجَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاُصْبُعُهُ عَلٰى صُدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِيْنَ قُتِلَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے تو اس کے بعد آہستہ آواز میں کچھ پڑھا کرتے تھے (راوی نے یہ بات بیان کی ہے) یہاں حدیث میں استعمال ہونے والے الفاظ "ھمس" سے مراد ہونٹوں کو حرکت دینا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھ لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونٹوں کو کچھ حرکت دی تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک نبی کو اپنی امت کی کثرت پر فخر ہوا تو انہوں نے یہ سوچا ان کا مقابلہ کون کرسکتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس نبی پر یہ وحی کی: آپ ان لوگوں کو اختیار دیں کہ میں ان لوگوں کو بالکل ختم کردوں یا پھران پر ان کے دشمن کو مسلط کردوں تو ان لوگوں نے بالکل ختم ہونے کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر موت مسلط کردی، یہاں تک کہ ایک ہی دن میں ان کے ستر ہزار افراد انتقال کر گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی تو اس کے ساتھ ایک اور بات بیان کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پہلے زمانے میں ایک بادشاہ ہوتا تھا، اس بادشاہ کے پاس ایک کاہن ہوتا تھا جو اسے غیب کی خبریں بتایا کرتا تھا۔ کاہن نے یہ کہا: مجھے کوئی سمجھدار لڑکا تلاش کر کے دو (راوی کو شک ہے شاید یہاں یہ الفاظ ہیں) تیز طرار لڑکا تلاش کر کے دو جسے میں اپنا یہ علم سکھا سکوں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں مرگیا تو یہ علم ختم ہو جائے گا اور اس کو جاننے والا کوئی نہیں رہے گا تو لوگوں نے اس کے مطلوبہ اوصاف کے مطابق لڑکا تلاش کر کے دے دیا اور اس لڑکے سے یہ کہا: تم روزانہ اس کاہن کے پاس جایا کرو۔ اس کے پاس آتے جاتے رہو۔ اس لڑکے نے اس کاہن کے پاس آنا جانا شروع کر دیا۔ اس لڑکے کے راستے میں ایک عبادت خانہ تھا جس میں ایک راہب رہتا تھا۔

معمر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، میرا خیال ہے ان دنوں عبادت خانوں میں مسلمان لوگ ہی ہوا کرتے تھے۔

وہ لڑکا جب بھی اس عبادت خانے کے پاس سے گزرتا تھا تو اس راہب سے دین کی باتیں سیکھا کرتا تھا۔ اس راہب نے اس لڑکے کو بتایا: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں۔ اس حوالے سے اس لڑکے نے اس راہب کے پاس زیادہ دیر ٹھہرنا شروع کر دیا اور کاہن کے پاس تھوڑا وقت گزارنا شروع کر دیا۔ کاہن نے اس کے گھر والوں کو یہ پیغام بھیجا کہ اب یہ لڑکا یہاں کم آتا ہے۔ لڑکے نے یہ بات راہب کو بتائی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا: ایسا کرو اگر تم سے تمہارے گھر والے دریافت کریں کہ تم کہاں رہ گئے تھے؟ تو تم کہنا کہ میں کاہن کے پاس گیا تھا۔ اگر کاہن یہ دریافت کرے تو تم کہنا کہ میں گھر پر تھا۔ وہ لڑکا اسی طرح کرتا رہا، یہاں تک کہ اس کا گزر ایک دن کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو کسی جانور کی وجہ سے وہاں سے گزر نہیں سکتے تھے (بعض راویوں نے یہ بات بیان کی ہے) وہ جانور شیر تھا۔ اس صورتحال میں اس لڑکے نے ایک پتھر کو اٹھایا اور بولا: اے اللہ! اگر راہب کی بتائی ہوئی بات سچ ہے تو میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو اس جانور کو قتل کر دے۔ اس لڑکے نے وہ پتھر اس جانور کو مارا تو وہ مر گیا۔ لوگوں نے حیران ہو کر دریافت کیا: اس جانور کو کس نے مار دیا؟ تو دوسرے لوگوں نے بتایا: اس لڑکے نے مارا ہے۔ اس پر وہ لوگ بہت حیران ہوئے اور بولے: اس کے پاس تو ایسا علم ہے جو کسی اور کے پاس نہیں ہے۔ جب اس بات کا تذکرہ ایک نابینا شخص نے سنا تو وہ بولا: اے لڑکے! اگر تم میری بینائی لوٹا دو تو میں تمہیں اتنا مال دیدوں گا۔ تو اس لڑکے نے

اس سے کہا: میری تم سے صرف یہ فرمائش ہے کہ اگر تمہاری بینائی لوٹ آئے' تو تم اس ذات پر ایمان لے آنا جس نے تمہاری بینائی کو لوٹایا ہوگا۔ اس شخص نے کہا: ٹھیک ہے۔ اس لڑکے نے دعا کی' تو اس شخص کی بینائی واپس آ گئی اور وہ شخص بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا۔ جب اس بات کی اطلاع بادشاہ تک پہنچی تو اس نے ان سب لوگوں کو بلوا لیا (جو مسلمان ہوئے تھے) اور بولا: میں تم سب کو مختلف طریقوں سے قتل کروں گا۔ بادشاہ نے راہب اور اس شخص کو' جس کی بینائی واپس آئی تھی، آرے کے ذریعے چیرنے کا حکم دیا۔ دوسروں کو دوسرے طریقے سے قتل کروایا۔ اس لڑکے کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر وہاں سے نیچے پھینک دو۔ جب وہ اسے لے کر اس مقام پر پہنچے جہاں سے اسے نیچے گرانا تھا' تو وہ لوگ خود وہاں سے نیچے گرنے لگے اور اس لڑکے کے علاوہ سب لوگ مارے گئے۔ وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس آیا' تو بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو سمندر میں ڈبو دیا جائے۔ وہ لوگ اسے لے کر سمندر کی طرف روانہ ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب لوگوں کو غرق کر دیا' اور وہ لڑکا زندہ رہ گیا۔ وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس آیا اور بولا: تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے' جب تک تم مجھے باندھنے کے بعد تیر نہیں مارتے اور تیر مارتے ہوئے یہ نہیں پڑھتے:

''اس اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں یہ کام کر رہا ہوں' جو اس لڑکے کا پروردگار ہے۔''

تو بادشاہ کے حکم کے مطابق اس لڑکے کو باندھ دیا گیا اور تیر چلاتے وقت وہی جملہ کہا گیا جو لڑکے نے بتایا تھا۔ جب وہ تیر اس لڑکے کو لگا تو اس نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھا اور اس لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: اس لڑکے کو ایسا علم حاصل ہوا' جو کسی کے پاس نہیں تھا' تو ہم بھی اس کے معبود پر ایمان لاتے ہیں۔ بادشاہ سے کہا گیا: تم تو اس بات سے ڈر رہے تھے کہ تین لوگ تمہارے مخالف ہو گئے ہیں' اب تو پورا جہان تمہاری مخالفت کر رہا ہے۔ تو اس بادشاہ نے خندق کھدوائی' اس میں لکڑیاں جمع کروا کر ان میں آگ لگوا دی اور پھر سب لوگوں کو جمع کر کے بولا: جو شخص اپنے نئے دین کو چھوڑے گا ہم اس کو چھوڑ دیں گے' اور جو اپنے دین پر قائم رہے گا ہم اس کو آگ میں ڈال دیں گے' اور پھر وہ ان لوگوں کو آگ میں ڈالنے لگا۔

اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خندق والے لوگ ہلاک ہو گئے جس میں ایندھن والی آگ تھی۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''جو غالب اور حمد والا ہے۔''

راوی نے یہ بات بیان کی ہے، اس لڑکے کو دفن کیا گیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق اس کی لاش حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نکل آئی تھی اور اس نے اس وقت بھی اپنی کنپٹی پر انگلی رکھی ہوئی تھی جس طرح اس وقت رکھی تھی جب اسے قتل کیا گیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ

باب 77: سورۂ غاشیہ سے متعلق روایات

3264 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ (اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کرتا رہوں جب تک وہ یہ اعتراف نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، جب وہ یہ مان لیں گے تو وہ اپنی جانوں اور اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے البتہ ان کا حق باقی رہے گا اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"بے شک تم نصیحت کرنیوالے ہو تم ان پر زبردستی کرنے والے کے طور پر مسلط نہیں ہو۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَجْرِ

باب 78: سورۃ الفجر سے متعلق روایات

3265 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّاَبُوْ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عِصَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ فَقَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَّبَعْضُهَا وِتْرٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ اَيْضًا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "شفع" اور "وتر" کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد نماز ہے کیونکہ بعض نمازیں جفت ہیں اور بعض طاق ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے۔

ہم اس کو صرف قتادہ سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

خالد بن قیس حدانی نے بھی اسے قتادہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

3264- اخرجه احمد (۳/۳۰۰)، و مسلم (۱/۱۸۰ - ابی): كتاب الايمان: باب: الامر بقتال الناس حتى يقولوا: لا اله الا الله، حديث (۳۵ - ۲۱)، عن ابی الزبير عن جابر فذكره.

3265- اخرجه احمد (۴/۴۳۷، ۴۳۸، ۴۴۲) عن عمران بن حصين.

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا

باب 79: سورۃ الشمس سے متعلق روایات

3266 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَهَا فَقَالَ (إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا) انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيْزٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِيْ زَمْعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ النِّسَاءَ فَقَالَ إِلَامَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ قَالَ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ إِلَامَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور اس اونٹنی کے پاؤں کاٹنے والے کے بارے میں یہ بات بیان کی، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

"جب انہوں نے اپنے سب سے بدبخت شخص کو بھیجا۔"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) ان میں سے بدبخت بدباطن اور طاقتور شخص اٹھا جو ابوزمعہ کی مانند تھا۔

پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواتین کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح کیوں مارتا ہے، جس طرح غلاموں کو مارتے ہیں، حالانکہ اسی دن کے آخری حصے میں، اس نے اس عورت کے ساتھ لیٹنا ہوتا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہوا خارج ہونے پر ہنسنے کے بارے میں فرمایا: کوئی شخص ایسی چیز پر کیوں ہنستا ہے؟ جو وہ خود کرتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى

باب 80: سورۃ لیل سے متعلق روایات

3267 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ

3266- اخرجه البخاری (٥٧٥/٨) فی كتاب التفسير: باب: سورة والشمس وضحاها، حديث (٤٩٤٢)، ومسلم (٢١٩١/٤): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: النار يدخلها الجبارون، و الجنة يدخلها الضعفاء، حديث (٢٨٥٥/٤٩)، و ابن ماجه (٦٣٨/١): كتاب النكاح: باب: ضرب النساء، حديث (١٩٨٣)، و الدارمي (١٤٧/٢): كتاب النكاح: باب: النهي عن ضرب النساء، و احمد (١٧/٤)، و الحميدي (٢٥٨/١)، حديث (٥٦٩).

مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متن حدیث: قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِي الْبَقِيعِ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ وَمَعَهُ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَّفْسٍ مَنْفُوسَةٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْخَلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهٗ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّهٗ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ قَالَ بَلِ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهٗ يُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّهٗ يُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَاَ (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ جنت البقیع میں ایک جنازے میں شریک تھے۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے، ہم بھی آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے، نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، آپ ﷺ اس کے ذریعے زمین کریدنے لگے، پھر آپ ﷺ نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر شخص کا (آخرت میں) مخصوص ٹھکانہ طے کیا جا چکا ہے۔ تو حاضرین نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم اس لکھے ہوئے پر اکتفاء نہ کریں جو شخص اہلِ سعادت ہے وہ سعادت جیسا عمل کرے اور جو شخص بدبخت ہے وہ بدبختوں کا سا عمل کرے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:، بلکہ تم لوگ عمل کرو! ہر شخص کے لیے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے' جو اس کا نصیب ہے۔ اہلِ سعادت کے لیے سعادت والا عمل آسان کر دیا جاتا ہے' اور بدبختوں کے لیے بدبختی والا عمل آسان کر دیا جاتا ہے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص عطا کرے، پرہیز گاری اختیار کرے اور اچھائی کی تصدیق کرے' تو ہم اس کے لیے آسانی کو آسان کر دیں گے' اور جو شخص بخل سے کام لے اور بے نیازی اختیار کرے اور اچھائی کی تکذیب کرے' ہم اس کے لیے تنگی کو آسان کر دیں گے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ وَالضُّحٰى

باب 81: سورۃ الضحیٰ سے متعلق روایات

3268 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبٍ الْبَجَلِيِّ

متن حدیث: قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَدَمِيَتْ اُصْبُعُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ قَالَ وَاَبْطَاَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ

3268۔ اخرجه البخاری (۱۱/۳): كتاب التهجد: باب: ترك القيام للمريض، حديث (۱۱۲۵)، وطرفه في (۴۹۵۰، ۴۹۵۱، ۴۹۸۳)، و مسلم (۱۴۲۱/۳): كتاب الجهاد و السير: باب: ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم من اذى المشركين و المنافقين حديث (۱۷۹۶/۱۱۲)، و احمد (۳۱۲/۴، ۳۱۳)، و الحميدي (۳۴۲/۲)، حديث (۷۷۷)۔

الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ

◆◆ حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غار میں موجود تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی سے خون جاری ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

''تم صرف ایک انگلی ہو' جس میں سے خون نکلا ہے' اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس صورتحال کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کچھ عرصے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے' تو مشرکین نے یہ کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''تمہارے پروردگار نے تمہیں چھوڑا نہیں ہے' اور وہ بیزار نہیں ہوا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اسے اسود بن قیس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ اَلَمْ نَشْرَحْ

باب 82: سورة اَلَمْ نَشْرَحْ سے متعلق روایات

3269 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَّقُوْلُ اَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشَرَحَ صَدْرِيْ اِلٰى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَا يَعْنِيْ قَالَ اِلٰى اَسْفَلِ بَطْنِيْ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِيْ فَغُسِلَ قَلْبِيْ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُعِيْدَ مَكَانَهٗ ثُمَّ حُشِيَ اِيْمَانًا وَّحِكْمَةً وَّفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَفِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ' جو ان کی قوم کے ایک فرد ہیں، کا یہ بیان نقل کرتے

3269۔ اخرجه البخاری (۳٤۸/٦، ۳٤۹، ۳۵۰)؛ کتاب بدء الخلق: باب: ذکر الملائکة، حدیث (۳۲۰۷)، و الحدیث طرفه فی (۳۳۹۳، ۳٤۳۰، ۳۸۸۷)، و مسلم (۵۲۲/۱ ابی): کتاب الایمان: باب: الاسراء برسول الله صلی الله علیه وسلم الی السموات و فرض الصلوات، حدیث (۱٦٤/۲٦٤)، (۱٦٤/۲٦۵)، و النسائی (۲۱۷/۱): کتاب الصلاة: باب: فرض الصلاة، حدیث (٤٤۸)، و احمد (۲۰۷/٤، ۲۰۸، ۲۱۰)، و ابن خزیمة (۱۵۳/۱)، حدیث (۳۰۱)، (۱۵٦/۱)، حدیث (۳۰۲)۔

ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں بیت اللہ کے نزدیک موجود تھا اور اس وقت سونے اور جاگنے کی کیفیت کے درمیان تھا کہ اس دوران میں نے کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا، وہ تین افراد میں سے ایک تھا' پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جس میں آب زم زم تھا پھر میرے سینے کو یہاں تک کھول دیا گیا۔

قتادہ کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: پیٹ کے نیچے والے حصے تک (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر انہوں نے میرا دل باہر نکالا، میرے دل کو آب زم زم سے دھویا اور پھر اس کو واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا اور پھر سے ایمان اور حکمت کے ذریعے بھر دیا گیا۔

اس حدیث میں طویل قصہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ہشام دستوائی اور ہمام نے اسے قتادہ سے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ التِّينِ

باب 83: سورۃ التین سے متعلق روایات

3270 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا بَدَوِيًّا اَعْرَابِيًّا يَقُوْلُ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَرْوِيْهِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ (وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ) فَقَرَاَ (اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ) فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا يُرْوٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ هٰذَا الْاَعْرَابِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَلَا يُسَمّٰى

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص سورۃ التین کی تلاوت کرے اور یہ آیت پڑھے:

"کیا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے۔"

تو اس شخص کو یہ کہنا چاہیے، ہاں میں بھی اس بات پر گواہ ہوں۔

یہ حدیث اسی دیہاتی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس میں اس دیہاتی کا نام مذکور نہیں ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ

باب 84: سورۃ العلق سے متعلق روایات

3271 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ

3270۔ اخرجه ابوداؤد (۱/۲۳٤): كتاب الصلاة: باب: مقدار الركوع و السجود، حديث (۸۸۷)، و احمد (۲/۲٤۹).

عِكْرِمَةَ
متن حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ) قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ لَاَطَاَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)
''اور ہم بھی اپنے مددگاروں (یعنی فرشتوں) کو بلالیں گے''۔
ابوجہل نے یہ کہا تھا، اگر اب میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو میں ان کی گردن پر پاؤں رکھ دوں گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے ایسا کیا' تو اسے فرشتے سب کے سامنے پکڑ لیں گے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3272 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَجَآءَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهٗ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ اَكْثَرُ مِنِّيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهٗ لَاَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ
حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ
فی الباب: وَفِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے، اسی دوران ابوجہل آیا اور بولا: کیا میں نے آپ کو اس سے منع نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے آپ کو اس سے منع نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے آپ کو اس سے منع نہیں کیا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا۔ تو ابوجہل بولا: کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جانتے ہیں؟ میری مجلس میں سب سے زیادہ لوگ ہوتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:
''اُسے چاہیے کہ وہ اپنے حامیوں کو بلالے' ہم بھی اپنے مددگاروں (یعنی فرشتوں) کو بلالیں گے''۔
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر وہ اپنے ساتھیوں کو بلاتا' تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی اسے پکڑ لیتے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔
اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3271۔ اخرجه البخاري (۸/۵۹۵): كتاب التفسير: باب: (كلالئن لم ينته لنسفعا بالناصية ناصية كاذبة خاطئة)، حديث (۴۹۵۸)، و احمد (۱/۲۴۸، ۲۵۶، ۳۲۹، ۳۶۸).

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْقَدْرِ

باب 85: سورۃ قدر سے متعلق روایات

3273 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَامَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَّ وُجُوهَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ يَا مُسَوِّدَ وُجُوهِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَا تُؤَنِّبْنِيْ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ بَنِيْ اُمَيَّةَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فَسَائَهٗ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ (اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ) يَا مُحَمَّدُ يَعْنِيْ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ) يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوْ اُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَاِذَا هِيَ اَلْفُ شَهْرٍ لَّا يَزِيْدُ يَوْمٌ وَّلَا يَنْقُصُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ ابْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ قِيْلَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَازِنٍ وَّالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ هُوَ ثِقَةٌ وَّثَّقَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّيُوْسُفُ بْنُ سَعْدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ وَّلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ یوسف بن سعد بیان کرتے ہیں، جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: آپ نے اہلِ ایمان کے چہرے سیاہ کر دیئے ہیں۔

(راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ استعمال ہوئے) اے اہلِ ایمان کے چہروں کو سیاہ کرنے والے شخص!

حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، تم مجھے الزام نہ دو' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بنوامیہ کے لوگ منبر پر دکھائی دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند نہیں آئی تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"بے شک ہم تم کو نہر عطا کریں گے۔"

یعنی اے حضرت محمد! ہم تمہیں جنت میں نہر عطا کریں گے' اور یہ آیت نازل ہوئی:

"بے شک ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا ہے' اور تمہیں کیا معلوم شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔"

(اس سے مراد یہ ہے) اے حضرت محمد! آپ کے بعد بنوامیہ اس کے مالک ہوں گے۔

قاسم نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، جب ہم نے ان کا شمار کیا' تو (بنوامیہ کی حکومت کے دن) پورے ایک ہزار دن

3273۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۳/۶۴)، حدیث (۳۴۰۷) من اصحاب الکتب الستة، واخرجه ابن جریر الطبری فی تفسیرہ (۶۵۳/۱۲)، برقم (۳۷۷۱۴) عن القاسم بن الفضل عن عیسیٰ بن مازن عن الحسن بن علی رضی اللّٰہ عنهما۔

تھے جس میں ایک دن بھی کم اور زیادہ نہیں تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو قاسم بن فضل سے منقول ہے۔ ایک سند کے مطابق یہ روایت قاسم بن فضل کے حوالے سے یوسف بن مازن سے منقول ہے۔ قاسم بن فضل حدانی ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ یوسف بن سعد نامی راوی مجہول ہے۔ ہم ان الفاظ میں اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3274 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ وَعَاصِمٍ هُوَ ابْنُ بَهْدَلَةَ سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ وَّزِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ يُكْنٰى اَبَا مَرْيَمَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اَخَاكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ اَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِیْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ بِاَیِّ شَیْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْاٰيَةِ الَّتِیْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالْعَلَامَةِ اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَّا شُعَاعَ لَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو یہ کہتے ہیں، جو شخص پورا سال رات کے وقت نوافل ادا کرتا رہے وہی شب قدر کو حاصل کر سکتا ہے تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن کی مغفرت کرے۔ وہ یہ بات جانتے تھے کہ یہ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے اور یہ ستائیسویں رات ہے لیکن وہ یہ چاہتے تھے: لوگ اسی پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائیں، پھر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی اور کوئی استثناء نہیں کیا شب قدر سے مراد ستائیسویں رات ہے۔

زر بن حبیش کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا: اے ابومنذر! آپ کس بنیاد پر یہ بات کہتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس نشانی کی وجہ سے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس علامت کی وجہ سے کہ جب اس دن سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ لَمْ يَكُنْ

باب 86: سورۃ لم یکن سے متعلق روایات

3275 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ

فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ

متن حدیث: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذٰلِكَ اِبْرَاهِيْمُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

''اے مخلوق میں سب سے بہتر''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا زُلْزِلَتْ

باب 87: سورۂ زلزال سے متعلق روایات

3276 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متن حدیث: قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا) قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا تَقُوْلُ عَمِلَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو؟ اس کی خبریں بتانے سے کیا مراد ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خبریں یہ ہوں گی: وہ ہر مرد اور عورت کے بارے میں یہ گواہی دے گی' اس نے اس زمین کی پشت پر جو عمل کیا تھا وہ زمین یہ کہے گی: اس شخص نے فلاں' فلاں دن یہ کام کیا تھا' تو یہ اس کا اطلاع دینا ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

باب 88: سورۃ التکاثر سے متعلق روایات

3275۔ اخرجه مسلم (۱۸۳۹/٤): كتاب الفضائل : باب: من فضائل ابراهيم الخليل صلى الله عليه وسلم ، حديث (۲۳٦۹/۱۵۰)، و ابوداؤد (۲/۸/٤): كتاب السنة: باب: من التخيير بين الانبياء عليهم الصلاة و السلام، حديث (٤٦۷۲)، و احمد (۱۷۸/۳، ۱۸٤)۔

3277 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ (اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ) قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ مطرف بن عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے تلاوت کی:

''کثرت تمہیں غفلت کا شکار کردے گی۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدم کا بیٹا یہ کہتا ہے: یہ میرا مال یہ میرا مال۔ تمہارا مال تو وہ ہے جسے تم صدقہ کر کے آگے بھیج دو یا کھا کر ختم کر دو یا پہن کر پرانا کر دو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3278 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ مَا زِلْنَا نَشُكُّ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى نَزَلَتْ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ مَرَّةً عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ هُوَ رَازِيٌّ وَّعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ كُوْفِيٌّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم قبر کے عذاب کے بارے میں شک کا شکار رہے، یہاں تک کہ یہ سورۃ نازل ہوئی:

''کثرت تمہیں غافل کردے گی۔''

ابوکریب نے ایک مرتبہ یہ روایت عمرو بن ابوقیس کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہ صاحب رازی ہیں' جبکہ عمرو بن قیس ملائی کوفی ہیں۔ انہوں نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے' منہال بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

3279 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (ثُمَّ لَتُسْاَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ) قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَىُّ

3278- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۳۷۳/۷)، حديث (۱۰۰۹۵) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الطبرى فى تفسيره (۶۷۹/۱۲)، برقم: (۳۷۸۷۵) عن علی رضی اللہ عنہ۔

3279- اخرجه ابن ماجه (۱۳۹۲/۲): كتاب الزهد: باب: معيشة اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم، حديث (۴۱۵۸)، و احمد (۱۶۴/۱)، و الحميدى (۳۳/۱)، حديث (۶۱)۔

النَّعِيمِ نُسْاَلُ عَنْهُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ قَالَ اَمَا اِنَّهُ سَيَكُوْنُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

''پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور دریافت کیا جائے گا''

تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سے کون سی نعمتوں کے بارے میں دریافت کیا جائے گا، ہمارے پاس تو یہی دو سیاہ چیزیں ہیں، کھجور اور پانی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب نعمتیں آ جائیں گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3280 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (ثُمَّ لَتُسْاَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ) قَالَ النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ اَىِّ النَّعِيمِ نُسْاَلُ فَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَّسُيُوفُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ سَيَكُوْنُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عِنْدِىْ اَصَحُّ مِنْ هٰذَا وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَحْفَظُ وَاَصَحُّ حَدِيْثًا مِّنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

''پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا۔''

تو لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسی نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا؟ ہمارے پاس تو یہی دو سیاہ چیزیں (یعنی پانی اور کھجور) ہیں۔ دشمن ہمارے سر پر موجود ہیں اور ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر رکھی ہوئی ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہیں یہ مل جائیں گی۔

ابن عیینہ کی محمد بن عمرو کے حوالے سے نقل کردہ روایت میرے نزدیک زیادہ مستند ہے۔ سفیان بن عیینہ ابوبکر بن عیاش کے مقابلے میں بڑے حافظ الحدیث ہیں اور ان کی روایات زیادہ مستند ہیں۔

3281 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَمٍ الْاَشْعَرِىِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ

متن حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُسْاَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِى الْعَبْدَ مِنَ النَّعِيمِ اَنْ يُّقَالَ لَهُ اَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِيَكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

3280۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۱۱/۲۱)، حدیث (۱۵۱۲۱) من اصحاب الکتب الستة، واخرجه ابن جریر فی تفسیره (۱۲/۶۸۲)، برقم (۳۷۸۹۸) عن محمود بن لبید۔

3281۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۱۰/۱۱۶)، حدیث (۱۳۵۱۱) من اصحاب الکتب الستة، واخرجه ابن جریر فی التفسیر (۱۲/۶۸۲)، برقم: (۳۷۸۹۹)، عن ابی ھریرة۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَالضَّحَّاكُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ وَّيُقَالُ ابْنُ عَرْزَمٍ وَّابْنُ عَرْزَمٍ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قیامت کے دن انسان سے سب سے پہلے اس چیز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں: یعنی بندے سے نعمتوں کے بارے میں دریافت کیا جائے گا)۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اس سے یہ کہا جائے گا' کیا ہم نے تمہارے جسم کو صحت عطا نہیں کی تھی؟ کیا ہم نے تمہیں ٹھنڈے پانی کے ذریعے سیراب نہیں کیا تھا؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے۔

ضحاک نامی راوی ابن عبدالرحمٰن بن عرزب ہیں اور ایک قول کے مطابق ابن عرزم ہیں۔ ابن عرزم لفظ درست ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْكَوْثَرِ

باب 89: سورۃ الکوثر سے متعلق روایات

3282 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ

متن حدیث: عَنْ اَنَسٍ (اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کی"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ جنت میں ایک نہر ہے' جس کے دوران کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: جبرائیل علیہ السلام یہ کیا ہے؟ تو وہ بولے: یہ کوثر ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3283 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذْ عُرِضَ لِي نَهْرٌ حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا

3282۔ اخرجه البخاری (۱۱/۴۷۲): کتاب الرقاق: باب: في الحوض و قول الله تعالیٰ: (انا اعطيناك الكوثر)، حديث (۶۵۸۱) و الحديث متقدم في البخاری (ايضاً رقم (۴۹۶۴)، و ابوداؤد (۴/۲۳۷)، کتاب السنة: باب: من الحوض، حديث (۴۷۴۸)، و احمد (۳/۲۰۷، ۳/۱۹۱، ۱۶۴، ۲۳۱، ۲۳۲)، و عبد بن حميد ص (۳۵۹)، حديث (۱۱۸۹)۔

الْكَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلٰى طِينَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا ثُمَّ رُفِعَتْ لِیْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَرَاَيْتُ عِنْدَهَا نُوْرًا عَظِيمًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں جا رہا تھا' اسی دوران میرے سامنے ایک نہر آئی جس کے دونوں کناروں کے گرد موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے فرشتے سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو اس نے بتایا: یہ وہ کوثر ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے۔ پھر اس فرشتے نے اس میں ہاتھ مارا اور اس کی مٹی نکالی تو وہ مشک کی تھی۔ پھر اسی دوران میرے سامنے "سدرۃ المنتہیٰ" آ گیا' تو میں نے اس کے قریب ایک عظیم نور دیکھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہے۔

3284 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَّمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ تُرْبَتُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوثر جنت میں ایک نہر ہے' جس کے دونوں کناروں پر سونے کے خیمے ہیں، اس کا پانی موتیوں اور یاقوت پر بہتا ہے، اس کی مٹی مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ النَّصْرِ

باب 90: سورۃ النصر سے متعلق روایات

3285 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ عُمَرُ يَسْاَلُنِیْ مَعَ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

3284۔ اخرجه ابن ماجه (٢/ ١٤٥٠): كتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حديث (٤٣٣٤)، و الدارمی (٢/ ٣٣٧، ٣٣٨)، كتاب الرقاق: باب: من لالكوثر، و احمد(٢/ ٦٧، ١٥٨، ١١٢).

3285۔ اخرجه البخاری (٦/ ٧٢٦): كتاب المناقب: باب: علامات النبوة من الاسلام، حديث (٣٦٢٧)، و اطرافه (٤٢٩٤، ٤٤٣٠، ٤٩٦٩، ٤٩٧٠)، و احمد (١/ ٣٣٧).

عَوْفٍ اَتَسْاَلُهُ وَلَنَا بَنُوْنَ مِثْلُهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَاَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) فَقُلْتُ اِنَّمَا هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهُ اِيَّاهُ وَقَرَاَ السُّوْرَةَ اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف روایت: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَتَسْاَلُهُ وَلَنَا اَبْنَاءٌ مِثْلُهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ہمراہ مجھ سے بھی سوال کیا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے کہا: آپ ان سے سوال کرتے ہیں' حالانکہ یہ ہمارے بچوں کی طرح ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہوں نے ان سے کہا: اس کا جو مرتبہ ہے آپ کو پتہ چل جائے گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''جب اللہ کی مدد اور فتح آ گئی''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا) اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر دینا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا ہے۔ پھر انہوں نے اس پوری سورۃ کو پڑھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! اس بارے میں مجھے بھی یہی علم ہے' جو تم جانتے ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

محمد بن بشار نے اس روایت کو اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اس سے سوال کر رہے ہیں؟ حالانکہ اس کے جتنے ہمارے بچے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ تَبَّتْ يَدَا

باب 91: سورۃ لہب سے متعلق روایات

3286 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادٰى يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ اِنِّىْ (نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ) اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنِّىْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ الْعَدُوَّ مُمَسِّيْكُمْ اَوْ مُصَبِّحُكُمْ اَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِىْ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (تَبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ)

3286۔ اخرجه البخاري (۸/ ۳۶۰): کتاب التفسير: باب: (و انذر عشيرتك الاقربين) حديث (۴۷۷۰)، و اطرافه في (۱۳۹۴)، (۴۸۰۱)، (۴۹۷۱)، و مسلم (۱/ ۱۹۳ ابی): کتاب الايمان: باب: من قوله تعالیٰ: (وانذر عشيرتك الاقربين) حديث (۲۰۸/۳۵۶)، و احمد (۱/ ۲۸۱، ۳۰۷)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفاء پہاڑی پر چڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں پکارا: "خطرہ ہے"

قریش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ڈرا رہا ہوں کہ زبردست عذاب آنے والا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن شام کے وقت یا صبح کے وقت تم پر حملہ کرے گا؟ تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے؟ تو ابولہب بولا: کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ ٹوٹ جائیں۔

(راوی بیان کرتا ہے) تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

باب 92: سورۃ اخلاص سے متعلق روایات

3287 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعْدٍ هُوَ الصَّغَانِيُّ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ) وَالصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ لِاَنَّهٗ لَيْسَ شَىْءٌ يُوْلَدُ اِلَّا سَيَمُوْتُ وَلَا شَىْءٌ يَمُوْتُ اِلَّا سَيُوْرَثُ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَمُوْتُ وَلَا يُوْرَثُ (وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ) قَالَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَبِيْهٌ وَّلَا عِدْلٌ وَّلَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ

حدیثِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ اٰلِهَتَهُمْ فَقَالُوْا انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعْدٍ

توضیح راوی: وَاَبُوْ سَعْدٍ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ وَّاَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ اسْمُهٗ عِيْسٰى وَاَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهٗ رُفَيْعٌ وَّكَانَ عَبْدًا اَعْتَقَتْهُ امْرَاَةٌ سَّابِيَةٌ

◆◆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مشرکین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے اپنے پروردگار کا نسب بیان کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

3287۔ اخرجه احمد (۱۳۳/۵) عن ابی العالية عن ابی بن كعب فذكره

''تم یہ فرمادو اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے۔''

یہاں ''صمد'' سے مراد وہ ذات ہے' جس نے کسی کو جنم نہ دیا ہو' اور اس کو جنم نہ دیا گیا ہو' کیونکہ جس چیز کو جنم دیا گیا ہو' وہ مر بھی جاتی ہے اور جو چیز مر جاتی ہے اس کا کوئی وارث بھی ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ نہ تو مرے گا' اور نہ ہی کوئی اس کا وارث بنے گا۔

''اور اس کا کوئی بھی ہمسر نہیں ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں، یعنی کوئی اس کے مشابہ نہیں ہے، کوئی اس کے برابر نہیں ہے' اور کوئی اس کے مثل نہیں ہے۔

حضرت ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کے باطل معبودوں کا ذکر کیا' تو انہوں نے کہا، آپ ﷺ ہمارے سامنے اپنے پروردگار کا نسب بیان کریں۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سورۃ کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے۔

''تم فرمادو! اللہ ایک ہے۔''

اس کے بعد انہوں نے حسب سابق روایت نقل کی ہے' اور اس میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہ روایت ابوسعد کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابوسعد نامی راوی کا نام محمد بن میسر ہے۔

ابوجعفر نامی راوی کا نام عیسیٰ ہے۔

ابوالعالیہ نامی راوی کا نام رفیع ہے۔

یہ ایک غلام تھے، انہیں ایک سابی عورت نے آزاد کیا تھا۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب 93: معوذتین سے متعلق روایات

3288 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو الْعَقَدِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ اسْتَعِيذِىْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے چاند کی طرف دیکھ کر یہ ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو! کیونکہ یہی وہ اندھیرا کرنیوالا ہے' جب وہ تاریکی کردے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3288- احمد (٦/٦١، ٢٠٦، ٢٣٧، ٢١٥، ٢٥٢)، و ابن حميد ص (٤٣٩)، حديث (١٥١٧)، عن ابی سلمة عن عائشة

3289 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي قَيْسٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسی آیات نازل کی ہیں، جن کی مثال کبھی نظر نہ آئی (وہ یہ ہیں)

''تم یہ فرمادو! میں تمام لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں۔''

یہ سورۃ آخر تک ہے، اور یہ (درج ذیل) سورۃ ہے۔

''تم یہ فرمادو'' یہ سورۃ آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3290 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَمِدَ اللَّهَ بِإِذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا آدَمُ اذْهَبْ إِلَى أُولَئِكَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى مَلَإٍ مِنْهُمْ جُلُوسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لَهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ اخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَا هَؤُلَاءِ فَقَالَ هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمْرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَؤُهُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ قَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمْرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِي عُمْرِهِ قَالَ ذَاكَ الَّذِي كَتَبْتُ لَهُ قَالَ أَيْ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمْرِي سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ أُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ قَالَ فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ عَجَّلْتَ قَدْ كُتِبَ لِيَ أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ قَالَ فَمِنْ يَوْمِئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِوَايَةِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

3290۔ تفرد به الترمذي انظر التحفة (٩/٤٧١)، حديث (١٢٩٥٥) من اصحاب الكتب الستة، واخرجه الحاكم في المستدرك (٢/٣٢٥)، و قال: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، و افقه الذهبي۔

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' تو ان میں روح پھونکی تو ان کو چھینک آ گئی' تو انہوں نے الحمدللہ کہا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت یہ حمد بیان کی تھی۔ ان کے پروردگار نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' تم ان فرشتوں کے پاس جاؤ! یعنی فرشتوں کا جو گروہ بیٹھا ہوا ہے' اور (اُن سے) یہ کہو:

''تم لوگوں کو سلام ہو'' تو انہوں نے جواب دیا: آپ پر بھی سلام ہو' اور اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کے پاس واپس آئے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا: جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیوں کو بند کر لیا اور فرمایا: ان دونوں میں سے تم جسے چاہو اختیار کر لو۔ تو انہوں نے عرض کی: میں اپنے پروردگار کے دائیں ہاتھ کو اختیار کرتا ہوں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) حالانکہ میرے پروردگار کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں اور برکت والے ہیں۔ پھر پروردگار نے اسے کھولا تو اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریّت موجود تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار یہ کون لوگ ہیں؟ تو پروردگار نے فرمایا: تمہاری اولاد ہے' اس میں ہر ایک کی عمر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھی ہے۔ تو ان لوگوں کے درمیان ایک صاحب تھے' جو انتہائی روشن چہرے کے مالک تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو سب سے زیادہ روشن چہرے کے مالک تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اولاد میں سے ایک شخص ''داؤد'' ہے، میں نے اس کی عمر چالیس برس مقرر کی ہے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! اس کی عمر میں اضافہ کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تو اس کی عمر مقرر کر چکا ہوں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: میں اپنی عمر کے ساٹھ سال اسے دیتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہاری یہ خواہش پوری ہوئی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جتنے عرصے تک اللہ کو منظور تھا حضرت آدم علیہ السلام جنت میں ٹھہرے' پھر انہیں وہاں سے نیچے اتار دیا گیا۔ وہ اپنی عمر کا حساب رکھتے رہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہاں تک کہ جب موت کا فرشتہ ان کے پاس آیا' تو حضرت آدم علیہ السلام نے اسے کہا: تم جلدی آ گئے ہو، میرے نصیب میں تو ایک ہزار سال لکھے گئے تھے۔ تو اس فرشتے نے کہا: جی ہاں! مگر آپ نے اس میں سے اپنی اولاد کو ساٹھ سال دے دیئے تھے' تو حضرت آدم علیہ السلام نے اس بات کا انکار کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد بھی انکار کر دیتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ بات بھول گئے' یہی وجہ ہے: ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس دن سے یہ حکم ہوا (کہ جب کوئی لین دین کیا جائے) تو اسے لکھا جائے اور اس پر گواہ مقرر کیا جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت دوسری سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ اسے زید بن اسلم نے ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

3291 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَعَادَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ قَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِيْدُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمِ النَّارُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمِ الْمَاءُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمِ الرِّيْحُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمِ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا' تو وہ حرکت کرنے لگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا کیا اور انہیں یہ حکم دیا: وہ زمین کو تھامے رکھیں۔ فرشتے پہاڑوں کی طاقت پر بہت حیران ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! کیا آپ کی مخلوق میں پہاڑوں سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں لوہا ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! کیا آپ کی مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ کوئی طاقتور چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں آگ ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! کیا آپ کی مخلوق میں آگ سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ پروردگار نے فرمایا: ہاں! پانی ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! کیا آپ کی مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ پروردگار نے فرمایا: ہاں! ہوا ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! آپ کی مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو اس نے فرمایا: ہاں آدم علیہ السلام کا بیٹا جب وہ اس طرح دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو' یعنی (اس صدقے کو) بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رکھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اس روایت کے مرفوع ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3291- اخرجه احمد (۳/۱۲٤)، و عبد بن حميد ص (۳٦٥)، حديث (۵/۱۲) عن سليمان بن ابی سليمان عن انس فذكره.

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

دعاؤں کے بارے میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الدُّعَاءِ

باب 1: دُعا کی فضیلت

3292 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الدُّعَآءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ

توضیحِ راوی: وَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ هُوَ ابْنُ دَاوَرَ وَيُكْنٰى اَبَا الْعَوَّامِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دُعا سے زیادہ عزیز اور کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ہم اس روایت کے ''مرفوع'' ہونے کو صرف عمران نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عمران نامی راوی داؤد کے صاحبزادے ہیں، ان کی کنیت ابوعوام ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمران سے منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 2: بلاعنوان

3293 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ

3292۔ اخرجه ابن ماجه (۱۲۵۸/۲): كتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء رقم (۳۸۲۹).

جَعْفَرٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيعَةَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دُعا عبادت کا مغز ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس حوالے سے "غریب" ہے ہم اسے صرف ابْنِ لَهِيعَةَ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3294 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاَ (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ وَّالْاَعْمَشُ عَنْ ذَرٍّ وَّلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ذَرٍّ

توضیح راوی: هُوَ ذَرُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ ثِقَةٌ وَّالِدُ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دُعا ہی عبادت ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"تمہارے پروردگار نے یہ فرمایا ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا' بے شک جو تکبر کرتے ہوئے میری بندگی چھوڑتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

منصور نے اس روایت کو اعمش کے حوالے سے' ذر سے نقل کیا ہے۔ ہم اس روایت کو صرف ذر کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ یہ صاحب ذر بن عبداللہ ہمدانی ہیں اور ثقہ ہیں۔ یہ عمر بن ذر کے والد ہیں۔

بَابٌ مِنْهُ

باب 3: بلاعنوان

3295 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3294۔ اخرجه ابوداؤد (۱/۴۶۶) كتاب الصلاة: باب: الدعاء رقم (۱۴۷۹)، و ابن ماجه (۲/۱۲۵۸): كتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء برقم (۳۸۲۸)۔

3295۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۲۵۸): كتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء رقم (۳۸۲۷)۔

متن حدیث: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى وَكِيْعٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو الْمَلِيْحِ اسْمُهٗ صَبِيْحٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُهٗ وَقَالَ يُقَالُ لَهُ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ اَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ سے مانگتا نہیں' اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وکیع نے کئی راویوں کے حوالے سے' ابوالملیح کے حوالے سے' اس روایت کو نقل کیا ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

ابوالملیح نامی راوی کا نام صبیح ہے۔ میں نے امام بخاری کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے انہیں فارسی کہا جاتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3296 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعَامَةَ السَّعْدِىُّ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِىِّ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيْرَةً وَّرَفَعُوْا بِهَا اَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُسِ رِحَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِىُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ وَّاَبُوْ نَعَامَةَ السَّعْدِىُّ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عِيْسٰى

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنگ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ ہم واپس آ رہے تھے' اور ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو لوگوں نے تکبیر کہنی شروع کی۔ انہوں نے بلند آواز میں تکبیر کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار بہرہ یا غیر موجود نہیں ہے وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سر کے درمیان ہے (یعنی

3296- اخرجه البخاري (۵۳۷/۷): كتاب المغازي: باب: غزوة خيبر، حديث (۴۲۰۲)، (۱۹۱/۱۱): كتاب الدعوات باب: الدعاء اذا علاعقبه، حديث (۶۳۸۴)، و الحديث اطرافه في (۶۴۰۹، ۶۶۱۰، ۷۳۸۶)، و مسلم (۳۱/۹ - النووي) كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: استحباب خفض الصوت بالذكر، حديث (۴۵ - ۴۶ - ۲۷۰۴/۴۷)، و ابوداؤد (۴۷۸/۱): كتاب الصلاة باب: في الاستغفار، حديث (۱۵۲۶ - ۱۵۲۷ - ۱۵۲۸)، و ابن ماجه (۱۲۵۶/۲) كتاب الادب: باب: ما جاء في (لا حول ولا قوة الا بالله)، حديث (۳۸۲۴) و احمد (۳۹۴/۴، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۷، ۴۱۷، ۴۱۸)، وابن خزيمة (۱۴۹/۴) حديث (۲۵۶۳)، و عبد بن حميد ص (۱۹۱) حديث (۵۴۲)، من طريق ابي عثمان النهدي عن ابي موسىٰ الاشعري بمذكره

تمہارے بہت قریب ہے)۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانے کی تعلیم دوں؟ (وہ یہ ہے) "لاحول ولا قوۃ الا باللہ"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مُل ہے۔

ابونعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الذِّكْرِ

باب 4: ذکر کی فضیلت

3297 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اسلام کی تعلیمات بہت زیادہ ہیں۔ آپ ﷺ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جسے میں باقاعدگی سے اختیار کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 5: بلاعنوان

3298 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِی الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ اَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً

3297- اخرجه ابن ماجه (۲/۱۲٤٦): كتاب الادب: باب: فضل الذكر، حديث (۳۷۹۳) من طريق عمرو بن قيس عن عبد الله بن بسر، فذكره.

3298- اخرجه احمد (۳/۷۵) من طريق ابن لهيعة عن دراج، عن ابی الهيثم عن ابی سعيد الخدری، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ دَرَّاجٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کن بندوں کا درجہ زیادہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی خواتین کا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص سے بھی زیادہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ (مجاہد) اپنی تلوار کے ساتھ کفار اور مشرکین کو قتل کرتا رہے، یہاں تک کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے تو بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے درجے کے اعتبار سے اس سے زیادہ فضیلت رکھتے ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ہم اسے صرف دراج کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابٌ مِنْهُ

باب 6: بلاعنوان

3299 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ زِيَادٍ مَوْلٰى ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ بَحْرِيَّةَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا شَیْءٌ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ مِثْلَ هٰذَا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْهُ فَاَرْسَلَهُ

◆◆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کی بلندی کے لیے سب سے زیادہ بہترین ہے اور تمہارے لیے سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارے لیے دشمن کا سامنا کرنے سے زیادہ بہتر ہے جب تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں قتل کریں۔لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس کے ذکر کے علاوہ کوئی دوسری چیز نجات نہیں دیتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بعض راویوں نے اس روایت کو عبداللہ بن سعید کے حوالے سے اسی کی مانند اسی سند کے

3299- اخرجه ابن ماجه (۱۲٤٥/۲): كتاب الادب: باب: فضل الذكر، حديث (۳۷۹۰) و احمد (۱۹۵/۵) من طريق عبد الله بن سعيد بن ابی هند، عن زياد بن ابی زياد، مولى ابن عياش، عن ابی بحرية، عن ابی الدرداء، فذكره، و اخرجه احمد (۱۹۵/۵)، (٤٤٧/٦) من طريق موسى بن عقبة، عن زياد بن ابی زياد مولى ابن عياش عن ابی الدرداء ، فذكره، ليس فيه (ابو بحرية).

ہمراہ نقل کیا ہے' جبکہ بعض راویوں نے اس حوالے سے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

باب 7: جو لوگ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں' اُن کی فضیلت کیا ہے؟

3300 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِي مُسْلِمٍ اَنَّهُ شَهِدَ عَلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَغَرَّ اَبَا مُسْلِمٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِي سَعِيْدٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے گواہی دے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں' تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے' اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس (موجود فرشتوں میں) ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3301 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعَامَةَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ حَدِيْثًا عَنْهُ مِنِّي اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى

3300ـ اخرجه مسلم (۹/۲۷ ـ النووی) كتاب الذكر و الدعاء، والتوبة والاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر، حديث (۳۹/۲۷۰۰)، و ابن ماجه (۲/۱۲۴۵): كتاب الادب: باب: فضل الذكر، حديث (۳۷۹۱)، و أحمد (۳/۳۳، ۴۹، ۹۲، ۹۴)، و عبد بن حميد ص (۲۷۲)، حديث (۸۶۱) من طريق ابی اسحاق عن الاغر ابی مسلم، عن ابی هريرة و ابی سعيد الخدری، فذكره.

3301ـ اخرجه مسلم (۹/۲۷ ـ النووی): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، حديث (۴۰/۲۷۰۱)، و النسائی (۸/۲۴۹): كتاب آداب القضاة: باب: كيف يستحلف الحاكم، و احمد (۴/۹۲) من طريق ابی سعيد الخدری رضی اللہ عنہ عن معاوية بن ابی سفيان، فذكره.

حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ لِمَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهٖ فَقَالَ اللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا اللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ لِتُهْمَةٍ لَّكُمْ اِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عِيْسٰى وَاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لائے تو دریافت کیا: آپ لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ لوگوں نے بتایا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا آپ لوگ صرف اسی لیے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں؟ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے یہاں بیٹھے ہیں۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کسی تہمت کی وجہ سے آپ لوگوں سے قسم نہیں لی۔ ایسا کوئی شخص نہیں ہوگا، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا قریب ہو جتنا میں قریب تھا اور وہ مجھ سے کم روایت نقل کرتا ہو (لیکن میں تمہیں یہ حدیث سنا رہا ہوں)

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے حلقے کے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے اور اس نے جو ہمیں اسلام کی طرف ہدایت نصیب کی اور اس کے ذریعے احسان کیا، اس بات پر اس کی حمد بیان کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا تم لوگ صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہو؟ تو ان لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: میں نے کسی الزام کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی۔ ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا: اللہ تعالیٰ، فرشتوں کے سامنے تم لوگوں پر فخر کر رہا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابونعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے، اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مُل ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ

باب 8: جو لوگ بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے

3302 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ

3302- اخرجه احمد (٢/٤٤٦، ٤٥٣)، و ابوداؤد (٢/٦٨٠): كتاب الادب: باب: كراهية ان يقوم الرجل من مجلسه و لا يذكر الله، حديث (٤٨٥٥)، و البيهقي في شعب الايمان، حديث (٥٤٦)، و النسائي في عمل اليوم و الليلة (٦/١٠٧)، حديث (١٠٢٣٨ - ٣) و اخرجه الحاكم (١/٤٩٦)، و قال: صحيح الاسناد، و لم يخرجاه، و صالح ليس بالساقط، و تعقبه الذهبي بقوله: صالح ضعيف.

شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ تِرَةً يَعْنِىْ حَسْرَةً وَّنَدَامَةً وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْعَرَبِيَّةِ التِّرَةُ هُوَ الثَّارُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کچھ لوگ کسی مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے اور اس کے اور اپنے نبی علیہ السلام پر درود نہیں بھیجتے' تو یہ بات (قیامت کے دن) ان کے لیے نقصان کا باعث ہوگی۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو انہیں عذاب دے گا' اور اگر چاہے گا' تو ان کی مغفرت کر دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''ترۃ'' کا مطلب حسرت اور ندامت ہے۔ عربی زبان کے بعض ماہرین نے اس کا مطلب بربادی بیان کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

باب 9: مسلمان کی دُعا مستجاب ہوتی ہے

3303 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْعُو بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَا سَاَلَ اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص' جو بھی دعا مانگتا ہے' تو یا اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے' جو اس نے مانگی ہو' یا اس کی مانند اس شخص سے کسی برائی کو (یعنی کسی نقصان کو) روک دیتا ہے' جب تک آدمی کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دُعا نہ کرے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

3304 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَطِيَّةَ اللَّيْثِىُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3303- اخرجه احمد (۳/ ۳۶۰)، عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله فذکره.

3304- اخرجه الحاکم (۱/ ۵۴۴)، و صححه، و وافقه الذهبی، و ذکره المنذری فی (الترغیب و الترهیب) (۲/ ۴۷۳)، و عزاه للترمذی و للحاکم عن ابی هریرة.

متن حدیث: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ مصیبت میں اس کی دُعا قبول کرے تو وہ راحت کے دوران بھی بکثرت دُعا کیا کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے۔

3305 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَال سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَال سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسٰى بْنِ اِبْرَاهِيمَ وَقَدْ رَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُوسٰى بْنِ اِبْرَاهِيمَ هٰذَا الْحَدِيثَ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر ''لا الہ الا اللہ'' ہے' اور سب سے زیادہ فضیلت والی دعا ''الحمدللہ'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ضعیف ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

علی بن مدینی اور دیگر راویوں نے اسے موسیٰ بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3306 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ

توضیح راوی: وَالْبَهِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

3305- اخرجه ابن ماجه (۱۲۴۹/۲): كتاب الادب: باب: فضل الحامدين، حديث (۳۸۰۰)، و اخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة (٦، ۲۰۸): باب افضل الذكر و افضل الدعاء، حديث (۱۰٦٦۷) من طريق طلحة بن خراش عن جابر فذكره.

3306- اخرجه احمد (۷۰/٦، ۱۵۳)، و مسلم (۲۸۲/۱۰): كتاب الحيض: باب: ذكر الله تعالىٰ في حالة الجنابة و غيرها، حديث (۳۷۳)، و ابوداؤد (٥/۱): كتاب الطهارة: باب: الرجل يذكره الله عزوجل على غير طهر، حديث (۱۸)، و ابن ماجه (۱۱۰/۱): كتاب الطهارة و سننها: باب: ذكر الله عزوجل على الخلاء، حديث (۳۰۲)، و ابن خزيمة (۱۰٤/۱)، حديث (۲۰۷)، و البيهقي (۹۰/۴)، من طريق البهي عن عروة عن عائشة فذكره.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ "حدیث غریب" ہے ہم اسے صرف یحییٰ بن زکریا کے حوالے سے جانتے ہیں۔
"بہی" نامی راوی کا نام عبداللہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهٖ

باب 10: دُعا مانگنے والا سب سے پہلے اپنے لیے دُعا مانگے

3307 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

وَاَبُوْ قَطَنٍ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لیے دُعا کرنے لگتے' تو پہلے اپنے لیے کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

ابوقطن نامی راوی کا نام عمرو بن ہیثم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي رَفْعِ الْاَيْدِيْ عِنْدَ الدُّعَاءِ

باب 11: دُعا کے وقت ہاتھ بلند کرنا

3308 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيْسٰى الْجُهَنِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ عِيْسٰى

توضیح راوی: وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهٖ وَهُوَ قَلِيْلُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ النَّاسُ وَحَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ الْجُمَحِيُّ ثِقَةٌ وَثَّقَهٗ يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ

3307۔ اخرجه ابوداؤد (٣٣/٤): كتاب الحروف والقراءات، حديث (٣٩٨٤)، عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن ابی بن كعب فذكره.

3308۔ اخرجه عبد بن حميد ص (٤٤)، حديث (٣٩)، و تفرد به الترمذی من اصحاب الكتاب الستة من طريق سالم بن عبد الله عن ابيه عن عمر، و سنده ضعيف: حماد بن عيسىٰ بن عبيدة الجهنی، قال الحافظ فی التقريب (١٩٧/١): ضعيف.

◆◆ سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت (عبداللہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دُعا میں ہاتھ اُٹھاتے تھے' تو انہیں اس وقت تک نیچے نہیں لاتے تھے' جب تک ان دونوں کو اپنے چہرۂ مبارک پر پھیر نہیں لیتے تھے۔

محمد بن مثنیٰ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس وقت تک لوٹاتے نہیں تھے' جب تک اپنے چہرۂ مبارک پر پھیر نہیں لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف حماد بن عیسیٰ کے حوالے سے جانتے ہیں اور وہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔ یہ صاحب قلیل الحدیث ہیں۔ بہت سے لوگوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

حنظلہ بن ابوسفیان نامی راوی ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید القطان نے ان کی توثیق کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّسْتَعْجِلُ فِيْ دُعَائِهِ

باب 12: جو شخص اپنی دُعا کی (قبولیت میں) جلد بازی کا مظاہرہ کرے

3309 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى ابْنِ اَزْهَرَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِىْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ عُبَيْدٍ اسْمُهٗ سَعْدٌ وَّهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ وَيُقَالُ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَزْهَرَ هُوَ ابْنُ عَمِّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کی دُعا ضرور مستجاب ہوتی ہے' جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ نہ کہے: میں نے دعا مانگی' لیکن میری دُعا قبول ہی نہیں ہوئی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوعبید نامی راوی کا نام سعد ہے' اور یہ عبدالرحمٰن بن ازہر کے غلام ہیں۔ ایک قول کے مطابق یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3309۔ اخرجه مالك في الموطا (۲۱۳/۱) كتاب القرآن: باب: ما جاء في الدعاء، حديث (۲۹)، و احمد (۳۹۶/۲)، و البخاری (۱۴۵/۱۱): كتاب الدعوات: باب: يستجاب للعبد ما لم يعجل، حديث (۶۳۴۰)، و مسلم (۲۰۹۶/۴) كتاب الذكر و الدعاء والتوبة و الاستغفار: باب: بيان انه يستجاب للداعي ما لم يعجل، حديث (۹۲ - ۲۷۳۵) و ابوداؤد (۷۸/۲): كتاب الصلاة: باب: الدعاء، حديث (۱۴۸۴)، و ابن ماجه (۱۲۶۶/۲): كتاب الدعاء، باب: يستجاب لا حدكم م لم يعجل، حديث (۳۸۵۳)، من طريق ابى عبيد عن ابى هريرة به.

بَابُ مَا جَآءَ فِی الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى

باب 13: صبح اور شام کی دُعائیں

3310 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِی الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَا مِنْ عَبْدٍ يَّقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَّمْ يَضُرَّهٗ شَیْءٌ وَّكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّیْ لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِّيُمْضِیَ اللّٰهُ عَلَیَّ قَدَرَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص روزانہ صبح اور شام کے وقت تین، تین مرتبہ یہ دُعا پڑھ لے' اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

''اس اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جس کے اسم کے ہمراہ کوئی چیز زمین میں اور کوئی چیز آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی' اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔''

اس روایت کے راوی ابان کو ایک طرف فالج ہو گیا۔ ایک شخص نے حیرانگی سے ان کی طرف دیکھا تو ابان نے اس سے کہا: تم کیا دیکھ رہے ہو؟ وہ واقعی یہی حدیث ہے' جو میں نے تمہارے سامنے بیان کی تھی' لیکن میں نے ایک دن اس دُعا کو پڑھا نہیں' تو اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ مجھ پر نافذ کر دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3311 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِیْ سَعْدٍ سَعِيْدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِیْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّرْضِيَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

3310۔ اخرجه احمد (۶۲/۱)، و ابوداؤد (۳۲۳/۴): کتاب الادب: باب: ما یقول اذا اصبح، حدیث (۵۰۸۸)، و ابن ماجه (۱۲۷۳/۲): کتاب الدعاء: باب: ما یدعو به الرجل اذا اصبح و اذا امسی، حدیث (۳۸۶۹) من طریق ابان بن عثمان عن عثمان بن عفان فذکره۔

3311۔ تفرد به الترمذی من طریق ثوبان، و اخرجه ابوداؤد (۳۱۸/۴): کتاب الادب: باب: ما یقول اذا اصبح، حدیث (۵۰۷۲)، و ابن ماجه (۱۲۷۲/۲): کتاب الدعاء: باب: ما یدعو به الرجل اذا اصبح و اذا امسی، حدیث (۳۸۷۰)، من طریق ابی عقیل عن سابق بن ناجیة عن ابی سلام خادم النبی صلی اللہ علیه وسلم فذکره۔

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص شام کے وقت یہ پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں (یعنی اس پر ایمان رکھتا ہوں)۔''

تو اللہ تعالیٰ پر یہ لازم ہوگا کہ وہ اس شخص کو راضی کرے (یعنی اسے بخش دے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3312 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسَى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اُرَاهُ قَالَ فِيْهَا لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَّمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ پڑھا کرتے تھے:

''ہماری شام ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں بھی شام ہوگئی۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے اور حمد بھی اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے (اے اللہ) میں تجھ سے اس رات میں موجود بھلائی اور اس کے بعد میں آنے والی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس رات میں موجود شر اور اس کے بعد آنے والے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور برے بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت بھی یہی کلمات پڑھا کرتے تھے (تاہم ان میں یہ پڑھا کرتے تھے)

3312- اخرجه احمد (۱/ ۴۴۰)، ومسلم (۴/ ۲۰۸۹): كتاب الذكر و الدعاء والتوبة و الاستغفار: باب: التعوذ من شر ما عمل، و من شر ما لم يعمل، حديث (۷۶ - ۲۷۲۳)، و ابوداؤد (۴/ ۳۱۷، ۳۱۸): كتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (۵۰۷۱)، من طريق عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود فذكره.

''ہماری صبح ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں بھی صبح ہوگئی' ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' تاہم اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

3313 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ اَصْحَابَهُ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَاِذَا اَمْسَى فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو یہ تعلیم دیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: جب تم صبح کرو' تو یہ پڑھو۔

''اے اللہ! تیری مرضی سے ہم نے صبح کی' تیری مرضی سے ہم شام کریں گے' تیری مرضی سے ہم زندہ ہیں' تیری مرضی سے ہی ہم مریں گے' اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔''

اور جب شام ہو' تو آدمی یہ پڑھے:

''اے اللہ! تیری مرضی سے ہم نے شام کی' تیری مرضی سے ہم صبح کریں گے' تیری مرضی سے ہم زندہ ہیں' تیری مرضی سے ہم مریں گے' اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 14: بلاعنوان

3314 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ الثَّقَفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ اَقُوْلُهُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

3313- اخرجه ابوداؤد (٣١٧/٤): كتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (٥٠٦٨)، و ابن ماجه (١٢٧٢/٢): كتاب الدعاء: باب: ما يدعو به الرجل اذا اصبح و اذا امسى، حديث (٣٨٦٨)، من طريق سهيل عن ابيه عن ابى هريرة فذكره۔

3314- اخرجه احمد (١/١٠) عن ليث عن مجاهد عن ابى بكر الصديق فذكره۔

شَرِّ نَفْسِىْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ قَالَ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جسے میں صبح وشام پڑھ لیا کروں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے' آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے' ہر چیز کے پروردگار' اور اس کے مالک' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ میں اپنی ذات کے شر سے' شیطان کے شر سے اور اس کے شرک (یا اس کے شریک ہونے) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے صبح کے وقت' شام کے وقت اور جب تم سونے لگو اس وقت پڑھ لیا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 15: بلاعنوان

3315 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَاَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِىْ فَاغْفِرْ لِىْ ذُنُوْبِىْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ لَا يَقُوْلُهَا اَحَدُكُمْ حِيْنَ يُمْسِىْ فَيَاْتِىْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُوْلُهَا حِيْنَ يُصْبِحُ فَيَاْتِىْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِىَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ اَبْزٰى وَبُرَيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ

توضیح راوی: وَّعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ هُوَ ابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ

◆◆ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میں سید الاستغفار کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں (اس کے الفاظ یہ ہیں)

3315- انفرد به الترمذی بروایة من طریق عثمان بن ربیعة عن شداد بن اوس، و للحدیث طریق آخر من طریق بشیر بن کعب العدوی عن شداد بن اوس عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال: سید الاستغفار ان یقول: اللهم ــ الحدیث. و من هذا الطریق اخرجه البخاری (۱۰/۱۰۰): کتاب الدعوات: باب: افضل الاستغفار حدیث (۶۳۰۶).

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو نے مجھے پیدا کیا ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں تجھ سے کیے ہوئے عہد و پیمان پر قائم ہوں' جہاں تک مجھ سے ہو سکے اور جو کچھ میں کرتا ہوں اس کے اس کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تیری جو نعمتیں مجھ پر ہیں' میں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں' تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے' کیونکہ گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے۔''

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا)

اگر کوئی شخص شام کے وقت یہ دُعا پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے انتقال کر جائے' تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے' اور اگر کوئی شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے اور شام سے پہلے انتقال کر جائے' تو اس کے لیے بھی جنت واجب ہو جائے گی۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن بزی رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول کی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت دوسری سند کے حوالے سے' شداد بن اوس سے منقول ہے۔

عبدالعزیز بن ابوحازم نامی راوی ابن ابی حازم زاہد ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَاءِ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ

باب 16: سوتے وقت کی دُعا

3316 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاِنْ مِتَّ مِنْ لَّيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ وَقَدْ اَصَبْتَ خَيْرًا تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰى مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

3316۔ اخرجه البخاری (۱۱/۱۱۲): كتاب الدعوات: باب: اذا بات طاهرا، حديث (۶۳۱۱)، و مسلم (۲۰۸۱/۴): كتاب الذكر، و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: ما يقول عند النوم و اخذ المضجع، حديث (۵۶ ـ ۲۷۱۰) من طريق سعد بن عبيدة عن البراء من عازب بنحوه.

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ وَاَنْتَ عَلٰى وُضُوْءٍ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں؟ جنہیں تم اس وقت پڑھ لیا کرو' جب تم اپنے بستر پر (سونے کے لیے جاؤ) اگر تم اس رات میں انتقال کر گئے' تو تم دین اسلام پر مرو گے' اور اگر تم صبح تک زندہ رہے' تو تمہیں بھلائی نصیب ہوگی، تم یہ کلمات پڑھو۔

''اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا' میں تیری طرف متوجہ ہو گیا' میں نے اپنے معاملات تجھے سونپ دیئے۔ تیری طرف رغبت کرتے ہوئے' اور تجھ سے ڈرتے ہوئے' میں نے اپنی پشت کو تیری پناہ میں دیا۔ تیرے علاوہ اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے' اور کوئی نجات کی جگہ نہیں ہے۔ تو نے جو کتاب نازل کی ہے' اور جس نبی کو تو نے بھیجا ہے' میں ان پر ایمان لاتا ہوں۔''

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس دُعا کو پڑھتے ہوئے (میں نے کہا)

''میں تیرے رسول پر ایمان لاتا ہوں جسے تو نے بھیجا ہے'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: یہ پڑھو۔

''میں تیرے اس نبی پر ایمان لاتا ہوں جسے تو نے بھیجا ہے۔''

یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

منصور بن معتمر نے سعد بن عبیدہ کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

''جب تم (سونے کے لیے) اپنے بستر پر جاؤ اور تم باوضو حالت میں ہو' تو یہ کلمات پڑھو۔''

3317 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اِسْحٰقَ ابْنِ اَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اضْطَجَعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰى مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اُوْمِنُ بِكِتَابِكَ وَبِرَسُوْلِكَ فَاِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ

3317- اخرجه النسائي في الكبرى (١٩٢/٦): كتاب عمل اليوم و الليلة: باب: وما يقول من يفزع في منامه، حديث (١٠٦٠٧ - ٧) و ذكره المنذري في (الترغيب و الترهيب) (٤٦٥/١، ٤٦٦)، حديث (٨٧٤)، و عزاه للترمذي، من طريق يحيى بن اسحاق ابن اخي رافع عن رافع فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص دائیں پہلو کے بل لیٹے اور پڑھے:

''اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا' میں نے اپنا رُخ تیری طرف کرلیا' میں نے اپنی پشت کو تیری پناہ میں دیا' میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا' تیرے علاوہ اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ میں تیری کتاب اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اگر وہ شخص اسی رات میں انتقال کر گیا' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3318 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد وثناء اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے ہمیں کھلایا' جس نے ہمیں پلایا' جس نے ہمیں کفایت نصیب کی' جس نے ہمیں پناہ گاہ نصیب کی' کتنے ہی لوگ ایسے ہیں' جن کے لیے کفایت کرنے والا کوئی نہیں ہے اور انہیں پناہ دینے والا کوئی نہیں ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 17: بلاعنوان

3319 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِىْ اِلٰى فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ

3318۔ اخرجه مسلم (۲۰۸۵/۴): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: ما يقول عند النوم و اخذ المضجع، حديث (۶۴/ ۲۷۱۵)، و ابوداؤد (۳۱۲/۴): كتاب الادب: باب ما يقال عند النوم (۵۰۵۳)، و الحديث ليس فى البخارى كما جزم بذلك الحافظ المزى فى (تحفة الاشراف) (۱۱۷/۱)، من طريق حماد بن سلمة عن ثابت عن انس۔

وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَّاِنْ كَانَتْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْوَصَّافِيِّ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص بستر پر لیٹ کر (سوتے وقت) یہ پڑھے:

''میں اس اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ حی اور قیوم ہے' اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔''

جو شخص تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں' اگر چہ وہ درختوں کے پتوں جتنے ہوں' اگر چہ وہ ریت کے ذروں جتنے ہوں' اگر چہ وہ دُنیا کے ایام کی تعداد جتنے ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جو عبید اللہ بن ولید وصافی سے منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 18: بلاعنوان

3320 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اپنے سر کے نیچے رکھتے تھے' پھر یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا' جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دوبارہ زندہ کرے گا۔''

3319۔ اخرجه احمد (۳/ ۱۰)، من طريق عبيد الله بن الوليد الوصافي عن عطية العوفي عن ابى سعيد الخدري به و قال المنذرى فى الترغيب و الترهيب بعد ان اورده (۱/ ۴۷۱)، حديث (۸۸۴): قال المملي: عبيد الله هذا و اه، عليه عصام بن قدامة و هو ثقة خرجه البخارى فى تاريخه من طريق بنحوا.

3320۔ اخرجه احمد (۵/ ۳۸۲)، و الحميدى (۱/ ۲۱۰، ۲۱۱)، حديث (۴۴۴)، من طريق ربعي بن حراش عن حذيفة بن اليمان فذكره.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3321 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ هُوَ السَّلُوْلِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِيْنَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلافِ سند: وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ لَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُمَا اَحَدًا وَّرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَرَجُلٌ اٰخَرَ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوٰى اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ کو سوتے وقت سر کے نیچے رکھتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

"اے میرے پروردگار! تو اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا جب تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ابواسحاق کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے ان دونوں کے درمیان کسی فرد کا ذکر نہیں کیا۔

شعبہ نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے ابوعبیدہ اور ایک اور شخص کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اسرائیل نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے عبداللہ بن یزید کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور ابواسحاق کے حوالے سے ابوعبیدہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 19: بلاعنوان

3322 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

3321- اخرجه النسائی فی الكبری (١٨٩/٦): كتاب عمل اليوم والليلة: باب: ما يقول اذا اوى الى فراشه، حديث (١٠٥٩٤) من طريق ابی اسحاق، عن ابی بردة عن البراء بن عازب فذكره و من طريق عبد الله بن يزيد عن البراء بن عازب اخرجه ابوداؤد (٣١٠/٤، ٣١١) كتاب الادب: باب: ما يقال عند النوم، حديث (٥٠٤٥)، و اخرجه الترمذی فی الشمائل ص (٢١٦)، حديث (٢٥٥) و اقال الحافظ فی الفتح (١١٩/١١): و سنده صحيح.

3322- اخرجه مسلم (١١٧/٩ - الابی): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة، باب: ما يقول عن النوم و اخذ المضجع، حديث (٢٧١٠/٥٦)، وابو داؤد (٧٣٢/٢): كتاب الادب : باب: ما يقول عند النوم، حديث (٥٠٥١).

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا اَخَذَ اَحَدُنَا مَضْجَعَهُ اَنْ يَّقُوْلَ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّفَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِىْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّىَ الدَّيْنَ وَاَغْنِنِىْ مِنَ الْفَقْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے' ہم میں سے کوئی شخص جب سونے لگے تو وہ یہ پڑھے:

''اے اللہ! اے آسمانوں کے پروردگار! اور زمین کے پروردگار! ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار! دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے' تورات' انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے' ہر شر والی چیز کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں' تو اسے پیشانی سے پکڑ لے' تو ہی اول ہے' تجھ سے پہلے کوئی نہیں تھا' تو ہی آخر ہے' تیرے بعد کوئی نہیں ہوگا' تو ہی ظاہر ہے' تیرے اوپر کوئی نہیں ہے' تو ہی باطن ہے' تجھ سے نیچے کوئی نہیں ہے' میرا قرض ادا کر دے اور مجھے فقر سے بے نیاز کر دے (یعنی میرا فقر ختم کر دے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 20: بلاعنوان

3323 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ اِزَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ بَعْدُ فَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّىْ وَضَعْتُ جَنْبِىْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ فَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِىْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ فَاِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَافَانِىْ فِىْ جَسَدِىْ وَرَدَّ عَلَىَّ رُوْحِىْ وَاَذِنَ لِىْ بِذِكْرِهٖ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ فَلْيَنْفُضْهُ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ

3323- اخرجه البخارى (١١/١٣٠): كتاب الدعوات، الباب الثالث عشر، حديث (٦٣٢٠)، باب: التوحيد، باب: السوال باسماء الله تعالىٰ والاستعاذة بها، حديث (٧٣٩٣)، و الادب المفرد ص (٣٥٣)، حديث (١٢١٤)، و اخرجه مسلم (٩/١١٩ - الابى): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار ،باب: ما يقول عند النوم و اخذ المضجع، حديث (٦٤/٢٧١٤)، و ابوداؤد (٢/٧٣٢): كتاب الاداب: ما يقول عند النوم، حديث (٥٠٥٠)، وابن ماجه (٢/١٢٧٥): كتاب الدعاء باب: ما يدعو به اذا اوى الى فراشه حديث (٣٨٧٤).

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بستر سے اُٹھ کر جائے' تو جب وہ اس بستر پر واپس آئے' تو اپنے تہبند کے پلو سے' اُسے تین مرتبہ جھاڑ لے کیونکہ اسے یہ نہیں معلوم ہوگا کہ اس کے جانے کے بعد وہاں کون سی چیز آئی تھی' پھر جب وہ لیٹ جائے' تو یہ دُعا پڑھے:

''اے میرے پروردگار! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اپنا پہلو رکھتا ہوں اور تیری ہی وجہ سے اس کو اُٹھاؤں گا' اگر تو میری جان کو روک لے' تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے واپس کر دے' تو اس کی حفاظت کرنا' اسی طرح جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) آدمی بیدار ہوتے وقت یہ پڑھے:

''ہر طرف کی حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے میرے جسم میں مجھے عافیت عطا کی اور میری روح کو واپس کر دیا' اور مجھے اپنا ذکر کرنے کی توفیق دی۔''

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض راویوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: فَلْيَنْفُضْهُ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّقْرَاُ الْقُرْاٰنَ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب 21: سوتے وقت قرآن پاک کی تلاوت کرنا

3324 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں ہتھیلیاں جمع کر کے ان میں پھونک مارتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ اخلاص' سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھ کر دم کرتے تھے' پھر ان دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ہو سکتا تھا' پھیر لیتے تھے۔ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر' اپنے چہرے پر اور جسم کے آگے والے حصے پر پھیرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل تین مرتبہ کیا کرتے تھے۔

3324- اخرجه البخاري (۲۱۹/۱۰، ۲۲۰): كتاب الطب: باب: النفث من لرقية، حديث (۵۸٤۸)، و ابوداؤد (۳۱۳/٤): كتاب الادب: باب: ما يقال عند النوم، حديث (۵۰۵٦)، و ابن ماجه (۱۲۷۵/۲): كتاب الدعاء: باب: ما يدعو به اذا اوى الى فراشه، حديث (۳۸۷۵)، و عبد بن حميد ص (٤۳۱)، حديث (۱٤۸٤).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 22: بلاعنوان

3325 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّهُ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَقُوْلُهُ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِى قَالَ اقْرَاْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَائَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْيَانًا يَّقُوْلُ مَرَّةً وَّاَحْيَانًا لَّا يَقُوْلُهَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ حِزَامٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصَحُّ وَرَوٰى زُهَيْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰذَا اَشْبَهُ وَاَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَدِ اضْطَرَبَ اَصْحَابُ اَبِىْ اِسْحٰقَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ اَخُو فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ

◆◆ حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں! جسے میں رات سوتے وقت پڑھ لیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سورۂ کافرون پڑھا کرو کیونکہ یہ شرک سے برأت کا اظہار ہے۔

شعبہ نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں، میرے استاد نے اس روایت میں بعض اوقات ''ایک مرتبہ'' کا لفظ نقل کیا ہے اور بعض اوقات نقل نہیں کیا۔

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

زہیر نے اس حدیث کو ابواسحاق کے حوالے سے فروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ یہ زیادہ مناسب ہے اور شعبہ کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابواسحاق کے شاگردوں نے اس حدیث کو روایت کرنے میں اضطراب کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

عبدالرحمٰن بن نوفل نے اسے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہ عبدالرحمٰن، حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

3325- اخرجه ابوداؤد (۳۱۳/۴): كتاب الادب: باب: ما يقال عن النوم حديث (۵۰۵۵)، و الدارمى (۴۵۹/۲): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل (قل يا ايها الكافرون) و احمد (۴۵۶/۵).

3326 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ بِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوٰى زُهَيْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لَهٗ سَمِعْتَهٗ مِنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ جَابِرٍ اِنَّمَا سَمِعْتُهٗ مِنْ صَفْوَانَ اَوِ ابْنِ صَفْوَانَ وَقَدْ رَوٰى شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ حَدِيْثِ لَيْثٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے، جب تک سورۂ تنزیل سجدہ اور سورۂ ملک نہیں پڑھ لیتے تھے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو اسی طرح لیث کے حوالے سے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

زہیر نے اس حدیث کو ابوزبیر کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی نہیں سنی میں نے یہ صفوان یا ابن صفوان کی زبانی سنی ہے۔

شبابہ نے اس روایت کو مغیرہ بن مسلم کے حوالے سے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے لیث نے نقل کیا ہے۔

3327 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ الزُّمَرَ وَبَنِي اِسْرَآئِيلَ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُو عِيسٰى: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ اَبُو لُبَابَةَ هٰذَا اسْمُهٗ مَرْوَانُ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ وَّسَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ سَمِعَ مِنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے، جب تک سورۂ زُمر اور سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں) امام بخاری نے مجھے یہ بتایا ہے، اس روایت کے راوی ابولبابہ کا نام مروان ہے اور یہ عبدالرحمٰن بن زیاد کے غلام ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع کیا ہے اور حماد بن زید نے ان سے احادیث کا

3327- تفرد به الترمذي انظر التحفة (۳۰۳/۱۲)، حديث (۱۷۶۰۱) من اصحابك الكتب الستة، و اخرجه الحاكم في المستدرك (۴۳۴/۲)، وقال الشيخ الالباني في السلسلة الصحيحة (۲۴۳/۲)، حديث (۶۴۱)، اسناده جيد، سكت عليه الحاكم و الذهبي و رجاله ثقات.

سماع کیا ہے۔

3328 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بِلَالٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُوْلُ فِيْهَا اٰيَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک مسبحات کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: ان میں ایک ایسی آیت بھی ہے جو ایک ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 23: بلاعنوان

3329 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنْظَلَةَ

متنِ حدیث: قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي سَفَرٍ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا اَنْ نَّقُوْلَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَاَسْاَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيمًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّاْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَاُ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْجُرَيْرِيُّ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْجُرَيْرِيُّ وَاَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ

◆◆ بنوحنظلہ قبیلے کے ایک صاحب کہتے ہیں، میں ایک دن حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں؟ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھایا کرتے تھے۔ تم یہ پڑھا کرو:

"اے اللہ! میں تجھ سے کام (یعنی معاملات) کی مضبوطی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیری نعمت کا شکر ادا کرنے کا سوال کرتا ہوں اور اچھی طرح سے عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے سچی زبان، درست (نظریات رکھنے والا) دل

3329۔ اخرجه احمد (۱۲۵/٤) عن شداد بن اوس فذكره

مانگتا ہوں۔ میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو تیرے علم میں ہے' اور میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں' جو تیرے علم میں ہے' اور میں ہر اس چیز سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ بے شک تو غیوب کا علم رکھنے والا ہے۔"

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو مسلمان سوتے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کوئی ایک سورۃ پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتے کو مقرر کر دے گا' تو تکلیف دینے والی کوئی بھی چیز اس کے بیدار ہونے تک اس کے پاس نہیں آئے گی' خواہ وہ جب بھی بیدار ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

جریری نامی راوی کا نام سعید بن ایاس ہے' یا وہ ابومسعود جریری ہیں۔

ابوالعلاء نامی راوی کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب 24: سوتے وقت سبحان اللہ' اللہ اکبر اور الحمدللہ پڑھنا

3330 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ شَكَتْ اِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجَلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِيْنِ فَقُلْتُ لَوْ اَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَاَلْتِهِ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنَ الْخَادِمِ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُوْلَانِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَاَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ مِنْ تَحْمِيْدٍ وَّتَسْبِيْحٍ وَّتَكْبِيْرٍ وَّفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ

◄► حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے مجھ سے یہ شکایت کی کہ چکی پینے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں۔ تو میں نے ان سے کہا: اگر تم اپنے والد محترم سے کوئی خادم مانگ لو' تو بہتر ہو گا (وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کسی خادم کے لیے کہا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی چیز کے بارے میں بتاتا ہوں' جو تم دونوں (میاں بیوی) کے لیے خادم (مل جانے سے زیادہ) فضیلت رکھتی ہے، تم لوگ سوتے وقت **33** مرتبہ الحمدللہ' **33** مرتبہ سبحان اللہ اور **34** مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں پورا واقعہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے' جو ابن عون سے منقول ہے۔

3330- اخرجه عبد الله بن احمد من الزوائد (۱۲۳/۱)، عن عبيدة عن علي به

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3331 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ مَجْلًا بِيَدَيْهَا فَاَمَرَهَا بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھ چھل جانے کی شکایت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سبحان اللہ پڑھنے' اللہ اکبر پڑھنے اور الحمد للہ پڑھنے کا حکم دیا۔

بَابٌ مِنْهُ

باب 25: بلاعنوان

3332 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَّمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَّيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَّيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا فَكَيْفَ لَا يُحْصِيهَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ لَا يَفْعَلُ وَيَاْتِيْهِ وَهُوَ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوَى الْاَعْمَشُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مُخْتَصَرًا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو خصلتیں (ایسی ہی)

3332۔ اخرجه البخاری فی الادب المفرد ص (٣٥٥)، حديث (١٢٢١)، و ابوداؤد (٨١/٢): كتاب الصلاة: باب: التسبيح بالحصی، حديث (١٥٠٢)، و يوجد من ابوداؤد ايضا (٥٠٦٥)، و النسائی (٧٤/٣): كتاب السهو : باب: عد التسبيح بعد التسليم، حديث (١٣٤٨) و يوجد من النسائی ايضا (١٣٥٥)، و ابن ماجه (٢٩٩/١): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها : باب: ما يقال بعد التسليم حديث (٩٢٦)، و احمد (١٦٠/٢)، (٢٠٤/٢)، و الحميدی (٢٦٥/١)، حديث (٥٨٣)، و ابن حبان ص (١٣٩، ١٤٠) حديث (٣٥٦).

جنہیں اگر کوئی مسلمان اختیار کر لے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ دونوں آسان بھی ہیں، لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ بہت کم ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمدللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔

راوی بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا: آپ ﷺ اپنی انگلیوں پر اس کو گن رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زبان سے پڑھنے کے حساب سے (روزانہ) ایک سو پچاس ہوں گے، لیکن میزان میں یہ ایک ہزار پانچ سو ہوں گے (کیونکہ نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) جب تم سونے لگو! تو ایک سو مرتبہ سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمدللہ (یعنی انہیں 33، 33 مرتبہ پڑھ لو) تو یہ زبان سے پڑھنے میں ایک سو ہوں گے، اور میزان میں ایک ہزار ہوں گے۔ تو تم میں سے کون ایسا شخص ہے؟ جو روزانہ دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہو (لیکن وہ اس عمل کے ذریعے روزانہ دو ہزار پانچ سو نیکیاں حاصل کرے گا) لوگوں نے عرض کی: ہم بھلا کیوں اس کا خیال نہیں رکھیں گے؟ (یعنی اس کو ان شاء اللہ باقاعدگی سے کریں گے)۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کسی ایک شخص کے پاس شیطان آتا ہے۔ آدمی اس وقت نماز پڑھ رہا ہوتا ہے، تو شیطان یہ کہتا ہے: فلاں، فلاں چیز یاد کرو! یہاں تک کہ اس آدمی کی توجہ منتشر ہو جاتی ہے، تو ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی وہ کام نہ کرے۔

پھر جب آدمی سونے لگتا ہے، تو شیطان اُس کے پاس آتا ہے، اور اسے سلاتا رہتا ہے، یہاں تک کہ آدمی سو جاتا ہے (اس لیے تم نے اس معاملے میں احتیاط کرنی ہے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اعمش نے اس حدیث کو عطاء بن سائب کے حوالے سے، مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

3333 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ انگلیوں پر گنتے ہوئے سبحان اللہ پڑھ رہے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے، اور اعمش سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3334 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سَمُرَةَ الْاَحْمَسِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ

3334- اخرجه مسلم (۵۲۲/۲، ۵۲۳): كتاب المساجد و مواضع الصلاة باب: استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته، حديث (۱۴۴/ ۵۹۶/۱۴۵)، و النسائي (۷۵/۳): كتاب السهو: باب: نوع آخر من عدد التسبيح حديث (۱۳۴۹).

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَّا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَيُكَبِّرُهُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ

اختلاف روایت: وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَكَمِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَاهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ فَرَفَعَهُ

◆◆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (نماز کے بعد چند وظائف) پڑھنے والا شخص محروم نہیں رہتا' وہ ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھے' 33 مرتبہ الحمدللہ پڑھے اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

عمرو بن قیس ملائی نامی راوی حافظ اور ثقہ ہیں۔

شعبہ نے اس حدیث کو حکم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

منصور بن معتمر نے اسے حکم کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

3335 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متن حدیث: قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نُّسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَنَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَنُكَبِّرَهُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ قَالَ فَرَاٰى رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِى الْمَنَامِ فَقَالَ اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُوا اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوا التَّهْلِيْلَ مَعَهُنَّ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ افْعَلُوْا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ' 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کی ہدایت ملی۔ راوی کہتے ہیں: ایک انصاری نے خواب میں دیکھا' اور بتایا: (خواب میں فرشتے نے پوچھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ حکم دیا ہے: تم 33 مرتبہ سبحان اللہ' 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں (تو وہ فرشتہ بولا:) تم اسے 35 مرتبہ پڑھو اور اس کے ساتھ لا الہ الا اللہ بھی پڑھو۔ اگلے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

3335- اخرجه النسائي (٧٦/٣): كتاب السهو: باب: نوع آخر من عدد التسبيح، حديث (١٣٥٠)، و الدارمي (٣١٢/١): كتاب الصلاة: باب التسبيح من دبر الصلاة، و احمد (١٨٤/٥، ١٩٠)، و عبد بن حميد ص (١٠٩)، حديث (٢٤٥)، و ابن خزيمة (٣٧٠/١) حديث (٧٥٢).

میں حاضر ہوا' اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایسا کرو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

باب **26**: رات کے وقت بیدار ہونے پر پڑھی جانے والی دُعا

3336 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

3337 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ وَيُسَبِّحُ مِائَةَ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بات بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص رات کے وقت بیدار ہو کر یہ پڑھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اسی کے لیے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا"

پھر وہ یہ پڑھے:

"اے میرے پروردگار میری مغفرت کر دے۔"

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پھر وہ شخص جو دُعا مانگے گا وہ دُعا قبول ہو گی اگر وہ ہمت کر کے وضو کر کے نماز بھی ادا کرے' تو اس کی نماز بھی قبول ہو گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

مسلمہ بیان کرتے ہیں، عمیر بن ہانی روزانہ ایک ہزار نوافل ادا کیا کرتے تھے' اور ایک لاکھ مرتبہ تسبیح پڑھا کرتے تھے۔

3336۔ اخرجه البخاري (۳/۴۷، ۴۹): كتاب التهجد: باب: فضل من تعار من الليل فصلى، حديث (۱۱۵۴)، و ابوداؤد (۴/۳۱۴): كتاب الادب: باب: ما يقول الرجل اذا تعار من الليل، حديث (۵۰۶۰)، و ابن ماجه (۲/۱۲۷۶): كتاب الدعاء: باب ما يدعوبه اذا انتبه من الليل-حديث (۳۸۷۸)، و الدارمي (۲/۲۹۱): كتاب الاستيذان: باب: ما يقول اذا انتبه من نومه، و احمد (۵/۳۱۳)۔

بَابُ مِنْهُ

باب 27: بلاعنوان

3338 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَّوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَّاَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالُوْا حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ رَبِيْعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيُّ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُعْطِيْهِ وَضُوْئَهٗ فَاَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس رات کے وقت موجود رہتا تھا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کا پانی دیا کرتا تھا۔ میں رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پست آواز میں "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" پڑھتے ہوئے سنتا تھا اور پست آواز میں "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" پڑھتے ہوئے سنتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 28: بلاعنوان

3339 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَا نَفْسِىْ بَعْدَ مَا اَمَاتَهَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

3338- اخرجه البخاري من المفرد ص (٣٥٦) حديث (١٢٢٣)، والنسائي (٢٠٩/٣): كتاب قيام الليل و تطوع النهار، باب: ذكر ما يستفتح به القيام، حديث (١٦١٨)، و ابن احمد (١٢٧٦/٢): كتاب الدعاء: باب: ما يدعوبه اذا انتبه من الليل، حديث (٣٨٧٩)، و احمد (٥٧/٤).

3339- اخرجه البخاري (١١٧/١١): كتاب الدعوات: باب: ما يقول اذا نام، حديث (٦٣١٢)، طرفه من (٦٣١٤، ٦٣٢٤، ٧٣٩٤) و من الادب المفرد ص (٣٥٢)، حديث (١٢٠٩)، و ابوداؤد (٣١١/٤): كتاب الادب: باب: ما يقال عند النوم، حديث (٥٠٤٩)، و ابن ماجه (١٢٧٧/٢): كتاب الدعاء: باب: ما يدعوبه اذا انتبه من الليل، حديث (٣٨٨٠)، و الدارمي (٢٩١/٢): كتاب الاستيذان: باب: ما يقول اذا انتبه من نومه، و احمد (٣٨٥/٥، ٣٨٧، ٣٩٧، ٣٩٩، ٤٠٧).

''اے اللہ! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے سوتا ہوں اور اُٹھوں گا۔''

جب آپ ﷺ بیدار ہوتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے مجھے نیند دینے کے بعد بیداری عطا کی اور اسی کی بارگاہ میں دوبارہ اکٹھے ہونا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اِلَى الصَّلٰوةِ

باب **29**: آدمی جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے (اُٹھے) تو کیا پڑھے؟

3340 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب نصف رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے اُٹھتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے' حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے' حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے' اور ان میں موجود ہر چیز کا بھی پروردگار ہے' تو حق ہے' تیرا کیا ہوا وعدہ حق ہے' تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے' جنت حق ہے' جہنم حق ہے' قیامت

3340- اخرجه مالك (۲۱۵/۱، ۲۱۶): كتاب القرآن: باب: ما جاء في الدعاء حديث (۳۴)، و البخاری (۳/۵): كتاب التهجد: باب: (۱) التهجد بالليل، حديث (۱۱۲۰)، و اطرافه في (۶۳۱۷، ۷۳۸۵، ۷۴۴۲، ۷۴۹۹) ومن الادب المفرد ص (۷۰۴)، حديث (۲۰۴)، و مسلم (۱۰۴/۳، ۱۰۵، ۱۰۶ - الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: الدعاء من صلاة الليل و قيامه حديث (۷۶۹/۱۹۹)، و ابوداؤد (۲۰۵/۱): كتاب الصلاة: باب: ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، حديث (۷۷۱)، (۷۷۲) و النسائی (۲۰۹/۳): كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: ما يستفتح به القيام، حديث (۱۶۱۹)۔ و ابن ماجه (۴۳۰/۱): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء في الدعاء اذا قام الرجل من الليل، حديث (۱۳۵۵)، و الدارمی (۳۴۸/۱): كتاب الصلاة: باب: الدعاء عند التهجد، و احمد (۲۹۸/۱، ۳۰۸، ۳۵۸، ۳۶۶)، و الحميدی (۲۳۱/۱)، حديث (۴۹۵)، و ابن خزيمة (۱۸۴/۲)، حديث (۱۱۵۱)، (۱۱۵۲)، و ابن حميد ص (۲۱۱)، حديث (۶۲۱)۔

حق ہے اے اللہ! میں نے تیری بارگاہ میں سر کو جھکا دیا' تجھ پر ایمان لایا' میں نے تجھ پر توکل کیا' میں تیرا فرمانبردار ہوا' میں تیری مدد سے کسی سے اختلاف کرتا ہوں' تجھے ہی حاکم تسلیم کرتا ہوں' تو میری مغفرت کر دے ہر اس چیز کی جو میں پہلے کر چکا ہوں' آئندہ کروں گا' جو چھپ کر کی ہے' جو علانیہ طور پر کی ہے' تو میرا معبود ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 30: بلاعنوان

3341 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ دَاوٗدَ بْنِ عَلِیٍّ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَیْلَةً حِیْنَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِیْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعَثِیْ وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِیْ وَتُزَكِّیْ بِهَا عَمَلِیْ وَتُلْهِمُنِیْ بِهَا رُشْدِیْ وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا وَّیَقِیْنًا لَیْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ فِی الْعَطَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَیْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَاءِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِیْ وَاِنْ قَصُرَ رَاْیِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ افْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِكَ فَاَسْاَلُكَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَیَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِیْرُ بَیْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْیِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِیَّتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْاَلَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ خَیْرٍ اَنْتَ مُعْطِیْهِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْكَ فِیْهِ وَاَسْاَلُكَهٗ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِیْدِ اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ وَالْجَنَّةَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِیْنَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ وَّاَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِیْنَ مُهْتَدِیْنَ غَیْرَ ضَالِّیْنَ وَلَا مُضِلِّیْنَ سِلْمًا لِاَوْلِیَائِكَ وَعَدُوًّا لِاَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِیْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَیْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَیْكَ التُّكْلَانُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا مِّنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ یَّمِیْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا

3341- تفرد به الترمذي انظر التحفة (٥/١٨٤)، حديث (٦٢٩٢) من اصحاب الكتب الستة، و ذكره المتقي الهندي (٢/١٧٢)، حديث (٣٦٠٨)، و عزاه للطبراني و للبيهقي في الدعوات عن ابن عباس.

لِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِي اللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلاف روایت: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْهُ بِطُوْلِهٖ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوافل ادا کرنے کے بعد یہ دُعا مانگی۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری وہ رحمت مانگتا ہوں جس کے ذریعے تو میرے دل کو ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور میرے معاملات کو سمیٹ دے' میری مشکلات کو آسان کر دے' اس کے ذریعے میرے غائب کی اصلاح کر دے' اس کے ذریعے میرے شاہد کو بلند کر دے' اس کے ذریعے میرے عمل کا تزکیہ کر دے' اس کے ذریعے مجھے ہدایت الہام کر دے' اس کے ذریعے میری الفت لوٹا دے' اس کے ذریعے مجھے ہر برائی سے بچا' اے اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا کر دے جس کے بعد کفر نہ ہو' اور ایسی رحمت عطا کر دے جس کے ذریعے میں دُنیا اور آخرت میں تیری طرف سے عطا کردہ بزرگی کے شرف تک پہنچ جاؤں۔ اے اللہ! میں تجھ سے عطا میں (اور ایک روایت کے مطابق قضاء میں) کامیابی کا سوال کرتا ہوں' شہداء کے مرتبے کا' سعادت مند لوگوں کی طرح زندہ رہنے کا' دشمن کے خلاف مدد کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میں اپنی حاجت تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں' اگرچہ میری عقل کمزور ہے' اور عمل ضعیف ہے' لیکن میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے تمام کاموں کو پورا کرنے والے' اے سینوں کو شفا دینے والے' میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو سمندروں کے درمیان نجات نصیب کرتا ہے اسی طرح مجھے جہنم کے عذاب سے' بربادی کی دُعا سے' قبر کی آزمائش سے نجات نصیب کر۔ اے اللہ! جس بھی بھلائی کے بارے میں میری سوچ کمزور ہے' میری نیت اس تک نہیں پہنچتی' میرا سوال اس کے بارے میں نہیں ہوسکا اور تو نے اس بھلائی کا اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ بھی وعدہ کیا ہو وہ بھلائی جو تو اپنے بندوں میں سے کسی کو بھی عطا کرے گا میں تیری بارگاہ میں اس کا طلبگار ہوں اور میں وہ بھلائی تیری رحمت کے وسیلے سے مانگتا ہوں۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار! اے اللہ! اے زبردست قوت کے مالک! اے درست فیصلہ کرنے والے! میں قیامت کے دن امن کے حصول کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور آخرت میں مقرب فرشتوں کے ہمراہ جنت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' جو رکوع کرنے والے ہیں اور سجدہ کرنے والے ہیں' اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہیں' بے شک تو رحم کرنے والا اور مہربان ہے' تو جو ارادہ کرتا ہے وہ تو کر لیتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ہدایت یافتہ اور دوسروں کو ہدایت دینے والا بنا دے' ہمیں گمراہ یا دوسروں کو گمراہ کرنے والا نہ بنا' ہمیں اپنے دوستوں کے ساتھ محبت کرنے والا اور اپنے دشمنوں کا دشمن بنا دے۔ ہم تیری محبت کی وجہ سے ہر اس شخص سے محبت رکھیں' جو تجھ سے محبت رکھتا ہے' اور تیری دشمنی کی وجہ سے

ہر اس شخص کو دشمن رکھیں جو تیری مخالفت کرتا ہے۔ اے اللہ! یہ میری دُعا ہے' جسے قبول کرنا تیرا کام ہے۔ یہ ایک ادنیٰ سی کوشش ہے' اور بھروسہ تیری ذات پر ہی کیا جاسکتا ہے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے۔ میری قبر میں نور کر دے۔ میرے آگے نور کر دے۔ میرے پیچھے نور کر دے۔ میرے دائیں طرف نور کر دے۔ میرے بائیں طرف نور کر دے۔ میرے اوپر نور کر دے۔ میرے نیچے نور کر دے۔ میری سماعت کو نور کر دے۔ میری بصارت کو نور کر دے۔ میرے بالوں کو نور کر دے۔ میری چمڑے کو نور کر دے۔ میرے گوشت کو نور کر دے۔ میرے خون کو نور کر دے۔ میری ہڈیوں کو نور کر دے۔ اے اللہ! میرے نور میں اضافہ کر دے۔ مجھے نور عطا کر دے۔ مجھے نور والا بنا دے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کی چادر کو اوڑھ لیا اور اسے اپنے ساتھ مخصوص کر لیا۔ پاک ہے وہ' جس نے بزرگی کے لباس کو پہن کر اس کے ذریعے اپنی عزت ظاہر کی۔ پاک ہے وہ ذات جس کے علاوہ کوئی تسبیح کے لائق نہیں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو فضل کرنے والا ہے' جو بزرگی کا مالک ہے' اور کرم والا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو جلال اور اکرام والا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ "حدیث غریب" ہے۔ ہم اسے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے' صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے سلمہ بن کہیل کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کا بعض حصہ نقل کیا ہے۔ مکمل روایت ذکر نہیں کی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ

باب **31**: رات کے وقت نوافل کے آغاز میں دُعا مانگنا

3342 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نوافل

3342- اخرجه مسلم (١٠٧/٣، ١٠٨ - الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: الدعاء في صلاة الليل و قيامه، حديث (٢٠٠/٧٧٠)، و ابوداؤد (٢٦٤/١): كتاب الصلاة: باب: ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، حديث (٧٦٧)، و النسائي (٢١٢/٣): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: باى شيء تستفتح صلاة الليل، حديث (١٦٢٥)، و ابن ماجه (٤٣١/١): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء في الدعاء اذا قام الرجل من الليل، حديث (١٣٥٧)، و احمد (١٥٦/٦)، و ابن خزيمة (١٨٥/٢)، حديث (١١٥٣).

ادا کرنے لگتے تھے' تو آپ ﷺ نماز کے آغاز میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ جب رات کی نماز ادا کرنے لگتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے جبرائیل علیہ السلام، میکائیل، اسرافیل کے پروردگار! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے! تیرے بندے جس چیز کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں' تو بندوں کے درمیان اس چیز کے بارے میں فیصلہ کرے گا' تو مجھے اس حق کے بارے میں ہدایت پر ثابت قدم رکھ! جس کے بارے میں تیرے اذن کے ساتھ اختلاف کیا جاتا ہے بے شک تو ہی صراطِ مستقیم پر (چلا سکتا ہے)۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

باب 32: بلاعنوان

3343 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّي وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِي لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا اِنَّهٗ لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ اٰمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ فَاِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِينَ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهٗ فَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ اٰخِرَ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے' تو پہلے یہ پڑھتے تھے:

''میں اپنا رُخ اس ذات کی طرف کر رہا ہوں جس نے آسمانوں اور زمینوں کو ٹھیک پیدا کیا ہے' اور میں مشرک نہیں ہوں۔

بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے' اور میں مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو میرا پروردگار ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے' بے شک گناہوں کو صرف تو ہی بخش سکتا ہے' تو مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت نصیب فرما اور اچھے اخلاق کی طرف صرف تو ہی رہنمائی کر سکتا ہے' تو مجھ سے برے اخلاق کو دُور کر دے' مجھ سے برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے۔ میں تجھ پر ایمان لایا' تیری ذات برکت والی ہے' بلند و برتر ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔"

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا' میں تجھ پر ایمان لایا' میں نے تیرے سامنے سرِ تسلیم خم کیا' میری سماعت' بصارت' مغز' ہڈیاں' پٹھے سب تیری بارگاہ میں جھک گئے۔"

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے۔ اتنی جتنی آسمانوں اور زمین کو اور ان میں موجود ساری جگہ کو بھر دے اور اتنی جتنی اس چیز کو بھر دے جو تو چاہے۔"

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا' تجھ پر ایمان لایا' تیرے لیے خود کو جھکا دیا' میرا چہرہ اس ذات کے لیے سربسجود ہے' جس نے اسے پیدا کیا' اسے شکل وصورت عطا کی' اسے سماعت اور بصیرت نصیب کی' تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے۔"

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں نے جو کچھ پہلے کیا جو بعد میں کروں گا' جو چھپ کر کیا یا جو اعلانیہ طور پر کیا ان سب کی مغفرت کر دے۔ اس کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے' تو آگے کرنے والا ہے' تو پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3344 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ وَيُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ وَقَالَ يُوْسُفُ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنِی الْاَعْرَجُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّی وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا

يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَعَصَبِي فَإِذَا رَفَعَ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَقُولُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے' تو اس میں یہ دُعا پڑھتے۔

''میں نے اپنا رُخ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو ٹھیک طور پر پیدا کیا' میں مشرک نہیں ہوں بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے' اور میں مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے' تیرے علاوہ اور کوئی گناہوں کی بخشش نہیں کر سکتا تو مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت نصیب کر' اچھے اخلاق کی ہدایت صرف تو ہی نصیب کر سکتا ہے' اور تو مجھ سے برے اخلاق کو دُور کر دے' مجھ سے برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے۔ میں حاضر ہوں تیرا فرمانبردار ہوں' ہر طرح کی بھلائی تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔ تیری طرف کوئی شر نہیں جا سکتا۔ میں تیری مدد سے (سب کام کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں) تیری ذات برکت والی ہے' تو بلند و برتر ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔''

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا' تجھ پر ایمان لایا' تیری بارگاہ میں سر تسلیم خم کیا۔ میری سماعت' میری بصارت' میری ہڈیاں' میرے پٹھے تیری بارگاہ میں جھکے ہوئے ہیں۔'' (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے اتنی جتنی آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان والی جگہ کو بھر دے اور اس کے بعد ہر اس چیز کو بھر دے جسے تو چاہے۔''

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا' میں تجھ پر ایمان لایا' تیرے لیے اسلام قبول کیا' میرا چہرہ اس ذات کے لیے سربسجود ہے' جس نے اسے پیدا کیا' اسے شکل وصورت عطا کی' اسے سماعت اور بصارت عطا کی' تو اللہ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے۔''

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں تشہد کے دوران سلام پھیرنے سے پہلے یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں جو پہلے کر چکا ہوں' جو بعد میں کروں گا' جو چھپ کر کیا' جو کچھ اعلانیہ کیا' ان سب کی مغفرت کر دے اور جو میں نے اپنے معاملے میں اسراف کیا (اسکی بھی مغفرت کر دے) تو اس کے بارے میں مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے' تو آگے کرنے والا ہے' تو پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3345 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذٰلِكَ اَيْضًا اِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ وَاَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَيَصْنَعُهَا اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ فَكَبَّرَ وَيَقُوْلُ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ وَلَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَاَ اِلَّا اِلَيْكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَاُ فَاِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهٗ فِيْ رُكُوْعِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يُتْبِعُهَا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَيَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَبَعْضِ اَصْحَابِنَا وَاَحْمَدُ لَا يَرَاهُ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ يَقُوْلُ هٰذَا فِيْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُوْلُهُ فِي الْمَكْتُوْبَةِ
سَمِعْتُ اَبَا اِسْمٰعِيْلَ يَعْنِي التِّرْمِذِيَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ يُوْسُفَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ الْهَاشِمِيَّ يَقُوْلُ وَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰذَا عِنْدَنَا مِثْلُ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے' تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھاتے (یعنی رفع یدین کرتے) پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرأت مکمل کرتے تو ایسا ہی کرتے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جانے لگتے تو ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سَر اُٹھاتے تو ایسا ہی کرتے البتہ نماز کے دوران بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدے کرنے کے بعد کھڑے ہوتے' تو پھر اسی طرح رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز کرتے تو تکبیر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے۔

''میں نے اپنا رُخ اس ذات کی طرف کرلیا جس نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا اور میں مشرک نہیں ہوں بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے' اور میں مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو برحق ہے' تو میرا پروردگار ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میرے تمام گناہوں کی مغفرت کردے' بے شک صرف تو ہی گناہوں کی بخشش کرسکتا ہے۔ مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت نصیب کر' اچھے اخلاق کی ہدایت صرف تو ہی نصیب کرسکتا ہے۔ تو مجھ سے برے اخلاق کو دور کردے' مجھ سے برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کرسکتا ہے۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں' میں تجھ سے مدد مانگتا ہوں' تیری طرف رجوع کرتا ہوں' تیری ذات کے علاوہ اور کوئی جائے نجات اور جائے پناہ نہیں ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے تھے' اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تھے' تو رکوع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا' میں تجھ پر ایمان لایا' تیرے لیے اسلام قبول کیا' تو میرا پروردگار ہے' میری سماعت' میری بصارت' میرا مغز' میری ہڈیاں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکی ہوئی ہیں' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔''

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''سمع اللہ لمن حمدہ'' پڑھتے پڑھتے اور اس کے بعد یہ پڑھتے:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! آسمانوں اور زمین جتنی بھری ہوئی حمد تیرے لیے ہے' اس کے بعد ہر وہ چیز جو تو چاہے اس کی جتنی بھری ہوئی حمد تیرے لیے مخصوص ہے۔''

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا' تجھ پر ایمان لایا' میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا' تو میرا پروردگار ہے'

میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں سربسجود ہے جس نے اسے پیدا کیا' جس نے اسے سماعت اور بصارت نصیب کی' اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے۔''

نبی اکرم ﷺ جب نماز ختم کرنے لگتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا' جو بعد میں کروں گا' جو چھپ کر کیا' جو اعلانیہ طور پر کیا' تو اس کی مغفرت کردے' تو میرا معبود ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام شافعی اور ہمارے اصحاب (یعنی محدثین) کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام احمد بن حنبل اس بات کے قائل نہیں ہیں۔

میں نے امام ابو اسماعیل ترمذی کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا، محمد بن اسماعیل (بخاری) نے یہ بات بیان کی ہے، میں نے سلیمان بن داؤد ہاشمی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا اور بولے: ہمارے نزدیک یہ روایت زہری کی حدیث کی مانند ہے' جسے انہوں نے سالم کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب 33: سجدہ تلاوت میں کیا پڑھا جائے؟

3346 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ وَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ایک درخت کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھ رہا ہوں، جب میں سجدے میں گیا' تو میرے سجدہ کرنے کے ساتھ درخت بھی سجدے میں چلا گیا، میں نے اسے سنا وہ یہ پڑھ رہا تھا:

''اے اللہ! اس کی وجہ سے میرے لیے اپنی بارگاہ میں اُجر لکھ لے اور اس کی وجہ سے میرے بوجھ کو ختم کردے اور

اسے میرے لیے ذخیرے کے طور پر محفوظ کر لے اسے میری طرف سے اسی طرح قبول کر لے جیسے تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے قبول کیا تھا۔"

ابن جریج نامی راوی بیان کرتے ہیں، تمہارے دادا نے مجھے یہ بتایا تھا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بیان کیا ہے اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے۔

* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے میں وہی کلمات پڑھے جو اس شخص نے درخت کے کلمات کے طور پر بیان کیے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ "حدیث غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3347 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت سجدۂ تلاوت کرتے تھے، تو یہ پڑھتے تھے۔

"میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں سربسجود ہے، جس نے اسے پیدا کیا جس نے اسے سماعت اور بصارت عطا کی اپنی مدد اور اپنی قوت (کے تحت عطا کی)۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ

باب 34: جب آدمی گھر سے نکلے تو کیا پڑھے؟

3348 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ يَعْنِيْ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص یہ پڑھے۔

3348۔ اخرجه ابوداؤد (٣٢٥/٤): كتاب الادب: باب: ما جاء فمن يخل بيته ما يقول، حديث (٥٠٩٥).

(راوی کہتے ہیں یعنی) جب وہ اپنے گھر سے نکلے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔''

تو اس شخص سے یہ کہا جاتا ہے، تمہاری کفایت ہوگئی تمہیں بچالیا گیا اور پھر شیطان (اس گھر سے دور رہتا ہے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 35: بلاعنوان

3349 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے تشریف لے جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (ہم گھر سے نکلتے ہیں) میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا۔ اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم پھسل جائیں یا ہم گمراہ ہو جائیں یا ہم زیادتی کریں یا ہم پر زیادتی کی جائے یا ہم جہالت کا مظاہرہ کریں یا ہمارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کیا جائے۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ السُّوقَ

باب 36: بازار میں داخل ہونے کی دعا

3350 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيَنِي اَخِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي

3349۔ اخرجه ابوداؤد (٣٢٥/٤): كتاب الادب: باب: ما جاء فيمن دخل بيته ما يقول، حديث (٥٠٩٤)، و النسائي (٢٦٨/٨): كتاب الاستعاذة: باب الاستعاذة من الضلال، حديث (٥٤٨٦)، و ابن ماجه (١٢٧٨/٢): كتاب الدعاء: باب: ما يدعو به الرجل اذا خرج من بيته، حديث (٣٨٨٤)، و احمد (٣٠٦/٦، ٣١٨، ٣٢١)، و الحميدي (١٤٠/١) حديث (٣٠٣)، و ابن ماجه ص (٤٤٣)، حديث (١٥٣٦)۔

وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَّمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَّرَفَعَ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَّقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَّهُوَ قَهْرَمَانُ اٰلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيثَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ دُعا پڑھ لے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی ساری اس کے لیے مخصوص ہے' حمد اس کے لیے مخصوص ہے' وہی زندگی دیتا ہے' وہی موت دیتا ہے' وہ زندہ ہے' جو کبھی نہیں مرے گا۔ بھلائی اس کے دستِ قدرت میں ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔"

- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے' اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف کر دیتا ہے' اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

اس روایت کو عمرو بن دینار نے جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے خاندان کے خزانچی تھے' سالم بن عبداللہ کے حوالے سے' اسی کی مانند نقل کیا گیا ہے۔

3351 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَّهُوَ قَهْرَمَانُ اٰلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ قَالَ فِي السُّوقِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَّمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَّبَنٰى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ هٰذَا هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ اَصْحَابِ الْحَدِيثِ

اختلافِ سند: وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ عمرو بن دینار' جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے خاندان کے خزانچی ہیں' وہ سالم بن عبداللہ کے حوالے سے ان کے والد

3350۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۷۵۲): كتاب التجارات: باب: الاسواق و دخولها (۲۲۳۵)، و الدارمي (۲/۲۹۳): كتاب الاستئذان: باب: ما يقول اذا دخل السوق، و احمد (۱/۴۷)، و عبد بن حميد ص (۳۹، ۴۰)، حديث (۲۸)۔

3351۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۲۴۶): كتاب الادب: باب: فضل لا اله الا الله، حديث (۳۷۹۴)، عبد بن حميد ص (۲۹۳، ۲۹۴) حديث (۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵)۔

کے حوالے سے ان کے دادا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص بازار میں یہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اسی کے لیے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے وہ موت دیتا ہے' وہ زندہ ہے' جو کبھی نہیں مرے گا' بھلائی اس کے دستِ قدرت میں ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دس لاکھ نیکیاں عطا کرتا ہے' اس کے دس لاکھ گناہ معاف کر دیتا ہے' اور اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے راوی عمرو بن دینار بصرہ کے رہنے والے بزرگ ہیں۔ بعض محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

یحییٰ بن سلیم طائفی نے عمران بن مسلم' عبداللہ بن دینار' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حوالہ ذکر نہیں کیا۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الْعَبْدُ اِذَا مَرِضَ

باب 37: جب کوئی شخص بیمار ہو جائے' تو کیا پڑھے؟

3352 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِىْ مُسْلِمٍ

متنِ حدیث: قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِىْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِىْ لَا شَرِيْكَ لِىْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِىَ الْمُلْكُ وَلِىَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِىْ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِىْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِىْ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ بِنَحْوِ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، جو شخص یہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے' اور فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں سب سے بڑا ہوں۔'' جب بندہ یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف وہی معبود ہے' تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف میں ہی معبود ہوں۔ جب بندہ یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف میں ہی معبود ہوں اور میرا کوئی شریک نہیں ہے۔

جب بندہ یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں' بادشاہی اس کے لیے مخصوص ہے' اور حمد بھی اسی کے لیے مخصوص ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں' بادشاہی میرے لیے مخصوص ہے' اور حمد بھی میرے لیے مخصوص ہے۔

جب بندہ یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوسکتا تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میری مدد کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص بیماری کے دوران ان کلمات کو پڑھے اور پھر اس کا انتقال ہو جائے' تو وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

شعبہ نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے' اغرابومسلم کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی روایت کی مانند نقل کیا ہے۔ حدیث کا مضمون یہی ہے' تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

یہ بات محمد بن بشار نے اپنی سند کے حوالے سے' بیان کی ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَاَى مُبْتَلًى

باب 38: کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا

3353 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ مَوْلٰى اٰلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ رَاٰى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَافَانِىْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِىْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا عُوْفِىَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

توضیح راوی: وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَهْرَمَانُ اٰلِ الزُّبَيْرِ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِىٌّ وَّلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِىِّ فِى الْحَدِيْثِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِاَحَادِيْثَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

3352۔ اخرجه عبد بن حميد ص (۴۳، ۴۴)، حديث (۳۸)۔

قول امام باقر رحمۃ اللہ علیہ: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا رَاٰی صَاحِبَ بَلَاءٍ فَتَعَوَّذَ مِنْهُ یَقُوْلُ ذٰلِكَ فِیْ نَفْسِهٖ وَلَا یُسْمِعُ صَاحِبَ الْبَلَاءِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جب کوئی شخص کسی کو آزمائش میں مبتلا دیکھے تو یہ دُعا پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے اس چیز سے عافیت عطا کی ہے' جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے' اور مجھے (عافیت عطا کرنے کے حوالے سے) بہت سی مخلوق پر فضیلت دی ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، تو وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس وقت تک وہ اس آزمائش میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

عمرو بن دینار نامی راوی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی آل کے خزانچی ہیں۔ یہ بصرہ کے رہنے والے بزرگ ہیں اور علم حدیث میں مستند تسلیم نہیں کیے گئے۔ انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر کے حوالے سے' بہت سی روایات نقل کی ہیں' جن میں یہ منفرد ہیں۔

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی گئی ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی کسی شخص کو کسی آزمائش میں مبتلا دیکھے تو دل میں یہ دُعا پڑھے، اس کی آواز اس شخص تک نہ پہنچے جو آزمائش میں مبتلا ہے (ورنہ اسے تکلیف ہوگی)۔

3354 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ السِّمْنَانِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِیْنِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِیُّ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ رَاٰی مُبْتَلًی فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا لَمْ یُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص کسی شخص کو آزمائش میں مبتلا دیکھ کر یہ پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے اس چیز سے عافیت عطا کی ہے' جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے' اور (اس آزمائش سے بچانے کے حوالے سے) مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت عطا کی ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو وہ آزمائش اس شخص کو لاحق نہیں ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3353۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۹/۴۰۹)، حدیث (۱۲۶۹۰) من اصحابك الكتب الستة، و ذكره الهیثمی فی مجمع الزوائد، و عزاه للبزار و للطبرانی فی الصغیر والاوسط بنحوه، و قال: و اسناده جسن عي ابی هریرة.

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ

باب 39: محفل سے اُٹھتے وقت کی دُعا

3355 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِی السَّفَرِ الْكُوْفِیُّ وَاسْمُهُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ جَلَسَ فِیْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ وَعَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص کسی محفل میں بیٹھا ہو جہاں بہت سی لغو باتیں ہوئی ہوں' تو وہ شخص وہاں سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس محفل میں جو غلطی بھی ہوئی ہوگی اس کو بخش دیا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے' ''غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کے سہیل سے منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3356 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِیُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّقُوْمَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

3355- اخرجه احمد (۳۶۹/۲، ۴۹۴) عن سهل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة به.

3356- اخرجه البخاری فی الادب المفرد ص (۱۸۱)، حديث (۶۲۲)، و ابوداؤد (۸۵/۲): كتاب الصلاة: باب: فی الاستغفار، حديث (۱۵۱۶)، و ابن ماجه (۱۲۵۳/۲): كتاب الادب: باب: فی الاستغفار، حديث (۳۸۱۴)، و احمد (۲۱/۲)، و عبد بن حميد ص (۲۵۱)، حديث (۷۸۶).

بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ محفل سے اٹھنے سے پہلے سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے۔

''اے میرے پروردگار! تو مجھے بخش دے' تو میری توبہ قبول کر لے' بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا ہے' اور مغفرت کرنے والا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ

باب 40: پریشانی کے وقت پڑھی جانے والی دعا

3357 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْحَكِيمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بردبار ہے' اور حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو عظیم عرش کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے' اور کریم عرش کا پروردگار ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3357- اخرجه البخاری (۱۴۹/۱۱): کتاب الدعوات: باب: الدعاء عند الکرب، حدیث (۶۳۴۵)، و طرفه فی (۶۳۴۶، ۷۴۲۶، ۷۴۳۱)، و من الادب المفرد ص (۲۰۶)، حدیث (۷۰۷)، و مسلم (۲۰۹۲/۴): کتاب الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، حدیث (۸۳/۲۷۳۰)، و ابن ماجه (۱۲۷۸/۲): کتاب الدعاء: باب: الدعاء عند الکرب، حدیث (۳۸۸۳)، و احمد (۲۲۸/۱، ۲۵۴، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۸۰، ۲۸۴، ۳۳۹، ۳۵۶، ۲۶۸)، و ابن حمید ص (۲۲۰، ۲۲۱)، حدیث (۶۵۷، ۶۵۸، ۶۶۰)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3358 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَدِيْنِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَهَمَّهُ الْاَمْرُ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پریشان ہوتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھا کر یہ دُعا پڑھتے تھے:

"عظیم اللہ تعالیٰ کی ذات (ہر طرح کے عیب سے) پاک ہے۔"

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا میں زیادہ کوشش کرتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

"اے حی! اے قیوم"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ "حدیث غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

باب 41: پڑاؤ کے وقت پڑھی جانے والی دعا

3359 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ السُّلَمِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ الْاَشَجِّ فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ وَيَقُوْلُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ قَالَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَجْلَانَ

3358۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۴۶۷/۹)، حدیث (۱۲۹۴۱) و ذکر البغوی فی شرح السنة (۱۲۵/۳)، حدیث (۱۳۲۶)، و قال: وهو حدیث غریب عن ابی هریرة۔

3359۔ اخرجه مالك (۹۷۸/۲): کتاب الاستئذان: باب: ما یومر به من الکلام فی السفر، حدیث بعید (۳۴)، و مسلم (۲۰۸۰/۴): کتاب الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: من سوء القضاء و درك الشقاء وغیره، حدیث (۲۷۰۸/۵۴)، و احمد (۳۷۷/۶)، و ابن خزیمة (۱۵۰/۴، ۱۵۱)، حدیث (۲۵۶۶، ۲۵۶۷)۔

◄◄ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سیدہ خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے اور پھر یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: تو اسے کوئی بھی چیز اس وقت تک نقصان نہیں پہنچائے گی جب تک وہ اس پڑاؤ سے روانہ نہیں ہو جاتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ انہیں یعقوب بن عبداللہ کے حوالے سے' اس روایت کا پتہ چلا ہے انہوں نے اس روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اس روایت کو ابن عجلان نے یعقوب بن عبداللہ کے حوالے سے' سعید بن مسیب کے حوالے سے' سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

تاہم لیث کی نقل کردہ روایت ابن عجلان کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

باب 42: جب کوئی شخص سفر کے لیے نکلے تو کیا پڑھے

3360 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةُ إِصْبَعَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: كُنْتُ لَا اَعْرِفُ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ حَتّٰى حَدَّثَنِيْ بِهٖ سُوَيْدٌ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ

◄◄ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے روانہ ہوتے اور سواری پر بیٹھ جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے۔

(شعبہ نامی راوی نے اپنی انگلی کو اُٹھا کر دکھایا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھتے۔

3360- اخرجه النسائي (٢٧٣/٨): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من كآبة المنقلب، حديث (٥٥٠١)، و احمد (٤٠١/٢).

"اے اللہ! تو ہی سفر میں میرا ساتھی ہے اور میری غیر موجودگی میں میرے گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ! تو اپنی مہربانی ہمارے شامل حال رکھنا' ہمیں اپنے حفظ وامان میں رکھنا' اے اللہ! ہمارے لیے سفر کو مختصر کر دینا اور اسے آسان کر دینا' اے اللہ! میں سفر کی مشقت' کوئی بھی غم اور نامراد واپس آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

اس روایت کو سوید بن نصر نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے' شعبہ کے حوالے سے' اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے' اور اس کا مفہوم بھی یہی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے' اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے' "غریب" ہے۔ ہم اس روایت کو صرف ابن ابی عدی کی شعبہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3361 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّيُرْوَى الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ اَيْضًا وَّمَعْنٰى قَوْلِهِ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ اَوِ الْكَوْرِ وَكِلَاهُمَا لَهُ وَجْهٌ يُقَالُ اِنَّمَا هُوَ الرُّجُوْعُ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَى الْكُفْرِ اَوْ مِنَ الطَّاعَةِ اِلَى الْمَعْصِيَةِ اِنَّمَا يَعْنِيْ مِنَ الرُّجُوْعِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْخَيْرِ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ الشَّرِّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! سفر میں تو ہی میرا ساتھی ہے' اور میری غیر موجودگی میں میرے گھر والوں کا رکھوالا ہے۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر میں ہمارے ساتھ رہنا اور ہماری غیر موجودگی میں ہمارے گھر والوں کا بھی خیال رکھنا' اے اللہ! میں سفر کی مشقت' پریشانی' نامراد واپس آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مظلوم کی بددعا اور اپنے اہل خانہ یا مال کے بارے میں کسی بھی برے منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ایک اور روایت کے مطابق اس میں یہ الفاظ ہیں: اَلْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ

حدیث کے یہ الفاظ: اَلْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ اَوِ الْكَوْرِ

یہ دونوں الفاظ منقول ہیں اور اس سے مراد یہ ہے: ایمان کو چھوڑ کر کفر کی طرف لوٹ جانا' یا فرمانبرداری کو چھوڑ کر معصیت

3361- اخرجه مسلم (۹۷۹/۲): كتاب الحج: باب: ما يقول اذا ركب الى سفر الحج وغيره، حديث (۱۳۴۳/٤٢٦)، و النسائى (۲۷۲/۸، ۲۷۳): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من الحور بعد الكور، حديث (٥٤٩٨، ٥٤٩٩) و يوجد فى الحديث (٥٥٠٠)، و ابن ماجه (۱۲۷۹/۲): كتاب الدعاء: باب: ما يدعوبه الرجل اذا سافر، حديث (۳۸۸۸)، و الدارمى (۲۸۷/۲): كتاب الاستيذان: باب: الدعاء فى السفر، و احمد (۸۲/۵۰، ۸۳)، و ابن خزيمة (۱۳۸/٤)، حديث (۲۵۳۳)، و عبد بن حميد ص (۱۸۲، ۱۸۳)، حديث (٥١٠، ٥١١).

کی طرف لوٹ جانا' یعنی بھلائی سے برائی کی طرف لوٹنا۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَدِمَ مِنَ السَّفَرِ

باب 43: جب آدمی سفر سے واپس آئے' تو کیا پڑھے؟

3362 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَى الثَّوْرِیُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ الْبَرَاءِ وَرِوَايَةُ شُعْبَةَ اَصَحُّ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے:

''ہم لوٹنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے' اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان ثوری نے اس حدیث کو ابواسحاق کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں ربیع بن براء کا ذکر نہیں کیا تاہم شعبہ کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3363 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدْرَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے ہوئے مدینہ منورہ کی دیواریں ملاحظہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُونٹنی کی رفتار تیز کر دیتے تھے' اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دوسرے جانور پر سوار ہوتے' تو اس کی رفتار کو بھی تیز کر دیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا مدینہ منورہ سے محبت کی وجہ سے کیا کرتے تھے۔

3362- اخرجه احمد (۲۸۱/٤، ۲۸۹، ۲۹۸، ۳۰۰) عن الربيع بن البراء بن عازب عن ابيه

3363- اخرجه البخاری (۷۲٦/۳): كتاب العمرة: باب: من اسرع ناقته اذا بلغ ناقته، حديث (۱۸۰۲)، طرفه فی (۱۸۸٦)، و احمد (۱۵۹/۳).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا وَدَّعَ اِنْسَانًا

باب 44: کسی شخص کو رخصت کرتے وقت دی جانے والی دُعا

3364 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ السُّلَيْمِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَ بِيَدِهٖ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ اسْتَوْدِعِ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو رخصت کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ تھام لیتے تھے' اور اسے اس وقت تک نہیں چھوڑتے تھے' جب تک وہ خود اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں چھڑوا لیتا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا دیتے تھے:

"میں تمہارے دین' تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے خاتمے کا اللہ تعالیٰ کو امین بناتا ہوں۔"

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے' اور یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

3365 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ خُثَيْمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اُدْنُ مِنِّىْ اُوَدِّعْكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جس شخص نے سفر پر جانا ہوتا' وہ اس سے یہ فرماتے تھے: تم میرے پاس آؤ! تاکہ میں تمہیں اس طرح رخصت کروں' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصت کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا دیتے تھے:

"میں تمہارے دین' تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے خاتمے کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں۔"

3364۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۹۴۳): كتاب الجهاد: باب: تشييع الغزاة و وداعهم، حديث (۲۸۲۶)۔

3365۔ اخرجه احمد (۲/۷) عن حنظلة عن سالم عن ابن عمر۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے جو سالم بن عبداللہ سے منقول ہے۔

3366 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ قَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِيْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سفر پر جا رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے زادراہ عنایت کیجئے (یعنی کوئی دُعا دیجئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا دی: اللہ تعالیٰ! تمہیں تقویٰ کا زادراہ عطا کرے۔ اس نے عرض کی: مجھے مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہاری مغفرت بھی کرے۔ اس نے عرض کی مزید عنایت کیجئے، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3367 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا اَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سفر پر جا رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پرہیزگاری لازم اختیار کرو، ہر بلندی پہ چڑھتے ہوئے تکبیر کہنا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب وہ شخص واپس چلا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! اس شخص کے لیے زمین کی مسافت کو کم کردینا اور یہ سفر اس کے لیے آسان کردینا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3366۔ اخرجه ابن خزيمة (١٣٨/٤)، حديث (٢٥٣٢) عن ثابت عن انس بن مالك.

3367۔ اخرجه ابن ماجه (٩٢٦/٢): كتاب الجهاد: باب: فضل الحرس و التكبير في سبيل الله، حديث (٢٧٧١)، و احمد (٣٢٥/٢، ٣٣١، ٤٤٣، ٤٧٦)، و ابن خزيمة (١٤٩/٤)، حديث (٢٥٦١).

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ النَّاقَةَ

باب 45: سواری پر سوار ہوتے وقت کی دُعا

3368 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ

متنِ حدیث: قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ) ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَّاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرُكَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، ان کے لیے سواری کا جانور لایا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوں۔ جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو یہ دعا پڑھی:

"پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا ہے ورنہ ہم تو اس پر قابو پانے والے نہیں تھے' اور بے شک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ الحمدللہ کہا اور پھر یہ پڑھا: "تو پاک ہے (اے اللہ) میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' تو میری مغفرت کر دے کیونکہ تیرے علاوہ اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔"

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرا دیئے۔ میں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ کس بات پر مسکرائے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا جس طرح میں نے اب کیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے تھے' تو میں نے عرض کی تھی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس بات پر مسکرا دیئے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: تمہارا پروردگار اپنے بندے کی اس بات کو بہت پسند کرتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! میرے گناہوں کو بخش دے تیرے علاوہ گناہوں کو اور کوئی بخش نہیں سکتا۔"

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3368۔ اخرجه ابوداؤد (۳/۳٤): كتاب الجهاد: باب: ما يقول الرجل اذا ركب، حديث (۲٦۰۲)، و احمد (۱/۹٦، ۹۷، ۱۱۵، ۱۲۸)، و عبد بن حميد ص (۵۸، ٦۰)، حديث (۸۸)، (۸۹)۔

3369 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَّيَقُولُ (سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ) ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيْرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ اٰيِبُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے لگتے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے' تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے:

''پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا ہے ورنہ ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے' اور بے شک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں اس سفر کے دوران تجھ سے نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے عمل کا سوال کرتا ہوں جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس سفر کو آسان کر دے اور ہمارے لیے زمین کی مسافت کو سمیٹ دے۔ اے اللہ! اس سفر کے دوران تو ہی ہمارا ساتھی ہے' اور ہماری غیر موجودگی میں ہمارے گھر والوں کا تو ہی نگہبان ہے۔ اے اللہ! اس سفر میں تو ہمارے ساتھ رہنا اور ہماری غیر موجودگی میں ہمارے گھر والوں کا خیال رکھنا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس اپنے گھر تشریف لاتے تھے' تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''اگر اللہ نے چاہا تو ہم لوٹنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ

باب **46**: مسافر کی دُعا کا تذکرہ

3369- اخرجه مسلم (۹۷۸/۲): كتاب الحج: باب: ما يقول اذا ركب الى الحج، وغيره، حديث (۱۳۴۲/۴۲۵)، و ابوداؤد (۳۳/۳): كتاب الجهاد: باب: ما يقول الرجل اذا سافر، حديث (۲۵۹۹)، و الدارمي (۲۸۷/۲): كتاب الاستئذان: باب: الدعاء اذا سافر، و الدارمي (۲۹۰/۲): كتاب الاستئذان، باب: ما يقول اذا قفل من السفر، و احمد (۱۴۴/۲، ۱۵۰)، و ابن خزيمة (۱۴۱/۴)، حديث (۲۵۴۲)، و ابن حميد ص (۲۶۳)، حديث (۸۳۳).

3370 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ

حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِىِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ مُسْتَجَابَاتٌ لَّا شَكَّ فِيْهِنَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِىُّ هٰذَا الَّذِىْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهٗ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى ابْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین طرح کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، مظلوم کی دعا' مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں کی جانے والی دعا۔

علی بن حجر نے اسماعیل بن ابراہیم' ہشام دستوائی' یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

''ایسی مستجاب دعائیں جن کی قبولیت کا اثر ظاہر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ابوجعفر رازی نامی وہ راوی جس کے حوالے یحییٰ بن ابوکثیر نے حدیث روایت کی ہے' اس کو ابوجعفر موذن بھی کہا جاتا ہے۔ ہمیں اس کے نام کا علم نہیں۔ یحییٰ بن ابوکثیر نے اس کے حوالے سے دوسری روایات بھی نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ

باب 47: آندھی کے وقت پڑھی جانے والی دعا

3371 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الرِّيحَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تیز چلتی ہوئی ہوا کو دیکھتے تھے' تو یہ دعا پڑھتے تھے:

3371- اخرجه مسلم (٢/٦١٦): كتاب صلاة الاستسقاء: باب: التعوذ عند روية الريح و الغيم و الفرح بالمطر، حديث (١٥/٨٩٩).

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی' اس میں موجود بھلائی اور جس بھلائی کے ہمراہ اسے بھیجا گیا ہے اس کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اس کے شر' اس میں موجود شر اور جس شر کے ہمراہ اسے بھیجا گیا ہے اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

اس بارے میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

باب 48: بادل کی گرج سن کر پڑھی جانے والی دُعا

3372 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِىْ مَطَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے تھے' تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو ہمیں اپنے غضب کے ذریعے ہلاک نہ کرنا تو ہمیں اپنے عذاب کے ذریعے ہلاک نہ کرنا اس سے پہلے ہمیں عافیت عطا کر دینا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب 49: پہلی کے چاند کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا

3373 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدِيْنِىُّ حَدَّثَنِىْ بِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّىْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ

3372- اخرجه البخاري في الادب المفرد ص (٢١٢)، حديث (٧٢٨)، و احمد (١٠٠/٢) عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه

3373- اخرجه الدارمي (٤/٢): كتاب الصوم: باب ما يقال عند روية الهلال، و احمد (١٦٢/١)، و عبد بن حميد ص (٦٥)، حديث (١٠٣).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اسے بھلائی' ایمان' سلامتی اور اسلام کے ہمراہ ہم پر طلوع کرنا۔''

(پھر چاند کو مخاطب کر کے یہ فرماتے تھے)

''میرا اور تمہارا پروردگار' اللہ تعالیٰ ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْغَضَبِ

باب 50: غصے کے وقت کیا پڑھا جائے؟

3374 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِىْ وَجْهِ اَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَّوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ

اختلافِ سند: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَهٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ

توضیح راوی: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مَاتَ مُعَاذٌ فِىْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقُتِلَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ لَيْلٰى غُلَامٌ ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ هٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَآهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ لَيْلٰى يُكْنٰى اَبَا عِيسٰى وَاَبُوْ لَيْلٰى اسْمُهُ يَسَارٌ وَّرُوِىَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ اَدْرَكْتُ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمی لڑ پڑے۔ ان میں سے ایک کے چہرے پر شدید غصے کی کیفیت کا اظہار ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک ایسے کلمے کے بارے میں پتہ ہے' اگر یہ شخص اسے پڑھ لے تو اس کا یہ غصہ ختم ہو جائے گا۔ وہ کلمہ ''اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم'' ہے۔

اس بارے میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3374۔ اخرجه ابوداؤد (۲٤۸/٤): كتاب الادب: باب: ما يقال عند الغضب، حديث (٤۷۸۰)، و احمد (۲٤۰/٥، ۲٤٤)، و عبد بن حميد ص (٦۸)، حديث (۱۱۱) عن عبد الرحمن بن ابی ليلى عن معاذ بن جبل۔

محمد بن بشار نے اسے عبدالرحمٰن کے حوالے سے' سفیان سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

یہ روایت مُرسل ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نامی راوی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا کیونکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران ہو گیا تھا اور جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس وقت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے تھے۔

شعبہ نے حکم کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' احادیث روایت کی ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت بھی کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابوعیسیٰ تھی (جبکہ ان کے والد ابولیلیٰ کا نام) یسار تھا۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا یہ قول منقول ہے، میں نے ایک سو بیس انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَاَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

باب 51: ناپسندیدہ ڈراؤنا خواب دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا

3375 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِذَا رَاَى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِمَا رَاَى وَاِذَا رَاَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهُ فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الْمَدِيْنِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ رَوٰى عَنْهُ مَالِكٌ وَّالنَّاسُ

◄► حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، جب کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند آئے' تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔ اس شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور جسے چاہے اسے وہ خواب سنا دے لیکن جب وہ اس کے برعکس کوئی خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو وہ شیطان کی طرف ہوگا۔ وہ اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اس کا کوئی تذکرہ نہ کرے۔ تو وہ خواب اسے کوئی

3375۔ اخرجه البخاري (۱۲/۳۸۵): كتاب التعبير: باب: الرؤيا الصادقة، حديث (۶۹۸۵)، طرفه من (۷۰۴۵)، و احمد (۳/۸)۔

نقصان نہیں پہنچائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے "حسن غریب صحیح" ہے۔

ابن الہاد نامی راوی کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہاد مدینی ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بہت سے افراد نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

باب 52: موسم کا پہلا پھل دیکھ کر پڑھی جانے والی دُعا

3376 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَائُوْا بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِىْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِىْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّىْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَّرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کا یہ معمول تھا: جب موسم کا پہلا پھل اتارتے تو وہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کر یہ دعا پڑھتے تھے:

"اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت نصیب کر اور ہمارے شہر میں برکت نصیب کر، ہمارے صاع میں برکت نصیب کر اور ہمارے مُد میں برکت نصیب کر۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے، میں بھی تیرا بندہ تیرا خلیل تیرا نبی ہوں، انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے تجھ سے دعا کی تھی میں وہی دعا مدینہ منورہ کے لیے کرتا ہوں، جو انہوں نے تجھ سے مکہ مکرمہ کے لیے کی تھی (یعنی اس کی مانند عطا کرنے کی دعا کرتا ہوں)۔"

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود سب سے کم سن بچے کو بلاتے اور پھر وہ پھل اسے عطا کر دیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3376۔ اخرجه مالك (۸۸۵/۲): كتاب الجامع: باب: الدعاء للمدينة و اهلها، حديث (۲)، ومسلم (۱۰۰۰/۲): كتاب الحج: باب: فضل المدينة و دعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، حديث (۱۳۷۳/۴۷۳)، و البخاري في الادب المفرد ص (۲۱۱) حديث (۳۶۲)، و ابن ماجه (۱۱۰۵/۲): كتاب الاطعمة: باب: اذا اتي باول الثمرة، حديث (۳۳۲۹)، و الدارمي (۱۰۶/۲، ۱۰۷): كتاب الاطعمة: باب: الباكورة.

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

باب 53: کھانا کھانے کے بعد پڑھی جانے والی دعا

3377 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلٰى مَيْمُونَةَ فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلٰى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلٰى شِمَالِهِ فَقَالَ لِيَ الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أُوثِرُ عَلٰى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ الطَّعَامَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَمْرُو بْنُ حَرْمَلَةَ وَلَا يَصِحُّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں داخل ہوا، میرے ساتھ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہمارے پاس دودھ کا برتن لے کر آئیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پیا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پینے کی باری تو تمہاری ہے' لیکن اگر تم چاہو تو خالد کے لیے ایثار کر سکتے ہو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بچی ہوئی چیز کے بارے میں کسی کے لیے ایثار نہیں کر سکتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کو کوئی چیز کھانے کے لیے عطا کرے' تو اس شخص کو چاہیے وہ یہ دعا پڑھے:

"اے اللہ! میرے لیے اس میں برکت عطا کر اور مجھے اس سے بہتر کھانا نصیب کر۔"

جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو دودھ پینے کے لیے دے تو وہ یہ دعا پڑھے:

"اے اللہ! تو ہمارے لیے اس میں برکت عطا کر اور ہمیں مزید یہ عطا کر۔"

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: "دودھ کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے' جو کھانے اور پینے دونوں کے لیے کافی ہو۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔ بعض راویوں نے اسے علی بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے راوی کا نام عمر بن حرملہ نقل کیا ہے' جبکہ بعض راویوں نے عمرو بن حرملہ نقل کیا ہے' لیکن یہ درست نہیں ہے۔

3377۔ اخرجه ابوداؤد (۳۳۹/۳): كتاب الاشربة: باب: ما يقول اذا شرب اللبن، حديث (۳۷۳۰)، و احمد (۱/ ۲۲۰، ۲۲۵، ۲۸٤)، و الحميدی (۱/ ۲۲۵)، حديث (٤۸۲).

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

باب 54: کھانے سے فارغ ہونے پر پڑھی جانے والی دعا

3378 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھا دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے ایسی حمد جو بہت زیادہ ہو جس میں برکت موجود ہو اور ہمارا پروردگار اس سے بے نیازی اور استغناء اختیار نہ کرے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3379 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيْدَةَ قَالَ حَفْصٌ عَنِ ابْنِ اَخِىْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَقَالَ اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ مَوْلًى لِاَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ کھاتے یا کچھ پیتے تو یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے ہمیں کھانے کے لیے دیا اور جس نے ہمیں پینے کے لیے دیا، اور جس نے ہمیں مسلمان بنایا۔''

3380 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ

3378۔ اخرجه البخاری (۴۹۳/۲): كتاب الاطعمة: باب: ما يقول اذا فرغ من طعامه، حديث (۵۴۵۸، ۵۴۵۹)، و ابوداؤد (۳۶۶/۳): كتاب الاطعمة: باب: ما يقول الرجل اذا طعم، حديث (۳۸۴۹)، و ابن ماجه (۱۰۹۲/۲، ۱۰۹۳): كتاب الاطعمة: باب: ما يقال اذا فرغ من الطعام، حديث (۳۲۸۴)، و الدارمی (۹۵/۲): كتاب الاطعمة: باب: الدعاء بعد الفراغ من الطعام، و احمد (۲۵۲/۵، ۲۵۶)۔

3379۔ اخرجه ابوداؤد (۳۶۶/۳): كتاب الاطعمة: باب: ما يقول الرجل اذا طعم، حديث (۳۸۵۰)، و ابن ماجه (۱۰۹۲/۲): كتاب الاطعمة: باب: ما يقال اذا فرغ من الطعام، حديث (۳۲۸۳)، و احمد (۳۲/۳، ۹۸)، و عبد بن حميد ص (۲۸۴)، حديث (۹۰۷)۔

3380۔ اخرجه ابوداؤد (۴۲/۴): كتاب اللباس: باب: (۲۰۰۰، حديث (۴۰۲۳)، و ابن ماجه (۱۰۹۳/۲): كتاب الاطعمة: باب: ما يقال اذا فرغ من الطعام، حديث (۳۲۸۵)، و الدارمی (۲۹۲/۲): كتاب الاستئذان: باب: ما يقول اذا لبس ثوبا، و احمد (۴۳۹/۳)۔

اَيُّوْبَ حَدَّثَنِي اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنِىْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَرْحُوْمٍ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مَيْمُوْنٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص کھائے اور یہ پڑھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے یہ چیز مجھے کھانے کے لیے دی اور میری کسی قدرت اور طاقت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا کیا ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابومرحوم نامی راوی کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ نَهِيْقَ الْحِمَارِ

باب 55: گدھے کے رینکنے کی آواز سن کر کیا پڑھے؟

3381 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْاَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَّاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهٗ رَاَى شَيْطَانًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر یہ آواز نکالتا ہے' اور جب تم گدھے کی رینکنے کی آواز سنو تو شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ اس (گدھے نے) شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3381۔ اخرجه البخاری (٤٠٣/٦): کتاب بدء الخلق: باب: خیر مال المسلم غنم یتبع بها شغف الجبال، حدیث (٣٣٠٣)، و مسلم (٢٠٩٢/٤): کتاب الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: استحباب: الدعاء عند صیاح الدیکة، حدیث (٢٧٢٩/٨٢)، و ابوداؤد (٣٢٧/٤): کتاب الادب: باب: ما جاء فی الدیك و البهائم، حدیث (٥١٠٢)۔ و فی الادب المفرد، للبخاری ص (٣٦٠)، حدیث (١٢٤١)، و احمد (٣٢١/٢، ٣٠٦، ٣٦٤) من طریق الاعرج عن ابی هریرة به۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّهْلِیْلِ وَالتَّحْمِیْدِ

باب 56: سبحان اللہ پڑھنے' اللہ اکبر پڑھنے' اور لا الہ الا اللہ پڑھنے کی فضیلت

3382 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ الْکُوْفِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَکْرٍ السَّهْمِیُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِیْ صَغِیْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا عَلَی الْاَرْضِ اَحَدٌ یَّقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا کُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَایَاهُ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَّرَوٰی شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ بَلْجٍ اسْمُهٗ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ سُلَیْمٍ وَّیُقَالُ ابْنُ سُلَیْمٍ اَیْضًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِیْ صَغِیْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، روئے زمین پر موجود جو بھی شخص یہ کلمہ پڑھ لے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔"

تو اس شخص کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے' اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ شعبہ نے اس روایت کو ابوبلج کے حوالے سے' اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ابوبلج نامی راوی کا نام یحییٰ بن ابوسلیم ہے' اور ایک قول کے مطابق یحییٰ بن سلیم ہے۔

محمد بن بشار نے اسی سند کے ہمراہ ابوبلج کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

محمد بن بشار نے اسی روایت کو ایک اور سند کے ہمراہ نقل کیا ہے' جو ابوبلج سے منقول ہے' تاہم انہوں نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور نقل نہیں کیا۔

3383 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعَامَةَ

3382- اخرجه احمد (۱۵۸/۲، ۲۱۱، ۲۱۰) عن عبد اللّٰه بن عمرو-

السَّعْدِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيْرَةً وَّرَفَعُوْا بِهَا اَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُسِ رِحَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ وَّاَبُوْ نَعَامَةَ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عِيْسٰى

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُسِ رِحَالِكُمْ اِنَّمَا يَعْنِيْ عِلْمَهٗ وَقُدْرَتَهٗ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک ہوئے، جب ہم واپس آ رہے تھے' جب ہم مدینہ منورہ کے پاس پہنچے تو لوگوں نے بلند آواز میں تکبیر کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار بہرا نہیں ہے' یا غیر موجود نہیں ہے۔ وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانے کی تعلیم نہ دوں؟ (وہ یہ کلمہ ہے)

"لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مُل ہے۔

ابونعامہ نامی راوی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے) اس سے مراد ہے: یعنی علم اور قدرت کے حوالے سے' تمہارے اتنے قریب ہے۔

3384 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَّاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جس رات مجھے

3384- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۷/۷۶)، حدیث (۹۳۶۵) من اصحابك الكتب الستة، و ذكره المنذری فی الترغيب و الترهيب (۲/۴۰۷، ۴۰۸)، حديث (۲۲۹۴)، و عزاه للترمذی و الطبرانی فی الصغير و الاوسط عن ابن مسعود

معراج کروائی گئی میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی، تو انہوں نے فرمایا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنی اُمت کو میرا اسلام کہیں اور انہیں بتا دیں کہ جنت کی مٹی بہت بہترین ہے۔ اس کا پانی بہت میٹھا ہے۔ جنت ایک ہموار میدان ہے اس میں درخت لگانے کا طریقہ یہ ہے: یہ کلمہ پڑھا جائے:

"سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر"

"اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔"

اس بارے میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے، اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے، جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، منقول ہے۔

3385 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجُلَسَائِهِ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ اَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ تُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَّتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ سَيِّئَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مصعب بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم لوگ ایک ہزار نیکیاں بھی نہیں کما سکتے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے لوگوں میں سے کسی شخص نے دریافت کیا: ہم میں سے کوئی ایک شخص ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک سو مرتبہ "سبحان اللہ" پڑھے اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے ایک ہزار گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3386 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الزُّبَيْرِ

3385- اخرجه مسلم (۲۰۷۳/٤): كتاب الذكر الدعاء و الاستغفار: باب: فضل التهليل و التسبيح والدعاء، حديث (۲٦۹۸/۳۷)، و احمد (۱۷٤/۱، ۱۸۰، ۱۸۵)، و ابن حميد ص (۷٦)، حديث (۱۳٤)، و الحميدى (٤۳/۱)، حديث (۸۰).

3386- تفردبه الترمذى انظر التحفة (۲۹۲/۲)، حديث (۲٦۸۰) من اصحابك الكتب الستة، و اخرجه ابن حبان فى صحيحه(۱۰۹/۳)، حديث (۸۲٦)، و النسائى فى عمل اليوم و الليلة، (۲۰۷/٦)، حديث (۱۰٦٦۳ - ۱)، و الحاكم (۵۰۱/۱، ۵۱۲).

عَنْ جَابِرٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جو شخص یہ کلمہ پڑھے:

"سبحان اللہ العظیم وبحمدہ" تو اس شخص کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔ ہم اسے صرف ابوزبیر کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3387 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِى الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جو شخص یہ کلمہ پڑھے:

"سبحان اللہ العظیم وبحمدہ"

تو اس شخص کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3388 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِىُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِىُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص یہ پڑھے:

"سبحان اللہ وبحمدہ"

جو شخص اسے ایک سو مرتبہ پڑھے تو اس شخص کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3389 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ

3388۔ اخرجه مالك (۲۰۹/۱): كتاب القرآن: باب: ما جاء من ذكر الله تبارك و تعالىٰ، حديث (۲۱)، و البخارى (۲۱۰/۸۱): كتاب الدعوات: باب: فضل التسبيح، حديث (۶۴۰۵)، و مسلم (۲۰۷۱/۴): كتاب الذكر الدعاء و التوبة والاستغفار؛ باب: فضل التهليل والتسبيح والدعاء، حديث (۲۶۹۱/۲۸)، و ابن ماجه (۱۲۵۳/۲): كتاب الادب: باب: فضل التسبيح، حديث (۳۸۱۲)، و احمد (۳۰۲/۲، ۳۷۵، ۵۱۵)۔

3389۔ اخرجه البخارى (۲۱۰/۱۱): كتاب الدعوات: باب: فضل التسبيح، حديث (۶۴۰۶)، و طرفاه فى (۶۶۸۲، ۷۵۶۳)؛ و مسلم (۲۰۷۲/۴): كتاب الذكر و الدعاء والتوبة والاستغفار: باب: فضل التهليل و التسبيح و الدعاء، حديث (۲۶۹۴/۳۱)، و ابن ماجه (۱۲۵۱/۲): كتاب الادب: باب: فضل التسبيح، حديث (۳۸۰۶)، و احمد (۲۳۲/۲)۔

زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمات زبان سے پڑھنے میں آسان ہیں، لیکن میزان میں بہت وزنی ہوں گے۔ رحمٰن کو بہت محبوب ہیں، وہ یہ ہیں:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

3390 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ فِیْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهٗ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَّكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَّكَانَ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِیَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

حدیثِ دیگر: وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص یہ کلمہ روزانہ سو مرتبہ پڑھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بادشاہی اس کے لیے مخصوص ہے، حمد اس کے لیے مخصوص ہے، وہی زندگی دیتا ہے وہی مارتا ہے، اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔"

تو یہ عمل اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ اس شخص کے لیے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے ایک سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے، اور وہ شخص اس دن شیطان سے محفوظ رہے گا۔ اس دن کسی بھی شخص کا عمل اس کے اس عمل سے زیادہ فضیلت والا نہیں ہوگا، ماسوائے اس کے جس نے اس کلمے کو اس سے زیادہ پڑھا ہوگا۔

3390۔ اخرجه مالك (۲۰۹/۱): كتاب القرآن: باب: ما جاء في ذكر الله تبارك و تعالىٰ، حديث (۲۰)، و البخاری (۳۹۰/۶): كتاب بدء الخلق: باب: صفة ابليس و جنوده، حديث (۳۲۹۳)، و طرفه في (۶۴۰۳)، و مسلم (۲۰۷۱/۴): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: فضل التهليل والتسبيح و الدعاء، حديث (۲۶۹۱/۲۸)، و ابن ماجه (۱۲۴۸/۲): كتاب الادب: باب: فضل لا اله الا الله، حديث (۳۷۹۸)، و احمد (۳۰۲/۲، ۳۶۰، ۳۷۵)۔

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے۔
جو شخص "سبحان اللہ وبحمدہ" ایک سومرتبہ پڑھ لے اس کو بخش دیا جاتا ہے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3391 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
متنِ حدیث: قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَّمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمہ سو مرتبہ پڑھے:
"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ"
تو قیامت کے دن کسی بھی شخص کا عمل (اس دن میں) اس شخص کے اس عمل سے زیادہ فضیلت والا نہیں ہوگا' ماسوائے اس شخص کے جس نے اس کی مانند یا اس سے زیادہ اس کلمے کو پڑھا ہو۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

3392 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَّمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةً وَّمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهٗ اَلْفًا وَّمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ لَهٗ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک دن نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا، تم یہ سو مرتبہ پڑھا کرو:
"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ"
جو شخص اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اسے ایک سو نیکیاں ملتی ہیں اور جو اسے ایک سو مرتبہ پڑھتا ہے اسے ایک ہزار نیکیاں ملتی

3391- اخرجه مسلم (٢٠٧١/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: فضل التهليل و التسبيح و الدعاء، حديث (٢٩/٢٦٩٢)، و ابوداؤد (٣٢٤/٤): كتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (٥٠٩١).
3392- تفرد به الترمذي انظر التحفة (٢٣١/٦)، حديث (٨٤٤٦) الخطيب البغدادي في (تاريخ بغداد) (٢٠١/٨)، ترجمة (٤٣١٤)، من طريق عطاء عن عبد الله بن عمر.

ہیں۔ جو شخص اسے زیادہ پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے مزید عطا کرے گا' اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا' تو وہ اس کی مغفرت کر دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3393 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ حُمْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ قَالَ غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ وَّمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِّنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص روزانہ سو مرتبہ صبح کے وقت اور سو مرتبہ شام کے وقت ''سبحان اللہ'' پڑھ لے' تو اسے ایک سو مرتبہ حج کرنے کا ثواب ملے گا۔ جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ اور شام کے وقت سو مرتبہ ''الحمدللہ'' پڑھ لے' تو اسے اتنا ثواب ملے گا' جیسے اس نے اللہ کی راہ میں (جہاد میں شرکت کے لیے) گھوڑے فراہم کیے ہوں، بلکہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے ایک سو جنگوں میں شرکت کی ہو۔ جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ اور شام کے وقت سو مرتبہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھ لے' تو اسے اتنا ثواب ملے گا' جیسے اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک سو غلام آزاد کئے ہوں۔ جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ اور شام کے وقت سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لے تو اس دن اس شخص کے عمل سے زیادہ فضیلت والا اور کسی کا عمل نہیں ہوگا' ماسوائے اس شخص کے جس نے اتنی ہی مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3394 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْاَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ تَسْبِيْحَةٌ فِيْ رَمَضَانَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ تَسْبِيْحَةٍ فِيْ غَيْرِهٖ

◄► زہری بیان کرتے ہیں، رمضان کے مہینے میں ایک تسبیح (یا ایک مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا) رمضان کے علاوہ میں ایک ہزار تسبیح پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

3395 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيْلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

3393- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۳۱۷/۶)، حدیث (۸۷۱۹) من اصحابك الکتب السعة،و اخرجه النسائي في الکبری (۲۰۵/۶): کتاب عمل الیوم و اللیلة: باب: من اوی الی فراشه فلم یذکر الله تعالیٰ، حدیث (۱۰۶۵۷) عن عبد الله بن عمرو.

3395- اخرجه احمد (۱۰۳/۴) عن الازهر بن عبد الله عن تمیم الداری فذکره.

متن حدیث: مَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْخَلِيْلُ بْنُ مُرَّةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جو شخص گیارہ مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

"میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہی ایک معبود ہے وہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے وہ بیوی بچوں سے پاک ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔"

تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے نامۂ اعمال میں چالیس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ "حدیث غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس روایت کا راوی خلیل بن مرہ محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں یہ شخص "منکر الحدیث" ہے۔

3396 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِيْ دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ فِيْ حِرْزٍ مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّحُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَّا الشِّرْكَ بِاللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص فجر کی نماز کے بعد اس طرح بیٹھے جس طرح نماز میں تشہد کے دوران بیٹھا جاتا ہے اور پھر کسی سے بات کرنے سے پہلے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے حمد اسی کے لیے مخصوص ہے وہی زندگی دیتا ہے وہی موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں)

تو اس شخص کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند

3396- اخرجه احمد (۲۲۷/٤) عن عبد الرحمن بن غنم عن ابی ذر فذكره.

کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ شخص اس دن ہر ناپسندیدہ صورتحال سے محفوظ رہتا ہے۔ شیطان سے بچا رہتا ہے اور اس دن اسے کوئی گناہ ہلاکت کا شکار نہیں کرے گا سوائے اس چیز کے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب 57: نبی اکرم ﷺ سے منقول جامع دُعائیں

3397 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِیُّ الْکُوْفِیُّ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ

متنِ حدیث: قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَّدْعُو وَھُوَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی قَالَ زَیْدٌ فَذَکَرْتُہٗ لِزُھَیْرِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِیْنَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَیْدٌ ثُمَّ ذَکَرْتُہٗ لِسُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَّرَوٰی شَرِیْكٌ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ وَاِنَّمَا اَخَذَہٗ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْھَمْدَانِیُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ دُعا مانگتے ہوئے سنا:

"اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جو میں نے اس بات کی گواہی دی ہے تو اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو ایک ہے تو بے نیاز ہے جس نے کسی کو جنم نہیں دیا جس کو جنم نہیں دیا گیا جس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔"

راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے وسیلے سے سوال کیا ہے وہ اسم اعظم کہ جس کے وسیلے سے دُعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے کچھ مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ وہ چیز عطا کر دیتا ہے۔

زید نامی راوی بیان کرتے ہیں، چند برس بعد میں نے اس روایت کا تذکرہ زہیر بن معاویہ سے کیا تو انہوں نے بتایا: ابواسحاق نے مالک بن مغول کے حوالے سے روایت مجھے بیان کی ہے۔

3397- اخرجه ابوداؤد (۷۹/۲): كتاب الصلاة: باب: الدعاء، حديث (۱۴۹۳، ۱۴۹۴)۔ و ابن ماجه (۱۲۶۷/۲): كتاب الدعاء: باب: اسم الله الاعظم، حديث (۳۸۵۷)، و احمد (۳۴۹/۵، ۳۵۰، ۳۶۰)۔

زید نامی راوی بیان کرتے ہیں، پھر میں نے اس کا تذکرہ سفیان سے کیا' تو انہوں نے یہ مالک کے حوالے سے' حدیث مجھے سنائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

شریک نے اس روایت کو' جو ابواسحاق کے حوالے سے' ابن بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' ان کے والد سے منقول ہے۔

ابواسحاق نے اس روایت کو مالک بن مغول سے نقل کیا ہے۔

3398 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِىْ عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ وَارْحَمْنِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّىْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَىَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّىْ ادْعُ تُجَبْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوَاهُ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِىْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ هَانِئٍ اسْمُهُ حُمَيْدُ ابْنُ هَانِئٍ وَّاَبُوْ عَلِيٍّ الْجَنْبِىُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ

◆◆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ایک شخص (مسجد کے) اندر آیا اس نے نماز ادا کی' پھر دُعا کی:

''اے اللہ! میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نمازی شخص! تم نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے جب تم نماز ادا کر لو' تو بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد بیان کرو پھر مجھ پر دُرود بھیجو پھر اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو۔

راوی بیان کرتے ہیں، اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز ادا کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نمازی شخص! تم دُعا مانگو' تمہاری دُعا قبول ہوگی۔

حیوۃ بن شریح نے اسے ابوہانی خولانی سے نقل کیا ہے۔

ابوہانی کا نام حمید بن ہانی ہے، ابوعلی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

3399 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِىُّ اَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِىَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: سَمِعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ فِىْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

3398- تفرد به الترمذي انظر التحفة (۱۰/۳۵۲)، حديث (۱۴۵۳۱) من اصحابك الكتب الستة، واخرجه الحاكم (۱/۴۹۳)، وقال: هذا مستقيم الاسناد تفرد به صالح المري و هو احد زهاد اهل البصرة، و لم يخرجاه، و قال الذهبي: صالح متروك.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اَوْ لِغَيْرِهِ اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز کے دوران دُعا مانگتے ہوئے سنا، اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلایا اور اس کو یہ فرمایا' یا کسی دوسرے شخص کو فرمایا: جب کوئی شخص دُعا مانگے' تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3400 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ الْقَدَّاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ (وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ) وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ (الم اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے:

''اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

(اور دوسری) سورہ آل عمران کی ابتدائی یہ آیت

''الم اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہ حی اور قیوم ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3401 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَّاهٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

3499۔ اخرجه ابوداؤد (۷۷/۲): کتاب الصلاة: باب: الدعاء، حدیث (۱٤۸۱)، و النسائی (٤٤/۳): کتاب السهو: باب: التمجید و الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم فی الصلاة، حدیث (۱۲۸٤)، احمد (۱۸/٦) و ابن خزیمة (۳٥۱/۱)، حدیث (۷۰۹، ۷۱۰)۔

3401۔ اخرجه ابوداؤد (۸۰/۲): کتاب الصلاة: باب الدعاء، حدیث (۱٤۹٦)، وابن ماجه (۱۲٦۷/۲): کتاب الدعاء: باب: اسم الله الاعظم، حدیث (۳۸٥٥)، و الدارمی (٤٥۰/۲): کتاب فضائل القرآن: باب: فضل اول سورة البقرة، و احمد (٤٦۱/٦)، و عبد بن حمید ص (٤٥٦)، حدیث (۱٥۷۸)۔

توضیح راوی: سَمِعْتُ عَبَّاسًا الْعَنْبَرِیَّ يَقُولُ اكْتُبُوا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيِّ فَإِنَّهُ ثِقَةٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو تمہیں اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ دُعا ضرور قبول ہوگی۔ یہ بات یاد رکھنا! اللہ تعالیٰ کسی غافل اور لاپرواہ دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ "حدیث غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے عباس عنبری کو کہتے ہوئے سنا ہے: عبداللہ بن معاویہ جمحی کے حوالے سے احادیث نوٹ کرلیا کرو کیونکہ وہ "ثقہ" ہیں۔

3402 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَعَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

قولِ امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَبِيبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ لَّمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! مجھے جسمانی طور پر عافیت نصیب کر، میری بصارت میں عافیت نصیب کرا اور اسے میرا وارث بنا۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو بڑا بردبار اور کرم کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے ہر طرح کی حمد وثناء اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام بخاری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، حبیب بن ابوثابت نے عروہ بن زبیر سے کوئی بھی حدیث نہیں سنی ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3403 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُوْلِی اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ مُّنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْقُرْاٰنِ فَالِقَ الْحَبِّ

3402۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۱۲/۲۳۵)، حديث (۱۷۳۷٤) من اصحابك الكتب الستة، و اخرجه الحاكم (۱/۵۳۰) وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ان سلم سماع طبيب من عروة ولم يخرجاه، وقال الذهبی: و بكر قال النسائی: ليس بثقة.

وَالنَّوٰى اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَىْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَىْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَىْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَىْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَىْءٌ اقْضِ عَنِّى الدَّيْنَ وَاَغْنِنِىْ مِنَ الْفَقْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ روایت: وَّهٰكَذَا رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ مُّرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی خادم مانگیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! اے سات آسمانوں کے پروردگار! اے عظیم عرش کے پروردگار! اے ہمارے پروردگار! اے ہر چیز کے پروردگار! اے تورات' انجیل اور قرآن نازل کرنے والے! اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے' میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔ تو سب سے پہلے ہے' تجھ سے پہلے اور کچھ نہیں ہے' تو سب کے بعد ہے تیرے بعد اور کچھ نہیں ہوگا' تو ظاہر ہے تجھ سے زیادہ ظاہر اور کوئی نہیں ہے' تو باطن ہے تجھ سے زیادہ باطن اور کوئی نہیں ہے' تو میرا قرض ادا کردے اور مجھے غربت سے بے نیاز کردے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اعمش کے بعض شاگردوں نے اسے اعمش کے حوالے سے' ابوصالح سے مُرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

3404 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰٓؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

3404- تفرد به الترمذی، انظر التحفة (۶/۲۹۰)، حدیث (۸۶۲۹) من هذا الطریق و اخرجه مسلم (۴/۲۰۸۸)، حدیث (۷۳ - ۲۷۲۲)، و النسائی (۸/۲۶۰)، حدیث (۵۴۵۸)، من طریق زید بن ارقم۔

''اے اللہ! میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں خشیت نہ ہو ایسی دعا سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو قبول نہ ہو' اور ایسے نفس سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو سیر نہ ہو' ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو نفع نہ دے' میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ جو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3405 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ شَبِيبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلٰهًا قَالَ اَبِيْ سَبْعَةً سِتَّةً فِي الْاَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَآءِ قَالَ فَاَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيَ الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَّنِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے دریافت کیا: اے حصین! تم آج کل کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟ تو میرے والد نے جواب دیا: سات کی، ان میں سے چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: تم حقیقی طور پر اُمید اور خوف کس سے رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اس خدا سے جو آسمان میں ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حصین اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہیں دو ایسے کلمات سکھاؤں گا' جو تمہیں نفع دیں گے۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت حصین رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے' تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وہ دو کلمات سکھائیں جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم یہ پڑھا کرو:

''اے اللہ! تو مجھے ہدایت نصیب کر اور مجھے میری ذات کے شر سے محفوظ رکھ''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3405۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۸/۱۷۵)، حدیث (۱۰۷۹۷) من اصحابك الكتب الستة، و اخرجه الحاكم فی المستدرك بزيادة فيه من طريق ربعي بن حراش عن عمران بن حصين عن ابيه (۱/۵۱۰)، وقال: صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه، ووافقه الذهبي۔

3406 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کے ذریعے دُعا کرتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں شدید غم' پریشانی' عاجز ہو جانے' سستی' کنجوسی' قرض کی زیادتی اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو عمرو بن ابوعمرو سے منقول ہے۔

3407 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں کاہلی' بڑھاپے' بزدلی' کنجوسی' دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ عَقْدِ التَّسْبِيْحِ بِالْيَدِ

باب 58: انگلیوں پر تسبیح گننا

3406۔ اخرجه البخاری (۱۸۲/۱۱): کتاب الدعوات : باب : الاستعاذة من الجبن و الکسل، کسالی و کسالی و احد ، حدیث (٦٣٦٩)، و فی الادب المفرد ص (٢٣٨)، حدیث (٨١٠)، ص (١٩٨)، حدیث (٦٧٩)، و ابوداؤد (٩٠/٢): کتاب الصلاۃ: باب: من الاستعاذة، حدیث (١٥٤١)، و النسائی (٢٥٧/٨): کتاب الاستعاذة: باب : الاستعاذة من الهم، حدیث (٥٤٥٠)، (٢٦٥/٨)، کتاب الاستعاذة: باب : الاستعاذة من الهم، حدیث (٥٤٥٠)، (٢٦٥/٨)، کتاب الاستعاذة: باب : الاستعاذة من خلع الدین، حدیث (٥٤٧٦)، (٢٧٤/٨): کتاب الاستعاذة : باب: الاستعاذة من غلبة الرجل، حدیث (٥٥٠٣)، و احمد (١٢٢/٣، ٢٢٠، ٢٢٦، ٢٤٠).

3407۔ اخرجه النسائی (٢٥٧/٨): کتاب الاستعاذة: باب : الاستعاذة من الهم، حدیث (٥٤٥١)، (٢٦٠/٨): کتاب الاستعاذة: باب : الاستعاذة من الکسل، حدیث (٥٤٥٧)، (٢٧١/٨): کتاب الاستعاذة، باب : الاستعاذة من شر الکبر، حدیث (٥٤٩٥)، واحمد (١٧٩/٣، ٢٠١، ٢٠٥، ٢٣٥، ٢٦٤)، و ابن حمید ص (٤١١) حدیث (١٣٩٧).

3408 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى بَصْرِيٌّ حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَدِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَرَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ بِطُوْلِهٖ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ يُسَيْرَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُّسْتَنْطَقَاتٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ پر (یعنی انگلیوں پر) تسبیح گنتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے، جو اعمش کے حوالے سے عطاء سے منقول ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو عطاء بن سائب کے حوالے سے طویل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

اس بارے میں سیّدہ یسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! پوروں کے ذریعے تسبیح پڑھا کرو کیونکہ (قیامت کے دن) ان سے حساب لیا جائے گا اور انہیں گویائی دی جائے گی۔

3409 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جُهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهٗ اَمَا كُنْتَ تَدْعُو اَمَا كُنْتَ تَسْاَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَا تُطِيقُهٗ اَوْ لَا تَسْتَطِيعُهٗ اَفَلَا كُنْتَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لے گئے جو بیماری

3409- اخرجه مسلم (٢٠٦٨/٤، ٢٠٦٩): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار باب: كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة في الدنيا، حديث (٢٦٨٨/٢٣)، و احمد (١٠٧/٣، ٢٨٨).

کی وجہ سے سوکھ کر کانٹا ہو چکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ کیا تم اپنے پروردگار سے عافیت نہیں مانگتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: میں تو یہ دعا مانگا کرتا تھا، اے اللہ! تو نے جو عذاب مجھے آخرت میں دینا ہے وہ مجھے دنیا میں ہی دیدے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! تم تو اس کی طاقت نہیں رکھتے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تم نے یہ کیوں نہیں کہا؟ "اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3410 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ قَوْلِهٖ (رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً) قَالَ فِي الدُّنْيَا الْعِلْمُ وَالْعِبَادَةُ وَفِي الْاٰخِرَةِ الْجَنَّةُ

◆◆ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: "اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر" کے بارے میں یہ کہتے ہیں: دنیا کی بھلائی سے مراد علم اور عبادت ہے اور آخرت کی بھلائی سے مراد جنت ہے۔

3411 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور خوشحالی کا سوال کرتا ہوں۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3412 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَائِذُ اللّٰهِ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

3410۔ تفردبه الترمذی وذکره السیوطی فی الدر المنثور (۴۱۹/۱) فی تفسیر سورۃ البقرۃ آیة (۲۰۱) و عزاه لا بن ابی شیبة و عبد بن حمید و ابن جریر و الذهبی فی فضل العلم و البیهقی فی الشعب عن الحسن۔

3411۔ اخرجه مسلم (۲۰۸۷/۴): کتاب الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، حدیث (۲۷۲۱/۷۲)، و البخاری فی الادب المفرد ص (۱۹۹)، حدیث (۶۸۱)، و ابن ماجه (۱۲۶۰/۲): کتاب الدعاء: باب: دعاء رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیث (۳۸۳۲)، و احمد (۳۸۹/۱، ۴۱۱، ۴۱۶، ۴۳۴، ۴۴۳)۔

3412۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۲۲۵/۸)، حدیث (۱۰۹۴۲) من اصحابك الکتب الستة، و اخرجه الحاکم فی المستدرك (۴۳۳/۲)، و قال: صحیح الاسناد و لم یخرجاه، و قال الذهبی: بل عبد الله هذا قال احمد: احادیثه موضوعة۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَاَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، حضرت داؤد علیہ السلام یہ دُعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس شخص کی محبت کا (سوال کرتا ہوں) جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کا (سوال کرتا ہوں) جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! اپنی محبت میرے نزدیک میری اپنی ذات، میرے گھر والوں اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پسندیدہ کر دے۔''

راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے جب ان کے حوالے سے کوئی بات بیان کیا کرتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے: وہ سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3413 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ اسْمُهُ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُمَاشَةَ

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اس شخص کی محبت نصیب کر جس سے محبت رکھنا تیری بارگاہ میں مجھے فائدہ دے۔ اے اللہ! جو تو نے مجھے عطا کیا ہے تو اسے میرے لیے اس چیز کے بارے میں قوت بنا دے جسے تو پسند کرتا ہے اور جو تو نے مجھے عطا نہیں کیا ہے جسے میں پسند کرتا تھا، تو اسے میرے لیے اس چیز کی طرف یکسوئی کا ذریعہ بنا دے جسے تو پسند کرتا ہے۔''

3413۔ تفرد به الترمذی انظر التحفة (۱۸۶/۷)، حدیث (۹۶۷۶) من اصحاب الكتب الستة، وذكره المتقي الهندي في الكنز، (۱۸۰/۲)، حديث (۳۶۳۲)، وعزاه للمصنف عن عبد الله بن يزيد

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابوجعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔

3414 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ اَبِيهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهِ قَالَ فَاَخَذَ بِكَتِفِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي يَعْنِي فَرْجَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيٰى

◄► حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا تعوذ (کا کلمہ) بتائیں جس کے ذریعے میں (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگا کروں۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما اور ارشاد فرمایا، تم یہ پڑھا کرو:

''اے اللہ! میں اپنی سماعت کے شر سے' اپنی بصارت کے شر سے' اپنی زبان کے شر سے' اپنے ذہن کے شر سے اور اپنی منی کے شر سے' تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی شرمگاہ کے شر سے' تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جو سعد بن اوس نے بلال بن یحییٰ سے نقل کی ہے۔

3415 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَّهُوَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

3414۔ اخرجه البخاری فی الادب المفرد ص (۱۹۶)، حدیث (۶۶۸)، و ابوداؤد (۹۲/۲): کتاب الصلاة: باب: فی الاستعاذة، حدیث (۱۵۵۱) و النسائی (۲۵۵/۸): کتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر السمع و البصر، حدیث (۵۴۴۴)، (۲۵۹/۸): کتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر السمع و البصر، حدیث (۵۴۵۵)، (۲۶۰/۸): کتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر البصر، حدیث (۵۴۵۶)، (۲۶۷/۸): کتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر الذکر، حدیث (۵۴۸۴)، واحمد (۴۲۹/۳).

3415۔ اخرجه مالك (۲۱۴/۱): کتاب القرآن: باب: ما جاء فی الدعاء حدیث (۳۱)، و النسائی (۲۲۲/۲): کتاب التطبیق: باب: الدعاء فی السجود نوع آخر، حدیث (۱۱۳۰).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى ابْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِى ثَنَاءً عَلَيْكَ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی' رات کے کسی وقت میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر موجود پایا' میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پر پڑا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سجدے کی حالت میں تھے' اور یہ دُعا مانگ رہے تھے:

''میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں' میں تیری تعریف اس طرح نہیں کرسکتا جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

قتیبہ نے یہ روایت اپنی سند کے ہمراہ نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ اضافی ہیں۔

''میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیری حقیقی تعریف نہیں کرسکتا۔''

3416 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3417 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

3416۔ اخرجه مالك (۲۱۵/۱): كتاب القرآن: باب: ما جاء في الدعاء، حديث (۳۳)، مسلم (۵۱۴/۲ - الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: ما يستعاذ منه في الصلاة، حديث (۵۹۰/۱۳۴)، و ابوداؤد (۹۱،۹۰/۲): كتاب الصلاة: باب: في الاستعاذة، حديث (۱۵۴۲)، و ابوداؤد (۲۵۹/۱): كتاب الصلاة: باب: ما يقول بعد التشهد، حديث (۹۸۴) و النسائي (۱۰۴/۴): كتاب الجنائز: باب: التعوذ من عذاب القبر، حديث (۲۰۶۳)، (۲۷۶۸): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من فتنة الممات حديث (۵۵۲۲)، و احمد (۲۴۲/۱، ۲۵۸، ۲۹۸، ۳۱۱).

اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَاَنْقِ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا اَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں جہنم کی آزمائش سے اور جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے' قبر کی آزمائش سے اور خوشحالی کے شر سے اور غربت کے شر سے اور دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! تو میری خطاؤں کو اولوں اور برف کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کر دیتا ہے' اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! میں کاہلی' بڑھاپے' گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3418 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: عِنْدَ وَفَاتِهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میری مغفرت کر دے' مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔''

3417۔ اخرجه البخاری (۱۸۵/۱۱): كتاب الدعوات: باب: الاستعاذة من فتنة الغنى، حديث (۶۳۷۶)، (۱۸۰/۱۱): كتاب الدعوات: باب: التعوذ من المأثم و المغرم، حديث (۶۳۶۸)، و مسلم (۵۱۳/۲ - ابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: ما يستعاذ منه في الصلاة، حديث (۵۸۹/۱۲۹)، و ابوداؤد (۹۱/۲): كتاب الصلاة: باب: في الا ستعاذة، حديث (۱۵۴۳)، و النسائي (۵۱/۱): كتاب الطهارة: باب: الوضوء على الثلج، حديث (۶۱)، (۱۷۶/۱): كتاب المياه: باب: الوضوء بماء الثلج و البرد، حديث (۳۳۳)، (۲۶۲/۸)، كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر فتنة القبر، حديث (۵۴۷۷)، (۲۶۶/۸) كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر فتنة الغنى، حديث (۵۴۷۷)، و ابن ماجه (۱۲۶۲/۲): كتاب الدعاء باب: ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (۳۸۳۸)، و احمد (۵۷/۶)، (۲۰۷/۶)، و عبد بن حميد ص (۴۳۳)، حديث (۱۴۹۲)۔

3418۔ اخرجه مالك (۲۳۸/۱): كتاب الجنائز: باب: جامع الجنائز، حديث (۴۶) و البخاری (۷۴۵/۷): كتاب المغازی: باب: مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، حديث (۴۴۴۰) و طرفه في (۵۶۷۴)، و مسلم (۱۸۹۳/۴): كتاب فضائل الصحابة: باب: في فضل عائشة رضي الله عنها، حديث (۲۴۴۴/۸۵)، و احمد (۲۳۱/۶)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3419 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، کوئی شخص یہ نہ کہے:

''اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر دے' اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) آدمی کو مانگتے ہوئے پورا یقین ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3420 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ وَمَنْ يَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرُّ اسْمُهٗ سَلْمَانُ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِیْ سَعِيْدٍ وَّجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّرِفَاعَةَ الْجُهَنِیِّ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہمارا پروردگار روزانہ جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے' تو اس وقت آسمان دنیا پر خاص توجہ کرتا ہے' پھر یہ فرماتا ہے:

''کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں' کون مجھ سے کچھ مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں' کون

3419۔ اخرجه مالك (۲۱۳/۱): كتاب القرآن: باب: ما جاء في الدعاء، حديث (۲۸)، و البخاری (۱۴۴/۱۱): كتاب الدعوات: باب: يعزم المسالة فانه لا تكره له ، حديث (۶۳۳۹) طرفه في (۷۴۷۷)، و ابوداؤد (۷۷/۲): كتاب الصلاة: باب: الدعاء حديث (۱۴۸۳)، و ابن ماجه (۱۲۶۷/۲): كتاب الدعاء: باب: لا يقول الرجل: اللهم اغفر لي ان شئت، حديث (۳۸۵۴)، و احمد (۲۴۳/۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۴۸۶، ۵۳۰)، و الحميدی (۴۲۷/۲)، حديث (۹۶۳)۔

3420۔ اخرجه مالك (۲۱۴/۱): كتاب القرآن: باب: ما جاء في الدعاء حديث (۳۰)، و البخاری (۳۵/۳، ۳۶): كتاب التهجد: باب: الدعاء و الصلاة من آخر الليل، حديث (۱۱۴۵)، وطرفه في (۶۳۲۱، ۷۴۹۴)، و مسلم (۸۴/۳ - الابی): كتاب صلاة المسافرين (و قصرها: باب: الترغيب في الدعاء و الذكر في آخر الليل و الاجابة منه، حديث (۷۵۸/۱۶۸)، و ابوداؤد (۳۴/۲): كتاب الصلاة: باب: باب: ای الليل افضل، حديث (۱۳۱۵)، (۲۳۴/۴): كتاب السنة: باب: في الرد على الجهميه، حديث (۴۷۳۳)، و ابن ماجه (۴۳۵/۱): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء في ای ساعات الليل افضل، حديث (۱۳۶۶)، و الدارمی (۳۴۶/۱، ۳۴۷): كتاب الصلاة: باب: ينزل الله الى السماء و احمد (۲۶۴/۲، ۲۶۷، ۴۸۷، ۵۰۴)، و في الادب المفرد ص (۲۲۳)، حديث (۷۶۰)۔

مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوعبداللہ اغر کا نام سلمان ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3421 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ وَّابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ الدُّعَاءُ فِيْهِ اَفْضَلُ اَوْ اَرْجٰى اَوْ نَحْوَ هٰذَا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کی گئی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری حصے میں کی جانے والی دعا اور فرض نمازوں کے بعد کی جانے والی دعا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بھی نقل کی گئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات کے آخری حصے میں کی جانے والی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے' (راوی کو شک ہے یا شاید) اس کے قبول ہونے کی زیادہ اُمید ہوتی ہے۔

یا اسی کی مانند ہے کوئی دوسرا لفظ ہے۔

3422 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عُمَرَ الْهِلَالِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِى السَّلِيْلِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُ دُعَائَكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ الَّذِىْ وَصَلَ اِلَىَّ مِنْهُ اَنَّكَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ ذَنْبِىْ وَوَسِّعْ لِىْ فِىْ دَارِىْ وَبَارِكْ لِىْ فِيْمَا رَزَقْتَنِىْ قَالَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا

توضیحِ راوی: وَاَبُو السَّلِيْلِ اسْمُهٗ ضُرَيْبُ بْنُ نُفَيْرٍ وَّيُقَالُ ابْنُ نُقَيْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

3421- تفرد به الترمذي انظر التحفة (۴/۱۷۳)، حديث (۴۸۹۲) من اصحاب الكتب الستة، و ذكر المنذري في الترغيب و الترهيب (۲/۴۸۶)، حديث (۲۴۵۵)، عن ابي امامة، و عزاه للترمذي، و قال: حديث حسن.

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے گزشتہ رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سنی تھی' مجھ تک اس میں سے جو حصہ پہنچا' وہ یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھ رہے تھے:

''اے اللہ! میرے ذنب کی مغفرت کر دے اور میرے لئے میرے رزق میں کشادگی کر دے اور جو رزق تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں میرے لئے برکت پیدا کر دے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے دیکھا کہ ان میں کوئی چیز باقی رہ گئی ہو۔

ابوسلیل نامی راوی کا نام ضریب بن نفیر ہے۔ ایک قول کے مطابق ضریب بن نقیر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

3423 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَّهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْحِمْصِيُّ عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَآئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اللّٰهُ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا اَصَابَ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا اَصَابَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ مسلم بن زیاد بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص صبح کے وقت یہ دعا مانگے:

''اے اللہ! ہم تجھے گواہ بناتے ہیں، تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کو گواہ بناتے ہیں، تیرے تمام فرشتوں کو گواہ بناتے ہیں، تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتے ہیں، اس بات پر کہ (ہم یہ اعتراف کرتے ہیں) کہ تو اللہ ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، صرف تو ہی معبود ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے خاص بندے اور رسول ہیں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں) تو اس شخص نے اس دن میں جو بھی گناہ کیے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کر دے گا' اور اگر وہ شخص شام کے وقت یہ دعا مانگے گا' تو اس شخص نے اس رات میں جو گناہ کیا ہو گا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے۔

3424 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ

3423- اخرجه ابوداؤد (٤/ ٣٢٠): كتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (٥٠٧٨)، و البخاري في الادب المفرد ص (٣٥١)، حديث (١٢٠٥) عن مسلم بن زياد عن انس فذكره.

3424- تفرد به الترمذي انظر التحفة (١٠/ ١١٦)، حديث (١٣٥١٢) من اصحاب الكتب الستة، من طريق ابي السليل عن ابي هريرة.

متن حدیث: قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِاَصْحَابِهِ اللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِىْ عِمْرَانَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ اکثر جب کسی محفل سے اٹھتے تھے تو اپنے ساتھیوں کے لئے دعا کرتے تھے۔

"اے اللہ! ہمارے لئے اپنی وہ خشیت نصیب کر دے جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں وہ اطاعت نصیب کر دے جس کے ذریعے تو ہمیں جنت تک پہنچا دے اور وہ یقین نصیب کر دے جس کے ذریعے تو دنیاوی مصیبتیں ہمارے لئے آسان کر دے اور ہمیں سماعت بصارت اور قوت (میں طاقت کے اعتبار سے) اضافہ نصیب کر! جب تک تو ہمیں زندہ رکھتا ہے۔ اور اسے ہمارا وارث بنا دے ہمیں ان لوگوں پر غلبہ دے جو ہمارے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کریں اور ان لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر! جو ہم سے دشمنی رکھیں تو ہماری مصیبت کو دین میں نازل نہ کرنا اور دنیا کو ہماری سب سے بڑی خواہش نہ بنا دینا اور (اسے) ہمارا مبلغ علم نہ بنا دینا اور ہم پر ایسا شخص مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کرے"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو خالد بن ابوعمران کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

3425 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ

متن حدیث: سَمِعَنِىْ اَبِىْ وَاَنَا اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَا بُنَىَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُهُنَّ قَالَ الْزَمْهُنَّ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُنَّ:

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

3425- تفرد به الترمذي انظر التحفة (٥٧/٩)، حديث (١١٧٠٥) من اصحاب الكتب الستة، و ذكره المتقي الهندي في الكنز (٢٠٣/٢)، حديث (٣٧٦٣)، و عزاه للترمذي عن ابي بكرة.

◆◆ مسلم بن ابوبکر بیان کرتے ہیں میرے والد نے مجھے سنا میں یہ دعا مانگ رہا تھا۔

''اے اللہ! میں شدید غم، سستی، قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

تو انہوں نے فرمایا: میرے بیٹے تم نے یہ دعا کس سے سنی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں میں نے آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے تو انہوں نے فرمایا: تم ان کو لازم پکڑ لو! کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو میں نے یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3426 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَاِنْ كُنْتَ مَغْفُوْرًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَّاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِىْ اٰخِرِهَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ تم اگر انہیں پڑھ لو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے گا۔ اگرچہ تمہاری پہلے ہی مغفرت ہو چکی ہو (پھر بھی تمہیں یہ کلمات ضرور پڑھنے چاہئیں)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ بلند اور عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ بردبار اور کریم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے''۔

علی بن خشرم بیان کرتے ہیں: علی بن حسین نے اپنے والد کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ کلمات اضافی نقل کئے ہیں۔

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو اسحاق نے حارث کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3427 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ

3426- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۳۵۳/۷)، حديث (۱۰۴۰) من اصحاب الكتب الستة، و ذكره الهيثمی فی مجمع الزوائد (۱۸۳/۱۰)، و عزاه للطبرانی من طريق زيد بن ارقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يا على الا اعلمك كلمات ــــ فذكره، وقال: و فيه حبيب بن اخو حمزة الزيات، و هو ضعيف۔

3427- اخرجه احمد (۱۷۰/۱) عن ابراهيم بن محمد بن سعد عن ابيه عن سعد فذكره۔

اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: دَعْوَةُ ذِى النُّوْنِ اِذْ دَعَا وَهُوَ فِىْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِىْ شَىْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ

اختلاف سند: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ مَرَّةً عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ وَهُوَ اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ فَقَالُوْا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَ رِوَايَةِ ابْنِ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ وَّكَانَ يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحٰقَ رُبَّمَا ذَكَرَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِيْهِ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں تھے اس وقت انہوں نے جو دعا مانگی تھی' جو بھی شخص جس بھی مسئلے میں وہ دعا مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے گا۔ (وہ دعا یہ ہے)

"(اے اللہ) تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے میں ظا

محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں محمد بن یوسف نامی راوی نے ایک مرتبہ ابراہیم بن محمد کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں ابراہیم کے والد کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کئی راویوں نے اس حدیث کو یونس بن ابواسحاق کے حوالے سے ابراہیم بن محمد کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں ابراہیم بن محمد کے والد سے یہ بات مذکور ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

بعض محدثین نے' جو ابواحمد زبیری ہیں' اسے یونس بن ابواسحاق سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ ابراہیم بن محمد کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ جیسا کہ محمد بن یوسف نے روایت کیا ہے۔

یونس بن ابواسحاق نامی راوی بعض اوقات اس حدیث میں ابراہیم بن محمد کے والد سے منقول ہونے کا تذکرہ کرتے ہیں اور بعض اوقات ان کا تذکرہ نہیں کرتے۔

3428 سند حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

3428- تفردبه الترمذي انظر التحفة (۱۰/۳۹۳)، حديث (۱٤٦٧٤) من هذا الطريق و سياتي برقم (۳۵۰۸) من طريق الاعرج عن ابي هريرة بنحوه.

اسنادِ دیگر: قَالَ يُوسُفُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں یعنی ایک کم سو جو شخص انہیں یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یوسف نامی راوی نے اس روایت کو عبدالاعلیٰ کے حوالے سے ہشام کے حوالے سے محمد بن سیرین کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

3429 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجُوْزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِيَ الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّئُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: حَدَّثَنَا بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَّلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

3429- اخرجه ابن ماجه (۲/۱۲۶۹، ۱۲۷۰): كتاب الدعاء: باب: اسماء الله عزوجل، حديث (۳۸۶۱)۔

وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ فِىْ كَثِيْرِ شَىْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ لَهُ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ ذِكْرَ الْاَسْمَاءِ اِلَّا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِاِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيْهِ الْاَسْمَاءَ وَلَيْسَ لَهُ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کے **99** نام ہیں جو شخص انہیں یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (وہ اسماء یہ ہیں)

وہ اللہ تعالیٰ جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف وہی معبود ہے جو رحمٰن ہے، رحیم ہے، بادشاہ ہے، برائیوں سے پاک ہے، سلامتی عطا کرنے والا ہے، امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے، غالب ہے، زبردست ہے، بڑائی والا ہے، پیدا کرنے والا ہے، بنانے والا ہے، شکل وصورت عطا کرنے والا ہے، بخشش کرنے والا ہے، زبردست ہے، بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے، رزق عطا کرنے والا ہے، راستے کھولنے والا ہے، علم رکھنے والا ہے، تنگی پیدا کرنے والا ہے، کشادگی پیدا کرنے والا ہے، پست کرنے والا ہے، بلند کرنے والا ہے، عزت دینے والا ہے، ذلت دینے والا ہے، سننے والا ہے، دیکھنے والا ہے، فیصلہ کرنا والا ہے، انصاف کرنے والا ہے، مہربان ہے، باخبر ہے، بردبار ہے، عظمت والا ہے، مغفرت کرنے والا ہے، شکر قبول کرنے والا ہے، بلند ہے، بڑا ہے، حفاظت کرنے والا ہے، قوت دینے والا ہے، کفایت کرنے والا ہے، جلیل ہے، کریم ہے، نگران ہے، دعا قبول کرنے والا ہے، وسعت عطا کرنے والا ہے، حکمت والا ہے، مہربان ہے، بزرگی والا ہے، (قیامت کے دن) زندہ کرنے والا ہے، گواہ ہے، حق ہے، کارساز ہے، زبردست ہے، قوت والا ہے، مددگار ہے، لائق حمد ہے، شمار میں رکھنے والا ہے، آغاز میں پیدا کرنے والا ہے، دوبارہ زندگی دینے والا ہے، زندگی دینے والا ہے، موت دینے والا ہے، خود زندہ ہے، بذاتِ خود قائم ہے، اور سب کچھ اس سے قائم ہے، پانے والا ہے، بزرگی والا ہے، ایک ہے، بے نیاز ہے، قدرت والا ہے، اقتدار والا ہے، آگے کرنے والا ہے، پیچھے کرنے والا ہے، اول ہے، آخر ہے، ظاہر ہے، باطن ہے، والی ہے، بلند و برتر ہے، بھلائی کرنے والا ہے، توبہ قبول کرنے والا ہے، انتقام لینے والا ہے، معاف کرنے والا ہے، مہربان ہے، حقیقی بادشاہ ہے، جلال و اکرام والا ہے، انصاف کرنے والا ہے، جمع کرنے والا ہے، غنی ہے، غنی کر دینے والا ہے، روکنے والا ہے، ضرر پہنچانے والا ہے، نفع دینے والا ہے، نور ہے، ہدایت دینے والا ہے، بے مثال ایجاد کرنے والا ہے، باقی ہے، وارث ہے، ہدایت نصیب کرنے والا ہے، برداشت کرنے والا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ کئی راویوں نے اسے صفوان بن صالح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ہمارے علم کے مطابق یہ صرف صفوان سے منقول ہے اور محدثین کے نزدیک یہ صاحب ثقہ ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق جن روایات میں اللہ تعالیٰ کے اسماء کا تذکرہ ہوا ہے ان میں سے صرف یہی ایک روایت ایسی ہے جس کی سند مستند ہے۔

آدم بن ایاس نے اس روایت کو دیگر حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔
اس میں ایسے اسماء کا ذکر کیا ہے جن کی سند مستند نہیں ہے۔

3430 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَلَیْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ذِكْرُ الْاَسْمَاءِ وَهُوَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: رَوَاهُ اَبُو الْیَمَانِ عَنْ شُعَیْبِ بْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ الْاَسْمَاءَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے **99** نام ہیں، جو شخص ان ناموں کو یاد کرلے گا وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں ان اسماء کا تذکرہ نہیں ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔
اس روایت کو ابو یمان نے شعیب بن ابو حمزہ کے حوالے سے ابو زناد کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم اس میں ان اسماء کا ذکر نہیں ہے۔

3431 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ اَنَّ حُمَیْدًا الْمَكِّیَّ مَوْلٰی ابْنِ عَلْقَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرَّتْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

◆◆ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم جنت کے باغات میں سے گزرو تو کچھ کھا پی لیا کرو! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جنت کے باغات سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مساجد میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہاں کچھ کھانے پینے سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3430۔ اخرجه البخاری (۴۱۷/۵): کتاب الشروط: باب: ما یجوز من الاشتراط و الثنیا من الاقرار، حدیث (۲۷۳۶)، طرفاء فی (۶۴۱۰، ۷۳۹۲)، و مسلم (۲۰۶۲/۴): کتاب الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: من اسماء اللّٰه تعالیٰ و فضل من احصاها، حدیث (۲۶۷۷/۵)، و احمد (۲۵۸/۲)، و الحمیدی (۴۷۹/۲)، حدیث (۱۱۳۰)۔

3431۔ تفرد به الترمذی انظر التحفة (۲۶۰/۱۰)، حدیث (۱۴۱۷۵) من اصحاب الکتب الستة، وذکره المنذری فی الترغیب و الترهیب (۴۲۲/۲)، حدیث (۲۳۲۳)، و عزاه للترمذی، و قال: قال الحافظ: وهو مع غرائب حسنة الاسناد

3432 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قَالُوا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم جنت کے باغات میں سے گزرو تو کھاپی لیا کرو۔ انہوں نے عرض کی جنت کے باغات سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکر کے حلقے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے جو ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 59: بلاعنوان

3433 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ عِنْدَكَ احْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا وَأَبْدِلْنِي مِنْهَا خَيْرًا فَلَمَّا احْتُضِرَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ اللَّهُمَّ اخْلُفْ فِي أَهْلِي خَيْرًا مِنِّي فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ عِنْدَ اللَّهِ احْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَأَبُو سَلَمَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ

◆◆ اُم المؤمنین سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جب کسی کو کوئی مصیبت لاحق ہو تو وہ یہ پڑھ لے۔

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ! میں اپنی اس مصیبت کا تجھ سے اجر چاہتا ہوں تو مجھے اس کا اجر نصیب کر اور مجھے اس کے بدلے میں بہتری عطا کردے۔''

3432۔ اخرجه احمد (۱۵۰/۳) عن محمد بن ثابت البناني عن ابيه عن انس۔

3433۔ اخرجه ابن ماجه (۵۰۹/۱): كتاب الجنائز: باب: ما جاء في الصبر على المصيبة، حديث (۱۵۹۸)، و احمد (۲۷/۴)۔

جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے دعا کی۔
''اے اللہ! میرے بعد میری بیوی کو مجھ سے بہتر شخص عطا کرنا''
راوی بیان کرتے ہیں جب ان کا انتقال ہوا تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ پڑھا۔
''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی اس مصیبت کے اجر کی طلب گار ہوں' تو (اے اللہ!) مجھے اس کا اجر عطا کر۔''
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔
حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد تھا۔

3434 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَاُعْطِيتَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے پروردگار سے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافی کا سوال کرو! پھر وہ شخص اگلے دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مانند جواب دیا پھر وہ شخص تیسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہی جواب دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں دنیا میں عافیت دیدی جائے اور آخرت میں بھی دے دی جائے تو تم کامیاب ہو گئے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف سلمہ بن وردان سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3435 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

3434- اخرجه ابن ماجه (١٢٦٥/٢): كتاب الدعاء: باب: الدعاء بالعفو و العافية، حديث (٣٨٤٨)، و البخاري في الادب المفرد ص (١٨٥)، حديث (٦٣٩).

3435- اخرجه ابن ماجه (١٢٦٥/٢): كتاب الدعاء: باب: الدعاء بالعفو و العافية، حديث (٣٨٥٠)، احمد (١٧١/٦، ١٨٢، ١٨٣، ٢٠٨).

بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَىُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِى اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عُفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر مجھے یہ پتہ چل جائے کہ فلاں رات ''شب قدر'' ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے مجھے کیا پڑھنا چاہئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے مہربان ہے معافی کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف کردے۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3436 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ اَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ فَقَالَ لِىْ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَدْ سَمِعَ مِنَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

◆◆ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیں جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگیں۔ (حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) کچھ دن بعد میں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیں جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے حضرت عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! آپ اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت میں عافیت مانگیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔ عبداللہ بن حارث نامی راوی نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے اس کا سماع کیا ہے۔

3437 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكُوْفِىُّ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّهُوَ الْمُلَيْكِىُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

3436۔ اخرجه البخاری فی الادب المفرد ص (۲۱۳)، حدیث (۷۳۳)، واحمد (۲۰۹/۱)، و الحمیدی (۲۱۹/۱)، حدیث (۴۶۱)۔

3437۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۲۴۶/۶)، حدیث (۸۵۰۴۰) من اصحاب الکتب الستة، واخرجه الحاکم (۴۹۸/۱)، و قال: حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاه، و قال الذهبی: الملیکی ضعیف۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُلَيْكِيِّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیزیں مانگی جاتی ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ اس سے عافیت مانگی جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف ابوعبدالرحمٰن بن ابوبکر ملیکی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3438 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِى الْوَزِيْرِ حَدَّثَنَا زَنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَمْرًا قَالَ اللّٰهُمَّ خِرْ لِىْ وَاخْتَرْ لِىْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَنْفَلٍ

توضیح راوی: وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَيُقَالُ لَهُ زَنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَرَفِىُّ وَكَانَ يَسْكُنُ عَرَفَاتٍ وَّتَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ

◆◆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ کر لیتے تو یہ پڑھتے تھے۔

"اے اللہ! میرے لئے خیر کر دے اور (اس کام کو) میرے لئے اختیار کر لے"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زنفل راوی کے حوالے سے جانتے ہیں جو محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ اسے زنفل عرفی کہا جاتا ہے اس نے عرفات میں سکونت اختیار کی تھی۔

یہ اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے اس کی متابعت نقل نہیں کی گئی ہے۔

3439 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى اَنَّ زَيْدَ بْنَ سَلَّامٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِىِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَّالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ

3438- تفرد به الترمذی انظر التحفة (٥/٣١٥)، حديث (٦٦٣٨) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه البغوى فى شرح السنة (٢/٥٢٧)، حديث (١٠١٢)، و ذكره كلام الترمذى بعده.

3439- اخرجه مسلم (٢/٤ ابى): كتاب الطهور: باب: فضل الوضوء، حديث (١/٢٢٣)، و ابن ماجه (١/١٠٢): كتاب الطهارة و سننها: باب: الوضوء شطر الايمان، حديث (٢٨٠) والدارمى (١/١٦٧): كتاب الصلاة: باب: ما جاء فى الطهور، و احمد (٥/٣٤٢، ٣٤٣، ٣٤٤).

النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوبِقُهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ وضو نصف ایمان ہے الحمد للہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھنا زمین و آسمان کے اور درمیان (جگہ کو نیکیوں یا انوار سے) بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے، صدقہ برہان ہے، صبر ضیاء ہے، قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے۔ ہر آدمی جب نکلتا ہے تو اپنا سودا کرتا ہے یا وہ خود کو آزاد کروا لیتا ہے یا خود کو غلام بنا لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3440 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سبحان اللہ پڑھنا نصف میزان ہے اور الحمد للہ پڑھنا اسے بھر دیتا ہے جبکہ لا الہ الا اللہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

3441 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ جُرَيِّ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ سُلَيْمٍ قَالَ

متنِ حدیث: عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَدِیْ اَوْ فِیْ يَدِهِ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ

جری نہدی بنو سلیم قبیلے کے ایک فرد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھوں پر یہ الفاظ گنوائے تھے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ تھے) اپنے ہاتھ کے ذریعے گنوائے تھے سبحان اللہ پڑھنا نصیب میزان ہے۔ الحمد للہ پڑھنا اسے بھر دیتا ہے اللہ اکبر پڑھنا آسمان اور زمین کے درمیان جگہ کو بھر دیتا ہے۔ روزہ نصف صبر ہے اور

3440۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة من اصحاب الكتب الستة، ینظر تحفة الاشراف (۸۸۶۳)، و ذكره المنذری فی الترغيب و الترهيب (۳۹۷/۲)، حدیث (۲۲۶۹)، وعزاه للترمذی و قال: هذا حديث غريب، عن عبد الله بن عمرو.

3441۔ تفردبه الترمذی ینظر التحفة الاشراف (۱۵۵۴۱) من اصحاب الكتب الستة، و ذكره المنذری فی الترغيب و الترهيب (۴۱۱/۲)، حديث (۲۳۰۱)، و عزاه للترمذی، وقال: حسن.

پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3442 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ وَكَانَ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنِ الْأَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي نَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَآبِي وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ عرفہ کی شام میدان عرفات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر یہی دعا کی۔

"اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے جیسے حمد بیان کریں اور وہ حمد جو ہمارے بیان کرنے سے بھی بہتر ہو۔ اے اللہ میری نماز میری قربانی میری زندگی میری موت تیرے لئے ہے۔ میں نے تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ میری میراث تیرے لئے ہے اے اللہ! میں قبر کے عذاب، ذہن کے وسوسے، معاملات کے بکھرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! ہوا جو شر لے کر آتی ہے میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

3443 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ

متنِ حدیث: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلَّهُ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں کیں لیکن ہمیں وہ یاد نہیں ہو سکیں تو ہم

3442۔ اخرجه ابن خزيمة (٤/٢٦٤)، حديث (٢٨٤١)، من طريق الاغر بن الصباح، عن خليفة بن حصين، فذكره

3443۔ اخرجه البخاري في الادب المفرد (٦٨٦)، من طريق ثابت بن عجلان، عن ابي عبد الرحمن، فذكره

نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے بہت سی دعائیں کی ہیں لیکن ہم انہیں یاد نہیں رکھ سکے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس دعا کی جانب نہ کروں جو ان سب کو شامل ہو؟ تم یہ کہو:

''اے اللہ! ہم تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتے ہیں جو بھلائی تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نے مانگی ہے اور ہم ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔ بے شک تو ہی حقیقی مددگار ہے۔ (بھلائی کو) پہنچانا تیرے ہی ذمے ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3444 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ اَبِیْ كَعْبٍ صَاحِبِ الْحَرِيْرِ حَدَّثَنِیْ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَكْثَرَ دُعَائَكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ لَيْسَ اٰدَمِیٌّ اِلَّا وَقَلْبُهٗ بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ اَقَامَ وَمَنْ شَاءَ اَزَاغَ فَتَلَا مُعَاذٌ (رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا)

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَاَنَسٍ وَّجَابِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَنُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اے ام المومنین! نبی اکرم ﷺ جب آپ کے پاس ہوتے تھے تو آپ ﷺ کون سی دعا بکثرت مانگا کرتے تھے؟ تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔

''اے دلوں کو پھیر دینے والی ذات! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھنا۔''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اکثر یہ دعا مانگتے ہیں:

''اے دلوں کو پھیرنے والی ذات! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھنا۔''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ام سلمہ! ہر شخص کا ذہن اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے وہ جسے چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

اس کے بعد معاذ نامی راوی نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے ہمارے پروردگار جب تو نے ہمیں ہدایت نصیب کی ہے تو پھر ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ،

3444۔ اخرجہ احمد (٦/٢٩٤، ٣٠١، ٣١٥)، و عبد بن حمید (٤٤٣)، حدیث (١٥٣٤)، من طریق شهر به حوشب، فذكره.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3445 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

توضیح راوی: وَالْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ قَدْ تَرَكَ حَدِيْثَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں خوف کی وجہ سے رات سو نہیں سکتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ پڑھو۔

''اے اللہ! اے سات آسمانوں اور ہر اس چیز کے پروردگار جس پر ان آسمانوں نے سایہ کیا ہوا ہے۔ اے تمام زمینوں اور ہر اس چیز کے پروردگار جو اس پر چلتی ہیں۔ اے تمام شیاطین کے پروردگار اور ان کے پروردگار! جنہیں ان شیاطین نے گمراہ کیا ہے۔ تو میرے لئے اپنی ساری مخلوق کے شر سے (بچنے کی) پناہ بن جا! ان میں سے کوئی بھی مجھ پر زیادتی نہ کر سکے مجھ پر ظلم نہ کر سکے۔ تیری پناہ زبردست ہے' تیری ثناء بزرگ و برتر ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ صرف تو ہی معبود ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے حکم بن ظہیر نامی راوی کی روایات کو بعض محدثین نے متروک قرار دیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

3446 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنِ الرُّحَيْلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ اَخِيْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَرَبَهُ اَمْرٌ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

3445۔ تفردبه الترمذی ینظر تحفة الاشراف (٧٥/٢) من اصحاب الكتب الستة، وذكره الهيثمی فی مجمع الزوائد (١٢٩/١٠)، و عزاه للطبرانی فی الاوسط وقال: و رجاله رجال الصحيح الا ان عبد الرحمن بن سابط لم يسمع من خالد بن الوليد

3446۔ تفردبه الترمذی ینظر تحفة الاشراف (٣٠٣/١) من اصحاب الكتب الستة، وذكره المتقی الهندی فی الكنز (٦٥٩/٢)، حديث (٥٠٠٢)، و عزاه لابن البخاری، عن انس، و حديث الظوا بياذا الجلال، ذكره المتقی فی الكنز حديث (٣٢١٨) و عزاه للترمذی

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اے حی! اے قیوم! میں تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد مانگتا ہوں۔''

3447 سندِ حدیث: وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلِظُّوا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

اسی سند کے ہمراہ یہ بات بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے۔

''یا ذالجلال والاکرام'' (پڑھنے) کو لازم پکڑلو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3448 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلِظُّوا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ

اسنادِ دیگر: وَإِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَمُؤَمَّلٌ غَلِطَ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَّلَا يُتَابَعُ فِيْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''یا ذالجلال و الاکرام'' پڑھنے کو لازم پکڑلو''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔ یہ روایت حماد بن سلمہ کے حوالے سے حمید کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے اور یہی درست ہے۔

مؤمل نامی راوی نے اس روایت میں غلطی کی ہے۔ انہوں نے یہ بیان کیا ہے یہ حماد کے حوالے سے حمید کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ اس بارے میں ان کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

3449 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَّذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْاَلُ

3449- تفردبه الترمذی ینظر تحفة الاشراف (۱۷۲/٤) من اصحاب الکتب الستة، و ذکره المنذری فی الترغیب و الترهیب (٤٦٣/١)، حدیث (٨٦٩)، و عزاه للترمذی عن شهر بن حوشب عن ابی امامة، وقال: حدیث حسن.

اللّٰهَ شَيْئًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا اَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ ظَبْيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

''جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ اسے اونگھ آ جائے تو وہ اس رات کے جس بھی حصے میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جس بھی بھلائی کے بارے میں سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا کر دے گا''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

یہی روایت شہر بن حوشب کے حوالے سے ابوظبیہ کے حوالے سے عمرو بن عبسہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3450 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِى الْوَرْدِ عَنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُو يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَىُّ شَىْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا اَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری مکمل نعمت کا سوال کرتا ہوں''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا مکمل نعمت سے مراد کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کی وہ دعا جو میں مانگوں اور میں اس کے ذریعے بھلائی چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکمل نعمت جنت میں داخل ہو جانا اور جہنم سے بچ جانا۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو ''یا ذالجلال والاکرام'' پڑھ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری دعا قبول ہوگی تم مانگو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو یہ کہہ رہا تھا۔

3450- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (۷۳۲)، و احمد (۲۳۱/۵، ۲۳۵)، من طریق سعید الجریری، عن ابی الورد بن ثمامة، عن للجلاج، فذكره.

"اے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں۔"
تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے آزمائش کا سوال کیا ہے تم اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت احمد بن منیع نے اسماعیل بن ابراہیم کے حوالے سے جریری سے اسی سند کے ہمراہ نقل کی ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

3451 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
متنِ حدیث: إِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهٖ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔
جب کوئی شخص سوتے ہوئے ڈر جائے تو وہ یہ پڑھے۔
"میں اللہ تعالیٰ کے غضب سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کے شر سے، شیطان کے وسوسوں اور اس کے میرے پاس آنے سے، اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں۔"
(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) جب وہ یہ پڑھ لے گا تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔
راوی بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی اس اولاد کو اس کی تعلیم دیا کرتے تھے جو بالغ ہو چکی تھی اور جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے ان کے لئے اس دعا کو لکھ کر (تعویذ کے طور پر) ان کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3452 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ قَالَ
متنِ حدیث: اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقٰى إِلَيَّ صَحِيفَةً فَقَالَ هٰذَا مَا كَتَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا

3451۔ اخرجه ابوداؤد (١٢/٤): كتاب الطب: باب: اكيف الرقى، حديث (٣٨٩٣)، و احمد (١٨١/٢)، من طريق محمد بن اسحاق، عن عمرو بن شعيب، عن ابيه فذكره۔

3452۔ اخرجه البخاري في الادب المفرد (١٢٠٨)، و احمد (١٩٦/٢) من طريق محمد بن زياد الالهاني، عن ابي راشد الحبراني، فذكره۔

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ عَلِّمْنِيْ مَا أَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ يَا أَبَابَكْرٍ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيكَهُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْئًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلٰى مُسْلِمٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ ابوراشد حمرانی بیان کرتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں نے ان سے کہا: آپ مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو انہوں نے صحیفہ میری طرف بڑھایا اور فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھوا کر دیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ میں نے اسے پڑھا تو اس میں یہ تحریر تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسی دعا تعلیم کریں جسے میں صبح کے وقت اور شام کے وقت پڑھ لیا کروں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! تم یہ پڑھا کرو!

''اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو ہر شے کا پروردگار ہے اور اس کا مالک ہے۔ میں اپنی ذات کے شر سے، شیطان کے شر سے اس کے شریک ہونے سے اپنی ذات کے ساتھ کوئی برائی کرنے سے، یا کسی مسلمان کے ساتھ کوئی برائی کرنے سے، تیری پناہ مانگتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3453 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں میں نے ابووائل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے (عمرو بن مرہ کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے)

''اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیور اور کوئی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے فحاشی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے۔ خواہ وہ ظاہری ہوں یا باطنی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اور کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے خود اپنی تعریف کی ہے''۔

3453- اخرجه البخاري (١٥٢/٨): كتاب التفسير : باب : انما حرم ربي الفواحش_)، حديث (٤٦٣٧)، و مسلم (٢١١٣/٤): كتاب التوبة: باب : غيرة الله تعالى ، و تحريم الفواحش، حديث (٣٢، ٣٣، ٣٤/٢٧٦٠)، و احمد (٣٨١/١، ٤٢٥، ٤٣٢)، و الدارمي (١٤٩/٢): كتاب النكاح: باب : الغيرة من طريق شقيق ابي وائل، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3454 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُو بِهٖ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ

توضیح راوی: وَاَبُو الْخَيْرِ اسْمُهٗ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيُّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی دعا تعلیم کریں جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم یہ پڑھا کرو۔

"اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے تو اپنی بارگاہ سے میری مغفرت کر دے مجھ پر رحم کر دے بے شک تو مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

یہ وہ روایت ہے جو لیث بن سعد سے منقول ہے۔ ابوالخیر نامی راوی کا نام مرثد بن عبداللہ یزنی ہے۔

3455 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ جَآءَ الْعَبَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَّخَيْرِهِمْ نَسَبًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ مطلب بن ابووداعہ بیان کرتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یوں ظاہر

3454- اخرجه البخاري (۳۷۰/۲): كتاب الاذان: باب: الدعاء قبل السلام، حديث (۸۳٤)، و طرفاه في: (۶۳۲۶، ۷۳۸۸) و مسلم (۲۰۷۸/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: استحباب خفض الصوت بالذكر، حديث (۲۷۰۵/٤۸)، و ابن ماجه (۱۲۶۱/۲): كتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء، حديث (۳۸۳۵)، و النسائي (۵۳/۳): كتاب السهو: باب: الدعاء بعد الذكر، حديث (۱۳۰۲)، و احمد (۳/۱، ۷)، و ابن خزيمة (۲۹/۳، ۳۰)، حديث (۸٤۵، ۸٤۶)، من طريق يزيد بن ابي حبيب، عن ابي الخير، عن عبد الله بن عمرو بن العاص، فذكره.

3455- اخرجه احمد (۲۱۰/۱) من طريق المطلب عن وداعة، عن العباس فذكره.

ہو رہا تھا' جیسے انہوں نے کوئی ناگوار بات سنی تھی۔ آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ پر سلامتی نازل ہو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا ''محمد'' ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا' تو مجھے ان میں سے سب سے بہترین حصے میں رکھا پھر اس نے اس کو دو بڑے گروہوں میں تقسیم کیا' تو مجھے سب سے بہتر گروہ میں رکھا' پھر اس نے اس کے قبائل بنائے تو مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا پھر اس نے اس قبیلے کے مختلف گھرانے بنائے تو مجھے سب سے بہترین گھرانے اور سب سے بہترین نسب میں رکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3456 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَلَا نَعْرِفُ لِلْأَعْمَشِ سَمَاعًا مِنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ رَآهُ وَنَظَرَ إِلَيْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ایک ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا عصا مبارک اس پر مارا تو اس کے پتے جھڑنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ 'سُبْحَانَ اللّٰهِ ' وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ (پڑھنے سے) بندے کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ اعمش نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہوتا ہم اعمش نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہوئی ہے۔

3457 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْجُلَاحِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيبٍ السَّبَائِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى إِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللَّهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ

3456۔ تفردبه الترمذی ینظر تحفة الاشراف (۸۹٤) من اصحاب الکتب الستة، وذکره المتقی الهندی فی الکنز (٤٦٣/١)، حدیث (۲۰۱۲)، و عزاه للترمذی عن انس۔

3457۔ اخرجه النسائی فی عمل الیوم ، و اللیلة کما فی التحفة (٤٨٨/٧)۔

توضیح راوی: وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَارَةَ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو شخص یہ کلمہ دس مرتبہ مغرب کی نماز کے بعد پڑھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ یہ وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے، حمد اسی کے لئے مخصوص ہے، وہ زندگی دیتا ہے، وہ موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے فرشتے کو مقرر کر دیتا ہے جو صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کے نامۂ اعمال میں دس ایسی نیکیاں لکھ دیتا ہے جو رحمت کو واجب کر دیتی ہیں اور اس کے دس ایسے گناہ معاف کر دیتا ہے جو ہلاکت کو لازم کر دیتے ہیں اور اس شخص کو دس مومن غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف لیث بن سعد سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔ ہمارے علم کے مطابق حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

بَابُ فِيْ فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ لِعِبَادِهٖ

باب 60: توبہ کرنے' استغفار کرنے کی فضیلت' اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر رحمت کرنے کا تذکرہ

3458 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ يَا زِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ فَقُلْتُ اِنَّهٗ حَكَّ فِيْ صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتَ امْرَاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اِذْ نَادَاهُ اَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَّهٗ جَهْوَرِيٍّ يَّا مُحَمَّدُ فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمُ فَقُلْنَا لَهٗ وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهِيتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَغْضُضُ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِّنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا عَرْضُهٗ اَوْ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ عَرْضِهٖ اَرْبَعِيْنَ اَوْ سَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ مَفْتُوحًا يَّعْنِي لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ ان سے

موزوں پر مسح کا مسئلہ دریافت کروں۔ انہوں نے دریافت کیا اے زر! تم کس کام سے آئے ہو؟ میں نے جواب دیا: علم کے حصول کے لئے۔ انہوں نے فرمایا فرشتے اپنے پَر علم کے طلب گار کے لئے بچھا دیتے ہیں اس کی طلب سے راضی ہونے کی وجہ سے' میں نے کہا میرے ذہن میں موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں کھٹک ہے کہ پاخانہ کرنے اور پیشاب کرنے کے بعد (ایسا کیا جاسکتا ہے؟) آپ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں تو اس لئے میں آپ سے یہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کو اس حوالے سے کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت صفوان نے جواب دیا جی ہاں نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے جب ہم سفر کی حالت میں ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مسافر ہوں' تو ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں' البتہ جنابت کی وجہ سے حکم مختلف ہوگا' پاخانہ کرنے پیشاب کرنے یا سونے کے بعد (انہیں اتارنا ضروری نہیں ہے)۔

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو خواہش نفس کے بارے میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے ہم آپ ﷺ کے پاس ہی موجود تھے۔ اسی دوران ایک دیہاتی نے آپ ﷺ کو بلند آواز میں پکارا اے حضرت محمد ﷺ نبی اکرم ﷺ نے اسے اتنی ہی بلند آواز میں جواب دیا ''ادھر آ جاؤ'' تو ہم نے اس دیہاتی سے کہا تمہارا ستیاناس ہو تم اپنی آواز کو پست رکھو تم نبی اکرم ﷺ کے سامنے موجود ہو اور تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے۔ (کہ تم نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی آواز بلند کرو) تو وہ دیہاتی بولا: اللہ کی قسم! میں تو اپنی آواز کم نہیں کروں گا پھر اس دیہاتی نے دریافت کیا آدمی بعض اوقات کچھ لوگوں کو پسند کرتا ہے لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہو پاتا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جس سے محبت رکھتا ہے قیامت والے دن اس کے ساتھ ہوگا۔

اس کے بعد وہ ہمیں احادیث سناتے رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے مغرب کی سمت میں ایک دروازے کا تذکرہ کیا جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہوگی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی چوڑائی میں کوئی سوار چالیس برس تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ستر برس تک چلتا رہے تو (دوسرے کنارے تک پہنچے گا)

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ شام کی سمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دروازے کو اس دن پیدا کیا تھا جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا یہ کھلا ہوا ہے یعنی توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے اور یہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہیں ہو جاتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3459 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ اِنَّهُ حَاكَ اَوْ حَكَّ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا اِذَا كُنَّا فِيْ سَفَرٍ اَوْ

مُسَافِرِيْنَ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ اَعْرَابِيٌّ جِلْفٌ جَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ اِنَّكَ قَدْ نُهِيتَ عَنْ هٰذَا فَاَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمُ فَقَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ قَالَ زِرٌّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِيْ حَتّٰى حَدَّثَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا) اَلْاٰيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

◆◆ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رٹائٹیز کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ میں نے جواب دیا علم کے حصول کے لئے انہوں نے بتایا مجھے اس حدیث کا پتہ چلا ہے کہ فرشتے علم کے طلب گار کے عمل سے راضی ہو کر اپنے پَر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں میں نے کہا موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے تو کیا آپ کو اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث یاد ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں جب ہم سفر میں ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب ہم مسافر ہوں' تو آپ ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم تین دن تک اپنے موزے نہ اتاریں البتہ جنابت لاحق ہو جائے تو پھر اتاریں گے لیکن پاخانہ یا پیشاب یا سونے کے بعد (وضو کرتے ہوئے انہیں اتارنے کی ضرورت نہیں ہے)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا: کیا خواہش نفس کے بارے میں آپ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث یاد ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں موجود تھے' ایک شخص آیا اور اس نے آپ ﷺ کو بلند آواز سے پکارا وہ شخص سب سے پیچھے تھا وہ ایک دیہاتی تھا جو سخت مزاج اور بدتمیز قسم کا شخص تھا۔ اس نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ اے حضرت محمد ﷺ لوگوں نے اس سے کہا چپ کرو! تمہیں اس طرح (بلانے سے) منع کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے اتنی ہی اونچی آواز میں کہا "ادھر آجاؤ" اس شخص نے کہا: کوئی شخص کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہو پاتا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جس شخص کے ساتھ محبت کرتا ہے قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا۔

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں اس کے بعد حضرت صفوان ہمارے سامنے احادیث بیان کرتے رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی: اللہ تعالیٰ نے مغرب میں ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے یہ توبہ کے لئے ہے۔ یہ بند نہیں ہوگا۔ اس وقت تک جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو جاتا۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

"جس دن تمہارے پروردگار کی ایک نشانی ظاہر ہوگی۔ اس وقت کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3460 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس پر نزع کا عالم طاری نہیں ہو جاتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبدالرحمٰن نامی راوی سے منقول ہے۔

3461 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ اِذَا وَجَدَهَا

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ اَبِى الزِّنَادِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَكْحُوْلٍ بِاِسْنَادٍ لَّهُ عَنْ اَبِى ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی گمشدہ سواری کو پا لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے جو ابوزناد سے منقول ہے۔

3460۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۴۲۰): كتاب الزهد: باب: ذكر التوبة، حديث (۴۲۵۳)، و اخرجه احمد (۲/۱۳۲ - ۱۵۳)۔ و عبد بن حميد ص (۲۶۷) حديث (۸۴۷)، عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن ابيه عن مكحول، عن جبير بن نفير عن ابن عمر به۔

3461۔ اخرجه مسلم (۴/۲۱۰۲): كتاب التوبة: باب: في الحض على التوبة و الفرح بها، حديث (۲۶۷۵/۲)، و ابن ماجه (۴/۱۴۱۹): كتاب الزهد: باب: ذكر التوبة، حديث (۴۲۴۷)، عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة به۔

یہی روایت مکحول کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

3462 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصِّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ

متنِ حدیث: أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ وَيَغْفِرُ لَهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے جب ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے تم سے ایک روایت چھپا رکھی تھی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم لوگ گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق کو پیدا کر دے گا جو گناہ کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

یہی روایت محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ محمد بن کعب کے حوالے سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

3463 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحٰقَ الْجَوْهَرِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ فَائِدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

3461- اخرجه مسلم (۲۱۰۵/۴): كتاب التوبة: باب: سقوط الذنوب بالاستغفار، توبة، حديث (۹ - ۲۷۴۸/۱۰)، و اخرجه احمد (۴۱۴/۵)، و عبد بن حميد ص (۱۰۵)، حديث (۲۳۰)، عن ابی صرمة، عن ابی ايوب الانصاری به۔

3463- تفرد به الترمذی من اصحاب الكتب الستة، وذكره المنذری في الترغيب و الترهيب (۴۶۴/۲)، حديث (۲۴۰۴)، و عزاه للترمذی عن انس بن مالك فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! جب تک تم مجھ سے دعا مانگتے رہو گے جب تک تم مجھ سے امید رکھو گے میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں گا۔ خواہ تمہارا عمل جو بھی ہو۔ میں اس کی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تم مجھ سے مغفرت طلب کرو تو میں تمہیں بخش دوں گا اور میں اس کی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تم روئے زمین جتنے گناہ لے کر میری بارگاہ میں آؤ اور پھر تم اس حالت میں میری بارگاہ میں آؤ کہ تم کسی کو میرا شریک نہ سمجھتے ہوئے تو میں اتنی ہی مغفرت کے ہمراہ تم سے ملوں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَاب خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ

باب 61: اللہ تعالیٰ کا ایک سو رحمتیں پیدا کرنا

3464 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهٖ يَتَرَاحَمُوْنَ بِهَا وَعِنْدَ اللّٰهِ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ رَحْمَةً

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَلْمَانَ وَجُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے 100 رحمتیں پیدا کی ہیں۔ ان میں سے ایک رحمت اپنی مخلوق کے درمیان رکھی ہے جس کی وجہ سے وہ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور 99 رحمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3465 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

3464۔ اخرجه مسلم (۲۱۰۸/۴): کتاب التوبة: باب: فی سعة رحمة الله تعالیٰ و انها سبقت غضبه، حدیث (۲۷۵۲/۱۸)، و احمد (۳۳۴/۲، ۴۸۴)۔

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ فِی الْجَنَّةِ اَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں موجود عذاب کا پتہ چل جائے تو اسے جنت کی امید ہی نہ رہے اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پتہ چل جائے تو کوئی بھی شخص جنت سے ناامید نہ ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے ہم اسے صرف علاء کی ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3466 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے اپنے دستِ قدرت کے ذریعے اپنے اوپر یہ بات لازم کی۔ میری رحمت میرے غضب پر غالب آجائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

3467 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الثَّلْجِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَغْدَادَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ صَاحِبُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَرْبِیٍّ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ وَثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلّٰى وَهُوَ يَدْعُو وَيَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهٖ اللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ بِمَ دَعَا اللّٰهَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

3465- اخرجه مسلم (۲۱۰۹/۴): كتاب التوبة: باب: فی سعة رحمة الله تعالیٰ و انها سبقت غضبه، حديث (۲۷۵۵/۲۳)، و احمد (۳۳۴/۴، ۳۹۷، ۳۸۴).

3466- اخرجه ابن ماجه (۶۷/۱): كتاب المقدمة: باب: فيما انكرته الجهمية، حديث (۱۸۹)، (۱۴۳۵/۲): كتاب الزهد: باب: ما يرجى رحمة الله يوم القيامة، حديث (۴۲۹۵)، و احمد (۴۳۳/۲).

3467- تفرد به الترمذی انظر التحفة (۲۴۸/۱)، حديث (۹۳۶) من ثابت عن انس، و اخرجه احمد (۱۲۰/۳)، و ابن ماجه (۱۲۶۸/۲)، حديث (۳۸۵۸)، من طرق انس بن سيرين عن انس بن مالك فذكره.

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اس وقت ایک شخص وہاں نماز ادا کر رہا تھا وہ دعا مانگ رہا تھا اور دعا میں یہ پڑھ رہا تھا۔

"اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو بڑا احسان کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے اے جلال اور اکرام والے"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں پتہ ہے اس نے کیا دعا مانگی ہے؟ اس نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے وسیلے سے دعا مانگی ہے کہ جب اس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے کچھ مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ وہ چیز عطا کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ثابت کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کے حوالے سے غریب ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَاب قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ

باب 62: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "اس شخص کی ناک خاک آلود ہو"

3468 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهُ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَظُنُّهُ قَالَ اَوْ اَحَدُهُمَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَرِبْعِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ اَخُو اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَّهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ

مذاہبِ فقہاء: وَيُرْوٰى عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فِي الْمَجْلِسِ اَجْزَاَ عَنْهُ مَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے رمضان کا مہینہ آجائے اور پھر وہ پورا گزر بھی جائے لیکن اس شخص کی مغفرت نہ ہو سکے۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے

3468- اخرجه احمد (۲/۲۵۴) عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة فذكره.

اس کے ماں باپ کا بڑھاپا آئے اور وہ دونوں ماں باپ اسے جنت میں داخل نہ کرواسکیں۔ (یعنی وہ ماں باپ کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکے)

عبدالرحمٰن بن اسحاق نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ میرا خیال ہے حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

''ماں باپ یا ان دونوں میں سے کوئی ایک''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ روایت حسن ہے اور اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔

ربعی بن ابراہیم نامی راوی اسماعیل بن ابراہیم کے بھائی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں اور یہی ابن علیہ ہیں۔

اہل علم سے یہ بات روایت کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی محفل میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے پر) ایک مرتبہ درود بھیج دے تو اب وہ اس محفل میں جتنی بار بھی نام لے گا تو ایک مرتبہ درود پڑھنا کافی ہوگا۔

3469 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْبَخِيلُ الَّذِیْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ عبداللہ بن علی اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ فِیْ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 63: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

3470 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ اللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

3469- اخرجه احمد (۱/ ۲۰۱) عن علی بن حد بن علی بن ابی طالب عن ابیه حسین بن علی بن ابی طالب فذكره

3470- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۲۸٦/٤)، حديث (٥١٧٥) من اصحاب الكتب الستة، من طريق عطاء بن السائب، و اخرجه احمد (٤/ ٣٥٤)، و البخاری و مسلم و النسائی ، بنحوه من طريق مجزاة بن زاهر عن عبد الله بن ابی اوفی فذكره

◆◆ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

"اے اللہ! میرے دل کو برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے دھو دے! اے اللہ! میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کر دیتا ہے"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَاب

باب 64: بلاعنوان

3471 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ الْمُلَيْكِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِىْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ

توضیحِ راوی: وَهُوَ الْمَكِّيُّ الْمُلَيْكِيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ فِى الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوٰى اِسْرَآئِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیثِ دیگر: مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعَافِيَةِ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكُوْفِيُّ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ بِهٰذَا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کے لئے دعا کے دروازے کو کھول دیا گیا اس کے لئے رحمت کے دروازوں کو کھول دیا گیا اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ اس سے عافیت مانگی جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے۔ دعا اس چیز کے بارے میں بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہو اور اس کے بارے میں فائدہ دیتی ہے جو نازل نہ ہوئی ہو اس لئے اے اللہ کے بندو! تم دعا کو لازم پکڑ لو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن ابوبکر قرشی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں اور یہ علم حدیث میں ضعیف ہیں۔

بعض اہل علم نے انہیں ان کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے۔

اسرائیل نے اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے حوالے سے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

''اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ چیز عافیت ہے''۔

قاسم بن دینار کوفی نے یہ روایت اسحاق بن منصور کے حوالے سے اسرائیل سے نقل کی ہے۔

3472 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ بِلَالٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهُ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَتَكْفِيرٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ بِلَالٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ مُحَمَّدٌ الْقُرَشِيُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الشَّامِيُّ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ قَيْسٍ وَّهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ وَقَدْ تُرِكَ حَدِيْثُهٗ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ اِلٰى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ لِلْاِثْمِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ اِدْرِيْسَ عَنْ بِلَالٍ

◆◆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم رات کے وقت نوافل ضرور ادا کیا کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور آدمی گناہوں سے دور ہو جاتا ہے۔ یہ برائیوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور جسمانی بیماریوں کو دور کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا محمد قرشی نامی راوی محمد بن سعید شامی ہیں جو ابن ابی قیس ہیں اور یہ محمد بن حسان ہیں جن کی حدیث کو متروک قرار دیا گیا ہے۔

معاویہ بن صالح نے اس روایت کو ربیعہ بن یزید کے حوالے سے ابوادریس خولانی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگ رات کے وقت نوافل ضرور ادا کیا کرو کیونکہ یہ تم

3472- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۱۰۶/۲)، حدیث (۲۰۳۶) من اصحاب الكتب الستة، وذكره المنذری فی الترغيب و الترهيب (۴۸۱/۱) عن سلمان الفارسی، حديث (۹۰۸)، وعزاه للطبرانی فی الكبير.

سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور یہ تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں قربت کا باعث ہے۔ یہ گناہوں کو ختم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ابوادریس کی حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

3473 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَعْمَارُ اُمَّتِيْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَّجُوْزُ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میری امت کی اوسط عمریں ساٹھ سے لے کر ستر سال تک ہوں گی۔ ان میں سے بہت کم لوگ اسے عبور کریں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عمرو کی ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرنے کے حوالے سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ فِيْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 65: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

3474 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طُلَيْقِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ

3473- اخرجه ابن ماجه (١٤١٥/٢): كتاب الزهد: باب: الامل و الاجل حديث (٤٢٣٦).

3474- اخرجه البخاري في الادب المفرد ص (١٩٦)، حديث (٦٦٩)، و ابوداؤد (٨٣/٢، ٧٤) كتاب الصلاة: باب: دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (٣٨٣٠)، و ابن ماجه (١٢٥٩/٢): كتاب الدعاء: باب: دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (٣٨٣٠)، و احمد (٢٢٧/١)، و عبد بن حميد ص (٢٣٦) حديث (٧١٧).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
اسنادِ دیگر: قَالَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے۔

''اے میرے پروردگار تو میری اعانت کر میرے خلاف اعانت نہ کر تو میری مدد کر میرے خلاف مدد نہ کر میرے لئے تدبیر کر میرے خلاف تدبیر نہ کر تو مجھے ہدایت نصیب کر ہدایت کو میرے لئے آسان کر دے جو شخص میرے ساتھ زیادتی کرنا چاہتا ہو اس کے خلاف میری مدد کر اے اللہ! مجھے اپنا انتہائی شکر کرنے والا بندہ بنا دے۔ اپنا انتہائی ذکر کرنے والا اپنے سے ڈرنے والا اپنا فرمانبردار بنا دے۔ اپنے سامنے آہ وزاری کرنے والا بنا دے۔ اپنی طرف رجوع کرنے والا اور لوٹنے والا بنا دے۔ اے میرے پروردگار تو میری توبہ کو قبول کر لے۔ میری برائیوں کو دھو دے میری دعا کو قبول کر لے میری حجت کو ثابت کر دے۔ میری زبان کو روک دے (یعنی اس کی حفاظت کر) میرے دل کو ہدایت نصیب کر میرے سینے سے حسد کو نکال دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمود بن غیلان نے اسے محمد بن بشر عبدی کے حوالے سے سفیان کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

3475 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ فَقَدِ انْتَصَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ حَمْزَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ اَبِىْ حَمْزَةَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَهُوَ مَيْمُوْنٌ الْاَعْوَرُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِىُّ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے ساتھ ظلم کرنے والے کو بددعا دیدے اس نے بدلہ لے لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوحمزہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض محدثین نے ابوحمزہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔ یہ صاحب میمون اعور ہیں۔

قتیبہ نے حمید کے حوالے سے ابواسود کے حوالے سے ابوحمزہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

3476 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِىُّ الْكُوْفِىُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِىْ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ اَبِىْ

3475ـ تفرد به الترمذي انظر التحفة (۱۱/۳۷٤)، حديث (۱۶۰۰۳) من اصحاب الكتب الستة، وذكره السيوطي في الدر المنثور (۲/۲۳۷)، وعزاه للترمذي عن عائشة

3476ـ اخرجه البخاري (۱۱/۲۰٤): كتاب الدعوات: باب: فضل التهليل حديث (٦٤٠٤)، ومسلم (٤/۲۰۷۱، ۲۰۷۲): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: فضل التهليل و التسبيح و الدعاء، حديث (۲٦۹۳/۳۰) و احمد (٥/٤۱۸)، و عبد بن حميد ص (۱۰۳)، حديث (۲۲۱)۔

اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِی وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَانَتْ لَہٗ عِدْلَ اَرْبَعِ رِقَابٍ مِّنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ

اختلاف روایت: وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ مَوْقُوْفًا

◆◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سا ثواب ملے گا۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اس کے لئے مخصوص ہے حمد اس کے لئے مخصوص ہے وہ زندگی دیتا ہے وہ موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

یہی روایت حضرت ایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

3477 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا ھَاشِمٌ وَّھُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ الْکُوْفِیُّ حَدَّثَنِیْ کِنَانَۃُ مَوْلٰی صَفِیَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِیَّۃَ تَقُوْلُ

متن حدیث: دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیَّ اَرْبَعَۃُ اٰلَافِ نَوَاۃٍ اُسَبِّحُ بِھَا فَقَالَ لَقَدْ سَبَّحْتِ بِھٰذِہٖ اَلَا اُعَلِّمُکِ بِاَکْثَرَ مِمَّا سَبَّحْتِ بِہٖ فَقُلْتُ بَلٰی عَلِّمْنِیْ فَقَالَ قُوْلِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ صَفِیَّۃَ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ مِنْ حَدِیْثِ ھَاشِمِ بْنِ سَعِیْدٍ الْکُوْفِیِّ وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمَعْرُوْفٍ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میرے سامنے اس وقت چار ہزار گٹھلیاں تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم نے ان سب گٹھلیوں پر تسبیح پڑھی ہے؟ کیا میں تمہیں ایسی تسبیح کے بارے میں نہ بتاؤں جس کا ثواب ان سب کو پڑھنے سے زیادہ ہو۔ میں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تعلیم دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ پڑھو۔

''اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی جتنی تعداد ہے میں اتنی مرتبہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے ہاشم بن سعید کوفی نے نقل کیا ہے۔ اس کی سند معروف نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

3478 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

3477- تفرد بہ الترمذی انظر التحفۃ (۱۱/ ۳۴۰)، حدیث (۱۵۹۰۴) من اصحاب الکتب الستۃ، و اخرجہ الحاکم فی المستدرک (۱/ ۵۴۷)، و قال: ھذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاہ، و وافقہ الذھبی۔

قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا قَرِيبًا مِّنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زِلْتِ عَلٰى حَالِكِ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ وَهُوَ شَيْخٌ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ الْمَسْعُوْدِيُّ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنی جائے نماز پر موجود تھیں پھر دوپہر کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو ان سے دریافت کیا کیا تم اس وقت سے اسی حالت میں ہو؟ تو سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں جنہیں تم پڑھ لیا کرو۔ (تم یہ پڑھا کرو)

''میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کی مخلوق کی تعداد ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کی مخلوق کی تعداد ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کی مخلوق کی تعداد ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جس سے وہ راضی ہو جائے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جس سے وہ راضی ہو۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنا اس کے عرش کا وزن ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنا اس کے عرش کا وزن ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنا اس کے عرش کا وزن ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن نامی راوی آل طلحہ کے غلام ہیں۔ یہ مدنی بزرگ ہیں اور ثقہ ہیں۔

مسعودی اور سفیان ثوری نے ان سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

3479 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُوْنٍ صَاحِبُ

3478- اخرجه مسلم (٤/٢٠٩٠): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: التسبيح اول النهار و عند النوم، حديث (٧٩/٢٧٢٦)، و البخاري في الادب المفرد ص (١٩٢)، حديث (٦٤٩)، و النسائي (٧٧/٣): كتاب السهو: باب: عدد التسبيح بعد التسليم، نوع آخر من عدد التسبيح، حديث (١٣٥٢)، و ابن ماجه (١٢٥١/٢): كتاب الادب: باب: فضل التسبيح، حديث (٣٨٠٨)، و احمد (٣٢٤/٦، ٣٢٩).

الْاَنْمَاطِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِي اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَيْهِ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''بے شک اللہ تعالیٰ ''حی'' ہے اور کریم ہے وہ اس بات سے حیا کرتا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے ہاتھ اس کی بارگاہ میں اٹھائے تو وہ ان دونوں ہاتھوں کو خالی اور نامراد واپس کر دے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے نقل کیا ہے لیکن ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

3480 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِذَا اَشَارَ الرَّجُلُ بِاِصْبَعَيْهِ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الشَّهَادَةِ لَا يُشِيْرُ اِلَّا بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے دعا مانگ رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک کے ذریعے' ایک کے ذریعے۔ (اشارہ کرو)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے: جس وقت کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے دعا کے دوران آدمی اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتا ہے۔ اس وقت صرف ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کرے۔

3481 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ

متن حدیث: قَالَ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْاَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ اسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ

3479- اخرجه ابوداؤد (۷۸/۲): كتاب الصلاة: باب: الدعاء، حديث (۱٤۸۸)، وابن ماجه (۱۲۷۱/۲): كتاب الدعاء: باب: رفع اليدين في الدعاء، حديث (۳۸٦٥)، و احمد (٤۳۸/٥).

3480- اخرجه النسائي (۳۸/۳): كتاب السهو: باب: النهي عن الاشارة با صبعيه وباى اصبع يشير، حديث (۱۲۷۳)، و احمد (٤۲۰/۲، ٥۲۰).

3481- اخرجه احمد (۳/۱) من طريق معاذ بن رفاعة عن ابيه عن ابى بكر الصديق فذكره.

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ معاذ بن رفاعہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے پھر رونے لگے پھر انہوں نے بتایا: گزشتہ سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس منبر پر کھڑے ہوئے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگو۔ کسی بھی شخص کو یقین کے بعد عافیت سے بہتر اور کوئی چیز نہیں دی گئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن غریب" ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3482 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْ نُصَيْرَةَ عَنْ مَوْلًى لِاَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهٗ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ نُصَيْرَةَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ

◆◆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"جو شخص مغفرت طلب کرے اس نے گویا گناہ پر اصرار نہیں کیا اگر چہ وہ ایک دن میں ستر مرتبہ ایسا کرے"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کو صرف ابونصیرہ سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

3483 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْاَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ

متنِ حدیث: لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ سَتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَّمَيِّتًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

3482۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۸٤): كتاب الصلاة: باب: من الاستغفار حديث (۱۵۱٤)۔

3483۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۱۷۸): كتاب اللباس: باب: ما يقول الرجل اذا لبس ثوبا جديداً، حديث (۳۵۵۷)، و احمد (۱/٤٤)، و ابن حميد ص (۳۵)، حديث (۱۸)۔

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نئے کپڑے پہنے تو یہ دعا مانگی ”ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے پہننے کے لئے یہ کپڑے دیئے ہیں جن کی مدد سے میں اپنا ستر چھپا لیتا ہوں اور اپنی دنیاوی زندگی میں جس کے ذریعے زینت اختیار کرتا ہوں۔“

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پرانے کپڑے صدقہ کر دیئے اور پھر یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص نئے کپڑے پہن کر یہ دعا مانگے۔

”ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے پہننے کے لئے کپڑے دیئے ہیں جن کے ذریعے میں اپنے ستر کو چھپا لیتا ہوں اور اپنی دنیاوی زندگی میں جن کے ذریعے زینت اختیار کرتا ہوں۔“

پھر وہ شخص اپنے پرانے کپڑوں کو صدقہ کر دے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی حفاظت اس کی پناہ اور پردے میں رہے گا۔ زندگی کے دوران بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

یحییٰ بن ایوب نے اسے عبید اللہ کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3484 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قِرَائَةً عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِىْ حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَّاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَا رَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَّلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِّنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلُ غَنِيْمَةً وَّاَسْرَعُ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوْا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ اُولٰٓئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَّاَفْضَلُ غَنِيْمَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَحَمَّادُ بْنُ اَبِىْ حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حُمَيْدٍ وَّهُوَ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيُّ الْمَدِيْنِيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ فِى الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک مہم روانہ کی ان لوگوں کو بہت سا مال غنیمت ملا وہ لوگ جلدی واپس آ گئے ایک ایسا شخص جو اس مہم میں شریک نہیں تھا وہ یہ بولا: میں نے ایسی کوئی مہم نہیں دیکھی جو ان لوگوں سے زیادہ جلدی واپس آئی ہو اور جسے ان سے زیادہ مال غنیمت ملا ہو تو

3484۔ تفرد به الترمذی انظر التحفة (۹/۸)، حدیث (۱۰۴۰۰) من اصحاب الکتب الستة، ورواه البزار کما فی الکشف حدیث (۳۰۹۲)، و ابن حبان فی صحیحه مختصراً، (۱۴۲/۱۱)، حدیث (۴۸۱۴)، عن ابی هریرة۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی ان لوگوں کی طرف کروں جنہیں زیادہ غنیمت حاصل ہوتی ہے اور وہ زیادہ جلدی واپس آتے ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز با جماعت میں شریک ہوتے ہیں۔ اس کے بعد سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ جلدی واپس آ جاتے ہیں اور انہیں مال غنیمت بھی زیادہ ملتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حماد بن ابوابراہیم نامی راوی ابوابراہیم انصاری مدنی ہیں۔ یہ محمد بن ابوحمید مدنی ہیں اور یہ علم حدیث میں "ضعیف" ہیں۔

3485 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْعُمْرَةِ فَقَالَ اَىْ اُخَىَّ اَشْرِكْنَا فِىْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں بھی دعاؤں میں یاد رکھنا ہمیں بھول نہ جانا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3486 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ مُكَاتَبًا جَائَهُ فَقَالَ اِنِّىْ قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِىْ فَاَعِنِّىْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ ابووائل بیان کرتے ہیں ایک مکاتب غلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں اپنی کتابت کا معاوضہ ادا کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ آپ میری مدد کیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے سکھائے تھے اگر تم پر "شبیر پہاڑ" جتنا قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ وہ بھی ادا کروا دے گا پھر انہوں نے فرمایا تم یہ پڑھو۔

"اے اللہ! مجھے حلال رزق عطا کر دے میری ضروریات پوری کر دے اور مجھے حرام سے بچا اور اپنے فضل کے ذریعے مجھے اپنے علاوہ ہر ایک شے سے بے نیاز کر دے۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3485۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۸۰): كتاب الصلاة: باب: الدعاء، حديث (۱۴۹۸)، و ابن ماجه (۲/۹۶۶): كتاب المناسك: باب: فضل دعاء الحاج، حديث (۲۸۹۴)، و احمد (۲۹).

3486۔ اخرجه عبد الله بن احمد في (الزوائد) (۱/۱۵۳).

بَابُ فِیْ دُعَاءِ الْمَرِیضِ

باب 66: بیمار شخص کی دعا

3487 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِیْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِیْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَغْنِیْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهٖ اَوِ اشْفِهٖ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِیْ بَعْدُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں بیمار ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت یہ کہہ رہا تھا۔

''اے اللہ! اگر میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے تو مجھے راحت دیدے (یعنی موت دیدے) اور اگر ابھی آخری وقت میں دیر ہے تو پھر مجھے ٹھیک کر دے اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر نصیب کر''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ کلمات دوبارہ دہرائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاؤں کے ذریعے مارا اور پھر فرمایا: اے اللہ! اسے عافیت نصیب کر۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے شفا نصیب کر۔

یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اس کے بعد مجھے کبھی وہ تکلیف نہیں ہوئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3488 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَادَ مَرِيْضًا قَالَ اللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ فَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

3487- اخرجه احمد (۱/۸۳، ۸۴، ۱۰۷، ۱۲۸)، و (عبد بن حميد) ص (۵۳)، حديث (۷۳).

3488- اخرجه احمد (۱/۷۶)، و (عبد بن حميد) ص (۵۲)، حديث (۶۶).

''اے تمام لوگوں کے پروردگار اس سے تکلیف کو دور کر دے تو شفا عطا کر دے تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے۔ شفا صرف وہی ہے جو تو عطا کرے ایسی شفا عطا کر دے جو بیماری کو بالکل نہ رہنے دے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ فِيْ دُعَاءِ الْوِتْرِ

باب 67: وتر کی دعا

3488 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ وِتْرِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر نماز میں یہ دعا مانگتے تھے۔

''اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضا مندی کی پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری ثناء نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے خود اپنی ثنا بیان کی ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے اعتبار سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو حماد بن سلمہ سے منقول ہے۔

بَابُ فِيْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوُّذِهٖ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ

باب 68: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر نماز کے بعد دُعا مانگنا اور کلماتِ تعوذ پڑھنا

3490 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَّعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَا

3488- اخرجه ابوداؤد (٢/٦٤): كتاب الصلاة: باب: القنوت في الوتر، حديث (١٤٢٧)، و النسائي (٣/٢٤٨): كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: الدعاء في الوتر حديث (١٧٤٧)، و ابن ماجه (١/٣٧٣): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء في القنوت في الوتر، حديث (١١٧٩)، و احمد (١/٩٦، ١١٨)، و عبد الله بن احمد في (الزوائد) (١/١٥٠)، و (عبد بن حميد) ص (٥٦)، حديث (٨١).

3490- اخرجه البخاري (٦/٤٣): كتاب الجهاد و السير: باب: ما يتعوذ من الجبن، حديث (٢٨٢٢)، و اطرافه في (٦٣٦٥، ٦٣٧٠، ٦٣٧٤، ٦٣٩٠)، و النسائي (٨/٢٥٦): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من الجبن حديث (٥٤٤٥)، (٥٤٤٧)، (٨/٢٧١): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من ارذل العمر، حديث (٥٤٩٦)، و احمد (١/١٨٣، ١٨٦)، و ابن خزيمة (١/٣٦٧)، حديث (٧٤٦).

متن حدیث: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكَتِّبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُوْ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ يَضْطَرِبُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَيَقُوْلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ وَيَقُوْلُ عَنْ غَيْرِهٖ وَيَضْطَرِبُ فِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں حضرت سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) اپنی اولاد کو یہ کلمات پڑھنے سکھایا کرتے تھے۔ اسی طرح جیسے استاد بچوں کو سبق سکھاتا ہے وہ یہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگتے تھے:

''اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں سٹھیا جانے والی عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

امام دارمی فرماتے ہیں ابواسحاق ہمدانی نامی راوی نے اس حدیث میں اضطراب ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اسے عمرو بن میمون کے حوالے سے عمر (بن سعد) کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اور دوسرے راوی کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس حوالے سے اضطراب ظاہر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن صحیح'' ہے۔

3491 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهَا

متن حدیث: أَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَأَةٍ وَّبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ قَالَ حَصًى تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَّاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَعْدٍ

◆◆ عائشہ بنت سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک خاتون کے ہاں گئے۔ اس خاتون کے سامنے گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کنکریاں رکھی ہوئی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے زیادہ آسان بھی

3491- اخرجه ابوداؤد (۲/۸۱): كتاب الصلاة: باب: التسبيح بالحصى، حديث (۱۵۰۰).

ہو اور زیادہ فضیلت والی بھی ہو۔ (تم یہ پڑھو)

"میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اس نے آسمانوں میں پیدا کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں پیدا کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی آسمان اور زمین کے درمیان موجود (چیزوں کی) تعداد ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا۔ میں اتنی ہی تعداد میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرتی ہوں اور اتنی ہی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے لئے حمد بیان کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اور میں یہ کلمہ بھی اتنی ہی مرتبہ پڑھتی ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے غریب ہے۔

3492 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ حَكِيمٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ فِيْهِ اِلَّا وَمُنَادٍ يُنَادِىْ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: روزانہ جب صبح ہوتی ہے تو ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے۔

"پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے اور ہر عیب سے پاک ہے"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

بَابُ فِىْ دُعَاءِ الْحِفْظِ

باب 69: حفظ کی دعا

3493 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِىُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ وَّعِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَهٗ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ فَقَالَ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ مِنْ صَدْرِىْ فَمَا اَجِدُنِىْ اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْحَسَنِ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهٗ وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِىْ صَدْرِكَ قَالَ

3492۔ اخرجه ابوعبد بن حميد ص (٦٣)، حديث (٩٨).

3493۔ تفردبه الترمذى انظر التحفة (١٤٩/٥)، حديث (٦١٥٢) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم فى المستدرك (٣١٧/١): و قال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه، وقال الذهبى: هذا حديث منكر شاذ اخاف ان يكون موضوعاً و قد حيرنى و الله جودة سنده.

اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلِّمْنِيْ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَقُومَ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُوْدَةٌ وَّالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ وَّقَدْ قَالَ اَخِي يَعْقُوْبُ لِبَنِيْهِ (سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي) يَقُوْلُ حَتّٰى تَاْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ وَسَطِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ اَوَّلِهَا فَصَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةِ يس وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحم الدُّخَان وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلِ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَاَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللّٰهِ وَصَلِّ عَلَيَّ وَاَحْسِنْ وَّعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِكَ الَّذِيْنَ سَبَقُوكَ بِالْاِيْمَانِ ثُمَّ قُلْ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِي اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيكَ عَنِّيَ اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِيْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِيْ فَإِنَّهُ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا اَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا تُجَبْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ اِلَّا خَمْسًا اَوْ سَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِيْمَا خَلَا لَا اٰخُذُ اِلَّا اَرْبَعَ اٰيَاتٍ اَوْ نَحْوَهُنَّ وَاِذَا قَرَاْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِيْ تَفَلَّتْنَ وَاَنَا اَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً اَوْ نَحْوَهَا وَاِذَا قَرَاْتُهَا عَلٰى نَفْسِيْ فَكَاَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَاِذَا رَدَّدْتُهُ تَفَلَّتَ وَاَنَا الْيَوْمَ اَسْمَعُ الْاَحَادِيْثَ فَاِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ اَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَّرَبِّ الْكَعْبَةِ يَا اَبَا الْحَسَنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ اسی دوران حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ قرآن میرے سینے سے نکل جاتا ہے۔ مجھ سے یہ یاد نہیں رکھا جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوالحسن! میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا اور جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو نفع دے گا جس کو تم یہ کلمات سکھاؤ گے اور تم جو کچھ سیکھو گے اللہ تعالیٰ اسے تمہارے سینے میں محفوظ رکھے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس کی تعلیم دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کی رات آئے تو اگر تم سے ہو سکے تو رات کے آخری تہائی حصے میں نوافل ادا کرو کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں اور جس میں کی گئی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

میرے بھائی (حضرت) یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں سے یہ کہا تھا (جس کا ذکر قرآن نے ان الفاظ میں کیا ہے)
''میں عنقریب تمہارے لئے اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کروں گا۔''
ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ جب جمعے کی رات آئے گی تو (تمہارے لئے مغفرت طلب کروں گا' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) اگر تم یہ نہ کر سکتے ہوتو پھر رات کے درمیانی حصے میں نفل ادا کرو اگر یہ بھی نہ کر سکتے ہوتو رات کے ابتدائی حصے میں ادا کرو تم چار رکعات ادا کرو جن میں پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورۃ یٰسین پڑھو۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ''حم دخان'' پڑھو تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ''الم تنزیل'' پڑھو چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ''سورہ ملک'' پڑھو جب تم تشہد پڑھ کے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو اور اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے حمد بیان کرو مجھ پر درود بھیجو اور اچھے طریقے سے درود بھیجو تمام انبیاء پر بھی درود بھیجو تمام مومن مردوں اور خواتین کے لئے مغفرت طلب کرو تمہارے وہ بھائی جو پہلے ایمان لا چکے ہیں ان کے لئے دعا کرو پھر آخر میں یہ دعا مانگو۔

''اے اللہ! جب تک تو مجھے زندہ رکھے گا اس وقت تک مجھ پر یہ رحم کر کہ میں گناہوں کو چھوڑ دوں اور مجھ پر یہ رحم کر کہ میں ہر وہ چیز ترک کر دوں جو میرے لئے لایعنی ہوتو مجھے یہ نعمت عطا کر کہ میں اس چیز کے بارے میں غور وفکر کروں جو تجھے مجھ سے راضی کر دے۔ اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے جلال واکرام کے مالک اے اس عزت کے مالک جو حاصل نہیں کی جاسکتی۔ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے رحمٰن تیرے جلال کے وسیلے سے تیری ذات کے نور کے وسیلے سے کہ تو میرے دل کو اپنی کتاب کے حفظ کے قابل کر دے بالکل اسی طرح جیسے تو نے مجھے اس کی تعلیم دی ہے اور تو مجھے یہ نعمت عطا کر کہ میں اس کتاب کو اسی طرح تلاوت کروں جس طریقے سے تلاوت تجھے مجھ سے راضی کر دے اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے جلال واکرام والے اے اس عزت والے جسے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے رحمٰن تیرے جلال کے وسیلے سے تیری ذات کے نور کے وسیلے سے کہ تو اپنی کتاب کے ذریعے میری بصارت کو منور کر دے تو اپنی کتاب میری زبان پر جاری کر دے اس کے ذریعے میرے دل کو کشادہ کر دے۔ میرے سینے کو کھلا کر دے۔ میرے بدن کو اس پر عمل کی توفیق دے کیونکہ حق کے بارے میں تیرے علاوہ اور کوئی میری مدد نہیں کر سکتا اور یہ سب کچھ صرف تو ہی دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ جو عظیم اور بزرگ و برتر ہے''۔

پھر (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا)

اے ابوالحسن! تم یہ عمل تین ہفتے پانچ ہفتے یا سات ہفتے کرو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہاری دعا قبول ہوگی جس ذات نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اس کی قسم اسے کرنے والا کوئی بھی مومن شخص محروم نہیں رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! پانچ یا شاید سات ہفتے گزرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی طرح ایک محفل میں آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! پہلے یہ حالت ہوتی تھی کہ مجھے صرف چار آیات ہی یاد ہوتی

تھیں اور انہیں بھی جب پڑھنے لگتا تھا تو بھول جاتا تھا۔ اب میں چالیس آیات یاد کر لیتا ہے لیتا ہوں اور جب انہیں زبانی دہراتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اللہ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ پہلے میں کوئی بات سنتا تھا اور جب اسے دہراتا تھا تو وہ بات بھول جاتی تھی اور اب میری یہ حالت ہے کہ میں کئی باتیں سنتا ہوں اور جب انہیں بیان کرتا ہوں تو اس میں سے ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس پر نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا: اے ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! (تم) مومن ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ فِي انْتِظَارِ الْفَرَجِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب 70: فراخی کا انتظار کرنا

3494 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَدْ خُوْلِفَ فِيْ رِوَايَتِهٖ وَحَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هٰذَا هُوَ الصَّفَّارُ لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَهُوَ عِنْدَنَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ وَّرَوٰى اَبُوْ نُعَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّحَدِيْثُ اَبِيْ نُعَيْمٍ اَشْبَهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَصَحَّ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس سے کچھ مانگا جائے اور سب سے بہترین عبادت فراخی کا انتظار کرنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد بن واقد نے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے اس کی روایت میں اختلاف کیا گیا ہے حماد بن واقد نامی یہ راوی صفار ہے یہ حافظ نہیں ہے ہمارے نزدیک یہ بصری شیخ ہیں۔

شیخ ابونعیم نے اس حدیث کو اسرائیل کے حوالے سے حکیم بن جبیر کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ابونعیم کی نقل کردہ روایت اس لائق ہے کہ اُسے زیادہ مستند قرار دیا جائے۔

3495 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ

3494۔ تفرد به الترمذي انظر التحفة (۱۲۸/۷)، حديث (۹۵۱۵) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه ابن ابي الدنيا في الذكر و بو نعيم في الحلية (۱۲۷/۱، ۱۲۸)۔

3495۔ اخرجه مسلم (۲۰۸۸/۴): كتاب الذكر الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: التعوذ من شر ما عمل و من شر ما لم يعمل، حديث (۲۷۲۲/۷۳)۔

زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کاہلی' عاجز ہو جانے اور کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

3496 متن حدیث: وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے بھی پناہ مانگا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3497 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَابْنُ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدُ الشَّامِيُّ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روئے زمین پر موجود جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطاء کر دیتا ہے یا پھر اس شخص سے (اس سوال) کی مانند کسی بُرائی کو دور کر دیتا ہے جب تک بندہ کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ مانگے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: پھر تو ہمیں زیادہ دعا مانگنی چاہیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ عطاء کرنے والا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابن ثوبان نامی راوی عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان ہیں' جو زاہد ہیں اور شام کے رہنے والے ہیں۔

3498 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ

3497۔ اخرجه عبد الله بن احمد في الزوائد (۳۲۹/۵)، عن مكحول عن جبير بن نفير عن عبادة بن الصامت فذكره

ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهُ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا نَعْلَمُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْوُضُوْءِ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب تم بستر پر لیٹنے لگو تو پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کر لو اور پھر دائیں پہلو کی طرف لیٹو اور یہ پڑھو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیری بارگاہ میں جھکا دیا' میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا' میں نے تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے اپنی پشت تیری طرف پناہ کے لیے لگا دی' تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے اور کوئی جائے نجات نہیں ہے' صرف تیری ہی ذات ایسی ہے جس سے پناہ حاصل کی جا سکتی ہے' میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا ہے اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے' اگر تو مجھے اسی رات میں موت دیدے تو مجھے دین اسلام پر موت دینا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کلمات کو دہرایا تا کہ انہیں اچھی طرح یاد کر لوں تو میں نے یہ پڑھ دیا:

"میں تیرے اس رسول پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے"۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو:

"میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق دیگر کسی بھی روایت میں وضو کرنے کا ذکر نہیں ہے' صرف اسی روایت میں ہے۔

3499 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ

3498۔ اخرجه البخاري (۴۲۶/۱): كتاب الوضوء: باب: فضل من بات على وضوء، حديث (۲۴۷) و اطرافه في (۶۳۱۱، ۶۳۱۳، ۶۳۱۵، ۶۴۸۸)، و مسلم (۲۰۸۱/۴): كتاب الذكر والدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: ما يقول عند النوم و اخذ المضجع، حديث (۲۷۱۰/۵۶)، و ابوداؤد (۳۱۱/۴): كتاب الادب: باب: ما يقال عند النوم، حديث (۵۰۴۶)، (۵۰۴۸)، (۵۰۴۷)، و احمد (۲۹۲/۴، ۲۹۳، ۲۹۶، ۳۰۰)، و ابن خزيمة (۱۰۸/۱)، حديث (۲۱۶)۔

3499۔ اخرجه ابوداؤد (۳۲۱/۴، ۳۲۲): كتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (۵۰۸۲)، و النسائي (۲۵۰/۸): كتاب الاستعاذة: باب: (۱)، حديث (۵۴۲۹)، و عبد الله بن احمد في الزوائد (۳۱۲/۵)، و عبد بن حميد ص (۱۸۷)، حديث (۴۹۴)۔

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْبَرَّادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متن حدیث: خَرَجْنَا فِىْ لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ وَّظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ لَنَا قَالَ فَاَدْرَكْتُهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِىْ وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْبَرَّادُ هُوَ اَسِيدُ بْنُ اَبِىْ اَسِيدٍ مَدَنِىٌّ

◆◆ معاذ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ رات کے وقت جب بارش ہو رہی تھی اور تاریکی بہت زیادہ تھی' ہم نبی اکرم ﷺ کو ڈھونڈنے کے لیے نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھا دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو پایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو! تو میں نے کچھ نہیں پڑھا' آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم یہ پڑھو! میں نے پھر کچھ نہیں پڑھا' آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم یہ پڑھو میں نے پھر کچھ نہیں پڑھا' آپ ﷺ نے پھر یہ فرمایا: تم پڑھو' میں نے عرض کی: میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین پڑھو (یعنی سورۂ اخلاص' سورۂ فلق' سورۂ ناس پڑھا کرو)۔

اس وقت جب شام ہو اور اس وقت جب صبح ہو' یہ تین مرتبہ پڑھو یہ تمہارے لیے ہر چیز سے کافی ہوں گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابوسعید براد نامی راوی اُسید بن ابواُسید مدنی ہیں۔

بَابُ فِىْ دُعَاءِ الضَّيْفِ

باب 71: مہمان کی دُعا

3500 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ الشَّامِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ

متن حدیث: نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ اُتِىَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُ وَيُلْقِى النَّوٰى بِاِصْبَعَيْهِ جَمَعَ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّىْ فِيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاَلْقَى النَّوٰى بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ ثُمَّ اُتِىَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِىْ عَنْ يَّمِيْنِهِ قَالَ فَقَالَ اَبِىْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ اُدْعُ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

3500۔ اخرجه مسلم (۱٦۱٥/۳): كتاب الاشربة: باب: استحباب وضع النوى خارج التمر، و استحباب دعاء الضيف لا هل الطعام، و طلب الدعاء من الضيف الصالح، و اجابته لذلك، حديث (۲۰٤۲/۱٤٦)، و ابوداؤد (۳۳۸/۳): كتاب الاشربة: باب: فى النفخ فى الشراب و التنفس فيه، حديث (۳۷۲۹)، و اخرجه احمد (۱۸۸/٤ ـ ۱۹۰)، و عبد بن حميد ص (۱۸۲): حديث (٥۰۷)، عن شعبة، عن يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کے ہاں پڑاؤ کیا' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کھالیا پھر کھجوریں لائی گئیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں کھانے لگے اور گٹھلیاں اپنی ان دو انگلیوں میں رکھنے لگے (یہاں راوی نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کا ذکر کیا ہے)۔

شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اپنی انہی دو انگلیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رکھا تھا اور مجھے امید ہے کہ یہ خیال ٹھیک ہو گا۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر مشروب لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پی لیا ور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مشروب لیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مشروب اُس شخص کی طرف بڑھایا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف موجود تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہونے لگے) تو میرے والد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام تھام کر عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دعا کیجئے۔

(تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:) اے اللہ! تو انہیں جو رزق عطاء کرتا ہے' اُس میں انہیں برکت نصیب فرما! ان کی مغفرت کردے اور ان پر رحم کر۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3501 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الشَّنِّيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِىْ عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىَّ الْقَيُّوْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

بلال بن یسار بیان کرتے ہیں: میرے والد نے میرے دادا (حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص یہ پڑھے:

''میں اس اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود ہے وہ زندہ ہے اور قیوم ہے' میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

3501- اخرجه ابوداؤد (۲/ ۸۵): كتاب الصلاة: باب: الاستغفار حديث (۱۵۱۷)، عن بلال بن يسار بن زيد مولى النبى صلى الله عليه وسلم عن ابيه عن جده زيد فذكره.

متن حدیث: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكَتِّبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ يَضْطَرِبُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَيَقُوْلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ وَيَقُوْلُ عَنْ غَيْرِهٖ وَيَضْطَرِبُ فِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں حضرت سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) اپنی اولاد کو یہ کلمات پڑھنے سکھایا کرتے تھے۔ اسی طرح جیسے استاد بچوں کو سبق سکھاتا ہے وہ یہ فرماتے تھے نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگتے تھے :

''اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں سٹھیا جانے والی عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

امام دارمی فرماتے ہیں ابو اسحاق ہمدانی نامی راوی نے اس حدیث میں اضطراب ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اسے عمرو بن میمون کے حوالے سے عمر (بن سعد) کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اور دوسرے راوی کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس حوالے سے اضطراب ظاہر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن صحیح'' ہے۔

3491 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهَا

متن حدیث: اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ وَّبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى اَوْ قَالَ حَصًى تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَّاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَعْدٍ

◆◆ عائشہ بنت سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک خاتون کے ہاں گئے۔ اس خاتون کے سامنے گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کنکریاں رکھی ہوئی تھیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے زیادہ آسان بھی

3491- اخرجه ابوداؤد (۸۱/۲): كتاب الصلاة: باب: التسبيح بالحصى، حديث (۱۵۰۰)۔

ہو اور زیادہ فضیلت والی بھی ہو۔ (تم یہ پڑھو)

''میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اس نے آسمانوں میں پیدا کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں پیدا کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی آسمان اور زمین کے درمیان موجود (چیزوں کی) تعداد ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا۔ میں اتنی ہی تعداد میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرتی ہوں اور اتنی ہی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے لئے حمد بیان کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اور میں یہ کلمہ بھی اتنی ہی مرتبہ پڑھتی ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے غریب ہے۔

3492 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ حَكِيْمٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ فِيْهِ اِلَّا وَمُنَادٍ يُنَادِیْ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: روزانہ جب صبح ہوتی ہے تو ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے۔

''پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے اور ہر عیب سے پاک ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بَابُ فِیْ دُعَاءِ الْحِفْظِ

باب 69: حفظ کی دعا

3493 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ وَّعِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآئَهٗ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ مِنْ صَدْرِیْ فَمَا اَجِدُنِیْ اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْحَسَنِ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهٗ وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِیْ صَدْرِكَ قَالَ

3492- اخرجه ابوعبد بن حميد ص (٦٣)، حديث (٩٨).

3493- تفردبه الترمذى انظر التحفة (١٤٩/٥)، حديث (٦١٥٢) من أصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم فى المستدرك (٣١٧/١): و قال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه، و قال الذهبى: هذا حديث منكر شاذ اخاف ان يكون موضوعاً و قد حيرنى و الله جودة سنده.

اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلِّمْنِيْ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَقُوْمَ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُوْدَةٌ وَّالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ وَّقَدْ قَالَ اَخِيْ يَعْقُوْبُ لِبَنِيْهِ (سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ) يَقُوْلُ حَتّٰى تَاْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ وَسَطِهَا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ اَوَّلِهَا فَصَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةِ يٰسٓ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلِ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَاَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللّٰهِ وَصَلِّ عَلَيَّ وَاَحْسِنْ وَّعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِكَ الَّذِيْنَ سَبَقُوْكَ بِالْاِيْمَانِ ثُمَّ قُلْ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا اَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا تُجَبْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ اِلَّا خَمْسًا اَوْ سَبْعًا حَتّٰى جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِيْمَا خَلَا لَا اٰخُذُ اِلَّا اَرْبَعَ اٰيَاتٍ اَوْ نَحْوَهُنَّ وَاِذَا قَرَاْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِيْ تَفَلَّتْنَ وَاَنَا اَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً اَوْ نَحْوَهَا وَاِذَا قَرَاْتُهَا عَلٰى نَفْسِيْ فَكَاَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَاِذَا رَدَّدْتُهٗ تَفَلَّتَ وَاَنَا الْيَوْمَ اَسْمَعُ الْاَحَادِيْثَ فَاِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ اَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَّرَبِّ الْكَعْبَةِ يَا اَبَا الْحَسَنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ اسی دوران حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ قرآن میرے سینے سے نکل جاتا ہے۔ مجھ سے یہ یاد نہیں رکھا جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوالحسن! میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا اور جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو نفع دے گا جس کو تم یہ کلمات سکھاؤ گے اور تم جو کچھ سیکھو گے اللہ تعالیٰ اسے تمہارے سینے میں محفوظ رکھے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی جی ہاں یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس کی تعلیم دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کی رات آئے تو اگر تم سے ہو سکے تو رات کے آخری تہائی حصے میں نوافل ادا کرو کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں اور جس میں کی گئی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

میرے بھائی (حضرت) یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں سے یہ کہا تھا (جس کا ذکر قرآن نے ان الفاظ میں کیا ہے)
''میں عنقریب تمہارے لئے اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کروں گا۔''
ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ جب جمعے کی رات آئے گی تو (تمہارے لئے مغفرت طلب کروں گا' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) اگر تم یہ نہ کر سکتے ہو تو پھر رات کے درمیانی حصے میں نفل ادا کرو اگر یہ بھی نہ کر سکتے ہو تو رات کے ابتدائی حصے میں ادا کرو تم چار رکعات ادا کرو جن میں پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورۃ یٰسین پڑھو۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ''حم دخان'' پڑھو تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ''الم تنزیل'' پڑھو چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ''سورہ ملک'' پڑھو جب تم تشہد پڑھ کے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو اور اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے حمد بیان کرو مجھ پر درود بھیجو اور اچھے طریقے سے درود بھیجو تمام انبیاء پر بھی درود بھیجو تمام مومن مردوں اور خواتین کے لئے مغفرت طلب کرو تمہارے وہ بھائی جو تم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں ان کے لئے دعا کرو پھر آخر میں یہ دعا مانگو۔

''اے اللہ! جب تک تو مجھے زندہ رکھے گا اس وقت تک مجھ پر یہ رحم کر کہ میں گناہوں کو چھوڑ دوں اور مجھ پر یہ رحم کر کہ میں ہر وہ چیز ترک کر دوں جو میرے لئے لایعنی ہو تو مجھے یہ نعمت عطا کر کہ میں اس چیز کے بارے میں غور و فکر کروں جو تجھے مجھ سے راضی کر دے۔ اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے جلال و اکرام کے مالک اے اس عزت کے مالک جو حاصل نہیں کی جا سکتی۔ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے رحمٰن تیرے جلال کے وسیلے سے تیری ذات کے نور کے وسیلے سے کہ تو میرے دل کو اپنی کتاب کے حفظ کے قابل کر دے بالکل اسی طرح جیسے تو نے مجھے اس کی تعلیم دی ہے اور تو مجھے یہ نعمت عطا کر کہ میں اس کتاب کو اسی طرح تلاوت کروں جس طریقے سے تلاوت تجھے مجھ سے راضی کر دے اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے جلال و اکرام والے اے اس عزت والے جسے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے رحمٰن تیرے جلال کے وسیلے سے تیری ذات کے نور کے وسیلے سے کہ تو اپنی کتاب کے ذریعے میری بصارت کو منور کر دے تو اپنی کتاب میری زبان پر جاری کر دے اس کے ذریعے میرے دل کو کشادہ کر دے۔ میرے سینے کو کھلا کر دے۔ میرے بدن کو اس پر عمل کی توفیق دے کیونکہ حق کے بارے میں تیرے علاوہ اور کوئی میری مدد نہیں کر سکتا اور یہ سب کچھ صرف تو ہی دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ جو عظیم اور بزرگ و برتر ہے''۔

پھر (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا)

اے ابوالحسن! تم یہ عمل تین ہفتے پانچ ہفتے یا سات ہفتے کرو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہاری دعا قبول ہو گی جس ذات نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اس کی قسم اسے کرنے والا کوئی بھی مومن شخص محروم نہیں رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! پانچ یا شاید سات ہفتے گزرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی طرح ایک محفل میں آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! پہلے یہ حالت ہوتی تھی کہ مجھے صرف چار آیات ہی یاد ہوتی

تھیں اور انہیں بھی جب پڑھنے لگتا تھا تو بھول جاتا تھا۔ اب میں چالیس آیات یاد کر لیتا ہے لیتا ہوں اور جب انہیں زبانی دہراتا ہوں' تو یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے اللہ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ پہلے میں کوئی بات سنتا تھا اور جب اسے دہراتا تھا تو وہ بات بھول جاتی تھی اور اب میری یہ حالت ہے کہ میں کئی باتیں سنتا ہوں اور جب انہیں بیان کرتا ہوں' تو اس میں سے ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس پر نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا: اے ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! (تم) مومن ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ فِيْ انْتِظَارِ الْفَرَجِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب 70: فراخی کا انتظار کرنا

3494 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ إِسْرَآئِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ

اختلافِ روایت: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَدْ خُوْلِفَ فِيْ رِوَايَتِهِ وَحَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هٰذَا هُوَ الصَّفَّارُ لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَهُوَ عِنْدَنَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ وَّرَوٰى أَبُوْ نُعَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ إِسْرَآئِيلَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّحَدِيْثُ أَبِي نُعَيْمٍ أَشْبَهُ أَنْ يَّكُوْنَ أَصَحَّ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس سے کچھ مانگا جائے اور سب سے بہترین عبادت فراخی کا انتظار کرنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد بن واقد نے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے' اس کی روایت میں اختلاف کیا گیا ہے' حماد بن واقد نامی یہ راوی صفار ہے' یہ حافظ نہیں ہے' ہمارے نزدیک یہ بصری شیخ ہیں۔

شیخ ابونعیم نے اس حدیث کو اسرائیل کے حوالے سے حکیم بن جبیر کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ابونعیم کی نقل کردہ روایت اس لائق ہے کہ اُسے زیادہ مستند قرار دیا جائے۔

3495 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ

3494- تفرد به الترمذي انظر التحفة (۱۲۸/۷)، حديث (۹۵۱۵) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه ابن ابي الدنيا في الذكر و بو نعيم في الحلية (۱۲۷/۱، ۲۲۸).

3495- اخرجه مسلم (۲۰۸۸/٤): كتاب الذكر الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: التعوذ من شر ما عمل و من شر ما لم يعمل، حديث (۲۷۲۲/۷۳).

زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کاہلی' عاجز ہو جانے اور کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

3496 متن حدیث: وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے بھی پناہ مانگا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3497 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَابْنُ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدُ الشَّامِيُّ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روئے زمین پر موجود جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطاء کر دیتا ہے یا پھر اس شخص سے (اس سوال) کی مانند کسی بُرائی کو دور کر دیتا ہے جب تک بندہ کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ مانگے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: پھر تو ہمیں زیادہ دعا مانگنی چاہیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ عطاء کرنے والا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابن ثوبان نامی راوی عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان ہیں' جو زاہد ہیں اور شام کے رہنے والے ہیں۔

3498 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ

3497- اخرجه عبد الله بن احمد في الزوائد (٣٢٩/٥)، عن مكحول عن جبير بن نفير عن عبادة بن الصامت فذكره.

ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِىْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِىْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِىْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ فِىْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهُ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا نَعْلَمُ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْوُضُوْءِ اِلَّا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب تم بستر پر لیٹنے لگو تو پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کر لو اور پھر دائیں پہلو کی طرف لیٹو اور یہ پڑھو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیری بارگاہ میں جھکا دیا' میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا' میں نے تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے اپنی پشت تیری طرف پناہ کے لیے لگا دی' تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے اور کوئی جائے نجات نہیں ہے' صرف تیری ہی ذات ایسی ہے جس سے پناہ حاصل کی جا سکتی ہے' میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا ہے اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے' اگر تو مجھے اسی رات میں موت دیدے تو مجھے دین اسلام پر موت دینا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کلمات کو دہرایا تا کہ انہیں اچھی طرح یاد کر لوں تو میں نے یہ پڑھ دیا:

''میں تیرے اس رسول پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو:

''میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق دیگر کسی بھی روایت میں وضو کرنے کا ذکر نہیں ہے' صرف اسی روایت میں ہے۔

3499 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ

3498- اخرجه البخاري (۴۲۶/۱): كتاب الوضوء: باب: فضل من بات على وضوء، حديث (۲۴۷) و اطرافه في (۶۳۱۱، ۶۳۱۳، ۶۳۱۵، ۶۴۸۸)، و مسلم (۲۰۸۱/۴): كتاب الذكر والدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: ما يقول عند النوم و اخذ المضجع، حديث (۲۷۱۰/۵۶)، و ابوداؤد (۳۱۱/۴): كتاب الادب: باب: ما يقال عند النوم، حديث (۵۰۴۶)، (۵۰۴۸)، (۵۰۴۷)، و احمد (۲۹۲/۴، ۲۹۳، ۲۹۶، ۳۰۰)، و ابن خزيمة (۱۰۸/۱)، حديث (۲۱۶).

3499- اخرجه ابوداؤد (۳۲۱/۴، ۳۲۲): كتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (۵۰۸۲)، و النسائي (۲۵۰/۸): كتاب الاستعاذة: باب: (۱)، حديث (۵۴۲۹)، و عبد الله بن احمد في الزوائد (۳۱۲/۵)، و عبد بن حميد ص (۱۸۷)، حديث (۴۹۴).

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْبَرَّادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَةٍ مَطِیْرَةٍ وَّظُلْمَةٍ شَدِیْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا قَالَ فَاَدْرَكْتُهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُمْسِیْ وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ سَعِیْدٍ الْبَرَّادُ هُوَ اَسِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَسِیْدٍ مَدَنِیٌّ

◆◆ معاذ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ رات کے وقت جب بارش ہورہی تھی اور تاریکی بہت زیادہ تھی' ہم نبی اکرم ﷺ کو ڈھونڈنے کے لیے نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھادیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو پایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو! تو میں نے کچھ نہیں پڑھا' آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم یہ پڑھو! میں نے پھر کچھ نہیں پڑھا' آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم یہ پڑھو میں نے پھر کچھ نہیں پڑھا' آپ ﷺ نے پھر یہ فرمایا: تم پڑھو' میں نے عرض کی: میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین پڑھو (یعنی سورۂ اخلاص' سورۂ فلق' سورۂ ناس پڑھا کرو)۔

اس وقت جب شام ہو اور اس وقت جب صبح ہو' یہ تین مرتبہ پڑھو یہ تمہارے لیے ہر چیز سے کافی ہوں گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

ابوسعید براد نامی راوی اُسید بن ابواُسید مدنی ہیں۔

بَابُ فِیْ دُعَاءِ الضَّیْفِ

باب 71: مہمان کی دُعا

3500 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُمَیْرٍ الشَّامِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ فَقَرَّبْنَا اِلَیْهِ طَعَامًا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَكَانَ یَاْكُلُ وَیُلْقِی النَّوٰی بِاِصْبَعَیْهِ جَمَعَ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّیْ فِیْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاَلْقَی النَّوٰی بَیْنَ اُصْبُعَیْنِ ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِیْ عَنْ یَّمِیْنِهِ قَالَ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

3500۔ اخرجه مسلم (۱۶۱۵/۳): كتاب الاشربة: باب: استحباب وضع النوى خارج التمر، و استحباب دعاء الضيف لا هل الطعام، و طلب الدعاء من الضيف الصالح، و اجابته لذلك، حديث (۲۰۴۲/۱۴۶)، و ابوداؤد (۳۳۸/۳): كتاب الاشربة: باب: في النفخ في الشراب و التنفس فيه، حديث (۳۷۲۹)، و اخرجه احمد (۱۸۸/۴ - ۱۹۰)، و عبد بن حميد ص (۱۸۲): حديث (۵۰۷)، عن شعبة، عن يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کے ہاں پڑاؤ کیا' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کھالیا پھر کھجوریں لائی گئیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں کھانے لگے اور گٹھلیاں اپنی ان دو انگلیوں میں رکھنے لگے (یہاں راوی نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کا ذکر کیا ہے)۔

شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اپنی انہی دو انگلیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رکھا تھا اور مجھے امید ہے کہ یہ خیال ٹھیک ہو گا۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر مشروب لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پی لیا ور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مشروب لیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مشروب اُس شخص کی طرف بڑھایا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف موجود تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہونے لگے) تو میرے والد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام تھام کر عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دعا کیجئے۔

(تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:) اے اللہ! تو انہیں جو رزق عطاء کرتا ہے' اُس میں انہیں برکت نصیب فرما! ان کی مغفرت کر دے اور ان پر رحم کر۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3501 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الشَّنِّيُّ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىَّ الْقَيُّوْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ بلال بن یسار بیان کرتے ہیں: میرے والد نے میرے دادا (حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص یہ پڑھے:

"میں اس اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود ہے وہ زندہ ہے اور قیوم ہے' میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"۔

3501- اخرجه ابوداؤد (۲/۸۵): كتاب الصلاة: باب: الاستغفار حديث (۱۵۱۷)، عن بلال بن يسار بن زيد مولى النبي صلى الله عليه وسلم عن ابيه عن جده زيد فذكره.

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس کی بخشش ہو جائے گی' اگرچہ اس نے میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کی ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3502 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِىْ قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّاَ فَيُحْسِنَ وُضُوْئَهُ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِىِّ الرَّحْمَةِ اِنِّىْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّىْ فِىْ حَاجَتِىْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِىَ اللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِىَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ جَعْفَرٍ وَّهُوَ الْخَطْمِىُّ

توضیحِ راوی: وَعُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ هُوَ اَخُوْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

◆◆ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجئے کہ وہ مجھے عافیت نصیب کرے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کر دیتا ہوں اور اگر تم چاہو تو تم اس پر صبر کرو' یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوگا' انہوں نے عرض کی: آپ ﷺ میرے لیے دعا کر دیں! چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا مانگیں:

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میرے بارے میں اُن کی شفاعت قبول کر لے!"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے' ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو ابوجعفر سے منقول ہے۔

یہ صاحب خطمی ہیں اور اس روایت کے راوی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ' حضرت سہل بن حنیف کے بھائی ہیں۔

3503 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنِىْ مَعْنٌ حَدَّثَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ

3502۔ اخرجه ابن ماجه (۱/۴۴۱): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الحاجة، حديث (۱۳۸۵)، و احمد (۴/۱۳۸)، و عبد بن حميد ص (۱۴۷)، حديث (۳۸۹)، و ابن خزيمة (۲/۲۲۵) حديث (۱۲۱۹)۔

3503۔ اخرجه مسلم (۳/۱۸۲ ابى): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: اسلام عمرو بن عبسة، حديث (۸۳۲/۱۹۴)، و ابوداؤد (۲/۲۵): كتاب الصلاة : باب: من رخص: فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة، حديث (۱۲۷۷) و النسائي (۱/۹۱): كتاب الطهارة: باب: ثواب من توضأ كما امر، حديث (۱۴۷)، (۱/۲۷۹): كتاب المواقيت: باب: النهي عن الصلاة بعد العصر، حديث (۵۷۲)، و احمد (۴/۱۱۱، ۱۱۲) و عبد بن حميد ص (۱۲۳)، حديث (۲۹۸)، و ابن خزيمة (۲/۱۸۲) حديث (۱۱۴۷)۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: اَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَّذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: رات کے آخری حصے میں بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے اگر تم اس وقت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہو تو ایسا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے "حسن صحیح غریب" ہے۔

3504 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا دَوْسٍ الْيَحْصُبِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَائِذٍ الْيَحْصُبِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اِنَّ عَبْدِي كُلَّ عَبْدِي الَّذِي يَذْكُرُنِي وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ يَعْنِي عِنْدَ الْقِتَالِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ الْوَاحِدَ

قول امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهِ وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ اِنَّمَا يَعْنِي عِنْدَ الْقِتَالِ يَعْنِي اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ

حضرت عمارہ بن زعکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میرا بندہ وہ ہے جو مجھے اس وقت یاد کرے جب وہ جنگ کرنے لگے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اس سے مراد قتال ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت عمارہ بن زعکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی ایک حدیث نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ: وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ اس سے مراد یہ ہے کہ جنگ کے وقت یعنی وہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

بَابُ فِي فَضْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

باب 72: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنے کی فضیلت

3505 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ سَمِعْتُ

3504- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۷/۴۸۷)، حديث (۱۰۳۸۹) من اصحاب الكتب الستة، و اورده ابن سعد في الطبقات الكبرى (۷/۳۰۱)، ترجمة (۳۷۸۴)، عمارة بن زعكرة، عن ابن عائذ اليحصبي عن عمارة بن زعكرة فذكره.

مَنْصُوْرَ بْنَ زَاذَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِىْ شَبِيْبٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ

متن حدیث: اَنَّ اَبَاهُ دَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ قَالَ فَمَرَّ بِىَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِىْ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ قیس بن سعد بیان کرتے ہیں: اُن کے والد نے انہیں نبی اکرم ﷺ کے سپرد کیا' تاکہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت کریں' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے' میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے مارا اور فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے ایک دروازے کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔

3506 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ مَا نَهَضَ مَلَكٌ مِّنَ الْاَرْضِ حَتّٰى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

◆◆ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: زمین سے جو بھی فرشتہ اوپر جاتا ہے' وہ یہ پڑھتا ہے:

''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''۔ (اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا)۔

بَابُ فِىْ فَضْلِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ

باب 73: تسبیح، تہلیل اور تقدیس کی فضیلت

3507 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ حِزَامٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ هَانِئَ بْنَ عُثْمَانَ عَنْ اُمِّهٖ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ

متن حدیث: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُّسْتَنْطَقَاتٌ وَّلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ

اسنادِ دیگر: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ

◆◆ سیدہ یسیرہ رضی اللہ عنہا جو مہاجر خواتین میں سے ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم خواتین تسبیح' تہلیل اور تقدیس پڑھا کرو' تم اپنی انگلیوں کے پوروں پر انہیں گنا کرو کیونکہ (قیامت کے دن ان تسبیحات سے) سوال کیا جائے

3505۔ اخرجه احمد (۴۲۲/۳) من حديث قيس بن سعد بن عبادة عن ابيه به۔

3507۔ اخرجه ابوداؤد (۸۱/۲): كتاب الصلاة: باب: التسبيح بالحصى، حديث (۱۵۰۱)، و احمد (۳۷۰/۶)، و عبد بن حميد ص (۴۵۴)، حديث (۱۵۷۰)۔

گا (کہ تمہیں کس نے پڑھایا تھا؟) اور یہ جواب دیں گی (اے خواتین!) تم غافل نہ ہونا کیونکہ (اس صورت میں) تم رحمت کو بھول جاؤ گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف ہانی بن عثمان کے حوالے سے جانتے ہیں محمد بن ربیعہ نے اسے ہانی بن عثمان سے نقل کیا ہے۔

بَابُ فِي الدُّعَاءِ اِذَا غَزَا

باب 74: جنگ کے وقت دعا مانگنا

3508 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَاَنْتَ نَصِيْرِيْ وَبِكَ اُقَاتِلُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّمَعْنٰى قَوْلِهٖ عَضُدِيْ يَعْنِيْ عَوْنِيْ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کرتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے:

"اے اللہ! تو ہی میرا سہارا ہے تو ہی میرا مددگار ہے میں تیری مدد سے ہی جنگ میں حصہ لے رہا ہوں"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ: عَضُدِيْ اس سے مراد "میری مدد" ہے۔

بَابُ فِيْ دُعَاءِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب 75: عرفہ کے دن کی دعا

3509 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَحَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ وَّهُوَ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيُّ الْمَدِيْنِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد

3508- اخرجه ابوداؤد (۳/۴۲): كتاب الجهاد: باب: ما يدعى عند اللقاء، حديث (۲۶۳۲)، و احمد (۳/۱۸٤).

3509- اخرجه احمد (۲/۱۲۰) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده (عبد الله بن عمرو) فذكره.

فرمائی ہے: سب سے بہترین دعا عرفہ کے دن مانگی جانے والی دعا ہے اور سب سے بہترین جملہ وہ ہے جو میں نے بھی پڑھا اور مجھ سے پہلے انبیاء نے بھی پڑھا۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے حمد اُس کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

حماد بن ابوحمید نامی راوی محمد بن ابوحمید ہیں اور یہ ابوابراہیم انصاری مدنی ہیں یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

3510 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنِ الْجَرَّاحِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْكِنْدِيِّ عَنْ اَبِىْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

متنِ حدیث: عَلَّمَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِىْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِىْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِىْ صَالِحَةً اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِى النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِىِّ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر کر دے اور میرے ظاہر کو نیک کر دے اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو نے لوگوں کو جو مال اہل اور اولاد عطا کی ہے اُن میں سے صالح مجھے بھی عطاء کر ایسے جو نہ گمراہ ہوں نہ گمراہ کریں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں ہے۔

3511 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِىُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّىْ وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِىْ عَلٰى دِيْنِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

3510- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۵۳/۸)، حديث (۱۰۵۱۵) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه ابونعيم فی الحلية (۵۳/۱)۔

3511- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۱۵٦/٤)، حديث (٤٨٤٨) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم فی المستدرك (۳۲۱/٤)، وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، و البغوی فی (شرح السنة) (۱٥٤/۱)، حديث (۸۸)، من طريق ابی ادريس الخولانی عن النواس بن سمعان الكلابی مذكره۔

◆◆ عاصم بن کلیب جرمی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے' آپ ﷺ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں زانو پر رکھا ہوا تھا اور اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو بند کیا ہوا تھا اور شہادت کی انگلی کو کھولا ہوا تھا اور یہ پڑھ رہے تھے:

"اے دلوں کو پھیر دینے والی ذات! تو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ!"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ فِي الرُّقْيَةِ إِذَا اشْتَكَى

باب 76: بیمار ہونے پر دَم کرنا

3512 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ

◆◆ محمد بن سالم بیان کرتے ہیں: ثابت بنانی نے مجھ سے کہا: اے محمد! جب تم بیمار ہو جاؤ تو اپنا ہاتھ اُس جگہ پر رکھو جہاں تکلیف ہو اور پھر یہ پڑھو:

"اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرتے ہوئے میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اُس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں' اس چیز کے شر سے جو مجھے یہ تکلیف ہو رہی ہے"۔

پھر انہوں نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اُٹھاؤ اور دوبارہ یہی عمل کرو' ایسا طاق تعداد میں کرو' کیونکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں (یہ عمل کرنے کے لیے) فرمایا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے' محمد بن سالم نامی راوی بصری بزرگ ہیں۔

3512۔ اخرجه الحاكم في المستدرك (۲۱۹/٤): كتاب الطب، و قال: هذا حديث صحيح الاسناد، و لم يخرجاه ، اخرجه من طريق ثابت البنائي عن انس فذكره.

بَاب دُعَاءِ اُمِّ سَلَمَةَ

باب 77: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی دعا

3513 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْهَا اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ هٰذَا اسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُوْرُ صَلَوَاتِكَ اَسْاَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَحَفْصَةُ بِنْتُ اَبِيْ كَثِيْرٍ لَّا نَعْرِفُهَا وَلَا نَعْرِفُ اَبَاهَا

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا تعلیم کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: تم یہ پڑھا کرو:

''اے اللہ! یہ تیری رات آ گئی ہے اور تیرا دن رخصت ہو گیا ہے' یہ تجھے پکارنے والوں کی آواز (سننے) کا وقت ہے اور تیری نماز میں حاضر ہونے کا وقت ہے' میں تجھ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ تو میری مغفرت کر دے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حفصہ بنت ابوکثیر نامی خاتون سے ہم واقف نہیں ہیں' ان کے والد کے بارے میں ہمیں پتہ نہیں ہے۔

3514 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ الصُّدَائِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا قَالَ عَبْدٌ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى تُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتُنِبَ الْكَبَائِرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص پورے خلوص کے ساتھ ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' پڑھتا ہے اُس کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور یہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے (یہ اس وقت ہوتا ہے) جب وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو۔

3513۔ اخرجه ابوداؤد (١/١٤٦): كتاب الصلاة: باب: ما يقول عند اذان المغرب، حديث (٥٣٠) من طريق ابي كثير مولى ام سلمة عن ام سلمة به۔

3514۔ اخرجه النسائي في الكبرى: كتاب عمل اليوم و الليلة (٦/٢٠٨): باب: افضل الذكر و افضل الدعاء، حديث (٣/١٠٦٦٩)، من طريق يزيد بن كيسان عن ابي هريرة فذكره۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3515 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ وَّاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مِّسْعَرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَعَمُّ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ هُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ زیاد بن علاقہ اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ناپسندیدہ اخلاق' اعمال اور خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' زیاد بن علاقہ کے چچا حضرت قطبہ بن مالک ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

3516 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

متنِ حدیث: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ هُوَ حَجَّاجُ بْنُ مَيْسَرَةَ الصَّوَّافُ وَيُكْنٰى اَبَا الصَّلْتِ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران حاضرین میں سے ایک شخص نے یہ پڑھا:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو بہت زیادہ ہو اور میں اللہ تعالیٰ کیلئے صبح وشام پاکی بیان کرتا ہوں''۔

3515۔ اخرجه الحاكم في المستدرك (٥٣٢/١): كتاب الدعاء،من طريق مسعر عن زياد بن علاقة عن عمه قطبة بن مالك و قال: هذا حديث صحيح الاسناد على شرط مسلم ، و لم يخرجاه ، وذكره المتقي الهندي في الكنز (١٨٦/١)، حديث (٣٦٧١)، و عزاه للترمذي و الطبراني و الحاكم عن عم زياد بن علاقة.

3516۔ اخرجه النسائي (١٢٥/٢): كتاب الافتتاح: باب: القول الذى يفتتح به الصلاة، حديث (٨٨٥، ٨٨٦) عن عمرو بن مرة عن عون بن عبد الله عن ابن عمر به. وذكره المتقي الهندي في الكنز (٤٣٢/٧)، حديث (١٩٦٤٥)، و عزاه لعبد الرزاق عن ابن عمر.

تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کس شخص نے یہ کلمات پڑھے ہیں؟ اُس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ (دعا) پسند آئی۔ اس (دعا) کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی جب سے یہ کلمات سنے ہیں' انہیں پڑھنا کبھی ترک نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔

حجاج بن ابوعثمان نامی راوی حجاج بن میسرہ صواف ہیں' ان کی کنیت ابوصلت ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں

بَاب اَيُّ الْكَلَامِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ

باب 78: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا کلام پسندیدہ ہے

3517 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَسْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ اَوْ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْكَلَامِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اُن کی عیادت کرنے کیلئے تشریف لائے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی عیادت کرنے کیلئے آئے اور عرض کی: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا کلام سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کلام جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے منتخب کیا ہے۔ وہ یہ کلمات ہیں:

''میرا پروردگار پاک ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے' میرا پروردگار پاک ہے' حمد اُس کے لیے مخصوص ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ فِي الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ

باب 79: عفو اور عافیت کا بیان

3518 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا

3517- اخرجه احمد (۵/۱۴۸، ۱۶۱)، و مسلم (۲۰۹۳/۴): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: فضل سبحان الله و بحمده، حديث (۸۴ - ۲۷۳۱) عن عبد الله بن الصامت عن ابي ذر الغفار فذكره.

3518- اخرجه احمد (۱۱۹/۳، ۱۵۵)، و ابوداؤد (۱۴۴/۱): كتاب الصلاة: باب: ما جاء في الدعاء بين الاذان، و الاقامة، حديث (۵۲۱)، من طريق معاوية بن قرة عن انس بن مالك فذكره.

سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِىْ اِيَاسٍ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ زَادَ يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذَا الْحَرْفَ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اس وقت کیا دعا مانگیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

یحییٰ بن یمان نامی راوی نے اس حدیث میں اس لفظ کا اضافہ کیا ہے: لوگوں نے عرض کی: پھر ہم کیا پڑھیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگو۔

3519 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا رَوٰى اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ الْكُوْفِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابواسحاق ہمدانی نے اس روایت کو اسی طرح بریدہ بن ابومریم کوفی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور یہ روایت مستند ہے۔

3520 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِىْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَيَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا

3520۔ الحدیث اخرجه احمد (۲/۳۲۳) من طریق ابن یعقوب عن ابی هریرة، و اخرجه احمد (۲/۴۱۱) و مسلم (۴/۲۰۶۲): کتاب الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: الحث علی ذکر الله تعالیٰ، حدیث (۴ ـ ۲۶۷۶) من طریق روح بن القاسم عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة فذکره، و اما من طریق ابی سلمة فلم یخرجه الا الترمذی

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مفرد لوگ سبقت لے گئے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مفرد لوگ کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں' یہ ذکر ان کے بوجھ کو ختم کر دے گا اور جب وہ قیامت کے دن آئیں گے تو ہلکے پھلکے ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3521 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میرا یہ پڑھنا میرے نزدیک ہر اُس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہے' جس پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہے):

''اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3522 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدَانَ الْقُمِّىِّ عَنْ اَبِىْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ مُدِلَّةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِىْ لَاَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَسَعْدَانُ الْقُمِّىُّ هُوَ سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَاَبُوْ عَاصِمٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ كِبَارِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ مُجَاهِدٍ هُوَ سَعْدٌ الطَّائِىُّ وَاَبُوْ مُدِلَّةَ هُوَ مَوْلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَآئِشَةَ وَاِنَّمَا نَعْرِفُهُ

3521- اخرجه مسلم (۲۰۷۲/۴): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة والاستغفار: باب: فضل التهليل و التسبيح و الدعاء، حديث (۲۶۹۵/۳۲) عن ابى معاوية، عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة.

3522- اخرجه ابن ماجه (۵۵۷/۱): كتاب الصيام: باب: الصائم لا ترد دعوته، حديث (۱۷۵۲)، و الدارمى (۳۳۳/۲): كتاب الرقائق: باب: فى بناء الجنة و اخرجه احمد (۳۰۴/۲، ۳۰۵، ۴۴۳، ۴۴۵، ۴۷۷)، و الحميدى (۴۸۶/۲): حديث (۱۱۵۰)، و عبد بن حميد ص (۴۱۵)، حديث (۱۴۲۰)، و ابن خزيمة (۱۹۹/۳): حديث (۱۹۰۱)، عن سعد بن عبيد ابى مجاهد الطائى، عن ابى المدلة (مولى ام المومنين) عن ابى هريرة به، و اخرجه ابن حبان فى صحيحه (۲۱۵/۸): كتاب الصوم: باب: فضل الصوم، فى ذكر رجاء استجابة دعاء الصائم عند افطاره، وقال ابن حبان: قال ابوحاتم: ابوالمدلة، اسمه عبيد الله بن عبد الله مدنى ثقة.

بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى عَنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَاَطْوَلَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین طرح کے لوگوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی' روزہ دار شخص کی جب تک وہ افطاری نہیں کرتا' عادل حکمران کی اور مظلوم شخص کی دعا۔ اللہ تعالیٰ اُسے بادلوں سے بھی اوپر لے جاتا ہے اور اُس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے' اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تمہاری مدد ضرور کروں گا خواہ کچھ وقت کے بعد کروں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

سعدان قمی' سعدان بن بشر ہیں' ان کے حوالے عیسیٰ بن یونس' ابوعاصم اور دیگر اکابر محدثین نے احادیث نقل کی ہیں۔

ابومجاہد نامی راوی سعد طائی ہیں۔

ابومدلہ نامی راوی اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں' ہم انہیں صرف اس حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں' اُن کے حوالے سے یہ روایت زیادہ طویل اور مکمل روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

3523 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِىْ بِمَا عَلَّمْتَنِىْ وَعَلِّمْنِىْ مَا يَنْفَعُنِىْ وَزِدْنِىْ عِلْمًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! تو نے مجھے جو تعلیم دی ہے اُس کے ذریعہ مجھے نفع عطاء کر اور مجھے اُس چیز کا علم عطاء کر جو مجھے نفع دے اور میرے علم میں اضافہ کر' ہر حال میں ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اور میں اہلِ جہنم کی حالت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِى الْاَرْضِ

باب 80: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں گھومتے پھرتے ہیں

3524 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَوْ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3523- اخرجه ابن ماجه (۹۲/۱) المقدمة: باب: الانتفاع بالعلم و العمل به حديث (۲۵۱)، و كتاب الادب: باب: فضل الحامدين، حديث (۳۸۰۴) وكتاب الدعاء: باب: دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم. حديث (۳۸۳۳)، و عبدبن حميد ص (۴۱۰): حديث (۱۴۱۹) موسى بن عبيدة عن محمد بن ثابت عن ابى هريرة به.

متن حدیث: اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ فُضْلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ فَاِذَا وَجَدُوْا اَقْوَامًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى بُغْيَتِكُمْ فَيَجِيْئُوْنَ فَيَحُفُّوْنَ بِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ يَصْنَعُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيَذْكُرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْنِيْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ لَكَانُوْا اَشَدَّ تَحْمِيْدًا وَّاَشَدَّ تَمْجِيْدًا وَّاَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا قَالَ فَيَقُوْلُ وَاَيُّ شَيْءٍ يَّطْلُبُوْنَ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ يَطْلُبُوْنَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَّاَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ يَّتَعَوَّذُوْنَ قَالُوْا يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَّاَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَّاَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ لَمْ يُرِدْهُمْ اِنَّمَا جَائَهُمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى لَهُمْ جَلِيْسٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین پر گھومتے پھرتے ہیں' یہ اُن فرشتوں کے علاوہ ہوتے ہیں جو لوگوں کے اعمال نوٹ کرتے ہیں' یہ فرشتے جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہوئے کہتے ہیں: اپنی منزل کی طرف آ جاؤ' پھر وہ لوگ آتے ہیں اور آسمانِ دنیا تک اُن لوگوں کو اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں۔

(پھر وہ فرشتے جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا' وہ کیا کر رہے تھے؟ تو وہ فرشتے جواب دیتے ہیں: جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ تیری حمد بیان کر رہے تھے' تیری بزرگی کا تذکرہ کر رہے تھے' تیرا ذکر کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ فرماتا ہے: کیا اُن لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ تیری زیادہ حمد بیان کرتے' زیادہ بہتر طور پر بزرگی بیان کرتے' زیادہ شدت کے ساتھ تیرا ذکر کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ لوگ کیا مانگ رہے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ لوگ جنت مانگ رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فرشتے جواب دیتے

3524۔ اخرجه البخاري (١١/٢١٢): كتاب الدعوات: باب: فضل ذكر الله عزوجل، حديث (٦٤٠٨)۔ ومسلم (٤/٢٠٦٩): كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار: باب: فضل مجالس الذكر، حديث (٢٥/٢٦٨٩) واخرجه احمد (٢/٢٥١، ٢٥٢، ٣٥٨، ٣٨٢، ٣٥٩)، عن ابي صالح ذكوان عن ابي هريرة به.

ہیں: نہیں! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو پھر کیا ہوتا؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اُسے دیکھ لیتے تو وہ زیادہ شدت کے ساتھ اس کے طلبگار ہوتے اور اس کے حصول کے زیادہ خواہش مند ہوتے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ لوگ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اُسے دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اُسے دیکھ لیتے تو اُس سے زیادہ دور بھاگتے اور اس سے زیادہ خوفزدہ ہوتے اور اس سے زیادہ پناہ مانگتے۔ نبی اکرم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کی مغفرت کردی' تو فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں خطاکار شخص بھی ہے' جو اُن کے ساتھ (دعا) میں شامل ہونے نہیں آیا تھا بلکہ وہ ان کے پاس اپنے کسی کام کے سلسلے میں آیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ وہ لوگ ہیں' جن کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا۔

بَاب فَضْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

باب 81: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنے کی فضیلت

3525 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِّنَ الضُّرِّ اَدْنَاهُنَّ الْفَقْرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ مَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کثرت کے ساتھ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرو' کیونکہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔

مکحول فرماتے ہیں: جو شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ پڑھتا ہے' اس شخص سے پریشانی کے ستر دروازے (اللہ تعالیٰ) دور کر دیتا ہے' جن میں سے سب سے کم تر غربت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے' کیونکہ مکحول نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

3526 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِكُلِّ نَبِىٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ وَّاِنِّىْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِىْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِىْ وَهِىَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

3525- انفرد به الترمذي انظر (تحفة الاشراف) (۱۰/۳۷۵)، حديث (۱۴۶۲۱) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم في المستدرك (۵۱۷/۱)، و قال: صحيح الاسناد و لم يخرجاه هكذا، ووافقه الذهبي.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کی ایک مخصوص مستجاب دعا ہوتی ہے اور میں نے اپنی وہ دعا اپنی اُمت کی شفاعت کے لئے سنبھال کر رکھ لی ہے۔ان میں سے جو شخص اس حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو انشاء اللہ وہ دُعا اُسے نصیب ہوگی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِىْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب 82: اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا

3527 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ وَاَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِىْ فَاِنْ ذَكَرَنِىْ فِىْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِىْ نَفْسِىْ وَاِنْ ذَكَرَنِىْ فِىْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِىْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَىَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَّاِنِ اقْتَرَبَ اِلَىَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَّاِنْ اَتَانِىْ يَمْشِىْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَيُرْوٰى عَنِ الْاَعْمَشِ فِىْ تَفْسِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّىْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا يَعْنِىْ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ

وَهٰكَذَا فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالُوْا اِنَّمَا مَعْنَاهُ يَقُوْلُ اِذَا تَقَرَّبَ اِلَىَّ الْعَبْدُ بِطَاعَتِىْ وَمَا اَمَرْتُ اُسْرِعُ اِلَيْهِ بِمَغْفِرَتِىْ وَرَحْمَتِىْ وَرُوِىَ

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ قَالَ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَاذْكُرُوْنِىْ اَذْكُرْكُمْ) قَالَ اذْكُرُوْنِىْ بِطَاعَتِىْ اَذْكُرْكُمْ بِمَغْفِرَتِىْ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى وَعَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ الرَّمْلِىُّ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِهٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں محفل کے بغیر اُسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ دوسروں کی موجودگی میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر لوگوں کے سامنے

3527- اخرجه البخارى (۳۹۵/۱۳): كتاب التوحيد: باب: قول الله تعالىٰ (و يحذركم الله نفسه)، حديث (۷۴۰۵ - ۷۵۰۵)، و حديث (۷۵۳۷)، و مسلم (۲۰۶۱/۴): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالىٰ، حديث (۲۶۷۵/۲)، و ابن ماجه (۱۲۵۵/۲): كتاب الادب: باب: فضل العمل، حديث (۳۸۲۲)، و اخرجه احمد (۲۵۱/۲ - ۴۱۳ - ۴۸۰ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۲۴ - ۵۳۴)، عن ابى صالح ذكوان عن ابى هريرة به

اس کا ذکر کرتا ہوں' اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ذراع (یعنی جو کہنی تک کا فاصلہ ہوتا ہے) اس کے قریب ہوتا ہوں' اگر وہ ذراع مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک باع اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اعمش سے اس حدیث کی تشریح منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہاں حدیث کے الفاظ ''جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک ذراع اس کے قریب ہوتا ہوں' اس سے مراد یہ ہے کہ میں مغفرت اور رحمت اس کے قریب کرتا ہوں''۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کی یہی وضاحت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: جب میرا بندہ میری فرمانبرداری اور جس بات کا میں نے حکم دیا ہے (اس کی پیروی) کے ذریعے میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو میں اُس سے زیادہ تیزی کے ساتھ اپنی مغفرت اور رحمت اس کی طرف کرتا ہوں۔

سعید بن جبیر اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ''تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا''۔

یعنی تم میری فرمانبرداری کے ذریعے میرا ذکر کرو اور میں مغفرت کر کے تمہارا ذکر کروں گا۔

یہ روایت عبد بن حمید نے اپنی سند کے حوالے سے سعید بن جبیر سے نقل کی ہے۔

بَابُ فِي الْاِسْتِعَاذَةِ

باب 83: پناہ مانگنا

3528 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اسْتَعِيذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاسْتَعِيذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اسْتَعِيذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِيذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جہنم کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو' قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو' دجال کی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگو' زندگی اور موت کی آزمائش سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3529 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

3528- اخرجه البخاري في الادب المفرد ص ١٩٢، حديث (٦٥٠)، عن ابي معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة به.

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ سُهَيْلٌ فَكَانَ اَهْلُنَا تَعَلَّمُوْهَا فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِيَةٌ مِّنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُهَيْلٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

''میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں''۔

تو اس رات میں اُسے کوئی زہر نقصان نہیں پہنچائے گا۔

سہیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے گھر والوں نے یہ کلمات سیکھ کر انہیں ہر رات پڑھنا شروع کیا۔ ایک مرتبہ ان میں سے ایک بچی کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا تھا لیکن اس سے اُسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے ان کے والد اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔ جبکہ عبیداللہ بن عمر اور دیگر حضرات نے اسے سہیل سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

بَاب مِنْ اَدْعِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 84: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں

3530 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ فَضَالَةَ الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ اُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

3529- اخرجه احمد (۲/۲۹۰) من طريق هشام بن حسان عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة فذكره.

3530- اخرجه احمد (۲/۳۱۱)، (۲/۴۷۷) من طريق ابوفضالة الفرج بن فضالة عن ابى سعيد المقبرى عن ابى هريرة فذكره.

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا یاد کی ہے' میں اسے پڑھنا نہیں چھوڑوں گا۔

''اے اللہ! مجھے ایسا کردے کہ میں تیرا زیادہ شکر کروں اور تیرا بکثرت ذکر کروں' تیرے فرمان کی پیروی کروں اور تیرے حکم پر عملدرآمد کروں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بَاب اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ فِيْ غَيْرِ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ

باب 85: دعا کا مستجاب ہونا' جبکہ وہ قطع رحمی کے بارے میں نہ ہو

3531 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ هُوَ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا مِنْ رَجُلٍ يَّدْعُو اللّٰهَ بِدُعَاءٍ اِلَّا اسْتُجِيبَ لَهٗ فَاِمَّا اَنْ يُّعَجَّلَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا وَاِمَّا اَنْ يُّدَّخَرَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يُّكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ بِقَدْرِ مَا دَعَا مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ اَوْ يَسْتَعْجِلْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ قَالَ يَقُوْلُ دَعَوْتُ رَبِّي فَمَا اسْتَجَابَ لِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگتا ہے وہ قبول ہوتی ہے' اس کا صلہ یا تو انسان کو دنیا میں مل جاتا ہے یا پھر آدمی کے لئے' آخرت کے لئے اسے سنبھال کر رکھ لیا جاتا ہے۔ یا پھر اس کے بدلے میں آدمی کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔ اسی حساب کے ساتھ جو اس نے دعا کی ہو۔ بشرطیکہ انسان نے کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ مانگی ہو' یا (دعا کی قبولیت کا اثر ظاہر ہونے کے حوالے سے) وہ جلدی کا طلب گار نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جلدی کا طلب گار ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہے' میں نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی لیکن اس نے میری دعا قبول ہی نہیں کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3532 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا مِنْ عَبْدٍ يَّرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ اِبْطُهٗ يَسْاَلُ اللّٰهَ مَسْاَلَةً اِلَّا اٰتَاهَا اِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ عَجَلَتُهٗ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ سَاَلْتُ وَسَاَلْتُ وَلَمْ اُعْطَ شَيْئًا

3531- تفرد به الترمذی ينظر (التحفة) (٩/٤٥٤)، حديث (١٢٩٠٦) و ذكره المتقی فی الكنز (٢/٦٤)، حديث (٣١٢٩) و عزاه للترمذی، عن ابی هريرة.

3532- ذكره المتقی فی الكنز (٢/٨٢)، حديث (٣٢٤١) بلفظ و عزاه للترمذی عن ابی هريرة.

اختلافِ روایت: وَرَوٰی هٰذَا الْحَدِيْثَ الزُّهْرِیُّ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدٍ مَوْلٰی ابْنِ اَزْهَرَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِیْ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی بندہ اپنے دونوں ہاتھ اتنے بلند کرے یہاں تک کہ اس کی بغلیں نظر آنے لگیں' وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کردے گا' بشرطیکہ وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا جلد بازی کرنا کیسے ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہے: میں نے مانگا' پھر مانگا لیکن مجھے تو کچھ نہیں ملا۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے ان الفاظ میں منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''انسان کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ نہ کہے: میں نے دعا مانگی لیکن وہ قبول ہی نہیں ہوئی''۔

3533 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ سُمَيْرِ بْنِ نَهَارٍ الْعَبْدِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا' اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرنے کا حصہ ہے

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3534 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِيَنْظُرَنَّ اَحَدُكُمْ مَا الَّذِیْ يَتَمَنّٰی فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ مَا يُكْتَبُ لَهٗ مِنْ اُمْنِيَّتِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ عمر بن ابوسلمہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کو اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ وہ کیا آرزو کررہا ہے؟ کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اُس کی کونسی آرزو اس کے نصیب میں لکھ دی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3535 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ نُوْحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ

3533۔ اخرجه ابوداؤد (۲۹۸/٤): كتاب الادب: باب: من حسن الظن، حديث (٤٩٩٣)، و احمد (۳۵۹/۲)، و الحاكم (۲٤۱/٤) و ابن حبان فی صحيحه (۳۹۹/۲): باب: حسن الظن بالله، حديث (٦٣١) وذكر المنذری فی الترغيب (١٦٤/٤)، حديث (٤٩٥٧)۔

3534۔ تفرد به الترمذی انظر تحفة (٤٣٢/١٣)، حديث (١٩٥٧٧) عن ابوسلمة بن عبد الرحمن و هو مرسله

3535۔ اخرجه البخاری فی الادب المفرد (٦٥٢) من طريقه

سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِىْ بِسَمْعِىْ وَبَصَرِىْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّىْ وَانْصُرْنِىْ عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِىْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِىْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میری سماعت اور بصارت سلامت رکھ اور ان دونوں کو میرا وارث بنا دے اور جو شخص میرے ساتھ زیادتی کرے' اس کے مقابلے میں میری مدد کر اور اس سے میرا بدلہ لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن غریب" ہے۔

بَابُ لِيَسْاَلِ الْحَاجَةَ مَهْمَا صَغُرَتْ

باب 86: آدمی کو اپنی ضرورت (اللہ تعالیٰ سے) مانگنی چاہیے' خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو

3536 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ السِّجْزِىُّ حَدَّثَنَا قَطَنٌ الْبَصْرِىُّ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسانید دیگر: وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِىِّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر شخص کو اپنی ہر حاجت اپنے پروردگار سے مانگنی چاہئے' یہاں تک کہ اگر اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے (تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔ کئی راویوں نے اسے جعفر بن سلیمان اور ثابت بنانی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

3537 سند حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ حَتّٰى يَسْاَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْاَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ

حکم حدیث: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ قَطَنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ

3536۔ ذكره ابن حبان في صحيحه (۱۴۸/۳)، حديث (۸۶۶) و قال اخرجه الطبراني في الدعاء (۲۵)، و ابونعيم في (تاريخ اصبهان) (۲۸۹/۲) و البزار في مسنده رقم (۳۱۳۵)، و كذا ذكره الهيثمي في (المجمع) (۱۵۳/۱۰): و قال و رجاله رجال الصحيح غير سيار بن حاتم و هو ثقة.

◆◆ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر شخص کو اپنی ہر حاجت اپنے پروردگار سے مانگنی چاہئے' یہاں تک کہ اسی سے نمک مانگنا چاہیے اور اگر اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے (تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے)۔

یہ روایت قطن کی جعفر بن سلیمان سے نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

مناقب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ فِيْ فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 1: نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کا بیان

3538 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وَّلَدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ بَنِيْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَّاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَّاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب کیا۔ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے بنو کنانہ کو منتخب کیا بنو کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا۔ قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3539 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ شَدَّادٌ اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنِيْ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى هَاشِمًا مِّنْ قُرَيْشٍ وَّاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

3538۔ اخرجه مسلم (١٧٨٢/٤): كتاب الفضائل: باب: فضل نسب النبي صلى الله عليه وسلم حديث (٢٢٧٦/١)، و احمد (١٠٧/٤) عن ابي عمار عن و اثلة بن الاسقع فذكره

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ (کی اولاد) میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" صحیح ہے۔

3540 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوا فَتَذَاكَرُوْا اَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ مَثَلَ نَخْلَةٍ فِىْ كَبْوَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِىْ مِنْ خَيْرِهِمْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِىْ مِنْ خَيْرِ قَبِيْلَةٍ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِىْ مِنْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَّخَيْرُهُمْ بَيْتًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ هُوَ ابْنُ نَوْفَلٍ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم قریش بیٹھے۔ انہوں نے اپنے نسب کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال کھجور کے ایک ایسے درخت کے ساتھ دی جو کسی ٹیلے پر ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا' تو مجھے ان میں سب سے بہترین گروہ میں پیدا کیا جو دونوں گروہوں میں سے بہتر ہوتا' پھر اس نے قبائل کو بہتر قرار دیا۔ ان میں سے مجھے بہترین قبیلے میں رکھا پھر ان گھرانوں کو بہتر قرار دیا تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانوں میں رکھا۔ میں شخصیت کے اعتبار سے ان میں سب سے بہتر ہوں اور گھرانوں کے اعتبار سے بھی سب سے بہتر ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

عبداللہ بن حارث نامی راوی سے یہ ابن نوفل ہے۔

3541 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِىْ وَدَاعَةَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ الْعَبَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَّخَيْرِهِمْ نَفْسًا

3540۔ اخرجه احمد فی مسند (۲۱۰/۱) (۱۷۸۸) عن عبد اللّٰہ بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب فذکرہ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَرُوِىَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

◆◆ حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گویا وہ کوئی بات سن کر آئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی نازل ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد ہوں' جو عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا' تو مجھے ان میں سے بہترین رکھا پھر اس نے انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا' تو مجھے ان میں بہتر حصے میں رکھا' پھر انہیں قبائل میں تقسیم کیا' تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا پھر اس نے ان کے بہترین گھرانے بنائے تو مجھے ان میں سب سے بہترین گھرانے میں رکھا اور سب سے بہترین شخصیت پیدا کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

سفیان ثوری کے حوالے سے' یزید بن ابی زیاد کے حوالے سے' اسی طرح کی روایت منقول ہے' جو اسماعیل بن ابی خالد نے یزید بن ابی زیاد کے حوالے سے' عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3542 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو نبوت کب ملی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

اس بارے میں میسرہ الفجر سے بھی حدیث منقول ہے۔

3543 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

3542۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر التحفة (۷٤/۱۱)، حديث (۱۵۳۹۷)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (۶۰۹/۲)، و سكت عنه و روى قبله حديثا نحوه عن ميسرة الفجر قال: قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم : و متى كنت نبيا؟ قال: و آدم بين الروح و الجسد، و صححه الحاكم و وافقه الذهبي.

متن حدیث: اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا اِذَا بُعِثُوا وَاَنَا خَطِيبُهُمْ اِذَا وَفَدُوا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوا لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّي وَلَا فَخْرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سب سے پہلے (قیامت کے دن زمین سے) نکلوں گا جب لوگوں کو مبعوث کیا جائے گا۔ میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ وفد کی شکل میں آئیں گے۔ میں ان کو خوشخبری دوں گا جب وہ مایوس ہو چکے ہوں گے اور اس دن لواء حمد میرے ہاتھ میں ہوگا میں اپنے رب کی بارگاہ میں آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے زیادہ معزز ہوں اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3544 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ اَبِي خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسٰى حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے میرے لئے زمین کو شق کیا جائے گا پھر مجھے جنت کا ایک حلّہ پہنایا جائے گا پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا۔ مخلوق میں میرے علاوہ کوئی بھی وہاں کھڑا نہیں ہو سکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

3545 سند حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ وَّهُوَ ابْنُ اَبِي سُلَيْمٍ حَدَّثَنِي كَعْبٌ حَدَّثَنِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ قَالَ اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ اَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

توضیح راوی: وَكَعْبٌ لَيْسَ هُوَ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى عَنْهُ غَيْرَ لَيْثِ بْنِ اَبِي سُلَيْمٍ

3544۔ لم يخرجه الاالترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر التحفة (۱۰/۱۳۳) حديث (۱۳۵۵۶) وذكره صاحب المشكاة (۱۰/۳۷ - مرقاة المفاتيح)، حديث (۵۷۶۶) في كتاب الفضائل، من طريق عبد الله بن الحارث عن ابی هريرة، و عزاه للترمذی

3545۔ اخرجه احمد فی مسنده (۲/۲۶۵)، (۲/۳۶۵) عن كعب عن ابی هريرة فذكره

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیلے سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں موجود ایک درجہ ہے' جس تک کوئی ایک ہی شخص پہنچے گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

کعب نامی راوی معروف نہیں ہے۔

ہم کسی ایسے شخص سے واقف نہیں ہیں جنہوں نے ان کے حوالے سے' روایت نقل کی ہو۔ صرف لیث بن ابوسلیم نے نقل کی ہے۔

3546 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ فِی النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَحْسَنَهَا وَاَكْمَلَهَا وَاَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَاَنَا فِی النَّبِيِّيْنَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرُ فَخْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

طفیل بن ابی بن کعب اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیگر انبیاء کرام کے درمیان میری مثال اس طرح ہے' جیسے کوئی شخص ایک گھر بنائے اسے آراستہ کرے مکمل کرے اور خوبصورت کرے اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ ایک دن لوگ اس کے گھر کا چکر لگائیں اس کی خوبصورتی پر حیران ہوں اور یہ کہیں: اس اینٹ کی جگہ کو بھی اگر مکمل کرلیا جاتا تو (مناسب ہوتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) انبیاء کے درمیان' میں اس اینٹ کی جگہ کی مانند ہوں۔

اس سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے: جب قیامت کا دن ہوگا' تو میں تمام انبیاء کا امام اور ان کا خطیب ہوں گا' اور ان کا شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ میں یہ بات فخر (تکبر) کے طور پر نہیں کہتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3547 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ اَخْبَرَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

3546۔ اخرجه ابن ماجه (۱٤٤۳/۲): كتاب الزهد: باب: ذكر الشفاعة، حديث (٤۳۱٤). و عبد بن حميد ص ۹۰، حديث (۱۷۱، ۱۷۲)، و اخرجه احمد فی (مسنده) (۱۲٦/٥، ۱۳۷) و عبد بن احمد فی الزوائد عن المسند (۱۳۸/٥).

متن حدیث: اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ وَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ هٰذَا قُرَشِيٌّ مِصْرِيٌّ مَدَنِيٌّ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ شَامِيٌّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔
جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو! تو تم وہی کہو جو وہ کہتا ہے' پھر تم مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کو دس رحمتیں نازل کرے گا پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے ''وسیلہ'' مانگو کیونکہ یہ جنت میں موجود ایک درجہ ہے' جس تک اللہ تعالیٰ کا صرف ایک ہی بندہ پہنچ سکے گا' اور مجھے امید ہے' وہ میں ہوں گا' جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا مانگے گا اس کے لئے شفاعت حلال ہوگی۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
امام محمد بن اسماعیل بخاری بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن جبیر نامی راوی قریشی مصری مدنی ہیں۔
جبکہ عبدالرحمٰن بن نفیر شام کے رہنے والے ہیں۔

3548 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ يَّوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں تمام اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا' اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا لوائے حمد میرے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں

3547- اخرجه مسلم (ابی) (۲/۲۴۲، ۲۴۳): كتاب الصلاة: استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسال الله له الوسيلة، حديث (۱۱/۳۸٤)، و ابوداؤد (۱/۱۹۹): كتاب الصلاة: باب: ما يقول اذا سمع المؤذن، حديث (۵۲۳) والنسائي (۲/۲۵): كتاب الاذان: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد الاذان، حديث (۶۷۸)، عبد بن حميد ص (۱۳۹)، حديث (۳۵٤): و ابن خزيمة (۱/۲۱۸، ۲۱۹): كتاب: جماع ابواب الاذان و الاقامة: باب: فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٤۱۸)، و احمد (۲/۱۶۸) (۶۵۶۸).

3548- اخرجه ابن ماجه (۲/۱٤٤۰): كتاب الزهد: باب: ذكر الشفاعة حديث (٤۳۰۸)، و احمد في مسنده (۲/۳).

کہتا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ہر ایک نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا' اور میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کے لئے زمین کو شق کیا جائے گا' اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) اس حدیث میں طویل قصہ منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3549 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلًا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَّقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا وَّقَالَ اٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ ان کے قریب ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سنا کہ وہ آپس میں یہ گفتگو کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سنی' تو ان میں سے ایک نے یہ کہا: کتنی حیرانگی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو خلیل بنایا ہے۔ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا۔ دوسرا شخص بولا: اس سے ◆◆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے کلیم اور اس کی روح ہیں۔ ایک اور شخص بولا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو منتخب کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہاری بات سنی اور حیران ہونا بھی سنا کہ حضرت ابراہیم اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی روح اور کلیم ہیں۔ وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا اور وہ ایسے ہیں' یاد رکھنا! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ قیامت کے دن میں نے ''لواءِ حمد'' کو اٹھایا ہوگا' اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا' اور قیامت کے دن سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا اور سب سے پہلے میں جنت کی کنڈی کو کھٹکھٹاؤں گا' اور اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے

3549- اخرجه الدارمي (۲٦/۱): باب: ما اعطي النبي صلى الله عليه وسلم من الفضل عن عكرمة عن ابن عباس فذكره

کھولے گا' اور مجھے اس میں داخل کرے گا' اور میرے ساتھ غریب مسلمان ہوں گے۔ اور میں یہ بات فخر کے ساتھ نہیں کہتا میں سب سے پہلے والوں اور سب بعد والوں میں سب سے زیادہ معزز ہوں اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

3550 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِي اَبُوْ مَوْدُوْدٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ الضَّحَّاكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

متنِ حدیث: مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّصِفَةُ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ

فَقَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَّقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ وَالْمَعْرُوْفُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَدَنِيُّ

◆◆ محمد بن یوسف اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: تورات میں یہ بات لکھی ہوئی ہے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابومودود نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' اس گھر میں (جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہیں) ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

راوی نے اسی طرح عثمان بن ضحاک نام ذکر کیا ہے' لیکن معروف نام ضحاک بن عثمان مدنی ہے۔

3551 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَّلَمَّا نَفَضْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِيْ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ دن تھا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تھے' تو اس دن ہر ایک چیز روشن ہو گئی تھی اور جب وہ دن آیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو اس دن ہر چیز تاریک ہو گئی تھی۔ ہم نے آپ کو دفن کرنے کے بعد ابھی اپنے ہاتھوں کی مٹی نہیں جھاڑی تھی لیکن ہمیں اپنے دلوں کی کیفیت بدلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

3550۔ لم يخرجه الا الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر التحفة (٣٥٦/٤)، حديث (٥٣٣٦)، و ذكره صاحب مشكاة المصابيح (١٠/٤٢ ـ مرقاة)، حديث (٥٧٧٢)، و عزاه للترمذی عن عبد الله بن سلام۔

3551۔ اخرجه ابن ماجه (٥٢٢/١): كتاب الجنائز: باب: ذكر وفاته و دفنه صلى الله عليه وسلم، حديث (١٦٣١)، و عبد بن حميد ص (٣٨٦، ٣٨٨)، حديث (١٢٨٩)، و احمد (٢٢١/٣، ٢٤٠)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِیْلَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب 2: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا بیان

3552 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِیُّ حَدَّثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحٰقَ یُحَدِّثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ

متنِ حدیث: قَالَ وُلِدْتُّ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِیْلِ وَسَاَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ اَشْیَمَ اَخَا بَنِیْ یَعْمَرَ بْنِ لَیْثٍ ءَاَنْتَ اَکْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْبَرُ مِنِّیْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْہُ فِی الْمِیْلَادِ وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِیْلِ وَرَفَعَتْ بِیْ اُمِّیْ عَلَی الْمَوْضِعِ قَالَ وَرَاَیْتُ خَذْقَ الطَّیْرِ اَخْضَرَ مُحِیْلًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ

◆◆ مطلب بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن غنی نے قباث بن اشیم جو بنو یعمر بن لیث سے تعلق رکھتا تھا' اس سے دریافت کیا: آپ بڑے ہیں یا اللہ کے رسول بڑے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے رسول مجھ سے بڑے ہیں۔ ویسے میری پیدائش پہلے ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے تھے۔ (اُس سال) میری والدہ مجھے گود میں اٹھا کر کہیں لے گئی تھیں تو میں نے ان سب پرندوں کی بیٹ دیکھی ہے۔ (جنہوں نے ابرہہ کے لشکر پر حملہ کیا تھا) اس کی حالت تبدیل ہو چکی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق نامی راوی کے نام سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ بَدْءِ نُبُوَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب 3: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا آغاز

3553 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَھْلٍ اَبُو الْعَبَّاسِ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ اَبُوْ نُوْحٍ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ ابْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْہِ

متنِ حدیث: قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَی الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَشْیَاخٍ مِّنْ

3552- اخرجہ احمد فی مسندہ (۲۱۵/٤) عن المطلب بن عبد اللہ بن قیس بن مخرمۃ عن ابیہ عن جدہ فذکرہ.

3553- لم یخرجہ الا الترمذی من اصحاب الکتب الستۃ ینظر (تحفۃ الاشراف) (٤٧٠/٦) حدیث (٩١٤١)، و اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ (۲٤/۲ - ۲۵).

قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَآءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَّلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَّاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ وَكَانَ هُوَ فِيْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ قَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ اَنْ لَّا يَذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى الرُّوْمِ فَاِنَّ الرُّوْمَ اِذَا رَاَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهٗ فَالْتَفَتَ فَاِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكُمْ قَالُوْا جِئْنَا اِنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَيْهِ بِاُنَاسٍ وَّاِنَّا قَدْ اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بُعِثْنَا اِلٰى طَرِيْقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ اَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ قَالُوْا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بِطَرِيْقِكَ هٰذَا قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَهٗ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ رَدَّهٗ قَالُوْا لَا قَالَ فَبَايَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهٗ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَّبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَّزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: جناب ابوطالب شام تشریف لے گئے' تو وہاں قریش کے عمر رسیدہ افراد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے جب یہ افراد ایک راہب کے پاس پہنچے تو انہوں نے وہاں پڑاؤ کیا۔ ان لوگوں نے اپنی سواریوں کے پالان کھول دیئے۔ راہب نکل کر ان کے پاس آیا۔ یہ حضرات پہلے بھی وہاں سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ کبھی نکل کر ان کے پاس نہیں آیا تھا اور نہ پہلے کبھی ان پر توجہ دی تھی۔ یہ لوگ جب اپنے پالان کھول رہے تھے وہ ان کے درمیان میں سے گزرتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر بولا: یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ یہ تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کرے گا۔ قریش کے عمر رسیدہ افراد سے ان سے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتا چلا ہے؟ اس نے کہا: جب تم لوگ ٹیلے سے نیچے اتر رہے تھے' تو ہر پتھر اور ہر درخت سجدے میں چلا گیا تھا۔ یہ دونوں صرف کسی نبی ﷺ کو سجدہ کرتے ہیں اور میں نے مہر نبوت کی وجہ سے انہیں پہچان لیا ہے' جو ان کے شانے کی اوپر والی ہڈی پر سیب کی طرح لگی ہوئی ہے۔ پھر وہ واپس گیا اس نے ان حضرات کے لئے کھانا تیار کیا جب وہ کھانا لے کر آیا' تو نبی اکرم ﷺ اس وقت اونٹ چرانے کے لئے گئے ہوئے تھے اس راہب نے کہا: انہیں بلا کر لاؤ! جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ پر ایک بادل نے سایہ کیا ہوا تھا جب آپ ﷺ لوگوں کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے انہیں پایا کہ وہ پہلے ہی ایک درخت کے سائے میں جا چکے تھے' جب نبی ﷺ تشریف فرما ہوئے' تو اس درخت کا سایہ نبی اکرم ﷺ پر ہو گیا' تو راہب بولا: اس درخت کے سائے کی طرف دیکھو! یہ ان پر آ گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں:

وہ راہب ان کے پاس رہا اور انہیں یہ قسم دیتا رہا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر روم میں نہ جائیں کیونکہ رومیوں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا تو آپ ﷺ کو پہچان لیں گے اور آپ ﷺ کو شہید کرنے کی کوشش کریں گے۔ پھر اس نے مڑ کر دیکھا تو وہاں سات آدمی موجود تھے جو روم سے آئے تھے۔ راہب نے ان لوگوں کا سامنا کیا اور دریافت کیا: تم لوگ کیوں آئے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم لوگ اس وجہ سے آئے ہیں کہ اس مہینے میں ایک نبی ﷺ نے تشریف لانا تھا تو ہر راستے پر کچھ لوگوں کو مقرر کیا گیا ہے۔ ہمیں ان کے بارے میں بتایا گیا ہے اور ہمیں تمہارے راستے کی طرف بھیجا گیا ہے۔ راہب نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں کے پیچھے کوئی ایسا شخص ہے جو تم لوگوں سے بہتر ہو۔ انہوں نے جواب دیا: ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ تمہارے راستے میں بھی ہو سکتے ہیں تو راہب بولا تمہارا کیا خیال ہے جس معاملے کو اللہ تعالیٰ پورا کرنا چاہتا ہو تو کیا لوگوں میں سے کوئی ایک شخص اس کو روک سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! تو راہب بولا: تم ان کے ہاتھ پر بیعت کر لو اور ان کے ساتھ رہو! پھر اس راہب نے (قریش کے بوڑھوں کو مخاطب کر کے کہا) میں آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آپ میں سے ان کا سرپرست کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: ابوطالب ہیں پھر راہب ابوطالب کو واسطے دیتا رہا، یہاں تک کہ حضرت ابوطالب نے نبی اکرم ﷺ کو واپس کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ راہب نے زادِ راہ کے طور پر آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ روٹیاں اور زیتون کا تیل بھی پیش کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِينَ بُعِثَ

باب 4: نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا بیان اور آپ ﷺ کو کتنی عمر میں مبعوث کیا گیا؟

3554 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی آپ ﷺ کی عمر چالیس برس تھی۔ آپ ﷺ نے تیرہ برس مکہ مکرمہ میں قیام کیا اور مدینہ منورہ میں دس برس قیام کیا جب آپ کا وصال ہوا تھا' تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3554۔ اخرجه البخاری (۱۹۹/۷): كتاب مناقب الانصار: باب: مبعث النبی صلی الله عليه وسلم ، حديث (۳۸۵۱)، و احمد (۲۲۸/۱) (۲۰۱۷)، (۲۳۶/۱)، (۲۱۱۰)، (۲۴۹/۱) (۲۲۴۲)، (۳۷۱/۱) (۳۵۱۷)، (۳۷۰/۱) (۳۵۰۳)۔

3555 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَرَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ مِثْلَ ذٰلِكَ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن بشار نے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے' اور امام محمد بن اسماعیل بخاری نے محمد بن بشار کے حوالے سے' اسی طرح نقل کیا ہے۔

3556 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا يَّقُوْلُ

متنِ حدیث: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَّلَيْسَ فِیْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► ربیعہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی لمبے نہیں تھے' اور چھوٹے بھی نہیں تھے نہ ہی پھیکے سفید تھے' اور نہ ہی بالکل گندمی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بالکل گھنگریالے بھی نہیں تھے' اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چالیس برس کی عمر میں مبعوث کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس برس مکہ میں قیام کیا اور دس برس مدینہ منورہ میں قیام کیا۔ ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی۔ اس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ فِیْ اٰيَاتِ اِثْبَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ

باب 5: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیاں (معجزات) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو خصوصیات عطا کی ہیں

3557 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا اَنْبَاَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِیُّ حَدَّثَنَا

3556ـ اخرجه مالك فی (الموطا) (۹۱۹/۲): كتاب ففة النبی صلی الله عليه وسلم : باب: ما جاء فی صفة النبی صلی الله عليه وسلم، حديث (۱)، و البخاری (۶۵۲/۶): كتاب المناقب: باب: صفة النبی صلی الله عليه وسلم : حديث (۳۵۴۷)، (۳۵۴۸)، و من طريق ابراهيم بن يوسف عن ابيه عن ابی اسحاق قال: سمعت البراء يقول ــ، حديث (۳۵۴۹)، و اخرجه مسلم (۱۸۲۴/۴): كتاب الفضائل: باب: فی صفة النبی صلی الله عليه وسلم و مبعثه و سنه، حديث (۲۳۴۷/۱۱۳) و اخرجه احمد (۱۳۰/۳، ۱۴۸، ۱۸۵، ۲۴۰).

3557ـ اخرجه مسلم (۱۷۸۲/۴): كتاب الفضائل: باب: فضل نسب النبی صلی الله عليه وسلم، و لتسليم الحجر عليه قبل النبوة، حديث (۲۲۷۷/۲)، و الدارمی (۱۲/۱): باب: ما كان عليه الناس قبل مبعث النبی صلی الله عليه وسلم، من الجهل و الضلالة، و احمد فی مسنده (۸۹/۵، ۹۵، ۱۰۵).

سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّىُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَىَّ لَيَالِىَ بُعِثْتُ اِنِّىْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مکہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے ان راتوں میں سلام کیا کرتا تھا جب مجھے مبعوث کیا گیا اور میں اسے اِس وقت بھی جانتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3558 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِىُّ عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ فِىْ قَصْعَةٍ مِّنْ غَدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَّيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَىِّ شَىْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هَاهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَآءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم نے ایک پیالے میں کھانا شروع کیا۔ صبح سے کھانا شروع کیا اور کھاتے ہوئے شام ہوگئی۔ لوگ باری باری دس آدمی اٹھتے تھے۔ دس آدمی بیٹھ جاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: اس میں اضافہ کیسے ہوا؟ تو سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کس بات پر حیران ہو رہے ہو؟ اس میں اضافہ وہاں سے ہو رہا تھا' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوعلاء نامی راوی کا یزید بن عبداللہ الشخیر ہے۔

3559 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْكُوْفِىُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِىْ ثَوْرٍ عَنِ السُّدِّىِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ

متن حدیث: كُنْتُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِىْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِىْ ثَوْرٍ وَّقَالُوْا عَنْ

3558۔ اخرجه الدارمی فی مقدمة (۱/۳۰): باب: ما اكرم النبی صلی الله عليه وسلم بنزول الطعام من السماء، و اخرجه احمد (۱۲/۵، ۱۸)۔

3559۔ اخرجه الدارمی (۱/۱۲): باب: كيف كان اول شان النبی صلی الله عليه وسلم عن عباد بن ابی يزيد عن علی بن ابی طالب فذكره.

عَبَّادٍ اَبِیْ یَزِیْدَ مِنْهُمْ فَرْوَةُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَاءِ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ میں ایک مرتبہ ہم کسی گلی میں نکلے تو جو بھی پہاڑ اور جو بھی درخت آپ کے راستے میں آ رہا تھا یہی کہہ رہا تھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ کئی راویوں نے اس روایت کو ولید بن ابی ثور سے نقل کیا ہے۔

وہ حضرات یہ بات بیان کرتے ہیں: عباد بن ابی زید کے حوالے سے' یہ روایت منقول ہے' ان راویوں میں سے ایک فروہ بن ابومغراء ہے۔

3560 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ وَّاتَّخَذُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَكَنَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اُبَيٍّ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منبر بنا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھ کر خطبہ دینے لگے۔ وہ "تنا" یوں رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دست مبارک لگایا تو اسے سکون آیا۔

اس بارے میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے' جو اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

3561 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِیْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ

3560- اخرجه ابن ماجه (۱/۴۵۴): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها : باب : ما جاء في بدء شان المنبر، حديث (۱۴۱۵)، و اخرجه الدارمي (۱/۱۹): باب ما اكرم النبي صلى الله عليه وسلم بحنين المنبر، و عبد بن حميد ص (۳۹۶، ۳۹۷) حديث (۱۳۳۶)، و احمد (۱/۲۴۹، ۲۶۷، ۲۶۶، ۳۶۳).

3561- اخرجه الدارمي (۱/۱۳): باب: ما اكرم الله نبيه من ايمان الشجرية، و اخرجه احمد (۱/۲۲۳)، عن ابي ظبيان عن ابن عباس فذكره.

النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: مجھے کیسے پتا چلے گا کہ آپ نبی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت کی شاخ کو بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں (اللہ کا رسول) ہوں' تو کیا تم مان لو گے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے بلایا تو وہ اپنے درخت سے ٹوٹ کر آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر گر گیا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واپس چلے جاؤ! تو وہ واپس چلا گیا' تو وہ دیہاتی مسلمان ہو گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" صحیح ہے۔

3562 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدِ بْنُ اَخْطَبَ قَالَ

متنِ حدیث: مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِيْ وَدَعَا لِيْ قَالَ عَزْرَةُ اِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً وَّلَيْسَ فِيْ رَاْسِهِ اِلَّا شَعَرَاتٌ بِيْضٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وَاَبُوْ زَيْدٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ اَخْطَبَ

◆◆ حضرت ابوزید بن اخطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا کی۔

عزرہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: وہ صحابی ایک سو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے اور اس وقت بھی ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ نامی راوی کا نام عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ ہے۔

3563 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ عَرَضْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ

3562- اخرجه احمد (۷۷/۵، ۳٤۱) عن علباء بن احمر عن ابی زيد بن اخطب فذكره

3563- اخرجه مالك في (الموطا) (۹۲۷/۲، ۹۲۸): كتاب صفة النبی صلى الله عليه وسلم : باب: ما جاء في الطعام و الشراب، حديث (۱۹)، و اخرجه البخاری (۴۳۷/۹): كتاب الاطعمة: باب: من اكل حتى شبع، حديث (۵۳۸۱)، و اخرجه مسلم (۱۷۸٤/٤): كتاب الفضائل: باب: في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (۲۲۸۰/۸)، بطريق معقل عن ابی الزبير عن جابر ان ام مالك به (۱٦۱۲/۳): كتاب الاشربة: باب: جواز استتباعه غيره الى دار من يثق برضاه بذلك، حديث (۲۰٤۰/۱٤۲).

الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِي يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِي اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقُوْا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْهُ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ بِعُكَّةٍ لَّهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوا فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے جس سے مجھے بھوک کا اندازہ ہوا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر انہوں نے جَو کی کچھ روٹیاں نکالیں پھر اپنی چادر نکالی۔ اس میں کچھ حصے میں روٹیاں لپیٹ کر میری بغل میں دے دی اور کچھ حصہ مجھے اوڑھا دیا اور پھر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ میں لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں تشریف فرما پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں کے پاس آ کر کھڑا ہوا نبی نے دریافت کیا: کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے کے سلسلے میں؟ میں نے عرض کی جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اٹھو۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ سب افراد کھڑے ہوئے میں ان لوگوں کے آگے آگے آیا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر انہیں بتایا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سمیت تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کچھ نہیں ہے کہ ہم انہیں کھلا سکیں۔ حضرت سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں) پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر ملے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ساتھ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلیم (رضی اللہ عنہا)! تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے لے آؤ۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا وہ روٹیاں لے آئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان روٹیوں کے ٹکڑے کیے گئے اور سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے پاس موجود کپی میں سے گھی نچوڑ کر اس کا سالن بنا لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر جو اللہ کو منظور تھا وہ پڑھا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: دس آدمیوں کو اندر بھیج دو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہا۔ انہوں نے کھانا کھا لیا جب وہ سیر ہو گئے تو وہ چلے گئے پھر

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو وہ آئے جب انہوں نے بھی کھالیا تو وہ بھی چلے گئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی اندر آنے کو کہا جب انہوں نے کھانا کھالیا اور سیر ہو گئے' تو وہ بھی چلے گئے۔ تمام لوگوں نے کھانا کھالیا اور وہ سیر ہو گئے۔ اس وقت لوگوں کی تعداد ستر یا اسّی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3564 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فِیْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّئُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّزِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا لوگ وضو کے لئے پانی تلاش کر رہے تھے لیکن وہ انہیں نہیں ملا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پانی لایا گیا' تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس برتن پر رکھا اور لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ اس میں سے وضو کرنا شروع کریں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا: پانی آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا، یہاں تک کہ وہاں موجود آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3565 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ

3564۔ اخرجه مالك فی الموطا (٣٢/١): كتاب الطهارة: باب: جامع الوضوء، حديث (٣٢)، و البخاری (٣٢٥/١): كتاب الوضوء: باب: التماس الوضوء اذا حانت الصلاة، حديث (١٦٩)، (٦٧٣/٦): كتاب المناقب: باب: علامات النبوة فی الاسلام، حديث (٣٥٧٣)، و بطريق سعيد عن قتادة عن انس حديث (٣٥٧٢) به، و بطريق حزم قال سمعت الحسن قال: حدثنا انس بن مالك به حديث (٣٥٧٤). و اخرجه مسلم (١٧٨٣/٤): كتاب الفضائل: باب: فی معجزات النبی صلی الله عليه وسلم ، حديث (٢٢٧٩/٥)، و من طريق معاذ بن هشام حدثنی ابی عن قتادة حدثنا انس بن مالك حديث (٢٢٧٩/٦)، و اخرجه النسائی (٦٠/١): كتاب الطهارة: باب: الوضوء من الاناء: حديث (٧٦). و اخرجه احمد (١٣٢/٣) عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالك فذكره.

3565۔ اخرجه البخاری (٥٩٤/٨): كتاب التفسير: باب: قوله (خلق الانسان من علق) (العلق:٢)، حديث (٤٩٥٥)، باب: قوله: (اقرا و ربك الاكرم) (العلق:٣)، حديث (٤٩٥٦)، و (٣٦٨/١٢): كتاب التعبير: باب: اول ما بدی به رسول الله صلی الله عليه وسلم من الوحی الرؤيا الصالحة، حديث (٦٩٨٢)، و اخرجه مسلم (ابی) (٤٥٥/١، ٤٥٦، ٤٥٩، ٤٨٩): كتاب الايمان: باب: بدء الوحی الی رسول الله صلی الله عليه وسلم حديث (١٦٠/٢٥٢، ١٦٠/٢٥٣، ١٦٠/٢٥٤). و احمد (١٥٣/٦، ٢٢٣، ٢٣٢).

حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا

متن حدیث: قَالَتْ اَوَّلُ مَا ابْتُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِيْنَ اَرَادَ اللّٰهُ كَرَامَتَهٗ وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهٖ اَنْ لَّا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ فَمَكَثَ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّمْكُثَ وَحُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّخْلُوَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبوت کے آغاز میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کی کرامت اور اپنے بندوں پر اپنی رحمت کے اظہار کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ جو بھی چیز (خواب میں) دیکھتے تھے وہ روز روشن کی طرح پوری ہو جاتی تھی۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ایسا ہی رہا پھر آپ کو خلوت نشینی پسند آ گئی اس وقت آپ ﷺ کے نزدیک خلوت سے زیادہ پسندیدہ چیز کوئی نہیں تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

3566 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: اِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْاٰيَاتِ عَذَابًا وَّاِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً لَّقَدْ كُنَّا نَاْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ السَّمَآءِ حَتّٰى تَوَضَّاْنَا كُلُّنَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم لوگ ظاہر ہونے والے نشانیوں کو عذاب (کی علامت) سمجھتے ہو جبکہ ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں اسے برکت سمجھا کرتے تھے۔ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے تو ہم کھانے کی تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس میں رکھا تو آپ کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹنے لگا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت والے پانی سے وضو کی طرف آؤ! جو آسمان کی طرف سے ہے۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ ہم سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3566۔ اخرجه البخاری (٦٧٩/٢): کتاب المناقب: باب: علامات النبوة فی الاسلام، حدیث (٣٥٧٩)، و النسائی (٦٠/١): کتاب الطهارة: باب: الوضوء من الاناء حدیث (٧٧)، و اخرجه الدارمی (١٥/١): باب: ما اکرم الله النبی من تفجیر الماء من بین اصابعه و ابن خزیمة (١٠٢/١) فی جماع ابواب المسح علی الخفین، باب: الرخصة فی وضوء الجماعة من الاناء الواحد، حدیث (٢٠٤)، و اخرجه احمد [٣٩٦/١ (٣٧٦٢)، ٤٠١/١ (٣٨٠٧)، ٤٦٠/١ (٤٣٩٣)] عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 6: نبی اکرم ﷺ پر وحی کیسے نازل ہوتی تھی؟

3567 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ ذِي الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حارث بن ہشام نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بعض اوقات وہ فرشتہ میرے پاس گھنٹی کی آواز کی طرح وحی لے کر آتا ہے اور یہ میرے لئے سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ میرے سامنے انسانی شکل میں آجاتا ہے اور میرے ساتھ بات چیت کرتا ہے اور وہ جو کہتا ہے میں یاد کر لیتا ہوں۔

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ شدید سردی کا دن تھا۔ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ پھوٹ نکلا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 7: نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک

3568 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ

متنِ حدیث: قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

3567- اخرجه به (الموطا) الامام مالك (۱/۲۰۲، ۲۰۳): كتاب القرآن: باب: ما جاء في القرآن: حديث (۷). و اخرجه البخاري (۱/۲۵، ۲۶): كتاب بدء الوحي: باب: حدثنا عبد الله بن يوسف، و اخرجه مسلم (۱۸۱۶/٤، ۱۸۱۷): كتاب الفضائل: باب: عرق النبي صلى الله عليه وسلم في البرد، و حين ياتيه الوحي، حديث (۲۳۳۳/۸۷) و النسائي (۱٤٦/۲ - ۱۵۰) كتاب الافتتاح: باب: جامع ما جاء في القرآن، حديث (۹۳۳). و الحميدي في مسنده (۱/۱۲٤، ۱۲۵) في احاديث ام المومنين عائشة رضي الله عنها، و عبد بن حميد ص (٤۳۳)، حديث (۱٤۹۰)، و احمد (٦/۵۸، ۲۰۲، ۱۵۸، ۱٦۳، ۲۵٦، ۲۵۷).

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرخ خلے میں لمبے بالوں والا کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کندھوں تک آتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ کشادہ تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل چھوٹے بھی نہیں تھے بالکل لمبے بھی نہیں تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3569 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ

متنِ حدیث: قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی مانند تھا۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ چاند کی مانند تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3570 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّاْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا انْحَطَّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

نافع بن جبیر، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی طویل نہیں تھے اور بالکل چھوٹے

3568۔ اخرجه البخاري (٦٥٢/٦): كتاب المناقب: باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٣٥٥١)، (٣١٨/١٠): كتاب اللباس: باب: الثوب الاحمر، حديث (٥٨٤٨)، (٣٦٨/١٠): كتاب اللباس: باب: الجعد، حديث (٥٩٠١)، و اخرجه مسلم (١٨١٨/٤، ١٨١٩): كتاب الفضائل: باب: في صفة النبي صلى الله عليه وسلم، و انه كان احسن الناس وجها، حديث (٢٣٣٧/٩١، ٢٣٣٧/٩٢، ٩٣/ ٢٣٣٧)، و اخرجه ابوداؤد (٤٥١/٢): كتاب اللباس: باب: في الرخصة في ذلك، حديث (٤٠٧٢)، و (٤٨٠/٢): كتاب الترجل: باب: ما جاء في الشعر، حديث (٤١٨٤)، (٤١٨٣)، و النسائي (١٨٣/٨): كتاب الزينة: باب: اتخاذ الجمعة، حديث (٥٢٣٢، ٥٢٣٣)، (١٣٣/٨): كتاب الزينة: باب: اتخاذ الشعر، حديث (٥٠٦٠)، (٢٠٣/٨): كتاب الزينة: باب: لبس الحلل، حديث (٥٣١٤)، واخرجه ابن ماجه (١١٩٠/٢): كتاب اللباس: باب: لبس الاحمر للرجال، حديث (٣٥٩٩)، و احمد (٢٨١/٤، ٢٩٠/٤، ٣٠٠، ٢٩٥، ٣٠٣).

3569۔ اخرجه البخاري (٦٥٣/٦): كتاب المناقب: باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٣٥٥٢)، والدارمي (٣٢/١): باب: في حسن النبي صلى الله عليه وسلم و احمد (٢٨١/٤).

3570۔ اخرجه احمد (٩٦/١)(٧٤٤)، ٩٦/١ (٧٤٦)، ١٢٧/١(١٠٥٣)، ١١٦/١(٩٤٤)، (٩٤٦)، ١٣٣/١(١١٢٢) عن نافع بن جبير ابن مطعم عن علي فذكره.

بھی نہیں تھے۔ آپ کی دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں پُر گوشت تھے۔ آپ کا سر بڑا تھا۔ آپ کے جوڑ بڑے تھے۔ آپ کے سینہ مبارک سے ناف تک باریک بال تھے جب آپ چلتے تھے تو جھک کر چلتے تھے۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کوئی آپ جیسا شخص نہیں دیکھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سفیان بن وکیع نے اس حدیث کو اپنے والد کے حوالے سے مسعودی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3571 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِیْ حَلِيْمَةَ مِنْ قَصْرِ الْاَحْنَفِ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنٰی وَاحِدٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا عِيْسٰی بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰی غُفْرَةَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِّنْ وَّلَدِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَصَفَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَّلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِی الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰی تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَمْشِیْ فِیْ صَبَبٍ وَّاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ كَفًّا وَاَشْرَحُهُمْ صَدْرًا وَّاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَّاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَّاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَّنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ الْاَصْمَعِیَّ يَقُوْلُ فِیْ تَفْسِيْرِهٖ صِفَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُمَّغِطُ الذَّاهِبُ طُوْلًا وَّسَمِعْتُ اَعْرَابِيًّا يَّقُوْلُ تَمَغَّطَ فِیْ نُشَّابَةٍ اَیْ مَدَّهَا مَدًّا شَدِيْدًا وَّاَمَّا الْمُتَرَدِّدُ فَالدَّاخِلُ بَعْضُهٗ فِیْ بَعْضٍ قِصَرًا وَّاَمَّا الْقَطَطُ فَالشَّدِيْدُ الْجُعُوْدَةِ وَالرَّجِلُ الَّذِیْ فِیْ شَعْرِهٖ حُجُوْنَةٌ اَیْ يَنْحَنِیْ قَلِيْلًا وَّاَمَّا الْمُطَهَّمُ فَالْبَادِنُ الْكَثِيْرُ اللَّحْمِ وَاَمَّا الْمُكَلْثَمُ فَالْمُدَوَّرُ الْوَجْهِ وَاَمَّا الْمُشْرَبُ فَهُوَ الَّذِیْ فِیْ نَاصِيَتِهٖ حُمْرَةٌ وَّالْاَدْعَجُ الشَّدِيْدُ سَوَادِ الْعَيْنِ وَالْاَهْدَبُ الطَّوِيْلُ الْاَشْفَارِ وَالْكَتَدُ مُجْتَمَعُ الْكَتِفَيْنِ وَهُوَ الْكَاهِلُ وَالْمَسْرُبَةُ هُوَ الشَّعْرُ الدَّقِيْقُ الَّذِیْ هُوَ كَاَنَّهٗ قَضِيْبٌ مِّنَ الصَّدْرِ اِلَی السُّرَّةِ وَالشَّثْنُ الْغَلِيْظُ الْاَصَابِعِ مِنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالتَّقَلُّعُ اَنْ يَّمْشِیَ بِقُوَّةٍ وَّالصَّبَبُ الْحُدُوْرُ يَقُوْلُ انْحَدَرْنَا فِیْ صَبُوْبٍ وَّصَبَبٍ وَّقَوْلُهٗ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ يُرِيْدُ رُؤُسَ الْمَنَاكِبِ وَالْعِشْرَةُ الصُّحْبَةُ وَالْعَشِيْرُ الصَّاحِبُ وَالْبَدِيْهَةُ الْمُفَاجَاةُ يُقَالُ بَدَهْتُهٗ بِاَمْرٍ اَیْ فَجَاْتُهٗ

◆◆ ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

3571۔ اخرجه الترمذی فقط ینظر التحفة (٣٤٧/٧)، حدیث (١٠٠٢٤)، و اخرجه الترمذی فی الشمائل ص (٣٢)، حدیث (٧)، (١٩۔ ١٢٤)، و اخرجه البیهقی فی دلائل النبوة (٢٦٩/١)۔

کا حلیہ بیان کرتے تھے تو یہ بھی بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ انتہائی طویل بھی نہیں تھے۔ بالکل چھوٹے بھی نہیں تھے۔ آپ درمیانے قد کے مالک تھے۔ آپ ﷺ کے بال بالکل گھنگھریالے بھی نہیں تھے اور بالکل سیدھے بھی نہیں تھے بلکہ ہلکے گھنگھریالے اور ہلکے سے سیدھے تھے۔ آپ انتہائی موٹے بھی نہیں تھے اور آپ کا چہرہ بالکل گول بھی نہیں تھا تاہم آپ کے چہرے پر گولائی کا عنصر پایا جاتا ہے۔ آپ سرخ وسفید رنگت کے مالک تھے۔ آپ کی آنکھیں انتہائی سیاہ تھیں۔ پلکیں لمبی تھیں جوڑ بڑے تھے۔ شانہ چوڑا تھا اور دونوں شانوں کے درمیان گوشت موجود تھا۔ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر بال نہیں تھے۔ صرف سینہ پر ناف تک بال تھے۔ آپ کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں بھرے ہوئے تھے۔ جب آپ چلتے تھے تو زمین پر قدم جما کر چلتے تھے یوں جیسے بلندی سے نیچے کی طرف جا رہے ہوں جب آپ ﷺ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔ عطا کرنے کے اعتبار سے آپ سب سے زیادہ سخی تھے۔ گفتگو کے اعتبار سے سب سے سچے تھے۔ لہجے کے اعتبار سے سب سے زیادہ نرم تھے اور سب سے بہترین سلوک کرتے تھے جو شخص اچانک آپ ﷺ کو دیکھتا تھا تو مرعوب ہو جاتا جو شخص جاننے کے بعد گھل مل جاتا تھا وہ آپ کو پسند کرنا شروع کر دیتا تھا۔ آپ ﷺ کی تعریف کرنے والا شخص کہہ سکتا ہے: میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ ﷺ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔

امام ابوجعفر فرماتے ہیں: میں نے اصمعی کو اس حدیث کی درج ذیل توضیح کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں۔

لفظ "ممغط" لمبے قد والا میں نے ایک دیہاتی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ اس نے اپنے الفاظ میں لفظ استعمال کئے "تمغط فی نشابته" یعنی اس نے اپنے تیر کو بہت زیادہ کھینچ لیا۔

لفظ "متردد" کا مطلب یہ ہے: جس کا کچھ حصہ دوسرے حصے میں داخل ہو یعنی جو چھوٹے قد کا مالک ہو۔

لفظ "قطط" کا مطلب ہے بہت گھنگھریالے ہونا ہے۔

لفظ "رجل" کا مطلب یہ ہے: اس کے بالوں میں کچھ گھنگھریالہ پن پایا جاتا ہو۔

"مطہم" کا مطلب ہے بہت زیادہ گوشت والا بھاری بھرکم آدمی۔

"مکلثم" کا مطلب یہ ہے جس کی سفیدی میں سرخی ملی ہو۔

لفظ "ادعج" کا مطلب یہ ہے جس کی آنکھیں انتہائی سیاہ ہوں۔

لفظ "اهدب" کا مطلب ہے جس کی پلکیں سب سے زیادہ لمبی ہوں۔

لفظ "کتد" کا مطلب ہے دونوں شانوں کے ملنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اور اسے کاہل بھی کہا جاتا ہے۔

لفظ "مسربة" سے مراد وہ باریک بال ہیں جو ایک لکیر کی طرح سینے سے لے کر ناف تک آتے ہیں۔

لفظ "الششن" کا مطلب ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کا بھاری ہونا ہے۔

لفظ "تقلع" کا مطلب پاؤں جما کر چلنا ہے۔

لفظ "الصبب" بلندی سے اترنے کو کہتے ہیں اگر تم یہ کہو گے:

اِنْحَدَرْنَا فِيْ صَبُوْبٍ وَّصَبَبٍ "ہم بلندی سے نیچے کی طرف آئے"

لفظ "جلیل المشاش" کا مطلب یہ ہے: کندھوں کے جوڑ بڑے تھے۔

لفظ "عشرۃ" کا مطلب تعلق اور ساتھ ہے۔

لفظ "عشیر" کا مطلب ساتھی ہے۔

لفظ "بذیہہ" کا مطلب "اچانک" ہے جیسے یہ کہا جاتا ہے یعنی میں فوراً اس کے پاس آ گیا۔

بَابُ فِيْ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 8: نبی اکرم ﷺ کا کلام (کرنے کا طریقہ)

3572 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنِهٖ فَصْلٌ يَّحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

◆◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ تم لوگوں کی طرح تیزی کے ساتھ گفتگو نہیں کرتے تھے، بلکہ آپ اس طرح گفتگو کرتے تھے کہ آپ وقفے کے ذریعے اس بات کو واضح کر دیتے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا شخص اس بات کو یاد رکھ سکتا تھا۔

(امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف زہری کے حوالے سے جانتے ہیں اور اس کو یونس بن یزید نے زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3573 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

3572- اخرجه البخارى (٦/٦٥٥): كتاب المناقب: باب: صفة النبى صلى الله عليه وسلم، حديث (٣٥٦٧)، (٣٥٦٨) و اخرجه مسلم (٤/١٩٤٠): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل ابى هريرة الدوسى رضى الله عنه، حديث (٢٤٩٣/١٦٠)، و اخرجه ابوداؤد (٢/٣٤٤، ٣٤٥): كتاب العلم: باب: فى سرد الحديث، حديث (٣٦٥٤، ٣٦٥٥)، (٢/٦٧٦): كتاب الادب: باب: الهدى فى الكلام، حديث (٤٧٣٩)، و اخرجه الحميدى (١/١٢٠) فى احاديث لم المومنين عائشة رضى الله عنها، حديث (٢٤٧)، و احمد (٦/١١٨، ١٣٨، ١٥٧، ٢٥٧).

الْمُثَنّٰی

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات کو تین مرتبہ دہراتے تھے تاکہ وہ سمجھ میں آجائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبداللہ بن مثنیٰ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ فِيْ بَشَاشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 9: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشاشت

3574 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ

متنِ حدیث: قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3575 وَقَدْ رُوِىَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِثْلُ هٰذَا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ السَّيْلَحَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ

متنِ حدیث: قَالَ مَا كَانَ ضَحِكُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا تَبَسُّمًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ یہ روایت یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن حارث کے حوالے سے' منقول ہے۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ہم اس کو صرف لیث بن سعد کے حوالے سے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3574- اخرجه احمد (۴/ ۱۹۰، ۱۹۱) عن عبد الله بن المغيرة عن عبد الله بن الحارث بن حزم فذكره.

بَابُ فِي خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

باب 10: مہر نبوت کا بیان

3576 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ

متنِ حدیث: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ

قَالَ أَبُو عِيسٰى: الزِّرُّ يُقَالُ بَيْضٌ لَهَا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَقُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِي رِمْثَةَ وَبُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَعَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ وَأَبِي سَعِيدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری خالہ مجھے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ میرا یہ بھانجا بیمار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا' پھر میں آپ کی پشت کی طرف آ کر کھڑا ہو گیا' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی۔ جو مسہری کے بٹن کی طرح تھی۔

اس بارے میں حضرت سلمان (فارسی)' حضرت قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ مذکورہ بالا حدیث ''حسن صحیح'' ہیں۔ اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3577 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ

3576۔ اخرجه البخاري (١/٣٠٤، ٣٠٥): كتاب الوضوء: باب: حدثنا عبد الرحمن بن يونس، حديث (١٩٠)، (٦/٨٦٤، ٦٤٩): كتاب المناقب: باب: خاتم النبوة، حديث (٣٥٤١)، و (١٠/١٣٢): كتاب المرضى: باب: من ذهب بالصبي المريض ليدعىٰ له ، حديث (٥٦٧٠)، (١١/١٥٥): كتاب الدعوات: باب: الدعاء للصبيان بالبركة و مسح رؤوسهم، حديث (٦٣٥٢)، و مسلم (٤/١٨٢٣): كتاب الفضائل: باب اثبات خاتم النبوة، و صفته، و محله من جسده صلى الله عليه وسلم (١١١/٢٣٤٥)۔

3577۔ اخرجه مسلم (٤/١٨٢٣): كتاب الفضائل: باب: اثبات خاتم النبوة و صفته و محله من جسده صلى الله عليه وسلم ، حديث (١١٠/٢٣٤٤)، و النسائي (٨/١٥٠): كتاب الزينة: باب: الدهن، حديث (٥١١٤)، و احمد (٥/١٠٤)، (٥/٩٠، ٩٥، ١٠٢، ١٠٧، ٨٦، ٨٨، ١٠٠) عبد الله بن احمد (٥/٩٨)۔

الْحَمَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی وہ مہر جو آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ وہ ایک سرخ غدود تھی' جو کبوتری کے انڈے کی مانند تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 11: نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک

3578 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَّكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَّكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی پنڈلیوں کا گوشت کم تھا۔ آپ ﷺ ہنستے ہوئے صرف مسکراتے تھے۔ میں جب بھی آپ کی طرف دیکھتا تو سوچتا تھا کہ آپ ﷺ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے آنکھوں میں سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

3579 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْشَ الْعَقِبِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کا دہن مبارک کشادہ تھا۔ آپ ﷺ کی آنکھیں بڑی' بڑی تھیں اور آپ کی پنڈلیوں پر گوشت کم تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3580 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

3578- اخرجه احمد (۵/۱۰۵) عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة فذكره.

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوشَ الْعَقِبِ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ وَاسِعُ الْفَمِ قُلْتُ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنْهُوشُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيْلُ اللَّحْمِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ تھا۔ آنکھیں بڑی' بڑی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں پر گوشت کم تھا۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سماک نامی راوی سے دریافت کیا: "ضلیع الفم" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: منہ کا کشادہ ہونا۔ میں نے دریافت کیا: "اشکل العینین" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آنکھوں کا بڑا ہونا۔ میں نے دریافت کیا: منہوش العقب کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے کہا (پنڈلی پر) گوشت تھوڑا ہونا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3581 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِىْ يُوْنُسَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِىْ فِىْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِىْ مِشْيَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک میں سورج چلتا تھا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا۔ گویا زمین آپ کے لئے لپیٹ دی جاتی تھی۔ ہم کوشش کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی تکلف کے بغیر چلا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

3582 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَىَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِىْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَائِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ هُوَ ابْنُ خَلِيْفَةَ الْكَلْبِىُّ

3581- اخرجه احمد (۲/ ۳۵۰، ۳۸۰) عن ابى يونس عن ابى هريرة فذكره.

3582- اخرجه مسلم (ابى) (۱/ ۵۳۰، ۵۳۱): كتاب الايمان: باب: الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى السماوات و فرض الصلوات، حديث (۱۶۷/۲۷۱)، و عبد بن حميد ص (۳۱۹)، حديث (۱۰۴۵)، و احمد فى مسنده (۳/ ۳۳۴) عن ابى الزبير عن جابر.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے انبیاء کرام کو پیش کیا گیا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس طرح سے تھے جیسے ان کا تعلق شنوءہ قبیلہ کے ساتھ ہو۔ میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا تو جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان لوگوں میں ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہہ عروہ بن مسعود تھے۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو جن لوگوں کو میں نے دیکھا ان میں سب سے زیادہ تمہارے آقا ان سے مشابہہ تھے۔ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' میں نے حضرت جبرئیل کو دیکھا تو لوگوں میں سب سے زیادہ ''دحیہ'' ان کے مشابہہ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: یہ دحیہ بن خلیفہ کلبی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ فِيْ سِنِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ مَاتَ

باب 12: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا بیان اور کتنی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا

3583 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمَّارٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ

خالد حذاء بیان کرتے ہیں: عمار نے مجھے بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے بتاتے ہوئے سنا ہے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

3584 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنُ الْاِسْنَادِ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث سند کے اعتبار سے ''حسن'' ہے اور ''صحیح'' ہے۔

3585 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يَعْنِيْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ

3583۔ اخرجه مسلم (۱۸۲۷/٤): كتاب الفضائل: باب: كم اقام النبي صلى الله عليه وسلم ، بمكة و المدينة، حديث (۲۳۵۳/۱۲۱)، (۲۳۵۳/۱۲۲)، (۲۳۵۳/۱۲۳)، و اخرجه احمد (۲٦٦/۱) (۲۳۹۹)، (۲۹٤/۱)، (۲٦۸۰)، (۲۷۹/۱)، (۲۵۲۳)، (۳۱۲/۱) (۲۸٤۷)، (۲۹۰/۱)، (۲٦٤۰)، (۲۲۳/۱)، (۱۹٤۵)، (۳۵۹/۱)، (۳۳۸۰)۔

وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَّدَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَلَا يَصِحُّ لِدَغْفَلٍ سَمَاعٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رُؤْيَةٌ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں تیرہ برس قیام کیا۔ یعنی (اس دوران) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی رہی اور جب آپ کا وصال ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تریسٹھ برس تھی۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دغفل بن حنظلہ سے احادیث منقول ہیں۔

تاہم حضرت دغفل کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سماع ثابت نہیں ہے۔

یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' جو عمرو بن دینار کے حوالے سے' منقول ہے۔

3586 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ

متنِ حدیث: اَنَّـهٗ قَـالَ سَـمِـعْتُـهٗ يَخْطُبُ يَقُـوْلُ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو خطبے کے دوران یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تریسٹھ برس تھی۔ اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی (تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال ہوا) میری عمر بھی اس وقت تریسٹھ سال ہو چکی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3587 سندِ حدیث: حَـدَّثَـنَـا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَـالَ اَخْبَرَنِىْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ فِىْ حَدِيْثِهٖ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ

3585- اخرجه البخاری (۷/۲۶۷، ۲۶۸): كتاب مناقب الانصار: باب: هجرة النبی صلی الله علیه وسلم و اصحابه الی المدینة، حدیث (۳۹۰۳)، و اخرجه مسلم (۴/۱۸۲۶): كتاب الفضائل: باب: كم اقام النبی صلی الله علیه وسلم، بمكة والمدینة حدیث (۲۳۵۱/۱۱۷)، و احمد (۱/۳۷۱) (۳۵۱۶)۔

3586- اخرجه مسلم (۴/۱۸۲۷): كتاب الفضائل: باب: كم اقام النبی صلی الله علیه وسلم بمكة والمدینة، حدیث (۲۳۵۲/۱۲۰) و عبد بن حمید فی مسنده ص (۱۵۸)، حدیث (۴۲۱) و احمد فی مسنده (۴/۹۶، ۹۷، ۱۰۰)۔

3587- اخرجه البخاری (۶/۶۴۶): كتاب المناقب، باب: وفاة النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث (۳۵۳۶)، و الحدیث طرفه فی (۴۴۶۶)، و مسلم (۴/۱۸۲۵): كتاب الفضائل: باب: كم سن النبی صلی الله علیه وسلم یوم قبض، حدیث (۲۳۴۹/۱۱۵)، و احمد (۶/۹۳)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ اَخِى الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هٰذَا

◆◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کو زہری کے بھتیجے نے زہری کے حوالے سے' عروہ کے حوالے سے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 13: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3588 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَبْرَاُ اِلٰى كُلِّ خَلِيْلٍ مِّنْ خِلِّهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِىْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَّاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فى الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں ہر دوست کی دوستی سے بری ذمہ ہوں اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابن ابی قحافہ کو دوست بناتا لیکن تمہارے آقا' اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

3589 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

آثارِ صحابہ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3588۔ اخرجه مسلم (١٨٥٥/٤، ١٨٥٦): كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم: باب: من فضائل ابى بكر الصديق رضى الله عنه، حديث (٢٣٨٣/٣)، (٢٣٨٣/٤)، (٢٣٨٣/٤)، (٢٣٨٣/٦)، (٢٣٨٣/٧)۔ و ابن ماجه (٣٦/١) فى المقدمة: باب: فى فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (٩٣)، و الحميدى (٦٢/١) فى احاديث عبد الله بن مسعود، حديث (١١٣) و اخرجه احمد (٣٧٧/١)، (٣٥٨٠)، (٣٨٩/١)، (٣٦٨٩)، (٤٣٣/١)، (٤١٢١)، (٤٠٨/١)، (٣٨٨٠)، (٣٨٧٨)، (٤١٢/١)، (٣٩٠٩)، (٤٣٤/١)، (٤١٣٦)، (٤٣٧/١)، (٤١٦١) (٤٥٥/١)، (٤٣٠٤)، (١٠٩/٧)، (٤٣٩/١)، (٤١٨٢)، (٤٦٢/١) (٤٤١٣)۔

3589۔ اخرجه البخارى (٢٤/٧): كتاب فضائل الصحابة: باب: قول النبى صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذاً خليلاً، حديث (٣٦٦٨)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں۔ وہ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''صحیح غریب'' ہے۔

3590 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ

متن حدیث: قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ اَیُّ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: سب صحابہ کرام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے دریافت کیا: پھر اس کے بعد کون تھا؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں نے دریافت کیا: پھر اس کے بعد کون تھا؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابوعبیدہ بن جراح تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے پوچھا: پھر کون تھا؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3591 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِىْ حَفْصَةَ وَالْاَعْمَشِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَهْبَانَ وَابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى وَكَثِيْرٍ النَّوَّاءِ كُلِّهِمْ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِىْ اُفُقِ السَّمَآءِ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلند درجات کے مالک لوگوں کو (جنت میں) نچلے درجے والے لوگ اس طرح دیکھیں گے' جس طرح تم آسمان کے افق میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو' اور

3590۔ اخرجه ابن ماجه (۳۸/۱): المقدمة: باب: في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في فضل عمر بن الخطاب رضي الله عنه، حديث (۱۰۲) و احمد (۲۱۸/۶)۔

3591۔ اخرجه ابوداؤد (۴۳۰/۲): كتاب الحروف و القراء ات، حديث (۳۹۸۷) و الحميدي في (مسنده) في احاديث ابي سعيد الخدري رضي الله عنه، حديث (۷۵۵)، و ابن ماجه (۳۷/۱): في المقدمة: باب: في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في فضل ابي بكر الصديق رضي الله عنه، حديث (۹۶) و عبد بن حميد ص (۲۸۰)، حديث (۸۸۷)، و احمد (۲۷/۳، ۵۰، ۶۱، ۷۲، ۹۳، ۹۸)۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی (بلند درجات والوں میں شامل ہوں گے) اور یہ دونوں کتنے اچھے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

یہ روایت دیگر سند کے ہمراہ عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3592 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِى الْمُعَلَّى عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ اَنْ يَّعِيشَ فِى الدُّنْيَا مَا شَاءَ اَنْ يَّعِيشَ وَيَاْكُلَ فِى الدُّنْيَا مَا شَاءَ اَنْ يَّاْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ اِذْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَاَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ اِلَيْنَا فِىْ صُحْبَتِهٖ وَذَاتِ يَدِهٖ مِنِ ابْنِ اَبِىْ قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِىْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَّلٰكِنْ وُدٌّ وَّاِخَاءُ اِيْمَانٍ وُدٌّ وَّاِخَاءُ اِيْمَانٍ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَّاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِىْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِاِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اَمَنَّ اِلَيْنَا يَعْنِىْ اَمَنَّ عَلَيْنَا

◆◆ ابن ابی معلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے یہ اعلان فرمایا: ایک شخص کو اس کے پروردگار نے اس بارے میں اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا میں رہے جب تک کہ وہ دنیا میں رہنا چاہتا ہے اور دنیا میں کھائے پیئے جو وہ کھانا چاہتا ہے اور اس بات کے درمیان (اختیار دیا) کہ وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے تو اس بندے نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا۔ آپ اس بزرگ پر حیران نہیں ہو رہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیک آدمی کا ذکر کیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا یا اپنی بارگاہ میں کسی ایک بات کا حاضری میں سے اختیار دیا تو اس نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کر لیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بارے میں زیادہ علم رکھتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلے اپنے والدین دے دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ حسنِ سلوک کے اعتبار سے کسی شخص نے ابن ابی قحافہ سے زیادہ اچھا سلوک سے نہیں کیا اور اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابن ابی قحافہ کو خلیل بناتا لیکن اسلام کی بھائی چارگی اور

3592- اخرجه احمد (۴۷۸/۳، ۲۱۱/۴) عن عبد الملك بن عمير عن ابن ابي المعلى عن ابيه فذكره.

محبت تو باقی ہیں' آپ ﷺ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی: تمہارے آقا اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

یہی روایت ابوعوانہ کے حوالے سے' عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے' دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حدیث کے الفاظ "امن الینا" کا مطلب امن علینا ہے۔

3593 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ اَعْلَمَنَا بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَّاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَّلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِيْ بَكْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اسے دنیا کی آرائش وزیبائش عطا کردے جتنی وہ چاہے یا اپنا قرب عطا کرے' تو اس نے اللہ تعالیٰ کے قرب کو اختیار کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ پر ہم اپنے والدین کو قربان کردیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات پر حیرانگی ہوئی لوگوں نے کہا اس بزرگ کی طرف دیکھو! نبی اکرم ﷺ ایک بندے کے بارے میں بتارہے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام آرائش وزیبائش دی جتنی وہ چاہے اور اپنے قرب کے درمیان اختیار دیا ہے' اور یہ صاحب یہ کہہ رہے ہیں: ہم اپنے والدین کو آپ پر قربان کردیں گے' تو درحقیقت نبی اکرم ﷺ وہ بندے تھے جن کو یہ اختیار دیا گیا تھا' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بارے میں ہم میں سب سے بہتر جانتے تھے۔

حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: ساتھ اور مال کے حساب سے' میرے ساتھ سب سے اچھا سلوک ابوبکر نے کیا ہے' اور اگر میں نے کسی کو بھی خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا' تاہم اسلام کی بھائی چارگی باقی ہے' اور مسجد میں ابوبکر کے مخصوص دروازے کے علاوہ ہر ایک دروازے کو بلند کردیا جائے گا۔

3593- اخرجه البخاري (٧/٢٦٨): كتاب مناقب الانصار: باب: هجرة النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه الى المدينة، حديث (٣٩٠٤)، (٧/١٥)، كتاب فضائل الصحابة، باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم سدوا الابواب الا باب: ابي بكر، حديث (٣٦٥٤)، و اخرجه مسلم (٤/١٨٥٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل ابي بكر الصديق رضي الله عنه، حديث (٢/٢٣٨٢)، و احمد (٣/١٨)، (١/١٢٦)، عن عبيد بن حنين، عن ابي سعيد الخدري فذكره.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3594 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ الْقَوَارِيرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْاَوْدِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ اَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھ جس شخص نے اچھا سلوک کیا ہم نے اس کو بدلہ دے دیا سوائے ابوبکر کے۔ اس نے ہمارے ساتھ اتنا اچھا سلوک کیا ہے کہ اس کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے گا' اور کسی شخص کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا' جتنا ابوبکر نے دیا ہے' اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بنالیتا لیکن تمہارے آقا' اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے' اور سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ فِي مَنَاقِبِ اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كِلَيْهِمَا

باب 14: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں کے مناقب کا بیان

3595 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ نَحْوَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَّرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ زَائِدَةَ وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ

3594۔ لم يخرجه الا الترمذی من اصحاب الكتب الستة ينظر التحفة (١٠/٤٢٤)، حديث (١٤٨٤٩) وذكره المتقی الهندی فی الكنز (١١/٥٤٧)، حديث (٣٢٥٦٥)، و عزاه للترمذی۔

3595۔ اخرجه ابن ماجه (١/٣٧) فی المقدمة : باب: فی فضائل اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم ، حديث (٩٧)، و الحميدی (١/٢١٤) فی احاديث حذيفة بن اليمان، حديث (٤٤٩) و احمد (٥/٣٨٥، ٤٠٢، ٣٩٩)۔

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلَى رِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ سَالِمٌ الْاَنْعُمِيُّ كُوفِيٌّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد دو آدمیوں کی پیروی کرنا۔ابوبکر اور عمر کی۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

سفیان ثوری نے اس روایت کو عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے' ربعی کے آزاد کردہ غلام کے حوالے سے' ربعی کے حوالے سے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

دیگر راویوں نے اس روایت کو صنعت سے نقل کیا ہے۔

سفیان بن عیینہ نامی راوی نے تدلیس کی ہے بعض اوقات وہ اس روایت کو زائدہ کے حوالے سے' عبدالملک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں اور بعض اوقات وہ اس میں زائدہ کا حوالہ ذکر نہیں کرتے ہیں۔

ابراہیم بن سعد نے اس روایت کو سفیان ثوری' عبدالملک بن عمیر' ہلال سے نقل کیا ہے' جو ربعی کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان کے ربعی کے حوالے سے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ ربعی کے حوالے سے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3596 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَالِمٍ اَبِي الْعَلَاءِ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي لَا اَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي وَاَشَارَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم تم لوگوں کے درمیان میں اور کتنا عرصہ رہوں گا؟ میرے بعد ان دو لوگوں کی پیروی کرنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرکے یہ بات فرمائی۔

3597 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3597۔ لم يخرجه الا الترمذي من اصحاب الكتب الستة ينظر :(التحفة) (۱/ ۳٤۰)، حديث (۱۳۱۳) وذكره المتقي الهندي في الكنز (۱۱/ ۵٦۱)، حديث (۳۲٦۵۲) وعزاه للترمذي۔

متن حدیث: لِاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرمایا تھا: دونوں انبیاء اور مرسلین کے علاوہ اہلِ جنت کے پہلے والے اور بعد والے تمام عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی! تم ان دونوں کو نہ بتانا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3598 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ

متن حدیث: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَالْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَسْمَعْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَّقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ اسی دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نظر آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمام انبیاء اور مرسلین کے علاوہ' سب پہلے والے اور سب بعد والے' جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی! تم ان دونوں کو نہ بتانا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اس کے راوی ولید بن محمد موقری کو ضعیف قرار دیا گیا ہے' اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' بھی احادیث منقول ہیں۔

3599 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَ دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3598- لم يخرجه الا الترمذي من اصحاب الكتب الستة ينظر: (التحفة) (٧/٤٣٥)، حديث (١٠٢٤٦)، و ذكره المتقي الهندي في الكنز (١٣/٥): حديث (٣٦٠٩٠)، و عزاه للترمذي ثم قال: و قد رواه خيثمة و ابن شاهين في السنن من طريق الحارث عن علي، ورواه ابن ابي عاصم، في السنن من طريق خطاب او ابي خطاب.

متن حدیث: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ابوبکر اور عمر انبیاء اور مرسلین کے علاوہ تمام پہلے والے اور بعد والے بڑی عمر کے لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی! تم ان دونوں کو نہ بتانا۔

3600 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ

آثار صحابہ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں اس بارے میں لوگوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا کیا میں نے سب سے پہلے اسلام قبول نہیں کیا۔ کیا میری یہ خصوصیت نہیں۔ کیا میری وہ خصوصیت نہیں ہے۔

اس حدیث کو بعض راویوں نے شعبہ کے حوالے سے جریری کے حوالے سے ابونضرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہ سند زیادہ درست ہے۔

محمد بن بشار نے یہ روایت عبدالرحمٰن کے حوالے سے شعبہ سے جریری کے حوالے سے ابونضرہ سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد انہوں نے حدیث نقل کی ہے۔ اس میں انہوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا تاہم یہ والی روایت زیادہ مستند ہے۔

3601 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِّنْهُمْ بَصَرَهٗ اِلَّا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ اِلَيْهِ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِمَا وَيَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِى الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مہاجرین اور انصار ساتھیوں کے پاس تشریف لاتے تھے تو ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوتے تھے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی اپنی نگاہ اٹھا کر آپ کی طرف

3600- لم يخرجه الا الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٢٩٣/٥)، حديث (٦٥٩٦) عن ابى بكر موقوفاً.

3601- اخرجه عبد بن حميد ص (٣٨٨) حديث (١٢٩٨)، و اخرجه احمد (١٥٠/٣) عن ثابت عن انس فذكره.

نہیں دیکھتا تھا۔ صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسا کیا کرتے تھے کیونکہ وہ آپ ﷺ کی زیارت کرتے تھے اور آپ ﷺ بھی صرف ان دونوں کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ یہ دونوں حضرات آپ ﷺ کو دیکھ کر مسکراتے تھے۔ آپ ﷺ بھی ان کو دیکھ کر مسکراتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اس کو صرف حکم بن عطیہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں اور بعض محدثین نے حکم بن عطیہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

3602 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَسَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف لائے تو آپ کے ایک جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسری جانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ تھام رکھا تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیں قیامت کے دن اسی طرح مبعوث کیا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔
یہی روایت بعض دیگر سندوں کے ہمراہ بھی نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

3603 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ حَدَّثَنِى كَثِيْرٌ اَبُوْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِىْ عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِىْ فِى الْغَارِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم غار میں بھی میرے ساتھ تھے' اور حوض پر بھی میرے ساتھ ہو گے۔

3602۔ اخرجه ابن ماجه (۳۸/۱) المقدمة حديث (۹۹) عن نافع عن ابن عمر فذكره۔

3603۔ لم يخرجه الا الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۳۲۸/۵)، حديث (۶۶۷۶)، و ذكره المتقى فى الكنز (۵۴۵/۱۱)، حديث (۳۲۵۵۹)، و عزاه للترمذى عن ابن عمر فذكره۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

3604 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَنْطَبٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن حطب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فرمایا یہ سمع اور بصر ہے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "مرسل" ہے۔

حضرت عبداللہ بن حطب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اقدس نہیں پایا ہے۔

3605 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِىْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَآئِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

3604- لم يخرجه الا الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۳۱۴/۴)، حديث (۵۲۴۶)، و اخرجه الحاكم فى المستدرك (۶۹/۳)، و قال: صحيح الاسناد و لم يخرجاه، و قال الذهبى: حسن و ذكره الشيخ الالبانى فى (الصحيحة) (۴۷۲/۲)، حديث (۸۱۴)، وقال: رجاله ثقات عن عبد العزيز بن المطلب عن ابيه عن جده عبد الله بن حنطب

3605- اخرجه مالك فى (الموطا) (۱۷۰/۱، ۱۷۱): كتاب قصر الصلاة فى السفر: باب جامع الصلاة، حديث (۸۳)، و اخرجه البخارى (۱۹۲/۲، ۱۹۳، ۱۹۵). كتاب الاذان: باب: اهل العلم و الفضل احق بالامامة، حديث (۶۷۸) من طريق ابى بردة عن ابى موسى، (۶۷۹)، حديث (۶۸۲) من طريق ابن شهاب عن حمزة بن عبد لله، باب: من قام الى جنب الامام لعلة، حديث (۶۸۳)، و اخرجه مسلم (ابى) (۲۱۱/۲): كتاب الصلاة: باب: استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض و سفر و غيرهما من يصلى بالناس، حديث (۴۲۰/۱۰۱) من طريق عبد الملك بن عمير عن ابى بردة عن ابى موسى، (۳۰۷/۲، ۳۰۸)، باب: النهى عن مبادرة الامام بالتكبير وغيره، حديث (۴۱۸/۹۴، ۴۱۸/۹۵)، و ابن ماجه (۳۸۹/۱، ۳۹۰، ۳۹۱): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء فى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فى مرضه، حديث (۱۲۳۲)، من طريق ابراهيم عن الاسود عن عائشة، حديث (۱۲۳۳)، حديث (۱۲۳۴) من طريق نبيط بن شريط عن سالم بن عبيد، حديث (۱۲۳۵) من طريق الارقم بن شرحبيل عن ابن عباس و اخرجه احمد (۹۶/۱)، (۲۵۹/۶، ۲۳۱، ۲۷۰)، عن عائشة به

فِی الْبَابِ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّسَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ

◆◆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر سے کہو! لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے' تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہدایت کریں کہ وہ نماز پڑھا دیں' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ نماز پڑھاوے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو! جب ابوبکر آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے' تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہدایت کریں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عورتیں بھی یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو' ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو! وہ نماز پڑھائے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تمہاری وجہ سے مجھے کبھی کوئی بھلائی نہیں ملی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

3606 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِیْرٍ عَنْ عِیْسٰی بْنِ مَیْمُوْنٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

متنِ حدیث: لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

◆◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جن لوگوں کے درمیان ابوبکر موجود ہو۔ ان لوگوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور ان کی امامت کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3607 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ یَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ

3606- لم یخرجه الا الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر (التحفة) (۱۲/۲۸٤)، حدیث (۱۷۵٤۸)، و ذکره المتقی الهندی فی الکنز (۱۱/٥٤۷)، حدیث (۳۲٥٦۷)، وعزاه للترمذی.

3607- اخرجه النسائی (٦/۲۲، ۲۳): کتاب الجهاد: باب: فضل من انفق زوجین فی سبیل الله عزوجل، حدیث (۳۱۳٥).

الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا' تو جنت میں سے یہ آواز دی جائے گی۔ اے اللہ کے بندے! یہ زیادہ بہتر ہے' جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا' اور جو شخص جہاد کرنے والا ہوگا اسے جہاد کرنے والے دروازے سے بلایا جائے گا۔ صدقہ وخیرات کرنے والے کو صدقہ دینے والے دروازے سے بلایا جائے گا' اور جو شخص روزہ دار ہوگا اسے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ لازمی سی بات ہے' ان میں سے جس بھی دروازے سے بلایا جائے گا اسے کوئی حرج نہیں ہوگا' لیکن کیا کوئی ایسا بھی شخص ہوگا جو ان تمام دروازں سے بلایا جائے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ایک ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3608 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰى اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ قَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَیْءٍ اَبَدًا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت دی کہ ہم صدقہ کریں۔ اس وقت میرے پاس کچھ مال موجود تھا۔ میں نے یہ سوچا کہ آج میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاؤں گا' اور آج ہی میں سبقت لے جا سکتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنا مال نصف مال لے کر آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کی اتنا ہی چھوڑا ہے' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے پاس موجود سارا سامان لے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوبکر! تم اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے یہ سوچا کہ میں کبھی بھی کسی

3608۔ اخرجه ابوداؤد (۵۲۶/۱): كتاب الزكاة: باب: الرخصة في ذلك، حديث (۱۶۷۸)، و الدارمي (۳۹۱/۱، ۳۹۲) كتاب الزكاة: باب: الرجل يتصدق بجميع ما عنده، و عبد بن حميد ص (۳۳) مسند عمر بن الخطاب، حديث (۱۴)۔

معاملے میں ان سے سبقت نہیں لے جاسکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3609 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِىْ شَىْءٍ وَّاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ اَجِدْكَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِىْ فَائْتِىْ اَبَا بَكْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ محمد بن جبیر بیان کرتے ہیں: ان کے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' ایک خاتون حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں گفتگو کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی ہدایت کی' وہ کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آجانا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "صحیح غریب" ہے۔

3610 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً اِذْ قَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِى الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص گائے پر سوار ہوا' تو وہ گائے بولی مجھے اس مقصد کے لئے پیدا نہیں کیا گیا مجھے کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (یہ بیان کرنے کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں میں بھی ابوبکر اور عمر بھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات اس وقت حاضرین میں موجود نہیں تھے۔

3609۔ اخرجه البخارى (۲۱۸/۱۳، ۲۱۹): كتاب الاحكام: باب: الاستخلاف، حديث (۷۲۲۰)، (۲۲/۷): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضل ابى بكر بعد النبى صلى الله عليه وسلم، حديث (۳۶۵۹)، (۳۴۲/۷): كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة: باب: الحجة على من قال ان احكام النبى صلى الله عليه وسلم كانت ظاهرة، حديث (۷۳۶۰) واخرجه مسلم (۱۸۵۶/۴، ۱۸۵۷): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل ابى بكر، حديث (۲۳۸۶/۱۰)، و اخرجه احمد (۸۲/۴، ۸۳).

3610۔ اخرجه البخارى (۱۱/۵): كتاب الحرث و المزارعة: باب: استعمال البقر للحراثة، حديث (۲۳۲۴)، و للحديث اطراف فى (۳۴۷۱)، (۳۶۶۳)، (۳۶۹۰)، و الادب المفرد (۹۰۲)، و الحميدى (۴۵۴/۲، ۴۵۵)، حديث (۱۰۵۴) و احمد (۲۴۵/۲، ۳۸۲، ۵۰۲).

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3611 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ اَبِي بَكْرٍ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مخصوص دروازے کے علاوہ (مسجد نبوی کے) تمام دروازوں کو بند کرنے کی ہدایت دی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3612 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ اِسْحٰقَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَعْنٍ وَّقَالَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کی طرف سے دوزخ سے آزاد کیے ہوئے ہو۔ اسی دن سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عتیق پڑ گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو معن نامی راوی سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ موسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے حضرت سیدہ عائشہ سے منقول ہے۔

3613 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا تَلِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ

3611- لم يخرجه الا الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٢/٢٨)، حديث (١٦٤١٠).

3612- لم يخرجه الا الترمذى من بين اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (١١/٣٤٩)، حديث (١٥٩٢١)، و اخرجه الحاكم (٣/٢٧٦)، و الطبرانى فى المعجم الكبير، رقم (٩).

3613- لم يخرجه الا الترمذى من بين اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٣/٤١٦)، حديث (٤١٩٦)، و ذكره المتقى الهندى فى الكنز (١١/٥٦٠)، حديث (٣٢٦٤٧)، و عزاه للترمذى من طريق ابى سعيد

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَأَبُو الْجَحَّافِ اسْمُهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ وَيُرْوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَحَّافِ وَكَانَ مَرْضِيًّا وَتَلِيدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ يُكْنَى أَبَا إِدْرِيسَ وَهُوَ شِيعِيٌّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کے دو وزیر آسمان سے تعلق رکھتے ہیں اور دو وزیر' جو زمین سے تعلق رکھتے ہیں۔ میرے آسمان سے تعلق رکھنے والے دو وزیر جبرائیل اور میکائیل ہیں اور زمین سے تعلق رکھنے والے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اس حدیث کے راوی ابو جحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔

سفیان ثوری سے یہ بات روایت کی گئی ہے وہ یہ بات بیان کرتے ہیں: ابو جحاف نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے' اور وہ ایک پسندیدہ شخصیت ہیں۔ تلید بن عثمان نامی راوی کی کنیت ابوادریس ہے اور وہ شیعہ ہیں۔

بَابُ فِي مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 15: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3614 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ان دو آدمیوں میں سے اپنی بارگاہ میں زیادہ محبوب شخص کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔ ابوجہل یا عمر بن خطاب

راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ (جنہوں نے اسلام قبول کیا)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے' جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' منقول ہے۔

3614- اخرجه عبد بن حميد ص (٢٤٥) حديث (٧٥٩) عن نافع عن ابن عمر فذكره.

3615 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ اَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ شَكَّ خَارِجَةُ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ عَلٰى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَخَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب بھی لوگوں کو کوئی معاملہ درپیش ہوا اور لوگوں نے اس کے بارے میں کوئی رائے دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں کوئی الگ رائے دی (یہاں پر راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: حضرت ابن خطاب نے اس بارے میں کوئی رائے دی' تو قرآن اس کے مطابق نازل ہوا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔

اس بارے میں حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

خارجہ نامی راوی' خارجہ بن عبداللہ بن سلیمان بن زید بن ثابت انصاری ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔

3616 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ النَّضْرِ اَبِيْ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِيْ جَهْلِ ابْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ قَالَ فَاَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي النَّضْرِ اَبِيْ عُمَرَ وَهُوَ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت عطا کر۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن صبح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

3615- اخرجه عبد بن حميد ص (٢٤٥)، حديث (٧٥٨)، و احمد (٥٣/٢)(٥١٤٥)، (٩٥/٢)، (٥٦٩٧) عن ابن عمر.

3616- لم يخرجه الا الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (١٦٩/٥)، حديث (٦٢٢٣)، و ذكره المتقي الهندي في الكنز (٥٨٢/١١)، حديث (٣٢٧٧١)، و عزاه للترمذي و الطبراني في الكبير و ابن عساكر عن ابن عباس.

ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

اس حدیث کے ایک راوی ابوعمر نضر کے بارے میں محدثین کلام کیا ہے کیونکہ یہ شخص "منکر" روایات نقل کرتا ہے۔

3617 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَخِيْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَّا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر فرد تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ تو یہ کہہ رہے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سورج ایسے کسی شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمر سے بہتر ہو۔ (یعنی عمر سے زیادہ بہتر اور کوئی شخص نہیں ہے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اس کی سند بھی مستند نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3618 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَا اَظُنُّ رَجُلًا يَّنْتَقِصُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ محمد بن سیرین کہتے ہیں: میرے خیال میں کوئی بھی ایسا شخص جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں تنقیص کرتا ہو تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں کرتا ہوگا۔

یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3619 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِّشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

3617- لم يخرجه الا الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۲۹۰/۵)، حديث (٦٥٨٩)، و ذكره المتقي الهندي في الكنز (۵۷۷/۱۱)، حديث (۳۲۷۳۹)، و عزاه للترمذي و الحاكم عن ابي بكر.

3618- لم يخرجه الا الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۳۵۷/۱۳)، حديث (۱۹۳۰۲).

3619- لم يخرجه الا الترمذي، ينظر (التحفة) (۳۲۲/۷)، حديث (۹۹٦٦)، من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم في المستدرك (۸۵/۳)، و قال : صحيح الاسناد و لم يخرجاه.

متن حدیث: لَوْ كَانَ بَعْدِىْ نَبِىٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف مشرح بن ہاعان نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3620 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: رَاَيْتُ كَاَنِّىْ اُتِيتُ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَاَعْطَيْتُ فَضْلِىْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے سامنے دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا میں نے اس میں سے پی لیا' پھر میں نے بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دیا۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تعبیر بیان کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3621 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِشَابٍّ مِّنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ اَنِّىْ اَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوْا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں جنت میں داخل ہوا میں نے سونے سے بنا ہوا ایک محل دیکھا اور دریافت کیا: یہ کس کا محل ہے۔ لوگوں نے بتایا قریش کے ایک آدمی کا ہے۔ میں نے یہ گمان کیا کہ شاید میں ہی وہ آدمی ہوں' تو میں نے دریافت کیا: وہ کون شخص ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا: وہ عمر بن خطاب ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3622 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ

3620- اخرجه البخاری (۱۲/۱۰ ٤): كتاب التعبير : باب : اللبن، حديث (۷۰۰٦)، (۷۰۰۷)، (۷۰۲۷)، (۷۰۳۲)۔ و الدارمی (۲/۱۲۸): كتاب الرؤيا : باب : فی القمص و البعير و اللبن وغيره ذلك فی النوم، و اخرجه احمد (۲/۸۳)، (٥٥٤)،و (۲/۱٥٤)، (٦٤۲٦)، (۲/۱۰۸)، (٥٨٦٨)، (۲/۱۳۰)، (٦١٤٢)، (۲/۱٤۷)، (٦٣٤٤)۔

3621- اخرجه احمد (۳/۱۰۷، ۳/۱۷۹، ۳/۲٦۳) عن حميد عن انس بن مالك فذكره۔

حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ

متن حدیث: أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَأَتَيْتُ عَلَى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قُلْتُ أَنَا قُرَشِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ قُلْتُ أَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَمُعَاذٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

قول امام ترمذی: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ أَنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ يَعْنِي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ هٰكَذَا رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے آگے تھے۔ میں جنت میں داخل ہوا' تو میں نے تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے آگے محسوس کی' پھر میں ایک چوکور بلند سونے کے بنے ہوئے محل کے پاس آیا۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا: یہ عرب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی ایک عربی ہوں۔ یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے بتایا: یہ محل قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی ایک قریشی ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ پھر فرشتوں نے بتایا: یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ میں جس وقت بھی اذان دیتا ہوں' تو دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب بھی بے وضو ہوتا ہوں' تو اسی وقت وضو کر لیتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دو رکعت ادا کرنی چاہئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شاید ان دونوں کی وجہ سے ہی ایسا ہوا ہو گا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت میں سونے سے بنا ہوا ایک محل دیکھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟

3622۔ اخرجه ابن خزيمة (۲/۲۱۳، ۲۱۴): جماع ابواب التطوع غير هاء تقدم : باب: استحباب الصلاة عن الذنب، حديث (۱۲۰۹) واخرجه احمد (۵/۳۵۴)، بزيادة مطلوبة هي (ــ لمن هذا القصر ؟ قالو العمر بن الخطاب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم. لو لا غير تك يا عمر لدخلت القصر فقال: يارسول الله صلى الله عليه وسلم ما كنت لا غار عليك و قال لبلال بم سبقتني الى الجنة ؟ قال: ما احدثت الا توضات و صليت ركعتين ــ)، و (۵/۳٦۰).

تو بتایا گیا: عمر بن خطاب کا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

حدیث میں جو یہ الفاظ ہیں گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا۔ اس سے مراد یہ ہے میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ گویا میں جنت میں ہوں۔ اسی طرح بعض روایات میں نقل کیا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: انبیاء کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں۔

3623 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَّهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَائِشَةَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں تشریف لے گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام کنیز آئی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح و سلامت واپس لے آیا' تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے یہ نذر مانی تھی تو دف بجالو! ورنہ رہنے دو۔ تو اس نے دف بجانی شروع کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آئے' تو وہ دف بجا رہی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آئے' تو بھی وہ دف بجا رہی تھی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اندر آئے تو تب بھی وہ دف بجاتی رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے' تو اس نے دف اپنی پیٹھ کے نیچے رکھ لی اور اوپر بیٹھ گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! شیطان تم سے ڈر جاتا ہے۔ میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ دف بجاتی رہی۔ ابوبکر اندر آئے یہ بجاتی رہی پھر علی اندر آئے پھر بھی یہ بجاتی رہی پھر عثمان اندر آئے پھر بھی یہ بجاتی رہی اور پھر تم اندر آئے اے عمر! تو اس نے دف رکھ دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے' جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔

3623- اخرجه احمد (٥/٣٥٣، ٣٥٦) عن عبد الله بن بريدة عن بريدة فذكره.

3624 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَّصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ اِلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ لِيْ اَمَا شَبِعْتِ اَمَا شَبِعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ ہم نے شوروغل کی آواز سنی اور کچھ بچوں کی آواز سنی۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' تو وہاں ایک حبشی عورت ناچ رہی تھی جس کے اردگرد بچے موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! آؤ تم بھی دیکھ لو۔ میں آئی میں نے اپنی ٹھوڑی نبی اکرم ﷺ کے کندھے پر رکھ دی اور آپ ﷺ کے کندھے اور سر کے درمیان سر رکھ کر اس عورت کو دیکھنے لگی۔ نبی اکرم ﷺ (تھوڑی دیر بعد) مجھ سے دریافت کرنے لگے کیا تمہارا جی نہیں بھرا۔ کیا تمہارا دل نہیں بھرا۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں "نہیں" کہتی رہی میں آپ کی بارگاہ میں اپنی قدر و منزلت کا جائزہ لینا چاہتی تھی۔ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سب لوگ اس عورت کے پاس سے دور چلے گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنوں اور انسانوں سے تعلق رکھنے والے شیاطین کو دیکھ رہا تھا کہ وہ عمر کو دیکھ کر بھاگ گئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں بھی واپس آ گئی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

3625 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ لَيْسَ بِالْحَافِظِ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

3624- انفرد به الترمذي ، ينظر التحفة (۲۳۰/۱۲)، حديث (۱۷۳۵۵) من اصحاب الكتب الستة، و ذكره المتقي الهندي في الكنز (۵۷٤/۱۱)، حديث (۳۲۷۲۱)، و عزاه لابن عدي عن عائشة

3625- انفرد به الترمذي، ينظر: التحفة: (٤۵۷/۵)، حديث (۷۲۰۰)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (٤٦۵/۲): و قال صحيح الاسناد و لم يخرجاه ، و تعقبه الذهبي بقوله، عبد الله ضعيف

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے پہلے میرے لئے زمین کو شق کیا جائے گا' اور پھر ابوبکر کے لئے پھر عمر کے لئے پھر جنت البقیع میں دفن لوگ آئیں گے' اور ان کا حشر میرے ساتھ کیا جائے گا' پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا، یہاں تک کہ مجھے دونوں حرمین کے درمیان اٹھایا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

عاصم بن عمر نامی راوی محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔

3626 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ مُحَدَّثُوْنَ يَعْنِيْ مُفَهَّمُوْنَ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پہلی امتوں میں سے ''محدث'' ہوتے تھے اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہوگا' تو عمر بن خطاب ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابن عیینہ کے بعض شاگردوں نے سفیان بن عیینہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ''محدث'' سے مراد وہ لوگ ہیں' جنہیں دین کی سمجھ بوجھ عطا کی گئی ہو۔

3627 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے آ گئے' پھر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سامنے آ گئے۔

3626- اخرجه مسلم (١٨٦٤/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: في فضائل عمر، حديث (٢٣٩٨/٢٣)، و الحميدى (١٢٣/١) حديث (٢٥٣)، و احمد (٥٥/٦).

3627- انفرد به الا الترمذى ينظر (تحفة الاشراف) (٩٣/٧) حديث (٩٤٠٦)، من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم في المستدرك (٧٣/٣)، و قال: صحيح على شرط مسلم، و لم يخرجاه، من طريق عبيدة السلماني عن عبد الله بن مسعود فذكره.

اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

3628 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّرْعَى غَنَمًا لَهُ اِذْ جَآءَ ذِئْبٌ فَاَخَذَ شَاةً فَجَآءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ

قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص اپنی بکریوں کو چرا رہا تھا۔ ایک بھیڑیا وہاں آیا اس نے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ بکری کا مالک وہاں آیا۔ اس نے اس بھیڑیئے سے بکری کو چھڑا لیا۔ بھیڑیا بولا درندوں کے مخصوص دن میں تم اس کا کیا کرو گے' جب اس کا رکھوالا صرف میں ہوں گا۔ (پھر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں میں بھی ابوبکر بھی عمر بھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات اس وقت حاضرین میں موجود نہیں تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے' منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِيْ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 16: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مناقب

3629 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءَ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَاْ اِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ

فِي الْبَابِ: وَّفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّبُرَيْدَةَ

3629- اخرجه مسلم (١٨٨٠/٤): كتاب فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة و الزبير، رضى الله عنهما، حديث (٢٤١٧/٥٠)، و احمد (٤١٩/٢)، من طريق سهيل بن ابى صالح، عن ابيه، عن ابى هريرة فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ چٹان حرکت کرنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی ایک صدیق اور شہید موجود ہیں۔

اس بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

3630 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ حَدَّثَهُمْ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِىٌّ وَّصِدِّيقٌ وَّشَهِيْدَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پہاڑ ان کی وجہ سے کانپنے لگا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3631 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَيْخٍ مِّنْ بَنِىْ زُهْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِىٍّ رَفِيْقٌ وَّرَفِيْقِىْ يَعْنِىْ فِى الْجَنَّةِ عُثْمَانُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِىِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ

◆◆ حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے' اور میرا رفیق عثمان ہے۔ (راوی کہتے ہیں) یعنی جنت میں

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ اس کی سند قوی نہیں ہے' اور یہ سند منقطع بھی ہے۔

3630۔ اخرجه البخاري (۲٦/۷): كتاب فضائل الصحابة: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم، (لو كنت متخذاً خليلًا)، حديث (۳٦۷٥)، و طرفاه في (۳٦۸٦، ۳٦۹۹)، و ابوداؤد (٦۲٤/۲): كتاب السنة: باب: في الخلفاء، حديث (٤٦٥١)، و احمد (۱۱۲/۳) من طريق قتادة عن انس بن مالك فذكره.

3631۔ تفردبه الترمذي انظر التحفة (۲۱۲/٤)، حديث (٤۹۹٦)، من هذا الطريق؛ و اخرجه ابن ماجه (٤۰/۱)، حديث (۱۰۹)، عن ابي هريرة.

3632 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّیُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِیْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهٖ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ حِرَاءَ حِيْنَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُّنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً وَّالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَيْشَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ بِئْرَ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَّشْرَبُ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِیِّ وَالْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَاَشْيَاءَ عَدَّدَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ عُثْمَانَ

◆◆ ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محصور کر دیا گیا' تو انہوں نے اپنے گھر پر سے لوگوں کو جھانک کر دیکھا اور فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم یہ بات جانتے ہو؟ جب حراء پہاڑ حرکت کرنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حراء ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی یاد دلا کر یہ کہتا ہوں کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش عسرت کے بارے میں فرمایا تھا جو شخص قبول کئے جانے والا خرچ کرے گا جب کہ لوگ تنگی اور پریشانی کا شکار ہیں۔ (تو اسے یہ اجر ملے گا) تو میں نے اس لشکر کو سامان فراہم کیا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی یاد دلا کر یہ کہتا ہوں کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ رومہ کنوئیں سے پانی نہیں پیا جا سکتا تھا۔ صرف قیمت کے عوض میں لیا جا سکتا تھا' تو میں نے اس کنویں کو خرید کر ہر غریب و امیر اور مسافر کے لئے وقف کر دیا۔ لوگوں نے کہا اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مزید باتیں بھی گنوائیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ابوعبدالرحمٰن سلمی کے حوالے سے' اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے' منقول ہے۔

3633 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا السَّكَنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَيُكْنٰى اَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلًى لِاٰلِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِیْ هِشَامٍ عَنْ فَرْقَدٍ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ

متنِ حدیث: شَهِدْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

3632- اخرجه البخاری (٤٧٧/٥): كتاب الوصايا: باب: اذا وقف ارضا او بئرا، حديث (٢٧٧٨)، و النسائی (٢٣٦/٦): كتاب الاحباس، باب: وقف المساجد، حديث (٣٦١٠)، و ابن خزيمة (١٢١/٤)، حديث (٢٤٩١).

3633- اخرجه عبد الله بن احمد فی الزوائد (٧٥/٤)، و عبد بن حميد ص (١٢٨)، حديث (٣١١).

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ ثَلَاثُ مِائَةِ بَعِيرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ السَّكَنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیش عسرت کی مدد کے لئے ترغیب دے رہے تھے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اور عرض کیا: یارسول اللہ میں ایک سو اونٹ' سازوسامان سمیت اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کی مدد کی ترغیب دی' تو پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں دوسو اونٹ ان کے سازوسامان سمیت اللہ کی راہ میں دوں گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کی مدد کی ترغیب دی۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ میں تین سو اونٹ ان کے سازوسامان سمیت اللہ کی راہ میں دوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر سے نیچے آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس کے بعد عثمان جو بھی عمل کرے اس پر کوئی پکڑ نہیں ہوگی۔ اس کے بعد عثمان جو بھی کرے اس پر کوئی پکڑ نہیں ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3634 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَّكَانَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ مِنْ كِتَابِيْ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَيَنْثُرُهَا فِيْ حِجْرِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَيَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

3634- اخرجه احمد (٦٣/٥) عن كثير مولى عبد الرحمن بن بكرة.

اس روایت کے راوی حسن بن واقع بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی تحریر میں ایک اور جگہ پر یہ بات دیکھی ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی آستین میں وہ دینار لے کر آئے جب وہ جیش عسرت کے لئے سامان فراہم کر رہے تھے۔ انہوں نے ان دیناروں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں ڈال دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جھولی میں ان دیناروں کو پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے: آج کے بعد عثمان کو کوئی بھی عمل نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3635 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیعت رضوان کا حکم دیا گیا تو اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندے کے طور پر مکہ مکرمہ گئے ہوئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے بیعت لی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: عثمان' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کام سے گیا ہوا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سے ایک دوسرے ہاتھ پر رکھا (راوی کہتے ہیں) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک لوگوں کی طرف سے ان کے اپنے ہاتھ سے بہتر تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3636 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي الْحَجَّاجِ الْمَنْقَرِيِّ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ

متنِ حدیث: قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ اَلَّبَاكُمْ عَلَىَّ قَالَ فَجِيْءَ بِهِمَا فَكَاَنَّهُمَا جَمَلَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ

3635۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۱/۳۰۳)، حدیث (۱۱۵۵)، من اصحاب الکتب الستة.

3636۔ اخرجه النسائی (۶/۲۳۵): کتاب الاحباس: باب: وقف المساجد حدیث (۳۶۰۸) و عبد اللّٰه بن احمد من الزوائد (۱/۷۴)، و ابن خزیمة (۴/۱۲۱) حدیث (۲۴۹۲).

هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلَ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اَشْرَبَ حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدَهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِيْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِيْضِ قَالَ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا لِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ

◆◆ حضرت ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں: میں اس وقت اس گھر کے پاس موجود تھا جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے آ کر یہ فرمایا اپنے ان دو بڑوں کو لے کر آؤ جنہوں نے تمہیں میرے خلاف کھڑا کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں کو لایا گیا' تو وہ اونٹوں کی طرح تھے یا وہ دونوں گدھوں کی طرح تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف رخ کرتے ہوئے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے' تو اس وقت وہاں رومہ کنوئیں کے علاوہ کوئی میٹھے پانی کا کنواں نہیں تھا' تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جو شخص اس کو خرید کر اسے مسلمانوں کے لئے وقف کر دے گا تو اس کو اس کے عوض میں جنت کی بشارت ہے' تو میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا تھا۔ آج تم لوگ مجھے اس میں سے پانی پینے سے روکتے ہو' اور مجھے کھارا پانی پینا پڑ رہا ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ مسجد لوگوں کی وجہ سے تنگ ہو گئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جو شخص آل فلاں کی زمین خرید کر مسجد میں توسیع کرے گا' تو اسے اس کے عوض میں جنت کی بشارت ہے' تو میں نے اسے اپنے مال میں سے خریدا تھا اور آج تم لوگ مجھے اسی مسجد میں دو رکعت پڑھنے سے روک رہے ہو' تو انہوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال میں سے جیش عسرت کو سامان فراہم کیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے۔ ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے پہاڑ ثبیر پر موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور میں بھی موجود تھے' تو پہاڑ حرکت کرنے لگا، یہاں تک کہ اس کی حرکت کی وجہ سے کچھ پتھر نیچے بھی گر گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں اس پر مارا اور فرمایا: اے ثبیر! ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود

ہیں۔ لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: انہوں نے میرے حق میں جو گواہی دی ہے رب کعبہ کی قسم! میں شہید ہوں۔ انہوں نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3637 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيْهِمْ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اٰخِرُهُمْ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ فِىْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

◆◆ حضرت ابواشعث صنعانی بیان کرتے ہیں: کچھ خطیب لوگ شام میں کھڑے ہوئے ان میں کچھ صحابہ کرام بھی موجود تھے۔ ان میں سب سے آخر میں ایک شخص کھڑے ہوئے جن کا نام حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ تھا انہوں نے فرمایا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک حدیث نہ سنی ہوتی' تو میں اس وقت کھڑا نہ ہوتا۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عنقریب ظاہر ہونے والے فتنوں کا تذکرہ کیا۔ اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا جس نے اپنا منہ چادر میں لپیٹا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس موقع پر یہ شخص ہدایت پر ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں اٹھ کر اس شخص کی طرف گیا' تو اس چادر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور میں نے دریافت کیا: کیا یہ؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں یہ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن حوالہ اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3638 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ

3637- اخرجه احمد (۴/۲۳۵، ۲۳۶) عن قلابة عن ابی الاشعث الصنعانی۔

3638- اخرجه ابن ماجه (۱/۴۱): کتاب المقدمة: باب: من فضل اصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، حدیث (۱۱۲)، و احمد (۶/۸۶، ۱۴۹)۔

عَلٰی خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے عثمان! ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قمیص پہنائے اور لوگ اسے اتارنے کی کوشش کریں تو تم اسے نہ اتارنا۔

اس حدیث میں طویل قصہ بیان کیا گیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3639 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هٰذَا الشَّيْخُ قَالُوْا ابْنُ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ اَتَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ مَا سَاَلْتَ عَنْهُ اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ اَوْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ اَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمُهُ وَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَخَلَّفَ عَلَيْهَا وَكَانَتْ عَلِيْلَةً وَّاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ اِلٰى مَكَّةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ وَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ قَالَ لَهُ اذْهَبْ بِهٰذَا الْاٰنَ مَعَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عثمان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: مصر سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بیت اللہ کا حج کرنے کے لئے آیا۔ اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں۔ لوگوں نے بتایا یہ لوگ قریش ہیں۔ اس نے دریافت کیا: ان میں بزرگ کون ہے' تو لوگوں نے جواب دیا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ وہ شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں آپ رضی اللہ عنہ سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے بتائیے میں آپ کو اس گھر کی حرمت کا واسطہ دیکر دریافت کرتا ہوں۔ کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد کے دن واپس چلے گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں اس نے دریافت کیا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شامل نہ تھے اور اس میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا جی ہاں تو وہ بولا: کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

3639- اخرجه البخاری (۶۶/۷، ۶۷): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب عثمان بن عفان ابی عمرو القرشی رضی الله عنه، حديث (۳۶۹۸) و احمد (۱۰۱/۲، ۱۲۰)۔

غزوۂ بدر کے دن بھی شریک نہیں تھے اور اس میں شامل نہیں ہوئے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں تو اس شخص نے اللہ اکبر کہا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا آگے آؤ! میں تمہیں بتاتا ہوں ان چیزوں کے بارے میں جس کے بارے میں تم نے دریافت کیا ہے۔ جہاں تک غزوہ اُحد کے دن ان کے واپس جانے کا تعلق ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا اور ان کی بخشش کر دی۔ جہاں تک غزوۂ بدر کے دن ان کے غیر موجود ہونے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی اہلیہ تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت دی تھی کہ تمہیں جنگ بدر میں شریک ہونے والے کے اجر جتنا اجر اور حصہ ملے گا۔ جہاں تک کہ ان کے بیعت رضوان میں شریک ہونے کا تعلق ہے تو مکہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی دوسرا شخص معزز سمجھا جاتا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان کی جگہ اس کو بھجوا دیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھجوایا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکہ چلے جانے کے بعد بیعت رضوان ہوئی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کے بارے میں فرمایا تھا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور پھر اسے بائیں ہاتھ پر رکھتے ہوئے فرمایا تھا: یہ عثمان کی بیعت ہوگئی پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے فرمایا: اب تم ان معلومات کے ہمراہ جاؤ۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3640 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا درجہ بدرجہ ذکر کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہ عبیداللہ بن عمر نامی راوی کے حوالے سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' قرار دی گئی ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے۔

3641 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ هَارُوْنَ الْبُرْجُمِيِّ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

3640ـ اخرجه البخاري (٦٦/٧): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب عثمان بن عفان ابي عمرو القرشي رضي الله عنه، حديث (٣٦٩٧)، و ابوداؤد (٢٠٦/٤): كتاب السنة: باب: في التفضيل، حديث (٤٦٢٧)۔

3641ـ اخرجه احمد (١١٥/٢) عن كليب عن ابن عمر۔

متن حدیث: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ فِيْهَا هٰذَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس میں یہ مظلوم کے طور پر قتل کردیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

3642 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ الْبَغْدَادِىُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِّيُصَلِّىَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا قَالَ اِنَّهٗ كَانَ يَبْغَضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ صَاحِبُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ ضَعِيْفٌ فِى الْحَدِيْثِ جِدًّا وَّمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ صَاحِبُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ هُوَ بَصْرِىٌّ ثِقَةٌ وَّيُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْاَلْهَانِىُّ صَاحِبُ اَبِىْ اُمَامَةَ ثِقَةٌ يُّكْنٰى اَبَا سُفْيَانَ شَامِىٌّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی شخص کے نماز جنازہ کو اس سے پہلے ترک کر دیا ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص عثمان کو ناپسند کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اس کے راوی محمد بن زیاد' یہ میمون بن مہران کے شاگرد ہیں اور یہ علم حدیث میں بہت ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد محمد بن زیاد بصرہ کے رہنے والے ہیں' وہ ثقہ ہیں اور ان کی کنیت ابوحارث ہے۔

محمد بن زیاد الہانی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ یہ ثقہ ہیں' شام کے رہنے والے ہیں۔ ان کی کنیت ابوسفیان ہے۔

3643 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِىِّ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ

3642۔ تفردبه الترمذی، ینظر (التحفة) (۳۴۴/۲)، حدیث (۲۹۴۳)، من اصحاب الکتب الستة، و ذکره ابن عراق فی (تنزیه الشریعة) (۳۷۵/۱) وعزاه لابن عدی وغیره من طریق محمد بن زیاد (و تعقب) بان الحدیث اخرجه الترمذی، و ضعفه

3643۔ اخرجه البخاری (۵۳/۷): کتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب، عمر بن الخطاب۔ حدیث (۳۶۹۳)، و مسلم (۱۸۶۷/۴): کتاب فضائل الصحابة: باب: من طریق عثمان بن عفان رضی الله عنه، حدیث (۲۴۰۳/۲۸)، و فی (الادب المفرد) ص (۲۸۵)، حدیث (۹۷۴) و احمد (۳۹۳/۴)، (۴۰۶/۴)، و عبد بن حمید ص (۱۹۵)، حدیث (۵۵۵)،

متن حدیث: انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا مُوْسٰى اَمْلِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلَّا بِاِذْنٍ فَجَآءَ رَجُلٌ يَّضْرِبُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ يَّسْتَاْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ وَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا نبی اکرم ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے۔ آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابوموسیٰ تم دروازے پر کھڑے رہو اور دروازے کا دھیان رکھنا کسی بھی شخص کو اندر نہ آنے دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے دریافت کیا: کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: ابوبکر۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگ کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو اجازت دیدو اور اس کو جنت کی خوشخبری سنا دو۔ وہ اندر آ گئے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ اس نے جواب دیا: عمر۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! حضرت عمر اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو۔ میں نے دروازہ کھول دیا۔ وہ اندر آ گئے اور میں نے ان کو جنت کی خوشخبری دی۔ پھر ایک اور شخص آیا میں نے پوچھا کون ہے۔ انہوں نے کہا: عثمان میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! حضرت عثمان اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدو۔ اس آزمائش کے ہمراہ جو انہیں لاحق ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عثمان نہدی کے حوالے سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3644 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَهْلَةَ قَالَ

3644۔ اخرجه ابن ماجه (۱/ ۴۲): (المقدمة): باب: في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (۱۱۳)، و احمد (۱/ ۵۷، ۶۹).

متن حدیث: قَالَ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ

◆◆ ابوسہلہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کیا گیا تھا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا میں اس (آزمائش) پر صبر کرتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ہم اسے اسماعیل بن ابی خالد کے حوالے سے' ہی جانتے ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 17: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3645 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متن حدیث: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَّاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ فَمَضٰى فِى السَّرِيَّةِ فَاَصَابَ جَارِيَةً فَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِذَا لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَّكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا رَجَعُوْا مِنَ السَّفَرِ بَدَئُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا اِلٰى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِىْ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوْا فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِىْ وَجْهِهٖ فَقَالَ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ اِنَّ عَلِيًّا مِّنِّىْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِىْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مہم پر روانہ ہو گئے۔ انہوں نے (مالِ غنیمت میں ملنے والی) ایک کنیز حاصل کر لی۔ لوگوں نے ان کی اس بات کو پسند نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے چار اصحاب رضی اللہ عنہم نے طے کیا

3645۔ اخرجه احمد (٤٣٧/٤) عن مطرف بن عبد الله عن عمران بن حصين فذكره.

اور بولے: جب ہم نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کریں گے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کیا ہے اس کے بارے میں آپ ﷺ کو بتائیں گے مسلمان جب کہیں سے واپس آتے تھے' تو سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے' اور آپ ﷺ کو سلام کرتے تھے۔ پھر اپنے گھر واپس جایا کرتے تھے۔ جب اس مہم کے افراد آئے اور نبی اکرم ﷺ کو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئے' تو ان چار میں سے ایک کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ انہوں نے فلاں' فلاں عمل کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا' پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا۔ اس نے بھی پہلے شخص کی مانند عرض کی نبی اکرم ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا' پھر تیسرا شخص کھڑا ہوا اس نے بھی پہلے شخص کی مانند کہا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا' پھر چوتھا شخص کھڑا ہوا اس نے بھی ان لوگوں کے مانند بات کہی تو نبی اکرم ﷺ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ ﷺ کے چہرے پر ناراضگی کے اثرات تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم علی کے بارے میں کیا چاہتے ہو؟ تم علی کے بارے میں کیا چاہتے ہو؟ تم علی کے بارے میں کیا چاہتے ہو؟ علی مجھ سے ہے' اور میں اس سے ہوں۔ وہ میرے بعد ہر مؤمن کا آقا ہے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان راوی کے نام سے جانتے ہیں۔

3646 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَرِيْحَةَ اَوْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنٍ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ سَرِيْحَةَ هُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ ' یا شاید حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ' یہ شعبہ نامی راوی کو شک ہے' نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: میں جس کا مولیٰ ہوں' علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو ابوعبداللہ میمون کے حوالے سے' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ کا نام حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ ہے' اور یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔

3647 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3646۔ تفردبه الترمذی انظر (التحفة) (۲۱/۳)، حدیث (۳۲۹۹)، من اصحاب الکتب الستة، و اخرجه الحاکم، فی المستدرک (۱۱۰/۳)، و قال: حدیث صحیح علی شرط الشیخین، و قال الذهبی: لم یخرجا لمحمد و قد و هاه السعدی

متن حدیث: رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي اِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَالْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ كَثِيرُ الْغَرَائِبِ وَاَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ كُوفِيٌّ وَهُوَ ثِقَةٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم کرے۔ اس نے اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کی۔ مجھے ساتھ لے کر دارالہجرت تک آئے اور اس نے اپنے مال میں سے بلال کو آزاد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم کرے وہ حق کہتا ہے۔ اگرچہ وہ تلخ ہو اور سچ کہنے کی وجہ سے اب اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم کرے جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ علی پر رحم کرے۔ اے اللہ! وہ جہاں بھی جائے حق کو اس کے ساتھ رکھنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے' اور ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

مختار بن نافع نامی راوی بصرہ کے رہنے والے بزرگ ہیں اور بکثرت "غریب" روایات نقل کرتے ہیں۔

ابوحیان تیمی نامی راوی کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے۔ یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور "ثقہ" ہیں۔

3648 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ شَرِيكٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

متن حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ بِالرَّحَبَةِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ اِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاُنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَرَجَ اِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ اَبْنَائِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّينِ وَاِنَّمَا خَرَجُوا فِرَارًا مِنْ اَمْوَالِنَا وَضِيَاعِنَا فَارْدُدْهُمْ اِلَيْنَا قَالَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّينِ سَنُفَقِّهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ اَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّينِ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ عَلَى الْاِيمَانِ قَالُوا مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَكَانَ اَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ

3647۔ تفردبه الترمذی ینظر (التحفة) (۳۷۷/۷)، حدیث (۱۰۱۰۷)، من اصحاب الکتب الستة، و اخرجه الحاکم فی المستدرک (۷۲/۳)، و قال: صحیح علی شرط مسلم و لم یخرجاہ

3648۔ اخرجه ابوداؤد (۶۵/۳): کتاب الجهاد: باب: من عبید المشرکین یلحقون بالمسلمین، حدیث (۲۷۰۰)، و احمد (۱۵۵/۱)۔

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْإِسْلَامِ كَذْبَةً

قولِ امام بخاری: وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ اَثْبَتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◄► ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں: حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے رحبہ (کے میدان) میں ارشاد فرمایا: حدیبیہ کے دن مشرکین کے کچھ افراد نکل کر ہمارے پاس آ گئے جن میں سہیل بن عمرو اور قریش کے بڑے بڑے کچھ افراد شامل تھے۔ ان قریش نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیٹوں اور بھائیوں میں سے کچھ لوگ نکل کر آپ کے پاس آ گئے ہیں اور ہمارے غلاموں میں سے بھی کچھ لوگ ہیں۔ انہوں نے دین کی سمجھ بوجھ حاصل نہیں کی۔ وہ صرف ہماری زمینوں اور ہماری جائیدادوں سے نکل کر آئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ہمیں واپس کر دیں' اگر انہیں دین کی سمجھ بوجھ نہیں ہے' تو ہم انہیں سمجھا لیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قریش یا تو تم ان حرکتوں سے باز آ جاؤ یا اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر اس شخص کو بھیجے گا' جو دین کی وجہ سے تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں کا ایمان کے حوالے سے' امتحان لے لیا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا: وہ شخص کون ہے؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دریافت کیا: وہ شخص کون ہے؟ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جوتوں کی مرمت کرنے والا شخص ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے جوتے دیئے تھے' تاکہ وہ مرمت کر دیں۔

ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف توجہ دی اور فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' اسے جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لیے تیار رہنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' ربعی کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہونے کو جانتے ہیں۔

جارود' وکیع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ربعی بن حراش نے اسلام قبول کرنے کے بعد کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن ابواسود کے حوالے سے عبدالرحمن بن مہدی کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ منصور بن معتمر کوفہ کے سب سے مستند محدث ہیں۔

3649 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

3650۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۳/۴۳۴)، حدیث (۴۲۶۴) من اصحاب الکتب الستة، و ذکره الهیثمی فی مجمع الزوائد (۱۳۵/۳)، من طریق جابر بن عبد الله و عزاه للطبرانی فی الاوسط و البزار بنحوه، باسانید کلها ضعیفة.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ (اس حدیث میں پورا واقعہ منقول ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3650 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ هَارُوْنَ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِیْ اَبِیْ هَارُوْنَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم انصار سے تعلق رکھنے والے لوگ منافقین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے بغض کی وجہ سے جانتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

شعبہ نامی راوی نے ابوہارون عبدی نامی راوی کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

یہی روایت اعمش نامی راوی کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3651 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِیْ نَصْرٍ عَنِ الْمُسَاوِرِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اُمِّهٖ

قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَّلَا يَبْغَضُهُ مُؤْمِنٌ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ اَبُوْ نَصْرٍ الْوَرَّاقُ وَرَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

◆◆ مساور حمیری اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کوئی منافق علی سے محبت نہیں رکھے گا' اور کوئی مومن ان سے بغض نہیں رکھے گا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور یہ سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن نامی راوی ابونصر وراق ہے۔ سفیان ثوری نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

3652 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَّاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَّاَبُوْ ذَرٍّ وَّالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ اَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ

◆◆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار لوگوں کے ساتھ محبت کرنے کی ہدایت کی ہے' اور اس نے مجھے یہ بتایا ہے: وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! ان کے نام ہمیں بتائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: علی ان میں سے ایک ہے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی (اور پھر یہ نام لئے) ابوذ مقداد اور سلمان' اللہ تعالیٰ نے مجھ ان سے محبت کرنے کی ہدایت کی ہے' اور اس نے مجھے بتایا ہے: وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف شریک سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3653 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: عَلِيٌّ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَّلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: علی مجھ سے ہے' اور میں علی سے ہوں اور میری طرف سے (کسی بھی عہد کو) میرے اور علی کے علاوہ کوئی اور پورا نہیں کر سکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3654 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: اٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحَدٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِيْ فِي

3652- اخرجه ابن ماجه (۵۳/۱): المقدمة: باب: فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (۱۴۹)، و احمد (۳۵۱/۵، ۳۵۶).

3653- اخرجه ابن ماجه (۴۴/۱): المقدمة: باب: فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (۱۱۹)، و احمد (۱۶۴/۴، ۱۶۵).

3654- تفرد به الترمذی انظر التحفة (۳۲۹/۵)، حديث (۶۶۷۷)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (۱۴/۳) من طريق مجيع بن عمير عن ابن عمر فذكره.

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کر دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کر دی ہے' لیکن میرے اور کسی اور شخص کے درمیان بھائی چارگی قائم نہیں کی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت زید بن اوفیٰ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3655 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عِيْسٰى بْنِ عُمَرَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِىْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِىْ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَآءَ عَلِىٌّ فَاَكَلَ مَعَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ السُّدِّيِّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ

توضیح راوی: وَعِيْسٰى بْنُ عُمَرَ هُوَ كُوْفِىٌّ وَّالسُّدِّيُّ اسْمُهٗ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ اَدْرَكَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّرَاَى الْحُسَيْنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَّثَّقَهٗ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَائِدَةُ وَوَثَّقَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے پاس (بھنا ہوا) پرندے کا گوشت موجود تھا۔ آپ ﷺ نے دعا کی۔

''اے اللہ اس شخص کو لے آ! جو تیری بارگاہ میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہو' تاکہ وہ پرندے (کے گوشت کو) کھالے''۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ اسے کھایا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کے سدی سے' منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3655۔ تفردبه الترمذى انظر التحفة (۱/۹٤)، حديث (۲۲۸)، و ذكره الهيثمى فى مجمع الزوائد (۹/۱۲۵، ۱۲۶)، و عزاه للطبرانى فى الاوسط و الكبير، باختصار، و ابى يعلى با ختصار كثير، و للترمذى طرفاً منه.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عیسیٰ بن عمر نامی راوی کوفی ہے جبکہ سدی نامی راوی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے جبکہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہوئی ہے۔

شعبہ، سفیان ثوری، زائدہ نے ان کی توثیق کی ہے۔ یحییٰ بن سعید القطان نے بھی ان کی توثیق کی ہے۔

3656 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں کوئی چیز مانگتا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطا کر دیتے تھے اور جب میں خاموش رہتا تھا (یعنی نہیں مانگتا تھا) تو آپ خود ہی مجھے عطا کر دیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

3657 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّوْمِيِّ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مُنْكَرٌ

اختلافِ سند: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ وَّاحِدٍ مِّنَ الثِّقَاتِ عَنْ شَرِيْكٍ

فی الباب: وَّفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب منکر" ہے۔

بعض راویوں نے اسے شریک کے حوالے سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اس میں صنابحی نامی راوی کا ذکر نہیں کیا۔

ہم اس حدیث کے شریک سے منقول ہونے کو کسی ثقہ راوی کے حوالے سے نہیں جانتے۔

3656- انفردبه الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر التحفة (۴۱۵/۷)، و اخرجه الحاكم، في المستدرك (۱۲۵/۳)، و قال: صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه، من طرق عبد الله بن عمرو بن هند الجملي عن علي۔

3657- تفرديه الترمذي ينظر (التحفة) (۴۲۱/۷)، حديث (۱۰۲۰۹)، و ذكره ابن عراق في (تنزيه الشريعة) (۳۷۷/۱)، حديث (۱۰۳)، و عزاه لابن بطة في الابانة من طريق محمد بن عمر الرومي وقال: لا يجوز الاحتجاج به، و فيه ايضاً سلمة بن كهيل عن الصنابحي، و سلمة لم يسمع الصنابحي۔

اس حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی حدیث منقول ہے۔

3658 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَّرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهُ لَاَنْ تَكُوْنَ لِىْ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لِعَلِيٍّ وَّخَلَفَهُ فِىْ بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَخْلُفُنِىْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّىْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِىْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُّحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْا لِىْ عَلِيًّا فَاَتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِىْ عَيْنِهِ فَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (نَدْعُ اَبْنَائَنَا وَاَبْنَائَكُمْ وَنِسَائَنَا وَنِسَائَكُمْ) الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِىْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ آپ ابوتراب پر تنقید نہیں کرتے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے (ان کے بارے میں) تین باتیں یاد ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھیں۔ اس لئے میں انہیں برا نہیں کہہ سکتا۔ ان تین میں سے کوئی ایک بھی میرے بارے میں ہوتی' تو یہ میرے نزدیک سرخ اونٹوں (کا مالک ہونے سے) زیادہ محبوب تھی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا جب آپ نے انہیں ایک جنگ کے دوران اپنے پیچھے چھوڑا تھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تھی یارسول اللہ آپ اپنے پیچھے خواتین اور بچوں کے ساتھ مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہو' جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ (حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ خیبر کے دن یہ ارشاد فرماتے سنا: میں جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا' جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم اس بات کے انتظار میں رہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' تو ان کی آنکھیں دکھنے آئی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا اور جھنڈا انہیں عطا کیا' تو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کی۔

(حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب یہ آیت نازل ہوئی:

"ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی خواتین کو اور تمہاری خواتین کو بلاتے ہیں"
تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن صحیح غریب" ہے۔

3659 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ اَبُو الْجَوَّابِ عَنْ يُونُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَ عَلٰی اَحَدِهِمَا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّعَلَی الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِیٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِیٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِیْ خَالِدٌ كِتَابًا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِیْ بِهٖ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰی فِیْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دو لشکر روانہ کیے۔ ان میں سے ایک کا امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور دوسرے کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور ارشاد فرمایا: جب جنگ شروع ہوگی' تو علی رضی اللہ عنہ (دونوں لشکروں کے) امیر ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی نے قلعہ فتح کر لیا تو (مالِ غنیمت) میں سے ایک کنیز کو حاصل کر لیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے میرے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خط لکھا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ ﷺ نے خط کو پڑھا تو آپ ﷺ کا رنگ تبدیل ہو گیا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کے بارے میں تم کیا سوچتے ہو؟ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی میں اللہ تعالیٰ کے حضور کے غضب اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں میں تو صرف ایک قاصد ہوں' تو نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3660 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ

3660- تفردبه الترمذی ینظر (التحفة) (۲/۲۸٦)، حدیث (۲٦٥٤)، و ذکره المتقی الهندی فی کنز العمال (۱۱/٦۲٥، ٦۲٦)، حدیث (۳۳۰٤۹)، وعزاه للترمذی، وللطبرانی عن جابر بن عبد الله فذکره.

نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَجْلَحِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ فُضَيْلٍ اَيْضًا عَنِ الْاَجْلَحِ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَمَرَنِىْ اَنْ اَنْتَجِىَ مَعَهٗ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ طائف کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی۔ لوگوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد کے ساتھ خاص طویل سرگوشی کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اس کے ساتھ سرگوشی نہیں کی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ سرگوشی کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' اور ہم اسے صرف اجلح نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

ابن فضیل نامی راوی کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے اجلح نامی راوی سے نقل کیا ہے۔

اس حدیث کے یہ الفاظ: ''اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ سرگوشی کی ہے''۔ اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں اس کے ساتھ سرگوشی میں بات کروں۔

3661 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِىْ حَفْصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّجْنِبَ فِىْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِىْ وَغَيْرِكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَّسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِىْ وَغَيْرِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَمِعَ مِنِّىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَاسْتَغْرَبَهٗ

◄► حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ اور کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اس مسجد میں جنابت کی حالت میں (داخل) ہو۔

علی بن منذر بیان کرتے ہیں: میں نے ضرار بن صرد سے دریافت کیا۔ اس حدیث کا مطلب کیا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: میرے اور تمہارے علاوہ اور کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ جنابت کی حالت میں مسجد میں سے گزرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے یہ حدیث سنی ہے' اور انہوں نے اسے ''غریب'' قرار دیا ہے۔

3661- تفرد به الترمذی من اصحاب الستة، ينظر (التحفة الاشراف) (۴۱۷/۳)، حديث (۴۲۰۳)، وذكره المتقى الهندى فى كنز العمال (۶۲۶/۱۱)، حديث (۳۳۰۵۲)، و عزاه للترمذی، و ابی يعلى، و ضعف عن ابی سعيد الخدری فذكره.

3662 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ

توضیح راوی: وَمُسْلِمٌ الْأَعْوَرُ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِذَلِكَ الْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ هَذَا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر کے دن مبعوث کیا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منگل کے دن نماز ادا کی۔ (یعنی انہوں نے اگلے دن اسلام قبول کر لیا)

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اس کو صرف مسلم اعور نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔ مسلم اعور نامی راوی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔ یہی حدیث مسلم نامی راوی کے حوالے سے' حبہ نامی راوی کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

3663 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے' جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نسبت تھی۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث منقول ہے۔

3664 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى

3663- اخرجه احمد (۳۳۸/۳۰) عن شريك، عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله به

3664- اخرجه مسلم (۱۸۷۰/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل علي بن ابي طالب، رضي الله عنه، حديث (۳۰/۲٤۰٤)، و اخرجه احمد (۱۷۳/۱ - ۱۷۵ - ۱۷۷ - ۱۷۹)، واخرجه الحميدي (۳۸/۱)، حديث (۷۱) عن سعيد بن المسيب عن سعد بن ابي وقاص به

بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ
متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوسَى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے' جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس روایت کے یحییٰ بن سعید انصاری سے منقول ہونے کے حوالے سے اسے "غریب" قرار دیا گیا ہے۔

3665 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخصوص دروازے کے علاوہ (مسجد نبوی کے) دیگر تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ شعبہ نامی راوی کے نام کے حوالے سے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3666 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ مُوْسٰى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

3665- اخرجه احمد (۱/ ۳۳۰ - ۳۷۳)، و عبد الله بن احمد في (زوائد على المسند) (۱/ ۳۳۱). عن ابي بلج يحيىٰ بن سليم ، عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس به.

3666- اخرجه عبد الله بن احمد في (زوائد على المسند) (۱/ ۷۷).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے امام علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے بھائی امام موسیٰ (کاظم رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔ میرے والد امام جعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہو ان دونوں سے محبت کرتا ہو ان کے ماں باپ سے محبت کرتا ہو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ایک درجے میں ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اس روایت کے امام جعفر صادق سے منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3667 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ اَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي بَلْجٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ بَلْجٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ

مذاہب فقہاء: وَّقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِيٌّ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاَسْلَمَ عَلِيٌّ وَّهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجَةُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی تھی۔ (یعنی انہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا)

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

ہم اسے صرف شعبہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ جو ابوبلج نامی راوی سے منقول ہے اور اس روایت کو صرف محمد بن حمید نے نقل کیا ہے۔ ابوبلج نامی راوی کا نام یحییٰ بن ابوسلیم ہے۔

اس بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف ہے۔

اس بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا جبکہ بعض اہلِ علم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا ہے۔ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور جب

3667۔ اخرجه احمد (۳۷۳/۱)۔ عن ابی بلج عن عمرو بن میمون عن ابن عباس به۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا اس وقت وہ صرف آٹھ سال کے لڑکے تھے اور خواتین میں سب سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا۔

3668 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِیٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَاَنْكَرَهٗ فَقَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ حَمْزَةَ اسْمُهٗ طَلْحَةُ بْنُ يَزِيْدَ

◆◆ ابوحمزہ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔

عمرو بن مرہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا، تو انہوں نے اس بات کا انکار کیا اور بتایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوحمزہ نامی راوی کا نام طلحہ بن یزید ہے۔

3669 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ اَخِیْ يَحْيٰى بْنِ عِيْسٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عِيْسٰى الرَّمْلِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ

متنِ حدیث: لَقَدْ عَهِدَ اِلَیَّ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يَبْغَضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو ''نبی اُمّی'' ہیں انہوں نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ تم سے صرف مومن محبت رکھے گا، اور تم سے صرف منافق بغض رکھے گا۔

عدی بن ثابت بیان کرتے ہیں: میں اس زمانے سے تعلق رکھتا ہوں جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے خیر کی ہے۔

3668۔ اخرجه احمد (٣٦٨/٤ ۔ ٣٧٠ ۔ ٣٧١)، عن شعبة، عن عمرو بن قرة، عن ابی حمزة عن زيد بن ارقم به۔

3669۔ اخرجه مسلم (٣٠٣/١ ۔ الابی): كتاب الايمان: باب: الدليل على ان حب الانصار و على رضی الله عنهم من الايمان و علاماته حديث (٧٨/١٣١)، و النسائی (١١٥/٨): كتاب الايمان: و شرائعه: باب: علامة الايمان: حديث (٥٠١٨)، و باب: علامة المنافق: حديث (٥٠٢٢) و ابن ماجه (١١٤/١): المقدمة: باب: فضل على بن ابی طالب رضی الله عنه، حديث (١١٤)۔ و اخرجه احمد (٨٤/١ ۔ ٩٥ ۔ ١٢٨)، و الحميدی (٣١/١)، حديث (٥٨)، عن الاعمش، عن عدی بن ثابت، عن زر بن حبيش عن على بن ابی طالب به۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3670 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ شَرَاحِيلَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور آپ یہ دعا مانگ رہے تھے۔

''اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جس وقت تک تو مجھے علی نہ دکھادے''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ ہم اس کو صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 18: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3671 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى صَخْرَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحد کے دن دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹان پر چڑھنے لگے تو چڑھ نہیں پائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے نیچے بٹھایا اور پھر اس پر چڑھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چٹان پر پہنچ گئے' تو راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: طلحہ نے (اپنے لئے جنت) واجب کر لی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3670۔ انفردبه الترمذی انظر تحفة الاشراف (۱۲/۵۱۵): حدیث (۱۸۱٤۲)، و لم یخرجه من اصحاب الکتب الستة سواه، و ذکره صاحب (مشکاة المصابیح) (۱۰/٤۷۳ ۔ مرقاة)، حدیث (۶۰۹۹)، و عزاه للترمذی۔

3672 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ مِنْ وَّلَدِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ اَبِى نَضْرَةَ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متن حدیث: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَّمْشِى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الصَّلْتِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّفِىْ صَالِحِ بْنِ مُوْسٰى مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمَا

◄◄ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کسی شہید کو زمین پر چلتے ہوئے دیکھے تو وہ طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھ لے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف صلت بن دینار نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہل علم نے صلت بن دینار نامی راوی کے بارے میں کلام کیا ہے' اور اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

بعض محدثین نے صالح بن موسیٰ نامی راوی کے بارے میں بھی کلام کیا ہے۔

3673 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ يَحْيٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ

متن حدیث: قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄◄ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں یہ خوشخبری سناتا ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' طلحہ ان لوگوں میں سے ہے' جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کیا۔ (جن کا ذکر قرآن میں ہے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اس کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کو صرف اس سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3674 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ

متن حدیث: قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِىْ مِنْ فِىْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ

3672- اخرجه ابن ماجه (١/ ٤٦): المقدمة: باب: فضل طلحة بن عبيد الله حديث (١٢٥) عن الصلت بن دينار عن ابى نضرة، عن جابر به.

3674- انفرد به الترمذى النظر (تحفة الاشراف) (٧/ ٤٣٣): حديث (١٠٢٤٣)، و اخرجه الحاكم فى المستدرك (٣/ ٣٦٤)، و قال : حديث صحيح الاسناد، و لم يخرجاه، و تعقبه الذهبى، و قال: لا، اخرجه من طريق علقمة بن علاثة اليشكرى عن على بن ابى طالب به.

جَارَایَ فِی الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے کانوں کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے' آپ نے ارشاد فرمایا: طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3875 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُوْسٰى وَعِيْسٰى ابْنَىْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِمَا طَلْحَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِئُوْنَ هُمْ عَلٰى مَسْاَلَتِهٖ يُوَقِّرُوْنَهٗ وَيَهَابُوْنَهٗ فَسَاَلَهُ الْاَعْرَابِيُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنِّىْ اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَىَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ كُرَيْبٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ بُكَيْرٍ وَّقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ كِبَارِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِىْ كُرَيْبٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ اَبِىْ كُرَيْبٍ وَّوَضَعَهٗ فِىْ كِتَابِ الْفَوَائِدِ

◆◆ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے ایک ناواقف دیہاتی شخص سے یہ کہا: تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کرو جس نے اپنی نذر کو پورا کر دیا' اور (جس کا ذکر قرآن میں ہے) اس سے مراد کون شخص ہے؟ (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزت واحترام اور آپ کی ہیبت کی وجہ سے براہِ راست سوال نہیں کیا کرتے تھے۔ اس دیہاتی نے آپ سے یہ سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر آپ سے یہ سوال کیا آپ نے پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ اسی دوران ''میں'' مسجد کے دروازے سے اندر آیا' میں نے سبز لباس پہن رکھا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو دریافت کیا۔ اپنی نذر کو پورا کرنے والے شخص کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ تو دیہاتی نے جواب دیا: یارسول اللہ! میں ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری طرف اشارہ کر کے) فرمایا: یہ وہ شخص ہے' جس نے اپنی نذر کو پورا کیا (جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف ابوکریب نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں جسے انہوں نے یونس بن بکیر سے نقل کیا ہے۔

بعض دیگر کبار محدثین نے ابوکریب کے حوالے سے' اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سنا ہے: وہ ابوکریب کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کرتے ہیں: انہوں نے اس حدیث کو اپنی کتاب الفوائد میں نقل کیا ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 19: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3676 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ

متنِ حدیث: قَالَ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ قریظہ کے دن میرے لئے اپنے والدین کو جمع کیا اور فرمایا: میرے ماں باپ (تم پر قربان ہوں)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3677 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَّيُقَالُ الْحَوَارِيُّ هُوَ النَّاصِرُ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْحَوَارِيُّ هُوَ النَّاصِرُ

◆◆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کا حواری ہوتا ہے' اور میرا حواری' زبیر بن عوام ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حواری سے مراد مددگار ہے۔

میں نے ابنِ ابی عمر کو سفیان بن عیینہ کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔ حواری کا مطلب مددگار ہوتا ہے۔

3678 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

3676۔ اخرجه البخاری (۹۹/۷): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب الزبير بن العوام ، حديث (۳۷۲۰)، و مسلم (۱۸۷۹/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل طلحة و الزبير، رضي الله عنهما، حديث (٢٤١٦/٤٩)۔ و ابن ماجه (٤٥/١): المقدمة: فضل الزبير رضي الله عنه، حديث (١٢٣) و اخرجه احمد (١٦٤/١ ۔ ١٦٦)۔ عن عبد الله بن الزبير عن الزبير بن العوام به۔

3677۔ اخرجه احمد (۸۹/۱ ۔ ۱۰۲ ۔ ۱۰۳) عن عاصم عن زر عن علي۔

متن حدیث: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَزَادَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْهِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَّاْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

ابونعیم نامی راوی نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

غزوۂ احزاب کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون شخص ہمارے پاس دشمنوں کی خبر لائے گا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات تین مرتبہ دریافت کی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے یہی عرض کی: (تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3679 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ

متن حدیث: اَوْصَى الزُّبَيْرُ اِلٰى ابْنِهٖ عَبْدِ اللّٰهِ صَبِيْحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّيْ عُضْوٌ اِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى ذَاكَ اِلٰى فَرْجِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ جنگ جمل کی صبح یہ بتایا تھا: میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں زخمی نہ ہوا ہو، یہاں تک کہ انہوں نے اپنی شرمگاہ تک کا بھی تذکرہ کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے اور حماد بن زید نامی راوی کے حوالے سے منقول ہونے کے اعتبار سے "غریب" ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 20: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3680 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

3678- اخرجه البخاری (٦٢/٦): كتاب الجهاد و السير: باب: فضل الطليعة، حديث (٢٨٤٦)، و الحديث فی (٢٨٤٧ - ٢٩٩٧ - ٣٧١٩ - ٤١١٣ - ٧٢٦١)، و مسلم (١٨٧٩/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل طلحة و الزبير رضی الله عنهما، حديث (٢٤١٥/٤٨)، و ابن ماجه (٤٥/١): المقدمة: باب: فضل الزبير رضی الله عنه، حديث (١٢٢)، و احمد (٣٠٧/٣ - ٣٣٨ - ٣٤٥ - ٣٦٥)، و الحميدی (٥١٦/٢)، حديث (١٢٣١)، و عبد بن حميد (٣٢٨): حديث (١٠٨٨) عن محمد بن المنكدر، عن جابر بن عبد الله به.

3679- انفرد به الترمذی انظر (تحفة الاشراف) (١٨٠/٣) حديث (٣٦٢٧)، و لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة سوى الترمذی موقوفاً عن عبد الله بن الزبير عن ابيه الزبير بن العوام.

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

اسنادِ دیگر: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر جنتی ہے' عمر جنتی ہے' عثان جنتی ہے' علی جنتی ہے' طلحہ جنتی ہے' زبیر جنتی ہے' عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہے' سعد بن ابی وقاص جنتی ہے' سعید بن زید جنتی ہے اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہے۔

ابومصعب نامی راوی نے عبدالعزیز بن محمد نامی راوی کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن حمید کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔

انہوں نے اس روایت میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہی روایت عبدالرحمٰن بن حمید کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

3681 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِيْ نَفَرٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا الْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُوْنِيْ بِاللّٰهِ اَبُو الْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اَبُو الْاَعْوَرِ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ هُوَ اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

◆◆ عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کی موجودگی میں انہیں یہ

3680۔ اخرجہ احمد (۱/۱۹۳) عن عبد الرحمن بن حمید عن ابیہ عن عبد الرحمن بن عوف۔

بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں۔ ابوبکر جنتی ہے' عمر جنتی ہے' عثمان جنتی ہے' زبیر' طلحہ' عبدالرحمٰن' ابوعبیدہ اور سعد بن ابی وقاص (سب جنتی ہیں)

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے نو آدمیوں کے نام لئے مگر دسویں آدمی کا نام نہیں لیا تو حاضرین نے کہا: اے ابواعور ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر دریافت کرتے ہیں: دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے اللہ کا واسطہ دیا ہے۔ (وہ دسواں آدمی) ابواعور جنتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد خود حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے۔

میں نے حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ والی روایت پہلی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

3682 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِىْ بَعْدِىْ وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَقُوْلُ عَآئِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ تُرِيْدُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّكَانَ قَدْ وَصَلَ اَزْوَاجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ يُقَالُ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنے بعد تمہاری زیادہ فکر ہے۔ تمہارے بارے میں صرف صبر کرنے والے لوگ ہی صبر کرسکیں گے۔ (یعنی تمہارے حقوق صحیح طریقے سے ادا کرسکیں گے) نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے والد کو جنت کے چشمے سے سیراب کرے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے' کیونکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ازواج کی خدمت میں کچھ زمین پیش کی تھی' جو چالیس ہزار دینار کے عوض میں فروخت ہوئی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

3683 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَصْرِىُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَوْصٰى بِحَدِيْقَةٍ لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِ مِائَةِ اَلْفٍ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کے لئے ایک باغ کی وصیت کی تھی' جو چار لاکھ میں فروخت ہوا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3682- اخرجه احمد (۷۷/٦ - ١٢٠) عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة به

بَاب مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 21: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3684 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدِ الْعُذْرِیُّ بَصْرِیٌّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَعْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ وَهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی۔

''اے اللہ! جب سعد تجھ سے دعا کرے' تو اس کی دعا کی قبولیت کو ظاہر کر''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسماعیل نامی راوی کے حوالے سے' قیس سے منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تھی۔

''اے اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے' تو اس کی قبولیت کو ظاہر کر دے''۔ یہ زیادہ مستند ہے۔

3685 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ وَّاَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِیْ فَلْیُرِنِیْ امْرُؤٌ خَالَهُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُجَالِدٍ

توضیح راوی: وَكَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مِّنْ بَنِیْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِیْ زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِیْ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں کوئی آدمی اپنا ماموں دکھائے جو (ان جیسا ہو)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف مجالد نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

(امام ترمذی بیان کرتے ہیں:) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا تعلق بنوزہرہ سے تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا تعلق بھی بنوزہرہ

3684۔ انفردبه الترمذی. انظر (تحفة الاشراف) (۳/۳۱۰) حدیث (۳۹۱٤)، و اخرجه الحاکم فی المستدرک (۳/٤۹۹)، و قال: صحیح الاسناد و لم یخرجاہ۔

3685۔ انفردبه الترمذی. انظر (تحفة الاشراف) (۲/۲۰۷) حدیث (۲۳۵۲)، و اخرجه الحاکم فی المستدرک (۳/٤۹۸)، و قال: صحیح علی شرط الشیخین، و لم یخرجاہ، و وافقه الذهبی۔

سے تھا۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں۔

3686 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَّيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَا سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهُ ارْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ سَعْدٍ

◆◆ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کسی کے لئے بھی اپنے والد اور والدہ کو جمع نہیں کیا۔ صرف حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے جمع کیا تھا۔ غزوہ اُحد کے دن نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا تھا: تم تیر اندازی کرو! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: اے نوجوان پہلوان! تم تیر اندازی کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

کئی راویوں نے اس حدیث کو یحییٰ کے حوالے سے سعید بن میتب کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3687 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

متنِ حدیث: قَالَ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے غزوہ اُحد کے دن میرے لئے اپنے ماں باپ کو جمع کیا تھا۔ (یعنی فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے' عبداللہ بن شداد بن ہاد کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے بھی منقول ہے۔

3688 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

متن حدیث: قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي اَحَدًا بِاَبَوَيْهِ اِلَّا لِسَعْدٍ فَاِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ سَعْدُ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی شخص کے لئے اپنے والدین کو فدا کرتے ہوئے نہیں سنا صرف حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے سنا ہے' غزوۂ اُحد کے دن میں نے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سعد! تم تیراندازی کرو میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

3689 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ عَائِشَةَ

متن حدیث: قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً قَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ چند راتوں تک سو نہیں سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش کوئی باصلاحیت شخص آج رات ہماری پہرہ داری کرے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے سنا کہ ہتھیاروں کی آواز آرہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: سعد بن ابی وقاص' نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اندیشہ تھا' تو میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنے کے لئے آیا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3688۔ اخرجه البخاری (٤/٤١٥): كتاب المغازی: باب: (اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا و الله و ليهما ، و على الله فليتوكل المومنون) (آل عمران:١٢٢)، حديث (٤٠٥٦، ٤٠٥٧، ٤٠٥٨، ٤٠٥٩)، و مسلم (١٨٧٦/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: فی فضل سعد بن ابی وقاص، رضی الله عنه ، حديث (٢٤١١/٤١)، و ابن ماجه (٤٧/١): المقدمة: فضل سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه، حديث (١٢٩)۔ و اخرجه احمد (٩٢/١ ۔ ١٢٤ ۔ ١٣٦ ۔ ١٥٨)۔ عن سعد بن ابراهيم، عن عبد الله بن شداد عن علی بن ابی طالب به۔

3689۔ اخرجه البخاری (٩٥/٦): كتاب الجهاد والسير: باب: الحراسة فی الغزو فی سبيل الله، حديث (٢٨٨٥)، و الحديث موجود فی (٧٢٣١)، و فی (الادب المفرد)ص (٢٥٧) حديث (٨٨٦) و مسلم (١٨٧٥/٤)، كتاب فضائل الصحابة: باب: فی فضل سعد بن ابی وقاص، رضی الله عنه ، حديث (٢٤١٠/٣٩)۔ و اخرجه احمد (١٤٠/٦)، عن يحيىٰ بن سعيد ، عن عبد الله بن عامر عن عائشة به۔

بَاب مَنَاقِبِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 22: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3690 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمِ الْمَازِنِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ اٰثَمْ قِيْلَ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءَ فَقَالَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَاِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ قِيْلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ اَنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نو آدمیوں کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنت میں جائیں گے اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دوں تو میں گنہگار نہیں ہوں گا۔ ان سے دریافت کیا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حرا پہاڑ پر موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حرا ٹھہرے رہو! کیونکہ تمہارے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ ان سے دریافت کیا گیا وہ (دس) لوگ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمٰن بن عوف (جنتی ہیں) ان سے دریافت کیا گیا: دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ میں ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

◆◆ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3690- اخرجه ابوداؤد (٤/ ٢١١): كتاب السنة: باب: في الخلفاء، حديث (٤٦٤٩)، و اخرجه الامام احمد (١/ ١٨٨)، عن شعبة عن سعيد بن زيد به.

بَاب مَنَاقِبِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 23: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3691 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيْعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

متنِ حدیث: اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَّاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُّبْشَرَةٍ وَّاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غصے کی حالت میں تشریف لائے، میں بھی اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: آپ کو غصہ کیوں آیا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ہمارا اور قریش کا کیا مسئلہ ہے جب یہ آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں، تو بڑے خوش ہو کر ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں، تو دوسری حالت میں ملتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست مبارک میں میری جان ہے۔ کسی بھی شخص میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا، جب تک وہ آپ لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرح محبت نہیں کرے گا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی کیونکہ چچا باپ کی جگہ ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3692 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْعَبَّاسُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ ·

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيْلَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عباس مجھ سے ہیں اور میں

3691۔ اخرجه احمد (۱/ ۲۰۷)، (۴/ ۱۶۵)، عن يزيد بن ابی زياد، عن عبد الله بن الحارث، عن عبد المطلب بن ربيعة به.

3692۔ اخرجه احمد (۱/ ۳۰۰)، عن اسرائيل عن عبد الاعلی عن سعيد بن جبير عن ابن عباس به.

ان سے ہوں۔

یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسرائیل نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3693 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ فِي الْعَبَّاسِ اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ وَكَانَ عُمَرُ تَكَلَّمَ فِيْ صَدَقَتِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے صدقہ دینے کے بارے میں کوئی بات کی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3694 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اَوْ مِنْ صِنْوِ اَبِيْهِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے چچا ہیں اور چچا' باپ کی طرح ہوتا ہے۔ (راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: "باپ کا حصہ" ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ہم اسے صرف ابوزناد نامی راوی کے حوالے سے' صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3695 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3693۔ اخرجه احمد (۹٤/۲) عن عمرو بن مرة عن ابی البختری عن علی رضی الله عنه فذكره

3694۔ اخرجه البخاری (۳۸۸/۳): كتاب الزكاة: باب: قول الله تعالیٰ: (وفی الرقاب و الغارمین و فی سبيل الله) (التوبة: ٦٠)، حديث (۱٤٦۸)، و مسلم (٦٧٦/۲): كتاب الزكاة، باب: فی تقديم الزكاة و منعها، حديث (۹۸۳/۱۱)، و ابوداود (۱۱٥/۲): كتاب الزكاة: باب: فی تعجيل الزكاة، حديث (۱٦۲۳)، و النسائی (۳٤/٥): كتاب الزكاة: باب: اعطاء السيد المال بغير اختيار المصدق حديث (۲٤٦٥)، و احمد (۳۲۲/۲)، و ابن خزيمة (۲۸/٤): حديث (۲۳۲۹ ـ ۲۳۳۰) عن ابی الزناد، عن الاعرج عن ابی هريرة به

3695۔ انفرد به الترمذی انظر (التحفة) (۲۱۰/٥) حديث (٦۳٦٤)، و ذكره المتقی الهندی فی كنز العمال (۷۰۷/۱۱) حديث (۳۳٤٤۳)، و عزاه للترمذی، و لابی يعلی عن ابن عباس

متن حدیث: لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَكَ بِدَعْوَةٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَاَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا اللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: پیر کے دن آپ میرے پاس تشریف لائیے گا' اور آپ اپنی اولاد سمیت آیئے گا تاکہ میں ان سب کے لئے دعا کروں گا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اولاد کو نفع دے گا' تو اس دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ کے ہمراہ ہم بھی حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں اوڑھا دی اور دعا کی۔

''اے اللہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد کی مغفرت کر دے جو ظاہری بھی ہو' اور باطنی بھی ہو' اور کسی گناہ کو باقی نہ رہنے دے۔ اے اللہ ان کی اولاد کے (حقوق کے معاملے میں) ان کی حفاظت کرنا''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 24: حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3696 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَّطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ

توضیح راوی: وَّقَدْ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَّغَيْرُهٗ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے جعفر کو دیکھا' وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑ رہا ہے۔

یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' منقول ہونے کے اعتبار سے ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن جعفر نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر راویوں نے عبداللہ بن جعفر کو ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ صاحب علی بن مدینی کے والد ہیں۔

3696۔ انفرد به الترمذی. ینظر (تحفة الاشراف) (۲۳۰/۱۰) حدیث (۱٤۰۳٥)، و اخرجه الحاکم فی المستدرک (۲۰۹/۳)، وقال: صحیح الاسناد ولم یخرجاه. و تعقبه الذهبی بقوله: المدنی واه.

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

3697 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُورَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّالْكُوْرُ الرَّحْلُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جوتا بنانے' جوتا پہننے' سواری پر سوار ہونے اور سواری پر بیٹھنے کے حوالے سے (یعنی عادت واطوار اور خصائل کے اعتبار سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے بہتر اور کوئی شخص نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔ لفظ "کور" کا مطلب سواری ہے۔

3698 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَفِی الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: تم صورت اور سیرت میں میرے ساتھ مشابہت رکھتے ہو۔

اس حدیث میں پورا واقعہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ سفیان نے ابی کے حوالے سے' اسرائیل سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3699 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْمَخْزُوْمِیُّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ اِنْ كُنْتُ لَاَسْاَلُ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاٰيَاتِ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَنَا اَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا اَسْاَلُهُ اِلَّا لِيُطْعِمَنِیْ شَيْئًا فَكُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِیْ حَتّٰى

3697۔ اخرجه احمد (٤١٣/٢) من طريق خالد الحذاء، عن عكرمة عن ابی هريرة رضی الله عنه فذكره.

3699۔ اخرجه ابن ماجه (١٣٨١/٢): كتاب الزهد: باب: مجالسة الفقراء، حديث (٤١٢٦) من طريق ابی سعيد الاشج عبد الله بن سعيد الكندی، قال: حدثنا اسماعيل بن ابراهيم، ابويحيیٰ التيمی قال: حدثنا ابراهيم ابواسحاق المخزومی، عن سعيد المقبری عن ابی هريرة، فذكره.

يَذْهَبَ بِيْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَيَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ يَا اَسْمَاءُ اَطْعِمِيْنَا شَيْئًا فَاِذَا اَطْعَمَتْنَا اَجَابَنِيْ وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِى الْمَسَاكِيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ اِسْحٰقَ الْمَخْزُوْمِيُّ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَدَنِيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَلَهٗ غَرَائِبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے تعلق رکھنے والے کسی شخص سے قرآن کی کسی آیت کے بارے میں سوال کیا کرتا تھا' حالانکہ اس کے بارے میں مجھے اس شخص سے زیادہ پتا ہوتا تھا جس سے میں نے سوال کیا ہوتا' لیکن میں اس سے صرف اس لئے سوال کرتا تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دے اور میں جب بھی حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے کوئی سوال کرتا' تو وہ مجھے جواب نہیں دیتے تھے، بلکہ اپنے ساتھ مجھے لے کر اپنے گھر چلے جاتے تھے' اور اپنی اہلیہ سے فرماتے تھے: اے اسماء! ہمیں کچھ کھلاؤ! جب وہ ہمیں کھانا دیدیتی تھی تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مجھے جواب دیا کرتے تھے۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ غریبوں سے محبت کیا کرتے تھے۔ ان کے ساتھ گفتگو کرتے تھے' اور وہ لوگ بھی ان کے ساتھ گفتگو کیا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ''ابوالمساکین'' تجویز کی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ابواسحاق مخزومی نامی راوی ابراہیم بن فضل مدنی ہیں۔

ان کے بارے میں بعض محدثین نے ان کے حافظے کے حوالے سے' کلام کیا ہے۔ ان سے ''غریب'' روایات منقول ہیں۔

3700 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَاتِمُ بْنُ سِيَاهٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ كُنَّا نَدْعُو جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبَا الْمَسَاكِيْنِ فَكُنَّا اِذَا اَتَيْنَاهُ قَرَّبَنَا اِلَيْهِ مَا حَضَرَ فَاَتَيْنَاهُ يَوْمًا فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهٗ شَيْئًا فَاَخْرَجَ جَرَّةً مِّنْ عَسَلٍ فَكَسَرَهَا فَجَعَلْنَا نَلْعَقُ مِنْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؟ ہم لوگ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو ''ابوالمساکین'' کہا کرتے تھے۔ بعض اوقات جب ہم ان کے ہاں جاتے' تو وہ جو کچھ بھی کھانے کے لئے ہوتا' آگے کر دیتے۔ ایک مرتبہ ہم ان کے پاس گئے' تو انہیں (ہمیں دینے کے لئے) کچھ نہ ملا' تو انہوں نے شہد کی کپی توڑی اور ہم نے اُسی سے شہد چاٹ لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور سند کے حوالے سے' ''غریب'' ہے' جو ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب25: امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3701 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نُعْمٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيْدَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَابْنُ اَبِىْ نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ الْكُوْفِيُّ وَيُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

یہی روایت اور ایک سند کے حوالے سے' یزید نامی راوی کے حوالے سے' منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

(اس کے ایک راوی) ابن ابی نعم' یہ عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی کوفی ہیں۔ان کی کنیت ''ابوالحکم'' ہے۔

3702 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِىْ سَهْلٍ النَّبَّالُ اَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِىْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَىْءٍ لَّا اَدْرِىْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِىْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِىْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ قَالَ فَكَشَفَهُ فَاِذَا حَسَنٌ وَّحُسَيْنٌ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَاىَ وَابْنَا ابْنَتِىَ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا: ایک رات میں کسی کام سے گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کے اندر کوئی چیز اوڑھ رکھی تھی۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا تھا۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بات کرکے فارغ ہوا' تو میں

3701۔ اخرجه احمد (۳/۳ - ۶۲ - ۶۴ - ۸۰ - ۸۲) من طريق عبد الرحمن بن ابى نعم عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه ، فذكره.

3702۔ انفرد به الترمذى. ينظر (تحفة الاشراف) (۴۴/۱) حديث (۸۶)، و ذكره المتقى الهندى فى كنز العمال (۱۱۴/۱۲)، حديث (۳۴۲۵۵)، و عزاه للترمذى، و ابن حبان عن اسامة بن زيد

نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اندر کیا چیز ہے؟ جس کی وجہ سے آپ نے چادر اوڑھ رکھی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے چادر کو اتارا تو آپ کے پہلو پر حضرت امام حسن اور امام حسین تھے۔ یہ دیکھ کر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''یہ دونوں میرے بیٹے ہیں۔ میرے نواسے ہیں' میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں' تم بھی ان دونوں سے محبت کرو اور اس شخص سے بھی محبت کرو جو ان دونوں سے محبت کرتا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3703 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ يَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ نُعْمٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا يَسْاَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَاىَ مِنَ الدُّنْيَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَمَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ يَعْقُوْبَ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابی نعم بیان کرتے ہیں: عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کیا جو کپڑے پر لگ جاتا ہے' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص کو دیکھو! یہ مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کر رہا ہے جبکہ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے کو شہید کیا ہے' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ امام حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

اس روایت کو شعبہ اور مہدی بن میمون نے محمد بن یعقوب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے' اس کی مانند ایک روایت نقل کی ہے۔

3704 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ حَدَّثَنَا رَزِيْنٌ قَالَ حَدَّثَتْنِىْ سَلْمٰى

متنِ حدیث: قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِىَ تَبْكِىْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِىْ فِى الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا

3703۔ اخرجه البخاری (۱۱۹/۷): كتاب فضائل الصحابة، باب: مناقب الحسن و الحسين رضی الله عنهما، حديث (۳۷۵۳)، و (۴۴۰/۱۰): كتاب الادب: باب: رحمة الولد و تقبيله و معانقته، حديث (۵۹۹۴)، وفی (الادب المفرد) (۸۵)، و احمد (۸۵/۲ ـ ۹۳ ـ ۱۱۴ ـ ۱۵۳) من طريق محمد بن ابی يعقوب، عن عبد الرحمن بن ابی نعم عن ابن عمر، فذكره

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سلمٰی نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں (اُم المؤمنین) سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' یعنی خواب میں دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر اور داڑھی مبارک پر مٹی تھی میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ یہ کس وجہ سے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی میں حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کو دیکھ کر آ رہا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

3705 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ ادْعِى لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا آپ کے اہل بیت میں آپ کے سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: حسن اور حسین۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم 'سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا کرتے تھے: میرے دونوں بچوں کو بلا کر لاؤ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو سونگھا کرتے تھے' اور پھر اپنے ساتھ لپٹا لیا کرتے تھے۔

یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہونے کے اعتبار سے "غریب" ہے۔

3706 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِىْ هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ يَعْنِى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ

3705- انفردبه الترمذی. ینظر (تحفة الاشراف) (۱/ ٤٤٠) حدیث (۱۷۰۷)، من هذا الطریق، و اخرج الطبرانی فی (الصغیر) (۱/ ٦٥) عن ام سلمة من حدیث شهر بن حوشب عنها بلفظ: (دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجلس علی منامة لنا فجاء ته فاطمة رضی الله عنها بی، وضعته، فقال: ادی لی حسنا و حسینا ــــ الحدیث.

3706- اخرجه البخاری (٥/ ٣٦١): کتاب الصلح. باب: قول النبی صلی الله علیه وسلم للحسن بن علی رضی الله عنهما: (ابنی هذا سعید، و لعل الله ان یصلح به بین فئتین عظیمتین)، حدیث (۲۷۰٤)، و اطرافه فی (۳٦۲۹ - ۳۷٤٦ - ۷۱۰۹)، و ابوداؤد (۲/ ٦۲۷): کتاب السنة: باب: ما یدل علی ترك الکلام فی الفتنة، حدیث (٤٦٦۲)، و النسائی (۳/ ۱۰۷): کتاب الجمعة: باب: مخاطبة الامام رعیته و هو علی المنبر، و احمد (٥/ ۳۷ - ٤٤ - ٤٩ - ٥۱) و الحمیدی (۲/ ۳٤۸) حدیث (۷۹۳) من طریق الحسن عن ابی بکرة الثقفی فذکرہ، و اخرجه احمد (٥/ ٤٧) قال: حدثنا عبد الرزاق، قال اخبرنا معمر، قال: اخبر نی من سمع الحسن یحدث عن ابی بکرة، فذکرہ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ بیٹا (یعنی امام حسن) سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ تھے۔

3707 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ ﴿اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ فَنَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے' اور اسی دوران حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ آئے ابھی (دونوں بچے تھے) انہوں نے سرخ قمیص پہنی ہوئی تھیں یہ چلتے تھے' تو چلتے ہوئے گر پڑتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو اٹھایا اور اپنے آگے بٹھا لیا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں"۔

جب میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا' یہ دونوں آتے ہیں اور چلتے ہوئے گر جاتے ہیں' تو مجھ سے صبر نہیں ہوا' تو میں نے اپنی گفتگو روک کر ان دونوں کو اٹھا لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف حسین بن واقد نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3708 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: حُسَيْنٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ

3707۔ اخرجه ابوداؤد (۲۵۸/۱): كتاب الصلاة باب: الامام يقطع الخطبة للامر يحدث، حديث (۱۱۰۹)، و النسائي (۱۰۸/۳): كتاب الجمعة: باب: نزول الامام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة و قطعه كلامه، ورجوعه اليه يوم الجمعة، (۱۹۲/۳): كتاب صلاة العيدين: باب: نزول الامام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، و ابن ماجه (۱۱۹۰/۲): كتاب اللباس: باب: لبس الاحمر للرجال، حديث (۳۶۰۰) من طريق حسين بن واقد عن عبد الله بن بريدة عن ابيه ، فذكره

3708۔ اخرجه ابن ماجه (۵۱/۱): المقدمة، حديث (۱۴۴)، و احمد (۱۷۲/۴)، من طريق عبد الله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن ابي راشد، فذكره

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّاِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ وَّقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ

◆◆ حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت رکھے' جو حسین سے محبت رکھتا ہے۔ حسین (میرا) نواسہ ہے۔ (یعنی مجھے اس پر فخر ہے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف عبداللہ بن عثمان سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔ کئی راویوں نے اسے عبداللہ بن عثمان سے نقل کیا ہے۔

3709 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کوئی شخص' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3710 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ الزُّبَيْرِ

◆◆ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن زبیر (رضی اللہ عنہما) سے بھی روایت منقول ہے۔

3711 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ اَبُوْ بَكْرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُوْلُ بِقَضِيْبٍ لَّهُ فِيْ اَنْفِهِ وَيَقُوْلُ مَا

3709۔ اخرجه البخاری (۱۱۹/۸): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب الحسن و الحسين رضی الله عنهما، حديث (۳۷۵۲)، و احمد (۱۶۴/۳ - ۱۹۹) و عبد بن حميد ص (۳۵۱) حديث (۱۱۶۰) من طريق معمر عن الزهری عن انس، فذكره.

رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا قَالَ قُلْتُ اَمَا اِنَّهٗ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا۔ اس کے پاس امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا۔ اس نے اپنے پاس موجود چھڑی کے ذریعے ان کی ناک کو کریدا اور بولا: میں نے ایسا خوبصورت شخص نہیں دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3712 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حسن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ سینے سے لے کر سر تک اور حسین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اس کے نچلے حصے کے اعتبار سے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3713 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا جِيْءَ بِرَاْسِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَّاَصْحَابِهٖ نُضِّدَتْ فِى الْمَسْجِدِ فِى الرَّحَبَةِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَاِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّؤُسَ حَتّٰى دَخَلَتْ فِىْ مَنْخَرَىْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتّٰى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوْا قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

عمارہ بن عمیر بیان کرتے ہیں: جب عبید اللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کا سر لایا گیا اور اسے رحبہ میں، مسجد میں رکھا گیا، تو میں بھی وہاں آیا، تو لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا: وہ آ گیا وہ آ گیا، وہاں ایک سانپ تھا جو آیا۔ وہ سانپ سروں کے درمیان میں سے گزرتا ہوا عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں کے اندر گھس گیا۔ تھوڑی دیر ٹھہرا پھر نکلا اور چلا گیا اور پھر غائب ہو گیا۔ پھر

3712- اخرجه احمد (۱/ ۹۹ - ۱۰۸) من طريق اسرائيل، عن ابى اسحاق، عن هانى بن هانى عن على فذكره.

3713- انفرد به الترمذى من اصحاب الكتب الستة. ينظر (تحفة الاشراف) (۱۳/ ۳۱۷، ۳۱۸) حديث (۱۹۱۴۰)، عن عمارة بن عمير التيمى الكوفى.

لوگ بولے: وہ آ گیا' وہ آ گیا' سانپ نے دو یا تین مرتبہ ایسا کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3714 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ

متنِ حدیث: قَالَ سَاَلَتْنِیْ اُمِّیْ مَتٰی عَهْدُكَ تَعْنِیْ بِالنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا لِیْ بِهٖ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّیْ فَقُلْتُ لَهَا دَعِيْنِیْ اٰتِی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّیَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهٗ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِیْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰی حَتّٰی صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهٗ فَسَمِعَ صَوْتِیْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ قَالَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَيُبَشِّرَنِیْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيْلَ

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھ سے دریافت کیا: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کب ملاقات کی تھی۔ میں نے کہا میں نے فلاں دن سے ملاقات نہیں کی ہے' تو میری والدہ نے مجھے برا کہنا شروع کیا تو میں نے کہا آپ مجھے چھوڑیں میں ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کروں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے اور آپ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے' تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آواز سن لی اور دریافت کیا: کون ہے؟ حذیفہ ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت کرے! (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: آج ایک فرشتہ نازل ہوا جو پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا۔ اس نے اپنے پروردگار سے یہ اجازت مانگی کہ وہ مجھے سلام کرے اور مجھے یہ خوشخبری دی ہے: فاطمہ جنت کی تمام خواتین کی سردار ہے اور حسن اور حسین جنت کے تمام نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے' "غریب" ہے۔ ہم اس کو صرف اسرائیل نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3715 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ

3714- اخرجه احمد (۳۹۱/۵ - ۴۰۴)، و النسائي في فضائل الصحابة (۱۹۳ - ۲۶۰)، و ابن خزيمة (۲۰۶/۲) حديث (۱۱۹۴) من طريق اسرائيل بن يونس، عن ميسرة بن حبيب، عن المنهال بن عمرو، عن زر بن حبيش عن حذيفة بن اليمان، فذكره.

عَنِ الْبَرَاءِ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ حَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور دعا کی۔

"اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3716 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَّقُوْلُ

متن حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْفُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کر رہے تھے۔

"اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ یہ فضیل بن مرزوق سے منقول حدیث سے زیادہ مستند ہے۔

3717 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ ایک

3715- انفرد به الترمذی، من اصحاب الكتب الستة و ذكره المتقي الهندي في كنز العمال (١١٩/١٢)، حديث (٣٤٢٨٠)، و عزاه للترمذي، وقال: حسن غريب عن البراء بن عازب.

3716- اخرجه البخاري (١١٩/٧): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب الحسن و الحسين رضي الله عنهما، حديث (٣٧٤٩)، و في الادب المفرد (٨٦)، و مسلم (٢٧٥/٨ - الابي) كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالىٰ عنهم ، باب: فضائل الحسن و الحسين، رضي الله عنهما، حديث (٥٨ - ٢٤٢٢/٥٩)، و احمد (٢٨٣/٤ - ٢٩٢) من طريق شعبة ، عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب، فذكره.

3717- انفرد به الترمذي ينظر (تحفة الاشراف) (١٣٥/٥) حديث (٦٠٩٦)، من هذا الطريق، و اخرج الطبراني في الكبير (٦٢/٣) نحوه عن ابي البختري عن سلمان فذكره.

صاحب بولے: اے لڑکے! تم کتنی بہترین سواری پر سوار ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوار بھی تو خوب ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

اس کے راوی زمعہ بن صالح کو بعض اہل علم نے ان کے حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 26: نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کے مناقب کا بیان

3718 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ هُوَ الْاَنْمَاطِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: قَالَ وَزَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ قَدْ رَوٰى عَنْهُ سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے دن دیکھا۔ آپ ﷺ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار تھے' اور خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے لوگو! میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جب تک تم اس کو تھامے رکھو گے' تو گمراہ نہیں ہو گے' اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت''۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

زید بن حسن نامی راوی سے سعید بن سلیمان اور کئی اہل علم نے احادیث روایت کی ہیں۔

3719 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ

3718۔ تفرد بهذا الرواية من هذا الطريق الترمذی من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الطبرانی (٦٣/٣)، حديث (٢٦٨٠)، و ذكره الشيخ الالبانی فی (السلسلة الصحيحة)(٣٥٥/٤)، حديث (١٧٦١)، و صححه، و قال: و للحديث شاهد من حديث زيد بن ارقم، اخرجه مسلم (١٢٢/٧، ١٢٣)، و الطحاوی فی (مشكل الاثار) (٣٦٨/٤)، و احمد (٣٦٦/٤، ٣٦٧)، و ابن ابی عاصم فی السنة (١٥٥٠، ١٥٥١)، و الطبرانی فی الكبير رقم (٢٦٨٠).

عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَبِیْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا) فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَیْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَّعَلِیٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهٗ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَیْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰی مَكَانِكِ وَاَنْتِ اِلٰی خَیْرٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ وَّاَبِی الْحَمْرَاءِ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄► حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوتیلے صاحبزادے ہیں' بیان کرتے ہیں: (یہ آیت)

''بے شک اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے اے اہل بیت! تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے' پاک صاف کر دے''

یہ آیت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نازل ہوئی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں چادر کے اندر کر لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی پشت پر موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی چادر میں کر لیا اور دعا کی۔

''اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں' تو ان سے ناپاکی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح سے پاک کر دے''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر رہو' اور بھلائی کی جگہ پر رہو۔

اس بارے میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا' حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ' حضرت ابوحمراء رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3720 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّالْاَعْمَشُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا

متن حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ تَارِكٌ فِیكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلُ بَیْتِیْ وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْهِمَا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

◄► حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ رہا

3720- انفردبه الترمذي. ينظر (تحفة الاشراف) (۱۹۲/۳) حديث (۳٦٥۹)، من هذا الطريق، و اخرجه الحاكم في المستدرك (۱٤۸/۳)، وقال: صحيح الاسناد على شرط الشيخين و لم يخرجاه، و وافقه الذهبي من طريق مسلم بن صبيح عن زيد بن ارقم.

ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ عظمت والی ہے۔ اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین پر لٹکی ہوئی ایک رسی ہے میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ یہ دونوں حوض پر مجھ تک پہنچ جائیں گے۔ تم اس بات کا خیال رکھنا! تم میرے بعد ان سے کیا برتاؤ کرتے ہو؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3721 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ کَثِیْرٍ النَّوَّاءِ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ کُلَّ نَبِیٍّ اُعْطِیَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ اَوْ نُقَبَاءَ وَاُعْطِیْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَایَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَّبِلَالٌ وَّسَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَیْفَةُ وَعَمَّارٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَلِیٍّ مَوْقُوْفًا

◆◆ حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کو سات نجیب دوست (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ساتھی دیئے گئے ہیں اور مجھے چودہ دیئے گئے ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) ہم نے دریافت کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں میرے بیٹے (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ) جعفر، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

یہی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے "موقوف" روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

3722 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَیْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ قَالَ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَیْمَانَ النَّوْفَلِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَاَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَیْتِیْ بِحُبِّیْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس وجہ سے محبت کرو'

3721۔ انفردبه الترمذی ینظر (تحفة الاشراف) (۴۴۷/۷) حدیث (۱۰۲۸۰)، وذکرہ الهندی فی (کنز العمال) (۶۴۰/۱۱)،حدیث (۳۳۱۱۴)، وعزاہ للترمذی، وللحاکم فی المستدرک عن علی۔

3722۔ انفردبه الترمذی ینظر (تحفة الاشراف) (۱۸۴/۵) حدیث (۶۲۹۱)، و اخرجه الحاکم فی المستدرک (۱۵۰/۳)، وقال: صحیح الاسناد و لم یخرجاه، من طریق محمد بن علی بن عبد الله بن عباس عن ابیه عن ابن عباس۔

کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے محبت کرو اور میرے اہل بیت کے ساتھ میری محبت کی وجہ سے محبت کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب 27: حضرت معاذ بن جبل، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابی بن کعب اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح (رضی اللہ عنہم) کے مناقب کا بیان

3723 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ دَاوُدَ الْعَطَّارِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَرْحَمُ اُمَّتِىْ بِاُمَّتِىْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاَشَدُّهُمْ فِىْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَقْرَؤُهُمْ اُبَىٌّ وَّلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَّاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَالْمَشْهُوْرُ حَدِيْثُ اَبِىْ قِلَابَةَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابوبکر ہے اور میری امت میں سب سے سخت عمر ہے حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان ہے اور حلال اور حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا معاذ بن جبل ہے۔ وراثت سے متعلق سب سے زیادہ علم رکھنے والا زید بن ثابت ہے اور سب سے اچھی قرأت کرنے والا ابی بن کعب ہے اور ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے قتادہ نامی راوی کے حوالے سے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابوقلابہ نامی راوی نے اس روایت کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

ابوقلابہ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ حدیث مشہور ہے۔

3724 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِىُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

3723ـ انفردبه الترمذي ينظر (تحفة الاشراف) (۳۴۶/۱) حديث (۱۳۴۴) واخرجه الحاكم في المستدرك (۴۲۲/۳)، وقال: هذا اسناد صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي من طريق ابي قلابة عن انس۔

الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَّاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَّاِنَّ اَمِيْنَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابوبکر ہے اور میری امت میں سب سے سخت عمر ہے حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان ہے اور حلال اور حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا معاذ بن جبل ہے۔ وراثت سے متعلق سب سے زیادہ علم رکھنے والا زید بن ثابت ہے اور سب سے اچھی قرأت کرنے والا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہے اور ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3725 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ

◆◆ ابوقلابہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورہ لم یکن الذین کفروا کی تلاوت کروں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اس نے میرا نام لیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تو حضرت ابی رو پڑے۔

3726 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ

3724۔ اخرجه ابن ماجه (۱/۵۵): المقدمة، حديث (۱۵۴ ـ ۱۵۵)، و احمد (۳/۱۸۴ ـ ۲۸۱) من طريق خالد الحذاء، عن ابی قلابة عن انس به۔

3725۔ اخرجه البخاری (۷/۱۵۸): كتاب مناقب الانصار: باب: مناقب ابی بن كعب رضی الله عنه ، حديث (۳۸۰۹)، (۸/۵۹۷): كتاب التفسير، حديث (۴۹۵۹ ـ ۴۹۶۰ ـ ۴۹۶۱)، ومسلم (۳/۱۴۱ ـ الابی) كتاب صلاة المسافرين و قصرها : باب: استحباب قراءة القرآن على اهل الفضل و الحذاق فيه، و ان كان القاری افضل من القروء عليه، حديث (۲۴۵ ـ ۷۹۹/۲۴۶)، و(۸/۲۴۸ ـ الابی): كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالىٰ عنهم ، باب: من فضائل ابی بن كعب و جماعة من الانصار، رضی الله تعالىٰ عنهم، حديث (۱۲۱ ـ ۷۹۹/۱۲۲)، و احمد (۳/۱۳۰ ـ ۱۳۷ ـ ۱۸۵ ـ ۲۱۸ ـ ۲۳۳ ـ ۲۷۳ ـ ۲۸۴)، و عبد بن حميد ص (۳۵۹) حديث (۱۱۹۳) من طريق قتادة عن انس رضی الله عنه، فذكره۔

حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ فَقَرَاَ عَلَيْهِ (لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ) فَقَرَاَ فِيْهَا اِنَّ ذَاتَ الدِّيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِيفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُوْدِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ مَنْ يَّعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُّكْفَرَهُ وَقَرَاَ عَلَيْهِ وَلَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِّنْ مَالٍ لَّابْتَغَى اِلَيْهِ ثَانِيًا وَّلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَّابْتَغَى اِلَيْهِ ثَالِثًا وَّلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلاف روایت: رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ وَقَدْ رَوٰى قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ

حضرت اُبی بن کعب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت کروں' نبی اکرم ﷺ نے لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ تلاوت کی۔ آپ ﷺ نے اس میں یہ بھی فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیقی دین وہ ہے جو باطل سے ہٹ کر حق پر گامزن ہو اور مسلمان ہو' یہودیت یا عیسائیت نہیں ہے۔ جو شخص جو نیکی کرے گا' اسے ضائع نہیں کیا جائے گا''۔

نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے یہ بھی فرمایا:

''ابن آدم کے پاس اگر مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری حاصل کرنا چاہے گا' اگر دو ہوں' تو وہ تیسری کا طلبگار ہوگا۔ ابن آدم کے پیٹ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے' اور جو شخص توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

ایک سند کے ہمراہ یہ منقول ہے: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت کروں۔

ایک سند کے ساتھ یہ منقول ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت کروں۔

3727 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ

3726- اخرجه احمد (۱۳۱/۵)، و عبد الله بن احمد في زوائده على المسند (۱۳۲/۵) من طريق شعبة عن عاصم بن بهدلة، عن زر، فذكره.

3727- اخرجه البخاري (۱۵۹/۷): كتاب مناقب الانصار باب: مناقب زيد بن ثابت رضي الله عنه، حديث (۳۸۱۰)، و (۶۶۴/۸): كتاب فضائل الصحابة: باب: القراء ة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (۵۰۰۳)، و مسلم (۳۴۵/۸ - الابي) كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب: من فضائل ابي بن كعب و جماعة من الانصار، رضي الله عنهم، حديث (۱۱۹ - ۲۴۶۵/۱۲۰)، واحمد (۲۳۳/۳ - ۲۷۷) من طريق قتادة عن انس بن مالك، فذكره.

مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِىْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں چار لوگوں نے قرآن مجید جمع کیا تھا یہ انصاری تھے۔ یہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: حضرت ابوزید کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے ایک چچا ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3728 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر اچھے آدمی ہیں عمر اچھے ہیں ابوعبیدہ اچھے ہیں اسید بن حضیر اچھا آدمی ہے' ثابت بن قیس اچھا آدمی ہے معاذ بن جبل اچھا آدمی ہے معاذ بن عمرو اچھا آدمی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے ہم اسے صرف سہیل نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3729 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

متن حدیث: قَالَ جَآءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِيْنًا فَقَالَ فَاِنِّىْ

3728۔ اخرجه احمد (۲/۴۱۹)، و البخاری فی الادب المفرد (۳۳۷)، من طریق سهیل بن ابی صالح، عن ابیه ، عن ابی هریرة، فذكره.

3729۔ اخرجه البخاری (۷/۱۱۷): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب ابی عبیدة بن الجراح رضی الله عنه ، حدیث (۳۷٤٥)، و (۷/٦٩٥): كتاب المغازی: باب: قصة اهل نجران ، حدیث (٤۳۸۰ ۔ ٤۳۸۱)، (۱۳/۲٤٥): كتاب اخبار الاحاد، باب: ما جاء فی اجازة خبر الواحد، حدیث (۷۲٥٤)، و مسلم (۸/۲٦٤ ۔ الابی) كتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب: فضائل ابی عبیدة بن الجراح، رضی الله تعالیٰ عنهم ، حدیث (٥٥/۲٤۲۰) و ابن ماجه (۱/٤۸): المقدمة، حدیث (۱۳٥)، و احمد (٥/۳۸٥ ۔ ۳۹۸ ۔ ٤۰۰ ۔ ٤۰۱)، من طریق ابی اسحاق عن صلة بن زفر، عن حذیفة بن الیمان ، فذكره.

مَا بَعَثْ مَعَكُمْ اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ اِسْحٰقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَّاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

اختلاف سند: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ اَخْبَرَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَاَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ قَلْبُ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ مِنْ ذَهَبٍ

◆◆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سردار اور اس کا نائب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہمارے ساتھ کسی امین شخص کو بھیج دیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے ساتھ ایسے امین کو بھیجوں گا' جو واقعی امین ہو گا لوگوں نے اس معاملے میں دلچسپی لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابواسحٰق نامی راوی جب یہ حدیث بیان کرتے تھے' اور اسے صلہ کے حوالے سے' روایت کرتے تھے' تو یہ کہا کرتے تھے: میں نے یہ حدیث ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ حذیفہ کہتے ہیں: صلہ بن زفر کا دل سونے کا ہے۔

3730 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ الدَّوْرَقِيُّ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ اَىُّ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَكَتَتْ

◆◆ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سے صحابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ تھے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون تھے؟ انہوں نے جواب دیا: عمر۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون تھے؟ انہوں نے جواب دیا: پھر ابوعبیدہ بن الجراح تھے۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون تھے؟ تو وہ خاموش رہیں۔

3731 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابوبکر اچھا آدمی ہے۔ عمر اچھا آدمی ہے' ابوعبیدہ بن الجراح اچھا آدمی ہے۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور ہم اسے صرف سہیل نامی راوی سے منقول ہونے کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 28: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3732 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ رَبِيْعَةَ الْاِيَادِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ اِلٰى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت تین لوگوں کی مشتاق ہے علی' عمار اور سلمان

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف حسن بن صالح نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 29: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3733 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متن حدیث: جَآءَ عَمَّارٌ يَّسْتَاْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عمار بن یاسر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اندر آنے کے لئے کہو! پاک شخصیت اور پاک خصلت والے شخص کو خوش آمدید۔

3732- انفردبه الترمذی. ینظر (تحفة الاشراف) (۱۶۶/۱) حدیث (۵۳۲)، و ذکره السیوطی فی (جمع الجوامع)، حدیث (۹۴۳-۵۴۲۹)، و عزاه للترمذی، و ابی یعلی، و الحاکم و للطبرانی عن انس.

3733- اخرجه ابن ماجه (۵۲/۱): المقدمة، حدیث (۱۴۶)، و البخاری فی الادب المفرد (۱۰۳۱) و احمد (۹۹/۱ - ۱۲۳ - ۱۲۵ - ۱۳۰ - ۱۳۷) من طریق ابی اسحاق، عن هانی، عن علی بن ابی طالب، فذکره.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3734 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ كُوفِيٌّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ

توضیحِ راوی: وَّهُوَ شَيْخٌ كُوفِيٌّ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ لَهُ ابْنٌ يُقَالُ لَهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمار کو جب بھی دو معاملات کے بارے میں اختیار دیا گیا' تو اس نے اس کو اختیار کیا جو زیادہ بہتر والا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اسے صرف عبدالعزیز نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں' جو کوفہ کے رہنے والے بزرگ ہیں۔

ان سے کئی لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

ان کے ایک صاحبزادے بھی ہیں' جن کا نام یزید بن عبدالعزیز ہے یہ ثقہ ہیں ان سے یحییٰ بن آدم نے احادیث نقل کی ہیں۔

3735 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي لَا اَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي وَاَشَارَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَّمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَّرَوٰى اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلٰى رِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوٰى سَالِمٌ الْمُرَادِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ رہوں گا؟ میرے بعد دو لوگوں کی پیروی کرنا! نبی اکرم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی

3734- اخرجه ابن ماجه (۵۲/۱): المقدمة، حديث (۱۴۸)، و احمد (۱۱۳/۶) من طريق حبيب بن ابى ثابت عن عطاء بن يسار، عن عائشة، فذكرته

طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: (آپ نے یہ بھی فرمایا) اور عمار کے طریقے کی پیروی کرنا اور ابن مسعود تمہیں جو بات بتائے اس کی تصدیق کرنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

ابراہیم بن سعد نے اس حدیث کو سفیان ثوری کے حوالے سے عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے ہلال کے حوالے سے ربعی کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

سالم مرادی کوفی نے اس روایت کو عمرو بن ہرم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ربعی بن حراش حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

3736 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَبْشِرْ عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِي الْيَسَرِ وَحُذَيْفَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اے عمار! یہ بات جان لو! تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

اس بارے میں سیّدہ ام سلمہ، عبداللہ بن عمرو حضرت ابوالیسر اور حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور "غریب" ہے جو علاء بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 30: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3737 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ وَّهُوَ اَبُو الْيَقْظَانِ عَنْ اَبِيْ حَرْبِ ابْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ ذَرٍّ

3736۔ انفردبه الترمذی۔ ینظر (تحفة الاشراف) (۲۳۵/۱۰) حدیث (۱۴۰۸۱)، و ذکره الشیخ الالبانی فی (السلسلة الصحیحة) (۳۳۵/۲)، حدیث (۷۱۰)، و عزاه للترمذی، وقال: و اسناده صحیح علی شرط مسلم، وقد اخرجه فی (صحیحه) عن ابی سعید

3737۔ اخرجه ابن ماجه (۵۵/۱): المقدمة حدیث (۱۵۶)، و احمد: (۱۶۳/۲ - ۱۷۵ - ۲۲۳) من طریق الاعمش، عن عثمان بن عمیر ابی الیقظان، عن ابی حرب بن الاسود الدیلی عن عبد اللّٰه بن عمرو، فذکره.

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ابوذر سے زیادہ سچے کسی شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اُسے اٹھایا نہیں ہے۔ (یعنی ابوذر دنیا کے سب سے سچے آدمی ہیں)

اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی یہ احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3738 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اَبُو زُمَيْلٍ هُوَ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْحَنَفِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰى مِنْ اَبِي ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَتَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوْهُ لَهُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ، فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَّمْشِي فِي الْاَرْضِ بِزُهْدِ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوذر غفاری سے زیادہ، زبان کے حوالے سے، سچے اور وعدہ کو پورا کرنے والے، کسی شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اسے اٹھایا نہیں، یہ عیسیٰ بن مریم کی طرح ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رشک کرتے ہوئے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم انہیں یہ بات بتادیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم اسے بتادو۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بعض حضرات نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوذر زمین پر عیسیٰ بن مریم کے زُہد کی طرح رہتا ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 31: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3739 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَيَّاةَ يَحْيٰى بْنُ يَعْلٰى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ

3738- انفردبه الترمذي. ينظر (تحفة الاشراف) (۱۸۳/۹) حديث (۱۱۹۷۶)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (۳۴۲/۳)، و قال صحيح على شرط مسلم و لم يخرجاه

الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا اُرِيْدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَآءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَا جَآءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِيْ نَصْرِكَ قَالَ اخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِّيْ مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ كَانَ اسْمِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ اٰيَاتٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَنَزَلَتْ فِيَّ (وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ) وَنَزَلَتْ فِيَّ (قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ) اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ نَزَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانَكُمُ الْمَلَآئِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ عَنْكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوْا اقْتُلُوا الْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

◆◆ عبدالملک بن عمیر' حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا ارادہ کیا گیا' تو حضرت عبداللہ بن سلام ان کے پاس آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا' آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں آپ کی مدد کرنے کے لئے آیا ہوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگوں کے پاس جائیں اور انہیں مجھ سے دور کر دیں آپ کا باہر ہونا میرے لئے آپ کے اندر ہونے سے بہتر ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نکل کر لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا: اے لوگو! میرا نام زمانہ جاہلیت میں فلاں تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا اور اللہ کی کتاب کی یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

''اور بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے گواہ نے اس کی مانند گواہی دی' وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کو اختیار کیا اور بے شک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا''۔

یہ آیت (بھی میرے بارے میں) نازل ہوئی:

''تم فرما دو! گواہ ہونے کے اعتبار سے تمہارے اور میرے درمیان اللہ تعالیٰ کافی ہے' اور وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم ہے''۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی تلوار تم لوگوں سے میان میں ہے' اور فرشتے تمہارے ساتھ اس شہر میں رہ رہے ہیں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا تم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! کہیں تم انہیں قتل نہ کر دینا اللہ کی قسم! اگر تم نے انہیں قتل کر دیا تو تمہارے ساتھ رہنے والے فرشتے الگ ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی میان میں موجود تلوار باہر نکل آئے گی اور پھر وہ قیامت تک میان میں نہیں جائے گی۔

لوگوں نے کہا: اس یہودی کو بھی قتل کردو اور عثمان کو بھی قتل کردو"۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف عبدالملک بن عمیر نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں شعیب بن صفوان نے اس حدیث کو عبد الملک بن عمیر کے کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: محمد بن عبداللہ نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

3740 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْصِنَا قَالَ أَجْلِسُونِي فَقَالَ إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ یزید بن عمیر بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا' تو ان سے کہا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہمیں کوئی وصیت کیجئے انہوں نے فرمایا: مجھے بیٹھا دو! پھر ارشاد فرمایا: علم اور ایمان اپنی جگہ پر موجود ہیں' جوان دونوں کو تلاش کرے گا' وہ ان دونوں کو پالے گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور بولے) تم علم کو چار آدمیوں کے پاس تلاش کرو ابودرداء عویمر کے پاس' سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس جو پہلے یہودی تھے' پھر مسلمان ہو گئے' چونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ دس جنتی آدمیوں میں سے دسواں ہے اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 32: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3741 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ

3740- اخرجه احمد (۲/۵ ۲٤) من طريق قتيبة بن سعيد، قال حدثنا ليث بن سعد، عن معاوية بن صالح، عن ربيعة بن يزيد، عن ابى ادريس الخولانى، عن يزيد بن عمرة، عن معاذ بن جبل، فذكره.

3741- انفردبه الترمذى. ينظر (تحفة الاشراف) (۷۳/۷) حديث (۹۳۵۲)، و اخرجه الحاكم فى المستدرك (۷٦/۳) من طريق ابى الزعراء عن ابن مسعود، و قال الذهبى، سنده واه.

سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِى الزَّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِىْ مِنْ اَصْحَابِىْ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْىِ عَمَّارٍ وَّتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ

توضیح راوی: وَّيَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ وَاَبُو الزَّعْرَاءِ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَانِئٍ وَّاَبُو الزَّعْرَاءِ الَّذِىْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِىُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ اَخِىْ اَبِى الْاَحْوَصِ صَاحِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے بعد میرے ساتھیوں میں سے ابوبکر و عمر کی اقتداء کرو! عمار کی ہدایت کی پیروی کرو اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو مضبوطی سے تھام لو۔ (یعنی ان کے طریقے پر عمل کرو)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہونے کے اعتبار سے ہم اسے یحییٰ بن سلمہ بن کہیل نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

یحییٰ بن سلمہ کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اس روایت کے ایک راوی ابوزعراء کا نام عبداللہ بن ہانی ہے' جس ابوزعراء کے حوالے سے' شعبہ' ثوری اور ابن عیینہ نے احادیث نقل کی ہیں ان کا نام عمرو ہے' اور وہ ابواحوص کے بھتیجے جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

3742 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ

متن حدیث: اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِىْ مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نُرٰى حِيْنًا اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ

◆◆ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' میں اور میرا بھائی یمن سے (مدینہ منورہ) آئے کافی عرصے تک ہم یہی سمجھتے رہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل

3742۔ اخرجه البخاری (۱۲۹/۷): كتاب فضائل الصحابة باب: مناقب عبد الله بن مسعود رضی الله عنه، حديث (۳۷۶۳)، و (۶۹۹/۷): كتاب المغازی: باب: قدوم الاشعريين و اهل اليمن، حديث (۴۳۸۴)، و مسلم (۳۳۸/۸ ـ الابی): كتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، حديث (۱۱۰ ـ ۲۴۶۰/۱۱۱)، و احمد (۴۰۱/۴) من طريق ابی اسحاق، عن الاسود بن يزيد، عن عبد الله بن مسعود، فذكره.

بیت میں سے ایک صاحب ہیں، کیونکہ ہم انہیں اوران کی والدہ کو بکثرت نبی اکرم ﷺ کے ہاں آتے جاتے دیکھتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کو ابوسفیان ثوری نے ابواسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3743 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ

متنِ حدیث: قَالَ اَتَيْنَا عَلٰى حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مَنْ اَقْرَبُ النَّاسِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَّدَلًّا فَنَاْخُذَ عَنْهُ وَنَسْمَعَ مِنْهُ قَالَ كَانَ اَقْرَبُ النَّاسِ هَدْيًا وَّدَلًّا وَّسَمْتًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى مِنَّا فِيْ بَيْتِهٖ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ اَقْرَبِهِمْ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اوران سے کہا: آپ ہمیں اس شخص کے بارے میں بتائیں جو عادت واطوار اور طورطریقوں میں نبی اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ قریب ہو تاکہ ہم اس طریقے کو حاصل کریں اوران سے احادیث کوسنیں تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طورطریقوں اور عادات واطوار میں نبی اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ رکھتے ہیں، یہاں تک کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے گھریلو معاملات کے بارے میں بھی واقف ہیں، جن کا ہمیں علم نہیں ہے اور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے محفوظ لوگ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ اُم عبد کے صاحبزادے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ان سب کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3744 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا صَاعِدٌ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِّنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ مِّنْهُمْ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میں نے مشورہ لئے بغیر کسی کو امیر مقرر کرنا ہوتا تو ابن اُم عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو ان لوگوں کا امیر مقرر کر دیتا۔

اس روایت کو ہم صرف حارث نامی راوی کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3743- اخرجه البخاري (۱۲۹/۷) كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، حديث (۳۷۶۲)، و احمد (۳۸۹/۵ - ۳۹۵ - ۴۰۱ - ۴۰۲)، من طريق ابي اسحاق، عن عبد الرحمن بن يزيد، عن حذيفة بن اليمان، فذكره.

3744- اخرجه ابن ماجه (۴۹/۱): المقدمة، حديث (۱۳۷)، و احمد (۷۶/۱ - ۹۵ - ۱۰۷ - ۱۰۸) من طريق ابي اسحاق، عن الحارث، عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه، فذكره.

3745 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِّنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ لَّاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میں نے مشورے کے بغیر کسی کو امیر مقرر کرنا ہوتا تو میں ابن اُم عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو امیر مقرر کرتا۔

3746 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قرآن چار لوگوں سے سیکھو ابن مسعود' اُبی بن کعب' معاذ بن جبل اور ابوحذیفہ کا آزاد کردہ غلام سالم۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3747 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِىْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِىْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّىْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِىْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِىْ فَقَالَ لِىْ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهٗ قَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُّجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِىْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ

قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْاِنْجِيْلُ وَالْفُرْقَانُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَخَيْثَمَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ اِنَّمَا نُسِبَ اِلٰى جَدِّهٖ

3746۔ اخرجه البخاری (١٢٧/٧): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب سالم مولى ابى حذيفة رضى الله عنه، حديث (٣٧٥٨)، (١٢٨/٧)، باب: مناقب عبد الله بن مسعود رضى الله عنه، حديث (٣٨٦٠)، (١٥٨/٧): باب: مناقب ابى بن كعب رضى الله عنه، حديث (٣٨٠٨)، و (٦٦٣/٨) كتاب فضائل القرآن: باب: القراء من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم حديث (٤٩٩٩)، و مسلم (٣٤٢/٨- الابى): كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم باب: من فضائل عبد الله بن مسعود وامه رضى الله تعالىٰ عنهم، حديث (١١٦ - ١١٧ - ٢٤٦٤/١١٨)، واحمد (١٦٣/٢ - ١٨٩ - ١٩٠ - ١٩١ - ١٩٥) من طريق مسروق عن عبد الله بن عمرو، فذكره

◆◆ حضرت خیثمہ بن ابی سبرہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ کسی نیک ساتھی کا ساتھ مجھے نصیب کر دے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملا دیا میں ان کے پاس بیٹھا میں نے ان سے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے کسی نیک ساتھی کا ساتھ نصیب کرے تو مجھے آپ کا ساتھ مل گیا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: اہل کوفہ سے' میں بھلائی کو تلاش کرنے کے لئے اور اس کی طلب میں آیا ہوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ موجود نہیں؟ جن کی دعا قبول ہوتی ہے' اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ موجود نہیں ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی آپ کے نعلین شریفین اٹھایا کرتے تھے' کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نہیں ہیں؟ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص راز دار ہیں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نہیں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اللہ تعالیٰ نے انہیں شیطان سے محفوظ قرار دیا ہے' اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نہیں ہیں؟ جو دو کتابوں (پر ایمان رکھنے والے ہیں) قتادہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ (کیونکہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے عیسائی ہوئے تھے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

خیثمہ نامی راوی یہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن بن سبرہ ہیں' تاہم ان کی نسبت ان کے دادا کی طرح کی جاتی ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 33: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3748 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِى الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لِاِسْحٰقَ بْنِ عِيْسٰى يَقُوْلُوْنَ هٰذَا عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ قَالَ عَنْ زَاذَانَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ شَرِيْكٍ

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی. یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کسی کو اپنا نائب مقرر کر دیں (تو یہ مناسب ہوگا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم پر اپنا نائب مقرر کر دیا' اور تم نے اس کی نافرمانی کی' تو تمہیں عذاب دیا جائے گا' لیکن حذیفہ جو تمہیں بات بتائے تم اس کی تصدیق کرنا اور عبداللہ تمہارے سامنے جو قرأت کر کے سنائے تم اس کے مطابق پڑھنا۔

3748: انفردبه الترمذی. ينظر (تحفة الاشراف) (۳۰/۳) حديث (۳۳۲۲)، و ذكره المتقى الهندى فى الكنز (۶۳۰/۱۱) حديث (۳۳۰۷۳)، و عزاه للطبرانى و الترمذى، و الحاكم عن حذيفة.

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اسحٰق بن عیسیٰ سے دریافت کیا' لوگ یہ کہتے ہیں: یہ ابووائل کے حوالے سے منقول ہے' تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! یہ زاذان کے حوالے سے' منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور یہ شریک سے منقول ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 34: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3749 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ فَرَضَ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِي ثَلَاثَةِ الَافٍ وَّخَمْسِ مِائَةٍ وَّفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ الَافٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِي اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حُبَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُبِّي

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ کو تین ہزار پانچ سو (درہم/دینار) دیے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے تین ہزار مقرر کئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے کہا آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی ہے؟ اللہ کی قسم! انہوں نے مجھ سے پہلے کسی غزوے میں شرکت نہیں کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے: زید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمہارے باپ سے زیادہ محبوب تھے' اور اسامہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تم سے زیادہ محبوب تھے اس لئے میں نے اپنی محبوب شخصیت کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت کو ترجیح دی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3750 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ (اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ)

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

3749۔ انفردبه الترمذی ینظر (تحفة الاشراف) (۹/۸) حدیث (۱۰٤۰۱)، عن زید بن اسلم عن ابیه عن عمر بن الخطاب موقوفاً۔

3750۔ اخرجه البخاری (۳۷۷/۸) کتاب التفسیر: باب: ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله رقم (٤۷۸۲)، و مسلم (۱۸۸٤/٤) کتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل زید بن حارثة، و اسامة بن زید، رضی الله عنهما، رقم (۶۲، ۶۲/۲٤۲۵)۔

◆◆ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: پہلے ہم لوگ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

"تم ان لوگوں کو ان کے حقیقی باپ کی نسبت سے بلاؤ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انصاف کے زیادہ مطابق ہے"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے۔

3751 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَصْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّوْمِيِّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ اَخُوْ زَيْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا قَالَ فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الرُّوْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ

◆◆ حضرت جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ جو حضرت زید (بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کے بھائی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ بھیج دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اسے نہیں روکوں گا' زید نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! میں آپ کے مقابلے میں کسی اور کو اختیار نہیں کروں گا (حضرت جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے بھائی کی رائے میری رائے کے مقابلے میں زیادہ بہتر تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف ابن رومی نامی راوی کے حوالے سے' علی بن مسہر کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3752 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ اِمْرَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمْرَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ

3751- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، سوى ينظر (تحفة الاشراف) (۲/۴۰۷) رقم (۳۱۸۲)، و ذكره صاحب (المشكاة) (۱۰/۵۴۴، مرقاة) حديث (۶۱۷۴).

3752- اخرجه مسلم (۴/۱۴۸۴) كتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل زيد بن حارثة، و اسامة بن زيد رضي الله عنهما، رقم (۲۴۲۶/۶۳ - ۲۴۲۶/۶۴).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو ان کا امیر مقرر کیا لوگوں نے ان کی امارت کے بارے میں شبہات کا اظہار کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کی امارات کے بارے میں شبہات کا اظہار کر رہے ہو' تو تم اس سے پہلے اس کے باپ کے بارے میں بھی اس طرح کے خیالات پیش کر چکے ہو' اللہ کی قسم! وہ (زید بن حارثہ) امارات کے لائق تھا۔ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد یہ (اسامہ بن زید) میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی مانند ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 35: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3753 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَـمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهُ يَدْعُو لِيْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► محمد بن اسامہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدید ہوگئی' تو میں بھی واپس آ گیا لوگ بھی مدینہ منورہ آ گئے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ کی زبان خاموش ہو چکی تھی آپ کوئی کلام نہیں کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ میرے اوپر رکھے اور پھر ان دونوں کو بلند کیا تو اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعائے خیر فرما رہے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3754 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

3753- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة عن اسامة بن زيد عن ابيه ، ينظر (تحفة الاشراف) (۱/ ٦٠) رقم (۱۲۲).

متن حدیث: قَالَتْ اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنَحِّیَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَآئِشَةُ دَعْنِیْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَنَا الَّذِیْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَآئِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّیْ اُحِبُّهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کی ناک پونچھنے کا ارادہ کیا' تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ چھوڑ دیں! میں اس کی ناک صاف کر دیتی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم اس سے محبت کرو' کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3755 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ

متن حدیث: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ عَلِیٌّ وَّالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا يَا اُسَامَةُ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَّالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِیْ مَا جَآءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا اَدْرِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنِّیْ اَدْرِیْ فَاَذِنَ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَیُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَقَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِیْ اِلَیَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ لِاَنَّ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّكَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ عُمَرَ بْنَ اَبِیْ سَلَمَةَ

◄► حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں بیٹھا ہوا تھا اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آ گئے ان دونوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی ان دونوں نے کہا اے اسامہ! تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے اندر آنے کی اجازت لو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ جانتے ہو یہ دونوں کس لئے آئے ہیں میں نے عرض کیا نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں تم ان دونوں کو اجازت دو' یہ دونوں حضرات اندر آ گئے' ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں' تاکہ آپ سے دریافت کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: فاطمہ بنت محمد۔ ان دونوں نے عرض کی: ہم آپ کے پاس آپ کی اولاد کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے گھر والوں میں میرے

3754۔ لم یخرجه سوی الترمذی من اصحبا الکتب الستة، ینظر (تحفة الاشراف) (۴۰۳/۱۲) رقم (۱۷۸۷۵) و ذکره صاحب (مشکاة المصابیح) (۵۴۵/۱۰)، حدیث (۶۱۷۶) کما فی المرقاة

3755۔ لم یخرجه سوی الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر (تحفة الاشراف) (۶۰/۱) رقم (۱۲۳) و ذکره صاحب المشکاة (۵۴۶/۱۰، ۵۴۷ ۔ مرقاة)، حدیث (۶۱۷۷).

نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے' اور میں نے بھی انعام کیا ہے' اور وہ اسامہ بن زید ہے ان دونوں حضرات نے عرض کی: پھر کون ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر علی ابن ابوطالب ہیں' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ آپ ﷺ نے اپنے چچا کو ان میں سب سے آخر میں رکھا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیونکہ آپ سے پہلے علی نے ہجرت کی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

شعبہ نے عمر بن ابوسلمہ نامی راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 36: حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3756 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ اِلَّا ضَحِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ قیس بن ابوحازم حضرت جریر بن عبداللہ کا بیان یہ نقل کرتے ہیں جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے کبھی مجھے (اپنے پاس آنے سے) نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا مسکرا دیے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3757 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کبھی مجھے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور جب بھی آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو مسکرا دیے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3756۔ اخرجه البخاري (١٨٧/٦): كتاب الجهاد: باب: من لا يثبت على الخيل رقم (٣٠٣٥)، و اطرافه من (٣٨٢٢ - ٦٠٩٠)، و مسلم (١٩٢٥/٤) كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل جرير بن عبد الله رضي الله عنه رقم (١٣٤، ٢٤٧٥/١٣٥)، و ابن ماجه (٥٦/١) المقدمة: باب: فضل جرير بن عبد الله رضي الله عنه رقم (١٥٩)، و احمد (٣٥٨/٤ - ٣٥٩)، و الحميدي (٣٥٠/٢) رقم (٨٠٠).

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب 37: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3758 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَام مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَّلَا نَعْرِفُ لِاَبِيْ جَهْضَمٍ سَمَاعًا مِّنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اسنادِ دیگر: وَّقَدْ رَوٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ جَهْضَمٍ اسْمُهٗ مُوْسٰى بْنُ سَالِمٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے دو بار حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار ان کے لئے دعائے خیر کی ہے۔

یہ حدیث ''مرسل'' ہے۔

ابوجہضم نامی راوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا' انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے عبیداللہ سے احادیث روایت کی ہیں' اوراس راوی کا نام موسیٰ بن سالم ہے۔

3759 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْتِيَنِي اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ وَّقَدْ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں یہ دعائے خیر کی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دومرتبہ ایسا کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اورسند کے حوالے سے ''غریب'' ہے جوعطاء کے حوالے سے' منقول ہے۔

عکرمہ نامی راوی نے اس حدیث کوحضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

3758- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٢٥١/٥) رقم (٦٥٠٢)، و ذكره نحوه الهيثمي في (مجمع الزوائد) (٢٧٩/٩)، و عزاه للطبراني، و فيه ضعف.

3759- اخرجه النسائي في الكبرى (٥٢/٥) كتاب المناقب: باب: عبد الله بن العباس بن المطلب حبر الامة و عالمها و ترجمان القرآن رضي الله عنه رقم (٢/٨١٧٨).

3760 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: ضَمَّنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سینے کے ساتھ لگایا اور دعا کی۔

''اے اللہ! اسے حکمت (دانائی) کا علم عطا کر''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب 38: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3761 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّمَا فِي يَدِي قِطْعَةُ اِسْتَبْرَقٍ وَلَا اُشِيرُ بِهَا اِلٰى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِي اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی مخمل کا ایک ٹکڑا ہے' اور میں اس کے ذریعے جنت میں جس طرف بھی اشارہ کرتا ہوں' وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ خواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی ایک نیک آدمی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) عبداللہ ایک نیک آدمی ہے۔

میرے حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 39: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3762 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحٰقَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنِ

3760- اخرجه البخاري (۱۲٦/۷): كتاب فضائل الصحابة: باب: ذكر ابن عباس رضى الله عنهما، رقم (۳۷۵٦)، و ابن ماجه (۵۸/۱) المقدمة: باب: فضل ابن عباس رقم (۱٦٦)، و احمد (۲۱٤/۱ - ۲٦۹ - ۳۵۹).

3761- اخرجه البخاري (٤۸/۳) كتاب التهجد: باب: فضل من تعار من الليل رقم (۱۱۵٦)، (٤۲۱/۱۲): كتاب التعبير: باب: الاستبرق و دخول الجنة فى المنام، رق، (۷۰۱۵ - ۷۰۱٦)، و مسلم (۱۹۲۷/٤) كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل عبد الله بن عمر رضى الله عنهما، رقم (۲٤۷۸/۱۳۹)، و احمد (۵/۲ - ۱۲).

ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر چراغ جلتا دیکھا' تو ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میرا خیال ہے: اسماء نے بچے کو جنم دیا ہے تم لوگ اس کا کوئی نام نہ رکھنا میں خود اس کا نام رکھوں گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا اور آپ نے کھجور کے ذریعے اسے گھٹی دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 40: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3763 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهٗ فَقَالَتْ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنَيْسٌ قَالَ فَدَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِی الدُّنْيَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِی الْاٰخِرَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے میری والدہ سیّدہ ام سلیم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی اور عرض کی: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ چھوٹا انس (آپ اس کے بارے میں دعا کیجئے) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں تین دعائیں کی تھیں' ان میں سے دو کا اثر میں دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور مجھے امید ہے: تیسری آخرت میں مل جائے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3764 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ

3762۔ لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة سوى الترمذى. ينظر (تحفة الاشراف) (۱۱/۱۱) رقم (۱٦۲٤۳)، و ذكره صاحب المشكاة (۱۰/٦۱۱) مرقاة حديث (٦۲٤۳).

3763۔ اخرجه مسلم (۱۹۲۹/٤) كتاب فضائل الصحابة، باب: من فضائل انس رضى الله عنه رقم (۲٤۸۱/۱٤٤).

متنِ حدیث: اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ ادْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس بن مالک آپ کا خادم ہے آپ اللہ سے اس کے لئے دعائے خیر کیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی۔

''اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے اور جو کچھ تو اسے عطا کرے گا اس میں اس کے لئے برکت رکھ دے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3765 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ

متنِ حدیث: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ نَصْرٍ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ اَبِيْ خَيْثَمَةَ الْبَصْرِيُّ رَوٰى عَنْ اَنَسٍ اَحَادِيْثَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سبزی کے حوالے سے' میری کنیت رکھی تھی کیونکہ میں اسے توڑا کرتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جو جابر جعفی نامی راوی کے حوالے سے' ابونصر سے منقول ہے۔

ابونصر نامی راوی یہ خیثمہ بن ابوخیثمہ بصری ہیں انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' چند روایات نقل کی ہیں۔

3766 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مَيْمُوْنٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّيْ اِنِّيْ اَخَذْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيْلَ وَاَخَذَهٗ جِبْرِيْلُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُوْنٍ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ يَعْقُوْبَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيْلَ

3764۔ اخرجه البخاري (١٤٠/١١) كتاب الدعوات: باب: قول الله تبارك و تعالىٰ (و صل عليهم) و من خص اخاه بالدعاء دون نفسه رقم (٦٣٣٤)، (١٨٦/١١): كتاب الدعوات: باب: الدعاء بكثرة المال و الولد مع البركة رقم (٦٣٧٨ - ٦٣٧٩)، و مسلم (١٩٢٨/٤): كتاب فضائل الصحابة باب: من فضائل انس بن مالك رضي الله عنه رقم (١٤١ ، ٢٤٨٠/١٤١).

3765۔ اخرجه احمد (١٣٠/٣ - ٢٣٢) عن ابي نصر عن انس بن مالك فذكره.

◆◆ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ثابت! مجھ سے علم حاصل کرلو کیونکہ تم مجھ سے زیادہ مستند کسی شخص سے علم حاصل نہیں کرسکو گے کیونکہ میں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حضرت جبرائیل سے حاصل کیا ہے' اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے اللہ تعالیٰ سے حاصل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف زید بن حباب نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

یہی روایت اور ایک سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہے' تاہم اس میں یہ مذکور نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے حاصل کیا ہے۔

3767 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ رُبَّمَا قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِيْ يُمَازِحُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے "دو، کان والے" کہہ کر بلاتے تھے۔

ابواسامہ نامی راوی بیان کرتے ہیں' یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مذاق کے طور پر یہ فرمایا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

3768 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَّحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ كَانَ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ اَدْرَكَ اَبُوْ خَلْدَةَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّرَوٰى عَنْهُ

◆◆ ابوخلدہ کہتے ہیں: میں ابوالعالیہ سے دریافت کیا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دس برس تک آپ کی خدمت کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کیلئے دعائے خیر کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ایک باغ تھا جس میں سال میں دومرتبہ پھل لگا کرتا تھا اور اس میں ایک پودا تھا جس میں سے مشک کی خوشبو آیا کرتی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3767- اخرجه ابوداؤد (۷۱۹/۲) كتاب الادب: باب: ما جاء في المزاح رقم (۵۰۰۲).

ابوخلدہ نامی راوی کا نام خالد بن دینار ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے اور ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 41: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3769 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِی الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْتُ ثَوْبِیْ عِنْدَهُ ثُمَّ اَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلٰی قَلْبِیْ فَمَا نَسِيْتُ بَعْدَهُ حَدِيْثًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے سامنے اپنی چادر پھیلا دی پھر آپ نے اسے پکڑا اور اسے اکٹھا کر کے میرے دل پہ رکھ دیا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد میں کوئی بات نہیں بھولا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

3770 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْمَعُ مِنْكَ اَشْيَاءَ فَلَا اَحْفَظُهَا قَالَ ابْسُطْ رِدَائَكَ فَبَسَطْتُهُ فَحَدَّثَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا حَدَّثَنِیْ بِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں مگر میں ان کو یاد نہیں رکھ سکتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی چادر بچھاؤ! میں نے اپنی چادر بچھائی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی احادیث بیان کی' تو میں ان میں سے کوئی بھی حدیث نہیں بھولا' جو بھی آپ نے بیان کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3769ـ لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۱۰/۴۳۶) رقم (۱۴۸۸۵) و ذكره الهيثمى فى (مجمع الزوائد) (۹/۳۶۵)، و عزاه للطبرانى فى (الاوسط) و اشار لضعفه من قبل الجمهور لضعف عبد الله بن عبد العزيز الليثى، ووثقه سعيد بن منصور ، وقال : وبقية رجاله ثقات.

3770ـ اخرجه البخارى (۶/۷۳۲): كتاب المناقب باب: ۲۸ رقم (۳۶۴۸).

3771 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِي هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْتَ كُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْفَظَنَا لِحَدِيثِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ ولید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! آپ ہم سب کے مقابلے میں زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں اور سب سے زیادہ احادیث کے حافظ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3772 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِي عَامِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَرَاَيْتَ هٰذَا الْيَمَانِيَّ يَعْنِي اَبَا هُرَيْرَةَ اَهُوَ اَعْلَمُ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ نَسْمَعُ مِنْهُ مَا لَا نَسْمَعُ مِنْكُمْ اَوْ يَقُولُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ قَالَ اَمَّا اَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ فَلَا اَشُكُّ اِلَّا اَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ وَذَاكَ اَنَّهُ كَانَ مِسْكِينًا لَا شَيْءَ لَهُ ضَيْفًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهُ مَعَ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَحْنُ اَهْلَ بُيُوتَاتٍ وَغِنًى وَكُنَّا نَاْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ فَلَا اَشُكُّ اِلَّا اَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ وَلَا نَجِدُ اَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ يَقُولُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ

◆◆ مالک بن ابوعامر بیان کرتے ہیں: ایک صاحب حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے پاس آئے اور بولے: اے ابومحمد! آپ نے اس یمنی شخص کو دیکھا ہے؟ ان صاحب کی مراد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے کیا وہ آپ سب حضرات کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا زیادہ علم رکھتا ہے؟ ہم اس سے وہ احادیث سنتے ہیں جو ہم نے آپ حضرات سے نہیں سنی ہیں یا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ باتیں بیان کرتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نہیں فرمائی ہیں؟ تو حضرت طلحہ نے جواب دیا: ایسا ہوسکتا

3771۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، عن ابن عمر موقوفاً. ينظر (تحفة الاشراف) (۲۵۸/۶)، رقم (۸۵۵۷).

3772۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، عن مالك بن ابي عامر عن طلحة بن عبيد الله موقوفاً. ينظر (تحفة الاشراف) (۲۱۹/۴)، رقم (۵۰۱۰).

ہے: اس نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی وہ احادیث سنی ہوں' جو ہم نے نبی اکرم ﷺ سے نہیں سنی ہیں اس کی وجہ یہ ہے: وہ ایک غریب آدمی تھے۔ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی' تو وہ نبی اکرم ﷺ کے مہمان تھے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہا کرتے تھے' جبکہ ہم گھربار والے تھے خوشحال تھے ہم صبح شام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کرتے تھے مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے: اس نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی وہ باتیں سنی ہوں گی جو ہم نے نہیں سنی ہیں اور تم کسی بھی نیک شخص کو ایسا نہیں پاؤ گے' کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے کوئی ایسی بات کرے جو آپ ﷺ نے ارشاد نہیں فرمائی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف محمد بن اسحٰق نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یونس بن بکیر اور دیگر راویوں نے اس کو محمد بن اسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3773 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ ابْنِ بِنْتِ اَزْهَرَ السَّمَّانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلْدَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ فِیْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ خَلْدَةَ اسْمُهٗ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَّاَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهٗ رُفَيْعٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: تم کون سے قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: دوس سے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا یہ خیال نہیں تھا کہ دوس میں کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جس میں بھلائی موجود ہوگی۔

یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ابوخلدہ نامی راوی کا نام خالد بن دینار ہے۔ابو عالیہ کا نام رفیع ہے۔

3774 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ هٰذَا اَوْ فِیْ هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَّسْقٍ فِیْ سَبِيْلِ

3773- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف)(٤٤٩/٩) رقم (١٢٨٩٤)، و ذكره صاحب (المشكاة) (٣٤٥/١٠ - مرقاة) حديث (٥٩٩٤).

3774- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف)(٤٤٩/٩) رقم (١٢٨٩٣)، و ذكره صاحب (المشكاة) (٢٦٩/١٠، ٢٧٠ - مرقاة) حديث (٥٩٣٣).

اللّٰهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِیْ حَتّٰی كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں کچھ کھجوریں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ ان میں برکت آ جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اکٹھا کیا اور پھر آپ نے میرے لئے ان میں برکت کی دعا کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: انہیں پکڑ لو اور انہیں اپنے تھیلے میں ڈال لو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس تھیلے میں ڈال لو! جب بھی تم نے اس میں سے کچھ لینا ہو' تو اپنا ہاتھ اس میں داخل کرنا اور نکال لینا لیکن تم اسے بکھیرنا نہیں راوی بیان کرتے ہیں' میں نے اس تھیلے میں سے اتنی' اتنی وسق کھجوریں اللہ کی راہ میں دی ہم خود اس میں سے کھایا کرتے تھے' اور دوسروں کو بھی کھلایا کرتے تھے' اور یہ کبھی میری کمر سے جدا نہیں ہوئی تھی، یہاں تک کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے' تو وہ گر گئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے یہ روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3775 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمُرَابِطِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ لِاَبِي هُرَيْرَةَ لِمَ كُنِّيتَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَا تَفْرَقُ مِنِّي قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ اَرْعَى غَنَمَ اَهْلِي وَكَانَتْ لِي هُرَيْرَةٌ صَغِيْرَةٌ فَكُنْتُ اَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ فَاِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِي فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِي اَبَا هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ عبداللہ بن رافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کی کنیت ''ابوہریرہ'' کیوں رکھی گئی۔ انہوں نے جواب دیا: کیا تمہیں مجھ سے ڈر لگتا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میں آپ سے ڈرتا ہوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میرے پاس ایک بلی کا بچہ تھا میں اسے رات کے وقت درخت پر بٹھا دیتا تھا اور دن کے وقت اپنے ساتھ لے جایا کرتا تھا اور اس کے ساتھ کھیلتا تھا' تو لوگوں نے میری کنیت' ابوہریرہ رکھ دی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3776 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيهِ

3775- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۱۰/۱۳۴) رقم (۱۳۵۶۰) عن عبد الله بن رافع عن ابي هريرة موقوفاً.

هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ سے زیادہ احادیث روایت کرنے والا اور کوئی بھی نہیں ہے صرف حضرت عبداللہ بن عمرو (بن العاص رضی اللہ عنہ) ہیں اس کی وجہ بھی یہ ہے: وہ (احادیث) نوٹ کیا کرتے تھے اور میں نوٹ نہیں کرتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 42: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3777 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◄► حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

"اے اللہ! اسے ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنادے اور اس کے ذریعے (لوگوں) کو ہدایت دے"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3778 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اهْدِ بِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: قَالَ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ يُضَعَّفُ

3776۔ اخرجه البخاری (۱/ ۲۴۹) كتاب العلم: باب: كتابة العلم برقم (۱۱۳)۔

3777۔ اخرجه احمد (۲۱۶/۴) عن ربيعة بن يزيد عن عبد الرحمن بن ابی عميرة۔

۳۸۵۲ ۔ لم يخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۰۵/۸) رقم (۱۰۸۹۲) عن عمير بن سعيد

◆◆ ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں' جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو حمص کی حکمرانی سے معزول کیا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو وہاں کا گورنر مقرر کیا لوگوں نے کہا: انہوں نے عمیر کو معزول کر دیا ہے' اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کر دیا ہے' تو حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: معاویہ کا ذکر صرف بھلائی کے ساتھ کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے۔

''اے اللہ اس کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے' عمرو بن واقد نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 43: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3779 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ مِشْرَحِ ابْنِ هَاعَانَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے' اور عمرو بن عاص مومن ہوئے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے' ہم اسے ابن لعیہ کے حوالے سے' مشرح بن ہاعان سے منقول جانتے ہیں۔ اس کی سند مستند نہیں ہے۔

3780 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متنِ حدیث: اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِي قُرَيْشٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ

توضیح راوی: وَنَافِعٌ ثِقَةٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يُدْرِكْ طَلْحَةَ

◆◆ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' عمرو بن

3779۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۳۲۲/۷) رقم (۹۹۶۷)، واخرجه احمد (۱۵۵/٤) عن عقبة بن عامر.

3780۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۱٤/٤) رقم (۵۰۰۱) و اخرجه احمد (۱٦۱/۱) عن طلحة بن عبيد الله.

العاص قریش کے صالح لوگوں میں سے ایک ہیں۔

اس حدیث کو ہم صرف نافع نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ نافع ثقہ راوی ہیں۔

اس روایت کی سند متصل نہیں ہے کیونکہ ابن ابوملیکہ نامی راوی نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 44: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3781 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَا نَعْرِفُ لِزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ سَمَاعًا مِّنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ عِنْدِىْ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑاؤ کیا لوگ گزرنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: فلاں ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ کا اچھا بندہ ہے آپ نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: فلاں بندہ ہے آپ نے فرمایا: اللہ کا بُرا بندہ ہے، یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: خالد بن ولید ہیں۔ آپ نے فرمایا: خالد بن ولید اللہ کا اچھا بندہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہمارے نزدیک زید بن اسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

یہ روایت میرے نزدیک "مرسل" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 45: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3781- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۹/۴۵۴) رقم (۱۲۹۰۷)، و اخرجه احمد (۲/۳۶۰) من طريق الحارث بن كنانة عن ابى هريرة.

3782 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ

متنِ حدیث: قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی کپڑا پیش کیا گیا لوگوں کو وہ بہت پسند آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بھی زیادہ اچھے ہیں۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3783 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اهْتَزَّ لَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّرُمَيْثَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس وقت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ لوگوں کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

اس (یعنی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے) پروردگار کا عرش جھوم اٹھا ہے۔

اس بارے میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت رمیثہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3784 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَآئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا' تو منافقین بولے ان کا

3782- اخرجه البخاري (۱۵۳/۷): كتاب مناقب الانصار: باب: مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه رقم (۳۸۰۲)، و مسلم (۱۹۱٦/٤) كتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، رقم (۲٤٦٨/۱۲٦).

3783- اخرجه مسلم (۱۹۱۵/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، رقم (۲٤٦٦/۱۲۳).

3784- اخرجه مسلم (۱۹۱٦/٤): كتاب فضائل الصحابة، باب: ومن فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، رقم (۲٤٦٧/۱۲۵).

جنازہ کتنا ہلکا ہے۔ایسا اس وجہ سے ہوا ہے' کیونکہ انہوں نے بنوقریظہ کے بارے میں (مخالفانہ) فیصلہ دیا تھا اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ نے ارشاد فرمایا: فرشتوں نے اس کو اٹھایا ہوا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ فِيْ مَنَاقِبِ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 46: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3785 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَعْنِيْ مِمَّا يَلِيْ مِنْ اُمُوْرِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَنْصَارِيِّ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ قَوْلَ الْاَنْصَارِيِّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم ﷺ سے وہی تعلق تھا جو کوتوال کا امیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

انصاری نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد یہ ہے: نبی اکرم ﷺ کے امور کے نگران تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف انصاری کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

محمد بن یحییٰ نے اس روایت کو انصاری کے حوالے سے' اسی کی مانند نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس میں انصاری کا قول نقل نہیں کیا۔

بَاب مَنَاقِبِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب 47: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3786 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَّلَا بِرْذَوْنٍ

3785- اخرجه البخاری (۱۴۳/۱۳) کتاب الاحکام : باب: الحاکم یحکم بالقتل علی من وجب علیه دون الامام الذی فوقه رقم (۷۱۵۵).

3786- اخرجه البخاری (۱۲۷/۱۰): کتاب المرضی: باب: عیادة المریض راکبا و ماشیا و ردفا علی الحمار، (۱۴م (۵۶۶۴)، و ابوداؤد (۲۰۲/۲): کتاب الجنائز: باب: المشی فی العیادة رقم (۳۰۹۶).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (پیدل) تشریف لائے آپ کسی خچر یا کسی ترکی گھوڑے پر سوار نہیں تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3787 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ اسْتَغْفَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيرِ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَيْلَةَ الْبَعِيرِ مَا رُوِىَ عَنْ جَابِرٍ مِّنْ غَيْرِ وَجْهٍ

حدیثِ دیگر: اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَبَاعَ بَعِيرَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ جَابِرٌ لَيْلَةَ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيرَ اسْتَغْفَرَ لِیْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً وَّكَانَ جَابِرٌ قَدْ قُتِلَ اَبُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَّوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ بَنَاتٍ فَكَانَ جَابِرٌ يَّعُوْلُهُنَّ وَيُنْفِقُ عَلَيْهِنَّ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَرُّ جَابِرًا وَّيَرْحَمُهٗ بِسَبَبِ ذٰلِكَ

هٰكَذَا رُوِىَ فِىْ حَدِيْثٍ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اونٹ والی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے پچیس مرتبہ دعائے مغفرت کی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

اونٹ والی رات سے مراد وہ روایت ہے' جو دیگر حوالوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا اونٹ فروخت کیا اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہنے کی شرط عائد کی حضرت جابر بیان کرتے ہیں: جس رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ فروخت کیا آپ نے میرے لئے پچیس مرتبہ دعائے مغفرت کی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد کے دن شہید ہو گئے تھے انہوں نے کئی بیٹیاں چھوڑی تھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان کے نگران تھے اُن کے خرچ کا بندوبست کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے' اور اس وجہ سے ان پر خاص شفقت کیا کرتے تھے۔

یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اسی طرح منقول ہے۔

3787- اخرجه النسائي (٥/٦٩): كتاب المناقب: باب: فضل جابر بن عبد الله بن عمرو بن حرام رضى الله عنه رقم (٨٢٤٨).

بَاب مَنَاقِبِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 48: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3788 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ

متنِ حدیث: قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِی وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا وَّمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَاِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا ثَوْبًا كَانُوْا اِذَا غَطَّوْا بِهٖ رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّوْا بِهٖ رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاِذْخِرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ نَحْوَهٗ

◄► حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی اور ہمارا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا تھا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہو گیا اور ہم میں سے کچھ لوگ فوت ہو چکے ہیں جنہوں نے اپنے اجر کی وجہ سے کچھ نہیں کھایا اور ہم میں سے کچھ لوگ وہ ہیں' جن کا پھل پک چکا ہے' اور وہ اسے چن رہے ہیں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا' تو انہوں نے صرف ایک کپڑا چھوڑا تھا لوگ اس کے ذریعے ان کے سر کو ڈھانپتے تھے' تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے' اور جب اس کے ذریعے ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے' تو سر ظاہر ہو جاتا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے سر کو ڈھانپ دو' اور اس کے پاؤں پر اذخر (گھاس) رکھ دو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 49: حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3789 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ وَّعَلِیٌّ

3788۔ اخرجه البخاری (۱۷۰/۳) کتاب الجنائز: باب: اذا لم یجد کفنا الا ما یواری راسه او جسده مع راسه رقم (۱۲۷۶)، و اطرافه فی (۲۷۹۷ ۔ ۳۹۱۳ ۔ ۳۹۱۴ ۔ ۴۰۴۷ ۔ ۴۰۸۲ ۔ ۶۴۳۲ ۔ ۶۴۴۸)، و مسلم (۶۴۹/۲): کتاب الجنائز: باب: فی کفن المیت رقم (۹۴۰/۴۴ مکرر) و ابوداؤد (۱۲۹/۲): کتاب الوصایا: باب: ما جاء فی الدلیل علی ان الکفن من جمیع المال رقم (۲۸۷۶)، و النسائی (۳۸/۴): کتاب الجنائز: باب: القمیص فی الکفن رقم (۱۹۰۳)۔

بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غبار آلود بالوں' پریشان حال اور پرانے کپڑوں والے کتنے ہی لوگ ایسے ہیں' جن کی طرف توجہ بھی نہیں کی جاتی' لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کوئی قسم اٹھا لیں' تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کر دیتا ہے' ان لوگوں میں سے ایک براء بن مالک بھی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 50: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3790 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهٗ قَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوُدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے ابوموسیٰ! تمہیں آلِ داؤد کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

3791 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ

3789ـ لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۹۰/۱) رقم (۱۱۰۱)، و خرجه الحاكم فى المستدرك (۲۹۱/۳، ۲۹۲)، و قال : صحيح الاسناد و لم يخرجاه من طريق ابن شهاب عن انس.

3790ـ اخرجه البخارى (۷۱۰/۸): كتاب فضائل القران باب: حسن الصوت بالقرائة للقرآن رقم (۵۰۴۸).

3791ـ اخرجه البخارى (۲۳۳/۱۱) كتاب الرقاق: باب: ما جاء فى الرقاق و ان لا عيش الا عيش الآخرة، رقم (٦٤١٤)، و مسلم (۱۴۳۱/۳): كتاب الجهاد و السير: باب غزوة الأحزاب و هى الخندق رقم (۱۲٦/۱۸۰۴).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ اسْمُهٗ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ الْاَعْرَجُ الزَّاهِدُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

◄► حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ خندق کھودر ہے تھے ہم مٹی کو منتقل کر رہے تھے آپ ہمارے پاس سے گزرتے تو یہ دعا کرتے تھے۔

”اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت کر دے“۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

ابوحازم نامی راوی کا نام سلمہ بن دینار ہے (اور ان کا لقب) اعرج زاہد ہے۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3792 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَهْ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

”اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین کو عزت عطا کر“۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحِبَهٗ

باب 51: ان حضرات کے مناقب کا بیان جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ کے ساتھ رہے

3793 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3792- اخرجه البخاري (۲۳۳/۱۱) كتاب الرقاق: باب: ما جاء في الرقاق و ان لا عين الاعين الآخرة، رقم (٦٤١٣)، و مسلم (١٤٣١/٣): كتاب الجهاد و السير باب: غزوة الاحزاب وهي الخندق رقم (١٨٠٥/١٢٧).

3793- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (١٩١/٢) رقم (٢٢٨٨)، و ذكره المتقي الهندي في (كنز العمال) (٥٣١/١١)، حديث (٣٢٤٨٠)، و عزاه للترمذي و الضياء عن جابر.

يَقُوْلُ:

متن حدیث: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ رَآنِيْ

قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وقَالَ مُوْسٰى وَقَدْ رَاَيْتُ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيٰى وَقَالَ لِيْ مُوْسٰى وَقَدْ رَاَيْتَنِيْ وَنَحْنُ نَرْجُو اللّٰهَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسٰى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنْ مُوْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اس مسلمان کو جہنم نہیں چھوئے گی جس نے میری زیارت کی یا اس کی زیارت کی جس نے میری زیارت کی ہو۔

طلحہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

موسیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے طلحہ کی زیارت کی ہے۔

یحییٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: موسیٰ نامی راوی نے مجھ سے کہا: تم نے مجھے دیکھا ہوا ہے' اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم انصاری نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

علی بن مدینی اور دیگر محدثین نے اس روایت کو موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3794 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ هُوَ السَّلْمَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمٌ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ تَسْبِقُ اَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ اَوْ شَهَادَاتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّبُرَيْدَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے' پھر اس کے بعد والا زمانہ ہے' اور پھر اس کے بعد والا زمانہ ہے' پھر اس کے بعد وہ لوگ آئیں گے' جن کی قسمیں ان کی گواہی سے پہلے ہوں گی اور ان کی گواہیاں ان کی قسموں سے پہلے ہوں گی (یعنی جھوٹی قسمیں اور جھوٹی گواہیاں ہوں گی)

3794- اخرجه البخاري (٥/ ٣٠٦): كتاب الشهادات: باب: لا يشهد على شهادة جور اذا اشهد رقم (٢٦٥١) و اطرافه في (٣٦٥١ - ٦٤٢٩ - ٦٦٩٥)، و مسلم (٤/ ١٩٦٢): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم رقم (٢١٠، ٢١١، ٢١١، ٢١٢/ ٢٥٣٣)، و ابن ماجه (٢/ ٧٩١)، كتاب الاحكام: باب كراهية الشهادة لمن يستشهد رقم (٢٣٦٢).

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِيْ فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

باب 52: جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ان کی فضیلت کا بیان

3795 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِّمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم میں کوئی ایسا شخص داخل نہیں ہوگا جس نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِيْمَنْ سَبَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 53: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (رضی اللہ عنہم) کو برا کہے

3796 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ نَصِيْفَهٗ يَعْنِيْ نِصْفَ مُدِّهٖ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَكَانَ حَافِظًا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے اصحاب کو برا نہ کہو اس ذات کی قسم!

3795- اخرجه ابوداؤد (٢/٦٢٤): كتاب السنة: باب: في الخلفاء رقم (٤٦٥٣).

3796- اخرجه البخاري (٧/٢٥): كتاب فضائل الصحابة، باب: فضل ابي بكر الصديق رضي الله عنه رقم (٣٦٧٣) و مسلم (١٩٦٧/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم، رقم (٢٢٢/١ ٢٥٤١) و ابوداؤد (٦٢٦/٢): كتاب السنة: باب: في النهي عن سب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم (٤٦٥٨).

جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک شخص "احد" پہاڑ جتنا سونا خیرات کرے تو بھی ان میں سے کسی ایک کے ایک مد، بلکہ نصف مد (غلہ خیرات کرنے) کے برابر نہیں ہوسکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس کے نصف سے مراد نصف مد ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3797 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ اَبِىْ رَائِطَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَللّٰهَ اللّٰهَ فِىْ اَصْحَابِىْ اَللّٰهَ اللّٰهَ فِىْ اَصْحَابِىْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِىْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّىْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِىْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِىْ وَمَنْ اٰذَانِىْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ سے (ڈرو) اللہ سے (ڈرو) میرے اصحاب کے بارے میں اور تم انہیں میرے بعد ہدف ملامت نہ بنانا کیونکہ جو شخص ان سے محبت رکھے گا وہ مجھ سے محبت رکھنے کی وجہ سے ان سے محبت رکھے گا' اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا۔ جو انہیں اذیت پہنچائے گا گویا اس نے مجھے اذیت پہنچائی جس نے مجھے اذیت پہنچائی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچانے کی کوشش کی جو اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچانے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی گرفت کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3798 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِىِّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: عنقریب وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے' جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی' سوائے سرخ اونٹ والے شخص کے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3797۔ اخرجه احمد (٨٧/٤) عن عبد الرحمن بن زياد عن عبد الله بن مغفل فذكره.

3798۔ لم يخرجه احد من اصحاب الكتب الستة سوى الترمذى، ينظر (التحفة) (٢٩٦/٢) رقم (٢٧٠٢) و ذكره الهندى فى الكنز (١٠٢/١)، حديث (٤٥٧)، و عزاه للترمذى عن جابر.

3799 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبِ بْنِ اَبِىْ بَلْتَعَةَ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاطب کی شکایت کی' وہ بولا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاطب ضرور جہنم میں جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے' وہ جہنم میں نہیں جائے گا' کیونکہ اس نے (غزوہ) بدر اور حدیبیہ میں شرکت کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3800 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَبِىْ طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِىْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَبِىْ طَيْبَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّهُوَ اَصَحُّ

◆◆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے ساتھیوں میں سے جو بھی شخص جس زمین پر فوت ہوگا قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کا قائد اور ان کے لئے نور بن کر زندہ ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

یہ روایت عبداللہ بن مسلم ابوطیبہ نامی راوی نے ابن بریدہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے' اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

3801 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

3799۔ اخرجه مسلم (١٩٤٢/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل اهل بدر رضى الله عنهم، وقصة حطب بن ابى بلتعة رقم (٢١٩٥/١٦٢).

3800۔ لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب السته، ينظر (التحفة) (٨٦/٢)، رقم (١٩٨٣)، وذكره المتقى الهندى فى الكنز (٩٣٠/١١)، حديث (٣٢٤٧٥)، و عزاه للترمذى و الضياء عن بريدة۔

3801۔ لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب السته، ينظر (تحفة الاشراف) (١٤٠/٦) رقم (٧٩١٣)۔ و ذكره الهندى فى الكنز (٥٣٢/١١)، حديث (٣٢٤٨٤)، و عزاه للخطيب۔

متن حدیث: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَالنَّضْرُ مَجْهُوْلٌ وَّسَيْفٌ مَجْهُوْلٌ

◆◆ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں' تو تم کہو اللہ تعالیٰ تمہارے شر پر لعنت کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اسے عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے' صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔ "نضر" مجہول ہے اور "سیف" مجہول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 54: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

3802 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِيْ فِيْ أَنْ يُّنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ إِلَّا أَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ أَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّهَا بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يَرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہشام بن مغیرہ کے بچوں نے مجھ سے یہ اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی علی بن ابوطالب سے کر دیں میں نے ان کو اجازت نہیں دی میں انہیں اس کی اجازت نہیں دیتا' البتہ اگر ابن ابی طالب ایسا چاہتے ہیں' تو وہ میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے شادی کر لیں کیونکہ وہ (فاطمہ) میری جان کا ٹکڑا ہے' جو چیز اسے بری لگے گی' وہ مجھے بھی بری لگے گی اور جو چیز اسے تکلیف پہنچائے گی وہ مجھے بھی تکلیف پہنچائے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3802- اخرجه البخاري (٢٣٨/٩): كتاب النكاح: باب: ذب الرجل عن ابنته في الغيرة و الانصاف، رقم (٥٢٣٠) و اطرافه في (٥٢٧٨ - ٣٧٦٧)، و مسلم (١٩٠٢/٤) و ما بعدها: كتاب فضائل الصحابة باب: فضائل فاطمة بنت النبي صلى الله عليه وسلم ، و رضي الله عنها، رقم (٩٣، ٢٤٤٩/٩٦)، و ابوداؤد (٦٣٣/١): كتاب النكاح: باب: ما يكره ان يجمع بينهن من النساء رقم (٢٠٧١)، و ابن ماجه (٦٤٣/١، ٦٤٤): كتاب النكاح: باب: الغيرة، رقم (١٩٩٨، ١٩٩٩).

عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے' حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3803 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْاَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ اَحَبَّ النِّسَاءِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ يَعْنِيْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: خواتین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں (سب سے زیادہ محبوب) حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

ابراہیم بن سعید بیان کرتے ہیں: اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی خواتین اور مرد ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3804 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

متنِ حدیث: اَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا وَيُنْصِبُنِيْ مَا اَنْصَبَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا قَالَ اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَيُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ رَوٰى عَنْهُمَا جَمِيْعًا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنا چاہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا ٹکڑا ہے' جو چیز اسے اذیت دے گی' وہ چیز مجھے بھی اذیت دے گی اور جو چیز اسے پریشان کرے گی' وہ چیز مجھے بھی پریشان کرے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ایوب نامی راوی نے اپنی سند کے ہمراہ اس کو اسی طرح حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے۔

دیگر راویوں نے اسے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے' حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یہاں اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے: ابن ابی ملیکہ نامی راوی نے ان دونوں حضرات سے اس کو نقل کیا ہو۔

3803- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٨٦/٢)، رقم (١٩٨١)، و اخرجه الحاكم فى المستدرك (١٥٥/٣)، و قال: صحيح الاسناد و لم يخرجاه عن بريدة.

3804- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٢٢٤/٤)، رقم (٥٢٧١)، و اخرجه الحاكم بنحوه من طريق المسور بن مخرمة (١٥٤/٣) و صححه بلفظ: انما فاطمة شجنة منى۔

3805 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَصُبَيْحٌ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ

◆◆ صبیح جو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں' حضرت زید بن ارقم کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا میں اس شخص کے ساتھ جنگ کروں گا جس کے ساتھ تم جنگ کرو گے' اور میں اس کے ساتھ صلح کروں گا جن کے ساتھ تم صلح کرو گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام صبیح معروف شخص نہیں تھے۔

3806 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَّلَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَخَاصَّتِيْ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكِ اِلٰى خَيْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّاَبِي الْحَمْرَاءِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَّعَائِشَةَ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن' حسین' حضرت علی اور فاطمہ پر ایک چادر دی اور دعا کی۔

''اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور مخصوص لوگ ہیں' تو ان سے ناپاکی کو دور کردے اور انہیں اچھی طرح سے پاک کردے''۔

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھلائی کی جگہ پر ہو۔

3805- اخرجه ابن ماجه (١/٥٢) المقدمة: باب: فضل الحسن والحسين ابني علي- رضي الله عنهم- رقم (١٤٥).

3806- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (١٣/١٢) رقم (١٨١٦٥)، و اخرجه الحاكم في (المستدرك) (٢/٤١٦)، و قال: صحيح على شرط البخاري و لم يخرجاه.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہ اس بارے میں منقول سب سے عمدہ روایت ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوحمراء رضی اللہ عنہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3807 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَآئِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

متنِ حدیث: قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ سَمْتًا وَّدَلًّا وَّهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ قِيَامِهَا وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَاَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ اَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنَّ هٰذِهٖ مِنْ اَعْقَلِ نِسَائِنَا فَاِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ حِيْنَ اَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَاْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ اَكْبَبْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتِ رَاْسَكِ فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَتْ اِنِّيْ اِذًا لَبَذِرَةٌ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ مَيِّتٌ مِّنْ وَّجَعِهٖ هٰذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَسْرَعُ اَهْلِهٖ لُحُوْقًا بِهٖ فَذَاكَ حِيْنَ ضَحِكْتُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَآئِشَةَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' عادات و اطوار اور اٹھنے بیٹھنے کے طریقے میں' میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو فاطمہ سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہو۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' فاطمہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر ان کو بوسہ دیتے تھے' اور اپنی جگہ پر ساتھ بٹھاتے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے' تو وہ بھی اپنی جگہ پر کھڑی ہو جاتی تھیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتی تھیں اور انہیں اپنی جگہ پر بیٹھاتی تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے' تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ پر جھک گئیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے سوچا میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ خواتین میں سب سے زیادہ عقل مند ہیں' لیکن ہیں تو یہ عورت ہی' لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا' تو میں نے فاطمہ سے کہا: آپ کو یاد ہے' جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تھی' آپ نے اپنا سر اٹھایا تو آپ رو رہی تھی' پھر آپ جھکی تو اپنا سر اٹھایا تو ہنس پڑی تھیں آپ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: اب میں یہ بات بتا سکتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ بتایا تھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی بیماری کے دوران انتقال ہو جائے گا اس کی وجہ سے میں رو پڑی تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

3807- اخرجه ابوداؤد (۲/۷۷٦): كتاب الادب: باب: ما جاء في القيام، رقم (۵۲۱۷).

بتایا: آپ کے گھر والوں میں سب سے جلدی میں آپ سے ملوں گی' تو میں ہنس پڑی تھی۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے' جو اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت دوسری سند کے حوالے سے' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

3808 اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَثْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسٰى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ وَهْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فاطمہ کو بلایا اور سرگوشی میں اُن کے ساتھ کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کوئی بات کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے فاطمہ سے اُن کے پہلے ہنسنے اور پھر رونے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس وقت یہ بات بتائی تھی: (کہ عنقریب) آپ کا انتقال ہو جائے گا تو میں رو پڑی۔ پھر آپ نے مجھے یہ بتایا: میں' مریم بن بنت عمران کے علاوہ جنت کی تمام خواتین کی سردار ہوں' تو میں ہنس پڑی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3809 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ

متنِ حدیث: قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَآئِشَةَ فَسُئِلَتْ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: قَالَ وَاَبُو الْجَحَّافِ اسْمُهُ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ عَوْفٍ وَيُرْوٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَحَّافِ وَكَانَ مَرْضِيًّا

◆◆ جمیع بن عمیر تیمی بیان کرتے ہیں: میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں

3808- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٢١/١٣٠) رقم (١٨١٨٧) من طريق ام سلمة، و اخرجه البيهقى فى دلائل النبوة (١٦٤/٧) عن عائشة.

3809- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٣٨٩/١١) رقم (١٦٠٥٤) عن جميع بن عمير عن عائشة مرفوعاً.

نے سوال کیا نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون تھا سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: فاطمہ' سوال کیا گیا مردوں میں سے کون تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ان کے شوہر (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اور مجھے علم ہے: وہ زیادہ (نفلی) روزہ رکھنے والے اور قیام کرنے والے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَاب فَضْلِ خَدِيجَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب 55: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

3810 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيجَةَ وَمَا بِيْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◄► ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں آتا تھا جتنا سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا حالانکہ میں نے ان کا زمانہ نہیں پایا تھا اس کی صرف یہی وجہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ بکثرت انکا ذکر کیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ جب کوئی بکری قربان کرتے تھے' آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو کچھ گوشت تحفے کے طور پر بھیجا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3811 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا حَسَدْتُ اَحَدًا مَا حَسَدْتُ خَدِيجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مِنْ قَصَبٍ قَالَ اِنَّمَا يَعْنِىْ بِهٖ قَصَبَ اللُّؤْلُؤِ

◄► حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے کسی بھی عورت پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر

3811۔ اخرجه النسائی فی (الکبری) (۹۴/۵): کتاب المناقب: باب: مناقب خدیجة بنت خویلد رضی الله عنها رقم (۸۳۶۲/۵)۔

آتا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ان کے انتقال کے بعد میرے ساتھ شادی کی تھی' لیکن اس رشک کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں جنت میں ایک محل کی بشارت دی تھی' جو موتی سے بنا ہوگا۔ جس میں کوئی شور نہیں ہوگا' اور کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

مِنْ قَصَبٍ سے مراد موتی ہے۔

3812 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَّخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' انہوں نے فرمایا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' خواتین میں سب سے بہتر خدیجہ ہیں اور خواتین میں سب سے بہتر مریم بنت عمران ہیں۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3813 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَّفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَّآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے لئے تمام جہان کی خواتین میں سے مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا' خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا' فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا اور آسیہ (زوجہ فرعون)' کافی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے۔

3812- اخرجه البخاری (۱۶۵/۷): كتاب المناقب الانصار: باب: تزويج النبی صلی الله عليه وسلم. خديجة و فضلها. رضی الله عنها، رق، (۳۸۱۵)، و مسلم (۱۸۸۶/۴)، كتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل خديجة بنت خويلد رضی الله عنها. رقم (۲۴۳۰/۶۹).

3813- لم يخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۳۴۶/۱) رقم (۱۳۴۶)، و اخرجه الحاكم فی مستدرك (۱۵۷/۳)، و قال: هذا الحديث فی المسند لابی عبد الله احمد بن حنبل هكذا عن قتادة عن انس.

بَاب مِنْ فَضْلِ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب 56: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

3814 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَآئِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَآئِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُ عَآئِشَةُ فَقُوْلِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرِ النَّاسَ يُهْدُوْنَ اِلَيْهِ اَيْنَمَا كَانَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ فَاَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ اِلَيْهَا فَاَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَوَاحِبَاتِيْ قَدْ ذَكَرْنَ اَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَآئِشَةَ فَاْمُرِ النَّاسَ يُهْدُوْنَ اَيْنَمَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذٰلِكَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَآئِشَةَ فَاِنَّهُ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِّنْكُنَّ غَيْرِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رُمَيْثَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَلٰى رِوَايَاتٍ مُّخْتَلِفَةٍ وَّقَدْ رَوٰى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگ اپنے تحفے بھجوانے کے لئے بطور خاص سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مخصوص دن کا انتظار کیا کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن میری سوکنیں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اکٹھی ہوئیں اور انہوں نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: لوگ اپنے تحفے بھجوانے کے لئے بطور خاص سیّدہ عائشہ کے مخصوص دن کا انتظار کرتے ہیں' ہم بھی اسی طرح بھلائی کے طلب گار رہیں۔ جس طرح عائشہ اسے چاہتی ہیں۔ آپ' یعنی (سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ہدایت کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی موجود ہوں' وہ اپنے تحفے آپ کی خدمت میں بھیج دیا کریں' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس بات تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے ان سے منہ موڑ لیا' انہوں نے پھر یہی بات کی' اور دہرائی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ساتھی خواتین نے یہ بات ذکر کی ہے: لوگ اپنے تحفے بطور خاص عائشہ کے مخصوص دن میں بھجواتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ہدایت کریں کہ وہ یہ تحفے بھجوا دیا کریں' خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں بھی ہوں' جب تیسری مرتبہ انہوں نے یہ بات کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُم سلمہ (رضی اللہ عنہا)! عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے بارے میں مجھے اذیت نہ دو! اس کے علاوہ تم میں سے کسی بھی بیوی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی۔

3814- اخرجه البخاري (٥/ ٢٤٠): كتاب الهبة: باب: قبول الهدية رقم (٢٥٧٤) و اطرافه في (٢٥٨٠ - ٢٥٨٠ - ٣٧٧٥).

بعض راویوں نے اس روایت کو حماد بن زید کے حوالے سے' ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہشام بن عروہ کے حوالے سے' عوف کے حوالے سے'' رمیثہ کے حوالے سے' سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس روایت کا کچھ حصہ منقول ہے۔

اس روایت کو ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

اس بارے میں مختلف روایات ہیں سلیمان بن ہلال نے اسے ہشام بن عروہ سے' حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3815 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ جِبْرِيْلَ جَآءَ بِصُوْرَتِهَا فِیْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت جبرائیل ان کی تصویر ایک سبز ریشمی کپڑے میں لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور بولے: یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی زوجہ محترمہ ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' ہم اس کو صرف عبداللہ بن عمرو بن علقمہ نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کو روایت کو عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کے حوالے سے' اسی سند کے ہمراہ ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔

ابواسامہ نے بھی اس روایت ہشام بن عروہ سے' ان کے والد کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

3815- لم یخرجه سوی الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر (التحفة) (۱۱/۴۶۱) رقم (۱۶۲۵۸) من طریق ابن ابی ملیکة عن عائشة، و من طریق هشام عن ابیه عن عائشة بلفظ: اریتك فی المنام یجیء بك الملك فی خرقة من حریر- الحدیث، فأخرجه البخاری (۷/۲۶۴): کتاب مناقب الانصار: باب: تزویج النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث (۳۸۹۵)، و مسلم (۴/۱۸۸۹): کتاب فضائل الصحابة، حدیث (۷۹ - ۲۴۳۸).

3816 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَا لَا نَرٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل ہیں اور یہ تمہیں سلام کہہ رہے ہیں' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: ان پر بھی سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں اور اس کی برکتیں ہوں (پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا) آپ وہ چیز دیکھتے ہیں' جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3817 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِيْلَ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں میں نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو' اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے۔

3818 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى

متنِ حدیث: قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں: ہم لوگوں کو یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو کسی بھی معاملے

3816۔ اخرجه البخاری (٣٥٢/٦): کتاب بدء الخلق، باب: ذکر الملائكة رقم (٣٢١٧)، و اطرافه فی (٣٧٦٨ - ٦٢٠١ - ٦٢٤٩ - ٦٢٥٣)، ومسلم (١٨٩٥/٤، ١٨٩٦): کتاب فضائل الصحابة: باب: فی فضل عائشة رضی الله عنها، رقم (٩٠، ٩٠، ٩٠، ٩١/٢٤٤٧).

3818۔ لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٦٧/١١) رقم (١٦٢٧٨) عن ابى بردة عن ابى موسىٰ موقوفاً۔

میں مشکل درپیش ہوئی' تو ہم سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کرتے تو اس مسئلے کے بارے میں ان کے پاس معلومات پا لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3819 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3820 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ يَعْقُوبَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوۂ ذات سلاسل کا امیر مقرر کیا' وہ بیان کرتے ہیں: میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ میں نے دریافت کیا: مردوں میں سے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کا والد۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3821 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

متنِ حدیث: أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ

◆◆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ انہوں نے دریافت کیا: مردوں میں سے کون ہیں؟ آپ نے

3819۔ لم یخرجه سوی الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر (التحفة) (۳۲۹/۱۲) رقم (۱۷۶۶۸) عن عبد الملك بن عمیر عن موسی بن طلحة موقوفاً۔

3820۔ اخرجه البخاری (۲۲/۷): کتاب فضائل الصحابة: باب: فضل ابی بکر رضی الله عنه ،بعد النبی صلی الله علیه وسلم رقم (۳۶۶۲) وطرف فی (۴۳۵۸)، ومسلم (۱۸۵۶/۴)، کتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل ابی بکر الصدیق رضی الله عنه ، رقم (۲۳۸۴/۸)۔

3821۔ اخرجه النسائی (۳۶/۵): کتاب المناقب: باب: فضل ابی بکر الصدیق رضی الله عنه رق (۸۱۰۶/۵)۔

فرمایا: اس کا والد۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے جو اسماعیل کے حوالے سے قیس سے منقول ہے "غریب" ہے۔

3822 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَآئِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ هُوَ اَبُوْ طُوَالَةَ الْاَنْصَارِيُّ الْمَدَنِيُّ ثِقَةٌ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو تمام خواتین پر اسی طرح فضیلت ہے، جس طرح ثرید کو تمام کھانوں پر ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر یہ ابوطوالہ انصاری مدنی ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

3823 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَآئِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَقَالَ اَغْرِبْ مَقْبُوحًا مَنْبُوحًا اَتُؤْذِيْ حَبِيْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عمرو بن غالب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کچھ کہا تو انہوں نے فرمایا مردود اور بدترین آدمی دفعان جاؤ! کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت کو اذیت پہنچا

3822- اخرجه البخاري (۱۳۳۷) كتاب فضائل الصحابة: باب: فضل عائشة رضي الله عنها، رقم (۳۷۷۰)، و طرفاه في (۵٤۱۹ - ۵٤۲۸)، و مسلم (۱۸۹۵/٤) كتاب فضل الصحابة: باب: في فضل عائشة رضي الله عنها، رقم (۸۹، ۲٤٤٦/۸۹).

3823- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤۸۲/۷) رقم (۱۰۳٦٤) عن عمار بن ياسر موقوفاً.

رہے ہو؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3824 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: هِيَ زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَعْنِيْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

◆◆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ (سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا اور آخرت میں زوجہ ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان کی مراد سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں، (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3825 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ عَآئِشَةُ قِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا: عائشہ عرض کی گئی: مردوں میں سے کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا والد۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے اعتبار سے "غریب" ہے۔

بَاب فَضْلِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 57: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی فضیلت

3826 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ الْعَنْبَرِيُّ اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّكَانَ ثِقَةً عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ فُلَانَةُ لِبَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ فَقِيْلَ لَهُ اَتَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً

3824۔ اخرجه البخاری (۵۸/۱۳): کتاب الفتن: باب: (۱۸) رقم (۷۱۰۰)۔

3825۔ اخرجه ابن ماجه (۳۸/۱): فی المقدمة، باب: فضل ابی بکر الصدیق رقم (۱۰۱)۔

3826۔ اخرجه ابوداؤد (۳۸۳/۱): کتاب الصلاة: باب: السجود عند الآیات رقم (۱۱۹۷)۔

فَاسْجُدُوْا فَاَىُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄► عکرمہ بیان کرتے ہیں: صبح کی نماز کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ محترمہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ تو وہ سجدے میں چلے گئے' ان سے دریافت کیا گیا: آپ اس وقت میں سجدہ کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے: جب تم کوئی نشان دیکھو تو سجدہ کرلو! اس سے بڑی نشانی اور کیا ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ (دنیا سے) رخصت ہوگئی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے' اور ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3827 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا كِنَانَةُ قَالَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ

متنِ حدیث: قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِيْ عَنْ حَفْصَةَ وَعَآئِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اَلَا قُلْتِ فَكَيْفَ تَكُوْنَانِ خَيْرًا مِّنِّيْ وَزَوْجِيْ مُحَمَّدٌ وَّاَبِيْ هَارُوْنُ وَعَمِّيْ مُوْسٰى وَكَانَ الَّذِيْ بَلَغَهَا اَنَّهُمْ قَالُوْا نَحْنُ اَكْرَمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَقَالُوْا نَحْنُ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهٖ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ صَفِيَّةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هَاشِمٍ الْكُوْفِيِّ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ

◄► سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' مجھے حفصہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' ایک ناپسندیدہ بات کا پتا چلا تھا میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا: تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہوسکتی ہو؟ جبکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے شوہر ہیں اور حضرت ہارون علیہ السلام میرے جدامجد ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میرے چچا ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات پتہ چلی تھی کہ دیگر ازواج نے یہ کہا تھا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس عورت سے زیادہ معزز ہیں ان خواتین نے یہ کہا تھا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں۔ آپ کے چچازاد ہیں۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف ہاشم کوفی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔ اس کی سند مستند نہیں ہے۔

3827۔ لم یخرجه سوی الترمذی من اصحاب الکتب السنة، ینظر (تحفة الاشراف) (۱۱/ ۳٤٠) رقم (۱۵۹۰۵)، و اخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری (۸/ ۱۰۰) عن ابن ابی عون بلفظ استبت عائشة و صفیة۔ الحدیث

3828 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَثْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِي اَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی وہ رونے لگی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات کی' تو وہ ہنسنے لگی۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ان کے رونے پھر ہنسنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بتایا تھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہونے والا ہے' تو میں رو پڑی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا: میں جنت کی تمام خواتین کی سردار ہوں صرف (مریم بنت عمران) اس سے خارج ہیں' تو میں ہنس پڑی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3829 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ اِنِّي بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَّاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَّاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ پتہ چلا' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے وہ رونے لگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم کیوں رو رہی ہو' انہوں نے جواب دیا: حفصہ نے میرے بارے میں یہ کہا ہے: میں یہودی کی بیٹی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک نبی کی بیٹی ہو' تمہارے چچا ایک نبی ہیں' تم ایک نبی کی بیوی ہو' تو کس بات پر وہ تمہارے مقابلے میں فخر کرے گی؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے حفصہ رضی اللہ عنہا! اللہ سے ڈرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3830 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

3829۔ اخرجه النسائي في الكبرى (٥/ ٢٩١) كتاب عشرة النساء، باب: الافتخار رقم (٨٩١٩/٢).

3830۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (١٢/ ١٥٠) رقم (١٦٩١٩)، و اخرجه ابن حبان في صحيحه (٩/ ٤٨٤)، حديث (٤١٧٧) عن عائشة به.

عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِیْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِیِّ

اسنادِ دیگر: مَا اَقَلَّ مَنْ رَوَاهُ عَنِ الثَّوْرِیِّ وَرُوِیَ هٰذَا عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے' جو اپنی بیوی کے حق میں سب سے بہتر ہو' اور میں اپنی بیوی کے بارے میں تم سب سے بہتر ہوں' جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے' تو تم اسے اس کے حال پر چھوڑ دو یعنی (برائی کے ساتھ اس کا تذکرہ نہ کرو)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

یہی روایت ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

3831 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ الْوَلِيْدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ شَيْئًا فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْهِمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَّمَهٗ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ وَاللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِیْ قَسَمَهَا وَجْهَ اللّٰهِ وَلَا الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَتَثَبَّتُّ حِيْنَ سَمِعْتُهُمَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرْتُهٗ فَاحْمَرَّ وَجْهُهٗ وَقَالَ دَعْنِیْ عَنْكَ فَقَدْ اُوْذِیَ مُوْسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ زِيْدَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ رَجُلٌ

◄► حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میرے صحابہ میں سے کوئی بھی شخص میرے سامنے کسی کی کوئی برائی پیش نہ کرے' کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میں ان میں سے کسی کے پاس جاؤں' تو میرا دل صاف ہو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال آیا آپ نے اسے تقسیم کیا اس کے بعد میں دو آدمیوں کے پاس گیا' تو وہ بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے یہ کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے (اجر و ثواب) کا ارادہ نہیں کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے یہ بات سنی' تو مجھے بہت بری لگی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سارا واقعہ بیان کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ

3831- اخرجه ابوداؤد (٦٨١/٢): كتاب الادب: باب: فی رفع الحديث من المجلس رقم (٤٨٦٠)

ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو! اس حوالے سے حضرت موسیٰ کو اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

اس کی سند میں ایک شخص کا اضافی ذکر ہے۔

3832 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی شخص کے بارے میں مجھ تک کوئی بات نہ پہنچاؤ' اسی روایت کا کچھ حصہ ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَاب مِنْ فَضَائِلِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 58: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

3833 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ فَقَرَاَ عَلَيْهِ (لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) وَقَرَاَ فِيْهَا اِنَّ ذَاتَ الدِّيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُوْدِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْمَجُوْسِيَّةُ مَنْ يَّعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُّكْفَرَهٗ وَقَرَاَ عَلَيْهِ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِّنْ مَالٍ لَّابْتَغٰى اِلَيْهِ ثَانِيًا وَّلَوْ كَانَ لَهٗ ثَانِيًا لَّابْتَغٰى اِلَيْهِ ثَالِثًا وَّلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا تُرَابٌ وَّيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ

◆◆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کی ہے: میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے یہ سورت تلاوت کی۔

(لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا)

آپ نے اس میں یہ کہا:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین ایک ہی ہے جو صحیح مسلمان (دین ہے) یہودی عیسائی یا مجوسی نہیں ہے جو شخص کوئی نیک عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ ضرور دیا جائے گا''۔

نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے یہ بھی کہا: اگر آدم کے بیٹے کے پاس مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری کی طلب کرے گا اگر دوسری ہو تو تیسری کی طلب کرے گا اگر دوسری وہ تو وہ تیسری کی طلب کرے گے۔ ابنِ آدم کے پیٹ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے۔ اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

ایک سند کے ہمراہ یہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن کی تلاوت کروں۔

ایک سند کے ہمراہ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن کی تلاوت کروں۔

بَابُ فِيْ فَضْلِ الْاَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ

باب 59: قریش اور انصار کی فضیلت کا بیان

3834 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَكَ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◄► طفیل بن ابی بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اگر انصار ایک وادی میں

3834۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الأشراف) (۱/ ۲۰) رقم (۳۳)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (۴/ ۷۸)، وقال صحيح الاسناد و لم يخرجاه بهذه السياقة عن الطفيل بن ابي بن كعب عن ابيه

(راوی کوشک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں:) گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ہوں گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

3835 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَاَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ فَقُلْتُ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ اِيَّايَ حَدَّثَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: ان سے صرف مؤمن محبت رکھے گا' اور صرف منافق ان سے بغض رکھے گا' جو شخص ان سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت رکھے گا' اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا اللہ بھی اس سے بغض رکھے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی زبانی خود یہ حدیث سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں! انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے۔

3836 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ قَالُوْا لَا اِلَّا ابْنَ اُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيْبَةٍ وَّاِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کچھ افراد کو جمع کیا اور ان سے فرمایا: کیا تمہارے درمیان کوئی اور تو نہیں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! صرف ہمارا ایک بھانجا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

3835- اخرجه البخاری (۱/۷ ۱٤) : كتاب مناقب الانصار : باب : حب الانصار من الايمان رقم (۳۷۸۳)، و مسلم (۳۰۲/۱) : كتاب الايمان: باب : بيان ان حب الانصار و عليا رضى الله عنهم من الايمان و دلالاته، و بغضهم من علامات النفاق رقم (۷٥/۱۲۹)، و ابن ماجه (٥۷/۱): فی المقدمة: باب : فی فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم (فضل الانصار) رقم (۱٦۳).

3836- اخرجه البخاری (٦۳۸/٦) : كتاب المناقب: باب: ابن اخت القوم منهم مو مولى القوم منهم رقم (۳٥۲۸)، و مسلم (۷۳٥/۲) كتاب الزكاة: باب : اعطاء المولفة قلوبهم على الاسلام و تصبر من قوى ايمانهم ، رقم (۱۰٥۹/۱۳۳).

فرمایا: قوم کا بھانجا ان کا ایک فرد ہوتا ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: قریش کے لوگ زمانۂ جاہلیت اور مصیبت کے قریب ہیں میں یہ چاہتا تھا کہ میں ان کی دلجوئی کروں کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے جائیں اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کو جاؤ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ ایک وادی اور ایک گھاٹی میں جائیں اور انصار دوسری گھاٹی یا وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3837 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ

متنِ حدیث: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيْهِ فِيْمَنْ اُصِيْبَ مِنْ اَهْلِهِ وَبَنِىْ عَمِّهِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنِّىْ اُبَشِّرُكَ بِبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيْهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

◆◆ نضر بن انس بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد اور آپ کے چچا زاد بھائیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد اور آپ کے چچا زاد بھائیوں کے بارے میں شہید ہونے پر ان سے تعزیت کی حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان کو خط میں لکھا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی وہ خوشخبری سناتا ہوں' جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

اے اللہ! انصار کی مغفرت کر دے انصار کے بچوں کی مغفرت کر دے ان کے بچوں کے بچوں کی مغفرت کر دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

قتادہ نے اس روایت کو نضر بن انس کے حوالے سے' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3838 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرِءْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ محمد بن ثابت اپنے والد کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل

3837- اخرجه مسلم (١٩٤٨/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل الانصار رضى الله تعالىٰ عنهم، رقم (٢٥٠٦/١٧٢).

3838- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (١١٤٦/٣) رقم (٣٨٧٤)، و اخرجه الحاكم فى المستدرك (٧٩/٤)، وقال: صحيح الاسناد و لم يخرجاه.

کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اپنی قوم کو میرا سلام کہنا' کیونکہ میرے علم کے مطابق یہ لوگ پاک دامن اور صابر ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3839 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتنِ حدیث: اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، وہ میرے خاص قریبی لوگ جن کی طرف میں لوٹ کر جاتا ہوں وہ میرے گھر والے ہیں اور میرے قابل اعتماد لوگ انصار ہیں' تو تم ان کے برے شخص کو معاف کر دینا اور اچھے شخص کی اچھائی کو قبول کرنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3840 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْهَاشِمِيُّ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتنِ حدیث: مَنْ يُّرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

◆◆ محمد بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قریش کو رسوا کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کر دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے' منقول ہے۔

3839۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۴۱۶/۳) رقم (۴۱۹۸)، و ذكره المتقي الهندي في الكنز (۵/۱۲)، حديث (۳۳۶۹۹)، و عزاه للترمذي عن ابي سعيد۔

3840۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۳۱۴/۳) رقم (۳۹۶۵) و اخرجه الحاكم في المستدرك (۷۴/۴) من طريق محمد بن سعد بن ابي وقاص عن ابيه فذكره۔

3841 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والا شخص انصار کو ناپسند نہیں کرسکتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3842 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْاَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَاِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار میرے قابل اعتبار اور راز دار لوگ ہیں لوگ زیادہ ہوتے چلے جائیں گے' تو یہ کم ہوتے چلے جائیں گے' تو تم ان میں سے اچھے شخص کی اچھائی کو قبول کرنا اور برے شخص کی برائی سے درگزر کرنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3843 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو نے قریش کو پہلے رسوائی کا

3841- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٤٠٧/٤) رقم (٥٤٨٣)، و اخرجه احمد (٣٠٩/١) عن سعيد بن جبير عن ابن عباس.

3842- اخرجه البخاري (١٥١/٧): كتاب مناقب الانصار: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم: اقبلوا من محسنهم و تجاوزوا عن مسيئهم، رقم (٣٨٠١)، و مسلم (١٩٤٩/٤): كتاب فضائل الصحابة، باب: من فضائل الانصار رضى الله تعالىٰ عنهم، رقم (٢٥١٠/١٧٦).

3843- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤١٨/٤) رقم (٥٥٢٢)، و اخرجه الطبراني في الكبير (١٨٧/١٧): حديث (٢٠١) عن عدى بن حاتم حديثاً طويلاً.

ذائقہ چکھایا اب انہیں مہربانی کا ذائقہ چکھادے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3844 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْاَحْمَرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْاَنْصَارِ .

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے دعا کی۔

"اے اللہ! انصار کی مغفرت کر دے انصار کے بچوں کی مغفرت کر دے ان کے بچوں کے بچوں کی مغفرت کر دے انصار کی خواتین کی مغفرت کر دے"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَيِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ

باب 60: انصار کا کون سا گھرانہ سب سے بہتر ہے؟

3845 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ اَوْ بِخَيْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ فَقَبَضَ اَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِيْ دُوْرِ الْاَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا اَيْضًا عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3844- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب السعة، ينظر (تحفة الاشراف)(١/٢٨٨)، رقم (١٠٩١) من طريق عطاء عن انس؛ و اخرجه احمد (٣/١٦٢) عن قتادة عن انس.

3845- اخرجه البخارى (٩/٣٤٨): كتاب الطلاق: باب: اللعان وقول الله تعالىٰ: (و الذين يرمون ازواجهم و لم يكن لهم شهداء الا انفسهم- الى قوله - تعالىٰ: من الصادقين) رقم (٥٣٠٠)، و مسلم (٤/١٩٤٩ - ١٩٥٠)، كتاب فضائل الصحابة: باب: فى خير الانصار رضى الله عنهم. رقم (١٧٧، و ما بعد ٥/٢٥١١).

◈◈ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں انصار کے بہترین خاندان کے بارے میں بتاؤں (راوی کو شک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں:) سب سے بہتر انصار کے بارے میں بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بنو نجار ہیں' پھر ان کے بعد بنو عبدالاشہل ہیں' پھر ان کے بعد بنو حارث بن خزرج ہیں' پھر ان کے بعد بنو ساعدہ ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے انگلیوں کو بند کرتے ہوئے یوں کھولا' جیسے کوئی کچھ پھینکتا ہے۔ اور ارشاد فرمایا: ویسے انصار کے تمام افراد بہتر ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

3846 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دُوْرُ بَنِى النَّجَّارِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِىْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنِى الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِىْ سَاعِدَةَ وَفِىْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اسْمُهٗ مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ نَحْوَ هٰذَا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◈◈ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار کے تمام خاندانوں میں سے بہترین بنو نجار ہیں۔ ان کے بعد بنو عبدالاشہل ہیں۔ ان کے بعد بنو حارث بن خزرج ہیں' پھر بنو ساعدہ ہیں ویسے انصار کے تمام خاندان بہتر ہیں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا خیال ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری لوگوں کو ہم پر ترجیح دی ہے' تو ان سے کہا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کو بھی بہت سے لوگوں پر ترجیح دی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابواُسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے' جسے معمر نے زہری' ابوسلمہ' عبیداللہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3846۔ اخرجه البخاری (۷/۱٤٤): كتاب مناقب الانصار: باب: فضل دور الانصار رقم (۳۷۸۹) و اطرافه فی (۳۷۹۰ - ۳۸۰۷ - ٦٠٥٣)، و مسلم (٤/۱۹۰۰)، كتاب فضائل الصحابة: باب: فی خير دور الانصار رضی الله عنهم، رقم (۱۷۹، ۱۷۹/۲٥۱۱).

3847 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: خَيْرُ دِيَارِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنونجار ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے ''غریب'' ہے۔

3848 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: خَيْرُ الْاَنْصَارِ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: انصار کا بہترین خاندان بنوعبداشہل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ

باب 61: مدینہ منورہ کی فضیلت کا بیان

3849 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِحَرَّةِ السُّقْيَا الَّتِيْ كَانَتْ لِسَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِيْ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيْلَكَ وَدَعَا لِاَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَاَنَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَيْ مَا بَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ

3847۔ لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۰۸/۲) رقم (۲۳۵۳)، و ذكره المتقى الهندى (۹/۱۲۰)، حديث (۳۳۷۲۰)، و عزاه للترمذى عن جابر۔

3848۔ لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۰۸/۲) رقم (۲۳۵٤)، عن مجالد عن الشعبى عن جابر بن عبد الله۔

3849۔ اخرجه احمد (۱۱۵/۱)، و ابن خزيمة (۱۰۶/۱) حديث (۲۰۹) من طريق عاصم بن عمرو عن على بن ابى طالب فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' جب ہم ''حرہ سقیا'' جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا علاقہ ہے' وہاں پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لئے وضو کا پانی لاؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا پھر دعا کی۔

''اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے خاص بندے اور تیرے خلیل تھے' اور انہوں نے مکہ کے لئے برکت کی دعا کی تھی میں بھی تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ تو ان کے مد اور ان کے صاع میں ان کے لئے برکت کر دے' اسی طرح جس طرح تو نے اہلِ مکہ کے لئے برکت عطا کی تھی اور اس کے ساتھ مزید اور برکت بھی کر دے جو دگنی ہو''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

3850 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُبَاتَةَ يُوْنُسُ بْنُ يَحْيَى بْنِ نُبَاتَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کا ایک باغ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3851 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

3850- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٤٦٣/٧) رقم (١٠٣٢٧)، (٤٥٥/١٠)، (١٤٩٣٩) عن ابى سعيد بن المعلى عن على و ابى هريرة.

3851- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤١٥/١٠) رقم (١٤٨١٠) من هذا طريق و من طريق حفص بن عاصم عن ابى هريرة او عن ابى سعيد الخدري، اخرجه البخاري و مسلم بزيادة فى آخره و (ومنبرى على حوضى).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کا ایک باغ ہے۔

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے۔ میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا مسجد حرام کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے بہتر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر سند کے ہمراہ نقل کی ہے۔

3852 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِیِّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص مدینہ منورہ میں فوت ہو سکتا ہو اسے وہیں فوت ہونا چاہیے کیونکہ جو شخص یہاں فوت ہوگا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

اس بارے میں سیّدہ سبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے جو ایوب سختیانی سے منقول ہے۔

3853 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَال سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: اَنَّ مَوْلَاةً لَّهُ اَتَتْهُ فَقَالَتِ اشْتَدَّ عَلَیَّ الزَّمَانُ وَاِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الْعِرَاقِ قَالَ فَهَلَّا اِلَى الشَّامِ اَرْضِ الْمَنْشَرِ اصْبِرِیْ لَكَاعِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ صَبَرَ عَلٰى شِدَّتِهَا وَلَاْوَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ

3852۔ اخرجه ابن ماجه (۱۰۳۹/۲) كتاب المناسك : باب: فضل المدينة رقم (۳۱۱۲)۔

3853۔ اخرجه احمد (۱۵۵/۲)، و مسلم (۱۰۰۴/۲)، كتاب الحج: باب: (الترغيب) فی سكنی المدينة، و الصبر علی لا و ائها، حديث (۴۸۱ ۔ ۱۳۷۷) عن نافع عن ابن عمر۔

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّسُفْیَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَیْرٍ وَّسُبَیْعَةَ الْاَسْلَمِیَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان کی ایک کنیز ان کے پاس آئی اور بولی: میرے لئے (مدینہ منورہ میں) وقت گزارنا مشکل ہوتا جا رہا ہے میں یہ چاہتی ہوں کہ میں عراق چلی جاؤں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: تم شام کیوں نہیں چلی جاتی ہو؟ جو حشر و نشر کی سرزمین ہے' اور تم صبر سے کام کیوں نہیں لیتی ہو؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو شخص (مدینہ منورہ) کی شدت اور پریشانی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ بنوں گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) شفاعت کرنے والا بنوں گا۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ اور سیدہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

3854 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ اَخْبَرَنَا اَبِیْ جُنَادَةُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اٰخِرُ قَرْیَةٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ جُنَادَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

قولِ امام بخاری: قَالَ تَعَجَّبَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے' اسلامی شہروں میں سب سے آخر میں مدینہ منورہ بے آباد ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' ہم اسے صرف جنادہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں' جسے انہوں نے ہشام سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت پر بڑی حیرانگی ظاہر کی ہے۔

3855 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ

متن حدیث: اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاَصَابَهٗ وَعَكٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَجَآءَ الْاَعْرَابِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ ثُمَّ جَآئَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا

3854- لم یخرجه سوی الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر (تحفة الاشراف) (۱۰/۲۵۷) رقم (۱٤۱٦٦)، و ذکره الهندی فی الکنز (۱٤/۲۲٤)، حدیث (۳۸٤۹۳) و عزاه للترمذی عن ابی هریرة

الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتُنَصِّعُ طَيِّبَهَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◈ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا اسے بخار ہوگیا وہ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: میری بیعت مجھے واپس کردیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے انکار کردیا تو وہ دیہاتی چلا گیا وہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر بولا میری بیعت مجھے واپس کردیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کردیا پھر وہ (شہر مدینہ سے ہی) چلا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے' جو میل کچیل کو دور کردیتی ہے' اور صاف ستھری چیز کو نکھار دیتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے

3856 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِي اَيُّوبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَّسَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ وَّجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◈ سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر میں مدینہ منورہ میں کسی ہرن کو چلتا ہوا دیکھوں تو میں اسے خوفزدہ نہیں کروں گا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ حرم ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3855۔ اخرجه البخاری (۲۱۲/۱۳): كتاب الاحكام: باب: بيعة الاعراب رقم (۷۲۰۹)، (۳۱۵/۱۳): كتاب الاعتصام: باب: ما ذكر النبی صلی الله عليه وسلم وحض على اتفاق اهل العلم۔ رقم (۷۳۲۲)، ومسلم (۱۰۰۶/۲): كتاب الحج: باب: المدينة تنفى شرارها رقم (۱۳،۸۳/٤۸۹) كلهم من طريق مالك عن محمد بن المنكدر عنه به۔

3856۔ اخرجه البخاری (۱۰۷/٤) كتاب فضائل المدينة: باب: لا بغي المدينة، رقم (۱۸۷۳)، ومسلم (۱۰۰۰/۲) كتاب الحج: باب: فضل المدينة ودعاء النبی صلی الله عليه وسلم فيها بالبركة رقم (٤۷۱، ٤۷۲/۱۳۷۲)۔

3857 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے "احد" پہاڑ آیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی):

"اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا میں اس (مدینہ منورہ) کے دونوں کناروں کے درمیان کو حرام قرار دیتا ہوں"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3858 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عِيْسٰى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةَ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ عَمَّارٍ

◆◆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ بات وحی کی ہے: ان تین جگہوں میں سے جہاں بھی تم پڑاؤ کرو گے وہی تمہارا دارالہجرت ہوگا۔ مدینہ' بحرین' قنسرین۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں' ابوعمار راوی نے اسے نقل کرنے میں تفرد کیا ہے۔

3859 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ صَالِحٍ

3857- اخرجه البخاري (٩٨/٦): كتاب الجهاد و السير: باب: فضل الخدمة في الغزو، رقم (٢٨٨٩)، (٤٦٩/٦): كتاب احاديث الانبياء: باب: حدثنا موسى بن اسماعيل، رقم (٣٣٦٧)، (٤٣٦/٧): كتاب المغازي: باب: احد جبل يحبنا و نحبه، رقم (٤٠٨٤)، (٣١٦/١٣) كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة: باب: ما ذكر الاالنبي صلي الله عليه وسلم و حض على اتفاق اهل العلم، رقم (٧٣٣٣)، و مسلم (٩٩٣/٢): كتاب الحج: باب: فضل المدينة، رقم (١٣٦٥/٤٦٢).

3858- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٣٥/٢) رقم (٣٢٤١)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (٣/٣٠٢)، وقال: صحيح الاسناد و لم يخرجاه.

3859- اخرجه مسلم (١٠٠٤/٢، ١٠٠٥): كتاب الحج: باب: (الترغيب) في سكنى المدينة و الصبر على لا و ائها، رقم (٤٨٤، ٤٨٤، ١٣٧٨/٤٨٤).

بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: قَالَ وَصَالِحُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ اَخُوْ سُهَیْلِ ابْنِ اَبِیْ صَالِحٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مدینہ منورہ کی سختی اور شدت پر جو شخص صبر سے کام لے گا میں قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) گواہ ہوں گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن غریب" ہے۔

صالح بن ابوصالح نامی راوی سہیل بن ابوصالح کے بھائی ہیں۔

بَابُ فِیْ فَضْلِ مَكَّةَ

باب 62: مکہ مکرمہ کی فضیلت

3860 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ ابْنِ حَمْرَاءَ الزُّهْرِیِّ قَالَ

متن حدیث: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَی الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَیْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَی اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّیْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ نَحْوَهٗ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِیْثُ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ ابْنِ حَمْرَاءَ عِنْدِیْ اَصَحُّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ حزورہ کے مقام پر کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! (اے مکہ!) تو اللہ کی زمین میں' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے' اگر مجھے تجھ سے نکالا نہ جارہا ہوتا تو میں (تجھے چھوڑ کر) نہ جاتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

اس روایت کو یونس نے زہری کے حوالے سے' اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

محمد بن عمرو ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

زہری نے ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ' کے حوالے سے' جو روایت نقل کی ہے وہ میرے نزدیک

3860- اخرجه ابن ماجه (۱۰۳٦/۲): کتاب المناسك: باب: فضل مكة: رقم (۳۱۰۸).

زیادہ مستند ہے۔

3861 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّاَبُو الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَّاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ارشاد فرمایا: تو کتنا بہترین شہر ہے' اور مجھے کتنا پسند ہے؟ اگر مجھے میری قوم نے تجھ سے نہ نکالا ہوتا تو میں تیرے علاوہ کہیں اور نہ ٹھہرتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ فِيْ فَضْلِ الْعَرَبِ

باب 63: عربوں کی فضیلت کا بیان

3862 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ قَابُوسَ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تَبْغَضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَبْغَضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تَبْغَضُ الْعَرَبَ فَتَبْغَضُنِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَدْرٍ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ ظَبْيَانَ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ مَاتَ سَلْمَانُ قَبْلَ عَلِيٍّ

◄► حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے سلمان! تم مجھ سے بغض نہ رکھنا ایسا نہ ہو کہ تم اپنے دین سے الگ ہو جاؤ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے بغض رکھ سکتا ہوں؟ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم عربوں سے بغض رکھو گے' تو مجھ سے بھی بغض رکھو گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے' ہم اسے صرف ابوبدر شجاع بن ولید نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوظبیان نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔ حضرت

3861- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٢١/٤) رقم (٥٥٣٩)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (٤٨٦/١)، و قال صحيح الاسناد و لم يخرجاه عن ابن عباس.

3862- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٢٦/٤)، رقم (٤٤٨٨)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (٨٦/٤)، و قال صحيح الاسناد لم يخرجاه، عن سلمان.

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پہلے ہوا تھا۔

3863 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْاَحْمَسِيِّ عَنْ مُّخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْاَحْمَسِيِّ عَنْ مُّخَارِقٍ

توضیحِ راوی: وَلَيْسَ حُصَيْنٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ

◆◆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص عربوں کے ساتھ خیانت کرے گا' وہ میری شفاعت کے مستحقین میں داخل نہیں ہوگا' اور میری محبت اسے نصیب نہ ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف حصین بن عمر احمسی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

محدثین کے نزدیک حصین نامی راوی زیادہ مستند نہیں ہیں۔

3864 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَتْ اُمُّ الْحُرَيْرِ اِذَا مَاتَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهَا اِنَّا نَرَاكِ اِذَا مَاتَ رَجُلٌ مِّنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ رَزِيْنٍ وَّمَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ

◆◆ محمد بن ابورزین اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' سیّدہ ام حریر رضی اللہ عنہا کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی عرب فوت ہوتا تھا' تو انہیں بڑی تکلیف ہوتی تھی ان سے کہا گیا: ہم نے آپ کو دیکھا کہ جب کوئی عرب شخص فوت ہوتا ہے' تو اس سے آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی تو انہوں نے جواب دیا: میں نے اپنے آقا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی عربوں کا ہلاک ہو جانا ہے۔

محمد بن ابورزین بیان کرتے ہیں: اس نے خاتون کے آقا حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔

3863ـ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٣٥٧/٤) رقم (٩٨١٢)، و اخرجه احمد (٧٢/١) عن طارق بن شهاب عن عثمان بن عفان.

3864ـ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٢٢٣/٤) رقم (٥٠٢٢) و ذكره المتقي الهندي في كنز العمال (٢٢٠/١٤)، حديث (٣٨٤٧١) و عزاه للترمذي عن طلحة بن مالك.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف سلیمان بن حرب کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3865 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي اُمُّ شَرِيكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب لوگ دجال سے بچنے کے لئے بھاگیں گے' اور پہاڑوں تک چلے جائیں گے سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب اس زمانے میں کہاں ہوں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت ان کی تعداد بہت تھوڑی ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

3866 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ بَصْرِيٌّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ اَبُو الْعَرَبِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّومِ وَحَامٌ اَبُو الْحَبَشِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُقَالُ يَافِثُ وَيَافِتُ وَيَفَتُ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سام' عربوں کے جدامجد ہیں' یافث' رومیوں کے جدامجد ہیں' حام حبشیوں کے جدامجد ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

ایک قول کے مطابق (نام) یافث' یافت' یلفت ہے۔

بَابُ فِي فَضْلِ الْعَجَمِ

باب 64: عجمیوں کی فضیلت

3867 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ مَوْلٰى عَمْرِو ابْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ

3865- اخرجه مسلم (٢٢٦٦/٤): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: في بقية من احاديث الدجال، رقم (٢٩٤٥/١٢٥)، و احمد (٤٦٢/٦).

3866- اخرجه احمد (٩/٥ - ١٠) عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب فذكره.

متن حدیث: ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّي بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَيَّاشٍ وَّصَالِحُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ هٰذَا يُقَالُ لَهٗ صَالِحُ بْنُ مِهْرَانَ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عجمیوں کا تذکرہ کیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے ان میں سے بعض لوگوں پر تم سے زیادہ اعتماد ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم لوگوں سے زیادہ اعتماد ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف ابوبکر بن عیاش نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

صالح بن ابوصالح نامی راوی صالح بن مہران ہیں جو عمرو بن حریث کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

3868 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِيْ ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيْلِيُّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ (وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ) قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِيْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَاَبُو الْغَيْثِ اسْمُهٗ سَالِمٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ مَدَنِيٌّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سورۂ جمعہ نازل ہوئی اس وقت ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تلاوت کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت تک پہنچے۔

"اور ان میں سے بعد میں آنے والے لوگ، جو ابھی ان کے ساتھ شامل نہیں ہوئے"۔

ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بعد میں آنے والے لوگوں سے مراد کون سے لوگ ہیں؟ جو ہم سے نہیں ملے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔

3867۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۱۱٤/۱۰) رقم (۱۳۵۰۲) عن ابي هريرة

3868۔ اخرجه البخاري (۵۱۰/۸): كتاب التفسير: باب: قوله تعالىٰ: (و آخرين منهم لما يلحقوا بهم) (الجمعة: ۳) تفسير سورة الجمعة، رقم (۴۸۹۷) و طرفة في (۴۸۹۸)، و مسلم (۱۹۷۲/۴ - ۱۹۷۳): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضل فارس، رقم (۲۳۰، ۲۳۱/۲۵٤٦)، و احمد (٤۱۷/۲)۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان موجود تھے' راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان رضی اللہ عنہ پر رکھا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' اگر ایمان ثریا (ستارے) پر (موجود) ہو تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ وہاں تک بھی پہنچ جائیں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابوالغیث نامی راوی کا نام سالم ہے۔ یہ عبداللہ بن مطیع مدنی کا آزاد کردہ غلام ہے۔

بَابُ فِيْ فَضْلِ الْيَمَنِ

باب 65: یمن کی فضیلت

3869 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ الْقَطَوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ

◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف منہ کر کے دعا کی۔

''اے اللہ! ان لوگوں کے دلوں کو (اسلام کی طرف پھیر دے) اور ہمارے لئے ہمارے صاع اور مدّ میں برکت پیدا کر دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف عمران القطان نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3870 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَّاَرَقُّ اَفْئِدَةً الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ

3869۔ اخرجه احمد (۱۸۵/۵) عن انس عن زيد بن ثابت.

3870۔ لم يخرجه من هذا الطريق سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۱۰/۱۱)، رقم (۱۵۰٤۷) والحديث اخرجه البخاري (۷۰۱/۴)، كتاب المغازى: باب: قدوم الاشعريين و اهل اليمن، رقم (٤٣٨٨)، (٤٣٩٠)، و مسلم (۲٦۲/۱، ۲٦٤ - الابی) كتاب الايمان: باب: تفاضل اهل الايمان و رجحان اهل اليمن فيه، رقم (۸٤، ۵۲/۹۰) من طريق اخرى عنه به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہلِ یمن تمہارے پاس آ رہے ہیں' جو بڑے نرم دل اور مہربان طبیعت کے مالک ہیں ایمان یمنی ہے حکمت یمنی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3871 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْيَمَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْمُلْكُ فِىْ قُرَيْشٍ وَّالْقَضَاءُ فِى الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِى الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِى الْاَزْدِ يَعْنِى الْيَمَنَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ مَرْيَمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بادشاہت قریش میں ہوگی قضا کا محکمہ انصار میں ہوگا' اذان حبشہ میں ہوگی اور امانت ''ازد'' (قبیلے) یعنی یمن میں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہے' تاہم یہ ''مرفوع'' روایت کے طور پر نہیں ہے' اور یہ روایت زید بن حباب سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

3872 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِىْ عَمِّىْ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْكَبِيْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ حَدَّثَنِىْ عَمِّىْ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْاَزْدُ اُسْدُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِىْ كَانَ اَزْدِيًّا يَا لَيْتَ اُمِّىْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَنَسٍ مَوْقُوْفًا وَّهُوَ عِنْدَنَا اَصَحُّ

﴿﴾ حضرت انس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ازد (یعنی یمنی لوگ) زمین میں اللہ تعالیٰ کے شیر ہیں۔ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ انہیں پست کر دیں' جبکہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ انہیں سر بلندی عطا کرے' عنقریب لوگوں پر وہ زمانہ آئے گا' جب کوئی شخص یہ کہے گا: اے کاش! میں یمنی ہوتا اے کاش میری ماں یمنی ہوتی۔

3871- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۹۱/۱۱) رقم (۱۵٤٦۱) و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۹۵/٤)، و عزاه لاحمد، وقال: و رجاله ثقات.

3872- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲٤۲/۱) رقم (۹۱۹)، و ذكره المتقي الهندي في الكنز (۵۷/۱۲)، حديث (۳۳۹۷۷)، و عزاه للترمذي عن انس.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔
یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے اور ہمارے نزدیک یہ زیادہ مستند ہے۔

3873 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنِي غَيْلَانُ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

آثارِ صحابہ: اِنْ لَّمْ نَكُنْ مِنَ الْاَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ غیلان بن جریر بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' اگر ہم لوگ یمنی نہ ہوتے' تو ہم لوگ کامل لوگ نہ ہوتے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3874 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ بَغْدَادِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنِي اَبِيْ عَنْ مِيْنَاءَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَائَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَائَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَائَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَّاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَّهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَّاِيْمَانٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَاءَ هٰذَا اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے ایک شخص آپ کے پاس حاضر ہوا میرا خیال ہے وہ قیس قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حمیر قبیلے پر لعنت کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا' پھر وہ دوسری سمت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پھر منہ پھیر لیا' پھر وہ دوسری سمت سے آپ کے سامنے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حمیر قبیلے کے لوگوں پر رحم کرے' کیونکہ ان کے منہ میں سلام ہے ان کے ہاتھوں میں کھانا ہے۔ اور وہ امن اور ایمان والے لوگ ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔ جو عبد الرزاق نامی راوی کے حوالے سے' منقول ہے۔ میناء نامی راوی کے حوالے سے' منکر روایات منقول ہیں۔

3873- تفردبه الترمذی من اصحاب الكتب الستة من حديث غيلان بن جرير عن انس بن مالك موقوفاً.

3874- لم يخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۳۷۹/۱۰) رقم (۱٤٦۲۳) و اخرجه احمد (۲۷۸/۲) عن عبد الرحمن بن عوف عن ابی هريرة به.

بَابُ فِيْ غِفَارٍ وَّاَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

باب 66: غفار، اسلم، جہینہ، مزینہ (قبائل کا تذکرہ)

3875 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارٌ وَّاَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِىْ عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: انصار' مزینہ' جہینہ' غفار' اشجع' بنوعبدالدار کے جتنے گھرانے ہیں' یہ سب کے افراد میرے ساتھی ہیں' ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے مددگار ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3876 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اسلم قبیلے کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار قبیلے کے لوگوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور عصیہ قبیلے کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ فِيْ ثَقِيْفٍ وَّبَنِىْ حَنِيفَةَ

باب 67: ثقیف اور بنوحنیفہ (قبائل کا تذکرہ)

3877 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ

3875۔ اخرجه مسلم (١٩٥٤/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل غفار و اسلم و جهينة، رقم (٢٥١٩/١٨٨)، و احمد (٤١٧/٥).

3876۔ اخرجه مسلم (١٩٥٣/٤) كتاب فضائل الصحابة: باب: دعا النبي صلى الله عليه وسلم لغافر و اسلم، رقم (٢٥١٨/١٨٧)، و احمد (٢٠/٢، ٥٠، ٦٠، ١٠٧، ١١٦، ١٣٦، ١٥٣)، و الدارمي (٢٤٣/٢) كتاب السير : باب: فضل اسلم و غفار، من طريق عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر، فذكره.

بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ بنوثقیف نے ہمیں قبروں کے ساتھ جلا دیا آپ ان کے لئے دعائے ضرر کیجئے نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ثقیف قبیلے کو ہدایت عطا کر۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3878 سند حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متن حدیث: مَاتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفًا وَّبَنِىْ حَنِيفَةَ وَبَنِىْ اُمَيَّةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ وصال کے وقت تین قبیلوں کو ناپسند کرتے ہیں ثقیف' بنوحنیفہ اور بنوامیہ۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3879 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُصْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: فِىْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ اَبُوْ مُسْلِمٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُصْمٍ يُكْنٰى اَبَا عُلْوَانَ وَهُوَ كُوْفِىٌّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ وَّشَرِيْكٌ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُصْمٍ وَّاِسْرَآئِيْلُ يَرْوِىْ عَنْ هٰذَا الشَّيْخِ وَيَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ثقیف قبیلے کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: یہ کذاب ہیں اور ہلاک کرنے والے ہیں۔

3877- اخرجه احمد (۳۴۳/۳) من طريق عبد الله بن عثمان بن خيثم، عن عبد الرحمن بن سابط، و ابى الزبير، فذكراه فى رواية عبد الوهاب الثقفى لم يذكر عبد الرحمن بن سابط، وزاد فيها: (قالوا: يارسول الله، اخرقتنا نبال ثقيف، فادع الله عليهم).

3878- انفردبه الترمذى ينظر (تحفظ الاشراف) (۳۴۹۲/۸)، حديث (۱۰۸۱۳)، من طريق الحسن عن عمران بن حصين موقوفاً.

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔
عبداللہ بن عصم نامی راوی کی کنیت ابوعلوان ہے یہ کوفہ سے تعلق رکھتے ہیں۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف شریک نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔
شریک پر فرماتے ہیں: عبداللہ بن عصم اور اسرائیل نے اسے اس بزرگ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
انہوں نے ان کا نام عبداللہ بن عصمہ ذکر کیا ہے اور اس بارے میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہیں۔

3880 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنِي اَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى اِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا وَّلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ وَّفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

توضیحِ راوی: وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ يَرْوِيْ عَنْ اَيُّوْبَ اَبِي الْعَلَاءِ وَهُوَ اَيُّوْبُ بْنُ مِسْكِيْنٍ وَّيُقَالُ ابْنُ اَبِي مِسْكِيْنٍ وَّلَعَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ الَّذِيْ رَوَاهُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ هُوَ اَيُّوْبُ اَبُو الْعَلَاءِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے ایک جوان اونٹنی تحفے کے طور پر پیش کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عوض میں چھ جوان اونٹنیاں اسے عطا کی، لیکن وہ اس بات ناراض ہوا اس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:
فلاں شخص نے ہمیں تحفے کے طور پر ایک اونٹنی دی ہم نے بدلے میں اسے چھ اونٹنیاں دیں، تو وہ پھر بھی ناراض رہا، میں نے یہ ارادہ کیا، میں صرف کسی قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی شخص کا تحفہ قبول کیا کروں۔
یہ حدیث دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔
یزید بن ہارون نامی راوی نے اسے ایوب ابوالعلاء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
یہ ایوب بن مسکین ہیں اور ایک قول کے مطابق ابن ابی مسکین ہیں۔ ہوسکتا ہے: یہ وہ روایت ہے، جو کہ ایوب نے سعید مقبری کے حوالے سے نقل کی ہے، اور یہ ایوب ابوالعلاء ہیں۔

3881 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ

3880۔ اخرجه ابوداؤد (۳۱۳/۲): كتاب البيوع: باب: في قبول الهدايا، حديث (۳۵۳۷)، من طريق سعيد المقبري عن ابي هريرة رضي الله عنه، فذكره۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: اَهْدٰى رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً مِّنْ اِبِلِهِ الَّتِىْ كَانُوْا اَصَابُوْا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَهُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا مِّنَ الْعَرَبِ يُهْدِىْ اَحَدُهُمُ الْهَدِيَّةَ فَاُعَوِّضُهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِىْ ثُمَّ يَتَسَخَّطُهُ فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُ عَلَىَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَا اَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِىْ هٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ عَنْ اَيُّوْبَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوفزارہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اونٹنی تحفے کے طور پر پیش کی جو ان لوگوں کو غابہ کے مقام سے ملی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عوض میں کوئی چیز دی تو وہ ناراض شخص ہوگیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دیہاتیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ ایسے ہیں جب وہ تحفہ دیتے ہیں تو میں انہیں اس کے بدلے میں وہ چیز دیتا ہوں جو میرے پاس ہوتی ہے تو وہ پھر بھی ناراض ہو جاتے ہیں اور اس بارے میں مجھ سے ناراض ہی رہتے ہیں۔ اللہ کی قسم! آج کے بعد میں کسی دیہاتی کا تحفہ قبول نہیں کروں گا صرف کسی قریشی انصاری ثقفی یا دوسی کا تحفہ قبول کروں گا۔

یہ روایت یزید بن ہارون سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

3882 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَلَاذٍ يُحَدِّثُ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوْحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِىْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرِيُّوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِى الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّىْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ مِنِّىْ وَاِلَىَّ فَقُلْتُ لَيْسَ هٰكَذَا حَدَّثَنِىْ اَبِىْ وَلٰكِنَّهُ حَدَّثَنِىْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هُمْ مِنِّىْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِ اَبِيْكَ.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ وَّيُقَالُ الْاَسْدُ هُمُ الْاَزْدُ

◆◆ عامر بن ابوعامر اشعری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنواسد اور بنواشعر بہترین قبیلے ہیں یہ لوگ جنگ سے راہ فرار اختیار نہیں کرتے اور مالِ غنیمت میں کبھی دھوکہ نہیں کرتے' یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

3882- اخرجه احمد (۱۲۹/٤ - ۱٦٤) من طريق وهب بن جرير قال: حدثنا ابى. قال: سمعت عبد الله بن ملاذ يحدث، عن نمير بن اوس، عن مالك بن مسروح، عن عامر بن ابى عامر الاشعرى عن ابيه، فذكره

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے یہ روایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد نہیں فرمایا: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ مجھ سے ہیں اور میرے سپرد ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: میرے والد نے ان الفاظ میں یہ روایت مجھے نہیں سنائی تھی بلکہ انہوں نے مجھے یہ بتایا تھا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ مجھ سے اور میں اُن سے ہوں۔

تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے والد سے منقول حدیث کے بارے میں زیادہ جانتے ہو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف وہب بن جریر نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

ایک قول کے مطابق اسد قبیلے سے مراد ''ازد'' (قبیلہ) ہے۔

3883 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَّاَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اسلم قبیلے کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار قبیلے کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری' حضرت ابوبرزہ' حضرت بریدہ اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

3884 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ نَحْوَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلم قبیلے کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار قبیلے والوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے' عصیہ قبیلے والوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔

ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''عصیہ قبیلے والوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کی ہے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3885 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغِفَارٌ وَّاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُّزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَسَدٍ وَّطَيِّئٍ وَّغَطَفَانَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے' غفار' اسلم' مزینہ اور جہینہ (یہاں روایت کے الفاظ میں راوی کو شک ہے) قبیلے کے لوگ' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسد' طے' غطفان (قبیلے کے لوگوں سے) بہتر ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3886 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ نَفَرٌ مِّنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا بَنِىْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَآءَ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى فَلَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوتمیم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت

3885- اخرجه مسلم (۸/۴۴۶ - ۴۴۷ - الابی): كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم، باب: من فضائل غفار و اسلم و جهينة و اشجع و مزينة و تميم و دوس و طيء، حديث (۱۹۰ - ۱۹۱ - ۲۰۲۱/۱۹۲)، و احمد (۲/۳۶۹)، و الحميدى (۲/۴۵۲) حديث (۱۰۴۸) من طريق الاعرج عن ابى هريرة، فذكره.

3886- اخرجه البخارى (۶/۳۳۰): كتاب بدء الخلق باب: ما جاء فى قول تعالى: (و هو الذى يبدا الخلق ثم يعيده و هو اهون عليه) (الروم: ۲۷)، حديث (۳۱۹۰ - ۳۱۹۱)، و (۷/۶۸۴)، كتاب المغازى: باب: و فد بنى تمام، حديث: (۴۳۶۵)، (۷/۷۰۱): باب: قدوم الاشعريين و اهل اليمن، حديث (۴۳۸۶)، و (۱۳/۴۱۴)، كتاب التوحيد: باب: (وكان عرشه على الماء، وهو رب العرش العظيم) (هود: ۷)، حديث (۷۴۱۸)، و احمد (۴/۴۲۶ - ۴۳۱ - ۴۳۳ - ۴۳۶) من طريق ابى صخرة جامع بن شداد، عن صفوان بن محرز عن عمران بن الحصين، فذكره.

میں حاضر ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اے بنو تمیم تم خوشخبری قبول کرو انہوں نے عرض کی: آپ پہلے بھی ہمیں خوشخبری دے چکے ہیں اب کچھ مال عطا کریں راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک متغیر ہوگیا پھر یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خوشخبری قبول کرو جب بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا تھا' تو ان لوگوں نے عرض کی: ہم قبول کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3887 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَّمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ تَمِيْمٍ وَّاَسَدٍ وَّغَطَفَانَ وَبَنِىْ عَامِرِ ابْنِ صَعْصَعَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهٗ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَهُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلم' غفار' مزینہ قبیلے کے لوگ تمیم' اسد' غطفان' بنو عامر بن صعصعہ' نبی اکرم ﷺ نے اس لفظ کو بلند آواز میں ادا کیا' سے زیادہ بہتر ہیں۔

حاضرین نے کہا: اس صورت میں یہ (دوسرے طبقے کے لوگ) محروم ہوگئے اور خسارے کا شکار ہوگئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (پہلے طبقے کے) لوگ دوسرے (طبقے کے) لوگوں سے بہتر ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ فِىْ فَضْلِ الشَّامِ وَالْيَمَنِ

باب 68: شام اور یمن کی فضیلت

3888 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ ابْنُ ابْنَةِ اَزْهَرَ السَّمَّانِ حَدَّثَنِىْ جَدِّىْ اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِىْ نَجْدِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِىْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِىْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ

3887۔ تفرد بروايته الترمذى من اصحاب الكتب الستة، وذكره المتقى الهندى فى (كنز العمال) (۱۲/۶۹)، حديث (۳۴۰۳۶)، و عزاه للترمذى عن ابى بكرة۔

3888۔ اخرجه البخارى (۱۳ / ۴۹): كتاب الفتن: باب: قول النبى صلى الله عليه وسلم، (الفتنة من قبل المشرق)، حديث (۷۰۹۴)، و احمد (۲ / ۹۰ ۔ ۱۱۸) من طريق نافع عن ابن عمر، فذكره۔ و اخرجه البخارى (۲ / ۶۰۵): كتاب الاستسقاء: باب: ما قيل فى الزلازل و الآيات، حديث (۱۰۳۷) من طريق نافع عن ابن عمر، فذكره موقوفاً۔

وَبِهَا اَوْ قَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''اے اللہ ہمارے شام میں برکت عطا کراے اللہ! ہمارے یمن میں برکت عطا کرلوگوں نے عرض کی: ہمارے نجد کے لئے بھی دعا کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے' اور وہاں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو ابن عون سے منقول ہے۔

یہی روایت سالم بن عبداللہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3889 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

متنِ حدیث: قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْاٰنَ مِنَ الرِّقَاعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ فَقُلْنَا لِاَىٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' اور چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآن اکٹھا کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شام والوں کے لئے خوشخبری ہے ہم نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس کی وجہ یہ ہے: رحمٰن کے فرشتوں نے اپنے پر ان پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف یحییٰ بن ایوب نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3890 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

3889۔ اخرجه احمد (٥ / ١٨٤) من طريق يزيد بن ابى حبيب، عن عبد الرحمن بن شماسة عن زيد بن ثابت، فذكره

3890۔ لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، من طريق ابى عامر العقدى، وسياتى قريباً من طريق آخر بسند اصح منه

متن حدیث: لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمِ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِىْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَّفَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو لوگ اپنے مرے ہوئے باپ دادا پر فخر کرنے سے باز آ جائیں گے' جو جہنم کا کوئلہ ہیں یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہوں گے' جو گوبر کا کیڑا ہوتا ہے' اور اپنے ناک سے گوبر کی گولیاں بناتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنے کو دور کر دیا ہے اب آدمی یا تو مؤمن اور پرہیزگار ہوگا یا گنہگار اور بدبخت' کیونکہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3891 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ اَبِىْ عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَّفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَّالنَّاسُ بَنُو اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّهٰذَا اَصَحُّ عِنْدَنَا مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

توضیح راوی: وَسَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ قَدْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَيَرْوِىْ عَنْ اَبِيْهِ اَشْيَاءَ كَثِيْرَةً عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ

هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِىْ عَامِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ

◄► حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنے کو دور کر دیا ہے۔ (اب لوگ) یا مؤمن اور پرہیزگار ہوگا' یا گنہگار اور بدبخت ہوگا' سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ پہلی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

3891- اخرجه ابوداؤد (۲/۷۵۲): كتاب الادب: باب: في التفاخر بالاحساب، عن هشام بن سعد، عن سعيد بن ابى سعيد، عن ابيه، عن ابى هريرة، فذكره.

سعید مقبری نے اس روایت کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔

انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے کئی روایات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

سفیان ثوری اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو ہشام کے حوالے سے سعید المقبری کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے جیسے ابو عامر بن ہشام کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

كِتَابُ الْعِلَلِ

تمہید

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: جَمِيْعُ مَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنَ الْحَدِيْثِ فَهُوَ مَعْمُوْلٌ بِهٖ وَبِهٖ اَخَذَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَا خَلَا حَدِيْثَيْنِ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ وَّحَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ وَقَدْ بَيَّنَّا عِلَّةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا فِي الْكِتَابِ ۔

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: ہم نے اس کتاب میں جو بھی احادیث ذکر کی ہیں' وہ سب ''معمول بہ'' ہیں اور بعض اہلِ علم نے اُن کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ البتہ دو احادیث (اس سے) مستثنیٰ ہیں۔

ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خوف کے بغیر' سفر کے علاوہ' بارش کے علاوہ' مدینہ منورہ میں ظہر وعصر کی نماز' اور مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

دوسرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: جب کوئی شخص شراب پی لے' تو اُسے کوڑے مارو اور اگر وہ چوتھی مرتبہ پھر ایسا کرے تو اُسے قتل کر دو۔

ان دونوں روایات میں موجود علتیں ہم نے کتاب میں ذکر کر دی ہیں۔

قَالَ وَمَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنِ اخْتِيَارِ الْفُقَهَاءِ ۔

◆◆ ہم نے اس کتاب میں فقہاء کے جو اقوال نقل کیے ہیں' (اُن کی اسناد درج ذیل ہیں)

سفیان ثوری کے فتاویٰ کی سند

فَمَا كَانَ مِنْهُ مِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَاَكْثَرُهٗ مَا حَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنِيْ بِهٖ اَبُو الْفَضْلِ مَكْتُوْمُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ ۔

◆◆ ان میں سے سفیان ثوری کے جو اقوال ہیں' اُن میں سے اکثر شیخ محمد بن عثمان کوفی نے عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے سفیان سے نقل کیے ہیں۔

ان میں سے کچھ شیخ ابوالفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے محمد بن یوسف فریابی کے حوالے سے سفیان ثوری سے نقل کیے ہیں۔

امام مالک کے فتاویٰ کی سند

وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فَاَكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى الْقَزَّازُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ .

اس میں امام مالک کے جو اقوال ہیں' اُن میں سے زیادہ تر شیخ اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے شیخ معن بن عیسیٰ قزاز کے حوالے سے امام مالک سے نقل کیے ہیں۔

وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ اَبْوَابِ الصَّوْمِ فَاَخْبَرَنَا بِهِ اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَبَعْضُ كَلَامِ مَالِكٍ مَا اَخْبَرَنَا بِهِ مُوْسٰى بْنُ حِزَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ .

روزے سے متعلق مسائل شیخ ابومصعب مدینی نے امام مالک کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔

امام مالک کا بعض کلام شیخ موسیٰ بن حزام نے ہمیں بتایا ہے' جنہوں نے شیخ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی کے حوالے سے امام مالک سے اسے روایت کیا ہے۔

امام عبداللہ بن مبارک کے فتاویٰ کی سند

وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ فَهُوَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْاٰمُلِيُّ عَنْ اَصْحَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْهُ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ مُحَمَّدِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدَانَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ فَضَالَةَ النَّسَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَلَهُ رِجَالٌ مُسَمَّوْنَ سِوٰى مَنْ ذَكَرْنَا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ .

اس میں شیخ عبداللہ بن مبارک کے جو اقوال منقول ہیں' وہ شیخ احمد بن عبدہ عاملی نے ابن مبارک کے شاگردوں کے حوالے سے' شیخ عبداللہ بن مبارک سے نقل کیے ہیں۔

ان میں سے بعض شیخ ابووہب محمد بن مزاحم کے حوالے سے ابن مبارک سے روایت کیے گئے ہیں۔

ان میں سے بعض شیخ علی بن حسن کے حوالے سے عبداللہ بن مبارک سے منقول ہیں۔

ان میں سے بعض عبدان کے حوالے سے' سفیان بن عبدالملک کے حوالے سے' ابن مبارک سے روایت کیے گئے ہیں۔

ان میں سے بعض حبان بن موسیٰ کے حوالے سے' ابن مبارک سے نقل کیے گئے ہیں۔

ان میں سے بعض وہب بن زمعہ کے حوالے سے' فضالہ نسوی کے حوالے سے' ابن مبارک سے نقل کیے گئے ہیں۔

ہم نے ابن مبارک کے حوالے سے جن حضرات کا ذکر کیا ہے' اُن کے علاوہ بھی کچھ حضرات سے یہ مسائل منقول ہیں۔

امام شافعی کے فتاویٰ کی سند

وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ فَاَكْثَرُهُ مَا اَخْبَرَنَا بِهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ .

وَمَا كَانَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ فَحَدَّثَنَا بِهٖ اَبُو الْوَلِيْدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ ۔
وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ الْبُوَيْطِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَذُكِرَ مِنْهُ اَشْيَاءُ عَنِ الرَّبِيْعِ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَقَدْ اَجَازَ لَنَا الرَّبِيْعُ ذٰلِكَ وَكَتَبَ بِهٖ اِلَيْنَا ۔

◆◆ اس میں امام شافعی کے جو اقوال منقول ہیں' اُن میں سے زیادہ تر شیخ حسن بن محمد زعفرانی نے امام شافعی سے نقل کیے ہیں۔

وضو اور نماز سے متعلق امام شافعی کے اقوال شیخ ابو ولید مکی نے امام شافعی کے حوالے سے ہمارے سامنے بیان کیے ہیں۔
ان میں سے بعض اقوال شیخ ابو اسمٰعیل ترمذی نے یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی کے حوالے سے امام شافعی سے نقل کیے ہیں۔
اُنہوں نے ان میں سے بعض ربیع کے حوالے سے' امام شافعی سے روایت کیے ہیں۔
شیخ ربیع نے ان کی اجازت ہمیں دی ہے اور اس بارے میں ہمیں مکتوب بھی لکھا ہے۔

امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق بن راہویہ کے فتاویٰ کی سند

وَمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَّاِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ فَهُوَ مَا اَخْبَرَنَا بِهٖ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ اِلَّا مَا فِيْ اَبْوَابِ الْحَجِّ وَالدِّيَاتِ وَالْحُدُوْدِ فَاِنِّيْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ اِسْحٰقَ بْنِ مَنْصُوْرٍ وَاَخْبَرَنِيْ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْاَصَمُّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَبَعْضُ كَلَامِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ اَفْلَحَ عَنْ اِسْحٰقَ وَقَدْ بَيَّنَّا هٰذَا عَلٰى وَجْهِهٖ فِى الْكِتَابِ الَّذِيْ فِيْهِ الْمَوْقُوْفُ ۔

◆◆ اس میں امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق بن راہویہ کے جو فتاویٰ منقول ہیں' وہ شیخ اسحٰق بن منصور نے امام احمد اور امام اسحٰق کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔
امام اسحٰق بن ابراہیم کے بعض فتاویٰ شیخ محمد بن افلح نے امام اسحٰق بن راہویہ کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔
ہم نے کتاب میں اس بات کی وضاحت کر دی ہے' جو اقوال ''موقوف'' طور پر منقول ہیں۔

امام بخاری کے اقوال

وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ ذِكْرِ الْعِلَلِ فِى الْاَحَادِيْثِ وَالرِّجَالِ وَالتَّارِيْخِ فَهُوَ مَا اسْتَخْرَجْتُهُ مِنْ كُتُبِ التَّارِيْخِ وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ مَا نَاظَرْتُ بِهٖ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ وَمِنْهُ مَا نَاظَرْتُ بِهٖ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبَا زُرْعَةَ وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاَقَلُّ شَيْءٍ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ زُرْعَةَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا بِالْعِرَاقِ وَلَا بِخُرَاسَانَ فِيْ مَعْنَى الْعِلَلِ وَالتَّارِيْخِ وَمَعْرِفَةِ الْاَسَانِيْدِ كَبِيْرَ اَحَدٍ اَعْلَمَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ ۔

◆◆ ہم نے احادیث' رجال اور تاریخ کے بارے میں جو کچھ علتیں اس میں ذکر کی ہیں' وہ میں نے (امام بخاری کی) کتاب التاریخ سے نقل کی ہیں۔
میں نے ان میں سے اکثر کے بارے میں امام بخاری کے ساتھ بحث و مباحثہ کیا ہے۔

ان میں سے بعض مسائل کے بارے میں میں نے امام دارمی اور امام ابوزرعہ رازی سے بھی بحث وتحیص کی ہے' تاہم اس میں زیادہ تر امام بخاری سے منقول ہے' جبکہ امام دارمی اور امام ابوزرعہ سے کم اقوال منقول ہیں۔

میرے علم کے مطابق عراق اور خراسان میں کوئی بھی شخص علل' تاریخ اور اسانید کی معرفت کے حوالے سے امام بخاری سے بڑا عالم نہیں ہے۔

جرح وتعدیل کی وجہ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا حَمَلَنَا عَلٰى مَا بَيَّنَّا فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِ الْفُقَهَاءِ وَعِلَلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّا سُئِلْنَا عَنْ هٰذَا فَلَمْ نَفْعَلْهُ زَمَانًا ثُمَّ فَعَلْنَاهُ لِمَا رَجَوْنَا فِيْهِ مِنْ مَنْفَعَةِ النَّاسِ لِاَنَّا قَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ تَكَلَّفُوْا مِنَ التَّصْنِيْفِ مَا لَمْ يُسْبَقُوْا اِلَيْهِ مِنْهُمْ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ وَّسَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيَحْيٰى ابْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ وَوَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّغَيْرُهُمْ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ صَنَّفُوْا فَجَعَلَ اللّٰهُ فِىْ ذٰلِكَ مَنْفَعَةً كَثِيْرَةً فَنَرْجُوْ لَهُمْ بِذٰلِكَ الثَّوَابَ الْجَزِيْلَ عِنْدَ اللّٰهِ لِمَا نَفَعَ اللّٰهُ بِهِ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُمُ الْقُدْوَةُ فِيْمَا صَنَّفُوْا وَقَدْ عَابَ بَعْضُ مَنْ لَّا يَفْهَمُ عَلٰى اَهْلِ الْحَدِيْثِ الْكَلَامَ فِى الرِّجَالِ' وَقَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَدْ تَكَلَّمُوْا فِى الرِّجَالِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَطَاوُسٌ تَكَلَّمَا فِىْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ وَتَكَلَّمَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِىْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ وَّتَكَلَّمَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَعَامِرٌ الشَّعْبِيُّ فِى الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ .

◆◆ ہم نے اس کتاب میں فقہاء کے اقوال اور احادیث کے علل کو اس لیے بیان کیا' کیونکہ اس بارے میں ہم سے سوالات کیے گئے' پہلے ہم نے اسے اختیار نہیں کیا تھا' پھر یہ کیا' کیونکہ ہمیں اُمید ہے کہ اس میں لوگوں میں فائدہ ہوگا' پھر ہم نے یہ بات بھی دیکھی کہ بہت سے ائمہ نے بڑی محنت کے ساتھ ایسی تصانیف مرتب کیں' اُن سے پہلے اس نوعیت کی مثال نہیں ملتی۔

ان مشائخ میں ہشام بن حسان' عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج' سعید بن ابی عروبہ' مالک بن انس' حماد بن سلمہ' عبداللہ بن المبارک' یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ' وکیع بن جراح' عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ' اہلِ علم و اہلِ فضل شامل ہیں۔ جنہوں نے تصانیف مرتب کیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن تصانیف میں (لوگوں کیلئے) بہت سا فائدہ رکھا۔ ہمیں اُمید ہے کہ ان حضرات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی اس وجہ سے اجرِ جزیل عطاء ہوگا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے مسلمانوں کو نفع عطاء کیا ہے۔ ان حضرات نے جو تصنیف کی ہے' اس بارے میں یہ لوگ پیشوا کی حیثیت رکھتے ہیں۔

بعض لوگ جو فہم سے عاری ہیں' اُنہوں نے محدثین پر اس حوالے سے اعتراض کیا ہے کہ وہ رجال کے بارے میں کلام کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ ہم نے بہت سے ائمہ' تابعین کو دیکھا ہے کہ اُنہوں نے رجال کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ان میں حسن بصری اور طاؤس شامل ہیں۔ جنہوں نے معبد جہنی کے بارے میں کلام کیا ہے' اسی طرح سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور کے بارے میں کلام کیا ہے۔

وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ وَّسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالْاَوْزَاعِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ وَوَكِيْعِ بْنِ الْجَرَّاحِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيِّ وَّغَيْرِهِمْ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ تَكَلَّمُوْا فِي الرِّجَالِ وَضَعَّفُوْا ـ

◆◆ ایوب سختیانی' عبداللہ بن عون' سلیمان تیمی' شعبہ بن حجاج' سفیان ثوری' مالک بن انس' اوزاعی' عبداللہ بن مبارک' یحییٰ بن سعید قطان' وکیع بن جراح' عبدالرحمٰن بن مہدی اور دیگر اہلِ علم حضرات نے کچھ راویوں کے بارے میں کلام کیا ہے اور اُنہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

وَاِنَّمَا حَمَلَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ النَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ لَا يُظَنُّ بِهِمْ اَنَّهُمْ اَرَادُوْا الطَّعْنَ عَلَى النَّاسِ اَوِ الْغِيْبَةَ اِنَّمَا اَرَادُوْا عِنْدَنَا اَنْ يُّبَيِّنُوْا ضَعْفَ هٰؤُلَآءِ لِكَيْ يُعْرَفُوْا لِاَنَّ بَعْضَ الَّذِيْنَ ضُعِّفُوْا كَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ وَّبَعْضَهُمْ كَانَ مُتَّهَمًا فِي الْحَدِيْثِ وَبَعْضَهُمْ كَانُوْا اَصْحَابَ غَفْلَةٍ وَّكَثْرَةِ خَطَإٍ فَاَرَادَ هٰؤُلَآءِ الْاَئِمَّةُ اَنْ يُّبَيِّنُوْا اَحْوَالَهُمْ شَفَقَةً عَلَى الدِّيْنِ وَتَثْبِيْتًا لِاَنَّ الشَّهَادَةَ فِي الدِّيْنِ اَحَقُّ اَنْ يُّتَثَبَّتَ فِيْهَا مِنَ الشَّهَادَةِ فِي الْحُقُوْقِ وَالْاَمْوَالِ ـ

◆◆ ہم یہ سمجھتے ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے! ان حضرات نے مسلمانوں کی خیرخواہی کیلئے ایسا کیا۔ ان حضرات کے بارے میں یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے کچھ لوگوں پر طعن کرنے کیلئے یا غیبت کے طور پر یہ کلام کیا ہوگا۔ ان حضرات کا مقصد ہمارے نزدیک یہ تھا کہ وہ ان راویوں کے ضعف کو بیان کردیں' تاکہ ان کی معرفت حاصل ہو جائے۔ جن لوگوں کو ضعیف قرار دیا گیا' ان میں سے بعض لوگ بدعتی (بدعقیدہ) تھے۔ بعض لوگوں پر حدیث (جھوٹی یا غلط) بیان کرنے کا الزام تھا' بعض (حدیث نقل کرنے میں) غفلت برتتے تھے اور بکثرت غلطیاں کرتے تھے' تو دینی (تعلیمات) کی بہتری اور احتیاط کیلئے ان حضرات نے ایسے افراد کی حالت بیان کی ہے' کیونکہ دینی تعلیمات نقل کرنے میں (شرعی) گواہی کا ہونا اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اُس میں احتیاط کی جائے۔ بہ نسبت اُس گواہی کے حقوق اور اموال سے تعلق رکھتی ہے۔

متقدمین کی رائے

قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكَ بْنَ اَنَسٍ وَّسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ فِيْهِ تُهْمَةٌ اَوْ ضَعْفٌ اَسْكُتُ اَوْ اُبَيِّنُ قَالُوْا بَيِّنْ ـ

◆◆ امام بخاری نے محمد بن یحییٰ کے حوالہ سے یہ بات بتائی ہے' اُنہوں نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری' شعبہ' مالک بن انس' سفیان بن عیینہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جس نے تہمت یا ضعف پایا جاتا ہے۔ (ایسے شخص کے بارے میں) میں خاموش رہوں' یا (اس کی خامی) بیان کردوں؟ تو ان حضرات نے یہ جواب دیا: تم بیان کردو!

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ قِيْلَ لِاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ اِنَّ اُنَاسًا يَّجْلِسُوْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمُ النَّاسُ وَلَا يَسْتَاْهِلُوْنَ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كُلُّ مَنْ جَلَسَ جَلَسَ اِلَيْهِ النَّاسُ وَصَاحِبُ السُّنَّةِ اِذَا مَاتَ اَحْيَا اللّٰهُ ذِكْرَهٗ وَالْمُبْتَدِعُ لَا يُذْكَرُ .

◆◆ محمد بن رافع نیشاپوری یحییٰ بن آدم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابوبکر بن عیاش سے یہ کہا گیا: کچھ لوگ بیٹھتے ہیں اور کچھ لوگ (درسِ حدیث دینے کیلئے) بیٹھتے ہیں اور کچھ لوگ (اُن سے حدیث کا درس لینے کیلئے) اُن کے پاس بیٹھتے ہیں حالانکہ (درس دینے والے افراد) اس کے اہل نہیں ہوتے؟ تو ابوبکر بن عیاش نے کہا: جو شخص (درسِ حدیث دینے کیلئے) بیٹھے گا' لوگ (اُس سے درس لینے کیلئے) اُس کے پاس بیٹھیں گے' لیکن جو شخص واقعی علمِ حدیث کا ماہر ہوگا' جب وہ انتقال کر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے ذکر کو زندہ رکھیں گا' لیکن جو شخص بدعتی (بدمذہب) ہوگا' اُس کا (بعد میں) ذکر نہیں ہوگا۔

سند کی اہمیت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصَمُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كَانَ فِي الزَّمَنِ الْاَوَّلِ لَا يَسْاَلُوْنَ عَنِ الْاِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ سَاَلُوْا عَنِ الْاِسْنَادِ لِكَيْ يَاْخُذُوْا حَدِيْثَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَيَدَعُوْا حَدِيْثَ اَهْلِ الْبِدَعِ .

◆◆ محمد بن علی' نصر بن عبداللہ کے حوالہ سے' اسماعیل بن زکریا کے حوالہ سے' ابن سیرین کا یہ بیان کرتے ہیں: پہلے زمانہ میں لوگ سند کے بارے میں تحقیق نہیں کرتے تھے' لیکن جب (فرقہ وارانہ اختلافات کے حوالہ سے) فتنہ آ گیا' تو لوگوں نے سند کی تحقیق کرنا شروع کر دی' تا کہ وہ اہل سنت سے احادیث نقل کریں اور اہلِ بدعت کی روایات کو چھوڑ دیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَانَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْاِسْنَادُ عِنْدِيْ مِنَ الدِّيْنِ لَوْلَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ فَاِذَا قِيْلَ لَهٗ مَنْ حَدَّثَكَ بَقِيَ .

◆◆ محمد بن علی' عبدان کے حوالہ سے' عبداللہ بن مبارک کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اسناد' میرے نزدیک دین کا حصہ ہیں' کیونکہ اگر اسناد نہ ہوتیں تو جو شخص جو چاہتا' بیان کر دیتا' اور جب اُس سے پوچھا جائے: تمہیں یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ تو وہ خاموش ہو جائے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ اَخْبَرَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ذُكِرَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدِيْثٌ فَقَالَ يُحْتَاجُ لِهٰذَا اَرْكَانٌ مِّنْ اٰجُرٍّ .

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: يَعْنِيْ اَنَّهٗ ضَعَّفَ اِسْنَادَهٗ .

◆◆ محمد بن علی' حبان بن موسیٰ کے حوالہ سے یہ بات نقل کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک حدیث کا ذکر کیا گیا' تو وہ بولے: اس کیلئے مضبوط اینٹوں سے بنے ہوئے ستون (یعنی مستند "سند") کی ضرورت ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یعنی اُنہوں نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ تَرَكَ حَدِيْثَ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَالْحَسَنِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَسْلَمِيِّ وَمُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَعُثْمَانَ الْبُرِّيِّ وَرَوْحِ بْنِ مُسَافِرٍ وَّاَبِيْ شَيْبَةَ الْوَاسِطِيِّ وَعَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ وَّاَيُّوْبَ بْنِ خُوْطٍ وَّاَيُّوْبَ بْنِ سُوَيْدٍ وَّنَصْرِ بْنِ طَرِيْفٍ هُوَ اَبُوْ جَزْءٍ وَّالْحَكَمِ وَحَبِيْبِ الْحَكَمُ رَوٰى لَهٗ حَدِيْثًا فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ ثُمَّ تَرَكَهٗ وَقَالَ حَبِيْبٌ لَّا اَدْرِيْ ۔

◆◆ احمد بن عبدہ' وہب بن زمعہ کے حوالہ سے' عبداللہ بن مبارک کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حسن بن عمارہ' حسن بن دینار' ابراہیم بن محمد اسلمی' مقاتل بن سلیمان' عثمان بری' روح بن مسافر' ابوشعبہ واسطی' عمرو بن ثابت' ایوب بن خوط' ایوب بن سوید' نصر بن طریف' یہ صاحب ابوجزء ہیں' حکم' حبیب حکم کی روایات (نقل کرنے کو) ترک کر دیا تھا۔
اُنہوں نے اس راوی کے حوالہ سے اپنی تصنیف ''کتاب الرقاق'' میں ایک روایت نقل کی' پھر اُسے ترک کر دیا اور بولے: حبیب کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔

قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَسَمِعْتُ عَبْدَانَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَرَاَ اَحَادِيْثَ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ فَكَانَ اَخِيرًا اِذَا اَتٰى عَلَيْهَا اَعْرَضَ عَنْهَا وَكَانَ لَا يَذْكُرُهٗ ۔

◆◆ احمد بن عبدہ' عبدان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک نے پہلے بکر بن خنیس کی روایات کا علم حاصل کیا' لیکن آخر میں جب اُن کی روایات ابن مبارک کے سامنے آتی تھیں' تو وہ اُن سے اعراض کرتے تھے' اور اُن کا ذکر نہیں کرتے تھے۔

قَالَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ وَهْبٍ قَالَ سَمَّوْا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَجُلًا يُّتَّهَمُ فِي الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَاَنْ اَقْطَعَ الطَّرِيْقَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْهُ ۔

◆◆ احمد نے ابووہب کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگوں نے عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا' جس کی نقل کردہ روایات پر الزام عائد کیا گیا تھا' تو عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: میں ڈاکہ ڈال لوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں اس شخص کے حوالہ سے حدیث نقل کروں۔

قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ حِزَامٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرْوِيَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ الْكُوْفِيِّ ۔

◆◆ موسیٰ بن حزام' یزید بن ہارون کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کسی بھی شخص کیلئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ سلیمان بن عمرو نخعی کوفی کے حوالہ سے کوئی روایت نقل کرے۔

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْذَبَ مِنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ وَلَا اَفْضَلَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ ۔

◆◆ محمد بن غیلان' ابویحییٰ حمانی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے جابر جعفی سے بڑا جھوٹا کوئی نہیں دیکھا اور عطاء بن ابی رباح سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَوْلَا جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ لَكَانَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ بِغَيْرِ حَدِيْثٍ وَّلَوْلَا حَمَّادٌ لَكَانَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ بِغَيْرِ فِقْهٍ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے جارود کو وکیع کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: اگر جابر جعفی نہ ہوتے تو اہل کوفہ علمِ حدیث سے بے بہرہ ہوتے' اور اگر حماد (بن ابوسلیمان) نہ ہوتے تو اہل کوفہ علمِ فقہ سے بے بہرہ ہوتے۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوْا مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ فَذَكَرُوْا فِيْهِ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ فَقُلْتُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے احمد بن حسن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم لوگ امام احمد بن حنبل کے پاس موجود تھے' لوگوں نے یہ مسئلہ چھیڑ دیا کہ کس شخص پر جمعہ پڑھنا فرض ہوتا ہے؟ پھر کچھ لوگوں نے تابعین اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کی آراء بیان کی' تو میں نے کہا: اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بھی ایک حدیث منقول ہے' امام احمد نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ سے (حدیث منقول ہے)؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! (پھر میں نے درج ذیل حدیث سنائی۔)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

"اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ"

قَالَ فَغَضِبَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّقَالَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ مَرَّتَيْنِ .

◆◆ احمد بن حسن نے حجاج بن نصیر کے حوالہ سے' معارک بن عباد کے حوالہ سے' عبداللہ بن سعید مقبری کے حوالہ سے' اُن کے والد کے حوالہ سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"جمعہ پڑھنا اُس شخص پر لازم ہوگا جو (جمعہ پڑھنے کے بعد) رات تک اپنے گھر واپس پہنچ سکے"۔

تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو! تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو! یہ جملہ اُنہوں نے دومرتبہ کہا۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا فَعَلَ هٰذَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لِاَنَّهٗ لَمْ يُصَدِّقْ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِضَعْفِ اِسْنَادِهٖ لِاَنَّهٗ لَمْ يَعْرِفْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجَّاجُ ابْنُ نُصَيْرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ جِدًّا فِي الْحَدِيْثِ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے ایسا اس لیے کیا' کیونکہ اُنہوں نے اس روایت کے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے کی تصدیق نہیں کی' کیونکہ اس کی سند ضعیف ہے۔ اور امام احمد اس روایت کے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے سے واقف نہیں تھے' جبکہ اس کے راوی حجاج بن نصیر کو علمِ حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے' اسی طرح عبداللہ بن

سعید مقبری کو بھی یحییٰ بن سعید القطان نے روایتِ حدیث میں بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: فَكُلُّ مَنْ رُوِىَ عَنْهُ حَدِيْثٌ مِّمَّنْ يُّتَّهَمُ اَوْ يُضَعَّفُ لِغَفْلَتِهٖ وَكَثْرَةِ خَطَئِهٖ وَلَا يُعْرَفُ ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَلَا يُحْتَجُّ بِهٖ.

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: ہر ایسا راوی جس پر (جھوٹی روایت نقل کرنے کی) تہمت عائد ہو' یا اُس کی غفلت کی وجہ سے اُسے ضعیف قرار دیا گیا ہو' (یا وہ حدیث نقل کرنے میں) بکثرت غلطیاں کرتا ہے اور اُس کی نقل کردہ روایت صرف اُسی شخص کے حوالے سے منقول ہو تو ایسی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَبَيَّنُوْا اَحْوَالَهُمْ لِلنَّاسِ.

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اتَّقُوا الْكَلْبِيَّ فَقِيْلَ لَهٗ فَاِنَّكَ تَرْوِىْ عَنْهُ قَالَ اَنَا اَعْرِفُ صِدْقَهٗ مِنْ كَذِبِهٖ.

◆◆ کئی ائمہ نے ضعیف راویوں کے حوالہ سے روایات نقل کی ہیں' اور لوگوں کے سامنے اُن راویوں کے احوال نقل کیے ہیں۔

ابراہیم بن عبداللہ باہلی' یعلیٰ بن عبید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سفیان ثوری نے ہم سے کہا: کلبی سے روایات کرنے سے پرہیز کرو' اُن سے کہا گیا: آپ خود اُس کے حوالہ سے روایات نقل کرتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے اُس کی نقل کردہ جھوٹی اور سچی روایات (میں فرق) کے بارے میں علم ہے۔

قَالَ وَاَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ اَبِىْ عَوَانَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اشْتَهَيْتُ كَلَامَهٗ فَتَتَبَّعْتُهٗ عَنْ اَصْحَابِ الْحَسَنِ فَاَتَيْتُ بِهٖ اَبَانَ بْنَ اَبِىْ عَيَّاشٍ فَقَرَاَهٗ عَلَيَّ كُلَّهٗ عَنِ الْحَسَنِ فَمَا اَسْتَحِلُّ اَنْ اَرْوِىَ عَنْهُ شَيْئًا.

◆◆ امام بخاری' یحییٰ بن معین کے حوالہ سے' عفان کے حوالہ سے' ابوعوانہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حسن بصری کا انتقال ہوا اور میری یہ خواہش ہوئی کہ میں اُن کی نقل کردہ روایات کو جمع کروں' تو میں نے حسن بصری کے شاگردوں سے اُن کی تلاش و تحقیق کی' میں وہ روایات لے کر ابان بن ابوعیاش کے پاس آیا تو اُنہوں نے حسن بصری کے حوالہ سے وہ تمام روایات میرے سامنے بیان کیں' (یعنی اُنہوں نے جھوٹی روایات بیان کیں) اس لیے میں اس بات کو جائز نہیں سمجھتا کہ میں اُن کے حوالہ سے کوئی روایت نقل کروں۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَدْ رَوٰى عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِىْ عَيَّاشٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ مِنَ الضَّعْفِ وَالْغَفْلَةِ مَا وَصَفَهٗ اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُهٗ فَلَا يُغْتَرُّ بِرِوَايَةِ الثِّقَاتِ عَنِ النَّاسِ لِاَنَّهٗ يُرْوٰى عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ يُحَدِّثُنِىْ فَمَا اَتَّهِمُهٗ وَلٰكِنْ اَتَّهِمُ مَنْ فَوْقَهٗ.

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: کئی ائمہ نے ابان بن ابوعیاش کے حوالہ سے روایات نقل کی ہیں' اگرچہ اُن میں ضعف اور غفلت پائے جاتے ہیں' جس کا تذکرہ ابوعوانہ اور دیگر اہلِ علم نے کیا ہے۔ اس لیے ثقہ راویوں کے لوگوں کے حوالہ سے نقل

کرنے میں دھوکا نہیں دیا جا سکتا' کیونکہ ابن سیرین سے یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: کوئی شخص میرے سامنے کوئی حدیث بیان کرتا ہے' جس پر میں تہمت عائد نہیں کرتا' لیکن میں اُس سے اوپر والے (یعنی اُس کے استاد) پر تہمت عائد کر دیتا ہوں۔

وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ وِتْرِهٖ قَبْلَ الرُّكُوْعِ .

◆◆ کئی راویوں نے ابراہیم نخعی کے حوالہ سے' علقمہ کے حوالہ سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

وَرَوٰى اَبَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ وِتْرِهٖ قَبْلَ الرُّكُوْعِ هٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ .

◆◆ ابان بن ابوعیاش نے ابراہیم نخعی کے حوالہ سے' علقمہ کے حوالہ سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

سفیان ثوری نے ابان بن ابوعیاش کے حوالہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا وَزَادَ فِيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاَخْبَرَتْنِيْ اُمِّيْ اَنَّهَا بَاتَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِيْ وِتْرِهٖ قَبْلَ الرُّكُوْعِ .

◆◆ بعض راویوں نے اس روایت کو اسی سند کے ساتھ' ابان بن ابوعیاش کے حوالہ سے' اسی کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے بتایا کہ ایک رات وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ٹھہر گئیں' تو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَّاِنْ كَانَ قَدْ وُصِفَ بِالْعِبَادَةِ وَالْاِجْتِهَادِ فَهٰذِهٖ حَالُهٗ فِي الْحَدِيْثِ وَالْقَوْمُ كَانُوْا اَصْحَابَ حِفْظٍ فَرُبَّ رَجُلٍ وَّاِنْ كَانَ صَالِحًا لَّا يُقِيْمُ الشَّهَادَةَ وَلَا يَحْفَظُهَا فَكُلُّ مَنْ كَانَ مُتَّهَمًا فِي الْحَدِيْثِ بِالْكَذِبِ اَوْ كَانَ مُغَفَّلًا يُّخْطِئُ الْكَثِيْرَ فَالَّذِيْ اخْتَارَهٗ اَكْثَرُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنَ الْاَئِمَّةِ اَنْ لَّا يُشْتَغَلَ بِالرِّوَايَةِ عَنْهُ اَلَا تَرٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ حَدَّثَ عَنْ قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ اَمْرُهُمْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: ابان بن ابوعیاش کی عبادت اور اجتہاد کا جو بھی ذکر کیا گیا' لیکن علم حدیث میں اُن کی حالت یہ ہے۔ علم حدیث کے ماہرین تو روایت کے الفاظ کو یاد رکھتے ہیں' بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص نیک ہوتا ہے' لیکن وہ شہادت قائم نہیں کر سکتا اور اُس کی حفاظت بھی نہیں کر سکتا۔ ہر وہ شخص جس پر حدیث نقل کرنے میں جھوٹ بولنے کا الزام ہو' یا وہ روایت نقل کرنے میں غفلت کا شکار ہوتا ہو' اور بکثرت غلطیاں کرتا ہو' تو علم حدیث کے اکثر ماہرین نے اس بات کو

اختیار کیا ہے کہ ایسے راوی سے روایات نقل نہ کی جائیں۔ کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا؟ عبداللہ بن مبارک نے پہلے بعض اہلِ علم سے روایات نقل کی تھیں' لیکن جب اُن کا معاملہ ابن مبارک کے سامنے واضح ہوا تو اُنہوں نے ان راویوں کی روایت کو ترک کر دیا۔

اَخْبَرَنِیْ مُوْسٰی بْنُ حِزَامٍ قَالَ سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُقَاتِلٍ السَّمَرْقَنْدِیِّ فَجَعَلَ یَرْوِیْ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ شَدَّادٍ الْاَحَادِیْثَ الطِّوَالَ الَّتِیْ كَانَ یَرْوِیْ فِیْ وَصِیَّةِ لُقْمَانَ وَقَتْلِ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَّمَا اَشْبَهَ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ اَخٍ لِاَبِیْ مُقَاتِلٍ یَا عَمِّ لَا تَقُلْ حَدَّثَنَا عَوْنٌ فَاِنَّكَ لَمْ تَسْمَعْ هٰذِهِ الْاَشْیَاءَ قَالَ یَا بُنَیَّ هُوَ كَلَامٌ حَسَنٌ ۔

◆ موسیٰ بن حزام نے صالح بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ ابومقاتل سمرقندی کے پاس موجود تھے' اُنہوں نے عون بن ابوشداد کے حوالہ سے لمبی روایات نقل کرنا شروع کر دیں' جن میں لقمان کی وصیت کا تذکرہ تھا' سعید بن جبیر کے قتل کا واقعہ تھا اور اس طرح کے دیگر واقعات تھے۔ تو ابومقاتل کے بھتیجے نے اُن سے کہا: اے چچا جان! آپ یہ نہ کہیں کہ ہمیں عون نے یہ بات بتائی ہے' کیونکہ آپ نے یہ سب روایات (عون سے) سنی ہوئی نہیں ہیں۔ تو ابومقاتل بولا: اے میرے بچے! یہ اچھی باتیں ہیں۔

محدثین کی بعض اکابرین پر تنقید

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ قَوْمٍ مِّنْ اَجِلَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَضَعَّفُوْهُمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ وَوَثَّقَهُمْ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ بِجَلَالَتِهِمْ وَصِدْقِهِمْ وَاِنْ كَانُوْا قَدْ وَهِمُوْا فِیْ بَعْضِ مَا رَوَوْا قَدْ تَكَلَّمَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ فِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثُمَّ رَوٰی عَنْهُ ۔

◆ بعض محدثین نے کچھ ایسے افراد کے بارے میں بھی کلام کیا ہے' جو علمی طور پر بہت جلیل القدر حیثیت کے مالک ہیں' لیکن ان محدثین نے ان حضرات کے حافظہ کے حوالہ سے اُنہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ جبکہ دیگر مشائخ نے ان حضرات کی جلالت قدر اور صدق کی وجہ سے ان کی توثیق کی ہے' اگرچہ یہ حضرات بعض اوقات روایات نقل کرتے ہوئے وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جیسا کہ یحییٰ بن سعید القطان نے محمد بن عمرو کے بارے میں کلام کیا ہے' لیکن پھر اُن کے حوالہ سے روایات بھی نقل کر دی ہیں۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ قَالَ سَاَلْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ تُرِیْدُ الْعَفْوَ اَوْ تُشَدِّدُ فَقَالَ لَا بَلْ اُشَدِّدُ قَالَ لَیْسَ هُوَ مِمَّنْ تُرِیْدُ كَانَ یَقُوْلُ اَشْیَاخُنَا اَبُوْ سَلَمَةَ وَیَحْیَی بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ ۔

◆ ابوبکر عبدالقدوس بن محمد عطار بصری' علی بن مدینی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید القطان سے محمد

بن عمرو بن علقمہ کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کون سی رائے چاہتے ہو؟ معافی والی یا شدت پسندی والی۔ میں نے جواب دیا: نہیں! میں تو شدت والی رائے چاہتا ہوں۔ تو یحیٰی بولے: وہ اس حیثیت کے مالک نہیں ہیں جو تم چاہتے ہو (یعنی اس میں مستند نہیں ہیں)۔

وہ یہ فرمایا کرتے تھے: ابوسلمہ اور یحیٰی بن عبدالرحمٰن بن حاطب' ہمارے مشائخ میں سے ہیں۔

قَالَ يَحْيٰى سَاَلْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ فِيْهِ نَحْوَ مَا قُلْتُ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اَعْلٰى مِنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ وَّهُوَ عِنْدِىْ فَوْقَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ لِيَحْيٰى مَا رَاَيْتَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اُلَقِّنَهٗ لَفَعَلْتُ قُلْتُ كَانَ يُلَقَّنُ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلِيٌّ وَّلَمْ يَرْوِ يَحْيٰى عَنْ شَرِيْكٍ وَّلَا عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَّلَا عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ وَّلَا عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ ۔

◆◆ یحیٰی بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے محمد بن عمرو کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے اُس کے بارے میں وہی بات ارشاد فرمائی' جو میں نے کہی تھی۔

علی بیان کرتے ہیں: یحیٰی فرماتے ہیں: محمد بن عمرو' سہیل بن ابوصالح کے مقابلہ میں بلند ترین حیثیت کے مالک ہیں اور میرے نزدیک وہ عبدالرحمٰن بن حرملہ پر فوقیت رکھتے ہیں۔

علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحیٰی سے دریافت کیا: عبدالرحمٰن بن حرملہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر میں اُن کی (نقل کردہ روایات) میں غلطیاں نکالنا چاہوں تو میں ایسا کر سکتا ہوں' (علی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا اُن کی تصحیح کی جاتی تھی؟ تو یحیٰی نے جواب دیا: جی ہاں!

علی بیان کرتے ہیں: یحیٰی نے شریک' ابوبکر بن عیاش' ربیع بن صبیح اور مبارک بن فزارہ کے حوالہ سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ قَدْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْ هٰؤُلَآءِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ اَنَّهُ اتَّهَمَهُمْ بِالْكَذِبِ وَلٰكِنَّهٗ تَرَكَهُمْ لِحَالِ حِفْظِهِمْ ذُكِرَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا رَاَى الرَّجُلَ يُحَدِّثُ عَنْ حِفْظِهٖ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا لَا يَثْبُتُ عَلٰى رِوَايَةٍ وَّاحِدَةٍ تَرَكَهٗ ۔

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: اگر یحیٰی بن سعید القطان نے ان حضرات سے روایات نقل نہیں کی ہیں' تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اُنہوں نے ان پر جھوٹ کا الزام عائد کر کے ان سے روایات نقل نہیں کی ہیں' بلکہ ان حضرات کے حافظہ کی وجہ سے ان کی روایات ترک کی ہیں۔

یحیٰی بن سعید کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب وہ کسی ایسے شخص کو دیکھتے تھے جو اپنے حافظہ کے حوالہ سے (یعنی زبانی طور پر) روایات بیان کرتے ہوئے کبھی ایک بات نقل کرتا تھا اور کبھی دوسری بات نقل کرتا تھا' جس کی روایت ایک جیسی نہیں ہوتی تھی۔ تو یحیٰی اُس سے کوئی روایت نقل نہیں کرتے تھے۔

وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ تَرَكَهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ

وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّغَيْرُهُمْ مِنَ الْاَئِمَّةِ .

◆◆ یحییٰ بن سعید القطان نے جن حضرات کو متروک قرار دیا ہے' ان کے حوالہ سے عبداللہ بن مبارک' وکیع بن جراح' عبدالرحمٰن بن مہدی اور دیگر ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ وَاَشْبَاهِ هٰؤُلَآءِ مِنَ الْاَئِمَّةِ اِنَّمَا تَكَلَّمُوْا فِيْهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ فِيْ بَعْضِ مَا رَوَوْا وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُمُ الْاَئِمَّةُ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض محدثین نے سہیل بن ابوصالح' محمد بن اسحٰق' حماد بن سلمہ' محمد بن عجلان اور ان کے پایہ کے دیگر ائمہ کے بارے میں' ان حضرات کے حافظہ کے حوالہ سے' کلام کیا ہے۔ (جو ان کے حافظہ نے) بعض روایات نقل کرنے میں (غلطی کی ہے)' لیکن ان حضرات سے دیگر ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ اَبِيْ صَالِحٍ ثَبْتًا فِي الْحَدِيْثِ .

◆◆ حسن بن علی حلوانی' علی بن مدینی کے حوالہ سے سفیان بن عیینہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم سہیل بن ابوصالح کو علم حدیث میں مستند شمار کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَّاْمُوْنًا فِي الْحَدِيْثِ .

◆◆ ابن ابی عمر' سفیان بن عیینہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: محمد بن عجلان (احادیث نقل کرنے میں) ثقہ اور مامون ہیں۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عِنْدَنَا فِيْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَحَادِيْثُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ بَعْضُهَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيْدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَصَيَّرْتُهَا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عِنْدَنَا فِي ابْنِ عَجْلَانَ لِهٰذَا .

وَقَدْ رَوٰى يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ الْكَثِيْرَ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: ہمارے خیال میں یحییٰ بن سعید القطان نے محمد بن عجلان کے سعید مقبری کے حوالہ سے' روایات نقل کرنے کے بارے میں کلام کیا ہے۔

ابوبکر' علی بن عبداللہ کے حوالہ سے یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: محمد بن عجلان نے یہ بات بیان کی ہے کہ سعید مقبری نے جو روایات نقل کی ہیں' اُن میں سے بعض سعید کے حوالہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں' جبکہ بعض روایات سعید کے حوالہ سے' ایک اور شخص کے حوالہ سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔

تو یہ روایات میرے سامنے خلط ملط ہوگئی ہیں۔

میں انہیں سعید کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر دیتا ہوں۔
ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے ابن عجلان کے بارے میں اسی حوالہ سے کلام کیا ہے۔
یحییٰ نے ابن عجلان کے حوالہ سے بہت سی روایات بھی نقل کی ہیں۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُطَاسِ قَالَ يَحْيٰى ثُمَّ لَقِيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَحَدَّثَنَا عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اسی طرح جن حضرات نے ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں کلام کیا ہے انہوں نے اُن کے حافظہ کے حوالہ سے کلام کیا ہے۔

علی یحییٰ بن سعید القطان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: شعبہ نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالہ سے اُن کے بھائی عیسیٰ کے حوالہ سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالہ سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینکنے کے بارے میں روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات ابن ابی لیلیٰ سے ہوئی تو انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ کے حوالہ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے حوالہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کو بیان کیا۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى نَحْوُ هٰذَا غَيْرَ شَيْءٍ كَانَ يَرْوِى الشَّيْءَ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا يُغَيِّرُ الْاِسْنَادَ وَاِنَّمَا جَاءَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَاَكْثَرُ مَنْ مَضٰى مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ كَانُوْا لَا يَكْتُبُوْنَ وَمَنْ كَتَبَ مِنْهُمْ اِنَّمَا كَانَ يَكْتُبُ لَهُمْ بَعْدَ السَّمَاعِ ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ کے حوالہ سے اسی طرح کی دیگر روایات بھی نقل کی گئی ہیں۔ بعض اوقات وہ کسی ایک چیز کو ایک مرتبہ اس طرح نقل کرتے ہیں اور دوسری مرتبہ اُس طرح نقل کر دیتے ہیں یعنی اُس کی سند میں کوئی تبدیلی ذکر کر دیتے ہیں یہ غلطی اُن کے حافظہ کے حوالہ سے ہوتی ہے۔ پہلے زمانہ کے اکثر اہلِ علم احادیث نوٹ نہیں کیا کرتے تھے اور ان میں سے جو حضرات نوٹ کرتے تھے وہ حدیث سننے کے بعد نوٹ کرتے تھے۔

روایت بالمعنیٰ کی بحث

وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَا يُحْتَجُّ بِهٖ وَكَذٰلِكَ مَنْ تَكَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ وَغَيْرِهِمْ اِنَّمَا تَكَلَّمُوْا فِيْهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ وَكَثْرَةِ خَطَئِهِمْ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُمْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ فَاِذَا تَفَرَّدَ اَحَدٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ بِحَدِيْثٍ وَّلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ لَمْ يُحْتَجَّ بِهٖ كَمَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَا يُحْتَجُّ بِهٖ اِنَّمَا عَنٰى اِذَا تَفَرَّدَ بِالشَّيْءِ وَاَشَدُّ مَا يَكُوْنُ هٰذَا

إِذَا لَمْ يَحْفَظِ الْإِسْنَادَ فَزَادَ فِي الْإِسْنَادِ أَوْ نَقَصَ أَوْ غَيَّرَ الْإِسْنَادَ أَوْ جَاءَ بِمَا يَتَغَيَّرُ فِيهِ الْمَعْنٰى فَأَمَّا مَنْ أَقَامَ الْإِسْنَادَ وَحَفِظَهُ وَغَيَّرَ اللَّفْظَ فَإِنَّ هٰذَا وَاسِعٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا لَمْ يَتَغَيَّرِ الْمَعْنٰى .

◆◆ احمد بن حسن کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جائے گا۔

اسی طرح جن اہلِ علم نے مجاہد بن سعید' عبداللہ بن لہیعہ اور دیگر حضرات کے بارے میں کلام کیا ہے' اُنہوں نے ان حضرات کے حافظہ اور (روایت نقل کرنے میں) بکثرت غلطیوں کی وجہ سے کلام کیا ہے۔

جبکہ کئی ائمہ نے ان حضرات کے حوالہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

جب ان حضرات میں سے کوئی ایک شخص کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' اور اس بارے میں اُس کی متابعت نہ کی گئی ہو' تو ایسی روایت کو استدلال نہیں کیا جائے گا' جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے یہ فرمایا ہے: ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد کی مراد یہی ہے کہ جب وہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں۔

اس میں سب سے زیادہ شدید غلطی یہ ہوتی ہے کہ آدمی کو روایت کی سند یاد نہ رہے اور وہ اُس سند میں کوئی کمی یا اضافہ ذکر کر دے' یا سند کو تبدیل کر دے' یا ایسا لفظ نقل کر دے جس کے نتیجہ میں روایت کا مضمون تبدیل ہو جائے۔

البتہ جو شخص سند برقرار رکھے' اُسے یاد رکھے اور الفاظ تبدیل کر دے' تو اہلِ علم کے نزدیک اس کی گنجائش ہے' بشرطیکہ (روایت کا) مفہوم تبدیل نہ ہو۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ إِذَا حَدَّثْنَاكُمْ عَلَى الْمَعْنٰى فَحَسْبُكُمْ .

◆◆ محمد بن بشار' عبدالرحمٰن بن مہدی کے حوالہ سے' معاویہ بن صالح کے حوالہ سے' علاء بن حارث کے حوالہ سے' مکحول کے حوالہ سے' حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب ہم معنوی طور پر کوئی روایت تمہارے سامنے بیان کر دیں تو تمہارے لیے یہ کافی ہے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيثَ مِنْ عَشَرَةٍ اللَّفْظُ مُخْتَلِفٌ وَّالْمَعْنٰى وَاحِدٌ .

◆◆ یحییٰ بن موسیٰ' عبدالرزاق کے حوالہ سے' معمر کے حوالہ سے' ایوب کے حوالہ سے' محمد بن سیرین کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے بعض اوقات کوئی روایت دس مختلف الفاظ میں سنی' لیکن اُس کا مفہوم ایک ہی تھا۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَالْحَسَنُ وَالشَّعْبِيُّ يَأْتُونَ بِالْحَدِيثِ عَلَى الْمَعَانِي وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ وَرَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ يُعِيدُونَ الْحَدِيثَ عَلٰى حُرُوفِهِ .

◆◆ احمد بن منیع بیان کرتے ہیں: محمد بن عبداللہ انصاری نے ابن عون کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم نخعی' حسن بصری

اور شعبی حدیث کو معنوی طور پر نقل کر دیتے تھے۔

قاسم بن محمد محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوہ حدیث کو لفظی طور پر نقل کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ اِنَّكَ تُحَدِّثُنَا بِالْحَدِيْثِ ثُمَّ تُحَدِّثُنَا بِهِ عَلٰى غَيْرِ مَا حَدَّثْتَنَا قَالَ عَلَيْكَ بِالسَّمَاعِ الْاَوَّلِ ۔

◆◆ علی بن خشرم حفص بن غیاث کے حوالہ سے عاصم احول کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابوعثمان نہدی سے کہا: آپ پہلے ہمیں کوئی حدیث سناتے ہیں پھر آپ بعد میں اُسی حدیث کو دوسرے لفظوں میں سناتے ہیں تو ابوعثمان نہدی نے فرمایا: تم لوگ پہلے سنی ہوئی روایت کو لازم پکڑلو۔

حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اِذَا اَصَبْتَ الْمَعْنٰى اَجْزَاَكَ ۔

◆◆ جارود وکیع کے حوالہ سے ربیع بن صبیح کے حوالہ سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم نے مفہوم صحیح نقل کر دیا تو تمہارے لیے یہ کافی ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَيْفٍ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ اَنْقِصْ مِنَ الْحَدِيْثِ اِنْ شِئْتَ وَلَا تَزِدْ فِيْهِ ۔

◆◆ علی بن حجر عبداللہ بن مبارک کے حوالہ سے سیف بن سلیمان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے مجاہد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تم حدیث کے الفاظ میں کمی کر سکتے ہو اُس میں اضافہ نہیں کر سکتے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَقَالَ اِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ كَمَا سَمِعْتُ فَلَا تُصَدِّقُوْنِيْ اِنَّمَا هُوَ الْمَعْنٰى ۔

◆◆ ابوعمار حسین بن حریث زید بن حباب کے حوالہ سے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سفیان ثوری ہمارے پاس تشریف لائے اور بولے: اگر میں تمہارے سامنے یہ کہوں کہ میں تمہیں حدیث اُسی طرح سنا رہا ہوں جس طرح میں نے سنی تھی (یعنی میں نے اس میں کسی بھی لفظ میں کوئی کمی و بیشی نہیں کی) تو تم میری اس بات کی تصدیق نہ کرنا کیونکہ (میری نقل کردہ وہ روایت) معنوی اعتبار (سے نقل) ہوگی۔

اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ اِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَعْنٰى وَاسِعًا فَقَدْ هَلَكَ النَّاسُ ۔

◆◆ حسین بن حریث وکیع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر معنوی طور پر حدیث نقل کرنے کی گنجائش نہ ہوتی تو لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاتے۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا تَفَاضَلَ اَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ وَالتَّثَبُّتِ عِنْدَ السَّمَاعِ مَعَ اَنَّهٗ لَمْ يَسْلَمْ مِنَ الْخَطَاِ وَالْغَلَطِ كَبِيْرُ اَحَدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ مَعَ حِفْظِهِمْ ۔

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: حفظ اتقان اور سماع کے وقت تثبت کے حوالہ سے اہلِ علم کے باہمی درجات مختلف ہیں اس کے باوجود وہ خطاء کرنے اور غلطی کرنے سے محفوظ نہیں ہیں ان میں اکثر ائمہ شامل ہیں باوجود یکہ ان کے حافظہ (نہایت قوی

تھے)۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ اِذَا حَدَّثْتَنِيْ فَحَدِّثْنِيْ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ فَاِنَّهُ حَدَّثَنِيْ مَرَّةً بِحَدِيْثٍ ثُمَّ سَاَلْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ فَمَا اَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا ۔

◆◆ محمد بن حمید رازی' جریر کے حوالہ سے' عمارہ بن قعقاع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے مجھ سے فرمایا: جب تم نے مجھے کوئی حدیث سنانی ہو' تو ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کے حوالہ سے سناؤ' کیونکہ ایک مرتبہ اُنہوں نے مجھے ایک حدیث سنائی' پھر میں نے کئی سال کے بعد اُن سے اُسی روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے اُس روایت کو بیان کرنے میں کسی ایک حرف کی بھی کمی نہیں کی۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ مَا لِسَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ اَتَمُّ حَدِيْثًا مِّنْكَ قَالَ لِاَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ ۔

◆◆ ابوحفص عمرو بن علی' یحییٰ بن سعید القطان کے حوالہ سے' سفیان کے حوالہ سے' منصور کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے کہا: کیا وجہ ہے کہ سالم بن ابوالجعد آپ کے مقابلہ میں زیادہ مکمل طور پر حدیث نقل کرتے ہیں؟ تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ احادیث کو نوٹ کرلیا کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ اِنِّيْ لَاُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ فَمَا اَدَعُ مِنْهُ حَرْفًا ۔

◆◆ عبدالجبار بن العلاء بن عبدالجبار' سفیان کے حوالہ سے' عبدالملک بن عمیر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میں کوئی حدیث بیان کرتا ہوں' تو اس میں کوئی ایک حرف بھی نہیں چھوڑتا۔

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَتَادَةُ مَا سَمِعَتْ اُذُنَايَ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا وَعَاهُ قَلْبِيْ ۔

◆◆ حسین بن مہدی بصری' عبدالرزاق' معمر کے حوالہ سے' قتادہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے کانوں نے جو بات بھی سنی' میرے ذہن نے اُسے محفوظ کرلیا۔

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَنَصَّ لِلْحَدِيْثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ ۔

◆◆ سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی' سفیان بن عیینہ کے حوالہ سے' عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو زہری کے مقابلہ میں زیادہ (احتیاط کے ساتھ) لفظ بہ لفظ حدیث نقل کرتا ہو۔

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا كَانَ اَعْلَمَ بِحَدِيْثِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الزُّهْرِيِّ مِنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ ۔

◆◆ ابراہیم بن سعید جوہری' سفیان بن عیینہ کے حوالہ سے' ایوب سختیانی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق اہلِ مدینہ کی احادیث کا' زہری کے بعد' یحییٰ بن ابوکثیر سے بڑا عالم اور کوئی نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عَوْنٍ یُحَدِّثُ فَاِذَا حَدَّثْتُهٗ عَنْ اَیُّوْبَ بِخِلَافِهٖ تَرَکَهٗ فَیَقُوْلُ قَدْ سَمِعْتُهٗ فَیَقُوْلُ اِنَّ اَیُّوْبَ اَعْلَمُنَا بِحَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ ۔

◆◆ امام بخاری' سلیمان بن حرب' حماد بن زید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابن عون کوئی حدیث سنایا کرتے تھے' اور جب میں اُنہیں ایوب کے حوالہ سے (اُن کی نقل کردہ روایت) کے خلاف روایت سناتا' تو وہ (اپنی نقل کردہ روایت) ترک کر دیتے' اور یہ کہتے: میں نے یہ حدیث سن رکھی ہے' لیکن پھر وہ یہ بھی کہتے: محمد بن سیرین کی نقل کردہ روایات کے بارے میں ایوب ہم سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِیَحْیَى بْنِ سَعِیْدٍ اَیُّهُمَا اَثْبَتُ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ اَمْ مِسْعَرٌ قَالَ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ مِسْعَرٍ کَانَ مِسْعَرٌ مِّنْ اَثْبَتِ النَّاسِ ۔

◆◆ ابوبکر' علی بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے دریافت کیا: ان دونوں حضرات میں سے کون زیادہ مستند ہے؟ ہشام دستوائی یا مسعر؟ اُنہوں نے فرمایا: میں نے مسعر جیسا شخص نہیں دیکھا' وہ سب سے زیادہ مستند تھے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَیْدٍ یَقُوْلُ مَا خَالَفَنِیْ شُعْبَةُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا تَرَکْتُهٗ ۔

◆◆ ابوبکر عبدالقدوس بن محمد' ابوالولید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حماد بن زید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: شعبہ نے جس چیز کے بارے میں مجھ سے مختلف روایت نقل کی ہے' میں نے اُسے (یعنی اپنی روایت کو) ترک کر دیا ہے (اور شعبہ کی روایت کو مستند قرار دیا ہے)۔

قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّحَدَّثَنِیْ اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ قَالَ لِیْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اِنْ اَرَدْتَّ الْحَدِیْثَ فَعَلَیْکَ بِشُعْبَةَ ۔

◆◆ ابوبکر' ابوالولید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حماد بن سلمہ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم احادیث (کا علم) حاصل کرنا چاہتے ہو تو شعبہ (کی شاگردی یا اُن کی نقل کردہ روایات) کو لازم پکڑ لو۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ مَا رَوَیْتُ عَنْ رَجُلٍ حَدِیْثًا وَّاحِدًا اِلَّا اَتَیْتُهٗ اَکْثَرَ مِنْ مَرَّةٍ وَّالَّذِیْ رَوَیْتُ عَنْهُ عَشَرَةَ اَحَادِیْثَ اَتَیْتُهٗ اَکْثَرَ مِنْ عَشْرِ مِرَارٍ وَّالَّذِیْ رَوَیْتُ عَنْهُ خَمْسِیْنَ حَدِیْثًا اَتَیْتُهٗ اَکْثَرَ مِنْ خَمْسِیْنَ مَرَّةً وَّالَّذِیْ رَوَیْتُ عَنْهُ مِائَةً اَتَیْتُهٗ اَکْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ اِلَّا حَیَّانَ الْکُوْفِیَّ الْبَارِقِیَّ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ مِنْهُ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثَ ثُمَّ عُدْتُّ اِلَیْهِ فَوَجَدْتُّهٗ قَدْ مَاتَ ۔

◆◆ عبد بن حمید' ابوداؤد کے حوالہ سے' شعبہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے جس شخص کے حوالہ سے ایک روایت نقل کی' میں اُس کے پاس ایک سے زیادہ مرتبہ گیا اور میں نے جس شخص کے حوالہ سے دس روایات نقل کی ہیں' میں اُس کے پاس

دس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ گیا ہوں' میں نے جس شخص کے حوالہ سے پچاس روایات نقل کی ہیں' میں اُس کے پاس پچاس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ گیا ہوں اور میں نے جس شخص کے حوالہ سے ایک سو روایات نقل کی ہیں' میں اُس کے پاس ایک سو سے زیادہ مرتبہ گیا ہوں' البتہ حیان بارقی کا معاملہ مختلف ہے' میں نے اُن سے یہ روایات سنی ہیں' جب میں دوبارہ اُن کے پاس گیا' تو اُس وقت اُن کا انتقال ہو چکا تھا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَال سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ شُعْبَةُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الْحَدِيْثِ ۔

◆◆ امام بخاری' عبداللہ بن ابواسود' ابن مہدی کے حوالہ سے سفیان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: شعبہ' امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَال سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَّقُوْلُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَىَّ مِنْ شُعْبَةَ وَلَا يَعْدِلُهُ اَحَدٌ عِنْدِىْ وَاِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ اَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ قَالَ عَلِىٌّ قُلْتُ لِيَحْيٰى اَيُّهُمَا كَانَ اَحْفَظَ لِلْاَحَادِيْثِ الطِّوَالِ سُفْيَانُ اَوْ شُعْبَةُ قَالَ كَانَ شُعْبَةُ اَمَرَّ فِيْهَا قَالَ يَحْيٰى وَكَانَ شُعْبَةُ اَعْلَمَ بِالرِّجَالِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَّكَانَ سُفْيَانُ صَاحِبَ اَبْوَابٍ ۔

◆◆ ابوبکر' علی بن عبداللہ کے حوالہ سے' یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے نزدیک کوئی بھی شخص شعبہ سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے اور میرے نزدیک کوئی بھی شخص اُن کا ہم پلہ نہیں ہے۔ لیکن جب سفیان اُن سے مختلف روایت نقل کرتے ہیں تو میں سفیان کے بیان کو قبول کرتا ہوں۔

علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: ان دونوں حضرات میں سے' طویل احادیث کا بڑا حافظ کون ہے؟ سفیان یا شعبہ؟ تو اُنہوں نے فرمایا: شعبہ نے اس بارے میں بڑی محنت کی ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: شعبہ' علم رجال کے' فلاں اور فلاں سے بڑے عالم تھے' لیکن سفیان' صاحب ابواب (یعنی فقہ کے ابواب کے عالم) تھے۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَال سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَّقُوْلُ الْاَئِمَّةُ فِى الْاَحَادِيْثِ اَرْبَعَةٌ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَمَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ وَّالْاَوْزَاعِىُّ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ۔

◆◆ عمرو بن علی' عبدالرحمٰن بن مہدی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: علمِ حدیث کے امام چار حضرات ہیں' سفیان ثوری' مالک بن انس' اوزاعی اور حماد بن زید۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَال سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَّقُوْلُ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ اَحْفَظُ مِنِّىْ مَا حَدَّثَنِىْ سُفْيَانُ عَنْ شَيْخٍ بِشَىْءٍ فَسَاَلْتُهُ اِلَّا وَجَدْتُّهُ كَمَا حَدَّثَنِىْ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ بْنَ مُوْسَى الْاَنْصَارِىَّ قَال سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ عِيْسٰى الْقَزَّازَ يَقُوْلُ كَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يُشَدِّدُ فِىْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْيَاءِ وَالتَّاءِ وَنَحْوِهِمَا سَمِعْتُ اِسْحٰقَ بْنَ مُوْسَى الْاَنْصَارِىَّ قَال سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ عِيْسٰى الْقَزَّازَ يَقُوْلُ كَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يُشَدِّدُ فِىْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْيَاءِ وَالتَّاءِ وَنَحْوِهِمَا ۔

◆◆ ابوعمار حسین بن حریث وکیع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: شعبہ کہتے ہیں کہ سفیان مجھ سے بڑے حافظ ہیں سفیان نے میرے سامنے کسی بزرگ کے حوالہ سے جو بھی حدیث سنائی میں نے بعد میں اُن سے جب بھی اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو اُس روایت کو اُسی طرح پایا جیسے اُنہوں نے مجھے پہلے بیان کی تھی۔

اسحٰق بن موسیٰ انصاری معن بن عیسیٰ القزاز کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امام مالک بن انس نبی اکرم ﷺ کی احادیث (نقل کرنے میں) "ی" اور "ت" وغیرہ (یعنی غائب اور حاضر کے صیغوں) کا بھی سختی سے خیال رکھتے تھے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرَیْمٍ الْاَنْصَارِیُّ قَاضِی الْمَدِیْنَةِ قَالَ مَرَّ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَلٰی اَبِیْ حَازِمٍ وَّهُوَ جَالِسٌ فَجَازَهُ فَقِیْلَ لَهٗ لِمَ لَمْ تَجْلِسْ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَجِدْ مَوْضِعًا اَجْلِسُ فِیْهِ وَكَرِهْتُ اَنْ اٰخُذَ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَائِمٌ ۔

◆◆ ابوموسیٰ مدینہ منورہ کے قاضی ابراہیم بن عبداللہ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ امام مالک شیخ ابوحازم کے پاس سے گزرے جو بیٹھے ہوئے (درسِ حدیث دے رہے) تھے لیکن امام مالک اُن سے آگے گزر گئے اُن سے پوچھا گیا: آپ (ان کے درس میں) کیوں نہیں بیٹھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے کوئی جگہ نہیں ملی جہاں میں بیٹھ سکتا' اور مجھے یہ بات پسند نہیں آئی کہ میں کھڑا ہو کر نبی اکرم ﷺ کی حدیث کا سماع کروں۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ مَالِكٌ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ ۔

◆◆ ابوبکر علی بن عبداللہ کے حوالہ سے یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امام مالک نے سعید بن مسیب کے حوالہ سے جو روایات نقل کی ہیں وہ میرے نزدیک سفیان ثوری کی ابراہیم نخعی کے حوالہ سے نقل کردہ روایات' سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

قَالَ یَحْیٰی مَا فِی الْقَوْمِ اَحَدٌ اَصَحُّ حَدِیْثًا مِّنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ كَانَ مَالِكٌ اِمَامًا فِی الْحَدِیْثِ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ یَّقُوْلُ مَا رَاَیْتُ بِعَیْنِیْ مِثْلَ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْقَطَّانِ ۔

◆◆ یحییٰ فرماتے ہیں: محدثین میں امام مالک سے زیادہ مستند اور کوئی شخص نہیں ہے امام مالک علمِ حدیث کے امام تھے۔

میں نے احمد بن حسن کو امام احمد کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید القطان جیسا کوئی شخص نہیں تھا۔

قَالَ اَحْمَدُ وَسُئِلَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ وَّكِیْعٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِیٍّ فَقَالَ اَحْمَدُ وَكِیْعٌ اَكْبَرُ فِی الْقَلْبِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ اِمَامٌ

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِیَّ الْبَصْرِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ الْمَدِیْنِیِّ یَقُوْلُ لَوْ حَلَفْتُ بَیْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ اَنِّیْ لَمْ اَرَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِیٍّ ۔

احمد بن حسن بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل سے وکیع اور عبدالرحمٰن بن مہدی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: وکیع' بڑے ذہن کے مالک ہیں' جبکہ عبدالرحمٰن' (علمِ حدیث کے) امام ہیں۔
محمد بن عمرو ثقفی' علی بن مدینی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر مجھے رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑا کر کے یہ قسم لی جائے' تو میں یہ قسم اُٹھالوں گا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْكَلَامُ فِىْ هٰـذَا وَالرِّوَايَةُ عَنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تَكْثُرُ وَاِنَّمَا بَيَّنَّا شَيْئًا مِّنْهُ عَلَى الْاِخْتِصَارِ لِيُسْتَدَلَّ بِهٖ عَلٰى مَنَازِلِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَتَفَاضُلِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ فَمَنْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِاَىِّ شَىْءٍ تُكُلِّمَ فِيْهِ ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس بارے میں کلام اور اہلِ علم سے منقول روایات بہت زیادہ ہیں' ہم نے اختصار کے طور پر اُن میں سے کچھ باتیں نقل کر دی ہیں' تا کہ اہلِ علم کی منازل اور حفظ و اتقان کے حوالہ سے' اُن کے باہمی مراتب کے درمیان فرق کی معرفت حاصل کی جا سکے اور (اس بات کا پتہ چل جائے) جن اہلِ علم کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' اُن کے بارے میں کیوں کلام کیا گیا ہے؟

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْقِرَائَةُ عَلَى الْعَالِمِ اِذَا كَانَ يَحْفَظُ مَا يُقْرَاُ عَلَيْهِ اَوْ يُمْسِكُ اَصْلَهٗ فِيْمَا يُقْرَاُ عَلَيْهِ اِذَا لَمْ يَحْفَظْ هُوَ صَحِيْحٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِثْلُ السَّمَاعِ ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: عالم کے سامنے حدیث پڑھ کر سنانا' جبکہ وہ اُس چیز کو حفظ کر سکتا ہو' جو اُس کے سامنے پڑھا گیا ہے' یا اُس کے پاس وہ اصل (تحریر) موجود ہو' جس میں دیکھ کر اُس کے سامنے پڑھا گیا ہے' جبکہ وہ حافظ نہ ہو' تو یہ محدثین کے نزدیک درست ہے اور (استاد سے) احادیث کے سماع کے مترادف ہے۔

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيِّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ اَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَاهُ

حسین بن مہدی بصری' عبدالرزاق کے حوالہ سے' ابن جریج کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح کے سامنے حدیث پڑھ کر سنائی' میں نے اُن سے دریافت کیا: میں کیا کہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم یہ کہو: اُنہوں نے ہمیں حدیث سنائی ہے۔

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِىْ عِصْمَةَ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِىِّ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ نَفَرًا قَدِمُوْا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مِّنْ اَهْلِ الطَّائِفِ بِكِتَابٍ مِّنْ كُتُبِهٖ فَجَعَلَ يَقْرَاُ عَلَيْهِمْ فَيُقَدِّمُ وَيُؤَخِّرُ فَقَالَ اِنِّىْ بَلِهْتُ لِهٰذِهِ الْمُصِيْبَةِ فَاقْرَئُوْا عَلَىَّ فَاِنَّ اِقْرَارِىْ بِهٖ كَقِرَائَتِىْ عَلَيْكُمْ ۔

سوید بن نصر' علی بن حسین کے حوالہ سے' ابوعصمہ کے حوالہ سے' یزید نحوی کے حوالہ سے' عکرمہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: طائف کے رہنے والے کچھ لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ایک کتاب لے کر حاضر ہوئے' جو اُن کے پاس موجود تھی' اُنہوں نے وہ کتاب اُن لوگوں کے سامنے پڑھی اور اُسے آگے پیچھے کر دیا۔ پھر بولے: میں اب اسے اور

نہیں پڑھ سکتا' تم لوگ اسے میرے سامنے پڑھ دو' کیونکہ میرا ان روایات کے بارے میں اقرار کرنا' انہیں تم لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنانے کے مترادف ہے۔

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ اِذَا نَاوَلَ الرَّجُلُ كِتَابَهُ اٰخَرَ فَقَالَ ارْوِ هٰذَا عَنِّىْ فَلَهُ اَنْ يَّرْوِيَهُ

◆◆ سوید بن نصر' علی بن حسین کے حوالہ سے' اُن کے والد کے حوالہ سے' منصور بن معتمر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی تحریر (یعنی نوٹ کی ہوئی احادیث) دوسرے شخص کی طرف بڑھاتے ہوئے یہ کہے: اسے میرے حوالہ سے روایت کردو' تو دوسرے شخص کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اُسے روایت کردے۔

وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا عَاصِمٍ النَّبِيْلَ عَنْ حَدِيْثٍ فَقَالَ اقْرَاْ عَلَىَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ يَّقْرَاَ هُوَ فَقَالَ اَاَنْتَ لَا تُجِيْزُ الْقِرَاءَةَ وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يُجِيْزَانِ الْقِرَاءَةَ .

◆◆ میں نے امام بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابوعاصم نبیل سے ایک حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اسے میرے پاس پڑھ کر سنادو' میری یہ خواہش تھی کہ وہ میرے سامنے پڑھتے۔ اُنہوں نے فرمایا: کیا تم اس طرح پڑھنے کو درست نہیں سمجھتے؟ جبکہ سفیان ثوری اور امام مالک بن انس اس طرح پڑھنے کو درست قرار دیتے ہیں۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِىُّ الْمِصْرِىُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ مَا قُلْتُ حَدَّثَنَا فَهُوَ مَا سَمِعْتُ مَعَ النَّاسِ وَمَا قُلْتُ حَدَّثَنِىْ فَهُوَ مَا سَمِعْتُ وَحْدِىْ وَمَا قُلْتُ اَخْبَرَنَا فَهُوَ مَا قُرِئَ عَلَى الْعَالِمِ وَاَنَا شَاهِدٌ وَّمَا قُلْتُ اَخْبَرَنِىْ فَهُوَ مَا قَرَاْتُ عَلَى الْعَالِمِ يَعْنِىْ وَاَنَا وَحْدِىْ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا وَاَخْبَرَنَا وَاحِدٌ .

◆◆ احمد بن حسن' یحییٰ بن سلیمان کے حوالہ سے' عبداللہ بن وہب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میں لفظ ''حدثنا'' استعمال کروں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس روایت کو دیگر افراد کے ہمراہ سنا ہے اور جب میں لفظ ''حدثنی'' استعمال کروں تو اس کا مطلب ہے کہ صرف میں نے' اکیلے نے وہ روایت سنی ہے' جب میں لفظ ''اخبرنا'' استعمال کروں تو اس کا مطلب ہے کہ یہ حدیث کسی عالم کے سامنے پڑھی گئی اور میں بھی اُس وقت وہاں موجود تھا اور جب میں لفظ ''اخبرنی'' استعمال کروں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اکیلے سے کسی عالم کے سامنے وہ حدیث پڑھی تھی۔

شیخ ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ' یحییٰ بن سعید القطان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ''حدثنا'' اور ''اخبرنا'' کا مفہوم ایک ہی ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: كُنَّا عِنْدَ اَبِىْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِىِّ فَقُرِئَ عَلَيْهِ بَعْضُ حَدِيْثِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ نَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: ہم ابومصعب مدینی کے پاس موجود تھے' اُن کے سامنے اُنہی کی نقل کردہ ایک روایت پڑھی گئی تو ہم نے دریافت کیا: ہم اسے کس طرح نقل کریں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم یہ کہو کہ ہمیں ابومصعب نے یہ حدیث سنائی ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ اَجَازَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِجَازَةَ اِذَا اَجَازَ الْعَالِمُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرْوِىَ عَنْهُ شَيْئًا مِّنْ حَدِيْثِهٖ فَلَهٗ اَنْ يَّرْوِىَ عَنْهُ ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض اہلِ علم نے ''اجازت دینے'' کو درست قرار دیا ہے' یعنی جب کوئی عالم کسی شخص کو اس بات کی اجازت دے کہ وہ شخص اُس عالم کے حوالہ سے اُس کی کسی حدیث کو نقل کرسکتا ہے' تو اب اُس شخص کو یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ اُس عالم کے حوالہ سے' اُس روایت کو نقل کر دے۔

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ قَالَ كَتَبْتُ كِتَابًا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اَرْوِيْهِ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ ۔

محمود بن غیلان' وکیع' عمران بن حدیر' ابومجلز کے حوالہ سے' بشیر بن نہیک کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ایک مجموعہ مرتب کیا' پھر میں نے دریافت کیا: کیا میں اسے آپ کے حوالہ سے روایت کر دوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں!

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْوَاسِطِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِىُّ عَنْ عَوْفٍ الْاَعْرَابِىِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلْحَسَنِ عِنْدِىْ بَعْضُ حَدِيْثِكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ ۔

محمد بن اسمٰعیل واسطی' محمد بن حسن واسطی کے حوالہ سے عوف اعرابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حسن بصری سے کہا: میرے پاس آپ کے حوالہ سے منقول' بعض روایات موجود ہیں' کیا میں اُنہیں آپ کے حوالہ سے روایت کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اِنَّمَا يُعْرَفُ بِمَحْبُوْبِ بْنِ الْحَسَنِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: محمد بن حسن نامی راوی' محبوب بن حسن کے نام سے معروف ہیں اور کئی ائمہ نے اُن کے حوالہ سے روایات نقل کی ہیں۔

حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَيْتُ الزُّهْرِىَّ بِكِتَابٍ فَقُلْتُ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ ۔

جارود بن معاذ' انس بن عیاض کے حوالہ سے' عبیداللہ بن عمر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں زہری کے پاس کچھ تحریر شدہ حدیثیں لے کر آیا' میں نے کہا: یہ آپ سے منقول بعض روایات ہیں' میں انہیں آپ کی طرف سے روایت کرلوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ جُرَيْجٍ اِلٰى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِكِتَابٍ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثُكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيٰى فَقُلْتُ فِىْ نَفْسِىْ لَا اَدْرِىْ اَيُّهُمَا اَعْجَبُ اَمْرًا وَّقَالَ عَلِىٌّ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِىِّ فَقَالَ ضَعِيْفٌ فَقُلْتُ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ

فَقَالَ لَا شَيْءَ إِنَّمَا هُوَ كِتَابٌ دَفَعَهُ إِلَيْهِ .

◆◆ شیخ ابوبکر' علی بن عبداللہ کے حوالہ سے' یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابن جریج کچھ تحریر شدہ حدیثیں لے کر ہشام بن عروہ کے پاس آئے' اور بولے: یہ آپ سے منقول روایات ہیں' میں انہیں آپ کے حوالہ سے روایت کر سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یحییٰ بیان کرتے ہیں: میں نے دل میں سوچا' مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ ان دونوں میں سے زیادہ حیران کن کیا چیز ہے؟

علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی' عطاء خراسانی کے حوالہ سے نقل کردہ روایات کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: وہ ضعیف ہیں۔ میں نے کہا: وہ تو یہ کہتے ہیں: انہوں نے مجھے اس بارے میں بتایا ہے (یعنی عطاء خراسانی نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے)۔ تو یحییٰ بن سعید نے فرمایا: اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے' یہ ایک کتاب تھی جو (عطاء خراسانی) نے (ابن جریج کو) دی تھی (اور اُسی کے حوالہ سے ابن جریج نے روایات نقل کی ہیں)۔

قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: وَالْحَدِيْثُ إِذَا كَانَ مُرْسَلًا فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْحَدِيْثِ قَدْ ضَعَّفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: جب کوئی حدیث ''مرسل'' ہو' تو اکثر اہلِ علم کے نزدیک وہ مستند شمار نہیں ہوگی۔ کئی اہلِ علم نے ایسی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِيْ حَكِيْمٍ قَالَ سَمِعَ الزُّهْرِيُّ إِسْحٰقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ فَرْوَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَاتَلَكَ اللّٰهُ يَا ابْنَ أَبِيْ فَرْوَةَ تَجِيْئُنَا بِأَحَادِيْثَ لَيْسَتْ لَهَا خُطُمٌ وَّلَا أَزِمَّةٌ .

◆◆ علی بن حجر' بقیہ بن ولید کے حوالہ سے' عتبہ بن ابوحکیم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زہری نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوفروہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے' (یعنی وہ ''مرسل'' روایات بیان کررہے تھے)۔ تو زہری بولے: اے ابوفروہ کے بیٹے! اللہ تعالیٰ تمہیں برباد کرے! تم ایسی روایتیں بیان کررہے ہو' جن کی کوئی لگام (یعنی مستند سند) نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مُرْسَلَاتُ مُجَاهِدٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُرْسَلَاتِ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ بِكَثِيْرٍ كَانَ عَطَاءٌ يَأْخُذُ عَنْ كُلِّ ضَرْبٍ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيٰى مُرْسَلَاتُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُرْسَلَاتِ عَطَاءٍ .

قُلْتُ لِيَحْيٰى مُرْسَلَاتُ مُجَاهِدٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ مُرْسَلَاتُ طَاوُسٍ قَالَ مَا أَقْرَبَهُمَا .

◆◆ ابوبکر' علی بن عبداللہ کے حوالہ سے' یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجاہد کی نقل کردہ ''مرسل'' روایات میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح کی نقل کردہ ''مرسل'' روایات کے مقابلہ میں زیادہ پسندیدہ (یعنی مستند) ہیں' کیونکہ عطاء ہر طرح کے آدمی سے روایت کرلیتے ہیں۔

علی، یحییٰ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے نقل کردہ "مرسل" روایات میرے نزدیک عطاء کی نقل کردہ "مرسل" روایات سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

میں نے کہا: مجاہد کی نقل کردہ "مرسل" روایات آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہیں یا طاؤس کی نقل کردہ "مرسل" روایات (زیادہ پسندیدہ ہیں)؟ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ دونوں قریب کے مرتبہ کے ہیں۔

قَالَ عَلِیٌّ وَّسَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ یَّقُوْلُ مُرْسَلَاتُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عِنْدِیْ شِبْهُ لَا شَیْءَ وَالْاَعْمَشُ وَالتَّیْمِیُّ وَیَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ وَّمُرْسَلَاتُ ابْنِ عُیَیْنَةَ شِبْهُ الرِّیحِ ثُمَّ قَالَ اِیْ وَاللّٰهِ وَسُفْیَانُ بْنُ سَعِیْدٍ ۔

◆◆ علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابواسحٰق کی نقل کردہ "مرسل" روایات میرے نزدیک نہ ہونے کے برابر ہیں (یعنی بالکل غیر مستند ہیں)۔

اعمش، تیمی، یحییٰ بن ابوکثیر (کی نقل کردہ "مرسل" روایات بھی اسی طرح ہیں)۔

ابن عیینہ کی نقل کردہ "مرسل" روایات ہوا کی طرح ہیں۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! سفیان بن سعید (یعنی سفیان ثوری کی نقل کردہ "مرسل" روایات کی بھی یہی حیثیت ہے)۔

قُلْتُ لِیَحْیٰی فَمُرْسَلَاتُ مَالِکٍ قَالَ هِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ ثُمَّ قَالَ یَحْیٰی لَیْسَ فِی الْقَوْمِ اَحَدٌ اَصَحُّ حَدِیْثًا مِّنْ مَالِکٍ ۔

◆◆ میں نے یحییٰ سے پوچھا: امام مالک کی نقل کردہ "مرسل" روایات کی کیا حیثیت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

یحییٰ بن سعید نے فرمایا: محدثین میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کی نقل کردہ روایات امام مالک کی نقل کردہ روایات سے زیادہ مستند ہوں۔

حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ الْقَطَّانَ یَقُوْلُ مَا قَالَ الْحَسَنُ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَجَدْنَا لَهٗ اَصْلًا اِلَّا حَدِیْثًا اَوْ حَدِیْثَیْنِ ۔

◆◆ سوار بن عبداللہ عنبری بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید القطان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حسن (بصری) جب یہ کہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے (یعنی صحابی کا واسطہ ذکر کیے بغیر "مرسل" روایت نقل کر دیں) تو ہمیں (اُن کی نقل کردہ ایسی روایات) میں سے ہر ایک کی اصل (یعنی دوسری سند) مل گئی صرف ایک یا دو احادیث ایسی تھیں (جن کی سند ہمیں نہیں مل سکی)۔

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَمَنْ ضَعَّفَ الْمُرْسَلَ فَاِنَّهٗ ضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ الْاَئِمَّةَ قَدْ حَدَّثُوْا عَنِ الثِّقَاتِ وَغَیْرِ الثِّقَاتِ فَاِذَا رَوٰی اَحَدُهُمْ حَدِیْثًا وَّاَرْسَلَهٗ لَعَلَّهٗ اَخَذَهٗ عَنْ غَیْرِ ثِقَةٍ قَدْ تَکَلَّمَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ فِیْ مَعْبَدِ الْجُهَنِیِّ ثُمَّ رَوٰی عَنْهُ ۔

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: جو لوگ "مرسل" حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں، وہ ایسی روایت کو اس حوالہ سے ضعیف

قرار دیتے ہیں کہ ان ائمہ نے ثقہ اور غیر ثقہ (ہر طرح کے) راویوں کے حوالہ سے روایات نقل کی ہیں۔ تو جب ان حضرات میں سے کسی ایک نے کوئی حدیث "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہو تو ہوسکتا ہے کہ اُس نے وہ روایت کسی غیر ثقہ راوی سے حاصل کی ہو۔ (مثال کے طور پر) حسن بصری، معبد جہنی کی تنقید بھی کرتے ہیں اور پھر اُس کے حوالہ سے روایت بھی نقل کر دیتے ہیں۔

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ وَعَمِّيْ قَالَا سَمِعْنَا الْحَسَنَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَمَعْبَدًا الْجُهَنِيَّ فَاِنَّهُ ضَالٌّ مُضِلٌّ ۔

◆ بشر بن معاذ بصری، مرحوم بن عبدالعزیز عطار کے حوالہ سے، اُن کے والد اور چچا کے حوالہ سے، حسن بصری کا یہ قول نقل کرتے ہیں: معبد جہنی سے بچو! کیونکہ وہ گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَيُرْوٰى عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ الْاَعْوَرُ وَكَانَ كَذَّابًا وَّقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ وَاَكْثَرُ الْفَرَائِضِ الَّتِيْ يَرْوِيْهَا عَنْ عَلِيٍّ وَّغَيْرِهٖ هِيَ عَنْهُ وَقَدْ قَالَ الشَّعْبِيُّ الْحَارِثُ الْاَعْوَرُ عَلَّمَنِي الْفَرَائِضَ وَكَانَ مِنْ اَفْرَضِ النَّاسِ ۔

◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: امام شعبی سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ حارث اعور نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے: یہ شخص کذاب تھا اور شعبی نے اس کے حوالہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے منقول وراثت سے متعلق بیشتر روایات اسی شخص کے حوالہ سے منقول ہیں۔

شعبی کہتے ہیں: حارث اعور نے مجھے علم وراثت کی تعلیم دی ہے اور وہ علم وراثت کے سب سے بڑے ماہر تھے۔

قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ لَقَدْ تَرَكْتُ لِجَابِرٍ الْجُعْفِيِّ بِقَوْلِهٖ لَمَّا حَكٰى عَنْهُ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفِ حَدِيْثٍ ثُمَّ هُوَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّتَرَكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدِيْثَ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ

◆ امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن بشار کو عبدالرحمٰن بن مہدی کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا ہے: کیا آپ لوگوں کو سفیان بن عیینہ پر حیرت نہیں ہوتی؟ میں نے تو جابر جعفی کو سفیان کے اس قول کی وجہ سے متروک قرار دیا تھا، جب اُنہوں نے جابر کے حوالہ سے ایک ہزار سے زیادہ (جھوٹی روایات منقول ہونے) کا ذکر کیا تھا، لیکن سفیان بن عیینہ کے حوالہ سے احادیث روایت کر دیتے ہیں۔

محمد بن بشار بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن مہدی نے بھی جابر جعفی کی نقل کردہ روایات کو متروک قرار دیا ہے۔

وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمُرْسَلِ اَيْضًا ۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَسْنِدْ لِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا حَدَّثْتُكَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِيْ سَمَّيْتُ وَاِذَا قُلْتُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَهُوَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ۔

◆◆ بعض اہلِ علم نے ''مرسل'' روایت کو مستند تسلیم کیا ہے۔

ابوعبیدہ' سعید' شعبہ کے حوالہ سے' اعمش کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے کہا: آپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایات کی سند بیان کریں؟ تو ابراہیم نخعی بولے: جب میں کسی ایک شخص کے حوالہ سے حضرت عبداللہ سے کوئی روایت نقل کروں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے وہ روایت صرف اُسی شخص سے سنی ہے' اور جب میں یہ کہہ دوں کہ حضرت عبداللہ نے یہ بات بیان کی ہے' تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ کئی راویوں کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدِ اخْتَلَفَ الْاَئِمَّةُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ تَضْعِيْفِ الرِّجَالِ كَمَا اخْتَلَفُوْا فِىْ سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعِلْمِ ذُكِرَ عَنْ شُعْبَةَ اَنَّهُ ضَعَّفَ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّىَّ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِىْ سُلَيْمَانَ وَحَكِيْمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَّتَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ ثُمَّ حَدَّثَ شُعْبَةُ عَمَّنْ هُوَ دُوْنَ هٰؤُلَآءِ فِى الْحِفْظِ وَالْعَدَالَةِ ۔ حَدَّثَ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِّمَّنْ يُّضَعَّفُوْنَ فِى الْحَدِيْثِ ۔

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: اہلِ علم ائمہ نے رجال کی تضعیف کے حوالہ سے بھی اختلاف کیا ہے' جس طرح ان حضرات نے دیگر پہلوؤں کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

شعبہ کے بارے میں منقول ہے کہ اُنہوں نے ابوزبیر مکی' عبدالملک بن ابوسلیمان' حکیم بن جبیر کو ضعیف قرار دیا اور اُن سے منقول روایات کو ترک کر دیا۔

پھر شعبہ نے اُن حضرات کے حوالہ سے احادیث روایت کی ہیں' وہ حفظ اور عدالت کے اعتبار سے ان صاحبان سے کم مرتبہ کے ہیں۔

شعبہ نے جابر جعفی' ابراہیم بن مسلم ہجری' محمد بن عبیداللہ عرزمی اور دیگر کئی ایسے راویوں سے احادیث روایت کی ہیں' جنہیں علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ تَدَعُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِىْ سُلَيْمَانَ وَتُحَدِّثُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ قَالَ نَعَمْ ۔

◆◆ محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان بصری' امیہ بن خالد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے شعبہ سے کہا: آپ نے عبدالملک بن ابوسلیمان کو ترک کر دیا ہے' جبکہ آپ محمد بن عبیداللہ عرزمی کے حوالہ سے حدیث روایت کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ كَانَ شُعْبَةُ حَدَّثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ ثُمَّ تَرَكَهُ وَيُقَالُ اِنَّمَا تَرَكَهُ لَمَّا تَفَرَّدَ بِالْحَدِيْثِ الَّذِىْ رَوٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهٖ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا وَّقَدْ ثَبَّتَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ وَحَدَّثُوْا عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ وَحَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ ۔

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: شعبہ نے پہلے عبدالملک بن ابوسلیمان کے حوالہ سے احادیث روایت کی ہیں' پھر بعد میں اُنہیں ترک کر دیا۔

ایک قول کے مطابق شعبہ نے اُنہیں اُس وقت ترک کیا' جب اُنہوں نے انفرادی طور پر وہ روایت نقل کی' جو عطاء بن ابورباح کے حوالہ سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر منقول ہے: آدمی شفعہ کرنے کا زیادہ حق رکھے گا' اگر وہ غیر موجود ہو تو دوسرے لوگ اُس کا انتظار کریں گے۔ یہ اُس وقت ہو گا جب اُن دونوں کا راستہ ایک ہو۔

جبکہ کئی ائمہ کے بارے میں یہ بات ثابت ہے کہ اُنہوں نے ابوزبیر' عبدالملک بن ابوسلیمان اور حکیم بن جبیر کے حوالہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَّابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ كُنَّا اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ تَذَاكَرْنَا حَدِيْثَهٗ وَكَانَ اَبُو الزُّبَيْرِ اَحْفَظَنَا لِلْحَدِيْثِ .

◆◆ احمد بن منیع' ہشام کے حوالہ سے' حجاج اور ابن ابی لیلیٰ کے حوالہ سے' عطاء بن ابی رباح کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے اُٹھ کر واپس جاتے تھے' تو اُن کی نقل کردہ روایت کی تکرار کرتے تھے' تو ہم میں سے ابوزبیر کو وہ حدیث زیادہ بہتر طور پر یاد ہوتی تھی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ كَانَ عَطَاءٌ يُقَدِّمُنِيْ اِلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْفَظُ لَهُمُ الْحَدِيْثَ .

◆◆ محمد بن یحییٰ بن ابوعمر مکی' سفیان بن عیینہ کے حوالہ سے' ابوزبیر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عطاء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مجھے آگے کر دیا کرتے تھے تاکہ میں اُن لوگوں کیلئے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ) حدیث یاد کر لوں۔

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ وَاَبُو الزُّبَيْرِ وَاَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ يَقْبِضُهَا .

◆◆ ابن ابی عمر' سفیان کے حوالہ سے' ایوب سختیانی کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ابوزبیر نے' ابوزبیر نے' ابوزبیر نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔ سفیان نے ہاتھ (کی انگلیوں) کو بند کرتے ہوئے یہ الفاظ استعمال کیے۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اِنَّمَا يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْاِتْقَانَ وَالْحِفْظَ وَيُرْوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَقُوْلُ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ مِيْزَانًا فِي الْعِلْمِ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اتقان اور حفظ کے حوالہ سے مستند تھے۔

عبداللہ بن مبارک' سفیان ثوری کا یہ قول نقل کرتے ہیں: عبدالملک بن ابوسلیمان علم کا ترازو تھے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ تَرَكَهٗ شُعْبَةُ مِنْ

اَجَلِ الْحَدِيْثِ الَّذِیْ رَوَاهُ فِی الصَّدَقَةِ يَعْنِیْ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوْشًا فِیْ وَجْهِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ ۔

ابوبکر، علی بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبیر کے بارے میں دریافت کیا، تو وہ بولے: شعبہ نے انہیں اُن کی صدقہ کے بارے میں نقل کردہ روایت کی وجہ سے متروک قرار دے دیا تھا، یعنی وہ حدیث جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر منقول ہے۔

جو شخص لوگوں سے مانگے اور اُس کے پاس اتنا کچھ ہو، جس کی موجودگی میں مانگنے کی ضرورت نہ ہو، تو یہ چیز قیامت کے دن اُس کے چہرے پر نشان کے طور پر ہوگی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! جس کی موجودگی میں مانگنے کی ضرورت نہ ہو، اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچاس درہم یا اُن کی قیمت جتنا سونا۔

قَالَ عَلِیٌّ قَالَ يَحْيٰی وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَزَائِدَةُ قَالَ عَلِیٌّ وَلَمْ يَرَ يَحْيٰی بِحَدِيْثِهٖ بَاْسًا ۔

علی، یحییٰ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سفیان ثوری اور زائدہ نے حکیم بن جبیر کے حوالہ سے احادیث نقل کی ہیں۔

علی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید، حکیم بن جبیر کی نقل کردہ روایات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِحَدِيْثِ الصَّدَقَةِ قَالَ يَحْيَی بْنُ اٰدَمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ لَوْ غَيْرُ حَكِيْمٍ يُحَدِّثُ بِهٰذَا فَقَالَ لَهٗ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيْمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ اٰال نَعَمْ فَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ۔

محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم، سفیان ثوری، حکیم بن جبیر کے حوالہ سے صدقہ کے بارے میں روایت نقل کرتے ہیں۔

یحییٰ بن آدم کہتے ہیں: شعبہ کے شاگرد عبداللہ بن عثمان نے سفیان ثوری سے کہا: کاش! حکیم کے علاوہ کسی اور راوی نے اسے نقل کیا ہوتا؟ تو سفیان نے اُن سے کہا: حکیم میں کیا خرابی ہے؟ کیا شعبہ اُس کے حوالہ سے احادیث روایت نہیں کرتے؟ تو عبداللہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو سفیان ثوری بولے: میں نے زبیر نامی راوی کو محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالہ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے، (یعنی انہوں نے اس روایت کی دوسری سند بیان کر دی)۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَمَا ذَكَرْنَا فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ فَاِنَّمَا اَرَدْنَا بِهٖ حُسْنَ اِسْنَادِهٖ عِنْدَنَا ۔ كُلُّ حَدِيْثٍ يُرْوٰی لَا يَكُوْنُ فِیْ اِسْنَادِهٖ مَنْ يُتَّهَمُ بِالْكَذِبِ وَلَا يَكُوْنُ الْحَدِيْثُ شَاذًّا وَّيُرْوٰی مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوَ ذَاكَ فَهُوَ عِنْدَنَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: ہم نے اس کتاب میں جس روایت کو "حدیث حسن" قرار دیا ہے، تو اس سے مراد یہ

ہے کہ اُس کی سند ہمارے نزدیک عمدہ ہے۔

ایسی ہر وہ حدیث جس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہ ہو' جس پر جھوٹ نقل کرنے کا الزام ہو اور جو حدیث شاذ نہ ہو' اور کسی دوسری سند کے حوالہ سے بھی منقول ہے تو ایسی روایت ہمارے نزدیک "حدیث حسن" ہوگی۔

وَمَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ فَإِنَّ اَهْلَ الْحَدِيْثِ يَسْتَغْرِبُوْنَ الْحَدِيْثَ لِمَعَانٍ ۔ رُبَّ حَدِيْثٍ يَكُوْنُ غَرِيْبًا لَّا يُرْوٰى اِلَّا مِنْ وَّجْهٍ وَّاحِدٍ مِثْلُ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا فِى الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِىْ فَخِذِهَا اَجْزَاَ عَنْكَ فَهٰذَا حَدِيْثٌ تَفَرَّدَ بِهٖ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الْعُشَرَاءِ وَلَا يُعْرَفُ لِاَبِى الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثُ وَاِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَشْهُوْرًا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ ۔ فَاِنَّمَا اشْتُهِرَ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ ۔

◆◆ ہم نے اس کتاب میں جس حدیث کو غریب قرار دیا ہے' تو علمِ حدیث کے ماہرین' حدیث کے غریب ہونے کو مختلف معانی میں استعمال کرتے ہیں۔

بعض اوقات کوئی حدیث اس حوالہ سے غریب ہوتی ہے کہ وہ صرف ایک ہی سند سے منقول ہوتی ہے' جیسے حماد بن سلمہ نے ابوعشراء کے حوالہ سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا (شرعی) ذبح صرف حلق اور لبہ میں ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم جانور کی ران میں (تیر یا نیزہ) مار دو تو تمہارے لیے یہ بھی جائز ہوگا (یعنی وہ ذبح شمار ہوگا)۔

اس روایت کو ابوعشراء کے حوالہ سے نقل کرنے میں حماد بن سلمہ منفرد ہیں۔ ابوعشراء کی اُن کے والد کے حوالہ سے صرف یہی ایک روایت منقول ہے' اگرچہ اہلِ علم کے نزدیک یہ حدیث مشہور ہے۔

یہ حدیث حماد بن سلمہ سے منقول ہونے کے حوالہ سے مشہور ہیں اور ہم اسے صرف اُنہی کے حوالہ سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

وَرُبَّ رَجُلٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ وَيَشْتَهِرُ الْحَدِيْثُ لِكَثْرَةِ مَنْ رَوٰى عَنْهُ مِثْلُ مَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ ۔

وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ رَوَاهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَشُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ ۔

◆◆ بعض اوقات ائمہ میں سے کوئی امام' کوئی روایت نقل کر دیتا ہے' حالانکہ وہ روایت صرف اُسی امام کے حوالہ سے منقول ہوتی ہے' لیکن اُس امام سے نقل کرنے والے راوی بکثرت ہوتے ہیں اور اس وجہ سے وہ حدیث مشہور ہو جاتی ہے۔ جیسے عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ولاء کو فروخت کرنے اور اُسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

ہم اس روایت کوصرف عبداللہ بن دینار سے منقول ہونے کے حوالہ سے جانتے ہیں۔
عبیداللہ بن عمر شعبہ سفیان ثوری امام مالک ابن عیینہ اور دیگر ائمہ نے اس روایت کو عبداللہ بن دینار کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَوَهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَّالصَّحِيْحُ هُوَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ۔

وَرَوَى الْمُؤَمَّلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ شُعْبَةُ لَوَدِدْتُّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دِيْنَارٍ اَذِنَ لِيْ حَتّٰى كُنْتُ اَقُوْمُ اِلَيْهِ فَاُقَبِّلُ رَاْسَهُ ۔

◆◆ یحییٰ بن سلیم نے اس روایت کو عبیداللہ بن عمر کے حوالہ سے نافع کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن اسے نقل کرنے میں یحییٰ بن سلیم کو وہم ہوا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت عبیداللہ بن عمر کے حوالہ سے عبداللہ بن دینار کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر نے اسے اسی طرح عبیداللہ بن عمر عبداللہ بن دینار کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

مؤمل نے اس حدیث کو شعبہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ عبداللہ بن دینار مجھے یہ اجازت دیں تو میں اُٹھ کر اُن کے سر کو بوسہ دوں۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرُبَّ حَدِيْثٍ اِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِزِيَادَةٍ تَكُوْنُ فِي الْحَدِيْثِ وَاِنَّمَا يَصِحُّ اِذَا كَانَتِ الزِّيَادَةُ مِمَّنْ يُّعْتَمَدُ عَلٰى حِفْظِهٖ مِثْلُ مَا رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ وَزَادَ مَالِكٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض اوقات کوئی حدیث کسی روایت میں منقول "اضافی الفاظ" کی وجہ سے غریب قرار دی جاتی ہے۔ یہ اضافی نقل مستند شمار ہوتی ہے جبکہ یہ کسی ایسے شخص کے حوالہ سے منقول ہو جس کا حافظہ قابلِ اعتماد ہو۔

جیسے امام مالک بن انس نے نافع کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں صدقۂ فطر کے طور پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام مذکر و مؤنث مسلمان پر لازم قرار دی ہے۔

اس روایت میں لفظ "مسلمان" اضافی طور پر صرف امام مالک نے نقل کیا ہے۔

وَرَوٰى اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

وَقَدْ رَوٰی بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ مِمَّنْ لَا يُعْتَمَدُ عَلٰی حِفْظِهٖ ۔

وَقَدْ اَخَذَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ بِحَدِيْثِ مَالِكٍ وَّاحْتَجُّوْا بِهٖ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَا اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَبِيْدٌ غَيْرُ مُسْلِمِيْنَ لَمْ يُؤَدِّ عَنْهُمْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاحْتَجَّا بِحَدِيْثِ مَالِكٍ فَاِذَا زَادَ حَافِظٌ مِّمَّنْ يُعْتَمَدُ عَلٰی حِفْظِهٖ قُبِلَ ذٰلِكَ عَنْهُ ۔

◆◆ ایوب سختیانی' عبیداللہ بن عمر اور دیگر ائمہ نے اس روایت کو نافع کے حوالہ سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' تاہم اُنہوں نے اس میں لفظ ''مسلمان'' ذکر نہیں کیا۔

بعض حضرات نے اسے نافع کے حوالہ سے اُسی طرح نقل کیا ہے' جس طرح امام مالک نے نقل کیا ہے' لیکن ان حضرات کا حافظہ قابلِ اعتماد نہیں ہے۔

کئی ائمہ نے امام مالک کے نقل کردہ اضافی الفاظ کو اختیار کیا (یعنی اُس کے مطابق فتویٰ دیا ہے) اور اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان ائمہ میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل شامل ہیں۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کے کچھ غیر مسلم غلام ہوں' تو وہ شخص اُن کی طرف سے صدقۂ فطر ادا نہیں کرے گا (کیونکہ حدیث کے لفظ ''مسلمان'' سے یہ ثابت ہے کہ صدقۂ فطر کی ادائیگی صرف مسلمانوں پر لازم ہے)۔

ان دونوں حضرات نے امام مالک کی نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

لہٰذا جب (احادیث کا) کوئی ایسا حافظ جس کا حافظہ قابل اعتماد ہو' وہ کوئی لفظ اضافی نقل کرے گا' تو یہ چیز اُس کی طرف سے قبول کی جائے گی۔

وَرُبَّ حَدِيْثٍ يُرْوٰی مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ وَّاِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِحَالِ الْاِسْنَادِ ۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَاَبُو السَّائِبِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْاَسْوَدِ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَّالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ ۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ ۔

◆◆ بعض اوقات کوئی حدیث کئی حوالوں سے منقول ہوتی ہے' لیکن اُس کی سند کی حالت کی وجہ سے' اُسے ''غریب'' قرار دے دیا جاتا ہے۔

جیسے ابوکریب' ابوہشام رفاعی' ابوصائب' حسین بن اسود' یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں: ابواُسامہ نے برید بن عبداللہ کے حوالہ سے' اپنے دادا ابوبردہ کے حوالہ سے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے' اس سند کے اعتبار سے ''حسن غریب'' ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسٰی ۔

سَأَلْتُ مَحْمُوْدَ بْنَ غَيْلَانَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ .

◆◆ یہی حدیث دوسری سند کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے' اس حدیث کے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالہ سے' اسے غریب قرار دیا گیا ہے۔

میں نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ حدیث ابوکریب کے حوالہ سے ابواُسامہ سے منقول ہے۔

وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ لَمْ نَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ فَقُلْتُ لَهُ حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ بِهٰذَا فَجَعَلَ يَتَعَجَّبُ وَقَالَ مَا عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٰذَا غَيْرَ اَبِيْ كُرَيْبٍ وقَالَ مُحَمَّدٌ كُنَّا نَرٰى اَنَّ اَبَا كُرَيْبٍ اَخَذَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ فِي الْمُذَاكَرَةِ .

◆◆ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ حدیث ابوکریب کے حوالہ سے' ابواُسامہ سے منقول ہے' اور ہم اس روایت کو صرف ابوکریب اور ابواسامہ کے حوالہ سے جانتے ہیں۔ میں نے اُن سے کہا: کئی حضرات نے اس روایت کو ابواُسامہ کے حوالہ سے اسی طرح نقل کیا ہے' تو امام بخاری نے اس بات پر حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: میرے علم کے مطابق ابوکریب کے علاوہ اور کسی بھی شخص نے اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے۔

امام بخاری یہ فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ابوکریب نے کسی مذاکرے کے دوران ابواسامہ سے یہ روایت حاصل کی تھی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ .

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٖ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ شَبَابَةَ .

◆◆ عبداللہ بن ابوزیاد اور دیگر راویوں نے شبابہ بن سوار کے حوالہ سے' شعبہ' بکیر بن عطاء کے حوالہ سے' حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ''دباء'' اور ''مزفت'' استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اپنی سند کے حوالہ سے غریب ہے' ہمارے علم کے مطابق شعبہ کے حوالہ سے' اس روایت کو صرف شبابہ نے نقل کیا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَحَدِيْثُ شَبَابَةَ اِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِاَنَّهٗ تَفَرَّدَ بِهٖ عَنْ شُعْبَةَ .

◆◆ دیگر کئی حوالوں سے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات روایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ''دباء'' اور ''مزفت'' میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

شبابہ کی نقل کردہ روایت کو اس حوالہ سے غریب قرار دیا گیا ہے' کیونکہ شعبہ کے حوالہ سے اس نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں۔

وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ الْمَعْرُوْفُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ۔

◆◆ شعبہ' سفیان ثوری نے اسی سند کے ہمراہ بکیر بن عطاء کے حوالہ سے' حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''حج' عرفہ (یعنی میدانِ عرفات میں وقوف) کا نام ہے''۔

یہ حدیث اس سند کے حوالہ سے' علمِ حدیث کے ماہرین کے نزدیک معروف ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مُزَاحِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَّمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰى يُقْضٰى قَضَاؤُهَا فَلَهُ قِيْرَاطَانِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ ۔

◆◆ محمد بن بشار' معاذ بن ہشام' اُن کے والد' یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالہ سے' ابومزاحم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور نمازِ جنازہ ادا کرے' اُسے ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے یہاں تک کہ اُس کے فرض کو ادا کرے (یعنی دفن ہونے تک ساتھ رہے) تو اُسے دو قیراط ثواب ملے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دو قیراط کتنے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے چھوٹے والا اُحد پہاڑ جتنا ہوگا''۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُزَاحِمٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيْرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ ۔

◆◆ عبداللہ بن عبدالرحمٰن' مروان بن محمد' معاویہ بن سلام' یحییٰ بن ابوکثیر' ابومزاحم' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے اُسے ایک قیراط ثواب ملے گا''۔

اُس کے بعد اُنہوں نے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنِ السَّائِبِ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

◆◆ امام دارمی فرماتے ہیں: مروان نے معاویہ بن سلام' یحییٰ' ابوسعید' حمزہ بن سفینہ' سائب' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

قُلْتُ لِاَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا الَّذِیْ اسْتَغْرَبُوْا مِنْ حَدِیْثِكَ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ حَدِیْثُ السَّائِبِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِیْثَ .

وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .

(امام ترمذی کہتے ہیں:) میں نے امام دارمی سے پوچھا: عراق میں آپ کی نقل کردہ کون سی روایات کو غریب قرار دیا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سائب کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ روایات کو (غریب قرار دیا جاتا ہے)۔ اُس کے بعد اُنہوں نے یہ حدیث ذکر کی۔

میں نے امام بخاری کو یہ حدیث امام دارمی کے حوالہ سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَهٰذَا حَدِیْثٌ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا یُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِیْثُ لِحَالِ اِسْنَادِهٖ لِرِوَایَةِ السَّائِبِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث دوسری سند کے حوالہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس حدیث کو اس کی سند کی وجہ سے غریب قرار دیا گیا ہے کیونکہ اسے سائب نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ اَبِیْ قُرَّةَ السَّدُوْسِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ .

قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ هٰذَا عِنْدِیْ حَدِیْثٌ مُنْكَرٌ .

ابوحفص عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید القطان کے حوالہ سے مغیرہ بن ابوقرہ سدوسی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

"ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جانور کو باندھ کر توکل کروں یا اُسے کھلا چھوڑ کر توکل کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُسے باندھ کر توکل کرو"۔

عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید کا یہ قول نقل کرتے ہیں: میرے نزدیک یہ حدیث "منکر" ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَهٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالہ سے "غریب" ہے، ہم اس کے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالہ سے جانتے ہیں۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ الضَّمْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ ھٰذَا ۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کی گئی ہے۔

وَقَدْ وَضَعْنَا ھٰذَا الْکِتَابَ عَلَی الْاِخْتِصَارِ لِمَا رَجَوْنَا فِیْہِ مِنَ الْمَنْفَعَةِ بِمَا فِیْہِ وَاَنْ لَّا یَجْعَلَہٗ عَلَیْنَا وَبَالًا بِرَحْمَتِہٖ اٰمِیْنَ ۔

ہم نے اس کتاب کو مختصر طور پر مرتب کیا ہے اور ہمیں اُمید ہے کہ اس میں موجود معلومات (قارئین کیلئے) فائدہ مند ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے وسیلہ سے (اسے ہمارے لیے دنیا و آخرت میں فائدہ مند بنائے!) اسے ہمارے لیے وبال نہ بنائے! آمین!

حرفِ اختتام

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے فضل و کرم کے تحت ہم نے احادیثِ مبارکہ کی تیسری مستند ترین کتاب ''جامع ترمذی'' کے ترجمے، تصحیح کے کام کو آج بروز سوموار ۱۱ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ بمطابق ۱۷ مارچ ۲۰۱۱ء کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا ہے۔ کسی بھی نیک کام کا پورا ہو جانا اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل ہوتا ہے۔ کیونکہ اسی کی عطا کردہ توفیق، مہیا کردہ وسائل، ہمت اور صلاحیت کی بدولت ہی انسان کسی کام کو مکمل کرسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اُسے ہمارے اور ہمارے تمام متعلقین کے لئے دین، دنیا، آخرت کی سعادت، کامیابی، فوز و فلاح کے حصول کا ذریعہ اور باعث بنائے۔ آمین

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)